اردو لغت

(تاریخی اصول پر)

جلد نہم

(دا تا دُھنک لگنا)

اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی

اُردو لُغت

(تاریخی اُصول پر)

جلد نہم

(دانا تا دھ دھنک نِکلنا)

اُردو لُغت بورڈ (ترقّی اُردو بورڈ) کراچی

سالِ اشاعت ... ... دسمبر ۱۹۸۸ء

ناشر ... ... اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

پریس ... ... محیط اُردو پریس، کراچی

تعداد ... ... دو ہزار دو سو (۲۲۰۰)

قیمت ... ... تین سو ساٹھ (۳۶۰) روپے

****

مدیرِ اعلیٰ

۱۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق (مرحوم) . . . . (۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء)

۲۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی . . . . (۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۴ء)

۳۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری . . . . (۱۹۸۵ء تا حال)

مدیرِ اوّل

۱۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری (مرحوم) . . . . (۱۹۶۴ء تا ۱۹۷۳ء)

۲۔ جناب نسیم امروہوی (مرحوم) . . . . (۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۹ء)

****

پریس کاپی

مدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

معاونین

۱۔ شاہدہ تسنیم صدیقی

۲۔ مرزا نسیم بیگ

عملۂ اِدارت

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۸۷ - ۸۸

(۱)	جناب سید سجّاد حیدر صاحب (مرکزی وزیر تعلیم)	چیئرمین
(۲)	جناب محمد اظفر صاحب	صدر
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم (ڈاکٹر ایس - ایم - قریشی صاحب)	رکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات (جناب انعام الحق صاحب)	رکن
(۵)	رکن قومی اسمبلی (جناب شاہ بلیغ الدین صاحب)	رکن
(۶)	رکن قومی اسمبلی (جناب علاّمہ مصطفیٰ الازہری صاحب)	رکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان (ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ (جناب ڈی - ایم - قریشی صاحب)	رکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ (جناب اشفاق احمد صاحب)	رکن
(۱۱)	ریکٹر بین‌الاقوامی اسلامیہ یونیورسٹی (جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب)	رکن
(۱۲)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ (مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب)	رکن
(۱۷)	مدیرِ اعلیٰ اُردو لغت بورڈ (ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۱۸)	افسر امورِ انتظامی اردو لغت بورڈ (شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن

مجلس انتظامیہ اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	جناب محمد اظفر صاحب	صدر
(۲)	مشیر انتظامی و مالی امور (جناب ڈی - ایم - قریشی صاحب)	رکن
(۳)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۴)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان (ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
(۵)	صدر انجمن ترقی اردو (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رکن
(۶)	مدیرِ اعلیٰ اردو لغت بورڈ (ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۷)	پریس منیجر/افسر امور انتظامی ، اردو لغت بورڈ (شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن

اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۸۸ - ۸۹

مجلس انتظامیہ اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ جلدِ نہم

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ اردو لغت کی نویں جلد بھی تکمیل کو پہنچی۔ اس وقت، مسوّدے کی تیاری، کمپوزنگ اور طباعت کا کام جس نہج اور جس رفتار سے ہو رہا ہے اس سے اُمید بندھتی ہے کہ اردو لغت کا منصوبہ انشاءاللہ بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔

یہ نویں جلد، صحتِ متن، معیار، اسناد، کمپوزنگ، طباعت، کاغذ اور جلد سازی کے اعتبار سے کیسی ہے؟ اس کے بارے میں تو لغت کے ناظرین و مبصّرین ہی کا کچھ کہنا مناسب ہو گا اور اسی سے اردو لغت بورڈ کے کارکنان کو، روشنی اور رہنمائی ملے گی، البتہ اس قدر ضرور عرض کروں گا کہ موجودہ وسائل کو پوری افادیت کے ساتھ کام میں لانے اور گزشتہ مجلدات کی بہ نسبت، نویں جلد کو خوب‌تر بنانے کے سلسلے میں جو ممکن کوشش ہو سکتی تھی، وہ کی گئی ہے اور اسی بناء پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ نویں جلد، بہ ہر اعتبار آٹھویں جلد سے بہتر ہے۔ توقع ہے کہ دسویں جلد، اس سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوبصورت ہو گی۔

ساتویں جلد کے بعد جب کمپیوٹر پر کمپوزنگ کا آغاز کیا گیا تو کچھ ایسی فنی دُشواریاں پیش آئیں کہ بظاہر کام پر قابو پانا مشکل نظر آتا تھا، لیکن مسلسل کوشش اور محنت کے نتیجے میں بہت جلد ساری رکاوٹیں دُور ہو گئیں۔ کمپوزنگ کا کام پُوری صحت اور صفائی کے ساتھ تیزی سے ہونے لگا نیز یہ بھی اندازہ ہوا کہ اگر طباعت کی سہولتیں پُوری طرح فراہم کر دی جائیں تو اس کے بعد کی مجلدات کی طباعت و اشاعت میں زیادہ دیر نہ لگے گی۔

پیشِ‌نظر نویں جلد کی تکمیل میں وزارتِ‌تعلیم حکومتِ پاکستان کے لطفِ خاص کے ساتھ ساتھ بورڈ کی پشت پناہی، مجلسِ انتظامیہ اور اعلیٰ ادارتی مسودہ کمیٹی کے ارکان کی مُسلسل رہنمائی، مسودے کے بیرونی ناظرین و مبصّرین کی مُستقل رہبری، ادارتی عملے کی شبانہ روز محنت و دلچسپی اور بورڈ سے وابستہ جُملہ افراد و ارکان کی محنت و مستعدی نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں ان سب کی مخلصانہ اعانت و لطف ارزانی کا تہہِ‌دل سے شکر گزار و ممنونِ احسان ہوں۔

(ڈاکٹر) فرمان فتح پوری
مدیرِ اعلیٰ

۵ر دسمبر ۸۸ء

اوقاف و رموز و علامات

(الف) سکتہ Comma (،) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں ایک حرف کا اعراب درج کیے جانے کے بعد۔
۲۔ تشریح میں لفظ کے معنی درج کر کے ان کا مترادف لکھنے سے پہلے (یہاں مترادف سے تقریباً مترادف مراد ہے ، کیونکہ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا کلیۃً مترادف نہیں ہوتا)۔
۳۔ مثال کے سلسلے میں کتاب یا مصنف کا نام درج کرنے کے بعد۔
۴۔ اخبارات و رسائل سے اخذ کی ہوئی مثالوں میں جائے اشاعت اور جلد نمبر کے بعد اور شمارہ نمبر سے پہلے۔
۵۔ اشتقاق میں لفظ اور اس کی قواعدی حیثیت کے درمیان۔
۶۔ اسناد کے حوالوں میں سنہ کے اندراج کے بعد۔

(ب) وقفہ Semicolon (؛) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں متبادل اعراب درج کرنے سے پہلے۔
۲۔ قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد ، لفظ کی متبادل شکل کے اندراج سے پہلے۔
۳۔ ایک قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد دوسری قواعدی حیثیت درج کرنے سے پہلے (مثلاً: اسم مذکر لکھنے کے بعد ، جمع لکھنے سے پہلے)۔
۴۔ تشریح میں کسی شق کے وہ معنی درج کرنے سے پہلے جن میں اور سابق معنی میں نازک سا فرق ہو ، یا جو پہلے معنی سے مختلف ہوں۔
۵۔ اشتقاق میں ایک زبان سے لفظ کا تعلق ظاہر کرنے کے بعد ، دوسری زبان سے اس کا تعلق درج کرنے سے پہلے۔
۶۔ ایک ہی معنی کی تشریح میں ایک کتاب کا حوالہ درج کرنے کے بعد ، دوسری کتاب کا حوالہ درج کرنے سے پہلے۔

(ج) رابطہ Colon (:) :

۱۔ تفصیل ، اقتباس ، مثال یا بیان سے پہلے۔
۲۔ مثال کے حوالے میں صفحہ نمبر سے پہلے جب کہ وہ کسی ایسی کتاب یا رسالے سے ماخوذ ہو جو دو یا زائد مجلدات پر مشتمل ہو (جیسے: کلیات اکبر ، ۲ : ۷۴)۔

(د) ختمہ Full Stop (.) :

اس کے محل پر ڈیش کی جگہ نقطہ استعمال کیا گیا ہے۔

(ہ) سوالیہ Sign of interrogation (؟) :

سوالیہ یا مشتبہ اور تحقیق طلب مقامات پر ، جیسا کہ عموماً جدید رسم تحریر میں رائج ہے (اس کا کھلا ہوا حصہ یا منھ دریافت طلب بات کی جانب رکھا گیا ہے)۔

(و) قوسین یا ہلالی بریکٹ Bracket (small) ( ) :

۱۔ لغت کے اندراج کے بعد اعراب ملفوظی کے لیے۔
۲۔ لفظ کی قدامت ظاہر کرنے کے لیے۔
۳۔ ان مقامات پر جہاں تشریح کے درمیان مزید وضاحت کے لیے کوئی بات درج کی گئی ہے۔
۴۔ مرکب فقروں اور کہاوتوں کے درمیان کوئی متبادل صورت ظاہر کرنے کے لیے (سیدھے خط کے بعد)۔
۵۔ اصطلاحی الفاظ کی تشریح میں حسب ضرورت مخصوص علم یا فن وغیرہ کا نام ظاہر کرنے کے لیے۔
۶۔ لگے بندھے فقرات یا امثال وغیرہ میں اس کلمے کے اندراج کے لیے جسے کچھ لوگ بولتے ہیں اور کچھ نہیں بولتے (جیسے: ایک دم (میں) ہزار دم)۔

۷. اشتقاق میں لغت کا مادّہ درج کرنے کے لیے.
۸. سند نہ ملنے کی صورت میں تشریح کے بعد حوالہ دینے کے لیے.
۹. کسی کتاب یا تصنیف کے قلمی ہونے کے اظہار کے لیے.
۱۰. اسناد کے حوالوں اور متین کے اندراج کے لیے جیسے: (۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹) یا (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸).

(ز) عمودی بریکٹ Bracket (large) [ ] :

اشتقاق اور اس کے متعلقات درج کرنے کے لیے.

(ح) سیدھا خط Dash (—) :

۱. تحتی الفاظ میں بنیادی لفظ کی جگہ شروع میں.
۲. جملے یا فقرے کے درمیان ہلالی بریکٹ میں کسی ایسے لفظ کے اندراج کے ساتھ جو مذکورہ کلمے کا متبادل ہو (جیسے: ناچ نہ جانوں (— نہ جانے) آنگن ٹیڑھا).
۳. تحتی لفظ کے اعراب ملفوظی سے پہلے.

(ط) آڑا خط Oblique (/) :

۱. لغتِ مفرد کے اندراج کے بعد اس کا ، اور لغتِ مرکب کے بعد اس کے کلمۂ آخر یا چند کلمات کا متبادل لفظ درج کرنے کے لیے (جیسے: سُخُن / سُخَن یا اصل پر آنا / جانا).
۲. اعراب کے ہلالی بریکٹ میں متبادل لفظ کے اعرابِ ملفوظی سے پہلے.
۳. تشریح یا اشتقاق میں متبادل کلمے کی تشریح یا اشتقاق درج کرنے سے پہلے.
۴. جس کتاب کی جلد ، دو یا زائد حصوں پر مشتمل ہے اس کے جلد نمبر اور حصہ نمبر کے درمیان.

(ی) اقتباسیہ (" ") :

۱. عبارت یا لفظ کے شروع میں ایک سیدھا اور آخر میں ایک اُلٹا واو اخذ و اقتباس و امتیاز کی علامت.
۲. اخبار و رسائل کی مثالوں میں ان کے نام کے ساتھ.

(ک) ماخوذیہ Derived from (> یا <) :

ماخوذ از ، کے معنی میں ، مراد یہ کہ ایک سرے کی طرف لکھے ہوئے لفظ یا زبان وغیرہ سے دو سروں کی طرف لکھا ہوا لفظ وغیرہ ماخوذ ہے.

(ل) متبادلہ Alternate (~) :

یہ بات ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کے بعد لکھا ہوا لفظ یا فقرہ اصل لفظ کی متبادل صورت ہے.

(م) علامتِ تجزیہ Plus (+) :

اندراجِ اشتقاق میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اصل لفظ علامتِ تجزیہ کے سابق و لاحق سے مرکب ہے (جیسے: ذات الجنب ، ذات + ال + جنب).

(ن) علامتِ تسویہ Equal to (=) :

مراد یہ کہ اس کے بعد کا کلمہ سابق کلمے کا مساوی یا مترادف ہے (جیسے: لگاؤ = تعلق ، یا نسبت).

(س) تین نقطے Three dots (...) :

۱. لاحقوں کے اندراج میں لاحقے سے پہلے.
۲. امثلہ و اسناد میں غیر ضروری عبارت کے حذف کی علامت.

تلخیصات و اِشارات

۱. اعراب و حرکات :

فت - فتحہ (جیسے : «لَب» کے «ل» کا فتحہ) .

فت مج - فتحۂ مجہول (جیسے : «زَہرہ» کی «ز» کا فتحہ) .

کس - کسرہ (جیسے : «دِل» کی «د» کا کسرہ) .

کس مج - کسرۂ مجہول (جیسے : «اِہتمام» کے «الف» اور «ت» کا کسرہ) .

ضم - ضمّہ (جیسے : «کُل» کے «ک» کا ضمّہ) .

ضم مج - ضمّۂ مجہول (جیسے : «عُہْدہ» کے «ع» کا ضمّہ) .

سک - سکون (جیسے : «سبْزہ» کی «ب» کا سکون) .

شد - تشدید (جیسے : «ڈبّا» کی «ب» کی تشدید) .

تن - تنوین (جیسے : «فوراً» یا «ابٌاعن جدٍ» کی «ر» اور «ب» کی تنوین) .

مخ - مخلوط (جیسے : «کیوں» کا «ک ی») .

غنہ - نون غنہ (جیسے : «جنگل» کا «ن») .

مغ - مغنونہ (جیسے : «منگانا» کا «ن») .

معد - واو معدولہ (جیسے : «خورشید» کا «و») .

لف - الف ملفوف (جیسے : «... اللہؐ(لاحق) کا «ا») .

غم ا - غیر ملفوظ الف (جیسے : «بالکل» کا «ا») .

غم ال - غیر ملفوظ الف اور لام (جیسے : «اہل الرائے» میں «الر» کا «ال») .

غم و - غیر ملفوظ واو (جیسے : «اوس - اُس کا «و») .

غم ی - غیر ملفوظ یے (جیسے : «ایدھر - ادھر کی «ی») .

خف - خفیفہ (فتحہ ، کسرہ ، ضمّہ کی ہلکی آواز ظاہر کرنے کے لیے) .

۲. قواعد :

ج	=	جمع عربی .
جج	=	جمع الجمع عربی .
مج	=	مجہول .
مع	=	معروف .
امذ	=	اسم مذکر .
امث	=	اسم مؤنث .
صف	=	صفت .
مذ	=	مذکر .
مث	=	مؤنث .
م ف	=	متعلق فعل .
ف ل	=	فعل لازم .
ف م	=	فعل متعدی .
ف مر	=	فعل مرکب .

۳. زبانیں :

ا	=	اردو .
انگ	=	انگریزی .
اوستا	=	اوستائی .
بنگ	=	بنگلہ .
پ	=	پراکرت .
پا	=	پالی .
پر	=	پرتگالی .
پن	=	پنجابی .
تر	=	ترکی .

س = سنسکرت ۔

سر = سریانی ۔

ع = عربی ۔

عبر = عبرانی ۔

ف = فارسی ۔

فر = فرانسیسی ۔

گج = گجراتی ۔

لاط = لاطینی ۔

مر = مرہٹی ۔

ہ = ہندی ۔

یو = یونانی ۔

۳۔ متفرق :

اب و = اصطلاحات پیشہ وراں ۔

اف = افعال ۔

د = دیوان ۔

رک = رجوع کیجیے ۔

عو = عوام ۔

عور = عورات ۔

ف = فعل ۔

ق = قلمی ۔

قب = مقابلہ کیجیے ۔

ک = کلیات ۔

ہنو = ہنود کی بول چال ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

د

(مسلسل)

داناؤں کی دُور بَلا کہاوت.
۱. بہت احمق ہو (دریائے لطافت، ۴۷). ۲. عقلمند انسان مُصیبت میں نہیں پھنستے (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت).

دانائی امث.
۱. عقل ؛ عقل مندی ؛ ہوشیاری. اول علم اچھے دانائی کا بوج کا. (۱۴۲۱، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۳۴). تیرا یہ ہی کہ پھیر تکرار کرتا کہ یہ دانائی اس تھے ہے. (۱۵۸۲؟، کلمۃ الحقائق، ۸۰). از بسکہ سبھوں نے یہ بات دانائی کی کہی. (۱۷۳۶؟، قصہ مہر افروز و دلبر، ۵).

مدح کرتا ہے جو تُو غیر کی دانائی کی
پھیروں مُنھ کو ترے نادان سے ہم دیکھتے ہیں

(۱۸۷۲، مراۃ الغیب، ۱۷۷). آسٹریا کے اظہارِ خلوص پر اعتماد نہ کرنا دانائی ہے. (۱۹۰۷، نپولین اعظم، ۴ : ۳۱). ادب میں اس طرح حکم لگانا کوئی دانائی کی بات نہیں ہے. (۱۹۸۴، زمیں اور فلک اور، ۱۳). ۲. بزرگی، بڑائی. اس زمانے میں داڑھی کو دانائی کا نشان سمجھا جاتا تھا. (۱۹۸۰، دجلہ، ۱۹). [دانا (۱) + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---ٹپکنا محاورہ.
دانش مندی یا عقلمندی ظاہر ہونا، ہوشیاری مُترشح ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات، ۳۴۷).

دانایان امذ ؛ ج.
دانا (رک) کی جمع، تراکیب میں مستعمل.

صدر شاہی پر جو بیٹھے ہیں سو دانایاں کو میں
جیوں فلاطوں جیوں ارسطو جیوں کہ لقماں پائیا

(۱۶۷۲، دیوان عبداللہ قطب شاہ، ۸۳). [دانا (۱) + یان، لاحقۂ جمع].

---فرنگ کس اضا (---فت ف، ر، غنہ) امذ.
یورپ کے عقلمند آدمی، عقلائے یورپ، دانایانِ مغرب. دانایان فرنگ، کہ نازک خیالی میں اعجاز مسیحی کا کام کرتے ہیں، کب پسند فرماویں گے. (۱۸۷۳، نتائج المعانی، ۲۹۱). مغلوں کا دربار جو ایشیائی ماہرین علم و فن کا مرکز تھا دانایانِ فرنگ سے بھی خالی نہ تھا. (۱۹۲۹، تخت طاؤس، ۹۱). [دانایان + فرنگ (رک)].

---مغرب کس اضا (---فت م، سک غ، کس ر) امذ.
رک : دانایان فرنگ. دانایان مغرب سارے سوادِ ہند پر حکمراں ہیں (۱۹۰۰، مضامین شرر، ۱ : ۳ : ۵۲). [دانایان + مغرب (رک)].

دانایانہ (فت ن) صف ؛ م ف.
عقل مندانہ، ہوشیاری سے، دانائی کے ساتھ (جامع اللغات). [دانا + یانہ، لاحقۂ صفت].

دانْت (غنہ) امذ.
۱. کسی انسان یا حیوان کے منھ میں پایا جانے والا ہڈی کی طرح سخت عضو جو کاٹنے اور چبانے کا کام دیتا ہے، ان کے مجموع کو بتیسی یا چوکا کہتے ہیں ؛ دندان.

نجانیں کہ بیری تہاں تن دھرے
تنہا کا نکرا دانت تل کیا کرے

(۱۴۳۵، کدم راو پدم راو، ۱۱۹).

بادام انکھیاں دانت رتن زیبا صورت سیس تن

(۱۵۰۳، نوسرہار، ۲). ان کا دانْت مبارک شہید ہوا، تو دین کا دولت مزید ہوا. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳۷). عباس نے مشک دانتوں میں پکڑ، رکابوں سے دشمنوں کوں اپنے پہلو سے دور کرنے لگا. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۷۱).

پوچھا نہ جانے گا جو وطن سے نکل گیا
بیکار ہے جو دانْت دہن سے نکل گیا

(۱۸۷۲، مراۃ الغیب، ۳۸).

یوں توڑ دیا دانْت کہ سادھو بھی ہوئے دنگ
اب دان کے لینے میں مگر لائے نیا رنگ

(۱۹۲۹، مطلع انوار، ۱۵۲). دانت پر سفید چمک دار مادہ کی تہہ چڑھی ہوتی ہے، جسے اینمل (Enamel) کہتے ہیں (۱۹۸۱، اساسی حیوانیات، ۸۳). ۲. (۱) آری، کنگھی یا پہیے وغیرہ کا کٹاؤ یا چاقو وغیرہ کے دندانے جو دانت سے

مشابہ ہوتے ہیں.

وان سنواری مانگ اس کی دل ہوا دو ٹکڑے میان
دانْت کنگھی کا ہر اک دندانہ ہے شمشیر کا

(۱۸۵۹ ، دفتر بیمثال ، ۱۱). بالآخر زنجیر سے باندھ کر اور دانْت پھانس کر کنانی سے اوپر اُٹھا کر گاڑیوں میں ڈالے گئے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۵۵). پہلے وہ محرک پہیے کے ایک دانت سے ایک طرف کو موڑ دیتا تھا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۳۲۳). (iii) دندانے جو چکّی یا سِل پر ایک آہنی اوزار سے کوٹ کر ڈالے جاتے ہیں تا کہ جو چیز پِستی ہو وہ اچھی طرح اور جلد پِس جائے.

جوانی میں بڑھاپے ہر میں ڈاڑھیں مار کے روتی
مسالا پیسنے بیٹھی نہ دیکھے دانْت جب سِل میں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۶۰).

مسالہ پستے ہیں جس پہ وہ بے دانت کی سل ہے
نہ کچھ بھی چل سکی ان کانگریس والوں کے بتّے کی

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۵۸). (iiii) کنجی کے منھ کا کھندانا یا کٹاو جو قفل کے پڑ کے آگے بڑھانے اور پیچھے ہٹانے کے لیے بنایا جاتا ہے ، دانْتا (ا ب و ، ۷ : ۳). ۳. ہاتھی یا سور کے لمبے دندان جو باہر نکلے ہوتے ہیں اور ہتھیار کے طور پر استعمال ہوتے ہیں. نہ درندوں کے سنگ یا دانت کہ ہتھیاروں کا کام دیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱). ۴. میل ، رغبت ، میلانِ خاطر ، خواہش ، قصد ، ارادہ. ہمارا مدّت سے اس پر دانْت ہے. (۱۸۸۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۲۲۵). اس کا اس گھوڑی پر مدّت سے دانْت تھا. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۶۷۶). ۵. دشمنی ، مخالفت (جامع اللغات). [پ : دانْت दांत ؛ س : دنت दन्त ف : دندان].

---اُتارْنا محاورہ.
رک : دانْت مارْنا. وہ سیب میں نِکھے دانْت اُتارتی اور کڑک کی آواز کے ساتھ منہ ہرے کر لیتی. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۲).

---اَڑْنا محاورہ.
دانْت کا چُبھنا ، گڑنا.

دانْت مچھر کے وان جو اَڑنے لگے
جتنے مچھرے تھے سب بگڑنے لگے

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۳۵۷).

---اُڑْنا / اُوڑْنا محاورہ.
دانْت اکھڑ جانا ، دانْت گر جانا.

اتنا وہ سرنگوں ہے کہ سب اوڑ گئے ہیں دانْت
جبڑے پہ بسکہ ٹھوکروں کی لت پڑے ہے مار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۳).

---اُکھاڑْنا / اُکھیڑْنا ف م.
دانْتوں کو مسوڑوں اور جبڑوں سے علیحدہ کرنا. اگر دیکھے کہ اپنے دانْت کو بآسانی اُکھاڑتا ہے تو اس کے فرزند یا بھائی پیدا ہو گا یا مالی ہاتھ آئے گا. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸). دانْت کاٹی ہلتا ہو تو زنبور سے اکھاڑ دیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۳).

---آنا محاورہ.
دانْت نکلنا. آج تو دن بھر دست آئے جانوں دانْت آ رہے ہیں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۵۳).

---بانا محاورہ.
بے حیائی کے ساتھ دانْت دکھانا ، معقول جواب نہ آنے کی حالت میں ہنس دینا ، عاجزی کرنا ، گڑ گڑانا (مخزن المحاورات).

---باندْھنا ف م ؛ محاورہ.
۱. ہلتے ہوئے دانْتوں کو دوسرے بغلی دانْتوں کے ساتھ تار یا زنجیر سے بندش کرنا. دانْت ... باہر آ جاتا ہے ... اس کو ہاتھ سے اپنی جگہ پر واپس کر کے مصطگی کے ذریعہ یا سونے کی زنجیر کے ساتھ باندھ دیا جائے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۳). ۲. مصنوعی دانْت لگانا (ا ب و ، ۷ : ۱۱۳).

---بِٹھا دینا محاورہ.
عاجز کر دینا ، پست کر دینا.

دیو فلک کے دانْت صبا نے بٹھا دیے
کیسا شبِ فراق کا صدما اُٹھا لیا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۰).

---بَجانا ف م ؛ محاورہ.
دانْتوں سے آواز نکالنا (عورتیں اس حرکت کو منحوس یا لڑائی ہونے اور رزق اُڑنے کی علامت خیال کرتی ہیں) (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---بَجْنا محاورہ.
۱. شدّت کی سردی یا کسی بیماری کی وجہ سے جبڑے کی حرکت کا بے قابو ہو جانا ، خود بخود دانْت بجنے لگنا.

بہت پیر جب جی کو تجنے لگے
جوانوں کے بھی دانْت بجنے لگے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۶). سردی کے مارے دانْت بجتے ہیں. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۰۳). سردی اس قدر تھی کہ کبھی کبھی تو دانْت بجنے لگتے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۶۱). ۲. خوف اور دہشت سے دانْتوں کا آپس میں ٹکرانا. خوف اور دہشت کے مارے کوجوان لرز اٹھتا ہے اس کے دانْت بجنے لگتے ہیں. (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، جنوری ، ۲ ، ۱ : ۸۸). ۳. لڑائی جھگڑا ہونا ؛ رد و بدل ہونا ، کھٹ پٹ ہونا. کہتے ہیں کہ ... ہر وقت خانہ مالک میں دانْت بجتا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۴).

---بُرّاق ہونا ف م ؛ محاورہ.
دانْت سفید ہونا (جامع اللغات).

---برش کرنا محاورہ.
دانت صاف کرنا. خالی انگلی کے ساتھ جلدی جلدی دانت برش کرنے لگا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۰۸).

---بنانا ف م ؛ محاورہ.
مصنوعی دانت تیار کرنا اور لگانا (نوراللغات).

---بندھانا / بندھوانا ف م ؛ محاورہ.
ہلتے ہوئے دانتوں کو تار وغیرہ سے جکڑوانا یا کسوانا.

گو مکر سے ہنسنے کے تئیں دانت بندھاویں
گردن تو بڑی ہلتی ہے کیا خاک چھپاویں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۷).

لزتیں عہد جوانی کی وہ پیری میں کہاں
بوالہوس پھرتے ہیں ناحق دانت بندھواتے ہوئے
(۱۸۷۳ ، بیخود (ہادی علی) ، د ، ۸۱).

---بنوانا محاورہ.
مصنوعی دانت لگوانا (نوراللغات).

---بیٹھنا محاورہ.
۱. (حالت غشی میں) **دانتوں کا پیوستہ ہو جانا ، جکڑ جانا ، بھچ جانا.** دانت بیٹھ گئے منکا ڈھل گیا ، صاف ظاہر ہوتا تھا کہ دم نکل گیا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۵۲). اس کی گھگھی بندھ گئی اس کے دانت بیٹھ گئے. (۱۹۳۲ ، انور ، ۲۳۷). ۲. **عاجز ہو جانا ، پست ہو جانا ، ہار مان لینا.**

وہ بلا زلف ہے کالی تری وہ سَم والی
دیکھ کر جس کو گئے دانت یہاں سانپ کے بیٹھ
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۲۰). ۳. **دانت کا کسی چیز میں گڑ جانا.** جوں ہی میں نے دکھانے کو زبان نکالی نیچے سے ٹھوڑی میں ایسا مکا مارا کہ سارے دانت زبان میں بیٹھ گئے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۴۰).

---بھنچنا محاورہ.
دانت بچی ہونا ؛ جبڑا بند ہونا ؛ منھ نہ کھلنا. ہوائے نے پانچی کے سہارے سے لڑکی کو اٹھایا اس کے دانت بھنچے ہوئے تھے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۳۳۸).

---بھینچنا محاورہ.
۱. **اوپر اور نیچے کے دانتوں کو زور سے دبانا ؛ غصہ کرنا ، ناراض ہونا ، تلملانا** (نوراللغات). ۲. (حالت غشی یا اور کسی مرض کی وجہ سے) **دانتوں کا جکڑ جانا**(عزیزاللغات). ۳. **دانت دبانا ، دانتوں کو کس کر ایک دوسرے پر جمانا ، دانت زور سے بند کرنا.** دانتوں کو بھینچ لو کہ سر پر تلوار پڑے گی تو فوراً اچٹ جائے گی. (۱۹۰۷ ، مقدمہ ابن خلدون ، ۲ : ۱۸۳).

---بچی (--- کس پ ، شد چ) امث.
دانتوں کی ایک بیماری جس میں جبڑا جکڑ جاتا ہے، دانت بچی ہونا. پسی لس کثنائی جس سے دانت بچی کی بیماری ہوتی ہے ، بڑے نمایاں ہیں. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۶۳۱). [دانت + رک : بچی (۱)].

---بچی ہونا محاورہ.
رک : **دانت بیٹھنا معنی نمبر ۱.** ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے دانت بچی ہو گئے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۵۴). بڑی بی نے بہت کوشش کی کہ شمع کے منہ میں دو قطرے پانی ڈال دیں لیکن جلتی موٹر میں پہلے ہی مشکل تھا دوسرے شمع کے دانت بالکل بچی تھے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۰۲).

---پر تلوار لگانا محاورہ.
تلوار کی تیزی کا دانتوں پر مار کر امتحان کرنا (ماخوذ : عزیزاللغات ؛ نوراللغات).

---پر چھیلن نہ رہنا محاورہ.
(عو) **بالکل مفلس و قلاش ہو جانا.** آخر بیچاری ایسی رکھ رکھاؤ کے کارن کھکھ ہو گئیں دانت پر چھیلن نہ رہی تو برقع اوڑھ کے نکلنے لگیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۸ : ۳).

---پر دانت باجنا / بجنا محاورہ.
رک : **دانت بجنا ، معنی نمبر ۱.** سردی سے دانت پر دانت لگے باجنے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۱۰۱).

---پر رکھنا محاورہ.
چکھنا ، ذائقہ معلوم کرنا ، زبان پر رکھنا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ).

---پر میل نہ ہونا محاورہ.
نہایت بے مقدور ہونا ، نہایت مفلس ہونا ، بھوکوں مرنا (دریائے لطافت ، ۹۴).

تم کو مِیلِ لعل و گوہر ہاں نہیں دانتوں پہ میل
ہیں گہر اس طورکا تو شاہ اس دستور کا
(۱۸۵۰ ، احسان (نوراللغات)).

---پر نہ رکھا جانا محاورہ.
بہت زیادہ نمکین ہونا ؛ ترشی کی زیادتی کے سبب دانت کو ناگوار لگنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---پیس پیس کر رہ جانا محاورہ.
غصے کو پی جانا بدلہ لینے پر آمادہ ہونا مگر کچھ نہ کرنا (« پیس » کی تکرار سے صورت حال کی اہمیت بڑھی ہے). روشن علی ... دانت پیس پیس کر رہ جاتے تھے مگر سوچتے جاتے تھے کہ شاہ کو ان سب پر آپ ہی کھل جائے گی. (۱۸۸۷ ، خام سرشار ، ۲۵۰). سائنس دانت پیس پیس کر فنا کے رخ سے نقاب اتارنے کی کوشش میں مصروف ہے. (۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۴).

---پیسنا محاورہ.
۱. **اُوپراور نیچے کے دانتوں کو ملا کر حرکت دینا ، گھِسنا ، (سوتے میں بعض لوگ(بیشتر بچّے) یہ فعل کرتے ہیں جسے عورتیں منحوس خیال کرتی ہیں).**

پیسنا ہے دانت سوتے میں وہ دربانے مراد
خواب میں دیکھے نہ تھے ہم نے تو گوہر بولتے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰۷). ۲. **بہت زیادہ غصّہ کرنا ، غصّہ دکھانا.** اور آنکھیں لال لال کر دانت پیس پیس کر کہنے لگا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۳۱). آرمینا کے معاملے کے ٹھنڈا پڑ جانے پر انگریزی اخبار نویس متعصبین دانت پیس رہے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۱۹).

بہت دانت پیسے تو کیا پاؤ گی
میں حلوا نہیں ہوں کہ کھا جاؤ گی

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۰). جب یہ وفد سکّے واپس پہنچا ... تو کفّارِ مکہ غصّے کے مارے دانت پیسنے لگے. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۳۲). ۳. **اذیت پہنچانا ، ایذا رسانی کا ارادہ کرنا.**

دھڑکتا دل ہے واں کے دام و دد سے
کوئی موذی نہ اس پر دانت پیسے

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، ۲۷).

دانت پیسے ہیں بہت عشق میں رسوا ہو کر
دشمن اپنی میں زباں کا ہوا ، گویا ہو کر

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵۶).

ابھی تو دانت پیستی ہے موت شہریاروں کی
ابھی تو خون اُتر رہا ہے آنکھوں میں ستاروں کی

(۱۹۳۳ ، روح کائنات ، ۱۷۱). ۴. **پچھتانا ، پشیمان ہونا ، کُڑھنا.** اس بادشاہت کی بیٹی لڑکی باہر اندھیرے میں ڈالی جائے گی وہاں رونا اور دانت پیسنا ہو گا. (۱۸۱۹ ، متیٰ کی انجیل ، ۱۹).

کرنا ہے کچھ تو کر لو کہ باقی ہے وقت ابھی
پھر آگے دانت پیسنے کے دن ہیں والسّلام

(۱۹۱۱ ، کلیات نظم حالی ، ۲۸). جب لومڑی کو کوّے کے ہاتھ جانے سے نااُمیدی ہو گئی تو وہ غم زدہ ہو کر ... پشیمانی سے دانت پیسنے لگی. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۰۱). ۵. **عاجزی کرنا ، معافی مانگنا.** مارے تکلیف کے اس کے آنسو نکل پڑے اور دہائی مانگنے اور دانت پیسنے لگا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۲). ۶. **اوپر اور نیچے کے دانتوں کو آپس میں رگڑنا.** روشن علی بہت جھلّائے دانت پیس پیس کر رہ جاتے تھے مگر سوچتے جاتے کہ شام کو ان سب پر آپ ہی کُھل جائے گا. (۱۸۸۰ ، جام سرشار ، ۲۵۰). چنانچہ ہنسی ، مارنے ، یا بھاگنے کو روکنے یا ضبط ، کرنے کے لئے ہم دانت پیستے ہیں مٹھیاں بند کرتے ہیں. (۱۹۲۷ ، نفسیات عضوی ، ۱۸۹). ایک غصیل آدمی اپنے غصّے پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے اپنے دانت پیس سکتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۰۶). ۷. **انتہائی غصّے کی حالت کو ظاہر کرنا ، بس نہ چلنا اور دانت پیس کر رہ جانا.** سرو بدمعاش مکّار ناہنجار رحمن کی صورت دیکھتا تھا اور دانت پیستا تھا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۹۱). وہ جب سے عقل میں آئی تھی ہم دیکھتے تھے کہ وہ حسنیٰ کو گھورتی اور دانت پیستی تھی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۳۳).

---پھاڑنا محاورہ.
حملہ آور ہونا ، تندی و تیزی دکھانا ، شدّت سے مزاحمت کرنا. ایک انا ہے جو ... حیلے بہانے کر رہی ہے عذر تراش رہی ہے پھر بھر کر رہی ہے کہیں ہنسی نکلے دانت پھاڑے مدافعت کے لیے تیار ہے. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۳۸).

---پھوٹنا محاورہ.
بچوں کے دانت نکلتے وقت مسوڑے کا پھولنا ، دانت نکلنے شروع ہونا. اویس دو تین دن سے اچھا نہیں ہے شاید کوئی دانت پھوٹ رہا ہے. (۱۹۳۷ ، حرف آشنا ، ۲۲۸).

---تلے اُنگلی دبانا/دبنا/رکھنا محاورہ.
تعجب کرنا ، حیران رہ جانا ، حیرت میں ہونا ؛ افسوس کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---تلے جیب دے فقرہ.
ذرا ٹھہر ، تامّل کر(محاورات ہند ، ۹۸).

---توڑنا محاورہ.
دانت نکالنا ، دانت اُکھاڑنا ، دانتوں پر حملہ کرنا ؛ عاجز کر دینا.

تیں تہایا توں جس دھات تو میں توڑے تیرے دانت

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۷۲). فرمایا اے یارو ، کیسا پیغمبر تھا میں کہ تم سے جہاد کیا حتیٰ کہ دانت میرے توڑے اور منّہ میرا لہو سے بھرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۲).

کنگھی کے جاتا ہوں کہ توڑینگی دانت وہ
بیکا جو گیسوؤں کا کوئی بال ہو گیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۸). گچھے دانت توڑ دیئے جاتے ہیں تا کہ دواؤں کی قوت اس میں نفوذ کر سکے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۰).

---تیز کرنا محاورہ.
۱. **ایذا رسانی کے لیے تیار رہنا ، حریص ہونا.**

جو دل کہ کاوشِ مژگاں نے ریز ریز کئے
جگر پہ آرۂ ابرو نے دانت تیز کئے

(۱۸۳۹ ، نکہت (مہذب اللغات)). ۲. **سوہن سے گھس کے آری وغیرہ کے دانتوں کو تیز کرنا.** نی آرکٹک خطے (Nearctic) میں اونٹ پائے جاتے تھے جو اونچے درختوں کی پتیاں کھاتے تھے اور ... درختوں کے تنوں پر اپنے دانت تیز کرتے تھے. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۹۰).

---تھے تو چنے نہ تھے چنے ہوئے تو دانت نہیں کہاوت.

جب جوانی تھی تو کچھ مقدور نہ تھا اور جب مقدور ہوا تو جوانی نہ تھی ، بے وقت مُراد حاصل ہونے پر بولتے ہیں (نوراللغات ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

---ٹوٹنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. دانت کا گر جانا ، دانت کا شکستہ ہو جانا. جو لوگ بھی انکارِ نبوت کی تہمتیں لگاتے ہیں ان کے دانت ٹوٹ جائیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۹). دانتوں پر خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے. جس سے دانت ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۶). ۲. **دودھ کے دانت گرنا.** جب دودھ کے دانت ٹوٹتے ہیں تو جبڑے کے پل میں ڈالتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۳۳). بچوں میں دانت گرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے ... کہ وہ پیدائشی طور پر کمزور ہوتے ہیں ... جس سے پہلے کمزور دانت ٹوٹ کر مضبوط ... ان کی جگہ پر پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۹). ۳. **دانتوں کا کسی بیماری کی وجہ سے جھڑ جانا.** کبھی دانتوں میں درد دانت کے ٹوٹنے اور پھٹ جانے سے ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۱).

---ٹوٹے کھر گھسے پیٹھ نہ بوجھا لے ، ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بھس دے کہاوت.
جب آدمی ضعیف اور کمزور ہو جاتا ہے تو اسے کوئی نہیں پوچھتا ؛ ضعیفی میں انسان کی قدر کم ہو جاتی ہے. جب اس حالت میں بھی وقت نے ہمارا ساتھ نہ دیا تو اب کیا قبر میں کام آئے گا کسی نے سچ کہا ہے ، دانت ٹوٹے کھر گھسے اور پٹھ نہ بوجھا لے ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بھس دے. (۱۹۱ ، راحت زمانی ، ۸۰).

---جم آنا ف ل ؛ محاورہ.
دانت نکلنا ، دانت کا مسوڑے سے نمودار ہونا ، دانت پیدا ہونا. جس شخص نے اپنے دانت کا قصاص لیا پھر قصاص لینے والے کا دانت جم آیا تو اس پر دیت واجب ہو گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۱۵).

---جھاڑنا محاورہ.
۱. **دانت توڑنا ، دانتوں کی سزا دینا.** اب کے بولا تو دانت جھاڑ دوں گا. (۱۸۸۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۲۲۶). ۲. **منتر پڑھ کر دانت نکالنا** (جامع اللغات). ۳. **کوئی دعا وغیرہ پڑھ کر دانت کا درد رفع کرنا** (مہذب اللغات).

---جھڑنا محاورہ.
دانت جھاڑنا (رک) کا لازم ، دانت گرنا ، دانت ٹوٹنا. ایک مکہ مارا ... چار دانت اس کے منہ سے جھڑ گئے. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۹۷).

---چابنا محاورہ.
رک : **دانت پیسنا.** ہور بہت جرابی ہے سوں داتاں چابنے لگیا (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). مریض دانت چابتا اور اکثر زبان باہر نکلی ہوئی رہتی اور اسی طرح اکثر اس کو صدمہ پہنچتا ہے. (۱۸۶۰؟ ، نسخہ عمل طب ، ۳۳۸).

---چبانا محاورہ.
۱. رک : **دانت پیسنا.**

اناراں موکی بند داتاں چبائیں
غصا کاڑے تج دندی دھر نجھائیں
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۲).

کس طرح دانت چباتی تھی عدن والوں پر
آ گئی حرف کی مانند سخن والوں پر

(۱۸۹۲ ، ریاض شمیم ، ۲۲۳). دانت چبا رہا تھا کہ بیوی نے کہا اچھی خالہ نصرت ! تم بھی کیا بے غیرت ہو کیوں کہے جاتی ہو آفت آئے گی تو مجھ پر جان جائے گی تو میری. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۸). ۲. **غفلت یا نیند میں بتیسی کا حرکت کرنا یا دانتوں کا باہم رگڑ کھانا.** نیند میں دانت چبانے کی وجہ یہ ہوتی ہے ، کہ جبڑوں کے عضلات میں کمزوری پیدا ہو کر تشنج جیسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۴).

---چٹ چٹانا محاورہ.
دانت بجنا. مریض لرزتا اور کانپتا ہے اور جلد جلد اور متواتر تھرتھراتا ہے اور داناں (دانت) چٹ چٹاتے ہیں. (۱۸۶۰؟ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۱).

---چڑھانا محاورہ.
رک : **دانت رکھنا.** ان کی آنکھیں تو تب کھلتیں جب کوئی کسی کے کھیت پر دانت نہ چڑھاتا. سب لوگ آپس میں کول کرار (قول قرار) کر لیتے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹).

---چلانا محاورہ.
کسی چیز کو کھانا یا چکھنا ، دانتوں سے چبانا. حلوا سوہن کو جی چاہتا ہے پر بُوا ڈرتا ہوں بخار نہ آ جائے کچھ ہی ہو آج تو اس پر دانت چلا کر رہوں گا. (۱۹۱۷ ، خطوط حسن نظامی ، ۱۲).

---چوہے کی نظر کر دینا محاورہ.
دانت گر جانا (جامع اللغات).

---چھوڑنا محاورہ.
دانت کڑونا (اردو کا روپ ، ۱۲۹).

---دار صف.
دندانے دار ، جس میں دندانے ہوں. اگر دانت دار پہیہ ب ہلکائے یعنی حرکت دے دانت دار پہیہ ا کو تو اس صورت میں ب کو ہانکنے والا اور ا پیروی کرنے والا کہتے ہیں ... جو اس طریق سے عمل کرتے ہیں ... متحرک کہلاتے ہیں. (۱۸۶۳ ، رسالہ اصول کلوں کے باب میں ، ۳۹). [دانت + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــــ دِکھانا / دِکھلانا / دِیکھانا محاورہ۔
۱. عاجزی یا معزوری کا اظہار کرنا ؛ انکار میں جواب دینا۔ کلکتہ کی ایک تعمیل شدہ فرم دانت دکھا گئی۔ (۱۹۹۰ء، کاروان خیال ۸۶)۔
۲. (أ) معقول جواب نہ ہونے کی صورت میں ہنس دینا۔

زلف خوبوں سے مناسب کیوں کے ہو شانے کی طرح
ہم کو نس آئی کھکا کر دانت دکھلانے کی طرح

(۱۷۸۰ء، دیوان عشق ، ۳۶)۔

ہنس کر دکھانے دانت جو ہم کو تو کیا ہوا
لے لیجیے جو قیمتِ شکر گہر کھلے

(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۲۰۷)۔ (ا) ناراضگی کے اظہار پر منہ بنانا ، غصہ کا اظہار کرنا۔ شیر نے ناخوش ہو کر دانت دکھائے۔ (۱۸۶۸ء ، منتخب الحکایات ، ۱۳)۔ ۳. ڈرانا۔ شیر کو غصہ جو آیا تو اس نے دانت دکھلایا۔ (۱۸۳۵ء ، جوہرالخلاق ، ۲۳)۔ نیپال دانت دکھا رہا ہے اور سکم بیزار ہوا جا رہا ہے۔ (۱۹۶۶ء ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۳۳)۔ ۴. خوشی کا اظہار کرنا ، اس طرح ہنسنا کے دانت دکھائی دیں۔ جب کبھی یہ مجھے ملتا ہے تو دانت بھی دکھاتا ہے اور دم بھی ہلاتا ہے۔ (۱۹۳۸ء ، پرواز ، ۲۰۱)۔

ـــــ دیکھنا ف مر ؛ محاورہ۔
حیوانات کی عمر کا اندازہ لگانا (سامنے کے دانت دیکھکر اندازہ لگایا جاتا ہے کہ جانور کی عمر کیا ہے)۔ قبل اس کے کہ گھوڑا خریدو اس کے دانت دیکھ لو عمر کا پتہ چل جائے گا۔ (۱۹۶۶ء ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۵۸)۔

ـــــ ڈاڑھ لانگنا پھلانگنا محاورہ۔
دانت داڑھ نکلنے کی تکلیف برداشت کرنا ، دانت داڑھ نکلنے کی عمر سے گزرنا۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی دانت داڑھ لانگ پھلانگ پانچ اور سات برس کے ہوئے۔ (۱۹۰۰ء ، توحۂ زندگی ، ۶۱)۔

ـــــ رَکھنا محاورہ۔
۱. ارادہ رکھنا ، قصد رکھنا ، گھات میں رہنا۔

جوں اس سبب پر دانت اپنا رکھیا
زمانہ دگر وضع واں بھی کیا

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۳۱۹)۔

نہیں ہے بے سبب یہ خندۂ دندان نما ہر دم
کسو کے تو لہو پینے پہ یعنی دانت رکھتا ہے

(۱۷۸۳ء ، درد ، د ، ۱۰۳)۔

دانت آری کی طرح رکھتی ہیں مجھ پر پلکیں
کاٹ ڈالیں گی مرے دل کا صنوبر پلکیں

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۶۱)۔ جو لوگ ... لوگوں کی دلداری اور مال دلداری ... پر دانت رکھتے ہیں ان کو علم پڑھایا جائے۔ (۱۸۹۵ء ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۸۴)۔ ۲. کسی چیز کی خواہش رکھنا ، بدلہ یا انتقام لینے کا ارادہ رکھنا (جامع اللغات)۔

ـــــ رکھوانا محاورہ۔
دانت رکھنا (رک) کا تعدیہ ، سل بٹے یا چکی کے پتھروں پر برابر برابر کے اتھلے گڑھے بنوانا تا کہ اناج اور مسالہ آسانی سے پس سکے (مہذب اللغات)۔

ـــــ رَہنا محاورہ۔
رک : دانت رکھنا۔

کوڑی کوڑی پہ رہا دانت تلاشِ زر میں
ہڈیاں ہم نے چبائیں سگِ دنیا ہو کر

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۹۰)۔ اس کام پر ان دنوں سب کا دانت رہتا ہے۔ (۱۹۱۰ء ، سپاہی سے صوبیدار ، ۱۰۲)۔

ـــــ سازی امث۔
مصنوعی دانت بنانا ؛ دانت بنانے کا پیشہ۔ اس معدن سے دانت سازی بھی کی جاتی ہے۔ (۱۹۶۷ء ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۱۷۲)۔ [دانت + ف : ساز ، ساختن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ سَلسَلانا محاورہ۔
۱. دانت میں درد یا ٹیسک ہونا (فرہنگ آصفیہ)۔ ۲. دانت میں خفیف کھجلی ہو کر درد ہونا (نوراللغات)۔

ـــــ سے اُٹھانا محاورہ۔
رک : دانت سے پکڑنا۔

کتنے تو ہم میں ایسے ہیں کوڑی کے مبتلا
کوڑی ہو گندگی میں تو لیں دانت سے اٹھا

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳)۔

ـــــ سے پکڑنا محاورہ۔
۱. (جائداد وغیرہ کو) انتہائی عزیز رکھنا ، کسی طرح ہاتھ سے نہ دینا ، قبضہ رکھنا۔ سلطنت بھی ہندوستان کی سلطنت کس سے چھوڑی جاتی ہے ، انگریز بھی اس کو دانتوں سے پکڑے بیٹھے ہیں۔ (۱۹۰۷ء ، اُمہات الامہ ، ۵۱)۔ ۲. (روپے پیسے یا مال دولت کا) صرف نہ کرنا ، انتہائی کفایت شعاری یا بخل کا اظہار کرنا۔ چالاک عورت ہے ... ایک ایک پیسہ دانت سے پکڑتی ہے۔ (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۱)۔

ـــــ سے دانت بَجنا محاورہ۔
رک : دانت پر دانت بجنا۔

وہ پانی ذرا جو چھوا ہاتھ سے
وہیں دانت سے دانت بجنے لگے

(۱۸۳۷ء ، ستبدہ ، ۱۳۶)۔ ہاتھ پاؤں ٹھٹھرے ہو گئے دانت سے دانت بجتا تھا۔ (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹)۔ تمہاری کھانے کا مزا جاڑوں ہی میں آتا تھا جب جلے کا جاڑا پڑ رہا ہو اور دانت سے دانت بج رہا ہو۔ (۱۹۶۲ء ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۱)۔

ـــــ سے زُبان کاٹنا محاورہ۔
کچھ کہہ کر پچھتانا ، کچھ کہنے سے یا دہرانے سے گریز کرنا۔

اُنگلیاں کانوں میں دیتے ہیں وہ میرے ذکر سے
کاٹنا اپنی زباں کو دانت سے غماز ہے
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٨٢).

---کا چوکا (---و لین) امذ.
مصنوعی دانت (مہذب اللغات).

---سے کاٹنا ف م ؛ محاورہ.
دانتوں سے کترنا ، دانت مارنا ، دانت سے زخم پہنچانا (فرہنگ آصفیہ).

---کاٹنا محاورہ.
دانتوں سے کسی چیز کو کتر لینا ، دانت سے زخم پہنچانا. بھنبھوڑنا ، دانتوں سے کاٹنا. گُرے نے کھسیا کر مایا کو دانت کاٹنا چاہا. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ١ : ١٣٢). اس نے جھنجھلا کر اتنے زور سے بڑے کو دانت کاٹا، کہ پوری بوٹی اتار لی. (١٩٥٨؟ ، سیلہ گھومتی ، ١٠٠).

---کاٹی روٹی (---و مج) امث.
(مجازاً) **پکّی دوستی ، بہت زیادہ یاری ، انتہائی بے تکلفی کے تعلقات.** واہ رے آزاد کیا دم کے دم میں پروبال بلا لیے گویا برسوں کی ملاقات دانت کاٹی روٹی ہے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ١٣٥). سیونہ کی کئی سہیلیاں آئی تھیں مگر راحت سے بڑی دانت کاٹی روٹی تھی. (١٩٢١ ، نعمان اشرف ، ٤٥). اپنی بڑے بڑوں سے دانت کاٹی روٹی ہے. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ١٦٤). ف : ہونا. [دانت + کاٹی ، کاٹنا (رک) + روٹی (رک)].

---کاٹی روٹی کھانا محاورہ.
پکّی دوستی رکھنا ، انتہائی قربت اور بے تکلفی کے تعلقات رکھنا. دوست آشنا جو دانت کاٹی روٹی کھاتے تھے ... کافور ہو گئے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢١). شیر خاں اور مخدوم عالم میں ایسا اتحاد تھا کہ دانت کاٹی روٹی کھاتے تھے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٢٦٥). ناک کا بال بنی ہوئی ہیں دانت کاٹی روٹی کھاتی ہیں. (١٩٠١ ، قصۂ مہر افروز ، ٥).

---کٹکٹانا محاورہ.
زیادہ سردی میں یا سردی کے بخار میں کپکپی کی وجہ سے دانتوں کا آپس میں ٹکرانا. سردی کے مارے لڑکے کے دانت کٹکٹا رہے ہیں اور تم ہو کہ لحاف نہیں اُڑھاتیں. (١٩٦٦ ، مہذب اللغات ، ٣ : ٣٥٨).

---کِٹکِٹانا محاورہ.
غم و غصہ میں دانت پیسنا ، غم و غصہ کا اظہار کرنا ، بس نہ چلنا. خوبی ... اپنے حافظے پر بھی دانت کٹکٹا کے رہ جاتے تھے کہ اس روز کا نام کیوں نہ یاد آیا بڑا غچا کھایا. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٣٩١). سیٹھ جی دانت کٹکٹا کر بولے :- ہرگز نہیں ، کسی طرح نہیں. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ٢ : ٣٠٣).

---کُٹھل ہو جانا محاورہ.
ترش چیز کھانے یا اور کسی وجہ سے دانتوں کا کند ہو جانا (ماخوذ : فرہنگ اثر).

---کچکچانا محاورہ.
غصہ میں دانت پیسنا. ہم کالوں کی تو وہ کالی زبان ہے کہ اگر جی لگا کر دانت کچکچا کر کوسنے دیں تو جرمنی کے بڑے منھ کی توپوں میں کیڑے پڑ جائیں. (١٩١٨ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ٤٣). ”میں اب وہ پہلے والا غریب جفری نہیں جسے لڑکیاں آسانی سے نظر انداز کر سکیں“ لفظ لڑکیاں پر اس کے دانت کچکچا کے رہ گئے. (١٩٨٠ ، دائروں میں دائرے ، ١٦).

---کَرّانا محاورہ.
سوتے میں دانت پیسنا ؛ سوتے میں دانتوں سے آواز نکالنا جیسے کوئی چیز منہ میں رکھ کر چاب رہا ہو (نوراللغات ؛ عورت اور اردو زبان ، ٧١).

---کِر کِر بجنا محاورہ.
رک : دانت بجنا.

سیٹھی اور سرد ہیں اتنے کہ ذرا نام لیے
ہونٹ چپکے ہیں جدا دانت ہیں کرکر بجتے
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ١٦٦).

---کِر کِر کُرنا محاورہ.
دانت کرکرے ہونا (رک) کا متعدی. پان منہ میں رکھنا تھا کہ دانت کرکر کرنے لگے. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٦ : ٣٥).

---کِرکِرے ہونا محاورہ.
١. **کرکراہٹ کی وجہ سے دانتوں کا کام نہ کرنا ، مٹی کے ذرّے یا ریت یا کنکر دانتوں کے نیچے آنا.** شہتوت بغیر دھوئے کھا رہے ہو دانت کرکرے ہو جائیں گے. (١٩٦٦ ، مہذب اللغات ، ٣ : ٣٥٨). ٢. **عاجز ہونا ، ہار ماننا ، زک اُٹھانا** (فرہنگ آصفیہ).

---کَرنا محاورہ.
١. **دانت سے کاٹنا.**

کاٹے کمینے یہ دانت کیسے کیا
سخت چمڑا ہے یہ بھی سلو کا
(١٨٠١ ، باغ اردو ، افسوس ، ١١٥). ٢. **دودھ پیتے بچے کے دانت نکلنے شروع ہونا** (مخزن المحاورات ، ٣٣٨).

---کُرِیدنا محاورہ.
دانتوں کی درزوں میں جو غذا وغیرہ کے اجزا رہ جاتے ہیں انہیں خلال یا اور کسی چیز سے نکال کر دانت صاف کرنا ، دانتوں میں خلال کرنا (ماخوذ : علمی اردو لغت).

---کُرِیدنے کا / کو تنکا نہ بچنا / رہنا / چھوڑنا محاورہ.
ایسی بربادی ہونا کہ کچھ باقی نہ بچے ، جھاڑو پھر جانا ، صفایا

ہو جانا. دمڑی دمڑی کر کر بیچا اور دانت کریدنے کو تنکا تک نہ چھوڑا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۹۱). کچھ ایسا انقلاب ہوا کہ جس دروازے پر گھوڑے جھولتے اور ہاتھی جھومتے تھے وہاں دانت کریدنے کا تنکا نہ رہا. (۱۹۳۱ ، نوحۂ زندگی ، ۹۱).

--- کڑڑنا محاورہ.
رک : **دانت پیسنا**.

پھر دانت کڑڑیا اٹھیا کوپ کر
کھڑگ کاڑھ دو کا سدھر بدھ پر

(۱۸۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۷۷).

--- کڑکڑانا محاورہ.
۱. رک : **دانت بجنا معنی نمبر ۱**. کلیجہ برف ہو گیا دانت کڑکڑانے لگے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۲۰). ایسے وقت میں کثرت پسندانہ اخلاقیات سے صرف دانت کڑکڑانے لگتے اور دل سرد ہونے لگتا. (۱۹۳۷ ، فلسفہ نتائجیت ، ۱۳۸). ۲. **سوتے میں دانت پیسنے کی آواز پیدا کرنا یا ہونا** (نوراللغات).

--- کِلّی (---کس ک ، شد ل) امث.
دانت کا درد ، کسی عصبی دماغی عارضے کے سبب اوپر نیچے کے دانتوں کا آپس میں ایسی سختی سے جڑ جانا کہ منہ نہ کُھل سکے.

ترے رنگیں تبسّم میں بتوں کو دانت کِلّی ہے
ترے عارض کے تل سیں گلرخوں کوں تاپ تلی ہے

(۱۷۹۲ ، عاجز (چمنستان شعرا) ، ۳۶۳). [رک : دانت کیلی].

--- کُند ہونا محاورہ.
۱. **دانتوں کا کسی چیز کے نگلنے کاٹنے یا چبانے کے قابل نہ رہنا (عموماً کھٹی میٹھی چیزیں بکثرت کھانے سے دانت اس قابل نہیں رہتے کہ کوئی دوسری چیز کھائی جا سکے).** سب کے دانت کند ہوتے ہیں کھٹائی سے مگر قاضی کے مٹھائی سے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، افسوس ، ۲۵۸). دانت کسی ترش شے کے کھانے سے کند ہو گئے ہوں تو ... نمک پیس کر دانتوں پر ملیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۶).
۲. رک : **دانت کھٹے ہو جانا**. میرخلیق کے بیٹے میرانیس کو بڑے مقابلے کا سامنا ہوا مگر مرزا دبیر کے آگے دانت کند ہو گئے. (۱۹۱۸ ، پیغمبران سخن ، ۱۳۹).

--- کے تلے / نیچے اُنگلی دَبانا محاورہ.
رک : **دانت تلے انگلی دبانا**. جو دیکھتا تھا دانتوں کے نیچے انگلی دباتا تھا. (۱۸۶۹ ، بوستان خیال ، ۶ : ۵۶). عباسی نے دانت کے تلے انگلی دبائی اور کہا ارے یہ تو کچھ اور ہی گل کھلا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۵۱).

--- کیلی (---ی مع) امث.
رک : **دانت بیٹھنا**. علاوہ اس کے تشنج (Tetanus) میں دانت کیلی اکثر ہوتی ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۹۳). زچگی کی بیماری تھی دانت کیلی بیٹھ گئی دورے پر دورے ہوتے تھے. (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۲۳). [دانت + کیل (کیلنا)]

--- کھانا محاورہ (قدیم).
غصے یا پشیمانی سے دانت چبانا ، دانت پیسنا.

لبھوے کی اُنے سیخ لیایا تھا تیز
اُنے دانت کھایا براہ تیز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۶۹).

--- کھٹے کرنا محاورہ.
۱. **(ترشی کے باعث) دانتوں کو کند کر دینا ، بیکار کر دینا.**

اس سرکہ فروش کا ہے اک عالم یار
کھٹے کئے دانت اس نے سب یکبار

(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۶۵۶). ہر چند زیادتی اس کی دانت کھٹے کرتی ہے پر زبان پر چٹکارے ہی بھرتی ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۷). ۲. **(لڑائی یا کشتی وغیرہ میں یا کسی اور طرح سے) جی چھڑانا ، عاجز کر دینا پڑا دینا**

دو تن دنیا کے جیب (تک) ناسنے
جب سوں کر دنیا کے دانت اپنے کھٹے

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۳۵۰). وہ جم کر یا کھیت کی لڑائی ہو گی اور ایسی تلوار چلے گی کہ حریف کے دانت کھٹے کر دیں گے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۰۶) انہوں نے وہ کر دکھایا کہ جوانوں کے دانت کھٹے کر دیے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۳۲). سنٹ رو ماتوس کے مورچے پر ہمارے جوانوں نے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۱۸۱).

--- کھٹے ہونا محاورہ.
دانت کھٹے کرنا (رک) کا لازم دانت کند ہونا ؛ عاجز و لاجواب ہونا.

دانت جب کھٹے ہوئے منہ کی ترش گوئی کو دیکھ
کیوں نہ روئے عاشق غم دیدہ ڈھاریں مار مار

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۲۹).

اشک کے قطرے جو مژگاں پر اکٹھے ہو گئے
خوشۂ انگور کے بھی دانت کھٹے ہو گئے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۱). ایسا جواب ہو ... کہ معترضوں کے دانت کھٹے ہو جائیں. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ ستمبر ۹۱). ایسی بہادری سے لڑنا کہ دشمن کے دانت کھٹے ہو جائیں. (۱۹۳۳ ، سیف کی بیٹی ، ۱۳۸).

کہیں پھر دانت کھٹے ہو نہ جائیں تلخ کامی سے
یہ مصری اہل لندن کے لئے حنظل نہ بن جائے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰).

--- کھولنا ف م ؛ محاورہ.
۱. رک : **منہ کھولنا**.

ایسی شکلاں پہ دانت کھولے ہی مار
گریو آیا واں از نشیب و فراز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۵). اے بے ادب بادشاہوں کے حضور

میں بے سبب دانت کھولنے ادب سے باہر ہیں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۲)۔ بات سنی ہی نہیں پوری اور بھنی جوتی کی طرح دانت کھول دیے۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۹۲)۔

---کِھلنا ف س ؛ محاورہ۔
اس طرح ہنسنا کہ دانت دکھائی دیں ، ہنسی آنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

---گِرنا (---کس گ) ف ل۔
(بڑھاپے ، کسی بیماری یا کسی حادثے کے سبب سے) دانت جھڑ جانا ، اکھڑنا ، ٹوٹ جانا یا علیحدہ ہو جانا ، جگہ چھوڑ دینا ، بچوں کے دودھ کے دانت گرنا۔

گرتے ہیں دانت جھڑتے ہیں بادِ خزاں سے گل
فصلِ بہارِ عمر ہے موسم شباب کا

(۱۸۱۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲)۔

دستِ جلاد کا گردن کو بھروسا ہے برا
دانت آخر کو گریں گے یہ سب آنسو کی طرح

(۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۳۰۵)۔ کچے دانت گرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ خشک اور لاغر ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲۱۹)۔

---گِھسائی (---کس گھ) امث۔
کسی کلمے (عموماً دعا یا منتر) کو دہرانے رٹنے کا عمل ؛ دانت گھسانے کا معاوضہ ، دانت صاف کرنے کی اجرت۔ نذر ، بھینٹ ، دچھنا ، دانت گھسائی دینا ہی پڑتی ہے۔ (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، دسمبر ، ۵۱۹)۔ [دانت + گھسا ، گھسانا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---گِھسنا محاورہ۔
کسی کلمے (عموماً دعا یا منتر کو دہراتے رہنا ؛ دعائیں مانگتے مانگتے عاجز ہو جانا ؛ سعی بلیغ کرنا۔ اے حضور ، دانت گھس گئے دعائیں مانگتے مانگتے۔ اللہ سلامت رکھے ، بچہ بچہ کی خیر۔ (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۳۳)۔

---گُھنگنی (---ضم گھ ، غ ، سک گ) امث۔
(ہو) خشخاش کی گھنگیاں جو بچے کا پہلا دانت نکلنے کی اخوشی میں تقسیم کرتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ [دانت + گھنگنی (رک)]۔

---لَگانا محاورہ۔
۱. دانت سے مجروح کرنا ، منہ مارنا ، اذیت پہنچانا۔

مجھ پر لگائیو سگِ لیلیٰ سمجھ کے دانت
ہاں ہوشیار قیس کا یہ استخواں نہ ہو

(۱۸۲۸ ، دیوان آغا ، ۱۰۱)۔ **۲. گھات میں ہونا ، تاک لگائے رکھنا ، خواہش مند ہونا ، لالچ کی نظر ڈالنا۔** آخرش تخت فغفوری پر اس نے دانت لگایا۔ (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۸۲)۔ جس پر ان لاگوں نے دانت لگایا کھڑے بدن کے کپڑے تک اتروالیئے۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۱)۔ غیر اس پر دانت لگائے ہوئے تھے۔ (۱۹۷۶ ، چوتھی دنیا ، ۱۱)۔ ۳. (دندان سازی) **مصنوعی دانت چڑھانا** (ا ب و ، ۷ : ۱۱۳)۔

---لَگنا محاورہ۔
۱. دانت لگانا (رک) کا لازم۔

غیر پر دانت لگا آج خدا خیر کرے
کہیں ایسا نہ ہو وہ کشتۂ الماس نہ ہو

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۳۱)۔ **۲. جبڑا بند ہو جانا** (فرہنگ آصفیہ)۔ **۳. دانت چبھ جانا ، دانت سے زخمی ہونا۔** بچے کی ہتھیلی میں کتے کے صرف دو دانت لگے تھے ... رفتہ رفتہ بہت بڑا گھاؤ ہو گیا۔ (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۳ : ۳۵۹)

---مارنا محاورہ۔
۱. دانتوں سے زخمی کرنا ، کاٹنا ، منہ مارنا ، بھنبھوڑنا۔

سب بھوکھ کے اس میں ماریں گے دانت
جیبھی کر پڑیں ہونٹ اور جیبھ آنت

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۳۶)۔

دلا کمال وفادار ہے سگِ قاتل
ہوا میں قتل تو لاشے کو خوب مارے دانت

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۶)۔

یہ ہڈیاں تھیں سگ کوئے یار کا حصہ
غضب کیا سگِ لیلیٰ نے قیس مارے دانت

(۱۸۲۸ ، دیوان آغا ، ۳۲)۔ **۲. کسی چیز پر قبضہ کرنا یا قابو میں لے آنا۔** اس مارِ آستین نے اپنے دانت انہیں پر مارے جن کا وہ احسان مند تھا۔ (۱۹۱۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۳ : ۱۸۳) **۳. بھانجی مارنا** (ماخوذ : نوراللغات)۔ ۴. (ہو) **لڑنا جھگڑنا ، لڑائی کرنا** (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۳۳۷)۔

---مانجنا / مانجھنا ف س ؛ محاورہ۔
منجن لگا کر دانت صاف کرنا ، دانتوں کو چمکانا ؛ تیار ہونا ، آمادہ ہونا۔

مانج کے دانت اس دُرِ یکتا نے جب کی کلیاں
آبِ گوہر کا چھٹا فوارہ سوتی جھیل میں

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵۱)۔

---میں تِنکا دَبانا / لینا محاورہ۔
(خوف سے) اظہارِ عجز کرنا ، پناہ چاہنا ، امان چاہنا۔

یہ دِل پُر آبلہ دیکھا ہے جس کے خوف سے
لے کے تنکا دانت میں انگور بھی رہ جاتے ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳۷)۔

اللہ اللہ نعرۂ وحشت کا ہول
دانت میں شیروں نے بھی تنکے لیے

(۱۸۹۵ ، دیوان زکی ، ۱۸۲)۔

---نپوڑنا محاورہ۔
(ہو) رک : **دانت پھاڑنا** (پلیٹس ؛ مخزن المحاورات ، ۳۳۷)۔

---نکالنا محاورہ.

۱. **دانت کو اپنی جگہ سے علیحدہ کرنا ، دانت اُکھاڑنا** (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۲. (کپڑے یا جوتے وغیرہ کے) **پھونسڑے نکل آنا ، ٹانکے کُھل جانا ، اُدھڑ جانا**. اس جھکولے میں آ کر اس کی ساری بخیہ دانت نکال دیتی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۹). میں اپنے ٹوٹے ہوئے جوتے کو اتار رہا تھا کہ اس نے اور دانت نکال دیے اور میں ایسا جھنجھلایا کہ اسے نوچ کے پھینک دیا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲/۱۰ : ۷۰). ۳. (اَ) **منھ کھول کر ہنسنا**

کیوں دانت نکالے ہے تو اے رشکِ قمر ڈھائب

درجِ دہنِ تنگ میں یہ سلکِ گہر ڈھائب.

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۲۳). حاضرین کے قہقہوں سے فضا گونجی تو کھسیانے ہو کر فرمانے لگے دانت کیوں نکالتے ہو. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۵). ایلا نے سارے دانت نکال دیئے. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۵). (اا) (غرور ، بے حیائی یا شرارت وغیرہ کی بنا پر) **بیہودہ طرح سے ہنسنا ، منھ پھاڑنا ، ہنسنا**. صمصام یہ باتیں سن کر مثل گدھے کے پھول گیا اپنے تئیں بھول گیا ہی ہی کر کے دانت نکال دیئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۵۸). جو بلاوجہ دانت نکالے وہ تو زہر دکھائی دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۱۲۳). شرم نہیں آتی کمینے کو دانت نکال رہا ہے. (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۲۳۵). ۴. **دودھ پیتے بچوں کے مسوڑوں سے دانت نمودار ہونا**. جب بچہ دانت نکالنے شروع کرتا ہے تو پہیاں کھوپرا چبا کر اس کے منہ میں بھر نکتی ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۳۳). دانت نکالنے کا زمانہ بچے کے لئے بہت نازک ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۴۸). ۵. **اپنی ناکامی کا اعتراف شرمندگی کے ساتھ کرنا ، اپنے کیے پر پچھتانا ، اظہارِ عجز یا معذوری ظاہر کرنا**.

زُلفوں کے جب اُلجھتے ہیں اس ساتھ آ کے بال

دیتا ہے شانہ عاجزی سے دانت تب نکال

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعرا (میر سجاد) ، ۳۴).

نکال دیں ترے ہنسنے سے کیوں نہ تارے دانت

خدا نے عرش سے یہ نور کے اتارے دانت

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۶). ۶. **گھبرا جانا ، ڈر سے منھ کھول دینا**.

تارے نہیں نکال دیئے دانت چرخ نے

دہشت ہے اس کو تیرے شبہائے تار کی

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۵۷). ۷. **پھٹ جانا ، دراڑ پڑ جانا**. یہ دیواریں ... اونچی تھیں ... ان میں ہر جگہ رخنے دکھائی دئے اور یہ محسوس ہوا جیسے کہ وہ دانت نکال رہی ہیں. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۱۵).

---نکل آنا/نکلنا محاورہ.

۱. دانت نکالنا (رک) کا لازم. دانت یا دانتوں کا نمودار ہونا.

انجم دکھا رہے تھے یہ روپ اپنی شان کے

گویا خوشی میں نکلے تھے دانت آسمان کے

(۱۸۳۲ ، میلاد معصومین ، ۴۳). یا تو بندر کی طرح بھبکیاں دے رہا تھا یا دانت نکل آئے. (۱۹۲۳ ، خونی شہزادہ ، ۱۸۳). ۲. **بچے کے دانتوں کا برآمد ہونا**. دانت نکلتے وقت مسوڑوں پر خیال رکھنا بس کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۲۵۰). بچوں میں دانت نکلنے کی وجہ سے ورم ہو گیا ہو تو شہد میں نمک ملا کر روزانہ مسوڑھوں پر ملیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۶).

---نکوسنا محاورہ.

۱. **جھنجھلاہٹ کا اظہار کرنا ، ناراض ہونا**. دانت نکوسے غرغش کرتا کیدڑ کو حمایتی بنا کر آیا ہے. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۱۳). ہر طرف موت دانت نکوسے کھڑی ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۰۹). ۲. **ناخوشی یا بے زاری کا اظہار کرنا ، ناک بھوں چڑھانا**. پہلے تو آ کر وہ ایک جان پہچان کے یہاں رہے. ان کی بیوی نے جب دانت نکوسے تو انہوں نے ازراہِ مہربانی دادر میں ایک کمرہ دلوا دیا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۸). ۳. **منت سماجت کرنا ، عاجزی کا اظہار کرنا**. میاں خورد برد نے دانت نکوس کر کہا ہمیں ذرا سا دودھ پلا دو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۳۹). نہ دانت نکوسے اور نہ جھوٹے خوشامدانہ الفاظ استعمال کیے. (۱۹۳۷ ، سرگزشتِ عروس ، ۸۰). ۴. **ٹانکے کُھل جانا ، اُدھڑ جانا ، پھونسڑے نکل آنا**. کیری الگ ہو گئی ، اڈی کی سیون نے جدا دانت نکوسے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۸). ۵. **بے حیائی کا اظہار کرنا ، معقول جواب نہ آنے پر قائل کی ہنسی ہنس دینا**. اس کے چاروں طرف کھڑے دانت نکوسے ہنس رہے تھے. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۱۹۰).

---نہ دیا جانا محاورہ.

چبانا یا کاٹنا دوبھر ہونا ، چبانے سے دانت میں چمک یا درد ، کرکر یا کسی خرابی کی وجہ سے دانت چلانا یا چبانا دشوار ہونا. برابر کی کرکراہٹ موجود کہ دانت نہ دیا جائے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۳۵).

---ہلنا ف ل ؛ محاورہ.

دانت کی جڑ کمزور ہونا ، جنبش کرنے لگنا ، دانت ٹوٹنے یا گرنے کے قریب ہونا. دانت ہلنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مسوڑے خون کی کمی اور دانتوں کی کمزوری کے باعث ... علیحدہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲۲).

---ہونا محاورہ.

قبضہ کرنے کی خواہش ہونا ، نیت یا قصد ہونا ، گھات لگانا.

دہنی نین جو واں ڈر بہوت بھانت ہے

دندیاں کوں مرے ملک پر دانت ہے

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۹۶).

ان لبوں کا مزا لیا سو بھانت

تس کے اوپر ہمارا بھی ہے دانت

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۱).

دانتوں پہ اس کے دانت ہے سارے جہان کا

کہتے ہیں لوگ چاٹ کے ہونٹوں کو ہائے دانت

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۱۵۶). ایک معشوقہ پر قبضہ کر چکے دوسرے پر بھی دانت ہے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ،

۲ : ۳۲۰)۔ اس ہوٹل پر بہت دنوں سے دانت ہے۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۴۷)۔ ۲. (تزلیل ، نقصان ، ایزا رسانی یا قتل کے لیے) درپے ہونا ، پیچھے لگنا

باغ عالم میں یہی پھل ہم نے پایا تھا سو اب
دانت اس کی تیغ کا ہے زخم کے انگور پر

(۱۸۱٦ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۰)۔ دین مسیحی کی اشاعت میں سرگرم ہیں ... ان کا دانت ہندوستانی قوموں میں سب سے زیادہ مسلمانوں پر تھا۔ (۱۸۹۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۱۲)۔

---ہیں روئی ندارد کہاوت.
ضرورت کی چیز وقت پر مہیا نہ ہونے کے موقع پر بولتے ہیں۔ بدھو نے کہا جب رہو جی کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دانت ہیں روئی ندارد۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۲ : ۲۳۸)۔

دانتا (مغ) امذ، (ج) دانتے.
۱. **دندانہ ، خار ، آرے یا پہیہ وغیرہ کا بڑا دانت۔** کانٹے ... یہ غریب اور بے عذر جانور ... فصل کھلیان میں جمع کرتا ہے اُسے دانتا مارتا ہے۔ (۱۹۲۵ ، اسلامی کٹورکھشا ، ۱۱)۔ ۲. **چاقو، چھری یا تلوار وغیرہ کی دھار میں کٹاؤ یا کھانچے کا نشان جو سخت چیز پر استعمال کرنے سے پڑ جائے۔** اُس نے اپنی بات اور اپنی آواز میں اور زیادہ زور پیدا کرنے کے لئے اس زور سے میز پر کانٹا مارا کہ اس کے سارے دانتے مڑ گئے۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۹)۔ ۳. **(گھڑی سازی) گھراری یا چکری کے دور پر برابر برابر اور یکساں بنے ہوئے کٹاؤ۔** لاٹ کے دانتے ... میں دوسرے پہیے کے دانتے پیوست ہوئے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، ا ب و ، ۷ : ۱٦۵)۔ ۴. **کنگھی کے پہلوؤں پر کے پتلے اور نکیلے کٹاؤ** (ا ب و ، ۳ : ۱۹۱)۔ [دانت + ا ، لاحقۂ توسیع و تسلسل]۔

---باجے گھر پڑے اور ہانسا باجے رَن پڑے کہاوت
زبان درازی سے گھر میں لڑائی اور ہنسی مذاق سے دوستوں میں دشمنی ہو جاتی ہے (نجم الامثال ، ۲۰۳)۔

---بَرَسنا محاورہ.
جھگڑا ہونا ، لڑائی ہونا (علمی اردو لغت)۔

---بَرسے گھر پڑے کھانڈا برسے رَن پڑے کہاوت.
فساد کا اثر گھر پر پڑتا ہے اور تلوار کا جنگ پر (علمی اردو لغت)۔

---پڑنا محاورہ.
(کسی دھار دار اوزار کی) دھار کا کُھنڈلا ہو جانا یا اس میں دندانے پڑ جانا.

سخت جانی یہ مری دانت تھا قاتل تیرا
دانتے پڑ پڑ کے نہ کیوں تیغ آپے ہوتے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۲)۔

---پھُٹنا ف م ، محاورہ.

(کنگھی سازی) کنگھی کے دانت کا کسی خرابی کی وجہ سے بیچ میں سے تڑخ جانا (ا ب و ، ۳ : ۹۱)۔

---دار امذ.
جس میں دندانے یا کنگورے ہوں ، دندانے والا۔ دوسرے دو ماہزوں کو دانتے دار رباطات کہتے ہیں۔ (۱۹۲۱ ، پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ۹۷)۔ [دانتا + ت : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---کِٹ کِٹ (---کس ک ، سک ٹ) امث.
رک : دانتا کلکل (شبد ساگر)۔ [دانت + ا ، لاحقۂ تسلسل + کٹ کٹ (اسم)]

---کِلکِل (---کس ک ، سک ل ، کس ک) امث.
۱. **روز کے گھریلو جھگڑے ، توتو میں میں ، بحث و تکرار ، ہی ہی کھی کھی ، دانتا کِل کِل**۔ (۱۷۳۷ ، نسخہ مفرح الضحک ، ۵)۔ کٹی جلی ڈاہ ، بغض عداوت ، کج بحثی دانتا کلکل روز کی تُوتُو میں میں چھوٹی اُمت پر ختم ہے۔ (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۱۲۱)۔ جب دیکھو موا دانتا کلکل کیا کرتا ہے کسی چنچل سے پالا پڑا ہوتا تو چاند گنجی کر دیتی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸۳)۔ یوں ہی آئے دن کی تُوتُو میں میں دانتا کلکل سے سوکھ کر کانٹا ہو رہی تھی۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۳۵)۔ تم بھی کہو گی کہ اس سے بہتر ... نہیں ہو سکتا ہے روز کی دانتا کل کل سے نجات ملے گی۔ (۱۹٦۹ ، افسانہ کردیا ، ۲۳۲)۔ ۲. **نکتہ چینی ، عیب جوئی ، حرف گیری**۔ مصیبت میں آ گیا ایک نقصان مایہ ، دوسرے شماتت ہمسایہ پتا ہاتھ سے گیا تو گیا ، دن رات کی دانتا کل کل اور مول لے لی۔ (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۴۳)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [دانت + ا ، لاحقۂ تسلسل + کِلکِل ، کلکلانا (رک)]

---کِلکِل میں پڑنا محاورہ.
جھگڑے میں پڑ جانا ، ضیق یا مصیبت میں پھنس جانا۔ ہر گھڑی کی کوفت ہر وقت کی سوختت دشمنوں کی جان دانتا کل کل میں پڑ گئی۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹٦)۔ صوبے کی حکومت اور بورڈ کی جان ... دانتا کل کل میں پڑ جائے گی۔ (۱۹۲٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۰ : ۹)۔

داتُن (مغ ، ضم ت) امث (سمر داتون.
دانت صاف کرنے کا برش یا چھوٹی سی لکڑی جو عموماً پیلو ، نیم یا ببول وغیرہ کی ہوتی ہے ، مسواک ، داتون ، دتون۔ تالابوں کے اندر مردے ڈالے جاتے ہیں اوسی میں نہاتے ہیں کپڑے برتن وغیرہ دھوتے ہیں تھوکتے ہیں داتن کرتے ہیں۔ (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۱ : ۲۰۹)۔ گھڑی کے پاس داتن رکھی ہے اور چولہے پر گرم پانی تیار ہے۔ (۱۹۲۱؟ ، سی السوبا ، ۲۷)۔ [دانت + ن ، لاحقۂ اسم آلہ]۔

دانتنا (مغ ، سک ت) ف ل.
۱. **دانت والا ہونا ، جوان ہونا ، کسی ہتھیار کی دھار کا اس طرح خراب ہونا کہ وہ کہیں ابھر آئے اور کہیں دب جائے** (شبد ساگر)۔

۲. کانے ، بھینس وغیرہ کا دانت نکلنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[دانت + نا ، لاحقۂ مصدر].

دانْتُو (مغ ، و مج) صف مذ.
بڑے بڑے دانتوں والا شخص ، بڑ دنتا ، جس آدمی کے دانت باہر کو نکلے ہوئے ہوں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [دانت + و (مج) ، لاحقۂ صفت تذکیر].

دانْتُو (مغ ، و مج) صف مث.
بڑے بڑے دانتوں والی ، بڑ دانتی ، وہ عورت جس کے دانت آگے نکلے ہوں (فرہنگ آصفیہ). [دانت + و (مج) ، لاحقۂ صفت تانیث].

دانْتُوا (مغ ، سک نیز ضم ت) امذ.
گاڑی یا چھکڑے کے پچھلے حصے کی وہ جگہ جہاں اسباب رکھتے ہیں (نوراللغات). [دانت + وا ، لاحقۂ تصغیر].

دانْتُوں (مغ ، و مع) اث.
رک : دانتن.

دانتوں ہے کوئی کر بیٹھ ہے
سر کوئی بیٹھی پہ دھر بیٹھ ہے
(۱۸۰۵ ، دیوان یختہ ، ۱۱). [دانت + وں ، لاحقۂ صفت و ظرفیت]

دانْتوں (مغ ، و مج) امذ ؛ ج.
دانت (رک) کی جمع یا محرفہ شکل ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ اُٹھانا محاورہ.
دانتوں سے چُننا ، نہایت قدر کے ساتھ اٹھانا یا لینا ، کسی چیز کی بہت قدر کرنا. کوڑی گرے تو یہ دانتوں اٹھائے.
(۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۶۷۸).

ـــ اُنگلی کاٹنا ف س ؛ محاورہ.
افسوس کرنا ؛ تعجب کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ پر پَسِینہ آنا محاورہ.
رک : ، دانتوں پسینہ آنا ،.

دیکھا ہی نہیں ہے وہ قرینہ
آ جاتا ہے دانتوں پر پسینہ
(۱۸۸۰ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۱۷).

ـــ پر مَیل نہ ہونا محاورہ.
مفلس ہونا.

تم کو میل لعل و گوہر یاں نہیں دانتوں پہ میل
میں گہر اس طور کا تو شاہ اس دستور کا
(۱۸۵۰ ، احسان (نوراللغات)).

ـــ پر ہونا محاورہ.
دودھ پیتے بچے کے دانت نکلنے کا زمانہ آنا (اہ و ، ۷ : ۶۳ ؛ نوراللغات).

ـــ پَسِینہ آنا محاورہ.
۱. (محنت مشقت ، مصیبت یا دشواری وغیرہ کی وجہ سے) عاجز آ جانا ، تھک جانا ، خون پسینہ ایک ہو جانا.

جتنے تارے تھے بنے شب کو عرق کے قطرے
چرخ کو دانتوں پسینہ دہر فریاد آیا
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۳۱). میرے فیل ہونے پر مت جاؤ ، میرے درجے میں آؤ گے تو دانتوں پسینہ آ جائے گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۱۳۱). جیب چلنے کا جاڑا پڑ رہا ہو اور دانت سے دانت بج رہا ہو تو دانتوں پسینا آ جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۵۲). ۲. انتہائی ندامت یا ملال ہونا.

سادگی ہے گوشِ جاناں کا قرینہ ان دنوں
موتیوں کو آئے گا دانتوں پسینا ان دنوں
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۷).

ـــ پہ دانْت پِھینْچنا ف س ؛ محاورہ.
مصمّم ارادہ کرنا ؛ ڈٹ جانا.

لڑنا ہے مجھ کو موت سے یہ دل میں ٹھان لے
دانتوں پہ دانت بھینچ لے سینے کو تان لے
(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۱۱۲).

ـــ تَلے اُنْگلی دَبانا محاورہ.
رک : دانت تلے انگلی دبانا. ناموران فن اسی خاک سے اُٹھے جن کی تصاویر اساتذۂ حال دیکھتے ہیں اور دانتوں تلے انگلی دباتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مضامین پریم چند ، ۳۶).

ـــ تَلے کَڑ کَڑانا ف س ؛ محاورہ.
دانتوں سے اس طرح توڑنا یا چبانا کہ کڑ کڑ کی آواز نکلے اور دوسرے بھی اسے سن سکیں. میں اس برفیلی خوراک کو ابھی دانتوں تلے کڑ کڑا رہا تھا کہ صوفی صاحب وارد ہو گئے.
(۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۴۳).

ـــ چَڑھنا محاورہ.
۱. ہر وقت برائی کے ساتھ یاد کیا جانا ، ہر وقت گالیاں اور بد دعائیں سننا ، کوسنے کھانا (مخزن المحاورات ، ۳۴۹). ۲. ہونٹس میں آنا ، ٹوک میں آنا ، نظر لگنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ (سے) زَمِین پَکَڑْنا محاورہ.
مضبوط گرفت کرنا ، نہایت مضبوطی سے پکڑنا ؛ نہایت عسرت اور تنگدستی سے گزر اوقات کرنا.

دیکھ اس کو ہنسنے سب کے دم سے گئے اکھڑ کر
ٹھہری ہے آرسی بھی دانتوں زمیں پکڑ کر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۳).
نجانیں یاں سے یہ جاویں ہیں پیران دو تا قامت
زمیں دانتوں سے اپنے جب وہ ہیں جھکتے پکڑتے ہیں
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۸۶).

ـــ زَمِین پَکَڑی نَہ رَہْنا محاورہ.

باوجود نہایت کوشش کے کسی چیز کا قبضہ سے نکل جانا (مخزن المحاورات ، ۴۴۹).

--- سے اُنگلی کاٹنا محاورہ.
کمال تاسف ، جھنجھلاہٹ یا غصہ کا اظہار کرنا. ایک مرد باہیبت کول دیکھا میں نے کہ میرے برابر کھڑا ہے اور اونگلی اپنی دانتوں سے کاٹتا ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۷). چچا اپنا سر ہلانے اور دانتوں سے انگلیاں کاٹنے لگا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۳۹).

--- سے بوٹیاں چبانا / کاٹنا محاورہ.
رک : •دانتوں سے انگلی کاٹنا. نکوڑا صمصام ملتا تو وہ دانتوں سے بوٹیاں کاٹتی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۵۶). اس پر دو رات اور ایک دن ایسے گزر چکے تھے کہ وہ ہر وقت دانتوں سے اپنی بوٹیاں چبا رہا اور بے آگ جل رہا تھا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۲۷).

--- سے پکڑ کے پیسہ اُٹھانا محاورہ.
کنجوسی کرنا ، بخل سے کام لینا ؛ کفایت شعاری کرنا. پیسے پیسے کو دانتوں سے پکڑ کے اٹھاتی ہوں جب کہیں گرہستی درست دکھائی دیتی ہے. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۱۰۰).

--- سے پکڑنا محاورہ.
کسی چیز کے حاصل کرنے کے لئے نہایت کوشش کرنا. آج کل روزگار کو دانتوں سے پکڑتے پھرتے ہیں اور نہیں ملتا. (۱۸۸۶ ، مخزن المحاورات ، ۴۴۹).

--- سے کوڑی اُٹھانا محاورہ.
بہت کنجوسی کرنا ؛ کفایت شعاری کرنا ؛ عسرت و افلاس میں گزر اوقات کرنا.

گدا ہے دولتِ قارون پہ کوئی لات مارے ہے
اوٹھا لیتا ہے کوڑی ورنہ دنیا دار دانتوں سے
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۲۳۶).

کیچڑ میں کوڑی دیکھیں تو دانتوں سے لیں اٹھا
ایسا زمانہ اے ہوا کنگال ہو گیا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۳).

--- سے لڑنا محاورہ.
سختی کے سبب کسی چیز کا دانتوں سے نہ توڑا جانا ، مراد : کسی چیز کا بہت سخت ہونا. چاشنی اتنی کڑی ہو گئی کہ لڈو دانتوں سے لڑیں گے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۵۷).

--- سے منزل کاٹنا محاورہ.
بہت مشکل سے گزر کرنا ؛ بہت کاوش کرنا.

سفر ہے سخت تر کھنچے نہ کیوں دل
پڑے گی کاٹنی دانتوں سے منزل
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۹۷).

--- سے ہاتھ کاٹنا محاورہ.
رک : دانتوں سے انگلیاں کاٹنا. مجھے نہایت غصہ آیا اور اپنے دانتوں سے اپنا ہاتھ کاٹنے لگا. (۱۹۱۳ ، محل خانہ شاہی ، ۳۸). وہ روتی جاتی اور دانتوں سے اپنے ہاتھ کاٹتی جاتی تھی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۱۲).

--- سے ہونٹ چبانا / کاٹنا محاورہ.
تلملانا ، جھنجھلانا ، پیچ و تاب کھانا.

سخت جانی نے مری خنجر کو عاری کر دیا
ہونٹ قاتل اپنے دانتوں سے چبا کر رہ گیا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳).

--- کا ٹوٹنا ف س ؛ محاورہ.
منھ میں دانت نہ رہنا ، پوپلا ہو جانا. دانتوں نے ٹوٹ کر ہمیشہ کے لئے منہ کھول دیا ہے. زبان کسی روک نہ ہونے کی وجہ سے اکثر باہر نکلی رہتی ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۸۵).

--- کا چوکا (--- و لین) امذ.
دانتوں کا چوکھٹا؛ جبڑا ، بتیسی. دانتوں کی بتیسی غائب ہوبلے منہ سے نہ جانے کیا کیا کہہ رہی تھیں. بہت کم باتیں میری سمجھ میں آئیں. (۱۹۷۶ ، چوتھی دنیا ، ۹۹).

--- کی زردی (--- فت ز ، سک ر) امث.
دانتوں کا میل (نوراللغات).

--- کی کھڑکی (--- کس کھ ، سک ڑ) امث.
دو دانتوں کے درمیان کی خالی جگہ.

لب و دنداں دکھا کر اپنے وہ کہتے ہیں شوخی سے
نکل آیا ہے دیکھو لال یہ دانتوں کی کھڑکی سے
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۲۲۵).

--- کے تلے اُنگلی دَبانا ف س ؛ محاورہ.
رک : دانت تلے انگلی دبانا. رادکا نے چھپا کا زور سے منہ بند کر دیا بی بی تک نے دانتوں کے تلے انگلی دباتی. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۳۶).

--- کے تلے ہونٹ دَبانا محاورہ.
دانت تلے ہونٹ دبانا ؛ غصہ کرنا.

دانتوں کے تلے ہونٹ نہ غصے میں دباؤ
ہو خونِ مسیحا تو نہ ہیرے کی کنی سے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۴۴).

--- مارنا محاورہ.
رک : دانت پیسنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

--- میں اُنگلی دابنا / دَبانا / دَبنا محاورہ.
۱. اظہارِ تعجب کرنا ، متحیر ہونا (حیرت کے ساتھ بعض اوقات اس میں خجالت یا افسوس کا جذبہ بھی شامل ہوتا ہے).

رہی کوئی انگلی کو دانتوں میں داب
کسی نے کہا گھر ہوا یہ خراب
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۵۱).

کوئی ہو گئی شرم سے آب آب
کوئی رہ گئی انگلی دانتوں میں داب
(۱۸۳۹ ، لذت عشق ، ۱۷). تمام ارکان دولت دانتوں میں انگلیاں دے کر رہ گئے. (۱۸۸۳ ، دربارا کبری ، ۶۲۸). آپ تو نمائش میں رکھے جانے کے قابل معلوم ہوتے ہیں کہ دنیا نگاہ حیرت سے دیکھے اور دانتوں میں انگلی دبائے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۴۷). بوڑھے حیران تھے ... بی بیاں سنتیں انگلی دانتوں میں دبا لیتیں. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۳۲).
۲. بہت زیادہ افسوس ظاہر کرنا ، متاسف ہونا.

مجھ بے کس کا مرنا ہی کیا جو کوئی کرے ماتم میرا
دانتوں میں وہ انگلی دابے ہے کافی ہے بس اتنا غم میرا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۴۴). **۳. کسی کام سے مخالفت کا اظہار کرنا ، منع کرنا ، روکنا (اس کے ساتھ حیرت یا خوف وغیرہ کا جذبہ بھی شامل ہوتا ہے).**

کچھ اس سے اشارے میں کہتا ہوں تو کہتا ہے
دانتوں میں دبا انگلی اے وائے یہ رسوائی
(صادق (فرہنگ آصفیہ)).

تجھ سے کچھ ملتے ہی وہ بیبا ک ہو جانا مرا
اور ترا دانتوں میں وہ انگلی دبانا یاد ہے
(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت ، ۸۹).

---میں اُنگلی لینا محاورہ.
رک : دانتوں میں اُنگلی دابنا.

تحیّر سے دانتوں میں انگلی لیا
کہ یہ شخص حیران ہو کیوں کر جیا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷).

---میں تنکا دَبانا/لینا محاورہ.
۱. عاجزی کرنا ، پناہ چاہنا ، جان کی امان مانگنا.

خوف مانا اس قدر زلفوں کی کُن کا رات نے
کہکشاں سے لے لیا دانتوں میں تنکا رات نے
(۱۸۷۸ ، نصیر دہلوی (مہذب اللغات)). اپنی شخصیت کو انا کا مسئلہ نہ بنایا بلکہ قاعدے کے مطابق دانتوں میں تنکے دبائے فاتح کے حضور پہنچے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۳۹).
۲. جرمانہ یا ڈنڈ سے چھٹکارے کے لئے گڑگڑانا ، معافی چاہنا (شبد ساگر).

---میں (کے نیچے) داڑھیاں دبانا محاورہ.
انتہائی غیض و غضب کی حالت میں ایسا کرتے ہیں ، بہت غصے اور جوش میں ہونا.

دانتوں میں شجاعانِ عرب داڑھیاں دابے
وہ صورتیں خونخوار وہ گھوڑے وہ رکابے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۹).

دانتوں کے نیچے غصے میں سب داڑھیاں دبائے
گھوڑے اٹھا اٹھا کے پئے حرب و ضرب آئے
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

---میں زُبان دابنا/دَبانا/دینا محاورہ.
رک : دانتوں میں انگلی دابنا ، حیرت زدہ ہونا.

آتی تھی ایک حور مجھے دیکھ ہٹ گئی
دانتوں کے نیچے داب زباں جھٹ پلٹ گئی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۵).

اب تو ہر بات میں منھ آتے ہو مجھ ایسا
لوگ دانتوں میں زباں اپنی دبا لیتے ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۱).

وہ جوشِ قہر سے چشمِ غضب دکھاتی تھی
یہ اپنے دانتوں کے نیچے زباں دباتی تھی
(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات)).

---میں زُبان (کی طَرح) ہونا محاورہ.
۱. دشمنوں میں گھرا ہونا ، ہر طرف سے دشمنوں کے نرغے میں ہونا ، دشمنوں کے درمیان محفوظ رہنا.

رقیب پستے ہیں دانت بزمِ جاناں میں
ہے مجھ پہ دانت میں دانتوں میں ہوں زباں کی طرح
(۱۸۷۲ ، نظام (نوراللغات)).

اس طرح کیجیے اپنائے جہاں سے برتاؤ
جس طرح بیچ میں دانتوں کے زباں ہوتی ہے
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۹۷).

رہتی ہیں بلائیں اس کو گھیرے
دانتوں میں زباں ہے مرا دل
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۲۱۵).

---میں گھانس ہونا محاورہ.
رک : دانتوں میں تنکا دابنا. دشمنوں کی عورتوں کی آنکھ میں پانی ہوتا ہے اور دشمنوں کے دانتوں میں گھانس ہوتی ہے. (۱۸۳۶ ، آثارالصنادید ، ۱۳۰).

---میں لَب لینا محاورہ.
رک : دانتوں میں انگلی دبانا.

عجب کیتا کو راپ ہو دیکھ عجب
لیا ہر گھڑی دانتاں میں اپنا لب
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۷).

---میں لگنا محاورہ.
(پانی یا کسی اور چیز کے کھانے پینے سے) دانتوں کو تکلیف پہنچنا ، دانتوں میں درد پیدا ہونا. بڑی بیگم صاحبہ نے کہا ہے یہ پانی پلاؤ ، دیکھیے کس قدر کا ٹھنڈا ہے کہ دانتوں میں لگتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۶۳).

---میں ہونٹ دَبانا محاورہ.

رک : دانتوں میں لب لینا.

گر قتل مجھے کر کے پشیماں ہے تو ظالم
تو دانتوں میں ہونٹ اپنا دبالیوے تو جانوں

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۸۰).

دانْتی (مغ) امث.

۱. **دانتوں کی ٹیس ، چوکا.** دانتی پہنچ جاتی ہے نکلنے کی طاقت نہیں رہتی. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۵۲۳). شیروانی ... اتارتے ہی دانتی بج اٹھی ، کٹ کٹ کٹ ... رگ رگ میں برف سی دوڑ گئی. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۱۲۳). اف : پہنچنا ، پہنچنا. ۲. **گھاس کاٹنے کا آلہ ، درانتی ، ہنسیا یا ہنسوا.** ہسیا پوربا نبھہ میں اس کو دانتی اور فارسی میں داس بولتے ہیں. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۷) . ۳. **آرے یا کلھاڑی وغیرہ کے دندانے ، خار ، دانتا** (رک) **کی تصغیر** (ماخوذ : نوراللغات). [دانْت + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

ـــ دینا محاورہ.

۱. **منھ بند کرنا ، خاموش کرنا ، جواب نہ دینے دینا** (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۳۵۰). ۲. **ڈانٹنا دبکانا ، ضد کرنا ، ہٹ کرنا** (جامع اللغات).

ـــ لگنا محاورہ.

جبڑا بند ہونا ، دانت بھنچ جانا (فرہنگ آصفیہ).

دانْتے (مغ) امذ (ج).

دانتا (رک) **کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.** جس وقت دونوں پنیوں (Pinion) کے کھانچے یا دانتے مل جاتے ہیں تو آسانی سے خود بخود اسپیڈ (Speed) بڑ جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ سوٹر ، ۱۰۶).

ـــ بڑ جانا / بڑنا ف س ، محاورہ.

دندانے بڑ جانا ، دھار کھٹلی ہو جانا ، کند ہو جانا.

سخت جانی یہ مری دانت تھا قاتل تیرا
دانتے بڑ بڑ کے نہ کیوں تیغے آئے ہوتے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۲).

دانْتیا (مغ ، کس ت) امذ.

۱. **ریتی کا تمک جو اکثر بنیے کا تما کو تیز کرنے کے واسطے دغا باز دکاندار کام میں لاتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **دانتوں کا منجن** (فیروز اللغات). [دانت + یا ، لاحقۂ صفت].

دانْد (مغ) امث ؛ ← دانڈ ، دُند.

۲. **اودھم ، دھما چوکڑی ، کود پھاند.** ابھی یہ کم ظرفوں کا کام ہے کہ ہیں اور بازار میں داند مچانے لگے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱۷). اس سے بڑھ کے اور کیا ہو گا کہ تمام محلے بھر میں تم نے داند مچا دی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۶۹). ۲. **ظلم و ستم** (عام طور پر سپاہیوں کا غریب رعایا پر) (اب عورتیں مطلق ظلم کی جگہ بولتی ہیں). کہیں مرزا ہوتے تو فرشتوں نے وہ داند مچائی ہوتی کہ توبہ ہی بھلی دل مسوس کر رہ جاتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۷۱). اف : مچانا ، مچنا. [س : छु—छ].

دانْڈ (مغ) امذ.

۱. **ظلم و جبر ، ناانصافی ، ڈانڈ.**

جاتے تھے جب کہ ہو آگے رواں
دانڈ سے کرتے تھے کھیوا مانجیاں

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۳۲). ۲. **جرمانہ ، سزا ، تاوان ، ڈنڈ.**

کہے کئی دغا دے کر پھنسا راند
پھیں کال سوں خاوند کوں دیویں دانڈ

(؟ ، عبداللہ قیاسی) اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۹۲). تیسرے نے کہا اس شریر گستاخ سے دانڈ لو. (۱۸۵۵ ، گلستان (نظام الدین) ، ۲۱۳). [ڈانڈ (رک) ؛ س : دانڈ ـ दण्ड].

دانْڈا (مغ) امذ.

رک : ڈانڈا. کشتی کے دانڈوں کا کام دیتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۷۵). [پ : दण्डो س : दण्डक].

ـــ میڈا (ـــ ی مج ، مغ) امذ.

رک : ڈانڈا میڈا. اہل عرب کی سلطنت کا دانڈا میڈا ملک سندھ کی سلطنت سے مل گیا تھا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۷۹). [دانڈا + میڈا (← میڈ)].

دانْڈی (۱) (مغ). (الف) امذ.

ملّاح.

جب سواری کی خبر کی اشتہار
جمع دانڈی آتے تھے لاکھوں کرار

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۳۰). (ب) امث. ترازو (پلیٹس). [دانڈ + ی ، لاحقۂ نسبت].

دانْڈی (۲) (مغ) امث.

وہ خشک اور پتھریلی زمین جو تر نہیں رہتی اگر تر کی جائے تو بہت جلد خشک ہو جاتی ہے (اردو قانونی ڈکشنری). [مقامی].

دانْسا (مغ) امذ ؛ ← داسا.

(کاشت کاری) کھیتی کاٹنے کا قوس کی شکل کا دانتوں دار ہتھیار، نیپال اور دیگر پہاڑی علاقوں میں داؤ اور ککری کہلاتا ہے ، دانتی ، درانتی ، ہنسیا (ا پ و ، ۹ : ۹۳). [مقامی].

دانِسْت (کس ن ، سک س) امث.

۱. **واقفیت ، شناخت ، علم ، آگاہی ، جاننا.** راگ راگنی کو بھی ساتھ دانست کے گاتا ہوں. (۱۸۰۱ ، مادھونل کام کندلا ، ۵۷). مصوران ہندوستان کو سچی مصوری کی دانست مطلق حاصل نہ تھی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۵۷). ۲. **دانے ، خیال ، سمجھ.** اگر تمہاری دانست میں میں ہوں کہ گر ، لیکن یہ طفل بے گناہ ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۷).

جس کے پہلو میں ہو تم اس کا نصیب اچھا ہے
میری دانست میں تم سے بھی رقیب اچھا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارداغ ، ۲۶۵). اپنی دانست میں انہوں نے روپ کماری کو شکایت کا کوئی موقع نہیں دیا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۰). اپنی دانست میں اوہام پرستی اور قدامت پسندی سے بڑی حد تک پیچھا چھڑا لیا تھا. (۱۹۸۳ ، علامتوں کا زوال ، ۲۳). [ف : دانستن ۔ جاننا ، سے اسم مصدر].

---دار صف.

عقل مند ، سمجھ والا ، واقف ، جاننے والا ، اہل رائے. رنڈیاں ایسے ایسے لطف سے ناچیں گائیں کہ ان کی ... باریکیاں بتانا دیکھ کر دانست دار لوگ وجد میں آتے تھے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۱). [ف : دانست + دار ، داشتن ۔ رکھنا].

---کار صف.

واقف کار ، ہوشیار. آپ اگر بڑے تجربہ کار دانست کار ہیں تو بندی نے بھی دھوپ میں چونڈا سفید نہیں کیا ہے. اللہ رکھو تو جانے دس کھلائے. کچھ شُدبُد بھی رکھتی ہوں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۸ : ۵). [ف : دانست + کار (رک)].

دانِستَہ (کس ن ، سک س ، فت ت) م ف.

جان بوجھ کر ، جانتے اور سمجھتے ہوئے.

مدت رہا تھا ساتھ جنھوں کے خراب حال
دانستہ ان سبھوں نے کیا مجھ کو پائمال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۳).

جس صاحبِ آزار کا یہ حال ہو گھر میں
دانستہ میں کیوں کر اسے لے جاؤں سفر میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۸). میں ایسے مشاعروں میں دانستہ شریک نہیں ہوتا. (۱۹۳۰ ، دستورالاصلاح ، ۲۶). انہوں نے دانستہ یا نادانستہ اردو شاعری کی روایت کو آگے بڑھانے میں حصہ لیا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخِ ادب اردو ، ۲ : ۱ : ۱۲۲). [دانست + ہ ، لاحقۂ صفت].

دانِش (کس ن) امذ.

۱. **علم و فن.** اوپر ضمیر ارباب فضل اور اصحاب دانش کے مبیّن اور میرہن ہوجیو (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰) ترویج دانش ، اور کسب کمال میں بڑی کوشش کرو. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۴). ۲. **عقل مندی ، دانائی ، سمجھ ، فکر ، رائے.** فرہاد ہو کر دونوں جہان تے آزاد ہو کر دانش کے تیشے سوں پہاڑاں اٹھایا تو ہو شیریں پایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳).

رقیباں کے نہ ملنے میں نہایت اس کی خوبی ہے
اگر دانش کوں اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۵). غرض مندی اور پندار نے تیرے دیدۂ دانش کو اندھا کر دیا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۱۰۳).

نازاں نہ ہو خرد پہ جو ہونا ہو وہ ہی ہو
دانش تری نہ کچھ مری دانش وری چلے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲).

کس لطف سے بعد آفرینش   دانش دی اس نے اور بینش

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۵). ملک کے مختلف گوشوں کے اصحاب دانش و بینش کو... دعوت دی گئی. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان ، ۴۱). [ف : دانستن ۔ جاننا کا اسم مصدر]

---انگاری (---فت ا ، غنہ) امث.

عقل مندی ، سوچ بچار کرنا.

رہینِ ضبط نہیں اس کا ذوقِ علم و ہنر
حریفِ قید نہیں اس کی دانش انگاری

(۱۹۱۷ ، رعب ، ک ، ۳۴۰). [دانش + ف : انگار ، انگاشتن ۔ سمجھنا ، یقین کرنا].

---آموز (---و مع) صف.

اُستاد اور شاگرد دونوں کے لیے مُستعمل (لغات پیرا). [دانش + ف : آموز ، آموختن ۔ سیکھنا ، سکھانا].

---بُرہانی کس اضا (---ضم ب ، سک ر) امث.

علم و عقل جو روحانی حقائق سے آشنا ہو اور منزل تک پہنچنے کا راستہ ہموار کر کے انسان کے دل میں اعلیٰ مقاصد کے لیے آرزو پیدا کرتے ہوں.

اک دانشِ نورانی ، اک دانشِ برہانی
ہے دانشِ برہانی حیرت کی فراوانی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۳۱). اقبال کے نزدیک دانش یا علم کی دو قسمیں ہیں ایک دانشِ برہانی دوسرے دانشِ شیطانی. (اقبال سب کے لیے ، ۲۶۳). [دانش + برہانی (رک)].

---پَذِیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف (قدیم).

سمجھ دار ، عقل مند.

نظر کیتا طہماس سونے وزیر   جو ہو ہے عقل تری دانش پذیر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۷۳). [دانش + پذیر (رک)].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف (قدیم).

عقل مند ؛ عاقل.

بکر سات بھی عمرِ دانش پرست
اَنے حیلہ کے تو برے میں پایا دست

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۱). [دانش + ف : پرست ، پرستیدن ۔ چاہنا ، پوجا کرنا].

---پَژُوہ (---فت پ ، و مج نیز مع) صف.

علم کا تلاش کرنے والا ، عقل مند. جارہم نام اُس وقت کے بادشاہ دانش پژوہ کا تھا. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۳۵). لیکن پھر بھی وہاں کے دانش پژوہوں میں یہیں ایسے اشعار نظر آتے ہیں. (۱۹۵۳ ، جمال الدین افغانی ، ۱۰). [دانش + ف : پژوہ ، پژوہیدن ۔ کھوجنا].

---پَناہ (---فت پ) صف.

دانش مند ، عقل مند.

وزیر او جو عاقل تھا دانش پناہ
کیا سوں کوں ارماں کے سب نگاہ
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۰۷).
بزرگ سے ہوتا ہے ان کا نباہ
جو ہے تو عقیل اور دانش پناہ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۹۵). [دانش + پناہ (رک)].

ـــــ سِگال (ـــــ کس س) صف (قدیم).
تخمین و ظن میں مبتلا ، متذبذب.

انو بولے اے مردِ دانش سگال
ہمیں کارواں ہیں ہی دھرتے ہیں مال
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۳۷). [دانش + ف : سگال ، سگالیدن ـ فکر کرنا ، چاہنا].

ـــــ شیطانی کس صف(ـــــ ی لین) صف.
علم و عقل جو باطنی شعور سے آگاہ نہ ہوں اور صرف جسم پروری کے کام کرے. علم کی دو قسمیں ہیں ، ایک دانش برہانی دوسرے دانش شیطانی. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لیے ، ۲۶۳). [دانش + شیطان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ عَطا (ـــــ فت ع) صف (قدیم).
سخی ، بخشش کرنے والا.
ولی عہد سلطان محمد کا تھا ولی عہد دانش عطا جد کا تھا
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۱). [دانش + عطا (رک)].

ـــــ فَریب (ـــــ فت ف ، ی مج) صف.
دغا باز ، مکر کرنے والا. نیک خواہی اور خیراندیشی کے لباس میں غلط نما ہو کر خرد آشوب و دانش فریب ہوں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۵). [دانش + فریب (رک)].

ـــــ کَدَہ (ـــــ فت ک ، د) امذ.
رک : **دانش گاہ.** دانش کدۂ عالی پزشکی (میڈیکل کالج) مشہد شیراز اور اصفہان میں ہیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۸). [دانش + کدہ (رک)].

ـــــ گاہ امث.
وہ جگہ جہاں علم اور فن کی تعلیم دی جائے ، تعلیم گاہ ، جامعہ ، یونی ورسٹی. سارے ان کے دوست ولایت کے واپس شدہ ہیں یا دلی والے سید کے دانش گاہ کے بی - اے ، ایم - اے ہیں (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۶). دانش گاہ تہران (تہران یونیورسٹی) ۱۳۱۳ ش/۱۹۳۳ء میں قائم ہوئی تھی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۸). [ف : دانش + گاہ (رک)].

ـــــ مآب (ـــــ فت م ، مد ا) صفت.
عقل و دانش والا ، عقل مند.

بھرا اوس میں تھا شہد و شیر و گلاب
ہوا سیر وہ شاہِ دانش مآب
(۱۸۶۰ ، گلشن مہوشاں ، ۲۵). [دانش + مآب (رک)].

ـــــ مَنْد (ـــــ فت م ، سک ن) صف.
۱. **عقل مند ، ہوشیار ، صاحب تدبیر.** تو دانشمند دانا دور اندیش بہوت راست ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۳). دانشمند و صاحب تمیز اس کو فخر جانتے ہیں جو کسب و محنت سے حاصل کریں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۹). دانش مند لوگ غور کر کر اِس بات کی تنقیح فرماویں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۴۷). ہماری قوم میں بڑے بڑے اولوالعزم بادشاہ ، بڑے بڑے دانش مند وزیر اور بڑے بڑے بہادر سپہ سالار گزرے ہیں. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱). امین میں کوئی صلاحیت نہ تھی اس کے مقابلے میں مامون مدبر اور دانش مند تھا. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ندوی ، ۳ : ۸۵). ۲. **علم و فن سے واقف ، تعلیم یافتہ ، اہل علم ، صاحب فن.** فارسی کے دانش منداں ، جنوں سمجھتے ہیں باتاں کے بنداں ، انوں کوں یوں بھایا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱). حیلہ سازی سے باوجود علم نہ ہونے کے اپنے تئیں دانشمند جتلائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۶۲). [دانش + مند (رک)].

ـــــ مَنْدانَہ (ـــــ فت م ، سک ن ، فت ن) م ف.
عقل مندی سے ، ہوشیاری کے ساتھ. اب... یہ دانش مندانہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ اسلامی حکومتوں ... اسلامی معاشرت کے عیوب تاریخی پیرایہ میں ظاہر کیئے جاتے ہیں. (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۳). اس کے لئے دانش مندانہ مسلک یہی تھا کہ اگر مقامی سردار اور حکمران اس کی پیش قدمی پر سر اطاعت خم کر دیں تو اسے قبول کر لے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۴). انہوں (لیاقت علی خان) نے قائداعظم کے سامنے کچھ اپنے دانشمندانہ اور مسحور کن انداز اور دلائل کے ساتھ مسلمانانِ ہند کی حالتِ زار پیش کی کہ ... وہ بالآخر ... مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے آمادہ ہو گئے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ / اکتوبر : ۱۷). [دانش + مند (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

ـــــ مَنْدی (ـــــ فت م ، سک ن). (الف) امث.
۱. **عقلمندی ، سمجھ بوجھ ، تدبیر.** ہر مسلمان کو آگاہ کیا گیا کہ دانشمندی کی بات مومن کی گم شدہ پونجی ہے. (۱۸۷۹ ، کلیات نثر حالی ، ۱ : ۹). مرض کا پالنا دانش مندی کی بات نہیں ہے. (۱۹۰۲ ، زبان داغ ، ۵۵). ان کا یہ فعل بھی دانشمندی کے خلاف ہو گا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۸۴۰). ۲. **علم و فن سے واقفیت.** دانشمندی ، ترکش بندی ، قبول صورت دلاوری عالم فن اسے حاصل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶). (ب) صف. رک : **دانش مند.** ۱۱۲۷ء میں یہ شہر سلجوقیوں میں سے دانشمندی حکمران امیر غازی کے قبضے میں آ گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۸). [دانش مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

ـــــ وَر (ـــــ فت و) صف.
۱. رک : **دانش مند.**

ہوئے ملزم ہمیں سمجھا کے تم اے حضرتِ ناصح
سمجھ کر بندہ پرور ایسے دانش ور کو سمجھاتے

۱۸۷۸ ، گلزارِداغ ، ۲۷۲). برطانوی دانش ور اور مشہور ڈرامہ و.س برنارڈ شاہ نے کہا کہ ... لیکن ... کا ماضی سے تعلق ہے. (۱۹۸۰ ، ماہ‌ورو ، ۱۷۶). ۲. تعلیم یافتہ شخص جو ملکی اور عالمی سطح پر سیاسی ، سماجی ، ادبی اور تہذیبی مسائل پر غور و فکر کا عادی ہو ، صاحب الرائے. دانشوروں کی صحبت اس نے نہیں اُٹھائی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۵). علمی و ادبی حلقوں ، بھارت کے دانش وروں اور حکومت پاکستان کے نمائندوں اور وزیروں نے شرکت کی. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نقادِ اردو کی داستان ، ۷). [ف : دانش + ور ، لاحقۂ صفت].

---ورانہ (---فت و ، ن) صف ؛ م ف.
سُوجھ بُوجھ کے ساتھ ، عقل مندی کے ساتھ ، ہوشیاری سے. اس مشکوک طریقہ کار میں دانش ورانہ سالمیت کی جو کمی ہے اس سے قطع نظر میں اس طرف اشارہ کروں گا. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۸۷). غالب کی شاعری کا عام رجحان دانش ورانہ صناعی اور جذباتی سادگی سے عبارت ہے. (۱۹۸۰ ، نذرِحمید احمد خان ، ۲۸۹). [دانش + ور ، لاحقۂ صفت + انہ ، لاحقہ تمیز و صفت].

---وری (---فت و) اث.
دانش ور (رک) کا اسم کیفیت ، ذہانت ، عقل مندی.

ستارے بچھان تاں و دانش وری
منجے تھا او معلوم دیں پروری

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۳).

کسے عشق ناری پری کا دیا
کسے شوق دانش وری کا دیا

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ (ق) ، ۱۲۸).

نازاں نہ ہو خرد پہ جو ہونا ہو وہ ہی ہو
دانش تری نہ کچھ مری دانش وری چلے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۰). سلطان ہوشنگ ... دانش وری اور بردباری میں سب پر سبقت لے گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۹۸). دانشوری نہ عہدے کی برکت سے کسی پر بھٹ پڑتی ہے اور نہ یہ ضروری ہے کہ ... وہ دانش ور بھی ہو. (۱۹۶۶ ، تہذیب و فن ، ۱۲۶). [دانشور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دانِق (فت ن) امذ.
رک : **دانگ (۱)**. جتنے پیسے نصف درہم کے یا ایک دانق کے یا ایک قیراط کے بازار میں آتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۰). میں نے دیکھا کہ بشر نے ایک دانق نیچے ڈال دیا. میں نے اُسے اٹھا لیا اور ... ایک درہم نکال کر اس شخص کو دیا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۹۶). [دانگ (رک) کا معرب].

دانِک (کس ن) صف.
دان کرنے والا (قدیم اردو کی لغت). [دان + ک ، لاحقۂ صفت].

دانْگ (۱) (مغ) امذ ؛ اث.
۱. ایک چھوٹا سا سکّہ جو دینار کے چھٹے حصّے کے برابر بتایا جاتا ہے.

دو دانگ شاہِ دیں کو ہوئے مول میں حصول
جس کا کہ اک فلوس ہوا اے ذوی العقول

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِماتم ، ۷ : ۱۰۰). آدھا دانگ بھیج دے تا کہ موزہ خریدوں. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۶۶۷). حساب کی جانچ پڑتال بڑی احتیاط سے کی جاتی اور ایک دانگ اور درہم بھی بقایا میں نہ چھوڑا جاتا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۲۲). ۲. (مجازاً) مال و زر ، روپیہ پیسہ.

دیتا ہے کوئی ہاتھ سے لیتا ہے کوئی مانگ
محتاج کوئی قوت کا رکھتا ہے کوئی دانگ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۸). ۳. **چھ رتّی کے برابر وزن (بعض کے نزدیک ایک ماشہ یا نصف ماشہ یا چھ مثقال یا آٹھ جَو ہے اور اسی طرح دوسرے تول ہیں).** ایک دانگ باد زہر گھس کر اس شخص کو دینا چاہیے فوراً اثر زہر کا دفع ہو جائے گا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵۰).

کمی نقص ِ مقراض سے جب ہوئی
رہی وزن میں ڈیڑھ دانگ اشرفی

(۱۸۹۱ ، لوحِ محفوظ ، اثر ، ۷۱). فارسی لفظ ہے ، ایک دانگ کا وزن چھ رتی ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۳۴). ۴. (خوش نویسی) **کسی حرف کی کشش اور دَوَر کا چھٹا حصّہ.** اکثر فرق خطوط میں باعتبار سطح اور دَوَر کے ہے چنانچہ خط کرسی کا ایک دانگ دَوَر ہے. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۳). اس میں ساڑھے چار دانگ دَوَر ہے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۳۲). ۵. **کسی شہر یا بستی وغیرہ کا کوئی حصّہ یا کنارا.**

دریچے کھلے ہوئے ہیں مرے چار دانگ میں
سیندور بھر رہا ہوں سماعت کی مانگ میں

(۱۹۸۰ ، شہرِ صدا رنگ ، ۳۳). ۶. **سمت ، طرف.**

ولیکن توں یک روز شش دانگ جاں
کیا بونچ تقدیر ربِ جہاں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۲۷).

جب سے خط ہے سیاہ خال کے تھانگ
تب سے لٹتی ہے بند چاروں دانگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۱). ۷. (i) **ٹکڑا** ، حصّہ (جامع اللغات). (ii) **ڈانگ (رک) ، سونے یا چاندی کے ورق کا ٹکڑا.**

نہ ہوں دانگ جانوں نہ ہوں دانگ بھوت
دھریں دھر دسیں دشت تل دیو بھوت

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۴۹).

نہ ٹانکا کہ کژدم کے جیوں دانگ تھے

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، مثنوی عشقیہ ، ۱۱).

ہوا یاقوت وہ ہیرا جو باندھا اس نے بازو پر
کہ ہے اس بازوئے گلگوں کا پرتو دانگ کندن کا

(۱۸۳۵ ، تذکرہ خوش معرکۂ زیبا (ناصر) ، ۱ : ۷۳). [ف : دانگ ؛ س : دھانگ धाँग].

---پٹھانا محاورہ.
چمکانا ، سونے یا چاندی کا ٹکڑا لگانا ، مرصّع کاری. انگوٹھیاں اور چھلے لا کے کے ہیں مگر ان پر جلا کاری اور دانگ ایسی

بتھائی ہے کہ سونے اور یاقوت کی بناوٹ معلوم ہوتی ہے۔ (۱۹۳۰، چار چاند، ۱۱۸)۔

دانگ(۲) (مغ) امث۔
۱. پہاڑ یا پہاڑی کا ڈھلواں حصہ جو سطح زمین سے آکر مل جائے، دامن کوہ کا بالائی حصہ۔ پہاڑ کی دانگ کے نیچے ایک میدان سبزہ زار میں پہنچے۔ (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳ : ۲۹)۔ ۲. پہاڑ کی چوٹی۔ اسی کوہ بلند کو دیکھا کہ دانگ کوہ منزلوں تک ہے بلندی اس کی تا فلک ہے۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۵۹)۔ ۳. پہاڑی چٹان؛ دریا کا اونچا کنارہ (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [ڈانگ (رک) کا ایک روپ]۔

دانگانہ (مغ، فت ن) صف مذ۔
۱. زائد محصول وصول کرنے کا طریقہ۔ واضح ہو کہ دانگانہ کو دھنگانہ بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۸، تاریخ فیروز شاہی (فدا علی طالب)، ۲۵۷)۔ ان میں دانگانہ (مال تجارت کا ۲/۱ فیصد) مستخل (دہلی میں مکانات اور دوکانوں کا ٹیکس جس سے تقریباً ۱,۱۵۰,۰۰۰ تنکہ سالانہ آمدنی ہوتی تھی) چرائی، گھری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ (۱۹۶۵، تاریخ پاک و ہند، ۱۵۳)۔ ۲. چندہ کرکے سیر و سفر کے لیے سامان خورد نوش مہیا کرنا (لغات پیرا)۔ ۳. سامان خانگی، گھر کا سامان (لغات پیرا)۔ [دانگ + انہ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔

دانگر (مغ، فت گ) امذ۔
سینگ دار حیوان، بیل؛ (کل) بے وقوف، احمق (جامع اللغات؛ پلیٹس)۔ [پ : دانگر दांगर]۔

دانگی(۱) (مغ) صف۔
دانگ(۱) سے منسوب، دانگ کا وزن یا قیمت میں دانگ کے برابر۔ پندرہ ہرگنے مقرر کئے ہیں جن کی آمدنی ایک لاکھ دانگی اشرفی تھی۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶ : ۲۲)۔ چار دانگی سکّوں کو طبری... ایک دانگی سکّے کو یمنی کہتے تھے۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۵۶)۔ [دانگ + ی، لاحقۂ صفت]۔

دانگی(۲) (مغ) صف۔
۱. دانگ(۲) سے منسوب، پہاڑی علاقے کا، پہاڑی (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ ۲. بندیلے راجپوتوں کی ایک گوتھ کا نام (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [دانگ + ی، لاحقۂ صفت]۔

دانگی(۳) (مغ) امث۔
(پارچہ بافی) دم کی دوڑ کو محدود رکھنے والی بانس کی کھنچی جو بنائی کے عمل سے تھوڑے فاصلے پر تانے کے دونوں دموں یعنی اوپر نیچے کے حصے کے بیچ میں ملی رہتی ہے، دم توڑ (اپ و، ۲ : ۷۱)۔ [مقامی]۔

دانندہ (کس ن، سک ن، فت د) صف۔
جاننے والا، واقف کار۔

آج اُس آپ کی للکار کہاں سے لائیں ؟
اب وہ دانندۂ اسرار کہاں سے لائیں ؟
(۱۹۶۹، لا = انسان، ۱۰۰)۔ [ف : دان، دانستن - جاننا + ندہ، لاحقۂ صفت و فاعلیت]۔

---راز کس اضا؛ صف۔
بھید جاننے والا، رازداں۔ خدا ... کہ دانندۂ راز اور غیب دان و بے نیاز ہے۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۳۸۹)۔ [دانندہ + راز (رک)]۔

دانو/دانوں (مغ) امذ؛ ج داؤ/داؤں۔
۱. (أ) (تیغ زنی اور کشتی وغیرہ) حریف پر ضرب لگانے کا قاعدہ، حریف پر وار سے بچنے کا کرتب (اپ و، ۸ : ۵۳)۔ (أأ) (کشتی) میں حریف کو مغلوب کرنے کے لیے ہاتھ پیر کے مختلف کرتب جو اس کے مختلف اعضا پر کئے جائیں، اور ان کے جوڑ توڑ کی ترکیبیں، پیچ (اپ و، ۸ : ۲۶)۔ ۲. جوئے یا پچیسی میں کوڑیوں کے پھینکنے کو (جن کے چت پٹ سے ہو آنے اور چلنے کے اعداد کا شمار کیا جاتا ہے) اصطلاحاً دانو کہا جاتا ہے۔

بازی دنیا کی ہر ہر دانوں میں اے ہم نشیں
کھودیا ہاتھوں سے جو ویسا نہ پایا پھر کوئی

(۱۸۳۸، تاریخ ممالک چین، ۱ : ۵۱)۔ ۳. چال، دھوکہ، فریب۔ بڑھیا ... رئیسوں کی باندیوں کا بھیس بدل کر کسی نئے دانو کی فکر میں چلی۔ (۱۹۳۳، الف لیلہ و لیلہ، ۵ : ۲۳۹)۔ [ف : داو]۔

---بدنا ف ل؛ محاورہ۔
دانو پر لگانا، بازی بدنا۔

یہ چوسر کی بازی جو اب کھیلئے
مری جان کا دانوں بد دیجئے

(۱۸۸۸، طلسم ہوش ربا، ۳ : ۶۶)۔

---پر چڑھانا محاورہ۔
پیچ پر چڑھانا، بس میں لانا، قابو میں لانا، دانو پر چڑھنا (رک) کا متعدی۔ عورتیں ایک جائداد منقولہ تھیں، جو قمار بازیوں میں دانوں پر چڑھا دی جا سکتی تھیں۔ (۱۹۱۳، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۱۵۵)۔

---(پر) چڑھنا محاورہ۔
۱. قابو میں آنا، دھوکے میں آنا۔

وہ آہو چشم ہم سے رام ہو رم کر گیا آخر
چڑھا تھا دانوں پر جاتا رہا نخچیر یا قسمت

(۱۷۸۲، دیوان زادہ حاتم، ۵۳)۔

غبار وہ ہیں دانو پہ میرے چڑھے نہ رات
کیا کیا نہ میں نے بات بنائی تمام شب

(۱۸۴۵، ارمغان، ۲۲)۔ ۲. زد پر آنا، لڑنے کی ترکیب یا کرتب کی زد میں آنا۔

بچ کر نہ گیا کوئی اس چاہ کے رستم سے
جو دانوں چڑھا اس کے چٹ اس کو اٹھا مارا

(۱۸۱۳، کلیات جسونت سنگھ پروانہ، ۱۰۷)۔

---پڑنا محاورہ.
باری آنا ، موقع ملنا ؛ حسبِ مُراد پانسا پڑنا.

جیت کا پڑتا ہے جس کا دانْوں وہ کہتا ہے یوں
سونپے دستِ راست ہے میرے کوئی فرخندہ پے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۳).

---پیچ (---ی مج) امذ.
دانْو ، مکر و فریب ، چال. لڑائی میں دُشمن کے پامال کرنے کے لئے دانْو پیچ سکھاتے ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین ، ۲۳۱).

سرسریں حوروں کی زُلفِ عنبریں کے دانْوں پیچ
اور لچکیلی کلائی کی ترنم زا کھڑنچ
(۱۸۹۹ ، دیوانجی ، ۲ : ۱۸۷).

قضا سے کون کر سکتا ہے کُشتی
کہ چلتا دانْو پیچ اُس کا ہے سب پر
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۲) طاقت آزمائی کے بعد دانْوں پیچ شروع ہوئے. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸).
ف : چلنا ، دکھانا ، کرنا ، کھیلنا ، ہونا. [دانْو + پیچ (رک)].

---چلنا محاورہ.
وار چل جانا ، چھل فریب کا کامیاب ہو جانا. ربیع سے کہا کہ تم ابو حنیفہ کو نہ چھیڑو ان پر تمھارا دانْو نہیں چل سکتا. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۱۰۸). یہودی نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا اس کا دانْو ہم پر چل گیا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۷۸).

---دینا محاورہ.
چکمہ دینا ، دھوکہ دینا ، فریب کرنا. افسوس اپنے باپ کے کینے کا بدلہ لیا مجھے یوں دانْوں دیا. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۵۶).

---کرنا محاورہ.
پٹخی دینا ، شکست دینا. واہ کیا دعوی پالے کا دانْوں کیا کہ سب کو پترا کر دیا. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۱۳۵).

---کھیلنا محاورہ.
دانْو کرنا ، دھوکا دینا ، چرکا دینا. جو لوگ اچھے اچھے عقلمند کہلاتے ہیں میں اون سے بھی ایسا دانْوں کھیلتا ہوں کہ وہ بھی دیکھتے رہ جاتے ہیں. (۱۸۶۳ ، جوہرِ عقل ، ۹۰).

---گھات امث.
دانْو پیچ ، خُفیہ تدبیر ؛ تاک. ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے سارے دانْوں گھات بھول بیٹھی. (۱۹۰۱ ، خورشید بہو ، ۸۱).

دشمن ہیں دانْو گھات میں نازک مزاجِ یار
پہلو شکایتوں کے دلِ بدگماں نہ ڈھونڈ
(۱۹۳۵ ، ناز ، ک ، ۷۵). [دانْو + گھات (رک)].

---لگانا محاورہ.
دانْو پر لگانا ، خطرے میں ڈالنا.

ہم نے قمارِ عشق میں دل کا لگا دیا ہے دانْو
جیت ہو اپنی یا کہ ہار دیکھئے کیا ہو کیا نہ ہو
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۱۱).

---مارْنا محاورہ.
دانْو لگانا ، دانْو کرنا. میں کبھی فقیر بن کر دانْوں مارتا ہوں اور کبھی کیمیا گر اور کبھی کچھ اور. (۱۸۶۳ ، جوہرِ عقل ، ۶۰).

---میں آنا / پھنْسنا محاورہ.
فریب میں گرفتار ہونا ، جھانْسے میں آنا ، چنگل میں پھنسنا.

پھنس گئے اُس کے دانْوں میں آخر
غیر کا پیچ اُن پہ چل ہی گیا
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۴۷).

وہی ہم ہیں ہزاروں بار جو دانستہ آئے ہیں
تمھارے دانْو میں دھوکے میں جُل میں مکر میں دم میں
(۱۹۱۹ ، کیفی ، کیفِ سخن ، ۶۳).

دانْوان (مغ) امذ.
جنگل کی آتش زدگی ؛ جلتی ہوئی گھاس ، الاؤ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : دانوان दावा].

دانْوری (مغ ، سک و) امث.
(کاشت کاری) وہ رسّی جس سے غلّہ ماندتے وقت بیلوں کو باندھتے ہیں ، رسّی (نوراللغات ؛ پلیٹس). [پ : دام + ر + ایکا दाम + र + इका].

دانْوں میں پھل جانا محاورہ.
جسم پر کثرت سے پھنسیوں یا چھوٹے چھوٹے دانوں کا نکل آنا ، کثرت سے جسم پر دانے ہو جانا.

پھولا ورم سے پھول کا طالب ہوا اگر
چاہا جو بارور ہوں تو دانْوں میں پھل گیا
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۹).

دانَہ (فت ن) امذ ؛ جمع دانا.
۱. **(اَ) اناج یا غلّے کا بیج ، تُخم.**

پڑیا بھٹیں منیں دانہ سیر کاڑیا
بڑا جوں ہوا ، خوشہ ان لیایا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۷).

وہی حاصلِ مزرعِ آسماں
کیے ان نے دانے میں خرمن نہاں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۵۹). چیونٹیاں دانہ غلّہ کے ریزے منہ میں دبائے ہوئے سوراخ سے نکلتی ہیں. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۳). آسمان کی بادشاہت رائی کے دانہ کے مانند ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۳۶). فصل کے پکنے کے وقت درجہ حرارت کی کمی دانوں اور ان کے وزن پر اثر ڈالتی ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۳۰). **(اا) پرندوں کی خوراک جو عموماً غلّہ یا اناج ہوتا ہے.**

ہوا ہر کہ میداں میں کرتیں گزر
گئے سب علونیاں کے دانیاں کو چر
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۹۱).
ٹھنٹھا ہے مکھ میں تیرے ٹھاٹھ دل کے صید کرنے کا
زمیں ہے گال و دانا خال و خط ہے جال عاشق کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳).
مائل ہے مرغِ دل چمنِ حسن کی طرف
دانہ دکھا کے خال کا پھندا لگائے زلف
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۳). چھتری پہ لکڑی اتار ، پنجوڑ کے چار دانے ڈال چھپکا مار ... چل بیٹا کابک کے اندر. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۷). **(iii) چوپایوں کی خوراک جو معمولی غلّے اور کبھی بھوسا ملے ہوئے غلّے پر مشتمل ہوتی ہے.** اُوپر پشت اُس گؤ کے دست شفقت کا پھیر کر ایک بوسہ دیا اور دانہ دکھلا کر متوجہ شہ نشین کا ہوا. (۱۷۷۵ ، نوطرزِ مرصع ، ۱۹۰). گھوڑا سارے دن کا کسا ہوا ، دانے کا وقت کتوں کا نرغہ ، لگا الف ہونے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۳).
میں بھی تنکے چُن کے لاؤں آشیانے کے لئے
طائروں کی طرح دوڑوں دانے دانے کے لئے
(۱۹۲۳ ، فکرونشاط ، ۳۸). دانا ضرور کھلاتے تھے اس سے فربہی آتی تھی. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۳). **۲. (i) انسان کا کھانا ، خوراک.**
قطرۂ خونِ جگر پر ہے مری آب و خورش
وہی پانی کی جگہ ہے وہی دانے کی جگہ
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰۱).
دو روز سے بُھوکے ہیں نہ دانہ ہے نہ پانی
اب دم پہ بنی جان ہے بیکل ہیں براتی
(۱۹۲۸ ، مطلع انوار ، ۱۵۰). **(ii) پکے ہوئے چاول یا اور کوئی غلّہ وغیرہ ، رزق.** ہم سیدانی ہیں فاطمہ بی بی کا دانا کھانے والی ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸۸). پلاؤ کے چار دانے پلیٹ میں چھنک کے بیچ دنے میں کیا کروں. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۴ : ۳۶۳). **۳. (i) انار اور انگور وغیرہ کا تُخم.**
جب میں کرتا ہوں دیکھ کر اس کو
گریہ ابر بہار کی مانند
اشک آنکھوں سے میری گرتے ہیں
دانہائے انار کی مانند
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۸۱).
عجب دورِ تسلسل ہے سمجھ میں کچھ نہیں آتا
کہ پیدا تاک دانے سے ہے دانہ تاک سے پیدا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۷). **(ii) غلّے کے علاوہ دوسری قدرتی پیداوار کا تخم ، بیج.**
مثال دوں جو زرہ پوشیِ مُخاصم سے
ہزار پارہ ہو بے صدمہ دانۂ فلفل
(۱۸۵۱ ، مومن ، مجموعۂ قصائد ، ۴۳). دہی میں گُڑ ملا کر ہر ایک کلچے پر اس کا تھوڑا تھوڑا لیپ چڑھائیں اور قدرے دانہ بھی چھڑکتی جائیں. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۴۳). **۴. کسی دھات وغیرہ کا تراشا یا بنا ہوا (چھوٹا اور گول) ٹکڑا جو عموماً ہار یا تسبیح میں استعمال ہوتا ہے.**
ایسے کسی تسبیح کو کب دانے ملے ہیں
کس شمع کو اس طرح کے پروانے ملے ہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۶۹). سید محفوظ علی بلاشبہ ... اسی تسبیح کا ایک دانہ تھے جن سے بدایوں کی تاریخ مزین ہے. (۱۹۳۳ ، طنزیات و مقالات ، ۲۱۸). **۵. چھوٹی پھنسی جس کا منھ نہ نکلا ہو ، چیچک کے دانے ، آبلہ.**
جس کے خصیہ پہ ہوئیں دانہ نمود
چرب روغن سے کرائے تو زود
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۱۳). دانہ بمعنی آبلے پڑجاویں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۳۸). گلے حلق میں گرہی اور جلن پیدا کرنے والے دانے نکل آتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۳). **۶. (زنجیر کا) حلقہ ، کوئی کڑی.**
اے پری رو تیرا دیوانہ ہے کیا آتش قدم
قید میں بریاں ہر اک دانہ ہوا زنجیر کا
(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۳۲). **۷. تل ، خال.**
حسیں بھی طائرِ دل صید کر نہیں سکتے
نہ دامِ زلف ہے دام اب نہ دانہ دانۂ خال
(۱۸۸۱ ، اسیر ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۳۰). **۸. آم اور دوسرے پھلوں کی تعداد بتانے کے لیے مستعمل.** خوبانیوں کا پارسل بحفاظت تمام پہنچا ایک آدھ کے سوا کوئی دانہ نہیں بگڑا. (۱۹۰۹ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۲۵). ہرا دھنیا ، پودینہ اور املی کے چند دانے ملا کر چٹنی بنا لیں. (۱۹۷۶ ، کھانا پکانا ، ۲۵۷). **۹. جواہرات عموماً موتی.** ڈوری میں ایک ایک مروارید اور ایک ایک ہیرے کا دانہ پرویا ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۹). اس نے بارہ دانے لعل کے کہ ہر ایک سات مثقال کا ہے پنے میں نصب کر کر کتے کے گلے میں ڈال دئیے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۸). مجھے چند دانے نگینوں کے ملے جن پر کچھ کچھ گھسے پسے نقش موجود ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۰). گلے میں بادامی دانے کی چمپاکلی کانوں میں ایک ایک ہیرا کاٹ کی بالی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۵). **۱۰. چھوٹے چھوٹے کنکر وغیرہ جن کی جنبش سے گھنگرو بجتے ہیں.**
دلِ خاموش کسی کا تجھے ٹھکراتا ہے
گھنگروؤں میں ترے بجتا نہیں دانا کوئی
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۲۶). **۱۱. کھیل وغیرہ کا ذرّہ** (جامع اللغات). **۱۲. پانسہ ، چھوٹی کوڑیاں جن سے پاسے کا کام لیتے ہیں.** چوسر کھیلنے والے دانہ اور پچیسی کھیلنے والے کوڑیاں شرطیہ پھینکتے تھے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۴). **۱۳. (خیاطی) وہ ٹکڑا یا حصّہ جو کیکری بناتے وقت موڑا جائے کیکری کا پر پتا یا پنی.** دانہ اس طرح موڑا کہ اُوپر سے زیادہ نیچے سے کم ، اتنا ہی دوسری طرف سے مُڑا تو بیچ کا دانہ خوبصورت ہو گیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۷۰). **۱۴. بارود کی گولی.** ایک چھرّہ کے دانہ کو اگر تراش کر یا گھڑ کر بنانا چاہو تو دیکھو کیسی دستکاری اور محنت چاہیئے. (۱۸۶۸ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۱ : ۳۶). **۱۵. (حلوائی) للو کے دانے ، نکتی دانے.** ہزاروں من نکتیاں بنا کر بیچنے ... بعضے دانے تو بوکدار

نظر آتے ہیں۔ (۱۸۹۸ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۱ : ۳۶۱)۔ ۱۶۔ (عو ؛ بازاری) حسین ، خوبصورت ، پسندیدہ (عورت)۔ کونسا صوبہ تھا جس کی لڑکیاں یہاں نہ ہوں پنجابی ، بنگالی ، گجراتی ، مرہٹی ، یوپی ہر جگہ کا دانہ موجود تھا۔ (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۱۵۴)۔ ۱۷۔ ٹکڑا ، ریزہ۔ پیاز ، ادرک ، ہری مرچ ... کا باریک دانہ کاٹ لیں۔ (۱۹۴۷ ، شاہی دسترخوان ، ۸۸)۔ ۱۸۔ کافور کی ایک قسم ، بھیم سینی۔ بعض کتب میں مرقوم ہے کہ جو کافور درخت سے حاصل کیا جاتا ہے وہ دانہ اور بھیم سینی کے نام سے مشہور ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۳)۔ [ف : دانہ ؛ س : دھانا धाना]۔

ـــــ اُبھارنا ف م ؛ محاورہ۔
(دباغت) کھال پر بندکیاں ڈالنا ، چمڑے میں خوش نما نشانات بنانا۔ کھالوں کی حفاظت کرنے ... اُن پر دانے اُبھارنے کے ... آسان اور عملی طریقے درج ہیں۔ (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ب)۔

ـــــ اُٹھانا محاورہ۔
(پرندوں کا) دانہ چگنا۔ کبوتر کے بچے کلی ہوش ہونے کے بعد دانہ اُٹھانے لگتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۴ : ۴۶۴)۔

ـــــ اُڑ کے مُنْھ میں نَہیں گیا فقرہ۔
خوراک سے محروم ہے ، کھانا نہیں ملا۔ تین وقت سے اُڑ کر دانہ منہ میں نہیں گیا۔ (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۲۶)۔

ـــــ اُگلنا محاورہ۔
پرندوں یا کبوتروں کا منھ سے دانہ باہر نکالنا ، پوٹے سے دانے باہر نکالنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

ـــــ اُگلوانا محاورہ۔
(کبوتر بازی) دانہ اُگلنا (رک) کا تعدیہ ، کبوتر کے پیٹ سے دانہ نکلوانا تا کہ وہ اُڑنے میں ہلکا رہے (ماخوذ : علمی اردو لغت)۔

ـــــ اُگنا ف م۔
بیج سے اکھوا پھوٹنا۔

وزیر تخم محبت کو دل میں بو اپنے
زمیں وہ شور ہے جس میں اگے نہ دانۂ عشق
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۰۳)۔

ـــــ بَدَلْنا محاورہ۔
پرندوں کا آپس میں ایک دوسرے کو اپنے منہ کی غذا کھلانا ، باہم پیار کرنا

کسی کے نقطے اگر کہیں ہیں ہمارے دیوان میں کیا عجب ہے
طیور معنی میں ہے جو الفت باہم یہ دانہ بدل رہے ہیں
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۶۰)۔

ـــــ بَدَلَوّل (ـــــ فت ب ، سک د ، فت ل ، شد و بفت) امذ نیز امث (سمو دانہ بدوّل)۔
پرندوں کی دانہ بدلی ؛ (مجازاً) باہمی اختلاط ، آپس میں پیار محبت کی باتیں یا بوس و کنار۔ اب آپس ہی میں دانہ بدلوّل ہو گا یا کسی کی سنو گی بھی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۳۰)۔ گو کبوتر کو اس کے سوا اور کوئی کام نہیں تاہم سادہ لوح اور صاف دروں مخلوق ، وہ کبھی انسان کی طرح چُھپ چُھپ کے دانہ بدلوّل نہیں کرتا۔ (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۳۱)۔ [دانہ + بدل + وَل ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ بَدْلی (ـــــ فت ب ، سک د) امث۔
پرندوں (عموماً کبوتروں) کا آپس میں ایک دوسرے کو اپنے منھ کی غذا کھلانا ؛ (مجازاً) محبت جتانا ، آپس میں محبت کی باتیں کرنا ، مشورہ کرنا۔ صبح سے شام تک یہ حضرت دانہ بدلی کیا کرتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۳۱)۔ کچھ دیر اور جوڑے میں اسی موضوع پر دانہ بدلی ہوتی رہی۔ (۱۹۵۴ ، پیرنا بالغ ، ۳۶)۔ [دانہ + بدل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ بَدَوّل (ـــــ فت ب ، د ، شد و بفت) امذ نیز امث۔
رک : دانہ بدلوّل۔ یہ لوگ آپس میں خیالات کی دانہ بدوّل کر رہے تھے۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳ : ۴)۔ [دانہ + بدوّل ، بدلوّل (رک) کی تخفیف]۔

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث۔
(کاشت کاری) کھڑی کھیتی کی پیداوار جانچنا ، کوتنا ، کچی پیمائش (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [دانہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا ، استعمال میں لانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ بَھرانا محاورہ۔
پرند کا اپنے بچے کے منھ میں دانہ دینا ؛ دانہ کھلانا۔

کیوں کر کرے نہ پرورش اولاد کی بشر
پالے ہے بچہ دانہ کبوتر بھرا بھرا
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۶)۔

ـــــ پانی امذ۔
آب و دانہ ، رزق ؛ قسمت ، نصیب ، بود و باش۔

نہیں جانتا تھا یہو کاں جاتا ہے
کہاں دانہ پانی لیے جاتا ہے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۸)۔

جوں اشک دیا ہے ہم کو دانہ پانی
لیکن نہ وہ کھانے کا نہ کچھ پینے کا
(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۰۱)۔ تیری قسمت کا دانہ پانی ہماری سرکار میں یہیں تلک تھا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۱)۔

کیا غرض تھی کیوں میں آتا گلشن ایجاد میں
کھینچ لایا ہے فقط اس دانے پانی کا سبب
(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۵۰)۔ [ف : بونا [دانہ + پانی (رک)]

ـــــ پانی اُٹھنا محاورہ۔
روانگی کا وقت آ پہنچنا ، آب و دانہ اُٹھنا ، آمادۂ سفر ہونا۔

سالی نے دیا جواب چیں بہ جبیں حضرت
مدت سے اُٹھا ہے اس کا دانہ پانی

(۱۷۸۰ ، گل عجائب ، ۸۱).

رو کے حضرت نے کہا تم کو خدا کو سونپا
دانا پانی مرا اس شہر سے صحرا اٹھا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۷۹).

بلبل قفس میں پھنس کئی یادِ چمن عبث
جب دانہ پانی اٹھ گیا حبِّ وطن عبث

(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات داغ ، ۱۹۸).

---پانی چھُوٹنا محاورہ.
دانہ پانی اُٹھنا ؛ کھانے پینے سے رغبت نہ رہنا. شوق کیسا یہ کہو کہ اس کے لیے بے قرار ہو رہے ہو دانا پانی چھوٹ گیا ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۳۷).

---پانی حَرام کَرْنا محاورہ.
کھانا پینا چھوڑ دینا ؛ غذا سے رغبت نہ رہنا. ماں کی یہ حالت تھی کہ لڑکی کے پیچھے اپنے اُوپر دانہ پانی حرام کر لیا تھا. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۷۸).

---پانی حَرام ہونا محاورہ.
کھانے پینے سے ہاتھ اُٹھا لینا ، کھانا پینا چھُٹ جانا ، کھانے پینے کو خود پر حرام کر لینا.
رنج کھانے سے کام ہے مجھ کو   دانہ پانی حرام ہے مجھ کو
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۱۳). ہم لوگوں کے حواس درست نہیں ہیں ، دانہ پانی حرام ہو رہا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۷۶).

---پانی کھینچ لایا فقرہ.
جس جگہ کا رزق مقدر میں تھا مجبوراً وہاں آنا پڑا.

کھینچ لایا ہے قفس تک ہمیں دانا پانی
دیکھیے دانہ فلک بند کرے یا پانی

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۳۱۸).

---پڑنا محاورہ.
۱. **کاشت کی ہوئی چیز میں دانہ پیدا ہونا ؛ بالیوں یا پھلیوں میں دانے پیدا ہونا.** سب سے زیادہ اسی وقت حفاظت کرنا پڑتی ہے جب کہ دانہ پڑتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصلاح حال ، ۱۱۷). جب بالیوں میں دانہ پڑ جاتا ہے تو کسان کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۳ : ۳۶۴). ۲. **آگ پر پک کر کسی چیز کا دانہ دار ہو جانا.** اب مصالحہ بھون لو ، جب دانہ پڑ جائے تب گوشت ڈال دینا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۹). ۳. **کھانے کو ملنا ، لالچ یا حرص ہونا ؛ شہوت کا احساس ہونا** (ماخوذ : قاموس الفصاحت ، ۱۱۵).

---پھینکنا محاورہ.
دانہ ڈالنا ؛ لالچ دلانا ، ترغیب دینا.

لاسا اُلفت کا لگایا کبھی دانہ پھینکا
کیا اُڑاتے ہیں اسی ٹٹی میں صیاد مجھے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۵۰).

---پھیلانا محاورہ.
دانہ بکھیرنا ، پرند وغیرہ کو پھانسنے کے لیے دانہ ڈالنا ، خوراک کے لالچ سے پرندے کو پکڑنا. جال زمین پر بچھا کر پھندا لگا دیا ، دانہ پھیلا کر آپ کسی درخت کی آڑ میں چپکا بیٹھ رہا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۶۴).

---جَمانا محاورہ.
۱. **جال بچھانا ، جال ڈالنا** (نور اللغات). ۲. **بیج بونا ، زمین میں بیج ڈالنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات ، ۳۵۰).

---جَمْنا محاورہ.
دانہ جمانا (ک) کا تعدیہ ، بیج پھُوٹنا (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت).

---چَڑھانا محاورہ.
گھوڑے یا خچر وغیرہ کے منہ پر دانہ کا تھیلا لگا دینا تا کہ وہ پیٹ بھر لے. شام کو سب نے گھوڑوں کے تنگ ڈھیلے کر دئیے دانہ چڑھا زین پوش بچھا کر بیٹھ گئے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۲۰).

---چُگنا محاورہ.
(پرندوں کا) دانہ کھانا ، شکم پُری کرنا. مرغی دانے کی تلاش میں جنگل کو گئی اور ہر طرف دانہ چگنے لگی. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۲۵). سب کے سب ایک صف باندھ کر دانہ چگتے ہیں (۱۸۷۶ ، مقالات حالی ، ۲ : ۲).

---چُننا محاورہ.
رک : دانہ چگنا. ایک دانہ چنتے تلک اس کی گردن میں سرک پڑ گئی. (۱۷۶۵ ، انوار سہیل (دکھنی اردو کی لغت)).

---چھتْرانا وہاں جانا ضرور ہے کہاوت.
جہاں کا رزق انسان کی قسمت میں ہے وہاں ضرور جانا پڑتا ہے (جامع اللغات).

---خور (---و مج) صف.
دانہ کھانے والا ، چنے کھانے والا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).
[ف : دانہ + خور ، خوردن = کھانا].

---خوری (---و مج) امث.
دانہ اور اچھی غذا کھلا کر جانور خصوصاً بکرے ، بھیڑ یا دنبے وغیرہ) کو فربہ کرنا ، بطور خاص جانوروں کی نگہداشت کرنا اور پالنا پوسنا. یہ پوچھیے کہ دانہ خوری کے کتنے بکرے روز حلال ہوتے ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۴). پہلے گائے بکری بھیڑ کا گوشت کھانے میں آتا تھا اب اس کی جگہ صاحب مقدور دانہ خوری کا گوشت کھاتے ہیں. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۳). [دانہ + خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دار صف.
۱. جس میں دانے پڑے ہوں. شیرہ بھی جلد ان کا (گیہ)

دانہ دار ہو جاتا ہے۔ (۱۸۴۵ ، مزید الاموال ، ۷۲)۔ جب دانے دار ہو جائے تو آنچ ہلکی کر کے بھونیں۔ (۱۹۴۳ ، ناشتہ ، ۳۱)۔ **۲. جس پر دانے ابھرے ہوئے ہوں ، دانے والا.** کنک میں چاندی کا دانہ دار پچیلا زیور ... عموماً چھوٹے لڑکوں کے ہاتھ سے تیار ہوتا ہے۔ (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جولائی ، ۹)۔ دھات کی پلیٹ دانہ دار ہوتی ہے لہذا نقطے ہوبہو طور پر گول نہیں ہوتے۔ (۱۹۷۸ ، آفسٹ لتھوگرافی ، ۶)۔ **۳. موٹے دانے والا ، بڑے ذرات کا ، دردرا.** غیر ممالک کی دانہ دار شکر کے عوض دیسی ساخت کے ڈگڑ پر بسر کرنے والا۔ (۱۹۰۷ ، انتخاب فتنہ ، ۱۸۳)۔ [دانہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---دان صف.

دانہ دانہ ، (مجازاً) تباہ ، برباد.

تو بولے ہے یہ ہے ہرآن ہے ہے
کیا چیچک نے دانہ دان ہے ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت (مصطلحات اردو ، ۵۰۲))۔ [دانہ + دان (رک)]۔

---دانہ (---فت ن) صف ؛ م ف.

ٹکڑے ٹکڑے ، منتشر ؛ ایک ایک ذرہ.

آسماں پر طعنِ بخلِ اہلِ زمیں کو ہے عبث
بانی بانی ہو گیا جب دانہ دانہ ہو چکا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹)۔

خوانِ کرم پہ تیرے مہمان ہے زمانہ
ملتا ہے رزق بن کر قسمت کا دانہ دانہ

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۷۳)۔ پہلے خاندان مخلول ہوتا ہے پھر دانہ دانہ ہو کر بکھرنے لگتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۱۲)۔ [دانہ + دانہ]۔

---دانہ اَست غَلّہ دَر اَنبار فارسی کہاوت.

ایک ایک دانہ جمع ہو کر انبار ہو جاتا ہے (جامع اللغات)۔

---دانہ پَر مُہر ہوتی ہے کہاوت.

۱. جس کے مقدر کا ہو اسی کو ملتا ہے.

گھر نہیں کھایا یہاں کھانا پڑا
مُہر ہوتی ہے دانہ دانہ پر

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۵)۔ جس طرح دانہ دانہ پر مہر ہوتی ہے اسی طرح ہر مکان اور ہر عمارت کے کونے کونے اور چپے چپے پر مہر ہوتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۰۶)۔ **۲. بخیل کے گھر بڑی احتیاط ہوتی ہے** (جامع اللغات)۔

---دانہ چُگنا محاورہ.

تنکا تنکا جوڑنا ، تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔ اس کام کے لئے دانہ دانہ چگنے اور کوڑی کوڑی جوڑنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۷۰۵)۔

---دانہ کَرنا محاورہ.

قطرہ قطرہ ٹپکانا ، بوند بوند ٹپکانا.

برہ کی راہ میں دل جمع ہو لے
انجو دیدہاں سوں دانہ دانہ کرنا

(۱۷۳۸ ، دیوان قربی ، ۵)۔

---دَلنا ف م ؛ محاورہ.

دال بنانا ، غلہ دلنا ؛ تہس نہس کرنا ، تباہ و برباد کرنا.

رگڑے سے آسماں کے ثابت بچا نہ کوئی
تیری طرح کے دانے اس نے بہت دلے ہیں

(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۹)۔ دھان کوٹنے دانہ دلنے اور اناج کو دھوپ میں پھیلاتے ہوئے دادی نے جو ہاتھ کی صفائی دکھائی تو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ (۱۹۷۶ ، چوتھی دنیا ، ۱۳۹)۔

---دَلوانا ف م ؛ محاورہ.

دانہ دلنا (رک) کا تعدیہ ؛ مصیبت میں ڈالنا ، مشقت و محنت کروانا. استاد چاہتے تم کو نہ ہوتے اور گھوڑے کا دانہ دلوانا منظور نہ ہوتا تو البتہ ہم زندہ نہ رکھتے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۷۲)۔

---دُنکا (---ضم د ، سک ن) امذ.

۱. گرے پڑے دانے یعنی غلہ ، وہ اناج جو کسی وجہ سے بچ جائے اور ادھر اُدھر پڑا رہ جائے. ہجوم کرنے والوں میں وہ محتاج لوگ بھی ہوتے ہیں جو چھاج اور جھاڑو لیے ہوئے گرے پڑے دانے دنکے سمیٹتے پڑے پھرتے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۹۶)۔ دونوں اُڑ کر دانہ دنکے کی تلاش میں ادھر اُدھر پھرنے لگے۔ (۱۹۱۹ ، گرداب حیات ، ۱۰۷)۔ **۲. معمولی خوراک یا غلہ ، موٹا جھوٹا کھانا.** صرف گھر کے دانے دُنکے پر قناعت کر کے گزران کرتے تھے۔ (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۱۹۷)۔ جو دانہ دُنکا میں نے اپنی قوتِ بازو سے پیدا کیا ہے میں کیوں مفت دے دوں۔ (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۶۳)۔ ۱۸۹۳ء کی انتہائی سردیوں میں تو وہ لندن برج کے اوپر آنا سیکھ گئے تھے جہاں راہ گیر ان کو دانہ دُنکا دیا کرتے تھے۔ (۱۹۳۲ ، اساسی نفسیات ، ۱۲۰)۔ آسیب بھی چڑیوں کی طرح ... ہماری تمناؤں کا بکھرا ہوا دانہ دنکا چن لیتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، اوراق ، لاہور ، نومبر ، ۳۸۸)۔ **۳. (جمع میں یعنی دانے دنکے) چھوٹی پھنسیاں** (نوراللغات)۔ [دانہ + دنکا (تابع)]۔

---ڈالنا محاورہ.

۱. تخم ریزی کرنا ، کھیت میں بیج بونا.

چاہئے کہ میں بڑا ہوں تو چھوٹوں سے کر سلوک
دانہ نہ ڈالیے تو اُگاتی ہے کب زمیں

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۵۱)۔ **۲. پرندوں کے کھانے کے لیے زمین پر دانے بکھیرنا.** چھت پر کھڑی دانہ ڈال رہی ہے۔ (۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۲ : ۵)۔ اس کی ماں احاطے میں مرغیوں کو دانہ ڈال رہی تھی۔ (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۰)۔ **۳. لالچ دے کر پھانسنا ، فریب دینا.**

آپ نے سیدھا دانہ ڈالا ہے   یہ تنتنا نیا نکالا ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۶۷). اس نے جو دانہ ڈالا تھا میری گرفتاری کے لیے کافی تھا. (۱۹۲۳ ، خونی بھید ، ۹۵).

ممکن ہے کسی روز ہما بھی پھنس جائے
ہر اک طائر کو تم تو دانہ ڈالو

(۱۹۵۵ ، رباعیات امجد ، ۳ : ۲۸).

---ریزی (---ی مج) امث.
زک : تخم ریزی. اوسی دانا نے زمین میں دانہ ریزی کی ، زراعت ہونے لگی. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۹).

جب ہے یقین کہ مزرع عقبیٰ ہے یہ جہان
پھر دانہ ریزی دیدۂ تر اب نہیں تو کب

(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۳۰). [دانہ + ف : ریز ، ریختن - گرنا ، گرانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَد (---فت ز) صف.
۱. ایسا شخص جو ایک ایک دانے کے پیچھے دوڑے ، نہایت لالچی ، حریص.

دوڑتا ہے تل اوپر خوباں کے زاہد جد نہ تد
اس قدر لگ ہو گیا ہے اب یہ مرغا دانہ زد

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۷).

واعظ حساب دیں گے وہاں تجھ سے دانہ زد
رزاق کا ہے شکر جو کھلوایا کھا لیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۲). ۲. جو ہاتھ سے ایک دانہ بھی نہ دے ، کنجوس ، خسیس.

کام آتی ہے جہان میں کریماں کی دوستی
نے دانہ زد دنی و خسیساں کی دوستی

(۱۸۸۲ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۵۴).

بنتو رسول آسیہ ثانی ہزار حیف
کیا دانہ زد ہوئی ہے خدائی ہزار حیف

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۹). پیسے کی بابت تو اس کے ہاں سے ہے نہیں کوئی ہے نگوڑی بڑی دانہ زد. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۵). ۳. مفلوک الحال ، دانے دانے کو محتاج.

کار فرما سیم و زر کا دانہ زد ہوتا نہیں
کار بجو کوئی کوئی لیتا نہیں زر کوب سے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). فرانس نے کھانے پینے کی چیزوں پر چنگی میں تخفیف کر دی تا کہ دانہ زد بچارے ترسنے بلکنے سے محفوظ رہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۹ : ۷). [دانہ + ف : زد ، زدن - مارنا].

---سُلیمانی کس صف(---ضم س ، ی لین) امذ.
(نگینہ گری) ایک بلوری پتھر جو دریائے نربدا کی وادی میں نکلتا ہے ، بکھوری (ا پ و ، ۴ : ۵۵). [دانہ + سلیمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---فَرَنگ (---فت ف ، ر ، مغ) امذ.
(نگینہ گری) نگینے بنانے کا ایک قیمتی پتھر جو فولاد پر گھسنے سے سونے ، چاندی یا تانبے کا کس دیتا ہے ، سونے کے کس کا پتھر بہت قیمتی اور اوّل درجے کا سمجھا جاتا ہے اور چاندی کے کس کا دوسرے درجے اور تانبے کے کس کا تیسرے درجے کا. سونے کے کس کا پتھر بہت نایاب ہوتا ہے ، درد گردہ کا مریض اس کے نگ کی انگوٹھی پہن لے تو درد کا دورا نہیں ہوتا. اگر درد کی حالت میں پہنا جائے تو درد جذب کر لیتا ہے. اگر درد شدت کا ہو تو نگینہ پھٹ جاتا ہے (ا پ و ، ۴ : ۵۵). [دانہ + فرنگ (رک)].

---کَش (---فت ک) صف.
رزق میں وسعت دینے والا ، رزاق.

چیونٹی بھی ہاتھ اٹھا کے یہ کہتی تھی بار بار
اے دانہ کش ضعیفوں کے رازق ترے نثار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷). [دانہ + ف : کش ، کشیدن - پہنچانا].

---کو دان نَہیں ، بِھکاری کو بِھیک نَہیں کہاوت.
بخیل کی نسبت کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ نجم الامثال ، ۳۰۲).

---کھا سونٹھ کا اَور پانی پی سونٹھ کا کہاوت.
اگر سونٹھ کھاؤ تو سونٹھ کا پانی پینا چاہیے ، مطلب یہ ہے کہ سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیے (جامع اللغات).

---گِرو (---کس گ ، سک ر) صف.
۱. ہر وقت اس فکر میں رہنے والا کہ جہاں جو کچھ ملے کھا لو. ایسا دانہ گرو تو میری نظر سے نہیں گزرا سن لے کہ فلاں جگہ دعوت ہے فوراً بے بلائے ہوئے موجود. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۴ : ۳۶۵). ۲. ایسا کبوتر جو اپنے گھر کے علاوہ بھی جہاں کہیں دانہ دیکھے ، لوٹ پڑے (مہذب اللغات). [دانہ + گرو (رک)]

---گھاس امذ.
جانوروں کا چارا جس میں دانہ اور گھاس وغیرہ ہو ؛ دانہ پانی. تب گدھا بولا .... قسمت کی رہبری سے مجھے ایسی جگہ پہنچی کہ وہاں دانہ گھاس پیٹ بھر کر ملے. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۳۵). [دانہ + گھاس (رک)].

---گھاس کَرْنا محاورہ.
(جانوروں کے) چارے کا انتظام کرنا ، چارا دینا. رات کی رات کہاں شب باش ہوں اگر آپ مہربانی فرمائیں ایک رات کے لیے مجھ کو خچروں سمیت جگہ دیں تا کہ میں ... ان کا دانہ گھاس کروں. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۴ : ۳۵۰).

---نہ کھائے نَہ پانی پِیوے ، وہ آدمی کَیسے جِیوے کہاوت.
جو کھائے پیے نہیں وہ کیسے زندہ رہ سکتا ہے ؛ جو رنج و غم کی وجہ سے کھانا پینا چھوڑ دے ایسے شخص کو کہتے ہیں (جامع اللغات).

---نہ گھاس ، پانی چھ چھ وقت کہاوت.
رک : دانہ نہ گھاس کھریرا چھ چھ بار (ماخوذ : فرہنگ اثر).

---نہ گھاس کَھریرا چھ چھ / تین تین بار کہاوت.
جب کوئی خالی خولی یا دکھاوے کی خاطر داری کرے تو کہتے ہیں. خوب دانہ نہ گھاس ، کھریرا چھ چھ بار ، للہ کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۰۴).

---نہ گھاس ، گھوڑے تیری آس کہاوت.
دینا نہ لینا مفت میں کام لینا (محاورات ہند ، ۱۰۷ ؛ نجم الامثال ، ۲۰۳).

---نہ گھاس ، ہیں ہیں کرے کہاوت.
گھوڑے کو دانہ گھاس نہ ملے تو ہنہناتا ہے (جامع اللغات).

دانْہا (مغ) امذ.
داہنا ، داہاں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : دانہا दाँहा].

دانی (۱) صف.
بخشش کرنے والا ، سخی ، فیاض ، دان کرنے والا.

سراں کوں شاہ افسر بخش اپگل زرزری زربخش
ترنگ گج ہور گوہر بخش توں ہے آج لے دانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۹). ایک ہنسی راجہ بڑک بڑا گیانی دانی ... تھا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۷۰). گیانی دانی اور بدھ مانی تم سا میں نے نہیں دیکھا. (۱۸۹۷ ، چندراولی ، ۷).

دان دینے میں نہیں کوئی تمہارا ثانی
دان کنیا کا جو دے گا وہ ہے تم سا دانی

(۱۹۴۵ ، کمارسمبھو ، ۱۳۲). [رک : دان (۲) + ی ، لاحقۂ صفت].

دانی (۲) امث.
دان (۱) کی تانیث یا تصغیر ، بطور لاحقۂ ظرفیت مستعمل. دان مذکر ہے اس کی تانیث دانی ہے بعض الفاظ میں دان کی جگہ دانی آتا ہے گوند دانی ، پلاس دانی ، تلے دانی ، راکھ دانی (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۸۹). [رک : دان (۱) + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

دانی (۳) امث.
... دان (رک) کی تانیث ، بطور جزو دوم مستعمل. غیب دان ، غیب دانی ، نکتہ دان ، نکتہ دانی ، سخن دان ، سخن دانی ، قدردان ، قدردانی ، قانون دان ، قانون دانی. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۸۹). [... دان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دانے امذ ؛ ج.
دانہ کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. ایک مرغی دانے کی تلاش میں جنگل کو گئی. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۲۵). چند دانے ہونٹوں میں دبے ہیں ... روح جسم کو چھوڑ کر جا چکی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالفی دنیا ، ۵۰).

---بکھرنا ف ل ؛ محاورہ.
زندگی باقی نہ رہنا ، قریب المرگ ہونا (جامع اللغات).

---پانی کے ہاتھ (بات) ہے فقرہ.
قسمت پر منحصر ہے ، مقدر کی بات ہے ، قسمت کے اختیار میں ہے (جامع اللغات).

---پر (پہ) لگانا محاورہ.
اجنبی کبوتر کو دانہ دکھا کر (یا کھلا کر) رام کرنا ، لالچ دے کر مانوس کرنا.

دانے پہ لگایا ہے مرے طائر دل کو
چھوڑ نہیں کھایا ہے تری خاص رقل کا

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۲۵).

---دانے پر نام لکھنا محاورہ.
قسمت میں لکھنا ، مقدر کرنا ؛ بخل سے کام لینا.

دانے دانے پر نام لکھتا ہے آسمان دل کا بادشاہ نہیں

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۸۲).

---دانے کو مُحتاج ہونا محاورہ.
انتہائی افلاس کی حالت ہونا ، مفلوک الحال ہونا. آندھیاں ستیاناس نہ چلیں تو وارے نیارے ہیں نہیں تو دانے دانے کو محتاج. (۱۹۳۰ ، ہریوں کی بندیا ، ۵).

---کو لاپے سواری کو پادے کہاوت.
ایسے شخص کے متعلق کہتے ہیں کہ جو کھانے تو پیٹ بھر کے اور کام پڑے تو جی چرائے ، کھانے پینے کو ہر وقت تیار کام کرنے سے گھبراتا ہے (خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات).

---کے ساتھ گُھن پس گیا / پل گیا فقرہ.
اصل کے ساتھ اوروں کو بھی نقصان پہنچ گیا.

دل عمو خال ہو کے پھنسا دور چرخ میں
دانے کے ساتھ گھن بھی کولھو میں پل گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳).

---مانگنا محاورہ.
گدائی کرنا (نوراللغات).

---نیڑ جانا محاورہ.
آب و دانہ ختم ہو جانا ، قریب المرگ ہونا (جامع اللغات).

---نہ ہونا محاورہ.
کھانے پینے کے لیے کچھ نہ ہونا ، بہت غریب ہونا (جامع اللغات).

دانْیا (مغ) امذ.
دائیں ؛ داہنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : دانْیا दाँया].

دانیا (کس ن) امث.
دانائی (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

دانیال (۱) (کس ن) امذ.
بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا نام جو حضرت داؤد کے بعد اور

حضرت عیسیٰ سے پہلے ہوئے ہیں ۔ وہ خواب کی تعبیر میں بہت مشہور تھے ان سے ایک فالنامہ بھی منسوب ہے ۔

ابرو خال و خط سے ترا صفحۂ عذار
گویا کہ فال نامہ ہے یہ دانیال کا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۲) ۔ [ع] ۔

دانیال (۲) (کس ن) امذ .
(عو) رزق ، دانا ، اناج . گھر میں دانیال ہے تو سب کچھ ہے . (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۷۸) . [مقامی] .

دانیالی خانَہ (کس ن ، فت ن) امذ .
(طبیعیات) پروفیسر جان فریڈرک دانیال سے منسوب ایک آلہ ، (وولٹائی خانہ) کی ترمیم شدہ شکل . پروفیسر کیمیا جان فریڈرک دانیال نے اس میں کامیابی حاصل کی ، چنانچہ یہ خانہ آج تک دانیالی خانہ کہلاتا ہے . (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۴۳۹) . [دانیال (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + خانہ (رک)] .

دانْیاں (مع) صف .
رک : داہنا (دریائے لطافت ، ۳) . [داہاں (رک) کا ایک تلفظ] .

داو (۱) امذ ؛ ـــ دانو / دانوں / داؤ / داوں .
۱ . چوسر ، پچیسی اور تاش وغیرہ کے کھیل کی چال یا بازی ، باری .

بازی لگادے عشق کی چوسر میں شوق سے
ہو بارہ ہیں ظفر جو کوئی داو پڑ گیا

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۲) . ۲ . شرط (رقم وغیرہ) جو ہار جیت کے لیے مقرر کی جائے .

جو وی سُد ہار جاگ کیا نیند بابلی
سد بار ہارنا نہ کبھی داو جیتنا

(۱۷۲۷ ، دیوانِ عطا لکھنوی ، ۴۵۹) .

بوسہ بازی میں جو بدتا وہ کسی دھوکے سے
جیت اپنی ہی تھی پر داو جو ہارا کرتے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۳۲۸) . ۳ . قرعہ ، پانسا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات) . ۴ . کشتی یا کسی اور طرح کے مقابلے میں حریف کو مغلوب کرنے کا کرتب یا طریقہ ، بند ، پیچ ، جوڑ توڑ . حریف کو مارنے کا طریقہ کہ جس کو پترسندوں کی اصطلاح میں داؤ کہتے ہیں . (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۳۲) . ۵ . چال ، فریب ، حیلہ ، تدبیر . سگار خالہ نے ہزاروں قسمیں اپنے سر کی دیں ، جانتی تھی کہ داوں پورا ہو گیا اب کیا کسر رہی . (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۷۲) . ۶ . گھات ، تاک .

بازی ہمیشہ دینے کے رہتے ہیں داؤ میں
زاہد جو بیٹھتے ہیں یہ خانوں میں مار کوٹ

(۱۸۶۷ ، سجاد (چمنستانِ شعرا ، ۳۹۱)) . ۷ . موقع ، باری ، نوبت . اب داو دیکھ کر مار ڈالوں گا . (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)) . ۸ . طاقت ، قابو ، بس (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات) . اف : بدنا ، چلانا ، چلنا ، دینا ، کرنا ، کھیلنا ، لگانا ، مارنا ، ہونا . [س : दाव] .

ـــ آنا / پَڑْنا محاورہ .
۱ . حسبِ مُراد پانسا پڑنا (علمی اردو لغت) . ۲ . نوبت آنا ، باری آنا . ہمیں جب کھلاتے کھیلتے جیتنے کو ہوتے ہیں تو داؤں آتے ہیں . (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۲۰۱) .

ـــ بَنْنا محاورہ .
موقع ملنا .

روونگا زیرِ سایۂ دیوار بیٹھ کر
جس دن تری گلی میں کہیں داو بن گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۳) .

ـــ پانا محاورہ .
موقع پانا .

کبھی اپنا تو داؤں پاؤں گی ناچ کیا کیا تجھے نچاؤں گی

(۱۷۹۵ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۲۷) .

ـــ پَر رَکْھنا محاورہ .
بازی پر لگانا ، شرط پر لگانا .

بازیچہ گہِ عشق میں وہ ہوں قمار باز
دونوں جہان رکھ دیے ہیں ایک داو پر

(۱۸۳۹ ، ریاضِ البحر ، ۹۶) .

ـــ پیچ / پینْچ (ـــ ی مج / مغ) امذ .
۱ . کشتی یا بنوٹ وغیرہ کے کرتب ، بند ، پیچ . ہوا نے وہ داو پیچ کی ایک لنگیاں اڑی ماریاں ماریں کہ مکّن تو زمین سے اکھڑ گئے . (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷۲) . یکایک اسقام تیغ زن صاحبقران روشن طبع سے لپٹ گیا اور داو پیچ کرنے لگا . (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۴ : ۵۶) . اف : چلنا ، کرنا ، کھیلنا ، ہونا . [داو + پیچ / پینچ (رک)] .

ـــ چَلْنا محاورہ .
مکر و فریب میں کامیاب ہونا ، چال چل جانا .

کیا داو عشق باز تہی دست کا چلے
رکھتا ہے کیا بساط سوائے ہوا و حرص

(۱۸۳۶ ، ریاضِ البحر ، ۱۰۷) .

ـــ دینا محاورہ .
دھوکا دینا ، چال چلنا ، حیلے یا تدبیر سے کام لینا .

دیا کیا داو بازی میں تری آنکھوں نیں نرگس کوں
کہ سارا سیم و زر اپنا گنے ہڑ بڑ کے ہار آئی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۴۱) .

ـــ لگانا محاورہ .
بازی لگانا ، شرط لگانا ، تاک لگانا ، موقع کی تلاش میں رہنا .

ہم جان پر بھی کھیل کے جیتے نہ یار سے
ہم نے یہ داو بڑھ کے لگایا تھا پر گیا

(۱۸۳۹ ، ریاضِ البحر ، ۳۰) .

---لگنا محاورہ.
داو لگنا (رک) کا لازم ، موقع ملنا ، باری آنا.

نہیں لگتا کبھی ہمارا داو
وہ دغا باز ہے بڑا سا حریف

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۶).

---میں آنا محاورہ.
فریب میں آنا ، چال میں پھنسنا.

لذت ایسے کا ساں کی وو پائی نیں
کدھیں ایسے داواں میں وو آئی نیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری : ۱۰۷).

منتظر مدت سیں تھا اس میں ہرن کی چاو میں
چھوڑتا نئیں آج تو آیا ہے میرے داو میں

(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۲۷).

دل کو لگا کے داو میں اس بت کے آ گئی
دم سازیوں سے روز نئی طرح کی طرح

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق میرٹھی ، ۵۵).

---میں لانا محاورہ.
پھندے یا جال میں پھانسنا ، دھوکہ دینا. اس کائیاں برہمن کا داو میں لانا کچھ آسان نہیں ہے. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۱۶).

داو (۲) امذ.
کنداسے کی طرح کا دھاردار ہتھیار جو پہاڑی لوگوں اور کورکنوں وغیرہ کے ہاتھ میں رہتا ہے ، ہنسیا. ایک داو سے عورت مظلومہ کے دونوں ہاتھ پیر کاٹ ڈالے. (۱۹۰۸ ، عیاروں کا عیّار ، ۱۱۶). میرے پاس داو کے علاوہ ایک اور ہتھیار بھی تھا. (۱۹۶۷ ، سیارہ ڈائجسٹ ، شمشیر ، ۵۷). [پ : داو दाव].

داو (۳) امذ.
بڑا بھائی ؛ تاؤ ، کرشن جی کے بڑے بھائی کا نام (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : दाव].

داوا (۱) امذ.
انّا کا شوہر (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [پ : داوا दावा].

داوا (۲) امذ.
دھاوا ، حملہ ، ہلّہ.

کیا سرکار نے داوا ، دیا گھوڑوں کو جو کاوا
ہوا بربوں کا چھلاوا ہوا وحشت کا مداوا

(۱۸۸۳ ، کلیاتِ قدر ، ۸۰). [دھاوا (رک) کا ایک تلفظ].

داوات امث.
رک : دوات.

ولی انکھیاں کی کر داوات پتلی کی سیاہی سوں
لکھیا تیری صفت کوں لے قلم معنی نگاری کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۲).

قلم تو نے تو سخت ماتم کیا
اسی غم سے داوات میں سر دیا

(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۹). قصہ مختصر تخلیہ میں داوات قلم منگوا کر ملکہ نے مجھ سے کہا. (۱۸۴۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۵۹).

داوَر (فت و) صف ؛ امذ.
۱. انصاف کرنے والا ، مُنصف.

کنک کرتے بڑی باتاں کتک کرتے خُرافاتاں
چل آواں داد لے جاویں کہ ہے سب حکمِ داور میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۴۷).

نہ احوال کا کوئی عالم ہے یاں
نا داور ، نہ یاور ، نہ حاکم ہے یاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۲). **۲. مُراد : ذاتِ خداوندی.**

سخن سنج کامل ہُنر ور تُمہیں
زباں آوراں کا بھی داور تُمہیں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۶).

خدمتِ والا میں حاضر ہو گا جب اس دن امیر
چشمِ رحمت سے اسے لے کُل کے داور دیکھنا

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۳۲). تُجھ کو داتا کہیں ... تجھ کو داور کہیں تجھ کو کیا کچھ کہیں. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۸).

ہے شیخ و برہمن کے بیچ جھگڑا
کہ ہم ہیں ایک داور کے پرستار

(۱۹۸۵ ، درین درین ، ۴۷). [دادور (رک) کی تخفیف].

---حَشْر کس اضا (---فت ح ، سک ش) صف ؛ امذ.
روزِ جزا کا مالک ، اللہ تعالیٰ ، خُدا.

عجیب سیر ہو روزِ جزا جو داورِ حشر
ترے ہی حُسن کو مخلوق میں پسند کرے

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۵۵).

سایۂ معصیت بھی نہ ہم پر پڑنے
داورِ حشر ربِّ جزا رحم کر

(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۶۸). [داور + حشر (رک)].

---گیر (---ی مع) صف.
حاکم ، مالک.

لجا کوئی داور گیر اپنا سکیا نے سر کے میرے تیں
بندھیا جس صف کے تختے پر جو ہو دربار ششدر کوں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۸۷). [داور + ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا].

---مَحْشَر کس اضا (---فت م ، سک ح ، فت ش) صف.
قیامت کے دن انصاف کرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ.

نوّاب یوں ہی داورِ محشر کو دیکھنا
دیکھا تھا جیسے پاس سے اخیار کی طرف

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۷۵).

شکوۂ جورِ بُتاں حشر میں باور نہ ہوا
نہ ہوا میری طرف داورِ محشر نہ ہوا

(۱۹۰۷ ، راسخ دہلوی ، د ، ۷۴). [داور + محشر (رک)].

داوَرا (فت و) صف مذ.
فراخی اور کشا کش رکھنے یا دینے کی صفت ، اللّٰہ تعالیٰ کی باسطی صفت (مصباح التعرف). [داور + ا ، لاحقۂ صفت].

داوَری (فت و) امث.
۱. حکومت ، حکمرانی.
اچھے عقل سوں بخت کوں یاوری   اچھے عقل سرمایۂ داوری
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۲).
نہیں طلب تجھ کو کسی سے یاوری
ہے تری سب داوروں پر داوری
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۳).
عہد موجود کا ضمیر فروش   داوری کے نکات کیا جانے
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۲۶). **۲. فریاد رسی ، انصاف ، عدل ، منصفی ، داد رسی.**
یہی حسرت رہی محشر میں ظالم
نہ آئے تیرے غمزے داوری کو
(۱۸۶۳ ، رشید خسروانی ، ۱۲۳).
پاس وضع داری کا ان کو ہے تو ہم کو بھی
داوری مسلماں کی ہے خود اپنے داور سے
(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۱۸۵). **۳. پنچایت ، جھگڑا ، دعوئ عدالت میں ؛ عدالت کا حکم** (علمی اردو لغت). [داور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا ف م.
حکومت کرنا ، حکمرانی کرنا ، انصاف کرنا.
محشر میں بنا خدا کا معشوق
اس بت نے وہاں بھی داوری کی
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۳۳).
تجھ پہ زیبا ہے داوری کرنا
کام تیرا ہی ہے بَری کرنا
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۲۶).

--- گہ امث.
عدالت ، کچہری ، پنچایت کی جگہ ، وہ جگہ جہاں انصاف کیا جائے.
کرسئ عدل کی امنگ نے بڑھا دی توقیر
داوری گہ عدالت میں جگہ پانے سے
(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۲۵۳). [داور + ی ، لاحقۂ کیفیت + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

داوَن (۱) (فت و) امذ.
رک : دامن.
سنگھڑ شہ سوں سنگرام دین کی لیے
کہ یاقوت داون میں بھر لی لیے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۴).
جھناہٹ میں جھٹکنے تجھ جھٹک کر وہاں نے اٹھ گئی سو
جھٹکتا تیرے داون کا لگیا ہے وہینچ جھٹکا خوش
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۶). ایک ڈونگر کی آنی ہو کہ اوجھاڑ اس کے داون میں تھا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [دامن (رک) کا ایک تلفظ].

داوَن (۲) (فت و) امث.
(کاشت کاری) **کھلیان روندنے والے بیلوں کی جوڑی جو ایک جُوے کے اندر جُڑی ہو ؛ کھلیان روندنے کا عمل ، دائیں** (ا پ و ، ۶ : ۶۳). [مقامی].

داوَنی (فت و) امث.
رک : دامنی.
عشق کوبر چڑاتی ہے اپس کی داونی میانے
اپس کی ہاتھہ پر پھندنا بندی ہے بھاو بھاواں سوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۳۱).
تجھ داونی کوں دیکھ کر اے من ہرن پری
ہندو کیے جنوں اپنے پری رام کوں سلام
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۶۵). [رک : داون + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر]

داوَہ (فت و) امذ.
ڈاک کی چوکی ، دھاوا. ہر میل میں داوہ یعنی ڈاک کی چوکیاں تھیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۸۲). [دھاوا (رک) کا ایک املا].

داہ (۱) امث.
۱. آگ ، آتش زنی ؛ سوزش ، جلنے کا احساس (جامع اللغات).
۲. حسد ، جلن ، جلانا ؛ مُردے کو جلانا ؛ داغ دینا (جامع اللغات)
[س : داہ दाह].

--- جَور (--- و لین) امذ.
سخت بُخار ؛ جلا دینے والا (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس). [س : داہ + جور (رک)].

--- دینا محاورہ.
(ہندو) **مُردے کو جلانا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

--- رَکھنا محاورہ.
دشمنی رکھنا ؛ رشک کرنا ، حسد کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

--- سَر (--- فت س) امذ.
(ہندو) **وہ جگہ جہاں مُردے جلائے جاتے ، مسان** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : داہ + سر (۳)].

--- کَرم / کَرَن (--- فت ک ، سک نیز فت ر/فت ک ، ر) امذ.
(ہندو) **مُردہ جلانے کی رسم ؛ مُردہ جلانا.** کوئی ہندو مرتا تو داہ کرم کرنے کو لکڑی نہیں ملتی تھی. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۱۲۵). اف : کرنا ، ہونا. [س : داہ + کرم / کَرَن ـ کرنا].

--- کِرْیا (--- کس ک ، سک ر) امث.
داہ کرم ، مُردے جلانے کی رسم (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : داہ + کریا (رک)].

داہ (۲) اث.
لونڈی ، کنیز ؛ ملازم ، گھریلو ملازم.

جاو کیخسروی و شوکتو کیکاؤسی
کس جواں بخت کی آفاق میں ہیں بندہ و داہ

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۲۳). [ف : داہ].

داہاں صف.
داہنا ، داہاں (باہاں کی ضد). اگر وہ بھی اپنا داہاں ہاتھ خدا کے کاموں میں اور بائیاں ہاتھ خالص قومی ہمدردی کے کاموں میں لگاوے تو جو ادبار ہماری قوم پر ہے بہت جلد دور ہو جاوے. (۱۸۸۳ ، سفرنامۂ پنجاب ، ۱۴). [داہاں (رک) کا ایک تلفظ].

داہنا (۱) (سک ہ) ف م.
جلانا (قدیم اردو کی لغت ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : داہنا दाहना].

داہنا (۲) (سک ہ) صف ؛ س دَہنا ، دائیاں ، داہاں ، داہاں.
سیدھا ، باہاں کی ضد.

پکڑ آنکڑہ جیسے ہوئے شہنہر
دیویں داہنے اوسکے کلے کو پھیر

(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۵۹). ایک پیر داہنا اپنا دروازے قلعہ میں مارا کہ تمام قلعہ میں زلزلہ پڑ گیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۹۳). بائیں پانوں میں پاجامہ ڈالنا چاہا پانوں سمیٹ لیا داہنا پانوں پھیلا دیا. (۱۹۶۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۶۵). [پ : داہن ؛ س : دکشن दक्षिण].

---دھووے بائیں کو؛ باہاں دھووے دائیں کو کہاوت.
ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے (جامع اللغات).

---قَدَم لینا محاورہ.
تعظیم کرنا ؛ (طنزاً) چالاکی اور شرارت کا قائل ہونا (علمی اردو لغت).

---ہاتھ صف مذ.
سیدھا ہاتھ ، دست راست ؛ (مجازاً) معتمد علیہ ، قوت بازو. بادشاہی لشکر کا داہنا ہاتھ بھاگا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۳۵). یہ سوچ سمجھ کر میں نے ڈاکٹر واٹ کو بلایا اور اس مطلب کے لیے میں نے ان کو اپنا داہنا ہاتھ بنایا. (۱۹۰۵ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۱۳۰). میاں نائیوں کو لوگوں نے ذلیل سمجھ لیا ہے ہم تو اگلے وقتوں میں حکیموں کے داہنے ہاتھ تھے. (۱۹۳۳ ، دہلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۹۷). [داہنا + ہاتھ (رک)].

داہنی (سک نیز کس ہ) صف مث.
داہنا (۲) کی تانیث.

نواب ایک ہو نول داہنی طرف
و دوجی کا ہووے گا باویں طرف

(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق) ، ۹۷). ان کے داہنی طرف ان کا نور ایمان چل رہا ہے گا. (۱۹۰۷ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۴۳). [داہنا (۱) ، مبدل بہ ی ، لاحقۂ تانیث)].

---اَینٹھ (---ی لین ، سخ) اث.
(بنوٹ) جب حریف ظلم سے اُن مارے تو یہ خالی دے کر اپنی لکڑی کی آن سیدھے اس کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ڈال کر بڑھا کر اُس کے داہنی بغل تک پہونچا دے اور پھر اُن کو بڑھاتا ہوا اس کی داہنی طرف آ کر اس کے کاندھے پر لا کر اپنی لکڑی مثل عصا کے پکڑ کے اپنی بائیں طرف کو بہ طور اُلٹی شہ باز کے اینٹھ دے (رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۶). [داہنی + اینٹھ (رک)]

---آنکھ پھڑکنا محاورہ.
داہنی آنکھ کی رگوں کا حرکت کرنا جو مرد کے لیے اچھا اور عورت کے لیے بُرا شگون خیال کیا جاتا ہے.

کون میرے گھر کی جانب آتے آتے رُک گیا
داہنی آنکھ اپنی کیوں پھڑک کر رہ گئی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۱۰).

---کَمَر (---فت ک ، م) اث.
(بنوٹ) حریف کی بائیں کوکھ کی چوٹ ، جو اپنی داہنی طرف سے برابر کمر کے ہاتھ کھینچ کر داہنے پیر پر ماری جاتی ہے (رسالہ بانک بنوٹ ، ۱۹). [داہنی + کمر (رک)].

داہنے (سک نیز کس ہ) صف.
داہنا (۲) کی مغیرہ حالت اور جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---بائیں (---ی مج) صف ؛ م ف.
رک : دائیں بائیں. حسین داہنے بائیں بھاگتے تھے اور ناتا کوں دوڑاتے تھے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۱). جب آپ نے ... حجۃ الوداع کا اعلان کیا ... ایک لاکھ جاں نثار و فداکار داہنے بائیں کھڑے تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۷۳). آخرکار بکرین وائل کو ہزیمت ہوئی ... وہ ... اسی بھگدڑ میں داہنے بائیں منتشر ہو گئے. (۱۹۶۵ ، خلافت بنوامیّہ ، ۱ : ۲۱۸).

---ہاتھ کا کھایا حرام ہے کہاوت.
قسم دلانے کے لیے یعنی اگر تم اس بات کو نہ کرو تو تم نے جو کچھ اپنے سیدھے ہاتھ سے کھایا یا کھاؤ گے وہ حرام میں داخل ہوگا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات).

---ہاتھ کو م ف ؛ فقرہ.
داہنے ہاتھ کی طرف ، دائیں جانب ؛ داہنے ہاتھ کی طرف جاؤ. داہنے ہاتھ کو ... اندھے کو راستہ بتانے میں یہ لفظ زیادہ مستعمل ہے یعنی داہنے ہاتھ کی طرف جا. (۱۸۹۵ ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۲۳۱).

داہو (و مع) امذ.
رک : داہ (۱) ، داہی (پلیٹس).

بولا سن بازید ، آیا داہو
دونو آنکھوں لوہو چھاو

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۱۳۶). [پ : داہو दाह].

داہُول (و مع) امذ.
(کاشت کاری) ایک لکڑی جس کو کھیت کے بیچ میں کھڑا کر دیتے ہیں اور کبھی کبھی اس میں گھاس اور کپڑا بھی لپیٹ دیتے ہیں اور کبھی شکل آدمی کی اس کو بناتے ہیں اس لیے کہ جانور اس کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں (مطلع العلوم (ترجمہ)، ۹۵). [ف : داہل، داہول].

داہی (۱) صف.
عقلمند، ہوشیار، چالاک.

مفتیٔ سانفتیٔ ہے ہوا سو ہُوا
ابھیں رام داہی تے ناہو جُدا

(۱۵۶۳، حسن شوق، د، ۸۳). [ع : داہ + ی، لاحقۂ نسبت].

داہی (۲) صف.
جلانے والا ؛ تکلیف دینے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : داہ + ی، لاحقۂ صفت].

داہی (۳) امث.
میٹھے پانی کی ایک مچھلی. مچھلیاں ... جو زیادہ اہم ہیں درج ذیل ہیں، روہو، داہی، موری ... سول. (۱۹۷۳، جدید سائنس، دسمبر، ۵۰). [مقامی].

داہیا (کسر ہ) امذ ; ڈاہیا.
وہ کاشت کار جو جنگل کاٹ کر نو توڑ قطعۂ زمین پر کاشت اور قبضہ رکھتا ہو (اب و، ۶ : ۶۳). [ڈاہیا (رک) کا ایک املا].

داہیں (ی مع) صف.
داہنی، دائیں، داہنا کی تانیث.

باہر بھیتر بلند و نیچے داہیں، باہیں وہ آگے پیچھے

(۱۸۳۱، من موہن، آزاد، ۵). داہیں باہیں طرف سے ندی نالے مل کر اس کو دریا بنا دیتے ہیں. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ۶ : ۳۷). [داہنی (رک) کی محرف صورت].

داہِیَہ (کسر ہ، فت ی) امذ (شاذ).
حادثہ، آفت، مصیبت، زمانہ کی سختی. زمانہ سابقہ میں بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ واقعہ عظیمہ اور داہیہ کبریٰ واقع ہوئے. (۱۸۸۰، تاریخ ہندوستان، ۱ : ۱۲). اللُّھَیم سے مراد داہیہ اور آفت ہے، موت کو اُم اللُّھَیم کہا جاتا ہے. (۱۹۶۷، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳ : ۲۰۸). [ع : (د ہ ی)].

داء امذ.
بیماری، دُکھ، مرکبات میں جزو اول کے طور پر مستعمل، مثلاً داءالاسد، داءالبولینا وغیرہ. [ع : (د و ی)].

---الاَسَد (---ضم ء، غم ا، سک ل، فت ا، س) امث ؛ امذ.
(لفظاً) **شیر کی بیماری ؛ (طب) جذام، کوڑھ.** جذام کو داءالاسد اس لئے کہتے ہیں کہ جذام والوں کا چہرہ شیر کے مانند گرہ دار ہو جاتا ہے. (۱۹۲۶، افادۂ کبیر، ۱۳۰). [داء + رک : ال (۱) + اسد (رک)].

---الاِفْرَنْجی (---ضم ء، غم ا، سک ل، کس ا، سک ف، فت ر، سک ن) امذ.
(لفظاً) **افرنجی یا افرنگیوں کی بیماری ؛ (طب) ایک متعدی بیماری جس کے باعث مریض کے جسم پر خصوصاً زیر ناف سرخ دانے نمودار ہو کر رفتہ رفتہ زخم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں، آتشک، آبلۂ فرنگ، باد فرنگ، فرنگ باو، داءالزہری.** اس مرض کا فارسی نام آبلۂ فرنگ اور عربی کی اصطلاح داءالافرنجی اسی مناسبت سے وضع کی گئی ہیں. (۱۹۶۳، ماہیت الامراض، ۱ : ۶۳۹). [داء + رک : ال (۱) + افرنجی ـ افرنگ].

---البُولِینا (---ضم ء، غم ا، سک ل، وبج، ی مع) امذ.
(طب) پیشاب کی ایک بیماری جس میں پیشاب کے زہریلے مادے خون میں جذب ہو کر تشنج ہزیان اور بے ہوشی پیدا کرتے ہیں، پیشاب کا زہر، مرض بول، تسمم بولی. داءالبولینا یعنی تسمم بول (Uraemia) وغیرہ مزمن امراض میں بھی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۶۳، ماہیت الامراض، ۱ : ۹۲۵). [داء + رک : ال (۱) + بول ـ پیشاب + ین، لاحقۂ نسبت + ا، لاحقۂ صفت و اسمیت].

---الثَّعْلَب (---ضم ء، غم ا، ل، فت ث بشد، سک ع، فت ل) امذ.
(لفظاً) **لومڑی کی بیماری ؛ (طب) وہ مرض جس میں بالعموم سر، ابرو اور داڑھی اور کبھی کبھی تمام بدن کے بال گرنے لگتے ہیں، بال خورہ، گنج.** ہر سال اس کے رونگٹے گر جاتے ہیں اسی سبب سے عارضہ بال خورہ کو داءالثعلب کہتے ہیں. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۵۱۱). یہ قسم داءالثعلب (لومڑی کی بیماری، جس میں بال گر جاتے ہیں) کے اقسام میں سے ہے. (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۵۸). [داء + رک : ال (۱) + ثعلب ـ لومڑی].

---الحَیَّہ (---ضم ء، غم ا، سک ل، فت ح، شد ی بفت) امذ.
(لفظاً) **سانپ کی بیماری ؛ (طب) ایک بیماری جس میں سر داڑھی اور ابرو کے بال اور کبھی کبھی تمام بدن کے بال گرنے لگتے ہیں اور ساتھ ہی اس مقام سے باریک کھال سانپ کی کینچلی کی صورت اترتی ہے** اس کی کینچلی جلا کر داءالثعلب اور داءالحیہ پر لگانا فائدہ بخشتا ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۲ : ۱۰۸). [داء + رک : ال (۱) + حیہ ـ سانپ].

---الخَنازِیر (---ضم ء، غم ا، سک ل، فت خ، ی مع) امذ.
(لفظاً) **سُور کی بیماری ؛ (طب) کنٹھ مالا.** داءالخنازیر ... یہ مرض سؤر میں زیادہ ہوتا ہے. (۱۹۰۳، مخزن الجواہر، ۳۵۷). [داء + رک : ال (۱) + خنازیر (خنزیر (رک) کی جمع)].

ـــُـ الدِّماغ (ـــ ضمہ ، غم ا ، ل ، شد د بکس ، ب ز ، فت) امذ.
(طب) دماغ کا ایک مرض (Encephalopathy) کچھ گچھ نمایاں علامات دیکھے جاتے ہیں جو رصاصی داءالدماغ پر منتج ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۳۳)۔ [داء + رک : ال (۱) + دماغ (رک)]۔

ـــُـ الذِّئب (ـــ ضمہ ، غم ا ، ل ، شد ذ بکس ، سک ء) امذ.
(طب) ایک ایسی بیماری جس کی وجہ سے چہرے پر گندم کی مانند دانے پیدا ہو جاتے ہیں ، قراض ، شیلم۔ داءالذئب ... چونکہ اس مرض میں مقام مرض کی صورت ایسی خراب ہو جاتی ہے جیسے بھیڑیے کے پنجہ مارنے سے ، اس لئے اس کو اس نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ (۱۹۲۳ء ، مخزن الجواہر ، ۳۵۷)۔ [داء + رک : ال (۱) + ذئب = بھیڑیا]۔

ـــُـ الرَّقص (ـــ ضمہ ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، سک ق) امذ.
(طب) مرض رقص ، ایک بیماری جس میں مریض کے جسم کے ایک یا دونوں جانب کے اختیاری عضلات میں بلا ارادہ غیر منتظم حرکات واقع ہوتی ہیں ، ارتعاش ، رعشہ۔ اسے زیر جلدی طور پر داءالرقص (Chorea) اور صرع (Epilepsy) اور دروں جمجمی دباؤ کو گھٹانے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۱۵)۔ [داء + رک : ال (۱) + رقص (رک)]۔

ـــُـ الزُّہرہ (ـــ ضمہ ، غم ا ، ل ، شد ز بفت ، سک ہ ، فت ر) امذ.
(طب) رک : داءالفرنجی۔ یونانیوں کی محبت کی دیوی زہرہ (Venus) سے نسبت کی وجہ سے اس کو داءالزہرہ بھی کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۳ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۳۹)۔ [داء + رک : ال (۱) + زہرہ (رک)]۔

ـــُـ السَّرطان (ـــ ضمہ ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، سک ر) امذ.
(طب) ایک نہایت تکلیف دہ اور مہلک پھوڑا جو لاعلاج ہوتا ہے ، راج پھوڑا۔ قضا کو عارضۂ داءالسرطان جسے راج پھوڑا بھی کہتے ہیں پشت پر اس کی پیدا ہوا۔ (۱۸۳۷ء ، حملات حیدری ، ۳۸۸)۔ [داء + رک : ال (۱) + سرطان (رک)]۔

ـــُـ الفِیل (ـــ ضمہ ، غم ا ، سک ل ، ی مع) امذ.
(طب) ایک بیماری جس میں پانو پنڈلی سمیت پھول کر ہاتھی کے پانو کے مشابہ ہو جاتا ہے ، فیل پا۔ اجابیہ کے بعض مریضوں کو جرب رطب ... اور داءالفیل جیسے امراض سوداویہ بھی لاحق ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۳۳ء ، حمیات اجامیہ ، ۱۷)۔ فلیریائی سرایت کا ایک اہم نتیجہ داءالفیل عربی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ (۱۹۶۳ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۲۲)۔ [ع : داء + رک : ال (۱) + فیل (رک)]۔

ـــُـ الکَلب (ـــ ضمہ ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، سک ل) امذ.
(طب) باولے کتے کی بیماری ، ہلکاؤ ، ایک مہلک اور متعدی بیماری جو انسان میں باولے کتے وغیرہ کے کاٹنے سے ہو جاتی ہے ، آب ترسی۔ جب یہ مرض جانوروں میں ہوتا ہے تو اسے "داءالکلب" یا "کلب" اور جب انسانوں میں ہوتا ہے تو اسے آب ترسی کہتے ہیں لیکن دراصل یہ ایک ہی مرض ہے۔ (۱۹۳۳ء ، مخزن علوم و فنون ، ۱۹)۔ کسی شخص کو کتا کاٹ لیتا تھا تو علاج کے لیے گاؤں کے لوہار کو بلاتے تھے ، اگر کتا پاگل ہوتا اور مریض جنون سگ گزیدگی (یا داءالکلب) میں مبتلا ہو جاتا تو زخم داغنا اس کا مسلمہ علاج تھا۔ (۱۹۷۰ء ، زعفرانی سائنس ، ۲۵۰)۔ [ع : داء + رک : ال (۱) + کلب = کتا]۔

دائِجا (کس ء) امذ ؛ سر دایجا.
(ہندو) کنیا دان ، جہیز ، دہیز ، مال جہیز ؛ مہر ؛ کابین ؛ حصہ پیہ (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [دایجا (رک) کا ایک تلفظ]۔

دائِر (کس ء) صف.
۱. **گردش کرنے والا ، چکر لگانے والا ، متحرک ، دورا کرنے والا.**

بعرش گر کرۂ خاک کو کہوں دائر
شکستہ اسپ گلی ہووے پیشتاز فروس

(۱۸۵۱ء ، مومن ، مجموعہ قصائد ، ۲۱)۔

شمس کے گرد ہیں سائر سیار گرد سیار ہیں دائر اقمار

(۱۸۶۶ء ، مثنوی امید و بیم ، ۳۰)۔ ۲. **گھیرنے والا ، محیط.**

دائر ہے عبث مصحف رخسار پہ کاکل
ممکن ہے کہیں حافظ قرآں ہو کافر

(۱۸۵۸ء ، تراب ، ک ، ۸۶)۔ بدرجہا زیادہ حصہ ... تخم ، بیلوں اور سرکاری لگان کی چھوٹی چھوٹی دائر مدوں کا ہوتا ہے۔ (۱۹۳۰ء ، معاشیات ہند ، ۱ : ۳۳۲)۔ ۳. **محدود ، محصور.** یہی عمارت دین کے چار ستون اور جسم اسلام کے چار عنصر ہیں ، حق ان ہی چار میں دائر ہے۔ (۱۸۹۱ء ، ایامیٰ ، ۵۰)۔ آپ نے سائل کو بلا کر فرمایا کہ اوقات نماز ان وقتوں میں دائر ہیں۔ (۱۹۰۶ء ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۳۱)۔ ۴. **برقرار ؛ باقی ؛ قدیم.** ایسا پیغمبر کہ معجزات اوس کے تاقیامت ظاہر اور ایسا سرور کہ دین مبین اوس کا تا یوم القیام دنیا پر دائر۔ (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۳۴)۔

دائر و سائر ہے بعد از مرگ بلبل باغ میں
اڑتے پھرتے ہیں جو اس کے اے صبا دو چار پر

(۱۸۴۵ء ، دیوان شہید دہلوی ، ۷۶)۔ تراسی برس چار مہینے بنوامیہ میں خلافت دائر رہی۔ (۱۹۰۷ء ، اجتہاد ، ۱۳۲)۔ ۵. **جاری ، مشہور ، مروج.** شہرہ اس کی دولت و کامگاری کا اطراف و جوانب میں دائر ... تھا۔ (۱۸۳۸ء ، بستان حکمت ، ۱۱)۔ کب سے اور کس نے اس زبان کا اردو نام رکھا کہ دفعۃً اواسط تیرہویں صدی ہجری سے اس سرے سے اس سرے تک یہ نام دائر ... ہوگیا۔ (۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ۵)۔ ملا صاحب کی متعدد تصانیف بلادعرب و عجم میں دائر ... ہیں۔ (۱۹۵۳ء ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۸۸)۔ ۶. **زیر تجویز ، درپیش** (جامع اللغات)۔ [ع : (د و ر)]۔

ـــ(و) سائِر (ـــ کس ء
۱. **مروج ، مشہور.** جس قدر ... کا کلام دائر و سائر ہے ایسا کسی اور شاعر کا کلام نہیں ... ۱ ، حیات سعدی ، ۹۸)۔

یہ سب قانونی کتابیں ہیں اور اس قدر دائر و سائر ہیں کہ تقریباً ہر اُردو خواں کی نظر سے کبھی نہ کبھی گزری ہوں گی. (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۹۷). ۲. شغیل ، حاوی ، کارفرما.

کر کے ان پر پرتو اندازیٔ انوارِ وجود
مثل کو شارح میں ان کی دائر و سائر کیا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۱ : ۱۰۳). یہ ترویج اتنی دیرپا اور دائر و سائر ہے کہ اس وقت بھی ایسے الفاظ قانونی اور عدالتی کارروائیوں کے لیے مخصوص سمجھے جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۷۰). [ع : دائر + و (عطف) سائر (رک)]

—— کرنا عاورہ.
(عدالت میں مقدمہ) شروع کرنا ، پیش کرنا ، چلانا ، عدالت سے رجوع کرنا. وہ تقسیم جائداد کے واسطے مقدمہ دائر کرنے. (۱۸۹۳ ، جوہرِ عقل ، ۲۸). جھوٹا مقدمہ ... مرزا صاحب پر دائر کیا گیا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۶). حضرت عمر نے اپنے بعد چھ اصحاب میں شوریٰ کے ذریعے سے امرِ خلافت کو دائر کیا. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۱۷۱).

—— ہونا عاورہ.
دائر کرنا (رک) کا لازم. تعجب ہے کہ کوئی نالش کیوں نہیں دائر ہوئی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۲۰). اس کے بعد کثرت سے مقدمات دائر ہوئے ، لیکن حکام نے اپنی رائے سے تجاوز نہ کیا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۸۳).

دائِرا (کس ء) امذ ؛ مر دائرہ.
ایک باجے کا نام جو ایک رُخ سے کُھلا ہوا ہوتا ہے ، لفلی ، چنگ ، دف. دف دائرا چنگ رباب سوز پر مجاب سوں دو چار پیالے شراب کے پیا تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۴).

کدھر بین ہے اور کہاں دائرا کہو چھوڑے قوّال ڈھولک کو آ

(۱۸۵۷ ، حزنِ اختر ، ۱۰۳). کسی جگہ کھیلے ہو رہے ہیں ، کہیں کہت کہنے والوں کا جماؤ ہے ، کچھ لوگ دائرے بجا بجا کر خواب و خیال میں مصروف ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۲۰). [ع : دائر + ا ، لاحقۂ نسبت و اسمیت].

دائِرَۃ (کس ء ، فت ر) امذ.
دائرہ ، گول خط ، حلقہ ؛ مرکبات میں مستعمل (تراکیب میں مستعمل).

—— المَعارِف (ـــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ر) امث ؛ امذ.
انسائیکلوپیڈیا ، احصاء العلوم ، قاموس الاعلام ، معلومات عامہ کی کتاب. وہ کتاب جس میں ترتیبِ تہجی سے مختلف موضوعات یا کسی خاص موضوع سے متعلق تمام معلومات جمع کر دی جائیں نیز ایسی کتاب لکھنے کا ادارہ. مصر میں وفات پائی علم تاریخ کے دائرۃ المعارف کا مصنف ہے. (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۲۱۵). عثمانیہ یونیورسٹی و دارالترجمہ اور دائرۃ المعارف قائم کر کے انہوں نے تنہا اردو کی زبردست خدمت کی. (۱۹۷۳ ، ہماری زندگی ، ۳۱). [ع : دائرۃ + رک : ال (۱) + معارف (رک)].

—— النَّہار (ـــ ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امذ.
رک : دائرہ نصف النہار. زمین کا آدھا ہی حصہ کھلا ہے اور یہ وہی ہے جس پر آفتاب دائرۃ النہار میں پھرتا ہے. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۱۸۵). [ع : دائرۃ + رک : ال (۱) + نہار ـ دن].

—— الوُجُود (ـــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، ومع) امذ.
(تصوف) خلق یعنی پیدائش کے مراتب یا منازل ، احوالِ پیدائشِ عالم جو دو حصوں (قوسِ نزول اور قوسِ عروج) میں منقسم ہیں ، تنزلات. اس مسئلہ کو ان کی اصطلاح میں مسئلہ تنزلات یا دائرۃ الوجود کہتے ہیں. (۱۹۲۷ ، اورینٹل کالج میگزین ، فروری ، ۶۲). [ع : دائرۃ + رک : ال (۱) + وجود (رک)].

دائِرَوی (کس ء ، فت خف ر) صف.
دائرہ سے متعلق ، دائرہ کی شکل کا ، چکّر دار. مدار دائرے کے اتنے قریب ہیں کہ انہیں عملی طور پر دائروی (Circular) مانا جا سکتا ہے. (۱۹۶۵ ، مادّے کے خواص ، ۳۰۵). ذرّے ... ایک دائروی راستہ اختیار کر لیتے ہیں. (۱۹۷۲ ، تاب کاری ، ۵۹). [دائرہ (بحذف ہ) + وی ، لاحقۂ صفت].

دائِرَہ/دایِرَہ (کس ء ، فت ر) امذ.
۱. (اَ) حلقہ ، دَور یا محیط.

تو اصل دائرے میں ہے جگ کے دیے ہیں فرع
اوج و حضیض بیچ تُو ہی یکہ تاز ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۱). کار دانوں کی رائے یہ تھی کہ خیمہ کے گرد دائرہ بنائے مگر اس پر عمل نہ ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۱۸). اگر تم صرف ایک بات کرو گے تو کشتی کی طرح دائرے میں گھومتے رہو گے. (۱۹۷۹ ، کلیات ، ۳۴). (اا) (اثر ، تعلق ، نظر ، علم وغیرہ کے) حدود ، احاطہ ، میدان. خدائے تعالیٰ نور کوں صورت دے کر اس تن کے اندھارے میں رکھا ہے الاالله کو اپڑنے کے بدل الله کے دائرے میں آ کر رہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۱۲۸). واجب شریعت کا دائرہ. (۱۷۳۲ ، رسالہ نثر دکنی ، ۸). بس دائرۂ اعتدال سے قدم باہر رکھا اور گیا گزرا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱۴). ہر شخص کا دائرۂ نظر وسیع کر دیا ہے. (۱۹۱۲ ، خیالات عزیز ، ۱۸۱). کچھ حقیقتیں ان کلیوں اور دائروں سے باہر بھی نظر آ جاتی ہیں جن کو ہم اتفاقات کا نام دے کر تسکین حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۳۷). ۲. (ہندسہ) وہ سطح مستوی جسے ایک خط منحنی اس طرح محیط کرے کہ اس سطح کے بیچ میں ایک نقطہ ہو اور اس نقطے سے جتنے خطوط محیط تک کھینچے جائیں وہ سب باہم برابر ہوں ؛ (مجازاً) مرکز ، مرکزی مقام. نقطہ پر کارِ احدیت کا ، مرکز دائرہ صمدیت کا. (۱۷۳۰ ، کربل کتھا ، ۲۳). علم ہندسہ میں یہ مہارت رکھتے ہیں کہ بغیر مسطر و پرکار کے انواع و اقسام کے دائرے اور شکلیں مثلث و مربع کھینچتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۲۰). اس فن کا موجدِ اوّل جس نے اس کے ابتدائی اور جزری مسائل کو فن کی صورت

میں مرتب کیا تھا ہے ، جو حضرت عیسیٰ سے ۶۲۰ برس پہلے تھا۔ دائرہ اسی کی ایجاد ہے۔ (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۷۶)۔ **۳. کسی حرف کا قوسی حصہ ، دور۔**

ترا خط دائرہ ہے جیم کا اور خال ٹھوڑی پر
بلاشک جیم کا نقطہ ہے اسے اہلِ سخن داں جان
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۹)۔

لکھوں خط میں کیا وصفِ رخسارِ یار
مرے دائرے آفتابی نہیں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۷۳)۔ حروف کی گولائی جو بائیں جانب ختم ہو وہ دائرہ کہلاتی ہے مثلاً ل ، ن ... ی۔ (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۳۲)۔ **۴. دف کی شکل کے ایک ساز کا نام جو ایک طرف سے کھلا ہوا ہوتا ہے ، چنگ۔**

کیدارا یہ بجنے لگا اس کے ہاتھ
کہ مہ نے کیا دائرہ لے کے سات
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۰۲)۔ دائرہ ہاتھ میں لیا اور سامنے اہلِ محفل کے آ کر اس طرح مبارکباد گائی کہ سب کو وجد طاری ہوا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۲۵)۔

یہ دف و دائرہ و چنگ و رباب و مرچنگ
سرخ پوشانِ خوش آواز کی شنکول و شنگ
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۸)۔ **۵. درویشوں کا مسکن ، خانقاہ ، تکیہ۔**

سکل بالد بیے دائرہ چھوڑ کر
کھڑے ہیں ادب سات پت جوڑ کر
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۰)۔ دائرہ وہاں کے باشندے خانۂ فقرا کو کہتے ہیں۔ (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۹۳)۔ مرید دائرے میں اجتماعی زندگی بسر کرتے تھے۔ (۱۹۸۲ ، نویدِ فکر ، ۲۰۵)۔ **۶. خاندان ، کنبہ ، برادری۔** اسی اثنا میں دائرہ دولت شاہی روانہ لاہور ہوا۔ (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۰۰۲)۔ برہمن ، چھتری ، ویش ، شودر ، چار ذاتیں علیحدہ علیحدہ اپنے ہی دائرے کے اندر شادی کرتی ہیں۔ (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۵)۔ انھوں نے اپنی سہروردی برادری کو "دائرے" کا نام دیا تھا۔ (۱۹۸۲ ، نویدِ فکر ، ۲۰۵)۔ **۷. چوپال ، حلقہ ، بیٹھک۔**

لوگوں سے بھرا وہ دائرہ تھا
پُر صوت و صدا وہ دائرہ تھا
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۸۷)۔ اٹے بوڑھے گاؤں کے سایہ دار دائرے میں حقے گڑگڑا رہے ہیں۔ (۱۹۵۳ ، صلیبیں مرے دریچے میں ، ۱۳۹)۔ **۸.** (خوش نویسی) موازین کو خط محیط میں تہ بہ تہ **لکھنے کا نام دائرہ ہے** (قواعد العروض ، ۲۳)۔ **۹. حد ، مقام۔** لفظ دائرے سے کوئی چیز فرض نہ کر لی جائے بلکہ علم کی سرحد تصور کی جائے ، یہ کہ ایک علم کی حد کہاں تک جاتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، لبی طبعی جغرافیہ ، ۵۹)۔ [ع : (د و ر)]۔

۔۔۔ اِحالَت کس اضا (۔۔۔ کس ح ف ا ، فت ل) امذ۔
(نفسیات) ادراک کی ایک حالت (Frame of Reference) امالی حرکت ہم پر یہ ظاہر کرتی ہے کہ چھوٹی جداگانہ شکل کے مقابلے میں زیادہ حائط شکل زیادہ پائدار دائرۂ احالت بناتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۷۱)۔ [دائرہ + احالت (رک)]۔

۔۔۔ اَرْض کس اضا (۔۔۔ فت ا ، سک ر) امذ۔
آبادی ، علاقہ ، شہر۔

عظیم دائرۂ ارض کوفہ میں جو بنا
تو اُس کے دور میں اب تک ذرا خلل نہ پڑا!
(۱۸۸۵ ، فروغِ ہستی ، ۳۰)۔ [دائرہ + ارض (رک)]۔

۔۔۔ اِطْلاق کس اضا (۔۔۔ کس ا ، سک ط) امذ۔
وہ علاقہ یا حدود جہاں تک کسی چیز کا تعلق ہو یا اطلاق ہوتا ہو ، دائرہ اختیار۔ نیشلزم چاہے مشرق کا ہو یا مغرب کا مگر اس کا دائرہ اطلاق مغربی ایشیا اور شمالی افریقہ ٹھہرتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۹۶)۔ [دائرہ + اطلاق (رک)]۔

۔۔۔ اِعْتِدال کس اضا (۔۔۔ کس ا ، سک ع ، فت ت) امذ۔
دائرہ اعتدال سے مراد استوا کا وہ ثانوی ہے جو نقاطِ اعتدال میں سے کھینچا جائے (علم ہیئت ، ۱۷)۔ [دائرہ + اعتدال (رک)]۔

۔۔۔ اُفُق کس اضا (۔۔۔ ضم ا ، ف) امذ۔
افق کا گھیرا یا دَور۔ یہ آلہ ہے حساب ظل کا ایک سطح مستوی پر عمود بہ طور مقیاس کے قائم کر کر گرد اُس کے دائرہ افق ترین فٹ آٹھ انچ کے قطر کا ... ایک درجہ زمین میں دبا ہوا ہے۔ (۱۸۳۶ ، آثار الصنادید ، ۸۲)۔ [دائرہ + افق (رک)]۔

۔۔۔ اِنْقِلاب کس اضا (۔۔۔ کس ا ، سک ن ، کس ق) امذ۔
دائرۂ انقلاب سے مراد استوا کا وہ ثانوی ہے جو نقاطِ انقلاب میں سے کھینچا جائے۔ پس دائرہ انقلاب طریق شمس کا بھی ثانوی ہوتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، علم ہیئت ، ۱۷)۔ [دائرہ + انقلاب (رک)]۔

۔۔۔ آفْتابی کس صف (۔۔۔ مد آ ، سک ف) امذ۔
(خوش نویسی) حرف کا گول بناوٹ کا دائرہ۔

لکھوں خط میں کیا وصفِ رخسارِ یار
مرے دائرے آفتابی نہیں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۷۳)۔ [دائرہ + آفتاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔ بَیْضَوی کس صف (۔۔۔ ی لین ، فت ح ض) امذ۔
(خوش نویسی) حرف کے دائرے یا دور کی ایسی کشش جس کے دونوں سروں کو بڑھا کر ملانے سے انڈے کی شکل بن جائے (ا ب و ، ۳ : ۲۱۶)۔ [دائرہ + بیضہ (رک) + وی ، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

۔۔۔ پَکَڑْنا محاورہ۔
دف سنبھالنا ، گانے بجانے کی محفل جمانا۔ کئی دن کے فاقے سے تھے چولہے تیار ہوئے روٹیاں پکانے لگے بعض نے کھچڑی چڑھا دی اور دائرہ پکڑ کے اشعر بہار بیت ہونے لگی۔ (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۵۸۶)۔

۔۔۔ پَھیلْنا محاورہ۔
حدود وسیع ہونا ، کسی چیز کا بڑھنا ، اضافہ ہونا جس طرح

سلطنت کا دائرہ پھیلا ، ویسا ہی اعتقاد بھی روز بروز زیادہ ہوتا گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۵).

---ترُنْجی کس صف (---ضم ت ، فت ر ، سک ن) امذ.
(خوش نویسی) حرف کے دائرے یا دَور کی ایسی کشش جس کے دونوں سروں کو بڑھا کر ملانے سے شلجم کی شکل معلوم ہو دَور شلجمی (ا ب و ، ۳ : ۲۱۶). [دائرہ + ترنج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تنگ ہونا محاورہ.
حلقہ محدود ہونا ، کسی چیز میں کمی ہونا ، گھٹنا. پھر ان سب سے بڑھ کر یہ خیال تھا کہ اپنی آزادی کا دائرہ تنگ ہوتا جا رہا ہے. (۱۹۳۳ ، بدقدرت ، ۴۸).

---حارّہ کس صف (---فت ر ، بشد) امذ.
جغرافیائی تقسیم کے مطابق خطِ استوا کے قریب کا وہ حصہ جہاں سخت گرمی پڑتی ہے. نشیب میں وہ گرمی ہے جو دائرہ حارّہ کی خبر لاتی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۲۳). [دائرہ + حارّہ (رک)].

---خُمُول کس امذ (---ضم خ ، و مع) امذ.
گمنامی. اس قسم کے اداروں میں صحیح قسم کا سخن گو اور سخن فہم ذرا مشکل سے دستیاب ہوتا ہے اور کوچہ ہیں بھی تو وہ مرکز سے دور دائرۂ خمول میں گھٹے رہتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۵۷۲). [دائرہ + خمول (رک)].

---دار صف.
خانقاہ کا محافظ ، مجاور ، خدمت گار (ماخوذ : جامع اللغات).
[دائرہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.
خانقاہ کی حفاظت.

بدر تھا پل میں قمر پل میں نظر آتا ہلال
خدمتِ دائرہ داری میں تھا ہر رنگ سے طاق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۸). [دائرہ + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساز امذ.
وہ چیز جس سے دائرہ کھینچا جائے، دائرہ بنانے والا. بموجب شکل نمبر (۱) دائرہ ساز بنا لو. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۳). [دائرہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---صَغِیر / صَغِیرَہ کس صف (---فت ص ، ی مع / فت ر) امذ.
(ہیئت) دائرہ صغیرہ اُسکو کہتے ہیں کہ وہ کرے کے دو حصے برابر نہ کرے (فوائد الصبیان ، ۷۰). مشاہدہ کے منظر کا ہر ایک نقطہ قطب سماوی کے گرد ایک دائرہ صغیر میں حرکت کرتا ہے. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت ، ۴). [دائرہ + صغیر (رک) + ہ ، لاحقۂ تصغیر و نسبت].

---عَظِیمَہ کس صف (---فت ع ، ی مع ، فت م) امذ.
(ہیئت) خطِ استوا ، قطر. مامون الرشید خلیفہ عباسی کے وقت میں زمین کے دائرۂ عظیمہ کی پیمائش سنجار کے میدان میں ہوئی. (۱۸۶۸ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۳۲۴). زمین کے گردا گرد مشرق سے مغرب کو ہم چاہیں تو صرف ایک دائرۂ عظیمہ کھینچ سکتے ہیں اور اسی کا نام خطِ استوا ہے. (۱۹۳۳ ، جغرافیہ عالم ، ۱ : ۹). [ع : دائرہ + عظیم (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---عَمَل کس امذ (---فت ع ، م) امذ.
اختیارات کی حدود ، کام کرنے کی جگہ یا مقام. مولانا نے اعظم گڑھ کو اپنا دائرہ عمل قرار دیا. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۷۴). علاج کی سہولتیں شہروں اور دیہاتوں تک یکساں طور پر وسیع ہیں اور اس لئے دائرۂ عمل وسیع تر ہے. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۱۲۴). [دائرہ + عمل (رک)].

---قُطْبی کس صف (---ضم ق ، سک ط) امذ.
(ہیئت) وہ فرضی خط جہاں سے منطقہ قطبی شروع ہوتے ہیں (جامع اللغات). [دائرہ + قطب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَبِیر / کَبِیرَہ کس صف (---فت ک ، ی مع / فت ر) امذ.
(لفظاً) بڑا دائرہ یا گھیرا ؛ (ہیئت) وہ دائرہ جس کی سطح مستوی کرہ کے مرکز میں سے گزرے. وہ دائرہ کبیر جس پر افق کی سطح مستوی کرۂ سماوی کو قطع کرتی ہے افق سماوی کہلاتی ہے. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت ، ۹). وہ تمام خطوط جو قطبین کو ملاتے ہیں اور خطِ استوا کو عموداً کاٹتے ہیں ... دائرہ کبیرہ یا گریٹ سرکل (Great Circle) کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ ، ۳۹). [دائرہ + کبیر (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---کَش (---فت ک) امذ.
دائرہ کھینچنے کا قلم ، دو نقطوں کے درمیان فاصلہ ناپنے کا آلہ ، پرکار. پرکار دوم واسطے ناپنے دوریوں کے اور کھینچنے بڑی قوسوں کے جو چھوٹے دائرہ کش سے نہیں کھینچ سکیں کار آمد ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۰۲). [دائرہ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

---گہ امث.
قیام کرنے کی جگہ ، پڑاؤ ، لشکر کے ٹھہرنے کی جگہ. خود فوج قول کے ساتھ آمادۂ کارو مستعد پیکار دائرہ گہ سے باہر کھڑا خبر کا انتظار کر رہا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۳۹). [دائرہ + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---مَحْدُود ہونا محاورہ.
اثر و نفوذ کم ہونا ، کسی چیز میں وسعت نہ رہنا ، توسیع نہ ہونا. بعض ناقدین کا خیال ہے کہ شاعر لکھنوی کے فکر و نظر کا دائرہ بہت محدود ہے. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۷). بعض ناقد یہ کہتے ہیں کہ دورِ حاضر میں غزل گوئی کا دائرہ محدود ہوگیا ہے اور اس کی وسعتیں کم ہو گئی ہیں. (۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۵).

ـــــ مُعَدِّلُ النَّہار کس صف (ـــــ فت م ، سک ع ، کس د ، مہ ل ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امذ.
(ہیئت) ایک خط موہوم جو مشرق سے مغرب کی جانب جاتا ہے ، جب آفتاب اس خط پر پہنچتا ہے تو تمام بلاد زمین کے شب و روز سوائے قُطبین کے برابر ہو جاتے ہیں. دائرۂ معدل النہار وہ دائرہ عظیمہ ہے کہ مرکز اس کا قطبین عالم ہے. (۱۸۵۶ ، فوایدالصبیان ، ۶). دائرۂ معدل النہار کو ہندی میں بکھوت برکت کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶). [دائرہ + معدل (رک) + رک : ال (۱) + نہار (رک)].

ـــــ مَعکُوس کس صف (ـــــ فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
(خوش نویسی) دو مختلف کلموں کے دوائر جو تحریر میں ایک کر دئیے جائیں یعنی ایک حرف کا دور دوسرے حرف کے دور میں ضم کر دیا جائے اور وہ دور دونوں حروف میں مشترک پایا جائے مثلاً : شرع ، صرع (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۲۱۶). [دائرہ + معکوس (رک)].

ـــــ نُزُولی کس صف (ـــــ ضم ن ، و مع) امذ.
(خوش نویسی) نیچے کو پھیلا ہوا دور یا دائرہ حرف جو عموماً کشیدہ خط میں بنایا جاتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۲۱۵). [دائرہ + نزول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نِصفُ النَّہار کس صف (ـــــ کس ن ، سک ص ، ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امذ ؛ مہ دائرہ نصف نہار.
(ہیئت) ایک خطِ موہوم جو قُطبِ جنوبی اور قُطبِ شمالی اور سمت الراس اور سمت القدم سے گزرتا ہے اور جب آفتاب دن میں وہاں پہنچتا ہے تو نصف النہار ہوتا ہے اور رات میں ٹھیک آدھی رات کا وقت ہوتا ہے. دائرہ نصف النہار کی ایک قوس ناپنے کا عمل بھی ... عربوں کے وقت میں کیا تھا. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۳۱۹).

سہر ہے گرم رو دائرۂ نصف نہار
ہوتی جاتی ہے حرارت کی جہاں میں کثرت

(۱۹۳۵ ، عزیزلکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۹۰). [دائرہ + نصف (رک) + رک : ال (۱) + نہار (رک)].

ـــــ نَظِیرۂ اَبجَدی (ـــــ فت ن ، ی مع ، فت ر ، کس اضافت ا ، سک ب ، فت ج) امذ.
(خوش نویسی) ایک دائرہ ، جس کے اندر حروفِ ابجد لکھے جاتے ہیں جن کو حروفِ اشارہ کے ساتھ خاص طریقے سے ملا کر پڑھنے سے کاتب کا مطلب مکتوب الیہ پر واضح ہو جاتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۲۰۳). [دائرہ + نظیر (علم) + ہ ، لاحقۂ نسبت + ابجد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ وَسِیع ہونا عاورہ.
رسوخ میں اضافہ ہونا ، اختیار بڑھ جانا ، حدود کا وسیع ہونا. سلطنت کے اختیاروں کا دائرہ اب بھی بہت وسیع ہے ، اس کو اور بھی تنگ کرنا چاہیے. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۳).

فرقہ پرستیوں کا نام رکھا ہے تو نے انقلاب
اس سے کہیں وسیع ہے دائرہ انقلاب کا

(۱۹۲۸ ، نوبہاراں ، ۱۱۵).

ـــــ ہِندی کس اضا (ـــــ کس ہ ، سک ن) امذ.
دھوپ گھڑی جو ایک گول حلقے کی شکل میں ہوتی ہے. ظلِ آفتاب ایک دائرہ ہندی پر کبھی رجعت نہیں کر سکتا. (۱۸۳۴ ، رسالہ علم ہیئت اردو ، ۹۹). جنوبی و مشرقی دالان کے سامنے دائرہ ہندی وقتِ نماز دیکھنے کا بنا ہوا ہے. (۱۹۲۹ ، تختِ طاؤس ، ۳۶). حوض کے کنارہ پر ظہر اور عصر کا وقت معلوم کرنے کے لئے ایک دائرۂ ہندی بنا دیا ہے. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۲۰۳). [دائرہ + ہند (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دائِری (کس ء) صف.
دائرہ سے متعلق ، گھیر دار ، گھیری میں. اجرام فلکی کی حرکتیں یا تو دائری اور یکساں ہیں یا دائری اور یکساں حرکتوں سے مرکب ہیں. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۹۲). ہندوؤں کا یہ نظریہ تھا کہ حقیقت ایسے زمان میں کام کرتی ہے جو محدود و مسلسل اور بہ اعتبار پیمائش دائری ہے. (۱۹۶۳ ، تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۶۶). [دائرہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت (قاعدۂ اردو)].

دائِرے (کس ء) امذ ، ج.
گولائیاں ، گھیرے. مختلف اعداد و شمار کو دائرے سے ظاہر کیا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ ، ۳۷). [دائرہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت].

ـــــ سے قَدَم نِکالنا عاورہ.
حدود سے تجاوز کرنا یا باہر آنا. انہوں نے شائستگی کے دائرے سے قدم نکالنا نہ چاہا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۱۸).

ـــــ میں آنا عاورہ.
حلقۂ اختیار میں آنا ؛ سلسلے میں شامل ہونا ؛ اطلاق ہونا. کیا یہ مناسب نہیں کہ لامسہ کے مفہوم کو ذرا اور وسیع کرو کہ کیوتر بھی اس کے دائرے میں آ جائے. (۱۹۰۷ ، مقالاتِ شبلی ، ۷ : ۵۲).

دائِرِیَّت (کس ء ، ر ، فت ی بشد) امث.
دائرہ کی حالت ، دائرہ میں یا گول ہونا. مرطوبے کے سطح کی دائریت دریافت کرنے کے لئے پرکار کی ضرورت ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، ٹلسیات کی مبادیں ، ۸). [دائرہ (بحذف ہ) + یت ، لاحقۂ کیفیت (قاعدۂ اردو)].

دائِم (کس ء) صف ، م ف ، مسدایم.
ہمیشہ قایم یا موجود رہنے والا ؛ ہمیشہ ، مدام.

تامیں کیتی بندگی تیری تا دہر کیتی یاد
دائم کیتی آگل تیرے سلکوں تھی فریاد

(۱۴۹۶ ، شمس العشاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۳)).

تیرے نور کا شور قائم ابھر
جھمکتا تیرا حُسن دائم ابھر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۷).

یہاں عشق دائم پریشانی ہے
یہاں خیال ہور وہم حیرانی ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۰).

ہوا ہے مجھ پہ شمع بزم یک رنگی سوں یو روشن
کہ ہر ذرّے اُپر تاباں ہے دائم آفتاب اُس کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰).

جو دعا گو ہیں ترے ان کی دعائیں ہوں قبول
صبح جشن طرب افزا میں ہو دائم خنداں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۷).

قائم و دائم رہے میری زمیں کا سہاگ
رقص بہاراں رہے ، میرے چمن کی فضا
(۱۹۸۳ ، سندور ، ۱۷). [ع : (د و م)].

--- الاَثَر (--- ضم ا ، سک ل ، فت ا ، ث) م ف ؛ صف.
جس کا اثر ہمیشہ باقی رہے. اس سے کیسی تعجب انگیز اور دائم الاثر تاثیریں ظہور میں آئیں. (۱۸۹۵ ، اسلام کی دنیوی برکتیں ، ۸۷). [دائم + رک : ال (۱) + اثر (رک)].

--- الجُوع (--- ضم ا ، سک ل ، و مع) صف.
ہمیشہ بھوکا رہنے والا ، غذا سے رغبت نہ رکھنے والا. اس لئے اکثر دائم الجوع رہتے. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردہ ، ۸۲). [دائم + رک : ال (۱) + ع : جوع - بھوک].

--- الحال (--- ضم ا ، سک ل) صف ؛ م ف.
ہمیشہ ایک حال پر رہنے والا ؛ ہمیشہ ؛ ہمیشہ ہمیشہ.
دائم الحال بند میں اچھنا ہین گل طوق ہیک منے کھوڑا
(۱۷۱۷ ، بحری ، کہ ، ۷۳). [دائم + رک : ال (۱) + حال (رک)].

--- الحَبس (--- ضم ا ، سک ل ، فت ح ، سک ب) صف.
جسے عمر قید کی سزا دی گئی ہو ، عمر بھر کا قیدی. بحر مشرق کے ایک جزیرے میں ... دائم الحبس کیا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۲۳۷).

وحشی و جاہل و بےعلم ہیں حیواں کی طرح
دائم الحبس ہیں ہم قاتل انساں کی طرح
(۱۹۱۵ ، فردوس تخیل ، ۱۲۰). مقدمے کا چالان ہوا اور دائم الحبس کی سزا ہو گئی. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۳۰۹). اف : کرنا ، ہونا. [دائم + رک : ال (۱) + حبس (رک)].

--- الحُضُور (--- ضم ا ، سک ل ، ضم ح ، و مع) صف.
ہمیشہ تعظیم کرنے والا ؛ ہمیشہ خدمت میں حاضر رہنے والا.

ہر چند ہیں حواس بشر تُجھ سے دور دور
پھر بھی ہر ایک بندہ ترا دائم الحضور
(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتش خنداں ، ۳۱). [دائم + رک : ال (۱) + حضور (رک)].

--- الخَمر (--- ضم ا ، سک ل ، فت خ ، سک م) صف.
ہمیشہ شراب پینے والا ، ہمیشہ نشے میں رہنے والا. امام الدین خاں مصاحبوں بھر میں سب سے زیادہ خرانٹ تھے اور بڑے سرے کے بادہ گسار ، دائم الخمر. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۸۳). [دائم + رک : ال (۱) + خمر (رک)].

--- الصَّوم (--- ضم ا ، غم ل ، شد ص ، و لین) صف.
(ان ایام کو چھوڑ کر جن میں اسلامی شریعت کی رو سے روزہ حرام ہے) ہمیشہ روزہ رکھنے والا. وہ دائم الصوم اور قائم اللیل تھے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۹). حضرت محبوب النبیؐ تقریباً تمام عمر دائم الصوم رہے. (۱۹۹۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۰۳). [دائم + رک : ال (۱) + صوم (رک)].

--- المَرَض / المَرِیض (--- ضم ا ، سک ل ، فت م ، ر / فت م ، ی مع) صف.
ایسا شخص جسے بیماری مستقل لگی رہے. ہمیشہ بیمار رہنے والا ، سدا کا روگی. دائم المریض اپنا علاج کرتے کرتے بعض دواؤں کی خاصیتیں جانتے پہچاننے لگتا ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۳۶). کیا مشین انسان کی اوسط عمر میں صرف اس لیے اضافہ کر رہی ہے کہ آبادی میں دائم المرض اور عصبی المزاج لوگوں کا تناسب فی صدی بڑھ جائے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۷). سید حسین خاں جب پیدا ہوئے تو نہایت ضعیف الخلقت اور دائم المرض تھے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۹۳). خانہ داری کا تمام کام اور محل کا انتظام انہیں کے سپرد تھا ، نواب بیگم دائم المریض تھیں. (۱۹۶۴ ، رنگ محل ، ۷۵). [دائم + رک : ال (۱) + مرض / مریض (رک)].

--- الوُجُود (--- ضم ا ، سک ل ، ضم و ، و مع) صف.
ہمیشہ باقی رہنے والا ، جس کو فنا نہ ہو ، مُراد : اللہ تعالیٰ. دائم الوجود جو کبھی فنا نہیں ہوتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳۷). [دائم + رک : ال (۱) + وجود (رک)].

--- رَہنا ف ل.
ہمیشہ رہنا ؛ قایم رہنا ؛ جاری رہنا. آپ آخری دین لے کر آئے ، جو قیامت تک دائم رہے گا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۳۷).

دائما (کس ء) م ف ؛ سدائما.
ہمیشہ ، مستقلاً ؛ ہر وقت ؛ برابر ، مُسلسل ، لگاتار.

دائما رہتی ہے کوئی روشنی اقبال کی
کون اب روشن کرے کسریٰ کے ایواں میں چراغ
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د ، (انتخاب رامپور) ، ۱۰۹).

اس وقت مجھ کو ہو گی غنیمت تری ردا
احساں ترا رہے گا مرے سر پہ دائما
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۸۷).

لایموتون آگے ہوگا بھی نہیں تو الگ ہے دائما پھر تجھکو کیا
(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۳۱). [دائماً (رک) کی تخفیف].

دائماً (کس ء) م ف.
رک : دائما. کسی جسم کو حرکت دینے سے وہ دائماً اسی قوت

ہے چلا جائے گا. (۱۸۳۷ء ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۵۶). انسانوں کو زیر غور لاتے وقت دائماً یہ بات ہماری توجہ میں خلل کا باعث بنتی ہے. (۱۹۶۳ء ، تجزیۂ نفس ، ۶۵).

ہے کا جو دائماً اِک امکان　　دروں یک عالم خیالی

(۱۹۸۵ء ، دروں دروں ، ۱۸۷). [دائم + اً ، لاحقۂ تمیز].

دائمی (کس ء) صف.
ہمیشہ کا ؛ مستقل ؛ دوامی. چار موسم بالفعل دائمی ہو گئے ہیں. (۱۸۵۶ء ، فوائد الصبیان ، ۱۷۲).

جہاں خوشی ہو دائمی ، نہ رنج پاس آ سکے
جہاں کے میل جول میں نہ ہجر دخل پا سکے

(۱۹۲۵ء ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۳).

دائمی اِن کا سکوں ، تابہ ابد اِن کا جمال
جاوداں حُسن کو ممکن ہی نہیں کوئی زوال

(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۵۸). [دائم + ی ، لاحقۂ نسبت].

دائمیّت (کس ء ، م ، شد ی بفت) امث.
ہمیشگی ، دوام ، ثبات ؛ قیام ؛ بقا ؛ ابدیت. زندگی کو دائمیت بخشتے ہیں. (۱۹۸۶ء ، جنگ کراچی ، ۱۳ جولائی ، ۳). [دائمی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دائن (کس ء) امذ.
قرض دینے والا ، قرض خواہ.

جسے دے اُوس کا خود ممنوں ہو جائے
اگر دائن ہو تو مدیون ہو جائے

(۱۸۷۷ء ، ابر کرم ، ۳۵).

اپنے دائن کا دین ادا کر
وعدہ جو کچھ کہ ہو وفا کر

(۱۹۳۸ء ، تنظیم الحیات ، ۸۲). [ع : (د ی ن)].

داؤ (و مع) امذ ہمدداو.
(ہندو) بڑا بھائی ، تاؤ ، تایا (ماخوذ: پلیٹس ؛ نوراللغات) [س: دائر + ک दाय्र+क].

داؤ/ داؤں (۱) (و مع) امذ ہمدداؤ / داؤں ، داو.
۱. شطرنج ، چوسر یا تاش کی چال ؛ شرط ، جوئے کی بازی.

بقرب ہم نے ڈالی ہے اُسی سے جُوئے کی اب
جو تو جیتے ہے تک تو ہمارا ہی داؤ ہے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۶۲۹). بگڑی ہوئی تقدیر کو بنانے کے لئے تدبیر کی ضرورت ہے ، داؤ بھی آخری تھا. (۱۹۸۶ء ، جنگ، کراچی ، ۱۳ جولائی ، ۳). ۲. پانسہ ، قرعہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. کشتی یا کسی اور طرح کے مقابلے میں حریف کو مغلوب کرنے کا کرتب یا طریقہ ، بند ، پیچ ، جوڑ توڑ.

سجیلا بوجھ سکھلاتا ہوں تابی داؤ سب اسکوں
لیا زور آوری سیں پیچ میں دیکھا جو بھولا ہے

(۱۷۰۷ء ، شا کرناص ، د ، ۲۸۳). تین سو ساٹھ داؤ اُس کو سکھائے الّا ایک داؤ کے سکھانے میں تامّل ... کرتا تھا. (۱۸۰۱ء ، باغ اردو ، ۶۰). حریف کو مارنے کا طریقہ کہ جس کو پنر مندوں کی اصطلاح میں داؤ کہتے ہیں. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۳۳۲). ہر داؤ کی تصویر اور اوس کی بندش کی ترکیب بھی صاف صاف لفظوں میں ہو. (۱۹۰۷ء ، رموز فن کشتی ، ۵).

دھوکا دے سکتا ہے کیا پینترے میں پاؤں اُسے
وہ پہلوان ہے آتا ہے ہر اِک داؤں اُسے

(۱۹۳۷ء ، سُنبل و سلاسل ، ۱۳۹). ۴. چال ، چھل فریب ؛ حیلہ.

او دنیا کی خوبی نہ پایا سو پاؤ
کیا کیا سبب تُوں فلک تس پہ داؤ

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۱۱۱).

جو بات ہے وہ گھاؤ کی ہے
ہر چال تمھاری داؤ کی ہے

(۱۸۸۷ء ، ترانۂ شوق ، ۱۲۳).

چند سکّے تھما کے ہاتھوں میں
داؤں غربت پہ چل چکی تھی بُھوک

(۱۹۸۱ء ، تشنگی کا سفر ، ۱۲۰). ۵. تاک ، گھات.

بازی ہمیشہ دینے کے رہتے ہیں داؤ میں
زاہد جو بیٹھتے ہیں یہ خانوں میں مار کوٹ

(۱۷۶۱ء ، سجاد (چمنستان شعرا ، ۳۹۱)). ہر ایک اسی داؤں میں ہے کہ موقع ملے تو ایسا پیچ کرے کہ دوسرا چاروں شانے چت گرے. (۱۸۶۹ء ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۵۲). ۶. موقع ، باری ، نوبت.

تم نے ہم سے بہت کی کج خُلقی
کبھی تو ہووے گا ہمارا داؤں

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱۱۷). بدمعاشوں کو لُوٹ اور تاراج کا خوب ہی داؤں ملتا. (۱۸۴۸ء ، تاریخ ممالک چین ، ۳۲). جب میری باری آئی تو کہنے لگا کہ داؤں نہیں دوں گا ، میں نے کہا میں تو داؤں لئے بغیر جانے نہ دوں گا. (۱۹۵۷ء ، خدا کی بستی ، ۹۵). ۷. طاقت ، قابو ، بس.

سہیتوں ہونے لگ گئے دونوں پاؤں
نہ چلنے کی صورت نہ پھرنے کا داؤں

(۱۸۵۹ء ، حزن اختر ، ۳۳). ۸. حربہ ؛ وار ؛ حیلہ (فرہنگ آصفیہ). [رک : داو].

ـــــ آنا محاورہ.
۱. جوئے میں حسب مُراد پانسہ پڑنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. باری آنا ، موقع ملنا ، نوبت آنا. جھے جب کھیلتے کھیلتے جیتنے کو ہوتے ہیں تو داؤں آتے ہیں اور کہتے ہیں ... اب میں کب چھوڑتا ہوں. (۱۸۸۹ء ، جامع القواعد، آزاد، ۱۰). جب تک دوسرے چور بنتے رہے کھیلتے رہے جب اپنا داؤں آیا بھاگ نکلے. (۱۹۶۶ء ، مہذب اللغات ، ۳ : ۳۶۶).

ـــــ بدنا محاورہ.
شرط لگانا ، شرط بدنا. چار گنلے لیں گے صبح کو اسی سے داؤں بدیں گے تکّے کی پوربان کھا کے پڑ رہینگے. (۱۸۹۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۰۰).

---بھید (---ی مج) امذ.
مکر و فریب ، چالاکی. اس دور کی پڑھی لکھی عورت امراؤ جان ادا کے داؤ بھید تو نہیں جانتی تھی. (۱۹۸۷ ، کتاب لاہور ، جنوری ، ۱۱). [داؤ + بھید (رک)].

---پانا محاورہ.
موقع ملنا.
کبھی اپنا تو داؤں پاؤں کی
ناچ کیا کیا تجھے نچاؤں کی
(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۲۷).
دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتے تھے
دینے کا زک نہ داؤں پاتے تھے
(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار (مہذب اللغات)).

---پر اڑنا محاورہ.
رک : داؤ پر لگانا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---پر چڑھانا محاورہ.
پھندے میں لینا ، قابو میں کرنا ، بس میں کرنا ؛ پیچ پر چڑھانا. بازار کی عورت کو داؤں پر چڑھایا اور نکاح کر مارا. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲۶۶).
دل کی گھاتوں کو سنگ دل کیا سمجھیں
دو باتوں میں داؤں پہ چڑھا لیتا ہے
(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۱۶۳).

---پر (پہ) چڑھنا محاورہ.
بس میں آنا ، قابو میں آنا ، ڈھوکے میں آنا ؛ پیچ پر چڑھنا.
بیٹھے ہے دختر رز دیکھیے کب داؤ پر ساقی
کہ مدت سے ہر اک سے کش لگائے تاک پھرتا ہے
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۲۰۱).

---پر رکھنا محاورہ.
۱. کشتی کے پیچ کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. جوئے کی بازی پر لگانا ؛ شرط پر رکھنا. بیوی کا زیور سب بیچ کر چٹ کر گیا کچھ داؤں پر رکھ آیا کچھ کے اونے پونے کیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۹۸).

---پر (پہ) لانا محاورہ.
قابو میں لانا ، زیر کرنا ؛ پھندے میں لینا.
کسی کو داؤ پہ لانگی موٹھ نے مارا
کسی کے گھر پہ دھرا سوختہ نے انگارا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۸).

---پر (پہ) لگانا محاورہ.
شرط پر رکھنا ، رقم یا کوئی اور چیز داؤں پر رکھنا ؛ کھو دینا ، جواری ... ایک بھاری رقم داؤں پر لگا دے ... کل کا ہارا ہوا وصول ہو گیا یا یہ بھی چلا گیا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۶۲). ہوس اقتدار میں ملک کو داؤ پر نہ لگایا جائے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ ستمبر ، ۱).

---پڑنا محاورہ.
حسب مراد پانسا پڑنا ؛ باری آنا ؛ موقع آنا.
بازی لگاوے عشق کی چوسر میں شوق سے
پو بارہ ہیں ظفر جو کوئی داؤ پڑ گیا
(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲).

---پکڑنا محاورہ.
(قمار بازی) بازی لگانا (مہذب اللغات).

---پورا ہونا محاورہ.
چال کامیاب ہونا. پھر یہ داؤ پورا جب ہوتا ہے کہ کوئی کام غیر مشروع کیا جاوے اور اس سے مراد اوس کا مقصود شرعی نہ ہو. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۵۱۸).

---پیچ / پینچ (---ی مج/مع) امذ.
مکر و فریب ؛ چال ، کشتی یا بازی کے ڈھنگ. کُشتی داؤ پیچ پھکیتی ... سپہگری کے جتنے کرتب تھے اب تعزیہ داری کے جلوس کے سوائے اور بھی کسی مصرف کے ہیں؟ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳).
پتھراؤ داؤں پیچ ، اُچھل کُود، دھر پچھاڑ
دیکھو تو اپنی صورتیں، سر جھاڑ ، منہ پھاڑ
(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۹). اس کلام میں مشاق شاعروں کی اُستادی والے داؤ پینچ نہیں ہیں. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۲).

---پیچ کھیلنا محاورہ.
چال چلنا ، داؤ کرنا. جب بہت داؤں پیچ کھیلے تو دس پانچ روپے مل گئے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۷). ہار سار تو بڑی ، پر داؤ پیچ کھیلنے میں بڑا مزہ آیا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۵۳).

---پھینکنا محاورہ.
(بازی میں) پانسہ پھینکنا ، کوڑیاں پھینکنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---تاکنا محاورہ.
گھات لگانا ، موقع دیکھنا ؛ گھات میں بیٹھنا ، گھات میں رہنا ؛ تاک میں رہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---تلے آنا محاورہ.
پھندے میں پھنسنا ، فریب میں آنا.
ناصح بگاڑ دیں مشتری بندر ہی شکل کو
رندوں کے آ گیا جو کبھی داؤں کے تلے
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۳۳۸).

---جانا محاورہ.
(قمار بازی) حریف سے بازی کے دو چند لینے کا کچھ نشان رکھنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- چڑھنا محاورہ۔
رک : داؤ چلنا۔

بنے ہے کس طرح میرا اس کا بناؤ
اس کا تو چڑھ گیا ہے مجھ پر داؤ
(۱۸۱۳ ، چہار چمن ، ۲۳۶)۔

--- چلانا محاورہ۔
داؤ چلنا (رک) کا تعدیہ۔

نہ چلے کبھی داؤ اپنا چلایا
سہرے نہ گھونگٹ میں منہ کو چھپایا
(۱۹۰۵ ، بہارت درپن ، ۲۲)۔

--- چلنا محاورہ۔
مکر و فریب کرنا ؛ چال میں آنا ؛ چال سے کام لینا ، حربہ چلانا ، تدبیر کرنا۔ اس کے غافل ہونے میں اپنان داؤ اچھی طرح اس پر چل سکے۔ (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۳۷۰)۔ سارے دشمن اسلام آنی بال بیکا نہ کر سکیں گے اور دغا کا ایک داؤں نہ چلے گا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۲۲)۔ اس کھیل میں ایک داؤ باقی رہ گیا تھا ، اس نے وہی داؤ چلا۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۵۰)۔

چند سکے تھما کے ہاتھوں میں
داؤں غربت پہ چل چکی تھی بھوک
(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۱۳۰)۔

--- دینا محاورہ۔
۱. دھوکا دینا ، چال چلنا۔

کون سے دن ندیا داؤ مجھے
کون سی راست بتولا نہ کیا
(۱۸۹۶ ، تیغ ، د ، ۶۶)۔

کسیاں کیا ہیں چڑیلیں ہیں سب
داؤ دینے کے بہت یاد ہیں ڈھب
(۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۳۵)۔ ۲. (کھیل میں) باری دینا ، موقع دینا۔ گھر کیسے جاؤ گے کوئی دل لگی ہے داؤں دیا ہے داؤں لیں گے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۰۱)۔

--- دھنگرانی (--- فت دھ ، مغ ، سک گ) امذ۔
(بنوٹ) ایک داؤ کا نام۔ بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی ... داؤ دھنگرانی ، ای وار ، واراق (۱۸۶۳ ، عقل و شعور ، ۲۲۸)۔ [داؤ + دھنگرانی (رک)]۔

--- ڈالنا محاورہ۔
پانسا پھینکنا ، چال چلنا۔

رنگ پھر کچھ نیا نکالے عشق
کسی جا اور داؤ ڈالے عشق
(۱۸۵۴ ، بحرالفت ، ۵۶)۔

--- رکھنا محاورہ۔
(قمار بازی) جیتنے کا اعلان کرنا۔ میں اس بازی میں داؤں رکھتا ہوں اب کھیل کے خاتمے کا آپ فیصلہ کریں۔ (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۳۷)۔

--- کرنا محاورہ۔
۱. (کشتی وغیرہ میں) پیچ کرنا ، گرانا ، لگانا ، گھات میں بیٹھنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۲. دھوکا دینا ، فریب کرنا ، چھل کرنا۔

او دنیا کی خوبی نہ پایا سو پاؤ
کیا کیا سبب توں فلک تس پہ داؤ
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۱)۔

کبھی خوش ہو کہ کرتے ہو سراج اپنے کی جاں بخشی
کبھی اس کے مٹا دینے کون کیا کیا داؤ کرتے ہو
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۷)۔ داؤ کیا یہ بڑا کہ سب کو سمجھا دیا ... اور بولے نہ چھوڑیو اپنے تئیں کروں کو۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۵۲)۔ اور جب (اے پیغمبر!) منکرین داؤ کر رہے تھے ، تیری جان لینے کا ، کہ وہ تجھ کو قید کر دیں یا مار ڈالیں یا جلاوطن کر دیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرت النبیؐ ، ۳ : ۲۷۷)۔

--- کھانا محاورہ۔
۱. چال یا فریب میں آ جانا۔

غلام اپنا کیا بازی لگا کر
یہ کھیل کھیلے نہ تھے کچھ داؤ کھا کر
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۹۶)۔ ۲. (لوطی) لواطت کرنا ، اغلام بازی کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔

--- کھیلنا محاورہ۔
۱. بازی چلنا ، پانسہ پھینکنا۔

تا کہ کنلے کا داؤ کھیلوں میں
جیت کر سب کو ، ڈنڈ پیلوں میں
(۱۸۱۳ ، چہار چمن ، ۲۳۶)۔ وہ آپ کو اپنے پنجہ میں لانے کے لیے خوب داؤں کھیلے گا۔ (۱۹۰۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۵۶)۔ ۲. مکر و فریب کرنا ، دغا دینا ، دھوکا دینا۔ جو شخص دوسرے کے ساتھ حرام داؤ کرے گا تو اللہ تعالٰی ضرور اس کے ساتھ داؤ کھیلے گا۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۵۱۷)۔ ۳. حیلہ و تدبیر سے کام لینا ؛ پیچ کھیلنا (فرہنگ آصفیہ)۔

--- گیر (--- ی مع) صف۔
داؤ کرنے والا ، چھل فریب سے کام لینے والا ، دھوکے باز۔

گفتار یہ تم چھوڑ دو مجھکو نہیں ہونا وزیر
کچھ کسیا کیا ہے تم مکر ، تم ہو عجب یہ داؤ گیر
(۱۸۳۷ ، مجموعہ ہشت قصہ ، ۹۳)۔ [داؤ + گیر ، لاحقۂ فاعلی]۔

--- گھات امذ ، امث۔
۱. گھات ، تاک۔

تنہ قاسم اس جہان میں یکسو مزاج ہے
کیا کس سی داؤ گھات کرے ریختہ مرا
(۱۸۳۷ ، دیوان قاسم ، ۹۰)۔

ہمیشہ میں ہوں اسی داؤ گھات میں اے ذوق
کہ رام ہو وہ غزالِ پلنگ خو میرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، ک ، ۱ : ۱۵۸). ۲. داؤ پیچ ، بند ، پیچ.
لگی چلنے لات اور لگی ہونے بات
کئی کشمکش کے ہونے داؤں گھات
(۱۸۰۲ ، بہاردانش ، طپش ، ۸۸).
یاد ہیں کچھ تجھ کو عجب داؤ گھات
توڑ دیا بت کدۂ سومنات
(۱۹۱۰ ، کلیات اسمٰعیل ، ۹۰). حریف کو نیچا دکھانے کے داؤں گھات ابھی ان کی عقل کی گرفت میں پوری طرح نہیں آتے ہیں. (۱۹۳۸ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۹۳). ۳. مکر و فریب ، تدبیر ، حیلہ. اعلیٰ حضرت کا بخشش قاتلوں کے داؤ گھات سے ترساں رہنا کوئی حیرانی کی بات نہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۰۰). سادہ آدمی تھا ... تجربہ نہیں رکھتا تھا اور داؤ گھات سے ناواقف تھا. (۱۹۱۰ ، سراج منیر ، ۳۰). [داؤ + گھات (رک)].

--- لگانا محاورہ.
۱. تاک لگانا ، موقع دیکھنا. حلوائی کی بلی نے چھیکی پر داؤ لگایا کہ جھپٹا مارے. (۱۸۸۲ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۳۹). ۲. جوا کھیلنا ، شرط لگانا ، بازی لگانا.
پھر ہار کا اور جیت کا اندیشہ نہ رکھئے
جی داؤ محبت میں جب انسان لگا دے
(۱۸۲۴ ، مصحفی (تحریر ، دہلی ، ۱ ، ۱ : ۱۲۶)). میرے بیسوں سے کسی الیون کے سٹے میں داؤ لگانا ہوگا. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۵۸). ناتجربہ کار جواریوں کی طرف سے داؤں لگایا کرتا تھا. (۱۹۲۳ ، خوفی راز ، ۷). ۳. قابو پانا (فرہنگ آصفیہ).

--- لگنا محاورہ.
داؤ لگانا (رک) کا لازم.
دل ایک پردہ نشیں سے لگا کے کہتے ہیں
الٰہیٰ ملنے کا اس کے کہیں تو داؤ لگے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۶۳). کوتوال جواریوں کی گھات میں لگا ہوا تھا آج اس کا داؤ لگ گیا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۳).

--- مارنا محاورہ.
داؤں گھات کرنا ، دھوکا دینا ، نفع کثیر اُٹھانا. وکیل صاحب نے جرح میں وہ داؤں مارا کہ فریق ثانی ہمیشہ کے لئے ہٹ ہو گیا. (۱۹۷۵ ، اردونامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۳۷).

--- ملنا محاورہ.
موقع ملنا ، نوبت آنا.
نامہ دے کر دھنی کو شہ کا میاں
داؤں مل جائے پھر جو تجھ کو وہاں
(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۳۱).

--- میں آنا محاورہ.
(فریب میں) پھنس جانا ، قابو میں آ جانا.
قول دے پاس آ پھر آخر قول اُٹ جاتا ہے وہ
داؤ میں میرے کسی حکمت سے نئیں آتا ہے وہ
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸).
آتا نہیں ہے وہ تو کسی ڈھب سے داؤ میں
بنتی نہیں ہے ملنے کی اس کے کوئی طرح
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۷).
نہ آئی شہر تیرہ کے داؤں میں
نمایاں رہی تیرگی چھاؤں میں
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۰۹).

--- میں پڑنا محاورہ.
رک : داؤ میں آنا.
بازی اوسی نے جیتی ہے دنیا میں لگا کے
جس کے پڑا ہے داؤں میں ذکر و صراحا
(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۳۲).

--- نکالنا محاورہ.
تدبیر سوچنا ، داؤ چلانا. میں نے بھی ان کے لئے خوب داؤ نکالے. (۱۸۸۸ ، دلفروش ، ۲۱).

--- نکلنا محاورہ.
داؤ نکالنا (رک) کا لازم ، داؤ آنا. آج تو حضرت آپکا داؤں نہیں نکلا میں دیکھ رہا تھا. (۱۹۲۳ ، خوفی راز ، ۷).

داؤ (۲) (و مج) امث.
سیدھی اور بھاری تلوار جو سرے پر پھن کی شکل پھیلواں ہوتی ہے نیز ایک اوزار. ہاتھیل کی اقسام میں ... آسام اور بنگالہ کا داؤ ممالک متوسط کا بکا. اور جنوبی ہندوستان کا کوتیہ. پنجاب کی درانتی اور اقسام کے دوسرے آلات داخل ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۸۱). [پ: داو दाव].

داؤ (۳) (و مج) امذ.
بڑا بھائی ، تاؤ (فرہنگ آصفیہ). [س: داو दाऊ].

داؤد (و مع) امذ.
ایک نبی کا نام جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد تھے ، عیسیٰ علیہ السلام سے کئی صدیاں پیشتر گزرے ہیں ان پر زبور نازل ہوئی ، خلیفۃ اللہ ان کا مشہور لقب ہے ، بڑے خوش الحان تھے اور ایسے سوز و گداز سے عبادت الٰہی کرتے تھے کہ پہاڑ گونج اٹھتے اور پرندوں پر وجد طاری ہو جاتا
عطا تھا سو الحان داؤد کوں
دم عیسیٰ و تکلیم موسیٰ کہوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۲).
داؤد و راگ پنچھی صراحی کے ناد تھے
رنگیں کٹے ہیں بزم کوں دارو سیں بھا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰).

داوٗد کے نغمہ ہائے دل بند
کھائے دمِ عیسوی کی سوگند
(۱۸۸۳ ، کلیاتِ نعت ، محسن ، ۱۳۸).

یے حقیقت ہے کے اندر زمزمہ داوٗد کا
عارضِ محدود پر اک عکس لامحدود کا
(۱۹۲۰ ، فکر و نشاط ، ۱۰۲). ۲. عزیز ، محبوب ، مراد : محبوبِ الٰہیٰ (فرہنگ آصفیہ). [ع : داوٗد (از عبرانی)].

---اِلحانی کسرِ صفت(--- کسر ا ، سک ل) امث.
حضرت داوٗد علیہ السّلام کی سی اچھی آواز ، خوش الحانی. کبھی معنی طرازی کا اعجاز سکھاتا ہے داوٗدالحانی سے وجد لاتا ہے. (۱۸۷۲ ، مجاہد خاتم النبیین، ۲۰۹). [داوٗد (عَلَم) + الحان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خانی صف ؛ امذ.
ایک قسم کا سفید گیہوں جو داوٗد خاں شاہ عالم کے عہد میں مصر سے لایا تھا. پرگنات میں گندم داوٗد خانی ایک روپیہ کے اسی سیر تک اور شہر میں پچاس سیر تک بکتے تھے. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۱ : ۳۲). [داوٗد خاں (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]

---وَش (---فت و) امذ.
داوٗد کے مانند ، حضرت داوٗد علیہ السّلام جیسا خوش الحان.

لکھتا ہوں ایک مطربِ داوٗد وش کو میں
فولاد کے قلم سے عبارت زبور کی
(۱۸۷۲ ، عاشق ، فیض نشان ، ۲۳۳). [داوٗد + وش ، لاحقۂ صفت]

داوٗدی (و مع) صفت ؛ امذ.
۱. حضرت داوٗد علیہ السّلام سے منسوب یا متعلق.

ہے جم داوٗدی الحان تج بزم میں تج بزم میں جم جم
التداں پر التداں پر التداں پر التداں ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۰).

کبھی گلشن میں نخلِ داوٗدی   کبھی بلبل کی لحنِ داوٗدی
(۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۰۹). ۲. سفید گیہوں جیسے داوٗد خانی بھی کہتے ہیں. سب سے بہتر گیہوں کو داوٗدی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، دولت ہند ، ۱۰۳). ۳. ایک درخت یا اس کا پھول جو زرد اور سفید رنگ کا ہوتا ہے ، گلِ داوٗدی.

اک طرف بانڈھنوں کی گل مہندی
اور داوٗدی اک طرف کو کھلی
(۱۹۱۷ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۵). چمن سارے داوٗدی کے پھولوں سے بھرے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۵۵). گل اشرفی ، سورج مکھی داوٗدی گلِ عباسی ، گل جعفری ، گل صدبرگ وغیرہ ہر ایک پھول جداگانہ رنگ و بو و لطافت رکھتا ہے. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۳۸۹). ۴. ایک طرح کی زرہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ حضرت داوٗد علیہ السّلام کی ایجاد ہے

زنجیر تن ہے جو تری وہ زرہ داوٗدی
حلقوں کے چشموں سے ہوتا ہے یہی مدِّنظر
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائد سحر ، ۶). ۵. ایک طرح کی آتش بازی (فیروز اللغات). ۶. ایک ہندی سیاسی اور مذہبی فرقہ ، داوٗدی بوہروں کی ایک جماعت جس کا سلسلہ یمن کے اسماعیلیوں سے ملتا ہے. میں نے یہاں قاضی ابو محمد منصوری کو دیکھا جو داوٗدی تھے. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۳۳۷). جو لوگ داوٗدی دبستان کے رکن ہیں عموماً قدامت پسند لوگ ہوتے ہیں. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۱۰۷). [ع : داوٗد (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

داوٗن (و مع) امذ.
دہی بنانے کے لئے دودھ جمانے کی لاگ ، ضامن (ماخوذ : اب و ، ۲ : ۹۲). [ضامن (رک) کا غلط تلفظ].

داوٗنا (و مع) ف م.
(کاشت کاری) دائیں چلانا ، گاہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

دائی (۱) صف.
دینے والا ، مرکبات میں جزو آخر کے طور پر مستعمل جیسے : سکھ دائی. سری کشن بھگوان کا یہ اپدیش صرف ہم بھارت باسیوں کے لئے نہیں ہے ... کیسا اچھا اور سکھ دائی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۱۱۶). [س : دائک ، दायिक].

دائی (۲) امث.
۱. بچہ جنانے کا پیشہ کرنے والی عورت ، جنائی ، دایہ. حق تعالیٰ نے ایک حور بہشتی صفورا کے پاس بھیجی اس نے دائی بن کے جنایا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۳). اندر سے پیغام آیا ہسپتال کی دائی بلوا بھیجئے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۸۱). ۲. بچے کو دودھ پلانے والی عورت جو بچے کی دیکھ بھال بھی کرتی ہے ، انا.

سورج باپ ہور چاند سو مائی ہو
کنوارا ابر ہور بدل دائی ہو
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۱). دائی نے کہا اے جان مادر تیرے نصیب نہایت بد ہیں. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۳۹). اس نوجوان نے جب سے جنم لیا ہے میرا ہی دودھ پیا ہے کسی دائی کا نہیں پیا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۲۰). بہت سی دائیوں کو بلایا گیا لیکن اللہ پاک نے موسیٰ پر سوائے اپنی ماں کے سب کا دودھ حرام کر دیا تھا. (۱۹۲۹ ، کلیات ، ۷). ۳. خادمہ ، ملازمہ ، خصوصاً وہ خدمت گار عورت جو میکے سے لڑکی کے ساتھ سسرال جائے.

کہ اے دائی تو اب جلدی سے جانا
مرے نزدیک اس کو لا ملانا
(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر ، ۳۳).

مہروان نزدیک جو دائی تھی
خبر اس عطارد کی وہ پائی تھی
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۰). جب کھانے سے فراغت ہوئی ایک دائی اندر سے آئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۲). ۴. جب کوئی

بُری بات اپنی یا کسی اور کی نسبت کہنا ناپسند ہو تو اس وقت اشارہ کرنے کے لیے کہتے ہیں : اِس نے میری دائی کو خوب کوسا (نوراللغات). ۵. (مجازاً) رازداں ، واقف کار. شاہد صاحب دلّی کی دائی ہیں. (۱۹۸۵ ، بزم خوش نفساں ، ۲۰). ۶. بچوں کا ایک کھیل جس میں چند بچوں میں سے ایک کو چور اور ایک کو تھانگی بنایا جاتا ہے اس کھیل میں جو بچہ چور کی آنکھیں بند کرتا ہے دائی کہلاتا ہے نیز وہ جگہ یا نشان جو واپس آنے کے لیے قرار دیا جائے. ہاں پیشی نہ ہی کھیلیں کی دائی بنی گی. (۱۹۶۳، شدّی ، ۳۳). جو بچے پکڑے جانے سے پہلے دائی کو آ کر چھو لیں وہ چور نہیں بنائے جا سکتے. (۱۹۷۵ ، لغت کبیر ، ۱ : ۶۶۸). ۷. (کھیل کود) وہ جگہ جہاں آنکھ بچولی کھیلنے کے لئے بچے جمع ہوتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات). [ف : دایہ (رک) کا مؤرد].

---اَصِیل (---فت ا ، ی مع) امث.
وہ ملازمہ جو تمام ملازموں کی افسر ہو (ماخوذ : جامع اللغات) . [دائی + اصیل (رک)]

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
رک : دائی معنی نمبر ۳.

دائی بندی کی تو کُٹھی میں پڑی چاہ نہ تھی
نیک بختوں میں رہا کرتی تھی بدراہ نہ تھی

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۷۳). پیٹا میں ہر طرح کے نشیب و فراز سمجھا سکتی ہوں...خدانخواستہ دائی بندی کا پاٹوں کہیں اونچا نیچا پڑ گیا تو غضب ہو جائے گا.(۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۱۳۱). [دائی + بندی ، بندہ (رک) کی تانیث].

---پِلائی (---کس پ) امث.
انّا ، دودھ پلانے والی (جامع اللغات). [دائی + پلائی ، پلانا (رک) سے].

---جانے اَپْنی پائی کہاوت.
دائی کو بچہ کی تکلیف کا خیال نہیں ہوتا اپنے آرام اور فائدہ سے مطلب ہوتا ہے (جامع اللغات).

---جَنائی (---فت ج) امث.
بچہ جنانے والی عورت ، قابلہ ، دایہ. دائی جنائی خبر لیتی ہے وقت جننے کے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۳۵). اس سختی کی حالت میں دائی جنائی نے اس سے کہا کہ تو مت ڈر اب کے بھی تیرے بیٹا ہو گا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۳۷). اب کی کسی مردوے کے چھل بٹے میں آ گئی دائی جنائی کے ہوتے پر عیب چھپایا. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۳۶). [دائی + جنائی (رک)]

---چَنْبیلی کے بِرْزا موگْرا کہاوت.
کوئی ادنیٰ ذات کا ہو کر اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرے تو کہتے ہیں عورت کی کمائی پر اینڈنے والے (جامع اللغات ؛ فرہنگ اثر).

---دائی اُونْٹنی سَوا گھَڑا مُونْٹنی کہاوت.
۱. لمبی عورت کو مزاقاً کہتے ہیں (جامع اللغات). ۲. محنت بڑی اور حاصل کچھ نہیں (نجم الامثال ، ۳۰۰).

---دَدا والے امذ ، ج.
دائی ددا کی اولاد ، وہ لوگ جو حسب و نسب میں ادنیٰ ہوں اور شرافت کا دعویٰ کریں (جامع اللغات).

---دُوائی (---فت د) امث.
انّا ، ملازمہ ، دیکھ بھال کرنے والے.

برے لگنے مجھے ہیں بہن بھائی
ترک دل نے کیا دائی دوائی

(۱۷۸۱ ، اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۱۰۲). [دائی + دوائی (رک)].

---رے دائی تیرے سات ہوں بھائی فقرہ.
کلمہ جو آنکھ مچولی کے کھیل میں بچے کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ لغات النساء)

---سے بات/ پیٹ چُھپانا محاورہ.
ایسے شخص سے کوئی بات چھپانا جس سے چھپانا نہیں چاہیے ، راز دار سے کوئی بات راز رکھنا.

کہ ماں باپ ہور یک بڑے بھائی سوں
چھپانے ، نہیں بات کوئی دائی سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۸) . ارے ہم کو بہکاتا ہے دائی سے پیٹ چھپاتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۳۸). جو دیکھتا اُسے صاف صاف بیان کر دیتا دائی سے پیٹ چھپانا خوب نہیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۱۲ : ۶).

---سے (کے آگے) پیٹ نَہیں چُھپْتا کہاوت.
رازداں سے بھید نہیں چھپتا ؛ ماہر فن بات کو بھانپ لیتا ہے ، ماہرین حقیقت کو پا لیتے ہیں.

رقیب کیوں نہ ہو محرم تمہارا اے صاحب
مثل ہے پیٹ کہاں چھپ سکے ہے دائی سے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۹۸).

---کا جی ماندا (بیمار) ہے فقرہ.
عورتیں کسی عزیز کے بیمار ہونے پر کہتی ہیں بشرطیکہ وہ رشتے میں چھوٹا ہو (فرہنگ اثر).

---کو سونْپنا محاورہ ؛ ف م.
بچے کو دایہ کے حوالے کرنا ، بچے کو انّا کے سُپرد کرنا ، پالنے کے واسطے بچہ کو دائی کے گھر دینا (فرہنگ آصفیہ).

---کو میری کوسْتی ہے فقرہ.
(عور) مجھی بد دعا دیتی ہے ، میرا بُرا چاہتی ہے (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۱۰۲ ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــــ کے آگے پیٹ کا پردہ کہاوت.
راز دار سے کیا راز، جس سے راز چھپانا ممکن نہیں اس سے چھپانا عیث ہے (نوراللغات).

ـــــ کے سر پاپ پھول (پھول پاپ) کہاوت.
غریب آدمی کے سر پر تہمت تھوپ جاتی ہے ، کمزور اور غریب پر آسانی سے الزام لگا دیا جاتا ہے.

کس نے کہا تھے جھے رشک قمر پاپ پھول
تیری تو وہ مثل ہے مثل دائی کے سر پاپ پھول

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۰۲).

ـــــ کھلائی (ـــــ کس کھ) امث.
وہ عورت جو ننھے بچوں کی نگہداشت اور کھلانے پر متعین ہو ، انا (نوراللغات). [دائی + کھلائی (رک)].

ـــــ گری (ـــــ فت گ) امث.
رک: دائی گیری. دوسری فصل، دائی گری ، مشاطہ گری ، آب کاری بھٹے برداری اور جا کری ... اصطلاحات پر مشتمل ہیں. (۱۹۳۲ ، اصطلاحات پیشہ وراں (دیباچہ) ۲ : الف). [دائی + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گیری (ـــــ ی مع) امث اسدایہ گیری.
بچہ جنانے کا کام یا پیشہ. کل کلاں کو یہ بات زیادہ پھیلی تو دائی گیری ختم ، کوئی شریف اپنے گھر میں آنے کا روادار نہ ہو گا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۰۳). [دائی + ف : گیر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بیٹھ دادا بیٹھ سرگ کون جائے کہاوت.
جہاں ہر طرح کا کام ہو اس جگہ کو نہیں چھوڑا جاتا (جامع اللغات ؛ اصطلاحات پیشہ وراں ، ۷).

ـــــ ہو بیٹھی ، دادا ہو بیٹھا تو سورگ کون جائے کہاوت.
رک : دائی بیٹھ دادا بیٹھ الخ (جامع اللغات).

دائیں (۱) (ی مع) صف مث.
دائیں (ی مع) کی تانیث اس کے دائیں طرف باپ ، بائیں پر ماں. (۱۹۲۶ ، خالاؤں کا مارا ، آغا ، ۲) دائیں وریہ **Right Innaminate Vein** ؛ یہ خط دائیں ترقوہ ہڈی کے قصی سرے اور پہلی دائیں ضلعی کری کے بالائی کنارے پر سے جاتی قصی خط سے تقریباً ، سنٹی میٹر فاصلہ پر عرضاً عبور کرتا ہے. (۱۹۳۳ ، تشریحات ، ۳۸۰). [رک : داہاں].

ـــــ آنکھ پھڑکنا محاورہ.
رک : داہنی آنکھ پھڑکنا

آج کوئی ہو راج کو ہوا بدھ میں کھید
دل دھڑکے پھڑکے میری دائیں آنکھ نشید

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۶۸۶).

دائیں (۲) (ی مع) امث.
عمر یا قد میں برابری (پلیٹس). [پ : دائیں दाईं].

ـــــ دار صف.
عمر میں برابر ، ہم عمر. یہ عمر ہے کہ بڑے بھائی کے دائیں دار ہیں مگر سر کے بال کھچڑی ہو گئے ہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶۵). [دائیں + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

دائیں (۳) (ی مع) امث.
۱. (کاشت کاری) غلہ گاہنے کا عمل ، کھلیان پر بیل چلانے کا عمل. یہاں تک کہ دائیں کے وقت کو انگور توڑنے کا وقت اور انگور توڑنے کے وقت کو بونے کا وقت پہنچے گا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۴۹۶). غلہ کو الٹ کر لے اور بکھیر دیتے ہیں کہ بخوبی دائیں کا فائدہ حاصل ہو. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۵۳). مرد کو بہاری لاؤن ، بیل کو بہاری دائیں. (؟ ، مشہور کہاوت (اصطلاحات پیشہ وراں ، ۹ : ۶۳)). ۲. (کاشت کاری) بیلوں کی جوڑی یا کئی جوڑیاں جو کھلیان روندنے کے لیے جوئے میں جڑی ہوں (ماخوذ : اپ و ، ۶ : ۶۳). ۳. (کاشت کاری) وہ رسی جو کھلیان روندنے والے بیلوں کو برابر باندھے اور بیچ کی کڑی سے جڑی ہے (اپ و ، ۶ : ۶۳). [س : دام دایکا दाम + इकाया].

ـــــ چلانا محاورہ.
(کاشت کاری) دو یا دو سے زائد بیلوں کو ایک ساتھ جوت کر کھلیان روندوانا تاکہ غلہ اور بھوسا الگ الگ ہو جائے. پھر ایک زمانہ ایسا آیا ہو گا کہ وہ پیڑ سوکھ کر بدنما ہو گئے ہوں گے کسانوں نے کاٹ کر دائیں چلائی ہوں گی. بیلوں نے روندا ہو گا. (۱۹۱۰ ، راست زبانی کی مزیدار کہانی ، ۸۰).

ـــــ چلنا محاورہ.
(کاشت کاری) دائیں چلانا (رک) کا لازم (اپ و ، ۶ : ۶۳).

ـــــ دینا محاورہ.
رک : دائیں چلانا. مونگ جو جوار کے ساتھ تیار ہو جاتی ہے اس کو بھی کاشتکار ہنسیا سے کاٹ کر کھلیان میں رکھتے ہیں اور دائیں دے کر اور کبھی ڈنڈوں سے پیٹ کر دانہ نکالتے ہیں. (۱۸۸۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ ستمبر ، ۳).

دائیں (۱) (ی مع) امث.
رک : دھائیں. وہ دیکھو گولا چلا دھنتا دھنتا ، دن دن ، دائیں ، وہ آواز ترنا بلند ہوئی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۱۳). [دھائیں (حکایت الصوت) کا ایک املا].

ـــــ سے م ف.
دھائیں سے ، دھائیں کی آواز کے ساتھ. بلی بولی اور ہم نے تپنچہ داغا دائیں سے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۷).

دائیں (۲) (ی مع) صف ، امذ.

دایاں (رک) کی مغیرہ حالت ۔ دایاں سرہانے کے دائیں ہاتھ کی نبض دائیں ہاتھ سے دیکھی جائے۔(۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۳۰)۔ انھوں نے بریف کیس دائیں ہاتھ میں منتقل کر دیا۔ (۱۹۸۰ ، شا کہ بہیں ، ۱۰۰)۔ [رک : دایاں]۔

--- بازو (--- و مع) امذ.
دایاں ہاتھ ، دست راست ، ہم نوا ؛ (سیاسیات) قدامت پسند جماعت۔ دائیں بازو کی جماعتوں سے مراد قدامت پسند جماعتیں ... اور بائیں بازو سے مراد انتہا پسند جماعتیں ... تھیں۔(۱۹۶۸ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۶)۔ [دائیں + بازو (رک)]۔

--- بائیں (--- ی مج) صف ؛ م ف.
سیدھی اور الٹی جانب ، دونوں طرف ؛ ادھر ادھر۔ تب آپ نوں لشکر پر مارا اور شور دائیں بائیں روسیاہ میں ڈالا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۸)۔

نجانے دائیں بائیں تیر قتل کا کہیں خالی
تنانے دل بن کر ادھر دل ہوں ادھر دل ہوں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۹۹)۔ وہ جھٹ نیچے میں سمجھانے سے نکل بھاگا ، وہ ذرا دائیں بائیں دیکھ کر سینوں پر تکلہ لگانا (۱۹۲۶ ، شرر، مضامین ، ۱ : ۱۸۳)۔ [دائیں + بائیں (رک)]۔

--- بائیں دے کر نکل جانا محاورہ.
جھکنا یا دھوکا دے کر نکل جانا (نور اللغات ؛ مخزن المحاورات)۔

--- بائیں دیکھنا ف مر ؛ محاورہ.
ادھر ادھر دیکھنا ؛ ہوشیار ہونا ، چوکنا ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات)۔

--- بائیں کر دینا محاورہ.
چھپا دینا ، ادھر ادھر کر دینا (نور اللغات)۔

--- بائیں نکل جانا محاورہ.
کسی طرف نکل کھڑا ہونا ، کہیں چلے جانا۔ میں اپنی بیماری کے سبب مجبور ہوں ورنہ کہیں دائیں بائیں نکل جاتا۔ (۱۹۰۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۷۰)۔

--- ہاتھ کا کھانا / کھانا حرام ہے فقرہ.
عہد یا قسم کا ایک انداز کہ جب تک اپنے دعوے کو پورا نہ کر لوں ، کھانا بہ منزلہ حرام ہے۔ پختہ ارادہ نہیں بلکہ بھیے دائیں ہاتھ کا کھانا حرام ہے جب تک اس موذی نواب سے قصاص نہ لے لوں۔ (۱۹۲۵ ، خاتون اودھ ، ۷۰)۔

دائیں بچھونا (ی مج ، کس ب ، و مج) امذ.
رک : آنکھ بچولی۔ آرام کے وقت میں بھی فرصت مجھ سے برابر ہی ”دائیں بچھونا“ کھیلتی رہتی اور وقت گزر جاتا۔ (۱۹۴۳ ، جہان دانش ، ۳۵۶)۔ [دائیں = دائی (رک) کا محرف + بچونا = بچھانا (رک)]۔

دایا (۱) امث.
رک : دائی۔ سنگ تیر آج بھی یونان میں ... موروثی استعمال کرتی ہیں اور اٹالیہ میں دایائیں اسے پہنتی ہیں۔(۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱۰ : ۸۶)۔ [دایہ (رک) کا ایک املا]۔

دایا (۲) امذ.
زر مطالبہ ، حق نالش ، استغاثہ ، دعوے (جامع اللغات)۔ [پ : دایا दावा]۔

دایا (۳) امذ (شاذ).
دائی (رک) کی تذکیر ، دائی کا مذکر (جامع اللغات)۔ [دائی + ا ، لاحقۂ تذکیر]۔

دایاں صف مذ.
۱. دانا ، سیدھا ، بائیں کی ضد۔ معمول تھا کہ دایاں ہاتھ اونچا کر کے چہرہ اس پر ٹیک کر سوتے کہ گہری نیند آ جائے۔ (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۱۱)۔ ۲. جوڑی کا وہ طبلہ جو داہنے ہاتھ کے نیچے رہتا ہے۔ جب سارنگیوں کی طربیں مل گئیں تو طبلہ نواز نے دایاں ملایا۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، فرامین ، جولائی ، ۵۵)۔ ۳. فوج یا لشکر کا سیدھے ہاتھ کی جانب کا حصہ۔ اس جنگ کے بموجب امرائے شاہی آگا ، پیچھا ، دایاں ، بایاں ، سنبھال کر کھڑے ہوئے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۰۸)۔ [مقامی]۔

--- بازو (--- و مع) امذ؛ امث = دائیں بازو.
سیدھا بازو ؛ دست راست ؛ (سیاسیات) اعتدال پسند جماعت۔ فرانس کی مستقل پارلیمنٹ میں دایاں بازو ، وسطی جماعتیں اور بائیں بازو کی جماعتیں تھیں۔ (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۶۸)۔ [دایاں + بازو (رک)]۔

--- بولنا محاورہ.
تیتر کا سیدھے ہاتھ کی طرف بولنا جسے سنار اور بالخصوص چور بدشگونی خیال کرتے ہیں۔ دایاں بولا ہے ، اچھا ہی ہے کہ پلٹ چلو۔ (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۶۰)۔

--- پرا (--- ف ب) امذ.
(خوش نویسی) قلم کی دائیں نوک یا دایاں رخ یا قلم کا سرا جو بیچ کے شگاف کی وجہ سے دو حصوں میں بٹا ہوتا ہے۔ انیس، پرانے اور خاندانی خوش نویس دائیں پرے کو انسی اور بائیں پرے کو وحشی کہتے ہیں۔ (۱۹۶۱ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۱۸۰)۔ [دایاں + پرا (رک)]۔

--- پیر پلاؤں کی تو گھر ہی پر پاؤں گی کہاوت.
عشق آدمی پر جگہ کیا لیتا ہے (نجم الامثال ، ۲۰۳)۔

--- کاٹ امذ.
(تیغ زنی) تلوار کا ایک وار جو دائیں جانب کیا جاتا ہے۔ دایاں ہاتھ اور پاؤں آگے بڑھا کے اندر کا چکر لے کے دایاں کاٹ مارے۔ (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۳۰)۔ [دایاں + کاٹ (رک)]۔

(۶۹ء ، حسن شوق ، ۵ ، ۱۱۲).

داین (کس ی) امذ ؛ = دائِن.
قرض دینے والا ، ادھار دینے والا. قرض لینے والے کو مدیون اور قرضدار اور دینے والے کو داین اور قرض خواہ کہتے ہیں. (۱۸۶۳ء ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۷۷). ایک قرض دار کو داین پکڑ کر قاضی صاحب کے سامنے لایا. (۱۹۲۵ء ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۸۸). [ع : (د ی ن)].

دائنامائٹ (فت مع ی ، فت ن ، فت مع ی) امذ.
بارودی سرنگ جس سے کوئی عمارت وغیرہ اُڑائی جائے ، ڈائنامائٹ بارود و ڈائنامائٹ کی عدم موجودگی کی وجہ سے اتنے بڑے بڑے پتھروں کو کان میں سے کھودنا ہی بڑی انتہا مشکل کام تھا .... موزوں و سڈول بنائے گئے تھے. (۱۸۸۹ء ، رسالہ حسن ، اپریل ، ۷). [انگ : Dynamite کی تارید].

دایہ (فت ی) امث.
دائی کا کام کرنے والی ، دائی ، قابلہ.

شب عاشے میں اس دو لر کے سوار
ساتھ دے ایک دایۂ غدار

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۹۲۹). جس وقت آپ کی دایہ کسی کام میں مشغول ہوتیں پنگوڑنا آپ کا خود بخود ہلتا. (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۱). یہ ایک عورت کا مکان تھا جو لوگوں کو دایہ ماما ... ہر قسم کی نوکرانیاں بہم پہنچاتی تھی. (۱۹۳۱ء ، زہرا ، ۶۷). [ف]

۔۔۔ خانہ (۔۔۔ فت ن) امذ.
دایہ کا گھر ، دایہ کے رہنے کی جگہ. ایک درخت پر چڑیاں بیٹھی ہوئی تھیں ان پر گولیاں چلانے لگا ، وہ ان پر تو نہ لگیں ، مگر دایہ خانہ کے کواڑ کے شیشہ کو توڑ کر اندر آئیں. (۱۹۰۴ء ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۱۷). [دایہ + خانہ (رک)].

۔۔۔ گری (۔۔۔ فت گ) امث.
رک : دایہ گیری. دایہ گری کے فن میں نہایت تجربہ کار اور مشتاق تھی. (۱۸۸۵ء ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۲). اسی قدر فطرت اس کی دایہ گری کی خدمات زیادہ انجام دیتی ہے. (۱۹۳۲ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۸). [دایہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلیت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔ گیری (۔۔۔ ی مع) امث.
دائی کا کام یا پیشہ. ابو رافع کی بی بی سلمیٰ نے ... دایہ گیری کی خدمت انجام دی. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۲۸). جو عورت دایہ گیری کا کام کرتی تھی وہ اپنے گھر سے نکلتے وقت بھاری نقاب میں اپنا چہرہ چھپا لیتی تھی. (۱۹۵۸ء ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۱۳۱). [دایہ + ف : گیر = گر ، لاحقۂ فاعلیت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دب (فت د).
دبنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

۔۔۔ آنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. بڑھ آنا ، آگے بڑھ آنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. کنارے سرک آنا ، ہٹ جانا ، کھسک جانا. وہ تو کہو اس نے کشتی بچادی پھر کنارے دب آئے ورنہ رکشے سے کچل جاتے. (۱۹۶۶ء ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۷۳).

۔۔۔ جانا محاورہ.
۱. ظاہر کم ہو جانا ، ہلکا پڑ جانا.

زخم گر دب گیا لہو نہ تھما
کام گر رُک گیا روا نہ ہوا

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۸). کالیور آئل میں جو کا نشاستہ یا اور دوائیں ملا دیں کہ کالیور آئل کی بہک بھی دب گئی. (۱۸۹۹ء ، رویائے صادقہ ، ۱۸۳). زخم کے شفا پا جانے کا ذکر تو ہے نہیں صرف دب جانے کا ذکر ہے. (۱۹۵۵ء ، نکتۂ راز ، ۳۵۵). ۲. کمزور پڑ جانا ، کمزوری ظاہر ہو جانا. سازش بڑھ جاوے گی کیونکہ وہ سمجھ لیںگے کہ سلطان دب گیا. (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۱۲). بازی دب گئی اب جیتنے کی امید موہوم ہے. (۱۹۷۵ء ، اردونامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۲۷). ۳. مغلوب ہو جانا ، رُعب میں آجانا ، ڈر جانا.

دب گئے سب جہاں کے معشوق
دیکھ کر تیری شان صاحب زائے

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۲۷).

ناظم الملک بہادر وہ جناب عالی
دب گئے جس سے زمانے کے سب آشوب و فتن

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۲۶۷).

یہ کیا کیا کہ بام پر آئے نہیں کبھی
سمجھیں گے لوگ دب گئے تم مہر و ماہ سے

(۱۹۱۵ء ، جان سخن ، ۱۱۸). شریف کی پہچان یہ ہے کہ اپنے سے اونچے کو دبائے اور زبردست سے خود دب جائے. (۱۹۷۵ء ، تاریخ اسلام ، ۲ : ۱۱۳). ۴. خاموش ہو جانا ، نیچا پڑنا ، شکست ماننا.

اے زرد پوش شک نہیں اس سے کہ جائے دب
دیکھے اگر ہو آج ترا دیدبا بسنت

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۳).

پھو کی جو اُن نے میں کیا دب گیا
پھونکنے پر سگ کے ہاتھی کب گیا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۲۵). اگر وہ اس دھمکی سے ... دب جاتا تو ہم سب تسلیم کرتے ہیں کہ وہ انسان سے بہت کم یا ایک غلام سے بھی بدتر ہوتا. (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۷). ۵. کسی چیز کے نیچے آجانا ؛ زیر بار ہونا.

تم نے مٹی دی مجھے ہے یہ غضب
دب گیا میں حشر تک احسان میں

(۱۸۹۵ء ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۷). ۶. ختم ہو جانا ، مٹ جانا.

بولا تو آگ ہو کے کیا جانے
مٹی ہوتا میں آگ جس سے دب جائے

(۱۸۸۷ء ، ترانۂ شوق ، ۳۶۱). اسلام کی تعلیم سے وہ اور اس کی

خانہ جنگی اور ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی ہو عرصے سے جو آن تھی دب گئی۔ (۱۹۱۸ ، آنت کی مانس ، ۱۰۳)۔ ۷. اوجھل ہو جانا ؛ نمایاں نہ رہنا۔ دوسرا مقبرہ اسلام خان کا ہے جو نفاست اور حسن ذوق کے اعتبار سے پہلے سے بڑھ بڑھ کر ہے لیکن گرد و پیش سے بالکل دب گیا ہے۔ (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ، ۱۷۵)۔ یہ علامت ہے کہ آنکھ دب جاتی ہے۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸)۔ ۸. بیٹھ جانا ؛ رُک جانا (جامع اللغات)۔

---چلنا محاورہ۔

۱. کسی سے مرعوب ہونا ، عجز و انکسار کرنا۔

وضع دوراں گر خوشامد دوست ہے قائم تو ہو
ہر کسی و نا کس سے دب چلنا یہ اپنی خُو نہیں

(۱۸۹۵ ، قائم ، د ، ۹۲)۔ ۲. کم ہونے لگنا ، ماند پڑنا۔

نہ ہمت ہارنا اے دل کہ بیڑا پار ہوتا ہے
ہوائیں دب چلیں گھٹنے لگا ہے زور طوفاں کا

(۱۹۳۰ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۵۸)۔

---دَب (---فت د) م ف (قدیم)۔
آہستہ آہستہ۔

تو میں فکر دریا تے دھیلے بہا
نقلے لکھاں لے دُر شہ دار

(۱۶۵۲ ، شاہی بیجاپوری ، بدیع الجمال ، ۲۰)۔ [دب + دب (رک)]

---دب چلنا محاورہ (قدیم)۔
آہستہ آہستہ چلنا۔

بازی دبے دب چلے چھیڑ
کوئی کیسے ہاتھ پکڑ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۵۳)۔

---دب کر/کے م ف۔
زیادہ مرعوب ہو کر ، بہت عجز و انکسار کے ساتھ ، بار بار کم ہو کر۔

تازہ ورق تیغ سے جل جائیں تو سہی
دب دب کے موریوں سے نکل جائیں تو سہی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۹)۔ یہ بہت دب دب کے ، اکثر انگلستان کے ملکی جرائد میں اُچھلتی رہتی ہے۔ (۱۹۲۸ ، زود پشیماں ، ۹)۔

زلزلے سایے سے دب دب کر گزر جائیں گے کیا
تندرو دھارے چٹانوں سے بھی ڈر جائیں گے کیا

(۱۹۳۸ ، نیش دوراں ، ۱۱۰)۔

---دَبا (---فت د) م ف۔
دب کر ، دبنا ، تراکیب میں مستعمل۔ [دب + دبا (تابع)]۔

---دَبا جانا محاورہ۔
کسی چیز کے نیچے آ جانا ، بھنچ جانا ؛ معاملہ رفت گزشت ہو جانا ، بات چھپ جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---دبا کر/کے م ف۔
دب دب کے ، خاموشی کے ساتھ ، چپکے سے۔

کھڑے ہیں لوٹتے جو شہ وہ دیکھتے رہ جائیں
جو دب دبا کے نکل جائے قافلہ دل کا

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۵۵)۔

---دُوَیک بتانا محاورہ۔
ڈانٹنا ، پھٹکارنا ؛ للکارنا۔ دادا صاحب نے ایک کا بھی کہا نہ مانا اس کو اپنا دشمن جانا ہر ایک کو دب دویک بتائی کسی کی نصیحت ان کے من میں نہ آئی جب بہت ہی دکھ بھرنے لگے بلداری کرنے لگے۔ (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۷۶)۔

---رہنا محاورہ۔
چُھپ جانا ، دبک جانا ؛ خاموش ہو جانا۔

آشیانِ آسماں میں مرغ زرّیں دب رہا
پھر میں دیکھا جو میری شام وحشت نا ک کو

(۱۸۳۰ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۲)۔ اہل شہر نے کواڑ بند کر لیے اور قلعوں میں دب رہے کہ بادشاہ سلام کرنے سے تنگ ہونے لگا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۴۰۷)۔

---سَٹ/سَٹھ (---فت س) امذ ؛ امث۔
سکاری ، دھوکا دھڑی ، جھٹکا ، تذبذب جس میں حیرت یا گھبراہٹ ظاہر ہو ، جس میں کچھ بتایا نہ جائے۔

دب سٹھ سے کب کام چلا ہے
لیا ہی بجنے کو کاٹے

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۳۰)۔ [دب + سٹ/سٹھ (رک)]

---سَٹھ میں آ جانا محاورہ۔
مرعوب ہونا ، دھمکی سے ڈر جانا (فرہنگ اثر)۔

---کر/کے م ف۔
ڈر کر ، جھجک کے ؛ عجز و انکسار کے ساتھ ، مجبور ہو کر۔ اب چاہیے کہ یہ دب کر رہیں اور خصم کا گھر کریں۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۲۰۵)۔

نکلو پاس اور دب کر نکلو ناز سے رہتی
کلی اور چند نشتر ان کے دل میں بھی اُتار آئی

(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۱۰۵)۔ ان کی شاعری میں ذہانت بھی اس بلا کی ہے ، اردو کے کسی شاعر سے دب کر نہیں رہتی۔ (۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۹۹)۔

---کَر/کے چلنا محاورہ۔
۱. کترا کر چلنا ؛ بچ کر نکلنا۔

دموں سے نکہت مشک ختا بھی دب کے چلی
وہ دبدبہ کہ ادب سے ہوا بھی دب کے چلی

(۱۹۱۲ ، اوج (نور اللغات))۔ ۲. لحاظ یا پاس کرنا ، جھجکنا ، دبنا۔ کیونکہ قطع اور گفتگو سے ثابت تھا کہ دونوں کے سر پر خون سوار ہے کوئی دب کے چلنے والا نہیں۔ دونوں سرشار دونوں آمادۂ پیکار۔ (۱۸۹۹ ، عذائی فوجدار ، ۱ : ۵۳)۔

--- کر/کے نکل جانا محاورہ۔
بھیڑ ہونے یا راستہ تنگ ہونے کی وجہ سے سمٹ کر یا بدن چرا کر نکل جانا ؛ مرعوب ہو جانا۔

وہ رخسار جو ہوتے ہیں مقابل
نکل جاتے ہیں دب کر چاند سورج

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢ : ٢٣٠)۔

--- کرنا محاورہ۔
(گھوڑے وغیرہ کو) رانوں میں دبا کر اور ایڑھ لگا کر دوڑانا۔

داب یک بار کے لئے دشمن
دب کیا تو نے جس گھڑی مرکب

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٣٣)۔

--- گر (--- فت گ) امذ۔
کُپّے اور چمڑے کے دوسرے ظروف بنانے والا کاری گر ، ڈھال بنانے والا ، سپر ساز۔ نیچہ بند ، موچی ، مُہر کن ، سنگ تراش حکا ک معمار ، دب گر ، کمہار ... وغیرہ جتنے پیشے والے ہیں سب کے کاموں میں برابر درجے کی تکلیف ہے (١٨٦٨ ، مراۃ العروس ، ٣٠)۔ [دب + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

--- لَق (--- فت ل) امث۔
(بندھان) داب کی لاگ ، وہ چھوٹا یا بڑا لیکن جو داب کے سرے کے نیچے بھاری اشیا کا وزن بانٹنے کے لیے لگایا جائے ، اس لاگ (لیکن) سے بڑی سے بڑی وزنی شے بہ آسانی اور تھوڑی طاقت سے اُبھر یا اُچھل جاتی ہے (ا ب و ، ١ : ٩٣)۔ [دب + لق ـ لاگ]۔

--- مرنا محاورہ۔
کسی بھاری چیز کے نیچے آ کر ہلاک ہونا (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات)۔

دب مریں گے ہم تو گردِ ملال
فکر کیا ہے گور کے سامان کی

(١٨٧٨ ، سخن بے مثال ، ١١٧)۔

--- نکلنا محاورہ۔
عاجز یا پست ہو جانا ، ڈھیلا پڑ جانا۔

بارہا اے سوارِ شائستہ
ابلق چرخ نکلا تجھ سے دب

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٣٣)۔ ہم کوئی ایسے ویسے تو ہیں نہیں کہ دب نکلیں گے۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٣٢٤)۔

--- ہری (--- فت ہ) امذ۔
(کاشت کاری) بیج کو مٹی میں دبانے والا ہلکی قسم کا چھوٹا ہل جس میں پھار کی جگہ تختہ لگا ہوتا ہے جو بونے کے بعد کھیت میں پھیرا جاتا ہے جس سے بیج پر مٹی چڑھ جاتی ہے ، دبی ہر (ا ب و ، ٦ : ٩٣)۔ [دب + ہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

دَب (٢) (فت د) امث۔

١۔ **نگرانی۔** اس زمانے میں یہ رواج نہ تھا کہ انکار کرنے والے مبینہ ملزم کو لاتوں اور لکڑیوں سے مار مار کر جرم کا اقرار کرایا جاتا ، چنانچہ دب (زیر نگرانی رکھنے) کا حکم دیا گیا۔ (١٩٦٩ ، تاریخ فیروزشاہی (معین الحق ، ٣٢٢)۔ ٢۔ **اقلام کرنا ، لواطت کرنا ؛ چھپانا** (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [مقامی]۔

دَب (٣) (فت د) امذ۔
گانٹھ ، کُپّہ ، کیسہ۔

میرے پاس حاضر ہے دب میں اثال
تو کیوں منج کوں سنبھالتی سو سنبھال

(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ١٠٠)۔ [ڈب (رک) کا ایک املا]

دُب (١) (ضم د) امث۔
خودرو گھاس کی ایک قسم دُوب۔ یہ مانند ... سرکنڈا ، دُب دوسرے پودوں پر چلے جاتے ہیں۔ (١٩٤٣ ، زراعت نامہ ، یکم مئی ، ٦)۔ دریاؤں کے کناروں پر سرکنڈا ، دب اور دیگر گھاس نما جھاڑیاں ملتی ہیں جو کہ نہایت گھنی ہوتی ہیں۔ (١٩٧٧ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ١٥٧)۔ [دوب (رک) کی تخفیف]۔

دُب (٢) (ضم د) امث (قدیم)۔
ملکیت ، قبضہ ، تصرف۔ کیتی دولت دام و دب۔ (١٥٠٣ ، توسرہار (دکھنی اردو کی لغت))۔ [مقامی]۔

دُب (٣) (ضم د) امذ (تراکیب میں ، ب مشدد)۔
(لفظاً) **ریچھ** ؛ (فلکیات) **بنات النعش** ، دُبِ اکبر (رک)۔ دُب یعنی ریچھ بڑا تناور اور فربہ اور تنہائی پسند ہوتا ہے۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥١٣)۔ [ع : دُبّ]۔

--- اَصغر شد ب بکس صف (--- فت ا ، سک ص ، فت غ) امذ۔
(فلکیات) **بنات النعش صغریٰ۔** کواکب دُب اصغر نزدیک ترین قطب شمالی کے ہیں۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٣)۔ [دب + اصغر (رک)]۔

--- اَکبر شد ب بکس صف (--- فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ
(فلکیات) **سات ستاروں کا مشہور جُھرمٹ ، بنات النعش۔** کواکب دبِ اکبر اس کے ستائیس اُنیس ہیں۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٣) دبِ اکبر کے وہ مشہور سات ستارے جو عربی میں بنات النعش اور سنسکرت میں سپت رشی کہلاتے ہیں۔ (١٩٥١ ، سیر افلاک ، ١٩٧)۔ آدھی رات کے ستارے دبِ اکبر سے پرے جھک گئے ہیں (١٩٨٣ ، دشت سوس ، ٣٣١) [دبھا کبر (رک)]

دَبا (١) (فت د)۔
دبانا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل۔

--- بنیا پورا تولے کہاوت۔

جب کسی پر دباؤ پڑے تو وہ حق ادا کرتا ہے (جامع اللغات).

---بَیٹھنا محاورہ.
۱. زبردستی حاصل کر لینا ، غصب کر لینا ، قبضہ کر لینا ، چھین لینا.

مرغِ دل پنجۂ مژگاں میں دبا بیٹھتے ہی
نگہِ مست ہے اوس شوخ کی کیا باز ہے ایک

(۱۸۷۹ ، جیش دہلوی ، د ، ۱۰۹). حضرت کے ایک شاگرد کے شاگرد ... چودہ پندرہ جز کا ایک دیوان ... دبا بیٹھے اور کمبخت گھر میں آگ لگی دیوان جل گیا. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد (دیباچہ) ، ۲). ۲. دبوچ لینا ؛ آسن بھر لینا ، سواری کسنا ، عورت پر سوار ہونا ، مجامعت کرنا ، مباشرت کرنا ، صحبت داری کرنا ؛ زنا بالجبر کرنا ؛ ہٹ پٹ. (فرہنگ آصفیہ).

---بانی گُوجری گَہرا باسَن لاؤ کہاوت.
کوئی قابو میں آجائے تو پورا فائدہ اٹھانا چاہیے (جامع اللغات).

---جانا محاورہ.
مغلوب ہو جانا ، پسپا ہو جانا.

المدد المدد اے شافعِ روزِ حشر
بوجھ بھاری ہے گناہوں کا دبا جاتا ہوں

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۸۳).

---حا رِکم مَحکُوم کے تابِع کہاوت.
رشوت خور افسر ماتحتوں سے دبتا ہے (جامع اللغات).

---دبَایا (---فت د) صف مذ (مث : دبی دبائی).
۱. دبا ہوا ، گڑا ہوا ؛ چھپا ہوا ، پوشیدہ. میں اس قسم کی بات کو دبا دبایا نہ چھوڑوں گا. (۱۹۱۸ ، خطوطِ اکبر ، ۱۳۰). ۲. (مجازاً) شرمیلا، منکسرالمزاج جو شوخ اور شریر نہ ہو ، خاموش. بیوی کے سرہانے سونے کے بہانے دبکی دبکائی ... دبی دبائی پڑی تھی. (۱۹۱۰ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۳).

---دینا ف م ؛ محاورہ.
۱. دفن کر دینا.

یاروں نے بعد مرگ یہ کیا کیا سلوک
حسرت کو میرے ساتھ جو زندہ دبا دیا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۹۱).

جنہیں سب سے بڑھ کے غرور تھا صفتِ جمال و کمال کا
تو خاک اس نے دبا دئے تیری شان جل جلالہٗ

(۱۹۰۷ ، نذرِ خدا ، ۱۳۸). ۲. فرو کرنا ، روک دینا ، ختم کر دینا. آگ بجھا دینا مگر چنگاری کو دبا دینا گویا سانپ کو مار ڈالنا اور اس کے بچہ کو پالنا ہے. (۱۹۳۰ ، اردو گلستاں ، ۳۲). کبھی کسی شعر کی اشاعت سے دوسروں کی ناگواری یا دل آزاری کا ان کو گمان گزرتا تو اسے بھی دبا دیتے. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۲۰۰).

---ڈالنا محاورہ.
۱. کسی بات کو چھپا دینا (نوراللغات). ۲. کُچل ڈالنا ؛ ختم کر دینا.

فطرتاً یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ قوی ضعیف کو دبا ڈالتا ہے. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۱۳۹).

---رَکھنا ف م ؛ محاورہ.
چھپانا ، چھپا رکھنا ؛ التوا میں ڈالنا ، روک لینا.

گڑوا دیا ہو مار کر اک دو کو تو کہوں
کب ان نے خون کر نہ کسو کا دبا رکھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۸).

کچھ چرایا ہے چھپایا ہے دبا رکھا ہے
دل کو مٹھی میں لئے رہتا ہے جوبن ان کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۲).

---رَہنا محاورہ.
۱. کسی چیز کی آڑ میں چھپا رہنا.

مثلِ صبا اڑا دے اسے اے جمالِ دوست!
تا چند ہم دبے رہیں گردِ ملال میں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۵۵۷). ۲. کسی سے مغلوب رہنا ، مرعوب رہنا. خدا معلوم ان کو کیسی دھونس تھی وہ زندگی بھر ان سے دبے ہی رہے (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۳ : ۳۷۱).

---سَہما (---فت س ، سک ہ) صف مذ.
ڈرا ہوا ، سہما ہوا ، خوف زدہ. ہمارے یہاں جو یہ گھٹا گھٹا ، دبا سہما ادب تخلیق ہوتا ہے اس میں کچھ نہ کچھ قومی جذبہ کا اظہار تو ہوتا ہوگا. (۱۹۶۰ ، ادب اور شعور ، ۹۰۳). [دبا + سہما (رک)].

---کَر/کے م ف.
۱. (أ) جسمانی طاقت کے ساتھ ، زور سے. پنکھا چلانے والے چھوکرے کو حکم دیا اسے ذرا دبا کر ہاتھ چلا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۸۶). (ب) طبیعت وغیرہ کے جوش یا زور کے ساتھ. القصہ آپ نے پھر دبا کر ایک غزل لکھی. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۹۶). ۲. تحکم یا سختی کے ساتھ ؛ پورے طور پر ، اچھی طرح. خود بھی لگی رہی اور تینوں ماماؤں سے بھی دبا کر کام لیا جب کہیں گھر درست ہوا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۲۷). آپ اس سے کام کیوں نہیں لیتیں کھا کھا کر موٹی ہو رہی ہے ، دبا کر کام لیا کیجئے. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۳۹).

---لینا محاورہ.
مغلوب کر لینا ؛ مال مار لینا ؛ دبوچ لینا ؛ قبضہ کر لینا. جس نے چاہا ملک دبا لیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰). جو دائرہ ان کے زیرِ قلم تھا ... اس کا بہت سا حصہ سخن آرائی اور رزم و بزم نے دبا لیا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۳۷). کسی دوکان کو دیکھئے کہ اس نے سڑک کی زمین بالشت بھر بھی دبا لی ہے فوراً اسے کھدوا کے برابر اور سیدھا کرا دیتے. (۱۹۳۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۶۶). کافر جالوت غالب آچکا تھا اور ان کے کئی صوبے دبا لئے تھے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۹۳).

---ہُوا (---ضم ہ) صف مذ (مث : دبی ہوئی).

پوشیدہ ، چھپا ہوا۔ مرحوم کے لیفی صحبت نے سینے دبے ہوئے ذوق کو ابھار دیا تھا۔ (۱۹۰۵ ، روح کائنات ، ۸)۔

دَبا (۲) (فت د) امذ ، دَباہ۔
کوے کی وضع کا ایک جانور۔ اکثر یہ چوہوں کو پکڑ کر کھاتے تھے جو جانوروں میں مل جاتے تھے یا کوے کی قسم کے ایک جانور کو جس کو دباہ کہتے ہیں۔ (۱۹۰۹ ، بیان الحج ، ۱۶۸)۔ [ع]۔

دَبّا (فت د ، شد ب) امذ۔
۱۔ **درخت کی شاخ جو کاٹ کر اسکا کٹا ہوا سرا زمین میں دبا دیا جاتے تا کہ جڑیں نکال کر نیا پودا بن جائے۔** لیکن خشکی کے سینوں کی بھی کوپہ ہوتی ہیں جن کو دبّا اور بگ کوئی کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۱۰۸)۔ ۲۔ **گھات ، نگرانی۔** سب نے کمر کھول آسودہ ہوئے طلایہ کے گشت اور دبّے کی چوکیاں قائم ہوئیں۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۲۲)۔ ۳۔ (عو) **غوطہ ، ڈبکی** (نوراللغات)۔ اف : لگانا۔ [رک : دبنا]۔

ــــ کیا فقرہ۔
دب گیا ، نیچے آگیا (نوادرالالفاظ ، ۲۳۰)۔

ــــ مارنا محاورہ۔
گھات لگانا ، دشمن یا شکار کی تاک میں چھپ رہنا (نوراللغات)۔

دُبّا (ضم د ، ب شد) امذ۔
کدّو ، کوزۂ شراب۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میں نے تم کو دُبّا ... میں نبیذ ڈالنے سے منع کیا تھا سو اب ہر ہر برتن میں اس واسطے کہ برتن کسی چیز کو حرام یا حلال نہیں کرتا۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۸۳)۔ ارشاد ہوا میں تم کو ... چار چیزوں سے منع کرتا ہوں ، دُبّا ، حنتم ، نقیر ، مزفت۔ (۱۹۱۴ ، سیرت النبی ، ۲ : ۵۱)۔ [ع : (علم)]۔

دُباب (فت د) امذ۔
لواطت ، اغلام (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۸۸)۔ [ع]۔

دَبّابہ (فت د ، شد ب ، فت ب) امذ۔
ایک طرح کا ٹینک کہ جس میں چھپ کر قلعے کی دیوار کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور دیوار کو توڑ کر اس میں سرنگ لگاتے ہیں۔ منجنیق اور دبابہ جو لڑائی کے آلات ہیں عرب میں مستعمل نہ تھے۔ (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۴۷)۔ منجنیق ، دبابہ اور کبش منجنیق رومی آلہ تھا۔ اس سے فوج غنیم پر پتھر وغیرہ برسائے جاتے تھے۔ (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۲۰۲)۔ دبابہ ایسا آلہ ہوتا تھا جس میں چند فوجی داخل ہو جاتے تھے پھر اس کو قلعے کی دیوار کے پاس رکھ دیا جاتا تھا اور اس میں بیٹھے ہوئے فوجی اس کے ذریعے قلعے کی دیوار کو برماتے تھے۔ (۱۹۸۶ ، اخبار الطب ، کراچی ، فروری ، ۵)۔ [ع : (د ب ب)]۔

دَبادَب (فت د ، د) م ف۔
(زور کے ساتھ) متواتر ، برابر

لگائے جا دبادب خوب دھکے
چل عریاں تجھ میں بت ہو جہاں تک

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۱۰۲)۔ گٹھلی سبز اور ننھی اور سجل مرچیں دبادب میری جھولی میں گر رہی ہیں۔ (۱۹۹۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۳۰۲)۔ [دب ، دبانا (رک) + ا ، لاحقۂ تسلسل + دب]۔

دُبار (ضم نیز فت د) امذ۔
بُدھ ، چہارشنبہ۔ ان کے ہاں اتوار کو اوّل ... بدھ کو دُبار ... ہفتہ کو شیار کہا کرتے تھے۔ (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۵۷۷)۔ [ع]۔

دَبارا (فت د) امث۔
(کاشت کاری) **برساتی ندی یا نالے کی زمین جس پر برسات میں پانی پھیل جائے ایسی زمین دو فصل اور کاشت کے لیے اچھی ہوتی ہے۔** (اب و ، ۶ : ۶۳)۔ [مقامی]۔

دُبارَہ (ضم د ، فت ر) م ف۔
دوبارہ ، دوسری بار ؛ پھر سے۔ دُبارہ پوچھا کیوں اے شہریار کیا کسی دشمن سے مقابلہ ہوا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۰۷)۔ جو کرشمہ انہوں نے اپنی پیدائش کے وقت دکھایا تھا ، وہ دُبارہ نہ دیکھا گیا۔ (۱۹۰۹ ، سی پارۂ دل ، ۱۰۳)۔ [دوبارہ (رک) کی تخفیف]۔

دبازت (فت د ، ز) امث۔
۱۔ **موٹائی ، گاڑھاپن ؛ (عموماً کپڑا ، کاغذ کا) دبیز ہونا۔** آہستہ آہستہ زمین کی دبازت بڑھتی رہی اور اس کی حرارت اور کم ہوتی رہی۔ (۱۸۹۸ ، معارف ، جولائی ، ۲۵)۔ وہ کاغذ جس کی دبازت ایک انچ کا بیس ہزار واں حصّہ ہو چھپائی وغیرہ کے لیے بالکل موزوں ہو گا۔ (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۵۲)۔ دری میں قالین کی طرح مخملی کیفیت نہیں ہوتی مگر بُنت کی وجہ سے دبازت ضرور ہوتی ہے۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائکلوپیڈیا ، ۳۸۱)۔ ۲۔ **گندگی** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [ف : دبیز (رک) سے اسم ، بقاعدہ عربی مولّد]۔

دُباشی (ضم د) صف (قدیم)۔
دو زبانیں جاننے والا ؛ ترجمان (علمی اردو لغت)۔ [دو + باشا (بھاشا) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

دَبّاغ (فت د ، شد ب) صف۔
چمڑا پکانے ، صاف کرنے یا رنگنے کا کام یا پیشہ کرنے والا۔ آٹھ روز تک حوض پُر آب میں تر رکھیں نویں روز حوض میں سے نکال کر کھرچنی سے کہ وہ دبّاغوں کے آلات میں ہے اُس چمڑے کے بالوں کو تراش کر صاف کریں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۴۰)۔ باپ دبّاغ تھا۔ (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی (تعارف) ، ۲)۔ یہ دبّاغ گندگی کا کام کرنے کی وجہ سے گندگی کے کیڑے کا سا بن گیا ہے جو عطر سے بے ہوش ہو گیا۔ (۱۹۷۶ ، حریت ، کراچی ، ۲۶ جولائی ، ۳)۔ [ع : (د ب غ)]۔

دِباغَت (فت نیز کس د ، فت غ) امث۔
۱۔ **کچے چمڑے کو پکانا ، صاف کرنا اور رنگنا۔**

اور دباغت ہوئے جس چمڑے کے تئیں
پاک ہے جنزیر اور انساں نہیں

(۱۷۴۴ ، خلاصۃ الفقہ ، ۶). روایت ہے کہ پاپوشیں گدھے کی کھال سے بنی تھیں اور اُس کی دباغت نہیں ہوئی تھی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۱). دباغت کیا ہوا عمدہ چمڑہ ... لے جاتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۱۶۳). چمڑے کے بنانے میں سب سے پہلا کام کاریگر کا یہ ہے کہ جھلی کو اصلی جلد سے دور کر دے کیونکہ جھلی عملِ دباغت کو روکتی ہے. (۱۹۲۲ ، کارخانۂ عالم ، ۱۷۱). کھال پر چونکہ خون وغیرہ نجاست لگی ہوتی ہے اس لئے وہ دباغت سے پہلے حرام ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۶۲). ۲. (مجازاً) رعب داب ، دباؤ ، دھونس ؛ زور. ہجوں کا پڑھنا لکھنا سارا دباغت کا ہوتا ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۴).

جو سارل کرج کا تجھے ہے سہارا
دباغت یہ کب ہو گی تجکو گوارا

(۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۱۰۵). ارا کین کالج گورنمنٹ کی دباغت میں آگئے اور آٹھ طالب علموں کو خارج کر دیا. (۱۹۶۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، دسمبر ، ۴۹). ۳. (طب) رطوبات خشک ہو جانے کے بعد کسی عضو میں پختگی یا مضبوطی آ جانا. اس صورت میں قعر معدہ کے اندر دباغت (مضبوطی) بھی نہیں ہوتی جو سودا کے نکلنے ہی سے لیس دار گاڑھے رطوبات کو پاک کرنے کے بعد ہوا کرتی تھی. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۸). ف : کرنا ، ہونا. [ع : (د ب غ)].

ـــــ جتانا ف م ؛ محاورہ.
رعب جمانا ، دھونس دینا.

کلب اور اخوا کا ہے اک بہانہ
غرض قوم پر ہے دباغت جتانا

(۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۱۰۵).

دَبّاغَہ (فت د ، شد ب ، فت غ) امذ.
دباغت خانہ ، ٹینری (فرہنگ عامرہ). [دبّاغ + ہ ، لاحقۂ نسبت].

دَبّاغی (فت د ، شد ب) امث.
دبّاغ کا کام یا پیشہ ، دباغت. یونانی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ پیشہ وری تین طرح کی ہوتی ہے شریف ، خسیس ، میانہ ... سوم جس سے طبیعت کو نفرت ہو جیسے کہ حجامی دبّاغی ، کناسی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۵۳). خاندان کی ایک شاخ علوم دینی کی طرف مائل ہوئی ... دوسری شاخ نے دبّاغی کا پیشہ اختیار کیا. (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی ، ۲). [دبّاغ + ی ، لاحقۂ کیفیت]

دَبانا (فت د) ف م.
۱. رک : دابنا.

اچھا تو ہے قائم کو دباویں جو اسی طرح
یہ آگ کا شعلہ نہیں رکنے کا کفن میں

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۱۹). صاحب خاطر جمع سے گھوڑے دبائے ہوئے چلے آویں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۳). قادر ذری باتوں تو دباؤ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۰).

قسم تمہارے دانتوں کی ہے لب کو جب دبائے ہوں
قسم تمہارے ابروؤں کی بل جب اِن میں آئے ہوں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۸). کسی صاحب فعل کے نتیجے کے طور پر کسی بُری خواہش کو دبایا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات ، ۳۰۲). ۲. دباؤ ڈالنا ، مجبور کرنا.

ایک بوسے پہ دین و دل تو لیا
اور کتنا مجھے دبائے گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۳).

یہ کہہ کے دباتے ہیں مجھے سب اغیار
دلواؤ جو کچھ ہم کو تو ہو وصلِ نگار

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۵۳).

دیکھ بپھری ہوئی دنیا کو دبانے کی نہ سوچ
باز آنے کی بغاوت سے نہ باز آئی ہے

(۱۹۴۳ ، روح کائنات ، ۱۵۸). ۳. (لشکر کا) دباؤ ڈالتے ہوئے آگے بڑھنا ، پیچھا کرنا. عالمگیر نے پیچھا نہ کیا مگر پہاڑوں کے بھیل دبائے چلے آتے تھے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۲۰). سواروں نے تعاقب کر کے اتنا دبایا کہ رانی رستہ بھول کر جنگل ہی میں بھٹک گئی. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۸۱). ۴. قبضہ کر لینا. شادی خاں ایک پرانا افغان شیر شاہی پٹھانوں میں سے ادھر کے علاقے دبائے ہوئے تھا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۴۳). فلاں نواب نے عہد و پیمان کئے اور اُن کو بالائے طاق رکھ ، علاقہ دبا لیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۰). ۵. بیج بونا ، بیج زمین کے اندر رکھنا (نوراللغات). ۶. بھینچنا ، دبوچنا (فرہنگ آصفیہ ، مہذب اللغات). ۷. پلکوں سے بند کر لینا. تم اپنی ایک آنکھ دبا کے چاند کو دیکھو تو تمہیں بہت سے چاند دیکھائی دیں گے. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۲۴). [دبنا (رک) کا تعدیہ].

ـــــ دَبُونا ف م ؛ محاورہ.
۱. زمین وغیرہ میں گاڑنا یا چُھپا کر رکھنا ، پوشیدہ رکھنا ، رعب و داب میں رکھنا. اسی سے بیٹیوں کو دبا دبو کے رکھتے ہیں کہ اُس کا دیدہ ہوائی نہ ہو جائے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۰۵). [دبانا + دبونا (تابع)].

دَباوَٹ (فت د ، و) امث.
۱. دباؤ ؛ دبنے کی حالت و کیفیت. نفخ ہوتا ہے اور شکم دباوٹ سے کچھ ایک کچا معلوم ہوتا ہے اور تنا ہوا رہتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۴۰۱). فالج عموماً دماغ میں کسی رگ کے پھٹ جانے سے ہوتا ہے لیکن جب آتشک کے اثر سے ہوتا ہے تو اس کی وجہ کھوپڑی کی ہڈیوں پر آماس آ جانے سے دماغ کی دباوٹ ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۸۱). [دبا ، دبانا (رک) سے + وٹ ، لاحقۂ کیفیت].

دَباہَٹ (فت د ، ہ) امث.
دباوٹ ، دباؤ (جامع اللغات). [دبا ، دبانا (رک) سے + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

دَباؤ (فت د ، و مع) صف.
دبا ہوا ، بوجھل ، بھاری (اُلار کی ضد). بکّہ دباؤ ویسے ہی تھا یعنی آگے کو مائل تھا. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۵۵). [دبا ، دبنا (رک) سے + اُو یا وْ ، لاحقۂ صفت]

دَباؤ (فت د ، و مع) امذ.
۱. **بوجھ** ، **وزن** ؛ **زور** ، **طاقت**. ثقل و خفّت اجسام اور ون کا دباؤ اور ونکی حرکت معلوم ہوتی ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۸۸). نئی آبادی کے دباؤ کا لحاظ رکھتے ہوئے شہروں میں اصلاح و ترقی نہیں کی گئی. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۲۶). فضا بھی دیگر اشیا کی مانند اپنا وزن رکھتی ہے اور فضا کے اس وزن کو دباؤ کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۵۳). ۲. **رعب داب** ، **زور** ، **اثر**.

مست رہنا وقت کے حاکم کا کھووے ہے دباؤ
شاہ کو ہے سلطنت میں سب سے ہشیاری بھا،

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۶۹). آدمی جو ہنر سیکھتا ہے ... جو کام کرتا ہے یا تو اپنے شوق سے کرتا ہے یا کسی کے دباؤ سے (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۷۶). سوسائٹی کا دباؤ بھی اپنا اثر کیے بغیر نہیں رہتا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۵۶). ۳. **خوف** ، **ڈر** ، **دہشت**.

شوخ پر غالب ہوا میرا دباؤ
تو دبے ہیں ہیچ مجکوں مادہ گاؤ

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۱۸۶).

اگر دباؤ کسی کا تمھارے دل پہ نہیں
تو ہم کو دیکھ کے تم کان کیوں دباتے ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۲). حاجی صاحب کا شہر میں اتنا دباؤ تھا کہ ارباب نشاط بھی ان کی مرضی کی خلاف ورزی نہ کر سکتی تھیں. (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۲۶۲). ۴. **سختی** ، **جبر**. دباؤ یہ نفرت لوگ برداشت کرتے ہیں. (۱۸۸۶ ، دستور العمل ، مدرسین دیہاتی ، ۲) . یہ کردار بھی آموزش اور معاشرتی دباؤ کے ذریعے تیزی سے بدل جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۱۳). ۵. **لحاظ** ، **خیال** (ماخوذ : نور اللغات). ۶. **حکم** ، **تحکم** ، **حکومت** ، **اختیار** (فرہنگ آصفیہ). [دبا ، دبانا (رک) سے + او ، لاحقۂ کیفیت].

---پڑنا محاورہ.
۱. **دباؤ ڈالنا** (رک) کا لازم ، **داب میں آنا** ، **دب جانا** ، **زور پڑنا**. جب بادشاہ کا دباؤ پڑا خراج دیدیا نہیں اپنے تئیں آزاد رکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۵۹). شہر میں دو سوار آئے اور کہا کہ شاہی فوج پر بے انتہا دباؤ پڑ رہا ہے. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۳۷). ۲. **بوجھ پڑنا** ، **وزن پڑنا**.

کچھ تو پڑے دباؤ دل بے قرار پر
پارہ بھرا ہوا مری تربت میں چاہیئے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۸۵).

---جوش دان (--- و مع) امذ.
وُہ آلہ جس میں گوشت ، سبزی ، دال وغیرہ کو بھاری دباؤ کے تحت پانی میں ابالا جاتا ہے. (حرارت ، ۳۰۲). [دباؤ + جوش (رک) + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---ڈالنا محاورہ.
۱. **مجبور کرنا** ، **دبانا** ، **زور دینا**. مسلمانوں پر کانگریس میں شریک ہونے کے لیئے دباؤ ڈالا گیا ہے. (۱۸۸۸ ، مکمل مجموعۂ لکچرز واسپیچز ، ۳۹۲). وارثوں نے آ کر عرض کیا کہ ہم نے خون معاف کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ تم پر کچھ دباؤ تو نہیں ڈالا گیا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۹۳). یہ میرا مہمان ہے ... اگر تم اس پر زیادہ دباؤ ڈالنے کی کوشش کرو گی تو اس کے نتائج بڑے خطرناک ہوں گے. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۹۱). ۲. **بوجھ یا وزن ڈالنا** ؛ **اثر ڈالنا** ، **متاثر کرنا**. قاضی صاحب بیشک آپ مسیحیوں پر شریعت کے مطابق دباؤ ڈالیئے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۰۹). شریانیں بھی اس پر دباؤ ڈالتی ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۵). ۳. **طاقت سے غالب آنے کی کوشش کرنا**. دشمن نے ایک بازو سے سخت دباؤ ڈالا. (۱۹۴۰ ، فاطمہ کا لال ، ۱۲۳).

---کَرْنا محاورہ.
جبر یا سختی کرنا ، **دباؤ دینا** ، **دباؤ ڈالنا** ؛ **دبوچ لینا** ، **دبوچ کے مار ڈالنا**. ہم لوگ شہدے ہیں چوری نہیں کرتے ، دباؤ کر لیتے ہیں ، راہ میں اکّے دکّے کی خیر مناتے ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۱۲).

---کھانا محاورہ.
مرعوب ہونا ، **مجبور ہونا** ، **دبنا** ، **دباؤ میں آنا**. افراسیاب نے کہا کہ عمرو بے شک باغیوں کو سمجھائے گا کیوں کہ آج دباؤ کھا گیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۲). حکیم محمود خاں سے لالہ چُھنا مل کو دباؤ کھانا پڑتا تھا. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۲۶۷).

---ماننا محاورہ.
دباؤ قبول کرنا ؛ **مرعوب ہو جانا** ، **دب جانا** ، **دباؤ میں آنا**. کون کسی کا دباؤ مانتا ہے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۱۴). اُن کا بیجا دباؤ کبھی نہیں مانا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۴۸). تمھیں جو کچھ کہنا ہو وہ زوار پہلوان سے کہو تمہارا دشمن ان کا دباؤ مانتا ہے. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۴ : ۳۷۴).

---والا صف.
حکومت والا ، **بااختیار** ؛ **زبردست**. وہی ہے اللہ اکیلا دباؤ والا. (۱۹۱۷ ، ترجمہ قرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۷۸۴).

دَباوْنا (فت د ، و مع) ف م (قدیم).
رک : دبانا (بلیشس). [دبانا (رک) کا ایک املا].

دَبائی (فت د) امث.
رک : دباؤ (بلیشس). [دبا ، دبانا (رک) سے + ئی ، لاحقۂ کیفیت]

دَبانے ڈالنا محاورہ.

چُھپانا ، پوشیدہ رکھنا (جامع اللغات).

دَبائے رَکھنا محاورہ.
چُھپا کر رکھنا ، ظاہر نہ ہونے دینا (علمی اردو لغت).

دَبائے نَہ دَبْنا محاورہ.
مغلوب نہ ہونا ، چُھپائے نہ چُھپنا

آج تک چوٹ دبائے نہیں دبتی دل کی
کس طرح اس صنمِ سنگ بدن کو بھولیں

(۱۹۸۲ ، تار گریباں ، ۲۸).

دَبْتے کو (سَب) دَباتے ہیں کہاوت.
کمزور یا غریب کو سب پریشان کرتے ہیں ؛ غریب کو سب لوٹتے ہیں

ٹھوکریں مارتے چلتے ہو مری تُربت کو
تم بھی دبتے کو دباتے ہو یہ کیا کرتے ہو

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۱۳).

دَبْٹْنا (فت د ، ب ، سک ٹ) ف م (قدیم).
دبانا ، زور لگانا ، دھنسانا.

جو شہ کیلی دبٹے قفل لے تلار
کُھلے دھن کے قفلے سو لعل آئے بہار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷). [دبانا (رک) کا قدیم املا].

دُبْدا (ضم د ، سک ب) امذ.
دبدھا ، شک ، تذبذب ، دُگدا.

دِل چاہے دل دار کو اور تن چاہے آرام
دبدا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام

(۱۸۸۹ ، ظریف کے ڈرامے ، ۳ : ۲۱۰). اگر میں اِسی دُبدے کی حالت میں مر گیا تو کُتے کی موت مرا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹).

دبدا میں تھی وہ کہ اب کرے کیا
آیا نظر اس کو ایک تانگا

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۰).

سدا جان دُبدے میں ان کی رہے
فَحَبِّسُوْا مِنَ النَّارِ ہُم یَسْلُکُوْن

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۳۱). [دُبدھا (رک) کا ایک املا].

دَب دَب (فت د ، سک ب ، فت د) امث.
دھب دھب کی آواز ، پاؤں کی چھاپ.

تج وصل کوں درنگ ہے ہو مُنج نہیں صبوری
جاتی ہے زندگانی آتی ہے موت دب دب

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۲).

تن تن تن تن ، دب دب دب دب ، اُلجھی اُلجھی دبی دبی
ایک بجے کی نوبت شاید وقت سے پہلے بج اُٹھی

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۶). [دھب دھب (رک) کا ایک املا].

دَبْدَبا (فت د ، سک ب ، فت د) امذ.
دبدبہ ، شان ، شوکت ، کرّ و فر.

نوری ملائک پر صبا تیغ شاہ کا دیکھ دبدبا
بھجیں ہزاراں مرحبا جم راج کرائے رایج توں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۴۳).

لے زرد ہوش شک نہیں اس میں کہ جائے دب
دیکھے اگر جو آج ترا دبدبا بسنت

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۰). [دبدبہ (رک) کا ایک املا].

دَبْدَبَہ (فت د ، سک ب ، فت د ، ب) امذ.
شان و شوکت ، شکوہ ، کرّ و فر ، رعب داب ، جاہ و جلال.

لکھیں تھے سُنے سوں تخت پر وہاں
گیا دبدبہ ہور بخت گئے کہاں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۳).

ترے داب کے دبدبے تی انگت
دبے دھاک دھر لات عزّا منات

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲). جوں خبر اہلِ بیت کے آنے کی پہنچی مجلس شراب تیار کر ایک زینت اور دبدبے سے تخت پر بیٹھا (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۷). مامون رشید ایک زمانۂ دراز تک نہایت دبدبہ و ترقی کے ساتھ سریرِ سلطنت پر رونق افروز رہا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۷۰). بسم اللہ کو حاضر جواب سہی مگر ناسخ کا دبدبہ اور طنطنہ ایسا تھا کہ وہ ان کو ناسخ کے سامنے زبان نہ کھولنے دیتا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۳۹).

بُت کدے گر گئے آتش کدے ویران ہوئے
دبدبہ قیصر و کسریٰ کا بنا آج کی رات

(۱۹۸۳ ، زادِ سفر ، ۳۶). [ف : دبدبہ].

دَبْدَت (فت د ، سک ب ، فت ۰) امذ.
کلمۂ مہمل جو مہاوت ہاتھی کو پیچھے ہٹنے کے لیے بطور اشارہ بولتا ہے (ا ب و ، ۵ : ۷۳). [حکایت الصّوت].

دُبْدھا (ضم د ، سک ب) امذ نیز امث (مرد دبدا ، دبدھیا.
شش و پنج ، پس و پیش ، تذبذب ، گومگو کی کیفیت ، وہم ، وسوسہ ، دگدا ، دگدھا.

دل مرا لے کے جو دبدھا میں پڑے ہو اس بھانت
کیا سجن اس کا کوئی جگ میں خریدار نہیں

(۱۷۵۰؟ ، یک رنگ (چمنستانِ شعرا ، ۲۰۵)).

پڑی دبدھا میں تنہا اس دم کہاں جاؤں کہاں دیکھوں
کسے دیکھوں کسے پوچھوں کدھر جاؤں کہاں ڈھونڈوں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۲). یہ وہ وقت تھا جبکہ ہر کوئی دبدھے اور گومگو کی حالت میں تھا. (۱۹۱۲ ، مخارق الصلیب (ترجمہ) ، ۱۳).

پھر بھی ہے دل میں یہی دبدھا
کل کیا پہنیں ، کل کیا کھائیں

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۲۲). [س : دو دھا दुबधा].

ـــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
بدظنی و بدگمانی کرنا ، شک کرنا ، شُبہ کرنا ، تذبذب میں رہنا ، پھیر پھر کرنا ، تردد کرنا ، وسوسہ کرنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

---میں پڑنا/ہونا محاورہ۔
تذبذب میں رہنا ، شش و پنج میں ہونا ، گومگو کی حالت ہونا۔ دل میرا دبدھے میں ہے اور دو دلی آدمی کی خاطر پریشان رکھتی ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۶)۔ فرمایا کہ دنیا اشغال کی جگہ ہے اور بندہ ہمیشہ امید اور بیم کی مشغولی کے درمیان ہے اور اسی دبدھا میں پڑا ہے۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۷۴)۔

---میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام کہاوت۔
جو شک میں مبتلا رہتا ہے وہ نہ تو دین کا ہوتا ہے نہ دنیا کا۔

دل چاہے دلدار کو ، تن چاہے آرام
دبدھا میں دونوں گئے ، مایا ملی نہ رام

(۱۸۳۸ ، نظر علی نظیر زنگیج (سندھ میں اردو شاعری ، ۸۸))۔ اگر کرموں میں پھنسے ہوئے لوگوں کا دل کام سے ہٹ گیا اور ان کو آتم گیان بھی نہ ہوا تو وہی مثل ہو گی کہ دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۱۲۰)۔

دُبُر (ضم د ، ضم نیز سک ب) امث۔
۱. **کسی چیز کا پچھلا حصہ ، پُشت ، پیٹھ ، قُبل کی ضد ، (مجازاً) چوتڑ ، مقعد ، گانڈ۔**

دبر میں چڑھا اون کے مکھ میں نکالا
لیٹیں گے سارے بدن پر اوبال

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۳۵)۔

قسمت جنبش تو منی کی نہ تھی
بہہ کے گئی اس کی دبر پر تمام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۷)۔

جبکہ جانب قدر چشمہ ہو ذکر
فرج داخل یا دبر میں اے بشر

(۱۸۹۱ ، کنز الآخرۃ ، ۳۰)۔ دو مخرج بنائے گئے ، قُبل اور دُبر۔ (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۷۳)۔ ۲. **آخری سرا ، مہینے کا آخری حصہ ، دنیا کا آخری حصہ** (پلیٹس ، جامع اللغات)۔ [ع : دبر - پیچھے ہونا ، پیچھے رہ جانا]۔

---الشَّہر (---ضم ر ، غم ال ، شد ش بفت ، سک ہ) امث۔
مہینے کا آخری حصہ (جامع اللغات)۔ [دبر + رک : ال (۱) + شہر - مہینہ]۔

---اللَّیل (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امث۔
رات کا پچھلا حصہ (جامع اللغات)۔ [دبر + رک : ال (۱) + لیل - رات]۔

---ثَور کسر امثا (---و لین) امذ۔
(ہیئت) ایک ستارہ قدرِ اوّل میں ہے اس کو عین الثور اور دُبر ثور بھی کہتے ہیں (مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۳۷)۔ [دبر + ثور (رک)]۔

دَبَران (فت د ، سک ب) امذ ا ج۔
(لفظاً) پیچھے والے ؛ (ہیئت) برج ثور کے پچھلے پانچ ستاروں کا مجموعہ۔ اس کی چشم جنوبی میں جو سرخ بڑا ستارہ ہے اُس کا نام دبران ہے عین الثور بھی کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۶)۔ سُنئے یہ برج ثور کے پانچ تارے جن کا نام دبران ہے انہوں نے ثریا کے پاس نکاح کا پیام بھیجا۔ (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۸۵)۔ پس معلوم ہوا کہ برج ثور میں ۱۸ درجے پر قمر ہے منزل دبران پر اور ہر منزل کی ۱۳ درجے کی سیر ہے۔ (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۹)۔ [ع : دبر + ان ، لاحقۂ جمع]

دَبڑا (فت د ، سک ب) امذ۔
(کاشت کاری) ایسی نشیبی زمین جس میں برسات کا پانی بھر جائے اور بہ وقت ضرورت کھیت میں دبا جا سکے ، پوکھر ، تلیاں ، جوہڑ ، ڈبر (ا ب و ، ۶ : ۱۵۷)۔ کھیڑے کے نزدیک پہنچا دیکھا ایک دبڑے میں پانی برس کر اکٹھا ہو رہا ہے۔ (۱۸۲۵ ، سیر عشرت ، ۱۱۷)۔ [مقامی]۔

دَبڑا سُکڑا (فت د ، سک ب ، ضم س ، سک ک) صف مذ۔
دبا ہوا ، سہما ہوا ، سمٹا ہوا ؛ خاموش ، چُپ چاپ۔ علیحدہ دبڑے سکڑے ایک کونے میں بیٹھے رہتے ہیں۔ ہم میں سے اکثر نظر بچا کر ان کے پاس سے گذر جاتے ہیں اور ان کے وجود کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ (۱۹۳۷ ، اصلاح حال ، ۲۰۳)۔ [دبا (باضافہ ڑ) + سکڑا ، سکڑنا]۔

دَبڑ دَبڑ (فت د ، ب ، د ، ب) امث۔
شور و غُل ، دھب دھب ، دھڑ دھڑ۔ ہر طرف دبڑ دبڑ ہو رہی ہے کئی ہزار لڑکے کسی کنونشن میں شریک ہونے کے لئے آ گئے ہیں ، تمام کاریڈوروں میں دوڑتے پھر رہے ہیں۔ (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۲۷۹)۔ [دھبڑ دھبڑ (حکایت الصوت) کا ایک املا]۔

دَبڑُو گُھسڑُو (فت د ، سک ب ، و مع ، ضم گھ ، سک س ، و مع) صف۔
۱. **دبا چھپا ، پوشیدہ ، جو آشکارا اور جرأت مندانہ نہ ہو ، دبو گھسو۔** ہم کو ان کانگرس والوں کی یہ دبڑو گھسڑو کارروائی بالکل پسند نہیں۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۶)۔ ۲. **محکوم ، عاجز ، بے دست و پا ، احساسِ کمتری رکھنے والا ، ذرا سی بات میں دب جانے والا ، بودا ، کم ہمّت ، بُزدل ، ڈرپوک۔** دبڑو گھسڑو مقرر کیا یا دل لگی باز بنایا ہے۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۱)۔ کوئی ایسا ویسا دبڑو گھسڑو سمجھ لیا ہے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۵۵)۔ آدمی کو دبڑو گھسڑو بن کے رہنا نہیں چاہیے۔ (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۱۳)۔ [دب ، دبنا (رک) + ڑ (زائد) + و ، لاحقۂ صفت + گھس ، گھسنا (رک) + ڑ (زائد) + و ، لاحقۂ صفت]۔

دَبز (فت د ، سک ب) صف مذ۔
موٹا ، دبیز ، دل والا ، دل دار۔ طول ، عرض اور دبز (یعنی عمق و ارتفاع) یہ خواص جسم ابعاد کہلاتے ہیں۔ (۱۸۷۶ ، تحریر اقلیدس ، ۳)۔ [ع : (د ب ز)]۔

دَبِستان (فت د ، کسر ب ، سک س) امذ۔
اسکول ، مکتب ، مدرسہ ، مکتبۂ فکر۔

نزول الہام سوں ذہن ایک اپانا
حقیقت کے دبستاں بیچ جانا
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۹۲).
شورِ سودائے جنوں سے رہے اب کے بیدار
جز معلم نہ کوئی طفل دبستاں میں رہا
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۵).
قالبِ خاکی میں آتی ہے بڑی مشکل سے روح
کب خوشی سے طفل آتا ہے دبستاں کی طرف
(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۲۰۸). اکبر اعظم کی علمی ضیاباریوں نے ... دکن کی وادیوں کو بھی مطلعِ نور بنا دیا تھا. دکن میں تصویر کشی کا ایک نیا دبستان قائم ہو جاتا ہے جو اصفہان کے مقابلے میں آگرہ سے زیادہ فیضان حاصل کرتا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۸۱). اُن کے اپنے دبستان پر لکھنو سے زیادہ دلّی کا اثر نظر آتا ہے. (۱۹۷۹ ، میرانیس ، حیات اور شاعری ، ۹۲). [ع : ادب (بحذف ا) + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت]

---خَیال کس اضا (---فت خ) امذ.
کسی خاص اندازِ فکر و خیال کا گروہ یا جماعت ، مکتبِ فکر. ہر ادیب کسی نہ کسی دبستانِ خیال کا پرچار کرتا ہے. (۱۹۳۱ ، افادی ادب ، ۹۳). [دبستان + خیال (رک)].

---دِہکَدہ کس اضا (--- کس د ، سک ہ ، فت ک ، د) امذ.
دیہاتی پرائمری مدرسہ. دبستان دہکدہ کی مدتِ تعلیم چار سال ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۶). [دبستان + ف : دہ + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---شَہْر کس اضا (---فت ش ، سک ہ) امذ.
شہری پرائمری مدرسہ. چار قسم کے مدرسے قائم ہیں (۱) دبستان دہکدہ (دیہاتی پرائمری مدرسہ) (۲) دبستان شہر (شہری پرائمری مدرسہ) ..... (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۶). [دبستان + شہر (رک)].

دَبِسْتانی (فت د ، کس ب ، سک س) صف.
دبستان سے متعلق یا منسوب ؛ طالب علم ؛ اسکالر ، عالم (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [دبستان + ی ، لاحقۂ صفت].

دُبْسی (ضم د ، سک ب) امث.
(کاشت کاری) فی صدی مال گزاری جو زمین داروں کو معاف کی جاتی ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : دُبسی दुबसी].

دَبْق (کس نیز فت د ، سک ب) امذ.
لاسہ جس سے جانوروں کو پکڑتے ہیں. کپڑے کی بتی کو دبق (وہ لاسہ جس سے شکاری شکار کو پکڑتے ہیں) یا سریش میں لتھیڑ کر کان میں رکھیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۸۴). [ع].

دَبَک (فت د ، ب) امث.
۱. **حیا کوشی ، شرمانا ، جھینپنا.**
اور تو جتنی ادائیں اُس کی ہیں میں کیا کہوں
پر قیامت تک نہ اس کی بھولے کی دت اور دبک
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۵۷). ۲. **سمٹنا ، دبکنا.**
ہوا ہے وصل کن زوروں سے عُریاں یاد ہے تُم کو
دبک ان کی ، لپک اپنی ، نہاں ان کی عیاں اپنا
(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۲). [دبکنا (رک) کا اسم کیفیت].

---آنا محاورہ.
پیٹ زمین سے لگا کر لیٹنا ؛ گھات میں بیٹھنا ، چھپنا ، چھپ کر بیٹھنا ، چھپ کر چلے آنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---بَیٹْھنا محاورہ.
رُوپوش ہو جانا ، چھپ جانا. سکندر سورمان کوٹ کے قلعوں کو اپنی کا گنبد سمجھ کر پہاڑ کے دامنوں میں دبک بیٹھا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۲).

---جانا محاورہ.
چھپ کر بیٹھ جانا ، چھپنا.
جنگل کے شیر صورتِ آہو دبک گئے
جتنے بڑے ہوئے تھے ہرن سب سرک گئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۳). پیشکار صاحب کو کہیں جگہ نہ ملی تو میز کے نیچے دبک گئے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۳۵). بولی میز بستر میں دبک گیا. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۳۵).

---رَہْنا محاورہ.
کسی گوشے یا آڑ میں چھپ جانا ، دبک جانا ، سمٹ کر بیٹھنا. کمہاری نے بھی پاؤں کے کھٹکے سے جانا کہ میرا خاوند چارپائی کے نیچے آ کر دبک رہا ہے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۹۱). تم کہو کہ میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ہے ... اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، ۹۶۳).

---شیرے کے مُنْکَے میں فقرہ.
موقع ہاتھ سے نہ جانے دینا ، موقع سے فائدہ اُٹھانے کے موقع پر مستعمل. دوسرے سیکنڈ میں بہ مصداق « دبک شیرے کے منکے میں » چھتری اپنے آپ کو چھوڑ کر مجھ پر ٹوٹ پڑی. (۱۹۶۷ ، اٹھانیے ، ۳۶).

دَبْکا (فت د ، سک ب) امذ.
۱. **ڈانٹ پھٹکار ، دھمکی.**
مرد ہی ہم کو دیتے ہے دبکا
آج کل ہم پہ زور ہے سب کا
(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ ، ۱۵ : ۵). اُس کی باتوں میں واشنگٹن ڈی سی کا دبکا تھا. (۱۹۸۱ ، راکھ گدھ ، ۲۸۶). ۲. **چوہوں کو مارنے کا آلہ جو چکی کے پاٹ کے مشابہ مٹی سے بنایا جاتا ہے.**

ہیں میاں لکس غضب کے بڑے مخبر ہیں یہ سب کے
بڑے چوہے نئے ڈھب کے یہ لگانے گئے دبکے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۷). [دبک ، دبکا (رک) +ہ ، لاحقۂ اسمیت]

ـــ دبکا سا رہنا محاورہ.
ڈرا ڈرا رہنا ، سہما سہما رہنا. اُس ماحول میں دبکا دبکا سا رہتا تھا. (۱۹۶۰ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۱۷).

ـــ دبکایا (ـــ فت د ، سک ب) صف مذ (مث : دبکی دبکائی).
دبا دبایا ، سمٹا سمٹایا ؛ خاموش. بیوی کے سرہانے سونے کے بہانے دبکی دبکائی پڑی تھی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۴۳). میں لحاف میں دبکا دبکایا بیٹھا تھا ، باہر نکلنے کو جی نہ چاہا. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۸). [دبکا + دبکایا ، دبکانا (رک) سے].

ـــ ہُوا (ـــ ضم ہ) صف.
چپٹا یا کٹا ہوا تار جو سلمے کے کام میں استعمال ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات)

دَبکانا (فت د ، سک ب) ف م.
۱. دبانا ، ڈرانا ، دھمکانا.

لپٹ لیتا ہے جب کچھ عرض حال اپنا کیا چاہے
غریب عاشق کے دبکانے کی خوب آتی ہے داب اوس کوں

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۳). ۲. چھپانا ، ڈھانپنا ، سمٹانا. آپ کی اجازت نہیں ہے تو کواڑ کھلوا لیجیے میں اس کو دبکا کر اُدھر سے کر لوں گی. (۱۹۰۹ ، جوہرِ قدامت ، ۳۳). بچا ہوا کھانا ٹوکرے کے نیچے رکھ دیا اور برتن اناج کی کوٹھی میں دبکا دیے (۱۹۳۰ ، پریوں کی ہنڈیا ، ۲۵). [دبکنا (رک) کا تعدیہ].

دَبکائی (فت د ، سک ب) امث ـــ دبکنی.
۱. سونے چاندی یا کندلے کے تار کو چپٹا کرنے کی صنعت ، تار دبکنے کا کام (ماخوذ : مہذب اللغات ، ۱ ب و ، ۵ : ۱۹۰). ۲. گول تار کو چوڑا کروانے کی اُجرت ، تار دبکنے یعنی بادلا بنانے کی اُجرت (مہذب اللغات ، ۱ ب و ، ۵ : ۱۹۰). [دبک ، دبکنا + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

دَبکَل (فت د ، سک ب ، فت ک) امذ (قدیم).
چھپنا ، خوف سے چھپ کر بیٹھنا.

چلے آسیب او کنوں لگ ادک ڈر زرد کرموں کوں
بھرے سب کوہ بور تل میں پکڑ ہر ٹھار دبکل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۶۸). [دبک + ل (زائد)].

دَبکَن (فت د ، سک ب ، فت ک) امث.
۱. (کاشت کاری) ڈھینکلی کی بلّی کے نچلے سرے پر رکھا ہوا وزن جو بلّی کو واپس اپنی جگہ پر لے آتا ہے ، جانٹ ، ٹھونی ، چکّا (ا ب و ، ۶ : ۱۵۷). ۲. کھات ، تاک (جامع اللغات). [دبک + ن ، لاحقۂ اسمیت].

دَبکنا (فت د ، ب ، سک ک). (الف) ف ل.
۱. چھپنا ، پوشیدہ ہونا.

کیا زلف میں اُس شوخ کے تئیں دبکی صبح
جوں شام سے ہوتی ہے کسی شب کی صبح

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۲).

کیا خبر تھی دشمنِ جاں دل میں ہے دبکا ہوا
کرگ بن کر مجھ کو آخر داغِ ہجراں لے چلا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۳). آپ سے ملنے کو ان شاء اللہ ضرور آؤں گا کہیں لحاف میں دبکا رہوں گا. (۱۹۱۶ ، خطوطِ اکبر ، ۵۶).

کمرے کی نیم تیز انگیٹھی سے فضا
وہ نرم لحافوں میں دبکنے کی ادا

(۱۹۸۳ ، تارِ گریباں ، ۵۸). ۲. ڈر یا ڈانٹ ڈپٹ سے سہم جانا یا سمٹ جانا ، دبکنا.

حیث رقیب دبکتے ہیں لومڑی کی طرح
یہ داغ دل ہے مرا کیا پلنگ کا ٹیکا

(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۰۷). بے حیا کی آنکھ نہیں جھپکتی بیوی سے بھی نہیں دبکتی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۳۲). وہ دیوار کے درمیان منہ چھپائے دبکی بیٹھی تھی. (۱۹۸۳ ، ڈنگو (ترجمہ) ، ۱۳۹). (ب) ف م. چاندی سونے کے تار کو کوٹ کر چپٹا کرنا. تار دبکنے کی بھی مشینیں نکل آئی ہیں. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ جون : ۳). [دب ، دبنا (رک) + ک ، لاحقۂ کیفیت + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَبکَنت (فت د ، سک ب ، فت ک ، سک ن) امث.
ڈر ، خوف ؛ دباؤ.

کوئی کیسا ہی ہو قوی اُس سے
نہیں دل کو ضعیف کے دبکنت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۶). [دبک + نت ، لاحقۂ کیفیت].

دَبکَنی (فت د ، سک ب ، فت ک) امث.
رک : دبکائی. جب سے اُن کے ہاتھ میرا روپیہ اور زیور لگا ہے انھوں نے دبکنی کا کارخانہ کھولا ہے (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۹۶). مکان کے سامنے دبکنی کا کارخانہ تھا ہم کبھی کبھی تماشا دیکھنے وہاں چلے جاتے تھے. (۱۹۷۰ ، تاثرات ، ۲۳۵). [دبک + نی ، لاحقۂ کیفیت].

دَبکی (فت د ، سک ب) امث.
۱. رُوپوشی ؛ (خصوصاً کسی جانور کا) زمین میں چھپ جانا.

کبھو شانہ بیچ چُپ مار دبکی
کہ جاتی دُور ہے آواز شب کی

(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۱۰). یہ کوہستانی بھی اپنے پہاڑوں پر دبکی مارے پڑے رہتے تھے. (۱۸۳۸ ، تاریخ عالمگیر ، ۷۹). ان مارنا. ۲. داؤ ، گھات (فرہنگِ آصفیہ ؛ اردو قانونی ڈکشنری). ۳. (چڑی مار) لال رکھنے کا پنجرہ. ایک روز اول اپنے مادائوں کو الگ کر کے ایک چھوٹے سے پنجرہ میں رکھیے کہ اوس پنجروں کو اصطلاح لال بازوں میں دبکی کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہِ شوکتی ،

۱۷۵۸)، [دب ، دبنا (رک) + کی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

ـــــ لگانا محاورہ۔
۱۔ چھپ جانا ، غائب ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۲۔ گھات لگانا ، کمات میں بیٹھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

دَبکِیّا (فت د ، سک ب ، فت ک ، شد ی) امذ۔
سونے چاندی یا کندلے کے تار کو زرباف کے لیے دبک کر چپٹا کرنے والا کاری گر ، بادلا بنانے والا کاری گر۔ محلے کے دبکیوں کو دیکھو کہ منہ اندھیرے جو کھٹا کھٹ شروع کرتے ہیں تو آدھی رات تک کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔ (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۲۰۳)۔ فقط محاوروں کی چاہ میں کبھی زردوزوں کے کبھی دبکیوں کے ... کارخانوں میں گھس جاتے۔ (۱۹۴۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۶۵)۔ ان کارخانوں کے علاوہ راجہ بازار میں ابراہیم کناری والے ، امیر بیگ دبکیے ، نیاز علی سنجاف والے کے بڑے بڑے کارخانے تھے۔ (۱۹۹۴ ؛ جنگ ، کراچی ، ۴ جون : ۳)۔ [دبکنی + یا ، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

دَبکیل (فت د ، سک ب ، ی لین) صف۔
دبنے والا ؛ بزدل ، کم ہمت (نوراللغات)۔ [دبک + یل ، لاحقۂ صفت]۔

دَبکیلا (فت د ، سک ب ، ی لین) صف۔
رک : دبکیل (نوراللغات)۔ [دبک + یلا ، لاحقۂ صفت]۔

دَبگَر (فت د ، سک ب ، فت گ) صف۔
رک : دب کا تعلق (پلاٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [دب + گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

دُبلا (ضم د ، سک ب) صف مذ (مث : دُبلی)۔
۱۔ لاغر ؛ کمزور ، پتلا۔

دبلا ضعیف سب تھے غواصی تو ہے ولے
دھرتا ہے قرب ہو کی محبت کے مال کا
(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۷)۔

دبلا سا دیکھو ہم کوں تعجب میں ہے رقیب
واقف نہیں کدھا کہ یہ ہم گوں چر گیا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳)۔ فکر سے دبلا ہوتا چلا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۹)۔ امین الدین خاں صاحب نے اپنی کوٹھی میں نزول اجلال کیا پھر دن پیچھے آزاد مہربانی ناگاہ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے ان کو دبلا اور افسردہ پایا۔ (۱۸۶۹ ، خطوطِ غالب ، ۷۵)۔ ڈاکٹر صاحب کی تجویز پہ مشق کرتے تھے اور بے اختیار کی تھی اس سے بہت دبلے ہو گئے تھے۔ (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۹۰)۔ ۲۔ چھریرے یا اکہرے جسم کا ، ہلکے بدن والا ؛ کم گوشت کا۔ ایک جاہل عابد کو بادشاہ نے بلایا اس نے دل میں کہا کچھ ایسی دارو کھاؤں جس سے دبلا ہو جاؤں۔ (۱۸۵۵ ، ترجمۂ گلستان ، منشی نظام الدین ، ۲۵۳)۔ صبح کی منادی کر دیے تو لوگ ہر طرف سے دوڑتے آئیں گے کچھ پیدل اور کچھ دبلی اونٹنیوں پر سوار۔ (۱۹۱۸ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۰۲)۔ اسی کی پہاڑی پر ایک لمبے میاں رہتے تھے دبلا ڈیل ، اکہرا بدن ، میانہ قد۔ (۱۹۶۸ ، اجڑا دیار ، ۳۰۵)۔ انگ : پتلا ، کرنا ، ہونا۔ [پ : دُبلا दुबला]۔

ـــــ پتلا (ـــــ فت پ ، سک ت) صف مذ (مث : دُبلی پتلی)۔
جسمانی طور پر کمزور ، نحیف ، چھریرا۔ دو درویش ایک ساتھ سفر کرتے تھے ایک بہت دبلا پتلا کمزور تھا۔ (۱۸۸۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۱۰۸)۔ حضرت عائشہ اس وقت تک دُبلی پتلی تھیں آگے نکل گئیں۔ (۱۹۱۸ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۳۵)۔ وہ ایک دبلا پتلا عجز بھرا منحنی آدمی تھا۔ (۱۹۸۲ ، پتھر پاترا ، ۱۳۵)۔ [دبلا + پتلا (رک)]۔

ـــــ پن / پنا (ـــــ فت پ) امذ۔
کمزوری ، لاغری ، نقاہت۔ ضعف اور دُبلا پن بڑھتا جاتا تھا۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۹۷)۔ اردو میں ترجمہ سوائے لاغری یا دبلا پن کے اور کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، (میگزین) ، ۲۳ جولائی ، ۷)۔ [دُبلا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

ـــــ قاق صف مذ۔
بہت کمزور ، نحیف ، دُبلا پتلا۔ گھوڑے تک ایسے قدیم کہ ابوالحسن تانا شاہ کے رسالے کے داغ تصحیحہ رکھنے والے بڈھے موٹرے پنجے دبلے قاق۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۹۶)۔ [دبلا + ت : قاق = لاغر]۔

ـــــ کُتّا سَراب کی آس کہاوت۔
غریب کی کوئی پروا نہیں کرتا (جامع اللغات)۔

دُبلاپا (ضم د ، سک ب) امذ۔
لاغری ، کمزوری ، دُبلا پن۔ دبلاپے سوں میرا آنگ سکھ کر کاڑی ہو گیا۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۰۱)۔ دبلاپے سے آنکھوں میں حلقے پڑ گئے ہیں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱)۔ دبلاپے کے مارے فقط ہوا کی حالت ہو رہا تھا۔ (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۶۵)۔ دبلاپا ایک مُوذی مرض ہے جسے خاص طور پر لڑکیاں بڑے شوق سے دعوت دیتی ہیں۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی (میگزین) ، ۲۳ جولائی ، ۷)۔ [دبلا + پا ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

دُبلانا (ضم د ، سک ب) ف ل۔
دبلا ہو جانا ، کمزور پڑ جانا۔ وہ دبلائی ہوئی سی اور مری ہوئی سی معلوم ہوتی تھی۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۱)۔ [دبلا + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

دُبلائی (ضم د ، سک ب) امث۔
دبلاپن ، دبلاپا (جامع اللغات ؛ پلاٹس)۔ [دُبلا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دُبلقہ (ضم د ، ب ، سک ل ، فت ق) امذ۔
وہ چھجا جو خود کے آگے کی طرف ماتھے پر دھوپ یا چوٹ وغیرہ سے بچنے کے لیے لگتے تھے۔ بادشاہ جب خود سر پر رکھنے لگے تو دیکھا کہ دبلقہ نہیں۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۵)۔

دبلغہ:۔ نصف روپیہ سے ساڑھے تین مہر تک. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۰۲). [ت : دبولغہ = خود].

دُبْلِیا (ضم د ، فت ب ، سک ل) امذ.
نحیف و لاغر. ارے دُبلیے تُو تو خُوب گاتا ہے. (۱۹۰۱ ، اسد حسین قمر ، طلسم فتنۂ نور الشاں ، ۶۰۳). [دبلا (بحذف ا) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

دُبلے (کو) ماریں شاہ مَدار کہاوت.
مہسے کو ماریں شاہ مدار ، کمزور کو سب ستاتے ہیں. یہ وہی نقل ہے کہ دبلے ماریں شاہ مدار. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۹۶). ہس یعنی ہر شیر ہیں۔ دبلے کو ماریں شاہ مدار. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۳۷). اُس پر بگڑ گیے اور کلہاڑی اُٹھا عورت کے سر پر ٹے بٹکی دبلے ماریں شاہ مدار. (۱۹۱۵ ، حورِ عین ، ۱ : ۲۰).

دَبْنا (فت د ، سک ب) ف ل.
۱. **دابنا (رک) کا لازم.**

پرن دَب کر کیوں کر رہی گی اِتا
بری ہووِیں گی او پرن الیا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۸).

زور سیتی نہ نوے صاحب جو ہر قطعاً
نہیں دبتی ہے وہ تروار جو ہو فولادی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۹).

جب دیکھنے ہیں باتوں ہی داہو ہو اُس کے مہر
کیوں ہوتے ہو ذلیل تم اِتنا تو مت دبو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۲۲). ناصر علی سے خُوب چوٹ چلتی تھی وہ کبھی نہیں دبا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۴۱). سرکار سے دبے رہتے لالوں کے لال نہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۰). فنانس قابلیت سے میں دبتا ہوں. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۵۸). ۲.(۱) **لحاظ پاس کرنا ، اِنکسار کا اِظہار کرنا.** جتنی اُن سے دبتی ہو اور اُن کا لحاظ کرتی ہو کسی اور سے بھی تمہارا یہ حال ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۳۹). بھتیجے کا رُخ دیکھ کر کچھ دبتے تھے، ناگوار باتیں سُن کر بھی ضبط کر جاتے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۴). اب یہ جو اس نے گڑبڑ کی ہے تو ہم سے دبنا پڑے گا اسے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۹). (۱۱) **نرم پڑنا ، جھکنا.**

دیکھا متوجّہ جو تُجھے حال پہ اپنے
کی صُلح ہیرے ساتھ رقیبوں نے بھی دَب کر

(۱۸۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۳۷).

شیوہ اپنا ہے پروائی نومیدی سے ٹھہرا ہے
کچھ بھی وہ مغرور دبے تو بنت ہم سو بار کریں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۴۴). تب دلآرام انارکلی کو بدنام کرتے ہوئے ... ڈرتی ہے اور دب گئی ہے. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۲۸۳). ۳. **اُبھرنے یا بڑھنے نہ پانا ، بہت کم ہو جانا ، جاتا رہنا ؛ (زخم ، چوٹ ، ورم وغیرہ کا) مُندمل ہو جانا ، فرو ہو جانا.**

دل کی دبی تو اُبھری ہمارے جگر کی چوٹ
یہ دیکھ چارہ گر اِدھر آئی اُدھر کی چوٹ

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۳۵). ۴. **چھپنا ، چھپکنا ، چُھپنا ، دبکنا.**

خطرناک تھا دشت کیا کہیے سوز
دبا نُول پھرے جیسے دبتا ہے چور

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳).

سرو بھی دبنے لگے شمشاد بھی دبنے لگے
باڑھ پر آیا ہو تخلِ قدِ یار اب کی برس

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۶۸). شذری کا عربی بولنے کا شوق ایسا رُخصت ہوا کہ پھر کبھی عربی نہیں بولی جتنے دن عراق میں رہے دبے رہے. (۱۹۳۲ ، روحِ ظرافت ، ۸۳). درد کو اپنی محترم شخصیت کا احساس ہے اسی لیے وہ اظہارِ عشق میں ڈرتے اور دبتے سے نظر آتے ہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۷۵۴). ۵. **کسی چیز کا زور کم ہو جانا ، پھیکا یا کمزور پڑ جانا.**

سن آواز کی اُس کے شان و شکوہ
نکلنے لگی دب کے آواز کوہ

(۱۷۸۴ ، سحر البیان ، ۱۰۱).

پھر کبھو دبتی ہوئی آواز سے
مُجھ کو تو یہ وصل بلا ہو گیا

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر (اسد حسین) مائل ، ۹۰). شعریت کا جوش جب کہ عراق اور حافظ کے ہاں بہت غالب ہے ، یہاں بالکل دبا ہوا ہے. (۱۹۲۶ ، شبلی ، مقالات ، ۲۱۷).

پھوٹتے ہیں چشمے بھی پتھروں کے سینے سے
موج بھی نہیں دبتی آہنی سفینے سے

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۷۷). ۶. (عروض) **شاعری کا ایک عیب؛ (کسی حرف کا) تقطیع میں گر جانا ، تلفظ میں پُورے طور پر نہ آنا.** عین کے بعد عین تلفظ میں دب جاتا ہے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۲). ۷. **چھپنا ، پٹ جانا ، کنارے کو ہو جانا.**

وہ رُخسارے جو ہوتے ہیں مقابل
نکل جاتے ہیں دب کر چاند سورج

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۳). جھوٹی بلاد عمان ہے اور یہ تین شہر ہیں اور یہ ولایت مکّہ کے مشرق کی جانب جنوبی رُخ دبی ہوئی دریائے عمان کے کنارے پر واقع ہے. (۱۸۷۲ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۵۵). [پ : دَبْ ، دب (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَبَنگ (فت د ، ب ، غنہ) صف.
۱. **تیز طرار ، نڈر ، باہمّت ، بے خوف ، بے باک ؛ زبردست ؛ زورآور.**

یہ ہے وہ فاحشہ دنیا جدھر آتے ہیں سب اس سے
دبنگوں کی مگر خوب اِس دبنگی سے گزرتی ہے

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۸۱). دو چار دبنگ آدمیوں نے فرشتہ میاں سے پتہ لیا اور ... جوگی کی خُوب دھن کٹی کی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۷). اُس کی دعوتوں میں یا تو وہ سخت جان اور دبنگ قسم کے لوگ پہنچتے جنہیں نازکی اور باسی پن میں تمیز نہیں تھی یا وہ جو بھکّڑ بننے کے شوقین ہوتے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۰۳). ۲. **سخت دل ، بے رحم** (فرہنگِ آصفیہ). ۳. **داب ، بوجھ ، دباؤ** (نور اللغات). ۴. **بے وقوف ، نادان ، احمق.**

شعر کہنے کا بھی ہوتا ہے ڈھنگ
شعر کو بدنام مت کر اے دبنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۸). جو کہ جاہل و دبنگ اور بے عقل و سرہنگ ہونے وہ شہد اور مخالفت سے پیش آئیے (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۳۵). ڈرامائی شخصیت والے ... افراد اپنے آپ کو لوگوں میں نمایاں کر کے پیش کرنا چاہتے ہیں اس کے برعکس دوسری طرف بے حد دبنگ اور شرمیلے قسم کے لوگ ہیں جو دوسروں سے بات کرتے وقت ہچکچاتے ہیں۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۴۷۵). ۵. **بدشکل ، بدوضع ، بھدا ، بدتمیز ، بدتہذیب ، بداخلاق.**

سدر کے بازار میں ہے اک دبنگ
عارِ اطبا و طبابت کا ننگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۹). [دب + نگ ، لاحقۂ اسمیت].

--- پَنا (--- فت پ) امذ.
دبنگ ہونا : **اکھڑپن ، بدتہذیبی ، بداخلاقی.** وہ سب سے دبنگ پن کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے۔ (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ دسمبر ، ۳). [دبنگ + پنا لاحقۂ کیفیت].

دَبنگا (فت د ، ب ، غنہ) صف مذ.
رک : دبنگ. ایک جوگی بیٹھا ہوا لیکن سر جھاڑ منھ پہاڑ موٹا بنگ نہایت دبنگا (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۳). چند جوان دبنگے سے ترنگی گھوڑے کداتے اُس لڑکی کے پاس آئے۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۲). [دبنگ + ا ، لاحقۂ تذکیر].

دَبنگی (فت د ، ب ، غنہ) صف مث.
دبنگا (رک) کی تانیث ، دبنگ عورت.

ڈرو وحشت کی دھوم دھام سے تم
وہ تو اِک دیوانی دبنگی ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۳). ایک پاؤں تو قبر میں لٹکا چکے ہو اور شوق یہ کہ دبنگی دیوی سے نکاح ہو۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۰۹). میرے محلے میں ایک عورت نہایت جوان دبنگی گھوڑا پچھاڑ نامی رہتی ہے۔ (۱۹۲۳ ، عظیل خاں لاحقہ ، ۱ : ۳۳). [دبنگ + ی ، لاحقۂ تانیث].

دَبُّو (فت د ، شد ب ، و مع) صف.
دبنے والا ، دبیل ، بزدل. کچھ دبّو بھی نہ تھے کہ دب کر ایسا کام کیا ہو گا. (۱۹۰۹ ، تذکرۃ الکرام ، ۶۷). میں کیوں اتنا کوتاہ سخن ، اتنا بزدل اتنا دبّو ہوں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۵۵). نہ جانے کیوں اب میں دبّو سا ہو گیا تھا. (۱۹۴۳ ، جہان دانش ، ۸۰). [دب (دبنا) + و (مع) ، لاحقۂ صفت تذکیر].

دَبُّو (فت د ، شد ب ، و مع) صف مث.
بزدل ، کم ہمت ، دبیل ، دبنے والی. سلیمہ ، نسیمہ تو بے چاری بے قصور ہیں اور بہت زیادہ دبّو بھی. (۱۹۸۷ ، شعاع ، کراچی ، فروری ، ۱۶۷). [دبو ، دبنا + و (مع) لاحقۂ صفت تانیث].

--- گُھسُّو (--- ضم گھ ، شد س ، و مع) صف مث.
بزدل ؛ گھر میں گھس بیٹھنے والی. دبّو گھسّو اُس جیسی دبّو گھسّو گھریلو لڑکیوں سے اسے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۱۸۷). [رک : دبو (و مع) + گھس (بشد س) ، گھسنا (رک) + و (مع) ، لاحقۂ صفت تانیث].

دَبْوانا (فت د ، سک ب) ف م.
دابنا (رک) کا تعدیہ.

بلا سے پاؤں ہی دبواؤ منہ سے کچھ بولو
سرہانے سر کی قسم کیا ملال رہتا ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۹۶). [دب + وانا ، لاحقۂ تعدیہ].

دَبوچنا (فت د ، و مع ، سک چ) ف م.
۱. **پنجے یا ہاتھ وغیرہ سے بھینچنا ، دبانا.** اس کی گردن پکڑ لی اور وونہیں دبوچ کر مار ڈالا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱۰۸).

توڑے نشانِ ظلم پھریروں کو نوچ کے
اُس کا گلا لیا اسے مارا دبوچ کے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۱). اس نے مڑ کر مجھ کو اس زور سے دبوچا کہ میری جان پر بن گئی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۸۷). اچھا ہوا تم بچ گئے ... اس نے سینگر کو بازوؤں میں دبوچ لیا. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۸۰). ۲. **گرفت میں لانا ، پکڑنا ، قابو میں کرنا.** ذاتِ قدسی کی محبت نے دل کو دبوچ لیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۷۵). بڑی تیزی سے بوڑھے کو دبوچ لیا اور اسے رسّے سے مضبوطی سے باندھ دیا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۸۹). ۳. **حریف مُرغ کو تلے دھر لینا ، زیر کر لینا ، حریف کے اوپر آ کر اس کو پر اور پنجوں میں گانٹھ لینا** (اپ و ، ۸ : ۱۱۷). ۴. **چُھپانا ، مخفی کرنا** (جامع اللغات). [دب + کھوچنا (بحذف کھ)].

دَبُّو دَبُّو/دَبُّوں دَبُّوں کَرنا محاورہ.
(عو) **(کسی بات کو) اُبھرنے یا ظاہر نہ ہونے دینا ، دبا دینا ، چُھپا دینا.** ماں نے دبوں دبوں کر کے عیب کو چھپایا مگر بیٹی کو نکلنے نہیں دیتی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۳۲). ماں ہے کہ ہر بات کی دبو دبو کرتی ہے ڈرتی ہے کہ کہیں باپ کے کان تک خبر نہ پہنچ جائے. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۱۹۳). گھر میں چرچا ہوا اماں نے دبو دبو کر دی بھی خدا رسول کا واسطہ دیا پر یہ لت کب چھٹتی تھی. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۱).

دَبُّو دَبُّو ہونا محاورہ.
(عو) **دبو دبو کرنا (رک) کا لازم.** جب اس طرح دبو دبو ہو چکی تو یہ اپنے سر کے زخم میں ریشم بھروا کر چھپر کھٹ پر آرام کے لیے جا لیٹی. (۱۸۹۹ ، بہنے کی کتی ، ۶۸).

دَبُور (فت د ، و مع) امث.
۱. **مغرب سے چلنے والی ہوا ، پچھوا ہوا ، پچھوائی.**

اک دبور، اک صبا ایک شمال ایک جنوب
دست و پا چاروں ہیں یہ چار ہوائیں مل کر

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۵).

اے شمال والے جنوب والے دبور والے صبا

شش جہت پھیلی ہے خوشبوئے نگارِ دلربا

(۱۹۷٦ ، حسطایا : ۱۱). ۲. (تصوف) نفسِ امّارہ کا غلبہ. دبور : غلبۂ نفسِ امّارہ کو کہتے ہیں اس کو تشبیہ دی گئی ہے ریح دبور کے ساتھ جو طرفِ مغرب سے آتی ہے کیونکہ غلبۂ نفسِ طبیعتِ جسمانیہ کی طرف سے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۱٦). [ع : (د ب ر)].

دَبُوسَہ (فت د ، و مع ، فت س) امذ.
۱. **بحری جہاز کا کمرہ جو اعلیٰ درجے کے مسافروں یا عورتوں کے لیے ہوتا ہے.** میں میز پر جہاز کے دبوسہ میں بیٹھا ہوں (آپ کی جگہ خالی ہے). (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۵۰۳). ۲. **چھوٹی کشتی جو جہاز کے ساتھ خطرے کے وقت کام آنے کے لیے رکھتے ہیں ؛ سامان رکھنے کی چھوٹی کشتی.** جہاز کے ساتھ چھوٹی چھوٹی کشتیاں رکھتے ہیں انہیں دبوسہ کہتے ہیں. (۱۸٦۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ٦٦). ۳. **کشتی یا جہاز کا سب سے نچلا حصہ جہاں سوراخوں سے پانی جمع ہو جاتا ہے جو چیز وہاں رکھی جاتی ہے وہ خراب ہو جاتی ہے.**

گر لکھوں تھوڑا دبوسے کا حساب

عقل ہووےگی وہاں دب دب خراب

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۸). [ف].

دَبُوقی (فت د ، و لین) امث.
کسی چیز کو دبانے کی کل ، شکنجہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : دباوقی (بحذف ا)].

دَبُّہ (فت د ، ب) امذ.
ورم ، فتق (انشین کاس). [ع : دُبّا ـ کدو].

ـــ خایَہ (ـــ فت ی) صف.
وہ آدمی جس کے فوطے بڑے ہوں (جامع اللغات). [دبہ + خایہ (رک)].

دَبَّہ (فت د ، شد ب بفت) امذ.
۱. **دبا ، گھات ، نگرانی.** سب نے کمر کھولی آسودہ ہوئے طلایہ کے گشت اور دبّے کی چوکیاں قائم ہوئیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ٦۲۲). ۲. **درخت کی شاخ جو کاٹ کر قلم کے واسطے زمین میں دبائی جائے.** بڑے درخت کی شاخ کو ... اگر مرغل کریں یعنی دبّہ لگایا چاہیں تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر بڑی شاخ ہے تو اس کے نیچے ایک ... چبوترہ اپنا اونچا باندھیں کہ شاخ سے مل جائے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۱). اسحاق بن سلیمان نے کہا ہے کہ بجورا دو قسم کا ہوتا ہے ... اس کے درمیان میں زرد رنگ کے تار ہوتے ہیں جن کو بجورے کی کیسر کہتے ہیں ... اس کی ڈالی کا دبّہ بھی لگاتے ہیں. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۱۷). اف : لگانا. [دبا (رک) کا ایک املا].

دُبَّہ (ضم نیز فت د ، شد ب بفت) امذ.
۱. **کپا ، چرمی ظرف.**

اٹھے اس منے جام پانے پلنگ

اٹھا فرش اس دبّہ ہفت رنگ

(۱٦٦۹ ، خاور نامہ ، ۳٦۰). ایک ایک دُبّہ سنگریزوں سے بھرا ہوا ہاتھوں میں رکھتے تھے. (۱۹۱۳ ، غزوات حیدری ، ۵۹٦). ۲. **چھوٹے کا چھجہ** (جامع اللغات). [ف : دبہ].

ـــ بِرِنْجی کس صف (ـــ کس ب ، ر ، سک ن) امذ.
تانبے کا برتن ؛ ریت گھڑی (جامع اللغات). [دبہ + برنجی (رک)]

دَبی (فت د) امث.
دبا (رک) کی تانیث ، تراکیب میں مستعمل.

ایسی دبی صدا ہے گویا عروسِ نغمہ

منہ پھیر کر ہوا سے دامن چھڑا رہی ہے

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۱۸).

ـــ آگ صف ث.
(مجازاً) (دشمنی یا محبت وغیرہ کا) **پرانا جذبہ یا احساس جو دل میں چھپا ہوا ہو.**

دبی آگ ، ہو تجھ انگے گُم زبان

ہوا پر اڑے جیو ہوتیں کا دھواں

(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۳۰). ایک دو سال عاشق و معشوق کے ناخوشی و ناکامی میں گزرے پھر عشق کی دبی آگ سلگی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ٦ : ۷۵). [دبی + آگ (رک)].

ـــ آگ کُریدنا محاورہ.
گڑے کونلے اکھاڑنا ؛ پرانی دشمنی یا فساد کو تازہ کرنا ، برائے جھگڑے نکالنا (مخزن المحاورات ، ۳۵۱ ؛ نوراللغات).

ـــ آواز سے / میں م ف.
ہلکی آواز کے ساتھ ، دبی زبان سے ، آہستہ لہجہ میں.

انہیں جب مہرباں پا کر سوالِ وصل کر بیٹھا

دبی آواز سے شرما کے وہ بولے یہ مشکل ہے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۷۵).

ـــ بلی چوہوں (چوہے) سے کان کتوائے / کتواتی یا کتراواتی ہے کہاوت.
دبے پر انسان ایک ادنیٰ آدمی سے بھی دب جاتا ہے. مجبوری کی حالت میں زبردست بھی زبردست کا حکم بجا لاتا ہے. راوی : مثل مشہور ہے کہ دبی بلی چوہے سے کان کترواتی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۹۱). دبی بلی چوہوں سے کان کٹائے ، بھلا سرکار کا حکم اور میں نہ مانوں. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۲۰۳).

ـــ جانا محاورہ.
دبا جانا ، ختم ہو جانا ، رُک جانا.

اللہ اللہ رے گرانبارئ غم بعدِ فنا

کہ مری خاک سے آندھی بھی دبی جاتی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱۱).

---چال (سے) م ف.
دبے پانو ؛ خاموشی کے ساتھ ، چپکے سے. اُس کو خوب غور سے دیکھ بھال کر پھر اُلٹے پاؤں دبی چال اپنی جگہ جا بیٹھا. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۲۰).

---چوٹ (چوٹیں) اُبھرنا محاورہ.
پرانی دشمنی یا پرانے فتنوں کا تازہ ہونا ؛ پرانے عشق کا عود کر آنا.

نئے دیتے ہیں صدمے چھیڑ کر پارینہ قصّوں کو
دبی چوٹیں اُبھرتی ہیں گڑے مُردے اُکھڑتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۹۴).

---چیونٹی بھی کاٹ کھاتی ہے کہاوت.
رک : دبے پر چیونٹی بھی کاٹ کھاتی ہے (محاوراتِ ہند ، ۱۰۷).

---دَبائی (---فت د) صف مث.
دبا دبایا (رک) کی تانیث.

فسردہ دل ہوں مگر فصلِ گُل تو آنے دو
اُبھر ہی آئے گی پچھلی دبی دبائی چوٹ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۵). ریویو میں مَیں نے بیس برس کی دبی دبائی ہڈیاں اُکھاڑی ہیں. (۱۹۲۱ ، مکاتیبِ مہدی ، ۱۵۵). خود جمیل صاحب بھی دبی دبائی کاسی لڑکی کو آج کل کی تیتریوں پر ترجیح دیتے تھے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۳۰). [دبی + دبائی ، دبانا (رک) سے].

---دَبائی بات (---فت د) امث.
گزری ہوئی بات جس کو لوگ بھول گئے ہوں (نوراللغات). [دبی دبائی + بات (رک)].

---دبی آواز (سے/میں) م ف.
دبی زبان سے ، دبی آواز سے ، بہت ہلکی آواز میں ، بہت نرم یا ہلکے لہجے میں. جن کو جرأت ہوئی اُنہوں نے کچھ دبی دبی آواز سے اپنے ... اتفاقِ رائے کو ظاہر بھی کر دیا. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۶۳). کھنکارا تو دبی دبی آواز آئی. (۱۹۸۰ ، نیلا پتھر ، ۱۲).

---دبی ہنسی نکلنا محاورہ.
ایسی ہنسی جو پورے طور پر نہ آئے، ہنسی جو پوری طرح نہ ظاہر ہو.

یہ بات بات میں کیا نازکی نکلتی ہے
دبی دبی ترے لب سے ہنسی نکلتی ہے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۹۲).

---زُبان سے/میں م ف.
آہستہ لہجہ میں، ہلکی آواز سے ، دبی آواز سے ، ڈرتے ڈرتے. صابر کو الگ بلا کر دبی زبان سے کہا کہ بھیّا کل خیرن ، صاحب کنج جائے گی. (۱۸۸۱ ، صورۃ الخیال ، ۱ : ۶۹). بیوی نے بھی دبی زبان سے «اللہ بیلی» کہا. (۱۹۲۱ ، لفغان اشرف ، ۴۴). میر صاحب نے ذرا دبی زبان سے کہا بھئی ہماری رائے تو ان سڑے ہوئے سگرٹوں کی ہے نہیں (۱۸۵۳ ، پیرنابالغ ، ۳۰).

---لُوبی (---فت ل) صف.
رک : دبی دبائی. ہمارے یہاں بہترین عورت کا تخیل یہ تھا کہ شروع سے دبی لچی رہے. (۱۹۵۳ ، اکبرنامہ ، ۱۰۲). [دبی + لچی ، لچنا (رک) سے].

دُبّی (ضم د ، شد ب) امث.
گلی ڈنڈے کی دوسری ضرب (علمی اُردو لغت). [دو + کی (حرفِ اضافت) ـ دُکی کا ایک روپ ، دُبی].

دَبے (فت د).
«دبا» (رک) کی مُغیرہ حالت یا جمع ، ترا کیب میں مُستعمل. بلیاں بھاگیں ... مگر ایک کا اُنہوں نے ایسا پیچھا کیا کہ وہ بھاگ نہ سکی اور دبے پر اُچک کے اُن کے منہ سے لٹک گئی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۵۶).

---پانو/پاؤں م ف.
آہستہ سے ، خاموشی سے ، چپکے سے ، اِس طرح سے کہ پیروں کی آواز یا آہٹ نہ ہو.

کہاروں کی زر بفت کی کُرتیاں
اور اُن کے دبے پاؤں کی پُھرتیاں

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۶). نصوح کو اکیلے دالان میں سُلا کر لوگ اِدھر اُدھر ٹل گئے مگر دبے پانوں آ کر دیکھ دیکھ جاتے تھے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۶۱).

دیکھ یہ جادۂ ہستی ہے سنبھل کر فانی
پیچھے پیچھے وہ دبے پاؤں قضا بھی آئی

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۱۷۹). کسے خبر تھی کہ موت دبے پاؤں اُس کی طرف بڑھے چلی آ رہی ہے. (۱۹۶۷ ، پسِ پردہ ، مرزا ادیب ، ۳۳).

---پر/تو چیونٹی بھی کاٹتی/کاٹ کھاتی ہے کہاوت.
عاجز آ کر کمزور بھی حملہ کر بیٹھتا ہے. آپ شاہ ہیں ورنہ ہم اس کا مزا آپ کو چکھاتے ابی صاحب دبے پر تو چیونٹی بھی کاٹتی ہے. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۶۸۸).

---دانتوں م ف.
آہستہ سے ، منھ ہی منھ میں. آپ کچھ فرمانے کو تھے مگر دبے دانتوں کچھ کہ کے رہ گئے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲). دوسری خواص نے دبے دانتوں کہا کہ اللہ نہ کرے کہ کسی سیدھے سادھے مرد کو بدکار عورت سے سابقہ پڑے (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۴).

---دانتوں ہاں میں ہاں مِلانا محاورہ.
ڈرتے ڈرتے ہاں میں ہاں ملانا. گیتی آرا بھی دبے دانتوں ہاں میں ہاں ملاتی تھیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۸۳).

---دَبائے (---فت د) صف.

دبا دبایا (رک) کی مغیّرہ حالت یا جمع ، **پرانے واقعات جو رفع ہو گئے ہوں.**

جھگڑے دبے دبانے عدو نے نکال کر
مُردے اُکھاڑے گور کے پتھر تلے کے ہیں

(۱۸۵۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۹۹). [دبے + دبانے ، دبانا (رک) سے].

---دَبے (---فت د) صف.
پوشیدہ ، جو واضح نہ ہوں ، ہلکے ہلکے. سودا نے قصیدوں کی طرح مرثیہ کو تشبیب سے متعارف کیا ... اپنے مرثیوں میں سیرت نگاری کے دبے دبے نقوش بھی ابھارے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۲ : ۸۰۷). [دبے + دبے].

---دَبے اَلفاظ / لَفظوں میں م ف.
دبی زبان سے ، آہستہ سے ، نرم لہجہ میں. جب میں نرس کے پاس سے ہٹ کر زینہ سے اُترتے ہوئے شون سے ملا تو اُس کی رائے کے متعلق اپنا شبہہ دبے دبے الفاظ میں بیان کیا. (۱۹۳۴ ، صید و صیاد ، ۱۶۷). خُدا کا شکر ہے کہ میرا کبھی اِس قسم کا وطیرہ بھی نہیں رہا کہ میں نے «نصرت» کے مُدیر کو اپنی تعریف میں ایک اور نام سے خُود خط لکھا ہو اور جب «صاحبِ نام» نے اِس کی تردید کر دی ہو تو اِس کا اعتراف مُختلف تاویلات اور کافی دیر بعد دبے دبے الفاظ میں کر لیا ہو کہ ہو سکتا ہے کہ فلاں عزیز نے یہ خط اس نام سے لکھ دیا ہو. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۸۷).

---مُردے اُکھاڑنا محاورہ.
پُرانے قصے یا پُرانے گلے شکوے دہرانا ، گڑے مُردے اُکھاڑنا (ماخوذ : نوراللغات).

دُبے (ضم د) امذ ، ج ، سے دُوبے.
دو وید جاننے والے برہمن کا لقب. ایک فرقہ برہمنوں کا دُوبے کہلاتا ہے. (۱۹۲۱ ، نجم الامثال ، ۱۸۷). [دُوبے (رک) کی تخفیف].

دَبِیر (فت د ، ی مع) امذ.
۱. محرر ، کاتب ، نویسندہ ؛ ایک مُقتدر عہدہ جسے اب سیکرٹری کہتے ہیں ؛ مُنشی ، الدبتر.

اتھاہ کوئی پانچوں بکھانے دبیر
کرے مُشک افشاں برونے حریر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۲). پیشوا ، دبیر ، امیر ، خان ، وزیر کوئی کر نہیں سکے اس کی تدبیر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹).

تمیز کیا کہوں ابرائے کار کی اُس کے
کہ جس کے رمز کو پہونچے نہ آسماں کا دبیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۵). حضور کے دبیر نے اُس شخص کو ہزار دینار دے کر اِس بندے کو خرید کیا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۳۵). شیخ دبیر کہ عادل شاہ کے رازداں دبیروں میں تھا صُلح کا پیغام لایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۳۵). اُس کے بعد حکما اور دبیر اور مُنشی کہ قریب چار سَو کے ... تھے ، نظر آئے (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا (ترجمہ) ، ۳۰). عمال شاہی میں ایک وزیراعظم کی حیثیت رکھتا اُس کے چار سکریٹری (کاتب سر) ہوتے جو دبیر کہلاتے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۲۱). ۲. **پُنڈیاں تصدیق کرنے والا افسر** (جامع اللغات). [ف]

---اُلاِنشا (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن) امذ.
اِنشا پرداز ؛ مضمون نگار. مشہور شاعر تاج الدین ریزہ نے انہی (امیر خسرو) کی مدح میں کہا ہے :

شہا کنوں بکرم دلبر دوستاں شہی
فرماں دہ ممالکِ ہندوستاں شہی

اس میں اُن کے (امیر خسرو) عہدۂ دبیرالانشا کی طرف اشارہ ہے. (۱۹۵۵ ، اختر (قاضی احمد میاں) ، مقالات ، ۹۳). [دبیر + رک : ال (۱) + اِنشا (رک)].

---اُلمُلک (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ل) امذ.
شاہی دور کا ایک خطاب ، شاہی محرر ، سکریٹری آف اسٹیٹ. شمس الدین تاج ریزہ نے بھی ، جو دبیرالملک تھا ، ایک شعر میں التمش ہی باندھا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۲). [دبیر + رک : ال (۱) + مُلک (رک)].

---چَرخ / فَلَک کس اضا (---فت چ ، سک ر / فت ف ، ل) امذ.
عطارد ، مراد : آسمان کا مُنشی.

دفتر لکھے ہے تیری سپہر کی دبیر چرخ
شاید تو صاد کرنے کو اس پر نظر کرے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۳).

طبیعت آج بہکی ہے ہمارے دیدۂ تر کی
دبیر چرخ سے کہہ دو خبر لے اپنے دفتر کی

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۸۲).

ہے کرق کام جہاں جا کے اُس کی نوک زباں
قلم دبیر فلک کا ہے واں پڑا بے کار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۵).

پڑا جو تولنے میں وزنی قلم جھکتا ہے
دبیر چرخ اُسے بار بار تکتا ہے

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۲۲۱). [دبیر + چرخ / فلک (رک)].

---خِرَد کس اضا (---کس خ ، فت ر) امذ.
عقل ، ذہن ، فہم و فراست.

یہ مَیں نے سُن کے کہا اُس سے لے دبیر خرد
خُدا کے واسطے تدبیر کوئی مُجھ کو بتا

(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی (مضامینِ فرحت ، ۲ : ۱۷۹)). خیر بیچارہ جھٹ سے لکھ کر یہ دبیر خرد سے بول کر پُوچھتے ہیں کہ حضرت آج یہ کیا چہل پہل ہے وہ جواب دیتا ہے کہ بادشاہ سلامت کی سالگرہ کا جلسہ ہے. (۱۹۳۰ ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۱۷۹). [دبیر + خرد (رک)].

---سَلطَنَت کس اضا (---فت س ، سک ل ، فت ط ، ن) امذ.
شاہی کاتب ؛ ایک شاہی عہدہ. اُس وزیر بدتدبیر ارچک بادشش شریر کے مشورہ سے اُسی وقت دبیر سلطنت کو حکم دیا کہ ہماری طرف سے ... نامہ سُلطان رکن الدین غریب نواز لقب کو لکھ (۱۸۹۰ ،

بوستانِ خیال ، ۶ : ۸۲۶)۔ [دبیر + سلطنت (رک)]۔

--- صائبُ التّدبیر کس صف (--- کس ہ ، ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک د ، ی مع) صف ؛ امذ۔
اچھا مُصنّف (جامع اللغات)۔ [دبیر + صائب (رک) + رک : ال (۱) + تدبیر (رک)]۔

--- عقل کس صف (--- فت ع ، سک ق) امذ۔
رک : دبیر خِرد۔

دبیرِ عقل سے میں نے کہا کہ عالم میں
نسیمِ فیض سے کس کے ہوا ہے یہ جلوا

(۱۸۷۹ ، عیش (حکیم آغا جان عیش) ، د ، ۹)۔ [دبیر + عقل (رک)]۔

--- فلک کس اضا (--- فت ف ، ل) امذ۔
(نجوم) عطارد ، مُنشیِ فلک۔

ہے کوئی کام جہاں جا کے اُس کی نوکِ زباں
قلم دبیرِ فلک کا ہے واں پڑا بے کار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۵)۔ یہ ہیکل ، ہیکرستانِ شیداں ، کہلاتے تھے ، تفصیل یہ ہے ... تیر : عطارد ، بدھ ، میر مُنشیِ فلک یا دبیرِ فلک (دیوان جی) مرکری۔ (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۴۷)۔ [دبیر + فلک (رک)]۔

دَبیرا کَرنا محاورہ (قدیم)۔
ہل چلا دینا ، مسمار کر دینا۔

مکّے کی زمیں پر سو لشکر بھریا
سو سب شہر کے تیں دبیرا کریا

(۱۷۷۱ ، شاہ کرناٹکی (دکھنی اردو کی لغت))۔

دَبیرِستان (فت د ، ی مع ، کس ر ، سک س) امذ۔
۱۔ مکتب ، مدرسہ ، دفتر۔

نبیؐ تس علم اکمل عرش پر کہج
فلکہ جس کے دبیرستان کا ہے اج

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (مومن) ، ۱۰۰)۔ ۲۔ محافظ خانہ (جامع اللغات)۔
۳۔ اعلٰی ثانوی مدرسہ (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۶)۔ [دبیر + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

دَبیری (فت د ، ی مع) امث۔
دبیر کا کام ، پیشہ ، عہدہ یا منصب۔

نہ عطارد کو دبیری کا بھروسا اپنی
نہ غم و غصہ سے ہے رنگِ رُخِ زہرہ بحال

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۴۳)۔ اونچے درجے کے علوم و فنون مثلاً دبیری ، طب اور نجوم کے لئے مخصوص نصاب رائج تھے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۳)۔ [دبیر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دَبیریا / دَبیریَہ (فت د ، ی مع ، کس مع / فت ی) صف ؛ امذ۔
وہ شخص یا گروہ جو سلامت علی دبیر (لکھنؤ کے مشہور شاعر و مرثیہ نگار متوفی ۱۸۷۵ء) کا طرف دار اور قائل ہو (انیسیہ کے مقابل)۔ انیسیے اور دبیریے تو سُنتے تھے اب تیجریے پیدا ہوئے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۶)۔ ابھی تک دو گروہ لکھنؤ میں موجود ہیں جو دبیریے اور انیسیے کہلاتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۳)۔ "یا" (۵) "وصفیت" کے تحت "برفیا" (برف بنانے یا بیچنے والا) اور "کبابیا" نیز "انیسیا" اور "دبیریا" کو لانا چاہیے۔ (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۲۱)۔ [دبیر (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

دَبیز (فت د ، ی مع) صف۔
موٹا ، دل والا ، دبز ، ڈھٹ۔ دو تین انچہ دبیز گھاس سڑی پتی بچھا دینی چاہیے۔ (۱۸۸۹ ، رسالۂ حسن ، اگست ، ۹۲)۔ آڑو کے پھول ... کی کلی اگرچہ بہت چھوٹی ہوتی ہے مگر نہایت خوبصورت ہوتی ہے اور اس پر بھی ہاتھ روئیں دار دبیز پنکھڑیوں کا ایک مُستحکم غلاف پایا جاتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۷)۔ غیر دھاری دار عضلات :۔ اِن عضلات کے خلیے تکلہ نما ہوتے ہیں یہ درمیان میں دبیز لیکن سِروں پر بتدریج نکیلے ہوتے جاتے ہیں۔ (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱ : ۶۸)۔ [ع : (د ب ز)]۔

دَبیقی (فت د ، ی مع) امذ۔
دبیق (ریشمی کپڑے کے لیے مشہور ایران کا ایک گانو) سے منسوب ریشمی کپڑا۔

مقابلہ جو برابر کا ہو تو کُچھ کہیے
کہاں دبیقی و دیبا ، کہاں پلاس و حصیر

(۱۸۲۴ ، مصحفی (تحریر ، دہلی ، ۱ ، ۱ : ۱۰۷))۔

نثارِ خرقۂ پشمینِ شاہِ بطحا پر
سمُور و پرم و خزّ و دبیقی و مُنعّم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۵۱)۔ [دبیق (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

دَبَیل (فت د ، ی لین) صف۔
۱۔ مُطیع ، زیردست ، مرعوب۔

بے طمع لڑکا گدھا ہے گر ہو فاسق کا دبیل
لات سہتی ہے اُسی کی گائے جو پالے دودھیل

(۱۷۷۱ ، شاہ کرناٹکی ، د ، ۱۳۹)۔

دابو سر کس کا تم اور ہاتھ دباؤ کس کا
سب دبیل آپ کے ہیں تم کو دباؤ کس کا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۵۷)۔ تو کیا تمہارے دبیل ہیں۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۷۱)۔ ذلیل ہونے اور ہمیشہ کے لیے ان کے دبیل بن گئے۔ (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۳۴)۔

ہو گیا دورِ غلامی کا جُوا گردن سے
ہم نہ اب بن کے رہیں گے کسی دشمن کے دبیل

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۵)۔ ۲۔ پست ، دبا ہوا ، کمزور ، بودا ، ضعیف۔

وہ باڑھوں کی دبلیں ، غزالوں کے عجل
وہ اڑنے کہ گوِ زمیں بھی دبیل

(۱۸۷۷ ، صبدیہ ، ۱۳۲)۔ میم کی پلیٹ میں ہاتھ ڈال کر کباب اُٹھا

لیا ہم بھی دبیل نہ تھی ہاتھ پکڑ لیا. (۱۹۲۹ء ، تحفۂ شیطانی ، ۱۲). ۳. اپنی کسی کمزوری یا کسی اور وجہ سے دبنے والا ؛ بُزدل ، ڈرپوک ؛ عیب دار.

دبیل ایسی ہی ہیں تو ہوگئی بول دے کے ہاں صاحب
میٹھ جو جو کرو تم سرے اوپر وہ نہ تھوڑا ہے

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱۸۳). میں لحاظ نہیں کروں گی ، دبیل نہیں جو ڈروں گی. (۱۹۰۱ء ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۲۶). [دب ، دبنا (رک) + یل ، لاحقۂ صفت].

ـــــ بَسنا محاورہ.
کسی کا مُطیع یا غُلام بن کر رہنا ، کِسی سے دبنا. میں کسی کا دبیل نہیں بستا. (۱۸۹۹ء ، رویائے صادقہ ، ۷۶).

دَبِیلا (فت د ، ی مع) امذ.
۱. (بھاڑ بھونجانی) اناج بُھوننے کا لمبے دستے والا کرچھے کی شکل کا کلگیر ، کرچھولا (ا پ و ، ۳ : ۱۱۰ ؛ شبدساگر). ۲. ایک دوا کا نام ؛ جَو ، ناؤ کا پھولا حصّہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳. گھوٹنے کا ایک آلہ جو حلوائی استعمال کرتے ہیں ، گھوٹا ؛ ڈالی (ماخوذ : شبدساگر). [پ : دبیلا दबाला].

دُبَیلَہ (ضم د ، ی لین ، فت ل) امذ.
ایک بڑا پھوڑا جو عموماً گول ہوتا ہے اور اُس میں پیپ جمع ہوتی اور درد یا سوزش نہیں ہوتی ورم ہوتا ہے ، خراج. براز مدی ... کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کوئی دبیلہ پھوڑا آنتوں کی جانب پُھوٹ پڑا ہے. (۱۹۱۶ء ، افادۂ کبیرعمل ، ۲۱۶). پھر ایک ڈورے تاگے والی سوئی اِس میں ڈال کر اس جگہ پر باندھ دو جہاں دبیلہ معلوم ہوتا ہے. (۱۹۳۷ء ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۱۱۷). [دبیلا (رک) کا ایک اِملا].

دُبَیلی (فت د ، ی لین) امذ.
دبیل ، مُطیع ، زیردست.

یہ راگ اپنا اے ناصحو کہو اُن ہی
جہاں اپنے دو چار ہاؤ دبیلی

(۱۷۹۲ء ، محب ، د ، ۳۵۱). [دبیل + ی (زائد)].

دِبْیَہ (کس د ، سک ب ، فت ی) صف.
۱. عُمدہ ، اعلیٰ ، روشن ، نُورانی ، پاک ، خالص ، دیوتاؤں سے منسوب ، آسمانی ، دوسری دنیا کا. چُونکہ تم دیوتا ہو اِس لئے مُمکن ہے اپنی دبیہ شکتی سے مِرا حال جان گئے ہو. (۱۹۲۰ء ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۸۵). ۲. قسم ، حلف (جامع اللغات). [پ : دبیہ दिव्य ؛ س : दिव्य].

دُبھا سیا/دُبھا شیا (ضم د ، کس س/ش) امذ ، ضر دو بھاسیا ، دو بھاشیا.
دو زبانیں جاننے والا ؛ ترجمان ، مترجم ، دو بھاشی (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [د ، دو (رک) کی تخفیف + بھاسی/بھاشی + یہ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

دُبْھتا (ضم د ، سک بھ) امث (قدیم).
عداوت ، دشمنی.

آپے برگن آپے سرگن آپے دُبھتا نیر
آپے سوں آپے ہو کاسا آپے آپ عیر

(۱۶۵۳ء ، گنج شریف ، ۷۰).

ع ، جگت موں ہے جگ دیس ، دُبھتا دانہ تکا پیس
کدو کرپا کی تا پیں دیس ، وہ جانے جو دیوے سیس

(۱۷۶۲ء ، غلام قادر شاہ ، رمزالعشق مع چرخی نامہ ، ۵۱). [مقامی].

دُبھدا (ضم د ، سک ، بھ) امذ.
فیصلہ نہ کر سکنے کی کیفیت ، ڈھلمل یقینی ، تذبذب ، اندیشہ. اُس نے (شہزادہ ایلبرٹ) یہ سُن کر کہا کہ میں ... اِلتوا کو پسند کرتا ہوں بشرطیکہ اِس کے بعد شادی میں کوئی دُبھدا نہ ہو. (۱۹۰۳ء ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۷۲). [دبدھا (رک) کا ایک اِملا].

ـــــ میں دونوں گئے مایا ملی نَہ رام کہاوت.
رک : دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام (خزینۃ الامثال ، ۹۰).

دُبّھی (ضم د ، شد بھ) امث.
دوب ، گھاس کی ایک قِسم (بہار اُردو لُغت (خُدا بخش لائبریری جرنل : ۲۸)). [مقامی].

دَبپ (فت د) امث.
رک : دپ (قدیم اُردو کی لُغت). [مقامی].

دِپانا (کس د) ف م (قدیم).
چمکانا ، روشن کرنا ؛ چراغ جلانا.

دیوا کر چندر شمع کر یہاں کُوں
دپایا دو جگ کے شبستان کوں

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳). [رک : دیپ + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَپَٹ (فت د ، پ) امث (قدیم).
دوڑ ، جھپٹ ؛ حملہ ، ہلّہ.

ہل مخفی کے لامکاں دپٹ ہے کوتین کو ملکہ لے لپٹ ہے

(۱۸۳۱ء ، من موہن ، آزاد ، ۲۲). [دپٹ ، دپٹنا = ڈانٹنا ، حملہ کرنا کا اِسم مصدر].

دَپْٹانا (فت د ، سک پ) ف م.
تیز چلانا (نوراللغات). [دپٹنا (رک) کا تعدیہ].

دَپَٹْنا (فت د ، پ ، سک ٹ) ف ل.
۱. حملہ کرنا ، ڈانٹنا ؛ دھمکانا ، گھُڑکی دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. سرپٹ دوڑانا ، تیز چلانا.

کد کرتا فکر شعر میدان آؤ دپٹ کر سبو اور ا ک گوڑا دوڑاؤ

(۱۶۰۳ء ، ابراہیم نامہ ، ۱۰). [دپٹنا (رک) کا ایک اِملا].

دُپَّٹہ (ضم د ، فت پ ، شد ٹ بفت) امذ.
رک : دوپٹہ. سرد مُلک والے ہمیشہ اُونی کپڑے اور پوستینوں میں

لیئے رہتے ہیں اور گرم مُلک والے صرف دھوتی دُبٹے سے ہی اپنا کام چلاتے ہیں۔ (۱۸۵۹، جامِ جہاں نما ، ۱ : ۱۸)۔ [دوپٹہ (رک) کی تخفیف]۔

دَہْدَہانا (فت د ، سک ہ ، فت د) ف ل۔
چمکنا (جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

دُہْدُہانا (ضم د ، سک ہ ، ضم د) ف ل۔
(فحش ، بازاری) ڈرنا ، خوف محسوس ہونا ؛ (مخصوص مقام کا) کُھلنا اور بند ہونا ، دُہر دُہر کرنا۔

سرِ بازار ترے حُسن کی قیمت سُن کر
دُہْدُہانے لگی ہر ایک خریدار کی گانڈ

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۱۱)۔ [دپ دپ(دُگ دُگ)+انا، لاحقۂ مصدر]۔

دَہْدَہاہَٹ (فت د ، سک ہ ، فت د ، ہ) امث۔
چمک ، درخشانی ، شان و شوکت(جامع اللغات)۔ [دہدہا، دہدہانا (رک) سے + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت]۔

دُہَر دُہَر کَرنا محاورہ ؛ ـــ دُہْدُہانا۔
(فحش ؛ بازاری) خوف کے مارے مخصوص مقام کا کُھلنا اور بند ہونا (مہذب اللغات)۔

دِیَک (کس د ، فت ی) امذ۔
دیپ ، دیپک ، چراغ (قدیم اُردو کی لُغت)۔ [دیپک (رک) کا ایک اِملا]

دُپَلّی ٹوپی (ضم د ، فت پ ، شد ل ، و مج) امث۔
رک : **دوپلڑی ٹوپی۔** تنبولیوں کی وہ جھلجھلاتی تنزی کلاہیں ، وہ دُپلی ٹوپیاں ، وہ شرچی انگرکھے ، (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۰۰)۔ [دُ (دو (رک) کی تخفیف) + پلی ـ پلے والی + ٹوپی (رک)]

دِپْنا (کس د ، سک پ) ف ل (قدیم)۔
دپانا (رک) کا لازم۔

سو شبرنگ تُرنگ پر ابھے تار جیوں
کہ مشعل دِپے رات اندھاری میں جیوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۳)۔

سینہ اُس کا سو دریا ہے صفا کا
دِپے مکہ پر تجلاّ مصطفےٰ کا

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۳)۔ [رک : دیپ + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

دِپَن ہارا (کس د ، فت پ) صف مذ ؛ م ف (قدیم)۔
روشن ، چمک والا ، چمک دار۔

نبی مکھ اجت کے جوت تھے عالم دپنہارا ہوا
نبی دین تھے اسلام لے ہومن جگت سارا ہوا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹)۔ [دپن ، دپنا (رک) + ہارا ، لاحقۂ صفت]۔

دِپْنی (کس د ، سک پ) امث۔
معمول سے چھوٹا دیپ دان ، ڈیوٹ ، چراغ دان (ا پ و ، ۱ : ۱۹۲)۔

[دپ ، دیپ (رک) کی تخفیف + نی ، لاحقۂ تصغیر]۔

دُپّو (ضم د ، شد پ ، و مج) امث۔
دُپ دُپ کرنے والی ؛ مقعد ، دُبر ، گانڈ۔

کیا زوجِ مُرغی والے کی صدمہ اُٹھاتی تھی
دُپّو سے ککڑوں کوں کی صدا صاف آتی تھی

(؟ ، نامعلوم (مہذب اللغات))۔ [دُپ (دُپ دُپ) + و (مج) ، لاحقۂ صفت و تانیث]۔

دَت (۱) (فت د) امث۔
دان ، بخشش ، عطا (ہندی اُردو لُغت ؛ شبد ساگر)۔ [س : دت]۔

ـــ ہوم (ـــ و مج) امذ۔
ہندوؤں کا قربانی کا ایک طریقہ جس میں گھی جلایا جاتا ہے۔ مدراس کے ایک پنڈت کہتے ہیں کہ برہمنوں کے لئے دت ہوم ضروری ہے لیکن دوسری جماعتوں کے لئے نہیں۔ (۱۹۶۱ ، قانون و رواج ہنود ، ۱ : ۳۷۱)۔ [دت + ہوم (رک)]۔

دَت (۲) (فت د) امذ۔
ایک کلمۂ مہمل جو مہاوت ہاتھی کو بچلا دینے کو بطور تنبیہ زبان سے نکالتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۳۷)۔ [حکایت الصوت]۔

دُت (ضم د)۔ (الف) کلمہ۔
حقارت و زجر کے موقع پر مُستعمل کلمہ (اُن معنوں میں فت د ، سے بھی بولتے ہیں) ، دور ہو ، دفان ہو ، بھاگ یہاں سے (کُتے کو عموماً دت کہہ کر دتکارتے ہیں)۔

کوئی بھونکے ناحق جو کُتے کی طرح
تو دتکار دیجے اسے کہہ کے دت

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۱)۔

جو کُچھ کہتا تو وہ کہتی مُجھے دُت
خُدا کا رزق کھاتا پُوجتا بُت

(۱۸۷۳؟ ، قصۂ شاہ جمجمہ ، ۸)۔ سلن نے زور سے "دت" کُتا دُم دبا کر بھاگا۔ (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۹۳)۔

لگائی جو مرزا نے بوسہ کی رٹ
کہا باجی نے دُت مُوئے دُور ہٹ

(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۲۷)۔ (ب) امث۔ **دُتکار ، ڈانٹ ڈپٹ۔**

اور تو جتنی ادائیں اُس کی ہیں میں کیا کہوں
پر قیامت تک نہ اُس کی بُھولے گی دت اور دبک

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۵۷)۔ (ج) امذ۔ **(موسیقی) پکھاوج کے اِبتدائی چار بولوں میں سے ایک بول۔** پکھاوج میں پہلے چار لفظ یہ ہیں ، تد ، دت ، ہن ، تا۔ (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۹۱)۔ [حکایت الصوت]۔

ـــ تیرے کی فقرہ۔
کلمۂ حقارت ، ہٹ تیرے کی (فرہنگِ آصفیہ)۔

ـــ دَبَک (ـــ فت د ، ب) امث۔
ڈانٹ ڈپٹ ، دُتکار (جامع اللغات)۔ [دت + دبک (رک)]۔

---- کَرْنا محاورہ.
دور کرنا ، نِکال دینا ، ڈانٹنا ، کھڑکنا ، جھڑکنا (جامع اللغات).

دُتّا (ضم د ، شد ت) امذ.
دھوکا ، دغا ، فریب ، مکر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

---- بَتانا / دینا محاورہ.
فریب دینا ، جُل دینا ، نِکال دینا ، دھوکا دینا ، دغا کرنا (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۳۵۱ ؛ جامع اللغات).

دَتار (فت د) امذ.
داتار (رک) کا مُخفف ، مُرکبات میں مُستعمل جیسے : داتا دتار (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [داتار (رک) کی تخفیف].

دُتارا (ضم د) امذ.
ایک ساز کا نام ، دو تارا. رات کے وقت ... دُتارے کا شیریں ساز سنائی پڑتا جیسے حسینوں کی نازک اُنگلیاں چھیڑا کرتی تھیں. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۲۱۰). [دو تارا (رک) کی تخفیف]

دَتانا (فت د) امذ.
کنگھی کا دندانہ (اُردو کا رُوپ ، ۱۲۷). [دت (دانْت کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ نسبت + نا ، لاحقۂ اسمیت].

دُتانا ف م.
نیچے رکھنا ، تابع رکھنا ، دبائے رکھنا ؛ ڈانٹنا ، دھمکانا ، کھڑکنا ، ملامت کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

دَتْرا (فت د ، سک ت) امذ.
لکڑی کا بڑا پنجہ جس سے گھاس اکٹھی کرتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات). [پ : دترا दतरा].

دَتَّک (فت د ، شد ت بفت) امذ نیز امث.
الگ کیا ہوا (بچہ) ؛ جیسے کسی کی تبنیت میں دے دیا گیا ہو. ایک شخص محض اس وجہ سے کہ وہ دیا ہوا لڑکا ہے (یعنی دتک ہے) اپنے اصلی خاندان میں واپس نہیں آسکتا. (۱۹۳۱ ، قانونِ و رواجِ ہنود ، ۱ : ۳۳۱). [دت ← دینا + ک ، لاحقۂ صفت].

دُتْکار (ضم د ، سک ت) امث ؛ نیز دُھتکار.
(حقارت سے) ڈانٹ پھٹکار ، جھڑک ، دُور رہنے کے لیے یا دور ہونے کی تنبیہ.

احولی کوں جگ میں مت توں بار دے
ہو موحد کل دوئی دُتکار دے

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۱۷). جب میں اُنہیں دُتکار چلی تو چھوٹے بھائی نے میرے ساتھ ... شرارت کی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، رام چرچا ، ۸۳). اف : بتانا ، چلنا ، دینا. [دُت + کار ، لاحقۂ کیفیت]

دُتْکارْنا (ضم د ، سک ت ، ر) ف م.
حقارت سے دُور کر دینا ، جھڑکنا (خصوصاً کتے کو ہنکانا).

ہے وقر تر ہوا ہوں سگ کُوے یار سے
دتکارتا رہا ہے سدا پاسباں مُجھے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۰).

ہو گھڑی دو گھڑی تو دُتکاروں
ایک دو کتے ہوں تو میں ماروں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۳). اِس طرح دُتکارا کہ کوئی کتے کو بھی نہیں دتکارتا (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۵۴). رب فرمائے گا دتکارے پڑے رہو. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں ، ترجمہ قرآن شریف ، ۵۵۸). [دتکار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَت کُھدْنی (فت د ، ضم کھ ، سک د) امث.
وہ آلہ جس سے دانت کُریدتے ہیں ، خلال. تُم نے پیتل کی دت کُھدنی خریدی ہے بجائے اِس کے چاندی کی خریدتے وہ مُفید بھی ہوتی ہے. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۳ : ۴۷۷). [دت (دانْت کی تخفیف) + کھد ، کھودنا (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

دَتْلا (فت د ، سک ت) صف مذ.
وہ بچہ جس کے منھ میں دانْت ماں کے پیٹ میں نکل آئے ہوں (ا ب و ، ۷ : ۶۳). [دت (دانْت کی تخفیف) + لا ، لاحقۂ صفت]

دَتَن (فت د ، ت) امذ ؛ ج (قدیم).
رک : دانت.

جس آن ولی وصف کروں ہی کے دتن کا
ہر شعر مرا غیرتِ سنگِ گہر آوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۹). [دت (دانْت کی تخفیف) + ن ، لاحقۂ جمع].

دُتِن (ضم د ، کس ت) امث (قدیم).
قاصد ، پیام بر.

دستی ہے دُتِن طبع کوں دلدار تے نازک
ہو کھوڑ تو ہر گی دیکھو گلزار تے نازک

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۵۹). [مقامی].

دِتَنْدا (کس د ، فت ت ، سک ن) صف.
وہ معاملہ جس میں ایک فریق اپنے صحیح قابلِ قبول دلائل کو پیش کرتا ہے اور دوسرا اُس کو براہین و اقوال پر منع وارد کرتا ہے. بارھویں محمول کو دتندا کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۱). [مقامی].

دُتو (ضم د ، و مج) امث.
وہ دہرا رُوئی دار کپڑا جو بچوں کے سینے کی حفاظت کے واسطے بہ طور صدری کے استعمال کیا جاتا ہے ، دہری تہ کا کپڑا (ماخوذ : نوراللغات). [ف].

دَتْوا (فت د ، سک ت) امذ.
۱. (دباغت) **کھال کے بال نکالنے کا کنگھی کی وضع کا اوزار** (ا ب و ، ۲ : ۲۱۳). ۲. (ٹھگی) **خرگوش کی آواز کا شگون جو بُرا سمجھا جاتا ہے ، دھیا** (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۱۸۹). [مقامی].

دَتُون (فت د ، و لین) امث.
داتن ، مسواک.

تھا جو کمال انتظار جھاڑے گئے نہ کی دتون
بیٹھی ملوں سے کبھی پر تکیہ لگا بجا کے بون

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۸۳). نیم کا پیڑ ستر سبز و شاداب تھا اور مارننگ واک پر نکلنے والوں میں سے اکثر کو اپنی سڑک کی طرف خمیدہ شاخوں سے دتون مہیا کرتا رہتا تھا. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۷). [داتون (رک) کی تخفیف].

دُتْیا (ضم د ، سک ت) امذ.
دُشمن (قدیم اُردو کی لُغت). [دُت + یا ، لاحقۂ نسبت].

دَتیلا (فت د ، ی لین) صف مذ.
جس کے بڑے بڑے دانت ہوں ، بڑے دانتوں والا. میاں آزاد خواصی میں بیٹھے ہیں ہاتھی دتیلا مست مکنا، جیسے ہی دریا میں ہاتھی ڈالا اور اُس نے سُونڈ سے پانی اُچھالا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۲). [دت (دانت کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت].

دَتّھا (فت د ، شد تھ) امذ.
گھاس کا مٹھا. بہت سی عورتیں جو گھاس تھیں کاٹ رہی تھیں گھاس کے دتھوں کو پولوں میں جمع کرتی جاتی تھیں. (۱۹۶۸ ، شکست ، ۱۷). [مقامی].

دَٹّا (فت د ، شد ٹ) امذ ؛ — ڈٹّا.
رک : **ڈاٹ.** سوراخ کا دٹّا نکالنے سے پانی بزور ... نلی میں صعود کر جائے گا. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۳۲). [ڈٹّا (رک) کا ایک املا].

دَٹانا (فت د) ف م (قدیم).
رک : **ڈانٹنا.**

ڈرائے کدھیں تیغ بُرّاں سُوں
دٹاویں کدھیں ملک میداں سوں

(۱۶۳۹ ، حسن شوق ، د ، ۸۷).

گنہ گار نیکوں لیے بھیٹ سُوں
دٹاتا ہے پتا بہوت دھیٹ سوں

(۱۶۶۹ ، محی الدین نامہ (ق) ، ۱۰۲).

اتا بیٹھا یہیں جتنا دٹاتے
اثر کچھ وہاں دٹانے کا نہ پاتے

(۱۷۴۷ ، طالب و موہنی ، ۴۳) [ڈانٹنا (رک) جس کا یہ تعدیہ ہے]

دَٹانْہارا (فت د ، سک ن) امذ.
ڈانٹنے والا (قدیم اُردو کی لُغت). [دٹان ، دٹانا (رک) + ہارا ، لاحقۂ صفت].

دِثار (کسر د) امذ.
۱. **کپڑا جو کبھی کُرتے (شعار) کے بعد اُوپر سے پہنا یا اوڑھا جائے ، لبادہ ، دشالہ ، (شعار کی ضد).**

نفس کی پاکی دثار اور قلب کی صافی شعار
بس مُجھے درکار نہیں دنیا کی زینت کا لباس

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۹).

رفعِ کثرت شعارِ جلوۂ روح ... حُسنِ وحدت دثارِ جلوۂ روح

(۱۹۲۲ ، معارفِ جمیل ، ۵۸).

ہے مرا ستر فقط برگ و بہار
ہے یہی میرے تنِ عریاں کی
پوشش چھینٹ قلمکار ... دثار اور شعار

(۱۹۶۲ ، گلِ نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۹۳). [ع : (د ث ر)].

دُج (ضم د) صف.
دوسری چیز (قدیم اُردو کی لُغت). [دُوج (رک) کی تخفیف].

دُجا (ضم د) صف مذ.
دوجا ، دوسرا.

تو اصل دائرے میں ہے جگ کے دُجے ہیں فرع
اوج و حضیض بیچ تو ہی یکہ تاز ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۱). [دوجا (رک) کی تخفیف].

دَجاج (فت د) امذ ؛ ج.
مُرغی ، مُرغا. کھایا ہے لحمِ دجاج کو روایت کیا اُسے بخاری اور مُسلم اور ترمذی وغیرہ ہم نے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۷). مُرغیوں کے پالنے کے اُصول میں حاجی محمد اسماعیل خاں صاحب کی کتاب «تربیت الدجاج» بھی مطالعہ کے قابل ہے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معاشرت) ، ۲۲۲). [ع : دجاجہ (رک) کی جمع].

ـــُ الْاَرْض (ـــ ضم ج ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ.
جنگلی مُرغ (ماخوذ : جامع اللغات). [دجاج + رک : ال (۱) + ارض (رک)].

دَجاجَہ (فت د ، ج) امث.
۱. **مُرغی.** دیا حضرت نے مثل بیضۂ دجاجہ کے ذہب سے بعد ازاں کہ گزارا اُوسے زبانِ مبارک اپنی پر بس دیا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۱). ۲. (ہیئت) **اشکالِ شمالیٔ فلک میں سے ایک شکل جو مُرغی سے مُشابہ ہے.** جو دائرہ کہ کواکب دراعہ اور خارج الصورت اور کوکب داہنے بازو اور کوکب دجاجہ سے پیدا ہوتا ہے اسکو قدر کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۷). دجاجہ اور ذات الکرسی نامی کوکبی اشکال میں پہلے ہی ریڈیائی ستارے دریافت ہو چکے تھے. (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، ۲ ، ۳ : ۲۰). [ع : (د ج ج)].

دَجّال (فت د ، شد ج) امذ.
۱. **دھوکے باز ، ملمع ساز ؛** مُسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت تک بہت سے دجّال پیدا ہوں گے ، ایک دجّال قُربِ قیامت میں پیدا ہوگا جو تشدد اور دین کی مُخالفت اور بیخ کنی کی کوشش کرے گا اور

کانا ہو گا ، لفظ دجّال سے عموماً یہی دجّال مُراد لیتے ہیں جس کا پیدا ہونا قیامت کی سب سے بڑی نشانیوں میں سے ہے۔

بُرا ہے وہ دجّال نے سو جنے
خُدا موں نہ دکھلانے اُس کا کسے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥٣).

جنھوں کا خُدا پر نہ ہو گا یقیں
نکل ساتھ دجّال کے ہوں لعیں

(٧٦٩ ، آخر گشت ، ٥٨). علاماتِ قیامت اور ذکرِ دجّال میں ایک بڑی حدیث حذیفہ ابن الیمانؓ سے موجود ہے۔ (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٦٨٨). ایک اور آدمی نظر آیا سرخ رنگ موٹا ، پھندا، بالوں میں بہت گھونگھر پڑے ہوئے ایک آنکھ سے کانا ، آنکھ ایسی معلوم ہوتی تھی گویا اُبھرا ہوا انگور ہے۔ میں نے پُوچھا یہ کون ہے ، معلوم ہوا دجّال۔ (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٣٤٢).

یہ دورِ پُر آشوب ہے دورِ دجّال
ہر قدرِ عزیز ہے ذلیل و پامال

(١٩٧٣ ، لحنِ صریر ، ٥٣). ٢. (مجازاً) جُھوٹا ، مکّار ، بدہیئت اور قوی ہیکل آدمی۔

اک قیامت جلو میں آتی ہے
نکلے ہے گھر سے جب کہ یہ دجّال

(٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٦٨). وہ تو مُوا دجّال ہے ، میری جان پر وبال ہے۔ (١٩٠١ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ١٠٦). حضور کے بعد جو شخص بھی اِس مقام کا دعویٰ کرے وہ جُھوٹا ، مفتری ، دجّال ، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ (١٩٥٢ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ١ : ٢٠٦). ٣. طلا ، سونا ، زر ؛ تیغِ جوہر دار (فرہنگِ آصفیہ).
[ع : (د ج ل)].

دَجّالی (فت د ، شد ج) صف.
دجّال (رک) سے منسوب ؛ جُھوٹا ، خراب ، بگڑا ہوا. شیطانی دجّالی دور نے دماغ چوپٹ کر دئیے ہیں گے۔ (١٩٦٩ ، افسانہ کر دیا ، ١٠٩). [دجّال + ی ، لاحقۂ صفت].

دَجّالِیَّت (فت د ، شد ج ، کس ل ، شد ی بفت) امث.
جُھوٹ ، کِذب و اِفترا ، مکّاری. اس غلبۂ دجّالیت کے باوجود دُنیا کی کسی یونیورسٹی اور کسی کالج میں ... وہ کشش اور دلکشی نہیں ... جو اس نظام میں ہے۔ (١٩٣٠ ، سفرِ حجاز ، ٨٦). [دجّال (علم) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دَجْل (فت د ، سک ج) امذ.
جُھوٹ ، دھوکا ، فریب. ہندو اپنے ویدوں کے سوا دُنیا کی ہر آسمانی کتاب کو دجل و فریب مان کر بھی آواگون سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ (١٩٣٢ ، سیرۃ النبی ، ٤ : ٥٩٩). اسلام میں اس تقیہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے جس کی آڑ میں... مسلمانوں سے دجل و فریب کرنے والے نظام کو برداشت کر لیا جائے۔ (١٩٨٣ ، روداد قفس ، خلیل احمد الحامدی ، ٢٧). [ع : (د ج ل)].

دَجْلَہ (فت نیز کس د ، سک ج ، فت ل) امذ.
١. اُس دریا کا نام جو عراق میں بغداد کے قریب سے بہتا ہے۔

چشمِ تر پر دجلہ وجیحوں سی کیا
ابر سی چھا جائے جو پھبتی کہو

(١٨٤٨ ، سخنِ بے مثال ، ٨٩). ایرانیوں نے دو طرفہ حملہ کیا. ایک طرف تو وہ دجلہ و فرات کے کناروں سے شام کی طرف بڑھے اور دُوسری طرف ایشیائے کوچک کی جانب آذربائجان سے ... اناطولیہ میں داخل ہو گئے۔ (١٩٢٣ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٥١٥).

نیل جب تک دفینوں کی صُورت رہا
موجۂ نیل ہو
یا فرات اور دجلہ کی لہریں
دف و چنگ پر رقص کرتی رہیں

(١٩٨٣ ، بے نام ، ٨١). ٢. (مجازاً) دریا ، جھیل.

چشمہ و دجلہ وجو ، بحر و سحابِ نیسان
اے ظفر سب ہیں مرے دیدۂ تر کے محتاج

(١٨٥٣ ، کلیاتِ ظفر ، ٣ : ٣٠). مرزا غالب کے دیدۂ بینا کو «قطرے» میں «دجلہ» دکھائی دینے لگتا ہے۔ (١٩٥٩ ، نبضِ دوراں ، ١٢). [ع : (د ج ل)].

دُجَن (ضم د ، فت ج) امذ (قدیم).
رک : **جو (و مج) ، تو.**

ادھر کے پھول چُنتا عیش ہے داناں کے چنٹے سوں
وو چُنتانا دجن نا تھپے اُس کے دل اچھو سو درد

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٩٢). [دج (دوجا کی تخفیف) + ن ، لاحقۂ اسمیت].

دُجْہَا (ضم د ، ج) صف مذ (مث : دُجہی).
دُبا جو ، دوسری شادی کرنے والا. اودھ کے علاقے میں دُوسرا بیاہ کرنے والے مرد کو «دجہا» کہتے ہیں۔ (١٩٦١ ، نوائے ادب ، اپریل ، ٤٣). [د (دو کی تخفیف) + ج (جوے ـ جورو کی تخفیف) + ہا ، لاحقۂ صفت].

دُجیٰ (ضم د ، ا بشکل ی) امث.
تاریکیٔ شب ، اندھیرا ، تاریکی.

گھر میں جو عائشہ کے آئے تھی بدرِ دُجیٰ
تھا تردد اونھیں وہاں سوزن گم گشتہ کا

(١٨٥٣ ، داستانِ صادقاں ، ١٥).

لے کحلِ دجیٰ فجر سے خورشید سے غازہ
گلزار سے عطر انجم پر تاب سے افشاں

(١٩٦٣ ، کلکِ موج ، ٢٠٦). [ع : دجیہ ـ تاریکی].

دُجِیبا (ضم د ، ی مع) صف.
رک : **دو جیبا.**

ہو دجیبا ذوالفقار اب اے قلم   کر زبانِ تیغ کُوں اپنے علم

(١٧٥٣ ، ریاضِ غوثیہ ، ٦٣). [دو جیبا (رک) کی تخفیف].

دَجّا (فت د ، شد ج) امذ.
بتھر چکنانے اور صاف کرنے کا ایک چھوٹا تکلا (ماخوذ : ا ب و ، ١ : ٦٣). [مقامی].

دُچار ہونا محاورہ.
رک : دو چار ہونا.

سنقور اُس کو پردے میں ہیں بے حجابیاں
کس سے ہوا دچار وہ عیار ایک طرح

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۷۳). ناؤ پر سوار ہوں ، اجل سے دُچار ہوں. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۹۹).

دَچک (فت د ، ج) امذ (قدیم).
رک : دھچکا.

غصے کی بجلی تیرے جلالت سات جب کڑکے
تو لرزاں شیر ہور شرزا ، دچک فیل دماں بکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۷). [دھچک (رک) کا ایک اِملا].

دِچکنا (کسر د ، ج ، سک ک) ف ل.
کانپنا ، دہشت زدہ ہونا ، ڈرنا.

تسوں میں بات کرتی تو تھی دو تن پیٹ سوں اُس تھے
نہ پتیا چھانوں کوں اپنے کھڑی جاگا دچکتی ہوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۳).

کوئی پھرتے ہیں اصل لے اپنا
کوئی ڈر چھانوں کُوں دچکتے ہیں

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۷۰). [دھچکنا (رک) کا ایک اِملا].

دُچّی بَنانا محاورہ.
مار مار کر کچومر نکال دینا ، خُوب خُوب پٹائی کرنا ، مارتے مارتے بُرا حال کر دینا (قاموس الفصاحت ، ۱۱۵).

دَچّھن (فت د ، شد چھ بکسر) امذ.
دکھن ، جنوب (قدیم اردو کی لغت ؛ آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۹۱).
[پ : دچھن].

دَچّھنا (فت د ، شد چھ بکسر) امث.
نذرانہ ، تحفہ ، انعام (جو برہمنوں کو مذہبی اور روحانی خدمت کے عوض دیا جائے). بان سپاری دچھنا دھر بید کی بدھ سے پُوجا کی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر (ترجمہ) ، ۴۴). میرے باپ شادی کو چنداں پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ دچھنا زیادہ تھی. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار (ترجمہ) ، ۹۹). [س : دکشنا दक्षिणा].

--- دینا محاورہ.
نذر کرنا ، پیش کرنا. میں نے اپنا جی اس بابھن کو دچھنا دیا ہے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۹۹).

دَچّھنی (فت د ، شد چھ بکسر) صف مذ.
نذرانے یا انعام کا مُستحق (علمی اُردو لُغت ؛ پلیٹس). [پ : دچھنی दक्षिणी].

دُچ (ضم د) امذ.
درخت ، پیڑ ، پودا (علمی اُردو لُغت). [ع : دوحہ کا مخفف].

دَحْوُالْاَرض (فت د ، سک ح ، ضم و ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ.
زمین کا بچھنا ، زمین کا پھیلنا ؛ (مجازاً) زمین کی تخلیق ، پیدائش

ہوتی ہے خاکساری جلوہ گستر نور ہے میرے
میں ہی ہنگامِ دحوالارض اک فراشِ قدرت تھا

(۱۹۱۸ ، صحیفۂ ولا ، ۲۵۸). [ع : (دوح) = پھیلنا + رک : ال (۱) + ارض (رک)].

دِحْیَت (کسر د ، سک ح ، فت ی) امذ.
سردار ، افسر ، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جو بہت خُوبصورت تھے (جامع اللغات). [ع].

دِحْیَہ (کسر د ، سک ح ، فت ی) امذ.
(لفظاً) فرشِ قدم ؛ ایک صحابیِ رسول کا نام جن کی شکل اِختیار کر کے جبریلِ امین آنحضرتؐ کے پاس تشریف لاتے.

قابل انسان کی صحبت کے ہے انسان نہ مَلَک
بن گیا پیشِ نبی صُورتِ دحیہ جبریل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۸). [ع : (د ح ی)].

دَخ (فت د) صف.
اچھا ، نفیس ، لائق ، موزوں ؛ جماعت ، گروہ ، فوج ؛ آدمیوں کی قطار ؛ (کسی چیز کی) رُوح (جامع اللغات). [ف].

دُخ (ضم د) امث.
۱. بیٹی ، دختر. جب اِبیارہ دارِ علم و عقل اور خزانہ دارِ فہم و فراست صبیح اللون اور صحیح الدماغ مغرب اپنی پانچ لاکھ اولادِ ذکور و اناث کو جس میں صوبہ ابروزی کی دخ ستاق زاد سے لے کر ہز میجسٹی شاہ نیپلس تک سبھی شامل ہیں ہر سال اِس عقیدے کے ساتھ لورپتو بھیجے کہ مریم و مسیح کے اصلی مولد و منشاء کو سجدہ کر کے آسمانی بادشاہت میں شامل ہو جائے تو آپ اس کی تضحیک و تحقیق کی جرأت کرنے کو تیار ہیں؟. (۱۹۲۸ ، طنزیات و مقالات ، ۱۰۵). **۲. ایک آبی پودہ جس کی چٹائیاں بناتے ہیں** (جامع اللغات). [ف].

دَخاخا (فت د) صف.
بے شرم عورت (اُردو کا رُوپ ، ۱۲۸). [دقاقہ (رک) کا ایک اِملا].

دُخان (ضم د) امذ.
۱. دھواں.

اِک شب کہ وہ زُلف مہ رُخاں تھی
یا آتشِ مہر کا دُخاں تھی

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۵).

پُتلیاں پھرا کر آنکھوں میں بنیں کاجل کے داغ
رُعب سے تارِ نظر جل کر اڑے مثلِ دُخاں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۶۵). یہاں تک کہ نشاستہ سیاہ ہونے لگے اور سفید دُخان نکلنے لگے (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۲). بیشتر اس کے کہ جھونکنے کو مزید جاری رکھا جائے ، آتش

اکسائیڈ کو چُونے کے ساتھ مِل کر اساسی تکسیدی سِلیگ بنا دینی چاہیے اِس عرصہ میں گہرے بُھوری رنگت کے دُخان نکلتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فولادسازی ، ۱۸۵). ۲. بھاپ ، اِسٹیم. اِس کتاب فوائدِ انتساب کا نام «عقل و شعور» ہے فی الحقیقت اسم بامُسمّٰی سراپا عقل و شعور سے معمور ہے ... جغرافیہ و تواریخ و حساب و ریاضی اور جرِّ ثقیل و طبیعات و کیمسٹری ... علم برق و دُخان و ریل و تاربرق ... کا بیان ... حُسن و لطافت سے ... صفحۂ اوراق پر مُنتقل کیا (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳). تجارت یہاں مُنحصر ہے صنعت پر اور صنعت کلوں پر اور کلیں دُخان پر. (۱۹۰۳ ، مخزن ، ستمبر ، ۳).

اہلِ دانش پر ہوئے اسرارِ فطرت مُنکشف
تابعِ انسان ہوئے برق و دُخان ، آب و ہوا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۱۶). ۳. دُھونی ، بھپکا بستر کو دواؤں کا دُخان (دُھونی) دیا گیا. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱۲). ۴. تمبا کو کا دُھواں (جامع اللغات). [ع : (د خ ن)].

---دِل کسِ اضا (---کس د) امذ.
(لفظاً) دِل کا دُھواں ؛ (مجازاً) دِل کی آہ.

میرے دُخانِ دِل سے ہے اندھیر ہر طرف
دکھلاؤ جلوہ گر ہے ، شبِ غم کدھر چراغ

(۱۸۷۳ ، دیوانِ قدا ، ۱۶۸). [دُخان + دِل (رک)].

---راہ کسِ اضا ؛ امذ.
وہ درز یا رخنہ جس میں سے بُخارات خارج ہوں. یہ گیسیں رفتہ رفتہ رہائی پا کر اور پس پس کر سطح پر آتش فشانی فشار ، دُخان راہ (Fumarole) اور گرم چشموں کے ذریعے آزاد ہو گئی ہوں گی. (۱۹۶۸ ، کاروانِ سائنس ، ۵۰۱ : ۳۹). [دُخان + راہ - راستہ]

دُخانی (ضم د) صف.
۱. دُخان سے منسوب ، بھاپ یا اِسٹیم والا ، بھاپ کی طاقت سے چلنے والی کل یا اِنجن وغیرہ. گھوڑے کی اور دُخانی گاڑی کی رفتار میں کیا نسبت. (۱۸۶۷ ، بحرِ حکمت (ترجمہ) ، ۵۶). ایک ہفتے کے بعد دُخانی جہاز کا کرایہ پانچ ہزار پانچ سو روپیہ ادا کر کے کلکتہ روانہ ہوئے جب بنارس پہنچے تو جہاز نے لنگر کیا. (۱۹۵۶ ، بیگماتِ اودھ ، ۱۳۰). ۲. **دُھونی سے متعلق ، دُھونی کا** (جامع اللغات). [دُخان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِنجن (---کس ا ، سک ن ، فت ج) امذ.
بھاپ کی طاقت سے چلنے والا اِنجن. پھر جیمس واٹ اور اُس کے ساتھ اُس کا دُخانی اِنجن آیا. (۱۹۰۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۷). جیمس واٹس نے ۱۷۷۶ء میں دُخانی انجن ایجاد کیا (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۶۵). [دُخانی + اِنجن (رک)].

---طاقت (---فت ق) امذ.
بھاپ کی طاقت ، بھاپ کا زور ، اِسٹیم پاور. مگر آپ یہ تو فرمائیے کہ یہ جہاز آیا کہاں سے اور یہ کہ وہ جہاز بادبان سے چلتا تھا یا دُخانی طاقت سے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۳۱). [دُخانی + طاقت (رک)].

---کَشْتی (---فت ک ، سک ش) امث.
بھاپ کی قوت سے چلنے والی کشتی ، دُخانی انجن سے چلنے والا اِسٹیمر ؛ دُخانی جہاز (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروز اللغات). [دُخانی + کشتی (رک)].

---کَل (---فت ک) امث.
بھاپ کی قوت سے چلنے والی مشین ، اِسٹیم اِنجن. دُخانی کَل میں پلاسٹک دُھواں اور دُخان دونوں ظاہر ہوتے ہیں. (۱۸۶۷ ، بحرِ حکمت (ترجمہ) ، ۳). [دُخانی + کل - مشین].

دُخْت (ضم د ، سک خ) امث.
۱. بیٹی ، لڑکی ، دختر ؛ دوشیزہ (تراکیب میں مُستعمل).

وہ دیکھے جو ٹک آنکھ اُٹھا بےنظیر
تو نجم النسا ہے یہ دُخترِ وزیر

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۱۳). وہاں نجم النساء دُخترِ وزیر نے جو بدرِ مُنیر کی ایک ہم عُمر رفیقہ تھی ان دونوں پر گُلاب چھڑکا. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۸۱).

خِدمت کو جانکی سے محبت تھی اِس قدر
دُخت و پسر سے ہوتی ہے والد کو جس قدر

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۸).

ہم ہیں اور خلوتِ میخانہ ہے لیکن کسی رات
آ گئی دِل میں تو اِک دُخترِ چمن تک پہنچے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۴۷). ۲. **طاقت ؛ قابلیت ؛ قُدرت ، جلادت** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ف : دُختر (رک) کی تخفیف].

---تا ک کسِ اضا ؛ امث.
انگور کی بیٹی ؛ (مجازاً) انگوری شراب.

ساقی نشے میں تُجھ سے لنڈھا شیشۂ شراب
چل اب کہ دُخترِ تاک کا جوبن تو ڈھل گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۰). [دُخت + تاک (رک)].

---رَز کسِ اضا (---فت ر) امث ؛ دُخترِ رز.
(لفظاً) انگور کی بیٹی ؛ (مجازاً) انگوری شراب ، سُرخ شراب.

دُخترِ رز کچھ ایسی ہے تیری جو تُجھ پر ہے حرام
ہم نے تیری بِند سے اب وہ گھر میں ڈالی محتسب

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۹۰).

شرابِ مُصفّا کا اِک جام دے
ذرا دُخترِ رز کو یہ پیغام دے

(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۳۰).

نہ چُھوٹے گی اب دُخترِ رز ہم سے ساقی
کریں گے عمل تیری رائے رزیں پر

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت ، ۶۸). سرشار صدیقی ... ان اُلجھنوں سے نجات پانے کے لئے وہ کس کس طرح دُخترِ رز سے کھیلتے رہے ہیں ... یہ سب چیزیں میری نظر میں ہیں. (۱۹۶۵ ، نیا اور پرانا ادب ، ۱۸۷). [دُخت + رز (رک)].

دُختر (ضم د ، سک خ ، فت ت) امث ؛ امذ. ف.
۱. **بیٹی ، لڑکی ، پُت.**

کیا جب محل پر نظر سُو بسُو
دیکھیا اس ہو یک دُخترِ خُوب رُو

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۸۵). دُخترِ ابوسفیان جو مہاجرینِ حبشہ میں سے ہے میرے ساتھ اس کا نکاح کر کے بھیج دو. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۴۲). سہیلیوں کے کہنے پر درویش کو راستے سے ہٹانے کے لیے دخترِ راجہ درویش سے کہتی ہے کہ اگر تو عاشقِ صادق ہے تو مانندِ حباب دریا میں ڈوب جا. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۲ : ۹۵۶). ۲. **دوشیزہ** (جامع اللغات). ۳. **ذیلی یا طفیلی چیز جو کسی دوسرے سے نکلتی یا پیدا ہوتی ہو جیسے زبان یا نسل وغیرہ.** دخترِ سیل یا دخترِ جاندار اپنے مُورث سے ہم شبیہ ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۲۳۴). [ف].

ـــ اَنگُور کس اضا (ـــ فت ا ، غ ، و مع) امث.
رک : دُخترِ رز.

تیرا کہنا تو بسر آنکھوں پہ مگر مہلت دے
کہ ابھی دُخترِ انگور جواں ہے واعظ

(۱۸۷۰ ، واسطی ، ک ، ۹۹). [دختر + انگور (رک)].

ـــ آفتاب کس اضا (ـــ سک ف) امث.
(لفظاً) **سُورج کی بیٹی** ؛ (مجازاً) **سُرخ شراب ، شراب** (ماخوذ : جامع اللغات). [دُختر + آفتاب (رک)].

ـــ پاک اَختر کس صف (ـــ فت ا ، سک خ ، فت ت) امث.
(مجازاً) **عالی خاندان عورت ؛ امیرزادی** (جامع اللغات). [دُختر + پاک + اختر (رک)].

ـــ پاکیزہ جَوہَر کس صف (ـــ ی مج ، فت ز ، و لین ، فت ہ) امث.
رک : دُخترِ پاک اختر (جامع اللغات). [دختر + پاکیزہ (رک) + جوہر (رک)].

ـــ تاک کس اضا ، امث.
انگوری شراب ، دخترِ تاک ، دُخترِ رز (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دختر + تاک (رک)].

ـــ خانَہ کس صف (ـــ فت ن) امث.
بن بیاہی بیٹی (فرہنگِ عامرہ ؛ علمی اردو لغت). [دُختر + خانہ (رک)]

ـــ خَلِیَہ کس اضا (ـــ فت خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
خلیہ سے پیدا ہونے والا خلیہ ، چھوٹا خلیہ ، ذیلی یا طُفیلی خلیہ. جب ایک جرثومہ ایک خاص قد و قامت کو پہنچ جاتا ہے تو دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے ، ان میں سے ہر دخترِ خلیہ بڑی ہونے پر پھر اسی طرح دو خلیات کو جنم دیتی ہے. (۱۹۵۶ ، جراثیمیات ، ۱۲). [دختر + خلیہ (رک)].

ـــ رَبِیبَہ کس صف (ـــ فت ر ، ی مع ، فت ب) امث.
سوتیلی بیٹی ؛ لے پالک لڑکی (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [دُختر + ع : ربیبہ (رب ب)].

ـــ رَز کس اضا (ـــ فت ر) امث.
رک : دختِ رز.

کبھو پیرِ مغاں کیوں کر نہ کاڑھے دُخترِ رز کُوں
وہ مارے جوش کے جوانوں کے تئیں خاطر میں نہیں لاتی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۸).

یا پی پلا کے حضرتِ زاہد بھی رنگ لائے
یا یہ ہوا کہ دخترِ رز پارسا ہوئی

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۹۸).

بہت دخترِ رز تھی رنگیں مزاج
نظر ملتے ہی آشنا ہو گئی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۷۳). [دختر + رز (رک)].

ـــ رُوزگار کس اضا (ـــ و مج نیز و مع ، سک ز) امث.
(مجازاً) **زمانے کے نشیب و فراز** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس ؛ پلیٹس). [دختر + روزگار (رک)].

ـــ عِنَب کس اضا (ـــ کس ع ، فت ن) امث.
(لفظاً) **انگور کی بیٹی** ؛ (مجازاً) **انگوری شراب ، سُرخ شراب.**

ساقی سے یہ پوچھتا ہے قاضی
کیا مہر ہے دخترِ عنب کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۹۹). [دختر + عنب (رک)].

ـــ کُش (ـــ ضم ک) صف.
اپنی بیٹی کو قتل کرنے والا. ۲۲ سال کی مختصر مُدّت میں دُختر کُش بنیم اردلر ، راہزن امین اور اونٹوں کے ساربان حکمرانی اور جہاں بانی کے معلم بن گیے. (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۶). [دختر + ف : کش ، کشتن - مارنا].

ـــ کُشی (ـــ ضم ک) امث.
بیٹی کو ہلاک کرنے کا عمل ، بیٹی کو جان سے مار دینا ، قتل کر دینا. ہندوستان اور خود عرب میں نہایت کثرت سے دختر کشی جاری تھی. (۱۹۰۹ ، الکلام ، ۲ : ۱۳۸). حقیقی دختر کُشی کا باقاعدہ رواج ، ارادی اسقاطِ حمل کے مثل بہت کم ہو گیا. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۲). [دختر + ف : کش ، کشتن - مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مَرکَزہ (ـــ فت م ، سک ر ، فت ک) امذ.
(نباتیات) Daughter Nucleus کا اردو ترجمہ. یہ دونوں مرکزے ایک وقت دختر مرکزوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۳۹). [دختر + مرکزہ (رک)].

ـــ نارَسِیدَہ کس صف (ـــ فت ر ، ی مع ، فت د) امث.
لڑکی جو شادی کی عُمر کو نہ پہنچی ہو ، چھوکری ، نابالغ لڑکی. ہندوستان میں دختر نارسیدہ کو چھوکری کہتے ہیں. (۱۸۶۹ ،

غالب (غالب کی نادر تحریریں ، ۱۲۰)۔ [دُختر + تا (سابقۂ نفی) + رسیدہ (رک)]۔

ـــــ نَدَر (ـــــ فت ن ، د) امث۔
پہلے شوہر یا پہلی بیوی کی لڑکی ، سوتیلی بیٹی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ اسٹین گاس)۔ [دختر + ندر (رک)]۔

ـــــ نَواتَہ کس صف (ـــــ فت ن ، ت) امذ۔
(نباتیات) رک : دختر مرکزہ۔ نواۃ بذریعۂ مرکزہ حرکیت دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے ایک دختر نواتہ سرزالجہ کے پاس والے سرے میں جاتا ہے اور دوسرا جنینی تھیلی کے کلازی سرے پر۔ (۱۹۶۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۹۶۲)۔ [دختر + نواتہ (رک)]۔

ـــــ نیک اَختَر کس صف (ـــــ ی مج ، فت ا ، سک خ ، فت ت) امث۔
خوش قسمت لڑکی ؛ امیرزادی ؛ عالی خاندان عورت (احترام کا کلمہ)۔ خالد نے جواب دیا کہ ... سُلطان سے کہہ دیجیے گا کہ ایک شخص آیا ہے ... دُنیا میں سوائے ایک تلوار آبدار اور ایک گھوڑے تیز رفتار کے اور کچھ پُونجی نہیں رکھتا ہے اور اس پر وہ سُلطان کی دخترِ نیک اختر سے شادی کرنے کا خواستگار ہے۔ (۱۹۰۷ ، خالد (ترجمہ) ، ۱۷۱)۔ [دختر + نیک (رک) + اختر (رک)]

دُختَران (ضم د ، سک خ ، فت ت) امث ؛ ج۔
۱. **دختر کی جمع ؛ بیٹیاں ، لڑکیاں۔**

جس آگ میں پگھل چکی ہیں دُخترانِ مصر و روم
اس آگ میں ڈھلا ہوا شباب لے کے آئی تھی

(۱۹۳۷ ، نبضِ دوراں ، ۳۵)۔ ۲. **دُہو ؛ اکبر و اصغر** (جامع اللغات)۔ [دختر + ان ، لاحقۂ جمع]۔

دُختَرَک (ضم د ، سک خ ، فت ت ، ر) امث۔
دختر (رک) کی تصغیر ، چھوٹی بیٹی ، چھوٹی لڑکی۔

مال و املاک و درہم و دینار
سب پہ ہے دُخترک ہوئی مختار

(۱۸۳۳ ، مظہر العجائب ، ۹۰)۔

دعائیں تو بہی آئے اور پہنچیں ہوں گی
مگر وہ دخترک منہ سے نہ بولی

(۱۹۰۵ ، کلامِ محروم ، ۱ : ۱۰۳)۔

اب آخرت ہی نذرِ غزال حرم کریں
دُنیا تو نذرِ دخترکِ برہمن ہوئی

(۱۹۶۸ ، غزل و غزال ، ۲۶)۔ [دختر + ک ، لاحقۂ تصغیر]۔

دُختَرانَہ (ضم د ، سک خ ، فت ت ، ن) م ف۔
دختر سے منسوب ، دُختر سے متعلق ، دُختر کا ، دختری ؛ طفلی۔ انگریزی زبان کو یُونانی اور لاطینی سے دخترانہ اور فرانسیسی سے خواہرانہ لگاؤ ہے۔ (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۷۳)۔ [دُختر + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

دُختَرہ (ضم د ، سک خ ، فت ت) امث۔
کنوارہ پن ، بکارت ؛ سہر (جامع اللغات)۔ [ف]۔

دُختَری (ضم د ، سک خ ، فت ت)۔ (الف) امث۔
دوشیزگی ، نا کد خدائی (علمی اُردو لغت)۔ (ب) صف۔ **دُختر سے متعلق ، بیٹی سے منسوب ؛ نبیرہ ، نواسہ۔**

بنی خوبی کے سات او دُختری
اتھی خوش ہور بلند اختری

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۱)۔ اپنے کو سکندر ذوالقرنین کی دُختری اولاد میں بتاتے تھے۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۰۹۸)۔ [دختر + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت]۔

دُختَرِینَہ (ضم د ، سک خ ، فت ت ، ی مع ، فت ن) امث۔
قابلِ شادی لڑکی (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت)۔ [دُختر + ین ، لاحقۂ صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

دَخدار (فت د ، سک خ) امذ۔
ایک سفید و سیاہ کپڑا جو قدیم شاہانِ ایران کے تخت پر بچھایا جاتا تھا (جامع اللغات)۔ [ف]۔

دُخرا (ضم د ، سک خ) امذ۔
دُکھڑا ، مُصیبت (قدیم اردو کی لُغت)۔ [رک : دکھڑا]۔

دَخل (فت د ، سک خ) امذ۔
۱. **داخلہ ، گُزر ، اندر آنا۔** یعنہ روح پر امر ہوا کہ وجود میں دخل کر۔ (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۱)۔

آفتاب اس میں اگر آئے تو آبِ جائے
نور کا دخل نہیں میرے سیہ خانے میں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۸)۔

آرزو ہے کہ نہ ہو دخل کسی غیر کو یہ
استعانا بھی دم قتل پنہائے زنہار

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۸)۔ انتظامی امور میں عوام کو دخل حاصل ہو گیا ہے۔ (۱۹۶۰ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۲ : ۶۵۷)۔ ۲. **چیزوں کی آمد ، آمدنی ، پیداوار۔**

ہے دخل سے ہر روز یہاں خرچ برابر
باقی نہیں رکھتا ہوں میں فاضل نہیں رکھتا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۶۷)۔

بڑھتے جاتے ہیں مخارج کثرتِ دولت کے ساتھ
ہے ہمیشہ دخل کی تابع بشر کی احتیاج

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۳۳)۔ مسرف وہ ہے جو کہ خرچ میں زیادتی کرے اور دخل میں کمی۔ (۱۹۳۱ ، اخلاقِ ناصری (ترجمہ) ، ۵۷)۔ ۳. **قبضہ ، حکومت ، اختیار۔** وہ کہتی تھی کہ اس پہاڑ کے پلی طرف میرا دخل نہیں۔ (۱۷۴۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۱۲)۔ ہمارے سوکلاں دخل نہیں دینے کے اور مستغاث الیہ تقسیم سے منحرف ہو گیا ہے۔ (۱۸۳۱ ، تاریخِ نثر اردو ، ۱ : ۳۶۳)۔

دست بستہ اہلِ مضامیں کیوں نہ حاضر ہوں اِدھر
کشورستانِ سخن میں دخل اپنا ہو گیا

(۱۸۶۶ ، ہوبر ، ۵ : ۳). اس شہر پر اسی دن دخل ہو گیا. (۱۹۳۰ ، تیمور (ترجمہ) ، ۳۰۳). ۳. **واقفیت ، شُدبُد ؛ دست رس ، مہارت.**

تُجھے دخل اے قیس کیا شاعری میں
گھروندا کوئی اور جا کر بنا لے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۸۰). علمِ موسیقی میں نہایت دخل رکھتی ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۱۲). سب نے بالاتفاق کہا کہ یہ کلام کسی بڑے اُستادِ کامل کا ہے جس کو بلاشبہ اِس فن میں دخلِ تام ہے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۳۷). ۵. **پہنچ ، رسائی ، باریابی ؛ عمل ، اثر.**

کون مراتب کون فضل جبرائیل کا نہیں دخل

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۵)).

پہنچے ہے خیال اُس کے کوئی وصف تک اپنا
وہاں دخل فرشتے کو نہیں وہم و گماں کا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، ۵ : ۱).

جب تک نہ کسی دستِ تمنا کو ہو کچھ دخل
یہ یاد رہے سینہ ابھرتا ہی نہیں ہے

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۷۳). علمِ ہیئت میں بھی اُنہیں (مولوی چراغ علی مرحوم) خُوب دخل تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۵). ۶. **دست اندازی ؛ مزاحمت ؛ مداخلت.**

پھر تو معشوق وہ میرا تھا میں عاشق اُس کا
دخل ہرگز نہ رقیبوں کا کسی امر میں تھا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۹).

مشاہدات میں وہم ذلیل کو کیا دخل
یقینِ امر میں حسنِ جمیل کو کیا دخل

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۷۶). ۷. **مجال ، طاقت.**

سامنے بز کے یہ کیا دخل کہ نکلے آواز
گرگ کے پوست کو منڈھوا کے بجاتیں جو دہل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۳). دخل کیا جو سینہ زوری کرے. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۵).

ہر حال میں راضی برضا ہم ہیں کہ حسرت
کیا دخل جو ان پر کوئی اِلزام لگائے

(۱۹۲۳ ، کلیاتِ حسرت ، ۲۳۳). ۸. **اِمکان ، احتمال.**

رکھتا ہوں ہسکہ چاک گریباں کو شوق سے
کیا دخل ہاتھ بند ہو میرا کفن کے بیچ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۹۰). ایسا گھبراتا ہے کہ اگر بیٹھے بیٹھے ہتھیلی گھس جائے دخل کیا جو باہر آئے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۱). بظاہر یہ ایک اچنبھا نظر آتا ہے کہ پانچ ہزار صفحے ایم اسلم صاحب نے صرف دو سال میں لکھے اور اُن کی قدردانی سے ثابت ہے کہ ان میں بھرتی کو کوئی دخل نہیں ہے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۹۸). ۹. **شریک کار ہونا ، معاون ہونا ، شرکت کرنا.**

دخل دیتے ہی نہیں ہیں کچھ بھی تحسین کے سوا
کیا غزل بھیجوں میں منظور جدید استاد ہیں

(۱۸۶۸ ، کلیات منظور ، ۱۶۱). رستم ثانی نے مکرر کہا کہ تم لوگوں کو اس میں کیا دخل ہے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۷۳). [ع : (د خ ل)].

ـــــ اَنْداز (ـــــ فت ا ، سک ن) صف.
روک ٹوک کرنے والا ؛ مداخلت کرنے والا ، دخل دینے والا (علمی اردو لغت ؛ وضع اصطلاحات). [دخل + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

ـــــ اَنْدازی (ـــــ فت ا ، سک ن) امث.
مداخلت ؛ روک ٹوک. اربابِ علی گڑھ متردد تھے کہ اہم مسائل میں عام مسلمانوں کو دخل اندازی کی حاجت ہے یا نہیں. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۳۴). میں لال قلعہ سے تاج محل تک گیا اور جابجا ماضی کی اقلیم میں بے وقار عصرِ حاضر کو دخل اندازی کرتے دیکھا. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۲۶). [دخل + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بیجا کس صف (ـــــ ی مع) امذ.
ناجائز مداخلت ، مداخلتِ بیجا ؛ بغیر اجازت کسی مکان میں چلے جانا ؛ ناجائز کام کرنا. اگر کوئی شخص گھاس پر چلے گا تو وہ دخل بیجا کی علت میں گرفتار کیا جائے گا. (۱۸۱۷ ، انتخابِ فتنہ ، ۶۹). [دخل + ف : بے (حرفِ نفی) + جا (رک)].

ـــــ پانا محاورہ.
۱. **گزر ہونا ، داخلہ ملنا ؛ داخل ہونا ؛ درآمد ہونا** (میں کے ساتھ).

دخل ہی صحنِ گُلستاں میں نہ پایا ورنہ
گریہ ہم بھی صفتِ ابرِ بہاری کرتے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور ، ۲۹)).

جہاں خوشی ہو دائمی نہ رنج پاس آ سکے
جہاں کے میل جول میں نہ پھر دخل پا سکے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۳۱). ۲. **باریاب ہونا ، راہ پانا ، رسائی پانا ؛ اثر پیدا کرنا.** رفتہ رفتہ مہاراج کے مزاج میں (حکیم عبدالکبیر صاحب نے) اِتنا دخل پا لیا کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے مہاراجہ صاحب اپنے ساتھ رکھتے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۷). بنگالی کو بھی یہ حق ہے کہ وہ مغربی پاکستان میں کسی حد تک دخل پائے. (۱۹۶۷ ، نکتۂ راز ، ۷۹). ۳. **تصرف یا اِختیار پانا ؛ قبضہ حاصل ہونا.**

دخل پایا رُخ پہ زُلفِ یار نے
گُلشنِ جنّت نہ چھوڑا مار نے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۱).

ـــــ دار امذ.
وہ شخص جس کو داخلے کی اِجازت ہو ؛ حصّہ دار ؛ معاون (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دخل + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ دَر مَعقُولات (ـــــ فت د ، م ، سک ع ، و مع) امذ/امث.
کسی معاملے میں خواہ مخواہ دخل دینا ، بلا وجہ یا بلا کسی حق و اِستحقاق کے مداخلت کرنا ، جہاں مداخلت کی ضرورت نہ ہو وہاں ناحق مزاحم ہونا. اگر کوئی شخص کسی غیر شخص سے ہم کلام ہو تو دخل در معقولات دینا مذموم ہے. (۱۸۸۶ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۲۰). مکان کی صفائی اور مختصر سامان کی

آراستگی میں ہندوی بیاں کی دخل در معقولات ہوتی رہی۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۲۷)۔ شاعری کی روایت اس تہذیب کی روایت ہوتی ہے جس میں اس شاعری نے ظہور کیا ہے مگر جب ایک تہذیب کی قلمرو میں دوسری تہذیب دخل در معقولات کر رہی ہو اور شاعری کا مسئلہ اس صورتِ حال کی ترجمانی اور توجیہہ ہو تو اس روایت کو خالص شکل میں کیونکر برتا جا سکتا ہے؟ (۱۹۶۳ ، علامتوں کا زوال ، ۹۹)۔ اف : دینا ، کرنا ، ہونا۔ [دخل + ف : در (حرفِ جار) + معقولات (رک)]۔

ـــــ دِہانی (ـــــ کس د) امث۔
(قانون) **قبضہ دلانا ، قابض کرانا** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [دخل + ف : دِہان ، دِہانیدن = دلانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ دِہی (ـــــ کس د) امث۔
(کسی معاملے میں) **مداخلت ؛ دخل دینا**۔ میں کسی کے خیالات اور کسی کے حرکات و سکنات میں دخل دہی نہیں پسند کرتا ہوں۔ (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۰۰)۔ [دخل + ف : دہ ، دادن = دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ دینا محاورہ۔
۱۔ **کسی بات کے بیچ میں بولنا ، کسی معاملے میں پڑنا ؛ اعتراض یا روک ٹوک کرنا ، دخل در معقولات کرنا**۔ رب العالمین خدا کے امر امانت میں اپنے نفس کو دخل نہیں دیا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۰)۔

بہت سا غور کو مت دخل دے نسخے میں عالم کے
کہ حاصل دور ہے نظروں سے تیری اس رسالے کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۳)۔ جو مقدمے ملکی معاملات سے تعلق رکھیں انھیں بادشاہ خود فیصل کرتا ہے ، علما بھی اب ادھر دخل نہیں دیتے۔ (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۳۰)۔ میاں بیوی کے معاملے میں وہ دخل نہ دیتی۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳)۔ اس چیز کا اندازہ کرنے کے بعد ہی یہ گفتگو میں دخل دیتے ہیں۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۵)۔ ۲۔ **کسی شخص کو داخلہ دینا ، باریاب کرنا**۔ مجبوری سے خواجہ سراؤں کو پھر دخل دیا۔ (۱۸۴۸ ، تاریخِ ممالک چین ، ۱ : ۱۳۳)۔ ۳۔ **کسی معاملے میں (ذاتی خیال یا جذبے وغیرہ کو) شامل کرنا**۔

یکساں ہے بَرّ و بحر ہماری نگاہ میں
غیظ و غضب کو دخل نہ دو حق کی راہ میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۰)۔ عام معاملات میں ذاتیات کو دخل دینا اچھا نہیں۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۳۵)۔

ـــــ رَکْھنا محاورہ۔
شُد بُد یا مہارت رکھنا ، ماہر ہونا ، کامل ہونا ؛ اختیار رکھنا ؛ رسائی حاصل ہونا۔ بری جان خانم شاہ طہماسپ کی بہن پہلے سے سلطنت کے کاروبار اور انتظام مہمات میں دخل رکھتی تھی۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۲۵)۔

ـــــ رَہْنا محاورہ۔
اختیار رہنا ، عمل دخل ہونا۔ سردار صاحب (سردار گورمکھ سنگھ) کی کسی بیٹی یا پوتی کی شادی تھی جس کے لیے بڑا اہتمام کیا گیا تھا سائیں کو بھی ان انتظامات میں دخل رہا۔ (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۲)۔

ـــــ فِی الْحال کس صف (ـــــ کس ف ، غم ا ، سک ل) امذ۔
موجودہ قبضہ (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۸۹)۔ [دخل + ع : فی (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + حال = حالیہ]۔

ـــــ کَرانا محاورہ۔
دخل کرنا (رک) کا متعدی۔ موضع مذکور میں دخل قرار واقعی کرانے اور تمام رعایا اور اسامی موضع مذکور کو حاضر کر دے۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۳۲۷)۔

ـــــ کَرْنا محاورہ۔
۱۔ **مداخلت کرنا**۔ عابد کون کیا نسبت جو عاشق کی بات میں آکر دخل کرے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲)۔

عدالت سے قیامت دخل سگھڑائی میں کرتا ہے
یہ کوڑ اپنی مَحَبَّت سے خر طنبور ہے گویا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶)۔ ہمارے کام میں ہرگز دخل نہ کیجیو۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۶)۔

غیر کے کام میں کس واسطے ہم دخل کریں
کام جس کا ہو اسی سے ہو کساں کی نہ بندھیں

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۷۲)۔ ۲۔ **قبضہ کرنا**۔ وہ ایسا کون ہے کہ جس نے خداوند کی سلطنت میں دخل کیا۔ (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۶۲)۔ فوجِ ہرقل دخل کر کے مساکن و مساجد مسلمانوں کی کھود ڈالیں گے۔ (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۲۰۸)۔ ۳۔ **داخل ہونا ، گھسنا ؛ گُزَر کرنا**۔ آں روح عکس ذات کا پیدا ہوا بھی روح آدم کا اسے فرمان ہوا کہ دخل کر وجود میں۔ (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۸)۔

اسی طرح سے مرے دل میں گھر کیا غم نے
کہ جیسے دخل کرے خانۂ خراب میں آب

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۹۲)۔

ـــــ لینا ف م ؛ محاورہ۔
قبضہ لینا (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

ـــــ مَوہوم کس صف (ـــــ و لین ، و مع) صف۔
رقم ملنے کی اُمید ، آمدنی کی معمولی سی توقع ؛ فرضی یا قیاسی بات۔ وہ اکثر جشنِ عید کے موقعوں پر دخلِ موہوم یعنی قصائد کے صلے کی توقع پر قرض لے کر خرچ کیا کرتا تھا۔ (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۰۰)۔ [دخل + موہوم (رک)]۔

ـــــ میں رَکْھنا ف م ؛ محاورہ۔
قابو میں رکھنا ، قبضہ میں رکھنا (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

ـــــ میں کَرْنا / ہونا ف م ؛ محاورہ۔
قبضے میں ہونا (جامع اللغات)۔

ـــــ ناجائز کسر صف (ـــــ کس ء) صف.
بے جا تصرف ، تصرف نامناسب (اردو قانونی ڈکشنری). [دخل + نا (سابقۂ نفی) + جائز (رک)].

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ.
(قانون) قبضے کی سند یا پروانہ ؛ قابض ہونے کا سرکاری حکم ، پروانۂ دخل یابی (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ اردوقانونی ڈکشنری). [دخل + نامہ (رک)].

ـــــ و خَرج (ـــــ و مع ، فت خ ، سک ر) امذ.
آمدنی و خرچ (ماخوذ : جامع اللغات). [دخل + و (حرفِ عطف) + خرچ (رک)].

ـــــ و قَبض / قَبضَہ (ـــــ و مع ، فت ق ، سک ب / فت ض) امذ.
(کاشت کاری) درآمد و قبضہ ، اندراج و قبضہ ، داخل خارج. اراضی کے دخل و قبض کی نالش میں حساب رسوم. (۱۸۷۰ ، ایکٹ نمبر ۷ ، ۱۰۲). [دخل + و (حرفِ عطف) + قبض / قبضہ].

ـــــ ہونا محاورہ.
دخل کرنا (رک) کا لازم ؛ قابلیت ہونا ؛ رسائی ہونا ، پہنچ ہونا ، شریک اقتدار ہونا. جنوں میں ایسے گمان ہوئے دخل ، اس میں کیا مان اچھے کی عقل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۰). تمہیں علم موسیقی میں بڑا دخل ہے. (۱۸۸۰ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷۰۳).

شرق ہی وہ کاشت کی زمیں ہے
اوروں کو دخل کچھ نہیں ہے

(۱۹۰۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۹۰). شاعر مشرق نے قائداعظم کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس میں شاعری کو کوئی دخل نہیں. (۱۹۷۳ ، آواز دوست ، ۲۰۰).

ـــــ یابِنْدَہ صف.
دخل پانے والا (فرہنگ عامرہ). [دخل + ف : یابندہ ، یافتن ـ پانا].

ـــــ یابی امث.
۱. بازیابی ، حصول ، رسائی (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۲. قبضہ پانا ، تصرف حاصل کرنا. زید نے عدالت دیوانی میں واسطے دخل یابی اراضی مذکور ... نالش دائر کر دی. (۱۸۹۰ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۸۳ ، ۳). انھیں اجازت تھی کہ وہ جائداد غیر منقولہ کی دخل یابی کی نالش کر کے اس پر دوبارہ قبضہ حاصل کریں. (۱۹۳۳ ، قدیم قانون ، ۳۰۰). [دخل + یابی (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَخلَہ (فت د ، ح ، ل) امذ.
۱. جو اندر داخل کیا جائے ، درآمد. پیچیدہ اعمال کے ذریعے ... یہ دخلہ (In put) ... بازیافت ہو سکتا ہے. (۱۹۷۰ ، ادب و لسانیات ، ۱۸۱). ۲. دخل ، اختیار ، اجازت ، حق. کورو کے مال کا مالک چیلا ہی ہوتا ہے اور کسی رشتہ دار کو دعویٰ و دخلہ نہیں پہنچتا. (۱۹۶۰ ، تحقیقات چشتی ، ۷۹۱). [دخل + ہ ، لاحقۂ کیفیت].

دَخلی (فت د ، سک خ) امث.
اجازت داخلہ (جامع اللغات). [دخل + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَخمہ / دَخمَہ (فت د ، سک خ / فت م) امذ.
وہ تہ خانہ جہاں کفار فارس اپنے مردے رکھتے ؛ آتش پرستوں کا گورستان ؛ صندوق جس میں مردہ رکھا جائے ، تابوت ؛ قبر ؛ مطبوعہ رو پیٹ کے آخر کار سب نے دخمے میں خاک کو سونپا. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۲۳۳). وہ کونسا دخمہ ہے جہاں نوشیرواں ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۹ : ۶۰). بوہدان فارس کا پیرو اپنے کسی دوست کو دخمہ میں رکھنے کو لیے جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، سفرنامۂ ہمبئی ، ۱ : ۱۰۷). آشور :ـ (سپاہیوں سے) لاش کو دخمۂ شاہی میں اٹھا لے جاؤ. (۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۳۷). [ف : دخمہ ؛ پہلو : دخمک ؛ اوستا : دخم].

دُخُول (ضم د ، و مع) امذ.
۱. (أ) داخل ہونا ؛ اندر جانا ، گھسنا (خروج کی ضد). دخول سے پہلے خروج کو سمجھ لے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۹۹). جنت رکھنا انبیاء و صدیقین اور شہیدوں اور صلحاء سے باعث دخول جنت کا ہے. (۱۸۸۸ ، تفسیر ابو کرم ، ۱۵۹). ایکس ریز سخت (Hard) ہوتی ہیں. قدرتی طور پر ان شعاعوں کے دخول اور نفوذ کی استعداد زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، مشت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۳۲). (أأ) داخلہ ، دخل.

جو کیا ذکر بات کو دل سے قبول اس کو ہوا خلد کے اندر دخول

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۳۰). ۲. عورت سے ہم بستری جس میں ذکر داخل فرج ہو جائے. اوس میں اس کسی میں قبل دخول کی قید نہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۳۲۷). اگر یہ بات ظاہر ہو گئی تو میں کہوں گا کہ میں نے دخول سے پیشتر اسے طلاق دے دی ہے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۶۳). ۳. آمدنی ، پیدا وار (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع : (د خ ل)].

ـــــ کَرنا ف م ، محاورہ.
داخل کرنا ، گھسیڑنا ، اندر کرنا ، (ذکر کا فرج میں) داخل کرنا ، ہم بستری کرنا ، پرونا ، چھونا.

تھا جو کم شہوت وہ مرد بوالفضول
سامنے بیٹھا ڈنڈ کو کر کر دخول

(۱۸۱۳ ، حکایات رنگین (ق) ، ۳۱).

ـــــ و خُرُوج (ـــــ و مع ، ضم خ ، و مع) امذ.
آمدنی و خرچ ؛ داخل خارج ، اندر آنا و باہر جانا ، گھسیڑنا اور باہر نکالنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دخول + و (حرفِ عطف) + خروج (رک)].

ـــــ ہونا محاورہ.
دخول کرنا (رک) کا لازم ، گھسنا ، اندر جانا (فرہنگ آصفیہ).

دَخِیل (فت د ، ی مع) صف ، امذ.
۱. داخل ، جیسے داخلہ مل چکا ہو یا داخل ہو چکا ہو ، گھسا ہوا.

پکڑ دستو غیرالوری جبرئیل
خوشی سے ہوئے اس مکاں میں دخیل

(۱۸۳۱ ، معراج نامہ ، ۳۸).

مولا کے گوش زد جو یہ اوس کی صدا ہوئی
گویا دخیلِ بابِ اجابت دعا ہوئی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۶۹). ۲. **جیسے کسی زبان میں اختیار یا قبول کر لیا گیا ہو ، دوسری زبانوں سے کسی زبان میں شامل** الفاظ. حکومت کی زبان ہونے کی وجہ سے اور نیز مخزنِ علومِ جدیدہ ہونے کے باعث انگریزی دخیل ہو رہی ہے. (۱۹۲۶ ، تاریخِ نثرِ اردو ، ۱ : ۲۵۰). زبان کے عام الفاظ ... دخیل اور دوسری زبانوں سے مستعار ہو سکتے ہیں. (۱۹۶۴ ، زبان کا مطالعہ ، ۴۴). ۳. **اثر و نفوذ رکھنے والا ، اثر انداز.** عقل اور مذہب کے مقابلے میں جو حد بندی کی جاتی ہے اس میں الگ الگ تین طرح کی حد بندی ہوتی ... تیسرا علاقہ مشترک کہ اس میں عقل و مذہب دونوں یکساں دخیل ہوں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۸۶). اس بحث میں بچی کا عورت پن کچھ زیادہ دخیل نہیں (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ۳۵). اردو میں ... داستان ، کہانی اور حکایت کے روپ میں اس (مختصر افسانہ) کی روایت بہت پہلے سے موجود تھی اس روایت میں بہت سی ایسی چیزیں تھیں جو مغرب سے آئے ہوئے مختصر افسانہ میں بھی کسی نہ کسی رنگ میں دخیل تھیں. (۱۹۷۴ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۳۱). ۴. (أ) **عمل دخل رکھنے والا ؛ روک ٹوک یا تبدیلی کا اختیار رکھنے والا ، صاحبِ اختیار ، اثر والا.**

خون انکھیوں کا کیا انجھواں کے تئیں دل نیں سبیل
غیر کوں کیوں دیکھتے ہیں گھر میں تیرے ہوں دخیل

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۳۰). تب سرخاب نے قاز سے عرض کی کہ خداوندا! ایسے بدباطن فریبی کو سرکار میں دخیل کرنا نامناسب ہے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۲۳). عالم شاہ کے زمانے میں سلطنت کا سارا کام کاج یہی (بہلول لودھی) کرتا تھا اور ایسا دخیل تھا کہ اصل بادشاہ یہی سمجھا جاتا تھا. (۱۹۱۹ ، واقعاتِ دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۰۸). بلکہ ہندوستان کے سیاہ و سفید میں اتنا دخیل کس طرح ہو گیا. (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۲۲۹). (أأ) **(مزاج یا طبیعت میں) دخل ، رسائی یا عمل دخل رکھنے والا.** امام الدین خاں ... مزاج میں دخیل ہو گیا ، کسی کی دال ہی نہیں گلنے دیتا ہے. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲۰۵). جو نوکر آپکے یہاں ایسا دخیل ہے اس کو علحیدہ کر دیجئے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۸). ۵. **دخل دینے والا ، دست اندازی کرنے والا ، بیچ میں پڑنے والا.**

جو ہے کم ظرف و سفلہ یا بخیل
کام میں اس کے نہو ہرگز دخیل

(۱۷۷۱ ، پندنامۂ لقمان ، ۱۴). جو غیر کے کام میں دخیل ہو گا تو ایسا ہی برا دن اس کے آگے آئے گا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۵۳). اگر یہ دخیل نہ ہوتے تو لڑائیاں بگڑ جاتیں. (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۹۰). ۶. **جس کا تصرف اور قبضہ ہو ، قابض ، متصرف.** اس وقت تک بلا شراکت غیرے مالکانہ مکان بالا خانہ و سہ دری و اراضی مذکورۂ بالا پر قابض و دخیل و متصرف ہیں. (۱۸۹۲ ، تاریخِ نثرِ اردو ، ۱ : ۳۷۹). صوبۂ ناہوز کا ایک باشندہ ... بعض اہلِ روما کے کاشت کار کی حیثیت سے زمین پر دخیل ہوتا. (۱۹۲۹ ، تاریخِ سلطنتِ روما (ترجمہ) ۱۰۹). ۷. **داخلہ.**

دو اذنِ دخیل لے حرم سید بطحا
جا کر کہا زہرا نے کہ بیہوش ہیں بابا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۱۹). ۸. **(عروض) وہ حرف جو حرفِ روی اور الفِ تاسیس کے درمیان ہو جیسے متشاغل اور فاضل میں غ اور ض.** دخیل وہ متحرک حرف ہے جو کہ روی اور تاسیس کے درمیان آوے. (۱۹۰۹ ، ابو عبداللہ ، جامع العلوم ، ۱۲۹).

رکنِ کامل - میں ہو جو - وقص - دخیل
دور ہو جائے - حرفِ تائے ثقیل

(۱۸۸۸ ، بحرِ لکھنوی ، قواعد العروض ، ۶۰). ۹. **مہمان ؛ بے تکلف دوست ؛ ہم راز ، واقف کار** (جامع اللغات). ۱۰. **شریکِ جرم** (جامع اللغات). [ع : (د خ ل)].

---کار صف.

۱. **دخل دینے والا ، سربراہ کار ، عمل دخل رکھنے والا ؛ قابض ، متصرف.**

کھٹکا کسی طرح کا نہ پیشِ نگہ ہے
دہلی میں آ دوبارہ ہوئے پھر دخیل کار

(۱۷۶۱ ، جنگ نامہ پانی پت (منظوم) ، ۷). جب مہاراجہ مذکور سترہ برس کا ہوا تو وہ خود بخود دخیل کار ہو کر حکمرانی کرنے لگا. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۶۱). ۲. **ایسا کاشتکار جسے زمین پر قبضہ کا حق حاصل ہو ، موروثی کاشت کار.** اگر زمیندار کسی اسامی دخیل کار کو بے دخل کرا کے اس اراضی کو کسی دوسرے اسامی غیر دخیل کار کے ساتھ بندوبست کرے تو ایسی حالت میں زمیندار مذکور اس اراضی کو اپنی سیر کاغذات مال میں مندرج نہیں کرا سکتا. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ ، ۴۰). ایسے خالص حقوق والے کاشتکار دخیل کار ... کہلاتے ہیں. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۱۵۳). زمیندار کے یہاں تقریب ہوگی تو ہر دخیل کار بقدر نصف اپنے لگان کے اور ہر غیر دخیل کار بقدر چہارم اپنے لگان کے ... نذرانۂ شادی ادا کرے گا. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۱۳۲). ۳. **مشیر ، صلاح کار ، شریک رائے ، مصاحب** (جامع اللغات). [دخیل + ف : کار (رک)].

---کاری امث.

دخیل کار (رک) کا کام یا منصب ؛ قبضہ ، تصرف. نالش از دیاد لگان کی ... بنام آسامی حقدار دخیل کاری کی جائے. (۱۸۷۳ ، اخبارِ مفید عام ، یکم جولائی ، ۷). یہ عہد دخیل کاری نواب نجف قلی خاں موضع جھنوانہ میں تحصیل قائم ہوئی. (؟ وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۳۰۲). [دخیل + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کرنا ف م.

قبضہ لینے کی اجازت دینا ، قبضہ دلانا ، داخل ہونے کی اجازت دینا (جامع اللغات).

---ہونا ف م ؛ محاورہ.

۱. دخل دینا ، مداخلت کرنا. جب تم نے میاں رشید کو دو سال تک پرکھ لیا اور اپنی لڑکی کو پورے طور پر سپرد کر دیا ، اب بلاوجہ دخیل ہونا ٹھیک نہیں۔ (۱۹۳۰ ، ساغرِ محبت ، ۳۱). پرتھوی راج راسو کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ کس طرح زبانِ دہلی میں بھی فارسی اور عربی الفاظ دخیل ہو گئے تھے۔ (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۲۷). ۲. قبضے میں ہونا (جامع اللغات). ۳. شریک رائے ہونا ، کسی کے کاروبار یا مزاج پر قابو رکھنا (مہذب اللغات).

دَد (فت د) امذ.
پھاڑ کھانے والا جانور ، درندہ جیسے شیر ، بھیڑیا (عموماً دام و دد یا دد و دام مستعمل).

کیا آدمی کیا فرشتا کیا دیو کیا دد کیا پری
ظاہر کیا سب کُون بندے اپنے کھانے کے بدل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۰).

تماشا نہ دیکھا تھا جو یہ کبھی
دد و دشت عشق میں پڑے تھے سبھی

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۰۰).

چھڑایا دیو و دد سے کیا سلیمان اور سلطان کو
خلیل و نوح پر سا کت کیا آتش کے طوفان کو

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳).

وہ سبزہ ہو یا ہو گُل سوسید
وہ ہوں مرغ و ماہی کہ ہوں دام و دد

(۱۹۵۹ ، جھلتی کی پیاس ، ۶۰). [ف : دد ؛ پہلو : دت ؛ اوستا : دیتک].

---و دام امذ ؛ ج.
رک : دام و دد.

کہ لے کر چھوڑیئے صحرا میں ناکام
کہ پھاڑیں اس کو صحرا میں دد و دام

(۱۷۹۵ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۲۶). یہاں تو بس چوطرفہ پہاڑ اور کوہ... اور دشت و لالہ زار ہے اور شب کو یہ مقام دد و دام کا مسکن ہے۔ (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۱ : ۴۴).

جاہل ہے دد و دام تہ حال سے بدتر
سچ ہے شیاطین بد اعمال سے بدتر

(۱۹۰۳ ، فروغِ ہستی ، ۹۹).

دد و دام سے بھی فرو تر ہیں وہ
ہیں کچھ روشن الرشید ہَمْ حائلون

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۹۶). [دد + و (حرفِ عطف) + دام (رک)].

دَدا (فت د) امث.
وہ بوڑھی مُلازمہ جس کی گود میں پرورش پائی ہو ، کھلائی ، انّا مُلازمہ ، نوکرانی.

سنے ہو بات آناں ہور نایاں سنے ہو بات دایاں ہور ددایاں

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۶۱).

کوئی دائی ددا سے اپنی پیہات
چھپاتا ہے کہیں کچھ دل کی بھی بات

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۲۲). ددا تو لڑکی کے پاس جا کر اس کے دل کی بات تو دریافت کر. (۱۸۸۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۴۳). کوئی چھوپھو ، انّا یا ددا ، مولانا کے لیے نہیں رکھی گئی۔ (۱۹۱۲ ، تاریخ نثرِ اردو ، ۱ : ۳۳۹). ددا ، ہوا ، انّا مُستثنیٰ ہیں ان کا ہاء تانیث کے لئے ہے۔ (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۶۳). [ف : دادا ؛ ت ، ددہ ، ددا ک ، دد ک].

دَدّا (۱) (فت د ، شد د) امث.
دادی (مہذب اللغات). [مقامی].

دَدّا (۲) (فت د ، شد د) امذ.
(عو) دین ، دینا ، عطا کرنا ، بخشش کرنا. زینہ رانی ایک ہوشیار! انہوں نے للہ سیکھا ہے ددّا نہیں سیکھا ، دینے کے نام پر تو یہ کنڈی بھی نہ دیں۔ (۱۹۲۳ ، انجام ، کراچی ، ۶ اپریل ۶۰). [مقامی].

دَدْری (فت د ، سک د) امث.
کنھا اناج ؛ (خصوصاً) جوار (نوراللغات). [س : در [illegible] کی تکرار]

دُدْکارنا (ضم د ، سک د ، ر) ف ل.
دھتکارنا. اور زاہد کے تکیے کُو جاتا ہوں کہ اس کی نصیحت سُوں بہت لوگاں اپنے گناہاں سُوں توبہ کئے ہیں ہوا ہم کو اپنے دل سُوں دُدْکار دئے۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۲۷۲). اگر وہاں جاؤں تو دُدکار دینگے۔ (۱۸۹۸ ، دربارِ پیرس کے اسرار ، ۱ : ۲۳). [دُدکار (دھتکار) + نا ، لاحقۂ مصدر].

دُدُل (ضم د ، د) امذ (قدیم).
کان کا ایک زیور.

دُدُل دُھن پہنے کاناں میں کہ سُر بن پُھول پاناں میں
سُورج چاند آسماناں میں بچارے لاج تے گلنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۹). [مقامی].

دَدْلانا (فت د ، سک د) ف م.
ڈانٹنا ؛ دبکنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : ددلانا ददलाना]

دَدوڑا (فت د ، و لین) امذ.
داے کی طرح سُوجن کا نشان جو کسی کیڑے کے کاٹنے یا خون کی خرابی سے جلد پر نمودار ہو جاتا ہے ، پُھنسی پھوڑے کا ورم اس سے مختلف ہے.

کنکروں سے زمیں ، روڑوں سے
ہوں ہے جیسے بدن ددوڑوں سے

(۱۷۸۶ ، مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۶۳).

دوستو صندل سائیدہ سے کیا ہوتا ہے
ہو بہے ہیں مرے سینے کے ددوڑے بھر

(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۵۲). تمام بدن پر ددوڑے پڑتے ہیں۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۹۵). تمام جسم پر ددوڑے پڑ جاتے ہیں۔ (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲۰ اکست ، ۸). بارشوں میں خواتین ایک ہاتھ سے بڑے سلیقے سے پلو ڈھلکاتی رہتی ہیں اور

دوسرے سے ہتلی کے ددوڑوں کی سوزش رفع کرتی ہیں. (۱۹۶۷ء، زرگشت، ۱۸۷). اف : اٹھنا ، آنا ، پڑنا. [دد (داد کی تخفیف) + وڑا ، لاحقۂ تصغیر].

دَدْہال (فت د ، سک د) امذ ؛ ← ددھیال.
رک: ددہال. میرے ددہال اور ننہال کے لوگوں نے جو جو کارروائیاں ... کی ہیں ان کو یاد کرو. (۱۸۹۳ء، کامنی، ۲۵۰). [دادہال (رک) کی تخفیف].

دُدّی (ضم د ، شد د) امث.
سنگ ماسی کا سفوف جو نگینے کی گھسائی میں بہ طور لاک استعمال کیا جاتا ہے اس کی وجہ سے سان پر نگینے کی رگڑ سے خراش نہیں پڑتی (ا پ و ، ۳ : ۵۶). [مقامی].

دَدْیا (فت د ، سک د) صف.
دادا سے متعلق یا منسوب ، دادا کا ، دادا کا رشتہ دار (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دد (دادا کی تخفیف) + یا ، لاحقۂ نسبت].

ـــ خُسَّر (ـــ ضم خ ، فت س) امذ ؛ ← ددیا سسر.
بیوی کے لیے شوہر کا اور شوہر کے لیے بیوی کا دادا ، دادسرا. دادا اور خُسَر سے ددیا خُسَر. (۱۹۲۱ء ، وضع اصطلاحات ، ۲۳۱). [ددیا + خُسَر (رک)].

ـــ ساس امث.
بیوی کے لیے شوہر کی اور شوہر کے لیے بیوی کی دادی. ستور دلہن بھی ددیا ساس کے قریب ہی بیٹھی رہتیں. (۱۹۶۳ء ، رنگ محل ، ۳۷۵). [ددیا + ساس (رک)].

ـــ سُسَر / سُسْرا (ـــ ضم س ، فت س / سک س) امذ ؛ ← ددیا خُسَر.
بیوی کے لیے شوہر کا اور شوہر کے لیے بیوی کا دادا. ساس سُسْرے اور ددیا سُسْرے کے جوڑے اور جس قدر بتھائی وہ لائی تھی اس سے دوچند اس کے ساتھ کر دی. (۱۸۶۸ء ، رسوم ہند ، ۱۱۰). اس کی اطلاع جب ددیا سسر کو ہوئی تو ان بڑے میاں نے ہم میاں بیوی کے وہ لتے لیے کہ توبہ ہی توبہ. (۱۹۶۷ء ، ساقی ، کراچی ، مارچ ، ۳۲). [ددیا + سسر (رک) + ا (زائد)].

دَدْیال (فت د ، سک د) امذ ؛ ← ددھیال.
دادا سے منسوب رشتے دار گھرانہ ، کنبہ یا نسل کے افراد (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دد (دادا کی تخفیف) + یال ، لاحقۂ نسبت].

دَدھا (فت د) صف (قدیم).
خوف زدہ ، ڈرا ہوا.

ددھا سانپ کا ہوئے ہے کاوڑی
ڈرے کیوں نہ وہ دیکھ بھالدا پڑی

(۱۴۳۵ء ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۳). [مقامی].

دُدھار (ضم د) صف مث ؛ ← ددھاری.
دودھ پر آئی ہوئی یا دودھ دینے والی گائے یا بھینس وغیرہ ؛ زیادہ دودھ دینے والا جانور (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات). [ددھ (دودھ کی تخفیف) + ار ، لاحقۂ فاعلی].

دُدھاری (ضم د) صف مث.
رک : ددھار (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [ددھار + ی (زائد)].

دُدھَڑ (ضم د ، فت دھ نیز شد) امث.
دو متضاد چیزوں کی یکجائی ؛ دو ایسے رُخ اختیار کرنا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں ؛ دو طرفہ کارروائی ، دہری صورت حال ، تذبذب. اہل تسنن نے تو آج ہی پنجشنبہ کو عید کا فتویٰ لگایا ہے لیکن جناب قبلہ و کعبہ نے فرمایا کہ ہماری عید کل ہے چلیے ددھڑ کا معاملہ ہو گیا. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲۳). [د (دو کی تخفیف) + دھڑ (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
کشتی میں دونوں پہلوانوں کا چت ہو جانا (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

دُدّھو (ضم د ، شد دھ ، و مع) امذ.
(اطفال) پستان مادر ؛ ماں کا دودھ ، دودھ. ہاں ہاں بی بی ددھو پئیں گی ؛ بی بی ددھو پئیں گی. (۱۹۵۵ء ، آبلہ دل کا ، ۶۶). [رک : دودھ + و (زائد)].

دُدّھی (ضم د ، شد دھ) امث.
۱. **ایک بُوٹی جس کے توڑنے سے دودھ نکلتا ہے** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. **سفید اور سُرخ پرت دار پتھر جس کی سلیں مکانوں میں لگتی ہیں ، چاک ، چاک کی پنسل** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس). ۳. **پستان ، چُوچی** (فرہنگ آصفیہ). [رک : دودھ + ی ، لاحقۂ تانیث و اسمیت].

دَدْھیال (فت د ، سک دھ) امث.
رک : ددہال. خدا کے فضل و کرم سے ددھیال ننھیال دونوں صاحب مقدور ہیں. (۱۸۹۱ء ، ایامیٰ ، ۲۷). ان (سرسیّد) کی ددھیال سلطنت کے ایک قدیم متوسل گھرانے کی یادگار تھی. (۱۹۳۸ء ، حالات سرسید ، ۷). میں ایک انسان کی فارمیشن میں اس کے ددھیال اور ننھیال ... کو برابر کی اہمیت دیتا ہوں. (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۱۸۸). [ددھ (دادھ) + یال ، لاحقۂ نسبت]

دَدْھیالی (فت د ، سک دھ) صف.
ددھیال سے متعلق یا منسوب ، دادھیال کا. جس قدر مہر لڑکی کی ددھیالی قرابت دار لڑکیوں کا مقرر کیا گیا ہو اتنا ہی مقرر کرنا چاہیے. (۱۹۰۱ء ، اولاد کی شادی ، ۴۴). [ددھیال + ی ، لاحقۂ نسبت].

دُدْھیل (ضم د ، ی لین) صف ؛ ← دودھیل
رک : ددھار. ایک دُدھیل جوان موٹی تازی بھینس نذر گزرانی. (۱۸۰۲ء ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱۸۳). [ددھ (دودھ کی تخفیف) + یل ، لاحقۂ صفت].

ــــ کانٹے کی (دو لات) دو لاتیں بھی (اچھی بھلی / سہنی جاتی ہیں کہاوت.
جس سے نفع پہنچتا ہے اس کی ناز برداری بُری نہیں معلوم ہوتی ، فائدے کے لیے تکلیف اٹھانا بُرا نہیں لگتا (ماخوذ: نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

دڈھیلا (ضم د ، ی لین) صف.
رک : دڈھیل. کسی دڈھیلے جانور کی زندگی صرف غاروں کے ماحول تک محدود نہیں. (۱۹۲۱ ، حیواتی دنیا کے عجائبات ، ۱۰۵).
[رک : دڈھیل + ا (زائد)].

دڈھیلن (ضم د ، ی لین ، فت ل) صف مث.
رک : دڈھیل (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس). [دڈھیل + ن ، لاحقۂ تانیث]

دڈُوکنا (فت د ، و مع ، سک ک) ف ل.
ڈکارنا ، دہاڑنا ، گرجنا (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[پ : دڈوکنا दडूकना].

دڈی (کس د) امذ (قدیم).
چھوٹا دروازہ (علمی اردو لغت). [مقامی].

دُڈی (ضم د) امذ (قدیم).
خرگوش کا ڈربہ (علمی اردو لغت). [مقامی].

دَر(۱) (فت د) امث نیز امذ.
۱. قیمت ، نرخ ، شرح. ایسا دو سو اشرفیوں کا حساب ساڑھے انیس کے در سے کسی کاغذ پر لکھ تو دو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۵). جو سیر سولہ روپے کی در کی تھی اس کے چوبیس پچیس روپئے کر دیے. (۱۹۱۷ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۲۷). ۲. لگان کی شرح. جمع بندی ضبطی اور چکوتہ زمین اور در و دام کھیت کے اس کاغذ سے معلوم ہو جاتے ہیں. (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۱۸). [پ : در दर].

ــــ بندی (ــــ فت ب ، سک ن) امث.
۱. (کاشت کاری) فصل کی ہر قسم کی پیداوار کی شرح فروخت و تبادلہ وغیرہ کا تعین (ا پ و ، ۶ : ۶۳). ۲. مال گزارنے کی شرح تجویز کرنا ، فصل پیداوار کی آمدنی یا محصول کا تعین. نام یا زمین یا شرح شربندی میں کسی سبب سے درمیان سال کے الٹ پلٹ ہوا ہو اس کی کیفیت صاف ... کاغذ میں لکھے گا. (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۲). بعد دربندی کے علاقے کی پیمائش کی جائے. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۳۹). [در + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ــــ پڑنا محاورہ.
نرخ مقرر کرنا ، قیمت مقرر کرنا (جامع اللغات).

ــــ جانا محاورہ.
قدر و منزلت جاتی رہنا.

یہ مُفلسی وہ شے ہے کہ جس گھر میں اٹر گئی
پھر جتنی گھر میں سنت تھی اسی گھر کی در گئی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶).

ــــ کَشی (ــــ فت ک) امث.
۱. (ریاضی) حساب تجارت (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. جنس کو نقد میں تبدیل کرنے کی شرح کا تعین. درکشی ناج کی اس تاریخ میں ہو یا مال گزاری کسی کو بٹہ دیا ہو یا تقاوی دی ہو ... پٹواری اس بہی میں لکھے گا. (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۲۳) [در + کشی (رک)].

ــــ لگانا ف س ، محاورہ.
قیمت لگانا ، بھاؤ طے کرنا ، قیمت دریافت کرنا. یہ صورت بالکل مطابق اوس عمل کے ہے جس کو ہندی میں در لگانا کہتے ہیں. (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۲۰۳).

ــــ ماہ امذ.
رک : درماہا ، درماہہ. درماہ ان کا تین سو روپے تھا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۵۶). [در + ماہ (رک)].

ــــ ماہا امذ.
رک : درماہہ.

مگر یہ عرض کہ ہے اس کے زندگی ہے محال
رکا ہے اگلے مہینے سے میرا درماہا
(۱۸۷۹ ، حکیم آغا جان عیش دہلوی (مضامین فرحت ، ۲ : ۱۷۹)).
[در + ماہ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ــــ ماہانہ (ــــ فت ن) امذ.
(تجارت) منڈی میں تجارتی مال کا ماہانہ نرخ مقرر کرنا (ا پ و ، ۶ : ۴۳). [در + ماہ (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ــــ ماہہ (ــــ فت ہ) امذ.
ماہوار تنخواہ ، مشاہرہ ، ماہانہ عوضانہ. نوکر چاکر جو ضروری ہوں مول لے کر اور درماہہ مقرر کر کر اس کے پاس رکھوا دو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۰).

آپ نے اب تک کیوں نہ بڑھایا درماہہ پٹواری کا
قطع نہ ہو جائے کہیں صاحب سلسلہ مال گذاری کا
(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۷۰۰). [در + ف : ماہ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ــــ ماہہ دار (ــــ فت ہ) امذ.
ماہانہ تنخواہ لینے والا ملازم ، تنخواہ لینے والا ملازم. آگے بیش قرار درما ہے دار پھر ہزار بارہ سے تخت رواں. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸۸). چار روپیہ کا سپاہی ہے وہ بھی خوش حال ہے اور بیش قرار درماہہ دار ہے وہ بھی مالا مال ہے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۵). [در + ماہہ (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]

ــــ ماہی امث.
درماہہ (رک) کی تانیث (پلیٹس). [در + ماہ + ی ، لاحقۂ تانیث]

دَر(۲) (فت د) امذ.
۱. دروازہ ، پھاٹک.

اوڑیں گر فلک پر کیسے پَر نہیں
چُھپیں جا زمیں میں توکیں در نہیں

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۱).

ہو کہہ کر چلی آئی گھر کے بھتر
بیٹھی جا بھتر بند کر حُجرے کے در

(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ ، ۱۱).

نکل سکتا نہیں لڑکے کے جُوں باہر کبھی در سیں
مرا دل زلف میں جب سیں پھنسا تب سیں ہوا بالک

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۶). ہر ایک در دالان کا اس درجہ کشادہ ہے کہ جس کو دیکھ کر دل کھلا جاتا ہے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۳۵). باہر کے دالان میں بیچ کے در چھوڑ کے سنگِ مرمر کا کٹہرا لگایا ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۲۸).

دو دروازے کانی جیسے   آنکھ پھوٹے خُوں سے گھرے

(۱۹۸۱ ، ملاقاتوں کے درمیان ، ۱۸). ۲. چوکھٹ ، دہلیز ، آستانہ.

بلی ہوں بہوت درتے تج آس کر
مُجے کن تُوں اے شہ اپس داس کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۶).

بجا ہے امیرِ احمد اسمِ فقیر
فقیرِ درِ مُصطفےٰ ہے امیر

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱).

کی عاشقوں نے آکے جبیں سائی اس قدر
ملتا نہیں ہے سنگِ درِ یار کا پتا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲).

ان کے در تک ہوئی پذیرائی   جذبِ دل اور کار فرمائی

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۲). ۳. دالان یا دروازے کا ستون ، کھمبا. منجھلی نے ایک کُتیا کے گلے میں رسّی کا ٹکڑا ڈال در سے باندھ رکھا ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۹). گھر کی پلی پوسی پلی طوطے پر ایک کالو کُتا جو براق تواڑ سے دالان کے در سے بندھا ہوا تھا اس نے جھٹکا دیکر تواڑ تُڑا بلی پر چلا. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۱۳). ۴. پہاڑ کا راستہ ، درہ. ان یورشوں کا مقصد در دانیال کے اس پار سلطنتِ عُثمانیہ کا قیام نہ تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۲۶). ۵. طریقہ ؛ ذریعہ ؛ رابِطہ (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۶. مضمون ؛ بابِ کتاب. یہ باغ خُوش نما ... مانند بہشت ارجمند کے آٹھ در میں مرتب ہوا. (۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۱۰). ۷. قسم ؛ نوبت ، درجہ ، باری ، وادی ، دامنِ پہاڑ ، پہاڑ کی چوٹی ؛ ایک جنگلی پرندہ ؛ بچھو ؛ ایک سیاہ بیر کی قسم (جامع اللغات). [ف : در ؛ اوستا : دوار ؛ س : دوار द्वार].

---اُٹھانا محاورہ.
دروازہ لگانا ؛ رکاوٹ کھڑی کرنا.

چاہیے تعمیرِ دل جو ساتھ اُٹھا لے جائے گا
یوں خرابی کے لیے دیوار اُٹھا یا در اُٹھا

(۱۸۳۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۲).

---آز کھولنا کس اضا محاورہ.
لالچ کا بڑھنا. ظفران ہنسا بولا اے شعشعہ حقیقت میں عورتیں ناقص ہوتی ہیں شاہ بانو نے بھی اِسی نیت سے کہ طلسم کشا ہمارا ہو رہے کیا کیا کُچھ نہیں کیا ... تُو نے بھی حتی الامکان اس باب میں کوتاہی نہیں کی، درِ آز کھولا درازیٔ اُمید کو کام فرمایا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۹۸).

---بان امذ.
دروازے کا پہرے دار ، چوکیدار ، محافظ ، ڈیوڑھی بان. ہر ایک تن کوں پانچ دروازے ہیں ہور پانچ دربان ہیں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۹).

مونس میانے ہیں کے بھی کے نہ آوتے
مجلس ہماری کوں نہیں دربان کا احتیاج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۴۷).

جھانکے تھی دروازے پر جا بار بار
کہتی تھی اس در پر بھی کوئی دربان ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۶). ایک شفقت بادشاہ کی یہ ہے کہ ہمیشہ بار عام کرے اور احوال فریادی اور داد خواہوں کا آپ پوچھے اور سنے اور ان کی حالت سے واقف ہو کہ شاید دربان اور چوب دار اپنی طمع سے اون کا احوال جُوں کا تُوں بیان واقعی نہ کہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۷). دیکھو! بادشاہ محل میں سکھ فرماتے ہیں. باہر ... دربان ، مردھے ، پیادے ، سپاہی پہرے چوکی سے ہوشیار. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۹). قصرِ عالی شان بھی ہے ، موٹر بھی رکھتے ہیں صاحب و دربان بھی موجود ہیں. (۱۹۳۲ ، مذاکراتِ نیاز ، ۵۵). [در + ف : بان ، لاحقۂ فاعلی].

---بانِ گوش (---کس ن ، و مج) امذ.
روزنِ گوش کے قریب ایک چھوٹا سا تِکونا اُبھار جس کو دربانِ گوش کہتے ہیں (کالاباق ، ۱). [در + بان (رک) + گوش (رک)]

---بانی امث.
دربان کا کام ، چوکیداری ، پہرہ چوکی ؛ نگہبانی.

کرائے شہ بختور بیٹا جو دارا آج لگ جیتا
تو کرتا خسروی رہتا ترے درگہ کی دربانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۸).

مسندِ زرّیں اوپر حشمت کو تیری دیکھ کر
بھیم وار جن ہے بجا جو آکے دربانی کرے

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۳). ان کے بزرگ دربارِ شاہی میں دربانی کی خدمت رکھتے تھے (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۳۶).

سبز گنبد کی جو دربانی میں کرتا اُڑ کر
سارے دربانوں سے رتبہ مرا بڑھ کر ہوتا

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۵۱). [در + بان + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---بچّہ (---فت ب ، ج) امذ.
دروازے کے اندر چھوٹا دروازہ (جامع اللغات). [در + بچّہ/بچہ]

---بدر (---فت ب ، د) م ف.

ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر، آوارہ، سرگرداں۔

تجھ زلف کے پرتاب پر چک باولی کیتی گزر
افتاں و خیزاں دربدر زاہد پریشاں ہنوز
(۱۵۹۴، حسن شوق، د، ۱۵۹).

دربدر مت ہو دل کوں یکسو رکھ
ماہ رو ہے تو شرم کی خو رکھ
(۱۷۳۰، شاکر ناجی، د، ۲۰۷).

شہر میں دربدر پھرے ہیں عزیز
میر ذلت مآب ہے سو ہے
(۱۸۱۰، میر، ک، ۷۲۳).

عشق خانہ خراب کے ہاتھوں
دربدر شہر یار پھرتے ہیں
(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۶۳).

ہر ایک شخص پریشان و دربدر سا لگے
یہ شہر تو مجھے بارو کوئی بھنور سا لگے
(۱۹۷۸، سکوت شب، ۱۱). اف : ہونا، پھرنا. [ف : در + ب (حرف جار) + در (رک)].

---بدر پھرانا محاورہ.
دربدر پھرنا (رک) کا متعدی.

ایک پل چرخ نے گھر میں نہ بٹھایا مجھ کو
دربدر گردش قسمت نے پھرایا مجھ کو
(۱۸۵۸، امانت، واسوخت، ۸).

شاہوں کو نگاہوں سے گرا کر مارا
شہزادوں کو دربدر پھرا کر مارا
(۱۹۵۷، یگانہ، گنجینہ، ۲۲۵).

---بدر پھرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **دروازے دروازے پھرنا، آوارہ پھرنا، کوچہ گردی کرنا.** اسکی تلاش میں در بدر پھرا ہوں. (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۵۱). ۲. **بھیک مانگتے پھرنا** (فرہنگ آصفیہ).

---بدر خاک بسر م ف ؛ فقرہ.
آوارہ و سرگرداں (فرہنگ آصفیہ).

---بدر خاک بسر پھرنا محاورہ.
آوارہ و سرگرداں پھرنا، کوچہ گردی کرنا، کہیں ٹھکانا نہ ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---بدر کرنا محاورہ.
در در پھرانا، جگہ جگہ کی ٹھوکریں کھلوانا، آوارہ و سرگرداں کرنا، خراب و خستہ کرنا.

میں نے تو ترے بدل دیا جاں
توں اپنے مجے نہ دربدر کر
(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۱۳).

جوشش کہاں نصیب کہ بہ شورش جنوں
رسوائے خاص و عام کرے دربدر کہے
(۱۸۰۱، دیوان جوشش، ۱۹۳).

نہ بیٹھیں کبھی چین سے اپنے گھر میں
الٰہی ہمیں در بدر کرنے والے
(۱۹۳۶، شعاع مہر، نارائن پرشاد ورما، ۱۳۷).

---بدر مارا پھرنا محاورہ.
دربدر پھرنا، آوارہ گھومنا، دھکے کھانا، ٹھوکریں کھانا، گھر گھر گھومنا، تباہ و برباد پھرنا.

دربدر مارا پھرا میں جستجوئے یار میں
زاہدو کعبہ ہوا رہبانو بت خانہ ہوا
(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۳). جو مل جائے کھا لیتی ہے، دربدر ماری ماری نہیں پھرتی. (۱۹۱۱، سی پارۂ دل، ۹۰).

---بدر ہونا محاورہ.
دربدر کرنا (رک) کا لازم.

قد خمیدہ سے کر شرم تا کجا قائم
پھرے گا حلقہ صفت یاں تو دربدر ہوتا
(۱۷۹۵، قائم، د، ۲۲).

اے خاک جسم زار سبک اس قدر نہ ہو
آوارہ مثل باد صبا دربدر نہ ہو
(۱۸۸۳، مرزا انیس، د (ق)، ۶۲).

گھر تو ایسا کہاں کا تھا لیکن
دربدر ہیں تو یاد آتا ہے
(۱۹۷۸، دریا آخر دریا ہے، ۳۳).

---بدری (---فت ب، د) امث.
در بدر ہونے کی حالت، در در کی ٹھوکریں.

ہے جوں مہ و خورشید زر و سیم میسر
تو بھی تو حریصوں کے تئیں دربدری ہے
(۱۷۸۳، درد، د، ۸۶). کسی کی گود میں ثمر مراد آ پڑا تو آ پڑا نہیں تو ذلت تباہی اور دربدری کے سوا کچھ حاصل نہیں. (۱۸۸۰، نیرنگ خیال، ۳۷). رمضانا نے کہا وزون تیری خوبصورتی کی وجہ سے میری اتنی دربدری ہوئی ہے میری زندگی جہنم بن گئی ہے. (۱۹۳۶، آگ، ۹۳).

ہماری در بدری پر نہ جائیے کہ ہمیں
شعور سایۂ دیوار و در تو اب بھی ہے
(۱۹۷۶، دریا آخر دریا ہے، ۹۳). [دربدر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---بند (---فت ب، سک ن) صف.
۱. **وہ قلعہ جو محفوظ اور مقفل ہو.** اے غزالہ ایک کوٹھا در بند ہمارا مسکن ہے. (۱۸۵۸، تاریخ غزالہ، ۳۲). در بندوں کو تسخیر کیا. (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۶۲).

ہے خداوند سخن تیرا خدا داد کلام
جس کے فیضان سے ہیں ناظم در بند دوام
(۱۹۷۶، چٹان، لاہور، ۲۶ جون، ۹). ۲. **دو دریا یا دو پہاڑوں کے بیچ کا تنگ راستہ.** طلسم کشا کے فرشتے بھی ان در بندوں

ہے اور مرحلوں سے گزر نہیں سکتے ہیں۔ (۱۹۱۷ء ، گلستان باختر ، ۲ : ۵۵۹)۔ ۳. زنجیر ، کنڈی ؛ وہ سڑک جس پر ڈاکے پڑیں ؛ اپنا علاقہ جس میں مُلک کی حفاظت کے لیے فوج رکھی جائے (جامع اللغات)۔ [در + ف : بند ، بستن ـ باندھنا]۔

--- بَنداں (---فت ب ، سک ن) امث.
ہڑتال. در بنداں دوکانوں کے بند کرنے کو کہتے ہیں جیسے اہلِ ہند ہٹ تال (ہڑتال) کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۱۹۵)۔ [در + بند (رک) + اں ، لاحقۂ جمع و اسمیت]۔

--- بَند کَرنا محاورہ.
دروازہ بند کرنا ، راہ نہ دینا ؛ محروم کرنا.

تجھ پہ فردوس کے در بند کئے چلتا ہوں
چل تجھے تیرے جہنم میں لئے چلتا ہوں
(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۷۹)۔

--- بَند ہونا محاورہ.
۱. شہر پناہ یا قلعے میں مُقفّل یا محفوظ ہو کر بیٹھ جانا. شہر کے اندر داخل ہو کر در بند ہو گئے۔ (۱۹۱۷ء ، یزید نامہ ، ۲۲)۔ ۲. در بند کرنا (رک) کا لازم (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

--- بَندی (---فت ب ، سک ن) امث.
۱. تلاشی سے پہلے مکان کے دروازوں کو بند کر دینا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ ۲. ملازمین کو کام پر رجوع نہ ہونے دینا ، کارخانہ یا فیکٹری وغیرہ کو ایک مدت کے لیے بند رکھنا تا کہ ملازمین کام پر نہ آ سکیں ، تالہ بندی (انگ : Lock out)۔ ہڑتال کے مقابلے میں آجر در بندی (لاک آوٹ) کا حربہ استعمال کرتے ہیں۔ (۱۹۶۸ء ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۱۷)۔ ۳. قید ، حراست ، گرفتاری.

پڑھے اللہ اکبر کہہ کے افریدی و مہمندی
پولس اللہ کی کرنے چلی سفے کی دربندی
(۱۹۲۹ء ، بہارستان ، ۲۷۷)۔ [در + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- پَر بَیٹھنا ف ل.
دروازے پر جم جانا ، دھرنا دے کر بیٹھ جانا ، در پر پڑنا.

اٹھ رہیں گے جو اٹھائے گی قیامت آ کر
اب تو ہم بیٹھے ہیں بت خانے کے در پر واعظ
(۱۹۰۷ء ، دفترِ خیال ، ۶۵)۔ میر کی مثنوی "دریائے عشق" میں ایک جوان غُرفے میں کسی مہ پارہ کو دیکھ کر عاشق ہو جاتا ہے اور راسخ کے جوان کی طرح وہیں در پر بیٹھ جاتا ہے۔ (۱۹۷۵ء ، تاریخِ ادبِ اردو ، ۲ ، ۲ : ۹۵۷)۔

--- پَر (پہ) پَڑنا محاورہ.
کسی کے دروازے پر جم کر بیٹھ جانا ؛ کسی کے پاس پناہ لینا ؛ بے کسی کی حالت میں کسی کی پناہ لینا.

پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑے رہیں
سر زیرِ بارِ منتِ درباں کیے ہوئے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۲۶)۔

پڑے ہیں سائے کی مانند یار کے در پر
رقیب کیا ہمیں وہ بھی اٹھا نہیں سکتے
(۱۹۰۷ء ، دفترِ خیال ، ۱۳۲)۔

--- پَر دَستک دینا ف م ؛ محاورہ.
دروازہ کھٹکھٹانا ، کُنڈی بجانا ؛ کسی کے پاس جانا.

آئی تھی کیا کیا ارماں لے کر مل نہ سکی دیوانے سے
خالی در پر دستک دے کر لوٹ گئی تنہائی بھی
(۱۹۷۹ء ، زخمِ ہنر ، ۲۵۳)۔

--- توبَہ وا ہونا محاورہ.
اِنساں کے لیے توبہ کا دروازہ کُھلا ہونا ، استغفار کرنے کا وقت ہونا ، انسان ہر وقت توبہ کر سکتا ہے (قیامت کا زمانہ شروع ہونے کے بعد توبہ قبول نہ ہو گی) (ماخوذ : جامع اللغات)۔

--- توڑنا محاورہ.
دروازہ نکالنا ، دیوار توڑ کر دروازہ بنانا.

سامنے یار کے کمرے کے بنایا کمرہ
در جو توڑا تو اسی در کے مقابل توڑا
(۱۸۵۴ء ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۰۰)۔

--- ٹھونکنا محاورہ.
دروازہ بجانا ، دروازہ کھٹکھٹانا ، دروازے پر ہاتھ مارنا تا کہ وہ کھلے ، در پر دستک دینا. اب تک دروازہ قلعے کا بند ہے ... یہ خدا جانے کب کھلے گا ، ذرا در کو ٹھوکوں تو سہی ، کوئی ہے یا نہیں؟ (۱۸۸۳ء ، گل بہ صنوبر چہ کرد (آرام کے ڈرامے ، ۲ : ۲۸۶))۔

--- خانَہ (---فت ن) امذ.
شاہی محل ، قصر (جامع اللغات)۔ [در + خانہ (رک)]۔

--- دَر (---فت د) م ف.
رک : دربدر.

دنیا منیں ثابت ہوا کچھ خوف نا ہیں عرش کا
در در بکاری ہو پھروں مُشتاق تیرے درس کا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۷۷)۔

جام سائل کی طرح ہیں مری آنکھیں در در
جیسے عاشق ہوں کسی کافر شیدائی کا
(۱۸۳۱ء ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶)۔ [در + در (رک)]۔

--- دَر بَھٹکنا محاورہ.
جگہ جگہ گھومنا ؛ دھکّے کھانا.

واہ کیا خوب یہ تقدیر نے دن دکھلایا
تم وہاں عیش میں اور ہم ہیں بھٹکتے در در
(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۹۵۵)۔

--- دَر پھرنا محاورہ.
آوارہ و سرگرداں پھرنا ، مارا مارا پھرنا ؛ تباہ و برباد ہونا ، خراب و خستہ ہونا.

در در پھرے ہم خراب کیا کیا
دن رات سہے عذاب کیا کیا
(۱۸۸۷ ، اختر (واجد علی شاہ) (مہذب اللغات)).

ـــ دَر ٹھوکریں کِھلْوانا محاورہ.
در در پھرانا ، تباہ حال یا خراب و خستہ کرانا ؛ ذلیل و رُسوا کرانا.
ہو محبت کا بُرا راتوں کو گلیوں میں پھری
ٹھوکریں کِھلوائیں اس دل نے ابھی در در مجھے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۸۱).

ـــ دَر جا کر بولی بولْنا محاورہ.
ہر دروازہ پر جا کر آواز لگانا ، گھر گھر سامان بیچنا. دوکان داروں نے کشتیوں پر سامان سجایا اور در در جا کر اپنی اپنی بولیاں بولنے لگے. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۳۵).

ـــ دَر کی بِھیک مَنْگْوانا محاورہ.
دروازے دروازے سوال کرانا ، ہر کسی کے آگے ہاتھ پھیلوانا؛ تباہ و برباد کروانا ؛ ذلیل و رُسوا کرانا. اس کمبخت بھاوج قیصر کو اگر در در کی بھیک نہ منگوا دوں تو میرا نام رشاد نہیں. (۱۹۱۶ ، گردابِ حیات ، ۸۷).

ـــ دَر کی ٹھوکریں کھانا محاورہ.
در در ٹھوکریں کِھلْوانا (رک) کا لازم. غریب کی قسمت میں در در کی ٹھوکریں کھانا لکھی تھیں. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات، ۳ : ۳۸۸).

ـــ دَر لیے پِھرْنا محاورہ.
ساتھ ساتھ آوارہ پھرانا ، اپنے ساتھ لیے لیے جگہ جگہ پھرانا ، خستہ و خراب کرنا.
حرص در در لئے پھرتی ہے عجب سودا ہے
جیب و دامن کو نہ پھاڑیں سگ و درباں کیوں کر
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۵).

ـــ دَر (مانگتے پِھرْنا) مانگْنا محاورہ.
ہر کسی سے مانگنا ؛ مانگ مانگ کر گُزارہ کرنا ؛ ہر گھر ہر بھیک مانگنا ، ہر در پر سوال کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــ دُوار (ـــ ضم د) امذ.
دروازہ ، آستانہ. ایک ہی حرف سے شروع ہونے والے کلموں کے سوائے : میل ملاپ ، پاس پڑوس ، در دوار ، دھن دولت. (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۵۲). [در + دوار (رک)].

ـــ دَولَت کس اضا (ـــ و لین ، فت ل) امذ.
(مجازاً) بادشاہ ، امیر یا کسی اور معزز شخص کا مکان یا جائے قیام. ایک کوتوال کے بیٹے کو بادشاہ القلمش کے درِ دولت پر دیکھا. (۱۸۰۱ ، باغِ اردو ، ۲۹). شاہزادہ اسد بیدار ہوا وضو کر کے طاعتِ رب العزت بجالایا اور مسلح و مکمل ہو کر درِ دولت پر آیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۱۸).

کہدو کہ سُوئے نجد کوئی چوبدار جائے
عبدالعزیز کو درِ دولت پہ لے کے آئے
(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۷۳). [در + دولت (رک)].

ـــ سے ہِلْنا محاورہ.
جگہ سے ہٹنا ؛ دروازہ چھوڑ کر جانا.
ہم اپنے ضعف کے صدقے بٹھا دیا ایسا
ہلے نہ در سے ترے سنگِ آستاں کی طرح
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات ، ۲۰۰).

ـــ کا بَنْدَہ (ـــ فت ب ، سک ن ، فت د) امذ.
ہر وقت حاضر رہنے والا نوکر یا کوئی اور شخص ، غُلام (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــ کا کُتّا (ـــ ضم ک ، شد ت) امذ.
کسی کے گھر سے لے کر کھانے والا شخص (جامع اللغات).

ـــ کا ہو جانا/ہو رَہْنا محاورہ.
کسی کا غُلام بن جانا ؛ کسی جگہ پڑ رہنا ؛ کسی کی پناہ میں جانا.
کی بہت کچھ ہرزہ گردی اب یہ حسرت جی میں ہے
چھوڑ دوں سب آسرے ایک اُن کے در کا ہو رہوں
(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت ، ۱۳۰).
خانہ بدوش صُورتِ نقشِ قدم صفی
بیٹھے جہاں پہ جا کے اُسی در کے ہو گئے
(۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی ، ۱۳۶).

ـــ کوہ کس اضا (ـــ و مج) امذ.
دَرّہ ؛ غار. بعد کُھلنے دروازہ درِ کوہ کے حکیم صاحب مع ہمراہی اس میں راہی ہوئے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۹۳). [در + کوہ (رک)].

ـــ کی بِھیک پَر اَوقات ہونا محاورہ.
دوسروں کی امداد کے سہارے بسر اوقات کرنا اور پیٹ پالنا ؛ کسی کی مدد سے زندگی بسر کرنا.
ہے توکل پر گُزر اپنی امیر
اس کے در کی بھیک پر اوقات ہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۰).

ـــ گاہ امث.
۱. چوکھٹ ، آستانہ.
کیوں چھوڑ کے درگہِ مغاں جاتے ہو
ٹُھکرا کے سب اسرارِ نہاں جاتے ہو
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷۳). ۲. شاہی دربار ؛ خدا کا دربار ؛ خانقاہ ؛ کسی بزرگ کا مزار (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۳. کچہری ؛ عبادت گاہ (اردو قانونی ڈکشنری). [در + گہ (رک)].

ـــ مارْنا محاورہ.
دروازہ کھٹکھٹانا.

زور سے غیر نے آ کر درِ جاناں مارا
دیو نے منھ پہ مرے تختِ سلیماں مارا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۰۹).

ـــــوان امذ.
رک : **دربان** (جامع اللغات ، پلیٹس). [در + وان ـ بان].

ـــــوانی امث.
رک : **دربانی** (پلیٹس ، جامع اللغات). [در + وان ـ بان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــو بام (ـــــو مج) امذ.
(لفظاً) دروازہ اور چھت ، گوشہ گوشہ ، (مجازاً) مکان ، گھر ، جائے سکونت ، رہنے کی جگہ.
زینتِ خانہ و رنگینیٔ سقف و در و بام
نرمیٔ بالش و آرائشِ بستر ہمہ ہیچ
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۰۲). نظر سرسید کے مزار سے چل کر مسجد کے در و بام پر جاتی ہے. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۵۵). [در + و (حرفِ عطف) + بام (رک)].

ـــــو دیوار (ـــــو مج ، ی مج) امذ ؛ ــــدیوار و در.
۱. **دروازہ اور دیوار ؛ (مجازاً) مکان ، جائے سکونت ، گھر.**
خلوتِ انتظار میں اوس کی
در و دیوار کا تماشا ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۴۴).
صبحِ وصال میں جو چلا گھر سے یار کے
حسرت سے جانبِ در و دیوار کی نگاہ
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۳۳).
لوٹ کر عازمِ صحرا سے جو گھر کو دیکھا
اجنبی سے نظر آئے در و دیوار مجھے
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۲۴۲). ۲. **ہر جگہ ، ہر جانب ، ہر سمت.** در و دیوار تک بھیگنے کی جا گا ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۶۰).
دیکھ تو حسرتِ دیدار میں مُردن بھی
آنکھیں وہ کھول کے تکنے در و دیوار لگا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۹). در و دیوار سے شکر گزاری کی صدائیں آتی ہیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۹۳). [در + و (حرفِ عطف) + دیوار (رک)].

ـــــو دیوار بَیٹھنا محاورہ.
گھر کے دروازے اور دیواروں کا ڈھے جانا ، مکان کا گر پڑنا.
بہ جوشِ گریہ تو دیکھو کہ جب فرقت میں رویا ہوں
در و دیوار اک پل میں مرے مسکن کے بیٹھے ہیں
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات ، ۲۰۰).

ـــــو دیوار دیکھنا محاورہ.
گھبرا کر چاروں طرف دیکھنا ، سخت گھبراہٹ میں ہونا ، انتظار کی پریشانی میں ہونا (جامع اللغات).

ـــــو دیوار سے باتیں کَرنا محاورہ.
دیوانوں کی طرح خود بخود بکنا ، مجنوں کی طرح چاروں طرف دیکھ دیکھ کے آپ ہی آپ باتیں کرنا.
بخت ایسے کہاں ہیں جو کروں یار سے باتیں
کرتا ہوں میں شب بھر در و دیوار سے باتیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۳).

ـــــو دیوار کان رَکھتے ہیں کہاوت.
بھید کو چھپانا چاہئے ، کسی سے بھید کی بات نہیں کہنی چاہیے ، رازداری کے لیے احتیاط ضروری ہے.
برنگِ گل در و دیوار باغ رکھتے ہیں کان
اسی کو سُن کے ہے سوسن بصد زباں خاموش
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

ـــــو دیوار کو زَبان مِلْنا محاورہ.
ہر طرف سے آوازیں آنا ، آوزیں گونجنا. شرفو میاں کو یہ آواز اس طرح سُنائی دی جیسے حویلی کے در و دیوار کو زبان مل گئی ہو. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۴۹).

ـــــدَر(۳) (فت د) حرفِ جار.
۱. (اَ) **میں ، اندر ، بیچ ، جیسے : درپردہ ، درحقیقت وغیرہ.** بردر ہو در ہو ، یہاں آسمان زمیں کا اثر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳).
پیو کی انکھیاں سی نشۂ معجون
گویا نرگس کے لالہ دُر بر ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹۳). بادشاہ نے ... دیکھا کہ ایک شخص شہ نشین میں کُرسی بچھائے بیٹھا ہوا ہے ... لباسِ شاہی در برتاجِ خُسروی برسر. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۰).
زنّار شکار و سبحہ در دام
مے خانے کی شب کنشت کی شام
(۱۹۵۵ ، نبضِ دوراں ، ۹۹). (آ) **کثرت کے موقع پر جیسے صحرا در صحرا ، قطار در قطار وغیرہ.**
کھڑے شاخ در شاخ باہم نہال
رہیں ہاتھ جوں مست گردن میں ڈال
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۰). لاکھ در لاکھ کرور در کرور زیادہ تُو اون پر اور اون کی آل و اصحاب پر رحمت کر. آمین! (۱۸۳۶ ، مقدمۂ آثارالصنادید ، ۲). یہ حصہ جو دراصل ایک طرح کا دالان در دالان اور دالان تھا بہت وسیع اور کشادہ تھا. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۶). ۲. **(کثرت یا ہجوم کے موقع پر) پر یا بالا کے معنوں میں جیسے سُود در سُود** (ماخوذ : نوراللغات). ۳. **(قلت یا کمی کے اظہار کے لیے) تحت ، ذیلی یا طفیلی ، جیسے : اجارہ در اجارہ.** حلقۂ اثر وسیع نہیں محدود در محدود تھا. (۱۹۶۳ ، مقاماتِ ناصری ، ۱۴). [ف].

ـــــاِجارَہ/حَوالَہ (ـــــکس ا ، فت ر/فت ح ، ل) امذ.
شکمی پٹہ (جامع اللغات). [در + اجارہ/حوالہ (رک)].

ـــــاَصْل (ـــــفت ا ، سک ص) م ف.

اصل میں ، حقیقت میں ، واقعۃً. دراصل کسی پاس منگتا بھلے آدمی کو معلوم ہے کہ کیا بلا ہے ، دل پر کیا آفت کیا زلزلہ ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵). عقلان کے نزدیک شے نام وجود کا ہے نہ نمود کا جو دراصل لاشے ہے. (۱۷۷۲ ، شاہ میر (سید محمد حسینی) ، اشباہ الطالبین ، ۷۳). بعض لوگ کہتے ہیں کہ لیلیٰ مجنوں دراصل کوئی نہ تھے (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۲). معاف کرنا۔ میں تمھیں دراصل یہ بتا رہی تھی کہ مجاہ سپاہی کی آغوش سے نفرت ہے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۹۹). [در + اصل (رک)].

ـــــ انداز (ـــــ فت ا ، سک ن) صف.

۱. آپس میں لڑا دینے والا ، چغلخور ، بدگو ، بدخواہ.

گو خموشی میں کیا پیشہ یہ مجلس میں تری
بند رکھتے ہیں زباں اپنی در انداز کہاں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۳).

عجب طرح کی در انداز ہے خزاں ظالم
کہ رنگ و بو میں پڑا تفرقہ جدائی کا

(۱۸۴۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴۸). چند روز کے بعد در اندازوں نے دونوں بھائیوں کو باہم لڑا دیا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۴۳). در اندازوں اور حاسدوں نے چند فقرے ایسے جڑ دیے کہ چنارے بے لطفی رہی. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۵۵).

۲. دخل دینے والا ، بیچ میں پڑنے والا ، مخل.

صحبت آخر کو بگڑتی ہے سخن سازی سے
کیا در انداز بھی اک بات بنالیتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۰۷). اب آپ لوگ یہاں بھی در انداز ہونے کو آ موجود ہوئے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ : ۱۰۵۱). ابلِ کوفہ میں سے دو شخص امیرالمومنین کے پاس مدینے گئے اور ان کے سامنے ولید پر شراب خواری کا الزام لگایا پہلے تو حضرت عثمانؓ نے ان لوگوں کا اظہار قلمبند کرنے سے انکار کیا ، لیکن حضرت علیؓ در انداز ہوئے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۱۰۷). ۳. مزاحمت کرنے والا ، رکاوٹ ڈالنے والا ، مزاحم.

تا کہ وہ ظالم بے رحم در اندازنہ ہو
دل تو رکتا ہے اگر بند قبا باز نہ ہو

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۹).

المدد حیرتِ دیدار کہ میں ڈرتا ہوں
آڑ پلکوں کی نہ ہو جائے در انداز کہیں

(۱۹۰۹ ، لعلِ درد ، ۳۱). [در + ف : انداز ، اندا ختن ۔ ڈالنا].

ـــــ اندازی (ـــــ فت ا ، سک ن) امث.

در انداز کا کام یا عمل ، بدگوئی ، چغل خوری ، لترا پن ، بے جا مداخلت. مذہبی تعصبات و مخالفانہ در اندازیوں سے قطع نظر کر کے ان حضرات نے معمولی عبارتوں کے سمجھنے میں بھی ایسی شدید و فاحش غلطیاں کی ہیں کہ سارے مطالب قرآنی مسخ ہو کر رہ گئے ہیں. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۲۰۱). رقابت کی در اندازی کے بغیر عشق کی دنیا برف خانہ ہے. (۱۹۷۳ ، اوراق ، سرگودھا ، مارچ ، اپریل ، ۲۶). [در + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اندازی کرنا محاورہ.

کسی معاملے میں دخل دینا ، مداخلت کرنا.

دستِ وحشت نے کی در اندازی
نہ رہا ربط جیب و داماں میں

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۳). در اندازی کر کے اس کی بیٹی کو قتل کرایا آخر مزہ پایا. (۱۹۰۱ ، احمد حسین ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۲۸۷).

ـــــ آخشہ (ـــــ کس خ ، فت ذ) صف.

اندرونی خلیے. یہ آخشے عضویے کو خود اپنے متعلق اطلاع دیتے ہیں انہضامی علاقے کے استر سے ملے ہوئے بھی آخشے ہوتے ہیں جو بعض اوقات در آخشے کہلاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۰). [در + آخشہ (رک)].

ـــــ آرندہ (ـــــ کس ر ، سک ن ، فت د) صف.

اندر لانے والا. نخاعی عصبی جڑیں ... مل کر نخاعی عصبی تنہ بناتی ہیں جس میں بر آرندہ اور در آرندہ دونوں طرح کے عصبی ریشوں کا آمیزہ ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۱۰۰). [در + آرندہ (رک)].

ـــــ آمد (ـــــ فت م) امث.

۱. اندر گھس آنا یا آ گھسنا ، داخلہ.

کس کا یہ جگر تھا اسے روکے جو سپر سے
سینے میں درآمد تھی برآمد تھی جگر سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱). ۲. باہر کے ملکوں سے مالِ تجارت وغیرہ کی آمد (برآمد کی ضد) ، آمدنی.

کھوٹے تھے روپئے مال درآمد سے فراواں
تھا مال برآمد سے کوئی نفع نہ چنداں

(۱۹۲۳ ، فروغ ہستی ، ۹۰). ۳. واپسی حکم نامہ (جامع اللغات). ۴. حکم نامے کی تعمیل کی ثبوت کا حساب (جامع اللغات). [در + آمد (رک)].

ـــــ آمد برآمد (ـــــ فت م ، ب ، م) امث.

۱. آمد و رفت ، آنا جانا. زمین سا کرہ نہیں ہے۔ برس روز میں ایک دفع سورج کے آس پاس ایک دورہ پورا کرتی ہے اور ... آٹھ پہر کے گھومنے سے دن اور رات کی درآمد برآمد ہوتی ہے (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۳۳). ۲. بیرون ملک تجارت کا مال بھیجنا اور بیرون ملک سے بغرض تجارت منگوانا ، باہر کے ملکوں سے تجارت کرنا (انگ : Import-Export). لوگوں نے رائے دی کہ میں حکومت سے درآمد برآمد کا لائسنس لے کر کاروبار شروع کر دوں (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۹۶). اسمگلنگ ، بلیک مارکیٹ کرنے والے ، درآمد برآمد کے استاد ، سرمایہ دار اور کارخانہ دار بھی تو اپنی دولت کی کچھ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں. (۱۹۸۶ ، فیاض تحسین ، بوری شخصیت اور فکروفن ، ۵۴). ۳. آمد و خرچ (جامع اللغات). [در + آمد (رک) + برآمد (رک)].

ـــــ آمد برآمد کے دن امذ ؛ ج.
وہ زمانہ جب ایک فصل آ رہی ہو اور دوسری جا رہی ہو ، موسم بدلنے کے دن ، تداخلِ فصلین کا زمانہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

ـــــ آمد کرنا محاورہ.
(تجارتی مال وغیرہ) بیرونِ مُلک سے اندرونِ مُلک لانا یا منگوانا (انگ : **Import**). برآمد کی کمی کی وجہ سے غلہ کو درآمد نہیں کیا جا سکے گا اور مزدور فاقہ کی وجہ سے مر جائیں گے. (١٩٣٨ ، آدمی اور مشین ، ١٨٣). مُلک کی ضرورت پورا کرنے کے لیے گندم ... درآمد کرنا پڑ رہا ہے. (١٩٨٣ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ٨٣).

ـــــ آمَدَہ (ـــــ فت م ، د) صف مذ.
١. **ہوا کو اندر کھینچنے والا ؛ مکان کا وہ حصہ جہاں ہوا کی آمد ہو.** درآمدوں برآمدوں کو دانائی سے نظم دے کر پورے کمرہ میں تازہ ہوا کا یکساں نفوذ پیدا کیا جاتا ہے. (١٩٣٧ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ١١٢). ٢. **جو درآمد کیا ہو ، باہر سے آیا ہوا.** درآمدہ تمک کی قیمت میں معتدبہ کمی ... کی ضرورت ہے. (١٩٧٠ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ١ : ٤٩). [در + آمد (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت و نسبت]

ـــــ آمد ہونا ف م ؛ محاورہ.
درآمد کرنا (رک) کا لازم ؛ داخل ہونا ، اندر آنا ، گھسنا.

یہ فرما محل میں درآمد ہوئے
مُنجّم وہاں سے برآمد ہوئے

(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ٣٣).

ـــــ آمدی (ـــــ فت م) صف.
درآمد سے منسوب ، باہر سے مال منگوانے سے متعلق. درآمدی پالیسی کی تفصیلات. (١٩٦٦ ، جنگ ، کراچی ، ٣ ، ١٩١ : ١). ایک خطہ پیداوار درآمد میں زیادہ نمایاں اور دوسرا درآمدی اشیاء کے استعمال میں کیوں اہم واقع ہوا ہے. (١٩٨٣ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ١٨). [در + آمد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ آمدی پَرمِٹ (ـــــ فت م ؛ پ ، سک ر ، کس م) امذ.
وہ اجازت نامہ جو بیرونِ ملک سے مال درآمد کرنے کے لیے تاجروں کو حکومت جاری کرتی ہے. حکومت ... تقسیم کاروں کو درآمدی پرمٹ جاری کرنے والی ہے. (١٩٦٩ ، جنگ ، کراچی ، ٣٠ ، ١٨٢ : ٥). [در + آمدی + پرمٹ (رک)].

ـــــ آنا محاورہ.
١. (ا) **اندر داخل ہونا ، اندر آنا ؛ کسی چیز میں کسی چیز کا داخل ہونا.**

آبرو یار در آیا جبھی دروازے میں
کھل گئے دیکھ اسے دور میں بھنچوں کے کواڑ

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ١٢٣). یار عزیز میرا دروازے سے در آیا. (١٨٠١ ، باغ اردو ، ١٦٧).

جب دامنِ کوہ میں در آیا
تقدیر نے چار سُو پھرایا

(١٨٩٣ ، دل و جان ، ٥٨). حواس باختہ سہ دری میں در آئی. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، ٧٥).

لیکن وہ بے طلب کئے درآئے سامنے
تھا دوسرے سرور بھی اس وقت کچھ مجھے

(١٩٨٣ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ١١١). (ا۱) **سمانا ، دل یا روح میں اتر جانا (کسی خیال تصوّر یا جذبے کا).**

اُلفت تری اے رُوحِ رواں ساتھ ہے دم کے
آمیز ہوئی خوں میں رگ و پے میں در آئی

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١٣٢).

در آئی دل میں طہارت کے ساتھ خواہشِ وصل
ادب شناس تھی کعبہ میں بے وضو نہ گئی

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٣٥٣). (ا۱۱) **خنجر تیر یا تلوار وغیرہ کا کسی چیز یا بدن کے کسی حصے میں پیوست ہو جانا.** چشم زدن میں تیر منقارِ طاؤس میں در آیا. (١٨٩٠ ، فسانۂ دل فریب ، ٢٣).

ان کے سب تیر دل میں در آئے
اب یقیں ہے مُراد بر آئے

(١٩١٥ ، جانِ سخن ، ١٢٨). ٢. **جیتنا ، کامیاب ہونا ، سبقت لیجانا.** ہم ناچنے والے ٹھیرے جامع مسجد کے تیجے ، بھلا ایسی باتوں میں ہم سے کون در آسکتا ہے. (١٩٢٨ ، مضامینِ فرحت ، ١ : ١٠). ٣. **کسی معاملے میں پڑنا ، کسی کام میں شریک یا شامل ہونا ؛ چل پڑنا.**

بابِ صد بلا اس کے واسطے کشادہ ہے
راہِ عشق میں یارو جو کوئی کہ در آیا

(١٨٢٠ ، کلیاتِ پروانہ (جسونت سنگھ) ، ١٠٣). ان کی طبیعت کسی طرف بند نہ تھی اس میدانِ سخن میں بھی در آئے. (١٩١٧ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ٢). ماضی میں حاضر کتنا در آیا ہے. (١٩٨٣ ، زمین اور فلک اور ، ٢٦). ٤. **کسی کے گھر میں زبردستی چلا آنا ، جبراً یا طاقت کے زور سے کسی کے گھر میں گھس جانا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــ آں حالے کہ م ف ؛ درحالے کہ.
١. اس صورت میں کہ ، اس حالت میں کہ ، پھر بھی. جو شخص تم میں سے اپنے دین سے برگشتہ ہو گا اور مر جائے گا ، در آنحالیکہ وہ کافر ہو ، تو ایسے ہی لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں بیکار ہو جائیں گے. (١٩١٢ ، تحقیق الجہاد ، ٢٢). یہ سُن کر میں نے کہا ، در آنحالیکہ وہ میرے دل پر قبضہ کر چکا تھا ، کہ اے جوان ، اگر تیرا جی چاہے تو میرے ساتھ بغداد چل. (١٩٣٠ ، الف لیلہ و لیلہ ، ١ : ١٦٧). ٢. اگرچہ ، حالانکہ. در آنحالیکہ یہ واقعہ نہ تھا ، تو آپ لامحالہ اسے اپنی توہین سمجھیں گے. (١٩٤٢ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ١ : ٣٢). [در + ف : آں (ضمیر) + حال (رک) + ے (ظرفِ زمان) + کہ (حرفِ علت)].

ـــــ آں لَحْظَہ / لَمْحَہ / وَقْت م ف ؛ فقرہ.

اس لمحے (میں) ، اسی وقت ، فی الفور.

وقتِ سحر وقتِ مناجات ہے
خیز دراں وقت کہ برکات ہے

(۱۲۶۵ ، حضرت شیخ بابا فرید (اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۱)).

اک آسمان کے دور سے اک گردش فی الفور سے
اب سوچئے کا غور سے در لحظہ آں ، در لمحہ ایں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۷).

---آوَر اَعْصاب (---فت و ، ا ، سک ع) امذ ، ج.
(حیوانیات) وہ اعصاب جو احساسات کو دماغ تک لاتے ہیں حسّی اعصاب یا در آور اعصاب کہلاتے ہیں (حیوانیات ، ۱ : ۱۳۹).
[در + ف : آور ، آوردن - لانا + اعصاب (عصب کی جمع)].

---آوُرْد (---ضم و ، سک ر) صف.
کھچ بچ ، گھسا ہوا ، ملا ہوا. میں اچھی طرح اندازہ کرتا ہوں کہ ابتدائی جلدوں میں تم کو دقّت پیش آئیگی کتابِ مذکور کے سات ہزار صفحے ہیں اور وہ بھی ٹائپ کے در آورد خط میں. (۱۹۰۰ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۸). [در + ف : آورد ، آوردن - لانا].

---آئِنْدَہ/ آیَنْدَہ (--- کس ء ، سک ن ، فت د) صف.
اندر آنے والا ، اندر آنے کا. ایک عضلی حشاء دائیں جانب ایک بیکلی قوس ہے جس میں دو درآئندہ راستے ہیں. (۱۹۲۷ ، نفسیات عضوی ، ۹۱). [در + آئندہ / آیندہ (رک)].

---باب م ف.
باب میں ، بارے میں ، سلسلے میں. اسی طرح سے کچھ ستاروں کے خواص دَرباب نہ برسنے پانی کے حسبِ قواعدِ جوتش پائے جاتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۸). [در + باب (رک)]

---بارَہ (---فت ر) م ف.
کسی کے سلسلے میں ، بارے میں ، بابت ، متعلق. سرکارِ ہند کی اصلی تجاویز دربارہ اصلاح ایسی ہی تھیں. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۵۸). [در + ف : بارہ - بابت].

---بَر م ف.
اوپر ، پہن کر. بردر ہور دربر ، یہاں آسمان زمیں کا اثر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳).

جن مست ہے درد ، دربر آہی
سرمست ہے سینہ کا شرابی

(۰۰۰۰ ، من لگن ، ۷۷). تاجِ شاہی برسر و چہار قبہ شاہنشاہی دربر کئے ہوئے. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۳۹۳). پھڑ کیلے کپڑوں کا دربر کرنا اکاوت ہے. (۱۹۶۱ ، گل نغمہ ، خالد ، ۶۶).

---بَسْت (---فت ب ، سک س) م ف.
۱. **محفوظ ، حفاظت میں** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. **غیر کے دخل اور تصرف کے بغیر ؛ بالکل ، تمام ، سب.**

سوز دروں سے آخر بھسمنت دل کو پایا
اس آگ نے بھڑک کر دربست گھر جلایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۳). [در + ف : بست ، بستن - باندھنا]

---بَسْتَہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
۱. **بندھا ہوا ، جکڑا ہوا** (جامع اللغات). ۲. **جس کا دروازہ بند ہو ، مُقفل ؛ چھپا ہوا.**

یہی وہ رات ہے زینت ہے جو آئینہ خانوں کی
یہی وہ رات ہے کنجی ہے دربستہ خزانوں کی

(۱۹۲۷ ، مطلع انوار ، ۱۱۳). [در + ف : بستہ ، بستن - باندھنا]

---پَٹْنی (---فت پ ، سک ٹ) امث.
(کاشت کاری) پٹنی اراضی کا وہ حصہ جو پٹنی دار اپنے حق میں سے کسی دوسرے کو اصلی شرائط پر دیدے درپٹنی کا چھوٹا حصّہ سہ پٹنی کہلاتا ہے. (۱۹۳۲ ، ا پ و ، ۶ : ۶۵).
[در + پٹنی (رک)].

---پَٹّی دار (---فت پ ، شد ٹ) امذ.
(کاشت کاری) زمین کا مالک جس نے زمین پٹی دار سے ذیلی پٹہ پر حاصل کی ہو ، درپٹنی کا مالک. پٹی دار اپنے طور پر درپٹی دار کے نام سے دوسری اسامیاں قائم کرتے تھے (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۶۱۹). [در + پٹی (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---پَرْدَہ (---فت پ ، د) صف ا م ف.
۱. **پیٹھ پیچھے ، غیاب میں ، غائبانہ.**

جن دعاؤں سے میں پہنچا ہوں حریمِ ناز تک
کیا کہوں درپردہ تھیں کس کی دعائیں میرے ساتھ

(۱۹۸۶ ، فاران (عروج زیدی) ، کراچی ، جولائی ، ۳۳). ۲. **خفیہ ، پوشیدہ ، اشارے یا کنائے میں.**

درپردہ نہیں ہے نور تیرا
ہر ذرّے میں ہے ظہور تیرا

(۱۸۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، مومن ، ۲). خاصانِ خدا کو بے پردہ بھی مشاہدہ ہوتا ہے اور درپردہ بھی. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ۸۷). ظاہر میں کہی کھچڑی تھا درپردہ کچھ. اور یہ منافقت نہ تھی مجبوری تھی. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۲۸). ۳. **پردے میں چھپا کر ، چوری چھپے.**

اوتہا اوتہا کے جو پردہ نگہ کرتے ہیں
ہمارے دل میں وہ درپردہ راہ کرتے ہیں

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۱۱۷). درپردہ لوگ ابوالفضل سے رشک رکھتے تھے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، نگارستان فارس ، ۱۱۸). یعقوب کندی نے درپردہ بعض اشخاص کو اس غرض سے متعین کیا کہ وہ ان کو علمِ حساب و ہندسہ کی طرف متوجہ کرلیں. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۸۵). یہاں عیسائیت کی ترغیب یا اپنے دین سے بے رغبتی کی تربیت درپردہ ہوتی ہو گی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۹۲). [در + پردہ (رک)].

---پے (---ی لین) م ف.

۱. **پیچھے ، آہٹ پر ، گھات میں ، خواہاں ، لاگو.**

دیا ہے عشق منج لے آس ہو جیو
اسی کی آگ کے درپے کیا ہوں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۰). جب کوئی شخص کسی مقدمے پر نیا دعویٰ کرے زنہار اس کے درپے انکار نہ ہونا. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۲ : ۱۹).

پایا جو مجھے درپئے اظہارِ تمنا
بولے وہ سراسر یہ توہّم ہے تمہارا

(۱۹۰۳ ، کلیاتِ حسرت ، ۱۲). لاکھوں روپے کی ... زمین کو حاجی صاحب الاٹ کروانے کے درپے تھے. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۲۹). ۲. **تلاش یا جستجو میں ، تفتیش میں** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [در + پے (۱)].

---پئے آزار ہونا محاورہ.

نقصان پہنچانے کی گھات میں رہنا ، ستانے پر کمربستہ ہونا ، تکلیف یا ضرر پہنچانے کی فکر میں رہنا.

اس تمنا سے مرے درپئے آزار نہ ہو
کہ مجھے ہو یہ گماں چاہتے ہو تم مجھ کو

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۳). اس کا جادو نہ چل سکا ، اب وہ درپئے آزار ہوا چاہا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۵۳).

---پے پڑنا محاورہ (قدیم).

رک : **درپے ہونا.**

یک سو کیا ، دوپڑے سینے درپے
یک تو ہو تاب دوسرا جاڑا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۸).

---پئے تضحیک رہنا / ہونا محاورہ.

عزت کا لاگو ہونا ، ذلت دلانے کی گھات میں رہنا ، رُسوا کرنے پر آمادہ رہنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پئے جان (---ی لین) صف ؛ م ف.

جان لینے پر آمادہ ، جان کا دشمن.

حضرت کے بھی ہیں درپئے جاں اہلِ شقاوت
اللہ رکھے آپ کو دنیا میں سلامت

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۳۵۰). اف : رہنا ، کرنا ، ہونا. [در + ف : پے (۱) + جان (رک)].

---پے ہونا محاورہ.

۱. **دشمن ہونا ؛ ختم کرنے ، ستانے یا نقصان پہنچانے کے لیے پیچھے لگنا یا گھات میں رہنا.**

نہ کرو جیدھر کو تو ہوتی ہے آفت روبرو
جس طرف جاؤں تو ہے درپے بلائے ناگہاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۹).

طالعِ منحوس کیا کم تھی تباہی کے لیے
چرخ کیوں درپے ہوا مجھ خانماں برباد کے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۳). ہم ان چیزوں کے بھی درپے ہو گئے ہیں جن کی تعمیر میں ہماری قومی تاریخ کے سینکڑوں سال صرف ہوئے. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۶۱). ۲. **مُصر ہونا ، پیچھے پڑنا ، سر ہو جانا.** ان باتوں کے کہنے میں بہت سی خرابیاں ہیں تو خواہ مخواہ درپے ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۷). کہ وہ اپنے تمام ہتھیاروں سے لیس ، اپنی تمام تر شوق رعنائیوں کے ساتھ ہماری زمانہ دیدہ ، لیکن احتجاجاً خاموش پُتلیوں میں روشن مشعلوں کو گل کرنے کے درپے ہیں. (۱۹۷۹ ، زرد آسمان ، ۲۱۳). ۳. **حاصل کرنے کے لیے پیچھے لگنا ، تلاش یا جستجو میں ہونا.**

شب و روز لے درد درپے ہوں اس کے
کسو نے جسے یاں نہ سمجھا نہ دیکھا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۸). آپ خود امیر ہیں اور امیر زادے ہیں ... شہسواری کی مشق فرمائیے. شاعری دل خراشی و جگر سوزی کا کام ہے آپ اس کے درپے نہ ہوں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۱۷).

---پیش (---ی مج) م ف.

۱. **سامنے ، آگے ، روبرو ، موجود ، پیش میں.**

اور تم ہو زمیں جہاں کم و بیش
ہاتھی کو ہے واں تو فکر درپیش

(۱۷۹۵ ، قائم (طبقات الشعراء ، شوق ، ۲۰۰)). بیس برس پہلے اتنی خراب نثر لکھتا تھا ، بس کچھ اسی قسم کی صورتِ حال مجھے اس محاسبہ میں درپیش تھی. (۱۹۸۲ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۷). ۲. **لاحق ، لگا ہوا.** یہ کتاب («اردو شاعری کا مزاج») اس بات کا خاصا ثبوت فراہم کرتی ہے کہ مصنف کو کسی اور قسم کا غم اور مجبوری درپیش نہیں ہے. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۹۳). ۳. **زیرِ بحث ، زیرِ تجویز ، مقابلے پر ، لاحق.** اس سلسلہ میں ان کو کوئی چیلنج درپیش نہیں تھا. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۰).

---پیش آنا محاورہ.

پیش آنا ، لاحق ہونا ، سابقہ پڑنا.

آیا ہے میرے قتل پہ درپیش بے طرح
آیا ہے مجھ کون پیش وو اپنا کیا ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۳). طرح طرح کے ہم میں تم میں معاملاتِ مہر و محبت درپیش آئے. (۱۸۵۷ ، خطوطِ غالب ، ۲۳۳). آئندہ کسی مشکل کے درپیش آنے پر وہ کم و بیش ارادۃً ایک تجویز قائم کرے گا. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۳۷۵).

---پیش کرنا محاورہ.

پیش کرنا ، سامنے کرنا ، آگے رکھنا ، پیش میں لانا ، مُلاحظے میں لانا ؛ بجا لانا. موسیٰ نے کہا تجھے (فرعون کو) منظور ہے کہ ہمکو قربانیاں اور سوختنی قربانی دیجیے تا کہ ... ہم یہواہ اپنے خدا کے آگے درپیش کریں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۲۹). اب پہلی جلد چھپ کر اون بزرگواروں کے حضور میں درپیش کی جاتی ہے جنہوں نے اشتہار کے چھپنے سے اپنا اپنا اسم مبارک خریداروں کے زمرے میں داخل کر کے راقم کو ممنون احسان فرمایا تھا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین ، ۳).

ـــــ پیش لانا محاورہ.
پیش کرنا، سامنے لانا ، دکھانا ، ملاحظے میں دینا ؛ زیرِ بحث لانا.

سراج اس شوخ نے درپیش لایا مدِّعا کیوں
مرا دل کیوں نہ ہووے زیر و زبر آہستہ آہستہ

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۴۰۳). بادشاہ سب خاص و عام سے فرمانا میری طرف سے جو کسی کے حق میں تعدی ہوئی ہو تو اپنا دعویٰ درپیش لاوے. (۱۸۲۴ء ، سیرِ عشرت ، ۵۰).

ـــــ پیش ہونا محاورہ.
پیش ہونا ، آگے آنا ، سامنے آنا ، واقع ہونا ، سابقہ پڑنا ، لاحق ہونا.

درپیش ہے ہم کوں سفر منزلِ مقصود
بس آ تو سحر کہ یہ سامان ہمارا

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۵).

یہ خبر پہنچے ہو کیا منزلِ ہستی میں رہے
کوچ درپیش ہے تیاری کرو چلنے کی

(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۳). چند روز بعد نصرت کو راجگانِ ہند سے سہم درپیش ہوئی. (۱۹۱۰ء ، آزاد ، نگارستانِ فارس ، ۳۰).

ـــــ پیشی (ـــــ ی مع) امث.
درپیش ہونے کی حالت و کیفیت ، پیشی میں ہونا ، پیشی.

جو سو اسناد کہ درپیشی انصاف میں تھے
نہ کھلے تا کہ دھرے گوشہ و اطراف میں تھے

(۱۸۹۵ء ، نظمِ آزاد ، ۸۰). [در + پیش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ حال م ف (قدیم).
فوراً ، ترت.

دکھائے دریا کوں انگوٹی نرمل
سو درحال صندوق آیا نکل

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۱).

و درحال منزل سو جانے لگیا
قضا کھینچ زوروں لے جانے لگیا

(۱۶۸۱ء ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۰۶). [در + حال (رک)].

ـــــ حالا م ف.
رک : درحال.

چنچل سیرق ، راہل ہو تج بھول کے عاشق
لیا موں سلاتاں خط دہاں لکھ تج کوں درحالا

(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۵). [درحال (رک) + ا (زائد)].

ـــــ حالی کہ (درحالیکہ) م ف.
رک : در اں حالیکہ. اور در حالیکہ وہ ایسا نہ کریں تو ان کے قول کو منظور کر لا. (۱۸۹۹ء ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، نمبر ۹ ، ۶۰). درحالیکہ آپ نے لوسی کام میں بھی بہت کچھ مدد کی ہے. (۱۹۰۹ء ، خطوط سرسید ، ۳۰۹). [در + حال (رک) + ے (حرفِ اضافت) + کہ (حرفِ عطف)].

ـــــ حقیقت (ـــــ فت ح ، ی مع ، فت ق) م ف.
اصل میں ، حقیقت میں ، حقیقتاً.

نطق نے انساں کیا حیوان کو
درحقیقت آدمی حیوان ہے

(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۹۶۷). وہ تمام چیزیں جو قوم میں شوق و شغف کے ساتھ موجود ہوں ، درحقیقت ایک قوت ہیں. (۱۹۱۳ء ، مضامینِ ابوالکلام آزاد ، ۵۹).

درحقیقت بے خودی وجہِ شعور دیدہ تھی
ہوش کا عالم حجابِ جلوۂ جاناں نہ تھا

(۱۹۷۵ء ، صد رنگ ، ۹۶). [در + حقیقت (رک)].

ـــــ خور (ـــــ و معد) صف.
۱. لائق ، سزاوار ، قابل.

تمام دشت خاور کا لشکر ، آیہ
کھٹنے رہاں تیں یہاں درخور آیے

(۱۶۴۹ء ، خاورنامہ ، ۲۰۷). ڈاکٹر صاحب نے خواب کو درخورِ اعتنا نہیں جانا. (۱۹۸۳ء ، زمین اور فلک اور ، ۱۳۹). ۲. دخل ، رسائی ، پہنچ. مرزا جواں بخت ... کو بادشاہ کے مزاج میں بڑا درخور تھا. (۱۸۸۸ء ، ابن الوقت ، ۹).

یہ چیز بھی ہے درخورِ تحقیق و تجزیہ
کوشش ہے اس قبا کو حکیمانہ کھینچئے

(۱۹۷۲ء ، ظفر (سراج الدین) نوکِ قلم ، ۵۵). [در + خور (رک)]

ـــــ خوش (ـــــ و معد) امث.
۱. محبت ، عیش (جامع اللغات). ۲. خواہش ، تمنا (جامع اللغات).
[در + خوش (رک)].

ـــــ دامن (ـــــ فت م) امذ.
(عو) اچکن ، کرتے یا انگرکھے وغیرہ کا حاشیہ یا گوشہ ، مغزی.

جھمک جاتی ہیں آنکھیں آئے جب اس کا نظر دامن
چمک ہے برق کی تاب نہ ہے یا یہ دردامن

(؟ ، حقیقت (نوراللغات)). جس روز جم کے بیٹھ جاتی دن بھر میں دردامن گوٹ کا انگرکھا سی کے اٹھا لیتی. (۱۹۰۸ء ، خورشید بہو ، ۴۰). [در + دامن (رک)].

ـــــ رہنا محاورہ.
ہر جگہ رہنا ، ہر طرف چھائے رہنا ، دخیل رہنا.

ایک دن وہ تھا کہ یہ سارے جہاں میں در رہے
ایک دن یہ ہے کہ بس جا اب یہ در بدر رہے

(۱۸۸۹ء ، لیل و نہار ، ۲۷).

ـــــ صورت (ـــــ و مع ، فت ر) م ف.
حالت میں ، اس صورت میں ، بصورت ، بحالت. تینوں افسروں نے ایسی تدبیریں سوچیں کہ درصورت آجانے ان کے ایجانوں کے جہاں تک ممکن ہو سکے حفاظ اہلِ ولایت کی حفاظت میں کام آویں. (۱۸۹۸ء ، سرسید ، مقالات ، ۷۷). [در + صورت (رک)]

ـــــ صُورتے کہ م ف ؛ فقرہ.
بشرطیکہ ، اس صورت میں کہ. در صورتیکہ اس ہل اور مٹی سے ڈلے سب اس زمین کے نہ ٹوٹیں. (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۱۰۳).
اخلاق حسین کو ہی چند روز کی رُخصت بلا تنخواہ دلوا کر اپنے پاس بلا لوں اور در صورتیکہ اس میں کوئی عمدہ کامیابی کی شکل نظر آئے تو تم کو بھی اسی میں شریک کر لیا جائے. (۱۸۸۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۰۸).

ـــــ طَرِیقَت ہرچہ پیشِ سالِک آید خیرِ اوست فارسی مقولہ اردو میں مستعمل.
درویشی میں جو حالت بھی پیش آئے وہی اُس کے لیے اچھی ہے (ماخوذ : نورالّلغات).

ـــــ عَمَل کوش ہرچہ خواہی پوش فارسی مقولہ اردو میں مستعمل.
اعمال اچھے ہونے چاہئیں لباس خواہ کیسا ہی ہو (نورالّلغات ؛ جامع اللغات).

ـــــ عِوَض (ـــــ کس ع ، فت و) م ف.
بدلے میں ، عوض میں ، معاوضے میں ، جواب میں ، جواباً. ان کے در عوض ہر ایک سکّے کے بیچ میں بڑی بڑھتی ہے. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۹). مزار پر گُنبد کے در عوض ایک بلند مینار بنا ہوا ہے. (۱۹۰۲ ، سفرنامۂ بغداد ، حامد باربنگ ، ۳۷).
[در + عوض (رک)].

ـــــ کارِ خیر حاجتِ ہیچ استخارہ نیست فارسی کہاوت.
اچھے کام میں سوچ بچار کیسا ، نیکی کرتے وقت تیجے پر نظر ہونی چاہیے.

درکارِ خیر حاجتِ ہیچ استخارہ نیست
کیوں قرعہ پھینک کس لیے چلنے کی فال دیکھ

(۱۸۶۷ ، رشک (نورالّلغات)).

ـــــ کَفے جامِ شَرِیعَت ، دَر کَفے سَندانِ عِشق فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
صُلحِ کُل ، ہر عامل ، ہر ایک سے ملاپ رکھنے والا ، موافق و مخالف دونوں کو خوش رکھنے والا ، ہر صورتِ حال سے کام نکال لینے والا. مامون کا عمل در کفے جامِ شریعت در کفے سندانِ عشق پر تھا. (۱۹۷۵ ، تاریخ اسلام ، ۳ : ۱۰۷).

ـــــ گِرِفت (ـــــ کس گ ، ر ، سک ف) امت.
پکڑ لینا ، گرفتار کرنا (جامع اللغات). [در + گرفت ، گرفتن - پکڑنا].

ـــــ گور (ـــــ و مج). (الف) فقرہ.
۱. (عور ؛ کوسنا) مر جائے ، قبر میں جائیے ؛ غارت ہو

در گور یہ پڑی ہو شوخی کہ میں کروں
جینے کا مزہ کیا کہ ہے دنیا کا مزہ کیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۷). پاندان صاف کیا تو گردے کے نیچے سے تعویذ برآمد ہوا ... لکھا تھا قید در گور ، در گور ، در گور (۱۹۶۱ ، اردونامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۹۹). ۲. (نفرت کے موقع پر) دور ہو ، دفان ہو ، منہ نہ دکھا.

در کھیڑا یہ کیاں کا میں نے چھیڑا
در گور دفان یہ بکھیڑا

(۱۸۸۱ ، نیرنگِ خیال ، عاشق ، ۱۶۰). میں نے کہا در گور نگوڑی میں کیا جانوں کون رشید احمد. (۱۹۷۸ ، پسِ پردہ ، ۵۰). ۳. (اظہارِ بیزاری کے لیے) خدا نہ کرے ؛ فوج میں ہے اور عاشق ہے در گور میں ایسوں سے لڑنا بھی نہ چاہوں. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۲ : ۳۹۳). (ب) صف. مرا ، مرا ہوا. انھوں نے برات میں اُسی مرے گُزرے در گور کو دیکھا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۰۸). [در + گور (رک)].

ـــــ گور جھائیں جُھوئیں فقرہ.
(عور) جب کوئی کام کرنا منظور نہ ہو تو یہ فقرہ کہتی ہیں (جامع اللغات).

ـــــ گور کَرْنا محاورہ.
۱. ہلاک کرنا ، مار ڈالنا ؛ دفن کر دینا. ایک گور خر پیدا ہوا ہے بہت سے گھوڑے اس نے در گور کیے. (۱۸۰۲ ، سروِ سلطانی ، ۳۳). ۲. تباہ و برباد کرنا ؛ مصیبت میں ڈالنا.

بیکسی نے مجھے در گور کیا ہے اپنا
مرتے دم بھرتے ہیں مجھ رشتے کی تنہائی کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷).

ـــــ گور ہونا محاورہ.
در گور کرنا (رک) کا لازم.

سنا جب حالی بد میرا لب اُس پر مروت سے
ہوا اب تک نہیں در گور یہ بیمار کیا باعث

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۷). ایک سو سے زیادہ دکانیں ملبے کا ڈھیر بن گئیں ، گاہک اور دکاندار زندہ در گور ہو گئے. (۱۹۸۴ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ فروری ، ۱).

ـــــ گِیر (ـــــ ی مع) صف.
پکڑنے والا ، نشانہ کرنے والا ، مولوی چلنے والا (جامع اللغات).
[در + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

ـــــ لانا محاورہ.
۱. اظہار یا تیجے لانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. شامل کرنا. پس اب کچھ تھوڑا سا حال اپنا یہ خاکسار واژ گزشتہ معرض بیان در لایا ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع بیشہ وران ، ۸).

ـــــ و بَست (ـــــ و مج ، فت ب ، سک س). (الف) صف.
تمام ، کُل ، پُورا ، کلہ. سر زمین در و بست نامزوہ تھی اور کہوڑوں کی سطح پر اندھیرا تھا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱). وہ ولایتیں کہ بادشاہ کے قبضے میں تھیں ان پر در و بست تصرف کیا (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۸). تقائض کی یہ کثرت ذہین افراد کو ایک اعلیٰ سماجی در و بست کا مثالیہ پیش کرنے پر اکساتی

رہی۔ (۱۹۷۳ء ، تاریخ اور کائنات ، ۵۳)۔ (ب) امذ۔ ۱. (الفاظ وغیرہ کا) جوڑ ، ترتیب ، نظم ، بندش۔ لفظوں کو اس در و بست کے ساتھ پہلو بہ پہلو جڑتے ہیں گویا ولایتی طمنچہ کی چانپیں چڑھی ہوئی ہیں۔ (۱۸۸۰ء ، آبِ حیات ، ۱۵۸)۔ نظامی کی ترکیبوں کی چستی ، قافیوں کی بلندی فقروں کے در و بست ، الفاظ کے شکوہ کا یہ انداز ہے کہ گویا شیر گونج رہا ہے۔ (۱۹۲۰ء ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۳۹)۔ ہیئت و آہنگ کے چند تجربے تین ہی نظموں پر مشتمل ہیں "تازہ بستیاں" "نغمۂ نو روزہ" اور "پہلی برسات"۔ اول دو کو منظوم فیچر کی ترقی یافتہ شکل کہنا چاہیے کیونکہ ان کے در و بست میں کوئی مربوط خا کہ نہیں۔ (۱۹۸۳ء ، تنقید و تفہیم ، ۱۶۵)۔ ۲. بندوبست ، حد بندی۔ یزید جیسا حکمراں کہ اس کی مجرمانہ خود پرستی نے جگر گوشۂ رسالت کے پاک خون سے اپنا دامن رنگ لیا اسلامی در و بست سے باہر نہ جا سکا۔ (۱۹۲۲ء ، نقشِ فرنگ ، ۵۶)۔ [در + و (حرفِ عطف) + بست (رک)]۔

---و بَسْت اُڑانا محاورہ۔

تمام پونجی یا کُل مال و متاع اُڑا دینا ، پھونک دینا یا خرچ کر ڈالنا۔ دونوں بہت خوش ہو کر اپنے گھر کو آئے اور تھوڑے دنوں میں در و بست اُڑا دیا۔ (۱۸۰۲ء ، نقلیات ، ۵۳)۔

---و بَسْت اَیمَہ (---و مج ، فت ب ، سکن س ، ی لین ، فت م) امذ۔

تمام زمین کا انعام جس کا کرایہ معاف ہو ، محاصلِ معافی زمین (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [در + و (حرفِ عطف) + بست + ایمہ (رک)]۔

۰ ۰ ۰ دَر (۰۰۰ فت د) لاحقہ۔

پھاڑنے والا ، چیرنے والا ، بطور جزوِ دوم تراکیب میں مستعمل۔ درا اس سے دریدن پھاڑنا ہے ، مردم در ، گریباں در ، صف در۔۔۔ وغیرہ (۱۹۰۹ء ، وضع اصطلاحات ، ۹)۔ [ف : درا ، دریدن - پھاڑنا]۔

دُر (۱) فقرہ۔

(کلمۂ تحقیر و تنفر) دور ہوا ! نکل یہاں سے ! چل ہٹ !

سچ ہے کہ آبرو تری موتی کی آب ہے
تم نے جو "دُر" کہا مری عزت بگڑ گئی

(؟ ، ہلال (مہذب اللغات))۔ [دور (رک) کی تخفیف]۔

---باش فقرہ (قدیم)۔

دور باش ، دور ہو (قدیم اردو کی لغت)۔

---ڈَبَک (---فت د ، ب) امث۔

ڈانٹ ڈپٹ ، دھتکار پھٹکار

در دبک ، دور ، دھر پٹخ ، دوں دوں
غل غپاڑہ ، غتن غتن ، غوں غوں

(۱۹۳۸ء ، سرود و خروش ، ۲۳۲)۔ [در + ڈبک ، ڈبکنا (رک)]۔

---دُر (---ضم د) امث ، فقرہ۔

"دُر (۱)" کی تکرار ، دھتکار پھٹکار ہونے کی کیفیت۔

دیکھ کے اس در پہ جب کہتا ہے یہ دُر دُر مجھے
موتیا بند اے خدا! ہو دیدۂ درباں میں

(۱۸۲۹ء ، معروف (نور اللغات))۔ اف : کرنا ، کہنا ، ہونا۔ [دُر + دُر (رک)]۔

---دُر پھِٹ پھِٹ (---ضم د ، کس پھ ، پھ) امث۔

ڈانٹ ڈپٹ ، تھڑی تھڑی ، لعنت ملامت۔ بیٹیوں سے زیادہ بدنصیب کون ہو گا میکے میں رہیں تو اس طرح کہ اماں باوا کی دُر دُر پھٹ پھٹ بہن بھائیوں کے کوسنے ، فضیحتاں ، سسرال پہنچیں تو میاں کی خدمت ، ساس نندوں کی طعن تشنیع۔ (۱۹۱۰ء ، نشیب و فراز ، ۲)۔ ان کے ہاں تو ہر وقت دُر دُر پھٹ پھٹ ہی بنی تھی۔ (۱۹۶۷ء ، اجڑا دیار ، ۳۱۰)۔ اف : رہنا ، کرنا ، ہونا۔ [دُر دُر + پھٹ پھٹ (رک)]

---دُر کَرنا محاورہ۔

۱. دھتکارنا ، نفرت کے ساتھ نکال دینا۔

رہتی ہے آپ سدا چنیاں دُر دُر کرتیں
بالیاں کنواریوں کی لُو لُو سمجھ کر ڈرتیں

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۲۷۵)۔ ۲. چھی چھی کرنا ، نفرت کرنا ، پھٹ پھٹ کرنا ، اسے سب دُر دُر کرتے ہیں۔ (۱۸۸۸ء ، فرہنگِ آصفیہ ، ۲ : ۲۳۶)۔

---دُر ہونا محاورہ۔

دھتکار پڑنا ، نکالا جانا ، نفرت ہونا۔

یہ کتا دُر دُر پھرے اور دُر دُر دُر دُر ہوئے
ایک ہی دَر کا ہو رہے تو دُر دُر کرے نہ کوئے

(؟ ، دوہا (فرہنگِ آصفیہ))

---مُوئے فقرہ۔

(کلمۂ تحقیر و تنفر) دور ہو کمبخت ! چلا جا ! موئے ! دُر موئے تو مجھے پھسلایا چاہتا ہے (۱۸۷۸ء ، تواپی دربار ، ۱۲۳)۔ دُر موئے ! بری صحبت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ (۱۹۶۸ء ، مہذب اللغات ، ۵ : ۹)۔

---ہو فقرہ۔

(کلمۂ حقارت و نفرت) دفع ہو ! چل ہٹ ! دور ہو ! (جامع اللغات)۔

دُر (۲) (ضم د) صف ؛ امذ۔

بُرا ، خراب ؛ شریر ؛ بدچلن ؛ لائقِ حقارت ؛ سخت مشکل ، تکلیف دہ کٹھنا ؛ بڑا جرم ؛ بطور سابقہ مستعمل (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [س : دس दुस]۔

---آچار امذ۔

بدکرداری ، بدچلنی ، بداطواری ، دُراچاری۔ کرودھ اور دُرآچار (بدچلنی) سے اچھے اچھے گُن مٹ جاتے ہیں۔ (۱۹۱۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳)۔ سنسار میں کو کرم اور دُرآچار بڑھ جائے گا۔ (۱۹۲۸ء ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۲۰)۔ [دُر + آچار (۲) (رک)]۔

---آچارَی (---سکن ر) امث۔

دُر آچاری (رک) کی تانیث۔ اس دُر آچاری کی خاطر ایسی ستی

دیوی کی طرف سے آنکھیں بند کرتا ہے ہیرے کو ٹھوکر مار کر کنکر کو پسند کرتا ہے۔ (۱۹۱۱ ، پھلا پیار ، ۳۸)۔ [در + آچار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---آچاری صف (شاذ)۔
بدکار ، بداطوار ، خراب۔

تب ہی بھارت مٹ گیا برباد بسیاری ہوئے
جب براہمن اور سادھو بھی دراچاری ہوئے

(۱۹۱۱ ، پھلا پیار ، ۸۳)۔ [در + آچار (ک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---بَچَن (---فت ب ، ج) (الف) امث۔
کھوٹی بات ، بُری بات ؛ بدکلامی ، بدزبانی۔ سادھو کا کرودھ اور دربچن برا ہوتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، نیپتا رانا ، ۱۱۶)۔ (ب) صف۔ **بدلگام ، منھ پھٹ ، دریدہ دہن ، بدکلام** (علمی اردو لغت)۔ [در + بچن (۱)]۔

---بُدھ (---ضم ب) صف۔
کم عقل ، بے وقوف ، سادہ لوح (جامع اللغات) [در+بُدھ = سمجھ]۔

---بُدھی (---ضم ب) امث۔
کم عقلی ؛ بے وقوفی ، سادہ لوحی ، ناسمجھی (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [در + بُدھی = سمجھ]۔

---بَل (---فت ب) صف۔
کمزور ، ناتواں ، نحیف ؛ (مجازاً) مُفلس ، غریب۔

گاندھی جی ہیں در بل پاتر ایک سُدا ہیں بھیتر باہر

(۱۹۲۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۷ ، ۱۰ : ۳)۔ [در + بَل = طاقت]۔

---بَلْتا (---فت ب ، سک ل) امث۔
کمزوری۔ اپنے من کی اس تچھ دربلتا کو تیاگ کر یُدھ کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۲۳)۔ [دربَل + تا ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

---بھاگ صف (قدیم)۔
بُری قسمت والا ، بدنصیب ، بدقسمت (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت ؛ پلیٹس)۔ [دُر + بھاگ = قسمت]۔

---جات صف (قدیم)۔
بدذات (قدیم اردو کی لغت)۔ [س : دُر + جات = ذات]۔

---جَن (---فت ج) صف۔
بُرا آدمی ، دشمن ، دشمنی کرنے والا ، بدخواہ۔

کبھیں کوئی درجن سو انصاف سوں
کہ عفریت آیا ہے کوہ قاف سوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۰)۔

جہاں لگ ہیں ولی اللہ کریں تج کوں دعا باللہ
کہ اے سلطان عبداللہ ترے درجن ہیں سب فانی

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۹۹)۔

پہچانیں ہیں وہ دوست درجن سب ہی
اوتاریں ہیں جب لیے بچھیاں سب ہی

(۱۶۹۷ ، آخرگشت ، ۱۹)۔ پنلت لوگ سوائیل کرنے لگے درجنوں (بدآدمیوں) کا مان اور پوجن ہونے لگا۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۶)۔ گئوں میں درجنوں کی ابھشا کابھے اور کایا میں ہم دونوں کابھے۔ (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاب ، ۱۰)۔ [در + جَن = آدمی ، شخص]۔

---جَن پَنا (---فت ج ، پ) امذ۔
کمینہ پن ، کمینگی (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت)۔ [دُر + جَن (رک) + پَنا ، لاحقۂ اسمیت]۔

---خَرْچی (---فت خ ، سک ر) امث۔
فضول خرچی ، شاہ خرچی۔ مالِ مفت دلِ بے رحم اس دُر خرچی کے آگے اگر گنج قارون کا ہوتا تو بھی وفا نہ کرتا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰)۔ وہی گھر گھر کی تاکا جھانکی وہی در خرچی وہی بازاروں کے چکر۔ (؟ ، آغا حیدرحسن (نظام ادب ، ۳۵ : ۱۳))۔ [در + خرچ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دَشا (---فت د) امث۔
بُری حالت ، بدقسمتی ؛ مصیبت ؛ بدنامی۔ اب نہ جانے مٹی کی کیا دردشا ہونے والی ہے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۶۶)۔

یہ کلجگ ہے اس میں نصیبِ اہلِ دل کا
ملامت ہے دشنام ہے در دشا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۶۹)۔ [در + س : دشا : दशा]۔

---سَنگ (---فت س ، مغ) صف۔
بُرا ساتھ (قدیم اردو کی لغت)۔ [در + سنگ = ساتھ]۔

---کام امذ ؛ صف۔
بدعمل ، بُرا کام ، خراب فعل (پلیٹس)۔ [دُر + کام (رک)]۔

---کامی (الف) امث۔
بدچلنی ، بدکاری ، بدمعاشی (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس)۔ (ب) صف۔ **بدچلن ، بدکار** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [در + کام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

---گَت (---فت گ) امث۔
۱. **بُری حالت ، بُرا احوال ، پتلا حال ، بدحالی۔** اس زمانے میں اس کی ایسی دُرگت ہو رہی ہے کہ نوکری چھوٹی ہو یا بڑی ایک طرح کی خدمت گاری ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۲۱۶)۔ داماد کی اس درگت پر بجائے افسوس کرنے کے بغلیں بجائی گئیں۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۵۷)۔ ۲. **بدانجام** (فرہنگ آصفیہ)۔ [در + گت (رک)]۔

---گَت بَنانا محاورہ۔
رک : **دُرگت کرنا۔** سب کو مار پیٹ کے درگت بنا کے چلتا ہوا (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۲)۔ فوج کے دو افسروں کو لے کر پہنچا

اور اس لڑکے کی ایسی دُرگت بنائی کہ اس کی ساری چنگ منگ ناک کے رستے نکل گئی. (۱۹۳۶ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹).

--- گَت بَننا عاورہ.
دُرگت بنانا (رک) کا لازم ، درگت ہونا. ہندوستان پر موقوف نہیں دنیا میں جہاں کہیں تیجر کا نام پہلے پہل لیا گیا وہیں دُرگت بنی. (۱۹۴۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲ : ۶۶۸). عدالت میں جو درگت گواہ کی بنتی ہے وہ سب کو معلوم ہے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۳۵).

--- گَت کَرنا عاورہ.
بہت مارنا پیٹنا ، بُرا حال کرنا ، حالت بگاڑنا ، پتلا حال کرنا ، بُری گت بنانا سخت سے سخت سزا دی جائے اور ان کی گت بنائی جائے اور دُرگت کی جائے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۵۶). اگر وہ عورت اس وقت وہاں نہ ہوتی تو معلوم نہیں میری کیا دُرگت کرتے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۳).

--- گَت ہونا عاورہ.
دُرگت کرنا (رک) کا لازم ، بُرا حال ہونا ، دُرگت بننا. یہ سال بھر کے چھچھے کا ست ہے مگر خربوزہ اور آم کی فصل میں اور ہی مت ہے اور سچ پوچھو تو درگت ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۲). معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے منھ میں زبان ہی نہیں ہے ، جبھی تو یہ دُرگت ہو رہی ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۱).

--- گَتی (--- فت گ) امث.
دُرگت ، بُری حالت ، ذلت. تمہاری درگتی دیکھ کر بہت دُکھی ہوتے ہیں (۱۹۱۹ ، باباناتک کامذہب ، ۳۵). ایسے اس درگتی سے تو زہر کھا کر ہی مرنا اچھا تھا. (۱۹۲۱ ، بتی پرتاپ ، ۱۲۳).
[در + گت (رک) + ی (زاید)].

--- گَند/گَندھ (--- فت گ ، سک ن) امث.
بدبو ، علونت (سگند کی ضد). سُبھاؤ اس کا یہ ہے کہ ... اس کی خبر نہ لیجیے تو درگندھ آتی ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۱۰۵).

کس طرح ملائک کا وُرود اس میں ہو شہباز
ہر سمت ہے پھیلی ہوئی بارود کی دُرگند

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰۴). [در + گندھ = بو].

--- گَھٹنا (--- فت گھ ، سک ٹ) امث.
ایسا کام جس سے نقصان یا رنج پہنچے ؛ آفت ، بُرا واقعہ.

مذہب دنیا اور اللہ جیون کی یہ دُرگھٹنا

(۱۹۸۱ ، سلاسلوں کے درمیان ، ۸۵). [در + گھٹنا (رک)].

--- لَب/لَبھ (--- فت ل) صف.
جو چیز مشکل سے ہاتھ آئے ، مشکل الحصول. تم انسوں کا درشن دُرلبھ ہے اور انسا کا یوجن دیوتاؤں سے بڑھ کر ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۰). [در + لب/لبھ = حصول].

--- لَچھن (--- فت ل ، چھ) صف.
بداطوار (قدیم اردو کی لغت). [در + لچھن (رک)].

--- مَتی (--- فت م) صف.
کوڑھ مغز ، کم عقل ، نادان ، احمق ، بُری سمجھ کا ؛ وہ جس کی عقل کام نہ کرے (فرہنگ آصفیہ ؛ وضع اصطلاحات ، ۳۲). [در + مت = سمجھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- مُکھ (--- ضم م) صف.
بدشکل ؛ بدزبانی ، بدگو (ہندی اردو کی لغت). [در + مکھ (رک)].

--- مُکھی (--- ضم م) صف.
دُرمکھ ، زشت رو ، بدصورت ، بدشکل (پلیٹس). [در + مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دُر (۳) (ضم د) امذ.
۱. موتی ، عموماً مروارید جو صدف سے نکلتا ہے.

دندان ترے موتی ہیں خورشید سا ماتھا ہے
دُر جھڑتے ہیں باتوں میں ایسا ہے دہن تیرا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۴۳). ملکہ اس پس و پیش میں پڑ جاتیں کہ ان کے دُرِدندان کو دیکھیں یا دُرِشاہوار کو. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۵۰). ۲. کان کی لو میں پہننے کا زیور جس میں صرف ایک موتی جڑا ہوتا ہے.

یہ شعر تر میں وصفِ دُرگوش میں پڑھوں
سیپی اوتار دے مجھے در اپنے گوش کا

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۸۳). بعض گلے میں پھولوں کی بدھیاں اور کان میں سونے کے در پہنتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اشارات ، جوش ، ۱۶۲). [ع : دُرّ (شدد)].

--- اَفْشاں (--- فت ا ، سک ف) صف.
۱. موتی بکھیرنے والا ؛ (مجازاً) خوش بیان.

نہ تھا کوئی اسلام کا مردِ میدان
علَم ایک تھا شش جہت میں دُرافشاں

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۳۵).

مجھ کو قدرت نے سکھایا ہے دُرافشاں ہونا
ناقۂ شاہدِ رحمت کا حُدی خواں ہونا

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۱۱). ۲. (موسیقی) تال کی ایک بحر جو امیر خسرو کی ایجاد ہے. امیر نے چوبیس بحروں میں تالیں ایجاد کی ہیں جن کی اقسام حسب ذیل ہیں ... بحر ترکی ، بحر دونک ... بحر چہار ضرب ، بحر درافشاں. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۸۵). [در + ف : افشاں ، لاحقۂ فاعلی].

--- اَفْشانی (--- فت ا ، سک ف) امث.
۱. موتی بکھیرنا ، گوہر افشانی.

واعظ نے بھی پہنی ہے اک چُست قبا دھانی
قبلہ کے سیہ بادل مشغول دُر افشانی

(۱۹۱۲ ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۹). ۲. (مجازاً) خوش بیانی ، خوش کلامی (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [در + افشاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بار امذ.
موتی برسانے والا صدق جائسی کی کتاب دُربارِ دربار پڑھیے. (۱۹۲۸ء، پھر نظر میں پھول مہکے، ۳۴). [دُر + ف: بار، لاحقۂ فاعلی].

---بِتّہ (---فت ب، ع نیز شد) امذ.
۱. (سُنار) باریک موتیوں کی لڑیاں جو بطور بُندہ کان کی لو میں پہنی جاتی ہیں (ا پ و، ۳: ۳۲). ۲. گوشوارہ جس میں ایک موتی ہوتا ہے کان کی بالیاں (نوراللغات؛ آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۲: ۲۸۴). [دُر + بِتّہ (رک)].

---خوش آب کس صف (---و معد) صف، امذ.
۱. نہایت آبدار موتی، چمک دار موتی.

وہ بادشاہ جس کا بہادر شہ اسم پاک
ہے دُرِّیکِ زمانہ کا یکتا دُرِ خوش آب

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۲۰۲).

کیا یہ تُو نے ہی بھری ہے ضو دُرِخوش آب میں
کیا یہ تیرا ہی تبسم ہے شبیہِ مہتاب میں

(۱۹۲۲ء، فکر و نشاط، ۴۸). ۲. (مجازاً) موتی کی طرح چمک دارہ خوبصورت. دُرِخوش آب رخساروں پر بے حاجت ذرا سا پوڈر ملا. (۱۹۶۲ء، آنت کا ٹکڑا، ۲۲۷). ۳. عمدہ شعر یا مضمون، اچھا نفسِ مضمون.

دُرِخوش آبِ مضامیں سے بنا کر لایا
واسطے تیرے ترا ذوقِ ثنا گر سہرا

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۲۵۹). [دُر + ف: خوش (رک) + آب (رک)].

---دانۂ نار کس اضا (---فت ن) امذ.
خون کا قطرہ (جامع اللغات). [دُر + دانہ (رک) + نار (رک)].

---ریختگی (---ی مج، سک خ، فت ت) امث.
موتی بکھیرنا؛ (مجازاً) موتیوں کی طرح باریک دانوں کا گچھا. جوارح پر طفحہ کم افراط سے ہوتا ہے، تاہم ممکن ہے پشت اور بازوؤں پر اس سے دُرریختگی کی مسلسل چکتیاں بن جائیں. (۱۹۳۸ء، عملِ طب، ۶۴). [دُر + ف: ریختہ (ہ بدل ہ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---ریز (---ی مج) صف.
موتی بکھیرنے والا.

سنے گر ماجرا اس چشمِ گریاں کا مری یارو
نہ ہووے ابرِ نیساں پھر کبھی دُرریز یاں ہرگز

(۱۷۷۴ء، طبقات الشعرا، عشرت (شوق)، ۶۱۴). [دُر + ف: ریز، لاحقۂ فاعلی].

---ریزی (---ی مج) امث.
موتی بکھیرنے کا عمل؛ (مجازاً) خوش بیانی (ماخوذ: پلیٹس؛ جامع اللغات). [دُر + ریز (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---شاہوار/شَہوار کس صف (---سک ہ / فت ج ش، سک ہ) امذ.
بادشاہوں کے لائق موتی، بہت بڑا موتی؛ (مجازاً) قیمتی چیز.

لائے دُرِشاہوارِ ناسُفتہ گوہرِ آب دارِ ناسُفتہ

(۱۸۵۱ء، مومن، ک، ۲۲۷).

لئے ہوئے دُرِشہوار نذر دینے کو
بلند پنجۂ مرجاں بلائیں لینے کو

(۱۸۸۵ء، عشق (سید حسین مرزا) (مہذب اللغات)).

نئے خیالوں پہ ہم ہیں مفتوں قدیم آثار چھوڑ بیٹھے
خزف کے لینے کو یوں جُھکے ہیں کہ دُرِشہوار چھوڑ بیٹھے

(۱۹۱۰ء، کلامِ مہر، ۱۳۵). [دُر + شاہوار/شہوار (رک)].

---غَلْطاں کس صف (---فت غ، سک ل) امذ.
(نگینہ گری) مٹر کے دانے کے مانند بالکل گول موتی (ا پ و، ۳: ۵۶). [دُر + غلطاں (رک)].

---فِشاں (---کس ف) صف.
رک: دُرافشاں.

پولوں دروداں دُرفِشاں
سب انبیاں کے شاہ پر

(۱۶۳۵ء، تحفۃ المومنین، ۲).

الٰہی شعر میرا دُرفِشاں کر
اوسے عاقی میں جیوں آبِ رواں کر

(۱۷۳۹ء، کلیاتِ سراج، ۱۰۷).

پھر ہوئے دُرفِشاں لبِ گُفتار
اس طرح حرف زن ہوئی وہ نگار

(۱۹۳۱ء، رسوا (مہذب اللغات)). اف: کرنا، ہونا. [دُر + ف: افشاں، افشاندن / فشاندن = بکھیرنا].

---فِشانی (---کس ف) امث.
رک: دُرافشانی؛ (مجازاً نیز طنزاً) خوش بیانی.

دُرفِشانی سے تری اتنے گہر ہیں ارزاں
لکھتے ہیں نسخۂ مفلس میں اطبّا گوہر

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۲۲۶). یہ بھی ایک قسم کی ہوائی ہے جو آکاس میں بر فِشانی کرتی ہوئی بلند ہوتی ہے. (۱۹۰۳ء، آتش بازی، ۹۵). جناب کی اس پندرہ منٹ کی دُر فِشانی سے میرے یقین میں ذرّہ بھر تزلزل نہیں آیا. (۱۹۵۶ء، محفوظ علی بدایونی، مضامین، ۱۸۷). [دُر + فِشاں (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---ناسُفتہ کس صف (---ضم س، سک ف، فت ت) امذ.
۱. اَن بِندھا موتی، ایسا موتی جس میں سوراخ نہ ہو (فرہنگِ آصفیہ؛ نوراللغات). ۲. (مجازاً) دوشیزہ، کنواری لڑکی (فرہنگِ آصفیہ؛ نوراللغات؛ جامع اللغات). [دُر + نا (سابقۂ نفی) + سُفتہ (رک)].

---نایاب کس صف امذ.
بے مثل موتی؛ (مجازاً) فرزند، بیٹا (نوراللغات؛ علمی اردو لغت). [دُر + نا (سابقۂ نفی) + یاب (رک)].

---نجف کس اضا(---فت ن ، ج) امذ.
۱. ایک سفید پتھر جو وادی السلام نواح نجف میں ملتا ہے ، تراشے جانے پر بلور کی طرح چمکتا ہے اور بال جیسی باریک دھاریاں نظر آتی ہیں ، نجف کی نسبت سے لوگ متبرک سمجھتے اور اس کی انگوٹھیاں بنوا کر پہنتے ہیں. باغ کی بلور کی تو دیواریں ہیں ... اور درِ نجف کا دروازہ ہے جس کا. (۱۸۳۹ء ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۱۸۹).

ہاتھوں پہ علی کو لئے کے احمدؐ نے کہا
یہ درِ نجف خدا کے گھر سے پایا

(۱۸۷۴ء ، انیس ، رباعیات ، ۸۹). ۲. (مجازاً) شریف ، نجیب (جامع اللغات). [در + نجف (عَلَم)].

---یتیم کس صف(---فت ی ، ی مع) امذ.
وہ بڑا موتی (مروارید) جو صدف میں اکیلا پایا جاتا ہے اور زیادہ قیمتی اور آبدار ہوتا ہے ، قیمتی اور بڑا موتی، دریکتا ؛ (مجازاً) بہت قیمتی چیز.

کیوں نہ ہوے ہر اشک غم درِ یتیم
چشم ہے بارش میں نیساں کی مثال

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۳).

درِ یتیم ، گوہرِ گنجینۂ خفی
نوعِ بشر کے واسطے ظلمت میں روشنی

(۱۹۸۱ء ، شہادت ، ۷۵). [در + یتیم (رک)].

---یتیم را بہ کس مشتری بُود فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
اچھی چیز کے سب گاہک ہوتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---یکتا کس صف(---فت ی ، سک ک) امذ.
رک : دریکدانہ.

اشکِ غمِ شبیر درِ یکتا ہے
ہر دیدۂ حق میں سے یہ در پیدا ہے

(۱۸۷۴ء ، انیس ، رباعیات ، ۱۳۲). [در + یکتا (رک)].

---یک دانہ کس صف(---فت ی ، ن) امذ.
بڑا آبدار قیمتی موتی جو سیپی میں تنہا ہوتا ہے ؛ (مجازاً) بہت قیمتی شئے ، نایاب.

اس داخلہ کی نظم کا حاصل یہ صلا ہے
فردوس میں قصر دریکدانہ ملا ہے

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۱۳۷). [در + ف : یک (رک) + دانہ (رک)].

دَرا (فت د) امذ ؛ جمع درو.
۱. بڑا راستہ ، شاہراہ. درگاہ روشن چراغ دہلی کے احاطے کی دیوار کے پاس جو درا ہے وہ بھی ایک پرانا نالہ معلوم دیتا ہے. (۱۹۱۹ء ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۳). ۲. (i) **دالان** ، دروازہ. وہ طوطا بھی تمہیں یاد ہے جو یہاں درے میں لٹکا رہتا تھا. (۱۸۹۱ء ، ایامیٰ ، ۹). کیا دیکھتی ہے کہ بھائی غصے میں آگ بھاوج کوٹھری میں بند اور بھتیجی درے میں باغ باغ. (۱۹۰۸ء ، صبحِ زندگی ، ۷۵). (iii) مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل، جیسے **یک درا، سہ درا** وغیرہ. قدیم زمانے میں دالان کے لئے لکڑی کے سہ درے کا استعمال زیادہ ہوتا تھا. (۱۹۶۶ء ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۸۱). [ف : در ~ دروازہ + ا ، لاحقۂ نسبت].

دِرا (کسر د) امذ.
جرس ، گھنٹی.

ہو جب حکمِ کلّی قضا ہت دیا
دراعدل کاتب کھرک کوں کیا

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۲).

درا میں کہاں شور ایسا دھرا تھا
کسو کا مگر دل رکھا تھا جرس میں

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۹۲۷).

عمرِ رواں رواں ہے کوئی جانتا نہیں
یہ طرفہ کارواں ہے کہ جس میں درا نہیں

(۱۸۷۰ء ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۰۹).

اقبال کا ترانہ بانگِ درا ہے گویا
ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

(۱۹۲۴ء ، بانگِ درا ، ۱۷۳). [ف].

دُرا (ضم د) امذ (قدیم).
آقا ، مالک ، صاحب. کہا کہتا درا درا ، خوب سوں خوب برے سوں برا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۳۰). [مقامی].

دَرّا (۱) (فت د ، شد ر) امذ.
(چونا و سیمنٹ سازی) استرکاری کے اوپر پتلی اور چکنی تہ چڑھانے کو سفیدی میں ملا کر نہایت باریک تیار کیا ہوا چونا ، صندل کی مانند باریک پسا ہوا چونا ، اس سے مثبت کاری کا کام بھی بنایا جاتا ہے. بعض مقامات پر اس کو سرخی کہتے ہیں ، مثلاً (ا پ و ، ۱ : ۸۳). [مقامی].

دَرّا (۲) (فت د ، شد ر) امذ.
دراڑ. مٹی پر جب کہ پانی پڑتا ہے تو نرم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد تیز ہوا چلتی ہے تو درّے پڑ جاتے ہیں. (۱۸۳۸ء ، توصیفِ زراعات ، ۲۱). [مقامی].

دَراب (فت د) امذ.
(نگینہ گری) مخروطی شکل سے ملتا جلتا بنا ہوا نگینہ ، اس کو بعض کاری گر سروٗ بھی کہتے ہیں (ا پ و ، ۳ : ۵۶). [مقامی].

دُرابی (ضم د) امذ ؛ امث.
۱. خچر بان ، خچر چلانے والا. گولہ انداز ان کے ساتھ نہ تھے درابیوں نے آ کر بیان کیا کہ گولہ انداز چھوڑ کر بھاگ گئے (۱۹۱۴ء ، غدرِ دہلی کے افسانے ، ۲ : ۱۶). ۲. آلہ جس کے ذریعے وزنی سامان کھینچ کر اوپر بلندی پر چڑھایا جاتا ہے ، چرخی ، بیلن ، کلی (ا پ و ، ۱ : ۹۵). [س : دراوڑ द्राविड].

دَراہی (فت د) صف.
سِلا ہوا کپڑا جسے خاص طور پر جنگ میں پہنا جاتا تھا. (۱۹۷۲، ہمارا قدیم سماج، ۱۸۲). [مقامی]

دَرّاج (۱) (فت د، شد ر) امذ.
سپہ، خارپشت (فرہنگ عامرہ). [ف].

دَرّاج (۲) (فت د، شد ر) امذ.
چغلخور؛ کانا پُھوسی کرنے والا (جامع اللغات). [ع: (د ر ج)].

دُرّاج (ضم د، شد و نیز بلا شد) امذ.
۱. تیتر.

دھرے تھال زرّیں میں بالا و زیر
درا جان کے ڈھکنے بٹیران کے ڈھیر
(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۱۳۴).

جو ہد ہد دھر نہار ہے سر ہو تاج
جو ہے خوش نما فاختہ ہور دراج
(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۲۱۳).

چمن میں قرقروں کا ہر طرف شور
درختوں کے تلے درّاج اور مور
(۱۷۹۲، عشق نامہ، فگار، ۳۵). دراج، مرغِ آبی، لوا شکار تھے. (۱۸۵۱، بہاردانش، ولایت، ۵). درّاج و تیہو کی نوا ہے دل خراش کوئل کی کوکو طاؤس کی آواز دلکش. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۳۶۱).

ہے زمیں پر کھلتے پُھولوں کی بہار
عہدِ گل آیا ہوئے گرم نوا دراج و سار
(۱۹۶۰، غزل الغزلات، ۱۹). ۲. بڑا موتی. گلے میں مالا، ایک دانہ دراج کا، ایک سولے کا اسی واسطے مرزیٰ اتار ڈالی کہ دیکھنے والے مالا کیوں کر دیکھیں. (۱۸۹۱، طلسمِ ہوشربا (انتخاب)، ۵: ۳۱۱). [ع: (د ر ج)].

دَرّاجَہ (فت د، ج) امذ.
ایک عبا جو ایرانی باہر جاتے ہوئے کپڑوں کے اُوپر پہنتے ہیں (جامع اللغات). [ف].

دَرادَر (فت د، د) م ف.
رک: **دھڑا دھڑ**. چوسٹھ لاکھ کا لشکر پڑا تھا اس کے نفیر کے ساتھ ہی کئی لاکھ بوق درادر درادر لشکر میں بج گئی. (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳: ۹۹). [دھڑا دھڑ (رک) کا ایک املا].

دَرار (فت د) امث اسم دراڑ.
شگاف، جھری، چاک، درز.

لاغر ہوں اپنے کلبۂ احزاں میں اس قدر
دیوار کی درار بھی اب در سے کم نہیں
(۱۸۳۱، دیوانِ ناسخ، ۲: ۸۸). ہاں جس وقت چٹانوں کی دراروں میں سردی پا کر برف بنتا ہے تو پھیلتا ہے. (۱۸۹۳، اردو کی پانچویں کتاب، محمد اسماعیل ۱۹۲۰). جب سعد تشریف لائے تو سلطانہ درار میں سے دیکھنے لگی. (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳: ۲۱۹). زمیں دوز پانی خاموشی سے درختوں اور گھاس کی جڑوں کو سیراب کرتا رہتا ہے اور راہ کی دراروں اور دھرتی کی رگوں میں دوڑتا رہتا ہے. (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا، ۱: ۵۸۳). [پ: درار दरार].

--- پڑنا ف ل.
تڑکنا، تڑخنا، چٹخنا. عوام تڑکنا کی جگہ تڑخنا بولتے ہیں جو درار پڑ جانے کے مترادف ہے. (۱۹۲۷، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۲: ۱۰/۵).

دَراری (۱) (فت د) امذ؛ ج (شاذ).
روشن ستارے (دُرّی (بڑا روشن ستارہ) کی جمع).

سبزہ کے فرشِ استبرق پر مثلِ دراری غلطاں
کروٹیں لیتی ہوئی وادی میں پہنچ کر شور مچاتی ہوں
(۱۹۰۱، جنگل میں منگل، ۸). [ع: دُرّی (رک) کی جمع].

دَراری (۲) (فت د) صف؛ درآوری.
درآور، آنے والا، درآئندہ سے منسوب، اندر آنے والا؛ دخیل. دراری عصبی نظام ان عصبی ریشوں کی کُلِّیت ہوتا ہے جو آنکھوں کو نخاع اور دماغ سے مربوط کرتے ہیں. (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۳۰). [در + آوری، (بحذف و)].

دَراڑ (فت د) امث.
رک: **درار؛ درز؛ چھید**. ذرا کواڑوں کی دراڑ میں سے جھانک کر تو دیکھو. (۱۸۸۵، محصنات، ۵۲). طشتریاں ٹوٹی، کونڈے میں دراڑ، توے میں چھید، ہماری سمجھ میں تو کچھ بھید آتا نہیں. (۱۹۰۸، صبحِ زندگی، ۱۲۰). گلیشیر کی سطح میں کھچاؤ کی وجہ سے دراڑیں پیدا ہو جاتی ہیں. (۱۹۶۳، رفیق طبعی جغرافیہ، ۲۵۵). [درار کا ایک تلفظ].

دَراز (۱) (فت د) امث.
رک: **درار**. جب دروازہ کی دراز سے نظر کی دیکھا شاہزادہ زار زار رو رہا ہے. (۱۸۹۱، بوستانِ خیال، ۸: ۳۲۱). دارالتجربہ میں جا کر دروازہ کی دراز میں سے جھانکتا رہا. (۱۹۳۷، فرحت، مضامین، ۳: ۱۱۲). [درز (رک) کا ایک املا].

دَراز (۲) (فت د) (الف) صف.
۱. **طویل، لمبا (مُدّت، گفتگو یا کوئی مادّی شے وغیرہ کے لیے).**

کھولے بال سر کے سو کالے دراز
سنوارے بیٹھے لے کے اپنا سو ساز
(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۷۵).

کروں تو نصیبوں کے دفتر کوں باز
حکایت لکھے غم کی بس تی دراز
(۱۶۵۷، گلشنِ عشق، ۱۱۶).

سر سیں پانو لگ کھلی دیکھی تری زلفِ دراز
اب سے تو عمر لگ دل کی طلب کامل ہوئی
(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۸۱).

ظہورِ حشر ہو دیکھیں جمالِ یار آنکھیں
دراز ترکِ ملاقات کا زمانہ ہوا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳)۔ رام پور کے قیام دراز کی وجہ سے لکھنؤ کی آمد و رفت اور تعلقات بہت کم ہو گئے تھے۔ (۱۹۰۰ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، (مقدمہ) ، ۱۷)۔
رہا کے تابہ ثریا یہ اک سکوتِ دراز
خلا میں آج بھی گم ہے زمیں کی آواز
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۵۳)۔ ۲. **طویل المسافت ، دُور** (دُور کے تابع کے طور پر مستعمل)۔ تمام قبائل دور و دراز مقامات سے آئے تھے۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱)۔ ۳. **پھیلا ہوا** (جامع اللغات)۔ ۴. **زیادہ ، تفصیلی** (مُختصر کی ضد)۔
کیا گنجِ خفی کا راز بولوں
کیا مختصر و دراز بولوں
(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۷۷)۔ (ب) امث۔ **نیچے پہننے کا تنگ پاجامہ** (جامع اللغات)۔ [ف : دراز ؛ پہلو : دراج]۔

۔۔۔اَندیشَہ (۔۔۔فت ا ، سک ن ، ی مج ، فت ش) امذ۔
کسی کا بُرا چاہنے والا ؛ خراب خیالات رکھنے والا۔ یہ بد قیافہ کوتاہ قد دراز اندیشہ ... بقالوں میں سے تھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۲۹۹)۔ [دراز + اندیشہ (رک)]۔

۔۔۔بازُو (۔۔۔و مع) صف۔
غالب ، قوی (وضعِ اصطلاحات ، ۲۵۳)۔ [دراز + بازو (رک)]۔

۔۔۔پَرَہ (۔۔۔فت پ ، ر) صف۔
بچھو مکھی ، دراز پرہ ... گوشت خور حشرہ ہے۔ اس کے دہن نکڑے کاٹنے اور چبانے والی طرز کی بناوٹ رکھتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۱۱)۔ [دراز + پَر (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔تَرکِیب (۔۔۔فت ت ، سک ر ، ی مع) صف۔
لمبی چوڑی ترکیب سوچنے والا ؛ لمبا پروگرام بنانے والا۔ ایسے مہلِ دراز ترکیب ہمارے طریق میں حریف پر پیش دستی نہیں کرتے۔ (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۳۰۲)۔ [دراز + ترکیب (رک)]۔

۔۔۔خوان (۔۔۔و معد) صف مذ۔
لمبا دستر خوان (وضعِ اصطلاحات ؛ اردو مترادفات)۔ [دراز + خوان (رک)]۔

۔۔۔دامَن (۔۔۔فت م) صف۔
لمبے دامن والا۔
ایسا دراز دامن ، یہیں ہاتھ اُن کے آتا
بچوں میں عاشقوں کے کیا نارسائیاں ہیں
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۸)۔ [دراز + دامن (رک)]۔

۔۔۔دَسْت (۔۔۔فت د ، سک س) صف۔
(لفظاً) جس کے ہاتھ لمبے ہوں ؛ (مجازاً) زبردست ، ظالم ؛ بے انصاف۔
کسی کے آگے ہے ساغر نہ میں نے کھینچا شاد
مرے خدا نے نہ جھکر دراز دست کیا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹)۔
دراز دست کہاں ہیں کہ راہِ عمر میں بھی
ہزار خم ہیں خمِ گیسوئے دوتا کی طرح
(۱۹۹۸ ، غزال و غزل ، ۲۰)۔ [دراز + دست (رک)]۔

۔۔۔دَسْتی (۔۔۔فت د ، سک س) امث۔
زیادتی ، ظلم ، بے انصافی۔
کوتاہ نہ عمر سے پرستی کیجے
زلفوں سے تری دراز دستی کیجے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۶)۔
زُلفوں سے اُنوں کے خوش رہیں ساری رات
لیکن یہ غلط دراز دستی نہ کریں
(۱۸۰۵ ، دیوانِ صاحب ، ۶۱)۔
کہاں گئے ہیں مشبک دل و جگر دیکھو
دراز دستیٔ مژگاں رخنہ گر دیکھو
(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۱۳۵)۔
اپنی کوتاہیٔ نظر کا جمیل اک نتیجہ دراز دستی ہے
(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۵۰)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [دراز + دست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔دُم (۔۔۔ضم د) صف۔
(لفظاً) جس کی دم لمبی ہو ؛ (مجازاً) کُتّا ؛ بندر ؛ بچھّو ؛ گرگٹ (وضعِ اصطلاحات ؛ اردو مترادفات)۔ [دراز + دُم (رک)]۔

۔۔۔دُنْبال (۔۔۔ضم د ، سک م بشکل ن) صف۔
(مجازاً) کانچی ، بھینس (وضعِ اصطلاحات ؛ اردو مترادفات)۔ [دراز + دنبال (رک)]۔

۔۔۔رِیے (۔۔۔ی مج) امث۔
(خطاطی) بغیر دامن کی فارسی رسمِ خط کے طرز پر لکھی ہوئی یے ، جیسے گھر ، دَر کی یے (اب و ، ۳ : ۲۱۵)۔ [دراز + یے]

۔۔۔رِیش (۔۔۔ی مج) صف۔
لمبی داڑھی والا۔ اخلاقی لحاظ سے وہ بُرائی جو آپ کے دراز ریش حضرات اس (یورپ سے) سے منسوب کرتے ہیں ، ایک فیصدی پائی جائیں گی۔ (۱۹۳۵ ، یوسف عزیز مگسی ، مکاتیب ، ۱۰۰)۔ [دراز + ریش (رک)]۔

۔۔۔سُفْرَہ (۔۔۔ضم س ، سک ف ، فت ر) امذ۔
لمبا یا دراز خوان (ماخوذ : وضعِ اصطلاحات ؛ اردو مترادفات)۔ [دراز + سفرہ (رک)]۔

۔۔۔شَمْشیر (۔۔۔فت ش ، سک م ، ی مع) صف۔
جالا کے تلوریا (وضعِ اصطلاحات ، ۲۵۳ ؛ اردو مترادفات)۔ [دراز + شمشیر (رک)]۔

---قامَت (---فت م) صف.
جس کی جسامت لمبی ہو ؛ لمبے قد کا ۔ لمبا، دراز قامت کی آنکھوں پر سنہری فریم والی عینک ہے۔ (۱۹۶۸ ، پس پردہ ، مرزا ادیب ، ۱۶۷)۔ [دراز + قامت (رک)]۔

---قامتی (---فت م) امث.
لمبا قد ہونا ، طویل قامت ہونا ، قد کی اونچائی. شام کی تاریکی نے مہتاب بی بی کے میلے کپڑوں اور پھٹی ہوئی اوڑھنی کے عیبوں پر تو پردہ ڈال دیا تھا مگر وہ اس کی دراز قامتی اس کی اٹھتی جوانی اور گوری گوری صورت کو نہیں چھپا سکی تھی۔ (۱۹۵۳ ، گوندنی والا تکیہ ، ۷۶)۔ [دراز + قامت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---قد (---فت ق) صف.
جس کا قد لمبا ہو ، دراز قامت. بعض نسلیں پستہ قامت ہوتی ہیں اور بعض دراز قد. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۹۱)۔ اس کا خشخشی داڑھی والا میجر اور دراز قد سارجنٹ موٹر سے کود ہی نہ سکے وہیں بیٹھے رہے۔ (۱۹۸۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۶۳)۔ [دراز + قد (رک)]۔

---کار صف.
جو اپنی لیاقت سے زیادہ کام کرنے کا مدعی ہو اور شیخی کی باتیں کرتا ہو (وضع اصطلاحات ، ۲۵۳ ؛ اردو مترادفات)۔ [دراز + کار (رک)]۔

---کرنا محاورہ.
۱. پھیلانا ، لمبا کرنا. محمدؐ جھاوں کیوں دراز کی اپس پر محمدؐ کے نور کا برتا کیا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ق، ۳۸)

نام سے جس کے ہوا شروع کا خطبہ ممتاز
منبر دوش نبی پر کیے ہا جس نے دراز

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۸۸)۔

ہجوم غم میں راحت کہاں نصیب اے قبر
جگہ ملی تو ذرا پاوں کو دراز کیا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۷)۔ ۲. (مدت گفتگو کو) طول دینا.

تری دعا سوں بول قصیدا ہو بات کوں
تا کر دراز ختم کیا اختصار پر

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۹۰)۔ ۳. مانگنا ، طلب کرنا ، پھیلانا (دست یا ہاتھ کے ساتھ مستعمل)۔

آگے کسو کے کیا کریں دست طمع دراز
وہ ہاتھ سو گیا ہے سرہانے دھرے دھرے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۲۷)۔

---کھینچنا محاورہ (قدیم)۔
پانو پھیلا کر لیٹ جانا ، آرام کرنا

خدا کریم ہے اس کے کرم سے رکھ کر چشم
دراز کھینچو کسو کے کدے میں خواب کرو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۰)۔

---گوش (---و مج)، (الف) صف.
لمبے کانوں والا ، بڑے کانوں والا ، بڑ کنا (نوراللغات؛ مہذب اللغات) (ب) امذ. ، گدھا ، خر (لمبے کانوں کی وجہ سے).

شیخ جی شغال اسا ، تم سونا صعوز و بلہ
شکل قاضی و واعظ چوں دراز گوشاں ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۱)۔ دراز گوش کی ننگی پیٹھ پر سواری فرماتے۔ (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷)۔ میں ایک دراز گوش پر سوار تھی۔ (۱۹۲۶ ، مقالات کیفی ، ۲۰)۔ ۲. (مجازاً) خرگوش (پلیٹس ؛ نوراللغات)۔ [دراز + ف : گوش - کان]

---مُو (---و مج) صف.
لمبے بالوں والا. ہمارے ہاں ایک دراز مو شاعر ... آگیا میں اسے بھی کالج کی میٹنگ میں لے گیا (۱۹۸۲ ، میری داستان حیات ، ۷۵)۔ [دراز + مو (رک)]۔

---نظر (---فت ن ، ظ) صف.
جو دور کی اشیا کو واضح طور پر دیکھ سکے. جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو ... باریک الفاظ کی کتاب پڑھنے میں دقت پیش آتی ہے. ایسے لوگوں کو دراز نظر کہتے ہیں: (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے (ترجمہ) ، ۱۰۵)۔ [دراز + نظر (رک)]۔

---نَفَس (---فت ن ، سک نیز فت ف) صف.
۱. بات کو بہت زیادہ طول دینے والا ، بسیار گو ، بکواسی (ماخوذ: وضع اصطلاحات ، ۲۵۳)۔ ۲. ہوس پرست ، شہوت پرست ، خرنفسا (ماخوذ : علمی اردو لغت)۔ [دراز + نفس (رک)]۔

---نفسی (---فت ن ، سک نیز فت ف) امث.
۱. طول مقال ، زیادہ گوئی ، فضول باتیں ، لاف و گزاف. مقصود اس دراز نفسی سے یہ ہے کہ آپ بھی میدان میں نہ آئیے۔ (۱۹۰۱ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۳۳)۔ دراز نفسی ، اور وقائع نگاری کے ساتھ انشاء پردازی اور جذباتیت کا شامل ہو جانا ان اہل قلم اور مصنفین و مورخین کی پرانی کمزوری ہے (اور شاید کسی قدر فطری اور نفسیاتی) جو خوش قسمتی سے کسی ایسے خاندان میں پیدا ہوتے ہیں جس کی عالی نسبی معروف ہوتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۱۰۵)۔ ۲. بہت زیادہ شہوت پرستی ، ازراہ بوالہوسی اور دراز نفسی ضبط تو کر نہ سکا بے ساختہ یہ شعر ... پڑھ کر چاہا کہ ملکہ کے گلے میں ہاتھ ڈال دے۔ (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۹۸۶)۔ [دراز + نفس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ہونا محاورہ.
۱. پانو پھیلا کر لیٹ جانا ، آرام کرنا یا سو جانا.

کر دیا ہے شب فرقت کی درازی نے یہ حال
غش سے بستر پہ ہوں میں صورت بیمار دراز

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۹)۔ ابلو وہ دوپہر بھی۔ بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۶)۔ ادھر تو وہ دراز ہوا اور ادھر درفتہ باز ہوا یعنی ... اس نازنین کا زانو سارے بوجھ کے دبنے لگا۔ (۱۹۰۲ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰)

اک سر پہ شامیانہ تھا زر کار مخملی
اور اُس میں وہ بہارِ تماشا دراز تھی

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۳۱). ۲. کھنچنا ، تننا ، پھیلنا.

دو بھواں تیغ جنوبی سی دراز
ہوئے صد محمود وو سکھ دیکھ ایاز

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۰۳).

پاؤں پھیلائے ہوئے مست پڑا ہوں لیکن
ہے سرا دستِ طلب جانبِ خمار دراز

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۹۹). شوق معرکہ سے دور ایک پیغمبرانہ ہاتھ رومیوں کی مدد کے لیے دراز تھا. (۱۹۴۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۵۱۸).

دَراز(۳) (فت د) امث.
میز یا الماری وغیرہ کا خانہ جو (کھینچ کر باہر نکالا جا سکتا ہے اور چیز رکھنے یا نکالنے کے بعد پھر دھکیل کر اپنی جگہ کر دیا جاتا ہے). سوداگروں کے خطوط اور اشرفیاں ان کی درازوں میں موجود تھیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۴ : ۸۱). ڈریسنگ ٹیبل سب کو پسند آیا ، چھ درازیں ... قیمت کل پانچ سو رُوپے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۱). [انگ : Drawer].

دَرازی (فت د). (الف) امث.
دراز ہونے کی کیفیت ، لمبائی ، طوالت.

عجب کیتا دیکھ قد و بالائے او
دیکھیا جوں درازی و پہنائے او

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۵).

مت ہو جیو غافل اور نہ جانو
بیہودہ یہ بات اتنی درازی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۰).

روزِ محشر نے درازی یہ کہاں سے پائی
پردۂ حشر میں میری شبِ فرقت ہو گی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۴۴).

وہاں تیری شبِ غم کی درازی کون ناپے گا
جہاں فاقہ کشوں کے دن بڑی مشکل سے ڈھلتے ہیں

(۱۹۳۹ ، فکرِ جمیل ، ۱۶۵). بعض حشرات میں زیریں لب کے دوشاخہ ... اور ابریہ دارفکی خود کی درازی کی مدد سے مائع کو سڑپنے کی صلاحیت ... ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲ : ۱۰۱). (ب) صف (قدیم). **دراز ، طویل ، لمبی.**

کہ تیغ سینہ کوتہ ، درازی ہے راہ
کہ مشکل شُفت کی سخت بد ہے راہ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۵). [رک : دراز + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

دِراسَت (کس د ، فت س) امث.
سبق ، لکچر ، ہدایت ، مطالعہ ، سبق دینا. ہند کی تعمیر کے متعلق نیوز کی فراست اور دراست کو دیکھتے ہوئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ ایک زبردست ماہرِ سائنس ہے. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۵۰). تعلیم کو دراست پر مُقدّم کرنا مشرف کی طرف مشیر ہے.

(۱۹۶۳ ، کمالین ، د : ۱۲). [ع : (د ر س)].

دُرّاعَہ/دُرَاعَہ (ضم د ، شد ر نیز بلا شد ، فت ع) امذ.
۱. **(عموماً اون یا صوف کا) کپڑا ، لباس.**

کھولیا جوں کہ دُسرے صندوق کا اودر
اتھا ایک دُرّاعہ واں یا کمر

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۲).

تن پروروں کی تیغِ زباں سے نہ تھی پناہ
گو درعہ تھا دراعہ نقوشِ حصیر کا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲). ۲. **سپاہیوں کا کوٹ ؛ سُوتی یا اُونی عبا جو مرد اور عورتیں کپڑوں کے اُوپر پہنتے ہیں**(جامع اللغات). [ع : (د ر ع)].

دِرا ک (کس د) امذ.
۱. **ایک دُوسرے کے پیچھے جانا**(جامع اللغات). ۲. **بے در پے ، مُسلسل ، لگاتار**(بیان اللسان). [ع : (د ر ک)].

دَرّا ک (فت نیز ضم د ، شد ر) صف.
۱. **(عقل یا طبع وغیرہ کی صفت کے طور پر) جو جلد کسی بات کی تہ تک پہنچ جائے ، رسا.** آگے حکیماں کہ جنو کی عقل نہایت رسان اور درّاک تھی او نو روح کی پچھانت میں حیران ہوتے ہیں. (۱۷۷۲ ، شاہ میر (سید محمد) ، انتباہ الطالبین ، ۴۳). طبیعتیں تھیں درّاک ، فارسی و عربی کو باہم ربط دے کر ایک اردو پیدا کیا. (۱۸۶۱ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۴۴). کپتان الگزینڈر ہیدرلی ... اِبتدائے عمر میں شعر و سخن کا مائل ہوا اور چند روز میں جیسا چاہیے مایۂ سخنوری و معنی گستری اس کو حاصل ہوا کیونکر نہ ہو طبیعت درّاک تھی. (۱۹۲۲ ، مقالاتِ ماجد ، ۱۱). کاروباری روابط سے بھی ان کے درّاک ذہن نے بہت کچھ مواد حاصل کیا. (۱۹۹۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۳۶۴). ۲. **تیز فہم ، پُوری طرح اور جلد سمجھنے والا ، ذہین.**

پڑھ علم کئی اس دنیا میں گر کامل ذی ادراک ہوئے
اور لاد کتابیں اونٹوں پر ہر معنی کے درّاک ہوئے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۷۶). لکھنؤ تو بڑے بڑے درّاک شاعروں اور ادیبوں کا گڑھ ہے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۵۱۲). [ع : (د ر ک)].

دُرّا کَہ (فت نیز ضم د ، شد ر ، فت ک) صف نث.
۱. **درّاک (رک) کی تانیث ، عقل ، سمجھ.** فکرِ درّاکہ سے جب دیکھئے فقرات برجستہ سے معانیٔ تازہ نکلتے ہیں. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۵). ۲. **بڑی سمجھ والا**(جامع اللغات). [درّاک + ہ ، لاحقۂ تانیث].

دَرّاکی (فت نیز ضم د ، شد ر) امث.
(عقل ، طبیعت یا فہم وغیرہ کی) تیزی ، طرّاری ، زُود رسی. مرزا کی طبیعت میں درّاکی اور ذہن میں جودت اور سُرعتِ انتقال تھی. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۹۳). ذہن کی درّاکی میں سہیل صاحب کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے تھے. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱۷۰). اس کے باوجود وہ ذہنی درّاکی ، سُخن سنجی اور فطری صلاحیت

کے جوہر سے بالا مال تھے۔ (۱۹۷۷ء، سائیں احمد علی، ۳۰۰).
[درّا تـ بـ ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَرّاں (فت د ، شد ر) صف.
پھاڑنے والا ، چیرنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).
[ف : در ، دریدن = پھاڑنا + اں ، لاحقۂ صفتِ فاعلی].

دُرانا (ضم د) ف م.
۱. چھپانا ، پوشیدہ رکھنا.

مستندان کو ستایا نہ کرو
بات کو ہم سے دُرایا نہ کرو

(۱۷۱۳ء ، فائز ، د ، ۱۸۸). کیوں بات دُراتی ہو. (۱۹۲۶ء ، نوراللغات ، ۲ : ۶۹۲). **۲. غائب کرنا ، اُڑا لینا ؛ دُور کرنا ؛ ہٹانا ؛ چھوڑنا ، تیاگنا** (جامع اللغات ؛ شبد ساگر). **۳. واقعہ یا سچائی کو ظاہر نہ کرنا ، ریاکاری کرنا** (جامع اللغات). **۴. شرمانا ؛ منھ چھپانا ، چھپنا ؛ غائب ہونا.**

ہونٹ بول چپکے رہے کیوں ، اب کہو ، کون کے بین چرائے
سانجی کہو تم موسوں ، ساجن ، کا ہے پھر واب نین درائے

(۱۷۹۷ء ، نادراتِ شاہی ، ۱۷۹). **۵. دہرانا ، دوبارہ کرنا.**

جلن چھاتی کی رو رو ست درا مجلس میں دلبر کی
کہ لیانا نیں ملا کر انجمن میں آگ ہور پانی

(۱۷۱۷ء ، بحری ، ک ، ۱۹۱). [دُر (دُور کی تخفیف) + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَرّانا (فت د ، شد ر). (الف) ف ل.
۱. بے خوف ہو کر تیزی کے ساتھ چلنا ؛ بے پروا ہو کر گھسے چلے جانا. بات سُنی ان سنی کر ... وہاں درّاتے چلے گئے. (۱۸۰۳ء ، پریم ساگر ، ۷۱). غیرت بھی گوارا نہ کرتی تھی ، کہ ایک بیگانہ وجود درّانا ہوا ہمارے علاقے میں گھس آئے. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۰۲).

موت کے تاریک صحراؤں میں درّاتے ہوئے
کف اگلتے ، خون بکتے ، آگ برساتے ہوئے

(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۱۶۱). **۲. جلد اور سیدھا جانا** (جامع اللغات).
(ب) م ف. **بے خوف ، بے دھڑک.** دروازہ کھول درّانا اندر چلے گئے. (۱۸۵۹ء ، سروشِ سخن ، ۲۱). اب جُبکے سے دروازہ کھولو اور سنتری سے بات چیت کئے بغیر درّاتی ہوئی چلی جاؤ. (۱۹۰۵ء ، جنگِ روس و جاپان ، ۵۷). اگر میں مس براؤن ، ایم ، ڈی ہوتی تو بھی کیا آپ اس بے تکلفی سے بغیر منصبی ضرورت کے یوں درّاتے چلے آتے. (۱۹۳۳ء ، افسانچے ، ۳۵). [ف : در = اندر + انا ، لاحقۂ مصدر ؛ س : دراو द्राव + ا ، لاحقۂ صفت]

دَرانت (فت د ، سغ) امذ.
بڑی درانتی (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس). [پ : درانت दरांत].

دَرانتا (فت د ، سغ) امذ.
درانت ، ہنسیا. اگر کسی جگہ یہ پتھر دستیاب نہ ہو تو ہنسیا یعنی درانتا آگ میں سرخ کر کے اس سے داغ دیں. (۱۹۲۵ء ، مُجِب السوانئی ، ۲۰). [درانت + ا ، لاحقۂ تکبیر].

دَرانتی (فت د ، سغ) امث.
۱. کھیتی کاٹنے کا قوس کی شکل کا آلہ ، ہنسیا.

ہر یک تیزتر تکھ درانتی نی خم
درانتی ولے داس تس پاس جم

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۱۲۳).

بدی نگر کہ یہ دنیا کی کھیتی جب پکے
درانتی سے تُو زمانے کی کاٹے جو بوئے

(۱۸۰۳ء ، گنجِ خوبی ، ۲۸۵). ایک ہاتھ میں شیشۂ ساعت ہے ... اور ایک میں درانتی ہے کہ لوگوں کی کشتِ امید یا رشتۂ عمر کو کاٹتا جاتا ہے. (۱۸۸۰ء ، نیرنگِ خیال ، آزاد ، ۱۸). اس کام کے لئے معمولی درانتی کے علاوہ خاص قسم کی مقراض یا شاخ تراش قینچی بھی کار آمد ہوتی ہے. (۱۹۳۰ء ، شفتالو ، ۶۰).

کاٹی اور مصروف رہی ہاتھوں میں درانتی تھامے
سنتا رہا اک گوشے سے میں ــــ تو اپنے روکے

(۱۹۸۵ء ، درپن درپن ، ۱۵۹). **۲. چھوٹی چکی.** فارسی میں آسیا کہتے ہیں ، اگر چھوٹا ہو تو چکی اور درانتی کہتے ہیں. (۱۸۳۸ء ، توصیفِ زراعات ، ۵۳). [س : داتری दात्री پ : دَتّیا]

ــــ پڑنا محاورہ.
کھیتوں میں کٹائی شروع ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

دَرّانہ (فت د ، شد ر ، فت ن) م ف ، بمعنی درّانا.
بے خوف و خطر ، تیزی سے ، بے دھڑک. قران درّانہ گھس پڑا اور چاہا کہ گود میں اٹھا لوں اسی وقت وہ اوہی اوہی کر کے بھاگی. (۱۸۸۲ء ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۵۶۹). سب کے سامنے بدر صاحب سے درّانہ کہا. (۱۹۲۹ء ، بہارِ عیش ، ۲۳). تو واردوں میں ن - م - راشد بھی تھا ... اس محفل میں درّانہ آیا اور صفوں کو چیرتا ہوا صدر تک پہنچا اور وہیں بیٹھ گیا. (۱۹۸۶ء ، ن - م - راشد ، ایک مطالعہ ، ۳۰۵). [س : درا द्रा + انہ ، لاحقۂ صفت].

دُرّانی (ضم د ، شد ر) صف نیز امذ.
پٹھان (پٹھانوں کی ایک شاخ) جو ابدالی بھی کہلاتے ہیں اور اصلاً قندھار کے باشندے ہیں ، کانوں میں موتی پہنتے تھے اس لیے یہ نام پڑا.

کج کُلاہی نہ گئی تا سرِ مژگاں اس کی
اشک ہے یا ہے یہ لڑکا کسی دُرّانی کا

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۵).

خوں کے قطروں میں ہے اس طرح کوئی اشک کی بوند
جیسے ہو فوجِ قزلباش میں دُرّانی ایک

(۱۸۵۸ء ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۵۹). بلوچوں ... کے علاقوں میں عرب ... ترک ... دُرّانی اور ... مختلف قومیں چڑھائی کرتی رہیں. (۱۹۸۷ء ، جنگ ، کراچی ، ۶ ، مارچ (میگزین) ، ۲). [ف].

دَراوڑ (فت د ، کس و) امذ.
۱. (لسانیات) زبانوں کا ایک خاندان جس میں دکن کی پانچ مشہور زبانیں تامل ، تلگو ، کناری ، ملایالم اور تولو شامل ہیں.

ساسی ، تامل ، تلگو ، کنٹری وغیرہ دراوڑ خاندان کی زبانیں سب اسی قسم میں شامل ہیں۔ (۱۹۶۶ ، اردولسانیات ، ۹)۔ ۲۔ دراوڑ قوم کا مُلک (جامع اللغات)۔ [پ : دراوڑ द्राविड़]۔

دَراوِڑی (فت د ، کس و) امث۔
۱۔ ایک قوم جو مدراس سے راس کماری تک آباد ہے ، دکن کے اصل باشندے۔ یہ نوواردِ جنہیں دراوڑی نسل سے منسوب کرتے ہیں پرانے باشندوں سے بہتر خد و خال رکھتے تھے ان کے سر لمبوترے اور قد ذرا کشیدہ تھا۔ (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵)۔ ۲۔ دراوڑوں کی زبان۔ دراوڑی زبان کی خاص چار بولیاں یہ ہیں تامل و تلگو و ملایالم و کناری۔ (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲۱:۸)۔ بروہی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بظاہر فارسی سے اس کا تعلق بہت گہرا ہے ... اور یقیناً اس کا تعلق زبان کے اس خاندان یا گروہ سے ہے جسے دراوڑی خاندان کہتے ہیں۔ (۱۹۵۷ ، ادب ولسانیات ، ۲۲۱)۔ ۳۔ دراوڑی زبان کا رسم الخط۔ کرشنا ضلع میں بھٹی پرولو کے بدھ استوپ میں ملے ہوئے بعض ظروف کے کتبے (زمانہ ۲۰۰ ق ۔ م) براہمی خط کی ایک مقامی شاخ کی نمائندگی کرتے ہیں جسے بولر نے دراوڑی کہا ہے۔ (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۳۸۳)۔ [پ : دراوڑ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

دُراہا (ضم د) امذ۔
بیجا نگر کی ہندو سلطنت کے ایک سکّہ کا نام۔ ایک سکّہ کا نام دُراہا تھا جو وزن میں قریباً ایک پنگال اور قیمت میں دو قبطی دیناروں کے مساوی ہوتا تھا۔ (۱۹۱۲ ، خیالات عزیز ، ۵۲)۔ [مقامی]۔

دَراہتی (فت د ، ہ) امث۔
رک : درانتی۔ پالھل کی اقسام میں ... جنوبی ہندوستان کا کوتیہ پنجاب کی دراہتی اور اقسام کے دوسرے آلات داخل ہیں۔ (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۱۸۱)۔ [درانتی کا مقامی تلفظ]۔

دَراہِم (فت د ، کس ہ) امذ ، ج۔
درہم (رک) کی جمع۔
دینار و دراہم فراواں رکھتا تھا وہ نُطفۂ بتوہاں
(۱۸۵۰ ، تفضیح الشق ، ۱۸)۔ بعض امراء نے اپنے عمدہ دراہم کی وجہ سے شہرت پائی (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۲)۔ [ع : (درہم)]۔

دُراہی (فت نیز ضم د) امث۔
۱۔ **آقائی ، حکمرانی ، حکومت۔**
کروں دور بنیاد اسلام کی جو مانے دراہی جگت رام کی
(۱۶۹۵ ، حسن شوق ، د ، ۷۷)۔ یوں کچھ ہوئے تو بادشاہی کا سودا ہے ، اپنا حکم اپنی دراہی کا سودا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۱)۔ ۲۔ **دہائی ، ڈھنڈورا۔**
خدا قطب شہ کوں شہنشاہ کر کر
سو سارے جگت میں دُراہی پھرایا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۸۷)۔ [دراہی (رک) کی ایک شکل]۔

ـــــ پھرانا عاورہ (قدیم)۔
کسی کی حکومت یا بادشاہت کا اعلان کرنا ؛ ڈھنڈورا پیٹنا۔
پھتر ہزار حشم لوگ راضی ہو آئے
دراہی بنگالے میں اس کی پھرائے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۱)۔

ـــــ چلنا عاورہ (قدیم)۔
حکومت چلنا ، بادشاہت ہونا۔
جو سب لہار تیری دُراہی چلے
سب کہن میں تیری جوشاہی چلے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۷)۔

دُراوْ (ضم د ، و مع نیز ساک) امذ ، جمع : دوراو۔
۱۔ دوئی ، جدائی ؛ بے کلگی ؛ نفاق ؛ مخالفت۔ تم تو ہم سے دراو رکھتے ہو۔ (۱۸۸۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۳۲۸)۔ ۲۔ **ایجا** ، چھپانا ، ڈھوکا ، دغا ، ریاکاری (جامع اللغات)۔ [د (دو کی تخفیف) + را (راہ کی تخفیف) + او ، لاحقۂ اسمیت]۔

درائی (ات د) امث۔
دارائی ، حکومت ، بڑائی ، آقائی۔
درائی تری ہفت اقلیم میں ملک سرنگوں تیری تعظیم میں
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱)۔ [دارائی (رک) کی تخفیف]۔

دُرائی (ضم د) امث۔
دُہائی۔
جوں اوتار دلگیر رانوں کی آئی
سو بولی کہ ایسے ہوائی تیری درائی
(۱۷۳۰ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰۹)۔ [رک : دہائی]۔

دَرّائی (فت د ، شد ر) امث۔
دَرّانا پن اسیر کیفیت ، جرأت متفاوانہ اقدام ، بے خوف ہو کر کہیں گھس جانا یا پہنچنا موزوناتہ خیالات درائی میں بلاشبہ داخل نہیں ہوا۔ (۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۲۰۰)۔
حسن کے بھی ڈگمگاتے ہیں قدم
عشق کرتا ہے جہاں درّائیاں
(۱۹۳۲ ، شعلۂ طور ، ۳۰)۔ ۲۔ اندر آنا ، داخل ہونا (جامع اللغات)۔ ۳۔ گفتگو کا آغاز ، بات چیت ، گفتگو شروع کرنا (جامع اللغات)۔ ف : کرنا۔ [ف : درا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]

دُرانی کباب (فت د ، ک) امذ۔
درانی کباب ، افغانوں کے کباب۔ ایک جانب کباب غوریوں میں ، کباب ، رشک انجم و سہیل ، شامی کباب ، درانی کباب ... ایک طرف روٹیاں بہ صد آب و تاب رکھیں۔ (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۹۸)۔ [درانی (درانی) + کباب (رک)]۔

دُرائیت (فت د ، کس ء ، فت ی) امث۔
اندر آنا ، در آنا ، دخول کرنا۔

شیشہ و دیوار سے قطع نظر ذاتی صفت
نورِ شارق کے جز اطلاق و درائیت نہیں
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۳۳). [ف : درا + ئیت ، لاحقۂ کیفیت].

درایَت (کس د ، فت ی) امث.
۱. عقل ، دانش ، دانائی.
کیا جانیو خدا سے ہدایت بھی نہیں
یا سوچیے کو عقل و درایت بھی نہیں
(۱۸۸۸ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۱۶۸). درایت کی رُو سے یہ بات قرینِ قیاس نہیں ہوتی. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۹). ۲. (علمِ رجال ، حدیث) کسی بات یا واقعہ کی تطبیق یا تصدیق طبیعتِ انسانی کے اقتضا، زمانے اور منسوب الیہ کے خصوصی حالات اور دوسرے قرائن سے عقلی طور پر کرنا.
عجب اس شخص کی حکایت ہے
اور حکایت نہیں درایت ہے
(۱۸۸۸ ، ساقی نامہ شقشقیہ ، ۱۲). قیاس سے کام لینا اصولِ درایت کے خلاف ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۳). ماہرِ حدیث کی ضرورت تھی جو روایت و درایت دونوں فنون میں قوی دستگاہ رکھتا ہو. (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۱۹). [ع : درا (دری) = جاننا + یت ، لاحقۂ کیفیت].

درایۃً (کس د ، فت ی ، تن بفت) م ف.
عقل و دانش کی روشنی میں ، عقلی طور پر جانچ اور پرکھ کے ساتھ ، عقلاً. ابن الاعرابی کے نسب نامہ کا بھی کچھ ثبوت روایۃً یا درایۃً نہیں ہے. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۵۰۳). امامِ مذکور ہی نے درایۃً اس نکتے کو دریافت کیا کہ ۱۲ ربیع الاوّل کی روایت قطعاً ناقابلِ تسلیم ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۷۱). یہ روایت درایۃً علاوہ دوسری حیثیتوں کے اس اعتبار سے بھی کمزور ہے کہ ترکِ سوالات کا جب ورود ہوا ہے اس وقت تک کُلّیات کا یہ حصہ پریس میں پہنچ چکا تھا. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۲۶). [ع : درایۃ + اً ، لاحقۂ تمیز].

دَرْب (۱) (فت د ، سک ر) امذ.
۱. مال و دولت ، ساز و سامان. لاب بہت ہو ، درب گھنے ہاتھ آئیں دور سب کلیس ہو جائیں. (۱۸۲۳ ، لسانۂ عجائب ، ۲۰). ۲. جائداد ، کنچن ، سونا ، چاندی.
چہرہ بھی نقل روپ کے درپن کے بیچ ہے
گو درب ہے تو سیر ابھی گلشن کے بیچ ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۹۳۶). ۳. عہدِ اکبری میں الوہی کا نام ، آٹھ آنے کا سکہ. جلالہ ... اس کی قیمت اور اس کا نقش روپے کے برابر اور اس کے مانند ہے درب : جلالہ کا ۱/۲ حصہ ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۵۰). ابوالفضل نے اکبری روپے کو جلال الدین کی نسبت سے جلالہ نام زد کیا تھا، درب ، الوہی ، چرن ، جوتی ، اشٹ دوتی کے لیے تجویز ہوئے تھے. (۱۹۵۳ ، تاریخِ سلطنتِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۰۱). ۴. مطلوب ، مقصود (قدیم اردو کی لغت). [س : دروئیہ = ...].

دَرْب (۲) (فت د ، سک ر) امث.
تکلیف دینا ، دُکھ پہنچانا ، ایذا دہی ، ضرب ، مار.
ستور راج اپناں سنوارے نہ کاج
نہ اپڑے درب تجھ نہ کر ... راج
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۸۳). دین داروں نے کہا کہ اسلام میں درب جائز نہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۲ : ۱۷). [ت : درب ، دَرب].

دَرْبا (فت د ، سک ر) امذ.
(لکھنؤ) ڈھابلی ، دڑبا (نوراللغات). [دڑبا (رک) کا ایک تلفظ].

دَرْبار (فت د ، سک ر) امذ.
۱. (i) آستانہ ، بارگاہ.
جتے باد شاہاں ہیں سنسار کے
بھکاری ہیں سب اُس کے دربار کے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۹).
ترے قصوی ترے دربار آسکتے نہیں ہرگز
رقیبو روسیہ جاوے تو اس گھر سوں نکل جاوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۳). عامر بن شہر جب دربارِ رسالت سے واپس آیا تو اُس کا دل نورِ اسلام سے معمور تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۷). (ii) بادشاہوں ، امیروں یا بزرگوں کی مجلس. نوبت نشان دربار بجے. (۱۱۹۲ ، پرتھوی راج ، پرتھوی راج راسا ، ۱۸۴).
نظر تج پر النبیؐ کا ہوا ہے
تو بیٹھے ہیں شہاں سب تیرے دربار
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۸).
جو اُس وقت پر اہلِ دربار تھے
جہاں لگ امیر اور سردار تھے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲).
چار تنخے ہیں مُستعد کار   دس تلنگے جو ہوں تو ہے دربار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۶). قزاں نے کیفیت نقب دے کے اڑا دینے کی بیان کی سارا دربار ہنسنے لگا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲۵۱). یہ کلمات سُنتے ہی سارا دربار تھرا سا گیا. (۱۹۰۵ ، شوقین ملکہ ، ۱۶). (iii) وہ محکمہ جہاں سے بادشاہ یا امیر کی جانب سے فیصلے یا فرامین جاری ہوتے ہیں. لکھنؤ کے واقعہ نگار نے فوراً دربار کو اطلاع دی. (۱۹۰۰ ، مقالاتِ شبلی ، ۳ : ۹۲). اس خاندان کے افراد یکے بعد دیگرے مغلوں ، اودھ کے درباروں اور آخر کار ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں منسلک رہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۱). (iv) جشنِ شاہی ، امیروں یا بادشاہوں کی مجلس. دہلی میں دربار ہے شہنشاہِ ہندوستان و انگلستان یہاں آئیں گے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۲۰۱). وہ دربار میں شریک نہیں ہوئے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۸۹). ۲. حاضری ، حضوری ، حاضر باشی.
ترا دھار باجے مرے ساز کے
ہیں امیدوار اس کے دربار کے
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷). محمود کو رشک ہوا یہاں تک کہ فرخی کا دربار بند کر دیا. (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۱ : ۷۸).

۴. دیسی ریاستوں کی حکومت (جامع اللغات) . ۵. مجلس جو بڑے سرکاری افسر سرکاری طور پر منعقد کرتے ہیں (جامع اللغات) ۶. شاہی عدالت ، کچہری (نوراللغات). ۷. محل ، قصر. بادشاہ یا اس کے وزیر کے محل یا دربار کو «باب» یا «آستانہ» یا «دربار» کہنے کا رواج ترکیہ میں ایران سے منتقل ہوا (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۵ء). [ف : در (۲) + بار (بارگاہ کی تخفیف)].

---باندھنا محاورہ.
رشوت دے کر کام لینا ، رشوت دینا ، گھونس دینا (مخزن المحاورات ، ۲۶ ، نوراللغات).

---بَرخاست کَرنا ف س ؛ محاورہ.
دربار برخاست ہونا (رک) کا تعدیہ ، دربار ختم یا موقوف کرنا ، بادشاہ یا حاکم کا فارغ ہو کر دربار موقوف کرنا.

سمجھے کہ عرضِ حال کرے گا ضرور امیر
دربار اُس کے آتے ہی برخاست کر دیا

(۱۸۹۵ء ، گوہر انتخاب ، ۳۰۹).

---بَرخاست ہونا محاورہ.
۱. دربار ختم ہونا (جامع اللغات). ۲. شاہی محفل کے حضار اور امرا کا رخصت ہونا (مہذب اللغات).

---جمانا محاورہ.
دربار کو ترتیب دینا ، دربار لگانا یا منعقد کرنا ، اجلاس منعقد کرنا ، جلسہ کرنا. ایران میں ... قاعدہ تھا کہ روساء اور اُمراء جب دربار جماتے تو لوگ ستونوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑے رہتے. (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۲۴).

---جَمنا محاورہ.
دربار لگنا ، دربار میں شریک ہونے والوں کا مجتمع ہونا (مہذب اللغات).

---چڑھنا محاورہ.
دربار میں باریاب ہونا ، عدالت میں حاضر ہونا. یہ دیکھئے کچہری کی روبکاری آئی ہے اور مجھے دربار چڑھنا ہو گا. (۱۸۷۸ء ، نوابی دربار ، ۱۴).

---حَرم (کس اضا (---فت ح ، ر) امذ.
(لفظاً) مقدس دربار ؛ مُراد : خانۂ کعبہ.

جگمگاتے ہوئے دربارِ حرم کے منظر
کیا کہوں بارشِ انوار میں کیا کیا دیکھا

(۱۹۸۶ء ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳). [دربار + حرم (رک)].

---خاص کس صف ، امذ.
۱. وہ دربار جس میں عام لوگوں کے آنے کی اجازت نہ ہو ، خاص اجلاس (علمی اردو لغت). ۲. وہ مکان جس میں خاص دربار لگے ؛ ملاقات شاہی (جامع اللغات). [دربار + خاص (رک)].

---خَرْچ (---فت خ ، سک ر) امذ.
ایک محصول جو اگلے زمانے میں شاہی ملازمان یا زمیندار علاوہ مالگزاری کے وصول کیا کرتے تھے جو نذرانوں اور تحفوں پر بادشاہوں اور شہزادوں وغیرہ کو دئے جاتے تھے (جامع اللغات).
[دربار + خرچ (رک)].

---دار صف.
۱. درباری ، کسی بادشاہ یا امیر وغیرہ کے دربار کا حاضر باش ؛ ایسا شخص جو دربار میں حاضر رہ کر خوشنودی حاصل کرے.

گو ایک بادشاہ کے سب خانہ زاد ہیں
دربار دار لوگ بہم آشنا نہیں

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۲۹). ۲. خوشامدی ، چاپلوس (شبد ساگر).
[دربار + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---داری امث.
دربار میں آنا جانا ، دربار سے واسطہ ہونا. واسطہ دربار داری صاحبان عالیشان انگریز بہادر کا کون وقت مقرر ہے. (۱۸۳۹ء ، کتاب الآغاز ، ۹۳). یہاں کے اکثر خطاب یافتہ مولوی حکام کی دربار داری تو کرتے ہیں مگر انگریزی بالکل نہیں جانتے. (۱۹۲۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۷ : ۱۰). بعض اختلاق تبصروں پر دندان آز تیز کرنے کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ مرتب اپنی نوکر شاہی ، دربار داری پر شرمانے کے بجائے فخر و امتیاز محسوس کر رہا ہے. (۱۹۸۳ء ، برش قلم ، ۲۲۹). [دربار + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَس (---فت ر) امذ.
جس کی پہنچ دربار تک ہو ، دربار میں رسائی رکھنے والا ، بااثر. آج نکلی ہوئی رقم تم سے اوگلوائے آتے ہیں... ہم نے پہلے سوچ لیا تھا یہ لوگ دربار رس ہیں. (۱۸۷۸ء ، نوابی دربار ، ۵۰).
[دربار + ف : رس ، رسیدن = پہنچنا].

---رِسالَت کس اضا (---کس ر ، فت ل) امذ.
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل یا بارگاہ. حضور قبلہ شاہ صاحب کو دربار رسالت سے نوازا گیا. (۱۹۸۵ء ، من کے تار ، ۳۴). [دربار + رسالت (رک)].

---سَرکار (---فت س ، سک ر) امذ ؛ صـ سرکار دربار.
دربار اور سرکار ، ریاست و حکومت.
تیسر پگڑیاں باندھ کے ہاتھ جوڑیں جب دربار سرکار کی بات ہووے باندھ ہوریا اوراپنے نگر کو چل جس میں پیارکے پیار کی بات ہووے (۱۹۸۵ء ، من کے تار ، ۸۶). [دربار + سرکار (رک)].

---سَلامَت رہے فقرہ.
ڈوم ڈھاڑی کسی امیر کو دیکھ کر بہ طور دعا کہتے ہیں (جامع اللغات).

---سَنْجھا جانا محاورہ.
عدالت میں پیش کیا جانا ، دربار میں حاضر کرنا ، سزا و جزا پر غور

کرنا. بعد دعا کے عرض کی کہ عیار حمزہ کا یعنی عمرو قدرت کو گرفتار کر کے لے گیا اب دربار سمجھا جا رہا ہے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۲).

---صاحب (---فت ح) امذ.
لاہور سے ۳۳ میل دور شمال مشرق میں بہ مقام امرتسر سکھوں کا مذہبی مرکز جہاں گردوارہ دربار صاحب ہے جس میں سکھوں کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب رکھی ہے (ماخوذ : جغرافیۂ عالم ، ۲۳۹). اس (امرت سر) کی شہرت سکھوں کے گوردوارہ دربار صاحب کی وجہ سے ہے (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۷۵۱) [دربار + صاحب (رک)].

---عام کس صف ، امذ.
وہ دربار جہاں ہر خاص و عام کو آنے کی اجازت ہو.
ثابت ہوا کہ خلوتِ خاص اس کی گور ہے
میدانِ حشر یار کا دربارِ عام ہے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۵). فغفور نے محل سے برآمد ہو کر دربارِ عام کیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۸۳). [دربار + عام (رک)].

---کرنا محاورہ.
۱. مجلس برپا کرنا ؛ بادشاہ وغیرہ کا حاضرینِ دربار کا سلام لینا. انشاءاللہ تعالیٰ کل دربار کروں گا ، سب کو کہہ دو حاضر رہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳). دیوانِ خاص میں بیٹھ کر عدالت کا دربار کیا. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۲۰). **۲. عدالت کرنا ؛ اجلاس کرنا.** وزیر یہ عرض کر کے حضور سے رخصت ہوا اور اپنے گھر آ کر دربار کیا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۵۳). سال بھر ایک بار بھی مظلوموں کی فریاد سننے کو دربار نہیں کرتا تھا. (۱۸۸۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۳۲). **۳. مصاحبت کرنا ، دربار میں حاضری دینا.**
حسرت ہے یہ ہوں شہر میں شاہِ دو سرا کے
دربار دو وقت کروں خاصانِ خدا کے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۲۱۱).

---گرم ہونا محاورہ.
دربار میں لوگوں کا جمع ہونا ، مجرائیوں کا مجمع لگنا ، دربار کا رونق پر آنا. ایک بجے تک یہاں دربار گرم تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲۳).

---لگانا محاورہ.
دربار لگنا (رک) کا تعدیہ ، دربار منعقد کرنا ، مجلس کرنا ، محفل جمانا.
اللہ رے شہرہ تری خوبی کا کہ جس نے
گھر بیٹھے ہی دروازے پہ دربار لگایا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۵). ان نازک خیالوں کو ان کی بھی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ان کی دولت مندی اپنے گھر پر اپنا دربار الگ لگاتی ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۵۷). سورج نکلنے کے وقت انہوں نے اپنا دربار لگایا ؛ ایلچیوں نے اپنی پگڑیوں میں سے راجا کا خط اور کاغذات نکالے اور سیاما کو دے دیے.

(۱۹۶۲ ، حکایات سنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۹).

---لگنا (لگا ہونا) محاورہ.
مجمع لگا رہنا ، ملازمین اور مجرائیوں وغیرہ کا اکٹھا ہونا.
بس یار اس در پہ کثرت سے کیا ہو
لگا ہی رہتا ہے سدا واں تو دربار
(۱۹۰۰ ، میر ، ک ، ۱۸۲). ہر وقت حاضر باشوں کا دربار لگا رہتا تھا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۹۹).

---معاف کرنا محاورہ.
دربار میں حاضری دینے کی معافی دینا. ملکہ نے کہا اے نشواط ... تم تھکے ماندے آئے ہو ہم نے دربار تمہارا معاف کیا جاؤ آرام کرو. (؟ ، طلسم ہوشربا (مہذب اللغات)).

---معاف ہونا محاورہ.
دربار سے بغیر حاضر ہونے کی اجازت ہونا (جامع اللغات).

---معمور ہونا محاورہ.
مجلس سلاطین و امرا کا حضار سے بھر جانا. جیسے یہ امیروں سے معمور دربار ، حوروں سے بھرا ہوا زنان خانہ ... سبھی مانند زہر قاتل کے لگتے ہیں. (۱۸۷۱ ، خورشید ، ۱ : ۸۳).

---مقرر ہونا محاورہ.
دربار میں حاضری کی اجازت ملنا.
عشق کا قصہ کہیں گے ہم حضورِ شاہِ حسن
وقتِ شب دربار اگر اپنا مقرر ہو گیا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۸).

---منعقد کرنا ف م ؛ محاورہ.
دربار منعقد ہونا (رک) کا تعدیہ ، دربار جمانا ، لگانا (جامع اللغات).

---منعقد ہونا محاورہ.
بادشاہ یا نائب بادشاہ کی مجلس لگنا (جامع اللغات).

---موقوف رکھنا محاورہ.
(بادشاہ کا) دربار نہ لگانا (جامع اللغات).

---والے امذ ؛ ج.
اہلِ دربار ، حکومت کے کارندے. شہر کے بڑے سرے سے ایک مرد دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ دربار والے مشورہ کرتے ہیں تجھ پر کہ تجھ کو مار ڈالیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۷۳).

---ہو چکنا محاورہ.
دربار یا محفل کا برخاست ہو جانا.
جب آستانِ یار پہ حاضر ہوئے ہیں ہم
درباں سے یہ سنا ہے کہ دربار ہو چکا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۷).

—— ہونا محاورہ.
بادشاہ کی مجلس جشن کا کسی جگہ لگنا (جامع اللغات).

دَرْبارَہ ج ف.
رک : در (۳) تحتی الفاظ ، بابت ، بارے میں ، متعلق. سرکار ہند کی اصلی تجاویز دربارہ اصلاح ایسی ہی تھیں. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۵۸).

دَرْباری (فت د ، سک ر) صف.
۱. دربار سے منسوب ، دربار سے متعلق ، دربار کا ، جیسے دربار میں بار حاصل ہو.

خوشی سوں راکہو خدایا سچ اس کے ساتھے سوں
کہ میں خواص ہیم اس کا بندا ہوں درباری

(۱۶۶۸ ، غواصی ، ک ، ۹۷). صاحب عزت اور رئیس درباری ہیں. (۱۸۶۸ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۵۳). عزیز مصر نے خواب دیکھا ہے اپنے درباریوں سے اس کی تعبیر پوچھتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۳۰). وزرا امیر درباری سب حاضر تھے (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۰۹). ۲. (موسیقی) ایک راگنی کا نام. شاہانہ درباری ، اور ملّع (کھماچ) بھی ہمارے یہاں اسی موسیقی سے آئے ہیں. (۱۹۰۹ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۲۵). یہ راگ ... دربار میں گایا جاتا تھا اس لئے حکم ہوا کہ اسے درباری کہو. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۸). ۳. دروازہ کے آگے کی جگہ جہاں دربار لگایا جائے. دروازے کو درباری کہتے جہاں تخت پر بیٹھ کر ملاقاتیں کرتے. (۱۹۵۸ ، عمرِ رفتہ ، ۱۸). [دربار + ی ، لاحقۂ نسبت].

—— پوشا کہ (—— و مج) امث.
۱. وہ خاص لباس جو دربار یا عدالت میں پہننے کے لیے مقرر کیا جاتے (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. تکلّف کے کپڑے (فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات). [درباری + پوشاک (رک)].

—— زُبان (—— ضم ز) صف ؛ امث.
۱. عدالتی زبان. گو ان ترکوں کی مادری زبان ترکی تھی مگر ... علمی لحاظ سے بھی فارسی ہی ان کی درباری زبان تھی. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۰۸). ۲. شائستہ یا فصیح زبان ، کھری بولی (مخزن المحاورات ، ۳۵۰). [درباری + زبان (رک)].

—— شاعِر (—— کس ع) امذ.
کسی امیر ، راجہ ، نواب ، بادشاہ ، یا حاکم وقت سے وابستہ شاعر ، بادشاہ یا امیر کا وظیفہ خوار شاعر. تمام دنیا میں درباری شاعروں کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے اور کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں بادشاہت کے زمانے میں کوئی درباری شاعر موجود نہ ہو. (۱۹۶۸ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۶۵۴). [درباری + شاعر (رک)].

—— شاہانَہ (—— کس ہ ، فت ن) امذ.
معمول سے زیادہ بڑا شاہانہ (ا ب و ، ۱ : ۲). [درباری + شاہانہ (رک)].

دَرْبارِیَت (فت د ، سک ر ، ی مع ، فت ی مشد) امث.
شاہی دربار کے رسوم و رواج ، آدابِ شاہی ؛ حکومت ، ریاست. ہمارے معاشرے کے دو تہذیبی مظہر ہیں ، ایک خانقاہیت اور دوسرا درباریت. (۱۹۶۳ ، پاکستانی کلچر ، ۳۰۲). [درباری (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دَرْباسا (فت د) امذ.
حفاظت کی غرض سے دروازہ پر رہنے والا ، دربان.

درباسا باشنٹ توں تریں کرشن تریں رام
تجھ بن کوہو اور ناں تو راون کہیں کس نام

(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۷۱). [ف : در = دروازہ + س : باس (واس) = رہنا ، قیام کرنا + ا ، لاحقۂ اسمیت].

دَرْبان (فت د ، سک ر) امذ.
محافظ جو دروازے پر رہے ، ڈیوڑھی بان ، پاسبان ، چوکیدار ، رکھوالا ، نگہبان. ہر ایک تن کوں پانچ دروازے ہیں ہور پانچ دربان ہیں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۹).

سوتن مبادے ہیں کے بھی کے نہ آوتے
مجلس ہماری کوں نہیں دربان کا احتیاج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۲).

جھانکے تھی دروازے پر جا بار بار
کہتی تھی اس در پر بھی کوئی دربان ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۶). حاجب اور دربان و پاسبان ... سرگرم خدمت ہیں. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۵). میں یہاں کا دربان پاسبان یا ڈیوڑھی بان بلکہ نواب اکثر تنگ ہوں اور ہی صاحب تو ہی صاحب ہیں. (۱۹۲۵ ، ہماری دنیا ، ۱۰۱).

سبز گنبد کی جو دربانی میں کرتا اُڑ کر
سارے دربانوں سے رتبہ مرا بڑھ کر ہوتا

(۱۹۸۵ ، رحمت سفر ، ۵۱). [ف : در (رک) + ف : بان ، لاحقۂ فاعلیت].

دَرْبانی (فت د ، سک ر) امث.
دربان کی خدمت یا پیشہ ، رکھوالی ، چوکیداری.

کرانے شہ بختور ستا جو دارا آپ لگ جتا
تو کرتا خسروی رہنا ترے دوکہ کی دربانی

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۲۸).

سنہ زریں اور حشمت کو تیری دیکھ کر
بھیم و ارجن سے بھا جو آ کے دربانی کریے

(۱۷۸۱ ، ثنا کربلائی ، ۲۰۸/۱). ان کے (شیخ قلندو بخش جرأت) بزرگ دربار شاہی میں دربانی کی خدمت رکھتے تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۳۶).

چاہیئے ہوٹل کی دربانی ہمیں
ہاتھ خالی ہے سخن ویران ہے

(۱۹۹۱ ، طوفان نوح ، ۲۳۸).

سبز گنبد کی جو دربانی میں کرتا اُڑ کر
سارے دَربانوں سے رتبہ مرا بڑھ کر ہوتا

(۱۹۸۵ ، رحمت سفر ، ۵۱). [در + بان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَرْبَکَہ (فت د ، ر ، ضم ب ، فت ک) امذ.
نقارہ ، طبلہ ، ڈھول. ضرب ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے دف ، دائرہ ، تار یا مزہر اور طبل ، دربکہ یا دنبک پر لگائی جاتی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۵).
[ع : (د ر ب)].

دَرْبُوخ (فت د ، سک ر ، و مع) امذ.
ناقوس ، قرنا ، بوق. ایک درجن اشخاص تم تم ، دربوخ اور شہناز اور دیگر اسی قسم کے عجیب و غریب ساز ہاتھوں میں لیے حاضر ہوئے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲ فروری ، ۵). [ع : (د ر ب)].

دَرْبَہ (فت د ، سک ر ، فت ب) امذ.
رک : دڑبا. دادا نے اُس کو کبوتر منگا دیئے اور کوٹھے پر کبوتروں کا دربہ بنوا دیا. (۱۹۵۶ ، پچھر کی رات کا ستارہ ، ۱۱). [دڑبہ (رک) کا ایک تلفظ].

دَرْبِہِشْت (فت د ، سک ر ، کس خف ب ، ہ ، سک ش) امث.
ایک طرح کی مٹھائی جو بڑی حلوا سوہن سے مشابہ ہوتی ہے.

غم خانہ تری یاد میں ہے میرا بہشت
زہر غم فراق مزے میں ہے دربہشت

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۴۹). گھی بنا کر بادانوں کا بُرادہ کرکے دربہشت بنا لیجئے. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۲۰۱).
[در + بہشت (رک)].

دَربی (فت د) امث.
بچھی ، ڈلی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ب : دربی [illegible] ؛ س : دروکا [illegible]].

دَرْپ (فت د ، سک ر) امذ (قدیم).
گھمنڈ ، غرور ، کبر ، رعونت ، نخوت ، عزت ، ڈر ، دباؤ ، رعب ، عتاب (قدیم اردو کی لغت ؛ ہندی اردو لغت ؛ پلیٹس). [ب : درپ [illegible]].

دَرْپَن (فت د ، سک ر ، فت پ) امذ.
آئینہ ، شیشہ ، آرسی.

ترے دیا دھرم نہیں من میں
مکھڑا کیا دیکھے درپن میں

(۱۴۴۰ ، کبیر داس (مہذب اللغات)).

ایک چند پیپ پیکھت لے کرچھند میری لاتی ہوٹ
مانو درپن بھٹی سُورت اور پرچھائی

(۱۵۹۹؟ ، کتاب نورس ، ۹۳).

سُورج ہے درپن ترا ، انبر صحن آنگن ترا
گھر لامکاں مسکن ترا ، تج بن نہیں کوئی یا علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸).

مکھ ترا صاف مثلِ درپن ہے
دین عقل و ہراں کی رہزن ہے

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۳). بالک درپن میں اپنی پرچھائیں کو دیکھ کر اسی کو پکڑ لینے کی اِچھا کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵).

جس میں امید کا چہرہ نظر آیا ہم کو
سرمہ ہی حُسنِ دل افروز کا تھا وہ درپن

(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۳۵).

یہ گیت اُس کا درپن ہیں
یہ گیت ہمارا جیون ہیں

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۲۰). [س : درپن [illegible]]

دَرْپَنا (فت د ، سک ر ، فت پ) امذ.
رک : درپن.

ے تولا چاہیں برہما رس جوگی ہونے نہ سیکھ
باس کروں کر درپنا واکیوں یا موں دیکھ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۵۹). [درپن + ا (زاید)].

دَرْپَنی (فت د ، سک ر ، فت پ) امث.
۱. چھوٹا آئینہ. تیرے سامنے اس کو درپنی دے گیا ، اور وہ اس سے انشا کی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۸۵). بیگم کو اچھی بڑی سی درپنی لا دینے کو پیسے اچھی طرح نکل آئے. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۴۴).
۲. جھلک ، صورت ، نظارہ. اگر ناظرین بھی تنبیہ نظر رکھتے ہوں تو شاعرانہ درپنی کا تماشا دیکھیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۸ : ۶). [درپن + ی ، لاحقۂ تصغیر].

--- دینا محاورہ.
جھلک دکھانا ، صورت دکھانا. جلوہ کا درپنی دے جانا معمول بات ہے. (۱۹۲۳ ، ضمیمۂ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۸ ، ۲ : ۴).

دَرْپی (فت د) صف.
مغرور (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : درپی - [illegible]].

دُرُت (فت د ، ضم ر) صف.
(موسیقی) تیز لے ، دو ماتروں کی لَے. دو دُرُت کا ایک لگھو ہوتا ہے. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۸۵). اس روایت کے مطابق جو اسلاف سے ہم تک پہنچتی ہے ہر راگ کے چار حصے ہوتے ہیں : اول الاپ جو گانک چاہے گائے یا نہ گائے ، اس کے بعد تھیٹھ راگ پہلے بلمپت اور درت میں کوئی بہت بڑا مغنی ممکن ہے اپنے ترانہ کے ساتھ ختم کر دے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۲۱۳). [س : درت ، دُ (دو کی تخفیف) + رُت ـ رِت - [illegible] فصل ، موسم].

دُرِت (ضم د ، کس ر) صف.
۱. خراب ، بُرا. غنودگی اور گونگا ہونے یا معدے کی بہت برہم آوری ہونے یا برات الشرر اور ذات الجنب یا درت جگر یا یرقان پیدا ہونے. (۱۸۹۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۵۱). ۲. مشکل ، پاپی ، چھپا ہوا ، گنہ گار ، پوشیدہ ، بُرا طریقہ ، بُرا چلن (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس).
[س : درت [illegible]]

دُرّۃُ البیضا (ضم د ، شد ر بفت ، ضم ۃ ، غم ا ، ل ، ی لین) امذ.
بڑا سفید موتی.

وحدت کو کہیں ہیں دُرّۃُ البیضا یوں
دو مرتبوں میں ہے در صدف میں ہو جوں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۹).

پویضائے صدیقہ دیا دستِ ید اللہ میں
کہا اے دُرّۃُ البیضا مبارک ہے ترا شوہر

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۵۰). [ع : دُرّۃ - موتی + رک : ال (۱) + بیضا (رک)].

دُرّۃُ التّاج (ضم د ، شد ربفت ، ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شدت) امذ ؛ اسف.
تاج کا موتی ، بہت بڑا اور قیمتی موتی ؛ (مجازاً) بڑا ، بزرگ.

نبی صدقے قطب شہ دو جگت میں
علی کا سہر تج سر دُرّۃُ التّاج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۵). ہم ... اہلِ انصاف سے التماس کرتے ہیں کہ ذرا غور کریں کہ قاضی صاحب (قاضی نوراللہ شوستری) نے اپنی صنعتِ طبیعت سے کیسے جھوٹے موتی نکال کر اپنے مقلدین کی نذر کیے ہیں اور وہ بھی ان کو گہر گراں بہا سمجھ کر دُرّۃُ التاج بنائے ہوئے ہیں کوئی آنکھ کھول کر نہیں دیکھتا کہ انکے موتی جھوٹے ہیں یا سچے. (۱۸۷۰ ، آیاتِ بینات ، ۱ : ۵۹). علم و فضل کی قدردانی کے لحاظ سے سب سے ممتاز سو چہر خاقان کبیر جلال الدنیا والدین شاہ آخستان تھا جو سلاطینِ شروانیہ کے سلسلہ کا دُرّۃُ التاج تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۹۳). [ع : دُرّۃ - موتی + رک : ال (۱) + تاج (رک)].

دَرَج (فت د ، ر) امذ (قدیم).
اثر (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

دَرْج (فت د ، سک ر) امذ.
۱. (کسی رجسٹر ، کتاب یا فہرست وغیرہ میں) لکھنا ، اندراج ، داخلہ. جب کورس میں جدید کتابیں درج یا مروّج ہوں تو مدرّسین کو ان کو خود دیکھ کے مستحضر کر لینا چاہیئے (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۴).

ہے درج دفترِ آزادگاں میں نام اپنا
کسی سے کم نہیں دنیا میں اب مقام اپنا

(۱۹۵۰ ، نگارستان ماق ، ۱۲۹).

درج ہے تاریخِ وصل و ہجر اک اک شاخ پر
بات جو ہم تم نہ کہہ پائے ، شجر کہنے لگے

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۶۹). ۲. وہ نظم و نثر جو شاعر اپنے کمال کے اظہار کے واسطے لکھ کر اپنے پاس رکھے ، کاغذ ، طومار (نوراللغات). ۳. وہ چیز جس پر لکھا جائے ، جلد ، کتاب ؛ لکھنے کی جگہ ؛ کمرہ ، دفتر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۴. کسی چیز کو دوسری چیز میں لپیٹنا (نوراللغات). ۵. تشیں خط ؛ لکھائی ؛ تہہ کی ہوئی یا لپٹی ہوئی تحریر (علمی اردو لغت). [ع : (د ر ج)]

--- رَجِسٹر کس اضا (--- فت ر ، کس ج ، سک س ، فت ٹ) امذ.
رجسٹر پر چڑھانا ، رجسٹر میں درج کیا ہوا. اجازت کا انتظار ہے کہ تعداد بھی درجِ رجسٹر کی جائے. (۱۸۷۸ ، مقاماتِ ناصری ، ۱۰۷). ۷ جنوری ۱۸۸۶ء کو ... کام کرنے کے لئے دکن مائننگ کمپنی قائم ہو کر درجِ رجسٹر ہوئی. (۱۹۳۴ ، حیاتِ محسن ، ۲۷). [درج + انگ : رجسٹر (رک)].

--- فِہرِسْت کس اضا (--- کس ف ، سکہ ، کس ر ، سک س) امذ.
فہرست میں لکھا جانا یا لکھا ہوتا (جامع اللغات). اف : کرنا ، ہونا.
[درج + فہرست (رک)].

--- کَرانا محاورہ.
لکھوانا ، اندراج کروانا.

پہنچا جو میں چوری کی رپٹ درج کرانے
کی مجھ پہ پولس نے وہ سوالات کی بوچھار

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۰).

--- کَرْنا محاورہ.
اندراج کرنا ، لکھنا ، شامل کرنا ، داخل کرنا. جو ضرور اور لازم ہیں درج کرنے میں آئے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱). ان کے حالات جہاں تک ہمیں دستیاب ہوسکے یہاں درج کیے جاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، چند ہمعصر ، ۱). تھرما میٹر کے ساتھ ساتھ ایک مشین (تھرمو گراف Thermograph) بھی لگی ہوتی ہے جو سوئی کے ذریعے ایک گراف پر درجۂ حرارت درج کرتا رہتا ہے. (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ ، ۷۱).

--- ہونا محاورہ.
درج کرنا (رک) کا لازم ، لکھا جانا ، شامل ہونا. تصویر اوس کی صفحہ دوسرے میں درج ہوئی. (۱۸۳۶ ، تذکرۃ الکاملین ، ۵۰). جس طرح کاغذ اور رجسٹر میں قلمبند حساب کوئی بھول نہیں سکتا اور ایک ایک چیز اس میں درج ہوتی ہے اسی طرح...اعمالِ انسانی فراموش نہ ہوں گے بلکہ لکھے ہوئے رجسٹر کی طرح محفوظ رہیں گے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۷۳۱).

دَرْج (فت د ، فت نیز سک ر) امث.
(عو) درز ، دراڑ ، شگاف ، دراج (ماخوذ : شبد ساگر). [درز (رک) کا عوامی تلفظ].

--- بَنْدی (--- فت ب ، سک ن) امث.
دیوار کی درازوں کو چُونا ، گارا بھر کر بند کرنے کا کام. معمولی کام مثل درج بندی ، رنگ اندازی یا سفال گردانی کی بابت ہو ... زاید صرفہ نہ ہو. (۱۹۰۳ ، اصولِ تنقیحِ حسابات ، ۱۰۹). [درج + ف : بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُرْج (ضم د ، سک ر) امذ.
۱. جواہرات رکھنے کی ڈبیا یا صندوقچی.

درِ دُرجِ عصمت کی اک نامدار
مہِ برجِ عفت کی عالی وقار

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۷).

دُرِ دُرجِ لاثانی ، بدرِ برجِ بے ثانی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶). کسی برج میں گیا اور ایک دُرج چرا لیا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۸۲).

درج دانا دلے کا دریتیم   کون معنی بُدُر چمبر حکیم

(۱۸۷۳ ، مجالس قدری ، ۸۶).

تجھ جانے ہی ہو ہم تمسو ! کس سنگ کے ہم سب افسر ہیں
کس دُرج کے ہم سب گوہر ہیں کس برج کے ہم سب اختر ہیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۳).

ملکہ ، گوہر دُرج خوبی
شب چراغ رنواس !
دیکھو لیتی وہ آ کر مجھ کو یہاں !

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۳۵). ۲. دہن خصوصاً محبوب یا ممدوح کا دہن (دانتوں کی رعایت سے جنھیں موتیوں سے تشبیہ دی جاتی ہے).

کہوں تجھ کا میں کیا شرح بیاں تو
مرتسع قفل ہے دُرج دہاں کو

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۲۷). شہزادے نے درج دہاں کھولا ، گوہر افشاں ہوئی (۱۸۶۳ ، شبستان سرور ، ۱ : ۱۳). اس پری پیکر و رشک قمر نے درج دہن پر قفل خاموشی لگایا (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۹۲). [ع : (درج)].

--- حِکمَت کس اضا (--- کس ح ، سک ک ، فت م) امذ
گنجینۂ علم و حکمت ، علم و فضل کا خزانہ. وہ ہمارا برگزیدہ ہے ... باغ جود کا سرو ، دُرج حکمت کا موتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۰). [دُرج + حکمت (رک)].

--- دَولَت کس اضا (--- و لین ، فت ل) امذ.
ریاست ؛ حکومت ، سلطنت ؛ شاہی خاندان.

سکل کنکوریے برج دولت کے تم
انولک رتن درج دولت کے تُم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹). [دُرج + دولت (رک)].

--- دَہان / دَہَن کس اضا (--- فت د / فت مع د ، ہ) امذ
دہن ؛ (خصوصاً) محبوب یا ممدوح کا دہن.

ساقیا دے جام صہبا تا کھلے باتوں میں وہ
اب تک اس کا شرم سے دُرج دہاں ہے سر بہ مُہر

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۵۸).

دُرج دہن یہ لعل و عقیق یمن نثار
غُنچے نثار پھول تصدّق چمن نثار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۹). [درج + دہان / دہن (رک)]

--- سَمعی کس اضا (--- فت س ، م) امذ.
(طب) کان کا وہ حصّہ جو سماعت سے متعلق ہوتا ہے. (۳) سمعی کیسے یا دُرج سمعی ... جن میں کان کا اندرونی حصہ ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۵). [دُرج + سمع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

--- سِیمِیں کس اضا (--- ی مع ، ی مع) امذ.
چاندی کی ڈبیا ؛ (مجازاً) چاند یا سورج.

درج سیمیں ہوش اس پر کھوتا تھا
گنبد گردوں تصدّق ہوتا تھا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۷۱). [درج + ف : سیم - چاندی + یں ، لاحقۂ صفت].

--- شِکَم کس اضا (--- کس ش ، فت ک) امذ.
پیٹ کا گڑھا ، پیٹ.

زمرد اور الماس و یاقوت بھی
رکھے ہے یہ دُرج شکم میں سبھی

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۷). [درج + شکم (رک)].

دَرجا (فت د) امذ ؛ ـــ درجہ.
مرتبہ ، رتبہ ، مقام.

اب شہادت پائے تونے   تجھ یہ درجا روتے ہوئے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۴۳).

بڑا عشق کا سب تے درجا لہے
کہ یک جا تہیں عشق برجا لہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۳). [درجہ (رک) کا ایک املا].

--- پانا محاورہ.
بلند مقام حاصل کرنا ، بلند مرتبہ ملنا.

درجا پایا قرب مقام   ایسی کھویا دیک تمام

(۱۶۳۰ ؟ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۵)).

کہاں پائے یہ ابر چشم طوفان بار کا درجا
فلک پر موج کے زینے ستی دریا چڑھے گرجا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۳).

دَرَجات (فت د ، ر) امذ ؛ ج.
درجہ کی جمع ، درجے ، مرتبے.

شیخ عالم محمّد باقر
جس کوں درگہ میں دوست کے درجات

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۵۰).

پڑھو اے حاضر و صلواۃ ہر دم
کہ تا تم کوں ملے درجات ہر دم

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۹۷). ہر ایک بروج سے تیس درجات تعلق رکھتے ہیں. (۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۹۳). حساب جمل ... مسلمان علمائے ریاضی نے درجات و دقائق و ثوانی کے تعین میں اور علمائے جغرافیہ نے طول و عرض بلد کے ذکر میں استعمال کیا ہے. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور انکی تاریخ ، ۱۱). [ع : درجہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

دَرجَت (فت د ، ر ، ج) امث (شاذ).
درجہ. مشتمل ہے اوپر عظم قدر و منزلت اور علو درجت و قرب ومشاہدہ

آیات و عجائبِ قدرت. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۵). ہم خدمتِ فیض درجت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ جو حکم شاہ ہرقل نے ہمارے بزرگوں کو دیا تھا جناب کو اس سے آگاہ کریں (۱۹۳۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۱۳). [درجہ (رک) کی تارید].

دُرْجَک (ضم د ، سک ر ، فت ج) امث نیز امذ.
۱. **دُرْج (رک) کی تصغیر ، ڈبیا ، صندوقچی.**

ہر یک بن کے درجک کے تیں جگ ادھار
خزاں قفل کیتا ہے کیلی بہار

(۱۶۰۹ ، قطبِ مشتری ، ۳).

جواہر کا درجک ہوا جب گگن   زین تار گوہر کا بھی بن

(۱۹۸۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۷۱).

کیا دہن میں ہیں ترے اے لعلِ لب دندان سفید
درجگ (درجک) یاقوت میں موتی ہیں سب یکساں سفید

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳۷). شہزاد نے درجک دہان پر قفلِ خموشی لگایا، بادشاہ خلوت کدہ سے باہر آیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۰۰). ۲. **الیون کا پھل ، کوڈا.** الیون کا پھل درجک (Capsule) کہلاتا ہے اس میں بے شمار بیج موجود ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، رسالہ جدید سائنس ، ۳). ۳. **خول (Capsule).** پستانوں کا گردہ ، ریشے دار جھلی یا درجک (Capsule) میں گھرا ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۲۸۱). [ع : درج + ک ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ تُرْبی کس اضا (ـــــ فت ت ، سک ر) صف.
(طب) معدے کے ایک گوشے کا نام. معدے کی داہنی سطح جو ظہری ہو جاتی ہے ، ایک کیسہ کو ڈھانک لیتی ہے ، جیسے ... درجک تربی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، مبادی جنینیات ، ۸۷). درجک + ترب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

دَرْجَن (فت د ، سک ر ، فت ج) صف.
۱. **بارہ کی تعداد ، بارہ کی اکائی ، ایک جنس کی بارہ چیزیں ، بارہ.** ایک کاغذ پر ۳۰ بوتام لگے ہوئے تھے اس میں دو درجن بک گئے تو بتاؤ کتنے باقی رہے. (۱۸۵۹ ، تحفۃ الحساب ، ۴). اقوامِ متحدہ کے ماتحت ایک درجن کے قریب ... ادارے کام کر رہے ہیں. (۱۹۵۲ ، امن کے منصوبے ، ۱). ۲. **متعدد ، کئی.** ایک درجن مرتبہ ہنسی کو ضبط کیا مگر ضبط کرنا محال تھا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۲۳). [انگ : ڈزن (Dozen) کی تارید].

دُرْجَن (ضم د ، سک ر ، فت ج) صف.
بد خواہ ، دشمن (رک : دُرِیع تحتی الفاظ).

جہاں لگ ہیں ولی اللہ کریں تج کوں دعا باللہ
کہ اے سلطان عبداللہ ترے درجن ہیں سب فانی

(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۹۹).

اے مولا میرے مولا اے مولا میرے مولا
بیس پہ جیسے گھونٹے کیے ہیں درجن نے غم سو سولا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۲۳۳). [س : دُر ـ بُرا + جن ـ نفس].

دَرْجَنوں (فت د ، سک ر ، فت ج ، و مج) صف.
متعدد ، بہت سے ، دسیوں ، بیسیوں ، سیکڑوں ، کئی درجن. صبح سے شام تک اخبارات کے درجنوں نمائندے آتے تھے (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۳۰). بھارت نے درجنوں ایٹم بموں کے لیے پلوٹونیم جمع کر لیا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ اپریل ، ۱). [درجن + وں ، لاحقۂ جمع].

دَرْجوں (فت د ، سک ر ، و مج) امذ ، ج.
درجہ (رک) کی مغیرہ حالت یا جمع ، کئی درجہ ، کئی زینے کے فرق سے (ترا کیب میں مستعمل). اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی دی. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، ۲۳۲).

ـــــ چڑھنا محاورہ.
رتبہ بہت بلند ہونا ، بہت ترقی پانا.

جو غربا کریں بندگی اور ڈریں
بہشتوں کے اعلاٰے درجوں چڑھیں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۸۱).

دَرَجَہ (فت د ، سک نیز فت ر ، فت ج) امذ ؛ ا ـ درجا.
۱. **رُتبہ ، پایہ ، منزلت ، مرتبت.**

بڑا عشق کا سب تے درجا لہے
کہ یک جا تہیں عشق پرجا لہے

(۱۶۰۹ ، قطبِ مشتری ، ۱۳).

کہاں پاوے یہ ابرِ چشم طوفاں بار کا درجا
فلک پر موج کے زینے ستی دریا چڑھے گریا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳).

کہاں فلک کے جو درجے ہمارے گھر کے ہیں
فرشتوں کے نہیں جو مراتبے بشر کے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۲). حضرت علی سب کے پیش رو تھے ان کے بعد حضرت عبداللہ ابن عباس ... کا درجہ ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۲۷). طویل نظموں کی عظمت کا ... ثبوت ... ان ... نظموں میں ملتا ہے جو ہماری شاعری کی دنیا میں آسمانِ سخن کا درجہ رکھتی ہیں. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۱). ۲. **(i) منصب ، عہدہ.** بادشاہ نے خان کے بیٹوں ... کے درجے بڑے بلند کر دیئے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۸۸۳). تمھیں کچھ تو اپنے درجے کا خیال کرنا پڑے گا کچھ نہ ہو تو ایک بیرا اور خانساماں ... کا ہونا لازمی ہے. (۱۹۳۳ ، روحانی شادی ، ۹).

درجہ مشتری کا بہت سخت ہے مگر
برباد اس میں ہو گئے منشی کے پانچ سال

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۶۰). **(ii) معیار ، سطح.** درخت کا ربطِ ماحول کے ساتھ ... کم وسیع ہے اس لئے اس کی زندگی کا درجہ اور بھی پست ہے. (۱۹۲۱ ، افادی ادب ، ۳). ۳. **سیڑھی یا زینے کے اوپر کا ڈنڈا یا پایہ ، زینہ.** ہمارے باپ دادا کون تھے،

اور انھوں نے کیوں یہ قلعے ، یہ ایوان ، یہ تخت یہ درجے تیار کیے تھے جن پر یہ بڑے بیٹھے ہیں . (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۳) ۔ ۴. (أ) منزل . گھر سب چھوٹے بڑے جوہی بناتے ہیں درجے ان کے چار یا چار ہیہ زنانہ رکھتے ہیں . (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۰) . کرتھں کے سب سے اوپر کے درجے میں جب پہنچے تو دو مخصوص نشان کھڑے کیے گئے . (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۲۵) . مسجد قوت الاسلام کا تیسرا درجہ بھی اسی سلطان (سلطان شمس الدین التمش) نے ۶۲۷ھ / ۱۲۳۰ع میں بنوایا تھا . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۸) (أأ) (جنت یا دوزخ کا) طبقہ ، منزل (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . ۵. (أ) (طلبہ وغیرہ کی) جماعت ، کلاس ، زمرہ . مگر ان کا تو درجہ بھر دشمن تھا کیونکہ یہ سب کو چھیڑا کرتے تھے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۰) . دسویں درجہ تک کی ... کتابیں بازار میں دستیاب نہیں ہیں . (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۶ اپریل ، ۳) . (أأ) (سواری) عموماً کرایہ اور سہولت کے اعتبار سے کمروں اور نشستوں کی تقسیم جیسے : فرسٹ کلاس (اوّل درجہ) ، سیکنڈ کلاس (دوسرا درجہ) اور تھرڈ کلاس (تیسرا درجہ) وغیرہ . ایک ایک درجہ میں پندرہ پندرہ بیس بیس بھرے ہوئے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۹۷) . اس میں (پربھات سینما) ... ایک زنانہ درجہ بھی تھا . (۱۹۹۹ ، افسانہ کر دیا ، ۷) . (أأأ) جرائم اور قیدیوں کی تقسیم کے لحاظ سے جیل خانے میں کمروں کی درجہ بندی جیسے : اے کلاس ، بی کلاس ، اور سی کلاس وغیرہ . ملزم کی خدمات عامّہ اور اس کی شہرت و مقبولیت کے لحاظ سے عدالت اس کے لیے ... درجۂ اوّل کی سفارش کرتی ہے . (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۷۳) . ۶. کمرہ ، کوٹھری . کئی ہزار ساحروں کا وہاں پہرہ لگا تھا بستر ان کے لگے ، درجہ بانیِ آرام و سکونت بنے تھے . (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۳۲) . چھوٹتے ہی حکم لگایا چلو ذرا اوپر کا درجہ کھولوں . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۰۲) . ۷. (نجوم) کسی دائرہ کا تین سو ساٹھواں حصّہ . مصنف نے ہر شہر اور جزیرے کے طول اور عرض کی وسعت بحساب درجے اور دقیقے کے بیان کی ہے . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰۷) . حساب کی رو سے مریخ آٹھ درجہ اور چھ دقیقے طلوع ہو چکا ہے . (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۰۸) . ۸. منٹ ، ثانیہ ، دقیقہ . ۶۰ منٹ یا دقیقے کا ایک درجہ . (۱۸۷۶ ، علم حساب ، ۱۲۷) . ہر درجے کے (گھنٹے یا ساعت کی طرح) ساٹھ حصّے ہوتے ہیں اور انہیں دقیقہ (یا منٹ) کہتے ہیں . (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۸) . ۹. (أ) پیمانہ ، حرارت کی اکائی . دونوں نشان کے درمیان جس قدر فاصلہ ہو اس کو ۱۸۰ کے برابر حصّوں میں تقسیم کر لیں تو ہر ایک حصّہ ... بمقیاس الحرارت کا ایک درجہ ہو گا . (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۵۳) . الجزائر ... مغرب میں ۳۲ درجے ایک ثانیہ سے ۵۳ درجے ایک ثانیہ عرض بلد تک ... پھیلا ہوا ہے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۱) (أأ) پیمانے پر کسی چیز کی مقدار وغیرہ معلوم کرنے کے خاص قسم کے نشانات . شیشے کے دو پیمانے لو جن پر درجے بنے ہوئے ہوں . (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۳۳) . ۱۰. حالت ، حال ، گت .

تیری الفت میں مبتلا ہے یہ تمہارا درجہ
دق کے آثار ہیں بیمار نظر آتے ہو

(۱۸۵۷ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۵) . میں نے اسے پھر چھوٹوں بھی نہ دیکھا کہ اس کی کیا نوبت ہوئی اور وہ کس درجے کو پہنچا . (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۰۲) . ۱۱. حد ، انتہا . عوام الناس قوانین کی زنجیروں میں ... جکڑ دیے گئے تھے کہ وہ بغیر حکّام وقت کی اجازت کے نہ اپنے مسکن تبدیل کر سکتے تھے نہ اپنے کپڑے بدل سکتے تھے . (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن (ترجمہ) ، ۲۶۳) .

قابو اس درجہ طبیعت پہ ہے اپنی مجھ کو
بات رونے کی بھی ہوتی ہے تو ہنس دیتا ہوں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰۳) . ۲. قسم ، نوع . دالان کے ستون اسی درجے کے ہیں جیسے کوہ آبو کے مندر میں استعمال کیے گئے ہیں . (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۲۳) . ۱۳. طبقہ .

پستیِ قوم کے جب آگئے دن لے اکبر
اونچے درجوں میں ہوئے عقل کے دشمن پیدا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۷۷) اگر کازسٹائنٹ (Asuistry) زیادہ جزئی اور اخلاقیات زیادہ عمومی ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان دونوں میں فرق درجے کا ہے نہ کہ نوعیت کا . (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۳۷) . ۱۳. گنا کے معنی میں .

کہاں پانے مزے کے اس قدر اس نے بڑے کوئی
تری آنکھوں کوں سو درجے شرافت ہے شریفوں میں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۷) .

سب کہتے ہیں آفتاب محشر
یہ سیکڑوں درجے اس سے بہتر

(۱۸۸۰ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۸۰) . ۱۵. معیار ، مقام . قاضی کو چاہیے کہ تمام لوگوں کو ایک درجے پر رکھے تا کہ بڑے آدمی کو ظلم کرنے کی ہمت نہ ہو اور کمزور کو انصاف سے ناامیدی نہ ہو . (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۹۰) . ۱۶. (حیاتیات) درمیانی وقفہ ؛ روپ در روپ . کریز (Moulting) کے کسی دو واقعات کے درمیانی وقفے کو درجہ (Instar) کہتے ہیں . (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۵۵) . ۱۷. چبوترہ جہاں تماشا ہوتا ہے ، تماشاگاہ کا ایک حصّہ ؛ ناٹک کا ایک باب (جامع اللغات) . [ع : (د ر ج)]

ـــــ اُتارْنا محاورہ.

ایک جماعت یا ایک درجہ نیچے کر دینا ، مرتبہ کم کر دینا ، تنزل کر دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت) .

ـــــ اُتَرْنا محاورہ.

درجہ اُتارْنا (رک) کا لازم ، ایک جماعت نیچے ہو جانا ، مرتبہ گھٹ جانا (ماخوذ : جامع اللغات) .

ـــــ بَدَرْجَہ م ف.

۱. علیٰ قدر مراتب ، ترتیب وار ، سلسلہ وار ، ایک درجے کے بعد دوسرا درجہ . جملہ ارا کین سلطنت و مدبران مملکت نے درجہ بدرجہ مبارک باد دی . (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۹ : ۶۵) .

رتبۂ جرم عاشقی درجہ بدرجہ کھل گیا
بیٹھا ہے کوئی زیر تیغ کوئی کھنچا ہے دار پر

(١٩٢٦ ، فغانِ آرزو ، ٩٦). ٢. آہستہ آہستہ ، رفتہ رفتہ. سطح سمندر سے کئی سو فٹ اونچائی تک درجہ بدرجہ مختلف قسم کی اجناس کاشت کی جا سکتی ہیں. (١٩٦٣ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ٣٣). [درجہ + ف : ب (حرفِ جار) + درجہ (رک)].

---بَرابَر ہونا محاورہ.
ایک جیسی عزت یا قدر ہونا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---بَڑھانا / بُلَنْد کَرْنا محاورہ.
درجہ بڑھنا (رک) کا تعدیہ؛ رتبہ بلند کرنا ، ترقی دینا. بادشاہ نے خان کے بیٹوں کا درجہ بہت بلند کر دیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٨٣).

---بَڑھنا محاورہ.
مرتبہ بڑھنا ، اگلی کلاس میں ترقی ہونا. درجہ بڑھنے اور گھٹنے کا اور حساب اور تاریخ کی پہیلی اور کہانیوں کا مزا پھیکا پڑ جائے گا. (١٨٨٦ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ١٧).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
١. مختلف حصوں میں منقسم ، سلسلہ وار. درجہ بند کیٹلاگ : وہ کیٹلاگ جو اس ضابطۂ تقسیم کے درجہ نمبروں کے حساب سے ترتیب دیا جاتا ہے جو کتب خانہ میں رائج ہو. (١٩٧٠ ، نظام کتب خانہ ، ٣٥٧). ٢. ترتیب کے ساتھ ، تسلسل سے. عباری فرد میں ... پیچیدہ تطابق کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آثر کا جوابی عمل بڑی خوبی سے درجہ بند اور بالکل صحیح وقت پر ظاہر ہوتا ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٣٩). [درجہ + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
حصوں ، قسموں اور طبقوں میں تقسیم ، درجے قائم کرنے کا عمل. جس قدر درجہ بندی درست اور باقاعدہ ہو گی اس قدر کام میں آسانی اور لڑکوں کو شوق تحصیل علم کا زیادہ ہو گا. (١٨٨٦ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ١٠). آنریبل ماریسن کی درجہ بندی سے اسلامیہ کالج کے حق میں بڑا مفید نتیجہ نکلتا ہے. (١٩٠٥ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ٢ : ٥٥٢). میر کا تخلیقی ذہن شاید ... حدبندیوں سے بے نیاز تھا اس لئے ... درجہ بندیوں کی مدد سے میر کی زبان کو سمجھنا میر سے بے انصافی کرنا ہے. (١٩٨٥ ، اسلوبیاتِ میر ، ٦٨). [درجہ + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَپِش کسر اضا (---فت ت ، کسر پ) امذ.
حرارہ پیما (تھرما میٹر) وغیرہ میں حرارت کا درجہ ڈگریوں میں ، حرارت ناپنے کی اکائی. دنیا میں آج جس قدر قوت استعمال کی جا رہی ہے اس کا بہت بڑا حصہ حرارت کے انجنوں ہی سے حاصل کیا جاتا ہے جو ایک طرف تو درجۂ تپش میں اضافہ کرتے ہیں اور دوسری طرف ایک سیلاب تو پگھلاتے یا گھٹاتے ہیں (١٩٤٣ ، آدمی اور مشین ، ٣٨). [درجہ + ف : تپش ، تپیدن - تپنا].

---توڑْنا محاورہ.
١. اسکول کالج وغیرہ سے کسی کلاس کو کم کر دینا (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت). ٢. تنزل کرنا ، عہدہ گھٹانا ، رتبہ کم کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---ٹُوٹْنا محاورہ.
درجہ توڑنا (رک) کا لازم ، تنزل ہونا (ماخوذ : جامع اللغات).

---چَڑْھانا محاورہ.
طالب علم کو ترقی دے کر اگلے درجے میں کر دینا. ماسٹر عزیز نے مجھے درجہ نہ چڑھایا. (١٩٣٠ ، پرانا خواب ، پلدرم ، ٦).

---حَرارَت کسر اضا (---فت ح ، ر) امذ.
رک : درجۂ تپش. پانی کی اس حالت گیس کو جو درجۃالغلیان یا اس سے اوپر کے درجۂ حرارت میں ہوتی ہے اسٹیم (بھاپ) کہتے ہیں. (١٩٠٠ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ٥٠). عمل حرارت کے لئے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ اسٹیل کے اندرونی اور بیرونی تمام ذرات یکساں طور پر گرم ہوں اور ان کا ایک ہی درجۂ حرارت ہو. (١٩٧٠ ، فولاد پر عمل حرارت ، ١٩). [درجہ + حرارت (رک)].

---دار صف.
١. خانے دار ، جس میں کئی خانے ہوں. یہ کمرہ اخباروں کے پڑھنے کا ہے ... آرام چوکیاں بچھی ہوتی ہیں ، بیچ میں درجہ دار گول میز لگی ہوتی ہے. (١٨٨١ ، تہذیب الاخلاق ، ١ : ٢٣٢). ٢. جس پر نشان لگے ہوں. دھات کے ایک مضبوط بکس کو ایک درجہ دار گول پلیٹ فارم کے ساتھ لگایا گیا تھا. (١٩٧١ ، ایٹم کے ماڈل ، ٢٣). [درجہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دَرْجَہ م ف.
ہر مقام پر ، ہر درجے پر ، ہر مرتبے پر ، ہر طرح.

درجے درجے رہیں وہ ذی ہوش
ہمخانہ و ہمدم و ہم آغوش

(١٨٣٨ ، گلزارِ نسیم ، ٣٣).

---دینا محاورہ.
جگہ دینا ، مقام پر لانا ، مرتبے پر فائز کرنا ، حیثیت دینا. اردو کو دفتری اور درسی زبان کا درجہ دینے کے بارے میں «جنگ» کے ایک گزشتہ شمارے میں کئے گئے انکشافات پڑھ کر قارئین کو تعجب بھی ہوا ہو گا. (١٩٨٦ ، جنگ ، کراچی ، ٣ ، جولائی : ٣).

---رَکْھنا محاورہ.
کسی رتبے یا مقام پر ہونا ، عہدہ پر مامور ہونا ، منزلت والا ہونا ، حیثیت رکھنا. آسکر وائلڈ ... کی کہانی «بلبل اور گلاب» ... اس کے مقبول ترین کارناموں میں سے ہے اور ایک رومانی شاہکار کا درجہ رکھتی ہے. (١٩٠١ ، افادی ادب ، ٥٠). نواب شیر جنگ ... پنجاب کے جاگیرداروں اور سرمایہ داروں میں رئیس اعظم کا درجہ رکھتا تھا. (١٩٧٧ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ١١١).

---سوم کس اضا (---و سیج) امذ.
تیسرا درجہ ، تیسرا مرحلہ ، آخری حد ؛ (مرض کی) انتہائی نوبت.
یہ نازنین مُبتلائے تپِ دق ہے اور درجۂ سوم کو نوبت پہنچ گئی. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۱۳۳ ب). [درجہ + سوم (رک)]

---کرنا محاورہ.
۱. گت بنانا ، بُرا حال کرنا.

ان کے گیسو سے نہ ہوتا جو توسُّل مجھ کو
میرے اعمال سیہ کیا مرا درجا کرتے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۸). تُو نے سویرے سویرے مجھے کچی نیند سے اٹھا دیا اب بتا میں تیرا کیا درجہ کروں. (۱۹۶۰ ، ماہِ نو ، مئی ، ۳۸). ۲. حالت بنانا ، کسی خاص حالت پر لانا. جو اپنا درجہ ہوتا ہے وہی دوسرے کا درجہ کرتے ہیں. (۱۹۰۱ ، راقم ، ۲۱).

---کشمکش کس اضا (---فت ک ، سک ش ، فت م ، ک) امذ.
کشمکش کی حالت ، کھینچا تانی کی حالت ، درمیانی کیفیت. درجۂ دوم یا عمومی ہیجان کا درجہ مریض کو بیرونی نقوش کا اب بالکل ہوش نہیں رہتا لیکن مزاج کے لحاظ سے وہ گا سکتا ، رو سکتا زور سے بول سکتا یا کشمکش کر سکتا ہے اسی لئے بعض مصنفین اس درجہ کو درجۂ کشمکش کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۴). [درجہ + کشمکش (رک)].

---کمال کس اضا (---فت ک) امذ.
خوبی کی انتہا ؛ بلندیٔ مرتبہ ، عروج. جوانی میں شہ زوری اور نیزہ بازی میں درجۂ کمال حاصل کیا. (۱۹۸۵ ، بن کے تار ، ۳۷). اف : پانا ، حاصل کرنا ، رکھنا ، ہونا. [درجہ + کمال (رک)].

---کمال کو پہنچنا محاورہ.
بلند مرتبہ حاصل کرنا ؛ (ترقی کی) آخری منزل کو پہنچنا. اس کے (محمد بن موسیٰ الخوارزمی) خاندان کا تعلق علاقہ خوارزم سے تھا ، وہ رسمی علوم کے تمام شعبوں میں درجۂ کمال کو پہنچا. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور انکی تاریخ ، ۱۳).

---کو پہنچنا محاورہ.
حالت کو پہنچنا ، نوبت کو پہنچنا ؛ منزل یا مرحلے پر ہونا. لوگوں کی صدق دلی کی اطاعت اس درجہ کو پہنچی تھی کہ اگر حکم ہوتا تو آدمی جاتا اور سپہبد کا سر اتار لاتا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۸).

---کُھلنا محاورہ.
(اسکول وغیرہ میں) نیا درجہ یا کلاس قائم ہونا (مہذب اللغات).

---گھٹانا محاورہ.
نچلے درجے میں اُتار لانا ، تنزُّل کرنا ، درجہ توڑنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ علمی اردو لغت).

---گھٹنا محاورہ.
درجہ گھٹانا (رک) کا لازم ، نچلے درجے میں اُترنا ، تنزُّل ہونا ، درجہ ٹوٹنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ علمی اردو لغت).

---ملنا محاورہ.
حیثیت یا مرتبہ حاصل ہونا ، اچھے مقام پر فائز ہونا.

جن کے دل پر تری نگاہ پڑی
ان کو درجہ ملا شہادت کا

(؟ ، مست (مہذب اللغات)). شاہ صاحب کو شہادت کا درجہ ملا. (۱۹۲۶ ، نور اللغات ، ۲ : ۶۹۳).

---نُما (---ضم ن) امذ.
درجہ ظاہر کرنے یا دکھانے والا (آلہ). درجہ نُما کو دائرے کے مختلف درجوں پر قائم کرنا چاہیے. (۱۸۳۸ ، رسالہ مقناطیس ، ۲۲۹). نلی کے دونوں بازوؤں میں پارے کی سطح کے اوپر فولاد کی درجہ نما سوئیاں ڈال دی جاتی ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۲). [درجہ + ف : نما ، نمودن - ظاہر کرنا].

---نمبر (---فت ن ، سک م ، فت ب) امذ.
(کتب خانہ) مضمون وار یا مصنف وار تقسیم یا درجہ بندی کا نمبر. طلب نمبر کے دو حصے ہوتے ہیں درجہ نمبر اور کتابی نمبر. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۲۳). [درجہ + انگ : نمبر Number].

---وار صف.
سلسلہ وار ؛ رُتبے کے موافق ، حسبِ حیثیت. پیرس میں مسافر کسی منزل پر نمبروں والی ٹکٹیں خرید لیتے ہیں دوسری ٹرام کار کا رہنما جس کو جاری شدہ ٹکٹوں کے نمبروں کا علم ہوتا ہے ایک ایک نمبر بُلاتا ہے اور اس طرح ان کو درجہ وار نشست گاہوں پر اٹھا دیتا ہے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲۸ مئی : ۹). انہوں نے قابلِ وزٹ لوگوں کی ایک لسٹ بنائی ، درجہ وار لسٹ. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۹۹). [درجہ + وار ، لاحقۂ صفت].

---ہونا محاورہ.
درجہ کرنا (رک) کا لازم ، بُرا حال ہونا ؛ عزت ہونا ؛ رُتبہ بلند ہونا. ہمارے صاحب کی جان بچائیے آپ کو بڑا درجہ ہو گا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۵).

دُرْجی (ضم د ، سک ر) امث.
(کاشت کاری) تما کو اور نیل کی ایسی پود جو ایک مرتبہ کٹنے کے بعد جڑ میں سے دوبارہ پُھوٹ کر بڑھ جائے یعنی ایک پودے سے دو فصلیں نکلیں ، دو ریزی ، دم ریزی ، رتون (اپ و ، ۶ : ۶۵). [د (دو کی تخفیف) + رج (ریز (رک) کا بگاڑ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

دَرَخْت (فت د ، ر ، سک خ) امذ.
پیڑ ، جھاڑ ، شجر.

درخت مغیلاں ہوا پھارسل
پڑیا پھارسل جیوں ہوا سارسل

(۱۵۶۷ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۹).

پہلے بند میں شجرت المنتہا
دوجے بند میں بھی درختِ طوبیٰ
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، عنایت ، ۱۵).
پڑا ماتم اس باغ میں بسکہ سخت
ہوئے نخل ماتم تمامی درخت
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۵۳). درختوں کے پتوں سے تن کو چھپائے.
(۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۵).
نہ درخت اس کا ہے کوئی نہ کہیں پھل اس کا
ظاہرا نخل و ثمر سے ہے بری دانۂ عشق
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۴۲).
یہ پیالہ ہے کہ دل ہے ، یہ شراب ہے کہ جاں ہے
یہ درخت ہیں کہ سائے کسی دستِ مہرباں کے
(۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۳۸). [ف].

---اَبریشَم کس امذ (---فت ا ، سک ب ، ی مج ، فت ش) امذ.
سنبل کا درخت (جامع اللغات). [درخت + ف : ابریشم (رک)].

---اپنے پَھل سے پہچانا جاتا ہے کہاوت.
انسان اپنے اعمال سے ہی بھلا یا بُرا ہوتا ہے ؛ ہر چیز اس کے نتیجے سے معلوم ہوتی ہے (علمی اردو لغت).

---آزاد کس صف امذ.
سرو کا درخت (جامع اللغات). [درخت + آزاد (رک)].

---بِٹھانا / بِٹھلانا محاورہ.
رک : درخت لگانا یا بونا. زمین کھود کر درخت بِٹھلاتے ہیں.
(۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۵۵).

---بوئے تھے آم کے ، ہو گئے بَبُول کہاوت.
جب نفع کی امید پر کام کرنے سے نقصان ہو جائے تو کہتے ہیں (ماخوذ : نجم الامثال ، ۳۰۳).

---پَھلنا محاورہ.
درخت کا بارآور ہونا ، پیڑ میں پُھول پھل آنا.
امیدِ وصل نہ بر آئی کی دعا برسوں
درختِ بے ثمر اب تک نہیں ہے پھل جائے
(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)).

---پُھولنا محاورہ.
درختوں میں پُھول آنا ، پیڑ کا پُھولوں سے لدنا.
کیا کیا بہاریں آئیں کیا کیا درخت پُھولے
نخلِ امید ہم نے پر بارور نہ دیکھا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰).

---چھانٹنا محاورہ.
چاروں طرف سے درخت کی شاخیں کاٹ دینا ، (درخت کی) شاخ تراشی کرنا.

پڑے گا صبر عنادل کا باغباں پہ ضرور
درخت چھانٹ کے ظالم نہال کیا ہو گا
(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)).

---رُوپنا محاورہ.
درخت یا پودے لگانا. شروع ماہ ساون میں درخت رُوپے جاتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۴۲).

---زار امذ.
جنگل جہاں درخت ہی درخت ہوں ؛ جہاں درخت بہت قریب قریب ہوں.
غنیم درخت زار میں آیا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۶).
[درخت + ف : زار ، لاحقۂ ظرف].

---سایَر کس صف (--- کس ت) صف.
چھا جانے والا درخت. درختِ سایر یا ٹاپنگ ٹری جس کا تاج بڑا اور کشادہ ہو اور دوسرے درختوں کے تاج سے بلند ہو کر ان کو ڈھک لے. (۱۹۰۲ ، علم الصحرا ، ۱۶). [درخت + سایر (رک)]

---سَوار (---فت س) امذ.
درخت پر سوار ہونے والا ؛ (اصطلاحاً) وہ مضرت رساں بیلیں جیسے آکاس بیل یا امر بیل وغیرہ جو درخت پر چھا جاتی ہیں اور اسکی نشو و نما کو متاثر کرتی ہیں. بیل اور درخت سوار جو ناپسندیدہ درختوں پر حملہ آور ہو قطع کر دیئے جائیں. (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۰۸). [درخت + سوار (رک)].

---سے گِرا تو جھاڑ میں (آن کر) اَٹکا کہاوت.
رک : آسمان سے گرا تو کھجور میں اٹکا جو زیادہ مستعمل ہے.
مژہ پر ہے پارۂ دل تھمتا ، وہ مثل ہوئی ہے اب اے خدا
کہ درخت سے جو کبھی گرا تو وہ اٹکا آن کے جھاڑ میں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۳).

---کا حال پھلوں سے مَعلُوم ہوتا ہے کہاوت.
رک : درخت اپنے پَھل سے پہچانا جاتا ہے. انسان کے چال چلن سے اس کے مذہبی نقائص و اوصاف کا پتہ لگتا ہے چنانچہ مشہور ہے کہ درخت کا حال پھلوں سے معلوم ہوتا ہے.
(۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، فروری ، ۳۰).

---کی ٹَہنی والی لِکھائی (---فت ٹ ، سک ہ ، کس ل) انث.
خطِ سرو کی طرح لکھائی کا ایک قدیم طریقہ ، ایک کلٹی (Celtic) زبان کا رسم الخط ، انگ : اوگم یا اوگھم رسم الخط (Ogam Ogham Script) ظاہری صورت کی بنا پر اس خط کو (اوگم رسم خط) «درخت کی ٹہنی والی لکھائی» کہا جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۹۲).

---لَرزاں کس صف (---فت ل ، سک ر) امذ.
پیپل کا درخت جس کے پتے عموماً لرزاں رہتے ہیں. اس کے (پیپل کے) پتے تھوڑی سی ہوا میں بھی آواز کے ساتھ ہلنے

لگتے ہیں اس لیے اس کو عربی میں شجرۃ المرتعش اور فارسی میں درخت لرزاں کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۲۳)۔ [درخت + ف : لرزاں ، لرزیدن ـ کانپنا ، تھرتھرانا]۔

ـــ لگانا محاورہ۔
کسی پودے کو اس جگہ سے جہاں وہ اُگا ہو کسی دوسرے مقام پر جمانا۔ ہندوستان میں باہر سے جو درخت لا کر لگائے جاتے ہیں ان میں حسب ذیل خاص ہیں ، سرو ، صنوبر... وغیرہ۔ (۱۹۳۲ ، اب و ، ۶ : ۱۳۷)۔

ـــ ممنوع کس صف (ـــ فت م ، سک م ، و مع) امذ۔
جنت کا وہ درخت جسکا پھل کھانے سے حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا ، شجرِ ممنوعہ۔ آدم سے ایک قصور سرزد ہوا کہ انہوں نے درختِ ممنوع کا پھل کھالیا تو خدا نے انکو بہشت سے نکال دیا۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۹۸)۔ [درخت + ممنوع (رک)]۔

دَرَختی (فت د ، ر ، سک خ) صف۔
درخت سے منسوب یا متعلق۔ بندروں کی درختی زندگی کا تقاضا یہ ہے کہ بندریا اپنے بچوں کے ساتھ ہمیشہ رہے۔ (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۱۶۶)۔ [درخت + ی ، لاحقۂ صفت]۔

دُرخَرچی (ضم د ، سک ر ، فت خ ، سک ر) امث۔
بڑی دریا دلی کے ساتھ خرچ کرنا ، شاہ خرچی (رک : دُر (۱) مع تحتی)۔ مالِ مُفت دلِ بے رحم اس دُرخرچی کے آگے گنجِ قارون کا ہوتا تو بھی وفا نہ کرتا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱)۔ [س : دُر ـ بُرا ، خراب + ف : خرچ + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دَرَخِستان (فت د ، ر ، سک خ ، کس س) امذ۔
وہ جگہ جہاں درخت بکثرت ہوں ، درختوں کے جُھنڈ ، جنگل۔ جب پانی اتر جاتا ہے تو اس کے نیچے سے پُرانے جنگلوں اور درختستانوں کے آثار نمایاں ہوا کرتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۰۹)۔ [درخ (درخت کی تخفیف) + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

دِرَخش (کس نیز فت د ، فت ر ، سک خ) امث۔
آسمانی بجلی ، بجلی کی چمک۔ درخش : زبانِ عرب میں اس کو برق اور صاعقہ ، ہندی میں بجلی کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۱)۔ [ف]۔

دَرَخشاں (فت د ، ر ، سک خ) صف ؛ م ف۔
(عام طور پر سورج چاند وغیرہ کی صفت) چمکتا ہوا ، روشن۔

کنگن تھے دھال سوتی کے درخشاں
اتھا سہرا بھی خوش موتی کا رخشاں

(۱۷۶۵ ، تتمہ پھول بن (اردو ، اپریل ۶۸ : ۱۸))۔ گردن شریف رشک مینائی بہشت بکمال خوبی حدِ اعتدال پر رخشاں اور درخشاں تھی۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۰)۔

ذرّہ ذرّہ اثر درخشاں ہے
آج بے پردہ روئے جاناں ہے

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۸۷)۔ [ف : دَرَخشاں ، دَرَخشیدن ـ چمکنا ، روشن ہونا]۔

دَرَخشانی (فت د ، ر ، سک خ) صف نیز امث۔
تابانی ، چمک ، روشنی۔

حضرت آدم کی پاک پیشانی
تھی اسی نور سے درخشانی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱)۔

یہاں کی شام تھی مانندِ صبحِ نورانی
یہاں کے ذرّے میں تھی مہر کی درخشانی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۹۹)۔

طرارا بھر کے مار آئے ہیں تاہیں شیرِ گردوں کو
نشاں ہیں اون کے سم کے یہ مہہ و مہرِ درخشانی

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۵۷)۔ ٹیوب میں صرف پہلے اینوڈ کا وولٹیج بیم کرنٹ (Beam Current) پر اور اس نسبت سے دھبّے یعنی سپاٹ (Spot) کی درخشانی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۲۱۶)۔ [درخشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دَرَخشانِیَت (فت د ، ر ، سک خ ، ی مع ، شد ی بفت) امث۔
تابانی ، روشنی ؛ (مجازاً) بیداری۔ نفس کا جوہر بالکل خالص ہے اور اس میں جہالت پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے تتھ تا میں ہم یہ صفت عاید کر سکتے ہیں کہ وہ عقلِ عظیم کی تجلی ہے اس کو درخشانیت عالمہ کہتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، تاریخِ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۵)۔ [درخشاں + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

دَرَخشِندگی (فت د ، ر ، سک خ ، کس ش ، سک ن ، فت د) امث۔
چمک دمک ، روشنی ، درخشانی (علمی اردو لغت)۔ [رک : درخشندہ (ہ بدل گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دَرَخشِندَہ (فت د ، ر ، سک خ ، کس ش ، سک ن ، فت د) صف۔
چمکنے والا ، تابناک۔

کیا ہی وہ روئے درخشندہ ہے سبحان اللہ
شمع کی طرح کہ برقع میں چُھپایا نہ گیا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰)۔ گرفتار سوال سیاح ... نے ... خاکِ طیبہ میں جواہر ریزوں کی تلاش کی تو کیا دیکھتا ہے کہ اسی گوہر درخشندہ کی چمک ایک دنیا کی آنکھیں خیرہ کر رہی ہے۔ (۱۹۲۳ ، شہیدِ مغرب ، ۶۵)۔ فرائیڈ کی نفسیات نے تخلیقی ادب اور دیگر فنونِ لطیفہ کے بارے میں جس گہری بصیرت کا اظہار کیا ہے اسے جدید نفسیات کا ایک درخشندہ باب قرار دیا جاسکتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۹۹)۔ [ف : درخشندہ ، درخشیدن ـ چمکنا]۔

دِرَخم (کس د ، سک ر ، فت خ) امذ۔
درہم۔ درہم یونانی لفظ درخم ہے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۱۲)۔ [یو]

دَرْخواسْت (فت د ، سک ر ، و معد ، سک س) امث.
۱. (i) **گذارش ، عرض ، التجا.**

سنی جو بدر نے درخواست اس کی
یہ سمجھا گفتگو ہے راست اس کی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۶۶۲). توراۃ سے ثابت ہے کہ جو لڑکا حضرت ابراہیم کی دعا سے پیدا ہوا وہ حضرت اسمٰعیل ہیں اور اسی لیے ان کا نام اسمٰعیل رکھا گیا کہ خدا نے ان کے بارہ میں حضرت ابراہیم کی درخواست سنی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۳۷). حضورؐ نے ایک اس شکست خوردہ قوم کی جس پر آپ کو پورا قبضہ اور اختیار حاصل تھا درخواست اور پیش کی ہوئی شرط منظور کر لی. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۶۷).
(ii) **خواہش ، آرزو.**

بسکہ اِس دل کو تھی اُس آفتِ دیں کی درخواست
اپنے احوال پہ میں رہ نہ سکا ہے کم و کاست

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۰۳). اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ درخواست بکریوں کی کرتے تو آپ .. بکریاں اونہیں کو عطا فرماتے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۸۱). اُستانی جی نے وعظ شروع کیا بہنو! بیٹیو! میں تم سب کی احسان مند ہوں کہ اپنے اپنے کام کاج بند کئے اور میری درخواست پر یہاں جمع ہو گئیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۹). بوڑھا ... کچھ دیر خاموش کھڑا رہا اور پھر لوگوں سے درخواست کرتے ہوئے کہنے لگا... ایک بڑا تسلا لایا جائے. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں (ترجمہ)، ۸۷). ۲. **عرضی ، عرضداشت ، گذارش نامہ.** جب کوئی نیا لڑکا بھرتی ہونے کی درخواست کرے تو مناسب ہے کہ وہ مہینے کی آخر تاریخ تک مدرسہ میں آیا کرے لیکن اس کا نام ماہ بعد کی پہلی تاریخ تک نہ تو رجسٹر داخل خارج میں لکھا جائے گا نہ رجسٹر حاضری میں. (۱۸۸۹ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۱). یہ امر موجبِ دلچسپی ہے کہ میر امن نے... (فورٹ ولیم کالج) کالج کمیٹی کی خدمت میں ایک درخواست بغرض وصولیٔ انعام... دی تھی. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۵).

تیری درخواست مبارک ہے عدالت کے لئے
تجھ کو دو روز کی مہلت ہے عبادت کے لئے

(۱۹۸۳ ، سلفور ، ۷۶). ف : بھیجنا ، دینا. [ف : درخواست ، درخواستن ـ مانگنا ، طلب کرنا ، گذارش کرنا].

ـــ تَعَہُّد کس اضا (ـــ فت ت ، ع ، شد ہ بضم) امث.
ٹینڈر (Tender) ، یا ٹھیکہ وغیرہ حاصل کرنے کی درخواست. سربمہر درخواستِ تعہد مقررہ مقام اور مقررہ تاریخ پر داخل کرسکتے ہیں. (۱۹۰۰ ، مٹی کا کام ، ۲). [درخواست + ع : (ع ہ د)].

ـــ دینا ف م.
عرضی دینا ، عرضداشت پیش کرنا (مہذب اللغات).

ـــ سَرسَری کس صف (ـــ فت س ، سک ر ، فت س) امث.
مہمل درخواست، مختصر سی درخواست (ماخوذ: علمی اردو لغت) [درخواست + سرسری (رک)].

ـــ کَرْنا ف م.
گذارش کرنا ، التماس کرنا. شکل گشائیں نے بھائی سے بیاہ کی اجازت کی درخواست کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۱۰). میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۱۸). تاجر ... نے ... درخواست کی کہ جلدی اس شخص کی تلاش کر کے گھوڑی اس کے حوالے کی جائے. (۱۹۷۹ ، کلیان ، ۷۲).

ـــ کُنِنْدَہ (ـــ ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) امذ.
عرضی بھیجنے والا ، درخواست گزار. درخواست. ابرائے ڈگری تحریری ہو گی اور اس پر دستخط اور تصدیق طرف سے درخواست کنندہ کے یا کسی اور شخص کی طرف لکھی جائے گی. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۱۰۱). [درخواست + ف : کنندہ ، کردن ـ کرنا]

ـــ گُزار (ـــ ضم گ) امذ.
درخواست دینے والا ، درخواست دہندہ. درخواست گزار میں ہر ایسا شخص بھی داخل ہو گا جس سے یا جس کی وساطت سے کسی درخواست گزار کو درخواست کرنے کا حق حاصل ہو. (۱۹۲۸ ، قانون میعاد سماعت سرکار عالی ، ۳) درخواست گزار کا موقف یہ تھا کہ وزیر اعلیٰ اور آئی جی پولیس نے انتہائی غیر ذمہ دارانہ طرز عمل کا مظاہرہ کیا ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ اپریل : ۱۲). [درخواست + ف : گزار ، گزاردن ـ گزارنا].

ـــ گُزارْنا محاورہ.
عرضی دینا، درخواست پیش کرنا مدعی نے زیر قاعدہ ۲۲ ـ آرڈر ۲۱ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ۱۹۰۸ء بعض نقدی کی قرق کے واسطے درخواست گزاری ہے. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۳۰۶).

ـــ گُزَرْنا محاورہ.
درخواست گزارنا (رک) کا لازم ، **شکایت ہونا ، عرضی جاری ہونا پیش ہونا.** عدالت جاری کنندہ ڈگری اس شخص کے نام جس پر درخواست گزرے ایک نوٹس جاری کر دے گی. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۹۷).

دَرْخور (فت د ، سک ر ، و معد). (الف) صف.
لائق ، قابل ، سزاوار ، مناسب.

تمام دشت خاور کا لشکر ابھے
کھڑے رہاں نہیں بھنا درخور ابھے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۷۰). ایک قصیدہ درخورِ لیاقت اپنی کے بیچ مدح عالی جناب کے لکھ کر تیار کرتا ہوں. (۱۷۷۵ ، نو طرز مرصع ، تحسین ، ۹۰).

جاتا ہوں داغِ حسرتِ ہستی لیے ہوئے
ہوں شمع کشتہ در خورِ محفل نہیں رہا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۳).

اے دل ان کو وفا کی خُو ہی نہیں
درخورِ لطف یا کہ تُو ہی نہیں

(۱۹۲۰ ، کلیاتِ حسرت ، ۱۵۶).

بنّی کے پڑھنے لگیں قدسی بھی مرے ساتھ حنیف
درخورِ نعت کوئی شعر تو ایسا ہو جائے

(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۱۳۳). (ب) امذ. دخل ، رسائی. یہ ریش سفید اسی سرکار میں کی ہے اور آگے اس امر کا تھوڑا بہت درخور بھی تھا. (۱۸۸۰ ، مرقعِ تہذیب ، ۶۲). اربابِ اقتدار کی نظروں میں درخور حاصل کر کے اپنے اپنی ممتاز پوزیشن قائم کر لی. (۱۹۱۳ ، مضامینِ ابوالکلام آزاد ، ۳). مسلمانوں کی زندگی میں اور ان کے مزاج میں... بدعات نے درخور حاصل کرلیا. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۰۰). [درخور (رک) کی تخفیف].

---- اِعْتِنا کس اضا (---- کس ا ، سک ع ، کس ت) صف.
توجہ کے لائق ، خیال کے قابل ، قابلِ اعتنا. اردو شاعری کی اس صنف یعنی گیت کو اب تک اردو کے اربابِ تنقید و تبصرہ و تاریخ نے درخورِ اعتنا نہ سمجھا. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۲۲). [درخور + اعتنا (رک)].

---- پَیدا کَرْنا محاورہ.
استعداد حاصل کرنا. دمشق میں قیام کر کے ... میں نے ... صحائفِ آسمانی کی تعلیم پائی تھی اور عیسائی لٹریچر میں اچھا درخور پیدا کر لیا تھا. (۱۹۱۷ ، جویائے حق ، ۱ : ۳۶).

---- خِلْعَت کس صف (---- کس خ ، سک د ، فت م) صف.
منظورِ نظر. پھر میں ایسا درخورِ خلعت ہو گیا تھا کہ بڑے بڑے مصاحبین کو رشک و حسد تھا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۲۰) [درخور + خلعت (رک)].

---- کَرْنا محاورہ.
تعلق یا رسائی پیدا کرنا ، دخل پیدا کرنا.
پھر کیوں تراب کیجے اہلِ دول سے درخور
دنیا کی جب تگ و دو سعی و تلاش چھوڑی
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۸۴).

---- ہونا محاورہ.
شریک یا شامل ہونا ، دخیل ہونا. عورتوں کا سازشوں میں شریک ہونا اور معاملاتِ ملکی میں درخور ہونا مجھے پسند نہیں. (۱۹۰۷ ، نپولینِ اعظم ، ۳ : ۱۷۶).

دَرْخُورْد (فت د ، سک ر ، و مجد ، سک ر) صف.
رک : درخور.
یا وصف بے کمالی عزت طلب ہوں قائم
درخورد ہو سو کیوں کر اہلِ جہاں سے مجھ کو
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۶).
تعزیر کے لائق بھی ہے خواہش مرے دل کی
درخورد ملامت ہی نہیں آپ کے نزدیک
(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت ، ۱۲۷). [ف : در - اندر + خورد - خور - خورا (رک)].

دَرْد (فت د ، سک ر) امذ.
۱. وہ احساس جو (کسی خارجی یا داخلی سبب سے) جسم کے غیر طبعی ہونے کی حالت میں قوتِ لامسہ یا قوتِ حاسہ کے ذریعے تکلیف کی صورت میں پیدا ہو ، ٹیس ، دکھن ، چمک.
شرف حرف نابل کہیں درد کچھو نہ بسائے
گرد چھوٹیں دربار کی سو درد دور ہو جائے
(۱۳۸۰ ، شرف سنیری (مقالاتِ شیرانی ، ۱ : ۱۳۵)). سر کا درد دونوں کانوں سوں خدا کا کلام نا سنا سو. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۰).
لہریں بڑیں عورت مرد　　کوئیں پائیں ہوا درد
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۵).
صدقے نبیؐ کے قطب کوں اپ لطف میا تھے
دکھ درد سبھی دور کر ہور سکھ شفا بخش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳).
درد ہے اور درد ہے اور درد ہے
سب کچھ اس لذّت کے آگے گرد ہے
(۱۷۸۳ ، مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۶۷).
یہ بھا کیونکر نہ ہو جائے رفیق
ہڈیوں کا درد اب جاتا نہیں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۰۱). تلویے افگار ہیں سو طرح کا درد ، ہزار طرح کے آزار ہیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۰). زخم یا خراش کا درد اس وقت تک کم نہیں معلوم ہوتا جب تک کہ اس کے لیے کچھ کیا نہ جائے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۰۱).
۲. (ذہنی یا روحانی) دکھ ، تکلیف ، رنج و الم ، غم (غمِ عشق).
دونو مل کے لا ک آرزو ہور چاؤ
کہے شہ ترا درد پنہاں کوں آؤ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱). ایسا درد پہونچا کہ اندھیرا آنکھوں میں طاری ہوا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۸).
زمانہ جب تئیں ہے اس کے درد کے مارے
رہیں گے خاک فشاں مرغِ خانگی سارے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۲۰).
قصّۂ شوق کہوں درد کا افسانہ کہوں
دل ہو قابو میں تو اس شوخ سے کیا کیا نہ کہوں
(۱۹۵۱ ، حسرت ، ک ، ۲۷).
ہیں ہمہ عشق ، ہمہ درد ، ہمہ محرومی
آج اعلانِ بغاوت ہے مری محکومی
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۸). ۳. سوز و گداز ، اثر ، کشش. کیا عورت کیا مرد جس میں کچھ عشق کا درد ، اس کتاب کوں سنے پرتی بلا سی تا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹).
اے جانِ سراج ایک غزل درد کی سن جا
مجموعۂ احوال ہے دیوان ہمارا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۶).
گوشِ دل سے نالۂ مجنوں سن اے محمل نشیں
اس طرح کا درد آوازِ حدی خواں میں نہیں
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۲۶۰). یوں تو گانے والیاں بہت سنیں مگر جو درد اختری بائی کی آواز میں پایا کسی دوسری میں نہیں پایا.

(۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۸۷). ۳. رحم ، ترس. بے درد نامرد، مرد میں درد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳).

تجھے کہ درد نہیں ، حال ہمارا کیا معلوم
توں سار پیاسے کی کیا جانے ہے کنارِ فرات

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۹). اسے قتل کرنے میں ذرا درد نہ آتا تھا. (۱۸۹۸ ، سوانح عمری امیر تیمور و حمیدہ بیگم ، ۹).

درد والا کوئی مل جائے تو کچھ قدر بھی ہو
آپ بے درد ہیں کیا درد جگر جانیں گے

(۱۹۱۸ ، سید عبدالسلام خیال جے پوری ، د (ق)). ۵. محبت ، لگاؤ ؛ جذبۂ ہمدردی ؛ پاس.

بھی شحمہ نے بولے اوسی درد میں
میں مستی سوں آ کر پڑیا گرد میں

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۲۱).

کنور کوں کہیں کوں تو مرد ہے
تجھے اپنے جیو کا نہ کچھ درد ہے

(۱۷۵۶ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۲۱۰). تم کو اسکول کا خیال نہیں، شفیع کو درد نہیں میاں شوکت کو ہمدردی کی کوئی وجہ نہیں (۱۸۹۸ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۲۰۹). مسلمان لڑکیوں کے نام نسبۃً زیادہ ہیں لیکن ان میں سے اکثر ایسی ہیں جن کے دلوں میں اسلام کا درد موجود ہے. (۱۹۳۳ ، عالم نسواں ، ۱۳).

ترے درد نے دیا ہو جسے اٹھ کے خود سہارا
اسے کیا ڈبو سکے گا غم زندگی کا دھارا

(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۹۷). ۹. بیماری ، روگ ، علالت.

حکیماں دیکھن ناڑی جیوں آتے ہیں
دَرد ظاہرا کچ نہیں پاتے ہیں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۷).

یعنی سب دردوں کی رکھتی ہوں دوا
میری یہ دکّان ہے دارالشفا

(۱۷۸۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۳۳). سب دردوں میں زیادہ سخت بغل کا روگ ہے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۷۶).

سنتا ہوں کہ تسکین وہ دیں گے مجھے آ کر
یہ سچ ہے تو اب درد سوا ہو کے رہے گا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۲). ۷. سودا ، جنون.

شیریں کے لئے تیشہ زنی اس لئے نہیں کی
فرماتے ہیں وہ درد تھا فرہاد کے سر میں

(۱۹۰۵ ، داغ یادگار داغ ، ۵۳). ۸. (عو) دردِ زہ (نوراللغات).
[ف : درد ، پہلو : درت]

---اُبھر آنا محاورہ.
درد اٹھنا ، تکلیف میں اضافہ ہونا.

آہیں دل کی طرح ڈوب کے رہ جاتی ہیں
سانس لیتی ہوں تو پر درد ابھر آتا ہے

(۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۱۰۹).

---اُتار (---ضم ا) امذ.
درد کا ازالہ ، درد کا دفعیہ ؛ تکلیف کا علاج.

کوئی نکیا درد اُتار   سوئے رد رو زار بزار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲۰۶ : ۶۱)). [درد + اُتار (رک)].

---اُٹھانا محاورہ.
دُکھ اٹھانا ، تکلیف سہنا ، غم برداشت کرنا.

پھری نگاہِ کرم کی شکایت ، اور اس سے
جسے زمانہ ہوا درد بھی اُٹھائے ہوئے

(۱۹۳۶ ، مشعل ، ۶۵).

---اُٹھنا محاورہ.
جسم کے کسی حصہ میں درد پیدا ہونا ؛ کوئی غم دُکھ یا تکلیف محسوس ہونا.

نازکی سے ہوا قاتل مری حالت کا شریک
یاں لگا زخم تو واں درد اُٹھا شانے میں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۹).

کیا غضب درد اِدھر اور اُدھر سے اُٹھا
دل پہ رکھا جو کبھی ہاتھ جگر سے اُٹھا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۳).

دنیا نہ بدل دیں ترے بیماروں کی
کچھ کشمکش ضبط کچھ اُٹھتا ہوا درد

(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۴۱).

---اَچّھا ہونا محاورہ.
زخم مندمل ہونا ، تکلیف رفع ہونا ، دُکھ کا علاج ہونا.

ہم جس کے لیے پردیس پھرے جوگی کا بدل کر بھیس پھرے
بس دل کا بھرم رہ جائے گا یہ درد تو اچھا کیا ہو گا

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۰۲).

---اَنگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
۱. رنج و غم پیدا کرنے والا ، رقت والا.

میرے نالے سنتے ہی بے چین ہو کر بول اٹھے
یہ اسی ظالم کی شاید آہ درد انگیز ہے

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۹۸). عورت کی داستان نہایت درد انگیز ہے. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۹۶). ۲. سوز و گداز پیدا کرنے والا ، پُر درد. جب شمع حکیم مومن خاں مومن کے سامنے پہنچ گئی ... انہوں نے ... بڑی درد انگیز آواز میں دلپذیر ترنم کے ساتھ یہ غزل پڑھی. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۸۵). میرا محبوب ... ہر روز مجھے ملنے آیا کرتا تھا، سیاہ شیروانی پہنے اور آنکھوں میں آنسو بھرے اس درد انگیز مسکراہٹ کے ساتھ میری طرف آنکھیں اٹھا کر ، اپنا سر جھکا لیتا ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۸۱).
[درد + ف : انگیز ، انگیختن = اٹھانا].

---اَنگیزی (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
درد سے بھرا ہونا ، درد سے پُر ہونے کی حالت و کیفیت. یہ دونوں شاعر (انشا اور مصحفی) اس قصے (سسی پنوں) کی درد انگیزی اور دلچسپی کا اقرار کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۲۰ ، سہ ماہی اردو ، اکتوبر : ۲۱۷). [درد + انگیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آسا صف.
درد کو تسکین دینے والا (جامع اللغات). [درد + ف : آسا ، آسودن ـ آرام پہنچانا].

ـــــ آشنا (ـــــ سک ش) صف.
۱. **دُکھ درد سے واقف ، ہمدرد.**

کس سے جا کر کہیں حقیقتِ دل
کوئی یاں درد آشنا ہی نہیں

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۵۷).

مجھے فطرت نوا پر پے بہ پے مجبور کرتی ہے
ابھی محفل میں ہے شاید کوئی درد آشنا باقی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۵). ۲. **درد مند.**

آپ سے ایفائے پیمانِ وفا ممکن نہیں
چارہ سازیٔ دلِ درد آشنا ممکن نہیں

(۱۹۱۴ ، نقوشِ مانی ، ۱۱).

دہائی ہے دلِ درد آشنا دہائی ہے
کہ تو سرد پہ تہمت ہے دل دُکھانے کی

(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۷۹). [درد + آشنا (رک)].

ـــــ آگیں (ـــــ ی مج) صف.
درد سے بھرا ہوا ، تکلیف دہ. اکثر حصّہ وقت کا دردآگیں احساس میں گزرتا ہے. (۱۹۱۷ ، مکاتیبِ اکبر ، ۲ : ۵۲).

انبساطِ درد آگیں ہے بہارِ حسن بھی
یہ شبابِ شادماں یہ سوز و سازِ رنگ و بو

(۱۹۳۸ ، مشعل ، ۹۱). [درد + ف : آگیں ، آگندن ـ بھرنا].

ـــــ آلود (ـــــ و مع) صف.
جسے سخت تکلیف ہو ، غم زدہ ؛ تکلیف دہ.

رشتۂ الفت کی تھی سیلی پڑی
او درد آلود کی رکھیے چھوڑی

(۱۷۷۴ ، مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۹۱). [درد + ف : آلود ، آلودن ـ لتھڑنا].

ـــــ آمیز (ـــــ ی مج) صف.
درد سے بھرا ہوا ، درد ناک.

شام مشغول مرثیہ کہنے سوں چپ رہنا بھلا
پختہ درد آمیز عزلت نت توں احوالات بول

(۱۷۷۵ ، عزلت (اردو شہ پارے ، ۱ : ۱۵۳)).

ہو اس سے آتشِ سوزِ نہاں تیز
پڑھے اشعار کیا کیا درد آمیز

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۰۴). لارڈ کرزن نے دیکھ کر نہایت درد آمیز تقریر فرمائی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۹). ہم نے انہی احمد ندیم قاسمی ، شوکت صدیقی کی تحریروں میں... انسان کی بے راہ روی ، بداخلاق ، معاشی استحصال اور سرمائے سے نفرت پر بڑے درد آمیز اور رقت خیز جملے پڑھے ہیں. (۱۹۸۳ ، نرشِ قلم ، ۳۰۳). [درد + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

ـــــ آنا محاورہ.
رحم آنا ، ترس کھانا.

کچھ نہ ان لڑکوں پہ درد آیا اسے
ایک تنہا اپنے جی کے واسطے

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۴۰).

ناکامیوں میں تم نے جو تشبیہ مجھ سے دی
شیریں کو دردِ تلخیٔ فرہاد آ گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۰). یہ کدالیں اور پھاوڑے لے لے کے دینِ خدا کی عمارت کو ڈھا رہے ہیں اور کچھ بھی درد نہیں آتا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۸۵).

ـــــ بادَل (ـــــ فت د) امذ.
غم کی گھٹا ، درد و غم کا سماں ، بڑا دُکھ.

اناماں کا قصہ کہتے لہیں ہے حبیب کوں طاقت
شہیداں کے غماں تھے درد بادل جگ پہ چھایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶). [درد + بادل (رک)].

ـــــ بانٹنا / بَٹانا محاورہ.
دُکھ درد میں شریک ہونا ، شریکِ غم ہونا ، ہمدردی کرنا.

جو میں منگتی دارو سو دیسی نہ کوئی
کسی کا درد بانٹ لیسی نہ کوئی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۰).

مُونسِ شبِ غم میں نظر آتا نہیں کوئی
بیمار ہیں ہم درد بٹاتا نہیں کوئی

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۹۱).

ـــــ بے پدَری کس اضا (ـــــ ی مج ، کس پ ، فت د) امذ.
یتیم ہونے کا صدمہ ، یتیمی کا دُکھ.

زُلفوں پہ گرد تھی تو رُخوں پر غُبار تھا
چہروں سے دردِ بے پدری آشکار تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۶۸). [درد + ف : بے (حرفِ نفی) + ف : پدر ـ باپ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بھَرا (ـــــ فت بھ) صف مذ (مث : درد بھری).
درد انگیز ، پُر درد ، درد ناک.

تری نظر کے تبسم سے عشق لرزاں ہے
کہ اس فضا میں ہیں یہ بھی صدائیں درد بھری

(۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۴۷). میری رائے میں اس زبان کے پیچھے جو دل ہے وہ درد بھرا ہے. (۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۰). [درد + بھرا ، بھرنا (رک) کا ماضی].

ـــــ پَرْوَر (ـــــ فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
غم زدہ ، مصیبت زدہ (جامع اللغات) [درد + ف : پرور ، پروردن ـ پالنا].

ـــــ پنہاں / پنہانی کس صف (ـــــ کس پ ، سک ن) صف.
چُھپا ہوا غم ، اندرونی درد ، دردِ دل.

پردے پردے میں ترے وصل کا ساماں ہونا
دردِ پنہاں کا ، ترا غمزۂ پنہاں ہونا

(۱۹۷۰ ، بیخود (محمد احمد) ، ک ، ۱۳).

مجھے لے کاش دنیا دیکھ لیتی
علاج درد پنہانی سے پہلے

(۱۹۸۳ ، مضراتانا ، ۱۳۷). [درد + ف : پنہاں = چھپا ہوا + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---پوچھنا محاورہ.
ہمدردی کرنا ، غم گساری کرنا (جامع اللغات).

---پوچھنے والا (---و مع ، سک ھ) امذ.
ہمدرد ، غم گسار ، درد مندی کرنے والا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---پیما (---ی لین) امذ.
(طب) درد کا صحیح اندازہ لگانے والا آلہ. ایک آلہ استعمال کیا جاتا ہے جسے درد پیما کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تجربی نفسیات (ترجمہ) ، ۲۹۹). [درد + ف : پیما ، پیمودن = ناپنا].

---پیہم کس صف (---ی لین ، فت ہ) امذ.
بار بار اٹھنے والا درد ، مسلسل رہنے والا دکھ ؛ (مجازاً) جنون ، سودا.

لرزہ براندام ہے تیرے ترنم سے فضا
سن بہر دیوار ہستی درد پیہم کی صدا

(۱۹۳۹ ، نیض دوراں ، ۲۱۸).

ہم سے زینت ہے درد پیہم کی
ہم سے باقی ہے آبرو غم کی

(۱۹۸۲ ، چاند پر بادل ، ۲۰۲). [درد + پیہم (رک)].

---ٹپکنا محاورہ.
درد کا اظہار ہونا ، غم عیاں ہونا.

مصحفی درد ٹپکتا ہے سخن سے میرے
غزل ایسی الطف کی دیوان فغاں میں نہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۲ : ۲۳۴).

ہے یہ سب مسجد مظلوم کی فریاد کا فیض
جس قدر درد ٹپکتا مرے اشعار سے ہے

(۱۹۳۱ ، چمنستاں ، ۳۰).

---جانا محاورہ.
درد کا موقوف ہونا ، درد ختم ہونا ، دکھ باقی نہ رہنا.

عشق کا پیدا نہ ہو یارب کسی کے دل میں درد
لادوا یہ ٹیس ہے جاتا ہے یہ مشکل میں درد

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۵۰).

---جھیلنا محاورہ.
تکلیف و مصیبت برداشت کرنا ، غم اٹھانا.

یہ بے قصور جاندار درد جھیلتے ہوئے
یہ خاک و خون کے تلے اپنی جاں پہ کھیلتے ہوئے

(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۱۹۵).

---چمکنا محاورہ.
اچانک درد اٹھنا یا ظاہر ہونا ، درد ایکدم بڑھ جانا.

وہ دل میں ہوک سی اٹھی وہ جب کو ہوش آیا
وہ درد جس کی دوا تو ہے پھر چمکا ہے

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۲۶۹).

اس درد کی قیمت تو دو عالم بھی نہیں ہیں
جو درد ترے حسن نوازش سے چمک جائے

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۳۵).

---چننا محاورہ.
درد کا علاج کرنا ، تکلیف رفع کرنا.

بوٹی ہے جو مرا درد جگر چنتی ہے
تیار ہے وہ مرے سینے پہ ذہن رکھتے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۳۰).

---چینی (---ی مع) صف.
وہ جو درد چن لے یا رفع کر دے (جامع اللغات). [درد + ف : چیں ، چیدن = چننا].

---چھٹنا محاورہ.
درد دور ہونا ، غم سے نجات پانا ، تکلیف جانا ، تکلیف فرو ہونا.

استخواں سے درد فرقت میں کے بھی چھٹنا نہیں
دیکھئے مرقد سے آکر اب ہما لے جائے گا

(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۹۲).

---خاصرہ کس اضا (---کس ص ، فت ر) امذ.
پہلو یا تہیگاہ کا درد ، کولہے کا درد. اختلاف ہے کہ آنجناب (آنحضرت) کو کون بیماری تھی بعضے درد خاصرہ کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، تفریح الاذکیا ، ۲ : ۳۲۲). [درد + خاصرہ (رک)].

---خراساں میں دارو ہندوستان میں کہاوت.
جب علاج بہت دشوار ہو تو کہتے ہیں یعنی نہ دوا آئے گی نہ درد جائے گا ، جب تک دوا آئے گی مریض مر جائے گا. اقبال بھی جھگڑے کی لاف میں ، وہ بہزاد ہماری کوہ قاف میں درد خراساں میں ، دارو ہندوستان میں. (۱۹۲۵ ، منتخب رتن ، ۱۸۳).

---خواہ (---و معد) صف.
ہمدرد ، رحم دل ، بہی خواہ. درد خواہ بادشاہ نے اسی وقت بکتر اتروایا اور اپنے خاصے کی زرہ پہنوا دی یہ سلام کر کے خوش ہوتا ہوا اپنے رفیقوں میں گیا (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۲). نہ میرا کوئی ایسا درد خواہ تھا جو مجھے دنیا کی اونچ نیچ سمجھاتا ، اور میرا سودا کرتا. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۰). [درد + ف : خواہ ، خواستن = چاہنا].

---خوردہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
وہ جس نے تکلیف دیکھی ہو ، درد اٹھایا ہو ، چوٹ کھائی ہو ، مصیبت زدہ (جامع اللغات). [درد + ف : خوردہ ، خوردن = کھانا].

ـــــ خیز (ـــــ ی مج) صف.
پُر درد ، درد آمیز ، درد سے بھرا ہوا ، درد پیدا کرنے والا.

دل کا کیا تھا حال نظم ، شعر کسی تھے درد خیز
داد تو دیتے اے شرف ہوتے جو خان آرزو

(۱۸۸۰ ، شرف ، د ، ۲۰۲). وہی کلام درد خیز ہوتا ہے جو درد خیز دل سے نکلتا ہے. (۱۹۲۶ ، مضامین چکبست ، ۸). [درد + ف : خیز ، خاستن = اُٹھنا].

ـــــ دَرُوں کس صف(ـــــ فت د ، و مج) امذ.
دل کا درد ، دل کی خلش ، دل کا غبار. علامہ نے انھیں یہ بھی لکھا کہ وہ اپنے درد دروں کا مکمل صحیفہ ان کے سامنے کھول کر رکھ دینا چاہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، نذرحمید احمد خاں ، ۲۲۲). [درد + دروں (رک)].

ـــــ دُکھ (ـــــ ضم د) امذ.
رک : دُکھ درد جو زیادہ مستعمل ہے.

کون دنیا میں بٹاتا ہے کسی کا درد دُکھ
کون سر پر بوجھ لیتا ہے کسی مزدور کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹).

تو ہی سنتا ہے درد دکھ سب کے
تجھ سے سب اپنا حال کہتے ہیں

(۱۹۱۹ ، نذر خدا ، ۴۴). اف : بٹانا ، سننا. [درد + دُکھ (رک)].

ـــــ دِل کس اضا(ـــــ کس د) امذ.
۱. دل کا درد ؛ (مجازاً) دُکھ ، درد ، غم ، صدمہ.

کبھو بھی بھی کبھ آتا تھا درد دل اس سے
پر اس طرح کہ شکایت میں کچھ زمانے کی

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۰۲).

اس وقت کس سے درد دل اپنا کہوں میں آہ
تم بھی ہو سوگوار پھوپی بھی ہیں سوگوار

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۵).

اور جب خدانخواستہ معزول ہوں تو پھر
خود درد دل سُنانے کو آتے ہیں اس کے پاس

(۱۹۷۰ ، اردو گلستاں ، ۹۱).

یُورش جہاں کی دل سے سوا درد دل پہ تھی
ہم کام خود ہی اس کے بہانے میں آ گئے

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۵۶). **۲. (مجازاً) ہمدردی ، غم خواری ، غم گساری.**

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۵۷). [درد + دل (رک)].

ـــــ دُور ہونا محاورہ.
تکلیف رفع ہونا.

شرف حرف سائل کہیں درد کچھو نہ بسانے
گرد چھوٹیں دربار کی سو درد دور ہو جانے

(۱۲۸۰ ، شرف ستری (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۰۵)).

ـــــ ڈھیما ہونا محاورہ.
درد کم ہونا (نوراللغات ، جامع اللغات).

ـــــ رَس ((ـــــ فت ر) امذ.
درد جاننے والا ، درد آشنا ؛ (مجازاً) ہمدرد. بوگی کی رسیلی اور پُر درد آواز ، ستار کی زیرمہ سجیاں اس پر نغمہ کی لطافت پوپھا کو پر خود کئے دیتی تھی اس نے بڑی درد رس طبیعت پائی تھی. (۱۹۳۹ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۰۷). [درد + ف : رس ، رسیدن = پہنچنا].

ـــــ رَسیدَہ (ـــــ فت ر ، ی مج ، فت د) صف.
رک : درد خوردہ ، مصیبت زدہ ، رنج و غم کا مارا. چونکہ وہ لڑکی بھی درد رسیدہ تھی اور وہ طائر بھی مصیبتِ سیدالشہدا میں دلسوزی سے نوحہ کرتا تھا اسوجہ سے دل اس لڑکی کا اس صدا کی طرف مائل ہوا. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۳ : ۱۲۱). [درد + ف : رسیدہ ، رسیدن = پہنچنا].

ـــــ رِیح کس اضا(ـــــ ی مج) امذ.
ریاحی درد (ایک مرض). ریومیٹزم یعنی درد ریح کے لئے لیموں کی سکنجبین پینا ٹھیک نہیں. (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ ، جون ، ۵۷). [درد + ریح (رک)].

ـــــ زَدَہ (ـــــ فت ز ، د) صف.
رک : درد رسیدہ ، جسے تکلیف ہو ، بیمار (جامع اللغات). [درد + ف : زدہ ، زدن = مارنا].

ـــــ زِہ کس اضا(ـــــ کس ز) امذ.
وہ تکلیف جو حاملہ کو بچے کی پیدائش سے کچھ دیر پہلے شروع ہوتی ہے ، بچہ پیدا ہونے کا درد.

شرف کے بحر نے وہیں جوش مارا
نظم میں درد زہ پیدا ہو آیا

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، ۷۵). بعد از نو مہینے کے زوجۂ بادشاہ کے تئیں درد زہ شروع ہوا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۵۵). ایک بیٹی میری ہے کہ وہ دوہی سے بولنتہ ہوتوں درد زہ میں مرتی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۱). اسی روز ملکہ زہرہ جبیں ختائی کو بھی درد زہ شروع ہوا تھا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۶۶۷). بی بی مریم ... کو جب درد زہ کا آغاز ہوا تو آپ ایک درخت خرما کے تنہ کے پاس تشریف رکھتی تھیں. (۱۹۰۷ ، فلاحت النحل ، ۱۰). اچانک اس کے دل میں دردِزہ کی سی ٹیس اٹھی. (۱۹۸۱ ، ماس اور مٹی ، ۲۸). [درد + زہ (رک)].

ـــــ سامانی امث.
پریشانی اور دُکھ کے اسباب ، ذہنی اُلجھنیں.

میری دولت درد سامانی مری
میری قسمت مفت ارزانی مری

(۱۹۱۰ ، کلیاتِ وحشت ، ۱۶۷). [درد + سامان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــسَر کسی اسا (ـــــ فت س) امذ.

۱. سر کا درد ؛ (مجازاً) رنج و محن ، زحمت ، تکلیف۔ میں ہوں شراب راگ ہوں محبوب ، میں عشق ہوں سجے بوجھ خوب ، باقی کا دردِ سر توں جانے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۷).

خمارِ غم میں باہر کھینچتا ہے دردِ سر عاشق
شراب ناز پی کر بے خبر تم اپنے مندر ہو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۹). وسوا : معاف فرمائیے ، یہ دردِ سر مجھ سے نہ ہو گا۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۸). یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ... عماراتِ قدیمہ کے دیکھتے وقت مجھے بھی بُلایا جاتا تھا بھلا میں کہاں اور یہ دردِ سر کہاں۔ (۱۹۰۳ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۶۱).

زندگی ہے یہ دردِ سر آخر
موت سے ہے کہاں مفر آخر

(۱۹۵۰ ، دو ہزار (ترجمہ) ، ۱۰۳). ۲. اُلجھن ، مصیبت ، روگ ، عذاب۔ معشوق کوں چھوڑ کر دھندے میں پڑنا دردِ سر ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۳).

حیرت ہر ہے اب زندگی دردِ سر
غذا رات اور دن ہے خونِ جگر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲).

الفت کا نشہ جب کوئی مر جائے تو جائے
یہ دردِ سر ایسا ہے کہ سر جائے تو جائے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۷).

میں تو کچھ لایا نہیں اصغر بجز بے مائگی
سر کو بھی اُس آستاں پر دردِ سر سمجھا تھا میں

(۱۹۳۳ ، سرودِ زندگی ، ۱۰۶). وہ ایک مسئلہ اور دردِ سر بنی ہوئی تھی۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ اگست : ۸). [درد + سر (رک)].

ـــــسَر اُٹھانا محاورہ.
زحمت ، محنت یا مصیبت و کوفت برداشت کرنا۔

سمجھو نیک و بد سے باں رہ کر
کب تک دردِ سر اُٹھائے گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱).

ـــــسَر اُٹھنا محاورہ.
سر میں درد ہونا ، سر میں تکلیف ہونا ، سر میں سودا سمانا۔

جاگے ہی وصل کی شب کے مجھے سرسام ہوا
دردِ سر نالۂ مُرغانِ سحر سے اُٹھا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۵).

ـــــسَر بننا محاورہ.
پریشانی کا باعث ہونا ، اُلجھن کا سبب ہونا ، خطرہ بننا۔ جب ہمارے اندر ایسے خیالات نے کھلبلی مچا رکھی تھی تو باہر بکتی بانس والے سب کے لئے دردِ سر بنے ہوئے تھے۔ (۱۹۴۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۳۹).

ـــــسَر چڑھنا (چڑھنا) محاورہ.
مصیبت میں پھنسنا ، آفت میں گرفتار ہونا۔

خنجر کے تیرے سامنے ہیر و پلنگ ناخن چھپا
رنگ زرد ہو تن تاپ بھر سب عمر دردِ سر چڑھے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۸).

ـــــسَر خریدنا محاورہ.
کسی کام کی انجام دہی کی تکلیف یا محنت مشقت کو عملاً اپنے ذمے لینا ؛ کسی جھگڑے میں پڑنا ؛ مصیبت مول لینا۔

تصویر کو دے کے زر خریدا
سودا لیا دردِ سر خریدا

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۴).

ـــــسَر دینا محاورہ.
تکلیف یا زحمت دینا ؛ پریشانی یا مصیبت میں ڈالنا۔

کہتا نہ تھا میں دے نہ مجھے دردِ سر طبیب
زائل ہو جو علاج سے ایسی یہ تپ نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۶).

کسی فسانے سے فُرقت میں دل نہیں لگتا
کہو کہ مجھکو نہ دیں دردِ سر ندیم بہت

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۱۰۳).

ـــــسَر رہنا محاورہ.
رنج و غم یا پریشانی رہنا ، تکلیف لاحق رہنا۔

بے جا گلہ ہے ہجر میں غم جان پر رہا
ہم کو تو وصل میں بھی یہی دردِ سر رہا

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ واقم ، ۳۸).

ـــــسَر کاٹنا محاورہ.
جادو ٹونے کے ذریعہ درد دُور کرنا۔

خط زمیں پر نہ اے فسوں گر کاٹ
دردِ سر کاٹنا ہے تو سر کاٹ

(۱۸۷۹ ، فلق میرٹھی ، ک ، ۳۹).

ـــــسَر کرنا محاورہ.
محنت مشقت کرنا ؛ زحمت یا مصیبت برداشت کرنا۔

اسے کا مجھ سے نہ صندل وہ خا کہ کافی ہے
مجھے یہ تاب کہاں اتنا دردِ سر کیجے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۳۸). ان کے بھیجے مجھے بڑی دردِ سر کرنی پڑی۔ (۱۹۳۰ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۷۰).

ـــــسَر کمتر بہ کہاوت.
بکھیڑا جتنا کم ہو اُتنا ہی اچھا ، جان چھوٹی اچھا ہوا۔ آپکے مقولہ کو میں بھی اپنا عملدرآمد سمجھوں گا کہ ، دردِ سر کمتر بہ ، (۱۸۸۳ ، مکاتیب محسن الملک ، ۷).

ـــــسَر کھینچنا محاورہ.
رک : دردِ سر اٹھانا۔

توں قصدع کبری ہول پر چھوڑ کار
نکو دردِ سر کھینچ توں از خمار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۹۳).
قائم نہ میں کہا تھا کہ مت پی شرابِ عشق
کھینچے ہے اب خمار سے تیں دردِ سر کہ ہم
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۸).

---سَر لینا محاورہ.
کوئی زحمت ، مصیبت یا محنت و مشقت کا کام اپنے ذمے لینا.
بلا کسی سے محبت کرے بُرا ہے یہ روگ
دل اپنا دے کے ہے ناحق کا دردِ سر لینا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۷).
ہے نصیب زلیخا کو چاہ یوسف کی
کسے قبول ہے زر دے کے دردِ سر لینا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۵۷).

---سَر مول لینا محاورہ.
دردِ سر خریدنا ، دردِ سر لینا ، مصیبت اپنے سر لینا.
دردِ سر لیتے ہو کیوں مول عبث چارہ گرو
کہیں ہوتا ہے مریضِ غمِ ہجراں اچھا
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۸۳). ایسی عورت کو گھر میں لا کر وہ دردِ سر نہ مول لینا چاہتا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۶).

---سَر ہونا محاورہ.
دردِ سر کرنا (رک) کا لازم ، پریشانی لاحق ہونا.
بہت سجدے اس در پہ صفدر کیے
چلو بس اٹھو دردِ سر ہو چکا
(۱۸۷۸ ، صفدر ، ک ، ۵۷).
لاگ اے چارہ گر نہ ہو جائے
تیرے سر دردِ سر نہ ہو جائے
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۶۷).

---سَری (---فت س) امث.
رک : دردِ سر.
اس حال میں طالب کو ہووے محو اذیت
متصور ہو کہنے سے بہت درد سری ہے
(۱۶۵۹ ، میراں جی حق نما ، نورتن ، ۸۸).
کہ وہمِ دہن اور کہ کمر کا ہے خیال
عاشقوں کو بھی عجب درد سری رہتی ہے
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۹۳). اس طُولِ عمل اور درد سری اور سب سے بڑھ کر مصارف کا کون متکفل ہو سکتا ہے. (۱۹۱۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۲۰۷). اس وقت اگر اس نے... تحقیقاتیں شروع کر دیں تو بے کار کی درد سری ہو گی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۱).
[دردِ سر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُوسْنا محاورہ (قدیم).
درد یا تکلیف برداشت کرنا ، درد سہنا.

کیتا میں پکاروں کیتا تجھ کہوں
کیتا درد سوسوں کیتا غم سہوں
(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۳۶).

---سَہْنا محاورہ.
مصیبت برداشت کرنا ، غم اُٹھانا.
اس درد کو اب چپ چاپ سہو
انشا جی کہو تو اس سے کہو
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۲۷).

---سَہیں بی فاختہ کَوّے انڈے کھائیں کہاوت.
رک : دُکھ بھریں بی فاختہ اور کَوّے انڈے کھائیں. بالکل ٹھیک کہا ہے آپ نے... یہ تو وہی بات ہے درد سہیں بی فاختہ اور کَوّے انڈے کھائیں ... مال سارا پروڈیوسر کا لگتا ہے اور آدھے سے زیادہ پرافٹ ڈسٹری بیوٹر کھا جاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۵۱).

---سے م ف.
پُر سوز انداز میں ، یاس سے ، حسرت سے ، حزن و ملال سے.
دل ہی تو ہے ، نہ سنگ و خشت ، درد سے بھر نہ آئے کیوں؟
روئیں گے ہم ہزار بار ، کوئی ہمیں ستائے کیوں؟
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۲).
ترا ہی گُن ہے جہانِ خراب میں جس کو
عجیب درد سے گاتے ہیں لوگ اے ساقی
(۱۹۳۸ ، روحِ کائنات ، ۱۰۳).

---شَرِیک (---فت ش ، ی مع) صف.
شریکِ درد ، ہم درد ، درد مند ، دُکھ کا ساتھی ، ہمدم ، شریکِ رنج و غم ، غم خوار ، غمگسار (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [درد + شریک (رک)].

---شَقِیقَہ کس صف (---فت ش ، ی مع ، فت ق) امذ.
آدھے سر کا درد جو سر کے بائیں یا دائیں جانب ہوتا ہے ، آدھا سیسی کا درد. ان دنوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دردِ شقیقہ لاحق تھا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۳۷). عموماً دردِ شقیقہ کے دوران مریض کے ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ۸ اگست : ۳). [درد + شقیقہ (رک)].

---شِکَم کس اضا (--- کس ش ، فت ک) امذ.
(طب) پیٹ کا درد ، پیٹ کے درد کی بیماری. دردِ شکم ، کثرتِ ریاح و قراقر شکم کی تکلیف رہتی. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۹۳). [درد + شکم (رک)].

---فَرْزَنْدی کس اضا (---فت ف ، سک ر ، فت ز ، سک ن) امث.
اولاد کی محبت (جامع اللغات). [درد + فرزند (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---فَرسا (---فت ف) امذ.
درد گھٹانے والا ، تکلیف و پریشانی رفع کرنے والا. ہندوستانی

بی بی ... پاک محبت اور صاف ہمدردی کا درد فرسا اور غم تراش لبریز جام دینے والی. (۱۹۰۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۱۲۶). [درد + ف : فرسا ، لاحقۂ فاعلی].

---فزا (---فت ف) امذ.
درد بڑھانے والا ، درد پیدا کرنے والا.

نالۂ جانکاہ آتے ہے لب تک
درد فزا تو آتے ہے لب تک

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۳). [درد + ف : فزا ، افزا ، افزودن - بڑھانا].

---قُولَنج کس اضا (---و مع ، فت نیز کس ل ، سک ن) امذ.
(طب) شدید درد جو پسلیوں کے نیچے ہوتا ہے ، پیٹ کا درد ، ایک بیماری.

تھی دل میں بھری ہوئی ہوائے جاناں
درد قولنج اسے بتایا ہم نے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۶۷). [درد + قولنج (رک)].

---کا مارا امذ.
مصیبت میں مبتلا ، بہت زیادہ پُر درد.

نذر کے واسطے کچھ اور مرے پاس نہیں
صرف اک درد کا مارا دل شیدائی ہے

(۱۹۱۷ ، سراج سخن ، ۹۹).

---کرنا ف ل.
۱. کسی عضو میں تکلیف پیدا ہونا ، تکلیف دینا ، دُکھ دینا. ایک داڑھ درد کر رہی ہے. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۸۹). ۲. کسی کی چیز کا پاس کرنا ، افسوس کرنا (فرہنگ آصفیہ). ۳. ہمدردی کرنا ، پاس کرنا.

تمہارے لطف و عنایت کا واہ کیا کہنا
کہ جس کا درد کیا وہ ہی درد مند ہوا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۴۳).

---کو وہ سمجھے جو دَرد مند ہو کہاوت.
دوسرے کی تکلیف کو وہ آدمی سمجھ سکتا ہے جو خود اُسی تکلیف میں مبتلا رہ چکا ہو (جامع اللغات).

---کے مارے م ف.
درد یا تکلیف کی وجہ سے (جامع اللغات).

---کھاتی ہے فقرہ.
بچہ جننا چاہتی ہے (جامع اللغات).

---کھا کر جننا محاورہ.
بہت تکلیف اُٹھا کر جننا ، بہت تکلیف اور درد اٹھا کر بچہ دینا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کھانا محاورہ.
۱. درد زہ ہونا ، بچے کی پیدائش کے وقت تکلیف ہونا.

درد کھاتی ہوں میں مروڑے کے
غم نہیں ہے مرا جنائی کو

(۱۸۳۵ ، رنگین ، مجموعۂ رنگین ، ۳۰) امیر تو آسانی سے سوار ہو گئے غریبوں کی مشکل ہے بعض کی زچگی ہو پڑی بعض درد کھاتی جا رہی ہیں. (۱۹۷۰ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۵ : ۹). ۲. رحم کرنا ، ترس کھانا (مہذب اللغات). ۳. افسوس کرنا ، غم کھانا. درد ہمعصرات کا نہ کھاوے وہ (۱۸۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---کُھلنا محاورہ.
تکلیف ظاہر ہونا ، دُکھ آشکار ہونا.

کُھل گیا درد جو بے چینی سے
جسم میرا ہوا ٹیڑھا سیدھا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۵).

---کھونا محاورہ.
درد رفع کرنا ، تکلیف سے نجات پانا.

سوچا کہ دوا سے کھوئیے درد
بھڑکی ہے جو آگ کیجئے سرد

(۱۸۸۶ ، ترانۂ شوق ، ۲۲).

---گُرْدَہ کس اضا (---ضم گ ، سک ر ، فت د) امذ.
(طب) گردے کا ایک مرض ، گردہ کا درد. صرف دو دو چاول صبح و شام شہد میں استعمال کرائیں ... درد گردہ ... کے لئے اکسیر ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۹۱). [درد + گردہ (رک)].

---گُساری (---ضم گ) امث.
ہمدردی ، دلداری. وہ ایک دوسرے کی درد گُساری بھی کرتے تھے اور ایک دوسرے سے حسب استطاعت محبت کرنے کی بھی کوشش کرتے رہتے تھے. (۱۹۸۶ ، ن م راشد ایک مطالعہ ، ۲۹۰). [درد + ف : گُسار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گیر (---ی مع) صف.
جسے درد ہو ، تکلیف میں ہونے والا (جامع اللغات). [درد + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---گیں (---ی مع) صف.
، تکلیف دہ (ماخوذ : جامع اللغات). [درد + ف : گیں (آگیں (رک) کا مخفف) ، لاحقۂ صفت].

---لادوا کس صف (---فت د) امذ.
ایسا درد جس کی کوئی دوا نہ ہو ، لا علاج تکلیف ؛ (مجازاً) بہت زیادہ تکلیف.

الٰہی مجھ کوں درد لادوا دے
مجھے توفیق عشق بے ریا دے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۵).

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا
درد کی دوا پائی ، درد لادوا پایا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۴۰). اف : پانا ، بلنا : دینا. [درد + لا (رک) + دوا (رک)].

---لا گنا/لگنا محاورہ.
۱. بچہ جننے کا درد شروع ہونا ، درد زہ ہونا. راحیل کو درد لگے اور اس کو جننے کی سختی ہوئی. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۳۷). جس وقت درد لگتے ہیں یعنی درد زہ شروع ہوتا ہے تو زچہ کے پلنگ کا سرہانا جانب شمال اور پائنتی جانب جنوب کر دیتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۸). آخر ناہید کے درد لگے. (۱۹۶۷ ، فنون ، اپریل ، ۳۲). ۲. روگ یا کوئی اور مصیبت لگ جانا.

مرید پیت ہو کے کیوں میں نعرہ زن ہوں اون کا
برا ہے حال کہ لاگا ہے درد پیروں کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).

---مبارک کس صف(---ضم م ، فت نیز کس ر) امذ.
(احتراماً) دردِ زہ. ہجیسویں دن ہی صابرہ نے پاؤں پسارے دردِ مبارک شروع ہوا ، قدیمی دائی تو تاک میں تھی فوراً آ موجود ہوئی. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۱۵). [درد + مبارک (رک)].

---مٹ جانا/مٹنا محاورہ.
درد جاتا رہنا ، کسک باقی نہ رہنا.

تھم تھم کے وار کر کہ مرا درد مٹ نہ جائے
جب میں نہیں تو لذتِ زخمِ جگر کہاں
(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخابِ داغ ، ۱۱۷).

---مفارقت کس امذ(---ضم م ، فت ر ، ق) امذ.
جُدائی کا صدمہ ، جدائی کی تکلیف (ماخوذ : جامع اللغات). [درد + مفارقت (رک)].

---مند (---فت م ، سک ن) صف.
۱. بیمار ؛ دکھی ، آفت یا مصیبت کا مارا.

جو اپنے رونے ہی محظوظ ہیں درد منداں
سو ہنسنے ہی نیں پائے ہیں حظ ہو محبوباں
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۰).

بادشاہا تیری درگہ ہیکی اب دارالشفا
درد مند ہوں میں یہاں درماں لیے آیا ہوں اب
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۶).

یارب اُسی سے پوچھ میرے دل کی سرگزشت
مجھ سا جو کوئی تیرے یہاں درد مند ہو
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۲۰).

ہر شخص ہے دردمند فرداً فرداً
لیکن کوئی کسی کا ہم درد نہیں
(۱۹۵۵ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۳۸). ۲. رحم دل ، ترس کھانے والا.

ہوا ہے یکایک ہو شہ درد مند
بجن بول سکتا نہیں ہو کے مند
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۷).

وہ کچھ ستائیں کہ صیّاد درد مند ہوا
قفس میں بند ہوئے پر بھی میں نہ بند ہوا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۴).

بے نیازی انھیں پسند نہیں اور ہم اتنے درد مند نہیں
(۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۳۵). ۳. ہمدرد ، شریکو درد ، غم خوار. درد مند اور غرض مند دوستوں میں تمیز کرنا چاہیے. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۳). ان کی (شاعر لکھنوی) بلند نگہی اور درد مند طبیعت اہلِ لکھنؤ کے اُس اندازِ غزل سرائی کا ساتھ نہ دے سکی جس میں زبان کو خیال پر ترجیح دی جاتی تھی. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۸). [درد + ف : مند ، لاحقۂ صفت].

---مندی (---فت م ، سک ن). (الف) امث.
۱. ہمدردی، غمخواری. جب گل نے یہ درد مندی کی باتیں دائی سے سُنیں کہنے لگی اے ماما میں اپنے دل کا درد کسی سے کہہ نہیں سکتی. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز (ق) ، ۲۶). ۲. غم زدہ ہونا ، مصیبت زدگی ، دُکھ ، تکلیف.

کبھی جزا ہی نہیں رنج و درد مندی کی
کبھی سزا ہی نہیں کبر و خود پسندی کی
(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۵۹). ۳. رحمِ دلی ، ترس.

نظر میں نہ لاؤ تم اس کا قصور
کہ ہے درد مندی سے یہ بات دور
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹۸). (ب) صف. بیمار ؛ دکھی ، دردمند (قدیم). جیکوئی دردمندی ہو کر آئے تو دوائی میں کروں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۷). [درد + مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---موقوف ہونا محاورہ.
کسک جاتی رہنا ، درد ختم ہونا ، درد دُور ہونا ، درد سے افاقہ ہونا.

وہ رقیبوں کی عیادت نہیں کرتے موقوف
پھر موقوف مرا دردِ جگر کیونکر ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۳).

---مہجوری کس امذ(---ف م ، سک ہ ، و مع) امذ.
جُدائی کا صدمہ ، جُدائی کا غم. میر درد کے ذکر میں مصحفی نے لکھا ہے کہ "ایک سال ہوا کہ اس کا درد مہجوری رفع ہو گیا اور وہ شاقِ علی الاطلاق سے جا ملا". (۱۸۲۴ ، مصحفی (تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۳۲)) [درد + مہجور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---میں ڈوبا (---ی مج ، و مع) صف مذ (مث : درد میں ڈوبی).
پُر درد ، درد بھرا ، درد ناک. اس نے زبان سے شکوہ تو کیا حلق سے درد میں ڈوبی ہوئی کراہ تک نہ نکالی. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۰۰) [درد + میں (حرفِ ظرفیت) + ڈوبا، ڈوبنا (رک) کا ماضی]

---نا ک صف.
۱. غم زدہ ، رنجیدہ.

ہے غواصی ہو عاشقانہ غزل
ہوں غزل سیتے درد ناک ہونا

(۱۹۴۸ ، عواصی ، ک ، ۱۰۱).

دنیا میں کوئی شاد کوئی درد ناک ہے
یا خوش ہے یا الم کے سبب سینہ چاک ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۷۳). ۲. (أ) درد سے بھرا ہوا ، پُرسوز.

کیا اپنے خاطر کوں او گرد ناک
سنیا کان میں نالۂ درد ناک

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۲۵). حکیم تجمل عظیم خان لکھنوی ... فارسی ، اردو شعر بہت درد ناک کہتے تھے ، تجمل تخلص تھا. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری (ترجمہ) ، ۱۷۳). کوئی بڑی سُریلی اور درد ناک آواز میں گا رہا تھا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں (ترجمہ) ، ۴۳). (اا) رنج ، دُکھ یا تکلیف دینے والا ، تکلیف دہ.

سنو اب حقیقت مری درد ناک
کروں میں تم سے یا شرح پاک

(۱۶۳۵ ، تحفۃ العاشقین (اردوئے قدیم (ملحقات) ، ۲۰). کون تم میں سے ایسا ہے کہ ایسی درد ناک حالت اپنی قوم کی سنے اور اس کا دل نہ بھر آئے. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۸۵). کافروں کو عذابِ درد ناک کی خوش خبری سناؤ. (۱۹۰۲ ، تحقیق الجہاد ، ۴۹). اکبر کی لادین سلطنت کو اسلامی سلطنت کہنا ... حقیقت کے ساتھ درد ناک مذاق ہے. (۱۹۷۳ ، فاران ، کراچی ، اکتوبر : ۳۲). [درد + ف : ناک ، لاحقۂ صفت].

---ناکی امث.
درد ناک (رک) سے اسم کیفیت.

ہوئی ہے تو تے سنجھ میں درد ناکی
کتی ہیں تو نے اوس کی سینہ چاکی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۴۹). امورِ دلی کو حضرتِ غالب نے بھی قطعۂ بالا میں بڑی درد ناکی اور گداز کے ساتھ قلم بند فرمایا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۹۹). [درد + ناک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نامہ (---فت م) امذ.
پُر درد خط ، وہ تحریر (نظم یا نثر) جس میں پُر درد واقعہ بیان کیا گیا ہو.

جب منجم نے کیا اس درد نامہ کا حساب
عین و قاف و سین و طا آیا رقم اندر کتاب

(۱۷۵۵ ، دیوانِ حسینی (اردو نثر پارے ، ۱۵۶)). [درد + نامہ (رک)].

---نصیب (---فت ن ، ی مع) امذ.
پریشان حال ، درد میں گرفتار ، مصیبت میں مبتلا.

کس کو خبر ہے رات کے تارے کب نکلے کب ڈوب گئے
شام و سحر کا پیچھا چھوڑا آپ کے درد نصیبوں نے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۵۳). [درد + نصیب (رک)].

---نقرس کس اضا (--- کس ن ، سک ق ، کس ر) امذ.
(طب) ایک شدید درد **جو پیر کی انگلیوں سے اُٹھتا ہے**. میں نے دردِ نقرس کی نہایت تکلیف اٹھائی ابھی صحت نہیں ہوئی مگر تخفیف ہے. (۱۸۹۰ ، انشائے داغ ، ۵۷). [درد + نقرس (رک)].

---نوشی (---و مع) امث.
غم خوری ، مصیبت اُٹھانا ، تکلیف جھیلنا.

درد نوشی کے عوض ہے درد نوشی ساقیا
گھونٹ پیتے ہیں لہو کے ساغرِ تقدیر سے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۲). [درد + ف : نوش ، نوشیدن - پینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و اَلَم (---و مع ، فت ا ، ل) امذ.
رنج و غم ، تکلیفیں اور دُکھ ، پریشانیاں ، دُشواریاں.

دُکھ سُن لو ذرا دُکھیاری کا اس درد و الم کی ماری کا
بے کس ہے مری جان مضطر مرے احمدؐ پیارے میں صدقے

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۳۰). ان کی (میر تقی میر) زندگی جس درد و الم سے بھری ہوئی تھی اس نے ان کی شاعری کو بھی سوز و گداز کا ایک پُرکیف مرقع بنا دیا. (۱۹۷۰ ، دہلا بابائے اردو یادگار لیکچرز ، محمد تقی میر ، خطبۂ صدر ، ۱۱). [درد + و (حرفِ عطف) + الم (رک)].

---و گُداز (---و مع ، ضم گ) صف.
ہمدردی ، نرم دلی ، درد و گداز کا یہ پیکر (مولانا تاجور نجیب آبادی) ، شگفتہ مزاجی ، بزلہ سنجی اور طنز و مزاح کا بھی مرقع تھا. (۱۹۷۳ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۲۲). [درد + و (حرفِ عطف) + ف : گداز ، گداختن - پگھلنا ، پگھلانا].

---ہونا محاورہ.
۱. **کسی کے ساتھ ہمدردی ہونا ، کسی کے دُکھ درد کا احساس ہونا.**

حیوان کو بھی دُکھ ہوتا ہے زخموں کے تعب کا
میں درد رسیدہ ہوں مجھے درد ہے سب کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳).

اپنے عشاق کا گر آپ کو ہوتا کچھ درد
بے سبب روز مرا دل نہ دُکھایا جاتا

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۲۲). ۲. **ہم دردی ہونا ، احساس ہونا ، قدر ہونا.** باپ کی دولت تباہ کرنے میں ان کو درد نہیں اگر اپنی محنت سے پیسہ پیدا کیا ہوتا تو تباہ کرنے میں درد ہوتا. (۱۹۶۶ ، مہذب اللغات ، ۴ : ۳۹۰).

دُرد (ضم د ، سک ر) امث.
تلچھٹ ، گاد ؛ (مجازاً) شراب کی تلچھٹ ، شراب.

ہر درد چھڑنے کوں اتا وو کام لے آتا ہے ہو
یک بار ہالی جو پئے ہر کیسے پاسن میں تمیں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۶).

تمام ریم و لہو دل کے داغ سے نکلا
یہ درد و صاف مرے اس ایاغ سے نکلا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۰۸).

پیتا ہوں مدتوں سے میں اپنی بزم میں شراب
اب تک مگر تمیز نہیں درد و صاف میں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۹۲).

کُھلا آخر فریب ہے چلا جب دُرد کا ساغر
بندھا زورِ خمار اندیشۂ روزِ جزا ہو کر
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۵۹)۔ [ف]۔

۔۔۔آشام صف.
شراب کی تلچھٹ پینے والا ، بہت زیادہ پینے والا ، بلا نوش.
اے شاد تھی شاید بزم آخر ، دیکھا جو مجھے ساقی نے کہا
خیر اس کو بھی دیدو تھوڑی سی مخفی تھا یہ دُرد آشام کہاں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۹۱)۔ [دُرد + ف : آشام ، آشامیدن ـ پینا]۔

۔۔۔آشامی امث.
دُرد آشام کا اِسم کیفیت ، شراب کی تلچھٹ پینا (ماخوذ : علمی اردو لغت)۔ [دُرد + آشام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔تَہِ جام کس اضا (۔۔۔فت ت ، کس ہ) امث.
جام یا ساغر کی تہ میں جمی ہوئی شراب ، تلچھٹ.
اس کی اک بوند بہکنے کے لئے کافی ہے
گو مرے جام میں جُز دُردِ تہِ جام نہیں
(۱۹۷۸ ، فکرِ جمیل ، ۱۲۳)۔ [دُرد + تہ (رک) + جام (رک)]۔

۔۔۔خوار (۔۔۔و معد). (الف) صف.
غریب ، عاجز ، بے چارہ (علمی اردو لغت). (ب) امذ. مئی (جامع اللغات)۔ [دُرد + خوار (رک)]۔

۔۔۔خور (۔۔۔و مج) صف.
رک: **دُرد آشام** (علمی اردو لغت)۔ [دُرد + ف: خور، خوردن ـ کھانا]۔

۔۔۔خوری (۔۔۔و مج) امث.
دُرد آشامی (علمی اردو لغت)۔ [دُرد + خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔سُخَن کس صف (۔۔۔ضم س ، فت خ) امث.
پامال مضامین ، دوسروں کے مضامین ، دوسروں کی فکر.
دُردِ سخن سے معنیٔ رنگیں کو کیا خطر
مہندی لگانے کا کوئی کیونکر لگی ہوئی
(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۵۹)۔ [دُرد + سخن (رک)]۔

۔۔کَش (۔۔۔فت ک) صف.
تلچھٹ پینے والا ، نیچے کی بچی کُھچی شراب پینے والا ، شرابی ، بد ہوش.
دُرد کش کیا کہہ سکے ساقیٔ کوثر کی ثنا
چشم تر سے ہو سکے کب اوس ساغر کی ثنا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲)۔
بہار آتی ہے لطف و کرم نے ساقی کے
کیا ہے دُرد کشوں کو زلال سے واقف
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۰)۔ [دُرد + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا]۔

۔۔۔کَشی (۔۔۔فت ک) امث.
دُرد آشامی (علمی اردو لغت)۔ [دُرد کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔مَلائی (۔۔۔فت م) امث.
معمولی درجہ کی ملائی ، گھٹیا بالائی. تجارتی دُرد ملائی معمولی ناصاف آرکول کا تصفیہ کر کے تیار کی جاتی ہے۔ (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا ، ۱۶۱)۔ [دُرد + ملائی ـ بالائی (رک)]۔

۔۔۔نوش (۔۔۔و مج) صف.
رک : **دُرد آشام.**
جو ہے سو مستِ بادۂ وہم و خیال ہے
کس کو ہے یاں نگہ کسو دُرد نوش پر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۲)۔
دِلّہ خواروں میں تطابی ان کے
دُرد نوشوں میں ہے جامی ان کے
(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۹)۔ [دُرد + ف: نوش ، نوشیدن ـ پینا]

۔۔۔نوشی (۔۔۔و مج) امث.
دُرد آشامی ، تلچھٹ پینا.
دُرد نوشی کے عوض ہے دُردِ نوشی ساقیا
گھونٹ پیتے ہیں لہو کے ساغرِ تقدیر سے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۲)۔ [دُرد + نوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دُرُد (ضم د ، ر) امذ.
رک : **دُرود.**
دین و دنیا کوں اسی شاہ کے اقبال تھے
آج بڑا عیش ہے دُرُد نبی پر ہزار
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۸)۔ [دُرود (رک) کی تخفیف]

دَرْدا (۱) (فت د ، سک ر) کلمۂ تاسف.
افسوس ، ہائے افسوس.
دین کے مرد جو تھے جاگے رہے وہ دردا
فرقِ اوباش و کمینوں کے ہوئے ان کی جا
(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۶۵)۔ [ف : درد + ا ، لاحقۂ ندبہ]۔

دَرْدا (۲) (فت د ، سک ر) امث.
پاکستان و ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں کی زبانوں کا نام. اپ بھرنش یا دیسی بھاشائیں ؛ وہ مقامی زبانیں جو کہ بنیادی طور پر سنسکرت سے اختلاف رکھتی ہیں جیسے کہ دراوڑی (ملیالم، تامل ، تلگو ، کناری اور براہوئی وغیرہ) ... دردا (پشتو ، بلتی ، شینا اور کافرستان کی مختلف زبانیں)۔ (۱۹۷۲ ، اردو کی قدیم تاریخ ، ۷۸)۔ [مقامی]۔

دَرْداب (فت د ، سک ر) امذ.
کجری ، سینڈھا. جس کو دستبویہ یا درداب کہتے ہیں وہ کجری اور سینڈھا ہے جو مرغیوں کے انڈے کے برابر ہوتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ،

خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰۵)۔ [ع]

دَزدار (فت د ، سک ز) امذ.
کوئل. دزدار؛ عرب اس کو شجرۃ البق یعنی درخت پشہ اور ہندی میں کوئل کہتے ہیں۔(۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۸)۔ یہ خیال صحیح نہیں کہ قدیم کلاسیکی دنیا (یونان و روما) میں ریشم سازی کا کہیں وجود ہی نہیں تھا کیونکہ یہاں ... بعض جنگلی پودوں کے کیڑوں سے جو شاہ بلوط ، دزدار اور سرو کے پیڑوں میں اپنا گھر بناتے کچھ نہ کچھ ریشم سرور تیار کر لیا جاتا تھا۔(۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۹۹۵)۔ [ف]۔

دُردانہ (ضم د ، سک ر ، فت ن) امذ.
موتی ، موتی کا دانہ.

جھلک میں آج تاروں کو اڑا سب شرمندہ کرنے
ترے کشمال کی ہر اک اُتم دُردانہ ہے باعث
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۱۳)۔

قوتِ نامیہ کی تاثیر کیا اعجاز ہے
بوٹی دُردانہ تو پیدا ہوں نہال نو رتن
(۱۹۱۹ ، کیفی ، کیفِ سخن ، ۱۰۳)۔

دندانِ آبدارِ سخن کے خیال میں
جو قطرہ اشک کا گرا دُردانہ ہو گیا
(۱۹۲۷ ، سندھ میں اردو شاعری ، ۲۳۸)۔ [ف : دُر + دانہ (رک)]

دَرِدَّر (فت د ، کس ر ، شد د بفت نیز کس د ، فت ر ، شد د بفت) امذ،
رک : دلدّر. مُلّا صاحب ان کو تسلی دیا کرتے تھے کہ گھبراؤ نہیں عن قریب (عنقریب) سب دردّر پاک ہوئے جاتے ہیں۔ (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۳۳)۔ [دلدّر (رک) کا ایک تلفظ ؛ س : दरिद्र]۔

دَردَرا (فت د ، سک ر ، فت د) صف ، مث ؛ دردری.
۱. جو بخوبی کُٹا یا پسا نہ ہو ، نیم کوفتہ ، موٹا ، دانے دار. دردرے سفوف کے ساتھ اس کے صیقل کرنے کے واسطے رگڑا جائے۔ (۱۸۳۸ ، رسالہ مقناطیس ، ۱۶۲)۔ سُوجی یا روا گیہوں کا دردرا حصّہ ہے۔ (۱۹۳۰ ، ہماری غذا ، ۱۰۵)۔ ۲. کُند ، جس کی دھار خراب ہو.

وہ سخت جاں ہوں جو مجھ پر لگائے تیغ وہ ترک
یقیں ہے خط نہ اٹھے باڑہ دردری ہو جائے
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۳۵۲)۔

مزا ملے ترے کشتوں کو زخم کھانے کا
جو باڑ تیغ کی مڑ مڑ کے دردری ہو جائے
(۱۸۷۷ ، انور ، د ، ۲۰۳)۔ ۳. دندانے دار ، تیز تلواروں کی باڑھ کو دردرا بنایا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۷۵۵)۔ [س : دردر दर्दर]۔

---- پَن (---- فت پ) امذ.
رک : دردراہٹ. بھربھراہٹ ... دردراہٹ ... آگرے اور دلّی میں رائج ہیں ، بھربھراپن اور دردراپن انہی کے ہم معنی ہیں۔(۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۰۹)۔ [دردرا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

دُردُرانا (ضم د ، سک ر ، ضم د) ف م.
بے عزتی کے ساتھ دور کر دینا ، نکال دینا.

دیا انعام سب کو دُردُرایا یار نے مجھ کو
غضب ہے یہ مرے حصّے میں آیا دُر تکدر کا
(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات))۔ [دُردُر + انا ، لاحقۂ مصدر]

دَردَراہٹ (فت د ، سک ر ، فت د ، ہ) امث.
نیم کوفتہ ، موٹا کٹا ہونے کی حالت ، دردرا (رک) کا اسم کیفیت. فسانۂ عجائب میں بھربھراہٹ شیرمال کی صفت اور دردراہٹ برف کی خوبی بتائی گئی ہے ان ہی معنوں میں یہ الفاظ آگرے اور دلّی میں رائج ہیں۔(۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۰۹)۔ [دردرا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت]۔

دَردَرہ (فت د ، سک ر ، فت د ، ر) امذ.
رک : دردرا. موسیٰ اشج سے نقل ہے کہ بیس برس سے میرا دل دردرہ نمک کو چاہتا ہے (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۰۳)۔ ایک برتن میں ٹھنڈا یا نیم گرم پانی اور کچھ خراب دردرہ چولہے کا پتھر جو کچھ گراں نہیں ہوتا ڈالا جائے۔ (۱۹۰۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۱۲۱)۔ [دردرا (رک) کا ایک املا]۔

دَرِدَّری (فت د ، کس ر ، شد د بفت) صف اسم ولدّری.
دردر (رک) سے اسم کیفیت ، مفلس ، مفلوک الحال ، تباہ حال. ایک براہمن... ننگے پاؤں دردری سا آپ کا استھان پوچھتا ہے۔ (۱۸۸۵ ، بھگت مال ، ۳۹۳)۔ دردر (دلدّر) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت

دُردَشا (ضم د ، سک ر ، فت د) امث ؛ بسم دُردسا.
۱. خراب حالت ، بُری گت ، بد حالی (رک : دُر کے تحتی). رعایا کی تھیوڈور بادشاہ والی ابی سینیا کے ہاتھ سے کیا دُردشا ہو رہی ہے۔ (۱۹۰۳ ، محاربات عظیم ، ۲۸)۔ ۲. بدنامی ، خرابی. جب میری زندگی میں وہ ہجو پر طعن کرتے تھے تو مرنے پر نہیں معلوم کیا میری دردشا کریں گے۔(۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱۹۶)۔ پھوڑ روتے نہیں بنتا بڑی دردسا ہو رہی ہے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۷۳)۔ [س : دردشا दुर्दशा]۔

دُردَم (ضم د ، سک ر ، فت د) صف.
غیر مغلوب ، جو دبایا نہ جا سکے ، جو پایا نہ جا سکے.

سالک راہ کی صورت مرا چلتا ہے قلم
ہوش دُردم ہے نظر پڑتی ہے بالائے قدم
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۹)۔

یہی لّلی یہی ہو گستو ، یہی کاہن
سدا تنا ، اپراجیت ، انوپم و دردم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۷)۔ [پ : دردم दुर्दम]

دُردُور (ضم د ، و مع) امذ.
بھنور ، گرداب. ہماری کشتی ایک بڑے بھنور میں جا پھنسی جسکو دردور کہتے ہیں اور یہ دردور دریائے فارس میں بہت مشہور ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۲۶)۔ [ع]

دُرُدہ (ضم د ، ضم ر ، سک د) امذ (قدیم).
رک : درود.

درُدہ لک اُس نبیؐ پر جو پرنجن رب کے پیارے ہیں
جو فیروزی سہاڑیاں نوجتن کے تیں سنگارے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶). [درود (رک) کا ایک قدیم املا].

دُرْدَہ (ضم د ، سک ر ، فت د) امذ.
تلچھٹ.

ہاں ساقی ارزاں مئے شبانہ
دردہ دو سہ جام عاشقانہ

(۱۹۰۳ ، سرشار (سرشار ایک مطالعہ ، ۲۳۱)). [دُرد + ہ ، لاحقۂ نسبت (زائد)].

دَرْدی (فت د ، سک ر) صف.
ہم درد.

کبھی دردی ہے درد کبھی بھیا
تھور تھور پرتھور ایک جیہا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۲۷). حضرت نے فرمایا تو میرا دردی رفیق ہے تو آؤ مل کر کھانا کھاویں. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۲۰۵).

کوئی دردی مری فریاد کا شنوا نہ ہوا
مجھے دیتا جو تسلی کوئی ایسا نہ ملا

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۲۲). [درد + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

دُرْدی (ضم د ، سک ر) امث.
رک : درد.

پرہاں اپنو غالب ہویاں سر بسر
کہ جم صاف غالب ہے دُردی اوپر

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۴۳). [ف : دردی].

--- پَتّھر (---فت پ ، شد تھ بفت) امذ.
(جوہری) ناقص پتھر ، گھٹیا قسم کا پتھر. دُردی پتھر کی ساخت کا کوئی دھار دار نشان جو کسی غیر جنس تہہ کے درمیان میں آنے سے پڑگیا ہو. (۱۹۳۹ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۱ : ۵۸).
[دُردی + پتھر (رک)].

--- کَش (---فت ک) صف.
رک : درد کش.

صاف دُردی کش پیمانۂ جم ہیں ہم لوگ
وائے ! وہ بادہ کہ افشردۂ انگور نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۶).

ہوتا معترض نہ مسلماں سے کہ یہ لوگ
دردی کش مے خانۂ تسلیم و رضا ہیں

(۱۸۹۷ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۰۷). [دُردی + ف : کش ، کشیدن + کھینچنا].

--- مَرْوارِید (---فت م ، سک ر ، ی مع) امذ.
(جوہری) نارنجی رنگت کی جھلک کا موتی (اپ و ، ۳ : ۵۶). [دُردی + ف : مروارید (رک)].

--- یاقُوت (---و مع) امذ.
(جوہری) یاقوت کی ایک قسم جس کی سرخی میں زردی کی جھلک ہو (اپ و ، ۳ : ۵۶). [دردی + ف : یاقوت (رک)].

دَرْدِیلا (فت د ، سک ر ، ی مع) صف.
درد بھرا ، پُردرد. جب ایسا ہوتا تو بے حد رنجیدہ اور مغموم ہو جاتی اور گراموفون پر دردیلے ریکارڈ لگا کر سننا شروع کر دیتی (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۱۶). [درد + یلا ، لاحقۂ صفت].

دَرْدِیلی (فت د ، سک ر ، ی مع) امث.
دردیلا (رک) کی تانیث ، پُر درد.

دردیلی غزل ایسی تو لکھ مصحفی جس کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی (سہ ماہی تحریر ، دہلی ۱۹۶۷ ، ۱ ، ۱ : ۱۱۶)).
[رک : دردیلا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

دَرْدیں لَگْنا محاورہ.
(عو) درد لگنا ، دردِ زِہ اُٹھنا. خورشید جہاں بیگم کو بیٹھی بیٹھی دردیں لگیں. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۵۱).

دُرَر (ضم د ، فت ر) امذ ؛ ج.
در (رک) کی جمع. اسماء حسنیٰ ایزد متعال کے ، درر بحرِ زخارِ جلال کے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۲).

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے دُرُود
بدلے ہیں بھرے بدل میں بارش دُرر کی ہے

(۱۹۰۵ ، حدائقِ بخشش ، ۱ : ۶۲). [ع : دُرّہ (رک) کی جمع].

--- بار صف.
موتی برسانے والا.

دربار دُرربار ہے سلطانِ دکن کا
سب اہلِ حشم جمع ہیں فرزانہ وزیرک

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۷۷). [دُرر + ف : بار ، باریدن ۔ برسنا].

دَرَرْنا (فت د ، ر ، سک ر) ف م.
ہلکے ہاتھ سے دلنا. ایک وزن بیلن سے اوس کو دررتے ہیں اس کے بعد اندر کی گری اس ہی دھوپ میں خشک کرتے ہیں. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، ستمبر ، ۱۰۲). [درر (دَردرا کی تخفیف) + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَرْز (فت د ، سک ر) امث.
۱. دراز ، شگاف ، جھری.

ترخ دل مرا ڈر سوں درزاں ہوا
سگل آنگ جوں بید لرزاں ہوا

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۷۳). دروازہ بند کر کے اس کی درز سے تمام تماشا ... دیکھو. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ (عبدالکریم) ، ۲ : ۲۸۳). اس میں (آڑو) ایک درز جیسا نشان بھی ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۳). سورج ... کی کرنیں دروازے کی درزوں میں

سے جھن جھن کر اندر آ رہی تھیں۔ (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں (ترجمہ) ، ۴۲)۔ ۲. چہرے اور کھوپڑی کی ہڈیوں کا جوڑ۔ دائیں بائیں کی دو درزیں قشریں کہلاتی ہیں۔ (۱۲۰۹ ، امام ابو عبداللہ ، جامع العلوم و حدائق الانوار، ۷۷)۔ سر میں مع درزوں کے گیارہ ٹکڑے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۲)۔ مرکزی درز کے ٹھیک سامنے مگر اس کے ساتھ چلتا ہوا بھی ، دماغ کا مرکی رتبہ ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۱)۔ ۳. مشک کی سیون (ا پ و ، ۱ : ۲۰۰)۔ ۴. شگاف ، پھٹا ہوا حصہ۔ درز ایسی ہے کہ ایک باریک دھاگا مفہوم ہو۔ (۱۸۷۳ ، تہذیب النساء ، ۳۰)۔ [ف : درز ؛ اوستا ـ دریز]۔

--- بَندی (--- فت ب ، سک ن) امث۔
(معماری) چھت وغیرہ کی جھریوں اور شگافوں کو بھرنا۔ پکی چھتوں کی درز بندی کرائی ، بدرو کھلوائی... یہ سب باتیں یاد رکھنے کی ہیں۔ (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۷)۔ چونے یا سیمنٹ کے ساتھ ریت یا سرخی کی آمیزش کو گچ کہتے ہیں ... یہ درز بندی کے کاموں میں لگائی جاتی ہے۔ (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۸۳)۔ [درز + ف : بند ، بستن ـ باندھنا]۔

--- پڑنا محاورہ۔
شگاف ہو جانا ، دراڑ ہو جانا ، چٹخ جانا۔ سنگریزے اڑنے سے ... اس کی چار دیواری میں درز پڑگئی تھی۔ (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۶۲)۔ دیر سے جمع کئے ہوئے انڈے ایک دن زائد لے لیتے ہیں ان انڈوں میں درزیں پڑ جاتی ہیں۔ (۱۹۷۵ ، جدید مرغ بانی ، ۳۷)۔

--- توڑ (--- و مج) صف۔
نالیوں کا درمیانی فاصلہ جو مسلسل نہ ہو ؛ غیر مسلسل ترتیب ، خلاف ترتیب جس میں ایک جزو کے بعد دوسرا خلاف آئے پھر تیسرا موافق اور چوتھا خلاف الخ۔ نالیوں کی ترتیب ساتھ کی قطاروں میں درز توڑ طریقے سے ہونی چاہئے یعنی ایک قطار میں جہاں نالی ہو اس کے بالمقابل ساتھ والی اوپر اور نچلی قطار میں خالی جگہ ہونی چاہئے۔ (؟ ، پنجاب فارسٹ ریکارڈ ، ۱ ، ۲ ، ۱ : ۹)۔ [درز + توڑ ، توڑنا (رک) سے]۔

--- دار صف۔
۱. شگاف والا ، شگفتہ ، پرت دار۔ کوہستان بیان ... کے پہاڑوں (جو کم زور سنگ طباشیر اور درزدار (Schistose) مادے سے بنے ہیں) میں مقابلۃً کھرے نشیب و فراز پڑے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۱)۔ ۲. عیب دار ، جس میں دراڑیں ہوں ، جو درست نہ ہو۔ اکثر اشخاص ... لذت افزا پہلو پر توجہ کرتے ہیں ہم اکثر اس (طریقے) کو جائز یا درست پہلو کہتے ہیں اور اس کے مقابلے میں دوسرے کو درز دار۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۳۸۹)۔ [درز + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

--- کاڑندہ (--- فت ر ، سک ن ، فت د) امذ۔
(بڑھئی) لکڑی کی سطح پر باریک درز بنانے کا رندہ ، جھری کا رندہ (ا پ و ، ۱ : ۳۳)۔

--- کَٹ چُنائی (--- فت ک ، ضم چ) امث۔
(معماری) جالی چُنائی ، بیلن کی چُنائی ، وہ عام چُنائی جو مقررہ اور معینہ تصویری اصول پر کی جائے (ا پ و ، ۱ : ۱۲۸)۔ [درز + کٹ (کاٹنا سے) + چُنائی (رک)]۔

--- کی آری امث۔
نازک کام بنانے کی باریک اور پتلی قسم کی آری (ا پ و ، ۱ : ۳۷)۔

--- سال امذ۔
اٹو کرنے کا سلائی کی وضع کا نوک دار اور دھاردار اوزار، انکوتن (ا پ و ، ۲ : ۱۶۳)۔ [درز + ف : سال ، سالیدن ـ رگڑنا ، ملنا]۔

دَرزَن (فت د ، سک ر ، فت ز) امث۔
درزی کی جورو ؛ وہ عورت جو درزی کا پیشہ کرے۔

چھبیلی چھب سوں درزن کا پلاتا پات تک دیکھو
جو کچھ سیتی نہیں (لیکن) مرے دل کوں لڑھاتی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۳)۔

خیاط تین تھان میں ایک تھان کچھ کھٹا
درزن کے آگے ، تیرے پیچھے کر گیا ہے بونچھ

(۱۷۶۱ ، بہشتان شعرا (عاشق) ، ۳۴۳)۔ درزی بھی گھانس پر چادر بچھا کر سویا درزن کی آنکھیں جھپک پڑتی تھیں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۸۷)۔ الگزنڈر نے ایک چنچل درزن سے ناجائز تعلق پیدا کیا۔ (۱۹۲۳ ، ناٹک ساگر ، ۷۵)۔ موودی ... لنڈے سے میٹریل خریدتی ہے اور اُسے سیتی ہے اور سجا دیتی ہے جیسے یورپ کی کوئی فیشنی درزن ہو۔ (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۷۶)۔ [رک : درزی جس کی یہ تانیث ہے]۔

دَرزی (فت د ، سک ر) امذ۔
وہ شخص جو پیشے کے طور پر کپڑا سینے کا کام کرتا ہو ، وہ شخص جو کپڑا تراش کر سیتا ہو ، خیاط۔ بڑائی اور سنار اور درزی اور پرہیزگار مسافری کو نکلے۔ (۱۶۰۵ ، طوطی نامہ (اردو شہ پارے ، ۳۲۷))۔ درزی کو الزام دیتے اور کہتے کہ گریبان حرام زادے نے بنایا ہی نہیں۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۰۰)۔ میرے والد صاحب درزی تھے بھائی صاحب بھی درزی تھے۔ (۱۹۸۶ ، تکبیر، کراچی، ۲۲ جولائی: ۴۴)۔ [درز + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- کا کُوچ قیام سَب یکساں ، گز قینچی اُٹھائی چَل دیا کہاوت
پَرمند کی سمائی ہر جگہ ہو سکتی ہے (جامع الامثال ، ۲۰۰)۔

--- کا کیا کُوچ کیا مُقام (گز قینچی لی چَل دیا) کہاوت
ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں جسے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ساز و سامان اور اسباب لے جانے کا جھمیلا نہ کرنا پڑے ، جب چاہے اٹھ کھڑا ہو۔ کچھ زور ہے نہ بل ہے ہماری تو وہ مثل ہے درزی کا کیا کوچ کیا مقام۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۳۰)۔

ـــــ کا لڑکا جب تک جیے گا تب تک سیے گا کہاوت.
انسان کو معاش کے لیے عمر بھر جدوجہد کرنی پڑتی ہے، اگر کمائے نہیں تو گزر بسر کیسے ہو. ایک دن کاہلی کر کے مزدوری نہ جاویں اسی دن اس کے گھر میں چولھا نہ سلگے وہ کہاوت ہے درزی کا لڑکا جب تک جیے گا تب تک سیے گا. (۱۹۲۳، سیرِ عشرت، ۱۳).

ـــــ کی سُوئی (ـــــ و مع) امث.
(مجازاً) ہر کام کر لینے والا، کسی کام میں بند نہ رہنے والا، ہر کام میں شریک ہو جانے والا. ملازمہ ... کسی کام میں بند نہیں ... عورت کیا ہے درزی کی سُوئی ہے. (۱۹۶۶، مہذب اللغات، ۵ : ۹۱).

ـــــ کی سُوئی کبھی ٹاٹ میں کبھی تاش / کَمْخواب میں کہاوت.
انسان کی حالت یکساں نہیں رہتی لہذا ادنیٰ درجے کا کام کرنے میں شرم نہیں کرنی چاہیے (نوراللغات).

ـــــ کے بَند سُنار کی کھٹالی جُھپ گَر کی سَبْزی کہاوت.
سب عُذر بہانے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

دَرِش (فت د، ر نیز سک ر) امذ.
رک : درشن. معشوق درس عاشق درستی، عاشق محتاج معشوق غنی. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۶).

صبح تیرا درس پایا تھا صنم
شوقِ دل محتاج ہے تکرار کا
(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۸).

پیتم، سنو ہمارے درد کی بات بن دیکھے درس کی
شاہ عالم ہو کو تمہارے ملن نیت بھجے برس کی
(۱۷۹۷، نادراتِ شاہی، ۱۸۸).

جیرا جرت ہے تمہرے درس بن
دھرکت ہے موری چھتیاں رے
(۱۹۶۳، برگِ خزاں، ۱۰۱). [س : درش दर्श].

ـــــ دِکھانا محاورہ.
صُورت دِکھانا، جلوہ دِکھانا، دیدار کرانا.

جب سے تو درس مجھ دِکھایا ہے
لذتِ عشق کو چکھایا ہے
(۱۷۱۳، فائز، د، ۱۹۱).

کاگا نین نکلس دوں پیا پاس لے جائے
پہلے درس دِکھائیو پاچھے لیجو کھائے
(۱۸۷۲، عاملِ خاتم النبیین، ۱۹۲).

نزع میں آ کر دَرس دِکھا کر
ساتھ ہی اپنے بلائے لیو جانے
(۱۹۱۰، کلیاتِ شائق، ۲۳۶).

ـــــ دینا محاورہ.
دیدار دِکھانا، درشن کرانا.
لازم ہے یہی اب اس دھنی کوں   دینا درس اپنے درستی کوں

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۲).

اے ظالم نامہرباں ذرہ نہیں تجھ کوں ترس
ناہی کھڑا ہے منتظر صُورت کا اپنی دے درس
(۱۷۸۱، شا کرناجی، د، ۳۲۰).

سکھی سیاں موہے کو یاد کیو سپنے میں آ کر درس دیو موہے ماتا پتا کچھ غم نہ کرو سکھی کٹے بچھاڑا کہاوت ہے (۱۹۲۳، افسانے بشیر، ۲۶۵).

دَرْس (۱) (فت د، سک ر) امذ.
۱. سبق، تعلیم، پڑھنا، سیکھنا.

ہمارا حسن ہے شوق معلّم ذہن کوں تیرے
سبق کچھ انصری کا یا درس کچھ انوری کا ہے
(۱۵۶۳، حسن شوقی، د، ۱۶۹).

مجھ پاس پھر کر آوے اگر وہ کتاب رو
مکتب میں دل کی درس کا تکرار ہوئے گا
(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۱۹۵).

درس میں تیرے اے شہِ علّام
ہیر عقل ایک کودک جاہل
(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۳۵). اوقاتِ درس کے علاوہ سب ایک دوسرے سے بلا امتیاز آزادانہ ملتے. (۱۸۸۵، محسنات، ۲۳). اصحابِ صفہ میں سے ستر شخص رات کو ایک معلّم کے پاس جاتے تھے اور صبح تک درس میں مشغول رہتے تھے (۱۹۱۳، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۸۹). جب قرآن مجید کا درس دیتے ... تو سننے والوں کی توجہ کا مرکز بن جاتے. (۱۹۸۶، فاران، کراچی، جون، ۲۱). ۲. نصاب، کورس. دیوانِ حافظ کا درس مکتبوں سے موقوف کرا دیا تھا. (۱۸۸۳، قصص ہند، ۲ : ۱۳۲). امام باقلانی کی اعجازالقرآن جب مصر سے چھپ کر آئی تو اس کو (مولانا شبلی نے) فوراً درس میں داخل کر دیا. (۱۹۴۳، حیاتِ شبلی، ۴۳۳). ۳. پند و نصیحت، وعظ.

آ کہ اب درسِ ابدِ حشر دوں اے شوقِ دید
زندگی میں تو غمِ حرماں سے فرصت ہی نہ تھی
(۱۹۱۹، نقوشِ مانی، ۷۱). ۴. عبرت.

محبت میں نے کی ہے مجھ کو دیکھیں دیکھنے والے
دو عالم کے لئے اک درس ہے یہ زندگی میری
(۱۹۸۳، حصارِ انا، ۱۹۹). [ع : (درس)].

ـــــ اَوَّلِین کس صف (ـــــ فت ا، شد و بفت، ی مع) امذ.
تعلیم کی ابتدا، پہلا سبق، اہم سبق. اسلامی تبلیغ کا درسِ اوّلین قرآن اور صرف قرآن تھا. (۱۹۳۲، سیرۃ النبیؐ، ۴ : ۳۷۲). [درس + اوّل (رک) + ین (ی مع)، لاحقۂ صفت]

ـــــ بَصِیرَت کس اضا (ـــــ فت ب، ی مع، فت ر) امذ.
علم میں اضافہ کرنے والا سبق.

مجھ سے جو چاہیے وہ درسِ بصیرت لیجے
میں خود آواز ہوں میری کوئی آواز نہیں
(۱۹۲۵، نشاطِ روح، ۱۰۱). [درس + بصیرت (رک)].

--- پانا محاورہ۔
(کسی سے) تعلیم حاصل کرنا ، سبق پڑھنا۔

ہے بجا گر درس پاوٗں عشق کے اُستاد سیں
ہے کتابی چہرۂ جاناں گلستاں کی کتاب

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۷)۔

--- تَدْرِیس (---فت ت ، سک د ، ی مع) امذ۔
رک : درس و تدریس۔

چار و ناچار جو ترغیب سے یاروں کی کبھی
درس تدریس پہ آ جاتی تھی مجھ کو رغبت

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۳۱۱)۔ [درس + تدریس (رک)]۔

--- تَقْلِید کس اضا(---فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ۔
تقلید کا سبق ، پیروی کی راہ ، رہنمائی۔ یونگ یانگ میٹرنٹی ہسپتال ... دنیا بھر میں جو ہسپتال ہیں ان میں ... سرفہرست رکھا جا سکتا ہے یہ اس قوم کا (کوریا کی قوم) حال ہے جس کی فعالیت کو تباہ کرنے میں جاپان اور امریکہ نے پوری طاقت صرف کر دی اور آج یہی قوم ... ہمیں دعوتِ فکر و عمل اور درسِ تقلید دے رہی ہے۔ (۱۹۸۳ء ، کوریا کہانی ، ۱۹۱)۔ اف: دینا ، لینا۔ [درس + تقلید (رک)]

--- جاری کَرْنا محاورہ۔
پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ شروع کرنا ، تعلیم کی اِبتدا کرنا۔ حضرت عمر نے اپنے زمانۂ خلافت میں ... تمام ممالکِ مفتوحہ میں قرآن مجید کا درس جاری کیا۔ (۱۹۰۳ء ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۲۰)۔

--- خواں (---و معد) امذ۔
درس لینے والے ، طالب علم ، شاگرد۔

ترے مکتبِ عشق کے درس خواں
ہیں پیر و جوان وصی یا نبیؐ

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۳۵)۔ [درس + ف: خواں ، خواندن - پڑھنا]۔

--- دینا محاورہ۔
تعلیم دینا ، سبق پڑھانا ، سکھانا۔

کفارِ فرنگ کون دیتا ہے
تجھ زُلف نے درس کافری کا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۷)۔ کوہ زیتون کے رہبانہ اخلاق کا واعظ (مسیح) دنیا کو اخلاق کا بہترین درس دیتا تھا۔ (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۵)۔ اُستاد ... اس وقت رانا جوگندر بہادر کو موسیقی کا درس دے رہے تھے۔ (۱۹۸۲ء ، کیمیا گر ، ۱۲)۔

--- سَطْحی کس صف(---فت س ، ط) امذ۔
ابتدائی تعلیم ، بنیادی معلومات۔ ایک سال تک آپ درسِ سطحی میں مصروف رہے۔ (۱۹۲۵ء ، تجلیات ، ۲ : ۲۶۵)۔ [درس + سطح (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- کَرْنا محاورہ (شاذ)۔
تعلیم دینا۔ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔ (۱۹۱۱ء ، القرآن الحکیم (ترجمہ) ، احمد رضا خاں بریلوی ، ۹۶)۔

--- کَہْنا محاورہ۔
۱. وعظ کہنا ، نصیحت کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ ۲. لیکچر دینا ، سبق پڑھانا (علمی اردو لغت)۔

--- گاہ/گَہ (---/فت گ) امث۔
پڑھنے اور پڑھانے کی جگہ ، مدرسہ ، تعلیم گاہ ؛ سیکھنے کی جگہ ؛ عبرت حاصل کرنے کا مقام۔

تک دل کے نسخے ہی کو کیا کر مطالعہ
اس درس گہ میں حرف ہمارا ہے اک کتاب

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۰۶)۔

ہے دنیا بڑی درس گاہِ عمل
اگر محض مہماں سرا ہے تو ہیچ

(۱۹۳۲ء ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۵۰)۔ نگار چالیس برسوں سے میرے لئے ایک فیض گاہ ، درس گاہ رہا ہے۔ (۱۹۸۶ء ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۷)۔ [درس + ف: گاہ ، لاحقۂ ظرفیت]

--- لینا محاورہ۔
رک : درس پانا۔

ہے تیرے پر موسوں روشن جلوہ گر رنگِ وقار
کیا عجب گر تجھ سے لیوے درس تن تمکین کا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۵)۔ ایک گوشے میں امام باڑہ دوسرے کسی گوشے میں شرفا ... تہذیب بھی سیکھ رہے ہیں اوراخلاقِ حسنہ کا درس بھی لے رہے ہیں۔ (۱۹۸۳ء ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۱)۔

--- نِظامی کس صف(--- کس ن) امذ۔
مُلّا نظام الدین سے منسوب طریقۂ تدریس و نصاب ، نصابِ تعلیم و نظامِ تدریس جو مُلّا نظام الدین نے مشرق کی دینی درسگاہوں کے لئے تیار کیا تھا۔ استادالہند مُلّا نظام الدین صاحب نے نصابِ تعلیم میں جدید تغیر کیا اور وہ نصاب مُرتّب فرمایا جو آج تک درسِ نظامی کے نام سے مشہور اور تمام مدارس میں کمی بیشی کے ساتھ رائج ہے۔ (۱۹۱۷ء ، مقالاتِ شروانی ، ۲۰۸)۔ درسِ نظامی کی تکمیل مولانا نے زیادہ تر کلکتہ میں ... کی تھی۔ (۱۹۳۹ء ، آثار ابوالکلام ، ۲۲)۔ [درس + نظام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- نِظامِیَّہ کس صف(--- کس ن ، م ، شد ی بفت) امذ۔
رک : درس نظامی۔ عوام الناس کا یہ خیال ہے کہ درسِ نظامیّہ فرنگی محل میں ختم کی اور تعلیم یافتہ ہو گئے۔ (۱۹۰۳ء ، عصر جدید ، ستمبر ، ۳۸۱)۔ [درس + نظام (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

--- و تَدْرِیس (---و مج ، فت ت ، سک د ، ی مع) امذ۔
پڑھنا پڑھانا ، سیکھنا سکھانا ، تعلیم و تعلّم۔ جو لوگ علم و کمال کی مسندیں بچھا کر بیٹھتے ہیں ان کی مختلف قسمیں ہیں اوّل وہ اشخاص ہیں کہ جس طرح علم کتابی اور درس و تدریس میں طاق ہیں اُسی طرح حسنِ تقریر اور شوخیٔ طبع میں براق ہیں۔ (۱۸۸۰ء ،

نیرنگِ خیال ، آزاد ، ۸۶). اودھ پنچ کے تعلقات پر نُکتہ چینی فرمائی کہ تم مستغنو درس و تدریس کے قابل تھے ۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۹). رضاکار تنظیموں نے ہندی کی نشر و اشاعت اور درس و تدریس کے لیے مناسب فنی اصول اور عملہ تیار کر رکھا ہے ۔ (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۶۷). [درس + و (حرفِ عطف) + تدریس (رک)].

---وَفا کس اضا (---فت و) امذ.
وفا کیشی ، خیر خواہی ؛ اِطاعت ؛ روا داری.

اِلحاق سے کچھ اور نہ تھا مدعائے خاص
بس اک عموم درسِ وفا کا خیال ہے

(۱۹۱۲ ، کلیاتِ شبلی ، ۹۶). [درس + وفا (رک)].

---ہونا محاورہ.
سبق پڑھایا جانا ، پڑھائی ہونا ، تعلیم و تدریس . فجر کو درسِ حدیث ہوتا ہے اور عصر کے وقت مثنویٔ معنوی ۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۲۷).

دَرْس (۲) (فت د ، سک ر). (الف) امث.
ایک خوشبودار گھاس کا نام. (احرام باندھنے والا)... نہ قمیض پہنے نہ عمامہ باندھے ... نہ اُن کپڑوں میں سے کوئی کپڑا پہنے جن میں زعفران اور دَرس لگی ہو. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۶۳۸). (ب) امذ. **ایک پودے کا نام ، اُس کے پھل کو بھی درس کہتے ہیں.** درس۔ اس کا تخم مانند تل کے ہوتا ہے اور بویا جاتا ہے خوشہ اس کا جس وقت خشک ہو کر پھٹتا ہے درس باہر نکل آتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۱۷). [مقامی].

دِرْس (کس د ، سک ر) امذ.
پُرانا کپڑا. ایک دفعہ حضرتِ عائشہ کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن (مسکتہ) دیکھے ، فرمایا کہ اگر اس کو اُتار کر درس کے کنگن کو زعفران سے رنگ کر پہن لیتیں تو بہتر ہوتا . (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۲۸). [ع].

دُرُس (ضم د ، ر) امث (قدیم).
درست ، ٹھیک.

تمہیں دیکھ آرسی میں موں درس جو بال کرتے ہیں
خدا کی سوں ہمارا تو دِیوانہ حال کرتے ہیں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۱). [دُرُست (رک) کا تلفظی املا].

دَرْساً (فت د ، سک ر ، تن فت) م ف.
نصاب کے طور پر ، بطور درس ، بطور سبق . ہزاروں افراد اُن کے علاوہ ہیں جنھوں نے درساً فارسی پڑھی. (۱۹۷۷ ، سائنس احمد علی ، ۱۱). [درس (۱) + اً ، لاحقۂ تمیز].

---بَدَرْس (---فت ب ، د ، سک ر) م ف.
ایک ایک سبق کر کے ، تھوڑا تھوڑا ، آہستہ آہستہ. اس کے علاوہ جناب مرحوم کے مصنفات میں ... روائع القرآن اور مثنوی اجناس الجناس بھی درساً بدرس جناب مرحوم سے پڑھی تھی. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۳۰۲). [رک : درساً + ب (حرفِ جار) + درس (رک)].

دَرْسا ہونا محاورہ.
درز ہونا ، آئینے میں بال یا دڑاڑ ہونا ، آئینہ چٹخا ہونا ، درکا ہونا ، درک جانا.

درسا ہوا آئینہ ، چٹکا ہوا پیمانہ
ٹوٹے ہوئے دل کی بھی یہ حیرت و بے خبری

(۱۹۳۲ ، رمز و کنایات ، ۲۷۶).

دُرُشْت (ضم د ، ر ، سک ش) صف.
۱. جس میں کوئی خامی یا غلطی نہ ہو ، ٹھیک ، صحیح ؛ بے خطا (خراب یا غلط کے مقابل).

لکھے تھے اس اوپر بخط درست
جھی بات گزری اتھی جو نخست

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۶۲). ذکرِ النبی آپ کا (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم) بہت تھا فکرِ عالی آپ کی درست تھی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹). ان کی رفتار کا حساب ایسا درست لگایا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲). جانے والے کا ہر حساب غلط اور آنے والے کا ہر حساب درست. (۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۱۵۷). **۲. اُستوار ، جس میں کوئی معنوی یا ظاہری کجی نہ ہو ، صاف ، راست.** ایک کون چھوڑ دوسرے پر نظر دھرنا درست نہیں ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۴۴). اگر تو تقدیرِ الٰہی پر درست نہ رہے گا تو اپنے نفس کی تقدیر پر بھی درست نہ رہے گا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۵۷). کسی ملک میں بھی ایسا نہیں ہے کہ وہاں کی حکومت ہر لحاظ سے درست ہو. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ جولائی : ۳). **۳. سچ ، صحیح (جھوٹ کی ضد).**

توں سنتا ہور باتاں بی تیریاں ہے سست
درست نیں تو کہتا ہے سو نا درست

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).

سُنتے ہیں جو بہشت کی تعریف سب درست
لیکن خدا کرے وہ تری جلوہ گاہ ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۷). تم درست کہتے ہو میری بیوی کو مجھ سے محبت ہے ، مجھے اس بات کا یقین ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۲۱۷). کالعدم مسلم لیگ کے تاحیات صدر ہیں ان کا یہ موقف درست نہیں تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جولائی : ۸). **۴. صحیح سالم ، اصلی حالت میں.**

بڑھتا ہے کون پُرزے اُڑاتا رہا وہ شوخ
لایا نہ واں سے ایک بھی خط نامہ پر درست

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۰).

وحشت میں تارِ زلف اگر یاد آئے گا
زیرِ زمیں رہے گا نہ تارِ کفن درست

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۰۴). ابتلا نے باپ کی گود سے بیٹھے بیٹھے درست ہاتھ بڑھا کر کہا دیکھ لیجئے کچھ بھی تو نہیں ہوا. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۹۶). **۵. موزوں ، خوبصورت ، مُتناسب .**

صورت کا تیری دل نہ ہو کیوں کر فریفتہ
نقشہ درست بینی و گوش و دہن درست
(۱۸۳۶ء، آتش، ک، ۶۷). ۹. چُست ، چسپاں ، موزوں ، ٹھیک ، زیبا
کتنے خدمت گار تھے چالاک و چُست
دست بستہ کام میں اپنے درست
(۱۷۷۴ء ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۰۳).
تنگ اس لیے نہیں کہ قبائے پرنگ
آئی ہے اپنے تن پہ اب اے دوستاں درست
(۱۸۳۸ء ، شاہ نصیر، چمنستانِ سخن ، ۳۳). ۷. تیار، لیس ؛ آراستہ
رسیلی چھبیلی بنی تنگ و چُست
لباس اور زیور سے ہر اک درست
(۱۷۸۴ء ، سحرالبیان ، ۸۷).
گو ہے شراب و ساقی و صحنِ چمن دُرست
وہ گلبدن جو آئے تو ہو انجمن دُرست
(۱۸۷۰ء ، چمنستانِ جوش ، ۱۳۱). ۸. بخوبی ، اچھی طرح
کم شاعری بھی نسخۂ اکسیر سے نہیں
مُستغنی ہو گیا جسے آیا یہ فن درست
(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۶۷). ۹. بجا ہے ، ٹھیک ہے ؛ صحیح یا سچ ہے (بطور روزمرہ مستعمل). جہاز کے اوپر خبر دینہار ایک آدمی رہتا ہے اسے بھی دریاچہ ... کہنا درست ہے. (۱۶۰۳ء ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۱). سب اصحابوں نے کہا درست ہے قسم خدا کی تُوں صابر تھا. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۹۲).
کرتا ہوں اس سے وعدہ خلاف کا جب گلہ
کہتا ہے ہنس کے وہ بتِ پیماں شکن درست
(۱۸۵۴ء ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۱۰۷).
جی ، درست ، آپ ہی تو مجھ سے نبھائیں گے وفا
یہ تو اس سے کہو فقرہ یہ جسے یاد نہ ہو
(۱۹۱۱ء ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۰۱). یہ درست ہے کہ انگریزی مغرب کی سب سے اہم زبان ہے. (۱۹۸۵ء ، روایت اور فن ، ۳۴).
[ف : درست ؛ پہلو : درست].

ــــ اَعمالی (ـــ فت ا ، سک ع) امث.
نیک چلنی ، راستی ، خوش کرداری. قومی ترقی مجموعہ افراد قوم کی محنت مستعدی راست کرداری اور درست اعمالی کا نام ہے. (۱۸۹۳ء ، تعلیم الاخلاق ، ۱۵۹). [درست + اعمال (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

ــــ آنا محاورہ (قدیم).
صحیح ، ٹھیک یا موزوں معلوم ہونا. جو کچھ عقل میں درست آنا وو خوب ہے کام. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۶۱).

ــــ بنانا محاورہ.
مار پیٹ کے یا تنبیہ اور سختی کر کے کسی نا اہل کو اہل بنانا
ہم سے سحاب تیرہ سے بگڑی تھی بے طرح
تو نے درست اسے مژہ تر بنا دیا
(۱۸۹۷ء ، رشک (مہذب اللغات)).

ــــ بیٹھنا محاورہ.
صحیح یا ٹھیک لگنا ، چسپاں ہونا ؛ بجا ہونا. دعا کا تیر قبولیت کے نشانے پر درست بیٹھا. (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۸۲).

ــــ پڑنا محاورہ.
صحیح یا ٹھیک ہونا ، مناسب یا موزوں ہونا. تجویز اور منصوبہ ایسے عاقلوں کا درست پڑتا ہے. (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۱۰۵).

ــــ پیماں (ـــ ی لین) صف.
وعدے کا پکّا (فیروز اللغات). [درست + پیماں (رک)].

ــــ حَواس (ـــ فت ح) صف.
جس کے ہوش و حواس بجا ہوں (بد حواس کی ضد) ؛ سمجھ دار ، عقلمند ، ہوشیار (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات) [درست + حواس (رک)].

ــــ خُو (ـــ و مع) صف.
جس کی خصلت اچھی ہو ، اچھی عادات و اطوار والا ، نیک خُو ، نیک چلن ، دیانت دار (ماخوذ : جامع اللغات). [درست + خُو (رک)].

ــــ خواں (ـــ و معد) صف.
پڑھنے والا ، قاری. خواں (امر ہے خواندن - پڑھنا سے) سُل خواں ... درست خواں (قاری). (۱۹۲۱ء ، وضع اصطلاحات ، ۸۴). [درست + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

ــــ رَکھنا محاورہ.
۱. ٹھیک رکھنا ؛ قاعدے سے رکھنا ؛ تیار رکھنا. ۔۔ آکاہوں کو مقرر کیا کہ فوجوں کو درست رکھیں. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۳). ۲. بجا رکھنا. تم نے ابھی ہائی اسکول پاس کیا اور اپنے کو گریجویٹ سمجھنے لگے اپنا دماغ درست رکھو. (۱۹۶۶ء ، مہذب اللغات ، ۳ : ۳۹۱).

ــــ رَہنا محاورہ.
۱. درست رکھنا (رک) کا لازم ، راضی برضا رہنا ، مطمئن رہنا. اگر تو تقدیر الٰہی پر درست نہ رہے گا تو اپنے نفس کی تقدیر پر بھی درست نہ رہے گا. (۱۸۶۵ء ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۵۷). ۲. بجا رہنا ، بحال رہنا. جنگ میں سپاہی کے حواس درست رہنا ضروری ہے. (۱۹۶۶ء ، مہذب اللغات ، ۳ : ۳۹۱).

ــــ عَقل (ـــ فت ع ، سک ق) صف.
دُرست حواس ، صحیح الدماغ ، سمجھ دار ، ہوشیار (ماخوذ : جامع اللغات). [درست + عقل (رک)].

ــــ عَیار (ـــ فت ع) صف.
جس کا چلن ٹھیک ہو ، سیدھے راستے پر چلنے والا ، نیک چلن ، راست باز. سکندر ذوالقرنین ہمیشہ ... اپنے کاربردازان دولت سے فرماتا کہ جو شخص ہماری خوشنودی کے خیال سے راستی کو چھوڑتا ہے اور درست عیار نہیں رہتا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۳۰). [درست + عیار (رک)].

۔۔۔ فال اسث.
دوکاندار مخصوص بقال اول بکری کے دام ہاتھ میں لے کر ترازو کی ڈنڈی سے بجاتے ہیں اور اس سے فال لیتے ہیں اور اس کو سکنہ بھی کہتے ہیں اور ہندی میں اس کا نام بھی ہے. (ماخوذ : مطلع العلوم ، ۱۹۵). [درست + فال (رک)].

۔۔۔ فَرمانا ف س ، محاورہ.
(تعظیماً) **درست کہنا ، ٹھیک بات کہنا ، صحیح کہنا.** مجھے اعتراف ہے کہ میری غلطی پر یوں حضور بالکل درست فرما رہے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، مہذب اللغات ، ۳ : ۲۹۱).

۔۔۔ کَرنا محاورہ.
۱. صحیح کرنا ، ٹھیک ٹھاک کرنا.

آشفتگی نے نقش سویدا کیا دُرست
ثابت ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۳). سب نمازیوں نے صفیں دُرست کیں. (۱۹۰۸ ، مقامات ناصری ، ۲۹۶). ۲. **اختلاف یا غلطی کو دور کرنا ، تصحیح کرنا.**

اسی اثنا میں کی دُرست تمام   مثنوی نسخۂ محبت نام

(۱۸۵۵ ، ضمیرلکھنوی(تحریر ، دہلی ، ۱ ، ۱ : ۱۸)). ایک شخص حضرت عائشہ کے پاس آیا اور کہا کہ ام المومنین آپ اپنا قرآن لائیے تو میں اپنا نسخہ درست کر لوں. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۱). ۳. **اپنے مطلب کے مطابق ٹھیک کر لینا ؛ سنوارنا.**

وہ کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کام ہے
پر اختیار میں بھی ہو درست کر لینا

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۱۵).

عبا اپنی اُٹھائی سیدۂ خاتونِ کُبرےٰ کو
کیا اطرافِ دامن کو نبیؐ نے خود دُرست اُٹھ کر

(۱۹۳۵ ، عزیزلکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۵۲). ۴. **ٹوٹے ہوئے کو ٹھیک کرنا ، جوڑنا.**

میرا دلِ شکستہ وہ شیشہ ہے مصحفی
جس شیشے کو کرے نہ کوئی شیشہ گر درست

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۰). ۲۳ ہندی ہم سفر ہو گئے ، لاری درست کر لی گئی. (۱۹۳۲ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ۲۷۷). ۵. **تیار کرنا ، بنانا.** سنّاع جو راضی ہوں گے طبیعت لڑائیں گے اختراع پردازی کریں گے نئی نئی چیزیں درست کر کے لائیں گے. (۱۸۳۶ ، سرورسلطانی ، ۲۱). شہزادہ مسند پر بیٹھا ہے اور کنیزیں شراب درست کر رہی ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۸۹۰). تب یہ اپنی جگہ پتہ میں درست کرتے ہیں. (۱۹۳۱ ، علاج بالمثل ، ۸۹). ۶. **(ہتھیار زرہ وغیرہ کا جسم پر) آراستہ کرنا.** زرہ اپنے نانا کی جن کا نام فاضل تھا بدن اطہر پر درست کی. (۱۸۸۷ ، تنبیر المصائب ، ۱۰). ۷. **جنتری یا نقشہ وغیرہ ترتیب دینا ، مرتب کرنا.** تقویم طالع موافق ستاروں کے درست کر کے ... جوشی کا دن مقرر کرو. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۳۸). ملکہ نے فرمایا کہ راج اور معمار اور کاریگر ... بلاؤ جو ... ایک عمارت پادشاہانہ کہ طاق کسریٰ کا جنت ہو ... جلد تیار کریں لیکن پہلے نقشہ ان کا ایک کاغذ پر درست کر کے حضور میں لاویں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۲). ۸. **مُزیّن یا آراستہ کرنا ، سجانا.**

صیاد بچھائے دانہ و دام   کیتا ہے درست زلف اور تِل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۱). گلدستوں پر ... ایک ابر سیاہی درست کیا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۴۷). ۹. **مارنا پیٹنا ، گو شمالی کرنا ؛ تادیب کرنا.** گنواروں نے میاں مشعل کو خوب درست کیا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۱۴۳). روزانہ محلے کے لڑکوں کو مارتا پیٹتا تھا فساد کرتا تھا آج سب لڑکوں نے مل کے اسی کو درست کر دیا. (۱۹۶۲ ، مہذب اللغات ، ۳ : ۲۹۱).

۔۔۔ کَہنا محاورہ.
صحیح بات بیان کرنا. تم درست کہتے ہو میری بیوی کو مجھ سے محبت ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۱۷۴). آپ اپنے زاویۂ نگاہ سے درست کہہ رہی ہیں. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۱۰۲).

۔۔۔ گُمان (۔۔۔ضم گ) صف.
پُورا یقین کرنے والا شخص ، سخت معتقد ، پکّا ایماندار (ماخوذ : جامع اللغات). [درست + گُمان (رک)].

۔۔۔ گو (۔۔۔و مع) صف.
سچ بولنے والا انسان ، سچّا (پلیٹس). [درست + ف : گو ، گُفتن = کہنا].

۔۔۔ نِیّتی (۔۔۔ کس ن ، شد ی بفت) امث.
نیک نیتی ، پکّا ارادہ ؛ صحیح منصوبہ بندی (ماخوذ : پلیٹس). [درست + نیّت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔ و بَجا (۔۔۔ و مع ، فت ب) امف.
ٹھیک و صحیح ؛ حق بجانب. یہ سب درست و بجا ہے لیکن نقاشِ نقشِ ثانی بہتر کشد ز اول ، شاید آپ نے یہ مصرع نہیں سنا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳). [درست + و (حرفِ عطف) + بجا (رک)].

۔۔۔ ہو رَہنا محاورہ.
لیس ہو رہنا ، آراستہ ہو جانا.

وہ رشکِ باغ سیر کو آتا ہے باغ میں
کہہ دو کہ ہو رہیں گل و سرو و سمن درست

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۶۸).

۔۔۔ ہونا محاورہ.
۱. **درست کرنا (رک) کا لازم.** مُدّتِ سہ سال میں یہ کام درست ہوا. (۱۷۷۵ ، نوطرزمرصع ، تحسین ، ۲۹۹). خوب ہی درست ہو گا جانا شہان ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۸۷). یہ موجودہ رواج کہ موقعہ نہیں دیا جاتا درست ہے یا نہیں ہے. (۱۹۳۹ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ۴۰). ۲. **مکمل ہونا ، لیس ہونا ؛ کمی پوری ہو جانا.** خدا کا شکر ہے کہ لڑکی کے جہیز کا سب سامان درست ہو گیا اب کچھ چیزیں رہ گئی ہیں وہ بھی ان شاءاللہ مہیا کر لوں گا. (۱۹۶۲ ، مہذب اللغات ، ۳ : ۲۹۲).

---ہے فقرہ.
۱. **ٹھیک ہے ، بجا ہے.** صحیح لاالہ غیر الااللہ حق اثبات کیا بھی بھیر غیر کوں یاد کرنا درست ہے. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۹۲).
۲. (طنزاً) **ہاں ہاں ٹھیک ہے.**

بولی مجھے تجھ سے خود گلہ ہے
بولا کہ درست ہے بجا ہے

(۱۸۸۷ ، اختر (واجد علی شاہ)(مہذب اللغات).

• • • دُرُسْت (ضم د ، ر ، سک س) لاحقہ.
تراکیب میں بطور جُزوِ دوم مستعمل ، جیسے: تن درست ، نادرست وغیرہ میں (ماخوذ: نوراللغات).

دُرُسْتکاری (ضم د ، ر ، سک س ، فت ت) امث.
درست ، صحیح یا مُناسب ہونا. بھکوت چرتروں کا سُننا بھی باعثِ نجات درستکاری ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۱۰). [دُرُسْت + ف: کار ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُرُسْتگی (ضم د ، ر ، سک س ، فت ت) امث ج درستی.
۱. **دُرُسْت ہونا ، دُرستی.** جبری مفروضہ وہ ہے جس کو مفروضے کی درستگی (Truth) لے کر بیان کیا جائے. (۱۹۶۸ ، اطلاق شماریات ، ۲۰). ۲. **مضبوطی ، تندرستی ، صحت**(جامع اللغات).
۳. **اِصلاح ، صحت ، صفائی.** اُس کا مقصد زبان کی دُرستگی اور الفاظ کا سلیقہ سکھانا ہوتا تھا. (۱۹۸۳ ، بُرشِ قلم ، ۲۹).
[درست + گی ، لاحقۂ کیفیت].

دُرُسْتی (ضم د ، ر ، سک س) امث ج درستگی.
۱. **درست (رک) کا اسمِ کیفیت ، اِصلاح ، مرمّت ، ترمیم.**

جو دیر آتا جس کا دُرستی اچھے
گلہ کرنا اس تھے ہی سُستی اچھے

(۱۶۰۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۲).

تیغیں سلاح خانہ سے نکلی ہیں بے شُمار
ہے جابجا دُرستیٔ اسبابِ کار زار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱). دنیا کی درستی جب تک نہ ہو گی ، دین درست نہیں ہو سکتا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۸۸). فکر یا اِدراک کی درستی (Accuracy) کے ضمن میں بھی ہوبہو ایسی ہی چیز واقع ہوتی ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۲۰۷).
۲. **صفائی ، ٹھیک کرنا :** مرمّت سیدھی طرف کے جنگل اور جھاڑی کا درستی سے انتظام کیا جائے. (۱۸۹۸ ، شکار نامۂ نظام ، ۱۰۱). ۳. **ٹھیک کرنا ، مُناسب جگہ پر رکھنا.** میں اس وقت ڈاکٹر صاحب کے اسباب کی درستی میں مصروف ہوں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گرداب حیات ، ۹۰). ۴. **کیچھڑات میں ملی ہوئی مٹی وغیرہ کو دھو کر صاف کرنا.** کیچھڑات ... یہ اکثر مٹی سے ملی ہوئی ہوتی ہے جس سے جدا کرنے کے عمل کو درستی کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۰۸). ۵. **سچائی ، راست بازی ، تندرستی ، موزونیت ، معقولیت** (جامع اللغات). [درست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٔ اَفْعال کس اضا (---فت ا ، سک ف) امذ.
اعمال کی اصلاح ، کردار سنوارنا ، طور طریقے ٹھیک کرنا. اُس کی تقریر باعثِ تہذیبِ اخلاق اور اطوار مُوجبِ درستیٔ افعال اور صُورت سببِ ہیبت و خوف اور آواز جہتِ تنبیہِ اطفال مُفید ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۹). [درستی + افعال (رک)].

---ٔ اَوضاع کس اضا (---و لین) امذ.
رک : درستیِ افعال. اُستاد کو یہ بات نہایت ضرور ہے کہ شاگردوں کی درستیٔ اوضاعِ سنجیدہ اور شایستگیٔ افعالِ پسندیدہ میں ہمہ تن ہمت مصروف رکھے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۷). [درستی + اوضاع (وضع (رک) کی جمع)].

---پر آنا محاورہ.
اِصلاح پذیر ہونا ، مائل بہ صحت ہونا. نصوح کی شکر گزاری کا کچھ اور ہی سبب تھا ، اس کا مقولہ یہ تھا کہ ان دنوں لوگوں کی طبیعتیں بہت کچھ درستی پر آ گئی تھیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱).

---ٔ عِزّ کس اضا (---کس ع ، شد ز) امث.
عزت کے لیے ، احترام کے لیے ، آبرو کی دُرستی. صالحہ بانو نے بصفائے قلب و درستیٔ عز کہا بسم اللہ چلو اور دیکھو کہ خدا کیا کرتا ہے اور کیا معاملہ پیش آتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۳ : ۷۲). [درستی + ع : (ع ز ز)].

--- کَرانا محاورہ.
درستی کرنا (رک) کا متعدی. پنکھے لگوائے ، چمن کی دُرستی کرائی. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۷).

--- کَرنا محاورہ.
۱. **(کسی معاملہ میں) راہ ہموار کرنا ، ٹھیک کرنا.** تم اگر کوئی اپنا مدعا کہو تو میں اس کی درستی کرتا لاؤں. (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۱۰۱). ۲. **خبر لینا ، مارنا پیٹنا.** چار ٹکے بیوی کو دیے وہ جھلائی اور ان کی خوب دُرستی کی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۶۹).

دَرْسَن (فت د ، سک ر ، فت س) امذ.
رک : درشن.

دوی دوی مصرعے باندھے کن
یوں میں کیتا یہ درسن

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۱)).

لگی فوج درسن نہٹ کا بجے
خوشی سُوں دیوانہ اُٹھیا ناچنے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۵).

کہا لیلیٰ نے جا درسن دکھاؤں
بلوں میں جا کے یا اُس کو بُلاؤں

(۱۷۸۱ ، قصہ لیلی و مجنوں (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۹۵)).

کہتا ہے پیا باتسا ہے حسن میرا سوہن
درسن یہ بکارتے ہے آ دیکھ لے سکھ درسن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۹). [درشن (رک) کا عوامی تلفظ].

---- دینا ف م ، محاورہ.
شرفِ ملاقات بخشنا ، دیدار کرانا. یہ نصیب ہمارے کہ تم نے ہمیں درسن دیا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۵۶).

دَرسنا (فت د ، ر ، سک س) ف م.
دیکھنا ، دیدار کرنا. بلا کو خود پر درسنے نہ دیا تو اُس نے دشمن کی لذت کو خاک میں ملا دیا. (۱۸۸۸ ، تشنیفُ الاسماع ، ۹۷).
آپ آپ میں آپ سمائے آپ میں آپا درسا
گیان دھیان انبھو کتی جاتی چرن کمل جب پرسا
(۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۱). [دَرس+نا ، لاحقۂ مصدر].

دَرسَنی (فت د ، سک ر ، فت س) صف.
رک : درشنی ، دیدار کا مُشتاق ، دیدار کا اُمیدوار.
تج نکھ کے درس کا ہو سورج درسنی ہے
تج نور جھمکتے تے سب جگ میں روشنی ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۸).
دھندا غیر کا دل تی سب کھو اچھیں
ہک یکس کے نت دَرسنی ہو اچھیں
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹۸).
لازم ہے ہمیں اب اس دَھنی کوں
دینا درس اپنے درسنی کوں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱).
مُنڈواؤ نہ خطِ رونے روشن
چھٹی یہ ہماری دَرسَنی ہے
(۱۸۹۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۹۶). [دَرشَنی (رک) کا عوامی تلفظ]

---- ہُنڈی (---ضم ہ ، سک ن) امث.
رک : درشنی ہنڈی. عورت دوسرے کو چھوڑ کر تیسرے کے پاس پہنچتی ہے تو وہ دوسرا اپنے روپئے ... تیسرے آدمی سے وصول کر لیتا ہے عورت کیا یہ تو دَرسَنی ہُنڈی ٹھیری. (۱۸۵۹ ، جامِ جہان نما ، ۸۶). [درسنی + ہُنڈی (رک)].

دَرسُودھا (فت د ، سک ر ، و مع) امذ.
(مَلّاحی) مستول کے سرے پر بندھا ہوا رسّی کا بند جو بادبان چڑھانے کے لیے مُستقل طور پر بندھا رہتا ہے اور بادبان کو اوپر کے رُخ اُٹھائے رکھتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۱۲۳). [مقامی].

دَرسی (فت د ، سک ر) صف.
۱. **درس (رک) سے منسوب ، نصاب یا کورس سے متعلق.**
کلام نقطۂ علم مختصر ہے سب معانی کا
بیانِ منطق درسی کوں نہیں انجام اے واعظ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۶). علم ضروری درسی کتابوں کا یہ سلسلہ صیغۂ مدرسہ سے متعلق ہوگا (۱۸۷۵ ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۰۹). وہ زمانہ اب گزر گیا ، جب کوئی ایک واحد مصنّف نفسیات کی ایک موزوں درسی کتاب لکھنے کی امید کر سکتا تھا. (۱۹۳۰ ، اساسِ نفسیات (دیباچہ) ، ۱). ۲. **پڑھانے سے متعلق** (ماخوذ: فیروز اللغات).
[درس + ی ، لاحقۂ صفت].

---- تَعلیم (---فت ت ، سک ع ، ی مع) امث.
مقررہ نصاب کے مطابق تعلیم ، نصابی تعلیم. درسی تعلیم کا جو نظریہ پیش کیا گیا ہے وہ استادوں کے عام نقطۂ نظر سے بہت مختلف ہے (۱۹۳۵ ، اصولِ تعلیم ، ۱۰). [درسی + تعلیم (رک)].

---- سَیشَن (---ی لین ، فت ش) امذ.
تعلیم گاہ کا درس و تدریس کا زمانہ ، مقررہ تعلیمی مُدّت. درسی سیشن کے تقریباً آخر میں میں نے سُنا کہ اُستاد محترم کی کتاب ... شائع ہو رہی ہے. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۱۲). [درسی + انگ: سیشن (رک)].

---- مَضمُون (---فت م ، سک ض ، و مع) امذ.
مضمون یا علم جو بطور نصاب چُنا جائے. کسی ایک درسی مضمون کے مقابلے میں کسی دوسرے درسی مضمون کے حق میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہوتا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۰۲).
[درسی + مضمون (رک)].

دَرسِیات (فت د ، سک ر ، کس س) امث.
نصابی یا درسی کُتب ، وہ کتابیں جو نصاب میں شامل ہوں. اس کے (عرفی شیرازی) قصائد درسیات میں داخل ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۲۱۶). درسیات کی ابتدائی کتابیں (میر انیس نے) فیض آباد ہی میں میر نجف علی سے پڑھیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۰۰). [درسی + ات ، لاحقۂ جمع]

دَرسِیاں (فت د ، ر ، کس س) صف ؛ ج (قدیم).
طالبان دید (قدیم اردو کی لغت). [درس + یاں ، لاحقۂ جمع].

دَرسِیَہ (فت د ، سک ر ، کس س ، فت ی) صف.
درس میں شامل ، نصاب سے متعلق. باوجود اس کے مسائلِ حکمیہ کا بھی جامع بالفعل کتبِ درسیہ سے ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۰۶). بعد فراغ کتبِ درسیہ اس کو شاعری کی طرف میلان ہوا. (۱۹۰۲ ، مخزن ، اگست ، ۳۱). [درسی + یہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

دَرَش (فت د ، ر) امذ.
۱. **رک : دَرس.** دیاشنکر ... قریب آ کر بولے بھیّا میرا دل کانپ رہا ہے. ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پھر آپ لوگوں کے درشن نہ ہوں گے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۶۳). ۲. **نظر ؛ شکل و صورت ؛ ہلال ؛ نیا چاند ، وہ دن جس روز چاند نظر آئے یا بھینٹ جو اس دن دی جائے ، سورج اور چاند کا قِران** (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[درس (رک) کا عوامی تلفظ].

دُرُشت (ضم د ، ر ، سک ش) صف.
۱. **سخت ، نازیبا ، ناسزا ؛ غصہ ور ، تند و تیز.**
او دس وان کے بازار گل کوں بکشت
زبان سوں انے دیتا گلیاں درشت
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۳۲).

جھنے جواب آ کے اُن کو دُرُشت دینا
ہرجائیوں کی خُو ہے بچھو سی نِشت دینا
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۱۰). ہماری کتب دینیات کو دیکھ کر نہایت ناسزا اور دُرُشت کلمات کہے ہیں (۱۸۸۰ء ، خطبات احمدیہ ، ۲۲۷). اس جواب کا لہجہ ایسا دُرُشت تھا جو میں نے باندا سے کبھی نہیں سُنا تھا. (۱۹۲۸ء ، خون بہد ، ۱۸۹). ۲. سابقہ ، مرکبات میں جزِ اوّل کے طور پر مستعمل ، جیسے: درشت چنگال - جس کا پنجہ یا گرفت سخت ہو. اُس قوی تن درشت چنگال نے دستیاں کھینچ کر بغلیاں لوپ کر کشتی آغاز کی (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۹۶). ۳. سخت ، کرخت ، کھردرا. ۔ خو جنتی کے ساتھ جاتا ہے. بھلے آدمی نے کہا. وہ ڈیل ڈول میں اپنے دونوں ساتھیوں سے کم تھا مگر اس کے خدّ و خال دونوں سے زیادہ دُرُشت تھے. (۱۹۳۵ء ، زندگی ، نقاب ، چھپیے ، ۹۳). اس کا چہرہ انتہائی درشت تھا. (۱۹۷۰ء ، انگلیاں فگار اپنی ، ۹۰). ۴. گندہ ، خراب ، مادہ کثیف ، ناتراشیدہ ، دُرُشت اور غلیظ ہے (۱۹۳۷ء ، فلسفۂ نتائجیت ، ۲۸). [ف].

---آواز صف.
تُندخو ، بدمزاج ، تلخ لہجے والا.

درشت آواز میں عاشق کے تئیں نفرت ہے ڈرتا ہو
خدا کے تئیں بُرا لگتا ہے جو درویش کو ڈانٹے
(۱۷۳۱ء ، شاہ کرناٹکی ، ۵ ، ۲۳۸). [درشت + آواز (رک)].

---تعلیم (---فت ت ، سک ع ، ی مع) صف.
سخت اور محنت طلب تعلیم ، شدید تربیت ، سخت رویّہ. جب چودھویں صدی کے آغاز میں اپنی نوبت پر تُرک میدان میں آئے تو یہ یقین کیا جانے لگا کہ عیسائیت کا وجود ہی خطرے میں پڑ گیا ہے اس زمانے کے مصنفوں کے ہاں جو درشت تعلیم نظر آتی ہے ، اس کا ایک سبب یہی تھا. (۱۹۳۵ء ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز (ترجمہ) ، ۳۳۰). [درشت + تعلیم (رک)].

---خُو (---و مع) صف.
تُندخو ، بدمزاج ، سخت گیر رویّہ رکھنے والا. اس کی (معزالدین کیقباد) تعلیم کے واسطے معلّم و مؤدّب و اتالیق جیّد اور دُرُشت خُو رکھے گئے تھے. (۱۸۸۰ء ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۹۷). درشت خو اور مصر لوگوں میں دوستی مشکل پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ بدمزاج ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ء ، اخلاقِ نقوماجس (ترجمہ) ، ۲۶۸). [درشت + خُو (رک)].

---خُوئی (---و مع) اث.
بدمزاجی ، تُندمزاجی. لنری ولایت کے دیہات والے تیری سنگدلی اور درشت خوئی کی شکایت کرتے ہیں. (۱۹۱۵ء ، فرہنگ فصاحت ، ۲ : ۳۸۹). سخت گیری ، دُرُشت خُوئی ، تلخ گفتاری ... سے کام بگڑتا ہے (۱۹۷۸ء ، سرچشمہ سرور عالم ، ۲ : ۱۷۷). [درشت + خُو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رفتاری (---فت ر ، سک ف) اث.
تیزی ، تیز رفتاری. ضعف اور کمزور پر نظم انتہائی درجہ کی خوشی لئے ہوئے ہے جبکہ آہستہ رفتاری ، دُرُشت رفتاری کے مشابہ ہو گئی. (۱۹۱۵ء ، فرہنگ فصاحت ، ۲ : ۳۰۷). [درشت + رفتار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُفتاری (---ضم گ ، سک ف) اث.
تلخ لہجہ میں بات کرنا ، اکھڑ الفاظ میں بولنا. دعوت الی الحق کے لئے صاف بیانی ، تلخ گوئی ، اور دُرُشت گُفتاری ناگزیر ہے. (۱۹۱۳ء ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۷۱). [درشت + گفتار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گوئی (---و مج) اث.
رک : دُرُشت گُفتاری. خانخاناں نے دُرُشت گوئی کر کے اس کو واپس بلایا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۰). [دُرُشت + ف : گو ، گُفتن - کہنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَہجَہ (---فت ل ، سک ہ ، فت ج) صف.
بُرا لہجہ ، سخت لہجہ. میں نے اسے (اسحٰق کو) دُرُشت لہجے میں ڈانٹ دیا. (۱۹۷۷ء ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۹۲). [دُرُشت + لہجہ (رک)].

---مِزاج (---کس م) صف.
بدمزاج ، درشت خُو ، بددماغ ، اکھڑ. اب دُرُشت مزاج پٹھانوں ، نیم مہذب مرہٹوں ، کم علم سکھوں اور غیر متمدن جاٹوں کے رسم و رواج نے تہذیبی روایات میں اپنے عمل دخل سے کوئی معیار باقی نہ چھوڑا. (۱۹۷۵ء ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۲۸). [دُرُشت + مزاج (رک)].

---مِزاجی (---کسر م) اث.
سخت مزاجی ، بددماغی ، دُرُشت خُوئی. یہ سندھی زبان کی دُرُشت مزاجی اور ثقالت پسندی کی ایک دلیل ہے. (۱۹۷۰ء ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۰۸) [دُرُشت + مزاج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُرُشتانَہ (ضم د ، ر ، سک ش ، فت ن) صف ، م ف (شاذ).
سختی کے ساتھ ، نازیبا طور پر ، کُھردے پن سے.

اس وعظ و پند نے نہ کیا کچھ انھیں اثر
دینے لگے جواب دُرُشتانہ اہل شر
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۸). [ف : درشت + انہ ، لاحقۂ صفت].

دُرُشتگی (ضم د ، ر ، سک ش ، فت ت) اث.
دُرُشت ہونے کی کیفیت ، سختی ، تلخی ، بدمزاجی ، بددماغی ، درشتی. جنتی کے لہجے میں درشتگی تھی لیکن ارشاد نے اسے محسوس نہ کیا. (۱۹۸۶ء ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۱۰۹). [دُرُشت + گی ، لاحقۂ کیفیت].

دُرُشتی (ضم د ، ر ، سک ش) اث.
سختی ، تُند خُوئی ، خشونت.

اتال مارہا ہے توں درشتی سوں مجھ
نہیں دیکھتا ہے کوئی بشتی کوں مجھ
(۱۶۶۹ ، خاور نامہ ، ۳۹۳).
کل جیو کوں یک یا ہے بِشتی
کہ اس کی دیا ہے کہ درشتی
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۸).
تیری درشتیوں کو سمجھتا ہوں آشتی
تجھ کو یہ میرے ساتھ عبث عزمِ جنگ ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۳). تو ان پر درشتی سے حکم مت کر. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ) ، ۴۹۲).
درشتی ، تلخ گوئی ، تندخوئی تیرا شیوہ ہے
تری باتوں میں لے واعظ حلاوت ہو تو کیونکر ہو
(۱۹۱۳ ، دیوانِ پروین ، ۱۱۱). یگانہ کی تحریروں میں درشتی ، دل آزاری یہاں تک کہ بدکلامی بھی ملتی ہے. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۱۰۶). [درشت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- سے پیش آنا محاورہ.
سختی سے پیش آنا ، بدخلقی سے ملنا (فیروز اللغات).

--- کرنا محاورہ.
سختی کرنا ، دباؤ ڈالنا ، ڈانٹنا ، پھٹکارنا. نظام مفرح نے ایلچی پر درشتی کی اور نامناسب ، نالایق جواب بھیجا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۶۳).

دِرِشْٹ (کس د ، ر ، سک ش) امث (شاذ).
۱. نظر ، آنکھ ، نگہ.
چندن کافور راس بھریں ان کی درشٹ تل
جھانی پلک عشق کے کھولیں تل میں جاوے جل
(۱۵۹۱ ، جانم ، وصیت الہادی ، ۱۵). جہاں درشٹ نہیں پہونچتی ہے وہاں نیلاپن بھاستا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲۳۳). ۲. دیکھنا ، نظارہ (قدیم اردو کی لغت). [س : درشٹ दृष्ट].

--- کاری امث (شاذ).
آنکھیں ، نظریں. درشٹکاری جو ہیں سو گویا چھڑیاں ہیں ، کہ دیکھنے سے آنکھوں میں اوبٹی ہیں (۱۷۰۰؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲). [س : درشٹ کارن दृष्ट + कारन].

--- گوچر (--- و مع ، فت چ) صف.
پیش نظر ، نظر کے سامنے ، نظر آنے والی چیز. مول سنسکرت شلوک اور اردو خط میں اس کا بھاشیہ مثل دھوپ سایہ کے ہمارے درشٹ گوچر رہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۱). [درشٹ + گوچر (رک)].

--- مند (--- فت م ، سک ن) صف.
کمزور نظر. جس کی درشٹ مند ... ہے اس کو نیلاپن بھاستا ہے. اور جس کی دیہ درشٹ ہے اس کو نیلاپن نہیں بھاستا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۳). [درشٹ + مند (رک)].

دِرِشْٹا (کس د ، ر ، سک ش) امذ (شاذ).
دیکھنے والا ، بینندہ.
اس کا بھی تو درشٹا وہ جیوں جہاج میں مسکا
(۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۳). جو درشٹا ہے سو درشیہ ہوتا ہے اور جو درشیہ ہے سو درشٹا ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۰). [درشٹ + ا ، لاحقۂ فاعلی].

دِرِشْٹی (کس د ، ر ، سک ش) امث (شاذ).
دیکھنے کی صلاحیت ، نظر ، نگاہ. جو میرے سوامی کہیں کس کی درشٹی میں نہیں. (۱۹۲۱ ، بتی پرتاپ ، ۶۹). [رک : درشٹ].

دَرْشَن (فت د ، سک ر ، فت ش) امذ.
۱. دیدار ، نظارہ ، صورت دیکھنا ، زیارت.
جگ اکبر دینداراں کے اوپر واجب ہے
میرا جگ او ہے کہ دیکھوں نِت سوں درشن عبد کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۰). محلے بھر کے مرد اور عورتیں ان کے (بابا جی کے) درشنوں کو جمع اور پھولوں کی بوکھا بھی ان پر ہوئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۳). خیمے میں بیٹھا ہوا ہوں اور بیرونش ... ۵۰۰ سے زائد کا مجمع ہمارے درشنوں کا مشتاق ، تنہائی دیدار میں اباسیاں لے رہا ہے. (۱۹۳۲ ، مکاتیب یوسف عزیز مگسی ، ۴۹).
نہ آتا مسافر فقط کرکے درشن
اٹھا لاؤ آنکھوں میں ساری نگریا
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۷۰). ۲. صورت دکھانا ، جلوہ نمائی.
دیکھنے میں دور میں حاصل کے کچھ جاتا نہیں
اس قدر معشوق کیوں ہوتے ہیں درشن کے بخیل
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۳۰). آج گرو کی بات سچی ہوئی ہر کی کرپا سے تیرے درشن ہوئے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۱۴). آپ نے ایک بار بھی مجھے درشن نہ دیے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۲۶). شاہجہاں کی دلی کو تو نے کیا جانا ہے اس کی گلیوں نے کبھی کسی سوار سوار کو درشن دیے ہیں. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۵۹). ۳. ہندو فلسفے یا مذہب کے ۶ شاستروں میں سے کوئی ایک شاستر. گیتا فلاسفی تمام شاستر سدھانتوں اور درشنوں میں مکٹ منی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۱). ۴. ملاقات. میں جب اون کے درشن کے لئے حاضر ہوا تو ... اونہیں بالکل تندرست پایا. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۰۲). ہم تو آپ کے درشن کے لئے آئے ہیں. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۳۷). ۵. صورت ، شکل ، پیکر. وہ اس تسبیح پر تین ہزار انیس لفظ پڑھتا ہے پھر وہ اپنا درشن آدمیوں کو دکھلاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۵۵). ۶. بُت کے سامنے پوجا کرنا.
ان بھویوں کو درشن دیویں
رام کبھی کبھی شام مراری
(۱۹۲۸ ، اثر انشا ، دل وحشی ، ۶۳). [س : درشن दर्शन].

--- پانا محاورہ.
درشن کرنا.

جو چاہو رب درشن پاؤ ۔ فلیمل کو عمل میں لاؤ
(۱۸۵۱ ، سورک سمجھانے (ق) ، ۸).

---جَھروکا (---فت جھ ، و مج) امذ.
وہ جھروکا جہاں سے بادشاہ اپنا دیدار دکھاتا تھا. درشن جھروکہ کا اہتمام اسی طرح رکھا گیا تھا کہ ... ان کے ساتھ نقارہ و نشان دور تک نظر آتا تھا. (۱۹۱۷ ، رسالہ صلائے عام ، ۱۲ ، ۶ : ۲۹). [درشن + جھروکا (رک)].

---دِکھانا / دِکْھلانا محاورہ.
صورت دکھانا ، نظارہ کرنا ، ملاقات کرنا. تو ہی خود چلا آ ، درشن تو اپنے ہم نہ دکھلائیں گے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۳۲).

تجھے درشن دکھانے آئے گی خود تیشہ گھر لچھمی
ترا دامن بس اب نوٹوں کا خرمن ہونے والا ہے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۷).

---دینا محاورہ.
صُورت دکھانا ، جلوہ دکھانا ، سامنے آنا ، ملاقات کا موقع دینا. بیل پر سوار ترسول ہاتھ میں لیے فوراً آئے اور درشن دیئے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۵۸). اپنے داس کو درشن دے ، روپ دکھا. (۱۹۰۳ ، سی پارۂ دل ، ۹). ایک شاعر نے سائنس داں کا رُوپ دھار کر درشن دیا ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۸۲).

---کَرانا محاورہ.
درشن کرنا (رک) کا متعدی ، درشن دکھانا. بادشاہ فوج کی سرکردگی میں دہلی دروازے کے باہر آئے اور جمع شدہ فوج کو اپنے درشن کرائے. (۱۹۲۵ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱۰ : ۸۳).

---کَرْنا محاورہ.
دیکھنا ، صُورت دیکھنا ، دیدار کرنا ، زیارت کرنا ، ملاقات کرنا. اے بوڑھے بابائے ، میرے بھاگ تو کہاں کہ میں نے تیرے درشن کیے ہوئے. (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۵). پاکستانی زائرین مُورتیوں کے درشن کریں گے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۲۸).

---کی پیاسی (---کس پ) صف.
دید کی طالب ، دیدار کی منتظر.

سیّاں درشن کی پیاسی تراسی توری
(۱۹۰۳ ، دو رنگی دنیا (نامعلوم مصنفین کے ڈرامے ، ۹ : ۲۲۳)).

---کے نَینا لوبھی کہاوت.
دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں (فیروز اللغات).

---موٹا ، پینڈا کھوٹا کہاوت.
اس موقع پر کہتے ہیں جہاں جانے کا راستہ خراب ہو (جامع اللغات).

---ہونا محاورہ.
درشن کرنا (رک) کا لازم ، دیدار ہونا ، ملاقات ہونا. آج تو سویرے ہی سویرے اچھے سخی کے درشن ہوئے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۶۲).

درشن اُس بت کے ہوں کہیں
کیا کاشی اور کیا پریاگ
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۳۸).

شہباز پولس فورس ہے اس امر میں معذور
اس کو کسی قاتل کے جو درشن نہیں ہوتے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۶۷).

دَرْشَنی (فت د ، سک ر ، فت ش) صف.
۱. درشن سے منسوب ، دیکھنے کے لائق ، خُوبصورت ، دلکش ، قابل دید ، حسین.

جم راج ، دیو دیوباں ، جنّات ، آدمی
بیٹھے تھے زیب تن کیے ملبوس درشنی
(۱۹۷۶ ، ناصر کاظمی ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۸۶). **۲. درشن دکھانے والا ؛ ہندوؤں کا ایک فرقہ جو کام کرنے سے پہلے بادشاہ کا دیدار کیا کرتا تھا.**

درشنی ہو آتی ہے پوریاں کی عید
شہ درس دیکھت ہوئی حوریاں کی عید
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۳). ہندوؤں کا ایک فرقہ پہلے بادشاہ کا منہ دیکھتا ، پھر کوئی دوسرا کام کرتا تھا یہ لوگ درشنی کہلانے لگے تھے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۲۹). **۳. ہنڈی جو فوراً ادا ہو سکے.**

کچھ پیٹھ کچھ پر پیٹھ کی آتی ہیں باتیں درمیاں
لاکھوں کی لکھتے درشنی سو سینکڑوں کی ہنڈیاں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۹). **۴. بھینٹ ، نذر** (جامع اللغات). [درشن + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پَہْلَوان (---فت پ ، سک ہ ، فت ل) صف مذ.
وہ شخص جو دیکھنے میں پہلوان معلوم ہو لیکن طاقت کچھ نہ ہو ، موٹے تن و توش کا انسان ، پُھولا ہوا جسم رکھنے والا. دوڑنا تو ایک طرف یہ دَرْشنی پہلوان ایک میل تیزی سے نہیں چل سکتے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۵۰). [دَرْشنی + پہلوان (رک)].

---جَوان (---فت ج) صف مذ.
خُوبصورت آدمی ، خُوبصورت مگر بُزدل جوان ، جو دیکھنے میں توانا لیکن حقیقتاً کمزور ہو. چند مرکبات پیش کیے جاتے ہیں جو اردو کی قوتِ حیات اور فعل ترکیبی کی صلاحیت کا بیّن ثبوت ہیں ، مُلاحظہ ہو ... منہ پھٹ ، ہتھ چھٹ ... دَرْشنی جوان ... وغیرہ وغیرہ. (۱۹۳۱ ، منشوراتِ کیفی ، ۲۳). [دَرْشنی + جوان (رک)].

---جَھروکَہ (---فت جھ ، و مج ، فت ک) امذ.
وہ کھڑکیاں یا روشن دان جن سے باہر کا نظارہ ہو سکے ، درشن جھروکا ، جھروکا. درشنی جھروکوں سے آنکھ مارتی ہوئی تاج گراؤ ، دھنک کے رنگ کے ابرک سے جھماجھم کرتے ہوئے لہرئیے شانوں سے ڈھلکائے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۲۰۹). [درشنی + جھروکہ (رک)].

---ہُنڈی (---ضم ہ ، سک ن) اث.

۱. ایسی ہُنڈی جو عندالمعائنہ یعنی دیکھتے ہی واجب الادا ہو. اِسی طرح کے نوشتے کو درشنی ہُنڈی کہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، دانشِ عقل ، افسوس ، ۵۳).

معتّر جس مہاجن سے ابھی چاہے رقم لے لے
بنا ہے دَرْشنی ہنڈی تری تصویر سے کاغذ

(۱۹۱۳ ، دیوانِ پروین ، ۳۱). درشنی ہُنڈی جس کو مل گئی اُس کے ہاں تو عید ہو گئی. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۳۱). ۲. (مجازاً) نہایت خوبصورت عورت جسے دیکھتے ہی آدمی فریفتہ ہوجائے (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [درشنی + ہُنڈی (رک)].

دَرْشِیَہ (فت د ، کس ر ، سک ش ، فت ی) صف.

جو نظر آئے ، جسے دیکھ سکیں ، تماشا ، منظر ؛ خوبصورت ، قابلِ دید. جب ابودہ بھاؤ ہوتا ہے تب درشیہ بھرم دیکھتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱۹۹). ہم درشتا ہیں اور جگت دِرشیہ ہے. (۱۹۲۰ ، برگ واششٹ (ترجمہ) ، ۱۶۳). [س : دَرْشْیَ दृश्य].

---کاوْیَہ (---سک و ، فت ی) صف.

وہ نظم جس کا مفہوم و مطلب عملاً دیکھا جا سکے ، منظوم ڈراما. ڈراما بھی ایک قسم کی نظم ہے جسے درشیہ کاویہ یعنی نظم مشہود کہتے تھے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (ترجمہ) ، ۷). [درشیہ + کاوْیَ - काव्य].

---مان صف.

دیکھنے کے قابل ، جو نظر آ رہی ہو ، چمکیلا ؛ خوبصورت (پلیٹس ؛ ہندی اردو لغت). [درشیہ + مان - मान].

دِرْع (۱) (کس د ، سک ر) امذ.

درعہ (رک) کا ایک اِملا ، گز.

مری بات رکھ یاد اے نیک خُو
لحداس میں دو درع یک شب ہو

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۲۱۷). حضرت واجد علی شاہ نے سلطان محل کو بزمانۂ حکومت دو ہزار تین سو درع و چھ گرہ اراضی مکسر واقع خیال گنج بھی بذریعۂ فرمان شاہی عطا کی تھی. (۱۹۵۹ ، بیگماتِ اودھ ، ۲۸). [رک : درعہ].

دِرْع (۲) (کس د ، سک ر) امذ نیز امث ؛ س درعہ.

۱. زِرہ.

او پنا اتھا درعِ داؤد کار
اتھا بونچ اس جوشنِ زر نگار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۰).

درعِ رسول ، مصحفِ زہرا علی کی تیغ
یہ سب تبرکات ہیں اس صف شکن کے پاس

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹۱).

سر گرم رَجز خوانی وہ افصحِ عالم ہے
کھل جاتی ہیں کڑیاں سب درعِ تنِ عنتر کی

(۱۹۱۱ ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۱). ۲. عورت کے کفن کی قمیص جو اس کے کفن کا جزو ہوتی ہے ؛ چادر. عورت کے واسطے پانچ کپڑے سنت ہیں : درع ، خمار ، لفافہ ، ازار ، خرقہ. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۱۰۸). ۳. پیرہن ، لباس ، پوشاک (فیروز اللغات). [ع : (د ر ع)].

---پوش (---و مج) صف.

۱. زِرہ پوش.

رستم تھا درع پوش کہ یا کھر میں راہوار
جرّار ، بردبار سبک رو وفا شعار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۱). ۲. سپاہی.

اُتریں گے برف پوش پہاڑوں سے درع پوش
اس نہرِ مار خم پہ جو وادی میں ہے رواں

(۱۸۶۳ ، دختر فرعون ، ۱ : ۵۹). [درع + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا ، پہنانا].

دِرْعَہ (کس د ، سک ر ، فت ع) امذ.

۱. کپڑا یا زمین وغیرہ ناپنے کا گز جو چار بالشت یا دو ہاتھ کے برابر ہوتا ہے.

ہفت درعہ پارچہ لیے ہے بہا
تاجر یک بغداد کا آیا دور کا

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۳۲). ہم سے ایک شخص نے کہا کہ مخمل ... بارہ آنہ درعہ بکتی ہے آپ ایک انگرکھا اپنا بنوالیجیے. (۱۸۵۳ ، تحفۃ الاحباب ، مولوی ذکاء اللہ دہلوی ، ۱۰). تین درعہ ... کا ایک بام بادشاہی کہلاتا ہے. (۱۹۲۹ ، فرہنگِ عثمانیہ ، ۲۵۵). حویلی مذکور تک پچاس درعہ ... کا فاصلہ تھا. (۱۹۷۱ ، اردو مصدر نامہ ، ۹). ۲. رک : درع (۲) کا معنی نمبر ۱.

تن پروروں کی تیغ زباں سے نہ تھی پناہ
گو درعہ تھا دراعۂ تقویِ حصیر کا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲). [ف : درعہ ؛ ع : درعۃ].

---پوش (---و مج) صف.

زِرہ پوش.

ایک ہو اس سے لڑیں دو ہوں تو اُن کو ماریں
درعہ پوشوں کی صفیں لوہے کی ہیں دیواریں

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، مراثی ، ۹۷). [درعہ + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا ، پہنانا].

دِرْعی (کس د ، سک ر) اث.

درعہ (رک) سے متعلق یا منسوب. ستونوں کے اوپر کلاں و خُرد تختے جیسے ہوتے ہیں اور اسی کے اندر چار درعی ستون نصب کئے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۹۲). [درع + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دُرَفْش (کس نیز فت د ، و ، سک ف) امذ.

۱. بڑی سُوئی جس سے چمڑے وغیرہ میں سوراخ کرتے ہیں ، سُتالی. درزی اپنی دوکان میں ایک درفش اپنے ہاتھ میں لیے

مونڈھے پر بیٹھا ہوا تھا (۱۹۰۳ء، الف لیلہ، عبدالکریم، ۳ : ۲۲۳)۔ ۲. ایک رومال جو سر پر یا خود پر لڑائی کے وقت باندھتے ہیں (پلیٹس)۔ [ف : دَرفش ا پہلو : دُرَفش]۔

دُرَفش (ضم د، فت ر، سک ف) امذ.
۱. پھریرا، جھنڈا۔

در افشاں اٹھے او نشاں بنفش
اہت سوں سلائے تھے سر او درفش

(۱۶۳۹ء، خاور نامہ، ۴۶۶)۔ زر سرخ و سفید ... کو مبلغ اور عدد لکھتے ہیں جانورانِ شکاری کو دست، اور خنجر اور تلوار اور چھری اور کمان اور درفش کو قبضہ ... لکھتے ہیں (۱۸۳۵ء، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۱۷۷)۔ ۲. چمکدار، کوئی چمکنے والی چیز. جہاز زورقیں رنگ رنگ پھرتے درفش سرخ و سبز و زرد و بنفش سہ پہر کے وقت، راگ کا سماں۔ (۱۸۹۰ء، بوستانِ خیال، ۶ : ۳۱۰)۔ ۳. روشنی، چمک، دمک (جامع اللغات)۔ [ف : دُرَفش]

ـــِ کاوِیاں / کاوِیانی کس اضا (ـــِ کس و) صف.
ایک قوم پرست آہن گر کا بنایا ہوا چمڑے کا پھریرا جس کے زیر سایہ اس نے فریدوں کی معیت میں ضحاک کو شکست دی اور بالآخر فریدوں کو تخت پر بٹھایا (ساسانیوں کے عہد تک یہ پھریرا بلند رہا اور ایرانیوں کا قومی نشان بنا رہا)۔

نہ نام سلیماں نہ نگینِ سکمرانی ہے
نہ نام فریدوں نہ دُرَفشِ کاویانی ہے

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۲۴۴)۔

خونِ آبائی رگوں میں جوش کھائے کاش پھر
نے درفشِ کاویانی کو شکست فاش پھر

(۱۹۳۴ء، تذکرۂ شاعراتِ اردو، بیدل (رسول جہاں بیگم)، ۹۳)۔ جو درفش کاویانی انھوں نے بے داد اہلِ دین کے خلاف بلند کیا تھا وہ روزبروز قوت حاصل کرتا جا رہا ہے (۱۹۸۵ء، نقدِ حرف، ۹)۔ [ف : درفش + کاویان / کاویانی (رک)]۔

دُرَفش فقرہ؛ کلمۂ نفرت.
دُر دُر، دور ہو، چلا جا.

نہ دنیا دہل در گنبد ہے ہور آوازِ درفش ہے
نہ باقی دین کی لذت جسے دنیا کی خواہش ہے

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۲۲۴)۔

دُرَفشاں (ضم د، فت ر، سک ف) صف.
چمکنے والا، کانپنے والا، عالیشان (جامع اللغات)۔ [ف : دَرَفش - چمک دمک + اں، لاحقۂ فاعلیت]۔

دُرَفشہ (ضم د، ر، سک ف، فت ش) امذ
تلوار (پلیٹس)۔ [ف]۔

دَرفِیل (فت د، سک ر، ی مع) امذ.
دریائی ہاتھی، گھڑیال، ناکے، درفیل، کوہیں جو ہیں مر کر خشک ہو کر رہ گئی ہیں (۱۸۸۲ء، طلسم ہوشربا، ۱ : ۲۱۵)۔ کھانے پینے

اور آرام کرنے کی وجہ سے ہاتھی والا بہت موٹا تازہ ہو گیا تھا حتیٰ کہ اس کی گردن ہاتھی کی سی اور پیٹ درفیل کا سا ہو گیا تھا (۱۹۰۹ء، الف لیلہ و لیلہ، ۲ : ۲۸۸)۔ [دریا (بحذف یا) + فیل (رک)]۔

دَرَقَہ (فت د، ر، ق) امذ.
ڈھال آلات اور سامانِ جنگ یہ تھے کوپال، گرز، تیغ، سپر، درقہ، خنجر ... اشتر، سرا پردہ (۱۹۰۷ء، شعرالعجم، ۵ : ۱۴۰)۔ [ع : (علم)]۔

دَرَقی (فت د، ر) صف.
انگ : تھائیرائیڈ (Thyroid) کا ترجمہ. ہونٹوں کے بلغمی غدودوں کے اگلے نصف نمایاں تخفیف شدہ ہوتے ہیں اور افرازی خلیوں کی جماعتوں کے دو خلیے غائب ہوتے ہیں شاید اسی نقص کی وجہ سے درقی ... اور غدودی ... قشریے میں کمی واقع ہوتی ہے (۱۹۷۱ء، جینیات، ۵۳۹)۔ [ع : (علم)]۔

دَرَقِیَہ (فت د، ر، کس ق، فت ی) امذ.
رک : درقی. درقیہ کے جانبین کو خطِ وسطی پر علیحدہ کر کے ایک دوسرے سے دور ہٹا دیا جاتا ہے (۱۹۳۷ء، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ)، ۱ : ۲۱۵)۔ (حیاتین سی Vitamin C) درقیہ کے صحیح کام انجام دینے کے لیے نہایت ضروری ہے (۱۹۸۱ء، متوازن غذا، ۳۱)۔ [درقی + یہ، لاحقۂ نسبت]۔

دَرْک (فت د، ر نیز سک) امذ.
تہہ، نچلی تہہ؛ دوزخ کی نچلی منزل؛ چھوٹی رسی جو کوئیں کے ڈول کے ساتھ بندھتی ہے اور دوسری طرف بڑی رسی کے ساتھ باندھی جاتی ہے؛ تولیہ؛ رومال (جامع اللغات)۔ [ع : (درک)]۔

ـــِ اَسفَل کس اضا (ـــِ فت ا، سک س، فت ف) صف.
دوزخ کا سب سے نیچے کا طبقہ یا گڑھا. حکم ہوا کہ اس سے کہہ دو کہ دوزخ کے درکِ اسفل میں ایک بدرو ہو گی (۱۸۸۳ء، تذکرۂ غوثیہ، ۲۳۵)۔

اے سیہ کار ترا وقتِ رحیل آ پہنچا
درکِ اسفل ہے خبیثوں کا مقام و ماویٰ

(۱۹۶۰ء، برگِ عرفاں، ۱۰۲)۔ [درک + اسفل (رک)]۔

دَرْک (فت د، سک ر) امذ.
۱. (کسی علم و فن یا کام میں) دخل؛ پہچان؛ رسائی، مداخلت.

کسی کو کام میں تیرے نہیں درک
عبث حاتم کو تو شامل کرے ہے

(۱۷۳۰ء، دیوان زادۂ حاتم، ۲۵)۔

کیا درک کرے مُدرکۂ انسانی
جوں آئینہ لازم ہو جسے حیرانی

(۱۸۲۴ء، مصحفی، ک، ۵۸۵)۔ اس کو (مسٹر موڈک) بھی اس فن (علمِ رمل) میں درک حاصل تھا (۱۹۲۲ء، غریبوں کا آسرا، ۹)۔
۲. (۱) علم، واقفیت.

ہو مرگ کہاں ہے ، ہر مرک کوں
ہو درک کہاں سے ہر پرک کوں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۱).

جیسے ہے درک فنِ عشق میں غافل نہ ہوئے گا
اے گر لاکھ قاتل کیجیے قائل نہ ہوئے گا
(۱۸۷۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳). ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر چیز کا اس کو درک ہے. (۱۹۲۳ ، خونی بھید ، ۱۶). (خواجہ محمد میر اثر عندی) علمِ تصوف ، موسیقی ، تاریخ گوئی پر عبور اور علمِ ریاضی میں درک رکھتے تھے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۲ : ۸۰۰). (iii) عقل ، ادراک. یہ تمام تمثالات درک میں مجتمع ہوتی ہیں. (۱۹۷۴ ، نفسیاتِ عضوی ، ۱۱۲).

درک اپنا نہ اپنے احساسات
وہی کہنا سنی سنائی بات
(۱۹۳۵ ، نبض دوراں ، ۱۳۲). [ع : (دَرک)].

ـــــ پَیدا کَرنا محاورہ.
واقفیت یا مہارت حاصل کرنا. جتنے مشرقی فنون اس وقت رائج تھے مولانا موصوف نے سب میں اس قدر درک پیدا کر لیا کہ اگر ضرورت ہو تو ... کام میں لا سکیں. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۲۹).

ـــــ دینا محاورہ.
۱. دخل دینا ، دخل اندازی کرنا ، مداخلت کرنا. اس میں اگر کوئی جھنجھانوی درک دے تو ہم کھلے خزانے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ناحق کی جھنجھٹ ہے. (۱۹۱۱ ، ماکمۂ مرکز اردو ، ۳۱). اے دل ، تو کیوں سوتی راڑ جگانے لگا ، اے عقل ، درک نہ دے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۰). ۲. دست اندازی یا مزاحمت کرنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

ـــــ کَرنا محاورہ.
سمجھنا ، ادراک کرنا. حمد بے غایت اور ثنائے بے نہایت ... اوس بادشاہ عالی بارگاہ کوں ، کہ کمال صفات جلال اوس کا احاطۂ اوہام سے معرا ، عقل عقلاؤں کی درک کرنے حقیقتِ ذات اور صفات اس کی سے بیچ مضیق عجز و قصور کے ... ذاتِ پاک اوس کی ہر بیچ ہر جہت کے بہ حقیقت موجود ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹).

درک امراض کریں جب کہ اتا مل تیرے
نبض آسا متحرک ہو رگو سنگو ساق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۹). شباہت اور کردار کے سادہ واقعات ایسے بچوں کو تشفی بخش معلوم ہوتے ہیں جو واقفیت حاصل کرنے کی منزل پر ہوتے ہیں اور جن کا ذہنی عمل نئی نئی چیزوں کے درک کرنے اور انہیں دیگر چیزوں سے امتیاز اور نام زد کرنے پر مشتمل ہے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت (ترجمہ) ، ۵۵). حقیقت کو درک کرنے کا ایک طریق کار تخیل ہے. (۱۹۶۱ ، علامتوں کا زوال ، ۱۵۲).

ـــــ میں آنا محاورہ.
عقل یا سمجھ میں آنا ، ادراک کرنا.

معنی نہ آئیں درک میں غیر از وجودِ لفظ
آیے دلیلِ راہِ حقیقت مجاز ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۶). نظیر جو شاعری کے اصول قائم کرتا گیا ہے ان سے حضراتِ حق بین کو شعرا کی وہبی اور کسبی قابلیتوں کے موازنے کا بھی موقع ملے گا اور ان کی تصانیف کے حسن و قبح آسانی کے ساتھ درک میں آئیں گے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۳).

ـــــ و بَصِیرَت (ـــــ و مع ، فت ب ، ی مع ، فت ر) امث.
فہم و ادراک ، سمجھنا ، ادراک کرنا. حیاتِ بشری میں درک و بصیرت حاصل کرتے جائیے. (۱۹۶۶ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۲).
[درک + و (حرفِ عطف) + بصیرت (رک)].

ـــــ ہونا محاورہ.
درک کرنا (رک) کا لازم ، واقفیت ہونا ، علم ہونا ، مہارت ہونا.
لیکن ہے ، درکِ روح مشکل تو کھوج نہ کر ، اگر ہے عاقل
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۵).

دَرک (فت د ، ر) امث.
پہنچ ، ذریعہ ، وسیلہ. اگر فارن ایکسچینج کا پرابلم ہو تو لندن میں ایک ایسی درک موجود ہے جو ... انتظام کر سکتی ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۶). [مقامی].

دِرک (کس د ، ر) امث.
آنکھ ، چشم.

انجو سیج نین نے ٹپکن لگے تج برہ کے بادے
مقابل درک درپن دھر ہیز جل تھل نہیں دیکھیا
(۱۹۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۲). [س : درک दृक्].

دَرَکات (فت د ، ر نیز سک). (الف) امذ ؛ ج.
دوزخ کے طبقات یا منزلیں.

یہی بولا شاہ سب دوزخ کے درکات
کیا ہے یہی بیان جنت کے درجات
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۵).

معلوم ہے تجھے کہ وہ کافر کدھر گئے
خالی ہیں بت کدے درکات ان سے بھر گئے
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۵). یہ قالب گویا جہنم کے درکات ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۲۰۵). (ب) امث. ۱. عذاب ، عقوبت. نہ عابد کی نجات عبادت پر ہے نہ فاسق کی درکات اس کے فسق پر. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۰۹).

کوئی درکات میں ہے اور کوئی حضرت میں
اولیا کے لئے یہ بھی ہیں مقاماتِ اماں
(۱۹۳۸ ، بستانِ تجلیات ، ۳۹). ۲. تہ و نشیب (مہذب اللغات).
[درک + ات ، لاحقۂ جمع].

دَرکار (فت د ، سک ر) صف.
ضروری ، مطلوب ، ضرورت ، خواہش ، چاہت. ہر کو درکار ہے دس

چیز سمجھنا۔ (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۳)۔ غرض ایسے مست کوں عرفاں کمال درکار ہے (۱۶۳۵ ، سب رس ۱۳۰)۔

آبرو جس کے نش نہیں درکار
اوس سیں کرنا بھلا کنارا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸)۔

آرزو ہے جو مروں میں تو نہیں دفن بھی ہوں
ہے جگہ تھوڑی سی درکار ترے کوچے میں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۸)۔

ہم کو صبر و سکون نہیں درکار
دل مضطر کی بھی یہی ہے صلاح

(۱۹۱۲ ، کلیاتِ حسرت ، ۱۳)۔ ایک مطالعاتی تجزیہ کے لئے این ایل سی پر آپ کی مطالعاتی رپورٹ کی ایک نقل درکار ہے (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلات ، ۳۰)۔ [ف : در + کار (رک)]۔

ــــــ ہونا محاورہ۔
ضرورت ہونا ، مطلوب ہونا ، خواہش ہونا۔

ہوا درکار واں سب کو جو پانی
کوئیں کے پاس آ کر ناگہانی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، نگار ، ۶۱)۔ عمرو نے کہا کہ گھوڑا تو ... پکاؤ ہے مگر روپیہ درکار ہے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۱)۔ صرف کتابوں کے لادنے کے لئے چار سو اونٹ درکار ہوں گے۔ (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۶۳)۔

تُو یونہی سجی لگے ہے اے میری سکھی
آرائش حسن تجھ کو کیوں ہو درکار

(۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۵۹)۔

دُرکارنا (ضم د ، سک ر ، ی) ف م۔
رک : دُتکارنا ، جو زیادہ مستعمل ہے۔

جلاؤ مارو دُرکارو ، بلا لو ، گالیاں دے لو
کرو جو چاہو ہم کس بات بچے! کراہ رکھتے ہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۱)۔ [دُتکار / دُہتکار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

دَرکان (فت د ، سک ر) امث۔
تڑخنے یا ٹوٹنے کا عمل۔ وہ برکھا کے پکوان وہ پی ہو، کو کو سے دلوں کے شیشوں کے درکان۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۱۱)۔ [درکنا (رک) کا اسم کیفیت]۔

دَرکانا (فت د ، سک ر) ف م۔
درکنا (رک) کا تعدیہ ، چوٹ سے توڑنا ، تڑخانا یا دراڑ ڈالنا۔ یہ (ڈھلواں لوہا) سستا اور سخت تھا لیکن پھونک ہوتا تھا تیز چوٹ اسے درکا سکتی تھی۔ (۱۸۶۸ ، فتوحاتِ سائنس (ترجمہ) ، ۶۸)۔

قائم ہے شہر سنگ میں بلور کا بدن
درکا ہوا ہے شیشۂ کہسار دیکھنا

(۱۹۷۳ ، کوہ ندا ، ۹۰)۔ [رک : درکنا جس کا یہ متعدی ہے]۔

دَرکَٹ / دَرکَٹی (فت د ، سک ر ، فت ک) امث۔
ہنج ؛ بازار یا سرکاری کارندے کی جانب سے منڈی میں تجارتی مال کی قیمتِ فروخت کا تعین۔ سرخاب نے کہا میں ابھی کھاتہ دیکھ لوں گا درکٹی کا سود لگا دوں گا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۴۳۶)۔ [در + کٹ (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

دَرَکنا (فت د ، ر ، سک ک) ف ل۔
۱. (شیشے کے برتن وغیرہ کا) تڑخنا ، بال پڑنا۔

ساقی نگہِ تشنۂ مے کش کا دیکھ اثر
شیشے درک رہے تھے کہ ساغر اُبل گیا

(۱۹۲۱ ، انجم کدہ ، ۳۳)۔ ۲. مسکنا ؛ (مجازاً) **جُدائی ہونا ، نفاق ہونا ؛ شگاف پڑنا ، چرنا ، جیسے : چھاتی درکنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ ۳. **چٹخنا ، پھٹنا ، تڑکنا۔** معلوم ہوتا ہے کہ پیجو کی کھال سڑ کے درک گئی ہے (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱ : ۱۰)۔ [پ : درک : दरकना ؛ س : در + दर+कृ]۔

دَرکَنار (فت د ، سک ر ، فت ک) م ف۔
۱. ایک طرف ، علیحدہ ، علاوہ۔

کونسی نکلی ہوس میرے دل مایوس کی
درکنار اے جانِ جاں حسرت کنار و بوس کی

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۳۸)۔ انگلیاں اُٹھنا درکنار چار ہی دن میں یہ بدمعاش انگلیوں پر نہ نچائیں حضور کو تو سہی۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱)۔ بادشاہ درکنار شاید کوئی خانہ بدوش سیاح بھی اس زمانے تک نہ پہونچ سکا ہوگا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۶۳)۔ جلسوں کی راہ میں رکاوٹ بننے کا ذکر تو ملتا ہے مگر اس موضوع پر لکھنا تو درکنار گفتگو بھی نہیں ہوئی۔ (۱۹۸۳ ، حلقۂ اربابِ ذوق ، ۴۳)۔ ۲. **برطرف ، دور ، الگ ، جُدا۔**

سب مزے درکنار عالم کے یار جب ہم کنار ہوتا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۲)۔ جمع کرنا تو درکنار رہا اس کا سمجھنا بھی بڑے عاقل اور دانشمند اور عالی دماغ کا کام ہے۔ (۱۸۸۱ ، تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۳)۔ جواب دینا تو درکنار ان سے یہ بھی بعید تھا کہ وہ کسی بزرگ کے سامنے بات چیت کریں۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۹)۔ شکسپیئر کی روح تو درکنار وہ چوڑی پیشانی والا شکسپیئر بھی ان ترجموں میں نہیں ہے۔ (۱۹۸۵ ، روایت اور فن ، ۱۳۷)۔ [ف : در + کنار (رک)]۔

ــــــ رَہنا / ہونا محاورہ۔
۱. ایک طرف ہونا ، علیحدہ ہونا۔

وہ اور شکوہ تو جتنا تھا درکنار رہا
یہ یہ ستم کہ تو غیروں سے ہم کنار رہا

(۱۸۳۶ ، صنعت ، ک ، ۹)۔ ۲. **دور ہونا ، بے تعلق ہونا۔**

بحر اندوہ و غم سے پار ہوں میں
دونوں عالم سے درکنار ہوں میں

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۴۹)۔

دَرکوب (فت د ، سک ر ، و مج) امذ۔
ایک قدیم جنگی آلہ ، قلعہ کو توڑنے والی مشین ، یہ عموماً لکڑی کا

ایک موٹا اور لمبا لٹھا ہوتا ہے جسے کئی آدمی اٹھا کر ذرا دور سے لیجا کر قلعے کے بڑے دروازے سے ٹکراتے ہیں اور اس صورت سے دروازے کو توڑ ڈالتے ہیں ، قلعہ شکن ، درشکن یا دیوار شکن آلہ. دھاوا بولنے والی جماعت ہر جو دروازے پر درکوب (Battering Ram) سے حملہ کر رہی ہو اینٹ پتھر وغیرہ گرائے جاسکتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۸۲). [در + ف : کوب ، کوفتن - کوٹنا ، ٹکڑے کرنا].

دَرْکَۂ اَسْفَل (فت د ، سک ر ، فت ک ، کس ہ ، فت ا ، سک س ، فت ف) امذ ؛ ← درک اسفل.
دوزخ کا نچلا طبقہ. ہر ایک رستم وقت اور سہراب زمانہ تھا بدفعات درکۂ اسفل جہنم میں روانہ کیا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۷۶). [درکہ ، ع : (رک) + اسفل (رک)].

دُرْکی (ضم د ، سک ر) امث (قدیم).
گھوڑے کی ایک چال ، دلکی.

کبھی تیز ہو چال دُرکی چلی
کبھی چال رہوار تُرکی چلی

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۷). [رک : دلکی (ل متبدل بہ ر)].

دَرْکھال (فت د ، سک ر) امذ.
(گلہ بانی) رات کے وقت مویشیوں کو بند کرنے کی محفوظ جگہ ، باڑا ، احاطہ یا مکان (ا پ و ، ۵ : ۹۲). [پ : درکھال दरखाल].

دُرْکھٹ (ضم د ، سک ر ، فت کھ) امث.
موسیقی کی ایک تال ، پانچ مارگ تال میں سے ایک کا نام جو خاص گت گانے میں استعمال ہوتی ہے. وہ پانچ تال یہ ہیں جچت پٹ ، چاچپت ، ہشانگ ، اوکھٹ ، درکھٹ ، سنگیت میں ان تالوں کے بول اور ماترے وغیرہ سب تحریر ہیں. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۸۸). [س : درکھٹ द्रक्खट].

دُرْکھی (ضم د ، سک ر) امث.
(کاشت کاری) ایک طرح کا کیڑا جو تل کی پود میں پیدا ہوتا ہے اور اس کو برباد کر دیتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۶۵). [پ : درکھی दुरखी].

دُرْگ (ضم د ، سک ر) امذ.
۱. دشوار گزار راستہ یا گھاٹی ، ناممکن الگزر ؛ جہاں چلنا دشوار ہو. جنوب مشرق حصے کو تلنگانہ کہتے ہیں ... جس میں جابجا تنگ چٹانیں اور بعض مقامات پر چٹانوں کے بڑے بڑے ڈھیر یا دُرگ نظر آتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۷).
۲. (مجازاً) ایسا قلعہ جو مضبوط اور ناقابل فتح ہو (ماخوذ : ہندی اردو لغت). [س : دُرگ दुर्ग].

دُرْگا (۱) (ضم د ، سک ر) امث.
۱. (ہندو) ایک ہیبت ناک اور غصہ ور دیوی جسے اُما بھوانی اور کالی یا کالکا اور پاربتی وغیرہ بھی کہتے ہیں ، ہندو اس کی پرستش کرتے ہیں اور اس پر بھینٹ چڑھاتے ہیں. ہر سال درگہ پوجا کا تہوار مناتے ہیں. پاربتی جو اکثر دیوی بھوانی اور دُرگا بھی کہلاتی ہے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۹). یہ لوگ ہیبت ناک دیوی دُرگا کو قربانیاں پیش کیا کرتے تھے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۶۲). ۲. (ٹھگی) شاما چڑیا کی بولی یا اس کو دیکھنے کے شگون کو کہتے ہیں (ٹھگوں کے نزدیک یہ شگون بڑا معتبر ہے). (مصطلحات ٹھگی ، ۹۱). ۳. بدصورت عورت (فیروزاللغات). [س : دُرگا दुर्गा].

---پاٹ / پاٹھ امث.
ہندوؤں کی ایک منظوم مذہبی کتاب جس میں دُرگا دیوی کی فتوحات کا بیان اور تعریف و توصیف ہے.

کیا ہے خون مرے دل کا بلدان اس کو کہتے ہیں
غم فرقت وہ کافر ہے کہ دُرگا پاٹ کرتا ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰۳). حاجی پور میں دو برہمن بھی تھے وہ دونوں بیٹھے دُرگا پاٹھ کیا کرتے تھے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۴). [دُرگا + پاٹ / پاٹھ (رک)].

---پُوجا (---و مع) امث.
(ہندو) خاص تہوار جو وہ ہر سال اسُوج (ستمبر ، اکتوبر) میں مناتے ہیں اور اس موقع پر میلا کرتے ہیں. ہر چند کوشش کی گئی مگر معلوم ہوا کہ دُرگا پُوجا کے میلے کے سبب دس بارہ روز تک نہیں مل سکتی. (۱۹۰۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۶۸). مختلف رسمیں شادی ، ماتم داری ، مذہبی رسمیں ہولی ، دُرگا پُوجا اور محرم وغیرہ وغیرہ. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۸). [دُرگا (عَلَم) + پُوجا (رک)].

---کُنْڈ (---ضم ک ، غنہ) امذ.
(ہندو) وہ تالاب جس میں دُرگا کی قربانی دی جاتی ہے.

زلف کالی ہے ذقن دُرگا کنڈ
رخ جو سورج ہے تو ہندو آنکھیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۳۲). [دُرگا + کنڈ (رک)].

---نَومی (---و لین) امث.
(ہندو) کاتک کے مہینے کی نویں بدی جو دُرگا جی کے لئے مقدس ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دُرگا + نومی (رک)].

دُرْگا (۲) (ضم د ، سک ر) امث.
(موسیقی) راگنی کی ایک قسم ، جو صبح سویرے گائی جاتی ہے. کونے نے صبح کے وقت دُرگا کا خیال گا دیا ہے (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۱۵). یہ بلاول ٹھاٹھ سے متعلق ہے اور اس میں سب سُر شدھ لگتے ہیں البتہ کومل نکھاد کا برتاؤ اس میں ہوتا ہے ، یہ سُر دُرگا سے مشابہ ہے. (۱۸۷۳ ، عکس لطیف ، ۱۳۱). [پ : دُرگا - दुर्गा].

دَرْگاہ (فت د ، سک ر) امث ؛ ← درگہ.
۱. چوکھٹ ، آستانہ ، کسی بزرگ کا مزار ، روضہ نیز خانقاہ.

کرائے شہ بختور مینا جو دارا آج لگ جیتا

تو کرتا خسروی رہتا تری درگہ کی دربانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۸).

خاکساری ہے حق اگے منظور

خاک درگہ مصطفے کی قسم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۳). قریب اس کے قاسم سلیمانی کی درگہ ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳ : ۱۰۳). حضرت عباس کی درگہ وزیر باغ شاید وہ تو نہ ہو ، وہی ہے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۰). پر آنے والی .... درگہ پر خود کا چڑھاوا چڑھا کر خوشی خوشی گھر لوٹ جاتی ہے اور دیوتا مہاراج یوں ہی مسند بیٹھے رہتے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو. (۱۹۸۶ ، او کھے لوگ ، ۱۰۵). ۲. (ا) **کسی بزرگ یا بادشاہ کا دربار ، قصر یا ایوان.**

لے تجہ ، تو ولی حق سوں ابھیں نت ہمراز

درگہ تری قبلۂ اربابِ نیاز

(۱۶۷۳ ، نصرتی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۰۹). ہماری درگہ میں لب تشنہ ... ہر ایک مقرب ہمارا اس کے کٹے سر کی سوگند کھاوے گا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۱).

کیوں نہ رکھوں میں تبرک کی طرح

غم ملا ہے عشق کی درگہ سے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۷). بہروں کو سماعت اندھوں کو بصارت مل جانا اور بیماریوں کا اچھا ہو جانا اس مقدس درگہ (فرانس کی کوئی مشہور درگہ) کی معمولی کرامتیں تھیں جن کا ہر گلی کوچے میں چرچا رہتا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۳۵).

کیوں چھوڑ کے درگہ مغاں جاتے ہو

ٹھکرا کے سب اسرار نہاں جاتے ہو

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۰۷). (اا) **خدا کی بارگاہ ، جناب ، حضور.** گلے لایا ، بہوت منت کیا ، خدا کی درگہ امیدوار ہو کر رضا دیا کہ توں جا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۱). اپنی درگہ سے بے زحمت و بے محنت دے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۳).

یہ کیوں ہے ناامیدی درگہ کبریا سے

جو کچھ کہ آرزو ہے ویسا ہی پائیے گا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۰). تو پاک ہے ، عزت دار بلند مرتبہ ہے کون ہے جو تجھ کو خدا کی درگہ میں جھکنے سے روکتا ہے مندر مسجد اور گرجا میں جانے سے منع کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، سی پارۂ دل ، ۲۰۳).

پیاروں کی جہاں سنگت دیکھے ، جم کر بیٹھ نگاہ

تن من کو مرے صحبت ان کی ، کعبے کی درگاہ

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۲۶). [ف : در + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

دُرگت (ضم د ، سک ر ، فت گ) امث.

رک : در ـ برا ، خراب (مع تحتی) ، **پتلا حال ، بُری قطع ، بُری حالت.** وہ تو سمجھی تھی کہ گورو جی کے آنے ہوں گے متحیر ہو کے کہا ، ایے یہ تو کس دُرگت سے آیا ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۲ : ۲۲۸). داماد کی اس دُرگت پر بجائے افسوس کرنے کے بغلیں بجانے لگیں. (۱۹۸۳ ، دجلہ ، ۲۵۷). [س : دُرگت दुर्गति (در ـ दुर् ـ خراب + گت गति ـ حالت)].

ـــــ بَنانا محاورہ.

بُرا حال کرنا ، بُری حالت بنانا ، گت بگاڑنا. اس نے ان کی بھی گت بنائی اور سب کو مار پیٹ کے دُرگت بنا کے چلتا ہوا ، یہ جا وہ جا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۱ : ۱۶۲). اس لڑکے کی ایسی دُرگت بنائی کہ اس کی ساری چنگ منگ ناک کے راستے نکل گئی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۶). اس کے غیر منصفانہ ارادے اس بادشاہ کی کیا دُرگت بناتے ہیں. (۱۹۸۵ ، لیفان نیمن ، ۱۲۷).

ـــــ بَننا محاورہ.

حالت تباہ ہونا ، حال خراب ہونا ، بُری حالت ہونا ، گت بگڑنا. میری اس سے بھی بُری دُرگت بنے گی. (۱۹۳۴ ، سرگزشت عروس (ترجمہ) ، ۶۳). عدالت میں جو دُرگت گواہ کی بنتی ہے وہ سب کو معلوم ہے. (۱۹۸۳ ، دجلہ ، ۳۳۵).

ـــــ کَرنا محاورہ.

رک : **دُرگت بنانا.** یہ لعین اسی قابل ہیں کہ ان کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور انکی گت بنائی جائے اور دُرگت کی جائے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۵۳). اگر وہ عورت اس وقت وہاں نہ ہوتی تو معلوم نہیں میری کیا دُرگت کرتے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۳).

ـــــ ہونا محاورہ.

دُرگت کرنا (رک) کا لازم ، حشر خراب ہونا ، دُرگت بننا ، گت بگڑنا. یہ سال بھر کے چاہنے کا ست ہے مگر خربوزہ اور آم کی فصل میں اور ہی مت ہے اور سچ پوچھو تو دُرگت ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۴۲). جب بادشاہ کی یہ دُرگت ہوئی تو بھلا شہزادے اور شہزادیاں کس شمار قطار میں تھیں. (۱۹۳۵ ، راشد الخیری ، ۱۸۰).

دُرگَتی (ضم د ، سک ر ، فت گ) امث.

رک : **دُرگت.** زہر سے بچے تو زہر خورانی کے جرم میں پھانسی پر لٹکا پڑے گا ، اپنے اس دُرگتی سے تو زہر کھا کر ہی مرنا اچھا تھا اور رنڈوا رہنا اس سے بھی اچھا. (۱۹۲۱ ، پتی پرتاپ ، ۱۳۳). [دُرگت + ی ، لاحقۂ صفت و اسمیت].

دَرگُزر (فت د ، سکہ ر ، ضم گ ، فت ز) امث.

معاف ، **چشم پوشی.** یہ اسی چشم پوشی اور درگزر کا نتیجہ ہے کہ نمک حراموں کو اس قدر جسارت ہو گئی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۰). الفت نے تمھیں نماز کی طرف سے غافل کر دیا جو ایک گھڑی کو بھی قابل درگزر نہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۷۹). بہت نرمی اور عفو و درگزر کی کیفیت پیدا کر دی تھی. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۹۲). [ف : در (سابقہ) + گُزر (رک)].

---فرمانا محاورہ.
درگزر کرنا (رک) کا تعظیمی استعمال. باوجود اس شرکت جبل کے ہم نے تم سے درگزر فرمائی. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم (ترجمہ)، مولانا محمود الحسن ، ۱۳).

---کرنا محاورہ.
۱. چشم پوشی کرنا ، اِغماض کرنا. اس بات سے درگزر کر بلکہ دسرہاں کو بھی منع کر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۴). وہ تو اصل کا ہاجی تھا میرے درگزر کرنے کو نہ سمجھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۶). آنحضرت صلعم ... بُرائی کے بدلہ میں بُرائی نہیں کرتے بلکہ درگزر کرتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۷). ۲. معاف کرنا ، بخش دینا ، عُذر مَن لینا.

فکر ہو یوانی میری پر نظر
فضل اپنے میں کرو درگزر
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۰۲).

کی چھیڑ چھاڑ داغ نے تم سے بُرا کیا
اب درگزر کرو کہ خطا ہو ہوئی ہوئی
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات ، ۱۹۹).

---ہونا محاورہ.
درگزر کرنا (رک) کا لازم ، معاف ہونا ، چشم پوشی ہونا.

کمی کی نہ تیرو شوق ہے قتل میں
ادھر ہی سے کچھ درگزر ہو گئی
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۰).

درگُزَرنا (فت د ، سک ر ، ضم گ ، فت ز ، سک ر) ف ل.
۱. باز آنا ، ترک کرنا.

دم اژدہا میں نہ جا پھر زر
توں اس رنج ہور گنج تھے درگزر
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۵۲).

تو درگزر ، اب جفا سے ان کی
پرہیز کر اب دعا سے ان کی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۵).

درگزر صیاد اس وحشی سے اس میں دم نہیں
دام میں یہ دم بدم آیا تو بے دم ہو گیا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۷). اب میرا آپ کا ساتھ نہیں ہو سکتا، درگزرا ایسی نوکری سے ، بہت نہال ہوا. (۱۹۳۲ ، ہرن کا دل ، ۳۰). ۲. معاف دینا ، بخش دینا ، چشم پوشی کرنا. پروردگار ان کے گناہوں سے درگزر ہو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۷۹). اللہ کی مشیت میں ان لوگوں میں ہو گا کہ جنھوں سے اللہ تعالیٰ درگزرا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۸۶۳). حضرت بی بی کے بچوں کا صدقہ درگزرو. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۷). [درگزر + نا ، علامتِ مصدری].

درگُزَری (فت د ، سک ر ، ضم گ ، فت ز ، سک ر) صف مث.
درگزر سے منسوب ، جس میں معافی اور عفو پایا جائے بات بھلی اور درگزری بہتر ہے اس خیرات سے جس کے پیچھے ہے ستانا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۰۷). [درگزر + ی ، لاحقۂ تانیث].

درگُزری (فت د ، سک ر ، ضم گ ، فت ز) امث.
رک : درگزر ، معافی ، چشم پوشی ، عفو. نرمی اور درگزری کی اس میں کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی. (۱۹۳۹ ، آثارِ ابوالکلام آزاد ، ۷۴). [درگزر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُرگم (ضم د ، سک ر ، فت گ) صف.
وہ مقام جہاں پہنچنا مشکل ہو ، دشوار گزار ، کٹھن.

کٹنے پر ایک کڑی ہمت و عزیمت سے
نہیں ہے کوہِ اُپشم کے لیے وشم ، دُرگم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۷۶). [س : دُرگم ~ दुर्गम].

دُرگَند / دُرگَندھ (ضم د ، سک ر ، فت گ ، سک ن) صف مث.
بدبُو ، بُری بُو ، عفونت ، تعفن ، سڑاند. سبھاؤ اس کا یہ ہے کہ ایک روز اس کی خبر نہ لیجیے تو دُرگندھ آتی ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۵۰).

سُونگھنے میں دُور سے ہیں مُشک و عنبر کی شمیم
پاس سے لیکن پیاز و سیر کی دُرگند ہیں
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲۷). [س : دُر ~ بُرا ، خراب + گند / گندھ ~ بُو].

---کھیر (---ی لین) امذ.
(نباتیات) یہ ایک قسم کا جھاڑ ہوتا ہے اس کے درخت ہندوستان میں سب جگہ اُگتے ہیں ... ساگو اور ہیاگر میں اس میں میٹھی خوشبو والے گہرے پیلے پھول لگتے ہیں اور دو تین انچ لمبی پھلیاں لگتی ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۱۰). [ب : دُرگند / دُرگندھ दुर्गन्ध + کھیر (رک)].

درگور! فقرہ.
(عو) غارت ہو! مر جائے! قبر میں جائے! نابید ہو!.

تیری خاطر کروں سب تک میں دو نہ پیاری
تیر اس بات کا لگا تجھے درگور پڑا
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۳۰)).

---جھانیں پھونیں فقرہ.
کوئی کام کرنا منظور نہ ہو تو عورتیں کہتی ہیں (علمی اردو لغت).

درگہ (فت د ، سک ر ، فت گ) امث.
رک : درگاہ.

کہ ہے حق کی درگہ توں مقبول کر
توں آیا ہے یاں لگ سلامت اتر
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۷).

خاص خدا کا وہ مقام دل میں خدا کے اُس کا گھر
عرش سے کچھ بلند ہے درگہِ بے نیازِ عشق
(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں) ، بیاضِ سحر ، ۷۷).

آرزوئیں اس کی ہر آئیں دِر مقصود سے
ہر غرض ہو اس کی پوری درگہِ معبود سے
(۱۹۶۷ ، دامنِ یوسف ، ۱۰۹). [درگاہ (رک) کی تخفیف].

ـــــ سالار کس اضا امذ.
میر صاحب ، دربار کا عہدہ دار ، دربان ؛ خانقاہ کا نگراں. درگہ سالار نے عرض کی کہ صبا رفتار درِ دولت پر حاضر ہے. (۱۸۹۶ء، طلسمِ ہوش ربا ، ۷ : ۲۶۸). گرگان ا کڑتا ہوا دربار گہ پر پہنچا درگہ سالار نے للکارا کہ ذرا ٹھہر جائیے. (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۷۵). [درگہ + سالار (رک)].

دَرگِیر (فت د ، سک ر ، ی مع) صف.
اثر قبول کرنے والا ، متاثر ، اثر پذیر.

نہ درگیر کیونکر ہو آپس میں صحبت
کہ میں بوریا پوش وہ آتشیں خُو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۲).

شیوہ ہے جنھوں کا کذب و تذویر
صحبت ہے ان کی اس سے درگیر
(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، مثنوی حسن و عشق ، ۷). [در + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

دِرَم (کس د ، فت ر) امذ ؛ مدرہم.
۱. چاندی کا ایک سکّہ.
درم سور کھوٹا چلے نا کہیں　　کہ سکّا قطب شاہ کا اس نہیں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۵). اگر ایک درم کم پہنچیگا یا امیرالمومنین کسی کا کچھ نہ جائے گا. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۲۲). خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ چالیس درم تول دو. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۷۱). **۲. وزن جو اختلافات کے باوجود اب عام طور پر ساڑھے تین ماشے کے مساوی سمجھا جاتا ہے.** ہر اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۳). سب کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں دو درم سے تین درم تک پہلے اور پیچھے کھانا کھانے کے استعمال کریں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۰۲). **۳. (مجازاً) روپیہ پیسا ، نقدی ، سکّہ.**
لعا اپنے لنگے اوچاکا دیا　　درم اس کے سر پر اُنے چھڑ کیا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۷۷).

خوش صورتاں سے کیا کروں میں آشنائی اب
مجھ کو تو ان دنوں میں میسر درم نہیں
(۱۷۹۳ ، فائز ، د ، ۱۹۱).

خجل تھا حاتم اُون کے اُوس کرم سے
غنی دل اُون کا تھا موجِ درم سے
(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۱۳۹).

نُوساں داغِ دل نہ ملا کوئی دلربا
کیا اس درم کا شہر وفا میں چلن نہیں
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۲۲).

جُھلس رہا ہے عطاوں کی آگ میں سائل
کفِ ملنگ پہ آ کر درم سُلگتا ہے
(۱۹۸۱ ، شہر سدا رنگ ، ۵۰). [ف : دِرَم ؛ پہلو : درم ؛ ع : درہم].

ـــــ خریدہ (ـــــ فت خ ، ی مع ، فت د) صف.
زر خرید غلام ، قیمت دے کر خریدا ہوا غلام (ماخوذ : جامع اللغات). [درم + خرید (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ دے کے لینا محاورہ.
مول لینا ، بمشکل حاصل کرنا.

میں عشق کے بازار میں را کھیا جو قدم کوں
شادی کے درم دے کے لیا ذوق سوں غم کوں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۷).

ـــــ شرعی کس صف (ـــــ فت ش ، سک ر) امث.
تین ماشے اور ۳ رتی چاندی.
درمِ شرعی ہے روپیہ جیسا　　لگے جنو بٹے یا تن کو ایسا
(۱۸۸۶ ، لازم المبتدی ، ۸). [درم + شرع (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ نا خریدہ (ـــــ فت خ ، ی مع ، فت د) صف.
(غلام کی صفت) خانہ زاد ، انتہائی فرماں بردار ، جو زر خرید نہ ہو. ہم تو بندۂ حکم ، درم نا خریدہ غلام ہیں. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۹۲). میرا جی چاہتا ہے کہ تیرے زانوئے آئینہ سیما پر سر رکھ کر ذرا آرام کروں ، درم نا خریدہ غلام بنوں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳). [درم + نا (حرفِ نفی) + خرید (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

دَرما (فت د ، سک ر) امذ.
(فراشی) بانس کی پتلی پتلی چپٹی کھپچیوں کی بنی ہوئی چٹائی، بانس کی پتلی پتلی کھپچیوں کا بوریے کی وضع کا بنایا ہوا کمرے یا دالان وغیرہ کی تہ زمین پر بچھانے کا ادنیٰ قسم کا فرش ، دکن میں نیز اور بہار بنگال میں درما کہلاتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۱۸۷). [مقامی]

دَرَمّا (فت د ، ر ، شد م) امث.
(ماہی گیری) چھوٹی ذات کی چھلکار مچھلی ، رنگ ہلکا سُرخی مائل اور گوشت سفید ہوتا ہے ، اڑی سے بڑی سیر سوا سیر تک وزنی ہوتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۵۷). [مقامی].

دَرماں (فت د ، سک ر) امذ.
چارہ ، علاج ، دوا.

جواں کا عجب ہنگام ہے پھر کر نہ آوے او
کہ اس ہنگام کی خاطر بہت درماں سوں کرتے ہیں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۳).

یہ عجب زخم کہ جُز نالہ نہ رکھتا مرہم
یہ عجب درد کہ جُز گریہ نہ رکھتا درماں
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۰).

شبِ وصل کیا فکرِ ہجراں نہیں　　توہّم کا سچ ہے کہ درماں نہیں
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۱۰).

درماں کو درد ، درد کو درماں بنائیے
جس طرح چاہیے مجھے حیراں بنائیے
(۱۹۲۳ ، شعلۂ طور ، ۱۰۶).

میرے درد کا درماں کر دے　　مشکل میری آساں کر دے
(۱۹۸۳ ، زادِ سفر ، ۳۸). [ف : دَرماں ؛ پہلو : دَرمان].

ـــــ پذیر (ـــــ کس پ ، ی مع) صف.
علاج قبول کرنے والا ، علاج کے قابل ، زیرِ علاج.

آنکھوں کو کھول دیتے ہیں آہٹ سے پاؤں کی
بیمار آپ کے ابھی درماں پذیر ہیں
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۱). [درماں + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف.
علاج کے قابل ؛ ضرورت مند ؛ رفعِ پریشانی کا خواہش مند.
کسی کا عُقدۂ مشکل کبھی آساں کیا تُو نے
کسی درماں طلب کے درد کا درماں کیا تُو نے
(۱۹۰۸ء ، مطلعِ انوار ، ۶۷). [درماں + ف : طلبیدن - مانگنا ، خواہش کرنا].

---کَرْنا محاورہ.
تدبیر کرنا ، علاج کرنا ، مداوا کرنا ، چارہ کرنا. اور ان میں جو طاعون اور قحط کے دُکھ دردوں میں مبتلا ہو رہے ہیں ان کا درماں کروں. (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۱۸).

---کو جانا محاورہ.
علاج کے لئے جانا ، پریشانی رفع کرانا ، مداوا حاصل کرنا.
اوّل اس درد میں مر رہیے کہ تا خلق کو بات
ہو نہ کہنے کو کہ جی کے لئے درماں کو گئے
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۳۳).

---ہونا محاورہ.
علاج ہونا ، تکلیف یا پریشانی رفع ہونا ، دُکھ درد کا چارہ ہونا.
طبیباں کا نہیں محتاج ہرگز
جسے دردِ بُتاں درماں ہوا ہے
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۱۷).
کسی درد کا درماں ہوں الٰہی میں چمن میں
بُلبل کا عزادار نہ میں نوحہ گرِ گُل
(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۸۰).
رسولُ اللہ پر قرباں ہو جا
خود اپنے درد کا درماں ہو جا
(۱۹۲۰ء ، بہارستان ، ۱۳۳).

دَرْماندَگی (فت د ، سک ر ، مغ ، فت د) امث.
درماندہ ہونا ، مجبوری ، عاجزی ، بے چارگی ؛ تکلیف ؛ مصیبت.
پھر وہی درماندگی بیچارگی
پھر وہی صحرا ہے اور آوارگی
(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۳۵۹). اتنے اختیارات پر درماندگی بھی اس درجے کی ہے کہ انسان ضعیف البنیان تو حضرت کا خطاب ہے. (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۲۵). فن کار اپنے ایوان شاعری کو اپنی روح کے الاؤ سے روشن کرتا ہے اور سیاست ... اس کی درماندگی کی دلیل ہے. (۱۹۸۶ء ، ن - م - راشد ایک مطالعہ ، ۱۳۵). [ف : درماندہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

دَرْماندَہ (فت د ، سک ر ، مغ ، فت د) صف.
۱. **تھکا ماندہ ، خستہ.** سپاہ تو درماندہ تھی مگر کوکلتاش اس کی دل دہی کرتا تھا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۱). لوٹ آنے کی تیری نگہ درماندہ ہونے کی حالت میں تھک کر. (۱۹۷۶ء ، مقالاتِ کاظمی ، ۳۲). ۲. **عاجز ، مجبور ، بے بس ، لاچار ؛ نادار.**
مُنعِم اس وقت تُنِک سا ملیا شہ گمبھیر
کہ درماندے کوں ہے خدا دستگیر
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۵۳).
تیری پرت کے پنتھ میں اے داروئے درماندگاں
بخشا ہے عصاآہ کا تجھ چشم کے بیمار کوں
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۳۶). اس وقت ہونہار مگر درماندہ اور نادار مسلمان طالب علموں کی امداد کسی قدر ضروری ہے. (۱۹۱۰ء ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۹۲).
قافلے ہیں کتنے درماندہ حرام
گرد ، راہوں سے نہ منزل سے اُٹھی
(۱۹۸۱ء ، چراغِ صحرا ، ۸۲) ۳. **مصیبت زدہ ، خستہ و خراب ، بدحال.**
محتاجوں کو اغنیائے زر بخشا ہے
درماندوں کے آرام کو گھر بخشا ہے
(۱۸۷۵ء ، دبیر ، رباعیات ، ۲۵). والیانِ ریاست خود ہی درماندے ہیں شفاعت کس کی کریں گے. (۱۹۳۲ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۲). میں پھر یقین دہانی چاہتی تھی کہ مجھے پھر درماندہ چھوڑ تو نہیں دیا جائے گا. (۱۹۸۲ء ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۱۵). [ف : درماندن کا حالیۂ تمام].

دَرْماہ (فت د ، سک ر) امذ.
رک : درماہہ. درماہ ان کا تین سو روپے تھا. (۱۸۰۵ء ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۵۶). [ف : در - میں + ماہ - مہینہ].

دَرْماہا / دَرْماہَہ (فت د ، سک ر / فت ہ) امذ.
ماہانہ تنخواہ ، مشاہرہ. نوکر چاکر جو ضروری ہوں مول لے کر اور درماہا مقرر کر کر اس کے پاس رکھوا دو. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۵۰). سو ڈیڑھ سو روپیہ درماہہ مقرر ہو جانا کیا مشکل تھا. (۱۸۵۹ء ، خطوطِ غالب ، ۳۰۶).
مگر یہ عرض کہ یہ اس کے زندگی ہے محال
رکا ہے اگلے مہینے سے میرا درماہا
(۱۹۳۰ء ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۱۲۹). [ف : درماہ + ا ، لاحقۂ نسبت].

---دار صف.
ماہانہ تنخواہ پانے والا ، تنخواہ دار. آگے پیش قرار درماہے دار ، پھر ہزار بارہ سے تختِ رواں. (۱۸۲۴ء ، فسانۂ عجائب ، ۸۸). چار روپے کا سپاہی ہے وہ بھی خوش حال ہے اور پیش قرار درماہہ دار ہے وہ بھی. (۱۹۱۱ء ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۳۵). [درماہہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

دَرْماہانَہ (فت د ، سک ر ، فت ن) امذ.
(دکّان داری) منڈی میں تجارتی مال کا ماہانہ نرخ مقرر کرنا (ا ب و ، ۲ : ۴۳). [در + ماہانہ (رک)].

دُرمتی (ضم د ، سک ر ، فت م) امث.
ناسمجھی ، نادانی ، جہالت ، بے عقلی (ماخوذ : ہندی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). [دُر + مَت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُرمُٹ (ضم د ، سک ر ، فت نیز ضم م) امذ.
کنکر یا پتھر وغیرہ کُوٹنے کا آلہ جو عام طور پر سڑک کُوٹنے کے کام آتا ہے۔ جیل خانہ دکھائیں گے وہاں چکی پیسنی ہو گی اور سڑک پر دُرمٹ چلانا ہو گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۱۵). کنکریٹ کو پہلے خوب پانی سے تر کرنا چاہیے پھر اس میں چُونا ملا کر بنیاد یا چھت جس جگہ ضرورت ہو ڈال کر دُرمٹ سے کُوٹنا چاہیے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۱۰۶). پہلے زمین کھودی گئی پھر دُرمٹ سے کُوٹ کر اسے مضبوط کیا گیا. (۱۹۰۷ ، سڑک ، ۴). [پ: दुरमाट (دُرمٹ) ، दुरमुट - (دُرمُٹ) दुरमुस - (دُرمُس)].

دُرمُٹ اِنجَن (ضم د ، سک ر ، فت نیز ضم م ، کس ا ، سک ن ، فت ج) امذ.
پانی چڑھانے والا انجن ، واٹر بولر ، واٹر پمپ. پن بجلی دُرمٹ انجن ، بلندی سے گرتے ہوئے پانی کی قوت کو چرخاب کی بجائے سلنڈر میں استعمال کرتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۰۴). [دُرمٹ = Hydraulic + انگ : انجن Engine].

دَرمَل (فت د ، سک ر ، فت م) امذ.
علاج ، دوا دارو ، درمن (رک). بازار میں پہنچی کہ ... کچھ دوا درمل اس کی کرے. (۱۸۹۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۴۲۵). [درمن (رک) کا متبادل املا].

دَرمَن (فت د ، سک ر ، فت م) امذ.
علاج معالجہ ، درماں (دارو اور دوا کے تابع کے طور پر مستعمل).

سو دارو و درمن لیے بھوک کے
لکھتے ہیں پرک نار کے دوک کے

(۱۵۰۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۳). کیا خدا کی شان ہے کہ نہ دوا نہ درمن. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۰۹). بعض ماؤں کی بے تدبیری سے بیمار پڑے تو طبیب ڈاکٹر ، دوا درمن جو کچھ سمجھو گنڈے تعویذ. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳۰).

گراں شبِ ہجراں ہے بیانگسل ، لیکن
کہیں نہ روگ کا درمن ، نہ درد کا درماں

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۵۰). [درماں (رک) کی تخفیف].

دَرمَندگی (فت د ، سک ر ، فت م ، غنہ ، فت د) امث (قدیم).
رک : درماندگی جس کی یہ تخفیف ہے.

دنیا کے طمطراق تھی درمندگی بھلی
یعنی رنج کے سار سر افگندگی بھلی

(۱۹۶۸ ، غواصی ، ک ، ۶۷). [درمندہ (مخفف) + گی ، لاحقۂ کیفیت]

دَرمَندَہ (فت د ، سک ر ، فت م ، غنہ ، فت د) صف (قدیم).
رک : درماندہ.

منج سار کے کتی لک بندے مسکین دہلے درمندے
ہیں تج کرم کے شرمندے جم راج کر لے راج توں

(۱۹۶۸ ، غواصی ، ک ، ۴۳). [درماندہ (رک) کی تخفیف].

دِرمَنَہ (کس د ، سک ر ، فت م ، ن) امذ.
سوئے کے برابر بلند ایک نبات کا نام ، اس کے پُھول سفید اور پیلے ، خوشبودار ہوتے ہیں اس کا مزہ تلخ اور کسی قدر تیز ہوتا ہے ، پتے چھوٹے چھوٹے نازک برگِ سداب کے مانند ... ہوتے ہیں. سخا و کرم کا یہ حال تھا کہ زرورد اور گلِ درمنہ کو گلدستہ میں محبوس مشاہدہ کرنا سخت ناگوار ہوتا تھا. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۴۷). [ف].

ــــِ تُرکی کس صف (ـــ ضم ت ، سک ر) امذ.
(طب) درمنہ (رک) کی ایک قسم جس کا تعلق ترکی سے ہے. جاہل تھا کہ جوز ہندی اور درمنۂ ترکی میں فرق نہ کرتا تھا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۶۹). لحاظ کاکی اور آپریشن سے بھی زیادہ ہلکی شے سے بھی علاج کیا جا سکتا ہے یہ علاج بذریعۂ بخارات ہوتا ہے طریقہ یہ ہے کہ پودینہ صعتر فارسی سداب درمنۂ ترکی ، بابونہ برنجاسف وغیرہ کی پتیاں لے کر ایک ہانڈی میں جمع کرو اور پانی اور سرکہ ڈال کر پکاؤ. (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۷۶). [دِرمنہ + ترکی (رک)].

دُرمَہ (ضم د ، سک ر ، فت م) امذ.
(شال باف) پھلاین کی قسم کا مگر اس سے زیادہ سنگین بناوٹ اور دبیز قسم کا پشمینہ (اپ و ، ۲ : ۹۵) درمہ دو روپے سے چار مہر تک. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۱). [مقامی].

دَرمِیان (فت د ، سک ر ، کس م). (الف) امذ.
۱. بیچ ، وسط ، مابین. محمدؐ اور اللہ کے درمیان پردا باندھے اسے نقابِ کبریا بولتے ہیں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳).

محی الدین تیرا توں میرا میاں
توں میرے محی الدین کے درمیاں

(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ، ۱۹۵۷ : ۱۰۳)).

ہور اس باغ کے درمیان سربسر
عمارت دسی آتی ہے یک خوب تر

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۳).

آ جاوے درمیاں میں دامان حشر بھی
اتنا ہے چاک جیب ترے داد خواہ کا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۴۲).

بعد مُردن بھی رہوں قائم وفاداری میں مَیں
دفن کیجو میرا لاشہ درمیاں کوئے دوست

(۱۸۵۹ ، دفترِ بے مثال ، ۵۵). چوتھی صدی کے آغاز میں امام ابوالحسن اشعری نے جبر و قدر کے درمیان میں ایک تیسرا طریقہ ایجاد کیا اور اس کا نام کسب رکھا. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۵۰). ہمارے لیے لازمی تھا کہ تقاضائے ایمان اور تقاضائے وقت کے درمیان ہم آہنگی پیدا کریں. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۳۲۷). ۲. بیچ کی مدت ، عرصہ ، اثنا. اسی

درمیان ایک بزاز سے دو ڈھائی روپے کے کپڑے لئے لیے. (۱۹۳۲ ، مضامین پریم چند ، ۲۳).

اک دیا دو ساغروں کے درمیان رکھا ہو آج
روشنی سے مل کے روئے دیر تک سائے بہت

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۷۸). ۳. **واسطہ ؛ دخل ، مداخلت.**

رو کے فرمانے لگے اے مہرباں
میرے مرنے کا سبب ہے درمیاں

(۱۷۷۴ ، مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۳۲). شہزادی کا درمیان نہ آیا ہوتا تو البتہ ممکن تھا کہ وہ تمھیں دغا اور فریب سے بُلا کے قید کر لیتا. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۰۵). (ب) ف ، **بات چیت وغیرہ کے بیچ میں ، دورانِ گفتگو.**

ہوئی جوشِ محبت میں زباں بند
صنم کا درمیاں جب نام آیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۵).

سُنانے کے قابل جو تھی بات ان کو
وہی رہ گئی درمیاں آتے آتے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۹۳). ۲. **مابین ؛ باہم.**

اگرچہ جسم ظاہر میں ہے فرقت درمیاں لیکن
تصوّر دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰).

اونھیں کو رنجش بےجا ہے لیکن ہے تو ہم سے ہے
محبت گر نہ ہو باہم شکایت درمیاں کیوں ہو

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۸۱). جس کے بارے میں کہا کہ میں عترت اور سنّت کو تمھارے درمیان چھوڑے جا رہا ہوں. (۱۹۷۳ ، اندازِ بیاں ، ۱۹۳). ۳. **بیچوں بیچ ؛ گھیرے میں.** تمام لشکر نے غلبہ کر، حضرت کو درمیان لیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۲). (ج) لاحقہ. (**قسم کے لیے) شاہد ہے، گواہ ہے، جیسے: ،خدا درمیان، وغیرہ.**

فرہاد کا نہ نام لو قرآں درمیاں
شیریں سے بھی زیادہ ہے شیریں ہماری جاں

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۱۶)). [ف : در (رک) + میان (رک)].

---آنا محاورہ.

۱. **بیچ میں پڑنا ، دخل انداز ہونا ، دخیل ہونا ، بیچ میں آنا ؛ اثر انداز ہونا.**

دیکھا شاہزادہ ابتری ہے لت
چھڑایا جو آ درمیاں کر بنت

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۴).

خلق میں خواہش ہے تم جس اس کی رکھو بنا
دیر اک پل درمیاں آوے تو یہ امکان کیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱). کلمات محبت و الفت درمیان آئے دو آفتابِ عالم تابِ شہرباری نے ایک بُرج میں تختِ سلطنت پر باہم جلوس فرمایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۹).

---پڑنا محاورہ.

رک : **بیچ میں پڑنا ، ستانے یا صلح صفائی کی خاطر دو افراد یا فریقین کے بیچ میں کوشش کرنا.**

فائدہ معروف کچھ رونے سے دل کو ضبط کر
تجھ سے ملنے کے نہیں وہ پڑ چکے سب درمیاں

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۸۳).

---جان و جاناں ماجرائے رَفت رَفت فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل.

دوستوں کی شکر رنجی ہی کیا ، جب ہنس بول لیے سارے گلے شکوے دور ہو گئے. پان کا گلاس بھر کر دیا اور پھر پاؤں پکڑ لئے درمیان جان و جاناں ماجرائے رفت رفت. بڑا مزہ اُس ملاپ میں ہے جو صلح ہو جانے جنگ ہو کر (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۶۱).

---داری اسث.

بیچ میں پڑنا ، مداخلت کرنا ، بات بنانا ؛ معاملہ سُدھارنا. مسلم لیگ چند ہفتے عبوری حکومت سے الگ رہی پھر نواب بھوپال کی درمیان داری سے شامل ہو گئی. (۱۹۷۲ ، بوئے گل ، نالۂ دل دودِ چراغِ محفل ، ۳۷۰). [درمیان + ف : دار ، داشتن = رکھنا + ی ، لاحقہ کیفیت].

---دینا محاورہ.

گواہ بنانا ، بیچ میں ڈالنا ، درمیان میں لانا ؛ کسی اور کو موقع دینا.

نادان تُو نے غیر کوں کیوں درمیاں دیا
الفت تری کی ڈور اس مانجھے میں کٹ گئی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۶).

داغ اور سینے میں کچھ بگڑی ہے عشق دیکھیں
دل کو جگر کو کس کو اب درمیاں دے گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۵۲).

بتوں کو توڑ کے آئے تو پائے باغِ بہشت
خدا کو صاحبِ دیں درمیان دیتے ہیں

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۸۰)

---کا صف.

بیچ والا ؛ دخل دینے والا ، مداخلت کرنے والا ، درمیانی.

آکہہ وہ میرے حال سے اب کیونکہ ہو کہ ہائے
وہ کہنے والے ہی نہ رہے درمیان کے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۵۰۸).

---کرنا محاورہ.

بیچ میں لانا ، ضامن بنانا ؛ واسطہ دینا.

تم ہم سے یہاں قول مضبوط کر
وہاں جا پیغمبر کوں درمیان کر

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۲۸).

---لانا محاورہ.

۱. **کسی بات کا ذکر دورانِ گفتگو کرنا ، کوئی ذکر بیچ میں لانا.** اوّل تو ایدھر اودھر کی بات درمیان لائی آخر مکر و فریب سے مطلب پر آئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۴). ۲. **واسطہ دینا ، گواہ ٹھہرانا**

سودا گر لوگ بہت روئے گڑگڑائے خدا رسول کو درمیان لائے مگر بے نتیجہ تھا۔ (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۸۳)۔ ۳۔ **شامل کرنا ؛ پیش کرنا** (نوراللغات)۔

---میں م ف۔
گفتگو وغیرہ کے بیچ میں ، دوران میں ؛ بیچ کی مُدّت میں۔ ایک ہندوستانی البتہ بارہ سال سے میرے پاس ملازم تھا جو درمیان میں عیسائی ہو گیا تھا۔ (۱۹۰۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۵ : ۵) حاجی صاحب تقریر کے درمیان میں بےسنہ بے تکلفی شروع کر دیتے ہیں۔ (۱۹۵۶ ، مضامین محفوظ علی ، ۱۰۵)۔

---میں آجانا / آنا محاورہ۔
درمیان آنا ، بیچ میں پڑنا ، دخل انداز ہونا ؛ حائل ہونا۔

آجاوے درمیان میں دامانِ حشر بھی
اتنا ہے چاک جیب ترے داد خواہ کا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، (انتخاب) ، ۷۲)۔

آنکھ نیچی ہوئی ارے یہ کیا؟
کیوں غرض درمیان میں آئی
(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۸۵)۔

---میں پڑنا محاورہ۔
درمیان پڑنا ، بیچ میں آنا ، دخل انداز ہونا ؛ حائل ہونا۔

قاتل ہمارا جیتے جی ہوتا نہ فیصلہ
پڑتی نہ تیری تیغ اگر درمیان میں
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۰۲) ہر جھگڑے کو والیٔ مصر اور شرفائے ملک کے درمیان میں پڑ کے اہلِ وطن کی مرضی کے موافق طے کرا دیا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۵۱)۔

---والا صف مذ۔
درمیان کا ، درمیانی ؛ آڑی۔ کاری گر اُسی طرح غریب تھا مگر درمیان والے چھوٹی چھوٹی قید خانوں اور زندانوں جیسی دکانوں کے بجائے جدید شو روم کی سرحدوں میں ترقی کر رہے تھے۔ (۱۹۳۶ ، آگ ، ۶۱)۔

---ہونا محاورہ۔
۱۔ (اَ) **بیچ میں پڑنا ، دخل دینا۔**

ترے گا کون فیصل عاشق و معشوق کا جھگڑا
کسی کو کیا غرض میرے تمہارے درمیان کیوں ہو
(۱۸۸۹ ، دیوانِ سخن ، ۱۹۸)۔ (اَاَ) **حائل ہونا ، مانع ہونا**

ہوتے ترے جمال سے ہم درمیاں نہ ہوں
جب تک وجودِ شخص ہے سایہ نہ جائے گا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸)۔

بہتر ہے توڑنے کے قابل ہے آرسی تو
ہر اب لڑیں نہ پیارے منھ تیرا درمیاں ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۳)۔ ۲۔ **گواہ ہونا ؛ نگران یا ناظر ہونا**

بتو اب کس لئے کعبہ کو جاؤں
خدا میرے تمہارے درمیان ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۶۵)۔

دَرمیانگی (فت د ، سک ر ، کس م ، سک ن) امث (شاذ)۔
ثالثی ، میانجی گری ، بیچ میں پڑنا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے ملا اور صلح کی درمیانگی کے واسطے کہا۔ (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۵۰)۔ [ف : درمیانہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دَرمیانہ (فت د ، سک ر ، کس م ، فت ن) (الف) صف۔
۱۔ **باہمی ، آپس کا۔**

واجب نیاز و ناز جو ہم تم میں ہے تو پھر
بوس و کنار کیوں کہ نہیں درمیانہ فرض
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۲۱۰)۔

اہلِ وطن میں آہ وہ صدق و صفا کہاں
وہ لطفِ درمیانہ وہ مہر و وفا کہاں
(۱۹۶۰ ، کاروانِ وطن ، ۱۱۳)۔ ۲۔ **بیچ کا ، درمیان کا ، درمیانی ، متوسط۔** پیشانی چوڑی؛ قد درمیانہ ، رنگ گورا ، ناک ستواں ، داڑھی شرعی ، سر سے گردن تک لمبے بال۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۲)۔ (ب) م ف۔ **بیچ میں ، درمیان میں۔** درمیانہ لہنے کے کیا زہرہ۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۳)۔ [درمیان + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

دَرمیانی (فت د ، سک ر ، کس م)۔ (الف) صف۔
۱۔ **درمیان سے منسوب ، وسطی ، بیچ کا۔** جو چیز اوّل آخر اوے نین تو اوے درمیانی ہے ، کہاں سوں ہوا؟ (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۹)۔ جدید اور درمیانی زمانوں کے تاریخی حالات۔ (۱۸۷۶ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۲۹)۔ موسمِ بہار کا درمیانی زمانہ ہے۔ (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، ۳۳)۔ اس درمیانی ریاست پر ، جو سرحدوں اور بنگال کے درمیان حائل تھی ، انگریزوں نے اپنا اثر اور بھی بڑھا لیا۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۸)۔ ۲۔ **اوسط درجے کا ، معمولی ، ادنیٰ۔**

کون تھا جو حضرتِ باری میں دیتا کچھ مدد
وہ تو یہ کہیے وسیلہ درمیانی مل گیا
(۱۹۱۳ ، نذرِ خدا ، ۳۱)۔ فنی اور انتظامی استعداد کی کمی اور منڈی کے حالات کی وجہ سے چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کے پھیلاؤ کو محدود کر دیا ہے۔ (۱۹۶۱ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۵۳)۔ (ب) امذ **وہ شخص جو بیچ میں پڑے ، بیچ کا آدمی ، ثالث۔**

نہ ہوتا دل تو کچھ رنجش نہ ہوتی مجھ سے اور ان سے
حقیقت میں بُرا ہوتا ہے جھگڑا درمیانی کا
(۱۸۷۷ ، دستنبوئے خاقانی ، ۶)۔ شبہ ہے کہ وہ خواجہ سراؤں اور قصر سے باہر شہر کے لوگوں میں درمیانی بن گئے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۶۸)۔ (ج) صف۔ **درمیان میں ؛ بیچ میں ، درمیان ، مابین** (قدیم دکنی)۔ آ لئے میرے نزدیک ، میرے تمہارے درمیانی ایک آئینہ رکھا۔ (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۸)۔

کیوں رخسار کوں کیوں او سکے لالا
ہر یک لالے کے درمیانی ہے کالا
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۵)۔ [درمیان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔درجَہ (۔۔۔فت د ، سک ر ، فت ج) امذ.
معمولی حیثیت. والد کی معاشی حالت اور سوشل مرتبہ درمیانی درجہ سے زیادہ بلند تھا. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۲۷). [درمیانی + درجہ (رک)].

۔۔۔دور (۔۔۔و لین) امذ.
درمیانی زمانہ ، دو زمانوں کے بین ، بیچ کا عرصہ. سب سے زیادہ مشہور اور اہم اسٹرابو (Strabo) (رومی جغرافیہ داں) کی وہ تصانیف ہیں جو سترہ جلدوں پر مشتمل ہیں اور جنہیں اس نے ۲۰ قبل مسیح اور ۲۰ بعد از مسیح کے درمیانی دور میں تحریر کیا تھا. (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۵). [درمیانی + دور (رک)].

۔۔۔فاصِلَہ (۔۔۔کس ص ، فت ل) امذ.
بیچ کا رقبہ یا فاصلہ. ہموار ڈھلان ظاہر کرنے کے لیے ایسے خطوط کنٹورز کھینچے جاتے ہیں جن کا درمیانی فاصلہ یکساں ہوتا ہے. (۱۹۶۴ ، عملی جغرافیہ ، ۱۹). [درمیانی + فاصلہ (رک)].

۔۔۔گوشَہ (۔۔۔و مع ، فت ش) امذ.
بیچ کا مقام ، بیچ کا کمرہ. اس ہنگامے کو سُن کر ہمارے درمیانی گوشے کے دونوں پرا کٹر ... بھی وہاں آ گئے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۵۴). [درمیانی + گوشہ (رک)].

۔۔۔گیھ (۔۔۔ی مع) امث.
(معماری) درمیان کی عمارت ، بیچ کی منزل. درمیانی گیھ ، فارسی لفظ کہ بمعنے جگہ ہے معماری اصطلاح میں گیھ ہو گیا جس سے عمارت کا آگے پیچھے بنا ہوا ہر ایک درجہ مراد لیا جاتا ہے اور محاورے میں اگلی پچھلی گیھ اور ایک گیہی ، دو گیہی وغیرہ عمارت بولا جاتا ہے (۱۹۳۹ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۱ : ۱۲۸). [درمیانی + گیھ (رک)].

۔۔۔لانا محاورہ (قدیم دکنی).
رک : درمیان لانا.

کتابات ما باپ تے میں چھپاوں
کسی ہور دُسرے کوں درمیانی لیاووں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۴).

۔۔۔وَرَقچَہ (۔۔۔فت و ، ر ، سک ق ، فت چ) امذ.
(نباتیات) پودوں کے تنوں میں پایا جانے والا بیچ کا ایک حصہ ، درمیانی پرت ، انگریزی میں مڈل لاملا (Middle Lamela) کہتے ہیں. گرد حاشیے میں ریشوں کی دیواریں ... جس میں سب سے ممتاز چمکدار پرت درمیانی ورقچہ ہوتا ہے (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۴۴). بعض جراثیم پودوں کے درمیانی ورقچے کی بافت کو تحلیل کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے خلیے یک لخت ٹوٹ کر علیحدہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۵۸). [درمیانی + ورق (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

دَرمیانے (فت د ، سک ر ، کس م) م ف.
درمیان ، بیچ میں.

ہمارا بھید نیں بھتے نکو آؤ
ہمارے ہور پیا کے درمیانے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۲).

گر نہ آتے یہ شعر درمیانے
حال کیا ہوتا پھر خدا جانے

(۱۸۱۳ ، شاہ ندا (اردو ادب ، ۱ : ۱۱۸)). [درمیان (رک) کی مغیرہ حالت].

دَرمِیَن (فت د ، سک ر ، کس م ، فت ی) م ف (قدیم).
رک : درمیان.

لگے کھول کر دین مطالع کرن
لگے جھڑنے خون جگر درمین

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، (ق) ، ۳۱). [درمیان (رک) کی تخفیف]

دَرِند (فت د ، فت نیز کس ر) : امذ.
رک : درندہ.

دیا جواب او یوں کہ درِند شیر
نہ کرتے ہی مردی سوں کوئی اس کوں زیر

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۰).

کسی کوں قبر میں کریں چھید بند
کسی کوں پکڑ کھاتے لیویں درند

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۶). ایسے شیر بناؤں کہ ہر ایک درند کی گزند سے محفوظ رہے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۶۹).

جھیلوں میں ہیں درند درختوں پہ ہیں پرند
ہے دھوپ میں رسول کا فرزندِ ارجمند

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲). تجربہ کار شکاری اپنے فن میں ایسے مشاق ہوتے ہیں کہ ان کی بندوق کی زد سے چرند پرند اور درند بچ نہیں سکتے. (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ۱۳).

انعام کی اور اجر کی جب آس نہیں
پھر گور کے کیڑے ہوں کہ جنگل کے درند

(۱۹۷۵ ، انجمنِ اسلامیہ میگزین ، کراچی ، فروری : ۳۷). [ف : دَرَند].

دَرِندَگی (فت د ، کس ر ، سک ن ، فت د) امث.
درندوں کا سا طرزِ عمل ، وحشت و بربریت کا برتاؤ. جن لوگوں نے جنگِ طرابلس کے حالات پڑھے ہیں وہ تو ایک حد تک ان کی درندگی سے انکار نہیں کر سکتے. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۱۱۷). اسرائیلیوں کے مظالم کی داستان کہ جس میں بچے بڑے ، عورت ، مرد ، سب ہی ان کی درندگی کا شکار ہوئے. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۵۱). [درندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَرِندَہ (فت د ، کس ر ، سک ن ، فت د) امذ.
پھاڑ کھانے والا (جانور) ، دو دانتوں اور پنجوں سے چیر پھاڑ کر گوشت کھانے والا جانور ، شکاری جانور.

سو آ یک درندہ جناور وہاں
بچے اوس کے سب کھا گیا ناگہاں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۵).

درندے پرندے چرندے کبھی
گزندوں کے منہ گرد تیجے دیکھے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۲).

آدمی زاد درندوں پہ ذرا غور تو کر
دیکھ تو خاک پہ تھرائے ہیں کتنے اژدر
(۱۹۳۸ ، نبض دوراں ، ۱۰۹). [ف : در ، دریدن = پھاڑنا + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ خصلت (ـــ فت خ ، سک ص ، فت ل) صف.
بے رحم ، سنگدل ، ظالم ، شقی القلب. ایک جماعت نے نقل کیا ہے کہ ... ایک جزیرے میں آدمی اس ہیئت اور ترکیب اور دراز قد اور فربہ ہوتے ہیں اور ان میں حیوانی صفات نہایت ہوتی ہیں اور یہ بہائم صورت درندہ خصلت اونہیں میں سے تھا. (۱۸۰۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۷۳). بڑی سنگ اپنے درندہ خصلت ڈوگروں کے لشکر کی راہنمائی کر رہا تھا. (۱۹۸۹ ، خاک و خون ، ۵۹۹). [درندہ + خصلت (رک)].

ـــ صفت (ـــ کس ص ، فت ف) صف.
رک : **درندہ خصلت ، خونخوار.** اب میرا کریہا ہوا ہاتھ اور ٹوٹا یا ہوا دل درندہ صفت دنیا کے خلاف برگشتہ نہیں تھا. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۱۶۲). [درندہ + صفت (رک)].

درندیاں (فت د ، کس ر ، سک ن ، کس د) امذ ؛ ج (قدیم).
رک : **درندہ.**

اوکہ بادشاہی کی آداب سوں
درندیاں کی لے فوج خوش داب سوں
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۸). [مقامی].

درنگ (کس د ، فت ر ، غنہ) امث.
۱. **دیر ، تاخیر ، تامل ، پس و پیش.**

تج وصل کیوں درنگ ہے ہو مج نہیں صبوری
جاتی ہے زندگانی آتی ہے موت دب دب
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۵۲).

کہیا شاہزادہ کہ توں چوب سنگ
تجے لیا کے دیتے نہ کرسی درنگ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۴۲).

سب ترے مشتاق ہیں آ اس قدر مت کر درنگ
بن ترے اے شمع رو شب رنگ ہے مجلس کا رنگ
(۱۷۸۲ ، دیوان زادہ حاتم ، ۸).

ہوا ہے ابر ہے بھر ساقیا گلابی ہے
نہ کر درنگ مبادا کہ یہ ہوا پھر جائے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۳۳). اگر وہ آمادۂ جنگ ہے تو یہاں بھی فوج تیار ہے کیا درنگ ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۶۳).

خلوتوں میں بے حیائی جلوتوں میں رقص و رنگ
سبز گنبدوں کی طرف تیزی غازوں میں درنگ
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۳۸). ۲. **توقف ، تھوڑا سا وقفہ ، وقفہ** ہیں درنگ رکوع میں مثل قیام فرمائے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۱).

ٹلے ہوئے ہیں لڑائی پہ پہلے ہونے کو
درنگ جنگ میں تم کو بھی زینہار نہیں
(۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۱۰). اف : کرنا ، لگانا ، ہونا. [ف : درنگ ، پہلو ، درگ].

درنگی (کس د ، فت ر ، غنہ). (الف) امث.
تاخیر ، دیر ، درنگ ، رکنا.

تو جانتا نہیں ہے غربت کی سستیوں میں
کی میں نے ایک مدت کس واسطے درنگی
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۷).

کہ اے بابا ہے اسلام گھر میں تنگ
کرو مت فیض بخشی میں درنگی
(۱۸۵۸ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۵۰۶). (ب) صف. **دیر لگانے والا ، تاخیر کرنے والا ، سست** (پلیٹس). [درنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

درنہ (فت د ، ر ، ن) امذ.
کنگورہ ، کنگرہ ؛ ہلالی شکل. ہر پیش ڈاڑھ کا تاج تقریباً مکعب شکل کا ، اپنی خدی اور لسانی سطحوں پر محدب اور تماسی سطحات پر چپٹا ہوتا ہے اس پر چار یا پانچ کنگرے (Cusps) یا درنے (Tubercles) ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ ، اسنانیات (ترجمہ) ، ۵۵). [ع].

درو (کس د ، و لین) امث.
فصل کی کٹائی.

تخم ریزی مزرع دنیا میں کرنا چاہیے
اے بیاں امید ہنگام درو کچھ ہو تو ہو
(۱۷۹۸ ، بیان ، د ، ۳۰).

اے دل وہ خوشا کشت برومند کہ جس کو
خطرہ ہی نہیں تہلکۂ وقت درو سے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۲). موسم گرما میں فصلوں کی درو اور ہل چلانے کے لیے اپنے مکانوں کو واپس آ جاتے ہیں. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۵۸).

دکھوں کو جو بوئے گاہوں کو جوتے
وہ وقت درو فصل غم کاٹتا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۶۵). [ف : درودن = کاٹنا سے حاصل مصدر].

ـــ کرنا ف م.
فصل کاٹنا.

کیا پڑیا سو کسی کرے گا درو
پرائی ندی میں اولیائے آب تو
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۲۸). یہ دانہ اشک کا اس خاک زندگی میں بولو کہ ایک روز درو کر کھلیان کرو گے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۱). کہ میں درو کے وقت درو کرنے والوں سے کہونگا کہ پہلے تلخ دانو

کو جمع کرو. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۳۶). گھاس درو کرنے کے لیے صرف درانتی کی اجازت دی جائے. (۱۹۰۲ ، مصرف جنگلات ، ۲۳۹). اب مولوی صاحب اس شش و پنج میں گرفتار ہوئے کہ استیمے کی بنیا ہے اس اسپغول کو درو کرتے ہیں تو خلاف شرع. (۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۹ : ۶).

--- ہونا ف ل.
فصل کی کٹائی ہونا ، فصل کا کاٹا جانا.

دیکھ نادان نہ بو تخم نکوئی کے سوا
کہ کبھی کشتِ عمل تیری درو ہووے گی

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۹). میں نے وہ دانے لیکر بو دیے اور کہا کہ نکل آؤ ، چنانچہ وہ خود نکل آئے پھر میں نے کہا «درو ہو جاؤ!» وہ کھیتی درو ہو گئی. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۳۲۸). [درو کرنا (رک) کا لازم].

دَروازَہ (فت د ، سک ر ، فت ز) امذ.
۱. **(اَ) چوکھٹ اور کِواڑ نیز آمد و رفت کا وہ کُھلا ہوا حصہ جہاں چوکھٹ اور کِواڑ لگائے جاتے ہیں ، در.** ہر ایک تن کو پانچ دروازے ہیں اور پانچ دربان ہیں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۹).

بہشت دروازے فرشتے خدمت گارا
اود کا دُھواں بھرے ہر دوجہاں بارا

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۸۰).

کھلے ہیں بخت دروازے نبیؐ کے داس ہن تھے منج
عیاں دوستاں سارے طبلِ نصرت بجاوو تم

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲).

جھانکے تھی دروازے پر جا بار بار
کہتی تھی اس در پر بھی کوئی دربان ہے ؟

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۶). الغرض ایک کوچ دو لیمپ ایک بیش بہا دروازہ اور کئی قسم کی عمدہ عمدہ اشیاء خریدیں اور چلے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۵۷).

آنکھوں میں نور تیرا دل میں سرور تیرا
دروازے سے ہے گھر تک سارا ظہور تیرا

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۹۷).

دروازۂ دل ہے سرود بستہ — زنجیر صلیب بن گئی ہے

(۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۱۰۹). **(آ) بڑا دروازہ ، پھاٹک.** اہل قلعہ نے جانا کہ چاند رائے آیا قلعہ کا دروازہ کھول دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۰۹).

محصور اُدھر سے قلعے کا دروازہ کھولکر
طوفان بے پناہ کی صورت ہوئے دوچار

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۷).

خیبر دا دروازہ پٹ کے ہتھاں اُتے چاہیا
خندق اُتے رکھ کے اُسدے پٹ دا پُل بنایا

(۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۸۷). ۲. **چوکھٹ ، آستانہ یا باہر کی طرف کا چوکھٹ سے متصل حصہ.**

دیکھا میں تا وہ دروازے طرف
یوں کہا سرور اے اے با شرف

(۱۷۹۲ ، باقر آگاہ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، ۸۸). غیر فقرا جو دروازے پر مانگنے آتے ہیں انہیں کبھی خالی نہ جانے دیا کرو. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۹). دروازہ باہر دیوار میں جس پر پردہ پڑا ہے. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۱۱۶). [ف : در + وازہ : واز یا باز ـ کھلا ہوا + ہ ، لاحقۂ اسمیت].

--- باز کرنا محاورہ.
دروازہ کھولنا ، در کھولنا.

ہے نازنیں صنم کا زلفاں دراز کرناں
فتنے کا عاشقاں پر دروازہ باز کرناں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۰).

--- باز ہونا محاورہ.
دروازہ باز کرنا (رک) کا لازم ، در کُھلا ہونا ، صلائے عام ہونا.

تجھکو کیا رنڈی ہے کوئی یا کہ رنڈی باز ہے
تیرا دروازہ کس و نا کس کے اوپر باز ہے

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۰ : ۳).

--- بان امذ.
دروازہ کا محافظ ، دربان.

یہی یوں بولیا مالک بہ دروازہ بان
بھیجیا ہے حاجب کر منجے میزبان

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۹۷). [دروازہ + بان ، لاحقۂ فاعلی].

--- بجنا محاورہ.
دروازے پر دستک ہونا. پھر ایک دن گھر میں اکیلی کوٹھے پر دھوپ میں بیٹھی تھی کہ دروازہ بجا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۱۷).

--- بند کرنا ف س نیز محاورہ.
۱. **دروازے کے پٹ بند کر کے کنڈی لگا دینا ، راستہ بند کر دینا ، رکاوٹ پیدا کرنا.**

دروازہ میکدے کا نہ کر بند محتسب
ظالم خدا سے ڈر کہ در توبہ باز ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۷). عقیدت مند لوگ حاضر ہوتے ہیں ان پر کیوں دروازہ بند کروں. (۱۹۰۰ ، خطوط اکبر ، ۱۵۳). ۲. **سلسلہ ختم کرنا** (علمی اردو لغت).

--- بند ہونا ف س نیز محاورہ.
راستہ رُک جانا ، رکاوٹ پیدا ہو جانا ، راہ بند ہونا. دریافت کا دروازہ بند نہیں ہو گیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۴۴). مامتا ان کے ساتھ ختم ہو گئی اور دعا کے دروازے ان کے ساتھ بند ، تمہارے داغ کلیجہ پر لے جائیں گے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ۸).

--- بھیڑنا ف س نیز محاورہ.
دروازہ کے پٹ بند کر دینا مگر کنڈی نہ لگانا ، راہ نہ دینا.

تدبیر سے نو کام نہ تقدیر کا ہوا
تکیہ خدا پہ کیجے اور دروازہ بھیڑیئے

(۱۸۳۹ ، آتش ، ک ، ۲۳۹).

جلا تھا شستہ تیری سرمہ مہری کا نہ کھیرا تر
وہیں دروازہ ملک نے جبھنہ کا پر اک پھیرا
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۳۵).

---پیٹنا محاورہ.
دروازہ پر ہاتھ مارنا ، دروازہ بجانا ، دستک دینا. دیکھو تو یہ کون دروازہ پیٹ رہا ہے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۷).

---تکنا محاورہ.
شدت سے انتظار کرنا ، راہ دیکھنا. ارحم الراحمین ! تو نے ... اس بچے کو بھی ماں کے کلیجے سے چھنوا دیا جو دروازے کو تک رہی تھی. (۱۹۰۷ ، طوفان حیات ، ۴).

---توڑنا محاورہ.
دیوار کو درمیان سے توڑ کے آمد و رفت کے لئے راستہ بنانا (مہذب اللغات).

---تیغا / تیغہ کرنا محاورہ.
دروازہ میں دیوار چننا ، دروازہ میں اینٹ گارہ وغیرہ لگا کر ہمیشہ کے لیے بند کر دینا. اگر تمھارا بیٹا اپنے افعال سے باز نہ آئے گا تو قیدخانہ کا دروازہ تیغہ کر دیا جائے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۳۰). پنجرے کا دروازہ موم اور شہد ملا کر تیغا کر دیتے ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۴۴).

---تیغا ہونا محاورہ.
دروازہ تیغا کرنا (رک) کا لازم ، دروازہ چنا جانا ، دروازے کا مستقلاً بند کیا جانا (ماخوذ : علمی اردو لغت).

---ٹوٹنا محاورہ.
دروازہ توڑنا (رک) کا لازم ، دروازہ ہٹنا ، راہ نکلنا (ماخوذ : علمی اردو لغت).

---ٹھوکنا محاورہ.
دروازہ پیٹنا ، دستک دینا ، دروازے پر ہاتھ مارنا تا کہ وہ کھل جائے (ماخوذ : نوراللغات).

---چننا محاورہ.
دروازے میں اینٹیں وغیرہ چن کر مستقلاً بند کر دینا.

گلچیں کو قید کر کے جس دم پھنسا ہے گلرو
پھولوں سے چن دیا ہے دروازہ گلستاں کا
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---دینا محاورہ.
دروازہ کھولنا ، راستہ دینا وہ ایسا بخیل ہے کہ دینے کے نام سے کبھی شب کو گھر کا دروازہ نہیں دیتا ہے. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۲۲).

---دھڑدھڑانا محاورہ.
دروازہ کھٹکھٹانا ، دروازہ پر زور کی دستک دینا ، دروازہ زور زور سے پیٹنا یا بجانا. دروازہ دھڑدھڑانے کی آواز آتی ہے. (۱۹۳۳ ، اخوان الشیاطین ، ۲۷۱).

---زنجیر کرنا محاورہ.
دروازہ بند کرنا ، دروازے کی کنڈی لگانا (نوراللغات).

---زنجیر ہونا محاورہ.
رک : دروازہ زنجیر کرنا ، دروازے کی کنڈی لگی ہونا یا چٹخنی چڑھی ہونا.

اتنی نماز شام میں کیوں ہم نے دیر کی
دروازہ سے فروش کا زنجیر ہو گیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲).

---کھٹکھٹانا محاورہ.
دروازہ بجانا ، دروازہ پر دستک دینا ، کسی کے دروازہ پر جا کر آواز دینا ؛ کسی کے در پر التجا و مدعا بیان کرنا. یہ التجا ہے کہ اسی قدردان کے دروازے پر مر جائے دنیا سے گزر جائے دوسرے کا دروازہ نہ کھٹکھٹائے. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۵). سکن کے سامنے سائیکل روک لی اور دروازہ کھٹکھٹایا کوئی جواب نہیں ملا. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۲۵).

---کھل جانا / کھلنا محاورہ.
۱. کسی چیز کا راہ پا جانا ، کسی امر کا شروع ہو جانا.

گھر بیٹھے روز دولت دیدار یار ہے
دروازہ کھل گیا ہے ہمارے نصیب کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵). ان کی وفات کے بعد چشم نگراں اٹھ گئی اور سازشوں کا دروازہ کھل گیا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۳۲). ۲. آمدنی بڑھ جانا، آمدنی ہونا، رزق کھل جانا (ماخوذ : جامع اللغات). ۳. دروازے کی زنجیر اترنا ، پٹ کھلنا.

رہتے دست بستہ فرحت اندوز
کھلے رہتے تھے دروازے شب و روز
(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۵).

اہرام کی طرح راز بستہ دروازہ کھلا ، نہ کوئی رستہ
(۱۹۸۸ ، سمندر ، ۲۰).

---کھولنا محاورہ.
۱. دروازے کے بھیڑے ہوئے کواڑوں یا پٹوں کو کھولنا ، کنڈی کھولنا ، کواڑ کھولنا ؛ راہ دینا. سب اس کی طلب کا مارا ہے ، طلب باندیا دروازہ کھولنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۰).

نسیم کھولنے دروازہ صحن گلشن کا
وہ آ رہے ہیں دکھاتے ہوئے ادائے بہار
(۱۹۰۲ ، گل کدہ عزیز ، ۵۰). ۲. ظاہر کرنا ، واضح کرنا ، ابتدا کرنا. اس نادر فارسی تاریخ کے معانی اور مضامین کا دروازہ انگریزی خوانوں پر کھول دیا ہے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۳۲). ان کے فلسفہ نے علم کلام کا دروازہ کھولا. (۱۹۲۶ ، اقبال شخصیت اور شاعری ، ۹۰).

ـــ کہ اسث.
پھاٹک ، بڑا دروازہ.

پیادہ چلے تابہ دروازہ کہ
او بھی آیا ڈونگر تھے سکا سیاہ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۱۰). [دروازہ + ف : کہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ لگانا محاورہ.
دروازہ بند کرنا.

پس اقارب سب نکل کر باہر آ
دور بیٹھے گھر کا دروازہ لگا

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱۱۳).

دل کی کرو سیر آنکھوں کو تم موند کے راسخ
اس گھر میں پھرا چاہو تو دروازہ لگا دو

(۱۸۲۲ ، راسخ (شیخ غلام علی) ، ک ، ۱۰۷).

ـــ مَعْمُور کَرْنا محاورہ.
دروازہ بند کرنا.

خوبئ بخت سے ہم یار کے گھر کب پہنچے
جب کہ درباں نے دروازہ کو معمور کیا

(۱۸۳۹ ، صنعت ، ک ، ۱۲).

ـــ مَعْمُور ہونا محاورہ (قدیم).
کواڑ بھڑے ہونا ، کُنڈی لگی ہونا ، دروازہ بند ہونا.

چُھپ کے آتا ہے تو آ ، رات چلی جاتی ہے
لوگ سب سو گئے دروازے بھی معمور ہوئے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، (عکسی) ، ۱۹۷).

ـــ مُونْدْنا محاورہ.
دروازہ بند کرنا ، کواڑ بھیڑنا. نبی علیہ السلام کے سب دروازے موندے گئے ولے ابوبکر کا دروازہ کھولیا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، (ق) ، ۶۷).

دَرْوازے (فت د ، سک ر) امذ ، ج.
دروازہ (رک) کی مغیرہ حالت یا جمع. یہ نہر بڑی ہے اور اصفہان کے دروازے پر بہتی ہے (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۹۳).

حشر برپا کر دیا تیرے فروغِ حسن نے
لا کے دروازے پہ ساری خلق کو یکجا کیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۵۶).

در ، دروازے کانپ جیسے آنکھ پھوٹے خوف سے گھرے

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۱۸). [دروازہ (رک) کی جمع].

ـــ پَر (کو) آنکھیں لَگْنا محاورہ.
شدت سے انتظار ہونا ، بے تابی سے منتظر رہنا. بیوی ان کے آنے کی منتظر بیٹھی آہٹ پر کان اور دروازے پر آنکھیں لگی تھیں. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۶). جب تک آپ کا خط نہ آیا از حد تردد رہا ، دروازے کو آنکھیں لگی ہوئی تھیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۷۳).

ـــ پَر آئی بَرات سَمدَھن کو لَگی ہَگاس کہاوت.
وقت پر گھبرا جانے والے کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

ـــ پَر دَسْتک دینا محاورہ.
دروازہ کھٹکھٹانا. پڑوسی کے دروازے پر دستک دی اور لوٹ آئے اور بیوی سے آن کر کہا کہ وہ پڑوسی دروازہ نہیں کھولتا. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۷).

ـــ پَر (میں) کِواڑ بھی ثابِت نَہ ہونا محاورہ.
غربت زدہ ہونا ، اِنتہائی مُفلس ہونا. کیا وہ خاندان معقول خاندان کہلائے گا جس میں ایک بہن کے دروازے پر ہاتھی جُھولیں ، اور دوسری کے دروازے میں کواڑ بھی ثابت نہ ہوں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۲۳).

ـــ پَر کَھڑا رَہنا محاورہ.
منتظر رہنا ، مہربانی کا اُمیدوار ہونا (نیروز اللغات).

ـــ پَر کَھڑا ہونا محاورہ.
اِنتظار کرنا ، منتظر رہنا ؛ آغاز کار تک بمشکل پہنچنا. سمجھتا تھا فن کی دنیا میں کافی آگے نکل گیا ہوں ، مگر اب معلوم ہوا ہے کہ دروازے پر ہی کھڑا ہوں. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۹۰).

ـــ پَر ہاتھی جُھولْنا/جُھومْنا محاورہ.
صاحبِ ثروت ہونا ، بہت دولت مند ہونا. یہی مکان ہے جس کے دروازے پر ہاتھی جُھومتے تھے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۲۸). جن لوگوں کے دروازے پر کبھی ہاتھی جُھومتے تھے وہ اب در بدر ٹھوکریں کھاتے پھرتے تھے. (۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۱۳).

ـــ پَر ہاتھی رَہنا محاورہ.
مالکِ اسپ و فیل ہونا ، صاحبِ حیثیت ہونا. صاحبِ جوگ ذی مرتبہ ہو اُس کے دروازہ پر ہاتھی رہے یعنی مالک فیل ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۲۸).

ـــ تَک پَہنْچانا محاورہ.
رخصت کرنے کے لئے دروازے تک جانا. بھائی نے فی امان اللہ کہہ کر دروازے تک پہنچایا. (۱۹۲۳ ، وداع خاتون ، ۹).

ـــ جھانْکْنا محاورہ.
دردر جانا ، مارے مارے پھرنا ، سہارے ڈھونڈتے رہنا. رئیسوں اور دولت مندوں کے دروازے جھانکنے پڑتے ہیں. (۱۸۸۱ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۳۸).

ـــ دَرْوازے جانا محاورہ.
گھر گھر جانا ، ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر جانا ، ہر دروازے پر جانا. دوسرے دن صبح سویرے پھر جی چند نوجوانوں کے ساتھ محلے کے لوگوں کو فجر کی نماز کے لئے دروازے دروازے جا کر جگا رہے تھے. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۵۱).

ـــــ کا بازو (ـــــ و مج) امذ.
دروازے کی چوکھٹ کا ایک حصہ ، دروازے کے دونوں پہلوؤں کی لکڑیوں میں سے ایک.

پاؤں اپنے جم گئے بیٹھے جو کوٹھے یار میں
ہاتھ شل ہو ہو کے دروازے کا بازو ہو گیا

(۱۸۵۳ ، گلستان سخن ، ۲۰۳).

ـــــ کا فقیر (ـــــ فت ف ، ی مج) امذ.
مانگنے والا ، بھکاری ، دروازے پر صدا لگانے والا:استاد نو دروازے کا فقیر سمجھ کر گھر سے باہر کر دیا.(۱۹۲۸ ، ترکی حور ، ۵۳).

ـــــ کی پیشانی (ـــــ ی مج) امث.
دروازے کا اوپری حصہ. ہم شمالی دروازے کی طرف بڑھے اور ، السلام علیکم یا اہل القبور کہہ کر دروازے کی پیشانی پر ایک نگہ ڈالی تو وہاں یہ رباعی نظر پڑی (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۲۰۳).

ـــــ کی دہلیز (ـــــ فت د ، سک ہ ، ی مج) امث.
۱. دروازے کی چوکھٹ ، دروازے کا نچلا حصہ.

مثلا ماتھا ترے دروازے کی دہلیز پر جیسے
ہوا نہ درد سر اوسکو نہ اوسکا سر کبھی دھمکا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۵۲). ۲. (مجازاً) بیوی. تمہارے دروازے کی دہلیز میں نحوست ہے اس کا بدل ڈالنا بہ ضرور ہے.
(۱۸۵۳ ، تہذیب النسا ، ۹).

ـــــ کی دہلیز بدل ڈالنا عاورہ.
دوسری شادی کرنا ، دوسری بیوی کرنا. جب تمہارا شوہر آئے تو ہمارا سلام اور یہ پیغام کہہ دینا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل ڈالو. (۱۸۶۳ ، تہذیب النسا ، ۱۱).

ـــــ کی مٹی لے ڈالنا عاورہ.
پھیرے کرنا ، بار بار آنا ، سخت تقاضا کرنا. لالہ کا سُود کیا چڑھا کہ دروازے کی مٹی لے ڈالی.(۱۹۰۶ ، لغات النسا ، ۱۸۰).

دروان (فت د ، سک ر) امذ.
رک : دربان. کہ دروان بولا کہ تو کون ہے. (۱۶۵۰ ، معراج نامہ (دکھنی اردو کی لغت)). ہزار دینار کا توڑا ... دروان کو دیا اور کہا کہ یہ نقد تجھے میں نے بخشا.(۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ)، ۲۰۰). [در + وان ـــ بان ، لاحقۂ فاعلیت].

درو بطاریس (فت د ، و مج ، فت ب ، کس ر) امث.
ایک قسم کی گھاس جو پرانے بلوط کے درخت پر لپٹی ہے اس کی شاخیں جڑ بال کی طرح لپٹی رہتی ہیں ان پر رُواں ہوتا ہے اور سخت ہوتی ہیں رنگ سیاہ اور سرخ اور تیرہ ہوتا ہے مزے میں ذرا سی شیرینی اور تیزی اور تلخی اور بکسا پن ہوتا ہے.(ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۱۲). [یو].

دروٹ (فت د ، و مج) امذ.

بھل : پھٹنگ. دیودار کے درختوں پر سے جو سبز چھتاروں پر لٹو کی مانند لٹھتے تھے برف کے مکعب کھلنا شروع ہوئے. (۱۹۶۱ ، برف کے پھول ، ۵). [مقامی].

دروجا (فت د ، سک ر ، فت و ، شد ج) امذ.
(عو) رک : دروازہ. ایک بولی اری بھگو ادھر آ اور شبراتی پھوری کے باپ سے کہہ دے کہ دروجے پر کھڑا رہے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۳۰). [دروازہ (رک) کا بگاڑ].

درودہ (فت د ، و مج) امث.
لکڑی ، چوب ، تختہ ، کھیتی یا لکڑی کی کٹائی (فرہنگ عامرہ ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ف : درودہ ـــ کٹا ہوا کا مخفف].

ـــــ کار / گر (ـــــ / فت گ) امث.
بڑھئی ، نجار. درود گر خالی ہاتھ گھر میں آیا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۵۱). [درود + ف : کار ، کردن ـــ کرنا / گر ، کار ، لاحقۂ صفت و فاعلیت].

ـــــ گر خانہ (ـــــ فت گ ، ن) امذ.
نجار خانہ ، وہ جگہ جہاں لکڑی کا کام ہوتا ہو ، جہاں چوبی سامان تیار ہوتا ہو. اوس کے آہن گر خانے درود گر خانے میں جملہ سامان چوبی و آہنی ساخت جہازات کا تیار ہوتا ہے. (۱۸۶۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۲ : ۵۵). [درود + گر ، لاحقۂ صفت + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ گری (ـــــ فت گ) امث.
بڑھئی کا پیشہ ، نجاری. چند پیشے محض سادہ ہیں جیسے درود گری (بڑھئی کا پیشہ) اور لوہاری ، بعض پیشے مرکب ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ (۱) : ۵۹۶). [درود + گر ، لاحقۂ فاعلیت و صفت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گری کارِ بوزنہ نیست فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
جس کا کام اسی کو ساجھے. بندر اس خیال میں تھا کہ بڑھئی پھر آیا اور اس کو ایسی سزا دی اس نے کہ اسی میں ہلاک ہوا جب سے یہ مثل مشہور ہے کہ درود گری کار بوزنہ نیست. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۵۰).

۱ **دُرود** (ضم د ، و مع) امذ نیز امث.
۱. صلوات ، اگر خدا کی طرف سے ہو تو رحمت و برکت اور ملائکہ کی جانب سے تو استغفار ، اگر اہل ایمان کی جانب سے ہو تو (بالخصوص نبیؐ برحق پر) دعا اور سلام اور بہائم و طیور کی نسبت سے ہو تو تسبیح کے معنی دیتا ہے.

بے دُرود خدائے عزّ و جل ہم بولوں دمبدم بر نبیؐ
(۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۱). دُرود نامعدود واسطے سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ کے لائق ہے جس نے گمراہوں کو وادیٔ ضلالت سے نکال کر منزل ہدایت پر پہنچایا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۲). مسجد میں جاتے وقت درود پڑھتے

(۱۹۰۷ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۰). ۳. وہ مقررہ کلمات جو نماز میں یا دوسرے مواقع پر آنحضرتؐ اور ان کی آل اطہار وغیرہ کے لیے دعائے رحمت کے طور پر پڑھتے ہیں.

سو قرباں دو جگ اوس نوّل لال پر
دُرُود اوس کے اصحاب ہور آل پر

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۱).

شافعِ محشر ہے وہ خیرالبشر
ہو دُرود اُس پر اور اُس کی آل پر

(۱۷۸۶ ، مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۵۸). اس نے جو دیکھا بہ نظرِ اوّل ہی دُرود کو وردِ زبان کیا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۵۳۱).

دُرود پڑھ کے سجایا ہے دل کا پروانہ
خبر کرو کوئی دنیا سجانے والوں کو

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۷۱). الف : پڑھنا. [ف : دُرُود ؛ پہلو : دروت].

—— آنا محاورہ.
آنحضرتؐ پر دعا و سلام بھیجنا.

زمین والوں میں تجھ کو برتر سمجھنے آئے ہیں عرش والے
زمیں پہ عرشِ بریں ہے تجھ پر دُرود آیا سلام آیا

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۱).

—— بھیجنا محاورہ.
۱. آنحضرتؐ اور ان کی آل کے لیے دعائے رحمت کے طور پر مقررہ کلمات کا بغرضِ ثواب پڑھنا. سعادت کسی ثنا پر یک ہزار درود بھیجتا ہوں ہو تین بہر خدا کی بندگی میں اچھتا ہوں. (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیدات ہمدانی ، ۵۲) تعریف کرے اللہ تعالٰی کی اور دُرود بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر. (۱۸۶۸ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۱۶). ملائکہ تیری خدمت میں درود بھیج رہے ہیں درود تجھ پر اور تیری آل پر. (۱۹۳۰ ، آئینہ کا لال ، ۱۳). **۲. کسی کی تعریف و تحسین کرنا ، کسی کے لیے دُعا کرنا.** جس نے مسجد میں قندیل لٹکائی یا بوریا بچھایا اُس پر ستّر فرشتے برابر دُرود بھیجتے ہیں. (۱۸۶۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۶۷). **۳. کسی خوبصورت حسین شے کو دیکھ کر یا خوشبو سُونگھ کر یا کسی اور اظہارِ مسرت کے موقع پر درود پڑھنا.**

نکلا ہے ایسی خاک سے کس سادہ رُو کی یہ
قابل دُرود بھیجنے کے ہے صفائے گُل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۷).

—— پڑھنا محاورہ.
۱. صلوات پڑھنا ، سلامتی بھیجنا.

بھروں اُٹھے ہیں حضرتِ داوٗد پر دُرود
جب آ گیا ہے داغ کوئی خوش گُلو پسند

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۸). **۲. محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر صلوات پڑھنا.**

پڑھتا ہوں دُرود دل ہی دل میں
کہتی ہے اگر زبان محمدؐ

(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۳۲).

—— پڑھنے کے قابل (—— فت پ ، سک ڑ ، ھ ، کس ن ب) صف.
تعریف کے قابل ، نہایت نفیس ، عمدہ لاجواب.

وردِ زبان جنابِ محمدؐ کا نام ہے
قابل دُرود پڑھنے کے اپنا کلام ہے

(۱۸۸۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۳).

—— شریف (—— فت ش ، ی مج) امذ.
رک : دُرود معنی (۲). نامِ مصطفیٰ دل میں ہو اور دُرود شریف زبان پر. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳). اوّل و آخر تین تین مرتبہ دُرود شریف پڑھیں. (۱۹۸۷ ، روحانی دنیا ، جولائی ، ۲۳). [دُرود + شریف (رک)].

—— کہنا محاورہ.
رک : دُرود بھیجنا.

کرتا ہے صبح و شام علی مرتبہ رقم
اس نکتہ دان لوح و قلم پر کہو درود

(؟ ، علی (یورپ میں دکنی مخطوطات ، ۲۶۳)).

—— کی جگہ (—— فت ج ، گ) صف مث.
دُرود پڑھنے کا موقع ، تعریف کا محل ، تعظیم کا محل.

خوش بو نسیم لاتی ہے اس گُل کی اس طرف
اے دل دُرود پڑھ یہ جگہ ہے دُرود کی

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۷).

—— و سلام (—— و مج ، فت س) امذ.
رک : دُرود.

وہ برحق سمجھتے ہیں بارہ امام
دل و جان سوں بھیجو دُرود و سلام

(؟ ۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۵۹)).

قبر کی کسی جو رشتی تھی تمام
محمدؐ نبی پر دورد و سلام

(۱۷۹۹ ، آخر گشت ، ۳۱).

صلِّ علٰی محمدؐ آلِ محمدؐ
بڑا کہ مستحق دُرود و سلام ہے

(۱۸۹۳ ، کلامِ دلدار علی مذاق ، ۶۳).

بھیجیے تحفۂ درود و سلام
بجنابِ رسول و آلِ رسول

(۱۹۲۳ ، کلیاتِ حسرت ، ۲۰۰).

ہے وردِ زباں درود و سلام
اور اسی کو دروِ ذات لکھوں

(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۳۳). [دُرود + و (حرفِ عطف) + سلام (رک)].

—— و کلمہ (—— و مج ، فت ک ، کسر ل ، فت م) امذ.
دُرود اور کلمۂ طیبہ ، دمِ درود.

پڑھ کر درود و کلمہ مرے دل پہ دم کریں
ممکن ہو گر ، علاجِ غمِ چشمِ نم کریں

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۲). [درود + و (حرفِ عطف) + کلمہ (رک)].

ـــ و وظائف (ـــ و مع ، فت و ، کس ء) امذ.
عبادات و ریاضت ، دعائیں. یہ وہ شخص ہے جو روز درود و وظائف میں صبح کے دس بجا دیتا ہے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۵). [درود + و (حرفِ عطف) + وظائف (وظیفہ (رک) کی جمع)].

دَرُوڑنا (فت د ، و مع ، سک ڑ) ف م.
موٹا موٹا دلنا ، کُوٹ کر دردرا کرنا (اردو ۔ روپ ، ۱۰۴). [مقامی].
دروڑا (فت د ، و مع) امذ (قدیم).
انکو . روڑہ ، ڈاکہ ؛ سخت حملہ.

دروڑا پڑیا غم کا بیچ دل بھیتر
خوشی حالی کا میرا لٹا سب شہر
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۲)
ملے تھے شکر سوں او جلت جوڑا
انکھے کیا پڑیا دیکھو دروڑا
(۱۷۰۵ ، دُرمجالس ، (ق) ، ۵۱۰). اف : پڑنا [پ : دروڑا दौड़ा].

دُرُوز (ضم د ، و مع) امذ (ج).
فرقۂ باطنیہ کا ایک انتہا پسند مبلّغ ، اسمٰعیلی عقاید کا ایک طبقہ. ایک شخص مصر میں آیا اس کو لوگ محمد بن اسمعیل درزی کہتے تھے ... دعوت طرف طائفہ باطنیہ کے کیا کرتا تھا اور اسی کو دروز کی کتابوں میں نشتگین درزی لکھا ہے ... قنوج کے امیروں نے ... اس کی اطاعت کو اختیار کیا جب سے اُس طائفہ کا نام دروز ہوا. (۱۸۷۰ ، رسالہ علمِ جغرافیہ ، ۳ : ۳۱). [عَلَم].

دُرُوزی (ضم د ، و مع) امذ.
اسماعیلی فرقہ کو ماننے والا ؛ باعتبارِ مذہب ملکِ شام کے مسلمانوں کے گیارہ فرقوں میں سے ایک فرقہ. جس دُروزی خط کا اقتباس پہلے گزر چکا ہے اس کی حیثیت اس مسئلہ میں بھی نہایت اہم ہے. (۱۹۳۰ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۳۵۰). دُروزی چھوڑ کر جانے والوں کا تعاقب نہیں کرتے اور دوسروں کو شامل ہونے کی دعوت نہیں دیتے. (۱۹۷۲ ، فرقے اور مسالک ، ۲۲). [عَلَم]

دُرُوزِیَہ (ضم د ، و مع ، کس ز ، فت ی) صف.
رک : دُروزی ، ایک اسماعیلی فرقہ. دُروزیہ فرقہ کے بارے میں جدید تحقیق کے جو نتائج سامنے آئے ہیں ان کے مطابق اس فرقے کی زیادہ تر آبادی اسرائیل میں ہے. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۲۲۲). [دُروزی + یہ ، لاحقۂ صفت].

دُرُوس (ضم د ، و مع) امذ ، ج.
دَرس ۔ سبق (رک) کی جمع ، اسباق. بعض ابواب کے متعدد دُروس صحیح نہیں ہیں. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۲۱۶). آپ حضرت طاہرہ کے ان دروس میں شریک ہوئے. (۱۹۶۶ ، قرۃ العین طاہرہ (ترجمہ) ، ۹۰). [ع : دَرس (رک) کی جمع].

دُروغ (فت د ، و مع). (الف) امذ.
جھوٹ ، بہتان ، کذب.

توں بول شاہ کوں تا نہ بولے دروغ
نہ پاوے گا توں جھوٹ تھے کچھ فروغ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۰).
کسی دوس نہ دے دروغ مت بول
درویش کوں بس ہو دو صفت بول
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۸). مقدمے میں کچھ ایسے پیچ پڑتے گئے کہ دروغ کو فروغ ہو گیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۹).
دروغ اس میں نہیں مطلق کہ موقع پر فسادوں کے
پولیس والے تک و دو سے کبھی غافل نہیں ملتے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۲). (ب) صف. **دروغ آمیز ، جھوٹا ، غلط.**
کچھ بات کہہ دیں مصلحتاً تجھ سے یہ دروغ
اے بت قسم نہ کھائیں خدا کی قسم دروغ
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۱).
کسی نے آپ سے کہہ دی ہے یہ دروغ خبر
یہ چار حادثے البتہ گُزرے ہیں اس پر
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۷ : ۱۳۰). [ف : دروغ ؛ پہلو : دَروغ].

ـــ آمیز (ـــ ی مع) صف.
جُھوٹا (بیان وغیرہ) ، جس میں جُھوٹ شامل ہو. یہ پاکیزہ وعظ کی روح تھی ایک دروغ آمیز چیز جس کو انہوں نے ہدف بنا رکھا تھا. (۱۹۸۶ ، فکشن : فن اور فلسفہ ، ۱۵۶). [دروغ + ف : آمیز ، آمیختن ۔ ملانا ، ملنا].

ـــ باز صف.
جُھوٹا ، جُھوٹ بولنے والا. شعرا عموماً مداحیہ ، مصنوعی قصے نظم کرتے تھے یہاں تک کہ شاعر سخن ساز اور دروغ باز کے لقب سے پکارا جاتا تھا. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۱۰۹). [دروغ + ف : باز ، باختن ۔ کھیلنا].

ـــ باف صف.
جُھوٹی باتیں بنانے والا ، بہتان تراشنے والا ، جُھوٹا. نظام کے مصاحب ہر چند لکھے پڑھے نہیں تھے لیکن اس قدر کڑھے ، ایسے درباری مسخرے ، موروثی مراثی ، خاندانی خوشامد خورے ، مشاق بھانجی مار ، جُھوٹے قصیدہ خواں ، پختہ دروغ باف. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۳۹). [دروغ + ف : باف ، بافتن ۔ بننا].

ـــ بافی امث
دروغ باف سے اسم کیفیت ، جُھوٹ ، بہتان ، طوفان. دنیا میں کہیں اور ایسی دروغ بافیاں نہ ہوتی ہوں گی جیسی کہ سرحد پر. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۳۰). البتہ دوسری جنگِ عظیم میں فسطائیت کی دروغ بافیوں کا تار و پود بکھیرنے کے محاذ پر کرنل کے رتبہ کو پہنچنے والا نغز گو ، عارض و پیراہن کی آبی تصویریں کھینچنے والا. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۷۶). [دروغ + باف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ باندھنا محاورہ (شاذ).
کسی سے جُھوٹی باتیں منسوب کرنا ، بہتان یا الزام لگانا نگر

شاید کسی نے دروغ بے فروغ مجھ پر باندھا ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۱۱)۔

---برگردن (بگردن) راوی فارسی فقرہ اردو میں مستعمل
گناہ بیان کرنے والے کی گردن پر ، ایسے موقع پر بولتے ہیں جب بیان کرنے والا یہ ظاہر کرے کہ وہ یہ بات صحیح سمجھ کر کہہ رہا ہے۔جھوٹ ہو تو عذاب اس پر ہو جس نے مجھ سے بیان کیا ہے۔ کل شاہ کار ہیں دروغ بگردن راوی ایک معتبر ذریعہ سے سنا تھا عبرت کے لیے لکھ دیا۔ (۱۹۲۳ ، خوق پهید ، ۶۶)۔

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث (شاذ)۔
کسی کے سر جھوٹ بہتان یا الزام لگانا. امام مالک پر اور ان کے اصحاب پر بھی دروغ بندی ہے۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۵۲۸)۔ [دروغ + ف : بند ، بستہ ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بیانی (---فت ب) امث۔
جھوٹا بیان دینا،جھوٹ بولنا،دروغ گوئی۔ اب آپ مجھ پر دروغ بیانی کی تہمت طرازی تک اتر آئے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۳۰)۔ اپنی صفائی میں دروغ بیانی سے کام نہیں لوں گا۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۱۱)۔ [دروغ + بیان (رک) + ی : لاحقۂ کیفیت]

---بے دریغ (---فت د ، ی مع) صف۔
بے تحاشا جھوٹ ، بالکل غلط ، سراسر جھوٹ. پرنس (بہت ہی بڑبڑا ہوئے) بالکل جھوٹ! اور دروغ بے دریغ! (۱۹۲۳ ، خوق پهید ، ۸۵)۔ [دروغ + بے (سابقۂ نفی) + دریغ (رک)]۔

---بے فروغ (---فت ف ، و مج) صف۔
جھوٹ کو کامیابی نہیں ہوتی ، جھوٹ جو پھولتا پھلتا نہیں. سچائی بہت بڑا آلہ دشمن کی محافظت کا ہے بقول مشہور سانچ کو آنچ نہیں بلکہ دروغ بے فروغ سے ہمیشہ دشمن کو غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۷۰) جھوٹ گھڑنے میں وہ لوگ ان سے کچھ کم نہ تھے لیکن ایسا دروغ بے فروغ آخر وہ کیسے بول سکتے تھے جو ایک لمحہ کے لئے بھی نہ چل سکتا ہو۔ (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۱۹۵)۔ [دروغ + بے (سابقۂ نفی) + فروغ (رک)]۔

---پا امذ۔
بعض حیوانات میں پائی جانے والی اضافی یا زائد ٹانگ. امیبو سائٹ (Amoebocytes) یا فیگوسائٹ (Phagocytes) دوسری قسم کے جسیموں سے چھوٹے ہوتے ہیں ان کے جسم سے کئی دروغ پا نکلتے ہیں جن کے ذریعہ یہ بیرونی ذرات یا بیکٹیریا ہضم کر جاتے ہیں۔ (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۷۹) [دروغ + پا (رک)]۔

---پرست (---فت پ ، ر ، سک س) صف مذ۔
جھوٹا ، جھوٹ بولنے والا. تخئیل ادب کے برخلاف ... اتقائیوں (Puritaus) کا یہ الزام تھا کہ وہ منافیٔ اخلاق ، ضعف انگیز، دروغ پرست اور اوباشی پسند ہوتا ہے۔ (۱۹۶۸ ، مغربی (ترجمہ) ، ۸)۔ [دروغ + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا

---حلفی (---فت ح ، سک ل) امث۔
، قانون ، **جھوٹی قسم ، عدالت میں (حلف اٹھا کر) جھوٹ بیان دینا**. گواہوں سے جو شہنشاہ کے عزیز و اقارب یا ملازم تھے دروغ حلفی میں سزا پائی۔ (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۱۳۸)۔ بھلا ایسے سوالوں کا کون جواب دے اور کس کو یاد رہتا ہے ذرا فرق پڑ جائے تو دروغ حلفی کی دھمکی ہے۔ (۱۹۲۱ ، خوق شہزادہ ، ۸۴)۔ ارا کین جیوری اور ادعائے برات کرنے والے دونوں حلف لیا کرتے تھے دونوں جماعتوں کو دروغ حلفی کی سزا دی جاسکتی تھی۔ (۱۹۳۵ ، مبادی قانون فوج داری ، ۵۱۶)۔ [دروغ + ع : حلف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دروغ نیز اصلا---فت د ، و مع) صف۔
بالکل جھوٹ ، قطعاً غلط ، سراسر جھوٹ.

ہیں باتیں آپکی اے رازداں دروغ دروغ
وہ اور وصل کی دیں گے زباں دروغ دروغ

(۱۸۸۳ ، ارمغان ، ۳۴)۔ [دروغ + دروغ (رک)]۔

---زن (---فت ز) صف۔
جھوٹ بولنے والا ، جھوٹا ، کذاب ، دروغ گو. مورخ پر واجب و لازم ہے نہ کذابوں و مداحوں و مبالغہ کرنے والوں اور شاعروں اور دروغ زنوں اور سخن آرایوں کے طریق و طریقت سے بالکل احتراز کرے۔ (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۹)۔ [دروغ + ف: زن ، زدن ـ مارنا]۔

---صریح کسر صف(---فت ص ، ی مع) صف۔
صاف جھوٹ ، بالکل جھوٹ. یہ دروغ صریح تمہارا میرے قیاس میں نہیں آنے کا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۷۹)۔ [دروغ + صریح (رک)]۔

---کو فروغ نہیں کہاوت۔
جھوٹ کامیاب نہیں ہوتا ، جھوٹ میں کامیابی نہیں ہوتی ،جھوٹ پھلتا پھولتا نہیں (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ اثر)۔

---گو (---و مع) صف۔
جھوٹا ، جھوٹ بولنے والا ، کاذب. اس موضوع خاص میں یہ کتاب خود بے سند ہے ثانیاً یہ روایت کلبی سے ہے جو مشہور دروغ گو ہے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۸۰)۔ [دروغ + ف : گو ، گفتن ـ کہنا]۔

---گو را بخانہ باید رسانید فارسی مقولہ اردو میں مستعمل
جھوٹ کا پول کھول دینا چاہیے ، جھوٹے کی تشہیر کرنا چاہیے (فرہنگ اثر)۔

---گو را حافظہ نہ/نمی باشد فارسی مقولہ اردو میں مستعمل۔

جھوٹے کا حافظہ درست نہیں ہوتا ، اسے یاد نہیں رہتا کہ پہلے کیا کہا ہے اور اب کیا کیا کہہ رہا ہے (خزینۃ الامثال ، ۸۷ ؛ جامع الامثال)۔

ـــ گوئی (ـــ و مج) امث.
جھوٹ بولنا،جھوٹ۔ دروغ گوئی ... بہت بڑا قومی عیب ہے(۱۸۹۱ء ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۶۶)۔اب تک آپ کی نسبت ہم کو کسی قسم کی دروغ گوئی کا تجربہ نہیں ہوا ہے۔ (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۹)۔ خود ساختہ رہنماؤں کو اپنی ہی دروغ گوئی پر اعتماد نہیں رہا۔ (۱۹۸۴ء ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۸۷)۔ [دروغ + گو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ گویَم بَر رُوئے تو فارسی فقرہ اُردو میں مستعمل۔
جب کوئی شخص کسی کے سامنے اسی سے متعلق کوئی صریح جھوٹ بولے تو کہتے ہیں۔ لو صاحب ، سبحان اللہ واہ واہ کیا تہمت دیگر شگفت ، دروغ گویم بر روئے تو۔ (۱۸۵۸ء ، تاریخ غرائبہ ، ۳۹)۔

ـــ مَصْلَحَت آمیز کس صف(ـــ فت م ، سک ص ، فت ل ، ح ، ی مج) صف۔
ایسا جھوٹ جس میں کسی مصلحت یا صلاح و خیر کا پہلو ہو یا جس سے کسی فتنے کا سدِّ باب مدِّ نظر ہو۔ اس حادثۂ دروغ مصلحت آمیز کے سننے سے فرہاد نے تیشہ سر پر مار لیا۔ (۱۸۴۴ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۲۹)۔

کون کہتا ہے حسینوں سے کسے پرہیز ہے
ناصحا یہ بھی دروغِ مصلحت آمیز ہے

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، بادۂ عرفان ، ۸۸)۔ بڑھیا نے دروغِ مصلحت آمیز کو راستیٔ شرانگیز پر ترجیح دیتے ہوئے عائشہ کے سر پر بڑی شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے جھوٹی ڈھارس دی۔ (۱۹۷۷ء ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۳۵)۔ [دروغ + مصلحت آمیز (رک)]۔

ـــ مَصْلَحَت آمیز بِہ اَز راستیٔ فِتْنَہ انگیز فارسی مقولہ اردو میں مستعمل۔
ایسا جھوٹ جس سے رفعِ شر یا کسی بھلائی کا پہلو نکلتا ہو شرانگیز سچ سے بہتر ہوتا ہے۔ قبلۂ عالم ہر چند دروغِ مصلحت آمیز بہ از راستیٔ فتنہ انگیز ہے لیکن مقدمۂ تنگ خواری اور آبرو میں مجبور ہوا۔ (۱۸۳۵ء ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۲۹)۔ کچھ ایسے ہی دلائل ہوں گے جن کی بنا پر ایشیا کے تنہا سچے فلاسفر نے فرمایا ہے «دروغِ مصلحت آمیز بہ از راستیٔ فتنہ انگیز»۔ (۱۹۳۷ء ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۲۰)۔

ـــ نہ کرے فقرہ۔
جھوٹا نہ بنائے ، جھوٹ نہ بلوائے (اللہ یا خدا کے ساتھ مستعمل)۔ خدا دروغ نہ کرے بادشاہ زادہ مقرر کسی پر خواب میں عاشق ہوا ہے۔ (۱۸۰۲ء ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۶۵)۔

دَروغَن (فت د ، و مج ، فت غ) امث.
دروغہ کی بیوی ، تھانیداری ، پولیس افسر کی بیوی۔ سسر نے کہہ دیا ہے کہ دروغن سے لے لیا کرو ، میری جان نہ کھایا کرو۔ (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۸۷)۔ [رک : دروغہ (بحذف ہ) + ن ، لاحقۂ تانیث]۔

دَروغَہ (فت د ، و مج ، فت غ) امذ.
تھانیدار ، پولیس افسر ، کوتوال ، مجسٹریٹ.

بہشتوں میں داخل جو ہوں لوگ سب
دروغہ بہشتاں نبی آئے تب

(۱۷۶۹ء ، آخر گشت ، ۱۷۲)۔ ہر شہر کے لیے ایک چیف مجسٹریٹ مقرر ہے جو دروغہ یا بیگار بیگی کے نام سے مشہور ہے۔ (۱۸۸۸ء ، حسن ، اگست ، ۷)۔ کیوں نہیں کہتی کہ دروغہ جی کی صاحبزادی آئی ہیں۔ (۱۹۱۰ء ، گرداب حیات ، ۵۸)۔ [داروغہ (رک) کی تخفیف]۔

دَروغی (فت د ، و مج)۔ (الف) امث.
جھوٹ ، مکاری.

نہ بولوں گا تو آتی ہے دروغی
دروغی میں ہے حاصل بے فروغی

(۱۶۶۵ء ، پھول بن ، ۴۴)۔ (ب) صف. **جھوٹا ، جھوٹ بولنے والا.**

مجھے بھی جانتے ہو تم کہ کار
دروغی ، ہیچ خائن اور مکار

(۱۸۵۵ء ، ریاض السلطین ، ۷۱)۔ [دروغ + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

دَروغِین (فت د ، و مج ، ی مج) صف (شاذ)۔
دروغ سے منسوب ، جھوٹا ، کاذب (صرف ترکیب میں موصوف کے ساتھ مستعمل)۔

کوئی کہتا ہے «ہیشترِ عِشق» ہوا جب بے خودی چھائی
مجھے وسواس «سرسامِ دروغیں» سچ ہی آیا ہے

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۵۵۸)۔

تحسینِ دروغیں ہی تو ہے ہرگز حشیش
ہے دشمنِ فن شہرتِ کاذب کی ہوس

(۱۹۷۲ء ، لحن صریر ، ۲۳۱)۔ [دروغ + ین ، لاحقۂ صفت]۔

دَروکْنا (فت د ، و مج ، سک ک) ف م.
کوتاہ کرنا ، چھوٹا کرنا (انگ : Upsetting)۔ دروکنا ، لمبا کرنے کا الٹ ہے اس میں دھات کے ٹکڑے کو دونوں سروں کی طرف سے کوٹ کوٹ کر چھوٹا اور موٹا کر لیا جاتا ہے۔ (۱۹۷۰ء ، اصول دھات کاری ، ۲۷۵)۔ [مقامی]۔

دَروکا (فت د ، و مج) امذ.
دروغا ، داروغہ ، حافظ ، نگراں ، کوتوال ، تھانہ دار. دوسرا لفظ دروگا بال زیادہ صحیح نظر آتا ہے جس میں کثرتِ استعمال سے «بال» علامت نسبتی حذف ہو گئی اور صرف «دروگا» کا لفظ عوام کی زبان پر باقی رہ گیا۔ (۱۹۷۲ء ، اردو کی قدیم تاریخ ، ۲۷۸)۔ [دروغہ (رک) کا بگڑا ہوا املا]۔

دُروں (ضم د ، و مع). (الف) امذ.
جسم کا کوئی اندرونی جزو ، باطن ، روح ، قلب.

گرا کہ از دروں درد منداں
کہ می سو زدز آتش سنگ منداں

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۷).

ہے ہجر سو اس کے ہو سوگوار
دروں پر اگن ہور انکھیاں پر شرار

(۱۷۸۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۹۳).

بھڑک دروں میں آتش سوزندہ عشق کی
دل رہ گیا ہے پہلو میں ہو کر کباب اب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۶). گریہ کرتا دروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و جوش کھاتا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۰). جب دروں کے زخم کاری اچھے ہوئے تو وہاں سے ایک اور شہر کا راہی ہوا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰۹).

تُو ہی سرِ بحر و بَر ، تو ہی سرِ خُشک و تر
تُو ہی بطُونِ سنگ ، تو ہی دُروں سما

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۶). (ب) حرفِ ربط («کے» کے ساتھ مستعمل)؛ اندر ، اندرونی ، بھیتر.

لکھا بعض مومن گنہ کار کوں
پکڑ ڈال دیں دوزخوں کے دروں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳۳).

عمر عابد ہوئی ہوں تپ کی حرارت سے لرزوں
جیسے خورشید کی ہستی کا سبب سوز دُروں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱۹ : ۹).

آنکھوں میں ہے یہ اشک خوں ، سینے میں ہے سوز دروں
ماتھے میں بختِ واژگوں ہونٹوں پہ آہوں کا دھواں

(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۲).

خود کو بُھلاتا تھا آخر خود کو بُھلاتا رہا
میں یہ اپنی سوزِ دروں ہنستا رہا گاتا رہا

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۱۳۱). [ف].

---اَدْمَہ / آدْمَہ (---فت ا ، سک د ، فت م) امذ؛ امث.
خلیوں کے اندرونی دبیز پرت. خلیوں کی ایک پرت جن کی نیم قطری دیواریں کسی قدر دبیز ہوتی ہیں ، یہ پرت دروں ادمہ کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۷). تازہ جھیل میں سہ پرتی حیوان ہے جس کا جسم ... دروں ادمہ (Endoderm) نام کی تین پرتوں کا بنا ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۹۸). [دروں + ادمہ (رک)].

---اَفْرِیْدَہ (---سک ف ، ی مع ، فت د) صف.
اندرونی پیداوار، اندرون میں پیدا ہونے والا، اندر کی طرف اُگنے والا. اینتھریڈیئم (Antheridium) کی نمودروں آفریدہ اینڈوجینس (Endogenous) ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۱۹۸). [دروں + آفریدہ (رک)].

---بار امث.
(نباتیات) آخری پرت جس میں بیج ہوتا ہے دروں بار کہلاتی ہے ... وہ عام زبان میں گٹھلی کہلاتی ہے. (پودے اور ان کی زندگی، ۹۳). [دروں + بار (رک)].

---بافت (---سک ف) امث نیز امذ.
(نباتیات) پودے کا اندرونی پرت. دروں بافت (Plerome) یہ سب سے اندرونی پرت ہے جو تنہ اور جڑ میں وسطی حصّہ بناتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۳۱۳). [دروں + بافت (رک)]

---بَذْرَہ (---فت ب ، سک ذ ، فت ر) امذ.
بیج ؛ اندرونی حصّہ. ہر مختص اُم الخلیّہ کے تخم مائیتی مافیہا ایک خلوی دیوار بناتے ہیں جو بروں بذرہ (Exosporium) اور دروں بذرہ (Endosporium) میں متفرق ہو جاتی ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۵۹۰). بعض جراثیم اپنے دوران بالیدگی میں ایک ایسے دور سے گزرتے ہیں جس میں خلیے کا خلیۂ مایہ سکڑ کر خلیے کے ایک حصّے میں جمع ہو جاتا ہے اور اس کے اطراف میں ایک نہایت سخت اور مضبوط خلوی دیوار تیار ہو جاتی ہے اس قسم کے سخت جسم کو دروں بذرہ (Endospore) کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۷۹). [دروں + بذرہ (رک)].

---بَذْری (---فت ب ، سک ذ) امث.
تخمک کی اندرونی پتلی تہ؛ اندرونی تہ جو دروں بذری (Endosporium) کہلاتی ہے پتلی ہوتی ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۵۸۷). [دروں + بذرہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---بِیں (---ی مع) صف.
(نفسیات) تہہ تک پہنچنے والا ، غور و فکر کرنے والا ؛ باطنی حالت یا دل کی کیفیت دیکھنے والا. دروں بیں (Introvert) وہ شخص ہے ، جس کے ہیجانات و جذبات ، خود اس کے اندر مقیّد رہتے ہیں ، اور اس طرح اس میں غور و فکر اور گُھٹنے پن کی سی حالت کا باعث ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات (ترجمہ)، ۲۸۶). دُروں بیں فنکار گہری نظر اور شدید جذبات کے حامل ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، نذر حمید احمد خاں ، ۲۳۱). [دُروں + ف : بیں ، دیدن ـ دیکھنا].

---بِینی (---ی مع) امث.
(نفسیات) باطنی حالت دیکھنا ، باطن میں جھانکنا. دروں بینی اور خارجی قسم کی شاعری میں ہم آہنگی ضروری ہے. (۱۹۴۲ ، روحِ اقبال، ۹۹). تمام افسانوں میں مجھے ایک ایسی شخصیت کی جھلک نظر آتی ہے جو اپنی زندگی میں ماضی اور بچوں سے معنویت تلاش کرنے میں مصروف ہو ، اس سے جیلانی بانو کی دُروں بینی میں قابلِ ذکر اضافہ ہوا ہے. (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۱۲۳). [دروں + بین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بِینِیت (---ی مع ، کس ن ، فت ی) امث.
رک : **دُروں بینی.** متوازیتی ثنویت سے دروں بینیت (Intropectionism) پیدا ہوئی اور وحدیت نے ... کرداریت کی شکل اختیار کر لی ہے.

(۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۹)۔ [دُرُوں + بینی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]

ـــــ تُخم (ــــ ضم ت ، سک خ) امذ۔
بیج کے غلاف کے اندر کا سفید زُلالی مادّہ؛ انگ : البیومین (Albumin)۔ یہ مادّہ یعنی دروں تخم آسانی سے کاٹا جا سکتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۷)۔ تخم حیوانیے (Sperms) نالچہ میں داخل ہو جاتے ہیں ، اس میں کا ایک نر تخم حیوانیہ بیضہ سے مل جاتا ہے اور دوسرا دروں تخم (Endosperm) کے مرکز سے مل جاتا ہے۔ (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۷۵۱)۔ [دُرُوں + تُخم (رک)]۔

ـــــ تُخمی (ــــ ضم ت ، سک خ) صف۔
دُرُوں تُخم والا۔ ایسے بیج جن میں دروں تخم یا بیضین پایا جاتا ہے دروں تخمی یا بیضینی ... کہلاتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۷۱)۔ [دروں + تخم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ ثَمَرَہ (ــــ فت ث ، سک م ، فت ر) امذ۔
پھل کے اندر تُخم کا اندرونی پرت یا حصّہ۔ لحمی یا رسدار پھل ... کا گرد ثمرہ تین حصوں میں علیحدہ کیا جا سکتا ہے بیرونی جلد کو بر ثمرہ (Epicarp) درمیانی لحمی پرت کو میان ثمرہ (Mesocarp) اور اندرونی پرت کو دروں ثمرہ (Endocarp) کہتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۴۷۱)۔ [دُرُوں + ثمر (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ جا امذ۔
جب زر ریشے اکلیچہ نلی کی بہ نسبت لمبائی میں چھوٹے ہوں اور نلی کے اندر ہی رہیں تو ان کو دروں جا کہا جاتا ہے۔ (مبادی نباتیات ، ۴۷۱)۔ [دروں + جا (رک)]۔

ـــــ چھتر امذ۔
میڈوسا (ایک چھتری نما حیوانچہ) کی مقعر سطح ، اندرونِ چھتر (Sub-Umbrella)۔ مینوبریم کا برادمہ ، دروں چھتر سے مسلسل ہوتا ہے اور غشاء تک پہنچ کر بروں چھتر کی بیرونی سطح بناتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، حیوانی نمونے ، ۴۶)۔ [دروں + چھتر (رک)]۔

ـــــ خانَہ کس اضا (ــــ فت ن) امذ۔
گھر کے اندر۔

دروں خانہ ہنگامے ہیں کیا کیا
چراغ رہگزر کو کیا خبر ہے

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۰۰)۔ باطن ایسی نامراد چیز ہے کہ دروں خانہ ہنگاموں کا علم خود صاحبِ خانہ کو بہت مشکل سے ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، علامتوں کا زوال ، ۷۴)۔ [دروں + خانہ (رک)]۔

ـــــ رِحْمَہ (ــــ کس ر ، سک ح ، فت م) امذ۔
رحم (رک) کا اندرونی حصّہ ، رحم کی اندرونی دبیز استری جھلی (غشائے مخاطی)۔ غشائے مخاطی جو بعض اوقات دروں رحمہ (Andometrium) کے نام سے موسوم کی جاتی ہے یوٹرس (رحم) کے اندر استر بناتی ہے۔ (۱۹۴۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۰۶)۔ [دروں + رِحْم ـ بچہ دانی + ہ ، لاحقۂ نسبت]

ـــــ رُخی / رُوِیَہ (ــــ ضم ر/و مع ، فت ی) امذ۔
اندرونی حصّہ ، اندرونی رُخ۔ (سورج مکھی) دروں رویہ یا دروں رخی شگفتگی۔ (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۹۲)۔ [دُرُوں + رُخی/رُوِیہ (رک)]۔

ـــــ رومَہ (ــــ و مع ، فت م) امذ۔
دروں رومہ (Endodermis) یہ قشرہ کی سب سے اندرونی پرت ہے جو ستون کو مکمل طور پر گھیرے رہتی ہے ، اس کے خلیے پیپے کی شکل کے ہوتے ہیں اور قریب قریب واقع ہوتے ہیں (مبادی نباتیات ، ۳۳۰)۔ [دروں + رومہ (رک)]۔

ـــــ زائی امث۔
اندروں میں پیدا ہونے کا عمل ؛ اندر ہی اندر پیدائش کی صورت۔ اصل جڑ سے ثانوی جڑیں نکلتی ہیں جو اندورنی خلیات گرد حاشیہ سے تیار ہوتی ہیں ، ان کو دروں زائی جڑیں (Endogenous) کہتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۱۳)۔ [دُرُوں + ف : زائی ، زائیدن ـ پیدا ہونا]۔

ـــــ زَوَاجِیَت (ــــ فت ز ، شد و ، کس ج ، فت ی) امث۔
خاندان میں شادی بیاہ کرنا ، ذات برادری سے باہر رشتہ نہ کرنا۔ کوئی ذات اس معنی میں دروں زواجیت رکھتی ہے کہ اس بڑے دائرے کا ایک رکن جو مشترک نام سے موسوم ہے اس دائرے کے باہر بیاہ نہیں کر سکتا۔ (۱۹۴۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۸)۔ [دروں + زواجیت (رک)]۔

ـــــ طُفَیلی (ــــ ضم ط ، ی لین) امث۔
دوسروں کے سر گُزارہ کرنے والے حیوانات قسیلہ سٹریپسیپٹیرا (Order Strepsiptera) : یہ چھوٹے چھوٹے حشرات کا ایک ایسا گروہ ہے جن میں نر تو آزاد ہوتے ہیں لیکن مادہ دروں طفیلی (Endoparasitic) زندگی گزارتی ہے۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۲۷)۔ [دروں + طُفیلی (رک)]۔

ـــــ قِشْرَہ (ــــ فت ق ، سک ش ، فت ر) امذ۔
اپنی انتہائی عام شکل میں قشرہ (Cuticle) ایک اندرونی پرت دار سطح پر مشتمل ہوتا ہے جو دروں قشرہ (Endocuticle) کہلاتی ہے (حشریات ، ۹)۔ [دروں + قشرہ (رک)]۔

ـــــ نَباتاتی / نَباتی (ــــ فت ن) امث۔
الجی کے پودوں کی ایک نوع یا گروہ۔ الجی کے پودے برنباتی (Epiphytes) یا برحیوانی (Epizoics) زندگی گزار سکتے ہیں ان میں سے بعض دروں نباتاتی Endophytes ہوتے ہیں اور بعض بند تخم (Angiosperms) پودوں کے ساتھ ... زندگی گزار دیتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتیات ، ۱ : ۴۰)۔ دوسری اقسام کو دروں نباتی (Endophytic) یا دروں طفیلی (Endoparasites) کا نام دیا جاتا ہے (۱۹۷۰ ،

نجاتی اور مشابہ پودے، ۲۳۰). [درون + نباتات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَرُوْن (فت د ، و مع) امذ.
لکڑی کا بنا ہوا غلے کا ایک پیمانہ ؛ (مجازاً) سنوہ ، ڈھیروں. ضیافت پر ضیافت کرنے لگا اور تحفہ و تحائف میں آنکھ بند کر کے درون خرچ کر ڈالے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵۰). دو دروں کا ایک سوپ ... دو سوپ کا ایک کھاری ... ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۲). [س : دروڑ द्रुणक].

دَرُوْنا (فت د ، و مع) امذ.
۱. وہ پھوڑا جس کا منہ اندر کی جانب ہو.

دیکھیت حکم تجھ شاہ بلوند کا
دروتا پھوٹے کرو الوند کا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۵).

رنجِ خارِ دشتِ غربت کیا کہوں
آبلہ میرا دروتا ہو گیا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۶۶). ۲. (مجازاً) دل ، ضمیر. کوئی آدمی اوپر پکتا دستا دروئے میں سب رو کھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۰). [درونہ (رک) کا ایک املا].

ـــــ پکنا محاورہ (قدیم).
دل پکنا ، اوبھ جانا.

لئے دن دل اس کا دُکھانے لگیا
صبر سوں مرا پر دروتا پکیا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۵۵).

ـــــ جلانا محاورہ.
دل جلانا ، جی جلانا.

بلدی کو ہوا تیوں دروتا جلانی
کہ جیوں روئی میں تیل بھا آگ لانی

(۱۶۳۵؟ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۱)).

ـــــ جلنا محاورہ.
جی جلنا ، تکلیف ہونا ، کوفت ہونا.

اسی دکھ سے میرا دروتا جلے
مجھے چھوڑ کر فاطمہ کیوں چلے

(۱۸۵۷ ، وفات نامہ خاتونِ جنت (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۶۳)).

ـــــ کو آگ لگنا محاورہ.
دل جلنا ، تکلیف ہونا ، دُکھ ہونا.

کلیجا میرا توڑ کھایا ہے باگ
ازل سوں لگی ہے دروتے کو آگ

(۱۶۶۹ ، محی الدین نامہ (ق) ، ۷).

ـــــ کھلنا محاورہ.
دل کھلنا ، دل خوش ہونا.

تجھے دیکھتے سب دروتا کھلیا
کہ یعقوب سوں آ کر یوسف ملیا

(۱۶۶۹ ، محی الدین نامہ (ق) ، ۹).

ـــــ میں پکنا محاورہ (قدیم).
دل ہی دل میں غم کھانا ، اندر ہی اندر گھٹنا ، کُڑھنا.

دروتے میں ہر روز پکتی اچھوں
کسے نام ہو کا کہ سکتی اچھوں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۶).

ـــــ میں سلنا محاورہ (قدیم).
دل میں کھٹکنا.

او دیکھت نہ دیکھیا سوں میرا ہنوز
دروتے میں سلتا ہے سینے بہ سوز

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۳).

دَرُوْنَج (فت د ، و مع ، فت ن) امث.
ایک روئیدگی کی جڑ ہے گرہ دار اور چپٹی ہوتی ہے اور اُوپر سے رنگ خاکی ہوتا ہے اندر سے سفید نکلتی ہے اور تھوڑی سخت اور ثقیل ہوتی ہے اور وضع اس کی بچھو کی دم کی سی ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۱۱). [ع : (عَلَم)].

ـــــ عَقْرَبی (ـــــ فت ع ، سک ق ، فت ر) امث.
رک : درونج (بچھو کی دم سے مشابہت کی وجہ سے). درونج عقربی ... الائچی خورد ، ہر ایک ۲ ماشہ ، باریک کر کے شربتِ انار شیریں میں ملا کر چٹائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۸). [درونج + عقرب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَرُوْنَہ (فت د ، و مع ، فت ن) امذ.
۱. دل ، قلب ، ضمیر ، حوصلہ.

درونہ وونی بڑا اس کا جو جاتی بہار جوری سوں
پرائے مرد سوں ہو تو کہے گفتار جوری سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۳). ہرمز کی ماں ہرمز کو دیکھتے ہی بے اختیار ہو گئی. اس کا درونہ رونے لگا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز (ق) ، ۱۱۲).

خیالِ سالِ وفات ان کا جب کیا میں نے
ہوا درونہ مثالِ ستارگاں روشن

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۳۸). ۲. اندرونی حصہ ، درمیانی حصہ. نویں روز کے خرگوش کے جنین کی تراشیں ... رحم کے طولی عضلات ، رحم کا درونہ. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۳۵). [درون (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

دُرُوْنی (ضم د ، و مع) (الف) صف.
باطنی ، اندرونی.

سو محرم جہاں میں آیا   عجب دروتی اگن لگایا

(؟ ، مرزا (قدیم اردو مراثی ، ۲۲۹)).

غم دروُں سے ہجر کی شب ، نکل گیا میرے منہ سے یارب
زمین کا سینہ پھٹ گیا ہے فلک کی چھاتی دہل رہی ہے
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۷۹). توکل کر کے مراقبۂ دروں و مباحثۂ بروں میں مشغول ہوگئے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۶). (ب) امذ (قدیم). **دل ، باطن.**

کیا ہے عشق نے میری دُروں میں وطن اپنا
کہ ہر دم ڈھونڈتے پھرتے اچھو دامِ سخن اپنا
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۱).

دروں تے آواز سُن آہ کا
کیسے حال تغیر ہوا شاہ کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰)

درد عاشقاں ہر سو ہوتا ہے کیوں
سو عاشق دروں میں روتا ہے کیوں
(۱۶۳۸ ، چندربدن و مہیار ، ۱۰۲). (ج) م ف نیز حرفِ ربط («کے» **کے ساتھ مستعمل). اندر ، اندر کی جانب.**

دروں چلیا ذوق ہایے شمار
تجھا دیکھتا ہے جوواں تھار تھار
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۱). [درون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَرُونِیَہ (فت د ، و مع ، کس ن ، شد ی بفت) امذ.
اندرونی اُبھار (انگ : Endites). برگ پا میں بھی ایک عبور یا ترمہ ہوتا ہے جس کے وسطی جانب پر درونیوں کی ایک قطار ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۱۷). [دروں + یہ ، لاحقۂ نسبت].

دُرُوہ (فت د ، و مج) امذ.
ضرر ، ضرب ، دھوکے سے ضرر پہنچانا ، دشمنی کا کام ؛ شرارت ؛ کینہ ، بدباطنی ؛ دشمنی ؛ نفرت ؛ دغا ، نمک حرامی ؛ جرم ؛ نقصان ؛ مداخلتِ بیجا ؛ بغاوت ، سرکشی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : دروہ द्रोह].

ـــ کَرْنا محاورہ.
کینہ وری یا شرارت سے کوئی کام کرنا ؛ دشمن ہونا ، مخالف ہونا (ماخوذ : جامع اللغات).

دَرْوِیزَہ (فت د ، سک ر ، ی مع ، فت ز) امذ.
رک : دریوزہ ، **بھیک مانگنے کا پیشہ ، گداگری ، گدائی ، فقیری.**

میں سواری میں بانٹتا تھا سدا
اہلِ دَرْوِیزہ کو برنج و طلا
(۱۸۳۳ ، مظہر العجائب ، ۱۹۰). [ف].

دَرْوِیش (ضم نیز فت د ، سک ر ، ی مع) امذ.
۱. **گدا ، بھکاری ، سائل ، فقیر.**

اے یار خدا اپنے درویش کوں بخش
مجکوں سو محمدؐ علی کے کیش سوں بخش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۸).

درویش اگر بنے تو کبھی مُلتجی نہ ہو
پیالے ترے سے میکدۂ فیض کی نیہ
(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۰۱). جو کچھ آپ کے پاس ہوتا اگر سب کسی درویش کو دیتے اس پر احسان نہ رکھتے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷).

سائیں نہ ہم ، نہ ہیں ہم درویش پھیری والے
آئے ہیں اِن کی خاطر جھولی گلے میں ڈالے
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۶۳). جو درویش و فقیر کبھی کبھار کسی کو دے دیتے ہیں اور لینے والا باعثِ برکت سمجھ کر اسے حفاظت سے رکھتا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۳۹). ۲. **مسکین ، غریب.** توں تو یوں آنا پیش ، جوں بادشاہ انگے درویش جوں صاحب انگے غلام ہزار ہزار تسلیم ہزار ہزار سلام. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۶).

عشق کے ہاتھ سوں ہوئے دل ریش
جگ میں کیا بادشاہ کیا درویش
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۷).

تھہ خاک ہیں ایک شاہ و گدا
تو نگر نہ درویش سے کر دماغ
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۸).
مسکین درویش حسین کہے میں کچھ بھی نہیں سب تو. (۱۹۸۵ ، دریں دریں (ترجمہ) ، ۱۰۸). ۳. **جس نے اللہ کے واسطے فقر اختیار کیا ہو ، سالکِ اللہ والا ، خدا رسیدہ شخص.**

ہے حکایت یوں کہ اک درویش تھے
عشق میں اللہ کے دل ریش تھے
(۱۷۷۳ ، رموز العارفین ، ۶). درویش وہ ہے کہ ترکِ دنیا کیا ہو. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۱۵). ایک شخص آ کر کہتا ہے کہ فلاں درویش نے دریا کا تمام پانی دودھ کر دیا. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۹۳).

جنکے اُسی کے ذکر سے آئینۂ عمل
درویش و اولیاء و پیمبر اسی کے ہیں
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۵۰). ۴. **سمالی کے حاکم کا لقب.** سر زمین سمالی... کے حاکم شیوخ قبائل ہوتے ہیں «درویش» یا «مُلاء» ان کا لقب ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۲ : ۱۶۸). ۵. **امام مہدی کو ماننے والا ایک مذہبی فرقہ.** مہدی کو رہنما و پیشوا ماننے والوں کو درویش کہا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۳۰۳). [ف : درْویش ؛ پہلو : دریوش ، درغوش].

ـــ پَرْوَرِی (ـــ فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
درویشوں یا فقیروں کی پرورش کرنا ، غُربا پروری.

واللہ یہ وہ مشق ہے اے دوست جس کے بعد
ہوتی ہے پُختہ سیرتِ درویش پروری
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۶۳). [درویش + ف : پرور ، پروردن = پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ چِہرَہ (ـــ کس چ ، سک ہ ، فت ر) صف.
فقیروں جیسا ، مسکین چہرہ ، درویش صفت.

اس بار بے گناہوں کے دل پر گزر گیا
درویش چہرہ لوگوں کا ، جاں ناشناس قہر

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۲۰۷). [درویش + چہرہ (رک)].

ــــخَصْلَت (ـــفت خ ، سک ص ، فت ل) صف.
وہ آدمی جس کی خصلتیں درویشوں کی طرح ہوں ؛ سادہ مزاج (جامع اللغات). [درویش + خصلت (رک)].

ــــخِیال (ـــ کس خ) صف.
وہ شخص جس کے خیالات درویشوں کی طرح ہوں ؛ نیک (ماخوذ : جامع اللغات). [درویش + خیال (رک)].

ــــدوسْت (ـــو مج ، سک س) صف.
درویشوں کی مدد کرنے والا (ماخوذ : جامع اللغات). [درویش + دوست (رک)].

ــــصَفا (ـــفت ص) صف.
فرقۂ محمودیہ کا ایک روحانی درجہ. درویش صفا اور درویش بقا بھی اس فرقے (محمودیہ ، واحدانیہ) کے روحانی مدارج ہیں. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۲۵۵). [درویش + صفا (رک)].

ــــصِفَت (ـــ کس ص ، فت ف) صف.
درویش جیسی خوبیوں والا ، مُنکسرالمزاج ؛ نیک ؛ قناعت پسند. میں نے تمنا کی تھی کہ اللہ اس درویش صفت رئیس زادے سے ملائے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۲۳). [دُرویش + صِفَت (رک)]

ــــصِفَت باش و کُلاہِ تَتَری دار فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
ظاہری لباس کیسا ہی ہو اچھی صفات حاصل کرنا چاہئیں ، عادت نیک اور بزرگانہ پیدا کرنی چاہیے ظاہر لباس کیسا ہی ہو (نوراللغات ؛ محاوراتِ ہند ، ۱۱۰).

ــــمَذْہَب (ـــفت م ، سک ذ ، فت ہ) صف.
وہ شخص جس کے خیالات درویشوں کی طرح ہوں (جامع اللغات). [دُرویش + مَذہَب (رک)].

ــــمِزاج (ـــ کس م) صف.
وہ شخص جس کے مزاج میں سادگی ہو تکلُّف نہ ہو (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [دُرویش + مزاج (رک)].

ــــمَنِش (ـــفت م ، کس ن) صف.
رک : **درویش صفت ؛ مُنکسرالمزاج .** وہ بچہ بڑا ہو کر درویش نہیں تو درویش منش ضرور ہو کر رہیگا. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۲ : ۱۳). (شاہ مبارک آبرو) درویش منش ، قلندر مشرب اور حسن پرست تھے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۱ : ۲۱۰). [درویش + منش (رک)].

ــــمَنِشی (ـــفت م ، کس ن) امث.
فقیری ، مُنکسرالمزاجی. اقبال ، سرکار کی درویش منشی اور اپنی صاف باطنی پر بھروسہ کر کے بے تکلفانہ عرض و معروض کر لیا کرتا ہے. (۱۹۲۲ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۰۲). [درویش + منش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــہر کُجا کہ شَب آمَد سَرائے اُوسْت فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
فقیر رات کو جہاں پڑ رہا وہی اس کا گھر ہے.

درویش ہر کُجا کہ شب آمد سرائے اوست
خانہ بدوش کو نہیں کچھ گھر کی احتیاج

(۱۸۵۹ ، دفترِ بے مثال ، ۶۰).

دُرْویشانَہ (ضم نیز فت د ، سک ر ، ی مج ، فت ن) صف ؛ م ف.
فقیرانہ ، سادہ ، خاکسارانہ. استاذ کی وضع نہایت سادہ اور درویشانہ تھی. (۱۹۱۰ ، مقدمۂ مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۳). ان گانے والوں کے دوسرے طرزِ احساس کی نمائندہ وہ آوازیں ہیں جن میں بے ثباتیٔ دنیا ، درویشانہ استغنا ، آزادی ، وسعت اور عبرت انگیز فضا کا احساس ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۱۷۹). [درویش + انہ ، لاحقۂ تمیز و صفت].

ــــمُسْکُراہَٹ (ـــضم م ، سک س ، ضم ک ، فت ہ) امث.
شانِ بے نیازی ، تکلُّف سے بَری ، سادگی. میزبان نے ایسے ہی پوچھ لیا کہ سویرے سویرے کہاں؟ اسی درویشانہ مسکراہٹ سے جواب دیا ، کوئے ملامت کو. (۱۹۸۵ ، فیضانِ فیض ، ۱۲۶). [درویشانہ + مُسکراہٹ (رک)].

دُرْویشی (ضم نیز فت د ، سک ر ، ی مج) امث.
بزرگی ؛ فقیری ، ناداری.

شاہی سے کم نہیں ہے درویشی اپنے ہاں تو
اب عیب کچھ جہاں میں ناداری ہو گئی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳). بوڑے عالم تھے مگر درویشی طبیعت پر غالب تھی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۲۵).

شک کی وردی نہیں
درویشی کی قبا پہنائی جاتی تھی

(۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۱۳۷). [درویش + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

دَرْوَیَہ (فت د ، ر ، سک و ، فت ی) امذ.
۱. **کسی چیز سے اخذ کردہ ، وہ چیز جس سے کوئی دوسری چیز بنی ہو ، مادہ.**

جو ہے قسم اوّل ہیں اس کے بھی اندر
بھلی والے اور درویہ طبقہ والے

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۹). ۲. **دولت ؛ دوائی ؛ مرہم ؛ شراب** (ہندی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : دَروَیَہ - द्रव्य].

دَرَہ (فت د ، ر) امذ ؛ جمع دَرّا.
۱. **دالان.** وہ چھوٹا سا درہ باہر کی طرف بھائی جان نے بنوا دیا

ہے ہر وقت اسی میں پڑھا کرتا ہے۔(١٨٩٥، حیاتِ صالحہ، ٦١)۔ اس بچے کے بخار کو سترھواں روز تھا آتش بازی کی آواز سن کر اٹھ بیٹھا اور گھسٹ گھسٹا کر درے میں آ گیا۔(١٩٢٩، تمغۂ شیطانی، ١٤)۔ ٢. کناؤ ؛ دروازہ ؛ راستہ۔

بلائے سُر میں سُر جو شمشاد سرو
خوش آواز تھے ہر درے میں تدرو

(١٦٣٩، خاور نامہ، ٨٨)۔

آنکھوں کی راہ سے وہ دل میں سمائیں کیوں کر
سخت مشکل ہے کہ دو تین درے ملتے ہیں

(١٨٩٥، دیوانِ راسخ دہلوی، ١٥١)۔ قدیم پل پتھر کا بنا ہوا پنج درہ تھا۔(١٩٠٠، رہنمائے قلعۂ دہلی، ١٢)۔ [ف : در ـ دروازہ + ہ، لاحقۂ نسبت]۔

دَرَّہ (فت د، شد ر بفت) امذ۔

وہ راستہ، شگاف یا فاصلہ جو کسی پہاڑ یا دو پہاڑیوں کے درمیان میں ہو، گھاٹی، شعب۔ اس درّۂ کوہ میں جاؤ اور دیکھو کون آواز دیتا ہے۔(١٨٨٥، احوال الانبیا، ١ : ٥٤٩)۔

بنا وہ درۂ کہسار مامنِ اہلِ ایماں کا
سبھوں نے سایۂ نورِ خدا میں چھاؤنی چھائی

(١٩٠٦، نظمِ طباطبائی، ٩)۔ اسی وادی میں ایک بستی چرمازا کی کہلاتی ہے جو ایک وسیع درّے کے درمیان واقع ہے۔(١٩٨٠، ماہ و روز، ٢٠٨)۔ [ف]۔

دُرَّہ (١) (ضم د، شد ر بفت) امذ (سہ دُرّا۔

چمڑے یا بٹے ہوئے تسموں کا کوڑا۔

کہ اس کام کا میں سزا دیونگا
درے مار کر جیو اس کا لیونگا

(١٦٤٩، قصۂ ابوشحمہ، ٢٩)۔ اگر درّہ کے موافق ہو تو درّہ لگاؤ اور جو شمشیر کے لائق ہو تو قتل کرو۔(١٨٠٣، گنجِ خوبی، ١٣٤)۔

بستۂ زلف ہیں درّے کھاتے
مارے باندھے کا یہی سودا ہے

(١٨٤٨، سخنِ بے مثال، ١٥٥)۔ مارے غصہ کے مرتے بیل پر اور درّے لگاتے ... سے تجھے مرتا تھا تو گھر پر سرتا تو لے آدھے راستے میں دانت نکال دیتے۔(١٩٣٦، پریم چند، پریم بتیسی، ١ : ١٣٣)۔ ذرا مجھے ایک جھلک تو اپنے اسیر کی دکھلا دو! جواب ملا، ابھی ابھی وہ ادھر سے گئے ہیں ... راستے میں کہیں کوئی کام کرتے مل جائیں گے ان کے ہاتھ میں ایک درّہ ہو گا۔(١٩٨٥، روشنی، ٤٢)۔ اف : پڑنا، کھانا، لگانا، مارنا۔ [ع : (درر)]۔

ـــــ دار صف۔

کوڑے مارنے والا، جس کو درّے لگانے کا اختیار ہو، محتسب اور درّہ دار گھر کے اندر چھوڑا جاتا ہے۔(١٩٢١، مناقب الحسن رسول نما، ٢٠٨)۔ [درّہ + ف : دار، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــــ تَعْزِیر کس صف (ـــــ فت ت، سک ع، ی مج) مذ۔

سزا، بید مارنے کی سزا، کوڑوں کی سزا۔ پانچوں وقت شرب بید یعنی درّۂ تعزیر کی دینی چاہیے۔(١٨٦٣، جوہرِ عقل، ٨٩)۔ [درّہ + تعزیر (رک)]۔

دُرَّہ (٢) (ضم د، شد ر بفت) امذ۔

بڑا موتی۔

یہ فکر کے درّہ ہی کا اعجاز ہے اے دل
بھیجے نہ سخن کو سرِ عمان کے موتی

(١٩٧٥، دل عظیم آبادی، د، ١١٢)۔ [ف : دُرّ ـ موتی + ہ، لاحقۂ نسبت]۔

دَرْہَم (فت د، سک ر، فت ہ) صف۔

١. باہم گتھا ہوا، مخلوط، گڈمڈ۔

وو دل جو دہرت میں سو درہم ہوئے
سنے وائے واہل سو برہم ہوئے

(١٥٦٣، حسن شوقی، د، ١٠٤)۔

درہم ہو کس طرح سے کوئی اختلاط میں
برہم رہے ہے آپ کا اکھڑا ہوا مزاج

(١٩٧١، حسرت (جعفر علی)، ک، ١٣٣)۔ ٢. منتشر، خراب، تتر بتر، تہ و بالا۔ اس وقت دل پاس تک وزیر تھا وہم اس کا نام درہم اس کا کام، برہم اس کا نام۔(١٩٣٥، سب رس، ١٢٤)۔

جز کش نسخۂ دل کون سا ہے طفل کہ آج
پھر دیکھوں ہوں یہ اوراق میں کچھ درہم سے

(١٧٩٥، قائم، د، ١٣٩)۔

مرا حال درہم نہ ہوا اس قدر
جو زلفِ سیہ اس کی برہم نہ ہو

(١٨٠٢، جوشش، د، ١٣٠)۔

سچ کہو رہتا ہے کس کی زلفِ برہم کا خیال
ہے مرے دل کی طرح درہم طبیعت آپ کی

(١٩١١، ظہیر دہلوی، د، ٢ : ١٤٦)۔ ٣. ناراض، برہم۔

ہو درہم آپس میں اُپر پانچوں تن
بدل نیاز کے آئے کتوال کن

(١٦٣٩، طوطی نامہ، غواصی، ٦٠)۔ مناسب یہ ہے کہ وہیں پہلی بات شروع کروں تا کہ زلفِ سخن درہم نہ ہو جائے۔(١٩١٠، سراج منیر (ترجمہ)، ٤)۔ [ف : در (١) + ہم، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ اَنْدازی (ـــــ فت ا، سک ن) امث۔

پریشان حالی، پریشانی، انتشار، خلل اندازی۔ باوجود دانائی اور عقل کے اس درہم اندازی میں اس نے مآلِ کار پر نظر نہ کی کہ اس سے سلطنت و ملک کو مال و بادشاہ و رعایا کے حال میں کیا خلل پیدا ہوتے ہیں۔(١٨٩٧، تاریخِ ہندوستان، ٩ : ٤٨)۔ [درہم + انداز (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ (و) بَرْہَم (ـــــ (و مج)، فت ب، سک ر، فت ہ) صف۔

١. منتشر، تتر بتر، تہ و بالا، الٹ پلٹ۔ اس مکّارہ کی بازیٔ طلسم کو درہم برہم کر دے۔(١٨٠٣، گل بکاؤلی، ١٤)۔ زمانے کی نزاکت اور غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کے طوفان نے اطمینان کو درہم و برہم

کر دیا ہے۔ (۱۹۲۱ ، اکبر ، خطوط ، ۲۸)۔ غضب خدا کا ، دیکھتے ہی دیکھتے ، زندگی کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ (۱۹۸٦ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۳)۔ ۲. ناراض ، برہم۔ شہزادہ خاور سیاہ یہ حال سُن کے نہایت درہم و برہم ہوا۔ (۱۸۸۳ ، کوچک باختر ، ۷)۔ ۳. گڈمڈ ، مخلوط ، اوپر تلے یا تلے اوپر۔ جُڑنے میں پیس سیر پانی ڈال کر خوب دونوں کو درہم برہم کر دے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۱۹٦)۔ اف : کرنا، ہونا۔ [دِرْہَم + و (حرفِ عطف) + بَرْہَم (رک)]۔

۔۔۔جوش (۔۔۔و مج) امذ.
چند چیزوں کو اِکٹھا کر کے جوش دی ہوئی یخنی یا شوربا۔

ہوا دل میرا درہم برہم ایسا
لے آئی ہوں میں درہم جوش جیسا

(۱۹۳۷ ، عشق نامہ ، نگار ، ۷۹)۔ [دِرْہَم + جوش (رک)]۔

دِرْہَم (کس د ، سک ر ، فت ہ) امذ.
رک : دِرم۔

اگر وہ نُقطت ہووے پیاری بِنت پر یک چھن
پوتروں میں سُرہتہ اُس اُپر اُس دل کے درہم کا

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ، ک ، ۲ : ۲۰) چالیس ہزار درہم انہوں نے ضعیف مسلمانوں کی حاجت براری میں اور مسجد کے واسطے زمین مول لینے میں خرچ کیے۔ (۱۸۳۰ ، تقویت الایمان ، ۱۵۸)۔ نکالو صدقہ چاندی کا ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۸۰)۔ نہ جسم مبارک پر خلعتِ شاہانہ تھا نہ جیب و آستین میں درہم و دینار۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۵)۔ ایلر غازی نے جو سکّے جاری کیے ان میں صرف کانسی کے سکّے دریافت ہوئے ہیں جنھیں درہم کہا جاتا ہے (۱۹٦۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۲ : ۳۲۸)۔ [دِرَم (رک) کا ایک اِملا]۔

۔۔۔آہنی کس صف (۔۔۔فت ہ) امذ.
آہنی سِکّہ (لُھنگ ، مسافر کے گلے پر سِکّہ رکھ کر اس کو قتل کرتے تھے)۔ دن چڑھے اُٹھا اور آنکھ کھولی تو باغ نہ گلزار درہم آہنی گلے پر اور ایک خنجر آبدار۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۱۰)۔ [دِرْہَم + آہَن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔بَغْلی کس صف (۔۔۔فت ب ، سک غ) امذ.
زر جو بقدرِ کفِ دست ہو۔

قارون کا درہم بغلی کہ وہ شعلہ تن
کہے فلوس ماہیٔ ظلمت پہ سکّہ زن

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۷ : ۹٦)۔ [دِرْہَم + بَغَل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔ناصری کس صف (۔۔۔کس ص) امذ.
فاطمین مصر کے ملک ناصر کا جاری کردہ سکّہ جس میں آدھی چاندی اور آدھا تانبا ہوتا تھا۔ جب زمانہ ناصربن عمد کا آیا تو درہم ناصری کو باطل کر کے ٦۲۲ھ میں گول درہم بنانے کا حکم دیا۔ (۱۸۹٦ ، مخزن الفوائد ، ۱ : ۱۳۳)۔ صلاح الدین بہت بڑا بادشاہ تھا ... جب اس دنیا سے گُزر گیا تو اس کی کل دولت ۴۰ درہم ناصری اور ایک اشرفی تھی۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۰۳)۔ [دِرْہَم + ناصر (عَلَم) ی ، لاحقۂ نسبت]۔

دَرْہَمی (فت د ، سک ر ، فت ہ) امث.
بے ترتیبی ، بے احتیاطی ، ابتری ، گڑبڑ ، برہمی۔

ستی سے درہمی ہے مری گفتگو کے بیچ
جو چاہو تم بھی مجھ کو کہو میں نشے میں ہوں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۵۸)۔ انجمن کے کام کی درہمی مجھے کُھلا دیتی ہے۔ (۱۹۳۸ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۲۰۲)۔ چودھرائن کی عقل میں درہمی پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰۲)۔ [درہم + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔بَرْہَمی (۔۔۔فت ب ، سک ر ، فت ہ) امث.
درہم برہم سے اسم کیفیت۔ بجھ سے ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا تھا اور بہت ہی درہمی برہمی اور ہنگامہ کھڑا ہو گیا تھا۔ (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۴۵۳)۔ [درہمی + برہمی (رک)]۔

دَری (۱) (فت د) (الف) امث.
ساسانی عہد کی فارسی زبان ، فارسی کی سات زبانوں میں سے ایک زبان کا نام جو دَرّہ کوہ سے منسوب ہوئی ہے۔ نظم و نثر تازی و دری آپ کا (مولانا فضل امام) بہت ہے۔ (۱۸۳۹ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۸٦)۔ یہ زبان رتبے میں تو عربی سے کم ہے لیکن دری (فارسی) سے بڑھ کر ہے۔ (۱۹۲۹ ، امیر خسرو ، ۴۳)۔ افغانستان میں پشتو اور دری دو زبانیں سرکاری طور پر تسلیم کی جاتی ہیں۔ (۱۹۷٦ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۲ اگست ، ۲)۔
(ب) صف. ۱. دَرّہ سے منسوب گھاٹی یا وادی سے متعلق یا اس میں پایا جانے والا۔

الٹی سوت کے گھر سے بَلا ہو سرا گھر
جو در ہو بند اِدھر کا اُدھر دری ہو جائے

(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۸۲)۔ ۲. پہاڑ میں ایک قدرتی یا مصنوعی غار، غار، کھو، وادی (پلیٹس)۔ [درہ (بحذفِ ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

دَری (۲) (فت د) امث.
موٹے سوت کا دبیز فرش جو چھوٹا بڑا ہر ناپ کا ہوتا ہے اور چارپائی ، تخت وغیرہ پر بچھانے کے علاوہ زمین پر بھی بچھانے کے کام آتا ہے۔

چتا ہو عشق کے جنگل میں بیٹھا ہے دری لے کر
لیا ہے جھانپ سوں آہو تمن دل منج اُپانی کا

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ، ک ، ۲ : ۱۷) کشمیر کا زعفران اور دوشالہ اور قلمدان ، لاہور کے ریشمی ازاربند ، آگرہ میں سنگ تراشی کا کام اور دری ، دہلی میں سادہ کاری اور مرصع زیور۔ (۱۸٦۹ ، رسالہ چند پند ، ۳۸)۔ میلی دری ... کو اینٹوں پر بچھایا۔ (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۰)۔ ماسٹر صاحب کی نشست کے لئے جو جگہ مخصوص ہے وہاں ایک دری بھی بچھی ہے۔ (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۱۰۲)۔ [س : डेहली + दरि]۔

ـــــ باف اِمذ.
دری بُننے والا کاری گر (ا پ و ، ۲ : ۱۰۳). [دری + ف : باف ، بافتن - بُننا].

ـــــ بافی اِمث.
(بُنائی) دری بُننے کا عمل یا پیشہ (ا پ و ، ۲ : ۱۰۳). [دری - باف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

• • دَری (فت د) امث.
بطور لاحقہ مستعمل ، جیسے بارہ دری. اس کو بارہ دری کے ایک گوشہ میں دری وغیرہ سے لپیٹ کر چھپا دیا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۵۳۳).

بزار خندۂ گل ، ایک رقصِ برق و شرَر
بزار ضبطِ فغاں اک نظر کی پردہ دری

(۱۹۳۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۹۸). [ف: در - دروازہ+ی، لاحقۂ نسبت].

دُری (ضم د) امث.
تاش میں دوکا پتا یا پانسا (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات).
[پ : دری].

دُرّی (ضم د ، شد ر) صف.
چمکتا ہوا ، روشن (عموماً ستارہ).

چمکتا تھا سیہ اک خال ایسا خدِّ ایمن پر
جمالِ کوکبِ دُرّی سراپا غرقِ حیرت تھا

(۱۹۱۸ ، صحیفۂ ولا ، ۲۵۹). اس تجلی کے ساتھ بیلا کر نفس نے ایک واحد نوری شے کی شکل اختیار کر لی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک کوکبِ دُرّی... ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی، عبقات ، ۳۰۰). [ع : (درر) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَرّے (فت د ، شد ر) امذ.
(باغ بانی) کیاریوں کی مٹی کی پھٹن جو خشکی سے پیدا ہو جائے (ا پ و ، ۶ : ۱۳۷). [مقامی].

دَرْیا (فت د ، سک ر) امذ (دکنی : امث).
۱. پانی کی وہ لمبی اور کسی قدر چوڑی دھار جو اپنے منبع (جھیل یا پہاڑ وغیرہ) سے نکل کر خشکی پر دُور تک بہتی ہے اور آخر میں کسی دوسرے دریا یا سمندر میں جا ملتی ہے ، بڑی ندی.

سدا ہے سو بھر پور دریا کوں چل
شرف ہے سیتی کوں سو موتی بدلی

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۳۷).

کہ دریا آگن کی اُبلتی ہے واں
زمیں گرم تانبا ہو جلتی ہے واں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۲) شریک اُن کی معیتوں کے ... ماہیان دریا اور وحشیان صحرا اور تمام جِنّ و بشر ہیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۹).

آنسو مری آنکھوں میں نہیں آئے ہوئے ہیں
دریا تری رحمت کے یہ لہرائے ہوئے ہیں

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۹۲).

ایک مادر کا کلیجا ایک بیوہ کا سہاگ
ایک دریا کا کنارہ اور اک شعلے کی آگ

(۱۹۳۷ ، نبضِ دوراں ، ۱۰۸). پاکستانی ہو؟ ... میں نے یہ چارگ سے سر ہلا دیا پھر تو دریا کے اس کنارے تمہیں کوئی بھی ہوٹل میں جگہ نہیں دے گا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۹). ۲. سمندر. اس دریا کی کسے خبر نہیں ہوتی ، حیرت نے گنگے ہوئے سب موتی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱).

زخمی ہے جلّادِ فلک تجھ غمزۂ خوں ریز کا
ہے شور دریا میں سدا تجھ زلفِ عنبر بیز کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹).

سات دریا کے فراہم کیے ہوں گے موتی
تب بنا ہو گا اس انداز کا گز بھر سہرا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۷).

مسلماں کو مسلماں کر دیا طوفانِ مغرب نے
تلاطم ہائے دریا ہی سے ہے گوہر کی سیرابی

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۰۴). فارسی میں دریا سمندر کو کہتے ہیں بمبئی کے عوام بھی سمندر کو دریا ... . (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۳۵۸). ۳. (تصوف) خالص غیر مخلوق ، خُدائی طاقت (ماخوذ : جامع اللغات). [ف].

ـــــ اُبل پڑنا محاورہ.
دریا کا اپنے منبع سے باہر نکلنا ، دریا کا جوش مارنا ، ہجوم کر آنا.

دریا اُبل پڑا کہ سپاہِ ستم بڑھی
یہ سب بپھر جانبِ لشکرِ عدم بڑھی

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۶).

ـــــ اُبھار (پر) ہونا محاورہ.
دریا کی سطح بلند ہونا ، بارش کی وجہ سے دریا چڑھنا ، دریا میں پانی زیادہ ہونا.

موسم ہے برشگال کے دریا اُبھار ہے
کھٹکا کسی طرح کا نہ پیشِ نگاہ ہے

(۱۷۹۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (ق) ، ۷).

ـــــ اُتر جانا / اُترنا محاورہ.
۱. دریا کا پانی گھٹ جانا ، دریا کی طغیانی کم ہو جانا ، بہاؤ کا زور کم ہو جانا.

طوفان گریہ کی ہے مرے حد اک عمرِ نوح
دریا نہیں کہ آج چڑھا کل اُتر گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۱).

آنکھیں جو ڈبڈبائیں تو میں ضبط کر گیا
چڑھنے نہ پایا تھا کہ یہ دریا اُتر گیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۵).

کبھی دریا اُترے ، تالاب سوکھے
کھائی ابر دریا دل کُھائی ؟

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۱۹۹). ۲. دریا کو پار کرنا.

روئے ستی فارغ ہو ولی ہو کوں دیکھا
کعبے کی زیارت کیا دریا سوں اُتر کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۷).
بہ کے اشکوں میں کیا لخت جگر دامن تک
گو نہ تھے ہاتھ مگر پیر کے دریا اُترا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۱۷).
اب ابتدائے عشق کا عالم کہاں حفیظ
کشتی مری ڈبو کے وہ دریا اُتر گیا
(۱۹۲۵ ، نغمہ زار ، ۱۰۹).

---ے اَشک اُمنڈ آنا / اُمنڈنا / بہانا محاورہ.
خُوب رونا ، زار و قطار رونا ، بے حد آہ و زاری کرنا.
ابھی دریاے اشک امنڈ آئے
کروں گر سیر آب اے قاصد
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۵۳). سب سے چُھپاتا تھا اور خلوت میں دریائے اشک بہاتا تھا زندگی سے بیزار باری تعالیٰ سے وصل جاناں کا طلبگار. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۵).

---اُلٹنا محاورہ.
بہت تحقیق و تلاش کرنا ، کھنگال ڈالنا.
دُرِ شہوارِ مضامیں نہ ملے خاطر خواہ
گو ، بہِ طبع جدھر آ گیا دریا اُلٹا
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۶۰).

---اُمنڈ آنا / اُمنڈنا محاورہ.
۱. دریا میں سیلاب آنا ، دریا کا جوش میں آنا ، دریا میں طُغیانی آنا. (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). **۲. کسی چیز کا بہت زور ہونا ؛ کسی چیز کا جمع ہونا یا ہجوم کرنا.**
کبھوں کیا جوش اشکوں کا معاذ اللہ معاذ اللہ
امنڈ آیا ہے اک دریا معاذ اللہ معاذ اللہ
(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۰۷).

---آنا محاورہ.
رک : دریا امنڈنا.
دل تو مانا کسی صورت پہ ہے آیا آیا
پر طبیعت مری وہ آئی کہ دریا آیا
(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۱).

---بار صف مذ.
۱. بہت برسنے والا (ابر وغیرہ).
نہ پوچھو عشق میں جوش و خروشِ دل کی ماہیت
بہ رنگِ ابر دریا بار ہے رومال عاشق کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲).
ہے کشتوں کی ہو گئی سرسبز کشتِ آرزو
بنبۂ مینائے ساقی ابرِ دریا بار تھا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۰۳).

غبارِ دل میں مل کر اشک آئے ہیں جو مژگاں پر
نیا ٹاپو ہوا ہے چشمِ دریا بار سے پیدا
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۰). **۲. نہایت فیاض ، سخی ؛ جوانمرد** (نوراللغات). **۳. جہاں بہت سے دریا ہوں ، سمندر ؛ بندر گاہ** (جامع اللغات). [دریا + ف : بار ، باریدن - برسنا].

---باڑھ پر / پہ ہونا محاورہ.
دریا کا طُغیانی پر ہونا ؛ دریا کا جوش مارنا.
کیا ڈر اسے طوفاں کا جو چالاک ہو ایسا
جب باڑھ پہ دریا ہو تو پیراک ہو ایسا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۸۵).

---باندھ دینا / باندھنا محاورہ.
۱. دریا کو روحانی طاقت یا جادو کے زور سے مُسخر کر لینا.
دریا کو باندھ دیتے ہیں اللہ والے لوگ
پانی میں ڈوبتی نہیں کشتی فقیر کی
(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۹۶). **۲. مشکل کام کا ارادہ کرنا.**
بیش اس کے وہی سیراب ہوا
جس نے قطرے کو بھی دریا باندھا
(۱۹۸۱ ، ماجرا ، ۱۱۶).

---بَرآر (---فت ب) صف ؛ امث.
وہ زمین جو دریا کے ہٹ جانے سے نکل آئی ہو ؛ زرخیز زمین.
رواج تمام اون نزاعوں کے تصفیہ کرنے میں جو کہ نسبت اراضی دریا برد و دریا برار کے مابین اون فریق کے ہو جن کی کہ جائداد اوس رواج کے مطیع ہو. (۱۸۷۹ ، شرح قانون شہادت ، ۹۳). کنکر ... یہ شمالی ہند کی دریا برآر زمین میں سطح سے چند فٹ نیچے پایا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۵). دریا برار تراب میں گل (Clay) کے مہین ذرات سے لے کر ریت کے ذرات کی کم و بیش مقدار پائی جاتی ہے. (۱۹۶۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۲۳). [دریا + ف : برآر ، برآوردن - باہر لانا].

---بَرآمَد (---فت ب ، م) صف ؛ امث.
رک : دریا برار.
لکھے رو رو کے مضمون بیکسی کے دشتِ غربت میں
زمینِ شعر پر عالم ہوا دریا برآمد کا
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۷۳). زرخیز اور دریا برآمد سرزمین نے انسان کے لیے ... سرمایۂ دولت مہیا کیا. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن (ترجمہ) ، ۱۷۳). [دریا + برآمد (رک)].

---بَرآوَرد (---فت ب ، سک ر ، فت و ، سک ر) صف.
رک : دریا برآر. اسی اصول سے اگر دریا کے کنارے کے گاؤں میں کچھ اضافہ ہو (یعنی دریا برآورد ہے) تو ایسا اضافہ موروثی جائداد ہوگا اگر خود دیہہ موروثی تھی. (۱۹۳۱ ، قانونِ رواج ہنود (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۵) [دریا + بر (رک) ف : آورد ، آوردن - لانا].

---بُرد (---ضم ب ، سک ر) صف.
۱. (i) ایسی زمین جو دریا کے بہاؤ میں آ جائے اور وہاں کاشت نہ ہو سکے۔ رواج نسبت اراضی دریا بُرد و دریا برآر کے. (۱۸۷۹ء ، شرح قانون شہادت ، ۹۲). ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بڑی دشواری یہ ہے کہ زمین ہی دریا بُرد ہوتی چلی جا رہی ہے. (۱۹۴۳ء ، آدمی اور مشین ، ۲۳۰). (ii) کوئی چیز علاوہ اراضی کے جو دریا کی طغیانی یا سیلاب سے برباد ہو گئی ہو. میرا دربار اور خلعت دریا بُرد ہو گیا. (۱۸۵۹ء ، خطوط غالب ، ۲۹۳). اگر یہی سلسلہ دو چار دن رہا تو عالم «بہ آب» اور ہم «دریا بُرد». (۱۹۰۹ء ، انتخاب پنچ ، ۳ : ۵۳). ۲. تباہ ، برباد ، غائب ، گم. بس ان کے لیے جو قرآن تو کتاب مقبل سمجھو ، کنجی دریا بُرد. (۱۹۰۶ء ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۳۵). اب سے کچھ دیر بعد وہ سارا علاقہ دریا بُرد ہو جائے گا جس کی ہوا میں ہم نے زندگیاں گزاری ہیں. (۱۹۸۰ء ، وارث ، ۳۷۵). [دریا + ف : بُرد ، بُردن - لے جانا]

---بُرد کَرنا محاورہ.
دریا میں بہا دینا ، تباہ و برباد کر دینا ، نیست و نابود کر دینا ، ضائع کر دینا. معلوم ہوا کہ اس عالی دماغ نے (ابوالفیض فیضی) پچاس ہزار شعر اپنے خود ناپسند کر کے دریا بُرد کر دیئے. (۱۹۱۰ء ، آزاد (محمد حسین) ، نگارستان فارس ، ۱۰۳). معلوم نہیں کہ کس وجہ سے وہ سارا دیوان انھوں نے (میرعلی شیر) دریا بُرد کر دیا. (۱۹۵۹ء ، تحفۃ الکرام (ترجمہ) ، ۲۵).

---بُرد ہونا محاورہ.
دریا بُرد کرنا (رک) کا لازم ، تباہ و برباد ہونا ، ضائع ہونا.

تجھے حکم شرع سے جب کفر دریا بُرد ہو
غرق ہوتے تا یہ انسانے برہمن آب میں

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۳۵). قلعہ والی ندی میں ان کے (حاجی محمد سعید خان) مکانات اور مزار دریا بُرد ہو گیا. (۱۹۲۹ء ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۲۰۳). ان سے دریافت کیا کہ کب یہ زمین دریا بُرد ہو گئی؟ (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۱۸).

---بُردَہ (---ضم ب ، سک ر ، فت د) صف.
دریا میں ڈوبا ہوا ، غرقاب. زیریں نرم دریا بُردہ مٹی کی ایک دبیز تہ سے مرتب ہے اس لیے یہ قدرتی طور پر نہایت زرخیز ہے. (۱۹۶۸ء ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۲). [دریا + بُرد (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---بُردی (---ضم ب ، سک ر) امث.
دریا بُرد ہونا ، دریا کا بہا لے جانا (ماخوذ : علمی اردو لغت). [دریا + بُرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بڑھنا محاورہ.
رک : دریا چڑھنا.

کھول کر رونا جو دل طوفان آیا شہر میں
آنسوؤں کے چار ہی قطروں میں دریا بڑھ گیا

(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۸۰۱).

---بُنّا (---ضم ب ، شد ن) امذ.
(کاشت کاری) دریا کے دہانے کے قریب کی اراضی مزروعہ جو پانی کے اُتار چڑھاؤ سے بڑھتی گھٹتی ہو ایسی زمین کا لگان غیر معین ہوتا ہے اور کاشت کاری کی اصطلاح میں اُدھار دُھوا کہلاتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۶). [مقامی].

---بَنا دینا محاورہ.
کسی چیز کی افراط ہونا ، زیادتی کر دینا.

بلیں کی راہ میں ہے تشنگی بھی سیرابی
خود اپنی پیاس نے دریا بنا دیا ہے مجھے

(۱۹۷۹ء ، زخم ہنر ، ۲۱۷).

---بَند ہونا محاورہ.
فیض کا جاری نہ رہنا ، آمدنی کا ختم ہونا.

اک جا ہے شیر و شکر و شہد و نبات و قند
اس کے کرم سے ہو گا یہ دریا کبھی نہ بند

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۸).

---بَنْنا محاورہ.
تعداد میں زیادہ ہونا ، افراط پذیر ہونا.

ابر فیض ایزدی کا فیض وہ جاری ہوا
قطرہ جو پیدا ہوا قدرت سے دریا بن گیا

(۱۸۷۳ء ، مناجات ہندی ، ۱۰).

---بَہا دینا/بَہانا محاورہ.
۱. (پانی یا کسی اور رقیق شے کا) کثرت سے بہانا اور لٹانا یا ضائع کرنا.

یہ جُھک پڑا جہاں وہیں دریا بہا دیا
ساقی مجھے ہے پستو دست سبُو پسند

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۷۵).

شوق نے پھلتا ہے پھر بے رنگیوں کو آب و رنگ
قطرہ ہے آمادہ پھر دریا بہانے کے لیے

(۱۹۳۶ء ، اخترستان ، ۳۳). ۲. (کسی فعل عمل یا خوبی کا) شفقت ، کثرت یا تسلسل کے ساتھ اظہار کرنا ، طومار باندھنا ، انتہائی فیاضی سے کام لینا.

ہم خوش ہوئے کہ مدح کے دریا بہا دیئے
کیا بڑھ گیا جو بحر میں قطرے ملا دیئے

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۸). فارسی نے تصوف کے دریا بہا دیئے. (۱۹۰۸ء ، مقالات شبلی ، ۲ : ۵۵).

پیہم دیا پیالۂ مے بر ملا دیا
ساقی نے التفات کا دریا بہا دیا

(۱۹۵۱ء ، حسرت موہانی ، ک ، ۶). ۳. بہت رونا ، خوب آنسو بہانا.

رونا ہوا ہے اشکِ ندامت کہ بس کے وہ
کہتے ہیں اور بھی کوئی دریا بہائیے

(۱۸۶۹ء ، شیفتہ ، ک ، ۱۲۹).

دیکھو وہ کوئی جوگی جنگل میں گا رہی ہے
موسیقی حزیں کے دریا بہا رہی ہے

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۱۳).

---بَہنا محاورہ.
دریا بہانا (رک) کا لازم.

اور اس زور پر ہے یہ حِلم و حیا
کہ ہے خُلق کا جیسے دریا بہا
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۲۹).

ہے ہر ورقِ گل سے بل ہے جوشِ بہار
چمن کے صحن میں ہر سو گلاب کا دریا
(۱۸۶۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۲).

---بیگی (---ی مج) امذ.
امیرالبحر (جامع اللغات). [ت].

---پار م ف.
دریا کے دوسری جانب ، دریا کے دوسرے کنارے پر. یہ وہ ترکاری ہے جو ... دریا پار سے لا کر یہاں بیچی جاتی ہے. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۳۳). [دریا + پار (رک)].

---پار اُتارْنا محاورہ.
دریا کے دوسرے کنارے پر لے جانا ، منزل تک پہنچانا.

وفورِ اشک نے روکی تھی روشنی کی راہ
اوتار دیے گئے تھے صبحِ حشر دریا پار
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۹).

---پار ہونا محاورہ.
کامیاب ہونا ، مشکل آسان ہونا ؛ منزلِ مقصود پر پہنچنا.

غوثیا اب چل تو اللہ پار ہے
فضل سوں اس کے توں دریا پار ہے
(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۲).

---پایاب ہونا ف س.
دریا میں اِتنا پانی ہونا کہ آدمی اس میں پیدل گُزر سکے (ماخوذ: جامع اللغات).

---پَر جانا اَور پیاسا آنا محاورہ.
جہاں سب کو فیض حاصل ہو وہاں سے بھی محروم پھرنا ؛ موقع ملنے پر بھی فائدہ نہ اُٹھانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فیروزاللغات).

---پَر چَڑْھنا محاورہ.
دریا کے مخالف سمت تیر کر دریا عبور کرنا.

قضا پر نظر رکھ توکل ستی
دریا پر چڑھے فوج کے کل ستی
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۱).

---پَری (---فت پ) امث.
رک : جل پری.

ستی کے فیتر جاری منت کے بیڑے چھوٹے
کشتی میں ہے جو آتی دریا پری ہوتی ہے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۰۳). [دریا + پری (رک)].

---پیما (---ی لین) صف.
سمندروں میں سفر کرنے والا ، جہازراں ، بحری مسافر. یہ دعویٰ پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے ، کہ عرب ہمیشہ سے جہازراں اور دریا پیما قوم تھی. (۱۹۵۳ ، عربوں کی جہازرانی ، ۳). [دریا + ف : پیما ، لاحقۂ فاعل].

---ٹَھہر جانا / ٹھَہرنا محاورہ.
دریا کی روانی میں کمی آ جانا ؛ قرار آنا.

جُھٹپٹا وقت ہے بہتا ہوا دریا ٹھہرا
صبح سے شام ہوئی دل نہ ہمارا ٹھہرا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۵).

---جاری ہونا ف س.
دریا کا اپنے منبع سے بہہ نکلنا ، خشک دریا میں پانی جاری ہو جانا ، دریا میں پانی آنا ؛ فیض پہنچنا ، سخاوت ہونا.

ترے ابرِ کرم نے کی جو عالم میں گہر باری
تو آب و گوہر خوش آب سے دریا ہوا جاری
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۵).

---جوش (---و مج) صف.
دریا کی طرح پُر جوش ، دل میں اُمنگ رکھنے والا ، جوشیلا.

ہوتی ہے آج مُرتّب وہ بزمِ اہلِ کمال
کہ جس میں جمع ہیں سب تیز طبع دریا جوش
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۶). [دریا + جوش (رک)].

---جوش میں آنا ف س.
دریا کے پانی کا متلاطم ہونا.

میں موج ہوں لبِ ساحل ہیں آسمان و زمیں
کبھی جو جوش میں دریائے اضطراب آیا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۳).

---جوگھور (---و مج ، و مج) امث.
سیل مچھلی ، بادبانی مچھلی (انگ: Sailfish) سمندری مچھلیاں بہت قسم کی ہوتی ہیں ان میں ... جو بہت اہم شمار کی جاتی ہیں وہ درج ذیل ہیں : توریلسا پلّا کومیا ، رنگیشی ... کروسی ، دریا جوگھور. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۵۰). [مقامی].

---چَڑْھنا ف س.
دریا کا پانی بڑھ جانا ، دریا میں طغیانی آنا ؛ بہت جوش ہونا.

کہاں پاٹنے یہ ابرِ چشم طوفاں بار کا دریا
فلک پر موج کا زینے ستی دریا چڑھے گریا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳). جب عالمگیر کا وقت آیا تب دریائے راوی ایسا چڑھا کہ شہر کے اکثر باغات و عمارات کو صدمۂ عظیم پہنچا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۹۳). چڑھا ہوا دریا

بند لگانے سے نہ رکے گا اُسے انارکلی کو لے لینے دیجیے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۵۹).

---چڑھنا اُترنا محاورہ.
پریشانی کا وقت آنا اور ختم ہو جانا. مصیبتوں کے دریا چڑھے اور اترے یہاں پائے استقامت کو جنبش بھی نہ ہوئی. (۱۹۲۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۳۳۱).

---چلنا محاورہ.
کسی کام کا سلسلہ جاری ہونا ، تسلسل برقرار رہنا.

دریا چلا ہے آج تو بوس و کنار کا
گرچہ چلاوے کوئی دوانا تو ڈھب ہے اب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۵).

---چہ (---فت چ) امذ.
چھوٹا دریا جس کے چاروں طرف خشکی ہو ، تالاب.

عجب دریاچہ اوپر تھا نشیمن
وہاں ایک راجہ بیٹھا تھا سمن تن

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۲). دریاچہ میں صدہا کشتیاں پھرتی تھیں. (۱۸۵۵ ، طلسمِ حکیم اشراق ، ۳۹). اس دریاچہ میں چلے جاؤ بس فوراً. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۲۹). اگر کسی ایک جانب نشیب نہ ہو گا تو ندی بہ نہ سکے گی ... اس کا پانی ... کسی نشیبی مقام پر جمع ہو کر ایک دریاچہ بنائے گا. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعات ، ۱۱). [دریا + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

---دَریا رُلانا محاورہ.
بہت زیادہ رُلانا ، بہت غم دینا. ذاتی غم اور زمانے کے غم نے حساس میرؔ کو دریا دریا رُلایا اور اُن کی شاعری کو وہ تشتریت دی جو اُن کی امتیازی صفت ہے. (۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۳۵).

---دَریا رونا محاورہ.
دریا دریا رُلانا (رک) کا لازم.

عالم عالم عشق و جنوں ہے دنیا دنیا تہمت ہے
دریا دریا روتا ہوں میں صحرا صحرا وحشت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۹).

---دل (---کس د) صف.
بہت زیادہ سخی ، فیاض ، لٹانے یا بہانے والا. وجہی نادر من کوں ، دریا دل گوہر سخن کوں ، حضور بلائے پان دیے بہوت مان دیئے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷).

تنگ چشمی ہے فلک کی بسکہ مانندِ حباب
تھے جو دریا دل سو اب کرنے لگے دل تنگیاں

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۲۹۳). اس کی یہ رقم ایک ولایت کا خرچ ہے مگر اس دریا دل نے ایک نہ سنی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۶). دریا دل رئیس نے شاہی خاندان کے ایک لائق ترین فرد کو مبتلائے آلام دیکھنا گوارا نہیں کیا اور برادرانہ تعلقات کی وجہ سے تین سو روپیہ ماہوار ... مقرر کر دیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۲ : ۳). اف : ہونا. [دریا + دل (رک)].

---دِلی (---کس د) امث.
سخاوت ، فیاضی ، کشادہ دلی.

دریا دلی میں ساقی دیکھی تری کہ تُو نے
یہ مے دی جس میں لب بھی اپنے تو نم نہ ہوں گے

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۳۸).

دکھا ساقی مجھے دریا دلی اب
نہایت تشنگی سے خشک ہیں لب

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۷۱). آپ کی دریا دلی اور سخاوت کا شہرہ دور سے سن کر آیا ہوں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۷۷). میاں صاحب (میاں منظور قادر مرحوم) موصوف نے مطبوعہ و غیر مطبوعہ مضامین و مکاتیب اور دیگر معلومات فراہم کرنے میں جس دریا دلی کا ثبوت دیا اس کے لیے میں ان کا جس قدر بھی شکریہ ادا کروں کم ہے. (۱۹۸۶ ، مقالاتِ عبدالقادر (پیش لفظ) ، ۲۸). اف : دکھانا. [دریا + دل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ڈھونڈنا محاورہ.
(غوطہ خوری) پانی کی گہرائی میں جانا اور تہ میں جو چیز ہو اس کو نکال کر لانا ، تہ کی لانا (اپ و ، ۵ : ۱۶۳).

---ے رَحمَت کس اضا (---فت ر ، سکح ، فتم) صف.
خدا تعالیٰ کی مہربانی (ماخوذ : فیروزاللغات) [دریا + ے (حرفِ اضافت) + رحمت (رک)].

---ے رَحمَت جوش میں آنا محاورہ.
خدا کی مہربانی ہونا (علمی اردو لغت).

---رَو (---و لین) صف.
دریا کا سفر کرنے والا (جامع اللغات). [دریا + ف : رو ، رفتن - جانا ، چلنا].

---رَواں ہونا محاورہ.
اُمنڈ پڑنا ، کثرت اور تسلسل کے ساتھ کسی عمل کا جاری رہنا.

دریا رواں ہے آنسوؤں کا آستیں پر
دونوں کے اشک گرتے ہیں ٹپ ٹپ زمیں پر

(۱۹۶۸ ، تہذیب اللغات (مہذب لکھنوی) ، ۵ : ۱۱).

---رونا محاورہ.
گریہ و زاری کرنا ، بہت رونا.

بے گناہی یہ مری رونی ہیں خونیں دریا
بہتی پھرتی ہے مری قلزمِ زنگار میں لاش

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۱۳).

---رَوی (---فت ر) امث.
دریا کا سفر (ماخوذ : جامع اللغات). [دریا + رو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ے زَنْگار کس صف(---فت ز ، شد گ) صف.
موجیں مارتا ہوا سمندر ، بڑا سمندر جس کا پانی کناروں سے بہہ نکلے. لغاتِ عرب اور امورِ ادب میں (مولانا علا بیگ تبریزی ،ملقب بہ جمال الملک) دریائے زنگار کی حیثیت رکھتے تھے۔ (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۱۳۶). [دریا + ے (حرفِ اضافت)+ زنگار (رک)].

---سے اُتَرْنا محاورہ.
دریا پار کرنا ، دریا کو عبور کرنا.
کھوریا ہے آبِ تیغ میں نقدِ حیات کو
اُترا ہوں یوں چڑھے ہوئے دریا سے رات کو
(؟ ، عشق (مہذب اللغات)).

---سے پار ہونا ف ل.
دریا کے اِس کنارے سے اُس کنارے پر پہنچنا ، دریا کو عبور کرنا (مہذب اللغات).

---سے گُزَرْنا ف ل.
دریا عبور کرنا (نوراللغات).

---شِکوہ (--- کس ش ، و مج) صف.
دریا کی سی شان رکھنے والا.
چلی فوجِ دارائے دریا شکوہ
رواں کرت آہن بہ لشکر شکوہ
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۶). [دریا + شکوہ (رک)].

---شِگاف (--- کس ش) صف.
دریا سی دراڑ ڈالنے والا ؛ (مراد) حضرت موسیٰ.
پتھر زمیں سے چشمۂ معنی رواں کیا
خامہ عصائے موسیٰ دریا شگاف ہے
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۳۳۸). [دریا + شگاف (رک)].

---شِناس (--- کس نیز فت ش) صف.
دریا کی معلومات رکھنے والا ، پیراک ، شناور.
زمیں کوں دیا بوسہ دریا شناس
اٹھا دُکھ بھریا دل زباں پر سپاس
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۹). [دریا + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

---ے شور کس صف(---و مج) صف.
کھاری سمندر ، سمندر جس کا پانی نمکین ہوتا ہے. اس نے عرض کیا کہ دریائے شور کے جزیروں میں ہنڈ پہاڑوں پر رہتا ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۰۱). خیال اس بات پر جما کہ ... علوم حقیقی کا جال باندھیں اور دریائے شور کا سفر کریں۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۴۰۳). ناگہ کنارہ دریائے شور کے ایک عورت حسین کو دیکھا. (۱۹۰۹ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۰). [دریا + ے (حرفِ اضافت) + شور (رک)].

---ظَرْف (---فت ظ ، سک ر) صف.
بڑے ظرف کا مالک ، دریا دل ، سخی ، بخشش کرنے والا.
دہنۂ حق ہیں ملے ہیں تجھ کو گوشِ حق شنو
دل ہے دریا ظرف ، عالی طبع صافی نکتہ داں
(۱۸۴۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۸۰). [دریا + ظرف (رک)].

---ے قِیر کس صف(---ی مج) صف.
سیاہی کا سمندر ؛ کالی رات ؛ سیاہی سے بھری ہوئی دوات (اسٹین گس). [دریا + ے (حرفِ اضافت) + قیر (رک)].

---کا اُتَرْنا ف ل.
دریا کا پانی کم ہو جانا ، دریا اُترنا.
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد
دریا کا ہمارے جو اُترنا دیکھے
(۱۸۹۳ ، دیوان حالی ، ۱۳۷).

---کا پاٹ امذ.
دریا کی چوڑائی.
روئے جو مثلِ ابر غمِ کوہکن میں ہم
دریا کا پاٹ دامنِ کہسار ہو گیا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۰).

---کا پھیر (---ی مج) امذ.
دریا کا گھماؤ ؛ سمجھ میں نہ آنے والی بات ؛ بڑی پیچیدگی.
کیا جانے کس لیے نگہِ دیر دیر ہے
طغیانِ آبِ شرم بھی دریا کا پھیر ہے
(۱۸۴۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۰۹).

---کا پھیر کِس نے پایا ہے کہاوت.
دانا آدمی کی بات کی تہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتی (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---(کو) کاٹْنا ف م نیز محاورہ.
۱. خارجی تدابیر سے دریا کے بہاؤ کا راستہ بدلنا.
منہ دیکھتے رہیں جو نگہباں ہیں گھاٹ کے
لے جائیں گھر بہ تیغ سے دریا کو کاٹ کے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۳). **۲. بہت زیادہ پیداوار حاصل کرنا ، محنت کا پھل ملنا.**
قدرت کا ازل سے ہے یہ حکمِ ناطق
جو شخص پسینہ بوئے ، دریا کاٹے
(۱۹۳۶ ، سنبل و سلاسل ، ۲۲۲).

---کا کَف (---فت ک) امذ.
جھاگ ، دوشاخہ مچھلی کی ہڈی (ماخوذ : پلیٹس).

---کا کُوزے میں بَنْد کرنا / بَھرْنا محاورہ.
کسی بڑے مضمون کو مختصر الفاظ میں بیان کرنا ؛ کسی عالم یا

مشکل کام کو انجام دینا۔ سارے علم دین و دنیا کے اس میں جمع کیے تھے گویا دریا کو کوزے میں بھر دیا تھا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۷)۔ چند سطروں میں آپ کے روبرو بیان کرنا جیسے لیے بلا مبالغہ ایسا ہی مشکل کام ہے جیسے دریا کا کوزے میں بند کرنا۔ (۱۹۰۵ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۱۲)۔

---- کا کُوزے میں بَند ہونا محاورہ۔
دریا کا کوزے میں بند کرنا (رک) کا لازم۔

دل تصوّر کا ترے مسکن ہوا اے بحرِ حُسن
بند جذبِ عشق سے کُوزے میں دریا ہو گیا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۱۳)۔

---- کا گِرا لینا محاورہ۔
رک : **دریا کا کاٹنا۔** سست (۱۸۱۰) اٹھارہ سو دس میں دریا نے موضع بابو ساہو کو گرا لیا تو یہاں آباد ہوا۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۳۰۷)۔

---- کَش (---- فت ک) صف۔
بہت زیادہ پینے والا ، بلا نوش شرابی ، بعد پینے والا (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [دریا + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا]۔

---- کَشی (---- فت ک) امث۔
بلا نوشی ، کثرتِ مے نوشی۔

آشنا ہو رات صحراؤں میں ، کی دریا کشی
دن کو تسبیح ہاتھ میں لے کر کہائے پارسا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۹)۔

ہاں تو دریا کشی کے دعوے تھے
اک نگہ نے چھکا دیا ہم کو
(۱۸۹۸ ، دیوانِ مجروح ، ۱۳۳)۔ [دریا + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---- کَمانا محاورہ۔
(ماہی گیری) ماہی گیری کرنا ، مچھیرے کا پیشہ کرنا (اپ و ، ۳ : ۵۷)۔

---- کَمَر کَمَر ہونا محاورہ۔
دریا کا پانی کمر تک ہونا۔

دریا لہو کا ہے کوئی دن میں کمر کمر
تلوار باڑھ پر بہت اوس تیغ زن کی ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۵)۔

---- کُوزے میں بَند کَرنا محاورہ۔
کسی بڑے مضمون کو مختصر الفاظ میں بیان کرنا ، کسی محال یا مشکل کام کو انجام دینا۔ مصنف نے دنیا کے تمام علوم اور مذاہب اور انسانی فطرت پر ایسی غائر اور وسیع نظر ڈالی ہے کہ گویا دریا کوزے میں بند کر دیا ہے۔ (۱۹۸۵ ، روایت اور فن ، ۸۰)۔

---- کُوزے (کُوزہ) میں بَند ہونا محاورہ۔
رک : دریا کوزے میں سمانا

دل میں نہ رہ سکے گا کبھی آبِ اشکِ غم
کوزے میں بند ہو گا نہ دریا کسی طرح
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۹۳)۔

ضبطِ طوفانِ سرشک ایک قیامت ہے عزیز
بند کوزہ میں کسی سے کبھی دریا نہ ہوا
(۱۹۱۰ ، گل کدہ ، عزیز ، ۱۷)۔

---- کُوزے میں سَمانا محاورہ۔
کوزے میں دریا سمانا؛ کسی مضمون کا مختصر الفاظ میں بیان ہونا۔

الغرض کسی طرح میں اوصاف سب اسکے لکھوں
کیونکہ کوزے میں نہیں دریا سماتا زینہار
(۱۸۹۳ ، خنجرِ حسن ، ۳)۔

---- کو کُوزے میں بَند کَرنا / بَھرنا محاورہ۔
رک : دریا کا کوزے میں بند کرنا۔

اختصار اس کا بیان کوئی کیا کرے
جیسے کوئی دریا کو کوزے میں بھرے
(۱۷۴۴ ، خلاصۃ الفقہ ، ۲۲)۔ آبِ حیات میں آزاد نے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے۔ (۱۹۰۱ ، مقالاتِ عبدالقادر ، ۲۱۰) فارابی نے دریا کو کوزہ میں بند کیا تھا یعنی اپنے فلسفے اور نظریہ کو اختصار کے ساتھ بیان کیا تھا۔ (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۲۱۲)۔

---- کو کُوزے میں ڈالنا محاورہ۔
رک : دریا کو کوزے میں بند کرنا۔

سمجھے تُو اس کو اگر اے خوش خِصال
تو دیکھا دریا کو دوں کوزے میں ڈال
(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۷)۔

---- کو کُوزے میں کَرنا محاورہ۔
رک : دریا کو کوزے میں بند کرنا۔

کیا جو ضبط گریہ تو کیا دریا کو کوزے میں
کبھی دل کھول کر رویا تو آیا جوش میں دریا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵)۔

---- کو ہاتھ سے روک لینا محاورہ۔
۱. ناممکن کام کا ارادہ کرنا (نور اللغات)۔ **۲. فضول یا بیہودہ کام کی طرف توجہ کرنا** (مخزن المحاورات ، ۳۵۳)۔

---- کی تَرائی (---- فت ت) امث۔
دریا کا ساحلی علاقہ ، دریا کا کنارہ۔

آئی جو پیشِ دیدۂ گریاں زمینِ شعر
دریا کی بن گئی وہ ترائی شہرِ فراق
(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۲۱۳)۔

---- کے پانی کو کُتّا سے ناپنا محاورہ۔
رک : دریا کوزے میں بند کرنا۔ اورنگ زیب کی سلطنت کا خلاصہ لکھنا دریا کے پانی کو کتّا سے ناپنا ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲)۔

---گیری (---ی مع) امث.
دریائی قزاقی ، بحری قزاقی--- سست رفتار دریا کا کچھ بالائی حصہ کٹ کر تیز رفتار دریا میں جاملتا ہے اور تیز رفتار دریا میں سست رفتار دریا کی نسبت پانی کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اس عمل کو دریا گیری ، دریائی قزاقی یا سر قلمی کہتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۳۹)۔ [دریا + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---لہرانا محاورہ.
موجیں مارنا ، جوش میں آنا.

جب حد سے یہاں گزری ہے تر دامنی اپنی
دریا تری رحمت کے بھی لہرائے ہیں کیا کیا
(۱۹۰۹ ، جلال لکھنوی (مہذب اللغات))۔

---ے محیط کسر صف(---ضم م ، ی مع) صف.
بڑا سمندر ، بحر بے کراں ؛ (مجازاً) مصائبِ عظیم.

اب جان پہ ہم کو کھیلنا ہے
دریائے محیط جھیلنا ہے
(۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۳۱۵)۔ [دریا + ے (حرفِ اضافت) + ع : محیط]۔

---موج (---و لین) صف.
دریا کی موجوں کی طرح بکثرت ، دریا کی موجوں کی طرح صف بہ صف.
قریب گنبد فوج دریا موج تیار ہے اس سے بھی سمجھ لیا جائے گا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۳۶)۔ [دریا + موج (رک)]۔

---موج میں ہونا محاورہ.
دریا کا جوش میں ہونا ، دریا میں طغیانی ہونا.

اوج پر جو صرصر ہو ، کوہ تھرتھراتے ہیں
موج میں جو دریا ہو ، بند ٹوٹ جاتے ہیں
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۷۸)۔

---میں رہ کر/رہنا اور مگرمچھ سے بیر کہاوت.
جہاں انسان رہے اگر وہاں کے صاحبِ اقتدار یا بااثر لوگوں سے عداوت رکھے تو کہتے ہیں.

بوالہوس آخر کو وہ دامِ بلا میں آئے گا
ہے مثل مشہور دریا میں رہے مگروں سے بیر
(۱۸۳۶ ، دیوانِ قاسم ، ۸۷)اس کو آخر اس میں رہنا ہے اور مجھ کو بھی ، یہ وہی مثل ہے دریا میں رہنا مگرمچھ سے بیر. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۷۷)۔بھئی شہنشاہ سے بگاڑ کر ہم کہاں رہیں گے مثل چلی آتی ہے کہ دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۶۱)۔ وہ کہتی تھی کہ جعفری سے میل کیے بغیر وہ اس گھر میں خوش نہیں رہ سکتی دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۵۷)۔

---میں عریضہ دینا/ڈالنا ف م.
(عو) حضرت فاطمہ ، خواجہ خضر ، پریوں یا امامِ مہدی کے نام کی عرضی لکھ کر اس میں اللہ سے کوئی مراد مانگنے کے لیے دریا میں بہا دینا.

یوں قلزمِ اشک میں ہے میرا نامہ
دیتے ہیں عریضہ جس طرح دریا میں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۹۳)۔

---نوال (---فت ن) صف.
بہت زیادہ بخشش کرنے والا ، بہت زیادہ فیاض ، سخی.

آیہ گھر میں ہوئے رواں کشتئ گدا
دستِ کرم سے اس شہ دریا نوال کے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۹)۔ [دریا + نوال (رک)]۔

---ے نور کسر اضا(---و مع) صف.
ایک قیمتی ہیرا ، کوہ نور. نادر شاہ کھلے دروازوں داخلِ دہلی ہوا، قتلِ عام کیا محمد شاہ کا داماد بنا. کوہ نور ، دریائے نور بیش قیمتی جواہر تاجِ شاہی سے اُتار لئے (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۳۱)۔ سب سے بڑا دریائے نور ۱۸۶ قیراط وزن کا ہے (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۴)۔ [دریا + ے (حرفِ اضافت) + نور (رک)]۔

---نورد (---فت ن ، و ، سک ر) صف.
بحری مسافر ، بحری سفر کرنے والا (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات)۔ [دریا + ف : نورد ، نوردن ـ طے کرنا ، لپیٹنا]۔

---نوردی (---فت ن ، و ، سک ر) امث.
بحری سفر ، دریا میں مارا مارا پھرنا ، دریا پیمائی ؛ تحقیق و تلاش کی غرض سے دریا میں سفر کرنا. مشتری کے چاندوں کے انکشاف نے علمِ دریا نوردی اور سائنسی جغرافیہ کی مدد کے لئے فلکی علامتوں کا ایک نیا رستہ فراہم کر دیا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۱۸۹)۔ [دریا + نورد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نوش (---و مع) صف.
بہت زیادہ پینے والے ، دریا کش ، بلا نوش.

موجوں کو شراب کی وہ پی جاتے ہیں
گرداب کے مانند جو ہیں دریا نوش
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۰۵)۔

ایک دو ساغر سے ڈھکتا ہے کیا ساقی مجھے
خُم اُٹھا پھر دیکھنا دل مجھ سے دریا نوش کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۳)۔ افسوس اس دریا نوش نے ایک نہ سنی اور خونخواری کی پیاس بجھانے میں بے اعتدالی ہی کرتا رہا. (۱۹۱۵ ، مضامینِ شرر ، ۳ ، ۱ : ۱۲۳)۔ [دریا + ف : نوش ، نوشیدن ـ پینا]۔

---نوشی (---و مع) امث.
دریا کشی ، بلانوشی ، بہت زیادہ پینے کا عمل.

ساقیا بھول گیا کیا مری دریا نوشی
خم لگا دے مرے منھ سے کوئی ساغر کے عوض

(۱۹۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۹۳).

دریا نوشی یہ ایک چُلّو بھی نہیں
اس پر بھی گفتگوئے سیری کیا خوب

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۱ : ۳). [دریا + نوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وَری (---فت و) امث.
سمندر پار.

دیا بھیج مج کرنے سودا گری لے کر آئے سودا سو دریاوری
(۱۷۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۰). [دریا + ور ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُرْیا (ضم د ، سک ر) امث.
کان کی لو میں پہننے کا چھوٹا سا زیور جس میں عام طور پر صرف ایک موتی ہوتا ہے. لیجیے کان چھد گئے اور دریاں پہنا دی گئیں. (۱۹۰۷ ، نپولینِ اعظم ، ۵ : ۳۸۷). کُھاتے پیتے لوگ کان میں ہاتھی دانت کی دریاں اور طلائی زیورات پہنتے تھے. (۱۹۶۷ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۸۲). [ف : در + یا ، لاحقۂ تصغیر].

دَرَیّا (فت د ، ر ، شد ی) صف مذ.
(ماہی گیری) **دریائی مچھلیاں پکڑنے والا مچھیرا** (ا پ و ، ۳ : ۵۸). [دریا (رک) کا اسم فاعل].

دَرْیاب (فت د ، سک ر) امذ.
معلوم ؛ نمایاں ؛ دستیاب ؛ حاصل کردہ.

ہے کون فہم بہہ کرۂ آب جو کرۂ خاک پر ہے دریاب
(۱۸۳۸ ، جامع المظاہر ، ۲۳). [ف : دریاب ، دریافتن - معلوم کرنا ، دستیاب کرنا].

دَرْباس (فت د ، سک ر) امذ.
ایک بوٹا ہے جس کی درازی ایک بالشت کے برابر ہوتی ہے اس کی ڈنڈی میں سے بہت سی شاخیں پھوٹتی ہیں ... یہ دوا تخفیر اور نشہ پیدا کرتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۱۲). [ع].

دَرْیافت (فت د ، سک ر ، فت) امث.
۱. **شناخت ؛ معرفت ؛ تحصیل ؛ حصول.**

خود اپنی ہی دریافت سے مانوس ہوں میں
حیرت ہے کہ خود سے غیر مانوس ہوں میں

(۱۹۶۷ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۵۸). تراجم کا عمل انسانی تمدن ، مزاج اور تاریخ کی دریافت اور شناخت کا ایک بھرپور ذریعہ ہے. (۱۹۸۲ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۳۳). ۲. **کھوج ؛ تلاش ؛ جستجو.** اس کی دریافت میں دانا لوگوں کی عقل رسا حیران ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۶). میں جب ۱۹۵۱ء میں مصر گیا تو میرے لیے وہاں کوئی نئی دریافت یا انکشاف کا معاملہ نہ تھا. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۱۷۰). ۳. **کسی نئی چیز یا بات کا انکشاف جس کا پہلے سے وجود تو ہو مگر لوگوں کو معلوم نہ ہو ، تحقیق.** تیرھویں صدی تک سونے اور چاندی کو الگ الگ کر لینے اور پارہ ملا کر چاندی نکال لینے کے طریقے کی دریافت. (۱۹۶۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱). زمانی قوموں اور اشخاص کی طرح اس دور میں ابتدائی تربیت حاصل کرتی ہیں جس دور میں لوگ شعر کہتے ہیں اور ان کے عالم شعری طرز کا فلسفہ اور علم دریافت کرتے ہیں. (۱۹۸۲ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۰). ۴. **جانچ ؛ پوچھ گچھ ، استفسار.** اگر چاہتا ہے تو مدرس بعد دریافت نسبت تعلیم سابقہ اس لڑکے کے اگر کوئی تعلیم ہوئی ہو تو یہ دیکھے کہ کس درجے میں اس کو بھرتی کرنا چاہیے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱). کوئی ایسا مسئلہ فنِ شعر کے متعلق دریافت نہیں کیا کہ جس کی جانب توجہ نہ فرمائی ہو. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۷). ان سے دریافت کیا کب یہ زمین دریا بُرد ہو گئی. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۸). ۵. **ایجاد.** خوردبین کی دریافت کے بعد رابرٹ ہک نے ۱۶۶۵ء میں کارک کے باریک تراشوں کو ایک کالی پلیٹ پر رکھ کر عدسوں کی مدد سے اس پر روشنی کو منعکس کیا. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۸). [ف : دریافت ، دریافتن - پانا].

---شُدَہ (---ضم ش ، فت د) صف.
وہ جو تحقیق سے حاصل کیا گیا ہو ، وہ نئی چیز جو تلاش بسیار کے بعد حاصل ہوئی ہو. کسی نئے دریافت شدہ مرکب کے ساختی فارمولے تک پہنچنے سے پہلے اس کے مالیکیولی فارمولے کا تعین کیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۶). [دریافت + ف : شد ، شدن - ہونا + ہ ، لاحقۂ مفعولی].

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف.
قابل دریافت ، معلوم کرنے کے قابل (جامع اللغات). [دریافت + طلب (رک)].

---فَرْمانا ف مر.
پوچھنا ، دریافت کرنا ، معلوم کرنا ، رائے لینا. حضرت نے اپنے بچاؤں کو اطلاع دیکر انکی مرضی دریافت فرمائی. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۹۰). عشا کی نماز کا وقت آیا تو دریافت فرمایا کہ نماز ہو چکی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۷۳).

--- کَرْنا ف م.
۱. **کھوج لگانا ، پتہ لگانا ، ڈھونڈنا.** حالت ... اس کے بیٹے کی ملاحظہ دریافت کی. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، حیدری ، ۲). آخر میں مولانا انعام الحسن صاحب نے مجھے دریافت کر لیا اور میں حاضر ہوا. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۲۰). ۲. (الف) **تفتیش یا پوچھ گچھ کر کے معلوم کرنا ، معلومات فراہم کرنا.** انہوں نے جو دریافت کیا تو ہر طرح سے اس شہزادے کو صاحبِ اقبال پایا. (۱۸۰۲ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۳). آپ مسجد میں تشریف لائے اور اس سے دریافت کیا کہ کیا کہتے ہو. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۶۳). (ب) **کوئی بات ، واقعہ یا علمی ، فنی نکتہ وغیرہ دستاویزات اور دیگر ذرائع یا کسی فنی تجربے سے معلوم کرنا ، تحقیق کرنا ، انکشاف کرنا.** ابوالفضل نے ... ہندوؤں کے قدیم زمانے کا حال دریافت کر کے اپنی آئینِ اکبری میں لکھ دیا.

(١٨٩٧ ، تاریخِ ہندوستان ، ٥ : ٣٥٥). آپ نے فلاسفیکل اور سائنٹفک ٹرمس کے مرادف الفاظ اپنی زبان میں دریافت کیے ہیں (١٩١٧ ، مخطوطِ اکبر ، ٢ : ٥٣). تجربات کا مقصد جو تکنیشی کا نصف قطر معلوم کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں ، اس مستقل (Rconstant) کی قیمت دریافت کرنا ہوتا ہے. (١٩٧٣ ، انگیانی توانائی ، ١٩). ٣. پہچان جانا ، پہچاننا ، سمجھنا ، شناخت کرنا. سوداگر بچے نے دریافت کیا کہ اب یہ دام میں آیا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٢٣). ہم دیکھتے ہی دریافت کر گئے کہ اس تانکو کو یہ ہاتھ نہ لگی. (١٨٣٧ ، عجائباتِ فرنگ ، ١٣١). ٣. پوچھنا ، استفسار کرنا ، سوال کرنا. کسو نے نہیں دریافت کی کہ یہ جوان رانی کے گھر میں کیوں آیا تھا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٥١). دوسرے سوال میں روح کی حقیقت دریافت کی گئی. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٢٠٠). پنڈتوں اور جوتشیوں کو بلا کر ان سے اپنے مرض کا علاج دریافت کرے. (١٩٦٢ ، مکاتباتِ پنجاب (ترجمہ) ، ١ : ٢٢٥).

ـــــ کُنِنْدَہ (ــــ ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
دریافت کرنے والا ، کھوجنے یا تحقیق کرنے والا. اس اثر کا ثبوت جو اب اپنے دریافت کنندہ کے نام پر کامپٹن اثر کہلاتا ہے کوانٹم تھیوری سے پورے طور پر مل گیا ہے. (١٩٧١ ، ہیئت شناسی اور ایکس ریز ، ٢٤٩). [دریافت + ف : کنندہ ، کردن - کرنا].

ـــــ میں آنا محاورہ.
انکشاف ہونا ، معلوم ہونا ، کسی بات کا منکشف ہونا. بعد ازاں اہلِ جاپان و برما و چین کے شعرا کے مذاق بھی دریافت میں آنے لگے. (١٨٩٧ ، کاشف الحقائق ، ١ : ١١).

ـــــ والا صف.
تحقیق کرنے والا. ستودہ خو آدمی میں جب تک یہ صفات نہ جمع ہوں وہ افسر فرمانروائی کے قابل نہیں ہوتا ، اول دریافت والا جس سے حق گزاری اور کردار کی مرتبہ شناسی ہوتی ہے. (١٨٩٧ ، تاریخِ ہندوستان ، ٥ : ٣٣١). [دریافت + والا ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ ہونا محاورہ.
سمجھ میں آنا ، علم ہونا. کبھی جھکا کچھ بڑبڑایا بول دریافت نہ ہوتے تھے لڑپ غڑپ کی آواز آتی تھی. (١٨٩٠ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ٢١٥). جیسے دریافت ہوتا ہے کہ حقیقت میں زراعتی آمدنی زیادہ ہو گئی ہے. (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٢٣٣).

دَرْیافْتگی (فت د ، سک ر ، ف ، فت ت) امث.
زود فہمی ، تیز فہمی ، سمجھ ، چترائی. اس والا گروہ کی نوازش سے مصنف سعادت مند عقیدت سرشت کو ملکۂ سوادِ عراق و دریافتگی عطا ہوا. (١٩٣٩ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ٣٤٧). [دریافت + گی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

دَرْیافْتَہ (فت د ، سک ر ، ف ، فت ت) امذ.
تحقیق کیا ہوا ، پایا ہوا ، سمجھا ہوا. (مشائین) کے قاعدے پر جو اشکال وارد ہوتے اس کی دو جنسیں ہیں ایک معرف (بالفتح معنی دریافتہ) اور وہ یہ ہے کہ مطلوب یا تو معروف ہے پس اس کی معرفت حاصل کرنا تحصیل حاصل ہے. (١٩٢٥ ، حکمۃ الاشراق ، ٣٢). [دریافت + ہ ، لاحقۂ مفعولی].

دُرْیاق (ضم د ، سک ر) امذ.
تریاق ، شراب ؛ ایک پھل دار درخت. چند علما نے اہالیانِ شہر (الطا کیہ کا شہر) کو مشورہ دیا کہ باقی تمام دوائیں چھوڑ کر صرف دریاق استعمال کریں. (١٩٣٣ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ١٠٣). [ع : دُرّاق].

دُرْیان (ضم د ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا میوہ جو نہایت شیریں مگر بدبو دار ہوتا ہے.

شیرینی کیونکر ہے دریان میں
پینگ اوس کے رہتی دایم دھیان میں

(١٨٣٩ ، مثنوی خزانیہ ، ٢٢). [مقامی].

دُرْیان سَوز (ضم د ، سک ر ، و لین) امذ.
سوان موز ، کیلے کی ایک قسم.

بسوکند سیب انجیر تفرک پھنس
دریان موز ، جاسون شہتوت انس

(١٨٥٧ ، گلشنِ عشق ، ١٣٩). [مقامی].

دَرْیاؤ (فت د ، سک ر ، و مج) امذ.
(قو) رک : دریا.

سونسار کے دریاؤ میں غواص ہو یک دھیان سوں
عاشق سدا مارے اوڑی تو ہات کچھ موتی چڑھے

(١٦٤٢ ، شاہی ، ک ، ١٤٧).

کیا ہستی سے کوئی چھوٹا نہیں آ خلق میں
موج سے دریاؤ کے پاؤں میں زنجیر ہے

(١٧٩٨ ، سوز ، د ، ٢٢٨). نہروں کے لبریزی کا طور ہی جدا ، سبزے کی نوخیزی کا عالم علاحدہ ہر ایک لدی نالہ دریاؤ چڑھا ہوا. (١٨٠٥ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ١٠). سیفنی علم دریاؤ ہے. (١٨٩٠ ، سیرِ کہسار ، ٢ : ٢٤٧). یہ فن بھی ایک دوسرے فن کی طرح دریاؤ سے کم نہیں. (١٩٥٨ ، روشن مینار ، ١٣٨). [دریا (رک) کا بگڑا ہوا تلفظ].

ـــــ پَری (ــــ فت پ) امث.
رک : دریا پری.

دھڑکا مجھے اس بات کا دن رات ہے رہتا
ہو جائے نہ سایہ کہیں دریاؤ پری کا

(١٨٦٩ ، جانِ صاحب ، د ، ٢٤١). [دریاؤ + پری (رک)].

دَرْیائی(١) (فت د ، سک ر) صف.
١. دریا سے منسوب ، بحری ، آبی.

دریائی جو دریا پہ ستے ہیں دھانوں
نہ دیتے ہیں لگنے کنوں پانی یہ پانوں

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢٧٠). گھوڑا بادشاہ زادے کی سواری

کے واسطے دریائی ایسا آوتا ہے کہ جو مصوّر ایسا ہونے کہ اپنا ثانی نہ رکھتا ہوئے اور قصداً خوب گھوڑا بناوے (۱۸۳۷ء ، قصۂ مہرافروزودلبر ، ۱۵۹). میری خلقت دریائی ہے میں نے بڑے ناز و نعم سے پرورش پائی ہے. (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۵۵). ۲. **سقہ جو مشک لیے ہو ، بہشتی ؛ ملّاح.** وہاں ملّاح جیسے پہاڑ میں دریائی کہتے ہیں اپنی مشک پر پیٹ کے بل پڑ جاتا ہے اور پار ہونے والا اوسکی پیٹھ پر دو زانو ہو بیٹھتا ہے. (۱۸۵۹ء ، جام جہاں نما ، ۱ : ۸۳).

ایک دم کو بھی تو بادی نہیں رُکتے آنسو
حشر کیا دیکھنے ہو دیدۂ دریائی کا

(۱۹۶۱ء ، بادی مچھلی شہری ، صدائے دل ، ۱۸). [دریا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---آدمی (---سک د) صف.
۱. **مردم آبی ، جل مانس.** عبداللہ نام ایک مچھلی والا تھا دریا کے کنارے جال ڈالتے ڈالتے اتفاقاً اس سے ایک دریائی آدمی سے راہ و رسم پیدا ہو گئی. (۱۹۲۶ء ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۵۰). ۲. **دریا میں رہنے والا ؛ مانجھی ، ملّاح.** عجب طرح کا تماشہ ہو رہا ہے کہ دریائی آدمی موتی کی سیپیاں اور مونگے کے درخت ہاتھ میں لیے ہوئے ناچتے ہیں. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۰۰). [دریائی + آدمی (رک)].

---بچھڑا (---فت ب ، سک چھ) امذ.
سیل (رک)؛ ایک قسم کی مچھلی. گوشت خور جانور ... کی ... پہلی قسم جناحیۃ الرجل یعنی پد پنکھ (پنی گریڈز) کی ہے ... اس قسم میں سیل یعنی دریائی بچھڑے اور والرس یعنی دریائی گھوڑے شامل ہیں. (۱۹۱۰ء ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۲). طویل سالانہ نقل مکان کے واقعات پرندوں تک ہی محدود نہیں ہوتے ، سیل (دریائی بچھڑے) اور وھیل پراروف ، سیل کا سفر کر کے نقل مکان کرتی ہیں. (۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۳۷). [دریائی + بچھڑا (رک)].

---بھینسا (---ی لین ، مغ) صف.
دریا کا ایک جانور جو بھینسے سے مشابہ ہوتا ہے.

جو ہے دریائی بھینسا چار چار اس کے انگوٹھے ہیں
انگوٹھے تین جو ہر پاؤں میں رکھتا ہے گینڈا ہے

(۱۹۲۹ء ، سائنس وفلسفہ ، ۲۶). دریائی بھینسا خاکابی جانور ہے اور آج کل افریقہ میں پایا جاتا ہے. (۱۹۸۲ء ، ممیلیا ، ۱۲۸). [دریائی + بھینسا (رک)].

---تال مکھانا (---فت م) امذ.
ایک دوا کا نام (مکھانے کی بیل دریا میں پھیلتی ہے). دریائی تال مکھانا عریان کے لئے مفید ہے. (۱۹۶۸ء ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۰۰). [دریائی + تال (رک) + مکھانا (رک)].

---جانور (---سک ن ، فت و) صف.
دریا میں رہنے والی مچھلیاں وغیرہ. خوش خبری دی ایک دوسرے کو مشرق و مغرب کے چرند و پرند اور دریائی جانوروں اور جنوں نے کہ زمانہ ظہور حضرت رحمت العالمینؐ کا نزدیک آیا. (۱۸۸۷ء ، خیابان آفرینش ، ۹). معلوم ہوا کہ دریائی جانور کے لیے ذبح کرنا شرط نہیں. (۱۹۶۹ء ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۶۱). [دریائی + جانور (رک)]

---جلُوس (---ضم ج ، و مع) امذ.
کشتیوں پر سوار ہو کر نکلنے والا جلوس. وہ سرینگر پہنچے تو انہیں جھیلہ پل وغیرہ ... سے ایک شاندار دریائی جلوس میں امیر اکدل تک پہنچایا گیا. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۲۶۱). [دریائی + جلوس (رک)].

---ڈاکو (---و مع) صف.
رک : **بحری ڈاکو ، بحری قزاق.** دریاؤں کو دریائی ڈاکوؤں نے سراسر پُر خطر بنا رکھا تھا. (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۲۵). راجہ نے معذرت کی کہ یہ دریائی ڈاکوؤں کا کام ہے. (۱۹۲۹ء ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۵). [دریائی + ڈاکو (رک)].

---ریت (---ی مج) صف.
دریا کی تہہ میں جمع ہونے والی ریت. ہمارے ملک میں عام طور پر دریائی ریت سے گریننگ کی جاتی ہے. (۱۹۷۸ء ، آفسٹ لیتھو گراف ، ۲۹). [دریائی + ریت (رک)].

---سپاہ (---کس س) صف.
سمندر میں لڑنے والی فوج ، بحری فوج ، دریا کے راستے سے حملہ کرنے والی فوج. دریائی سپاہ سب جگہ لُوٹ مار کرتی قصبہ کریوہ پر یُورش کر رہی تھی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۱۰). [دریائی + سپاہ (رک)].

---قزّاقی (---فت ق ، شد ز) امث.
سمندروں میں ڈاکے ڈالنا ، لُوٹ مار کرنا. سست رفتار دریا کا کچھ بالائی حصہ کٹ کر تیز رفتار دریا میں جا ملتا ہے اور تیز رفتار دریا میں سست رفتار دریا کی نسبت پانی کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے. اس عمل کو دریا گیری ، دریائی قزاقی یا سر قلمی کہتے ہیں. (۱۹۶۳ء ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۲۹). [دریائی + قزاق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کُشتی (---ضم ک ، سک ش) امث.
تیراکی کے مقابلے میں مدمقابل سے بھڑنا ، مقابل پر وار کرنا ، داؤں لگانا. عابد علی دریائی کشتی یعنی جل پانگ بھی خوب جانتے تھے. (۱۹۳۶ء ، قدیم ہنروپیشہ مندان اودھ ، ۱۳۷). [دریائی + کشتی (رک)].

---کُہر (---ضم ک ، سک ہ) صف.
وہ دھند جو سردی کے موسم میں دریاؤں پر چھا جاتی ہے. رات اور صبح کے وقت دریاؤں کے اوپر کُہر جاڑے کے دنوں میں اکثر دیکھنے میں آتی ہے اس کو دریائی کُہر کہتے ہیں. (۱۹۰۶ء ، جغرافیۂ طبعی ، ۵۳). [دریائی + کُہر (رک)].

--- کیڑا (---ی مع) صف.
دریا میں رہنے والا کیڑا، گھونگا، مرجان وغیرہ. وہاں اسفنج، بحری گھاس اور مرجان وغیرہ دریائی کیڑے پائے جاتے ہیں. (۱۹۲۳ء، نگار، فروری، ۱۵۰). [دریائی + کیڑا (رک)].

--- گائے (---ی مع) صف.
ڈالفن، مانائیس اور ڈوگانگ ... ان بڑے بڑے بھدے جانوروں کو دریائی گائیں بھی کہتے ہیں (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۵۵). [دریائی + گائے (رک)].

--- گھاس / گھانس (---/مع) صف.
سمندروں میں اُگنے والے پودے اور گھانس. ڈوگانگ ... دریائی گھاس پر بسر کرتا ہے. (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۵۵). یہ پھول والے پودوں کی سب سے بڑی اصناف یہ ہیں ... (مثل روم یا فنگس) ... قش البحر (الگاسی‌ویڈ) یا دریائی گھانس. (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۸۳). [دریائی + گھاس / گھانس (رک)].

--- گھوڑا (---و مع) صف.
گھوڑے کی شکل کا ایک جانور جو جگالی نہیں کرتا اور افریقہ کے اردگرد سمندر میں پایا جاتا ہے (انگ: Hippoppotamus). اس کے پاس دریائی گھوڑے اچھے اچھے پراک اور اڑتے ہیں. (۱۸۰۱ء، آرائش محفل (حیدری)، ۲۱۳).

وہاں یا دریائی گھوڑے مرتے رہتے ہیں وہاں
ہے تہ بگلے کے لیے سامانِ دعوتِ بے کراں

(۱۹۲۸ء، سلیم (وحید الدین)، افکار سلیم، ۲۶۹). ایتھوپیائی خطے میں آرڈوارک (Aardvarks) اور دریائی گھوڑے ہیپوپوٹے مس (Hippopotamus) بھی پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۷ء، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ، ۴۳). [دریائی + گھوڑا (رک)].

--- مٹی (--- کس نیز فت م، شد ٹ) صف.
وہ مٹی جو دریاؤں کے راستے تبدیل کرنے کی وجہ سے میدانوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے. اگر شمال و مغرب کے حالیہ دریائی مٹی سے بنے ہوئے علاقے اور دریائی آبشاروں کے حصے بھی شامل کر لیے جائیں تو رقبہ میں کافی اضافہ ہو جاتا ہے. (۱۹۶۷ء، عالمی تجارتی جغرافیہ، ۳۵). [دریائی + مٹی (رک)]

--- میدان (---ی لین) صف.
نشیب، پست زمین، وہ جگہ جہاں سیلاب رہے، دریاؤں کے آس پاس کے میدان. شمالی ہندوستان کے قریب قریب تمام علاقے ہی کھادر یا دریائی میدان ہیں. (۱۹۲۳ء، جغرافیۂ عالم، ۲: ۱۲). ایشیا کا یہ مشرقی حصہ بوجہ اپنی گنجان آبادی کے بہت اہم ہے کیونکہ اس حصے ہیں زیادہ تر دریائی میدان ہیں. (۱۹۶۷ء، عالمی تجارتی جغرافیہ، ۴۴). [دریائی + میدان (رک)].

--- نارجیل (---سک ر، ی مع) صف.
سمندری ناریل؛ ایک دوا کا نام جو اکثر بچوں کو گھس کر پلاتے ہیں (ماخوذ: مہذب اللغات؛ فرہنگ آصفیہ). [دریائی + نارجیل = ناریل (رک)].

--- نمک (---فت ن، م) صف.
سمندری نمک. نمک جو بنگال و بہار کے آباد صوبوں کے باشندوں کے لیے مہیا کیا جاتا ہے اس زمین سے حاصل ہوتا ہے جو دہانۂ گنگا پر بالاسور اور چٹاگانگ کے دریائی علاقوں میں دریائی نمک سے ابھری پڑی ہے. (۱۹۳۰ء، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری (ترجمہ)، ۱۳۱). [دریائی + نمک (رک)].

دَرْیائی (۲) (فت د، سک ر) امث.
۱. ایک قسم کا سرخ ریشمی کپڑا، دارائی، دیبا.

فقط تعویز دریائی کا خوش رنگ   بندھا بازو میں اور کھینچا ہوا تنگ

(۱۷۷۸ء، مثنویات حسن، ۱: ۲۰۳).

مقیش کے جھڑتے ہیں پڑے تار جھپک سے
دریائی و گوٹے و کناری کی جھمک سے

(۱۸۳۰ء، نظیر، ک، ۲: ۱۶۱). ریشم سے ... یہ کپڑے بنتے ہیں ساٹن لیٹ، مخمل، ساٹھن، ٹسر اور دریائی سلک وغیرہ. (۱۹۱۶ء، خانہ داری (معیشت)، ۳۴۲). کوئی سبز سوسی کا پاجامہ پہنتے کو کہتی ہے کوئی اودی دریائی کا. (۱۹۷۰ء، غبار کارواں، ۱۰۰). ۲. (مجازی) اڑانے کے لیے پتنگ کو دور لے جا کر ہوا میں اوپر اٹھانے یا چھوڑنے کا عمل. امیدوار میں مادۂ لیاقت کا ہونا ضرور ہے کہ سفارش کی ایک دریائی ملی اور اونچا ہوا. (۱۸۸۷ء، موعظۂ حسنہ، ۱۲۳). پتنگ کو صرف دریائی کی ضرورت ہے. (۱۹۲۰ء، لخت جگر، ۱: ۹۰). [رک: دارائی].

--- باف صف مذ.
دریائی بننے والے، ریشمی کپڑا بننے والے. مُریدان ان کے (شاہ رحمت اللہ قریشی) لاہور و امرتسر و چونیاں وغیرہ میں بہت ہیں اور عرس ان کا بتاریخ ۶، صفر المظفر کو ہوتا ہے اور عرس کے واسطے معمول ہے کہ سلطانی دریائی باف لاہور کے مرید و معتقد ان کے ہیں فی گھر ایک سیر گندم اور ایک آنہ دیتے ہیں. (۱۸۶۳ء، تحقیقات چشتی، ۶۰۹). [دریائی + باف (رک)].

--- دینا محاورہ.
پتنگ کو اُڑانے سے پہلے دور لے جا کر ہوا میں جھٹکے کے ساتھ اوپر کو چھوڑنا. صرف دریائی دینے کی دیر تھی کہ ہوا سے باتیں کرنے لگیں. (۱۹۲۱ء، فغان اشرف، ۳).

--- لینا محاورہ.
۱. (عموماً پتنگ کا) ہوا میں اوپر کو اٹھنا یا اُڑنا. جب قلم ہاتھ میں آیا تو کچھ اور ہی رنگ دکھایا بانسوں اچھلنے اور ہوائی جہاز کی طرح دریائی لینے لگا. (۱۹۲۰ء، لخت جگر، ۱: ۹۰). ۲. کسی سے پتنگ کو اڑانے کے لیے ہوا میں اوپر کو چھڑوانا.

گو مرے خط کو اڑایا آپ نے مثل پتنگ
ایک دستِ غیر سے لینا تھا دریائی کا کیا

(۱۸۸۹ء، نکہت (فرہنگ آصفیہ)).

دَرِیبا/دَرِیبَہ (فت د ، ی مع/فت ب) امذ.
وہ بازار جہاں پان بکتے ہیں ، تنبولیوں کا بازار ؛ تنبولیوں کا محلہ. حضور پان تو لیتے گیا ہے جب دریبے جائے تب کہیں لائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۶). مسجد کے شمال میں دریبہ کو راستہ گیا ہے. (۱۹۶۷ ، رہنمائے مسجد دہلی ، ۱۰). مسجد کے جنوبی دروازے کے نیچے دریبہ کے سامنے ... دیہاتیوں نے اپنے بیو جمائے تھے. (۱۹۸۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ اگست : ۶). [س : در + ایبا दर + इबा].

دَرِیتی (فت د ، ی لین) امث.
درانتی، چھوٹی جگہ جس میں چنے وغیرہ دلے جاتے ہیں (پلیٹس ؛ نوراللغات). [پ : دریتی दरीती].

دُرِیجَن (ضم د ، ی مع ، فت ج) امذ.
دشمن.

شنہا بکریہ ہے سالیم دُریجن تیغ بہ قربان ہے
دہرت خوش دل، لگن خوش حال جگ سب شاد خنداں ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۹). [پ : دریجن दुरीजन].

دَرِیچا/دَرِیچَہ (فت د ، ی مع/فت چ) امذ.
۱. کھڑکی ، چھوٹا دروازہ ، موکھا.

دریچا توں اس باب کا بیچ یہ کھول
مل اس یار سوں کیوں کموں مجکو بول

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷). میں اس وقت اپنے گھر کے ایک دریچے میں بیٹھا تھا یکایک آواز ایک شور کی میرے کان میں آئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۳). دیکھتا ہوں تو اس دریچے کے اندر عمارت ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۱). گنبد کے حکما نے اپنی صنعت سے ایک دریچہ بنایا ہے وہی باغ سیماب کا راستہ ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۳۱). پاگلوں کے علاج کے لیے الگ مکانات ہیں جن کا احاطہ نہایت وسیع ہے اور دریچوں میں تیرہ کی جالیاں ہیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۸۷).

خلوت کی فضا میں دھیرے دھیرے
نشوں کے دریچے کھل رہے تھے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۸). ۲. چھوٹا در یا شہر پناہ کا چھوٹا دروازہ (آ ح و ، ۱ : ۱۰۸). [در ← دری + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ پوش (ـــــو مع) امذ.
کھڑکی کا پردہ. چقی قسم کی روغنی چھلیاں ... بڑے آرام سے ٹین چھتوں کے چھجے کے درمیان نصب ہوتی جا رہی تھیں جو ان کے دیہاتیوں پر حیرت انگیز و نیزی دوپچہ پوشوں کی طرح کے جھالردار ریشمی سے ٹنگی جاتی تھیں. (۱۹۸۶ ، فکشن : فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۱۶۹). [دریچہ + ف : پوش ، پوشیدن ـ پردہ کرنا ، پہننا].

ـــــ کاوی امث.
(انز تعمیر) دیوار کھود کر کھڑکی نکالنا ، کھڑکی بنانا. یہاں کے سلطانوں نے دریچہ کاوی کی ایک نئی صنعت اختراع کی اور اس میں بھی ان کا جواب نہ تھا. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۹۷). [دریچہ + ف : کاو ، کاویدن ـ کھودنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کُھلنا محاورہ.
راہ ہموار ہونا ؛ نئے خیال آنا. کتنے دریچے ان کی (نیاز فتح پوری) تحریروں سے کھلتے نظر آتے ہیں. (۱۹۶۳ ، نیم رخ ، ۶۲).

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) صفت.
دریچہ کی طرح ، دریچہ کی مثل جھوٹا. سرتا سر گرڈروں میں اوپر عموماً دریچہ نما ربابط بندی کی جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۷۷۳). [دریچہ + ف : نما ، نمودن ـ نظر آنا ، معلوم ہونا].

دَرِیچی (فت د ، ی مع) امث.
چھوٹی کھڑکی یا موکھا. حضرت یوسف علیہ السلام ایک طرف کو دریچی سے لگ کر بیٹھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰۱). اندر دہلیز کے دریچیاں باہر ولایتی مونجھ کا پاانداز ان کے یار دوست جو آتے ہیں بہیں اٹھتے بیٹھتے ہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۳). [دریچہ + ی (بحذف ہ) لاحقۂ تصغیر].

دَرِیخانَہ (فت د ، ی مع ، فت ن) امذ.
(قو) درگاہ ، بادشاہوں کا دربار ؛ حضور ، جناب. اللہ تعالٰی کے دری خانے میں لاکھ لاکھ شکر ہے. (۱۸۷۳ ، تہذیب النساء ، ۷).

جو ملا مجھ کو ملا اس کے دری خانے سے
بندۂ عشق ہوں میں عشق خدا ہے میرا

(۱۹۰۷ ، مخزن ، جون ، ۹۳). دری خانہ سے اٹھ کر جب میں دولت خانہ پر پہنچا فرمایا کہ اسی وقت اس ویہ کا راستہ لو. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۱ : ۹۹). [دری + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

دَرِیدَگی (فت د ، ی مع ، فت د) امث.
دریدہ ہونا ، پھٹا ہوا ، پھٹا یا دریدہ ہونے کی حالت. کیوں کہ وہ ٹکڑا جس کا پیوند کیا گیا اس پوشاک سے کچھ کھینچ لیتا ہے اور بدتر دریدگی پیدا ہو جاتی ہے. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۲۲). کوئی زندگی کی دریدگی میں ہوائے شعلہ سے رفو کرنے آیا ہے. (۱۹۰۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۱۰). [ف : دریدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی (رک)].

دَرِیدَنی (فت د ، ی مع ، فت د) صف.
چاک کر ڈالنے کے لائق، پارہ پارہ کر دینے کے قابل. معنی و مطلب کے اعتبار سے ہر ایک جلد سوختنی اور دریدنی تھی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۹). انگریز سبھا کو مخرب اخلاق قرار دے کر سوختنی اور دریدنی کتابوں میں شامل کر دیا. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۲۹۰). [ف : دریدن + ی ، لاحقۂ فاعلی].

دَرِیدَہ (فت د ، ی مع ، فت د) صف.
پھٹا ہوا ، چاک کیا ہوا ، خستہ (بطور سابقہ و لاحقہ مستعمل).

آرام گھر اشک ہے ویراں اے جنوں
دامن ہیں تار تار قبائے دریدہ کے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۸).

اگرچہ عمود ہے تو دامن دریدہ
قبائے زندگی تجھ سے سلی ہے
(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۲۹). [ف : دریدن - پھاڑنا سے حالیۂ تمام].

---دَہَن (---فت د ، ہ) صف.
۱. منہ پھٹ ، جو منہ میں آئے کہہ ڈالنے والا ؛ بدزبان ، گستاخ ، بے باک. ایک شخص نہایت دریدہ دہن اور آزاد منش اتفاقاً وہاں وارد ہوئے (۱۸۸۲ء ، مقالات حالی ، ۱ : ۳۰۲).
ترے باپ دادا سبھی بھگت جن تھے
نہ تیری طرح وہ دریدہ دہن تھے
(۱۹۰۹ء ، مظہرالمعرفت ، ۱۷). اپنی تو بہت ہمت کرنے کے بعد بھی اتنی ہمت نہیں ... ویسے کہنے والے دریدہ دہن کہاں باز آتے ہیں. (۱۹۷۶ء ، مرحبا الحاج ، ۲۳). [ف: دریدہ + دہن (رک)]

---دَہَنی (---فت د ، ہ) امث.
بدزبانی ، گستاخی ، بدکلامی. ایسی کارروائی اور دریدہ دہنی کی اسے جرات کیونکر ہوئی. (۱۸۹۶ء ، فلورا فلورنڈا ، ۲۰۳). سوامی دیا نند سر سوتی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں اسلام اور بانیٔ اسلام صلعم کے خلاف ناقابل برداشت دریدہ دہنی سے کام لیا ہے. (۱۹۳۵ء ، چند ہم عصر ، ۳۸۹). اپنے پاگل پن میں دریدہ دہنی اور آزادی کے ساتھ ... ڈرامائی انداز میں بیان کئے. (۱۹۸۶ء ، آئینہ ، ۳۲). [دریدہ + دہن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَلَم (---فت ق ، ل) صف.
بے باک مصنف ، سچ لکھنے والا. جتنے دریدہ قلم وہ (ڈاکٹر عندلیب شادانی) اپنی تحریروں میں واقع ہوئے تھے اتنے نرم ، خوش خلق ملنے ملانے بات چیت کرنے اور دیگر معمولات زندگی میں تھے. (۱۹۷۱ء ، اردو ، کراچی ، جولائی تا دسمبر : ۹). [دریدہ + قلم (رک)].

---گَرِیبان (---فت گ نیز کس ، ی مع) صف.
پھٹے حال ، غریب ، مفلس. کلکتہ کی جو کچھ بھی رونق تھی بس انھی دریدہ گریبانوں اور چاک دامانوں سے تھی. (۱۹۷۳ء ، بمہ یاران دوزخ ، ۸۹). [دریدہ + گریبان (رک)].

دَریڑا (فت د ، ی مع) امذ.
دڑیڑا ، زور کا مینھ ، دریا کے بہاؤ کا زور. دم بھر میں لہو کے دریڑوں سے جل تھل بھر گئے. (۱۸۶۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۲۶۲).
ہنسی کھیلی مرے ہونٹوں پہ طوفانی دریڑوں میں
شڑنگے مارتا گزرا ہوں سیلابی تھپیڑوں میں
(۱۹۶۷ء ، اندھیر نگری ، ۹۲). [رک : ''دڑیڑا''].

دَرِیز (فت د ، ی مع) امث.
ایک قسم کی باریک چھینٹ جس کے زیادہ تر دوپٹے بنائے جاتے ہیں. ریشمیں دریز کی چولی تھی کہنیوں تک کی آستین کی ، چولی کی زمین سفید تھی اور گلابی پھولوں کے گلدستے. (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۲۷). [رک : ''دریس''].

دَرِیس (۱) (فت د ، ی مع) امذ.
رک : دریز. جاڑے میں اونی یا دریس کی چھینٹ سے بانات بہتر ہے. (۱۸۹۹ء ، چند پند ، ۹). اچکن کا کپڑا لاؤ اور ایک کمری کی دریس لیتے آنا. (۱۹۱۸ء ، سراب مغرب ، ۵۱). [مقامی].

دَرِیس (۲) (فت د ، ی مع) صف.
۱. تیار ، لیس ، ہر طرح سے چوکس. قلعہ سے بچانے کو فوج جرار ٹوٹ جانے [illegible] (۱۹۹۰ء ، مرقع [illegible] ، ۱۷۰). ۲. کوئی سیدھی لکیر ، خط مستقیم ، سڑک ؛ حاشیہ (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۳. درست کیے ہوئے ؛ پوشاک پہنے ہوئے (علمی اردو لغت). ۴. لباس. دریس :- لباس یا پوشاک کے مفہوم میں عوام کی بول چال میں مستعمل ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۷۱). [انگ : Dress].

--- کَرْنا ف م.
پوشاک پہننا ؛ سیدھا کرنا ، ہموار کرنا ، درست کرنا ؛ زخموں کو صاف کر کے باندھنا (جامع اللغات).

دَرِیسی (فت د ، ی مع). (الف) امذ.
۱. زخموں کی مرہم پٹی کرنے والا شخص (پلیٹس). ۲. پولیس یا فوج کی قطار کو سیدھا کرنا ، پولیس یا فوج کے ملاحظہ کے لئے ؛ وردی پہنانے یا زخموں کو صاف کرنے والے کے لئے مستعمل ہے (اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۷۲). (ب) امث. زمین وغیرہ کا ہموار ہونا ، ہمواری ، یکسانی. جات جات کے کچھ بول الگ الگ بھی ہو جاتے ہیں ... جیسے ''دریسی'' بیلداروں کی اور ''ٹیپ'' راجوں کی اصطلاح ہے. (۱۹۷۱ء ، اردو کا روپ ، ۷). [دریس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا ف م.
(زمین وغیرہ کی سطح کو) ہموار کرنا ، برابر کرنا. تمام ملبا ہٹا دیا جائے اور مٹی کی دریسی صحیح تراش پر کردی جائے. (۱۹۳۳ء ، مٹی کا کام ، ۱۳۹).

دَرِیش (فت د ، ی مع) امذ.
دریز (رک) ، چھینٹ. سارا جسم تو سیاہ ہوتا ہے مگر سر دریش کی طرح نہایت خوبصورت ہوتا ہے. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۱۶۵). [دریس (رک) کا متبادل املا].

دَرِیغ (فت د ، ی مع). (الف) کلمۂ تاسف.
افسوس ، ہائے افسوس.
دریغ آہ کدھر کا ہوا نہ آخر میں
کبھی میں نفس کے مل کھینچتا ہوں ہوں خواری
(۱۹۷۸ء ، غواصی ، ک ، ۹۳).
ذرا قدر اس کی نہ جانی دریغ گئی رائیگاں زندگانی دریغ
(۱۷۹۱ء ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۲۷).
دریغ یار سے بچھڑے تو ایسے بچھڑے ہم
کہ تا بروز قیامت جدائیاں ہی رہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۶۵).

دریغ فردِ عمل ہو گئی سیاہ ، دریغ
اکیلی جان مری اسقدر گناہ ، دریغ

(۱۹۱۶ ، نغمۂ جگر دوز ، ۵۲). (ب) امذ. ۱. قلق ، رنج ، افسوس.

دکھیگا جو مارے ہیں اس کو بہ تیغ
بلاوے گا عالم بہ درد و دریغ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۰).

لب پر فغاں مستتر ہے دل میں نہاں دریغ
سینہ میں شورِ حیف ہے وردِ زباں دریغ

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۳۰۷). ۲. غم آمیز وسواس ؛ خطرہ (قدیم) (عموماً صیغۂ جمع میں).

دریغے جو آنے لگے داٹ کر
رہیا تکڑے ہو کر سینا پھاٹ کر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰۵). [ف].

ـــــ آنا محاورہ.
افسوس ہونا ؛ ترس آنا ، رحم آنا.

توں کیوں مارِیا شوہر کوں میرے بہ تیغ
جوانی پر اس کے نیں آیا دریغ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۰۶).

دشمن تھا ایسا کون نبیؐ کی نشانی کا
جس کو دریغ آیا نہ اس کی جوانی کا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۹۷).

ـــــ رَکھنا محاورہ.
کسی سے کوئی چیز بچا کر یا چھپا کر رکھنا ، کسی معاملے میں بخل یا کنجوسی کرنا (عموماً سے کے ساتھ مستعمل). تاہم نے بہ مقدور خود ہیچ اخفائے راز سربستہ کے دریغ رکھا، لیکن بدون اظہار اسرار کے مخلصی نہ دیکھی (۱۷۷۵ ، نوطرزِ مرصع ، تحسین ، ۲۵۳).

جنھوں سے تھی امید مہربانی
دریغ ان سب نے رکھا تجھ سے پانی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷۵).

اظہارِ آرزو کی آئی نہ اُن سے نوبت
دل نے دریغ رکھا اس راز کو زباں سے

(۱۹۲۱ ، کلیاتِ حسرت ، ۳۰۸).

ـــــ کَرنا محاورہ.
رک : دریغ رکھنا ؛ (کسی سے کسی معاملے میں) بخل کرنا ؛ تکلف کرنا ؛ کوتاہی کرنا ، کسر اٹھا رکھنا.

او کیا سبب ہے جو صاحب نے اس بندہ سوں
اس سخن کا دریغ کیے ہور چھپائے

(۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۱۶).

کہ ہم تو جاں میں اپنی غلام ہیں تیرے
بہانے حق میں نہ کر توں دریغ اپنا کرم

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۸). شاباش ہے اس نوکر کو کہ جس نے مالک کے لیے اپنی جو اور کشمش کا دریغ نہ کیا. (۱۸۰۴ ، بیتال پچیسی ، ۱۷). کچھ روپیہ خرچ کرنے میں دریغ نہیں کرتے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۳). اپنے چھوٹوں سے بھی ظرافت کو دریغ نہ کرتے تھے. (۱۹۱۵ ، مضامینِ چکبست ، ۲۳۵). جو کچھ ان کے پاس ہے اپنے سے زیادہ کم نصیبوں کو راحت پہنچانے کے لیے قربان کر دینے سے دریغ نہیں کرتے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۷۲).

ـــــ کھانا محاورہ.
افسوس کرنا.

ہوئی آواز اس ٹھار از گرز و تیغ
جو کھاتا تھا گردوں اتو پر دریغ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۱۵).

ـــــ ہونا محاورہ.
دریغ کرنا (رک) کا لازم.

نہیں تم کو دریغ انکارِ بدعت
خرد کو اپنی کر رکھا ہے معزول

(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۶۳). مجھے تم سے خدمت لینے میں دریغ نہیں ہو گا. (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۳۵).

دَرِیغا (فت د ، ی مج) کلمۂ تاسف.
آہ ، ہائے افسوس ، وا حسرتا.

کہتی تھی یوں آپس میں ہو کے دلگیر
دریغا سات کاڑ انکھیاں سیتے نیر

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۷۶).

دریغا یہ زمانہ کیا بُرا ہے
مرا فرزند بھی مجھ سے جدا ہے

(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (سامی) ، ۳۲۱).

اسد اللہ خاں تمام ہوا
اے دریغا وہ رندِ شاہد باز

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۷).

وا دریغا فطرتِ مسلم ہوئی جاتی ہے مسخ
بن بیٹھے ہیں لومڑی جو شیر نر پیدا ہوئے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۰۹). [دریغ + ا ، لاحقۂ ندا].

ـــــ دَرِیغ (ــــ فت د ، ی مج) امذ.
رک : دریغا جس کی یہ تاکید ہے.

ہزار آنسوں افسوس ہے مجھ اوپر
دریغا دریغ آج ہوا دل پھتر

(۱۶۸۰ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۴۲).

جب سوں گئے وہ شہاں تو دریغا دریغ
غم میں ہے پر دو جہاں آہ دریغا دریغ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (قصیدہ) ، ۱۱). [دریغا + دریغ].

دَرِیغی (فت د ، ی مج) امث (قدیم).
غم ، افسوس ، رنج و الم.

دریغی سوں لئی بال آپنے لونچ
کجل انجھواں سوں انکھیاں کا ستی پونچ
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۷۸).
عجب نئیں جو کلیجا پھٹ اس دریغی سوں
نکل کے جائے یکایک جیو پر بھاری
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۳). [دریغ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَرِیک (فت د ، ی مج) امذ.
بکائن کا درخت. میدانی علاقے جہاں نہری یا چاہی آبپاشی کا بندوبست ہو ، شیشم ، توت ... دریک ، پیپل ... سفیدہ وغیرہ. (۱۹۶۳ ، زاوعمل ، ۱۳۶). [س : دریک द्रेक].

دَرِیں م ف.
اس میں ، اس کے درمیان ، میں.
دریں دنیا نہ کیجے آشنائی
کہ پچھتاونا پڑے جب ہو جدائی
(۱۹۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۹).

ـــ اَثناء م ف.
اس دوران میں ، اس زمانے میں ، ایک وقفے میں. دریں اثنا امعائے اصغر سے معاثی رس کا افراز ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱ : ۱۰۳).

ـــ چہ شک فقرہ.
اس میں کیا شک ہے ، بالکل صحیح ، بیشک. بیشک بیشک دریں چہ شک لوگ کہتے ہیں کہ چوں چوں سے کوئی فائدہ نہ ہو گا. مگر وہ بیوقوف ہیں یہ چوں چوں ایک قسم کی ستیہ گرہ ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۸ : ۳).

ـــ وِلا م ف.
ان حالات میں ، موجودہ حالات میں یا وقت میں ، اس معاملے میں. دریں ولا میں شستی شکستہ ، بادباں تہ ، غریق لجۂ حیرت غوطہ زن چاہ موجۂ یاس بہ ہواس ہوں. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۳۰).

دَرْیُوزَگی (فت د ، سک ر ، و مع ، فت ز) امث.
گدائی ، فقیری. تم اس دریوزگی کو روایت کے کسی جزدان میں لپیٹو گے. (۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۱۱۶). [دریوزہ (گ بدل ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَرْیُوزَہ (فت د ، سک ر ، و مع ، فت ز) امث ، امذ.
بھیک مانگنا ، گدائی ، گداگری.
عطا کر اب تو زر و سیم مہر و مہ کی طرح
کہ آسمان پہ دریوزہ شکل داماں ہے
(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۶).
منصب و جاہ دکن لطف شہنشاہ دکن
آخر اک کاسۂ دریوزہ پہ قرباں دیکھا
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۰۰). [ف].

ـــ خوار (ـــ و معد) صف.
خیرات و صدقات پر گزارہ کرنے والا ، بھیک مانگ کر کھانے والا. قلندروں دریوزہ خواروں کی گردن پر طوق آہنی پہنا کے ان سے شہر کا کوہ سوت اٹھوایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۷۹). [دریوزہ + ف : خوار ، خوردن - کھانا].

ـــ کَرْنا عاورہ.
بھیک مانگنا ، گدائی کرنا ، مانگنا.
دریوزہ کرتے گزری گلیوں میں عمر اپنی
درویش کب ہوئے ہم تکیہ کہاں بنایا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۰). یہ وہی باتیں تھیں جو بادشاہی گفتار سے امرائے دریوزہ کی تھیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۳۲). یہ حضرت (امیر فیصل) جو عرصہ تک اپنی ایمان فروشی کا صلہ پانے کی امید میں اتحادیوں کے ممالک میں دریوزہ کرتے پھرتے تھے اس وقت لندن میں موجود تھے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۸۰).

ـــ گَر (ـــ فت گ) امذ.
فقیر ، گداگر ، بھیک منگا.
مفلس اس کو کہتے ہیں اہل کرم
سمجھتے ہیں دریوزہ گر سے بھی کم
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۵). مگر زمانے نے تم کو دریوزہ گر بنا دیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۷۸). آزادی ملتے ہی کسی سرمایہ دار کے دریوزہ گر ... کسی سرکاری ملازم کے درباری بن گئے. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۳۰۳). [دریوزہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ گَری (ـــ فت گ) امث.
بھیک مانگنا ، گداگری.
رزق دینا ہے تو گھر بیٹھے ہی دے اے رازق
کہ گوارا نہیں دریوزہ گری کا ٹکڑا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۹).
کب تلک طور پہ دریوزہ گری مثل کلیم!
اپنی ہستی سے عیاں شعلۂ سینائی کر
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۳۱۹). میں نے کھویا زیادہ ہے اور پایا کچھ نہیں اس سے بہتر دریوزہ گری تھی. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۳۱). [دریوزہ + گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَڑا (۱) (فت د) امذ.
(قصابی) دو سالہ یا اس سے کچھ زیادہ عمر کا بکرا بھیڑ وغیرہ (اب و ، ۳ : ۸۵). [مقامی].

دَڑا (۲) (فت د) امذ.
۱. (آب پاشی) دھاڑا ، ڈریڑا ، آبشار ، بھد بھدا (اب و ، ۶ : ۱۵۷). ۲. جھنڈ. راستے میں اونچے گاؤں سے نکلتے ہی ایک ڈھاک کا دڑا (بیہڑ) پڑتا تھا (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۸۲). [مقامی].

دَڑاڑ (فت د) امث.
رک : دراڑ. عورت بیچ پڑ جھاڑ کے اندر آئی اور دڑاڑ مل گئی.

(١٧٠٥ ، طوطی نامہ ، (اردو شہ پارے ، ٣٢٨)).

دل سوں رکھیا جدھاں سوں ولی تجھ دنتن کی یاد
داڑم تمن تدھاں سوں سینے میں دڑاڑ ہے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٢٩).

جُھپایا تُو نے ہے کس کا گُواڑ میں کاغذ
دھرا ہوا ہے جو در کی دڑاڑ میں کاغذ

(١٨٤٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ٣٨). دروازہ بند کیا دڑاڑ میں سے جھانکا (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ١٢٢). [پ : دڑاڑ दड़ाड़].

--- پڑنا محاورہ.
شکستہ ہونا ، کمزور ہو جانا ، خامیاں اور کمزوریاں پیدا ہو جانا. ماں باپ کے مر جانے سے یتیمی و بیسری کی ایک ایسی ضرب لگی کہ مجھ میں کئی دڑاڑیں پڑ گئیں. (١٩٢١ ، لڑائی کا گھر ، ٢٨).

دڑاڑا (فت د) امذ.
رک : دڑاڑ ، دراڑ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : دڑاڑا दड़ाड़ा].

دڑبا (فت د ، سک ڑ) امذ ؛ ـــ دڑبہ.
١. مرغیوں یا کبوتروں کے رہنے کا گھر ، کابک. صرف دڑبا نہیں بلکہ تمام غلہ ان مرغیوں نے نجس کر دیا تھا (١٨٦٨ ، منتخب الحکایات ، ٩٦). پرندوں کے دڑبے اور ان کے رہنے کی جگہ بلند زمین پر اس لیے بنانی چاہیے کہ برسات میں نشیب کی وجہ سے پانی نہ بھر جائے. (١٩٢٣ ، پرندوں کی تجارت ، ٥). ٢. سازشوں کا اڈہ ، کسی معیوب ، بُری اور گندی جگہ کو حقارت سے کہتے ہیں. اس کا (ترکی) دارالخلافہ ہر ایک قسم کی پولیٹکل اور فنانشل سازشوں کا دڑبہ بنا ہوا ہے (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ١١١). ٣. (طنزاً) گھر (پلیٹس). [پ : دڑبا दड़बा].

--- پھونکنا محاورہ.
مٹا دینا ، خاتمہ کر دینا ، یکسر تباہ کر دینا. ترکوں کی طرف سے گولہ اندازی ہی موقوف ہو جائے جنگ کا دڑبا ہی پھونک دیں. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ١٩١).

--- کُھلنا محاورہ.
فراواں ہونا ، کثرت ہونا ؛ آزادی ہونا.

زاغ و بوم نے شاد بلبل سے کریں بحث سخن
الٹوں کا یہ مثل سچ ہے کہ دڑبا کھل گیا

(١٨٤٨ ، سخنِ بے مثال ، ٢٠). اس لفظ کے لیے بھی مثل دوسرے الفاظ کے معانی کا دڑبا کھل گیا (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ١٠ : ٣).

--- کھولنا محاورہ.
فراواں کر دینا ، آزادی دیدینا ، کُھلی چُھٹی دیدینا. لیکن ابن الوقت نے مریخ کا دڑبا کھول دیا تھا (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٢٠٦). القصہ اس واردات نے عرفانیات الہامات کا ڈربہ کھول دیا مشکلات کے جرثومے حلق میں الگنے ... ان بدن کو جامہ کا ہوش نہیں. (١٩٢٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١١ ، ٢ : ٣).

دڑبڑ (فت د ، سک ڑ ، فت ب) امث.
جنگ و جدال ، لڑائی ، مقابلہ ؛ گڑبڑ.

ہووینگے بخت یہ تیرے من کی مراد تیوں
دڑبڑ میں اپنے دندی کے ستکھ کر آوینگا

(١٨٢٣ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ٢٨٣). [پ : دڑبڑ दड़बड़].

دڑبڑا لینا محاورہ.
پریشان کر دینا ، خوفزدہ کرنا ، مرعوب کر لینا ، اپنا ڈر بٹھا دینا.

اک سے کے تیں جب لیا دڑبڑا
تو محمود پکڑ لیا دڑبڑا

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٨٣). اٹھارہ سواروں نے ایسا دڑبڑا لیا کہ اس نے پچھیت کے دروازے سے بھاگ کر ڈھاکے میں جا کر سر چھپایا (١٩٠٩ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ١ : ٢١٢).

دڑبڑانا (فت د ، سک ڑ ، فت ب) ف م.
جھوٹا بنانا ؛ گھیرا دینا ، باتوں سے عاجز کر دینا ، باتوں میں لے آنا ، گڑبڑانا. ادھر تو باہر والے دڑبڑانے لگے ، ارے میاں تم کیسے جنگلی آدمی ہو (١٩١١ ، قصۂ مہر افروز ، ٣). ایک دن میں نے دڑبڑایا اندھے کو بھی نظر آتا ہے کہ کتابوں کی دکان ہے پھر تم کیوں پوچھتے ہو کیا چاہیے. (١٩٤٠ ، جا کم بھین ، ٢٤). [ا : دڑ + بڑ (تابع) + انا (رک)].

دڑبڑی (فت د ، سک ڑ ، فت ب) صف.
مقابلہ کرنے والا ؛ جھگڑے چلانے والا ؛ مرعوب کرنے والا ؛ شور و غل کرنے والا.

للکارتے ہوئے ، اپنی ہر مارتے ہوئے آ پہنچا
سارے خبیثوں کی اک آن میں ایسی کر دول

(١٨٨٦ ، جشن کنورسین (حباب کے ڈرامے ، ٨ : ٤ ی ، لاعقۂ نسب]).

دڑبھرہ (فت د ، سک ڑ ، فت ب ، سک ھ ، فت ر) امث.
جَو کی شراب ، بیئر (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

دڑبے (فت د ، سک ڑ ، ی مج) امذ.
دڑبا (رک) ، کی حالتِ مغیرہ یا جمع.

فرنگستان کی مرغی گُھسی مشرق کے دڑبے میں
اور آتے ہی دیا اس نے نئی تہذیب کا انڈا

(١٩٣٥ ، نگارستان ، ٢١٩).

--- دڑبے (ـــ فت د ، سک ڑ) ندا ؛ فقرہ.
آواز جو مرغیوں یا کبوتروں کو دی جاتی ہے کہ آ کر دڑبوں میں گُھسیں (جامع اللغات). [دڑبے + دڑبے].

--- دڑبے خانہ خانہ کرنا محاورہ.
رک : دڑبے دڑبے کرنا. دونوں ہاتھوں کا اندر پرہیزگار ہو کر ان جانوروں کو دڑبے دڑبے خانہ خانہ کرنا جن کی قسمت میں ... بندش میں رہنا ہے (١٨٩٥ ، سعادت ، ٩٠).

ـــــ دڑبے کرنا محاورہ.
مرغیوں کو دڑبے دڑبے کہہ کر یعنی آواز دے کر دڑبے میں بند کرنا (نوراللغات).

ـــــ کو پھونک دینا محاورہ.
رک : دڑبا پھونکنا. میر اب اس جھگڑے کے دڑبے ہی کو پھونک دو۔ پیار کی باتیں کرو لڑائی جھگڑا الغط. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٢٨٧).

دڑ پڑنا محاورہ (قدیم).
رن پڑنا ، جنگ ہونا.

دمامے دمامے ادہر دڑ پڑیا
جینا مرغ و ماہی و تاگر پڑیا

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٢٨).

رضا لیکھ گھوڑا چڑیا دڑ پڑا
شتابی سوں میدان میں جا کھڑا

(١٩٨١ ، جنگ نامۂ سیوک ، ٤٣).

دڑچنا (فت د ، ڑ ، سک چ) ف ل.
دبا دبا کر بھرنا ، ٹھونس ٹھونس کر بھرنا (علمی اردو لغت). [مقامی].

دڑ دڑ (فت د ، سک ڑ ، فت د) امذ.
رک : دَھل دَھل . اور دڑ دڑ خون بہہ رہا تھا . (١٩٧٣ ، کپاس کا پھول ، ١٢٣). [حکایت الصوت].

دڑدڑی (فت د ، سک ڑ ، فت د) امث.
(کہاں) کنکر ، ٹھیکرے ، کھپرے وغیرہ (ماخوذ : جامع اللغات).
[ب : دڑدڑی दड़दड़ी].

دڑڑ (فت د ، ڑ) امذ.
سخت بے وقوف ؛ سیلاب یا طوفان (نالے یا دریا کا) ؛ آبشار (جامع اللغات). [ب : دڑڑ दड़ड़].

دڑ کا/دڑّکا (فت د ، ڑ/شد ک) امذ.
دھڑکا ، دھمکی. یہ تو نہیں چاہتا کہ دلبر مرے ، منت و عاجزی و دڑکے کی باتیں (دور) ہی سے کرتے ہے. (١٧٣٦ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ٢١٨).

نہ آ زاہد کے دم میں تو اگر کچھ دُھن کا پکّا ہے
بہشت اک باغ ہے دوزخ بھی اک شرعی دڑکا ہے

(١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣ : ٣٢٠). [رک : دھڑکا].

ـــــ دینا محاورہ.
دھوکا دینا ، خوفزدہ کرنا ، مرعوب کرنا ، دھمکی دینا.

لگی ہوٹ پوچھنے دے کر دڑکا
بتا ہم کو لہ ہے یہ ماجرا کیا

(١٨٠٩ ، جرأت ، ک (ق) ، ٣٩٣).

دڑکنا (فت د ، ڑ ، سک ک) ف ل.
١. کھانا ، ڈکارنا ، نوش کرنا ، چٹ کرنا ؛ بہت کھانا (فرہنگ آصفیہ).
٢. تڑپنا ، پھڑکنا ، لوٹنا ؛ منہ بہت کھولنا ؛ لالچ سے کھانا (جامع اللغات). [ب : دڑکنا दड़कना].

دُڑکی (ضم د ، سک ڑ) امث.
گھوڑے کی ایک چال ، دلکی. اہکچھ دڑکی سوں ڈونگر کی ان پرپڑ گیا. (١٦٦٥ ، دکھنی انوار سہیلی ، ٦٥). [رک : دلکی].

دِڑنا (کس د ، سک ڑ) ف ل (قدیم).
گھسنا ، چھپنا (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

دڑنگا (فت د ، ڑ ، مغ) امذ.
لمبا قدم ؛ لمبے لمبے ٹانگے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [مقامی].

دڑنگے (فت د ، ڑ ، مغ) امذ ؛ ج.
دڑنگا (رک) حالت مغیرہ یا جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــــ لگاتے پھرنا محاورہ.
اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر دوڑتے پھرنا ، اُچھلتے کودتے پھرنا ؛ آوارہ پھرنا. سامنا کام نہیں کرتی دڑنگے لگاتی پھرتی ہے. (١٩٢٦ ، نوراللغات ، ٢ : ٧٠٠).

ـــــ لگانا محاورہ.
رک : دڑنگے مچانا. تو کوئی کام بھی کرے کی یا دڑنگے ہی لگاتی رہے گی. (١٩٧٩ ، عورت اور اردو زبان ، ٢٧٣).

ـــــ مچانا محاورہ.
اُچھل کُود کرنا ، دوڑتے بھاگتے پھرنا ؛ اودھم مچانا. دڑنگے مچانا ، دوڑتے پھرنا. (١٩١٥ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ٢١).

دڑوڑا (فت د ، و مج) امذ (شاذ).
رک : دڑیڑا.

مرے آنسو ہیں ساون کے تروڑے
امنڈ آئے ہیں برسنا کر دڑوڑے

(١٧٦١ ، چمنستان شعراء (ساجی) ، ٤١٨). [دڑیڑا (رک) کا متبادل املا].

دڑوکنا (فت د ، و مع ، سک ک) ف ل.
جانوروں خصوصاً شیر وغیرہ کا بولنا ، ڈکارنا ؛ سانڈ کا بولنا. ایک بندر چار دانگ ہندوستان کی حکومت کیونکر لے سکتا تھا جہاں تیموری نیستان کا نرہ شیر دڑوکتا ہو. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٦٣٠).

کشمیر کے جنگل میں دڑوکا ہے جو برسوں
اُس شیر کو روباہ بنانے کی ہے تدبیر

(١٩٣٩ ، مخمستان ، ٢٣٧). [رک : دڑوکنا].

دڑہ (فت د ، ڑ) امث.
چھوٹی جھاڑی ، چھوٹا جھاڑ ؛ جھاڑ جھنکاڑ. ملک روم میں دڑہ

یعنی جھاڑی خورد نہیں ہے جو جلاجل پاؤں میں الجھ جاوے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۲۳). [مقامی].

دَڑی (۱) (فت د) امث.
۱. (گھڑی سازی) پلٹ (انگریزی) ؛ گھوڑی ؛ گھڑی کے چکر کی چول کے سوراخ کا توا یا پردا (اب و ، ۱ : ۱۶۶). ۲. (ٹھٹیراگری) لڑبڑے منھ کا ہتھوڑا. تِرچھے مُنھ کا ہتوڑے کی قسم کا اوزار عُرفاً دڑی کہلاتا ہے اور گول مُنھ کے سیدھے اوزار میخ کہلاتے ہیں. (۱۹۰۰ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۳ : ۴۳). [مقامی].

دَڑی (۲) (فت د) امث (قدیم).
خاموشی (علمی اردو لغت). [پ : دڑی दड़ी].

ــــــ مارْنا محاورہ (قدیم)
مکراپن دکھانا ، چپ چاپ ایک کونے میں چُھپ کر بیٹھ جانا ، خاموش رہنا ، چُپ سادھ لینا. بوئی اس جھجک پر جا کر ایک کونے میں ماری دڑی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۰۱).

دَڑیڑا (فت د ، ی مع) امذ ؛ دریڑا ، دڑوڑا.
۱. بہت زور کی بارش اور اس کے پانی کا بہاؤ (بھاڑا بھی مستعمل)

بھیا سونیر بھونِس پر نور کیرا
چلیا پاتال چھانے جا دڑیڑا

(۱۶۸۲ ، عشق نامہ ، مومن ، ۸۱). بھادوں کے دڑیڑے مشہور ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۰۵).

دڑیڑے خوں کے آنکھوں سے اب تھمے سچ ہے
ہمارے دل میں کہاں تک بہے لہو باقی

(۱۸۹۸ ، دیوانِ مجروح ، ۲۳۱). ان کے طوفان میں پھنسے پڑے ان کی برساتوں کے دڑیڑے ان کے موتی برسانے سویرے. (۱۹۷۰ ، بادلوں کی برات ، ۹۷). ۲. دریا کا زوردار بہاؤ.

خدا جانے ہجومِ آہ ہے یا آندھی چلتی ہے
نہیں معلوم آنسو ہیں کہ دریا کا دڑیڑا ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۰). قائدِ اعظم محمد علی جناح اپنے ناتواں بازوؤں سے شورشوں کے دڑیڑوں سے بچتے بچاتے اور خونیں گردابوں سے لڑتے بھڑتے ساحلِ مُراد پر آ پہنچے. (۱۹۴۳ ، جہانِ دانش ، ۵۹۵). [س : دنگل و الدوک दड़ेड़ा].

دَڑھ (فت د ، سک ڑ ھ) امذ.
داڑھی کا مخفف (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس). [پ : دڑھ दढ़].

ــــــ مُنڈا / مُنڈی (ـــــ ضم م ، غنہ) صف.
(تحقیر یا طنز کے موقع پر) جس کی داڑھی مُنڈی ہوئی ہو ، داڑھی منڈانے والا. حد یہ ہو گی کہ جہاں داڑھی والوں کی اکثریت ہو گی وہ دڑھ منڈی اقلیت کا صفایا کر دیں گے. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۶۳). [ا : داڑھی (رک) + منڈا (رک)].

دِڑْھنا (کس د ، سک ڑ ھ) امث.
یقین.

چلتا دیکھا کاندھ پر دڑھنا کہے سوناں کہے
نوشہ کہی خیال کر جب من بھرے تو پگ بھرے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۶۶). [پ : دڑھنا दिढ़ना].

دَڑھیالا (فت د ، سک ڑ ھ) صف ؛ بمعنی دڑھیلا.
(عموماً طنز یا تحقیر کے موقع پر) ایسا شخص جس کے بڑی داڑھی ہو ، داڑھی والا. ان کے ساتھ بڑے بڑے دڑھیالے عالم موجود تھے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۱ : ۶). [ا : داڑھی + الا ، لاحقۂ صفت].

دَڑھیل (فت د ، سک ڑ ھ ، فت ی) صف.
رک : دڑھیل. دو شخص آپس میں برسرِ جنگ و آویزش تھے ایک ان میں سے کوسہ تھا اور دوسرا دڑھیل. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۵ : ۶). یہ کمبخت دڑھیل میری ہی قسمت میں رہ گیا تھا. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۳۸). [ا : داڑھی + ل ، لاحقۂ صفت].

دَڑھیلا (فت د ، ی مع) امذ (قدیم).
آبشار ، جھرنا (علمی اردو لغت). [مقامی].

دَرْ (فت نیز کس د) امذ.
محل ؛ بالا خانہ ، قلعہ (فرہنگِ عامرہ ؛ جامع اللغات). [ف].

دُزْد (ضم د ، سک ز) امذ.
چور ، سارق.

عرب ہور عجم ملک لڑنے کون زور
زور ایل جتے راج ہی دُزد چور

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۴).

نگہ سوں تیری ڈرتے ہیں نظرباز
سدا ہے خوف دزدوں کو عسس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱).

روشن دل سے اس کی عدو تیرہ بخت ہے
دزدِ سیاہ کار کو آفت ہے ماہتاب

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۲).

کل رات کو چاور دُزد چالاک
کیا جانے لگائے کب سے تھے تاک

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱۶۵).

کتنی رنگ زار سے جیسے اپنا وصال ہوا
نہ صدائے سگ ہے ، نہ پائے دزد کی چاپ ہے

(۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۳۷). [ف : دزد ا اوستا : دُزداد].

ــــــ حِنا کس اضا (ـــــ کس ح) امذ.
وہ جگہ یا سفیدی جو ہاتھوں یا پانو میں مہندی لگانے کے بعد رہ جائے ، مہندی کا چور. دزدِ حنا کا رنگ نہ چھٹا تھا سردست ہاتھ باندھا جاتا تھا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۹).

یہ اُڑ نہ جائیں کہیں لے کے ہاتھوں کے چھلے
جناب دزدِ حنا آپ کی نظر میں رہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۸۳).

دل چُھپانے کی ادا تو دیکھو
ہاتھ میں دُزدِ حنا ہو جیسے

(۱۹۶۷ ، دامنِ یوسف ، ۹۳). [دُزد + حنا (رک)].

---حِنائی کس صف(--- کس ح) امث.
رک : دُزدِ حنا.

اے صنم دزدِ حنائی کا لگاتا ہوں سراغ
ہو سکے کب دوسرا میرے برابر محتسب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۰۵) [دُزد + حنا(رک) + ئی ، لاحقۂ صفت].

---سُخَن کس اضا(---ضم س ، فت خ) امذ.
کسی دوسرے شاعر یا مصنف کے فکر و خیال کو بغیر اعلان و حوالہ اپنے کلام و تحریر میں استعمال کرنے والا شاعر یا مصنف.

نہیں دزدِ سخن سے بُخل معنی آفرینوں کو
کہ روبہ کھاتی ہے پس خوردۂ شیراں شکاری کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۳).

مضمون کے بہانے اُڑاتے ہیں متنِ شعر
دزدِ سخن نہیں ہیں یہ ڈا کو سخن کے ہیں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰۰). [دُزد + سُخَن (رک)].

---کَفَن کس اضا(---فت ک ، ف) امذ.
کفن چور ، بڑے درجے کا چور.

گور میں ہے تنِ لاغر کو گراں بارِ کفن
منتظر ہوں کہ کوئی دزدِ کفن پیدا ہو

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۱۷).

نہیں ہے منزلِ راہِ عدم بھی بے خطر ہمدم
اگر رہزن نہیں دزدِ کفن تو ساتھ لیتا ہے

(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۲۶۱). [دُزد + کفن (رک)].

---گِیر (---ی مع) امذ.
چور پکڑنے والا ، کوتوال شہر ، شحنہ (ماخوذ : لغاتِ سعیدی).
[دزد + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

---وار صف.
چوروں کی مانند ، چور کی طرح.

یا کہ کھینچے جائینگے وے نابکار
آگ کی سولی کے اوپر دزد وار

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۲۳۷). [دزد + ف : وار ، لاحقۂ صفت].

دَزدار (فت د) امذ.
شوخ سبز رنگ والے درخت، ایک درخت جسکی پتیاں کُھردری اور دونوں طرف دندانے دار ہوتی ہیں ممالکِ متحدہ امریکہ کے سائنس دان یورپ سے بڑی مقدار میں بھڑیں منگا رہے ہیں تا کہ انکی مدد سے وہ اپنے ملک میں دزدار (Elm) کے درختوں کے قدرتی بہاؤ کو تباہی سے بچا سکیں. (۱۹۶۸ ، کاروانِ سائنس ، ۵ ، ۱ : ۱۲۷). [مقامی].

دُزدانَہ (ضم د ، سک ز ، فت ن) صف.
چوروں کی طرح ، چور کے مانند.

قہوہ خانوں کے شبستانوں کی خلوت گہ میں
آج کی شب تیرا دزدانہ ورود

(۱۹۸۶ ، ن م ، راشد: ایک مطالعہ ، ۸۳). [دزد + انہ ، لاحقۂ صفت].

دُزدی (ضم د ، سک ز) امث.
چوری.

دُزدی کروں میں کس ورا تجھ لعلِ شکّر ریز سوں
ہر سو ہیں تو بھلائیاں مژگاں تیرانداز کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمۂ اول) ، ۳۱).

بڑا کامل فنِ دزدی میں تھا چور
مچاتا تھا وہ الٹے آپ غُل شور

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۵۰). دہلی میں نہ غدر سے پہلے ایسے آدمی رہتے تھے نہ اس کے پیچھے رہتے ہیں جن کا پیشہ موروثی دزدی ہو کہ وہ اپنی اولاد کو نسلاً بعد نسلٍ چوری کے فن کے پورے سبق پڑھا کے استاد بناتے ہوں. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، ستمبر ، ۳۳). اف : کرنا. [دُزد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُزدِیدَہ (ضم د ، سک ز ، ی مع ، فت د) صف.
۱. چوری کا ، چُرایا ہوا.

جنسِ دُزدیدہ کے مانند ہے اُلجھاؤ میں جان
کہ نہ لیتا ہے نہ پھیرے ہے خریدار مجھے

(؟ ، قناعت (آخری شمع ، ۷۷)).

کون کہتا کہ آنگن میں نہ اُترا سورج
کیا ہیں ساعتِ دُزدیدہ ترے نام نہیں

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ، ۱۳۲). **۲. چُھپا ہوا ، پوشیدہ ، چوری چُھپے.**

اوروں سے تو ہنستے ہو نظروں سے ملا نظریں
ادھر کو نگہ کوئی پھینک بھی تو دزدیدہ

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۶۶).

محفل میں کس کی آپ پہ دُزدیدہ ہے نظر
آنکھیں لڑا کے چور کو پہچان لیجئے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۶).

دیکھ لیتے ہیں کنکھیوں سے کبھی وہ بزم میں
ان کی دزدیدہ عنایت اس قدر ہو بھی تو کیا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۳۲). [ف : دُزدیدہ ، دزدیدن ـ چرانا ، چُھپانا].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) امث.
رک : دُزدیدہ نظر.

مجھے مارا تمہاری چشمِ دُزدیدہ کے تیور نے
عجب انداز تھا جس وقت محفل میں عدو آیا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۶۰). [دُزدیدہ + چشم (رک)].

---نَظَر (---فت ن ، ظ) امث.
ایسی نگہ جو چوری چُھپے ڈالی جائے، کنکھیوں سے دیکھنا.

دَس (فت د) صف (عددی)

۱. دہائی کا پہلا عدد نو اور ایک ، ایک کم گیارہ ، ہندسے میں (۱۰).

بہتوں کے آگے دیکھیں کس درجہ کو ابھی تو
اس ماہِ چاردہ کا سن دس ہے یا کہ بارہ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۵).

تو دس برس کے ہوئیں گے زینب کے دونوں لال
ہاں اک جوان ہیں حضرتِ عباس خوش خصال
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۱). بادشاہ نے ... طبیب کو دس ہزار درم ادویہ کے لیے عنایت کیے. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۵۵۶). اس نظام (اعشاری نظام) کی اساس دس پر ہے. (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۵). ۲. کئی ، متعدد ؛ چند ، کچھ. جاہل سوں ایک بات عارف بولے گا تو وہ بولے دس. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱). جو کوئی رووے اور دس کو رلاوے بہشت واسطے اوس کے ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۶). اپنے گھر کی بات دس کے منہ پڑی کیسی خرابی کی بات ہے. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۲۶). ہر روز عمیرہ کو ... دس بری اور دس ہی اچھی خبریں ملتیں. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۵۰۱). [پ : دس दस ؛ دش दश].

---احکام (---فت ا ، سک ح) اند.

وہ اہم ترین دس احکام و ہدایات جن کی حضرتِ موسیٰ نے بطور خاص تبلیغ کی تھی. حضرتِ موسیٰ کی شریعت میں چوری و زنا و خون کا اختصار کے طور پر امتناع دس احکام کے آخر میں ہے. (۱۹۱۰ ، مقاماتِ ناصری ، ۲۵۳). یہودی کہنے لگا کہ عُزیر کی دہائی ! دہائی موسیٰ اور دس احکام کی ! دہائی ہارون اور یوشع بن نون کی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۷). [دس + احکام (رک)].

---اُنگلی دَس چراغ فقرہ. دسوں انگلیاں دسوں چراغ.

(لڑکی یا عورت کے لیے) نہایت خوبصورت اور ہنرمند ہے (ماخوذ : فرہنگِ اثر ؛ خزینۃ الامثال).

---اوتار (---و لین) امث.

اسماعیلیوں کے ایک فرقے «خوجے» کی مذہبی کتاب. جب ان کا (صدریہ خوجے فرقۂ نزاریہ اسماعیلیہ کی ایک شاخ) کوئی شخص فوت ہو تو اس کی قبر پر قرآن مجید پڑھنے کے بجائے دس اوتار نامی کتاب پڑھی جاتی ہے. (۱۹۷۴ ، فرقے اور مسالک ، ۲۳۲). [عَلَم].

---آدمیوں پر حکُومت رکھنا محاورہ.

بہتر لوگوں پر رعب داب ہونا. چار کوس جا کر میں جُدا تھیں دس آدمیوں پر حکومت بھی رکھتیں تھیں (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۲۳).

---آئے دس چلے / گئے محاورہ.

ایسی جگہ بولتے ہیں جہاں آنے جانے کا سلسلہ برابر جاری رہے.

مہماں سرائے دہر میں دس آئے دس گئے
اتنا مگر ہے فرق کہ کچھ پیش و پس گئے
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۸۶).

دنیائے بے ثبات میں دس آئے دس چلے
دو روز بھی نہ چین سے ٹھہرے کہ بس چلے
(۱۹۲۳ ، دیوانِ بشیر ، ۱۲۲).

---باتیں سُنانا محاورہ.

سخت سست کہنا ، بُرا بھلا کہنا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---بیس (---ی مع) صف.

بہت سے ، کئی ، چند. دس بیس دن تھیں سو دس بیس جگہ لگے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۲۹).

مجلس آرائی کا اپنی مجھ پر احساں تو نہ رکھ
اور واں دس بیس تھے اک میں بھی جا شامل ہوا
(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۱۹).

یاراں فرو ماندہ بھی پہنچے سرِ منزل
دس بیس کے پیچھے ہیں دو چار کے آگے
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۳۶). [دس + بیس (رک)].

---پانچ (---مغ) صف.

(دس بیس کے مقابلے) تھوڑی تعداد ، چند ، کچھ

جو دیکھیا کہ بیٹھی (او) موعا سمیت
سو شاہاں میں دس پانچ کھیجا جو بیت
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۳).

کیوں لیں گے اب وہ مجھ سے گنہگار کی صلاح
دس پانچ دن سے اور ہے دو چار کی صلاح
(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۳). وہ اور اس کی بیوی دس پانچ کو کھلا کر آرام سے زندگی بسر کر سکتے تھے. (۱۹۵۲ ، شاید کہ بہار آئی ، ۵۲). [دس + پانچ (رک)].

---پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ کہاوت.

چند لوگ مل کر ہی مدد کریں تو کسی کا کام یا ضرورت پوری ہو جاتی ہے. سب دوستوں میں چرچا کیا ہر ایک نے مہربان ہو کر موافق اپنی اپنی مقدور کے اُسے دیا وہ کہاوت ہے ، دس پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۲۳).

---پَو (---و لین) امذ.

پانسوں کا اس طرح رکھنا کہ ایک پر ایک ایک اور دو پر پانچ پانچ دائرے نظر آئیں (جامع اللغات). [دس + پَو (۲) (رک)].

---جُوتے آگے ہونا محاورہ.

کسی کے کسی سے بہتر تر ہونے کے موقع پر بولتے ہیں ایک بادشاہ تو لارڈ وار بن سے بھی ہر بات میں دس جوتے آگے ہوگا. (۱۹۵۸ ، بجھ چراغ جلیں پروانے (ترجمہ) ، ۱۹۰).

---جُوتے حُقّے کا پانی فقرہ.

مشروط صورت میں کہتے ہیں کہ اگر فلاں کام شخص یا خود متکلم سے انجام نہ پایا یا نہ دے سکا تو بطور سزا اس کے دس جوتے لگائے جائیں اور حقّے کا پانی (جو نہایت بدبو دار اور

مسعود بھی ہوتا ہے، بلایا جائے ۔ یعنی اس کی بُری سے بُری گت بنائی جائے.

بات میری نہ تو نے کر مانی
تجھ کو دس بھوتے ، حُقّے کا پانی
(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی ، شاہد نامہ (ق) ، ۲ : ۳۳).

---دس (---فت د) صف.
بہت زیادہ ، کثرت سے.

دُروداں صبح شام دس دس پڑھیں
نمازوں کے پیچھے دعا یہ پڑھیں
(۱۷۹۹ ، آخر گشت ، ۱۰۸).

ایسی بہو آئی میرے گھر میں
کہ ایک کہوں سنائے دس دس
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۰). [دس + دس].

---دن چلے اڑھائی کوس محاورہ.
سست اور مجہول کی نسبت بولتے ہیں (کاہلی اور سستی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نجم الامثال ، ۵۰۴ ؛ محاورات ہندوستان ، ۸۲).

---دینگے دس دلائینگے دس کا دینا ہی کیا کہاوت.
دینا نہ لینا فقط زبانی جمع خرچ (نجم الامثال ، ۲۰۳).

---سیرا (---ی مج) امذ.
دس سیر وزن کا باٹ ؛ ایسا برتن جس میں دس سیر کھانا پک سکے. اب تانبے کے برتن گنوائے گئے :- دیگ ایک ، بیس سیرا دو ، دس سیرا دو ، ... متفرق برتن سب ملا کر پانچ سو تھے . (۱۹۲۰ ، نورمشرق ، ۹۹). [دس + سیر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---سیری (---ی مج) امث.
دس سیر وزن کا باٹ. تمہاری پوری ترازو پورے پیمانے پوری دس سیریاں ہوں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۴۶۴). [دس + سیر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---طرح (طوَر) کی باتیں فقرہ ، امث ، ج.
مختلف قسم کی باتیں ، اچھی بُری ہر طرح کی باتیں. تم بزرگ سمجھے جاتے ہو اور ان کے ہاں دس طرح کی باتیں ہوتی ہیں میری رائے میں وہاں تمہارا جانا کسی طرح مناسب نہیں ہے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۹).

---طرف م ف.
ہر طرف ، چاروں طرف.

دس طرف وہ نگہ لڑی ہے
کبھو ایدھر بھی آن پڑتی ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۵).

---فقیروں کو نہ دیا ایک تکیہ دار کو دیا کہاوت.
خوش حال کو خیرات دینا (گنجینۂ اقوال و امثال).

---قدم جانا محاورہ.
تھوڑی مسافت طے کرنا.

بتکدے سے تو چلے کعبے ولے
دس قدم ہم دل کو کر پتھر گئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۵۶).

---کمانے تھے بیس کھاتے تھے برسات کے بعد گھر آتے تھے کہاوت.
بہت فضول خرچی کرتے تھے (جامع اللغات).

---کوسی (---و مج) صف.
دس کوس کے فاصلے والا ؛ بہت بڑا. ایک طرف لا کھوں ادنیٰ اعلیٰ شاہ اور گدا ، زن اور مرد ... دس کوسی پنج کوسی قریہ اور دیہات کی رعایا ... ہیک نگاہ ہ بھی آتے جاتے کھوے سے کھوا چھلتا تھا. (۱۸۳۵ ، حکایات سخن سنج ، ۶). [دس + کوس (رک) + ی ، لاحقۂ تبعیت].

---کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ کہاوت.
رک : دس پانچ کی ، لاٹھی ایک جنے کا بوجھ . ایک اچھا شخص وہی ہو سکتا ہے جو ہمیشہ کچھ نہ کچھ بھلائی کرتا رہے دس کی لاٹھی ایک کا بوجھ. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۵۱).

---کے دو کہنا محاورہ.
زیادہ تعداد کو کم ظاہر کرنا ؛ جھوٹ بولنا ، فریب دینا.

دس کے دو کہتے ہیں جب لیتے ہیں بوسے اون کے
بھول ہم ڈال دیا کرتے ہیں کم گن گن کر
(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخاب داغ ، ۷۸).

---گز (--- ہاتھ) کی زبان رکھنا/ہونا محاورہ.
زبان چلانا ؛ بے باکی سے زبان کھولنا ؛ لاف گزاف بکنا ، زبان دراز ، بد زبان یا گستاخ ہونا.

یوں تو دس گز کی زبان ہم بھی تُناں رکھتے ہیں
بات کو طول نہیں دیتے خدا کے ڈر سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۸).

---گنا/گُنی (---ضم گ) صف.
دہ چند ؛ خلاف توقع ، بہت زیادہ ، شدت اور کثرت کے اظہار کے لیے.

دس گنا دُکھنے لگا زخم رکھے مرہم کے
درد کا کام یہی کرتی دوا اپنے ساتھ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۰۶). گارڈ فری ہیگنز نے ایک کتاب تائید اسلام میں لکھی تھی جو نایاب تھی سر سید نے اس کا ایک نسخہ لندن میں ایک جرمن کباڑی سے دس گنی قیمت پر خریدا. (۱۹۳۸ ، حالات سر سید ، ۱۰۰). [دس + گنا/گنی (رک)].

---گھرا (---فت گھ) امذ.
۱. لڑکیوں کا ایک کھیل جس میں دونوں طرف دس دس گھر ہوتے ہیں. کہیں دس گھرا ، پچیسی ، قصے ، کہانیاں پہیلیاں ... ہو رہی ہیں.

(۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹۰). دس گھرا ، بجھنی ، فضے کہانیاں ، پہیلیاں ... ہوتی ہیں. (۱۹۰۰ ، قصۂ مہر افروز ، ۵). ۲. وہ بساط جس میں دس گھرا کھیلنے کے لیے خانے بنے ہوئے ہوں. کوئی چھل چھلیا کھیلتی کوئی دس گھرا جھانے بازی کر رہی کسی کو بجھنی کا شوق. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۷۱). [دس + گھر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---گھر مانگنا محاورہ.
ادھر ادھر مانگتے پھرنا ، بھیک مانگنا.

> خیرات حسن بانٹی نہ سائل نے یار سے
> پھر ہے مانگے اور کبھی دس گھر آئینہ
> (۱۸۹۲ ، سحور (نوراللغات)).

---نِین کا لیمپ (---ی لین ، ی لین ، سکـ م) امذ.
دس بتی کی روشنی کا لیمپ (جامع اللغات).

---میں م ف.
دس بیس آدمیوں میں ، لوگوں میں ، لوگوں کے سامنے ، مجمع میں.

> یہ جلن اچھا نہیں رہ جانے پھر کیا اے پری
> ہاتھ اگر اک دن سر بازار دس میں کھینچ لیں
> (۱۸۵۴ ، گنجینۂ آرزو ، ۹۶).

---نکٹوں میں نا ک والا نکٹو کہاوت.
بے عزتوں یا بے عقلوں میں رہ کر عزت یا عقل والا بھی بدنام ہو جاتا ہے. لوگ اچھے سہی ، بے دین سہی مگر ان کو چھوڑ کر آپ کہاں تک جائیے ، وہی مثل ہے کہ دس نکٹوں میں نا ک والا نکٹو. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۳).

---نمبر کے بدمعاش / دس نمبریا (---فت ن ، سکـ م ، فت ب و ب ، سکـ د ، فت م) صف.
مشہور بدمعاش یا سزا یافتہ ، عادی مجرم ، ایسا بدمعاش جس کا نام بار بار جرم کرنے کے سبب ، متعلقہ تھانے میں تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ نمبر دس کے تحت درج ہو. جس طرح پولیس کے رجسٹر میں دس نمبر کے بدمعاش ہوتے ہیں اسی طرح قسمت کے رجسٹر میں میرا نام دس نمبر کے بدنصیبوں میں لکھا ہوا ہے. (۱۹۰۸ ، سلور کنگ ، ۳۸). جیل قبر کے ایک نامی دس نمبریے کو ہم نے دیکھا ہے کہ رمضان کا چاند دیکھتے ہی ... تائب ہو جائے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۹۶).

---نہیں اٹھارہ ہیں کہاوت.
بہت زیادہ فائدہ حاصل ہونا ، حد سے زیادہ عیش و آرام ملنا. بیک سلامت ہے اب تو ہر بارہ ہیں دس نہیں اٹھارہ ہیں. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۸).

---ہزاری (---فت ہ) امث.
رک : دہ ہزاری. دس ہزاری کی دو کروڑ تنخواہ ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۱). [دس + ہزار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دِس (۱) (کس د) امذ (قدیم).
دن.

> بڑے کوئی دس ہور کوئی ماس کون
> بڑے نہ پر یک تل پر ایک تاس کون
> (۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۱). [س : دوس दिवस]

دِس (۲) (کس د) امث : م ف.
دیکھ کر ، نظر ، نگاہ (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت).

---آنا ف ل.
دکھائی دینا ، نظر آنا. خودی دور کرے تو خدائی دس آوے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

> لیکن جیسے روح صاف ہو کر
> دس آئے جو واشگاف ہو کر
> (۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۳).

دَسا (۱) (فت د) امث : دشا.
۱. حالت ، کیفیت.

> سچ ہے دسا خاوند کے سر دیکھوں کوئی پوچھتا ہے آ
> وہ تھے تو تھا بیبیاں کا سب حلقہ سو میرے پاس تھا
> (۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، م).

مجھے کھانے پینے کی بھی کچھ رچ نہیں اس درد سے میرے شریر کی یہ دسا ہوتی ہے (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۱). تم نہ رہو گے تو میری کون دسا ہو گی. یہ سوچ کر میری آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۱۰۹).

> رُلا رُلا کے غریبوں کو ہنس چکا کل تک
> مری طرف سے اب اپنی دسا پہ ہنستا جا
> (۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۱۷).

۲. جوانی ، شباب ، رونق.

> بارہ برس کون کھوڑ پر آئی دسا عالم کتا
> ہو جیو کول اپنے کر نشان موسیں کے نو لکوں
> (۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۷). [س : دشا दशा]

---بتانا محاورہ.
حالت بتانا ، گت بنانا (علمی اردو لغت).

دَسا (۲) (فت د) امذ.
اکبرِ اعظم کے زمانے میں روپے کے دسویں حصہ کے برابر کا سکہ (روپیہ کو جلالہ کہتے تھے) اور یہ جو کور اور چاندی کا ہوتا تھا. دسا جلالہ کا دسواں حصہ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۲۵). دسا جلالہ کا ۱/۱۰ حصہ ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۵۰). [دس + ا ، لاحقۂ نسبت].

دِسا (کس د) امث.
۱. سمت ، طرف ، جانب. جیسی تاک مارے بوجھ کے کانپے اور راج دسوں دسا (مختلف سمتوں کے زاویہ یعنی مختلف ملکوں کے

راجہ) کے ، مارے دہشت کے تھرتھرانے لگے۔ (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۶۲)۔ مہاراجہ۔ سب ایشور کی دیا اور سہائی کا اقبال ہے۔ ہمارے راج کنور کو سہائی کے سایہ میں ایشور پروان چڑھائے۔ وہ آج کل کس ملک کے بندوبست میں ہیں ؟ راجہ بیربل ۔ پورب دسا میں ہیں ۔ (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۳۵)۔ ۲. (نجوم) علامت۔

شگن کے تو دسا ہیں اے مرے یار
انھیں پر ہے حصر دنیا کا سب کار

(۱۸۶۰ ، نوائے غیب (ق) ، ۲)۔ ۳. (نجوم) بدشگونی ، نحوست۔

اگر سال چھپن گئے سر سے ٹل
دسا راہو کی جائے گی سب نکل

(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۲۵)۔ ۴. پاخانہ ، ٹٹی (نوراللغات)۔ [س : دشا दशा]۔

ـــــ پھرنا/ جانا/ کرنا محاورہ (ہندو)۔
پاخانے جانا ، ٹٹی کرنا ، پاخانہ کرنا (نوراللغات)۔

ـــــ دسا چال کُلا کُلا بیوہار کہاوت۔
ہر دیس کی رسم جداگانہ ہے ، ہر ملکے و ہر رسمے (ماخوذ : نجم الامثال ، ۲۰۳)۔

ـــــ سُوس (ـــــ و مع) امذ۔
مرد غیب ، نادیدہ لوت ، دست غیب۔

چندر بان ستکھ تمہارے پڑا
دسا سوس ہے پیٹھ اوپر کھڑا

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۹۳)۔ [رک : دساسُول]۔

ـــــ سُول (ـــــ و مع) امذ ؛ دساسُوس۔
۱. وہ فرضی وجود جو دنیا کے دائرے میں حرکت کرتا ہوتا ہے ؛ رجال الغیب ، مردانِ غیب۔ اس وقت بھاگیڈن کے سوا اور کوئی مصدر یاد نہ تھا ورنہ پولیس کے دسا سولوں کی پیٹ چوروں اوچکوں کی دہشت سے ایک قدم تو اٹھتا نہیں۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۹)۔ ۲. احکامِ نجوم کے مطابق ایک علامت جو سفر وغیرہ کے لیے منحوس خیال کی جاتی ہے نیز وہ سمت جدھر خاص خاص دنوں میں سفر کرنا منحوس سمجھا جاتا ہے یا وہ دن جو کسی کام یا کسی خاص سمت میں سفر کے لیے نامبارک ہو۔ نواب صاحب تو مونچھوں کے کونڈے کے سبب سے رک گئے تھے۔ ان حضرت کے یہاں ساعت اور دساسول کا جھگڑا پڑا (۱۹۰۱ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲)۔ اول چالا دیکھا جاتا ہے یعنی دساسول کو دیکھتے ہیں کہ وہ پُشت دے یا نہیں۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۲)۔ [س : دشاسول दिशासूल]۔

ـــــ کرنا محاورہ۔
سفر کی تیاری کرنا ، سفر پر روانہ ہونا۔ ہاتھ منھ دھو کر چاہتے ہیں کہ دسا کریں اور اپنی اپنی راہ لیں (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۳)۔

دُسّا (ضم د ، شد س) امذ ؛ دسّہ۔

۱. ایک قسم کا اونی گرم کپڑا ، دُھسّا۔ تھوڑے سے اونی کپڑے طوس و دسے و کنبل وغیرہ باقی ہیں۔ (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۵)۔ ۲. ایک قسم کی چادر پشمینہ ، جیسے : کابلی یا کشمیری دسا (فرہنگِ آصفیہ)۔ [دُھسّا (رک) کا متبادل املا]۔

دَساتِیر (فت د ، ی مع) امذ ؛ ج۔
۱. دستور (رک) کی جمع ، ضوابط و قوانین کے مجموعے ، اُصول و ضوابط کے دفاتر ، آئین کے مجموعے ، آئین ، قوانین۔ ایک طرف تو مجھ کو بحث دساتیر سے ہو گی جیسے کہ وہ ہیں یا رہ چکے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، ارتقائے نظامِ حکومتِ یورپ ، ۲)۔ ہم نے ۱۹۵۳ اور ۱۹۵۶ کے دساتیر میں اسلامی دفعات شامل کرائیں۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جولائی ، ۳)۔ ۲. پارسیوں کی مقدس کتاب جو چودہ صحیفوں پر مشتمل ہے اور ان کے سب سے قدیم پیغمبر سے منسوب ہے۔ فارسی میں جو اصطلاحیں اسلام سے پہلے تھیں اور جو دساتیر میں مذکور ہیں۔ (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۳۸)۔ مردے کے منھ سے کفن سرکایا اور اُسے بکمال شوق سے دیکھ کر پھر دساتیر کی اس نے دعائیں پڑھ کر خسرو کی روح کو بخشیں۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۳۵)۔ ۳. قاعدہ ، طریقہ۔ یوگ میں ایک دیوتا (ایشور) آقا سے ممیز مانا جاتا ہے اور چند رموزی دساتیر پر اہمیت دیتا ہے جو حصولِ نجات کے لیے ضروری ہیں۔ (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۱)۔ [ع]۔

دُساد (ضم د) امذ۔
ہندوؤں کی ایک نیچ ذات جو سُؤر پالتی ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ [پ : دساد दुसाद]۔

دَساسَر/ دَساسیر (فت د ، س / ی مج) امذ۔
(ہندو) دس سر والا ، مراد : رام چندر کا حریف ، لنکا کا حکمران ، راون۔

دسا سیر کا سیر چالوں کیا
کہ سیمرغ مجھ کن کبوتر ہوا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۶)۔

دسا سر سے کئی دیو اس میں ہوئے
کدھیں رام لچھمن بھی بوت نیں لڑے

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۲)۔

ستون پہار ہو نت کوں راون کوں چیر
اوکھا رو دساسر کے دھر تے سیر

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ (ق) ، ۱۵۱)۔ [رک : دساسول]۔

دِساوَر (کس د ، فت و) امذ ؛ امث۔
۱. (i) دوسرے شہر یا ملک سے آیا ہوا تجارتی مال یا وہ مال جو دوسری جگہوں کو بھیجا جائے ، باہر سے آنے والا یا بھیجا جانے والا ان ملکوں کا بنایا ہوا کپڑا فقط ہندوستان کے بازاروں میں نہیں فروخت ہوتا بلکہ اس کا دساور باہر جاپان و چین اور ایشیا کے ملکوں میں جانے لگا۔ (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۱۳۳)۔ بمبئی کے بھنڈی بازار کی بول چال ہے۔ یہ دساور وہیں کی ہے وہیں کا مال ہے۔ (۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۵)۔ (ii) پردیسی ، اجنبی۔

دساور پُرکھ ایک دوت آن پاس
اروگن کروں دان تس دے اداس

(۱۶۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۱۵). ۲. وہ جگہ جہاں تجارتی مال فروخت کرنے (برآمد) کے لیے با افراط جمع ہو ، منڈی ، تھوک فروشی کا مقام. وہاں کے بنے ہوئے برتن یورپ کے برتنوں کو دساور سے خارج کر رہے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت، ۳۸۳). ایک ملک سے دوسرے ملک کو جائیں ایک دساور کا مال دوسرے دساور کو لائیں اور فائدہ اٹھائیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۹). زری اور سوزن کاری شال کا ستارہ چمکنے لگا اور امرتسر اس تجارت کا دساور بن گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵). ۳. غیر ملک یا ممالک.

دساور سے کوئی جاتا ہے خالی ہاتھ یوں قائم
بھلا آئی یہاں کے کن کی کچھ تو جنس بھر لے جا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۳). بھئی واللہ کیا خوب بنگلہ ہے دساور سے مال آیا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۷). ہماری کوشش ہے کہ ہمارے ملک کی پیداوار جو دساور کو جاتے وہ ہمارے ہاتھوں ہی کیوں نہ جائے. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۱۷). ہمیں کارخانوں کے لیے مشینیں ہمیشہ دساور سے منگانی پڑتی ہیں. (۱۹۵۲ ، امن کے منصوبے ، ۵۷). [س : دیش - ملک + اپر - دوسرا +].

---اُترنا محاورہ.
(تجارت) بیرونِ ملک سے آنے والے تجارتی مال کی قیمت گھٹ جانا یا طلب میں کمی واقع ہونا (ا پ و ، ۷ : ۴۳).

---آنا محاورہ.
باہر کا تجارتی مال درآمد ہونا ؛ کسی دوسرے شہر یا ملک سے تجارتی مال کا ملک میں آنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---باندھنا محاورہ.
رک : دساور بھرنا. کاروان تیار ہوئے سوداگروں نے دساور باندھے کاریگروں کے کارخانے جاری ہوئے. (۱۸۷۲ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۸۳).

---بھرنا (محاورہ).
مال کا باہر بھیجنا. چمڑے کی دساور بھری جا رہی ہے یہ جہاز روس جانے والا ہے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۵).

---بھیجنا محاورہ.
مال کو برآمد کرنا ، باہر کسی دوسرے شہر یا ملک کو اپنا تجارتی مال بھیجنا. ممالکِ غیر کو دساور بھیجتے ہیں جس کی کُل قیمت ڈیڑھ کروڑ سالانہ کے قریب ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ)، ۱ : ۱۶۵). بنگال سے شکر نہ صرف دساور بھیجی جاتی تھی بلکہ برصغیر کے دوسرے حصّوں میں بھی اس کی بہت کھپت تھی. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۳۰).

---تیز ہونا محاورہ.
(تجارت) بیرونِ ملک سے آنے والے تجارتی مال کی قیمت بڑھ جانا یا طلب میں زیادتی ہونا (ا پ و ، ۷ : ۴۳).

---چڑھنا محاورہ.
دوسرے ملک یا شہر میں کسی چیز کی مانگ ہونا ، تجارتی مال کا باہر کے مطالبے پر برآمد کرنا ، دساور کو مال لادنا ، مال بھرنا. حتیٰ کہ انڈے مرغی دساور بھی چڑھتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۰۲). کلکتہ میں اس کے (جوٹ کے) متعدد کارخانے موجود ہیں ، پھر بھی ۳۱ کروڑ روپیہ کا جوٹ ہر سال باہر جاتا ہے اور ۲۸ کروڑ روپے سالانہ کی مصنوعات بھی دساور چڑھتی ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۳).

---ہونا محاورہ.
برآمد ہونا ، باہر بھیجا جانا. جنوب مغربی ریاستوں کی حاصل خیز سرزمین کی جو پیداوار دساور ہوتی ہے وہ ریلوں اور جہازوں میں پہلے یہیں پہنچتی اور پھر بیرونی ممالک کو روانہ ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۲).

دِساوَری (کس د ، فت و) صف ؛ امذ.
۱. دساور کا ، باہر کا ، وہ مال جو باہر کا ہو یا باہر بھیجا جائے ، بدیسی. ہماری تعلیم گاہیں دکانیں ہیں جن میں دساوری مال کی خرید و فروخت ہوتی ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۳۶). اگر حکومت یہ تمام ملکی اور دساوری احتجاج پی گئی تو ہمیں یونیورسٹی ایکٹ کے خلاف ... آواز اٹھانا پڑے گی. (۱۹۸۰ ، بزم آرائیاں ، ۱۱۱). ۲. عمدہ پان کی ایک قسم. اودھ لکھنؤ سے لے کر بنگالے تک بنگلے اور دساوری کی پرکھ تو یوں ہے کہ مگھی نہایت نفیس و لطیف و خوشبو ہوتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۱). نئے پان دان سے جو اسی روز خریدا تھا سفید دساوری پان کی گلوریاں بنانے لگی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۵۵). پان دوچار ہیں لیکن سفید ، بنگلی ، دیسی ، دساوری. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۱۶). پان تھوڑے سے دساوری پان ! (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۱۳۲). ۳. کبوتر کی ایک قسم (نور اللغات). [ا : دساور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَسائِس (فت د ، کس ء) امذ.
سازشیں ، جعل سازیاں ، دھوکے بازیاں. وہ ارمن جو ... کریٹ میں قتل ہوئے وہ بھی انگریزی دسائس کے شکار ہوئے. (۱۹۱۸ ، مسئلہ شرقیہ (ترجمہ) ، ۴۳). ہرٹہ نے جرأت کی مگر (ذوی الریاستین) کے دسائس کا شکار ہوا. (۱۹۵۸ ، انتخاب الہلال ، ۳۸). [ع : (د س س)].

دَسْتَبَنْد (فت د ، سک س ، فت ب ، سک ن) امذ.
وہ رقم مراد ہے جو بعوض آبِ تالاب کاشتکاروں سے لی جاتی ہے (احکام متعلق عطیات ، ۲۱). [دست بند (رک) کی تصحیف].

دَسْہنا (فت د ، سک س ، فت ہ) امذ.
چمٹا ، آگ یا انگارا پکڑنے کا آلہ ، دست پناہ، پُھکنی، دسہنا

اور پانی کا لوٹا پاس ہے آلا گندھا رکھا ہے۔ (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۹۳)۔ نواب صاحب کے ہاتھ میں چاندی کا دستہ تھا۔ (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۱۲)۔ آپ کی بیوی بگڑ گئی ہیں ایسا نہ ہو مجھے دستے سے آکر مارنے لگیں۔ (۱۹۴۰ ، بادوں کی برات ، ۴۷۰)۔ [دست پناہ (رک) جس کا یہ مخفف ہے]۔

دَسْت (۱) (فت د ، سک س) امذ.

۱. ہاتھ ، پنجہ.

> علی دست تھے شہ کوں پر تھار فتح
> کہ نصرت رفیق ہو نپے بار فتح

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۸)۔

> نہیں یہ بھی تشبیہہ سے درکنار
> یہ ہے خطِ گلزارِ دستِ نگار

(۱۷۸۶ ، مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۴۴)۔

> ہے وہی جوشِ جنوں گو کہ گئی فصلِ بہار
> دستِ اطفال سے اب تک نہیں سنگ چھوٹے

(۱۸۳۰ ، دیوانِ وفا ، ۱ : ۲۱۵)۔

> یہ پیالہ ہے کہ دل ہے ، یہ شراب ہے کہ جاں ہے
> یہ درخت ہیں کہ سائے کسی دستِ مہرباں کے

(۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۴۸)۔ ۲. **چوپائے کے اگلے دو پاؤں دست کہلاتے ہیں۔**

> شیر و پلنگ و گرگ سے باہر نہیں ہوں میں
> جو چاہے ران کھائے جو چاہے سو دست کھائے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۶)۔ دست کا گوشت بہت پسند تھا۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰۲)۔ ۳. (برخالف شکاری کے لیے تعداد کے اظہار کے موقع پر) جیسے: **یکدست جرہ ، یکدست باز** وغیرہ۔ ۔۔۔ سرخ اور سفید اور سکوک کو سلخ اور عدد لکھتے ہیں اور ۔۔۔ جانورانِ شکاری کو دست۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۷۷)۔ جرہ اور شاہین وغیرہ کو دست کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں۔ (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۳)۔ ۴. خلعت ؛ زرہ (جامع اللغات)۔ ۵. (پیمائش) شاہجہاں کے زمانے کا پیمانہ؛ ایک ماپ۔ آٹھ جو کا ایک انگشت اور چوبیس انگشت کا ایک دست اور چار دست کا ایک ڈنڈ۔ (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۳۰۳)۔ ۶. کوئی مکمل چیز جیسے مکان ، دفتر ، اصطبل وغیرہ ؛ نوبت ، دفعہ ، موقعہ ، دستہ ؛ ہاتھ کی شکل کا بنا ؛ پنجۂ مرجان ؛ وہ جگہ جہاں سب سے عزیز مہمان کو بٹھائیں ؛ گدیلا جس پر وہ بیٹھے ؛ وزیر اعظم ؛ طاقت ، قوتِ بازو ، فضیلت ، برتری ؛ فتح ؛ فائدہ ؛ طریقہ ، طور ؛ پہلو ، طرف ؛ اِختتام ، حد ؛ کام ، پیشہ ؛ محنت ؛ برابر ، ہم پلہ ؛ باجے کا ہاتھ ؛ مالگزاری جو خفیہ میں ا کٹھی کی جائے ، بندوبست کے خلاف جو مقرر کی جائے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ ۷. مطلق قدرت کو کہتے ہیں (مصباح التعرف)۔ [ف : دَسْت ؛ ژند : زَسْت]۔

۔۔۔ اُتار (۔۔۔ ضم ا) امذ.

کشتی کا ایک داؤ جو اس طرح ہوتا ہے جب حریف اپنا بایاں ہاتھ کندھے پر رکھے تو دوسرے کو چاہیے کہ اپنے بائیں ہاتھ کو وہ اپنے گلے کی طرف سے لا کر حریف کے بائیں ہاتھ کی کلائی یا پنجہ پکڑلے اور داہنا پیر بڑھا کر حریف کے بائیں پیر کے پنجے پر رکھ کر داہنا ہاتھ حریف کے بائیں بازو پر سے لے جا کر اس کی گردن پر تھپکی دے یا پکڑ لے اور بائیں ہاتھ سے حریف کی کلائی یا پنجے کو اپنی گردن سے موڑتا ہوا اُتار کر بائیں طرف کھینچے اور داہنے ہاتھ سے گردن کو کھینچے (رموزِ فنِ کشتی ، ۱ : ۲۱)۔ [دست + اُتار (رک)]۔

۔۔۔ اُٹھانا محاورہ.

کسی پر ہاتھ اٹھانا ، وار کرنا ، حملہ کرنا.

> یہ دستِ ظلم بس اب ہم پہ دلستاں نہ اُٹھا
> بچیں تو کوچے سے اپنی کشاں کشاں نہ اُٹھا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۸۷)۔

۔۔۔ اَجَل کس اضا (۔۔۔ فت ا ، ج) امذ.

موت کا ہاتھ؛ مُراد : موت ، اجل.

> یہ کیا دستِ اَجَل کو کام سونپا ہے مشیّت نے
> چمن سے توڑنا پھول، اور ویرانے میں رکھ دینا

(۱۹۶۵ ، صبحِ الہام ، ۶۵)۔ [دست + اجل (رک)]۔

۔۔۔ اَدَب باندھنا محاورہ.

باادب رہنا ، دست بستہ ہونا ، فرمانبرداری کرنا۔ پری کا مالک دیکھنے کی تاب نہ لایا جان پر کھیل کے قریب آیا دستِ ادب باندھ کے پہلے تو سلام باحترام کیا پھر بمنت یہ کلام کیا۔ (۱۸۶۰ ، شبستانِ سرور ، ۱۸)۔

۔۔۔ اَدَب جوڑنا محاورہ.

احترام کرنا ، دست بستہ ہونا ، تعظیم و تکریم کرنا۔ اُس نے وزیر سے صلاح پوچھی اُس نے دستِ ادب جوڑ کر یہ بات کہی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۸)۔

۔۔۔ اَفسوس مَلْنا کس اضا ، محاورہ.

پچھتانا ، افسوس کرنا.

> ملا کر تو اب دستِ افسوس کو
> بڑا رو لے ننگ و ناموس کو

(۱۷۸۴ ، سحر البیان ، ۱۰۰)۔ عبدالحق خیرآبادی دستِ افسوس مل کر اس واقعہ کو جناب داغ کی غلطی اور میری انتہائی بدنصیبی پر محمول کرتے تھے۔ (۱۹۳۰ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۰)۔

۔۔۔ اَفْشار (۔۔۔ فت ا ، سک ف) صف ، امذ.

۱. ایسی نرم اور ملائم چیز جسے ہاتھ سے دبایا یا نچوڑا جا سکے ، چاندی یا سونا بھی جو اتنا نرم ہو کہ ہاتھ سے دبایا یا موڑا جا سکے.

> بلور اور عاج و مرمر سے ہے ہموار
> لطافت ہیچ ہیچ سیمِ دستِ افشار

(۱۸۴۳ ، تصویرِ جاناں ، ۳۵)۔

طرفہ چہرے کی لطافت وہ سنہری رنگت
دست افشار طلا سے بھی سوا ترمایٹ
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۹).
اس انیلی نار کے کن کنوٗ تلے رالیو
سیمر دست افشار کی مانند جس کا دودھیا
(۱۹۵۹ ، سرود رفتہ ، ۲۳). ۲. ہاتھ سے نچوڑا ہوا عرق یا روغن وغیرہ گوشت روغن کنجد دست افشار میں ملا کر کھلانا مفید ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۳۹). [دست + ف : افشار ، افشردن ـ نچوڑنا].

ـــــ اَفْشاں (ـــــ فت ا ، سک ف) صف ؛ م ف.
دورانِ رقص ہاتھ نچاتے ہوئے ، رقص کرتے ہوئے.
باثے کوبان ، دست افشاں ، (چف نظرا)
کھو کے اپنی قدرتی انسانی آزادی ، بشر
(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۶۰). [دست + ف : افشاں ، افشاندن ـ جھاڑنا].

ـــــ اَفْشانی (ـــــ فت ا ، سک ف) امث.
رقص کی حالت میں ہاتھوں کی حرکت ، ہاتھ نچانا ، رقص کرنا. ان کو لٹریچر سے کیا تعلق. یہ صرف اپنی دست افشانی اور پا کوبی کے لیے ہیں. (۱۹۲۳ ، مقالات ماجد ، ۲۱۶). [دست + افشاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَفْگَن (ـــــ فت ا ، سک ف ، فت گ) امذ ؛ صف.
نوکر ؛ نشانہ ؛ مشغول ؛ کمزور (جامع اللغات). [دست + ف : افگن ، افگندن ـ ڈالنا ؛ گرانا].

ـــــ اِمْتِحان کس امذ (ـــــ کس ا ، سک م ، کس ت) امذ.
طاقت کی آزمائش (جامع اللغات). [دست + امتحان (رک)].

ـــــ اَنْداز (ـــــ فت ا ، سک ن) صف.
۱. **دخل دینے والا ، مداخلت کرنے والا ، رکاوٹ یا مزاحمت پیدا کرنے والا.** جو آئندہ کو بوپ روم کارروائی کرے گا اسمیں جرمن دست انداز نہ ہو گا. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ جولائی ، ۱۵). ۲. **کسی کام میں ہاتھ ڈالنے والا (شاذ).** تحریر پر ان جلد ہوش رہا کی دست انداز ہوا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳). ۳. **ہاتھ بڑھانے والا ، دست درازی کرنے والا ، ظلم اور زیادتی کرنے والا.**
دست انداز نہ ہو گل پہ ابھی اے گل چیں
صبر کر صبر ذرا باغ سے جا لے بلبل
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۷۸).
اے جنوں سمجھوں گا کل ہر تار کا تجھ سے حساب
آج تو میرے گریباں پر جو دست انداز ہے
(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۳۶۸). [دست + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

ـــــ اَنْداز کَرْنا محاورہ.
چھیڑ چھاڑ کرنا ، دست اندازی کرنا.

سکیاں کے سات دست انداز کرتی
ٹھنک چلتی ، پھکتی ، ناز کرتی
(۱۸۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۷).

ـــــ اَنْدازی (ـــــ فت ا سک ن) امث.
۱. **ہاتھ ڈالنا (کسی کام میں) ، دخل اندازی ، مداخلت ، ہاتھ ڈالنا (کسی پر).** اسلام نے کسی مذہب کے مسائل میں دست اندازی نہیں کی. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳۱۳). انہوں نے (حکیم اصغر حسین فرخ آبادی) مرض کو لاعلاج خیال کر کے دست اندازی نہیں کی. (۱۹۳۶ ، مقالات شروانی ، ۵). اگر آپ کا کوئی معقول ذریعۂ معاش نہیں تو آپ پر دست اندازی کی جا سکتی ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۰۳). ۲. **چھیڑ چھاڑ ، دست درازی.** مجھے دیور جانتی ہیں اور جب میری جانب سے دست اندازی ہو گی یا اشارہ بازی تو وہ کیا دل میں کہیں گی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۳۰). گورنمنٹ اگر وہ خیر خواہ رہیں تو ان کے حقوق اور آزادی میں کسی دوسرے کو دست اندازی نہیں کرنے دیتی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۴۸). [دست + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَنْدازِیِ پولِیس (ـــــ فت ا ، سک ن ، کس ی ، و مع ، ی مع) امث.
پولیس کی دخل اندازی ، پولیس کی مداخلت ، مزاحمت. بعض وجوہ سے بلا دست اندازی پولیس میں تم کو لکھنو واپس لیے جانا پسند کرتا ہوں. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۲۰۳). [دست اندازی + پولیس (رک)].

ـــــ آخِیر کس صف (ـــــ ی مع) امذ.
آخری بار ، آخری دفعہ ؛ ہاتھ کا آخری ہاتھ (جامع اللغات). [دست + آخیر (رک)].

ـــــ آزما (ـــــ سک ز) صف.
ہاتھ کو آزمانے والا ، تجربہ کار (جامع اللغات). [دست + ف : آزما ، آزمودن ـ آزمانا].

ـــــ آزمائی (ـــــ سک ز) امث.
مشق ؛ تجربہ ؛ وہ لڑائی جو دست بدست ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [دست + آزما (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ آشْنا (ـــــ سک ش) امذ.
بیچ میں پڑنے والا (جامع اللغات). [دست + آشنا (رک)].

ـــــ آلُود ہونا محاورہ.
دخیل ہونا ، ملوث ہونا ، شریک ہونا. زرنقد کو خلوص سے آپ کے لیے لاتے تھے ... ضرورت کے مطابق (شیخ مبارک) کچھ لے لیتے تھے اور دیگر اشخاص سے معذرت کر دیتے تھے اور دست آلود نہیں ہوتے تھے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۶). [دست + ف : آلود ، آلودن ـ لتھیڑنا].

ـــ آموز (ـــو مج) صف.
۱. (ہاتھ پر بٹھا کر) تعلیم دیا ہوا ، ہلایا ہوا ، ہالو ، پالتو (خصوصاً شکاری پرندہ).

دل ہمارا ہے مرغ دست آموز
رحم لازم ہے اس پہ اے صیّاد

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۱).

بازیاں کرتا ہے بعضوں سے وہ طفل
میرا دل کیا باز دست آموز ہو

(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۵۸۸). سیکھا ہوا ، جیسے ، نوآموز ، دست آموز. (۱۹۷۵ء ، لغتِ کبیر ، ۱ ، ۲ : ۵۳۵). ۲. کاریگر ، دست کار (علمی اردو لغت). [دست + ف : آموز ، آموختن - سیکھنا ، سکھانا].

ـــ آویز (ـــ ی مج) امذ.
رک : دستاویز.

طلب جوں جتا شوق انگیز ہوئی
لنبی زلف تس دست آویز ہوئی

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۱۹۵).

عجب نہیں جو کرے دعوئ پریشانی
صنم کی زلف میں ہے جس کے پاس دست آویز

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۷۰).

دست آویز یہ موجود ہے دل لینے کو
چور سب جانتے ہیں دزدِ حنا ہوتا ہے

(۱۸۵۲ء ، دیوانِ برق ، ۳۶۳).

ملا فرمانِ الفت اُن کے در سے
کہ دست آویز حسرت ہات آئی

(۱۹۲۳ء ، اعجازِ نوح ، ۲۰۲). [دست + ف : آویز ، آویختن - لٹکنا]

ـــ آویزی (ـــ ی مج) امث.
رک : دستاویزی. فرمایا پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دست آویزی کے ساتھ سنت میری کی نزدیک فسادات میری کے ہیں واسطے اس کے ہے اجر سو شہیدوں کا (۱۸۲۷ء ، ہدایت المومنین ، اولاد حسن قنوجی ، ۳۸). [دست + آویز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ باد پیما کس صف (ـــ ی لین) امذ.
۱. ہاتھ جو ہوا میں ہلے جیسے شرابیوں کا (علمی اردو لغت). ۲. جس ہاتھ سے کوئی کام نہ نکلے ، نکمے ہاتھ (جامع اللغات) [دست + باد (رک) + پیما (رک)].

ـــ باز صف.
چالاک ، ہوشیار ، کاریگر ، وہ جو سب کچھ خرچ کر دے ، شطرنج کا کھلاڑی (جامع اللغات). [دست + باز (رک)].

ـــ بازی امث.
۱. ہاتھا پائی ، زور آزمائی ، دست درازی.

علم سوں صبا دست بازی کرے
صبا سوں علم جلوہ سازی کرے

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۲۱۹). خواجہ مکارم سلطان معظم کے نوکر نے بعہد اکبر کے قراولوں سے دست بازی کی اس کے زخم لگا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۱۳). ۲. پنجہ لڑانا ، شطرنج کھیلنا (گلزارِ معنی). [دست + بازی (رک)].

ـــ بافی امث.
ہاتھ سے کپڑا بننا ، ہاتھ کی کاریگری ، صناعی. اس سخن پناہ کی امداد سے میری دست بافی تازہ حسن و صورت اختیار کر لے گی. (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۳). [دست + ف : باف ، بافتن - بُننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بالا کس صف ، امذ.
غالب ، مُسلّط ، حاوی. یہ دولت سبز و شیریں ہے ... اور اس کی مثال اوس شخص کی جیسی ہے جو کھاتا چلا جاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ دست بالا دست زیریں سے بہتر ہے. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۱۶). [دست + بالا (رک)].

ـــ بخیر (ـــ فت ب ، ی لین) کلمۂ دعائیہ.
خدا خیر کرے ، اللہ محفوظ رکھے ، جب کسی چوٹ ، مرض (جیسے پھوڑا وغیرہ) یا تکلیف کا ذکر کرتے ہیں یا اس چوٹ اور مرض کی جگہ اپنے یا اپنے کسی مخاطب کے جسم کے کسی حصے میں ہاتھ کے اشارے سے بتاتے ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں. کوئی دست بخیر چاروں انگلیوں سے چاٹ رہا ہے. (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۲). ایک گولا دھائیں سے اس کے پیٹ میں دست بخیریاں لگا. (۱۹۲۸ء ، پسِ پردہ ، ۸۹). [دست + ب (حرفِ جار) + خیر (رک)].

ـــ بداماں ہونا محاورہ.
کسی سے اُلجھنا ، دست و گریباں ہونا ، مناقشہ کرنا.

تو مجھ سے دست بداماں ہوا ہے کیوں بھائی
کیا ہے میں نے ترا کیا خفا ہے کیوں بھائی

(۱۸۹۲ء ، نگہ غفلت ، ۸۲).

ـــ بدست (ـــ فت ب ، د ، سک س) صف ، م ف.
۱. ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں ، ہاتھوں ہاتھ ، جلد ، شتاب.

سدا تو مدحِ نبیؐ و علیؓ کی کہتا ہے
قطب شہ شعر ترا تو لکھے ہیں دست بدست

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۵).

ساقیا بخش جام دست بدست
بطفیلِ امام دست بدست

(۱۸۳۷ء ، دیوانِ قاسم ، ۳۶).

بدستِ پیکِ صبا اور بدستِ قاصدِ اشک
پہنچتی سب ہے خبر تابہ یار دست بدست

(۱۸۵۶ء ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۳). مدارالمہام اپنے والہانہ جوش

میں پورا جملہ بھی نہیں کہنے پایا کہ نیلی اور عذرا دونوں دست بدست آ پہنچتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۴۴). طے شدہ رقم میں سے نصف اسے دست بدست دی جا چکی تھی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۵). ۲. آمنے سامنے ، روبرو.

حق مرے دشمنوں سے لیوے گا
وہ مرا انتقام دست بدست

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۴۶). وہ انگریزی فوج میں گھس آتے اور دست بدست لڑائی شروع کر دیتے تھے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۴۴۴). ۳. ہاتھ کے ہاتھ. دنیا بازارِ انتقام ہے جہاں سودا دست بدست کا حساب ہے اور گناہ کا ثمرہ یہیں پر ملتا ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخِ ممالکِ چین ، ۱ : ۳). جب آپ سے ملاقات ہوگی دست بدست لے لیجئے. (۱۹۰۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۸۸). [دست + ب (حرفِ جار) + دست (رک)].

---بدست رکھ کر بیٹھنا محاورہ.
ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا ، بیکار بیٹھنا ، کام نہ کرنا.

بنا جو تجھ سے بنے اپنا کار دست بدست
کہ رکھ کے بیٹھ نہ غفلت شعار دست بدست

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۳۳).

---بدستی (---فت ب ، د ، سک س) صف.
ہاتھوں ہاتھ ، ہاتھ کے ہاتھ ، ترت ، فوری.

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتھ کرو اس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے

(۱۹۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۹). جب سودا دست بدستی ہو تو اس منی آرڈر کے جھگڑوں میں پڑنے سے فائدہ. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۲). [دست بدست + ی ، لاحقۂ صفت].

---بدعا/بہ دعا ہونا محاورہ.
دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا ، دعا کرنا ، دعا گو ہونا ، دعا مانگنے کی حالت میں ہونا ، ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا. آپ کی سلامتی کے لیے یہ سب دن رات دست بدعا رہتے ہیں. (۱۸۹۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۶۸). دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ... تکلیف کو رفع کرے. (۱۹۱۱ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۴). ایکسلینسی سے کامیابی کے ساتھ واپس آنے والوں کو ہدیۂ مبارک باد پیش کرتے ہیں اور جانے والوں کے ارادوں میں پختگی کے لیے خدا سے دست بدعا ہیں. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۵).

---بُرد (---ضم ب ، سک ر) امث ؛ امذ.
۱. مال ، دولت ، سرمایہ.

خاتم تھی نامہ کی نشانی
انسان کی دست برد جانی

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۹).

آج مانا یگانہ ہیں ہم لوگ
دست برد زمانہ ہیں ہم لوگ

(۱۹۰۱ ، راقم ، ک ، ۹۱). **۲. دلیری ، سبقت.**

اُٹے گرز کے دستہ میں دست برد
دکھایا اُنو کوں وہاں دستبرد

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۴). **۳. کسی غیر کا قبضہ ، عمل دخل ، تسلط ، اثر.** غالب ہے کہ اس بادشاہ کی سلطنت پائیدار رہے اور ... ملک پر دست برد نہ ہونے پائے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۳۷). جائداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ سوتیلے باپ کی دستبرد سے محفوظ رہے. (۱۹۳۱ ، نوحۂ زندگی ، ۳). خطۂ کشمیر اپنی جغرافیائی صورتِ حال کی وجہ سے کئی مرتبہ حملہ آوروں کی دست برد سے محفوظ رہا. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۳۷۹). **۴. خورد برد ، چوری ، غبن ، خیانت.** گھر میں فقط عورتیں ہی عورتیں تھیں چوروں کو دست برد کا موقع مل گیا. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۵۷). جس قدر گہنا مستان شاہ کے دست برد سے بچا تھا مع چھلّے انگوٹھی سب کے اتار کے ڈال دیا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۲). **۵. تباہی ، لوٹ مار ، غارت گری ، چیرہ دستی.**

دیکھی جو دست برد تری چشمِ ترک کی
قزاق راہ کاٹ کے جاناں نکل گئے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۷).

ایمن ہے دستِ بردِ حوادث کے خوف سے
فضلِ خدا ہے ان کا نگہبان و پاسدار

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۲۴). زمانے کی دست برد سے آتشِ جہلا سے اور عیارانِ ماضی کی تباہ کاریوں سے دورِ اسلام کی جو نورانیاں محفوظ رہ گئی ہیں وہ ... کہیں جمع ہیں اور کہیں مدفون. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۱). [دست + ف : بُرد ، بُردن - لے جانا]

---برد کرنا محاورہ.
۱. حملہ کرنا ، قبضہ کرنا ، تصرف کرنا ، قابو میں لانا.

خبر خوں سیتیا میر سپاہ گرد
جو آیا سپہدار کر دستبرد

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۴).

اب آ تو یہاں جنگ شیراں کریں
یہاں دست برد دلیراں کریں

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۸). بادشاہی سپاہ کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے تو مجھے موقع ملے گا کہ میں اُس پر دستبرد کروں. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۲۹۹). **۲. خورد برد کرنا ، غبن یا خیانت کرنا ، چوری چھپے مال اڑا لے جانا.** موقع پاتا ہے تو دست برد بھی کر جاتا ہے. (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۱۶۷).

---بردار (---فت ب ، سک ر) صف.
کسی کام وغیرہ سے ہاتھ اٹھانے والا ، چھوڑنے والا ، دست کش ، بے تعلق.

جی میں ہے اب ہوجیے گا دست بردارِ عشق سے
ناز برداری بتاں کب تک تمہاری کیجئے

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰۵). گھبرا کر اور کسی سدِّراہ کے پیش آنے سے شروع کیے ہوئے کام سے دست بردار نہ ہو. (۱۸۸۶ ، دستور العملِ مدرسینِ دیہاتی ، ۳۲۰). اب صورت ایسی آ پڑی ہے کہ شاید اس کو (منظور حسین) تعلیم سے دست بردار

ہونا پڑے۔ (۱۹۰۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۹۱۹)۔ نظام المشائخ میں خواجہ حسن نظامی نے واحدی صاحب کو برابر کا شریک کیا لیکن بعد میں وہ اس سے دست بردار ہو گئے۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۴۷)۔ [دست + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا]۔

---بردار کرنا محاورہ۔
علیحدہ کرنا ؛ فارغ کرنا ؛ جدا کرنا ، ہٹانا۔ انگریزوں نے اس کو دست بردار کر کے اس کے داماد میر قاسم کو بٹھایا۔ (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۴)۔

---بردار ہونا محاورہ۔
ہاتھ اٹھانا ، باز آنا ، علیحدہ ہونا ، کنارہ کشی اختیار کرنا۔ مسلمانوں کو دیکھو جنھوں نے پہلے چکنت چھوڑی اب قولاً نہیں عملاً دست بردار ہوتے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹:۲۰)۔ لارنس نے ایک عمدہ دیباچہ لکھا جس میں وہ اپنے ناقدانہ حقوق و قرائض سے کسی جگہ بھی غافل یا دست بردار نہیں ہوا۔ (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۸۲)

---برداری (---فت ب ، سک ر) امث۔
لاتعلق ہو جانا ، قطع تعلق ، کسی کام سے ہاتھ اٹھا لینا ، ترک کر دینا۔ بچوں میں دست برداری کرالوں مگر قدرتی تعلق کو تو میں نہیں توڑا سکتی۔ (۱۹۱۰ ، ایامیٰ ، ۱۱۷)۔ تھانے میں جا کے فوراً درخواست دست برداری داخل کیجئے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۹۹)۔ ان کے ... حقائق نے ان کے روزمرہ سے چشم پوشی نہیں کی اور روایت سے دست برداری نہیں کی (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۹۰)۔ [دست + بردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---برداری دینا محاورہ۔
اپنے حق کو چھوڑ دینا ، لاتعلق ہو جانا۔ چھ مسلمان حصہ داروں نے پرتاب سنگھ کے بیٹے بختاور سنگھ کے حق میں دست برداری دے دی۔ (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۱۹۴)۔

---برداشتہ (---فت ب ، سک ر ، ش ، فت ت) صف ؛ م ف۔
۱. **لگے ہاتھوں ، سرسری طور پر ، بلاتامل۔** جو کچھ کہ خاطر خواہ مزاج میں آتا ہے کچہری تحصیل داری میں دست برداشتہ بھیج دیتے ہیں۔ (۱۸۴۸ ، کتاب الآثار ، ۲۰۱)۔ مصارف ضروری کے لیے کنبش سے دست برداشتہ کچھ روپیہ ملتا تھا۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۹۵)۔ اے نور نظر یہ سحر دست برداشتہ ہیں اگر ہم کر سحر کریں تو آسمان کو زمین پر پہنچا دوں۔ (۱۹۰۱ ، طلسم نو خیز جمشیدی ، ۲ : ۱۰۱)۔ ۲. **ہاتھ اٹھائے ہوئے ، دست بردار۔**

اب یہ حالت ہے کہ دشمن بھی دعا کرتے ہیں
دست برداشتہ میرے لیے جلاد ہیں سب

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۷)۔ [دست + ف : برداشتہ ، برداشتن - اٹھانا]۔

---بر دل ہونا محاورہ۔
دل پر ہاتھ رکھے ہونا ، دل تھامے ہوئے ہونا۔

وان درد سے تھا وہ دست بر دل
یہاں عشق سے تھی شکست بر دل

(۱۸۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۱۱)۔

---بُردی (---ضم ب) امث۔
۱. **دلیری ، ہمت۔**

تمن کوں جنگ دستبردی ہو ہمت
کھولو لے کر شمشیر اس پر بھی دست

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۰۳)۔ ۲. **چوری ، غبن ، خورد برد۔**

یار کے دزدِ نگہ پر دست بُردی ختم ہے
آنکھ کا کاجل چرا لے جائے ایسا چور ہے

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۳۷)۔ ف : کرنا۔ [دست + بُرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بُردی کرنا محاورہ۔
حملہ کرنا ، غارت گری کرنا۔ ساحروں نے حصار سحر کر دیا کہ کوئی عیار آ کر دست بُردی نہ کر لے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۲۳)۔

---بَرَنْجَن (---فت ب ، ر ، سک ن ، فت ج) امذ۔
رک : کنگن۔ بجنے کی جھنکار دست برنجن کی رونق۔ (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۱۷)۔ [دست + برنجن (رک)]۔

---بَسْتَہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف ؛ م ف۔
۱. **ہاتھ باندھے ہوئے ، ہاتھ جوڑ کر ؛ (مجازاً) کمال اطاعت و انکسار کے ساتھ ، باادب و احترام:**

دست بستہ ہو کھڑا ہے سرو تجھ قد کے حضور
گر غلامی خط تجھے دیوے تو ہے اس کوں بجا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۸)۔ شاگرد پیشے اور بجوائی دست بستہ با ادب آنکھیں نیچی کیے ہوئے حاضر تھے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۷)۔ سب نے دست بستہ عرض کیا۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۷)۔ دنیا کی ہر نعمت اور زندگی کی ہر راحت اس کے حضور میں دست بستہ حاضر تھی۔ (۱۹۱۷ ، گلدستۂ عید ، ۲۰)۔ دست بستہ استدعا ہے کہ اپنے حبیب پاک کے طفیل ہر مسلمان خصوصاً رخت سفر کے ہر قاری کی دلی مرادیں بر لائے (۱۹۸۵ ، رخت سفر ، ۱۲)۔ ۲. **مستعد ، مطیع۔**

دست بستہ و کمر بستہ و لب بستہ سہی
اس پہ بھی خوش ہو کہ دربار میں آئے تم ہو

(۱۹۸۳ ، بےآوازگلی کوچوں میں ، ۷۷)۔ ۳. **بخیل ، کنجوس** (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۳)۔ ۴. **مغلوب ؛ عجیب و غریب** (نور اللغات)۔ [دست + ف : بستہ ، بستن - باندھنا]۔

---بَسَر (---فت ب ، س) صف مذ۔
متاسف ، متحیّر ، افسوس کرنے والا ، سلام کرنے والا (لغات سعیدی ؛ فیروز اللغات)۔ [دست + ب (حرف جار) + سر (رک)]۔

---بسر ہونا محاورہ۔
سر پر ہاتھ رکھ کر سلام کرنا میں اسے مختار کار جان کر اور دیرینہ سمجھ کر دست بسر ہوا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۱)۔

ـــ بَغَل (ـــ فت ب ، غ) امذ.
بنوٹ کا ایک ہاتھ. بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی اسمِ سامی ... دست بغل. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۴۸). [دست + بغل (رک)].

ـــ بَقَبْضَہ (ـــ فت ب ، ق ، سک ب ، فت ض).
(الف) امذ.
بنوٹ کا ایک ہاتھ. بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی ... دست بقبضہ. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۴۸). (ب) صف ؛ م ف. تلوار پر ہاتھ ہونا ، ہاتھ میں تلوار ہونا ، جنگ کے لئے تیار (پلیٹس). [دست + ب (حرفِ جار) + قبضہ (رک)].

ـــ بَقَبْضَہ ہونا محاورہ.
آمادۂ جنگ ہونا ، لڑنے کے لیے تیار ہونا.

تیوری بدل کے دست بقبضہ نہ ہو جئے
دیکھا جو اک نظر تمھیں اے یار کیا ہوا

(۱۸۰۹ ، جرأت (نور اللغات)).

ـــ بُقْچَہ (ـــ ضم ب ، سک ق ، فت چ) امذ.
چھوٹا بُقچہ جس میں کپڑے وغیرہ رکھتے ہیں. کسی پاس رومال ہے کسی پاس روپہری بادلے کا دست بُقچا ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۳). اتنے میں توشہ خانے والیاں کمخواب کا دست بُقچہ لے کر حاضر ہوئیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۰). سبز کارچوبی دوشالہ دست بُقچہ میں رکھ لیتی ہوں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۵۳). [دست + بُقچہ (رک)].

ـــ بُقْچی (ـــ ضم ب ، سک ق) امث.
چھوٹی بُقچی.

جو کلیاں دست بُقچی کھولتیں گلزارِ عالم میں
وہیں وحشت سے عریاں کا بھی ملبوس اُڑ جاتا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۹). (نواب وزیر الملک آصف الدولہ مرحوم نے) ایک دوشالا خاص اپنے اوڑھنے کا دست بُقچی میں سے نکلوا کر مصنف کو عنایت کیا. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، اگست ، ۷). [دست + بُقچی (رک)].

ـــ بَگَرِیباں ہونا محاورہ.
رک : دست و گریباں ہونا. معشوقۂ خاص نے اسی وقت میرے دست بگریباں ہو کر کہا تم اپنی معشوقوں سے میری بے عزتی کراتے ہو. (۱۹۱۳ ، محل خانۂ شاہی ، ۷۰).

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
۱. موتیوں اور جواہرات کا لچھا جو عورتیں کلائی پر باندھتی ہیں. تیسی ہی چمک جڑاؤ چنپا کلی کی اور دو لڑی اور دھکد کی اور مروارید کی تسبیح ... اور بازو بند و پہنچی و دست بند و سُرن و چوڑی و جہانگیری و انگوٹھی و چھلوں کی. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳). پہنچے پر زمرد کی پہنچی اور یاقوت کے دست بند. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۳۷). انگوٹھی الماس دست بند وغیرہ دیا. (۱۸۹۶ ، قیصر التواریخ ، ۲ : ۳۶). دست بند میں پھولوں کو ملانے کے لئے سونے کی سادہ زنجیریں ہوتی ہیں اور جڑاؤ میں یہ کام موتیوں کی لڑیوں سے لیا جاتا ہے. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۱۶۷). ۲. (i) ایک قسم کے کڑے. عہد عتیق میں بھی عورتوں کے ہاتھوں میں سیپی اور کوڑیوں کے دست بند اور ہڈیوں کی بنی ہوئی چوڑیاں ملتی ہیں. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۱۶۳). (ii) سونے یا چاندی کا زیور جو ہاتھ کی پُشت پر پہنا جاتا ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۳. ایک ناچ جس میں ہاتھ ملاتے ہیں (علمی اردو لغت). ۴. ہتھکڑی ، پہنچی (مہذب اللغات). ۵. محصول آبپاشی ، حاصل آراضیِ زیر بر سے مرمت تالاب کے معاوضے میں فی صد دس روپیہ کی رقم جو قولدار کو ادا ہوتی ہے (مہذب اللغات). ۶. لڑنت کے ایک داؤ کا نام جس میں حریف کے ہاتھ میں کہنی کے مقام پر ہاتھ ڈال کر کلائی کو اس طرح پکڑتے ہیں کہ حریف بے بس اور ہاتھ بیکار ہو جاتا ہے.
دے دل میں گوند یا گیت ایک تند   کہ تا مات کر اس رکھوں دست بند
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۹۲). دست بند کرے تو اپنی چھری اس کے ہاتھ پر سے اتار کے مع اس کے ہاتھ پاؤں سمیت پنجہ پر رکھے. (۱۸۹۸ ، قوانینِ ضرب و حرب ، ۱۷۷). جس وقت دشمن دست بند کرنے کے لیے ہاتھ لا کے پاؤں کے پنجے پر رکھے تو اپنے دائیں پاؤں کا پنجہ اس کی چھری اور ہاتھ پر رکھ دے. (۱۹۲۲ ، فنِ تیغ زنی ، ۸۷). اف : کرنا. [دست + ف : بند ، بستن - باندھنا].

ـــ بَنْد کَرْنا محاورہ (قدیم).
ہاتھ جوڑنا ، عاجزی کرنا. کچھ قند کر ، دست بند کر ، بھار کاڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۸).

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
وہ طریقہ جس پر کتے وغیرہ بیٹھتے ہیں ؛ قید ، روک ؛ عجز ، انکسار (جامع اللغات). [دست + بند (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بَنْدھَک (ـــ فت ب ، سک ن ، فت دھ) امث.
رہن ، گروی ؛ امانت ، دھروڑ (علمی اردو لغت ؛ اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۳). [دست + بندھک (رک)].

ـــ بوس (ـــ و مع) امث.
ہاتھ چُومنے والا. حاجب نے اجازتِ دست بوس حاصل کر کے اس جماعت کو ... حاضر کیا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷). اسمعیل نے حوصلۂ شاہانہ سے کام لیا اور (اپنے) بھائی (نصر) کو قید سے آزاد کر کے تخت پر بٹھایا. آپ دست بستہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر آداب و دست بوس کی رسمیں ادا کیں. (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۱ : ۲۳). سب درویشوں کے ہاتھ چُومنے لگے عورتیں بھی دست بوس ہوئیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۳). اف : ہونا. [دست + ف : بوس ، بوسیدن - چُومنا].

ـــ بوس کَرْنا محاورہ.
ہاتھ چُومنا ؛ کسی بڑے یا بزرگ سے ملاقات کرنا ، نیاز حاصل کرنا ، ملاقات کرنا.

دنیا میں بھری ساری آوازِ کوس
فلک سوں کیتی خاک بھی دست بوس
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۷).

---بوسی (---و مج) امث.
ہاتھ چومنا یا دوسرے آدابِ حاضری بجا لانا. مہر سر لشکر کے سنگت عقل بی بے اختیار ہو کر راتیں رات عشق کے حضور آیا ، دیدے دیدار سوں لایا دعا دیا دست بوسی کیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۶). دونوں دست بوسی کر کے بیٹھ گئے (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۲۰).

شل بہ بازوئے عدو ہو کہ الہیٰ اس سے
دست بوسی جو کرے ہاتھ ہلائے نہ بنے
(۱۸۲۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۵). یہ سجدہ تعظیمی تھا جو ان کی شریعت میں سلام مصافحہ اور دست بوسی کا ذریعہ رکھتا تھا اور جائز تھا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۱). اف : کرنا. [دست + بوس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بہانہ جُو کس صف (---فت ب ، ا ن ، و مج) صف.
بہانہ ڈھونڈنے والا ہاتھ ، شرارت پر تُلا ہوا ہاتھ. کبھی دنوں سے تنقید کی طرف بھی اس کی توجہ ہوئی ہے ، خدا نقادوں کو اور تنقید کو اس کے دستِ بہانہ جُو سے محفوظ رکھے. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۲۹۱). [دست + بہانہ (رک) + ف : جُو ، جُستن - ڈھونڈنا].

---بہ کار و دل بہ یار کہاوت.
ہاتھ کام میں اور دل دوست میں ، جب کوئی شخص ہاتھ سے کچھ کام کر رہا ہو مگر اس کی طرف متوجہ نہ ہو دل میں کچھ اور سوچ رہا ہو. (مہذب اللغات).

---بیع (---ی لین) صف.
ایسا شخص جس نے کسی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بیعت قبول کی ہو ، پکا یا باقاعدہ مُرید ، چیلا. سعد اللہ ستر پوش حضرت کا خاص دست بیع مرید. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۲۰۸). تحریراتِ حضرت علیہ الرحمۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اتفاق دست بیع ہونے کا بزرگانِ وقت سے چار مرتبہ ہوا. (۱۹۰۳ ، مراۃ الحقائق ، ۳۱). اف : ہونا. [دست + بیع (رک)].

---بیعت کس اضا (---ی لین ، فت ع) امذ.
رک : دست بیع ، ارادت کا ہاتھ ، مُرید.

ہوا ہے دستِ بیعت خانوادے میں ترے غم کے
بہے کا سلسلہ آنسو کا جاری روزِ محشر لگ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۳).

دستِ بیعت شمع پیش یار کرتی ہے دراز
دے غلامی خط ہمارے ہاتھ میں پروانہ آج
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۰). [دست + بیعت (رک)].

---بے ہُنَر کَفچۂ گدائی اَست کہاوت.
جس ہاتھ میں کوئی ہنر نہ ہو وہ گدائی کا کفچہ (بھیک کا پیالہ) ہے ؛ جس شخص کو کوئی ہنر نہیں آتا اسے بھیک مانگنا پڑتی ہے (مہذب اللغات).

---پاچکی (---فت چ) امث.
آشفتگی ، گھبراہٹ (مہذب اللغات). [دست + پاچہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---پاچہ (---فت چ) صف.
۱. بے قرار ، مضطرب ، گھبرایا ہوا. گھبرا کر دست پاچہ ہوا ، عیش و نشاط بُھولا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۱).

تھی جنہیں دیو سے نسبت وہ دلاور بھاگے
دست پاچہ طرفِ قلعۂ خیبر بھاگے
(۱۹۳۱ ، مراثیٔ محب (محمد علی خان) ، ۶۴). ۲. حیران ، سراسیمہ. اس وقت میں دست پاچہ ہو کر بیٹھ رہنا طریقِ وفا اور آئینِ حیا سے دور ہے (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۶۷). آئرستان والے انگریزوں سے زیادہ گہرا تخیّل رکھتے ہیں ان سے زیادہ سمجھدار اور ذہین ہیں لیکن زمانے کی رفتار سے ناآشنا ہیں اس لئے میدانِ عمل میں دست پاچہ ہو کر رہ گئے. (۱۹۳۷ ، مضامینِ عابد ، ۱۶۶). [دست + پاچہ (رک)].

---پاک امذ.
۱. وہ کپڑا جس سے ہاتھ پونچھتے ہیں ، تولیہ ، رومال. خواص نے دست پاک حاضر کیا ہاتھ پونچھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۱۸). زانو پوش بیویوں کے گھٹنوں پہ ڈالے دست پاک آگے رکھ دیئے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۷). ۲. (طباخی) چھوٹا کپڑا جو کھانا کھانے وقت ہاتھ پوچھنے کو دسترخوان پر تہ کرکے دیا جائے جیسے انگریزی طریقے میں نیپکن ہوتا ہے (اب و ۳ : ۱۶۶). [دست + پاک (رک)].

---پانا محاورہ.
قابو حاصل کرنا ، غلبہ پانا.

جُھنجلا کے ذرا کے غُل مچا کے
سمجھا کے دبا کے دست پا کے
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۴۰).

---پر (---فت پ) امذ.
پرندہ جو شکرے کے واسطے بطور طعمہ چھوڑا جاتا ہے ، باؤلی (مہذب اللغات). [دست + پر (رک)].

---پَرْوَر / پَرْوَرْد / پَرْوَرْدَہ (---فت پ ، سک ر ، فت و / سک ر / فت د) صف.
ہاتھوں کا پالا ، پالا ہوا ، پرورش کیا ہوا ، پروردہ. رودکی جو فارسی شاعری کا ابوالآبا سمجھا جاتا ہے اس (خاندانِ سامانیہ کا دربار) دربار کا دست پرور تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۲).

دست پرورد ترے ملک کے اشجار بھی ہیں
چھیڑنا فرض ہے جن پر تری تشہیر کا ساز
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۹۳). طغرل ... خود بلبن کا دست پَرْوَرْدَہ اور

معتمد علیہ غلام تھا۔ (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت، ۱ : ۲۰۵)۔ [دست + ف : پرور ، پرورده ، پروردن = پالنا]۔

--- پس کس صف(--- فت پ) امث.
کسی کام کا اختتام ؛ پاسے میں جو رقم ہاری جائے ؛ تخت ؛ نچی نشست (علمی اردو لغت)۔ [دست + پس (رک)]۔

--- پسیں کس صف(--- فت پ ، ی مع) امذ.
پاسے کا آخری ہاتھ (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [دست + پسیں (رک)]۔

--- پناہ کس اضا نیز بلا کس(--- فت پ) (الف) امذ.
چمٹا ، دستپنا. حقّہ بردار نے چاندی کی حقہ چاندی کے سے ساز سے تیار کر کے بادشاہزادے و دلبر کے آگوں لیانے رکھتے ہیں اور خاک انداز و دست پناہ ہاتھ میں لئیں کھڑے رہتے ہیں۔ (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۲)۔ اگر دست پناہ آگ میں گرم کر کر اس کی پیٹھ پر رکھیئے تو خُوب ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۸)۔ مجھ سے بُرا کوئی نہیں دست پناہ سے پکڑ کر زبان کھینچ لوں گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۸)۔ ماں کے پاس دست پناہ نہیں ہے توے سے روٹیاں اتارتی ہیں تو ہاتھ جل جاتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۶۷)۔ یہ آلات خواہ کنوئیں سے پانی کھینچنے کے ڈول ہوں کھیتی باڑی کے لئے ہل بیل ہوں روئی بکنے کے لئے پُھکنی ، دست پناہ ہوں ، سفر کے لیے ریل گاڑی ، ہوائی جہاز ہوں ... انسانی زندگی میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، پاکستانی کلچر ، ۲۰۷)۔ (ب) امث.
پشت پناہی ، معاونت ، امداد.

کیا چلے آتش کا اس پر جس کو ہے دستِ پناہ
ہے سلیماں جس کے تئیں ایک چیونٹی بس کوت ہے
(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۸۳)۔ [دست + پناہ (رک)]۔

--- پنجہ (--- فت پ ، سک ن ، فت ج) امذ.
لڑائی جھگڑا ، مقابلہ. تمہیں شیروں سے اس طرح دست پنجہ کرنا نہیں چاہئیے۔ (۱۹۳۱ ، نہتا راتا ، ۳۱)۔ اف : کرنا. [دست + پنجہ (رک)]۔

--- پنہ (--- فت پ ، ن) امذ.
چمٹا ، دستپنا. باورچی خانہ سے ساماں جی دست پنہ سے مسلح ہو کر پہونچیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۶)۔ [رک : دست پناہ]۔

--- پوش (--- و مج) امث.
۱. دستانہ. مہاراج! لیجئیے دست پوش اور کمان. (۱۹۳۸ ، شکنتلا ، اختر حسین رائے پوری ، ۱۶۵)۔ ۲. منہ پونچھنے کا کپڑا. ایک آیا چھری کانٹے رکھ گیا دوسرا پلیٹیں سیدھی کر گیا دست پوش لانے والا بالکل ہی نیا آدمی تھا. (۱۹۷۳ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۱۹۹)۔ [دست + ف : پوش ، پوشیدن = پہننا ، چھپانا]۔

--- پیرہن کس اضا(--- ی لین ، فت ر ، ہ) امث.
آستین (علمی اردو لغت)۔ [دست + پیرہن (رک)]۔

--- پیمان (--- ی لین) امذ.
مہرِ مُعجّل ، وہ نقد جنس یا زیور جو شبِ عروسی دولہا دلہن کو بطور تحفہ دیتا ہے (علمی اردو لغت)۔ [دست + پیمان (رک)]۔

--- تاسّف مَلنا محاورہ.
کفِ افسوس ملنا ، غم کرنا ، افسوس کرنا.

جو اس سے دل لگاتے ہیں آخر ہو منفعل
ملتے ہیں اپنے دستِ تاسّف بہ یک دگر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۰)۔

ملیں دستِ تاسّف کیوں نہ پریاں مجھ سے انساں پر
گماں ہے تختۂ تابوت کا تختِ سلیماں پر
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۴)۔

--- تصرُّف کس صف(--- فت ت ، ص ، شد ر بضم) امذ.
قبضہ ، تسلّط. علوم و فنون کو اغیار کے دستِ تصرف سے بچانے کے لیے ... احساسِ غیرت اور مستحسن کوشش سے کام لیں. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۳۷۷)۔ [دست + تصرف (رک)]۔

--- تطاوُل کس اضا(--- فت ت ، ضم و) امذ.
ظلم اور زیادتی کا ہاتھ ؛ (کنایۃً) ظلم و ستم ، زیادتی ، لوٹ کھسوٹ. آرمینیوں کے جور و ظلم سے تنگ آ کر ... شام کے کُل رومن کیتھولک عیسائیوں نے اپنے بشپ کی معرفت بابعالی میں درخواست دی ہے کہ ہم کو ان بدذاتوں کے دستِ تطاول اور لوٹ مار سے محفوظ کیا جائے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۵۹)۔ اگر سلطنت لوگوں سے زبردستی دولت چھینے گی اور اون کے حرم و نفوس اور اسرار و عزت پر دستِ تطاول دراز کرے گی تو دفعتہً ملک میں خلل و فساد پیدا ہو گا۔ (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۶)۔ [دست + تطاول (رک)]۔

--- تعدّی کس اضا(--- فت ت ، ع ، شد د) امذ.
ظلم و ستم. اگر طلسم کشا مجھ سے بہ آشتی پیش آئے گا تو میں ہرگز اُس پر دستِ تعدّی دراز نہ کروں گا۔ (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۹۵۱)۔ [دست + تعدّی (رک)]۔

--- تنگ کس صف (--- فت ت ، مغ) امذ.
غریب ، نادار ، مفلس (اسٹین گاس)۔ [دست + تنگ (رک)]۔

--- تنگی (--- فت ت ، مغ) امث.
غریبی ، تنگ حالی ، پستی ، ادنیٰ پن ، عسرت (اسٹین گاس)۔ [دست + تنگ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- تہ سنگ کس صف نیز بلا کس(--- فت ت ، کس ، ، فت س ، مغ) امذ.
مجبور ، لاچار ، بے کس.

مجبوری و دعوائے گرفتاریِ الفت
دستِ تہِ سنگ آمدہ پیمانِ وفا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۹). زندگی تو ایک پیمانِ وفا ہے اور اسی پیمانِ وفا میں انھیں (اختر حسین رائے پوری) دست تہِ سنگ ہی پایا لیکن کبھی تنگ دست نہ دیکھا. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۳۹). [دست + تہ (رک) + سنگ (رک)].

---تہی کس صف(--- فت ت) امذ.
ناداری ، مفلسی ، بے زری.
دستِ تہی ہے مانعِ دیدارِ دوستاں
کیا جاؤں اس طرح سے میں احباب کے حضور
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۹).
حاصل ہو خیر دستِ تہی سائلوں کو کیا
خالی ہر ایک حرف ہے لفظِ سوال میں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۰۳).
حائل نہیں ہے راہ میں دیوارِ برگ گُل
بیٹھے ہیں شہرِ درد سے دستِ تہی لیے
(۱۹۶۷ ، شہرِ درد ، ۳۳). [دست + تہی (رک)].

---جامہ (--- فت م) امذ.
مکمّل خلعت (علمی اردو لغت). [دست + جامہ (رک)].

---جُود(و عطا) کس صف(--- و مع ، و مع) امذ.
بخشش کرنے والا ہاتھ.
اس ہاتھ نے لٹائے ہیں کس کس طرح گہر
مژگانِ چشمِ تر بھی عجب دستِ جود ہے
(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۵۹). حکومتِ ہند سے نہ مدد مل سکتی تھی نہ وہ (ڈاکٹر صاحب (سابق صدرِ ہند)) لے سکتے تھے آخر اُن کی نظر عثمان علی خاں کے دستِ جُود و عطا پر گئی. (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۳۳۳). [دست + جُود + و (حرفِ عطف) + عطا (رک)].

---چالاک صف.
وہ شخص جسے چوری کا لپکا ہو ، آنکھ بچا کر نظروں سے چرا لینے والا (نوراللغات). [دست + چالاک (رک)].

---چالاکی امث.
چوری ، ہاتھ کی صفائی ، خانہ جنگی ، دو شخصوں کی لڑائی (ماخوذ : علمی اردو لغت). [دست + چالاک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چپ کس صف(--- فت چ) امذ.
بائیں طرف ، الٹا ہاتھ ایسے ہی تیس بادشاہ دستِ راست ہیں اور ایسے ہی تیس بادشاہ دستِ چپ ہیں (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳۰). تیغ دیکھنے کو ہاتھ بڑھایا دستِ چپ ہاتھ میں آیا میں سمجھا یہ شخص ناواقف ہے اوسی پر اکتفا کیا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲۳۰). [دست + چپ (رک)].

---چپ سے شُمار نہ ہونا محاورہ.
زیادہ تعداد ہونا (علمی اردو لغت).

---چپی کس صف(--- فت چ) امذ.
۱. **بادشاہ کے دربار میں الٹے ہاتھ کی طرف بیٹھنے والے درباری لوگ جو دستِ راست پر بیٹھنے والے خواص سے کسی قدر کم سمجھے جاتے تھے.** دست راستی دست راست اور دست چپی جانب چپ اپنے اپنے دنگلوں پر باقاعدہ مستعد با ادب بیٹھے ہوئے ناچ دیکھ رہے ہیں. (۱۸۹۳ ، کرچک باختر ، ۵۱۴). ۲. **بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا.** ایرج نے گھوڑا نکالا پکار کر آواز دی کہ اے کشتی گیر زادے دست چپی ایسے وقت پر مدد کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، طلسمِ ہفت پیکر ، ۲ : ۱۵). [دست + چپ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چرب (--- فت چ ، سک ر) صف.
امداد ، اعانت (علمی اردو لغت). [دست + چرب (رک)].

---چیر (--- ی مع) صف.
زبردست ، غالب (علمی اردو لغت ؛ فیروز اللغات). [دست + چیر (رک)].

---حنا بستہ کس صف(--- کس ح ، فت ب ، سک س ، فت ت) امذ.
وہ ہاتھ جس میں مہندی لگا کے حنا بند باندھ دیا جائے ؛ مہندی لگے ہاتھ ؛ (مجازاً) محبوب کے ہاتھ.
کشتۂ دستِ حنا بستہ ہوں ان ہاتھوں سے
کبھی دو پھول تو لا کر تو مری جان چڑھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۱). [دست + حنا (رک) + ف : بستہ ، بستن - باندھنا].

---حنائی کس صف(--- کس ح) امذ.
مہندی سے سرخ سرخ ہاتھ ؛ مہندی لگے ہاتھ ؛ (مجازاً) محبوب کے ہاتھ.
جیسے اس کی نہیں اسے اثرِ لطفِ محبت
اس دستِ حنائی میں جو داماں نظر آیا
(۱۹۳۸ ، فکرِ جمیل ، ۳۰).
الجھا مرے بالوں سے کوئی دستِ حنائی
سونے نہ دیا لذتِ خوابِ سحری نے
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۱۲۶). [دست + حنا (رک) + ئی ، لاحقۂ صفت].

---خانہ (--- فت ن) امذ.
مکمّل گھر (جامع اللغات). [دست + خانہ (رک)].

---خُدا کس اسا(--- ضم خ) امذ.
حضرت علی کا لقب ، یدُاللہ.
نکلو اہلِ عالم سے اسیر زار کرتا ہے
یہی پیکان یا دستِ خدا ہے دست گیری کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۸۳). [دست + خدا (رک)].

ـــــ خَر کسی اضا(ـــــ فت خ) امذ.
گدھے کا کھر ، گِل (جامع اللغات). [دست + خر (رک)].

ـــــ خَرچ (ـــــ فت خ ، سک ر) امذ.
جیب خرچ ، متفرق خرچ. سخاوت کا یہ حال ہے کہ باوجود اس بے دست گی کے پانچ ہزار روپے اُن کے دست خرچ کے مقرر ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۹۵). ہم بھائی بہنوں کو جو تھوڑے سے پیسے دست خرچ کے لیے ملتے ... اس سے کوئی کتاب خرید لی جاتی. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۵۷). [دست + خرچ (رک)].

ـــــ خَط (ـــــ فت خ) امذ.
اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا اپنا نام ؛ کسی کے نام کی علامت یا نشانی جو اسی کے قلم سے ہو. کیوں بھائیو! ایسی درخواست پر کوئی تم میں سے دست خط کرتا؟ نہ کرتا ہرگز نہ کرتا!. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۹). [دست + خط (رک)].

ـــــ خَط ہونا ف ل.
کسی کے نام کی علامت یا نام اسی کی قلم سے لکھا ہونا (نوراللغات).

ـــــ خَطَر کسی اضا(ـــــ فت خ ، ط) امذ.
ہاتھ کا ہاتھ جس پر بہت سا مال لگا ہو ؛ اونچی اور خطرناک جگہ (جامع اللغات). [دست + خطر (رک)].

ـــــ خَطّی (ـــــ فت خ) صف.
کسی شخص کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ، دستخط کیے ہوئے ، ہاتھ کا لکھا ہوا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دست + خط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ خود دہانِ خود ، گرنہ خورد زیانِ خود کہاوت.
جو خود مختار ہو اس کا مطلب خوب حاصل ہوتا ہے اس پر بھی وہ اگر فائدہ نہ اُٹھائے تو اس کا نقصان ہے عموماً ضیافت میں مہمان کے سامنے کھانا چُن کر کہتے ہیں کہ «دست خود دہانِ خود» (ماخوذ : نوراللغات).

ـــــ خوردہ (ـــــ و معد ، سک ر ، فت د) صف.
مستعملہ ، خراب ، استعمال شدہ.

متاعِ دست خوردہ تھا زہے میرا دلِ وحشی
دیا جب اس نے واپس میں نے صورت بھی نہ پہچانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ وِلا ، ۶۳). [دست + ف : خوردہ ، خوردن ـ کھانا].

ـــــ خوش (ـــــ و معد) امذ.
دل لگی ، خوش طبعی یا مسخرگی کا سامان. شیخ کے ... کارنامے برابر بازیچۂ طفلاں اور دست خوش کودکاں بنے ہیں. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۰۷). [دست + خوش (رک)].

ـــــ خُون (ـــــ و مع) امذ.
شطرنج کی آخری چال ، ایک کھیل جس میں ہاری ہوئی جماعت اپنے عضو داؤں پر لگا دیتی ہے ؛ تخت جس پر قبضہ کرنے کے لیے بہت خُون کرنے پڑیں (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [دست + خون (رک)].

ـــــ داری است.
دیکھ بھال. جب ... شب بیداری اور دست داری سے اور طوطاقہ ... سے فارغ ہو جاوے تب باز کی دم کو دونوں طرف بال شہپر میں ابریشم سے باندھے (۱۸۸۳ ، صیدگاہِ شوکتی ، ۸۱). [دست + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دَراز (ـــــ فت د) صف.
بے باک ، نڈر ، منہ پھٹ ، ظالم ؛ بے رحم.

ہاتھ باندھے ہوئے پھرتے ہیں یہاں دست دراز
لب سیئے رہتے ہیں بیہودہ سرا وقتِ سخن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۹).

سُوکھے ہوئے ہونٹوں کی شکایت تو سُنی
اک دست دراز کی شقاوت دیکھی

(۱۹۸۰ ، جمیل مظہری ، فکرِ جمیل ، ۲۳۷) [دست + دراز (رک)].

ـــــ دَرازی (ـــــ فت د) است.
۱. **(حرکات و سکنات و تیز زبانی سے) گستاخی ، بے باکی ؛ چھیڑ چھاڑ ؛ ہاتھ ڈالنا.**

ساقی ہے شب کی دست درازی کا کیا سلاخ
پیالے جو بے خودی میں ہوا معتبر نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۲).

سامنے میرے ترے کاکلِ مشکیں سے اگر
بے سبب دست درازی کبھو شانا کرتا

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۱). کنیزوں میں دست درازیاں ہونے لگیں کوئی کہتی ہے ہوا تمہارے سر پر کوّا بیٹھا ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۰۸). کوتاہ قامتی کے باوجود (مولانا سُہا بھوپالی) حسینوں پر بے ساختہ دست درازی ان کا محبوب مشغلہ تھا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۶۳). ۲. **زیادتی ، زبردستی.** وگر زور تجھ میں نا اچھ سی تو عشق البتہ تجھ پر کرے گا دست درازی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۹).

اس کی بتاؤں دست درازی کہاں تلک
ہے گھیرے دامِ زلف سے صیدِ حرم کو خوف

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۰۵).

مانع جو ہوا دست درازی کو ترا عدل
پروانہ کو بھی شمع نے انگلی نہ لگائی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۶). لڑائی جھگڑے بدعنوانیاں ، دست درازیاں عام ہو گئیں تھیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۹۳). آم کھانا اس کے لیے ایسا ہی تھا کہ جیسے کسی بغل میں کتاب پڑ جاتے ہیں اور آقا کے حق پر خیانت دست درازی تھی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۱۷). ۳. **چھینا جھپٹی ، لُوٹنا کھسوٹنا ، استحصال.**

ہے سب سے قوی بازوئے سلطانِ حجازی
کر سکتا ہے شیروں پہ کوئی دست درازی

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۰۹)، رتن سین کی دست درازیوں نے قافیہ تنگ کرکے حکومتِ چتوڑ بادشاہ سے اس کے بھانجے کو دلا دی تھی۔ (۱۹۳۶ ، افسانۂ پدمنی ، ۸۶).

صبا کی دست درازی گلوں ہی تک تو نہ تھی
ہمارے جیب و گریباں بھی چاک ہوتے ہیے

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۳۶). ۴. زیادتی. آٹھ سال کے بعد بھی تم نے (ر-س-ح نام ہے خط بھیجنے والی کا) اپنی ذات کو بار بار خطرے میں ڈالا بار بار تم پر دست درازی کی گئی. (۱۹۷۴ ، نفسیات وما بعد النفسیات ، ۳۵). ۵. مداخلت ، تخریب. جو کہ سن تمیز میں شادی کرتے ہیں البتہ اپنی اولاد کی دست درازی سے بچیں گے. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱۵۵). روسی زبان میں تیگا یعنی (Virgin) ایسے جنگلات کو کہتے ہیں جو انسان کی دست درازی سے محفوظ ہوں. (۱۹۶۴ ، معاشی وتجارتی جغرافیہ ، ۶۶). ۶. عورت پر ہاتھ ڈالنا. مدینہ کی گلیوں میں کوئی مسلمان بیوی جا رہی تھی کسی یہودی نے اس پر دست درازی کی اس پر طیش کھا کر کے ایک مسلمان نے اس یہودی کو مار ڈالا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت حق ، ۲ : ۸۷). اف : کرنا ، ہونا. [دست + دراز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دُعا کس اضا(---ضم د) امذ.
دعا کا ہاتھ ، وہ ہاتھ جو دعا کے لیے اُٹھایا جائے.

تجھ ابرواں کوں دیکھ کے کہتا ہے اے صنم
تجھ حق میں ہلال نے دستِ دعا بلند

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۷).

دستِ دعا جنابِ الٰہی میں ہے بلند
ہے آستیں امیر کی دامن فقیر کا

(۱۸۶۸ ، رشک (نور اللغات)). حیات النفوس نے جو یہ ماجرا سنا تو سخت متحیر ہوئی اور اس قدر رحم آیا کہ دستِ دعا اُٹھایا اور کہا یا خدا ان دونوں کو ملا دے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۹۰). [دست + دعا (رک)].

---دِہی (---کس د) امث.
امداد ، مدد ، اقرار یا وعدے پر ہاتھ دینا (جامع اللغات). [دست + ف : دِہ ، دادن - دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ (قدیم).
۱. حاصل ہونا. ہم ہوشیار اچھا ہم مست ، ہر حال پر کسی نہیں دیتا دست. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۳). ۲. **قابو ، اختیار یا قدرت دینا**

گو فلک اب بھی مجھے دست دے دینا پہ ولیک
جمع پھر کیجئے کس طرح اِن احباب کے تئیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۳).

---راست کس صف نیز اضا(---سک س) امذ
(کنایۃً) **حامی ، مددگار.**

وہ راست منگتا ہے تُو دستِ راست
وہ چپ نکو جا کہ ہے پُر بلا سست

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۰). ایسے ہی بیس بادشاہ دستِ راست ہیں اور ایسے ہی بیس بادشاہ دستِ چپ ہیں. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۳). اٹھارہ بڑے بڑے آدمی غنیم کے مارے مگر دستِ راست پر بادشاہی سپاہ کو شکست ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۱۶). ہر معاملے میں وزیرِ اعظم کے دستِ راست ہیں. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۴۲). مولوی صاحب اوٹو گراف لکھنے ہی والے تھے کہ معاً انھوں نے اپنے دستِ راست ؛ پنڈت کیفی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "پہلے پنڈت جی سے لکھوائیے". (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۸۲). [دست + راست (رک)].

---راستی (---سک س) صف ؛ امذ.
درباری امرا و وزرا جو بادشاہ یا کسی امیر کے قریب دائیں جانب بیٹھیں ، خواص. لشکرِ اسلام میں سے بادشاہ اور کچھ فوج جس میں دست راستی ندارد ، ہاں دست چپی ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہر بار ، ۳۲۰). یہ حال دیکھ کر دست راستی آپس میں کہنے لگے کہ لو یہ نامہ لے کر جائیں گے نامے کی عزت کروائیں گے (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۸۹۸). [دست + راست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---راسی امث.
رک : **دست راستی.** اگر آپ میں دست راسیوں کا لگاؤ نہ ہوتا تو یہ مادہ رشک کا نہ پیدا ہوتا. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۲ : ۹۰). [دست + راس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رَد کس اضا(---فت د) امذ.
۱. **روکنے والا ہاتھ ؛ مراد : مزاحمت ، رکاوٹ ، سدِّ راہ.**

آنکھیں دکھا کے روک دیا مجھ کو بزم میں
دستِ رد لے پری مجھے بانٔے نظر ہوا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۷۵). ۲. **تنسیخ ، انکار ، رد.**

چمن میں جب سے وہ دلبرِ خوش قد ہوا واقع
ہر بلبل نہالِ گل پہ دستِ رد ہوا واقع

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۸). [دست + رد (رک)].

---رَد مارْنا محاورہ (شاذ).
ناپسند کرنا ، چھوڑ دینا ، ترک کر دینا.

دستِ رد کس مشتری نے اُس کو مارا ہے کہ یاں
جنس کی دل کے کسو نے پھر خریداری نہ کی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹).

دستِ رد کونین پر مارے ہوئے بیٹھے ہیں وہ
جن کو جینے کی نہ شادی ، مرگ کا کچھ غم نہیں

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۲۳).

---رَس (---فت) صف.
رک : **دسترس ، سکت ، طاقت ، رسائی ، پہنچ.**

سزاج و امتیاز و آدمیت
جیئے تک ہے کہ جب تک دست رس ہے
(۱۸۴۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۹۳). میرے پاس جوتا نہ تھا اور مول لینے کی دست رس بھی نہ تھی. (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ) ، منشی نظام الدین ، ۴۴۴). مادی طبعی اشیا کا تخیل ادراک ... ان اشیا کی پیش بینی کر سکتا ہے جو ہمارے حواس کی دست رس سے بالکل باہر ہوتی ہیں. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۸۳۳). اف : پہنچنا ، چلنا ، رکھنا ، ہونا. [دست + ف : رس ، رسیدن ـ پہنچنا].

---رَسا کس صف(---فت ر) صف ؛ امذ.
کام سرانجام دینے والا ہاتھ. میاں خوب محمد چشتی ... کا شمار ... بڑے درویشوں اور اہلِ عرفان میں ہے خصوصاً تصوف میں دستِ رسا رکھتے تھے. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۷۲).
دستِ رسا سے دور نہ ہو جانِ آرزو
بہ احتیاطِ بندِ قبا ، پھر کبھی سہی
(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۲۵۱). [دست + رس ، لاحقۂ فاعلی].

---رَسی (---فت ر) انث.
رک : دسترس (مہذب اللغات). [دست + رس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَنج (---فت ر ، سک ن) امذ.
ہاتھ کی کمائی ، محنت مزدوری. حرام کی کمائی یہ بیگم کھاتی نہیں ، اپنے دست رنج پر گزر بسر. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۰۳). [دست + رنج (رک)].

---رَواں (---فت ر) صف.
ماہر ، مشاق. خیمہ کی کانٹ چھانٹ اور دوسرے کاموں میں دست رواں تھا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۱). [دست + رواں (رک)].

---رُو کَرنا محاورہ.
سامنا کرانا ، مقابلہ کرانا. فائدہ دست رُو کرنے کا یہ ہے کہ زمین پر بیٹھنے کی عادت پکڑے گا. (۱۸۸۳ ، سیدگھوڑشوکتی ، ۸۲).

---زَرفِشاں کس صف(---فت ز ، سک ر ، کس ف) امذ.
زر بکھیرنے والا ہاتھ ؛ دینے والا ، بخشش کرنے والا.
گل کہتا ہے دستِ زر فشاں رکھتا ہوں
خود ہنستا ہوں سب کو شادماں رکھتا ہوں
(۱۹۸۵ ، دستِ زرفشاں ، ۳۱). [دست + زر (رک) + ف : فشاں ، فشاندن ـ جھاڑنا ، بکھیرنا].

---زَن (---فت ز) امذ.
ناچنے والا ؛ گانے والا (اسٹین گاس). [دست + ف : زن ، زدن ـ مارنا].

---زَنی (---فت ز) انث.
جلسے وغیرہ کے موقع پر جو تالیاں بجائی جاتی ہیں (لغاتِ کشوری). [دست + زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زور کس اضا(---و مج) امذ.
طاقت ور ، بالادست ، زبردست ، اختیار رکھنے والا.
نیازِ ناتواں کیا نازِ سروِ قد سے بر آوے
مثل مشہور ہے یہ تو کہ دستِ زور بالا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۵). [دست + زور (رک)].

---ساز صف.
ہاتھ کی بنائی ہوئی چیز (نوراللغات). [دست + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

---سِتَم کس اضا(---کس س ، فت ت) امذ.
ظلم ، زیادتی. شاہ عالم شہنشاہِ دہلی کی آنکھیں نکالے جانے اور ... ہر قسم کی اذیتیں اٹھانے کے بعد ... ۱۸۰۳ء تک مرہٹوں کے دستِ ستم کا آماجگاہ بنے رہے. (۱۹۱۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۳ : ۹۶). [دست + ستم (رک)].

---سِلَح (---کس س ، فت ل) امذ.
مکمل زرہ (جامع اللغات). [دست + سلح (رک)].

---سُوال پَھیلانا / پَھیلْنا محاورہ.
بھیک مانگنا ، حاجت طلب کرنا.
بس کہ ہے رحمتِ خلاقِ جہاں شاملِ حال
آگے ہم جنس کے پھیلا نہ مرا دستِ سوال
(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروجِ سخن ، ۳۳۹).
سرِ محفلِ مُمسکِ بد خصال
کریم آ کے پھیلائیں دستِ سوال
(۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۰۳).

---سُوال دَراز کَرنا محاورہ.
طلب کرنا ، مانگنا. ایک خاندانی سپاہی کی نظر بچا کر ایک کونے میں سہما کھڑا تھا. ظاہراً وہ دستِ سوال دراز نہیں کر رہے تھے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۷۳).

---سُوال دَراز ہونا محاورہ.
بھیک مانگنے کا عادی ہونا ، مانگنا. کسی قوم میں مفت خوری کی جتنی عادت ڈال دی جائے اس کا دستِ سوال اسی قدر دراز ہوتا جائے گا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۵۰).

---سُوال کھینچنا محاورہ.
استغنا ، کسی سے کچھ نہ مانگنا ، مانگنے سے ہاتھ روکنا.
غربت کے رنگ فاقہ کشی کے ملال کھینچ
اے داغ پر زمانے سے دستِ سوال کھینچ
(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخابِ داغ ، ۶۲).

۔۔۔ سُوالی کس صف (۔۔۔ ضم س) امذ.
مانگنے والا ہاتھ.

کوئی طالب ہو کیوں میرا ، سمجھتی ہوں یہ سب فن ہے
مری نظروں میں ہر دستِ سُوالی سانپ کا پھن ہے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۰۲). [دست + سوال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ شانَہ (۔۔۔ فت ن) امث.
۱. ایک وضع کی کنگھی جس سے ابریشم کی کچّی ڈور کی جاتی ہے (نوراللغات). **۲. کنگھی.**

کیوں کر نہ چاک چاک گریبانِ دل کروں
دیکھوں ہوں تیری زلف کو میں دستِ شانے میں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲۰). [دست + شانہ (رک)].

۔۔۔ شِفا کس اضا (۔۔۔ کس ش) امذ.
کسی طبیب کے علاج معالجے میں شفا دینے کی تاثیر. خدا نے ایسا دستِ شفا اس کو دیا ہے کہ دوا پیتے ہی اثر ہوتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۵). بڑے حکیم معمر آدمی تجربہ کار لائق فائق ، عالم ، فاضل تمام شہر میں ہوا بندھی تھی۔ لوگوں کا مقولہ تھا کہ دستِ شفا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۶۱). حکیم شجاع الدین خان صاحب ... دستِ شفا رکھتے ہیں. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۲۵). اب یا کستانی معالج بھارتی ایس سی او کی زیرِ نگرانی اپنے ہم وطن کی نبض پر دستِ شفا رکھ کر یا پیٹ کو ہاتھ سے دبا کر دیکھتا. (۱۹۷۰ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۲۷). [دست + شفا (رک)].

۔۔۔ شِفا پھیرنا محاورہ.
مرض دُور کر دینا ، اچھا کر دینا ، بھلا چنگا بنا دینا.

وہ مسیحا جو قدم رنجہ نہیں فرماتا
مرگ ہی دستِ شفا پھیر دے بیماروں پر

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۹۰).

۔۔۔ شَفقَت پھرنا محاورہ.
انتہائی شفقت اور مہربانی کا برتاؤ ہونا.

ہوں وہ محرومِ محبت کہ طفولیت میں
دستِ شفقت بھی پدر کا مرے سر پر نہ پھرا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۱).

۔۔۔ شَفقَت پھیرنا محاورہ.
مہربانی کرنا ، پیار کرنا. اژدرِ خاں مار خوار نے سکوت بد سرشت پر دستِ شفقت پھیرا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۳۹).

۔۔۔ شِکَستَہ وَبالِ گَردَن کہاوت.
ٹوٹا ہوا ہاتھ گردن کے لیے وبال ہے یعنی جب تک کسی چیز سے ہمارا کام نکلتا رہتا ہے اسی وقت تک ہم اسکی قدر کرتے ہیں اور وہ چیز ہم کو پیاری ہوتی ہے مگر جب وہ ہمارے کام کی نہیں رہتی تو اس کو اپنے پاس رکھنا بھی ہمیں گراں گزرتا ہے سلسلین کر ضرور ملا لینا چاہیے اودھر چلے گئے تو ایک عضو بیکار ہو جائے گا. دستِ شکستہ وبالِ گردن. (۱۸۹۳ ، البرٹ بل ، ۳۶). ہائے وائے ستم غضب قہر اندھیر ایسے ان لونڈوں کو ہم کہاں سے پالیں پرورش کریں۔ ٹوٹی ہاتھ گلے جنازے پڑی ، دستِ شکستہ وبالِ گردن. (۱۹۲۳ ، ضمیمۂ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰۲ : ۱).

۔۔۔ شَناس (۔۔۔ فت ش) صف.
ہاتھ کی لکیروں کا علم جاننے والا ، ہاتھ کی لکیریں پڑھنے والا. اسی لگن ... کے طفیل وہ ایک دن دنیا کا عظیم ترین دستِ شناس بن گیا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۱ ستمبر :). [دست + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

۔۔۔ شَناسی (۔۔۔ فت ش) امث.
ہاتھ کی لکیریں دیکھ کر تقدیر کا حال بتانا ، ہاتھ کی لکیریں پڑھنے کا علم. فلسفی مذکور کے ایک رسالے میں تفاؤل (پرندوں سے غیب پر حکم لگانے) اور ایک دوسرے میں دستِ شناسی کی بحث بھی ملے گی. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۱۳). سندھ کے ایک صوبائی وزیر بھی ، جنھیں پُراسرار علوم خصوصاً نجوم اور دستِ شناسی کا بہت شوق تھا ... ان کے (مسٹر بھٹو) قریب آ گئے تھے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۸). [دست + شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔ شَوق دَراز کَرنا محاورہ.
خواہش کرنا ، آرزو کرنا. اس وقت نئی روشنی کو ایک تہذیب کے ساتھ دستِ شوق دراز کرتے دیکھ کر اپنی اُٹھتی جوانی پر ناز کرنے لگے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۳).

۔۔۔ صَبا کس اضا (۔۔۔ ف ص) امذ.
(مجازاً) **صبا ، ہوا.**

رزقِ زمیں کب ہوا تذوِ چمن جب ہوا
ان کا لہو بن گیا دستِ صبا کی حنا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۸). [دست + صبا (رک)].

۔۔۔ طَلَب کس اضا (۔۔۔ فت ط ، ل) امذ.
مانگنا ، حاجت ، ضرورت (علمی اردو لغت) [دست + طلب (رک)]

۔۔۔ عَطا کس اضا (۔۔۔ فت ع) امذ.
فیاض ، بخشش کرنے والا.

سکوڑے کی ضو شمس الضحیٰ رخسار ہیں بدرالدجیٰ
نورِ ہدایت ذات ہے دستِ عطا بحرِ یمم

(۱۹۶۱ ، صد رنگ ، ۹۱). [دست + عطا (رک)].

۔۔۔ غَیب کس اضا (۔۔۔ ی لین) امذ.
۱. عموماً روپیہ پیسا ، وہ چیز جو غیب سے بغیر کسی ذریعے کے حاصل ہو اس کو دستِ غیب کا عمل نہیں آتا. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۲۶).

جب ان کا امتحان کیجے تو مٹھی میں نیا دل ہے
الہٰی کیا حسینوں کو بھی دستِ غیب حاصل ہے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۷۳). دلّی والوں میں یہ بھی مشہور تھا کہ مولانا (عبدالسلام نیازی) کو دستِ غیب ہے. (۱۹۶۷ ، بزمِ خوش نفساں ، ۵۱). ۲. دستِ غیب کا عمل یا وظیفہ.

کب سے ہم کو ہے تلاشِ دستِ غیب
تا کمر ہیچ اس کا اپنے ہاتھ آئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۲۷). اب ہم چاہتے ہیں کہ دستِ غیب یا کیمیا بھی ہم کو بتا دیں. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۹۷). ۳. رشوت ، ناجائز آمدنی ، رشوت کی کمائی (طنزیہ). کچھ دستِ غیب کے طالب ہوئے لیکن مایوس ہو کر بالآخر سب کو تھانے پر بکڑ بلایا (۹۳ ، مضامینِ رشید ، ۱۳۰) [دست + غیب (رک)].

---غیبی کس صف (---ی لین) امث.
رک : دستِ غیب.

دستِ غیبی جسے کہتے ہیں کُنک ہے تیری
دھوم دنیا میں تو کیا تابہ فلک ہے تیری

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۵۱) [دستِ غیب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---فَراخ (---فت ف) صف ؛ امذ.
سخی ، فیّاض ، دینے والا. وہ (سکندر) عالی دماغ فیّاض اور دستِ فراخ تھا. (۱۸۷۳ ، تاریخِ سیرالمتقدمین ، ۱ : ۳۷).
[دست + فراخ (رک)].

---فَرْسُودَہ کس صف (---فتح ف ، سک ر ، وضم ، فت د) صف
بہت زیادہ استعمال شدہ ، پُرانا ، خراب و خستہ. پرانی عربی مُلاوٹوں کی دستِ فرسودہ اس پر مستعمل اردو جس میں نہ کوئی لفظ انگریزی نہ نئی روشنی کا کوئی پرتو. (۱۸۹۰ ، فسانۂ بے خبر ، ۱۹۷). پولیس افسر بادشاہی زر و سیم کے سکوں کے نرخ میں فرق نہیں آنے دیتا اور وہ دستِ فرسودہ ہوئے ہیے جتنے کم ہوئے اتنی ہی قیمت کو بازیافت کرا دیتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۷). [دست + ف : فرسودہ ، فرسودن ـ گھِسنا].

---فَرُوش (--- کس ف ، و مج) امذ.
خردہ فروش ، پھیری لگا کر بیچنے والا ، ہاتھ پر سامان رکھ کر فروخت کرنے والا. شطرنجیاں ... دستِ فروش لیے ہوئے بہت ارزاں قیمت سے ... فروخت کر رہے تھے. (۱۸۸۹ ، رسالۂ حسن جولائی ، ۳۳). کمپنی کو ... تاجرانہ چال پر بڑا ناز تھا. شاید ایسی چالاکی تو کوئی معمولی دستِ فروش سودا گر بھی نہ کرتا. (۱۹۱۲ ، شبابِ لکھنؤ ، ۷۷). [دست + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

---فَرُوشی (---کس ف ، و مج) امث.
دستِ فروش کا پیشہ یا کام.

بجھوے ہیں کٹاری ہیں سناں ہیں تری آنکھیں
کیا دستِ فروشی کی دکاں ہیں تری آنکھیں

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). اس کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے جسے تجارت میں لگا کے دستِ فروشی کو ذریعۂ معاش بنا سکے. (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۲۵). دست + فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قُدْرَت کس اضا (---ضم ق ، سک د ، فت ر) امذ.
طاقت ، قابلیت ؛ اختیار ، قابو.

رکھتی ہے دستِ قدرت اک جاں کو کفِ دست
اس دل رُبا کے رنگیں باشاہ ہے کفِ دست

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۴۸).

بال باندھا چور ہے طرارِ گیسو بھی مگر
دستِ قدرت تجھ کو اے دزدِ حنا کچھ اور ہے

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۷۱). ہندوستان جنت نشان کی زمامِ فرماں روائی حضرت ابوالفتح نصیرالدین محمد شاہ بادشاہ فردوس آرامگاہ کے دستِ قدرت میں تھی. (۱۹۰۹ ، حیاتِ ماہ لقا ، ۳). [دست + قدرت (رک)].

---قَلَم (---فت ق ، ل) صف ؛ امذ دست و قلم.
۱. (عو) تعلیم یافتہ ، لکھنے پڑھنے سے بخوبی واقف. لڑکی صورت والی ، شکل والی ، خوبی ، دستِ قلم. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۵). کلثوم بیگم (اَتُوجی) قدسیہ محل کو لکھنا پڑھنا سکھانے پر مامور ہوئیں. یہ بہت تیز طبیعت پڑھی لکھی دستِ قلم تھیں. (۱۹۵۶ ، بیگماتِ اودھ ، ۱۵۰). ۲. مردِ قابل اور خوشنویس.

نرگس ان آنکھوں کو جو لکھ گئے نابینا تھے
اپنے نزدیک ہیں وے دستِ قلم کاتے کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۲۰). [دست + قلم (رک)].

---کار امذ.
۱. کاریگر ، صناع ، ہنرمند. گریٹ برٹن میں بہت درآمد ایسی چیزوں کی ہوتی ہے جو نباتات سے پیدا ہوتی ہیں مگر جنکو دست کار نے ہاتھ نہیں لگایا ہے. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۱۸). دست کار کی مہارت کی بالکل ضرورت باقی نہ رہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۲). ۲. ہاتھ سے تیار کردہ ، ہاتھ کا کیا ہوا کام. یہ کے موبلئے ... اوپر ایک دستکار جالی کا نفیس غلاف ، سادگی میں تکلف غرض جو چیز تھی صفائی کا نمونہ تھی (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۵۰). [دست + ف : کار ، کردن ـ کرنا].

---کاری امث.
۱. ہاتھ کا کام یا کاریگری. اپنی صنعت اور دستکاری سے ایک پتلی اس لکڑی کی ایسی خوبصورت بنائی (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۶۷). عملی تعلیم سے میری مراد یہ ہے کہ ایک نوجوان یا ایک آدمی کو کسی دستکاری و کاریگری و پیشہ و حرفہ کے قابل بنا دیا جائے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۰۳).

دست کاری کے افق پر ابر بن کے چھائیے
جہل کے تھلے لہو کو علم سے گرمائیے

(۱۹۵۵ ، سموم و صبا ، ۱۵۷). ۲. مہارت ، مشاق ، سبکدستی.

دست کاری تری معلوم ہوئی اے فصّاد
نشتر رگ میں تو لگتے ہی لہو ٹوٹ گیا

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۰۱). ۳. ہنر ، خوبی.

طبع داری سے آتی یاز جواری
طبع داری میں تیں ہے دستکاری

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷). [دست + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کَرَم کسی اضا(ـــفت ک ، ر) امذ.
کرم کرنے والا ہاتھ، مراد : کرم ، بخشش ، مہربانی.

آبِ گہر میں ہووے رواں کشتیٔ گدا
دستِ کرم سے اس شہِ دریا نوال کے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۹).

دینا ہے تو خود توڑ کے دے ہاتھ سے ہم کو
کر تو ہی دراز اپنے ذرا دستِ کرم کو

(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۵۱).

فرق یہ ہر صاحبِ قوت کے ہے دستِ کرم
گردن ہے کسی پہ لیکن پنجۂ فولاد ہے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۷۰). [دست + کرم (رک)].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
ہتھیا لینا ، قبضہ میں کر لینا.

پریاں نے اوتاریاں سو کسوت سگل
ہلوں دست کر مار بیٹھا بغل

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۲).

ـــــ کَش (ـــفت ک) صف.
۱. ترک کر دینے والا ، دست بردار ، پہلوتہی کرنے والا. گورنمنٹ تمام مذہبی تعلیم سے اپنے مدارس میں دست کش ہے. (۱۸۷۳ ، مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۴۰). اس کے بعد چندوسی میں مع اہل و عیال سکونت اختیار کی اور کھنڈسال کی تجارت کرتے ہے اخیر میں اس سے بھی دست کش ہو گئے. (۱۹۰۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۲۰۶). دوسرے ابھی بھوک باقی ہو کہ کھانے سے دست کش ہو جاؤ. (۱۹۸۶ ، سہ ماہی نورالدین ، اکتوبر نومبر : ۱۰). **۲. کشتی کا ایک داؤ جس میں حریف اگر نیچے ہو تو داہنی طرف سے اس کا بایاں ہاتھ کھینچ کر چت کیا جاتا ہے.** دست کش : جب حریف نیچے ہو تو... داہنی طرف بیٹھ کر... مضبوط پکڑ لے اور ایک گھٹنا حریف کی گردن پر اور ایک پسلیوں پر جما کر زور سے کھینچ کر چت کر دے. (۱۹۰۷ ، رموزِ فنِ کشتی ، ۱۰۵). **۳. نابینا کو ہاتھ پکڑ کر چلانے والا** (نوراللغات). **۴. اندھے کی لاٹھی ، مغلوب ؛ تحفہ** (لغاتِ ہیرا ، ۵۵۹). **۵. حاکم ؛ قائد ، لیڈر ، رہنما ؛ بھکاری ؛ فقیر ؛ قیدی ، اسیر** (ماخوذ : پلیٹس). **۶. وہ گھوڑا جس کے گلے میں لگام ہو** (ماخوذ : پلیٹس). [دست + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

ـــــ کُشادَہ کسی صفـ(ـــضم ک ، فت د) صف.
کھلا ہاتھ ، سخاوت ، بخشش. دستِ کشادہ سے اس نے دلوں کو صید کیا سب کج کر افغانوں نے اطاعت اختیار کی اور شورشوں کی گرد بالکل بیٹھ گئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۴). [دست + کشادہ (رک)].

ـــــ کَشان (ـــفت ک) صف (شاذ).
ہاتھ پکڑ کر کھینچنے والا ؛ چلنے کے وقت سہارا دینے والا.

گر دستِ کشاں جذبۂ توفیق ہو تیرا
تو پہنچوں وگرنہ نہیں مقدور قدم کا

(۱۹۷۴ ، بیدار ، د ، ۱۰). [دست کش (رک) + ان ، لاحقۂ حالیہ].

ـــــ کُشائی (ـــضم ک) امث.
مدد ، امداد یا معاونت کرنے کا عمل ، دستگیری. مغول غازیوں نے محاربہ میں دست کشائی کر کے پائے ثبات مستحکم کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۰۸). [دست + ف : کشا ، کشادن - کھولنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کَشی (ـــفت ک) امث.
دست کش سے اسمِ کیفیت ، بے تعلقی ، دست برداری.

مے سے ہے دست کشی مشربِ رنداں میں حرام
نوشجاں تا کہ نہیں دردِ تہِ خم کرتے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۳۸۹). نہ اس کی حمایت و نصرت سے دست کشی اختیار کرے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۷۲). یہ دست کشی نہ تو موجبِ شرم ہے اور نہ اسے شکست قرار دینا چاہیئے. (۱۹۵۲ ، کلیاتِ پطرس ، ۶۴۳). [دست + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کُشیدَہ ہونا محاورہ.
کسی کام سے ہاتھ کھینچ لینا ، دست بردار ہونا ، چھوڑ دینا.

کیا اہلِ طمع خیر ہے ہیں دست کشیدہ
بے مُزد جنازہ بھی اوٹھاتا نہیں کوئی

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۹۲).

ـــــ کَلّا (ـــفت ک ، شد ل) امذ.
(پیشہ آب براری) مشک کے دہانے کے قریب کے بازو جس میں مشک لٹکانے یا کندھے پر اٹھانے کے تسمے کے سرے باندھے جاتے ہیں ، بانچھ (ا پ و ، ۱ : ۲۰۳). [دست + کھال (رک) کی تخفیف ، کھل جس کی یہ ایک شکل ہے + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ کوتاہ کَرْنا محاورہ.
ہاتھ روک لینا. آپ مجھ پر طعنہ زن ہوتے ہیں سلیمہ سے نہیں کہتے کہ وہ بھی تو دست کوتاہ کیے ہوئے ہے. (۱۹۲۵ ، جڑی بوٹی ، ۱۱).

ـــــ گاری امث.
۱. دست گیری.

میرا دیوان وہ خزانہ ہے
میرے دل کی ہی دست گاری تک

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۴۵۴). **۲. معاونت ، مدد.** علاج میں دست گاری چاہیئے کہ اول آنت کو وہاں سے ہٹائیں بعد اس کے گھوڑے کو آختہ کریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۴). [دست + ف : گا ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گاہ امذ.
قدرت ؛ سامان ، سرمایہ ؛ مہارت ، مشق.

تجھے دیوں گا ایسا میں دست گہ
جو سر گزرے تیرا ز خورشید و ماہ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۷).
کس کس طرح سے ہاتھ لچاتا ہے وعظ میں
دیکھا جو شیخ شہر عجب دست گہ ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۹). اس کے ساتھ ساتھ وہ (پرنس میرزا عالم گیر قدر) کھانا پکانے میں بھی ایسی دست گہ رکھتے ہیں کہ بڑے بڑے رکاب دار ان کے سامنے کان پکڑتے ہیں. (۱۹۴۷ ، بادوں کی برات ، ۳۶۱). [دست + ف: گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ گرداں (ـــــ فت گ) ا م ف.
۱. **ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں ، ہاتھوں ہاتھ ، ایسی چیز جو ہاتھوں ہاتھ کسی دکان سے خریدی جائے.**
دل و دیں نقد لا ساقی سے گر سودا کیا چاہے
کہ اس بازار میں ساغر متاع دست گرداں ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۰). ۲. **روپیہ یا کوئی شے جو قرض لی جائے ، ادھار.** بھولا ناتھ سودی بابت دست گرداں سال گزشتہ. (۱۸۸۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۲۶). بیرونی ممالک کو مال دست گرداں دیتا رہا اور اس کے مقروض حسب معمول بُھگتان میں سونا چاندی نہ بھیج سکے. (۱۹۳۱ ، سکّہ اور شرح تبادلہ ، ۳۵). ۳. **ایسا قرضہ جو بلا تحریر کم مدت کے لیے دیا جائے ، ہاتھ ادھار.** یہ نقدی دعوت میں شریک نہ ہو گی۔ یہ ہم نے بطریق دست گرداں لیا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۶۶). ایسی رقموں میں سے دست گرداں قرضے بلا سود دینا کوئی نقصان دہ معاملہ نہ ہو گا. (۱۹۶۱ ، سود ، ۲۲۰). ۴. **سرراہ بکتی ہوئی چیز ، بکاؤ مال** (علمی اردو لغت). ۵. **گردشی ہنڈی ، قابل انتقال ہنڈی یا دستاویز.** دست گرداں تمسّک یوں ہی ہاتھوں ہاتھ منتقل ہوتے رہتے ہیں. (۱۹۱۸ ، علم المعیشت ، ۲۳۹). [دست + ف: گرد ، گردیدن ـ گھمانا + اں ، لاحقۂ حالیہ].

ـــــ گرفتہ (ـــــ کس گ ، ر ، سک ف ، فت ت) صف.
خادم ، غلام ، زرخرید ، محکوم. آپ کا بندۂ دست گرفتہ اور غلام زرخرید رہوں گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۸۰). خواجۂ جہاں کا ایک دست گرفتہ موجود تھا اس امیر نے اپنے مصاحب کو وضو کرنے کا حکم دیا. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، فدا علی طالب ، ۶۱). ماموں مولوی حافظ سید عبداللہ صاحب مرحوم ... اپنے زمانہ کے شیخ کامل حضرت سید شاہ ضیاء النبی کے فرزند ارجمند قرآن مجید کے جیّد حافظ تھے ... حفظ جونپور میں حضرت مولانا مکّی کے خاندان میں رہ کر ، جو اُن کے (مولوی حافظ سید عبداللہ صاحب) والد ہی کا دست گرفتہ تھا مکمل کیا تھا. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۴۴). [دست + گرفتہ (رک)].

ـــــ گریباں (ـــــ فت گ ، ی مج) صف.
گتھم گتھا ، ہاتھا پائی. یورپ کا ہمیشہ ترکوں سے دست گریباں رہنا بھی ... مسیحیوں کی خاطر ہے. (۱۹۱۸ ، مسئلہ شرقیہ ، ۴). اف : رہنا. [دست + گریباں (رک)].

ـــــ گُلچیں کس اضا (ـــــ ضم گ ، سک ل ، ی مع) امذ.
باغبان ، پُھول توڑنے والا. دست گُلچیں نے ہمارے باغ کا ایک ایسا پیارا اور نوشگفتہ پُھول توڑا کہ سارے گلستان میں ویرانی چھا گئی. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۵۰). [دست + گل (رک) + ف : چیں ، چیدن ، چُننا ، توڑنا].

ـــــ گیر (ـــــ ی مع) صف ؛ رک : دستگیر.
۱. **ہاتھ پکڑنے والا ، مددگار ، معین.** جو کوئی غم میں سپڑ کر اسیر ہوتا ہے ، خدا چہ اس وقت آ دستگیر ہوتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۰).
نایب ہے ترا ہو پیر میرا
دوجگ میں ہے دست گیر میرا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۳). امیر والا تدبیر پُشت پناہ پیر و جوان دستگیر درماندگی و بیکساں. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۲).
تائیدِ ایزدی مری حاجت کے ساتھ ہے
مشکل میں دستگیر یداللہ کا ہاتھ ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰۲). اس وقت اعمالِ صالحہ مثلاً نماز روزہ ... وغیرہ لوگوں کے دست گیر ہوں گے. (۱۹۱۳ ، علاماتِ قیامت ، ۳۸۰). عرفات کے میدان میں اسی شرفِ دوجہاں اور دست گیر اُفتادگاں کو دیکھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۳۳). ۲. **قید ، قیدی ، گرفتار.**
ہوا جھگڑے میں سعد اس دستگیر
اسی ساتھ لے گئے ہزاراں اسیر
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۴).
تمام منزلِ عرفاں کی سیر کیوں نہ کرے
طریقِ عشق میں جو غم کوں دست گیر کیا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۱). حکم کیا کہ بندر میں جا کر شاہ بندر کو دستگیر کر کے اس مسلمان کے حوالے کریں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴۸). اف : کرنا. ۳. **(مجازاً) محبوب.**
وہ زبردست کرے کیوں نہ پھر زبردستی
لگا ہو ہاتھ جسے اپنے دست گیر کا دل
(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۱۱۹).
گو ہوں غریقِ بحرِ غم ، اُبھروں گا اے فلک کبھی
ہاتھ تو بڑھنے دے اِدھر ، تُو مرے دست گیر کے
(۱۹۲۳ ، رمز و کنایات ، ۲۴۴). ۴. **حضرت محبوب سبحانی میراں محی الدین گیلانی غوث الاعظم کا لقب جن کا مزار بغداد میں مرجع خاص و عام ہے.**
تو سلطان جگ کا و جگمی فقیر
کہ سب بادشاہاں تو تمہیں دست گیر
(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ۱۹۵۷ ء ، ۱۰۱)).
مرشد غوث اعظم پیر پیراں
مرشد دست گیر میر میراں
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۰۱).
بہا میں بحر میں جاتا ہوں غم کے بے کس آج
مدد شتاب میں یا دست گیر ہو جانا
(۱۸۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۹۱). ۵. **اسلامی تقویم کا چوتھا مہینہ ،**

ربیع الثانی۔ نیرنگ عشق عرف گلزارِ عصمت ، ناٹک تین باب کا ... ۱۱ ماہ دستگیر ... سے ۱۵ ماہ دستگیر ... تک لکھا۔(۱۸۸۶ ، نیرنگ عشق (ظریف کے ڈرامے ، ۲ : ۱۳۱))۔ محرم ، تیرہ تیزی ، بارہ وفات ، گیارھویں یا دست گیر ... خال اور بقرعید جیسے روانی میں بکرید کہتے تھے۔ (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۶۲)۔ [دست + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا]۔

---گیرَہ (---ی مج ، فت ر) امذ ۔ اسدستگیرہ۔
چوبی فریم ، چوکھٹا ، شکنجہ۔ انگلیوں کو ایک چوبی فریم میں جسے دستگیرہ کہتے ہیں ... کس دیا جاتا ہے۔ (۱۹۷۰ ، اخبار جہان ، کراچی ، ۲ جون : ۲۰)۔ [دست + گیر (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---گیری (---ی مج) امث۔
مدد ، معاونت ، حمایت۔ اس وقت بارے اپنی دست گیری کوں تھار کیا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۳)۔

جنوں کرتا فغاں گر دست‌گیری بعد مرنے کے
تو مجھ حسرت بھرے کا کس مزے سے یہ کفن پھٹتا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۸۷)۔ مشکل میں دست گیری کرنی برے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے۔ (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۷)۔ مشترک خاندان کے طریقے کو بتدریج معدوم کر دینا چاہیے پھر بھی اس کا یہ مفہوم نہ قرار دینا چاہیے کہ ہم ... کمزور اور محتاج رشتہ داروں کی دست گیری کے لیے اپنے ضمیر کی آواز نہ سن سکیے۔ (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۱)۔ جن جن حضرات نے کسی نہ کسی طرح ان کی (جگن ناتھ آزاد) دست گیری کی ان سب کا بصد احترام اعتراف کیا ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتکھیں ترستیاں ہیں (مقدمہ) ، ۱۲)۔ [دست + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---لانْبھ (---سک بھ) امث۔
(دکان داری) کسی تاجر یا دکان دار کے مال کے فروخت کی پہلی آمدنی یا ابتدائے تجارت کے فروخت کی ابتدا (ا ب و ، ۷ : ۳۵)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [دست + س : لانبھ ـ نفع लाभ]۔

---لاف امذ۔
پہلی نقدی جو صبح کو ملے ، بُھنی (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [دست + لاف (رک)]۔

---مال امذ۔
۱۔ (i) **برتن صاف کرنے اور پوچھنے کا کپڑا ، صافی۔** شیخ صاحب نے جیب میں سے رومال نکالا تو میلا چیکٹ دسمال (دستِ مال) کے رنگ کا۔ (۱۹۵۳ ، پیرنابالغ ، ۵۱)۔ (ii) **وہ رومال جو کھانے وقت استعمال کیا جاتا ہے ، رومال ، نیپکن۔**

کمر میں بندھا آپ کے دستمال   عبادت میں مصروف تغیرِ حال

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۸۶)۔ کھانے سے لبریز ہاتھ کو دست مال سے صاف نہ کریں (۱۹۸۶ ، سہ ماہی نورالدین ، کراچی ، ۱ : ۱۰ ، اکتوبر نومبر ، ۹۹)۔ ۲۔ (مُغلانی گری) سنگار کرتے وقت ہاتھ میں رکھنے کا کپڑا جو ہاتھ وغیرہ پوچھنے میں کام آتا ہے (ا ب و ، ۲ : ۱۲۵)۔ ۳۔ **بہت زیادہ استعمال کیا ہوا ، پُرانا ، فرسودہ۔** ہماری انشا پردازی ایک پرانی یادداشت اُن تشبیہوں اور استعاروں کی ہے کہ صد ہا سال سے ہمارے بزرگوں کی دستمال ہو کر ہم تک میراث پہنچی ہیں۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۷)۔ ۴۔ **جیبی رومال۔**

پاس تھا ایک دست مال نیلہ رنگ
اس میں باندھے گن کے سلطِ بے درنگ

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۴۴)۔ ۵۔ **وہ کپڑا جس سے گھوڑے کی مالش کی جائے۔** تیموریوں کے عہد میں گھوڑے کے لیے جو سامان پیدا ہوتے ان کی یہ تفصیل ہے ... پشت ، تنگ ، سکس ران ... دست مال ، غرغرہ ، رکاب۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۱۳)۔ [دست + ف : مال ، مالیدن ـ ملنا]۔

---مال کَرْنا محاورہ۔
مَسَلْنا ، ہاتھ سے گھسنا۔ جس کو وہ بھاڑنے اور بگاڑنے اور دست مال کرتے۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹)۔

---مال و پامال کَرْنا محاورہ۔
مسلنا اور کچلنا۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ جس کے پاس پیسہ ہو تو اس کی قدر کرے اڑائے نہیں ... کیونکہ ... اگر ہمارے پاس یہ دراہم نہ ہوتے تو یہ امرا ہم کو دست مال و پامال کر دیتے۔ (۱۹۵۵ ، تجدید معاشیات ، ۲۲۰)۔

---مالی امث۔
ہاتھ ملنا ، اظہار ندامت یا افسوس کرنا۔

کبھی دست مالی کبھی کفش کاری
عجب امتزاجِ فریب و وفا ہے

(۱۹۶۳ ، ہارِ قلیط ، ۱۶۸)۔ [دست + مال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ماہاں کس اضا ، امذ۔
معشوقوں کا ہاتھ ، ساقی کا ہاتھ (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [دست + ماہ (رک) + ان ، لاحقۂ جمع]۔

---مایَہ (---فت ی) امذ۔
سرمایہ ، پُونجی۔

ہوا عقل کا دست مایا جبھی
تو اس دھات عاقل میں آیا جبھی

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۷)۔ اس نے مال و دولت کی زیادتی کو اپنے ناز کی آرایش کا دست مایہ بنایا اور روزگار کی تنگی کو پیرایۂ نشاط۔ (۱۹۰۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۹۵)۔ داراشکوہ نے اس سلطنت کو اپنی سعادت و عماری کا دست مایہ بنایا۔ (۱۹۰۳ ، عمارِ خاطر ، ۲۶۶)۔ اف : بنانا۔ [دست + مایہ (رک)]۔

---مَجْلِس کس اضا (---فت م ، سک ج ، کس ل) امذ۔
مجلس میں عزت کی جگہ ، میر مجلس (جامع اللغات ؛ فرہنگِ عامرہ)۔ [دست + مجلس (رک)]۔

---مَزْد (---فت م ، سک ز) امذ.
دست : مدد و معاون ، مددگار، شریک ، رفیق(ماخوذ: اسٹین گاس). [دست + مزد (رک)].

---مُزْد (---ضم م ، سک ز) امذ.
اُجرت ، مزدوری ؛ انعام ؛ معاوضہ. واللہ میں نے اپنے پاس سے کچھ نہیں دیا صرف اُسی چار روپے میں کاغذ اور دست مزد کاتب ہے (۱۸۵۲ ، نادراتِ غالب ، ۲ : ۲۵). [دست + مُزد (رک)]

---نارَسا کس صف(---فت ر) امذ.
دست کوتاہ ، جس کی رسائی محدود ہو.

لگی ہے چشمِ زمانہ اگرچہ وہ دامن
بہت ہے دور ابھی دستِ نارسا سے مرے

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۱۳). [دست + نا (سابقۂ نفی) + ف : رَسا ، رسیدن - پہنچنا].

---نازنیں کس اضا(---سک ز ، ی مع) امذ.
معشوق کا ہاتھ ؛ نرم و نازک ہاتھ.

یہ میں نے کب کہا تھا ، آپ کے ابرو نہیں قاتل
بھی کچھ شک اگر تھا بھی تو دستِ نازنیں پر تھا

(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۲۹). [دست + نازنیں (رک)].

---نِشان دِہ کس اضا(---کس ن ، د) امذ.
کسی کام پر مقرر ہونے والا شخص ، فرماں بردار ، مطیع ؛ نِشان کیا ہوا. وہاں بھائی نہال سنگھ ان کا دستِ نشان دہ بیٹھا ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۵۳). [دست + نشان (رک) + ف : دہ ، دادن - دینا].

---نِگاریں کس صف(---کس ن ، ی مع) امذ.
محبوب کا مہندی لگا ہوا ہاتھ.

لگتا ہے مجھ کوں پنجۂ خورشید رعشہ دار
دیکھا ہوں جب سوں دستِ نگاریں نگار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷). [دست + نگاریں (رک)].

---نِگَر (---کس ن ، فت گ) صف.
ضرورت مند ، حاجت مند ، محتاج (کا کے ساتھ).

کل سیر کیا ہم نے سمندر کو بھی جا کر
تھا دست نگر پنجۂ مژگاں کی تری کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸). ایسا طریق کار سوچنے لگے کہ جس میں کسی کا دست نگر بننے کی ضرورت نہ ہو. (۱۹۲۳ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۹). چند مخصوص پودے ایسے بھی ہیں جو خود اپنی ذات کے لیے مکمل غذا تیار نہیں کر سکتے یہی وجہ ہے کہ وہ کلی یا جزوی طور پر دوسرے پودوں یا جانوروں کے دست نگر ہوتے ہیں (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۵۰). [دست + ف : نگر ، نگریستن - دیکھنا].

---نِگَری (---کس ن ، فت گ) امث.
محتاجی ، حاجت مندی ، دست نگر کا اسم کیفیت (ماخوذ : علمی اردو لغت). [دست + نگر (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت].

---و بازُو (---و مج ، و مع) امذ.
ہاتھ اور بانہیں ؛ قوتِ بازو ؛ کار ساز ، مددگار. فوج حکومت کی دست و بازو بن گئی. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۹۳). بعض مجبوروں نے سرسید کے دست و بازو کا کام کیا ہے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۰۹). بیٹے کی پیدائش پختون معاشرے میں اس لئے بھی اہم ہے کہ اس کو باپ اور کنبہ کا دست و بازو سمجھا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۹). [دست + و (حرفِ عطف) + بازو (رک)].

---و بَغَل ہونا محاورہ.
گتھم گتھا ہونا ، پیوست ہونا ، بغل گیر ہونا ، ایک دوسرے سے مربوط ہونا.

کہے تو کہ موجوں کو تھا انتظار
کہ دست و بغل ہو گئیں ایک بار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۶).

جان کسی کی کیا بچے چشم و نگاہِ ناز سے
دست و بغل ہیں رات دن اُن سے قضا ، قضا سے وہ

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۲۷).

---و پا پُھول جانا / پُھولنا محاورہ.
رک : ہاتھ پانو پُھول جانا.

دست و پا ایسے گئے اُس وقت پُھول
خود گئے اپنے تئیں شادی سے بُھول

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۰۳).

گئے دست و پا سب کنیزوں کے پُھول
اُڑانے لگیں سر پہ سب خاک و دُھول

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ و اختر و پری پیکر ، ۱۹).

---و پا چَلْنا محاورہ.
قوت ، دم ، طاقت.

تڑپوں کا خوں میں کانٹوں کا اپنے گلے کو باز
دکھلاؤں کا تماشا اگر دست و پا چلے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۸۰).

---و پا چُھٹ جانا محاورہ.
طاقت نہ رہنا ، ہاتھ پانو کا دم نکلنا.

دست و پا چُھٹ گئے جی ڈوب چلا (ہے؟) یک بار
میں نے رو رو کے جو ٹک دیدۂ تر بند کیا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۷).

---و پا زَنی کَرنا محاورہ.
محنت کرنا ؛ کوشش کرنا ، ہاتھ پانو مارنا. راقم نے بقدرِ مقدور دست و پا زنی کر کے تفتیش تمام اور تفحصِ تام کر کے مقدمات اور واقعات کو قابلِ تحریر کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۸ : ۲).

ـــــو پا گم کرنا محاورہ۔
حواس گم ہو جانا، ہوش نہ رہنا، سکتے میں آ جانا۔ سبھوں نے اس واقعۂ جان کاہ سے دست و پا گم کئے۔ (۱۸۳۹ء ، تاریخ کشمیر (ماہنامہ کتاب ، لاہور ، اپریل ، ۱۹۷۶ء : ۶))۔

ـــــو پا مارنا محاورہ۔
ہاتھ پانو مارنا ، جان توڑ کوشش کرنا۔

موج زن ہو کیوں نہ آنسو شعلہ زن جب تک ہے داغ
دست و پا مارے ہے لڑکا دیکھ کر روشن چراغ
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۴۷)۔

دست و پا مارتے ہیں گرچہ ظفر ہم لیکن
نہیں دریائے محبت کا کنارا ملتا
(۱۸۵۳ء ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵)۔

ـــــو پا نکالنا محاورہ۔
پر پُرزے نکالنا ، ہاتھ پانو نکالنا کی متبادل شکل ، کُھل کھیلنا۔

نکلے شوقِ دل نے دست و پا خوب
وصال آپس میں تھا دونوں کو مرغوب
(۱۸۶۱ء ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۸۶)۔

ـــــوحشت کسی امذ (ـــــفت و ، سک ح ، فت ش) امذ۔
دیوانگی ، پاگل پن۔

دستِ وحشت سے نہ بچتا دامنِ دشتِ جنوں
آ گیا ہے بیچ میں لیکن قدم زنجیر کا
(۱۹۱۳ء ، نقوشِ مانی ، ۱۷)۔ [دست + وحشت (رک)]۔

ـــــورزی (ـــــفت و ، سک ر) امذ۔
اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی مشق۔ عملی طبیعیات کے اغراض بالکل پُورے نہیں ہو سکتے جب تک کہ طالبِ علم آلات کی دست ورزی میں ید طولے حاصل نہ کر لے۔ (۱۹۳۱ء ، عملی طبیعیات (ترجمہ) ، ۲)۔ عمومی معلومات جس کے استعمالات۔ یہ خاص طور پر ان اسامیوں تک محدود ہوتے ہیں کہ جن میں جراحتی عملیات یا دست ورزیاں درکار ہوں۔ (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۰)۔ [دست + ف : ورزی ، ورزیدن - مشق کرنا]۔

ـــــورق (ـــــفت و ، ر) امث۔
ہاتھ سے بنایا ہوا نقشہ ، جدول۔ روز معینہ قسط کے چند روز پیشتر ، ایک دست ورق جس میں جملہ دیہات کے نام بہ ترتیبِ حروفِ تہجی لکھے جاتے ہیں۔ (؟ ، اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۶)۔ [دست + ورق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــو قلم (ـــــو مج ، فت ق ، ل) صف۔
دست قلم (رک) ، لکھا پڑھا ، عالم۔ جس کی بیوی دست و قلم ہو ، اس کی نوکر اور جاہل بیچارا (۱۸۷۳ء ، انشائے ہادی النساء ، ۲۰)۔ وہ سب کے سب قرآن مجید ... پڑھے ہوئے ہیں اور بہ ماشاءاللہ پوری لکھی پڑھی دست و قلم ہے۔ (۱۹۳۰ء ، آغا شاعر ، ارمان ، ۷)۔ [دست + و (حرفِ عطف) + قلم (رک)]۔

ـــــو گریباں ہونا محاورہ ؛ = دست بگریباں ہونا۔
۱۔ **لڑنا ، جھگڑنا۔**

مجھ سیں غم ، دست و گریبان نہ ہوا تھا سو ہوا
چاک سینہ کا نمایاں نہ ہوا تھا سو ہوا
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۳)۔

کون سی رات زمانے میں گئی جس میں میر
سینۂ چاک سے میں دست و گریبان نہ ہوا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۵۷)۔ گلیاں دیں۔ اور یہ چارے ہرکارے سے ناحق دست و گریباں ہو پڑیں۔ (۱۸۸۷ء ، موعظۂ حسنہ ، ۶۳)۔ مریض اپنے بستر سے اُٹھ کر تیمار داروں اور حاضرین سے دست و گریباں ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۳ء ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳۳۱)۔

یہ تمنا تو نہ پوری ہوئی لیکن شہباز
آ گیا ہم کو بہم دست و گریباں ہونا
(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۳۹)۔ ۲۔ **باہم ربط ہونا ، گُتھا ہوا ہونا۔**

زلف اُس رخ پہ صبا سے جو پریشاں ہو جائے
سحر و شام بہم دست و گریباں ہو جائے
(۱۷۹۴ء ، بیدار ، د ، ۹۵)۔ اس کی عبارت سلیس ، متینانہ ، محاورہ متانت سے دست و گریباں ہے۔ (۱۸۸۳ء ، دربارِ اکبری ، ۹۱۰)۔ مسلمانوں نے جب بھی قرآن و سنت کے احکامات فراموش کر کے آپس میں دست و گریباں ہونے کا راستہ اپنایا ہے انھیں نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ (۱۹۸۷ء ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ جنوری : ۱)۔

ـــــو گریبانی (ـــــو مج ، کسر گ ، ی مع) امث۔
تعلق ، ربط۔ کھلتا ہوا پتا آئنے میں بتاؤں؟ اس سرخی میں کیا بھید ہے اور نفسِ مضمون کو اس سے کیا دست و گریبانی ہے۔ (۱۹۴۰ء ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۹۸)۔ [دست + و (حرفِ عطف) + گریبان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــہونا محاورہ (قدیم)۔
حاصل ہونا ، دستیاب ہونا ، ہم دست ہونا ؛ مہارت ہونا۔

ہوا دست جیوں وینچ زانواں اوپے
سو حاصل ہوا سکھ فراواں اوپے
(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۶)۔

کون ایسا ہے جسے دست ہو دل سازی میں
شیشہ ٹوٹے تو کریں لاکھ ہنر سے پیوند
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۵۴)۔

ـــــیاب صف ؛ = دستیاب۔
حاصل ، میسّر ، پایا ہوا ، وصول (علمی اردو لغت)۔ [دست + ف : یاب ، یافتن - پانا]۔

ـــــیار صف (شاذ)۔
مددگار ، پشتیبان

اے عدالت گسترِ فریاد رس
اے غریبوں بیکسوں کے دستیار
(۱۹۰۵ء ، گفتارِ بیخود ، ۳۰۷)۔ [دست + یار (رک)]۔

ـــ بارا امذ.
سونے چاندی کا زیور (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دست + بار (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بار چلنا کس انسا محاورہ.
ہتھیار چلنا.

نہ تڑپیو تو دم قتل اے حسن ہرگز
کہ دست یار مبادا کہیں نہ چل جاوے

(۱۷۸۶ ، حسن ، د ، ۹۹).

ـــ باری امث ، امذ دستیاری.
مدد ، نصرت ، سہارا. بادشاہی وہ مرتبۂ عالی ہے کہ ... دستیاری اور مددگاری بخت سے حاصل ہوتا ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۸۳). صاحب خان ولد سلطان ناصرالدین ... خواجہ جہان خواجہ سرا کی دستیاری سے سلطان محمود پر عذر چچا کے مسلّط پر متصرف ہوا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۲۹). جس وقت اصلی بربادی پیش آئی تھی اس سے بہت پہلے ... یک رخے اور بے قاعدہ تمدن روبہ تنزل ہو چکے تھے حتیٰ کہ ان کی نکبت نے ... قدیم سلطنتوں کی بساط اُلٹنے میں ... دستیاری کی. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن (ترجمہ) ، ۲۶۷). [دست + بار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بافتہ (ـــ سک ف ، فت ت) صف.
کامیاب (اسٹین گاس). [دست + ف : بافت ، بافتن - پانا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ یمین کس صف (ـــ فت ی ، ی مع) امذ.
داہنا ہاتھ ، سیدھا ہاتھ. سبعۂ معلقہ کے ایک قصیدے میں ایک شعر ہے ... اس سے بھی دستِ یمین کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۰۵). [دست + یمین (رک)].

دست (۲) (فت د ، سک س) امذ.
پتلی اجابت جو اعضائے ہضم میں کسی عضو یا خلط کی خرابی سے یا کسی مسہل دوا کی وجہ سے آئے ، پتلا پاخانہ.

وہ جیرے تھا سب پر پڑا جیرہ دست
تو دہشت سے آنے لگے اوس کو دست

(۱۶۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۶۸). (کمہار) دربار سے رخصت ہو کر اپنے گھر میں آیا تو بیمار پڑا اور دست آنے لگے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۳). دھنیا نے کہا نہیں کاکی آج تو دن بھر دست آتے جاتون دالت آ رہے ہیں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۵۲). شیخ کے کان کھڑے ہوئے ... بڑے پیار کے لہجہ میں بولے ابا میاں ان کو کچھ نہ دیجیے ان کو دست آتے ہیں (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۲۲). اف : آنا [ف].

ـــ آور (ـــ فت و) صف.
ایسی دوا جو دست لائے ، مسہل (نوراللغات). [دست + ف : آور ، آوردن - لانا].

ـــ لگنا محاورہ.
دست چھوٹنا ، بار بار دست آنا. بعض دفعہ دانہ میں زخم یا سڑن ہو کر خراب ہو جاتا ہے بغل کی گلٹیاں سوج جاتی ہیں ... درد کی زیادتی ہوتی ہے خصوصاً شب کو بعض دفعہ دست لگ جاتے ہیں. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۲۹۲). اگر دست لگ جائیں تو ان کو معمولی مرض سمجھ کر اوڑ توڑ نہ کریں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائکلو پیڈیا ، ۲۳۱).

ـ ـ ـ دست (فت د ، سک س).
بطور لاحقہ مستعمل. پیش دست ، چابک دست ، چابک دستی ، تیز دست ، تیز دستی. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۷۱). [رک : دست (۱)].

دستا (۱) (فت د ، سک س) امذ.
۱. رومال ، تولیہ ، ایک کپڑا جو پگڑی کے گرد باندھتے ہیں ؛ لوہے کا ایک گول اوزار جو کوٹنے کے کام آتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). **۲. سنجاف ، حاشیہ ، چھری ، تلوار وغیرہ کا قبضہ ، موٹھ ، بینٹا ، آدمیوں کا گروہ ، فوج کا دستہ یعنی ایک حصہ ؛ کاغذ کے ۲۴ یا ۲۵ تختے ، رم کا بیسواں حصہ ؛ سونٹا ، ڈنڈا** (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۳). **۳. مٹھا ، گچھا**.

جب یار نے دیکھا ہے آک زخم لگایا ہے
سو تیروں کا دستا ہے مژگاں کسے کہتے ہیں

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۳۰). پیری کے دستوں کو باندھنے کے لئے اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ ان کو اُکھاڑنے اور لے جانے میں آسانی ہو. (۱۹۴۳ ، زراعت نامہ ، جولائی ، ۳). [رک : دستہ].

دستا (۲) (فت د ، سک س) امذ.
جست ، ایک قسم کی دھات (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : دستا दस्ता].

دستار (فت د ، سک س) امث (بعض قدما نے مذ کر بھی لکھا ہے).
پگڑی ، عمامہ ، منڈاسا ، سرپیچ. عدل کا جامہ ، حیا کا کمر بند ، شجاعت کا دستار ، عنایت کا دوپٹہ اُڑا کر میرے معشوق کوں لیاؤ. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۵).

اپنے سر تھی کاڑھ دستار
بھوئیں پر سٹا نعرہ مار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۵۲).

براں شاہ مبارک جو دستار کوں
اوچا کر دیکھائیے اپن بات سوں

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، عنایت شاہ ، ۵).

چنانچہ اوسے اپنے ہی جیتے جی
ولی عہد کر اپنی دستار دی

(۱۶۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۲).

میر صاحب زمانہ نازک ہے!
دونوں ہاتھوں سے تھامیے دستار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۱). نواب صاحب نے ایک ہزار روپیہ نقد اور

خلعت و دستار نذر کی. (۱۸۸۸ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۱۱). اس نے اپنا خون پونچھا اور اپنی دستار سے تھوڑا کپڑا پھاڑ کر زخم کو باندھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۳۵). دستارِ عزت ، بہادری اور سرداری کی علامت سمجھی جاتی ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۳۷). [ف: دستار (دست + ار ، لاحقۂ اسمیت)].

---اُچھالنا محاورہ.
رک : **پگڑی اُچھالنا.**

مست ہو ہو کے اب سرِ بازار
زاہدوں کی اُچھالئے دستار

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شفقیہ ، ۷). جب وقت کے اتنے بڑے بڑے لوگ ایک طرف ہوں اور دستارِ حافظ سربازار اُچھالیں تو کس کی مجال ہے جو سامنے آئے. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۴۳).

---اُچھلنا محاورہ.
دستار اُچھالنا (رک) کا لازم.

اے شیخ آپ آئے ہیں رندوں کی بزم میں
دستار اچھلتی ہے یہاں اس کی خبر نہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۱۸).

---اُڑنا محاورہ.
بے عزتی ہونا.

کیسی عزت ہوتی برباد خزاں کے ہاتھوں
باغ میں اڑتی گل و لالہ کی دستار پھری

(۱۸۵۷ ، غنچۂ آرزو ، ۱۵۲).

---اور گُفتار اَپنی ہی کام آتی ہے کہاوت.
اپنے ہاتھ سے اپنی پگڑی (دوپٹا) باندھنا چاہیے اور اپنی بات خود ہی کہنا مناسب ہے دوسرے کے ذریعے دونوں ٹھیک نہیں کیونکہ اپنی بات یا مطلب کو جیسے خود کہہ سکتا ہے اس طرح دوسرے سے ادا نہیں ہو سکتا (نسیم الامثال ، ۱۵۱).

---باندْھنا ف م.
پگڑی سر پر خوب صورتی سے لپیٹنا ، جانشین بنانا.

رکھی ہے زلف نہ عاشق کا مجھ کو رشک آتا ہے
نہ باندھا کر بسنتی سر پر تو دستار ہر ساعت

(۱۸۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۵۴). اپنی دستار اس کے سر پر باندھی اور جانشینی کی نوید سنائی (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۹۹).

باندھی گئی جب سر پر دستار ولی عہدی
جنبش نظر آتی تھی سب کو ید قدرت کی

(۱۹۰۱ ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۴).

---بَدَل (---فت ب ، د) صف.
اظہارِ دوستی کے لئے ایک دوسرے کا لباس پہننا ، دو آدمیوں کا آپس میں پگڑی بدل کر بھائی بن جانا ، دوست ہو جانا.

واہ وا جانے ہو بولو تیوری سرنے یار بدل
پیچ دو ہم کو و تیوری سے ہو دستار بدل

(۱۷۷۴ ، طبقات الشعرا ، شوق (بلیس) ، ۵۶۵). سعادت یار خاں رنگین ان کے (سید انشاء اللہ خاں) بڑے یار تھے اور دستار بدل بھائی تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۹۶). [دستار + بدل (رک)].

---بُزُرگ (---ضم ب ، ز) امذ.
دلال ، بھڑوا (جامع اللغات). [دستار + بُزُرگ (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
۱. **پگڑی باندھنے والا ، عمامہ یا شملے کی بندش کرنے والا ، شملہ یا عمامے کی بندش کا ماہر.**

ہر پیچ میں لپٹنے ہے عاشق کے دل کو تُو
تجھ سا بھی کوئی جہاں میں دستار بند ہے

(۱۷۷۴ ، طبقات الشعرا ، شوق (ثنا) ، ۳۹۱). دستار بند ، درزی ، علاقہ بند ... وغیرہ جتنے پیشے والے ہیں سب کے کاموں میں برابر درجے کی تکلیف ہے. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۳۰). حضرت (حضرت ولی اللہ شاہ دولہ) نے فرمایا «بھاؤ یہ حق اور مال ایک شخص کنبہ دار کا ہے دستار بند کو نہیں پہنچ سکتا». (۱۹۵۹ ، برنی (سید حسن) ، مقالات ، ۲۹۳). ۲. **عالم ، صاحبِ عمامہ** (لغاتِ کشوری). ۳. **پگڑی ، عمامہ.** حماۃ کے گورنر نے سنہری کام کی عبا ، صدری اور دستار بند پیش کیا. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۶۸). [دستار + ف : بند ، بستن = باندھنا].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
عربی مدارس میں فارغ التحصیل طلبہ کو وارث یا جانشین قرار ٹھیرانے یا سند دینے کی تقریب ، مشرقی مدارس کی ایک خاص تقریب جس میں باقاعدہ وارث یا سند یافتہ شخص کے پگڑی باندھی جاتی ہے ؛ کسی بزرگ کی سجادہ نشینی یا خلافت کے سلسلے میں پگڑی یا خرقہ پہنانے کی رسم و تقریب. ایک مجلس علمائے اسلام کی بتقریب رسمِ دستار بندی طلبۂ مدرسۂ فیضِ عام بمقام کانپور منعقد ہونے والی ہے. (۱۸۹۴ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۷). سترہویں سال فارغ التحصیل ہوئے اور رسمِ دستاربندی ہوئی. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۵۰). دستار بندی کے موقع پر حضرت شاہ علی حسین صاحب اشرفی کچھوچھوی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ کے سر پر دستارِ فضیلت باندھی. (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۱۱). [دستار + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْدھنا محاورہ.
پگڑی بندھنا ، مرتبہ ملنا ، عزت ملنا.

وہ جب کر چکے ختم تحصیلِ حکمت
بندھی سر پہ دستارِ علم و فضیلت

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۶۸).

---جَمانا محاورہ.
پگڑی باندھنا ، دستار باندھنا. ہم دولہا بنے پرانے سر پر تنی

دستار جمانے سہرا نکالے ... سنبھی ہوئی جاتے تھے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٥٥).

---چہ (---فت ج) امذ.
١. **چھوٹی پگڑی یا عمامہ.** شیخ نظام الدین اولیاء نے دستارچہ کو اٹھا کر آنکھوں سے لگا لیا. (١٩٥٣ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ٣٢). ٢. **رومال ، تولیہ.** بادشاہ اپنا ہاتھ بغل کے اندر لے گیا دستارچہ بغل سے کھینچ کر ... یہ اشارہ کیا کہ میری بارگاہ میں حاضر ہو. (١٩٣٨ ، تاریخ فیروزشاہی ، فدا علی طالب ، ١٣٩). [دستار + ف : چہ ، لاحقۂ تصغیر].

---خِلافت کس اضا(---کس خ ، فت ف) امث.
جانشینی ، خلافت کی ذمہ داری. مسلم لیگ کا دوسرا سالانہ اجلاس بھی کراچی میں تھا اس کے پریسیڈنٹ سر آدم جی پیر بھائی نے اپنے افتتاحی اسپیچ میں کہا ... میں مرحوم نواب صاحب (نواب محسن الملک) کی دستارِ خلافت کے لائق موجودہ جانشین (نواب وقارالملک) سے بہتر کسی کو نہیں جانتا. (١٩٢٥ ، وقارِ حیات ، ٣٥٧). دوسرے (شخص) نے بات آگے بڑھائی بڑے پیر صاحب خواجہ صاحب صابر پیا اور بابا فرید گنج شکر تمام اولیائے کرام نے (قاری صاحب کو) دستارِ خلافت عطا فرمائی ہے اور سب نے متعین فرمایا ہے کہ اپنی مملکتِ خدا داد پاکستان میں خلقِ خدا کا بھلا کریں. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٢٢٠). [دستار + خلافت (رک)].

---خوان (---و معد) امذ (شاذ).
رک : **دسترخوان.** بہواہ کے آگے پاک دستار خوان پر دو قطاریں کر کے ہر قطار میں چھ سات ترتیب سے رکھیو. (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ٣٨٣). [دستار + خوان (رک)].

---رفتار، گفتار (کردار سب کے) جُدے جُدے ہوتے ہیں کہاوت.
دنیا میں ہر شخص دوسرے سے مختلف ہے (خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات).

---فَضِیلَت کس اضا(---فت ف ، ی مع ، فت ل) امث.
وہ پگڑی جو عربی مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ کے سر پر باندھی جاتی ہے ، تکمیلِ تعلیم کی سند.

رات اک پگڑی ہوئی تھی میکدہ میں ذوق سے
ذوق وہ تیری ہی دستارِ فضیلت ہو تو ہو

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ١٥٣). پھولچند۔ آپ کو جب دستارِ فضیلت ملے گی تو سب کچھ اپنے آپ آجائے گا (١٩٥٩ ، وہیں ، ١١٠).

جبّہ در بر ہوں نہ دستارِ فضیلت ہر سر
دور کی بھی تو نہیں علم سے نسبت مجھکو

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ١٥). [دستار + فضیلت (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
دستار باندھنا ، پگڑی باندھنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کے پیچ (---ی مج) امذ.
پگڑی کے بل ، پگڑی کے پھیرے.

اللہ اللہ وہ جوانی اور پھر وہ بانکپن
خوش نما ہیں پیچ کیا اس لٹ پٹی دستار کے

(١٩٠٥ ، داغ ، محاورات ، ٢٠٠).

---وِزارَت کس اضا(---کس و ، فت ر) امث.
وزارت یا وزیر کی پگڑی ، پگڑی ، وزیر کا نشانِ اقتدار. اوندھے منہ گر گیا اور دستار وزارت ڈھلکتی ہوئی سامنے کی دیوار سے جا ٹکرائی (١٩٧٠ ، یادوں کی برات ، ٣٣٣). [دستار + وزارت (رک)].

دَسْتاراں (فت د ، سک س) امذ.
پیشگی اُجرت ، وہ روپیہ جو کام سے پہلے دیا جائے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ف].

دَسْتاروں (فت د ، سک س ، و مج) امذ ؛ ج.
دستار (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---پر ہاتھ دَھرے بَیٹھے ہونا محاورہ.
پگڑیاں تھامے ہوئے بیٹھنا ؛ اپنی عزت بچانا.

خوفِ رنداں سے یہ ہے بزم میں زہّاد کا حال
سب کے سب ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں دستاروں پر

(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٤٨).

دَسْتان (فت د ، سک س) امذ.
١. **دھوکا ، دغا ، فریب.**

اتال بھی وہی عقلِ پیشینہ ہے
وہی مکرو دستانِ دوشینہ ہے

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٢٩١). ٢. **نغمہ ، آواز.**

میں راگ ہوئی میں تان ہوئی
میں ساز ہوئی میں دستان ہوئی

(١٧٦٨ ، برہنی ، فریں ، ٥٥).

فنِ کار نہ ہوں عہدہ برآ کارِ جہاں سے
قسّامِ ازل نے انہیں بخشے نے و دستاں

(١٩٦٣ ، کلکِ موج ، ٢٠٩). ٣. **داستان ، کہاوت.** مثنوی ہندی بہ طرزِ نادراتِ درپند و نصیحت کہ یک مصراع سادہ و درمصراع دویم دستانِ ہندی یعنی کہاوت. (١٨٣٠ ، امتحانِ رنگین ، ١٣). ٤. **رستم کے باپ کا نام.**

پنجے میں اوس کے ست آ چھوٹے گا زال ہو کر
توٹے میں اپنی رستم دستاں ہے کفِ دست

(١٧٨١ ، شا کرناجی ، د ، ٤٨). باوا ان کے مرزا پھوپا آنجہانی ہوتے اور دادا رستم دستان حضرت جعفر زٹلی. (١٩٤٩ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ٣ جولائی ، ٧). ٥. **ساز کی کنجی ؛ فضول گفتگو** (جامع اللغات). [ف].

---زَن (---فت ز) صف.
١. **نغمہ سرا ، نغمہ زن.**

کبھی سر سبزیٔ نہال چمن
کبھی بلبل صفت ہے دستاں زن

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہراہاسوز ، ۲۲). ۲. قصہ گو ، داستان سرا.

جب نغمہ سرا نہ ہو سکا وہ
دستان زن داستان معنیٰ

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴۷). [دستان + ف : زن ، زدن - مارنا].

---سَرا (---فت س) صف.

۱. **داستان گو ، داستان سرا ، قصہ گو ، کہانی سنانے والا.** بتکلیف بعضے اصدقا و تحریک احبائے دستان سرا ایک حکایت لطیف عشق و عاشقی کی تحریر پر میرا دل مائل ہوا. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۳). ۲. **نغمہ سرا.**

روئے زبان نہ بلبلِ دستان سرائے باغ
دہرائے پھر سرے سے کہو ماجرائے باغ

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۹۰).

کل بزمِ گل میں جس کے ترانوں کی دُھوم تھی
گلشن میں اب وہ بلبلِ دستان سرا نہیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۸۶).

یہ اوصافِ عُلیا و اسمائے حُسنیٰ
زمانہ سدا اس کا دستان سرا ہے

(۱۹۹۳ ، فارقلیط ، ۱۳۷). [دستان + ف : سرا ، سرائیدن - گانا].

---سَرائی (---فت س) امث.

۱. **نغمہ زنی ، نغمہ سرائی.** مطربوں نے دستان سرائی ... کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷). ۲. **مکاری ، حیلہ سازی (شاذ).** مرزا الغ بیک کابلی نے دستان سرائی سے اُس کو (الوس یوسف زئی) مارا ڈالا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۷). [دستان + سرا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

دَسْتانَہ (فت د ، سک س ، فت ن) امذ.

۱. **ہاتھوں کو محفوظ رکھنے کے لیے ایک آہنی ہتھیار جو لڑائی میں ہاتھوں پر پہنا جاتا تھا ، للجال.**

جھلے بکتر کے بُرتے کہیں، بڑے کس توپ دستانے
اڑے جستاں نے ناتان لٹ کہیں لکراج تولکل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۴۱).

کٹے کٹ کٹ کے دستِ فکر سے ترکوں کے دستانے
کیا شیراز کو پامال اردوئے معلیٰ نے

(۱۸۷۴ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۸۳). شاہ شجاع کے آہنی دستانے بھی ہتھیاروں کے کمرے میں نظر آتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شروانی ، ۵۰). ۲. **کپڑے یا چمڑے کا بنا ہوا غلاف جو ہاتھ کے پنجے سے کلائی تک چڑھا لیتے ہیں.** مسح جائز نہیں ہے عمامے اور ٹوپی اور برقع اور دستانوں پر. (۱۸۶۷ ، نور الہدایہ ، ۱ : ۹۸). اس کے ہاتھوں میں دھانی رنگ کے دستانے تھے. (۱۹۰۰ ، خونی بھید ، ۲۱).

میں کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

(۱۹۷۳ ، کوونڈا ، ۷۷). ۳. **چمڑے کا بنا ہوا غلاف جو شکاری پرند پالنے والے انہیں ہاتھ پر بٹھانے کے لیے ہاتھوں پر پہنتے ہیں.** بہری اور شِکرے کو ہاتھ میں چمڑے کا دستانہ پہن کر کلائی پر بٹھا لیا جاتا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی : ۳۲). ۴. **دست بند ، ہاتھوں میں پہننے کا ایک زیور.**

ٹوٹیا سرتے موتیاں کی جالی کا خول
جھڑے بت تے دستانے دُر کے امول

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹۳). ۵. **تلوار یا کرچ وغیرہ کا قبضہ.**

کیا ہوا گر ہاتھ پر تم نے لیا ریشم لپیٹ
اس کے نیچے تو وہی فولاد کا دستانہ ہے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۳۳). [دست (۱) + انہ ، لاحقۂ صفت].

دَسْتاوِیز (فت د ، سک س ، ی مج) امث ، ادست آویز.

۱. **کوئی اہم تحریر ، یادداشت ، اقرارنامہ جو آئندہ حوالے کے لئے مفید ہو.** اگر کسی وجہ سے کچھ مقروض ہو جاتا تھا تو میری ناواقفی میں دائن کو ادا کر کے دستاویز پھیر لیتے تھے. (۱۸۸۸ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۳۳۵). مامون الرشید کے کتب خانے میں ایک دستاویز دیکھی تھی جو عبدالمطلب بن ہاشم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِّ امجد) کے ہات کی لکھی ہوئی تھی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۲). تحقیقی مواد کی وجہ سے پرانے تذکروں میں سنہ و تاریخ کا تعین نہیں ہو پایا تھا اس لئے شعراء کے ذکر میں تقدیم و تاخیر کا مسئلہ پیدا ہوا نئے تذکروں میں ترتیب کی باقاعدگی نے انہیں ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت دے دی ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۹۳). ۲. (قانون) **وہ کاغذ جو دو یا کئی شخصوں کے مابین کسی معاملے میں بطور سند لکھا جائے ، تمسک ، اقرارنامہ ، راضی نامہ.** دستاویز تکال میں روپے کی دیتا ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۹). عرب میں دستاویزوں پر صرف مہینہ لکھا جاتا تھا ، سنہ لکھنے کا رواج نہ تھا. (۱۸۹۹ ، مقالاتِ شروانی ، ۴۳). جُھوٹی دستاویزیں انہوں نے (وکیل صاحب) بنوائیں اور اب یہ بے حیا ... کہتا ہے کہ میں سچ کا ساتھ دیتا ہوں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۶۳). ۳. **ضابطہ ، دستور ، ہدایت نامہ.**

جن کو سر رشتۂ تحقیق سے ہے دست آویز
رکھتے ہرگز وہ نہیں سبحہ و زنار سے کام

(۱۸۷۵ ، شہید (احمد علی) ، د ، ۹۸). اسلام دنیا کے سارے مذاہب کے بعد آنے والا ایک ایسا ضابطۂ حیات تھا جو انسانی شعور کی مکمل کی ہوئی دستاویز کو پیش کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۱۳۹). ۴. **وسیلہ ، سہارا.** خدا جانے اس میں کیا مصلحت تھی تمہیں باتیں بنانے کے لیے دست آویز ہو گئی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۷۹).

عارض والضحیٰ وثیقہ مرا
زلفِ والّلیل میری دستاویز

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۴). ۵. **ثبوت ، سند.**

عجب نہیں جو کرے دعوٰئے پریشانی
ستم کی زلف میں ہے جس کے پاس دست آویز

(۱۹۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۷).

بِلے کی انگوٹھی ڈھیلی پائی
دست آویز اس کے ہاتھ آئی

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۹۰).

کاٹ کر سر میرا تم نے ہاتھ میں لٹکا دیا
دیکھو یہ میری وفاداری کی دستاویز ہے

(۱۹۱۷ ، پیارے صاحب رشید ، گلستانِ رشید ، ۸۱). اس کا (جعفر زٹلی) کلام شمالی ہند میں لسانی ارتقا کی پہلی کڑی اور تہذیبی و تاریخی اعتبار سے ایک دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۱ : ۹۷). ۹. **نشانی ، علامت**. اپنی انگوٹھی اس کے ہاتھ میں پائی محبت کی دست آویز پر صحت کی علامت نظر آئی. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۹۷).

چاہتا ہوں اس پری پیکر سے دست آویز وصل
عہد نامے پر مگر مہرِ سلیمان چاہیئے

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۱۴). الف لیلہ ہماری اجتماعی ذات کی دستاویز ہے. (۱۹۸۳ ، علامتوں کا زوال ، ۱۳۸). ۷. **وہ چیز جو گرفت میں لے لے یا باندھ دے** (شاذ).

طلب جوں جنا شوق انگیز ہوئی لبی زلف تس دست آویز ہوئی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹۵). ۸. **(مجازاً) کرنسی نوٹ ، سرکاری تمسکات.** روسی سپاہ کی... پہلی اور جان شکن شکست سے ... یوروپ کے کاروباری لوگوں پر ... جو اثر پڑا اس امر سے معلوم ہو جائے گا کہ اس خبر ... کے مشتہر ہوتے ہی روسی دستاویزوں کی قیمت بہت ہی گر گئی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۳). [دست + ف : آویز ، آویختن - لٹکانا].

---اِنْتِقال کس اضا (--- کس ا ، سک ن ، کس ت) امث.
ہر وہ نوشتہ جس سے جائداد مابین زندہ اشخاص مُنتقل ہووے ، بجز انتقال حصہ کمپنی یا جماعت شراکتی یا رہن نامہ یا پٹہ یا سر خط یا دستاویز واپسی جائداد مرہونہ یا تصفیہ نامہ زر قرضہ یا معاہدہ ، منقولہ و غیر منقولہ جائداد کے کاغذات. معاملات ... مثلاً کوئی جائداد ہبہ کرنا یا کسی جائداد کے متعلق دستاویز انتقال مرتب کرنا یہ افعال معاملہ ہیں. (۱۹۳۲ ، قانونِ معاہدۂ سرکارِ عالی ، ۲). [دستاویز + اِنتقال (رک)].

---بَیع بِالْوَفا کس اضا (--- ی لین ، کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت و) مذ.
شرطیہ فروخت کی دستاویز (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۴). [دستاویز + بیع (رک) + ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + وفا (رک)].

---بِیمَہ کس اضا (--- ی مع ، فت م) امث.
اس سے ہر نوشتہ مراد ہے جس کے ذریعے سے ایک شخص بعوض رسوم بیمہ دوسرے شخص سے بعہد نقصان یا ہرجہ یا اس جوکھوں کا کرتا ہے جس کا وقوع کسی امر مجہول خواہ اتفاق سے ہو اور اس میں بیمۂ زندگی داخل نہیں ہے (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۵). [دستاویز + بیمہ (رک)].

---ٹھیکَہ مُسْتاجِری کس اضا (--- ی مع ، فت ک ، ضم م ، سک س ، کس ج) امث.
پٹہ حاصل کرنے کا اجازت نامہ ، مُستاجری ٹھیکہ کی سند ، اجارہ و ٹھیکہ لینے کی سند (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۵). [دستاویز + ٹھیکہ (رک) + مُستاجری (رک)].

---ضَمانَت کس اضا (--- فت ض ، ن) امث.
ضمانت کی سند ، ضمانت نامہ (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۵). [دستاویز + ضمانت (رک)].

---قِسْط بَنْدی کس اضا (--- کس ق ، سک س ، فت ب ، سک ن) امث.
قسطوں کے مقرر کرنے کی دستاویز (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۵). [دستاویز + قسط (رک) + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا محاورہ.
۱. **تحریر کرنا ، قلم بند کرنا.**

کر دستاویز اس نسخے کو
زاری سے کہا اس سرور سو

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۹). ۲. **وسیلہ بنانا ، ذریعہ یا سہارا قرار دینا.**

میں کیا ہوں عرض از رۂ نیاز
مہربانی اس کی دست آویز کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۷).

---لا دَعْوىٰ کس اضا (--- فت د ، سک ع ، ا بشکل ی) امث.
بے دعویٰ ہونے کی سند (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [دستاویز + لا (سابقۂ نفی) + دعویٰ (رک)].

---مُصَدَّقَہ کس صف (--- ضم م ، فت ص ، شد د بفت ، فت ق) امث.
تصدیق کی ہوئی دستاویز ، تصدیق شدہ سند (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۵). [دستاویز + مُصَدَّق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مَہْر کس اضا (--- فت مع م ، سک ہ) امث.
مہر کی سند ، جو روپیہ نکاح پر مقرر ہو اس کی سند (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۵). [دستاویز + مہر (رک)].

---نَوِیسی (--- فت ن ، ی مع) امث.
دستاویز لکھنے کا کام یا پیشہ ، علم الانشا. علم الانشا سے مراد دستاویز نویسی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۸). [دستاویز + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَسْتاوِیزات (فت د ، سک س ، ی مع) امث.
دستاویز (رک) کی جمع. جو شخص قاضی کیا جاوے اوسکو چاہیے کہ پہلے قاضی کا دفتر طلب کرے جن میں دستاویزات اور

فیصل نامے ہیں اور حوالات کے تبدیوں کو دیکھیے (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۳ : ۹۳). لائبریری سائنس میں ... تحقیق اور ایجاد کے طریق کار ، دستاویزات ، معلومات اور حوالہ جاتی خدمات کا مطالعہ کیا جاتا ہے (۱۹۸۰ء ، ابتدائی لائبریری سائنس ، ۱۸).
[دستاویز + ات ، لاحقۂ جمع].

دَستاویزی (فت د ، سک س ، ی مج) صف.
دستاویز سے منسوب ، تحریری ؛ مُستند. سیاست پر ان کا (شاہ نذیر مجازی بوری مرحوم) مطالعہ اتنا گہرا تھا کہ گفتگو کرنے میں بے اختیار تاریخی اور دستاویزی حوالے دیتے جاتے ، طالب علموں پر بڑے مہربان تھے. (۱۹۵۶ء ، آشفتہ بیانی میری ، ۳۳).
[دستاویز + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ثُبُوت (ـــ ضم ث ، و مع) امذ.
تحریری گواہی ، مستند شہادت. تمام خواہشمند کنٹریکٹرز ، اپنی درخواستیں ... دستاویزی ثبوت کے ہمراہ ... ارسال کردیں. (۱۹۸۷ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ جنوری ، ۹). [دستاویزی + ثُبوت (رک)].

ـــ فِلْم (ـــ کس ف ، سک ل) امث.
ایسی فلم جو کسی معاملے ، یا واقعے کے ثبوت کے طور پر پیش کی جائے. ماہرین تعلقاتِ عامّہ دو حیثیتوں میں کام کرتے ہیں ... یعنی اشتہارات ، دستاویزی فلمیں بنانا ... اخبارات و نیوز ایجنسیوں کو پریس نوٹ ارسال کرنا. (۱۹۷۰ء ، تعلقاتِ عامّہ ، ۲۰).
[دستاویزی + فلم (رک)].

دَسْتْبُرْد (فت د ، سک س ، ت ، ضم ب ، سک ر) امث.
رک : دست (تعدی) ؛ تباہی ، ظلم و ستم. بادشاہ کی سلطنت پائدار ہے ... اور حوادثِ زمانہ کو اس ملک پر دستبرد نہ پہونچے پائے (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۲۳۷). جائداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ متوفیٰ باپ کی دستبرد سے محفوظ ہے. (۱۹۲۰ء ، نوحۂ زندگی ، ۳). ایک طرف وہ (مولانا شبلی) یورپ کی علمی سرپرستی کے لئے سراپا سپاس تھے ، دوسری طرف یورپ کی دستبرد سے ہمہ تن فریاد ، اسی جذبہ نے ہندوستانی سیاست کی ایک شکل ان کے سامنے پیش کی. (۱۹۷۰ء ، آج کا اردو ادب ، ۷۰).
[دست + ف : بُرد ، بُردن - لے جانا].

دَسْتْبَرْدار (فت د ، سک س ، ت ، فت ب ، سک ر) امذ.
لاتعلق ، علیحدہ ، بے نیاز ؛ (کسی کام سے) ہاتھ اُٹھا لینے والا. ہماری قوم کے چند بےوقوفوں نے ایک جماعت بنائی ہے جو اپنی معاشرت اور روایات سے دستبردار ہو گئی ہے. (۱۹۰۳ء ، سیلہ کی بیٹی ، ۹۳). بیسویں صدی میں سماج اور سماج میں فرد کی آزادی کے تصوّر اور اہمیت نے فرد کو اپنے آزاد کرانے کی دھن میں بغاوت کا راستہ دکھایا ہے ... آزادی کا یہ تصوّر نہ درست ہے نہ صحت مند ، اس لیے آہستہ آہستہ ہمارے افسانہ نگار بھی اس سے دستبردار ہو بیٹھے ہیں. (۱۹۷۰ء ، آج کا اردو ادب ، ۲۳۳). اف : ہونا. [دست + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

دَسْتْبَرْداری (فت د ، سک س ، ت ، فت ب ، سک ر) امث.
لاتعلقی ، علیحدگی ، دست کشی. انہوں نے (پنڈت نہرو) کشمیر میں بھارتی فوجیں خُوب بھر دیں اور مہاراجہ سے بھی دستبرداری لکھوا لی. (۱۹۶۶ء ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۳). [دست + بردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَسْتْبُرْدی (فت د ، سک س ، ت ، ضم ب ، سک ر) امذ.
رک : دست (تعدی) ؛ دلیری ، ہمت ؛ چوری ، چھین ، مسروقہ بُرد.

تمی کون جگیج دستبردی جو ہست
کھولو لے کر شمشیر اس پر بھی دست

(۱۶۴۹ء ، خاورنامہ ، ۶۳۳). ہاتھ پر ایک دل کی دستبردی کو سردست تیار. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۳۸). [دست + بُرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرْنا محاورہ.
ظلم و زیادتی کرنا. یہ کوئی عیّار ایلچیوں کے ہمراہ آیا ہے دستبردی کیا چاہتا ہے. (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۵۲۶).

دَسْت پیچ (فت د ، سک س ، ی مج) امذ.
۱. بریانی کی ایک قسم. غوریوں میں پُلاؤ پُلاؤ ... کوکو پلاؤ ، زیر بریاں دم پخت ، دست پیچ ... ایسے خوش ذائقہ رکھیے جن کے دیکھنے سے نگاہ اِشتہا کی سیر ہو. (۱۸۶۲ء ، خطِ تقدیر ، ۶۸).
۲. مچھلی کی ایک قسم (لغاتِ ہیرا). [ف].

دَسْتْجَہ (فت د ، سک س ، ت ، فت ج) امذ.
پُھول کا وہ حصّہ جو پُھول کے بیچ میں کھڑا ہوا ہوتا ہے. مُبیض. دستجہ کا حصّۂ زیریں جس میں بیجوں کا مادہ ہوتا ہے اور جو آخر کار پھل یا پھلی بن جاتی ہے. (۱۸۸۲ء ، منطق استقرائی ، ۳۳). [ف].

دَسْتْخَط (فت د ، سک س ، ت ، فت خ) امذ.
۱. کسی بات کی منظوری ، اقرار یا ثبوت وغیرہ کے لیے تحریر کے آخر میں یا حاشیہ پر اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا اپنا نام ، نام کا اختصار یا کوئی اور مقررہ نشان.

اتال دستخط لیتا ہوں میں زشاہ
اچھے ناندارں اہر او گواہ

(۱۶۴۹ء ، خاور نامہ ، ۳۶۱).

جب انکھیاں نے تیری دیکھے نہ سیرے دستخط
واقعہ پہچانتا کم ہے جو ہو بدست خط

(۱۷۳۱ء ، شا کرناجی ، د ، ۳۲۶). اس پر افسر اور نائب یا مانیٹر وغیرہ کے بھی دستخط اسی وقت ہو جانے چاہیں. (۱۸۸۹ء ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۷). سرسید کو ملحد ، لامذہب ... کافر ، دجّال اور کیا کیا خطابات دئے گئے. ان کے کفر کے فتووں پر شہر شہر اور قصبہ قصبہ کے مولویوں سے مہریں اور دستخط کرائے گئے. (۱۹۳۸ء ، حالاتِ سرسید ، ۱۰۶). کاغذ کے ... آخر میں اعلان جاری کرنے والے افسر کے دستخط نام اور عہدہ لکھا جاتا ہے. (۱۹۸۳ء ، دفتری مراسلت ، ۷). ۲. خود اپنے ہاتھ کی تحریر (جس کے آخر میں ضروریاً اپنے دستخط یا

مہر وغیرہ بھی ثبت کر دی گئی ہو) ؛ دستخطی حکم

دل طلب میں لیا ہے چہرے پر
تو خطی ٹی دکھائے کے دستخط

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۵). ہر مہینے میں حساب کر کے دیں یا سہ ماہی شش ماہی میں منظوری کے دستخط میں یہ بھی لکھ دیں کہ کب کب دیں گے. (۱۹۱۸ ، تقاوی بے خبر ، ۵۸). آج ہمارے دستخط اور مہر سے یہ حکم جاری کیا گیا (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۷). ہر رجسٹر میں دستخط کرتے وقت اپنے نئے نام کے نئے لفظ کو اجاگر کر کے لکھیے . (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۸۱). ۳. (کتابت) خطاط یا کاتب کی اپنے ہاتھ کی لکھت یا تحریر (اب و ، ۳ : ۲۰۵). ۴. (مجازاً) داڑھی.

فرد نے خوبی کی اب پیدا کیا خط میں سواد
دستخط ہونے میں چہرہ خوب پُر رونق ہوا

(۱۸۳۱ ، شاہ کرتابی ، ۵۰). [دست + خط (رک)].

ـــــ بَنانا محاورہ.
دستخط کرنا، ضرورتاً کسی تحریر پر اپنا نام اپنے قلم سے لکھنا. حامل خط خود اس پر دستخط بناتا ... پھر اس پر تین امرا کے علیحدہ علیحدہ دستخط ہوتے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۰۱).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
۱. اپنا نام اپنے ہاتھ سے لکھنا ؛ عموماً کوئی حکم وغیرہ تحریر کرنا. شاہ نے اس عرضی کی پُشت پر دستخط کیا کہ مال اس سوداگر کا اس وقت حلال ہے. (۱۸۰۳ ، سبع عشرت ، ۴۰). حضور حکم دیتے تھے اہل قلم دستخط کرتے تھے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۱). ۲. (اپنے قلم اور دستخط سے) منظور کرنا، منظوری دینا. دریاء بیش قرار دستخط کریں اس لیے کہ اگر کوئی خبروں کے بھیجنے یا لکھنے کے احوال سے مطلع ہوجاوے تو روپیوں کے لالچ سے پُھسلا نہ سکے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۶۱).

ـــــ کُنِنْدَہ (ـــــ ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
دستخط کرنے والا ؛ دستخط کرنے والا اہل کار. جلیس سلطان نے ... بہت سے دستخط کنندوں کو برطرف کیا. (۱۹۳۰ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری (ترجمہ) ، ۳۰). [دستخط + ف : کنندہ ، کردن ـ کرنا].

ـــــ کیا جانا محاورہ.
منظور کیا جانا، مقرر کیا جانا. جس روز بادشاہ زادہ شجاع الشمس تولد ہوا تھا ، بادشاہ (مظفر شاہ) نے منادی کی تھی کہ جتنے لڑکے آج شہر میں تولد ہوئے ہیں اُن کے اسموں کی فہرست لکھ لاؤ کہ ہر ایک کا درماہہ دستخط کیا جاوے . (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، (شاہ عالم) ، ۸۱).

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. تحریر کے آخر میں لکھنے والے کا نام اُسی کے قلم سے لکھا ہونا. معاہدۂ تاشقند کے بعد ... شاستری جی اور صدر ایوب کے دستخط ہوئے. (۱۹۶۰ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۱). ۲. منظور ہونا. حساب کی فرد تیار ہو کر حضور خاص میں گزری اور دستخط ہوئی. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۲۵). شاہ صاحب نے مرحبا (پھر قہقہہ لگا کے) بابا جان فقیر کیا اپنے پاس سے دے گا ... خزانۂ غیب سے آپ کے لیے پچاس روپیہ روز دستخط ہوئے ہیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۹۹).

دَسْتْخَطی (فت د ، سک س ، ت ، فت خ). (الف) صف.
اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا یا جس پر اپنے قلم سے دستخط ثبت کیے گئے ہوں. سلطان المعظم نے پوسٹ آفس اپنے سفیر کے ملکۂ معظمہ کے پچھلے دستخطی خط کا جواب ارسال فرمایا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۸۳). یہ کہہ کر میں نے وہ ٹکڑا کپڑے کا اس سے لے لیا اور ایسے اپنی دستخطی رسید دے دی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۶۸). ان کی (میر واعظ) طرف سے ایک دستخطی تار وائسرائے کو بھیج دیا گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲۰). (ب) امذ. تحریر ، حکم یا فرمان جس پر مہر یا دستخط ثبت ہوں. اعتکاف حضور خان سامان کو پہنچا ہوں. اسباب دودھ بڑھانے کا موافق دستخطی حضور کے ہو ، تیار کروا کر محل محلی میں بھیجے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۲۳).

آشنا آنکھ نہیں دستخطی پرچوں سے
کان کیا ہوں کے تنزل کی خبر سے واقف

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۹۵). [دستخط + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ صاد بَنانا محاورہ.
اپنے نام کے دستخط کی بجائے صرف "ص" بنانا. حسام الدولہ تقی محمد خاں اپنے عہد کے بڑے مشاق خطاط تھے دستخطی صاد ایسا بناتے تھے کہ دس ہزار روپیہ انعام مقرر کرنے پر بھی کوئی شخص ویسا صاد نہ بنا سکا. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۱۳۳).

ـــــ مُہِم (ـــــ ضم م ، کس ہ) امث.
دستخط لینے کا کام ؛ دستخط کرانے کی مہم چلانا. اردو کے لیے دستخطی مہم ، سائن بورڈ بدلوانے کی تحریک ، ہوٹلوں کی زبان بدلوانے کی تحریک ... میں اب بھی منہمک ہوں. (۱۹۸۷ ، اخبار اردو ، جنوری ، ۲۰). [دستخطی + مہم (رک)].

دَسْتَنْبَہ (فت د ، سک س ، فت ت ، ضم ن ، فت م) امذ.
خربوزہ کی چار بڑی اقسام میں سے ایک کا نام جس میں متعدد نارو و بانو پائے جاتے ہیں. اسپیشی میں موقالی کبیری شہر تخالف کے ساتھ ایک نہر رکازی گہرے کی تہ سے ڈھکا ہوا ہے جو تقریباً ۱۵۰۰ فٹ دبیز ہے اور یہ تہ نہایت رکازدار چونا پتھر اور کسی اقسام سیل سے ڈھکی ہوتی ہے ... ان میں مشہور رکاز متعدد تہ لختے ہیں جو جنس پائے دستنبہ ، کنگھیا ... مہالی چشمہ سے متعلق ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۲۰۱). [دست + دم (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

دستَر (فت د ، سک س ، فت ت) امذ.
۱. صاف ، چھالن. تمام فرنیچر کی صفائی ہمیشہ کی جائے ... اس کے لیے ملائم دستر ہونا چاہیے۔ (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۱۳۵). ۲. دسترخوان.

تُو نے اپنا دسترِ نعمت بچھا کر دہر میں
اپنی سب خلقت کو اذنِ میہمانی دے دیا

(۱۹۰۱ ، نذرِ خدا ، ۳۸). [ف].

---خانہ (---فت ن) امذ.
رک : دسترخوان. ہر ایک کے آگوں نطع بوداری جلکاری کی و دستر خانے زرفتی ... بچھائے جاتے ہیں. (۱۷۹۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۴). [دستر + خوان (رک) جس کی یہ ایک صورت ہے]

دُستَر (کس د ، فت ت) امذ.
(ٹھگ) دن یا دن کی روشنی ، روزِ روشن. دستر دن کو کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، مصطلحات ٹھگی ، ۹۶). [مقامی].

دَستَرخوان (فت د ، سک س ، فت ت ، و معد) امذ.
۱. وہ چوکور یا مستطیل کپڑا جسے کھانا کھاتے وقت بچھا کر اس پر کھانا چنا یا لگایا جاتا ہے ؛ مراد : کھانا ، طعام. (یزید پلید) ہر صبح و شام حضرت زین العابدین کو اپنے دسترخوان پر بولا ، کھانا کھلاتا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶۷). اس کی نعمت بے دریغ کا دسترخوان سب جگہ بچھا ہے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۳). ہندو چوکے میں بیٹھتے ہیں ، مسلمان دسترخوان بچھا کر بیٹھتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸). ابھی دسترخوان ہی پر ہیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۹). صاحب آئے تو ان کے ساتھ دوست احباب بھی تھے سب خوشی خوشی دسترخوان پر بیٹھے اور کھانا شروع کیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰). ۲. روٹیاں لپیٹ کر رکھنے کا کپڑا.

عاشق و معشوق بھی تکیا کے ہیں درمیان میں
بھنس بیٹھے ہیں سب کے دل روٹی کے دستر خوان میں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۰). روٹی پکا کر کھلی ڈال رہی ہو کہ سوکھ کر کھڑنک ہو جائے ، دسترخوان میں رکھو کہ نرم بھی رہے اور گرم بھی رہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۹). [رک : دستار خوان]

---اُٹھانا محاورہ.
رک : دسترخوان بڑھانا ، بچا کھچا کھانا اٹھانا.

خواصوں نے وہ دسترخوان اوٹھایا
بچا ہر فرد نعمت اپنی لایا

(۱۸۹۶ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۸۳۸).

---(کے) بچھانے میں سَو عیب نہ بچھانے میں ایک (ہی) عیب کہاوت.
طعنہ زنوں کے کھلانے سے نہ کھلانا بہتر ہے ؛ اگر لوگوں کو کھانا کھلایا جائے تو سینکڑوں نقص نکالتے ہیں اگر نہ کھلایا جائے تو ایک ہی نقص ہے ، نہ کھلانا (لغات النساء ، ۱۸۱ ؛ جامع اللغات).

---بچھنا محاورہ.
کھانا کھانے کا مخصوص کپڑا بچھایا جانا ، کھانا چنا جانا. اس کے بعد دسترخوان بچھا منشی صاحب نے اور میں نے اور امراؤ جان نے کھانا کھایا. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۹۰).

---بڑھانا محاورہ.
کھانا کھانے کے بعد دسترخوان مع ظروف وغیرہ اٹھانا. خاصہ آیا ... میں نے بھی کھایا جب دسترخوان بڑھایا اور ہاتھ دھوئے غلاموں کو رخصت دی کہ جا کر سو رہو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۰). جب وہ کھا کر سیر ہو گئے تو دسترخوان بڑھایا گیا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۸).

---بڑھنا محاورہ.
دسترخوان بڑھانا (رک) کا لازم ، کھانا کھانے کے بعد دسترخوان و ظروف کا اٹھایا جانا. دسترخوان بڑھنے کے بعد پان سگرٹ سگار سے خاطر کی گئی. (۱۹۲۳ ، سرابِ عیش ، ۱۸).

---پر جتنی سیج پر تتنی خوب لذّت دیتی ہے کہاوت.
دونوں موقع موقع سے مزا دیتی ہیں (فرہنگ اثر).

---تنگ نہ ہونا محاورہ.
(مجازاً) سخی ہونا ، ہاتھ کھلا ہونا. خلافت خدا نے ایسے شخص کو دی جس کا دسترخوان تنگ نہیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۳۰).

---توبہ توبہ کر رہا ہے کہاوت.
جب کھانا چن دیا گیا ہو اور کھانے والے باتوں میں یا کسی اور کام میں لگے ہوں تو عورتیں کہتی ہیں. تمہاری باتیں ختم نہیں ہوتیں یہاں دسترخوان توبہ توبہ کر رہا ہے. (۱۹۲۴ ، نوراللغات ، ۲ : ۷۰۵).

---چُننا محاورہ.
دسترخوان پر کھانا چننا ، کھانا لگانا. پہلے اپنے ہاتھ سے دسترخوان چنا پھر چلمچی آفتابہ لے کر ان کے ہاتھ دھلوائے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۳).

دستر خوان عیش نے چنا ہے
سامان لذت کا دس گنا ہے

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۴۷).

---زیادہ کرنا محاورہ.
دسترخوان اٹھانا ، دسترخوان بڑھانا (فرہنگ اثر).

---سے پلنا محاورہ.
پرورش پانا ، فائدہ اٹھانا. قیصر کے دستر خوان سے سینکڑوں بندگانِ خدا پل رہے تھے. (۱۹۰۹ ، جوہر قدامت ، ۱۰).

---کرنا محاورہ.
نذر و نیاز کرنا ، نذر کا کھانا کھلانا ، جیسے نذر نیاز کے کونڈے کرنا.

بار نے تجھ کو کھلایا اپنے ساتھ
بحر اب گھر چل کے دسترخوان کر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۰).

---کی بلّی (---کس ب ، شد ل) امث.
وہ بلی جو کھانا کھانے کے وقت آ موجود ہو ؛ (مجازاً) کام چور نوالہ حاضر آدمی (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کی مکّھی (---فت م ، شد کھ) امث.
۱. ہر وقت دسترخوان پر شریک ہو کر کھانے والے. مولوی مُلّانے دسترخوانوں کی مکّھیاں ہوتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۱۳). **۲. کسی کا کاسہ لیس ، فائدے کی ہوس میں ہر وقت کسی کے ساتھ رہنے والا ، ہر طرح کا نفع حاصل کرنے والا**. شہر کے اوباش بری جگ پستا چغل دسترخوان کی مکّھی کون گیرے چٹی کر گئے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۰ : ۹).

---کی ہَڈّی (---فت ہ ، شد ڈ) امث.
ناکارہ ، بیکار ، بے وقعت (شخص یا چیز).
قائل احسن کر دیا باتوں نے اُس بے جان کی
ہڈی تو کہنے کے لیے ہڈّی ہے دسترخوان کی
(۱۹۳۰ ، منظوم کہاوتیں ، ۷۸).

---کے آشنا (---سک ش) امذ.
خود غرض ، مطلبی لوگ. یہ سب دسترخوان کے آشنا ہیں کوئی تمہارا خیر خواہ نہیں ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۷۱).

---لپیٹنا محاورہ.
دسترخوان کا رواج ختم ہونا. ہمارے یہاں سے جس دن سے وہ دسترخوان لپیٹے گئے ہیں جن پر فارسی اور اردو کے شعر لکھے ہوتے تھے اور ڈائننگ ٹیبل آئی ہے اُس دن سے ... بریانی اور قورمہ سے آدھا ذائقہ رخصت ہو گیا ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۲۰).

---لگانا محاورہ.
رک : **دسترخوان چُننا ، دسترخوان بچھا کر اس پر کھانا رکھنا**. مہربانی کر کے تم ہی دسترخوان لگا دو میں غیر مردوں کے آگے جانا پسند نہیں کرتی. (۱۹۳۱ ، ہماری زمین (ترجمہ) ، ۲۷).

---نَورُوزی (کس اضا ، ---و لین ، و مج) امذ.
وہ دسترخوان جس پر دنیا بھر کی نعمتیں چُنی ہوئی ہوں. گویا اس طرح کا دسترخوان نوروزی ہو کہ جو رنگ رنگ کے پھولوں ، مختلف لذائذ اور بوباس کی نعمتوں سے مہمان کو بہرہ ور کر سکے. (۱۹۱۸ ، پیغمبرانِ سخن ، ۳۰). [دسترخوان + نوروز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ہونا محاورہ.
کھانا چُنا جانا ، کھانا لگنا. رات کو دس بجے میرے یہاں دستر خوان ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۸).

دَسْتَرَس (فت د ، سک س ، ت ، فت ر) امث ؛ امذ.
۱. رسائی ، پہنچ.
دست بوسی تک کہاں ہے دسترس مجھ دست کو
دست رس پاؤں جو آوے اس کا داماں دست میں
(۱۷۳۲ ، دیوان زادہ حاتم ، ۹۹). خدا تعالیٰ نے ہر ذی روح کی جبلت میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ نفع حاصل کرنے یا ضرر کے دفع کرنے کا بالطبع ارادہ کرتا ہے اور جہاں تک اُس کی دسترس ہوتی ہے اس غرض کے لئے کوشش کرتا ہے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۹۰).
نہ بیٹے کی دل سے یہ آرزو کہ لگا کے آنکھوں سے چُوم لیں
ترے پاؤں تک نہیں دسترس ترے آستاں کی زمیں سہی
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۸۵). اگست کے شمارے میں ایک اور اہم کتاب (اردو املا اور اس کی اصلاح) نذرِ قارئین کی جا رہی ہے ... اس کے مباحث سے ... آگاہی و غور و فکر کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مباحث ، اہلِ علم کی دسترس میں ہوں. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۵۱). **۲. قابو ، قدرت ، اختیار**.
کہیں پاؤں جی دست رس
یا ہوئے جو کچھ میرا بس
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۹).
تھی آدم تھے تا آج لگ کوئی کس
نہیں کیتا خاور زمیں دسترس
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۳).
ہوئی فلک اور فوج پر دسترس
ولے مسئلہ باپ کی تھی ہوس
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ آصف الدولہ و نواب رام پور ، ۵).
دسترس اتنا تو ہو ، بیٹھیں جو وہ غیروں کے پاس
اپنے پہلو میں انہیں دے دے کے قسمیں کھینچ لیں
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۸۶). کوئی بڑے سے بڑا منصب اور عہدہ ایسا نہیں رہا جو غیر مذہب والوں کی دسترس سے باہر رہا ہو. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۲۰۳). عوامی شاعروں کے نغموں کو ... ادب میں اپنے عہد کی روح سمو دینے اور اس کو عام انسان کی دسترس میں لانے کے لیے ... زبردست کد و کاوش کرنی پڑی. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۹). **۳. قابلیت ، لیاقت ، دستگاہ**.
درد تو کرتا ہے معنی کے تئیں صُورت پذیر
دسترس رکھتے تھے کب بہزاد و مانی اس قدر
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۱). جس کی دسترس صرف آورد تک ہے وہ کبھی عمدہ مقرر نہیں ہو سکتا. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۳۳). یہ لوگ لگے اس چیز کو جھُٹلانے جس کے سمجھنے پر ان کو دسترس نہ ہو. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۷). اس کے (اشفاق احمد) تینوں بیٹے اعلیٰ قسم کے مستری ہیں لکڑی اور لوہے دونوں کاموں میں دسترس رکھتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۹۸). **۴. بساط ، حیثیت**. معجزہ کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تعلیل و توجیہ عام تجربات کی دسترس سے باہر ہو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۶۱). **۵. مدد ، امداد**.

بھاتا دنیا کو ہے کر درگزر
دسترس تک تو بھلا ہے سب سے کر

(۱۸۱۳ ، مثنوی ایجادِ رنگین ، ۷۳). ف : پانا ، رکھنا ، ہونا.
[دست + ف : رَس ، رسیدن ـ پہنچنا].

ـــــ سے باہر ہونا محاورہ.
قابلیت و لیاقت ; مقدرت سے بڑھ کر ہونا ، علم و ذہن کی رسائی سے دور ہونا. الداری کی کتابوں کو الٹنے لگا زیادہ تر اردو میں تھیں اور اس وقت میری دسترس سے باہر. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۳۷).

ـــــ نہ پہنچنا محاورہ.
قابو نہ ہونا. جب پری پر دسترس نہ پہنچا اور وہ زنقہ گرفتار نہ ہوا فوراً ترکش سے تیر ... پیوستہ کر کے لگایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸).

دَسْتْرَسی (فت د ، سک س ، ت ، فت ر) امث ; دست رسی.
امداد ، دستگیری. نادر شاہ کے ہنگامے کے دوران میں اس نے مظلوموں کی دست رسی کی. (۱۹۳۵ ، دیباچۂ سفرنامۂ مخلص ، ۳۷). [دست + رس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

دَسْتْرُو (فت د ، سک ، س ، ت ، و مع) صف.
مقابلہ کرنے والا ، سامنا کرنے والا. دسترو اپنی لکڑی کا سرا پھیر کے اوس کے حلق پر رکھ دیوے اور بائیں ہاتھ سے اس کا داہنا ہاتھ خوب مضبوط پکڑے. (۱۹۰۵ ، حربۂ احمدیہ ، ۸).
[دست + رُو (رک)].

دَسْتْرِی (فت د ، سک س ، ت) صف.
جو باز جرہ اور باشہ وغیرہ ہاتھ پر سے ہی شکار کے پیچھے چھوڑا جاتا ہے. شکاری پرندہ خواہ دستری یا مٹھی شکار پر ہاتھ کے زور سے پھینکا جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، صید پرند ، ۲۳).
[دست + ری ، لاحقۂ نسبت].

دَسْتَک (فت د ، سک س ، فت ت) امث.
۱. تالی ، ہاتھ پر ہاتھ مارنے کا عمل.

چتر سونشال ہور پکھاوج کماچ
سبی تال و دستک پہ مل دلگ ناچ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۶).

زاہدوں کی ہر ادا کے جھٹکے میں خوش وقتی پرانی ہے
جو دستک ہے سو دل کے قفل کوں گویا کہ تالی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۴).

دستک مطرب ترے غم میں کفِ افسوس ہے
داغ حسرت سے بجا ہے سوز تو طاؤس ہے

(۱۸۳۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۹۳).

ہوسۂ رخ کے لئے سو یہ سوالوں سے زالف
ایک دستک میں اُسے ہلنے ہیں للیا ہڈ ۔دو.

(۱۸۵۴ ، ذوق ، ک ، ۹۶). ۲. دروازہ بجانا ، دروازہ اور پھاٹک وغیرہ کھٹکھٹانے یا تھپتھپانے کا عمل.

کی آواز دستک کہ بارِ دگر
ہوئی گھر میں القصہ میری خبر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۲).

دی جب انسان نے دستک آ کر
حجرۂ تنگ سے نکلے باہر

(۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۶۷). مقیت گھر کا دروازہ جس کی دستک کا آرزو مند تھا وہ بے اطلاع آ گیا. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۱۰).

پہچانتا تھا دستک کو اور قدموں کی ہر آہٹ کو
بجھے چراغ کو ہاتھ میں تھامے دروازہ بھی کھولا تھا

(۱۹۸۱ ، ملاقاتوں کے درمیان ، ۶۷). ۳. **محصول ، ٹیکس.** انگریزی صدر کا دستخط شدہ "دستک" تمام ان اشیاء کو جن کا اس میں ذکر ہوتا تھا چنگی کے متعلق ہر قسم کی روک تھام بلکہ معائنے سے بھی بری کر دیا تھا. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۱۱). **پروانۂ راہداری** دستک رخصت عنایت ہو کہ ہم اپنے آقا کے پاس چلے جائیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۶۹). گورنمنٹ کے لگان (اعمال حسنہ) کے باقی رہ جانے پر عزرائیل کی دستک (پروانہ) لے کر آموجود ہوتا ہے. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۰۰). ۵. **کسی کچہری سے جاری شدہ سہری حکم ، پروانہ ، وارنٹ.**

صفحۂ دل کوں داغ کی کر مہر
عشق کے شاہ نے دیا دستک

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۱).

وہ صورت ہے اگر تم باج مانگو خوبرویوں سے
خط عارض کی ہو چٹھی تہ عاور پہ دستک ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۵). ۶. **قرقی یا جرمانے کی ادائیگی کا حکم نامہ.** تم نے ایک ہزار روپیہ ... ادا نہیں کیا لہذا یہ دستک تمہارے نام جاری ہوتا ہے. (۱۸۹۳ ، انشائے اردو ، ۳۰). دس روپے روز کی دستک جاری کرنے کا حکم دیا. (۱۹۰۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۳۸). ۷. قرقی کا حکم ، قرقی. جو کوئی مالگزار مابین میعاد کے حاضر ہو کر ادائے زر قسط اپنی کا کیا دستک اس کی برخاست ہو جائے گی. (۱۸۴۹ ، کتاب الاعاز ، ۱۱۱). [ف].

ـــــ اُٹھنا محاورہ.
شور ہونا ، آواز آنا.

تھی حشر کے دن سے دستک اٹھی کی
وہ دستک جو تجھ میں بھی ہے اور مجھ میں بھی ہے

(۱۹۶۶ ، زرد آسمان ، ۱۲).

ـــــ آنا محاورہ.
قرقی آنا (مہذب اللغات).

ـــــ باندھنا محاورہ.
۱. محصول لگانا ، محصول مقرر کرنا (نوراللغات ، علمی اردو لغت).
۲. فضول خرچی کرنا ، بے قاعدہ خرچ کرنا (نوراللغات).

ـــــ بجانا محاورہ.
تالی بجانا.

دُکھت رُکھ سست ہو دستک بجاویں پات پانان سوں
سو ڈالیاں ڈلتے ہو متوال ہی پھول اربن سارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶).

ـــــ پیادَہ (ـــــ کس یج پ ، فت د) امذ.
وہ شخص جو کسی کچہری سے قرق کا حکم یا کوئی پروانہ ، یا تحصیل وصول کے لئے پاپیادہ جائے؛ تحصیل وغیرہ کا چپڑاسی (نوراللغات). [دستک + پیادہ (رک)].

ـــــ چِٹّھی (ـــــ کس ج ، شد ٹھ) امث.
پروانہ ، دستک روز دس جا سے دستک چٹھی طلبانہ جرمانہ میں روپیہ آٹھ آنے بنا لیتے ہو. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۲۱). اس مضنوعی پیادے سے پوچھا تیرے پاس کوئی تحصیل کا پروانہ یا دستک چٹھی وغیرہ ہے.(۱۹۳۷ ، قصص الامثال، ۱۳۹). [دستک + چٹھی (رک)].

ـــــ بجْنا محاورہ.
تالی بجانا ، بُلانا ، پکارنا (مہذب اللغات).

ـــــ دینا محاورہ.
۱. تالی بجانا ؛ (اہل خانہ کو اطلاع دینے کے لیے) دروازے پر کھڑے ہو کر تالی بجانا ، کنڈی بجانا ، دروازے کو کھٹکھٹانا ، تھپتھپانا. حضرت بلال نے حضرت ابوبکر کے گھر کوں آ کر دستک دینے سو بیان ہے. (۱۷۶۵ ، چھ سرپار ، ۶). تو رات کو میرے دروازے پر آن کر دستک دینا میں تجھے اُسی وقت اندر بُلا لوں گی. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۶۶). ان ہاتھوں کی خطا نہ تھی جو تیرے غیروں کے دروازے پر دستک دیتے ہیں. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۸). ڈیوڑھی پر دستک دی ڈیوڑھی پر کوئی نہیں تھا. (۱۹۸۳ ، زینی اور فلک اور ، ۲۲). ۲. (أ) کوئی دعا یا منتر وغیرہ پڑھ کر تالی بجانا. سحر پڑھ کر دستک دی کہ ایک برق چمکی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۰۵).

ہرگز نہ کھلا بابِ اثر بند ہے اپنا
دس دستکیں ہر چند مہینہ دستِ دعا نے
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین، ۹۳). (آآ) جھاڑ کے لئے کچھ دعائیں پڑھ کر تالی بجانا. عشا کے بعد روز دستک دو. (۱۹۲۳ ، لغات اردو، ۲ : ۷۶). ۳. (کسی کو متوجہ کرنے یا جگانے کے لیے) تالی بجانا ؛ پرندوں کو اڑانے کے لئے تالی بجانا. بُلبل چہکارتی تھی تو دل پر ایک عالم گزر جاتا تھا ... کئی دفعہ یہ نوبت ہوئی کہ میں نے دستک دے دے کر اڑا دیا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۸۲). آقا نے دستک دے کر ہو ہُش کیا وہ مرغ دوسری ٹانگ نکال کر کھڑا ہو گیا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۰۱).

ـــــ زَنی (ـــــ فت ز) امث.
شور ، جھنکار ؛ آواز.

دستک زنی کی چرخ سے آنے لگی صدا
پہنچی درِ قبول پہ شاید دعا کہیں
(۱۸۳۹ ، اسیرا کبرآبادی ، د ، ۱۰۲). فاختہ کی دستک زنی اور کوکو کا شور قمری کی زبان سے نالۂ حق سرہ... دل کو بے چین کئے دیتی تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۹۱). [دستک + ف : زن ، زدن = مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سَوار (ـــــ فت س) امذ.
وہ شخص جو کسی کچہری سے قُرق کا حکم یا پروانہ یا تحصیل وصول کے لیے سواری عموماً گھوڑے پر جائے ، تحصیل وغیرہ کا چپڑاسی (نوراللغات). [دستک + سوار (رک)].

ـــــ لَگانا محاورہ.
۱. محصول لگانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۲. تالی بجانا.

سر دروازہ جو دستک لگائی
کنیز آواز سن کر باہر آئی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۶۱). ۳. سمن کا دروازے پر چسپاں کرنا یا لگانا (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــــ مارْنا محاورہ (قدیم).
۱. تالی بجانا.

دیکھانی سو نین کوں نیند آموں
پیہ پلکھانکے دستک مارنے سوں
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۸).

پری روباں کھڑے سرور پر اک
خوشی کی مارتے ہر ایک دستک
(۱۷۹۸ ، عشق نامہ ، نگار ، ۱۲۸). ۲. دروازے پر تالی بجانا یا اسے کھٹکھٹانا.

چلیا اس بجائے پریس کے گھر
دیا مار دستک اسے یوں خبر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۶۹).

ـــــ ہونا محاورہ.
کھٹکا ہونا ، دروازہ بجانے کی آواز ہونا. اس رات کے بعد یہ دستک ایک معمول بن گئی ... تھوڑا تھپ دو تین بار دستک ضرور ہوتی. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۳۸).

دَسْتَکات (فت د ، سک س ، فت ت) امث ؛ ج.
پروانہ جات. کچہری تحصیل داروں کا دستور لکھنے دستکات اوپر اس نمط کے مقرر ہے. (۱۸۰۵ ، کتاب الآغاز ، ۱۲۷). [دستک + ات ، لاحقۂ جمع].

دَسْتْکار (فت د ، سک س ، فت ت) امذ.
رک : دست کار ، ہنر مند ، کاریگر. ایک دن موافق معمول کے وہاں آیا دریافت کیا کہ وہ دستکار ایک بادبانی گاڑی بنانے میں مشغول ہے. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادۂ حبش ، ۲۹). دستکار کا گھریلو صنعت اور دستکاری کو چھوٹے پیمانے پر اور بذاتِ خود

آزادانہ طور پر چلانا. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۳). تجارت بحران کا شکار ہے دستکار اور کاریگر پریشان حال ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۵) [دست + ف : کار ، کردن = کرنا].

دَسْتکاری (فت د ، سک س ، ت) امث.

۱. رک : **دست کاری ، ہنر مندی ، کاریگری.** زنانے مدرسے ہیں جن میں کلام اللہ اور دینی و دنیوی کتابوں کی تعلیم کے ساتھ ضروری دستکاری سکھائی جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۹۸). تعلیم کی اہمیت کو اجاگر اور مسلم دستکاری کو فروغ دیا جائے گا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ ، جولائی : ۸). ۲. **جراحی ، آپریشن.** ان تدابیر سے صحت نہ ہو تو دستکاری کریں یعنی ... ہوشیاری سے نشتر لگا دیں. (۱۸۷۶ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۱۲). مرض کے شفایاب ہونے کی صورت نہیں کیوں کہ نہ تو دستکاری ہی کے ذریعہ اس کا علاج ممکن ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۸۷). [دست + کار (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

ـــ کَرْنا محاورہ.

تزئین کرنا ، آراستہ کرنا.

جُنوں نے دستکاری ایسی ہی کی
نہ تھا گویا گریباں پیرہن میں

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۹۶). جو طرزِ شکر گزاری ہماری دستکاری سے ... کاشانۂ اظہار و استقرار ہو سکے اس کے بیان میں تو کسی طرح قاصر اللسان نہ ہوں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۰).

دَسْتکانَہ (فت د ، سک س ، ت ، فت ن) امذ.

ہاسپوٹ کی فیس یا مقدمہ یا سمّن کی فیس (پلیٹس). [دستک + انہ ، لاحقۂ تمیز].

دَسْتکَش (فت د ، سک س ، ت ، فت ک) امذ.

رک : دست کش ، دست بردار ، **کسی کام سے ہاتھ کھینچنے والا.** نوبل صاحب کو زبان دیئے پیچھے اس ارادے سے دستکش ہونا کسی طرح ممکن نہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۱۵). باقی صدیقی غزل سے دستکش ہونے کے عزم پر ثابت قدم نہ رہ سکیں گے. (۱۹۸۱ ، انداز نظر ، ۷۷). [دست + ف : کش ، کشیدن = کھینچنا].

دَسْتکَشی (فت د ، سک س ، ت ، فت ک) امث.

رک : دست کشی ، **بے غرضی ، لاتعلقی.** اس (ڈی - ایچ لارنس) کے بدنام ترین ناول « لیڈی چیٹرلیز لوور » کے اکثر پڑھنے والوں کو اگر یہ معلوم ہو کہ مصنف تو شادی کے ارادے میں پختہ یقین کا حامل تھا تو شاید یقین ہی نہ کریں یا ناول سے ہی دستکشی اختیار کر لیں. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۳۰). [دست + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَسْتَک (فت د ، سک س ، فت ت) (الف) امث.

۱. **یادداشتوں کے اندراج کے لیے ایک چھوٹی سی کتاب ، نوٹ بک.** ایک کاغذ دستک سے نکال کر میرے تئیں دکھلایا. (۱۸۰۲ ،

باغ و بہار ، ۲۲۶). ایک لالہ صاحب قلمدان دبائے عینک لگائے تشریف لائے ، آداب بجا لاتا ہوں کہہ کر دستک سے کاغذ نکالا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۳). ایک دستکی یعنی نوٹ بک ہر وقت ان کی جیب میں رہتی تھی. (۱۹۵۶ ، مضامین محفوظ علی (مقدمہ) ، ج). ۲. رک : **دستی ۳.**

سیہ مخمل کی ہے یہ دستکی یا دام ہے قاتل
برائے مرغِ جانِ عاشقاں تلوار کی چولی

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۲۵). ایک چھوٹا سا حقہ نازک خوشنما چاندی کا بنا ہوا زیر انداز دستکی سب گیاہی. (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۹). (ب) امذ. ۱. **وہ شخص جو سمّن یا پروانے کی تعمیل کرائے.** ناظر سے دریافت ہوا کہ زمینداروں مذکور چپراسی دستکی سے ملاقی نہ ہوئی. (۱۸۳۹ ، کتاب الاعجاز ، ۲۳۷). ۲. **بازداروں اور شکرے بازوں کا چمڑے کا دستانہ** (ماخوذ : مہذب اللغات). [دستک + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَسْتگاہ (فت د ، سک س ، ت) امث.

۱. (أ) رک : **دست گہ ، حامی و ناصر ، منزل مراد.**

کرم سوں سہے حال پر کر نگاہ
کہ ہر دم ترا نام مجھ دستگاہ

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۳). (أأ) **سرمایہ ، ساز و سامان ، مقدور ، مقدرت.**

ہے آج سج کوں جگ میں ولی دستگاہِ سیم
اس کا خیال دل منیں نقشِ نگیں ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۵). امیر ہے تو اپنی دستگاہ کے بموجب خلعت اور گھوڑا ... جو جو کچھ ہو سکے گا دے گا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲). ۲. **رسائی ، دست رسی.** یہی دستگاہ درگہِ خدا میں ہر امام اور حجتِ خدا کو حاصل ہے. (۱۸۸۷ ، نہر المصائب ، ۱۸۱). ۳. **مہارت ، مشق ، قابلیت ، لیاقت.** صاحب ممدوح جنگی معاملات میں نہایت اعلیٰ درجہ کی دستگاہ رکھتے ہیں. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ مارچ : ۹). (حضرت ہجر (پنڈت تربھون ناتھ ہیرو) نے) اس زبان انگریزی میں بھی اچھی دستگاہ پیدا کر لی تھی. (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۲۹). جو بیٹا بالغ ہوا اور کمالات میں دستگاہ حاصل کی ... کہا کہ اب تم بڑے ہوئے جاؤ اور شکار کھیلو. (۱۹۸۰ ، علامتوں کا زوال ، ۱۳۲). ۴. **کارخانہ ، کاروبار کی جگہ.**

دستگہِ صنعت ہے گرچہ ہے بے آبرو
سنگ بے پردہ ہے گویا آئینہ حجام کا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۳۷). ۵. (موسیقی) **موسیقی کی دھن ، اصول ، موسیقی کا نظام.** انہوں نے ساتوں دستگاہوں کے گوشے اور مقام نقل کروائے ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۷۰). [دست + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ کامِل کسی صفت (ـــ کسی م) امث.

مکمل دست رس ، کامل مہارت ، کمال. ایک عمر چاہیے کہ انسان کسی علم یا فن میں دستگاہ کامل حاصل کرے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳). استاد کی توجہ کی بدولت فنِ شعر میں بہت جلد

دستگاہ کامل حاصل کر لی اور اساتذہ کی صف میں شامل ہو گئے. (۱۹۷۶ ، میرانیس : حیات اور شاعری ، ۲۸). [دست گہ + کامل (رک)].

ـــ کرنا محاورہ (قدیم).
کسی کام کا ہاتھ میں لینا ، شروع کرنا ، انجام دینا.

او جس کام پر کرتا ہے دستگاہ
تو جاتا ہے یک روز یک ماہ راہ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۲۹).

ـــ ہونا محاورہ (شاذ).
۱. طاقت حاصل ہونا ، قوت پکڑنا. میرا فرزند بے سبب میرا خصم و غنیم ہو گیا اگر اس کے پکڑنے میں سعی نہ کرتا تو مفسد اور فتنہ اندیشوں کو دستگاہ ہوتی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان، ۶ : ۲۸).
۲. مہارت ہونا ، مشق ہونا (مہذب اللغات).

دَستَکی (فت د ، سک س ، فت ت) امث.
۱. دستانہ جو باز یا شاہین کو ہاتھ پر بٹھانے کے لیے پہنتے ہیں ؛ وہ تھیلا جس میں ضروری سرکاری کاغذات رکھتے ہیں ؛ پانی کا دستہ دار ظرف جس سے وضو یا طہارت وغیرہ کرتے ہیں. لچھے کا لچھا لیٹا ہوا دادا ابا کے ہات میں اور دستکی جال پناہ کے. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۹۳). ۲. وہ تسمہ جو شمشیر کے قبضے سے لٹکا تھا ؛ تلوار کا پٹا.

تس اوپر تم نہ پوچھو دستکی ہے
اسیر رشتۂ دل بستگی ہے

(۱۷۳۶ ، دیوان زادہ حاتم ، ۲۱۱).

شمشیر ماو تو ہی کٹوری ہے سپر کی
قبضے کی دستکی کو تو دکھلائیے جناب

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۶۰). ۳. کپڑے کا غلاف جو پیچوان کی سنہال سے ایک بالشت تک اس لیے رکھا جاتا ہے کہ پیتے وقت نیچ کی تری کا اثر ہاتھ تک نہ پہنچے. کنگا جمنی حقہ ، بیش بہا پیچوان ، مخملی دستکی ، مخملی زیرانداز. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۲۱). ۴. وہ چیز جو گرفت کے لیے کسی ظرف میں لگی ہوتی ہے ، چھوٹا دستہ.

جسم شمشیر قبضہ گردن ہے
دستکی کیسے زلفِ یار نہیں

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۷۴). [رک : «دستکی» جس کی یہ مبدّل شکل ہے].

دَستَم بخیر فقرہ.
رک : دست بخیر جو زیادہ مستعمل ہے. دستم بخیر یہ تمہارے نئی کیسی بندھی ہے. (۱۹۳۰ ، روحِ لطافت ، ۸۰).

دَستَنبُو امذ. (فت د ، سک س ، فت ت ، سک ن ، و مع) امذ.
۱. گولی کی شکل کا خوشبوؤں کا مجموعہ جسے سونگھنے کے لیے ہاتھ میں رکھتے ہیں ، لخلخہ. ہر شخص تو اوس کے عطر کی آرزو ہے غریب کے کان میں عطر کی سینک امیر کے ہاتھ میں اوس کا دستنبو ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع پیشہ وران ، ۱۱۷). ۲. گلدستہ. ان کے (آنحضرت) ہاتھ میں گلدستہ یا دستنبو یا آبِ حیات اور دوسرے میں فوز و فلاح دارین کا فرمان یعنی قرآن. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۱۳). مع اپنے دستنبو یعنی نو بہار بھنگن کے کاشی چلے گئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۷ : ۳). ۳. مرزا غالب کا تحریر کردہ مشہور رسالہ. ان کے (مرزا غالب) خطوط اور «دستنبو» سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بغاوت (غدر ۱۸۵۷ء) ان کے لئے بالکل غیر متوقع نہیں تھی. (۱۹۸۶ ، نگار ، ستمبر ، ۳۱). [ف].

دَستوانَہ (فت د ، سک س ، ت ، فت ن) امذ.
۱. آہنی دستانہ جو کہنی تک لمبا اور اکثر تلوار کے قبضے کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے. دستوانہ ڈیڑھ روپے سے دو مُہر تک. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۰۲). ۲. (متھیاری) آہنی چوڑی یا حلقہ جس کے سہارے کانچ کی چوڑی ہاتھ پر چڑھائی جاتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۸۲). ۳. ہاتھ میں پہننے کا زیور، کنگن (فیروزاللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [ف].

دَستُور (فت د ، سک س ، و مع) امذ.
۱. (i) رسم و رواج ، روش ، چلن.

راج مارگ پاونے تیرا عمل دستور ہے
دو صفت پایا نہیں یعنی حقیقت ہور مجاز

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۷).

سن کے اتنا تو کہا حیف کہ اب دنیا سے
ناز برداری کا معشوق کی دستور گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۹۱). قریش کا دستور تھا کہ شیردار عورتوں کو اپنے بچے دودھ پلانے کے لیے دے دیا کرتے تھے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۳). یہ لوگ اسی قدیم دستور کے موافق آداب بجا لائے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۴). تم سمجھتے ہو کہ چار جماعتیں پڑھ کر تمہیں ہمارے صدیوں کے دستور پر تنقید کرنے کا حق مل گیا. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۱۲).
(ii) عادت ، معمول.

دل دے کے روگھانی دستور ہے ہمارا
کیا کیجئے یہی کچھ مقدور ہے ہمارا

(۱۸۸۲ ، دیوان محبت ، ۲۰).

موسم میں جب برستا ہے ہوتی ہے تب بہار
سرما میں کیا برستا ہے دستور ہر برس

(۱۸۲۷ ، دیوان شادان ، ۲ : ۸۷). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تقریباً بارہ برس کی ہو گی کہ ابو طالب نے حسبِ دستور شام کا ارادہ کیا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۶۶).

میرا دستور ہے تسلیم و رضا
قصرِ جنّت کو میں ٹھکراؤں گا

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۳۵). ۲. طور ، طریقہ ، قاعدہ ، قرینہ.

عاشقاں تیغ ہات میں بسمل ہوئے ہیں بے شمار
عاشق بے چارہ کون رکھ پیار کے دستور تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲).

قتلِ عاشق کسی معشوق سے کچھ دُور نہ تھا
پر ترے عہد سے آگے تو یہ دستور نہ تھا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۴).

پاس بیٹھیں ترے یا دُور بتا دے ظالم
نہیں معلوم ہیں اس بزم کے دستور ہمیں
(۱۸۷۷ ، دُرۃ الانتخاب ، ۹۲). اری چھوکریوں ، اری چھچھوریو ، پہلے تم شعور سیکھو ، بات کا دستور سیکھو ، چپ کچھ اترائو. (۱۹۰۱ ، راقم، عقدِ ثریّا ، ۱۷). یہ ہر زمانہ کا دستور رہا ہے کہ نئی اقدار اور تصوّرات کے معاملہ میں دو گروہ برسرِ پیکار ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، نُزہتِ قلم ، ۱۶۷). ۳. قانون ، ضابطہ. دائی کہنے لگی کہ ہماری ملکہ کا جتنا کارخانہ تم نے دیکھا ، یہ سب اسی دستور سے جاری ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۷). مہاراجہ کے دربار کو پُورا اختیار تھا کہ وہ اپنی مرضی اور دستور و آئین کے مطابق اپنا انتظام کر لیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۶).

کرسیٔ عدل ہے انصاف سے خود بھی مجبور
توڑ سکتی نہیں قانون کا کوئی دستور
(۱۹۸۳ ، سندر ، ۷۵). ۴. کسی ملک کا بنیادی قانون جس میں دوسری باتوں کے علاوہ طرزِ حکومت ، نیز عدلیہ ، انتظامیہ اور مُقنّنہ کی ہیئت، تشکیل اور اختیارات کی صراحت ہوتی ہے اور صدرِ مملکت کے اختیارات اور عوام کے حقوق و واجبات کا ذکر بھی ہوتا ہے. نیا دستور حکومت ہندوستان میں اپریل ۱۹۳۷ء سے قائم ہوا. (۱۹۳۸ ، ہندوستان کا نیا دستورِ حکومت ، ۹). لیکن انہوں نے دستور کو سیکولر یا سوشلسٹ رنگ دینے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جولائی : ۳). ۵. وزیر، مدارالمہام. زن دستور نے دریافت اس کیفیت کا کر کے اِخفا راز کا از جملہ واجبات جانا. (۱۷۷۵ ، نوطرزِ مرصع ، ۲۷۴). اے دستورِ دانا عجب تمہارے سکوت نے مجھ کو اس وقت ورطۂ حیرت میں ڈال دیا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۳). میں تمہاری مثنوی کو دستورِ امیر عراق کے پاس لے جاؤں گا. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۷۳). ۶. پارسیوں کا مذہبی پیشوا جیسے عیسائیوں میں پوپ اور یہودیوں میں احبار ہوتے ہیں. ایران تک سفر کیا موبدوں اور دستوروں سے ملا. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۱ : ۳). مکلم صاحب نے جنہوں نے ایران کی تاریخ نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھی تحریر فرماتے ہیں کہ ،تمام مورخوں نے جو صدرِ اسلام کے ہمعصر تھے لکھا ہے کہ پیغمبر کے اصحاب نے ایرانیوں کی پامردی اور دلیری سے طیش میں آ کر فتح کے بعد (ایرانیوں کے) ... شہر کے شہر جلا دیئے ، آتش کدوں میں آگ لگا دی ، موبدوں اور دستوروں کو قتل کر دیا،. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۸۸). ۷. کمیشن ، فیس ، حق. بہنوں نے اپنے پیارے بھائی کو گرفتار دیکھ ڈومنیوں کا دستور دے دیا ان کے پنجے سے چُھٹایا. (۱۸۲۹ ، زینت العروس ، ۶۶). ۸. موافق ، طرح ، مانند ، طریقہ ، نہج (عموماً ،کے، کے ساتھ).

سیہ بختی ہماری کر کے منظور
وہ آنکھوں میں رکھے کاجل کے دستور
(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۶). اس نے کتاب کو انوارِ سہیلی کے دستور پر ترتیب دیا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۹).

دہر کا بوڑھا تمدّن مل چکا تھا خاک میں
اور جواں دستور گم تھا مجلسِ ادراک میں
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۵). ۹. مقعد کی پچکاری ، حقنہ ، اینما. دستور کے پانی میں ایک بڑا چمچہ ... روغنِ زیتون شریک رکھے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۳۹). اف : کرنا. [ف : دستور ؛ پہلو : دست ور (دست + ور)].

ـــــ اَساسی کس صف (ـــــ فت ۱) امذ.
جمہوری حکومت کا بنیادی قانون، سیکولرزم. اگر نیا دستورِ اساسی ایسا بن گیا کہ اس میں اسمبلی کو حقیقی آزادی مل گئی تو میں بھی اس میں شریک ہو جاؤں گا. (۱۹۳۰ ، خطوطِ محمد علی ، ۲۴۲). دراصل دستورِ اساسی کے اجرا کے بعد ... متوسط طبقے میں سیاسی بیداری پیدا ہو چکی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۹). [دستور + اساسی (رک)].

ـــــ اَعْظَم کس صف (ـــــ فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
۱. پارسیوں کا سب سے بڑا مذہبی مقتدا جو آتش کدہ کا دستورِ اعظم تھا ،برمک، کے لقب سے مشہور تھا. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۰۳). ۲. وزیرِ اعظم.

پہناوں سے کیا اظہار اوس دم
جو ہے وہ ڈیوڑھی دستورِ اعظم
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۴۸). [دستور + اعظم (رک)].

ـــــ اُلْعَمَل (ـــــ ضم و ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، م) امذ.
۱. طریقۂ کار ، طور ، عمل ، چلن ، دستور.

فرقان کے رہے اس پہ تس فعل میں کچھ فرق نے
پاتا ہے دستور العمل ہر یک قوی انبار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲۹).

نہ کیوں ہو تیرے دستور العمل سے شادماں عالم
کرم کرنا تری عادت ، جفا سے تجھ کو بیزاری
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۹). وہ رات بھر اپنی آئندہ صبح کا دستور العمل تیار کرتا رہتا تھا. (۱۹۱۳ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۳۸). انجمن (انجمنِ پنجاب) کے اس دستورالعمل (یعنی مضامین پر بحث و نظر کا دستور) نے شرکائے جلسہ کو بحث میں حصہ لینے ... اور سخت سے سخت تنقید کو برداشت کرنے کی تربیت ملی. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۳۰۷). ۲. ضابطۂ عمل ، ضابطہ ، قانون ، نیز قواعد و ضوابط کا مجموعہ یا اصولِ کار. سکندر نے یہ نکتے ارسطو سے سن کر دستور العمل اپنا بنایا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۵). دلّی کا آدمی کہیں جاتا تھا تو لوگ سمجھتے تھے گویا شہزادے آئے بلکہ اس کی نشست برخاست کو سلیقہ اور امتیاز کا دستور العمل سمجھتے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۴۰۲). اس فن میں اس کی متعدد تصنیفات ہیں جو مغنّی تک گویوں کا دستور العمل رہیں. (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۲ : ۱۶۸). اس وقت جب کہ اجتماعی طور پر ہم کسی دستور العمل یا نظریے کی تائید پر آمادہ نہیں ہیں ، اس وقت بیگانہ ... ہمیں چھوٹی چھوٹی شفقتوں کے بجز اور کچھ نظر نہیں آتا ، لفظ کا بے اثر اور بے حُرمت

ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے. (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۰۹).
۲. آئین ، ضابطۂ عمل ، لائحۂ عمل. کمیٹیوں نے ... متعدد قواعد اور دستورالعمل بنائے تھے (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۵۰۲). دوسرا مشکل سوال حکومت سے نظام حکومت کا جو دستورالعمل تم نے جوائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ میں پیش کیا ہے کسی اور نوآبادی میں بھی ایسا مزے دار دستورالعمل تھا یا ہے؟ (۱۹۳۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۲۲ : ۱۰).
[دستور + رک : ال (۱) + عمل (رک)].

---المُعَظَّم (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ع ، شد ظ بفت) امذ.
رک : دستور اعظم. سب نے عرض کی اس میں اہتمام کیجیے دستورالمعظم کی معرفت عرضداشت دیجیے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۰). [دستور + رک : ال (۱) + معظم (رک)].

---باندھنا محاورہ.
قاعدہ مقرر کرنا ، معمول بنانا. یہ سچ ہے لیکن تم مجھے یہ بتاؤ کہ زمانہ میں یہ دستور کس نے باندھا. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۱۰).

---پڑنا محاورہ.
معمول ہو جانا ، رسم و رواج ہو جانا.

> پڑ گیا غم سے دل میں اک ناسور
> بس اسی دن سے پڑ گیا دستور

(۱۸۶۸ ، زہر عشق ، ۵).

---جاری کرنا محاورہ.
قاعدہ نکالنا ، طریقہ مقرر کرنا ، رواج ڈالنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---خاندان کس اضا (---سک ن) امذ.
خاندانی روایات ، خاندانی اصول ، رسم و رواج. میرے خسر اور میرے باپ کے درمیان دستور خاندان کے خلاف بڑی گہری بحث تھی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۳۱). [دستور + خاندان (رک)]

---ساز صف.
آئین بنانے والا ، وہ اسمبلی یا مجلس جو ملک کا دستور (بنیادی قانون) بنائے ، بنیادی قوانین تیار کرنے والا. لیگ نے دستور ساز مجلس میں شریک ہونے سے انکار کر دیا تھا. (۱۹۳۹ ، آثار ابوالکلام ، ۱۱۷). نئی دستور ساز اسمبلی نے ۱۹۵۶ء میں مفاہمتی اصولوں پر مبنی اصول دیا. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان ، ۱۲). [دستور + ف : ساز ، ساختن - بنانا]

---سازی امث.
دستور بنانے کا عمل. قائداعظم کی رحلت کے بعد پاکستان اکابر کا یہ المیہ رہا ہے کہ انہوں نے دستور سازی میں غفلت برتی. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان ، ۱۱). [دستور + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَمَل کس اضا (---فت ع ، م) امذ.
رک : دستورالعمل.

> دستور عمل ہے عاملاں کوں
> دارو ہے دکھی پڑے دلاں کوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۳). [دستور + عمل (رک)].

---غَم کس اضا (---فت غ) امذ.
غم کی داستان ، رنج و غم کی کہانی.

> کوئی دستور غم سنانے آئے
> جذب دل ناتواں لگے اپنا

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۴۹). [دستور + غم (رک)].

---کَرنا محاورہ.
۱. صف میں شامل کرنا ، شمار کرنا ؛ درج کرنا.

> عنت پیو کا منجکوں بہ دریا میں کشتی ہے
> اس اوپر عشق بازاں میں منجے دستور کر ساقی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۵). ۲. عمل دینا ، پچکاری لگانا ، حقنہ کرنا. معالج کو لازم ہے کہ جس آنے کا نقصان ہو اس کا بھی علاج کرے ... اور کولن کی ریزش پیدا کرنے کے افعال کی چستی کے لئے دستور کرے. (۱۸۶۰؟ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۹).

---مُعَظَّم کس صف (---ضم م ، فت ع ، شد ظ بفت) امذ.
رک : دستوراعظم. اے وزیراعظم دستورمعظم تیر مژگاں نے اس قتال عالم کے تودۂ دل کو مشبک کیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۶۰). ملک شہریار جم اقتدار نے دستورمعظم کے مشورۂ صائب کو قرین مصلحت سمجھ کر پسند کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲). [دستور + معظم (رک)].

---مَملُکَت کس اضا (---فت م ، سک م ، ضم ل ، فت ک) امذ.
ملک کا قانون ، حکومت چلانے کا آئین. حق تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو مخاطب کر کے جو ارشاد فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں ، اس سے دستور مملکت کی چند اہم دفعات پر روشنی پڑتی ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۲۸).
[دستور + مملکت (رک)].

---نامَہ (---فت م) امذ.
کتاب دستور (Custom Book) (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمینالوجی ، ۲۹). [دستور + نامہ (رک)].

دَستُورات (فت د ، سک س ، و مع) امذ.
دستور (رک) کی جمع. پہلا باب بعضے دستورات اور خطوط کے قاعدوں کے بیان میں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۳). بعض اوقات وہ دور کے سمندروں ... سے گزرا ہے ... جن میں غریب اور سیدھے سادھے لوگ رہتے ہیں اور جو ڈکیتوں کے بے رحم ڈاکوؤں اور سخت دستورات کے ظلم سے تنگ ہیں. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۵۴). [دستور + ات ، لاحقۂ جمع].

دستوری (فت د ، سک س ، و مع) (الف) امث.

۱. اجازت ؛ رخصت. آخر منصور دستوری پا کر امیر نصر کے شہر میں پہنچا۔ (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۸۷).

ہوں ہی گر قائم رہا آئین بیداد فرنگ
دیکھ لینا اس حکومت کو کہ دستوری ہوئی

(۱۹۲۵ ، بہارستان ، ۷۸۲). ۲. **کمیشن ، بٹا ، چنگی ، محصول جو رائج ہو اور بطور حق کے لیا جائے ، دلالی.** روپیہ دینے والا مثل عنقا دستوری لینے والے کا پہلے جھگڑا۔ (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۲). جو قافلے اپنے ملک کے خشک میوے اور چمڑے وغیرہ لے کر ہندوستان کو آیا کرتے ہیں ... وہ ان قوموں کو دستوری دیتے ہیں جب کبھی گزرنے پاتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۱۲۱). (ب) صف. ۱. **دستور (بنیادی قانون) سے متعلق ، قانونی ، ایسی حکومت جو کسی دستور کی پابند ہو ، پارلیمانی.** امیر علی کو دستوری ملک الحجاز بنایا گیا۔ (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۳). دستوری فیصلے ۱۹۵۶ء کے بعد جیسے آئین ۱۹۶۲ء میں بھی برقرار رکھا گیا ، قومی زبان اردو کے نفاذ کا معاملہ مغربی پاکستان تک محدود ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان ، ۱۲). ۲. **جس کا عام رواج ہو.** دستوری تحائف کے علاوہ حکومت کو اونٹوں اور گدھوں کی ایک معیّن تعداد بھی ہر سال دی جاتی ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۱۷). [دستور + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- بٹا (--- فت ب ، شد ٹ) امذ.

کمیشن ، بٹا ، ٹیکس. دستوری بٹے کے سوا روپیہ پیچھے چار آنے تو ان کے باپ دادا کے ہیں۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۰). دستوری بٹے میں چار آنے کمائے ہیں وہ لیتے جاؤ اب کی تنخواہ پر آنا پیٹ کاٹ کر جو کچھ ہو سکے گا دوں گی۔ (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۹ ، ۴۳ : ۳). [دستوری + بٹا (رک)].

--- حکومت (--- ضم ح ، و مع ، فت م) امث.

آئینی حکومت ، ملکی آئین یا دستور کے مطابق ملک کا نظم و نسق (علمی اردو لغت). [دستوری + حکومت (رک)].

--- کا ٹکا بل گیا کہاوت.

سزا پانی ، اپنی سزا کو پہنچ گیا (علمی اردو لغت).

دستوریت (فت د ، سک س ، و مع ، کس ر ، شد ی بفت) امث.

۱. **دستوری نظام حکومت ، پارلیمانی یا جمہوری طرز حکومت ، ایسا نظام جو جمہور کی پسند کے مطابق کسی دستور کے تابع اور پارلیمانی ہو.** ۱۹۰۸ء میں جب انورپے وغیرہ کے زیر علم ترکی نے دستوریت کا اعلان کیا تو وہ خوشی میں آپے سے باہر تھے۔ (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۸۸). سلطان عبدالحمید نے دستوریت کا اعلان کیا تو وہ (مولانا شبلی) بڑے خوش ہوئے۔ (۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۵۰). ۲. **نظام حکومت میں کسی دستور اور پارلیمان کا اقتدار ، آئین پسندی ، مشروطیت.** اگر قوم تیار نہیں ہے تو جمہوریت اور دستوریت اس کے حق میں شاید استبداد و شخصیت سے بھی بدتر ہے۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۱۹). [دستوری + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دستوریہ (فت د ، سک س ، و مع ، کس ر ، شد ی بفت) امث.

مجلس دستور ساز (علمی اردو لغت). [دستوری + یہ ، لاحقۂ صفت].

دستہ (فت د ، سک س ، فت ت) امذ.

۱. **لکڑی وغیرہ کا قبضہ جو گرفت کے لیے کسی آلہ میں نصب ہو.**

سنیا عاد جوں یو جوابِ درشت
لیا دستۂ تیغ کوں او بمشت

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۰).

تیشہ میں دستہ لگا تھا چوبِ صندل کا مگر
لگتے ہی اس کے فنا تھا دردِ سر فرہاد کا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۷). اپنی ٹھوڑیوں کو تلواروں کے دستوں پر رکھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۱۲۹).

کوزے کا جو دستہ نظر آتا ہے تجھے
گردن میں حسینوں کی تھا یہ ہاتھ میاں

(۱۹۸۵ ، دشتِ زرفشاں ، ۵۳). ۲. **لکڑی ، لوہے یا پتھر وغیرہ کا بنا ہوا ڈنڈا یا مونگری جو کسی آلہ کا جزو ہو اور جس کے بغیر وہ آلہ کام میں نہ لایا جا سکے ، موسل ، موصلی.**

کوئی دوڑی کفگیر کفچے کو لے
کوئی ہاون اور کوئی دستے کو لے

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۲۳).

ہاون تو ہے ہوس کا دستہ ہے پالسی کا
لیکن ادھر تصور جاتا نہیں کسی کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۰۹). ۳. (أ) **گٹھا ، بنڈل (گھاس پھوس وغیرہ کا).** گھاس پھوس جنگل سے لے کے ایک دستہ باندھا اور آگ سے جلانے کو چلے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸). (اا) ۲۳ **تیروں کا بنڈل ، تیروں کا مٹھا.** اس نے دستہ تیر کا اور کمان جھکو دے کے اپنے برابر ہاتھی پر سوار کیا۔ (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۰۰). (ااا) ۲۴ **یا ۲۵ کورے کاغذوں کا مجموعہ ، بنڈل یا گڈی.**

سمانے کا نہ دستوں میں بھی مطلب
ہوئے القاب میں تو صرف دس بند

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۹). ایک دستاویز جو کاغذ کے کئی دستوں پر تھی ... اعادہ کے ساتھ سنانے لگا۔ (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۲۷۵). ۴. (أ) **فوج یا پولیس کا ایک حصہ ، رسالہ.** دشمنوں کے مقابلے میں نکلا کرو تو دستے کے دستے بن کر نکلا کرو۔ (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱۳۰). (فرعون نے) حکم دیا کہ فوج کا ایک دستہ روانہ ہو۔ (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۱۲۸). مسلمان اور صلیبی ظالم ایک جگہ مدِّ مقابل تھے فوجیں کبھی ایک دوسرے پر شبخون مارتیں کبھی ایک ایک دو دو دستوں میں ٹھن جاتی۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۶۸). (اا) **خاص لوگوں کا کوئی گروہ ، ٹیم.** اس نے حکم دیا کہ سب ہری گھاس پر دستہ دستہ ہو کر بیٹھ جاؤ۔ (۱۹۵۱ ، کتابِ مقدس (نیا عہد نامہ) ، ۳۰). انیس اشفاق نوجوانوں کا دستہ لے کر آن پہنچے عابد سہیل ان کی کمک پر تھے۔ (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۷۳).
۵. **حاشیہ ، ٹوٹی.**

ماہِ تاباں تُو ہے اور تیری قبا مہتاب ہے
چاہیئے دستہ ستاروں کا قبا کے واسطے
(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۱۸۳). **۶. ایک قسم کا گھنڈی تکمہ جو ایران اور ہندوستان میں قبا پر ٹانکتے ہیں.**

شمشاد قد ہے ، رخ گل ، لب غنچہ ، زلف سنبل
ہروپی ہے بے تامّل دستہ تری قبا کا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۵۲). چوبغلا پہنے ، کمر کسے ، دستے چڑھائے ، دامن گردائے ... سجے سجائے چھَل بل کرتے نکلے. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۳۳). **۷. گلدستہ**

خوبی ترے گلاب سے گالوں کی دیکھ کر
دستے میں مالنوں کے ہوا ہے وقار ہار
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۳).

داغ آنکھوں سے کھل رہے ہیں سب
ہاتھ دستہ ہوا ہے نرگس کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸).

ہاتھ باندھے ہوئے جبریل کھڑے رہتے ہیں
دستِ گلچیں کو یہاں دستۂ گُل کہتے ہیں
(۱۹۰۵ ، محسن ، ک ، ۴۴). **۸. کوئی چیز جو کسی دوسری چیز کے ساتھ پکڑنے کے لیے لگی ہو.** لیے دستہ کی کوئی ایسی چیز اپنے پاس رکھیں جس میں رکھ کے ہر چیز دروازے کے اندر بڑھا دیا کریں. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۸۵). **۹. سوتی یا ریشمی دھاگے کا گُچھا یا لچھیو ں کا بنڈل** (ماخوذ : جامع اللغات). **۱۰.** سونٹا ، **ختکا ، ڈنڈا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات) [دست + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- باندھنا محاورہ.
گروہ بنانا ، فوج کا رسالہ ترتیب دینا. ایک دن غنیم فوج کا دستہ باندھ کر نمودار ہوئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۷۶).

--- دار صف ؛ امذ.
(عسکری) ایک ڈویژن کا کمانڈر ، بریگیڈیر ، فوج کا ایک اعلیٰ افسر (پلیٹس). [دستہ + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

--- دستہ (--- فت د ، سک س ، فت ت) صف نیز م ف.
جُوق جُوق ، ٹولی ٹولی.

گلستاں میں رہاہیں کو سہانے سفر پایا
گُلوں کو دستہ دستہ اے صبا باندھے کمر پایا
(۱۸۵۸ ، سحر ، بیاضِ سحر ، ۷۶). [دستہ + دستہ].

--- رِیسماں کس اضا (--- ی مع ، سک س) امذ.
ریل جس پر دھاگا لپیٹتے ہیں ، دھاگے کی نلکی (فیروز اللغات). [دستہ + ریسماں (رک)].

--- ساعت کس اضا (--- فت ع) امذ.
گھڑی کے بارہ نشان (فیروز اللغات ؛ جامع اللغات). [دستہ + ساعت (رک)].

--- مرْوارِید کس اضا (--- فت م ، سک ر ، ی مع) امذ.
موتیوں کا ہار (جامع اللغات). [دستہ + مروارید (رک)].

دَسْتی (فت د ، سک س). (الف) صف.
۱. ہاتھ کا ، ہاتھ میں لینے ، پہننے یا ہاتھ سے استعمال کرنے کا.

غلط کہتے ہیں جو کہتے ہیں خطِّ کہکشاں اس کو
کہ چرخِ پیر کی ہے چوب یہ تو اے ظفر دستی
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۲۳۰). کہیں بال پڑی جھوجھری کنارہ اور دستی ٹوٹی چینی کی پیالی ، کہیں ٹونٹی ندارد ... اور کچھ گھر میں نہ پایا. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خاں کا دکھڑا ، ۳). **۲. ایسا خط ، چٹھی یا پارسل وغیرہ جو ڈاک کے بجائے کسی کے ہاتھ بھیجا جائے.**

تقاضا ہے جو مجھ سے یہ کہ لا مانگا ہے دل اس نے
کوئی تو رقعہ بھی لایا ہے اُس کا نامہ بر دستی
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۲۲۰). تمہارا دستی خط مجھے کل ملا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۲۲). **۳. چھوٹی اور ہلکی پھلکی شے (جو ہاتھ میں بآسانی لی جا سکے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ اُٹھا کر منتقل کی جا سکے).** اودھر سے لوگ مہندی لے کر چلے ہزاروں دستی کنول لاکھوں دستیاں نور افشاں ہوئیں. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۳۹) ریڈہاتھ براؤن لمیٹڈ نے اپنی مشہور دستی کتاب میں یہی ضابطہ استعمال کیا ہے. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۸). (ب) امث. **۱. مشعل.**

بوالہوس بزم میں اوس کے ہے چراغِ خاموش
صحن خانہ میں جس عاشق کے جلے دستیٔ عشق
(۱۷۹۵ ، دل ، د ، ۱۳۱). ان لوگوں کو حکم دیجیے کہ باہر جہاں ککڑ والا بیٹھا ہے وہاں ٹھہریں اور دستی گل کر دی جائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۹). خاصہ آیا آگے آگے روشن چوک دستی کُپّی پیچھے داروغۂ مطبخ. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲۰ : ۳). **۲. ایک داؤ کا نام جو ہاتھ سے لگایا جاتا ہے.** سامنے کے داؤ پیچ ہو رہے ہیں دستیاں ساتھ زبردستی کے چل رہی ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۶۳۰). جس وقت حریف دستی کرنے کو اپنے بائیں ہاتھ کی کلائی سے تاؤ دے تو یہ فی الفور ... اس کو مارے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۸۸). **۳. چھوٹا قبضہ ، چھوٹا ہتھا ، ہینڈل.** ڈول مرکّب ایک اس لکڑی سے ہے جو پانی کے تَل سے ہلکی ہے اور دوم لوہے سے جو ایک حلقہ اور دوسری دستی جس سے رسی باندھتے ہیں. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۳۰). پیتل ... عموماً قفلوں ، دروازوں کی دستیوں قبضوں ... اور ہلکے سہاروں کے کام آتا ہے. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۹). رولر کے دونوں جانب لکڑی کی دستیاں یا ہینڈل ہوتے تھے. (۱۹۷۲ ، کتاب ، لاہور ، ستمبر ، ۳۰). **۴. کاغذ کا دستہ.**

لوحِ نعم کا حال میں لکھنے جو بیٹھا یار کو
صرف دستی ہو گئی نامہ رسالا ہو گیا
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۵۸). **۵. وہ انعام یا ہدیہ جو راجہ مہاراجہ دسہرہ کے دن سرداروں اور عہدے داروں کو دیتے ہیں** (نور اللغات). **۶. چھوٹا رومال ، منہ ہاتھ پونچھنے کا جیب میں رکھنے کا کپڑا.**

خود بخود دوست کی دستی ہوتی جاتی ہے سیاہ
کیا لکھوں حال میں ناسخ کی سیہ کاری کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸). داہنی آنکھ دستی سے باندھ رکھی ہے. (۱۹۳۳ ، نیرنگِ خیال ، اپریل : ۸۱). آج ہم جسے رومال کہتے ہیں اسے دکن میں دستی کہتے تھے. (۱۹۷۶ ، ہر نظر میں پھول مہکے ، ۲۲۶). ۶. چھوٹا سا قلمدان جو ہر وقت ہاتھ میں رہے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات) [دست + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- آرہ (--- فت ر) امذ.
ہاتھ سے چلایا جانے والا آرہ. جڑوں کو کلہاڑی یا چھوٹے دستی آرہ سے دو مقام پر کاٹ دیا جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۰۹). [دستی + آرہ (رک)].

--- بٹوہ (--- فت ب ، سک ٹ ، فت و) امذ.
پرس ، ہینڈ بیگ ، کیسہ ، تھیلی. جب وہ چلنے کے لئے مڑی تو اس کا دستی بٹوہ ایک کرسی سے ٹکرا کر نیچے زمین پر گر پڑا. (۱۹۵۰ ، اندھیرا خواب ، ۱۲۲). [دستی + بٹوہ (رک)].

--- بم (--- فت ب) امذ.
چھوٹا بم جو ہاتھ سے پھینکا جائے. مخالف گروہوں نے مشہد میں سالگرہ کے لئے مارچ کرنے والوں پر دستی بم پھینکا (۱۹۸۷ ، روزنامہ جنگ ، کراچی ، ۲۰ فروری : ۱). [دستی + بم (رک)].

--- بھیجنا محاورہ.
کسی کے ہاتھ بھیجنا. یہ خط دستی بھیجنے والا تھا اسے چاک کر کے اب یہ دوسرا عریضہ لکھ رہا ہوں. (۱۹۲۳ ، مکتوباتِ نیاز ، ۶).

--- پنکھا / پنکھیا (--- فت پ ، غ / کس کھ) امذ / امث.
ہاتھ کا پنکھا ، ایسا پنکھا جو ہاتھ سے جھلا جائے. وزیر ایک روز حسبِ معمول کچہری کرتا تھا اور فراش دستی پنکھا ہلاتا. (۱۸۷۵ ، اخلاقِ کاشی ، ۲۰ : ۳۳). ازابل چونک پڑی اور جلدی سے اپنی دستی پنکھیا کو الٹ کر دیکھنے میں مصروف ہو گئی. (۱۹۵۸ ، بس چراغ بس پروانے (ترجمہ) ، ۱۶۰). [دستی + پنکھا / پنکھیا (رک)].

--- چپّہ (--- فت پ) امذ.
وہ کبوتر جو ہاتھ سے پر اکھاڑ کے چپ بنایا گیا ہو (مہذب اللغات). [دستی + چپ (رک)].

--- چتر (--- فت چ ، سک ت) امذ.
بادشاہوں اور نوابوں کی خاص قسم کی تکلّف و مرصع چھتری جسے خادم ہاتھ میں تھامے اور لیے رہتے ہیں. اب احتشام نوبت جانے کا ، نشان ، دستی چتر ، روشن چوکی ، بجتی ہوئی ... لئے چلے آتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۲۰). [دستی + چتر (رک)].

--- چھاپا / چھاپہ (--- / فت پ) امذ.
قدیم وضع کی طباعت جس میں ہاتھ کے چھاپے سے چھپائی کی جاتی تھی. زالرک اینظم نام کی ایک کتاب ہے جسے ۱۸۲۳ء میں دستی چھاپے سے چھاپا گیا تھا. (۱۹۳۸ ، آدمی اور مشین ، ۳۲۲). [دستی + چھاپا / چھاپہ (رک)].

--- حروف چینی (--- ضم ح ، و مع ، ی مع) امث.
(چھپائی) حروف کو ہاتھ سے جمانے یا جوڑنے کا کام. ایک چھاپے خانے میں ... دستی حروف چینی کرنے والے کاریگر اپنے پیشے کا کام تقریباً دس سال کے اوسط سے کر لیتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۵۱). [دستی + حروف (حرف (رک) کی جمع) + ف : چیں ، چیدن = چننا ، چھانٹنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- خط (--- فت خ) امذ.
ہاتھ کا لکھا ہوا. میں نے بنسوہ کے قلمی ذخیرہ میں حضرت شاہ عبدالغنی صاحب کا دستی خط اور مولانا عبدالسلام صاحب کا جواب دیکھا ہے. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۶۳). [دستی + خط (رک)].

--- داب امث.
(چھپائی) دستی پریس چھاپے کی کل قدیم وضع کی ہاتھ سے اور جدید طرز کی انجن کی قوت سے چلائی جاتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۲۲۳). [دستی + داب (رک)].

--- رومال (--- و مع) امذ.
ہاتھ منہ صاف کرنے کا کپڑا ، وہ رومال جو چہرے سے پسینہ پونچھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. خورشید بہو نے کہا ، اری شبو دستی رومال بھی قس میں رہ گیا ہے وہ بھی لیتی آئیو. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۴). [دستی + رومال (رک)].

--- سامان امذ.
ہاتھ میں رکھنے کا سامان ، ہلکا پھلکا سامان جو ہاتھ میں اٹھایا جائے. رخصتی لاؤنج سے باہر کھڑے ہو کر میں نے دستی سامان ہاتھ میں لیا اور اندر چل گئی. (۱۹۸۰ ، دائروں میں دائرے ، ۱۱). [دستی + سامان (رک)].

--- سانچہ (--- مغ ، فت چ) امذ.
(کاغذ سازی) کاغذ بنانے کی چھیری یا چھارن جس پر ہاتھ سے کام لیا جائے جو عمل میں کلدار سانچے سے مختلف اور زیادہ محنت طلب ہوتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۱۸۸). [دستی + سانچہ (رک)].

--- سرچر (--- فت س ، سک ر ، فت چ) امذ نیز امث.
تلاشی لینے کی چھوٹی مشین یا آلہ. مختلف قسم کے دستی سرچروں سے آپ روزانہ سفر شروع کرنے سے پہلے یا درمیان میں اپنی گاڑی کے نیچے جانے والے کسی دھماکہ خیز مواد کا پتہ بھی لگا سکتے ہیں. (۱۹۸۷ ، روزنامہ جنگ ، کراچی ، ۲۱ اگست :). [دستی + انگ : سرچر Searcher].

--- **شِکَنْجَہ** (--- کس ش ، فت ک ، سک ن ، فت ج) امذ.
ہاتھ سے دبانے کی کل. صحرائی کاموں کے لیے ہندوستان میں تجارتی اور حیوانی قوت سے چلائے جانے والے شکنجوں سے زیادہ حصہ دستی شکنجوں نے لیا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۴۹۳). [دستی + شکنجہ (رک)].

--- **صَنْعَت** (--- فت ص ، سک ن ، فت ع) امث.
ہاتھ کی بنی ہوئی مصنوعات ، دست کاری. قدیم ہندوستانی دستی صنعتوں کی پیداوار نے جو عالمگیر شہرت حاصل کی وہ اس واقعے کی بیّن شہادت ہے کہ ہندوستانی روحانیت نے گزشتہ زمانہ میں معاشی جد و جہد کو مفلوج نہیں کیا. (۱۹۴۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۸). [دستی + صنعت (رک)].

--- **قُوَّت** (--- ضم ق ، شد و فت) امث.
ہاتھوں کا زور ، ہاتھ کی طاقت کے ذریعے (کام کرنا). دستی قوت کے بل پر پسماندہ ممالک میں اب بھی چھوٹی چھوٹی صنعتیں جاری ہیں. (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۵۵). [دستی + قوت (رک)].

--- **کارِیگَری** (--- ی مج ، فت گ) امث.
ہاتھ کی ہنرمندی ، دست کاری. جہاں تک دستی کاریگری کے بنیادی کام کا تعلق ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۱). [دستی + کاریگر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- **کِتاب** (--- کس ک) امث.
۱. **ہینڈ بک ، دستورالعمل.** ربڈ ہاتھ براؤن امپلٹ...دستی کتاب میں بھی ضابطہ استعمال کیا ہے. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۴۷۸). الزبتھ ایچ تھامپسن نے دستی کتب ...کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک مختصر حوالے کی کتاب یا ایک رہبر عمل ہے. (۱۹۸۵ ، حوالہ جاتی خدمات ، ۷۶). ۲. **قلمی کتاب ، ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب.** قلمی کتابیں جنھیں آج کل قاموسی نام مخطوطات دیا جاتا ہے اس دور میں دستی کتابوں کے نام سے پکاری جاتی تھیں. (۱۹۳۵ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۳۱۳). [دستی + کتاب (رک)].

--- **کَرْگا / کَرْگھا** (--- فت ک ، سک ر) امذ.
کھڈّی ، ہاتھ سے کپڑا بُننے کی کل یا مشین. ایک دن روس کے لق و دق صحرا کے وسط میں مجھے ایک چھوٹا لڑکا ملا ... وہ لڑکا اور اس کا کنبہ بڑی حد تک اپنی زندگی اُسی طرح گزار رہے تھے جس طرح ان کے بزرگ ایک ہزار سال پہلے گزارتے تھے یعنی ان کے ہاں بھاوڑے ، دستی کرگے اور بیلوں کی نہایت قدیم دیہی معیشت رائج تھی. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۹). انگلستان میں دستی کرگھوں پر کام کرنے والے باشندوں کا نام تک نہیں. (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۵۵). [دستی + کرگا / کرگھا (رک)].

--- **کَرْنا** محاورہ.
۱. کُشتی کا داؤں چلانا یا لگانا اس نے دستی کی اس نے ہاتھ کاٹنے کے لیے پیش دستی کی اتنے میں دونوں چمٹ گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۲). دستی کر کے دہنی خواہ بائیں طرف سے پیچ کرنا. (۱۹۲۹ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۸ : ۳۵). ۲. ہاتھ سے ہاتھ ملا کر زور کرنا (علمی اردو لغت).

--- **کَھینچنا** محاورہ.
دستی کھینچنا (رک) جس کا یہ لازم ہے. خونخوار... لنگوٹ باندھ کر شہزادے سے مقابل ہوا ... غرض کہ دونوں میں دستیاں کھینچ کر داؤں اور پیچ شروع ہوئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۹۲).

--- **کھینچنا** محاورہ.
(کُشتی) **پہلوانوں کا ابتدائی داؤں کرنا جس میں ہاتھ میں ہاتھ دے کر ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں ، کشتی شروع ہونا ، ہاتھ سے ہاتھ ملانا.** اس قوی تن ، درشت چنگال نے دستیاں کھینچ کر بغلیاں ڈوب کر کُشتی آغاز کی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۶۶). استادوں میں جو جنگ ہوا کرتی تھی اس کی حقیقت استاد امراؤ خاں نے یہ بتائی کہ ایک تالہ چار دم کے ٹھیکے میں گایا جاتا تھا ایک تالہ درت کی تال تھی ایسا لگتا تھا کہ جیسے دو پہلوان لڑ رہے ہیں ایک دوسرے پر داؤ کس رہے ہیں کسی نے قلا جنگ مارا کسی نے دستی کھینچی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۲).

--- **گَھڑی** (--- فت گھ) امث.
کلائی پر باندھنے کی گھڑی (انگ: Wrist Watch) سستے زیور ، ناقابل اعتماد دستی گھڑیاں ، ٹپکنے والے فاؤنٹن پن ... اکثر صورتوں میں یہ چیزیں اچھی نہیں ہوتیں. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳۲۹). پاکستان کسٹمز ... نے کراچی کے ہوائی اڈے سے دس لاکھ روپے کی مالیت کی دستی گھڑیاں وڈیو کیسٹ ... برآمد کر لی ہیں. (۱۹۸۷ ، روزنامہ جنگ ، کراچی ، ۱۰ / فروری : ۲). [دستی + گھڑی (رک)].

--- **لالٹین** (--- سک ل ، ی لین) امث.
وہ لالٹین جو ہاتھ کے ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکے (مہذب اللغات). [دستی + لالٹین (رک)].

--- **ہونا** محاورہ.
کُشتی کا داؤں ہونا ، داؤں پیچ ہونا. دستی نہ ہونے پائی اس لئے ہاتھی بپی دکھنی کرہ نہ چلی وہ پس کی گانٹھ کھوڑے کے بھس میں آئی. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۲۳).

• • • **دَسْتی** (فت د ، سک س) لاحقہ.
مرکبات کے آخر میں آتا ہے جیسے چابکدستی ، تیز دستی ، پیش دستی وغیرہ. اگر ہوتی کوئی چیز کہ پیش دستی کرتی اور غلبہ قضا و قدر پر ہر آئینہ سبقت کرتی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۰). اُس نے (نوجوان) کہا نہ پہلے تم پیش دستی کرو انھوں نے (رستم ثانی) کہا کہ ہمارا دستور نہیں ہے.

(۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۹۳۲). انہیں (راجپوتوں کو) مسلمانوں کی طرف سے پیش دستی کا اندیشہ نہیں رہا تھا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۱۵۱).

دَسْتْیاب (فت د ، سک س ، ت) صف.
۱. حاصل ، موصول ، مہیا. سر ولیم جونز ... کو توقع تھی کہ ہندوؤں کے یہاں کتب تواریخ اس قدر دستیاب ہونگی کہ وہ تواریخ عالم کے علم کو بڑھا دینگی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۵). واثق نے متکلمین اور فقہا کے مناظرات کے لئے ایک مجلس مقرر کی تھی ... مورخ مسعودی نے ان مجالس کے علمی مناظرات «کتاب اخبارالزمان» وغیرہ میں نقل کئے ہیں لیکن افسوس ہے کہ وہ کتابیں دستیاب نہیں. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۴۷). کمیٹی نے یہ بھی دیکھا ہے کہ ... مشکل سے ایسے کام کرنے والے دستیاب ہوتے ہیں جو اپنے فرائض انگریزی کے ذریعے بخوبی انجام دیں. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۰۱). ۲. قابض ، متصرف (شاذ) (پر کے ساتھ). کافر اپنے قرابتی مسلمانوں کا وارث نہ ہو گا ، کافر مسلمان کے مال پر دست یاب ہونے تو اس کا مالک نہیں ہوتا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۵۱). اف : ہونا. [دست + ف : یاب ، یافتن ـ پانا].

ـــــ شُدَنی (ضم ش ، فت د) امث.
حاصل ہونے والا ، بازار میں مل جانے والا ، مہیا ہونے والا. ملکی بازار کے لیے دستیاب شدنی غذا کی زیادہ مقدار بچ رہے گی. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۲). [دستیاب + ف : شُدن ـ ہونا + ی ، لاحقۂ فاعلی].

دَسْتْیابی (فت د ، سک س ، ت) امث.
دستیاب (رک) کا اسم کیفیت ، حصول ، پایا جانا ، میسر یا مہیا ہونا. کعب ... جب تک ... تحریر ہاتھ نہیں آئی تھی اس وقت تک تو اس کی دستیابی کی فکر تھی اب ہاتھ آئی اور پڑھی تو نئے مخمصہ میں گرفتار ہو گئے. (۱۹۳۳ ، فتح بیت المقدس ، ۱۷۹). سستی قیمت اور آسانی سے دستیابی بڑی حد تک اس فن (اسکرین پرنٹنگ Screen Printing) کی مقبولیت کا باعث ہے. (۱۹۷۸ ، آفسٹ لیتھوگرافی ، ۱۰۱). [دستیاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَسْتْیاں (فت د ، سک س ، کس ت) امث ؛ ج.
دستی (مشعل) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. ہزار مشعلچی کنگا جمنی دستیاں ہاتھ میں ، کنار جوڑے ، لباس زرق برق مشروع کے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۳۹) [دستی + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــــ پھونکنا محاورہ.
آگ لگانا ، مشعلیں جلانا.

سب ہیں اس آتش قدم کی قید کی تدبیر میں
دستیاں پھونکیں گے شاید خانۂ زنجیر میں
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

دَسْتْینَہ (فت د ، سک س ، ی مع ، فت ن) امذ (شاذ).
کلائی میں پہننے کا زیور جس میں ہیرے جواہرات لگے ہوں.

مرصع دستِ کاتب میں ہے دستینۂ معنی
بلا ہے لب کو جس کے وصف سے گنجینۂ معنی
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۷۶). [دست + ف : ین ، لاحقۂ صفت + ہ ، لاحقۂ نسبت].

دَسْخَط (فت د ، سک س ، فت خ) امذ.
دستخط ، کسی بات کی منظوری ، اقرار یا ثبوت وغیرہ کے لیے تحریر کے آخر میں یا حاشیہ پر اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا اپنا نام ، نام کا اختصار یا کوئی مقررہ نشان.

کہا برخاست ہو دربار جلدی
نہ دسخط ہوگی اب عرضی کسی کی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۶۰۳). [دستخط (رک) کا متبادل إملا].

دَسِرا (فت د ، کس س) امذ (قدیم إملا).
دسہرہ کی تخفیف ، ہندوؤں کا ایک تہوار.

جیتے بہار منتر کیے ہوم سب
دیوالی و دسرا کیے شوم سب
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۵). [رک : دسہرا].

دُسْرا (ضم د ، سک س) صف (مث : دُسری).
دوسرا کا مخفف. عاقل میں منج نے دسرا منج میں کوئی نہیں دستا ایسا فہم کرنہار اسو میں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۸).

کہ میخوار پختا ہے شہ خام نیں
مد ایسا ہے دسرے کا کام نیں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۵).

دھان کی ہر بالی دُسری بالی سے
کان میں کچھ چپکے سے کہتی
(۱۹۵۵ ، دونیم ، ۱۶۵). [رک : دوسرا].

ـــــ تیسْرا کے م ف.
دوسری تیسری بار ، بار بار (علمی اردو لغت).

ـــــ کَر / کے م ف.
۱. مکرّر ، دوبارہ ، جیسے : دُسرا کے کہنا ، دُسرا کے بولنا. بعض علما کا قول ہے کہ یہ سُورت (سورۂ فاتحہ) ایک دفعہ مکہ اور دوسری دفعہ مدینے میں نازل ہوئی اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام مثانی رکھا ہے ، یعنی دسرا کے اُتارا ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱۳۷). ۲. پہلے کیے ہونے کے خلاف (نوراللغات).

دُسْرات / دُسْراتھ (ضم د ، سک س) امث.
دُسراہٹ ، دو آدمیوں کا اِکٹھا ہونا ، رفع تنہائی.

جی بہلے گا باتیں کر کے باہم
دسرات ہی ایک ہوگی کیا کم
(۱۸۸۲ ، تفسیر عشق ، ۲۸). ہمرا جیسے وعدہ ہماری کنک ہو آ گئے سوچا تھا کچھ نہیں تو دُسراتھ رہے گی. (۱۹۷۰ ،

خا کم بدہن ، ۱۱ ، ۲). [دُسراہٹ (رک) کا متبادل اِملا].

دُسرانا (ضم د ، سک س) ف م.
دہرانا ، بار بار کہنا (علمی اردو لغت).

دُسرایَت / دُسرائِت (ضم د ، سک س ، فت ر / کس ر ، فت ی) امث.
دُسراہٹ ، دو آدمیوں کا اِکٹھا ہونا ، رفعِ تنہائی.

ساتھی بن کادھیاں ہے تیرا
دُسرائیت کی واں نہیں ہروا

(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۲). ہمیں اپنی والدہ کی دُسرایت کے لئے ایک خاتون کی ضرورت ہے. (۱۹۸۶ ، روزنامہ جنگ ، کراچی ، ۲۲/ ستمبر ، ۳). [دُسراہٹ (رک) کا متبادل اِملا].

دُسراہٹ (ضم د ، سک س ، فت ر) امث.
دو آدمیوں کا اِکٹھا ہونا ، رفعِ تنہائی. تمہیں بھی دُسراہٹ ہو جاتی اور میرا دل بھی بہلتا رہتا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۶۳).
[پ : دُسراہٹ दुसराहट].

دَسلو (فت د ، سک س ، و مج) امذ.
دس کا عدد ، ۱۰ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، اپ و مئیر ، ۵۶) [مقامی].

دَسَم (فت د ، فت نیز کس س) امث.
چکنائی ، چربی.

میں کر رہا ہوں اے نوش جبراً و قہراً
نہیں ہے مجھ سے نہاں ، زور ہے مشوبہ دسم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۰۱). [ع : (د س م)].

دَسْم (فت د ، سک س) صف.
دسواں ، عشرہ (علمی اردو لغت). [پ : دسم दसम].

دَسْمال (فت د ، سک س) امذ.
رک : دست مال جس کا یہ بگاڑ ہے ، صافی. رومال کے نام پر شیخ صاحب نے جیب میں سے رومال نکالا تو میلا چکٹ دسمال (دست مال) کے رنگ کا. (۱۹۵۴ ، پیرنابالغ ، ۵۱).
[رک : دست جس کی یہ تخفیف ہے + ف : مال ، مالیدن - ملنا ، صاف کرنا].

دِسَمبَر (کس د ، فت س ، سک م ، فت ب) امذ.
عیسوی سال کا بارھواں اور آخری مہینہ جو ۳۱ دن کا ہوتا ہے.

پھر آخر ہوا سالِ خُرشید خاور
کہ ہو چکنے پر آیا ماہِ دسمبر

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۷).

دیکھو حضور جارج ہیں کیسے خدا پرست
گرجا میں سر جُھکا ہے دسمبر ہو یا اگست

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۵). حکومت پنجاب نے کالجوں کے سربراہوں کا ایک اجلاس ۲۳ دسمبر کو طلب کیا. (۱۹۸۷ ، تکبیر ، کراچی ، ۹ ، جنوری : ۶). [انگ : December].

دَسمی / دَسمِیں (فت د ، سک س / ی مع) امث.
قمری مہینے کا دسواں دن. سنی کاتک بدی دسمی کو احمد بنی دار مر گیا. (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۵۲). نومیں ... نومی تہتہ دسمیں ... اور اس دن کو دسہرہ (بہ فتح دال و سین و سکون ہا ورا و ہا مکتوب) کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۲).
[دسویں (رک) کا متبادل اِملا].

دَسَن (فت د ، س) امذ (قدیم).
دانت.

تجہ مکہ دے خراساں لوہن دیے ہندوستان
راتے اُدھر بدخشاں بستا ہیں دسن میں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۲).

یا قُوتنی ہر دَ بجّری کُھن
سُو ہانیتی پیک رس بیچ دسن

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۱۰۳).

ہیں دنگ دسن کوں دیکھ سیانے
نادان بھی جُنوں آثار دانے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۹). [پ : دسن दसन].

دِسنا (کس د ، سک س) ف ل.
نظر آنا ، دِکھائی دینا ، دِکھنا. دِسنے میں دو. آپس تھے جدا ہونے میں یک ، جیوں جل ہولے کوں کیا جدائی وجود دوسرا ولے پانی تو یک ہیت. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۸).

خوشیاں سوں آج جاں تاں سب جہاں معمور دِستا ہے
نبیؐ کی عید سوری کی کلا میں نور دِستا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۹).

س سوہنا (بے) سندر پیو ایسا دسے پیارا جیو

(۱۷۶۲ ، غلام قادر ، مثنوی رمز العشق ، ۵۲).

دِستی ہے نجوموں کی سفیدی میں سیاہی
جاتے ہی مکّل لیوے گا یہ شیر الٰہی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳). [دس - دیکھنا + ا : نا ، لاحقۂ مصدر].

دَسنَبو (فت د ، س ، سک م بشکل ن ، و مج) امذ.
گول کی شکل کا خوشبوؤں کا مجموعہ جسے سونگھنے کے لیے ہاتھ میں رکھتے ہیں ، لخلخہ ، دستنبو. تیری خود غرضی یہاں تک ہے کہ دستبو بنا کر مجھے ہٹ ہول میں لگا کر مجھ نیم مُردہ کو سینے سے لگائے رکھتا ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، جولائی ، ۳۸).
[دستنبو (رک) کی تخفیف].

دَسنَبُویَہ (فت د ، س ، سک م بشکل ن ، و مع ، فت ی) امذ.
بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ کچری کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک قسم کا چھوٹا سا لیمو ہے بجورے کے قبیل سے اس میں خوشبو ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۱۳). [مقامی].

دَسنتر (فت د ، س ، سک ن ، فت ت) صف (قدیم).
پردیس ، دوسرا ملک.

موتچہ منڈاؤں (داڑھی) سات
جانو دستر کال رات

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۳)۔ [س : دستر दुस्तर]۔

دَسنک (فت د ، سک س ، فت ن) امذ.
لکڑی کی ایک قسم ، عناری لکڑی کی ایک قسم. دسنک (کڑی) : ایک لٹھا تین طسوج چوڑا اور چار گز لانبا پانچ دام ساڑھے سترہ جیتل کو ملتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱ ، ۳۳۳)۔ [مقامی]۔

دسو (فت د ، و مج) امذ.
دس ، دسوں۔ اگر رکھنا ہے تو ہی دسو باتیں عمل میں لیاو (۱۷۳۹ ، قصۂ مہرافروزودلبر ، ۲۹۸)۔ ۲. کاٹھی ۔ اپنڈیا دسو (۱۸۵۹ ، علم حساب (ترجمہ) ، ۱۱۸)۔ [دسوں (رک) کا قدیم املا]۔

دَسْواں (فت د ، سک س). (الف) صف.
۱. دس سے منسوب، دس سے نسبت رکھنے والا ، دس سے متعلق. نواں یہ کہ ہر شخص کو مرتبۂ استحقاق پر رکھے ، دسواں اُس پر اکتفا نہ کرے جو آپ ظلم نہیں کرتا بلکہ ایسی تدبیر ٹھہرائے کہ عملے اور لشکری اور رعایا میں سے کسی کو مجال ظلم کا نہ ہو۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۱۳)۔ جب زچہ دسویں روز نہاتی ہے تو اسے دسواں ، بیسویں دن نہاتی ہے تو اسے بیسواں ... کہتے ہیں۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۲۹)آج مجھے بائی ہے دسواں دن ہے (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۱۹)۔ ۲جس کا شمار نو کے بعد ہو ، دہم باب دسواں بیچ بیان خسن معاشرت یعنی میلاپ اور خوش گزران کے ساتھ عورتوں کے۔ (۱۸۹۲ ، فوائد النسا ، ۹)۔ ہماری اسیری کے بارہویں برس کے دسویں مہینے کی پانچویں تاریخ کو یوں ہوا۔ (۱۹۵۹ ، کتاب مقدس ، ۸۱۲)۔ (ب) امذ. وہ فاتحہ جو کسی کے مرنے کی تاریخ سے دسویں دن ہو۔ آج حضرت امام حسین علیہ السلام کا دسواں ہے اس کی محفل عزا میں بیٹھو تجھ احوال سنو۔ (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۱۱۸)۔ صابرہ نے اس خط کا کوئی جواب نہیں دیا لیکن دسواں بیسواں ، چہلم وغیرہ جو نواب صاحب مرحوم کے لئے کیا گیا ان سب کی مجھے باقاعدہ اطلاع دی گئی۔ (۱۹۳۰ ، باسی پھول ، ۳۳)۔ [دس + واں ، لاحقۂ نسبت]۔

--- دوار کُھل جانا محاورہ.
دماغ پھٹ جانا ، بھیجا کُھل جانا ؛ دماغ کو خبر ہو جانا ؛ کسی چیز کی نہایت تیزی معلوم ہونا (مخزن المحاورات ، ۳۵۳)۔

دَسْوانا (فت د ، سک س) امذ.
دسواں حصہ جو مالگزاری کے ساتھ جمع کیا جائے (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [پ : دسوانا दसवाना]۔

دَسْوانہ (فت د ، سک س ، فت ن) امث.
انگوٹھی. رون یہ تیرا دسوانہ (چوڑی انگوٹھی) رات کی رات بدل کے چاندی کی انگوٹھی ہو گئی۔ (۱۹۳۶ ، آگ ، ۳۶)۔ [کشمیری]۔

دَسوتْرا (فت د ، و لین ، سک ت) صف.
۱. (مہاجنی) قرضے کی وہ رقم جس پر مہاجن دس فی صد سُود وصول کرے (اب و ، ۷ : ۲۵)۔ ۲. دسواں ، دس فیصدی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [پ : دسوترا दसोतरा]

دُسُوتی (ضم د ، و مج) صف.
رک : دو سُوتی. تانے اور بانے دونوں میں دو دو سُوت کا بُنا ہوا کپڑا. کبھی زربفت میں ٹاٹ یا کمخواب میں دسوتی کا پیوند لگتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۰۹)۔ [دو سُوتی کا ایک تلفظ]۔

دَسوٹھ / دَسوٹھن (فت د ، و مج / فت ٹھ) امذ.
۱. زچہ کا بچہ پیدا ہونے کے دسویں دن نہانا (جامع اللغات)۔ ۲. بچہ پیدا ہونے کی ضیافت (علمی اردو لغت)۔ [پ : دسوٹھ / دسوٹھن दस्वठन / दस्वठ]۔

دَسوکھا (فت د ، و مج) امذ ؛ رک دسونکھا.
پرندوں کے وہ پر جن سے وہ پرواز کرتا ہے ، پر پرواز ، بازو ؛ (مجازاً) ہمت ، حوصلہ ، طاقت.

کیا کبوتر کا دسوکھا نوچ ڈالا یار نے
صدمۂ نو کیوں ہماری جان پر ہونے لگا

(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات))۔ میرے دسوکھے ٹوٹ چکے ... تم نہ ہو تو میں ایسی ہوں جیسے بے پنکھڑی کا برق پنکھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۹)۔ [س : دش ۔ دس + پکش ۔ پنکھ पक्ष + ک क]۔

--- جھاڑنا محاورہ.
پر جھاڑنا ، کریز کرنا ، پر گرانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔

دَسُومَت (فت د ، و مع ، فت م) امث.
چکنائی ، چکناہٹ ، چکناپن. میرے حصے میں فقط وہ چکنائی اور دسومت ہے جو پیالے میں شوربا وغیرہ کھا لینے کے بعد باقی رہ جاتی ہے (۱۹۱۵ ، نیرنگ فصاحت ، ۲۸)۔ [ع : (د س م)]۔

دَسوں (فت د ، و مع) امذ ؛ ج.
دس (رک) کی مغیرہ حالت یا جمع ، تراکیب میں مستعمل ، دس کے دس ، تمام (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ پلیٹس)۔

--- اُنگلیاں چراغ ہیں کہاوت.
جملہ ہنروں اور فنون میں کامل ہیں (مصطلحات اردو ، ۹۰۲)۔

--- اُنگلیاں دسوں چراغ کہاوت.
ہنر مند عورت ، سلیقہ شعار ، سگھڑ. بات کرتے وقت منہ سے پھول جھڑتے ہیں اخلاق اور عادتیں سب خوب سگھڑ ویسی ہی ، دسوں انگلیاں دسوں چراغ. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۸۷)۔ چندے آفتاب چندے ماہتاب ہے ایسی سگھڑ کہ دسوں انگلیاں دسوں چراغ. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۲۳)۔

--- دِشا (--- کس د) امث.

دس سمتیں یا دس طرفیں ، یعنی شمال ، جنوب ، مشرق ، مغرب، اُوپر نیچے اور چاروں کونے (علمی اردو لغت).[دسوں + دشا (رک)

ـــــ دُوار (ـــــضم د) امذ.
جسمِ انسانی کے دس دروازے یعنی دونوں آنکھیں دونوں کان دونوں نتھنے ، منھ ، ناک ، مقعد ، پیشاب گاہ (علمی اردو لغت).
[دسوں + دوار (رک)].

دَسَونْد / دَسَونْدھ (فت د ، و لین ، مغ) امذ.
۱. سال گرہ. نام تقی محمد خاں رکھنا ... دس سال تک اس کی دسوند یعنی سالگرہ کی جائے. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۵۵). ۲. بھینٹ جو بچے کے دس سال کی عمر ہونے پر دیوی کو چڑھائی جائے (جامع اللغات). [پ : دسوندھ दसौंध].

دَسَونْدھا / دَسَونْدھی (فت د ، و لین ، مغ) صف.
شاعر ، مدح گو ، قصیدہ گو(جامع اللغات) [پ : دسوندھا दसौंधिया].

دَسْوِیں (فت د ، سک س ، ی مج) صف مث.
رک : دسواں جس کی یہ تانیث ہے. دسویں ، پشمہ جو ہلال سے پیدا ہوتا ہونے سو لے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروزودلبر ، ۲۶۵). دسویں اساڑھ ... پورن ماشی کو بادل کا گرجنا اور بوندیوں کا پڑنا. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۷). دسویں پاس کرنے کے بعد کالج میں تعلیم حاصل کرنا اس کے (ابنِ انشا) بس کی بات نہ تھی. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۳۰). [دس + ویں ، لاحقۂ صفت تانیث].

دَسْوِیں (فت د ، سک ت ، ی مج) صف.
دسواں (رک) کی حالتِ مغیرہ.

تیغ ترکش کمر باند محرم گیری دسویں چاند
(۱۵۰۳ ، نو سرہار (اردو ادب ، ستمبر ، ۱۹۵۷ ، ۸۳)).

دیکھیا دسویں دن ایک دشتِ بُزُرگ
جز بن گئے تھے اس ٹھار کوئی شیر و گُرگ

(۱۹۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۲). یہ اصلاح کثرتو حالات میں رفتہ رفتہ دسویں اور سولہویں روز کے مابین میں ہوتی ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۰). جنگِ طرابلس کا زمانہ تھا دسویں پندرھویں اقبال کا ترانہ پڑھتا ہوا شہر سے جلوس گزرتا (۱۹۵۹ ، آشفتہ بیانی میری ، ۲۰). [دس + ویں ، لاحقۂ نسبت].

دَسَہْرا / دَسَہْرَہ (فت د ، فت نیز خف س ، سک ہ / فت ر) امذ.
۱. جیٹھ کے مہینے کی دسویں تاریخ جس میں ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق گنگا اشنان کرنے سے گناہ دھلتے ہیں.

دل سے راحت اُوٹھ گئی پھر غم کا پھیرا ہو گیا
گھر سے اب تک ہیں نہ آیا وہ دسہرا ہو گیا

(۱۸۵۸ ، ترابؔ ، ک ، ۱۰). ۲. اسوج (کنوار) کے مہینے کی دسویں تاریخ کا بڑا بھاری تہوار جس میں نو دن پہلے سے پنڈت پُوجا پاٹ کرتے ہیں اور دسویں دن دیوی کی مُورتی دریا میں ڈالتے ہیں ، کہتے ہیں کہ اسی دن راجندر جی نے راون کے خلاف چڑھائی کر کے فتح پائی تھی اس لیے بڑی خوشیاں مناتے اور لیلا رچاتے ہیں.

دسہرا پُوجے گھر گھر سکھی ری
کرم میرے سدا نیاں لکھی ری

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۶).

سیر موخ سے اگر ہوئے تو زیبا ہے اسیر
شہر میں کیجیے دوالی اور دسہرا باغ میں

(۱۸۳۹ ، اسیرؔ اکبرآبادی ، د ، ۱۰۰). مہاراجہ دسہرہ کے روز تک امرتسر ہی میں رہا. (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۲۲۲). ۳. مسلمانوں میں ایک رسم تھی جب دولہا سسرال کے گھر جا کر دس دن رہتا تھا (جامع اللغات). ۴. دس گناہوں کو لے جانے والا یا دور کر دینے والا (علمی اردو لغت). [پ : دسہرا दसहरा].

ـــــ خَرْچ (ـــــفت خ ، سک ر) امذ.
ایک محصول جو زمیندار کاشتکاروں پر دسہرے کے خرچ کے لئے لگا دیتے ہیں (جامع اللغات). [دسہرا + خرچ (رک)].

دَسی (فت د) امث.
دھاگہ ، دھاگے جو کپڑے کے سرے پر بغیر بُنے رہ جاتے ہیں (جامع اللغات). [پ : دسی दसी].

دَسِیسَہ (فت د ، ی مج ، فت س) امذ.
سازش ، مکاری ، فریب (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت).
[ع : (د س س)].

ـــــ کار صف.
سازش کرنے والا ، مکّار ، فریبی (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت).
[دسیسہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ کاری امث.
فریب ، دھوکہ ، دسیسہ کار کا اسمِ کیفیت (علمی اردو لغت).
[دسیسہ + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَش (فت د) امذ.
(ریاضی) اکائی ایک عدد سے نو تک ہیں ، دہائی (اکائی کی ضد) ، دس. دش ... دہائی یہ دس سے ننانوے عدد تک ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۸۹). [پ : دش दहाई].

دُش (ضم د) صف اسدس.
دُر (رک) ، خراب ، بُرا ، بھونڈا ، بدنما ، بھدا (فرہنگِ عامرہ ؛ پلیٹس). [س : دس दुश].

ـــــ کال امذ.
خراب زمانہ. ہاں جی ! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اتنا برتنی کے کارن اس دیش میں دش کال کا راجیہ ہو رہا ہے. (۱۹۲۱ ، پنتی پرتاپ ، ۹). [دش + کال (رک)].

دِشا (فت نیز کس د) امث.
۱. حالت ، کیفیت ، گت. شنک دیو جی کی اب کیسی دشا ہے.

(۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸). امیر غریب راجا اور پرجا سب کی دشا ایک سی ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ)، ۳۷). موت قریب ہو تو دل کا میل سب ڈھل جاتا ہے ان کی یہ دشا دیکھ کر چاندنی کا جی بھر آیا. (۱۹۶۶ ، سودائی، ۱۶۳). ۲. سمت ، جہت ، جانب ، اطراف. دنیا کی جو آٹھ دشا ہیں ان میں ایک قدسی نفوس ہاتھی کی پیکر میں اوتار لیتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۱).

کہے اپ گیت سے واسودتا — شوخ رقاصہ
ہے گھر گھر ہر دشا اپنی نگری میں تیرا چرچا

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۲۳۳). ۳. قسمت ، نصیب ؛ ایک بُرج ، علم نجوم. دشاؤں سے گزشتہ حالات اس قدر صحیح اُترتے تھے کہ لوگوں کا قیاس تھا کہ جوتشی جی کو کرن پشاچ ودیا کی سدھی حاصل ہے. (؟ ، فرشتۂ وفا ، ۳۱). مہاراج کے پنڈت سے کچھ نجوم ، لگن ، مہورت ، اوڑان پڑان سیکھ لیا تھا جو آج کام آیا ... پنچک دشا کے لئے کوئی اچھا شلوک سنائینگے. (۱۹۲۳ ، طالب بنارسی ، مہاراجہ گوپی چند ، ۲۹). ۴. زندگی کا زمانہ ، عمر ؛ کوٹھے کا کنارہ ؛ حاشیہ ؛ دل ، جی ؛ پاخانہ (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). [س : دشا दशा دِشا दिशा]

—— بگڑنا محاورہ.
حالت خراب ہونا ، حالت بگڑنا.

آدیہ سے تم ہو دشا بگڑی بنانے آئے
دھرم کو پاپ کے پنجے سے چھڑانے آئے

(۱۹۳۵ ، کرشن اوتار ، ۱۲).

—— سول / شول (—— و سج) امذ.
دشا سول (رک)، اجرام فلکی کی ایک علامت جس سے مسافرت کے وقت نیک و بد دیکھا جاتا ہے ، جوتش ، فرضی وجود. اس فرضی وجود کا نام ہندوؤں نے دشا سول رکھا ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحید الدین) ، افاداتِ سلیم ، ۱۳۹). پنڈت لوگ پترا پوتھی نکال کر رخصت کی ساعت دیکھتے ہیں ... دشا شول اور جوگنی چکر کے سامنے سفر نہ کرنا چاہیے. (۱۹۷۵ ، سہ ماہی اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۹۳). [دشا سول (رک) کا متبادل اِملا].

دَشْت (فت د ، سک ش) امذ.
۱. جنگل یا میدان ، غیر آباد علاقہ.

چلیا جانے یکیلا ندی کے کنار
اچھے دشت ویران اگر کوہ غار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۰).

دوانا سیر کر آیا ہے ایسا کون سا گلشن
کہ نقش پا میں اوس کے ہے دراز گل دشت کا دامن

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۰).

کیا جانے کس نے ٹوک دیا ہے دلیر کو
سب دشت گونجتا ہے یہ غصہ ہے شیر کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۸).

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۸۱).

تیری قدرت سے ہوئے
دشت میں چشمے رواں

(۱۹۸۳ ، زادِ سفر ، ۱۳). ۲. قبرستان ؛ شطرنج کا تختہ ؛ خشک مشک نافہ (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ف].

—— اِدْبار کس اضا (—— کس ا ، سک د) امذ.
(مجازاً) تفکرات و پریشانیوں کا ہجوم ، آفتوں کا مرکز. اے بیوفا رسم و راہِ الفت یہی ہے کہ ہم آوارۂ دشتِ ادبار پھریں اور تجھے خبر نہو (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۵۲). [دشت + اِدبار (رک)].

—— اَرْزَن / اَرْژَن کس اضا (—— فت ا ، سک ر ، فت ز / ژ) امذ.
ایک صحرا جس کے متعلق روایت ہے کہ حضرت علی نے صحابیٔ رسول حضرت سلمان فارسی کو یہاں ایک شیر سے بچایا تھا.

دشتِ ارژن میں جو سلمان کو ملے تجھ سے نجات
کچھ ترے وصف سے نسبت نہیں رکھتا یہ عمل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۵). آٹھ بجے شب کو دشتِ ارژن کی منزل پر پہنچے یہ وہی مقام ہے جہاں جنابِ امیر نے حضرتِ سلمان کو شیر سے بچایا تھا. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفر نامہ (حیدر) ، ۱۵۵). [دشت + ارزن / ارژن (رک)].

—— اِسْتَبْرَق کس اضا (—— کس ا ، سک س ، فت ت ، سک ب) امذ.
سرسبز جنگل یا صحرا (جامع اللغات) [دشت + اِستبرق (رک)].

—— اَیْمَن کس اضا (—— ی لین ، فت م) امذ.
صحرائے طویٰ ، شام کی ایک مقدس وادی جس میں کوہِ طور واقع ہے نیز رک : ایمن.

وہی تو ہے شعلۂ تجلی کہ دشتِ ایمن سے تنگ ہو کر
جب اس نے اپنی نمود چاہی کھلا حسینوں پہ رنگ ہو کر

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۹۱).

کوئے یار و دشتِ ایمن ایک ہے
دامنِ صحرا و گلشن ایک ہے

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میرخان) ، بیاضِ سحر ، ۹۶). [دشت + ایمن (رک)].

—— بان امذ ، دشتیان.
جنگلی آدمی ، صحرا کا رہنے والا.

گیا خواب میں وقتِ شب پہلوان
تب آیا وہاں دشتیاں ناگہاں

(۱۸۱۰ ، شاہنامۂ منشی ، ۱۵۲). دشت بان کو لہولہان دیکھ کے حیران ہوا ... رستم کے قریب آکے کہا جلد اپنا نام بتا. (۱۸۴۹ ، سرورِ سلطانی ، ۷۵). [دشت + بان ، لاحقۂ فاعلیت].

—— بَلا کس اضا (—— فت ب) امذ.

مصیبت یا بلا کی جگہ ؛ (مجازاً) کربلا کا میدانِ جنگ جس میں امام حسینؓ ابتلا و امتحان سے دوچار ہوئے۔

به آں شہید کہ تشنہ لب و شکستہ دل
سوا ہے دشتِ بلا میں ، ہیں اب تلک آثار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۰)۔

وہ دشتِ بلا اور وہ فضاؤں کی خموشی
مایوس لبوں میں وہ دعاؤں کی خموشی

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۸۶)۔ [دشت + بلا (رک)]۔

---- با کیزہ کس صف(---ی مع ، فت ز) امذ۔
شام کی ایک مقدس وادی جس میں کوہِ طور واقع ہے ، دشت ایمن۔

یعنی خالق نے بُلایا آشکار
دشتِ با کیزہ میں موسیٰ کو دوبار

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۳۱)۔ [دشت + با کیزہ (رک)]۔

---- پیما / پیمان (---ی لین) صف۔
آوارہ ، تباہ حال ، جنگل جنگل پھرنے والا۔

اس عظیم السلطنت کو چھوڑ کر
دشت پیمان کیوں ہوا دل توڑ کر

(۱۷۷۳ ، رموز العارفین ، ۱۰)۔

وہ ہم ہیں مجنونِ دشت پیما جُنوں کو ہوتا ہے ہم سے سودا
کہ چشمِ آہو میں بیٹھی وحشت ہماری وحشت سے تنگ ہو کر

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۹۱)۔

آندھیاں اُٹھیں نہ صحرا میں بگولے اُٹھیں
دشت پیما ہے غبار آپ کے دیوانے کا

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ رعب ، ۳۸)۔ [دشت + ف : پیما ، پیمودن - ناپنا]۔

---- پیمائی (---ی لین) امث۔
جنگلوں میں پھرنا ، صحرا نوردی۔ ہمارا صحرا نوردی اور دشت پیمائی کرنا بیکار ہو گا (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۸۳)۔ تقریباً دو مہینے کی دشت پیمائی کے بعد ... وادی القریٰ کے سامنے جا پہنچا۔ (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۱۰۲)۔ درویشانِ باصفا...اپنی اخلاق جرأت ، اپنی اولوالعزمی ، اپنی دشت پیمائی جنوں ... سے ہماری راہِ حیات کو منوّر کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۸۸)۔ [دشت + پیما (رک) + ئی ، لاحقہ کیفیت]۔

---- تاتار کس اضا ، امذ۔
صحرائے تاتار کا وہ علاقہ جہاں کے ہرنوں کی ناف میں مُشک پیدا ہوتا ہے ؛ (مجازاً) خوشبو سے بسا ہوا مقام۔ خوشبو اس میں سے ایسی پیدا ہوئی کہ میدانِ جنگ رشکِ دشتِ تاتار بن گیا۔ (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۸۸۳)۔ [دشت + تاتار (رک)]۔

---- جاں کس اضا ، امذ۔
(مجازاً) جسمِ انسانی۔

اب وہ مجھ میں ہی سکی ہیں گویا
دشتِ جاں کنجِ حرا ہو جیسے

(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیر الانام ، ۱۰۰)۔ [دشت + جاں (رک)]۔

---- جُنوں کس اضا(---ضم ج ، و مد) امذ۔
صحرا ، جنگل ، دیوانگی کی جولاں گاہ ، جنوں انگیز ماحول ، وحشت کو مہمیز کرنے والی فضا۔

ہے نجد میں دشتِ جنوں فارس میں کوہِ بے ستوں
لیلیٰ کی آنکھوں کا فسوں ، شیریں کا حُسنِ بے اماں

(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۲)۔ [دشت + جنوں (رک)]۔

---- حِرماں کس اضا(---کس ح ، سک ر) امذ۔
محرومی اور بدنصیبی کا عالم۔

دشتِ حرماں میں ہے نامحرماں کُوئے دوست
اور حریمِ عشق کے محرم خدا کے ساتھ ہیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۲۲)۔ [دشت + حرماں (رک)]۔

---- خُطا کس اضا(---فت خ) امذ۔
مُلکِ خطا کا جنگل۔

یہ مُشکِ ناب تیرے خونِ دل کا ایک قطرہ ہے
پھر آ ہوئے حرم دشتِ خطا کی جستجو کیسی

(۱۹۷۸ ، تبسم (صوفی غلام مصطفیٰ) (آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۶۸)۔ [دشت + خطا (علَم)]۔

---- دامَن کس اضا(---فت م) امذ۔
دمن (رک) کی تعریف ، وادی ، پہاڑ ، جنگل۔

بولیا اے برادر بُرا آیا کار
تمام دشتِ دامن بھرے سب سوار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۳)۔ [دشت + دامن (رک)]۔

---- دَشت (---فت د ، سک ش) امذ۔
جہاں تہاں ، صحرا صحرا ، جنگل جنگل۔

پھرتے تھے دشت دشت دوانے کدھر گئے
وے عاشقی کے ہائے زمانے کدھر گئے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۵)۔ [دشت + دشت (رک)]۔

---- سار امذ۔
جنگل جیسا ، چٹیل میدان کی طرح۔

چلیا جلد کیا کوہ کیا دشت سار
ہر یک پل میں سو کوس بل سو ہزار

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۱)۔ [دشت + سار (رک)]۔

---- سَواراں کس اضا(---فت س) امذ ؛ ج۔
وہ لوگ جو صحرا میں زندگی بسر کرتے ہیں ؛ صحرائے عرب ؛ قبرستان (جامع اللغات)۔ [دشت + سوار (رک) + اں ، لاحقۂ جمع]۔

---- سَیر (---ی لین) امذ۔
صحرا کا سفر (جامع اللغات)۔ [دشت + سیر (رک)]۔

---- طاہِر کس اضا(---کس ہ) امذ۔
وادیٔ طویٰ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کا جلوہ نظر آیا۔

جب بُلایا حق نے موسیٰ کو کہ آ
دشتِ طاہر میں ہے نام اسکا طویٰ
(۱۸۰۷ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۳۱). [دشت + طاہر (علم)].

ـــِ ظُلُمات کس اضا(ـــ ضم ظ ، سک ل) امذ.
گھور اندھیرا ، تاریکی ؛ (مجازاً) ناامیدی کا گھیرا.
دشتِ ظلمات میں ، طوفان میں ، تنہائی میں
ہر جگہ تیرا ہی پیغام صبا لائی ہے
(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۱۰۴). [دشت + ظلمات (رک)].

ـــِ غُربت کس اضا(ـــ ضم غ ، سک ر ، فت ب) امذ.
بے سروسامانی کی حالت، پردیس، غریب الوطنی، مسافرت کا جنگل.
دشتِ غربت میں وہی اہلِ وطن کا ہے خیال
ساتھ میرے آدمی کا کسی جگہ جنگل نہیں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۳۹).
بیابانِ محبت دشتِ غربت بھی وطن بھی ہے
یہ ویرانہ قفس بھی ، آشیانہ بھی ، چمن بھی ہے
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۴۷).
مدینے میں ، حرم میں ، دشتِ غربت میں ، دل و جاں میں
وہ جب جس کو جہاں چاہیں وہیں دیدار ہو جائے
(۱۹۸۳ ، بہیے آقا ، ۲۸). [دشت + غُربت (رک)].

ـــ فَرسا (ـــ فت ف ، سک ر) صف.
جنگل کو تباہ کرنے والا ؛ (مجازاً) تباہ کن.
جل گئی تھی اس میں کل کس کے دلِ سوزاں کی خاک
گرد باد دشت فرسا شعلۂ جوّالہ تھا
(۱۸۹۷ ، یادگار ، د ، ۲۲). [دشت + ف : فرسا ، فرسودن - تباہ کرنا ، بگاڑنا ، ختم کرنا].

ـــِ قِبچاق کس اضا(ـــ فت ق ، سک ب) امذ.
صحرائے تاتار کے علاقہ کا ایک جنگل جہاں کے لوگ سپہ گری میں مشہور ہیں.
برسرِ دشمن بہ کینش بہنگامِ وغا
گرتشوں بیروے جلو ریز بہ دشتِ قبچاق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۰). [دشت + قبچاق (علم)].

ـــِ قِتال کس اضا(ـــ فت ق) امذ.
میدانِ جنگ (جامع اللغات). [دشت + قتال (رک)].

ـــِ کَربَلا کس اضا(ـــ فت ک ، سک ر ، فت ب) امذ.
رک : دشتِ بلا. اسی بحرِ سر ناحق بریدہ حضرت حسین مظلوم شہیدِ دشتِ کربلا علیہ السلام. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۴).
موت ہے کیوں اٹھ نہ گیا دشتِ کربلا
منجر سے کٹ گئی وہ رگیں اور وہ گلا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۲).
مہتاب ہوں جری ، دشتِ کربلا کے ہلال
یہ شہید ہیں لئے شب و روز کی عظمت سے نڈھال
(۱۹۷۰ ، مراثیِ نسیم ، ۲ : ۴۳). [دشت + کربلا (رک)].

ـــ گَرد (ـــ فت گ ، سک ر) امذ.
۱. جنگلوں کی خاک اُڑانے والا، جنگل جنگل پھرنے والا، صحرانورد.
جنوں بھی دشت گرد تھا مانند گرد باد
جب خاک اُڑائی ہم نے تو وہ گرد ہو گیا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۸).
میں پائے برہنہ کا دشت گرد چھالا ہوں
قدم قدم نگہِ خار میں کھٹکتا ہوں
(۱۹۱۶ ، نغمۂ جگرسوز ، ۷۰). ۲. (مجازاً) **خانہ بدوش.** راجپوتانے کی دشت گرد قوم (سنیاسی) کی اصلیت کا سراغ ملتا ہے. (۱۹۱۷ ، صلائے عام ، اگست ، ۲۹). [دشت + ف : گرد ، گشتن - پھرنا].

ـــ گَردی (ـــ فت گ ، سک ر) امث.
صحرا نوردی ، جنگلوں کی خاک چھاننا.
جنوں میں صبر نہ آئے گا دشت گردی سے
ہے لذتِ خلشِ زخمِ نوکِ خار ابھی
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۹۷). [دشت + گرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ لالہ کس اضا(ـــ فت ل) امذ.
وہ جنگل جس میں گُلِ لالہ پھولا ہو (جامع اللغات). [دشت + لالہ (رک)].

ـــِ مُصاف کس اضا(ـــ ضم م) امذ.
(صف بستہ) لڑائی کا میدان.
چمکی علیؑ کی تیغ جو دشتِ مصاف میں
پربال چھپیں جزیرہ میں ، سیمرغ قاف میں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۸۳). [دشت + مصاف (رک)].

ـــ نَوَرد (ـــ فت ن ، و ، سک ر) صف.
رک : دشت پیما. ایک دن میں حوران کے صوبے میں ... دشت نورد تھا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۲۵). [دشت + ف : نورد ، نَوَردیدن - لپیٹنا].

ـــ نَوَردی (ـــ فت ن ، و ، سک ر) امث.
۱. رک : دشت پیمائی.
آساں نہیں ہے دشت نوردی کچھ اے نسیم
دن بھر ہے دھوپ ، خارِ مغیلاں تمام رات
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۳).
دشت نوردی بادیہ گردی کرتی اک انداز سے میں
سبزۂ تر کو چھیڑتی ہوں اور پیڑوں میں لہراتی ہوں
(۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۱).
اب کیا جنوں دشت نوردی سے واسطہ
زنجیر ڈال لی ہے دوانوں نے پاؤں میں
(۱۹۷۸ ، سکوتِ شب ، ۳۶). ۲. (مجازاً) **سیر و تفریح ، گھومنا پھرنا ، سیاحت ، آزادی.**

اِن پیڑیوں سے دشت نوردی میں ہل پڑا
تھوڑا سا کاروبارِ جنوں میں خلل پڑا

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ٥). دشت نوردی کے اس شوق میں اگر وہ میرا ساتھ نہیں دے سکتے تو میری راہ میں حائل بھی نہیں ہوتے. (١٩٨٠ ، دائروں میں دائرے ، ٨). ٣. راستہ طے کرنا. پہاڑوں کے اندر اندر دشت نوردی کر کے میں بحرِ قزوین کے کنارے شہرِ آمل میں پہونچا. (١٩٢٣ ، طاہرہ ، ١٤٤). [دشت + نورد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و دَر (---و مع ، فت د) امذ.
آبادی اور ویرانے. خاموش بیٹھنے کی بہ نسبت مجھے صحرا نوردی اور دشت و در کی خاک چھاننے میں زیادہ لُطف آنے گا. (١٩١٧ ، جزوائے حق ، ١ : ٣٣). [دشت + و (حرفِ عطف) + در (رک)].

---و دَمَن (---و مع ، فت د ، م) امذ.
وادی ، کوہ و صحرا.

میری نگاہوں پہ تنگ　　　عرصۂ دشت و دَمَن

(١٩٥٨ ، نبضِ دوراں ، ٢٥٩). [دشت + و (حرفِ عطف) + دَمن (رک)].

---وراغ (---و مع) امذ.
صحرا و مرغزار ، پہاڑ کا دامن.

ہے دشت وراغ کی رشک پرندِ رومِ زمین
زبانِ خار ہے منقارِ کبک آسا لال

(١٨٥٨ ، سحر (نواب علی خان) ، قصائدِ سحر ، ٣١). [دشت + و (حرفِ عطف) + راغ (رک)].

---وَغا کس اضا (---فت و) امذ.
میدانِ جنگ (جامع اللغات). [دشت + وغا (رک)].

---ہو کس اضا (---و مع) امذ.
مطلق جنگل ، خوفناک بیابان ، بھول جنگل جہاں خدا کے سوا کوئی نہ ہو (پلیٹس). [دشت + ہو (رک)].

---ہوَیدا کس صف (---ضم ہ ، ی لین) صف.
وسیع و عریض کھلا جنگل.

زمیں ارغواں ، آئنہ پوش ہے آسماں
کہ دشتِ ہویدا سے لوٹے ہمارے جواں

(١٩٧٥ ، خروشِ خم ، ٩٦). [دشت + ہویدا (رک)].

دِشت (کس د ، سک ش) امث.
نظر.

اگر مرد نکھا و بکھا ہے نار
کھڑا ہو پرکے جیوں کرے دشت پیار

(١٥٠٣ ، پھوک بل ، ١٥٩).

پڑی او جنی دشت اس نار پر
انجل گم ہوئی شہ ہوا بے خبر

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢٦). [پ : دشت ؛ درشٹ].

---بازی امث.
آنکھ مارنا ، بُری نظر سے دیکھنے کا عمل.

سو نر جن اپنے ناوں سو وجہ سات
کہ او دشت بازی ہے ناری سنگھات

(١٥٠٣ ، پھوگ بل ، ١٩٠). [دشت + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْدھک (---فت ب ، سک ن ، فت د ھ) امذ نیز درشت بندھک.
ایسا رہن جس میں راہن بعد گروی کرنے کے بھی خود ہی اپنی جائداد پر قابض رہے ، ہم اس جائداد کو کہیں دوسری جگہ بیع خواہ رہن یا ہبہ نہ کریں گے ایسے رہن کو دشت بندھک کہتے ہیں. (١٨٦٣ ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ٨١). [دشت + بندھک (رک)].

---تَل (---فت ت) امذ.
نظر کے نیچے.

سو آدم کیتک واں پڑے دشت تل
بکایک خوشی آئی من میں اوبل

(١٦٢٨ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ١٠٢). [دشت + تل (رک)].

دُشْت (ضم د ، سک ش) صف نیز دُشٹ.
بُرا ، خراب ، قبیح ، عیب دار ؛ بے وقوف. من میں نہ دُشت چناوں کا ہجوم ، نہ بدھی گیلین تھی. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ٢٠ ، ١٧ : ٣).

خانۂ اشعار کی تعمیر ہے برہشت داد
اہل جو ہر کی طبیعت کو تکدّر دشت داد

(١٩٥٨ ، حیدر دہلوی ، صبح الہام ، ٨٥). [ب : دُشت ، دُشٹ [illegible]].

دِشْتانْت (کس د ، سک ش ، سک ن) امذ.
وہ مثالیں جو موضوع و محمول کے درمیان نسبتِ التزامی کو بیان کرتی ہیں (آئینِ اکبری ، ٢ : ١١٩). [دشتانت　پ : دشت ، درشٹ [illegible]].

دَشْتی (فت د ، سک ش) صف.
١. جنگلی ، جنگل کا.

چلنے میں باہر آبادی سے کر نہ تغافل یار بہت
دشتی و حش و طیر آئے ہیں ہونے تیرے شکار بہت

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٥٩). صحرائی ہتی کا بچہ کنوئیں میں گر پڑا تھا تو دشتی فیلوں نے کنوئیں کو لکڑی اور گھاس سے بھر کر نکال لیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٦٦٣).

خراماں ہیں کہیں طاؤسِ زیبا
کُدکتے ہیں کہیں آہوئے دشتی

(١٩٦٢ ، ہفت کشور ، ٢١٧). ٢. **خرما کی ایک ادنیٰ قسم جو بغیر بوئے خود بخود اُگ آتی ہے ، خودروی** (ماخوذ : فلاحۃ النخل ، ٣٦). [دشت + ی ، لاحقۂ صفت].

دِشٹ (کس د ، سک ش) امث.
نگاہ ، نظر.

نہ کر دِشٹ سنگار ہر روپ پر
کرے دِشٹ تس کام پر انگ پر

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۰۱).

نہ وو بشن برما نہ وہ شست ہے
جو کونچے بن پر اوسے دشٹ ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۹).

نہ کر دشٹ سیدھے و باویں کدھیں
چلی فکر سوں نیٹ راتوں کدھیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۶).

آیا نہ کہیں سوں جال ہے تان ہے
یک دِشٹ پلیٹ درمیاں ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۳).

قتال نگہ اور دِشٹ غضب آنکھوں کی لگاوٹ ویسی ہے
پلکوں کی جھپک پُتلی کی پھرت سُرمے کی لگاوٹ ویسی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۸). [س : درشٹ दृष्ट].

دُشٹ (ضم د ، سک ش) صف.
۱. بد ذات ، ظالم ، بد کار ، پاپی ، برا.

دلبر اپنے جیو سے کہنے ہے
اے دُشٹ تو بھی میرا نہ ہوا

(۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰). دشٹوں کا بادشاہ ... فوجیں لے کر چڑھ آیا ہے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۵).

ہاتھ رشیوں پہ دشٹونکا چلنے لگا
راج کا بھے ذرا بھی بچارا نہیں

(۱۹۰۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱۰ : ۶۹). دشٹ اپنا گھناونا مکھڑا میرے سامنے سے ہٹا. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۱).
۲. قصوروار ، پُر نقص ، جُھوٹا ، کھوٹا ، ضدی ، ہٹی ، کمینہ ، رذیل (جامع اللغات). [س : دشٹ दुष्ट].

ـــ بھاؤ امذ.
خیال فاسد ، بُرا خیال.

بھونڈا دھرے من بہت دُشٹ بھاؤ
بسارے اگر پیٹ میں بس باؤ

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۰۵). [دشٹ + بھاؤ (رک)].

ـــ نہ چھاڑے دِشٹتا کیسی سیکھو وِیو ، دھو ہوں سو بارے کاجل سفید نہ ہوئے. کہاوت.
بُرا آدمی کبھی بُرائی سے نہیں چُوکتا ، سرمے کو سو بار دھوؤ پھر بھی سیاہ رہتا ہے (جامع اللغات).

دُشٹا (ضم د ، سک ش) امث.
خراب عورت ، بدچلن عورت ، طوائف (جامع اللغات). [دشٹ + ا ، لاحقۂ تانیث].

دُشٹانَد (ضم د ، سک ش ، مغ) امذ.
خراب کرنے والا.

جاکے کوز شٹانَد تاں تاکے کیا دشٹانَد
نوشہ پر وس نام رس دونو مانیہہ مشٹانَد

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۳۲). [س :].

دُشٹتائی (ضم د ، سک ش ، کس ٹ) امث.
خرابی ، بُرائی ، بدچلنی ، بدکاری ؛ شرارت ، بدمذاق ، بدمعاشی ؛ جُھوٹ (جامع اللغات). [ب : دشٹتائی दुष्टताई].

دُشٹَن (ضم د ، سک ش ، فت ٹ) امذ.
خراب ، بدصورت ، ناقص.

ڈھنگ بان کر بان دیہ دشٹن سنگھارا
تاج راج اور دیگ تیگ اور توک نگارا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۰۲). [رک : دشٹ ۲].

دِشٹی کَرنا محاورہ.
دیکھنا ، نظر کرنا ، (کسی شے پر) ، نظرِ عنایت کرنا.

حضرت نبیؐ دشٹی کرنے ، دل قطب نت تج سوں دھرے
بِس دن ترا سیوا کرے ، حق گیان کا سو کھان توں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰).

دَشمر (فت د ، سک ش) امذ.
دشمر ... ہندی میں اڑہر کو کہتے ہیں اور وہ ایک اناج (دال) ہے (مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [مقامی].

دُشمَن (ضم د ، سک ش ، فت م) صف ؛ امذ.
۱. (أ) جو شخص کسی کی جان مال آبرو وغیرہ کے نقصان کا خواہاں ہو ، مخالف ، بدخواہ.

قطبا کہے دل کے بچن ہر دم مدد منج پنج تن
را کھے خدا منج کو جتن دشمن کو خواری والے والے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۶۰). خاوند کے مخالف اور دشمن ہوں تو بھی ان کا نام ذلت اور ہتک کے ساتھ نہ لیوے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۶).

دل بھی الفت میں مری جان کا دشمن رہتا
اب تو بہتر تھا یہی دوست کبھی بن رہتا

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۳). میں تمہارا رقیب نہیں ، تمہارا دشمن تو کوئی اور ہے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۸۷). **(اا) مدِّ مقابل ، حریف ، رقیب.**

جب آکاس پر چڑ دھرت پر پڑیاں
تو دشمن کیاں فوجاں جتاں گر پڑیاں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۷).

خطِ شبرنگ رکھتا ہے عداوت حسنِ خوباں سے
کہ جیوں خفاش ہے دشمن شعاعِ آفتابی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).

دشمن کو نہ کیوں شربیو مدام آوے میسّر
رہتی ہے اودھر ہی نگہِ یار ہمیشہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۳). **(ااا) نقصان پہنچانے والا. کنایۃً**

کا سب سے پہلا دشمن خود انسان ہے۔ (۱۹۶۱، انتظام کتب خانہ، ۵۱)۔ ۲. (أ) (عو) کسی عزیز یا محبوب کے متعلق کسی مکروہ یا بُری بات کی تردید کے موقع پر جیسے بیمار ہوں آپ کے دشمن، چوری کریں ان کے دشمن، بیحیائی کریں میرے دشمن، یعنی آپ ؛ ان، میرے ؛ تینوں علی الترتیب بیمار ہونے، چوری کرنے، اور بیحیائی کرنے سے مبّرا ہیں۔

کیوں یہ کس واسطے ہے رنج و غم
جان دیں اپنی آپ کے دشمن

(۱۸۸۰، قلق لکھنوی (نوراللغات))۔ (أأ) (عو) اس عزیز یا محبوب کی ذات جو لفظاً اس کا مضاف الیہ ہے، عورتوں کے روز مرہ میں بدشگونی سے بچنے کے لیے مستعمل۔

جُھڑانا کوئی اس سے گر یہ مکاں
تو دشمن بہیں اس کے دیدیتے جاں

(۱۸۶۹، بہارِ عشق، ۳۲)۔ اے ہے رات بھر میں میری بچی کا کیا حال ہو گیا دشمنوں کا رنگ زرد پڑ گیا۔ (۱۹۰۰، خورشید بہو، ۱۳)۔ ۳. (عو) دوستی کا رشتہ جو عورتیں آپس میں بدلتی ہیں جیسے جانِ من، زناخی، دل بہلا وغیرہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [ف: دشمن ؛ اوستا : دش منّہ (دش ـ برا + منہ ـ آدمی)]۔

ـــــ اگر قوی اَست نِگہبان قوی تر اَست کہاوت۔
دشمن اگر طاقت ور ہے تو پروا نہیں، خدا اس سے بھی زیادہ طاقت والا ہے شہنشاہ نے کہا کچھ خوف نہیں ہے «دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است»۔ (۱۸۹۶، لعل نامہ، ۱ : ۲۱۳)۔

ـــــ بَغَل کس اضا (ـــــ فت ب، غ) امذ۔
وہ شخص جو پاس رہ کر دشمنی کرے، دوست نما دشمن، آستین کا سانپ، بغلی دشمن۔

لی جان تڑپ تڑپ کے آخر
دل تھا کہ یہ دشمن بغل تھا

(۱۸۷۷، دُرّۃ الانتخاب، ۳۲)۔ [دشمن + بغل (رک)]۔

ـــــ بَغَل میں پالْنا محاورہ۔
مخالف کی مدد کرنا، دشمن کی حوصلہ افزائی کرنا، مخالف کی پرورش کرنا۔

جیتے ہم رہ چکے اگر اے دل
تجھ سا دشمن بغل میں پالیں گے

(۱۸۰۱، دیوانِ جوشش، ۱۸۵)۔

ـــــ بَنانا محاورہ۔
دشمنی مول لینا۔

اظہارِ عشق اس سے نہ کرنا تھا شیفتہ
یہ کیا کیا کہ دوست کو دشمن بنا دیا

(۱۸۶۹، شیفتہ، د، ۲۲)۔

ـــــ بَنْد (ـــــ فت ب، سک ن) صف۔
مخالف کو شکست دینے والا، دشمن کو قابو میں کرنے والا۔

سپاہ پرور و گیتی کشا و دشمن بند
امیرِ اعظم و نیکو شِیَم، مدارِ سہام

(۱۸۰۶، ایمان، ایمانِ سخن، ۳۷)۔ [دشمن + ف : بند، بستن ـ باندھنا]۔

ـــــ پامال دوست نِہال کہاوت۔
بد دعا کے لیے مستعمل جُملہ۔ چراغِ حسن و جمال ہمیشہ روشن رہے، دشمن مثلِ سبزہ پامال ہوں، دوست نہال ہوں۔ (۱۸۹۱، طلسمِ ہوشربا، ۵ : ۳۶۶)۔

ـــــ پَچھاڑ (ـــــ فت پ) امث۔
کُشتی کا ایک دانو جس کی صورت یہ ہے کہ جب حریف نیچے ہو تو اپنا داہنا ہاتھ اس کی دونوں رانوں میں پیچھے سے ڈال کر لنگوٹ ناف کے پاس سے پکڑا جائے اور بایاں گھٹنا اس کی گردن پر رکھ کر زور سے پلٹ کر چت کر دیا جائے (ماخوذ : رموزِ فنِ کشتی، ۱۰۷)۔ [دشمن + پچھاڑ (رک)]۔

ـــــ پَر بھی یہ وقت نہ ڈالے کہاوت۔
دشمن بھی ایسی مصیبت میں مبتلا نہ ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ پَرْوَر (ـــــ فت پ، سک ر، فت و) امذ۔
مخالف کی دِلجُوئی کرنے والا۔ سلطان عبداللہ، ظِلُّ اللہ، عالم پناہ ... حقیقت آگاہ، دشمن پرور ... دل کے خطر تے باخبر۔ (۱۹۳۵، سب رس، ۷)۔ [دشمن + ف : پرور، پروردن ـ پالنا]۔

ـــــ تَرْسان (ـــــ فت ت، سک ن) صف۔
(حرب) فنِ کُشتی کا ایک دانو، گیارہویں گھاتی اس کا نام دشمن ترسان ہے۔ (۱۸۹۸، قوانینِ حرب و ضرب، ۱۰۳)۔ [دشمن + ف : ترس، ترسیدن ـ ڈرنا، + ان، لاحقۂ حالیہ ناتمام]۔

ـــــ جاں کس اضا، امذ۔
جان کا دشمن ؛ (مجازاً) بے وفا محبوب۔

دوستی کا گماں کریں کس پر
دشمنِ جاں ہو جبکہ یار اپنا

(۱۸۷۰، الماسِ درخشاں، ۳۵)۔

تم دشمنِ جاں اس کے شیدا وہ تمہارا ہے
بس فرق ہے اِتنا سا ابرار میں اور تم میں

(۱۹۳۵، سند رنگ، ۸۹)۔ [دشمن + جاں (رک)]۔

ـــــ جانی کس صف، امث۔
کٹر حریف، مخالف۔

میکدہ میں محتسب تو شیشہ و ساغر نہ توڑ
دشمنِ جانی ترا چھوٹا بڑا ہو جائے گا

(۱۸۷۰، الماسِ درخشاں، ۱۰)۔ [دشمن + جاں (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ چِہْر کس اضا (ـــــ کس ج، سک ہ) امذ۔
ظاہری دشمن (جامع اللغات)۔ [دشمن + چہر (رک)]۔

---چراغ پاؤں کہاوت.
جب کوئی ٹھوکر کھا کر گر پڑتا ہے تو یہ کلمہ بطور تفاؤل کہتے ہیں (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---چہ کُند چو مہرباں باشد دوست کہاوت.
دشمن کیا کر سکتا ہے جب دوست مہرباں ہو (خزینۃ الامثال ، ۸۸ ؛ مہذب اللغات).

---دانا بہ از دوستِ ناداں کہاوت.
(فارسی مقولہ) ناداں دوست سے عقلمند دشمن اچھا ہے (مہذب اللغات ؛ خزینۃ الامثال ، ۸۸).

---دِلی کسی صف (---کس د) صف.
وہ شخص جو دل میں کسی سے عداوت رکھتا ہے (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ نور اللغات). [دشمن + دل (رک) + ی، لاحقۂ صفت].

---دِین کس اضا (---ی مج) امذ.
دین کے خلاف کام کرنے والا ، دین کو خراب کرنے والا ، لامذہب ، لادین ، دہریہ.

دشمنِ دیں کا دین دشمن ہے
راہزن کوں چراغ رہزن ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۱).

نہ کہتے تھے اعدا سے دمِ باز پسیں
کیا مار کے لو گے مجھے اے دشمنِ دیں
(۱۸۷۹ ، قلق میرٹھی ، ک ، ۱۸۳). [دشمن + دین (رک)].

---زیرِ بَغَل کس اضا (---ی مج ، کس ر ، فت ب ، غ) امذ.
چھپا مخالف ، وہ دشمن جسے خود پالا ہو ، وہ دشمن جو ساتھ ہے مگر دشمنی کا پتہ نہ چلے ، خفیہ دشمنی رکھنے والا ، بغلی گھونسا ، مارِ آستیں.

اسی کی مہربانی سے یہ تکلیفیں اُٹھاتے ہیں
دلِ مضطر کو ہم نے دشمنِ زیرِ بغل پایا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۲). [دشمن + ف : زیر (حرفِ جار) + بغل (رک)].

---زیرِ پا / پانو / پاؤں فقرہ.
(کلمۂ دعائیہ) نیا جوتا پہنے پر بطور فالِ سعد بولتے ہیں.

کہا سب دیکھنے والوں نے دشمن زیرِ پا صاحب
نیا پہنا جب اون نے مخملِ زر باف کا جوڑا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰). بابا دشمن زیر پاؤں ماشاءاللہ آج تو کف پائی پہنے ہوئے ہے اور وہ بھی جھم جھم کی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲۳).

---زیرِ پانو شیر فقرہ.
جب نئی جوتی پہنتے ہیں تو بطور نیک فال بولتے ہیں (ماخوذ : محاوراتِ ہند ، ۱۰۱).

---سا دُشمن (---ضم د ، سک ش ، فت م) صف.
جان کا دشمن ، سخت دشمن.

جتائیں ان کی سہ سہ کر دُعا کرتا ہوں خالق سے
نہ دل آئے حسینوں پر کسی دشمن سے دشمن کا
(۱۹۲۰ ، ثمرِ فصاحت ، ۱۰). [دشمن + سا (رک) + دشمن].

---سوز (---و مج) امذ.
مخالف کو تباہ کرنے والا. شہزادہ بدر منیر کہ ... شمشیر برق دشمن سوز حمائل کئے ہوئے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۷ : ۳۶). [دشمن + ف : سوز ، سوختن - جلانا].

---سوزی (---و مج) امث.
مخالف کی تباہی. ہر ساعت برق افروزی اور دشمن سوزی کے بازار کا ہنگامہ زیادہ گرم ہوتا جاتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۸ : ۹۰). [دشمن + سوز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سوئے نہ سونے دے کہاوت.
دشمنی بُری چیز ہے ، نہ اپنے کو آرام دیتا ہے نہ اس کو جس سے دشمنی ہے. چونکہ مثل مشہور ہے کہ دشمن سوئے نہ سونے دے ، لاچار ہو کر نمال مد کور نے خود ہی حکمرانیٔ حلب سے دست کشی کی. (۱۸۴۷ ، تاریخِ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۸).

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف.
دشمن کو شکست دینے والا ، فتح مند.

وہاں تھی ہوئیا ہوں ستو انجمن
جتے تاجداراں دشمن شکن
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۹).

وہ جوہروں کے پھولوں سے رشکِ چمن حسام
والتیح جس کی مدح وہ دشمن شکن حسام
(۱۸۹۳ ، سجاد رائے پوری (ق) ، ۱۴۳). [دشمن + ف : شکن ، شکستن - توڑنا].

---صَد سالَہ کس صف (---فت ص ، سک د ، فت ل) امذ.
پرانا دشمن جو زیادہ خطرناک ہوتا ہے.

مومن عاشق طبیعت نوجواں ہی مر گیا
عشقِ طفلِ چند سالہ دشمنِ صد سالہ تھا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۱) [دشمن + صد (رک) + سالہ (رک)].

---عَقل کس اضا (---فت ع ، سک ق) امذ.
احمق ، بے وقوف.

فلسفی سے نہ ہو کیوں ان کو عناد
دشمنِ عقل ہیں یہ اہلِ فساد
(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۲۰۶). [دشمن + عقل (رک)].

---فَرار (---فت ف) امذ.
(سیف بازی) لپھانہ پر کھڑا ہو کے سیدھا کاٹ اُلٹا کاٹ مار کر اندر کا چکر دے کر سیدھا کاٹ مار کر ہاتھ کو بائیں گردش سے سامنے لائے اور سپر کو سر پر سے پھرا کے آگے لائے

کے ساتھ ، بایاں پاؤں آگے بڑھائے ، پھر دایاں پاؤں آگے بڑھا کے ، یہی ضربیں مارے ، اور بڑھتے جائے ، پھر پیچھے ہٹنے میں گردش کے ساتھ بایاں پاؤں پیچھے لائے اور چاروں طرف کرنے کا عمل. بیسویں کہانی اسکا نام دشمن فراز رکھا ہے طمانچہ پر طمانچہ باہرہ پر باہرہ پھر طمانچہ پر طمانچہ ... اولٹی چاک کر کے بائیں کمر مارے. (۱۸۹۸ ، قوانین حرب و ضرب ، ۸۲). [دشمن + فراز (رک)].

---فگن (--- کس ف ، فت گ) امذ.
(بانک) طمانچہ پر طمانچہ ، کمر پر کمر ، بائیں کمر پر کمر ، داہنی باہرہ پر باہرہ ، سر پر سرانی مارنے کا عمل. تیرھویں کہانی اس کا نام دشمن فگن ہے. (۱۸۹۸ ، قوانین حرب و ضرب ، ۸۳). [دشمن + ف : فگن ، فگندن - ڈالنا].

---قلبی کس ن صف (--- فت ق ، سک ل) صف.
دلی دشمن.

دشمن قلبی ہے وہ میرے دل بیتاب کا
داغ قسمت خاک بھی رتبہ نہیں سیماب کا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [دشمن + قلب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کا بغل میں دبا لینا محاورہ.
اپنے دشمن کی خود پرداخت کرنا ، دشمن کی امداد کرنا (ماخوذ : نوراللغات ، جامع اللغات).

---(کے) کا دشمن (--- ضم د ، سک ش ، فتم امذ.
رک : دشمن سا دشمن.

یہ مرض سنتے ہو تم وہ بد بلا ہے دوستو
ہو نہ دشمن کے بھی دشمن کو یہ آزار ہوس

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (آغا جان عیش) ، ۹۹).

---کام (الف) صف.
دشمنوں کی خواہش کے موافق ذلیل و خوار کرنے والا ؛ (مجازاً) مخالف ، بدخواہ.

لکھدیا شاہدوں کو عاشق کش
لکھدیا عاشقوں کو دشمن کام

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۸). (ب) امذ. مصیبت ، تکلیف ، اذیت ، پریشانی (ماخوذ : جامع اللغات). [دشمن + کام (رک)].

---کامی امث.
بدخواہی ، مخالفت ، برائی بیٹھے بٹھائے اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑی ماری ہے اور کس بدنامی اور دشمن کامی پر اپنا (احمد ایاز (خواجہ جہاں) نے) خاتمہ چاہا (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۱۶۸). [دشمن + کام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کُش (--- ضم ک) امذ.
۱. (کشتی) کشتی میں حریف کے گر جانے پر اس کی گردن میں ٹانگوں کا پھندا ڈال کر مڑوڑ دینے کا داؤں جس سے اس کا دم گھٹ جائے ، دیوبند (اپ و ، ۸ : ۲۷). ۲. (تیغ زنی) داہنی طرف سے کیے جانے والے چھری کے بائیس حملوں میں سے ایک حملہ داہنی طرف کے بائیس پیچ یہ ہیں کاٹھا بیٹھک ... دو دھارا دشمن کش. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۳۶). دشمن کش کرنے تو اپنے دونوں پیروں سے کود کر حریف کے بائیں جانب جا بیٹھے اور ... اپنا سیدھا پیر حریف کے گلے میں اور بایاں پیر گدی پر رکھ کر اس کو چت گرا کر چھاتی پر چڑھ بیٹھے اور چھری مارے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۵۱). [دشمن + ف : کش ، کشتن - مار ڈالنا].

---کوب (--- و مع) صف.
دشمنوں کو بھگانے والا (جامع اللغات). [دشمن + ف : کوب ، کوبتن - کوٹنا].

---کو بند کرنا محاورہ.
دشمن کو قابو میں کرنا.

میں ہوں شاہِ مرداں و شیر خدائے
کروں بند دشمن کوں مردی دکھائے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۶۶).

---کو بغل میں پالنا محاورہ.
کسی ایسے کو سہارا دینا جو بعد میں مخالف بن جائے.

لا کھوں ہی داغ دل نے دیے ہیں ملال کے
کیا تنگ ہوں بغل میں ، میں دشمن کو پال کے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۱۹).

---کو کم نہ سمجھیے مقولہ.
دشمن کیسا ہی حقیر ہو اس کی طرف سے لاپرواہ نہیں ہونا چاہیے (جامع اللغات).

---کون ، ماں کا پیٹ کہاوت.
بھائیوں میں اگر دشمنی ہو جائے تو سخت ہوتی ہے (جامع اللغات).

---کہاں ، بغل میں کہاوت.
۱. دشمن کو ساتھ رکھنے یا اس کی پرداخت کرنے کے موقع پر مستعمل ، خود ہی دشمن کی سرپرستی کی جا رہی ہے ، دشمن وہی ہے جس کی پرورش ہو رہی ہے. یہ بات واہیات سن کر اس شیر دلیر نے کہا چہ خوش چرا نباشد ، بقول شخصے دشمن کہاں بغل میں. (۱۸۱۳ ، نورتن ، مہجور ، ۱۵۴). ۲. پیٹ انسان کا بڑا دشمن ہے سب کچھ کراتا ہے (جامع اللغات).

---کی گلی کیوں گئے تھے ، اپنا دوست کروی تھا کہاوت.
ضرورت کے تحت کسی ایسے مقام پر جانے کے موقع پر مستعمل جہاں جانا مناسب نہ ہو. اناں جان کی وہ مثل سچ ہے کہ دشمن کی گلی کیوں گئے تھے اپنا دوست کروی تھا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۷).

ـــــ کی نگاہ جُوتی پَر مقولہ.
۱. دشمن ہمیشہ ذلیل و خوار رہتا ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۲. دشمن بدخواہ ہوتا ہے (جامع الامثال ، ۲۰۲).

ـــــ کی نگاہ سے دیکھنا محاورہ.
گہری تنقیدی نظر سے دیکھنا ، بلا رو رعایت کے دیکھنا ، حقیقی غیر جانبداری کے ساتھ دیکھنا. بہت کم شعرا کو یہ صلاحیت نصیب ہوتی ہے کہ وہ اپنے شعر کو دُشمن کی نگاہ سے دیکھ سکیں. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۲۰۰).

ـــــ کے دِل میں جگہ کَرنے کو ہُنَر چاہیے کہاوت.
دشمن کو دوست بنانے کے لیے بڑی قابلیت کی ضرورت ہے (جامع اللغات).

ـــــ کے کان بَہْرے فقرہ.
(عو) خدا نہ کرے ، خدانخواستہ وغیرہ. اس قید سے چھوٹ کر زندہ سلامت گھر واپس آئے گا یا دُشمن کے کان بہرے اسی قید میں مر جائے گا. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۳۳).

ـــــ کے ہاتھ سانپ مَرے کہ دُشْمَن کہاوت.
دو دشمنوں میں سے جو مرے اچھا (جامع اللغات).

ـــــ مُدَّعی فقرہ.
۱. (عو) اس موقع پر مستعمل جہاں کسی عزیز یا محبوب کے متعلق بدشگونی کی گفتگو درپیش ہو ، مترادف : اللّٰہ کرے دُشمن کا یہ حال ہو جائے ، دُشمن اس مُصیبت میں پھنس جائے. اگر لیلیٰ پہلے تم مر گئیں ، دور پار دشمن مُدّعی تو میں تمھاری کریا کرم کچھ نہ ہونے دوں گا. (۱۹۱۷ ، بیوی کی تعلیم ، ۱۰۳). ۲. بدخواہ ، رقیب ، بَیری (تاکید کے لیے مستعمل).

ایک بیری ہر نہیں جتنے ہیں دشمن مُدّعی
ہاتھ ملتے ہیں جب اس کے پاؤں سہلاتے ہیں ہم
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵۰).

ـــــ نِکَلْنا محاورہ.
دشمن ثابت ہونا.

دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بُتِ پُر فن نکلا
دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۷).

ـــــ نَواز (ـــــ فت ن) صف.
دشمن سے نیکی کے ساتھ پیش آنے والا. دونوں امیر غریب پرور دوست دشمن نواز ... تھے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱).
[دشمن + ف : نواز ، نواختن = بجانا ، نوازنا].

ـــــ نہ تَواں حَقِیر و بیچارَہ شُمُرْد مقولہ.
دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہیے ، اس کی طرف سے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیے (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــــ پَراس (ـــــ کس ہ) امذ.
(بانک) پہلی کھانی چار کی چل کر طمانچہ بائیں کمر باہرہ مارنے کا عمل (ماخوذ : قوانینِ حرف و ضرب ، ۸۳). [دشمن + پراس (رک)].

ـــــ ہَنْسائی (ـــــ فت ہ ، مغ) امث.
بے عزتی ، ایسی حالت کہ دشمن خوش ہوں. حرم نبوت والے پرورش یافتگان تُتو عفت چُپ رہو کہ دشمن ہنسائی نہ ہووے. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۵). [دشمن + ہنسائی (رک)].

دُشْمَناگی (ضم د ، سک ش ، فت م) صف نیز امث.
رک : دشمنی (جس کا یہ مترادف اور عوام کی بول چال ہے). فرشتے کہیں گے یہ لوگ ... آپس میں دشمناگی ڈالتے تھے. (۱۷۷۱ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۹). تمھاری ماں کو بھی عقل سے دشمناگی ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۸۳). ہندو مسلمان مل جُل کے جو باتیں دشمناگی یا بیر بڑھانے والی ہیں انہیں چھوڑ دینگے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۹ : ۹). اگر کسی جذبے کے تحت شادی کر بھی لیتے تو میرے رشتہ داروں کی دشمناگیاں رنگ لاتیں. (۱۹۷۶ ، آس ، ۱۶۶). [دشمن + ا (زاید) + گی ، لاحقۂ اسمیت].

دُشْمَناں (ضم د ، سک ش ، فت م) امذ ؛ ج.
۱. دشمن (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

مرے دوستاں کوں توں نت دے جنّت
مرے دشمناں کوں اگن یا سمیع
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶).

دوستوں میں ہے تیرے لطف کا رنگ
کیوں کوئی بغضِ دشمناں دیکھے
(۱۹۸۳ ، زادِ سفر ، ۸۰). ۲. آپ سے دُور ، اُن سے دُور. دشمناں جنرل پیرو صاحب بہادر چیف کمشنر کی طبع مبارک جادۂ اعتدال سے سخت منحرف ہو گئی ہے. (۱۸۷۱ ، اخبار انجمن پنجاب لاہور ، ۱۴ اپریل ، ۲).

ـــــ دِین کس اضا (ـــــ ی مع) امذ.
لامذہب ، دہریے ، دشمنِ دین (رک). جن میں مذہبی احکامات کو دخیل نہیں ہونا چاہئے مذہب کی یہ وہ افسوسناک تعریف ہے جو لامذہبوں اور دشمنانِ دین کی زبانی ہم تک پہنچی. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۲۵). [دشمنان + دین (رک)].

دُشْمَنانگی / دُشْمَنانی (ضم د ، سک ش ، فت م ، کس ن) امث (قدیم).
رک : دشمنی. دشمنانگی. (۱۴۳۳ ، بحرالفضائل (مقالاتِ شیرانی ، ۱ : ۱۲۰)).

گنوانی ہے وقت جنم سب برائی
بھری ہیں سکیاں دُشمنانی سوں چھائی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۳۹). [دشمن + ا (زاید) + نی / گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- سے دشمنائی ہے کہاوت.
بُرے سے بُرائی ہے(نجم الامثال ، ۲۰۳).

دُشمنوں (ضم د ، سک ش ، فت م ، و مج) امذ ؛ ج.
دشمن (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت؛ تراکیب میں مستعمل.

کیا فضل و کرم ہوا خدا کا
توبہ نہیں دشمنوں میں کیا تھا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۳۷). جلد کے غدود مخاط کا افراز کرتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف جلد نمدار اور چکنی ہو جاتی ہے بلکہ یہ بدذائقہ بھی ہو جاتی ہے اس طرح یہ(مینڈک)دشمنوں کی پہنچ اور کھانے سے بچا رہتا ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱ : ۸۰).

--- پر م ف.
آپ پر ، اِس یا اُن پر ، مُجھ پر یا ہم پر ، شخص مذکور پر (جو مضاف الیہ ہے). شیطان کے کان بہرے اولاد کے دشمنوں پر بن گئی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۰).

--- کا (کی) م ف.
آپ کا ، اُس کا یا اُن کا ، میرا یا ہمارا ، شخص مذکور کا (جو مضاف الیہ ہے). اب جو معلوم ہوا کہ دشمنوں کی طبیعت ناساز ہے ... یہ چند سطریں لکھی گئیں. (۱۸۶۶ ، خطوطِ غالب ، ۵۱). اے ہے رات بھر میں میری بچی کا کیا حال ہو گیا دشمنوں کا رنگ زرد پڑ گیا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳).

--- کا کَہا ہونا محاورہ.
دشمنوں کی مراد بر آنا.

یہ آ کر کہا مجھ سے پیغام بر نے
وہاں دشمنوں کا کہا ہو رہا ہے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۷۰).

--- کا مُنھ کالا (ہو) فقرہ.
مخالف زیر ہوں. اللہ تمہاری ماںتا ٹھنڈی رکھے اور ساتھ خوشی کے اس بیل کو منڈھے چڑھائے دشمنوں کا منہ کالا ہو.(۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۹۵).

--- کو م ف.
آپ کو ، اسے یا انھیں ، مجھ کو یا ہم کو ، شخص مذکور کو (مضاف الیہ ہے).

رو نہ اس طرح سے تو زار و نزار
دشمنوں کو کہیں چڑھے نہ بخار

(۱۸۹۸ ، زہرِ عشق ، ۲۲). تُو نے مجھے کیا سمجھا ہے ، دشمنوں کو باوْلا سمجھا ہے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۲۷).

دشمنوں کو مری بچی کے ابھی تک ہے بخار
سانچ کو آنچ نہیں جُھوٹ پہ اللہ کی سنوار

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۳۲).

--- کی آنکھ میں خاک فقرہ.
(عو) دشمنوں کا منہ کالا ہو ، دُشمن خود ہی ذلیل ہوں ، خدا نظرِ بد سے بچائے وغیرہ. دشمنوں کی آنکھوں میں خاک ، وہ ذہن پایا ہے ہمارے حضور نے کہ واہ جی واہ! (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۹).

--- کی جان پَر آ بَننا محاورہ.
کسی پر مُصیبت آنا. سیمتن پری نے دیکھا کہ شہزادہ بگڑ بیٹھا اب کسی طرح نہ مانے گا منع کروں گی تو خوب جھنے کی زیادہ بولوں گی تو دشمنوں کی جان پر آ بنے گی. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۳۱).

--- کی جان پَر بَننا محاورہ.
کسی پر مُصیبت آ جانا ، اپنوں کی جان پر پریشانی آنا. اگر دشمنوں کی جان پر بنجاتی تو ہم کدھر کے ہوتے ایسی باتیں کہکر افراسیاب کو راضی کر دیا. (۱۹۰۱ ، قمر (احمد حسین) ، طلسمِ ہوشربا ، ۷ : ۲۳).

--- کی جان کو رونا محاورہ.
دشمنوں کی شکایت کرنا.

دوستو اشکوں سے منہ دھوتے ہیں ہم
دشمنوں کی جان کو روتے ہیں ہم

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۵۵).

--- کے کان بَہرے فقرہ.
۱. (عو) **خدانخواستہ ، اللہ کرے ایسا نہ ہو.** اگر ... کوئی قباحت کی بات دشمنوں کے کان بہرے بادشاہ تک بھی یہ بات پہنچ جائے گی تو غلام سمجھ لے گا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۳۳). شاید اسی بہانے سے زندگی ہو جائے نہیں تو دشمنوں کے کان بہرے ... وہ تو مہینا بھر کے مرتے پندرہ ہی دن میں ختم ہو جائیں گے. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۷۹). ۲. **خدا نظرِ بد سے بچائے ، حاسد کو پتا نہ چلے وغیرہ.**

دشمنوں کے کان بہرے ، ہے وہ کافر زیب بام
یا الہیٰ بول بالا ہو مری فریاد کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۳۹).

ذِکر تیرے حُسن کا کچھ ذکر میرے عشق کا
دشمنوں کے کان بہرے یہ فسانہ اور ہے

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۲۷۰). ۳. اب سے دُور. گھر بھر میں دشمنوں کے کان بہرے کہرام سا مچ گیا،ہوش اڑے ہوئے تھے (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۶۲).

--- کے مَن (دِل) کا چیتا ہونا محاورہ.
(عو) دشمن کی مراد بر آنا (لغات النساء ؛ فرہنگِ آصفیہ).

--- کے مُنّھ میں خاک فقرہ.
مخالفوں کے ارادے پُورے نہوں! عورتوں کی شریعت کے مطابق اگر ولائتی دلہن کی شادی مصنوعی گُلّے کے ساتھ کر دی گئی تھی تو خیر ورنہ ... دشمنوں کے منہ میں خاک. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۶ : ۶).

---میں (اَیسے) رَہے جَیسے بَتّیس دانتوں میں زُبان کہاوت.
دشمنوں سے بھی ایسا سلوک کیجیے کہ وہ گزند نہ پہنچائیں (فرہنگِ اثر ؛ نجم الامثال ، ۵۰۲ ؛ خزینۃ الامثال ، ۹۰).

دُشْمَنی (ضم د ، سک ش ، فت م) امث.
مخالفت ، بیر ، بدخواہی ، عداوت ، لاگ ، خصومت ، نقصان پہنچانے کی خواہش.

صد بار ہم تنگ ہو بھی دشمنی عجب بھے
کچھ بھی مُلاحظہ ہے ہم جام وہم تنک کا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).

خوشی آہ ہے دشمنی توں پچھان
دو کھا کر جو بولے اے دوست جان
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۹). حضرت فرمائے: «نہ اے اخی ، چاہتا ہوں کہ قیامت میں ان سے دشمنی کروں». (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۹). مدارج النبوۃ میں ہے کہ جب ابوسفیان وغیرہ احد میں لڑنے کو آئے تو اَبواء پر پہنچ کر کمالِ دشمنی سے چاہا کہ قبرِ مادرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھود ڈالیں. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۷).

کاٹتی ہے دشمنی جن کے نفس کی چوٹ سے
کٹ جاتے ہیں وہ اژدرِ مخلصی کی اوٹ سے
(۱۹۳۳ ، نیقِ دوراں ، ۲۰۱). [دشمن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَسانا محاورہ.
عداوت ڈالنا.

ولے عاشق کو قابل کی بات خاطر میں کاں آتی
بہت کسی کی بھاتی ، دوستی جا کر دشمنی بساتی
(۱۶۳۵ ، سب رس (دکنی اردو کی لغت ، ۱۹۶)).

---کی دیگ بَھڑَکنا محاورہ.
بہت زیادہ دشمنی ہونا. ایران اور توران میں ... ایسی دیگ دشمنی کی بھڑکی ہوئی جو کسی آبِ الطاف سے بُجھ نہیں سکتی. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۳۴).

---کی لینا محاورہ.
ایسا سلوک کرنا جو عداوت پر مبنی ہو ، مخالفت کرنا. ایسے وقت میں سب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں بلکہ اپنے ہاتھ پاؤں دشمنی کی لیتے ہیں. (۱۸۹۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۶).

---کی نَظَر (---فت ن ، ظ) امث.
شدید مخالفت ، خصومت.

دشمن اپنچ پر کرے گا دشمنی کی جب نظر
مرتضیٰ کے کھڑک تھے گھربار اس ہو گا تباہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳).

---مول لینا محاورہ.
بلا وجہ کسی کو اپنا دشمن بنانا. خاقان سے ... جو دشمنی مول لینا ہے وہ پھر اِس دنیا میں نہیں رہ سکتا. (۱۹۵۶ ، چنگیز (ڈرامہ) ، ۳۰). یا یوں کہیے ان کی دشمنی مول لینا پڑی جو اسلام کے نام پر سرمایہ داری اور جاگیر داری کے تحفظ پر تُلے ہوئے تھے. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۱۲۹).

دَشْمی (فت د ، ش) امث.
دسویں. دشمی دو اوک چنتو دیکھیا. (۱۴۸۲ ؟ ، پراچین اردو ، ۲۷). [س : دشمی].

دَشَن (فت د ، ش) امذ.
دانت (جامع اللغات ؛ ہندی اردو لغت). [س : دشن दशन].

دَشْنا (فت د ، سک ش) امث.
زہریلی مکڑی جس کے کاٹنے سے جسم میں زہر پھیل جاتا ہے. مکڑی ... یہ ایک کیڑا ہے چھوٹا سا پانوں اس کے بہت باریک اور لمبے ہوتے ہیں اور اس کی بہت سی قسمیں ہیں ... آٹھویں قسم کو دشنا کہتے ہیں اس کے کاٹنے سے خُون غلیظ اور سرد نکلتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۰۲). [مقامی].

دُشْنام (ضم د ، سک ش) امث ؛ امذ.
گالی ، بُرا بھلا.

دیا شاہ دُشنام ناپاک تے
تنگ آیا ہوں اس عُرسِ ناپاک تے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۰).

گالیاں ستے او نازنیں بجھ یاد کرتا کر سنیا
اب دل کروں قربان اس دشنام کے انعام پر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۵).

ولی تیرے لباں سوں اے تنک طبع
چلا ہے لذّتِ دشنام لے کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۰). کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ... یعنی دشنام نہ دو قریش کو. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۳). کامل عیار اتروں تو انعام پاؤں ورنہ دُشنام پاؤں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۹).

اب تو اس زہر کی اِک بوند بھی مجھ پر ہے حرام
دیکھو اب قرض کی مے کا نہیں حاصل دشنام
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۹۷). [ف].

---آمیز (---ی مج) صف.
طعن و تشنیع ، گالی گلوچ سے بھرا ہوا. بپھرے ہوئے عوام ... کے دشنام آمیز نعرے سُن کر یوں لگتا تھا کہ پُورا شہر (ڈھاکہ) غصّے سے کانپ رہا ہے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۵۲). [دشنام + ف : آمیز ، آمیختن - ملانا].

---دِہی (--- کس د) امث.
گالیاں دینے کا عمل ، گالی گلوچ ، طعن و تشنیع. جناب مولانا (مولوی عبدالمجید صاحب) - جن کو آپ نے سفہاء سے تعبیر کیا ہے درحقیقت میں ان کو دل سے پیار کرتا ہوں اور ان کی

دُشنام دہی کو پورا حصول مطلب سمجھتا ہوں. (۱۸۸۸ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۸۸). دشنام دہی قسم میں بھی کام میں لائی جا سکتی ہے.(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲: ۹۲). کذب و بہتان ، ظلم و تعصب ، دُشنام دہی ... سب ممنوع ہے. (۱۹۵۸ ، شادکی کہانی شادکی زبانی ، ۲۳۱). [دشنام ﴿ ف : دہ ، دادن ـ دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ طَرازی (ـــ فت ط) امث.
بُرا بھلا کہنا ، گالیاں دینا ، تضحیک کرنا. اطالوی قومیت کے پُجاریوں کی دُشنام طرازی سے لے کر نیم مُلّاؤں کے زہریلے فتووں اور نقادانِ ادب کے خوفنا ک طرزِ ملامت تک ہر حربہ آزمایا گیا. (۱۹۶۳ ، اندازِنظر ، ۸۲). اعلانِ حق کے نام پر انفرادی سطح کی باہمی مداحی یا باہمی دُشنام طرازی پروز پونٹری کی انہاسیت. (۱۹۷۶ ، صدا کر چلے ، ۷۰). [دشنام + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش و نگار بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کھانا محاورہ.
اِلزام اپنے سر لینا ، گالیاں کھانا ، بُرائی یا بدخواہی مول لینا.

قائم کئے سب اس کی زباں سے جو تھے رفیق
اک بے حیا نمیں کھانے کو دُشنام رہ گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۳).

دُشنامی (ضم د ، سک ش) امث.
طعن و طنز ، ملامت و تضحیک.

ہم اسیرِ دُشنامی ہوسکے نہ خود آگہ
زندگی نے جی بھر کے فرصتِ خجالت دی

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۵۹). [دشنام + ی ، لاحقۂ کیفیت]

دَشْنَہ (فت د ، سک ش ، فت ن) امذ.
قصابوں کی چُھری کی طرح کا اوزار ، کٹار ، خنجر ، فولاد کا تیز دھار آلہ ، آبدار فولادی اوزار.

سیے تھے اُنو کوں یہ تیر خدنگ
ہر یک نے لئے تھے اودشنہ بھنگ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۲).

یک بہ یک آیا ادا سُوں مجھ طرف
ہر پلک کوں دشنۂ خُوں ریز کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۷).

کہہ تُو ہی کہاں تلک کریں صبر
ہم ہیں دشنہ ہے اور جگر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۷).

مقصد ہے ناز و غمزہ ولے گفتگو میں کام
چلتا نہیں ہے دشنہ و خنجر کہے بغیر

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹).

تھا دشنہ حق کا تیز بھی خونریز بھی مگر
کچھ دن سے در خورِ رگِ باطل نہیں رہا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۸۰).

دشنۂ تیز لیے دل پہ کھڑا ہے میرے
دھند میں اپنی مجھے چاروں طرف سے گھیرے

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۱۲۲). [ف]

ـــ پنہاں کس صف(ـــ کس پ ، سک ن) امذ.
چُھپا ہوا خنجر ، پوشیدہ ہتھیار.

سُوئیاں جب ترے دیوانے کی کُھلوائی گئیں
خون چکاں ہاتھ میں اک دشنۂ پنہاں نکلا

(۱۹۰۸ ، دیوانِ صفی ، ۲۲). [دشنہ + پنہاں (رک)].

ـــ گُداز (ـــ ضم گ) صف.
لوہے کو پگھلانے والا ، (مجازاً) تیز دھار والا ، کاٹ دار.

تیر انداز جو بڑگاں تو ادا دشنہ گُداز
چشم اَبلق ، تو پلکہ ترک سوارِ اَبلق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۰). [دشنہ + ف: گُداز ،گُداختن ـ پگھلنا].

ـــ گَر (ـــ فت گ) صف.
خنجر بنانے والا ، تیغ و تیر بنانے والا.

پھر سوچ لو اے دشنہ گرو،سنگ تراشو
سجتی ہے مرے جسم پہ زخموں کی قبا بھی

(۱۹۶۸ ، دریاآخردریاہے ، ۹۳). [دشنہ + گر ، لاحقۂ فاعلیت].

ـــ گُزار (ـــ ضم گ) صف.
خنجر گھونپنے والا ، چُھری یا کٹاری مارنے والا ، خنجر یا چُھری وغیرہ چلانے کے فن سے واقف یا اس کا ماہر. وہ دشنہ گزار کہ ان کے نام سے مریخ کے ہاتھ پاؤں پُھولتے تھے. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۲۲). [دشنہ + ف : گُزار ، گُزاشتن ـ گُزارنا].

دَشْنی (فت د ، سک ش) امث.
بسولا جس سے بڑھئی لکڑی کو چھیلتا ہے. معلوم ہوتا تھا سوداگروں نے دشنی و کلہاڑیوں سے الٹا کاٹا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱: ۹۳). [دشنہ(بحذف ہ)+ ی ، لاحقۂ تصغیر].

دُشْوار (ضم د ، سک ش). (الف) صف.
۱. کٹھن ، مشکل ، محنت طلب.

صفت ونکی امت ہم تم زباں آکہن سکے تا جگ
فلک پُہیں کے دو پارے ہوئیں تو بھی ہے جو کہ دشوار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸).

رہا جو عابدیں سو زار و بیمار
اٹھانا یک قدم کا جس کو دشوار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷۳).

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۰). دشوار علاج میں اسے بہت انعام اکرام دیتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۱۱). بات چیت کے انداز میں ادبی نثر لکھنا ... دشوار ہے. (۱۹۸۳ ، بزمِ خوش نفساں ، ۳۳). **۲. ناگوار ، دوبھر.**

بر یوۂ عباس کو وقفہ ہوا دشوار
چلّائی جو کہتا ہو وہ کہہ جلد ستمگار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۱۹۸).

اس درجہ ہو لذّتو آزار ہو گیا
احساسِ درد بھی مجھے دشوار ہو گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۲). (ب) م ف. مشکل سے ، تکلیف کے ساتھ.

دمِ مرگ دشوار دی جان اُن نے
مگر میر کو آرزو تھی کسو کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۰). محض پانی و رفائن کمپونڈوں کا گِننا تک بہت دشوار ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، بکلیائی طاقتیں ، ۷۰). (ج) امذ (قدیم). ۱. سختی ، رکاوٹ ، دقّت ، صعوبت.

ہوا تجھ تھے حیدر خبردار بھی
لیائے گا تجھ اوپر او دشوار بھی

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۲۹). ۲. پہاڑی علاقہ (جامع اللغات).
[ف : دشوار ؛ پہلو : دُش وار ؛ دُش = بُرا + وار = مانند].

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
وہ جو مشکل اور دقیق باتوں کو پسند کرے.

کس قدر خاطرِ غم دیدہ ہے دشوار پسند
جُز ، اجل کچھ نہیں کرتا ترا بیمار پسند

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۹). [دشوار + پسند (رک)].

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
مشکل پسندی ، دشواری.انسانی فطرت دشوار پسندی...سے فطری طور پر کنارہ کش رہنا چاہتی ہے. (۱۹۷۶ ، اقبال: شخصیت اور شاعری ، ۹۹). [دشوار + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَنَفُّس (---فت ت ، سک س ، ی مع) صف.
(طب) سانس کی رکاوٹ. کیلسیائی ایٹ سوڈیائی لیکٹاس بی بی - سی یہ ایک سفوف یا بے رنگ سخت دانوں کے طور پر پایا جاتا ہے ... نفث الدام اور دشوار تنسین اور بعض قسم کے التہابِ جلد میں خاص طور پر مفید ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۸). [دشوار + تنسین (رک)].

---تَنَفُّس (---فت ت ، ن ، شد ف بضم) امذ.
(طب) دمہ یا کسی اور تکلیف کی وجہ سے سانس کا دقّت کے ساتھ تیز چلنا. تیموسیہ کی کلانی اگر ناگہانی ہلاکت نہ پیدا کر دے تو معلوم ہوتا ہے کہ تنفسی مرمرہ یا پُرشور یا دشوار تنفس ... پیدا کر سکتی ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۳۱).
[دشوار + تَنَفُّس (رک)].

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف.
مشکل ، کٹھن ، محنت طلب.

اک نظر دیکھنے کے جُرم میں روزِ اول
سیکڑوں خدمتیں سونپیں مجھے دشوار طلب

(۱۹۵۸ ، حیدر دہلوی ، صبح الہام ، ۱۰۷). [دشوار + طلب (رک)].

---فَہْم (---فت ف ، سک ہ) صف.
مشکل سے سمجھ میں آنے والا. الغ بیگ نے ... یہ دیکھ کر کہ بطلیموس کے حسابات اس کے اپنے مشاہدات کے مطابق نہیں اس نے انہیں درست کرنا چاہا اور اس طرح زیچ جدید سلطانی مُرتّب کی گئی. اس مجموعے میں ... بہت کٹھنک اور دشوار فہم مُقدّمات درج ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۹).
[دشوار + فہم (رک)].

---گُذار/گُزار (---ضم گ) صف.
مشکل طلب ، کٹھن ، دِقّت طلب. مادھوسنگھ اس سبب سے کہ ایک کوہِ دشوار گذار اس پاس تھا بڑا غرور کرتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۳). راستہ دشوار گذار تھا مسافت بعید اور موسم تکلیف دہ. (۱۹۲۵ ، گردابِ حیات ، ۲۰). لیکن زندگی کی دشوار گزار راہوں میں اپنے کُوبہ کُو بھٹکنے کو اثر ماہ پوری نے ... اپنے ادبی ارتقا کے سفر کا حِصّہ بنایا ہے. (۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۲۰). [دشوار + ف : گُذار/گُزار - گُذاشتن/ گزاشتن - چھوڑنا].

---نِگاری (---کس ن) امث.
مشکل تحریر ، مشکل نگاری.

اللہ ترے خامے کی دُشوار نگاری
مختار لکھا ہے ہمیں مجبور بنا کر

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ رعب ، ۸۶). [دشوار + ف : نگار ، نگاشتن = لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُشواری (ضم د ، سک ش) امث.
۱. مشکل ، دِقّت ، سختی. اتال عشق ملامتی کلاونتی بازاری یہاں تو بہو تیچہ خواری بہو تیچہ دشواری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۸).

تلافی ہو گئی حسرت کی عِشرت اے زہے قسمت
مُبدّل ہو گئی آسانیوں سے میری دشواری

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۴).

کہاں غم کہاں غم کی دشواریاں
تبسّم بھی اس سے کیا جائے نا

(۱۹۳۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۶۵). ۲. ناگوار ، بارِ خاطر (مہذب اللغات ، فرہنگِ آصفیہ). [دشوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) امذ.
رک : دشوار پسند.

اے قبولِ شوقِ دشواری پسند
اے پسندِ وحشتِ خواری پسند

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۶۸). [دشواری + پسند (رک)].

---پیش آنا محاورہ.
مشکل کا سامنا ہونا (مہذب اللغات).

---ہونا محاورہ.
مشکل درپیش ہونا (مہذب اللغات).

دَشیا (فت د ، سک ش) امث ، (قدیم) رک دسیا.
رک : دشا ـ قِسمت ، ایّام سعد ، شُبھ گھڑی ، نیک ساعت.

دشیا جس کے گھر داس کے داس ہم
ہو اقبال ایچھے بندہ در پاس ہم

(۱٦۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۵). [مقامی].

دَشیلا (فت د ، ی مج) صف.
خوش گُزران ، اچھی حالت میں ، خوش قِسمت ، خوش نصیب ، صاحبِ اقبال (جامع اللغات). [س : دشیلا दशा + शील + क].

دَعا (فت د) امث نیز امذ.
(نباتیات) تنفسی بافت ، خلیوں کی نالی جس میں رس گردش کرتا ہے(Vessel). دعا یا تنفسی بافت کے دو حصّے ہوتے ہیں. (۱۹٦۲ ، مبادی نباتیات ، ۳۴۵). [ع].

ـــ بَدَری (ـــ فت ب ، د) امث.
آنت کی نلی کے اندر سے خارج نہ ہونا (انگ:Extravasation) اگر زخم (آنت کا زخم) چھوٹا سا رخنہ یا کچوکا ہو اور ... اس کی لمبائی ٦ ملی میٹر سے کم ہو تو آنت کے مافیہا کی دعا بَدری واقع نہیں ہوتی. (۱۹۳۳ ، احشائیات(ترجمہ) ، ۱۸۷). [دَعا + بدر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُعا (ضم د) امث ؛ ج : ادعیہ.
۱. (اً) اللہ سے مانگنا ، طلب کرنا ، اِلتجا ، عرض ، پکار.

کیا سرفراز خاص ہور عام سب
کہ کرتے دعا صبح ہور شام سب

(۱۵٦۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۴).

معاں ہے گنہ گارا رکھیں یارب آپ آدھارا
رکھیا سر تیرے دربار آکریں اس کا دُعا آبی

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۱).

یک جس کی دُعا ہزار دعوات
دعوات پی تِس اوپر دھرے ہات

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰). (لوگ) مشکل میں دعا ، صدقہ ، خیرات وغیرہ کرتے ہیں. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۰۳).

روشن و رخشاں ہے برجِ نجم و ہلال
لم یزل و لایزال میری ہے تجھ سے دعا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۷). (اآ) وہ آیتیں یا دُعائیں جو اللہ تعالیٰ سے اِلتجا کے لیے پڑھی جائیں. جس گھڑی قابیل نے ہابیل کو قتل کیا ہابیل کی اولاد کو یہی خیال گُزرا کہ جنوں نے اس کو سِکھلایا اس سے اور بھی ان کو جنوں کے ساتھ دُشمنی اور عداوت ہوئی ... سحر افسوں ، دعاءِ تعویذ ... اور بہت سے عمل کہ جس سے جنوں کو تکلیف پہنچے ، (ہابیل کی اولاد) عداوت سے کرتے تھے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۳۰۱).

سجدے میں شُکر کے کوئی تھا سر بر باخدا
پڑھتا تھا کوئی حُزن سے قرآن ، کوئی دُعا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۴). اُن کا (دشمنوں کا) سحر باطل کرنے اور مقاصدِ دینی و دنیوی پُورا ہونے کے لیے یہ دعا (دعائے سباسب) مُجرّب ہے. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۳۵). ۲. (ا) کسی کے حق میں کلمۂ خیر ، خلوص و نیک تمنّاؤں کا اظہار.

دعا بد دُعا کِس کو دیتے نہیں
وہ بُوجھی تکا اپنے لیتے نہیں

(۱٦۸۵؟ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۳٦۹)).

پڑا ہوں کوہ غم میں اس دلِ ناشاد سوں جا کر
دعا بولو مِری جانب سوں کئی (کوئی) فرہاد سوں جا کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۵).

دعا کی نہر میں مایوسیوں کی ریت بھری
زبانِ خواب فقط آبلوں کا صحرا تھا

(۱۹۸۱ ، سلاخوں کے درمیان ، ۵۴). (اآ) (خطوط نویسی) وہ کلمہ جو چھوٹے کو خط میں القاب یا نام وغیرہ کے بعد سلام کی جگہ لکھا جائے ، جیسے: جیتے رہو ، خوش رہو وغیرہ. دعا وہ لفظ ہے جو القاب اور نام یا خطاب کے بعد لِکھا جاتا ہے. (۱۸٦۹ ، انشائے خرد افروز ، ۷). ۳. (نحو) جملۂ انشائیہ کی ایک قسم. الف ... جب کلمے کے بیچ میں آوے تو واسطے دعا کے ہووے. (۱۸۵۵ ، تحلیم الصبیان ، ۷۲). محبت و عداوت ...تاسف و پشیمانی، خواہش و غضب اور اس کے تعبیرات امر و نہی و دعا و استفہام اور انشا کے تمام اِقسام ہر شخص کے کلام میں برجستگی اور روانی کے مُوجد ہیں. (۱۹۱٦ ، نظم طباطبائی (مقدمہ) ، و). ۴. خواہش ، مراد ؛ مبارک ؛ سلام (جامع اللغات). ۵. (طنزاً) بددُعا ، کوسنا ، بُرے الفاظ زبان پر لانا.

جو بے عشق ہے وہ نہیں ہم ہے قائم
گھرانے میں اپنے کسو کی دعا ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۳).

اب بھی ہیں کہ گرفتارِ مصیبت ہیں مبدا
عشق کی جان کو بیٹھے ہوئے کرتے ہیں دعا

(۱۸۵۸ ، امانت ، واسوخت ، ۱۸٦). [ع : (د ع ا)].

ـــ ے اِذْن کس اضا(ـــ کس ا ، سک ذ) امث.
(اثناعشری) وہ مقرر دعا (بزبانِ عربی) جو رسول کریمؐ آئمۂ اثنا عشری ، حضرتِ فاطمہؓ اور خاص خاص شہدا و اولیا کی زیارت گاہ میں داخلے سے پہلے اُن کے آستانے پر پڑھی جاتی ہے. جب زائر باشتیاقِ تمام کسی معصوم و امام خصوصاً مظلوم کربلا کے روضۂ اقدس پر پہنچتا ہے اور دروازے پر دعائے اِذن پڑھتا ہے تو بسبب کمالِ محبت کے اشک رخساروں پر جاری ہو جاتے ہیں. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۳۸۰). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + اِذن (رک)].

ـــ ے اِسْتِفْتاح کس اضا(ـــ کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ف) امث.
فتح و نصرت کی دُعا. پیغمبرِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم دُعائے اِستفتاح پڑھتے تھے (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب(ترجمہ) ، ٦۷). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + اِستفتاح (رک)].

ـــ اَلاپْنا عاورہ.
راگ یا سُر میں اِلتجا کرنا.

دعا آلاپوں دعیشری میں
درود سورتیں میں گنگناؤں
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۱۳).

---اُلٹنا محاورہ.
جس کام کے لیے ورد یا وظیفہ پڑھا جائے اس کا اُلٹا ظہور میں آنا ، دعا کا مخالف اثر ہو جانا.

اے اجل کاش اُلٹ جائیں شبِ ہجراں میں
وہ دعائیں کہ تری جان کو ہم کرتے ہیں
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۸).

---اَور دَوا ساتھ چلتی ہے کہاوت.
دوا اور خدا سے التجا ضروری ہے. دعا اور دوا ساتھ ساتھ چلتی ہے. (۱۹۷۹ ، کلیات ، ۸۵).

---اَور دوانت کَرنی چاہیے کہاوت
کوئی بیمار ہو تو دونوں کام کرنے چاہئیں یہ نہیں کہ دعا پڑھی جائے اور دوا نہ کرے ، دوا کرے تو تندرستی کی دعا بھی مانگنی چاہئے (جامع اللغات).

---ے بَدْرِیطُوس کس اضا (---فت ب ، سک د ، ی مع ، و مع) امث.
(رواتاً) ایک دعا جو دو شخصوں میں جُدائی کے لئے پڑھی جاتی ہے؛ زہرہ و خورشید کا اثر تقریباً یکساں ہے مقابلہ کے معنی معروف اور اصطلاحِ نجوم میں دو ستاروں کے درمیان چھ بُرج کے فاصلہ کو کہتے ہیں.

یقیں کہ زہرہ و خورشید میں مقابلہ ہو
پڑھوں جو میں پئے دوری دعائے بدریطوس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + بدْریطوس (عَلَم)].

---بولنا ف م (قدیم).
دعا دینا.

بڑا بول کوہ غم میں اس دل ناشاد سوں جا کر
دعا بولو مری جانب سوں کتی (کوتی) فرہاد سوں جا کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۵).

---پُھونکنا محاورہ.
رک : دعا دم کرنا. مُلّاؤں نے نقش و تعویذ پلانے اور پاس رکھنے کو دئے ، دعائیں پڑھ ... کر پھونکنے لگے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۴).

بانئے ہی نہیں یہ قاتلِ عالم افسوس
الٹی سیفی کی دعا پُھونکوں کا جلّادوں پر
(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹۹).

---ے تَلْقِین کس اضا (---فت ت ، سک ل ، ی مع) امث.
(فقہ جعفریہ) وہ دعا جو مُردے کو قبر میں لٹانے کے بعد اس کے دونوں شانوں کو مقررہ طریقے سے ہلا کر پڑھی جاتی ہے.

میں سمجھتا ہوں کہ پڑھتے ہیں دعائے تلقین
جب مجھے چھوڑ کے وہ ذکرِ سفر کرتے ہیں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۸). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + تلقین (رک)].

---ے تَوْبَہ کس اضا (---و لین ، فت ب) امث.
وہ مقرر دعا (بزبانِ عربی) جو عُمر بھر کے گناہوں سے توبہ کرنے کے لیے پڑھی جاتی ہے ، دعائے استغفار.

دعائے توبہ بھی ہم نے پڑھی تو مے پی کر
مزہ ہی ہم کو کسی شے کا بے شراب نہ تھا
(۱۸۷۳ ، مرآۃ الغیب ، ۹۵). قدسیہ بیگم ... نماز تو برابر پڑھا کرتی تھی ، آج دعائے توبہ بھی پڑھی. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۴۴). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + توبہ (رک)].

---ے تَہْنِیَت کس اضا (فت ت ، سک ہ ، کس ن ، فت ی) امث.
مبارک باد کے وہ الفاظ جو خصوصی دُعا پر مشتمل ہوں. غازی مختار پاشا و فخری پاشا ... دعائے تہنیت کہنے اور مبارکباد دینے کے لیے حاضر ہوئے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۴۰). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + تہنیت (رک)].

---ٹالْنا محاورہ.
شرفِ قبولیت نہ ہونا. خدا نے تیری دعا نہیں ٹالی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۴۱۳).

---ے جَوْشَن کس اضا (---و لین ، فت ش) امث.
وہ مقرر دعا (بزبانِ عربی) جو دُشمن سے حفاظت کے لیے پڑھی جاتی یا لکھ کر بازو پر باندھی جاتی ہے اور اسے بمنزلہ جوشن (زرہ) خیال کیا جاتا ہے (بیشتر جنگ سے پہلے).

نام کو اوس کے جنابِ احدی نے بخشا
اثرِ حرزِ یمانی و دعائے جوشن
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائد ، ۵۹). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + جوشن (رک)].

---چَلْنا محاورہ.
اِلتجا و التماس کا اثر انداز ہونا.

بالیں سے میرے آج وہ یہ کہہ کے اُٹھ گئے
اِس پر دوا چلے نہ کسی کی دعا چلے
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۰۴).

اے مسیحا ترے بیمار کی یہ حالت ہے
نہ دوا چلتی ہے اسیر نہ دعا چلتی ہے
(۱۹۰۵ ، محسن ، ک ، ۲۰۲).

---ے حِرْزِ جان کس اضا (کس ح ، سک ر ، کس ز) امث.
جسم و جان کی حفاظت کے لیے ایک دعا جو کسی کے سفر پر جانے کے وقت پڑھ کر پھونکتے ہیں. آخر سب نے دعائے حرزِ جان پڑھ کر شاہزادے پر دم کی. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۵۶). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + حرز (رک) + جان (رک)].

۔۔۔ئے حَیدَرِی کس اضا (۔۔۔ی لین ، فت د) امث.
(روایتاً) حضرت علی سے منسوب ایک مخصوص دُعا. مولوی فدا علی ... نہایت متین بہت ثقہ اور مہذب تھے دعائے حیدری اور چہل کاف کے عامل تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۰۲). [دعا + ئے (حرفِ اضافت) + حیدر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔خواں (۔۔۔و معد) صف.
التجا کرنے والا. عاص مذکور باشندگانِ یمن سے ہے اور مستنصر علوی خلیفہ مصر کا بڑے دعا خوانوں میں مشہور تھا. (۱۸۳۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۸۸).

بارش ابرِ کرم ان کے معاصی دھوئے
جو ہمارے لیے اس وقت دُعا خواں ہونگے

(۱۹۰۲ ، فردوسِ تخیل ، ۳۰). [دعا + ف : خواں ، خواستن - چاہنا]

۔۔۔خوانی (۔۔۔و معد) امث.
التجا ، تضرّع کا عمل. کئی دن کی متواتر شب و روز کی عقیدت مندانہ ورد اور دعا خوانی نے جن میں غمائش کا شائبہ نہ تھا اُسے مدافعت کی اس عملی اور عام تجویز پر کاربند نہ ہونے دیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۵۹). [دعا + خواں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔خَیر (۔۔۔ی لین) صف.
بھلائی چاہنے والا ، دعا گو.

رند ہیں کافر و مومن کے دعا خیر ہیں ہم
حرمتِ کفر ہے رونقِ اسلام ہے

(۱۸۴۲ ، مظہر عشق ، ۱۶۸). [دعا + خیر (رک)].

۔۔۔ئے خَیر کس اضا (۔۔۔ی لین) امث.
۱. اچھی دعا ، نیک دعا ، ابھلائی کے لیے دعا ، نیک خواہش.

درِ قبول ہے درباں نہ بند کر در بار
دعائے خیر مری ہوئے مستجاب تو دے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۹). کسی درویشِ خدا رسیدہ کی دعائے خیر نے اثر کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸). بچے کو مزار کی زیارت کرائی جاتی ہے اور اس کے حق میں دعائے خیر کر کے یہ جلوس واپس گھر آ جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۵). ۲. نکاح ؛ فاتحہ (فیروز اللغات). [دعا + ئے (حرفِ اضافت) + خیر (رک)].

۔۔۔ئے خَیر سے یاد فَرمانا محاورہ.
کسی کے حق میں اچھی دعا کرنا (جامع اللغات).

۔۔۔ئے دَرَنگ کس اضا (۔۔۔فت د ، ر ، سک ن) امث.
بے خوفی اور حوصلہ بڑھانے والے الفاظ پر مشتمل دعائیہ کلمات.

اگر جاہلیت میں ہوتے تھے تنگ
فقط پڑھتے تھے وہ دعائے درنگ

(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۳۶). [دعا + ئے (حرفِ اضافت) + درنگ (رک)].

۔۔۔دُرُود (۔۔۔ضم د ، و مج) امذ.
التجا و صلوٰت و سلام.

مغرب کے بعد عرصۂ عرفات سے چلا
عینِ دعا درود وہاں الغرض رہا

(۱۹۷۲ ، صد رنگ ، ۳۲). [دعا + درود (رک)].

۔۔۔دَم کَرْنا محاورہ.
دفعِ بلا کے لیے آیتِ قرآنی ، وظیفہ یا ورد پڑھ کر کسی پر پھونکنا.

ہمشیر کو نثارِ امامِ امم کرو
لڑکو دعائیں اکبرِ مہ رو پہ دم کرو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۹).

۔۔۔دو سَنْدھیانوں کو ، نہیں پھرتیں دو دو دانوں کو کہاوت.
جن کے سہارے عیش سے بسر ہوتی ہے ، جن کی بنسی بجتی ہے ان کا احسان مانو جن کی بدولت یہ سب نصیب ہوا (فرہنگِ اثر).

۔۔۔دینا محاورہ.
نیک تمنا کا اظہار کرنا ، کلمۂ خیر کہنا ، کسی کے لیے خوشحالی و ترقی اور صحت و حیات اور نیک خواہشوں کا اظہار کرنا.

کہ فیروز آ خواب میں رات کوں
دعا دے کے چومے مرے ہات کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷).

حظ اٹھاوے اس سے جو شاہ و گدا
چاہیے دیوے مرے حق میں دعا

(۱۷۷۴ ، مثنوی بانو حسن ، ۱ : ۶۰).

نہ کلتی تک نہ ہوتی گر فقیری ساتھ اُلفت کے
ہیں جب اُن نے گالی دی ہے تب ہم نے دعا دی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، کہ ، ۵۳۸).

آب داری تری شمشیر کی یہ کہتی ہے
ہاں ہی ہی کے مرے دم کو دعا دے کوئی

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۲۰۹). اُس نے مسکرا کر پہلی مرتبہ مجھے دعا دی ، جیتا رہ بیٹے جیتا رہ. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۱۱).

۔۔۔ئے سَباسَب کس اضا (۔۔۔فت س ، س) امث.
دعائے سباسب جناب صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے کہ دشمنوں کے دور کرنے ... کے لئے یہ دعا نہایت مُجَرَّب اور آزمودہ ہے (ماخوذ : تحفۃ العوام ، ۳۱۰). [دعا + ئے (حرفِ اضافت) + سباسب (رک)].

۔۔۔ئے سُرْیانی کس اضا (۔۔۔ضم س ، فت ی ، سک ر) امث.
ایک مُجَرَّب ، زود تاثیر دعا جس میں الفاظ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہیں اور اسی طرح پڑھے جاتے ہیں ، ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ دعا پہلے سریانی زبان میں تھی آپ نے فرمایا کہ ہر روز تین مرتبہ ، گیارہ دن تک دعائے سریانی پڑھ لیا کرو. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۸۸). [دعا + ئے (حرفِ اضافت) + سریانی (عَلَم) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

----سلام (---فت س) امذ.
وہ کلمہ جو آداب کے طور پر تقریر یا تحریر میں آئے ، خط کی ابتدائی عبارت (بیشتر خط وغیرہ میں).

دو چار گالیاں ہی ہمیں خط میں لکھ کے بھیج
گرچہ دعا سلام نہ ہو کچھ نہ کچھ تو ہو

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۱۲).

دنیا کے قبر میں سب چل دیئے دعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہو گیا زمانے کو

(۱۹۶۸ ، قمر جلالوی ، رشکِ قمر ، ۶۷). [دعا + سلام (رک)].

----سُننا محاورہ.
التجا کا قبول کرنا ، مراد پوری کر دینا.

کہتی تھی سکینہ کہ آؤ مری پیاری
سُن لیتا ہے بچوں کی دعا ایزدباری

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۴).

----سے م ف.
کسی کی عنایت یا توجہ کے اظہار کے موقع پر بطور اعتراف ، احسان نیز گاہے بطور طنز مستعمل ، مترادف : بدولت ، طفیل میں ، عنایت یا مہربانی سے وغیرہ.

محشر میں پائی جام بکف حور زاہدو
اچھے رہے یہاں بھی تمہاری دعا سے ہم

(۱۹۳۱ ، ریاضِ رضواں ، ۱۷۲).

----ئے سیفی کس اضا(---ی لین) امث.
ایک موثر دعا. دعائے سیفی کے وہ تمام نسخے منگوا لیے جو اسا تذہ سے اسے (عبداللہ) ملے ہوئے تھے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۱۲۹). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + سیف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

----ئے صَنَمی قُرَیش کس اضا(---فت ص ، ن ، ضم ق ، ی لین) امث.
آنحضرتؐ کی ایک تمنا کہ قریش اسلام میں شامل ہو جائیں ، ایک دعا جس کے متعلق امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے گا اس کو ایسا ثواب حاصل ہو گا گویا اس نے آنحضرتؐ کے ساتھ جنگ احد اور جنگ تبوک میں جہاد کیا. میں نے عرض کی فدا ہو آپ پر (حضرت امیرالمومنین علیہ السلام) میری جان ، یہ کیا دعا تھی؟ فرمایا کہ یہ دعائے صنمی قریش تھی. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام ، ۳۱۷). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + صنم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + قریش (رک)].

----ئے عام کس صف ، امث.
(مسیحی) دعائے معمولہ ، وہ دعائیں جو شاہ ایڈورڈ ششم کے وقت میں مرتب ہوئیں اور کلیسائی انگلستان میں رائج ہیں (Common Prayer) (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین لٹریچر ، ۷۷ ؛ انگلش اردو ڈکشنری ، مولوی عبدالحق ، ۲۱۱). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + عام (رک)].

----ئے عُکّاسہ / عُکّاشہ (---فت ع ، شد ک ، فت س / فت ش) امث.
ایک دعا جو ایک صحابی سے منسوب ہے جو انہوں نے حضور صلعم کی غار میں موجودگی پر مکڑی کا جالا تاننے کے وقت پڑھی تھی. والد مرحوم (نیاز فتح پوری کے والد محمد امیر خان) نماز کے بڑے پابند تھے اور ... نماز کے بعد دلائل الخیرات ، دعائے عکاسہ وغیرہ پڑھنا ان کے لیے ضروری تھا. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری : شخصیت اور فکر و فن ، ۸۳). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + عکاس / عکاش (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

----قَبُول ہونا محاورہ.
مراد پوری ہونا ، مقصد حاصل ہو جانا.

نہ پلا سے اشک تھمتے نہ دعا قبول ہوتی
یہی خلوصِ بندگی ہے تو نہ شرمسار ہوتا

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۸۷). نوروز ... کے بہت فضائل ہیں اسی دن آفتاب نے اپنی پہلی کرن زمین پر ڈالی ... آج کی دعائیں ضرور قبول ہوں گی. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ ، مارچ ، ۳).

----ئے قَدَح کس اضا(---فت ق ، د) امث.
بارش کی دعا ، دعائے استسقا.

خمارِ حشر سوں کیا غم ہے مے پرستاں کوں
لکھے جو قبر کے تعویز پر دعائے قدح

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۷).

مجسٹوں بیچ شکستِ فلک سے یہ تا ابد
کھدواؤں گا دعائے قدح اپنے جام پر

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹۰). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + قدح (رک)].

----ئے قُنُوت کس اضا(---ضم ق ، و مع) امث.
۱. (اہلِ سنّت) ایک مقرر دعا (بزبان عربی) جو نماز وتر کی تیسری رکعت میں پڑھی جاتی ہے. دل سوں قرآن پڑھے روح سے سجدہ کیجے۔ اس نماز میں دعائے قنوت الحمد پڑھے سلام پھیر کر دعا منگے. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۲).

پڑھیں وتر میں بھی دعائے قنوت
کہ ہو بی ہے واجب عمل میں ثبوت

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی (ق) ، ۱۰۳).

بغیر اس کے لُطف کے نہیں بن آتی بات
بزار گریہ پڑھا کیجئے دعائے قنوت

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۲). وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں کئی حدیثیں آئی ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۵۰). امام ہو یا منفرد سب کو دعائے قنوت آہستہ پڑھنی چاہیے. (۱۹۵۲ ، کفایت اللہ ، تعلیم الاسلام ، ۳ : ۳۷). ۲. (فقۂ جعفری) مقرر دعا (بزبان عربی) جو ہر نماز کی دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد (رکوع سے پہلے) ہاتھ دعا کے لیے اٹھا کر پڑھی جائے. دوسری رکعت کے لیے ... پہلی رکعت کی طرح سورۂ الحمد اور اس کے بعد سورۂ قل ہو اللہ احد مع بسم اللہ کے پڑھے

اور ... اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعائے قنوت پڑھے. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام ، ۱۲۹). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + قنوت (رک)].

---- کَرْنا محاورہ.
۱. خیر خواہی کے ساتھ یاد کرنا. باغ کے صاحب کوں دعا کرے، پُھولاں سوں گود بھرے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹). آپ نے فرمایا کہ کہو میاں بدرالدین ہم تمہارے لیے دعا کریں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۹۰). ۲. جب کوئی شخص کسی کا مزاج پوچھتا ہے تو اس کے جواب میں بھی کہتے ہیں کہ دعا کرتا ہوں ؛ سلام کرنا. بادشاہاں کوں دعا کیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷).

میں یہ بولا کہ دعا کرتا ہوں بس تم کو سدا
پھر کہا اوس نے کہ ہے اسمِ شریف آپ کا کیا؟
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۹).

---- کَہْنا محاورہ.
۱. نیک تمنا کا اظہار کرنا.

درِ عصمت پہ جو حُر آیا تو فِضّہ نے کہا
اہلِ بیتِ نبویؐ تجکو دعا کہتے ہیں
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۷۷).

یہ ان کا کورس کیا کم ہے کہ میں بھی کچھ کہوں اُن سے
مری جانب سے بس کالج کے لڑکوں کو دعا کہیے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۸۱). ۲. رخصت ہونا. ایک شخص میری صورت ہے تو اس کے پاس جا اور جو کچھ کہ وہ کہے ، عمل میں لا ، میں نے دعا کہی اور داخل شہر کا ہوا. (۱۷۷۵ ، نوطرزِ مرصع ، تحسین ، ۲۸۹).

---ے گَنْجُ الْعَرْش کس اضا (---فت گ ، سک ن ، ضم ج ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ر) امث.
اوراد و وظائف پر مشتمل ایک وِرد جس کو عرش سے نازل ہونے والی رحمتوں کا خزانہ کہا گیا ہے. درود شریف کے درمیان آیۃ الکرسی کا کچھ حصہ پڑھ گئے تو کبھی دعائے گنج العرش اور عہد نامہ کو ملا کر پڑھنا شروع کر دیا . (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۷۵). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + گنج (رک) + رک : ال (۱) + عرش (رک)].

---ے گَنْدُم کس اضا (---فت گ ، سک ن ، ضم د) امث.
ردِ بلا کی ایک دعا (عربی میں) جو گندم پر پڑھ کر تقسیم کرتے ہیں (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [دعا + ے (حرفِ اضافت) + گندم (رک)].

---گو (---و مج) صف.
۱. دعا کرنے والا ، دُعا دینے والا ، بھی خواہ ، خیر خواہ.

دُعا کرتے اُسے سب جگ ، جکوئی تیرا دعا گو ہے
ثنا کرتے اُسے عالم ، جکوئی تیرا ثنا خواں ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۱).

دیکھ تجھ میں جمالِ حق کا ظہور
ہیں دعا گو فلک پہ سارے ملک
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۳).

جو دعا گو ہیں ترے ان کی دعائیں ہوں قبول
صبح جشنِ طرب افزا میں ہو دائم خنداں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۷). میں نے ... کہا ... منزلِ مراد تک پہنچنے کے لیے جدوجہد کرنے والوں کا دعا گو ہوں تو وہ (مولانا ظفر علی خان) مسکرا دیے. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۱۸۸). ۲. نقال ، میراثی ، اہلِ طائفہ ، بھانڈ ؛ متوسل ، وسیلہ ڈھونڈنے والا. آج تک دعاگو لوگوں سے کسی نے کچھ نہیں مانگا اور تم ان کے گلے کے کپڑے اتارتے ہو. (۱۸۹۵ ، نجیب التواریخ (ق) ، ۲۲۶). بیگم - اور کچھ نہیں تو دعاگویوں میں تنخواہ ہو جائے گی. (۱۹۰۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰). رنڈیوں کو اربابِ نشاط ، نقال کو دُعا گو ، بادشاہ کو زندہ کرامات کہتے ہیں ، قلعہ و تخت کے ساتھ ... مبارک ملاتے ہیں. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۹). [دعا + ف : گو ، گفتن - کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.
عرض کرنے کا عمل ، اِلتجا کرنے کا طریقہ ، دُعا دینا ، دُعا کہنا.

ہوں دعا گوئی میں تیری سو زباں سیں اے صنم
مُسکرا کر پیار سیں اس کے بدلے دشنام دے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۰۵). [دعا + گو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَگْنا محاورہ.
دعا کا کار گر ہونا ، نیک خواہشوں کا پورا ہونا ، مراد بر آنا.

سب جانتے ہیں دیر رہے میر دِل زدہ
یارب کسو تو دوست کی اس کو دعا لگے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۲). سو حضرتِ موسیٰ کی امت میں سے جو کوئی آخری کتاب پر یقین لائے وہ پہنچے اس نعمت کو اور حضرتِ موسیٰ کی دعا ان کو لگے. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲۶۵).

---لینا ف م ، نیز محاورہ.
کسی کے ساتھ ایسا سلوک کرنا یا اس طرح پیش آنا جس پر وہ خوشحالی اور خوشی کی دعائیں دے. ادب سوں نزدیک بیٹھیا اس پیر کی دعا لیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۷).

کیا مکتب سے آ ، خوں آبرو کا
ہیں مُلّاں کی کیا تم نے دعا لی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۰).

سخت بیزار ہیں جینے سے تمہارے عاشق
جو انھیں کوس رہے ہیں وہ دعا لیتے ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۱).

یا دشمن و دوست کی دعا لے کے چلے
یا کچھ نہ سہی نامِ خدا لے کے چلے
(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۹۶).

ــــ مانگنا ف م نیز محاورہ.
اللہ تعالٰی سے مراد طلب کرنا ، مقصد پورا ہونے کی اِلتجا کرنا.

جن ہاتھوں سے لیتا تھا کسی کی میں بلائیں
وہ ہاتھ ہیں اور مانگ رہا ہوں میں دعائیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۶۷).

کعبے میں دعا مانگوں گا میں اپنے خدا سے
یارب بنو کافر مجھے بلوائیے بنارس

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰۰). حضرت والا نے فرمایا۔ یہ دو ہاتھ ہمارے بیٹے کے ہیں جو پیدا ہو گئے۔ وہ ہمارے ساتھ دعا مانگ رہا ہے۔ (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۱۳۵).

ــــ مُستَجاب ہونا محاورہ.
عرض و التجا کا قبول ہو جانا ، مراد حاصل ہونا.

آیا ہاتفِ غیب تے یو جواب
عبادت قبولیا دعا مستجاب

(۱۶۳۹ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۰).

ہزار شکر یہاں تک تمھیں خدا لایا
مراد آئی ، دعا اپنی مستجاب ہوئی

(۱۸۵۷ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۱).

ــــئے مَشْلُول کسرِ اضا(ـــ فتح م ، سک ش ، و مع) امذ.
حضرت امیرالمومنین (حضرت علی) سے منسوب ایک دعا جو دشمن کے ہاتھوں کو شل کرنے کے لیے پڑھی جاتی ہے۔ کنور رانی دعائے مشلول سے فارغ ہو چکی تھیں. (۱۹۲۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۲). کوئی تحفۃ العوام لے لیجیے اور اس میں دعائے مشلول ... دعائے سیاسی دیکھیے. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۳۵). [دعا + ئے (حرفِ اضافت) + مشلول (رک)]

ــــئے مَغْفِرَت کسرِ اضا(ـــ فت م ، سک غ ، کسر ف ، فت ر) امث.
کسی کے مرنے کے بعد اس کی بخشش کے لیے پڑھی جانے والی دعا. میت کے اعزہ آپ کو اطلاع دیتے آپ ان کے پاس آکر ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۹۲). جنابہ مہرگل حسن خاں حرم اوستری ... ہماری خصوصی دعائے مغفرت کے حق دار ہیں (۱۹۶۹ ، مکاتیب یوسف عزیز (مقدمہ) ، ۱۶). [دعا + ئے (حرفِ اضافت) + مغفرت (رک)].

ــــ منگنا ف م (قدیم).
رک : دعا مانگنا.

تس دنا بن کوئی دن ناہیں دعا منگتے کتیں
مرتضیٰ تس مصطفیٰ ہیں عہد میں دیتے سریر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۹).

ــــ میں روٹی باسنے (اَنگُوری رَس) تَقدِیس کَرْنا ف م.
(مسیحی) روٹی اور شراب انگوری کی بھینٹ چڑھانا (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۲۶).

ــــ نِکَلنا ف م.
کلمۂ خیر کا زبان پر آنا ، نیک خواہش کا اظہار کرنا.

کیوں میں کیا ترے احسان تیغ اے قاتل
کہ زخم زخم کے منہ سے دعا نکلتی ہے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۰۵). لیکن اسلام ہم کو ایسے واقعات بتا رہا ہے کہ بے ساختہ ... نیک اور پاک بندوں پر دل سے دعا نکلتی ہے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۶).

ــــئے نُور کسرِ اضا(ـــ و مع) امث.
ایک مقرر دعا (بزبانِ عربی) جو عموماً تپ کی شدت میں پڑھی یا پڑھ کر مریض پر دم کی جاتی ہے.

ہیں مریضِ عشقِ عارض کی وہی ہے تابیاں
لا کھ کرتا ہے دعائے نور پڑھ کر دم چراغ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۳).

خیالِ رُخ روشن ہوش میں رہنے اگر دیتا
دعائے نور پڑھ کر میں شبِ فرقت پہ دم کرتا

(۱۹۲۲ ، دیوانِ جگر (افتخار علی) ، ۱۱). [دعا + ئے (حرفِ اضافت) + نُور (رک)].

ــــئے ہِلال کسرِ اضا(ـــ کسر ہ) امث.
وہ مقرر دعا (بزبانِ عربی) جو نیا چاند دیکھ کر پڑھتے ہیں.

لکھتے ہیں تیغ ابروئے دلدار کی صفت
مضمون باندھتے ہیں دعائے ہلال کے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۶۶).

میں نے کبھی پڑھی جو دعائے ہلال بھی
ابرو کسی حسین کے مدِّ نظر رہے

(۱۹۳۲ ، صوتِ تغزل ، ۲۰۱). [دعا + ئے (حرفِ اضافت) + ہلال (رک)].

ــــئے یُمْنِی کسرِ اضا(ـــ ضم ی ، فت م) امث.
خیر و برکت کی دعا ، مبارک و سعد کلمات پر مشتمل اِلتجا.

کاش نہ کہو کوئی مرے دل پر کو مسند سے
بچھ دل کے گلے میں یہ دعائے یمنی ہے

(۱۸۸۰ ، گلِ عجائب ، آصف جاہ ، ۲۲). [دعا + ئے (حرفِ اضافت) + یُمن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُعاة (فت د) امذ ؛ ج.
۱. (حق یا اِسلام کی طرف) بُلانے والے ، اِسلام کے مبلغ علماء یا نقیب و سفیر. جس قدر دعاۃ ... امام صاحب کے ہمراہ تھے ان کو حکم دیا کہ تم علی سے اسی وقت بیعت کر لو. (۱۸۹۷ ، البرامکہ (ترجمہ) ، ۹۳). فتح مکّہ کے بعد اب دعوتِ اسلام کے لیے یہ خطرہ نہیں رہا کہ اس کے دعاۃ جہاں جائیں بیدریغ قتل کر دیے جائیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰). ۲. بوہرہ اور خوجہ (غیر اثنا عشری) کے پیشوا جو امام کی غیبت میں ان کے نائب ہوتے ہیں اور جن کا حکم واجب التعمیل سمجھا جاتا ہے. ہم اپنے پیشوائے اعظم کو ، کالمعصوم ، یقین کرتے ہیں۔ دعاۃ کا سلسلہ آٹھ صدی سے قائم ہے۔ اس عرصہ میں پچاس

داعی مبعوث ہو چکے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، مشاہدات ، ۲۷)۔ [ع]۔

دِعامُ العُرقُوب (کس د ، ضم م ، غم ا ، سکِ ل ، فت ع ، سک ر ، و مع) امذ۔
انسانی اعضائے جسمانی میں پانو کا عضو ، کونچ ، بالائے پاشنہ ، ستونِ پاشنہ۔ وسطانی کعبیہ (Medial Malleolus) سے دو سینٹی میٹر نیچے دِعامُ العُرقُوب (Sustentaculum Tali) ہے۔ (۱۹۳۲ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۸۱۸)۔ [ع : (دعام) + رک : ال (۱) + ع : عرقوب ـ پاشنہ ، کونچ]۔

دَعاوی (فت د) امذ ؛ ج۔
دعویٰ (رک) کی جمع ، دعوے۔ حقیقی واجب الادا دعاوی دریافت کیے جائیں۔ (۱۸۹۹ ، ہدایات متعلقۂ حسابات ، ۳)۔ اس کو (ہندی) زیادہ ترقی یافتہ زبانوں کے دَعاوی کا سامنا کرنا پڑا۔ (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۲۷)۔ [ع]۔

دَعائی (فت د) امث۔
(طب) عروق یا نالیوں کا یا ان سے بنا ہوا ، دعا (رک) سے منسوب۔ نخاع کے حلقہ کے متعلق ... معلوم ہوا کہ اس میں دعائی حرکی مرکز ہیں۔ (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۱ : ۹۷)۔ [دعا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ حُزمَہ (ـــــ ضم ح ، سک ز ، فت م) امذ۔
(طب) دعائی باقتی نظام ... اس نظام میں بے شمار ایصالی کوئے ہوئے ہیں جن کو دعائی حُزمے کہتے ہیں (مبادی نباتیات ، ۳۲۵)۔ [دعائی + حُزمہ (رک)]۔

ـــــ نِظام (ـــــ کس ن) امذ۔
(طب) وریدوں اور رگوں کا جال جس میں خُون گردش کرتا ہے۔ عمر یا «درازیٔ حیات» کو سمجھنے کے بعض خاص ذریعے ہیں مثلاً ہم کو اس امر کا مطالعہ کرنا چاہیے کہ زندگی ختم کیسے ہوتی ہے؟ موت ، متعدد طریقوں سے زندگی پر غالب آتی ہے مثلاً وہ غذائی نالی ، تنفسی اعضاء اور دورانِ خُون (دعائی نظام) پر حملہ کرتی ہے۔ (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۱۰۶)۔ [دعائی + نِظام (رک)]۔

دُعائیات (ضم د ، کس ء) امث ؛ ج۔
دعا کی جمع۔ علی مذکور نے ... اوراد اور دُعائیات کی عامر بن عبداللہ رواحی سے تعلیم پائی۔ (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۸۸)۔ [دعائی + ات ، لاحقۂ جمع]۔

دُعائیَہ (ضم د ، کس ء ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف ؛ امذ۔
۱. (i) دُعا کے انداز میں ، بطورِ دُعا ، دُعا کے طرز پر۔

> پھر یہاں سیتی دعائیہ از بہر آں ظہور
> سب کفر جس ظہور سیتی پائمال ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۳)۔ قصیدے کا جو طریقہ رودکی نے قائم کیا ، آج تک قائم ہے یعنی ابتدا میں تشبیب یا بہاریہ وغیرہ پھر بادشاہ کی مدح کی طرف گریز ... پھر دعائیہ۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۸)۔ صاحب مضمون نے لکھا ہے کہ آپ کی (حمایت علی شاعر) نظم (گیت) اور اختر شیرانی کی نظم دونوں کا انداز دعائیہ ہے۔ (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۲۹۰)۔ **(ii) وہ کلام یا کلمات جن میں دعائیں شامل ہوں۔** اللّٰھُمّ : عربی زبان کا ایک دعائیہ کلمہ ، اس کا استعمال زمانۂ قبلِ اسلام سے عرب میں رائج ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۸۷)۔ **(iii) اشعار یا عبارت کا وہ حصّہ جو نیک تمناؤں کے اظہار کے لیے مخصوص ہو۔**

> ذوق کرتا ہے دعائیہ پر اب ختمِ سخن
> کہ زباں کو ہے نہ یارا نہ قلم کو طاقت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۸)۔ جہاں کمال اور بلندی دونوں جمع ہو جائیں وہاں تاریخِ انسان کی تہہ میں چُھپی ہوئی شاعری ایک ایسے احساس میں بدل جاتی ہے جو صرف خدائے عزّ و جل اور بزرگ و برتر کے حضور پیدا ہوتا ہے یہ رائے اس انگریز مورخ کی ہے جس نے اپنی طویل اور سلسلہ وار کتاب کا اختتام ایک طویل اور سلسلہ وار دعائیہ پر کیا ہے۔ (۱۹۷۲ ، آوازِ دوست ، ۱۹۹)۔ **۲. مضمون ، درخواست ، عرضی۔** مضمونِ دعائیہ سرکار ابد پائدار پر پہنچا اور وقت بہت تنگ ہو گیا تجارتِ بیرونی کا قصّہ مختصر کر کے تجارتِ اندرونی کو کمیٹی آئیندہ پر ملتوی رکھتا ہوں۔ (۱۸۶۵ ، مقالاتِ آزاد (محمد حسین) ، ۹۳)۔ [دعائی + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ اِجتماع (ـــــ کس ا ، سک ج ، فت ت) امذ۔
عبادت کے لیے جمع ہونا (ماخوذ : انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی ، ۱۹)۔ [دعائیہ + اِجتماع (رک)]۔

دُعایان (ضم د) امث ؛ ج (قدیم)۔
دعائیں ، التجائیں۔

> دعایاں تھے کُھلے ہیں سب ہی اسماناں کے دروانے
> کہ حاجت اب منگو یاراں کہ سب حاجت فرا دیتا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۸)۔ [دعا (رک) کی جمع]۔

دِعایَہ (کس د ، فت ی) امذ۔
دعویٰ ، حق ، قبضہ ؛ مدد ؛ حاضری۔ جس طرح آج کل کے زمانے میں بنیادی قوتِ عمر کہ اوّل تو قوت و طاقت ہے اور اس کے بعد دعایہ اور پرچار۔ (۱۹۴۵ ، قانون بین الممالک کا آغاز ، ۱۵۵)۔ [ع : دعا کی جمع]۔

دِعْبِل (کس د ، سک ع ، کس ب) امذ۔
اونٹ ؛ بوڑھی اونٹنی۔

> ہوں تیرگی زحل کی گئی روز گار میں
> دعبل کے منہ کی جیسے سیاہی مزار میں

(۱۸۴۳ ، میلادِ معصومین ، ۳۱)۔ [ع]۔

دُعْثُور (ضم د ، سک ع ، و مع) صف۔
کینہ پرور ، بُغض رکھنے والا۔ سردار لشکر کا دعثور ہے اور دبدبہ ... اس بدخصلت کا تمام عرب میں مشہور ہے۔ (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۱۳۴)۔ [ع : (د ع ث)]۔

دُعَل (ضم د ، فت ع) امذ.
بارہ سنگھے کی نسل سے متعلق ایک بڑا بارہ سنگھا جو پہاڑ کے دامن میں جھاڑی کے اندر رہتا ہے. بارہ سینگھا ... چار قسم کا ہوتا ہے پہاڑ کے دامن میں جھاڑی کے اندر رہتا ہے دُعَل کا اطلاق اسی پر ہوتا ہے ہرن سے بہت بڑا ہوتا ہے جاڑوں میں بال اسکے سیاہی مائل اور گرمی میں سرخ ہو جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۸۰). [ع].

دِعْ ما کَدَر خُذْما صَفا فقرہ.
عربی جملہ اردو میں مستعمل بمعنی چھوڑ دو جو کچھ کہ نامناسب ہے اور پکڑ لو بمعنی اختیار کرو وہ جو اچھا ہے.

مجھے آتا ہے رشک اس رندِ بے آشام پر ساقی
نہ جو دع ما کدر جانے نہ جو خذما صفا سمجھے

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۱۶۷). مطالعہ اور غور سے پورا پورا کام لے کر اس مسئلہ (سود کا مسئلہ) کے بیان میں ہم نے دع ما کدر خذما صفا کے اصول پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۲۳۷).

دُعْمُوص (ضم د ، سک ع ، و مع) امذ.
پانی کا سیاہ کیڑا جو تالابوں میں پانی کم ہونے پر دکھائی دیتا ہے اسکو بعلط بھی کہا جاتا ہے. اول میں یہ حیوان (فراش) ، دعموص ہوتا ہے. اور جب پر نکالتا ہے تب پروانہ ہو جاتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸۷). [ع].

دَعْوا (فت د ، سک ع) امذ ؛ = دعویٰ.
۱. رک : دعویٰ. عشق کا دعوا کرنا حرام ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۷۵). قاسم کہا لعنت خدا تجھ پر دعوا سلطانی کا کرنا اور اپنے گھوڑے کوں سیراب رکھنا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۳).

عشق کے داغ کو دل مہر نبوت سمجھا
ڈر ہے کافر کہیں دعوائے نبوت نہ کرے

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۲۱۳).

ستم پیشہ یہ کہتے حشر میں دعویٰ شہادت کا
وفا کہتی ہے یہ شیوہ نہیں اچھا شکایت کا

(۱۹۰۱ ، واقم ، ک ، ۳۳). شہاب الدین ... جس نے معزالدین محمد بن سام کے لقب سے پہلے مغربی پاکستان پر قبضہ کیا پھر شمالی بھارت پر فوج کشی کی. اس کی حکومت کا آغاز غزنی کی صوبہ داری سے کیا جاتا ہے اگرچہ بڑے بھائی (سلطان غیاث الدین) کی زندگی میں اس نے کبھی خودمختاری کا دعوا نہیں کیا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۱۳۷).
۲. بدلہ.

فاتمہ عرش حق کا پکڑے جا ‏ ‏ ‏ کرے بچوں کے خون کا دعوا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵).

اگرچہ چڑھاوے مسلماں یہاں
تو دعوا تمہارا لیوں بے گماں

(۱۷۹۹ ، قصۂ نازنین و جان ، ۴۰). [ع].

--- دَھرْنا محاورہ.
اپنے آپ کو اچھا سمجھنا. قطرے کوں ہمت ہوے تو دریا سوں دعوا دھرے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳).

--- لینا محاورہ.
دشمنی نکالنا. کیوں بھی دریا کے وکیل سوں میں اپنا دعوا لیونگا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیل (دکھنی اردو کی لغت)).

دَعْوات (فت د ، سک ع) امث ؛ ج.
۱. دعائیں یا وظیفے ، ورد ، تعویذ وغیرہ کے نقش ، منتر وغیرہ.

دیوے بھیج لک کانسے دعوات کے
جلانے فتیلے طلسمات کے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۷). ۲. دعائیں یا حاجتیں (جو اللہ تعالیٰ سے طلب کی جائیں).

میں ہوں محتاج تو ہے قاضیٔ جملہ حاجات
گوش کر سمع اجابت سنی میری دعوات

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۳). والسلام ، دعواتِ صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں. (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۲۲).
[دعوۃ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

دَعْوَت (فت د ، سک ع ، فت و) امث ؛ = دعوۃ.
۱. کسی تقریب یا ضیافت یا تحریک میں شرکت کے لئے بُلانا.

سگل عالم کوں دعوت خاص ہور عام
کہلا بھیجیا ہے وو شاہ نیکو نام

(۱۷۶۵ ، تتمہ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۱۶)).

کونسے میکش کی دعوت ہے فرشتوں میں ہے دھوم
دیکھ کر مینا فلک کا اور ساغر ماہ کا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹). گورنر سندھ دین محمد کو ایک شب شاہ (شاہ ایران رضا شاہ پہلوی) کی دعوت کا انتظام کرنا تھا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۱۹). ۲. (ا) طلبی ، بُلاوا. گروسیوک نے بیٹھتے ہوئے کہا ... میں ان کی (بھائی صاحب کی) دعوت پر تو نہ آتا لیکن انہوں نے کہا کہ تمہاری بھابی کا سخت تقاضہ ہے تب مجھے وقت نکالنا پڑا. (۱۹۳۶ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۳). (ا) کسی عمل کے ذریعے حاضر کرنا. اگر بحسب اتفاق کوئی جن کسی عورت یا مرد پر مُسلط ہوا اور کسی عامل نے اس کی رہائی کے واسطے جنوں کے رئیس کی حاضرات اور دعوت کی فی الفور بھاگ جاتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۱۷). ۳. (ا) دین میں آنے کی درخواست یا منادی. سب اصحابوں نے کہا درست ہے قسم خدا کی توں (آنحضرتؐ) صابر تھا اور ہم کوں طرف حق کے توں دعوت کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۲). جب حضرتِ ایوب کو صحت ہوئی تو حکم ہوا کہ اہل روم کو دعوت کر. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۵۵).

میں خاتم الرسُل ہوں اجزا میں سب میں کُل ہوں
میں ہادی السُبل ہوں دعوت ہے کام میرا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱). کسی مذہب اور کسی فلسفیانہ تحریک نے ... انسان کو ذات الٰہیہ پر غور و فکر کی دعوت

نہیں دی جس طرح اسلام نے (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۷۸). اف : دینا ، کرنا. **(اا) کسی تحریک یا مقصد میں شریک ہونے کی درخواست یا استدعا.**

دعوتِ داغ ہو گئی در گرو اِذا دعَان
یا کہ ہے خوابِ ناز میں چشمِ سیاہ نیم باز

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۲۱۹). لیکن اس حالت کا نتیجہ یہ بھی نکلا کہ خود موجودہ تحریک کے قیام و استواری کے لیے جس دعوۃ و تبلیغ اور ہدایت و تعلیم کی ضرورت تھی اس کا کوئی باقاعدہ اور صحیح انتظام نہ ہو سکا. (۱۹۳۹ ، آثارِ ابوالکلام ، ۶۹). **۴.(ا) جن یا ہمزاد وغیرہ کو حاضر یا تابع کرنے یا کسی کو مسخّر کرنے یا اور کوئی خلافِ عادت کراماتی صورت پیدا کرنے کے لیے مقرر وِرد پڑھنے یا لکھنے کا عمل.** شیخ اشرف دربارِ شاہی (عالمگیر کا دربار) سے سبجور ہو کر لاہور میں آئے ... آخر میں دعوتِ اسما سے تائب ہو کر بعبادتِ الٰہی مصروف ہوئے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۰۵). **(اا) اجرامِ فلکی سے استعانت (دعاؤں اور منتروں وغیرہ کے ورد سے).** خوارق عادات ... پرہ قسم کی ہیں ... سحر ... عزیمت ... دعوت ... دعوت وہ ہے کہ اجرامِ فلکیہ سے استعانت کریں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۱). مثلاً اگر کوئی شخص اسمائے الٰہی کی دعوت کرے اور اسم کے بیس حروف شمار میں ہوں تو ہر ہر حرف کو ہزار بار شمار کر کے پڑھے. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۱۹۳). **۵. کسی مقصد یا تحریک کی طرف بلانے والی ترغیبات.**

خاصاں متعددہ شکل میں دعوت یہ گئے ہیں اک زمان میں

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۵۱). [ع : (د ع و)].

---اَجَل کس اضا (--- فت ا ، ج) اسث.
موت کا بُلاوا. پچھلے سال دو مشہور ہندوستانی اہلِ قلم نے دعوتِ اَجَل کو لبیک کہا. (۱۸۶۹ ، خطباتِ گارساں دتاسی ، ۸۱۱). [دعوت + اجل (رک)].

---اِرادَت کس اضا (--- کس ا ، فت د) اسث.
مُرید بنانے کے لیے بُلانا ، عقیدت کی پیشکش.

ذہن نے اذیت کے خواب کی بشارت دی
ہم نے دشمنِ جاں کو دعوتِ اِرادت دی

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۵۸). [دعوت + اِرادت (رک)].

---اُڑانا محاورہ.
استقبالیہ تقریبات میں کھانا کُھانا ، ضیافتوں کا لُطف اُٹھانا ، تقریب کا کھانا کھانا. بار لوگ دعوت اُڑا کر بعد میں اظہارِ افسوس کرتے. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۳۵۳).

---اِسْلام کس اضا (--- کس ا ، سک س) اسث.
اِسلام کی طرف بُلانا ، دینِ اسلام کو قبول کرنے کی رغبت. سرورِ کائنات کا اصلی کام تمام عالم میں دعوتِ اسلام کا اعلان کرنا تھا (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۱). مکی دور کے ان نو دس سالوں میں دعوتِ اسلام آہستہ آہستہ مکہ کے باہر بھی متعارف ہوتی گئی. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۳۲). [دعوت + اِسلام (رک)].

---اِلَی الْحَق کس اضا (--- کس ا ، فت ل ، غم ی ، ا ، سک ل ، فت ح) اسث.
سچائی کی طرف آنے کا بُلاوا. دعوتِ اِلی الحق کے لیے شجاعتِ قلب درکار ہے. (۱۹۱۳ ، مضامینِ ابوالکلام آزاد ، ۱۴). [دعوت + ع : اِلی (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + حق (رک)].

---اِلَی الْخَیر کس اضا (--- کس ا ، فت ل ، غم ی ، ا ، سک ل ، ی لین) اسث.
نیکی کی طرف بلانا. مسلمانوں میں ہر زمانے میں ایسی جماعت ہونی چاہیے جو دعوتِ الی الخیر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے. (۱۹۰۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، مولانا فتح محمد جالندھری ، ۷). اربابِ حل و عقد کی طرف سے مایوس ہو کر علی برادران نے براہِ راست طلبہ کو دعوتِ الی الخیر دینی شروع کی. (۱۹۷۵ ، حیات اور تعلیمی نظریاتِ جوہر ، ۴۴). [دعوت + ع : اِلی (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + خیر (رک)].

---اِلَی اللّٰہ کس اضا (--- کس ا ، فت ل ، ی ، غم ا ، سک ل ، فت بشکل ا) اسث.
رک : دعوت اِلی الحق.

احمدؐ کی دعوت اِلی اللہ یہ یقیں
بن حیث ہوتی نہیں ہرگز غمگیں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۶). [دعوت + ع : اِلی (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + اللہ (رک)].

---آنا محاورہ.
کسی تقریب میں شرکت کا بُلاوا آنا ، بُلایا جانا. شاید اسی ماہِ ستمبر میں آپ کو ... دعوت آئے. (۱۹۳۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۶۷).

---بَرْمَکی کس اضا (--- فت ب ، سک ر ، فت م) اسث.
جھوٹی مزاحیہ دعوت ، خیالی کھانے سامنے رکھنا (قاموس الفصاحت ، ۱۶۲). [دعوت + برمک (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَھرْنا محاورہ (قدیم).
مراد مانگنا.

ارے سیانو کہ کچھ ٹونا کرو رے
پیا کے وصل کی دعوت بھرو رے

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی بکٹ کہانی ، ۱۰).

---بھیجْنا محاورہ.
کسی تقریب پر کھانا پکوا کر بھیجنا. کسی کے ہاں دعوت بھیجنی ہو یا کوئی مہمان آ گیا تو اسی قدر جنس بڑھا دی. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۲).

---پڑْھنا محاورہ.
عملیات کا ورد کرنا ، حاضرات کا عمل کرنا.

پڑھا کرتا ہوں داوت (دعوت) اسلئے تسخیر اگر جن ہو
تو اوسکا میں پلنگ اوٹھوا منگاؤں اک موکل سے

(۱۸۰۵ ، دیوان یکتہ ، ۱۲۳).

---**جنگ** کس اضا(---فت ج ، غنہ) امث.
مقابلے کے لیے بُلانے کا عمل ، لڑائی کا چیلنج (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [دعوت + جنگ (رک)].

---**جہاد** کس اضا(--- کس ج) امث.
حق کی حمایت میں جنگ کرنے کا بُلاوا. پھر آیت ۵ میں(سورۂ انفال کی آیت ۵) اُن لوگوں کو ڈانٹا گیا ہے جو رسول اللہؐ کی دعوتِ جہاد پر دِلوں میں کُڑھتے تھے. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۲۳۴).
[دعوت + جہاد (رک)].

---**حق / حقّہ** کس اضا / کس صف(---فت ح / شد ق بفت) امث.
رک : **دعوتِ الی الحق.** آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا چاہے یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج بھی لا کر رکھ دیں میں دعوتِ حق سے باز نہ آؤں گا. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۳۲). ابن خلدون نے...لکھا ہے کہ پیغمبرانِ عالم کو اپنی دعوتِ حقہ کے لئے بھی اس (عصبیت) سے مفر نہیں تھا. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۴۶). [دعوت + حق (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---**خُدا** کس اضا(---ضم خ) امث.
خدا کی طرف سے بھیجی گئی مدد ، امدادِ غیبی. ہم نے سمجھایا کہ میاں صاحب دعوتِ خدا کو کیوں رد کرتے ہو. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۹۰). [دعوت + خدا (رک)].

---**خُشک** کس صف(---ضم خ ، سک ش) امث.
کھانا کھلانے کے بجائے اس کے عوض نقد یا جنس دینے کا عمل. پچاس روپے میری دعوتِ خشک کی مد میں پیش کیے. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۹۳). [دعوت + خُشک (رک)].

---**دینا** محاورہ.
۱. (اَ) **کسی تقریب میں شرکت کے لیے مدعو کرنا.** بنی نُضیر نے اہلِ مدینہ کے ساتھ یہ بدعہدی کی کہ دشمن کو خبریں پہنچائیں اور اس کو دعوت دی. (۱۹۱۲ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۲۲). مولانا کو مرحوم نواب میر محبوب علی خان آصف جاہ سادس کی جوبلی کی تقریب میں دعوت دی گئی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۱۲). (آ) **ضیافت ، بطور مہمانی کھانا کھلانا.** بادشاہ (عرب کا مشہور بادشاہ عمرو بن ہند) نے اس کو (قبیلۂ تغلب کا مشہور شاعر عمرو بن کلثوم) دعوت دے کر بلایا. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۵۱). ۲. **کسی تحریک یا مقصد کی طرف بُلانا یا اس کی تکمیل کے لیے درخواست و استدعا کرنا** کیا ... ایسا ایک عالِم بھی مل سکتا ہے جو ... جاپان کی عظیم الشان سلطنت کو اسلام کی دعوت دے سکے. (۱۹۰۶ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۷۱). میں قومی اتحاد کا ولی وارث موجود ہوں اور آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ کپ شپ کے لئے اس میں آ جائیں. (۱۹۸۶ ، روزنامہ جنگ ، کراچی ، ۲۰ جولائی : ۱).

---**سَمَرْقَنْد** کس اضا(---فت س ، م ، سک ر ، فت ق ، سک ن) امث.
شان و شوکت کی دعوت ، تکلف کا کھانا (مخزن المحاورات ، ۳۵۴ ؛ نوراللغات). [دعوت + سمرقند (عَلَم)].

---**سَمَرْقَنْدی** کس صف(---فت س ، م ، سک ر ، فت ق ، سک ن) امث.
صلائے سمرقندی . وہ دعوت جو تہ دل اور خُلوصِ باطن سے نہ ہو ، ظاہر صلاح ، منہ جھٹا لینا (فرہنگ آصفیہ). [دعوت + سمرقند (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---**شام / شَب** کس اضا(---/فت ش) امث.
عشائیہ ، کسی کے اعزاز میں دیا جانے والا شام کا کھانا ، ڈنر. کیوٹو میں ایک شناسا مسٹر اشی کاوا نے دعوتِ شام پر بُلایا. (۱۹۸۳ ، گردِراہ ، ۲۵۹). تجھ نہ ہو (شاہ ایران رضا شاہ پہلوی) ... دعوتِ شب کے بعد کی محفل کا ذکر کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۲۱۹). [دعوت + شام / شب (رک)].

---**شیراز** کس اضا(---ی مج) امث.
سادہ کھانا ، بے تکلفی کی دعوت.

صاف اوروں کو تو ہم کو درد اے پیر مغاں
ہاتھ دھویا ہم نے ایسی دعوتِ شیراز سے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸۳). تھوڑی دیر میں دعوت کا کھانا آیا نہایت سادہ تکلفات سے بری ، دعوتِ شیراز. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۲۱۸). میں اسی وجہ سے دعوتِ شیراز کو یاد کیا کرتا تھا کہ بے تکلف کھانا کھلانے میں مہمان کتنے ہی دن بے بارِ گراں نہیں ہوتا نہ مہمان داری ناگوار ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۵۸). [دعوت + شیراز (عَلَم)].

---**عَداوَت ہو گئی** فقرہ.
ظاہر کی دوستی درپردہ دشمنی ثابت ہوئی (ماخوذ : فرہنگِ اثر ؛ مہذب اللغات).

---**عِشائِیَہ** کس اضا(--- کس ع ، ء ، فت ی) صف.
رات کے کھانے کی دعوت. شادی کی تقریب کے سلسلے میں ایک دعوتِ عشائیہ منعقد کی گئی تھی. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۷۸). [دعوت + عِشا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ صفت].

---**عُنْقُود** کس اضا(---ضم ع ، سک ن ، و مع) امث.
(لفظاً) **انگور کھانے کی تقریب ؛** (مجازاً) **اڈونس (Adonis) زہرہ دیوی کے دیوتا کو بلانا.** جاہلیت کی بہت سی رسمیں ... مثلاً دعوتِ عنقود (ایڈونس) بعض خاندانوں کی معبودانہ پرستش جس کی ایک نظیر ہم کو ساتویں صدی ہجری میں بھی ملتی ہے. (۱۹۰۷ ، رسالہ مخزن ، جون ، ۱۷). [دعوت + عنقود (عَلَم)].

---**غیر مُعْتاد** کس اضا(---ی لین ، کس م ، سک ع) امث.
عام تقریباتی کھانوں سے ہٹ کر خصوصی کھانے کی تقریب ،

غیر مرّوجہ تقریب. جو کسی کا مقدمہ رجوع ہو قاضی کے پاس ، تو دعوتِ عام بھی اس کو قبول نہ کرے اور اسی طرح دعوتِ غیر معتاد کو اگرچہ عام ہووے. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ٦۵). [دعوت + غیر (سابقۂ نفی) + معتاد (رک)].

---قائم کَرْنا محاورہ.
کسی تحریک یا عقیدہ کی طرف بُلانا یا رغبت دِلانا. کئی آدمی اونکی طرف ایسے بھیجے جاویں کہ وہ دُوَل سلطنتوں کی طرف اچھی طرح سے دعوت قائم کر سکتے ہوں تو وہ اونکو اپنی طرف مائل کر لیں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۰۹).

---کے لُقْمے امذ.
دوسرے کے گھر کا کھانا (جامع اللغات).

---مانْگْنا محاورہ.
کھانا طلب کرنا ، رزق طلب کرنا.

لے بھا تجھ سے بجانیں اس غرض سے پڈیاں
میں سگِ جاناں کو کیا دیتا جو دعوت مانگتا
(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبر آبادی) ، د ، ۱٦).

---نامَہ (---فت م) امذ.
۱. (أ) کسی تقریب میں بُلانے کا رُقعہ ، خط یا تحریر ، بیوی۔ میں تو یہ دکھانے آئی تھی دعوت نامہ مسز ڈیوڈ کے یہاں سے آیا ہے. (۱۹٦۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۵). محکمۂ تعلقاتِ عامّہ پنجاب تمام تقریبات کے لئے دعوت نامے اردو میں طبع کرائے. (۱۹۸۵ ، مجلس زبان دفتری پنجاب ، ۱). (۲) تقریب کا نظام الاوقات. دعوت نامے کے مطابق ہم ساڑھے آٹھ بجے شب وانگ ہوٹل پہنچ گئے. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۲۱۸). [دعوت + نامہ (رک)].

---نَظَر کس اضا(---فت ن ، ظ) امث.
غور و فکر کی طرف توجہ. آج بھی جو آدمی دعوتِ نظر کا طلبگار ہے وہ شکاگو کو نیو میرگ پر ترجیح نہیں دے گا. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۳۳۳). [دعوت + نظر (رک)].

---نِگاہ کس اضا(---کس ن) امث.
رک : دعوتِ نظر.

ہر جلوہ ہے بجائے خود اک دعوتِ نگہ
کیا کیجئے جو تیری تمنّا نہ کیجئے
(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۵۹). [دعوت + نگاہ (رک)].

---نَہیں عَداوَت ہے فقرہ.
دعوت کے پردے میں نقصان پہنچانیں گے (جامع اللغات).

---وَلِیمَہ کس اضا(---فت و ، ی مع ، فت م) امث.
وہ دعوت جو نکاح کے بعد لڑکے والوں کی طرف سے دی جائے. جو سوگل نے دعوتِ ولیمہ کی ہو چند لوگوں کی تو مراد روٹی ہو گی. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۰۳). نجاشی نے کہا دعوتِ ولیمہ پیغمبروں کی سنّت ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۱٦). صدر جنرل ضیاء الحق نے ... چودھری وجاہت حسین کی دعوتِ ولیمہ میں شرکت کی. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ مارچ : ۱). [دعوت + ولیمہ (رک)].

دَعْوَت خوانی/خانی (فت د ، سک ع ، فت و ، و معد) امذ.
(کاشت کاری) شمالی ہند میں بہت سفید اور عمدہ قسم کے گیہوں کو کہتے ہیں یہ لفظ یا تو دعوتی کا غلط تلفظ ہے یا کسی جاگیردار داؤد خاں نامی سے موسوم ہو گیا ، رک : داؤدی (ا ب و ، ٦ : ٦۵). چڑیاں زیادہ تر ان کھیتوں میں جمع ہو جاتی ہیں جن میں موٹے موٹے دعوت خانی گیہوں ... ہوتے ہیں ان کو یہ گیہوں بہت بھاتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۵۹). [داؤد خانی کا غلط تلفظ].

دَعْوَتی (فت د ، سک ع ، فت و). (الف) صف.
دعوت سے منسوب یا متعلق. بنگالہ سے غیاث الدین بلبن نے شیراز کو ... دعوتی وفد بھیجا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲٦۵). دعوتی اور اشاعتی کاموں میں اس طبقہ کا تعارف حاصل رہا. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۲۷۷). (ب) امذ. ۱. کسی تقریب میں بُلائے ہوئے مہمان ، مدعوعین. اب دعوتی آنے شروع ہوئے. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۵۱). ۲. مقرّر ورد اور وظیفے کے ذریعے جن یا ہمزاد وغیرہ کو حاضر کرنے والا یا ستاروں سے استعانت لینے والا عامل ، عملِ حاضرات کرنے والا شخص.

ہو حال میرا دیکھ کر سارے منجم دعوتی
رمّال کہتے عشق کا اس کوں جھڑپ حائل ہوا
(۱۹۸٦ ، دیوان معظم (ق) ، ورق ، ٦۱).

نہ چھوڑا کوئی عاقل و دعوتی
کریں فکر تا شاید آسیب کی
(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۲۳۱). [ع : دعوت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چِٹّھی (--- کس چ ، شد ٹھ) امث.
رک : دعوت نامہ. دعوت کنندہ مقرّرہ دن سے تین چار روز پہلے مہمانوں کو دعوتی چٹھی لکھتا ہے. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۷). [دعوتی + چٹھی (رک)].

---کارْڈ (---سک ر) امذ.
رک : دعوت نامہ. شادی وغیرہ کے موقع پر دعوتی کارڈ بجائے انگریزی یا ہندی کے اردو میں چھپوائے جائیں. (۱۹۳۰ ، جائزہ زبان اردو ، ۱ : ۲۳٦). [دعوتی + کارڈ (رک)].

دَعْوَل (فت د ، سک ع ، فت و) امث.
یہ ایک قسم کی نکریاں ہوتی ہیں ، یہ جانور گوزن کے مانند ہوتا ہے (عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۵٦). [ع].

دَعْویٰ/دَعْوے (فت د ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ.
۱. وہ مدّعا یا مفہوم جس کے حق ہونے پر قائل زور دے ، یا مُصِر ہو ، یقین ، صداقت کے ساتھ پُر زور لفظوں میں کہی ہوئی بات ، کوئی ایسی بات کہنے کا عمل جس کی دلیل دی جائے یا جسے

دلیل کی ضرورت ہو۔

کرتے ہیں دعوے شعر کے سب اپنی طبع سوں
بخشیا فصیح شعر معانی کے تئیں غذا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲)۔

بوالہوس کا کام نئیں ہے عشق کا دعویٰ سراج
عشق کی لذت اسے ہے جس نے عالم کوں تجا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۸)۔ کل مذاہب کی کتابوں کو جو صدق کی طرف سے واسطے ثبوت اپنے دعوے کے ... پیش ہوتی ہیں نہایت غور و تامل سے ملاحظہ کیا۔ (۱۸۶۸ ، جوہرِ عقل ، ۷)۔ یہ سچ ہے کہ معجزات کے ناممکن ہونے کا دعویٰ نہیں ثابت کیا جا سکتا۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۳۳)۔ مشکلات پر قابو پا کر انسان عناصرِ فطرت اور مخالف قوتوں کے سامنے شمعیں جلانے کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، حصارانا ، ۲۲)۔ ۲۔ **وہ بات جو چاہی جائے ، درخواست ، خواہش ؛ مطالبہ ؛ طلبگاری۔**

سُن کے وہ یہ بات چپکا ہو گیا
وہ جو دعویٰ تھا غلط سو کھو گیا

(۱۷۷۴ ، مثنوی رموزالعارفین (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۳۴))۔

دعویٰ تھا خونِ قاسمِ یوسف جمال کا
یوں تیغ نے عوض لیا شبّر کے لال کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۱)۔ صرف ایک شخص نے چند درہم کا دعویٰ کیا جو دلوا دیے گئے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۰۶)۔ اگر خدا توفیق دے میری رقم مجھے دے دینا ، ورنہ خیر ، میرا تم سے کوئی دعویٰ نہیں۔ (۱۹۸۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۵۳)۔ ۳۔ **استغاثہ ، نالش (جو عدالت کے سامنے پیش کی جائے)۔**

وہی قاتل وہی مُخبر وہی مُنصف بھی ہے
اقربا میرے کریں خُون کا دعویٰ کس پر

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۳)۔ مہر کا دعویٰ کر دیا ، کل مقدمہ ہے۔ (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۹)۔ دلی آکر انہوں نے اپنے ورثے کا دعویٰ کر دیا۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۵۶)۔ ۴۔ **کسی شخص کے تصرف پر زور ہونے کا استحقاق ، حق۔**

دعویٰ ہوا تو ان کو بھی اب دل پہ ہمارے
جو چیز تھی اپنی وہ پرائی نظر آئی

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۷)۔ میرا تم پر کچھ زور اور دعویٰ ہے یا نہیں۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۳۸)۔ ۵۔ **کسی بات کا زعم ، غرور۔**

کاملیت کا تجھ کوں تھا دعویٰ
حق نے دعویٰ ترا تمام کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۳)۔

دعویٰ تھا علمِ تیر میں اس کو بہت بڑا
ہرنے کے لیس ہاتھ میں ہوتا جو وہ کھڑا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲)۔

دعویٰ بہت بڑا ہے ریاضی میں آپ کو
طُولِ شبِ فراق کو تو ناپ دیجئے

(۱۸۹۲ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۲۲۲)۔ اگر تجھے بھی دعویٰ اپنی سپہ گری پر ہے تو جو تجھ سے ہو سکے کمی نہ کرنا۔ (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۰۹)۔ ۶۔ **مقابلہ ، دوسرے کے مساوی یا اہل ہونے کا ادعا۔**

شہ کی مداحی کا ہے فخر تقی کو یاران
نہ تو م شاعری نہ دعوئے استادی ہے

(۱۸۱۳ ، مرثیۂ تقی (بیاضِ مراثی ، ۲ : ۱۹))۔

کھول مکھڑا کہ ہے یہ مجھ کو یقیں
تجھ سے دعویٰ گماں رکھتی ہے شمع

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۳)۔

دعویٰ کیا ہے اُن کے رُخِ بے مثال کا
کہہ دو قمر سے داغ تو دھو ڈالے گال کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۳۴)۔ ۷۔ (أ) **(ریاضی ، منطق) وہ کلیّہ یا مُسلّمہ و مفروضہ جس کے لیے صغریٰ کبریٰ کے ذریعے دلیل قائم کی جائے۔** اقلیدس میں سطر ڈیڑھ سطر کا دعویٰ ہوتا ہے اور اس کے ثبوت ورق کے ورق۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۱۹)۔ (أأ) **(فلسفہ) ثبوتِ عقل و دلیل۔** پربھا کر حدِّ اوسط کے مغالطات کے ساتھ صغریٰ (پکشا بھاس) ، دعویٰ (پرتگیا بھاس) اوّل نظیر (درشٹانت آبھاس) کے مغالطات الگ الگ شمار کراتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، تاریخِ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۵۶۹)۔ [ع : (د ع و)]۔

--- اُٹھنا محاورہ۔

دعوے کا جواب ہو جانا ، دعوے کی دلیل کا جوابی گفتگو وغیرہ سے رد ہو جانا۔

ہوتی جو کمر بیٹھنے اُٹھنے نظر آتی
دعویٰ بہہ دلیلوں سے مری جان نہ اُٹھے کا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

--- اِستِقْرارِیَہ کس اضا (--- کس ا ، سک س ، فت ت ، سک ق ، کس ر ، فت ی) امذ۔

قائم ہونے والی دلیل ، ثبوتِ حق۔ محلّہ والوں کی طرف سے شیخ حسین بخش صاحب کے خلاف دعویٰ استقراریہ دائر کیا گیا۔ (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۱۱۹)۔ [دعویٰ + اِستقرار (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

--- بازُو کس اضا (--- و مع) امذ۔

(قانون) عورت کے لینے کا دعویٰ (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۷)۔ [دعویٰ + بازو (رک)]۔

--- باطِل کس صف (--- کس ط) امذ۔

جھوٹا دعویٰ۔

ہزار دعویٰ باطل کیا کریں یارب
بتوں کی تیری طرح سے خدائی مشکل ہے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۴۳)۔ [دعوی + باطِل (رک)]۔

--- بے جا کس صف (--- ی مع) امذ۔

غلط مقدمہ۔

دماغ و دل کو اپنے میں نے صد شکر
سربفِش دعویٰ بےجا نہ پایا

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیشِ دہلوی ، ۶۱)۔ [دعویٰ + ف : بے (سابقۂ نفی) + جا (رک)]۔

---بے دلیل کس صف (---ی مج ، فت د ، ی مع) امذ.
منطقی اور عقلی طور پر نامکمل ، بغیر ثبوت کے. اہلِ کتاب دعویٰ بے دلیل اپنی ہوائے نفس اور عداوت سے کرتے تھے. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲۹). [دعویٰ + ف : بے (سابقۂ نفی) + دلیل (رک)].

---بے صَرفَہ کس صف (---ی مج ، فت ص ، سک ر ، فت ف) امذ.
(قانون) ایسا مقدمہ جس میں مدعی کا کچھ خرچ نہ ہو؛ (مجازاً) بغیر چارہ گری کے نتیجہ برآمد ہو.

ہو جاؤں میں جاں بر تو تری ناسوری ہے
یوں دعویٰ بیصرفہ تو بیہودہ سری ہے

(۱۸۵۱ ، مومن (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۲۶۸)). [دعویٰ + ف : بے (سابقۂ نفی) + صرفہ (رک)].

---پیش جانا محاورہ.
مقدمے میں کامیابی ہونا ، حق کا تسلیم کیا جانا.

بلے غمزہ و ناز و ادا و حیا ، مجھے ذبح کیا یہ ستم ہے نیا
مرا دعویٰ خون بھی نہ پیش گیا کہ قصاص کسی پہ روا نہ رہا

(۱۸۶۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۳۶).

---تخت نشیں ہونا محاورہ.
(قانون) ثابت ہونا ، سچ قرار پانا. جی میں کہتی کہ میرا دعویٰ تخت نشیں ہوا کہ عمرو مجھ سے پیشتر آ گیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۷۸).

---ٹھہرنا محاورہ.
دلیل میں استقرارِ حق ہونا ، حق کا ثابت ہو جانا.

دل کو چُھپا رہے تھے وہ آنکھوں نے کہہ دیا
گزرے جو دو گواہ تو دعویٰ ٹھہر گیا

(۱۸۵۳ ، ریاضِ مصنف ، ۵۶).

---جتانا محاورہ.
حق ظاہر کرنا ، دلیل قائم کرنا.

کو داورِ قیامت اُسے صاف چھوڑ دے
ہم بھی جتائے جائیں گے دعویٰ تو کچھ نہ کچھ

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۵۳).

---جمانا محاورہ.
دلیل قائم کرنا ، ملکیت ظاہر کرنا ، حق ظاہر کرنا ؛ قبضہ جتانا (نوراللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری).

---جنگ کسر اضا (---فت ج ، غنہ) امذ.
(قانون) اشتہارِ جنگ ، لڑنے کی درخواست ، منادیٔ جنگ (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۸). [دعویٰ + جنگ (رک)].

---چلنا محاورہ.
مقدمہ کامیاب ہونا ، حق تسلیم کیا جانا.

دعویٰ مدّعی جو کچھ نہ چلا
میرے نالوں کی اس سے نالش کی

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---خارج کرنا ف مر.
(عدالت) مدعی کے حق کو غلط قرار دے کر مدعاعلیہ کو بری کر دینا. اگر دعوے کی صحت نہ ہووے تو طلب مدّعی علیہ کی اور سوال کرنا اوس سے کچھ ضرور نہیں بلکہ دعویٰ کو خارج کر دیوے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۱۱). عدالتیں ... غور کریں کہ دعویٰ اندرونِ میعاد ہے یا نہیں اور جب وہ اندرونِ میعاد نہ ہوا تو وہ خارج کیا جائیگا. (۱۹۳۲ ، علمِ اصولِ قانون ، ۱۶۵).

---خُدائی کس اضا (---ضم خ) امذ.
خدا ہونے کا دعویٰ. یہ بندۂ خدا معنی کی تصویر کھینچ کر دعویٰ خدائی نہ کرے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳). [دعویٰ + خدا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---خُون کس اضا (---و مع) امذ.
قتل کا الزام.

چاہئیں کیا روزِ حشر دعویٰ خوں پر گواہ
شوخیاں قاتل کی کافی ہیں شہادت کے لئے

(۱۹۰۵ ، کلیاتِ رعب ، ۱۵۳). [دعوی + خُون (رک)].

---خُون کا دھرنا محاورہ.
کسی کے خلاف فریاد یا نالش کرنا ، کسی کو مُلزم ٹھہرانا. تھوڑا پانی انہیں دو کہ فردائے قیامت تم سے دشمنی نہ کریں اور دعویٰ کسو کے خُون کا نہ دھریں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۰).

---دائر کرنا ف مر.
(قانون) کسی کے خلاف حاکم کے سامنے مقررہ قواعد کی پابندی کے ساتھ نالش پیش کرنا. آپ کے خلاف عدالتِ ہذا میں مہر اور نان نفقہ کی وصولی کے لئے دعویٰ دائر کیا ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ مارچ ، ۵).

---دائر ہونا ف مر.
(قانون) رک : دعویٰ دائر کرنا جس کا یہ لازم ہے.

تخلیے میں آج میں نے اُن کا بوسہ لے لیا
دیکھیے ڈگری ہو جو دعویٰ تو دائر ہو گیا

(۱۸۷۷ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۳۰۰).

---دھرنا محاورہ (قدیم).
غیر واقع یا مشتبہ بات کے وجود پر اصرار کرنا

اگر دعویٰ دھریں ایمان کے تم سب مسلماناں
رو و دم دم کہ دوزخ آگ تھے تمنا کو چھڑانا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶).

---رکھنا محاورہ.
۱. الزام لگانا ، مُلزم ٹھہرانا.

عاشقاں کوں دعویٰ نہ را کہیں اپ قدر چک بوجے
امید را ک اس درگہ کبری ہے کچ تجکوں سوجے

(۱۵۸۲ ، جانم، وصیت الہادی، ۹، ب). ایک شخص آوے قاضی پاس اور کہے ... اگر کوئی دعویٰ رکھتا ہے میرے اوپر تو کرنے اوسکو ورنہ رو برو گواہوں کے بری کر دے مجھے. (۱۸٦۷ ، نور الہدایہ ، ۳ : ۱۰۹). ۲. مُدّعی ہونا اصرار اور زعم کے ساتھ ، کسی بات کو اپنی ذات سے منسوب کرنا.

رکھے تھا صبر کا دعویٰ تری بیداد کے آگے
کیا تھا جو سو آیا اس دلِ ناشاد کے آگے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۰).

ـــ عین کس اضا(ـــ ی لین) امذ.
(قانون) **عینی شاہد کی گواہی.** مدعی اوس شہر کا نام اور اوس محلہ کا نام اور اوس گلی کا نام جہاں پر وہ گھر ہے بیان کرے،سب یہ شرائط دعویٰ عین کے ہیں. (۱۸٦۷ ، نور الہدایہ ، ۳ : ۱۱۱). [دعویٰ + عین (رک)].

ـــ قابلِ اِرجاعِ نالِش کس صف(ـــ کس ب ، ل ، سک ر ، کس ع ، ل) امذ.
(قانون) دعویٰ قابلِ ارجاع نالش سے مراد - **کسی قرضہ کا دعویٰ ہے** (قانونِ انتقالِ جائداد ، ۳). [دعویٰ + قابل (رک) + ارجاع (رک) + نالش (رک)].

ـــ مَجْہُول کس صف(ـــ فت م ، سک ج ، و مع) امذ.
(قانون) **ایسا حق جتانا جس میں قانونی سقم پایا جائے،قانون کی رُو سے کمزور حق.** اس مسالے سے یہ مسالہ سمجھا گیا کہ صلح دعویٰ مجہول سے جائز ہے اوپر مال معلوم کے. (۱۸٦۷، نور الہدایہ ، ۳ : ۳۷). [دعویٰ + مجہول (رک)].

ـــ مِہْر کس اضا(ـــ کس خف م ، سک ہ) امذ.
کابین کا دعویٰ ، اس روپیہ کا دعویٰ جو عورت کا مہر نکاح بندھتے وقت قرار پاتا ہے(مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [دعویٰ + مہر(رک)]

ـــ نُبُوَّت کس اضا(ـــ ضم ن ، و مع ، شد و بفت) امذ.
نبی ہونے کا دعویٰ. مسعودہ (۳۱۸ھ) ... ایک مذہبی گروہ کی ... سرغنہ ایک عورت تھی ... اس نے دعویٰ نبوت کے بعد نمازوں کے دعائیہ کلمات بدل دئیے. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۲۳۸). [دعویٰ + نبوت (رک)].

دَعْوے (فت د ، سک ع) امذ ، ج.
دعویٰ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

اے خضر رہبری کے وہ دعوے کہاں گئے
مُدّت سے پھر رہا ہے کوئی کوئے یار میں

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۰۸).

ـــ سے ف ف.
زور دے کر ، حق کے طور پر.میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں...مردوں کی بدسلوکی کا خاتمہ ہو جانے کا. (۱۹۰۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۰٦۸).

دَعْوےدار (فت د ، سک ع ، ی مع) صف.
۱. **اپنے منْہ سے کسی کمال یا اچھی بات کو اپنی طرف منسوب کرنے والا.** حفظِ مراتب کے بڑے دعویدار ... اسی طرح دیکھے گئے کہ باپ کھڑا ہے اور بیٹا دھکا دے کے گھسا پڑتا ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایاپلٹ ، ۷٦). اور جو حقیقت پسندی کے دعویدار تھے وہ ہر آنے والی بلا کا استقبال کرنے کو تیار رہنے کی تلقین کرتے. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۳۹). ۲. **کسی بات کا زعم یا غرور رکھنے والا.** بڑے بڑے دعویدار بڑے بڑے مثل ہیزم خشک جل رہے ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۷۹). ۳. **حق جتانے والا ، استحقاق کا دعویٰ کرنے والا ، مطالبہ یا طلب گاری کرنے والا.** دو دونو دعوے دار مل کر کیوں رہیں گے ایک ٹھار. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۱۵). اگر اس کا کوئی دعویدار نہ ہو گا تو ہم اس کو بھی پال لینگے. (۱۸۹۷ ، انتخاب فتنہ ، ٦۸). حکومت و سلطنت کے بہت سے دعویدار نکل آئے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۱۲).

اور بھی ہیں وفا کے دعویدار
ایک میرا ہی امتحاں خالی

(۱۹۸۳ ، چاند پرباد ، ۸۰). ۴. **نالش یا فریاد کرنے والا،مدعی.**

جیتیر تھے کوئی دعویدار سٹی باتوں اَن ترواز

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۵۷). مقتول کو مارا تھا اسی کے وارثوں نے اور وہی دعویدار بنے تھے. (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۷). [دعوے + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

دَعْوےداری (فت د ،سک ع ، ی مع) امث.
حق یا زور جتانے کی حالت. اس کی دعویداری غلط بھی نہیں ہے ، اس کا حق ہم ہر بچہ سے کم نہیں. (۱۹۵۱ ، زیر لب ، ۱٦۷). تمہاری دعویداری جھوٹی ثابت ہوئی. (۱۹٦۵ ، چار ناولٹ ، ۱۵٦). [دعوے + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُعَیمِص (ضم د ، ی لین ، ی مع) امذ.
(طب) **جسمِ انسان میں جراثیم اجامیہ کی پرورش خون کے اندر ہوتی ہے ... مچھر کی سونڈ سے یہ جراثیم خون میں پہنچ کر سُرخ دانوں کے اندر داخل ہو جاتے اور چھوٹے چھوٹے گول دانوں کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں ابتداً چنکہ یہ ایک ... جرثومہ کا بچہ ہوتا ہے ... اس حالت میں اسکو دعیمص (ایمی بولا) کہتے ہیں** (ماخوذ : حمیات اجامیہ ، ۹). [ع].

دَغا (فت د) امث.
۱. **توقع کے خلاف دھوکا دینے یا مکاری کرنے کا عمل، فریب ، دم، جھانسا ، تتا ، چُھل ، مکر ، بے ایمانی.** نظر آخر گیا اپنے قول پر نیں رہیا دغا دیا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۷۹).

یہ زلف و خال سیہ نے دیا ہے جگ کوں فریب
دغا کے دینے میں یک رنگ ہیں یہ پیر و مُرید

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸٦). وہ عاقلہ بولی کہ ، تم جانو ، لیکن پھر کچھ دغا کیا چاہتے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۵).

دغا ، شوخی ، شرارت ، بے حیائی ، فتنہ پردازی
تجھے کچھ اور بھی لے نرگسِ مستانہ آتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۷). ہم نے کسی شخص کا چہرہ ایسا روشن نہیں دیکھا یعنی ایسا شخص دغا نہ کرے گا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۰۲). ۲. **وقت پر ساتھ نہ دینے یا رفاقت نہ کرنے کا عمل ، بے مروّتی (کسی ضرورت یا مجبوری کے تحت).**

پہنچے تمہاری لاش پہ کیونکر حُسین ہائے
آنکھوں نے بھی دغا دی مرے نورِ عین ہائے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، کلام (ق) ، ۱). میری آنکھیں میرے ساتھ دغا کرتی ہیں. (۱۹۸۸ ، زمین اور فلک اور ، ۱۱۰). ۳. (قانون) **امورِ واقعی کے اخفا سے یا دوسرے طور پر دھوکا دینے یا بددیانتی سے کسی بات پر ترغیب دینے کا عمل** (ماخوذ : مجموعۂ تعزیراتِ ممالکِ محروسۂ سرکارِ عالی ، ۸۶). اف : دینا ، کرنا. [ف : دغا = دغل (رک)].

--- اُٹھانا محاورہ.
دھوکا کھانا ، چال میں آنا.

خلافِ معمول آج کیا ہے وفا کی تعریف کر رہے ہو
دغا اٹھا کر کہیں سے آئے ہو یا زباں کچھ بہک رہی ہے

(۱۸۹۳ ، زیبا (بندے علی خان) ، مرقعِ زیبا ، ۹۵).

--- آ جانا محاورہ.
دل میں کھوٹ ہو جانا.

کیا ہوا ہوتی نہیں کہنا کہے دیتی ہے آنکھ
لے کے دل کو کچھ ترے دل میں دغا سی آگئی

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۲۴).

--- باز صف.
۱. **دل کو فریب دینے والا ، مکّار ، جعل ساز ، فریبی ، غدّار.**

بھلاتی ہے دنیا بہوت ساز سوں
تکو جیولا اِس دغا باز سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶).

نہیں لگتا کبھی ہمارا داو
وہ دغا باز ہے بڑا سا حریف

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۳۶). ان کی قوم میں نمرود ... مُشرک ، منافق ، بد عہد ... مکّار ، دغا باز تھے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۳۰).

فتنہ پرداز ، دغا باز ، فسوں گر ، عیّار
ہائے افسوس دل آیا بھی تو آیا کس پر

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۳). اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا. (۱۹۲۱ ، امام احمد رضا بریلوی ، ترجمۃ القرآن الحکیم ، ۳۸۹). جھوٹے دغا باز مجھے بھی ہوٹنگ کے بارے میں سب کچھ پتہ ہے. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۳۳). ۲. (مراد) **شیطان ، ورغلانے والا.** خدا کے بارے میں تکو (شیطان) دغا باز دغا دیتا رہا. (۱۹۰۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۵۳۵). [دغا + ف : باز ، باختن = کھیلنا].

--- بازی امث.
دھوکا دینے کا عمل. دغا باز تھا دغا بازی کیا (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹). دو صوبہ داروں نے جن پر اس کو اعتماد تھا از راہِ دغا بازی اس کو قید کر لیا. (۱۸۴۳ ، تاریخ ممالک الشاعین ، ۱ : ۲۹). دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور ایمان والوں سے. (۱۹۰۷ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۵). اطلاع ملی کہ دغا بازی سے قلعہ کا دروازہ کھل گیا ، اورنگ زیب کی فوجیں قلعہ کے اندر آ گئی ہیں. (۱۹۸۸ ، زمین اور فلک اور ، ۱۵۲). [دغا + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پانا محاورہ.
رک : دغا کھانا.

اگر توں اچھیگا توں پچتا ویگا
اپس اپی توں دغا پاویگا

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ (عکسی) ، ۵۵).

آ ہی جاں پر دغا پائی
دل لگانے کی یہ سزا پائی

(۱۸۸۸ ، کوثر انتخاب ، ۲۲۸).

--- پیشہ (--- ی مج ، فت ش) صف.
۱. **فریبی ، مکّار ، عیّار.**

مکّار ، ستم گار ، دغا پیشہ و کیّاد
سادات کو کعبہ میں کریں ذبح وہ جلّاد

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۲۳). ۲. **معشوق** (جامع اللغات). [دغا + پیشہ (رک)].

--- خور (--- و مج) صف (شاذ).
رک : دغا باز. کہہ جب یہاں سے بھاگنا مصلحت ہے ، نہیں تو ان دغا خوروں کے ہاتھ سے مارا جاؤں گا. (۱۸۸۰ ، خورشید ، ۲ : ۱۳۱). [دغا + ف : خور ، خوردن = کھانا].

--- خوری (--- و مج) امث.
۱. **دغا ، دھوکا ، دغا بازی.** ہور وال کی دغا خوری ہور کُو کپٹ سارے لوگاں سوں بولیا. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). ۲. **دھوکا کھانا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دغا + خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- داری امث.
دغا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دغا + ف : دار ، داشتن = رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- دیشارا (--- ی مج ، سک ن) امذ.
دھوکے باز ، جعل ساز ، جعل. خدا کیا جسم میں ہور روح میں دغا دیشارا ہے ای برائی اپنی دیکھلاتا بیٹھا (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۸۳). [دغا + دین (دینا (رک) سے) + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

---شعار (--- کس ش) صف.
جو دھوکا دینے کا عادی ہو ، فریبی ، معشوق (جامع اللغات).
[دغا + شعار ، لاحقۂ فاعلی].

---کار صف.
رک : **دغا باز**. اسما ابن خارجہ نے اٹھ کر عبداللہ سے کہا اے دغا کار اسے (باقی) چھوڑ دے . (۱۹۶۵ ، خلافت بنو امیہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۰). [دغا + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کرنا ف م ؛ نیز محاورہ.
۱. **بدل جانا ، چھوڑ دینا**.

او کرنے لگے بل کو سب نے دغا
جو کسی کی دوا سوں بھی کچھ نیں ہوا

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ (عکسی) ، ۱۱). زمین کا ... ہر برس کا اجارہ مقرر کر دے اور پچھلے برسوں کا اجارہ زیادہ کرے اور پہلوں کا کم تو اس تدبیر سے اس کو (مالک زمین کو) دغا کرنی آسان نہ ہو گی. (۱۸۹۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۳۱).

گھنے درختوں کے نیچے بیٹھے تھکن جو اپنی مٹا رہے ہیں
جرس بھی ان کو اگر پکارے تو کارواں سے دغا کریں گے

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۳۶). ۲. (شرع) **عہد توڑنا**. اور اونکے درخت کاٹ ڈالیں گے اور اونکی کھیتیاں اوجاڑ دینگے اور دغا نہ کرینگے . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳).

---کی گٹھڑی (--- فت گ ، سک ٹھ) امث.
حد درجہ دھوکے باز ، جعل ساز. مختصر یہ کہ وہ مکر کی پوٹ اور دغا کی گٹھڑی رہ گئی . (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۱۷).

---کھانا محاورہ.
فریب میں آنا ، جعل سازی یا دم پٹی میں آ جانا ، دھوکا کھانا. بچارے عاشق کا دل بیک لگ جاتا ، آزما کر دل لگاتا دغا کھاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳). جو اپنی بات پر قائم نہیں تس سے لوگ ایک ہی دو بار دغا کھاتے ہیں . (۱۷۳۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۰). ایسی ہی حکایتیں نا عاقبت اندیشوں اور غافلوں کی بہت سی ہیں کہ ... دم میں آ کر اور دغا کھا کر اپنے سر برباد دیتے ہیں اور اپنی جان شیریں کو مفت میں تلخ کیا ہے . (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۳).

---کھیلنا محاورہ.
دھوکے بازی کرنا ، کسی کے ساتھ مل کر فریب کرنا. کیا میں نے تیری خدمت راحیل کے لیے نہیں کی ، پھر تو کس لیے مجھ سے دغا کھیلا . (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۰۸).

دَغانا ف م ؛ محاورہ (قدیم).
۱. **داغ دینا ، داغنا ، بندوق یا توپ چلانا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
۲. **دھوکا دینا ، بے وفائی کرنا**.

کیا گھر میں کہا عورت سوں سب راز
جو او دلال انھیں اس تھے دغایا

(۱۶۳۵ ، جنت سنگھار ، ۱۹۳).

دَغائی (۱) (فت د) صف.
رک : **دغا باز**.

از بسکہ وہ سارے تھے دغائی
قسمیں کھا کھا کے کی صفائی

(۱۸۸۶ ، کلیات اردو (ترکی) ، ۹۱). [دغا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

دَغائی (۲) (فت د) امث.
گودنے یا داغ لگانے کی اُجرت (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [دغانا (بحذف نا) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

دَغتا فَلِیتَہ (فت د ، سک غ ، فت ف ، ی مع ، فت ت) امذ.
(لفظاً) **جلتی ہوئی شے** ؛ (مراد) **دھوکے دہی کی ترکیب**. آخر میں ریاض نے کہا کیوں کیسی ترکیب نکالی دغتا فلیتہ . (۱۹۳۷ ، قدوائی (مشیر حسین) ، جذب دل ، ۷۳). [دغتا + فلیتہ (رک)].

دَغدَغا (فت د ، سک غ ، فت د) امذ ؛ صف ؛ نیز دغدغہ.
۱. **ایک قسم کی چھوٹی سی قندیل جس میں شمع روشن ہوتی ہے ، قمقمہ ، کنول**. دیکھو! ابرک کے کنول ... بیچ میں دغدغے روشن ہیں . (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۷). لال قلعے میں ... کنول کے دغدغوں کی روشنی تھی . (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۰). ۲. **اندیشہ ، خطرہ ، دگدا**. کسی بات کا دغدغا دل پر نا لیانا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۵).

جب سنے یوں باپ سوں خیرالنسا
خوش ہو تب کھوئے دل کا اپنا دغدغا

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۹۲).

جان دینے کو خود ہیں ہم تیار
پھر قضا تیرا دغدغا کیا ہے

(۱۸۸۸ ، دیوان شور ، ۱۶۵).

زندگی تک تھے ساتھ بیم و رجا
مٹ گیا آج دغدغا دل کا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۳۸). ۳. **روشن ، تاباں ، چمکتا دمکتا ، دہکتا ہوا ، چمکتا ہوا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [رک : دغدغہ].

دَغدَغانا (فت د ، سک غ ، فت د) ف ل.
چمکنا دمکنا ، روشن ہونا ، شعلے کی طرح سرخ ہونا. چند سونے کے گولے ... ستاروں کی طرح دغدغاتے ... آویزاں ہوتے تھے . (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۷۹). دلہن کے حنائی ہاتھوں میں دغدغاتی ہوئی چوڑیاں ہیں . (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۱۰۰). [دغدغہ (بحذف ہ) + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَغدَغاہَٹ (فت د ، سک غ ، فت د ، ہ) امث.
چمک دمک کی کیفیت ، آب و تاب ، شعلے کی ایسی سرخی. چندیا کو اس طرح ہلاتے رہیں کہ اسمیں دغدغاہٹ ہونے لگے . (۱۹۳۳ ، سنگھار خانہ ، ۱۰۸). [دغدغا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

دَغدَغہ (فت د ، سک غ ، فت د ، غ) امذ.
رک : **دغدغہ**. تعلق بدنی سے چھوٹنے کے بعد یہ سبب اس کی

لذت کے کچھ دغدغہ باقی رہ جاتا ہے۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۵۹)۔ [دغدغہ (بحذف ہ) + م ، لاحقۂ صفت]۔

دَغْدَغہ (فت د ، سک غ ، فت د ، غ) امذ.
۱۔ **ڈر ، خوف.**

چلیا اس ادھی رات والی نے نکل
بڑے دغدغے سات جنگلے جنگل
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۷۹).

نیستی کا مطلقاً مٹتا نہیں ہے دغدغہ
کیفیت گر ہے تو یہ ہے ہستیٔ موہوم کی
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۸۰)۔ اس کا دغدغہ میرے دل میں ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۳).

رت جو بدلی ہے تو اس طرح خدایا بدلے
صبح کی فکر نہ ہو دغدغۂ شام نہ ہو
(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۱۹۲)۔ ۲۔ **دھکڑ پکڑ ، گومگو.** ضمیر میں کوئی دغدغہ نہیں ہے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹)۔ ہاں مگر اس میں بھی بھائی جان ابھی دغدغہ لگا ہوا ہے۔ (۱۹۲۷ ، انور ، ۳۳۸)۔ ۳۔ **فکر ، خیال ، اندیشہ ، کھٹکا ، دھڑکا.**

حاتم کو نہیں دغدغۂ روز قیامت
بخشندہ خدا ہے تو شفاعت کو نبیؐ ہے
(۱۷۵۹ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۵۳)۔ مجھے تو اب بھی ہر وقت دغدغہ دل میں رہتا ہے ... کہیں تمہارا شوہر نہ آ جائے۔ (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۶۶)۔ جنوب رخ کی دیوار جس کا ہمیشہ دغدغہ اور اندیشہ لگا رہتا تھا کھدوا کر از سر نو بنوائی۔ (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۱۰).

سلب لذت کے بعد ہیچ ہے عیش
ہے خوشی میں بھی دغدغہ غم کا
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۳)۔ [ف]۔

--- پَھیلانا محاورہ.
خوف یا اندیشہ قائم کرنا. مفسدوں نے اوس کے دل میں ... دغدغہ پھیلا دیا۔ (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۱).

دِغْدِغَہ (کس د ، سک غ ، کس د ، فت غ) امث.
بغل یا پہلو میں گدگدانا ، گدگدی کرنا (اسٹین گاس ؛ فرہنگ عامرہ ؛ لغات پیرا)۔ [ع]۔

دَغَل (فت د ، غ). (الف) امذ.
۱۔ **حیلہ ، مکر و فریب ، مکاری ، دھوکے بازی ، جعلسازی.**

ولے وو صدق میسر کہاں ہیں سب کوں آج
جو دل لگائے اسوں چھوڑ دے دغا و دغل
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۵).

یک درس دے نہ دے سکھ یہ اے چنچل انچل
جیو سرایت لے نہ لے رسمِ فریب و دغل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۹).

ہیں وہ کھلاڑی ایک کہ جن کی بساط میں
ہر سنے اک دغل کی کھسی نرد ہے سو ہے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۴۷).

طیش میں کھاتا تھا افعی کی طرح بل پہ وہ بل
گھات چلتی تھی نہ کام آتا تھا کچھ مکرو دغل
(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۵ : ۵۷)۔ ۲۔ **کھوٹا (چاندی یا سونا).**

مفرور صحبت نا جنس سے توقیر گھٹتی ہے
ملے جب نقرہ و مس رتبۂ سیم دغل پایا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۳)۔ (ب) صف (مجازاً) **مکار ، حیلہ باز.**

تربت کا مجکوں درک ہے آخر سوتن ہو خاک ہے
او دغل یا کھی روشن چمن گلزار ہے
(۱۶۹۷ ، احمد (بیاض قدیم ، ۲۸)).

ملیں ہزار وہ عجز و نیاز سے لیکن
ظفر ملے نہ مرا مردم دغل سے دل
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۶۶)۔ [ع : (د غ ل)]۔

--- باز صف ؛ ← دغلباز.
رک : دغاباز.

دغلباز کے کئے پہ کیا اعتبار
ہمیں مستعد ہو رہنا اپنے تہار
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۲۰).

دغلباز ہو کس کے کام آئے نیں
عیاری منے کس کے سر دائے نیں
(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفورِ چین ، ۳۹).

یہ گندم نما جو فروشاں ہیں ہکّے
دغل باز عیار جھوٹے اُچکے
(۱۸۱۳ ، شاہ ندا (اردو ادب ، ۱۵ : ۱۵۳)).

اس دغل باز حسینہ کی درازدستی سے
خانوادے لٹے برباد ہوئے کاشانے
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۳۸)۔ [دغل + ف : باز ، باختن - کھیلنا]۔

--- بازی امث.
چالاکی ، فریب دہی ، عیاری.

جُز دغل بازی نہیں تیرے عدو کی کچھ بساط
مات ہونے کے سوا رُخ کو دکھاتا ہے کہاں
(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۳۳)۔ دیکھنا کہ اس شاہ خوزاں نے کیا دغل بازی کی۔ (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۸۳)۔ [دغل + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- فَصَل (--- فت ف ، ص) امذ.
چالاکی ، فریب ، مکاری. اُن سب سے جو دغل فصل کرتے ہیں ... خدا نفرت رکھتا ہے۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۷۸۵)۔ مرزا کریم الدین رسا ... بہت رحم دل ، خوش خلق اور سادہ مزاج ہیں دغل فصل نام کو نہیں ہے۔ (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۶۱)۔ [دغل + فصل (رک)]۔

--- نِیَّت کس اضا (--- کس ن ، فت ی) امث.
نیت کی خرابی ، بدنیتی ، بے ایمانی. عمرو بن سعید بن عاص ...

دغلی نیت و فساد طویت و طبع خلافت پر منطوی تھا۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۱)۔ [دغل + نیت (رک)]۔

دَغْلَہ (فت د ، سک غ ، فت ل) امذ.
دگا ، روئی دار انگرکھا۔ وہ (جمیل الدین عالی) روئی کا دغلہ بھی پہنانے پر مُصِر تھے۔ (۱۹۷۶ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۲۱۱)۔ [دگا (رک) کا ایک اِملا]۔

دَغَلی (فت د ، غ) صف.
مکار ، فریبی ، دھوکے باز ، جعلساز.

ہرگز تُو نہ لے ساتھ رقیبو دغلی کوں
مت راہ دے خلوت منیں ایسے خلل کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۹)۔ [دغل + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

دَغْمَا (فت د ، سک غ) امذ.
دھوکے باز ، جعل ساز ، نقصان پہنچانے والا.

اُٹے جبۂ سبز در بر کیا
اُٹے زور کی دغمی اس اوپر دیا

(۱۶۰۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۸)۔ بحر کا محاصلہ ایجیبے ... مہدی سوڈانی (یا سوڈاتی) آیا اوسکو زیر کرو دیکھو کہ ہی عثمان دغما موجود ہے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، گلدستۂ پنچ ، ۶)۔ [ع]

دَغْنَا (فت د ، سک غ) ف ل.
۱. آتش بازی کا چھوڑا جانا ، شتابہ لگایا جانا.

اناروں کا دغنا بھچنے کا زور
ستاروں کا چھٹنا پٹاخوں کا شور

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۲۲۸)۔

ماہتابی اک طرف ہے جو دغی
چاند سا نکلا ہوئی حیراں سبھی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۲)۔ چھچھوندروں کی آگ بڑھتی جاتی تھی ایک کے بعد ایک دغتی جاتی تھی۔ (۱۹۵۲ ، رفیق تنہائی ، ۹۱)۔
۲. توپ ، بندوق یا آتشیں اسلحہ کا سر ہونا یا چلایا جانا۔ کسی مضمون سے قلم ہوائی سا دغ کر ہاتھ سے باہر نکل جائے گا۔ (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱)۔ یہ کیا ماجرا ہے یہ توپیں کیوں بے وقت دغ رہی ہیں۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۵۴)۔ رات بھی ہوئے آواز اور قریب آگئی اور مشین گنوں کے دغنے کی گرج صاف سُنائی دینے لگی۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۱۲۹)۔ ۳. (أ) (مجازاً) ہانی کے زور سے گرنے کا عمل جس سے گرجدار آواز پیدا ہوتی ہے.

اچھالتی ہیں جو طوفاں میں ماہیوں کو ہوائیں
ہزار توپ کے دغنے کی سُن رہا ہوں صدائیں

(۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افکار سلیم ، ۱۲۵)۔ (آأ) (مجازاً) تیز یا ناگوار آواز کا کانوں میں آنا تیری جُدائی میں جو سانس نکلتی ہے وہ گویا ایک بندوق دغ کر میری جان لیتی ہے۔ (۱۸۶۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۹۳)۔ موت! دفعتاً پھر اس کے کانوں میں ایک توپ دغی (۱۹۰۹ ، آگ کا دریا ، ۹۲۴)۔ [ف : دغ + نا ، علامت مصدر]۔

دَغْوانا (فت د ، سک غ) ف م.
لوہے کو گرم کر کے جسم پر نشان دیا جانا ، گل دیا جانا۔ اگر کوئی شودر کسی دوج کے ساتھ ایک ہی جگہ بیٹھنا چاہے تو بادشاہ کو چاہیے کہ اس کے سرین کو دغوا دے۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۲۱۸)۔ [دغنا (رک) کا متعدی]۔

دَغُول (فت د ، و مع) صف.
جو زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا ہو ، حرام زادہ ، فطرتاً بدذات اور شریر.

ہے پر دغول نفس بدذات
ہر کہ ہے زہرو خرابات

(۱۸۹۹ ، شاد لکھنوی (محمد جان) ، مثنوی عبرت نسب ، ۱)۔ [ف]۔

دَغُولیا (فت د ، و مع ، کس ل) صف.
دغاباز ، ٹھگ ، مکار ، پاکھنڈی۔ بگڑے دغولیوں کی چال چلے ہیں۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۲۳)۔ [دغول (رک) + یا ، لاحقۂ صفت]۔

دَغے (فت د) امذ (قدیم).
فریبی ، مکار ، (رک) دغا۔ جنو نے ایسی دغے کی باتاں پر بھروسا لیائے تو آخر اپنی بادشاہی اپنا ملک گنوائے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۷)۔ [ف]۔

دَغِیلا (فت د ، ی مع) صف۔ امث : دغیلی.
۱. داغدار ، چتی دار ، چوٹ لگا ہوا پھل ، گرا ہوا پھل جیسے داغ لگ جاتے اور بھی قسم کی اوعیہ ہوتی ہیں جن کی دیواروں میں نقطوں (داغوں) کی کثیر تعداد ہوتی ہے یہ دغیلی اوعیہ ہیں۔ (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات (ترجمہ) ، ۲۳)۔ ۲. (مجازاً) جس میں بدنامی وغیرہ کا عیب ہو ؛ (مراد) دھوکے باز ، مکار۔ دغیلے آدمی کا وقار لوگوں کی نظروں میں نہیں ہوتا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۰۳)۔ مگر دنیا میں بھی یہ خبر پوری ہو کر رہی اور اسکی ناک دغیل ہو گئی کہتے ہیں کہ بدر میں اسکی ناک کٹ گئی۔ (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، ۹۰۲)۔ [داغ + ا : + یل (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

--- کُھوسَٹ (ضم و مع ، فت س) امذ نیز امث.
(حشریات) الو کا بچہ ، جس پر چتیاں ہوتی ہیں لاط : Athene Brama Temminck ۔ انتھنی براماٹیمنک ، دغیلی کھوسٹ۔ (۱۹۹۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۸۷)۔ [دغیلی + کھوسٹ (رک)]۔

دَف (۱) (فت د) امذ نیز امث.
۱. کم و بیش ایک فٹ قطر کا چوبی حلقہ نما ایک ساز ، طبلہ سے مشابہ لیکن بڑا جس میں ایک طرف کھال منڈھی ہوتی ہو ، ڈفلا ، دائرہ ، ڈھڑی ، چوبی۔ بادشاہ عالم پناہ ... دف دائرا ، چنگ ، رباب سوں بے حجاب سوں دو چار پیالے شراب کے پیا تھا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰)۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک سفر میں وارد دمشق ہوا ، شہر کے لوگوں کوں دیکھا کہ شادی ہیں اور ... چھوٹے بڑے لباس بھاری پہن ... دف و نقارہ و

ڈھول بخوشی بجاتے ہیں۔ (١٨٣٢ء ، کربل کتھا ، ٢٥٣)۔

بولتا ہے تال اور مردنگ سے

بولتا ہے نے میں دف میں چنگ میں

(١٨٠٢ء ، رمزالعاشقین، ١٠٩)۔ خاتونانِ قریش دف پر اشعار پڑھتی ہوئی بڑھیں۔ (١٩١١ء ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٣٣٣)۔

یا فرات اور دجلہ کی لہریں

دف و چنگہ پر رقص کرتی رہیں

(١٩٨٣ء ، بے نام ، ٨١)۔ ٢. (تصوف) **طلبِ معشوق مراد ہے ، مرادف: بربط و چنگ**(مصباح التعرف ، ١١٨)۔ [ف: دف ؛ ع: (دف ف)]۔

ـــــ زَن (ـــــ فت ز) صف۔

دف بجانے والا۔

مچی ہے آج جگت میں جہاں تہاں ہولی

پڑی ہے دھوم کہ آئی ہے دف زناں ہولی

(١٧١٨ء ، دیوانِ آبرو ، ٥٠)۔ دف زن ۔ ڈھاڈی ہی طبقے والوں کی عورتیں اکثر دف ... بجا کر ... جلسوں میں بھی گایا کرتی ہیں۔ (١٩٣٩ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ٢٢٥)۔ [دف + ف : زن ، زدن ـ مارنا]۔

ـــــ نَواز (ـــــ فت ن) صف۔

دف بجانے والا(جامع اللغات)۔ [دف + ف: نواز، نواختن ـ بجانا]۔

دَف (٢) (فت د) امث۔

١. **گرمی ، حرارت ؛ جوش ، تیزی۔** جوانی دیوانی کا دف پیری سے مارا جاتا ہے۔ (١٩٧٦ء ، زرگزشت ، ٧٥)۔ ٢. **زہر ، غصہ ، پتا ؛ چڑھاؤ ؛ زیادتی ؛ بری خاصیت** (جامع اللغات)۔ [ف: س : تپ ताप ـ گرمی ، یا ؛ ع : دفا (ـ گرمی) کی تصحیف]۔

ـــــ مَرْنا محاورہ۔

١. **تیزی مرنا ، جوش ختم ہونا۔** مرچوں کا دف گھی سے مرتا ہے۔ (١٩٣٣ء ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ١١٨)۔ برف سے خمیری روٹی اور ہری مرچوں کا دف مرتا ہے۔ (١٩٧٦ء ، زرگزشت ، ٧٥)۔ ٢. **غصہ اترنا ؛ خواہشِ نفس کا دب جانا**(ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

دَفاتِر (فت د ، کس ت) امذ ؛ ج۔

١. **(رک) : دفتر۔**

میں نے جانا تھا صحیفہ عشق کا میرے ہے نام

واہ یہ دیوان بھی نقلِ دفاتر ہو گیا

(١٧٩٨ء ، سوز ، د ، ٣)۔ جوہریانِ رشتہ بازارِ معانی و صیرفیانِ دارالعیارِ سخندانی نے دفاترِ اخبار کو اس طرح آرائش دی ہے کہ اقصائے ممالکِ چین میں ایک بادشاہ تھا کہ ... چرچا اس کی عظمت و شہریاری کا مانند نیرِ اعظم کے ظاہر تھا۔ (١٨٣٨ء ، بستانِ حکمت ، ١١)۔ مقتدرہ قومی زبان کے قیام کا ایک مقصد سرکاری دفاتر میں اردو کی ترویج بھی ہے۔ (١٩٨٣ء ، دفتری مراسلت ، ١)۔ ٢. **کتاب ، رجسٹر ، بہی کھاتہ۔** مقول ... سلسلۂ نسب کو محفوظ رکھتے تھے اور ... دفاتر اور اوراق میں اسے کتابت میں لاتے تھے۔ (١٩٦٧ء ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٣)۔ عہدِ مغلیہ کے دفاتر تصاویر بالعموم غیر مذہبی ہیں۔ (١٩١٠ء ، مضامین پریم چند ، ٥٣)۔ بانی وکالت آرشیوی کے کاغذات کو اس شکل کے مطابق جس میں وہ محفوظ کیے گئے ہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (١) اوراق ، یعنی متفرق کاغذات اور (٢) دفاتر ، یعنی مجلد رجسٹر (١٩٦٨ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٩٢٨)۔ ٣. (منطق) **اہلِ ہیئت میں وہ کتاب جس میں ستاروں کے مشاہدات درج کیے جاتے ہیں۔** اکثر قدیم دفاتر مشاہدات حرکت و اختلافات قمر کے موجود تھے۔ (١٩٠٣ء ، مفتاح المنطق ، ٢ : ١٩٩)۔ [دفتر (رک) کی جمع عربی قاعدے کے مطابق]۔

دِفاع (کس د) امذ۔

١. **روکنے دور کرنے یا ہٹانے کا عمل یا کیفیت ؛ حفاظت ، بچاؤ۔** کمزور کو صرف دفاع کی فکر کرنی چاہیے۔ (١٩٢٢ء ، نقشِ فرنگ ، ٥٣)۔ میری بہنوں نے ماں کو یقین دلایا کہ وہ بالغ ہیں اور اپنا دفاع خود کرنا جانتی ہیں۔ (١٩٨٢ء ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ٣٧)۔ ٢. **مخالف فوج کا حملہ یا دشمن کی شرانگیزی روکنے اور اسے پسپا کرنے کی صورتِ حال (جس میں اپنی جانب سے اقدامِ جنگ نہ ہو)۔** جو لوگ براہِ راست قریش کے زیرِ اثر یا اُن کے حلیف اور ہم عہد نہ تھے وہ اب بھی مدینہ پر حملہ کی طیاریاں کرتے رہتے تھے اور اُن کے دفاع کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کچھ فوجیں بھیجنی پڑتی تھیں۔ (١٩١٤ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ١٩)۔ پاکستان دوسروں کا دست نگر رہ کر پوری طرح اپنا دفاع نہیں کر سکتا۔ (١٩٨١ء ، جدید سائنس ، ٣٥)۔ ٣. **محکمۂ فوج ، شعبۂ ارتش۔** دفاع : بری فوج ستر لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اس میں پیدل فوج کے آٹھ ڈویژن شامل ہیں۔ (١٩٦٧ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٦٦٠)۔ [ع : (د ف ع)]۔

دِفاعی(کس د) صف۔

مخالف سے بچاؤ، دشمن کے حملہ سے مدافعت۔ آنحضرتؐ کی تمام جنگیں دفاعی تھیں۔ (١٩٠٢ء ، مقدمۂ تحقیق الجہاد (ترجمہ) ، ٢)۔ دفاعی ملازمتوں نیز اعلیٰ ملازمتوں مثلاً محصولات وغیرہ کے لیے ہندی سیکھنا خاص طور پر ضروری ہے۔ (١٩٨٥ء ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ١٠٥)۔ [دفاع + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ اِدارَہ (ـــــ کس ا ، فت ر) امذ۔

تحفظِ ملک سے متعلق محکمہ جو وزارتِ دفاع کے تحت کام کرتا ہے۔ مشرقِ ایشیا کے دفاعی ادارے ... کا اجلاس کینبرا میں شروع ہوا۔ (١٩٦٦ء ، جنگ ، کراچی ، ٣٠ ، ٧ ، ٣)۔ [دفاعی + ادارہ (رک)]۔

ـــــ تَوافُق (ـــــ فت ت ، ضم ف) امذ۔

(نباتیات) **دو تخموں کے درمیان بچاؤ کا فرق۔** دفاعی توافقات ۔ دعا تخموں اور برہنہ تخموں کے درمیان بنیادی امتیاز (یعنی مادگیں کی تکوین) بلا شبہہ ایک توافق کے طور پر پیدا ہوا جس سے بیض دان اور بیج کی بہتر حفاظت حاصل ہو گئی۔ (١٩٣٣ء ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ٢ : ٦٧٧)۔ [دفاعی + توافق (رک)]۔

ـــــ حِصار (ـــــ کس ح) امذ۔

(عسکری) دشمن کے خلاف مورچہ۔ مشرق پاکستان کے دفاع کے چار طریقے تھے اوّل ... جتنے وسائل دستیاب ہیں انھیں استعمال میں لا کر ڈھاکہ کے گرد دفاعی حصار بنا دیا جائے جغرافیائی لحاظ سے یہ دفاعی حصار تین بڑے دریاؤں (جمنا، برہم پترا اور میگھنا) کے کناروں پر استوار کیا جاسکتا تھا۔ (۱۹۷۷ء، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا، ۱۳۳)۔ [دفاعی + حصار (رک)]۔

---حِکْمَتِ عَمَلی (--- کس ح، سک ک، فت م، کس ت، فت ع، م) امث۔
(کھیل) **بچاؤ کا لائحۂ عمل، طریقۂ کار**۔ اسکوائر کٹ انتہائی دلکش، دفاعی حکمتِ عملی کے دوران اُن کی بیٹنگ بے نظیر۔ (۱۹۸۵ء، کرکٹ، ۲۱۷)۔ [دفاعی + حکمت (رک) + عمل (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---خَط (---فت خ) امذ۔
(عسکری) **کسی ملک کی وہ سرحد جہاں دشمن سے دفاع کے لیے فوج کو صف آرا کیا جائے، مخالف سے بچاؤ کی تدابیر**۔ مسلمان ہندوقسطانیت کے اُٹھتے ہوئے سیلاب کے سامنے دفاعی خط کھینچنا چاہتے تھے۔ (۱۹۶۹ء، خاک اور خون، ۲۱۶)۔ نیا دفاعی خط دریائے برہم پتر کے شمال میں شیرپور اور سرچہ کے درمیان سے گزرتا تھا۔ (۱۹۷۷ء، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا، ۱۸۹)۔ [دفاعی + خط (رک)]۔

---رَوِّیَّہ (---فت ر، و، شد ی بفت) امذ۔
بچاؤ کا طرزِ عمل۔ ایک اقلیتی گروہ جس کے خلاف اکثریت امتیاز کرتی ہے بعض مخصوص و دفاعی رویّے اور خصائص پیدا کر لے گا۔ (۱۹۶۹ء، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۴۸۵)۔ [دفاعی + رَوِّیّہ (رک)]۔

---لائن (--- کس ء) امث۔
(عسکری) **اگلا مورچہ جہاں فوج حملے یا بچاؤ کے لیے متعین کی جائے**۔ اگر ان کا (کرنل صاحب) سر ذمہ داری کے بوجھ سے گریبان کی طرف جُھکا ہوا ہوتا تو ہم یہ قیاس کرتے کہ دفاعی لائن میں کہیں جُھکاؤ آ گیا۔ (۱۹۷۳ء، ہمہ یاراں دوزخ، ۱۹۱)۔ [دفاعی + انگ: لائن = قطار]۔

---مِیکانِیَت (---ی مع، کس ن، فت ی) امث۔
(نفسیات) **بچاؤ کی ترکیب، حفاظت کا طریقۂ کار**۔ ناکامی اور کمتری کے احساسات سے عہدہ برا ہونے کے لیے مطابقتی میکانیتوں کی ضرورت ہوتی ہے متعدد میکانیتیں جو اس کو پورا کرتی ہیں دفاعی میکانیتوں کی حیثیت سے گروہ بند کی جاتی ہیں (۱۹۶۹ء، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۵۷۶)۔ [دفاعی + میکانیت (رک)]۔

---مِینار (---ی مع) امذ۔
(عسکری) **حفاظت کے اُنچے بلند ستون جن کی برجیوں میں سے دیکھنے سے دشمن کی حرکات کا پتہ چلتا رہتا ہے** دیوار جس میں ... جابجا دفاعی مینار اور برج بنے ہوئے ہیں۔ (۱۹۷۳ء، آوازِ دوست، ۱۰۳)۔ [دفاعی + مینار (رک)]۔

---نِظام (--- کس ن) امذ۔
(طب) **مدافعت یا بچاؤ کے طریقۂ کار پر مبنی تنظیم**۔ جراثیم کے کسی انسان یا جانور کے جسم میں داخل ہونے سے قبل اس کا «پہلا دفاعی نظام» کام کرتا ہے۔ (۱۹۶۹ء، امراضی خورد حیاتیات، ۲۷)۔ [دفاعی + نظام (رک)]۔

دَفالْچی (فت د، سک ل) امذ۔
دف بجانے والا، دف زن، ڈفالچی۔ جو زمانۂ ماضی میں لڑائی میر سید احسن اور راجہ بھرتھوری (بھرتھوی) سے ہوئی تھی اور اوس کا قصّہ اکثر بڑا ہے اور دفالچی گاتے پھرتے ہیں۔ (۱۸۷۵ء، سرمایۂ عشرت، ۲۹۷)۔ [رک: ڈفالچی]۔

دَفالی (فت د) امذ۔
ڈفالی، ڈفالچی، دف یا دھپڑی بجانے والا یا بجانے کا کام کرنے والا شخص، نیز دھپڑی بجانے کا پیشہ کرنے والوں کی ذات یا قوم (نوراللغات؛ فرہنگ آصفیہ؛ پلیٹس)۔ [دف + ا: ال، لاحقۂ صفت + ی، لاحقۂ فاعلی]۔

دَفان (فت د) امذ۔
۱. **نِکال دینا، دُور کرنا، ہٹا دینا (تحقیر، تنفُّر یا عتاب کے موقع پر)**۔ امام الدین خاں تم تو ٹھہرو اور سب کو دفان کرو۔ (۱۸۸۷ء، جام سرشار، ۱۱۹)۔ یہ (بیوی) کمبخت گھر میں رہے گی تو لطف نہ آئے گا، کسی طرح اس کو دفان کرو۔ (۱۹۱۶ء، اتالیق بی بی، ۳۶)۔ ہیرو نے کہا، اب تو سب بوڑھے دفان ہو گئے اب تو تمہارا اپنا اختیار ہے۔ (۱۹۸۳ء، سفرمینا، ۱۴۷)۔ ۲. **خیال چھوڑنا، صرفِ نظر کرنا، پسِ پُشت ڈالنا (تحقیر وغیرہ کی بنا پر)**۔ وہ آتا نہیں اور آپ بھی دفان کیجیے۔ (۱۸۹۰ء، طلسم ہوش ربا، ۳: ۷۳۰)۔ خلیفہ: جی ہاں دفان کیجیے، دیکھیے ایک اور معاملہ ہے اسے دیکھ لیجیے۔ (۱۹۰۰ء، ذات شریف، ۴۴)۔ ف: کرنا، ہونا۔ [ع: دفع (بحذف ع) + ا: ان، لاحقۂ اسمیت]۔

دَفائِن (فت د، کس ء) امذ؛ ج۔
دفینہ (رک) کی جمع، خزانے، زمین میں دفن کی ہوئی رقمیں۔ ایک بادشاہ ... دفائن بیکراں اور خزائن بے پایاں کا مالک تھا۔ (۱۸۳۸ء، بستانِ حکمت، ۳۳۱)۔ ہزارہا سال کے خزائن و دفائن اور جواہرات سے اپنے خزانے معمور کر لیے ہوں۔ (۱۹۳۹ء، افسانۂ پدمنی، ۹۳)۔ [ع: (د ف ن)]۔

دَفْتَر (فت د، سک ف، فت ت) امذ۔
۱. **وہ جگہ جہاں کسی ادارے، انجمن یا محکمے وغیرہ کا عملہ یا کوئی شخص ذاتی کاروبار سے متعلق معمولاً کام کرتا ہے، آفس**۔ وہاں کے گماشتے، خزانچی، مشرف داروغوں کو پکڑوا کر سب دفتر ضبط کیے۔ (۱۸۰۲ء، باغ و بہار، ۷۵)۔ (آنحضرتؐ کے) عہد مبارک میں اگرچہ اور صیغوں کا کوئی مستقل دفتر نہیں قائم ہوا تھا تاہم توقیعات و فرامین کے لیے اس کی ابتدائی شکل قائم

ہو چکی تھی۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۵۹)۔ یہ بات ہو بہاں ہوتی ہے یہ میرے دفتر میں بھی ہو سکتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۶۳)۔ ۲. **مجموعۂ کاغذات (جس میں کسی ادارے محکمے یا فرد کے ہر قسم کے رجسٹر حسابات ، فہرستیں ، فائل ، مسلیں ، مسودے وغیرہ ہوں)۔**

صبا حق کا بارا سنبل ہو بہیا
ورق پھل کے دفتر کے او لے گیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۸)۔

اسے بے مغز کو کہاں یہہ خبر
ہیں لدی لکڑیاں کہ ہیں دفتر

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۲۸)۔ اس کی نظم کا دفتر حافظ کے دیوان سے دو چند سہ چند ہے۔ (۱۸۶۲ ، خطوطِ غالب ، ۸۰)۔ بیلی کاپٹر ایسٹرن کمانڈ ہیڈ کوارٹر اور مختلف سیکٹروں کے درمیان دورانِ جنگ رابطے کا واحد ذریعہ تھے ... اِن کی داستانِ شجاعت رقم کرنے کے لیے ایک الگ دفتر چاہیے۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۰۸)۔ ۳. **(مجازاً) احکام ، قوانین نظم و نسق۔** «دفتر»۔ (۱۵۹۷ ، آئینِ اکبری ، ۲ : ۱۷)۔

تو ہے سہتر تو ہے بہتر علی ابنِ ابی طالب
تو ہی ہے دین کا دفتر علی ابنِ ابی طالب

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۸)۔ ۴. (أ) **(مجازاً) طویل تقریر یا تحریر ، باتوں کا پشتارہ ، طُومار ، تفصیل۔**

خسرو و شیریں کا ہے سو ایک دفتر
زلف پینگاں میں پینگاتا ہوں سراجی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۰)۔

ولے اس طُول کوں یوں مختصر کر
لکھیا دو حرف میں میں نیک دفتر

(۱۶۵۷ ، تحفۂ پھول بن (سہ ماہی اردو ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۲۰))۔

اب کہاں حرف و حکایت ہے ہمیں
عمر گُزری کہ وہ دفتر ہی گیا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۹۹)۔

ایک دو نقشِ جفا ہوں تو بتاؤں ان کو
ہر ترے دل میں تو بیداد کا دفتر دیکھا

(۱۸۷۳ ، نشیدِ خسروانی ، ۵۱)۔

گُزر جائے نہ اے دل وصل کی شب یوں ہی باتوں میں
نکالا ہے یہ کیا دفتر حکایت کا شکایت کا

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۵۰)۔ بعض لوگوں کو کوئی مخصوص بحر بہت پسند ہوتی ہے اور ان بحروں میں وہ اپنا جادو پوری طرح جگاتے ہیں اس کی مثالیں پیش کرنے کے لیے تو دفتر چاہیں۔ (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۷۰)۔ (اا) **اعمالنامہ ، خطا و گناہ کی رُوداد ، فردِ عصیاں۔**

خطا دفتر اوپر کھینچے الف لوچن کے کاجل سے
پری چین بانے حلقہ آپ کان ہم عبد و ہم تو روز

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۶)۔

لکھیں ہیں اجر میں اس کے فرشتوں نے دفتر
ہر ایک خبر کی تیرے ہے ایک جزا اور ہی

(۱۷۳۰ ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۰)۔

کچھ غم نہیں جو پیش ہے دفتر قصور کا
عنوان نامہ نام ہے ربِّ غفور کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۱)۔ اور ہم نے ہر انسان کا نتیجۂ عمل اس کی گردن میں چپکا دیا ہے اور قیامت کے دن ہم دفتر کر کے نکالیں گے جس کو وہ کھلا ہوا پائے گا کہ اپنا دفتر پڑھ لے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۷۳۱)۔ (ااا) **(مجازاً) لمبا چوڑا خط۔**

خط مرا پھینک دیا یہ کہہ کر
ہم سے دفتر نہیں دیکھا جاتا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۸)۔

زبانی حال دل کہہ دوں جو یاری دے زباں میری
کہ دفتر لکھتے لکھتے گھس گئی ہیں انگلیاں میری

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۲۹)۔

یہ کہہ کر اس نے واپس دیدیا خط میرے قاصد کو
وہ اس دفتر کو رکھ چھوڑیں وہ یہ طُومار رہنے دیں

(۱۹۲۸ ، دیوانِ قمر ، ۲ : ۲۷)۔ (iv) **مجموعۂ اشعار ، مجموعہ شاعری کی کتاب ، دیوان۔**

ہم آج بیٹھے ہیں ترتیب کرنے دفتر کو
ورق جب اس کا اڑا لے گئی ہوا ایک ایک

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۹۱)۔ عرب کا جاہل ... اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات سے بھی قطعاً بیگانہ تھا ، دیوانِ عرب یعنی ان کا شاعری کے دفتر میں کہیں کہیں اللہ کا نام آتا ہے مگر کہیں اس کی صفت کا ذکر نہیں آتا۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۴۹۱)۔ **(۷) ہدایات ؛ وصیّت ؛ نصیحت۔**

کہیں ہیں نبی تین دفتر ستوں
پہل نیکیاں اور بدیاں کہوں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۰۰)۔ ۵. (أ) **محفوظ کتابچۂ سزا و جرائم ، قیدیوں یا مجرموں کی تفصیل کا رجسٹر۔** جو شخص قاضی کیا جاوے اوسکو چاہیئے کہ پہلے قاضی کا دفتر طلب کرے جن میں دستاویزات اور فیصل نامے ہیں اور حوالات کے قیدیوں کو دیکھے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۶۳)۔ میں نے (کتاب کا مصنف) اس دفتر میں بعض مقامات پر ہندی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۳)۔ (اا) **روزنامچۂ شاہی ، یادداشت۔** گفتار اور کردار کو صفحوں اور ورقوں پر لکھتے ہیں کہ جس سے یاد کی مدد ہوتی ہے ان اوراق اسناد کو دفتر کہتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۰۳)۔ ۶. (أ) **فہرست۔**

چہرہ مرا دفتر میں شہیدوں کے لکھا ہے
بھولا ہوں مگر اتنی علی راہ نما ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲) (اا) **حصّہ ، باب ، عنوان ؛ جلد۔** داستان امیر حمزہ کے سات دفتر ہیں۔ (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲)۔ انہوں نے (رضا نقوی) پورے مجموعے کو چار دفتروں میں بانٹ دیا۔ (۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل (پیش لفظ) ، ۵)۔ ۷. **پرت ، طبق۔**

سات دفتر علم و فن کے ہاتھ میں
سات دریا کی سیاہی ساتھ میں

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۵۳)۔ ۸. **حالات ، واقعات۔** اس گزشتہ دفتر سے قطع نظر کر کے ہم خود اپنی حالت کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۲۲۶)۔ ۹. **سامان ، اسباب ، گودام۔**

ظروف زر و سیم نہ بے حساب
نہ دفتر میں باوس نہ اندر کتاب
(۱۸۶۵ ، محسن شوقی ، ۵ : ۱۰۳۵).
حریم خلافت میں اونٹوں پہ لد کر
جہے کے تیرے مصر و یونان کے دفتر
(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۳۰). ۱۰. دفتر مجموعۂ حساب کو کہتے ہیں (نوراللغات ؛ اصول السیاق ، ۲). ۱۱. سرکاری نقشہ ؛ رپورٹ (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۸). ۱۲. نوادرات ؛ قدیم تاریخی دستاویزات کا محافظ (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۵۸).
[بو : ـ جِعزا ؛ ع : دفتہ ؛ آرامی : دب ـ لوح].

ـــ اَبوابُ التّحصیل کس اضا (ـــ فت ا ، سک ب ، ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ح ، ی مع) امذ.
گھر کے اخراجات کا رجسٹر (جامع اللغات). [دفتر + ابواب (باب (رک) کی جمع) + رک : ال (۱) + تحصیل (رک)].

ـــ اَبوابُ المال کس اضا (ـــ فت ا ، سک ب ، ضم ب ، غم ا ، سک ل) امذ.
مالگزاری کا رجسٹر (جامع اللغات). [دفتر + ابواب (باب (رک) کی جمع) + رک : ال (۱) + مال (رک)].

ـــ اِجْرائی کس صف (ـــ کس ا ، سک ج) امذ.
(قانون) دفتر دیوانی و مالی۔ ہر سند کے متیقنہ کی تصدیق دفتر انشاء سے ہونی چاہیے اور مسودہ کی تصدیق دفتر اجرائی سے جس سے دفتر دیوانی و مالی مراد ہے. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۵۸). [دفتر + اجرا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اِسْتِمْراری کس صف (ـــ کس ا ، سک س ، کس ت ، سک م) امذ.
ڈاکخانے کے محکمے کے وہ کاغذات جو تین سال تک تلف نہیں ہوتے (اعظم اللغات ، مہذب اللغات). [دفتر + ف : استمرار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اِسْتیفا کس اضا (ـــ کس ا ، سک س ، ی مع) امذ.
باقی رکھنا ، کسی چیز کو پوری طرح لے لینا ؛ (مجازاً) حساب جمع و خرچ سے دفتر پاک و صاف رکھنا. دفتر استیفاء کا دوسرا نام بیت المال ہے. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۲۲). [دفتر + استیفا (رک)].

ـــ اَسْرار کس اضا (ـــ فت ا ، سک س) امذ.
سربستہ راز کی تفصیل.
دفتر اسرار ہے بزم گل اندامان شہر
آؤ اس دفتر کی ہم اوراق گردانی کریں
(۱۹۹۶ ، غزال و غزل ، ۸۷). [دفتر + اسرار (رک)].

ـــ اَعْمال کس اضا (ـــ فت ا ، سک ع) امذ.
اعمالنامہ ، وہ کتاب جس میں اعمال کی تفصیل ہو (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [دفتر + اعمال (عمل (رک) کی جمع)].

ـــ اُلٹا دینا محاورہ.
سارا منصوبہ ختم ہو جانا.
بہت ابر نے کوشش کہ باندھی کمر
یہی الٹا دیا دفتر بحر و بر
(۱۸۶۰ ، گلشن مہ و شان ، ۲۳).

ـــ اُلٹ پُلٹ ہونا محاورہ.
کسی چیز کا درہم برہم ہونا (مہذب اللغات).

ـــ اُلٹ دینا محاورہ.
رک : دفتر الٹنا جس کا یہ تعدیہ ہے.
مشرق و مغرب کے دفتر کو الٹ دیتے تھے ہم
اور ہمارے فیصلے کی ہو نہ سکتی تھی اپیل
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۹).
دفتر الٹ دیا وہ سرشتے اڑا دیے
ہاتھوں سے قسمتوں کے نوشتے اڑا دیے
(۱۹۶۳ ، سنہ ۶۱ کے چند جدید مرثیے ، ۳۷).

ـــ اُلٹنا محاورہ.
۱. صورتِ حال کا بالکل بدل جانا ؛ سارا کام یا منصوبہ منتشر یا ملیا میٹ ہو جانا.
سادہ رو ہو گئے سب خاک کے پردے میں نہاں
دیکھتے دیکھتے کیا دفتر دنیا اولٹا
(۱۸۵۳ ، ریاض مصنف ، ۷۱). ہنگری کا تختہ الٹ جانے سے شوارتسن برگ کے لیے یہ ممکن ہو گیا کہ وہ اس مرکزی نظام دفتریت کو ازسرِ نو زندہ کر دے جسکا پچھلے سال ، انقلابِ مارچ نے دفتر الٹ دیا تھا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۳۰۱).
۲. انقلاب آ جانا.
وہ بزم نظر نہ جام و ساغر
یک بار الٹ گیا وہ دفتر
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۹). ۳. مجموعۂ کاغذات یا کتاب وغیرہ کو الٹ پلٹ کر کوئی بات اس میں تلاش کرنا. عہدِ قدیم کے بہت پرانے پرانے دفتر الٹے ، آخر دیکھتے دیکھتے یہ معلوم ہوا کہ کالا ناگ راگ سے بڑھ جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱۳۹).

ـــ الزُّنوب (ـــ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ز بضم ، و مع) امذ.
سپاہیوں کے جرائم کی کتاب (مہذب اللغات). [دفتر + ع : رک : ال (۱) + زنوب (رک)].

ـــ الشُّطّب (ـــ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ش بفت ، فت ط) امذ.
سیاہہ (قلم زد کرنے کا رجسٹر) (مہذب اللغات). [دفتر + رک : ال (۱) + شطب (رک)].

ـــ الفَواتیر (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، ی مع) امذ.
بیجک کی کتاب (مہذب اللغات). [دفتر + رک : ال (۱) + فواتیر (رک)].

---اِنشاء کس اضا(---کس ا ، سک ن) امذ.
وہ عمارت جس میں سرکاری سیکریٹریوں کے دفتر ہوں ، سیکریٹریٹ، ناظمہ ، نظامتِ سرکار. اسی شہنشاہ نے دفترِ انشاء کے محرروں کے لیے ایک خاص کناس تجویز کیا تھا کہ وہ عوام سے ممتاز رہیں (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۱۷۷). ہر سند کے مسَفّتہ کی تصدیق دفترِ انشاء سے ہوتی چاہیے (۱۹۰۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۵۸).

پوچھوں گی کس سے خبر وہ آئیگا پھر ابھی
جا اس کو سرے دفترِ اِنشا میں لے کے آ
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۱۰۰۱). [دفتر + اِنشا (رک)].

---باز کَرْنا محاورہ.
بیان کا آغاز کرنا ، تقریر یا تحریر شروع کرنا ؛ داستان سُنانا.

کروں تو نعمیوں کے دفتر کوں باز
حکایت لگے غم کی نس نی دراز
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۶).

---بَخشی گَری کس اضا(---فت ب، سک خ ،فت گ) امذ.
شاہی زمانے کا ایک دفتر جس میں تمام اسناد متعلقہ فوج وغیرہ کا داخلہ رہتا تھا. شاہانِ ہندو دکن کے پاس دفترِ بخشی گری کے نام سے ایک دفتر قائم تھا. (۱۹۲۹ ، فرہنگِ عثمانیہ ، ۲۶۱). [دفتر + بخشی (رک) + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَرہَم ہونا محاورہ.
رک : دفتر الٹنا.

تا بہارِ عارضِ گلرنگ تھی سب شاعری
اب وہ دفتر مثلِ اوراقِ خزاں برہم ہوا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷).

---بَنانا محاورہ.
بات کا بتنگڑ بنانا ، بات کو طُول دے دینا ، بات کو بڑھا چڑھا کر کہنا.

وصل کی بات کب بن آتی تھی
دل سے دفتر بنائے لوگوں نے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۸).

---بے مَعْنی کس صف(---ی مع ، فت م ، سک ع) امذ.
فضول کاغذات ؛ بیکار مباحث. نئی روشنی کے جملہ نقاد یہ تلقین کرنے لگے کہ ہمارا کلاسیکی ادب سب کا سب دفترِ بے معنی ہے. (۱۹۶۲ ، میزان ، ۸۱). آپ نے رواداری سے کام لیا ہے ، ورنہ یہ کتاب برخود غلط مشیخت اور کھوکھلی علمیت کا دفترِ بے معنی ہے. (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۲۴۴). [دفتر + بے (حرفِ نفی) + معنی (رک)].

---پارِینَہ کس صف(---ی مع ، فت ن) امذ.
پرانی لا یعنی باتیں ، فضول قصے ؛ قدیم رسم و رواج.

وصفِ قاتل میں پڑھوں میں شعرِ نو
شاہنامہ دفترِ پارینہ ہے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶). ہندستان کے عہدِ وسطیٰ کے فوجی نظام کا مطالعہ محض ایک دفترِ پارینہ کی حیثیت رکھتا ہے. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱). [دفتر + پارینہ (رک)].

---پانا محاورہ.
کھوج ملنا ، نام و نشان معلوم ہونا

سُخا کس سے اوپر میں ترے نام تو لکھوں
پر اوس کے ستم کا مجھے دفتر نہیں پاتا
(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۱۰).

---پَر نام چَڑْھنا محاورہ.
شہرت پانا.

نہیں کم نامِ عالم عاشق اوس ابروئے پُر خم کے
کماں دارانِ الفت کے چڑھے ہیں نام دفتر پر
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۵۵).

---پَرِیشان ہونا محاورہ.
ختم ہونا ، محو ہونا.

کہتی ہے دوشِ صبا پر شمع و پروانہ کی خاک
جلد حسن و عشق کا دفتر پریشان ہو گیا
(۱۸۹۱ ، تعشق ، د ، ۲).

---تَقْوِیمُ الْمَوجُودات کس اضا(---فت ت ، سک ق ، ی مع ، ضم م ، غم ا ، سک ل ، و لین ، و مع) امذ.
مال و اسباب کی فہرست (مہذب اللغات). [دفتر + تقویم (رک) + رک : ال (۱) + موجود (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---تَہ کَرْنا محاورہ.
قصہ مختصر کرنا ؛ دفتر بند کرنا.

ایک میری ہی پریشانیٔ قسمت لکھ کر
تہ کیا کاتبِ تقدیر نے دفتر اپنا
(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۲۸).

دیکھ کس رنگ سے اُٹھی ہے گھٹا
تہ کر اب وعظ کا دفتر واعظ
(۱۹۳۶ ، جلیل (نوراللغات)).

---چَڑْھانا محاورہ.
(مجازاً) مشہور کرنا ، شہرت دینا.

یاربّ نہ مُدّعی پہ کُھلے مُدّعائے خط
قصے میں آ کے یار نہ دفتر چڑھائے خط
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۸).

---چھاننا محاورہ.
فطرت کا مطالعہ کرنا ؛ بے نتیجہ تحقیق کرنا

جنھوں نے کہ قدرت کے دفتر کو چھانا
جہالت کا ان کی نہیں اب ٹھکانا
(۱۹۰۵ ، بہارت درپن ، ۴۳).

ـــــ حِکْمَت کس اضا(ـــــ کس ح ، سک ک ، فت م) امذ.
عقل و خرد کی باتیں.

دفترِ حکمت و ابہام کو جلنے دو ابھی
قالبِ مہر میں ظلمات کو ڈھلنے دو ابھی

(۱۹۹۹ ، نقشِ دوران ، ۱۷۹). [دفتر + حکمت (رک)].

ـــــ خانَہ (۱) (ـــــ فت ن) امذ.
کمرۂ مسلات ، کمرۂ حسابات. اعلیٰ روشنائی ... خوشنویسوں کے لکھنے کے لائق اور بادشاہی دفتر خانہ کے قابل ہوتی ہے. (۱۸۸۳ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۰). مکتوب طویل عرصے تک اقوام متحدہ کے دفتر خانہ میں پڑا رہا. (۱۹۵۸ ، پطرس ، کـ ، ۵۹۳). [دفتر + خانہ (رک)].

ـــــ خانَہ (۲) کس اضا(ـــــ فت ن) امذ.
دفتر میں کام کرنے والے لوگ. ایوان شاہی کے دہنے جانب دیوان خانہ نہایت وسیع آسمان سے باتیں کرتا ... ایوان کے نیچے ایک کرسی... ہے ... دفتر خانہ اور اہلِ قلم وہیں بیٹھتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۱۸). [دفتر + خانہ (رک)].

ـــــ دار امذ.
ناظمِ مالیہ ، محاسب. ایالت کے اندر قاضی اور مالی دفتر دار اپنے اپنے فیصلوں میں بیگلر بیگی سے آزاد تھے (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۱۲). [دفتر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ داری امث.
حساب کتاب رکھنا ، محاسب کا کام. جب چالو کھاتوں کی ساری رقمیں بینک کے پاس بلا سود رہیں گی تو اس کے لیے ایسی رقموں میں سے دست گرداں قرضے بلا سود دینا کوئی نقصان دہ معاملہ نہ ہوگا کیونکہ اس صورت میں حساب کتاب اور دفتر داری کے جو تھوڑے بہت مصارف بینک کو برداشت کرنے ہوں گے ان سے کچھ زیادہ ہی فوائد وہ ان رقموں سے حاصل کرے گا جو اس کے پاس جمع ہوں گی. (۱۹۶۱ ، سود ، ۲۰۰). [دفتر + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دَسْتاوِیزات کس اضا(ـــــ فت د ، سک س ، ی مع) امذ.
مجموعۂ مسل ، کئی جلدوں پر مشتمل کتاب. تیسرا بڑا دیوان جسے بعض اعتبار سے مذکورہ بالا دیوانوں میں ممتاز کہا جاسکتا ہے ، دیوان الانشا یعنی دفترِ دستاویزات تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۶۷). [دفتر + دستاویز (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــــ دَفْتَر (ـــــ فت د ، سک ف ، فت ت) م ف.
جگہ جگہ : بہت سی کُتب میں شاہان سلف کے حالات دفتر دفتر مندرج کتب تواریخ ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲). [دفتر + دفتر].

ـــــ رُوزْگار کس اضا(ـــــ و مع ، سک ز) امذ.
روزگار دلانے والا دفتر یا محکمہ (علمی اردو لغت). [دفتر + روزگار (رک)].

ـــــ سِیاق کس اضا(ـــــ فت س) امذ.
حساب کی کتاب ، علمِ حساب. دفترِ استیفاء اور دفترِ وجوہ آمدنی یہ دونوں دفاتر بہت قدیم سے ہیں ، ان کا نام دفترِ سیاق تھا. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۲۱). [دفتر + سیاق (رک)].

ـــــ سِیاہ (سِیَہ) کَرْنا محاورہ.
طُول دے کر لکھنا.

سیاہ سیکڑوں دفتر کیا کیے شب و روز
نہ ہو گا میرے برابر سیاہ کار قلم

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۸۷). علماء و فضلاء نے... نفس پرست گروہ کی مذمت میں دفتر سیاہ کیے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۵۱۹).

ـــــ سِیاہ (سِیَہ) ہونا محاورہ.
رک : دفتر سیاہ کرنا (رک) کا لازم.

مختصر ہوتا نہیں وہ قصۂ زلفِ دراز
روز اس جھگڑے میں ہوتے ہیں سیہ دفتر کئی

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۶۹).

ـــــ شاہی امذ.
نوکر شاہی ، افسرانہ رویہ. دفتر شاہی ، صاحب بہادر بھی خواب مست نادر شاہی سے چونک اٹھے. (۱۹۲۰ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۱۵۸). یہ مسلسل واقعات اس اندرونی مرض کے ظاہری آثار تھے جس کی یہ غیر ملکی دفتر شاہی گورنمنٹ شکار تھی. (۱۹۲۳ ، خطبۂ صدارت (مولانا محمد علی) ، ۹۳). [دفتر + شاہی (رک)].

ـــــ عالَم کس اضا(ـــــ فت ل) امذ.
(مجازاً) دنیا.

اے تو مقبولِ سرورِ عالم
اے تو فہرستِ دفترِ عالم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۰).

اوراقِ خلائق نظر آتے ہیں پریشاں
یہ دفترِ عالم کہیں ابتر تو نہیں ہے

(۱۸۳۹ ، دفترِ فصاحت ، ۲۰۹). [دفتر + عالم (رک)].

ـــــ عِصْیاں کس اضا(ـــــ کس ع ، سک ص) امذ.
گناہوں کی فہرست ، اعمال نامہ.

میں تو قائل ہوں کرامت کا تری پیرِ مغاں
دھو دیا مے سے مرا دفترِ عصیاں تُو نے

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۷۲). [دفتر + عصیاں (رک)].

ـــــ عَمَل کس اضا(ـــــ فت ع ، م) امذ.
فردِ نیکی و بدی ، نامۂ اعمال.

روزِ حساب جب مرا پیش ہو دفترِ عمل
آپ بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۹۰). [دفتر + عمل (رک)].

---قاضی امذ.
(مجازاً) انتڑیاں ، اوجھ (جامع اللغات). [دفتر + قاضی (رک)].

---کا (کے) دفتر م ف.
بہت سا ، ڈھیر ؛ گٹھڑیاں ؛ طُول طویل.
نکتہ داں طالب ہوں مونس سے جو ذکرِ شاہ کے
اپنے بستے سے ابھی دفتر کے دفتر کھول دے
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۳۸).

---کائنات کس اضا (--- کس ۵) امذ.
(مجازاً) دنیا کی کتاب ؛ دنیا.
اک ذات ہے صرف اس جہاں میں برحق
یہ دفترِ کائنات دیتا ہے سبق
(۱۹۳۸ ، الخیام (ترجمہ) ، ۶۶). [دفتر + کائنات (رک)].

---کُشائے صُبح (--- ضم ک ، ص ، سک ب) امذ.
(مجازاً) آفتاب.
انجم کی فرد فرد سے لیکر حسابِ شب
دفتر کشائے صبح نے الٹی کتابِ شب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹). [دفتر + ف : کشا ، کُشادن ـ کھولنا + ئے (حرفِ اضافت) + صبح (رک)].

---کے دفتر سیاہ (کالے) کرنا عاورہ.
رک : **دفتر سیاہ کرنا.** خبر میں دفتر کے دفتر سیاہ کروں آپ کب ماننے والے ہو. (۱۸۹۸ ، مکاتیبِ محسن الملک ، ۳۷). شاعر کا کیا نقصان ہوا جو وہ شکاری کو کوستے ہیں اور اس کی ہجو میں دفتر کے دفتر کالے کیے ڈالتے ہیں. (۱۹۱۶ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۳۲).

---کے دفتر سیاہ ہونا عاورہ.
رک : **دفتر سیاہ ہونا.** یہ مجموعہ (« افکار و اذکار ») جنابِ مرتب (بلال احمد زبیری) کی نگاہِ انتخاب کا نتیجہ ہے ... وہ اگر میری (جناب اشتیاق حسین قریشی) کمزوریوں کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے تو دفتر کے دفتر سیاہ ہو جاتے اور مضمون مکمل نہ ہوتا. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار (پیش لفظ) ، ۷).

---کُھلنا عاورہ ؛ ف ل.
۱. **بیان کیا جانا ؛ طُول دے کر بیان ہونا ؛ کثرت سے بیان ہونا.**
کہ تر لوک مل چودا دفتر کُھلے
لکھن گئے تو کچھ صفت پوری نہ ہوئے
(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ ، ۱۶).
نہیں ہے ادب ہوں خدا جا کہ سیں
نہ دفتر کُھلے ان کے اعمال سیں
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۹۵).
بیخودی میں دیکھ اس کے مصحفِ رُو کو مرے
منہ سے نکلا حرف اک ایسا کہ دفتر کھل گیا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۲).
لکھ چکے ہم ، جا چکا خط گر بھی حالت رہی
ہاتھ میں آیا قلم اور شوق کا دفتر کُھلا
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۳۲). ۲. **آغاز ہونا (کسی شے کے بیان یا اظہار وغیرہ کا).**
واں نقاب اُٹھی کہ صبحِ حشر کا منظر کُھلا
یاں کسی کے حسنِ عالم تاب کا دفتر کُھلا
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۰۹).
لطفِ شیخ شہاب دیں سے کُھلا سہروردی فیوض کا دفتر
(۱۸۵۹ ، صد رنگ ، ۳۹). ۳. **دفتر کا کام جاری ہونا.** ہولی کی تعطیل کے بعد دفتر کُھلے گا. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۱).

---کھولنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **(اَ) شعبۂ کار میں کام جاری ہونا ، دفتر کا کام چلنا** (جامع اللغات). **(اا) دفتر کے دروازے کُھلنا** (جامع اللغات). **(ااا) نیا دفتر بنانا ؛ تجارت کا آغاز کرنا** (جامع اللغات). ۲. **دفتر کُھلنا** (رک) **کا تعدیہ ، کثرت سے بیان کرنا.**
کیا ابتدا حال ایس بولنے لگیا دفترِ عشق کو کھولنے
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۳۳). کھانے کے بعد باتیں شروع ہوئیں سیاح نے ایسے دفتر کھولے کہ بہت رات گئی ختم نہ ہوئی. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۷۵). آپ پند و نصائح کا دفتر کھول کر بیٹھ جاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۲۹). ۳. **روزِ قیامت اعمال نامہ کا کھولنا.**
جب دفتر کھولے جائیں گے
جب کھینچ اُکھاڑا جائے گا
پہنائے فلک کا یہ منلب
(۱۹۸۵ ، درین درین ، ۲۵).

---گاؤ خُورْد ہونا عاورہ.
کارخانہ درہم برہم ہونا ، دفتر کا ختم ہو جانا. ہم کو چاہیے کہ جو کریں اگر وہ کارِ بیکاری ہو جب بھی اس میں کوئی بات کام کی نکالیں اور اس دفتر ہی کو گاؤ خورد کریں. (۱۹۰۶ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۲۱۵). ایسا معلوم ہوتا جیسے پرانا سبق آیا گیا ہوا وہ دفتر گاؤ خورد ہوا دیرینہ معاملات از یاد رفت کی مد میں آ گئے. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۹۶).

---لپیٹنا عاورہ.
بات ختم کرنا ، قصہ کوتاہ کرنا.
قصۂ درد کوں انجام نہیں مثلِ سراج
غم کے دفتر کوں لپیٹ آہ کے طُومار کوں کھول
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۹).

---لکھنا عاورہ.
طُویل تحریر لکھنا. لکھنا سکھانے کی میری صلاح ہرگز نہیں ہے کون سے دفتر لکھنے ہیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۵۶).

---مَخلُود کسی صف(---فت م ، سک خ ، و مع) امذ.
دائمی رجسٹر (جامع اللغات). [دفتر + مخلود (رک)].

---مُراسَلات کسی اضا(---ضم م ، فت س) امذ.
خط و کتابت کے متعلق شعبہ. دفتر مراسلات. (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۳۷). [دفتر + مراسلات (رک)].

---مُطَوَّل کس صف(---ضم م ، فت ط ، شد و بکس) امذ.
طُول دیا گیا ، لمبا کیا ہوا. بہت سے عجائب و غرائب اگر لکھے جائیں تو ... یہ کتاب مختصر ایک دفتر مُطَوَّل ہو جائے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۶۶). [دفتر + مطول (رک)].

---مَوقُوفات کس اضا(---و لین ، و مع) امذ.
حساب کا کمرا ، مالگزاری کا دفتر (علمی اردو لغت). [دفتر + موقوفات (رک)].

---میں چڑھنا محاورہ.
رجسٹر میں داخل ہونا ، رجسٹر میں اندراج ہونا.

> نہ ہوں میں عشق میں نامی بلا سے یہ تو ہو
> کہ نام دفتر رنج و ملال میں چڑھ جائے
> (۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۳۰).

---نَقلُ التَّحارِیر کسر اضا(---فت ن ، سک ق ، ضم ل ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، ی مع) امذ.
رجسٹر محاربہ ، آؤٹ ورڈ ڈائری (مہذب اللغات). [دفتر + نقل (رک) + ع : رک : ال (۱) + تحاریر (رک)].

---نِگار/نَویس (--- کس ن/فت ن ، ی مع) صف.
محرر ، منشی ، کلرک (دفتر کا)(نوراللغات ؛ جامع اللغات). [دفتر + ف : نگار ، نگاریشتن - لکھنا/ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

---نَویسی (---فت ن ، ی مع) امث.
دفتری کام ؛ (مجازاً) لکھائی ، تحریر کرنے کا عمل.

> یہ پیری اور تری دفتر نویسی شاد کیا کہنا
> ترے ہاتھوں کا کب تک ساتھ دیتا ہے قلم دیکھیں
> (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۸۹). [دفتر + نویس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نیچَر کس اضا (---ی مع ، فت چ) امذ.
فطرتی منظر ، قدرتی حسن کی کتاب ؛ (مجازاً) دنیا. دفتر نیچر (فطرت) سب کے سامنے کھلا رکھا ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۸). [دفتر + انگ : نیچر Nature].

---والا صف.
داستان نویس ، مصنف یا مؤلف. بعضے دفتر والے یہ لکھتے ہیں کہ بختیار ایک اور ساحر کو کہتے گیا تھا. (۱۸۷۷ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۰۵).

---یَومی کس اضا(---و لین) امذ.
روزنامچہ (جامع اللغات). [دفتر + یوم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَفتَری (فت د ، سک ف ، فت ت). (الف) صف.
۱. **دفتر سے منسوب یا متعلق.** گزشتہ بارہ چودہ برس سے دفتری مشاغل میں پھنس گیا ہوں. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۱ : ۱۳). مقتدرہ ... ایک جامع منصوبے پر سرگرمی سے عمل کر رہا ہے دفتری ضرورت کے مواد کی اردو میں فراہمی اس منصوبے کا اہم حصہ ہے. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۱). ۲. **دفتری کاغذات درست کرنے والا نیز جلدیں بنانے والا ، جلد ساز.** یہ احاطہ غلام رسول کشمیری دفتری کا ... ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۹۹۱). بجز چپراسی اور دفتری کے کوئی مسلمان معزز عہدے پر نظر نہ آیا. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۰۹). کاریڈوروں میں چپراسی، فراش اور دفتری بیٹھے تاش کھیل رہے تھے. (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۶۳). (ب) امث. **کاغذوں کا پلندا ، سونے چاندی کے ورقوں کا گٹھا** (جامع اللغات). [دفتر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَوقات (---و لین) امذ.
دفتر لگنے کا وقت ، کام کرنے کا وقت. دفتر میں بھی مولوی فتح علی ... دفتری اوقات کے اتنے پابند تھے کہ کبھی کبھی اُن کو دروازے پر دیکھ کر چپراسی رکی ہوئی وال کلاک میں ٹھیک سات بجا دیتا تھا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۳۳). دفتری اوقات کے بعد والی تمام موصولیاں اگلے دن کی خاطر رکھ چھوڑی جائیں گی. (۱۹۸۳ ، دفتری طریقۂ کار ، ۲). [دفتری + اوقات (رک)].

---حُکمنامَہ (---ضم ح ، سک ک ، م ، فت م) امذ.
وہ خط جو دفتر کے اندرونی معاملات سے متعلق ہو ، ہدایات اور تقرر تبادلے ، ترقی اور چھٹی کے احکام کے لیے تحریر کیا جاتا ہے اضافی معتمد انچارج نے ہدایت کی ہے کہ دفتری حکمنامہ ... میں مندرجہ ذیل اضافے اور ترامیم کی جائیں گی. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۱۲۸). [دفتری + حکم (رک) + نامہ (رک)].

---زُبان (---ضم نیز فت ز) امث.
دفتری مراسلت میں استعمال ہونے والی زبان. ترکوں کی مادری زبان ترکی تھی مگر فارسی زبان ان کی دفتری زبان تھی اور علمی لحاظ سے بھی فارسی ہی ان کی درباری زبان تھی. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۱۸). دفتری زبان کے طور پر اردو کے استعمال نہ کئے جانے کے ضمن میں جو اسباب انہوں نے (جناب مظہر ایچ خان) بیان کیے ہیں وہ ان کی غلط سوچ کا نتیجہ ہیں. (۱۹۸۵ ، اردو کی وسعت اور جامعیت ، ۱). [دفتری + زبان (رک)].

---طَرِیقَۂ کار (---فت ط ، ی مع ، فت ق ، کس ہ) امذ.
وہ طریقۂ کار جو سرکاری شعبۂ کار میں رائج ہو. اردو زبان میں دفتری طریقۂ کار کی انجام دہی کے لیے ... ایسی کتاب کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی جو بطور نمونہ دستیاب ہو. (۱۹۸۳ ، دفتری طریقۂ کار (حرفِ آغاز) ، ر). [دفتری + طریقہ (رک) + کار (رک)].

ـــ گھسیٹ (ـــ فت گھ ، ی مع) امث.
خطِ شکست یا سہل پسند تحریر ، جلد بازی میں لکھی گئی تحریر.
ان لوگوں میں مضمون نگاری اور چیز ہے اور دفتری گھسیٹ یا دفتری نستعلیق اور. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملارموزی ، ۲۱۷). [دفتری + گھسیٹ (رک)].

ـــ مُراسلات/مُراسَلت (ـــ فت نیز ضم م ، سک س / فت ل) امث.
وہ طریقۂ خط و کتابت جو سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں رائج ہو.
دفتری مراسلات کا موجودہ مجموعہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے اس مجموعے میں دفتری مراسلات کے اہم نمونے ... یکجا کئے گئے ہیں. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۱). [دفتری + مراسلات (رک) / مراسلت (رک)].

ـــ نِظام (ـــ کس ن) امذ.
رک : دفتری طریقۂ کار. ان کا معیارِ تعلیم ہم سے خاصہ بلند اور دفتری نظام آسان ، قابلِ فہم اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہے.
(۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۹ : ۳). [دفتری + نظام (رک)].

ـــ نُقول (ـــ ضم ن ، و مع) امث.
سرکاری کاغذات ، من و عن تحریریں جو کسی کام کے لئے حاصل کی جائیں یا بطورِ یادداشت رکھی جائیں. تمام ترکی مجموعوں میں دفاتر یعنی مجلد رجسٹر... دو بنیادی قسموں کے ہیں ... (۲) سفارتی، جن میں باہر بھیجے جانے والے احکام ، خطوط اور دوسرے مکتوبات اور رسائل کے متون کی دفتری نقول شامل ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۹). [دفتری + نقول (رک)].

ـــ نوٹ (ـــ و مج) امذ.
سرکاری ، نیم سرکاری یا نجی اداروں کی فائلوں اور مسلوں پر متعلقہ افسروں یا اہلکاروں کی رائے یا مشورہ. ریڈیو کی تقریر لکھنے میں اور دفتری نوٹ لکھنے میں بہت فرق ہے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۳۹). [دفتری + نوٹ (رک)].

ـــ یاد داشْت (ـــ سک ش) امث.
خط کی یہ قسم مختلف ڈویژنوں کے درمیان خط و کتابت کے لیے استعمال کی جاتی ہے ماتحت اداروں کو ضروری معلومات اور ہدایات ارسال کرنے کے لیے لکھی جاتی ہے اس کے ذریعے احکام نہیں جاری کیے جاتے. دفتری یادداشت ملحقہ ماتحت اداروں کو ضروری معلومات اور ہدایات ارسال کرنے کے لیے لکھی جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۹). [دفتری + یاد (رک) + ف : داشت ، داشتن = رکھنا].

دِفْتِھِریا (کس د ، سک ف ، کس ت ، ر) امث.
(طب) ڈپتھریا ، خناق کی بیماری (ماخوذ : مہذب اللغات).
[انگ : Diptheria].

دَفْتَرِیات (فت د ، سک ف ، فت ت ، سک ر) امث ، ج.
دفتر سے متعلق معاملات. دفتریات میں سررشتۂ منصرم یا سررشتہ دار کا عہدہ بھی خاص چیز ہوا کرتا ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملارموزی ، ۲۱۳). [دفتر + یات ، لاحقۂ جمع].

دَفْتَرِیَّت (فت د ، سک ف ، فت ت ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
دفتر جیسا ہونے کی حالت. ہنگری کا تختہ الٹ جانے سے شوارتسن برگ کے لیے یہ ممکن ہو گیا کہ وہ اس مرکزی نظامِ دفتریت کو ازسرِ نو زندہ کر دے جس کا پچھلے سال انقلابِ مارچ نے دفتر الٹ دیا تھا. (۱۹۲۵ ، تاریخِ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۱۳۰).
جو فوائد حاصل ہوتے ہیں ان میں دفتریت کی بنا پر انفرادی آزادی کے جذبے کو دبا دینے کی وجہ سے بڑی کمی واقع ہو جاتی ہے.
(۱۹۵۸ ، جدید کمیونزم کا ارتقا ، ۲۱۶). [دفتر + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دَفْتَن (فت د ، سک ف ، فت ت) امث.
رک : دفتی. بھیگی ہوئی دفتی یا تر چمڑے کے مانند یا ممکن ہے کہ نرم اور جلیٹین کی مانند ہو یا ملائی کی مانند. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۱۶۵). [مقامی].

دَفْتی (فت د ، سک ف) امث.
۱. گتا ، (کتاب کا) پشتہ یا پٹھا ، چند کاغذوں کو جوڑ کر بنایا ہوا ملٹ (خوشنویس اور نقاش وغیرہ) جس میں کاغذات رکھتے ہیں.
اس نے کتاب کو اس زور سے بند کیا کہ آوازِ مہیب اس کی دفتی سے نکلی. (۱۸۸۷ ، طلسمِ گوہر بار ، ۹). آئینے کی پُشت پر ... نرم دفتی کی چند تہیں گول کاٹ کر رکھ لینی چاہیں. (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۴۸). آپ بھی ایک چھوٹا ہر طرف سے بند دفتی کا ڈبا لیجیے. (۱۹۷۱ ، فوٹوگرافی ، ۸). ۲. دھاگے کی انٹی (انٹی) بنانے کی تختی میں جڑی ہوئی حسبِ ضرورت چھوٹی بڑی کھونٹیاں ، انٹرن (اب و ، ۲ : ۱۵). ۳. پٹھا ، مقوی ، موٹی قسم کا بنایا ہوا کاغذ جو بعض خاص قسم کی آتش بازی کا خول بنانے کے لیے تیار کیا گیا ہو (اب و ، ۸ : ۷۷). [ف].

دَفْتِیں / دَفْتِین (فت د ، سک ف ، ی مج / ی مع) امث ، ج.
جلد بندی کے لئے استعمال کی جانے والی اطراف کی دفتی نیز پرہیں ، دباؤ کا موٹا گتہ. نلی کو باہر نکال کر اسمیں رنگین تیزاب بھرو اور اس کے ایک سوراخ پر ایک قطعۂ دفتین لگاؤ تاوقت ڈبانے کے تیزاب نہ گرے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۲۵). مصحف کا اطلاق قرآن کریم کے ان نسخوں پر ہوتا ہے جو مابینِ دفتین ہوں یعنی جنھیں باقاعدہ سی کر دفتیوں میں بند کر دیا گیا ہو. (۱۹۶۷ ، صدقِ جدید ، لکھنؤ ، ۲۰ اکتوبر : ۷). [دفتی + ین ، لاحقۂ جمع].

دَفَر (فت د ، ف) امذ.
گندگی ، خواری ، سختی ، بغل کی بدبو ، کھانے کا بدبودار ہو جانا ، کھانے میں کیڑے پڑ جانا ، بُس جانے کی کیفیت (نوراللغات ، فرہنگِ عامرہ). [ع].

ـــ قَلْیا/قَلْیَہ (ـــ فت ق ، سک ل / فت ی) امذ.
پتلا نسوت پانی ، خراب پکا ہوا قلیہ جو بہت سی چیزیں ملا کر پکا ہو؛

ڈھب ڈھب قلیہ ، خراب پکا ہوا شوربے کا گوشت (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [دفع + قلیہ (رک)].

دَفْع (فت د ، سک ف) امذ.

۱. **دور کرنے ، خارج کرنے یا زائل کرنے کا عمل ، نکالنا ، ہٹانا.** اس تھے کفر دفع . (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۹۲).

میں آج غم کوں دل تھے کیا یوں تمام دفع
جیوں ران کر کیا ہے دسا سر کوں رام دفع

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۲). توں قصد کر اور اس جوان ہاشمی کوں ہمارے سر سے دفع کر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۹).- استاد نے دیکھا کہ شاگرد قوت میں مجھ سے قوی ہے وہی داؤ کیا جو اسے (لڑکے سے) مخفی تھا لڑکے کو طریقہ دفع کا نہ آتا تھا بے بس ہو گیا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۶۱).

بیٹھے نہ ہائیں رنجشِ باہم کی لذتیں
رفعِ ملال و دفعِ کدورت نہ کیجیے

(۱۹۱۲ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۳۱).

کربلا جس کا بیاں دنیا میں دفعِ ہر بلا
کربلا جس میں حسینی نام کا سکّہ ڈھلا

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۳۱). ۲. **سائنسی عمل میں کیمیاوی اور طبیعیاتی بچاؤ ، حفاظت ، مزاحمت.** دو مشابہ چار جوں کے درمیان دفع کی قوتوں سے اس ساخت کی توانائی کافی حد تک بڑھ جاتی ہے. (۱۹۸۰ ، تابناک کیمیا ، ۶۶). [ع : (د ف ع)].

ـــــ الْوَقْت (ـــــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ق) امذ ؛ م ف.

وقت کو کسی نہ کسی طرح گزارنے کا عمل ؛ عارضی تدبیر ، معاملہ رفع دفع کرنے کا عمل.

غرض مندی کے لے آوے جو او تن
کرے بہانیاں سوں دفع الوقت اودھن

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۴۸). ہر چند اوس نے اپنے بھائی آصف خاں کو تجہیز و تکفین اور امورِ ملکی کی مصلحت کے لیے بلایا ... اوس نے سلفِ عذر کر کے دفع الوقت کیا (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۲۸) طلبہ کی بود و باش کا مکان جو دفع الوقت کے خیال سے بنا تھا اب تک اسی ابتدائی حالت میں پڑا ہوا ہے. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۲۵۲). [دفع + رک : ال (۱) + وقت (رک)].

ـــــ الْوَقْتی (ـــــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ق) امذ.

۱. **وقت گزاری کا عارضی انتظام ، فوری طور پر کچھ کرنے کا عمل.** سلطان محمود نے فقط دفع الوقتی کے لئے یہ مدارات کی باتیں بنائی تھیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۳). غیر مذہب گورنمنٹ کی نوکری محض دفع الوقتی و ایام گزاری کے طور پر کرنی چاہیے. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۱). میر حسین عطا خاں تحسین ... ایک روز جنرل اسمتھ کے ساتھ کشتی میں سفر کر رہے تھے کہ دفع الوقتی کے لیے ان کے ایک عزیز دوست نے قصّۂ چہار درویش سنایا. (۱۹۵۷ ، نقدِ حرف ، ۲۷۹). ۲. **ٹالنے یا طرح دینے کا عمل ، عارضی صورتِ حال ، اصل سے فرار.** علامہ ذہبی نے اس راوی کی مدح کی ہے مگر یہ محض دفع الوقتی ہے. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۳۳). ولید بن عقبہ نے ... دفع الوقتی کے لئے ان کو (جندب بن کعب ازدی) قید خانے بھیجدیا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۹۵). شیر خان نے بادشاہ (ہمایوں) کے ... پیغام کو دفع الوقتی سمجھا. (۱۹۷۹ ، تاریخِ پشتون ، ۲۷۹). [دفع الوقت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آتِش کس اضا (ـــــ کس تیز فت ت) امذ.

پیاس بُجھانا (جامع اللغات). [دفع + آتش (رک)].

ـــــ آفات کس اضا ؛ امذ.

مصیبت اور پریشانی کا دفعیہ. بندے کو چاہیے کہ طلبِ خیر اور دفعِ آفات کے لئے ہمیشہ اللہ کی طرف متوجہ رہے. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا بریلوی ، تفسیر القرآن الحکیم (ترجمہ) ، ۳۰۷). [دفع + آفات (آفت (رک) کی جمع)].

ـــــ بَرْد (ـــــ فت ب ، سک ر) امذ.

سردی کو دور کرنے کا سامان. اگر زید کو پیٹ بھر کر روٹی مل گئی تو اس کے پڑوس والے فاقہ کریں تو اس کی بلا سے ... اس کے پاس اگر دفع برد کا سامان ہے تو پھر اس کے ذہن میں نہیں گزرتا کہ اس کے ابنائے جنس کو بھی سردی کا احساس ہوتا ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۲۳). [دفع + ع : (ب ر د)].

ـــــ دَخْل کس اضا (ـــــ فت د ، سک خ) امذ.

غیر مذکور سوال یا اعتراض کا جواب ، کسی مسئلے کے متعلق جو اعتراض یا سوال ہوا ہے یا ہو سکتا ہے اس کا ذکر کیے بغیر جواب دے دینے کا عمل. جنت آرا بیگم نے اس کا بھی دفعِ دخل کیا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۴۳). میں یہاں اتر پڑا ، منزل مقصود سمجھ کر نہیں محض اس خیال سے جسے دفعِ دخل کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، مذا کراتِ نیاز ، ۱۰۲). [دفع + دخل (رک)].

ـــــ دَخْلِ مُقَدَّر کس اضا (ـــــ فت د ، سک خ ، کس ل ، ضم م ، فت ق ، شد د بفت) امذ.

رک : دفع دخل. مرزا صاحب بطور دفعِ دخلِ مقدر فرمانے لگے کہ بندے کے گھر میں کئی دن سے طبیعت علیل ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۸). تاویل کی ضرورت ہی کیا ہے کوئی معترض نہیں تو جواب کیوں دو رہا دفعِ دخلِ مقدّر تو وہ بھی غیر ضروری ہے. (۱۹۲۳ ، ضمیمہ اودھ پنچ ، لکھنو ، ۳۱ ، ۷ : ۱۸). [دفع + دخل (رک) + مقدر (رک)].

ـــــ دَعْوٰی کس اضا (ـــــ فت د ، سک ع ، ابشکل ی) امذ.

جوابدہی ، جھوٹے الزام کا جواب. دفعِ دعویٰ یعنی جوابِ دعویٰ اس طریقہ سے دو جو احسن ہے. (۱۹۲۵ ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ۱۱). [دفع + دعویٰ (رک)].

ـــــ دَفان ہونا عاورہ.

جھگڑا کٹنا ، رکاوٹ دور ہونا. یہ بھگوڑی جس دن ... دفع دفان ہو گی

حضرت نبوی کی نیاز کی ، اپنی بندہ نوازی دو کوزیاں دونگی.(۱۹۰۰ء ، (راقم ، عقدِ ثریا ، ۵۷).

---شر (کس اضا)---فت ش) امذ.
بُرائی کا تدارک.

عاصیوں کی دعا ہیں اثر کے لئے
دفعِ شر اور دفاعِ بشر کے لئے

(۱۹۸۳ء ، ذکرِ خیرالانام ، ۱۵۸). [دفع + شر (رک)].

--- کرنا محاورہ.
۱. حیلے حوالے کرنا ، بات یا معاملے کو ٹالنا ، بہانے بازی کرنا.

عدل نے تیرے تنہا دفع یہ کی خونریزی
فصد کی منع اطبّاء نے بنے دفعِ خناق

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۸۰).

وہم باطل ہے خیال خام ہے
دفع کر دینا ہمارا کام ہے

(۱۸۹۰ء ، مثنوی نظم الموحد ، ۳). دفع کرو (خان) یہ کو اس سے کیا. (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۲۰۳). **۲. مار ڈالنا ، قتل کرنا.** مناسب یہ ہے کہ یہ شخص (طہران کا ایک خاص نان پز) دفع کر دیا جائے. (۱۹۰۳ء ، فغانِ ایران (ترجمہ) ، ۲۲۶).

---ہوجئیے فقرہ.
یہاں سے جاؤ (دریائے لطافت ، ۵۸).

---ہونا محاورہ.
۱. جاتا رہنا ، ہٹ جانا ، زائل یا خارج ہونا.

کہیا شہ اوس مضورنکوں سخن یک خوب کر مجھ تے
کہ جس سوں دفع غم ہووے اچھے بھی راحت جاں

(۱۶۶۵ء ، پھول بن ، ۳۰).

مجھے راحت سے رکھ اور دفع ہو یہ عارضہ بالکل
صلہ ان کو بھی دے یارب جو میری خوبیاں جانیں

(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۹۱). اچھا ہوا تو دفع ہوئی کچھ دنوں اور تیرا جینا بھلا ہے. (۱۹۳۳ء ، الطوق اور کلوپطرہ ، ۱۷۱). **۲. بچاؤ کرنا ، حفاظت کرنا.** جب قلب سکڑتا ہے تو روح اپنے خون شریانی کے ساتھ شریانوں کی طرف قہراً و جبراً دفع ہوتی اور دھکیلی جاتی ہے. (۱۹۳۲ء ، رسالہ ، نبض ، ۷). **۳. چلا جانا ، رخصت ہونا.** خوشی سے دعائیں دیتی اور بلائیں لیتی دفع ہوئی. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۱۰). ابھی بلاتا ہوں اس کے بابو کو ، تجھے مجا چکھا دے گا آ کر ! ... جاؤ ، دفع ہو جاؤ. (۱۹۷۵ء ، خاک نشین ، ۶۱). **۴. متّصل سے منفصل ہونا ، الگ الگ ہونا.** کیا آپ میرے سر کے بالوں کو ایسا کر سکتے ہیں کہ آپس میں دفع ہوں. (۱۸۳۹ء ، ستۂ شمسیہ ، ۱۰ : ۳۹).

دفعاً م ف.
اچانک ، ایک دم ، ذرا سی دیر کو. بجلی کے تار کو ہاتھ نہ لگانا چاہیے خواہ حدّتاً (پکڑے جانے کے لئے ہو) خواہ دفعاً (الگ ہٹنے کے لیے). (۱۹۴۳ء ، اشرف علی تھانوی ، ملفوظات ، ۳:۳).

دفعات (فت د ، سک ف) امث.
۱. بازی ، نوبت ، دفعہ (رک) کی جمع. ان سب لوگوں کو باوجود اختلاف دفعات خاطر خواہ کھانا ہضم ہو جاتا ہے. (۱۸۸۸ء ، رسالہ غذا ، ۶۶). **۲. (قانون) شق یا نمبر ، (رک) دفعہ.** میموریلوں کے ذریعے سے بعض دفعات ترمیم یا خارج ہوتی ہیں. (۱۸۸۷ء ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۳۸). قانونِ اخلاق کی دفعات اور باب ہیں ان سے باہر جانا قانونِ اخلاق سے انحراف ہے. (۱۹۰۸ء ، اساس الاخلاق ، ۲۲). دستور کی متعلقہ دفعات کے اندر رہتے ہوئے حکومت چاہے تو سندھی زبان کو سرکاری دفتروں عدالتوں اور اسمبلی میں زیادہ سے زیادہ استعمال کے انتظامات کر سکتی ہے. (۱۹۸۵ء ، پاکستان میں نفاذِ اردو کی داستان ، ۲۰۱). **۳. دفعتا** ، سر زمین ترکستان کے باشندے اور اون لی و دق بیابانوں کے رہنے والے جو مملکتِ چین کی شمال اور رخ پایہ پر ہنوز قریب برحالتِ اصلی کے موجود ہیں وہی لوگ ہیں جنکے آباؤ اجداد نے دفعات قدم اپنی حد سے باہر اوٹھایا اور جس طرف رخ کیا کسی کو مقابلے میں ٹھہرتے نہ دیکھا. (۱۹۳۸ء ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۰) [دفعہ (بحذفِ ہ) + ات ، لاحقۂ جمع]

دِفعان (فت د ، سک ف) امذ.
دور ، پرے (کرنا ، ہونا کے ساتھ). خواجہ نے کہا بس بس زیادہ نہ باتیں بناؤ میرے سامنے سے دفعان ہو. (۱۸۹۱ء ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۳۰۷).

پھیلے گی تعلیم بنی گے مکتب عالی شان
پٹ گئے ایّامِ جہالت ، دور پرے دفعان

(۱۹۸۵ء ، دریں دریں ، ۸۷). [ع].

دَفعَتاً / دَفعَۃً (فت د ، سک ف ، فت ع ، تن ت بفت) م ف.
۱. یکایک ، اچانک ، یکبارگی ، ناگہاں.

تاباں نہ ہو بصورتِ خورشید دفعتاً
داغِ وداعِ یار حجابِ سحر میں ہے

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۲۸). دفعتاً بارگہِ ایزدی سے یہ صدا بلند ہوتی ہے کہ ہم زمین پر اپنا نائب مقرر کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۳۳ء ، قرآنی قصے ، ۵). **۲. فوراً ، اسی دم ، وہیں کا وہیں ، فی الفور.**

چمن سے تم جو چلے دفعۃً خزاں آئی
رہی نہ لالہ و نسرین و یاسمن کی بہار

(۱۸۷۴ء ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۵۶).

لکھا ہے دیکھتے ہی خطِ سروِ رَزین
سامان کیا سفر کا سبب نے دفعۃً

(۱۹۱۲ء ، مرزا اوج (نوراللغات)). میں دفعتاً بولا : مری اماں ذرا جلدی ادھر آؤ. (۱۹۶۶ء ، زرد آسمان ، ۲۰). **۳. بلا سوچے سمجھے ، ارتجالاً** نغفور کی عملداری کی وسعت اس سے کہیں زیادہ ہے اور دفعۃً بیان میں نہیں آسکتی. (۱۸۴۸ء ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰). اگر آپ کو دفعتاً یہ احساس ہو کہ کوئی آپ سے اس قدر قریب تھا تو دل کو ایک دھچکا سا لگتا ہے. (۱۹۸۶ء ، اور کبھی لوگ ، ۱۰۳). [ع : (دفعۃ) + ا ، لاحقۂ تمیز].

---- واحِدَۃً (---- کس ح ، فت د ، تن ت بفت) م ف.
فی الفور ، پلک جھپکتے ہی. یہ ممکن نہیں ہے کہ اوس مذاق کے آدمی دفعۃً واحدۃً بدل جائیں. (۱۸۹۸ ، معارف ، جولائی ، ۲). نظام سیاسی ایک افسوں ہے ، کہ جہاں کسی بازی گر نے اپنی زبان سے یہ کلمہ ادا کیا ، بس دفعۃً واحدۃً قوم میں اخلاقی ، معاشری و تعلیمی اصلاح کی لہر دوڑ گئی. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۱۸). [دفعتاً + واحدۃً].

دَفْعَدار (دَفْعَہ دار) (فت د ، فت نیز کس خفیف ، سک ع) امذ.
تھانے یا فوج کے چند سپاہیوں کا افسر ، ہیڈ کانسٹیبل.

جمعدار سردار خورد و کلاں
دفعدار سالارِ پیر و جواں

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۱۱). رسالہ دار ، جمعدار ، دفعہ دار وغیرہ بلکہ سب سوار ... سواری کے وقت جلو میں حاضر ہوویں. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۱۳۸). اون سب نے تو چند قدم تا کہ یے علیحدہ ہو کر اپنا کام شروع کیا اور دفعدار صاحب.... سو گئے. (۱۸۷۳ ، اخبارِ مفیدِ عام ، یکم جون ، ۹). دفعدار نے میاں مرقان کے ایک تو تھپڑ دیا اور دو گھونسے. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمال نامے ، ۳۵). اس کی (علی جان سوار) درخواست منظور کی گئی اور ۵۰ روپیہ ماہوار پر دفعدار بنا دیا گیا. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۵۰). ۲. چوکیداروں کا افسر، ہیڈ چپراسی ، جماعت کا افسر (ماخوذ: جامع اللغات). [دفع + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

دَفْعِداری (فت د ، سک ف ، کس ع) امث.
دفعدار کا منصب. خان صاحب (نورخاں) ... نے فوراً رپورٹ کر دی ... کمانڈنگ افسر کا کورٹ مارشل ہوا ... اور مجبوراً اُسے (خان صاحب سے) معافی مانگنی پڑی ایسی خودداری اور نازک مزاجی پر ترقی کی توقع رکھنا عبث ہے نتیجہ یہ ہوا کہ دفعداری سے آگے نہ بڑھے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۲۹). [دفع + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَفْعَہ (فت د ، سک ف ، فت ع) امث.
۱. باری ، نوبت ، مرتبہ ، بار.

دفعہ اوّل تھے اگیارا مرد سب
اور چار عورت تھی اے اہلِ ادب

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۸). بعد آنے کے تم سے بہت دفعہ ملوں گا. (۱۸۶۹ ، خطوطِ سرسید ، ۳۶). بخاری کے پاس آتی اور اُلٹی دفعہ نارنگیاں جھولی میں ڈال رفو چکر. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۸۳). صحبت بعض دفعہ ایسے نتائج پیدا کر جاتی ہے جو کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہوتے. (۱۹۷۷ ، ملفوظاتِ اقبال ، ۸). ۲. قانون یا دستور وغیرہ کی شق یا غیر ضابطہ یہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونوں سے متعلق ہے. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۱۷۳). کسی ملک کے قانون کا کوئی دفعہ مجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکتا. (۱۹۳۲ ، مکاتیبِ یوسف عزیز ، ۲۳). پولیس نے گرفتار شدگان کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے مقدمات درج کرائے ہیں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ / فروری ، ۱۰).
۳. باب ، عنوان عہد نامہ کا ایک نسخہ منگوا کر ہر دفعہ کو دیکھتے جاتے. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۵۱۰). ۴. (آ) زمرہ ، صف. اب تم سے جو ملاقات ہوتی ہے تو اپنے تیئں میں نے جیتوں کی دفعہ میں شمار کیا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۸). (اا). (ہم سبق لڑکوں کا) درجہ، جماعت. دیہات میں عام طور سے جو حساب لگانے کا طریقہ مروج ہے یعنی زبانی اور تھوڑے سوتے سے اس میں لڑکوں کو حسبِ استعداد دفعہ کے خوب پختہ اور مشاق کرنا چاہیے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۲). تعلیم کے دوران یہ دفعہ میں مجھ سے نیچے ہیں. (۱۹۰۷ ، نپولینِ اعظم ، ۳ : ۲۹۰). ۵. رک : دفع ، دور. خان زماں خاں نے ... گردن کشوں کو لکھنو تک مطیع کیا پھر حسن خاں بچکوتی کو دفعہ کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۲). ۶. (ریاضی) گُزرا ہوا عدد یا علامت. پس اگر ما کو متغیر متبوع مانا جائے تو دفعہ ماقبل کی تشریح کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، تفرق مساواتیں ، ۲۳). [ع : (د ف ع)].

---- اُلْوَقْتی (---- ضمہ ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ق) امث.
وقت گزاری. چونکہ اُن پر (بکرمائل فرقے کے لوگ) ظلم بہت ہوتے تھے اس لیے انہوں نے دفعہ الوقتی کے لیے اپنے مذہب سے انکار کرنا سیکھ لیا تھا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۲۲۳). [دفعہ + رک : ال (۱) + وقت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- بَدَفْعَہ (---- فت ب ، د ، سک ف ، فت ع) امث.
بار بار ، وقتاً فوقتاً ، ایک ایک دفعہ کر کے (جامع اللغات) [دفعہ + ب (حرفِ جار) + دفعہ].

---- تَحْتی کس صف (---- فت ت ، سک ح) امث.
ذیلی شق. دفعہ تحتی کا کوئی مضمون ایکٹ شہادتِ ہند مجریہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۱۱۱ کے احکام پر موثر نہیں ہوگا. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند (ایکٹ و مسودہ ۱۸۷۲ء) ۱۲). [دفعہ + تحتی (رک)]

---- دَفان ہونا محاورہ.
رک : دفع دفان ہونا. یہ مردنی تو کبھی دفعہ دفان ہو جائے گا ہم ان بچوں کو لیکر کہاں غارت ہونگے. (۱۹۰۱ ، راقی ، ۹).

---- دَفْعَہ (کر کے) م ف.
۱. یکے بعد دیگرے ، باری باری ، کئی بار کر کے ، بالاقساط. اس کے بعد بڑا سِن آیا اور دفعہ دفعہ بیس قسم کے کھانے آئے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷۷). ۲. بار بار ، پے در پے متعدد وزن اس قدر چھوٹے ہوں کہ آدمی اپنی قوت ذاتی سے دفعہ دفعہ بلندی سخن پر اٹھا سکے تو... فراغت سے اٹھائیگا. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۷۸). ف : آنا ، دینا ، کرنا.

---- ضَرُورَت کس اضا (---- ضم ض ، و مع ، فت ر) امث.
حاجت ، فطری تقاضا جلد خبر منگاؤ ہم جب تک اُمورات دفعۂ ضرورت میں مصروف ہوتے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۶۳). [دفعہ + ضرورت (رک)].

ـــ عاید ہونا محاورہ.
رک: دفعہ لگانا. ہماری رائے ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب کے گوبرے چمڑے پر یہ دفعہ عاید نہیں ہو سکتی تو موٹر کار کو ضرور، تین مہینے کی پھانسی ہونی چاہیئے. (۱۹۲۳، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۹، ۱۷ : ۱۰).

ـــ لگانا محاورہ.
قانون کی کسی شِق کے تحت کسی کو مُلزم یا مُجرم ٹھہرانا. گورنمنٹ کی طرف سے کیوں نہ ایسی دفعہ لگا دی جاتی کہ جو کوئی بیوہ کی شادی نہ کرےگا اور اسے بٹھا رکھےگا اسے بموجب قانونِ شرع محمدی سزا دی جائے گی. (۱۹۳۵، بیگماتِ شاہانِ اودھ، ۱۵).

ـــ ماتحتی کس اضا (ـــ فت ت، سک ح) امث.
دفعۂ تحتی، ذیلی شِق. اڈیشنل کمشنر سے جب کہ وہ تحت دفعہ ماتحتی (۳) کسی اختیارات کو عمل میں لائے. (۱۸۹۳، ایکٹ نمبر ۱۹، ۱۸۷۳ء، ۷). [دفعہ + ماتحت (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

ـــ وار امذ.
باری باری، نمبر شمار سے، بسلسلہ وار. تب دفعہ وار حاضری اور غیر حاضری وغیرہ روز مرہ لکھی جائے. (۱۸۸۶، دستورالعمل مدرسین دیہاتی، ۷). [دفعہ + وار، لاحقۂ صفت].

دَفْعی (فت د، سک ف) صف.
جو اچانک وقوع ہو، ناگہانی، فوری. جب ہوا میں گرمی سے تخلخل ہوا اور جسم اس کا پھیلا تو لازم ہے کہ ہوا میں اپنی طرف کو حرکت ہو، وہ ریح ہے یعنی آندھی لیکن یہ آندھی دفعی نہیں ہوتی، آہستہ آہستہ حرکت کرتی ہے. (۱۸۰۲، رسالہ کائنات جو، ۳۶). انجیل متی میں ایسی دفعی موت کو ایک معجزہ قرار دیا ہے. (۱۸۹۶، تہذیب الاخلاق، ۳ : ۲۱۷). عدم سے وجود کی طرف حرکت دفعتہً ہے، لہٰذا وجود بسیط ہے اور دفعی ہے اور آنی ہے. (۱۹۵۹، تفسیر ایوبی، ۱ : ۱۸۱). [دفع + ی، لاحقۂ صفت].

ـــ اَمْر (ـــ فت ا، سک م) امذ.
ایسی چیز جو اچانک وقوع پذیر ہو. تکوین کے متعلق تو بیشک شیخ نے تصریح کی ہے کہ وہ دفعی امر ہے. (۱۹۳۰، اسفارِ اربعہ (ترجمہ)، ۱، ۲ : ۱۲۸۳). [دفعی + امر (رک)].

دَفْعِیَت (فت د، سک ف، کس ع، فت ی) امث.
رک: دفع. دو سیاد لیے ... جب ... دو مختلف موروثوں سے آئے ہوں ... تو یہ مختلف زواجوں میں علیحدہ طور پر منتقل ہوتے ہیں اور ان میں داخل ہو کر علیحدہ رہتے ہیں پہلے انوکھے طرز کو قربت یا تزویج (Coupling) اور دوسرے کو دفعیت (Repulsion) کہتے ہیں. (۱۹۷۱، جینیات، ۲۷۸). [دفعی + یت، لاحقۂ کیفیت].

دَفْعِیَّہ (فت د، سک ف، کس مخ ع، شد ی بفت) امذ.
۱. دفع کرنے کی تدبیر یا صورت، روکنے کا وسیلہ، توڑ. جو فریب تو اس کے واسطے ٹھہراوے گا وہ دفعیہ اس کا کرے گا (۱۸۰۲، خرد افروز (ترجمہ)، ۱۰۸). دشمنوں کی ایذا رسانی اور ملکی اختلاف یا بدامنی کا انسداد یا دفعیہ ضروری تھا. (۱۹۱۲، تحقیق الجہاد (ترجمہ)، ۱۶۸). ۲. (i) علاج، چارہ، دوا کرنا، اُتار. آخر نظر کا کچھ دفعیہ بھی ہے نانی. (۱۸۷۳، بنات النعش، ۱۹۳). یوروپین قومیں طبعی حادثات کے علل و اسباب کا سراغ لگانے کی عادی ہیں اور جس وقت کوئی نیا حادثہ واقع ہوتا ہے تو وہ فوراً ... اس کا علاج دریافت کرتے ہیں تا کہ اس کا دفعیہ ہو. (۱۹۰۳، المدنیۃ الاسلام (ترجمہ)، ۱۸). (ii) بچاؤ، حفاظت. حامد کے پاس اس وار کا دفعیہ اتنا آسان نہ تھا. (۱۹۳۵، دودھ کی قیمت، ۷۱). (iii) خاتمہ، تدارک. بُرائی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو کہ وہ (دیکھنے والوں کی نظر میں) بہت ہی اچھا ہو. (۱۸۹۵، ترجمہ قرآن مجید، نذیر احمد، ۲ : ۷۰۸).

ان کا دفعیہ بجز تعلیم ممکن ہی نہ تھا
ہر مرض مہلک بھی تھا قسمت سے مزمن ہی نہ تھا

(۱۹۲۰، احسن مارہروی، احسن الکلام، ۲۱۹). ۳. مداوا، دور کرنے کا عمل. انجینیر۔ (ڈاکٹر سے مُخاطب ہے) جب تک آپ کسی نئے مشغلے میں نہ لگیں گے ممکن نہیں کہ اس رنج کے دفعیے کی کوئی صُورت ہو. (۱۹۲۱، فغان اشرف، ۸۰). بہت بولنے والی بیوی کا دفعیہ تو صرف یہی ہے کہ شوہر کو بہرا بنا دیا جائے. (۱۹۵۸، پطرس بخاری، کلیاتِ نثر، ۳۳۶). ۴. قیدی باورچی، نیز رک: دفعدار. پکانے کے لئے پتھر کے کوئلے اس قدر کم ملتے ہیں کہ نئے دفعیوں (قیدی باورچی) کو کچی روٹی پکانے پر مجبور ہونا پڑتا ہے. (۱۹۰۸، قید فرنگ، ۱۲۷). [دفعہ + یہ، لاحقۂ اسمیت].

دَفْق (فت د، سک ف) امذ.
سیال چیز کے ایک جگہ سے اُچھل کر دوسری جگہ جانے یا گرنے کی کیفیت. منی میں دفق کثیر نہیں ہوتا. (۱۸۳۵، احوال الانبیاء، ۱ : ۲۸۳). دفق سے پہلے وہ (نطفہ) بین الصُّلْبِ وَالتَّرائِب کی محفوظ جگہ میں ہے. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۲ : ۲۰۸). [ع : (د ف ق)].

دَفْلا / دَفْلَہ (فت د، سک ف / فت ل) امذ.
چھوٹا دف. اگر چنگ کی طرح سکوت کرتا اور متفکر سر جھکائے رہتا تو دفلے کی طرح کبھی یہ خرابی نہ آتی. (۱۸۸۲، بوستان تہذیب (ترجمہ)، ۵۹). [دف (رک) + لا / لہ، لاحقۂ تصغیر].

دِفْلی (کس د، سک ف) امذ.
ایک پودا جس کے پتے لمبے، پھول سفید و سرخ ہوتے ہیں اس کی جڑ اور چھال زہریلی ہوتی ہے پتوں کے سفوف کے جوشاندے سے پسو کھٹمل مر جاتے ہیں، کنیر، خرزہرہ. دفلی۔ اسکو فارسی میں خرزہرہ کہتے ہیں. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۸۵). [ف].

دَفْلِیا (فت د، ف، سک ل) صف.
دف کی طرح گول، دف جیسی شکل (لوہے کے لیے مستعمل).

سفید پتلون اور نیلا کوٹ اور دفنا ٹوپی ، ہاتھ میں خوبصورت پتلی سی چھوٹی سی چھڑی ہے (۱۸۷۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۶۹). [دفن ← ، ا ، لاحقۂ تصغیر].

دَقْمَہ (فت د ، سک ف ، فت م) امذ.
(سائنس) بغیر پایوں کا چارپائی نما تختہ جو پارسی لوگ میت کے لیے استعمال کرتے ہیں مرنے کے بعد دقمہ میں لاش کو رکھ دیا جاتا ہے (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۸۶). [ف].

دَفْن (فت د ، سک ی ، فت ف) امذ.
۱. مُردے کے قبر میں گاڑے جانے کا عمل ، تجہیز و تکفین .

لے ایک جنازہ پہنچے نل حضور
اوسے دفن کرنا ہیں ہر ضرور

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۱).

انہاں ایک ولی تھا مرے یاد دفن
جوکرا خدا ہیں کہ یا ذی المنن

(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۱۰۲).

اتنی کنی میں مجھ کو نہ کر دفن بعد قتل
میرے پتے سے خلق کو کیوں تیرا گھر ملے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۶). ان مردوں میں سے ایک شخص کے دفن میں یہ دونوں موجود تھے (۱۹۰۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۵۵). پوری فوجی اعزاز کے ساتھ اس کو (ایک فوجی کپتان) دفن کیا گیا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۷). ۲. (**مجازاً**) **کسی بھی چیز کے زمین میں گاڑے جانے کا عمل یا گڑا ہونا.** بلیناس حکیم نے اسکندر کے حکم سے ... قلعہ پر ایک بلند ستون بنایا تھا اور ایک آئینہ سات فٹ کا خوبصورت نصف دائرہ کے اوس میں نصب کیا ... (اہل فرنگ کی ایک جماعت نے) یہ بات مشہور کی کہ اس آئینے کی پشت پر سکندر نے ایک بڑا خزانہ دفن کیا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۳). لڑکے نے کوٹھری کا کونا کھودا جہاں روپیہ دفن تھا. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۶۳). اس نے ... دیکھا کہ ایک نہیں بلکہ دو مٹی کے برتن دفن ہیں. (۱۹۷۵ ، ماہیوی توف کہانیاں (ترجمہ) ، ۸۰). [ع : (د ف ن)].

--- رہنا محاورہ
محو رہنا ، حد درجہ منہمک ہونا ، بے حد مشغول ہونا ؛ کسی کام میں کھو جانا. اس عہد قاری کبھی یہ نہ سمجھ لیں کہ میں بڑا عالم و فاضل اور ہمہ زندگی میں بھی ہر وقت ذاتی یا پبلک لائبریری میں دفن رہتا ہوں. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۸۲).

--- کفن (۔۔۔فت ک ، ف) امذ.
تجہیز و تکفین ، مُردے کی آخری رسومات. فکر میں دفن کفن کا طریقہ موقوف ہوا (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۱۹). [دفن + کفن (رک)].

--- ہونا محاورہ
۱. محفوظ ہونا ، اس طرح پوشیدہ ہونا کہ کسی کی رسائی نہ ہو. ... مصنفین کی ذہنی تعداد ایسی ہے جو ان کے رسائل کے پرانے فائلوں میں دفن ہے (۱۹۶۶ ، جنگ کراچی ، ۳۰ ، ۸ : ۵). ۲. **کسی کیفیت کا ذہن ، دل یا جذبات میں پوشیدہ ہونا.** میری آنکھیں بار بار اس مُشت استخواں کو تلاش کرتی تھیں ... جس کے چہرے کی جھُرّیوں میں پیار دفن تھا. (۱۹۷۰ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۹۵).

دَفْنانا (فت د ، سک ف) ف م.
۱. **کفن پہنا کر مُردے کو قبر میں گاڑنا ، دفن کرنا.**

یا کہ ایہانچہ دفنا ویں
ایہانچہ اس کی قبر کریں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ستمبر ، ۱۹۵۷ : ۷۳)).

میں کبھی دفناؤں کی حُجرے بہتر
سو گئی اس صحن میں مٹی لے پسر

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۱۰۴).

آب خم مئے سے لاش طاہر کر کے
دفنائیو خم کدے میں سب کے ہاتیں

(۱۸۳۳ ، نذرِ خیام (ترجمہ) ، ۱۱۱).

پیارا وہ نبیؐ تیرا جس خاک پہ سوتا ہے
مُشتِ تنِ خاکی یہ اس خاک میں دفنا دے

(۱۹۱۹ ، گلزار بادشاہ ، ۱۳۰). بچپن میں خود بھی چھوٹی قبریں بنا کر ننھے منے مٹی سے بنائے ہوئے مردے کفنایا اور دفنایا کرتا تھا. (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۱۹). ۲. (**مجازاً**) **کوئی شے یا بات اس طرح چھپا دینا کہ پھر کسی کے ہاتھ نہ آئے یا کسی کو پتہ نہ چلے.** نواب صاحب ... نے اپنے خون میں ڈوبے ہوئے کپڑے اسی وقت غسل خانے میں جا کر اتار ڈالے اور وہیں دفنا بھی دیے گئے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۶۸). ۳. **مچھلی پر چکنی مٹی لپیٹ کر تنور میں گاڑ کے یا گرم مٹی میں پکانا.** مچھلی دفنا کے پکائی گئی تھی. (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۶۰). [دفن + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَفُونی (فت د ، و مع) امث.
مٹی جیسی ، دفنائی جانے کے قابل مٹی ، مٹی کی. اگر سینی ناس یا دیگر دفونی اشیاء کا سفوف برادے کے ساتھ ملا دیا جائے تو یہ بدبو کو مار دیتا ہے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعہ قدرت ، ۷۶). [دفن (رک) سے صفت بطریق تادید].

دَفِیتَر (فت د ، ی مع ، فت ت) امذ.
دو منہ والا سانپ جو بہت زہریلا ہوتا ہے لیکن بغیر دباؤ میں آئے نہیں کاٹتا. دفیتر دو موئی ، کھوڑا پچھاڑ ... اور نہ جانے کیا کیا نام بتائے تھے. (۱۹۶۶ ، انجام ، ۲۲ مئی ، ۳). [مقامی].

دَفِین (فت د ، ی مع) امث.
پوشیدہ ، چھپی ہوئی.

جاسوس جمال ہیں نگاہیں
مفتاح دفین کان و دریا

(۱۹۶۳ ، کفک موج ، ۱۳۸). [ع].

دَفینہ (دَفِینا) (فت د ، ی مع ، فت ن) امذ.

۱. **گڑا یا چھپا ہوا خزانہ ، دبا ہوا مال.**

خزینا دفینا اپلنے لگیا
زمیں تھیں نکل گنج آنے لگیا

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۵).

صُورتیں کیا کیا ملی ہیں خاک میں
ہے دفینہ حسن کا زیرِ زمیں

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۵۹). یہ دفینہ میں نے اپنی قوتِ بازو سے نکالا ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵). جب کوئی دفینہ برآمد ہو تو اس کے متعلق احکام قانون دفینہ سرکار عالی میں درج کیے گئے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم اصول قانون ، ۹۳).

آپ کی اک نگہِ لطف کے صدقے میں حنیف
کیا بتاؤں کہ ہیں سینے میں دفینے کتنے

(۱۹۸۴ ، ذکرِ خیرالانام ، ۹۳). ۲. (i) **چھپی ہوئی چیز ، آثارِ قدیمہ.**

اگا ہے خود بخود یہ دفینہ زمیں تے
ممنون جستجو نہیں رودادِ یکساں

(۱۹۲۱ ، مطلع انوار ، ۸۱). انھوں نے (بابائے اردو مولوی عبدالحق) تحقیق کر کے اردو کے پرانے دفینوں کو نکالا. (۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۱۰). (ii) **(مجازاً) پوشیدہ آرزو ، حسرت.**

ہیں ولولے ہزاروں دل میں دبے دبائے
مٹی تلے دفینہ کیا کیا نہیں گڑا ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۴). [ع : (د ف ن)].

دَق (۱) (فت د) امذ (قدیم).

۱. **نفیس ریشمی باریک کپڑا.**

خزو اکسوں و اطلس دق و دیبا
خنک ہور طاس ختنی صوف و زیبا

(۱٦٦۵ ، پھول بن ، ۳۲). ۲. **موٹا اُونی کپڑا ؛ درویشوں کا اونی کپڑا ؛ سر جس پر بال نہ ہوں؛ بھیک مانگنا ، گدائی** (جامع اللغات). ۳. **فقیری لباس ؛ فقیری** (فرہنگ عامرہ). [ع : (د ق ق)].

دَق (۲) (فت د) امذ.

کوٹنا ، توڑنا ، ریزہ ریزہ کرنا ، ظاہر کرنا ؛ ٹھوکنا ، کھڑکانا (اسٹین گاس ؛ بیان اللسان ؛ فرہنگ عامرہ ؛ جامع اللغات) [ع : (د ق ق)].

ــــُ الْباب (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل) امذ.

دروازہ کھٹکھٹانے کا عمل یا کیفیت ، صاحب خانہ کو بلانے یا اپنی آمد کی اطلاع دینے کے لئے دروازے پر ہاتھ مارنا یا کھٹکا کرنا. اے ابوالحسن ابھی ابھی تمہارے دق الباب کرنے سے پہلے وہ ٹھیک یہاں سے گیا ہے. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۵٦). مہذب لوگوں میں دق الباب کی رسم کا رواج ہے. (۱۸۹۴ ، پشو ، ۵۳). دق الباب کیا تو مرزا صاحب سر سے پاؤں تک اوبچی سے دولت خانے سے برآمد ہوئے. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۵۸). [دق + رک : ال (۱) + باب].

دِق (کسر د). (الف) امث.

ایک مرض جس میں ہر وقت بخار رہتا ہے ، کھانسی اُٹھتی ہے ، طبیعت نڈھال رہتی ہے ، اور اس کے جراثیم رفتہ رفتہ پھیپھڑوں کو بیکار کر دیتے ہیں ، تپ کہنہ ، تپ محرقہ (Tuberclosis).

دوکل کمیگے تو تمہیں تھی دق سو باہر داس من
میرے اُبر ووہی وقت ہور ووہی رنج باہر داس تھا

(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، م).

خدا کے واسطے میں تجھ کوں اک دارو بتاتا ہوں
اپنی آزار ہے دق کا تو ہی انگور کا کاڑھا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹).

یہ دق کی شکل جو دربان کھانستا ہے ترا
الٰہی اوس کو ابھی موت ہو کے سِل لیئے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱٦۱). اس کی دختر بھی مُبتلائے مرض دق ہو کر راہیِ ملکِ بقا ہوئی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ٦۱۳). عین جوانی میں (ناصر خان کو) دق ہو گئی اور انتقال کیا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۰۸). دودھ میں دق کے جراثیم بہت جلد پرورش پاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۵۰). (ب) صف. ۱. **تنگ ، عاجز ، پریشان و حیران ؛ گھٹن کی سی کیفیت یا ذہنی اذیت و تکلیف میں مبتلا ، آزردہ.**

توں کچھ نکہ اس سیوں متفق ہو
نا کر تو اسے نہ آپ دق ہو

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۷). میں نے دق ہو کر کہا شاید تو دیوانہ ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۲). نہایت دق ہو لیا اور کچھ جواب بن نہ پڑا. (۱۸۷۰ ، مکتوبات سرسید ، ۹٦). قریش اور عرب کے ... مخالف قبائل ہر سال آنحضرتؐ پر حملہ کرتے اور دق کرتے رہتے تھے. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ۱۱). میں نے تعطیلات گرما میں موصوف کو غزلوں پر نظرثانی کے لئے دق کیا. (۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل (پیش لفظ) ، ٦). ۲. **ناراض ، خفا.** بعد دو ہفتے کے وہ تاجر یہ ماجرا اور کسی شخص کی زبانی سن کر اپنی بی بی سے دق ہوا اور خفگی کرنے لگا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۷).

میں دق ہوں اور تمہیں نہ ہزیمت بُری لگے
دل کھول کر لڑو کہ لڑائی میں جی لگے

(۱۸۷۴ ، انیس مراثی ، ۲ : ۳۱۱). ہم دونوں ... کا لڑنا جھگڑنا ، اماں جان کا دق ہونا ... غرض ایک جھگڑا بندھ گیا. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۳۳). [ع : (د ق ق)].

ــــُ الْاَطفال (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ط) امث.

شیر خوار یا چھوٹے بچوں کی ایک بیماری جس میں عموماً ہاضمہ خراب رہتا ہے پیٹ پھولا رہتا ہے دست آتے ہیں بخار ہو جاتا ہے اور بچہ سوکھ کر کانٹا ہو جاتا ہے ، سوکھے کی بیماری (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ۳٦٦). [دق + رک : ال (۱) + اطفال (طفل) (رک) کی جمع)].

ــــُ الشَّیخُوخَت (ـــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ش ، ی لین و مع ، فت خ) امث ؛ دق الشیخوخہ.

دق کے مشابہ ایک مرض کا نام (اس میں بخار نہیں ہوتا لیکن خشکی اس قدر غالب ہوتی ہے کہ مریض مدقوق کے مشابہ ہو

جاتا ہے) ؛ (مجازاً) بڑھاپے کا آزار. جس زبان اور اس کی نثر و نظم میں جدّت وادا کا سلسلہ منتہی ہو جائے اگرچہ وہ کیسی ہی کامل و مکمل ہو سمجھ لو وہ مر رہی ہے یا کم از کم دق الشیخوخۃ میں مبتلا ہو گئی ہے۔ (۱۹۲۳ ، مراۃ الشعر ، ۲۸۸). اس قسم (دبلا پن) کا مریض عموماً دق الشیخوخت میں مبتلا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۹)۔ [دق + رک : ال (۱) + شیخوخت (رک)].

---آنا محاورہ.
کسی امر سے سخت ذہنی اذیت میں پڑ جانا ، بیزار ہو جانا ، گھبرا جانا ، پریشان ہو جانا.

دنیا میں بڑا روگ جو ہے الفت ہے
دق آ گئے ہیں جی سے یہی یہ زحمت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۰). میں اس انسانی جامہ سے دق آ گیا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹۲ : ۵). مولوی صاحب نے دق آ کر اسے کمرے سے نکال دیا. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۱۰۳).

---داری اسث.
تکلیف ، پریشانی ، مصیبت (نوراللغات). [دق + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رہنا محاورہ.
حیران و پریشان رہنا ناسزا عدیِٔ وقت سے (سوداگر کی) ... اس قدر بیماری ہوئی کہ وہ یہاں تک آنے کو دق رہا. (۱۸۱۲ ، نورتن سہجو ، ۵۷). خدمتگار خاں بادشاہی خواجہ سرا تھا ... اکثر بادشاہی نوکر اس کی سخت گیری اور بدمزاجی سے دق رہتے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۰۱).

---رِیوی کس سف (--- کس ر ، فت ی) صف.
پھیپھڑوں کی دق. باڈل نے دق رِیوی کے ۳۲ مریضوں کے خون کا امتحان لیا جو کہ دق کے ابتدائی مدارج کے مریض تھے. (۱۹۳۱ ، علاج بالمثل ، ۸۳). [دق + رِیہ (بحذف ہ) - پھیپھڑا + وی ، لاحقۂ نسبت].

---زَدہ (--- فت ز ، د) صف.
مرضِ دق میں مبتلا ، تپ محرقہ کا بیمار. یہ رات آج آخری ہے دق زدہ مریض کی. (۱۹۵۵ ، نقشِ نائے ، ۵۰). [دق + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

---کرنا محاورہ.
کچھ کرنے دھرنے اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کر دینا. جس کو خدا گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے دل کو تنگ اور ایسا دق کر دیتا ہے کہ سیدھی بات کے اختیار کرنے کو آسمان پر چڑھنے سے بھی زیادہ مشکل سمجھتا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیفِ احمدیہ ، ۱ / ۵ : ۲۰).

دَقّاق (فت د ، شد ق) امذ ؛ صف.
۱. **آٹا بیچنے والا ، آٹا پیسنے والا.** اور اولیا میں کوئی نساج کوئی خزاز اور کوئی دقاق اور کوئی حداد اور کوئی وراق اور ... کوئی خواص تھے. (۱۹۰۲ ، ہدایت المسلمین ، ۳۰). ۲. **باریک بات کہنے والا ، زیرک ، چالاک.**

ہر سنج دقاق معنی شناس
سخن کی سخنداں کے ہے جسکو پاس

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۳).

چچا میرے تھے میر سید علی
وہ دقاقِ علمِ خفی و جلی

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۹). [ع : (د ق ق)].

دَقّاقہ (فت د ، شد ق ، فت ق) امث.
زیرک ، تیز ، چالاک ، دقت پسند ؛ (مجازاً) **مرافہ.** اے باجی بڑی دقاقہ ہیں اور ہمیں جانتی تھیں کہ چٹکیوں پر اڑائیں بھلا ہم کب ان کی باتوں میں آنے والے تھے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۳۰). ریل پر آئیں تو حقاقہ ، دقاقہ ... یہ شریف زادیوں کے ڈھنگ ہیں. (۱۹۳۳ ، خدائی راج ، ۷). تم اس کے منہ نہ لگو وہ بڑی دقاقہ ہے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۳). [دقاق + ہ ، لاحقۂ تانیث].

دَقائِق (فت د ، کس ء) امذ ؛ ج دقیق.
۱. **کسی بات کے محاسن و معائب کے وہ پہلو جو غور و فکر سے سمجھ میں آئیں ، اسرار و رموز ، باریکیاں ، نکتے.**

دل کا مطالعہ کر اے آگہ حقائق
ہیں فنِّ عشق کے بھی مشکل بہت دقائق

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۹۸). نظم و نثر کے دقائق کو (شہنشاہ اکبر) خوب سمجھتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۷۶). چند معمولی باتوں کو چھوڑ کر ، تمام دقائقِ اخلاق سے یکسر خالی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۷۶). ۲. (طبیعیات) **مادے کے اجزائے صغیر.** مادہ کے دقائق ... کے سریع الحرکت ہونے سے مظہراتِ حرارت کا ظہور ہوتا ہے. (۱۹۰۰ ، مبادی طبیعیات کی ابجد ، ۵۹).

اور دقائق کی ہے جو یہ حرکت
ہیں اسی سے مظاہر قدرت

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۶۷).

یہ مادہ جو تابع رُخِ دقائق ہے
فقط نتیجہ مجموعۂ حقائق ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۷۸). ۳. **درجہ کے ساٹھ حصے ، منٹ ، پل ، لمحے.** تلمیذِ خُرد... تقسیماتِ ایام اور سنین وغیرہ کے جو ساعات اور دقائق اور ثوانی پر ہوتے ہیں کیا اس کا سبب تفرقہ ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۹۲). [ع : دقیقہ (رک) کی جمع].

---حِیَل کس صف (--- ی مع) امث.
مشکل حیلے ، مشکل راہیں ، پیچیدہ معنی. انھوں نے دقائقِ حیل میں سے ایک ایسا حیلہ اختیار کیا ہے جو ظاہر بینوں کی نگاہ میں توکل معلوم ہوتا ہے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۰۶). [دقائق + حیل (رک)].

ـــــہُنَر کس اضا(ـــــضم ہ ، فت ن) امذ.
ہنر کے رموز ، فن کی باریکیاں. لیکن ہمت و حوصلہ اور قوت و امکان کے موافق علوم متنوعہ سے کچھ کچھ بہرہ حاصل کرنا اور دقائق ہنر سے بھی آگاہ ہونا لازم بلکہ واجب بلکہ فرض میں ہے. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۳۴). [دقائق + ہنر (رک)].

دَقائِقی (فت د ، کس ء) امث وسدقایقی.
ثانیہ کا ، سیکنڈ سے متعلق. استاذ ۔ ساعتی کانٹے کو زمین فرض کرو اور دقایقی کانٹے کو ماہ(۱۸۳۷ء ، ستۂ شمسیہ ، ۲: ۹۳).
[دقائق + ی ، لاحقۂ نسبت].

دِقَّت (کس د ، شد ق بفت) امث.
۱.(آ) **دشواری ، پیچیدگی ، اشکال.**

میں یوں لپٹ دقت سوں تجھ پڑبتج میں آشوق سوں
آواز زن جھن کی سُنا تازی کرے پینجن طبع

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۰۶).

کسی کی تم کو دہشت کیا تھی خط لکھا تو ہوتا
جوابِ خط میں دقت کیا تھی خط لکھا تو ہوتا

(۱۸۳۹ء ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳). وصیت کے قاعدے میں بڑی دقت یہ تھی کہ ناگہانی موت کے موقع پر تقسیمِ جائداد کا کوئی اصول جاری کرنا ممکن نہ تھا. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۲۸). (آآ) **مصیبت ، اُلجھن ، پریشانی ، تنگی.**

کس کو دکھلاؤں جو گُزرے ہے تری اُلفت میں
کچھ مرے بس کی نہیں پھنس گئی اک دقت میں

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۶). بعض قومیں اب تک تعصب وحشت کے دلدل اور دقت میں کیوں پھنسی ہوئی ہیں. (۱۸۹۸ء ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۶۷). دقت یہ تھی کہ وہ لڑکی گونگی تھی. (۱۹۸۶ء ، اوکھے لوگ ، ۱۶۰). ف : اُٹھانا ، پڑنا ، ہونا.
۲. **غور و خوض سے اسرار و رموز تک پہنچنے کی کیفیت ، باریکی (جو سطحی اور معمولی نظر سے دکھائی نہ دے) ، باریک بینی ، نکتہ ، موشگافی.**

باندھا ہوں اپس جیو ترے موئے کمر سوں
دیکھا ہوں اسے جب ستی دقت کی نظر سوں

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۴۱). نہیں طعن کیا کسی نے بیچ کسی قول کے ... مگر جاہلوں نے ... کہ جاہل ہے اوس کی دلیل سے یا دقت اور باریکی اس کی سے. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۰).
[ع : (د ق ق)].

ـــــاُٹھانا محاورہ.
پریشان ہونا ، تکلیف برداشت کرنا پرقُلس ایک بادشاہ تھا جس نے اس دریا (بحرِ شام جسے کو بحرِ روم اور بحرِ افریقہ بھی کہتے ہیں) پر پُل باندھا ہے تا کہ لوگوں کو پار جانے میں آسانی ہو دقت نہ اوٹھائیں. (۱۸۴۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۸۱).

ـــــآفرینی (ـــــسک ف ، ی مع) امث.
باریک بینی ، تجسس پسندی ، تلاش ، جستجو. دقت آفرینی اور حقیقت سنجی جو فلسفہ کی بنیاد ہے تخیل کی بنیاد ہی کا کام ہے. (۱۹۰۶ء ، شعرالعجم ، ۴ : ۳۴). [دقت + ف : آفریں ، آفریدن ۔ پیدا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــپڑنا محاورہ.
مشکل پیش آنا.

سواراں پہ اوڑ اُن کی دقت پڑی
ترنگ موڑ کھاتیں مشقت کھڑی

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۲۸۴).

ـــــپَسَنْد (ـــــفت پ ، س ، سک ن) امذ.
باریک بیں ، مشکل کاموں کا شوق رکھنے والا.

سحر کسقدر بے تکلف ہیں شعر
طبیعت ہے ہرچند دِقت پسند

(۱۸۵۷ء ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۳۴). [دقت + پسند (رک)].

ـــــپَسَنْدی (ـــــفت پ ، س ، سک ن) امث.
باریک بینی ، مشکل پسندی ، محنت طلب کاموں سے دلچسپی رکھنا. دقت پسندی کو انتہا تک پہنچانے والا بیدل ہی ہے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳: ۶۸۹). [دقت + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــزُبان کس اضا(ـــــفت نیز ضم ز) امث.
مشکل زبان ، دشوار عبارت ، غیر مانوس الفاظ والی تحریر. باطنی واردات کے ذریعہ سے با کمال صوفیہ نے جن عمیق ترین تجربات کو بیان کیا اُن کے قارئین اکثر سوء فہم اور دقتِ زبان کا شکار ہو گئے. (۱۹۸۰ء ، بقدرِ حمید احمد خاں ، ۱۹۸). [دقت + زبان (رک)].

ـــــطَلَب (ـــــفت ط ، ل) صف.
جس کے حصول میں دقت پیش آئے ، دشوار ، مشکل. پیچ بدلنے کے یا دو قسموں کے جمع کرنے کو انگریزی میں پیریڈائزنگ کہتے ہیں یہ کام زیادہ دقت طلب نہیں ہے. (۱۸۹۱ء ، کسان کی پہلی کتاب ، ۱ : ۴۰). ابصار عبدالعلی نے ... محسنین السابت کی اس انداز سے تصویر کشی کی ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے خدّ و خال واضح طور پر سامنے آگئے ہیں میں اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں کہ اس قسم کے چیلنج کو قبول کر کے مصنف نے اپنے آپ کو ایک بہت بڑی اور دقت طلب آزمائش میں ڈالا تھا. (۱۹۷۹ء ، کیسے کیسے لوگ ، ۷). [دقت + طلب (رک)].

ـــــ کھینچنا محاورہ (فارسی سے).
مشکل پیدا کرنا ، پیچ و تاب میں پڑنا ؛ سخت ناراض ہونا. آخرکار بادشاہ نے ایک دن اس سے دقت کھینچی اور مروا ڈالا. (۱۸۰۳ء ، حیدر بخش حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۴۲).

ـــــمیں پڑنا محاورہ.
مشکل یا صعوبت میں گرفتار ہونا ، مصیبت میں پھنسنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---میں پھنسنا محاورہ.
مصیبت میں گرفتار ہونا.

کس کو دکھلاؤں جو گزرے ہے تری الفت میں
کچھ مرے بس کی نہیں پھنس گئی اک دقت میں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۶).

---ناک صف.
تیز ، خطرناک. نبض جلد اور تنفس گھبرایا ہوا اور دقت ناک ہوتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۲). [دقت + ناک ، لاحقۂ صفت].

---نظر کس اضا(---فت ن ، ظ) امث.
تحقیق و تلاش ، غور و خوض ، چھان پھٹک. ہربرٹ اسپنسر (۱۸۲۰ تا ۱۹۰۳) میں بھی وہی آزاد خیالی دقتِ نظر و تحقیق پسندی کے جوہر پیدا ہو گئے جو ہر فلسفی کے لیے لازمی خصوصیات ہیں. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۹۳) مجھے اس قسم کے کام (پروف کی تنقیح) دقتِ نظر سے کرنے کا شعور تھا. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۹۳). [دقت + نظر (رک)].

---نظری کس صف(---فت ن ، ظ) امث.
باریک بینی ، چھان بین کی کیفیت. حروف کے اوضاع اور تناسبوں کے متعلق انہوں نے (مسلمانوں نے) ایسی دقتِ نظری سے کام لیا جیسا کہ اہلِ یونان نے تعمیرات ، بت تراشی و مصوری میں. (۱۹۵۹ ، برنی(سید حسن)، مقالات ، ۲۸۷). [دقت+نظر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نگاہی (--- کس ن) امث.
رک : **دقت نظری.** نظم کی بو قلمونی ... کبھی ... ہمیں سودا اور ذوق کے ان قصیدوں میں نظر آتی ہے جن کی شاعرانہ نکتہ آفرینی ، دقت نگاہی ، مشکل پسندی ، بلیغ خیالی اور وسعتِ فکر نے شاعری کو حدِ کمال تک پہنچا دیا. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۰). [دقت + نگاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و مراقبت (---و مع ، فت م ، کس ق ، فت ب) امث.
غور و خوض کرنا (فرہنگ فارسی جدید ؛ مہذب اللغات). [دقت + و (حرف عطف) + مراقبت (رک)].

دقیانوس (فت د ، سک ق ، و مع) امذ ، دقیوس.
۱. **فارس اور عرب کے ایک نہایت ظالم اور کافر بادشاہ کا نام جس کے عہد میں اصحاب کہف ہوئے.**

مثالِ فرد جو اینٹ اس کی ہے لال
لکھا ہے اس میں دقیانوس کا حال
(۱۸۳۸ ، گلزارِ ارم ، ۲ : ۳۰۳). ایک ضعیف آدمی دقیانوس کا ہمعصر چھپر کھٹ پر لیٹا ہوا سسک رہا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰۸).

ضدی ہوئے کو آتی ہیں بیوی اور پاگل ہو تم
تمہاری عادتیں ہیں عہدِ دقیانوس کی ساری
(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۶۱۷). ۲. (مجازاً) **نہایت پرانا ، اگلے وقتوں کا ، پرانے زمانے کا ، رجعت پسند ، پراچین (تحقیراً مستعمل).** ان کے ایک پرانے دقیانوس پیر فرتوت مصاحب بھی ان کے یہاں آ کر دم بھر حقہ پان پیتے کھاتے تھے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۳۸). ایک مردِ دقیانوس ، بڈھے بھوس ... پڑ لگا ہے تھے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، ۲۵ جولائی : ۲). [ع].

---کے وقت کا فقرہ.
بہت پرانا (مہذب اللغات).

دقیانوسی (فت د ، سک ق ، و مع) صف.
۱. **اگلے وقتوں کا بوڑھا ، رجعت پسند ، قدیم رسموں اور روایتوں کا پابند (تحقیراً).** آپ کے خیالات وہی قدیم پرانے دقیانوسی ہندوستانیوں کے سے ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۳۷). ملک کے نئے روشن خیال طبقے اور دقیانوسی لوگوں کے درمیان اجنبیت بڑھنے لگی. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۲۶۲). ہم ماڈرن عرب ہیں دقیانوسی نہیں. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۳۹). ۲. **پرانے زمانے کا ، رجعت پسندانہ ، وہم اور ضعیف الاعتقادی پر مبنی (خیال ، بات یا شے وغیرہ).** ہمارے یہاں علومِ جدیدہ کا نام نہیں ... معدودے چند پرانی دقیانوسی باتیں ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۰۵). اس کے منہ سے نئی بات بھی یوں سنائی دیتی جیسے دقیانوسی ہو. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۳۰). [دقیانوس + ی ، لاحقۂ نسبت].

دقیانوسیت (فت د ، سک ق ، و مع ، کس س ، فت ی) امث.
قدیم طرز ، پرانی روش. یہ کارروائی بے ضرر تھی لیکن اس میں بادشاہ کی دقیانوسیت کی جھلک نظر آتی تھی. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۳۵۵). مولوی ہٹاؤ دقیانوسیت مٹاؤ آج ان جدیدیت پسندوں کا نعرہ بن چکا ہے. (۱۹۸۷ ، تکبیر ، کراچی ، ۸ جنوری ، ۳۹). [دقیانوس + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دقیق (فت د ، ی مع). (الف) صف.
۱. **غور و تحقیق سے سمجھ میں آنے والے نکتے یا راز ؛ (مجازاً) پیچیدہ ، مشکل ، دشوار.**

ملنے میں تیرے عشق کے دفتر دقیق کا پڑھوں
تو بھی نہ مشکل ہوئے حل ہے فقیہ تجھ کن کا دقیق
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۳).

وا نہ ہووے گا اس کمر کا پیچ
دور کر دل ستی خیال دقیق
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۲).

دقیق مسئلہ ایسا ہے اس کی حکمت کا
کہ آئے فہم فلاطوں میں بعد صد تفہیم
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۱۰۱). یہ دقیق منطق تو میری فہم سے باہر ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۲۴). نفسیات ، عمرانیات ، اکنامکس ، تاریخ اور دقیق علمی مسائل بھی زبان ہی کے ذریعے بیان کیے جاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، ترجمہ: روایت اورفن (ترجمہ) ، ۲۲). ۲. **معاملے کی گہرائی تک پہنچنے والا ، نکتہ رس ، بال کی کھال نکالنے والا ، گہرے غور و تعمق والا ، باریک بین (فہم و فکر وغیرہ)**

شاید ہیں عاشق کمرِ یار سخنور
فکرِ دقیق ان کی جو وقت پسند ہے
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۳۸۶). (ب) امذ. آٹا ، آرد ، چون ؛ لطیف ؛ رقیق (جامع اللغات). [ع : (د ق ق)].

--- النَّظَر (---ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، فت ظ) امذ. **معاملے کی گہرائی تک پہنچنے والا ، نکتہ رس ، بال کی کھال نکالنے والا ، باریک بیں.** وہ ان تحقیقات کی ، کہ وہ شخص ... دقیق النظر ہے یا ظاہر بیں کچھ پروا نہیں کرتا. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۷). جہاد کی نزاکتوں کے بارے میں یہ لوگ کتنے دقیق النظر تھے. (۱۹۸۶ ، تحریکِ پاکستان بلوچستان میں ، ۹۵). [دقیق + رک : ال (۱) + نظر (رک)].

--- نَبقات (---فت ن ، سک ب) امث. **(نباتیات) بہت باریک یا چھوٹا ، واحد ، کُنار ، کنول ، سدربا بیر جیسا.** نہایت چھوٹے کروی اجسام کو نبقات یا دقیق نبقات کہتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۸۲۳). [دقیق + نبق (= کنار ، بیر کنول) + ات ، لاحقۂ جمع].

--- نَظَری (---فت ن ، ظ) امث. **مشکل پسندی ، باریک بینی.** اس عرصہ مدت میں مقننین کی دقیق نظری نے معمولی قانونی یا بیعی وصیت میں ... اِصلاحیں اور ترقیاں کیں. (۱۹۳۳ ، قدیم قانون (ترجمہ) ، ۱۶۹). [دقیق + نظر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَقیقا (فت د ، ی مع) امذ. **دقیقہ ، راز ، نکتہ.**
کُھلا ہر علم کا اس پر دقیقا
دیا سب طرح خالق نے سلیقا
(۱۸۶۲ ، طلسمِ شایاں ، ۲۰). [دقیقہ (رک) کا ایک املا].

دَقیقت (فت د ، ی مع ، فت ق) امث. **رمزیت ، باریکی ، نکتہ.**
محمد کا سمجھ ہوئی جس حقیقت
وہی جانے ہو اسرارِ دقیقت
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۶۸). [دقیق + ت ، لاحقۂ کیفیت].

دَقیقَہ (فت د ، ی مع ، فت ق) امذ. **۱. مسئلے کا وہ باریک پہلو جو غور و تعمق سے سمجھ میں آئے ، باریکی ، نکتہ ، عمیق پہلو.**
کیا خوب طبیعت نے سلیقہ سیکھا
صد شکر کہ ہر ایک دقیقہ سیکھا
(۱۸۸۰ ، عشق (اورنگ آبادی) ، مراثی ، ۴). نکات دقیقے زراعت کے اپنی فکر رسا اور ذہن ذکا سے نکالنے لگے. (۱۸۸۵ ، دولتِ پتر ، ۷). یہی وہ دقیقہ ہے کہ جس پر لعینِ اول نہیں مطلع ہوا. (۱۹۶۹ ، مولانا ایوب دہلوی ، فتنۂ انکارِ حدیث ، ۳۳). **۲. ایک گھنٹے کا ساٹھواں حصہ ، منٹ ، لمحہ ؛ (مجازاً) سیکنڈ ، پل ، وقت بتانے کا ایک مقررہ پیمانہ.** روشنی ایک دقیقے میں ایک کروڑ تیس لاکھ میل رواں ہوتی ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰۵). آدمی ایک دقیقے میں سولہ سترہ مرتبہ سانس لیتا ہے. (۱۹۲۰ ، رسالہ سماع الصدر ، ۱۵). **۳. (ریاضی) بروج الفلاک کے ہر درجے کے ساٹھ حصوں میں سے ایک جس کی صورت یہ ہے کہ آسمان کے کل بارہ برج ہیں ہر برج کے تیس درجے اور ہر درجے کے ساٹھ دقیقے.**
دقیقے کرے جب کشی طے نگہ
تو اس شہ نشیں تک ملے اس کو راہ
(۱۶۸۳ ، مثنوی در وصفِ قصرِ جواہر (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۵۵)). حرکت شمس کی تین قسموں پر تقسیم کیا اور ہر قسم کا نام درجہ رکھا اور ہر درجہ کو ساٹھ قسم کیا اسکا نام دقیقہ ہوا کہ ہندی میں اسکو گھڑی بولتے ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۴). اس کا طول بلد شمالی ۳۴ درجے ۳۵ دقیقے اور ۳۵ درجے ۳۶ دقیقے کے درمیان ہے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۵). کچھ عرصے بعد سال شمسی کی مقدار معین کی جو اُن کے حساب سے ۳۶۵ دن ۵ ساعت ۵۵ دقیقہ ۲۰ ثانیہ تھی. (۱۹۵۹ ، برنی (سید حسن) ، مقالات ، ۲۷). **۴. کسر ، کمی** (نوراللغات). **۵. (فلسفہ) درجہ ، عنصر ، حصہ.** تمام تجربے میں ایک ایسی چیز شامل ہوتی ہے جسے آپ عنصر ، درجہ ، دقیقہ یا جو چاہیں کہہ سکتے ہیں. (۱۹۵۶ ، تعارفِ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۴۸). **۶. (مجازاً) راز کی بات.** بھائی ایک دقیقہ ہے کہ لکھنے کے قابل نہیں. (۱۸۶۳ ، خطوطِ غالب ، ۱۹۶). [دقیق + ہ ، لاحقۂ تانیث].

--- اُٹھا (نَہ) رَکھنا محاورہ. **رک : دقیقہ باقی نہ چھوڑنا.** میں کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھوں گا. (۱۸۶۸ ، دلفروش ، ۱۶). مزاج کو اصلاح پر لانے کے لیے کوئی دقیقہ کوشش کا اُٹھا نہیں رکھتے. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ تاریخ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۰). مفتوح کے ساتھ غیر انسانی سلوک کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا تھا. (۱۹۶۶ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۷۴).

--- اُٹھا (نَہ) رَہنا محاورہ. **دقیقہ اُٹھا نہ رکھنا (رک) کا لازم.**
اُن سے اربابِ نظر کی ہے یہ خواہشِ حسرت
اُٹھ رہے کوئی دقیقہ نہ خود آرائی کا
(۱۹۲۴ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۵۰).

--- باقی نَہ چھوڑنا / رَکھنا محاورہ. **اپنی کرنی میں کمی نہ چھوڑنا ، پُوری کوشش اور دیکھ بھال (کسی کام کو) کر لینا ، کسر اُٹھا نہ رکھنا.** کوئی دقیقہ فوائد دینی و دنیوی سے باقی نہیں چھوڑا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۰). کوئی دقیقہ اس قومی بھلائی کے معدوم کرنے میں اپنی دانست میں باقی نہیں چھوڑا. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۲۷).

--- باقی (نَہ) رَہنا محاورہ. **۱. کام کا بالکل خاتمے کے قریب پہنچ جانا ، تکمیل کار کی ہر**

اعتبار سے کوشش ہو جانا. جو طالب اس کے قواعد ازبر کرے گا تو... علم مساحت میں اس کی کوئی دقیقہ باقی نہ رہے گا.(۱۸۷۳ ، قواعدِعلمِ مساحت ، ۵). ۲ تھوڑا وقت یا عرصہ رہ جانا ، وقت کم ہونا.

رہ گئے زیست کے بس تیس دقیقے باقی
یا الٰہیٰ تُو ہے سبحان و رحیم و غفّار

(۱۹۷۳ ، برگِ غزال ، ۲۱۲).

---بچنا محاورہ.
کمی باقی رہنا.

بچ رہا مجھ سے دقیقہ کون سا اے پُر غرور
عجز و تسلیم و نیاز و عزّت و آداب کا

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۶۷).

---پسَنْد (---فت پ ، س ، کس ن) صف.
باریک بینی کا عادی ، مشکل پسند. ازبسکہ طبع دقیقہ پسند رکھتے ہیں. (۱۸۳۷ ، قران السعدین ، دہلی ، ۸؛ جنوری (اردونامہ ، کراچی ، ۳۷ : ۱۳)). [دقیقہ + پسند (رک)].

---رَس (---فت ر) صف.
بہت جلد بات کی تہ کو پہنچ جانے والا ، زُودفہم ، باریک بیں ، زیرک ، تیز طبع.

جو مشقِ حرفِ لا کرتا ہوں کہتے ہیں دقیقہ رس
معمائے دہانِ یار کیا تحریر کرتے ہو

(۱۸۷۲ ، مظہرِعشق ، ۱۳۹). اُن کی دقیقہ رس اور نکتہ سنج طبیعت ایسی جگہ سے مطلب نکال لاتی ہے ، جہاں ذہن بھی منتقل نہیں ہوتا. (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۸۰۲). عیوب و محاسنِ شاعری سے آگہ ہو ، بہت دقیقہ رس ہو. (۱۹۷۰ ، اردونامہ ، کراچی ، ۳۵ : ۵۹). [دقیقہ + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا].

---رَسی (---فت ر) امث.
مشکل پسندی ، باریک بینی. لٹریچر کی طرف مولانا کی اس وقت دقیقہ رسی اور جوشِ التفات کا شکریہ. (۱۹۰۹ ، افاداتِ مہدی ، ۳۲۲). وہ ان سوالوں میں سے ہر ایک کا دقیقہ رسی کے ساتھ جواب دیں. (۱۹۳۵ ، جدید قانونِ بین الممالک کا آغاز ، ۳۳۵). ایک ماہر طبیب کی طرح اس نسخہ کے اثرات کا نہایت دقیقہ رسی کے ساتھ جائزہ لیا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۹). [دقیقہ + رس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَنْج (---فت س ، سک ن) صف.
رک : **دقیقہ رس.** آج کل دقیقہ سنجوں نے ایسی ایسی دُوربینیں ایجاد کر دی ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۲ : ۳۶). اگر کچھ فرق ہے تو بہت باریک ہے جسے دقیقہ سنج اور حساس آلات کی مدد کے بغیر محسوس نہیں کیا جا سکتا. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۹۳). [دقیقہ + ف : سنج ، سنجیدن - تولنا].

---سَنْجی (---فت س ، سک ن) امث.
مشکل کو سمجھنے کا عمل ، معاملہ فہمی. مسائلِ روحانی کے شاندار بنانے کے لیے انہوں نے کس قدر دقیقہ سنجی ... سے کام لیا ہے. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۹۶). اس مدّت میں مشکل کوئی دقیقہ سنجی کا نام رہا ہے. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۲۳۹). [دقیقہ + سنج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شِناس (---کس ن) صف.
رک : **دقیقہ رس.** علما دقیقہ شناس ادرا ک معانی سے دقائق و معارفِ الٰہی کا حظ اُٹھاتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳). دوسرے مشکل کام کو اپنے سے زیادہ دقیقہ شناس اور باریک بین لوگوں پر چھوڑتے ہیں. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۷۱). [دقیقہ + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

---فِرُو گُزاشْت نَہ کَرْنا / ہونا محاورہ.
ہر اعتبار اور ہر پہلو سے تکمیلِ کار کی کوشش کرنا ، کسی قسم کی کمی نہ کرنا. ان کی تعظیم و توقیر میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں. (۱۸۵۳ ، خطوطِ غالب ، ۵۹۲). اس جدید عمارت کی خوش نمائی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہو. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۳۶). ڈاکٹر بینکر نے اسکی جان بچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۶۲).

---گَری (---فت گ) امث.
مشکلات ، پیچیدگی. اگرچہ ان کے شرائطِ تمدن میں دقیقہ گری بہت ہے. (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۱۶). [دقیقہ + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَہ چھوڑْنا محاورہ.
رک : **دقیقہ باقی نہ چھوڑنا.** جناب کے احباب جنہوں نے قوم کی بہتری کے لیے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۰۱). عبداللہ بن ابی سرح ... مصر کا گورنر یعنی حاکمِ اعلیٰ مقرر ہوا اور اپنی شرارتوں کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑا. (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ۹۱).

---نَہ رَہْنا محاورہ.
تحقیق کی آخری منزل سر کرنا. جو مشکل سے مشکل عوارضات تھے وہ سب میرے ہاتھ سے اچھے کرانے شروع کیے کہ کوئی دقیقہ اس فن کا رہ نہ جائے. (۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۳).

---یاب صف.
مشکل کو حل کرنے والا ، بات کی تہ کو پہنچنے والا. یہ کتاب نظر تماشائیان دقیقہ یاب میں رشکِ گلزار اور غیرتِ بہار ہے. (۱۸۳۶ ، آثار الصنادید (دیباچہ) ، ۶۱). [دقیقہ + ف : یاب ، یافتن - پانا]

دَقِیل (فت د ، ی مع) امذ.
ذنال (سوریس لنگوی الدیانانی ، ۳۶۸). [ع].

دَقْیُوس (فت د ، سک ق ، و مع) امذ ؛ دقیانوس.
رک : **دقیانوس.** اس پر دقیوس نے جس کو دقیانوس بھی کہتے ہیں... چڑھائی کی. (۱۸۹۹ ، قصۂ اصحاب الکہف و الرقیم ، ۱۰). [ع].

دَک (۱) (فت د) صف (قدیم) ا س دَکہ ، دکھ.
حیران ، حیرت زدہ ، بھونچکا.

کہنا ترنگ چوپٹ تلنگ تب تھیک سٹ سپاہے کرنگ
شرمندہ ہو کاڑی اُو چابک میں پکڑ دک ہو کھڑے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۷).

جس حُسن کے دیکھنے سیں دو عالم دک ہے
اس حسن کے دینے کا مکاں یہ جک ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۳۹). [رک : دَھک].

--- اچھنا محاورہ.
حیران ہونا. اس کی باطن کی زبان گنگی ہوئے ہور ہمیشہ دک اچھے. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)).

--- پَنا (--- فت پ) امذ (قدیم).
حیرت. معرفت کا نہایت دو چیز ہے وحشت ہور حیرت یعنی بچکنا ہور دک پنا. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)). [دک + پنا ، لاحقہ کیفیت].

دَک (۲) (فت د) امذ.
آب ، جل ، پانی ، رس ، عرق (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت ؛ شبد ساگر). [س : उदक].

دِک (۱) (کس د) امث (قدیم).
حد ، طرف ، سمت. عشق نے کھیل یوں کھیلیا نیاریں نیار ، اس کھیل کو نا دِک نا دیس. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳). [س : دِش दिशा].

دِکہ (۲) (کس د) صف (قدیم).
کفیل و حافظ.

اس سو کہہ کوں دو کہہ کوں ہے جن دِک
تس جان مدار یعنی مددِک
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۳). [س : دک दिक्ष].

دُک (ضم د) امذ (قدیم) ا س دُکہ.
مصیبت ، غم ، الجھن ، پریشانی.

اگر نہ سہیل اچھتا تو بچھڑیاں کا دُکہ
تو امرت کوں پیتے سلیماں چک
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۷). [رک : دُکھ].

دُکّا (۱) (ضم د ، شد ک) صف.
رک : دوکا دُکّا ، جس میں یہ تابع کے طور پر مستعمل ہے (ماخوذ : نوراللغات). [دو + کا ، کی صورت بقیاس اکّا].

دُکّا (۲) (ضم د ، شد ک) امذ.
گھونسا.

چنگی لے ایک مارے اک ٹھکے
مکّے اک مارے اور اک دُکے
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۹۳). [ڈُک ؛ گھونسا].

(رک) کی قدیم شکل].

دَکار (فت د) امث (قدیم).
ڈکار، رجک ... اہلِ ہند آں را دکار گویند. (۱۹۰۳ ، اداتُ الفضلا (سہ ماہی اردو ، اکتوبر ، ۱۹۶۷ : ۲۷)). [ڈکار (رک) کا ایک قدیم املا].

دَکاکِین (فت د ، ی مع) امث ؛ ج.
دکانیں. چند روز کے بعد مردم بازاری اور اہلِ دکاکین جمع ہوئے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۴ : ۲۰). کرایہ دکاکین و آمدنی باغات و طُوْلِ نزولِ خالصہ وغیرہ کی آمدنی تھی. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۴۳). [ع : دُکان (رک) کی جمع].

دُکال (ضم د) امذ ا س دوکال.
۱. قحط سالی ، قحط ، کال.

ہوا مشک کا ہند میں سب سکال
پڑیا چین و ماچین میں سب دکال
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳).

مرد مثل زن ہے استری
قحط دوکال وبا ہے مری
(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۶۸).

نہ ہوئے گا یہ ہرگز ذخیرہ تو کم
دکال ان پہ ہوئے لگیا دم بدم
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۸۴).

تب ہمارے تھا ملک بیچ دکال
کہیں نہ دستا تھا آسماں ہو اہال
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۳۹). کسی شہر میں سخت دُکال پڑا. (۱۸۳۸ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۳۹). **۲. نایابی ، کمیابی.**

اس عشق کے دکال میں بحری اپس کے دوکھ
انصاف سوں ہیے تو کہو کس سوں تولنا
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۲۶). [پ : دُکال ؛ س : دُش کال दुष + काल - بُرا وقت].

دُکّان (ضم د ، شد ک ، نیز بلا شد) امث ا س دوکان.
وہ جگہ جہاں بیٹھ کر سودا بیچا جائے ، سامان بیچنے کا مکان ، کاروبار کا ٹھیا ٹھکانہ ، ہٹی.

جواہر نہیں کہیں تج سار کا خوبی کے دُکاں میں
جو آئے مول کرنے تج تو ہوئے جوہری بے ہوش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۱).

جو عندلیب کو غیرت ہو رونے ایسا خوں
کہ گل فروش کی ہو جائے ساری دکاں سرخ
(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۴۳). خنجر کھینچ کر حلوائی پر دوڑا وہ بیچارہ دکان چھوڑ کر بھاگا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۰۷).

کعبۂ فن و ادب بوسہ کہہ روحِ اس
زلف و کاکل کی دُکاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۱۵۳). [ع : (د ک ن)].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
اپنی دکان کا سب سامان اُٹھا کر لے جانا . دکان کو بالکل بند کر دینا . دکان چھوڑنا.

دکان اُٹھا کے وفا دار لوگ بیٹھ رہے
کسی نے جنس وفا کی نہ قدر دانی کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۷). تصفیہ یہ ہوا کہ قرضہ وصول کرنے میں اگر جبر کیا گیا تو دکان اُٹھا دی جائے گی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۵).

ـــــ بڑھانا محاورہ.
۱. **لاتعلق ہو جانا ؛ کاروبار ختم کرنا ، کام سے فارغ ہو جانا ، کسی عمل یا کاروبار سے دست بردار ہونا.**

شور شاعر خوبی اس شوخ کا بلا تھا
بازاری سب دکانیں اپنی بڑھا کے بیٹھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲).

کوئی کیوں کسی کا لُبھائے دل کوئی کیا کسی سے لگائے دل
وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے

(۱۸۶۲ ، ظفر (نکتۂ راز ، ۲۳۳)). اُس نے جب دکان بڑھائی ہے ، اور دوستوں سے حصول عظمت و عزت کے تذکرے کیے ہیں تو لوگ اس کی باتوں پر ہنستے تھے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام ، ۱۳۳). ۲. **حسبِ معمول دکان کو بند کرنا.** جب گزری کا وقت ہو چکا اور دوکان بڑھائی خواجہ گھر کو چلا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۳). ایک اور دکان پر قدم رکھا ہی تھا کہ دکاندار نے کہا ، بجور ہم نے دکان بڑھا دی. (۱۸۹۳ ، بشو ، ۳۲). بازار پہنچے تو نان بائی دکان بڑھانے کی تیاریاں کر رہا تھا. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۱۶). ۳. **دعوے یا مقابلے سے ہٹ جانا ؛ دست بردار ہونا (کسی کام یا بات سے).**

ہوئے وہ بن سنور کر جلوہ گر بازار میں جیسے
جناب یوسف مصری دکان اپنی بڑھاتے ہیں

(۱۸۶۶ ، فیض (میر شمس الدین) ، د ، ۲۲۳).

ـــــ بڑھ جانا محاورہ.
دکان بند ہو جانا (نوراللغات).

ـــــ بند کرنا ف م ؛ محاورہ.
دکان کے پٹ بند کرنا ؛ بکری موقوف کرنا ؛ کوشش ترک کر دینا ، ترک عمل کرنا.

دکان بند کر کے رہا بیٹھ جو
تو دی اس نے بالکل ہی لُٹیا ڈبو

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۲۰).

ـــــ بند ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. **دکان کے پٹ بند ہونا ، بکری موقوف ہونا.** سیدھا بزاز کی دکان پر پہنچا. دوکان بند تھی. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۱۳۰). ۲. **دکان ختم ہو جانا ، کاروبار ٹھپ ہو جانا.**

ہر دلبر مہ پارہ خریدار ہے تیرا
آ تیار ہوئی حسن فروشوں کی دکان بند

۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۶۵). آخر وہ دن آ ہی گیا جس کا دشمنوں کو انتظار تھا اور دوستوں کو اندیشہ. دکان بند ہو گئی. (۱۹۴۰ ، خا کم بدہن ، ۱۳۶).

ـــــ جمانا محاورہ.
۱. **سکہ بٹھا لینا ؛ کاروبار کو مستحکم کر لینا ، دوکانداری کو ترقی دینا.** شہر دمشق میں دکان جما کے حلوائی مشہور ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۱۱۳). ۲. **خود نمائی کرنا ، نام و نمود کا کام کرنا ، اپنے مقصد کی تشہیر کے لیے اثر و رسوخ قائم کرنا.** شہباز خان نے وہاں آن کر اپنی اور ہی دکان جما رکھی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۷۳).

ـــــ جمنا محاورہ.
دکان جمانا (رکھ) کا لازم. آہستہ آہستہ یہ دکان جمی کہ جو تحفہ ہر ایک ملک کا چاہیے وہیں ملے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۰).

ـــــ چلنا محاورہ.
ترقی کی راہ پر گامزن ہونا ؛ کاروبار کا عروج پر ہونا ، گرم بازاری ہونا.

جب سے قاتل نے کمر باندھی ہے سفاکی پر
خوب شمشیر فروشوں کی دکان چلتی ہے

(۱۸۲۶ ، معروف (نوراللغات)).

محبت کا ہو جس دم قحط گاہک دل کے آتے ہیں
گراں ہوتا ہے جب سودا تو چلتی ہے دکان میری

(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات داغ ، ۲۰۱). چند ہی دنوں میں دکان چل نکلی. (۱۹۴۰ ، خا کم بدہن ، ۲۳).

ـــــ چمکانا محاورہ.
فروغ دینا ، اپنے مقصد یا کاروبار کو ترقی دینا ، آگے قدم بڑھانا. یہیں سے خوشہ چینی کر کر کے اپنی بات بنائے دکان چمکائے. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۶۳). اور کچھ لوگ صرف ان کے نام کو اپنی دکان چمکانے کے لیے بھی شاید استعمال کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۷۹ ، رسالہ جدید سائنس ، ۹۳).

ـــــ چمکنا محاورہ.
دکان چمکانا (رک) کا لازم.

ہم رند پریشاں ہیں ماہ رمضاں ہے
چمکی ہوئی ان روزوں میں واعظ کی دکاں ہے

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۸).

بھٹیاں روشن ہوئیں چمکی دکان مے فروش
رخصت توبہ ہوئی زاہد گھبرانے لگے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۱۱).

پھر ارزاں نرخ ہو جانے کو ہے اب سر فروشی کا
چمک جانے کو پھر کچھ دن میں ہے دکان امرت سر

(۱۹۲۳ ، نگارستان ، ۱۶۷).

ـــــ چُننا محاورہ.
دکان لگانا.

جہاں قہوہ ہے اور سپاری و بُن
بساطی بیٹھے ہیں نیچے دکاں چُن
(۱۷۷۸ ، مثنوی گلزارِ ارم (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۹۷)).

---دار صف.
دکان کا مالک ، سودا بیچنے والا.
ہے جب سے کھلا حال سفر بند ہے بازار
یہ جنسِ غم ارزاں ہے کہ روتے ہیں دکاندار
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵). دکان دار نے دام مانگے تو چار پانچ کھرکیاں دے کر آگے بڑھ گئی (۱۹۲۱ ، گرداب حیات ، ۶). ٹیکسی ڈرائیور پھر ایک آزمودہ کار دکان دار کی طرح مسکراتے ہوئے بولا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۷۵). [دکان + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.
۱. دکان کا کاروبار ، چیزیں بیچنے کا کام یا پیشہ ، سوداگری ، خرید و فروخت کا کام. دکان داری ٹھپ ہو گئی (۱۹۷۰ ، خدا کم بدہن ، ۲۳).
۲. جھوٹی باتیں کر کے فائدہ حاصل کرنے کا عمل ، چرب زبانی.
ڈالے ہنڈولے اس میں رنگین زر نگاری
اُن پنجروں ہی میں کرنی اپنی دکانداری
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۶). یہاں ایک مزار ایسا ہے کہ جب اس پر کچھ پڑھتے ہیں تو ہلنے لگتا ہے ، چنانچہ خود جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ خادموں کی دوکان داری ہے. (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۵۱). سردار کو آغا کی دکان داری سے نسب نامہ پڑھوانے یا کوئی سوال کرنے کی ضرورت ہی نہ پیش آئی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۱۶). **۳. روپیہ بٹورنے کا کاروبار.** ایک تو تعلیم ہی ہے ، جہاں دیکھو وہیں دکانداری ہے. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۰). اف : کرنا ، ہونا. [دکان + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---داری کی باتیں کَرْنا محاورہ.
زیادہ مول کہنا ، جھوٹ بولنا ، فریب یا بناوٹ کی باتیں بنانا (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۳۷۶).

---داری گَرم کَرْنا محاورہ.
کاروبار کو ترقی دینا ، خوب لین دین کرنا.
حکم کر آتش کہ بازارِ محبت بند ہو
اب کریں ٹھونچیے گرم اپنی دکّاں داریاں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۰).

---رَچْنا محاورہ.
کاروبار کا ترقی پر ہونا ، دکان چمکنا.
وہ ہے جس سے دوکانِ رضواں رچے
جسے بیچیں رضواں نہ سفیچے
(۱۸۹۳ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۱۸۰).

---رَکْھنا محاورہ.
کاروبار کرنا ، سودا بیچنے کا کام کرنا.

دُکان رنگِ زرد کی رکھی ہے ضعف نے
پکھراج کے لیے یرقان کے واسطے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۱۶). اسکے علاوہ بساط خانے کی دکان رکھ لی تھی. (۱۹۵۶ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۶۵).

---سَجانا ف م.
اسبابِ فروخت کو سلیقے سے رکھنا ، دکان آراستہ کرنا. اب نئے ساز و سامان سے موجودہ طرز کی ایک بڑی شاپ میں بیٹھ کر شیشہ دار الماریوں میں اپنی دکان سجانی چاہیے. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۱۰۷).

---کَرْنا محاورہ.
کاروبار کرنا ، سودا بیچنے کا کام کرنا ، دکان قائم کرنا.
کھڑے جو ہوتے ہو تم آن آن کوٹھے پر
کروگے حسن کی کیا تم دکان کوٹھے پر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۸۳). غلام نے ایک دکان برتنوں کی محل کے پاس ہی کر رکھی ہے. (۱۹۱۹ ، غدرِ دہلی کے افسانے ، ۵ : ۳۵).

---کُھلْنا ف ل ؛ محاورہ.
بند دُکان کے پٹ کُھلنا ، بِکری شروع ہونا ، کسی چیز کی دکان قائم ہونا ؛ عروج پر ہونا ، ترقی پر ہونا.
یا رب دوکان پیرِ مغاں کی کُھلی رہے
برسات بھر گلابیوں میں بلبلی رہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۱).
تنولیوں کی دکانیں کہیں کہیں ہیں کھلی
(۱۸۳۳ ، روحِ کائنات ، ۲۲۶).

---کھولْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. بند دکان کے پٹ کھولنا ، سودا بیچنے کا کام کرنا ، دکان کا کاروبار کرنا ، دکان قائم کرنا ، پھیلانا ، وسعت دینا ؛ حالات کا حسبِ حال ہونا.
دیکھا اک کھولے دُکان مردِ طبیب
بیٹھا ہے رستے میں باشانِ عجیب
(۱۷۷۳ ، مثنوی رموز العارفین (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۳۳)).
ہے صبح روزِ ہجر کہاں ہوشِ میکشی
کھولی ہے مے فروش نے اپنی دکاں عبث
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۵). میر عباس کسبِ معاش کے واسطے دکان کھولنے پر مجبور ہوا. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۳۰۰). **۲. چیزوں کو تتر بتر کرنا ، سامان اِدھر اُدھر پھیلا کر بیٹھنا ، چیزیں پھیلا دینا.** بیوی کو دیکھا تو سیکڑوں قسم کا کپڑا اور مصالحہ آگے رکھے ہوئے دوکان کھولے بیٹھی ہیں. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۳۲).

---گَرم ہونا محاورہ.
تجارت یا کاروبار کا ترقی پر ہونا ، خوب بِکری ہونا ؛ کسی معاملے میں بہت نفع ہونا ، سرگرمی ہونا.

نِکلا ہے بے حجاب جو بازار کی طرف
ہر بوالہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۰).

کیا ہی دکان گرم ہے پستانِ یار کی
کھنے انار ہو گئے جب سے یہ پھل چلے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۹).

۔۔۔لگانا ف م.
سودا بیچنے کا کام کرنا ، سامان پھیلانا ، سامان کی نمائش کرنا ، دکان قائم کرنا.

مٹھائی بوسوں کی طیّار ہو نہیں چکتی
دکان کب سے لبِ یار نے لگائی ہے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۵۱).

بیٹھے تھے جو ہتھیاروں کی دکان لگائے
جب جنگ چھڑی اسلحے کچھ کام نہ آئے
(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض (ق) ، ۱۰۹).

۔۔۔لگنا ف ل.
دُکان لگانا (رک) کا لازم ، اشیا کا کثرت سے یکجا ہونا.

تمہارے ہاتھوں ہمارے دلِ فگار میں آ
سنان و خنجر و پیکاں کی ہے دکان لگی
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۶).

کیا کُھلے گیہوں کی منڈی کیا دُکانِ جَو لگے
سوت کے دھڑکوں میں بہتر ہے خدا سے لَو لگے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۱۹).

۔۔۔مانڈنا محاورہ (قدیم).
دکان لگانا.

دکاں مانڈیا وہاں بہوت ساز سوں
لگیا کرنے تصویر بھو ناز سوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۰).

۔۔۔ہڑتال ہونا محاورہ.
دکان بند ہونا ، کاروبار ختم ہونا.

بازارِ عشق میں مئے خونِ جگر بہت
ہڑتال ہو گئی جو دکانیں تو زہر ہے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۷۳).

دَکتُور (فت د ، سک ک ، و مج) امذ.
ڈاکٹر ، ڈاکٹریٹ کی سند رکھنے والا. ان میں سے ۱۳ نے دکتور کی اور ۲۷ نے ماسٹر کی سندیں حاصل کیں. (۱۹۶۹ ، سیرہین ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۰). [ڈاکٹر (رک) کا معرب].

دُکچَن (ضم د ، سک ک ، فت چ) امث.
(سنگرسازی) اصلاح میں بہت اور بوبلی کے ملانے کی سوئی قسم کی اور زیادہ وسیلی رانگھ (ا ب د ۳ : ۹۶ ... س].

دِکَّہ (کس د ، فت ک) امث (قدیم).
دشوار ، مشکل ، دقت. منع کرنا ہی یک دِکّہ ہوا ہے ، آدمی بہت بُری بلا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۶). [دقت (رک) کا بگاڑ].

دُکڑا (ضم د ، سک ک) امذ (قدیم).
ایک پیسے کا چوتھائی ، دمڑی ، چھدام.

دیکھوں یک اکھنڈ سب ہو ٹکڑے
یک پن میں تمام دام دُکڑے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۲). [س : دوک [illegible] ~ دوہرا + ا : ڑا].

دُکڑی (ضم د ، سک ک) امث ، ہمدو کڑی.
۱. تاش میں دو بند کیوں کا پتا ، دُوی ، دُگی (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۲. دو گھوڑوں یا بیلوں کی جوڑی ، وہ گاڑی جس میں دو جانور جتے ہوں.

عنایت وہ کیں نور کی دوکڑیاں
نہ پونہچے سلیماں کا تختِ رواں
(۱۸۵۸ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۱۹۰). جھوٹے نواب کی دکڑی تیار ہوئی. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۳۳). ۳. (مجازاً) میاں بیوی کی جوڑی. زناشوئی کی دکڑی بے تکلف یکٹٹ زن سے نکل گئی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۱۶). [دکڑا (رک) کی تانیث].

دَکشِنا (فت د ، سک ک ، کس ش) امث ، ہمدو کَھشنا.
پنڈت یا دیوتا وغیرہ کا نذرانہ ، پیش کش ، نقدی وغیرہ جو تارکِ دنیا لوگوں کو دی جائے. برہمن دکشنا لے کر اپنے ججمان کو ... چھوڑ دیتے ہیں. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۸). جو شخص برہمن کو نیوتا دیتا ہے وہ اسے دکشنا دینے کا بھی بوتا رکھتا ہے. (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۱۵۳). ٹکوں کا دان اور آنوں کی دکشنا ، کبھی کبھی ڈیڑھ گز کپڑا اور آدھ سیر چاول. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۹۷). [س : دکشنا [illegible]].

دَکَّن (فت د ، ک نیز شد ک بفت) امذ ، ہمدو کَھن (شاذ).
۱. جنوب.

عبث اے شعورِ خود آگہی تجھے جستجو ہے رئیس کی
کہ وہ محوِ عالمِ بے خودی نہ شمال میں نہ دکن میں ہے
(۱۹۷۵ ، حکایتِ نے ، ۷۷). ۲. جنوبی علاقہ ، خصوصاً جنوبی ہند کا علاقہ (حیدرآباد وغیرہ).

چلیا کوچ پر کوچ شاہِ دکن لیا چار آہن زرہ پیرہن
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۲).

سو بارہ اماماں مدد ہے قطب کوں
اوسی تھے ہو سارا دکن ہے مباح
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۳).

خوگر نہیں ہم یوں ہی کچھ ریختہ کہنے کے
معشوق جو اپنا تھا باشندہ دکن کا تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۶).

ہوں سلاطینِ دکن میں ہے ترا دورِ سعید
جس طرح سارے مہینوں میں مبارک ماہِ عید
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۹۳).

فانی دکن میں آ کے یہ عُقدہ کُھلا کہ ہم
ہندوستان میں رہتے ہیں ہندوستان سے دور
(١٩٣١ ، فانی ، ک ، ١٠٣). [س : دکشن : दच्छिन].

---کی کَمائی کانڈُو نالے میں گَنوائی کہاوت.
محنت کی کمائی کو بے جا صرف کرنے یا ضائع کرنے کے موقع پر کہتے ہیں. نواب کی یہ رات بہت بُری طرح کٹی ہوتے شور سے یقین ہو گیا کہ ہندوستان میں مثل سنی تھی دکن کی کمائی کانڈو نالے میں گنوائی اس میں کانڈو کا نالہ شاید یہاں کی ایسی عورتیں مراد ہوں. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ٢٣).

دَکْنا (فت د ، سک ک) ف ل (قدیم).
جلنا ، بھڑکنا ، دہکنا.

وہی جانے کہ جس کے تن لگے ہے
برہ کی آگ تن من سوں دکے ہے
(١٦٢٥ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ١). [دہکنا (رک) کا ایک قدیم اِملا].

دِکْنا (کس د ، سک ک) ف ل (قدیم).
دکھائی دینا ، نظر آنا.

جوں کی دیکھے اندازے نہار
دِکتا جاوے نظر قرار
(١٦٣٠ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ١ : ٣٠١)). [دِکھنا (رک) کا ایک قدیم اِملا].

دُکَنْداری (ضم د ، فت ک ، سک ن) امث.
خرید و فروخت ، لین دین ، کاروبار. واہ جی دکنداری کی دکنداری اور قومی خدمت کی قومی خدمت. (١٩٦٦ ، جنگ ، کراچی ، ٢٠ جون ، ٣). [دکان داری (رک) جس کا یہ مخرّف ہے].

دَکْنی (فت د ، ک نیز سک) ، سدکھنی. (الف) صف.
دکن (رک) سے متعلق یا منسوب. دکنی بچے کو جواب بیتا تھا۔ دکنی املی کی چٹنی. (١٩٤٣ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ٢١). (ب) امث. دکن کی زبان ، قدیم اردو جو دکن میں رائج تھی.

تحفہ اصل ازے فارسی سب ترجمہ دکنی کیا
صاحب سو دنیا دین کے شہ بوالحسن فرمانے پر
(١٦٣٥ ، تحفۃ النصائح (دکھنی ادب کی تاریخ ، ٣٩)).

قائم میں غزل طور کیا ریختہ ورنہ
اک بات لچر سی بزبانِ دکھنی تھی
(١٧٩٥ ، قائم ، ک ، ١ : ٢١٥). اور جس قدر جنوب کو چلے جائیں مارواڑی داخل ہوتے ہوتے دکنی اور گجراتی ہو جاتی ہے. (١٨٨١ ، بحر الفصاحت ، ٢٥). اہل گجرات ایک زمانے میں اسے (اردو) گجری یا گجراتی کہتے تھے اور اہل دکن دکنی ، ابتدا میں اسے ہندی کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا. (١٩٣٦ ، خطبات عبدالحق ، ٤٨). دکنی کی طرح یہ بھی (گوجری یا گجراتی) دہلوی زبان سے پیشتر ادبی زبان بن چکی تھی. (١٩٦١ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ١٦٣). [دکن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اُرْدُو (---ضم ا ، سک ر ، و مع) امث.
قدیم اردو جو دکن میں بولی جاتی تھی. دکنی اردو میں پنجابی زبان کی علامات ظاہر ہیں. (١٩٦١ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ١٣٤). [دکنی + اردو (رک)].

---مِرْچ (---کس م ، سک ر) امث.
سفید گول مرچ ، سفید مرچ جو سیاہ مرچ کی قسم سے ہوتی ہے ، ایک قسم کی چھوٹی لال مرچ جو نہایت تیز ہوتی ہے ، فلفل ابیض ، پلپلو سفید.

شتابی جا کے لہسن پیسے بھر کے
سہیا دکنی مرچیں لال کر کے
(١٨٩٥ ، فرس نامۂ رنگین ، ١٢). [دکنی + مرچ (رک)].

دُکَنْیا (ضم د ، فت ک ، سک ن) امث.
چھوٹی دکان. ایک صاحب نے فوراً آداب سلام کر کے اپنی چھوٹی سی دُکنیا میں آنے کی دعوت دی. (١٩٤٣ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ٢٣٤). [دکان (بحذف ا) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

دُکُول (ضم د ، و مع) امذ (قدیم).
سَن یا السی کے ریشے کا بنا ہوا مہین کپڑا ، کتان (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت). [ف].

دُکْھ (ضم د ، سک ک) امذ (قدیم).
رک : دکھ.

انکھیاں انجھو سوں دھو دھو
لکھیا میں دُکھ یہ رو رو
(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٥١)). دنیا دو دیس کی دکھ اچھو یا سکھ جوں تیوں یاں وقت گزر جاتا ہے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٦). [ب : دکھ दुक्ख].

دُکْھِت (ضم د ، سک ک ، کس ھ) صف ، سدُکھیت (قدیم).
رنجیدہ ، غمگین ، مصیبت زدہ. ان دیکھے سے یہ آنکھیں بھی دکھت ہے اور دل بھی دُکھی تھا. (١٧٨٦ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ١٧٩٠). [دکھ (رک) + ت ، لاحقۂ صفت].

دُکّی (ضم د ، شد ک) امث.
دُکی ، تاش یا گنجفے میں دو بندکیوں کا پتا ، دُری ، دُرا (نور اللغات). [س : دوک द्विक - دویرا + ا : ی ، لاحقۂ صفت].

دُکیلا (ضم د ، ی مع) صف.
اکیلا (رک) کے ساتھ تابع کے طور پر مستعمل ؛ وہ آدمی جس کے ہمراہ ایک اور آدمی ہو. اتنے میں ایک خدمت گار نے عرض کی حضور اکیلا سو باولا اور دکیلا سو سنگ ، اکیلا سو کھٹ پٹ جو کیلا سو جنگ. (١٨٩٣ ، بست ، ٢٠٣). [ا : دو + ایک + یلا ، لاحقۂ صفت].

دَکْھ (فت د) صف (قدیم) ، سدَنگ.
حیران ، حیرت زدہ ، بھونچکا.

میں دیکھ کر دکھ ہو رہا کل رات دلبر کی بساط
کی دیکھتے ہی چوری کر لیا لیا کے گھر گھر کی بساط
(۱۶۹۵، ہاشمی، د، ۱۰۰). [رک : دک].

دُکھ (ضم د) امذ.
۱. تکلیف، درد، اذیت، بےچینی، مصیبت (جس سے دل دکھی ہو) سکھ اور آرام کی ضد.
تاکے خورم خون جگر کا بسیں کہوں دُکھ جائے کر
سوزم فتادہ در تنم پیہ دے گئے سلگائے کر
(۱۳۳۷، امیر حسن علا سنجری (اُردو، اکتوبر، ۱۹۵۰، ۲۳)).
بہ سکھ منہ جب جگ دکھ آوے
دکھ بھی تب سکھ ہو کر جاوے
(۱۵۶۵، جواہر اسرارالله، ۳۶).
گنہگاراں چھڑاون ہار کا مولود اس دن ہے
فقیر و شاہ سب مل کر کرو دکھ عرض یک بارا
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۳۸).
یارو سلام میرا اس یار سیں کہو جا
مجھ ہجر کے ہو دکھ کوں دلدار سیں کہو جا
(۱۷۰۷، ولی، ک، ۸). خواہ وہاں سکھ سے گزرے یا دُکھ سے (۱۸۰۱، باغ اردو، ۲۰). ہم نے ان کو دکھ اور سکھ دونوں طرح سے آزمایا. (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیراحمد، ۲۷۳).
جینا ہے تو دکھ بھی ہے سکھ بھی رونا بھی ہے ہنسنا بھی ہے
ساز ایک ہی ہوتا ہے جس پر سب راگ بجائے جاتے ہیں
(۱۹۵۱، آرزو لکھنوی، ساز حیات، ۱). **۲. رنج و غم، اندوہ.**
پیا جس دن نہیں لگتے گلے منج سوں تو دکھ ہے منج
گلے لگنا پیا کا ہے سو میرا دکھ بھنجن تعویذ
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۹۶). اس بندی کو کوکھ کا دُکھ ہے، جیتے کا بچہ بھی نہیں ہوتا. (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۶۶).
کوئی ذرا امیّہ سے پوچھے اس کو آخر کیا دکھ ہے
ساتھ لیے کچھ زخمی نیندیں رات گئے گھر آتا ہے
(۱۹۷۳، دریا آخر دریا ہے، ۳۰). **۳. بیماری، مرض.**
ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۲۲).
کچھ خوف تو جاں کا نہیں ہے
اس دُکھ کی مگر دوا نہیں ہے
(۱۹۲۸، مرقعِ لیلیٰ مجنوں، ۲۴). سونے کا پانی رینڈی کے تیل کے ساتھ ملا پلایا ... اس سے اس کے دکھ دور ہو گئے. (۱۹۴۳، تاریخ الحکما (ترجمہ)، ۳۴۳). [س : دکھ दुःख].

--- اُٹھانا محاورہ.
رنج یا تکلیف سہنا، مصیبت جھیلنا، بیماری بھگتنا. بندہ نواز نوکری چھوڑ کر اتنی دور جانا اور سفر دراز کا دکھ اُٹھانا دور اندیشی سے بہت بعید ہے. (۱۸۶۳، انشائے بہار بے خزاں، ۹۰). آنحضرتؐ اور آپ کے ابتدائی پیروؤں نے کیسے کیسے دکھ اٹھائے. (۱۹۱۲، تحقیق الجہاد (مقدمہ)، ۳۷).
قریب آ مگر اتنا بھی اب قریب نہ آ
کہ عشق ترک مراسم کے دُکھ اٹھا نہ سکے
(۱۹۷۲، دریا آخر دریا ہے، ۶۵).

--- اُٹھنا محاورہ.
دکھ اٹھانا (رک) کا لازم.
کیونکر یہ دکھ اُٹھے چھ مہینے کی جان سے
گرمی ہے یا برستی ہے آگ آسمان سے
(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۳۲).
حرم کے ساتھ تمہیں قید غم میں جانا ہے
جو ہم سے اٹھ نہ سکا اب وہ دکھ اٹھانا ہے
(۱۹۱۲، شمیم، ریاض شمیم، ۷ : ۱۲۱).

--- اُڑا دینا محاورہ.
دُکھ بھول جانا. باندرا اپنے دل کا دکھ اڑا دیا. (۱۷۹۵، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

--- اور دُشمن کو کَم نَہ سَمجھو فقرہ.
بہ حفظ ماتقدم کی عاقلانہ ہدایت ہے (قاموس الفصاحت، ۳۷).

--- آمیز (--- ی مج) صف.
دُکھ سے بھرا ہوا، تکلیف دہ.
دنیا کے بھول میں توں، باس وفا کا نہ سنگیں
کہ سبی بھول کوں جوبھر لگے ہیں کانٹے دکھ آمیز
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۲۳). [دکھ + ف : آمیز، آمیختن - ملنا، ملانا].

--- بٹانا محاورہ.
کسی کی تکلیف یا رنج میں شریک ہونا، غمخواری کرنا، ہمدردی کرنا
ہمیں کیا جو کسی کا دکھ بٹاویں
کسی کے واسطے دنیا سے جاویں
(۱۸۰۹، جرأت (فرہنگ آصفیہ)).
شریک درد دل ہو کر کسی کا دکھ بٹایا ہے
مصیبت میں کسی آفت زدہ کے کام آیا ہے
(۱۹۰۸، مطلع انوار، ۹۷).

--- بدھی (--- فت ب) صف.
غم یا تکلیف کو ختم کرنے والا. پھولوں کی بدھی آگیں دکھ بدھی تھی اب سکھ بدھی ہوتی ہے پر میرا بدھ کیوں نہیں کرتی. (۱۷۷۹، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۲۰۳). [دکھ + س : بدھی बधी].

--- بسانا محاورہ (قدیم).
دکھ مول لینا، مصیبت پیدا کرنا. بہوت کہا کر یو دکھ بسانا، اولیچہ تی تھوڑا نا کھانا. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۳۰).
تجھی دیکھ کر میں بسایا ہوں دُکھ
کیا ہیں محل راونا کے یہ سکھ
(۱۶۵۶، قصۂ کامروپ و کلا کام، ۳۳).

---بسرانا محاورہ.
رنج بُھلانا ، غم بُھلانا (فرہنگ آصفیہ).

---بہانا محاورہ (قدیم).
دُکھ دینا. سیوری کو اُڑھا دکھ حق نے بہایا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---بَھرا (---فت بھ) صف (مث : دُکھ بَھری).
رنج و غم میں ڈوبا ہوا (بیان یا حال وغیرہ) جس کو سُن کر یا دیکھ کر دل رنجیدہ ہو جائے ، غمگین.

رکھ لیا اُس سنگ دل نے دل پہ ہات
ہائے میری دُکھ بھری آواز ہے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۳).

آج بھی آ رہی ہیں کانوں میں
تیری معصوم دُکھ بھری آواز

(۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۵۸). [دُکھ + بَھرا ، بَھرنا (رک)].

---بَھرنا محاورہ.
غم یا تکلیف جھیلنا ، رنج و اندوہ میں بسر کرنا ، تکلیف سہنا.

کہو تم یہ دکھ کیوں بھروں
کیدھر جاؤں کیوں کروں

(۱۵۰۳ ، نوسر ہار ، ۴۶).

آخر ترے غم میں مر گئے ہم
بھرنا تھا جو دکھ سو بھر گئے ہم

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۳۵).

غم سہتے ہیں پر لب پہ شکایت نہیں آتی
دکھ بھرتے ہیں پر تیری محبت نہیں جاتی

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۰۵). دن تم پر نثار کئے ... دکھ بھرے تکلیفیں اُٹھائیں. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالہ زار ، ۷).

---بَھریں (سہیں) بی فاختہ اور کوّے انڈے (میوے) کھائیں کہاوت.
تکلیف کوئی اٹھائے اور لطف کوئی حاصل کرے. سب وہ کام کرتے رہو جن سے مالک کو کام کرنے کی تکلیف گوارا نہ کرنی پڑے ... دکھ بھریں بی فاختہ اور کوّے میوے کھائیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۸۲). ان حضرات کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا جو کوڑی پیسہ خرچ کیے بغیر یار دوستوں سے یہ کتاب لے کر ... لطف اٹھائیں اور ''دکھ بھریں بی فاختہ اور کوّے انڈے کھائیں'' کے مصداق بن جائیں. (۱۹۸۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱۶).

---بُھگتنا محاورہ.
رک : **دُکھ بھرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---بَھنجَن (---فت بھ ، سک ن ، فت ج) صف.
مصیبت تکلیف یا غم دور کرنے والا.

پیا جس دن نہیں لگتے گلے منج سوں تو دکھ ہے منج
گلے لگنا پیا کا ہے سو میرا دکھ بھنجن تعویذ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۶). [دُکھ + بَھنجَن (رک)].

---پانا محاورہ.
تکلیف سہنا ، مصیبت بھرنا ، رنج پانا.

کہو دیا مفت میں دل میں نے کہ دکھ ہے پایا
قلقِ ہجر نے کیا کیا نہ مجھے گھبرایا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۰).

کس نے چاہت میں نہیں دکھ پائے
پیار کر کے کسے ایذا نہ ہوئی

(۱۸۸۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۱۷).

---پُچھوَیّا (---ضم پ ، سک چھ ، فت و ، شدی) صف.
غمخوار ، دکھ درد کی خبر لینے والا.

اے بے دن کے ہاتھ گہیا
اے دکھیں کے دکھ پُچھوَیّا

(۱۹۱۱ ، مضطر خیر آبادی (لختِ جگر ، ۲ : ۳۰۹)). [دکھ + پُچھوَیّا (رک)].

---پَر دُنبَل ہونا محاورہ (قدیم).
ایک مصیبت پر دوسری مصیبت ہونا ، سیر پر سوا سیر ہونا.

چھیں جو لگی اس نہ جھنجولتا
یو دکھ پر ہے دنبل ترا بولنا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۱).

تزیک تھا جو دم جائے اس کا نکل
کہی ہائے یو کیا ہے دکھ پر دنبل

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۵۵).

---پَڑنا محاورہ.
رنج و غم یا تکلیف کا نازل ہونا.

توں مر کہتو بھتاری اب مجھ پڑیا دکھ بھاری

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۹).

جو دکھ پڑے گا سہا کروں گے جیسے کہو گے رہا کروں گے
تمہ کو نسدن دعا کروں گے سو کھی سلامت رہو خدایا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱).

آنکھوں کے آگے خاک پہ بیٹے کی لاش ہو
یہ دکھ پہاڑ ہر جو پڑے پاش پاش ہو

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۸).

---پَہُنچانا محاورہ.
ستانا ، رنج و غم یا تکلیف میں مبتلا کرنا.

کیا عجب دکھ تجھے پہونچائیں مضامیں اُس کے
بے اجازت نہ پڑھ لے شاد پرائے کاغذ

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۵۰).

---تاپ اند.
رنج و غم ، تکلیف. آپ کی جے ہو تم جنم دُکھ تاپ کی شانت کرنے والی چندرما ہو. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۲). [دکھ + تاپ (رک)].

ـــــ تارَن (ـــــ فت ر) صف.
غم یا تکلیف دور کرنے والا ، مصیبت سے بچانے والا.
سائیں سے اب آس لگی ہے ، دکھ تارن اور داتا ہے
وہی بنائے ، وہی بگاڑے اور جگ سارا جھوٹا ہے
(۱۸۸۱ ، حباب کے ڈرامے ، ۹۱). [دکھ + تارن (رک)].

ـــــ ٹال صف.
غم یا تکلیف دور کرنے والا.
دین پناہ ادھیں پناہ سبھیں سکھ بھال محمدؐ جی ہیں
دکھ نہ لاگت ہے تن کوں جن کے دکھ ٹال محمدؐ جی ہیں
(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۹۸). [دکھ + ٹال ، ٹالنا (رک)].

ـــــ جھیلْنا محاورہ.
تکلیف سہنا ، مصیبت برداشت کرنا.
دوستی میں تری بس ہم نے بہت دکھ جھیلے
کون نت اٹھ کے مری جان یہ پاپڑ بیلے
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۲).
ہائے ہے اس مریضِ غم کا نصیب
کہ جو دکھ جھیلے اور دوا نہ کرے
(۱۹۵۱ ، آرزولکھنوی ، سازِحیات ، ۳۹). ان سب جاندار چیزوں اور ان کے دکھ جھیلنے اور مرنے کے مضحکہ خیز انداز پر بھی اسے اتنا ہی ترس آ رہا تھا. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۲۸).

ـــــ دادھی صف مث.
دکھ کی ماری ، دکھ سے جلنے والی.
اب دکھ دادھی کیدھر جانو
جاہوری ہو کے نا نہیں ٹھانو
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۲) [دکھ + دادھی ، دادھنا = جلنا سے].

ـــــ دائی صف.
تکلیف دینے والا ، آزار رساں ، ستانے والا ، ستم گار. یہ شریر مجھکو دکھ دائی ہے (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳). [دکھ + ب : دائی = دینے والا].

ـــــ داہَہ (ـــــ فت ی) امذ.
رنج و غم ، پریشانی ، تکلیف ، مصیبت. جب اُسے خود ہی اپنے تیل بگڑ جانے کا خیال نہ تھا تو پھر انھیں دکھ داہہ میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی. (۱۹۶۲ ، دلّی کی شام (ترجمہ) ، ۲۳۸). [دکھ + داہہ ، غالباً س : داہ : = جلن کا بگاڑ].

ـــــ دَرْد (ـــــ فت د ، سک ر) امذ.
رنج و غم ، تکلیف ، مصیبت.
صدقے نبیؐ کے قطب کوں اب لطف دیا تھے
دکھ درد سبھی دور کر پور سکھ شفا بخش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳).
اِک دم میں بھلانے سب دکھ درد زمانے کے
سو جان سے میں صدقے اس آنکھ لڑانے کے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۶۷). کون والے ایک دوسرے کے دکھ درد میں نہ ساتھ دیں گے تو کون دے گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِراہ ، ۱۰). "دریوارین" (حمید کاشمیری کا افسانوی مجموعہ) میں جو افسانے شامل ہیں ان میں ہمارے اجتماعی دکھ درد ، بدلتی ہوئی اقدار ، دشوار تر زندگی کے مسائل اور اس کی چکی میں پستے ہوئے عام انسان کی کراہیں بھی سنائی دیتی ہیں. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۱۱۵) [دکھ + درد (رک)].

ـــــ دَرْد بَھرْنا محاورہ.
رک : دکھ بھرنا.
موت آئے نہ جب تک وہیں دکھ درد بھروں میں
جاروب کشی آپ کی تربت کی کروں میں
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۶).

ـــــ دَرْد کو بانْٹْنا محاورہ.
رنج و غم میں شریک ہونا ، مصیبت میں ساتھ دینا. اُن کے یہاں ایک حوصلہ دکھ درد کو بانٹنے اور ظلم کے خلاف جدوجہد کرنے کا بھی ہے. (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۶).

ـــــ دَرْد میں شَرِیک ہونا محاورہ.
رنج و غم کا ساتھ دینا ، دکھ بٹانا ، غمخواری کرنا ، ہمدردی کرنا. اپنے حقیقی رشتہ داروں کے دکھ درد میں شریک ہونا تو درکنار ہاتھ تک نہ بٹائے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۲۳).

ـــــ دِہی (ـــــ کس د) امث.
دُکھ دینے یا تکلیف پہنچانے کا عمل ، آزار رسانی.
ہر چند دکھ دہی سے زمانے کو عشق ہے
لیکن مرے بھی تاب کے لانے کو عشق ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۳). [دکھ + ف : دہ ، دادن = دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دینا ف م.
تکلیف پہنچانا ، ستانا ، ایذا پہنچانا.
تس پر بھی یوں دوجی بار دیا دکھ ہر دکھ کرتار
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۶۳).
مری جاں دیکھنا پھر دکھ نہ دینا
کہ محتاج تو کی مفلوک رہتا
(۱۷۷۴ ، عطا ٹھٹوی ، د ، ۳۶).

ـــــ دَھرْنا محاورہ (قدیم).
مصیبت دینا ، تکلیف پہنچانا.
جو اس کرنا اب کروں جو مجھ بھاوے دکھ دھروں
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۲).

ـــــ دَھنْدَہ (ـــــ فت دھ ، سک ن ، فت د) امذ.
دنیا کی تکلیفیں اور کام ، تکلیف دہ کام (جامع اللغات). [دکھ + دُھندہ (رک)].

ـــــ رونا محاورہ.
اپنا دُکھڑا یا مصیبت و رنج کا حال بیان کرنا ، گلہ شکوہ زبان پر لانا.
باتن کہو یا گھر کی جونے　　کیا ہول، آ کہوں یہ دُکھ رونے
(۱۵۰۳ ، نو سرہار ، ۳).
کس کے آگے جا کے دوکھہ رویا ہے اے جھوٹے رقیب
آبرو اوپر نہ کر طوفان اے شیطان جا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۵).
کیا دُکھ روؤں ، رات کی میری مفت گئی سب طیّاری
کاجل بسّی پھیک پڑ گئی اور سنگار ہوا بھاری
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۹).
دُکھ اپنا کسی سے نہ رونے کا مضطر
کہے کا مگر اپنی بیتی تجھی سے
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۲۰۲).

ـــــ زَدَہ (ـــــ فت ز ، دَ) صف (مث : دُکھ زدی).
جس نے بہت تکلیفیں اور رنج جھیلے ہوں ، مصیبت کا مارا ، مصائب میں گرفتار.
کہہ کے یہ گھیر لیا خیمہ ستمگاروں نے
دُکھ زدی رانڈوں پہ نرغہ کیا خونخواروں نے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۳۸).
کون دن رات غم و درد سے یہ روتا ہے
دُکھ زدہ وہ ہے کہ شب کو بھی نہیں سوتا ہے
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض (ق) ، ۲۳). [دُکھ + ف : زَدہ ، زَدن ـ مارنا].

ـــــ ساگَر (ـــــ فت گ) امذ.
بحرِ غم ، مصیبت کا گھر ؛ (مجازاً) دنیا (جامع اللغات). [دُکھ + ساگر (رک)].

ـــــ سُکھ (ـــــ ضم س) امذ.
رنج و راحت ، غم و شادی. جیکونی بوجھتا نہیں اُوسے دوکھ سوکھ کا خبر نہیں کیا بہشت ہور کیا دوزخ . (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۹۸). چالیس دن چالیس رات تک جس گھر میں ناج آلھ پہر نہ رہے گا ، اوس گھر والے سے میں روٹھ رہوں گا اور جانوں گا یہ میرے دُکھ سکھ کا ساتھی نہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۹).
دُکھ سکھ کا توہی ایک دینے والا
لے دے کے ہے جہاں میں رحمت تیری
(۱۹۳۸ ، الخیام (ترجمہ) ، ۳۹). [دُکھ + پ : سکھ ـ सुख].

ـــــ سُکھ بانٹنا محاورہ.
رنج و راحت میں شریک ہونا ، غم و شادی میں ساتھ دینا. وہ ہر سال ہمارے دُکھ سکھ بانٹ لیا کرتا ہے. (۱۹۶۹ ، جزیرہ ، ۱۱۱).

ـــــ سُکھ بھائی بہن ہیں کہاوت.
دُکھ کے ساتھ سکھ اور سکھ کے ساتھ دُکھ ضرور ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــــ سُکھ پُوچھنا محاورہ.
حال دریافت کرنا ، احوال پُرسی کرنا. انہوں نے شکنتلا کو اپنے پاس بُلایا ، اشیرباد دیا ، دُکھ سکھ پوچھا اور کہا ، میں اس بیاہ کو پسند کرتا ہوں. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۱۹).

ـــــ سُکھ جیو سے ، کھاؤ پِیا گھیو سے کہاوت.
زندگی میں دُکھ سکھ تو ہوتا ہی ہے لیکن زندگی مزے سے گزارنی چاہیے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

ـــــ سُکھ (سب کے) ساتھ لگا ہوا ہے کہاوت.
ہر شخص کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور آرام بھی ملتا ہے ، غم کے ساتھ خوشی اور خوشی کے ساتھ غم ضرور ہوتا ہے. اس بات کا یہ ثبوت ہے کہ ہم لوگ ابھی اس قدر مسرور تھے کہ اس واقعہ نے اس کے خلاف اور اس سے بڑھ کر رنجیدہ و غمگین کر دیا دُکھ سکھ ساتھ لگا ہوا ہے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۵۳).

ـــــ سنگھاتی (ـــــ فت س ، مغ) صف.
رنج و غم یا مصیبت میں شریک ، غمخوار.
دیکھیں معصوموں کی روحوں کو مسافر بن میں آج
دُکھ سنگھاتی آکے ہوں خاتونِ محشر سائیاں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۶۹). [دُکھ + سنگھاتی = ساتھی ، شریک].

ـــــ سَہنا محاورہ.
رنج و غم برداشت کرنا ، تکلیف اُٹھانا.
واہ پیارے جانا توں
ایسا دُکھ میں کیوں سہوں
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۶). اتنی طاقت کاں ہے اس میں جو بچھڑ رہ سکے بچھڑے کا دُکھ سہہ سکے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۵).
رحم کر اے موت ، مجھ میں تابِ غم اصلاً نہیں
رحم کر اے موت ، مجھ سے دُکھ سہا جاتا نہیں
(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۲۲).
وہ دُکھ سہے کہ مجھ پہ کُھل گیا ہے دردِ کائنات
ہے اپنے آنسوؤں سے مجھ پہ آئینہ غمِ حیات
(۱۹۴۳ ، روحِ کائنات ، ۱۶۶).

ـــــ سَہیں (ـــــ بھریں) بی فاختہ اور کوّے انڈے (میوے) کھائیں کہاوت.
رک : دُکھ بھریں الخ.
آفت جھیلیں ہم سارے اور لوگ مزے اُڑائیں
دُکھ سہیں بی فاختہ اور کوّے انڈے کھائیں
(۱۸۹۷ ، چندرا ولی ، ۶۲). سچ ہے مالِ کسباں نصیبِ حرامیاں ، دُکھ سہیں بی فاختہ اور کوّے انڈے کھائیں. (۱۹۱۶ ، کمسن بیوی مُسن شوہر ، ۲۳).

ـــــ کا ایک ، سُکھ کے سَو کہاوت.
مصیبت میں ایک آدمی بھی مشکل سے ساتھ دیتا ہے زمانۂ آسائش میں سیکڑوں دوست بن جاتے ہیں.

بتا تو کس جا دُکھ کے سو ہیں
دُکھ کا ایک اور سُکھ کے سو ہیں
(۱۸۳۵ ، رنگین ، شش جہتِ رنگین ، ۱۷۵).

---کا مارا صف مذ (مث : دُکھ کی ماری).
مصیبت زدہ ، غم زدہ.
کتنی ہے آنسوؤں کا دُکھ کی ماری کائنات پر
حیات کیا ، انھیں حقیقتوں سے ہوتا ہے خبر
(۱۹۳۳ ، روحِ کائنات ، ۱۶۷).

---کٹ جانا محاورہ.
رنج یا تکلیف ختم ہو جانا.
نہ غمگیں ہو یہ دُکھ بھی کٹ جائیگا
رہائی تو اس قید سے پائیگا
(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسمِ جہاں ، ۴۷).

---کی پوٹ (---و مع) صف.
سرتاپا دُکھ ؛ دائم المرض (نوراللغات).

---کھینا محاورہ.
مصیبت جھیلنا ، غم سہنا.
کہیں دھوم مچی ہے قرضوں کی ، کہیں قرضوں کا دُکھ کھینا ہے
کوئی پیرا پتا پر کھاوے ، اور بیچے کوئی چینا ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۳۲).

---کھینچنا محاورہ (قدیم).
رنج و غم یا تکلیف برداشت کرنا ، مصیبت اُٹھانا. اے دلبر! تیری محبت کی اس میں کمی ہوتی ہے کہ تیں اپنے دُکھ کھینچنے کے واسطے بادشاہ زادے کوں جان بوجھ کے مارتی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۸).

---گنوانا محاورہ (قدیم).
دُکھ دور کرنا. بور تارا دُکھ تمام گنواتی. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---لگانا محاورہ.
دُکھ لگنا (رک) کا متعدی (جامع اللغات).

---لگنا محاورہ.
روگ لگنا ، بپتا پڑنا ، مصیبت پڑنا. جو روح جسم کی شہادت کے بغیر محض سیر کے لیے وہاں چلی جاتی ہے تو چند روز کے مرنے کے بعد اس کو ایک دُکھ لگ جاتا ہے. (۱۹۰۰ ، مگنیتی کہانیاں ، ۵۲).

---میں انگ دھرنا محاورہ (قدیم).
ہمدرد ہونا ، شریکِ غم ہونا
دیکھ شہ کا یو حال زار ہو دینگ
سو ہمدرد ہوئی دھر کے تس دُکھ ، میں انگ
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۸۹).

---میں بھانا محاورہ (قدیم).
دُکھ میں ڈالنا. کیا کیا دُکھ میں بھانی. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---میں سُکھ کی قدر ہوتی ہے کہاوت.
آرام کی آدمی قدر نہیں کرتا جب تک اسے تکلیف نہ ہو (ماخوذ : جامع اللغات).

---نشٹ ہونا ف ل.
رنج و غم یا تکلیف ختم ہونا. آپ کے چرنوں میں رہ کر میرے تمام دُکھ نشٹ ہونگے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱۸۶).

---ہرا (---فت ہ) صف.
رنج و غم یا مصیبت دور کرنے والا.
اور ہے پھولوں کے ہرا آکوں میرے دُکھ ہرا تھے
سو اب ہے سانپ ہو کے سکھ ہرا ہوئے ہیں، ہر
(۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۴). [دُکھ + ہرا ، ہرنا = دور کرنا ، کا اسم فاعل].

---ہرتا/ہرن (---فت ہ ، سک ر/فت ر) صف.
دُکھ دور کرنے والا ، غم دور کرنے والا ، مصیبت ہٹانے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ قدیم اردو کی لغت). [دُکھ + ہرتا/ہرن ، ہرنا = دور کرنا ، کا اسم فاعل].

دُکھا (ضم د) صف.
دکھا ہوا ، غم زدہ ، دُکھ کا مارا.
لہو دیکھ کر بھوت الڑاؤں کی
تو ہے مجھ دُکھا کا دُکھارا حسین
(۱۵۰۲ ، قادر (قدیم اردو سراقی ، ۱۷۷)).
میں اپنے کرب کی روداد اس سے کیا کہتا
خود اس کا دل بھی مجھے کچھ دُکھا دُکھا سا لگا
(۱۹۸۱ ، مضراب و رباب ، ۱۹۸). [دُکھنا (رک) کا حالیۂ تمام].

دُکھارا (ضم د) صف مذ (قدیم) (مث ، دُکھاری).
رک : دکھیارا ، دُکھ کو سُننے والا ، غمگسار.
لہو دیکھ کر بھوت الڑاؤں کی
تو ہے مجھ دُکھا کا دُکھارا حسین
(۱۵۰۲ ، قادر (قدیم اردو سراقی ، ۱۷۷)).
بنے دائم جلن بارے پیا بن تلملتھارے
دُکھاریاں سوں ملن ہارے ہمن کوں عشرتاں کیا کام
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۹).
اشک کے پانی سے اپنے منہ کے تئیں دھو کر اُٹھے
ہم دُکھاروں پاس جو بیٹھے سو وہ رو کر اٹھے
(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (قدرت)، ۳۲۲). [پ : دُکھارا दुखारा].

دُکھاری (ضم د) امث.
ایک بھونری جو گھوڑے کے ابرو کے اُوپر ہوتی ہے یہ بہت بڑا عیب ہے (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۲). [مقامی].

دُکھائی بَندھانا محاورہ.
دم دینا ، فریب دینا.

ہر یکشنبہ کوں آو کر کیا سب صلاح دے بھیجنا
جو آویں گے تو آو ماں دکھا کیاں بندھانا لیا غرض

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۰).

دُکھال (ضم د) امث (قدیم).
لے ، نقل (علمی اردو لغت). [مقامی].

دِکھانا (کسر د) ف م ؛ سد دکھلانا (نیز دیکھانا (قدیم)).
۱. نظر کے سامنے لانا ، ملاحظہ یا معائنہ کرانا ؛ (کسی کو) روبرو کرنا.

خواجہ نصیرالدین جیے سائیاں پیو بنائے
جیو کا گھونگھٹ کھول کر پیا مکھ آپ دکھائے

(۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۳)).

سرگ تھے نکیا چندر لعل لہوکے بھتر
سور چھپایا خنجر چندر دکھایا مکھن

(۱۵۱۸ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۹)).

دکھا یوسفِ حسن کا یک جلا
زلیخا کے دل کوں کیا مبتلا

(۱۶۶۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲).

وہ گھٹنا وہ بڑھنا اداؤں کے ساتھ
دکھانا وہ رکھ رکھ کے چھاتی پہ ہاتھ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۶).

قدر رکھتی نہ تھی متاعِ دل
سارے عالم میں میں دکھا لایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹).

دکھاتی ہے ہر صبح اُن کو وہ عالم
کہ منہ چوم لیتے ہیں وہ آرسی کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۶). حسن و عشق کی خیالی تصویریں آنکھوں سے دکھاؤں. (۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۱). ایریو نے ڈانٹتے ہوئے کہا «کوئی بڑا اور مضبوط کنگھا دکھاؤ». (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۸۵). **۲. بتانا ، ملاحظہ کرانا.**

یار آیا ہے احوالِ دلِ زار دکھاؤ
عیسیٰ کو ذرا حالتِ بیمار دکھاؤ

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۵). میرا ارادہ ہے کہ ... گزشتہ پندرہ بیس برس کی حالت دکھاؤں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۵). **۳. اظہار کرنا ، جتانا.**

گردن سے بڑھے کاٹ کے پیکر نکل آئے
جوشن کو دکھاتے ہوئے جوہر نکل آئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۱). بڑے بڑے یورپین مصنفین ... کے اقوال نقل کر کے ان پر تنقید کی ہے اور ان کی غلطیاں دکھائی ہیں. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۰). **۴. ترمیم ، درستی یا مشورے کے لیے پیش کرنا.**

عیب سے پاک و مبرا ہے کلام ان کا رند
جو غزل حضرت آتش کو دکھا دیتے ہیں

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۸۹). (محمد تقی خان معجز نے) فارسی کلام نظم سید منصور علی مرحوم کو اور اردو داغ دہلوی کو دکھایا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۷۷). **۵. مزہ چکھا دینا ، کیفرِ کردار کو پہنچا دینا.** یہ تو کہو وہ بھوا بھاگ گئے ، نہیں تو اس وقت دکھا دیتی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۳۶۸). **۶. آفت ، مصیبت یا بُرے حالات سے دوچار کرنا.**

دم بدم آہ و فغاں ہے لب پہ اپنے ان دنوں
دیکھیے اب آگے آگے ہم کو کیا دکھلائے عشق

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۶۷).

منہ سے کب ہوتا ہے ملنے کا قرینہ دیکھوں
کیا دکھاتا ہے محرّم کا مہینہ دیکھوں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۶).

ارض و سماں بدل گئے بستیاں جل گئیں
پھر بھی وہی سوال ہے دورِ سپہر کیا دکھائے

(۱۹۴۲ ، روحِ کائنات ، ۱۹۸). **۷. برتنا ، مظاہرہ کرنا.** بعض صوبہ داری حکومتوں نے جدّت دکھا کر پشتوں کے بارے میں خاص عہدہ داروں کا تقرر کیا ہے. (۱۹۴۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۰). اے مہتا ، تو کیوں لاپروائی دکھاتا ہے اکروبا یہاں سے کچھ دور تو نہیں. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۰). **۸. عمل سے ثابت کرنا ، پایۂ ثبوت کو پہنچا دینا.**

مجکو رونے تو دو دکھا دوں گا
بُلبلا ہے یہ آسمان نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۹).

باتیں نہ فقط بنا کے رہتے
جو منہ سے کہا دکھا کے رہتے

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۲۲). ساتھ ہی وہ یہ بھی دکھانا چاہتا تھا کہ وہ ایک ایماندار انصاف پسند بادشاہ ہے. (۱۹۷۹ ، کلیات ، ۳۳). **۹. دینا.** یہ کہہ کر لڑکی اُٹھ کھڑی ہوئی ، مجھے ذرا وہ پستول تو دکھانا. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۳۳). **۱۰. نجوم یا استخارہ و فال سے کسی کام کے متعلق نیک و بد کا حکم نکلوانا.**

ستارہ شناس کو بُلانا ساعت ٹھہرانی دن دکھانا

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۲). **۱۱. دکھاوے یا ظاہر داری کے لیے عمل میں لانا ، نمائش کرنا ؛ ریا کاری سے بجا لانا.**

دکھلانے کو لوگوں کے دنوں کی ہے صلوٰۃ
پیشِ النجم نماز شب کرتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۸). مجھے اتنی بھی تمیز نہیں ... کہ یہ خلا ملا رغبت سے ہے یا دکھانے کے لیے. (۱۸۹۲ ، نشتر ، ۹۸). جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی اور کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں ، لوگوں کو اپنی نماز دکھاتے ہیں. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ۱۱). **۱۲. دیکھنا کا تابع** اپے اپس کوں دیکھیں دکھلاوے ، آپے اپنے اپس کوں چھپاوے.
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۱).

جہاں دلوں کی محبت کا کارخانہ ہے
وہاں تو لا کھ طرح دیکھنا دکھانا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۸). بدنصیب دیکھو لیا دکھا لیا بس اب

جلتی پھرتی نظر آ. (۱۸۹۹ ، بیرے کی کنی ، ۲۲). ۱۳. بعض محاورات کا جزوِ ثانی اور حسبِ موقع معانی میں مستعمل، جیسے: آنکھیں دکھانا، پشت دکھانا، دھوپ دکھانا، آنچ دکھانا وغیرہ.

کب داغ ہیں سینے میں سوزِ غمِ ہجراں سے
یہ حضرتِ عشق آنکھیں در پردہ دکھاتے ہیں

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۸۹). کپڑا ایسے دن بھر دھوپ دکھائیں اور پھر کسی پیٹی میں پھینک دیں. (۱۹۸۰ ، نیلا پتھر ، ۲۹). ۱۴. بعض افعالِ مرکبہ کا جزوِ ثانی ، تاکید فعل کے لیے مستعمل ، جیسے : کر دکھانا.

با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا
اس نے وہ کر دکھایا حافظ جو کہہ گیا تھا

(۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی (مقدمہ) ، ۸). [دیکھنا (رک) کا تعدیہ].

دُکھانا (ضم د) ف م.

تکلیف دینا ، صدمہ پہنچانا ، رنجیدہ کرنا.

غم نے دل کو بہت دُکھایا ہے
میرے جی کو بہت جلایا ہے

(۱۸۱۳ ، قائز دہلوی ، د ، ۱۹۲).

دُکھانے شہنشاہ کو کئی لعیں
ہوا خاطرِ پاک اس کا حزیں

(۱۸۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۰).

ملعونوں میں بیکس ہوں نہ بیکس کو ستاؤ
پہونچا نہ گرز سے مرا بازو نہ دُکھاؤ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۵۰).

اعضا تو نمازوں میں بہت تم نے دُکھائے
دل کو بھی کبھی ہاتھ سے کچھ دے کے دُکھاؤ

(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۱ : ۳۲). [دُکھنا (رک) کا تعدیہ].

دِکھانہار (کس د ، سک ن) صف (قدیم).

دکھانے والا.

او باغ دکھانہار ہو رنگ
بولیا کہ توں چھوڑ باغ کا سنگ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸). [دکھان ، دکھانا (رک) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

دِکھانے کے دانت ہیں فقرہ.

نمائشی باتیں ہیں. بس جناب یہ اُن کے دکھانے کے دانت ہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۰۰).

دِکھاوا (کس د) امذ ، ہمدِکھلاوا.

۱. ظاہر داری ، نمائش ، ریاکاری ، بناوٹ ، تصنع. بلاشبہ بعض مولوی دکھاوے کے لئے بھی روزہ نماز کرتے ہوں گے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۴۴). واقعی نہیں تو دکھاوا ہی سہی ، کبھی تو خدا یاد آیا ہو. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۱۵). افراد کے متعلق قدرت اللہ کی رائے دکھاوے کی نہیں تھی (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۵۴). ۲. نظارہ ، رویا. اور وہ دکھاوا جو تجکو دکھایا ہم نے سو جانچنے کو لوگوں کے. (۱۷۹۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۲۷۰). [دکھا ، دکھانا (رک) + وا ، لاحقۂ حاصلِ مصدر].

دِکھاوٹ (کس د ، فت و) امث ، ہمدِکھلاوٹ.

۱. رک : دکھاوا. بناوٹ اور دکھاوٹ ایسی رنگ آمیزی نہ کرتی تھی کہ تشبیہ اور استعاروں کی شدت مطلب کی اصلیت کو گم کر دے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۶۲). یہ نتیجہ اس وقت نکلتا ہے جب اصولِ تہذیبِ مجلس کی پابندی میں رسمِ زمانہ یا دکھاوٹ کا شائبہ مطلق نہ ہو. (۱۹۲۲ ، حضرت رشید ، ۹۱). ۲. ہست و بود ، بود و نمود. خواہش یہ تھی کہ کسی طرح دہلی کی بادشاہی کی ظاہری دکھاوٹ بھی ختم کر دی جائے. (۱۹۲۲ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۸ : ۱۳). ایک ایسی منزل آتی ہے جس میں خود صورتِ عالم کی دکھاوٹ ختم ہو جاتی ہے. (۱۹۴۵ ، تا[illegible]ندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۴۵). ۳. نظارہ ، منظر.

وہ بھونرے سے جوڑے کی کومل کسار
وہ بیلے کے گجرے کی ستھری دکھاوٹ

(۱۹۶۷ ، مشرقِ تاباں ، ۴۲). [دکھا ، دکھانا (رک) + وٹ ، لاحقۂ حاصلِ مصدر].

دِکھاوٹی (کس د ، فت و) صف.

نمائشی (نوراللغات). [دکھاوٹ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

دِکھاوْنا / دِکھاؤنا (کس د ، سک و) م ف (قدیم).

رک : دکھانا.

جب فقر کمال پاوتا ہے
تب دوست اپس دکھاوتا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۵).

لاکا سئیس سامنے اس کے پھر آوے
اور آنکھ اپنے گھوڑے کی اس کو دکھاوے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۳). [دکھ ، دیکھنا (رک) + اونا ، لاحقۂ مصدر].

دِکھاؤ (کس د ، و مع) صف.

دکھانے کے قابل ، خوشنما ، خوبصورت ، وجیہہ. داستان شروع کرنے سے پہلے اور داستان کہنے کے درمیان جو ذرا دکھاؤ انسان مجلس میں قدم رکھتا میر صاحب اس سے ایسا برتاؤ کرتے کہ وہ ان کی طرف متوجہ ہو جاتا. (۱۹۵۹ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۱۹۳). [دکھا ، دکھانا (رک) + ؤ ، لاحقۂ صفت].

دِکھاؤ (کس د ، و مج) امذ.

۱. دکھائی دینے کا عمل ، نظارہ ، دیدار ، سامنا (ہونا).

تھا جہاں تک آبِ دریا کا بہاؤ
واں تلک تھا اس چراغاں کا دکھاؤ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۱).

منظرِ چشم میں ہے سیرِ جہاں
ایک دو کوس کا دکھاؤ نہیں

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۱۰۱).

عشاق کو اشارے سے حوریں نہ کیوں بُلائیں
کوٹھے سے ان کے خلدِ بریں کا دکھاؤ ہے

(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۱۶۱). ۲. شان و شوکت ، خوشنمائی.

باغِ نظر ہے چشم کے منظر کا سب بہار
ٹک ٹھہرو یاں تو جانو کہ کیسا دکھاؤ ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۶). نر چیتل کا دکھاؤ اور شان اوس کی خوبصورت گردن کا خم اور اٹھاؤ سانبھر اور بارہ سنگے سے کسی طرح گھٹا ہوا نہیں ہوتا. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۸۸). ۳. جہاں تک دکھائی دے سکے ، حدِّ نظر (انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۲۱۱). [دکھانا (رک) کا اسمِ مصدر].

دِکھائی (کس د) امث.
۱. (آ) دیکھنے یا جائزہ لینے کا عمل یا کیفیت ، نگرانی ، دیکھ بھال ، معائنہ. دکھائی اور نگرانی کے متعلق ڈاکٹر گورنسی اپنی کتاب «پلین ٹاک» (کھلی بات چیت) میں لکھتے ہیں. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عمر ، ۱۳۹). (آآ) معائنے کی اجرت (نوراللغات). ۲. نظر آنے کا عمل یا کیفیت ، نمود ، نظارہ. عجیب سنسایہ تھا ، بیان کرنا مشکل دن دن بھر سوچا کرتا کہ یہ دکھائی کیسی ہے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۱). ۳. کنبیوں کا مرض دیکھنا (فرہنگِ آصفیہ).
[دکھ ، دیکھنا (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

—— پڑنا ف ل ؛ محاورہ.
نظر آنا ، سجھائی دینا ، محسوس ہونا.
یہ آنکھ جس میں کئی آسمان دکھائی پڑیں
اُڑا دیں ہوش وہ کانوں کی سادہ لوئیں
(۱۹۳۶ ، مشعل ، ۱۷۵).
الٹی اگرچہ پکھنا دکھائی پڑتا ہے
بجھے تو دور سویرا دکھائی پڑتا ہے
(۱۹۷۵ ، پچھلے پہر ، ۵۵).

—— دینا ف ل ؛ محاورہ.
۱. نظر آنا ، سجھائی دینا ، دیکھنے میں آنا.
بہتر دکھائی دیں کہیں شمس و قمر سے آپ
دیکھیں جو آئینہ کو ہماری نظر سے آپ
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۶۵). وہ گدھے سے اترتے ہی ایسا غائب ہو جاتا تھا کہ پھر نہ دکھائی دیتا تھا. (۱۸۸۴ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۳۵). رعشے میں اضافہ ہو گیا تھا ، آنکھوں سے بھی کم دکھائی دیتا تھا. (۱۹۲۸ ، مضامینِ فرحت ، ۱ : ۵۸).
۲. معلوم ہونا ، محسوس ہونا.
تم مجھ سے ملو اور وہ پھر تم سے ملا ہے
دشمن مجھے اتنا تو دکھائی نہیں دیتا
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۰).

دُکھِت (ضم د ، کس کھ) صف.
رنجیدہ ، غمگین ، مصیبت زدہ. اسکا کام سدھ ہو اور جو نہ ہوئے تو دکھت ہو. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۹).
[دُکھی (رک) جس کی یہ ایک صورت ہے].

دُکھْتا (ضم د ، سک کھ) صف مذ.
جو رنج یا ایذا میں مبتلا ہو ، جس میں درد اور تکلیف ہو (دل ، کلیجا ، پھوڑا وغیرہ).
نام قاتل سنا دیا کس نے
دکھتے دل کو دکھا دیا کس نے
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۲۰۹).
ہائے کو ہے وطن کو ستاتے ہو ظالموں
دکھتا کلیجا اور دکھاتے ہو ظالموں
(۱۹۰۲ ، شمیم ، ریاض (ق) ، ۷). [دُکھنا (رک) کا حالیہ ناتمام].

دُکھْتی (ضم د ، سک کھ) صف مث.
دُکھنا (رک) کی تانیث ، محاورات و مرکبات میں مستعمل.

—— چُٹکی (ــــ ضم ع ، سک ٹ) امث.
موثر یا پتے کی بات جو تیر و نشتر کی طرح دل میں چبھے ، تکلیف دہ بات. ایسی دکھتی چٹکی کی چوٹ سے محسوس کر ، رانی کیتکی نے کہا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۷). [دکھتی + چٹکی (رک)].

—— (ہوئی) رَگ پر ہاتھ یا اُنگلی رَکھنا/نشتر لگانا محاورہ.
رک : دکھتی (ہوئی) رگ پکڑنا. ایسا معلوم ہوا کہ گویا اس کی دکھتی ہوئی رگ پر کسی نے نشتر لگا دیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۰۹). تم میری دکھتی ہوئی رگ پر کیوں ہاتھ رکھتے ہو. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۳۹).

—— (ہوئی) (نَس) رَگ پکڑنا/چھیڑنا/دَبانا/مَسَلنا محاورہ.
ایسی پتے کی بات کہنا یا ایسے بھید کی طرف اشارہ کرنا جس سے مخاطب کو سخت گھبراہٹ پریشانی یا غصہ ہو یا اس کے دل کو چوٹ لگے ، کسی کے عیب یا کمزوری کی گرفت کرنا. اس دیوانے نے باتیں تو بڑی پتے کی کہیں ہیں اور دکھتی رگ کو خوب پکڑا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۱۰۳). غالب کی نسبت بھی جو کچھ تمسخر کیا گیا ہے وہ نرا تمسخر تو ہے نہیں پتے کی باتیں ہیں ، دکھتی رگ مسل دی گئی لوگ بلبلا اٹھے. (۱۹۳۴ ، غالب شکن ، ۱۰). آپ کی تقریر میں کوئی بات ایسی نہ تھی جو مزدوروں میں آگ لگا دیتی انھیں بھڑکا دیتی ، ان کی دکھتی رگ دبا کر تڑپا دیتی. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۴۴). اقبال نے ہندوستانی فن کاروں کی بڑی دکھتی ہوئی رگ چھیڑی ہے. (۱۹۶۸ ، اقبال؛ نئی تشکیل ، ۲۹۶).

—— کَہنا محاورہ.
ایسی بات کہنا جو مخاطب کو ناگوار گزرے ، رنج دہ بات کہنا.
تم تو ہر بات میں ہو دل کو دکھاتے میرے
کیا ہوا میں نے بھی گر دکھتی کہی تھوڑی سی
(۱۸۳۶ ، معروف (نوراللغات)).
مریضِ عشق میں اتنا نہ ستاؤ دیکھو
ہم بھی دکھتی کوئی کہہ دیں گے کہ ناچار ہیں اب
(۱۸۷۹ ، توقیعِ سخن ، ۱۰).

---مار دینا محاورہ۔
دل میں چبھتی ہوئی ناگوار بات کہہ دینا۔ جو آوازے توازے کستے اور دکھتی مار دیتے تھے ... اب وہ بھی رام ہو گئے۔ (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۱۳۲)۔

---نِگاہوں سے دیکھنا/گُھورنا محاورہ۔
اس طرح دیکھنا کہ دل میں ہوک اُٹھے ، تیز نظر سے دیکھنا۔

یہ دکھتی نگاہوں سے گُھورا مجھے
کہ دُکھنے مرے دل کا پھوڑا لگا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷)۔

دُکھتے (ضم د ، سک کھ) امذ۔
دُکھنا (رک) کی مُغیرہ حالت ، محاورات میں مستعمل۔

---چوٹ کَنُو دے بھیٹا کہاوت۔
رک : دُکھتے چوٹ کنوٹلے بھیٹ۔

کہتا تھا ایک باپ سے بیٹا
دکھتے چوٹ کنو دے بھیٹا
(۱۸۳۵ ، رنگین ، شش جہت رنگین ، ۱۲۸)۔

---چوٹ کَنوٹلے بھیٹ/بھینٹ کہاوت۔
اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ چوٹ پر چوٹ لگ جاتی ہے ؛ جس سے شرم و لحاظ ہو وہی سامنے آ جاتا ہے ؛ جس بات کا خوف ہو وہی پیش آ جاتی ہے (ماخوذ : نجم الامثال ، ۲۰۵ ؛ محاوراتِ ہند ، ۱۰۹ ؛ نوراللغات)۔

---ہوئے پھوڑے چھیڑنا محاورہ۔
رک : دکھتی (ہوئی) رگ پکڑنا۔ انہوں نے اس (قوم) کے دُکھتے ہوئے پھوڑے اس طرح چھیڑے کہ لوگ بلبلا اٹھے۔ (۱۹۶۰ ، سرسید احمد خاں (عبدالحق) ، ۹)۔

دُکھدائی/دُکھدایک (ضم د ، سک کھ / ضم د ، سک کھ ، فت ی) صف۔
رک : دکھ دائی (دکھ کا تحتی)۔ اپنا سنکلپ ہی آپ کو دکھدایک ہوتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۶)۔ جہاں پاتر کو داں دبا ہوا سکھدائی ہوتا ہے وہاں کپاتر کو اس کا ہزارواں حصہ دبا ہوا اس سے ہزار گنا زیادہ دکھدائی ہوتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲ : ۳۸)۔ [دکھ + س : دایک / دائی - دینے والا]

دُکھڑا (ضم د ، سک کھ) امذ وسم دوکھڑا (عم و)۔
۱. دکھ ، تکلیف ، مصیبت۔ جو اپنے جی کی بات ہے ، سو کہتے کیوں نہیں؟ کیا دوکھڑا ہے ، جو بڑے بڑے کراتے ہو۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۳)۔

طبع جاناں کے تلوّن سے ہے اک دکھڑے میں جاں
وصل کی امید ہے گہ تو گہے یاس ہے
(۱۸۹۳ ، زیبا (بندہ علی) ، مرقع زیبا ، ۱۲۷)۔

آؤ کہ پل بھر مل کر بیٹھیں ، بات سنیں اور بات کہیں
من کی بپتا تن کا دکھڑا ، دنیا کے حالات کہیں
(۱۹۷۸ ، ابنِ انشاء ، دلِ وحشی ، ۲۹)۔ ۲. (أ) رنج و غم کا بیان ، درد آمیز افسانہ۔

افتاد عاشقی کی دشمن سے پوچھ لیجے
سب عمر بھر کے دکھڑے اسکی زباں پر ہیں
(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۱۶۵)۔

بشاشت کے قصے مصیبت کے دکھڑے
حبیبوں کے چہرے حسینوں کے مکھڑے
(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۶۵)۔ (آأ) ایسی بات کا بیان جو سامع یا مخاطب کو ناگوار ہو ، گلہ شکوہ ، شکایت۔

اے نوح روز کوئی کہاں تک سُنا کرے
دکھڑا رقیب کا وہی رونا نصیب کا
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۸)۔ ۳. محنت مزدوری ، سخت مشقت۔ دکھڑا کیا اور پیٹ پالا (۱۹۰۶ ، مخزن ، جون ، ۲۱)۔ [دُکھ (رک) + ڑا ، لاحقۂ تصغیر و تحقیر]

---بھرنا محاورہ۔
تکلیف میں زندگی بسر کرنا ، مصیبت جھیلنا۔ میں بیچاری اپنے دو پیسے کی مزدوری تیری سیری کر کے اپنا دکھڑا بھرتی ہوں۔ (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۳۵)۔

---پڑنا ف س ؛ محاورہ۔
بُرا وقت آ جانا ، مصیبت یا بپتا آنا ؛ رانڈ ہو جانا ، خاوند کا مر جانا (ماخوذ : مخزن المحاورات)۔

---پیٹنا محاورہ۔
مصیبت اور رنج و اندوہ برداشت کرنا ؛ سخت محنت کرنا ؛ مُشکل سے گزارا کرنا ؛ عسرت میں بسر کرنا۔ ماں باپوں کی بیٹیاں بڑے بڑے دکھڑے پیٹتی ہیں۔ (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۵۹)۔

---جان کو لگنا محاورہ۔
ہر وقت تکلیف یا مصیبت ہونا ، جان مصیبت میں ہونا۔ یہاں تو شام سے لے کر صبح تک ستر دو بہتر دکھڑے جان کو لگے رہتے ہیں۔ (۱۸۹۹ ، بیسے کی کنی ، ۲۰)۔

---رونا محاورہ۔
مصیبت بیان کرنا ، اپنی بپتی کہنا ، غم کی کہانی سُنانا ؛ گلہ شکوہ زبان پر لانا۔ سب نے اپنے اپنے دکھڑے روئے ، دفترِ حدیثِ دل آنسوؤں سے دھوئے۔ (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۱۳۵)۔

وہ رو رہے ہیں وصل میں دکھڑا رقیب کا
طولِ سخن یہی ہے تو قصہ تمام ہے
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۹۲)۔ اماں سوالات کی بوچھاڑ کر دیں گی ، بال کی کھال نکالنے لگیں گی ، مکان کے کرائے اور بچوں کی فیس کا دکھڑا رونے لگیں گی۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۵۵)۔

---سُنانا ف س ؛ محاورہ۔
رک : دکھڑا رونا۔ مصیبت اور قسمت کا غم جو ساتھ لائے تھے

اس کا دُکھڑا سناتے چلے گئے جو آج تک دلوں میں اثر اور سینوں میں درد پیدا کرتے ہیں۔ (۱۸۸۰ء ، آبِ حیات ، ۲۱۲)۔

یا جگ کی آفتوں سے تنگ آکے بن میں جا کر
ہر ماتما کو اپنا دُکھڑا سنا رہی ہے

(۱۹۳۰ء ، صبحِ بہار ، ۱۷)۔

ـــــ گانا محاورہ۔
رک : **دُکھڑا رونا**۔ اس اندھے چاتر طبیب کو بُلا بھیج کر طبیعت کا سگل دُکھڑا گائے۔ (۱۷۶۵ء ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت))۔

ـــــ لے (کے) بیٹھنا محاورہ۔
مصیبت یا غم و اندوہ کے حالات سُنانا ، ایسی باتیں سُنانا جو سامع یا مخاطب کی طبیعت پر بار ہوں۔ تراب علی نے بھی ڈانٹ بتائی کہ اب چلتے ہو یا دُکھڑا لے کے بیٹھے ہو۔ (۱۸۸۷ء ، جامِ سرشار ، ۷۵)۔ ناشتا بھی نہ لائی اور اپنا دُکھڑا لے بیٹھی۔ (۱۹۳۵ء ، دودھ کی قیمت ، ۸۰)۔

دَکّھِشن (فت د ، سک کھ ، کس ش) امذ۔
جنوب ، دکھن۔

سیا ہندُناں کے کہ کوتر کچھم
نہ پُورب نہ دکھشن نہ اُتر پچھم

(۱۵۶۳ء ، حسن شوق ، د ، ۱۱۱)۔ [س : دَکّشِن दक्षिण]۔

دَکّھِشنا (فت د ، سک کھ ، کس ش) امث۔
رک : دَکّشنا۔ بھکاری برہمنوں کو دان پن دیں اور اپنے باپ دادا کے سرادھ کو بجا لائیں اور ان میں جو دکھشنا و بھینٹ برہمنوں کو دیتے تھے دیں۔ (۱۸۸۰ء ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۸)۔ نذر بھینٹ دکھشنا دانت کھسائی دینا ہی پڑتا ہے۔ (۱۹۰۳ء ، عصرِ جدید ، ۸ دسمبر ، ۹ ، د)۔ کچھ تجارت پیشہ اور کاروباری لوگ بن جائیں اور گرو جی کے پاس آتے جاتے رہیں اور دکھشنا (نذرانہ) پیش کریں۔ (۱۹۷۳ء ، راہ راج ، ۱۶۶)۔ [س : دکھشنا दक्षिणा]

دِکْھلانا (کس د ، سک کھ) ف م (قدیم)۔
رک : **دِکھانا ، دیکھنا کا تعدیہ**۔ ممتنع الوجود نہیں آتا دکھلانے میں آشکارا۔ (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۳۳)۔

نہ دکھلاؤں کسی جوہر فروشاں کوں مرا جوہر
دیا حق روشنی سب جوہراں میں میرے جوہر کوں

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳)۔

مفرح کی کوئی ڈبیاں ہی دکھلا
بکارے ہے کہ ، لے رنگ لال ، آ جا

(۱۷۷۸ء ، مثنوی گلزارِ ارم (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۹۵))۔

عمر بھر دیکھا کیے مرنے کی راہ
مر گئے پر دیکھیے دکھلائیں کیا

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۶۱)۔

جبل و دشت و نیل پر چھائے
اُٹھے آسماں کو دکھلائے

(۱۹۳۷ء ، نبضِ دوراں ، ۱۱۲)۔ [پ : دکھلانا दिखलाना]۔

دِکْھلاوا (کس د ، سک کھ) امذ۔
رک : **دِکھاوا**۔ دکھلاوے کی ریاضت میں انسان کا دل بعوض نرم ہونے کے پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔ (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۷۳)۔ ایسے ہوتے ہیں بڑے آدمی کسی قسم کا شہنشاہی یا سادھوانہ دکھلاوا بھی نہیں ، جو ہیں سو ہیں۔ (۱۹۳۸ء ، ملفوظاتِ اقبال ، ۳۹)۔ [پ : دکھلاوا दिखलावा]

دِکْھلاوٹ (کس د ، سک کھ ، فت و) امث (قدیم)۔
رک : **دِکھاوٹ**۔ بے مد درود جس میں دکھلاوٹ اور بناوٹ کا ذرا میل نہیں اس دربار کے نثار ہیں۔ (۱۹۰۷ء ، منہاج السالکین (ترجمہ)، ۲)۔ [دِکھاوٹ (رک) کا قدیم اِملا]۔

دِکْھلاؤنا (کس د ، سک کھ ، و) ف م (قدیم)۔
رک : **دِکھلانا**۔

آتا اگر کوئی شاہ لئے کسی ملک سے امرا وزیر
اول وہی دکھلاوتے ان کو وہ موتی بے نظیر

(۱۷۸۱ء ، مجموعۂ ہندی ، ۳)۔ [دکھلانا (رک) کا قدیم املا]۔

دِکَھلْوانا (کس د ، فت کھ ، سک ل) ف م (قدیم)۔
دِکھلانا (رک) کا متعدی۔ خانم صاحبہ نے دو بار آپ کو دکھلوایا۔ (۱۸۹۳ء ، نشتر ، ۱۱۳)۔ ہندو سیاسیوں کی ٹولی ... پیش امام سے فرمائش کرے مسلمانوں سے نماز پڑھ کر دکھلواؤ تو ان کو کیسا لگے گا۔ (۱۹۷۸ء ، کارِجہاں دراز ہے ، ۲ : ۳۰۳)۔ [دکھلانا (رک) کا قدیم اِملا]۔

دَکّھن (فت د ، کھ نیز شد کھ بفت) امذ۔
۱. رک : دَکَن معنی نمبر ۱۔

طوطا بولا کہوں میں کیا مضطر　　کبھی دکّھن میں ہوں کبھی اُتر

(۱۷۹۱ء ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۸۹)۔ سورج کنڈ ، ایک تالاب ہے شہر سے چار کوس پچھم دکھن کے درمیان۔ (۱۸۰۱ء ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۲۲)۔ وہاں بیماریوں کے آپس میں ایسا فرق ہے جیسے اوتر دکھن میں۔ (۱۸۶۷ء ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۷۵)۔ محمد رسول اللہ صلعم کی بہ بین آنکھوں نے پُورب پچھم ، اُتر ، دکھن ، ہر ملک اور قوم میں خدا کا نور دیکھا ، اور ہر زبان میں اس کی آواز سنی۔ (۱۹۳۲ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۵۸۰)۔

کچھ پُورب سے ، کچھ پچھم سے ، کچھ دکّھن سے
کچھ اُتر کے اس اونچے کوہ کے دامن سے

(۱۹۷۸ء ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۰۶)۔ ۲. رک : دکن معنی نمبر ۲۔

دکھن ہے نگینا انگوٹھی ہے جگ
انگوٹھی کوں حُرمت نگینا ہے لگ

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۱۰)۔ اورنگ زیب ... دکھن کی مہم پر تھے۔ (۱۸۰۲ء ، نقلیات ، ۵۱)۔ یہ بیہ الانچی کے چار دانے ، دکھن سے اصل چوکھڑے کی سکتا ہوں۔ (۱۹۵۳ء ، اپنی موج میں ، ۸۸)۔ [س : دَکّشِن दक्षिण]۔

ـــــ پت (ـــــ فت پ) امذ۔
دکن کا حکمراں۔

محمد دکھن بت کے کہر توں علی
جگ افروز دیپک ہوا منجلی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۲). [دکھن + بت - پتی (رک)].

---کی کنائی کاندھو کے تالے میں گنوائی کہاوت.
رک : دکن کی کمائی الخ ، محنت سے پیدا کیا ہوا پیسہ جب بری طرح صرف ہوتا ہے تو کہتے ہیں. ہائے ہائے دکھن کی کمائی کاندھو کے تالے میں گنوائی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۰۷).

---گئے نہ باہوڑے اورنہ چندیری چھاؤ کہاوت.
جو دکن گیا واپس نہیں آیا چندیری میں رہ گیا. اس کے متعلق کہتے ہیں جو پردیس میں جا کر آباد ہو جائے. اس مثل میں اورنگزیب کی فوج کی طرف اشارہ ہے جو بارہ برس تک چندیری میں پڑی رہی (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

دُکھن (ضم د ، فت کھ) امث.
کسی عضو میں تکلیف کی کیفیت ، درد. پسلیوں کی دُکھن اور دَم کی سوجھن کو ابھی تک پورا آرام نہیں ہوا تھا. (۱۹۰۱ ، ذلفی ، ۳۰).
دل کی تپک ، من کی کسک ، تن کی دکھن ، جی کی جلن
آہ اے عزیز خاطر پرورد گار ذوالمنن
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۶۵). [ا : دُکھ + ن ، لاحقۂ حاصل مصدر].

دکھنا (فت د ، سکن لیز شد کھ بفت) امذ.
جنوبی ہوا. اس نے آسمان میں پُروا چلائی اور اپنی قدرت سے دکھنا بہائی. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۲۰ : ۵). [دکھن + ا ، لاحقۂ نسبت].

دِکھنا (کسر د ، سکن کھ) ف ل.
دکھائی دینا ، نظر آنا.
سرشتہ ہو تجھ مکھ کے دکھنے ہند سکندر
بالفرض بناوے اگر آئینہ قمر کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹).
جن و پری روز و شب مہ و سال ہر رنگ دکھیں بصورت حال
(۱۸۸۳ ، جامع المظاہر ، ۶۱).
منزل دور دکھے تو راہی راہ میں بیٹھ رہے سستانے
ہم بھی تیس برس کے ماندے جوگی روپ نگر ہو آئے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۹). [دیکھنا (رک) کا لازم].

دُکھنا (ضم د ، سکن کھ) ف ل.
۱. درد یا تکلیف محسوس ہونا ، دُکھن ہونا ؛ (ہاتھ یا پاؤں کا) تھک جانا.
تم نے غرور سے نہ اشارا کیا کہ بیٹھ
اور اپنے پاؤں دکھنے لگے یاں کھڑے کھڑے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۱). ذرا کسی کا سر دُکھتا اور وہ دوا پوچھنے پیغمبر صاحب کے پاس دوڑا آتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۳۲). ۲. غمگین ہونا ، رنجیدہ ہونا.
نہ تم کو تاب سننے کی نہ گردوں ہے مقابل کا
اثر دکھلائے نالہ کیا مرے دُکھے ہوئے دل کا
(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خان) ، بیاض سحر ، ۶۵).
پہلے کیا کم دُکھے ہوئے تھے اسد
آج دل اور بھی اداس ہوا
(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۴۳). ۳. آشوب میں مبتلا ہونا (آنکھ کے لیے مستعمل).
کسی کا دل تو کیسا آنکھ تک دُکھنے نہیں پائی
بنائی عدل نے تیرے یہاں تک مردم آزاری
(۱۹۰۲ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۱۶). [دُکھ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَکھنائی (فت د ، سکن کھ) صف.
جنوبی ہوا (نور اللغات). [دکھن (رک) + ائی ، لاحقۂ نسبت].

دَکھنی (فت د ، سکن کھ) صف.
رک : دکنی.
دکھن میں جو دکھنی میٹھی بات کا
ادا نیں کیا کوئی اس دھات کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۹). جنوب کو بیٹھی تو ماروا‌ڑی ہو کر گجراتی اور دکھنی ہو جاتی ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۶۶). ان دکھنیوں کی مملکت میں آبادی کیرل کو باقی رہ گی. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۱۱۱). دکھنی میں لوہیں گاڑی کے لئے گٹ اور گاڑی کے لئے گاڑا استعمال کیے جاتے تھے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۰). [دکھن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پودینہ (---و مع ، ی مع ، فت ن) امذ.
پودینے کی ایک قسم ، ایک وضع کا پودینہ ، حبشی پودینہ (ماخوذ : جامع اللغات). [دکھنی + پودینہ (رک)].

---تھاٹ / ٹھائیں امذ.
(بانک بنوٹ) ایک پینترا جس میں اپنے جسم کو حریف کی زد سے بڑی طرح بچانے اور ایسے آدمی چوٹ مارتے ہیں. اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دونوں پاؤں برابر (لیکن مابین لمبے فاصلہ ہیں) رکھتے ہیں ، کمان کی طرح جھکتے ، بائیں ہاتھ میں سپر لے کر منہ کے مقابل اور داہنے ہاتھ سے گدکا سپر ملا ہوا رکھتے ہیں. اپنی جگہ سے پیچھے کو نہیں ہٹتے بلکہ موقع پاتے ہی آگے بڑھنے کو برقرار رکھتے ہیں ، تھوڑا تھوڑا بڑھتے جاتے ہیں. دکھنی ٹھائیں کس طریق پر ہے. (۱۸۸۳ ، کوچک بانک ، ۱۹۷). [دکھنی + ٹھائیں (رک)].

---تُھمراؤ (---فت تھ ، سکن م ، و مع) امذ.
راس الجدی (جامع اللغات). [دکھنی + تُھمراؤ (رک)].

---چنپا (---فت چ ، سکن م) امث.
چمپا (رک) کی ایک قسم. گلِ چمپا ، پیلدار دکھنی چمپا ، ولایتی خوشنما زرد چمپا. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۲۰). [دکھنی + چنپا (رک)].

---چولا (---و لین) امذ.
ایک قسم کا درخت جو معمولی بُلندی کا اور جلد بڑھنے والا ہوتا ہے ،

اس کی چھال پتلی ۔ کچھ بھوری یا کچھ نیلی اور چمکدار ہوتی ہے ۔ پتے جوڑے ہوئے ہیں۔ اس میں پھول اور پھلیاں لگتی ہیں ۔ طوطلی کا پیڑ راجپوتانے میں (طوطلی کے پیڑ کو) دکھنی جولا بولتے ہیں اس کی نرم پھلیاں توڑ کر پکاتے ہیں... اس کے پھول آتے ہیں تو پتے جھڑ جاتے ہیں اور جب پتے آتے ہیں تو پھول باقی نہیں رہتے(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ،۵: ۱۰۰)[دکھنی + جولا(رک)].

---دُھرا (---ضم دھ) امذ.
قطب جنوبی (جامع اللغات). [دکھنی + دُھرا (رک)].

---راس امذ.
جنوبی نکشترہ (جامع اللغات). [دکھنی + راس (رک)].

---مِرچ (--- کس م ، سک ر) امث.
رک : دکنی مرچ. دکھنی (گول) مرچ ۲ تولہ ، سفید مرچ نہ ملے تو پھر وائٹ پیپر کا پوڈر ۳ تولہ ، یعنی سفید گول مرچ کا سفوف جو بوتلوں میں آتا ہے(۱۹۷۳ ، شاہی دسترخوان،۳۳).[دکھنی + مِرچ(رک)].

دُکھنے آنا محاورہ.
آشوب ہو جانا (آنکھ کے لیے مستعمل) ؛ آنکھوں کی ایک بیماری. اس کی آنکھیں دکھنے آئی ہیں ، آنکھوں میں درد ہوتا ہے.(۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۰).

دَکھنیری (فت د ، سک کھ ، ی مج) صف.
جنوبی ہوا (نوراللغات). [دکھن (رک) + یر ، لاحقۂ نسبت + ی ، لاحقۂ نسبت].

دِکھوانا (کس د ، سک کھ) ف م.
نظر کے سامنے لانا ، ملاحظہ یا معائنہ کرانا ؛ (کسی کو) روبرو کرنا
مقدر میں نہیں کیا وصل؟ جب پوچھا تو کہتے ہیں
بُلاؤ تم کسی پنڈت کو یہ دکھواؤ پوتھی میں
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۶۲). ڈرائیور کو دکھوایا کہ ہے یا نہیں (۱۹۵۴ ، پیرنابالغ ، ۲). [دیکھنا (رک) کا متعدی].

دَکھوڑی (فت د ، و مج) امث ؛ ڈکوری.
زرد تتیے سے کسی قدر لمبا پتلا ، بہت پتلی کمر کا سہ پردار کیڑا جو تتیے کی طرح ڈنک مارتا ہے جس سے سوزش ہوتی اور سوجن ہو جاتی ہے ، بھڑ، پیلے رنگ کی چیونٹی ، مکوڑی. اے کیڑا دکھوڑی اپنا ہوا (۱۶۵۵ ، شرح تمہید عین القضاۃ (دکنی اردو کی لغت)). [مقامی ؛ ڈکوری (رک) کا ایک املا].

دُکھوں (ضم د ، و مج) امذ ؛ ج تیز م ف.
دُکھ (رک) کی جمع ؛ دکھ سے ، غم کی وجہ سے.
سمندر دکھوں ہوا کھار ۔۔۔ قاف ات گیا پہلی بار
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۶۳).
کہ جس کے دکھوں تم پہ یہ حال ہے
دمِ زندگی غم سے پامال ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴).

---جھوڑنا محاورہ (قدیم).
دکھ سے ملول ہونا.
سو وو دائی پکڑی دکھوں جھوڑنے
لگی ہات اپس میں اپے جوڑنے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۷).

دُکھی (ضم د) صف.
۱. ملول ، رنجیدہ ، مصیبت زدہ ، پریشان.
کرے گا اگر یاد وو منج دکھی کوں
کروں یاد اگر کس کوں استغفراللہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۹). تد دلبر کہتی ہے کہ جو کوئی کہ کم بخت و دکھیاں ہیں ان کوں سکھ کی باتوں سے کیا مطلب ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۱۶). لوگ اس کے ہاتھ سے دکھی تھے. (۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۱۸). جب تک میرے دم میں دم ہے ، میں ان کی آتما کو دکھی نہیں کر سکتا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۵).
عمر جس کا من ہو دکھی اور اداس
اسے بھائیں کیسے یہ اجلے لباس
(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دل وحشی ، ۱۸۶). **۲. بیمار ، مریض.**
بیمار و مریض سو دکھی جان
بر (گیر) اٹھاؤ باج ہے دان
(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۸۷).
عجب کچھ اتھا جگ میں جاکا صفا
دکھیاں کوں زمانے کے دارالشفا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۴۹). [س : دُکھِت दुखित دُکھا ہوا].

دُکھیا (ضم د ، سک کھ) ؛ دوکھیا. (الف) صف.
۱. رک : دُکھی.
مجنوں بی ہور لیلیٰ سکیا فرہاد بی مارگ جھکیا
مجہ سا نہیں جگ میں دکھیا بندے خدا ملکے خدا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۳).
سو وو دیکھ کر شاہزادے کا من
دکھیا کے نمن تھا سو پکڑیا امن
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۵).
کہیں وہ کوئی مجھ سا دکھیا نہیں
کہیں دوزخی ایسا سکھیا نہیں
(۱۷۶۹ ، آخرگشت ، ۱۵۰). وہ اپنی جوانی سے پھل نہ پاوے اور خدا اس کو میرا سا دکھیا بناوے.(۱۸۰۲ ، باغ و بہار،۱۹۶). بابِ دکھیا کہاں جا کے ڈھونڈے ، کیا ہوا وہ ستارا ہمارا(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۶۰). دکھیا کوئل دن بھر پکار پکار کے تھک چکی ہوتی ہے.(۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور، ۱۰). **۲. دردمند ، غمخوار.**
دکھی کوی اس دور میں آج کس
نہ کہہ دُکھ اپنا دکھیا بآج
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۷).
دوکھ میں اپنے دوکھیوں کے ہوئے دوکھیا
صدق سوں اوس کی روح پر یک جا

(۱۹۳۷ء ، کربل کتھا ، ۵). ۳. جسے کسی بات کا مرض ہو یا ایسی عادت پڑ گئی ہو جسے ترک نہ کر سکے. ہمعصر سیر تماشے کو کہتے بھی تو میں کہہ دیتا تھا کہ بھائی میں تو نیند کا دکھیا ہوں. (۱۹۱۶ء ، میلاد نامہ ، ۶۰). نیند کی دُکھیا ہے ، پیشا تک تو تمہاری راہ دیکھتی رہی. (۱۹۶۲ء ، ماہِ نو ، کراچی ، مئی ، ۳۷). ۴. دُکھیا ہوا ، دُکھ پایا ہوا. آپ نے آتے ہی طبلِ جنگ بجوایا ہے. دل مسلمانوں کا دُکھیا ہے. (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۹۶). (ب) امث. مصیبت کی ماری عورت ، غم زدہ عورت ، بیوہ. ہانے میں دکھیا اس دن کے لیے اب تک جیتی رہی کہ اپنے بچے کی میّت دیکھوں. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۵۸). اپنا گزشتہ زمانہ یاد کر کر کے زار زار رویا کرتی لیکن دکھیا کو کوئی تسلی دینے والا نہ تھا. (۱۹۳۳ء ، جنت نگاہ ، ۱۳۶). کم بخت رانڈ بیوہ ہے ، دکھیا کا کوئی بھی تو نہیں اس بھری دنیا میں. (۱۹۸۱ء ، چلتا مسافر ، ۱۲۶). [دُکھ (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

---دُکھ رووے سُکھیا کَمَر توڑے کہاوت.
غم زدہ اور آفت رسیدہ پر ٹھٹھے مارنا یا کسی کو بے پروائی سے جواب دینا (نجم الامثال ، ۲۰۵).

دُکھیارا (ضم د ، سک کھ ، نیز مع ی) صف مذ.
۱. درد رسیدہ ، مصیبت زدہ ، آفت کا مارا ، مظلوم ، رنج و غم میں گرفتار ، دُکھی دل رکھنے والا.

بلبل و پروانہ سے صحبت ہے اب
روز مل جاتے ہیں دکھیارے ہیں

(۱۹۱۷ء ، حسرت لکھنوی ، ک ، ۳۶۰).

کیا کہے اب میرِ غم کش اس سوا
کے ہمیشہ کے دکھیارے السلام

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۳۱). دکھیاروں کو مت ستا. (۱۸۸۲ء ، بوستانِ تہذیب (ترجمہ) ، ۲۳).

سکھ کے سپنے دیکھنے جاگے
جگ جگ کے دکھیارے سائیں

(۱۹۷۸ء ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۳۰). **۲. بیمار ، مریض ، روگی.** جس طرح استسقاء کا مریض پانی پیتا جاتا ہے اور پیاس نہیں بجھتی اسی طرح اس تنے دکھ کا دکھیارا سکھ کے ملک ہضم کرتا جاتا ہے. (۱۹۰۵ء ، مقدماتِ عبدالحق ، ۱۷۳). [دُکھ (رک) + یارا ، لاحقۂ صفت].

دُکھیاری (ضم د ، سک کھ نیز مع ی) صف مث.
۱. (عو) آفت کی ماری ، مصیبت زدہ ، درد رسیدہ ، رنج و غم میں گرفتار ، دُکھی دل رکھنے والی ، مظلوم.

درس دے درس سنج دکھیاری کوں
دور کر دل کی بے قراری کوں

(۱۶۷۸ء ، غواصی ، ک ، ۱۳۳).

شاہزادی نے اُٹھ کہا واری
کہو جواب ، اب سنو میں دکھیاری

(۱۷۹۱ء ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۹۲).

دُکھ سن لو ذرا دکھیاری کا اس درد و الم کی ماری کا
یہ کس ہے مری جان مضطر مرے احمدؐ یا ہے میں صدقے

(۱۸۷۲ء ، عابد ، خاتم النبیین ، ۱۳۰). یکایک دیوار مع چھپر دکھیاری خورشید بہو پر دھڑام سے آ رہی اور تمام مصیبتوں کا ایک دم سے خاتمہ کر گئی. (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۱۶۸). کوئی ہوگی میری طرح بدنصیب ، دکھیاری. (۱۹۸۳ء ، ساتواں چراغ ، ۳۰۸). **۲. وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو ، بیوہ ، رانڈ.**

تھا پالنا اولاد کا مردوں کے بوتے سے سوا
آخر یہ لے دکھیاریو خدمت تمہارے سر پڑی

(۱۹۰۵ء ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۲۳۸). اب مجھ رانڈ دکھیاری کے یہ دونوں بھونسڑے ہیں اور میری زندگی ان ہی دونوں سے ہے. (۱۹۱۹ء ، جوہرِ قدامت ، ۴۷). [دکھیارا (رک) کی تانیث].

دُکھیانا (ضم د ، سک کھ) ف ل (قدیم).
۱. دُکھ میں مبتلا ہونا ، دُکھنا ، اذیت و تکلیف پانا.

دل مرا دکھیا رہا ہے کاسۂ چینی کی طرح
مو برابر ٹھیس لگتی ہے تو کرتا ہوں فغاں

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۹). **۲. کسی کام سے آزردہ ہونا ، کام نا ک ساز کر ، غصے دل سے کرنا** (قاموس الفصاحت ، ۲۱۸). [دکھ (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

دِگ (۱) (کس د) امذ.
طرف ، جانب ، سمت ، ملک ، مقام. جہت کو ہندی گرو دِسا (بکسر دال و سین و الف) اور دِگ کہتا ہے. (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۹۰). [س : دِگ दिश].

---بجے (---کس ب) امذ.
اطراف و جوانب کے ممالک کی تسخیر ، وسیع و عریض علاقوں کی فتح. وہ بڑا دھوم سے لیلا کرتا بھینسہ کا اور دگ بجے کر کے آئے گا. (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۰۵). [دگ + بجے (رک)].

---پال امذ ، ج ، دگپال.
۱. (ہندو) دس سمتوں میں سے کسی ایک کا موکل یا محافظ. مقدس ہستیوں میں سے کسی ہستی کو ہر جہت کا مالک تصور کر کے حکمران جہت کو دِگ پال کے نام سے یاد کرتا ہے. (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۰). **۲. دنیا کا پالنے والا ، بادشاہ.**

اس کے آگے حشم و جاہ کوئی شاں نہیں
اس کا منظورِ نظر کوئی بھی دِگپال نہیں

(۱۹۳۵ء ، کنار سیتھو ، ۳ ، ۱). چکرورتی ، دگپال :

مرزبانوں نے عصا کر کے بغاوت کر دی
جان بچایا ! یہ ہے وتشنہ کا ہنگام نہیں

(۱۹۶۲ء ، برگِ خزاں ، ۲۰۸). [دگ + رک : پال].

---دیش (---ی مع) امذ.
دور کا ملک یا مقام (جامع اللغات). [دگ + دیش (رک)].

---گج (---فت گ) امذ ، ج ، دِگ گج.
(ہندو) وہ ہاتھی جن کے سروں پر تمام زمین تھمی ہوئی ہے.

وہ صفائی نہیں رہتا ہے یہ گدلا گدلا
دکھ آ کر اسے کرتے ہیں کچھ ایسا گدلا
(۱۹۳۵ء ، کمار سمبھو ، ۳۶). [دک + س : دُکھ दुःख].

دُکہ (۲) (کسر د) امذ.
(موسیقی) اوگھٹ کے الفاظ میں سے ایک لفظ ، اوگھٹ وہ چند بے معنی الفاظ ہیں جو تال سم لے و رقص کے اصول اوزان سے منسوب اور محسوب ہیں انہیں بہ آواز بلند بولتے ہیں ، اسی کے مطابق پکھاوجی بجاتا اور رقاص ناچتا ہے. ان کو اوگھٹ بولتے ہیں ، تا ، تت ... تک ، دک ، جگ ، جگت ... تھنگا ، تھنگ. (۱۹۳۶ء ، تحفۂ موسیقی ، ۵ : ۲). [مقامی].

دُکاڑا (ضم د) امذ.
دو نالی بندوق ، دہری گولی ، دو گولیاں بھر کے مارنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [دو (رک) + کاڑا ، کالا = حلق کا پکاڑ].

دُگانَہ (ضم د ، فت ن) امذ ، مص دُگانا ، دوگانا ، دوگانَہ.
۱. جڑواں ، دوہری جیسے دُگانہ آم یا دُگانہ بادام.
امید وصل نہ رکھ نورسانِ دنیا سے
ہزار میں کوئی اک آدھ پھل دُگانہ ہوا
(۱۸۳۹ء ، ریاض البحر ، ۶۷). ۲. نماز جس میں صرف دو رکعتیں ہوں ، دو رکعت نماز ، شکرانے کی دو رکعت نماز.
دیکھیا ہوں سپنے کہ میخانہ کا ہوا در باز
کروں گا شکر گزاروں گا سو دُگانہ نماز
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۳).
قائم ہو جوڑ اچھو کر دائم سنگیں خدا کن
شکرانے کا دُگانہ ہر دم گزار سوں
(۱۶۴۸ء ، غواصی ، ک ، ۱۰۳).
ہے شکر کا محل کہ شب غم سحر ہوئی
اوس کا ادا دوگانہ کروں جو یگانہ ہے
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۲۵۰). ۳. چہلیں لڑانے والی سہیلیوں کا باہمی رشتہ نیز ان سہیلیوں میں سے ہر ایک.
گردگانہ وہ نہیں ہے تری ہر دم تو یہ پھر
چھیڑتی ہے تجھے کیوں آن کے سوسن کوکا
(۱۸۳۵ء ، رنگین (فرہنگ آصفیہ)).
تیرے صدقے جاؤں میں واری دگانا
مری بھولی بھالی ہے پیاری دگانا
(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۲۲۱). [رک : دوگانہ].

دُگد (ضم د ، فت گ) امث.
شک و شبہہ ، بے یقینی ، بے اطمینانی.
سو ماں باپ ہور مال سب جانے کو
رہیا میں دگد سوں یہ دکھ پانے کو
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۷). [دو : دُگدا].

دُگدا (ضم د ، سک گ) امث ، امذ ، مص دُگدھا.
شک و شبہہ ، کشمکش ، تذبذب ، پس و پیش.
جی کی جو دُگدا ہے خالق جانتا
خلق آگے کو مجھے پھسلا گئے
(۱۸۱۸ء ، اظفری ، د ، ۲۲). عجمی بادشاہوں کے کچھ لطف و کچھ غضب سے ان کی زندگی بڑی دگدا میں بسر ہوتی تھی. (۱۸۹۷ء ، دعوت اسلام (ترجمہ) ، ۸۳). البتہ بقیہ واقعات کے متعلق دل میں دگدا پیدا ہوسکتا ہے. (۱۹۳۰ء ، مضامین فرحت ، ۲ : ۳۷).
ماتھے کے بل بتاتے ہیں دگدا جو دل میں ہے
طالع عجیب حالتِ نا مستقل میں ہے
(۱۹۸۳ء ، قہرِ عشق ، ۳۷۳). [رک : دبدھا].

ـــــ لَگنا محاورہ.
کشمکش کا عالم ہونا ، فکر و وسواس ہونا ، تردّد ہونا ، خدشہ ہونا. ادھر یہ دگدا لگا ہوا کہ دھوپ بڑھ جائے گی تو اماں بُلا لیں گی. (۱۹۵۸ء ، شمعِ خرابات ، ۲۷). بیگم کے دل میں دگدا لگا ہوا تھا. (۱۹۶۲ء ، معصومہ ، ۱۱۲).

دُگدانا (ضم د ، سک گ) ف ل (قدیم).
ڈگمگانا ، شک یا تذبذب میں پڑنا. جان کی دشمن نے مطلق زبوں پایا ، پیچھیں دگدایا. (۱۹۳۵ء ، سب رس ، ۱۳۹). [دگد (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

ـــــ میں دو (دونوں) گئے مایا مِلی نَہ رام کہاوت.
تذبذب میں آدمی نہ اِدھر کا رہتا ہے نہ اُدھر کا یعنی یک سو طبیعت نہیں رکھنے سے خدا اور دولت دونوں میں سے کوئی بھی حاصل نہیں ہوتا ، دو کاموں کا ایک ساعت بندوبست کرنے میں دونوں بگڑ جاتے ہیں (نجم الامثال ، ۲۰۶ ؛ نوراللغات).

دَگدَگا (فت د ، سک گ ، فت د) صف.
(ہند) روشن ، تاباں ، دمدماتا ہوا ، ایک قسم کی قندیل جسے لقمہ بھی کہتے ہیں مسلمان اس معنی میں دغدغا یا دغدغہ بولتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [س : دکھ दग्ध بجائے دہ दह = جلاوا ، لپٹ ، (دوبار) + ک : क].

دُگدُگاٹ (ضم د ، سک گ ، ضم د) امذ.
وسوسہ ، دغدغہ ، اندیشہ. جیسا کہ دگدگاٹ تھا ویسا دیکھنے میں آیا. (۱۷۶۵ء ، انوار سہیلی ، ۲۳۵). [پ : दगदगाट].

دَگدَگانا (فت د ، سک گ ، فت د). (الف) ف ل.
دمدمانا ، چمکنا ، روشن ہونا ، سرخ ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) ف م. چمکانا ، سرخ کرنا.
تمامی کی سنجاف اس پر لگا
طلا کی طرح سے دیا دگدگا
(۱۷۸۴ء ، سحر البیان ، ۲۲). [دگدگا + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَگدَگاہٹ (فت د ، سک گ ، فت د ، ہ) امث.
دمدماہٹ ، چمک ، دمک ، سرخی ، تمتماہٹ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [دگدگا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

دُگدُگہ (فت د ، سک گ ، فت د ، گ) امذ.
اندیشہ ، ڈر ، دھڑکا.

بات اتنی کہہ بہے تھے از قضا
دگدگے میں جان ان کی آ رہا

(۱۷۹۱ء ، ریاض العارفین ، ۲۹). [رک : دغدغہ].

دُگدُگی (ضم د ، سک گ ، ضم د) امث ؛ رک : دُھکدُکی ، دُھکدُکی ، دُھکدُھکی
۱. **سینے اور گلے کے بیچ کا گڑھا ، حلق کا نچلا حصہ ، نرخرہ.** جان دگدگی میں کھیلتا تھا. (۱۷۶۵ء ، انوارِ سہیل (دکھنی اردو کی لغت)). اس (انگرکھے) کی چولی اتنی اونچی تھی کہ دگدگی سے نیچے ہی نیچے بند بندھے ہوں گے. (۱۸۹۶ء ، شاہد رعنا ، ۷). ۲. **گلے کا ایک زیور جس کے وسطی پھول کا کنارہ سینے اور گلے کے درمیان گڑھے پر ہوتا ہے ، جگنی.** اس کو خلعت و دگدگی و خنجر مرصع و اسپ و چرکسی زربفت عنایت کی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۰۸). ۳. **سینے کی ہڈی ، ہانس** (فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات). [رک : دُھکدُکی].

ــــپر (میں) دَم ہونا محاورہ.
گلے میں سانس ہونا ، دم نکلنے کا وقت ہونا ، نزع کا عالم ہونا.

آنکھوں سے کہہ رہی ہیں جو ارمان جی میں ہے
مشکل ہے بولنا بھی کہ دم دگدگی میں ہے

(۱۹۱۲ء ، شمیم ، ریاض (ق) ، ۲۸).

دَگدھ (فت د ، سک گ) صف.
جلا ہوا ، سوختہ. جب بیج دگدھ ہو جاتا ہے ، تب اس میں انکھوا نہیں آتا. (۱۹۲۰ء ، یوگ واسشٹ ، ۲۲). [س : دگدھ [illegible]].

دُگدھا (ضم د ، سک گ) امذ.
اختلاف رائے ، شک و شبہہ ، لاگ ناک. ساس نندوں کی بڑی دگدھا ہوتی ہے. (۱۹۳۳ء ، پر قدرت ، ۱۰). [رک : دگدا].

دِگر (کس د ، فت گ) صف.
۱. (أ) **دیگر ، دوسرا.**

دگر کسی ملک میں اگر ہوتے تو
کیو مجہ نشانی اگر ہوتے تو

(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۹۶).

سحر کے باغ عالم میں دگر نہیں
بجز منہ سے والے ہم کو خبر نہیں

([illegible] ، ولی ، ک ، [illegible]).

بلبلو سنتی ہو گُل شمعِ سحر ہونے کو ہے
یہ بروئے کار اعجازِ دگر ہونے کو ہے

(۱۸۷۹ء ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۸۷). سانس لیتی اور بقا کی جنگ لڑتی ایک دنیا دگر. (۱۹۷۹ء ، جزیرہ ، ۲۰۰). (ب) **غیر ، بیگانہ.** چکر چکر ہے دگر دگر ہے. (۱۸۸۸ء ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۲۵۰).

کیوں پوچھتی ہو ہم سے تمہارا پسر نہیں
لیجاؤ شوق سے اسے ہم کچھ دگر نہیں

(۱۸۹۲ء ، نکہتِ غفلت ، ۵۳).

دونوں کی خیر کیوں نہ مناؤں فراق میں
مانا جگر جگر سہی ، دل بھی دگر نہیں

(۱۹۱۶ء ، نغمۂ جگر دوز ، ۵۷). ۲. **(سابق سے) مختلف ، بدلا ہوا ، متغیر (بیشتر ترکیب میں).**

رکھا جو کبھی اس نے پیشِ نظر آئینہ
حیرت سے ہوا میرا حال دگر آئینہ

(۱۸۹۵ء ، دیوانِ راسخ ، ۱۳۰).

سر مرا زانو پہ اپنے رکھ کے وہ رونے لگا
حال میرا جس گھڑی نوعِ دگر ہونے لگا

(۱۹۰۵ء ، دیوان انجم ، ۱۶۱). ۳. **مزید ، اور ، سابق کے علاوہ ، دوبارہ.**

کچ کوبی ، باڑا ، کرگ ، چرغ ، گرگٹ ، چلپاسہ ، موش دگر
کیا جل مانس ، کیا بن مانس ، کیا ہاتھی گھوڑا بیل شتر

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹). [رک : دیگر ، جس کا یہ مخفف ہے].

ــــبَذری (ــــفت ب ، سک ذ) صف.
(نباتیات) دو مختلف جسامت کے بذریے پیدا کرنے والا. سلاجی بلا دگر بذری (Hetero Sporous) ہے. (۱۹۳۲ء ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۶۰۹). [دگر + بَذرہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ صفت].

ــــپَرْوَر (ــــفت پ ، سک ر ، فت و) صف.
(حیاتیات) تغذیہ کے اعتبار سے نامیوں کی وہ قسم جو صرف سادہ اور غیر نامیاتی مرکبات میں پرورش نہیں پاسکتی بلکہ اس کی پرورش اور نشو و نما کے لئے نامیاتی مرکبات کی موجودگی ضروری ہے. ترائب میں ... ہوا باش نامیے بھی شامل ہیں اور غیر ہوا باش بھی ، خود پرور اور دگر پرور (Hetero Trophs) نامیے بھی موجود ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ء ، ترابی خورد حیاتیات ، ۱۳). [دگر + ف : پَرْوَر ، پَرْوَرْدَن ـ پالنا].

ــــزَواجی (ــــفت ز) صف.
(نباتیات) بے قاعدہ بقچۂ گل اور ڈنٹھل رکھنے والا (پودا) ؛ تناسلی عمل میں ایک بیض کُرہ کا کسی نر عنصر سے بارور ہونا. اگر تناسلی عمل میں ایک بیض کُرہ کسی نر عنصر سے بارور ہو تو ایسے عمل کو دگر زواجی (Hetero Gams) کہتے ہیں. (۱۹۳۲ء ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۶). [دگر + زواج (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ــــزِیرگی (ــــی مع ، فت ر) امث.
(نباتیات) اگر ایک پھول سے زیرہ دانہ دوسرے پھول کی کلغی تک پہنچ جائے تو اس عمل کو دگر زیرگی کہتے ہیں (مبادی نباتیات ، ۸۳). [دگر + زیرہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــشَکْلی (ــــفت ش ، سک ک) صف.
مختلف الاشکال ، کئی یا مختلف شکلوں کا ہیٹرو مترپنی۔ اس ذیلی جماعت کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ارا کین دگر شکلی

نسلی تبادل کے حامل ہیں ، یعنی انکے بذری اور زواجی پودے شکلیاتی طور پر مختلف ہوتے ہیں . (۱۹۶۸ ، الجی ، ۱۵۶). [دگر + شکل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---غُصْنَہ / غُصْنَنی (---ضم غ ، سک ص ، فت ن/ ی مع) صف.
(نباتیات) الجیوں یا فطرات کی وہ انواع جن میں دو مخالف نسلوں کے فطر جال موجود ہوں. کالرپا کی ایک نوع ... کا انکشاف کیا کالرپا کی بیشتر انواع دگر غصنني ہوتی ہیں . (۱۹۶۸ ، الجی ، ۱۰۷). یہ دگر غصنہ یعنی ہیٹرو تھیلک (Hetero Thallic) یا ہوموتھیلک (Homo Thallic) ہو سکتی ہے. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۱۲۲). [دگر + ع : غصنہ - شاخ میں پھوٹی ہوئی کونپل / + نی ، لاحقۂ صفت].

---گُوں (---و مع) صف.
متغیرہ ، بدلا ہوا (اچھی سے بری حالت میں) ، الٹ پلٹ ، زیر و زبر.

تجے میں جکچ بولتا ہوں سو کر
ہو سن بات ہور دل دگرگوں نہ کر

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۹).

کھانے کو جراحت تھے ہینے کے تئیں خوں تھا
سب ساتھ کے لوگوں کا احوال دگرگوں تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۹). تپ لرزہ میں ایسی مبتلا ہوئی کہ صورت ہی دگرگوں ہو گئی تھی . (۱۹۰۵ ، داغ (زبان داغ ، ۱۰۸۹)). انہوں نے نہایت دگرگوں حالات میں مسلمانوں کی رہبری کی اور ان کو تنزل کے دلدل سے نکال لائے . (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۱۶). [دگر + گوں (رک)].

---گُونی (---و مع) اث.
سابق سے مختلف ہونے کی کیفیت ، اختلاف ، تغیر و تبدل. دگرگونی و یکرنگی یعنی دونوں دفعہ کی تحقیقات کے اختلافات و اتفاقات سے اصل بات کو سمجھیے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۷). [دگر + گوں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَگْڑا (فت د ، سک گ) امذ.
راستہ ، سڑک ، پگڈنڈی. اُسے (بیوپاری کو) ... ایک ایسا باربردار بیل یا پلے دار درکار تھا جو ... من سوا من اناج کا پھینٹا سارے تمام دن دیہات کے کچے راستوں اور ناہموار دگڑوں میں خاک پھانکتا ہوا شام کو اس کی دوکان میں لا پٹکے . (۱۹۰۳ ، جہان دانش ، ۸۵). [رک : ڈگر].

---بَکْنا / چَلْنا محاورہ.
(دیہات) رستے کا ہر وقت جاری رہنا ، سڑک چلنا (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۳۵۵).

دَگْڑانا (فت د ، سک گ) ف م.
ہلانا ، جھلانا ، چلانا ، لڑھکانا ، ڈگرانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : ڈگرانا].

دَگْڑنا (فت د ، گ ، سک ڑ) ف ل.
ہلنا ، جھولنا ، لڑھکنا ، چلنا ، شبہ کرنا ، نہ ماننا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : ڈگڑنا].

دَگَل (فت د ، گ) امذ.
دغل کا مفرس ، فریب ، مکر ، دھوکا ، دغا (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت ؛ لغات سعیدی) [ف].

دُگَل (ضم د ، فت گ) صف (قدیم).
ڈول ، ٹوکری.

ہرہاں اچرج ہو کہیاں دیگ کہ اس حوض کے تئیں
اچھے امرت تے بھریا حوض ہو سُندر نے دُگل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۲). [رک : دگا].

دَگْلا (فت د ، سک گ) امذ.
روئی دار انگرکھا ، لبادہ.

دگلے ہزار رنگ کے پہنا دیں ابر کو
موج ہوا تلک ہو زرہ پوش اکی بار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۳). آپ سیاہ بانات کا دگلا ڈانٹے گھوم رہے ہیں . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۸). اپنے سفید دگلے کی شکنیں درست کیں . (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۵۳). [پ : دگا दगला].

---سے اَگْلا پچھاوْ نَرْم اوڑھو گَرْم ، گُٹْری میں بھرم دیدو کَرَم کہاوت.
دگلے میں یہ سب باتیں ظاہر ہوتی ہیں (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

دُگْلا (ضم د ، سک گ) امذ.
بچ بیچ سے پانی نکالنے کا ٹوکری کی شکل کا تنکوں اور بیلوں سے بنا ہوا ڈول جس سے پانی اچھال کر سطح آب سے اونچی زمین پر پہنچایا جاتا ہے. اگر تالاب جھیل یا نہر قریب ہے تو بیڑی دگلے یا ہروے سے پانی اٹھا کر کھیتوں میں پہنچاتے ہیں . (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۹۶). [مقامی].

دَگْلَہ (فت د ، سک گ ، فت ل) امذ.
رک : دگلا. اس متقی نے ایک موٹا روئی دار دگلہ اور ریشم کا بھرا ہوا چلتا پہنا . (۱۸۸۲ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۳۷). موسم سرما میں سلطان (جلال الدین خلجی) قبا کے اوپر دگلہ پہن لیتا جس کے اندر روئی یا کوئی اور چیز بھری ہوتی . (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۰۹). [دگلا (رک) کی محرفہ شکل].

دُگُن (ضم د ، فت نیز ضم گ) . (الف) صف.
دو چند ، دوگنا.

کاہناں سب انوں کے باتاں سن
دل سے کرتے تھے اپنے پک کا دگن

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۲ : ۳۸). بّت کے بیٹے اور بیٹیاں اگر

زندہ ... تو مرد کو عورت کا دگنا کے لحاظ سے ہر بیٹے کو ۶/۲ اور ہر بیٹی کو ۶/۱ ترکہ ملنا (۱۹۶۱ ، المیراث ، ۶۶). (ب) اسث اند. (موسیقی) باجے کی دُگنی آواز ، دوچند آواز جیسے دوسرے درجے کی آواز کہتے ہیں ، وہ سُر جس کا ارتعاش کسی خاص سُر کا دگنا ہو. انترے کی سیر کی ، دُگن سے تگن تک ایک ایک سر کو روشن کر کے تان پلٹوں میں گھسے (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۱۱۷). جب آخری سُر کا تعدد پہلے سُر کے تعدد سے دوگنا ہو تو آخری سُر پہلے سُر کا دگن (Octave) ہو گا. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۵۰). [س : دو + گُن द्वि + गुण]

دُگنا (ضم د ، سک گ) صف مذ (مث : دُگنی).
دوچند ، دونا ، دوہرا ، ڈبل.

سبزہ زارِ حسن کی کیوں کر نہ ہو دُگنی بہار
جب دو شالۂ سبزہ اوڑھے وہ یارِ سبزہ رنگ

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۰۹). اس نے کشتیوں اور جہازوں کی سرعتِ رفتار کو دگنا چوگنا بچ گنا کر دیا. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۱۴۲).

جس میں بارش سے دُگنا پھل آئے
ایسی اونچی جگہ کا باغ ہیں وہ

(۱۹۸۸ ، الحمد ، ۱۰۲). [دگن (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

دِگَنبَر (کس د ، فت گ ، غنہ ، فت ب) امذ.
معبود ، مہادیو ، شیوشنکر کا لقب ، آزاد فقیر جو ننگے بدن ہو.

جیکوں پیاریاں کے تن ننگے کھلیاں ہو بکتراں سوں تھے
لئے جا سد سناسی ہو چلے ملنے دگنبر کوں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۹۳). [س : دگنبر दिगम्बर].

دگی / دگھی / دگھی (کس د ، شد گ / گھ) امث.
لمبوترا تالاب ، جمع بعث ، خشن ا [س : دردھکا - दीर्घिका].

دُگّی (ضم د ، شد گ) امث.
دُگی ، تاش یا گنجفے میں دو بند کیوں کا پتا ، دُری ، درا. جس میں دو نشان ہوں اسکو دُگی کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۹۲).

حواس گنجفے میں کھیل کے انداز انوکھے ہیں
کرے شاہوں کو سر ہوتی ہے قوت اتنی دگی میں

(۱۹۵۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ جنوری : ۵). [رک : دُگی].

دَل (فت د) امذ.
۱. (أ) موٹائی ، حجم ، تہہ ، دبازت. پہلا تختہ ایک پیالہ ہوں گرہ کے دل کا تھا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۱۱۸).

سخت حیراں ہوں کہ دیوار کو دوں کس سے مثال
کیوں آئینہ تو آئینے میں اتنا نہیں دل

(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۳). گوشت کے پارچے اس انداز سے کرو کہ ان کا دل آدھ آدھ انگل ہو. (۱۹۰۹ ، نعمت خانہ ، ۱۰۱). کسی مسطح تختے یا توے کو الٹ کر اس پر نصف انچ دل مٹی کی ٹکیہ بنا لو. (۱۹۸۷ ، حرفتی کام ، ۴۳). سواروں نے اپنی رانوں تک موٹے دل والی لکڑی کا ایک خول چڑھا رکھا تھا. (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۷۵). (اا) زخم کی سُوجن یا اس کے چاروں طرف کا پھیلاؤ جو ورم کی وجہ سے سخت ہو جاتا ہے اسے ہے یہ تو اور بڑھ گیا ... ابھی اس سے آدھا بھی دل نہیں تھا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۹۶). ۲. (أ) ہجوم ، انبوہ.

جھڑکنا سو تڑکنا سو لگانی آنچ دیکھا جھنڈ بند
اُٹھے بادل جھٹے تیراں چلا سینا جنگی ہے دل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۱).

کشورِ دل میں آج ہلچل ہے
عشق کی فوج کا عجب دل ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۳). ملکِ چین کے شمال میں بھی جنگی گھوڑوں کے دل ہوتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۲۵).

برسات میں دل ہیں بادلوں کے
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۶). (اا) گروہ ، جتھا ، فوج.

دو دل جو دھرت میں سو دریم ہوئے
جتے راتے زایل سو برہم ہوئے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۷).

کتے خارجیاں تیغ تل مار مار
اوپا کھال دی دل ہو دل مار مار

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۴).

بھاگا دوسو اسوار سے وہ نکل
مسلماں اسی کا ہوا سارا دل

(۱۷۸۱ ، لیلیٰ مجنوں ، عبداللہ بن اسحٰق ، ۶۱). بردھاں کہا کرتا مہاراجہ پیسا اڑا اور کنک پال جو دل ہو کا تو دھن بہت مل رہے گا. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۷۱). اسی دل کے لوگ اپنے آرام کا خیال نہیں کرتے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھاتے ہیں. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۲۰۳). ۳. پتا ، برگ ، جیسے ، تلسی دل. نباتات کی کھاد اسے کہتے ہیں جو ہر درخت سے علاقہ رکھتی ہے یعنی درختوں کے سڑے پتے اور سڑی چھال اور سڑی لکڑی اور سڑے دل اور راکھ اور کھلی وغیرہ. (۱۸۸۵ ، دولت ہند ، ۱۷). ۴. (قدیم) طبقہ.

اُنھیں شہ کیا شاد دُکھن دھرن
کلکی دل ، دھرت دل ، مُسخّر کرن

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۲). ۵. جنگلی چاول ؛ ڈھیر ، تودہ ؛ تعداد ؛ تباہی ، بربادی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۶. (ٹھگی) وزن. دل ، وزن ، دلدار وزنیں. (۱۸۳۹ ، مصطلحاتِ ٹھگی ، ۹۲). [س : دَل दल].

----- اُمنڈنا محاورہ.
ہجوم ہونا ، بھیڑ لگنا ، جُوق در جُوق نکل آنا.

شوقِ دل کے یک بیک امڈے ہیں دل
وقت آیا ہے ہرنے پر اب کُل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۰۳).

بسکہ امڈے ہیں خلقتوں کے دل
جابجا پھر رہے ہیں جل جنگل

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۱).

ـــــ آڈھک (ـــــ فت ڈھ) اند ، نیز دَلاڈھک.
کئی اقسام کے پودوں کا نام، ایک آبی پودا، جنبیل کی ایک قسم؛ جنگلی تل ؛ نار پنڈی کا پودا ، نگیسر (پلیٹس).

ـــــ آمَل (ـــــ فت م) اند ، نیز دَلامَل.
السنتین بحری کا درخت ، دونے کا پودا ؛ مروے کا پودا (پلیٹس).
[س : دَلامَل दलामल].

ـــــ بادَل (ـــــ فت د) اند (بیشتر بطور جمع مستعمل).
۱. گھنے گھیرے امڈے ہوئے بادلوں کا انبوہ ، ابر محیط. جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھو ادھر دل بادل ہی نظر آویں. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۳۱).

فلک پہ آہ نے باندھے دھویں کے دَل بادل
جہاں گیا مرے سر پر سحاب ہو کے بھری
(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ۲۱۳).
یہ قطرہ بارئ ابر کرم ، یہ دَل بادل
یہ شب کی کالی گھٹائیں ، یہ برق کی مشعل
(۱۹۲۲ ، مطلع انوار ، ۲۷).
آہ ترے غم کا دَل بادل عالم عالم چھایا ہوا سا

(۱۹۳۰ ، شبستان ، ۱۳). ۲. ہجوم ، انبوہ ، جمّ غفیر ، لشکر. مازندران کے لشکر کے آگے ہاتھیوں کا دل بادل تھا. (۱۹۲٦ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۸۳). ۳. ایک بڑے خیمے کا نام جو شاہجہاں نے بنوایا تھا ؛ نواب آصف الدولہ کا بڑا خیمہ ؛ بڑا اور شاندار درباری خیمہ. بیچ میں محل شادی کے لیے دل بادل کی نمود. (۱۸٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ۱۵۲). جب برات کا دن آیا فراشوں نے دَل بادل خیمے میں ... فرش بچھایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۰۰). ۴. نواب آصف الدولہ کے ایک ہاتھی کا نام.

دیکھنا بادل کو دَل بادل کی آمد گرد ہے
ابر کیا کیا جھومتا آتا ہے قیصر باغ میں
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی ، ریاض سحر ، ۱۳۱). [دَل + بادل (رک)].

ـــــ باندْھنا محاورہ.
۱. پھوڑے پھنسی کا پھیلنا ، زیادہ متورم ہونا. پھنسی نے دَل باندھا تھا مگر روغن قاز اور زہردستی کا مرہم کام کر گیا (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۸ ، ۵۰ : ۹). ۲. فوج کا انبوہ کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــــ بَندْھنا محاورہ.
ہجوم ہونا ، کثرت ہونا.

یا خدا خلق میں سب نظم و نسق تیرا ہو
ساری دنیا میں بندھے فوج حضوری کا دل
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۰۰).

ـــــ پَت (ـــــ فت پ) اند.
جنگ کا بادشاہ ؛ گنجفے کے پتّے کی تصویر جس میں اسلحہ سجائے ہوئے جنگ کے بادشاہ کو دکھایا جاتا ہے. دل پت جنگ کا بادشاہ ، اعلیٰ پتّے پر بادشاہ تمام اسلحہ جنگ سے آراستہ تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے گرد سپاہی لباس جنگ پہنے ہوئے کھڑے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۷۰). [دَل + پَت - پَتی (رک)].

ـــــ پُشْپی (ـــــ ضم پ ، سک ش) امث.
ایک خوشبودار پودا ، کنگنی جس کے پتّے پھول کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں (پلیٹس). [س : दल + पुष्पी].

ـــــ دار ف.
۱. دَل والا (نان یا تختہ وغیرہ)، دبیز ، موٹا ، تہہ بہ تہہ. جھنگے کے آلے جو زیادہ قوی ہیں ، جیسے دل دار آئینوں سے بنتے ہیں. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ٦ : ۳۰).

پُشتوں پر پُشتیں اسی پر ان کی ہوتی ہیں بسر
لا کھ کی دل دار تہ پھر جم کے آتی ہے نظر
(۱۹۱٦ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۸). ۲. (ٹھگی) وزنی. دل ، وزن ؛ دل دار وزنی. (۱۸۳٦ ، مصطلحاتِ ٹھگی ، ۹۲). [دَل + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــــ وال اند.
(ہندو) سپہ سالار ، امیر فوج ، میر عسکر ، جنگی لاٹ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [دَل + وال ، والا (رک)].

دَل (۲) (فت د).
دَلنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــ دیناف س ، محاورہ.
۱. چکّی میں موٹا موٹا پیس دینا. شیشے کے ٹکڑوں کو دَل دیا گیا ہے. (۱۹۰٦ ، خاتون ، علی گڑھ ، مارچ اپریل : ۱۰۷). ۲. بڑا سخت صدمہ پہنچانا (جامع اللغات).

ـــــ مارْنا / مَسَلْنا ف س ، محاورہ.
دَل دینا ؛ پیس ڈالنا ، مسل ڈالنا ، روندنا ، پامال کرنا ، برباد کرنا (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــــ مَسَل کَرْنا ف س ، محاورہ.
کُوٹنا ، مارنا ، دبانا اور شکن ڈالنا (جامع اللغات).

ـــــ مَلْنا ف س.
پیس ڈالنا ، مسل ڈالنا (جامع اللغات).

دِل (کس د) اند.
۱. سینے کے اندر قدرے بائیں جانب ، اُلٹے پان سے ملتی ہوئی شکل کا ایک عضو جس کی حرکت پر خون کی گردش کا مدار ہے ، یہ مُرکّب ہے گوشت و عصب و لیف اور غشاء سخت سے اور سرچشمہ ہے حرارتِ غریزی اور روح حیوانی کا ، اسی کی حرکت کے بند ہونے سے موت واقع ہو جاتی ہے ، قلب. سات ماواں ، یعنی اول دل. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکار نامہ ، ۳).

ذبح کرتا ہے تو پورا ذبح کر
بے طرح اب جور ہے واروں میں دل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۰)۔

پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا
دل جگر تشنۂ فریاد آیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲)۔ دل و دماغ اور جگر و گُردہ اپنی اپنی جگہ پر بن جاتے ہیں ، پھر کہیں سے اس میں روح آ جاتی ہے ۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۶)۔ دل ، صدری کہفہ میں پھیپھڑوں کے خانوں کی درمیانی جگہ ... میں قدرے بائیں جانب واقع ہوتا ہے یہ شکل میں پکونا ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۲۳۲)۔ **۲. خاطر ، ضمیر ، باطن ، جی ، قلب۔**

تن دھوئے سے دل جو ہوتا پوک
پیش رو اصفیا کے ہوتے غوک

(۱۲۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۱))۔

پرم مدبھر یا سعند تجہ دل متے
بلا مست متجہ کر سکے نل متے

(۱۵۶۳ ، پرت نامہ ، فیروز بیدری (اردو ادب ، جون ۱۹۵۷ : ۱۰۲))۔

ارے دل توں غفلت میں تے بھار ہو
کیتا سونے کا تک توں ہشیار ہو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹)۔

ہے وہ ایزد لائقِ حمد و سپاس
دل دیا عارف کو جس نے حق شناس

(۱۷۷۴ ، مثنوی رموز العارفین (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۵۶))۔

ہم سے دل صاف کسی کا نہیں ہوسکتا ہے
کس طرح آئنے پر لوگ جلا کرتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۸)۔

امید اس ذاتِ اقدس کی بدولت
دلوں میں سوز آنکھوں میں نمی ہے

(۱۹۸۳ ، مرے آقا ، ۶۳)۔ **۳. دھیان ، توجہ ، خیال۔**

سیہماں ہوتے نہیں جس روز آپ
ہر جگہ جاتا ہے سو سو بار دل

(۱۸۹۲ ، وحید الہ آبادی ، انتخابِ وحید ، ۹۷)۔ **۴. حوصلہ ، ہمّت ، جرأت ، شجاعت ، دلیری۔**

کھیا شہ کوں ہو کام مشکل اہے
کرن کام اس دھات کس دل اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰)۔

دل تو دیکھو آدمِ بیباک کا
عشق میں بھرتا ہے پتلا خاک کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳)۔

شرمندہ ہے شمشاد بھی قد معتدل ایسے
رکھتے ہیں ستوں تو ستانوں پہ دل ایسے

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۷)۔

تیر پر تیر پڑیں اف نہ زباں سے نکلے
وہ کلیجا ہے ترا اور یہ ہے دل میرا

(۱۹۰۵ ، جانِ سخن ، ۱۰)۔ **۵. احساس ، جذبات۔**

نبیؐ مولود خوشیاں تھے ہوئی دل کی بہاراں خوش
عشق خوشیاں و شادی تھے ہوئے ہیں روزداراں خوش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۹)۔ جس دل سے تم کو رخصت کر رہی ہوں وہ بیٹی والوں ہی کے دل جان سکتے ہیں۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۶)۔ **۶. ذہن ، دماغ ، تخیّل۔**

شکلِ آئینہ ظفر سے تو نہ رکھ دل میں خیال
کچھ مزا بھی ہے بھلا جان مری لینے میں

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۵۹)۔

رہ گیا بٹ کے وہ اِک حرفِ غلط کی صورت
دل نے جو نقش اُبھارا تری صورت کے سوا

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۳۱)۔ **۷. درمیان ، وسط۔**

دو میمِ محمدؐ سے جہاں روشن ہے
مضمون یہ دلِ شمس و قمر سے پایا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۵)۔

قید ہو کتنے ہی پردوں کے حرم میں سورج
صبح پھوٹے گی بہرحال دلِ مشرق سے

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۱۰۸)۔ **۸. سخاوت ، فیاضی۔** اس عمر میں وہ دل ہے کہ میں نے اتنی عمر میں دیکھا نہیں۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵۹)۔ **۹. مرضی ، خواہش ، رغبت۔**

مار ڈالا اس ادا نے منھ بنانے کی تری
کیوں دیا بوسہ اگر دینے کو تیرا دل نہ تھا

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۳)۔ **۱۰. مزاج ، طبیعت۔**

گل کو گلشن ، خار کو صحرا پسند
یہ تو دل ہے جس کو جو آیا پسند

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۹۰)۔

مرا دل مری طبیعت کوئی لائے گا کہاں سے
نہ میں کارواں میں گم ہوں نہ الگ ہوں کارواں سے

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۱۲۰)۔ **۱۱. مرکز ، محور ، مرجع۔**

اے مسلماں ملتِ اسلام کا دل ہے یہ شہر
سینکڑوں صدیوں کی کشت و خوں کا حاصل ہے یہ شہر

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۵۷)۔ **۱۲. (تصوف) لطیفۂ ربانی اور روحانی کو کہتے ہیں اور اسی کو حقیقتِ انسانی بھی کہتے ہیں کہ جو مدرک اور عالم اور عاشق اور عارف اور مخاطب اور معاتب ہے جس شخص نے کہ دل کو پایا اس نے حق کو پایا اور بعض لوگ منظر باری بھی کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۱۸)۔ [ف]

---اُبَل آنا / اُبَلْنا محاورہ (قدیم)۔
دل بھر آنا ، مائل بہ گریہ ہونا ، رقت طاری ہونا۔

ماہِ محرم سوز سوں آیا اُبل دل تیز سوں
عالم روتا یک ریز سوں کیا کام کیتا ہائے ہائے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۲۰۳)۔

---اُبھارنا محاورہ۔
خواہش پیدا کرنا ، رغبت دلانا ، حوصلہ بڑھانا۔

وصل کی رات تو کچھ دستِ تمنا ہو دراز
دل ابھارے تری ابھری ہوئی محرم اپنا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۳۰)۔

ـــ اُبھرنا محاورہ.
خواہش پیدا ہونا ، ولولہ اُٹھنا.

دنیا سے میں نے کچھ بھی نہ چاہا
دل ہی نہ اُبھرا جی ہی نہ چاہا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۱۲).

ـــ اُتارْنا محاورہ.
دھیان ہٹانا ، توجہ نہ دینا ، غافل رہنا.
وطن چھوڑ اپنا لیے واں قرار بھائی اور بہنوں سے دل اُتار
(۱۸۵۲ ، قصۂ نازنین و پٹھان ، ۱۵۷).

ـــ اُتَرْنا محاورہ.
کسی چیز سے دل کا ہٹ جانا ، جی اُچاٹ ہونا.

خدا چڑھائے نہ اوپر کہ دل اُترتا ہے
تمہارے کہنے سے اُترا ہوں سو بہانوں سے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۷۶).

ـــ اَٹکانا محاورہ.
محبّت کرنا ، دل لگانا ، عشق کرنا.

نہیں منظور کرتی تھی کسی کو
کسی سے دل نہ اٹکاتی وہ گل رو
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۳۷).

دل کہیں اور ہم نے اٹکایا
بیوفاؤں سے بیوفائی کی
(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۲۰۰).

اے صنم کیا پوچھتا ہے حال اس رنجور کا
دل نہ اٹکائے کہیں اللہ ہے مقدور کا
(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۵۰).

ـــ اَٹکنا محاورہ.
۱. گہرا لگاؤ پیدا ہونا ، عشق ہونا ، محبت ہونا.

عجب نہیں جال میں اس کے اگر اٹکا ولی کا دل
کہ اس کے دام میں لا کھاں پھنسے ہیں اہلِ دیں آ کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۳).

کبکوں نے تیری چال جو دیکھی ٹھٹھک گئے
دل سا کناوِ باغ کے تجھ سے اٹک گئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۹).

تو تو کچھ اور ہو گیا مجروح
دل نو اٹکا نہیں کہیں اے یار
(۱۸۹۸ ، دیوانِ مجروح ، ۷۹).

باز آئے کوئی جَور سے یا ، دل ہی اٹکے اور سے
تاثیر تجھ میں اے دعا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
(۱۹۱۷ ، طوفانِ نوح ، ۷۵). ۲. خیال لگا ہونا ، طبیعت کا مائل ہونا. طرح طرح کی سرگرمیوں میں دل اٹکا ہوا اور علاقوں اور رابطوں کی گرانیوں سے بوجھل تھا. (۱۹۳۲ ، غبارِ خاطر ، ۵۷). ۳. خیال بٹا ہونا. دل تو کھیل میں اٹکا ہے سبق کون یاد کرے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۵۲).

ـــ اُٹھا لینا / اُٹھانا محاورہ.
قطع تعلق کرنا.

جو کوہکن تجھے قوت ہی آزمانا تھا
عوض پہاڑ کے شیریں سے دل اُٹھانا تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۵).

وہ کیا چیز ہے آہ جس کے لیے
ہر اک چیز سے دل اُٹھا کر چلے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۴).

دل بتوں سے اٹھا نہیں سکتا
شکر کرتا ہوں ناتواں کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷).

دل تھام کر اُٹھا میں تو بولا وہ طنز سے
اچھا ہوا کہ تم نے دل اپنا اُٹھا لیا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۴).

ـــ اُٹھ جانا / اُٹھنا محاورہ.
۱. جی اُچاٹ ہونا ، برداشتہ خاطر ہو جانا.

کبھو صبا جو ہووے گُزر کُوچے یار میں
دل سب طرف سے آپ کے جانے سے اُٹھ گیا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۹).

سودا چڑھ کر جو سر پہ بیٹھا
دل گھر سے اُٹھا سفر پہ بیٹھا
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲۷). بس کالج سے دل اُٹھنا ہی جا رہا ہے. (۱۹۵۲ ، زیرلب ، ۳۶). ۲. سیر و تفریح کو جی چاہنا ، دل میں امنگ پیدا ہونا.

ناتوانی سے غمِ ہجر کی ایسے بیٹھے
اوٹھے دنیا سے مگر دل نہ ہمارا اوٹھا
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۶۶).

ـــ اُجاڑ (ـــ ضم ا) صف.
جس کا دل افسردہ ہو.

پہاڑوں میں چُھپ کر ، ہوئے دل اوجاڑ
گرا یاس کا اور اون پر پہاڑ
(۱۸۶۸ ، شکوۂ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، جون ، ۱۹۷۳ ، ۱۰)).
[دل + اُجاڑ (رک)].

ـــ اُجاڑْنا محاورہ.
جی افسردہ کرنا ، مایوس کرنا ، غمگین کرنا.

دل رُلانے سے جلانے سے اُجاڑا یار نے
کیا کہوں کس کس خرابی سے خرابا ہو گیا
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۲۰).

ـــ اُچاٹ (ـــ ضم ا) صف.
دل برداشتہ ، بیزار ، اُکتایا ہوا.

میں یوں ہوا عقوبتِ قاتل سے دل اُچاٹ
ہو جس طرح کوئی کسی مشکل سے دل اچاٹ
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۷). [دل + اُچاٹ (رک)].

---- اُچاٹ پکڑنا محاورہ (قدیم).
دل برداشتہ ہونا ، بے چین ہونا.

بھلا ہے جو لانا منجے بیکی باٹ
کہ بھو تیج پکڑیا ہے منج دل اچاٹ

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۷).

---- اُچاٹ رہنا محاورہ.
جی نہ لگنا ، دل بیزار رہنا. علوم درسی سے اکثر دل اُچاٹ رہتا تھا. (۱۹۱۰ ، آزاد ، نگارستان فارس ، ۱۱۱).

---- اُچاٹ کر دینا / کرنا محاورہ.
دل برداشتہ کر دینا ، دل بیزار کر دینا ، اُکتا دینا.

دل کو سرِ بازارِ جہاں کر نہ اُچاٹ
جس طرح بنے سود و زیاں میں دن کاٹ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۸). ابا جان حاشا و کلا مجھے آپکے ترکہ کی پروا نہ تھی مگر میری جبریہ شادی نے دنیا سے میرا دل اُچاٹ کر دیا. (۱۹۲۹ ، تحفۂ شیطانی ، ۹۷).

---- اُچاٹ ہونا محاورہ.
جی اُکتانا ، دل نہ لگنا ، دل بیزار ہونا ، گھبرا جانا.

نامحرمانِ عشق سے کیوں کر کہوں یہ حال
جب آ گیا تو ہوتا ہے مشکل سے دل اُچاٹ

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۴۷). فلورا کا دل اُچاٹ ہے فلورنڈا اس کا دل بہلاتی رہتی ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۹۹). اکثر کا دل دو چار دن بعد تعلیم سے اُچاٹ ہو جاتا تھا. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۶۸).

---- اُچَٹ (اُوچَٹ) جانا / اُچٹنا محاورہ.
جی اکتانا ، دل گھبرانا. طوالت کے سبب ناظرین کے دل اوچٹ جاتے ہیں. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۱۱۳).

محفل میں جھومتے رہو گے کب تک
آنکھیں کھلنے کی دل اُچٹنے کی ہے دیر

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۱۸).

---- اُچھلنا محاورہ.
خوف یا مسرت یا کسی اور جذبے کے اثر سے دل کی حرکت کا تیز ہو جانا ، دل زور زور سے دھڑکنا. آرزوئیں پھولی نہ سماتی تھیں ، دل اُچھلتا تھا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۸۹). جب کسانوں کو ایک لمحہ کے لیے اپنی زندگی کامیاب معلوم دیتی ہے ... فخر سے ان کا دل اچھلنے لگتا ہے. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۱۲۰).

---- اِختیار میں ہونا محاورہ.
دل قابو میں ہونا.

اگر نہ جبر کروں اختیار اے ناصح
تو کیا کروں کہ نہیں میرے اختیار میں دل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۹).

نہ ترک ہوتی ہے الفت تری نہ مرتا ہوں
نہ اختیار میں دل ہے نہ اختیار میں روح

(۱۹۲۸ ، گلزارِ تعشق ، ۹).

---- اُداس (---- ضم ۱) صف.
وہ جس کا جی اداس ہو ، افسردہ خاطر ، مغموم.

نکلے ہیں آپ اور ہی جلسوں میں آج کل
کیا کیجئے گا بیٹھ کے مجھ دل اداس پاس

(۱۸۸۹ ، دیوانِ یاس ، ۸۶). [دل + اداس (رک)].

---- اُڑا جانا محاورہ.
۱. پریشانی یا وحشت کا غلبہ ہونا ، اضطراب طاری ہونا ، جی گھبرانا. آج بارھواں دن ہے کہ آپ کے داماد بخار میں لوٹتے پڑے ہیں ، دل اڑا جاتا ہے ہوش ٹھکانے نہیں. (۱۹۲۷ ، گلدستۂ عید ، ۲۸). ۲. حیرت یا رعب طاری ہونا. احتیاط جمع تاریخ ... میں نہیں کی گئی جس قدر جمع احادیث میں ... کتب حدیث کی ضخامتیں دیکھ کر دل ہے کہ اڑا جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۴۷).

---- اُڑانا محاورہ.
۱. فریفتہ کرنا ، دل موہ لینا.

شہید ناز و ادا کا ترے زمانہ ہوا
اُڑایا مہندی نے دل چور کا بہانہ ہوا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۵).

مجھ پر نشانہ باندھ کے وہ مسکرا دیا
اب سُن رہا ہوں شور کہ وہ دل اُڑا دیا

(۱۹۱۳ ، گلکدۂ عزیز ، ۳۷).

کیسی مطلب آشنا تھی چشمِ شوخ
دل اُڑایا اور چمپت ہو گئی

(۱۹۳۰ ، احسن الکلام ، ۱۶۸). اسفندیار کی فکرِ بلند پرواز نے سلیم سے وہ تاریخی کبوتر کا جوڑا مانگا جس کے ساتھ مہرالنسا اس کا دل اُڑا کر لے گئی تھی. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۲۵).
۲. خولزدہ کرنا ، پریشان کرنا.

روتا ہوا آیا ترے کُوچہ سے کبوتر
خط لے کے گیا کیا کہ اُڑایا مرے دل کو

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۳۶).

---- اُڑان اُڑان رہنا محاورہ.
دل اڑا جانا ، کسی کام میں جی نہ لگنا ، دل اُچاٹ ہونا. کمبختوں نے تجھ پر کیا کر دیا ہے ، جب ہی تو پھوپھی بندی کا دل اُڑان اُڑان رہتا ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۹۳).

---- اُڑ چلنا محاورہ.
دل قابو سے باہر ہو جانا.

کنگھی جو زلفا میں کی دل اوڑ چلا نکل کر
کہتے ہیں وہ سحر نے کھویا شکار میرا

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۹).

---- اُڑنا محاورہ.
۱. جی گھبرانا ، اضطراب طاری ہونا.

ہے بھُل بہاری سی یہ صیاد کا دھڑکا
دل اُڑ گیا بلبل کا جو پتا نہیں کھڑکا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۳).
آج تھی کچھ گرمیاں ایسی تڑپنے میں مرے
صورتِ سیماب دل اُڑنے لگا صیاد کا
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۲۷). ۲. دل کا بے قابو ہونا ، آپے سے باہر ہونا. اس وقت خوشی اور سرور کے مارے تیرا دل اُڑنے گا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۷۵).

ـــ اَزدَسْت (کَف) دادَہ (ـــ فت ا ، سک ز ، فت د ، سک س ، فت ک ، د) صف.
محبت میں مبتلا ، عاشق. دونوں دل ازکف دادہ بے تکلفی پر آمادہ. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲۶۱). اب اس کمزور اوردل از دست دادہ عورت کو اپنے قابو میں پا کر مسیلمہ نے کہا ، تو پھر یہ نہ ہو کہ ایک ہوجائیں باہم نکاح کرلیں.(۱۹۲۰ ، جویانے حق ، ۳: ۱۵۳). [دل + ف : از ـ سے + دست (رک) / کف (رک) + دادہ ، دادن ـ دینا].

ـــ اَزدَسْت رَفْتَہ (ـــ فت ا ، سک ز ، فت د ، سک س ، فت ر ، سک ف ، فت ت) صف.
عاشق بیخود (جامع اللغات). [دل + ف : اَز ـ سے + دَسْت (رک) + رَفتہ ، رَفتن ـ جانا].

ـــ اُفْتادَہ (ـــ ضم ا ، سک ف ، فت د) صف.
بیدل ، شکستہ خاطر ، دل شکستہ (جامع اللغات). [دل + ف : افتادہ ، اُفتادَن ـ گر پڑنا].

ـــ اَفْروز (ـــ فت ا ، سک ف ، و مج) صف.
دل کا روشن کرنے والا ، فرحت و انبساط پیدا کرنے والا.
پڑیا ہو رباعی بھوت سوز سوں
تھیا روسو شمع دل افروز سوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹).
دل افروز جیے سے جوان بھیل ہے
تیرے گھر کے دیبک کا اوتیل ہے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۵).
کوئی پوچھے تو یہ بولے سخنِ دل افروز
باادب صورتِ انسان ہے دیوان میرا
(۱۷۴۷ ، دیوان قاسم ، ۵).
کیسے مہ و خورشید جو اون کو تو بھا ہے
کیا حسنِ دل افروز سے عالم نہیں رکھتے
(۱۸۲۳ ، دیوان فدا ، ۳۲۳).
دلوں کی دھڑکنیں بانہوں کی گرمی پیار کی باتیں
ہزاروں اجنبی آنکھوں کی دل افروز سوغاتیں
(۱۹۸۵ ، شاذ تمکنت (برش قلم ، ۱۳۰)). [دل + ف : افروز ، اَفروختن ـ روشن کرنا].

ـــ اَفْروزی (ـــ فت ا ، سک ف ، و مج) امث.
دل کو روشن کرنے کا عمل یا کیفیت ، فرحت انگیزی.
تا کمر پہنچے جو بڑھ کر گیسوئے لیلائے شب
حسن میں تیرے بڑھی شانِ دل افروزی غضب
(۱۹۱۲ ، مطلع انوار، ۶۲).[دل + افروز(رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَفْزا (ـــ فت ا ، سک ف) صف.
دل کو بڑھانے والا ، حوصلہ بڑھانے والا ، ولولہ انگیز.
جھڑیں سازِ دمساز ہوں اہلِ ہوش دل افزا ہو آوازۂ نائو نوش
(۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر، ۲۶۵).[دل + ف: اَفزا، اَفزُودن ـ بڑھانا].

ـــ اَفْزائی (ـــ فت ا ، سک ف) امث.
حوصلہ بڑھانے کا عمل ، ہمت افزائی ، دل رکھنا. لالہ صاحب ... بڑی شفقت سے پیش آئے بڑے اچھے اچھے الفاظ میں میری دل افزائی کی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۳).
انعام تجھے دوں گا دل افزائی کا تری
اور دیں گا اک اور ترے حوصلے کا بھی
(۱۹۸۳ ، قہرعشق ، ۳۵۵). اف : کرنا. [دل + اَفزا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَفْگار (ـــ فت ا ، سک ف) صف.
رنجیدہ ، غمگین ، دُکھی.
جس مہرباں کی نظر تر جیُو کو امرت نھار ہو
ہور تس دلاے کا سینہ مرہم ہے دل افگار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲۵).
حیران و پریشان و دل افگار و قبا چاک
سنتے تھے فغاں کو سو وہ آج ہی نظر آیا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۵).
تجھ سے گزار ہو اے بلبلِ نالاں چھوٹا
اس دل افگار سے بھی کوچۂ جاناں چھوٹا
(۱۸۷۲ ، مظہرعشق ، ۲۵).
نہ سمجھو بدن سے میں بیمار ہوں
میں دکھیاری ہوں اور دل افگار ہوں
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۷۹). [دل + ف : اَفگار ، لاحقۂ صفت].

ـــ اَفْگاری (ـــ فت ا ، سک ف) امث.
غم زدگی ، رنج ، اندوہ.
پریشانی کے پہلو ہیں دل افگاری کی شکلیں ہیں
خبر کچھ اور دیتا ہے یہ لطفِ گفتگو میرا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۸).[دل + افگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَفْگَنْدیم بِسْمِ اللہ مُجْرٖیہا و مُرْسَاہا فارسی مصرع (مع آیت) اردو میں مستعمل.
جب کوئی اہم کام شروع کرتے ہیں تو یہ مصرع پڑھتے ہیں ، یعنی اب تو ارادہ کر لیا ہے ، اللہ مالک ہے (نوراللغات ؛ فیروزاللغات).

ـــ اُکْتانا محاورہ.
کسی امر کی کثرت سے دل سیر ہونا ، جی بیزار ہونا ، جی اُچٹنا.

باغِ فردوس میں اُکتائے گا دل — سیر دو چار گھڑی ہوتی ہے
(۱۸۹۲ ، شعور(مہذب اللغات)اسی طرح دو بہنے ہوگئے اس کا دل اُکتا گیا. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۵۵).

---اُکھڑنا محاورہ.
بددل ہو جانا ، کسی بات یا کام سے دل ہٹ جانا ، جی اُچاٹ ہونا.
جب کوئی کام کر کے انسان پچتاتا ہے تو اس سے دل اُکھڑ جاتا ہے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۲۰۸). لیکن اب میرا دل اس کام سے اُکھڑ چکا تھا. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ۸۳).

---اُلٹا (---ضم ا ، سک ل) صف.
(عو) دیوانہ (مہذب اللغات). [دل + اُلٹا (رک)].

---اُلٹ پُلٹ ہونا محاورہ.
دل کا گھبرانا ، بے چین ہونا.
دل ہی نہیں ہے غم سے اکیلا اولٹ پلٹ
دھڑکن سے ہے جگر میں کلیجا اولٹ پلٹ
(۱۸۴۸ ، سخن بے مثال ، ۳۲).

---اُلٹ جانا محاورہ.
۱. دیوانہ ہونا ، پاگل ہونا ، سودائی ہونا
اب نہ پریوں کی ہوس ہے نہ پرستاں کی ہوس
دل ہو الٹا ہے تو ہے کوہ و بیاباں کی ہوس
(۱۸۶۶ ، بزیر ، ۵ ، ۵۱). شاہزادیوں کو لیا ہو گیا گویا مشتاق بیٹھی تھیں کہ طلسم کشا کے آتے ہی سب کے دل الٹ گئے. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۴۹۲). **۲. خفقان ہونا ، دل گھبرانا.** غرض وہ طوفان کہا کہ کشتی نشینوں کا دل اُلٹ گیا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۱۵). آپ کی بہو جان کے ہاں شادی میں جا کر میرا دل الٹ گیا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۰). **۳. دل بھر جانا.** اس کا دل ایسے کدھن سوں الٹ گیا ہے. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). **۴. ایک بیماری جس میں لے کے ساتھ دل بھی منہ تک آتا محسوس ہوتا ہے ، قلب القلب.**
قلب القلب (دل اُلٹ جانا) اس مرض میں مریض کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دل سینے سے لے کے ساتھ باہر نکلا آرہا ہے. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۹).

---اُلٹ دینا محاورہ.
پریشان کر دینا ، پراگندہ کرنا ، طبیعت کو منتشر کر دینا.
تیر نگہ تری نے دلوں کو الٹ دیا
مژگاں تری نے دی ہیں صفوں کی صفیں بچھا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۶۸).
ساحری ہیں تری اور ترکِ جفاکار آنکھیں
دل الٹ دیتی ہیں ہو جاتی ہیں جب چار آنکھیں
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (سلیم) ، ۸۱).

---اُلٹنا محاورہ.
۱. دیوانہ ہو جانا ، دماغ صحیح نہ رہنا ، پاگل ہونا.
میری وحشت سے جو اس کا دلِ حیران الٹا
بخیہ گر سینے لگا چاک گریباں الٹا
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ (مجلس) ، ۳۶). **۲. دل لوٹنا ، بے قابو ہونا ، دل گھبرانا ، خفقان ہونا ، گھبراہٹ ہونا.**
دوستوں کے کلیجے پھٹتے ہیں
دشمنوں کے بھی دل الٹتے ہیں
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۳۰). **۳. دل پریشان ہونا** (مہذب اللغات).

---اُلجھانا محاورہ.
دل لگانا ، محبت کرنا.
تنگ آیا ہوں اس حور کی بیداد گری سے
اُلجھاؤں گا اب دل کو کسی اور پری سے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۱۴).

---اُلجھنا محاورہ.
۱. عشق میں مبتلا ہو جانا ، عاشق ہو جانا ، محبت میں گرفتار ہونا.
بے طرح کچھ الجھ گیا تھا دل
بے وفائی نے تیری سلجھایا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۳).
کہیں اُلجھا ہوا ہے دل تمھارا
کہیں اٹکا ہوا ہے دم ہمارا
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۳). **۲. پریشان ہو جانا ، بیزار ہونا.**
رات بھر کی اس نہیں سے ہوش اب باقی نہیں
دل اُولجھتا ہے مرا تکرار تیری دیکھ کر
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۶۹).
دلِ آشفتہ ذکرِ زلف سے کیا کیا الجھتا ہے
سنا جاتا نہیں قصہ پریشاں سے پریشان کا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶).

---اُمنڈ آنا / اُمنڈنا محاورہ.
دل بھر آنا ، رقت طاری ہونا. میرا دل اُمنڈ آیا بے اختیار رونے لگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۹). کس طرح تم کو رخصت کروں میرا دل امڈا آتا ہے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۲۹).
غم بھی ہے بے وارثوں کو ظالموں کا خوف بھی
دل امنڈتا ہے مگر آنسو نکل سکتے نہیں
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۱۶).

---اُوب جانا محاورہ.
دل اُکتا جانا ، طبیعت اُچاٹ ہو جانا (مہذب اللغات).

---اَور ہونا محاورہ.
خیال مختلف ہونا
بڑے اہلِ یقیں ہم سے بتا کو جو وفا سمجھیں
بھلے ہیں بدگماں ہی دل ہے اور بے اعتباروں کا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۹).

---ایک ہونا محاورہ.
باہم محبت و خلوص ہونا ، دلی اتحاد ہونا ، تعلقِ خاطر ہونا.
شمع جلتی ہے تو پروانے بھی جل جاتے ہیں ساتھ
واہ کیا ان عاشق و معشوق کا دل ایک ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۴۳).
غیر کا اور آپ کا گر دل نہیں ہے ایک تو
کیوں ترے دل میں مری یاد آنے کا چرچا کیا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۹).

---اینٹھ لینا محاورہ.
فریفتہ کر لینا (جامع اللغات).

---اینچ لینا محاورہ.
فریفتہ کر لینا.
دیا آسماں پر جو طبلوں کو کھینچ
ہر اک تھاپ میں دل لیا سب کا اینچ
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۸۹).

---آباد کرنا محاورہ.
دل خوش کرنا ، شاد کرنا. اس کی محبت نے اس کی بیٹی کا دل آباد کر دیا تھا. (۱۹۸۳ ، ڈنگو (ترجمہ) ، ۱۳۰).

---آباد ہونا محاورہ.
دل خوش ہونا ، شاد ہونا.
دل ہو آباد زیادہ ہو بہارِ عارض
کہ مسلمانوں کی بستی ہے دیارِ عارض
(۱۸۹۱ ، تعشق ، د ، ۱۲).

---آب کرنا محاورہ.
دل گداز کرنا ، دل پگھلا دینا.
نالۂ آتشیں سے یک دم میں دل فولاد آب کرتا ہوں
(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۹۱).

---آب (آب) ہونا محاورہ.
۱. دل میں گداز یا رقت کی کیفیت پیدا ہونا، دل نرم ہو جانا، دل بھر آنا.
اگر مسکرا دیں تو دل آب ہوے
رگِ جانِ عشاق بیتاب ہوے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۰).
رویا جو غم سے میں یہ ہوا آپ آپ دل
پانی میں پڑ کے جیسے بتاسا پگھل گیا
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۹). **پچھلا افتخار نامہ پا کر دل آب آب ہو گیا.** (۱۹۴۵ ، حکیم الامت ، ۳۵). **۲. دل پر رعب اور خوف طاری ہونا ، حوصلہ پست ہو جانا.**
فلک دیتا ہے چکّر مثلِ گرداب
کہ دہشت سے ہوئے جاتے ہیں دل آب
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۲۰). ان کے دل تو گنبد پرنظر پڑتے ہی آب آب ہو گئے (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامہ ، حیدر ، ۱۲۲).

---آ جانا محاورہ.
کسی سے محبت ہو جانا ، دل کا کسی طرف مائل ہو جانا.
کیا کروں کیوں کر رکوں ناصح رکا جاتا ہے دل
پیش کیا چلتی ہے اس سے جس پر آ جاتا ہے دل
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۵).

---آرا. (الف) صف.
دل آویز ، دلکش ، دل لُبھانے والا ، پیارا.
دیکھیا آفتاب دل آرائے او
پڑیا سایہ تمنے او دریائے او
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۴۳).
غسل کے واسطے ہر روز دل آرا
ٹھمکتی چال سیں جاتی بدریا
(۱۷۶۰ ، قصۂ بہلول صادق ، ۴).
اس دل پہ میں سو جان سے قربان ہوں جس میں
ہو جلوہ نما ماہِ دل آرائے مدینہ
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۰۲).
سنگم کا اب بھی منظر پہلا سا ہے دل آرا
پریاگ راج میں ہے فردوس کا نظارا
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۳۰).
چارۂ دردِ زندگی فرماؤ دلبرو ، دلرباؤ ، دل آراو
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۳۱). (ب) امذ. **محبوب ، دوست ، عزیز.**
جو چاہتا سو کرتا خدا کا وہ پیارا تھا
بیٹا تھا شیرِ حق کا نبی کا دل آرا تھا
(۱۸۷۹ ، دیوانِ بیگن ، ۳۶). [دل + ف: آرا ، آراستن - سنوارنا].

---آرام صف ؛ امذ ؛ = دلارام.
دل کو آرام دینے والا ، دل کو راحت پہنچانے والا ، محبوب ، معشوق.
دلارام شیوہاں میں استاد ہے
گل اندام گرچہ پری زاد ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴).
آرام دل آرام تجے ہے دل کوں سدا
میں اپے دل آرام تجے آرام سکوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۴۴).
دلارام سیں ایک دم دور رہنا
ستم ہے الم ہے جفا ہے بلا ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۸).
نہ و مہر سے حسن میں خوب تھی
دلارام و دلدار و محبوب تھی
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۲۶).
دوست ہم سا نہ ملے گا اسے پہچانے گا
دشمنِ جاں ہے ہمارا وہ دل آرام عبث
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۵۷).
دلدار و دلستاں و دل آرام و دلربا
یہ ان کے نام ہیں جو نہیں آشنائے دل
(۱۹۱۰ ، احسن الکلام ، ۲۱۱).

اب کہ آپس میں وہ پہلے سے مراسم بھی نہیں
نامناسب ہے اگر اس کو دلآرام کہوں
(۱۹۷۵ ، جھنتار ، ۷۷). [دل + آرام (رک)].

---آرامی امث.
دل کو راحت ملنے یا پہنچانے کی کیفیت ، دل کا چین اور سکون.
تجھ عشق میں ہے مجھ کو ہر طرح دل آرامی
اے درد توام درماں ہر ستیز ناکامی
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰۳).
آپ کے عشق کی ابتدا میں ہے لطف و راحت
آپ ہو ختم مری جان دل آرامی ہے
(۱۸۹۳ ، زیبا (بندہ علی) ، مرقع زیبا ، ۱۱۱). [دل + آرام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آرائی امث.
دلربائی.
دیدم تازہ عقل آرائی   دلدہی دلبری دل آرائی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵۳).
عشق کی آنکھیں ہیں وا آنکھوں میں بینائی بھی ہے
حسن میں تابش ہے تابش میں دل آرائی بھی ہے
(۱۹۲۳ ، فکر و نشاط ، ۳۹).
آپ کے حسن میں کس درجہ دل آرائی ہے
فکر فردا کریں الفاظ و معانی اپنی
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۹۶). [دل + آرا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آری کرنا محاورہ.
تنگ کرنا ، عاجز کرنا (نوراللغات).

---آزار صف.
دل دکھانے والا ، ظالم. اس کا ناون رقیب نا برخوردار ، دل آزار. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۷).
تسبہ ہر ہے کرم مجھ پہ ستم کیا ہے دورنگی
دل دار کسی کا ہے دل آزار کسی کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۹).
دل میں مہمان دل آزار بہت رہتے ہیں
کوئی اپنا نہیں جو دل کی طرح ہم میں رہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۷).
واں اگر نہ آئے تو ہے خوشی بھی دل آزار
غم بھی ایک نعمت ہے جس کو راس آ جائے
(۱۹۶۱ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۰۱). [دل + ف : آزار ، آزاریدن = دکھ دینا].

---آزاری امث.
دل دکھانے کا عمل ، ظلم و ستم ، ایذا رسانی.
میری محبت پیار کوں بور منع ویسے یار کوں
واجب نہیں اس دلدار کوں جو یوں دل آزاری کرے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۵۸).

مجھ سے عاشق کی یوں دل آزاری
ہووے فی النار ایسی دینداری
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۸). حاشا و کلا میرا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۴۳). مزاح نگاری کا بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز راستہ پھکڑ بازی اور دل آزاری کے عین درمیان سے ہو کر گزرتا ہے. (۱۹۷۳ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۲۲). اف : کرنا ، ہونا. [دل + آزار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آزُردگان (---ضم ز ، سک ر ، فت د) صف ، ج.
شکستہ دل ، غم زدہ ، پریشان خاطر.
لے گئے بہوت اور تاز پروردگاں
ہوئے بہوت لوگاں دل آزردگاں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۰۲). [دل + آزردہ (ہ مبدل بہ گ) + ان ، لاحقۂ جمع].

---آزُردہ (---ضم ز ، سک ر ، فت د) صف.
افسردہ خاطر ، غمگین ، ناخوش ، رنجیدہ.
اندیشا توں از کار یاراں نکر
دل آزردہ از دوستداراں نکر
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۷). کیا تو نے اس دل آزردہ کا قول نہیں سنا. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۶۱). اف : کرنا ، ہونا. [دل + آزُردہ (رک)].

---آزمانا محاورہ.
حوصلے کا امتحان لینا ، آزمائش میں ڈالنا.
نشانہ تیر مژگاں کا بنائے جس کا جی چاہے
جگر رکھیے نہیں دل آزمائے جس کا جی چاہے
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۸۲).

---آسا صف ، دلاسا.
دل کو آرام پہنچانے والا ، سکون دینے والا ، تسکین دینے والا.
جب دیا اوسنے دلاسا شب کو وقت اضطراب
دل کی وہ بے تابیاں سب راحت جاں ہو گئیں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۰).
دلکش ہے دل آسا ہے کشاکش بھی وہی ہے
ہاں زلف کی مانند نہیں دل شکن آغوش
(۱۸۹۵ ، دیوان زکی ، ۸۱). [دل + ف : آسا ، آسودن = آرام یا سکون پہنچانا].

---آسائی امث.
دلجوئی ، تسکین ، تسلی. وہ چھوٹوں پر شفقت کرتے تھے ، ان کو پناہ دیتے تھے ان کی دل دہی اور دل آسائی کرتے تھے. (۱۹۷۵ ، مولانا محمد علی جوہر ، حیات اور تعلیمی نظریات ، ۲۰۱). [دل + آسا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آشوب (--- و مج). (الف) صف.

دل میں ہل چل مچانے والا، دل کو پریشان کرنے یا تکلیف پہنچانے والا ؛ (مجازاً) معشوق.

دل آشوب چن کے نے لے گئی کتے
بھی پایلاں نال رنجھن کتے

(۱۵۶۴ ، حسنِ شوق ، ۵ ، ۱۳۳).

جمال اس دھرے بہوت خوبی سوں زیب
دل آشوب ہور غمزہ اس دلفریب

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۹۵).

ختم کر نظمِ دل آشوب کہ ہے وقت ابھی
دیکھ ہو جائے کہیں بادۂ الفت کا خمار

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۳۱). (ب) امذ. ایک بیج جو سپاہ مرچ کی طرح مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے ، بعض کا رنگ سیاہ اور بعض کا سفید ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۵۹). [دل + آشوب (رک)].

---آگہ بلا امنا ؛ صف.
دانا ، ہوشیار (جامع اللغات). [دل + آگہ (رک)].

---آگہ کس صف ؛ امذ.
دانا دل ، ہوشیار دل ، بیدار دل.

آئی تھی جو بات تیرے ذہن میں
کونسی چھپتی ہے دلِ آگہ سے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۷۷). [دل + آگہ (رک)].

---آنا (آجانا) محاورہ.
مائل ہونا ، عاشق ہونا ، محبت ہو جانا.

پڑتی ہے آکے جان پہ آخر بلائے دل
یارب کسی بشر کا کسی پر نہ آئے دل

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۶۰).

مرنے دیتی نہیں امیدِ وصالِ جاناں
دل کے آنے نے ہمیں جان سے جانے نہ دیا

(۱۹۰۳ ، نظمِ نگاریں ، ۱۳). نہیں بھی بڑے اونچے گھرانے کی لڑکی ہے آوارہ ہو گئی رابعا صاحب پر دل آ گیا. (۱۹۶۲ ، معشوقہ ، ۲۱۳).

---آنکھوں میں چُرانا محاورہ.
نظروں سے دل چھین لینا ، فریفتہ کرنا ، لبھانا.

لے گیا دل چُرا کے آنکھوں میں
وہ بجا ہے اگر چرائے نظر

(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

---آوارا ہونا محاورہ.
پریشان ہونا.

سجن سوں دل یوں لگیا ہے میرا چکور چندر اپنے جنم جوں
پیا سوں ملتے ہوئی خوشی سج دوتن کا دل سب ہوا آوارا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۰).

کیا زبردست سے بھلا جارا زبردستوں کا دل ہے آوارا

(۱۸۵۷ ، بحرِ الفت ، ۳۱).

---آویز (ـــی مج) صف ؛ ـــ دلآویز ، دلاویز.
دلکش ، دل لبھانے والا ، پیارا.

شکر بار شیریں نمک ریز کوں
سخن زار پرویں دل آویز کوں

(۱۵۶۴ ، حسنِ شوق ، ۶ ، ۸۵).

ہوا تھی دلآویز از عنبریں
لبھائے رشک اسماں دیکھ او زمیں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۰۵).

جنوں کی سیہ چشم خونریز ہیں
کنیز دو گیسو دل آویز ہیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۲۰).

کر دیا تونے جو اک بار مجھے سودائی
کچھ ترے ہاتھ بھی اے زلفِ دلاویز آیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۶).

دماموں کی آواز کانوں میں آئی
دل آویز خوشبو مکانوں میں آئی

(۱۹۰۱ ، مظہرالمعرفت ، ۵).

تخلیق اسی نے کیں یہ دلآویز صورتیں
اتنے حسین شاک کے پیکر اسی کے ہیں

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۵۱). [دل + ف : آویز ، آویختن - لٹکنا].

---آویزی (ـــی مج) امث ؛ ـــ دلآویزی ، دلاویزی.
دلکشی ، دلربائی.

تب تھی مرا دل باولا پلتا ہے تارے تارجا
جب تجے سجن کا زلف پل پیدا دلآویزی کیا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۸).

زلفِ جاناں اور کچھ ہے شاخِ سنبل اور کچھ
یہ دلاویزی یہ شادابی یہ زیبائش نہیں

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). اس اخبار کے آسیب زدہ نامستقل مزاج ایڈیٹر کا کمزور دماغ ایک پسندیدہ ڈپلومیسٹ (سفیر) کی خوشامدوں اور دلاویزیوں سے بالکل چکر میں آیا ہوا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۸۹).

صبا میں تھا نہ دل آویزیٔ بہار میں تھا
وہ اک اشارہ کہ اس چشمِ وضعدار میں تھا

(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۳۸). [دل + آویز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آہن ہونا محاورہ.
دل کا سخت ہونا ، مزاجاً سخت ہونا ، بے رحم ہونا.

جمع کیا ضدین کو تم نے سختی ایسی نرمی ایسی
موم بدن ہے دل ہے آہن ماشاءاللہ ماشاءاللہ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۸۷).

---آئینہ ہونا محاورہ.
۱. دل کا کسی کی طرف سے بغض و حسد اور دوسری برائیوں

سے پاک ہونا ، دل صاف ہونا ، پاک خیال و پاک نہاد ہونا.

کینے سے کدورت سے بری سینہ ہے میرا
بھائی تری جانب سے دل آئینہ ہے میرا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۳۹). ۲. دل پر نیک و بد حال کا ظاہر ہو جانا ، دل میں اترنا.

جب تصوّر یار کا باندھا ہم آپ آئے نظر
سامنے آنکھوں کے آئینہ ہمارا دل ہوا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۶).

---باختگی (---سکخ ، فت ت) امث.
پریشانی ، اضطراب ، بدحواسی. اس کی شگفتگی اور بشاشت میں مطلقاً بے دماغی و تند گوئی نے جو کم ظرفوں کی دل باختگی کا نشان ہے دخل نہیں دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۵۹). [دل + ف : باختہ (ہ مبدل بہ گ) ، باختن - کھیلنا ، ہارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باختہ (---سکخ ، فت ت) صف.
پریشان ، مضطر ، بدحواس ، عاشق.

عجیب ایک عالم تھا بے ساختہ
کہ عالم تھا اک اس پہ دل باختہ

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۸۹).

یہ نہ کیونکہ یہ دل باختہ سدا تنہا
کہ کوئی آوے کہاں میں تو گھر نہیں رہتا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۳).

ہوا دل باختہ حسن و ادا پر
تصدق جان سے تھا دلبری پر

(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۴۰۰). سنا تھا عرب عاشقوں کا گھر اور دل باختہ لوگوں کی بستی ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۳ : ۳). اف : رہنا ، ہونا. [دل + باختہ (رک)].

---باز صف.
فصیح ؛ لسّان ، بکّی ؛ سداری (جامع اللغات). [دل + ف : باز ، باختن - کھیلنا ، ہارنا].

---بازی امث.
دل کی دھڑکن ؛ بیباکی ، جرأت (جامع اللغات). [دل + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باغ اچھنا محاورہ (قدیم).
رک : دل باغ ہونا.

دل اس کا اچھے گرچہ سب سکھ سوں باغ
دھرے ہن نت اس غم تے جوں لالہ داغ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۴۹).

---باغ باغ کرنا محاورہ.
بہت زیادہ خوش کر دینا ، خوشی سے مالا مال کر دینا ، سرور و انبساط سے بھر دینا. ارحم الرحمین! تو نے ... بیسیوں دل باغ باغ کر دئیے. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۴).

---باغ باغ ہونا محاورہ.
بہت خوش ہونا ، بے حد فرحت محسوس کرنا.

ہے میرے دل میں دیکھنا جو تو تمھارے موں کا باغ
یوں باغ دیکھے ہر مرا سب دل ہوا ہے باغ باغ

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۷).

ٹھنڈی ہوا ہے سبز لبِ جوئے باغ ہے
اک گل سے ہمکنار ہیں دل باغ باغ ہے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱).

دیکھو فضا بہشت کی دل باغ باغ ہو
امت کے کام سے کہیں جلدی فراغ ہو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۴۰). جب ہم اپنی نثر پر نظر ڈالتے ہیں تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۴).

---باغ ہونا محاورہ.
دل خوش ہونا ، فرحت حاصل ہونا.

چھاتی سے لپٹے جاتے ہیں ہنس ہنس کے خواہ مخواہ
دل باغ سب کے ہوتے ہیں فرحت سے واہ واہ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۴۹).

گھوڑے کا ساز دیکھ کے دل باغ ہو گئے
طاؤس رشک سے ہمہ تن داغ ہو گئے

(۱۸۸۵ ، عشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

---بانْدْنا محاورہ (قدیم).
دل لگانا.

یے بہر بنی آدم ہے اِس سوں سکی
دل باندنے میں کچ نفا دستا نہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۱).

---بانْدھنا محاورہ.
۱. دل لگانا ، محبت کرنا ، عاشق ہونا.

دو نین کی چُلبلانی کھیل پر یک وضع سوں
کس سوں دل باندھوں کہوں دونوں تھے ہوں میں بیقرار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۰).

میں دل بندیا سو دیکھ کر دل باندھ کر دھن یوں کہی
جیوں رات دن سینے اپر پشواز کے رہتے ہیں بند

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵۵).

دل کو کیا باندھے ہے گلزار جہاں سے بلبل
حسن اس باغ کا اک روز خزاں ہووے گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۰). اُسی سے اپنا دل باندھ لیتا ہے. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن (ترجمہ) ، ۵۸). آتش شوق نے اس سر زمیں کے ہر ذرے پہ ایک دل باندھا. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۴۴). ۲. ارادہ کرنا ، مائل ہونا.

بھاگ جانے پہ جو دل فوجِ گراں نے باندھا
کس کے کفروں کو برا کہ پیر و جواں نے باندھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۷۹). ۳. دل کو مائل کر لینا.

ترے جوڑے کے کُھلنے نے مرا دل داستاں باندھا
عجب تقدیر نے عقدہ وہاں کھولا یہاں باندھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۷).

---باندھے جانا محاورہ (قدیم).
دلبستگی ہونا. یک تنگ قباہو میرا دل باندھے لیا ہے. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---بانسوں اُچھلنا محاورہ.
(خوف یا گھبراہٹ وغیرہ کی وجہ سے) دل کی حرکت بہت تیز ہو جانا ، زور زور سے دل دھڑکنا. دل بانسوں اُچھلتا ہے طبیعت گھبراتی ہے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۳۳). دفعۃً اسکو کئی آدمیوں کے پاؤں کی آہٹ معلوم ہوئی ، اس کا دل بانسوں اُچھلنے لگا. (۱۹۰۲ ، ہم خرما و ہم ثواب ، ۱۰۳).

---بٹ جانا / بٹنا محاورہ.
دھیان اور طرف ہو جانا ، دل بہل جانا.
یوں ہر ایک آدھ دن کٹے تو کٹے
عمر ساری تو اس میں دل نہ بٹے
(۱۷۷۹ ، مثنوی خواب و خیال ، ۹۶).
ہے روئے یار کر نہ نظر دوسری طرف
بٹ جائے دل نہ دیکھ نظر دوسری طرف
(۱۸۵۶؟ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۹۰).
یہ ساون کے جھالے یہ کالی گھٹا
جو ان سے ہٹا تو کدھر دل بٹا
(۱۹۶۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۵).

---بٹورنا محاورہ.
ہمت توڑنا ، بے دل کرنا ، دل شکستہ کرنا (جامع اللغات)

---بٹھا دینا / بٹھانا محاورہ.
ہمت پست کر دینا ، ولولہ ختم کر دینا.
محفل ہوئی اور آنے سے اون کے تہ و بالا
اس ناز سے اوٹھے کہ بٹھایا مرے دل کو
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۲۵). ڈراؤنی بلندی تھکے ماندے مسافروں کا دل دور سے نظر آ کر بٹھا دیتی ہے. (۱۹۰۳ ، مخزن ، جنوری : ۰).

---بجا آنا محاورہ.
دل ٹھکانے آنا ، دل کا حواس میں آنا ، ہوش میں آنا.
جب آیا ہوش سے اس کے بجا دل
لکھا تب موسیقی کے فن کو کامل
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲).

---بجا ہونا محاورہ.
دل ٹھکانے ہونا ، ہوش میں ہونا.
ناصح جو یہ نصیحت بیجا نہ میں سنتی
معذور رکھ تو مجھکو مرا دل بجا نہ تھا
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۷).
مذکور یار ہم سے مت ہمنشیں کیا کر
دل جو بجا نہیں ہے پھر اس میں جا رہے گا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱).

---بُجھا (---ضم ب) صف.
غمگین ، افسردہ خاطر.
وہ دل بُجھا ہوں میں کہ پس مرگ بھی فلق
ہٰی اگر کی جلتی نہیں میری گور پر
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۷۲). [دل + بُجھا (رک) کا ماضی].

---بُجھا دینا محاورہ.
افسردہ خاطر کر دینا ، اداس کر دینا ، ہمت توڑ دینا.
مر گئے زہر کھا گئے جسم براؤ کھا گئے
چاہ سے دل بُجھا گئے سوختہ جاں سبزہ رنگ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۸).
اب وہ ہجومِ شوق کی سرمستیاں کہاں
مایوسیٔ فراق نے دل ہی بجھا دیا
(۱۹۱۲ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۷).

---بُجھا رہنا محاورہ.
افسردہ رہنا ، اداس رہنا.
شام سے کچھ بجھا سا رہتا ہے
دل ہوا ہے چراغ مفلس کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸).
بجھا سا رہتا ہے دل جب سے ہے وطن سے جدا
وہ صحن باغ نہیں سیر ماہتاب نہیں
(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۶۹).

---بُجھا ہونا محاورہ.
اداس ہونا ، افسردہ ہونا ، دل میں کوئی امنگ یا ولولہ نہ ہونا ، مایوس ہونا.
ہائی طبیب دے ہے ہمیں کیا بجھا ہوا
ہے دل ہی زندگی سے ہمارا بجھا ہوا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۹).

---بُجھ جانا محاورہ.
مایوسی کی کیفیت طاری ہو جانا ، امنگ جاتی رہنا ، افسردہ ہو جانا ، حوصلہ پست ہو جانا. شعلۂ جدال و قتال نہایت بھڑک رہا تھا دل بجھ گیا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۵۸). وہ دھوم نہ وہ سامان ، وہ ولولہ نہ وہ ارمان دل ہی بجھ گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳).
سلسلہ چھڑ گیا جب یاس کے افسانے کا
شمع گل ہو گئی دل بجھ گیا پروانے کا
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۲۹). شیلی کو بہت جلد ہیریٹ کی اصلی فطرت کا اندازہ ہو گیا اور اس کا دل بجھنے لگا. (۱۹۵۹ ، پردیسی کے خطوط ، ۲۰۸).

---بجھا جانا محاورہ۔
دل کا فریفتہ ہوا جانا ، طبیعت آئی جانا۔

سورت محراب کعبہ ابروئے دلدار ہے
دل بجھا جاتا ہے زاہد کا مصلّا دیکھ کر
(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ٦١)۔

---بحال کرنا محاورہ۔
دل کی کدورت دور کرنا ، دل کا اضمحلال دور کرنا۔

کیونکر بحال کیجیے دل کس سے پوچھئے
اُجڑے ہوئے کو کرتے ہیں آباد کس طرح
(١٨٧٠ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ٩٥)۔

---بحال ہونا محاورہ۔
دل بحال کرنا (رک) کا لازم (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---بدست آور کہ حج اکبر است ، از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است فارسی کہاوت۔
دل ہاتھ میں لو (یعنی کسی کی دلجوئی کرو) یہ حجِ اکبر ہے ایک دل ہزاروں کعبوں سے بہتر ہے، یعنی ایک شخص کی دلجوئی کرنا ہزاروں کے طواف سے یا کعبے کے ہزاروں طوافوں سے بہتر ہے (مہذب اللغات)۔

---بدست دگرے دادن و حیران بودن فارسی مصرع۔
اپنا دل کسی دوسرے کے ہاتھ میں دے دینا اور حیران ہونا ، جب کوئی شخص بیٹھے بٹھائے کوئی زحمت مول لیتا ہے تو یہ مصرع پڑھتے ہیں (مہذب اللغات)۔

---بد کرنا محاورہ (قدیم)۔
افسردگی کا اظہار کرنا ، بُرا ماننا ، ناراض ہونا۔

رتنام اس کوں بولیا کہ دل بد نہ کر
ایسی بد دل تجھے نہ بائے توں زر
(١٦٤٩ ، خاورنامہ ، ٥٩٠)۔

---بدگمان ہونا محاورہ۔
(عور) کسی کی طرف سے دل کو کھٹکا ہونا۔

یہ بدگمان ہے دل اس نگوڑے لٹ کھٹ کا
لگایا میں نے جو سُرمہ موئے کا دل کھٹکا
(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ١ : ١٢٢)۔

---بدل (---فت ب ، کسر د) امذ۔
ایک دوسرے کا دل لینا ، آپس کی محبت (جامع اللغات)۔ [دل + بہ (حرفِ جار) + دل]۔

---بدلانا محاورہ (قدیم)
نیت بدلنا۔

دل کوں یوں دیکھ دل کوں بدلانی
حسن کے دل میں شک نہیں لانی
(١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٣٢)۔

---بدلنا محاورہ۔
عقیدے یا خیال میں تبدیلی آنا۔

عزیزوں کی اعانت گُم بزرگوں کا ادب رخصت
جو دل بدلا تو سب بدلا خدا رخصت تو سب رخصت
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ٣٧٠)۔

---بُڈھا ہو جانا محاورہ۔
(عور) دل میں ولولہ نہ رہنا ، امنگ جاتی رہنا۔

ایک میں باقی نہیں میں نوجوانی کی اُمنگ
کیا زمانہ ہے کہ دل لڑکوں کا بُڈھا ہو گیا
(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د (ضمیمہ) ، ٣٠٠)۔

---بر (---فت ب) صف ، امذ۔ دلبر۔
دل لینے والا ، دلربا ، پیارا ، محبوب ، معشوق۔

برہا زہر پنی ہوں مرتا ہوا ہے نیڑے
دلبر طبیب آ ہی امرت ادھر نہ بھیجا
(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٣٢)۔

کبھی جب او دلبر نے باتاں سنوار
کیا اس ہو ہیں آفریں بے شمار
(١٦٣٥ ، قصۂ بے نظیر ، ٨٧)۔

کیوں ہوسکیں جگت کے دلبر ترے برابر
تو حسن ہور ادا میں اعجاز ہے سراپا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣)۔

مرا دل ہی دشمن ہے دلبر کرے کیا
وہ ہے مفت بدنام قاتل بھی ہے
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٢٦٠)۔ کوئی دل ربائی اور بیسو این کے لگاؤ سے دلبر نام زد کرتا۔ (١٩١٥ ، پیاری دنیا ، ٣)۔

رنجِ سفر کی کوئی نشانی تو پاس ہو
تھوڑی سی خاکِ کوچۂ دلبر ہی لے چلیں
(١٩٤٢ ، دیوان ، ١٣٢)۔ [دل + ف : بَر ، بُردن - لے جانا]۔

---بُرا کرنا محاورہ۔
١۔ ناراض کرنا ، ناخوش کرنا ، جی کھٹا کرنا ، رنجیدہ کرنا۔ عورت پر ناحق افترا کیا میرا دل اس سے بُرا کیا۔ (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٢٩)۔ تم چپکے سو جاؤ چلتے چلاتے میرا دل بُرا نہ کرو۔ (١٩٦١ ، ہالہ ، ١١٩)۔ ٢۔ ناراض ہونا ، رنجیدہ ہونا۔

نہ جانوں کہ کیا آیا مجھ تجھے گناہ
جو مجھ تجھے بُرا دل کیا ہے ہی شاہ
(١٦٤٩ ، خاورنامہ ، ٦٣٣)۔

---بُرا ہونا محاورہ۔
١۔ رنجیدہ خاطر ہونا ، ناراض ہونا ، جی کھٹا ہونا۔

مانا تھا میں وہ مجھ سے ہرگز نہ جدا ہوگا
دل اس کا کسی صورت مجھ سے نہ برا ہوگا
(١٧٩١ ، حسرت (میر جعفر علی) ، ک ، ٣١٢)۔

بھائی سے دل بُرا کہیں ہوتا ہے بھائی کا
یہ روٹھنا فقط تھا بہانہ جدائی کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۳).

بُروں کی بات کہوں تجھ سے جانِ معصومی
اگر یہ دل ترا مجھ سے بُرا نہ ہو جائے

(۱۹۵۵ ، دونیم ، ۹۲). ۲. قلق ہونا ، متلی ہونا ، گھبراہٹ ہونا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---بُرائی پہ رَکھنا محاورہ (قدیم).
بُرائی پر آمادہ ہونا.

فکر و تد ہو کر بیچارے سو مل
کیے شہ برائی پہ رکھیا ہے دل

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۹).

---بَرباد کس صف (---فت ب ، سک ر) صف.
وہ دل جس میں امنگ اور حوصلہ باقی نہ ہو ، رنجیدہ یا مایوس دل.

اب آئے ہو تو یہ بھی داستاں تم کو سنا دیں گے
نہ پوچھو کس مصیبت میں دلِ برباد ہجراں تھا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۵). [دل + برباد (رک)].

---بَرخاستَہ (---فت ب ، سک ر ، س ، فت ت) صف.
اُکتایا ہوا ، بیزار ، افسردہ. غیر جنسیت کے باعث بے نظیر کا دل برخاستہ رہنا تحریر کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۷۷). [دل + ف : بَرخاستَہ ، بَرخاستَن - اُٹھنا].

---بَرداشتگی (---فت ب ، سک ر ، ش ، فت ت) امث.
طبیعت کی اُکتاہٹ ، بیزاری ، آزردگی. ان کا بیاہ بھی ہو گیا مگر دل برداشتگی بدستور. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۸۳). [دل + ف : بَرداشتَہ (ہ مبدل بہ گ) ، بَرداشتَن - اُٹھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَرداشتَہ (---فت ب ، سک ر ، ش ، فت ت) صف.
وہ جس کا دل کسی امر یا شے سے اُچاٹ ہو جائے ، اُکتایا ہوا ، بیزار. اگر یہاں سے دل برداشتہ ہوا ہو تو جہاں حکم ہو وہاں خیر و عافیت سے پہنچا دوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۳). تُرک اب لڑائی سے دل برداشتہ ہو گئے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۵۱). بعض وجوہ سے مولانا حمیدالدین صاحب دل برداشتہ ہو کر ۱۹۱۷ء میں استعفا دے کر چلے آئے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۱۵). برصغیر کے سارے مسلمانوں کو زبان کے مسئلے نے دل برداشتہ کر دیا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۳۱). اف : کرنا ، ہونا. [دل + ف : برداشتہ ، لاحقۂ صفت].

---بُردَگی (---ضم ب ، سک ر ، فت د) امث.
دل لے جانے کا عمل ، دل زدگی.

نالہ ہے درد ہے افسردگی
درد سے نالے کو ہے دل بُردگی

(۱۸۰۸ ، باغ ارم ، ۱۰۶). [دل + ف : بُردہ (مبدل بہ گ) ، بُردن - لے جانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بِرِشتَگی (--- کس ب ، ر ، سک ش ، فت ت) امث.
دل سوزی ، رنج و غم ، دل شکستگی. نقدِ ادب نے ... لکھنوی شعرا کی نشاطِ فکر و نظر کو شکست دینے کے خیال سے دل برشتگی ، غم انگیزی اور سوزِ جذبات کو حاصلِ شعر و ادب گردانا ہے. (۱۹۷۵ ، لکھنو کی تہذیبی میراث ، ۱۵). [دل + ف : برشتہ (ہ مبدل بہ گ) ، برشتن - بھوننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بِرِشتَہ (--- کس ب ، ر ، سک ش ، فت ت) صف.
غمگین ، رنجیدہ ، ملول ، شکستہ دل. بابا جان سوگوار و دل برشتہ وہاں وارد ہوا. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۱۳).

وہ دل برشتہ ہوں جو ذکرِ صبحِ حشر سنا
لگا دی رات ہی کو دفترِ حساب میں آگ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۹۳). [دل + برشتہ (رک)].

---بَرکَندَہ (---فت ب ، سک ر ، فت ک ، سک ن ، فت د) صف.
رک : دل برداشتہ. وہ ... حکومتِ کابل سے دل برکندہ ہو کر ہندوستان کو چلا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۱۵). [دل + ف : برکندہ ، برکندن - جڑ سے اُکھاڑنا].

---بَرمانا محاورہ.
رنج دینا ، آزردہ کرنا ، دل چھلنی کرنا ، جان سوزی پیدا کرنا.

غضب ہیں تیری بڑگانوں کی نوکیں
یہ بر مے میرا دل برما رہے ہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۰۹). اندر مہاراج نے اس کی (اروسی) دشا دیکھی تو ان کا دل برما گیا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۲۹۰).

---بَرہَم ہونا محاورہ (قدیم).
طبیعت خراب ہونا ، جی متلانا. سات خرمائے زہر نوش کیے دل برہم ہونے لگا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۶).

---بَری (---فت ب) امث ؛ دلبری.
۱. **دل موہ لینے کا عمل یا کیفیت ، دل لُبھانے کا انداز ، دلربائی ، محبوبیت ، معشوقانہ وصف.**

اے شوخ بات غافل برپا کھڑا ہے مشکل
یکتل ظہور سوں مل یو جان دلبری ہے

(؟ ، ظہور ابن ظہوری ترشیزی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۸۳)).

مجے یوں دل کوں لگتا ہے انوں کے دل سوں دل لا کر
لیے ہیں دلبری کر کر سو کوئی دلدار کرتے ہیں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۴).

خوباں کے بیچ جانا ممتاز ہے سراپا
اندازِ دلبری میں اعجاز ہے سراپا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۸).

قد و قامت کو اون کے دلبری دے
مرتب کر ترا کت پروری سے

(۱۸۳۳ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۱۲۴).

وہ تری تیغ روشی ، کج کلہی ، کینہ وری ، دلبری ، عشوہ گری
کون غش لہا کے گرا کون موا ، پھر کے دیکھا نہ ذرا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۰).

پوچھو نہ کچھ کہ ہم سے غزالانِ بزمِ شب
کس شہرِ دلبری کی زباں بولتے رہے
(۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۵۸) ۔ ۲ ۔ ہمدردی ۔
کتا ہوں تجھے میں کہ اے گل بھری
تو کرنا اپنا کچھ مری دل بری
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۹) ۔
نہ واں کوئی آدم نہ جن نہ پری
نہ کوئی آشنا جو کرے دلبری
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۲۳) ۔
یک ہزاراں پہلواں تھا لشکری
سب کو دیتا تھا بہت میں دلبری
(۱۸۲۷ ، قصۂ شاہ جمجمہ ، ۱۳۱) ۔ اف : دینا ، کرنا ۔ [دل + بر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت] ۔

۔۔۔بِرْیاں کس صف (۔۔۔کس ب ، سک ر) امذ ۔
جلا ہوا دل ، غم زدہ دل ۔
کیونکہ وہ یوسفِ گل پیرہن اس سوز کوں پائے
ہے کبابِ دلِ بریانِ زلیخا سے دود
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۶) ۔ [دل + بریاں (رک)] ۔

۔۔۔بڑھانا محاورہ ۔
ہمت بڑھانا ، حوصلہ دلانا ، دلیر بنانا ۔
ہائے وہ پہلی ملاقات میں میرا رکنا
اور اس کا وہ لگاوٹ سے بڑھانا دل کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۲) ۔ ہم نے اگر اپنے انعام وسیع نہ کیے اور ان کے دل نہ بڑھائے تو یہ بد دل ہو کر ہماری مملکت کو خیرباد کہیں گے ۔ (۱۹۰۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۳۱) ۔
لگتا نہیں کہ انطنی اپنے کو بھول جائے
ہاں کیوں نہیں اگر کلوپطرہ بھی دل بڑھائے
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۲۵) ۔

۔۔۔بڑھنا محاورہ ۔
حوصلہ بڑھنا ، ہمت بلند ہونا ، ہمت افزائی ہونا ۔
جو تیغ اس نے مجھ کو لگائی سو غیر کا
جتنا بڑھا تھا دل مرا اتنا ہی گھٹ گیا
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۳۹) ۔ قدر دانوں کی تحسین و آفرین سے میرزا کا دل بڑھتا تھا ۔ (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۲۰۰) ۔ ان کی ذراسی داد سے دل کتنا بڑھ جاتا تھا ۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۷۶) ۔

۔۔۔بَسْتَگاں (۔۔۔فت ب ، سک س ، فت ت) صف ۔
دل بستہ (رک) کی جمع ، عاشق ۔
ہے کوئی پابندِ دنیا مُبتلائے دیں کوئی
قید سے آزاد ہیں دل بستگانِ مصطفےٰ
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۳۷) ۔ [دل + ف : بستہ (ہ مبدل بہ گ) ، بستن ـ باندھنا + اں ، لاحقۂ جمع] ۔

۔۔۔بَسْتَگی (۔۔۔فت ب ، سک س ، فت ت) امث ؛ صد دلبستگی ۔
۱ ۔ (ا) قلبی لگاؤ ، تعلقِ خاطر ، محبت ۔ یہاں کے لوگوں کی دل بستگی توڑ کر جانا تک مشکل لگتا ہے ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۲) ۔
دل بستگی قفس سے یہاں تک ہوئی مجھے
گویا مرا چمن میں کبھی آشیاں نہ تھا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۲) ۔
پھر مجھے وحشت کی باتوں سے ہوئی دل بستگی
پھر میں سودائی سرِ بازار کہلانے لگا
(۱۸۰۵ ، دیوانِ جہاں ، ۳۹) ۔
دیدۂ دل ہے نیازِ جلوۂ امید ہے
یاس کیا دلبستگی اس نقشِ باطل سے مجھے
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۹۰) ۔ (اا) دل بہلنا ، دل جمعی ۔ نپولین نے لکھا ... اگر فرڈی نینڈ کسی لیڈی پر فریفتہ ہو جائے تو کوئی اندیشے کی بات نہیں ... میں جانتا ہوں کہ اس کی دل بستگی ہے اور وہ مصروف ہے ۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۳۰۰) ۔ خوش وقتی اور دلبستگی کا سامان اسی کے (عربک کالج) در و دیوار اور سرسبز میدانوں میں ہوا ۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۰۳) ۔ ۲ ۔ دل کا دکھ ، رنج و غم ، دل گرفتگی ۔
نہیں کم کھلتا ز دل بستگی
انگے لیا توں نرمی و آہستگی
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۱) ۔
ہر غنچہ ہے دل بستگیِ طبع کا مکتوب
ہر گل ہے پریشانیِ خاطر کا رسالا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۰) ۔
وائے قسمت صورتِ غنچہ رہی دل بستگی
وصل کی شب بھی وہ گل رو مجھ سے شرماتا رہا
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۰) ۔ [دل + ف : بستہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت] ۔

۔۔۔بَسْتَہ (۔۔۔فت ب ، سک س ، فت ت) صف ۔
۱ ۔ **دل لگا ہوا ، محبت میں مبتلا ، عاشق ۔**
ورنہ مشتاق ہے سو جی سے جگر خستہ ترا
کشتہ و مردہ ترا رفتہ و دل بستہ ترا
(۱۸۱۰ ، میر (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۷۴۳)) ۔ ۲ ۔ **رنجیدہ ، غم زدہ ۔**
قمری کی خرابی ہے ہر سرو خراماں ہے
ہر غنچۂ دل بستہ بلبل کی گلابی ہے
(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۷۰۷) ۔
تھی وہ دل بستہ کہ دل شاد نہ ہونے پائے
خوش چمن میں بھی چمن زاد نہ ہونے پائے
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۳۷۱) ۔ [دل + ف : بستہ ، لاحقۂ صفت] ۔

۔۔۔بس میں ہونا محاورہ ۔
دل قابو میں ہونا ۔
فغان و آہ ہے کیا حکم ہو تو سانس نہ لوں
مرا دل آپ کے بس میں ہے اختیار میں روح
(۱۸۹۱ ، تعشق ، ۲ : ۹) ۔

ـــ بکھرنا محاورہ.
افسردہ خاطر ہونا ، غمگین ہونا.

سودا کہے تھا بار ے اک مو نہیں غرض
اودھر تھلی جو زلف ادھر دل بکھر چلا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹).

ـــ بگڑنا محاورہ.
۱. رنجیدہ ہونا ، ناراض ہونا.

ہمارا دل نہ بگڑتا کبھی صنم تجھ سے
رقیب جیسے ترا راز داں بنا بگڑا
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۵). بن یامین کے یہ الفاظ سن کر یوسف کا دل بگڑ گیا. (۱۹۳۰ ، قرآنی قصے ، ۷۹). **۲. طبیعت خراب ہونا ، جی متلانا.** برائے نام کھانا لے بیٹھتی تھی مگر نوالہ اٹھایا اور دل بگڑا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۳). پلنگ پر لیٹنے سے منہ کو لپٹنے سے دل اور بگڑا بے طور بگڑا بے اوسان ہوگئی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۵). **۳. دکھ ہونا ، تکلیف پہنچنا ؛ افسوس ہونا ؛ طبیعت گھبرانا.** آنکھ میں آنسو آ گئے تھے ... دل بگڑ گیا تھا مگر سنبھالے ہوئے تھے. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۸۲). جب دل بگڑے گا اور یاد ستائے گی تو آ کر صورت دیکھ لیں گے. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۵۸). اپنی اناں صاحبہ مرحومہ کا دل اس وقت بگڑا کہ اپنی حقیقی اکلوتی بہن ہوتی تو بھائی کے سر پر آنچل ڈالتی. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، مئی : ۸۹).

ـــ بلّیوں اچھلنا محاورہ.
بہت بیتاب ہونا ، گھبرانا ، دل کا تیز تیز دھڑکنا. اس پیغام سے جعفر علی خاں کا دل بلّیوں اچھلنے لگا. (۱۹۰۲ ، یاسمین ، ۳۱). اس نے قطار کے اگلے سرے کا جائزہ لیا تو اس کا دل بلّیوں اچھلنے لگا. (۱۹۸۱ ، ماس اور مٹی ، ۶۱).

ـــ بند (ـــ فت ب ، سک ن) امذ بصہ دلبند.
دل کا ٹکڑا ؛ محبوب ، بہت عزیز (بیشتر فرزند کے لیے مستعمل).

او کسوت تھے جیو باس مہکے سدا
تو اور باس تاریاں کا دلبند ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۲). مادر اپنے فرزند دل بند کو بہوت پرورش کرتی ہے تا بالغ ہوے. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۱۷).

جب کہ دل بندوں کی لاشیں تم نے دیکھیں خاک پر
اور نظر آئے کٹے تم کو جگر گوشوں کے سر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۶۶).

جیتا ہے وہ جہاں میں بہے جس کا یادگار
فرزندِ نیک سیرت و دل بندِ نامدار
(۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۷).

نظر آئیں نہ کیوں چاروں طرف انوار رحمت کے
کہ ہے پرتو فگن دل بندِ ظل اللہ کا سہرا
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۲۲۶). [دل + ف : بند ، بستن - باندھنا].

ـــ بند اچھنا محاورہ (قدیم).
رنجیدہ ہونا ، دکھ اٹھانا. عاشق معشوق سوں دل بند اچھتا ہے ، عاشق بہت دردمند اچھتا ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

ـــ بند کرنا محاورہ.
دم گھوٹنا ، رنجیدہ کرنا.

نہ یہ چشمِ مروّت ہو کہ ہم رسوا ہوں عقل میں
نہ کھولے آنکھ غیروں میں مرا دل بند کرتا ہے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۵۹).

ـــ بند ہونا محاورہ.
دم گھٹنا ، طبیعت گھبرانا.

کھلتا نہیں کہ دل مرا کیوں خود بخود ہے بند
قربان جاؤں مجھ کو یہ صحرا نہیں پسند
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۰۲).

ـــ بندھنا محاورہ ؛ بصہ دل بندنا (قدیم).
مائل ہونا ، عاشق ہونا ، کسی سے دل لگنا.

نبیؐ صدقے قطبا علی مہر سیتے
بندھا دل کنھیں تیں انن ہن ولانچ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۳).

از بس کہ دل اس رشکِ پری پر جو بندھا ہوں
ہر سو سوں مرے رنگ جنوں جلوہ نما ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۳).

چھوٹے ہوئے ہیں گو یہی ، پر دل بندھے ہوئے ہیں
ملنے سے بھی سوا ہے چھٹنا محال تیرا
(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۵۸).

ـــ بہا لے جانا محاورہ (قدیم).
دل کو لوٹ لینا.

لجاویں کرشماں سوں کے دل بہا
مگر شہ نیں تجھ ہیں مردم ایا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۷).

ـــ بہ دل (ـــ فت ب ، کس د) م ف.
سینہ بہ سینہ ، چپکے سے (قدیم اردو کی لغت). [دل + بہ (حرفِ جار) + دل].

ـــ بہلانا محاورہ.
۱. دل کو تسکین دینا ، تشفی کا سامان کرنا ، غم بھول جانے کی کوشش کرنا ، تفریحِ طبع کے لئے مشغلہ اختیار کرنا.

عاشق کہتے ہیں باغ کو بہلانے جائیں دل
کیا بوجھیے پھول زاغ مگر بوجے تو بھور
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۳). دل تو یہ چاہتا تھا کہ کوئی دم تیرے ساتھ بیٹھ کر دل بہلاؤں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۳).

شیخ اگر کعبہ میں خوش ہے برہمن بت خانہ میں
اپنے اپنے طور پر ہر شخص بہلاتا ہے دل
(۱۸۶۲ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۶). اکثر اوقات وہ آپ لوگوں کے ذکر سے اپنا دل بہلا لیتا ہے. (۱۹۱۳ ، حالی ، مکاتیب ، ۱۵۸).

وہ (گوری) لڑکیوں کی طرح کبھی گڑیوں سے دل بہلانا پسند نہ کرتی. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ اگست ، ۱۱ : ۸). ۲. **خوش طبعی کا سامان مہیا کرنا ، کسی کا رنج بٹانے کی کوشش کرنا ، کسی کا دل خوش کرنا ؛ وحشت دور کرنا**. محض دوسروں کا دل بہلانے کے لیے کبھی کبھی کچھ لکھتا ہوں. (۱۹۰۸ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۰۶). میں اپنی بیٹی جاودان اور بیٹے روشن خیال کو لئے صدر کی سڑکوں پر ان کا دل بہلا رہا تھا. (۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۶).

---بَہْلاوا (---فت ب ، سک ہ) امذ.
تفریح کا ذریعہ ، وقت گزاری یا دھیان بٹانے اور مشغول رہنے کا ذریعہ ، شغل. اکیلے بیٹھ کر دل ہی دل میں اپنے راجہ سے باتیں کرنا اس کا دل بہلاوا تھا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۱۷). شاعری کو زندگی کے ترجمان و نقاد سے زیادہ دل بہلاوے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۸). [دل + بہلاوا (رک)].

---بَہْلاؤ (---فت ب ، سک ہ ، و مج) امذ.
خوش رہنے کا ذریعہ ، مشغلہ ، تفریح طبع. جس شخص کو بہت بولنے کا شوق ہوتا ہے، وہ خوامخواہ گفتگو کے لئے نئے نئے موضوع پیدا کرنا چاہتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کو خواہ مخواہ دل بہلاؤ کی حقیر اور مضحکہ انگیز باتوں کی طرف توجہ کرنی پڑتی ہے. (۱۹۲۳ ، فطرتِ نسوانی (ترجمہ) ، ۱۱۳). اس نے اپنے دل بہلاؤ کا یہ سامان نکالا کہ صبح شام پرندوں کو دانہ ڈالا کرتی. (۱۹۵۹ ، ہیرا من طوطا ، ۲۰). [دل + بہلاؤ (رک)].

---بَہْلاؤ کا سامان (---فت ب ، سک ہ ، و مج) امذ.
دل بہلانے کی چیزیں (جامع اللغات).

---بَہْلانی (---فت ب ، سک ہ) امث.
دل خوش کرنا ، غم بانٹنا ، دل بہلانا. شگفتہ ... ہر طرح سے اس کی خدمت اور دل بہلانی میں حصہ لیتی تھی. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۱۹۷). [دل + بہلا ، بہلانا (رک) + نی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَہْلْنا محاورہ.
تفریح طبع کا سامان مہیا ہونا ، وحشت دور ہونا ، پریشانی رفع ہونا.

محتسب دل کو نہ رندوں کے بہلتے دیکھا
دورِ ساغر نہ ترے دور میں چلتے دیکھا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۳).

اذیت دوست ہے ہر چند لیکن دل بہلتا ہے
سبب کیا ہے ابھی تک ناصحِ مشفق نہیں آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۹).

ہمدم ہیں غمدیدوں کے ہیں رنج و تعب میں
دل ان سے بہل جاتا ہے تنہائیٔ شب میں
(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۲۳). تم سے باتیں کر کے میرا دل بہل جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، ماس اور مٹی ، ۲۶).

---بِیار و دَسْت بِکار فارسی مقولہ
مصروفیت کے باوجود دوست (خدا) کی یاد سے غافل نہ رہنا.

آگاہ رہ اوسنے ہے سکون و حرکت
بس یہہ ہے دل بیار اور دست بکار
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۷۵).

ہزار طرح کے اشغال ہوں نہ گھبراؤں
وہ مطمئن ہوں کہ ہے دل بیار و دست بکار
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۳۶). محمد ابراہیم خاں عرف توشہ خاں ... بالکل حضراتِ نقشبندیہ کے قدم بہ قدم دل بیار و دست بکار ہیں. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۲).

---بے ایمان ہونا محاورہ.
بددیانتی کرنا ، دل میں بُرا خیال آنا (جامع اللغات).

---بیٹھا جانا محاورہ.
آزردہ خاطر ہونا ، دل شکستہ ہونا ، مایوس و ناامید ہونا.

بھلا انصاف کر تو ہی کہ ظالم تیرے کوچے سے
اٹھے یہ ناتواں کیونکر کہ دل بیٹھا ہی جاتا ہے
(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۱۳). لاکھ سنبھلنے کی کوشش کرتا تھا مگر دل اندر سے بیٹھا چلا جا رہا تھا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۶۹). یہاں تو بیوی کی جان کے لالے پڑے ہیں ، ان کی چیخوں سے دل بیٹھا جا رہا ہے اور یہ بی صاحبہ فرماتی ہیں گھبرائے کیوں ہو. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۲).

---بَیٹھ جانا / بَیْٹھنا محاورہ.
۱. **ہمت ٹوٹنا ، سخت مایوسی کا عالم ہونا ، شوق نہ رہنا ، خاطر افسردہ ہو جانا.**

قطع جب سے ہوئی امیدِ وصالِ جاناں
اس طرح بیٹھ گیا دل کہ اٹھایا نہ گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵).

راحت بتوں کے عشق میں مفقود ہو گئی
پتھر کی طرح بیٹھ گیا دل اٹھا کے رنج
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۷۳).

دل بیٹھ گیا جب نگہِ یاس نہ اٹھی
اچھے نظر آتے نہیں آثارِ محبت
(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۸۸). شیر دل ریچرڈ کا دل بیٹھ چکا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۵۷). ۲. **گھبرانا ، پریشان ہونا.** ایک ساتھ تین پنکھوں کو تیز چلتے دیکھ کر میرا دل بیٹھ گیا اور میں نے انہیں ٹوکا. (۱۹۸۶ ، نگار ، جولائی ، ۲۳).

---بیچ گھر کَرْنا محاورہ.
محبت کرنا ، خلوص و محبت کا نقش بنانا ، دل پر اثر انداز ہونا.

خلد بریں اس کی ہے واں بود و باش
یاں کسی دل بیچ جو گھر کر گیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶).

---بیچنا محاورہ.
دل دینا ، محبت کرنا ، جان نثار کرنا.

بازارِ وفا گرم ہے اے یوسفِ ثانی
دل بیچتا ہے تیرا خریدار خبر لے
(۱۸۵۳ ، اندر سبھا ، ۱۳۵).
دل بیچنے ہم آئیں تم دام اگر لگاؤ
ہم تم کو آزمائیں تم ہم کو آزماؤ
(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلزارِ رشید ، ۱۶۰).
چُھپا کر ردیف و قوافی کے اندر
میں دل بیچتا ہوں جگر بیچتا ہوں
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۶۷).

---بے دَرْد کس صف (--- فت د ، سک ر) صف.
بے رحم دل ، سخت دل.
جو ہو دکھ سہے وہی بُوجھے
دل بے درد درد کیا پاوے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۵) [دل + بے (حرفِ نفی) + درد (رک)].

---بے قابُو ہونا محاورہ.
صبر و ضبط نہ رہنا ، بہت بے قرار ہونا. جب دل بہت بے قابو ہوا گھر سے نکل کھڑے ہوئے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۹۳).

---بے کَل کَرْنا محاورہ.
دل کو بے قرار کرنا ، مضطرب کرنا ، بے چین کرنا. درختوں کا جھومنا ... عروسِ رنگ زمین کا منہ چومنا دل بے کل کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۴۳).

---بے کَل ہونا محاورہ.
دل کا مضطرب ہونا ، دل کا بے چین ہونا ، دل کا بے آرام ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نور اللغات).

---بے مُدّعا کس صف (--- ضم م ، شد د بفت) صف.
وہ دل جس میں کوئی خواہش نہ ہو.
سراپا آرزو ہونے نے بندہ کر دیا ہم کو
و گرنہ ہم خدا تھے گر دلِ بے مدعا ہوتا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۵) [دل + بے (حرفِ نفی) + مُدّعا (رک)].

---بھاتا صف مذ (مث : دل بھاتی).
من بھاتا ، مرغوب ، دل پسند. اپنی اپنی دل بھاتی چیزیں بکا رہی تھیں. (۱۹۵۹ ، نقشِ آخر (ڈرامہ) ، ۱۲). [دل + بھاتا ، بھانا (رک) کا حالیہ تمام].

---بھاری کَرْنا محاورہ.
رنج کرنا ، کڑھنا ، غم کرنا.
کیوں نہ ہر دم ہو عشق کروں دل بھاری
قدم اٹھ سکتے نہیں اور ہے منزل بھاری
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۲۸). خیر جس طرح ہو سکے گا ہم صبر کریں گے ، مگر تم اپنا دل کیوں بھاری کرتے ہو. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۶۰). میری جان ، میں تو اچھا ہوں تو کیوں دل بھاری کرتی ہے.
(۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۱۹).
گرچہ ہے قید کڑی اور سلاسل بھاری
ہم چلے آئیں گے جلدی نہ کرو دل بھاری
(۱۹۳۲ ، فکرِ جمیل ، ۱۶۲).

---بھاری ہونا محاورہ.
رنجیدہ ہونا ، ملول ہونا ، غمگین ہونا.
سختی میں دل ان کے کبھی بھاری نہیں ہوتے
آروں سے بھی چیریں تو وہ عاری نہیں ہوتے
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۵).
زنجیر سے ہونے کا نہیں دل بھاری
ہوں پاؤں میں کتنے ہی سلاسل بھاری
(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۳۷).

---بھاگنا محاورہ.
دل گھبرانا ، دل کو وحشت ہونا. بادشاہ کے سامنے جانے سے میرا دل بھاگتا ہے. (۱۸۸۸ ، ملک العزیز ورجنا ، ۱۸۳).

---بِھتَر کونْڈنا محاورہ (قدیم).
سوچنا.
کر اپی دھات سوں توبہ پھر نیٹ کر
لیتی کونڈیوں آپنے دل بھتر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۰).

---بَھٹَکْنا محاورہ.
دل کا کبھی کسی طرف اور کبھی کسی طرف مائل ہونا.
طریقِ عشق میں مارا پڑا جو دل بھٹکا
یہی وہ راہ ہے جس میں ہے جان کا کھٹکا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۴).

---بھچْنا محاورہ.
دل کا ڈرنا ، ہچکچانا (نور اللغات ؛ جامع اللغات).

---بَھرا آنا محاورہ.
آنکھوں میں آنسو آ جانا ، دل امڈ آنا ، رقت طاری ہونا.
دے بھی اس ابر سیہ میں جام جلدی سے مجھے
دل بھرا آتا ہے میرا دیکھ کر صہبا کا رنگ
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۳۸).
دل بھرا آتا ہے غم کا جوش ہے
آج خالی یار سے آغوش ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۹).
خود بخود تاریک ساحل پر بھرا آتا تھا دل
بڑھ رہی تھی تیرگی رہ رہ کے گھبراتا تھا دل
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۱۷).

---بَھرا (ہُوا) ہونا محاورہ.
۱. **غمگین ہونا ؛ آنکھوں میں آنسو بھرے ہونا ، مائل بہ گریہ ہونا.**

رقت کا عالم ہونا.

وادیٔ حشر میں اسے خالی کریں گے ہم
ہے فرطِ غم سے دل بہت اپنا بھرا ہوا

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۱۰). معلوم ہوتا تھا کہ دل بھرا ہوا ہے اور ذرا سے ٹہوکے کی دیر ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۲۸). **۲. اطمینان ہونا ، تسلی ہونا.** دو چار بھی ہوتے تو میرا دل بھرا ہوتا ، آنکھیں ڈھو کر ساری عمر میں ایک تو بچہ خدا نے دکھایا. (۱۹۰۶ ، اشکِ خوں ، ۷).

---بھر آنا محاورہ.
آنکھوں میں آنسو آ جانا ، رقت ہونا ؛ غمگین ہونا. یہ باتیں سن کر بادشاہ کا دل بھر آیا اور رو دیا. (۱۸۰۲ ، باغ اردو ، ۵۴).

خوں فشاں رہتی ہیں آنکھیں ہو چکی جب سے شراب
کیوں نہ بھر آئے مرا دل شیشہ خالی ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۵).

پاسِ خاطر تھا اگر ، تو رنج کیوں ہم کو دیئے
اب عبث ہے اسکی پُرسش ، دل بھر آیا رو دیئے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۶۷). سننے والے نے بہت ضبط کیا پھر بھی دل بھر آیا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۳۹).

---بھر بُھرانا محاورہ.
(عو) **شوق پیدا ہونا ، لالچ آنا.**

کہیں بھر بُھرائے نہ دل تیرا انجم
کہ پھر ذکرِ تاب و تواں ہو رہا ہے

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۸۱).

---بھر جانا محاورہ.
سیر ہو جانا ؛ بیزار ہو جانا. بات کے جو دیکھنے کی چاہ ہوتی تو اس کی یہ طرح ہے کہ جد دیکھئے تد دل بھر جاتا ہے. (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۰). مغل کے دربار سے میرا دل بھر گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۶ : ۲۳۸).

کس کی نبھتی ہے ہمیشہ رسم و راہ
چار دن میں داغ بھر جاتا ہے دل

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۳۰).

دس دس سہیلاں پاس بٹھا کر سب سے آنکھ لڑائیے
جس کا اس پر دل آ جائے اس سے دل بھر جائیے

(۱۹۶۷ ، لاحاصل ، ۶۳).

---پھیر دینا محاورہ.
۱. الگتی مچانی کر کے کسی کی طرف سے دل پھیر دینا.

در بدر میری طرح وہ بھی پھرے یا اللہ
پھیر دیا میری طرف سے دلِ درباں جس نے

(۱۸۶۷ ، رشک (نور اللغات)). **۲. دل کو کسی جلوے سے محسور کر دینا** (مہذب اللغات).

---بھر کے م ف.
جی بھر کے ، اچھی طرح ، سیر ہو کے.

کیا کہیں گرمیٔ صحبت کہ اب اس محفل میں
ہم دمِ سرد بھی لے سکتے نہیں دل بھر کے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۵۲۱). ... پیارے بچو ... نانا کی صورت آج دل بھر کے دیکھ لو ، اب یہ مبارک چہرہ نظر آنے والا نہیں. (۱۹۳۲ ، سیلہ کا لال ، ۵۳).

---بھرنا محاورہ.
۱. طبیعت سیر ہو جانا ، اطمینان ہونا ، سکون میسر آنا ، سیر ہو جانا.

رات بھر روتا ہوں ، پر رونے سے دل بھرتا نہیں
کاش بھر دے اپنے اشکوں سے مرا پیمانہ شمع

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۰).

غم جتا ہے دنیا میں کچھ اور اس پہ بڑھا دے
اتنے سے تو یارب مرا دل بھر نہیں سکتا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۲). **۲. جی اُکتا جانا ، بیزار ہو جانا.** مہینہ ڈیڑھ مہینہ بعد ادھر بیوی سے دل بھرا ادھر تمیزا نے زبردست کا کھانا اپنے ساتھ کر لیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۸). مٹھاس سے تو مجھے نفرت ہے دل بھرا پڑا ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۲). **۳. (ا) اداس کرنا ، غمگین کرنا.** غم لہو کون پانی کرتا ہے غم دل بھرتا ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۱۵). **(ii) غمگین ہونا ، دل بھر آنا ، رقت ہونا.**

نورِ نظر کو کہو کے میں سوونگا دیکھیو
دل بھر رہا ہے خوب ہی رونگا دیکھیو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵).

---بھکنا محاورہ (قدیم).
دل سیر ہونا. دل بھکتا نہیں ، ایک جاگا لگیا تو بھی دُسری جاگا لگتا نہیں (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۲).

---بُھننا محاورہ.
سینے میں تپش اور حرارت محسوس ہونا ، جان جلنا ؛ سخت اذیت میں مبتلا ہونا ؛ بے چین و مضطرب ہونا.

سرد مہری نہ کرو رنج سے دل بُھنتا ہے
تخلخے کے لیے میں مہر کا جھجّر لوں گا

(۱۸۶۹ ، کلیاتِ اختر ، ۱۷۰).

کہتی تھی بالی سکینہ یا خدا ہوتا ہے کیا
دل بُھنا جاتا ہے اور قطرہ بھی پانی کا نہیں

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۱۵).

---پھپتر داغ ہونا محاورہ (قدیم).
رنج ہونا ، صدمہ ہونا.

نہیں بنال ہے وہاں وو ایک باغ
جسکا سب حوراں کے دل پھپتر ہے داغ

(۱۷۸۲ ، حاتم ، مثنوی حسن و دل ، ۹).

---پارہ پارہ ہونا محاورہ.
روحانی صدمہ ہونا (نور اللغات).

ـــ پاش پاش ہونا محاورہ.
دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا ؛ سخت صدمہ پہنچنا ، شدید رنج ہونا.

رتن کا ہور اپنا کیا بھید فاش
تو دل راج کا دکھ سوں ہو پاش پاش

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۲۸).

جگر خوں ہوا دل ہوا پاش پاش
غم عشق مجھ میں بس اب کیا رہا

(۱۸۴۰ ، الماس درخشاں ، ۶۷). وہ ... رونے لگا ، یہاں تک کہ اس کا دل پاش پاش ہو گیا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۵۱).

ـــ پاک ہونا محاورہ.
دل صاف ہونا ، کسی کی طرف سے رنجش یا کدورت نہ ہونا.

دل نہ تھا پاک یہی وجہ تو ہے اے قاتل
دہن زخم سے دشمن کے جو بدبو آئی

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۷۳).

ـــ پانا محاورہ.
۱. **منشا دریافت کرنا ، رجحان دیکھنا ، عندیہ معلوم کرنا.**

تم نہیں گر دلبری سیں دل کوں لے جاتا ہے وہ
پاس میرے تب تو آتا ہے جو دل پاتا ہے وہ

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۰۸). ۲. **حوصلہ ہونا.**

اور دنیا میں کسی ماں نے یہ دل پایا ہے
آپ دولھا سا بنا کر انہیں بھجوایا ہے

(۱۸۷۳ ، انیس (نوراللغات)).

ـــ پانی پانی کرنا محاورہ.
رک : دل پانی کرنا (نوراللغات).

ـــ پانی کرنا محاورہ.
۱. **رقت طاری کرنا ، بے تاب کرنا.**

وہ محرم آب رواں کی جو دل کرے پانی
حباب وار تم اے بلبلو ابھر لینا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵). ۲. **دل نرم کرنا** (نوراللغات).

ـــ پانی ہونا محاورہ.
دل کا بہت زیادہ متاثر ہونا ، دل نرم ہو جانا ؛ رقت طاری ہونا.

حسرت سے آئینہ کا دل کیونکہ ہو نہ پانی
شانہ حضور اس کی زلفوں کی لے بلائیں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۱۷).

غم جان سوز حضرت سے فرشتوں کے ہیں دل پانی
قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہے جائے حیرانی

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۷۹). عرب ... گھوڑے کا مرثیہ لکھتا ہے اور اس جوش و خروش کے ساتھ لکھتا ہے کہ دل پانی ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۵۳).

جہاں دیکھا کسی پُر شوق نے نادیدہ نظروں سے
دل نازک تو عورت کا وہیں ہوجائے گا پانی

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۷۵).

ـــ پائمال کرنا محاورہ.
فریفتہ کرنا ، مفتون کرنا ، دل پر محبت کی چوٹ لگانا (مہذب اللغات).

ـــ پائمال (ـــ پامال) ہونا محاورہ.
فریفتہ ہونا ، دل پر محبت کی چوٹ لگنا.

تم عرش ہلاتے ہو قدم رکھ کے زمیں پر
اس چال سے دل ہو گیا پامال ہمارا

(۱۸۴۰ ، الماس درخشاں ، ۲۲).

ـــ پتھر سے موم ہونا محاورہ.
سخت دل کا نرم ہو جانا ؛ رقت طاری ہونا ، متاثر ہونا. حضرت عمر کا دل ایک سورہ کی چند آیتیں پڑھ کر اور سن کر پتھر سے موم ہو گیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۷۳).

ـــ پتھر کر لینا / کرنا محاورہ.
دل کو سخت کرنا ، بے رحمی اختیار کرنا.

دل کس قدر پتھر کروں اپنا کہ ہو وصال
جل جائے تیری برق تجلی سیں کوہ طور

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۰).

سخت ہم کو میر کے مر جانے کا افسوس ہے
تم نے دل پتھر کیا وہ جان سے آخر گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۷). آنکھوں پر رکھی ٹھیکری دل کیا پتھر مرنے کو بھول چار دن کی زندگی پر بھول گھر بھرنا شروع کیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۱).

ـــ پتھر ہو جانا / ہونا محاورہ.
مصیبت جھیلتے جھیلتے دل کا اتنا سخت ہو جانا کہ پھر کوئی مصیبت مشکل نہ معلوم ہو. مشہور قول کے موافق کہ اکثر حاجیوں کا دل پتھر ہو جاتا ہے کہیں حاجی سمیع اللّٰہ خان صاحب کی نسبت بھی یہ خیال نہ پیدا ہو. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۲۰۰).

کتنے دل تھے جو ہو گئے پتھر
کتنے پتھر تھے جو صنم ٹھہرے

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۹۶).

ـــ پذیر (ـــ فت نیز کس پ ، ی مع) صف ؛ نیز دلپذیر.
دل کو لبھانے والا ، مرغوب ، دل پسند.

قلم اب تُوں اے قصۂ بے نظیر
سنائی سوں لگ مختصر دل پذیر

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۸).

اپنے یہ کر رہا ہوں قیاس اہل دہر کا
سمجھا ہوں دل پذیر متاع ہنر کو میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۳). بڑی درد انگیز آواز میں دلپذیر ترنم کے ساتھ (حکیم مومن خان مومن نے) ... غزل پڑھی. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۸۵). خواجہ صاحب کے لکھنے کا ڈھنگ بھی دلپذیر تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۷۶). [دل + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---- پر اَثَر پہنچنا ف م.
رنج پہنچنا (مہذب اللغات).

---- پر اَثَر کَرنا ف م.
باطل یا ذہن کو متاثر ہی قائل ہی نہ ہوں .. اس کا اعتقاد اور اعتماد دل پر اثر کیسے کر سکتا ہے. (۱۸۹۰ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۶۰).

---- پر اَثَر لینا ف م.
بُرا محسوس کرنا ، آزردہ ہونا ، گہرا اثر قبول کرنا.

سختی سے نہ بزدلانہ ڈر تُو
دل پر کوئی نہ لے اثر تُو

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۲۵).

---- پر اِختیار ہونا ف م.
دل قابو میں ہونا ، دل بس میں ہونا (مہذب اللغات).

---- پر اِیذا گُزَرنا ف م.
صدمہ ہونا ، ملال ہونا (مہذب اللغات).

---- پر آ بَنْنا محاورہ.
دل میں بے تابی اور بے کلی پیدا ہونا ؛ کوئی مصیبت اور پریشانی آ پڑنا (مہذب اللغات).

---- پر آرے چَلْنا محاورہ.
سخت روحانی تکلیف ہونا ، بہت صدمہ ہونا.

شانہ وہ زلفوں میں کرتے ہیں وہاں اور یہاں
دل پہ عشاق کے آرے سے چلا کرتے ہیں

(۱۸۶۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۳۱). روز بے کا تماشہ ... دیکھ کر سب کے دل پر آرے چل رہے تھے (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۷).

---- پر آنا محاورہ.
۱. بُرا محسوس ہونا (علمی اردو لغت). ۲. دل میں آنا ، دل چاہنا ، خواہش ہونا. جو تمام عمر چھوڑتے ہیں انھوں نے چھوڑ ناچ دل پر آنا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۰۲).

---- پر بار ہونا محاورہ.
بارِ خاطر ہونا ، دل کو گراں معلوم ہونا.

میرے دل اوپر بھی یہی بار ہے
مری روح کوں بھی تو آزار ہے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۹۵).

اپنی مشتِ خاک سرمہ ہے بجھت داغ ہے
سب کی آنکھوں میں سبک ہیں سب کے دل پر بار ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۵).

---- پر بَنانا محاورہ.
مصیبت میں مبتلا کرنا ؛ صدمے سے دوچار کرنا. یہ وہ ساعت تھی جس نے ماں اور باپ دونوں کے دل پر بنا دی. (۱۹۲۹ ، وداعِ خاتون ، ۹).

---- پر بَنْنا محاورہ.
مصیبت میں مبتلا ہونا ، صدمہ پہنچنا.

بنی ہے کیا دل بے تاب پر خدا جانے
کچھ آج اشک بھی آنکھوں سے بیقرار آئے

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گلزارِ تعشق ، ۳۶).

یہاں دل پر بنی ہے تجھ سے اے غمخوار کیا اُلجھوں
یہ کون آرام ہے ، مر جاؤں تب آرام آئے گا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۲).

---- پر بَیٹھنا محاورہ.
اثر کرنا ، نشانے پر لگنا.

دل پہ بیٹھا کہاں سے تیرِ نگاہ یہ نشانہ نظر نہیں آتا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۳).

---- پر پَتّھر رَکھ لینا / رَکْھنا محاورہ.
قوتِ برداشت پیدا کرنا ، دل سخت کر لینا ؛ نہایت صبر و ضبط کرنا.

سب تصوّر سے جدائی کے یہ صدمہ تھا وحید
دل پہ رکھ لیتے جو پتھر ہم تو کیا تھا کچھ نہ تھا

(۱۸۹۲ ، وحید الہ آبادی ، انتخابِ وحید ، ۲۵). بہر نوع وہ دل پر پتھر رکھ کر سب کچھ انگیز کرتی رہی. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۰۵). بلازمت آج کل ملتی کہاں ہے،وہ بھی اتنی اچھی وہ بچارا دل پر پتھر رکھ کر چلا گیا. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۱۰۷).

---- پر پَتّھر سا لَگْنا محاورہ.
دل پر چوٹ لگنا ، صدمہ پہنچنا.

دیکھ کر آینہ پتھر سا لگے گا دل پر
اپنی صورت سے رہے گا تُو خفا میرے بعد

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۵).

---- پر پَرْدَہ ڈالْنا محاورہ.
غافل کر دینا ، عقل چھین لینا. ہم نے ان کے دلوں پر تو پردے ڈال دئے ہیں کہ ان کو سمجھ نہ سکیں. (۱۹۰۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۱۳۳).

---- پر پَہاڑ گِرانا محاورہ.
اچانک روحانی صدمہ پہنچانا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---- پر پَہاڑ گِرْنا محاورہ.
دل پر پہاڑ گرانا (رک) کا لازم (نور اللغات).

---- پر تُل جانا محاورہ.
کسی بات کا ظاہر ہو جانا ، کُھلنا ، آشکار ہونا.

بھید جو اس میں ہے وہ کھل جائے گا
سب کے دل پر مُدّعا تُل جائے گا

(۱۸۱۳ ، حکایاتِ رنگین ، ۲۰).

---- پر تِیر لَگْنا محاورہ.
دل پر چوٹ لگنا ؛ کسی سے محبت ہونا (مہذب اللغات).

---پر ٹھن جانا محاورہ.
کسی کام کا پختہ ارادہ ہو جانا (مہذب اللغات).

---پر جمنا محاورہ.
کسی بات کا ذہن پر گہرا اثر کرنا ، ذہن پر نقش ہو جانا ، یاد ہو جانا. ان کے دلوں پر ان کی بدکرداریاں جم گئی ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۰۳).

---پر جانا محاورہ.
دل لبھانا ، فریفتہ کرنا ، مائل کرنا.

چہرہ اپنا ہر گھڑی چھپ چھپ کے جو دکھلائے ہے
وہ ہمارے دل کو ہر دم آپ سے پر جائے ہے
(۱۸۲۳ ، دیوانِ شاداں ، ۹۳).

---پر (پہ) چڑھنا محاورہ.
یاد ہو جانا ، ذہن پر نقش ہونا ، پسند آنا.

بات چڑھتی ہے دل پہ جو آخر
خلق کی پھر زبان پڑتی ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۸).

---پرچنا محاورہ.
دل کا مائل ہونا ، محبت ہونا.

ایسی صحبت میں دل نہ کیوں پرچے
دل لگی کے تھے سینکڑوں چرچے
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۳۶).

---پر چوٹ (سی) پڑنا محاورہ.
رنج یا صدمہ پہنچنا. شاہجہاں کے دل پر چوٹیں پڑ رہی ہیں مگر چپ. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۱۷).

صدقے ترے دیکھنے کے ظالم دل پر
پڑتی ہے وہ چوٹ جو ابھرتی بھی نہیں
(۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۵۶). اسی لمحے دل پر چوٹ سی پڑی بڑے آیا تو ملک خاک ہسا چکے (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۳۳۳).

---پر چوٹ کھانا محاورہ.
رنج یا صدمہ اٹھانا.

کچھ دل پہ چوٹ کھائی جو یوں رو رہے ہو ہجر
آگے بھی اس طرح ہوئی تھی چشم تر کبھی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۶).

---پر چوٹ لگنا محاورہ.
۱. رنج یا صدمہ پہنچنا. ہم ایسے الفاظ کا استعمال اور ایسے خیالات کا اظہار نکریں جن سے دل پر چوٹ لگتی ہے اور جن کے زخم مدت تک ہرے رہتے ہیں. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۶۳). جب کبھی ان کو وہ پرانے تعلقات اور روابط یاد آتے ہیں جن کے سائے میں انہوں نے جنم لیا تھا اور پروان چڑھے تھے تو ان کے دلوں پر چوٹ لگتی ہے. (۱۹۸۳ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۵۷).
۲. دل پر اثر ہونا.

دل پر لگی ہے جب سے خیالِ ستم کی چوٹ
بانکے خیال راہِ محبت میں لنگ ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۸) جو شخص فی الواقع مظلوم یا مصیبت زدہ ہے جب وہ اپنی سرگزشت بیان کرے گا ضرور اس کے بیان سے لوگوں کے دل پر چوٹ لگے گی (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۲۲).

---پر چھا جانا/چھائی جانا محاورہ.
ذہن و دماغ پر مسلط ہو جانا ، خیالوں میں بس جانا ، دل پر اثر کر جانا. وہ ٹیڑھے ہوئے تو خدا نے بھی ان کو ٹیڑھا کر دیا بلکہ جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ ان کے دل پر چھا گیا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۶۰).

یہ کیا بلا ہے کہ دل پر تو چھائی جاتی ہے
ہمارے ہاتھ وہ زلفِ رسا نہیں آتی
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۲۵۵).

---پر چھری (چھریاں) پھرنا محاورہ.
دل کو صدمہ پہنچنا. تمہاری تصویر ہر وقت میری نگاہوں کے سامنے رہتی ہے اس کو جو دیکھا دل پر چھری پھر گئی (۱۹۰۰ ، طلسمِ نو خیز جمشیدی ، ۱ : ۳۸۸).

---پر چھری پھیرنا محاورہ.
دل کو صدمہ دینا (نور اللغات).

---پر چھری (چھریاں) چلنا محاورہ.
اندرونی صدمہ پہنچنا. فکر دور ہوئی اب تک دل پر جو چھری چل رہی تھی بند ہو گئی. (۱۸۸۶ ، درگیشِ نندنی ، ۱۶۱).

فوارۂ خوں کا حال سینے میں نہ پوچھ
دل پر چلتی رہی ہیں چھریاں کیسی
(۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۳۹).

---پُر خوں کس صف (---ضم پ ، سک ر ، و مع) صف.
خون آلودہ دل ، مایوس دل ، نامراد دل ، غمگین و غمزدہ.

عمر بھر ہم رہے شرابی سے دلِ پر خوں کی اک گلابی سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۵۰).

گماں ہوا دلِ پر خوں پہ شیشۂ مے کا
نظر پڑی جگرِ تفتہ پر کبابِ بلا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۸). [دل + پُر (رک) + خوں (رک)].

---پر داغ دینا محاورہ.
۱. رنج دینا ، صدمہ پہنچانا.

سن اے باپ مالک کا دل بھی جلیا
جوں لالہ اُنے داغ دل پر دیا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۷).

دکھاتا ہوں تجھے وہ باغ چل کر
جو ان باغوں کو دیتے کا داغ دل پر
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۴۸۶). ۲. داغ مفارقت دینا ، مرنا.

جب اس یوسفِ ثانی نے عین نوجوانی میں دلوں پر داغ دیا تو تمام شہر نے اس کا سوگ رکھا۔ (۱۸۸۰، آبِ حیات، ۱۳۰)۔

---پر داغ ہونا محاورہ۔
(حسد یا رنج و غم سے) دل پر صدمہ ہونا، رنج ہونا۔

موسمِ گل میں چمن تو نے چھڑایا مجھ سے
داغ اس کا تو مرے دل پہ ہے صیاد ہنوز

(۱۸۸۶، دیوانِ سخن، ۱۱۰)۔

---پر دل آئینہ ہے فقرہ۔
ایک دل کو دوسرے کی خبر ہوتی ہے، ایک دل دوسرے پر عکس فگن ہوتا ہے (خزینۃ الامثال، مہذب اللغات)۔

---پر دھرنا محاورہ۔
۱. کسی کام کا ارادہ کر لینا، ٹھان لینا۔

دھر یا یونہی دل پر کہ جاوں وہاں
مگر اس پری کوں تو پاوں وہاں

(۱۶۳۸، چندر بدن و مہیار، ۸۶)۔ ۲. دل پر اثر لینا، محسوس کرنا، غم کرنا۔

سرائے میں تو نہ دھر دل پہ کچھ کہ رہتے ہیں
سگت سخن کے سخنور کوں تجھ ادھر کے انگے

(۱۷۱۲، بحری، ک، ۱۹۳)۔

---پر رکھ لیا/رکھ لی فقرہ۔
ارادہ کر لیا، ہمت کر لیا (نوراللغات)۔

---پر رکھ لینا/رکھنا محاورہ۔
ارادہ کر لینا، عزم کرنا، گرہ باندھ لینا۔

تمہارا روٹھنا ہر بار کا اچھا نہیں دیکھو
برے ہیں ہم جو دل پر رکھتے ہیں وہ کر گزرتے ہیں

(۱۸۳۲، دیوانِ رند، ۱ : ۱۷)۔ اس گئی گزری حالت میں بھی اگر آپ دل پر رکھ لیں تو اپنی گذشتہ روایات کا زندہ کرنا بڑی بات نہیں۔ (۱۹۱۸، افاداتِ مہدی، ۲۹۵)۔ جو دل پر رکھو تو سارے کام یوں چٹکی بجاتے ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۴۷، خان صاحب، ۱۰۹)۔

---پر رنج لانا محاورہ۔
غمگین یا اداس ہونا۔ دل میلا نہ کر یعنی دل پر رنج نہ لا۔ (۱۹۱۵، مرقعِ زبان و بیان دہلی، ۲۲)۔

---پر زنگ چھانا محاورہ۔
دل میں کدورت ہونا، دل میں برائی ہونا۔ ہم دونوں میں سے کسی کے دل پر زنگ چھایا ہوا ہے۔ (۱۹۱۵، فرہنگِ فصاحت، ۱ : ۳۸۲)۔

---پر زنگ لانا محاورہ۔
کدورت رکھنا۔

اے مرے آئینہ رو زنگ نہ لا دل پہ تو
بھول سا دل پر غبار دیکھیے کب تک رہے

(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۷۷۸)۔

---پرزے (پرزے) ہونا محاورہ۔
صدمے سے دل کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا، دل ٹوٹ جانا، بہت رنجیدہ ہونا۔

روح رخصت ہے جگر خون ہے دل ہے پرزے
آج شیرازۂ ہستی ہے پریشاں اپنا

(۱۸۷۰، شرف، د، ۷۹)۔

---پر سانپ (سا) لوٹنا محاورہ۔
۱. حسرت و افسوس ہونا، رنج و صدمہ گزرنا۔

سودائیوں کے دل پہ تری یادِ زلف میں
اک سانپ سا ہے قید سلاسل میں لوٹتا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۶۳)۔ دلی کا یہ اخیر جھگڑا جس کے تصوّر سے دل پر سانپ لوٹ جاتا ہے، ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ (۱۹۰۰، مقالاتِ حالی، ۲ : ۱۷۳)۔ ہائے کیا کہوں جب پہلی باتیں یاد آتی ہیں دل پر سانپ سا لوٹ جاتا ہے۔ (۱۹۳۰، مضامینِ فرحت، ۲ : ۱۰۶)۔ ۲. رشک ہونا، حسد ہونا (فرہنگِ آصفیہ، نوراللغات)۔

---پر سانپ لہرانا محاورہ۔
رک : دل پر سانپ لوٹنا۔

یادِ رخ میں مہر و مہ آنکھوں تلے آنے لگے
دھیان میں زلفوں کے دل پر سانپ لہرانے لگے

(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۸۱۱)۔

---پر (---اُپر) سکّہ ہونا محاورہ (قدیم)۔
دل پر نقش ہونا، دل پر کندہ ہونا، گہرا نشان بننا۔

تم نازِ حسن سکّہ ہے دل اُپر ہمارے
رقیباں رقم نہ بوجھیں ہے اے جیا حوادث

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۶۰)۔

---پر سے پردے اٹھنا محاورہ۔
دل پر رازوں کا انکشاف ہونا، نئی نئی باتیں معلوم ہونا۔ نئے نئے نکتے حل ہوئے اور عجب عجب پردے دل پر سے اٹھے۔ (۱۸۸۳، دربارِ اکبری، ۳۰۲)۔

---پر شمشیر پھر جانا محاورہ۔
دل پر کمال صدمہ ہونا۔

زینب کے دل پہ ظلم کی شمشیر پھر گئی
شہ کی نظر میں موت کی تصویر پھر گئی

(۱۸۷۴، انیس (نوراللغات))۔

---پر غبار بیٹھنا محاورہ۔
خلوص میں فرق پیدا ہونا، کسی ناخوشگوار بات کے اثر سے کدورت پیدا ہونا، دل پر میل آنا۔

ادب سے چل اے ہوائے سر سر یہ خاک اڑانا نہیں ہے بہتر
کسی کی خاطر نہ ہو مکدّر کسی کے دل پر غبار بیٹھے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۵۷)۔

ـــــ پر غُبار (کو) لانا محاورہ.
دل میں کدورت لانا ، مکدّر ہونا ، ملول ہونا.
کر لا کچھ کوہ غم ہوں کرے شکر کبریا
زاہد وہ ہے نہ لائے جو دل پر غبار کو
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۲۶).

ـــــ پر فتح پانا محاورہ.
کسی کا دل اخلاق اور محبت سے جیت لینا (مہذب اللغات).

ـــــ پر قابُو رَہْنا ف س ، محاورہ.
دل اختیار میں رہنا ، ضبط و تحمّل رہنا.
آنکھ ملتے ہی بہاں قابو نہ جس دل پر رہا
آپ کے بس میں نہیں معلوم وہ کیونکر رہا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۴۹).

ـــــ پر قابُو ہونا ف س ، محاورہ.
دل پر اختیار ہونا ، دل بس میں ہونا.
مختار ہیں ہم تو دل پہ قابو نہیں کیوں
مجبور ہیں ہم تو پھر خطا کس کی ہے
(۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل ، ۲۳۳).

ـــــ پر قُفْل لَگانا محاورہ.
دل کا راز پنہاں رکھنا.
اس عشق نے کیا قفل لگایا ہے دلوں پر
کینہ ہے وہاں بند تو حسرت ہے یہاں بند
(۱۸۸۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۵).

ـــــ پر قُفْل لَگْنا محاورہ.
عقل و فہم سے عاری ہونا ، جہالت میں مبتلا ہونا. کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۸۱۱).

ـــــ پر قَلَق ہونا ف س.
دل پر صدمہ ہونا (مہذب اللغات).

ـــــ پر قیامَت ہو جانا محاورہ.
صدمۂ عظیم پہنچنا (مہذب اللغات).

ـــــ پر کَٹاری چَلْنا محاورہ.
رک : دل پر چھری چلنا.
پلکیں جھپکانے کا قاتل کو ہوا ہے تازہ شوق
چل رہی ہے دل پہ عاشق کے کٹاری ان دنوں
(۱۸۵۳ ، اندر سبھا ، ۱۲۳).

ـــــ پر کَچوکے دینا محاورہ.
طعنے دینا ، دل کو صدمہ پہنچانا. بھتیجی کی یہ کیفیت اس کے دل پر ہر وقت کچوکے دیتی ہے (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۰۱).

ـــــ پر کَچوکے لَگانا محاورہ.
طعنے دینا ؛ دل کو صدمہ پہنچانا. کبھی اپنا غصہ کبھی خنگی کبھی اپنی سختی اور کبھی تیزی فیروزہ کے دل پر کچوکے لگا رہی تھی. (۱۹۲۰ ، نوحۂ زندگی ، ۱۰۵). میرے دل پر اس کا ہر فقرہ چاقو کے کچوکے لگاتا گیا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۳۲).

ـــــ پر کَچوکے لَگْنا محاورہ.
دل کو صدمہ پہنچنا ، تکلیف ہونا. بھائی کی موت پر میں تلملا رہا ہوں ، میرے دل پر کچوکے لگ رہے ہیں. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۹۵).

ـــــ پر کَنْدَہ ہونا محاورہ.
دل میں کُھب جانا (نور اللغات).

ـــــ پر کیا گُذری فقرہ.
دل کو کس قدر صدمہ ہوا.
کیوں کر جھیلی آفتِ فرقت
رند کبھو دل پر کیا گذری
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۸). اس وقت جہاں آرا کے دل پر کیا گذری یہ تو وہ جانے یا اس کا خدا. (۱۹۲۰ ، نوحۂ زندگی ، ۱۰۹).

ـــــ پر کی کالَک دھونا محاورہ.
رسوائی اور بدنامی دور کرنا.
سورج کا جو پایا سو لبریز جام
مٹیا دھوکے دل پر کی کالک تمام
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۸).

ـــــ پر کُھب جانا محاورہ.
دل پر محبت کا اثر کر جانا.
مجھ کو اس سر کی قسم کُھب گیا دل پر میرے
اس کی تعریف میں کرتی ہوں تمہارے آگے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، ۲ : ۷۴۳).

ـــــ پر کُھلْنا محاورہ.
دل کو معلوم ہونا ، دل کے سامنے آئینہ ہونا ، دل کو پوشیدہ بات کا علم ہونا (مہذب اللغات).

ـــــ پر کھیلنا محاورہ.
ایسا کام کرنا جس سے دل کی ہلاکت کا اندیشہ ہو.
اے شاد میں رہا ہوں گو کر کے عشق بازی
لیکن ہوں دل پہ کھیلے میں جی کے ہارنے پر
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۹).

ـــــ پر گُزَرْنا محاورہ.
دل کو صدمہ ہونا ، رنج پہنچنا. اس سے پوچھیں تیرے دل پر کیا گزری ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳). خورشید مرزا کے دل پر جو کچھ گزر رہی تھی اس کو ہم نہ کسی زبان سے بیان کر سکتے ہیں نہ قلم سے لکھ سکتے ہیں. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۰۶).

دل پر گزریگی اگر جان پہ گزارا نہ کریں
اے غمِ زیست کہاں تک تری پروا نہ کریں
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۷۹).

---پر گھونسا پڑنا محاورہ.
اچانک کسی بات کا صدمہ ہونا (نوراللغات).

---پر گھونسا لگنا محاورہ.
اچانک کسی بات کا صدمہ ہونا. چار سطر کے خط سے دل پر ایسا گھونسا لگا کہ خودبخود آنسو نکل آئے. (۱۹۳۷ ، فرحت، مضامین ، ۳ : ۸۱). شہزادے کے دل پر گھونسا لگا مگر اس کی زبان سے بےساختہ نکلا الحمدللہ، اللہ نے عزت رکھ لی. (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۲۱).

---پر (پہ) گھونسا مارنا محاورہ.
صدمہ پہنچانا ، تکلیف پہنچانا ، اذیت دینا.
دل پہ گھونسا مار کر مر جائیں گے یہ تیرہ بخت
دیکھ پائیں گے تجھے جوڑا اگر باندھے ہوئے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۰۱). اس نے جیسے میرے دل پر ایک گھونسہ مار کر کہا تھا کہ ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان عورت بغیر کسی جنسی رشتے کے بھی ... رہ سکتے ہیں. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۸۲).

---پر لکھا ہونا محاورہ.
دل پر نقش ہونا ، یاد ہونا ، حافظے میں ہونا.
یہ شوخیاں تمہاری لکھی ہوئی ہیں دل پر
آخر کبھی تو میرے قابو میں آئیے گا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۴۲).

---پر لکھ دینا محاورہ.
کسی بات کو اچھی طرح یاد کرا دینا ، ذہن پر نقش کر دینا. آخر عمر میں کمزوری سے گھٹنوں میں درد ہے۔ تاہم بلند زینہ پر چڑھتے اترتے ہیں. جب عرض کی اس زحمت فرمانے کی کیا ضرورت تھی (نواب وقارالملک نے) جواب دیا بلکہ دل پر لکھ دیا کہ انسان کو اپنی محنت کا خوگر رہنا چاہیے. (۱۹۲۵ ، مقالاتِ شروانی ، ۳۳۹).

---پر لکھنا فقرہ.
نقش فی الحجر ہونا ، کسی بات کو کبھی نہ بھولنا. ماں کی پسندیدگی دوسری تھی وہ ان کے دل پر ان کے خونِ دل سے لکھی گئی تھی ، اس وقت میں ماں کو نہ سمجھ سکی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۵۰).

---پر لگنا محاورہ.
دل پر اثر کرنا
دل پہ لگ جائے جو بات اس طرف کی
میرے حق میں دے دعا شاید کوئی
(۱۷۷۳ ، رموزالعارفین ، د).

---پر لینا محاورہ.
دل پر سہنا ، اثر قبول کرنا ، محسوس کرنا.
لیتا ہوں دل پہ آپ کی تلوار دیکھیے
اپنی جفائیں اور مرا پیار دیکھیے
(۱۸۶۶ ، بزبر ، د ، ۹۸). یہ ایسی باتیں تھیں جن کا اثر صمصام خاموشی کے ساتھ اپنے دل پر لے رہا تھا. (۱۹۲۳ ، گردابِ حیات ، ۶۷).

---پر مُکّا لگنا محاورہ.
صدمہ پہنچنا ، اذیت پہنچنا.
مُکّا مرے دل پر لگے ہے اُس سے یہ کہہ دو
جُوڑے کو نہ وہ رشکِ قمر کھینچ کے باندھے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۷).

---پر موگری پڑنا محاورہ.
سخت صدمہ پہنچنا، دل پر چوٹ لگنا، گہرے رنج و غم کا شکار ہونا.
صبحِ شبِ وصال ہے کیوں نعرہ زن نہ ہوں
پڑتی ہے موگری مرے دل پر گجر کے ساتھ
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۳).

---پر مُہر بٹھانا محاورہ.
رک : دل پر مہر کر دینا.
اگر اس پر نہ پُوچھو بوجہل ہو
خدا نے مُہر ہے دل پر بٹھائی
(۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، قنوجی ، ۳۸).

---پر مُہر کر دینا/لگانا محاورہ.
بےحس کر دینا ، اثر قبول کرنے سے محروم کر دینا. مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر. (۱۹۱۷ ، ترجمۃالقرآن الحکیم ، محمودالحسن ، ۳). ان کے دلوں پر خدا اسی طرح مہر لگا دیا کرتا ہے. (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۲).

---پر مُہر لگنا محاورہ.
بےحس و حرکت ہونا ، پذیرائی سے محروم ہونا. مگر اس کے دل پر مہر لگی ہوئی تھی اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا تھا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۳۰).

---پر مَیل آنا محاورہ.
افسردہ ہونا ، ناگواری کا احساس ہونا ، دوستی میں رخنہ پڑنا ، ملال ہونا ، تعلقات میں فرق آنا. مگر کبھی کبھی بھائی اور گھر کے چھوٹنے کے خیال سے دل پر میل آجاتا ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۳۹).
بھائیوں کے دل پہ اس سے مَیل تک آتا نہیں
جو مصیبت دیکھ کر غیروں کا جی آتا ہے بھر
(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۲۸). جو میاں ... چار سو روپیہ مہینے کے مہینے لا کر دیتا تھا اس سے بُری بنی اور تمہارے دل پر مَیل تک نہ آنے دیا. (۱۹۰۳ ، سلی ہوئی پتیاں ، ۳۸).

---پَر مَیل رَہنا محاورہ.
رنجش باقی ہونا ، کدورت رہ جانا ، بدظنی قائم رہنا. خفا ہو جانے کے بعد پھر ملتے تو بالکل صاف ہو جاتے تھے اور دل پر مطلق مَیل نہیں رہتا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۹۱).

---پَر مَیل ہونا محاورہ.
رک : دل پر میل آنا ، دل میں کدورت پڑنا.

گردن پہ جوا اُٹھائے ہے بَیل
دل پر نہیں اسکے اک ذرا مَیل

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۶۳).

---پَر نِشتَر مارْنا محاورہ.
چبھتی بات کہنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---پَر نِشتَر ہونا محاورہ.
دل میں چبھنا ، بہت تکلیف دہ ہونا. خاموش کھڑے ہو کر میری طرف حسرت سے دیکھنا میرے دل پر ایک نشتر تھا. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۴۷).

---پَر نَقْش کَرْنا محاورہ.
دل نشین کر دینا ، گھٹ اُتارنا. میرے باپ کے آخر ایام سلطنت میں ابوالفضل نے اس کے دل پر یہ نقش کر دیا تھا کہ آنحضرتؐ جن پر سے میری ہزار جانیں قربان ہوں ایک عرب فصیح و بلیغ تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۸).

---پَر نَقْش ہونا محاورہ.
دل میں بیٹھ جانا ، ذہن میں اُتر جانا ، دل پر گہرا اثر چھوڑنا.

گلی سے اس کی جو قائم کو لائے ہم تو کہا
یہ دل پہ نقش ہے اب تک کہ پھر گیا ہو گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۶). تم نے خدمت اور وفاداری ایسی ہی کی ہے جو کچھ کہو سو پھبتی ہے اپنے بھی دل پر نقش ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۵). شاہ جی کی باتوں سے ان کے دل پر نقش ہو گیا کہ بڑے ہی ذات شریف ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱).

دل پہ نہ معلوم کیوں نقش ہوئی ورنہ تھی
عنصرِ روحانیت گفت و شنیدِ وصال

(۱۹۱۹ ، نقوشِ مانی ، ۷۶). ان اوراق کو اپنی بیوی ممتاز اور دونوں بیٹوں عاصم اور سرمد کے نام معنون کرتا ہوں... جن کی خدمت اور دردمندی میرے دل پر نقش ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض (انتساب)).

---پَر نَقْشَہ بِٹھانا/جَمانا محاورہ.
ذہن پر گہرا اثر چھوڑنا ، دل اور دماغ پر طاری کر دینا ، دل میں اُتار دینا. جس شے کی ظاہری صورت سے بھی ہم آشنا نہیں اس کی باطنی حقیقت کو کیا سمجھیں گے ، اس لئے مُقدّم یہ ہے کہ خود زمین کی شکل کا نقشہ تمہارے دل پر جماؤں اور پھر اسکا آفتاب سے ناتا رشتہ بتاؤں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۱۰).

---پَروَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
دل جُوئی کرنے والا ، دلداری کرنے والا ؛ (مجازاً) محبوب. حسن تاؤں دل پرور ، دلدار... عجب ایک جوہر تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۸). [دل + ف : پرور ، پَروَرْدَن - پالنا].

---پَروَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
دلداری ، دل جوئی.

نہ ہم تن پروری کرتے نہ تم دل پروری کرتے
سمجھ لیتے جو بے بنیاد یہ تعمیر پہلے سے

(۱۹۳۹ ، اسیرا کبرآبادی ، د ، ۱۰۹). [دل + پَروَر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر ہاتھ دَھرْنا محاورہ.
رک : دل پر ہاتھ رکھنا ، حوصلہ دلانا ، ڈھارس دلانا.

سرو کے ایسی ہانو گل میں گیا
کبھو غنچہ کے ہات دل پر دھریا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۰۳).

---پَر ہاتھ رَکھ کَر (کے) دیکھو فقرہ.
اپنی حالت کا لحاظ کر کے دوسرے کی نسبت کچھ کہو.

اپنے ہی دل پر نہ دم بھر ہاتھ رکھ کر دیکھیے
نبضِ بیمارِ محبت کیوں مکرّر دیکھیے

(۱۹۲۵ ، دیوان صفی ، ۱۰۰).

---پَر ہاتھ رَکھ کَر کَہنا/سوچْنا محاورہ.
سچے دل سے کہنا/سوچنا ، ایمانداری کے ساتھ کہنا ؛ غور و خوض کے بعد کچھ کہنا ، پوری ذمہ داری سے کہنا. ہر ایک شخص اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سچے دل سے سوچے کہ وہ یہ سب نیکی کے کام کس لئے کرتا ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۹۹). آج اپنا وقار ، عزت ، آبرو سب کو طاق پر رکھ کر تمہارے پاس فریاد لائے ہیں ، دل پر ہاتھ رکھ کر کہنا الٰہی تمہارے لال پھلیں پھولیں ، ہزاری عمر ہو. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، لالۂ زار ، ۱۳).

---پَر ہاتھ رَکھْنا محاورہ.
۱. **تسکین دینا ، تسلی دینا.**

ہزار حیف ہوئے بیقرار جن کے لئے
وہ ہاتھ بھی دلِ بیتاب پر نہیں رکھتے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۸). ۲. **صدمے کی وجہ سے اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھنا ، بہت افسوس کرنا ؛ غمگین و ملول ہونا.**

کیا ہوا حال مرا ہائے کہ میرے گھر سے
ہاتھ رکھے ہوئے دل پر وہ ستمگر نکلا

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۲۰).

رکھ لیا اس سنگ دل نے دل پہ ہاتھ
ہائے میری دکھ بھری آواز سے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۳).

---پَر ہاتھ رَکھے پھِرْنا محاورہ.
بے چین پھرنا ، مضطر پھرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---- پریشان کرنا/ہونا ف م.
فکر کرنا ، رنج کرنا ، مضطرب ہونا ، پریشان ہونا (جامع اللغات).

---- پر یقین گزرنا ف م.
کسی بات کا یقین ہونا (مہذب اللغات).

---- پڑا ہونا محاورہ.
کسی بات کی فکر ہونا ، دھیان ہونا.

بائل ہوا تضرع و زاری میں پیشِ رب
اُمّت میں دل پڑا تھا دعا کے کھلے تھے لب

(۱۹۱۱ ، خورشید بدر ، ۱۵).

دل پڑا ہے مرا بدایوں میں
ہے نگاہوں میں بزمِ عقبِ نیاز

(۱۹۵۸ ، صد رنگ ، ۱۳۹).

---- پژمردہ ہونا محاورہ.
افسردہ ہونا ، غمگین ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---- پس جانا/پسنا محاورہ.
۱. فریفتہ ہونا ، دلدادہ ہونا.

گردش بہ چشمِ مست کی دل پس گیا وزیر
ٹوٹا ہے دورِ جام سے شیشہ شراب کا

(۱۸۳۹ ، دفترِ فصاحت ، ۲۳). چلت پھرت اس غضب کی ہے کہ ہر ہر ادا پر دل پسا جاتا ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۳۵). ۲. دل برباد ہونا ، مصیبت میں مبتلا ہونا.

ہنگامہ خیز کشمکشِ حسن و عشق میں
دل یوں پسا کہ جیسے غبارِ نبرد تھا

(۱۹۰۸ ، کلکتۂ عزیز ، ۷).

---- پسند (--- فت پ ، س ، سک ن) صف ، ولپسند. (الف) صف.
۱. مرغوب ، پسندیدہ.

دیکھیا بارکہ جو کیا ہے بلند اُجاتا ہے خورشید لگ دلپسند

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۵).

چلا رہا ہوں میں بھی ہوں ابرو کماں کا صید
تیرِ نگاہِ یار اگر دل پسند ہو

(۱۸۶۰ ، الماس درخشاں ، ۱۲۵). مورخین نے غزوات کی عام داستانوں کو جو زبان زدِ خلائق تھیں اور دلپسند کہانیوں کو جو ان کے زمانے میں سانچے میں ڈھل چکی تھیں صرف مدوّن یا مرتّب کر دیا. (۱۹۰۲ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ۲۱). ۱۸۹۲ء میں اُسے (خلیل ادہم ایدھم کو) شاہی عجائب خانے کا نائب ناظم مقرر کیا گیا تو اُسے اپنا دل پسند مشغلہ مل گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۹ : ۳۰۸). ۲. محبوب ، معشوق ، پیارا.

تیرے فراق میں کیا کہوں دوجے رقیباں سوں
ہوا ہے تجھ سوں مرا دل اے دل پسند جدا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۰).

جنت ہے عکس روئے بتِ دل پسند کا
طوبیٰ ہے سایہ یار کے قدِ بلند کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۶۵). (ب) امذ. ۱. ایک پکوان ؛ ایک قسم کی مٹھائی. شیام یہ سوچ کر بہت حیران ہوا کہ نوجوان نسان اور لڑکے جو گھر میں خالص دودھ اور مکھن استعمال کرتے تھے ... بڑے شوق سے تیل یا بناسپتی گھی کی مٹھائیاں خرید رہے تھے اور بڑی رغبت سے انہیں کھا رہے تھے ، شکر پارے ، جلیبیاں ، سُندرے کی کھجوریں ، دلپسند ، پکوڑیاں ، سوہنیاں. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۲۳۹). ۲. لوکی ، ٹینڈس ، ڈھینڈس ، تُری ، ٹنڈے (دلپسند ٹنڈو) ، بیگن وغیرہ باڑے کی ترکاریاں ہیں. (۱۹۳۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۱). ۳. آم کی ایک قسم.

طوطا پری ، لال دیا ، دل پسند
کہتے ہیں نامی انہیں اہلِ دکن

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۴۳). [دل + پسند (رک)].

---- پسیجنا محاورہ.
۱. رحم آنا ، ترس کھانا ، دل نرم ہونا.

کبھی دلبھانے بتاں تجھ سے پسیجیں اے اشک
تو یہ ہم جانیں کہ بس تو نے نچوڑے پتھر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۲).

کم نہیں ترس بھی کچھ سختی سے اہلِ جور کی
جب فلک کا دل پسیجا خلق پر پتھر چلے

(۱۸۹۵ ، غزینۂ خیال ، ۲۸۷). اس بھیک کی صدا میں ایسے ایسے الفاظ ہوتے تھے کہ پہاڑوں کا دل پسیجتا تھا. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳۰ : ۹). آنے جانے والوں کو پتہ چلا تو ہمدردی سے ان کے دل پسیج گئے. (۱۹۸۹ ، او کھے لوگ ، ۲۰۸). ۲. سخاوت پر آمادہ ہونا ، سلوک کرنا (نوراللغات).

---- پکا کرنا محاورہ.
دل مضبوط کرنا ، حوصلہ کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---- پکانا/---- کو پکانا محاورہ.
تنگ کرنا ، اذیت پہنچانا ، عاجز کرنا.

دل پکا دیتی ہے الفت ابروئے خمدار کی
اس آسانا کچھ نہیں یہ آنچ ہے تلوار کی

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۰۱).

بک بک کے واعظ آج مرا مغز کھا گیا
ظالم خیالِ خام سے دل کو پکا گیا

(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۶۳).

---- پکا ہونا محاورہ.
دل پکا کرنا (رک) کا لازم ، اولوالعزم ہونا ، حوصلہ مند ہونا ، نڈر ہونا (جامع اللغات).

---- پک جانا محاورہ.
۱. اُکتا جانا ، تنگ آ جانا ، بیزار ہو جانا.

بتوں کے ناز سے دکھ دکھ کے پک گئے ہیں دل
وہ کون ہے کہ خدا سے جو داد خواہ نہیں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۹). اس نے (مولانا محمد علی) اپنی زندگی

میں یہ لفظ کھٹنے تھے۔ ہندوستانی مردہ پرست ہے ، اس نے زندگی بھر مجھ پر لعن طعن کی اور بُرا بھلا کہا مگر مرنے کے بعد مجھے یاد کریں گے اور روئیں گے لیکن میرا دل اس قدر پک گیا ہے کہ میں ان کے یہاں مروں گا بھی نہیں . (۱۹۳۵ ، عزم، رانگان ، ۳۷). ۲. طبیعت میں سوز و گداز پیدا ہو جانا ، دلِ گداختہ نصیب ہونا. خوفِ خدا سے ان کا (حضرت ابوبکر) دل پک گیا تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۷۰).

---پکڑا جانا محاورہ.
۱. رنجیدہ ہونا ، ملول ہونا. اس سوکھے جواب پر میرا دل پکڑا گیا. (۱۹۳۲ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۱۸). ۲. ماتھا ٹھنکنا ، شبہ ہونا. مقلاتی کا نام سن کر نواب صاحب کا دل پکڑا گیا کہ بے شک یہ ... عورتوں کے کچھ کوتک ہیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۶۱). ۳. ارادہ ظاہر ہو جانا ، عندیہ معلوم ہونا (جامع اللغات).

---پکڑ دھرنا محاورہ (قدیم).
دل جوئی کرنا (دکھنی اردو کی لغت)

---پکڑ کر (کے) اُٹھنا محاورہ.
بےقرار ہونا ، مضطرب ہونا.

فراق میں ایک دل ربا کے پڑے ہیں کرب و قلق میں ایسے
جو اُٹھے ہم دل پکڑ کے اٹھے جو بیٹھے ہم بیقرار بیٹھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵).

---پکڑ کر (کے) بیٹھ جانا محاورہ.
دل مسوس کر رہ جانا ، ہائے کر کے بیٹھ جانا ، رنج کی تاب نہ لا سکنا ، بے تاب ہو جانا.

ہم بارِ عشق کے متحمل نہ ہو سکے
بس دل پکڑ کے بیٹھ گئے وہ اٹھائے رنج

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۸).

اک آہ میں نے جو کی دل پکڑ کے بیٹھ گئے
یہی تھا حوصلہ تم کو مرے ستانے کا

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۲۶).

---پکڑ کر (کے) رہ جانا محاورہ.
بے تاب ہو جانا ، صدمے یا رنج کی تاب نہ لانا. ظفر کو یاد کرتے ہیں اور دل پکڑ کر رہ جاتے ہیں... ہزاروں مرثیے اس پر سے قربان ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۱۸۹).

---پکڑ لینا / پکڑنا محاورہ.
۱. بے تاب ہو جانا ، بے چین ہونا ، صدمے یا غم کی تاب نہ لانا.

کبھی اک قدِ سرو ترائی کو دیکھ کر
ہاتھوں سے دل پکڑ لیا بھائی کو دیکھ کر

(۱۸۸۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲).

لوگ جن کی جاں گدازی سے ہیں دل پکڑے ہوئے
کھوکھلے نغمے ہیں وہ اوزان میں جکڑے ہوئے

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۱۱)

تو اس کے سحر سے ہر روح کو جکڑ لے گا
سنے گا جو تری آواز دل پکڑ لے گا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۶۳). ۲. دل پر اثر کر جانا ، دل موہ لینا ، فریفتہ کر لینا ، لُبھانا.

دل اس کا پکڑ جو ہوا بار باش
سو ویساچ راتواں دیا اوس تراش

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۱).

کرشمے دل پکڑتے ہیں نگاہیں جان لیتی ہیں
جگر کے پار ہوتی ہیں ادائیں برچھیاں ہو کر

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۷۳).

---پکڑے پھرنا محاورہ.
۱. (عو) بے تابانہ پھرنا ، بے چین پھرنا.

تو بھی کہیں پکڑے نہ پھرے دل کو خبردار
چوٹ آئی اگر ہاتھ سے تیرے کسی دل پر

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۱۲۷). ۲. ماننا کے مارے بے چین رہنا (فرہنگِ آصفیہ).

---پک کے پھوڑا ہونا محاورہ.
صدمہ سہتے سہتے ایسی حالت ہو جانا کہ برداشت کی طاقت نہ رہے.

کوئی دن میں خوں ناب ہو کر بہے گا
دل اب پک کے پھوڑا ہوا جاتا ہے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۷).

---پکنا محاورہ.
سخت اذیت میں ہونا ، تکلیف میں ہونا ، صدمہ سے برا حال ہونا.

پھوڑا سا ساری رات جو پکتا رہے گا دل
تو صبح تک تو ہاتھ لگایا نہ جائے گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۳).

---پگھلنا محاورہ.
۱. رحم آنا ، ترس آنا.

جب اس دعات منتر کیا سب بچن
ہوا دل پگھل تس کا پانی تن

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۷).

پر اس شخص کا دل پگھلتا نہیں
ہمارا کچھ افسون چلتا نہیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵).

مرے جنازے کو دے کے کاندھا لگے وہ بے اختیار رونے
تری جدائی کے میں تصدق بتوں کے دل بھی پگھل رہے ہیں

(۱۸۹۷ ، دیوانِ مائل (احمد حسین) ، ۱۳۳). اس کی (چکوال کے ایک بدکردار آدمی اسسٹنٹ کی بیوی) آہ و زاری سے میرا دل پگھل گیا اور میں نے اُسے (اسسٹنٹ کو) رہا کرا دیا. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۶۱). ۲. دل میں سوز و گداز کی کیفیت پیدا ہونا. اشعار اپنی مخصوص لے میں سناتے (ڈاکٹر اقبال) تو سننے والوں کا دل پگھل جاتا. (۱۹۳۸ ، ملفوظاتِ اقبال ، ۱۰۶)

---پَلٹنا محاورہ.
طبیعت ہٹ جانا ، برگشتہ ہو جانا ، بیزار ہونا.

اب کہاں وہ صحبتِ اغیار میں لطف و کرم
میری جانب سے گیا اس بے وفا کا دل پلٹ

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۳۳). اچھا بھلا سا آدمی تھا ... اس کے سامنے دوسروں سے زیادہ گھل مل کر باتیں کیں اور الٹا اسے چلایا ، نتیجہ ؟ اس کا بھی دل پلٹ گیا اور اس نے ہاتھ کھینچ لیا. (۱۹۴۹ ، نگارخانہ (ترجمہ) ، ۵۱).

---پہاڑ کرنا محاورہ.
ہمت پیدا کرنا ، جرأت و دلیری سے کام لینا.

مقابلہ کیا خسرو سے بل بے او فرہاد
طریقِ عشق میں تو دل پہاڑ کر بیٹھا

(۱۸۳۶ ، صنعت ، ک ، ۵).

---پہاڑ ہے فقرہ.
عالی ہمت ہے (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---پہ / (میں) ٹھاننا محاورہ.
پکا ارادہ کرنا ، عزم کرنا.

ٹھانی تھی دل میں اب نہ ملیں گے کسی سے ہم
پر کیا کریں کہ ہو گئے ناچار جی سے ہم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۹).

ہم تو یہ جان دیں گے مشکل اسے نہ سمجھو
انسان ہے کر گزرتا جو دل پہ ٹھانتا ہے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، ریاضِ سحر ، ۳۰۵).

---پیچھے پڑنا محاورہ (قدیم).
دل بہلنا. اکثر ان کو یاد کر کر کے روتی ہیں اس واسطے انھیں لاتی ہوں کہ جو انھ کی جگہ انھ کو دیکھ کر میرا دل پیچھے پڑے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۲۲).

---پیسنا محاورہ.
فریفتہ کر لینا ، دل لبھانا.

محفل میں جو بیٹھتے تھے باہم
دل اونکا بھی پیستی تھی ہر دم

(۱۸۷۱ ، دیوانِ تعشق ، ۵۹).

---پھاڑنا محاورہ.
بیزار کر دینا ، متنفر کر دینا ، ناتا توڑنا ، تعلق منقطع کرنا. میرے اپنوں نے مجھ سے دل پھاڑا اور دشمنوں نے مجھے اتارا. (۱۹۲۱ ، گازِشہ خاں کا دکھڑا ، ۹).

---پھانسنا محاورہ.
محبت میں مبتلا کرنا.

کیوں نہ پھانسے عاشقوں کے دل وہ طفلِ برہمن
طرہ ہے گردن کا ڈورا دوش کی زنار پر

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۷).

---پَھٹا جانا محاورہ.
دل پر صدمہ ہونا (ہمدردی یا ترس کھانے کی وجہ سے).

کس طرح ہنستی ہے اے مرغِ قفس صیاد سے
دل پھٹا جاتا ہے اپنا تو تری فریاد سے

(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات ، ۲ : ۴۷۲)).

---پھٹ جانا / پھٹنا محاورہ.
۱. بیزار ہونا ، طبیعت ہٹنا ، متنفر ہونا.

سن کر لگی یہ کہنے وہ عیار نازنیں
کیا بولیں چل ہمارا تو دل تجھ سے پھٹ گیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۸). دونوں قوموں (ہندو اور مسلمان) کی ایک محدود جماعت کے دل ایک دوسرے سے پھٹ گئے ہیں. (۱۹۰۳ ، مکاتیبِ حالی ، ۵۶). ۲. بے حد غم و رنج ہونا ، انتہائی صدمہ ہونا (مہذب اللغات). ۳. موت واقع ہو جانا. کہیں خوشیوں سے اس کا دل پھٹ نہ جائے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۲۰۰).

---پھٹے باتوں سے کپڑا پھٹے ہاتھوں سے کہاوت.

مراد : دل آزار باتیں نہیں کرنی چاہئیں. دل پھٹے باتوں سے کپڑا پھٹے ہاتھوں سے. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۲۲۲).

---پھر جانا / پھرنا محاورہ.
۱. طبیعت ہٹ جانا ، بیزار ہونا ، متنفر ہو جانا.

جو تمھارا دل پھرا ہے ہم سے تو بہتر ہے جان
لاوے کلپے کون ہو ، ناحق بہانے اس طرح

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۷).

آنکھ اس کی پھر گئی تھی دل اپنا بھی پھر گیا
یہ اور انقلاب ہوا انقلاب میں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۱۸). اسی روز سے جب احرار نے باب عالی پر ہنگامہ کیا تھا اور لیلیٰ کی جلا وطنی پر مُصِر ہوئے تھے لیلیٰ کے خیالات میں انقلاب آ گیا تھا ... اسی دن سے رعایا کی جانب سے اس کا دل پھر گیا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۵۶). ۲. دل پر حسرت و یاس طاری ہو جانا ، مایوس ہو جانا (مہذب اللغات).

---پَھڑپَھڑانا محاورہ.
بے قرار ہونا ، تڑپنا ، بے چین ہونا. خون نے رگوں میں ایک غیر معمولی جوش مارا اور دل پھڑپھڑا کے سینے کے اندر رہ گیا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۸).

---پَھڑکانا محاورہ.
خوشی سے بے قرار کر دینا.

پھڑکاتی ہے دل آپ کے درزی کی یہ صنعت
انگیا میں بنایا بھی تو چڑیا کو بنایا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۸۱).

---پھڑک جانا / پھڑ کنا محاورہ.
۱. (مبالغہ) بیحد خوش ہو جانا ، خوشی سے پھولے نہ سمانا ، بہت زیادہ متاثر ہونا. کی وہ داستان سناؤں کی کہ دل پھڑک جائے گا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲۳۷). ۲. دیکھنے یا ملنے کی بہت زیادہ خواہش و طلب میں بیقرار ہونا ، تڑپنا ، بے چین ہونا.

ہو جاؤ آکے سینہ بہ سینہ ، کہاں تلک
پھڑکا کرے مرا دل مضطر تمام رات

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۶). اگر ایسا ہی آنے والوں کا دل پھڑک رہا تھا تو سیدھی سی بات یہ تھی کہ کھانا کھا ہی کر آتے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱۸).

---پھسلانا محاورہ.
مائل کرنا ، فریفتہ کرنا.

دل کے پھسلانے کو مٹی کے کھلونوں کی طرح
روپ بدلے قالبِ انسان میں کیا کیا خاک نے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---پھسلنا محاورہ.
مائل ہونا ، راغب ہونا ، فریفتہ ہونا.

پھسل کیونکر نہ جاوے دل بھلا ایسے پہ اے یارو
کہ وہاں ٹپکا پڑے ہے جوبن ایسی گدگداہٹ ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۶).

بیاں صاف صاف اور ایسا متین
پھسلتا ہے جس پر دل سامعین

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۷۳).

---پھندے میں پھنسانا محاورہ.
رک : دل پھنسانا ، کسی کے دل کو اپنے قابو میں کرنا ، دل کو مبتلائے محبت کرنا (مہذب اللغات).

---پھنسانا محاورہ.
۱. دل لگانا ، محبت کرنا ، دامِ محبت میں گرفتار ہونا.
سیہ گیسوؤں کو تمنا رہی . مگر دل کو ہم نے پھنسایا نہ تھا (۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۱۱۲) ۲. محبت میں مبتلا کرنا. اس قدر دل سوداگر کا پیچ کمند زلفِ تابدار اپنی کے پھنسایا. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۵۱).

اٹھ نہیں سکتی سزا جرمِ وفاکی ان سے
دل پھنسا کر کہیں بنتے وہ گنہگار نہیں

(۱۸۹۳ ، دیوان حالی ، ۹۹).

---پھنسنا محاورہ.
محبت میں مبتلا ہونا ، عاشق ہونا ، دل کا بے اختیار مائل ہونا.
نوجوان نے اس عالمِ پرستان کو دیکھا اس نے (افراسیاب کی بیٹی منیرہ) اسے (نوجوان کو) دیکھا دونوں کے دل پھنس گئے. (۱۸۷۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۰۷).

تمہاری تحریر میں ہے پہلو تمہاری تقریر میں ہے جادو
پھنسے نہ کس طرح دل ہمارا جہاں ہوں یہ پیچدار باتیں

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۵۳).

---پھنکا جانا محاورہ.
دل میں متواتر جلن محسوس ہونا (مہذب اللغات).

---پھنکنا محاورہ.
غم کی آگ میں جلنا ، سخت اذیت محسوس ہونا.

خاصیت تو یکساں ہے دام ہو کہ بجلی ہو
دل قفس میں پھنکتا ہے گھر چمن میں جلتا ہے

(۱۹۳۵ ، عیان ، د ، ۱۹۲).

---پھوٹ کے پانی پانی ہو جانا محاورہ (قدیم).
زہرہ آب ہو جانا ؛ رعب اور خوف طاری ہو جانا. اس عیبکے سوں دل پھوٹ کے پانی پانی ہو گیا. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---پھوڑا ہو جانا محاورہ.
رنج و غم سے بھر جانا ؛ مصیبتوں میں گھر جانا. آخر دل پھوڑا اور دنیا وبال ہو گئی. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۶۹).

---پھولانا محاورہ.
خوش کرنا ، مسرور کرنا.

بہت انسوں گری سوں دل پھولایا
ولے ذرہ خطا اس میں نہ پایا

(۱۶۴۰ ، ملک خوشنود ، ہشت بہشت(اردو شہ پارے ، ۲۰۵)).

---پھولنا محاورہ.
نازاں ہونا ، اترانا ، خوشی سے پھولے نہ سمانا.

وہ چراغِ حسن پہلو میں جو آبیٹھا کہیں
پھول کر دل قمقمے کی شکل روشن ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۸). بے حیا بے شرم .. اپنا جوبن بو کھاتی ہیں ، کوئی قبولتا نہیں ، کسی کا دل پھولتا نہیں. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳۰).

---پھولوں نہ سمانا محاورہ.
رک : دل پھولنا.

دل نہیں پھولوں سماتا ہے مرا
کون سا گل پیرہن یاد آگیا

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۳۹).

---پھونکنا محاورہ.
رشک و حسد میں مبتلا کرنا ؛ فریفتہ کرنا.

گرم جوشی نے تری مجھ کو سراپا پھونکا
آتشِ گل نے دل بلبلِ شیدا پھونکا

(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، ۱۷).

لا کھوں ہیں ترے حسن کے اے یار خریدار
دل پھونکتی ہے گرمئی بازارِ محبت

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۳۱).

ـــ پھیر دینا / پھیرنا محاورہ.

۱. مائل کرنا، کسی کی طرف پھیرنا، راغب کرنا ؛ ذہن میں تبدیلی لانا.

اس سے سب نزدیک ہے چنداں نہیں ہے دور کچھ
پھیر لے گر اس صنم کا اس طرف اللہ دل

(۱۸۷۹ ، معروف ، د ، ۱۷). فتح مکّہ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو سفیان کا دل پھیر دیا اور انہیں ایمان کی دولت نصیب ہوئی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۵۸). ۲. بیزار کرنا ، متنفّر کرنا. مروان نے کہا کہ دل اسماء کا حسن سے پھیر اور کہہ کہ تیرے حسن و جمال کا شہرہ شام میں گیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳). میری یہ غرض نہیں کہ دلوں کو حسن صورت کی طرف سے پھیر دوں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۹). ۳. سیر کرنا ، چھکانا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ پھیر لینا محاورہ.

۱. محبت سے باز آنا ، قطع تعلق کرنا.

بوسہ ظفر نہ مانگو کیا فائدہ اڑے گا
دل پھیر لو نہیں تو سودا گلے پڑے گا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۴۷). جب میری تقدیر میں مولوی لکھے ہیں اور چار و ناچار مجکو مولوی کے گھر جانا ہے تو میں جو ابھی سے ان کے عیبوں پر نظر کر کے اپنے دل کو ان کی طرف سے پھیر لوں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ لڑائی کی ابتدا ، بگاڑ کی تمہید میری طرف سے ہوئی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۳).

یہ تو میں مان گیا تھا کہ ستاؤ گے مگر
دے کے دل پھیر لوں یہ مجھ سے گوارا نہ ہوا

(۱۹۳۳ ، دیوانِ قمر ، ۱ : ۱۲). ۲. الفت سے باز رکھنا ، محبت سے روکنا.

پھیر لو دل کو ہمارے اگر آ جائے کہیں
روک دو اس کو جو ہم پر کوئی مائل ہو نگار

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۳۰).

ـــ پھیکا ہونا محاورہ.

کسی چیز سے جی بھر جانا ، بیزار ہونا ، توجہ کم ہو جانا ، خیال جاتا رہنا.

ترش رو تلخ گو ہر اک ملیح شکّریں لب ہے
نہ کیوں ہوں دانت کھٹے کیوں نہ دلؔ ہو عشق سے پھیکا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۳۱۰).

دل تو تھا پہلے ہی بدخو کی طرف سے پھیکا
اس ترش روئی سے پر اور بھی آزردہ ہوا

(۱۸۶۵ ، ناظم ، واسوخت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۹۸)).

ـــ پھینک (ـــ ی مج ، مغ) صف.

جلد اور آسانی سے عاشق ہو جانے والا ، بوالہوس ، اچھی صورت دیکھتے ہی ریجھنے والا ، عاشق مزاج ، شاہد باز. میرل صاحب کے متعلق یہ بھی مشہور تھا کہ کافی دل پھینک واقع ہوئے ہیں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۱۸). ایک دل پھینک سرق سے جل جلانہ کہہ کر طوائف کو اپنے پاس بٹھا لیا. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۹۸). [دل + پھینک ، پھینکنا (رک) کا امر بطور لاحقۂ فاعلی].

ـــ (کو) تازہ کرنا محاورہ.

دل بہلانا ، دل خوش کرنا. غلام نے اپنے دل میں کہا کہ میرا دل اس جلسے سے اکتا گیا ہے آؤ تھوڑی دیر اس مجلس میں جا کر اپنے دل کو تازہ کروں. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۱۵).

ـــ تازہ ہونا محاورہ.

دل بہلنا ، خوش ہونا ، فرحت محسوس ہونا. ایک جانب کو چھوٹے چھوٹے ٹیلے نمودار ہوتے ہیں مسافر کا دل تازہ ہو جاتا ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۷۷).

ـــ تپکنا محاورہ.

بے چین ہونا ، دل میں سوزش ہونا.

رگ و پے میں لگی ہے آگ اپنا دل تپکتا ہے
معاذ اللہ اگر یہ آبلا ہوتا تو کیا ہوتا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۵۳).

ـــ ترسنا محاورہ.

خواہش مند ہونا ، مشتاق ہونا ، للچانا. جب بازار میں گیا ... دل ترسنے لگا ، نہ پاس پیسہ جو خرید کروں ، نہ جی چاہے کہ مفت مانگوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳).

توبہ کے بعد اپنا گیا دل ترس رہا ہے
بادل گرج رہا ہے پانی برس رہا ہے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۸۱).

ـــ تڑانا محاورہ (قدیم).

متنفّر کرنا ، بیزار کرنا.

تڑاؤں اے روح افزا سوں دل
کروں عیش ہمیں ذوق میں اس سوں مل

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۲).

ـــ تڑپنا محاورہ.

اشتیاق کے مارے مضطرب اور بیتاب ہونا ، بے قرار ہونا. اناں باوا کی صورت دیکھنے کو دل نہ تڑپتا ہو گا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۲). جب انتظار کرتے کرتے آنکھیں پتھرا گئیں تو دل تڑپنے لگا. (۱۹۲۱ ، گرداب حیات ، ۸).

ـــ تفتہ (ـــ فت ت ، سک ف ، فت ت) صف.

دل جلا ، مصیبت زدہ ، غمگین ، عاشق.

روزِ ثرات سے دل تفتوں کا کیا نکلے ہے دُود
یہ کوئی کالا غضب بازار چیں کا سانپ ہے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۴).

یہ دل تفتہ پانی کے ارمان میں
چلا پھر اسی خشک میدان میں

(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۱۷). [دل + ف : تفتہ ، تفتن - گرم ہونا].

ـــ تلملانا محاورہ.

بے قرار ہونا ، تڑپ جانا.

کب ہے تجھ کو میرے دل کے تلملانے کی خبر
قاصدا پہنچا نہیں اس بے خبر کے سامنے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۵۵).

---تلے اُوپَر ہونا محاورہ.
(عو) دل گھبرانا ، مضطرب ہونا (نوراللغات).

---تَنگ (---فت ت ، غنہ) صف ، مذ/ مؤنث.
ملول ، غمگین ، اداس ، گھبرایا ہوا ، بیزار.
خاور کے اولوکی تو آوارہ ہیں
پریشان ، دل تنگ و بیچارہ ہیں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۲۳).
اُن کھولا آگے گل ہے بیرنگ
غنچہ اس غم سیں نہایت دل تنگ
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۳).
تیرے چپ رہنے سے غنچے کی نمط ہوں دل تنگ
تو ہنسی کے تئیں اے شوخ گل اندام نہ چھوڑ
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۷۶).
بات ان ہونٹوں کی برگِ گلِ نازک میں کہاں
غنچے دل تنگ ہیں کس منہ سے تکلم کرتے
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۳۸۵).
قبائے غنچۂ دلتنگ پھر مسکتی ہے
لبوں سے بن کے تبسم خوشی چھلکتی ہے
(۱۹۲۷ ، مطلعِ انوار ، ۹۸). [دل + تنگ (رک)].

---تَنگ کَرنا محاورہ.
پریشان کرنا ، ملول کرنا ، عاجز کرنا.
ہوس عالمِ بالا نے کیا ہے دل تنگ
روح گھبرا گئی اب جسم کے کاشانے سے
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۳۹).

---تَنگ ہونا محاورہ.
۱. پریشان ہونا ، عاجز ہونا.
جنوں کو کہاں حوصلہ تھا ضبطِ جنوں کا
دل گھر میں ہوا تنگ تو صحرا نظر آیا
(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۹). جب دل تنگ ہو جائے یا سنگ بن جائے تو اس سے کشادگی اور گداختگی مستعار لینی چاہیے.
(۱۹۴۳ ، آوازِ دوست ، ۵۰). ۲. کنجوس ہونا ، بخیل ہونا.
بوسہ جب میں نے طلب تجھ سے کیا تو نے دیا
ہے دہن تنگ ترا ، دل تو مگر تنگ نہیں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۶).
ماتھا بھی تنگ ، ہاتھ بھی کوتاہ ، دل بھی تنگ
قتال ، بدمزاج ، سلحشور خانہ جنگ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸).

---تَنگی (---فت ت ، غنہ) امث.
۱. غمگین ہونے کی حالت ، ملال ، پریشانی ، اداسی.
چمن میں بلبلِ مسکیں کرے کس کس کی غم خواری
ادھر گل کی پریشانی ، اُدھر غنچے کی دل تنگی
(۱۷۷۴ ، طبقات الشعرا ، عشر (شوق) ، ۲۶۸). ہم اس طریق زندگی کو اختیار کریں جس میں دل تنگی اور اداسی کم ہو. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۹۴). وہ خاک بسر ہیں اور تیغ روحانی بنتِ فاطمہ کے ہاتھ میں ، تو دل تنگی کیوں ہو. (۱۹۱۶ ، خطوطِ خواجہ حسن نظامی ، ۱ : ۴۷).
کس زباں سے شکوۂ اندوہ دلتنگی کروں
اس زباں سے جو ہے دائم محو تسبیحِ وفا
(۱۹۴۶ ، حسطایا ، ۱۳). ۲. کنجوسی ، بخیلی.
تنگ چشمی ہے فلک کی یہ کہ مانندِ حباب
بھرے جو دریا دل ، سو اب کرنے لگے دل تنگیاں
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۲۹۳). [دل + تنگ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---توڑ (توڑ) کَر/کے م ف.
۱. بڑی کوشش سے ، بہت محنت سے ، جاں فشانی کے ساتھ.
برق فرنگی گانے کی تعریفیں کر رہا ہے اور خواجہ دل توڑ توڑ کے گا رہے ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۹۹). ۲. بہت زور کے ساتھ ، بے تحاشا.
دل نکل جائے گا چھاتی تری پھٹ جائے گی
نالے دل توڑ کے ہوں مرغِ گرفتار نکر
(۱۸۵۷ ، رند (مطالبِ غرا ، ۲۸). آج ان سب جذبات کو ایک طرف کر کے وہ دل توڑ کے رو رہی تھی. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۷۰).

---توڑ لینا محاورہ.
مایوس ہو جانا ، قطع تعلق کر لینا.
مبادا دوکھوں نے سینا پھوڑ لے
مبادا ہو جیونے تے دل توڑ لے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۸).

---توڑنا محاورہ.
۱. مایوس کرنا ، ناامید کرنا ، خاطر شکستہ کرنا.
لگے دل کوں عاشق کے نا توڑنا
ٹٹیا گر اچھیگا تو بھی جوڑنا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۴). مجھے میاں زاہد کا حال اچھی طرح معلوم ہے جس طرح انھوں نے دنیا میں کسی کا دل نہ توڑا ، خالق حقیقی ان کا دل نہ توڑے گا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۶). مولوی جی ایسی دل توڑنے والی بات مت کہو. (۱۹۷۶ ، چوتھی دنیا ، ۲۰۲).
۲. دل کو کسی چیز سے بے تعلق کر لینا ، قطع تعلق کر لینا.
یک قلم سب زماں سے منہ موڑا
تیرے غم میں سبھی سے دل توڑا
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۲).

---تو لگتا سا لگے گا فقرہ.
دل آہستہ آہستہ کسی بات کا خوگر ہوگا (مخزن المحاورات ، ۳۵۷).

---تو لگتے ہی لگے گا فقرہ.
دل آہستہ آہستہ خوگر ہوگا ، طبیعت رفتہ رفتہ عادی ہوگی.

دل تو لگتے ہی لگے گا حوریانِ عدن سے
باغِ ہستی سے چلا ہوں ہائے پریاں چھوڑ کر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۹).

---تولنا محاورہ.
ہمّت کی آزمائش کرنا ، حوصلہ جانچنا ؛ دلی کیفیت پر غور کرنا.

"دل تولتے ہیں بوالہوس وصلِ طلب کے
تلوار وہ بے فائدہ تولا نہیں کرتے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). مگر لڑکوں کی ماں کے کہنے پر میں نے جو اپنے دل کو تولا تو معلوم ہوا کہ دراصل پلا ارادہ میرے دل میں ایک بات پیدا ہوگئی تھی. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۵۳).

---تونگر ہونا محاورہ.
دل غنی ہونا ، غریبی اور مفلسی کے باوجود طبیعت میں خودداری اور استغنا ہونا.

غمِ افلاس کہاں دل ہے تونگر اپنا
زرد چہرہ نہیں فاقوں سے یہ ہے زر اپنا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۰).

---تہ و بالا کرنا محاورہ.
دل کو اُلٹ پلٹ کرنا ، بے قرار کرنا ، بےچین کر دینا. ان نقصانِ مایہ و شماتتِ ہمسایہ نے اس کا دل تہ و بالا کر دیا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، لیلیٰ دمشق ، ۶۳).

---تہ و بالا ہونا محاورہ.
دل اُوپر تلے ہونا ، بے قرار ہونا.

چشمِ مستانہ کی گردش سے تہ و بالا ہوں دل
عشق بازوں کی صفیں الٹیں یہ ساغر سیکڑوں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۳).

چھاتی سے لگا کر اسے بولے شہِ والا
اب خوف ہے کیا دل ہے ترا کیوں تہ و بالا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۷).

---تھام تھام کے رہنا محاورہ.
ضبط کرنا ، صبر کرنا ؛ دل پر جبر کرنا ، دل کو زبردستی روکنا.

رکھنا وہ روک روک کے لڑتی نگاہ کو
رہنا وہ تھام تھام کے دل محوِ دید کا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۹).

---تھام کر (کے) اُٹھنا محاورہ.
بےقرار ہو کر اُٹھنا.

لو وہ تو آکے بیٹھ گئے میرے سامنے
اُٹھنا پڑے نہ بزم سے دل تھام کر مجھے

(۱۹۲۵ ، نغمہ زار ، ۸۶).

---تھام کر (کے) بیٹھ جانا محاورہ.
رک : دل پکڑ کر بیٹھ جانا (نوراللغات).

---تھام کر (کے) رہ جانا محاورہ.
رک : دل پکڑ کر رہ جانا.

اس کے سوا نہ اور کوئی بات بن پڑی
میں دل کو تھام کر تری محفل میں رہ گیا

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۳۳).

---تھام (تھام) لینا / تھامنا محاورہ.
بےقراری کو ضبط کرنا ، خود کو سنبھالنا ؛ دل کو سمجھانا.

ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا
دلِ ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳).

پہلے وہ دل تھام لیتے تھے کہیں اب رو نہ دیں
نالے تو نالے ہیں باتوں میں اثر آنے کو ہے

(۱۸۹۷ ، دیوانِ سائل (احمد حسین)، ۱۸۸). بیچاری انجم ... نے اپنے چھوٹے چھوٹے حنائی ہاتھوں سے اپنے دلِ ستم زدہ کو تھام تھام لیا. (۱۹۲۳ ، شمیم ، ۱۹۳).

---تھرّانا / تھرتھرانا محاورہ.
گھبرانا ، ڈرنا ، خوف سے کانپنا ، لرزنا.

کہہ کسی نے کیا تھرتھرایا دل اپنا
عرق عرق ہوئے ہم جس کو انفعال ہوا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵۷). جتنے آدمی بارجوں پر بیٹھے تھے سب کے دل تھرتھرا گئے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۵).

دربارِ رسالت میں آ کر دل لوگوں کے تھرّاتے ہیں
شمشیر بکف آنے والے سر اپنا جُھکا کر جاتے ہیں

(۱۹۸۳ ، ورے آقا ، ۹۵).

---تھمنا محاورہ.
صبر آنا ، قرار پانا ، طبیعت کا سنبھلنا.

جاتی رہی ہے بات تھمنے کا نہ مجھ سے دل
آتے ہو آؤ ورنہ تمہیں اختیار ہے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۲).

---تھوڑا کرنا محاورہ.
حوصلہ ہارنا ، کم ہمتی کرنا. اپنا دل تھوڑا کیوں کرتی ہو ، اس دن کے لیے تو میں نے اور تم نے مدتوں ناک رگڑی ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۶۲). انہیں گوارا نہ تھا کہ گھر کی بیگم بننے کے بعد وہ اس خیال سے دل تھوڑا کر سکے کہ میں لاوارث لڑکی تھی. (۱۹۳۳ ، جستجو نگاہ ، ۲۰۰).

---تھوڑا ہونا محاورہ.
ہمت ٹوٹ جانا ، حوصلہ کم ہونا.

سچ کے نوکریوں کو کنگن کی طرف سے موڑا
گہنا پہنایا بہت سا کہ نہ ہو دل تھوڑا

(١٨٣٦ ، واسوخت امانت ، ١٠). ایسی ناامیدی کی باتیں نہ کرو ان سے دل تھوڑے ہو جاتے ہیں. (١٨٩٠ ، شہید وفا ، ٢٣).

بڑھ گیا آگے اگر عونِؓ جری کا گھوڑا
روک لی باگ نہ بھائی کا نہ ہو دل تھوڑا

(١٩٣٢ ، خمسۂ متحیرہ ، ٩٧).

---ٹپکنا محاورہ.
بے تابی کے ساتھ کسی طرف طبیعت کا مائل ہونا ، طبیعت للچانا (مہذب اللغات).

---ٹٹولنا محاورہ.
١. مرضی معلوم کرنا ، عندیہ لینا ، دل کا بھید معلوم کرنا.

آؤ ہم بھی ٹٹول لیں کچھ کچھ
تم نے بہتوں کے دل ٹٹولے ہیں

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٢). وہ ہر وقت زمانے کے تیور دیکھتا اور پبلک کے دل ٹٹولتا رہتا ہے. (١٨٩٦ ، مقالاتِ حالی ، ١ : ١٩٣). قاضی کو شاید کبھی اتنی فرصت ہی نہ ملی کہ وہ دوسروں کے دل ٹٹولتے پھریں. (١٩٨٣ ، بت خانہ شکستم من ، ٨٢). ٢. نفس کا جائزہ لینا. اپنے دل کو ٹٹولتا ہوں تو جو عقیدت حضرت اکبر اور ان کے کلام سے ١٩٢١ع میں ان کی وفات کے وقت تھی اس میں آج بھی ایک ذرہ کمی نہیں. (١٩٥٣ ، اکبر نامہ ، ٥).

---ٹُکڑے (ٹکڑے) کَرنا محاورہ.
سخت رنج یا صدمہ پہنچانا ، مایوس کرنا.

جگر کو چاک کیا دل کو کر دیا ٹکڑے
کیا اس ایک ترے غم نے کارِ صد جلاد

(١٨١٦ ، دیوان گویا ، ٩٢).

ٹکڑے دل کرتی ہے مسجد میں گنہ گاروں کے
منہ میں تیرے ہے زباں یا کوئی خنجر واعظ

(١٩٠٧ ، دفتر خیال ، ٦٥). غم نے مجھے کھا لیا ہے اسے نہ جیں! آ بھی جا ... تو نے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے. (١٩٨٢ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ١٣١).

---ٹُکڑے (ٹکڑے) ہونا محاورہ.
١. دل پاش پاش ہونا ، سخت صدمہ یا رنج ہونا.

دل غم سے ٹکڑے ہو گیا رونے جھُکا کے سر
بولے قریب آکے خدا پر کرو نظر

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٧). خاتون ، بیٹی یہ کیا کر رہی ہو ، صرف ماں کا نہیں دیکھنے والوں کا دل ٹکڑے ہوگیا. (١٩٢٩ ، وداعِ خاتون ، ١٠). مجھے نظرانداز کر دے گی ، وہ بے اعتنائی کے ساتھ پیش آئے گی اور میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا. (١٩٣١ ، افادی ادب ، ٣٣). ٢. بے اختیار مائل ہونا ، بہت فریفتہ ہونا.

کیا بلا تسخیر ہے جوہر تری شمشیر کا
جس پہ دل ٹکڑے ہوا جاتا ہے ہر نخچیر کا

(١٩٧٥ ، دل عظیم آبادی ، د ، ١٠).

---ٹُوٹ کَر آنا محاورہ.
بے اختیاری سے مائل ہونا ، دل و جان سے عاشق ہونا ، والہ و شیدا ہونا.

تم کو بھولا جو دیکھ پایا ہے
کچھ دیا ٹوٹ کر دل آیا ہے

(١٨٨٢ ، فریادِ داغ ، ١٢٣).

---ٹُوٹنا محاورہ.
شکستہ خاطر ہونا ، ہمت ہار بیٹھنا ، مایوس ہونا ، افسردہ ہونا.

محتسب شیشہ و ساغر کو سمجھ کر توڑے
دل نہ ٹوٹے کسی مے کش کا ذرا دھیان رہے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٣٠). جب شام ہوئی تو افغانوں کی ہمت بڑھی ، ادھر ان کے دل ٹوٹ گئے. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٣٧٩).

گُلوں پر کیا ہے کانٹوں تک کا میں دل سے دعا گو ہوں
خدا وندا نہ ٹوٹے دل کسی دشمن سے دشمن کا

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٦).

تمناؤں کے سب اصنامِ باطل ٹوٹ جاتے ہیں
نگاہیں کھل تو جاتی ہیں مگر دل ٹوٹ جاتے ہیں

(١٩٨١ ، حرفِ دل رس ، ١٣٠).

---ٹِھکانے رَہنا محاورہ.
تسکین ہونا ، قرار ہونا ، مطمئن ہونا. سو ان کا دل ٹھکانے نہ رہا اور وے ڈر کر ایک دوسرے کو کہنے لگے خدا نے ہم سے یہ کیا کیا. (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ١٧). آسودہ دلوں کو دیکھ کر اس کا دل ٹھکانے نہ رہا. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٣٣٣).

ایسا جو ہو تو شاید یہ دل رہے ٹھکانے
دنیا کو میں نہ جانوں دنیا مجھے نہ جانے

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٢ : ٣٣٣).

---ٹِھکانے لَگانا محاورہ.
دل کو تسکین بخشنا ، اطمینانِ خاطر کرنا ، دل کا اضطراب زائل کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---ٹِھکانے لَگنا محاورہ.
دل ٹھہرنا ، دل کا قرار پانا ، اطمینان ہونا ، تقویت ہونا ، تسلّی ہونا ، یکسوئیٔ خاطر ہونا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---ٹِھکانے ہونا محاورہ.
تسکینِ خاطر ہونا ، اطمینان ہونا ، یکسوئی حاصل ہونا ، حواس بجا و برقرار ہونا.

فرقتِ جاناں ، ہجومِ رنج ، بیتابی کے جوش
دل ٹھکانے ہو تو دیکھیں چل کے گلشن کی بہار

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ١٣٣). آپ کو خوش دیکھ کے میرا دل ٹھکانے ہوا ہے. (١٨٩٦ ، فلورافلورنڈا ، ٣٣٣). تفصیلی حال معلوم ہونے سے دل ٹھکانے ہوا. (١٩٢١ ، فغانِ اشرف ، ١٥). ٹیلی فون پر آپ نے وہ قیامت آفریں خبر سنائی کہ ابھی تک نہ دل ٹھکانے ہے نہ دماغ. (١٩٥٩ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ٥٠).

---ٹُھکنا محاورہ.
یقین کامل ہونا ، پورا اطمینان ہونا ، دل جمعی ہونا ، خاطر تسلّی ہونا.
تمہارا دل ٹُھکے تو اس بات کو قبول کرو (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۲۷). جب تمہارا دل انگریزی علاج پر نہیں ٹھکتا تو جانے دو. (۱۹۹۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۳۴۳).

---ٹَھکْنا محاورہ.
محبت میں گرفتار کرنا ، فریفتہ کرنا.

ایک صاحب سے جی لگا میرا
ان کے غمزوں نے دل ٹھگا میرا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۹).

---ٹھنڈا رَکْھنا محاورہ.
دل خوش رکھنا ؛ دل کو پُر سکون رکھنا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---ٹَھنڈا کَرْنا محاورہ.
تسکین دینا ، خاطر جمع کرنا ، راحت پہنچانا ؛ اضطراب دور کرنا.
جا کر ان کی چھاتی سے لگے اور دل ٹھنڈا کرے (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۶۸). مخمور کو بھی لے چلو میں بھی چلتا ہوں تا کہ عمرو کے ساتھ اس کو جلا کر دل ٹھنڈا کروں (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۶۹۵). تم کو ان پر غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل مسلمانوں کے. (۱۹۱۷ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، محمود الحسن ، ۲۲۷).

---ٹَھنڈا ہونا محاورہ.
اطمینان ہونا ، تسکین پانا ، اِضطراب رفع ہونا.

ٹھنڈا نہ خریدار کا دل ہو کہ شہیدی
اس گل کا ابھی گرم ہے بازار کئی دن

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۵۸).

غیرِ دریا میں نہاتا ہے بت شوخ کے ساتھ
یا خدا ڈوب مرے تب ہو مرا دل ٹھنڈا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۷). دوپہر سے مار رہی ہو اور دل ٹھنڈا نہیں ہوتا (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۰). میں چاہتا ہوں کہ اسے قتل کر دوں تا کہ میرا دل ٹھنڈا ہو جائے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۹۸).

---ٹھوکْنا محاورہ.
اطمینان خاطر کرنا ، دلجمعی حاصل کرنا ، تسلّی کر لینا. جب تک انسان اپنا دل ٹھوک نہ لے ... کیونکے ایکا ایکی ہاں کر لے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۷).

---ٹھہرا لینا / ٹَھہرانا محاورہ.
تسکین دینا ، تسلّی دینا ، اضطراب دور کرنا.

ہائے سینے میں نشاں تک نہیں اب اس دل کا
جس کو ٹھہرائے تھے ہم نام تمہارا لے کر

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۵۷).

کسی کی یاد نے ٹھہرا لیا جو دل کو تو کیا
کوئی تدارکِ بیتابیٔ جگر نہ کیا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۰).

---ٹھہرْنا محاورہ.
تسکین ہونا ، تسلّی ہونا ، قرار آنا.

گیا تھا رات چھوڑ بدلی میں ظالم جس طرف کوں توں
تڑپنے سے دل مرا بجلی کے اب لگ بھی نہیں ٹھہرا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹).

دل ٹھہر گیا زخمِ جگر بھر گئے اپنے
آرام ہے ہم تم کو جو لپٹائے ہوئے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۵۳).

راہِ خدا میں صبر کی منزل کی دھوم ہے
میں بھی کروں گا قصد اگر دل ٹھہر سکا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۹۸).

دل ٹھہر ہی جائیگا ، زخم بھر ہی آتے ہیں
کس نے ہاتھ تھاما ہے ، کس نے دل کا غم بانٹا

(۱۹۶۶ ، شہرِ درد ، ۱۰۳).

---جان اسث.
نہایت عزیز ، جان سے پیارا ، دلی دوست.

ادا ہے پیاری کمر ہے نیاری پر اک کی لے دل جان
لچک تمہاری ہے پیاری واری ہوئے ہیں سب ہے دھیان

(۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۸). [دل + جان (رک)].

---جانا محاورہ.
عاشق ہونا ، فریفتہ ہونا.

تجھ دیکھنے دل تو گیا ہوز جیو اُپر ہے کل گھڑی
دیکھے تو ہے جیو کے اوپر نیں دیکھے تو نیں کل گھڑی

(۱۵۲۸ ، مشتاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۶)). غرض جو ان کا دل اس پر گیا پوچھا ، اے نازنین تجھ پر ایسی کیا آفت پڑی ہے جو اس ویرانے میں آ کر بیٹھی ہے. (۱۸۰۳ ، گلِ بکاؤلی ، ۵۲).

کس نے نگہِ ناز سے دیکھا ہے اس طرف
فریاد کر رہا ہے جگر ہائے دل گیا

(۱۹۰۷ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۱۳).

---جانْتا ہے فقرہ.
حقیقت معلوم ہے ، سب خبر ہے.

دل ہی اوس کو جانتا ہے جس پہ گُزرا ہے یہ حال
عشق کا صدمہ زبانوں سے بیاں ہوتا نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۶).

---جانی صف.
رک: **دل جان ، محبوب ، پیارا.** میاں مرغیوں سے تو میری زندگانی ہے یہی میرے اچھے دل جانی ہیں. (۱۸۸۳ ، گل بہ صنوبر چہ کرد (آرام کے ڈرامے ، ۳ : ۲۳۸)). [دل + جان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جانے یا خُدا جانے فقرہ.
جس پر مصیبت گُزری ہے اسے وہ خود جانتا ہے یا خدا واقف ہے.
درد کوئی کسو کا کیا جانے اوس کا دل جانے یا خدا جانے
(۱۸۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، ۱۰۶).

ــــ جگر (ـــ کس ج ، فت گ) امذ.
ہمت ، حوصلہ ، جرأت.

ذرا سی جان ہے پر دل جگر پروانے کا دیکھو
کہ جلتی آگ میں کس شوق سے گر گر کے جلتا ہے

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۹).

کیا دل جگر ہے چاہنے والوں کو دیکھیے
میرے سکوت اپنے سوالوں کو دیکھیے

(۱۹۱۹ء ، انجم کدہ ، ۹). [دل + جگر (رک)].

ــــ جلا (ـــ فت ج) صف.
۱. دل سوختہ ، فریفتہ ، عاشق.

مبارک تری مہربانی کی چھاؤں
زمانے کے سب دل جلیاں کی ہے ٹھاؤں

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۲۶).

میں جل رہا ہوں اک رخ روشن کی یاد میں
مجھ دل جلے کے سامنے کوئی نہ لائے شمع

(۱۸۷۲ء ، مظہر عشق ، ۸۹).

دل جلے روتے ہیں شاید اس جگہ اے کوئے دوست
خاک کا اتنا چمک جانا ذرا دشوار تھا

(۱۹۲۲ء ، غزلستان ، ۱۳). **۲. رنجیدہ ، مغموم.** وہ بھی دل جلا اور خشک گا میرے پاس آوے گا. (۱۸۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۸۲). کسی دل جلے مہاجر نے بڑے غصے سے کہا تھا پاکستان کا مطلب کیا. (۱۹۷۷ء ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۶). [دل + جلا ، جلنا (رک) کا حالیۂ تمام].

ــــ جلا کر خاک کرنا محاورہ.
بے حد صدمہ پہنچانا. میں ... بھائیوں کی بدزبانی پر خون جگر کھاتا تھا اس ... بھائی نے دل جلا کر خاک کر دیا. (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۵۵۳).

ــــ جلا کے پکا پھوڑا کرنا محاورہ.
(عو) بہت صدمہ پہنچانا.

سوت کا زندی کے حق میں نہیں غم ہے تھوڑا
کر دیا دل کو جلا کے مرے پکا پھوڑا

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۲۷۹).

ــــ جلانا محاورہ.
۱. صدمہ پہنچانا ، دکھ دینا ، اذیت دینا.

میرا دل جلایا توں اس بات نے
دیا درد دل کوں توں اس دھات نے

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۳۰۱).

ٹھنڈی کبھی نہ ہوں گی یہ گرمیاں تمہاری
آخر نسیم کا دل کب تک جلائیے گا

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۳).

یہ مانا آتشیں رخ ہو مگر یہ تو کہو مجھ سے
کہ تم نے آگ دل میرا جلانا کس سے سیکھے ہو

(۱۹۰۷ء ، دفتر خیال ، ۱۱۰). **۲. رنج اٹھانا ، صدمہ برداشت کرنا،**
دکھ جھیلنا ، ناخوش ہونا ، جلنا.

عبث دل کو اپنے جلاتے ہو تم
مگر کچھ مزا غم میں پاتے ہو تم

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۵۰).

برنگ شمع جس نے دل جلایا تری دوری میں
تو اس نے منزل مقصود کو زیر قدم پایا

(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۳).

ــــ جل بھن کر کباب ہونا محاورہ.
رک : دل جل کر کباب ہونا. دل جل بھن کر کباب ہو گیا اور میں اپنے دوست کے ہمراہ کناٹ پیلس کے دو چار چکر لگا کر واپس آ گیا. (۱۹۷۵ء ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۳۸).

ــــ جل کر خاک ہونا محاورہ.
بے حد صدمہ پہنچنا ، بہت تکلیف ہونا. ۱۳ سو برس کے معاملے کی بات ایک بھائی کے سامنے اس طرح کہہ دیتی جس سے اس کا دل ... جل کر خاک ہو جائے اس میں خوبی کیا ہے. (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۳۷۳).

ــــ جل کر (کے) کباب ہونا محاورہ.
بہت زیادہ صدمہ پہنچنا.

کباب ہوتا ہے دل جل کے ایسی باتوں سے
وہ میرے پاس جو پی کر شراب رہتا ہے

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۳۰۲).

ــــ جلنا محاورہ.
ناخوش ہونا ، کڑھنا ، دکھ ہونا ، افسوس ہونا.

سو یو دل جلیا دیکھ آرام پا
رہیا پال پر بیس دھر چھاؤں جا

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۵۲).

بیکس کوئی مرے تو جلے اوس پہ دل مرا
گویا ہے یہ چراغ غریباں کی گور کا

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳). لکھنؤ کی ویرانی پر دل جلتا ہے. (۱۸۶۰ء ، خطوط غالب ، ۳۲۹). مسلمانوں کی حالت پر ہمارا دل جلا تو ہم نے جل کٹی باتوں سے جلے دل کے پھپھولے پھوڑ لیے. (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۳۳). چھ کے چھ ظہارے چاون کے سر کا صدقہ بن گئے اور ارجن سنگھ کے خاندان کے دل جلنے لگے. (۱۹۸۱ء ، رزمیہ داستانیں ، ۳۶۱).

ــــ جلی (ـــ فت ج) صف مث.
غم کی ماری ، مصیبت زدہ ، دکھیا.

افسوس کیا کروں ماں اجڑیاں ہو یکا یک
طاقت نہیں رہی تب اس دکھ سوں دل جلی کا

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۲۹).

جھیلتی ناخنوں سے سینہ و رو
غمزدی ، دل جلی ، پریشان رو

(۱۷۹۱ء ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۸۲).

بہی کہتی تھی دل جلی ہر بار
اے مری جان تجھ پہ سان ہو نثار
(١٨٨٥ ، مثنوی عالم ، ٣٧). [دل + جلی ، جلنا (رک) کا حالیہ تمام مونث].

---جمانا محاورہ.
دل لگانا ، توجہ دینا ، شوق سے کوئی کام کرنا. آپ صلعم نے انہیں (ایک صحابی) نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ سکھلایا۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ دل جما کر ایک ایک رکن ادا کرنا چاہیے. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٥٩).

---جمع (---فت ج ، سک م) صف.
مطمئن ، بے فکر ، خاطر جمع.
نکو کر پریشاں دل جمع کوں
نکو توں بجھا جھمکتی شمع کوں
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٣). پھر غور خوب کریں کہ باز سخت چنگال دل جمع ہے یا نہیں. (١٨٨٣ ، صیدگاہ شوکتی ، ٩٣). [دل + جمع (رک)].

---جمع رکھنا محاورہ.
مطمئن رہنا.
یوسف کی اس نظیر سے دل کو نہ جمع رکھ
ایسی متاع جاتی ہے بازار ہر طرح
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٦٨٢).

---جمعی (---فت ج ، سک م) امث.
بے فکری ، اطمینان ، سکون قلب ، تسکین ، تسلی ، ڈھارس. دل جمعی کر کو کسو بہانے سے داتی کے گھر گیا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٦٣). سائل مع عرضیوں کے پیش کیے جاتے ہیں. ان کی فریادیں نہایت تحمل کے ساتھ سنی جاتی ہیں اور ان کی دل جمعی کی جاتی ہے. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ٣٠٠). دادا کے انتقال کے بعد میرے (لطیف اثر ، کتاب کے مصنف) والد نے اپنی تعلیم کو منقطع نہ ہونے دیا اور نہایت دل جمعی کے ساتھ حصول تعلیم میں لگے رہے. (١٩٨٣ ، حصار انا ، ٢٣). **اف** : رکھنا ، کرنا ، ہونا. [دل + جمع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جمنا محاورہ.
جی لگنا ، پوری توجہ ہونا ، گہری دلچسپی پیدا ہونا. تیز طبیعت کا خاصہ ہے کہ ایک فن پر دل نہیں جمتا. (١٨٨٠ ، آب حیات ، ٣٢٢).
اب کسی جا قدم نہیں تھمتا دل کسی بات پر نہیں جمتا
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٣ : ٢).

---جو (---و مع) صف امذ دلجو.
دل ہاتھ میں لینے والا ، دلداری کرنے والا ، پیارا ؛ محبوب.
سخن میرا ہوا ہے تب سوں بالا ہر سخن اوپر
لگا ہے دھیان میرا جب ستی اس سرو دلجو سوں
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٣٣).
روز جزا جو قاتل دل جو خطاب تھا
میرا سوال ہی مرے خوں کا جواب تھا
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٣).
رعنائی و زیبائی و محبوبی و خوبی
کیا بات ہے جو اس قد دل جو میں نہیں ہے
(١٩٥١ ، حسرت موہانی ، ک ، ٢٣). [دل + ف : جو ، جستن - ڈھونڈھنا].

---جوان رکھنا محاورہ.
بڑھاپے میں زندہ دلی قائم رکھنا ؛ با حوصلہ ہونا ، امنگوں سے بھرپور ہونا.
خیال دختر رز ہے مدام پیری میں
ضعیف لاکھ ہیں ، پر دل جوان رکھتے ہیں
(١٨٧٨ ، سخن بے مثال ، ٧٠).

---جوان رہنا محاورہ.
دل میں امنگ رہنا ، زندہ دلی رہنا (مہذب اللغات).

---جوان ہونا محاورہ.
دل میں امنگ ہونا ، حوصلہ ہونا.
بے سر دیے سولا مجھے آرام کہاں ہے
گو پیر ہوں پر دل مرا مرنے پہ جواں ہے
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٤٨).

---جوڑنا محاورہ.
١. دل لگانا ، توجہ دینا. ملامت یہ ہستی دل عشق سوں جوڑ. (١٦٣٥ ، تحفۃ العاشقین ، ٢٠). **٢. حوصلہ دلانا ، امید دلانا ؛ خوش کرنا.** اس خدائی آواز نے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ دیا. (١٩٣٢ ، القرآن الحکیم ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ١١٩٠).

---جوئی (---و مع نیز و مج) امث دلجوئی.
تسلی اور تسکین دینے کا عمل ، دلداری ، تالیف قلوب.
اد ک خلق دل جوئی سوں ہو حلیم
دھر نہار تہا سب سوں طبع سلیم
(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٣٠).
خدا جانے کیا جی میں بات آ گئی
کہ یہ میری دلجوئی ہی بھا گئی
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٩٦٧). پیر مرد ... بیٹھ کر سوداگر کی دلجوئی کرنے لگا کہ اے عزیز دنیائے دوں کا یہی کارخانہ ہے. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٠). مولانا (صلاح الدین احمد) میرے یہاں آتے لگے مریضہ کی حالت تفصیل سے پوچھتے تھے اور میری دل جوئی میں کوئی کمی اٹھا نہ رکھتے تھے. (١٩٦٦ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ٢٨). **اف** : کرنا ، ہونا. [دل + جو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---چیت لینا محاورہ.
دل پر قابو پانا ، خوش کر دینا ، گرویدہ بنا لینا. آہ ! پیاد تم نے میرا دل چیت لیا. (١٨٩٦ ، فلورا فلورنڈا ، ٩٣).

پھر بھی جو بگڑے وقت میں آقا کا ساتھ دے
لازم ہے دل وہ جیتنے والوں کا جیت لے
(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۲۹۵).

---جینے سے خفا ہونا محاورہ.
زندگی سے بیزار ہونا ، جینے سے متنفّر ہونا.
جب سے دولہا جدا ہوا اس کا
جینے سے دل خفا ہوا اس کا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۵۷۶).

---جھنکنا محاورہ (قدیم).
دل اُلجھ جانا ، بے تعلق ہونا.
ہے آج تو قحط سالو ست کا
جھنکیا ہے دھرم سوں دل جگ۔ کا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۳).

---جُھکنا محاورہ.
مائل ہونا ، راغب ہونا ، تسلیم کرنا.
دل جُھکا ہے تری بھواں کوں دیکھ
رُو ہے قبلہ طرف نمازی کا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۷).
جُھکتا نہیں ہمارا دل تو کسی طرف یاں
جی میں سما رہا ہے ازبس غرور تیرا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۹).
پہلے سر جُھکتے تھے در پر اسکے اب دل جُھک گئے
شہرباری ہے وہی جس میں ہو شانِ دلبری
(۱۹۰۰ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۹۲).
اُس کی ٹوپی کا پُھندنا جب لہرا کر رُک جاتا ہے
میرا دل بھی اس کی جانب جُھک جاتا ہے
(۱۹۷۵ ، تقلمانے ، ۵۹).

---جُھمانا محاورہ.
دل کو وجد میں لانا.
عقل کو لاکے وجد میں دل کو جُھمانیے
جی چاہتا ہے نعرۂ مستانہ کھینچیے
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۳۰۳).

---چار چار ہاتھ اُچھلنا محاورہ.
دل بلیوں اُچھلنا ، نہایت مضطرب ہونا ، بے قرار ہونا ، لرزہ براندام ہونا ، بے طرح دل دھڑکنا.
سینے پہ دھر کے دیکھ ذرا ایک بار ہاتھ
یہ حال ہے کہ اچھلے ہے دل چارچار ہاتھ
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۰۲).
شمشیرِ بےپناہ کا ہو رنگ دیکھ کر
دشمن کا دل اُچھلنے لگا چار چار ہاتھ
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۰۹).

---چاک صف.
رنجیدہ ، مایوس ، غمگین ، سینہ چاک.
شانہ ہے دل چاک مشاطہ ہے دنگ
آئینہ محو تماشا ہو گیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰). [دل + چاک (رک)].

---چاک کرنا محاورہ.
سخت صدمہ پہنچانا.
کیا چاک کیا تو نے مری جان مرے دل کو
اپنا ہی بنایا ہے گریباں مرے دل کو
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۰).

---چاک (چاک) ہونا محاورہ.
نہایت رنج ہونا، سخت صدمہ پہنچنا، زخم خوردہ ہونا، دل دونیم ہونا.
دل ہوا چاک آفتابِ حسن کے شوقوں سراج
سوزنِ خطِّ شعاعی سیں رفو کرناں لگا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۲).
بے یار پیتے ہی جو ہوا چاک چاک دل
ساقی یہ ہے شراب کہ خنجر کی آب ہے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۳).
ناگہاں ایسی خبر آئی کہ دل چاک ہوا
شعرا رونے لگے ہاتھ کلیجے پہ دھرے
(۱۸۹۷ ، دیوانِ مائل (احمد حسین) ، ۲۷۹).

---چالاک صف.
سیرچشم، جسے پیسہ خرچ کرنے میں تامُّل نہ ہو. اس کو روپیہ پیسہ کی کوئی پروا نہ تھی ، ایسا دل چالاک آدمی نہ میں نے رئیسوں میں دیکھا نہ شہزادوں میں. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۳۲). [دل + چالاک (رک)].

---چاہنا ف ل.
خواہش ہونا ، مرضی ہونا. جہاں جہاں اس کا دل چاہا ... وہ مُڑ گیا. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۱۱۰).

---چاہیے فقرہ.
حوصلہ درکار ہے (نوراللغات ، مہذب اللغات).

---چُرانا محاورہ ؛ نیز چُورانا (قدیم).
۱. پہلو تہی کرنا ، کوتاہی کرنا ، کترانا.
چوراتا ہے دل رزم سے جو شہا
تو کیوں نام کاوس اپنا رکھا
(۱۸۱۰ ، شاہنامہ ، منشی ، ۱۹۹). محمد احمد نے ہمیشہ امتحان سے دل چُرایا. (۱۸۸۶ ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۵۱). اہلِ نقد و نظر بھی کسی کتاب یا ڈرامے کے شائع کرنے سے دل چُراتے ہیں. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع (ترجمہ) ، ۲۱۵). **۲. درپردہ اپنا دلدادہ کرنا ، فریفتہ کرنا ، عاشق بنانا.**

دل لا چرانا دل کے تیں دلدار کا دستور ہے
بانانچ سیں رکھنا بھلا چوسار کا دستور ہے
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۵۵).

دلبرو دل چرانے ہو ہر دم
یوں کبھی اعتبار ہوتا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۴۲).

ستم بھی تری بدنامیوں کا باعث ہے
کہ لعب نہیں تری آنکھوں کو دل چرانے کا
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۵۲).

لڑکپن ہی ہیں جن کو دل چرا لینے کی عادت ہے
دکھنی پر اتر آئیں گے شاید وہ جواں ہو کر
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۹).

ـــ چسپ (ـــ فت چ ، سک س) صف ؛ مر ، دلچسپ.
دل لبھانے والا ، پرلطف ، پرکشش ، عمدہ ، خوبصورت ، خوشنما.

رہتے ہیں جی میں مصرعِ دل چسپ کی طرح
گھر بار ہو ہے سرو قدوں کا برائے بیت
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۵). یہ محل لائق بادشاہوں کے ہے جس وقت تیاری اس کی ہوگی کیا ہی مکان دل چسپ بنا ہوگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۷).

دل چسپ تھی ایسی شکل اس کی
نظروں پہ چڑھی تو دل میں اتری
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۵).

دلچسپ ہے ، کیا تاروں بھری رات کا جلوہ
صنعت گرِ ہستی کی کرامات کا جلوہ
(۱۹۲۵ ، مطلعِ انوار ، ۱۳). ہر ایک بڑے غور سے اس کی دلچسپ کہانی سن رہا تھا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں (ترجمہ) ، ۳۷). [دل + ف : چسپ ، چسپیدن ـ چپکنا].

ـــ چسپی (ـــ فت چ ، سک س) امث.
شوق ، رغبت ، لگاؤ ، دلبستگی. سارے جھنجھٹ سے دور رہیں اور خاموشی سے اپنی علمی و تحقیقی دلچسپی کو جاری رکھ سکیں. (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکرِ حبیب ، ۲۹). عام آدمی کو خالص زبان کے نظریہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۹۳). اف : رکھنا ، ہونا. [دل + چسپ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ چسپی لینا محاورہ.
متوجہ ہونا ، راغب ہونا ، مائل ہونا. اسے تعجب تھا کہ اس کا خاوند محمودہ میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہا ہے. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۳۸).

ـــ چلا (ـــ فت چ) صف مذ (مث : دل چلی).
۱. (الف) **دلیر ، بہادر ، نڈر ، بے باک ، حوصلہ مند.**

نہ تھا جو دل چلا تو ہانو کیونکر بڑ سکے سنکھ
سہم ایسی بغیر از شوق کر سکتا ہے سر کوئی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۹). جو ذرا دل چلی تھی جھپ جھپ درختوں پر چڑھ گئی. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۹۷). ان کا (بیبی جویریہ) پہلا نکاح ان کے باپ حارث نے اپنے ہی خاندان کے ایک نوجوان مسافع بن صفوان کے ساتھ کر دیا تھا جو بڑا دل چلا اور بہادر شہسوار تھا. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۳۱). کوئی شوقین دل چلا نوجوان اپنا وقت عزیز اور روپیہ صرف کرکے اگر شکار کا ارادہ کرے تو بعض بزدل اور کم ہمت مسخرے اس کو ... ارادہ سے باز رکھنے پر اصرار کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۲۱۵). (ب) زندہ دل. تم جانتی ہو میں سدا کی دل چلی ہوں کھیل تماشوں میں جی لگتا ہے. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۲۳۳). ۲. (الف) **فیاض ، سخی** (نوراللغات). (ب) **فضول خرچ** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۳. **دیوانہ ، پاگل ، سودائی.** ایسا ہی تو دل چلا آگے کو جوتیاں کھلواتا ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۵).

ـــ چلا کر م ف.
ہمت کر کے ، حوصلہ سے ، بہادری سے. میں نے دل چلا کر ... اپنا احوال سب عرض کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۰). بہر صورت میں اس بھیس سے چلا اور دل چلا کر کہا کہ میں اپنی بی بی کو لینے آیا ہوں. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبیدار ، ۱۲۱).

ـــ چلانا محاورہ.
۱. **بہادری دکھانا ، ہمت دکھانا.** دل چلایا ہے تو بہت لوگوں پر فتح پائی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۹). چھ چیزیں آدمی کو چاہییں ... چوتھی یہ کہ لڑائی میں دل چلاوے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۳۱). ۲. **کسی چیز کی طرف رغبت کرنا ، دل دوڑانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

ـــ چل جانا محاورہ.
بہک جانا ، پاگل ہو جانا ، دیوانہ ہو جانا. بے انتہا دولت ملنے سے دل چل گیا. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۱ : ۷۰). چپکے آنکھیں بند کیے پڑے رہے ، بڑھیا سمجھی ... میاں کا دل چل گیا ، خدا خیر کرے. (۱۹۴۳ ، دل کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۹۴).

ـــ چلنا محاورہ.
رغبت ہونا ، خواہش ہونا ، طبیعت مائل ہونا.

فصلِ گل بھی آن پہنچی دیکھتے ہو کیا یقیں
اب کے چلتا ہے جنوں پر دل ہمارا بے طرح
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۰۲).

جو پہنے انھیں حُسن ان کا بھلے
کہ عاشق کا دل ان پہ دونا چلے
(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۳). اہلِ حرفہ اپنا اپنا پیشہ شہزادے پر ظاہر کریں جس صنعت پر اس کا دل چلے وہ سیکھے. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۱۳۱). بڑھیا کا طور دیکھو آج ذرا دل چلا گرہ سے پیسہ کھلا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۸۲).

ـــ چلی (ـــ فت چ) امث.
۱. **ہمت ، حوصلہ مندی ، جرأت ، اقدام.** جب تلک ہمت راسی اور

خوش نہیں ہوتی اور بادشاہ کا انصاف نہیں دیکھتی جرت میں دل چل نہیں کرتی. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۷۶). ۲. سخاوت ، فیاضی (پلیٹس). [دل + چل ، چلنا (رک) کا ماضی].

---چور (---و مج) صف ؛ ــُـدِلچور.

۱. کم ہمت بُزدل ، بودا.

ڈرپوک جو نظر جیے تھے دلچور
تھے خوف سے وہ تو زلزلہ درگور

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۵۳). ۲. کام سے جی چرانے اور ٹال مٹول کرنے والا ؛ کام چور ؛ غافل ، بے خبر ، بے پروا ، بے فکر ، لاُابالی (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۳. دلرُبا (پلیٹس). [دل + چور (رک)].

---چُورا ہونا محاورہ.

بڑا صدمہ پہنچنا (مہذب اللغات).

---چُور چُور ہونا محاورہ.

سخت صدمہ پہنچنا ، صدمے سے دل پاش پاش ہونا (ماخوذ مہذب اللغات).

---چُور ہونا محاورہ.

سخت صدمہ پہنچنا ، بہت رنجیدہ ہو جانا ، نہایت غمگین ہونا.

ایسے وو فکر سے ہوا چُور دل
ہوہ کے ہول غم سوں رنجور دل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، مثنوی عشقیہ ، ۹).

نازک مزاج وہ ہوں کہ دل چُور ہو گیا
اے شاد بات بھی جو کسی کی کڑی سنی

(۱۹۲۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۸).

---چیر کر دکھانا محاورہ.

دل کا راز ظاہر کرنا ، دل کی بات بتانا ، یقین دلانا.

داغ دل چیر کے اوس بت کو دکھانا ہی نہ تھا
آرزو نکلے تو نکلے مگر ایماں نکلا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰).

کوئی سُنے تو غم کی ہم داستاں سُنائیں
دل چیر کر دکھائیں اب تک ہیں زخم آلے

(۱۹۲۱ ، مطلعِ انوار ، ۱۳۱).

دکھادوں چیر کے دل اور دل کہوں کیونکر
زباں پہ کیوں یہ تقاضائے ناگوار ہے

(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۸۲).

---چیر کر دیکھنا محاورہ.

دل کا حال دریافت کرنا ، دل کا راز معلوم کرنا ، یقین کر لینا.

ہوا ہے جب سے شہرہ اس عدوئے دین و ایماں کا
کوئی دل چیر کے دیکھے علاقہ ہر مسلماں کا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۵).

---چیرنا محاورہ.

سخت تکلیف دینا ، شدید صدمہ پہنچانا.

غیر کے سر میں وہ کرتے ہیں جو کنگھی اپنی
رشک دل چیرتا ہے داغ کا آرا ہو کر

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۹۷).

---چھان دینا محاورہ.

دل چھلنی کر دینا ، رنج پر رنج اور صدمے پر صدمے پہنچانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---چُھپانا محاورہ.

پہلو تہی کرنا ، آنا کانی کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---چِھک جانا محاورہ (قدیم).

سیراب ہو جانا ، سیر ہو جانا. جب ان کا دل چھک جاتا ہے جور انگار بُجھ جاتی ہے تو تب اپنی کون کی پور اپی کون کی ہو جاتے ہیں. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی ، ۳۷۵).

---چَھلنی کرنا محاورہ.

سخت اذیت میں مبتلا کرنا ، شدید صدمہ پہنچانا.

دل چھلنی کیے دیتے ہیں موئے مژہ یار
ان تنھے سے تیروں میں بھی ہے توڑ بلا کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۷۲).

---چَھلنی ہونا محاورہ.

سخت تکلیف پہنچنا ، شدید صدمہ ہونا ، اذیت میں مبتلا ہونا. اس نے (شیخ مبارک) ان لوگوں کے تیر ستم بھی اتنے کھائے تھے کہ دل چھلنی ہو رہا تھا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۹). زندگی بتے کے طعنے سنتے سنتے دل چھلنی ہو گیا. (۱۹۲۹ ، ہوائے عیش ، ۵۷).

---چِھن جانا محاورہ.

دل کا بہت زخم خوردہ ہونا (مہذب اللغات).

---چُھن سے ہو جانا محاورہ.

کسی ناگہانی خبر سے دل دہل جانا (قاموس الفصاحت ، ۲۹۸).

---چھوٹا کرنا محاورہ.

ہمت ہارنا ، آزردہ ہونا.

جتنے خطروں کا سامنا ہو چھوٹا کرتا نہیں وہ دل کو

(۱۹۲۸ ، تعلیم الحیات ، ۹۷). جو کوئی کہتا ہے جھک مارتا ہے ، تم کیوں اپنا دل چھوٹا کرتی ہو. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۰۷).

---چھوٹا ہونا محاورہ.

ہمت پست ہو جانا (نوراللغات).

---چُھوٹ جانا / چُھوٹنا محاورہ.

ہمت ٹوٹ جانا ، ناامید ہونا ، عاجز آنا. اس وقت چونکہ میرا دل

کچھ چھوٹا سا جاتا ہے ، اس لئے آپ کی اجازت چاہتا ہوں.
(۱۹۳۲ء ، ریاست (ترجمہ) ، ۲۹۲).

---چھوڑنا محاورہ.
ہمت ہارنا.

ایک بھی میداں میں گر وہ ہاتھ قاتل چھوڑ دے
سامنے اوس کے اگر رستم بھی ہو دل چھوڑ دے
(۱۸۷۹ء ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۶۵).

---(کو) چھیدنا محاورہ.
دل میں زخم ڈالنا ؛ عاشق بنا لینا.

چھیدتی سب کے دل کوں جیوں بادام
کرتی تجھ پلک کام سوزن کا
(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۰).

دل فنا کرتا ہے آتش جنبشِ مژگاں کا شوق
چھیدتے ہیں دل رگِ سودا بہ نشتر توڑ کر
(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۷۹).

ناوک فگن وہ ہوگئے مشہور مفت میں
دو اک دلوں کو چھید کے تیرِ نگاہ سے
(۱۹۱۵ء ، جانِ سخن ، ۱۱۵).

---چھین لینا / چھیننا محاورہ.
فریفتہ کرنا ، محبت میں مبتلا کرنا ، عاشق بنا لینا ؛ مائل کرنا.

جھمکے دیکھانے (کے) کہ دل چھین لے گئے ہیں
یہ کن تری انکھیاں کوں سیکھلا دیا چھنالا
(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۸).

حسینوں کے دل ہم نے چھینے سدا
مگر خود کبھی دل لگایا نہ تھا
(۱۹۳۱ء ، صبحِ بہار ، ۱۱۳).

---چھینُو (---ی مع ، و مع) صف (قدیم).
دلرُبا ، دلبر. بادشاہ کو اس دل چھینُو سوں بڑی دل لگی تھی.
(۱۷۶۵ء ، انوارِ سہیلی (دکنی اردو کی لغت)). [دل + چھین ، چھیننا (رک) + و ، لاحقۂ فاعلی].

---حاضر ہونا محاورہ.
یکسوئی کے ساتھ متوجہ ہونا ؛ دل ٹھکانے ہونا ، دل قابو میں ہونا ، اوسان درست ہونا. تیسرے پہر اول اپنے آقا و مولا ، سیّدنا امیرالمومنین ، مولانا حسین علیہ السلام کے سرِ مبارک کی زیارت کو گیا مگر بدقسمتی کہ دل حاضر نہ تھا ، ہر چند خیالات کو یکسو کیا کامیابی نہ ہوئی. (۱۹۱۱ء ، روزنامچہ سفرِ مصر و شام و حجاز ، حسن نظامی ، ۴۰).

---حَزِیں کس صف نیز بلا کس (---فت ح ، ی مع) صف.
مغموم ، غم زدہ ، ملول.

بیٹی کو چھوڑتی تھی نہ لاشِ امامِ دیں
روتی تھی اپنے باپ سے لپٹی وہ دل حزیں
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۷).

یاد نہ کر دل حزیں بھولی ہوئی کہانیاں
اُٹھتی ہوئی جوانیاں حسن کی شادمانیاں
(۱۹۳۰ء ، شبستان ، ۱۲۰). [دل + حزیں (رک)].

---خا ک کس اضا ، امذ.
زمین کا وسط ؛ قبر ؛ پیغمبر ؛ نیک بندے؛ایک قسم کی مچھلی(ماخوذ: جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [دل + خا ک (رک)].

---خا ک ہونا محاورہ.
تباہ ہونا ، برباد ہونا.

دل ہوا خا ک تو اکسیر کسی نے جانا
تھا یہ جب مال تو کوئی بھی خریدار نہ تھا
(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۳۸).

---خالی کَرْنا محاورہ.
غم و غصہ نکال ڈالنا ، بھڑاس نکالنا ، دل کی باتیں کہہ ڈالنا ، دل ہلکا کرنا.

بیٹے کب ہوں گے اب تک بے ستوں میں نقش شیریں کے
دل اپنا کس سے کرتا ہوگا یارو کوہکن خالی
(۱۷۵۵ء ، یقین ، د ، ۵۴).

اس کے سر میں بھی ہے سودا کیا کسی کی زلف کا
کرتی ہے میری طرح رو کر جو دل خالی گھٹا
(۱۸۷۰ء ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۳). شہر بھر میں اب اتنا کوئی باقی نہ رہا کہ اس سے بیٹھ کر دل خالی کروں. (۱۹۰۱ء ، مکتوباتِ شاد عظیم آبادی ، ۳۹).

---خانَۂ خُدا فقرہ.
دل کو کعبہ سے تشبیہ دیتے ہیں ، اس لئے کہ اس میں خدا کی یاد رہتی ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---خَراش (---فت خ) صف.
جانکاہ ، روح فرسا ، درد نا ک ، تکلیف دہ.

بانگِ درا تو ہوتی نہیں ایسی دل خراش
ہمراہِ قافلہ دلِ نالاں مرا نہ ہو
(۱۸۳۶ء ، دفترِ فصاحت ، ۱۵۴). پانی کی موجوں میں موت کا کس قدر دل خراش منظر نظر آتا ہوگا. (۱۹۳۵ء ، غریبوں کی جہاز رانی ، ۳۰). شیر محمد خان (ابنِ انشا) ۱۹۲۷ء میں پھلور کے قریب ایک گاؤں تھلہ میں رنگڑ راجپوت خاندان میں پیدا ہوا. باپ منشی خان معمولی کسان تھا. تھوڑی سی زمین تھی. مشکل سے گزارہ ہوتا تھا اس دلخراش حقیقت کو بُھولنے کے لیے پنجابی میں شعر کہنے کا شغل اپنا رکھا تھا. (۱۹۸۳ء ، اوکھے لوگ ، ۳۲). [دل + ف : خراش ، خراشیدن - چھیلنا].

---خَراش آواز (---فت خ) امث.
درد نا ک آواز(نوراللغات). [دل + خراش (رک) + آواز (رک)].

---**خراشی** (---فت خ) امث.
دل کو زخمی کرنا ، جانکاہی ، اذیّت (پلیٹس)۔ [دل + خراش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---**خَسْتَہ** (---فت خ ، سک س ، فت ت) صف.
مصیبت زدہ ، رنجیدہ ، ملول ، غمگین.
لکھنؤ میں ہے یہ بھی دل خستہ   بھاگنے کا بیلا نہیں رستہ
(۱۸۶۰ ، مثنوی بحرمختلف ، ۶)۔
بسمل ہیں تیغِ غم سے ، دلخستہ ہیں الم سے
نخچیرِ زخم خوردہ ، صیدِ شکستہ جاں ہیں
(۱۹۲۱ ، مطلع انوار ، ۱۳۰)۔ [دل + خَسْتَہ (رک)]۔

---**خُنک ہو جانا** محاورہ.
جی خوش ہو جانا ، فرحت ملنا ، راحت پہنچنا ، دل ٹھنڈا ہو جانا.
حسنِ ملیح دیکھ کے دل ہو گیا خُنک
شوربے نے سرد شربتِ دیدار کر دیا
(۱۸۷۴ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۸۱)۔

---**خواہ** صف امث=دلخواہ. (الف) صف.
پسندیدہ ، مرضی کے موافق ، حسبِ منشا ، خاطر خواہ ، دل چاہتا.
اندھارے کے بادل منجے بیڑی چو بہر
خدایا تو بھیجیں ہمن یار دلخواہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۹)۔
مجھے اوس کے سانئے میں لا ، شاہ کر
حصولِ مراداتِ دلخواہ کر
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸)۔
اب حال اپنا اس کے ہے دل خواہ
کیا پوچھتے ہو الحمد للہ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۶)۔ اس دفعہ ان کو سکان بہت دلخواہ اور تفریح بخش مل گیا تھا۔ (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۵۱)۔ (ب) امذ.
دلبر ، محبوب ، معشوق.
کیوں توجہ رہتی ہے صاحب دلوں کی سُونے دل
دل کے آئینے میں ہے جلوہ کسی دلخواہ کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳)۔
نرگس: دیر سے تکتی تھی کھانے کے لیے یاں راہ میں
ناظم: جلد اسی کے واسطے آیا ہوں اے دل خواہ میں
(۱۸۹۲ ، نکوِ غفلت ، ۹)۔ [دل + ف : خواہ ، خواستن ـ چاہنا]۔

---**خورْد** (---و معد ، سک ر) صف.
غمگین (مہذب اللغات)۔ [دل + ف : خورد ، خوردن ـ کھانا]۔

---**خوش** (---و معد) صف.
خوش و خُرّم ، مسرور ، مطمئن ، قانع (ماخوذ: پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [دل + خوش (رک)]۔

---**خوش رَکْھنا** محاورہ.
دل بہلانا.
ہم کو معلوم ہے جنّت کی حقیقت ، لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰)۔

---**خوش رَہْنا** محاورہ.
طبیعت بشّاش رہنا (مہذب اللغات)۔

---**خوش کَرْنا** محاورہ.
جی بہلانا ، دل لگی کرنا ، راضی کرنا ، طبیعت کو مسرور کرنا ، دل کو رجھانا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ نوراللغات)۔

---**خوش کُن** (---و معد ، ضم ک) صف.
دل کو خوش کرنے والا ، فرحت بخش ، مسرت انگیز. غرض دونوں میں سے ہر ایک اپنے موقع پر ایک دوسرے سے بڑھ کر زیادہ دل خوش کُن اور جانفزا ہے۔ (۱۹۲۶ ، ظریفہ (رسالہ) ، ۳۲)۔ میرا سفر دل خوش کُن بھی اور پُرخطر بھی رہا۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱)۔ [دل + خوش (رک) + ف : کُن ، کَرْدن ـ کرنا]۔

---**خوش ہونا** محاورہ.
فرحت ہونا (نوراللغات)۔

---**خوشی** (---و معد) امث.
۱. **مسرت ، لطف ؛ مرضی.**
مجلس میں دل خوشی کی جو چاہئے سو شے تھی
مے تھا و یار تھے سب معشوق تھا و نے تھی
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰)۔
گر تمہاری دل خوشی ہے ذبح کرنے میں مرے
خوب جی جاوے تو جاوے اور کیا ہو جائے گا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۲)۔ ۲. **صبر ، قناعت** (جامع اللغات)۔ [دل + خوشی (رک)]۔

---**خوفنا ک ہونا** محاورہ.
ڈرنا ، خوف کھانا (جامع اللغات)۔

---**خُون** (---و مج) صف.
خواہش مند ، مشتاق ؛ چھوڑا ہوا ؛ جسے معشوق نے چھوڑ دیا ہو (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [دل + خُون (رک)]۔

---**خُون کَرْنا** محاورہ.
۱. **بے حد محنت یا مشقت کرنا ، عرق ریزی کرنا.** دل خون کیا ہے تب یہ اشعار کہی ہیں۔ (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۷)۔ ۲. **غم میں مبتلا کرنا ، رنجیدہ کرنا ، صدمہ پہنچانا.**
مئے لعل پینا تو خوب ہے سلیم
نکو کر توں دل خون دروں یتیم
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۱)۔
عمر ، ہر چند کہ ہے برق خرام
دل کے خون کرنے کی فرصت ہی سہی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۱)۔

تعلیم کا اک مرحلہ دشوار ہے ایسا
اس رنج نے دل خون کیا بلکہ جگر بھی
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۳۵).

ـــ خُون کُن (ـــ و مع ، ضم ک) صف.
تکلیف پہنچانے والا ، اذیت دینے والا ، رنجیدہ کرنے والا.

ہوئے مسجودِ ملائک کب یہ رتبہ خاک کا
اس میں اک سِر ہے کہ دل خوں کُن ہے وہ ادراک کا

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۱۷). بھولے بھالے پروانے ... حضرت بلبل وغیرہما سے ... ظہور میں آئی اس کا بیان دل خونہ کُن ہے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیرمینائی (دیباچہ) ، ے). [دل + خُون (رک) + ف : کُن ، کَردن ـ کرنا].

ـــ خُون ہو کے بَہ جانا / رَہ جانا محاورہ.
دل کی امنگ جاتی رہنا ، دل بُجھ جانا ، بے انتہا صدمہ پہنچنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ خُون ہونا محاورہ.
نہایت رنجیدہ ہونا ، غم و غصہ میں مبتلا ہونا ، اندوہ گیں ہونا.

تمام ملک سارا ہوا نیلگوں
ہوا مومناں کا دل از بیم خوں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۰).

بس کہ رکھتا ہوں تجھ قدم کی یاد   دل ہوا خوں مرا حنا کی قسم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۳).

دل خوں ہوئے اک دم میں ہزاروں کے ستم گر
کیا تو نے شگوفہ یہ نیا آن کے چھوڑا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۵). جب یہ ذہیر کسی اور کے حصہ میں آ جاتے تھے تو میرا دل خُون ہو جاتا تھا. (۱۹۳۰ ، سرگذشت عروس ، ۱۲۸). میں آپ کے ساتھیوں کا قائل ہوں جن سے عوام کا دل خُون ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۶۶۳).

ـــ دادَہ (ـــ فت د) صف.
فریفتہ ، عاشق ، مفتون ، گرویدہ.

وہ شہزادہ جو دلدادہ تھا اس پر
شش و پنج اس طرح کا دل تھا ششدر

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۶۶۷). مامون نے بہت زدہ ہو کر نام پوچھا. اس نے کہا ارسطو ، مامون خوشی سے پھڑک اٹھا اور اس سے سوال و جواب کئے اس خواب نے مامون کو فلسفہ کا اور دلدادہ بنا دیا. (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۱۵). وہ (ابراہیم قلی قطب شاہ) ایام طفولیت سے ہی عاشق مزاج ، امن پسند اور علم و ادب کا دلدادہ تھا. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۳۰). [دل + ف : دادہ ، دادَن ـ دینا].

ـــ دار (الف) امذ ، صف دلدار.
محبوب ، معشوق ، پیارا.

عاشق کعبے مذہب سے قبلہ حجازی نہیں روا
قبلہ حاجت کا بھی دلدار تجھ دیدار کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۹).

مو نظر سامنے نہیں ہے یار   نین بانی میں تیرتا دلدار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۹).

جانبِ پرورئیِ دلدار سدا ہو لے دل
چھوڑ کر قبلہ نہ پھر قبلہ نما اور طرف

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳۰). غنیمت یہ ہوا کہ میرے دلدار کو بھی قصے سُننے کا ... مجھ سے بھی کہیں زیادہ شوق تھا. (۱۹۲۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۶۰).

نظر کے حوصلوں کو میرے زاہد
فروغِ جلوۂ دلدار سے پُوچھ

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۸). (۲) صف. تسکین دینے والا ، تسلی دینے والا.

سب ہی سے کرم ، مجھ پہ ستم کیا ہے دو رنگی
دلدار کسی کا ہے دل آزار کسی کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۶). [دل + ف : دار ، داشتَن ـ رکھنا].

ـــ داری امث ، اسم دلداری.
دلاسا ، تسلی ، ہمدردی ، دلجوئی.

ہزاروں میرے یاری نہیں بہایاں میں غمخواری نہیں
لوگاں میں دلداری نہیں ہلائے خدا ملکے خدا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۲).

کیا ہوں یار خدایا بس آس تیری آج
کہ تج بغیر نہیں منج کوئی جو دیوے دلداری

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۵). لے بھائی ، اپنی سکینہ اور فاطمہ کی دلداری کر کہ ان کے دھوپ میں جل گئے تھے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۰).

ستم ہے تیری شوخی خشمگیں پر تک بھی دلجوئی
دل آزاری کی باتیں کر تو دلداری کو کیا جانے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۹۰). مجھے اعتراف ہے کہ تحصیلدار صاحب نے محبت یا دلداری میں کمی نہ کی. (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۵۵). عابدہ کو صرف روپیہ بنانے کی مشین سمجھتے ہیں ... جس کے نہ دل ہو نہ دلداری کی ضرورت ہو. (۱۹۸۶ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۹ ستمبر ، ۷۲). ـ ف : دینا ، کرنا ، ہونا. [دل + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ داشتی (ـــ سک ش) امث.
دلجوئی ، تسلی ، یہ وقت رعائتیں دینے اور یاری کا وقت ہے ، مخلصی اور خدمت گاری کا وقت ہے ، دل داشتی اور دوست داری کا وقت ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۱). [دل + ف : داشت ، داشتَن = رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ داغ داغ کرنا محاورہ.
دُکھ پہنچانا ، تکلیف دینا.

ہے یار سیرِ باغ جو کی میں نے جا کے رند
دل داغ داغ لالۂ گلزار نے کیا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۸).

---داغ داغ ہونا محاورہ.
دُکھ ہونا ، اذیت پہنچنا ، غم زدہ ہونا.

خط و عارض کے سوجے سیں ہوا دل داغ داغ اپنو
خوش آئے خاک نظارہ ریاحین و شقائق کا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، قصائد سحر ، ۴۴).

---دانا دان ہونا محاورہ (قدیم).
دل کا پریشان ہونا. دل ہوا عشق نے دانا دان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۹).

---دَریا کَرنا محاورہ.
دل کشادہ کرنا ، فیاضی کرنا ، فراخ دلی دکھانا.

پرت میں جنے اپنا دل کیتا دریا
عشق پنتھ میں اس کوں سایا کہ مانی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۱).

---دَریا ہونا محاورہ.
فیاض ہونا ، سخی ہونا ، فراخ دل ہونا.

اس صلح کل کے گوہراں میرے سخن سوں جلوہ گر
ازبس کہ وسعت مشربی سوں دل مرا دریا ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹).

---دَریاؤ (---فت د ، سک ر ، و مج) صف.
نہایت سخی ، نہایت فیاض ، دریا دل ، نہایت اندوہگیں ، درد ناک ، غمناک (فرہنگ آصفیہ). [دل + دریاؤ (رک)].

---دُکھا (---ضم د) صف.
رنجیدہ ، غمگین ، دردمند ، دکھیا.

کلیجا تھام کے جب دل دُکھے فریاد کرتے ہیں
بُتانِ سنگدل اس دم خدا کو یاد کرتے ہیں
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱۳۶). [دل + دُکھا ، دُکھنا (رک) کا حالیہ تمام].

---دکھانا محاورہ.
حوصلہ ظاہر کرنا ، جرأت کرنا. ابوالفضل فوج لے کر زیر دیوار پہنچا اور رسے ڈال کر شمشیر بکف قلعے میں کود پڑا پہلے کوئی اتنا بڑا دل دکھانے جب اس کے باب میں زبان ہلائے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۴۴).

---دُکھانا ف م.
رنج دینا ، صدمہ پہنچانا ، اندرونی غم دینا.

مصطفےٰ کے باغ کے پھولاں کوں بن پانی سکانے
مصطفےٰ ہور مرتضےٰ ہور فاطمہ کا دل دُکھانے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶/۷).

اے بتو دل کا دُکھانا جو نہ آتا تم کو
بخدا دَیر میں ناقوس نہ نالاں ہوتا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۵). سَو سے اُوپر عمر پائی مگر ایک دن کسی کا دل نہ دُکھایا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۰). کرلیجئے طنز ، کون روک سکتا ہے آپ کو؟ (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۱۰۰).

---دُکھنا ف ل.
غم ہونا ، افسوس ہونا ، صدمہ پہنچنا ، کڑھنا.

شکوہ غیر زباں تک کبھو لائیں کیوں کر
اونکا دل دکھتا ہے دل اون کا دکھائیں کیوں کر
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش (آغا جان عیش دہلوی) ، ۹۳).

اللہ رے ستم کہ دل دکھاتے بھی نہیں
اپنے سے جو دل دُکھے رُلاتے بھی نہیں
(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۴۴).

---دَوڑانا محاورہ.
خواہش کرنا ، آرزو کرنا.

جو دل طوطی نامے ہو دوڑائیا مناسب مری عقل کے آئیا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰).

صبر ایوبی کہاں سے لاؤں میں
یہاں بھی جو تجھ پر نہ دل دوڑاؤں میں
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۲۵).

---دَوڑنا محاورہ.
فریفتہ ہونا ، طبیعت مائل ہونا ، آرزو مند ہونا.

زخمِ کاری کے جو کھانے کو مرا دل دوڑا
سربکف میں طرفِ کوچۂ قاتل دوڑا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۱).

---دوز (---و مج) صف.
۱. تکلیف دہ ، اذیت ناک ، درد ناک ، دل برمانے والا.

دل اپنا چین سے رہتا نہیں اک آن پہلو میں
مگر دل میں تمہارا ناوک دلدوز رہتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰).

نالۂ دل دوز صحنِ بوستاں میں سر کیا
بُلبلانِ زار نے درسِ گلستاں چھوڑ کر
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۷۶). انہوں نے (حالی) غالب کی موت پر ایک دل دوز الم ناک مرثیہ ہی نہیں لکھا بلکہ اردو میں پہلی سوانح حیات یادگار غالب (۱۸۹۷) بھی قلم بند کی. (۱۹۸۶ ، نگار ، ستمبر ، ۳۵). ۲. مرغوب طبع ، پسندِ خاطر (نور اللغات). [دل + ف : دوز ، دوختن = سینا].

---دونیم (---و مج ، ی مع) صف.
دل شکستہ ، رنجیدہ ، غمگین.

فُرقت نے پھیر دی ہے چُھری میرے قلب پر
حالِ دوئی نہ پُوچھیے مجھ دل دونیم سے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۹). [دل + دو (رک) + نیم (رک)].

---دونیم کَرنا محاورہ.
دل توڑنا ، صدمہ پہنچانا ، رنجیدہ کرنا ، دل دو لخت کرنا.

عرض ہے میرا تجسوں اے شہ فہیم
نکر ایسی باتاں سوں توں دل دونیم
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۱).

ـــ دونیم ہونا محاورہ.
دل ٹوٹنا ، تکلیف ہونا ، رنج ہونا ، صدمہ پہنچنا.

پڑے یاد قرآں بہ امید و بیم
ہر یک کا ہوا غم تے دل بھی دونیم

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۹۱).

کیوں کر نہ دل حریفِ سخن کا دونیم ہو
ہر مطلعِ دولخت مرا ذوالفقار ہے

(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات)).

ـــ دِہ (ـــ کس د) صف.
سرگرم ، پُرشوق (پلیٹس). [دل + ف : دہ ، دادن ـ دینا].

ـــ دَہلا دینا / دَہلانا محاورہ.
ڈرانا ، دہشت زدہ کرنا. افسوس کے قابل وہ اصلی واقعات ہیں جن کے عکس نے ... دل دہلا دیئے. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۲۱). یہ کم بخت بے مروت ... دل دہلانے یا ہوکھلانے والی خبروں کی تلاش میں ... مارے مارے پھرتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۳ : ۱۰).

ـــ دِہی (ـــ کس د) امث.
۱. ڈھارس ، تسلّی ، تشفّی ، دلاسا ، دل جُوئی.

ہوا ہے دل دہی کا تم پہ تاوان
نہیں آسان لینا دل کسی کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۱).

الفت کی دل دہی کے منافی نہ چاہیئے
صادق ہیں آپ وعدہ خلافی نہ چاہیئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۱۵).

میں ترے لطف سے بھی ڈرتا ہوں
دل دہی دلبری نہ ہو جائے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۷۳). راجپوت راجاؤں کے ساتھ رشتے ناتے اور ان کا اعلیٰ ترین مناصب پر تقرر اور ایسے قوانین کا نفاذ جو خواہ شعائر اسلامی کے عین مطابق نہ ہوں لیکن ان سے ہندوؤں کی دل دہی ہو جائے ... یہ سب باتیں اسی کی (شہنشاہ اکبر) ... سیاسی مصلحت اندیشیوں کا سراغ دیتی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۹). **۲. توجہ ، دھیان.** کام میں رغبت اور دل دہی کریں. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۳). ف : کرنا ، ہونا. [دل + ف : دہ ، دادن ـ دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دِیا صف مذ.
دل دینے والا.

ہوئے دلبر نیرے ، ہیں دل دیاں کوں پوچھنا
تلخ ہے افیوں ، ولے افیونیاں کوں پوچھنا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۸). [دل + دیا ، صفت فاعلی].

ـــ دے کر / کے م ف.
شوق سے ، رغبت سے ، توجہ سے ، دل لگا کر. راجہ نے اسے چھوڑ دیا اور اس کی بات دل دے کر سننے لگا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳).

جیسا سن میرا بڑھتا جاتا تھا
ویسا دل دے کے پڑھتا جاتا تھا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۹۳).

یہاں تقریر ان کی کوئی دل دے کے نہیں سُنتا
اور اُن کو ناز ہے اپنی جگہ شیریں زبانی پر

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۵۸).

ـــ دیکھنا محاورہ.
حوصلے کی آزمائش کرنا ، مرضی دریافت کرنا ، عندیہ لینا.

وہ لطف کرتے ہیں دل دیکھنا جو ہے منظور
مجھے ہے ڈر نہ رکے وقتِ امتحاں فریاد

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۸).

منہ اُتر جائے اگر آرسی ٹوٹے ان کی
دل مرا دیکھتے ہیں توڑ کے وہ دل میرا

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۴۳).

ـــ دینا محاورہ.
۱. فریفتہ ہونا ، مفتون ہونا ، عاشق ہونا.

ہاتھ میں دلبر کے جس نے دل دیا
اختیار اپنے سے وہ جاتا رہا

(۱۸۰۱ ، باغِ اردو ، ۱۶۹). سو نہیں ہزار میں بھی ایک شکل سے نظر آئے گی جو دل دینے کے قابل ہوں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۲ : ۵۵۱).

دل دیا اپنی محبت کے لئے
اس میں احسان کسی کا کیا ہے

(۱۹۳۰ ، فکرِ جمیل ، ۲۰). **۲. حوصلہ بڑھانا ، ہمت دلانا.**

کیا رزم واں حیدرِ رزم ساز دیا دل انہیں پہلواں کون بھی باز

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۲۱).

ـــ دَھرنا محاورہ.
دھیان لگانا ، توجہ دینا ، ارادہ کرنا.

حضرت نبیؐ دستی کرے ، دل قطب نت تج سوں دھرے
نس دن ترا سیوا کرے ، حق گیان کا سوکھان توں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰).

دل اس کرے سو او کروں میں
قرباں یہ دل کے دلی دھروں میں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۷).

یوں اپنی بلا کت پر تم دل نہ دھرو اتّاں
اس میری جدائی میں اب ضبط کرو اتّاں

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۲۳).

آخر تو کبھی جیت کا پاسا بھی پڑے گا
دل داوِ محبت پہ تو مسرور دھرے جا

(۱۸۹۲ ، مسرور کاکوروی ، د (انتخاب) ، ۲).

ـــ دَھڑ دَھڑ کرنا محاورہ.
دل دھڑکنا ، خوفزدہ ہونا ، گھبرانا. اب تو میں بھی گھبرایا کہ لو

دغا سے بچے تھے ضرر شدید کا جُرم کر بیٹھے دل دھڑ دھڑ دھڑ دھڑ کرنے لگا۔ (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۲۷)۔

ـــــ دھڑکنا محاورہ۔
دل کی حرکت کا اعتدال سے تجاوز کرنا ؛ (مجازاً) بے قرار ہونا ، گھبرانا ، وسوسے پیدا ہونا۔

دل دھڑکتا ہے کہ تو یار ہے سودائی کا
تیرے مجنوں کو کہاں پاس ہے رسوائی کا
(۱۷۷۲ء ، فغاں ، د ، (انتخاب) ، ۷۹)۔

فصلِ گل آئی جنوں کے بڑھ چلے ہیں ولولے
دل دھڑکتا ہے کہ ناصح آ کے پھر سمجھائے گا
(۱۸٦۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۱)۔

کہیں ہوں نہ یارب دعائیں خجل
پھڑکتی ہے آنکھ اور دھڑکتا ہے دل
(۱۹۱۰ء ، قاسم اور زہرہ ، ۱۱)۔ میرا دل بُری طرح دھڑک رہا تھا۔ (۱۹۸۳ء ، تلاش ، ۸۷)۔

ـــــ دَھسک جانا محاورہ۔
دل بیٹھ جانا ، افسردہ ہو جانا۔

کو دل دھسک ہی جاوے آنکھیں اُبل ہی آویں
سب اونچ نیچ کی ہے ہموار تیری خاطر
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۲۰)۔

ـــــ دَھک دَھک ہونا محاورہ۔
دل دھڑکنا ، گھبرانا ، مضطرب ہونا۔

کھٹک ہے آنکھوں میں میری اب تک
دل اس کا بھی ہو رہا ہے دھک دھک
(۱۸۳٦ء ، ریاض البحر ، ۳۹)۔

ـــــ دُھکڑ پکڑ کَرْنا محاورہ۔
ہچکچانا ، ڈرنا ، مضطرب ہونا ، گھبرانا ، خائف ہونا۔ صادقہ کے خواب پر بھروسا تو تھا مگر تو بھی اندر سے دل دھکڑ پکڑ کرتا تھا۔ (۱۸۹۹ء ، رویائے صادقہ ، ٦)۔

ـــــ دُھکڑ پکڑ ہونا محاورہ۔
دل کا ہچکچانا ؛ خوف کھانا (نور اللغات)۔

ـــــ دُھکڑ دُھکڑ کَرْنا محاورہ۔
رک : دل دھکڑ پکڑ کرنا۔ اکیلی بیٹھی اللہ اللہ کرتی تھی اور دل دھکڑ دھکڑ کر رہا تھا۔ (۱۹۱۰ء ، گرداب حیات ، ٦۳)۔

ـــــ دَھک سے رَہ جانا/ہو جانا محاورہ۔
ناگہانی صدمے سے گھبرا جانا ؛ اچانک خوف محسوس ہونا۔ دل دھک سے ہو گیا کہ اللہ سہاگ کو قائم رکھے۔ (۱۸۸۰ء ، آبِ حیات ، ۹۰)۔

ہاں وہ تو میں نے دیکھا تھا ، دل دھک سے رہ گیا
اندھیر تھا کچھ ایسا کہ دیکھا نہ جاتا تھا
(۱۹۸۳ء ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۲٦۵)۔

ـــــ دھونا/دھوونا محاورہ (قدیم)۔
باز آنا ، ترک کرنا ؛ دل صاف کرنا۔

اگر آذر اس وقت پر ہوونا
تو دیک بت تراشی تے دل دھوونا
(۱٦۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵۷)۔

ہو دل دھو توں اپنا خرابات سوں
بھی چپ رہ توں بعضے خیالات سوں
(۱٦۸۰ء ، قصۂ ابوشحمہ (عکسی) ، ۵٦)۔

ـــــ ڈالنا محاورہ۔
دھیان لگانا ، توجہ کرنا ؛ مشغول ہونا۔

یہ دنیا میں دل ڈالنا تھی نفا
ستو مطلبِ حق ، ہووے دل صفا
(۱۷۸۱ء ، مجموعۂ ہندی ، ۵۹)۔ گھربار کے جھگڑوں میں دل ڈال کے تمہیں بُھلانا چاہتی ہوں۔ (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۹۳)۔

ـــــ ڈانوا ڈول ہونا محاورہ۔
دل پر قابو نہ ہونا ، مذبذب ہونا۔

شاد یہ عشقِ زنخداں میں ہے دل ڈانواں ڈول
کُود پڑتا ہوں میں ہر چاہ میں اندھا ہو کر
(۱۸۷۸ء ، سخنِ بے مثال ، ۳۸)۔

ـــــ ڈُبک ڈُبک ہونا محاورہ۔
رک : **دل ڈوبنا**۔ اب تو بیبی کی آنکھیں کُھلیں اور دل ڈبک ڈبک ہونے لگا۔ (۱۹۳۷ء ، خواجہ عبدالمجید ، ضرب الامثال ، ۳۵)۔

ـــــ ڈِگْنا محاورہ (قدیم)۔
للچانا ؛ نیت میں فتور آنا ؛ مائل ہونا۔ اس ناداری میں بیگانے مال پر اس کا دل نہیں ڈگتا۔ (۱۸۲۳ء ، سیرِ عشرت ، ۱۳۸)۔

ـــــ ڈُوبا جانا/ڈُوب جانا/ڈُوبْنا محاورہ۔
۱. **غشی طاری ہونا ، طبیعت مضمحل ہونا ، دل بیٹھا جانا یا بیٹھنا۔**

ڈوبے نہ مرا دل تو مرے یار قسم لے
اتنا جو ترے چاہِ زنخداں سے ہے اخلاص
(۱۸۰۰ء ، دیوانِ ریختہ ، ٦۱)۔

رات بھر دیکھا کیا سوئے فلک بیمارِ غم
اِس طرف روشن ستارے دل اُدھر ڈوبا کیا
(۱۹۱٦ء ، گل کدہ ، عزیز ، ۳۳)۔ رات فراق کا درد لیے زنداں میں اُترتی ہے تو زندانیوں کے دل ڈوب جاتے ہیں۔ (۱۹۸٦ء ، فیضانِ فیض ، ۵۸)۔ ۲. **دل کا محو ہونا ، مُستغرق ہونا۔**

کبھی شاہِ نجف کے عشق میں دل میرا ڈوبا تھا
کہ ہے دُرِ نجف ہو کر چمکتا دُرِ یتیم میرا
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۳۹)۔

ـــــ ڈھلنا محاورہ۔
طبیعت کا گرنا ، مضمحل ہونا۔ دل ڈھلا جاتا تھا ، جی گھبراتا تھا کہ باہر نکلوں ، ہاتھ پاؤں رفاقت نہ کرتے تھے۔ (۱۹۰۳ء ، مکاشفاتِ آزاد ، ۱۸)۔

ـــــ ڈھئہنا/ڈھینا محاورہ.
طبیعت کا مضمحل ہونا.

جی بکھرے دل ڈھے ہے سر بھی گرا پڑے ہے
خانہ خراب تجھ بن کیا کیا خرابیاں ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۱).

ـــــ ذرا سا ہونا محاورہ.
دل کا نازک ہونا، جس میں برداشت کی طاقت نہ ہو.

عاشق کا ذرا سا دل تسکین ہی کیا اس کی
جھوٹا ہو کہ سچا ہو وعدہ تو کیا ہونا
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۶۱).

ـــــ را بدل رہیست فارسی مقولہ.
دل کو دل سے راہ ہوتی ہے ، فارسی کا پورا شعر جس سے یہ مقولہ ماخوذ ہے یہ ہے:-

دل را بدل رہیست دریں گنبدِ سپہر
از سوئے کینہ کینہ و از روئے مہر مہر

آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دل را بدل رہیست میری صحت سے متعلق آپ کی تجاویز کے لئے آپ کا ممنون ہوں. (۱۹۳۶ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۹۲). دل را بدل رہیست ، مہر تھی تو ابھی بنگالہ میں لیکن قلبِ محبوب پرست قدمِ یار چوم رہا تھا. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۰۰).

ـــــ رانگا رانگا ہونا محاورہ.
(عو) **دل بیٹھا جانا.** جب سے دوا پی ہے دل رانگا رانگا ہوا جاتا ہے کیا معلوم کیسی دوا ہے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۷۷).

ـــــ رُبا (ـــــ ضم ر) نیز دِلرُبا. (الف) صف.
دل لُبھانے والا ، مطبوعِ خاطر ، دلکش. جس دلربا شہر میں یہ دل آرام باغ ہے اس دلربا شہر کا ناوں دیدار اس دل آرام باغ کا لقب رخسار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۶). حکمت کی باتیں ایسی دلربا ہوتی ہیں کہ سب کاموں سے باز رکھتی ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۸۱).

شباب و حسن کی تصویرِ دلربا ہوں میں
مجھے یقیں نہیں خود کو دیکھتا ہوں میں
(۱۹۸۸ ، سمندر ، ۹۰). (ب) امذ. ۱. **محبوب ، معشوق ، دلبر.**

سبھی دیوانے ہیں اس مہ لقا کے
مگر وہ دلربا جادو نگن ہے
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۲).

بدل کے رہ گئی دنیا نگاہ والوں کی
حریمِ ناز تک اس دلربا کا آنا تھا
(۱۹۰۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۹). ۲. **سارنگی کی قسم کا مگر اس سے لمبا بنگالی ساز جس کو کمانچہ سے بجایا جاتا ہے ، اس میں فولادی تار کی طربیں ہوتی ہیں ، سارنگی کی طرح تانت کے تار نہیں ہوتے، اسے بعض مقامات پر طاؤس بھی کہتے ہیں، اسراج.**

لگے بجنے بس دلربا اور چنگ
کبھی ہیں بجنے لگی بے درنگ
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۳). تختِ طاؤس کو بھول کر طاؤس رباب اور دلربا سے دلبستگی پیدا کر لی تھی. (۱۹۳۰ ، پیمِ اردو ، ۲۷، ۳). سعید الدین صاحب دِلرُبا بجایا کرتے تھے اسی لیے ان کا نام دِلرُبا ہو گیا تھا. (۱۹۷۱ ، ذکر یارِ چلے ، ۳۱۰). [دل + ف : رُبا ، رُبُودن - اُچک لینا].

ـــــ رُبائی (ـــــ ضم ر) امث نیز دِلرُبائی.
دلبری ، معشوقانہ انداز.

رشک تیری دلربائی کا زبس کھاتی ہے شمع
دیکھ تیرے حسن کے شعلہ کو جل جاتی ہے شمع
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۲). تعظیم کے علاوہ دلداری اور دلربائی کا اثر کس قدر بھرتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۱۵).

نہیں حجاب یہ اک طرزِ دل رُبائی ہے
تری حیا پہ بھی الزامِ بے حیائی ہے
(۱۹۵۸ ، جمیل مظہری ، فکرِ جمیل ، ۱۰۰). [دل + رُبا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ رُبایانہ (ـــــ ضم ر ، فت ن) صف.
محبوبانہ ، معشوقانہ ، محبوب کی طرح ، معشوق جیسا. اس پری پیکر نے ... ہنس کر نازِ دلربایانہ سے کہا یہ انگوٹھیاں ... مردوں کی نشانی ہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۱۳). کشمیر کے حسن کو انہوں نے صنفِ نازک کے دل ربایانہ پیرائے میں ہی دیکھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۵۳). [دل + رُبا (رک) + یانہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ رُجُوع ہونا ف م.
دل کا کسی طرف متوجہ ہونا (مہذب اللغات).

ـــــ رُچنا محاورہ.
دل کا مانوس ہونا.

دل کسی سے نہیں رچتا رنگیں
خوئے بد اپنی سے ناراض ہوں میں
(۱۸۳۵ ، رنگین (مہذب اللغات)).

کبھی تیر نظر نہیں کچتا
دل کسی کی طرف نہیں رُچتا
(۱۹۳۳ ، عروج لکھنوی (مہذب اللغات)).

ـــــ رَفْتہ (ـــــ فت ر ، سک ف ، فت ت) صف.
عاشق ، محبت میں مبتلا.

اسی دھات میں تھا وہ رہتا ہمیش
جگر تفتہ ، دل رفتہ و سینہ ریش
(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش، طپش ، ۴۴). [دل + ف : رَفتہ ، رَفتن - جانا].

ـــــ رُکا جانا محاورہ.
دل بند ہونا (رک) ، دل کا رنجیدہ ہونا ، دم گھٹنا.

کیا کروں کیونکر رُکوں ناصح ! رکا جاتا ہے دل
بس کیا چلتی ہے اس سے جس پہ آ جاتا ہے دل
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۵).

---رُکا ہُوا ہونا محاورہ.
خفگی ہونا ، ناراضی ہونا ، رنجش ہونا. جس سے دل رکا ہوا ہو اس سے مت ملو کیونکہ اس سے مل کر خوشی نہ ہوگی(۱۸۹۷ء ، خطوطِ سرسید ، ۲۰۲).

رخ ہو کچھ پھرا ہوا ، سر ہو کچھ جُھکا ہوا
بات چیت ہو الُجھی دل ہے کچھ رکا ہوا
(۱۹۲۵ء ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۹).

---رُکنا محاورہ.
آزردہ ہونا ، رنجیدہ ہونا ، ناراض ہونا ، پیچ و تاب کھانا.

کثرتِ غم سے دل لگا رُکنے
حضرتِ دل میں آج دنگل ہے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۳۲).

دل جیسے رک گیا کبھی ان سے ملے نہ ہم
انکار یوں ہوا کہ پھر انکار ہی رہا
(۱۸۸۸ء ، مضمون ہائے دلکش ، ۲۸).

یہ کیا ہو گیا رخ پھرا سر جُھکا
چڑھیں تیوریاں دل کسی کا رکا
(۱۹۱۰ء ، قاسم اور زہرہ ، ۵۱).

---رُکھا (---فت ر) صف (قدیم).
تسلی دینے والا ، دلدار ، محبوب ، معشوق.

نہیں سہر و وفا کیز و مکر سو گلرخاں میں ہے
ہمارا دل رکھے وہ جو ہمارے دل رکھاں میں ہے
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک (ضمیمہ) ، ۳۵). [دل + رکھا ، صفت فاعلی].

---رَکھنا محاورہ.
۱. تسلی دینا ، دلداری کرنا ، خوش کرنا ، آرزو پوری کرنا.

کتا میں رکھوں دل کوں رہتا نہیں
ہو کیا بھید ہے کوئی کہتا نہیں
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳۸).

کسو کا بھی کبھو را کہا کرو دل تم کو لازم ہے
وگرنہ دل رباؤں کا لقب دلدار کیوں ہوتا
(۱۷۵۵ء ، یقین ، د ، ۳). یہاں (ہندوستان) کے راجاؤں سے سارے جہان کے بادشاہ ڈرتے تھے اور ان کا وے لوگ سب طرح سے دل رکھتے تھے. (۱۸۵۹ء ، جامِ جہاں نما ، ۱ : ۲۹). یہ ہنسی کھوکھلی اور مصنوعی ہوتی ، جیسے وہ محض ان کا دل رکھنے کے لیے ہی ہنس رہا ہو(۱۹۳۲ء ، میرے بہترین افسانے ، ۳۹). **۲. توجہ کرنا ، راغب ہونا.**

جو کوئی دھیان ہور گیان میں دل رکھے ہیں
خدا نے سدا ان کوں خوبی سہاتی
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۶).

مصحفی چاہیے کیا پھر اسے اٹھ چلنے کو
جس مسافر نے کہ دل اپنا سفر پر رکھا
(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، ک ، ۴). خیر کے کاموں میں ہمیشہ دل رکھا کرے کہ اس جہان میں بھلا ہے اور اس جہان میں بھی بھلا ہے. (۱۷۳۶ء ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۳). **۳. حوصلہ رکھنا ، ہمت رکھنا.**

ناداں ہے تمیز حق و باطل نہیں رکھتا
تو اتنے تن و توش پہ کچھ دل نہیں رکھتا
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۹).

---رُندھ جانا/رُندھنا محاورہ.
دل بھر آنا ، رقت طاری ہونا ، مائل بہ گریہ ہونا ، غمگین ہونا.

ڈوبے ہوئے عرق میں سبھوں کے لباس تھے
دل رندھ گئے تھے چاند سے چہرے اداس تھے
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲). فضائے شعر پر سناٹا چھایا ہوا تھا ، عقل سوق اور دل رندھے ہوئے تھے.(۱۹۵۰ء ، جہان ہین ، ۱).

---رَوشَن کس صف (---و لین ، فت ش) صف.
ایسا دل جو کدورت سے پاک صاف ہو ، صاف شفاف دل (ماخوذ : مہذب اللغات). [دل + روشن (رک)].

---رَوشَن کَرنا محاورہ.
واقف کرنا ، علم پہنچانا ، معلومات فراہم کرنا ، دل کو نورِ عرفان سے منوّر کرنا (جامع اللغات).

---رَوشَن ہونا محاورہ.
۱. دل کا کدورت سے پاک ہونا ، معرفت کے نور سے دل کا منوّر ہونا.

دلِ عشاق کیوں نہ ہوئے روشن جب خیالِ صنم چراغ ہوا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۱).

سجھے کیا عشق کو بتو کافر
حال روشن ہو دل ہو جب روشن
(۱۹۱۰ء ، تاجِ سخن ، ۱۲۶). **۲. دل پر واضح ہونا ، واقفیت ہونا ، علم ہونا** (ماخوذ : جامع اللغات).

---رونا محاورہ.
سخت افسوس ہونا ، نہایت رنجیدہ ہونا. ملک کی تعلیمی حالت پر میرا دل رو رہا ہے. (۱۹۰۵ء ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۰۸).

---رَونْدنا محاورہ.
۱. صدمہ پہنچانا ، اذیت دینا ، رنج دینا (جامع اللغات). **۲. دل پامال کرنا.**

اٹھا روند ڈالے اک عالم کے دل
بھلا شوخ یہ بھی کوئی چال ہے
(۱۷۹۵ء ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۵۳). کوئی ... پاؤں تلے تماش بینوں کے دل روندتی تھی. (۱۸۰۲ء ، نثرِ بے نظیر ، ۱۳). **۳. فریفتہ کرنا** (علمی اردو لغت).

---رَہ جانا محاورہ.
دل کی حسرت نکل جانا (جامع اللغات).

---رُپْنا محاورہ.
۱. تھک جانا ، دل بیٹھ جانا.

غرض کرنے کو کی قطعِ منازل ولے ہر ہر قدم رہتا گیا دل
(۱۸۷۸ ، گلزارِ ارم ، ۱۳۵). ۲. تسکین ہونا ، تسلّی ہونا.

کتا میں رکھوں دل کوں رہتا نہیں
ہو کیا بھید ہے کوئی کہتا نہیں

(۱۶۰۹ ، قطبِ مشتری ، ۳۸). ۳. دھیان رہنا.

نہ اس سے یاں تئیں آیا گیا حیف
رہے ہم جب تلک اس میں رہا دل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۲).

۔۔۔رِیجھنا محاورہ.
فریفتہ ہونا ، عاشق ہونا. شاید ان میں سے کسی پر دل ریجھ بھی جاتا لیکن میں نے نگاہ بھر کر ان میں سے کسی کو دیکھا ہی نہیں. (۱۸۹۱ ، قصّہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۲۹).

۔۔۔رِیزہ رِیزہ ہونا محاورہ.
دل ٹوٹ جانا ، مایوس ہو جانا ، اُداس ہو جانا. میں (ایک بوڑھی ماں) لق و دق صحرا میں سوکھ کر کانٹا بن گئی ہوں ، میں اپنا بیٹا مانگنے آئی ہوں ، میرا دل ریزہ ریزہ ہو چکا ہے۔ اے پیرانِ پیر ، تُو اپنا فضل کر. (۱۹۷۸ ، چارپیتہ (ترجمہ) ، ۹۷).

۔۔۔رِیش (۔۔۔ی مج) صف.
۱. **رنجیدہ ، غم زدہ ؛ عاشق.**

عشق کے ہاتھ سوں ہوئے دل ریش
جگ میں کیا بادشاہ کیا درویش

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۷). آخرش اس درویش دلریش نے اپنی تقریر مدلّل دلپذیر کی کہ ہر ایک نے اس کو مانا. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۳۸). ۲. (i) **اذیت ناک ، تکلیف دہ.** یہ ملاقات کچھ اس قدر دل ریش ثابت ہوئی جس کا اثر میری صحت پر بہت بُرا پڑا. (۱۹۸۲ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۱۵۷). (ii) **درد ناک.** اس میں (ءچھلتے آنسو، فرانسیسی مصنف کلود فرئیر کا شاہکار ناولٹ) جنگ (جنگِ روس و جاپان) کی ہولنا کیوں ، وطن کے لیے قربانیوں اور عشق کی سرفرازیوں کا دلریش قصّہ بیان کیا گیا ہے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۰۵). [دل + ریش (رک)].

۔۔۔رِیشی (۔۔۔ی مج) امث.
اذیت ، دکھ ، تکلیف.

یاد میں اس مژۂ یار کی کیا ہے کہ نہیں
جاں خراشی و جگر کاوی و دل ریشی ہے

(۱۷۹۲ ، بیدار ، د ، ۱۳۰). [دل + ریش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔زار کس صف ، امذ.
خستہ دل ، ناتواں دل.

بستر غم پہ ہے بیمار دلِ زار سراج
شربتِ وصل کے بن غیر کا درماں نہ کرو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۰).

دن تو بہلا کے دلِ زار کو کاٹا ہر طرح
کیا کرے دیکھیے صدمہ شبِ تنہائی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۹).

کہا سن کے رونا دلِ زار کا مزا آپ نے کچھ لیا پیار کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۳).

زہد مشغول ہے اپنے ہی دلِ زار کے ساتھ
خونِ دل پیتی ہے رندی بھی مگر جار کے ساتھ

(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۳۳). [دل + زار (رک)].

۔۔۔زَدگاں (۔۔۔فت ز ، د) صف.
دل زدہ (رک) کی جمع.

حلقۂ دل زدگاں میں تھا گذر ناصح کا
آج اس بزم میں وہ فتنۂ دوراں نہ ہوا

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۳۲).

کوئی پُرساں ہی نہ ہم دل زدگاں کا نکلا
شہر کا شہر اسی دشمنِ جاں کا نکلا

(۱۹۸۰ ، ستارۂ سفر ، ۵۳). [دل + ف : زدہ (ہ مبدل بہ گ) ، زَدن ۔ مارنا + ان ، لاحقۂ جمع].

۔۔۔زَدَہ (۔۔۔فت ز ، د) صف.
غم زدہ ، غم رسیدہ ، پژمردہ ، افسردہ.

اندوہ سے ہوئی نہ رہائی تمام شب
مجھ دل زدہ کو نیند نہ آئی تمام شب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۳). ہمارے دل زدہ نوجوان کو اگر معلوم ہوتا کہ اس کا دل چھین کر لے جانے والی اکیلی بیٹھی جائے ہی رہی ہے ... تو اس کا کلیجہ بلیوں اُچھلنے لگتا. (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خاں ، ۳۱).

تو ہر ایک دکھ کا علاج ہے ترا نام عشق کی لاج ہے
تو ہی دل زدوں کا ہے مدّعا ، تو ہی غم زدوں کا ہے آسرا

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۲۰). [دل + ف : زدہ ، زدن ۔ مارنا].

۔۔۔زِندگی سے بُجھنا محاورہ.
نااُمید ہونا ، مایوس ہونا.

ہاں طبیب دیکھ ہیں کیا بُجھا ہوا
ہے دل ہی زندگی سے ہمارا بُجھا ہوا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۹).

۔۔۔زِندگی سے سَرْد ہو جانا محاورہ.
زندگی سے بیزار ہو جانا ، زندگی سے تنگ ہو جانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

۔۔۔زِنْدَہ ہو جانا محاورہ.
امنگ آ جانا ، ولولہ پیدا ہونا ، بہت مسرور ہو جانا.

زندہ ہو جاتا ہے دل فرطِ خوشی سے وصل میں
جسم کو ملتا ہے تیرے آنے سے آرامِ روح

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

۔۔۔ساز صف ، دلساز.
خوش کرنے والا ، خوشگوار.

نہیں دلساز یہ خوبانِ دلخواہ
مگر دل لے اڑیں خواہی نخواہی
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۶۳). [دل + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی امث.
خوشی ، فرحت ، خوش کرنا ؛ اشتیاق ؛ لگن (جامع اللغات). [دل + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سانْڈنا محاورہ.
توجہ دینا ، التفات کرنا. زیاستی کام تج کر لشکر اپنا سج کر لشکر کے دل سوں دل سانڈنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵).

---سِتاں (---کس س) صف.
دل لُبھانے والا ، دلربا.

لعل تیرے کہاں تھے یاقوت کا پیالہ پلا
نقل اَدَھر کا سکہ ہے منج جیو برائے دلستاں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۱).

خاطر سے مت گزار تو اے شاہِ دل ستاں
کر یاد اپنے بندۂ خدمت گزار سے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۶۶).

ہم تو مرتے ہیں ادا پر دل ستاں ہو کوئی ہو
دوست دشمن مہرباں نامہرباں ہو کوئی ہو
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۲). اس دلکش اور دلستاں ہاتھ کی شکل لاجواب حسنِ دلربائی مخصوص ...کو نہ پوچھیے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، پیاری دنیا ، ۹).

کبھی جو پردہ کسی رونے دلستاں سے اُٹھے
بہار رقص کناں بسترِ خزاں سے اُٹھے
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸۵). [دل + ف : ستاں ، ستدن = لینا].

---سِتانا ف س.
رنج دینا (جامع اللغات).

---سِتانی (---کس س) امث.
دل موہ لینے کا عمل ، دلبری ، دلربائی.

انکھیاں اس کیاں جب دلستانی کریں
عاشق دیکھ کر جانفشانی کریں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۲۳).

تغافل ، دل ستانی کا ہے کوئی راز؟ فرماؤ
تکبّر ، دل بری کا ہے کوئی انداز؟ فرماؤ
(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۲۰۰). [دل + ستان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سِتاؤ (---فت س ، و مع) صف (قدیم).
جی دکھانے والا ، ایذارساں ، دل آزار ، ظالم. اپنے دند بچاؤ ، دل ستاؤ ... اللہ صاحب کے فضل کو دیکھنے کے واسطے الھ. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [دل + ستا ، ستانا (رک) + ؤ ، لاحقۂ فاعلی].

---سَخْت (---فت س ، سک خ) صف.
سنگدل ، ظالم ، بے حس ، بے رحم. گناہ اس باہن ، بے رحم ، دل سخت کا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۵). [دل + سخت (رک)].

---سَخْت کَرْنا محاورہ.
۱. بے حس بننا ، بے رحمی اختیار کرنا. بہن بھائیوں سے تم نے جو دل سخت کیا ہے جانتے ہو ان کا کیا حال ہو رہا ہے. (۱۷۷۵ ، نوطرزِ مرصع ، ۲۵۶). ۲. بے حس بنانا ، سنگدل کر دینا ، بے رحم و سخت گیر کر دینا. وظیفوں کی کثرت نے اس کا دل سخت کر دیا تھا. (۱۹۱۶ ، گردابِ حیات ، ۷۴).

---سَخْت ہونا محاورہ.
سنگ دل ہونا ، بے حس ہونا. آپ کا (سید شاہ احمد علی) بیان ہے کہ مجھے حضرتِ علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ نے حکم دیا کہ آج کل لوگوں کے دل سخت ہو گئے ہیں ، تم نعرۂ اللہ اکبر لگایا کرو ، اس سے بیشتر جلالی پیدا ہو گی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۲۵). مجوسی کا دل اس کی طرف سے سخت ہوتا جاتا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۸۸).

---سَرْد رَہْنا محاورہ.
پژمردہ رہنا ، افسردہ رہنا.

یاد آتی ہیں گرمیاں تیری　　دل ہمارا بھی سرد رہتا ہے
(۱۸۹۱ ، تعشق ، گلزارِ تعشق ، ۲۳).

---سَرْد کَرْنا محاورہ.
۱. بیزار کرنا ، متنفّر کرنا.

اُس شمع رو کا مجھ سے جو کرتے ہیں سرد دل
اے آہِ سوز ناک جلا دے انھوں کے تئیں
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۵۵). ۲. بے رخی اختیار کرنا ، مایوس ہو جانا.

نومید ہوا شفا سے اوس کی
دل سرد کیا دوا سے اوس کی
(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۳۸). موت کا یقین ہم کو اس لئے نہیں دیا گیا کہ ہر وقت دنیا کی بے ثباتی اور ناپائنداری کے خیال میں مستغرق رہ کر زندگی سے دل سرد کر لیں. (۱۸۹۳ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۶۶).

---سَرْد ہونا محاورہ.
افسردہ ہونا ، ولولہ ختم ہونا ، جوش جاتا رہنا ، بیزار ہونا.

او ارکانِ دولت جو ہمدرد تھے
جو اس دوکھ کی گرمی میں دل سرد تھے
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۱).

یاں کیا نہ تھا جو واں کی رکھیے حسن توقع
دونوں جہاں سے اپنا دل سرد ہو گیا ہے
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۲۳).

ہوا ہے سرد دل ایسا بتوں کی سرد مہری سے
بھرا ہے آپسے اس میں اگر کشمیر کا عالم
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۷۵).

کرسی نہ تھی کہ زینت بے دل سب کے سرد تھے
تنے بھی مثلِ چہرۂ مدقوق زرد تھے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۲) چہرہ زرد اور دل سرد ہوگیا اور غنیم سے کہا جان من اپنی جان بچاؤ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۹۲) کثرت پسندانہ اخلاقیت سے ... دانت کڑکڑانے لگتے اور دل سرد ہونے لگتا ہے. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت (ترجمہ) ، ۳۹) .

---سَردی (---فت س ، سک ر) امث.
افسردگی ، مردہ دلی ، غمگینی ؛ سرد مہری.
مرد کی صورت جو ہو پردے میں دل سردی سہی ہے
خیر کو دعویٰ منی کا صرف نامردی سہی ہے
(۱۸۳۰ ، شاکرناجی ، د ، ۲۱۶) . تم کیوں نہ آئے تمہاری طرف سے سست قدمی اور دل سردی کی کیا وجہ. (۱۸۶۴ ، خطوطِ غالب ، ۹۳) . [دل + سردی (رک)] .

---سُلگنا محاورہ.
سوز و گداز پیدا ہونا.
دل سُلگ جائے نہ جب تک اور بھڑک اٹھے نہ جان
کم نہ ہو قلیان کشِ سوزِ محبت کی طلب
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۳) .
اس دل کی روشنی پر سورج کو پیار آیا
جو دل سُلگ رہا ہے سرکار کی لگن میں
(۱۹۸۴ ، مرے آقا ، ۹۳) .

---سَمجھانا محاورہ.
بے قرار دل کو تسکین دینا.
اب نہ روؤنگی ترے سر کی قسم کھاتی ہوں میں
جبر کر کے اس دل مضطر کو سمجھاتی ہوں میں
(۱۹۰۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۸۸) .

---سَمجھنا محاورہ.
دل کا تسکین پانا ، دل کو تسلّی ہونا (جامع اللغات).

---سَنبھالنا محاورہ.
دل کو قابو میں رکھنا ، قرار یا تسکین دینا ؛ ہمت کرنا. جو تو مرد تھا دل سنبھالنا تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۳) .
یاد آگئی بس تشنگیٔ سید والا
رقت بہت آئی تھی مگر دل کو سنبھالا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲۱) .
اہلِ دل ایسے جو پھرتے ہیں سنبھالے ہوئے دل
ان کے سینوں میں ہیں سب میرے ہی ڈھالے ہوئے دل
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۳۰) .

---سَنبھلنا محاورہ.
قرار آنا ، ہمت بندھنا.
اس عشق میں پھر جان کے ، پڑ جائیں گے لالے
اب بھی دلِ بیتاب سنبھل جائے تو اچھا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۳) .
اب اتنی جان آچکی کہ اسکی جستجو کروں
اب اتنا دل سنبھل چکا کہ بوجھ صبر کا دھروں
(۱۹۰۳ ، نیرنگِ جمال ، ۳۵) .

---سَن سَن کَرنا محاورہ.
ڈرنا ، خوف کھانا. جب انہوں نے اپنا اور باپ اور محلہ کا نام لیا تھا تو میرا دل سن سن کرنے لگا. (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱ : ۲۲۳) .

---سَن سے ہو جانا محاورہ.
دل دہل جانا ، خوف زدہ ہونا.
جب طبلِ مخالف کی صدا آتی تھی رن سے
دل بیبیوں کے سینوں میں ہو جاتے تھے سن سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹۳) .

---سَنگ (---فت س ، غنہ) صف.
سخت دل ، بے حس.
میں ایسا تو دل سنگ نہ تھا جو نہ تڑپتا
کیا ہو گیا ان کی غلط انداز نظر کو
(۱۹۳۹ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۱۸۹) [دل + سنگ (رک)] .

---سَنگ کس اضا (---فت س ، غنہ) امذ.
کاں ؛ غار (جامع اللغات). [دل + سنگ (رک)] .

---سَنگ آب ہونا محاورہ.
سخت دل کو رحم آ جانا (جامع اللغات).

---سوختگی (---و مع ، سک خ ، فت ت) امث.
رنج و غم ؛ پریشانی. ابو حاتم نے بھی اس کے کلام کی تائید کی اور بیان کیا کہ بے شبہ سماع جہاں پہلوان کی دل سوختگی قابل لحاظ ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۳ : ۷۰) [دل + ف : سوختہ (ہ بدل بہ گ) ، سوختن - جلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---سوختہ (---و مع ، سک خ ، فت ت) صف.
غمگین ، مصیبت زدہ ، پریشان خاطر ؛ عاشق. عرفِ عاشق دل سوختہ گرم کلام ، شاعری میں جس کا نام ، وو کتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۹) .
نے شعلہ و نے برق و نہ اخگر نہ شرر ہوں
میں عاشقِ دل سوختہ ہوں لختہ جگر ہوں
(۱۸۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۲۱۳) .
تمہارے سوختہ دل پھر کے آئے دوزخ سے
نظر پڑی نہ انہیں ایک دن عذاب میں آگ
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۹۵) . [دل + ف : سوختہ ، سوختن - جلنا] .

---سَودا زَدَہ کس صف (---و لین ، فت ز ، د) صف.
وحشت کا مارا دل (مہذب اللغات). [دل + سودا (رک) + ف : زدہ ، زدن - مارنا] .

ـــــ سُودَہ (ـــــ و مع ، فت د) صف.
رنجیدہ ، غمگین.

صاد دلدار سُرمہ آلُود کہ ہو دلدادہ اوسکا دل سُودہ
(۱۸۰۰ ، سرو داد ، ۵). [دل + ف : سُودَہ ، سُودَن ـ گھسنا].

ـــــ سوز (ـــــ و مع) صف ؛ ردلسوز.
۱. ہمدرد ، غمخوار ، مشفق.

نکوی یار دلسوز محرم ہے شمع نکوی یہ نفس ہور ہمدم ہے یو شمع
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۲). افسوس ہے کہ کوئی تیرے استادوں میں دل سوز نہ تھا جو تجھ کو منع کرتا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۹۰). نہیں کہا جا سکتا کہ کالج کو ایسے دل سوز اور مسلمانوں کے ہمدرد پروفیسر ملتے رہیں گے. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۱۰۰). **۲. درد انگیز ، غم ناک ، جاں گداز.**

ہو دلسوز تاپے کوں لکھتے بیاں
صفحے پر نکل پڑتے تھے ابھراں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۸). یہ خبر دل سوز ، غم اندوز سُن کر گریباں چاک کر اور جھوٹے زمین پر پٹک مسجد میں سیدھارے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۴).

کتنا دل سوز ہے یہ سلسلۂ مرگ و حیات
ڈھیر پروانوں کا ہے (شمع) شبستاں کے قریب

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۸۰). **۳. سرگرم ، پُرجوش ، مشتاق** (جامع اللغات). [دل + ف : سوز ، سوختن ـ جلنا ، جلانا].

ـــــ سوزاں کس صف (ـــــ و مع) صف.
جلتا ہوا دل ، غم زدہ دل.

ہر اینک کو بیتاب بنا کے اٹھے
شعلے دل سوزاں کے اٹھا کے اٹھے

(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۳۸). [دل + ف : سوزاں ، سوختن ـ جلنا ، کا حالیہ ناتمام].

ـــــ سوز خانَہ تَراش فقرہ.
۱. دل کو جلانے والا ، گھر کو تباہ کرنے والا ، بیٹے کی نسبت کہتے ہیں (جامع اللغات ، علمی اردو لغت). **۲. دوست کے بھیس میں دشمن** (ماخوذ : پلیٹس).

ـــــ سوزی (ـــــ و مع) امث ؛ ردلسوزی.
۱. درد مندی ، ہمدردی ، غمخواری ، خیرخواہی.

ہو دلسوزی تیری خوش آتی نہیں
دیوانی ہوں میں پند بھاتی نہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۱). ایسے تپاک اور دل سوزی کے ساتھ میری خیر و عافیت پوچھی کہ جیسے کوئی اپنا بزرگ ... دریافت حال کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۸). انھیں اپنی محبت اور دل سوزی کی قدر و قیمت کا بخوبی اندازہ تھا. (۱۹۷۹ ، قصہ نئی شاعری کا ، ۱۶۳). **۲. دردانگیزی ، جاں گدازی ، غم ناکی.**

آج نالوں نے سہتے اور ہی دل سوزی کی
زخم دل جتنے تھے یاں سب کی جگر دوزی کی

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۶۹).

رنگ دل سوزیٔ الفت کا جو تم بھرتی تھیں
تبصرہ کچھ عجب انداز سے تم کرتی تھیں

(۱۹۷۸ ، دامن یوسف ، ۱۳۰). **۳. سرگرمی ، اشتیاق** رابیہ جیکنس داس سی - اس - آئی ... نے نہایت توجہ اور دلسوزی سے سوسائٹی کے کام انجام دیے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱۳۲). کلکٹر ضلع (مرادآباد) مسٹر جان اسٹریچی نے اپنے ضلع کے قحط کا انتظام سرسید کے سپرد کر دیا تھا اور انہوں نے بھی بڑی دلسوزی اور تندہی سے اس کام کو کیا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۲۵). [دل + سوز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سُوختَہ یار اَور دَسْت نِگار مقولہ.
رک : دل بیار و دست بکار.

خبر یہ بھی تو اول ہے اظہار دل سُوختہ یار اور دست بکار
(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۳۳).

ـــــ سے م ف.
۱. شوق سے ، رغبت سے ، توجہ سے ، خلوص سے. لوگ ایسے رکھیے کہ ... بادشاہ کو دل سے چاہتے ہوں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۳).

لب تک آتا دل سے جمال بُتاں کے ہیں
سایے ہوئے بڑھاپے میں حرص جواں کے ہیں

(۱۸۷۳ ، مظہر عشق ، ۱۳۰). **۲. ازخود ، اپنی طرف سے.**

ایجاد جفا جیسی کہ تم کرتے ہو جیسی
ویسی ہی وفا کرتے ہیں اک دل سے ہم ایجاد

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۶۷).

ـــــ سے اُتار دینا / اُتارْنا محاورہ.
نظروں سے گرانا ، بے وقعت کرنا ، توجہ نہ دینا.

دل سے اے جان کے دشمن نہ اُتارا ہوتا
چڑھ گئے تھے ہم اگر زد پہ تو مارا ہوتا

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۲۷).

کسی کو سر چڑھا کر کیا ہمیں دل سے اُتارا ہے
ہماری آنکھ کیوں نیچی ہوئی جاتی ہے یاروں میں

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۱۲۶).

ـــــ سے اُتَر جانا / اُتَرْنا محاورہ.
۱. حقیر ہو جانا ، بے وقعت ہو جانا ، ناپسند ہو جانا ، نظروں سے گر جانا ، توجہ نہ رہنا.

بے ہنر دشمنیٔ اہل ہنر سے آخر
منھ پہ چڑھتے تو ہیں پر دل سے اُتر جاتے ہیں

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۵۸).

چڑھا ہوں بام پر اپنے پئے نظارہ ڈرتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو میں یار کے دل سے اُتر جاؤں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۷۰).

تیرے سوا کسی سے محبت نہیں رہی
نظروں پہ جو چڑھے تھے وہ دل سے اتر گئے

(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبر آبادی) ، د ، ۱۵۰).

بیوفا میری محبت یہ نہو تو نازاں
دل میں اترے ہوئے بھی دل سے اُتر جاتے ہیں
(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۱۷۳). مرزا کو آج جو چیز پسند ہے کل وہ دل سے اُتر جائے گی. (۱۹۷۰ ، خاکم بدہن ، ۶۱). ۲. بُھول جانا ، ذہن میں نہ رہنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ سے اُٹھا دینا / اُٹھانا محاورہ.
کسی شے کا خیال دل سے نکال دینا ؛ کسی کام کا ارادہ ترک کر دینا ؛ بُھلا دینا. بڑا افسوس کہ بعض اہل ہند جو اور علوم میں فضیلت پیدا کرتے ہیں ... اس بات کو دل سے اُٹھا دیتے ہیں کہ علم تاریخ سے لاعلم رہنا بہت معیوب ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۳).
بچے نہیں ، جوان ہو بہادر ہو میں نثار
بُھولو پھوپھی کو دل سے اٹھا دو ہمارا پیار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰۵).

ـــ سے اِقرار ہونا محاورہ.
کسی امر کا دل سے یقین ہونا (مہذب اللغات).

ـــ سے آہ نِکالنا محاورہ.
بددعا دینا ، کوسنا ؛ صدمے سے کراہنا.
آہ جو دل سے نکالی جائے گی
کیا سمجھتے ہو کہ خالی جائے گی
(۱۹۲۱ ، اکبر الٰہ آبادی ، ک ، ۲ : ۶۶).

ـــ سے آہ نِکلنا محاورہ.
صدمے کے باعث دل سے ٹھنڈی یا گرم سانس ارادۃً نکلنا.
نام شہ آیا جو انور تا زباں
آہ اک نکلی دل ناکام سے
(؟ ، انور وائے بریلوی (مہذب اللغات)).

ـــ سے بات دھونا محاورہ.
غلط فہمی دور کرنا ، شک مٹانا. اچھی ، تمہارے قربان جاؤں ، تم ان کے دل سے یہ بات دھو ڈالنا ، نہیں تو خالہ بھانجیوں میں خدا واسطے کا بیر پڑ جائے گا. (۱۸۷۴ ، انشاء ہادی النساء ، ۱۱).

ـــ سے باتیں جوڑنا محاورہ.
فرضی قصے گھڑنا ، من گھڑت باتیں کرنا.
ہاں نا کا دے جواب ملا ہو جو صاف صاف
باتیں نہ دل سے جوڑ کہ پیغامبر ملا
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۲۸).

ـــ سے باتیں کرنا محاورہ.
اپنے دل کو مخاطب کرکے کچھ کہنا ، دل ہی دل میں کچھ سوچتے رہنا.
نہ تھا میرے ہمراہ کوئی ہم سفر
ہمیں دل سے کرنا تھا باتیں مگر
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۳).

کیوں نہ کرتے ہجر میں ہم دل سے باتیں صبح تک
کان رکھ کر کوئی سنتا یہ وہ افسانہ نہ تھا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰).
ہنس رہا ہے دیکھ کر یہ کون تجھ کو دیر سے
سر اُٹھا اے دل سے باتیں کرنے والے سر اُٹھا
(۱۹۰۳ ، گلکدۂ عزیز ، ۳۹).

ـــ سے باہر کَرنا محاورہ.
توجہ پھیرنا ، بُھلا دینا ، ذہن سے نکالنا.
تصور سے جدا دم بھر نہ کرنا
کبھی دل سے اسے باہر نہ کرنا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۳۷).

ـــ سے بَتنگ ہونا محاورہ.
دل کی وجہ سے مجبور ہونا (جامع اللغات).

ـــ سے بُخار نِکلنا محاورہ.
غم و غصہ فرو ہونا ، جوش ٹھنڈا ہونا ، کدورت دور ہونا ، جی ہلکا ہونا.
مجھ کو رونے دو زار زار ابھی
دل سے نکلا نہیں بُخار ابھی
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۱۸).

ـــ سے بَنانا محاورہ.
بات گھڑ لینا ، جھوٹی بات بنانا. چھوکریاں ہیں چھچھوری کہ آدھی بات سن پائیں تو ایک ایک کی چار چار دل سے بنائیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۹).

ـــ سے بُھلا دینا / بُھلانا ف م.
بالکل یاد نہ رکھنا ، خیال چھوڑ دینا ، فراموش کرنا ، یاد بھلانا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ سے پُوچھنا محاورہ.
اپنے دل پر گذری ہوئی کو محسوس کرنا ، اپنے آپ سے پوچھنا.
کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰).
میرے دل سے داغ پُوچھے کوئی دہلی کے مزے
لطف تھا دونوں جہاں کا اک جہاں آباد میں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۳۸).

ـــ سے تنگ آنا / ہونا محاورہ.
عاجز آ جانا ، دکھی ہو جانا.
آہ ، وہ جرأتِ فریاد کہاں
دل سے تنگ آ کے جگر یاد آیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲).

ـــ سے جوڑنا محاورہ.
بات گھڑ لینا ، جھوٹی بات بنانا. ایک آئی اور دل سے جوڑ کر کہنی

بیوی آج تو تمہاری سوکن کے عجیب ٹھاٹھ ہیں۔ (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٢٢٠)۔

---سے چاہنا محاورہ۔
سچی خواہش کرنا ، کھری طلب ہونا

رہا سے پاک ہے یہ سالک خدا آگہ
جو چاہتا ہے یہ دل سے وہ چاہتا ہے الٰہ
(١٩٣٢ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ٢٨٣)۔

---سے خُدا آگاہ ہے فقرہ۔
دل کی حالت خدا جانتا ہے ؛ کمال بیقراری اور اضطراب ظاہر کرنے کے لئے بولتے ہیں (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔

---سے خَلِش نِکالْنا محاورہ۔
فکر دور کرنا ، بے چینی مٹانا۔

کیا دل سے نکالتے خلش کو
کانٹا تو گلاب ہی میں رہتا
(١٩٧٩ ، زخمِ ہنر ، ٨٣)۔

---سے خَیال جانا محاورہ۔
محبت نہ رہنا ، بُھول جانا۔

جا چکا اب زلف کا دل سے خیال
پک گیا سودائے خام اچھی طرح
(١٩٠٥ ، داغ (محاوراتِ داغ ، ٢٠٩))۔

---سے خَیال کَرْنا محاورہ۔
دل میں کوئی منصوبہ بنانا ، دل میں سوچنا (مہذب اللغات)۔

---سے دَرگُزَر کَرْنا محاورہ۔
دل سے نکال دینا (مہذب اللغات)۔

---سے دُعا نِکَلْنا محاورہ۔
خلوص دل سے کسی کا بھلا چاہنا۔

دل سے نکلے دعا وہ بات کرو
کیا جو منھ سے بُرا بھلا نکلا
(١٨٥٧ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ٦)۔

---دِل اَٹکانا محاورہ۔
دلی تعلق پیدا کرنا ، محبت کرنا۔

میں یوں کہا اٹکا ہوں میں لادل سوں دل توں بھی اٹک
کتی لوگ کیا کینگے سو کو یوں دل سوں دل اٹکائے پر
(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٨٢)۔

---سے دِل اَٹَکْنا محاورہ۔
آپس میں لگاؤ پیدا ہونا ، محبت ہو جانا۔

میں غیر ہوں دل سے یہ کھٹک جائے تو اچھا
دل اس کا مرے دل سے اٹک جائے تو اچھا
(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ٦)۔

---سے دِل کو رَاہ ہونا محاورہ۔
جانبین کی طرف سے لگاؤ ہونا، دوطرفہ تعلق ہونا، باہم دگر محبت ہونا۔

ان جھوٹوں کو دل دکھائیے اوسکا میرا
کہتے ہیں جو کہ دل سے ہے دل کو راہ
(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ٩١)۔

فی الحقیقت دل سے دل کو راہ ہوتی ہے امیر
ہم ہیں ان کی یاد میں وہ ہیں ہماری یاد میں
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٣٠)۔ جہاں دل سے دل کو راہ ہوتی ہے وہاں پر ایسے تعلقات کا قطع کرنا اور الوداع کہنا سخت امتحان کا وقت ہوتا ہے۔ (١٩١٧ ، گوکھلے کی تقریریں ، ١)۔

---سے دِل مِلانا محاورہ۔
میل جول پیدا کرنا ، تعلق قائم کرنا۔

دل میں اول دل ملاتے ہو یہ کیا ترکیب ہے
پھر پرائی جان کھاتے ہو یہ کیا ترکیب ہے
(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٣٧)۔

---سے دِل مِلْنا محاورہ۔
محبت کا تعلق پیدا ہونا، آپس میں یگانگت اور اِتحاد ہونا، اُنس ہونا۔

اے یار ملے دل سے دل ایسا کہ کہوں میں
یہ نگ ہے محبت کی انگوٹھی میں دو ہلکا
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٢)۔

آپ کا دل کیا مرے دل سے ملا
ماہِ کامل شمع محفل سے ملا
(١٩٠٣ ، سفینۂ نوح ، ٢٠)۔

عشق کے لمس نے مہکا دیے جسموں کے گلاب
دل ملا دل سے تو خوشبو میں سمائی خوشبو
(١٩٧٩ ، دریا آخر دریا ہے ، ١٣٣)۔

---سے دُور رَکْھنا محاورہ۔
خیال میں نہ لانا ، بُھلا دینا۔

ہے تجھ کو بعدِ امتحاں کیوں دم چرانے کا گماں
یہ دل سے اپنے دور رکھ ، رکھا نہیں کچھ دل کے پاس
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٠٧)۔

---سے دُور رَہْنا محاورہ۔
توجہ نہ ہونا ، دھیان نہ ہونا ، خیال نہ ہونا۔

شر کے اندیشے سے میں پاس کروں غیروں کا
خیر ہے دل سے یہ اے جان جہاں دور رہے
(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ١٠٨)۔

---سے دُور کَرْنا محاورہ۔
دل سے نکالنا ، بُھول جانا۔

اس وہم کو دل سے دُور کر دوں
یہ آئینہ چُور چُور کر دوں
(١٩٥٢ ، نبضِ دوراں ، ١٣٨)۔

ـــــ سے دُور ہونا محاورہ.
فراموش ہو جانا ، محبت کم ہو جانا ، دلی تعلق نہ رہنا. ڈاکٹر کے مشورے پر دونوں الگ الگ بستروں پر سونے لگے تو اور بھی ایک دوسرے کے دل سے دور ہو گئے. (١٩٨٦ ، ن - م - راشد ، ایک مطالعہ ، ٣٠٦).

ـــــ سے دُھواں اُٹھنا / نِکلنا محاورہ.
دل سے آہ نکلنا حذیفہ منصور نے کہا کہ نئے کپڑوں پر پرانا موزہ نہ پہننا چاہیے کہ نہایت بد زیب معلوم ہوتا ہے اس کلمۂ حکمت کے سننے سے اعلیٰ کے دل سے دُھواں اُٹھنے لگا. (١٨٤٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ٥٢).

اس کے شکوے پر دُھواں دل سے نکل کر رہ گیا
کچھ کہا تھا شمع کو پروانہ جل کر رہ گیا

(١٩١٠ ، تاج سخن ، ٤٦). تعریبی انتقاد یہ بعض ادبی حاسدوں کا میدان ہے ... جب وہ ارباب تخلیق کی سرفرازیوں کو دیکھتے ہیں تو ان کے دل سے دُھواں اُٹھنے لگتا ہے. (١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ٨).

ـــــ سے دھو ڈالنا / دھونا محاورہ.
حافظے سے نکالنا ، بُھلانا ، ذہن سے محو کرنا.

امر خدا کا لیاو بجا توں نس تھے منکر ہونا
مقام شیطانی جس کوں کہیا دل تھے سارا دھونا

(١٥٨٢ ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ورق ١٢ ، ١٣ الف).

مرا وہ خوں نہیں جو خنجرِ قاتل سے دھو ڈالو
بس اب اے ہمدمو یہ بات اپنے دل سے دھو ڈالو

(١٨٣٩ ، کلیات ظفر ، ٢ : ٨٩).

ہر مردہ دل کے واسطے آبِ حیات ہے
دھوتا ہے دل سے تیرہ دلوں کے غبار عیش

(١٨٦٨ ، گلزار داغ ، ٢٠٤).

ـــــ سے زنگ چُھڑانا محاورہ.
دل صاف کرنا ، کدورت دور کرنا. وہ صدی ایک نعمت تھی جس نے برسوں کے جمے ہوئے زنگ دلوں سے چُھڑا دیے. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ١٠٥).

ـــــ سے سُنْنا محاورہ.
توجہ سے سُننا ، شوق سے سُننا (مہذب اللغات).

ـــــ سے صاف ہونا محاورہ.
کدورت نہ رکھنا.

منہ لگاؤ اہلِ حیرت کو ، اگر ہو دل سے صاف
آئینہ دیکھو اگر دعوائے یکتائی نہیں

(١٨٦٨ ، رشک (نور اللغات)).

ـــــ سے غُبار جانا محاورہ.
ملال نہ رہنا ، کدورت دور ہونا ، بھڑاس نکلنا.

برباد کر کے خاک میں مجھ کو ملا چکا
اب تو غُبار دل سے ترے اے فلک گیا

(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٢٠).

ـــــ سے غُبار نِکلنا محاورہ.
رک : دل سے غُبار جانا.

ہر ہر نفس میں دل سے نکلنے لگا غُبار
کیا جانے گرد راہ یہ کس کارواں کی ہے

(١٨٦٨ ، گلزار داغ ، ٢٨٣).

ـــــ سے غُلام ہونا محاورہ.
کسی کا گرویدہ ہونا.

ہر ایک حلقہ بگوش شعر انام ہوا
یہ حال جس نے سُنا دل سے وہ غُلام ہوا

(١٨٨٥ ، عشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

ـــــ سے فِدا ہونا محاورہ.
پورے طور پر عاشق ہونا (جامع اللغات).

ـــــ سے فَراموش ہونا ف مر.
یاد نہ رہنا ، دھیان میں نہ رہنا (مہذب اللغات).

ـــــ سے کانٹا (سا) نِکالنا محاورہ.
خلش دور کرنا ، کدورت رفع کرنا ، دل صاف کرنا.

جنبش پلک نظر کا کیا کہنا
دل سے کانٹا سا اک نکال دیا

(١٩٤٩ ، زخم ہنر ، ٢٠٨).

ـــــ سے کانٹا (سا) نِکلنا محاورہ.
خلش دور ہونا ، چین پڑنا.

ایک کانٹا سا نکل جائے ہمارے دل سے
سنسیوں سے کوئی کھینچے جو زبانِ واعظ

(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ٤١).

ـــــ سے کُچھ کَرنا محاورہ.
از خود کوئی کام کرنا ، اپنے دل سے کوئی بات کرنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ سے کَرنا محاورہ.
شوق سے کرنا ، رغبت سے کرنا ، دل لگا کر کرنا ، توجہ سے کرنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ سے کَہنا محاورہ.
دل ہی دل میں باتیں کرنا ، دل سے خطاب کرنا. افراسیاب نے جام تو لیکر پی لیا مگر آنکھوں میں آنسو بھر آئے دل سے کہتا ہے یہ کمبخت کیونکر قتل ہونا گوارہ کرے گا. (١٨٩٢ ، طلسم ہوش ربا ، ٢ : ٨٢).

ـــــ سے کھوٹ نِکالنا محاورہ.
دل صاف کرنا ، بدنیتی مٹانا ، منافقت دور کرنا.

اس کی سچائی کی فکر نہ کر
اپنے دل سے کھوٹ نکال
(۱۹۴۰ ، روح کائنات ، ۱۲۰).

---سے گرانا محاورہ.
بے قدر کرنا ، بے وقعت کرنا. خاوند کے آگے برائیاں کر کے اس کے دل سے گرا دیں گی. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۸).

---سے گرنا محاورہ.
بے قدر ہونا ، مرغوب نہ رہنا.
زمیں سے اب غبار اپنا بھی اٹھ سکتا نہیں یارب
نہیں معلوم ایسے گر گئے ہیں کس کے ہم دل سے
(۱۷۸۶ ، میرحسن ، د ، ۹۷).
محتسب کی آنکھ پر جب سے چڑھی
دخترِ رز شیشے کے دل سے گر گئی
(۱۸۴۴ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۳۶).

---سے گڑھنا محاورہ : دل سے گھڑنا.
من گھڑت بات کرنا ، ایجادِ بندہ ، فرضی واقعہ یا بات.
عبارتِ خطِ جام کی وہ پڑھی ہے
یہ رد و قدح اپنے دل سے گڑھی ہے
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۵۵).

---سے لاگ ہونا محاورہ.
دل سے لگاؤ ہونا ، دلی تعلق ہونا.
عشق کو کس کے دل سے لاگ نہیں
کون سا گھر ہے جس میں آگ نہیں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۱).

---سے لگانا محاورہ.
احترام کرنا ؛ سینے سے لگانا ، عزیز رکھنا.
چوم لوں سر پہ رکھوں دل سے لگاؤں انکو
ہاتھ آتے ہیں بھلا کب ترے دلدار قدم
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۶۲).
جو غم عطا ہوا اسے دل سے لگا لیا
سوچو تو کس کے حسنِ عنایت کی بات تھی
(۱۹۶۶ ، شہر درد ، ۱۳۱).

---سے لگی ہونا محاورہ.
دھن ہونا ، فکر ہونا ، دل کو کسی امر کا انتہائی خیال ہونا. ان کے تو دل سے لگی ہوئی تھی. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگرگل ، ۳۲). دل سے لگی تھی کہ جوگن کو عقدِ نکاح میں لائیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۱۱). گوکھلے کے دل سے لگی تھی کہ جناب دادا بھائی نے جس مفید کام کی ... کوشش میں محض ابتدا کی تھی وہ ان کے ہم وطنوں کی غفلت و پست ہمتی سے ضائع نہ ہو جائے. (۱۹۲۹ ، با کمالوں کے درشن ، ۲۳۹). یہ شب و روز سفر کر رہے تھے دل سے لگی تھی. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۵۵).

---سے لگی ہے فقرہ.
دل پر چوٹ ہے (نوراللغات).

---سے لو لگنا محاورہ.
شدید طلب ہونا ؛ یاد میں محویت طاری ہونا (مہذب اللغات).

---سے مٹانا محاورہ.
بھلا دینا ، فراموش کر دینا.
رکھی تھی تم کو ہم وطنو کچھ تو میری یاد
یا تو غلط نہ تھا کہ دلوں سے مٹا دیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۸).

---سے مٹنا محاورہ.
فراموش ہو جانا ، بھول جانا ، حافظے سے محو ہونا.
دل سے مٹنا تری انگشتِ حنائی کا خیال
ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۶).

---سے مجبور ہونا محاورہ.
رک : دل قابو میں نہ ہونا (فیروز اللغات).

---سے محو ہونا محاورہ.
رک : دل سے مٹنا. کتنے خدا کے بندوں کا خیال طلسم کشا کے دل سے محو ہو گیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۹۸).
مرے دل سے محو ہوتی نہیں وہ عظیم یادِ وفا ابھی
وہ اک خواب ، میرا گلاب ہے ، وہ قرار دادِ وفا ابھی
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۸۱).

---سے مشورہ کرنا محاورہ.
کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق دل میں سوچنا ؛ کسی کام کے نشیب و فراز پر غور کرنا (مہذب اللغات).

---سے مل جانا / ملنا محاورہ.
کدورت رفع ہونا ؛ اتحاد ہونا.
وہ طاقت متحد ہونے میں ہے اک دو کا کیا ہے ذکر
ہزاروں پر ہیں بھاری جبکہ دو دل ، دل سے ملتے ہیں
(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۴ : ۳).

---سے ناچار ہونا محاورہ.
دل اختیار میں نہ ہونا ، بے بس ہونا ، مجبور ہونا.
میں خوب سمجھتا ہوں مگر دل سے ہوں ناچار
اے ناصحو بے فائدہ سمجھاتے ہو مجھ کو
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۸).

---سے نکالنا محاورہ.
۱. بھلانا ، فراموش کرنا ، ذہن سے خارج کرنا.
کیوں یاس کو نکالیں دل سے برنگِ حسرت
لیتی ہے کیا ہمارا یہ بھی پڑی رہے گی

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۳۲). چاچا ، اب اس خیال کو دل سے نکال دیں. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۵۶). ۶. **اختراع کرنا ، ایجاد کرنا**. ایسے ترنج اور بیل دل سے نکالتی اور ہاتھ سے بناتی کہ وہ بھوبی یا استانی جو کچھ تھی دنگ رہ جاتی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۸۳).

---سے نِکَلْنا محاورہ.
۱.(اَ)**خوشی سے کوئی بات منظور ہونا (بیشتر نفی میں مستعمل)**.

خجل ہونا پڑے گا مفت میں کیوں مانگیے بوسہ
ذرا سی چیز ہے لیکن نہ ان کے دل سے نکلے گی

(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۳۰۵). (اا)**دلی جذبات کا آئینہ دار ہونا ، خلوص کا مظہر ہونا**. سرسید نے اردو میں جو باتیں پیدا کیں اسکو وہ مختصراً ، تہذیب الاخلاق ، میں خود ایک مقام پر لکھتے ہیں ، ان کی خاص عبارت یہ ہے:- ، جہاں تک ہم سے ہوسکا ہم نے ... کوشش کی کہ جو کچھ لطف ہو مضمون کے ادا میں ہو ، جو اپنے دل میں ہو وہی دوسرے کے دل میں پڑے تا کہ دل سے نکلے اور دل میں بیٹھے ،. (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۶۱). یہاں نغمے ہی نغمے ہیں جو لوگوں کے دلوں سے نکلتے ہیں. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۷). ۲. **فراموش ہو جانا ، دل سے محو ہو جانا**.

پھولوں پاس ہے امید ہوتی ہے رخصت
وہ آج دل سے ہمارے نکل کے جاتے ہیں

(۱۹۱۰ ، خوبیِ سخن ، ۱۸).

تمہارے دل میں جو اب بھی ہے کوئی بات تو ہو
ہمارے دل سے تو سب کچھ نکل گیا ہے میاں

(۱۹۷۶ ، اختر (جاں نثار) ، سکوتِ شب ، ۳۲).

---سے نیک (---ی مج) صف.
بہت اچھے مزاج کا (مہذب اللغات).

---سے ہارْنا محاورہ.
دل سے مجبور ہونا ، محبت میں مبتلا ہونا.

پھر بائے نے کی نہ پاسداری
ہِت کی طرح وہ دل سے ہاری

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۵).

---سیاہ کَرْنا محاورہ.
دل کو بے رحم بنانا ، سنگدلی اختیار کرنا.

اس قدر دل کو نہ کر اے بتِ سفّاک سیاہ
زیب دیتی نہیں اس کعبہ کو پوشاک سیاہ

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵۸).

---سیاہ ہونا محاورہ.
خدا کا خوف نہ رہنا ، ایمان کا اثر نہ رہنا ، گناہ سے آلودہ ہونا. کتے سوں ہوئے ہیں تولاں سب سیاہ. (۱۷۸۹ ، وصیت نامہ ، ۳).

لالہ گمراہ ہے میں سمجھی
دل اس کا سیاہ ہے میں سمجھی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۶۰). طرح طرح کے ظلم و ستم آلِ رسولؐ پر توڑے مگر یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ آخر اس کا سبب کیا تھا اور رسول کے قریب زمانے والے مسلمانوں کے دل ایسے سیاہ کیوں ہو گئے تھے. (۱۹۰۶ ، محرم نامہ ، حسن نظامی، ۳۰).

---سیر کَرْنا محاورہ.
لطف اُٹھانا ، مزے کرنا.

اٹھا کر طاق سے شیشہ لگا چھاتی سے دل بر کو
نشوں میں عیش کے کیا کیا کیا دل سیر آندھی میں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۲).

---سیر ہونا محاورہ.
دل بھر جانا ، طبیعت ہٹ جانا.

دل زندگی سے سیر ہے پر جا بہ اے جنوں
ایسا مقام ہو کہ جہاں سے سفر کریں

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵۸). اب دنیا اور دنیاوی بکھیڑوں سے دل سیر ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۳۹).

---سینے میں اُلَجْھنا محاورہ.
گھبرانا ، اضطراب ہونا.

آنے والی گر نہیں ہے آفتو تازہ اسیر
کیوں الجھتا ہے مرے سینے میں اکثر بار دل

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۱۵).

---سینے میں دَھڑْکنا محاورہ.
صدمے کی وجہ سے دل کی حرکت تیز ہونا ؛ دل کا غم سے بیتاب ہونا (مہذب اللغات).

---شاد صف.
خوش ، بشاش ، مسرور.

سہی سرو شمشاد عرعر کے تیں
سو دلدار دل شاد دلبر کے تیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۵).

اگر ہوے رضا تو ہو دل شاد اچھے
نہیں تو مرے دل پہ سو داغ اچھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۶).

پھرا جیتے راتوں کو دلشاد تو ، کرے گا دنوں کو بہت یاد تو

(۱۷۸۴ ، سحر البیان ، ۸۱).

کسی کا وعدۂ دیدار تو اے داغ برحق ہے
مگر یہ دیکھیے دلشاد اس دن ہم بھی ہوتے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶۲).

تھی وہ دل بستہ کہ دلشاد نہ ہونے پائے
خوش چمن میں بھی چمن زاد نہ ہونے پائے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۲۷). [دل + شاد (رک)].

---شاد کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
دل خوش کرنا ، عیش کرنا.

کیا ہے غم غلط برسوں رباب و چنگ سے تو نے
مزے لوٹے ، کیا دل شاد کس کس ڈھنگ سے تو نے
(۱۹۰۸ء ، مطلع انوار ، ۵۹).

ـــ شادی امث.
خوشی ، مسرت.

آگ آزادی کا ، دلشادی کا نام
آگ پیدائش کا ، افزائش کا نام
(۱۹۶۹ء ، لا ـ انسان ، ۵۷). [دل + شادی (رک)].

ـــ شُدَہ (ـــ ضم ش ، فت د) صف.
دل کھویا ہوا ، عاشق ، دیوانہ.

اے کہ مجھ دل شدہ کا حال تو پوچھے ہے کہیں
تُو نے احوال مکاں غیر مکیں دیکھا ہے
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۳۸).

کرتے نہیں ہیں دل خوں اس رنگ سے کسو کا
ہم دل شدوں کی اُن نے کیا خوب دل بری کی
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۳۷). [دل + ف : شدہ ، شدن ـ ہونا].

ـــ شَشْدَر ہونا ف م.
حیران ہونا.

تم نے کج بازی جو کی مُلُق حسن یاد آ گیا
دل ہوا ششدر تو نام پنجتن یاد آ گیا
(۱۸۹۲ء ، شعور (نوراللغات)).

ـــ شَق ہونا محاورہ.
سخت صدمہ پہنچنا ، نہایت دکھ ہونا.

مُنھ فق نہیں بلکہ زرد بھی تھا
دل شق نہیں بلکہ سرد بھی تھا
(۱۸۸۷ء ، ترانۂ شوق ، ۱۶).

دل شق ہوا تو اس سے یہ پیدا ہوئی صدا
کھر جانیے بڑا غم سُرور کے واسطے
(۱۹۲۷ء ، معراج سخن ، ۸۲).

ـــ شِکار (ـــ کس ش) صف.
دلرُبا ، محبوب ، معشوق.

ولی کے دل میں نہیں غیر سینۂ صافی
اگر ملیا جو کپٹ سوں وہ دل شکار چہ حظ
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۲). [دل + شکار (رک)].

ـــ شِکَسْتَگی (ـــ کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) امث.
رنج ، صدمہ ، دکھ ، افسردگی.

وابستگی سے غم کی یہ دل شکستگی ہے
ٹکڑے جگر ہے جیسے ہکسی ہوئی کلی ہے
(۱۸۹۹ء ، شاد لکھنوی (مہذب اللغات)). [دل + ف : شکستہ (ہ مبدل بہ گ) ، شکستن ـ ٹوٹنا ، توڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ شِکَسْتَہ (ـــ کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) صف.
رنجیدہ ، آزردہ ، افسردہ ، مایوس.

جو دشمن سوں کس دوستی تار ہے
علی دیکھ یو دل شکستہ ہوے
(۱۶۴۹ء ، خاور نامہ ، ۹۹).

جدائی میں ہوا ہوں دل شکستہ
تم اپنے وصل کی دیو مومیائی
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۰۸).

دل شکستہ مگر اس یار نے سمجھا ہم کو
خط بھی جو خطِ شکستہ ہی سے لکھا ہم کو
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۵۱). لیکن زمانے نے سرد مہری کی اور دل شکستہ ہو گئی. (۱۹۲۳ء ، مخدرات ، ۱ : ۵۰). آج تک میں نے کسی کو اس قدر دل شکستہ نہیں دیکھا. (۱۹۸۲ء ، انسانی تماشا ، ۳۱). [دل + ف : شکستہ ، شکستن ـ ٹوٹنا ، توڑنا].

ـــ شِکَن (ـــ کس ش ، فت ک) صف.
ہمت پست کرنے والا ، دکھ دینے والا ، دل توڑنے والا. وہ تو مجھ کو جھوٹا سمجھیے گا اور میں آپ کو دل شکن قرار دوں گا.
(۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۳۱).

ہیں ترے عہد عدالت میں شکستہ احوال
دل شکن ، عہد شکن ، توبہ شکن ، روزہ شکن
(۱۸۹۲ء ، مہتاب داغ ، ۲۹۰). زباں گیر ، دل شکن حرف گیروں کے خاطر سے میں نے اپنے مذاق میں کوئی تبدیلی نہیں کی. (۱۹۰۸ء ، رباعیات امجد ، ۱ : ۳). ہمارے معاشرے میں صبح و شام ... کتنے دل شکن واقعات ہوتے رہتے ہیں. (۱۹۸۰ء ، تشنگی کا سفر ، ۷). [دل + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا].

ـــ شِکَنی (ـــ کس ش ، فت نیز سک ک) امث.
دل توڑنا ، مایوس کرنا ، رنجیدہ کرنا.

شب گریہ کہ وابستہ مری دل شکنی تھی
جو بوند تھی آنسو کی سو ہیرے کی کنی تھی
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۵۶). اب میں پوچھتی ہوں کہ آپ نے بیچاری زینہ کی دل شکنی کیوں کی. (۱۸۷۳ء ، بنات النعش ، ۱۰۹). حضرت عبداللہ کو بیوی کی دل شکنی گوارا نہ ہوئی. (۱۹۴۳ء ، سیلہ کی بیٹی ، ۸۰). اف : کرنا ، ہونا. [دل + شکن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ شِگاف (ـــ کس ش) صف.
دل میں شگاف ڈالنے والا ، دل ہلا دینے والا ، دردناک ، دل دوز. شمس العلماء مولانا نذیر احمد ... نے فرمایا ... ایسی دل شگاف نظم (علامہ اقبال کی نظم ، نالۂ یتیم ،) کبھی نہیں سنی. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹). [دل + ف : شگاف ، شگافتن ـ چیرنا ، پھاڑنا].

ـــ شِگافی (ـــ کس ش) امث.
دلی اذیت ، سخت رنج.

میں کون تجھ غم سیں دل شگاف ہے
مرہم وصل اس گھول شاف ہے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۹۰۳). [دل + شگاف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شگفتہ کرنا محاورہ.
خوش کرنا ، باغ باغ کرنا ، نشاط طبع حاصل کرنا. نگربین شہر آگرہ سے ۳ کوس کے فاصلے پر کرانی ایک گاؤں تھا اس دلکشا مقام کی سرسبزی اور سیرابی اکبر کو بہت پسند آئی. اکثر سیر و شکار کو وہیں آجاتے تھے اور دل کو شگفتہ کرتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۳۱).

---شگفتہ ہونا محاورہ.
دل کا بشّاش ہونا (نوراللغات).

---شیر ہونا محاورہ.
باہمّت ہونا ، دلیر ہونا ، بے خوف ہونا ، بیبا ک ہونا.
زالِ دنیا دے رہی ہے نوجوانوں کو فریب
حیلہ سازی پر ہے کیا دل شیر اس روبۂ کا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱٦). مگر اسکا کیا علاج تھا کہ باپ کو خبر نہ ہوتی ماں پروا نہ کرتی اور اسکا دل اور شیر ہو جاتا. (۱۹۳٦ ، راشدالخیری ، تربیتِ نسواں ، ۱٦).

---صاف صف.
جس کا دل بُرے خیالات سے پا ک ہو، پا ک باطن، کدورت سے خالی.
ہے حُسن کا شرف کسی اشراف کی نظر
صیقل اس آرسی کون ہے دل صاف کی نظر
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲٦۱). [دل + صاف (رک)].

---صاف رکھنا محاورہ.
طبیعت سے ملال اور کدورت کو دور رکھنا.
جلیل اچھا ہے دل کو صاف رکھنا پر کدورت سے
اسی گھر میں ظہورِ جلوۂ جانانہ ہوتا ہے
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۳۰).

---صاف کرنا محاورہ.
ملال و کدورت رفع کرنا.
دل مجھ سے صاف ہو نہ رقیبوں کا جیتے جی
اپنی طرف سے گو کہ کروں میں ہزار صاف
(۱۷۹۱ ، حسرت (میر جعفر علی) ، ک ، ۲۰۲).
کیا جرم ہوا معاف کیجے
دل میری طرف سے صاف کیجے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۵). تمھاری زیادتی ہو یا نہ ہو اپنے میاں سے دل صاف کر ڈالو. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۷۵). کتابیں پڑھنے اور دوستوں سے دل صاف کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اسٹوڈیو بنانا انجینیروں کا کام ہے. (۱۹٦٦ ، سرگزشت ، زیڈ اے بخاری ، ۱۵۰).

---صاف ہونا محاورہ.
دل میں کدورت نہ رہنا ، ملال رفع ہونا. اتال خدا جانتا ہے کہ میرا دل تیرے باپ بہت ہے صاف. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۵۷).
دل مجھ سے صاف ہو نہ رقیبوں کا جیتے جی
اپنی طرف سے گو کہ کروں میں ہزار صاف
(۱۷۹۱ ، حسرت (میر جعفر علی) ، ک ، ۲۰۲). آپ کا دل میری طرف سے ضرور صاف ہو جائے گا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۳۰). میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا دل آپ کی طرف سے صاف ہے. (۱۹۰۷ ، مکاتیبِ محسن الملک ، ۳۰). آپ نے معاف بھی کر دیا تھا مگر ان کا دل ... صاف نہ ہوا. (۱۹۸٦ ، ن - م - راشد - ایک مطالعہ ، ۲۵).

---صاف پکڑنا محاورہ.
دل کا پا کیزہ ہونا. اس کا دل صاف پکڑے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱۹۲).

---صد پارہ کس صف (---فت ص ، ر) امذ.
رک : دل صد چا ک.
دل صد پارہ کے ہر پارہ پر نقش محبت ہے
کہاں ہو سکتے ہیں ایسے نگیں حکاک سے پیدا
(۱۸۴٦ ، آتش ، ک ، ۹). [دل + صد (رک) + پارہ (رک)].

---صد چا ک کس صف (---فت ص) امذ.
سخت زخمی دل ، دل جسکے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہوں ، نہایت غم زدہ دل.
لگے اُن آنکھوں سے ہر وقت اے دل صد چا ک
ترا نہ رتبہ ہوا کیوں شگافِ در کا سا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳). دل ناکام ، دل صد چا ک ... قلبِ تپاں وغیرہ کی تکرار سے یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ شاعر نے ان ترکیبوں کے استعمال میں کس حد تک سوچ سے کام لیا ہے. (۱۹۸٦ ، ن - م - راشد - ایک مطالعہ ، ۳۴۳). [دل + صد (رک) + چا ک (رک)].

---صفا ہونا محاورہ.
دل صاف ہونا ، دل میں کدورت نہ ہونا.
دل صفا ہو گیا سینے میں تو پائے یہ شرف
جب کہ آنکھیں ہوئیں حق بیں تو ملا دُرِ نجف
(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).

---طپیدگاں (---فت ط ، ی مع ، فت د) صف ؛ ج.
بیقرار دل رکھنے والے ، عاشق.
رنگِ حنا یہ تہمت اس لالہ رو نے باندھی
ہاتھوں میں مَل کے آیا خوں دل طپیدگاں کا
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۲۱). [دل + ف : طپیدہ (ہ مبدل بہ گ) ، طپیدن - تڑپنا + اں ، لاحقۂ جمع].

---غلط ہونا محاورہ.
مغموم ہونا ، اداس ہونا.

رجب کے مہینے میں آیا یہ خط
کہ پڑھنے سے جسکے ہوا دل غلط
(۱۸۵۹ ، مثنوی اختر ، ۰۰۰).

---غم سے پھٹ جانا محاورہ.
صدمۂ عظیم ہونا (مہذب اللغات).

---غمگیں کس صف (---فت غ ، سک م ، ی مع) امذ.
رنجیدہ یا مغموم دل.

اس در پہ اگر جاؤں میں لے کر دل غمگیں
کر دیں گے بحل کیا مری تقصیر پہ تکیں
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۰۵). [دل + غمگیں (رک)].

---غمیں کس صف (---فت غ ، ی مع) امذ.
رک : دل غمگیں.

دل غمیں سے بھی جلتے ہیں شادمان حیات
اسی چراغ کی اب شہر میں ہوا سی ہے
(۱۹۷۲ ، دیوان ، ۱۱۳). [دل + غمیں (رک)].

---غنی تو کیا کمی کہاوت.
جس کے دل میں جذبۂ سخاوت ہوتا ہے وہ خرچ کرنے میں دریغ نہیں کرتا (مہذب اللغات).

---غنی رہنا محاورہ.
دل کا تونگر رہنا ، دل کا ہر صورت سے مطمئن رہنا.

لازم یہ ہے سوال کو سمجھو سوال قبر
ساماں میں فقیر رہو دل غنی رہے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---غنی ہونا محاورہ.
مفلس ہوتے ہوئے بھی مفلسی کا غم نہ ہونا ، سخی ہونا ، دل کا امیر ہونا (جامع اللغات).

---فتح کرنا محاورہ.
خوش کر دینا ، گرویدہ بنا لینا ، دل جیت لینا. ہم تو انھیں آلات سے دل فتح کرتے ہیں. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲). وہ ایسی بیش بہا دولت سے مالامال تھی جس نے پہلے ہی پھیرے میں ساری سسرال کے دل فتح کر لئے. (۱۹۲۳ ، وداع خاتون ، ۱۲).

---فروز (---فت ف ، و مع) صف.
دل کو روشن کرنے والا ، مسرت کا احساس پیدا کرنے والا ، فرحت انگیز.

جو لونی عشق باز ہو ، چاہیے وہ گداز ہو
شعلۂ دل فروز ہو شمع صفت جلا کرے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۲۹).

جب وہ جمال دل فروز ، صورت مہر نیمروز
آپ ہی ہو نظارہ سوز ، پردے میں منہ چھپائے کیوں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۹۳). گویی تحریر کی تاثیر دیکھیے کہ آپ کے ہر واقعہ نے جو زیب قلم ہوا مجھ کو بھی اس کے مطابق دل فروز واقعہ یاد دلایا. (۱۹۳۰ ، کاروان خیال ، ۸۲).

دل رہا و دلفریب و دل فروز و دل نشیں
یا شفیقٌ یا رفیقٌ نحنُ من کُلٌ بلیٰ
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۶۳). [دل + ف : فروز ، افروز ، افروختن ـ روشن ہونا].

---فروش (---فت ف ، و مج) صف.
دل بیچنے والا ، عاشق.

خریدلے جو ستمگر ہو جان کا گاہک
وہ دل فروش ہیں اڑیل دکان رکھتے ہیں
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۰۰). [دل + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

---فریب (---فت ف ، ی مج) صف.
دل کو رجھانے والا ، فریفتہ کرنے والا ، دلکش.

سرائے دہر عجب دل فریب ہے کہ جہاں
خبر ہی کوچ کی بھولے جو اک مقام ہوا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴). اس مجموعۂ دلفریب کو دیکھا تو جیسا دل چاہتا تھا اس سے زیادہ پایا. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید (مقدمہ) ، ۱۲). باغ کے دلفریب نظارے نے بھی ان کی مُحجی طبیعت پر اپنا کچھ اثر نہ ڈالا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵).

سکون جلد سے کرب و اضطراب کو دے
یقیں کا نور بھی اس دل فریب خواب کو دے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۵۹). [دل + فریب (رک)].

---فریبندہ (---فت ف ، ی مج ، کس ب ، سک ن ، فت د) صف.
رک : دل فریب (جامع اللغات). [دل + فریبندہ (رک)].

---فریبی (---فت ف ، ی مج) امث.
دل کو لبھانے کا عمل یا کیفیت ، دلکشی.

دل لبھاتا ہے سب کا وہ ساجن
دل فریبی میں اس کو کیا فن ہے
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۲). سمندر سامنے تھا عجب دل فریبی تھی. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۴). [دل + فریب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فزا (--- کس نیز فت ف) صف.
دل کو اچھا لگنے والا ، دلکش ، حسین. پیرس کے بازار نہایت جوڑے اور دل فزا ہیں. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۲۷). [دل + ف : فزا ، فزودن ـ بڑھنا].

---فُسُردہ (---ضم نیز فت ف ، ضم س ، سک ر ، فت د) صف.
غمگین ، اداس.

نبض ڈوبی ، دل فسردہ ، حوصلے چھوٹے ہوئے
ایک ایسا ساز جس کے تار سب ٹوٹے ہوئے
(۱۹۸۷ ، نبض دوراں ، ۱۰۷). [دل + فسردہ (رک)].

---فِگار (---کس ف) صف.
سخت غمگین ، محزوں ؛ عاشق.

کہ میں خستہ دل ہور تُوں دل فگار
ہمن دونو ہیں اب اچھیں ایک ٹھار
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥٦).

بن مرہم وصال نہ ہووے اسے شفا
جو تجھ نگہ کے تیر سُوں ہے دلفگار عشق
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٠٠).

کرے انصاف دنیا میں اگر آفت کے ماروں کا
ہے خود آسماں بہاپا تمہارے دلفگاروں کا
(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ٩).

دل فگاروں کا ذکر مت چھیڑو
غم کے ماروں کا ذکر مت چھیڑو
(١٩٨١ ، مضراب و رباب ، ٢٣٠). [دل + فگار (رک)].

---فِگاری (---کس ف) امث.
سخت آزردگی ، غمگینی ، حُزن.

نہیں سُنتا کوئی احوال میری دل فگاری کا
کہوں کس سُوں گریباں چاک ترڈ کُھ بیقراری کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٤٢).

پسند آپ سے دل فگاری نہیں
یہ بے تابیاں اختیاری نہیں
(١٨٧٧ ، صبح خنداں ، ٩٨).

تجھے تو مجھ سے تغافل ہے اور استغنا
میں مستمند مداوائے دل فگاری ہوں
(١٩١٥ ، نقوش مانی ، ٢٥).

نہ ایسے زخم ہیں کہیں نہ ایسی دلفگاریاں
نہ ایسی زندگی کہیں نہ ایسی جاں نثاریاں
(١٩٧٧ ، سر کشیدہ ، ٨٨). [دل + فگار (رک) + ی ، لاحقہ کیفیت]

---فولاد ہونا محاورہ.
سخت دل ہونا ، بے رحم ہونا.

ظلم ہور جور و جفا میں کیا سجن بیدار ہے
من میں کینہ ہور کپٹ ہور دل کٹھن فولاد ہے
(١٧٣٩ ، ٢ ، قدیم بیاض ، ٤٣).

---قابُو سے باہَر ہونا محاورہ.
دل کا اپنے بس میں نہ رہنا ، اپنے اوپر اختیار نہ رہنا ، بے بس ہوجانا.

ہے غرض چندہ کی کیا؟ اس سے نہیں کچھ اس کو کام
قوم کا نام آیا اور قابو سے دل باہر ہوا
(١٩٠٣ ، کلیاتِ نظم حالی ، ٢ : ١١٤).

---قابُو سے نِکَل جانا محاورہ.
رک : دل قابو سے باہر ہونا.

اس کا قابو سے دل نکل جائے
ہے غضب اس پہ چال چل جائے
(١٨٨٢ ، فریاد داغ ، ١٠٠).

---قابُو میں ہونا محاورہ.
دل کا اپنے بس میں ہونا ، خود پر اختیار ہونا.

اس طرح کاہیکو پھر ٹھوکریں کھاتے پھرتے
اپنے قابو میں جو اے برق دل اپنا ہوتا
(١٨٥٢ ، دیوان برق ، ٤٥).

---قَوی کَرنا محاورہ.
دل مضبوط کرنا ، ہمّت کرنا ، حوصلہ کرنا.

جو مردانے ہو کر تمیں پانو رکھو
اپس دل قوی کر ، نکو تم شکو
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٢٨٠).

ولے ہمت پکڑ دل کو قوی کر
خدا کے فضل کے اوپر نگہ دھر
(١٧٤٣ ، تصویرِ جاناں ، ٥٨).

---قَوی ہونا محاورہ.
دل مضبوط ہونا ، حوصلہ ہونا ، ہمّت بندھنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---کا صف.
پسندیدہ ؛ مرضی کے مطابق. آپ تو انسان ہے بات کی بات کرتی ہیں ، زندگی میں راحت جب ہی میسر آتی ہے جب دل کا آدمی ملے. (١٩٣٢ ، میدانِ عمل ، ٢٧١).

---کا اُبال (---ضم ا) امذ.
جوشِ دل (مہذب اللغات).

---کا اَٹَکنا محاورہ.
فریفتہ ہونا ، دل اٹکنا (رک).

یہ طرحیں خوش آتی نہ تھیں مجکو جب
سو دل کا اٹکنا تو معلوم تب
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٠٠).

---کا اَرمان نِکالْنا محاورہ.
حوصلہ پُورا کرنا ، آرزو پوری کرنا.

پھول گلشن میں نہ آئے تھے کہ صیاد آیا
دل کے ارماں کبھو کیا خاک نکالے بُلبُل
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٠٣).

---کا اَرمان نِکَلْنا محاورہ.
آرزو پوری ہونا ، حوصلہ نکلنا.

شوق میں ذوق میں کیا کیا نہ مرادیں مانگیں
کوئی ارمان محبت میں نہ نکلا دل کا
(١٨٧٠ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ٣٠).

---کا آنا محاورہ.
کسی پر فریفتہ ہونا ، عاشق ہونا ، دل مائل ہونا. وہ پہلے پہل دل

کہ آنا وہ اُس وقت اور اُس سِن کی دلی امنگیں ، وہ آپس کے کھیل کود. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۶).

--- کا بادشاہ (---سک د) صف.
خود مختار ، آزاد ، من موجی.

اپنے دل کا تو بادشاہ ہوں میں
شاہ گیتی ستاں نہیں نہ سہی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۲۳).

--- کا بُخار (---ضم ب) امذ.
کدورت ، ملال ، غصّہ ؛ رنج. حکم شاہی میں مجال دخل نہ تھی ناچار اپنے دل کے بخار کو اس شعر کے مضمون میں ظاہر کیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۰۰). کچھ دلوں کے بخار ، کچھ بیوقوفی عاق کی ، سمجھ میں یہ آئی کہ میرا آنا نند کو ناگوار گزرا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۹۹). آہستہ آہستہ دلوں کا بخار تفرقہ انگیز نعرہ بازی کی صورت میں نمودار ہونے لگا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۴۰).

--- کا بُخار چھانٹنا محاورہ.
دل میں جو غصّہ یا رنج ہے بیان کرنا (مہذب اللغات).

--- کا بُخار دل میں رَہ جانا محاورہ.
غصّہ نہ اترنا ، کدورت دور نہ ہونا ، ملال باقی رہنا.

اے ہم نشیں نہ حالتِ سوزِ دروں کو پوچھ
دل کا بخار گھٹ کے مرے دل میں رہ گیا
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۳۵).

--- کا بُخار دُور کَرنا محاورہ.
ملال دور کرنا ، غم و غصّہ دور کرنا.

بنتی ہے جان پر جو حرارت ہے عشق کی
کرتا ہوں آہ کھینچ کے دل کا بُخار دور
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۷۷).

--- کا بُخار نِکالنا محاورہ.
دل کی بھڑاس نکالنا ، رنج رفع کرنا ؛ (کسی پر غصّہ کر کے ، رو کر یا کہہ سُن کر) غم و غصّہ کا اظہار کرنا.

خدا کے واسطے ناصح تو مجھ کو منع نہ کر
نکال لینے دے دل کا ذرا بُخار مجھے
(۱۸۶۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۲۰۱). تم بھی اب اپنے دل کا بخار نکالو. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۱۹). کتاب (ماضی کے مزار) پر جائزہ پیش کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ آپ کو یہ اندازہ ہو کہ پاکستان میں اشتراکی افترا پرداز اسلام کے خلاف کس کس طرح اپنے دل کا بخار نکال رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۳۹۹).

--- کا بُخار نِکَل جانا / نِکَلنا محاورہ.
رنج رفع ہونا ؛ غصّہ فرو ہونا ؛ جوش ٹھنڈا ہونا ، بھڑاس نکلنا.
چشم سے خوں ہزار نکلے گا — کوئی دل کا بخار نکلے گا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۲).

میں خوش ہوا جو آپ نے دیں مجھ کو گالیاں
اچھا ہوا بخار تو دل کا نکل گیا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳).

--- کا بوجھ اُتارْنا محاورہ.
جی ہلکا کرنا ؛ پریشانی دور کرنا. قلم سلامت ہے ، دل کا بوجھ اتارا کرتا ہے. (۱۹۲۰ ، خطوطِ اکبر ، ۱۶۰).

ہم تو فسانے کہہ کے اپنے دل کا بوجھ اُتار چلے
تم جو کہو گے اپنے دل سے وہ کیسا افسانہ ہو گا
(۱۹۸۷ ، دل کی زبان ، ۲۳).

--- کا بوجھ ہَلکا کَرنا محاورہ.
رک : **دل کا بوجھ اُتارنا.** خواجہ صاحب کو لکھ کر دل کا بوجھ ہلکا کر لیتے تھے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۰).

--- کا بودا (---و مج) صف.
کم ہمّت ، پست حوصلہ ، ڈرپوک.
عشق کرتا ہے زبردستوں کو زیر — دل کا بودا ہو اگر رستم بھی ہو
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۶۳).

--- کا بولْنا محاورہ.
دل کا کہنا ، دل کا گواہی دینا.

گو مُہر لب ہے حکم ترا اس کا کیا علاج
دل بولتا ہے خود بخود آگہِ راز کا
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۰).

--- کا بَہلاوا (---فت ب ، سک ہ) امذ.
دل بہلانے کا سامان.
کوئی نہیں دل کا بہلاوا — آ نہیں چکتا میرا بلاوا
(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۸).

--- کا بَیٹھنا محاورہ.
دل کا مضمحل ہونا. جذب القلب : دل کا بیٹھنا — اس مرض میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دل نیچے کی طرف کھنچا جا رہا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۰).

--- کا بے کَل ہونا محاورہ.
بیقرار ہونا ، مضطرب ہونا.

ان کے آنے کی خوشی سے شاعر
دل ہوا جاتا ہے بے کل کیسا
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۵۶).

--- کا بھید لینا محاورہ.
عندیہ معلوم کرنا ؛ راز دریافت کرنا.

دن کو الجھن تھی تو ہر رات کو تھی بیداری
بھید لیتا تھا ہر اک دل کا بصد دلداری
(۱۹۳۲ ، خستہ متحیرہ ، ۱ : ۱۲).

ـــــ کا پَرْدَہ (ـــــ فت پ ، سک ر ، فت د) امذ.
دل کا حجاب ، شرم و حیا.

سارا مری جاں ہے دل کا پردہ
اور یوں جو چُھپے تو فائدہ کیا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۹۸).

ـــــ کا پس و پیش کَرْنا محاورہ.
کسی کام میں ہچکچاہٹ محسوس کرنا ، طبیعت ہچکچانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــ کا پھپھولا پُھوٹ بَہنا محاورہ.
حسرت نکلنا ، بھڑاس نکلنا.

پُھوٹ بہے ہی گیا مجھ کو عریق رحمت
آبِ کوثر سے بھرا تھا یہ پھپھولا دل کا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۰).

ـــــ کا تَنگ (ـــــ فت ت ، غنہ) صف مذ.
بخیل ، خسیس ؛ کم حوصلہ بندے محتاج اور اسی سبب سے دل کے تنگ ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۹۷).

ـــــ کا ٹُکڑا (ـــــ ضم ٹ ، سک ک) امذ.
بہت پیارا ، لختِ جگر ، بیٹا یا بیٹی.

جب مری آنکھ کے تارے ، میرے دل کے ٹکڑے
میری خاموشی محبت کی کہانی خاموش

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۱).

ـــــ کا ٹُوٹ کَر آنا محاورہ.
بے اختیارانہ عاشق ہو جانا.

اچھی صورت پہ غضب ٹوٹ کے آنا دل کا
یاد آتا ہے ہمیں ہائے زمانا دل کا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲).

ـــــ کا جانا محاورہ.
عاشق ہونا ، فریفتہ ہونا ، کسی پر دل آ جانا.

یہ مجھ سے بیکسی کہتی ہے میرے دل کے جانے پر
ابھی روتے ہو کیا اس کا تو رونا زندگی بھر ہے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۱۳).

ـــــ کا جاننا محاورہ.
شدت سے محسوس کرنا ؛ خوب حقیقت معلوم ہونا. مگر سمیع اللہ خاں صاحب کو اتنی بڑی ندامت ہو گی جس کو ان کا دل جانتا ہو گا. (۱۸۹۰ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۳ : ۲۹).

ـــــ کا جَلانا محاورہ.
ستانا ، دل دُکھانا ؛ حسد میں مبتلا کرنا.

حور کی شکل ہو تم نور کے پُتلے ہو تم
اور اس پر تمہیں آتا ہے جلانا دل کا

(۱۸۹۰ ، مہتابِ داغ ، ۳).

ـــــ کا چالاک صف.
طبیعت کا تیز ، عیار ، مکار ، فریبی. مشہور وہ بڑا دل کا چالاک معلوم ہوتا ہے بس دو گھڑی بیٹھ کر سونے کے کڑے جڑاؤ جوڑی کوئی دو ہزار روپے کی حوالے کر دی. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۲۰۶).

ـــــ کا چاؤ نِکالْنا محاورہ.
ارمان نکالنا ، شوق پورا کرنا. بھوڑوں صرف اپنے دل کا چاؤ نکالنے والوں کو حضرت امام حسین علیہ السلام کا خیال کرنے سے رونا نہیں آتا. (۱۸۷۲ ، ہدایت المومنین ، قنوجی ، ۱۷).

ـــــ کا چور (ـــــ و مج) صف.
وہ پوشیدہ بات جس کی دل میں خلش ہو ، دل میں کھٹکتی ہوئی بات ، احساس جرم. میرے دل کا چور نہ گیا اور جی جان بھی کچھ سٹ پٹا گئی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۵). لیکن یہ میرے دل کا چور ہے جسے آپ سے چُھپانا نہیں چاہتا. (۱۹۰۶ ، مکاتیبِ مہدی ، ۱). آخر کار اس نے اپنے دل کا چور اپنے بھائی پر صاف طور ظاہر کر دیا. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۱۱۱).

ـــــ کا چُونا کَرْنا محاورہ.
دل ٹکڑے ٹکڑے کرنا ، صدمہ پہنچانا ، رنج و غم میں مبتلا کرنا.

بھٹی برہ آگ کی دروناں کیا
جلا لعل کوں دل کے چُونا کیا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸۰).

کرتا ہوں جاں سپاری ، کتھی ہیں ہاتھ جس کے
کرنے کوں دل کا چُونا آتا ہے پان کھا کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹۳).

ـــــ کا چَین (ـــــ ی لین) امذ.
اولاد سے کنایہ ہے (مہذب اللغات).

ـــــ کا حال امذ.
دل پر گزری ہوئی کیفیت. تورل کے دل کا حال تورل ہی جانے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۴۶).

ـــــ کا حال خُدا جانْتا ہے فقرہ.
جو دل پر گزرتی ہے خدا جانتا ہے ، جو اپنے غم کا اظہار کرنا چاہتا ہے اور نہیں کر پاتا تو یہ فقرہ زبان پر لاتا ہے.

یہ سنہ سے تو کہتا ہوں چھوڑی محبت
مگر حال دل کا خدا جانتا ہے

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۲۶).

ـــــ کا حِساب لینا محاورہ.
اپنا محاسبہ کرنا ، اپنے ضمیر کو پرکھنا ، دلی کیفیت کا جائزہ لینا. میری جانب اپنا خطاب نہ کر ، دل کا حساب لے ، ابھی اللہ اپنے سوال کا جواب دے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۲ : ۱۸۵).

ـــــ کا حَوصَلَہ (ـــــ و لین ، فت ص ، ل) امذ.
ہمت ، توفیق (نوراللغات).

---کا حَوصَلہ نِکالْنا محاورہ.
ارمان پورا کرنا.

گلہ کیسے ہے کہ قاتل نے نیم جاں چھوڑا
تڑپ تڑپ کے نکالوں گا حوصلہ دل کا

(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۲۳).

---کا خُدا ہی حافِظ ہے فقرہ.
دل میں خوف سمایا ہوا ہے (فرہنگ اثر).

---کا خَرِیدار (---فت خ ، ی مع) صف.
دل کا خواہاں ، معشوق.

مفت سودا ہے ارے یار کہاں جاتا ہے
آ مرے دل کے خریدار کہاں جاتا ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں (مخزن المحاورات ، ۳۹۰)).

---کا خُون پِینا محاورہ.
غم کھانا ، رنج کرنا (جامع اللغات).

---کا خُون کَرْنا محاورہ.
دکھ پہنچانا ، رنج دینا ، غم و اندوہ میں مبتلا کرنا.

کیا ہے خون مرے دل کا بلداں اسکر کہتے ہیں
غم فرقت وہ کافر ہے کہ درگا پاٹ کرتا ہے

(۱۸۸۰ ، النّاہور درخشاں ، ۲۰۳).

وہ ہنسی خون کر گئی دل کا
جھکے جھکے جو زیر لب گزری

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۷۵).

---کا داتا صف.
دل کی آرزو پوری کرنے والا.

تُو نہ اَن داتا سبھی ہر دل کا داتا کون ہے
دل نے جو کھویا سجن تجھ سے ہی پانا ہونے کا

(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۹۹).

---کا دَرْد (---فت د ، سک ر) امذ.
غم ، دکھ.

مرے دل کا درد غزل ہوا
مرے حرف حرف میں حل ہوا

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۹۷).

---کا دِل آئینہ ہے کہاوت.
تم کو جس سے محبت ہے اسے بھی تم سے محبت ضرور ہوگی
(محاورات ہندوستان ؛ مہذب اللغات).

---کا دِل سے راہ کَرْنا محاورہ.
دل کا مائل ہونا ، دلی تعلق پیدا کرنا.

اتنی تو اُس کے دل نے مرے دل سے راہ کی
آنکھ آج پیار کی ہے تو چتون ہے چاہ کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۵).

---کا دو دو ہاتھ اُچَھلْنا محاورہ.
۱. خوف سے دل دھڑکنے لگنا ، حرکت قلب زیادہ ہو جانا.

اس کے کوچے میں اگر پتا بھی کھڑکا رات کو
ہول سے سینے میں دو دو ہاتھ دل اچھلا کیا

(۱۸۲۹ ، معروف (مہذب اللغات)). ۲. نہایت بیقرار اور مضطرب ہونا (نور اللغات).

---کا دَورَہ پَڑْنا محاورہ.
دل کی بیماری کے باعث سینے میں درد محسوس ہونا. آج پھر دل کا دورہ پڑا ، یونہی معمولی سا تھا ، مجھے کچھ دیر پہلے پتا چل گیا. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۰۸).

---کا دَھڑْکا (---فت دھ ، سک ڑ) امذ.
خفقان ، ہول دل (نور اللغات).

---کا دَھڑْکْنا محاورہ.
رک : دل دھڑکنا.

مایوس نظروں سے راہ تکنا
آہٹ پہ پہروں دل کا دھڑکنا

(۱۹۳۳ ، نبض دوراں ، ۳۸).

---کا دَھڑْکے اُٹھانا محاورہ.
اضطراب کو ضبط کرنا (مہذب اللغات).

---کا دُھواں (---ضم دھ) امذ.
آہ گرم ، غم دل ؛ دل کا بخار (مہذب اللغات).

---کا راز امذ.
پوشیدہ بات (مہذب اللغات).

---کا روگی (---و مج) صف.
جس کے دل میں بدی ہو. اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے. (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۶۷۳).

---کا زَخْم (---فت ز ، سک خ) امذ.
گہرا صدمہ ، شدید رنج ، سخت غم.

چُھپ نہ سکے گا دل کا زخم ہنسنے والے مان نہ مان

(۱۹۵۶ ، نبض دوراں ، ۳۰۲).

---کا سادَہ (---فت د) صف.
بھولا ، معصوم ، صاف دل ، فریب سے پاک.

دربار میں چاروں شاہزادے
دیکھا تو کھلے وہ دل کے سادے

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۲).

---کا سَخْت (---فت س ، سک خ) صف.
سنگدل ، سخت دل ، بے رحم جس کے دل پر اثر نہ ہو (مہذب اللغات).

ـــــ کا سُرُور (ـــــ ضم س ، و مع) امذ.
دلی فرحت ، انبساط ، خوشی.

کچھ اور تیر جو دل کا سرور ہو جاتا
مرا سبو مرے ہاتھوں سے چُور ہو جاتا

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۹۵).

ـــــ کا سُکُون (ـــــ ضم س ، و مع) امذ.
دل کا قرار ، اطمینان.

بر کنارِ دَیر ہوں کعبہ سے میں بیگانہ ہوں
لُٹ چکا ان سجدہ گاہوں میں مرے دل کا سکوں

(۱۹۴۹ ، نبضِ دوراں ، ۲۱۷).

ـــــ کا سَودا (ـــــ و لین) امذ.
خوشی کا سودا ، رضامندی کی بات ، محبّت کا معاملہ.

دل کا سودا ہے اسے خوب سمجھ بُوجھ کے لو
بارِ دیگر کوئی تکرار نہ آئے بائے

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۶۳).

ـــــ کا سَودا کَرْنا محاورہ.
محبّت کرنا ، عشق کرنا.

اب تو بے سمجھے ہوئے دل کا کیا ہے سَودا
نفع کچھ ہو کہ نہ ہو اس میں ضرر ہو کہ نہ ہو

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۴۳).

ـــــ کا سَہنا محاورہ.
دل کا کسی صدمے کو برداشت کرنا (مہذب اللغات).

ـــــ کا عالَم (ـــــ فت ل) امذ.
دل کی حالت.

بن گئی فرقت میں جو کچھ اپنے جی پر بن گئی
ہو گیا جو کچھ ہمارے دل کا عالم ہو گیا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۰). اب : ہونا.

ـــــ کا غُبار (ـــــ ضم غ) امذ.
دل کی کدورت ، ملالِ خاطر.

ہے بے حجاب غیر سے ان روزوں یار کیا
دیوار ہو گیا مرے دل کا غبار کیا

(۱۸۸۹ ، دیوانِ سخن ، ۸۲).

ایک عالم پہ بار ہیں ہم لوگ
کسی کے دل کا غُبار ہیں ہم لوگ

(۱۹۳۶ ، روحِ کائنات ، ۹۷).

ـــــ کا غُبار دھوجانا محاورہ.
دل کی کدورت دور ہو جانا ، ملالِ خاطر رفع ہو جانا.

میں رویا تو اے چشمِ تر غم نہیں
غبارِ دلِ یار تو دھو گیا

(۱۸۸۰ ، سخنِ بے مثال ، ۱۰۰).

ـــــ کا غُبار دھونا محاورہ.
دل کی کدورت دور کرنا ، ملالِ خاطر رفع کرنا. دیر تک دکھڑے رونے ، دل کے غبار دھونے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۹۳).

تجھ سے دھویا نہ گیا ان کا غبارِ دل بھی
سب ترا حوصلہ اے دیدۂ تر دیکھ لیا

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۲۰).

ـــــ کا غُبار صاف ہونا محاورہ.
دل کی کدورت دور ہونا ، رنج و ملال رفع ہونا.

ہو دل کا غُبار صاف کیا خاک
کھٹکا تھا کہ چھینکنے کٹے نا ک

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۱).

ـــــ کا غُبار نِکالْنا محاورہ.
کدورت اور رنجش ظاہر کرنا ، غم و غصّہ کا اظہار کرنا. کفّار کے دل سے بالکل دہشت نکل گئی اور بے دھڑک ہو کر ستانا اور دل کا غُبار نکالنا شروع کیا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۶). جمیلہ کو اور کہنے دو ، باندی بخار نکال لے ، دل کا غبار نکال لے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۰۲). کبھی کبھی دل کا غُبار نکال لینے میں کوئی ہرج نہیں. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۶۷).

ـــــ کا غُبار نِکَلْنا محاورہ.
رنج و ملال دور ہونا.

نکلا غبار دل کا صفائی تو ہو گئی
اچھا ہوا جو خاک میں تم نے ملا دیا

(۱۸۵۳ ، برق (فتح الدولہ) (مہذب اللغات)).

ـــــ کا غَنی ہونا محاورہ.
قانع و مطمئن ہونا ، باحوصلہ ہونا. بہ ہر حال غربت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر انسان اپنے دل کا غنی ہو تو اس کی تمام ادائیں بھلی اور پیاری معلوم ہوتی ہیں. (۱۹۴۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۲۸۵).

ـــــ کا کانْٹا (ـــــ مغ) امذ.
دل کی خلش. کوئی وجہ نہ تھی کہ گاندھی جی کے دل کا کانٹا زبان پر نہ آتا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۹۰).

ـــــ کا کانْٹا نِکالْنا محاورہ.
دل کی خلش دور کرنا. راج رشی کو ہمارے دل کا کانٹا نکالنے میں کامیابی ہو گئی. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۹).

ـــــ کا کانْٹا نِکَلْنا محاورہ.
طبیعت کی خلش دور ہونا.

خارِ حسرت بیان سے نکلا
دل کا کانٹا زبان سے نکلا

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۰۸). میں نے (جوش) ... جواب دیا کہ شوق صاحب میری شادی ہو چکی ہے میں دو بچوں کا باپ ہوں ہم میاں بیوی کو ایک دوسرے سے بے حد محبت ہے اور میں

یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ اُن پر سوت لاؤں ... یہ بات سُن کر میری بیوی کے دل کا کانٹا نکل گیا۔ (۱۹۷۰، یادوں کی برات، ۲۲۷).

---کا کچّا (---فت ک، شد چ) صف مذ (مث: دل کی کچّی).
کم ہمّت، بودا، بزدل.

ڈرے کیوں وہ کچھ دل کی کچّی نہیں
تو کیا یہ سمجھ لوں کہ سچّی نہیں
(۱۹۱۰، قاسم اور زہرہ، ۵۳).

---کا کچھ اور ہی نقشا / نقشہ ہے فقرہ.
دل گھبراتا ہے، دل پریشان ہے.

چین اک دم نہیں آتا ہے خدا خیر کرے
دل کا کچھ اور ہی نقشا ہے خدا خیر کرے
(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۲۷۳).

---کا کچھ کہنا محاورہ.
کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کی نسبت دل کی خواہش محسوس ہونا، خیال میں آنا.

دل سے کچھ کہتا ہوں میں مجھ سے ہے کچھ دل کہتا
دونوں اک حال میں ہیں درد و مصیبت والے
(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۹۲).

---کا کرارا (---فت ک) صف.
دل کا مضبوط، دلیر.

تری ادا جو قضا ہو تو کچھ نہیں پروا
ڈریں گے موت سے کیا دل کے جو کرارے ہیں
(۱۸۹۲، مہتابِ داغ، ۱۲۱).
ہمارا قتل کرنا کیا کوئی آسان ہے اُن کو
بہت ہیں سخت جاں ہم بھی جو وہ دل کے کرارے ہیں
(۱۹۳۶، شعاعِ مہر، نارائن پرشاد ورما، ۸۹).

---کا کڑا (---فت ک) صف.
برداشت کی قوت رکھنے والا، دل کا مضبوط، سنگدل، سخت دل، حوصلہ والا. وہ پہرے کے کڑے ہیں جنھیں دیکھ کر جو زرگر دل کے کڑے ہیں بے ہوش پڑے ہیں. (۱۸۵۳، شرح اندرسبھا (لکھنؤ کا عوامی اسٹیج، ۱۶۳)).

مانا کہ کڑے، کڑے ہیں دل کے
چھڑکے نہ چھڑے جگہ سے ہل کے
(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۶۲).

---کا کنْوَل کھلانا محاورہ.
شگفتہ خاطر کرنا، خوش کرنا.

ہم کو کیا گر ہوا سرسبز جہاں تب جانیں
شکلِ غنچہ جو کنول دل کا کھلائے بادل
(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۱۰۳).

---کا کنْوَل کھِلنا محاورہ.
شگفتہ خاطر ہونا، خوش ہونا.

ابھی تک سہر میں آئے تو مجھ دل کا کنول کھل جا
کہے جا کر کوئی اوس آفتابِ ذرّہ پرور سیں
(۱۷۳۱، شاکر ناجی، د، ۱۴۴).
نہ کچھ ایسے سامان تھے واں میسّر
کنول جس سے کھل جائیں دل کے سراسر
(۱۸۷۹، مسدسِ حالی، ۱۱).
پھر تو ہو جائے گی یہ مُردہ زمیں باغ و بہار
پھر تو کھل جائیں گے پژمُردہ دلوں کے بھی کنول
(۱۹۱۱، کلیاتِ اسمٰعیل، ۲۳۳).
پہلے کھل جائے دل کا کنول پھر لکھیں گے غزل
کوئی دم اے صریرِ قلم صبر کر صبر کر
(۱۹۷۳، دیوان، ۲۱).

---کا کونا سرکنا محاورہ.
عقل جاتی رہنا، بیوقوف ہونا، پاگل ہو جانا. جس بگڑے کے دل کا کونا ہی سرک گیا ہوگا، وہ تو آنکھ بند کر کے اور منہ کھول کر ہائیں ہائیں کرنے لگے گا. (۱۹۲۸، پس پردہ، ۶۵).

---کا کہا ماننا محاورہ.
دل کی خواہش پوری کرنا.

بعد موت کے یہ اے داغ سمجھ میں آیا
وہی دانا ہے کہا جس نے نہ مانا دل کا
(۱۸۹۲، مہتابِ داغ، ۳۰).

---کا کھوٹا (---و مج) صف.
بدنیت، منافق، بد باطن. جس کے گال بغیر آزار کے دُبلے اور زرد ہوں وہ دل کا کھوٹا اور بدخصلت ہوگا. (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۱۷۵).

---کا گاہک (---فت ہ) صف.
دل کا خواہاں، دل لینے پر تیار، محبوب، معشوق (مہذب اللغات).

---کا گواہی دینا محاورہ.
دل کا کسی خیال کی تائید کرنا، کسی بات پر پوری طرح یقین ہونا. بظاہر اسباب دل گواہی دیتا ہے کہ یہ سال ہماری کوئی آرزو باقی نہ رکھے گا. (۱۸۹۰، مضامین شرر، ۱، ۳ : ۲۵). جہاں جہاں اسے شبہ ہوا جہاں جہاں دل نے گواہی دی وہ مُڑ گیا اور اسے ڈھونڈتا رہا بالآخر وہ اسی مکان تک آ پہنچا. (۱۹۷۸، بے سمت مسافر، ۱۱۴).

---کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ کہاوت.
دلی رنج و غم کی اسی کو خبر ہوتی ہے جو اس میں مبتلا ہوتا ہے، جس پر مصیبت پڑتی ہے اسکو وہی خوب سمجھتا ہے (ماخوذ: مہذب اللغات؛ نوراللغات؛ گنجینۂ اقوال و امثال، ۱۱۵).

---کا گُھلانا محاورہ.
فکر کرنا، غم کرنا.

عشق کی ہیں جو حسرتیں احسن اُٹھا یہ زحمتیں
جان کو پھونک سوز میں دل کو گھلا گداز میں
(۱۹۲۳ ، احسن الکلام ، ۱۲۱).

---کالا ہونا محاورہ.
رک : دل سیاہ ہونا.
کافر کالا ہوو دل بھی کالا اتھا
بیاض کوٹھ میں اس کا جاگا اتھا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷).
تجہ مکھ کا جو تل دیکھ کر لالے کا دل کالا ہوا
تجہ دور خط سوں طوق جیوں مہتاب پر ہالا ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰). مجھے کچھ نصیحت کر کہ میرا دل کالا ہو گیا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۶).

---کا لگانا محاورہ.
محبت کرنا ، عشق کرنا.
سن رکھیو اے دل کا لگانا نہیں اچھا
دنیا یہ بری ہے یہ زمانہ نہیں اچھا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۵۵).

---کا لگاؤ (---فت ل ، و مج) امذ.
محبت ؛ دلچسپی.
دل کا لگاؤ غیر سے کچھ دل لگی نہیں
دم لو ، تمہیں بھی اس کے مزے آتے جاتے ہیں
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۵۱). دل کا لگاؤ چیز ہی اور ہے.
(۱۹۸۷ ، صحیفہ ، جولائی ، ۳۳).

---کا لہری / موجی (---فت ل ، سک ہ / و لین) صف.
آزاد ؛ خوش مزاج ؛ من موجی (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات ، ۳۰۶).

---کا مالک اللہ ہے فقرہ.
دل کا حال اللہ ہی جانتا ہے ، خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کا ماننا محاورہ.
دل کا راضی ہونا.
کوسوں ہی پرچھائیں سے بھاگوں میں بیگم جان کی
کھوجڑے پیتا اگر دل مانے میرا بدنصیب
(۱۹۲۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۲۹). کھٹکا ہو رہا ہے کہ ملّا جی نے اذان دی ، دل نہ مانتا تھا اس خیال سے کہ آپ ناخوش ہوں گی. (۱۹۰۹ ، جوہر قدامت ، ۸).

---کا مضبوط (---فت م ، سک ض ، و مع) صف.
جس کے دل پر اثر نہ ہو (جامع اللغات).

---کا میلا (---ی لین) صف.
بدنفس ، بدباطن. عبدالعزیز بن مروان نئے نئے گورنر ہے تھے ،

نوجوانی کے دن کم تجربہ. ایک ملنے والے نے سوچا ... جتنے ادھر اُدھر کی اطلاعیں انہیں بہم پہنچانا چاہیے تا کہ وہ مجھے اپنا مخلص سمجھیں ... جا کم کان کا کچا یا دل کا میلا ہو تو ایسے لوگوں کی چاندی ہو جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۵).

---کا میل کرنا محاورہ.
دل کا کسی طرف مائل ہونا ، دل کا کسی طرف راغب ہونا ، دل کا موافقت کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کانپ اُٹھنا / کانپنا محاورہ.
خوف زدہ ہونا ، ڈرنا.
جگ کے دل اے برہمن کانپے ہیں مثل بید
جب سوں یہ ہندوئے خال دشمن ایمان ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۳). ایسا خطبہ بلیغ و فصیح پڑھا کہ ... ہر ایک سامع کا دل کانپنے لگا. (۱۸۸۲ ، تہوالمصائب ، ۱۸۸).
میرا (فردوسی) دل کانپ اٹھا کہ مجھ کو بھی ایک دن مرنا ہے.
(۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۷).
مانا کہ ہم پہ آج کوئی مہرباں ہوا
دل کانپتا ہے یہ بھی اگر امتحاں ہوا
(۱۹۶۷ ، نقش ، کراچی ، اپریل ، ۱۵۱).

---کا نرم (---فت ن ، سک ر) صف مذ (مث : دل کی نرم).
دردمند ، رقیق القلب ، رحم دل. دل کی نرم تَیں سدا سے ، نیں نے کہا کہ اچھا لے جاؤ. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۷).

---کا نقش ہو کر رہنا محاورہ.
نہایت گہرا اثر ہونا ؛ حافظے میں محفوظ ہو جانا ، ہمیشہ کے لیے یاد رہنا.
تری گلی میں ترے دل کا نقش ہو کے رہا
رقیب بیٹھ نہ گیا میری آبرو ہو کر
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۰).

---کا نُقطہ (---ضم ن ، سک ق ، فت ط) امذ.
وہ سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے.
جو میں نکتہ فہم ہوتا جو میں با کمال ہوتا
کسی دل کا نقطہ بنتا کسی لب کا خال ہوتا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۰۳).

---کا ہارا صف.
پست ہمت ، کم حوصلہ. شیرشاہ کا بیٹا عادل خاں اس کا ولی عہد تھا ... نہایت عیش دوست اور فراغت جُو اور بودا دل کا ہارا تھا.
(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۸۱).

---کباب (---فت ک) صف.
غمگین ، ملول ، رنجیدہ
دل کبابوں میں کیوں کچا ہے　　　عشق کی آگ کیوں جنکتی ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۷).

فرمایا وہ جو شیر کے بچّے ہیں دل کباب
بھجوا دے انکو شہر نجف میں تو کل شتاب
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶)۔ [دل + کباب (رک)]۔

ـــ کَباب کَرْنا محاورہ۔
دل جلانا ، دکھ دینا ، رنج پہنچانا۔

دل کوں کیوں ہنسا کے کرتا ہے کباب
یا کبابوں میں تجھے کیا عار ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (نسخۂ اوّل) ، ۲۰۰)۔

کیونکر کہوں کہ کس نے مرا دل کیا کباب
ہر ایک تیری چشم ہی سا بادہ نوش تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹)۔

ـــ کباب ہونا محاورہ۔
دل جلنا ، آزردہ ہونا ، غم زدہ ہونا ، رنجیدہ ہونا۔

بس اب خموش ہو سودا کہ آگے تاب نہیں
وہ دل نہیں کہ اب اس غم سے وہ کباب نہیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۱)۔

دل ہو گیا کباب مصیبت پہ شاہ کی
عباسِ نامدار نے اک سرد آہ کی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۹)۔

ـــ کَبِیدَہ (ـــفت ک ، ی مع ، فت د) صف۔
غمگین ، رنجیدہ ، آزردہ۔ بتابی میں ملکہ کے پاس آئی اور اس کو رنجیدہ دل کبیدہ دیکھ کر گرد پھری تصدق ہوئی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۶۶)۔ [دل + کبیدہ (رک)]۔

ـــ کَٹْنا محاورہ۔
شرمندہ ہونا ، کڑھنا ، افسوس ہونا ، دکھ ہونا۔

حیرت دیدار میں آئینہ رکھ دے ہاتھ سے
اپنی حالت دیکھ کر ظالم کٹا جاتا ہے دل
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۵)۔ میرا دل انفعال کی حالت پر کٹ گیا۔ (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۳۹)۔ سترہ برس کا ساتھ چھوٹ رہا ہے ، دل کٹا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی (تاباب ہیں ہم ، ۱۵۷))۔

ـــ کَٹْھِن (ـــفت ک ، ٹھ) صف۔
سنگدل ، بے رحم۔

سنو تو خوب ہے ٹک کان دھر میرا سخن پیارے
کہ عاشق پر نہ ہونا اس قدر بھی دل کٹھن پیارے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۴)۔ [دل + کٹھن (رک)]۔

ـــ کَچّا ہونا محاورہ۔
دل کمزور ہونا ، بودا ہونا اس کا دل بڑا کچا ہے ، مجھے یاد کر کے روز رونا ہو گا (۱۹۰۹ ، بازارِ حسن ، ۳۰۸)۔

ـــ کُچَل جانا محاورہ۔
دل کا پامال ہو جانا ، مایوس ہو جانا۔

اللہ ری نامرادیٔ فرطِ بجوم و یاس
یہ حسرتوں کی بھیڑ ہوئی دل کچل گیا
(۱۸۷۸ ، سخن بےمثال ، ۹)۔

ـــ کَدَہ (ـــفت ک ، د) امذ ، ہمہ دیگدہ۔
خانۂ دل۔

وہ اک تم ہو کہ جسکا دلکدہ بس میں ہی بستا ہے
وہ اک ہم ہیں کہ ہے مونس ہماری شامِ ہجراں
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۹۳)۔ [دل + ف : کدہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ـــ کَرَخْت کَرْنا محاورہ۔
سنگدلی کرنا ، سخت دلی اختیار کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
ہمت کرنا ، جرأت کرنا ، رغبت کرنا ، خواہش کرنا ، فیاضی کرنا۔

دل اس سیا سے اُٹھنے کو کرتا نہیں
کوئی آپ سے آپ مرتا نہیں
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۷)۔ فوج نے بڑا دل کیا ، ہزاروں کو جان سے مارا اور صدہا کو گھائل کیا۔ (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۸۸)۔ نہ اُٹھنے کی ہمت نہ چلنے کی طاقت ، بہت دل کیا تو کھسک کھسکا چبوترے پر یا گھسٹ گھسٹا ہوگی ہو۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۰)۔

بہت دل کر کے ہونٹوں کی شگفتہ تازگی دی ہے
چمن مانگا تھا پر اس نے بمشکل اک کلی دی ہے
(۱۹۷۹ ، اختر (جان نثار) ، تارِ گریباں ، ۱۳)۔

ـــ کَڑا کَرْنا محاورہ۔
ہمت کرنا ، جرأت کرنا۔

سخت جانی نے مری پھیر دیا شہ دم میں
دل کڑا کر کے اگر خنجرِ فولاد آیا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵)۔ آخر مشہور صحابیہ خولہ نے دل کڑا کر کے کہہ دیا کہ یا رسول اللہ آپ نکاح کر لیجیے۔ (۱۹۱۸ ، امت کی مائیں ، ۸۵)۔ دل کڑا کر کے میں تو یہ کہنے کے لئے بھی تیار ہوں کہ عورتیں ہی بہتر لکھ سکتی ہیں۔ (۱۹۸۳ ، ہوش قلم ، ۱۲۲)۔

ـــ کَڑا ہونا محاورہ۔
دل مضبوط ہونا ، باہمت ہونا ، دلیر ہونا۔

کیا جانے جس کو شیروں سے پالا پڑا نہ ہو
لوہا ہے نرم موم سے ، جب دل کڑا نہ ہو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱۰)۔

ـــ کَڑْوا بَنْنا محاورہ۔
دل مضبوط ہونا ، باہمت ہونا

غنچے کا اس بہار میں کڑوا بنا ہے دل
بلبل چمن میں پھول کے کاٹے بسنت رت
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳)۔

--- (کو) کڑوا کَرنا محاورہ.
دل مضبوط یا سخت کرنا ، ہمت کرنا.

گر سیر دیکھنی ہے تو کرکے دل کو کڑوا
ہی عاشقوں میں آ کر دو بنگ کے پیالے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۳).

--- کُڑھانا محاورہ.
غم کرنا ، افسوس کرنا.

دل کڑھاتی ہے نہایت نرگسِ بیمارِ یار
صدقے کر کے مرغِ روح اس پر اڑانا چاہیے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۷۹). اب تم اپنا دل نہ کڑھاؤ اور آرام سے بیٹھو وہ انصاف نہ کریں خدا تو دیکھتا ہے. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۱۳۱). بشریت تم بچوں کی بیکسی پر دل کڑھا رہی ہے (۱۹۲۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۹۵).

--- کُڑھنا محاورہ.
غم ہونا ، افسوس ہونا ، دل دُکھنا. امین الدین خاں صاحب ... میرے پاس تشریف لائے ، میں نے ان کو دیکھا اور اف دہ پایا۔ دل کڑھا. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۵۷). دل کڑھتا ہے ، کلیجہ مسوس کے رہ جاتی ہوں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۳۲). تمہارے لئے دل کڑھتا ہے ، تیرے کھیلنے کھانے کے دن ہیں یہ ، تجھے ابھی بہت دن جینا ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۰).

--- کَش (--- فت ک) صف ؛ امر دلکش.
دل لُبھانے والا ، پسندیدہ ، مرغوب الطبع ، خوشنما.

دلکش جمع جن جن کے کتنے ہر یک غزل دلکش مری
لکھ کر رکھی ہے ہات تے ہونسوں بنا زر کا بیاض

(۱۶۹۷ ، دیوانِ ہاشمی ، ۹۹).

بلبل میں اس کے ہے پر جانے دل کش
جہاں الکا کسو کا دل بجا تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۵).

فریادِ جگر ، نغمۂ نَے ، نالۂ بلبل
دلکش ہو کسی طرح کی ہو کوئی صدا ہو

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۷). ان کی تقریر تحریر سے زیادہ دلکش اور دلپذیر تھی. (۱۹۱۰ ، مکاتیبِ امیر مینائی (دیباچہ) ، ۱۴). پیڑوں کی یہ دوسری قسم پھولدار بڑی بڑی رومان پرور ، جاذبِ نظر اور دل کش ہے. (۱۹۶۲ ، پیڑ ، ۷۰) [دل + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

--- کُشا (--- ضم ک) صف ؛ امر دلکشا.
فرحت افزا ، طبیعت کو شگفتہ کرنے والا ، روشن ، کھلا ہوا ، وسیع

دو دل ستی تُس سوں جن کوئی کیتے پیرت
جیو کے نین سوں ہرگز نا دیکھے دلکشا صبح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۴۸).

نقشِ قدم ہوا ہوں محبت کی راہ کا
کیا دلکشا مکان ہے مری سجدہ گاہ کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۳).

ہجر میں ہے فضا عبث ، ابر عبث ، ہوا عبث
بادۂ جانفزا عبث ، نغمۂ دلکشا عبث

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۶).

شورِ بلبل ، جوشِ گل ، موجِ نسیم ، انوارِ صبح
اللہ اللہ کس قدر ہیں دلکشا آثارِ صبح

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۵) [دل + ف : کُشا ، کُشادن ، کُشودن کھولنا].

--- کُشاد (--- ضم ک) صف.
خوش ، مست.

سدا قوت اونکو غدا کا چہ یاد
غدا کیچھ بندگی میں ہے دل کشاد

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۱) [دل + ف : کُشاد ، کُشادن - کھولنا].

--- کُشادَہ (--- ضم ک ، فت د) صف.
فیاض ، سخی ، وسیع القلب.

واللہ واللہ اماں ہیں ، دولہا کی اماں ہیں
واللہ واللہ خالہ ہیں ، دل کشادہ خالہ ہیں

(۱۹۶۷ ، اردونامہ ، ۲۹ : ۱۰۳) [دل + ف : کشادہ ، کشادن - کھولنا].

--- کُشادَہ رَکْھنا محاورہ.
وسعتِ قلب سے کام لینا ، فراخ دل ہونا.

غمِ جہاں ہو ، غمِ یار ہو کہ تیرِ ستم
جو آئے ، آئے کہ ہم دل کشادہ رکھتے ہیں

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۱۰۳).

--- کُشادَہ کَرْنا محاورہ.
خوش کرنا ، طبیعت کو شگفتہ کرنا.

کر فیض سے جہان میں کشادہ کسی کا دل
لازم ہے فکرِ وسعتِ کُنجِ مزار آج

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۱۸).

--- کُشادَہ ہونا محاورہ.
خوش ہونا ، بشاش ہونا ، فراخ دل ہونا.

وہاں تھے بزرگان پیادہ ہوئے
خوشی سیوں اور سب دل کشادہ ہوئے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۳۱).

--- کُشائی (--- ضم ک) امث ؛ امر دلکشائی.
۱. شگفتگی ، فرحت افزائی ، خوشی.

کھول کیول میں الگ کوں اوسکے سرکاں
سرک میں دل کشائی کے اثر کاں

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۳).

نہیں گھر میں فلک کے دلکشائی
کہاں ہوتی ہے یاں میری سمائی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۷).

ہل کر صنم سے اپنے بنگامِ دلکشائی
ہنس کر کہا یہ ہم نے اے جان بسنت آئی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۲).

تری دلکشائی کا چھینٹا لگا تو کُلوں سے ملاقات کو جی نہ چاہا
مرے چھوٹے قد کے مقابل درازی تری قامتِ یار خوش تھی
(۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۷۲). ۲. (تصوف) **دلکشائی** صفتِ فتاحی کو کہتے ہیں کہ جس سے **دل مانوس ہوتا ہے** (مصباح التعرف ، ۱۰۹). [دل + کُشا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَشی (ـــ فت ک) امث.
۱. کشش ، جاذبیت ، خوشنمائی.

مری سادگی میں بھی وہ دل کشی ہے
شبِ ماہ میں جس طرح خوابِ طفلاں

(۱۹۲۸ ، فکرونشاط ، ۵). یہ گیت یک وقت سادہ ، عامیانہ ، مہمل ، سب کچھ تھے لیکن ان میں دل کشی تھی. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۱). ۲. **دل لُبھانے کا عمل.**

دل داشت کر سکے تو یہ دل لجا ایس سنگ
گر دل کشی یہ دل ہے تو کیا ہے دلکشی سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳). [دل + ف : کَش ، کشیدن - کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَشیدَہ ہونا محاورہ.
رنجیدہ ہونا ، دل کا بیزار ہونا ، کھنچا کھنچا رہنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ کُمْلانا / کُمْھلانا محاورہ.
غمگین ہونا ، طبیعت کا مُرجھانا ، پژمردہ ہونا ، کمزور و نحیف ہونا.

دل بھی کُملاتے ہیں جوں جوں بال ہوتے ہیں سفید
بلبلیں بھی پیر ہیں موسم ہے بت جھڑ کا اگر

(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۷۰).

ـــ کَنْپٹیوں میں دَھڑَکْنا محاورہ.
خوف سے دل دھڑکنا ، کانپنا ، لرزنا. سیاہ کار کسی درندے کی طرح غراتی ہوئی میری طرف آنے لگی... میرا دل کنپٹیوں میں دھڑکنے لگا. (۱۹۸۶ ، سسپنس ڈائجسٹ ، اپریل ، ۱۶۳).

ـــ کو اُبھار دینا محاورہ.
دل میں ولولہ اور امنگ پیدا کرنا.

عشق کیا کیا بہار دیتا ہے
یہ دلوں کو اُبھار دیتا ہے

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۹۳).

ـــ کو اَٹکانا محاورہ.
دل لگانا ، توجہ دینا ، محبت کرنا.

نظیر آرام سے گر تجھ کو اس دنیا میں رہنا ہے
سوا اللہ کے ہرگز کسی سے دل کو مت اٹکا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۱۰۳).

ـــ کو اُٹھانا محاورہ نیز ـــ اوٹھانا.
بیزار ہونا ، متنفر ہونا.

تری یاد میں جب سے بیٹھے ہیں بیٹھے
دو عالم سے دل کو اوٹھائے ہوئے ہیں

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۶۲).

ـــ کو اُچاٹ کَرْنا محاورہ.
بیزار کر دینا ، متنفر کرنا.

دل کو سرِ بازارِ جہاں کر نہ اُچاٹ
جس طرح بنے سود و زیاں میں دن کاٹ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۵۴).

ـــ کو اِضْطِراب ہونا ف س.
سخت گھبراہٹ ہونا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ کو آٹْنا محاورہ (قدیم).
پیچ و تاب کھانا. اپنا ، ہاشمی ، توں تکو دل کوں آٹ. (۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــ کوب (ـــ و مج) صف.
درد انگیز ، غمناک. بہر حال یقین مذکور کا کلام طبائع کے مرغوب ہے اور اشعار اس کے جاں خراش و دل کوب. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۱۸۵). [دل + ف : کوب ، کوبیدن نیز کوفتن - کوٹنا].

ـــ کو بِٹھا دینا محاورہ.
مایوس کر دینا ، رنجیدہ کرنا.

بیٹھنا غیر کے پہلو میں ستم ہے تیرا
درد اُٹھ اُٹھ کے مرے دلکو بٹھا دیتا ہے

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۷۱).

ـــ کو بُجھا دینا محاورہ.
افسردہ کر دینا ، مایوس کر دینا.

یاس نے کیا بُجھا دیا دل کو
کہ تڑپ کیسی اختلاج نہیں

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۳۱).

ـــ کو بُرا لَگْنا / بُری لَگْنا محاورہ.
ناگوارِ خاطر ہونا.

انصاف سے دشمن نے کبھی حق میں ہمارے
اچھی بھی کہی ہے تو بُری دل کو لگی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ (مجلس) ، ۲۸۹).

ـــ کو بَرْداشْت آنا محاورہ.
دل کو کسی صدمے کی برداشت ہونا (مہذب اللغات).

ـــ کو بَرْمانا محاورہ.
رنج دینا ، سخت ایذا پہنچانا.

برما کے برچھے دل کو جگر تک اُتر آئیں
کیا کام لیا تیغی نگاہوں سے حیا نے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۵).

ان شانوں سے اگر تیر نہ چل جاتے ہیں
دل کو برماتے ہوئے صاف نکل جاتے ہیں
(۱۹۳۲ ، عروج (دولہا صاحب) ، عروج سخن ، ۹۹).

--- کو بھاری کرنا محاورہ.
ملول ہونا ، اداس ہونا ، رنجیدہ ہونا.
کنے جبریل سُن کر دل کوں بھاری
بھیے آئے فاطمہ توں کیا پوکاری
(۱۸۳۰ ، نور نامہ (ق) ، میاں لعل گجراتی ، ۲۸).

--- کو بھانا محاورہ.
پسندِ خاطر ہونا (مہذب اللغات).

--- کو پامال کرنا محاورہ.
ستم کرنا ، ظلم کرنا (علمی اردو لغت).

--- کو پاؤں سے مَلنا محاورہ.
کسی کے دل کو انتہا سے زیادہ اپنا فریفتہ کرنا (مہذب اللغات).

--- کو پتھر کرنا محاورہ.
صبر و ضبط سے کام لینا
کہ ترکِ وطن ہیئے کیونکر کروں
مگر ہر قدم دل کو پتھر کروں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۵۰).

--- کو پکا کرنا محاورہ.
دل قوی کرنا ، ہمت کرنا.
تیرے بسمل کے تڑپنے میں ہے لطف
دل کو پکا کر کے قاتل دیکھنا
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۰).

--- کو پنکھے لگنا/ہونا محاورہ.
بہت بے چین ہونا ، گھبرانا.
بدن ٹھنڈا ہوا جاتا ہے پنکھے دل کو ہوتے ہیں
اٹھے جاتے ہو تم پہلو سے دم سینے میں کیا ٹھہرے
(۱۸۶۰ ، شرف (آغا حجو) ، ۲۹۰).

--- کو پہاڑ بنانا محاورہ.
دل کو مضبوط کرنا ، حوصلہ پیدا کرنا ، ہمت باندھنا.
اون کے لشکر میں کیا کہئے خوب جھوڑ جھاڑ
ڈرتے ہیں آپ کس لیے دل کو بنائیے پہاڑ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۰۳).

--- کو پیچ و تاب ہونا محاورہ.
بہت پریشان ہونا ، دل گھبرانا (جامع اللغات).

--- کو پھنسانا محاورہ.
دل کو لگانا ، محبت کرنا (مہذب اللغات).

--- کو پھوڑا بنانا محاورہ.
دل پکا دینا ، دل کو اذیت پر اذیت دینا (نوراللغات ، مہذب اللغات).

--- کو پھیرنا محاورہ.
مائل کرنا ، توجہ ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کرنا.
نئی طرزوں سے میرے دل کو پھیرا
بھلایا غم قدیمی اس نے میرا
(۱۷۸۶ ، مثنوی گلزارِ ارم (مثنویاتِ حسن ، ۲۰۱)).

--- کو تازگی حاصل ہونا محاورہ.
دل کو فرحت ہونا ، طبیعت بشاش ہونا (مہذب اللغات).

--- کو تزلزل رہنا محاورہ.
دل دھڑکنا کسی بات کے اندیشے سے (مہذب اللغات).

--- کو تعلق ہونا محاورہ.
محبت ہونا ، ربط و ضبط ہونا ، دل لگا رہنا
شکر صد شکر تعلق نہ ہوا دل کو کہیں
یارو اغیار کے جھگڑے سے چھڑایا مجھکو
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۵).

--- کو تلووں سے مَل ڈالنا/مَلنا محاورہ.
فریفتہ کرنا ، محبت میں مبتلا کرنا.
جب کبھی بیٹھے نکلتی ہیں
دل کو تلووں سے ملتی چلتی ہیں
(۱۸۸۸ ، قلق (مہذب اللغات)).

--- کو تولنا محاورہ.
اچھی طرح سوچنا. یہ نہایت ہی مشکل اور خطرناک ارادہ ہے ، اپنے دل کو تولو ، اگر جانو کہ برداشت کر سکو گی تو اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے. (۱۹۱۳ ، حسن کا ڈاکو ، ۲ : ۱۷۵).

--- کو تھامنا محاورہ.
دل کو بے قرار ہونے سے روکنا ، صبر و ضبط سے کام لینا.
ہاتھ نکلے اپنے دونوں کام کے
دل کو تھاما ان کا دامن تھام کے
(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخابِ داغ ، ۱۵۳).
دیکھا کیا لوگ گزر جاتے ہیں رنگ برنگی کاروں میں
دل کو تھام کے رہ جاتے ہیں دل والے بازاروں میں
(۱۹۶۰ ، برگِ آوارہ ، ۸۴).

--- کو ٹٹولنا محاورہ.
عندیہ لینا ، منشا معلوم کرنا ، مافی الضمیر دریافت کرنا. عمر ان کے لیکچر کا مضمون ٹھیک ٹھیک نہیں یاد غالباً وہ یہ تھا کہ اپنے دلوں کو ٹٹولو. (۱۹۰۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۲۷).

--- کو ٹھنڈک ہونا محاورہ.
تسلی ہونا ، سکونِ خاطر ہونا ، فرحت ہونا.

رُوئے عرق افشاں پہ ترے سیراب ہو ایسا سبزۂ خط
دیکھ کے جس کو دل کو ہو ٹھنڈک اور طراوت آنکھوں کو
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۸۸)۔

--- کو ٹھہرانا / ٹھیرانا محاورہ۔
صبر کرنا ، طبیعت بحال کرنا ، اضطراب کم کرنا ، دل کو تسکین دینا۔ چار و ناچار دل ٹھیرایا ، سرِگ مغابات کی طرف متوجہ ہوا۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۵۲)۔

--- کو جَمع کَرْنا محاورہ۔
اطمینان حاصل کرنا ، یکسوئی پیدا کرنا ، قرار پانا۔
کیا کہیے ناتوانیٔ غم کی خرابیاں
گر شب میں دل کو جمع کیا جی بکھر گیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۰)۔

--- کو چوٹ لَگْنا محاورہ۔
صدمہ پہنچنا ، رنج ہونا۔ ہجو کے اشعار سے اشتغال بجائے اس کے کہ دل کو چوٹ لگے اور زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۳۲)۔

--- کو چوٹ ہونا محاورہ۔
تمنا ہونا۔
وہ شکستیں سہیں جدائی کی
چوٹ ہے دل کو مومیائی کی
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

--- کو چین ہونا محاورہ۔
آرام اور اطمینان ہونا (مہذب اللغات)۔

--- کو چھلنا محاورہ۔
فریب دینا ، دھوکا دینا۔
فریبِ حسن اسے کہتے ہیں یہ بت وہ چھلاوہ ہیں
لشالی دے کے چھلا عاشقوں کے دل کو چھلتے ہیں
(۱۸۷۸ ، سخنِ بیمثال ، ۶۱)۔

--- کو چُھونا محاورہ۔
پسندِ خاطر ہونا ، مرغوب ہونا ، پسند آنا۔ ممکن ہے بیدل کا مطالعہ انہوں نے (غالب) بعد میں کیا ہو اور دلی میں دم توڑتی ہوئی ملوکیت سے متاثر اور مجروح جذبات کی فضا میں اردو شاعری شروع کرتے وقت یہ رنگ (بیدل کا رنگ) اُن کے (غالب) دل کو چھونے لگا ہو (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۲۲)۔

--- کو خار دینا محاورہ۔
صدمہ دینا ، رنج پہنچانا
گلشن کی تو روش نہ مرے دل کو خار دے
پھولے گا گل بہار نہ دم بھر نسیم کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۲)۔

--- کو خوش کَرْنا محاورہ۔
کسی کو مسرور کرنا ، اپنے آپ کو مسرور کرنا (جامع اللغات)۔

--- کو خوشی ہونا محاورہ۔
بہت خوش ہونا ، مسرور ہونا (جامع اللغات)۔

--- کو خُون کَرْنا محاورہ۔
غم و الم کا شکار ہونا ، خود کو تباہ کرنا ، الجھن میں مبتلا ہونا ، بہت غمگین ہونا۔
اے زاہدو تم سے کیا جھگڑ کر لوں میں
غصہ سے کروں کس لیے دل کو خوں میں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۵)۔
زہرِ غم پیجیے تو الفاظ میں رس آتا ہے
دل کو خوں کیجیے تو افکار میں جان آتی ہے
(۱۹۸۷ ، دل کی زبان ، ۱۶۱)۔

--- کو دَرْد دینا محاورہ۔
ہمدردی پیدا کرنا ، رحم کی قوت دینا (جامع اللغات)۔

--- کو دل سے راہ ہونا محاورہ۔
دو طرفہ محبت ہونا ، جانبین میں لگاؤ ہونا۔
بڑھتی جاتی ہے میری اس کی چاہ
سچ ہے ہوتی ہے دل کو دل سے راہ
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۱۵۵)۔
رفتہ رفتہ دل کو دل سے راہ ہو جائے کہیں
اون سے ملنے کا ہے پوشیدہ رستہ ایک اور
(۱۸۸۰ ، الماس درخشاں ، ۸۹)۔ آپ نے سنا ہو گا کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے قدرتی طور پر وہ بھی میری جانب کھنچی چلی آئی۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ اگست :)۔

--- کو دیوانہ کَرْنا محاورہ۔
دل کو عشق میں مبتلا کرنا (مہذب اللغات)۔

--- کو ڈھالْنا محاورہ۔
دل کو مائل کرنا ، طبیعت کو آمادہ کرنا۔
جو دل کو ڈھالیے ہوئے یہ تو وہ کہتا ہے
کرو نہ مول بڑھا کر یہ مال ہے گھٹ کا
(۱۸۷۸ ، سخنِ بیمثال ، ۲۷)۔

--- کو رَٹ لگی ہونا محاورہ۔
دل کو مسلسل کسی بات کی دھن ہونا ، ہر وقت دل میں یاد ہونا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔

--- کو رو بَیٹھنا محاورہ۔
دل کھو دینا ، مایوس ہو جانا۔
دل کو رو بیٹھے تھے ہم پہلے محبت میں مگر
لے گیا جان بھی یہ روگ دوبارا ہو کر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۲)۔

--- کو سخت کرنا محاورہ۔
بے رُخی اختیار کرنا ، صبر و ضبط سے کام لینا۔

بابا نے دل کو سخت کیا غم نہ کھائیے
مرنا ہے ماں سے دودھ بھی تو بخشوائیے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۱)۔

--- کو سُرُور ہونا محاورہ۔
لطف ہونا ، خوشی ہونا (جامع اللغات)۔

--- کو سمجھانا محاورہ۔
بے قرار دل کو تسکین بخش خیالات سے تسلّی دینا (جامع اللغات)۔

--- کو سنبھالنا محاورہ۔
طبیعت کو قابو میں لانا ، اضطراب دور کرنا ، تسلّی دینا۔

اب دل کو سنبھالنا ہے مشکل
اگلے دنوں کچھ سنبھل گیا تھا

(۱۷۸۵ ، درد ، د ، ۳۰)۔

دل کو سنبھالیے کہ میں ناوک فگن ہوا
نالہ مرا رقیب کے منہ کا سخن ہوا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶)۔

--- کو صید بنانا محاورہ۔
کسی کے دل کو اپنی محبت میں مبتلا کرنا (مہذب اللغات)۔

--- کو عزیز ہونا محاورہ۔
دل کو محبوب ہونا (مہذب اللغات)۔

--- کو غم سے خالی کرنا محاورہ۔
دل کھول کر رونا (مہذب اللغات)۔

--- کو قرار آنا محاورہ۔
اطمینان خاطر ہونا ؛ یک سوئی ہونا ، دل جمعی ہونا۔

وہ حسنوں کے جھمکڑے وہ ادائیں وہ سنگار
دیکھ کر جن کو نہ آئے دل عاشق کو قرار

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۸)۔

--- کو قرار ہونا محاورہ۔
اطمینان ہونا ، صبر ہونا ، دل جمعی ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

--- کو کد ہونا محاورہ۔
دل کو کسی بات کی دُھن ہونا (مہذب اللغات)۔

--- کو کل ہونا محاورہ۔
دل کو چین ہونا (مہذب اللغات)۔

--- کو کھٹا کرنا محاورہ۔
رنجیدہ کرنا ، برافروختہ کرنا (جامع اللغات)۔

--- کو کھولنا محاورہ۔
۱۔ دل کی بات زبان پر لانا ، صاف صاف بات کہنا۔

ان کوں پیا بات بولیا نہ جائے
انو کے کنے دل کوں کھولیا نہ جائے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰)۔ ۲۔ (دل کو کسی بات کو ماننے پر) مائل کرنا ، آمادہ کرنا۔ وزیر نے اللہ سبحانہ کے پہچنوانے میں تلطف و نرمی کو برتا تو اللہ نے بادشاہ کے دل کو اسکے قبول کے لیے کھول دیا۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۹۳)۔

--- کو کھینچنا محاورہ۔
فریفتہ کرنا۔

دلوں کو کھینچ رہی ہیں کسی کی مست آنکھیں
یہ دل کشی ہے تو پھر عذر بے کشی کیا ہے

(۱۹۳۸ ، احسن الکلام ، ۱۶۶)۔

--- کو گدگدانا محاورہ۔
دل میں گستاخانہ اور بیباکانہ خیال پیدا کرنا ؛ دل کو اُکسانا۔

بڑھ چکے جب دستِ گستاخ اس کمر کے درمیان
شوقِ وصلِ یار دل کو گدگدا کر رہ گیا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۱)۔

--- کو لُبھانا محاورہ۔
فریفتہ کرنا ، مائل کرنا۔ آپ کساویں نہ خاوند کے سال پر دل کو لُبھاویں۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۶۹)۔ ایک رومیہ اپنے رنگ آمیز الفاظ سے دل کو لبھا کر چھین لیتے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۹۷)۔

--- کو لگانا محاورہ۔
محبت کرنا ، عشق کرنا۔

دنیا کے لطف دل کو لگانے میں آگئے
سب دل کے درد ایک ہی خانے میں آگئے

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۵۶)۔

--- کو لگنا محاورہ۔
۱۔ دل پر اثر ہونا ، پسند آنا۔

دل کوں لگتی ہے دلربا کی ادا
جی میں بستی ہے خوش ادا کی ادا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱)۔

اچھی کسی اچھا نہیں کچھ دل کا لگانا
یہ لگ گئی اے ناصحِ ناداں مرے دل کو

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۷۱)۔ فیض جاری والی بات آپ جیسا روشن طبع آدمی ہی لکھ سکتا تھا بہت دل کو لگی۔ (۱۹۷۵ ، ن۔ م۔ راشد ۔ ایک مطالعہ ، ۳۳۲)۔ ۲۔ دل پر چوٹ لگنا۔

تڑپنے لوٹنے رونے کا باعث تجھ پہ بھی کُھلتا
ترے دل کو بھی میری سی اگر اے بے وفا لگتی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۸)۔

--- کو لگی ہونا محاورہ۔
۱۔ صدمہ ہونا ، رنج ہونا۔

جب سے یہ سُنا داغ نے کی عشق سے توبہ
گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں کیا دل کو لگی ہے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۶۱). دشمن بُرا ہوتا ہے اور اس کے تو دل کو لگی تھی جب ہنگامے کا اِرادہ معلوم ہوا بھڑک اُٹھا. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۵۵). ۲. دُھن ہونا ، شوق ہونا ، محبت ہونا.
کسی کے دل کا سنو حال دل لگا کر تم
جو ہووے دل کو تمہارے بھی مہربان لگی
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۶). سب وہ جن کا تعلق رسمی تھا ، اس سے (انجمن جامعہ تعلیم ملّی) الگ ہوگئے سب وہ جن کے دل کو لگی تھی اس کام کے ذمہ دار بن گئے (۱۹۰۶ ، علیمی خطبات ، ۳۰).

--- کو لَو لگنا محاورہ.
محبت ہو جانا ؛ دُھن ہو جانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

--- کو لَہُو کَرْنا محاورہ.
سخت محنت کرنا ، مشقت کرنا ، ریاضت کرنا . دل کو لہو کیے بغیر کسی جنسی تجربہ کو نہ ایسے زندہ حرف میسّر آتے ہیں نہ شاعری کو ... استعارہ نصیب ہوتا ہے (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۲۰).

--- کو مارْنا محاورہ.
طبیعت کو کسی شوق یا لذّت سے باز رکھنا ، خواہش کو روکنا یا دبانا ، خواہش کے باوجود کسی چیز سے صبر کرنا.
ہم دل کو اپنے مارتے ہیں اس لیے ظفر
دیتا ہمیں مزا ہے شکار اپنے ہاتھ کا
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۰).
کہاں تک کوئی کس لیے دل کو مارے
کہاں تک کوئی کھائے یوں غم کے آرے
(۱۹۰۵ ، بہارِ دریں ، ۵۶).

--- کو مَسوسْنا محاورہ.
ناقابلِ برداشت غم کو ضبط کرنے کی کوشش کرنا ؛ بے تابی اور بے قراری کے وقت دل پر ہاتھ رکھ کر اسے دبانا ، دل کو تھام کر اسے تسلّی دینا.
بیٹھے ہیں ہم تو دل کو مسوسے ہوئے میاں
تو جان اوس کو دے کہ تجھے جس نے غش کیا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶).
آغازِ محبت کی لذّت انجام میں پانا مشکل ہے
جب دل کو مسوسے رہتے تھے اب ہاتھ لگانا مشکل ہے
(۱۹۵۶ ، نوبہاراں ، ۳۲).

--- کو مَضْبُوط رَکْھنا محاورہ.
حوصلہ رکھنا ، ہمت باندھنا ، بے خوف ہونا. دل کو خوب مضبوط رکھو اور سمجھاؤ کہ خوف کیا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۸۲).

--- کو مَضْبُوط کَرْنا محاورہ.
ہمت باندھنا ، حوصلہ پیدا کرنا (مہذب اللغات).

--- کو مِلانا محاورہ.
تعلق پیدا کرنا ، دوستی کرنا ؛ محبت کرنا . شاہ زادی ... تم ایک باغبان بچے سے دل کو ملاتی ہو وہ تو تمہاری لونڈیوں کی صحبت کے بھی لائق نہیں. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳۱).

--- کو مَلْنا محاورہ.
دل کو پامال کرنا ، فریفتہ کرنا.
ایسی رفتار ہے پیاری کہ دلوں کو ملو ملے
دے نہ خوں دب کے رگِ گل جو یہ پھولوں پہ چلے
(۱۹۳۳ ، عروج (دولہا صاحب) ، عروجِ سخن ، ۳۵۱).

--- کو موم کَرْنا محاورہ.
طبیعت میں نرمی اور گداز پیدا کرنا . اس وقت آپ اپنی بلاغت و فصاحت سے ان کے دلوں کو موم کیجیے گا. (۱۹۰۳ ، خالد (ترجمہ) ، ۱۴۳).

--- کو نَرْم کَرْنا محاورہ.
طبیعت میں نرمی پیدا کرنا ، دل کو گداز کرنا. بارے وفا نے دل کے دل کوں نرم کری ، محبت میں پھر گرم کری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۵).

--- کو نِشانَہ بَنانا محاورہ.
مائل کرنا ، فریفتہ کرنا (جامع اللغات).

--- کو نَہِیں لَگْتی فقرہ.
یقین نہیں آتا (جامع اللغات).

--- کو وَجْد ہونا محاورہ.
دل پر جوشِ مسرت کے آثار پیدا ہونا ، طبیعت پر وجدانی کیفیت طاری ہونا (مہذب اللغات).

--- کو ہات (ہاتھ) لینا محاورہ (قدیم).
خوش کرنا ، تسلّی دینا.
جنے جو دل کوں لیا ہات کچھ کسی کوں دیا
ہزار کعبے بندھایا ہزار حج بی کیا
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۰).

--- کو ہاتھوں سے تھام لینا محاورہ.
صدمۂ عظیم کو ضبط کرنے کے لیے دل کو سنبھالنا (مہذب اللغات).

--- کو ہاتھوں سے مَسلْنا محاورہ.
سخت رنج پہنچانا ، بہت ستانا (جامع اللغات).

--- کو ہَتھیلی کا پَھپھولا کَرْنا محاورہ.
ذرا سی بات پر رنج کرنا ؛ کم ہمتی دکھانا.
اوسکے ہاتھوں آگ میں جلنا گوارا کیجیے
اپنے دل کو کیوں ہتھیلی کا پھپھولا کیجیے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۴).

---- کو ہلانا محاورہ.
خوف زدہ کرنا ، ڈرانا.

شب فراق کی عبرت سے ہوں میں ناواقف
لو نہ آ کے نہ دل کو میرے ہلائے چراغ

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۵).

---- کو ہو قرار تو سُوجھیں سب تیوہار کہاوت.
جیسے کوئی فکر نہ ہو تبھی ہر بات میں لطف اٹھا سکتا ہے ۔ دل کو اطمینان ہو تبھی کسی چیز کا لطف اٹھایا جا سکتا ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ جامع الامثال).

---- کہتا ہے فقرہ.
صحیح بات منہ پر آتی ہے ؛ دل میں رہ رہ کے خیال آتا ہے (ماخوذ : مہذب اللغات).

---- کہے میں نہیں فقرہ.
طبیعت اختیار میں نہیں (مہذب اللغات).

---- کی امث.
دل کا بھید ، دل کی بات ؛ دل کی حالت.

تو مرے دل کی سمجھتا ہے سمجھتا ہوں میں
ہر گھڑی اس ترے کیا کہنے سے کیا ہوتا ہے

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۷۱).

---- کی اُڑا جانا / اُڑا لینا محاورہ.
بھید پالینا ، راز جان لینا ؛ دل کا مطلب سمجھ لینا.

کیا طبع میں جو دت ہے جٹ دل کی اُڑا جانا
ہونٹوں کا یہاں ہلنا ، وہاں بات کا پا جانا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۹).

---- کی آرزو دل ہی میں رہنا محاورہ.
آرزو پوری نہ ہونا ، حسرت نہ نکلنا. خدا جانے زندگی وفا کرے نہ کرے دل کی آرزو دل ہی میں رہے (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲).

---- کی آگ بُجھانا محاورہ.
جی ٹھنڈا کرنا ، جلن مٹانا ، تسکین دینا.

ایک دنیا میں نہ ایسا کوئی صحرا پایا
آگ دل کی جو بُجھائے کبھی دم بھر رو کے

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۶۴).

ساقی جو زمیں پر گرا دیتا ہے
وہ آگ کسی دل کی بُجھا دیتا ہے

(۱۹۸۵ ، دشت زرفشاں ، ۶۷).

---- کی آگ بُجھنا محاورہ.
دل کی آگ بُجھانا (رک) کا لازم.

یہ باندی تو بیری ہوئی میرے بھاگ
کروں وہ کہ جس میں بُجھے دل کی آگ

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ بندی ، ۹۳).

بُجھنے کی دل کی آگ نہیں زیر خاک بھی
ہوگا درخت گور پہ میری چنار کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۷).

---- کی آنکھ / آنکھیں امث.
چشم باطن ، بصیرت. پر کوں باطن میں دل کی آنکھ سوں دیکھیے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۶۲). دنیا میں کوئی شخص جس کے دل کی آنکھ خدا نے اندھی نہ کی ہو ... انکار نہیں ہو سکتا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۵). مورکھ بنے دل کی آنکھیں کھول اور سمجھنے کی کوشش کر. (۱۹۶۷ ، نقش ، کراچی ، اپریل ، ۹۸). اف : کھولنا.

---- کی آواز امث.
پُرخلوص بات ، بے لاگ بات. دل کی آواز تھی دلوں کی گہرائیوں تک اتر گئی. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۳ مارچ : ۳).

---- کی بات امث.
بھید ، راز ، دلی کیفیت ، چھپی ہوئی خواہش.

کنور گرچہ کوشش کیا بہوت دھات
ولے دھن کہی نیں اول دل کی بات

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۶).

جو دل کی بات تھی سو شمع پروانے میں کچھ گُزری
کہ اس محفل میں آپس بیچ یہ سودا ہے وہ گُزری

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸). تم نے یہ تو میرے دل کی سی بات کہی. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۶).

مجھ سے کہو دل کی بات اپنی
کیوں سوز سے آج ہے تمہیں ساز

(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، ۱۸۰). طفیل نقوش کے ایڈیٹر ... ان شخصیتوں میں سے ہیں جو آپ سے تو کیا اپنے آپ سے بھی دل کی بات نہیں کہتیں. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۳۹). اف : کہنا.

---- کی بات بتلانا محاورہ.
دل کا بھید ظاہر کر دینا ، دل کا حال بیان کرنا.

اوس کو پوچھوں کہ کشف رکھتا ہے
جو مرے دل کی بات بتلاوے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱۶).

---- کی بات پا جانا محاورہ.
راز جان لینا ، خواہش معلوم کر لینا.

ہم تو اشارہ فہم بھی ہیں زُود فہم بھی
ملتے ہی آنکھ بات ترے دل کی پا گئے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۷۳).

---- کی بات زُبان تک آنا محاورہ.
خواہش کا اظہار ہونا ، دلی آرزو ظاہر ہونا.

ڈبویا ظالموں نے ناخدا ترسی کے طوفاں میں
کہ دل کی بات اب آتی نہیں اپنی زباں تک بھی

(۱۹۷۰ ، صد رنگ ، ۱۳۹).

---کی بات کرنا / کہنا محاورہ.
خواہش کا اظہار کرنا ، دل کا حال کہنا ؛ اظہارِ خیال کرنا.
یہ بے درد زمانہ ہم سے تیرا درد نہ چھین سکا
ہم نے دل کی بات کہی ہے تیروں میں تلواروں میں
(۱۹۶۰ ، برگِ آوارہ ، ۴۴).
ترا ہر کمال ہے ظاہری ترا ہر خیال ہے سرسری
کوئی دل کی بات کروں تو کیا ترے دل میں آگ تو ہے نہیں
(۱۹۷۲ ، دیوان ، ۴۴).

---کی بات لبوں پر لانا محاورہ.
راز ظاہر کرنا ، عرضِ حال کرنا ، خواہش کا اظہار کرنا.
دل کی بات لبوں پر لا کر اب تک ہم دکھ سہتے ہیں
ہم نے سنا تھا اس بستی میں دل والے بھی رہتے ہیں
(۱۹۶۰ ، برگِ آوارہ ، ۱۱).

---کی بیتابی امث.
گھبراہٹ ، بے چینی ، بیقراری (جامع اللغات).

---کی بھڑاس نکالنا محاورہ.
(برا بھلا کہہ کر یا رو دھو کر) دل کی کدورت دور کرنا ، جی ٹھنڈا کرنا؛ غم و غصہ وغیرہ ظاہر کرنا.
غم و غصہ وغیرہ ظاہر کرنا.
دل کی بھڑاس ہجر میں رو کر نکال لے
اچھا نہیں ہے اس قدر اے بیقرار ضبط
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۸۶). حضرت یعقوب رو دھو کر اور چیخ چلّا کر اپنے دل کی بھڑاس نکال بیٹھے تھے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۷۳). دل کی بھڑاس نکالنے کے معنی تو ہیں خوب فضیحتیاں کر کے دل ٹھنڈا کرنا. (۱۹۶۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، دسمبر : ۸۰).

---کی بھڑاس نکلنا محاورہ.
(برا بھلا کہنے یا رونے سے) دل کی کدورت رفع ہونا ، غصہ ٹھنڈا ہونا ، رنج و غم دور ہونا.
دل کی دو اشک سے نہ نکلی بھڑاس
اوسوں بجھتی نہیں ہے پیاس کہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۸). کچھ اور نہیں ہوتا تو بیان کر دینے سے دل کی بھڑاس ہی نکل جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱۱ : ۵).

---کی پوچھنا محاورہ.
دل کا حال دریافت کرنا ، خواہش معلوم کرنا.
نہ پوچھو سامنے غیروں کے اے جانِ جہاں دل کی
ملو گے جب کبھی تنہا کہوں گا داستاں دل کی
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۶۲).

---کی پیاس امث ؛ امذ.
کپڑے کی ایک قسم کا نام. چند نام جو زیادہ مشہور ہیں ایک کرم فرما کے ذریعے معلوم ہوئے ہیں ، مثلاً آنکھ کا نشہ ، دل کی پیاس ، سیم کریپ ... وغیرہ وغیرہ ، عورتیں بڑے چاؤ سے یہ کپڑا خریدتی ہیں. (۱۹۵۵ ، حسرت (چراغ حسن) ، مطائبات ، ۱ : ۶۹). • دل کی پیاس؟ شموز ، شفون ، جارجیٹ؟ • نہیں میاں نہیں ہمارا حال پتلا ہے گاڑھے کے سوا کچھ نہیں پہن سکتے. (۱۹۷۱ ، اردو کی آخری کتاب ، ۳۷).

---کی پھانس امث.
ذہنی الجھن ، تکلیف یا رنج ، دل کی خلش.
اشارہ ہے یہی مجھ سے کسی کی نوکِ مژگاں کا
نکالو پھانس دل کی ، یا بنو نشترِ رگِ جاں کا
(۱۹۰۹ ، لذتِ درد ، ۱۷).

---کی تاب ٹلنا محاورہ (قدیم).
دل کی بے چینی دور ہونا ، اطمینان و سکون میسّر آنا.
نظر سوں پیئے پر ٹلی دل کی تاب
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق (دکھنی اردو کی لغت)).

---کی تڑپ امث.
بے قراری ، اضطراب.
بولی تھی دل کی تڑپ رات سے بابا کے لئے
بھیج آئی خطِ شوق اپنے مسیحا کے لئے
(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)).
گئی نہ دل کی تڑپ ترکِ آرزو سے بھی
عجیب پیاس ہے بجھتی نہیں لہو سے بھی
(۱۹۸۷ ، سبیل (لیاقت علی عاصم) ، کراچی ، ۵۰ : ۱۷۰).

---کی (کا) تنگ صف.
کنجوس ، بخیل ، خسیس. حساب کتاب کے وقت بالکل بے مروت ہو جاتی تھیں مگر نہ تھا کہ ایک حبہ ان کا کسی کے ذمہ رہ جائے اس سے دل کی تنگ مشہور تھیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۹۴).

---کی ٹھنڈک بننا محاورہ.
راحت بن جانا ، آرام دہ ہو جانا ، سکون بخش ہونا.
وہی سکوت ہو تبسم ایک روز تو سہی
بنے • انہیں • کے دل کی ٹھنڈک ان کا سوز تو سہی
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۲۵).

---کی جلن امث.
۱. وہ جلن جو بدہضمی کی وجہ سے ہوتی ہے ، اس کا دل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا لیکن چونکہ دل کے نزدیک ہوتی ہے اس لئے یہ نام ہوا (جامع اللغات). **۲. رنج ، غم.**
ہیں منع کر رہے رونے کو یہ جو نادان دوست
بجھائے کیوں مجھے دل کی جلن نہیں دیتے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۵).
پر پروانہ جھلے پھولوں کا پنکھا ایسا
کہ بنے شمع کی بھی دل کی لگی دل کی جلن
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۸). ف : بجھانا ، مٹانا.

---کی جھجک نکلنا محاورہ.
ڈر دور ہونا ، بے خوف ہونا.

ہمیں پر صاف کر تو پہلے اپنا ہاتھ او قاتل
مرے دل کی ہوس نکلے ترے دل کی جھجک نکلے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۷).

---کی چٹکیاں امث.
تڑپ ، بیقراری.
کیوں بھڑک جائے نہ انساں سنتے ہی سالک اُسے
چٹکیاں عاشق کے دل کی ہیں کلام میر میں
(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۱۰).

---کی چوٹ امث.
دل کا صدمہ ، رنج.
چارۂ درماں سے بھی رہ رہ کے اُبھری دل کی چوٹ
تھوڑے تھوڑے لطف سے بھی درد دل کم کم ہوا
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۳۲).

---کی چیٹک امث.
کسی چیز کی طرف خیال یا فکر (جامع اللغات).

---کی حالت امث.
وہ کیفیت جو دل میں ہو ، جیسے بے چینی ، گھبراہٹ ، رنج ، غم ، افسوس ، خوشی (جامع اللغات).

---کی حسرت نکالنا محاورہ.
خواہش پوری کرنا ، تمنا برلانا ، ارمان پورا کرنا.
دل کی حسرت نکال دی تم نے
جسم میں روح ڈال دی تم نے
(۱۹۷۱ ، سید گل ، ۱۵).

---کی حسرت نکلنا محاورہ.
خواہش پوری ہونا ، ارمان پورا ہونا.
تم غیر کے قابو سے نکل آؤ تو بہتر
حسرت یہ میرے دل کی نکل جائے تو اچھا
(۱۸۶۹ ، شیفتہ ، ک ، ۷۰).

---کی خوشی نکالنا محاورہ.
آرزو پوری کرنا ، ارمان پورا کرنا.
بشرط خوشی ہولی ہم کھیل کر
نکالیں خوشی دل کی ہر طور پر
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۳۳).

---کی دل جانے فقرہ.
دل کا حال دل ہی کو معلوم ہے ، دل کی خواہش کا دوسرے کو علم نہیں ، اندر کی تکلیف کا کسی کو علم نہیں ہوتا.
دل کی دل جانے مجھے شکوہ تو ملنے کا نہیں
کچھ گلہ پاس میرے آپ تو آیا کیجے
(۱۸۷۳ ، [illegible] ، ۸۸).

---کی دل کو خبر ہونا محاورہ.
ایک دوسرے کی کیفیت سے آگاہی ہونا؛ ایک کی محبت کا دوسرے کو علم ہو جانا.
ہو صفائی اگر تو کیا ممکن
دل کی دل کو خبر نہ ہو جائے
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۹۳).

---کی دل میں رکھنا محاورہ.
دل کا راز کسی سے نہ کہنا ، دل کا حال ظاہر نہ کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کی دل (ہی) میں رہ جانا / رہنا محاورہ.
تمنا کا پورا نہ ہونا ، حسرت برقرار رہنا ، ارمان پورا نہ ہونا.
وہ بے کس کیا کرے گر تو رہی دل ہی کی دل ہی میں
بنت بے جا ترا دل میر سے اے آرزو ٹوٹا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۶).
جانے مجھے وہاں تک دیتا نہیں ہے کوئی
رہ جائے میرے دل کی دل ہی میں پھر نہ کیونکر
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۷).
کہہ رہی ہے میری ناکامی کسی کی یاد میں
دیکھنا رہ جائے گی دل کی دل ناشاد میں
(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سخن ، ۲۵).

---کی دنیا زیر و زبر ہونا محاورہ.
سخت اضطراب ہونا ، حال دگرگوں ہونا.
اور پھر درویش نے ڈالی نظر
دل کی دنیا ہو گئی زیر و زبر
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۸).

---کی دھڑک تیز ہونا محاورہ.
رک : دل کی دھڑکن تیز ہونا.
آہ یہ بوندیں ، یہ بجلی کی چمک
تیز پھر ہونے لگی دل کی دھڑک
(۱۹۳۳ ، نبضِ دوراں ، ۳۷).

---کی دھڑکن بڑھانا محاورہ.
دل کی حرکت تیز کر دینا ؛ (جوش ، خوف وغیرہ پیدا کر کے) مضطرب کرنا ، بے چین و بے قرار کرنا.
دل کو شور اس نگہ سے دیکھا
دل کی دھڑکن بڑھا گئیں آنکھیں
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۹۰).

---کی دھڑکن بننا محاورہ.
پسندِ خاطر ہونا ، بہت پسند آجانا ، مرغوب ہونا. دوستی کی منزل پر تھکی ہاری بیٹھی نور افشاں ... نے ... کبھی یہ محسوس نہیں کیا کہ اس کی گرگابی میں چاپ اس کے رفیق مرد کی دل کی دھڑکن بنی ہوتی ہے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۸۲).

---کی دھڑکن تیز ہو جانا / ہونا محاورہ.
(جوش ، خوف ، وغیرہ کی وجہ سے) دل کی حرکت کا بڑھنا ، زور زور سے دل دھڑکنا ؛ مضطرب ہونا. بڑی بڑی جادوگر آنکھیں جو کسی بھی نوجوان کی آنکھوں سے پہلی بار ٹکرائیں تو اس کے دل کی دھڑکن تیز (ہو جائیں)۔ (١٩٧٧ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ١٧٧).

---کی راحت اث.
اولاد سے مراد ہوتی ہے (مہذب اللغات).

---کی رُکاوٹ اث.
آزردگی ، رنج.

قاتل جو تیرے دل میں رُکاوٹ نہ ہو تو کیوں
رُک رُک کے میرے حلق پہ خنجر ترا چلے
(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ١٨١).

---کی رگیں توڑنا محاورہ.
دل کو بہت زیادہ بےقابو کر دینا (مہذب اللغات).

---کی رگیں ٹوٹنا محاورہ.
دل کا بےقابو ہو جانا.

دکھاؤں کس کو میں اے عشق طاقت جذبۂ کامل کی
کھنچے بیٹھے ہیں وہ یاں ٹوٹی جاتی ہیں رگیں دل کی
(١٩٠٨ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ٩٧).

---کی زُباں سے بولنا محاورہ.
جو دل میں ہو وہی زبان پر لانا ، سچ بولنا ، حق کہنا. پیغمبران ہور ولیاں دل کی زباں سوں بولے ہیں ہور دل کی ا کھیاں سوں دیکھے. (١٣٢١ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ٢٨).

---کی سادی امث.
بھولی ، صاف دل (نوراللغات).

---کی صَفائی کَرنا محاورہ.
خواہشات دنیوی سے نفس کو پاک کرنا.

خاک آئینہ سے ہے نام سکندر روشن
روشنی دیکھنا گر دل کی صفائی کرتا
(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٧٣).

---کی طَرح عَزیز رَکھنا محاورہ.
بہت عزیز رکھنا ، کسی کو بہت چاہنا.

دشمنوں کو جان کے دل کی طرح رکھا عزیز
گرگ کو پالا بغل میں آستیں میں مار کو
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٣٢).

---کی کَپٹ اث.
بدنیتی ، منافقت ، کدورت. آدمی لا... ہر دل کی کپٹ بے ظاہر ہوئے نہیں رہتی۔ (١٨٨٥ ، فـ... ٢٣٠).

---کی کدُورَت دھونا محاورہ.
نفرت و عداوت سے پاک کرنا ، رو دھو کر دل صاف کرنا ، رنجش دور کرنا. آخر آنسوؤں کی جھڑی نے دل کی کدورت دھوئی۔ (١٩٢٧ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٢ ، ٨ : ١٠).

---کی کَلی کِھلانا محاورہ.
آرزو بر لانا ؛ مسرور کرنا ، باغ باغ کرنا ، شاد کرنا.

صبا کیا کھلائے گی دل کی کلی
تمہاری گلی کی ہوا چاہیے
(١٩٢٧ ، معراج سخن ، ٣٠).

---کی کَلی کِھلنا محاورہ.
آرزو پوری ہونا ، خوش ہونا ، باغ باغ ہونا.

روشن نے یہ آواز سن پھر باغ کے اندر چلی
گوہر اگر آئے ابھی کھل جاوے سب دل کی کلی
(١٨٣٧ ، مجموعۂ ہشت قصہ ، ٨٣).

لب پہ آیا نام شہِ غوث علی
بے تکلف کھل گئی دل کی کلی
(١٩١١ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ٣٧). پروفیسر ڈیون پورٹ ... کے استاد نے اخلاقیات پر جو خطبات تیار کیے تھے ... ان کو پڑھ کر سُناتے وقت ان کے (ڈیون پورٹ) دل کی کلی کھل جاتی. (١٩٨٢ ، مری زندگی فسانہ ، ١٦٩).

---کی کُنجی اث ؛ صف.
ہمراز، مُشیر. میرے دل کی کُنجی خدا تیری ہزاری عمر کرے. (١٨٧٣ ، انشائے ہادی النسا ، ١١٠). آمنہ بیگم خورشید بیگم کے دل کی کُنجی ہیں. (١٩٠٧ ، لغات النخواتین ، ١١٨). میرے خیال میں تم خود راحت سے پوچھو وہی بھابی جان کے دل کی کُنجی ہے انہی کو سب معلوم ہے. (١٩٧٩ ، عورت اور اردو زبان ، ١٣٠).

---کی کور اث.
بہت عزیز ، دل کا ٹکڑا ، بہت پیاری شے. آپ جانیے روپیہ بقول ہُوا نصیبن کے دل کی کور (پارۂ دل) ہوتا ہے. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ١٢ : ٩).

---کی کَہنا محاورہ.
بھید ، راز ، دلی کیفیت یا چُھپی ہوئی بات ظاہر کرنا.

ناصح نے کہی جو میرے دل کی
وہ بات بھلی لگی ہے جی کو
(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ٦٢).

---کی کھال کاڑنا محاورہ (قدیم).
سخت اذیت دینا ، بہت تکلیف پہنچانا. کدھیں اپنے جلال کی صفت سوں قبض کرتا ہے ، دلاں کی کھال کاڑتا ہے. (١٦٧٤ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)).

---کی کَھٹک نِکَلنا محاورہ.
بےچینی دور ہونا ، اضطراب ختم ہونا ، سکون ملنا.

تصوّر ہے کسی مژگاں کا برچھی ہے نہ بھالا ہے
نہیں ممکن نہیں ممکن مرے دل کی کھٹک نکلے
(۱۸۷۰ء، الماس درخشاں، ۲۵۷).

--- کی کھوٹ امث.
بدنیتی ، بے ایمانی. تمہیں میرے متعلق غلط خبریں ملی ہیں اور میں تمہارے باپ اور دادا جیسوں کے دل کی کھوٹ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں. (۱۹۶۵ء، خلافت بنو امیہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۳).

--- کی گانٹھ امث.
دل کی گرہ ، دلی عداوت ، چھپا ہوا کینہ (مہذب اللغات).

--- کی (گانٹ) گانٹھ کھولنا محاورہ.
رنج دور کرنا ، مشکل آسان کرنا.
اپس دل کی توں گانٹ اب کھول شہ
ترا حال بول کی ہوا بول شہ
(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۳۱).
جو باتاں اسی وضع بولے بہوت
اپس دل میں کی گانٹھ کھولے بہت
(۱۶۳۸ء، خاور نامہ، ۲۲).

--- کی گُتھی امث.
دلی رنجش ، ملال خاطر (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

--- کی گُتھی کھولنا محاورہ.
رنجش دور کرنا ، ملال رفع کرنا.
ہم جیسے جیسے کھولتے ہیں دل کی گُتھیاں
وہ اور اپنی زلف کو الجھائے جاتے ہیں
(۱۹۱۰ء، تاج سخن، ۱۳۲).

--- کی گرہ امث.
دل کی رنجش ، ملال.
کنکر جو کوئی سر زمیں تھا
وہ دل کی گرہ سے کم نہیں تھا
(۱۸۸۷ء، ترانۂ شوق، ۶۵).

--- کی گرہ بن جانا محاورہ.
عمر بھر کی خلش ہو جانا ، مستقل آزار کا سبب ہونا.
عقدہ کھلتا ہی نہیں اس عاشق دلگیر کا
بن گئی دل کی گرہ جو پیچ تھا تقدیر کا
(۱۸۷۸ء، گلزار داغ، ۲۰۵).

--- کی گرہ کُھلنا محاورہ.
رنج دور ہونا ، خلش مٹنا ، ملال ختم ہونا ، مشکل آسان ہونا.
مگر واں کُھلے اس کے دل کی گرہ
نکل جائے غم کی جو ہے جو نہ
(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۰۰).

وہ بصری منہ میں جب آکر کُھلے ہے
گرہ دل کی عزیزوں کے کُھلے ہے
(۱۷۷۸ء، مثنوی گلزار ارم (مثنویات حسن ، ۱ : ۹۵)).
اس ہاتھ کے نثار یہ جس ہاتھ سے کُھلے
دل کی گرہ ہے آپ کے بند نقاب میں
(۱۸۹۷ء، دیوان ڈاکٹر سائل، ۱۳۲).
نہ کُھلے کی عدو کے دل کی گرہ
آپ کیوں پیچ و تاب کھاتے ہیں
(۱۹۰۵ء، یادگار داغ، ۱۶۱).

--- کی گرہ کھولنا محاورہ.
رنج دور کرنا ، خلش مٹانا ، دل صاف کرنا.
جو تیں پوچھا تو اب میں سانچ بولوں
تری انگل گرہ دل کی میں کھولوں
(۱۶۹۷ء، یوسف زلیخا ، امین، ۴۲).
کُھلا نہ تو سحر سے بھی غنچۂ خاطر
نسیم نے بھی نہ دل کی مرے گرہ کھولی
(۱۸۷۸ء، سخن بے مثال، ۹۷).

--- کی گرہ نکلنا محاورہ.
رنجش رفع ہونا ، کدورت دور ہونا.
چتون کے بٹیں گے بل ابرو کے کُھلیں گے خم
پر دل کی گرہ کوئی آسان نکلتی ہے
(۱۸۷۸ء، گلزار داغ، ۱۹۱).

--- کی گُلجھٹی امث.
باہمی رنجش (مہذب اللغات).

--- کی گُھٹن امث.
بے چینی ، اضطراب ، پریشانی. ہم لوگ اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ آپ پھر پہلے کی طرح ہو جائیں اور آپ کے دل کی گُھٹن دور ہو جائے. (۱۹۸۳ء، کیا قافلہ جاتا ہے، ۸۱).

--- کی لاگ امث.
عشق ، محبت ، لگن.
لاگ نے دل کی کھو دیا سب سے
اسی کمبخت کا خیال رہا
(۱۸۷۸ء، گلزار داغ، ۴۳).

--- کی لگن امث.
محبت ، عشق.
لگی ہے دل کی لگن اس حیا شعار کے ساتھ
جو آرسی کو بھی دیکھے کبھی تو عار کے ساتھ
(۱۸۳۰ء، نظیر، ک، ۹۷).

--- کی لگی امث.
رنج ، غم ، محبت ، عشق.

مل چکی ہم کو ان سے دادِ وفا
جو نہیں جانتے لگی دل کی
(۱۹۱۳ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۹۱). معاملہ دلچسپی سے بہت آگے نکل چکا ہے دل کی لگی بن چکا ہے (۱۹۸۶ ، اخبارِ جہاں، کراچی ، ۳۰ جون : ۳۷).

---کی لگی بُجھانا محاورہ.
غم دور کرنا ؛ حسرت نکالنا ، ارمان پورا کرنا.
خنجرِ آبدار سے قاتل میری دل کی لگی بُجھاتے ہیں
(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۱۲۶).
سب کے دل کی لگی بُجھاتا ہے
ابرِ رحمت اُوچھالنے والا
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۱۵). الغرض ہر ایک مستِ عشقِ حجازی خوب خوب دل کی لگی بُجھاتا ہے. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۸۱).

---کی لگی بُجھنا محاورہ.
غم دور ہونا ؛ حسرت نکلنا ، ارمان پورا ہونا.
تری لَو میں گُھلا ہوں شمعِ رو میں بزمِ عالم میں
مثل سچ ہے کبھی بُجھتی نہیں دل کی لگی ہرگز
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۰۲).
ایسے چھینٹوں سے کہیں دل کی لگی بُجھتی ہے
تجھ پر آتی ہے ہنسی دیدۂ گریاں مجھکو
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۰۷).

---کی لگی بُری ہوتی ہے فقرہ.
محبت کی آگ جب دل میں بھڑکتی ہے تو پھر نہیں بُجھتی ، محبت کرنے والے کو محبوب کی یاد ہر وقت بے چین رکھتی ہے ، عشق بُری بلا ہے ، عشق سب کچھ کراتا ہے (مہذب اللغات).

---کی لگی بھڑکنا محاورہ.
محبت یا لگن میں شدت پیدا ہونا.
پتنگوں کی لگی بھڑکی جو دل کی
سنی کا شمعِ محفل نے بھرا روپ
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۱).
کچھ دل کی لگی اور بھڑک جاتی ہے ساقی
ملتا بھی ہے اک جام تو بھر کر نہیں ملتا
(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۲۱).

---کی مُراد امث.
دلی آرزو ، تمنا ، مراد ؛ فرزند. جو کلیجے کا ٹکڑا ہے اور آنکھوں کی ٹھنڈک ، دل کی مراد ہے اور خُونِ جگر. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، انگوٹھی کا راز ، ۲۷).

---کی مُراد پانا محاورہ.
آرزو پوری ہونا ، مقصود حاصل ہونا.
یہ مانا کہ موت آج آ بھی گئی
مراد اپنے دل کی میں پا بھی گئی
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۸۱). تُو نے اپنے دل کی مراد پائی تیرے قدموں میں ہے تیرا سودائی. (۱۹۶۳ ، شوکت تھانوی ، بیوی ، ۵۱).

---کے اَرمان دل (ہی) میں رَہنا محاورہ.
حسرت رہنا ، تمنا کا پورا نہ ہونا ؛ اُمید کا بر نہ آنا.
ترساؤ گے ہم کو کیا مری جاں
دل ہی میں رہیں گے دل کے ارمان
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۳۹). رات کی مجبوری نے فریقین کے ہاتھ روک دیئے اور دل کے ارمان دل میں رہے ... رات بھر ہندو سوئے نہ مسلمان. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۵۷).

---کے آبلے پھوڑنا محاورہ.
رک : دل کے پھپھولے (پھولے) پھوڑنا.
پاؤں کے چھالے تو نذرِ خارِ صحرا کر چکے
پھوڑیے اب چل کے دل کے انجمن میں آبلے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۸).

---کے بُخارات نکالنا محاورہ.
کسی پر غصہ کر کے یا رو کر یا کچھ سُن کر اندرونی رنج رفع کرنا ؛ غم و غصہ کا اظہار کرنا. سائل نے ڈیوڑھی سے ذرا پرے ہٹ کر ... توہین کرنی شروع کی اور خوب دل کے بخارات نکالے. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۵۳).

---کے بَہلاوے امذ ؛ ج.
دل بہلانے کی باتیں. آسائشوں کی کمی بیشی کا اضطرار کی حالت سے کوئی تعلق نہیں یہ اصل میں دل کے بہلاوے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۲۵).

---کے بھتر آگ لگنا محاورہ (قدیم).
بہت بے چینی ہونا ، اضطراب ہونا.
لگے جو نکہ چالیس دورے اس اُوپر
لگی آگ شحمہ کے دل کے بھتر
(۱۶۸۰ ، قصہ ابو شحمہ (عکسی) ، ۳۱).

---کے بھید پڑھنا محاورہ.
دل کی حالت جان لینا ، مافی الضمیر سمجھنا. دورانِ گفتگو میں گویا دل کے بھید پڑھ لیئے اور ان باتوں کا جواب دیدیا جو زبان پر آنے بھی نہیں پائی تھیں. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۲۸).

---کے پار گُزرنا/ہونا محاورہ.
دل پر اثر کرنا ، دل کو تڑپانا.
نالۂ زار دردکا ہر اک
چُھوٹتے دل کے پار گُزرے ہے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۹۳).
جس طرح جان تنِ عاشق سے نکل جاتی ہے
پار یوں دل کے ترا تیرِ نظر ہوتا ہے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۶۰. کے پرند ... کی دلکشی

صدائیں دلوں کے پار ہو رہی تھیں (۱۹۲۹ء ، تحفۂ شیطاتی ، ۵۸).

---- کے پھپھولے (پھولے) پھوٹنا محاورہ.
دل کی بھڑاس نکلنا ، غصہ اترنا ؛ رنج رفع ہونا.

ہزاروں گالیاں دیں پھر ذرا ہنس کر ادھر دیکھا
بھلا اتنی تسلی سے پھپھولے دل کے کب پھوٹے

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۶). عصمت والی بیبیوں کے دامن کو دھبا لگانا سودائیوں کی طرح گریبان کے پرزے اڑانا اس بدنامی اور رسوائی کا کہیں بھی ٹھکانہ ہے ایسے لوگوں کی دھجیاں کی جائیں تو مراد آئے دل کے پھپھولے پھوٹیں (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۸۳).

---- کے پھپھولے (پھولے) پھوڑنا محاورہ.
اظہارِ رنج و غم کے لیے جلی کٹی باتیں کرنا ؛ بُرا بھلا کہہ کر اپنا جی ٹھنڈا کرنا ، غصہ نکالنا ؛ زہر اگلنا ؛ طعنہ دینا.

اب جو چھاتی جلی فی الواقع لطف نہیں ہے شکایت کا
صبر کرو کیا ہوتا ہے یوں پھوڑیں دل کے پھپھولے لک

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۷۸۹). انگلستان میں بہت سی کتابیں بہت سے خیال ایسے بھی باندھے کہ چن کی سرخی ٹرکس ان یوروپ ہے (ترکوں کا قیام یوروپ کے حصہ میں) کہ جنھوں نے اپنی کتابوں میں انصاف کے حد سے تجاوز کر کے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں اور شیخ چلی کے سے خیالات باندھے ہیں. (۱۸۸۹ء ، رسالہ حسن ، جولائی ، ۸۶).

---- کے پھپھولے (پھولے) توڑنا محاورہ.
رک : دل کے پھپھولے (پھولے) پھوڑنا. ہم کو اس حکومت میں آزادی حاصل ہے ہم اپنے دل کے پھپھولے توڑ لیتے ہیں. (۱۹۲۰ء ، رسائل عماد الملک ، ۳۳۸).

---- کے ٹکڑے اُڑانا محاورہ.
غم سے دل پاش پاش کرنا ؛ دل پر اثر کرنا ؛ بے چین کرنا. مگر وہ بات کہاں کہ ہر تان کلیجے کو کھینچنے لگے ، اور گلے کا ہر موڑ دل کے ٹکڑے اڑائے. (۱۹۲۶ء ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۳۶۲).

---- کے ٹکڑے کرنا محاورہ.
دل کو سخت رنج دینا ، دل کو بے حد صدمہ پہنچانا.

قطع امید ہو گئی آخر
اور ٹکڑے کرو مرے دل کے

(۱۹۰۵ء ، داغ ، محاوراتِ داغ ، ۲۰۹). کیتھرین کی موت کے بعد فریڈرک ... کی بے بسی اور اس کا بے پایاں الم دل کے ٹکڑے کر دیتا ہے. (۱۹۸۳ء ، قیدی سانس لیتا ہے ، ۵۲).

---- کے ٹکڑے ہونا محاورہ.
دل غم سے چُور چُور ہونا ، سخت رنجیدہ ہونا.

واں وہ انگشتِ حنائی سے بجاتے ہیں ستار
یاں دل پُر خوں کے ٹکڑے ہیں مژہ کے تار سے

(۱۸۳۸ء ، ناسخ (مہذب اللغات)).

---- کے جلے پھپھولے پھوڑنا محاورہ.
رک : دل کے پھپھولے (پھولے) پھوڑنا. حضرت اللہ ، ناس ، معرکۃ الآرا لکچر نمبر ۱۵ کو عمرہ علی صاحب چشتی نے توہین مذہب قرار دے کر جو نہ کہنا تھا کہا اور جو نہ لکھنا تھا اخبار رفیق ہند میں لکھا اور دل کے جلے پھپھولے پھوڑے. (۱۹۱۸ء ، لکچروں کا مجموعہ (دیباچہ ۷) ، ۱ : ۱۳).

---- کے حوصلے نکالنا محاورہ.
ارمان پورے کرنا.

آغوش میں کھینچ کر بٹھاؤں
کچھ دل کے میں حوصلے نکالوں

(۱۸۹۶ء ، لعل نامہ ، ۱ : ۳).

---- کے خار چُننا محاورہ.
انتہائی کرب سے گزرنا ، دل خراشی کی اذیت برداشت کرنا ، دل میں کانٹوں کی چُبھن محسوس کرنا

نصیب باغ جہاں میں یہ بے کسی ہے مجھے
کہ دل کے خار چُنے میں نے آشیاں کے لیے

(۱۸۶۳ء ، جوش (شیخ نیاز احمد) (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۱۰۹)).

---- کے دھوئیں نکالنا محاورہ.
دل کی بھڑاس نکالنا ، اظہارِ غم کے لیے جلی کٹی باتیں کرنا ؛ رنج و ملال کا اظہار کرنا. شیخ نے ... اپنی عرضیوں میں دل کے دھوئیں نکالے ہیں. (۱۸۸۳ء ، دربارِ اکبری ، ۷۵۵).

---- کے کانوں سے سُننا محاورہ.
غور سے سُننا ، توجہ دے کر سُننا. حدیثِ قدسی میں فرماتے ہیں دل کے کانوں سوں سن. (۱۶۴۹ء؟ ، دُرالاسرار ، ۱۶). ٹرڈینلڈ میکیل کی ... باتوں کو حکومت اسپین نے دل کے کانوں سے سنا. (۱۹۱۰ء ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۲۲۷).

---- کے ورق اُڑنا محاورہ.
بہت خوف معلوم ہونا ، ہمت پست ہونا.

وہ صحرائے وحشت فزا لق و دق
کہ اڑتے تھے شیروں کے دل کے ورق

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۸۰).

---- کیا کچھ رہا ہو گا فقرہ.
دل میں کیا کیا خیالات آئے ہوں گے (نور اللغات ؛ جامع اللغات).

---- کھانا محاورہ.
پیچ و تاب کھانا.

فراقِ یار سے جوں ماہیٔ تاسف
وہ ہر دم کھاتے تھی غصے سیتی دل

(۱۷۵۹ء ، راگ مالا ، ۳۵).

---- کھٹا کرنا محاورہ.
بیزار کرنا ، متنفر کرنا. ایسٹ انڈین لین ایک کوچہ ہے جو متعفن

اقامت گاہوں کی کثرت کے باعث بہت انگشت نما ہے ... یہاں کے مکینوں کی کند ذہنی کو چھوڑ کر ان کی مجرمانہ حرکات ہی دل کھٹا کرنے کو کافی ہیں۔ (۱۹۲۵ ، موجودہ لندن کے اسرار ، ۱۶)۔

ـــ کھٹا میٹھا ہونا محاورہ۔
جی للچانا ، بہت رغبت ہونا۔

جب نظر آئی مجھے شوخ کے سینے کی بہار
کھٹا میٹھا سا لگا ہونے مرا دل اک بار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۷۰)۔

ـــ کھٹا ہو جانا/ہونا محاورہ۔
بیزار ہونا ، متنفر ہونا ، ناراض ہونا۔

لوگ نئیں بوجھتے کیوں برق کو بیتابی ہے
تیرے آنے سیتی دل اونکا کھٹا ہوتا ہے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۷)۔ میرا دل تمام کھیل کود کی باتوں سے کھٹا ہو گیا۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۸۹)۔ ہندوستانیوں کی طرف سے ان کا دل بہت کھٹا ہو گیا۔ (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفر نامہ حیدر ، ۹۰)۔

ـــ کھٹکنا محاورہ۔
شک ہونا ، کھٹکا پیدا ہونا ، ڈرنا۔

خیر لے جائیں نہ اس گل کو کہیں بھر شکار
دل کھٹکتا ہے مرا پھول کا کانٹا دیکھ کر

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۸۳)۔ اپنے تئیں مزدور اس سے چھڑا کر الگ ہوا ، دل کھٹکا ماتھا ٹھنکا ، سمجھا کہ یہ ضرور کوئی جادوگری ہے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰)۔

ـــ کھرا کھوٹا ہونا محاورہ۔
دل میں فاسد خیالات پیدا ہونا ؛ نیت میں فرق آنا۔

کوری ٹھلیا یہ دیکھ کر لوٹا
دل لگا ہونے کچھ اپرا کھوٹا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۷۳)۔

ـــ کھسٹا ہونا محاورہ۔
افسردہ ہونا ، ملول ہونا ، دل خستہ ہونا۔

اہل فرم کی راہ تکو اب رحمت حق پہ نظر رکھو
گو نہ تم اے ستاں مجرم اس غم سے دل کھسٹے ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۸)۔

ـــ کھلانا محاورہ۔
شگفتہ خاطر کرنا ، فرحت پہنچانا ، خوش کرنا۔

خفقاں کو مناسب نہیں یہ بند مکاں
دل کھلانے کی بہت سیر گلستاں اپنا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۳)۔

ـــ کھل کھل جانا محاورہ۔
دل باغ باغ ہو جانا ، بہت خوش ہونا۔

ہر چمن شاداب ہے جس سے دل کھل کھل گئے
ہمسر باد بہاری تیرا آنا ہو گیا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۳۰)۔

ـــ کھلنا محاورہ۔
شگفتہ خاطر ہونا ، مسرور ہونا ، خوش ہونا۔

یو جوڑا لیاقت ستی کیوں ملیا
تمن دو کو دیکھے مرا دل کھلیا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۶)۔

مرا دل خوشی سے یہاں لگ کھلا
کہ گویا مجھے تخت شاہی ملا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۹)۔

کچھ عجب دلکش ہے گلشن کا سماں
وہاں تمہارا جا کے دل کھل جائے گا

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مثنوی ، ۳۱)۔ عاشقانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ مجلس (مجلس مولود شریف) ایسا چمن ہے کہ اُن کا دل یہیں آ کر کھلتا ہے۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳)۔ لیڈیوں کی محفل میں ان کا دل خوب کھلتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸۲)۔

ـــ کُھلنا محاورہ۔
۱. حوصلہ بڑھنا ، جھجک دور ہونا ، ڈر جاتا رہنا۔

کُھلا یوں دل مرا تیری نگہ کے تیر کی خاطر
کماں آغوش جیوں کر کھولتی ہے تیر کے دیکھے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۲)۔

ناخن جو نہ ہو عقدۂ مشکل نہیں کُھلتا
جب تک کہ نہ تلوار کھنچے دل نہیں کُھلتا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۷)۔ چند روز کے بعد بڑھئی کا بھی دل شیر سے کُھل گیا اب جب شیر آتا ہے تو یہ بڑھئی بھی اس کو پیار کرتا ہے۔ (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۲۰)۔ **۲. دل کا خوش ہونا ، انقباض دور ہو جانا۔**

قائم اس باغ میں بلبل تو بہت ہیں لیکن
دل کھلے نالے سے جس کے وہ ہم آواز کہاں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۳)۔

بند سا کچھ ہو رہا تھا دل جو مدت سے سو آج
لگتے ہی سینے پہ اس کی ایک ٹھوکر کُھل گیا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۵)۔ **۳. روشن ضمیر ہو جانا** (نوراللغات)۔

ـــ کھنچنا محاورہ۔
۱. مائل ہونا ، راغب ہونا ، کشش محسوس ہونا۔

موسم گل کا شاید آیا داغ جنوں کے سیاہ ہوئے
دل کھنچتا ہے جانب صحرا جی نہیں لگتا گھر میں اب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۵۷)۔

دل کھنچا جاتا ہے میرا عیش اس آواز سے
چھیڑتا ہے کون اپنے نالۂ موزوں کو آج

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۸۸)۔ سمندر مثل دہاڑتے ہوئے

شیر کے غیظ و غضب کی حالت میں ہوتا ہے تب ہی اس کا دل اس کی طرف کھنچتا. (۱۹۰۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۳).

والله یہ دنیا بھی عجب دنیا ہے
ہر رنگ میں وہ کشش کہ دل کھنچتا ہے

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۲۹). ۲. کشیدہ خاطر ہونا ، ناراض ہونا ؛ بیزار ہونا.

کھنچ گیا میری طرف سے اور بھی دلبر کا دل
واہ وا جذبِ محبّت کا اثر اچھا ہوا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷).

--- کھول کَر/کے م ف.

بخوبی ، بیدھڑک ہو کے ، اچھی طرح ، جی بھر کے.

کون ایسا اب کہے ہے ، سودا گلی میں اس کی
آ تجکو لے چلیں ہم ، دل کھول کر تو رولے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۱۵).

ذبح کر بنی سری آنکھوں سے قاتل کھول کر
نادم آخر تو تجھ کو دیکھ لوں دل کھول کر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۹۳).

ہے خونِ جگر جوش میں دل کھول کے روتا
ہوتے جو کئی دیدۂ خونبا بہ فشاں اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۰). جو باتیں قابلِ تعریف تھیں ان کی دل کھول کر داد دی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۵). ہم سب نے اپنے اپنے شکوک کا دل کھول کر اظہار نہیں کیا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۵).

--- کھول کَر رَکھ دینا محاورہ.

صاف گوئی سے اپنے بارے میں سب کچھ بتا دینا ، اپنے احساسات کا صاف صاف اظہار کر دینا. اب میں نے اپنا دل کھول کر اس کے آگے رکھ دیا اور اس نے منظور کر لیا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۸۵). سب سے بہتر ترکیب یہ ہے کہ دوسرے کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ دے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف (دیباچہ) ، ۳).

--- کھولنا محاورہ.

۱. **راز ظاہر کرنا ، دل کی بات زبان پر لانا.**

تیرا حال ہور وضع کیا ہے سو بول
چھپا نوں تکو مج نے دل کھول کھول

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۳). یہ شراب ہی ہے جو ... اپنا دل کھول دینے پر مجبور کرتی ہے (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۶۹). ۲. **شگفتہ ہونا ، خوش ہونا**

بہار آئی کلی کی طرح دل کھول
گلوں کے بھانت ہنس بلبل کے جوں بول

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۲).

--- کھونا محاورہ.

۱. **دل دے بیٹھنا ، محبت کرنا.**

حال اپنا کسو سے کیا کہیے
ایک دل تھا سو وہ بھی کھو بیٹھے

(۱۷۹۴ ، اثر (سید محمد) ، د ، ۷۲).

ملا تو کیا ملا پایا تو کیا جب ڈھونڈ کر پایا
مزہ ہے دل کے کھونے کا اِدھر کھویا اُدھر پایا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۴). ۲. **محبت ہو جانا.**

ہاتھ سے کعبۂ ابرو یہ اگر دل کھو جائے
صاف اسلام سے منہ پھیر کے کافر ہو جائے

(۱۸۳۶ ، واسوخت امانت (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۱۸۳)). ۳. **ملال کرنا ، افسوس کرنا ، غم کرنا .**

کاش دنیا کو میں سمجھ جاتا
دل اسی بات پر تو کھوتا ہوں

(۱۹۸۳ ، دامنِ یوسف ، ۱۰۷).

--- کھیکوڑنا محاورہ (قدیم).

دل خراشی کرنا ، دل آزاری کرنا. لوکاں کے دلوں کوں کھیکوڑتی. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

--- کھینْچنا محاورہ.

مائل کرنا ، راغب کرنا ، فریفتہ کرنا.

دل کس طرح نہ کھینچیں اشعار ریختے کے
بہتر کیا ہے میں نے اس عیب کو ہنر سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۰).

غنی الله ہے اپنا ، دعا کیا دے گی اے دنیا
عبث اے بےنوا تو نے دلِ محتاج کھینچا ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۱۷). امیر زادی کی غربت ، ملنساری ، بھولے پن اور دل کی فیاضی نے ... دل کھینچ لیا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۶۳). ہر ایک کی توجہ دلچسپ مناظر نے جذب کرلی اور دل کھینچ لیا. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۲۸۱).

--- گُداختہ کس صف (--- ضم گ ، سک خ ، فت ت) امذ.

سوز و گداز سے بھرا ہوا دل ، نرم و اثر پذیر دل.

حسنِ فروغِ شمعِ سخن دور ہے اسد
پہلے دلِ گداختہ پیدا کرے کوئی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۶). ہاں دل گداختہ پیدا کرنا لطفِ حیات کے لیے بھی اتنا ہی ضروری ہے جیسا لطفِ سخن کے لیے. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۱۲۶). [دل + ف : گُداختہ ، گداختن = پگھلنا + ہ ، لاحقۂ صفت].

--- گُداز (--- ضم گ) صف.

دل کو نرم کرنے والا ، درد انگیز.

رات بھر سوزِ دروں رکھتی ہے گرمِ سوز و ساز
خرمنِ جاں پھونکتی ہے برقِ عشقِ دل گُداز

(۱۹۲۷ ، مطلعِ انوار ، ۱۱). طے پایا کہ پرسوں ہم ڈرائیوان میں ایک روسی فلم دیکھنے جائیں گے جو عشق و محبت کی دل گداز داستان تھی. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۰۸). [دل + ف : گُداز ، گداختن = پگھلانا].

--- گداز کرنا محاورہ.
دل نرم کرنا ، دل کو پگھلانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

--- گداز ہونا محاورہ.
دل میں نرمی پیدا ہونا.

عشق سے دل گداز ہوتا ہے
ناز میں بھی نیاز ہوتا ہے

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۹۵).

تو اسیرِ بزم ہے ہم سخن تجھے ذوقِ نالۂ نے نہیں
ترا دل گداز ہو کس طرح یہ ترے مزاج کی لے نہیں

(۱۹۷۲ ، دیوان ، ۳۳).

--- گدازی (---ضم گ) امث.
نرمیٔ دل ، دل کا پگھلنا (مہذب اللغات). [دل + گداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گدگدانا محاورہ.
۱. جی چاہنا ، خواہش ہونا ، دل للچانا ، طبیعت مائل ہونا. دل سبک کاتلم کا بھی گدگدا رہا تھا مگر آدمی تھا باخدا عمر بھر کی محنت تھی اور پچاس برس کی عبادت. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۳۱). ۲. دل خوش ہونا ، دل کو خوشی ہونا. ۱ اکتوبر میں بھارت کے ۸٫۰۸ روپے ایک ڈالر کے ہوتے اور دسمبر میں ۹٫۳۰ روپے فی ڈالر تو دل گدگدانے لگا کہ حریف کی بھی صحت خراب ہونے لگی (۱۹۷۶ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۰۲).

--- گرانی (---کس گ) امث.
سرگرانی ، ناگواری.

ہر یک مومن نے رکھنا ہو نشانی
سخاوت سوں نہ کرنا دل گرانی

(۱۷۰۵ ، در مجالس ، ۳۵). [دل + گرانی (رک)].

--- گردہ (گردا) (---ضم گ ، سک ر ، فت د) امذ.
ہمت جرأت ، تاب و طاقت ، صبر برداشت.

نہ ہلنے سیں تمہارے جو کہ ہم پر غم گزرتا ہے
سہے جو اور کوئی پیارے تو جانو اس کا دل گردا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶).

زیست بھر دھڑکے عذابِ حشر کے
زاہدا تیرا ہی یہ دل گردہ ہے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۳). اتنی ان کی ہمت کہاں اور یہ ان کا دل گردہ کہاں. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۶۲). لیکن اس کی ترقی کی وجہ صرف یہ نہیں تھی عوام میں دل گردے والے جیالوں کی کمی نہیں ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۹۰). [دل + گردہ (رک)].

--- گردہ دیکھو فقرہ.
ہمت دیکھو ، حوصلہ دیکھو ، جرأت مندی اور دلیری دیکھو (ماخوذ: اللغات ؛ مہذب اللغات).

--- (اور) گردے کا/کی صف مذ (ست: دل گردے کی).
۱. حوصلہ مند ، بہادر ، نڈر ، دلیر. اسلامی کی ماں ... آن بان دل اور گردے کی عورت ہے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۲۵). پورا دستہ شہید ہوا مگر اس دل اور گردے کے لوگ تھے کہ ایک پیچھے نہ ہٹا. (۱۹۲۱ ، یاسمین شام ، ۱۱۲). ۲. ہمت کا حوصلے کا. تاج و تخت سے دستبردار ہو جانا کوئی معمولی دل گردے کا کام نہیں. (۱۹۳۷ ، اشارات ، ۳). واقعی نوکری کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے. (۱۹۸۵ ، بزمِ خوش نفساں ، ۲۳).

--- گرفتگی (---کس گ ، ر ، سک ف ، فت ت) امث.
۱. غمگینی ، ملال خاطر ، اداسی.

گلگشت کی نہ لے مجھے تکلیف ہم صفیر
کیا دل گرفتگی میں مزا سیرِ باغ کا

(۱۸۹۵ ، گوہرِ انتخاب ، ۳۰۸).

تنگ نہ کر خدا کو مان اے مری دل گرفتگی
جاؤں گا میں قفس میں خود اب کے بہار دیکھ کر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۵۰). دل گرفتگی نے کہا ایسی شادابی اس ویرانی پر قربان جہاں مادرِ ایام کی ساری دختران آلام موجود ہوں مگر وہاں قحط الرجال نہ ہو. (۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۵۰). ۲. دلکشی ، دلآویزی ، دل چسپی ، طبیعت مائل ہونا. چونکہ بادشاہت کی ترقی و زوال آپ (سلطان عبدالحمید خان ثانی) ہی کے ہاتھ میں ہے. پس مقتضائے طبیعت یہی ہے کہ ایسے آدمی کا وجود دلچسپی اور دل گرفتگی سے خالی نہ ہو گا ، اس لیے ہر نو وارد آپ کے دیدار کا دل سے خواہشمند ہوتا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۱۳). بہ نسبت میر شمیر کے کم اور میرزا فصیح کے بہت کم ان کے (مرزا دلگیر) کلام میں نمک اور دل گرفتگی ہے. (۱۹۱۸ ، پیمبرانِ سخن ، ۳۳). [دل + ف : گرفتہ (ہ مبدل بہ گ) گرفتن ـ پکڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گرفتہ (---کس گ ، ر ، سک ف ، فت ت) صف.
غمگین ، اداس ، ملول.

واشد کرے تو خیر ہے اے گل چمن میں جا
جوں غنچہ دل گرفتہ رہوں میں ہزار حیف

(۱۷۹۸ ، بیدار ، د ، ۳۶). سیہو کی جھیل (ہانگچو کے شہر میں واقع جھیل) کا پانی شربت کے مانند شیریں اور خوشگوار اور الماس کی طرح آب و تاب رکھتا ہے ... جب ... پانی کے پھول پھولتے ہیں تو عجیب ایک کیفیت نمودار ہوتی ہے کہ دیکھنے والے کی صورتِ حال اور ہو جاتی ہے اور کیسا ہی دل گرفتہ ہو اوس کا غنچۂ دل کھل جاتا ہے. (۱۸۸۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲). میں (فرنگی) دل گرفتہ نہیں ہوتا کیونکہ سلاطین کا یہ دستور نہیں کہ کسی کو ایک دم سے بڑے رتبے پر پہنچا دیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۷۷). انسان لاکھ دل گرفتہ ہو باغ کی سیر سے فرحت حاصل ہو ہی جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی : ۳۱). [دل + ف : گرفتہ ، گرفتن ـ پکڑنا + ہ ، لاحقۂ صفت].

--- گَرْم (--- فت گ ، سک ر) امذ.
اُمنگ بھرا دل ، پُر شوق دل.

انہیں چاہتا ہوں چہرۂ زرد
بہارِ غم دل گرم و دمِ سرد

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۰۶). [دل + گرم (رک)].

--- گرمانا محاورہ.
۱. اُمنگ پیدا کرنا ، ولولہ پیدا کرنا.

وہ بول تو ہم سے بزم میں شرمائے جائیں گے
ہر دل نگاہِ گرم سے گرمائے جائیں گے

(۱۸۵۷ء ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۰۷).

کہ غزلیں لکھ کے خطِ یاروں کے گرماتے تھے لوگ
کہ قصیدے پڑھ کے خلعت اور صلے پاتے تھے لوگ

(۱۸۹۳ء ، دیوانِ حالی ، ۱۹۰).

جاق اور چابک اور دل والے
ہوئے زور اور ہوئے جوش سے گئے جاتے دل گرماتے

(۱۹۸۵ء ، درپن درپن ، ۱۹۸). ۲. اُمنگ پیدا ہونا ، ولولہ اُٹھنا. خدا آپ کا بھلا کرے کہ آپ نے ہندوستان کے ہولے بتکدے میں توحید کی مشعل روشن کی ، ہمیں یقین ہے کہ دل اس کی حدت سے گرمائیں گے. (۱۹۰۲ء ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۹۵).

--- گرم رکھنا محاورہ.
دل میں اُمنگ یا ولولہ باقی رکھنا.

اکبر کا لمعہ قوم کے حق میں مفید ہے
دل کو تو گرم رکھتا ہے گو بے مزا سہی

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۰۷).

--- گرم کرنا محاورہ.
اُمنگ پیدا کرنا ، جوش پیدا کرنا. ہمارے وفا نے دل کے دل کوں گرم اری ، محبت میں پھر گرم کری. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۰۵).

--- گرم ہونا محاورہ.
دل میں اُمنگ پیدا ہونا ، ولولہ اُٹھنا.

پیری میں عشقِ زلف سے دل گرم ہو گیا
شعلہ ہے وقتِ شام چراغِ سحر بلا

(۱۸۷۳ء ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۹۸).

--- گرمی (--- فت گ ، سک ر) امث.
شوق ، ولولہ ، جوش.

برق کو جو میں نے کہا مسکرا دیا
دل گرمیوں نے اس کی کلیجا جلا دیا

(۱۸۵۱ء ، مومن ، د ، ۵۲).

پیچ تا کھلے ہیں لہرا بیٹھ ہیں آنچل
سینوں کے جزر و مد سے دل گرمیاں عیاں ہیں

(۱۹۶۲ء ، گنگِ موج ، ۱۲۶). ان کے (یگانہ) ہاں تصوف کی دل گرمی نہیں ملتی ہے ، ان کا فلسفہ وحدت الوجود ... ناآشنائے عشق ہے. (۱۹۸۵ء ، نقد حرف ، ۷۵). [دل + گرمی (رک)].

--- گِرْنا محاورہ.
مضمحل ہونا ، افسردہ اور پژمردہ ہونا.

مسیح و خضر کو بکتا ہیں دونوں ہم تو جب جانیں
جو دل گرتا ہوا سنبھلے جو دم جاتا ہوا ٹھہرے

(۱۸۸۸ء ، گلزارِ داغ ، ۲۰۳).

--- گُسِسْتَہ کس صف ، --- ضم گ ، کس س ، سک س ، فت ت) امذ.
ٹوٹا ہوا دل ، دل شکستہ ، غمگین دل.

جے وحشتِ عشوہ کا کہ رِستا رواں کرے
اول دل گسستہ میرا یگانہ کر

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۲). [دل + ف : گسستہ ، گسستن ـ توڑنا ، ٹوٹنا].

--- گُسِل (--- ضم گ ، کس س) صف.
دل شکنی کرنے والا ، مایوس کرنے والا.

نئی بولے اس کوں کہ اے دل گسل
نکو رکھ اندیشے بہ تہواج دل

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۲۲).

بتاں جاں ستاں دل گسل ہے
کسی بندے کا مت بند لے خدا دل

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۱۹۰). [دل + ف : گسل ، گسستن ـ توڑنا].

--- گَلاوْ (--- فت گ ، و مج) صف (قدیم).
جان لیوا ؛ دل مضمحل کرنے والا ، دل خستہ. تن دکھ دل گلاوْ جان لیو تھا. (۱۷۶۵ء ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [دل + گلاوْ ، گلانا (رک) سے اسمِ صفت].

--- گَلْنا محاورہ (قدیم).
دل خستہ ہونا ، مضمحل ہونا.

سنو شعوری ہو دکھ ہمارا کرم سوں کرنا نظر ہمن پر
رہیا نہیں حال ہم منے کچھ ہو دل درد سوں گلیا ہے سارا

(۱۶۳۹ء ، شعوری (قدیم بیاض ، ۵۰)).

--- گُمراہ ہونا محاورہ.
نیت میں فرق آنا ، دل بھٹکنا (نوراللغات).

--- گنوانا محاورہ.
محبت میں گرفتار ہونا ، عاشق ہونا.

وہی جانے جس نے گنوایا ہے دل
برہ کی آگ میں جلایا ہے دل

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۳۳). ایک شخص نے اپنا دل گنوایا تھا اور جان سے ہاتھ اُٹھایا تھا ... اس کا مقام خوف و خطر بلکہ دریائے ہلاکت کا بھنور. (۱۸۰۱ء ، باغِ اردو ، ۱۶۳).

تمہارے در پہ جو ہم لو لگائے بیٹھے ہیں
تمہاری یاد میں دل کو گنوائے بیٹھے ہیں

(۱۹۰۳ء ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۰).

ـــ گیر (ـــ ی مع) صف.

۱. مغموم ، اداس ، غمگین ، رنجیدہ.

سو ایسے میں روباہ ایک کہنہ کار
بلیا سو دیکھیا اوس کوں دلگیر اپار

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۱).

آگے ہی آزردہ ہیں ہم دل ہیں شکستہ ہمارے سب
حرفِ رنجش بیچ میں لا کر اور نہ اب دلگیر کرو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۷). علماء نے مدعا کے موافق جواب نہ پایا وہ دلگیر ہو کر سلطان احمد شاہ کے پاس آئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۷۰).

ہر عیش کی محفل میں پروانے کا رونا تھا
جو شمع نظر آئی دل گیر نظر آئی

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۱۸۰). اپنی بیٹی کو یوں دل گیر دیکھ کر (حضرت بابا فیض بخش صاحب نے) حزن و ملال کی وجہ دریافت کی. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۶). ۲. دل لبھانے والا ، دلکش. ہری ہری کونپلوں کا آنکھوں کو تازگی بخشنے والا خوشگوار رنگ باغوں کو معمول سے زیادہ دلگیر بنائے ہوئے ہے. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۱ : ۵۹). نام نہاد احساس برتری کی صورتیں عام طور پر وہ ہوتی ہیں جن میں ایک شخص اپنے احساس فروتری پر غالب آنے کا کوئی انوکھا اور دل گیر طریقہ اختیار کرتا ہے. (۱۹۸۰ ، مکالمات سائنس ، ۱۹۹). ۳. خوفناک ، خوف پیدا کرنے والا (پلیٹس ؛ اسٹین گاس). [دل + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

ـــ گیری (ـــ ی مع) امث.

غمگینی ، افسردگی ، اداسی. دل گیری خوش حالی ہو رہی ہاس. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳).

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہے بابا!
جب عاشق مست فقیر ہوئے پھر کیا دل گیری ہے بابا!

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۱). ہمت کر کے اسی دلگیری اور افسردگی میں ریل پر سوار ہو گیا (۱۹۱۱ ، روزنامچہ باتصویر ، ۴). [دل + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گھالنا محاورہ (قدیم).

تیار رہنا ، ارادہ کرنا.

ہیں تیہو دل تیری خدمت پو گھال
کئے آج اگک جا کری قدر حال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸۰).

ـــ گھبرانا محاورہ.

پریشان ہونا ، بے چین ہونا ، مضطرب ہونا.

زلفِ مشکیں کے جو سودے میں ہے دل گھبراتا
پوچھتا پھرتا ہوں ہر ایک سے تاتار کی راہ

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۸).

وقتِ رخصت قریب تر آیا
دل ہر ایک سبھوں کا گھبرایا

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۱۳۱).

خوشبو کبھی اپنی کبھی مہکائے تو آتا
دل گرمیٔ انفاس سے گھبرائے تو آتا

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۹۲).

ـــ گھٹانا محاورہ.

مایوس کرنا ، افسردہ کرنا ؛ ہمت پست کرنا.

شوق بڑھا اسی سے اب اختر وار کیا عجب
دل نہ گھٹائیے یار کا میرا مقلّب القلوب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۸۲).

ـــ گھٹ کرنا محاورہ (قدیم).

دل مضبوط کرنا ، ہمت کرنا.

کرو اب عاشقاں دل گھٹ بچن معشوق کا یک تیں
وفا کے اچھوراں جو تھے سو اپنے دل کے دھول بیوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۰). دل گھٹ کر کرباوڑی میں اتر گیا. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــ گھٹنا محاورہ.

ہمت پست ہونا ، افسردہ ہونا ، مایوس ہونا.

جو تیغ اس نے مجھ کو لگائی سو مہر کا
جتنا بڑھا تھا دل مرا اتنا ہی گھٹ گیا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) لکھنوی ، ک ، ۳۳۶).

اب آپ کے دموں میں ہم آچکے بلو بھی
خوش آوے پیار کس کو جب دل ہی گھٹ گیا ہو

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۵). اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا. (۱۹۲۰ ، احمد رضا بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۶۰۰).

ـــ گھر میں رہنا/ہونا محاورہ.

گھر کا خیال لگا رہنا.

چھوٹتی ہے آدمی سے داغ کب حبِ وطن
گو نہیں ہوں میں مگر ہر دم مرا دل گھر میں ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۶۶).

ـــ گھونٹ گھونٹ کے رکھنا محاورہ.

دل کو بالجبر کسی کام سے باز رکھنا ؛ بے انتہا ضبط کرنا.

دل کو تو گھونٹ گھونٹ کے رکھا ۔۔۔ مانتی ہی نہیں مگر آنکھیں

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۳۶).

ـــ لانا محاورہ.

۱. دل لگانا ، توجہ دینا ، محبت کرنا. یا عاقل سوں رشتہ مل ، یا محبوب سوں لانا دل ، ہو تجھ ہونے حاصل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۶).

سو کیوں اس طرف دل کو لاتے نہیں
محبت کی باتیں سناتے نہیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵). ۲. حوصلہ کرنا ، جرأت کرنا.

اک جام کے عوض ہم جنت کو بیچ ڈالیں
زاہد غریب اتنا دل لائے گا کہاں سے

(۱۹۰۸ ، سحر (سراج میر خان) ، بیاضِ سحر ، ۸۳).

---لُبھانا محاورہ.
رِجھانا ، فریفتہ کرنا ، طبیعت کو مائل کرنا.

دل لُبھاتا ہے سب کا وہ ساجن
دل فریبی میں اس کو کیا فن ہے

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۲).

دل فریبی نہیں ہوتی ہے بناوٹ سے کبھی
دل لُبھانے کا اک انداز جُدا ہوتا ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۵). اسی آرٹکل میں ایک جگہ ڈاکٹر موصوف کی نسبت لکھا تھا کہ « غالباً ڈاکٹر پنشر ابھی زندہ رہیں گے اور بہت سی کتابیں لکھیں گے جن کی عبارت بہت سے لوگوں کے دل لُبھائے گی». (۱۹۰۵ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۰۱). جب چاروں طرف دل لبھانے اور ترسانے والی ضرورتوں کا حصار ہو ، کونسی ضرورت غلبہ پاتی ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۸).

---لٹّو ہونا محاورہ.
فریفتہ ہونا ، عاشق ہونا.

پیاں صاف پر ان کے پھسل پڑیں گوہر
فلک کا دل ہی ہو لٹّو کریں جو باتیں گول

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۲۰).

---لَرَزْنا محاورہ.
خوف کھانا ، کانپنا ، ڈرنا ، گھبرانا ، دہشت طاری ہونا.

کانپ جاتا ہوں جو سُنتا ہوں کہ وہ گھر میں ہیں
دل لرزتا ہے بہت ہجر زمستاں اپنا

(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۳).

دل لرزتے ہیں ذرا تُو جو لپک جاتی ہے
چشمِ غدّار میں بجلی سی چمک جاتی ہے

(۱۹۱۸ ، مطلعِ انوار ، ۵۲).

سوچتے سوچتے نہ جانے کیوں
آنکھ بھر آئے دل لرز جائے

(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۱۱۲).

---لَڑا رَہْنا محاورہ.
خلوص باقی رہنا (مہذب اللغات).

---لَگا بَیٹْھنا محاورہ.
محبت کرنے لگنا (نوراللغات).

---لَگا رَہْنا محاورہ.
فکر رہنا ، دھیان رہنا.

اے سحروش کہاں تھے نہ آئے تہ رات بھر
دل تا طلوعِ صبح ہمارا لگا رہا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ واسطی ، ۲۸). عبداللہ کا دل برابر ان میں لگا رہا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۲ : ۲۳۵).

---لَگا کَر/کے م ف.
۱. شوق سے ، التفات کے ساتھ. کتنے ایک لڑکے اپنا سبق دل لگا کر پڑھتے ہیں. (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۳۷).

جفا پھر ایجاد ہی نہ ہوگی کسی کی فریاد ہی نہ ہوگی
فلک کی بنیاد ہی نہ ہوگی کیا جب اک نالہ دل لگا کر

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۱).

---لَگانا محاورہ.
۱. عشق کرنا ، محبت کرنا ، تعلقِ خاطر پیدا کرنا.

جنہو نے دل مسافر سوں لگایا
انہوں سب نے جنم رو رو گنوایا

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۵).

دل لگا اپنا خدا سے میری جاں
اس سوا ہے کون تیرا مہرباں

(۱۷۷۳ ، مثنوی رموزالعارفین (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۱۱)).

دل کو اس بے مہر سے ہم نے لگایا ہے عبث
مہر کی رکھ کر توقع جی کھپایا ہے عبث

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۹۰).

جگہ دل لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

(۱۸۷۸ ، آغا اکبر آبادی ، د ، ۱۳۶). میں نے دل کیا لگایا تھا ، دل خود ہی لگ گیا تھا. (۱۹۱۶ ، خطوطِ اکبر ، ۵۷). تم تو ایک ہندو لڑکی سے دل بھی لگا چکے ہو. (۱۹۷۰ ، غبارِ کم بدہن ، ۸۵). ۲. **توجہ دینا ، دھیان دینا ، منہمک ہونا ، مائل ہونا**. تہذیب و شائستگی حاصل کرنے پر دل لگا دیں گے تو سب کچھ ہم سے ہو سکے گا. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۵). طالبِ علم نے وہاں سے جاتے ہوئے کہا ... «بس پھر فلسفے سے دل لگاؤں گا اور مابعد الطبیعات کا مطالعہ کروں گا». (۱۹۳۱ ، افادیِ ادب ، ۵۲).

---لَگا ہونا محاورہ.
فکر ہونا ، فکرمند رہنا ، خیال ہونا ، دھیان لگا ہونا ؛ دل الکنا. جب سے تم گئی ہو تمہاری ہی طرف دل لگا ہوا ہے اللہ اللہ کر کے اتنے عرصے کے بعد تم نے خط لکھا ، یہاں کا حال کیا پوچھتی ہو. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۳۲).

---لَگْتی (---فت ل ، سک گ) امث.
من بھاتی ، قابلِ قبول ، پسندیدہ. مطلب کو نہایت خوبصورتی اور برجستگی سے ادا کرتے تھے (شیخ فیضی)« دل لگتی اور من بھاتی بات ہوتی تھی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۵۸). قاعدہ ہے کہ جہاں کوئی دل لگتی بات نکلے سب لوگ گرویدہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، تذکرۂ مصطفےٰ ، ۸۳). تین مشہور ہستیوں نے ان کے (قائدِ اعظم) مستقبل کے بارے میں بڑی دل لگتی بات کہی تھی. (۱۹۷۲ ، آوازِ دوست ، ۲۲۱). [دل + لگتی ، لگنا (رک) کا حالیہ ناتمام].

---لَگَن (---فت ل ، گ) صف.
متوجہ ، ملتفت ، مشغول ، منہمک رہنے والا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دل + لَگَن (رک)].

۔۔۔لگنا محاورہ.
۱. محبت ہونا ، تعلقِ خاطر ہونا ، اُلفت ہونا.

لگیا ہے مرا شہ سوں بھو تیج دل
رہیا جائے نا سُنج تے اب ایک پَل

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۵).

لگا دل یار سے تب اوس کوں کیا کام آبرو ہم سیں
کہ زخمیِ عشق کا پھر مانگ کر پانی نہیں پیتا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹).

بس کہ اک پردہ نشیں سے دل بیمار لگا
جو مریضوں سے چُھپاتے ہیں وہ آزار لگا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۵). **۲. طبیعت کا مانوس ہو جانا ، جی بہلنا ، گھبراہٹ دور ہونا.**

لطفِ پروازِ گلستاں ہے مجھے یاد ابھی
دل قفس میں نہیں لگتا مرا صیاد ابھی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۹۸). جو بات دل کی امنگ سے ہوتی ہے اس سے کبھی جی نہیں گھبراتا اور دل لگتا ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۷۷). نسیمہ کا بھی ... باتوں میں دل لگ گیا ایسی بیٹھی کہ دوپہر ہو گئی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۸۳). **۳. دل کا متوجہ ہونا ، منہمک ہونا.** اتنی دیر تک نماز میں دل لگ گیا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۵۳).

۔۔۔لگی (۔۔۔فت ل) امث.
۱. ہنسی مذاق ، خوش طبعی ، چہل.

رُکتا ہوا اس پری کا مشکل
یہ دل لگی اب لگانے کی دل

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۳).

دل لگی ، دل لگی نہیں ناصح
تیرے دل کو ابھی لگی ہی نہیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۵۰).

عیاں ہے سازِ ظرافت سے سوزِ دل میرا
نہاں ہے دل کی لگی دل لگی کے پردے میں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۸). **۲. محبت ، دوستی ، آشنائی.**

دل لگی سے رہا بدل انکار
لاکھ توبہ ہزار استغفار

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۹۸).

دل لگانا کوئی تقصیر نہیں　　دل لگی لائقِ تعزیر نہیں

(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۷). **۳. آسان بات ، معمولی بات.** صاف باطن ہونا منہیات و معصیات سے احتراز کرنا ... دل لگی نہیں ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۱). **۴. دلچسپی ، مشغلہ.**

دل لگی اپنی ترے ذکر سے کس رات نہ تھی
صبح تک شام سے یاہو کے سوا بات نہ تھی

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۷).

جُوا ان کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب اُن کی گھُٹی میں گویا پڑی تھی

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۳۱). [دل + لگی ، لگنا (رک) کا حالیۂ تمام].

۔۔۔لگی باز (۔۔۔فت ل) صف.
ظریف ، خوش طبع ، مسخرا (نوراللغات). [دل + لگی (رک) + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

۔۔۔لگی بازی امث.
ظرافت ، مذاق ، مسخرہ پن ، ٹھٹول.

روٹھ کر جانا کچھ ایسی دل لگی بازی نہیں
تیرے قدموں پر ابھی دم بھر میں سر دیدیں گے ہم

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۲۹). مولوی صاحب بہ کم بخت پلّیوں کے ساتھ ہر وقت دل لگی بازی کرتا ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۲). [دل+لگی (رک) + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

۔۔۔لگی جاننا محاورہ.
معمولی بات سمجھنا ، بہت آسان سمجھنا ، کھیل سمجھنا.

مزا دل لگی کا وہی جانتا ہے
جو ہر کام کو دل لگی جانتا ہے

(۱۸۹۷ ، دیوانِ ڈاکٹر مائل ، ۲۵۵).

۔۔۔لگی دِل لگی میں م ف.
ہنسی ہنسی میں ، مذاق مذاق میں (مہذب اللغات).

۔۔۔لگی سُوجھنا محاورہ.
مذاق کرنے کو دل چاہنا ، مذاق کی کوئی صورت سمجھ میں آنا (مہذب اللغات).

۔۔۔لگی سُوں م ف (قدیم).
دل لگا کر ، دلچسپی سے. بڑی دل لگی سوں اس کی خدمت کروں گی. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

۔۔۔لگی کا صف.
پُر مذاق ، خوش طبع ، دلچسپ.

جس انجمن میں بیٹھ گیا رونق آگئی
کچھ آدمی ریاض عجب دل لگی کا تھا

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضواں ، ۶).

۔۔۔لگی کَرْنا محاورہ.
مذاق کرنا ، چہل کرنا ، مسخرہ پن کرنا.

دل لگی کس سے کروں پھر کہ جی چھُوٹ گیا
مہر پیشہ نہیں کوئی ستم ایجاد ہیں سب

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷). گورنر ... ہاتھ بڑھانے ہی کو تھے کہ رکابی غائب. انہوں نے جھلا کے کہا یارو کیا گورنروں کے ساتھ بھی دل لگی کرتے ہو. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۵۷). ہم فقیر تو یونہی دل لگی کر بیٹھے تھے آپ خواہ مخواہ سنجیدہ ہونے جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۸۷).

۔۔۔لگی مُقَرَّر کی ہے فقرہ.
مذاق بنا لیا ہے ، کھیل سمجھ رکھا ہے (مہذب اللغات).

---لگی ہاتھ آنا محاورہ.
مذاق کے لئے کوئی پہلو نِکل جانا ، کوئی ایسا سامان نِکل جانا جو تفریح کا باعث ہو ، دلچسپی کے لئے کوئی بہانا ہاتھ آنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---لگی ہونا محاورہ.
(مو) مزہ آنا ، تفریح کا سامان مہیا ہونا ، لطف آنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---للچانا محاورہ.
کسی چیز کی شدید خواہش ہونا.

وہ آئی گھٹا جُھوم کے للچانے لگا دل
واعظ کو بلاؤ کہ چلی ہاتھ سے توبہ

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۵۱).

---لوٹ پوٹ ہونا محاورہ.
شیدا ہونا ، فریفتہ ہونا ، عاشق ہونا ، ریجھنا ، لٹو ہونا.

دوپٹے کو کرنا کبھی منھ کی اوٹ
کہ پردے میں ہو جاوے دل لوٹ پوٹ

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۷). چاندنی کا شبنم سے کمھلانا ، دھندلی مستی چھا جانا ، بھلا ان چیزوں پر کیوں نہ دل لوٹ پوٹ ہو جائے (۱۹۳۸ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۹ ، ۱۷ : ۵).

---لوٹ جانا / لوٹنا محاورہ.
۱. مضطرب اور بیتاب ہونا ، بیقرار ہونا ، کسی چیز کی آرزو میں بےچین ہونا.

صبا ہے آئی خس و خار گلستاں کے لیے
قفس میں لوٹ رہا ہے دل آشیاں کے لیے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۱). اس کنیز نے بھی متوجہ ہو کر غزل ناسخ کہ استاد زمانہ ہیں عجب طرح پر گانا شروع کی ہے کہ ہر سننے والے کا دل لوٹا جاتا ہے (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۶۸). ۲. فریفتہ ہونا ، مارے خوشی کے بے قابو ہو جانا.

وعدۂ حشر پہ بے ساختہ دل لوٹ گیا
عہد کا عہد بہانے کا بہانہ تیرا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۳۰).

---لُوٹنا محاورہ.
دل لینا ، مائل کرنا ، فریفتہ کرنا ، والہ و شیدا کرنا.

کہ دل لُوٹنا اول اس پیار سے
جلانا پھر اوس بعد آزار سے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷).

---لوٹ ہونا محاورہ.
فریفتہ ہونا ، شیدا ہونا ، عاشق ہونا.

قدم اس دھج سے کچھ پڑتا ہے اس غارت گرِ جاں کا
کہ دل ہر ہر قدم پر لوٹ ہے گبرو مسلماں کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲).

لوٹ ہو دیکھ کے دل جس کو وہ قد ہے موزوں
جس کو بھلی کہے اچھا وہ نہال اچھا ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۹).

کیا خبر آشوبِ محشر کی مگر دل لوٹ ہے
اک نیا فتنہ ترے قد کے برابر دیکھ کر

(۱۹۱۹ ، رشحب ، ک ، ۷۹).

تیرا انداز ہے زاہد تری نیت پہ گواہ
دل ترا لوٹ ہوا جاتا ہے پیمانے پر

(۱۹۴۷ ، نوائے دل ، ۹۷).

---لہرانا محاورہ.
۱. امنگ پیدا ہونا ، دل خوش ہونا ، للچانا. دریا اوس تصیر کو دیکھ کر ہو جاتا ہے ... تو اوس کا بھی دل لہراتا ہے (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۸).

شہد ہے ٹوٹنے کا اے زاہد لبِ دریا نہ چل
بادہ کش موجیں کریں گے دل مرا لہرائے گا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۹). لڑکے کھلونے لے رہے ہونگے ، مٹھائیاں کھا رہے ہونگے ، اس کا دل کتنا لہراتا ہوگا. اتنا ضبط اس سے ہوا کیونکر (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۷۵). ۲. امنگ پیدا کرنا ، دل خوش کرنا.

لہراتا ہے دل کو رخِ رنگیں کا خطِ سبز
سرسبز ہمیشہ رہے گلزار تمہارا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۲)

دکھا کر چاندنی میں سبز دریا
دلِ عاشق کو لہرایا تو ہوتا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---لہو کرنا محاورہ.
۱. انتہائی صدمہ پہنچانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. بہت مشقت کرنا ، سخت محنت کرنا.

دل لہو کر کے یہ قیمت ٹھہرے
سنگ فنکار کی اُجرت ٹھہرے

(۱۹۶۶ ، دریا آخر دریا ہے ، ۹۹).

---لہو ہو جانا / ہونا محاورہ.
سخت صدمہ پہنچنا ، بہت رنج ہونا.

دل لہو ہے جگر بھی پانی ہے
اب تو پاس اپنے کچھ رہا ہی نہیں

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۵۸).

ہو جائے دل لہو پہ کبھی غیظ میں نہ آئیں
خودداری و شرافت و رحم و کرم دکھائیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳).

---لینا محاورہ.
۱. اپنی طرف مائل کر لینا ، فریفتہ کر لینا ، عاشق بنا لینا ، دل لُوٹنا (رک) ، اپنا بنا لینا

میرا دل لے کر گئی ہے ہو سندری
پریشان کی ہے مجھے ہو پری
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸).
ہر ایک چار دہ سالگی میں تمام
کریں دل لے جانے میں جادو کا کام
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳).
دل لے ہی چکے ناز سے شوخی سے ہنسی سے
اب ان کی بلا آنکھ ملاتی ہے کسی سے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۸۶).
دل لیے لیتے ہیں اعدا کے اشارے تیرے
نام میرا ہے کرشمے ہیں یہ سارے تیرے
(۱۹۳۳ ، عروج (دولھا صاحب) ، عروجِ سخن ، ۸۷). ۲. عندیہ معلوم کرنا ، منشا دریافت کرنا.
نصیر اوس کا ذرا باتوں میں اول دل لیا ہوتا
زباں پہ حرفِ مطلب چھوٹتے ہی واں لا بیٹھے
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۹۶).
رکھ کر بے و شیر کو مقابل
اس صاحبِ ذوق کا لیا دل
(۱۸۸۳ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۱۳۸).

--- مارْنا محاورہ.
اپنی طبیعت کو کسی شوق یا لذت سے باز رکھنا ، نفسانی خواہشات سے دل کو روکنا ، باوجود خواہش کے کسی چیز سے صبر کرنا ، نفس کشی.
اگر میری طرح سیماب دل مارے تو میں جانوں
مہوس ناز بے جا ہے اب اس اکسیر پر تیرا
(۱۷۷۳ ، طبقات الشعرا (الف خان ذوق) ، ۵۰۳).
مارنا دل کا سمجھتا ہوں جہادِ اکبر
وہی غازی ہے بڑا جس نے یہ کافر مارا
(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۵۷). وہ اپنے تمدن سے ، مالی حالت سے ، بزرگوں کی رائے سے ، عزیزوں کے خیال سے ، دل مار کر بیٹھ جاتیں گی. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، عالمِ نسواں ، ۳۶). ہر چند کہ ان کے (یگانہ) دل میں ارمانوں کے طوفان اٹھتے مگر وہ دل مار کر رہتے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۵۹).

--- ماندا کَرْنا محاورہ (قدیم).
دل افسردہ کرنا ، اداس کرنا ، خستہ کرنا.
بو سن کر شہ کیہا کر دلکوں ماندا
ستلو بلبل کے خاطر ایک پھاندا
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۷).

--- مائل ہونا محاورہ.
طبیعت راغب ہونا ، کسی کی طرف جھکنا (مہذب اللغات).

--- مایُوس کس صف (--- و مع) امذ.
نا اُمید دل ، یاس کا مارا ہوا دل.
اے دلِ مایوس بے برگی پہ افسردہ نہ ہو
لائے گا نخلِ تمنا بار قیصر باغ میں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۸). [دل + مایوس (رک)].

--- مُبْتَلا کس صف (--- ضم م ، سک ب ، فت ت) امذ.
محبت کرنے والا دل ، عشق کی بلا میں پھنسا ہوا دل.
ہمدرد کون سا ہے پھر اس آشنا کے بعد
ہم بھی کے کیا کریں گے دل مبتلا کے بعد
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۵). [دل + مبتلا (رک)].

--- مِٹْنا محاورہ.
دل کا غارت ہو جانا ، دل کا افسردہ ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- مٹی ہونا محاورہ.
دل کا افسردہ ہونا ، بجھا ہوا ہونا. اس واقعہ سے جو قلق ہے وہ بیان نہیں ہو سکتا دل مٹی ہو رہا ہے. (۱۸۹۹ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۶۲).

--- مُٹھی میں آنا محاورہ.
کسی شخص کا قابو میں آنا ، تابع ہو جانا ، گرویدہ ہو جانا.
رکھتے نہیں وہ پانو زمیں پر غرور سے
مٹھی میں دل کے آتے ہی یہ ناز ہو گیا
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۵).

--- مُٹھی میں آیا سب کچھ پایا کہاوت.
کسی کے دل کو خوش کرنا بڑا کام ہے (جامع اللغات).

--- مُٹھی میں رَکھنا محاورہ.
دلجوئی کرنا ، تالیفِ قلب کرنا ، محبت اور حسنِ سلوک سے اپنا گرویدہ بنا کر رکھنا. ہمارے اسلاف کیسے بے ریا اور کیسے محبت والے ہوتے تھے؟ کس طرح دوستوں کا دل اپنی مٹھی میں رکھتے تھے؟ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۵۶).

--- مُٹھی میں لینا محاورہ.
دل پر قابو حاصل کرنا ، دل جوئی سے دل کو موہ لینا ، گرویدہ بنا لینا.
دل مسلماں کا لے کے مٹھی میں
ٹالیے سب بلاؤں کو سر سے
(۱۹۳۸ ، نگارستان ، ۲۱۲). شاہد صاحب نے اپنے رفیقوں کا دل مٹھی میں لے لیا تھا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۶۵).

--- مُٹھی میں ہونا محاورہ.
قابو میں ہونا ، کسی کے بس میں ہونا ، کسی کا گرویدہ ہونا. میرا دل ان کی مٹھی میں ہے. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۶۳). میں یہاں ہوں لیکن دل ایتھنز والی جینا کی مٹھی میں ہے (۱۹۸۳ ، دجلہ ، ۳۰).

--- مَجْرُوح کس صف (--- فت م ، سک ج ، و مع) امذ.
چوٹ کھایا ہوا دل ، زخمی دل.

ٹپکا جو مری آنکھ سے خونِ دلِ مجروح
ہم رنگو چمن گوشۂ داماں نظر آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۱). محبت دل مجروح کو قوتِ متخیلہ پر یورش کر کر کے بجھلی کی طرح تڑپا رہی تھی. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۲۲). [دل + مجروح (رک)].

---مَچَل جانا / مَچَلْنا محاورہ.
۱. کسی چیز کے حاصل کرنے کے لیے دل کا بے چین ہونا ، ہٹ کرنا ، ضد کرنا.

وہ طفلِ مہ لقا نظر آیا جو دور سے
بچوں کی طرح یہ دلِ ناداں مچل گیا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۸).

مچل جب کبھی حضرتو دل گئے ہیں
وہ دامن چھڑا کر بہ مشکل گئے ہیں
(۱۹۱۹ ، دُرِ شہوار ، بیخود ، ۶۷). جب سفینۂ سحر نمودار ہوتا دل سے ٹھنڈی آہیں نکلنے لگتیں یعنی دل مچلتا اور چاند کی طرف لپکتا. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۷). ۲. طبیعت خوش ہونا ، فرحت حاصل ہونا. میں نے لندن سے ان کا ایک ناول منگوایا پڑھا تو دل مچل گیا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۸۷).

---مَر جانا محاورہ.
اُمنگ باقی نہ رہنا ، شوق و ولولہ جاتا رہنا ، بے دلی پیدا ہونا ، افسردہ ہو جانا امیدیں ہوئیں ختم ... اور دل گیا مر ، رات بھر اسی ادھیڑ بن میں پڑی رہتی. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۸۵).

---مُرجھانا محاورہ.
افسردہ ہونا ، دل پر اضمحلال طاری ہونا (مہذب اللغات).

---مَرْحُوم کس صف (---فت م ، سک ر ، و مع) صف.
عاشق کا دل ، نامراد دل ، مردہ دل.

سینہ نہیں ہے یہ دلِ مرحوم کی ہے قبر
سہرے ہیں ہجراں کی مرے دھجیاں نہیں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۷۰).

آج تو وہ بھی رو دیئے یوسف　دلِ مرحوم کی کہانی پر
(۱۹۶۶ ، دامنِ یوسف ، ۵۸). [دل + مرحوم (رک)].

---مُرْدَہ کس صف (---ضم م ، سک ر ، فت د) امذ.
پژمردہ و افسردہ دل ، مرجھائی ہوئی طبیعت.

ہے وہ جان داروئے بے نافعِ اعضاء و حواس
کہ دلِ مردہ ہو زندہ تو ہے حِس حسّاس
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۸).

ہم نے دیواں میں یہ مضمونِ دلِ مردہ لکھے
صفحہ صفحہ تختۂ گورِ غریباں ہو گیا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸۸).

دل مردہ ، دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۳۱). [دل + مردہ (رک)].

---مُرْغ (---ضم م ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا تیر (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دل + مرغ (رک)].

---مَرُوڑْنا محاورہ.
بے چین کرنا ، تڑپانا.

حلقہ بنا کے کشن جو ناچیں ہیں ہاتھ جوڑ
پھرتے ہیں اس مزے سے کہ لیتے ہیں دل مروڑ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۱).

---مَسْت ہونا محاورہ.
دل پر نشہ کی کیفیت طاری ہونا (مہذب اللغات).

---مَسَلْنا محاورہ.
روحانی اذیت پہنچانا ، تڑپانا.

مجھے جب دیکھ لیتا ہے وہ اس شوخی سے چلتا ہے
مرے دل کو مسلتی ہیں ادائیں چٹکیاں ہو کر
(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۷۳).

ہنسی بن کے ہونٹوں سے کھیلا کیا غم
مگر دل مسلتا رہا اندر اندر
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، سازِ حیات ، ۱۸).

---مَسوس کَر رَہ جانا محاورہ.
کلیجہ تھام کر رہ جانا ، کسی صدمے یا رنج کے باعث چپ کا چپ رہ جانا ، صدمے سے دم بخود ہو جانا. کوئی رخسارِ شفاف پر لوٹ پوٹ ہو گئی ، کوئی شباب ہی دیکھ دل مسوس کے رہ گئی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۰۹). دل مسوس کر رہ جانا ، آہ کر کے دم بخود ہو جانا. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیانِ دہلی ، ۲۲). میرا خرچ اٹھائے کون؟ انھوں نے دمڑی نہ دی ، آپ پر بار ڈالنے کو میرا دل نہ چاہا ، میں دل مسوس کر رہ جاتی تھی. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۲۶).

---مَسوسْنا محاورہ.
رنج و غم کو ضبط کرنا ، خاموشی سے صدمہ برداشت کرنا.

حبۂ شبنم دیں تو لیتی دل مسوس
یعنی میں ہوں آپ کاٹنے پر کی اوس
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۹۵). آنسو آنکھوں سے امڈے چلے آتے تھے ، دل مسوسے کلیجہ پکڑے بیٹھی تھی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۲).

---مُشَبَّک ہونا محاورہ.
دل چھد جانا ، دل چھلنی ہو جانا ، سخت غم ہونا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---مَضْبُوط رَکْھنا محاورہ.
دل کو قابو میں رکھنا (مہذب اللغات).

---مَضْبُوط کَرْنا محاورہ.
صبر اختیار کرنا ، ضبط کرنا ، ضبط سے کام لینا ، حوصلہ قائم

دکھنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---مُضطَر کس صف(---ضم م ، سک ض ، فت ط) امذ.
بے قرار دل ، بے چین دل.

دکھاؤں کیونکہ تجھے میں کہ ہے وہ پردہ نشیں
کہیں کچھ اے دل مضطر دیکھاؤ ہو تو سہی
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۸۳).

مرے کاکل سے تو کمزور مرے ہاتھ نہیں
چھین لیتا ہوں ابھی میں دلِ مضطر اپنا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۵۸).

دلِ مضطر سے پوچھ اے رونقِ بزم
میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۰۳). [دل + مُضطر (رک)].

---مُکَدَّر ہونا محاورہ.
دل میں ملال آنا ، دل میں صفائی نہ رہنا ، دل میں کدورت آنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---مِلا (---کس م) امذ.
بہناپا ، وہ باہمی رشتہ جو سہیلیاں آپس میں جوڑ لیتی ہیں. کسو سے زناخی ، کسی سے جانمن ، کسو سے دل ملا کا رشتہ پیدا ہوا ہے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۵). [دل + مِلا ، مِلنا (رک) کا حالیۂ تمام].

---مِلانا محاورہ.
موافقت پیدا کرنا ، میل جول بڑھانا ، ربط و ضبط کرنا. دل تو ملے جو دل کوں دل ملا جانے ،جکوئی دل سوں دل ملاوے دل کوں پچھانے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۵).

دوستی میں اچھوں کی تُو بھی لگا
خوش مزا جوں سے تو اپنا دل ملا
(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۰۳).

دل کیا ملاؤ گے کہ ہمیں ہو گیا یقیں
تم سے تو خاک میں بھی ملایا نہ جائے گا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸).

دیکھنا شوخی کہ ملتے ہیں ستانے کے لیے
دل ملاتے ہیں فقط آنکھیں لڑانے کے لیے
(۱۹۳۵ ، ناز ، گلدستۂ ناز ، ۱۵۳).

---مَلنا محاورہ.
۱. بے چین کرنا ، بے قرار کرنا ، سخت اذیت دینا.

عشق کیا ہے جب سے ہم نے دل کو کوئی ملتا ہے
اشک کی سرخی زردیٔ چہرہ کیا کیا رنگ بدلتا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۳۱).

ماں ہوں میں کلیجا نہیں سینے میں سنبھلتا
صاحب مرے دل کو ہے کوئی ہاتھوں سے ملتا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۷).

دل کو ملتی ہے دمِ رفتار تلووں کی حنا
اس پہ بازیبوں کی سونے میں سوہاگا ہے صدا
(۱۹۱۳ ، اکسیرِ سخن ، ۳۱). **۲. کمال مشتاق ہونا ، نہایت آرزو مند ہونا** (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---مِلنا محاورہ.
انسیت پیدا ہونا ، یگانگت ہونا ، یکدل ہونا ، خلوص و محبت ہونا. دل سوں دل بغیر دل ملے بات نہیں آتا(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۵).

جب کہ دل ہی نہ ملے ماہ جبیں کیا حاصل
ساتھ شکووں کے چناں اور چنیں کیا حاصل
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۸). بہرحال مطمئن رہیے ، دل ملے ہیں تو آنکھیں بھی ملیں گی. (۱۹۰۹ ، خطوطِ اکبر ، ۳۰).

---مَلُول ملا اشا(---فت م ، و مع) صف.
غمگین ، رنجیدہ.

ہاں باہر آکے رو دیا اوس دلِ ملول نے
واں بند کر دیا درِ حُجرہ بتول نے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۵). [دل + مَلُول (رک)].

---مُنْھ (مونْھ) کو آنا محاورہ.
بے حد قلق ہونا ، نہایت رنج ہونا ، سخت صدمہ ہونا.

کس طرح ہملے جو ہوں گھٹ گھٹ کے مونھ کو آئے دل
دل کہیں لگتا نہیں یارب کہیں لگ جائے دل
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۱۳۴).

---مَنے گُنْدْنا محاورہ (قدیم).
دل میں سوچنا ، ٹھان لینا.

حسن کچھ اپنے دل منے گُند کر
عشق کن بھیجی ہو فتح کی خبر
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۲).

---موم ہونا محاورہ.
طبیعت میں گداز پیدا ہونا ، پسیجنا ، نرم پڑ جانا ، محبّت یا رحم کے جذبے کا اُبھرنا.

دل موم اب ہوا ہے فرمانا میرے صاحب
بازیچہ تیری خاطر اس کا بنائیں کیا کیا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۸).

جلے رقیب دل اس کا نہ موم ہو اے آہ
یہ کیا کسی کو تو ہووے اثر کسی کو نہ ہو
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۰۷). بڑے بڑے سنگ دلوں کے دل موم ہو جایا کرتے تھے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۹۰).

---موہ لینا/موہْنا محاورہ.
لُبھا لینا ، اپنی طرف مائل کر لینا ، گرویدہ بنا لینا ، فریفتہ کر لینا.

رنگیں سخن اسکے نے دلِ خلق کو موہا
سودا یہ مگر طوطیٔ گلزارِ ہنر ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۵۳). تم نے تو محبت سے میرے دل ؟

کو موہ لیا میں تو تم کو بیٹی کے برابر سمجھتی ہوں۔ (۱۸۸۱ ، سورت الخیال ، ۱ : ۲۰۰)۔ تو جو بتھر کے نام سے مشہور تھی ، رستہ چلتوں کے دل موہنے لگی۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۴۷)۔ ان کا (مسز سروجنی نائیڈو) اندازِ بیان اور طرزِ تخاطب دل موہ لینے والا تھا۔ (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۱۶۰)۔

---میانے باندنا محاورہ۔
قصد کرنا ، سوچنا۔

سکی ہت کوں انے چت دے کے بولی
جو کچھ دل میانے باندی تھی سو کھولی
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۲)۔

---میلا کرنا محاورہ۔
۱. رنجیدہ کرنا ، ملول کرنا ، مکدّر کرنا ، دل پر ملال لانا۔

اے فلک میرا دل نہ کر میلا
آئنے میں ہے آبداری شرط
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۸)۔ بڑے بھائی صاحب نے کہا ... اپنا دل میلا نہ کرو ... لو بدل لو۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۷۵)۔
۲. اداس ہونا ، متفکر ہونا ، مغموم ہونا ، ملول ہونا۔ دل میلا نہ کیجیو اس بخے کی شمیم اقبال مُشک کی طرح تمام عالم میں پھیلے گی۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۱)۔ وہ (اختر شیرانی) فوراً تانگے سے اتر آئے اور بولے ، کوئی بات نہیں آپ دل میلا نہ کیجئے ، یہ قصہ تو ختم ہو گیا۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۷۲)۔

---میلا ہونا محاورہ۔
۱. رنجیدہ ہونا ، اداس ہونا ، متفکر ہونا۔

لو ذرا سا ہوا جو دل میلا
پیشتر مرگ سے ہے واویلا
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۲۰۳)۔ دوسروں کی بہتری سے ان کا (شاہد احمد دہلوی) دل میلا نہیں ہوتا تھا۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۹۳)۔
۲. دل میں کدورت ہونا ، ملال ہونا۔

ہوا جو آپ کا ملاں غیر سے صاحب
اسی سبب سے ہے صنعت کا تم سے دل میلا
(۱۸۳۶ ، صنعت ، ک ، ۱۰)۔

---میں م ف۔
باطن میں ، جو زبان سے نہ ہو ، جی ہی جی میں ، جیسے : دل میں کہنا ، دل میں کوسنا (ماخوذ : نوراللغات)۔

---میں اُتار دینا/اتارنا محاورہ۔
۱. ذہن نشین کرانا۔ فراق زندگی کے ہر مسئلہ اور حیات کی ہر تلخی کو غزل کے قالب میں ڈھال کر وجدان کی مدد کی حد سے متحرک نقش اور نغمے کی شکل میں دلوں میں اُتار دیتا ہے۔ (۱۹۵۳ ، تحقیق و تنقید ، ۸۶)۔ ۲. ذہن نشین کرنا ، بہ خوبی یاد کرنا (مہذب اللغات)۔

---میں اُتر آنا محاورہ۔
دل میں بس جانا ، ذہن نشین ہو جانا ، گھٹ اُترنا۔

سر چڑھا کر یہ بڑھایا ہے ستمگر تو نے
چوٹی کھلتے ہی اُتر آئے ہیں گیسو دل میں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۲۷)۔

---میں اُتر جانا/اُترنا محاورہ۔
ذہن نشین ہونا ، دل میں سما جانا ، متاثر کرنا ، دل میں کُھب جانا۔

دم بھر میں کچھ بھی یاد نہیں اس کو کیا کروں
ناصح نے جو کہیں مرے دل میں اُتر گئی
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۳)۔ مضمون ... حجاب کو چاک کر کے دل میں اُترتا ہے۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۲۲)۔ ان کے (جنرل نیازی) منہ سے جو لفظ نکلتا ، سیدھا دل میں اُتر جاتا تھا۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۳۹)۔

---میں اُمنگ اُٹھنا محاورہ۔
جوش پیدا ہونا ، ولولہ پیدا ہونا۔

جوانوں کے دل میں اُٹھی یوں امنگ
پڑیں شمع پر جس طرح سے پتنگ
(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۲۵)۔

---میں ایک آگ سی لگ رہی ہے فقرہ۔
دل میں جلن محسوس ہو رہی ہے ، اندر ہی اندر پُھنکا جا رہا ہوں (مہذب اللغات)۔

---میں اینٹھ رکھنا محاورہ۔
بغض و عناد رکھنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

---میں آبلے ڈالنا محاورہ۔
سخت رنج پہنچانا ، بہت دکھ دینا (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---میں آتا ہے فقرہ۔
ارادہ ہوتا ہے ، دل چاہتا ہے۔

دل میں آتا ہے کہ اک دن رو کے دھو ڈالوں انہیں
روز لکھتے ہیں کراماً کاتبین دو چار بند
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۷۵)۔

---میں آس رکھنا محاورہ۔
دل میں توقع رکھنا ، امید رکھنا (مہذب اللغات)۔

---میں آگ بھری رہنا محاورہ۔
دل میں کمال جلن ہونا ، نہایت بے چین ہونا ، بے حد مضطرب ہونا

آگ سی دل میں بس مرگ بھری رہتی ہے
کھانس کب تربت عاشق کی ہری رہتی ہے
(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۳۷)۔

---میں آگ بھڑکانا محاورہ۔
دل میں سوزش پیدا کرنا ، دل کے اضطراب میں اضافہ کرنا۔

ذرا اپنی مہندی سے پوچھو تو تم
مرے دل میں کیوں آگ بھڑکا گئی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۴)۔

---میں آگ لگانا محاورہ۔
دل کو ستانا ، رنج دینا ، دُکھ پہنچانا۔
وہ گھر جلائیے جس میں کبھی نہ رہنا ہو
دلوں میں آگ لگانے کو کون کہتا ہے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔

---میں آگ لگنا محاورہ۔
سوز و گدازِ عشق پیدا ہونا۔
پاس ہے نظارۂ رخسارِ آتش ناک سے
آگ لگ اُٹھی ہے دل میں شعلۂ ادراک سے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۲۶)۔

---میں آگ لگی ہونا محاورہ۔
دل کا سوزشِ غم سے جلنا (مہذب اللغات)۔

---میں آگ ہونا محاورہ۔
دل میں گداز ہونا ، محبت کا جوش ہونا۔
ترا ہر کمال ہے ظاہری ترا ہر خیال ہے سرسری
کوئی دل کی بات کروں تو کیا ترے دل میں آگ تو ہے نہیں
(۱۹۷۲ ، دیوان ، ۴۳)۔

---میں آنا محاورہ۔
۱. خیال گزرنا ، جی میں آنا ، دل میں کوئی تصوّر پیدا ہونا ، ذہن میں کوئی بات آنا۔
تو اس دل میں آیا جو اوپر چڑوں
پریک دھر نظر کر عقل کچ کروں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۲)۔
آج کیا دل میں آگیا صاحب اس طرف جو کرم کیا صاحب
(۱۸۵۹ ، دفترِ بے مثال ، ۵۲)۔ کئی ماہ کے بعد ان کی کوٹھی کے سامنے سے پھر گزر ہوا تو دل میں آئی کہ ڈاکٹر صاحب سے ملتے ہی چلیں۔ (۱۹۳۸ ، ملفوظاتِ اقبال ، ۲۰۵)۔
مرے سخن کو رہی حسرتِ تواضع
سرشک بن گئے مضمون دل میں آتے ہوئے
(۱۹۸۷ ، دل کی زبان ، ۱۷۲)۔ ۲. دل میں سمانا ، دل میں نفوذ کرنا۔
برسوں آنکھوں میں رہے آنکھوں سے پھر کر دل میں آئے
راہ سیدھی تھی مگر پہنچے بڑے چکر سے آپ
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۷۳)۔

---میں آئی کو رکھے سو بھڑوا کہاوت۔
جو بات جی میں آئے سو کہہ دینی چاہیے ، جو آدمی ناگوار بات کہنا چاہے تو وہ تمہید کے طور پر کہتا ہے(ماخوذ : جامع اللغات)۔

---میں بات آنا محاورہ۔
کسی بات کا خیال آنا۔
بات اک میرے دل میں آئی ہے
گر کہوں تو ابھی لڑائی ہے
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۸۳)۔

---میں بات ٹھاننا محاورہ۔
ارادہ کرنا (مہذب اللغات)۔

---میں بات جمنا محاورہ۔
پورا یقین ہو جانا (مہذب اللغات)۔

---میں بات ڈالنا محاورہ۔
ذہن میں کوئی خیال پیدا کرنا۔وہ دھوکا دینے کے لیے ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی باتیں ڈالتے رہتے تھے۔ (۱۹۰۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۱۴۳)۔

---میں بات رکھنا محاورہ۔
بات کو چھپائے رکھنا ، بغض رکھنا ، کدورت رکھنا۔
صفائی تو جب تھی کہ وہ کینہ پرور
کوئی بات پھر دل میں رکھ کر نہ ملتا
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۶)۔

---میں بات گڑنا محاورہ۔
کوئی اندوہناک خیال دل میں جم جانا (مہذب اللغات)۔

---میں باتیں بھری ہیں فقرہ۔
دل گلے شکوے سے پُر ہے ؛ دل میں شرارت بھری ہے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---میں بٹھانا محاورہ۔
ذہن نشین کرانا ، طبیعت میں جمانا۔اسلامی اخلاق اور تہذیب کے جو نکتے اس فرزانہ اور نیک بیوی نے اپنے عمل اور قول سے ان کے دل میں بٹھا دیئے تھے وہ عمر بھر نہ بھولے۔(۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۳۱)۔ مشرق کا مطمح نظر تو خدمت تھا ، زچہ خانہ تھا ، اور باورچی خانہ تھا ... عورت غریب کرے بھی تو کیا ، نظامِ تعلیم بنا ہی اسی ڈھنگ کا ہے شروع سے سکھایا بھی جاتا ، دل میں بٹھایا بھی جاتا ہے۔ (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۱۰۵)۔

---میں بخار بھرا ہونا محاورہ۔
جی میں بغض و عداوت ہونا ، دل میں کدورت ہونا ، دل شکایتوں سے معمور ہونا ، طبیعت مکدر ہونا۔
بھڑکانے سے رقیب کے تم آگ ہو گئے
میری طرف سے دل میں بھرا تھا بخار کیا
(۱۸۴۲ ، عاشق لکھنوی ، د ، ۱۷)۔ جو کچھ دل میں بخار بھرا تھا ، خوب اچھی طرح نکلا ، کالج والے حیران تھے کہ بالٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔(۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۵۵)۔

---میں بُرا ماننا محاورہ۔
ناگوار ہونا ، طبیعت پر ناگوار گزرنا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

---میں بُرائی آنا محاورہ۔
نیت خراب ہو جانا، بدی کی طرف طبیعت مائل ہو جانا(جامع اللغات؛ مہذب اللغات)۔

ـــــ میں برچھی گڑ جانا محاورہ.
دل پر گہرا اثر ہونا ؛ کرب میں مبتلا ہونا.

سر میں سودا بھر گیا جب زلف اس کی دیکھ لی
دل میں برچھی گڑ گئی جب آنکھ اس سے چار کی

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۲).

ـــــ میں بڑی بڑی باتیں بھری ہیں فقرہ.
بہت گلے شکوے کرنا ہیں (مہذب اللغات).

ـــــ میں بڑی سمائی ہونا محاورہ.
عالی حوصلگی ہونا ؛ وسیع القلبی (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــــ میں بسنا محاورہ.
دل میں کسی کا تصوّر ہر وقت رہنا ، دل میں گھر کرنا ، کسی کا خیال لگا رہنا ، ہر دم ذہن میں رہنا.

نہ پوچھو کہ کیوں درمیاں حرفِ یا ہے
کہ بس یار ہی یار دل میں بسا ہے

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۱۷).

دل میں بس کر رہا خیال اُس کا
کچھ ارادوں کے پیش ہی نہ چلی

(۱۹۸۷ ، دل کی زبان ، ۱۰۳).

ـــــ میں بل پڑنا محاورہ.
دل میں فرق پیدا ہونا ، دل میں کنجلک پڑنا.

آ پڑے دل میں تمہارے بل مری تقدیر کے
اب سلجھتے ہیں کہیں یہ پیچ سلجھائے (کذا) ہوئے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۲۹).

ـــــ میں بل ڈالنا محاورہ.
دل میں فرق ڈالنا ، دل میں کنجلک ڈالنا ، بہکانا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ میں بل رکھنا محاورہ.
بغض و عناد رکھنا ، کد و کینہ رکھنا.

شیوۂ راستی ایسا ہے دکن میں اے داغ
بل نہیں رکھتے مسلماں ہے ہندو دل میں

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۲۸).

ـــــ میں بیٹھ جانا / بیٹھنا محاورہ.
۱. ذہن نشین ہو جانا ، گھٹ اُترنا (ماخوذ : نوراللغات). ۲. متاثر کرنا. شوکت صاحب ... اس طرح دل میں بیٹھ کر جیب صاف کرتے تھے کہ مجالِ انکار رہتی ہی نہیں تھی. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۱۹۶).

ـــــ میں بھنچنا محاورہ.
دل تنگ ہونا ، نادم ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــــ میں پاپ لانا محاورہ.
۱. بری خواہش جی میں پیدا کرنا ، فعلِ بد کرنے کا خیال کرنا (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۱۰۶). ۲. دل کو وہم میں ڈالنا ، تذبذب میں پڑنا ، بدگمانی کرنا ، بدظن ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ میں پس جانا محاورہ.
فریفتہ ہونا ، عاشق ہونا (نوراللغات).

ـــــ میں پلٹ جانا محاورہ.
کچھ کہہ کے دل میں اس کے خلاف نیت کر لینا ، نیت بدلنا.

وہ نیم وعدہ کرتے ہی دل میں پلٹ گئے
آدھی قسم صحیح تھی آدھی قسم غلط

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۱۲).

ـــــ میں پنکھے لگا دینا محاورہ.
دہلا دینا ، خوفزدہ کرنا ، ڈرا دینا ، بے چین کر دینا. شکم زمین میں نفخ شدید عارض ہوا اور گڑ گڑ کی صدا نے دل میں پنکھے لگا دیے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۲ : ۳).

ـــــ میں پنکھے لگنا محاورہ.
بہت بے چینی ہونا ، گھبراہٹ ہونا ، خوف زدہ ہونا ، دل دھڑکنے لگنا. دل میں عمرو کے پنکھے لگے ہیں ، کہہ رہا ہے کہ خدا تیرا مددگار ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۳۳). اب مولوی صاحب کا اضطراب اور انتشار بانسوں بلندی پر ہو گیا چہرہ تمتما اوٹھا ... دل میں پنکھے لگ گئے ، کلیجہ دھڑ دھڑ کرنے لگا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایاپلٹ ، ۹۹). ان کا اتنا کہنا تھا کہ میرے دل میں پنکھے لگ گئے ، کھانا دانا چھوڑ اٹھ کھڑی ہوئی. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۱۳۰).

ـــــ میں پیوست ہونا محاورہ.
دل میں کھب جانا ، دل پر گہرا اثر کرنا.

دل میں پیوست اک سنہرا تیر
صدر ہنسے کی فکر دامن گیر

(۱۹۸۵ ، تیشر دوراں ، ۱۳۳). ڈاکٹر اختر کا جملہ سن سے تیر کی طرح منیرہ کے دل میں پیوست ہو گیا. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۳۶).

ـــــ میں پھپھولے پڑنا محاورہ.
دل میں جلن ہونا (ضبط کی وجہ سے) (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــــ میں پھرنا محاورہ.
ہر وقت خیال رہنا ، ہر دم تصوّر میں رہنا.

یار جاتا تو رہا نظروں سے کب کا لیکن
دل میں پھرتی ہے مرے درد وہ رفتار ہنوز

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۲).

رشکِ آئینہ ہے کیا وہم تو اس بات کا ہے
ہوتے دل میں نہ پھرے آئینہ گر کی صورت

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۹۱).

ـــــ میں پھوٹ رکھنا محاورہ.
دل میں کپٹ رکھنا ، دل میں حسد ، بُغض یا کینہ رکھنا ، دل میں کھوٹ

رکھنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---میں پُھول کِھلنا محاورہ.
دل شاد ہونا ، خوش ہونا.

دلوں میں پھول کِھل جائیں
تو ویرانوں کی شِدّت ہار جاتی ہے
(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۵۲).

---میں تَرازُو ہونا محاورہ.
پیوست ہونا ؛ یقین ہونا ؛ نشانہ بیٹھنا.

وہ کماں ابرو مرا جب چیں برابرو ہو گیا
چُھوٹتے تیرِ نگہ دل میں ترازو ہو گیا
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۱۳). یہ کانٹا کہاں سے اُڑا تھا کہ تیر کی طرح دل میں ترازو ہو گیا. (۱۹۳۲ ، غبارِ خاطر ، ۱۳۴).

---میں تو سَمجھو فقرہ.
کبھی شرمایا تو کرو ، دل میں قائل تو ہو (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---میں تو سوچو فقرہ.
دوست کے نہ آنے کا گِلہ (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

---میں تِھرَکنا محاورہ.
دل میں خوش ہونا ، ہنسی کے مارے بے تاب ہونا ، بہت خوش ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---میں تھوڑے تھوڑے ہونا محاورہ.
آزردہ ہونا ، نادم ہونا.

اب گِلہ موقوف بس رحم آ گیا پیار آ گیا
تھوڑے تھوڑے دل میں تم اے مہ لقا ہونے لگے
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۰۶).

---میں ٹیڑھا ہونا محاورہ.
دل ہی دل میں کسی سے ناخوش ہونا.

مجھ سے بل رکھتے ہیں گیسوئے بتاں اے راسخ
ٹیڑھے ہیں سیدھے مسلمان سے ہندو دل میں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۵۰).

---میں ٹیڑھ ہونا محاورہ.
دل میں کجی ہونا ، بے راہ روی ہونا. جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ فتنے کی تلاش میں ہمیشہ متشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، تفہیم القرآن ، ۱ : ۲۳۵).

---میں ٹھان رَکْھنا محاورہ.
پختہ ارادہ کر لینا ، عزم کر لینا. قصد دور کرنے اون قدرتی موانع کا جو انکی راہ میں تھے اپنی محنت کے زور سے دل میں ٹھان رکھا تھا. (۱۸۸۵ ، مزید الاموال (ترجمہ) ، ۲۳).

---میں ٹھان لینا / ٹھاننا محاورہ.
دل میں کوئی بات طے کر لینا ، پختہ ارادہ کر لینا ، عزم کرنا.

ٹھان تھی دل میں اب نہ ملیں گے کسی سے ہم
پر کیا کریں کہ ہو گئے ناچار جی سے ہم
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۹).

عزلت ہی ہے مناسب کیوں دل میں یہ نہ ٹھانوں
دنیا مجھے نہ جانے دنیا کو میں نہ جانوں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، کہ ، ۲:۲۵۹) میں آدابِ عقل سے بے بہرہ ہوں، جو دل میں ٹھان لوں کر گزرتا ہوں. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۰۵).

---میں ٹھاؤں کَرْنا محاورہ (قدیم).
رک : دل میں جگہ کرنا.

تج حسن خزینا سو مرے دل میں کیا ٹھاؤں
کنجور رکھن ہار کیا تب تھے سنج ایام
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸۱).

---میں ٹِھکانَہ ہونا محاورہ.
دل میں کسی کے لئے جگہ ہونا ، محبت ہونا ، قدر ہونا.

ہیں تیرے دل میں سب کے ٹھکانے بُرے بھلے
میں خانماں خراب ہی برباد رہ گیا
(۱۸۸۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸).

---میں ٹھنڈَک پَڑْنا محاورہ.
دل کو قرار آنا ، چین آنا ، تسلّی ہونا ، اطمینان ہونا. یہ بھی ہماری طرح بیکس مجبور ناچار بنا دیے جائیں تا کہ ہم غریبوں کے دل میں ٹھنڈک پڑے. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۱۳).

---میں ٹھنْنا محاورہ.
مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا ، پختہ ارادہ ہونا.

آئیں رضواں بھی جو لینے تو نہ جاؤں سوئے خلد
ٹھن گیا کوچۂ جاناں کا ارادہ دل میں
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۱).

---میں ٹُھنی رَہنا / ہونا محاورہ.
کوئی خیال دل میں مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا ، دل میں ٹھاننا (رک) کا لازم (مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---میں جا کَرْنا محاورہ.
دل میں جگہ پیدا کرنا ؛ رسائی حاصل کرنا ؛ اثر انداز ہونا ؛ محبت پیدا کرنا.

چال جیسے کڑی کماں کا تیر
دل میں ایسے کے جا کرے کوئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۴).

---میں جانْنا محاورہ.
ذہنی طور پر واقف ہونا ، جی میں آگاہ ہونا.

اے صبا جس کے لئے ہوتا میں پریشاں خاطر
جانتا ہے مجھے وہ گیسوؤں والا دل میں
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۲).

ـــــ میں جَڑْنا محاورہ (قدیم).
دل میں بیٹھنا۔ دسری کی فکر دل میں جڑی۔ (۱۹۳۵، سب رس، ۲۳۶).

ـــــ میں جگہ پانا محاورہ.
مطبوع خاطر ہونا ، عزیز ہونا ، قابلِ قدر ہونا ؛ پسندیدہ ہونا.

وہ نالہ دل میں خس کے برابر جگہ نہ پائے
جس نالے سے شگاف پڑے آفتاب میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹).

وہ آرزو جو ابھی دل میں اجنبی سی ہے
ذرا سی دل میں جگہ پا گئی تو کیا ہو گا
(۱۹۷۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۰۷).

ـــــ میں جگہ پیدا کَرْنا محاورہ.
قدر دان بنا لینا ، اہمیت منوا لینا ؛ اپنی طرف مائل کر لینا.

دل میں وہ سخت دلوں کے بھی جگہ کرتا ہے
سنگ پر جیسے پیمبرؑ کے پڑے نقشِ قدم
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹). امین کے لطافتِ زبان نے بہت جلد شاہ عالمگیر کے دل میں جگہ پیدا کر لی. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۸۷).

ـــــ میں جگہ دینا محاورہ.
۱. محبت کرنا ، قدر کرنا ، پسند کرنا ؛ احترام کرنا.

جو مدینے کی طرف جاتے ہیں اُن کو رضوان
دل میں دیتا ہے جگہ آنکھوں پہ بٹھلاتا ہے
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۲۷). عاص (اس کو گلے لگا کر) شاباش! اس کام کے لئے میں موجود ہوں ، بشرطیکہ تم مجھے اپنے دل میں جگہ دینے اور میری محبوبۂ جان نواز بننے کا وعدہ کرو. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۳۷). اربابِ علم نے (اردو زبان کو) پرکھا اور دل میں جگہ دی. (۱۹۷۱ ، اردو مصدر نامہ ، ۲۵). ۲. قبول کرنا ، اختیار کرنا. کبھی کبھی وہ (حضرتِ یوسف) اس خیال کو (بی بی زلیخا کی محبت کا خیال) بھی اپنے دل میں جگہ دیتے تھے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۳۷).

ـــــ میں جگہ رَکْھنا محاورہ.
رک : دل میں جگہ دینا ، خیال رکھنا.

ہمیں برسوں سے ہیں تیرے لئے خانہ بدوش
کچھ جگہ دل میں جو رکھنا تو ہماری رکھنا
(۱۸۹۷ ، رشک ، د ، ۷۵).

ـــــ میں جگہ کَرْنا محاورہ.
قابلِ قدر ہونا ، محبت کرنا ، متاثر کرنا.

خلوت نشیں ہو دل عاشق میں کر جگہ
یوں دولتِ جمال نہ اے سیمتن لٹا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۹). کوئی مضمون فی نفسہٖ بیہودہ اور لغو ہوتا ہے تو گو کیسے ہی فصیح شستہ الفاظ میں ادا کیا جائے ، دل میں جگہ نہیں کرتا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۲۳).

ـــــ میں جگہ مِلْنا محاورہ.
رک : دل میں جگہ پانا (نوراللغات).

ـــــ میں جگہ ہونا محاورہ.
محبت ہونا ، قدر ہونا ، مطبوعِ خاطر ہونا ، عزیز ہونا.

شمع روشن کی جگہ صاحب دلوں کے دل میں ہے
کچھ نہیں کرتا کسی کے قلب میں مسکن چراغ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۱).

سب کے دل میں ہے جگہ تیری جو تُو راضی ہوا
مجھ پہ گویا اک زمانہ مہرباں ہو جائے گا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۱). تم نے اتنا قیمتی تحفہ مجھے کیوں دیا؟ کیا تمھارے دل میں میرے لیے اس سے بھی زیادہ قیمتی جگہ ہے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۵۲).

ـــــ میں جَلْنا محاورہ.
۱. جلنا و حسد کرنا ، دورپردہ کسی سے بُغض رکھنا.

وہ دل میں داغ سے جلتے بھی ہیں پھر یہ بھی کہتے ہیں
کوئی انسان پیدا دور دور ایسا نہیں ہوتا
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳).

ـــــ میں جَما رَہْنا محاورہ.
برابر خیال رہنا ، دل میں بسا رہنا.

سروِ گلزار سے فردوس سے طوبیٰ اکھڑے
پر جدا ہی نہیں وہ قامتِ دلجو دل میں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۹۳).

ـــــ میں جَمْنا محاورہ.
دل نشین ہونا ، پسند آنا. جس نفر کی خدمت بادشاہ کے دل میں جمی اس نفر کوں مال کی کیا کمی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۳).

اوس کو چاہیں گے جو چاہے گا ہمیں
جم گئی ہے یہ ہمارے دل میں
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۵۱). دل میں یہ بات جم گئی کہ بجائے تمام شعرائے اردو کے دہلی کے آخری دور کا نقشہ کھینچ دیا جائے. (۱۹۲۸ ، مضامینِ فرحت ، ۱ : ۱۳۳).

ـــــ میں جوش آنا محاورہ.
ولولہ پیدا ہونا (مہذب اللغات).

ـــــ میں چُبھ جانا / چُبھنا محاورہ.
۱. نہایت پسندیدہ ہونا ، متاثر کرنا. جب تک کوئی شعر اُن کے (غالب) دل میں نہ چُبھتا تھا تب سے مس نہ ہوتے تھے. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۸۲). بات تو ٹھیک تھی دل میں چُبھ گئی. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عمر ، ۲). ۲. دکھ ہونا ، تکلیف پہنچنا. اگرچہ خان نے تکلیف پہنچانے کے لیے نہیں کہی تھی پھر بھی دفعتہً دل میں چبھ گئی. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ : ۶۷).

ـــــ میں چُٹکی (چُٹکیاں) لینا محاورہ.
۱. دورپردہ آزار پہنچانا ، طعنے دینا ، اندر ہی اندر دل دُکھانا

لے لی چٹکیے سے دل میں چٹکی بھی
پھر تشفی بھی پھر تسلی بھی
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۰).
نتیجہ اس تمہارے ظلمِ پنہاں کا ہے رسوائی
اگر چٹکی نہ لو دل میں کوئی محوِ فغاں کیوں ہو
(۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۱۱۵). ۲. شوق پیدا کرنا ، امنگ پیدا کرنا ، اُبھارنا.
گو بظاہر ترک تھی الفت مگر جب آگئے
شوق تنہا پا کے دل میں چٹکیاں لینے لگا
(۱۸۷۱ ، نظمِ ارجمند ، ۸۲). اکثر حضرات فرماتے ہیں کہ داغ کا کلام دل میں چٹکی لیتا ہے. (۱۹۰۵ ، مضامینِ چکبست ، ۷۶).
ہر خطائے عشق پھر لیتی ہے دل میں چٹکیاں
ہر ہزیمت شوق کی دزدانہ یاد آنے لگی
(۱۹۸۷ ، دل کی زبان ، ۱۰۲).

---میں چمک ہونا محاورہ.
کسی تکلیف دہ خیال سے دل میں ٹیس اُٹھنا (مہذب اللغات).

---میں چوٹ لگنا محاورہ.
صدمہ پہنچنا ، اثر انداز ہونا.
شعرِ پُر درد نہیں یہ جو لگے دل میں چوٹ
نالۂ بلبلِ شیدا میں اثر کیا ہو گا
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۲۰).

---میں چور بیٹھنا محاورہ.
رک : دل میں چور ہونا.
دوئی کا وہم کیوں رکھتے ہو دل میں
تمہارے دل میں بیٹھا چور کیا ہے
(۱۸۲۷ ، دیوانِ شاداں ، ۲ : ۳۷).

---میں چور ہونا محاورہ.
بدگمانی ہونا ، بدظنی ہونا ؛ اندیشہ ہونا ؛ کسی خیال کا دل میں چھپا ہوا یا پوشیدہ ہونا ؛ دل میں اپنی کوتاہی کا احساس ہونا. روشن علی نے گردن جھکالی ، کمال محجوب ہوئے مگر کرتے کیا دل میں تو چور تھا ، جس نے جو اینڈی بینڈی کہی سُن لی. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲۶۳). تمہارے دل میں چور ہے نا ، جب خیال آئے گا وہی بدگمانی کا. (۱۹۲۳ ، دورِ فلک ، ۶۳)
چور تھا اُس کے دل میں ،
جبھی تو
تقی بھائی کہہ کر بہت مطمئن ہے
(۱۹۷۵ ، تفصیلے ، ۶۳).

---میں چھید ڈالنا/ کرنا محاورہ.
دل کو اذیت دینا ، تکلیف پہنچانا ، دکھ دینا ، تڑپانا.
دل میں کئے ہیں چھید تو رخنے نقاب میں
کیا کام کر رہی ہیں نگاہیں حجاب میں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۵۱).

---میں حسرت رکھنا محاورہ.
سخت خواہش ہونا ، آرزو ہونا (علمی اردو لغت).

---میں حوصلہ ہونا محاورہ.
دل میں تاب و ہمت ہونا (مہذب اللغات).

---میں خار چبھنا محاورہ.
ناگوارِ خاطر ہونا ، ناگوار گزرنا ؛ خلش ہونا.
دکھائیں گے اسے گل سیرِ گلزار
نہ چبھنے پائے گا دل میں کوئی خار
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۷۸۵).

---میں خلش رکھنا محاورہ.
بغض رکھنا ، کینہ رکھنا ، عناد رکھنا (مہذب اللغات).

---میں خلش ہونا محاورہ.
دل میں کھٹکا ہونا ، عداوت ہونا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---میں خیال باندھنا محاورہ.
تصور کرنا ، سوچنا ؛ ارادہ کرنا.
کئی طرح کے باندھ دل میں خیال
ہوا تھا ترے ساتھ اے خوش خصال
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۷).
جتنا میں کل تھا کر جب اس نے بال باندھے
ہم نے بھی اپنے دل میں کیا کیا خیال باندھے
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۹۳).

---میں خیال رکھنا محاورہ.
ذہن میں کوئی بات رکھنا ، کسی بات کا لحاظ رکھنا (مہذب اللغات).

---میں خیال رہنا محاورہ.
کسی کا تصور رہنا.
دل میں رہتا ہے خیالِ چہرۂ پرنورِ یار
پرتوِ مہتاب سے رکھتا ہے یہ کاشانہ شمع
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۸۷).

---میں خیال کرنا محاورہ.
سوچنا ، گمان کرنا ، بدگمانی ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات)

---میں داغ پڑنا محاورہ.
رنج ہونا ، صدمہ پہنچنا.
یہ ایذا دوست ہم کو دردِ فرقت نے بنایا ہے
جو دل میں داغ پڑتا ہے کلیجے سے لگاتے ہیں
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۹۶).

---میں داغ ہونا محاورہ.
دل پر محبت کا نقش ہونا (مہذب اللغات).

۔۔۔میں دَرد اُٹھنا محاورہ.
دل کا بے تاب ہونا.

بڑھ گئی اور بھی چینے کی امنگ
درد وہ دل میں اٹھا ہے یارو
(۱۹۶۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۹).

۔۔۔میں دَرد پَیدا ہونا محاورہ.
محبت ہو جانا (مہذب اللغات).

۔۔۔میں دَرد سَمونا محاورہ.
رنج اٹھانا ، دکھ جھیلنا ، غم برداشت کرنا.

وہ بھی عالم عجیب ہوتا ہے
دل میں جب درد کو سموتے ہیں
(۱۹۷۰ ، صد رنگ ، ۸۳).

۔۔۔میں دَرد ہونا محاورہ.
ہمدردی ہونا.

مرے حساس دل میں درد ہے سارے گلستاں کا
مجھے ہر شاخ شاخ آشیاں معلوم ہوتی ہے
(۱۹۳۹ ، نبض دوراں ، ۲۸۳).

۔۔۔میں دِل ڈالنا محاورہ.
۱. کسی کے دل میں اپنے دل کا اثر ڈالنا ، پیار کی باتیں کرنا ، نیک سلوک کی تلقین کرنا ، اپنے دل کی بات کا دوسرے کو یقین دلانا.

بات کر پیار کی غصے سے بہت دیکھ چکا
دل میں دل ڈال اب آنکھوں میں نہ تو ڈال آنکھیں
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (رسا) ، ۹۱). تمہارے دل میں دل کیوں کر ڈال دوں. تقدیر کی ذلت ہے وہ ہو رہی ہے ، آپ ذلیل ہو اپنے ساتھ اوروں کو کراؤ. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۶). ۲. کسی کے اوپر قبضہ یا غلبہ حاصل کرنا (مخزن المحاورات).

۔۔۔میں دَھرنا ف م ؛ محاورہ.
دل میں رکھنا ، گرہ میں باندھ لینا ، یقین کر لینا.

بندے عشق میراں سوں دل میں دھرے
سو بندہ جو میراں کو عاشق کرے
(۱۵۶۸ ، پرت نامہ ، فیروز (اردو ادب ، جون ، ۱۹۵۷ : ۹۹)).

۔۔۔میں ڈالنا محاورہ.
۱. کسی بات کا دل میں پیدا کرنا.

ہمیں خدا نے بہت رنج و غم دیا اے داغ
بتوں کے دل میں نہ تھوڑا سا رحم ڈال دیا
(۱۸۸۸ ، گلزار داغ ، ۱۳). ۲. خدا کی طرف سے الہام ہونا ، القا ہونا (فرہنگ آصفیہ).

۔۔۔میں ڈَرنا محاورہ.
تشویش اور خوف میں مبتلا ہونا. آذر جادو دل میں ڈرا کہ ... میاں سب طرف پھیلے ہوئے ہیں. (؟ ، طلسم ہوش ربا (مہذب اللغات)).

۔۔۔میں راہ پَیدا کَرنا محاورہ.
کسی کے دل میں اپنی محبت پیدا کرنا ، کسی کو اپنی طرف مائل کرنا. ہر رئیس کے دل میں راہ پیدا کرنے کی بس یہی ایک صورت ہے کہ ہر بات میں اس کی تائید کرتے رہو. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۰۶).

۔۔۔میں راہ پَیدا ہونا محاورہ.
دل میں محبت پیدا ہونا.

یار کے دل میں کب اس سے راہ پیدا ہو سکے
آہ میں میری ہے عالم گردن مغرور کا
(۱۸۳۹ ، آتش ، ک ، ۲۵).

۔۔۔میں راہ دینا محاورہ.
ذہن میں لانا ، دل میں خیال کو آنے دینا. کسی قسم کے وسوسے کو دل میں راہ نہ دو. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۱۸).

۔۔۔میں راہ کَرنا محاورہ.
کسی کو اپنی طرف مائل کرنا ، کسی کے دل میں اپنی محبت پیدا کرنا

دل میں میرے نہ راہ کیجیے گا
ورنہ اس کا نباہ کیجیے گا
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۳۳).

کعبہ سو بار وہ گیا تو کیا
جس نے یاں ایک دل میں راہ نہ کی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۴۱).

پوچھا اُستاد نے کہ سمجھے بھی
ان دقائق نے دل میں کی کچھ راہ
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۰۶).

۔۔۔میں راہ ہونا محاورہ.
کسی کی محبت ہونا.

کیوں ہم نشیں وہ دن بھی عجب دن تھے جن دنوں
اوس سنگ دل کے دل میں مرے دل کو راہ تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۷).

نہیں چاہ میری اگر اُسے نہیں راہ دل میں تو کس لئے
تجھے روتے دیکھا وہ رو دیا مرا حال سن کے ہوا قلق
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۹).

۔۔۔میں رَچنا محاورہ (قدیم).
سوچ بچار کرنا ، دل میں رچ کر ، اونچھ نے سمج کر لکھیا تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۹).

۔۔۔میں رَحم آنا محاورہ.
دل نرم ہونا ، دل میں ترس آنا (نور اللغات).

۔۔۔میں رُکاوٹ ہونا محاورہ.
دل میں آزردگی ہونا (نور اللغات).

۔۔۔میں رُکنا محاورہ.
ناراض ہونا ، روکنا ، منع کرنا

جب ہم آویں تو اپنے دل میں رکھو
اور نہ آویں تو پھر کبھو آویں
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۷۱).

---میں رَکھ لینا/رَکھنا محاورہ.
۱. پوشیدہ رکھنا ، ظاہر نہ کرنا ، مخفی رکھنا ؛ دل میں جگہ دینا.
کس خط کے پیچ و تاب کوں دل میں رکھے کہ آج
جیوں آب جو نہیں ہے قرار آرسی کے تئیں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۶).
تمام اسرارِ الفت کا بیاں بھی جرم ہے حیدر
کچھ اپنے دل میں رکھ لینا کچھ افسانے میں رکھ دینا
(۱۹۵۸ ، حیدر دہلوی ، صبح الہام ، ۶۵). ۲. کھٹ رکھنا ، کینہ رکھنا ؛ دل میں خیال رکھنا (فرہنگ آصفیہ).

---میں رَوزَن ہونا محاورہ.
دل میں چھید پڑنا ؛ سخت رنج و غم ہونا.
دل میں ہاں روزن ہے اور کہتے ہیں وہ
آہ کرنا بھی تجھے آتی نہیں
(۱۸۹۱ ، تعشق ، گلزارِ تعشق ، ۱۵).

---میں رَہنا محاورہ.
دل میں بسنا ، کسی سے محبت ہونا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---میں زَخم پڑنا محاورہ.
دل پر صدمہ گزرنا ، دل کا زخمی ہونا ، اذیت ہونا ، تکلیف پہنچنا.
ضرب زباں کی سخت کاری ، نرم بول زباں سے بول میاں
پڑیں دلوں میں زخم تو بھریں مشکل ، لفظ بول کے زخم نہ کھول میاں
(۱۹۷۷ ، من کے تار (ترجمہ) ، ۷۳).

---میں زَہَر بَھرا ہونا محاورہ.
کسی کی طرف سے دل میں بدی بھری ہونا ، عداوت ہونا ، بیر ہونا.
ہائے تیرے دل میں زہر اتنا بھرا ہو میں نہ ہوں
میری ہی دعوت کی جس گھر میں غذا ہو میں نہ ہوں
(۱۸۷۲ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۳۲۶).

---میں سَمانا محاورہ.
۱. جی میں بس جانا ، ہر وقت کسی کا خیال رہنا ، دل میں جم جانا.
دل میں سما گئی ہیں قیامت کی شوخیاں
دو چار دن رہا تھا کسی کی نگہ میں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۳۸).
سمائے ہو مرے دل میں نظر میں چلتے پھرتے ہو
کرو تم لاکھ پردہ مجھ سے پردہ ہو نہیں سکتا
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۰).
وہ سما بھی گیا دل و جاں میں
ڈھونڈتی رہ گئی ہے بینائی
(۱۹۸۳ ، مرے آقا ، ۲۱۴). ۲. دل میں ارادہ ہونا ، کسی بات کی دُھن ہونا.
بتاؤ ہمیں کیا سمائی ہے دل میں
کبھو جو برائی بھلائی ہے دل میں
(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۱۷). تمہارے دل میں کیا سما گئی ہے کہ اپنے باپ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۰۷).

---میں سَمَجْھنا محاورہ.
غور کرنا ، دل میں کچھ اور خیال کرنا.
یوسف ہو بادشاہ زلیخا گدائے مصر
سمجھیں تو دل میں مردم دنیا کسی طرح
(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات)). دل میں اتنا سمجھ ہی گئی کہ نند جو بات کہہ رہی ہے وہ باون تولے پاؤ رتی کی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵۸).

---میں سوچْنا محاورہ.
۱. دماغ میں کوئی خیال لانا ، ذہن میں کسی بات کا تصور کرنا.
اور میں دل میں سوچتا جاتا تھا
چکنی چپڑی باتیں کر کے ،
کاٹ رہی ہے !
(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۹۳). ۲. کسی کام کے نتیجے پر دل میں غور کرنا (مہذب اللغات).

---میں سُوراخ پَڑْنا محاورہ.
طعن و تشنیع کی گفتگو سے دل آزاری ہونا ، سخت رنج ہونا ، دل کا زخمی ہونا.
پڑ گئے سوراخ دل میں گفتگوئے یار سے
بے کنایے کے نہیں اک قول اوس طناز کا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵۶).

---میں سُوراخ کَرْنا محاورہ.
طعن و تشنیع سے دل آزاری کرنا ، سخت رنج پہنچانا.
دلِ عاشق میں کرے کیونکہ نہ آنسو سوراخ
اسی الماس سے جاتا ہے یہ بیندھا گوہر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۵).

---میں سُوراخ ہو جانا محاورہ.
رک : دل میں سوراخ پڑنا (مہذب اللغات).

---میں سوزِش ہونا محاورہ.
دل غم سے جلنا (مہذب اللغات).

---میں سُوئیاں چُبْھنا محاورہ.
دل چھدنا ، دل کو آزار پہنچنا ، تکلیف پہنچنا (مہذب اللغات).

---میں شادمانی کَرْنا محاورہ.
دل میں خوشی ہونا (مہذب اللغات).

---میں شَرْمانا محاورہ.
دل میں خجل ہونا ، نادم ہونا.

ہو جاتا تھا رخ سے گر مقابل
شرماتا تھا دل میں ماہِ کامل
(۱۸۸۰ ، دریائے تعشق ، ۲۶).

---میں شرمندہ ہونا محاورہ.
رک : دل میں شرمانا. وہ دل میں شرمندہ ہوئے مگر حساب کر کے غرض کی کہ گوشت کی بوٹی معلوم ہوتی ہے۔ (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، دیوانِ ذوق ، ۳۳).

---میں شش و پنج کرنا محاورہ.
قطعی فیصلہ نہ کر سکنا ، تذبذب میں ہونا ، تامل کرنا ، دبدھے میں رہنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---میں شوق چرانا محاورہ.
یکایک کسی بات کا شوق پیدا ہونا (مہذب اللغات).

---میں صاف ہونا محاورہ.
کدورت یا رنجش نہ ہونا.

تم سمجھتے ہو وہ خلاف نہیں
وہ ذرا تم سے دل میں صاف نہیں
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۱۸).

---میں غبار آنا محاورہ.
کدورت پیدا ہونا ، رنجش ہونا ، ملال ہونا.

ہم خاک میں ملے تو ملے غم مگر یہ ہے
دل میں ترے غبار کہیں آ گیا نہ ہو
(۱۸۸۹ ، دفترِ فصاحت ، ۱۵۲).

میری جانب سے بھی تھی اون کو کدورت شاید
نہیں آیا ہے یہاں دل میں غبار آپ سے آپ
(۱۸۸۰ ، چمنستانِ جوش ، ۳۰).

---میں غبار بھرا رہنا محاورہ.
کدورت بھری رہنا ، دل کسی کی عداوت سے معمور ہونا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---میں غبار رکھنا محاورہ.
کدورت رکھنا ، درپردہ رنجش رکھنا.

میں صاف دل ہوں مجھ سے نہ دل میں غبار رکھ
اے یار خاک میں نہ ملا بے سبب مجھے
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۸).

---میں غبار ہونا محاورہ.
کدورت ہونا ، بدگماں ہونا ، رنجش ہونا.

صاف دامن ہوں آرسی کی مثال
دل میں میرے غبار نہیں ہرگز
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۷).

ہے دل میں غبار اس کے گھر اپنا نہ کریں گے
ہم خاک میں ملنے کی تمنا نہ کریں گے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۱). اس کے دل میں ایک وجہ سے مجھ خاکی کی جانب سے غبار تھا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۰۸).

---میں فرق آنا محاورہ.
دل میں شبہ پڑنا ، گمان گزرنا ، دل سے اعتبار اٹھنا ، دل میں بل پڑنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات).

---میں فرق پڑنا محاورہ.
خیال بدل جانا ، میل محبت میں کمی آجانا.

عدو سے کچھ کہا اور مجھ سے آکر کچھ کہا تو نے
نہ کیوں کر فرق دل میں سن کے ایسی بات پڑ جاتا
(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۷).

---میں فرق ڈالنا محاورہ.
شک و شبہ پیدا کرنا ، بدگمانی پیدا کرنا ، رنجش پیدا کرنا. دہلی کے پہلے مشاعروں نے کیا کچھ دلوں میں فرق ڈال دیے ہیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۱۰).

---میں فرق ڈلوانا محاورہ.
دل میں فرق ڈالنا (رک) کا تعدیہ. بادشاہ کے دل میں فرق ڈلوانے میں کسر اٹھا نہ رکھی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۳۱).

---میں فرق ہونا محاورہ.
دل صاف نہ ہونا ، کشیدگی ہونا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---میں قائل ہونا محاورہ.
دل میں ماننا یا اقرار کرنا ؛ ایمان لانا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---میں کانپنا محاورہ.
خوف زدہ ہونا ، ڈرنا ؛ خدا کا خوف رکھنا.

خدا کے غضب سے ذرا دل میں کانپ
پھل تور کے منہ کو ڈستے ہیں سانپ
(۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۶۰).

---میں کانٹا چبھنا محاورہ.
خلش ہونا ، تردد ہونا.

تیرے حاسد کے دل میں یوں چبے (چبھے) ہیں رشک کے کانٹے
دما دم تیر ہو نکلے اساس درد کی سل کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۳۳).

---میں کانٹا سا کھٹکنا محاورہ.
ناگوار طبع ہونا ، گراں خاطر ہونا ، ناگوار گزرنا.

دل مجروح میں جو دم بدم کانٹا سا کھٹکے ہے
تصور ہے مری آنکھوں کو یارب کس کی مژگاں کا
(۱۹۰۹ ، افسوس (طلوعِ افکار ، ۳ ، ۳۱ : ۱۲)).

---میں کانٹے کی طرح چبھنا محاورہ.
ناگوار گزرنا ، بارِ خاطر ہونا ؛ پسند آجانا.

کانٹے کی طرح چبھتا ہے دل میں
اک شخص کہ ہے گلاب جیسا
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۳).

----میں کانٹے کی طرح کھٹکنا محاورہ.
ناگوار گزرنا ، ناپسند ہونا ، بُرا معلوم ہونا. ان مذہبوں کا وجود کانٹے کی طرح ان کے دل میں کھٹکتا تھا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۳۲). پرکاش چندر کانٹے کی طرح دل میں کھٹک رہا تھا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۹۳).

----میں کپنہ ہونا محاورہ.
دل میں غمگین ہونا ، رنجیدہ ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

----میں کپٹ آنا محاورہ.
بُرا خیال آنا.

جو اپنا فضل کر کے ہم پے ملنا سب کا چھوڑا ہے
تو پھر اپنا کپٹ دل میں تمہارے کیوں کہ آتا ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۳).

----میں کپٹ رکھنا محاورہ.
بغض و کینہ رکھنا.

نہ رکھ کر کپٹ دل میں ہوئی ہوں صاف
بُرا کئی اچھوتنگ تو کرتا معاف
(۱۹۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۵۰).

ساتھ غیروں کے ہے سدا غٹ پٹ
اک ہمیں سے رکھے ہے دل میں کپٹ
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۱۲۳).

----میں کپٹ (کینہ) ہونا محاورہ.
طبیعت میں کینہ ہونا ، بغض و عناد ہونا.

سیدھا ہے تجھ سوں ہاشمی توں بھی تو سیدھی ہو کے مِل
ہٹ نت غصہ کینہ کپٹ دل میں سیں سٹ دے کاڑ کر
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۸).

ہم سرپٹوں کی قبر بھی پامال کر چکے
دل میں کپٹ وہی ہے ابھی تک وہی گھمنڈ
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۵). ایک ترک کنیز تھی جس کے دل میں کینہ اور کپٹ کے سوا سلطنت چلانے کی کچھ بھی قابلیت نہ تھی. (۱۹۱۸ ، واقعاتِ دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۵۶).

----میں کٹ جانا محاورہ.
نہایت شرمندہ ہونا.

ذکر ابرو سے دل میں کٹتے ہو
بات کیا تھی جو نیمچا ٹیکا
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۱۹).

تیری نیکی سے تیرا دشمن
کٹ جائے گا دل ہی دل میں قضا
(۱۹۳۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۳۹).

----میں کجی ہونا محاورہ.
دل میں ٹیڑھا پن ہونا ، الجھاؤ ہونا. وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۸۰).

----میں کچھ (بھی) نہ آنا محاورہ.
ترس نہیں آنا ؛ خدا کا خوف نہیں پیدا ہونا.

تیرے دل میں بے رحم کچھ بھی نہ آیا
مجھے تُو نے کس کس طرح سے ستایا
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۰).

----میں کدورت کا غبار بھرا ہونا محاورہ.
دل میں کدورت لانا (رک) کا لازم. حکومت کے دل میں میرے خلاف کدورت کا غبار بھرا ہوا تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۷).

----میں کدورت لانا محاورہ.
بدگمان ہونا ، دل میلا کرنا ، طبیعت مکدر کرنا.

لاؤں میں اُن سے دل میں کدورت محال ہے
یہ لعل خاک میں تو ملایا نہ جائے گا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷).

----میں کدورت ہونا محاورہ.
دل میں کدورت لانا (رک) کا لازم. کسی کے دل میں کدورت نہیں تھی. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۹۷).

----میں کڑھنا محاورہ.
افسوس کرنا ، رنج کرنا. آرام شب بھولتی ہوں اور بے اختیار دل میں کڑھتی ہوں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۱۸۰).

تنبول اسے دیکھ دل میں کڑھا
اَوک اس کے دل میں لگا کہا برا
(۱۸۵۲ ، قصۂ زنِ تنبولی ، ۵۳۶).

----میں کہنا محاورہ.
سوچنا ، خیال کرنا.

انسان دل میں کہتے ہیں حسرت سے مرتے دم
تنہا عدم کو ہم چلے دنیا میں سب یہیں
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۵). آپ شاید اُکتا کر دل میں یہ کہہ رہے ہوں گے کہ ان باتوں سے اس اجتماع کا کیا تعلق ہے؟ (۱۹۶۰ ، افکار و اذکار ، ۶۵).

----میں کیا آیا؟ فقرہ.
دل میں کیا خیال پیدا ہوا ، نہ جانے کیا خیال کیا ؛ کیا سوچا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

----میں کیا کہیں گے فقرہ.
(کنایتاً) بُرا کہیں گے.

مجھ سے بیمارِ محبت کا جو ہوگا نہ علاج
کیا کہیں گے تجھے اے جانِ مسیحا دل میں

(١٨٥٧ ، غنچۂ آرزو ، ١٠٣).

ـــــمیں کُھبْنا محاورہ.
اثر کرنا ، پسند آ جانا. آپ نے تو یہ ایسی بات کہی کہ دل میں کُھب گئی. (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٢٠٧). سامنے ہی ایک چھوٹا سا کنوٗں تھا. مگر کسی خوش سلیقہ شخص نے کچھ اس طرح بسایا تھا کہ دیکھنے سے دل میں کُھبا جاتا تھا. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٧ : ٢٩).

ـــــمیں کَھٹْکا پَیدا ہونا محاورہ.
اندیشہ ہونا ، شبہ ہونا (مہذب اللغات).

ـــــمیں کَھٹَک بَنْنا محاورہ.
مزاج میں خلش کا باعث ہونا. لاہور کی یاد دل میں ایک کھٹک بلکہ غم منزل بنی ہوئی تھی. (١٩٦٦ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ٣٢).

ـــــمیں کَھٹَک جانا محاورہ.
اثر کر جانا ، طبیعت کا متاثر ہونا.

اُس کے اخلاق کھٹک جاتے ہیں دل میں ہر بار
وہ شکر ریز تبسم ، وہ متانت وہ وقار

(١٩١٣ ، شبلی (حیاتِ شبلی ، ٦٧٢)).

ـــــمیں کَھٹَکْنا محاورہ.
١. ناگوار معلوم ہونا ، بارِ خاطر ہونا.

کھٹکی کبھو دلوں میں نہ تیری صدا جرس
نالہ مرا تو چھوٹتے ہی بار ہو گیا

(١٧٨٣ ، درد ، د ، ٢٦).

اہلِ سخن ہر ایک کے دل میں کھٹکتے ہیں
سو آتش ہیں مرغِ نوازاں کے سامنے

(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)). ٢. تردّد پیدا کرنا ، شک میں ڈالنا. یہ بات ذرا دل میں کھٹکتی ہے ، کہ ظاہرا مشیّتِ حق میں سہو اور خطا ہوئی. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٦٢٨). یہ بات ہمیشہ ہی ہر انسان کے دل میں کھٹکتی رہی ہے کہ سانپ ایک خطرناک جانور ہوتے ہوئے بھی انسان کے قبضے میں کس طرح آتا ہے. (١٩٧٩ ، کلیان ، ٥٣).

ـــــمیں کُھٹَک ہونا محاورہ.
خلش ہونا.

ہاں تو ہے دل میں کھٹک اور وہ فرماتے ہیں
سچ کہو تم یہ جُرا لائے ہو پیکاں کس کا

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٥٢).

رہ گیا ٹوٹ کے کیا تیر کا پیکاں کوئی
ورنہ کیوں پھر دلِ بسمل میں کھٹک ہوتی ہے

(١٩١٠ ، کلیاتِ شائق ، ٢٨٣).

ـــــمیں کُھدبُد رَہْنا محاورہ.
جستجو یا تردد رہنا ، خیال رہنا ، دھیان ہونا. چند روز اس کے دل میں بھی کُھدبُد رہی. (١٩٤٣ ، کپاس کا پھول ، ١١٢).

ـــــمیں کُھدبُد ہونا محاورہ.
خواہش پیدا ہونا ، جی خوش ہونا. گیا کا نام سن کر میرے دل میں کُھدبُد ہونے لگی ہے کیا یہ ممکن نہیں کہ میں تک جاؤں. (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ١٢٩).

ـــــمیں کِھنْچْنا / کِھچنا محاورہ.
بل آنا ، ناراض ہونا ، کشیدہ خاطر ہونا.

تنگ ہو ہو کے دل میں کھچتے ہیں
غیر کے ذکر پر وہ بھچتے ہیں

(١٩٠٥ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ١٥٨).

ـــــمیں کھوٹ رَکْھنا محاورہ.
فرق ہونا ، دوئی رکھنا.

ہو عداوت کسی سے یا
کھوٹ دل میں کبھی نہ رکھتا
(١٩٠٦ ، مخزن ، نومبر ، ١٢ ، ٢ : ٥٧).

ـــــمیں کھوٹ ہونا محاورہ.
١. دغا ہونا ، کینہ ہونا ، عداوت ہونا. بی بی زینب نے ... فرمایا ، بھیا تم نہ جاؤ کہیں پھر کُوفیوں کے دل میں کھوٹ نہ ہو. (١٩٣٣ ، سیدہ کی بیٹی ، ١٢١). ٢. بدنیتی ہونا ، نِفاق ہونا. جس کے دل میں کسی طرح کا کھوٹ ہے وہ خدا جانے تم سے کس طرح کی توقعات پیدا کرے گا. (١٨٩٥ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ٦٧٣). اپنے دل میں کھوٹ ہے تو بس بات جم گئی. (١٩٠٨ ، صبحِ زندگی ، ٩٨). میرے (انتظار حسین) دل میں کوئی کھوٹ نہیں ہے اور میں واقعی افسانہ لکھنا چاہتا ہوں. (١٩٦٢ ، علامتوں کا زوال ، ٦٩).

ـــــمیں گُتْنا محاورہ (قدیم).
سوچ بچار کرنا. میں اسے ... دل میں گُت لے کر جواب بولوں گی. (١٧٦٥ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــــمیں گُتھی پَڑْنا محاورہ.
کسی کی طرف سے دل میں رنج پیدا ہونا ، دل میں فرق آنا ، دل میں گرہ پڑنا (ماخوذ : نوراللغات).

ـــــمیں گُدگُدی کَرْنا محاورہ.
ہنسانا (نوراللغات).

ـــــمیں گُدگُدی ہونا محاورہ.
١. شوخی یا شرارت سوجھنا ، خواہش پیدا ہونا ، اُمنگ پیدا ہونا. سید احمد خان کا نام تو سنتا ہی تھا ، میرے دل میں بھی گدگدی ہوئی کہ ان کو دیکھوں. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ٣٢).

دیکھ کر یہ شام کے نظارہ ہائے دل نشیں
کیا ترے دل میں ذرا بھی گدگدی ہوتی نہیں

(١٩٥٥ ، مجاز ، آہنگ ، ٢٢). ٢. بے ساختہ ہنسنے کو جی چاہنا (مہذب اللغات).

ـــــ میں گِرَہ پڑ جانا / پڑنا محاورہ.
بدگمانی کا جڑ پکڑ لینا ؛ ملال پیدا ہونا ، رنجش ہونا. خاتُونوں کے دل میں انگریز کی طرف سے گِرہ پڑ گئی۔ (۱۸۳۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۳). اگر افضال کے دل میں ... گرہ پڑ گئی تو عمر بھر روٹھی اور کوئی سُلجھانے والا نہ ہوگا. (۱۹۲۲ ، گلدستۂ عید ، ۵۲). مگر اندر ہی اندر اس کے دل میں گِرہ سی پڑ گئی۔ (۱۹۸۰ ، ساس اور مٹی ، ۳۳)۔

ـــــ میں گِرَہ ڈالنا محاورہ.
دل میں کدورت پیدا کرنا ، ملال پیدا کرنا. یہ تنہا پاکستان سے ہمارے جذباتی لگاؤ کا حال جو کبھی سیاسی مدّوجزر پر تشویش کی صورت اختیار کرتا کبھی سیلاب کے دوران دل میں گرہ ڈال دیتا. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۲۰۵)۔

ـــــ میں گِرَہ ہونا محاورہ.
دل میں کدورت اور ملال ہونا.

البتہ دل میں غنچۂ پیکاں کے ہے ترے
جانب سے حاسدوں کے صباح و مسا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۳)۔

ـــــ میں گڑنا محاورہ.
بہت پسند آنا ، بھانا ، دل نشین ہونا. وہی صورت ... دل میں ایسی گڑی ہے کہ میرے ہوش و حواس بالکل جاتے رہے ہیں۔ (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۵۷). بیری کی یہ تقریر خالی جانے والی نہ تھی تسنیم کے دل میں گڑ گئی۔ (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۳۴).

ـــــ میں گڑی جانا محاورہ.
رک : **دل میں گڑنا.**

پلتی ہے یوں پلک کہ گڑی دل میں جائے ہے
انداز دیدنی ہے مرے دلنواز کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۲)۔

ـــــ میں گڑھے پڑنا محاورہ.
دل میں ناسور پڑنا ، اذیت میں مبتلا ہونا.

ناصح سنے ، جب وہ ہم سے لڑے یا بگڑ گئے
پُوچھا یہ کھود کھود گڑھے دل میں پڑ گئے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بیمثال ، ۱۳۸)۔

ـــــ میں گزر کرنا محاورہ.
ربط بڑھانا ، راہ و رسم پیدا کرنا ، رسائی حاصل کرنا.

دیکھتا ہے آئنے کو صاف باطن جان کر
رشک کے دل میں وہ اس صورت گزر کرنے لگا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۸۸)۔

ـــــ میں گُزرنا محاورہ.
خیال آنا ، محسوس ہونا.

وہ شمع رو جو گھر میں نہیں ہے تو جراتؔ آہ
گزرے ہے دل میں یہ کہ لگا دیجے گھر کو آگ

(۱۸۰۹ ، جراُت ، ک ، ۳۸۲)۔

ـــــ میں گُلجھڑی پڑنا محاورہ.
رک : **دل میں گرہ پڑنا.**

مٹی جیٹر جبیں تو چاند سی تیری جبیں نکلی
پڑی جب گلجھڑی دل میں نہیں سلجھیں نہیں نکلی

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۰۳)۔

ـــــ میں گُمان لے جانا محاورہ.
(عور) شبہہ کرنا ، وہم کرنا.

کیا کہوں اس کو مری عقل ہے اس جا حیران
اپنے دل میں کبھی لے جاتی ہوں یہ بھی میں گمان

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۷۳)۔

ـــــ میں گُن بھرے ہونا محاورہ.
بہت جوہر ہونا ؛ شرارت کرنے میں طاق ہونا.

دل میں لاکھوں بھرے ہیں گُن اے شاد
دیکھنے میں غریب کتنے ہیں

(۱۸۷۸ ، سخنِ بیمثال ، ۱۰۷). اس ننھے دل میں جب ابھی سے یہ گن بھرے ہیں تو آگے چل کر تو معلوم نہیں یہ کیا کچھ نہ کرے گی۔ (۱۹۰۵ ، جنگِ روس و جاپان ، ۱۵)۔

ـــــ میں گُنجائش ہونا محاورہ.
کسی کا پاس یا لحاظ ہونا ، خیال ہونا.

آخر یہ ہو گیا دہنِ تنگ کا جواب
گنجائش اپنی آپ کے دل میں کہاں ہے اب

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۳۸)۔

اس یاس کے عالم میں وہ آئیں کہ موت آئے
اب دل میں ہے گنجائش صرف ایک مسرت کی

(۱۹۲۸ ، نقوشِ مانی ، ۱۳۰)۔

ـــــ میں گَندنا محاورہ (قدیم).
دل میں بسانا.

ترا روپ میں خوب دل میں گندیا
تو آخر ملیں کی ککر دل بندیا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۵)۔

ـــــ میں گھاؤ پڑنا محاورہ.
دل مجروح ہونا. شاعر کا بڑا کمال ... یہ ہے کہ ... ہو طبقے کی افسوسناک حالت ... خاص انداز سے بیان کی ہیں جس میں ایسے بُجھے ہوئے نشتر موجود ہیں کہ پڑھنے سے دل میں گھاؤ پڑ جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۲ : ۵۸)۔

ـــــ میں گھاؤ ڈالنا محاورہ.
دل کو زخمی کرنا (نوراللغات)۔

ـــــ میں گھاؤ کرنا محاورہ.
تکلیف پہنچانا.

جو اوسکو چوٹیں ہیں ابدا کا دل ہی جانتا ہے
کہ جیسے گھاؤ کرے دل میں ابروئے بلدار
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۶).

----میں گھاؤ ہونا محاورہ.
تکلیف میں ہونا ، طبیعت مُکدّر ہونا.

جو خوشحال خان کے ہیں دل میں یہ گھاؤ
خداوند تو ہی مندمل کر
(۱۹۸۰ ، ترجمہ کلام خوشحال خان خٹک ، ۵۵).

----میں گھر بنانا محاورہ.
نظروں میں سما جانا ، کسی کے دل میں اپنی محبت اور ہمدردی پیدا کرنا.

جنّت کے بدلے دل میں ترے گھر بنائیں گے
یہ یادگار ہم سرِ محشر بنائیں گے
(۱۸۹۳ ، مہتابِ داغ ، ۱۷۳).

یہ آوارہ ہوں اک عمر دنیا میں تو کیا حاصل
مزا تب تھا بنالیتے کسی کے دل میں گھر اپنا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۵۵).

----میں گھر پیدا کرنا محاورہ.
رک : دل میں گھر بنانا.

اہل جنّت کو بھی آیا اوس سے رشک
جس کسی نے دل میں گھر پیدا کیا
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۸).

----میں گھر دینا محاورہ.
دل میں جگہ دینا ، محبت اور ہمدردی سے پیش آنا.

تا کجا کوئے جدائی میں رہوں آوارہ
کھول اب تو درِ الفت مجھے دل میں گھر دے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۰).

----میں گھر کرنا محاورہ.
۱. اخلاص بہم پہنچانا ، ہمدرد و غم خوار بنانا ، محبت بڑھانا ، ربط بڑھانا ، خصوصیت پیدا کرنا. سبحان اللّٰہ یو عشق ہے اگر یکسکے دل کوں زیر و زبر کرے گا ، ہاں کوں خون جگر کرے گا ، تو آخر دسرے کے دل میں ہی گھر کرے گا (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۳).

یارب سپہر اپنی تو اب درگزر کرے
کوئی خانماں خراب کسی دل میں گھر کرے
(۱۸۷۳ ، عزیز ، د ، ۲۰۱). ان کے (مردوں) دل میں گھر کرنا عورت کو بغیر علم کے نہیں آ سکتا (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۶۱).
۲. دل میں رسائی پیدا کرنا ، مقبولیت حاصل کرنا ، ہر دلعزیز بننا. دلوں میں گھر کر لیتے کے جو گُر ادب میں ہیں ان میں سے ایک یہ (لفظ کا صحیح اور برمحل استعمال) بھی ہے (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۶۸). خالدہ ادیب خانم کہتی ہیں کہ ایسے عظیم انسان جو دلوں میں گھر کرتے اور تاریخ میں جگہ بناتے ہیں وہ زمانے یا مقام کے فرق کے باوجود ایک دوسرے کی مانند ہوتے ہیں.

(۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۲۳۰).

----میں گھر ہونا محاورہ
دل میں جگہ ہونا ، محبت و اخلاص ہونا.

جان نکلی پر نہ نکلا میرے سینے سے وہ تیر
واقعی گر ہو کسی کا دل میں گھر اتنا تو ہو
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۱۰). لیکن ہمارے دلوں میں آپ کا گھر ہے (۱۹۱۲ ، خطوط اکبر ، ۱۳).

----میں گھونسا لگنا محاورہ.
دل پر اچانک کوئی صدمہ ہونا.

یاروں کے فاتحے کو جب میں نے ہاتھ اُٹھایا
گھونسا لگا وہ دل میں اک درد اُٹھا جگر میں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۷).

----میں گھونگرو بجنا محاورہ.
اندر ہی اندر خوش ہونا ، مست ہونا ، بے اندازہ شادمانی ہونا (قاموس الفصاحت ، ۲۹۰).

----میں لانا محاورہ (قدیم).
۱. دل میں سوچنا. دل میں اپنے کچھ لیا کر ، وجہی نادر بن کوں دریا دل گوہر سخن کوں حضور بلائے (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷). **۲. دل میں ڈالنا.**

خدا جب جسے کچھ دلاتا اہے
توں شاہاں کے ہی دل میں لیاتا اہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۶).

----میں لڈو بٹنا محاورہ.
بہت خوش ہونا. میزبان صاحب میرے ہم وطن ہیں اور ان کی ایسی نمایاں شکست پر میرا مسرور ہونا حُبّ وطن اور قرابت دونوں کے منافی تھا لیکن ان کی سفاہت نے اتنا بیزار کر رکھا تھا کہ اخلاق برطرف ، دل میں لڈو بٹنے لگے (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱ : ۲۸۵).

----میں لڈو پھوٹنا محاورہ.
بے حد خوش ہونا ، دل میں بہت خوشی ہونا. یہاں تو باورچی کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے کہ شاہی باورچی کہلانا بڑی شان کی بات تھی (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳).

----میں لگن لگانا محاورہ.
دل میں جوش پیدا کرنا ، ولولہ پیدا کرنا.

نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۷).

----میں لہر اُٹھنا محاورہ.
امنگ پیدا ہونا ، آرزو پیدا ہونا.

دل میں اک لہر سی اٹھی ہے ابھی
کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی
(۱۹۸۲ ، دیوان ، ۳۴).

---میں لَہَر آنا محاورہ.
امنگ پیدا ہونا ، جی چاہنا. تو مجھے مارنے آیا ہے لو اور سنو، سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالتا ہے ، یہ کیا لہر دل میں آئی ایسی باتیں مجھے زہر لگتی ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۲۸).

---میں لیے جانا محاورہ.
کینہ رکھ کر دل میں جمع کرنا ، دل میں بغض و کینہ لئے جانا.
گرچہ دیتے ہیں زباں سے وہ شکایت کا جواب
دل میں کیا کیا دم الزام لئے جاتے ہیں
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۱۶).

---میں لیے (لے) رَہنا محاورہ.
۱. **ضبط کرنا ، زباں سے کچھ نہ کہنا ، دل میں چھپائے رکھنا.** شہزادے کو فسانۂ عشق بہانہ ہو گیا تیر محبت کا دل نشانہ ہوگیا سب باتیں دل میں لئے رہا ، کسی سے کچھ نہ کہا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۰). ۲. **کینہ رکھنا** (مہذب اللغات).

---میں ماننا محاورہ.
کسی ہنر یا کمال کا درپردہ قائل ہونا ، کسی ہنر یا کمال کی زبانی تعریف نہ کرنا مگر دل سے قائل ہو جانا.
تم اے بتو مجھے دل میں تو مانتے ہو گے
خدا گواہ ہے کتنا وفا شعار ہوں میں
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۹).

---میں مُحَبَّت پلانا محاورہ.
دل میں محبت پیدا کرنا ، دل میں محبت ڈالنا ، اپنی طرف مائل کرنا. اور پلائی گئی ان کے دلوں میں محبت اسی بچھڑے کی بسبب ان کے کفر کے. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم (محمود الحسن ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۲۲)).

---میں مَیل آنا محاورہ.
دل میں کدورت پیدا ہونا ، ملال ہونا. طاہرہ! مردوں کی یہی حالت ہے موافق ہوئے تو ان سے بڑا کوئی دوست نہیں اور دل میں میل آ گیا تو جیسے ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا. (۱۹۰۳ ، طاہرہ ، ۱۳۰).

---میں مَیل ہونا محاورہ.
دل میں کدورت ہونا ، دل میں بُرائی ہونا.
باللہ عجائب کھیل ہے دنیا درا کا سیل ہے
کافر کے دل میں میل ہے روشن سو دل دیندار کا
(۱۶۹۷ ، احمد (قدیم بیاض ، ۲۸)).

---میں ناسُور پڑ جانا/رَہنا/ہونا محاورہ.
ایسا بڑا صدمہ پہنچنا جو کبھی دور نہ ہو ، دائمی رنج و غم ہونا.

ایک بھی رَوزن نہ رکھا یار کی دیوار میں
ہاتھ سے معمار کے دل میں مرے ناسور ہے
(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۲۷۵).
میری ناکامی کا مذکور رہے گا باقی
حشر تک دل میں یہ ناسور رہے گا باقی
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۳۹). مسلسل صدمات برداشت کرتے کرتے دلوں میں ناسور پڑ گئے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۲).

---میں ناسُور ڈالنا/کَر دینا محاورہ.
ایسا بڑا صدمہ پہنچانا جو کبھی دور نہ ہو ، دائمی رنج و غم میں مبتلا کر دینا.
اب کسے طاقت بیاں ہے شعور
عشق نے دل میں کر دیا ناسور
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). مفارقت دائمی کا داغ کیونکر دل میں ناسور ڈالے. (۱۸۹۵ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۴۰۰).

---میں نِشتَر چُبھانا/نِشتَر سا کَھٹکنا محاورہ.
دل پر انتہائی اثر ہونا ، نہایت متاثر ہونا.
وہ شعر کیا کہ دل میں جو نشتر چُبھا نہ دے
ہو جس میں بُو نہ درد کی ہے اس سخن میں کیا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۹۰) ہر قسم کے خیال کو جس رنگ سے باہتے کہہ جاتے ہیں کہ دل میں نشتر سا کھٹک جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، دیوان ذوق ، ۳۱).

---میں نَقش ہونا محاورہ.
ہر وقت خیال میں موجود رہنا ، نہ مٹنے والا اثر ہونا.
کس کس کے دل میں نقش ہوا رُوئے یار کا
کیا کیا نگیں کُھدے شرفِ آفتاب میں
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۱).

---میں نَہیں ڈَر تو سَب کی پَگڑی اَپنے سَر کہاوت.
اگر دل میں کسی بات کا خوف نہیں تو آدمی کسی کی پروا نہیں کرتا (ماخوذ : جامع اللغات).

---میں نیکی آنا محاورہ.
نیک کام کرنے پر آمادہ ہونا ، رحم آ جانا. ایک رحم دل قومی افسر کرنل مسعود احمد کے دل میں نیکی آگئی اور وہ غرقاب شاعر کو کھینچ کر کنارے پر لائے. (۱۹۸۷ ، تکبیر ، کراچی ، ۵ مارچ : ۳۹).

---میں نیکی ڈالنا محاورہ.
(خدا کا) کسی کو نیک کام کی طرف متوجہ کرانا ، بھلائی کی طرف مائل کرنا ، کارِ خیر کی طرف راغب کرنا. سبھی کو حیرت تھی کہ دلوں میں ایسی کیا نیکی خدا نے ڈالی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۰۱). اللہ نے ہدایت کی دل میں نیکی ڈال دی باوفا راہ پر آگئی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۵۳). ماں کے مر جانے کے بعد اس ... کا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا ، وہ تو خدا نے ممانی کے دل میں نیکی ڈال دی کہ انہیں نے اس کی پرورش کی. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۱۱).

---میں وَسْوَسے اُٹھنا/گُزْرْنا/لانا محاورہ.
بُرے بُرے خیالات آنا، کوئی کام کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس ہونا (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---میں پانْڈی پَکانا محاورہ.
منصوبے باندھنا.

بغیر وو ملے کس سے نا ہوؤں جفت
نکو دل میں پانڈی پکا نار مفت

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۹).

---میں ہَنْسْنا محاورہ.
کسی پر پوشیدہ طور سے ہنسنا ، خیال میں خوش ہونا ، زیر لب مسکرانا. صاحب اپنے دل میں ہنستے تھے کہ اتنی دیر ہوگئی ابھی تک بھی نہیں معلوم ہوا کہ نواب صاحب گھر میں ہیں یا نہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۸۰).

---میں ہُوک سی اُٹھنا محاورہ.
شدت سے خیال آنا ، یاد آنا.

دل میں جب ہوک اُٹھی بیٹھ گیا
پاؤں اٹھا بھی تو جو بیٹھ گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۱۹).

دل میں اک ہوک سی تو اٹھتی ہے
محفلیں ہیں نہ محفل آرائی

(۱۹۵۷ ، تیغ دوراں ، ۲۸۵). میرے دل میں ایک ہوک سی اُٹھی اور مجھے اس بات پر سخت افسوس ہوا کہ کشمیر میں اس قسم کی وارداتوں کی نوبت آپہنچی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۷۳).

---میں ہَول سَمانا محاورہ.
گھبراہٹ پیدا ہونا ، دہشت معلوم ہونا (مہذب اللغات).

---میں ہونا محاورہ.
منشا ہونا ، خواہش ہونا ، تمنا ہونا.

خط دے کے دل میں تھا کہ زبانی بھی کچھ کہے
رکھا مگر کسی نے دل نامہ بر پہ ہاتھ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۹).

---میں یاد بَس جانا محاورہ.
کسی کا ہر وقت دھیان ہونا ، خیال میں ہونا.

گئی ہے یاد اس کی دل میں بس گیا
مسلسل ہے یہ خوشبوئے نفس گیا

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۵۸).

---ناداں کس صف ، امذ.
کم عقل ، نافہم ، وحشت زدہ ، عشق میں مبتلا ، بیوقوف.

زیر دیوار بتاں گر ہیں بھڑبھائے عدا
بیٹھنے چین سے تو واں دل ناداں کب دے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۲۰۷).

دل ناداں ، تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸).

چل لغزش وصال کے امکاں سمیت چل
اس انجمن میں اک دل ناداں سمیت چل

(۱۹۸۶ ، سیپ ، کراچی (جاوید صبا) ، جون ، ۳۲۲). [دل + ناداں (رک)].

---نازُک کس صف (---ضم ز) امذ.
ایسا دل جو سختی کو برداشت نہ کر سکے.

دل نازک پہ اُس کے رحم آتا ہے مجھے غالب
نہ کر سرگرم اس کافر کو الفت آزمانے میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۰). [دل + نازُک (رک)].

---ناشاد کس صف ، امذ.
غمگین ، رنجیدہ ، ملول.

اک عمر یونہی کٹ گئی کیا پوچھتا ہے یار
تو اور شہر ہے دل ناشاد اور دشت

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۶۱). [دل + نا (حرف نفی) + شاد (رک)].

---ناصَبُور کس صف (---فت ص ، و مع) امذ.
بے صبر ، بے قرار.

ہم آپ اپنا کاٹ کے رکھ دیتے ہیں جو سر
لذت شناس ذوق دل ناصبور ہیں

(۱۹۱۲ ، کلیات شبلی ، ۸۳). [دل + نا (حرف نفی) + صبور (رک)]

---ناکام کس صف ، امذ.
ناکامیاب ، کامرانی سے محروم.

آہ کن کن کے نہ برآئے مقاصد لیکن
دل ناکام کو حاصل نہ ہوا کام وصال

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۸۶).

غم کھانے میں بودا ، دل ناکام بہت ہے
یہ رنج کہ کم ہے مئے گلفام بہت ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۵).

اس کے صدقے مری کل عمر وفا جس کی جفا
ایک میرے دل ناکام سے آگے نہ بڑھی

(۱۹۵۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۵۸). [دل + نا (حرف نفی) + کام (رک)].

---نالاں کس صف ، امذ.
روتا ہوا ، مجبور.

دن بھرکا جب دوپہر آتا ہے تو اے وائے
کیا کیا دل نالاں کی سنا کرتے ہیں سارنگ

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۸۱). [دل + ف : نالاں ، نالیدن = رونا].

---نچوڑْنا محاورہ.
انتہائی اذیت پہنچانا ، بہت دکھ دینا.

غم کے ہاتھوں سے جو گزرے ہے کہوں کیا یہاں
دل بچھوڑے ہے کوئی سینہ میں گویا دن رات
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۵۲).

---ترسانا محاورہ.
رحم پیدا کرنا.

پیاری آہ تیرا دل نہ ترساوے تو یا قسمت
وگرنہ دیکھ آئینے کو پتھر ہو گئے پانی
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۵).

---نرم کرنا محاورہ.
رحم کرنا ، ترس کھانا.

اوتر میری چھاتی سے کر کچھ شرم
تو کر اپنے دل کو سو مجھ پر نرم
(۱۷۳۲ ، مجموعۂ ہندی ، ۳۱).

---نرم ہونا محاورہ.
رحم آنا ، ترس آنا ، ہمدردی پیدا ہونا.

میں عشق سوں کیا ہوں تجھ دل کوں نرم آخر
ہر اک کا کام نہیں ہے آہن گداز کرناں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۱). یہ کیفیت دیکھ کر سلطان کا دل بھی نرم ہو گیا. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل ، ۱۸) . اگر کوئی ایرانی شاعر ہوتا تو اس حد تک خوشامد اور غلامانہ تملق کرتا کہ خواہ مخواہ ممدوح کا دل نرم ہو جاتا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۸۶). دل اس کے جسم کی طرح نرم اور گداز تھا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۹۷).

---نشین (---فت نیز کس ن ، ی مع) صف ؛= دلنشین.
۱. **مرغوب ، پسندیدہ ، دل میں بیٹھ جانے والا ، دل میں اُترنے والا.**

سنوارے تھے کئی انجمن دل نشیں
نشیمن میں ہر روح راحت گزیں
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۷۰).

مجھ دل کے دائرے میں سویدا نہ بوجھ توں
تجھ خال کا خیال مجھے دل نشیں ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۴).

وہ نقش دل نشیں ہے نام تیرا
ملے تو چھین کر لے لوں نگیں سے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۹). نظم سے زیادہ موثر اور دل کش ... قصوں میں تاریخی واقعات دلنشین پیرائے میں ادا ہو سکتے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰). ایک عمدہ تجزیہ ہے اور دل نشین تحریر ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۸۳). ۲. **دل فریب ، دلکش ، خوش نما.**

اُگے سرو اس کی تربت میں بجائے سبزہ بعد مرگ
خیال قامتِ گل رُو ہے جس کوں دل نشیں اکثر
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۴).

ارض کشمیر کی دلنشیں وادیو!
تم خزاں کا ہر اک جور سہہ کر بھی ہانٹلم ہو
(۱۹۶۶ ، شہر درد ، ۱۷۳). ۳. **گل دلنشیں Diarthus** (نباتیات) گل راولپنڈی). [دل + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا].

---نشیں کرنا محاورہ.
دل میں بٹھانا ؛ خبر دینا ، سُنانا. بادشاہ کے آنے کا مژدہ لوگوں کے دلنشیں کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۴۶).

---نشیں ہو جانا/ہونا محاورہ.
رک : دل میں جمنا ، دل میں اتر جانا ، یاد ہو جانا. ہندوستانیوں کی تہذیب اور شائستگی کا صاحبان یورپ کے دل نشیں ہو جانا بھی محال ہے. (۱۸۷۵ ، اخبار سائنٹیفک سوسائٹی ، علیگڑھ سوسائٹی ، علیگڑھ : ۲۳). حیوانات تک میں ... اپنے منعم کی محبت اور اس کی اطاعت دل نشیں ہو جاتی ہے. (۱۹۱۷ ، القرآن الحکیم (ترجمہ محمود الحسن) ، ۱۲). اس لئے ان کے اشعار ایہام گوئی کے باوجود شگفتہ و دلنشیں ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۲۵۹)

---نکل آنا محاورہ.
خوشی سے سرمست ہو جانا ، شادیٔ مرگ ہونا ، فرط خوشی سے مر جانا ، حد درجہ خوش ہونا.

ہلتے ہی لبِ یار سے لب ، دل نکل آیا
مارا جسے عیسیٰ نے وہ بیمار ہنس تھے
(۱۸۹۱ ، تعشق ، گلزار تعشق ، ۲۳).

---نکل پڑنا محاورہ.
بے حد صدمہ ہونا ، نہایت مصیبت زدہ ہونا ، بے حد صدمہ گزرنا ، آفت پڑنا (مہذب اللغات).

---نکلنا محاورہ.
روح نکلنا ، جان نکلنا ، مر جانا.

تری ترچھی نظر کا تیر ہے مشکل سے نکلے گا
دل اس کے ساتھ نکلے گا اگر یہ دل سے نکلے گا
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۳۸).

---نواز (---فت ن) صف ؛= دلنواز.
۱. **ہم خیال ، غمگسار.**

او بت خانے میں گئی بتو دلنواز
بتاں اس کے اگے کیتے سب نیاز
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۱۳۹).

اشک خونیں کے ستارے ہیں عیاں مجھ چشم میں
ٹک جھلک اپنی دکھا اے آفتابِ دلنواز
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۹).

سیکھ مسائل اس قدر اے دلنواز
ہو درستی سے ترا روزہ نماز
(۱۸۲۸ ، آبِ حیات (رسائل حیات ، ۱۲)).

سینے کے زخم اب نہیں محتاج اندمال
ان شوخ دل نواز نگاہوں کا شکریہ
(۱۹۳۳ ، صد رنگ ، ۱۰۱). ان کے چہرہ پر ان کی دلنواز مسکراہٹ

جیسے سمٹ کر رہ گئی۔ (۱۹۸۵ ، آتشِ چنار (پیش لفظ) ، ح)۔ **۲. دل لبھانے والا ، متوجہ کرنے والا ؛ تسلی دینے والا۔**

جوانی سوں مضمون کی دلنواز
کرے بد کوں مدہوش ان کاج ناز
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۵)۔

خوش نما باریک ابرو تھے دراز
آنکھ دونوں تھے سیاہ دلنواز
(۱۸۳۵ ، احوالِ نبیؐ (مصباح الحیات ، ۳۳))۔

مرکزِ صد نغمۂ اُمّید میرا ساز ہے
دل نوازِ اہلِ باطن میرا ہر انداز ہے
(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۳۳)۔ ایک خوبصورت لڑکی نے دروازہ کھولتے ہی ... دلنواز مسکراہٹ سے ہمارا خیر مقدم کیا۔ (۱۹۸۰ ، دائروں میں دائرے ، ۵۸)۔ **۳. خوش آیند ، روح افزا۔**

گو ناز تُو گرچہ ہے دل نواز
خوش آتا نہیں ہے مجھے اوس کا ناز
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹)۔ درباری موسیقی کو بھی نہایت دلنواز دھنوں اور الہامی نغموں سے مالا مال کیا۔ (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۴۴)۔ [دل + ف : نواز ، نواختن - نوازنا]۔

---نوازی (---فت ن) امث نیز صف ؛ ہ دلنوازی۔
توجہ ، تسلّی ، مہربانی ، عنایت ؛ ناز و نخرے۔

میٹھے باتا سوں کرتے دلنوازی
لہو ہتی نمن دیتے ہیں بازی
(۱۶۴۰ ، ملک خوشنود (اردو شہ پارے ، ۲۰۸))۔

مسلماں کے لہو میں ہے سلیقہ دل نوازی کا
مرّوت حُسنِ عالم گیر ہے مردانِ غازی کا
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۵۰)۔ آغا صاحب نے دلنوازی سے قہقہہ لگایا۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۵۰۷)۔ [دل + نواز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت]۔

---نُورانی ہونا محاورہ۔
ایمان تازہ ہونا (مہذب اللغات)

---نہاد (---کس ن) صف۔
جس پر دل مائل ہو ، کوئی چیز جس کی طرف توجہ ہو ؛ معشوق (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔ [دل + ف : نہاد ، نہادن - رکھنا]۔

---نہ خواستہ را عُذر بسیار فارسی کہاوت اردو میں مستعمل۔
جس کام کو دل نہ چاہے اسی کے لئے عُذر بہت ہیں۔ تم سے جس بات کو کہتا ہوں دس بیس وجوہ بیان کر دیتے ہو صاف انکار نہیں کرتے بہ قول شخصے دل نخواستہ را عذر بسیار۔ (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۰۷)۔

---وابستہ ہونا محاورہ۔
مطیع ہونا ؛ عاشق ہونا۔

شاخ کیا ہر برگِ گل سے دل ہے وابستہ مرا
گر کوئی باندھے تو باندھے آشیاں میری طرح
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۵۹)۔

---والا امذ۔
۱. سخی ، فیاض ، باہمت۔ یہ آدمی نواب سے بہت زیادہ دل والا دکھائی دیتا ہے۔ (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۸۱)۔ واحدی صاحب کی طرح یہ بھی وضع دار دل والے تھے۔ (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۸۳)۔ **۲. دلیر ، حوصلے والا ، جری۔**

پتھر کو بھی پتھر کر دیکھا ہے دل والوں نے پر تیرا دل
کس طرح اسے پتھر کہیے پتھر میں بھی اک چنگاری ہے
(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۳۳)۔

---و جان صف
پیارا ، عزیز ، بیٹا (نوراللغات ، مہذب اللغات) [دل + و (حرفِ عطف) + جان (رک)]

---و جان (سوں) سے م ف
بہت خوشی سے ، سر و چشم ، بطیبِ خاطر

قربان ہوں سلطان دل و جان سوں
کہ پاؤں امر عشق ایمان سوں
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۹)۔ بادشاہوں کوں یہ لازم ہے کہ اپنے امیروں پر اور نوکروں پر موافق حال ہر ایک کے ، اتنی مہربانی کرے کہ سب اس کوں دوست رکھیں اور دل و جان سے اس کی نوکری کریں (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۰)

دل و جاں سے مجھے بھاتی ہیں ادائیں تیری
پاس لا جاند سے منہ لوں میں بلائیں تیری
(۱۸۵۴ ، اندرسبھا ، امانت لکھنوی ، ۱۳۳)۔ اس کے باوجود ہر کام میں مدد دینے کو دل و جان سے حاضر تھے۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۰۸)۔ یار تو جو فرمائش کرے گا میں دل و جان سے پوری کروں گا (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۸۲)۔

---و جان سے رِیجھنا / عاشق ہونا محاورہ
بے انتہا محبت کرنا ، کسی پر مر مٹنا۔ تم کس واسطے اتنا کڑکڑاتی ہو میں آپ دل و جان سے تم پر عاشق ہوں (۱۸۰۱ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۵۶)۔

---و جِگر (---و مع ، کسر ج ، فت گ) امذ
حوصلہ ، ہمت ، جرأت۔

ہو سامنے کون اس مژہ کے — میرا ہی تو یہ دل و جگر تھا
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۰۶)۔ [دل + و (حرفِ عطف) + جگر (رک)]۔

---و جگر پر چھُریاں چلانا محاورہ۔
سخت رنج پہنچانا (جامع اللغات)

---و جگر جاننا محاورہ۔
دل کی بات جاننا۔ میں سب کا دل و جگر جانتا ہوں جب تک نہیں

سُنی میرے کہنے کا باور نہیں ہوتا(۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال، ۶ : ۵۲).

---و جگر خُون کَر ڈالنا محاورہ.
بہت اذیت دینا ، دکھ پہنچانا ، تکلیف دینا ، مایوس کرنا. ہائے یہی مہینہ جس نے پندرہ سال بعد دل و جگر خُون کر ڈالا۔ (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۱).

---و جگر کَباب کَرنا محاورہ.
بہت تکلیف پہنچانا ، اذیت دینا. شاہ زمان اپنی بی بی کو بہت پیار کرتا تھا ... آتشِ فراق نے دل و جگر کو کباب کیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴).

---و دِماغ (---و مج ، کسر نیز فت د) امذ.
عقل و ہوش ، حلم.

دل و دماغ ہے اب کس کو زندگانی کا
جو کوئی دم ہے تو افسوس ہے جوانی کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰).
گزار دیں گے کہیں اس چمن میں رات کی رات
دل و دماغ کہیں آشیاں بناتے ہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی (نوراللغات)). جنوں کے حالات نے عوام کے دل و دماغ پر اثر کیا اور اس کی لہریں بے چینی کی صورت میں منظرِ عام پر آنے لگیں۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۳۹). [دل + و (حرفِ عطف) + دماغ (رک)].

---و دِماغ ٹِھکانے ہونا محاورہ.
ہوش میں ہونا ، حواس میں ہونا ، حواس درست ہونا. کاش اسی کو کچھ برسوں قبل لے کے بیٹھتا جب دل و دماغ کسی قدر ٹھکانے تھے۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۳).

---و دِماغ کا صف.
صاحبِ فہم ، اولوالعزم ، عالی دماغ و عالی حوصلہ(مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---و دِماغ کا مالِک ہونا محاورہ.
کرتا دھرتا ہونا ، پورا پورا اختیار ہونا ، سردار ہونا. ہر معزز رئیس اپنے پورے قبیلے کے دل و دماغ کا مالک ہوتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۸۹).

---و دِماغ کے تار جھنجھنا اُٹھنا محاورہ.
ہوش اڑ جانا ، نہایت صدمہ گزرنا ، سخت اذیت میں مبتلا ہونا. اس کے گھونسے سے میرے اپنے دل و دماغ کے تار ... شدت سے جھنجھنا اٹھے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۸).

---و دِماغ میں تَصوِیر بَسانا محاورہ.
یاد قائم کرنا. دل و دماغ میں بڑے نواب کی من موہنی کو بسا کر چپ چاپ اس کی پرستش کرنے لگا(۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں، ۲).

---و گُردَہ (---و فم ، ضم گ ، سک ر ، فت د) امذ.
حوصلہ ، ہمت ، جرأت.

لیکن اللہ رے دل و گردۂ شاہ   وہ کیا صبر کہ سبحان اللہ

(۱۸۷۳ ، گلزارِ خلیل ، ۴۸). کس کا ایسا دل و گردہ ہے کہ اس کی برابری کرے۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۹۳). [دل + و (حرفِ عطف) + گُردہ (رک)].

---وِیران ہونا محاورہ
شکستہ خاطر ہونا.

ورنہ باور کرو تکمیلِ محبت کے بعد
حشر ہو جائیگا دل میرا جو ویران ہو گا
(۱۹۱۹ ، نقوشِ مانی ، ۸۱).

---ہات پکَڑنا محاورہ (قدیم).
خود پر قابو حاصل کرنا. جنے تخریاں میں انکڑی ، مرد کا دل ہات نیں پکڑی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۱).

---ہات سے نِکلنا محاورہ.
بیچین ہونا ، طبیعت مچل جانا.

دل ہات سے نکلتا ہے جس بُت کی چال سے
موجیں لہو میں اٹھتی ہیں جس کے خیال سے
(۱۹۳۲ ، عرش و فرش ، ۱۶۱).

---ہات (ہاتھ) لینا محاورہ (قدیم).
دل قابو میں کرنا ، اپنا فرمانبردار بنا لینا. بو ہور کچھ نیں دل ہے ،دل ہات لینا بہوت مشکل ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۵).

چھوڑ تسبیح ہزار دانے کی
ہاتھ اپنے تُو ایک دل لے شیخ
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۶).

---ہاتھ بَھر بڑھنا محاورہ.
قوی ہونا ، ہمت بڑھنا ، حوصلہ بڑھنا.

ہاتھ آ کے وہ نکل گئے اے بحر کیا کہیں
دل ہاتھ بھر بڑھا تھا کئی ہاتھ گھٹ گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۰).

---ہاتھ بَھر کا ہو جانا محاورہ.
رک : **دل ہاتھ بھر بڑھنا.** مارے خوشی کے پھولی نہ سماتی تھیں ... دیکھنے والے دیکھ لیتے تھے کہ ان کا دل ہاتھ بھر کا ہو گیا ہے۔ (۱۹۳۸ ، بحرِ تبسم ، ۳۱۸).

---ہاتھ سے جاتا رَہنا / جانا محاورہ.
۱. **عاشق ہونا ، بے اختیار ہونا.** آواز نے سرن کے کلیجے پر تیر کا کام کیا اور دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ (۱۸۹۳ ، کامنی، ۳۳۵). حسن کی طبیعت بے چین ہو گئی دل ہاتھ سے جاتا رہا (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۰۳). ۲. **صدقے قربان ہونا**

ہر اک کا جانے ہاتھ سے دل ہر مقام پر
جوبن ہوں لاکھ لاکھ عروسِ کلام پر

(۱۸۳۳ ، میلاد معصومین ، ۹۸).

---ہاتھ سے لینا محاورہ.
کسی کے دل کو اپنی طرف مائل کر لینا (مہذب اللغات).

---ہاتھ میں آجانا محاورہ.
قابو حاصل ہونا ، کسی کا مطیع ہو جانا. جب دل ہاتھ میں آگیا تو گویا سب کچھ مل گیا. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۹۰).

---ہاتھ میں رکھنا محاورہ.
۱. کسی کو خوش رکھنا ، راضی رکھنا ، تسلی دیتے رہنا ، قابو میں رکھنا ، دل ہاتھ میں لینا.

پھر گئیں کیا جانے کیوں ہم سے وہ زلفیں مصحفی
ہم تو رکھتے تھے دل ان کا ہاتھ میں شانے کی طرح

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۱۹۹). خاوندوں کا دل ہاتھ میں رکھیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸).

---(کا) ہاتھ میں لانا محاورہ.
دل پر قابو حاصل کرنا ، اپنے اختیار میں کر لینا ، اپنا مطیع بنا لینا. حاصل تو انگری بھی یہی ہے کہ دل درویش کا ہاتھ میں لائے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۱۹). کسی دل کا ہاتھ میں لانا ایک نئی دنیا فتح کرنے سے کم نہیں ہے. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۹).

---ہاتھ میں لینا محاورہ.
۱. اپنا مطیع و فرمانبردار بنانا ؛ اخلاق سے کسی کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنانا.

تجھکو نہ دوں اذیت اور سو جفا اٹھاؤں
دل تیرا ہاتھ میں لوں جس طرح سے کہ پاؤں

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۹۳). ابوالفضل حاضر دربار ہوئے تو ... علم و لیاقت اور ظرافت و متانت سے اس طرح اکبر کا دل ہاتھ میں لیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۷۹). خدا اور اس کا رسول تو یہ کہتے کہ رانڈوں یتیموں کا دل ہاتھ میں لو اور آپ لوگ ناک بھوں چڑھائیں. (۱۹۲۰ ، بنت الوقت ، ۷). سسرال والوں کا دل ہاتھ میں نہ لیتی تو میری زندگی اجیرن ہو جاتی. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۲۵۷). **۲. تسلی دینا ، ہمدردی کرنا ، مدد کرنا.**

دل لے فقیر کا بھی ہاتھوں میں دل دہی کر
آجاتی ہے جہاں میں آگے لیا دیا کچھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۱۷). ممکن ہے بچوں کا دل ہاتھ میں لینے اپنے لئے ان کی محبت اور اطاعت حاصل کرنے کی آرزو بھی اس میں ملی ہوئی ہو. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ۱۶۲).

---ہاتھ میں لئے رہنا محاورہ.
راضی رکھنا ، خوش رکھنا میں سب کا دل ہاتھ میں لئے رہتی ہوں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۰۸).

---ہاتھ میں ہونا محاورہ.
قبضہ ہونا ؛ کسی کی مرضی پر پوری طرح چلنا.

کسے شاہ ما باپ کوں پھر یو بات
کہ میں دل کے ہت میں نہ دل میرے ہات

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸). اے خدا سارا عالم اور تمام مخلوقات کی جانیں اور سب آدمیوں کے دل تیرے ہاتھ میں ہیں (۱۸۵۸ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱).

ان کا قابو اس پہ ہے اور اس کا قابو ان پہ ہے
دل ہے ان کے ہاتھ میں وہ ہیں دل ناشاد میں

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۱۳۸).

---(کو) ہاتھوں اُچھالنا محاورہ.
بہت خوفزدہ کرنا ، بے قرار کرنا. دریاؤں کا سفر ہے اس کی خوفناک سوجیں میرے دل کو ہاتھوں اوچھال رہی ہیں. (۱۸۸۹ ، حرم سرا ، ۱ : ۲۰۸).

---ہاتھوں اُچھلنا محاورہ.
خوشی نیز غم سے بے قرار ہو جانا ، مضطرب ہونا.

اب تو خوشی سے ہاتھوں اُچھلتا ہے دل مرا
آیا ہے جب سے نامہ مرے مہربان کا

(۱۸۹۳ ، خنجر حسن ، ۲۸). ہول پر ہول آنے لگے دل ہاتھوں اُچھلنے لگا. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۱۱).

---ہاتھوں بڑھنا محاورہ.
رک : دل ہاتھ بھر بڑھنا.

جب گلے ملنے پہ وہ راضی ہوئے میں خوش ہوا
ہاتھ پھیلائے تو ہاتھوں بڑھ گیا دل اور بھی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۶).

کچھ ایسا ولولہ ہے راہ میں شوق زیارت کا
کہ دل بڑھتا ہے ہاتھوں جب قدم آگے بڑھاتا ہوں

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۸۸).

---ہاتھوں سے گنوانا محاورہ.
عاشق ہونا ، محبت دل ہونا ، فریفتہ ہونا.

ہوتی گر آپ سے امید نہ دلداری کی
سچ یہ ہے دل بھی نہ ہاتھوں سے گنوایا جاتا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۲۲).

---ہار دینا / ہارنا محاورہ.
۱. ہمت ہارنا ، حوصلہ پست ہو جانا.

تو نہ ہونا ، غافل اے رنگیں کبھی
کچھ جہاں دل ہارنے کی جا نہیں

(۱۸۳۵ ، رنگین ، گلدستۂ رنگین ، ۱۹). اب تو انشاءاللہ فتح ہماری ہے ، عیسائی دل ہار چکے ہیں. (۱۸۹۰ ، شہید وفا ، ۳۱). بنگال میں ڈاکے پر ڈاکا پڑ رہا ہے حکومت انتظام سے دل ہار بیٹھی. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۵ : ۶). **۲. عشق ہو جانا.**

بازیٔ عشق میں چُھکے رہو کیا خاک کہیں
ایک دل رکھتے تھے پاس اپنے سو ہم ہار رہے
(۱۸۷۹ ، دیوان آغا جان عیش دہلوی ، ۱۷۰).

---ہتھیلی پر رکھنا محاورہ.
بے تکلّف ہو جانا ، بے باک ہونا ، مدعا بیان کرنا. جب بھی کسی سے دو باتیں ضرورتاً یا اخلاقاً کر لیتی ہوں ایسے لوگ دل ہتھیلی پر رکھ کر سامنے کھڑے ہوتے ہیں. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۹۱).

---ہٹا لینا محاورہ.
۱. توجہ ہٹانا ، متنفّر ہو جانا ، بے زار ہو جانا. وہاں کی بت پرستی سے دل اپنا ہٹا لیا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۵۳).
۲. حوصلہ ہار جانا.

کہتا تھا پہلے سے گویا خشک ہو کر ماں کا دودھ
دل ہٹا لو اب ہمارا اصغر بے شیر سے
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۳۳).

---ہٹا ہُوا ہونا / ہَٹ جانا / ہَٹنا محاورہ.
نفرت ہو جانا ، بیزاری ہو جانا ، رغبت نہ رہنا.

دل مرہٹوں کا جنگ سے ا کبار ہٹ گیا
کل مورچوں کو چھوڑ کر لشکر سمٹ گیا
(۱۷۹۱ ، جنگ نامہ پانی پت (منظوم) ، ۳).

ظلم و جفا و جور پر اصرار اس قدر
ہٹ دیکھ دیکھ تیری دل اپنا بھی ہٹ گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۲). جب تک ایسے ہیں تب تک قبلہ و کعبہ میں ایک نکتہ میں فرق آیا اور پبلک کے دل ہٹے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۳۱). دوسرے مذاہب سے پہلے ہی سے دل ہٹا ہوا تھا اب کھلم کھلا آزادی اور آزاد خیالی کی حکومت قائم ہو گئی. (۱۹۳۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۱۹).

---ہَڑ بَڑ کرنا محاورہ.
(ہو) دل دھکڑ پکڑ کرنا ، ہچکچانا (نوراللغات ، مہذب اللغات).

---ہَرا کرنا محاورہ.
دل خوش کرنا ، جی بہلانا. قصبوری کے میوہ فروشوں اور کنجڑوں سے بات کر کے اپنا دل ہرا کر رہے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۶۵).

---ہرا ہونا محاورہ.
تازہ دم ہونا ، شگفتہ ہونا.

کچھ تو بتاؤ بیبیوں کیا ہو گیا دل کو مرے
باغ میں بھی جاتی ہوں پر دل ہرا ہوتا نہیں
(۱۸۷۱ ، عنبر ہندی ، ۳۴). مُجرے کے نام سے ذرا انان کا دل ہرا ہوا. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۳۹).

---ہلا دینا / ہلانا محاورہ.
خوف یا دہشت پیدا کرنا ، خوف دلانا ؛ جی میں رحم پیدا کرنا ؛ بے حد متاثر کرنا.

گر سنگدل بھی کوئی تیرا سُنے فسانا
تو اوس کا دل بھی جرأت یہ داستاں ہلا دے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۵۸۵).

حال دیکھو گے جان کیا دل کا
دل ہلاتا ہے کانپنا دل کا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸). اولاد کیسی ہی پُر قصور ہو مگر اس کے حق میں ایسی دل ہلا دینے والی بددعا دینا محبتِ پدری کا دستور نہیں. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۹۱).

قوم کا دل ہلا دیا ہم نے
نالۂ مُستجاب ہیں ہم لوگ
(۱۹۳۹ ، جونے شیر ، ۱۰۹).

---ہلکا کرنا محاورہ.
دل کی بھڑاس نکالنا ، غم سے نجات حاصل کرنا ، طبیعت کا بوجھ کم کرنا. مگر اب آپ کو مناسب یہی معلوم ہوا کہ اسی سہل طریقہ سے بخار نکالیں دل کچھ تو ہلکا کریں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۵۱). والکو سمجھ گیا کہ ... وہ اپنا دل ہلکا کر رہا ہے اس وقت اسے بُرا بھلا کہنا بھی غلط تھا اور تسلّی دینا بھی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۸).

---ہلکا ہونا محاورہ.
دل کی پریشانی جاتی رہنا ؛ رونے دھونے سے دل کی بھڑاس نکل جانا. ۱۲ بجے خود بہ خود اجابت ہوا ، اس کی آگاہی دو موقع پر پہلے دے چکے تھے ، اس سے دل ہلکا ہو گیا. (۱۹۱۰ ، آزاد ، مکتوبات آزاد ، ۱۰۸). بول لینے دیجئے ، دل ہلکا ہو گا تو طبیعت خود بخود راستے پر آجائے گی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۲۸).

---ہِل جانا / ہِلنا محاورہ.
۱. سخت تکلیف ہونا ، اذیّت ہونا ، خوف آنا. تیری آہ کے صدمے سے دل میرا ہل گیا. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگر گل ، ۹۰). یہ نظارہ انسان کے لئے اسقدر عبرت ناک تھا کہ خدا کی پناہ دل ہل جاتے تھے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۹۷). نوکری ڈھونڈنے نکلا تھا بیچارہ ، ذرا دیکھو تو یہ عمر؟ میرا تو دل ہل گیا خدا یہ وقت کسی پر نہ ڈالے. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، جعفری ، ۳۸۰). ۲. عبرت ہونا. اسی فرشِ سبزہ پہ اکثر کمانِ قضا کے سرے ٹوٹ کر مل گئے ہیں بدن میں بدن کھل گیا ہے کچھ ایسے کہ ایمان والوں کے دل ہل گئے ہیں. (۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۸). ۳. جی میں رحم پیدا ہونا.

ذرا بھی دل ہلا تیرا نہ کافر میرے نالے سے
فرشتے کانپ اٹھے عرشِ بریں کا ہل گیا پایا
(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۳).

ٹوٹے تارے سیکڑوں ہوں قدسیوں کے دل ہلے
درد سے جسوقت ہم تم کو پکارے رات کو
(۱۹۱۷ ، رشید ، گلستان رشید ، ۶۶). ۴. (مجازاً) بے حد مسرت ہونا.

وہ دیکھا سو خوش ہو کے دل یوں ہلیا
کہ پیاسے کوں جوں آبِ حیواں ملیا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۷).

---ہمَہ داغ داغ شُد پُنبَہ کُجا کُجا نِہَم فارسی کہاوت
اردو میں مستعمل.
جب کسی کام میں اتنی خرابیاں آ پڑیں کہ ان کی درستی امکان سے باہر ہو جائے تو یہ کہتے ہیں. ایک مرض ہو تو اس کا علاج کیا جائے کھانسی بھی ہے نزلہ بھی ہے سینے میں جلن بھی ہوتی ہے ... دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۱۵).

---ہوا کَر دینا محاورہ.
ڈرانا ، خوفزدہ کر دینا ، پریشان کر دینا. وہ اگر چیختا چلاتا تو شاید اس قدر پریشان نہ ہوتی خاموشی نے دل ہوا کر دیا. (۱۹۱۹ ، شب زندگی ، ۱ : ۱۰۱).

---ہَوا ہو جانا/ہونا محاورہ.
بہت ہی گھبرانا ، خوفزدہ ہونا ، ڈر جانا.
گری اس پہ جو آسمانی بلا
دل اس نازنیں کا ہوا ہو چلا
(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۸۲). اماں جان جب سے ابا جان کی بیماری اور ان کی کیفیت سنی ہے دل ہوا ہو رہا ہے. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۹).

---ہونا محاورہ.
۱. **پست ہونا.**
مت پوچھ دل کی باتیں وہ دل کہاں ہے ہم میں
اس تخمِ بے نشاں کا حاصل کہاں ہے ہم میں
(۱۷۲۰ ، بیدل عظیم آبادی (اردوئے قدیم ، شمس اللہ قادری ، ۱۰۳).
فلک کسی کا یہ دل تو ہولے جو کوئی بگڑا تو ہم نہ بولے
مثالِ تصویر لب نہ کھولے چڑھانا آیا نہ آستی کا
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۶). ۲. **خواہش ہونا ، طلب ہونا ، جی چاہنا.**
الو میں کسی پر مرا دل نہیں
الو تے مجے کوچ حاصل نہیں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۴).
دل داشت کر سکے تو یہ دل لجا اپس سنگ
گر دل کسی پہ دل ہے تو کیا ہے دل کسی سوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳). شہر کے لوگوں کا ... جشن اور بازار کی رونق دیکھ کے دل انھوں کا نہ ہوتا تھا کہ کسی اور جگہ جائے (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲). یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر کسی چیز کو ہمارا دل ہوتا ہو اور ہم کہدیں کہ بھوک نہیں کیا یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے (۱۸۶۸ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۵۳). لڑکے کا دل ہے تو جائے اور یوں بھی اسی کا ہے بس کون چھاتی پر لاد کر لے جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، دودھ کی قیمت ، ۳۷). آخر سبھی کے سینے میں دل ہوتا ہے .. دل کے احکام ٹالے نہیں جا سکتے. (۱۹۷۹ ، نیلا پتھر ، ۱۵).

---ہونٹوں پَر آنا محاورہ.
سخت گھبراہٹ ہونا.
دلِ زار ہونٹوں پہ آ آ گیا
میں گھبرا گیا سخت گھبرا گیا
(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۱۱۱).

---ہی جانتا ہے فقرہ.
زبان سے کہہ نہیں سکتے.
بس دل ہی جانتا ہے جو صدمے اٹھاتے ہیں
پتھر ہے کوئی سینے کے اندر جگر نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۶).

---ہیچ کارَہ کس صف (---ی مج ، فت ر) امذ.
نکما ، کاہل ؛ (مجازاً) بے وقعت.
اس دلِ ہیچ کارہ کو کام کا اپنے کر لیا
کیوں نہ رہینِ لطف ہوں عشوۂ دلنواز کا
(۱۹۰۰ ، احسن الکلام ، ۵۰). [دل + ہیچ (رک) + کار (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---ہی دِل میں فقرہ.
اندر ہی اندر ، چپکے چپکے ، باطنی طور پر.
عاشق ہوا ہے گر بتِ پردہ نشیں پہ تو
رو دل ہی دل میں آنکھ سے آنسو رواں نہ کر
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۹۳). نہ معلوم کن کن دقتوں سے دل ہی دل میں سرہم تیار ہو رہے تھے. (۱۹۳۰ ، رفیق تنہائی ، ۵۰). دل ہی دل میں رقیب بھی اس کا قدر داں رہا ہے. (۱۹۶۵ ، فیضان فیض ، ۵۹).

---ہی دِل میں بات پَکانا محاورہ.
اپنے خیال ہی میں بات جما لینا.
پکاؤ بات ابھی داغ دل ہی دل میں تم
کھلے گا رازِ محبت تو غیر کھٹکیں گے
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۷۹).

---ہی دِل میں بُھننا محاورہ.
چپکے چپکے رنج سہنا ، صدمہ برداشت کرنا. دو چار روز کی دلہن جس کا ابھی گھونگھٹ بھی نہ اٹھا تھا یہ افواہیں سن سن کر دل ہی دل میں بھنتی. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۹۳).

---ہی دِل میں خوش ہونا محاورہ.
خوشی کا اظہار برملا نہ کرنا ، جی ہی جی میں خوش ہونا ، دل میں ہنسنا. میں نے دل ہی دل میں خوش ہو کر پوچھا وہ ناٹیہ ہے کیا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۵۷).

---ہی دِل میں دُعائیں دینا محاورہ.
چپکے چپکے کسی کی بہتری کے واسطے دعائیں مانگنا ، بھلائی چاہنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---ہی دل میں رونا محاورہ.
کڑھنا ، رنج کرنا. اور میں رات دن ، دل ہی دل میں رویا کرتا ہوں . (١٨٩٦ ، فلورا فلورنڈا ، ٣٨).

---ہی دل میں کُڑھنا محاورہ.
خاموشی سے رنج سہنا ، جی جلانا ، کُڑھتے رہنا. میں نے کبھی اپنا درد دکھ آج تک کسی سے نہیں کہا میں برسوں دل ہی دل میں کڑھتا تھا. (١٩٢٣ ، عصائے پیری ، ١٨٧). میں نے دل ہی دل میں کڑھ کر کہا کاش نور افشاں تم کبھی اپنے آپ کو غور سے آئینے میں دیکھو. (١٩٧٧ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ١٨٣).

---ہی دل میں کوسنا محاورہ.
چپکے چپکے لعن طعن کرنا ، اندر ہی اندر بُرا بھلا کہنا ، بددعا دینا. اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چلا تھا وہ دل ہی دل میں ان لوگوں کو کوس رہا تھا. (١٩٨٢ ، انسانی تماشا (ترجمہ)، ١٢٧).

---ہی دل میں کہنا محاورہ.
دل میں خیال کرنا ، چپکے چپکے کہنا. میں دل ہی دل میں کہنے لگا کہ اب میری جان گئی. (١٩٣٠ ، الف لیلہ و لیلہ ، ١ : ١). میں اپنے دل ہی دل میں ... پرکاش چندر سے کہہ رہا تھا. (١٩٧٧ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ٩٣).

---ہی دل میں گُھٹنا محاورہ.
اندر ہی اندر گُھٹ گُھٹ کے رہنا ، خواہش کا اظہار نہ کرنا ، منہ سے کچھ نہ کہہ سکنا. رباش وصل کے مشتاق دل ہی دل میں گھٹیں گے. (١٨٩٧ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ٢ : ١٨٨). ہمارا دل جلا جاتا تھا اور ہم دل ہی دل میں گھٹے چلے جاتے تھے. (١٩٢٨ ، حیرت ، مضامین ، ١ : ٢٨٧).

---ہی دل میں گُھلنا محاورہ.
اندر ہی اندر کڑھنا ، رنج و غم ظاہر نہ ہونے دینا ، جی مارنا.

اے داغ دل ہی دل میں گھلے ضبطِ عشق سے
افسوس شوقِ نالہ و فریاد رہ گیا

(١٨٨٢ ، فریادِ داغ ، ٢٨).

دِلا (١) (کس د) ندائیہ.
اے دل !.

ٹلر سب تے کر ڈر توں اپنا دلا
دو جگ میں منجہ اپنا توں جینا دلا

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥).

دلا حق کی طرف ہو کہ حق آرام دویگا
سعادت کی ترے ہات سرانجام دویگا

(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ١).

کیا کر دلا میکدے کی بھی سیر و لیکن تو رکھ اپنی نیت بہ خیر

(١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ١٥٣).

کیف وصالِ یار سے خالی نہیں دلا
رہنا تمام رات کا بیدار بزم میں

(١٨٧٣ ، دیوانِ فدا ، ٢٥٣).

مرکز ترا ہر چند دلا اور ہی کچھ ہے
لیکن رہِ تسلیم و رضا اور ہی کچھ ہے

(١٩٣٥ ، عیاں ، د ، ١٠٣). [دل + ا ، لاحقۂ ندا].

دِلا (٢) (کس د) امذ.
١. کسی پتھر کی سِل یا چوکے کا بیچ کا حصہ ، یعنی حاشیہ کی حد چھوڑ کر درمیانی حصہ ، لکڑی کے تختے کے لیے بھی یہی لفظ بولا جاتا ہے (ا پ و ، ١ : ٦٣). ٢. کواڑ کے چوکھٹے کے حصوں کے درمیان لگی ہوئی آڑ یا روک (ا پ و ، ١ : ٣٧). دلا : کواڑ کا ایک جز. (١٩٧١ ، اردو مصدر نامہ ، ٢٩). [ضلع (رک) کا بگاڑ ؛ پ : دلہا दिलहा].

دُلا (ضم د) امذ.
چشم دار نیم رنگ سفید عقیق. (ا پ و ، ٣ : ٥٦). [مقامی].

دَلّا (فت د ، شد ل) صف.
دیوث ، بھڑوا ، قلتبان ، ریشمال. تو آیا بڑا دلا کہیں کا. (١٩٦٢ ، تدریس اردو ، ٣٦). او دلے کیا یہ تمہارے باپ کا گھر ہے ، یہاں کیوں آئے ہو. (١٩٨٢ ، میری داستانِ حیات ، ٧١). [دلّال (رک) کا اسمِ تحقیر].

دِلّا (کس د ، شد ل) امذ.
(نعل بندی) تلوا ، کفِ پا ، سول. صرف دیوارِ سُم کو ہی گرا دیا جاوے اور سول یعنی دلے پر سے فالتو سُم چھیلنے کے سوا اور کچھ نہ کرنا چاہیے. (١٩٠٥ ، دستورالعمل نعلبندی اسپاں ، ٥٣). [مقامی].

دِلا پانا محاورہ.
واپس پانا ، پانا ، واپس دلا دیا جانا. یہ ایک نالش ہے واسطے دلا پانے قبضہ ایک اراضی کے. (١٨٧٦ ، شرحِ قانونِ شہادت ، ١٨٨). ان صورتوں میں الف مال کی قیمت دلا پانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا. (١٩٣٣ ، جنایات برجائیداد ، ١٩).

دُلار (ضم د) امذ.
پیار ، مامتا ، ناز یا ان جذبوں کے اظہار کی کیفیت ، لاڈ ، پیار.

جان صاحب یہ دلار اچھا نہیں لڑکیوں کا لاڈ پیار اچھا نہیں

(١٨٧٩ ، جان صاحب (نوراللغات)). ینا کو تو کچھ سمجھتا ہی نہیں بیچاری اس کا دلار کرتی ہے ، کھلاتی پلاتی ہے یہ اسی کا نتیجہ ہے. (١٩٣٦ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ١٨١).

کچھ پیار دلار کے دھندے ہیں
کچھ جگ کے دوسرے پھندے ہیں

(١٩٧٨ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ١٢). [دلارنا (رک) سے حاصل مصدر].

دَلارا (فت د) امذ.
ایک قسم کا جھولنے والا بستر جس کا استعمال جہاز پر ملّاح

لوگ کرتے ہیں (شیدسا گر). [مقامی].

دُلارا(۱) (ضم د). (الف) صف.
پیارا ، عزیز، لاڈلا. اے پیارے مہاراجہ دلارے مہاراجہ پیالے سے کے نی لوجی. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۳).

بھگوانوں کے پیارے ہیں دھن والوں کی مت پوچھو
اندر کے دلارے ہیں اندرا کے چہیتے ہیں

(۱۹۷۸ ، فکر جمیل ، ۱۲۰). (ب) امذ. **پیارا بیٹا.** بعض دفعہ کالا چیتا اپنے دلارے کی ترقی کی حالت دیکھنے کے لیے جنگل میں ٹہلتا ہوا آتا. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۷۰).

پھر صبر میں طوفانِ ملال آنے لگا تھا
زینب کے دلاروں کا خیال آنے لگا تھا

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۹۵). [دلار + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ بیٹا کانڈو دُلاری بیٹی چھنال کہاوت.
ایسے محل پر بولتے ہیں جب ماں باپ کے بیجا لاڈ پیار سے اولاد کے اطوار خراب ہو جاتے ہیں (مہذب اللغات).

دُلارا(۲) (ضم د) امذ (قدیم : دولارا).
ایک قسم کا جُھولا جس میں دونوں طرف بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے.

سربراہ و کرسیاں دھرے ٹھار ٹھار
دولارے ہنڈولے بندے زیب دار

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۵).

دلارے پر سوتی ہوں ہن مرے سونے کی وہ جا کہ
او بارا ہوئے تو پڑتی ہوں تک یک زہ کے کنارے پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۷۸). [مقامی].

دِلارام (کس د) صف.
رک : دل آرام.

مہاراج دیوی کلا کام کوں
لے آوں میں تیری دلارام کوں

(۱۷۵۶ ، قصۂ کامروپ و کلا کام ، ۲۸).

ہے تیرے نام دلارام کے تابع ہر نام
تو ہے سردارِ رسولاں تو ہے نبیوں کا امام

(۱۹۸۶ ، ہفت روزہ چٹان (عبدالعزیز خالد) ، ۲۶ جنوری : ۱۹).

دِلارائی (کس د) امث.
رک : دل کے تحت.

ہے وہ رنگیں ادا بشانِ وفا جانِ محبوبی و دلارائی

(۱۹۰۹ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۳۸). [دل + ف : آرا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُلارنا (ضم د ، سک ر) ف ل.
پیار کرنا (جامع اللغات).

دُلاری بنیا اینٹوں کا لنگن کہاوت.
جو غریب ہو کر بناؤ سنگھار کرے اس کے متعلق کہتے ہیں(ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

دِلاس (کس د) امذ.
رک : دلاسا ، دلاسہ.

راس دلاس بلاس کی باتیں ناز کرشمے نخرے گھاتیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۹۱). [دل + آس (رک)].

دِلاسا (کس د) امذ نیز امث ؛ سر دلاسہ.
تسلی ، تشفی ، تسکین.

دلاسا وہ لگی دینے کو اس ٹھار
پرت زاری لگا کر نکو اس ٹھار

(۱۵۹۱ ، قصہ گل و صنوبر (ق) ، ۳۰).

سو ماں باپ کوں شہ دلاسا دے کر
چلیا اپنے معشوق کے شہر ادھر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸).

سبھو دلربائی؟ عاشق
سہو ہے لطف ہے دلاسا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۳). رانیا نے ان سب کو دلاسا دے کر رخصت کیا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۷۷).

اسی نے مرے کے دلاسے تو ڈھائی ہے آفت
دل اپنے سینہ سے نکلے تو آرزو نکلے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۷۷) جیسے ڈھارس بندھانا چاہتی ہو جیسے بہت بڑھا رہی ہو جیسے دلاسہ دینا چاہتی ہو. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). ف : دینا. [دل + آس (رک) + ا ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ دِلانا محاورہ.
حوصلہ بڑھانا ، دلجوئی و ہمت افزائی کرنا ، شوق دلانا.

شکے ناتیوں آنے کوں وو دوسرے بار
دلاسا دلا ذوق سوں بھائی بہار

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۱). لڑکے کو دلاسہ دلا کر بٹھائیے. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۵۳).

ـــ کَرْنا محاورہ.
تسلی و تشفی کرنا.

تجھ باج بتیاں کوں کرے کون دلاسا یکس ہو ہوتے ہیں
کہتے ہیں حرم غم ستی سرتاج حسینا ، کیا ظلم سوں مارے

(۱۶۳۵ ، قدیم اردو مراثی ، ۱۴۲).

پونچھ کے آنسو اسے لپٹا لیا
سینے سے لپٹا کے دلاسا کیا

(۱۸۵۸ ، مثنوی قضا و قدر ، ۲۲).

ـــ نامَہ (ـــ فت م) امذ.
تسلی بھری تحریر ، تسکین و تشفی دینے والا خط. جب والد ماجد کو میرا یہ حال معلوم ہوا تو ایک دلاسا نامہ نہایت شفقت اور مرحمت سے اس فدوی خاص کے پاس بھیجا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۳۰). [دلاسا + نامہ (رک)].

دِلاص (کس د) صف.
روشن ، تاباں ، چمکدار آہنی زرہ (لغات ہیرا ؛ فرہنگ عامرہ). [ف].

دَلّاک (فت د ، شد ل بہ فت) امذ.
وہ شخص جو حمام میں بدن ملتا ہے ، مالشیا ، حجّام.

ہے زری خلق کو یہ کہ کسی کا کیسا
کوئی کاٹے تو بکے کیسۂ دلاک کے مول

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٩٣). ایک کبت اور تاج زنتوش دلا ک کا گاتا ہوں. (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ٢ : ١٨٣). حمام میں ایک شخص لیٹا ہوا ہے اور دلّاک اسے مل رہا ہے. (١٩٢٦ ، اورئنیل کالج میگزین ، فروری : ١٣). اب یہ اور بتا دو کہ حسن مشہدی دلّاک کی دکان کہاں پر ہے. (١٩٧٣ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ٣٠٣). [ع : (د ل ک)].

دَلّاکی (فت د ، شد ل) امث.
دلاک کا پیشہ ، دلّاک کا کام ، حمام میں مالش کرنے کی خدمت. حماموں میں دلاکی کیا کرتا تھا. (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ٢ : ١٨٢). [دلاک + ی ، لاحقۂ صفت].

دُلاک (ضم د) امذ.
لمبا قدم ، دلکی. غور غشتی ... اس پڑی (پہاڑی) سے صرف دو دلاکیں آگے ہے. (١٩٨٢ ، میری داستان حیات ، ٣١). [مقامی].

دَلال (فت د نیز کس د) امذ.
١. معشوق کے چشم یا ابرو کا اشارہ ؛ عشوہ و ادا ، چوچلا ، ناز ، غمزہ ، کرشمہ (اردو میں عموماً غنج کے ساتھ مستعمل). قربان جاؤں خفا نہ ہو سچ پوچھو تو اللہ نے جو حسن و جمال اور صفت اور کمال اور بول چال اور غنج اور دلال ... تم صاحبوں کو دیا ہے. (١٨٣٥ ، حکایت سخن سنج ، ٣٥).

حسن و جمال تیرا غنج و دلال تیرا
ہر خط و خال تیرا طغرائے دلبری ہے

(١٩٣٧ ، نغمۂ فردوس ، ١ : ١٣٢).

جو چاند ستاروں سے بھی چھینے تھے وہ آج
بھرتے ہیں برہنہ سینہ باغنج و دلال

(١٩٦٧ ، لحن صریر ، ٥٣). ٢. (معرفت) اس کیفیت اضطرابی اور قلق کو کہتے ہیں کہ جو عشق اور ذوق کے سبب سے باطن سالک پر وارد ہو.

صنعت فروشاں آج کاں ہروا وسیلے کا دھریں
دلال کا کیا کام جانو عارف اہیں ہے مشتری

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ١١٦).

تیری تجلیاں ہیں آئینہ دار تمکیں
جلوہ فروش حیرت غنج و دلال تیرا

(١٩١٠ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ٣٢). [ع : (د ل ل)].

دَلّال (فت د ، شد ل) صف.
١. کسی امر یا شے کی طرف دلالت یا رہنمائی کرنے والا ، نشان دہی کرنے والا ، بائع اور مشتری میں واسطہ ہو کر خرید و فروخت کرنے والا ، آڑتیا ، ایجنٹ. دوسرے یہ کہ باہر کا شخص غلہ لاوے اور اس کی طرف سے شہری دلال ہووے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ٢٣). جب اس نے دلال سے کہا کہ ایک ہزار درہم لے آ تو اسے شبہ ہوا اور وہ ہار کو لیکر بازار کے رئیس کے پاس گیا. (١٩٣٠ ، الف لیلہ و لیلہ ، ١ : ٢٩٩). صحیح مسلم میں ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر کے تاجروں کو دیہات کے تاجروں کا دلال بن کر مال خریدنے یا بیچنے سے منع کر دیا. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٩١). ٢. وہ شخص جو مردوں کو عورتوں سے ملانے کا کام کرے. بھڑوا ، دیوث ، کٹنا.

مشتاق کے بازار میں بیچتی ہوں جیو
دلال کدھر ہور خریدار کہاں ہے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٨٥).

خوبی ہے کیا رقیب میں جو تجھ کو بھا گیا
دلال کون سا تجھے اس سے ملا گیا

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٣٣).

طرحداری نے اس کی اس کو مارا
بنا دلال آپس میں اشارا

(١٨٦١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٢ : ٥٦٣). ایک دفعہ ہمت کر کے ان ... پڑھے لکھے دلالوں اور ... مہذب طوائفوں کو عبرت ناک سزائیں دیجیے. (١٩٨٨ ، ہفت روزہ تکبیر ، ١٨ فروری : ٢٢). [ع : (د ل ل)].

دَلالات (فت د) امث.
دلالت (رک) کی جمع ، ہدایتیں ، دلیلیں. شعرا کی اصطلاح میں نظم الفاظ کی ایسی ترکیب کو کہتے ہیں کہ ان کے معانی میں بھی ترتیب ہو اور ان کی دلالات کا بندوبست مقتضائے عقل کے موافق ہو. (١٨٨١ ، بحرالفصاحت ، ٥٥).

کلمہ پڑھتے ہیں ملائک جس کا وہ روح القدس
صاحب سلطان و برہان و دلالات و خطاب

(١٩٤٦ ، صنطایا ، ٣٨). [ع : (د ل ل)].

دَلالَت (فت د ، فت ل) امث.
١. (i) رہنمائی ، سفارش ، حمایت. زین الصنم نے بدلالت کسی باشندے کیرو کے اس کے گھر پہنچ کے دروازے پر دستک دی. (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ٣ : ٣٢٥). (ii) (کسی امر یا معاملے میں) ہدایت. ہماری دلالت سے سعادت آخری سے بھی بہرہ ور ہو. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٣٨). ہدایت کے معنی دلالت کے ہیں. (١٩٥٩ ، تفسیر ابوبی ، ٢٣٣). ٢. وہ شے جو کسی دوسری شے کی طرف اشارہ کرے ، علامت ، نشان ، پتا.

وحدانیتِ حق کی دلالت بھی عیاں کی
سب پر بدلیل اپنی رسالت بھی عیاں کی

(١٨٨٩ ، صفیر بلگرامی ، میلاد معصومین ، ١٤٠). ٣. (منطق) کہتے ہیں ایک شے کا ہونا اس طرح پر کہ اس شے کے علم سے دوسری شے کا علم حاصل ہو جیسے کہ وجود مصنوع کے علم سے وجود صانع کا علم حاصل ہوتا ہے. اتنے لگاؤ سے منطق میں بھی تھوڑی سی بحث ... کی جاتی ہے وہ اسی قدر کہ لفظ جو معنی پر دلالت کرتا ہے ... اور سننے والا اس کے

معنی سمجھ لیتا ہے۔ (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۳). دلالت ، کسی شے کا اس طرح ہونا کہ جب ہم اس کو جانیں تو اس کے جاننے سے ہمیشہ دوسری شے کا جاننا لازم آئے (۱۹۲۳ ، المنطق ، ۳). دلالت کہتے ہیں شے کا اس طرح ہونا کہ اس سے دوسری شے سمجھی جائے۔ (۱۹۵۹ ، تفسیرابوبی ، ۲۲۳). **۳. دلیل ، ثبوت.** ہر باب کا ہو عقل عقل مقیم سو شاہد ہو عقل دلالت سو عارف الوجود عقل دلالی کا اپجنا عقل مقیم میں نھے ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۰). خالی کا مہینہ اس پر دلالت کر رہا تھا کہ ہم خالی ہاتھ آئے ہیں خالی ہاتھ رہیں گے. (۱۹۳۶ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۶). اصطلاحات کا تعلق علم معانی سے ہے کہ اصطلاح میں بھی دلالت ہمیشہ وضعی ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اورفن ، ۹۵). **۵. شان و شوکت ، کر و فر ، جاہ و حشم ، رعب ، داب.**

دلالت فراست میں ہیں انتخاب
عدالت شجاعت میں ہیں لاجواب

(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، جون ۱۹۷۳ : ۱۲۶)). **۶. اطلاق ، نشان دہی ، ثبوت ، اشارہ.** اس قسم کی بہت سی آیتیں اور حدیثیں پیش کی جاتی ہیں جو تین باتوں میں سے کسی ایک نہ ایک پر دلالت کرتی ہیں. (۱۸۸۱ ، تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۷۱). اس کی وسعت اس کی اہمیت پر دلالت کرتی ہے. (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۳). الف : کرنا. **۷. (تصوف میں) اشارات و بشارات مرشدی کو کہتے ہیں جن سے سالک حضرت الوہیت کی طرف ہدایت پاتا ہے.** ہستی کا دریا تیرے تمام حال میں محیط ہے ... کیا نفس یعنی خواہش کیا دل یعنی دلالت (۱۹۳۸ ، رسالہ معرفت ، ۳ : ۲). تشبیہ اس واسطے لایا تا دلالت کرے کہ حق تعالیٰ کے لا کھوں بندے ہیں. (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب فی معراج المحبوب ، ۳ : ۱۸۶). **۸. یادگار ، آثار ، ایک سکہ ، چھاپہ خانہ کی اصطلاح** میں کاغذ کے دس دستے جن پر کاغذ زائد دیا جاتا ہے (اردو قانونی ڈکشنری). [ع : (د ل ل)].

--- اِلتزامی کس اضا (--- کس ا ، سک ل ، کس ت) امث.
دلالت کے واسطے معنی موضوع لہٗ اور معنی مدلول میں ایسا قوی التزام کہ لفظ سننے کے ساتھ سامع کا ذہن فوراً معنی لازم کی طرف منتقل ہو جائے مثلاً لفظ رستم کی دلالت پہلوان پر حاتم کی سخی پر اور گدھے اور الّو کی احمق اور بے عقل پر. کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مطلقاً موضوع لہٗ پر لفظ کی دلالت نہیں ہوتی نہ کل پر نہ جز پر بلکہ ایک دوسرے معنی پر دلالت ہوتی ہے جس کو دلالت التزامی کہتے ہیں. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ (ترجمہ) ، ۱۹). کیا ایسی دلالت التزامی سے قذف کا جرم قائم ہو سکتا ہے. (۱۹۰۳ ، حیات شبلی ، ۱۸۱). [دلالت + التزام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- الدلیل علی المدلول فقرہ.
دلیل سے ثابت شدہ. متکلمین اس کو دلالۃ الدلیل علی المدلول کہتے ہیں لیکن حنفا اس حالت کا اعتراف نہیں کرتے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۱۶۶).

--- النص کس اضا (--- ضمت ، غم ، ل ، شدن بفتح) امث.
ظاہر بات ، قرآن پاک کی صاف معنی سے اخذ شدہ ہدایت. مجتہدوں نے اپنے ذہن کی خوبی اور علم کی روشنی سے باستدلال دلالت النص یا اشارہ النص یا قیاس کے قائم کیا ہے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۸). [دلالت + رک : ال (۱) + نص (رک)].

--- برسنا محاورہ.
رعب داب ظاہر ہونا ، شان و شوکت نمایاں ہونا. اس کے چہرے پر ایسی دلالت برستی ہے کہ روبرو آنکھ نہیں اٹھتی. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۸۱).

--- تضمّنی کس اضا (--- فت ت ، ض ، شدم بضم) امث.
ضمنی طور پر ثابت. پس یہ دلالت تضمنی ہوتی کیونکہ جز ہاتھ جو ان مثالوں میں لفظ ہاتھ کا مدلول ہے اصل میں ہاتھ کا تمام موضوع لہ نہیں ہے بلکہ جز موضوع لہ ہے. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ترجمہ ، ۱۵). اگرچہ اللہ کے اسم پاک کا مفہوم دلالت تضمنی کے طور پر جباریت اور قہاریت کے مفہوم پر مشتمل ہے لیکن وہ رحمان اور رحیم ہے جن کا صریح مفہوم اور مدلول مطابقی یہی ہے کہ اس کی رحمت کا پہلو غالب ہے. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۶۹). [دلالت + ع : (ض م ن) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- تطفّل کس اضا (--- فت ت ، ط ، شد ف بضم) امث.
طفیلی ثبوت. لفظ کی دلالت ... لازم معنی پر دلالت تطفل ہے. (۱۹۲۵ ، حکمت الاشراق ، ۱۳). [دلالت + ع : (ط ف ل)].

--- حدوثِ حادثہ (--- ضمح ، وسع ، کس ث ، د ، فت ث) امث.
وقوع پذیر واقعہ. یہ سب واقعات دلالت حدوث حادثہ پر کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۱). [دلالت + حدوث (رک) + حادثہ (رک)].

--- حیطہ کس اضا (--- ی مع ، فت ط) امث.
احاطہ کی ہوئی ، وسیع معنوں میں. لفظ کی دلالت ... جزوی معنی پر دلالت حیطہ ہے. (۱۹۲۵ ، حکمت الاشراق ، ۱۳). [دلالت + حیطہ (رک)].

--- دینا محاورہ (قدیم).
رک : **دلالت کرنا.**

عشاق سب کہتے ہیں عاشق توں کیں ہوا ہے
دل کا انگن سو موں ہے دنیا ہے سب دلالت

(۱۶۸۸ ، دیوان معظم (ق) ، ۲۰۰). وے جو امیر ، فقیر کے پاس گئے سو فقیر میں رہاست ، ... التزامات منہ کے اوپر دلالت دیتے تھے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۶).

--- رکھنا محاورہ (قدیم).
رک : **دلالت کرنا.** اگر ... خوف اور رجا اور رغبت سے ہو تو وہ بھی مفید نہو گا بلکہ دلالت رکھتا ہے اوپر زیادتی حضور اور خشوع کے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ، ۹۰).

ـــعادیَہ کس اضا(ـــ کس د ، فت ی) امث.
مقرر دلیل جو عادت کے طور پر دی جائے ، (مجازاً) نا انصافی پر مبنی فیصلہ. یہ دلالت محض عقلی نہیں ہے بلکہ وہ دلالت عادیہ ہے. (۱۹۰۹ ، الکلام ، ۲ : ۸۸). [دلالت + ع : (ع و د) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــقَصْد کس اضا(ـــ فت ق ، سک ص) امث.
بیّن ثبوت ، ارادی طور پر ثابت شدہ. لفظ کی دلالت اس معنی پر جس کے لئے وہ لفظ وضع کیا گیا ہے دلالت قصد ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۴). [دلالت + قصد (رک)].

ـــ کَرْنا محاورہ.
کسی شے یا امر کی طرف اشارہ کرنا ، کسی شے یا امر کے وجود کا ثبوت یا اس کی علامت ہونا. یہ خواب دلالت کرے ہے کہ پردہ میری آنکھوں سے اٹھاویں کہ جلوہ کرتا ہوا محل قدسیوں میں جاؤں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۹). جس امر پر کہ اس کی کتاب دلالت کرتی ہے اس سے تجاوز کیا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۹۰). یہی ایک شعر اعلیٰ درجہ کی قابلیت شاعری پر دلالت کرنے کے لیے کافی ہے.(۱۹۱۴ ، حالی ، مکاتیب ، ۹۳). تجرباتی مشاہدات اس امر کی طرف دلالت کرتے ہیں کہ ایٹم کا مثبت چارج ایٹم کے مرکز میں ... ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۵).

ـــمُطابِقی کس اضا(ـــ ضم م ، کس ب) امث.
جب ایک لفظ بولیں اور مخاطب اس کے پورے معنی جس کے واسطے وہ لفظ بنا ہے سمجھ لے تو اس دلالت کو دلالت مطابقی کہتے ہیں(مبادی الحکمۃ ، ۱۵). [دلالت + مطابق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــوَضْعی کس اضا(ـــ فت و ، سک ض) امث.
جب کوئی لفظ بولتے ہیں اور سننے والا اس کے معنی سمجھ لیتا ہے تو یہ دلالت وضعی ہے یعنی اس لفظ کو اس خاص معنی کے واسطے بنا رکھا ہے(مبادی الحکمۃ ، ۱۴). [دلالت + وضع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــہونا محاورہ.
اطلاق ہونا ، بولا جانا ، ثابت ہونا.
شب گیسوئے بہ برہم ہونے اس پر دلالت ہے
پریشان خواب تھی یہ زندگانی کس کا مجمع ہے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۰۴).

دَلّالَہ (فت د ، شد ل ، فت ل) امث.
۱. **رہنمائی کرنے والی ، نشاندہی کرنے والی ، کسی امر یا شے کی طرف دلالت کرنے والی.** اب جوہر ذاتی پوچھا جاتا ہے اور جوہر ذاتی کی دلالہ شہرت ہے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۳۹). ۲. **کٹنی ، مشاطہ ، نائکہ.** تب راجہ نے ایک دلالہ بڑی ہوشیار پختہ کار بلائی اور شہزادہ کے پاس بھیجی. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۷۲). دونوں نوکروں کی دلالہ کا مکان تو جانتی ہی ہے ذرا اسی وقت وہاں جا. (۱۹۳۱ ، زہرا ، ۷۷). کاؤنٹر پر کھڑی ہوئی بوڑھی سوکھی فرنگی دلالہ نے منہ بنا کر تلخ لہجے میں کہا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۰۲). [دلال + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــٔ عَصْر کس اضا(ـــ فت ع ، سک ص) امث.
اپنے زمانے میں مشہور ، جہاں دیدہ. ایک پیر زن علامۂ دہر اور دلالۂ عصر کو اپنے گھر میں بلا لایا. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۵۱). [دلالہ + عصر (رک)].

ـــ ایْنْٹھے کی خالَہ فقرہ.
(کلمۂ تحقیر) **کُٹنی ، مشاطہ.** کسی کونے میں کوئی دلالہ اینٹھے کی خالہ کسی تماشبین کے انتظار میں کھڑی ایک ایک کو گھورتی جاتی ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکہ ، ۲۶۳).

دَلّالی (فت د ، شد ل نیز بلا شد) امث.
۱. (اَ) **دلال کے پیشہ کی اُجرت.**
جاں ترے حسن کیاں ہوویں باتاں مشتری واں نپائے دلالی
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۷۰).
بیچتا ہوں میں سر اپنا مول لیتی ہے وہ تیغ
اے اجل کیوں تجھکو فکر مزدِ دلالی نہیں
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۲۶۷). تمام بندر گیہوں کی دولت بہ سبب دلالی ... تمام شہروں سے زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۳ : ۹۸). اس وقت تک نہ بیچیو جب تک دلالی نکال کر پورے بیس دینار تجھے نہ ملیں. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۲۳). (اَاَ) (مجازاً) **ثالثی ، بیچ بچاؤ ، سیاسی داؤ پیچ.** نہ کوئی سمجھدار آدمی میری نسبت اس طرح کا گمان کر سکتا ہے کہ میں یہاں کسی پولیٹکل دلالی کے لئے آیا ہوں. (۱۹۱۳ ، فغان ایران ، ۱۲۷). ان حالات میں سیاست کی گنجائش بالکل نہیں ہوتی دلالی اور کمیشن ایجنٹی چلتی ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ، کراچی، ۹ جنوری : ۳). ۲. **دلال کا کام ، عمل یا پیشہ.** ہر باب کا ہو عقل عقل مقیم سو شاہد ہو عقل دلالت سو عارف الوجود عقل دلالی کا اپنا عقل میں تھی ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۴۰).
فہم دلالی پکڑیا بار ہر ہر اعضاء کیرے ٹھار
(۱۶۸۰ ، کشف الوجود ، ۳۰۷).
اشترائے سے کو رغبت دیتی ہے
میکشو کرتی ہے دلالی گھٹا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۹). کہاں سے کھائیں گے ، کیا اب چکلہ میں دلالی کریں گے. (۱۹۰۸ ، خواب ہستی ، ۱۱۲). وہ یقیناً بھٹک جاتا ـ چلمیں بھرتا ـ دلالی کرتا یا پھر کسی تخت پوش کے نیچے گھس کر قلاقند یا گلاب جامنیں کھا رہا ہوتا. (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۱۳). ۳. **کٹناپہ ، چالاکی ، عیاری.** کچھ دن تک کو یہ راز سربستہ کسی پر افشا نہوا اور میری چالاکی اور دلالی کا مطلب حاصل ہو گیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۲ : ۱۳۲). ۴. (دوکان داری) **تاجر یا بیوپاری کی طرف سے بازار میں تجارتی مال کے فروخت کرنے کا طریقۂ کار**(اب و ، ۷ : ۴۴). [دلال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پانا محاورہ.
دوسرے کا مال بکوا کر آڑھت یا کمیشن وصول کرنا یا پانا.

رتن ہے بدل یو مہرے جاں پکائیں
وہاں چاند سورج دلالی نہ پائیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۵).

دِلاں (کس د) امذ (قدیم).
دل (رک) کی جمع.

نوروز ہور روز عید کی خوشیاں ملے یک چاند میں
مارو رقیباں کے دلاں میں زور پیکاں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۶).

دلاں کا لیا ملک خوش خلق سوں
کیا بند اخلاص سوں خلق کوں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۵).

دَلّان (فت د ، شد ل) امذ.
رک : دالان. بارھویں یہ کہ کوٹھریاں اور دلّان کے دروازے بلند اور چوڑے رکھیں. (۱۸۷۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۳). دلّان میں کھڑی پُتلا کھول رہی تھی کہ وہ انگنائی میں سے جھٹ دلان میں آگئی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۹). [دالان (رک) کی تخفیف یا عوامی تلفظ].

دَلانا (فت د) ف م.
نہلاتے وقت بدن کو خوب مل مل کے اور رگڑ رگڑ کے صاف کروانا ، ملوانا ، مالش کروانا.

گر دلایا مَلا دُلہن کو وہاں
شبنم و گل کا تھا عرق سے سماں

(۱۹۰۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۹۶).

دِلانا (کس د) ف م.
۱. دلوانا ، عنایت کرنا یا عطا کرنا (دوسرے کے ذریعے).

خدا جب دلاوے تو کوئی کچھ پائے
شہاں کاں لے دیں جو خدا نا دلائے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۶).

نہیں اس وقت پانی دلانا نہیں
لڑے ہوئے لاٹ سب ہلانا نہیں

(۱۶۸۰ ، قصہ ابو شحمہ (عکسی) ، ۳۱).

تجھ سے میرا سوال ہے یارب
عید آئی ہے کچھ تو خرچ دلا

(۱۸۲۳ ، دیوان شاداں ، ۱ : ۴۳).

بڑا ہے فقیر ایک کمر کھہ لئے
اسے کچھ دلا دو یہاں سے لئے

(۱۹۰۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳). ۲. پیدا کرانا (غصہ وغیرہ).

غیر پر غصہ دلانا نہیں اس وجہ سے ہیں
اپنے جانے سے نہ ہو جائے وہ دلبر باہر

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۲۰). ۳. فتح و نصرت سے ہمکنار کرانا ، معزز و مشرف کروانا.

رکھیا سر اوپر اس خلافت کا تاج
دلایا فرشتیاں سوں سجدۂ خراج

(۱۶۸۵ ، قصہ بے نظیر ، ۱).

علم و ادب ہے ہی دلیے ترے ہمیشہ
ہر معرکہ میں تو نے ان کو دلا کے چھوڑا

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۵۶).

دُلانا (ضم د) ف م.
ہلانا ، تحریک دینا ، اُکسانا ، اُبھارنا (پلیٹس). [مقامی].

دُلاؤ (ضم د ، سک و) امذ.
جُنبش ، حرکت ، تحریک ، ارتعاش (پلیٹس). [دُلانا (رک) سے حاصل مصدر].

دِلاوَر (کس د ، فت و) صف ، امذ.
بہادر ، سُورما ، مَن چلا ، باہمت ، جَری. دلاور ہے تو ہے ، ولے اس لڑنے تی نا لڑنے تو بہتر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۱) کچھ فوج کے سردار دلاور جرّار چھانٹ کے سامان حرب اونکو بانٹ کے ہمراہ لیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲۲۸). پرتھوی راج ... بڑا ہی دلاور ہے ... موت کی تو پروا ہی نہیں کرتا. (۱۹۲۳ ، قوم پرست ، ۱۲۱).

حق میں تیرے ہے دعا میری یہ اب شام و سحر
اے دلاور مردِ میداں ، شہ سوارِ ویت نام

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۱). [دل + ف : آور ، آوردن = لانا ، لے لینا].

ـــــ پَنا (ـــــ فت پ) صف.
بہادری ، دلیری.

دلاور ہے مِں تو کچھ کم نہیں
پھرے جگ تو یک بار تجھ غم نہیں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۶). [دلاور + پنا ، لاحقۂ اسمیت].

دِلاوَری (کس د ، فت و) صف.
بہادری ، شجاعت. ترکش بندی ، قبول سورتی ، دلاوری سب عالم تی اپنے حاصل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶). سلطان کو اوس کی دلاوری کی بات بہت پسند آئی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۱). اس سے زیادہ بہادری اور دلاوری نہیں دکھائی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۲۸). مفلسی میں دلاوری اور قید میں زور آوری کچھ کام نہیں دیتی. (۱۹۳۰ ، اردو گلستاں ، ۱۳۰). دلاوری اور دردمندی ان فضائل کی مثالیں ہیں. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات ، ۳۰۱). [دلاور + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

ـــــ دینا محاورہ.
پشت بڑھانا ، حوصلہ افزائی کرنا. نوریجہاں نے فوج کو دلاوری دینے کے واسطے سب سے اول اپنا ہاتھی دریا میں ڈال دیا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۹۷).

دِلاویز (کس د ، ی مع) صف.
من بھاتا ، دل پسند ، دل لبھانے والا ، دل آویز (رک).

مج عاجز کے اوپر دل غضب انگیز نکو کر
تبع زلف کے پھاندے میں دلاویز نکو کر

(۱۷۹۳ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۵). محبوب دلاویز کے ہر چند کہ عاشق بہت ہوں مگر اس کا جلوہ حسن عشاق کی افزونی کا طالب ہوتا ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۳۲). ایسا کرنا شیر کشمیر کی دلاویز یاد کے ساتھ ساتھ ایک عظیم مرتبے کی قومی امانت میں تحریف کرنے کا گناہ کبیرہ بھی ہوتا. (۱۹۸۵ ، آتش چنار ، (پیش گفتار) ت). [دل + آویز ، لاحقۂ صفت].

دِلاویزی (کسر دِ ، ی مج) امث.
رک : دل آویزی. اس کی تیزی و طرّاری کی دلاویزیوں سے اس کے شیدائی بن کر ... اپنے آپ سے علیحدہ پڑا رہنے دیں. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۱۱). میری نگاہ کے سوا اور کوئی نگاہ اس مرقع کی دلاویزی نہیں دیکھ سکے گی. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۸۵). [دلاویز + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

دَلائِل (فت د ، کسر ء) امذ نیز امث (ج).
ثبوت ، دلیلیں.

کہے کن دلیل و دلائل سوں عشق
دلیلاں میں الجھے ہیں عالم ہزار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۸).

یہ دلائل یک طرف اے باشعور
دیکھ ٹک انصاف سے کر دل کو پور

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۷۴).

نہ مانا انہوں نے یہ میرا پیام
کہا کچھ نہیں ہے دلائل سے کام

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۶۹). کسی نے منطقی دلائل سے ان کو چپ کرنا یا زبان کے زور سے ان کو دبانا چاہا تو سمجھو لو کہ قیامت آگئی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۶۰). ہندوستانی زبان کو وفاق کی سرکاری زبان اور ذریعہ تعلیم کے طور پر اختیار کرنے کے حق میں جو دلائل پیش کیے ہیں. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۹). [ع : (د ل ل)].

---رَکیکَہ کس اضا(---فت ر ، ی مع ، فت ک) امث نیز امذ.
گھٹیا اور کمتر درجہ کے ثبوت. اُن کی تاویلات بیجا ، اُن کے دلائل رکیکہ ... سن کر حیران رہ گیا کہ اہل علم میں یہ بھی ہوا کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، مذا کراتِ نیاز ، ۱۰۷). [دلائل + رکیک (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

---ساطِع کس صف(--- کس ط) امث.
روشن دلیل ، بیّن ثبوت ، واضح مثال. آپ طریقت میں براہین قاطع اور دلائل ساطع رکھتے تھے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۷۴۵). [دلائل + ساطع (رک)].

---گَڑھنا محاورہ.
خود ساختہ دلیلیں دینا ، فرضی ثبوت پیش کرنا ، جعلی ثبوت یا دلیل فراہم کرنا. بطلیموس کے حامیوں نے اس کی رائے کی صحت پر فلسفیانہ اور ناسمی دلائل گڑھ کر کھڑے کئے. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہازرانی ، ۱۶۵).

---لِمّی کس اضا(---فت ل) صف مث.
(منطق) اعتراض ، حُجّت. انسان استعارہ و مجاز و کنایہ و تشبیہ و تمثیل اور دلائل لمی و اقتائی ... کو کام میں لاتا ہے. (۱۸۹۲ ، مکتوبات سر سید ، ۵۸). [دلائل + لِم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---نَقلی کس اضا(---فت ن ، سک ق) امث نیز امذ.
جھوٹا عذر ، کمزور دلیل ، ضعیف روایت. دلائل نقلی یعنی شرعی حیلے خود شجاع نے بھی تراشے کہ علوم دینی میں دستگاہ و قابلیت کا مدعی تھا. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۹۳). [دلائل + نقل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

دَلائی (فت د) امث.
۱. **دلنے کی اُجرت.** دانہ بھی دلتی ہے؟ ہاں۔ دلائی کیا لیتی ہے؟ (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۷۶). ۲. **دلنے کا عمل** (ماخوذ: شبد ساگر). [رک : ''دلنا''].

دِلائی (کسر د) امث.
ادائی ، رقم ادا کرنے کا عمل ، دہی. اوس روپیہ کی دلائی نواب امیرالدولہ پر ہوتی تھی. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۰۳). جس قدر وہ قیمت لکھ بھیجتے ہیں اس کی دلائی ہم پر ہوتی ہے. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ (مقدمہ) ، ۱۰۲). [رک : دِلانا].

دِلائی لاما / لامَہ (کسر د / فت م) امذ.
تبت کے علاقہ میں بادشاہ ، سردار یا سب سے بڑا مذہبی پیشوا. تم طلعت رضا نہیں ہو دراصل دلائی لامہ کی جانشین ہو. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۵۵۶). تمام لاماؤں کا سردار لاہا سا کا دلائی لاما ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زرّیں ، ۱ : ۲۰۰). [اسم (علم)].

دُلائی (ضم د) امث ، رک دولائی.
رزائی کی وضع کی دوہری چادر جس کے درمیان روئی کی باریک تہ بھی ہوتی ہے اور چاروں طرف اُریب گوٹ لگائی جاتی ہے.

دلائی بھی اک اک دوپٹہ بھی یار
مجھے بھیجا تھا شک نہیں زینہار

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۲۲). زردی بوٹی کی دلائی ، شربتی کا استر ڈیڑھ بالشت کی گوٹ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۰). وہ دکھیاری دلائی اوڑھ لالہ جی کے ساتھ گئیں. (۱۹۸۳ ، پکچر گیلری ، ۱۹۶). [دو + لاہی (ف : لاہ - رنگین و ریشمی کپڑا)].

دَلایا (فت د) امذ.
رک : دلیا ، دلیہ. ایک من گیہوں سے بیس سیر آٹا تیار کیا جاتا ہے بعد میں دو سیر دلایا اور جریش و بھوسی نکلتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۷).

دُلْب (ضم د ، سک ل) امذ.
چنار کا درخت. اس کی مادہ انڈے سیتی ہے تو دلب کے پتے

لا کر آشیانہ میں رکھتی ہے۔ (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات اردو ، ۵۶)۔ اس کی مادہ اپنے ... بچوں پر خوف کرتی ہے چمگادڑ کا اس واسطے اپنے آشیانہ میں پتّے دلب کے بچھاتی ہے۔ (۱۹۰۶ء ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۵۰۳)۔ [ف]۔

دَلّبا (فت د ، سک ل) امذ ؛ امدلبہ۔
۱۔ رک : دبیل۔

علم و ادب رہے ہیں دلبے ترے ہمیشہ
ہر معرکہ میں تو نے ان کو دلا کے چھوڑا

(۱۸۹۲ء ، دیوان حالی ، ۵۶)۔ ۲۔ لڑائی کا وہ پرند جسے ہتوا بتوا **کر اور پرندوں کو دلیر بناتے ہیں ؛ وہ کمزور لال جسے دوسرے لال کا مول بڑھانے کے واسطے لڑانے سے پہلے اس لال کے مقابل** کریں۔ پھر اس کو دلبہ دکھا کر آواز دے کے وہ مثل شہاب ثاقب کے دلبہ پر آوے۔ (۱۸۸۳ء ، صیدگہ شوکتی ، ۸۶)۔ پانچ چھ زاغ کے سرانوں یعنی شاہ پروں کو اکٹھا لمبی رسی میں باندھ کر رکھتے ہیں اور اس پر سیاہ چشم شکاری پرندے کو سکھاتے ہیں۔ اس پر جکھیں دیتے ہیں اور اس بستہ پر زاغ کو دلّبا کہتے ہیں۔ (۱۸۹۷ء ، سیرپرند ، ۲۵)۔ ۳۔ **(مرغ بازی) حریف کے مقابل سے منہ موڑ کر پالی سے بھاگا ہوا مرغ ، وہ مرغ جو لڑتے لڑتے بھاگ نکلے** (ا پ و ، ۸ : ۱۰۷)۔ ۴۔ **شکستہ ، لوٹا ہوا** ، شکست خوردہ ، کمزور ، ضعیف (جامع اللغات)۔ [پ : دلبا]

دَلّباتا ف م۔
(مرغ بازی) **مرغ کا دل بڑھانے کو بھاگے ہوئے مرغ سے بھڑانا** (ا پ و ، ۸ : ۱۰۷)۔

دُلبَند (ضم د ، سک ل ، فت ب ، سک ن) امذ۔
پٹکا ، کمربند ؛ پگڑی ، صافہ ، عمامہ ؛ ایک بہترین کپڑا جس سے پگڑی بنائی جاتی ہے (پلیٹس)۔ [ف]۔

دَلبُوث (فت د ، سک ل ، و مع) امث۔
جنگلی سوسن کی جڑ۔ بعض کہتے ہیں کہ جنگلی سوسن دلبوث بدال مہملہ ہے اور ایرسا پہاڑی سوسن آسمانی ہے۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۳۵)۔ [ع]۔

دَلَت (فت د ، ل) امث۔
لوٹنا ، توڑنا ، الگ الگ ہونا ؛ پھاڑنا (پلیٹس)۔ [دلنا (رک) سے حاصل مصدر]۔

ـــــ پرنے (ـــــ کس ، ، سک ر) صف۔
لوٹا ہوا دل ، شکستہ دل (پلیٹس)۔ [دلت + پرنے (رک)]۔

دَلِت (فت د ، کس ل) صف ؛ امث۔
پھوڑنا ، پھٹ پڑنا ؛ پارہ پارہ ، حقیر ، نیچ ، پست۔

اس ادھ مری دلِت دنیا کو
اپنے لہو سے اس کیا ہے

(۱۹۵۹ء ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۱۵)۔ [س : دلت दलित]۔

ـــــ اُدّھار (ـــــ ضم ا ، شد دھ) صف۔
انتہائی غریب اور خستہ حال کی نجات یا رہائی ۔ اس اچھوت سدھار ، دلت ادھار تبلیغ اور مساوات کے زمانے میں ... نکالو باہر کرو کے سوا اور کوئی صدا سننے میں نہیں آتی۔ (۱۹۲۵ء ، منشورات کیفی ، ۱۳۵)۔ [دلت + اُدّھار (رک)]۔

ـــــ جاتی صف۔
پسماندہ اور تباہ حال طبقہ یا اس کا فرد ، اچھوت ، ہریجن۔ پہلے ہندو اخبار اچھوتوں کو اچھوت ہی لکھا کرتے تھے۔ پھر انہیں ہریجن اور دلت جاتی لکھا جانے لگا۔ (۱۹۵۵ء ، حسرت (چراغ حسن) ، مطائبات ، ۱۶۵)۔ [دلت + جاتی (رک)]۔

دُلَتّا (ضم د ، سک ل) ف ل۔
رک : لوٹنا۔

بائے نگر نرمل بدن ہور کشن جیوں چنچل نین
سو کالے باوا در دہن دُلتا کہوڑا جیوں پیخبر

(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۷)۔

دُلتّی (دُلتّیاں) (ضم د ، ف ل ، شد ت) امث۔
چوپائے کا پچھلی دونوں ٹانگیں اٹھا کر لات مارنا (نوراللغات)۔ [دو + لت ـ لات + ی ، لاحقۂ صفت + یاں ، لاحقۂ جمع]۔

ـــــ جھاڑنا محاورہ۔
چوپائے کا پچھلی دونوں لاتیں اٹھا کر مارنا ، ان سے ضرب پہنچانا۔ خچروں نے فوراً دلتیاں جھاڑنی شروع کیں۔ (۱۹۰۳ء ، خالدہ ، ۲۵)۔ خچر نے وہ فرمائشی دلتیاں جھاڑنی شروع کیں کہ شیر صاحب کا پلیتھن نکال دیا۔ (۱۹۲۵ء ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۷۳)۔

ـــــ چلانا محاورہ۔
رک : **دلتی جھاڑنا۔** بڑا غریب ہے ، ابھی کوئی شریر گھوڑا ہوتا تو دیکھتے کیسا اچھلتا کودتا ، دلتیاں چلاتا۔ (۱۸۶۷ء ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۸۳)۔

ـــــ لات صف ، امث۔
چوپائے کی پچھلی دونوں ٹانگیں یا ضربیں۔ ایک مجروح گھوڑا اس جراح کے منہ پر جو اس کے زخم کو اچھا کرنا چاہتا ہے دلتی لاتیں مارتا ہے۔ (؟ ، دختر فرعون ، ۱ : ۲۳۰)۔ [دلتی + لات (رک)]۔

ـــــ مارنا محاورہ۔
رک : **دلتی جھاڑنا۔** اس زور سے ایک دُلتی ماری کہ میں زمین پر ... پہنچ گیا۔ (۱۸۸۷ء ، مقدس نازنین ، ۱۶)۔

دِلجان (کس د ، سک ل) امذ۔
رک : **دل و جان۔**

ادا ہے پیاری کمر ہے نیاری ہر اک کی اے دلجان
لچک تمہاری ہے پیاری واری ، ہوئے ہیں سب ہے دھیان

(۱۹۰۱ء ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۸)۔ [دل + جان (رک)]۔

دُلچا (ضم د ، کس ل) امذ.
غالیچہ (رک) کا معرب (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : دلیچا].

دَلدا پیش گِیر (فت د ، سک ل ، ی مج ، ی مع) امذ.
(تعاریٔ لوازمات) **دلدائی کپڑے سے تیار شدہ وہ چھوٹا شگیرہ جو چوبوں کے سہارے پلنگ، تخت ، اسٹیج یا مسہری کے آگے لگایا جاتا ہے.** وہاں ایک جڑاؤ چھپر کھٹ بچھا ہوا ہے اور اس کے آگے دلدا پیش گیر ... استادوں پر کھڑا ہے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۴۴). چبوترے پر نقل تخت طاؤس رکھا ہوا ہوتا تھا اور اس کے آگے دلدا پیش گیر کھنچا ہوا. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۶۹). [ا : دلدا + ف : پیش (رک) + ف : گیر ، گرفتن - لینا ، پکڑنا].

دِلدادگاں (کس د ، سک ل ، فت د) امذ ، ج.
چاہنے والے. دلدادگاں حرم ایک دفعہ یادگار ابراہیمی کو غلط انداز نظر سے دیکھ آئے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۶۶). شعر و سخن کے دلدادگاں کو ایک شاعر کے مقابلے میں کسی ہتواری سے کیا ہمدردی ہو سکتی ہے. (۱۹۸۳ ، گوندنی والا تکیہ ، ۱۱۳). [دل + ف : دادہ ، دادن - دینا + گاں ، لاحقۂ جمع].

دِلدادگی (کس د ، سک ل ، فت د) امث.
چاہنے کا عمل ، دلدادہ ہونا. بہار بھی شہزادہ کی دلدادگی سے بے خبر نہ تھی. (۱۹۲۳ ، دور فلک ، ۴۴). [دلدادہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

دَلدائی (فت د ، سک ل) امذ.
کپڑے کی ایک قسم جو بیگمات اور شاہزادیاں پہنا کرتی تھیں. زربفت کمخواب ... دلدائی پاپرنیٹ بنارس گجرات ... کے ریشمی ... کپڑوں کے لباس پہن کر آراستہ ہو رہی تھیں (۱۹۴۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۰۵). [مقامی].

دَلِدّر (فت د ، کس ل ، سک نیز فت د بشد) (الف) امذ.
۱. **فقر و فاقہ کشی کی حالت ، افلاس ، تنگ دستی ، بدحالی.**

> دلدّر ترے ملک تے پاؤں کر
> رہیا جا کے پاتال میں ٹھاؤں کر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸).

> ہزار کوس دلدر وہیں کھسک جاوے
> کبھی جو اس کے دبے پاؤں کی سنے آہٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۶۲). (ب) صف نیز امذ. ۲. (أ) **نحس یا منحوس شے یا وہ شخص جس پر نحوست برستی ہو ، میلا کچیلا آدمی ، خوار و خستہ.** ہمارے مورخین ... تمام دلدر اور ناقص اور ضعیف حدیثوں کو اپنی تصنیفات میں جگہ دیتے ہیں . (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳۹۵). تم جیسے دلدروں کے ساتھ ایسی ہی کرنی چاہیے. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۳۹). (أأ) **میلا ، پرانا ، خراب ، بوسیدہ.**

> لکھوں کیا خاک قلم اس میں گھسا جاتا ہے
> کیا اٹھا لائے ہو صاحب یہ دلدر کاغذ

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفل ، ۳۵) . یہ کہہ کر میر صاحب نے جیب میں سے پرانا دلدر بٹوہ نکالا. (۱۹۵۳ ، پیرنابالغ ، ۲). (أأأ) **غریب ، مفلس ، کم حیثیت ، بدحال ، کم تر درجے کا.** ہم دلدر سہی کسی سے مانگنے تو نہیں جاتے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱). [س : دردر - दरिद्र ، ف دلدر - दलिद्द - دلدّر . दलिद्दर].

---اُتَرنا محاورہ.
تنگ دستی یا تنگ حالی وغیرہ کا دُور ہو جانا ، دلدر دور ہونا. بھیجے کو سزا کے بدلے اتنا روپیہ دیا کہ اس کا سارا دلدر اتر گیا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۲۱).

---بھاگنا محاورہ.
افلاس دور ہونا ، نحوست ٹلنا ، نصیبا جاگنا.
لگے کہنے کھیم کسل اسے جو علی کے دھیان کے بیچ تھے تورے دکھ دلدر جتنے تھے گئے بھاگ آپ کے بھاگ سے (۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۵).

> گھر بولتا ہے آج دلدّر بھاگا
> دکھ درد کے ماروں کا نصیبہ جاگا

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۵۱).

---پار ہونا محاورہ.
رک : دلدّر بھاگنا. خدا کرے ملکہ کی نظر مجھ پر بھی پڑے تو میرا بھی دلدر پار ہو. (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۹۳). تم سب لوگوں کے دلدر پار ہو جائیں گے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۵۶۱). اگر وہاں یہ چیک جاتے تو سارے دلدر پار تھے اور سونے میں رہتے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۳۱).

---پھیلانا محاورہ.
گندگی کرنا ، نحوست پھیلانا.

> پھیلایا وصل میں بھی دلدر تمام رات
> مارا کیا جوئیں جو ستم گر تمام رات

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفل ، ۲۶).

---جَھڑنا محاورہ.
افلاس ، نحوست یا تنگ حالی کا دور ہونا ، تنگ دستی ، خواری سے نجات پانا. ماہ رخ صاحبہ ... مالک سریر سلطنت ہیں چار دن کو تخت پر بیٹھیں چوتڑوں کے دلدر جھڑ گئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۷۱).

---چُھوٹنا محاورہ.
رک : دلدر جھڑنا.

> ہمرے کون دلدر چھوٹے
> ہمرے کتنے پاپ کٹے ہیں

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۶۳).

---دُور کَرنا محاورہ.
غربت اور افلاس سے نجات حاصل کرنا ، نحوست بھگانا.

سدا سیوا کریں ایسی گسائیں
دلدر دور کر ترتانیالا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۷).

---- دُور ہونا محاورہ.
تمام آلام و مصائب سے نجات حاصل ہونا ، افلاس اور تنگی رفع ہونا ، آسودہ حال ہونا. جو اختلاط منظور ہوا تو اس کا دلدر دور ہوا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۸). خداوند نے سن لیا تو پھر سارے دلدر دور ہو جائیں گے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۴۷۹). جب انھیں میری بیکاری کا علم ہوا تو ازراہ ہمدردی کہنے لگے کہ میرے ساتھ کام کرو تو دلدر دور ہو جائیں گے. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۶۸).

---- مِٹْنا محاورہ.
افلاس اور تنگی دور ہونا ، غربت سے نجات حاصل ہونا.
باپ دلدر مٹ گئے رہا نہ سنسا کوئے
مہاراج کی دشت میں است انوتھی ہوئے
(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۲۶۵).

دَلِدْرَتا (فت د ، کس ل ، سک د ، فت ر) امث.
مفلسی ، غریبی ، تباہ حالی ، تنگی ترشی سے بسر ہونا (ماخوذ: پلیٹس). [س : دردرتا (رک)].

دَلِدَّری (فت د ، کس ل ، سک نیز فت د بشد). (الف) امث.
مفلسی ، غریبی ، تباہ حالی کی حالت. کئی طالب علم ہیں جو غربت اور دلدری کی پروا کئے بغیر اکتساب علم کر رہے ہیں. (۱۹۶۶ ، جنگ کراچی ، ۳۰ ، ۲۰۰ : ۵). (ب) صف نیز امذ. ۱. **منحوس ، نحس ، پلید ، خراب ، ناکارہ ، کٹھ آدمی.** کانا اندھا لولا لنگڑا دلدری کیسا ہی بت ہو اسے اسکی سیوا کرنی جوگ ہے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۲۹). ۲. **مفلس اور غریب آدمی** (نوراللغات). [دلدر + ی ، لاحقۂ صفت].

دَلْدَل (فت د ، سک ل ، فت د) امث ، ج ، دل دل.
وہ زمین جو پانی کے اثر سے اتنی نرم اور لیس دار ہو گئی ہو کہ اس میں پاؤں دھنس جائیں ، کیچڑ سے بھری ہوئی زمین ، چہلا ، خلاب ، کیچڑ.
کمر تک لگے پھنسنے دلدل کے بیچ
کہ نالے کا پانی تھا یک دست کیچ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۶). امیر آدمی نے غصے میں اسے ایک دلدل میں پھنکوا دیا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۱۳۵).
[پ : دلدل दलदल].

---- سے نکالنا محاورہ.
مشکل یا مخمصے سے نجات دلانا. سرسید نے... حیرت انگیز طریقہ سے اپنے تئیں اس دلدل سے نکالا. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۷). جس حیرت انگیز طریقے پر انھوں نے خود کو اس دلدل سے نکالا ، وہ درحقیقت ان کی زندگی کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۲۰).

---- سے نِکَلْنا محاورہ ؛ ف س.
کسی مشکل یا ذلت سے چھٹکارا پانا ، کسی مصیبت سے نجات حاصل کرنا یا چھٹنا ، جمود یا ٹھہراؤ سے چھٹنا ، چنگل سے نکلنا. مسلمانوں کی قوم بداقبالی کے بھنور اور ذلت کی دلدل سے کسی طرح نہیں نکلتی. (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۳۳). ادبی تنقید علوم کے ذیل میں آتی ہے... ادبی اظہار سے اپنا رشتہ توڑ نہیں سکتی یہاں تاثرات کی دلدل سے اسے ضرور نکلنا ہے. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۶۲).

---- میں پَھنْسانا محاورہ ؛ ف س.
الجھا کر یا اٹک کر رہ جانا (ایسی جگہ جہاں آدمی پھنس کر رہ جائے).
ملیدے کی کدھی ٹیکلی پولائے
کدھی حلوے کی دل دل میں پھنسائے
(۱۷۳۱ ، نیہ دربن (اردو شہ پارے ، ۲۸۹)). بادشاہ کی سپاہ ... کو پائمال کر کے کیچڑ و دلدل میں پھنسایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۶۰). اس فضا کا پالا ہوا احساس راشد کی نظموں میں خود کشی کی تحریک بن جاتا ہے اور میرا جی کو جنسی تیاگ کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے. (۱۹۵۰ ، نیم رخ ، ۲۲۱).

---- میں پَھنْسْنا محاورہ.
۱. **مسائل میں الجھ کر رہ جانا.**
نکلے دنیا سے کہاں احمق اٹھا کر بارِ حرص
یہ گدھا تو رہ گیا دلدل میں پھنس کے بوجھ سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۴). اختلافِ دلائل کی دلدل میں پھنس کر رہ گیا. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما ، ۸۶).
تم تو اڑن کھٹولے لے کر پہنچو تاروں کی نگری
ہم لوگوں کی روح کمر تک دھرتی کی دلدل میں پھنسی
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۹). ۲. **الجھن کا شکار ہونا ، پیچیدہ مسائل سے دوچار ہونا.**
ہائے کس آفت میں دل ہے جان کس مشکل میں ہے
پھنس گئے دلدل میں یہ شکل اپنی آب و گل میں ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۴). یہ لوگ بڑے خاندانی ہیں مگر گردش زمانہ سے افلاس و ناداری کے دلدل میں پھنس کر اس مبتذل حالت کو پہنچ گئے ہیں. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۱۰۹).

---- میں دَھنْسْنا محاورہ.
۱. رک : دلدل میں پھنسنا معنی نمبر ۲. روم روز بروز قرضہ کی گہری دلدل میں دھنستا گیا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۷).
تعلق کے پھندوں میں ہم پھنس گئے
تکلف کی دلدل میں ہم دھنس گئے
(۱۹۱۷ ، کلیات اسماعیل ، ۱۱). ۲. **بے ہوشی طاری ہونا ، غفلت و ہلاکت میں پڑنا ، مدہوش ہوتے جانا.**
خوش باش رہیے صاحبو ، اور آپ سے بھی
دلدل میں دھنستے جاتے ہیں بہتر ہے کھنچے بس
(۱۹۸۴ ، قہر عشق ، ۱۸۵).

دُلْدُل (ضم د ، سک ل ، ضم د) امذ.

۱. وہ سفید سیاہی مائل مادہ خچر جو اسکندریہ کے حاکم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کی تھی اور آں حضرتؐ نے حضرت علیؓ کو عطا فرمائی تھی.

صدقے نبی کا داس ہوں میں داس راسک راس ہوں
قطبا علی کا داس ہوں پکڑ گھوڑا دلدل کڑا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۶).

خدا نے اسکو دیا مرکب ایک دلدل نام
گیا دریا کوں جو یک پل میں لاکھ بار اُلنگ
(۱۸۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۳). صالح کی اونٹنی اور نبیؐ کا دُلدل. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۸). **۲. سجا ہوا گھوڑا ، گھوڑے کی شکل کا تعزیہ ، وہ گھوڑا جس پر سامان ماتم لاد کر عشرہ محرم میں عزاخانے میں لے جاتے ہیں.**

دلدل بنا کے لاتے ہیں وہ سب بچشم تر
مجلس کے لوگ پیٹتے ہیں اٹھ کے اپنا سر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۷). علم تابوت اور دُلدل بھی نکالا گیا. (۱۹۴۳ ، سوانح عمری و سفر نامہ ، حیدر ، ۲۳۲). **اف: بنانا ، نکالنا.** [ع : (عَلَم)].

---اَسْوار/سَوار (---فت ا ، سک س / فت س) صف نیز امذ.

حضرت علیؓ کا لقب.

او شہِ دلدل سوار فارسِ خنجر گذار
صفدرِ شر زہ شکار ، شرزۂ لشکر شکن
(۱۵۱۸ ، لطفی (رسالہ اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ : ۸۶)).

اونو بعد ہیں شاہ دُلدل سوار
شجاعت علی کی ہے دو جگ نے بہار
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۰).

تب کہا میں دل سے کچھ کر فکرِ عقبیٰ اے عزیز
کیوں نہیں ہوتا تو مداحِ شہِ دلدل سوار
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۷). دلدل سوار حیدر کرار علی ابن ابی طالب پسر عم سید ابرار ہے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۳۱).

بابا مرا علی شیر دلدل سوار ہے
بازو بھی یہ وہی ہے وہی ذوالفقار ہے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۵۹). [دلدل + اسوار/سوار (رک)].

دَلْدَلا (فت د ، سک ل ، فت د) صف.

دلدل دار ، دلدل والا (فرہنگ آصفیہ). [دلدل + ا ، لاحقۂ صفت].

دَلْدَلی (فت د ، سک ل ، فت د) صف.

۱. دلدلا (رک) کی تانیث ، دلدل سے متعلق ، نرم اور دھنسنے والی. دوسرا خطہ ہمالیہ کے دامن میں وہ گرم اور دلدلی زمین کی چوڑی پٹی ہے جسے ترائی کہتے ہیں. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۲۲۸). دلدلی علاقہ سورج کی تمازت سے سوکھ کر اس قابل ہو گیا کہ یہاں لوگ کچے پکے مکان بنا سکیں. (۱۹۸۲ ، ساتواں چراغ ، ۳۸).

۲. (کھیتی باڑی) ایسی پولی (نرم) زمین جو پانی پڑنے سے نیچے کو بیٹھے (ایسی زمین کھیتی کے لیے مفید نہیں ہوتی) ، بھاس ، دھسن (اپ و ، ۶ : ۶۵). [دلدل + ی ، لاحقۂ صفت].

---پَودا (---و لین) صف.

وہ پودا جس کی جڑیں اور جذریا تنہی کے اساس پانی یا کیچڑ میں اور تنے یا برگ دار ٹہنیاں اور پھول لازماً ہوا میں ہوتے ہیں (Marsh Plant). دلدلی پودوں ، رطوبت پسند پودوں ، اور بری پودوں کے مابین برزخیت کا ہر ایک درجہ ہوتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۹۶). کم ترقی یافتہ آبی نالوں کے خطوں میں دلدلی و آبی پودوں کی پرورش ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۹۷). [دلدلی + ۰ : پودا (رک)].

---خُشکی پَودا (---ضم خ ، سک ش ، و لین) صف.

(سائنس) مرطوب زمین میں پیدا ہونے والا پودا. دلدلی خشکی پودوں ... کے مخلوط خصائص جدی خاصیتوں کے باقی رہنے کے باعث ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۹۷). [دلدلی + خشکی (رک) + پودا (رک)].

---کوئلہ (---و مع ، کس ء ، فت ل) صف ، امذ.

معدنی کوئلے کی ایک قسم جو نسبتاً نرم اور تہہ بھری ہوتی ہے. مشرقی پاکستان میں دلدلی کوئلہ ... کا مجموعی ذخیرہ ایک ارب ٹن سے زیادہ ہے. (۱۹۶۶ ، کارگر ، جولائی : ۱۳). [دلدلی + کوئلہ (رک)].

---گَیس (---ی لین) صف.

وہ معدنی گیس جو کہ گہرائی میں پائی جاتی ہے اور بعض اوقات نرم زمین میں سے خود بخود زور کر کے نکل آتی ہے (Marsh Gas). اس کو دلدلی گیس بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ دلدل کو چھیڑنے سے نکلتی ہے. (۱۹۴۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۰۴). یہ عام طریقے کے مطابق دلدلی گیس (Marsh Gas) کے نام سے موسوم ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۱۱۳). [دلدلی + انگ : گیس (رک)].

---نَبات (---فت ن) صف.

رک : دلدلی پودا. بعض سمندری الجی دلدلی نبات میں الجھے ہوئے ملتے ہیں. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۴). [دلدلی + نبات (رک)].

دِلْدور (کس د ، سک ل ، و مع) صف.

رک : دل کے تابعات یا تحتی الفاظ (جامع اللغات).

دِلْدوزی (کس د ، سک ل ، و مع) امث.

دل دوز (رک) کا اسم. کیفیت.

یہ کس پیکاں کی دلدوزی ہے بد نام کہاں ہے مرہم عرفان و الہام
(۱۹۴۹ ، نبض دوراں ، ۲۲۴).

دِلْدِہی (کس د ، سک ل ، کس د) امث.

رک : دل کے تابعات یا تحتی الفاظ. اوسی کام میں رغبت اور دلدہی

کریں اور ثواب رعیت کی عبادت کا بھی بادشاہ کے نام لکھا جائے۔
(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳)۔

یہ دلدہی یہ لگاوٹ یہ پیار سب ہے فریب
ذرا نگہ بھی اور تراش دی گئی جیب

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۸)۔

دَلّڑ (فت د ، شد ل بفت) صف۔
سر (مصطلحات ٹھگی ، ۹۷)۔ [مقامی]۔

دُلَڑا (ضم د ، فت ل) صف۔
دو لڑ کا ، دوہرا ، دُہلا (فرہنگ آصفیہ)۔ [دولڑا (رک) کا ایک املا]۔

دُلَڑی (ضم د ، فت ل) صف مث۔
دو لڑ کی زنجیر یا توڑا جو عورتیں گلے میں پہنتی ہیں۔ آمنہ بیگم کی دلڑی میں سونے کے دانوں کے بیچ بیچ سچے موتی پرونے ہوئے تھے۔ (۱۹۰۷ ، لغات النسوان ، ۱۱۹)۔ [دلڑا (رک) کا مونث]۔

دِلْسوز (کس د ، سک ل ، و مج) صف۔
رک : دل کے تابعات یا الفاظ تحتی ؛ غم خوار ، ہمدرد۔ آپ کو اپنا دلسوز سمجھ کر کچا چٹھا اپنا لکھ گیا ہوں۔ (۱۸۹۱ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۶۵)۔ اسی وقت سے وہ میرے رفیق و دلسوز ہوگئے۔ (۱۹۱۳ ، محل خانہ شاہی ، ۲۹)۔

دِلْسوزی (کس د ، سک ل ، و مج) امث۔
رک : دل کے تابعات یا تحتی الفاظ۔ مگر وہ انکی دلسوزی اور حسن خدمت پر کچھ خیال نہ کرتا۔ (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱۰)۔ انھوں نے بھی بڑی دلسوزی اور تندہی سے اس کام کو کیا۔ (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۲۵)۔ مختار صاحب نے اس افسوسناک واقعہ کا ذکر اپنی کتاب «آواز دوست» میں بڑی دلسوزی سے کیا ہے۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۸)۔

دِلْشَکْری (کس د ، سک ل ، فت ش ، سک ک) امث۔
محبوبیت ، معشوق پن۔

ہے کون سی ایسی وہ ادا دلشکری کی
پنہاں جو ترے گوشۂ ابرو میں نہیں ہے

(۱۹۱۷ ، کلیات حسرت ، ۴۲)۔ [دل + شکر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دِلْشِکَنی (کس د ، سک ل ، کس ش ، فت ک) امث۔
رک : دل کے تابعات یا تحتی الفاظ۔

کی دلشکنی نہ تند خو کی
سختی یہ بھی نرم گفتگو کی

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰)۔

دَلَف (فت د ، ل) امذ۔
ایک چوپایہ جانور ہے بلی کے قدوں میں ہوتا ہے۔ وحشی حیوان ہے کبوتروں سے نہایت دشمنی رکھتا ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۱۶)۔ [مقامی]۔

دِلْفِگاری (کس د ، سک ل ، کس ف) امث۔
رک : دل کے تابعات یا تحتی الفاظ۔ کیا تیری وہ ناز برداریاں تیری وہ بیقراریاں وہ عاشقانہ دلفگاریاں سب دھوکے کی ٹٹی تھیں۔ (۱۸۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۵۰)۔

دُلْفِین (ضم د ، سک ل ، ی مع) امث۔
کم از کم ۵ فٹ اور عموماً ۵ سے ۹ فٹ تک لمبی اور تھوتھنی پرندوں کی چونچ کے مشابہ ایک قسم کی سمندری مچھلی ، ڈالفن چنانچہ مچھلی مینڈک نہنگ دُلفین کچھوا وغیرہ سب دریائی جانور ... حاضر ہوئے۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۷۸)۔ صورت دلفین ماہی کی یہ ہے۔ (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۳۰۱)۔ دلفین (یعنی ڈلفن جسے مصر میں ورفیل بھی کہتے ہیں) اسی قسم کی مچھلیاں ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۵۳)۔ ۲۔ دس ستاروں کی وہ ہیئت جو دلفین مچھلی سے مشابہہ ہے۔ سترھویں دلفین وہ ایک دریائی جانور کی صورت ہے دس ستارہ اس صورت میں داخل ہیں۔ (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۶)۔ سرطان چونکہ نسر طائر (عقاب) اور دلفین (صلیب) کے مقابل طلوع ہوتا تھا ... اس لئے سرطان یا حمار پر صلیب کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۸۶)۔ [ع : دلفین ، (اصلاً یونانی) ڈالفن (رک)]۔

دَلَق (فت د ، ل) امذ۔
بلی سے مشابہہ زرد رنگ کا ایک جانور جسکا پیٹ اور گردن مائل بہ سپیدی ہوتے ہیں ، نیولا۔ دلق یعنی دلہ یہ جانور کالی بلی سے زیادہ تر مشابہہ ہوتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات اردو ، ۵۱۶)۔ دلق ... جنگلی بلی کا نام ہے اور مفردات طب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک حیوان ہے جو کتے سے چھوٹا اور بلی سے بڑا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۱۶)۔ [ع]۔

دَلْق (فت د ، سک ل) امث۔
۱۔ صوف کی وہ پوشاک جو صوفیا اور درویش پہنتے ہیں ، گدڑی ، خرقہ۔

چلا دلق عبادات ، پکڑ ذوق خرابات
ہوے تب او ملاقات ، ازیں مکن لیت

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۲۲)۔

آلودگی سے دامن عشاق پاک ہے
یہ دلق وہ نہیں کہ جسے شست و شو کریں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۲۰)۔

تو دے لگے ہیں سنگ ملامت کے دلق میں
ایسے ترے لیے ہوئے بدنام خلق میں

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۱۱۹)۔ پوشاک میں اس کے پاس ایک دلق کہنہ تھی۔ (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۶۳)۔

ہوتا نہیں ظاہر یہ قیاس باطن
دلق اطلس کا استر بھی دیکھو

(۱۹۳۷ ، رباعیات امجد ، ۲ : ۷۲)۔ ۲۔ اون ، کمبل۔

جامۂ درویش ، صوف و دلق ہے
کب انھیں فکر ہوائے خلق ہے

(۱۸۵۹ ، چشمہ فیض ، ۱۰) . ۳. (تصوف) دلق تین کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۱۹) . ۴. خلعت ، خرقۂ سعادت.

فقیری عنایت نبی ہر کیا
یہی دلق معراج میں حق دیا

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۷۳)). [ع : دلق ؛ ف : دلک].

---پوش (---و مج) امذ.
گدڑی پہننے والا ، گدڑی پوش ، درویش ، صوفی.

وہ دلق پوش کہ سب بادشاہ کہیں جس کو
وہ خاکسار کہ شیر خدا کہیں جس کو

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۱۳). [دلق + ف: پوش ، پوشیدن - پہننا].

---ِ تقویٰ کس صف(---فت ت ، سک ق ، اینشکل ی) امث.
مجموعۂ حواس ظاہرہ اور باطنہ کو کہتے ہیں. دلق تقویٰ کو ترک کر کے اسی کے خرقہ کا لباس اختیار کیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۴۸). [دلق + تقویٰ (رک)].

---ِ ریا کس صف(---کس ر) امث.
لباس مکر ، وہ لبادہ جو متقی نظر آنے کے لیے پہنا جائے ، مکاری کے طور پر پہنا جانے والا متقیانہ لباس.

شیخ تجکو ہو مبارک یہ ترا دلق ریا
مجکو اس جبہ و دستار سے کچھ کام نہیں

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۳۷). [دلق + ریا (رک)].

دَلَک (فت د ، ل) امث.
ارتعاش ، ہلنا ، لڑکھڑانا ، تصادم ، جھٹکا ، ڈلک ، تزخ (پلیٹس ؛ نوراللغات). [دلکنا (رک) سے اسم مصدر].

---دلک کرنا محاورہ.
تھل تھل ہونا ، ہلنا جلنا. کالی کالی کیچڑ دلک دلک کر رہی ہے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۱۲).

دَلْک (۱) (فت د ، سک ل) امذ.
۱. **صیقل کرنے کا عمل.** بجلی کا مادہ کئی ترکیبوں سے پیدا ہوتا ہے اول دلک یعنی رگڑنے سے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۹۳).
۲. **مالش ، تیل یا کوئی جذب ہونے والی دوا.** دلک (مالش) بھی ریاضت کے زمرہ میں داخل ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر (مجمل) ، ۲۵۴). عضلات ... کمزور یا لاغر ہو گئے ہوں تو دلک کا استعمال ان کو طبعی سرگرمی کی حالت میں لانے کے لیے ایک تمہید کے طور پر مفید ہوتا ہے. (۱۹۴۸ ، عمل طب ، ۱ : ۱۸). [ع : (د ل ک)].

---ِ اِسْتِرْداد کس اضا(---کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ر) امث.
(طب) وہ مالش جو ورزش کے بعد کی جائے. جب ریاضت کر چکے تو حمام کی کوٹھڑی میں جا بیٹھے اور نیم گرم پانی سے جو بدن کو خوش معلوم ہو ، نہائے ... اس وقت بھی روغن ہی سے مالش کریں تو بہتر ہے اس مالش کا نام طبیبوں کے ہاں دلک استرداد ہے. (؟ ، جامع العلوم (ترجمہ) ، ۱۶۶). جو مالش ریاضت کے بعد کی جاتی ہے ، اسے دلک استرداد کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۲۵۵). [دلک + استرداد (رک)].

---ِ اِسْتِعْداد کس اضا(---کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ع) امث.
(طب) وہ مالش جو ورزش سے پہلے کی جاتی ہے. ریاضت کرنے سے قبل ... روغن بادام سے اس کے ہاتھوں کی آہستہ آہستہ مالش کر دیں اس مالش کا نام طبیبوں نے دلک استعداد رکھا ہے. (؟ ، جامع العلوم (ترجمہ) ، ۱۶۶). ریاضت سے پہلے جو مالش کی جاتی ہے اسے دلک استعداد کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۲۵۵). [دلک + استعداد (رک)].

---ِ خَشِن کس اضا(---فت خ ، کس ش) امث.
(طب) کھردری مالش جو سخت ہاتھوں یا کھردرا کپڑا لپیٹ کر کی جائے. مالش کی قسمیں متعدد ہیں:- (۱) دلک خشن (کھردری مالش). (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۲۵۴). [دلک + خشن (رک)].

---دَسْتی (---فت د ، سک س) امث ہمدلکدستی.
ہاتھ سے مالش کرنا یا رگڑنا ، رگڑائی. جب ارباس کے سر پر ڈھول پڑتی تھی یا مشتو دلک دستی پامال ہوتا تھا بادشاہ خوشحال ہوتا تھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۸). [دلک + دست (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---ِ صُلْب کس اضا(---ضم ص ، سک ل) امث.
(طب) سخت مالش جس میں خوب زور سے اور ہاتھوں کو دبا کر مالش کی جاتی ہے. مالش کی قسمیں متعدد ہیں : (۱) دلک خشن (کھردری مالش) (۲) دلک صلب (سخت مالش) (۳) دلک لین (نرم مالش). (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۲۵۴). [دلک + صُلب (رک)].

---ِ قَلیل کس اضا(---فت ق ، ی مع) مث.
(طب) وہ مالش جو تھوڑی دیر کے لیے کی جائے ، ملنے کا عمل. مالش کی قسمیں متعدد ہیں:- (۱) دلک خشن (کھردری مالش) (۲) دلک صلب (سخت مالش) ... دلک قلیل. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۲۵۴). [دلک + قلیل (رک)].

---ِ کَثِیر کس اضا(---فت ک ، ی مع) امث.
(طب) طویل عرصے تک کی جانے والی مالش. دلک کثیر سے بدن لاغر ہو جاتا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۲۵۵). [دلک + کثیر (رک)].

---کَرْنا ف م.
(طب) کھجانا ، مالش کرنا ، جسم رگڑنا. ایک شخص نے کہ آپ کو پہچانتا تھا کہا مجکو دلک کرو. (۱۹۰۵ ، تسمۃ الضیا ، ۱۸).

---ِ لَیِّن کس اضا(---فت ل ، کس ی) امث.
(طب) نرم مالش جو نرم ہاتھوں سے کی جاتی ہے. مالش کی

قسمیں متعدد ہیں :- (۱) دلک خشن (کھردری مالش) ... دلک لَیّن (نرم مالش). (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۲۵۴). [دلک + لیّن (رک)].

ـــــ مُعْتَدِل کس اضا(ـــ ضم م ، سک ع ، فت ت ، کس د) امث.
(طب) وہ مالش جو بہ لحاظ سخت کثیر ہو نہ قلیل. مالش کی قسمیں متعدد ہیں :- ... (۳) دلک لیّن (نرم مالش) (۴) دلک کثیر (جو دیر تک کی جائے) (۵) دلک قلیل (۶) دلک معتدل. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۲۵۵). [دلک + معتدل (رک)].

دَلْک (۲) (فت د ، سک ل) امذ.
(معماری) لھسنا ، رود ، استرکاری میں پھول پتے کاٹنے اور منبت کاری کا کام بنانے کا آہنی پھل کا معماری اوزار (ا ب و ، ۱ : ۱۲۸). [مقامی].

دِلَک (کس د ، فت ل) امذ.
دل (رک) کی تصغیر.

برق کم حوصلہ ہے ہم بھی تو
دلکِ بیقرار رکھتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۳). [دل + ک ، لاحقۂ تصغیر].

دِلْکَدَہ (کس د ، سک ل ، فت ک ، د) امذ.
(مجازاً) دوستوں کی محفل ، دل والوں کی صحبت.

وہ اک تم ہو کہ جسکا دلکدہ میں جی بہلتا ہے
وہ اک ہم ہیں کہ ہے مونس ہماری شامِ ہجراں

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۳). [دل + کدہ (رک)].

دِلْکَش (کس د ، سک ل ، فت ک) صف.
رک : دل کے تابعات یا تحتی الفاظ (مہذب اللغات).

دِلْکُشا (کس د ، سک ل ، ضم ک) صف.
رک : دل کے تابعات یا تحتی الفاظ (مہذب اللغات).

دِلْکُشائی (کس د ، سک ل ، ضم ک) امث.
رک : دل کے تابعات یا تحتی الفاظ (مہذب اللغات).

دِلْکَشی (کس د ، سک ل ، فت ک) امث.
رک : دل کے تابعات یا تحتی الفاظ (جامع اللغات).

دَلَکْنا (فت د ، ل ، سک ک) ف ل.
۱. لرزنا ، چٹخنا ، دھڑکنا ، شق ہونا

کس دن مرے جنوں کی خبر دشت تک گئی
سن کر جسے نہ قیس کی چھاتی دلک گئی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۵). جس جگہ کڑکتی کاوس کی چھاتی نہ اوس دلکی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۲۱). ۲. جنبش کرنا ، ہلنا ، لرزنا. ادھر سے جوشتھ لاکھ کا لشکر جب صنعت لیکر چلی زمین دلکنے لگی ، گرد لشکر نے جہاں کو تیرہ کیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۰۰). [پ : دلکنا दलकना].

دُلَکْنا / دُلَکْھنا (ضم د ، فت ل ، سک ک / کھ) ف م.
۱. نامنظور کرنا ، انکار کرنا ، ٹالنا. میری بات کو وہ دلکیں گے نہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۳۰). سانپ نبی کی بات بھلا کیوں کر دلکھتا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۲ : ۵). ۲. اعتراض کرنا ، بات کاٹنا ، بات کی گرفت کرنا. مگر مسخرے کی بات کو کون دلک سکے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان دہلی ، ۹۰). تم نے سیدھی طرح کہہ دیا ہوتا کہ گھر میں اٹھ گئی ... پھر جو وہ دلکتا جب ہی تم اتنے خون خرابے ڈالتیں. (۱۹۴۳ ، کاشف الاسرار ، ۶۴). ۳. کسی کے سامنے کسی کا عیب ظاہر کر دینا. لوگ بڑوں کے عیب بڑے کر کے دلکتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تنہا رانا ، ۱۳۳). ۴. روکنا ٹوکنا ، عین موقع پر ٹوکنا ، کسی بات کو منع کرنا (ماخوذ : عورت اور اردو زبان ، ۲۴۳). [پ : دلکھنا दलखना].

دُلْکی (ضم د ، سک ل) امث.
گھوڑے کی درمیانی تیز چال جس میں اگلا سیدھا قدم ، بائیں پچھلے قدم کے ساتھ اور اگلا بایاں قدم ، دائیں پچھلے قدم کے ساتھ اٹھتا ہے ؛ دو گام ، تیز کتے کی ایسی ہی چال ، پویا. دلکی میں بہ نسبت قدم پیر کچھ زیادہ اونچے ہوتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۱۵). بندہ علی ایک گھوڑے کو سرپٹ لیے جاتا ہے اور دوسرے کو پوئی اور تیسرے کو دلکی. (۱۹۳۶ ، پرستان اودھ ، ۱۴۳). دولت مند آدمی ... اپنے گھوڑے کو دلکی چال چلائے آرام سے اپنی منزل کی طرف جا رہا تھا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۰۹). ف : چلنا. [پ : دلکی दुलकी].

ـــــ اَبْیَہ (ـــ ی مج ، کس ب ، فت ی) صف.
رک : دلکی ؛ ولیے ولیے کے ساتھ دلکی چال.

گہ سرپٹ گہ اڑان اور گہ میٹھا پوئیہ
گہ دلکی ابیہ اور گہ جائے شاہ گام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۷). [دلکی + ع : ایاب ـ چال ، رفتار سے مشتق].

ـــــ جانا محاورہ.
دلکی چال سے جانا ، تیز چلنا. ہم اور جمن سرکار کے گھوڑوں پر دلکی جاتے تھے. (۱۸۸۸ ، جام سرشار ، ۸).

ـــــ ڈالْنا محاورہ.
۱. تیز دوڑانا ؛ گھوڑے کو تیز چلانا. لندن میں تمام گھوڑوں کو دلکی ڈال دیتے ہیں. (۱۹۰۵ ، دستورالعمل تعلیمدی اسپاں ، ۱۰۶).

ـــــ ہونا محاورہ.
دلکی چال چلنا. اس ترکیب سے آخر دلکی ہو کر جانور کو مجبوراً شہر ہی جانا پڑا. (۱۸۹۹ ، پیسے کی کتی ، ۱۶).

دُلَکْھَن گول (ضم د ، سک ل ، فت کھ ، وسج) امذ.
(فلکیات) جنوبی معدل النہار کے حساب کا ہندی قشمعشہ اول ... کو اترگول کہتے ہیں شمالی معدل النہار اس سے منطبق ہے. دوسرا معصّہ ... اس حصے کو دلکھن گول کے نام سے یاد

کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۲).

دلگیر (کس د ، سک ل ، ی مج) صف.
رک : دل کے تابعات یا تحتی الفاظ (مہذب اللغات).

دَل گُھٹنی (فت د ، ضم گھ ، سک ٹ) امث.
دال یا حلیم گھوٹنے کا لوئی کی قسم کا چوبی کفگیر. جب اچھی طرح جوش کھا چکے تو دل گھٹنی سے گھوٹئو. (۱۹۰۸ ، خوان ہندی ، ۸۳). [دل - دال + گھوٹنا (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

دُلماؤ (ضم نیز فت د ، سک ل ، و مج) امث.
گاڑھا پن ، انجماد. خون کی دلماؤ یا بستگی کی قابلیت ہوا کی موجودگی میں نہیں پائی جاتی. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۲۶۲). [دلمہ (دلما) + و ، لاحقۂ کیفیت].

دِلم کاٹی (کس د ، سک ل) امذ.
(پارچہ باقی) کتائی کے لیے روئی کے گالے کو دبا کر بچھانے اور ہموار کرنے کا چوبی تختہ مع بیلن. (ا پ و ، ۲ : ۳). [مقامی].

دُلمُل (ضم د ، سک ل ، ضم م) امذ.
کچے چنے ، وہ ہرے چنے جنھیں بھون کر کھایا جائے نیز اُبلے ہوئے کابلی چنے ؛ گدرایا ہوا پھل.

نام نخود در ہندی چھولا
بریاں بھوٹا ، دلمل ، بولا

(۱۵۵۲ ، مثل خالق باری ، (ق) ، ۹۰).

دَلمہ (فت د ، سک ل ، فت م) امذ.
پنیر ڈال کر گاڑھا کیا ہوا دودھ. دودھ کا دلمہ ، بادام کا دلمہ سموسے ... وغیرہ یہ سب چیزیں ... چنی گئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۳). تیسری کہتی ہے ہوا غش اور دلمہ جمائیں. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۵). [ف].

دُلمہ (۱) (ضم د ، سک ل ، فت م) امذ ؛ ج دلما ، ج دولمہ.
۱. قیمہ یا پنیر بھر کر پکائے ہوئے بیگن اور تلنے.

وہ بھرتے اور ترکاری کی دلمیں
کہ جب کھولو تو بو پاس انکی ہو کل میں

(۱۷۸۸ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۷۳). آلو کا دلمہ ، بینگن کا دلمہ ... شامی کباب ... وغیرہ. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). تنڈوں ، بیگن کا دلمہ ... اور بھاون کی چیزیں پک رہی ہیں. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۹۱). [ف].

--- پلول (--- فت پ ، سک ل ، فت و) امذ.
سالن جو پلول میں قیمہ اور پیاز بھر کر پکاتے ہیں ، قیمہ اور پیاز وغیرہ بھر کر پکائے ہوئے پرول یا پلول. دلمہ پلول ... پلول کو چھیلیں اور شگاف کر کے گودا و بیج نکال لیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۸۸). [دلمہ + پلول (رک)].

دُلمہ (۲) (ضم د ، سک ل ، فت م) امذ نیز امث.
مکڑی نما ایک زہریلا جانور ، شبٹ ، شبت ، رتیل ، ٹارنٹو کی مکڑی (پلیٹس). [ف].

دُلمیان (ضم د ، سک ل ، کس م) امث.
تھیلا ، خریطہ ، خطوں کا تھیلا ، بٹوا. ایک شقہ لکھا اور موتیوں کے دلمیان میں رکھ کر ایک رومال شبنم کا اوپر لپیٹ کر میرے حوالے کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۱).

مایۂ خوشی کے گود پڑا میں تو مصحفی
شب پاس میرے اس کا جو دلمیان رہ گیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱۱۱). [ف : دُول - کیسہ + میان (رک)].

دَلّن (فت د ، ل) صف ؛ امذ.
برباد کرنے والا ، تباہ کرنے والا ، کچلنے والا ؛ توڑنا ، پھاڑنا ، روندنا ، مارڈالنا ، دو ٹکڑے کیا ہوا ، پیس کر ٹکڑے ٹکڑے یا چور چور کرنے کا عمل (پلیٹس ؛ ہندی اردو لغت ؛ شبد ساگر). [دلنا (رک) سے اسم مصدر].

دَلنا (فت د ، سک ل) ف م.
۱. (ا) موٹا موٹا پیسنا ، دردرا کرنا ، غلے وغیرہ کے دانوں کو چکّی کے ذریعے نصف نصف کرنا ، مطلقاً پیسنا.

بزہار ولا گو کل میں کہ چھندو کوں دانہ کر
بھا غم کی آسیا نے دلتا ہے رات دیس

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۱). زیا دانہ اسکو چکی میں دلیں گھوڑوں کو کھلائیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۳). چنے کی دال میں تو دلنے سے چھلکا بھی علیحدہ ہو جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۲۰). (ب) تباہ کرنا ، برباد کرنا ، رگیدنا ، رگڑنا ، مارڈالنا.

پوچھو تو آسیائے فلک سے کوئی کہ تیں
کس کے یہ گھر کے گھر کو دلا ہائے ہائے ہائے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۳۸).

دل کی پامالی ستم ہے قہر ہے
کوئی یوں دلتا ہے آخر دل ہے میاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۷۰).

زور مندوں میں ہوتی ہے مٹی اُسکی خوار
حق ہے غالب کا کہ کچلے اور دلے مغلوب کو

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۰۲). مس طابی نے کہا کہ مس عنبرین تم تو اپنی محبت اور رفاقت میں مجھے دلے ڈالتی ہو. (۱۹۳۰ ، مس عنبرین ، ۳۰). ۲. مسلنا ، ملنا ، مالش کرنا. کیونکہ وہ طبیعتاً فیض رساں واقع ہوا تھا اس لئے رگ پٹھے گھوٹنے کے بہانے وانگ لنگ کی پیٹھ کو دل ڈالا. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین ، ۱۲).
[س : دلت दलत].

دِلنا (کس د ، سک ل) ف م.
دبا جانا ، رک : دبنا.

کھڑا نعش پر ہو کے بولا کہ ہے ہے
کسی جوگی کی یہ تو دعویٰ دلی ہے

(۱۶۹۸ ، سوز ، د ، ۵۸ ، ۳)۔ [رک : دینا جس کی یہ ایک شکل ہے]۔

دُلنا (ضم د ، سک ل) ف ل۔
جھومنا ، ہلنا ، ڈولنا۔

پر یک جھاڑ دلتے ہیں روپاں سروپ
کھلے پھول مقبول خوش بانی روپ ۔

(۱۵۳۳ ، پھوگ بل (ق) ، ۱۰۱)۔

دِلَنْدَر (کسر د ، فت ل ، سک ن ، فت د) امذ۔
کینہ پرور ، بدخصال۔ پڑیا خلق کے سوں یوں خوش آب رنگ دلندر جگ سوں آئے (۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ورق ۵ الف)۔ [دل + اندر (رک)]۔

دِلَنْدَری (کسر د ، فت ل ، سک ن ، فت د) امث۔
برائی ، بدی۔

مستحدم حیات میں روزی جاں سے تا دو یافت
غفلت و جہل اوس کا جواب چھوڑے ریبہ دلندری

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۰۵)۔ [دلندر + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت]۔

دَلنی (فت د ، سک ل) امث۔
۱. **(بہار ، بونجاتی) بھنے ہوئے چنوں کی دال بنانے کی چیٹے پتھرے کی ہنڈیا** (ا ب و ، ۳ : ۱۱۰)۔ ۲. **موگری ، مگدر** (ہندی اردو لغت)۔ [دلنا (رک) سے اسم آلہ]۔

دَلْنِیَہ (فت د ، ل ، سک ن ، فت ی) امث۔
دالان (رک) کی تصغیر برائے تحقیر ، ہوا کچا سا مکان ، ایک جھونی سے دلنیہ ، آگے چھپر (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۰۰)۔ [دالان (رک) کی تصغیر]۔

دَلْو (فت د ، سک ل) امذ۔
۱. **ڈول (رک)۔**

یعنی دیگ و کاسہ و بیل و تبر
ریسماں و دلو اشیائے دگر

(۱۸۰۷ ، تفسیر مرتضوی ، ۲۳۹)۔

لیا اپنی زوجہ سے دلو و اعضا
غذا کچھ کرے دور تا اشتہا

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۳۰)۔ ۲. **خاک دان ؛ خاک بردار ؛ غلہ بھننے کا ایک آلہ ، مال (پلیٹس)۔** ۳. **(فلکیات ، ہیئت) آسمان کا گیارھواں برج۔**

ثابت برج سو چار ہے
عقرب ، دلو ، ثور و اسد

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۳۹)۔

چاہے تو فلک تے گھات اتر آئے
چوبر دلو بجائے ماٹ اتر آئے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۷)۔ منطق البروج بارہ مساوی حصوں میں تقسیم ہوا ہے ... عقرب ، قوس ، جدی ، دلو ... (۱۸۴۳ ، رسالہ در علم ہیئت اردو ، ۹)۔ بروج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں جنکی تعداد بارہ ہے ، حمل ... دلو ... حوت۔ (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، امام رضا بریلوی ، ۵۸۳)۔ دلو سے متعلق افراد انسانیت اور معاشرے کے اہم معاملات میں گہری دلچسپی لیں گے۔ (۱۹۸۷ ، برق تقویم ، ۳۱)۔ ۴. **اونٹوں کی ایک نسل ؛ بدقسمتی ؛ چکی کی ٹوکری** (جامع اللغات)۔ [ع : (د ل و)]۔

دِلْواق (کسر د ، سک ل) امث۔
عود سے بنائی گئی ایک خوشبو۔ ان سے بھی کم مرتبہ عود کو جلالی ، سابو ساق دلواق و الطائی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ : ۱۵۶)۔ [ف]۔

دِلْوالی (کسر د ، سک ل) امذ ، امث۔
دلی یا دہلی کی رہنے والی ، دہلی کا باشندہ ؛ سخی۔ مثل مشہور ہے "دلی کی دل والی ، منہ چکنا پیٹ خالی"۔ (۱۹۵۱ ، افشاں ، ۱۷۹)۔ [پ : دلوالی दिलवाली]۔

دَلْوانا (فت د ، سک ل) ف م۔
موٹا موٹا پسوانا ، دردرا کرانا ، دانہ کرانا ، نصف نصف کرانا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فیروز اللغات ؛ پلیٹس)۔

دِلْوانا (کسر د ، سک ل) ف م۔
۱. **دینا (رک) کا متعدی المتعدی۔** اکثر ملازم و مشیر مانع ہوئے بلکہ خوف و ہراس دلوائے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹)۔

سبزہ رنگ آپ کا آنکھوں میں کھبا جاتا ہے
یاد یہ سید مشئوم کی دلواتا ہے

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، مراثی رشید ، ۸۷)۔ ۲. **کسی سے دلانا۔**

کاسۂ چشم پر اک در پہ اپنے یوسف دیر
بھیک اس مصر کے بازار میں دلوائے کوئی

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۸۹)۔

یہ کہہ کے دلاتے ہیں مجھے سب اغیار
دلواؤ جو کچھ ہم کو تو ہو وصل نگار

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۵۳)۔ [دینا (رک) کا تعدیہ ؛ دلانا جس کا تعدیہ دلوانا ہے]۔

دَلْوائی (فت د ، سک ل) امث۔
دلوانے (پسوانے) کی اجرت (مہذب اللغات ؛ نور اللغات)۔ [دلوانا (رک) کا اسم معاوضہ]۔

دِلْوَٹ (کسر د ، سک ل ، فت و) امث۔
کالک ؛ (مجازاً) کالا کلوٹا (مسر البیان ، ۸)۔ [مقامی]۔

دَلُوک (فت د ، و مع) امذ۔
جسم پر خوشبودار روغن ملنا (لغات پیرا ، ۵۶۶)۔ [ف]۔

دُلُوک (ضم د ، و مع) امذ۔
آفتاب کے غروب ہونے کا وقت ، غروب آفتاب۔ آفتاب کے دلوک (جھکاؤ) پر نماز پڑھو (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبی ، ۵ : ۱۳۲)۔

عربوں نے دن اور رات کی ساعتوں کے نام وہ رکھے ہیں جو عام متعارف نہیں ہیں ... ذرور ... بھر زوال بھر دلوک. (۱۹۶۶ ، بلوغ الادب، ۵۷۸). [ع : (د ل ک)].

دِلّو کا دَسیرا (کس د ، شد ل ، و مع ، فت د ، ی مج) صف.
دلّو ایک بنیے کا نام تھا جو ہمیشہ پنسیری کی جگہ دس سیرا یعنی دس سیر کا باٹ پیش کر دیا کرتا تھا ، (مجازاً) وہ شخص جسے بلاوجہ اہمیت حاصل ہو جائے ؛ مداخلت بیجا ، دخل در معقولات. اب تو بی استانی دلّو کا دسیرا ... ہوگئیں جگہ جگہ ان کی پوچھ ہونے لگی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۵۷). خواہ مخواہ دلو کا دسیرہ بن کر رہوں. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۷۵).

دِلوں (کس د) امذ ؛ ج.
۱. دل (رک) کی مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. اس طرح سے دلوں کے فاصلے بڑھنے کے بجائے کم ہوتے چلے جائیں گے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۷۲). ۲. دل و جان سے.

ظاہر رہا ہوں روٹھ و لیکن نپٹ لگے
شوخی اوس اچھلے کی پیاری دلوں مجھے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۲). [دل (رک) جس کی جمع ہے].

ـــ دِل (ـــ کس د) صف (قدیم).
دل ہی دل میں ، چپکے چپکے. پرمز کو حضور بلایا اور تعظیم سے اپنے سامنے بٹھایا اور دلوں دل پرمز کی صورت پر اور بات پر عاشق ہوا. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و پرمز (فوٹو) ، ۶۱). [دلوں + دل (رک)].

ـــ میں پلانا محاورہ.
دلوں میں اتارنا ، دل نشیں کرنا. اس کی محبت و دوستی ان کے دلوں میں پلا دی گئی ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۰۴).

ـــ میں صَفائی کَرانا محاورہ ؛ ف س.
باہم صلح کرانا ، آپس میں ملاپ کرانا. تعلیم بھی بدگمان رعایا اور رک ہوتی گورنمنٹ کے دلوں میں صفائی کرائے گی. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۸).

دُلّوں (ضم د ، شد ل ، و مع) امث.
کالھ کی رنگین مدوّر گولی جس سے بچے کھیلتے ہیں (دریائے لطافت ، ۸۳). [مقامی].

دِلّہ (کس د ، شد لِ بفت) امذ.
ٹائل ، کھپرے ، لودلے جن سے تیمور نے مسجد سمرقند کو مزّین کیا اپنے حسن میں ... تمام اس قسم کی صنعتوں سے نسبت رکھتے ہیں. (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۲۹). [مقامی].

دَلّہا(فت د ، سک ل) امذ.
مجموعۂ افراد، چند لائق افراد کی ٹکڑی (Panel)(اصطلاحات سیاسیات ، ۲۸۸). [دل (رک) + ہا ، لاحقۂ جمع].

دِلْہا (کس د ، سک ل) امذ.
وہ تختہ یا پٹی جو دیوار یا دروازے کے چوبی حاشیے پر جڑی ہو ، کواڑ کے نیچے کا بڑا تختہ یا فریم ، چوکٹا. میری بالکی کے ایک دلہے میں ایک کوئی دکھائی دی جو خوب پیوست ہو گئی تھی. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ ، ۳۸). [غالباً ع : ضلع (رک) کی تصحیف].

دُلْہا (ضم د ، سک ل) امذ.
دولھا ، نوشا ، وہ شخص جس کی شادی ہو. اس کے بعد دلہا کو گھر میں بلایا اور دلہن کو لا کر دلہا کے پاس شہانی مسند پر بٹھایا. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۶۲). مذکر کے آخر حرف کو (ن) سے بدل دینے یا آخری طرف کے آگے (ن) بڑھانے سے جیسے دلہا و دلہن. (۱۹۱۳ ، اردو قواعد ، ۶۳). [دولہا / دولھا (رک) کا مخفف].

ـــ دُلْہَن ہائے نَہ بالا لاتیں کھائے کہاوت.
اصل آدمی کی قدر ہوتی ہے دوسرے کی بے عزتی ہوتی ہے. (جامع اللغات).

دَلْہارا (فت د ، سک ل) امذ (امث : دلہاری).
(بہار ، بونجائی) دال دلنے والا مزدور یا عورت ، دال کا بیوپاری (ا ب و ، ۳ : ۱۱۷). [دلن ہارا کا مخفف].

دُلْہارا (ضم د ، سک ل) امذ.
رک : دلارا ، یعنی جھولا.

دسیج بن میں سو دھن اولی ایک پھندوں اپس بنائی
پری کی تیسی حسن میں آلی سدا جھلے واں بندھا دلہارا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، کا ، ۱۲۹).

دَلْہان (فت د ، سک ل) امذ.
ایک روایت میں ہے کہ نماز کے شیطان کا نام حزب ہے اور وضو کے شیطان کا نام دلہان (مذاق العارفین ، ۳ : ۴۴). [ع].

دَلْہَرا (دَلْہرا) (فت د ، ل ، سک ہ ، فت لھ) امذ.
دال بیچنے والا (شبد ساگر). [دال + ہرا ، ہارا ، لاحقۂ فاعلی کا مخفف].

دُلْہَن (دُلْہن) (ضم د ، سک ل ، فت ہ/فت لھ) امث.
وہ لڑکی جسکی شادی ہوتی ہو یا شادی کے لیے سجائی گئی ہو ، بنی ، عروس.

محل میں جب کہ آیا وہ سمن رو
کیا دلہن کا اپنی گرم پہلو

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۸۰). اس کے بعد ... دلہن کو لا کر دلہا کے پاس شہانی مسند پر بٹھا لیا. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۲۲). آپ ان کے گھر تشریف لے گئے اور دلہن کے لیے جو فرش بچھایا گیا تھا اس پر بیٹھ گئے. (۱۹۱۴ ، سیرت النبی ، ۲ : ۳۳۷). دلہن بڑی تھی دولہا چھوٹا ... اسے سہرے لگا کر پیوکاٹ پر بٹھایا گیا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۳۳). ۲. بہو ، بیٹے کی بیوی.

بھئی پہلے بچوں کا لکھو ، دلہن کا لکھو میرا کیا ہے یہی جو گھر میں بیٹے رہتی ہوں یہی بہن کر بیٹھ جاؤں گی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۳۷). سنو دلہن اگر بندی فہیمن نورجہاں کے پاس ہوتی ، نورجہاں قبر میں سوتی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۵۳). **۳. (مجازاً) بیٹی** ، دختر میری دلہن پڑھنے چلی جا اُستانی کو سمجھا دوں گی. (۱۹۰۶ ، لغات النساء ، ۱۸۳). **۴. پیاری ، عزیزہ** (نوراللغات). **۵. (مجازاً) سرخ لباس میں ملبوس یعنی خون میں نہایا ہوا.**

حجلہ جنازہ بن گیا جوڑا کفن ہوا
قاتل ترے شہید کا لاشہ دلہن ہوا

(۱۸۹۵ ، کلیاتِ راسخ دہلوی ، ۵۸). [دُلہا (رک) کی تانیث].

---بَنانا محاورہ / ف م.
لڑکی کو سجانا ، سنوارنا ، خوب سجانا ، آراستہ کرنا.

ایک دن وہ تھا کہ زہرا نے بنایا تھا دلہن
خواب میں دیکھا تھا دیدارِ شہنشاہِ زمن

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۸۸).

میرے گھر کو دلہن بنانے جا
ساتویں آٹھویں دن آئے جا

(۱۹۳۵ ، اعجازِ نوح ، ۳۸).

---بَن کر/کے چَلْنا محاورہ.
ناز انداز سے چلنا ، سرخ لباس پہن کے چلنا ، سج سجا کر چلنا.

چلی ہے دلہن بن کے کیا تیغِ قاتل
عروسِ اجل کے یہ چالے ہوئے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۷).

---بَنْنا محاورہ.
۱. لڑکی کا شادی کیلئے سجنا ، شادی ہونا ، خوب سجنا.

میری بیٹی بنی ہے دلہن آج
یہ خوشی بھی عجیب ہوتی ہے

(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۱۳۳). **۲. سجنا ، سنورنا ، دلہن کی طرح آراستہ ہونا.** سمرنا اپنے فاتح کی آمد میں دلہن بنا تھا. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۱۳۶).

---پَنا (---فت پ) امذ نیز امث.
دلہن ہونے کی حالت یا کیفیت. ابھی تو نگوڑی دلہن پنے کی خشبو بھی نہ گئی تھی وہ اللہ کو پیاری ہوئی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۵). خیال آیا کہ جب دلہن پنے میں ان کا یہ حال ہے تو آئندہ کا خدا ہی حافظ ہے. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، مئی : ۹۵).

---کا مُنْہ دِکھانا محاورہ.
رونمائی کرنا ، (ایک رسم) کسی لڑکی کو دلہن بنانے کے بعد سب سے پہلے دولہا کو شکل دکھانا.

پڑی جب دھوم دولہ کو بلاؤ
یہ ساعت میں دلہن کا منھ دکھاؤ

(۱۷۹۱ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۷۹).

---والے امذ.
لڑکی کے عزیز و اقارب ، لڑکی کی طرف سے شادی میں شریک لوگ. دولہا والوں کی طرف کے اور دلہن والوں کی طرف کے ، یہاں سب سے پہلے نانا ابا صاحب کے ہاں سے ایک ہزار روپے آئے. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۹۳).

دُلْہناپا (ضم د ، سک ل) امذ.
دلہن پنا ، عالمِ عروسی ، نئی نئی شادی ہونے کا زمانہ ، دلہن ہونے کی حالت یا کیفیت. وہ تمہارے ساتھ بدسلوکی کر بیٹے ہوں گے یہ کون سمجھ سکتا ؟ پھر اس دلہناپے میں. (۱۹۳۳ ، سرگزشت عروس ، ۱۰۰).پیاری تو وہ ویسے بھی تھی مگر دلہناپا سہراں پر تو ٹوٹ پڑا تھا. (۱۹۶۳ ، کپاس کا پھول ، ۹۵). [دلہن (رک) + اپا ، لاحقۂ کیفیت].

---اُتَرْنا محاورہ.
شادی کے کچھ عرصے بعد لڑکی کا گھر بار کے کام میں شریک ہو جانا ، نئی دلہن نہ رہنا. دلہناپا اترا تو میں نے سرزنش کی ٹھانی. (۱۹۷۳ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۱۷ جنوری : ۲۳).

دُلْہَنْڈی (ضم د ، فت مع ل ، سک ہ ، مغ کس ڈ) امث
ہولی کا دوسرا دن (نوراللغات). [مقامی].

دِلَہْنی (کس د ، فت مع ل ، سک ہ) امث ، ۔دلھنی.
پٹی ، تختہ. بجلی کی فلنگ تو ہو گئی اور چھپر کی دلہنیوں کے ساتھ پنکھا بھی لگ گیا. (۱۹۶۹ ، وہ جیسے چاہا گیا ، ۱۶۲). [دلہہ (رک) سے اسم مصدر].

دِلْہَہ (کس د ، سک ل ، فت ہ) امذ.
رک : دلہا. طلسمی دروازے پر نگہ جا پڑی دیکھا کہ درمیانی دلہہ کا شیشہ ٹوٹا ہوا ہے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۱۸). کچھ حصہ میں پیچ دار بل دئے جاتے ہیں یا خوب صورت کشتیاں (دلہے) بنائی جاتی ہیں. (۱۹۳۷ ، رسالۂ تعمیر عمارت ، ۷۸).[دلہا (رک)].

---دار صف.
وہ کواڑ جس میں شیشہ یا تختہ جڑا ہوا ہو. جوڑی کواڑ انگریزی دلہہ دار ایک بڑھئی دو فٹ مربع تیار کر سکتا ہے. (۱۹۱۳ ، انجینرنگ بک ، ۱۳). [دلہہ + دار ، لاحقۂ صفت].

دَلی (فت د) امث.
مٹی کا ڈھیلا (جامع اللغات ، پلیٹس). [س : دلی **दली**].

دِلی (۱) (کس د) امذ.
چھوٹا گھر (سندھی نامہ ، ۱۶۰). [مقامی].

دِلی (۲) (کس د) صف.
جانی ، جگری ، باطنی ، خالص ، پکا جیسے : دلی دوست ، دل غم وغیرہ (فرہنگ آصفیہ). [دل + ی ، لاحقۂ صفت].

---اِرْتِباط (---کس ا ، سک ر ، کس ت) امذ.
باطنی ربط ، خلوص. ہم سے ٹھنڈی گرمیاں ... ان سے دلی ارتباط (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۷)۔ [دل + ارتباط (رک)]۔

---اِعْتِقاد (---کس ا ، سک ع ، کس ت) امذ.
سچی عقیدت . فقرا اور بزرگانِ دین کے ساتھ انھیں ایسا دلی اعتقاد تھا کہ اس کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی۔ (۱۹۱۰ ، آزاد (دیوانِ ذوق ، ۲۶))۔ [دل + اعتقاد (رک)]۔

---اُنْس (---ضم ا ، سک ن) امذ.
قلبی لگاؤ. بھائی آزاد ... ان کو بھی تم سے دلی انس ہے ... خدا کی قسم ... ان کے چہرے پر بھی موت کے آثار پائے گئے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۴۳)۔ [دل + انس (رک)]۔

---آرْزُو (---سک ر ، و مع) امث.
شدید خواہش ، بڑی تمنا. حسن آرا کی دلی آرزو تھی کہ میاں آزاد کی خوبو سے بخوبی واقف ہو جائیں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۹)۔ ہندوستان کی دلی آرزو تو یہ ہے کہ ... غیر کے لب میں ہندوستان کا روپیہ نہ جائے۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۱ : ۳) وارثی صاحب ... غزل کے نمائندہ شاعر ہیں ان کی دلی آرزو ہے کہ حمد خدا کے واسطے سے لوگوں میں متعارف ہوں۔ (۱۹۸۳ ، الحمد ، ۷)۔ [دل + آرزو (رک)]۔

---تَعَلُّق (---فت ت ، ع ، شد ل بضم) امذ.
گہرا لگاؤ ، محبّت ، انسیت. عظیم بیگ کو شاہد احمد سے دلی تعلق تھا۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۹)۔ [دل + تعلق (رک)]۔

---جَذْبات (---فت ج ، سک ذ) امذ ؛ ج.
گہرے اور سچے جذبات. مجال کیا کہ کسی کو اس کے دل کا حال معلوم ہو جائے بغیر اس کے کہ ان دلی جذبات کے متعلق ایک لفظ بھی زبان سے نکالے۔ (۱۹۱۱ ، غیب داں دلہن ، ۳۵)۔ یہ لازم نہیں کہ اس کے دلی جذبات سچ مچ وہی ہوں جو معرض بیان میں آئے ہوں۔(۱۹۸۲ ، ذکر خیرالانام ، ۱۱)۔[دل + جذبات(رک)]۔

---خواہِش (---و معد ، کس ہ) امث.
انتہائی خواہش ، بڑی تمنا. مرزا صاحب کی دلی خواہش تھی کہ کسی طرح محمد عسکری کو ... پھانس پھونس کے پہاڑ پر لے جائیں۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۷)۔ تیس برس بعد ۱۹۷۵ میں ان کی دلی خواہش پوری ہوئی۔ (۱۹۸۵ ، وہ قربتیں سی قربتیں وہ فاصلے سے فاصلے ، آخری فلیپ)۔[دل + خواہش (رک)]۔

---دوسْت (---و مع ، سک س) امذ.
جگری دوست ، گہرا دوست. کسی کا دلی دوست اخباروں میں بڑے شوق سے دیکھتا ہو گا کہ فلاں رجمنٹ کہاں ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۹۴)۔ [دل + دوست (رک)]۔

---راہ امث.
قلبی تعلق. نیازمند کو آپ سے دلی راہ ہے خدا گواہ ہے خط نہیں آتا جی گھبراتا ہے۔ (۱۸۸۶ ، انشائے سرور ، ۳۳)۔ [دل + راہ (رک)]۔

---رَنْج (---فت ر ، سک ن) امذ.
گہرا صدمہ ، گہرا رنج. اوّل تو بیگم صاحب کو دلی رنج ہو گا دوسرے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے۔(۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۹)۔ بے شمار احباب اداریے اور ان سے متعلق واقعات اور تقریبات نہیں جنھیں میں سمیٹ نہ سکا اس کا بھی دلی رنج ہے۔ (۱۹۸۵ ، وہ قربتیں سی قربتیں وہ فاصلے سے فاصلے ، ۷)۔ ف : ہونا۔ [دل + رنج (رک)]۔

---شَوق (---و لین) امذ.
بہت زیادہ آرزو. میں واقف ہوں ، بھائی صاحب واللہ بڑا دلی شوق ہے خدا سلامت رکھے حضور کو۔(۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۳) [دل + شوق (رک)]۔

---صَدْمَہ (---فت ص ، سک د ، فت م) امذ.
قلبی رنج ، شدید دُکھ. احسان الٰہیٰ ظہیر کے انتقال ... کا سن کر ہمیں دلی صدمہ ہوا ۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ مارچ ، ۱۲)۔ [دل + صدمہ (رک)]۔

---طَور پَر مَمْنُون ہونا محاورہ.
بہت شکر گزار ہونا. میں جناب مجید صاحب خطاطِ اعظم پاکستان کا دلی طور پر ممنون ہوں۔ (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۶)۔

---عِناد (---کس ع) امذ.
گہری دُشمنی ، سخت کینہ. ظاہر میں سب کے کہنے سے گلے لگ گئے اور میل کر لیا لیکن وہ اپنے دلی عناد سے مجبور ہیں ان کا دل صاف نہیں۔ (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۱۸) ۔ [دل + عناد (رک)]۔

---غَم خوار (---فت غ ، و معد) امذ.
سچا ہمدرد ، گہرا دم ساز. شیخ جی نے کہا یہ نوجوانی کا جوش ہے مگر میں آپ کا دلی غم خوار ہوں۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۱۹)۔ [دل + غم خوار (رک)]۔

---کَیفِیَّت (---ی لین ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
اندرونی حالت ، باطنی صورت حال. میں نے بھی اپنی دلی کیفیت عبدالرشید کو بتا دی۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۳۰)۔ [دل + کیفیت (رک)]۔

---مُحَبَّت (---فت نیز ضم م ، فت ح ، شد ب بفت) امث
سچی محبت ، گہری محبت. جب جانیں تمھیں ہماری دلی محبت ہے کہ ہم سے باغ کا حال صاف صاف کہہ دو۔(۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۷)۔ [دل + محبت (رک)]۔

---مَسَرَّت (---فت م ، س ، شد ر بفت) امث.
غیرمعمولی خوشی ، سچی خوشی. فتح پور میں یہ محسوس کر کے

مجھے دل مسرت ہوئی کہ میرا شہر مجھے بھولا نہیں ہے. (۱۹۸۳ ، دید و باز دید ، ۱۰۱). [دل + مسرت (رک)].

---منشا (---فت م ، سک ن) امث.
خیال ، ارادہ. شہزادی کا اصل منشا آزاد کے بلانے اور سمجھانے سے یہ تھا کہ ان کا دل ٹٹولیں اور دیکھیں کہ ان کا دلی منشا کیا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۵۰). [دل + منشا (رک)].

---مہربانی (---کس م ، سک ہ) امث.
بہت لطف ، بڑا کرم.

دلی مہربانی جو تھی روزِ اوّل
اوسی لطف سے تابہ آخر نبھائی

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵). [دل + مہربانی (رک)].

---ہمدردی (---فت ہ ، سک م ، فت د ، سک ر) امث.
غمگساری ، دوسرے کے درد کو اپنا محسوس کرنا ، مددگار ہونے کی کیفیت. مجھے اپنی عزیز بہن رابعہ سے جو پانچ چھ سال تک ہم مدرسہ بلکہ ہم جماعت رہی ہیں دلی ہمدردی ہے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۳۰). [دل + ہمدردی (رک)].

دِلی (۲) (کس د).
بطور لاحقہ مستعمل ، نرم دلی ، بددلی ، خوش دلی ، زندہ دلی. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۷۱).

دُلی (ضم د) امث.
مادہ کچھوہ (پراچین اردو ، ۲۶). [مقامی].

دِلّی (۱) (کس د ، شد ل) امث.
رک : دلہ. آنکھیں کھلیں ، جی روشن ہو ، چاروں طرف دیواروں میں قاعدے سے دلیاں ، بنگڑیے دار محرابوں کے طاق ایک کا ایک جواب. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۳۰). [مقامی].

دِلّی (۲) (کس د ، شد ل) امث.
دہلی. شمالی ہند کے ایک شہر کا نام ، جو حسب ذیل مرکبات میں مستعمل ہے ، اسے اردو زبان کا ٹکسال گھر کہنا چاہیے.

دلی میں آج بھیکھ بھی ملتی نہیں انہیں
تھا کل تلک دماغ جنہیں تاج و تخت کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰). میر صاحب کے جاتے ہی دلّی سونی ہو گئی. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۸). [ت : دلی ← दिल्ली].

---بسے تک فقرہ.
غدر سے پہلے (۱۸۵۷ سے پہلے). دلی بسے تک ... سب اطمینان اور آسودگی میسّر تھی. (۱۹۳۹ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۰۵).

---تیرہ صدی برباد ہوئی کہاوت.
اچھوں پر اس زمانے میں ضرور آفت آئی ہے (جامع اللغات).

---دِکھانا محاورہ.
(عو) • بچے کو کھلاتے ہوئے بچے کو سر اور کانوں سے پکڑ کر یا بغلوں میں ہاتھ دے کر سر سے اونچا اٹھا لیتے ہیں اس عمل کو دلی دکھانا کہتے ہیں • (ماخوذ : نوراللغات).

---دُور ہے کہاوت.
منزل مقصود دور ہے یا حصول مقصد میں ابھی دیر ہے ، مقصود اصلی ابھی دسترس میں نہیں ، ہنوز دلی دور است کا اردو ترجمہ.

اس مقام لا تعیّن پر وصول انور کہاں
آگے منزل پر جہاں سنئے کہ دلی دور ہے

(۱۸۷۷ ، دیوان انور دہلوی ، ۱۰۸).

کیا ہنسی ہے ڈھونڈ لینا منزل مقصود کا
اے دل مضطر ابھی کوسوں ہی دلی دور ہے

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۲۳۲).

جذبۂ دل کہتا ہے یہ ، ہے منزل جاناں قریب
اور سہا تقدیر ہنستی ہے کہ دلی دور ہے

(۱۹۴۷ ، سہا (ق) ، ک ، ۳۷).

---سے میں آؤں خبر کہے میرا بھائی ، گھر سے آئے کوئی سندیسا دے کوئی کہاوت.
یہ مثل ان لوگوں کی نسبت بولتے ہیں جن کو کسی بات کا علم ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے مگر وہ بوجہ غفلت یا کم عقلی کے اس امر سے غافل یا لاعلم ہوں (قصص الامثال ، ۱۵۵).

---سے پینگ آئی تب بڑے بکے کہاوت.
بڑی مشکل سے کام ہوا (جامع اللغات).

---کا روڑا (---و مج). (الف) امذ.
دلّی کا باشندہ ، دہلوی الاصل ، اس علاقے کا قدیم باشندہ جو یہاں کی زبان و تہذیب کا نمائندہ ہو. جو شخص سب آفتیں سہہ کر دلی کا روڑا ہو کر رہا اور دس پانچ پشتیں اسی شہر میں گزاریں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۷).

اردو کے دھنی وہ ہیں جو دلّی کے ہیں روڑے
پنجاب کو مَس اس سے نہ پورب نہ دکن کو

(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیات نظم ، ۱ : ۱۲). دلی کے روڑے تھے انھیں ہمارے. ذہن کی اصلاح سے زیادہ زبان کی فکر کھائے جاتی تھی. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۹۹) (ب) صف. خالصتاً دہلوی مزاج کا ، البیلا. او ہو ہو ہو ، آ ہا ہا ہا دتّی کا روڑا ہے کیا بڑی دماغ ہا ہا ہے کرتے آگے بڑھ جاتے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۹).

---کا لڑکا ہے فقرہ.
باشندۂ دہلی ہے (دریائے لطافت ، ۹۳).

---کی بیٹی متھرا کی گائے ، کرم پھوٹے تو باہر جائے کہاوت.
• غیر برادری یا غیر قوم میں شادی کرنے کے موقع پر مستعمل ، اہل دہلی اپنی بیٹی بیرونجات میں بہت ہی کم بیاہتے ہیں ... متھرا

میں چونکہ کرشن اوتار کا پیشہ گوالیوں میں گائے چرانے کا تھا اس سبب سے وہاں کے باشندے گائے کو اب تک باہر نہیں بھیجتے ہیں پس اگر ان دونوں باتوں میں سے جن کا ظہور ہو اس کی بدنصیبی کا باعث ہے«. (نجم الامثال ، ۲۰۶).

---کی دال والی مُنہ چِکنا پیٹ خالی کہاوت.
دلی کی دال بیچنے والی کی بکری بہت کم ہوتی ہے ، اس لیے خستہ حال رہتی ہے ؛ دلی میں عموماً گوشت کھایا جاتا ہے اس لیے دال کے خریدار کم ہیں (قاموس الفصاحت ، ۲۹۰).

---کی دِل والی مُنّھ چکنا پیٹ خالی کہاوت.
اس موقع پر مستعمل کہ پیسہ پاس نہ ہو اور سفید پوشی یا ظاہری رکھ رکھاؤ باقی ہو ، یا اصل میں کچھ نہ ہو مگر ظاہر ٹیم ٹام ہو. وہی مثل ہوئی۔ دلی کی دل والی منہ چکنا پیٹ خالی. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۳۳۵). »دلی کی دل والی منہ چکنا پیٹ خالی« یہ جو مثل مشہور ہے تو اس میں بہت کچھ صداقت ہے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱).

---کی کَمائی بارَہ بَنّی میں گنوائی کہاوت.
کسی کا محنت سے پیدا کیا ہوا مال جب بُری طرح خرچ ہو جاتا ہے تو سننے والا کہتا ہے (خزینۃ الامثال).

--کی کَمائی بَھنگ کے بھاڑے میں گنْوائی کہاوت.
ساری عمر کی محنت رائگاں گئی ، یا مال مفت میں ضائع کرنے کی بات کہتے ہیں (نجم الامثال ، ۲۰۶).

---کی کَمائی دِلّی ہی میں گنْوائی کہاوت.
کچھ بچایا نہیں سب کچھ خرچ کر دیا (جامع اللغات).

---کی کَمائی کانْدُو کے نالے میں نہائی کہاوت.
اس محل پر بولتے ہیں کہ جب کوئی شخص باہر کمائی کر کے وہیں صرف کر دے اور گھر خالی ہاتھ جیسا گیا تھا ویسا ہی واپس آئے (تصص الامثال ، ۱۵۶).

---کے بانْکے جِن کی جُوتی میں سَو سَو ٹانْکے کہاوت.
دلی کے بانکے چاہے کیسے غریب ہوں ان لوگوں کے نکتے ہیں (جامع اللغات).

---کے روڑے ہونا محاورہ.
اہلِ دہلی کی زبان سے تصحیح کرنا. دلی کے روڑے ہیں محاوروں کے ہاتھ پاؤں توڑے ہیں. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۷).

---میں رَہ کَر بھاڑ ہی جھونکا کئے / میں رَہے اور بھاڑ ہی جھونکا کہاوت.
نالائق ہی رہا ، اچھی جگہ رہ کر بھی لیاقت نہیں پیدا کی ، نااہل انسان کبھی ترقی نہیں کر سکتا ، داخلی اہلیت کو بہرحال خارجی حالات پر فوقیت ہے جب تک جوہر قابل نہ ہو ، بہتر سے بہتر ماحول

سے منفعت حاصل نہیں کی جا سکتی ، بڑے شہر میں رہے اور کھٹیا سے گھٹیا کام کیا (نوراللغات ؛ قاموس الفصاحت ، ۳۸).

---وال / والا صف.
دلی کی وضع کا ، دلی کا (باشندہ) ، دلوالی. انہوں نے بھولے مکانوں تک کا جائزہ لیا. دل والی دھوبنوں ... ساقنوں ، تنبولنوں کے گروہ تک نظرِ انتخاب دوڑائی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۳۰). دلی میں اب دلی والے کہاں ہیں ! (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۰۳).

دَلّے پَنْج (فت د ، پ ، سک ن) امذ.
گھوڑے کے آخری ایام جو بارہ سے لیکر بیس برس تک شمار کئے جاتے ہیں ، گھوڑے کی عمر کا تیسرا درجہ ، عمر سے ڈھلا ہوا گھوڑا (نوراللغات). [پ : دلے پنج दल्ले पंज].

دِلے دار کِواڑ (کس د ، ک) امذ.
(نجاری) جدید وضع کا کواڑ ، اصطلاحِ عام میں انگریزی قسم کے کواڑ یا جوڑی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یہ ہندوستانی کواڑ کی طرح سالم تختوں کا نہیں بنایا جاتا ، بلکہ کواڑ کے نمونے کا چوکٹا بنا کر اسکے بیچ میں تختہ یا شیشہ پھنسا دیتے ہیں جو اصطلاحاً دلا کہلاتا ہے چوکٹا عموماً دو یا تین خانوں کا ہوتا ہے جو عرض میں پٹیاں جڑ کر بنا دیے جاتے ہیں (اپ و ، ۱ : ۳۷).
[دلا + ف : دار ، داشتن - رکھنا + کواڑ (رک)].

دَلّیا (فت د ، سک ل) امذ ؛ ===== دلیہ.
۱. دلا ہوا اناج ، جَو ، جوار ، گیہوں وغیرہ کا دانے دار آٹا جو بھاڑ کر پسنے کے چورا کر لیا گیا ہو ، موٹا پسا ہوا غلہ. دلیا.
(۱۷۷۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۳۹).

آٹا دے یا دلیا دے
یا اس حساب سے پیسے دے

(۱۸۰۳ ، لازم المبتدی (ق) ، اشرف ، ۵). دلیہ دودھ میں پکوا کر بہت پتلا چمچوں سے پینے کے قابل پکوایا جائے. (۱۹۰۷ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۹۹). اسے پیس کر روٹیاں پکاتے ہیں یا ایک قسم کا دلیا تیار کرتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیہ عالم ، ۱ : ۱۰۶).
۲. گیہوں ، جَو یا جوار وغیرہ کے دلے ہوئے دانوں کی پتلی حریرے کی طرح پکائی ہوئی غذا جو حسبِ ضرورت میٹھی ، نمکین مریض یا سادہ ہوتی ہے.

آئے بڑی بہو وہ نمک اس میں ڈال دے
ہو جائے ان کی کھیر کا دلیا کسی طرح

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۳۲). باپ کے نام باجرے کے دلیے پر فاتحہ تک بھی دلوائے گیا مذکور. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۸۳). پھر ان کا قافلہ سستانے کے لئے رک جاتا بچہ دلیا اُڑاتا مزے میں ڈنڈے سے چیونٹیوں کے پل توڑتا. (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۳۷۸). ۳. چارہ ، سانی ، جانوروں کی غذا کے طور پر دلا ہوا اناج. دلیا مکا کا جانوروں کو بھی کھلاتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۰۷). [دلنا (رک) سے اسم صفت].

دَلیٹی (فت د ، ی مع) امث.
بھنے ہوئے چنوں کی دال بنانے کی چنے پیشے کی پلدیا ، دلنی (اپ و ، ۳ : ۱۱۰). [دلنا (رک) سے اسم مصدر].

دَلیٹی (فت د ، ی مع) امث اسدلیٹی.
(پنسہاری) دلیا یا دال دلنے کی چکی (اپ و ، ۳ : ۱۱۷). [دلنا (رک) سے اسم آلہ].

دَلیدَرپَن (فت د ، ی مع ، فت د ، پ) امذ.
رک : دلیدر/دَلِدَّر. تاجر نے اوس سے کہا بے شک تیری شح و حرص و دلیدرپن نے تجھ پر خیستہ حرماں کی جنایت کی. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۸۴). [دلیدر + دلِدَّر + پن ، لاحقۂ اسمیت].

دُلیچا (ضم د ، ی مع) امذ.
غالیچہ ، کارپٹ (پلینس). [پ : دلیچا दुलीचा].

دِلیر (کس د ، ی مع) صف.
خوف ، جھجک یا ہچکچاہٹ کے بغیر کسی کام یا اقدام پر آمادہ ، نڈر ، جرأت یا بے باکی سے کام لینے والا ، بے جھجھک ، بیبا ک.

ترکمان شہ توں بہوت ہے دلیر
کہ تجھ ہات تل دیو ہوتے ہیں زیر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۶).

دیندار دلیر اور دانا
بکم علم نہ سب منے سیانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۹). بعض ایک کے کرنے سے اور دلیر ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۹۳). اس معمول کی بنا پر لوگ اسقدر دلیر ہو گئے کہ ایک مرتبہ عین اقامت نماز کے وقت ایک بدو آیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۰۷). وہ ایک دلیر عورت ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۳۶). ف : ہونا. [ف].

ـــ زَبانی (ـــ فت نیز ضم ز) امث.
بے باکی ، چرب زبانی. ڈرتا ہوں کبھی ایسی دلیر زبانی سے دین کے معاملے میں گستاخی نہ ہو جائے. (۱۸۸۳ ، دربارا کبری ، ۵۰۳). [دلیر + زبان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرنا ف م ، محاورہ.
نڈر بنانا ، خوف سے نجات دلانا ، شہ دینا. ہر روز فاصلہ اس کا زیادہ کر کے تھوڑے ہی دنوں میں مرغابیوں پر دلیر کریں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۸۴).

صرف اک ربِّ ذوالجلال کا خوف
آدمی کو دلیر کرتا ہے

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۹۰).

دِلیرانَہ (کس د ، ی مع ، فت ن) م ف.
جرأت کے ساتھ ، بہادری سے ، بے باکانہ. غنیم کا دل بڑھتا تھا اور ان کے پیچھے دلیرانہ چلا آتا تھا. (۱۸۹۶ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۷۶). آپ نے ایک دلیرانہ کوشش سے ان کے ارادہ کو روکنے کا عزم بالجزم کیا. (۱۹۱۲ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۱۹). انہوں نے اپنے دلیرانہ کارناموں سے کافی شہرت حاصل کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۶۱). [دلیر + انہ ، لاحقۂ تمیز].

دِلیری (کس د ، ی مع) امث.
دلیر (رک) کا اسم کیفیت ، بے باکی ، بے خوفی ، شجاعت ، بہادری.

دلاور پسر جو دلیری کیا
تلنگ کار سب ملک گیری کیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۳).

وو لوچن ہیں تیرے تنسگ چور راوت
اوتو سوں دلیری نہ کر سب ہی باریے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۳). جو بات نہ دیکھی ہوئے تس میں دلیری نہ کر اور کرے تو پھر غافل مت ہوئے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۷۳).

کاٹے جگر تو اور دلیری ہوئی اسے
سیروں لہو پیا پہ نہ سیری ہوئی اسے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۷). جب بزدل سامنے سے ٹل گیا تو دلیری صابون کے جھاگ کی طرح بیٹھ جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۳۶). ف : کرنا ، ہونا. [دلیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دینا محاورہ.
کسی کام یا اقدام کی جرأت دلانا ، حوصلہ افزائی کرنا ، ہمت بڑھانا. رد جواب پر دلیری دے کر سمجھایا کہ یہ لوگ روایت کے معنی نہیں سمجھتے. (۱۸۸۳ ، دربارا کبری ، ۴۱۷).

ـــ کَرْنا محاورہ (قدیم).
مقابلہ کرنا.

بنجے سات شیراں سوں شیری کیا
بچاں سات اس کے دلیری کیا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۶۳).

دَلیل (فت د ، ی مع). (الف) امث.
۱. (أ) (منطق) وہ شے جس کا علم دوسری شے کے علم کا سبب یا علامت ہو. منطق کی اصطلاح میں یا علم مناظرہ میں دلیل وہ ہے جس کے جاننے سے کسی اور چیز کا جاننا لازم آئے. (۱۹۰۷ ، مکاتیب حالی ، ۷۶). (اا) حجت ، ثبوت ، وجہ.

گیان دلیل اگیان دلیل دونوں میں وہمات سبیل

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۱).

عشق کے اثبات کوں عاشق کی خواری ہے دلیل
تب تو یوں سنتا ہے ان سب واعظوں کے قال و قیل

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰). اس دعوے پر نہ کوئی دلیل ہے نہ حجت ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۳). بیکس بچوں کو مارنا بزدلی کی دلیل ہے اسے اس بات سے باز رکھنا تھا. (۱۹۰۲ ، جنگل میں منگل ، ۱۵۵).

دلیل کیا ہے کسی ماسوا کے ہونے کی
گواہ ساری خدائی خدا کے ہونے کی

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۴۴). ۲. رہنمائی.

چھوٹے آگ سے اس کے باعث خلیل
مسیحا کون نہیں اس کے دم کی دلیل

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵). یہ قصّہ میں نے صرف مدد اور دلیل کے متوز پر بیان کیا ہے۔ (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۰۶). (ب) صف. ۱. مقامات کی نشان دہی کرنے والا ، رہنما ، راستہ دکھانے والا ، گائیڈ.

اچھے جس کو غربت میں ایسا دلیل
دے راج مارگ اسے رودِ نیل

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، نصرتی ، ۱۰۳).

آوارہ ہوں میں گور کی منزل کے شوق میں
رہزن سلوک مجھ سے کرے گا دلیل کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳). دلیل ... رہبر و رہنما کے معنی میں بھی فصیح ہے۔ (۱۹۰۷ ، مکاتیبِ حالی ، ۷۶). مدینے کا لانے والا اور حاجیوں کا دلیل ... ہے۔ (۱۹۱۱ ، روزنامہ سیاحت ، حصہ سوم ، ۳۳۹). ۲. (طب) قارورہ ، شیشی میں بیمار کا پیشاب. دلیل ... اطبا کی اصطلاح میں قارورہ کو بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، مکاتیبِ حالی ، ۷۶). ۳. جس سے کوئی امر ثابت ہو جائے ، کسی امر کا ثبوت ، برہان ، حجت.

ایسی تہت یوں راتا ماتا تو اسے پانے سبیل
معرفت کی بات پوری خاطر لیاؤ دلیل

(۱۵۹۱ ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ۱۷). اوّل پوچھتا ہوں میں تم سوں دلیل. (۱۶۹۹ ، نور نامہ ، شاہ عنایت ، ۵).

نصب ہوتے ہی یہ ہے میزانِ دیدار و دلیل
حکمراں اسوقت اگر بالغیب ایماں ہے تو کیا

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۰). ان کی کامیابی کی یہ دلیل کیا کم ہے کہ اس وقت کے قریب قریب تمام مشاہیر مثلاً مولانا محمد علی جوہر ... نے ان کی قابلیت اور انشا کی داد دی تھی۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۱۰۶). ۴. ڈائرکٹر (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۶۶). [ع : (د ل ل)].

--- **الخُلف** (--- ضم ل ، ضم ا ، سک ل ، ضم خ ، سک ل) امث.
(منطق) ثبوت کے برعکس ، وعدہ کے خلاف. یہ مشہور دلیل الخلف ہے جس کے مطابق ہر وہ قضیہ جو خود کا انکار کرے کاذب ہے۔ (۱۹۶۵ ، تعارف منطق جدید ، ۴۴).[دلیل + رک : ال (۱) + ع : خُلف].

--- **الزائرین** (--- ضم ل ، غم ا ، ل ، شد ز ، کس ء ، ی مع) امث اج.
معلم ، وہ خصوصی طور پر متعین حضرات جو زیارت کے لیے جانے والوں کی رہنمائی کرتے ہیں. سید عبدالوہاب شیخ محمد کاظم خادم کاظمین کے وکیل ہیں اور حکومت انگریزی کی طرف سے دلیل الزائرین ہیں. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفر نامہ (حیدر) ، ۱۸۳).[دلیل + رک : ال (۱) + زائرین (رک)].

--- **اَلَسْت** کس اضا (--- فت ا ، ل ، سک س) امث.
ثبوت ، گواہی ، انسان کے پیمان کی طرف اشارہ ، (قرآن پاک کی آیت الست بربکم کی طرف اشارہ ہے) مراد یہ ہے کہ مخلوق کا وجود سے خالق کا وجود سمجھ میں آتا ہے۔

میری فطرت میں ہے رواداری
ہے دلیلِ الست میرا وجود

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۳۸). [دلیل + الست (رک)].

--- **اِقناعی** کسر صف (--- کس ا ، سک ق) امث.
ثبوتِ قناعت ، دلیل یا مفروضہ دلیل جس پر قناعت کرلی جائے

نہ سمجھنا دلیلِ اقناعی
مسئلہ ہے یہ سب کا اجماعی

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شقشقیہ ، ۳۱). [دلیل + ع : اقناع + ی ، لاحقۂ صفت].

--- **آرائی** امث.
حجت بازی ، بحثا بحثی. علمی مذاکرے کج بحثیوں اور فضول دلیل آرائیوں کا اکھاڑا بن کر رہ گئے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۹). [دلیل + ف : آرا ، آراستن ــ سجانا ، ترتیب دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- **باز** امذ.
حجّت کرنے والا ، مناظرہ کرنے والا. نوعِ انسان کے ... قیاسیوں کے ساتھ اپنے دلیل باز بھی ہوتے آئے ہیں. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۴۳ ، ستمبر : ۲). [دلیل + ف : باز ، باختن ــ کھیلنا].

--- **بازی** امث.
دلیل (رک) کا اسم کیفیت ، حجت بازی ، حجتیں نکالنا. ان کی دلیل بازی سے اس کے علاوہ اور کوئی نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا اور یہی بات ہم خود مانتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۸۹). [دلیل + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- **بَیِّن** کس صف (--- فت ب ، شد ی بفت) امث.
واضح ثبوت ، حتمی شہادت ، واضح حجت. ہٹ دھرمی کی تو اور بات ہے جب دلیل بیّن موجود ہو تو صاحب عقل کے لیے انکار حق بجانب نہیں ہے۔ (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۱۸). [دلیل + بیّن (رک)].

--- **پکڑنا** محاورہ.
۱. رہبر بنانا ، سند بنانا ، تقلید کرنا. باپ دادے کی رسم اور عبادت کو دلیل پکڑتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، نصیحت المسلمین (ق) ، ۱۷). ۲. شہادت کے طور پر پیش کرنا ، ثبوت لانا ، اپنے قول کی تصدیق کے لیے کسی بات کا سہارا لینا. اسی مقام سے علما نے دلیل پکڑی ہے کہ بیع آزاد کی قطعاً باطل ہے کسی طرح جائز نہیں۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۳۳۳).

وہ کہتے ہیں کسی کو حق ہے کیا ہم سے محبت کا
ثبوتِ جرم یہ اچھی دلیلِ دلنشیں پکڑی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام ، ۲۲۷).

--- **پیش کَرنا** ف م.
ثبوت پیش کرنا ، ثبوت فراہم کرنا. ان دلائل ... میں یہ دلیل جسے

میں پیش کر رہا ہوں شامل نہیں۔ (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس ، ۷۵)۔

---جمانا محاورہ۔
ثبوت دینا ، حُجّت قائم کرنا۔ اطال بعد مجرد پر کمر کس بیٹھے اور الٹی سیدھی دلیلیں جمانی شروع کر دیں۔ (۱۹۰۷ ، قبلہ نما ، ۷۱)۔

---راہ کس اشا ، صف۔
رہنما ، راستہ دکھانے والا۔ ادنٰی سے ادنٰی آدمی کے حالات زندگی بھی حقیقت شناسی اور عبرت پذیری کے لیے دلیل راہ ہیں۔ (۱۹۱۱ ، سیرت النبیؐ ، ۱ : ۸)۔ ہر چند کہ وہ دل کو ، دلیل راہ ، (رہنما) قرار دیتے ہیں ، لیکن وہ جنوں کی کیفیت سے کبھی دو چار نہیں ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۵۸)۔ [دلیل + راہ (رک)]۔

---راہ بَنْنا محاورہ۔
رہنمائی کرنا ، راستہ دکھانا ، آغاز کار کے لئے مثال یا نمونے کا کام کرنے والا ، پیش رَو۔ ترکی شاعری کی تاریخ معرکہ کی تصنیف ہے ، جو یورپ کے مصنفین کے لئے دلیل راہ بنی ، مسٹر گب نے ۶ جلدوں میں لکھی تھی۔ (۱۹۱۳ ، افاداتِ مہدی ، ۲۳۱)۔

---رَوشَن کس صف (---و لین ، فت ش) است۔
واضح ثبوت۔

دسویں کا تقرر ہے دلیلِ روشن
دس حصّے زیادہ ہے ثوابِ مجلس

(۱۸۸۵ ، عشق (مہذب اللغات))۔ [دلیل + روشن (رک)]۔

---ساطِع کس صف (---کس ط) است۔
روشن اور واضح ثبوت۔ ہر فقرہ ان سارٹیفکٹوں کا محمد شفیع کے مجرم اور مستحق سزائے سخت ہونے پر دلیلِ ساطع اور برہان قاطع ہے۔ (۱۸۸۰ ، تواریخ عجیب ، ۹۵)۔ [دلیل + ساطع (رک)]۔

---سَحَر کس اضا (---فت س ، ح) است۔
علامتِ صبح ، طلوع آفتاب کی نشانی۔

ظلمت کدے میں میرے ، شبِ غم کا جوش ہے
اک شمع ہے دلیلِ سحر ، سو خموش ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰)۔ [دلیل + سحر (رک)]۔

---صَرِیحی کس صف (---فت ص ، ی مع) است۔
مکمل ثبوت ، وضاحت۔ دلیل صریحی ہے کہ ممبران کونسل کی (رائے) اس مقدمہ میں بالکل مذبذب ہے۔ (۱۸۵۹ ، نامۂ واجد علی شاہ (اختراق) ، ۸۰)۔ [دلیل + صریح (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---عَقْلی کس صف (---فت ع ، سک ق) است۔
واضح منطقی دلیل۔ متکلم یہ چاہتا ہے کہ سامع کے خیال میں یہ ڈالے کہ دلائل عقلی و لفظی میں سے دلیل عقلی اختیار کی ہے۔ (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۵۳۸)۔ [دلیل + عقل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---قاطِع کس صف (---کس ط) است۔
انتہائی ثبوت ، اتمام حجت۔

جب رہنما موہنو قران میں حق نے بولیا
توحید کے بیان پر ہو ہے دلیلِ قاطع

(۱۷۳۷ ، دیوان قربی ، الف ۲۷)۔ دلیل قاطع اوپر فنا ہونے تمام مخلوقات کے ... کافی اور وافی ہے۔ (۱۸۳۳ ، سعادتِ دارین ، ۲۰)۔ اس مضمون پر قرآن مجید کی حسب ذیل آیات بھی دلیل قاطع ہیں۔ (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۳۷۳)۔ [دلیل + قاطع (رک)]۔

---قَطعی کس صف (---فت ق ، ط) است۔
واضح ثبوت ، حتمی ثبوت۔ فرضیت سے پانچوں نمازوں کی تو جواب اوس کا یہ ہے کہ دلیل ظنی ہے اور فرضیت دلیل قطعی سے ثابت ہوتی ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۲۸)۔ [دلیل + قطعی (رک)]۔

---کامِل (---کس م) است۔
(قانون) مکمل توجیہہ ، پورا ثبوت (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [دلیل + کامل (رک)]۔

---کَرْنا محاورہ۔
بحث کرنا ، مناظرہ کرنا ، حجّت پیش کرنا۔

کرے کن دلیل و دلائل سوں عشق
دلیلاں سی ہلجے ہیں عالم ہزار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۸)۔

اب کوئی اس میں کیا دلیل کرے
جسکو چاہے خدا ذلیل کرے

(۱۸۶۰ ، زہرِ عشق ، ۱۰)۔ اگر کوئی شخص یہ دلیل کرنے کو آمادہ ہو ... تو میں کہوں گا کہ جرگہ نے ... بہت زیادہ نقصان اٹھایا ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۴۶)۔

---لانا محاورہ۔
حجّت پیش کرنا ، ثبوت دینا۔

کبھی انکارِ قیامت پہ میں لاتا تھا دلیل
کبھی تکرارِ تناسخ پہ مجھے سو حجت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۰)۔ انسان کی تمام مصنوعات درحقیقت خدا کی مصنوعات ہیں ... اس پر دلیل لانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ (۱۹۱۳ ، حالی ، مکاتیب ، ۸۲)۔ پہلے مصرع میں کوئی دعویٰ کیا جاتا ہے اور پھر اس دعوے کو ثابت کرنے کے لیے شاعرانہ دلیل لائی جاتی ہے۔ (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۲۲۲)۔

---لَفْظی کس صف (---فت ل ، سک ف) است۔
سخن سازی ، تاویل۔ متکلم یہ چاہتا ہے کہ سامع کے خیال میں یہ ڈالے کہ ... دلیل عقلی اختیار کی ہے جو دلیل لفظی سے قوی ہوتی ہے۔ (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۵۳۳)۔ [دلیل + لفظ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت]۔

---مُتَواتِر کس اضا (---ضم م ، فت ت ، کس ت) است۔
ایک کے بعد دوسرا ثبوت ، ایسی گواہی جس کی تائید میں کئی اور

شہادتیں موجود ہوں. ترجیح ہمارے نزدیک دلیل کو قوت سے ہے نہ کثرت ادلہ سے یعنی فی نفسہ دلیل قوی ہو جیسے ایک طرف دلیل متواتر ہے اور دوسری طرف آحاد تو متواتر کو ترجیح ہو گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۲۶). [دلیل + متواتر (رک)].

---مُحکَم کس صف(---ضم م ، سک ح ، فت ک) امث.
واثق ، پختہ ، مضبوط ، پکا ثبوت.

انت انا جو تجکو رب الجلیل بولا
تیری یکانگی پر محکم دلیل بولا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۱). [دلیل + محکم (رک)].

---مَزِید کس اضا(---فت م ، ی مع) امث.
(قانون) **، زائد دلیل یا زائد بحث** ، (اردو قانونی ڈکشنری). [دلیل + مزید (رک)].

---مَعقُول کس اضا(---فت م ، سک ع ، و مع) امث.
(قانون) **، صحیح ثبوت ، ٹھیک دلیل ، اچھی دلیل ، اصل حقیقت ، معتبر نشان** ، (اردو قانونی ڈکشنری). [دلیل + معقول (رک)].

---نِکالنا محاورہ.
ثبوت تلاش کرنا ، ایسے نکتے تراشنا جنھیں حجت قرار دیا جا سکے ، اعتراض کرنا.

دلالت کیوں نہ ہووے حسن کی عشق
دلیلیں بھی نکالیں وہ دلا اب

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۴۳).

---وارِد کَرنا محاورہ.
تاویل کرنا ، ثبوت لانا. پس مقتضائے عقل یہی ہے کہ جس امر کو بہت حجت کے بعد اپنے اوپر گوارا کریں ، بغیر وارد کرنے دلیل کے اسکو اختیار کرنا چاہیے. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۹).

دَلِیل (فت د ، ی مج) امث.
۱. **سپاہیوں یا فوجیوں کی سزا جس میں ان کا اسباب اور ہتھیار کمر پر باندھ کر مقررہ وقت تک کھڑا رکھنے ،ٹہلانے یا قواعد کراتے ہیں.**

دنیا میں صبح و شام کو یکجا نہیں قیام
ان دونوں کالے گوروں کی شاید دلیل ہے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۴۲). میری دلیل ہو رہی تھی اس کے پیچھے پیچھے دوڑتا پھرتا تھا(۱۹۳۶ ، پریم چند،واردات، ۵۲).

ہم لکھ رہے ہیں لکھتے رہے لکھتے جائیں گے
جس طرح سوالجر کو سزا میں ملے دلیل

(۱۹۶۸ ، جنگ ، کراچی (انعام درانی) ، ۱۶ نومبر : ۵). ف : ملنا ، ہونا. ۲. **طلبائے سکول کا بعد بند ہونے سکول کے کچھ دیر کے لیے پیچھے ٹہرانا**(اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۰۰). [انگ : Drill].

---بولنا محاورہ.
کھڑا رہنے یا ٹہلنے یا قواعد کرنے کی سزا دینا. دس سیر آٹا روز پیسے اور دو گھنٹے روز دلیل بولی جائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۹۸)میری دلیل کیوں بولی گئی[۱۹۴۴ ، صیدوصیاد،۵۳].

---خانی امث.
فوج سے متعلق سامان رکھنے کا تھیلا. تکیری ، بنگی ، پالین دلیل خانیاں ، چھولداریاں دے کر رخصت کیا. (۱۸۵۱ ، بہاردانش، ولایت علی ، ۸۳).[دلیل+خان (خانہ کی تخفیف)+ی، لاحقۂ تانیث].

دِلِیل (کس د ، ی مج) صف (قدیم).
دلیر ، بہادر.

بنائے تھے وو اسی میں جناور دلیل
کہ تہا یک گدڑا و دسرا سو بیل

(۱۶۰۹ ، ضمیمہ قطب مشتری ، ۱۱).

اے پی بن بیاہی اور ایسی دلیل
عشق بازی بھی ہے کوئی کیا کھیل

(۱۸۸۰ ، قلق (فرہنگ اثر)). [دلیر (رک) کا بگاڑ].

دَلِیلی (فت د ، ی مع) صف.
حجت لانے والا ، بحث کرنے والا (جامع اللغات). [دلیل + ی ، لاحقۂ صفت].

دَلِیلَین (فت د ، ی مع ، ی لین) امذ،ج.
دبِّ اکبر کے دو ستارے. گھڑی ... دب اکبر کے دو ستاروں دلیلین کی گردش کے مشاہدہ سے وقت بتانے کے لیے استعمال کی جاتی تھی. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۵۵). [دلیل + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

دَلی مَسُور (فت د ، م ، و مع) امث.
مسور کی دال. کھچڑی ، ارہر یا کھچڑی یا دلی مسور یا مونگ یا ماش دھوئی دال کی ہو. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۹۰). [دلی + مسور (رک)].

دَلَیتی (فت د ، ے لین ، مع) امث.
دلیتی ، دانہ دلنے کی چکّی (نوراللغات). [دلنا ، اسم آلہ].

دَلَیہ بَنانا محاورہ.
(مجازاً) کچل کر ریزہ ریزہ کر دینا. مٹھی بھر خانماں برباد ترکوں اور عربوں نے ان کا دلیہ بنا دیا. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۳۴).

دَم (۱) (فت د) امذ.
۱. (اَ) **سانس ، نفس.**

زمیں پر کیا بلا کیا شور کیا غوغا ہوا پیدا
بتا کچ دل میں دکھ داتیا نہ نکلے غم تھے دم بھر کر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶). ایک ساعت کہیں نہ جا کہ دم میرا گنتی میں پڑا ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۵).

انیس دم کا بھروسہ نہیں ٹھہر جاؤ
چراغ لے کے کہاں سامنے ہوا کے چلے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۹۶).

ذرا سی کشمکش میں بھی یہ ظالم ٹوٹ جاتے ہیں
مرے دم کی نزاکت ہے تمہارے عہد و پیماں میں
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، ۲ : ۹۶). **(ا) سانس لینے کے عمل میں اندر جانے والا یا باہر آنے والا سانس.**

سینے سے آبرو کے ہر دم کے ساتھ آنجھو
نکلا ہے یوں کونے سے جیوں آنکھ ہر بروبا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶). اسکی بندگی قرب اور سعادت دارین کا سبب ہر یک دم جو نیچے جاتا ہے مُمِدّ حیات اور جو اوپر جاتا ہے مفرح ذات ہے. (۱۸۵۵ ، ترجمہ گلستان ، ۱). ۲. **لمحہ ، آن ، پل ، وقت ہنگام ، موقع.**

ذکر جل تت ایسا یاد ہر دم اللہ تانوں
ہوے ہر اعضا ہرتن توڑے ناسوت یاوے ٹھانوں
(۱۵۹۰ ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ۱۰۳).

اب پیاز تھے اب ہم تُجے ، غم تھے سو کر ہے غم بجے
توں ہیں مدد ہر دم مجے ، تج بن نہیں کوئی یاعلی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۱).

تیرے مکھ پاس عقل اب کم ہے
جب تجھے دیکھوں عیش اس دم ہے
(۱۷۰۳ ، فائز ، د ، ۹۳). اگر اس دم میرے ساتھ کچھ باتیں کرنے تو کیا خوش ہوں. (۱۸۰۱ ، بہت گلشن ، ۲۲).

آتا ہے تو آجا کہ کوئی دم کی ہے فرصت
پھر دیکھئے آنا بھی ہے دم یا نہیں آنا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۹).

ہو گئیں ساری نمازیں عشق کی دم میں ادا
رکھدیا سر ہم نے جس دم خنجر جلاد پر
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۲).

منظر دھواں دھواں ہے طبیعت اداس ہے
اک کم سخن نظر ، دمِ رخصت اداس ہے
(۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی (برگِ نَے ، ۱۰۹)). ۳. **(ا) ہستی ، وجود ، ذات ، طفیل.**

ہوا کفر کالا اسی دم ستی کہ ماریا ہے دم اُنے ہم ستی
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۲).

گرم دم سیں دنیا میں گرمی کی رت
دمِ سرد سیں ہوئے سردی جو اَت
(۱۶۹۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۲۸).

بادۂ گلگوں شفق ، جامِ بلوریں آفتاب
بزمِ زنداں میں ہے ساقی تیرے دم کی روشنی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۲). دادی کا ایک دم ، وہ اس پر دسوں دیوانی تھیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۱).

مٹنے والے کے دم سے روشن ہے شمعِ توحید دو جہاں میں
زباں پہ بعد از خدا جب آیا بٹنے والے کا نام آیا
(۱۹۸۳ ، معمارِ اُمّ ، ۴۰). **(اا) نفر ، متنفس.**
دو دم ہیں کچھ بڑی نہیں بات کیا بھیڑ بھڑکا ہے میرے سات
(۱۸۰۲ ، تفسیر عقدہ ، ۲۵). بس ہاتھیں دم اسوقت آسمان کے نیچے کھڑے بھیک بیٹھے ہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۶) . سودا سلف بازار سے لے آؤ ہوں گھر والی کتاب تیار کر دیتی ہے. ہم بس دو ہی دم ہیں. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۱۲۲). ۴. **تلوار ، خنجر یا نیزے کے کاٹنے یا تراشنے والے آلے کی دھار.**

ظاہر کے دوست آئے نہیں کام وقت پر
تلوار کاٹ کیا کرے جسکو جو دم نہیں
(۱۷۰۳ ، فائز ، د ، ۱۹۱).

چالیس ہاتھ بڑھتی تھی اعدا کے قتل کو
اعجاز تھا یہ جنگ کے دم ذوالفقار کا
(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امامت ، ۱۵).

کاسہ لیسان جہان کی رگِ جاں کے حق میں
دمِ شمشیر ہے اس شیرِ خدا کا ایماں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۲۶). ۵. **سانس لینے کی قوت ، نالہ و آہ کرنے کی سکت.**

سنگت اپے اپناں لے محرم سکیاں
کہ دم تنے تھیاں سو وو ہمدم سکیاں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۳).

ارمان کہاں ضعف میں تاثیر الم کے
لالے ہیں پڑے اب تو ہمیں آہ کے دم کے
(۱۹۴۱ ، کلیات فانی ، ۲۰۶). ۶. **(ا) قوّت ، توانائی ، زور ، سکت.**

کیوں مارنے ہو تیغ سیتی ہم میں دم نہیں
پنہاں نگہ تمہاری پہ گھٹتی سوں کم نہیں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۹). بادشاہ کی سپاہ میں اب کچھ دم باقی نہیں ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۰۲). کسانوں میں روپیہ نہ ہونے کے سبب اب بالکل دم نہیں ہے. (۱۹۰۰ ، گزشتہ عافیت ، ۱ : ۲۹۰).

محبت کے بندھن یہ کچے سے دھاگے
بڑا دم بڑا زور رکھتے ہیں آگے
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۵۷). **(اا) مشینری ، کل پرزوں کی طاقت ، سہارا ، کارآمد ہونے کا عمل.** اس قسم کے بیرنگ ... میں اتنی طاقت اور دم نہیں کہ ان حالات میں زیادہ دیر تک کام دے سکیں. (۱۹۳۹ ، موٹر انجینئر ، ۹۳). ۷. **حوصلہ ، ہمت.**

نزع میں دم تیرے پاس آنے کا ہم رکھتے ہیں
دم میں دم جب تلک اپنے ہے یہ دم رکھتے ہیں
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۲۹).

عاشق کرے شکایتِ معشوق کس طرح
یہ تاب یہ مجال یہ طاقت یہ دم نہیں
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۳۶). ہنس کے کہا اب بھی لڑائی کا دم ہے؟ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۰۹).

لکھے مریض کو نسخہ جو اپنی جانب سے
یہ کب دماغ میں اس کم دماغ کے دم ہے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰). ۸. **(ا) مضبوطی ، اصلی حالت پر آجانے کی طاقت.** وہ الکیوں کا حقی نیچرل ہم و خم ، چستی ، لچک ، اور دم. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، سجاد حسین ، ۱۰). **(اا) مضبوطی کپڑے یا دوائی کی (پلیٹس ؛ جامع اللغات).** ۹. **فریب ، دھوکا ، جھانسا**

دم مجھے دیتا ہے تو بنتی ترا ہوں آشنا
غیر سے پھر ملتا ہے کیوں اگر یہ دم نہیں
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی (جعفر علی) ، ک ، ۱۰۵).

میں آزما چکا ہوں نہ کھانا کوئی فریب
اس بیوفا کا قول و قسم دم سے کم نہیں
(۱۸۳۰ ، شہیدی (کرامت علی) ، د ، ۵۳).
چال چکما فقرہ دم جھانسا فریب
سیکھ جائے کوئی اس دم باز سے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۳۳). ۱۰. (أ) سانپ کی پھنکار.
اژدھا توپ ہے دم اس کا ہے وہ ضرب مثل
ساتوں افلاک کو گولی کی طرح جائے نگل
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۹). (أأ) سیٹی یا کسی خول دار شے میں پھونک مار کر آواز نکالنے کا عمل ؛ مراد : کوئی دعا یا منتر وغیرہ پڑھ کر پھونکنے کا عمل ، دعا ، جادو جو پھونکا جائے.
زندہ جب خلقِ خدا صور کے دم سے ہو گی
رونق اس بزم کی حضرت کے قدم سے ہو گی
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۰۷). (أأأ) (مجازاً) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا معجزہ جس میں وہ قُم باذنِ اللہ کہہ کر (خدا کے حکم سے) مُردوں کو جِلاتے تھے.
تیرے نیہہ بن جیو نا منج نہ بھاوے
مسیحا تمن آپ دم سوں جلا منج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۷۳).
گلہ اے عیسوی دم یک بات تعنف سوں کر
جاں بخش مجھ کوں تیرا آواز ہے سراپا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰).
مر گئے ہم مسیح کے دم میں
یہ بھی اک واقعہ عجیب ہوا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵). بعذات کی تفسیر شیاطین کی پھونک اور دم سے بھی کی گئی ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۱۱۳). ۱۱. ایک وقت میں رک کے پھر چلنے کا عمل جسکے بعد وقفہ آتا ہے. سانڈنیوں کا سلسلہ جن کے سو سو کوس کے دم. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۷۳). ۱۲. سلگے ہوئے تمباکو کو منھ سے کھینچنے اور پھر دھوئیں کے ساتھ خارج کرنے یا نکالنے کا عمل ، کش.
جو دم حقے کا دوں بولے کہ میں حقّہ نہیں پیتا
بھروں جلدی سے گر سُلفہ کہے سُلفہ نہیں پیتا
(۱۸۲۴ ، مصحفی (سہ ماہی تحریر دہلی ، ۱ ، ۲ : ۱۱۲)). صدقے صدقے ساقی کے لئے دم کتنا خوب فرمایا ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۳). چرس کا دم یا افیم کا اتنا تگل کے جھومتے جاتے ہیں. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، حیات طیبہ ، ۲۷۶). ۱۳. پانی کا گھونٹ (فیروز اللغات ؛ پلیٹس). ۱۴. حسرت یا آرزو کا اظہار ، دعا ، فریاد.
یا اپنے نہیں ہے دم میں تاثیر
یا اٹھ ہی گیا اثر فغاں سے
(۱۷۹۳ ، اثر دہلوی ، د ، ۳۵). ۱۵. بھٹی یا تندور کی ہوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۱۶. غرور ، تکبّر ، ضد ، ہٹ.
روٹھنے کا سبب بھی ہم سمجھے
یہ رُکھائی یہ ضد یہ دم سمجھے
(۱۸۵۷ ، بحرِ اُلفت ، ۳۵). ۱۷. (مجازاً) زندگی ، حیات ، جان.
فاطمہ کا تو ہے دم سب یہ ترا ہے کرم
ہے تو ذوی الاحترام یا امام یا امام
(۱۵۹۱ ، سروری (قدیم اردو مراثی ، ۸۷)). ۱۸. (مجازاً) یادِ خدا.
ولیاں میں نہ تجہ سار کوئی کم ہوا
ہر یک شے میں تجہ یار کا دم ہوا
(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ (ق) ، ۱). ۱۹. سالن یا چاولوں کی دیغ یا دیگچی کی بھاپ بند کرنے کا عمل جو سالن یا چاولوں کو بھاپ کی حرارت سے گلانے کے لیے کیا جاتا ہے ، دم پخت. چاپ گل گئی ہوں تو اتار لیجئے نہیں تو تھوڑی دیر کے لئے ڈھانپ دیجئے تا کہ دم میں گل جائیں. (۱۹۷۶ ، کھانا پکانا ، ۷۵). ۲۰. (تصوف) حرکت باطنی کو دم کہتے ہیں یعنی حرکت ذاتِ باری کو (مصباح التعرف ، ۱۹). ۲۱. (پارچہ بافی) بُنائی کے وقت تانے کے تاروں کا اوپر نیچے کا ہر ایک حصہ جو بُنائی میں باری باری تلے اوپر ہوتا رہتا ہے اصطلاحاً دم کہلاتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۱۷۱). ۲۲. (آتش بازی) آتش بازی کا زور یا عمل قوّت (ا پ و ، ۸ : ۷۷). ۲۳. (موسیقی) تال کے بعد کا وقفہ. چار تال اکتالہ اس میں تین ضرب پوری ایک خالی ہوتی ہے باقی حصّے کو وقفہ اور دم کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۹۳). ۲۴. شیخی ؛ دعویٰ (ماخوذ : نور اللغات). ۲۵. بطور لاحقہ ، تراکیب میں مستعمل.
شہزادہ کہ لشکر سے برق دم تھا
بادل سا ہوا کا ہم قدم تھا
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲۷).
مولودِ سعید مریم طبع
عیسیٰ دم و گوہرِ یم طبع
(۱۸۷۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۲۸۱). [ف]

--- اَٹکا ہونا محاورہ.
۱. سانس باقی ہونا ، سانس رکا ہونا ؛ مرنے کے قریب ہونا.
پہونچے حسین لاش پہ جس دم بچشم نم
اٹکا ہوا تھا آنکھوں میں ابن حسن کا دم
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۸۳). ۲. دل لگا ہونا ، فکر لگی رہنا ، تعلق خاطر ہونا.
کہیں اُلجھا ہوا ہے دل تمھارا
کہیں اٹکا ہوا ہے دم ہمارا
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۲). اب اخیر وقت ہے مگر رتن بائی میں دم اٹکا ہوا ہے. (۱۹۳۱ ، رُسوا ، بہرام کی رہائی ، ۱۵۲).

--- اَٹکنا محاورہ.
۱. سانس کا سینے میں رُک کر رہ جانا ، زندگی کا آخری سانس لینا ، جان کنی کے عالم میں ہونا.
جو سانس ہے اس میں جھٹکا ہے سینے میں اب دم اٹکا ہے
بس ایک نگہ بس ایک نظر مرتے احمدؐ پیارے میں صدقے
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۳۰).
کیا حسرتِ دیدار کہوں عیسیٔ دوراں
آنکھوں میں دم اٹکا ہے دم چارہ گری ہے
(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۲۶). ۲. فکرمند ہونا ، دل لگا ہونا ، تعلق

خاطر ہونا۔ کیا جانوں دم کہاں اٹک رہا تھا کہ جیتا تھا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۸)۔

تو کیا دم مرا یوں ہی اٹکا رہے
تو کیا غم کا ہر وقت کھٹکا رہے
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۸۲)۔

ـــــ اُچانا محاورہ (قدیم)۔
دعویٰ کرنا ، شیخی مارنا ، دم مارنا ، کچھ کہہ سکنا۔ بایزید ، شبلی ، جنید ابراہیم ادہم ، ان کے حضور کوئی نہیں اچاتے تھے دم۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۹)۔

ـــــ اِحْتِضار کس اضا (ـــــ کس ا ، سک ح ، کس ت) امذ۔
وقت نزع ، دم نکلنے کا وقت۔

بیاسا ہے نوجوان ہے غریب الدّیار ہے
شدّت ہے کرب کی کہ دم احتضار ہے
(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات))۔

ہم اور لطف ہم آغوشیٔ عروس اجل
نوید وصل دم احتضار آتی ہے
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۱۶۰)۔ [دم + احتضار (رک)]۔

ـــــ آخِیر کس اضا (ـــــ فت ا ، ی مع) امذ۔
زندگی کی آخری سانس ، وقت نزع ، عالم جاں کنی۔

دم اخیر تو کر لیں نظارہ جی بھر کے
الہیٰ خنجر سفّاک آبدار نہ ہو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۶)۔

دم اخیر بھی دل میں یہی خیال رہے
یہ کام کر نہ سکا میں وہ کام کر نہ سکا
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۲۲)۔ [دم + اخیر (رک)]۔

ـــــ اُڑانا / اَوْڑانا محاورہ۔
کش لگانا۔ ریل میں بیٹھے بیٹھے اس طرح آگ جلا کر چلم کے دم اوڑاتے چلے جاتے ہیں اور غافل اوس خطرہ سے ہوتے ہیں جو اس حرکت سے ہے۔ (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ ، جنوری : ۸)۔

ـــــ اَڑْنا محاورہ۔
رک : دم اٹکنا۔

دم میں اک دم سا ہو مارا کسی کی یاد نے
یہ ہوئی حالت کہ دم سینے میں اڑ کر رہ گیا
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۳)۔

طوق کی وجہ سے سینے میں جو دم اڑتا ہے
کبھی اٹھتا ہے کبھی خاک پہ گر پڑتا ہے
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۹۸)۔

ـــــ اَژْدَر کس اضا (ـــــ فت ا ، سک ژ ، فت د) امذ۔
اژدھے کی پھنکار۔

گر نہ جاں سوز غم گیسوئے جاناں ہوتا
نہ کبھی یوں دم اژدر شرر افشاں ہوتا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۹)۔

بزم میں اہلِ سماعت کے جلے جاتے ہیں دل
نفسِ گرم ہے تیرا دمِ اژدر واعظ
(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۱۹۹)۔ [دم + اژدر (رک)]۔

ـــــ اُکْتانا محاورہ۔
بیزار ہو جانا ، تنگ آ جانا ، پریشان ہو جانا۔ قمار بازی اور خانہ بدوشی کی زندگی سے دم اُکتا گیا ہے۔ (۱۹۲۳ ، خون راز ، ۱۰)۔

ـــــ اُکھڑا ہونا محاورہ۔
سانس کا بے سلسلہ ہونا (نوراللغات)۔

ـــــ اُکھَڑْنا (اُوکھَڑْنا) محاورہ۔
۱. **سانس کا بے قاعدہ چلنا ، سانس اُلٹنا ، دمے کے مریض کا سانس پھولنا۔**

کوچے میں تیرے یار ٹھہر سکتا ہے کوئی
جو پاؤں جمائے وہیں دم اس کا اُکھڑ جائے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۳۳)۔ تھوڑا سا بوجھ اٹھایا اور دم اکھڑا مگر اس مرض میں آدمی مرتا نہیں بے فکر رہو۔ (۱۹۲۶ ، چوتھی دنیا ، ۴۰)۔ ۲. (أ) **عالم نزع ہونا۔**

فرما کے یہ گہوارۂ اصغر پہ جھکے شاہ
دیکھا جو دم اکھڑا تو ہوا صدمۂ جاں کاہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۷)۔

دم اکھڑتا ہے کسی کا اور وہ بیٹھے ہیں خموش
دیکھ لے یہ منظر عبرت کسے اب ہوش ہے
(۱۹۱۰ ، گلکدہ ، عزیز ، ۱۰۷)۔ (أأ) **پامال ہونا ، روبہ زوال ہونا۔**

دم کو تہذیب کے سینے میں اکھڑتے دیکھا
ایڑیاں خاک پہ ایماں کو رگڑتے دیکھا
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۷۳)۔

ـــــ اُلْٹا چلْنا محاورہ۔
سانس اکھڑنا ، عالم نزع ہونا۔

تیرے بیمارِ محبت کا بھروسا کیا ہے
اب تو چلتا ہے دم اے رشک مسیحا الٹا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰)۔

ـــــ اُلَٹْ جانا / اُلَٹْنا محاورہ۔
۱. (أ) **سانس رُکنا ، دم گھٹنا ، جی گھبرانا۔**

ضعف کی شدت سے گھبراتا ہے دم
آہ کرتے ہی اولٹ جاتا ہے دم
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۴۴)۔

زیادہ گفتگو سے شاد اپنا دم اُلٹتا ہے
ضرورت کے لیے کافی ہو اتنا بول لیتے ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد ، میخانۂ الہام ، ۳۰۳)۔ (أأ) **نزع کا عالم طاری ہونا ، جاں کنی کی حالت ہونا ، سانس اکھڑنے کے قریب ہونا۔**

دل چھن گیا کہ آہ کلیجا ہی کٹ گیا
برچھی نکہ کی لگتے ہی بس دم الٹ گیا

(۱۸۸۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۶۹).

بیمار کا تمہارے کل دم اولٹ گیا تھا
کہتے ہیں آج اس پر پھر شب وہی کڑی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۹۰). (اا) بدحواس ہونا ، دیوانگی طاری ہونا.

ادھر اس کی نگہ کا ناز سے آکر پلٹ جانا
ادھر مڑنا تڑپنا غش میں آنا دم الٹ جانا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۱۳).

---اُلجھانا محاورہ.
طبیعت میں اضطراب پیدا کرنا ، پریشان کرنا.

کہہ نہیں سکتا ہوں کیا جان پہ بن جاتی ہے
دم جو اولجھاتی ہے تنہائی میں اولجھن میرا

(۱۸۶۶ ، ہزبر ، د ، ۲۶).

---اُلجھنا محاورہ.
گھبرانا ، پریشان ہونا ، اُلجھن کا شکار ہونا.

دم اولجھتا ہے تڑپتا ہوں ذرا تاب نہیں
یا الہیٰ یہ شبِ ہجر ہو کوتاہ کہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰۱).

مرگِ غربت نہ کہیں مجھ کو لیے جاتی ہو
دم الجھتا ہے مرا عزمِ سفر سے کیا کیا

(۱۹۳۲ ، ریاض رضواں ، ۱۳).

کہتے ہو کہ اس چُپ سے اُلجھتا ہے مرا دم
پھر حال جو کہتے ہیں تو ہوتا ہے خفا کون

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۶۰).

---اُوپَر آنا محاورہ.
نزع کی حالت ہونا.

دم چلا آتا ہے اوپر عاشقِ ناکام کا
وقتِ مردن بھی تصور ہے کسی کے بام کا

(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۲۰).

---اُوپَر کو کھینچنا محاورہ.
زور سے سانس لینا (فیروز اللغات).

---اینچنا محاورہ (قدیم).
سانس لینا ، سانس کھینچنا. جو دم کو اینچے ایک تسبیح نامۂ اعمال اوسکی میں لکھی جاوے ہے (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۱).

---آب کس اضا ، امذ.
پانی کا گھونٹ ، تھوڑا سا پانی.

لبِ نان اک بار دینے لگے
دمِ آب دشوار دینے لگے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۸).

خوراک اور پوشاک ان کی نہ پوچھو
دمِ آب حاصل نہ پیدا لبِ نان

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۸۲). [دم + آب (رک)].

---آخِر کس اضا (--- کس خ) امذ.
دم اخیر ، نزع کا وقت.

دمِ آخر ہے یہ تجھ کو بھی روا مل جانا
برسرِ راہ ہیں ہم ، ہم سے ذرا مل جانا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۲ : ۵۴).

مانندِ بوئے گُل دمِ آخر گزر گیا
منزل پہ بوجھ رکھ کے مسافر گزر گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۴).

تمام شکوے ہوئے ختم ایک ہچکی پر
وہ آ گئے دمِ آخر گلہ تمام ہوا

(۱۹۳۰ ، فسانۂ سخن ، ۱۶۹). [دم + آخر (رک)].

---آخِر ہو جانا / ہونا محاورہ.
۱. مرنے کے قریب ہونا ، زندگی کی آخری منزلوں میں ہونا.

کشا کش تجربوں کی دیکھو دمِ آخر ہوا اپنا
ولے پایاں تلک اس کا نہ کارِ امتحاں پہونچا

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۲۹). **۲. مر جانا.**

دل اس کا دوپارہ کیا کاٹا جگر اوس کا
دم ہو گیا آخر ادھر اس کا اودھر اس کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰۰).

---آخِریں کس صف (--- کس نیز سک خ ، ی مع) امذ.
نزع کا وقت ، آخری سانس (فیروز اللغات). [دم + آخر (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

---آنا محاورہ.
۱. سانس بحال ہونا ، جان آ جانا ، طاقت و تازگی پیدا ہو جانا.

اشارہ آمد و رفتِ نفس کا ہے یہی ہر دم
بدن میں دم جو آیا ہے مقرر اس کا جانا ہے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۲).

جو عاقل ہے اٹھا دل سے تعلق دہرِ فانی کا
دم آیا یا نہ آیا کیا بھروسہ زندگانی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۱). **۲. قوت پیدا ہو جانا ، توانائی آ جانا ، صحت کا بہتر ہونا.** دوسرے ہفتے میں ہسپتال کے ورانڈے میں برائے نام ٹہل لیے اور زیادہ تر اٹھنے کا دم آ گیا (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۶۷). **۳. کھانا پک جانا ، تیار ہو جانا ، دھیمی آگ پر کھانا پکنا.** چاولوں کی کنی ... جو تھوڑی سی باقی رہتی ہے وہ میٹھی میٹھی آنچ میں دم آنے سے گل جاتی ہے (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۷۹). اگر شوربا درکار ہو تو تھوڑا سا پانی ... اور ہرا مصالحہ ڈالیں ، چند منٹ دم آنے کے بعد سالن تیار ہو گا (۱۹۷۶ ، کھانا پکانا ، ۲۰۸).

---باز صف ؛ امذ.
۱. فریبی ، مکّار ، دھوکے باز ، عیّار ، اپنی باتوں سے دل موہ لینے والا ، اپنی طرف مائل کر لینے والا.

کیا کیا دیے دم اس نے باتیں بنا بنا کر
دمباز کے تصدق اس گفتگو کے صدقے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۳۳). یہ کیا ہمارا محرم راز ہو گا ، یہ کانیاں بڑا دمباز ہو گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۹).
وہ مری لاش پہ آ کر بھی تو یہ پوچھتے ہیں
دم چرایا ہے کہ دمباز نے دم توڑ دیا
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۲۰). ۲. حقے کا دم لگانے والا.
دیتا تو فلک کاش مجھے رتبۂ قلیاں
تو مجھ کو وہ دم باز مرا منہ تو لگاتا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۵). [دم + ف : باز ، باختن ، بازیدن - کھیلنا ، ہارنا].

---بازاں صف امذ.
دم باز (رک) کی جمع.
تماشا گہ دمبازاں ہے یہ دنیائے دُوں صابر
گزرتی ہے یہاں سے موت بھی انساں سے دم لے کر
(۱۸۸۷ ، صابر ، ریاض صابر ، ۹۸). [دم + باز (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

---بازپسیں کس اضا (---فت پ ، ی مع) امذ.
زندگی کا آخری لمحہ ، آخری سانس.
حسرت دل کو مری سمجھے ہے وہ خستہ جسے
یار نے آکے دم بازپسیں دیکھا ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۸).
میں دست و گریباں ہوں دم بازپسیں سے
ہمدم اسے لاتا ہے تو لا جلد کہیں سے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۹۳).
آنے بھی ہیں بیٹھے بھی ہیں جانے بھی لگے ہیں
مجھ پر یہ کرم ان کے دم بازپسیں ہیں
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۵۰). [دم + باز (رک) + پسیں (رک)].

---بازی امث ، نیز دمبازی.
دمباز (رک) کا اسم کیفیت ، فریب ، عیاری ، مکاری ، دھوکا.
قدم گنتا ہے وعدے پر کسی کے وہ خدائی ہے
کہ دم بازی سے جسکے یاں ہے عالم دم شماری کا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۱۰۵). ان کی دمبازیوں سے بڑے بڑے رفیق مجھ سے الگ ہو گئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۸۳). [دم + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باقی ہونا محاورہ.
سانس باقی ہونا ، جان ہونا ، حوصلہ ہونا
کیا ہے تیرے جھوٹے وعدوں نے ہمدم مجھے ایسا
جو دم باقی ہے کوئی دم تو لے دمباز آنکھوں میں
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (محسن) ، ۹۵).

---باندھنا محاورہ.
۱. سانس روک لینا (فیروز اللغات). ۲. متوجہ ہونا ، عزم کرنا ، ارادہ کرنا. ایک فراٹے میں مسلسل پرواز کا دم باندھے ... کلکتے سے بھی آگے پہنچے. (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۹۳).

---بتا کے م ف.
دعا دے کر ، منتر پڑھ کر ، منتر سکھا کر.
نہ لاؤ گے بتو دم میں دم بتا کے
تو بس مر جاؤں گا میں تلملا کے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۵۳).

---بتنگ آنا محاورہ.
عاجز ہونا ، پریشان ہونا.
دم بتنگ آ گیا اللہ رے طول شب ہجر
ہیں سر شام سے مشتاق سحر کی آنکھیں
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) بیاض سحر ، ۲۲۳).

---بخود (---فت ب ، و معد) صف.
۱. **خاموش ، ساکت ، گُنگ ، چُپ چاپ ، دم سادھے.** تخت کے تلے دم بخود لیٹا رہا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۶۲). صادق پڑھتا جاتا تھا اور یہ سب کے سب دم بخود بیٹھے سنتے تھے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۰۲). ہم سمٹ کر دم بخود ایک کونے میں کھڑے ہو گئے. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۸۳). ۲. **حیران ، ششدر ، ہکابکا ، مبہوت.** شیخ صاحب بیچارے دم بخود بیٹھے ہیں نواب صاحب ڈرے کہ خدا جانے یہ ان پر قرابین خالی کریں. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۶۵). یہ تجلیات باری تعالیٰ کے وہ رنگا رنگ اور دم بخود کر دینے والے مظاہر ہیں جو اس کی قدرت کاملہ کے آئینہ دار ہیں. (۱۹۸۳ ، سندھ اورنگاہ قدرشناس ، ۸۹). [دم + ب (حرف جار) + خود (رک)].

---بخود رہ جانا / رہنا محاورہ.
خاموش ہو جانا ، گم سُم ہو جانا ، ساکت ہو جانا ، حیران ہو جانا ، ششدر رہنا. اگر یہ قتل بالکل بے جا ہوتا تو بابری امیر ... اسی طرح دم بخود نہ رہ جاتے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۳). جو کوئی بھی اس کا گیت سنتا دم بخود سا ہو کر رہ جاتا تھا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیں ، ۳۳).

---بخود کر دینا / کرنا محاورہ.
خاموش کر دینا ، بے حس و حرکت یا ساکت کر دینا ، حیرت زدہ کر دینا. یورپ کے رعب نے اسی طرح انہیں دم بخود کر دیا ہے کہ ایک لفظ بھی اسکی مخالفت میں نہیں کہہ سکتے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۹).

---بخود ہو جانا / ہونا محاورہ.
رک : دم بخود رہ جانا. بہتر یہی ہے کہ ایسے موقع پر انسان ہو یا پری جان دم بخود ہو کر خاموش ہو رہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳). جب روضۂ روشن پر نظر پڑی ، کانپ کر رہ گئے ، بڑے بڑے سرکش قبائل آپ کا نام سن کر دم بخود ہو جاتے تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۷۱). وہ طلائی نمائشے کی

حیثیت سے ... مخاطب ہوتا ہے سب لوگ دم بخود ہو کر اسے حیرت سے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۳۱).

---بَدَم / بَہ دَم (---فت ب ، د) م ف ؛ صف ؛ =دمبدم.
لگاتار ، متواتر ، مسلسل ، پے در پے ، پیہم.

بھریا سمندتوں دم بدم نوش کر
بھے یک پیالا سوں مدہوش کر

(۱۵۶۳ ، برت نامہ (اردو ادب ، جون ۱۹۵۷ : ۱۰۲)).

سگل چھند بھریاں جوں پریاں دم بہ دم
سگل زرینی میں سر تا قدم

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۳).

ترے ملنے سوں تا روشن کرے دل کی مجالس کوں
ہوئی ہے شعلہ زن سینے میں خواہش دمبدم اگر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۳).

دمبدم قطع ہوا جاتا ہے کیوں نخلِ حیات
آمد و شد یہ نفس کی ہے کہ دو آرے ہیں

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۷). بارش ... چودہ گھنٹے سے برابر جاری ہے اور دمبدم بڑھتی جاتی ہے۔ (۱۹۱۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۵).

دم بدم تار ہائے نفس کٹ چلے
سب احالے نظر سے پرے ہٹ چلے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۲۵). [دم + ب (حرف جار) + دم (رک)].

---بڑھانا محاورہ.
لمبے سانس لینے کی مشق کرنا (جامع اللغات).

---بڑھ جانا / بڑھنا محاورہ.
قوت زیادہ ہونا ، طاقت بڑھ جانا ، حوصلہ بلند ہونا.

تلوار سے دم بڑھا ہوا تھا
آندھی سے قدم بڑھا ہوا تھا

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۰۵).

میرے دم سے خنجرِ سفاک کا بڑھتا ہے دم
سخت جانی تیز کر دیتی ہے پتھر کی طرح

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۳۰).

---بنا رہے فقرہ.
فقیروں کی دعا ، جیتے رہو (جامع اللغات).

---بنا رہے ، پھونک نکل جائے کہاوت.
(بددعا) زندہ رہے مگر طنطنہ جاتا رہے، طنزاً مستعمل (ماخوذ: جامع الامثال).

---بند (---فت ب ، سک ن) صف.
بھبکا (جامع اللغات). [دم + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بند کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. منھ بند کرنا ، لاجواب کر دینا ؛ خاموش کر دینا ، بات نہ کرنے دینا، **عاجز کر دینا ، خوف کے مارے بات منھ سے نہ نکالنے دینا.**

اپڑ لیا یا سنے تھے دم کرہ تائے
بھوکی ہارے کا دم گیا بند تائے

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۱۲۰).

گرے دم بند عیسیٰ کا سوں کر ہو تو ایسا ہو
خضر سے چھین لے دل کو جو دلبر ہو تو ایسا ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۲).

دم بند کیا نطق کا گفتار نے تیری
فتنوں کے چلن اٹھ گئے رفتار کے آگے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۶). **۲. سانس روکنا ، دم روکنا ، حبس دم کرنا ، چلہ کھینچنا.**

روایت ہے کہ فینا عورت اعلم
مراقبہ جب ہوا وہ بند کر دم

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲).

نہ دم مارو اگر غواصِ دریائے محبت ہو
کہ غواصی میں دم اپنا شناور بند کرتے ہیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۳). **۳. عاجز کرنا ، تنگ کرنا.**

رعد کا کر رہی ہے کیا دم بند
برق کو دے رہا ہے کیا الزام

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۸). **۴. سانس روکے رہنا ، ساکت ہونا ؛ ششدر ہونا.** دونوں عورتیں دم بند کیے راگ سنا کیں۔ (۱۹۰۸ ، مخزن ، جنوری ، ۱۲).

---بند ہو جانا / ہونا محاورہ.
۱. خاموش ہونا ، خوف یا دہشت کے مارے بات نہ کر سکنا.

سن کے شور اس لب شکرخا کا
ہو گیا بند دم مسیحا کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱).

دم بند مسیحا کا ہوا بات نہ نکلی
جس جا ہوئے گویا لبِ گویائے محمد

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۵۵).

نہیں یاد کیا فلسفہ وہ کپل کا
ہے دم بند جس سے سپنسر کامل کا

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۱۵). **۲. سانس رکنا ، دم گھٹنا.**

یاد آئے شبِ ہجر جو وہ گیسوئے پُر پیچ
پھانسی سی پڑی حلق میں دم ہونے لگا بند

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۵۵). **۳. تنگ ہونا ، عاجز ہونا.**

بدگمانی سے ہے دم بند ، کروں کیا تدبیر
اس کی انگیا بھی مری آنکھ میں نامحرم ہے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۵).

دل کے نالوں سے ہیں دم بند خوش الحانوں کے
سینہ داغوں سے مرا رشکِ گلستاں نکلا

(۱۹۱۸ ، سحر بھوپالی ، بیاضِ سحر ، ۷۳). **۴. گھبرانا ، جی کا گھبرانا.** لکھنؤ تہ و بالا ہوا ، اہل کاروں کا دم بند ہو کے رنگ نرالا ہوا۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۶۳).

---بوکھلانا محاورہ.
افسردہ کرنا ، وحشت پیدا کرنا ، تنگ کرنا. دم بوکھلا دینے والی گرمی کی جگہ ٹھنڈی ٹھنڈی دل خوش کن ہوا چل رہی ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۵۳).

---بولا جانا / بولانا محاورہ.
جی گھبرانا ، وحشت ہونا. صندوق کا ذکر سنتے سنتے اس کا دم بولا گیا تھا. (۱۹۵۵ ، حیرتنا کی کہانیاں ، ۹۵).

---بیٹھ جانا / بیٹھنا محاورہ.
سانس پھولنا ؛ مضمحل ہونا ، غشی طاری ہونا (صدمے سے).

دم مرا بیٹھ گیا صدمۂ غم سے اس شکل
جس طرح جائے چڑھائی سے کوئی ہانپ کے بیٹھ

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۲۰).

---بے داد کس صف ؛ م ف.
ظلم کے وقت ، ستم کے موقع پر.

ان کو یہ گماں مجبوری ہے فریاد سے بھی معذوری ہے
میرا وہ دم بے داد و ستم کچھ سوچ سمجھ کر رہ جانا

(۱۹۳۲ ، اعجاز نوح ، ۵۷).

---بھر م ف.
کچھ دیر ، لمحہ بھر ، پل بھر.

جو دم بھر اور نہ آتا تو ہوتے ہم بے دم
پیامبر تو بڑے اشتیاق میں آیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۵). دم بھر ایک دوسرے سے جدا نہ ہو سکتے تھے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۸).

بے مقصد دم کہ دم نہ لیں ہم دم بھر
جب تک دم ہے تلاش ہمدم میں رہیں

(۱۹۵۵ ، رباعیات امجد ، ۳ : ۱۱).

---بھرانا محاورہ.
۱. **(کشتی) پہلوانوں کا اپنے شاگردوں کے ساتھ زور کر کے ان کو تھکانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **(کبوتر بازی) کبوتر کے پوٹے میں (پھونکوں کے ذریعے) ہوا بھرنا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---بھر آنا محاورہ.
سانس پھول جانا.

روا روی یہ ہے ہر موج بحر عالم میں
جو دم بھر آئے حبابو ذرا ٹھہر لینا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵).

---بھر میں تولہ دم بھر میں ماشہ فقرہ.
متلون مزاج کے لیے مستعمل ؛ غیر مستقل مزاجی ، دم بھر میں کچھ دم بھر میں کچھ. قدرت کے مزاج کا ٹھکانہ نہیں ، دم بھر میں تولہ دم بھر میں ماشہ جو چاہا تقدیر کر دی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۱۷).

---بھر میں کچھ دم بھر میں کچھ فقرہ.
رک : دم بھر میں تولہ الخ ؛ ہر گھڑی بدلنے والے.

اپنے دل کا حال ہے دم بھر میں کچھ دم بھر میں کچھ
آگ لگ جائے الٰہی اس امید و بیم کو

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۷).

---(بھر جانا) بھرنا محاورہ.
۱. (i) **سانس پھولنا ، سانس چڑھنا.**

جان ایسی تھی کہ دم گھوڑے کا بھرتا ہی نہ تھا
ایک جا صورت سیماب ٹھہرتا ہی نہ تھا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۳۰). (ii) **تھکنا ، ہانپنا.**

کچھ کچھ مداد کی بھی روانی ہوئی ہے کم
دوڑا بہت تو ذہن کا بھی بھر گیا ہے دم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷۶). لڑتے لڑتے دم بھر گیا. (۱۹۳۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۷۵۰). (iii) **شکستہ خاطر ہونا ، حوصلہ پست ہونا ، اکتا جانا.** بدیع الملک زیادتیاں کرنے لگے تیز ان کا زور گھٹنے لگا دم بھر گیا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۲۰).
۲. (i) **اظہار محبت کرنا.**

باؤ کا رخ تجھے بتلاؤں دم اُس سے کا بھروں
خط تری بندگی کا کاغذ باد اس کا کروں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱). اے ایشور! اے پرماتما! تو مجھے چودہ برس کی کنواری کنیا اور ابلہ بیوی بنا دے کہ جو مجھے دیکھے مجھ پر موہت ہو جائے اور میرا دم بھرنے لگے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۵۸). (ii) **کسی کے نام کا وظیفہ پڑھنا ، یاد کرنا.**

عاشقوں نے نام تیرا لے لیا قالب تہی
رستے رستے بھی تو تیرا ہی یہ سب دم بھر چلے

(۱۸۱۸ ، انشا ، د ، ۳۰).

تمہارے عشق کا دم بھر رہا ہوں زندہ ہوں جب تک
حباب بحر سمجھو مجھ کو یہ میری حقیقت ہے

(۱۹۰۵ ، گلزار بیخود ، ۱۳). (iii) **معتقد ہونا ، عقیدہ رکھنا.** شاہان جہاں تیری تعظیم کرتے ہیں اور ہم تیرا دم بھرتے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۵۸).

ہم راز حیات کا فاش کرنے کے نہیں
دم کشف و کرامات کا بھرنے کے نہیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۰۵). (iv) **ہم خیال ہونا ، متفق ہونا.** ان کے سرگروہ اور علما گاندھی جی کا دم بھرنے لگے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۳۸). (v) **کسی امر کا مدعی ہونا ، دعویدار ہونا ؛ مہارت کا دعویٰ کرنا.** اس بات کا دم بھرتا ہے کہ میں کام کرتا ہوں تو للہ کرتا ہوں. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۸۸). وہ یورپ جو انصاف اور مساوات کا دم بھر رہا تھا اور بھرتا ہے ... خون کی ندیاں بہتی ہوئی دیکھتا ہے. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۳۰). ایسے ایسے لڑکوں کو ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں ٹھہرایا جو اقبالیات سے ناآشنا تھے تاکہ وہ بھی اقبال شناسی کا دم بھرنے لگیں. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۳۲).

(vi) مسیحائی کا دعویٰ کرنا.

اب اس فلسفے پر جو ہیں مرنے والے
شفا اور بوعلی کا دم بھرنے والے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۹۸). (vii) یادِ خدا کرنا.

بھرتے ہیں دم بہار میں سرو و سمن مرا
جلوہ ہر ایک رنگ میں ہے موجزن مرا

(۱۹۲۸ ، افکار سلیم ، ۱۰۷). (viii) گناہ کے کام کرنا.

معصیت کا نہ دم بھرو لوگو !
فکرِ روزِ جزا کرو لوگو

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۱۰۳). ۳. سیر ہونا ، جی بھرنا.

چھلکا پڑا تھا سم بدن اس کا پرا نہ تھا
خوں سب کا پی گئی تھی مگر دم بھرا نہ تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۲). ۴. کیفیت پیدا کرنا.

جو سنبل کو تجھ باد برہم کرے
سنبل باد کوں مشک کا دم بھرے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۲). ۵. (کبوتر بازی) ہاہو ، کبوتر کا بولنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۶. بھروسا کرنا ، کسی کا آسرا پکڑنا ، یقین کرنا ، ایمان لانا.

کسی میں دم ہی نہیں ہے تو دم بھریں کس کا
بزرگ ہی نہیں باقی ادب کریں کس کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۸۵). ۷. سانس لینا ، زندہ رہنا ، زندگی گزارنا.

جو کچھ جای کنفل کے باق ہیں دم
بھرا چاہیئے تابوقت عدم

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۹۶). ۸. (i) پھنکار مارنا. اژدہے نے ایک ایسا دم بھرا کہ سب فنا ہو گئے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۱۸). (ii) ہانپنا ، تھرانا.

ڈھالوں کے پرزے ہو گئے بہم بکے جو وار
بھرتا تھا اژدہے کی طرح دم سیاہ کار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۶).

--- پھڑکانا محاورہ.
سانس لینے کا عمل تیز کرنا ، ڈرا دینا ، خوفزدہ کرنا.

جب موت کا ہووے گا تجھے آن کے دھڑکا
اور نزع تری آن کے دم دیوے گی پھڑکا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۳).

--- پھڑکنا محاورہ.
جانکنی میں نفس کا تیز ہونا ، سانس پھولنا.

دم پھڑکنے میں بھی رشکِ ماہیِ بے آب ہے
دیدۂ گریاں اگر رونے میں دریا دل ہوا

(۱۸۶۷ ، میر کلو عرش ، د ، ۷).

--- پھولنا محاورہ.
گم صم ہو جانا ، مبہوت ہو جانا ، بدحواس ہو جانا.

نہ لاوے ہوش میں ہرگز دم عیسیٰ اسے اک دم
تری تیغ نگہ کے دم کے دیکھے جس نے دم پھولا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۶).

--- پانا محاورہ (قدیم).
نئی زندگی پانا ، جان میں جان آنا ، روح کو تازگی حاصل ہونا.

بہت عجز سوں جاکے پکڑیا قدم
کہیا دیکھ دیدار پایا ہوں دم

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۵).

دم نہیں پاتے کسی میں تیری صورت دیکھ کر
بزم خوباں جوشش حسرت سے اک بُت خانہ ہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۳).

--- پٹی دینا محاورہ.
دھوکا فریب کرنا (لغت کبیر).

--- پُخت (--- ضم پ ، سک خ). (الف) امذ.
۱. (i) پتیلی یا دیگ کی بھاپ روک کر یا منھ بند کر کے پکایا ہوا کھانا ، وہ چیز جو پتیلی کے منھ کو آٹا لگا کر بند کر کے پکائی جائے ، ایک طرح کا پلاؤ. دم پخت ... اور سب طرح کے کھانے ... چنتے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۵). صاحب یہ دم پخت بہت تکلف سے پکا ہے. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۶۳). (ii) گوشت کے پارچہ یا سالم بکرے کا تیار کیا ہوا کھانا ، بھاپ بند طریقہ سے پکانے کا عمل. میں نے باورچی کو بلایا اس نے بنایا مُسلّم حلوان کا دم پخت ، چھ مرغ کے دو پیازے مُجار کے کباب ... سن کے خوش ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۳۱). ۲. اندر ہی اندر جوش کھانا ؛ دو چیزوں کے درمیان دب کر رہ جانے کا عمل ؛ ذہنی الجھن ، انتشار. زمین کو رکابی بنایا اور آسمان کا سرپوش اس پر ڈھکا اور خود اس میں دم پخت ہونے کو بیٹھ گئے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ذکاءاللہ ، ۱ : ۱۱).

تیروں نے غم کے قلب کو کم بخت کر دیا
سوزِ دروں نے سینے کو دم پخت کر دیا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۶۵). دونوں غصے کے جلے ہوئے۔ میرا بھڑک اٹھنے والا۔ اس کا دم پخت. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۲۷). (ب) صف. ۱. خاموش ، گُم صُم ، ساکت ، چُپ ، دم بخود.

دم پخت جو اس کیرا سو ہے حل
مشکل بتر ہے ہو سب میں اوگل

(۱۶۸۰ ، مثنوی محمد امین (ق) ، ۳). کہیں جانے کا اتفاق بھی ہوا تو پالکی کے دبیز پردوں میں دم پخت. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۶۳). ۲. گھٹ کر مرنے کا عمل. نہیں میں نہیں چاہتا کہ تم لوگوں کا دم پخت بن جائے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۲۵۸). [دم + ف : پخت ، پختن - پکانا]

--- پُخت کرنا محاورہ.
بھاپ بند طریقہ سے پتیلی یا دیگ کا منھ آٹا لگا کر بند کر کے پکانا. پتیلی کو دم پخت کر دیا جائے جب سنسناہٹ پیدا ہو تو

پتیلی اُتار لی جائے. (۱۹۳۰ ، مشرق مغربی کھانے ، ۸۲). سبز الائچی زعفران ... سالن میں ڈال کر اسے پانچ منٹ تک دم پخت کر دیجئے تاکہ مہک اٹھے. (۱۹۷۶ ، کھانا پکانا ، ۱۵).

---پُخت ہَنڈیا (---ضم پ ، سک خ ، فتحہ ہ مغ ، کس ڈ) امث . (باورچی گری) **وہ سالن یا چاول جس کو دم لگا کر گلایا یا پکایا گیا ہو** (ا پ و ، ۳ : ۱۵۳). [دم + پخت (رک) + ہنڈیا (رک)].

---پُخت ہو کَر رَہ گیا فقرہ.
ناخوش ہو کر چُپ ہو گیا (نوراللغات).

---پُخت ہونا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **پک جانا ، طعام کا پک کر تیار ہونا.** سوچا یہ بدبخت ان کو فربہ کر کے کھائیں گے ... آخر کار وہ پانچوں دم پخت ہوئے ہم لاغری کی بدولت بچ رہے. (۱۸۶۴ ، شبستان سرور ، ۸۹). آوازوں کے الگ الگ کوئی معنی نہیں ہوتے لیکن ... وہ وقت کی بھٹی میں دم پخت ہو کر بول بن جاتی ہیں. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، اپریل ، ۳۹). ۲. **رنجیدہ یا خاموش ہو کر چپ ہو جانا ، خاموشی سے اندر سلگنا ، مصیبت میں مبتلا ہونا.** پیشوا سے خار کھائے بیٹھا تھا اور بہت سے بخار لیے دم پخت ہو رہا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۲۸۰). دم پخت ہو آہ سرد بھر ابری چیر پر دراز ہو جاتے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کاپاپلٹ ، ۴۰). ۳. **حبس کی کیفیت ہونا ، گرمی سے جھلسنا ، بھننا.** ہم یہاں گرمی میں یوں دم پخت ہو رہے ہیں جیسے دیگ میں پڑے ہوں. (۱۹۸۲ ، ہندیاترا ، ۴۴).

---پَر آبَنْنا/آن بَنْنا محاورہ.
ہلاکت کے قریب پہنچنا.

اچھے رہے تم تو دونوں لڑ کر
اب آن بنی ہے میرے دم پر
(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۲۲).

آ بنی دم پر جہاں بگڑے حضور
لب ہلاتے آپ نے دل ہل گیا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۱).

---پَر آ جانا/آنا محاورہ.
۱. **کھانے کا تیاری پر آنا یا بھاپ میں گلنے کے قریب آنا.** چاول ... جب دم پر آ جائیں تو ان چاولوں میں تلے ہوئے ثابت بیضے دبا دو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۴۴). ۲. **قریب پر آمادہ ہونا.**

آنکھ کو کہتے عرب عین ہیں سو عین اگر
دم پر آ جائے تو ہو عین عدم یا معبود
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷).

---پَر بَنا دینا/بَنانا محاورہ.
اذیت یا مصیبت میں مبتلا کرنا ، ناک میں دم کرنا ، دق کرنا ، ستانا ، ہلاکت کے قریب کر دینا.

ہر اک سے بگڑ کر مرے دم پر نہ بناؤ
دن رات جہاں رہتے ہو اب بھی وہیں جاؤ
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۲).

ہلائے شیشۂ غم نے دم پر بنا دی
اجل کو ذرا کوئی آواز دینا
(۱۹۳۶ ، حرف ناتمام ، ۱۱۶).

---پَر/پہ بَن جانا/بَنْنا محاورہ.
۱. (ا) **ہلاکت کے قریب پہنچنا ، مصیبت میں مبتلا ہونا.**

سینے پہ ہاتھ دھرتے ہیں کچھ دم پہ بن گئی
لو جان کا عذاب ہوا دل کا تھامنا
(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۳۸). (ii) **مشکل پیش آنا ، وقت ہونا ، دشواری ہونا ، مصیبت پڑنا.**

نہ سہیے سیلیٔ الفت اگر بنے دم پر
جو سہیے تو الم ہجر دوستاں سہیے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۰۳).

بچوں کی سیوا میں تمہیں گزرے ہیں جیسے دس برس
قدر اس کی جانیگا وہی دم پر ہو یوں جس کے بنی
(۱۹۰۵ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۳۸). میں جتنی دیر باہر رہتا اس کے دم پر بنی رہتی. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۷۹). (iii) **نزع کی حالت ہونا ، سانس اکھڑنا.**

اجل کی سختیوں سے ہے نفس تنگ
مدد اے جاں کنی دم پر بنی ہے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۴۰).

---پَر پَکْنا محاورہ.
سالن یا چاول وغیرہ کا دھیمی آنچ پر پکنا. ساگ ... دم پر پکنے دیں گل جانے پر بھون لیں اور گھی چھوڑنے پر اتار لیں. (۱۹۷۶ ، کھانا پکانا ، ۱۲۵).

---پَر/پہ چَڑھانا محاورہ.
دھوکا دینا ، فریب میں مبتلا کرنا.

بس اے شاد اس عیسیٰ نفس نے
چڑھا کے دم پہ آخر مار اوتارا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲۴).

---پَر/پہ چَڑھ جانا/چَڑھنا محاورہ.
۱. **فریب میں آنا ، باتوں میں آ جانا.**

چڑھ گئے ہیں کسی کے پھر دم پر
شیفتہ آج بے قرار نہیں
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۶۵). ۲. **دھوکا دینے پر آنا ، فریب پر آمادہ ہونا.**

دم پہ گر عورت چڑھی زیور کو تاکا لے لیا
ہے اگر بیکس پڑوسی گھر کو تاکا لے لیا
(۱۸۸۹ ، لیل و نہار ، ۳۸). ۳. **غصہ میں آنا ، ناراض ہونا.**

وہ دم پہ چڑھ گئے کبھی میں دم پہ چڑھ گیا
میرا کہا کیا کبھی اپنا کہا کیا
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۱۹).

---پَر چھوڑ دینا محاورہ.
کھانے کی چیز کو دھیمی آنچ پر رکھنا. پھلیاں گلنے کے لئے رکھ دیں ... پانی خشک ہونے لگے تو دم پر کہیں اوپر آنے کے لئے چھوڑ دیں. (١٩٧٠ ، خوش ذائقہ ، ٦١).

---پَر/پہ دَم م ف.
گھڑی گھڑی ، برابر ، ہر لمحہ ، دمبدم.

ندیاں خون کی غمزوں نے بہا دیں دل میں
قاصد اشک مرے کھینچے ہیں آدم پر دم

(١٧٨٦ ، میر حسن ، د ، ٥٨). میاں صاحب زادے دم پر دم رقعہ دیکھو. (١٨٧٧ ، طلسم گوہر بار ، ٥٩). رنجے کی وہ ریل پیل ہے کہ بہا بہا پھرتا ہے دم پہ دم ہنڈیاں چلی آ رہی ہیں. (١٩٥٣ ، اپنی موج میں ، ١٠٧).

---پَر رَکھ دینا/رَکھنا محاورہ.
سالن یا چاول کو پکنے کے لیے دھیمی آنچ پر رکھنا. چاولوں کو دم پر رکھ دو جب دم آ جائے تو نوش کرو. (١٩٠٦ ، نعمت خانہ ، ٩٥). چاول دم پر رکھنے لگی تو جلتا ہوا توا چُھو گیا. (١٩٧٦ ، ہونے گل ، ٢٢٦).

---پَر/پَہ لانا محاورہ.
فریب میں پھانسنا.

دم پہ لاتی ہوں تو ذرا دم لے
یہ ہواؤں پہ ہے ذرا تھم لے

(؟ ، قلق (نوراللغات)).

---پَر لَگا دینا/لَگانا محاورہ.
چاول وغیرہ کو کانے کے بعد پوری تیاری پر لانے کے لیے پتیلی یا دیگ کے نیچے کی آنچ کو دھیما کر دینا اور سرپوش پر کوئلے وغیرہ رکھ دینا ، دم پر چھوڑ دینا. اچھا ذکیہ بیگم ٹھہرو ایک دم چاول پسا لوں دم پر لگا لوں. (١٩٠١ ، راقم ، عقد ثریا ، ٩٣). اگر چاول زیادہ کچے معلوم ہوں تو تھوڑا دودھ ڈال دیجئے اور دم پر لگا دیجئے. (١٩٧٦ ، کھانا پکانا ، ٢٠٨).

---پَر لَگنا محاورہ.
دم پر لگانا (رک) کا لازم. پلاؤ کی بعض دیگیں دم پر لگی ہیں کھیر گُھٹ رہی ہے. (١٨٨٢ ، طلسم ہوش ربا ، ٣ : ٣٣).

---پَڑ جانا محاورہ.
جان آ جانا ، طاقت آنا ، زور پیدا ہونا.

کس ادا سے ہاتھ رکھا قبضے پر
پڑ گیا پُتلی میں دم تلوار کا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٨).

---پَڑنا محاورہ.
حُقّے وغیرہ کا کش لگنا. کوئی کہتا تھا ہماری چلم پر بکُل کی آگ دھرنا ، دم پڑنے سے لویں بھق بھق اُٹھتی تھیں. (١٨٨٢ ، طلسم ہوش ربا ، ١ : ٩٣٣). کبھی گلنجے ملک کے دم پڑ رہے تھے. (؟ ، فرشتۂ وفا ، موہن لال غمیم ، ٢٨).

---پَسِیں کس اضا (---فت پ ، ی مع) امذ.
حالتِ نزع ، آخری دم ، دمِ واپسیں (نوراللغات ؛ فیروزاللغات).
[دم + پس (رک) + یں ، لاحقۂ نسبت].

---پَک جانا محاورہ.
حوصلہ بُلند ہونا ، دل مضبوط ہونا. مشق کرنے سے ان کا دم ایسا پک جاتا ہے کہ خواہ کیسا ہی تیز پرواز پرند کیوں نہ ہو دموں سے نکال کر شکار کر لیتے ہیں. (١٨٩٧ ، سیر پرند ، ٣٣٩).

---پَکَڑ رَہنا محاورہ (قدیم).
اطمینان کا سانس لینا ، دم لینا.

رہیا دم پکڑ چھوڑ دے درد و دوک

(١٧١٧ ، بحری (دکھنی اردو کی لغت)).

---پَکَڑنا محاورہ.
حوصلہ کرنا ، ہمت کرنا ، اطمینان رکھنا.

جوں لشکر کے غل تھے زمیں پکڑی دم
زمیں کی ہوئی پیٹ اس ٹھار خم

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٢١٩). اِرے میاں ذرہ دم پکڑ. (١٧٩٥ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---پَلَٹ جانا/پَلَٹنا محاورہ.
سانس رک جانا ، موت واقع ہو جانا.

جگر کا خون ہو گیا یہ چوٹ کھا کے پھٹ گیا
کچھ ایسی سانس اکھڑ گئی کہ دم ابھی پلٹ گیا

(١٩١٣ ، نیرنگیِ جمال ، ٣٥).

---پَھڑَک جانا/پَھڑَکنا محاورہ.
١. **کمالِ خواہش سے بے تاب ہونا ، مضطرب ہونا.**

ذبح وہ کرتا تو ہے پر چاہئے اے مرغِ دل
دم پھڑک جائے تڑپنا دیکھ کر صیاد کا

(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ١٧). ٢. **بہت پسند آنا ، جی لوٹ جانا ، بہت خوش ہونا.**

میں نے جو گل کھائے ہیں صاحب تمہارے عشق میں
دم پھڑکتا ہے مرا اون پر بسانِ عندلیب

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٣٧).

---پُھول جانا/پُھولنا محاورہ.
سانس چڑھنا ، سانس سینے میں نہ سمانا ؛ بہت زیادہ تھکن محسوس کرنا.

ناتوانی کی بھی حد ہو گئی اے غیرتِ گل
پُھولے دم اپنا جو گردن میں کبھی ہار پڑے

(١٨٥٨ ، امانت لکھنوی ، د ، ١١٠). یہ سب تھک جانے والے ہیں ان سب کا دم پھول جائیگا. (١٩٣٥ ، تعلیمی خطبات ، ٣٢).

دم اس خرامِ شوخ سے کچھ بھول سا گیا
بول تو جیسے بات کوئی بھول سا گیا
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۳۳).

—— پُھونکنا محاورہ.
جسم میں جان ڈالنا ، روح ڈالنا.
خدا نے پھونکا ہے جسمِ سخن میں میرا دم
غرض کہ ذات پہ ہے میری شاعری کا مدار
(۱۸۸۸ ، صنم کدۂ سخن ، ۹۷). تم پر نسیں پھیلاؤنگا اور گوشت چڑھاؤں گا اور تم کو چمڑا پہناؤں گا ، اور تم میں دم پھونکوں گا.
(۱۹۵۱ ، کتابِ مقدس ، ۸۱۶).

—— تَحرِیر کس اضا (ـــ فت ت ، سک ح ، ی مع) م ف.
لکھتے وقت ، لکھنے کے موقع پر.
پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۹).
اک مہک سی دمِ تحریر کہاں سے آئی
نام میں تیرے یہ تاثیر کہاں سے آئی
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، د). [دم + تحریر (رک)].

—— تَساوِی مارْنا محاورہ.
برابری کا دم بھرنا ، ہمسری کا دعویٰ کرنا. اس رئیس الاشقیا بادام مسکہ نے آپ کو کیا قرار دیا ہے کہ روس و خطارفہ کے ساتھ دم تساوی مارتا ہے. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۵۸).

—— تَقرِیر کس اضا (ـــ فت ت ، سک ق ، ی مع) م ف.
تقریر کرتے ہوئے ، بات کرتے ہوئے. دمِ تقریر منہ سے شعلے نکلتے تھے طائرانِ وہم و خیال کے پر جلتے تھے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۸). [دم + تقریر (رک)].

—— تَک / تَلَک م ف.
جیتے جی ، زندگی تک.
یہ ناوک افگنی ہے غلط میرے دم تلک
پچھتاؤ گے آپ بہت مجکو مار کے
(۱۸۲۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۸).
یہ کماں داری ہے دم تک عاشقِ دلگیر کے
اس نشانہ کو اڑا کر پر کٹیں گے تیر کے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۵).

—— تَکبِیر کس اضا (ـــ فت ت ، سک ک ، ی مع) م ف.
ذبح کے وقت ، ذبح کے موقع پر ، تکبیر پڑھتے وقت.
قتل کے بعد بھی ہو کاش کے تقصیر معاف
شوق اپنا کیا میں نے دمِ تکبیر معاف
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۲).
ہوا تو ذبح آنکھوں میں وہی بت ہے خدا حافظ
نظر آتی ہے پھر صورت دمِ تکبیر بتھر کی
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۹۹). [دم + تکبیر (رک)].

—— تَلقِین کس اضا (ـــ فت ت ، سک ل ، ی مع) م ف.
مُردے کو قبر میں دفناتے ہوئے ، مخصوص آیات پڑھتے وقت.
بولے سب شانہ ہلانے کی نہیں کچھ احتیاج
اس قدر رعشہ مرے تن کو دمِ تلقیں ہوا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳).
لیتے تھے سب کے سب دمِ تلقیں ترا ہی نام
تھی قبر میں بھی مجکو یہی گفتگو پسند
(۱۸۷۷ ، دستنبوئے خاقانی ، ۵۹). [دم + تلقین (رک)].

—— تَلے اُوپَر ہونا محاورہ.
جی گھبرانا ، گھبراہٹ طاری ہونا.
چڑھا اتر ٹھیک نہیں بام پہ جاناں شب و روز
تلے اوپر سحر و شام مرا دم ہو گا
(۱۸۹۶ ، فیض ، د ، ۳۴).

—— تَماچا / تَمانْچا (ـــ فت ت / مع) امذ ، رک : دم طَماچا.
ہندوستانی تلوار کی ایک قسم ، پیش قبضہ ، نیمچہ.
جان جانے کی دریچہ اون کا تیغا ہو گیا
شوقِ نظارہ میں ہر دم دم طماچا ہو گیا
(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۹). کنٹل ، خرقہ میض دم تماچے ... شیر ... وری مورتیں بنا کر پوجتی ہیں. (۱۸۸۱ ، منیر ، تقسیم کوہر بار ، ۱۰۳). [دم + تماچا / تمانچا (رک)].

—— تَمام ہونا محاورہ.
وقت کا گزرنا ، وقت کٹنا. سہ پہر کو حمام ہوا ، چپچھوں میں دم تمام ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۶۶).

—— توڑ (ـــ و مج) صف.
(پارچہ بافی) دم کی ڈوڑ کو محدود رکھنے والی بانس کی کھپچی جو بُنائی کے عمل سے تھوڑے فاصلے پر تانے کے دونوں دسوں یعنی اوپر نیچے کے بیچ میں ڈلی رہتی ہے ، دانتی ، پسلا (ا پ و ، ۲ : ۷۱). [دم + توڑ ، توڑنا (رک) کا امر].

—— توڑ دینا / توڑ رَہْنا / توڑْنا محاورہ.
۱. جان کنی یا موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہونا ، آخری سانس لینا ، قریب مرگ ہونا ، سانس اکھڑنا ، مشکل میں ہونا.
دم تڑپ کر توڑتا ہوں مرغِ بسمل کی طرح
جان کی پلچل پڑی ہے یار کیسا اضطراب
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷).
اسلام کی جان پر بنی ہے دم توڑ رہا ہے جاں کنی ہے
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۲). اس کے بال بچے فاقوں سے دم توڑ رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، منشورِ بنا ، ۳۶۱). ۲. مرنا ، جان دینا.
ہچکیاں لے لے کے شیشے کی طرح دم توڑیں ہم
کیا یہی ہے ساقیٔ پیماں شکن کی آرزو
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۸). اتنا کہتے ہی دم توڑ دیا.

(۱۸۹۶ء ، نگار ، ترابی ، جولائی : ۱۶). ۳. دم پر رکھی ہوئی دیگ کا منھ کھولنا ، کھانا دم پر سے اُتارنا. غُل ہوا کھانا پھلاؤ پہ بس تو باورچیوں نے دیگوں کے دم توڑے اور لپچے سے سالن بھرایا. (۱۹۰۳ء ، اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۲۰۹). ۴. بے اثر ہو جانا ، کم اہم ہونا ، مٹ جانا ، ختم ہو جانا. بارھویں صدی عیسوی میں تو ہندی بالکل دم توڑنے لگی تھی. (۱۹۲۸ء ، حیرت دہلوی ، چراغ دہلی ، ۳). مولانا ظفر علی خاں کا اخبار دم توڑ رہا تھا. (۱۹۸۳ء ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۶۲). ۵. تلوار کی آب داری یا تیزی کو ختم کرنا ، بے اثر کرنا.

سخت جانی نے کیا شرمندہ قاتل سے مجھے
دم مرا ٹوٹا مگر دم توڑ کر شمشیر کا
(۱۹۰۷ء ، دفتر خیال ، ۲۱).

---تیر سا جانا محاورہ.
دل میں چُبھن ہونا.

مرا دم تیر سا جاتا ہے یادِ نوجوانی میں
قدِ خم گشتہ رخ کرتا ہے پیری میں کماں ہو کر
(۱۸۶۸ء ، مہر کلو عرش ، ۵ ، ۳۱).

---تیغ کس اضا (---ی مج) امذ.
تلوار کی آبداری اور باڑھ کی تیزی.

تشنۂ مرگ کون ہے آبرو سراسی دمِ تیغ
بسمل اڑاوے خمدار ہوئے کن کا ، ان کا
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۵).

یوں سرخ ہوا خوں سے دمِ تیغِ ہلال
جیسے لبِ معشوق پہ ہو پان کی لالی
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۱۸).

ہے نوکِ سناں پہ نقش پرواز
رقصاں دمِ تیغ پر بصد ناز
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، گنہ ، ۱ : ۲۸۳). [دم + تیغ (رک)].

---تیغ پَر / پہ راہ ہونا محاورہ.
ہلاکت کا خطرہ ہونا.

مقدور کسے نعتِ پیمبر کی رقم کا
ہر دم ہے دمِ تیغ پہ یاں راہِ قلم کا
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۲).

لغزش یہاں خطا ہے تسلّی یہاں گناہ
ہشیار اے قدم کہ دمِ تیغ پر ہے راہ
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴).

---تھامنا محاورہ.
طبیعت بحال کرنا ، حالت سنبھالنا. دو سیر رَوا ، دو سیر کھانڈ سیر بھر گھی لے کر پنجیری بنا لا اسے پھانک کر دو گھونٹ پانی پی کر اپنا دم تھام لوں گی. (۱۹۳۳ء ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۸۲).

---تھکا (---فت تھ) صف.
خاموش طبیعت کا آدمی ، عموماً چُپ رہنے والا ، کم گو ، بہت کم بات کرنے والا (ماخوذ : قاموس الفصاحت ، ۱۶۲). [دم + تھکا ، تھکنا (رک) کا ماضی].

---ٹُوٹ جانا / ٹُوٹنا محاورہ.
۱. جانکنی کے وقت سانس اُکھڑنا ، قریبِ مرگ ہونا.

ہم تو مہماں کوئی دم کے ہیں دم ٹوٹ چکا
آ تجھے دیکھ لیں اے وعدہ شکن جاتے ہیں
(۱۸۵۰ء ، الماس درخشاں ، ۱۴۷).

نخچیرِ زبوں حال کا دم ٹوٹ رہا ہے
ہر زخم سے فوّارۂ خوں چھوٹ رہا ہے
(۱۹۲۸ء ، مطلعِ انوار ، ۱۳۹).

کر کے ہمت لا نہیں سکتی زلف سے اکبر تو حسین
واسطے میں دم جو ٹوٹا دست و پا تھرا گئے
(۱۹۵۱ء ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۳۱). ۲. (i) سانس پھولنا ، سانس بے قابو ہونا.

اے ظفر میں ہوں وہ آوارہ کہ جس کے ہمراہ
دو قدم چلنے میں دم بادِ صبا کا ٹوٹے
(۱۸۵۴ء ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۲۹).

بھاگتے دوڑتے گیا دم ٹوٹ
ٹانگیں سُن ہو گئیں گیا جی چھوٹ
(۱۹۳۶ء ، جگ بیتی ، ۲۶). (ii) پیراک کا جس دم پر قابو نہ رہنا ، سانس روکنے کی مشق پر قادر نہ ہونا.

کتنی غوطے جو کھائے اس نے بہم
تو بس ٹوٹ اوس شناور کا گیا دم
(۱۸۱۳ء ، بہارِ چمنِ رنگین ، ۲ : ۲۰۹). کوئی کیا تالاب اوڑھ کر ... اگر اتفاق سے اس کا دم ٹوٹ جائے تو ایک سوار اسے دوبارہ زندہ کر سکتا ہے. (۱۹۳۳ء ، آدمی اور مشین ، ۱۲). (iii) گھوڑے کی رفتار کم کرنا.

گرگِ جرم کی یوں طلاقی بجائے
کہ دم باگ کے حلق میں ٹوٹ جائے
(۱۶۹۵ء ، دیپک پتنگ ، ورق ، ۸۵ الف). (۳) حوصلہ ہارنا.

ہاتھ جب بحرِ محبت میں دم اپنا ٹوٹا
تب مقابل ہوئی تقدیر بُری ہاں کی
(۱۸۰۹ء ، جرأت ، د ، ۵۱۲).

رواں ہے بحر میں تختے پہ ماں اور اک بچا
کنارہ دور ہے دم ٹوٹتا ہے مادر کا
(۱۹۳۱ء ، نقوشِ ماں ، ۱۶۳).

---ٹَھہَرنا / ٹَھہِرنا / ٹھیرنا محاورہ.
۱. سانس کا قرار پکڑنا ، سانس جمنا ، سانس کا اعتدال سے ہونا.

وہ بے وفا نہ میرے پاس ایک دم ٹھیرے
اگرچہ سینے میں سو بار اوکھڑ کے دم ٹھیرے
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۲۴۷). گھڑی بھر میں دم ٹھیرتا ہے اور یہی حال دیوان خانے میں آکر ہوتا ہے. (۱۸۶۱ء ، خطوطِ غالب ، ۵۰). ۲. تسکین یا تسلی پانا ، سکون ہونا.

جو بھنور دوڑ کر مقتل میں ہم اپنا قدم ٹھہرا
دم شمشیر قاتل پر گلا رکھا تو دم ٹھہرا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۶۸). جب ذرا دم ٹھہرا تو ... وہ زمانہ بیان کیا جس میں دونوں ساتھ ... رہا کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۱۰۳).

ـــــ ثابِت رَہْنا محاورہ.
حوصلہ مند ہونا.

تب تو میدان پہ ہو قدم ثابت
راہ چپ میں رہے جو دم ثابت
(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، عقلان ، ۱۳).

ـــــ جانا محاورہ.
۱. جان جانا ، جان نکلنا ، مر جانا.

سپہ کا تلیں دم گیا دیکھ زہیم
ہوئے سارے غمگیں زرگ سلیم
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۲).

مسیح و خضر گو یکتا ہیں دونوں ہم تو جب جانیں
جو دل گرتا ہوا سنبھلے جو دم جاتا ہوا ٹھیرے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۱).

جانیں گے نہ تیرے در سے ہم اے ساقی
گو جائے ترے ہاتھوں پہ دم اے ساقی
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۲۸). ۲. جی ٹوٹ جانا ؛ فریفتہ ہونا.

سیکڑوں جاتے ہیں سیکڑوں کا جاتا ہے دم
گئے گزرے ہوئے عالم پہ بھی یہ ہے عالم
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۵۱). قصے کہانیوں کی کتابوں پر میرا تو دم جاتا ہے. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۵۱). ۳. وقت گزرنا. فرما دو کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہو گے. (۱۹۲۱ ، امام احمد رضا بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۸۱).

ـــــ جَکْنا محاورہ.
بات کرنا ، بولنا (پلیٹس).

ـــــ جَوْلاں کس صف (ـــــ و لین) امذ.
(مجازاً) جذبۂ شوق ، ولولۂ جذبات.

اس کے گھنگھروں کی صفت کیا کوئی لکھ سکتا ہے
ہے عرق اس کے بدن پر دمِ جولاں شبنم
(۱۸۸۱ ، اسیر ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۳۹). [دم + جولاں (رک)].

ـــــ جھاڑا امذ.
وہ دعا یا عمل جس سے جادو ٹونے کا اثر ختم کرتے ہیں ، جھاڑ پھونک ، منتر. کیا خوش مذاق آدمی تھا ، اکثر لوگ اطفال کو دم جھاڑا کے واسطے اس کے پاس لایا کرتے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۰۵۳). [دم + جھاڑا (رک)].

ـــــ جھانْسا (ـــــ سکع) امذ.
دھوکا ، فریب ، چال. یہی اس کے کاٹ بھانس کے اصول اور دم جھانسے کے ہتھکنڈے تھے. (۱۸۷۶ ، سرابِ حیات ، ۵۳). کالکا نے مہاجنوں کی طرح اسے بھی دم جھانسوں میں ٹالنا شروع کیا. (۱۹۴۳ ، جنترنگاہ ، ۲۴). [دم + جھانسا (رک)].

ـــــ جھانْسا (جھانْسے) دینا محاورہ.
فریب دینا ، دھوکا دینا ، چال چلنا ؛ بہلانا پھسلانا. مگر بنی نضیر کے قاصدوں نے دم جھانسا دے کر آخر بنی قریظہ کو بغاوت پر راضی کر ہی لیا. (۱۹۱۶ ، میلاد نامہ ، ۱۲۲).

ـــــ جھانْسوں (جھانْسے) میں آنا محاورہ.
دھوکا کھانا ، فریب میں آنا ، چال میں آ جانا. تم کبھی ان کے دم جھانسوں میں نہ آؤ اور ... آگے بڑھے چلو. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی (دیباچہ) ، ۲). حضرت موسیٰ اس کے دم جھانسوں میں آ جاتے اور اس کا وعدہ صحیح سمجھ کر دعا کرتے. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۲۶). انگلستان روس کے دم جھانسے میں آ کر اس جد و جہد کو ... غیر ہمدردانہ نگاہوں سے دیکھ رہا ہے. (۱۹۵۶ ، ظفر علی خاں ، جمال الدین افغانی ، ۴).

ـــــ جھانْسوں میں لَگا رَکْھنا محاورہ.
الجھانا ، ورغلانا ، بہلانا.

لگا رکھے گا دم جھانسوں میں دو چار
کہ پھر مشتاق آئیں گے کہاں سے
(۱۹۰۵ ، داغ (محاوراتِ داغ ، ۲۱۷)).

ـــــ چُپ ہونا محاورہ.
سہم جانا ، بالکل خاموش ہونا (قاموس الفصاحت ، ۴۸).

ـــــ چُرانا (چُورانا) محاورہ.
۱. اپنے آپ کو مردہ ظاہر کرنے کے لیے سانس روک لینا ، حبس دم کرنا ، دم سادھنا. ان بچوں نے اس کے کہنے کے بموجب کیا ، ہر ایک اپنا اپنا دم چورا کر گر رہا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۲۴).

اس چاہ کے اژدر بھی چراتے ہیں دم اب تک
مشہور ہے افسانۂ پیرالالم اب تک
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۹۰). دم چرائے پڑی رہی ، آدھی رات ہوئی تو تالی کی آواز آئی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۵۵). ۲. جی چُرانا ، پہلو تہی کرنا ، کام سے بھاگنا ، ٹالنا.

دوڑے کئی یہ کہہ کر جاتا ہے دم چرا کر
اتنے میں گھیر مجھ کو اور شور و غل مچا کر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۴). اس میدان میں لڑائی سے دم چرانے والا فنا کر دیا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۷۳).

ـــــ چُڑا (ـــــ ضم چ) امذ.
(آتشبازی) ایک طرح کی آتشبازی جو تھوڑے وقفے سے چھوٹتی ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دم + چڑا (رک)].

ـــــ چَڑْنا محاورہ (قدیم).
رک : دم چڑھنا.

چڑھے دم سو پھر زباد گرما کرے
اترتا سو دم دل پہ برما کرے
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۸۰).

---چڑھا آنا محاورہ.
رک : دم چڑھنا.
اتریں نیچے کو ، تو گر پڑنے کے ہوتے ہیں قریں
اور جو اونچے پہ رکھیں پاؤں دم آتا ہے چڑھا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۹).

---چڑھانا محاورہ.
حبس دم کرنا ، سانس روکنا ؛ چلہ کھینچنا . مولوی حبیب اللہ ... دوسرے حصّہ الا اللہ کی ضرب عصر کی نماز پڑھنے کے وقت دم چڑھانے میں لگاتا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۹۶).

---چڑھ جانا/چڑھنا محاورہ.
سانس پھولنا ، ہانپ جانا ، خلافِ معمول سانس کا تیز چلنا.
کوئے قاتل میں پہنچ کر سر ہوا مجھ کو وبال
بوجھ اترنے کی جگہ دم چڑھ گیا مزدور کا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹).
لڑکھڑاتے ہیں قدم لطف و کرم سے کام لو
دوستو دم چڑھ رہا ہے بڑھ کے بازو تھام لو
(۱۹۳۸ ، سرود و خروش ، ۲۵۵).

---چلا جانا محاورہ.
عاشق ہونا ؛ فریفتہ ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغت ؛ جامع اللغات).

---چلنا محاورہ.
۱. جان جانا.
دم چھوڑتی تھی تن میں نہ شمشیرِ قضا دم
جس پر یہ چلی ڈر کے پکارا کہ چلا دم
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۹۸). ۲. سانس تیزی سے چلنا. نانو کے بچے کا حال کل سے معلوم نہیں ہوا وہ شاید کل یا پرسوں پھر آیا تھا اور کہتا تھا کہ بچہ کا دم چلتا ہے. (۱۸۹۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۶۹).
بولے ہی کیوں چلا جو مرا دم رکا ہوا
تازہ کیا پھر آپ نے جھگڑا چکا ہوا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۴).

---چند کس صف (---فت چ ، سک ن) صف.
چند لمحے ، ذرا دیر.
قیدِ ہستی سے چھٹنا میں تو رہی یہ حسرت
کیوں دم چند گرفتارِ غم چند رہا
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [دم + چند (رک)].

---چند کا کس اضا ، صف مذ.
چند لمحے کا ، ذرا سی دیر کا.

تم عاشقِ بیمار کی بالیں سے نہ اٹھو
مہمان ہے دم چند کا بیٹھو کوئی دم اور
(۱۸۹۵ ، دیوانِ زکی ، ۶۸).

---چور (---و مج) امذ، ۱. صف.
۱. سانس روک کے مردہ بن جانے والا . ایسے یہ تو دم چور سا معلوم ہوتا ہے جیسے خدا گنج پہنچ گیا (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۲۷). ۲. وہ حقہ جو بولتا نہ ہو (بہارِ اردو لغت). ۳. دم لگا کے دھواں ہضم کر لینے والا. نوشاہ کی برات میں دم چور کا کیا کام ہے اور تو اور ہم اس کے قائل ہیں کہ گندھک کا پتا ہی نہیں یہ بات ہماری سمجھ میں نہ آئی کہ گندھک کیا ہوئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۸). [دم + چور (رک)].

---چھڑکنا محاورہ.
فدا ہونا ، فریفتہ ہونا ، بہت محبت کرنا ، بہت زیادہ چاہنا. سچ پوچھو تو یہ بھی تمہارے کارن ہوا نہ تم پر اتنا دم چھڑکتی اور نہ یہ تھپڑی پٹتی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۶۳).

---چھوڑ دینا محاورہ.
۱. دل چرانا ، جان چرانا (مہذب اللغات). ۲. سانس توڑ دینا ، مر جانا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---چھوڑنا محاورہ.
۱. سانس کا باہر نکالنا. دم کے چھوڑنے کا فعل بہ نسبت دم لینے کے آسان ہوتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۹۱). ۲. مرنا ، جان دینا ، سانس چھوڑ دینا.
چھوڑا نہ گراں جانِ محبت نے تیرے دم
سو بار بھرا خون میں پر تیر قضا کا
(۱۸۷۹ ، سالک (قربان علی) ، ک ، ۵۱).

---خشک کرنا محاورہ.
دم خشک ہونا (رک) کا تعدیہ ، افسردہ کرنا ، ڈرانا ، خوف دلانا ، پراساں کرنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---خشک ہونا محاورہ.
۱. افسردہ خاطر ہونا ، غمگین ہونا (مہذب اللغات). ۲. ڈرنا ، خوف کھانا (جامع اللغات).

---خفا کرنا محاورہ.
۱. سانس نہ لینے دینا ، گلا گھونٹنا. اس کی طبیعت اس سے برگشتہ دیکھ کر ، ایک رات کو خواب میں اسے دم خفا کر کے مار ڈالا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۸۸). ۲. ناخوش کرنا ، رنج دینا.
تیرے ہاتھوں سے گلا بندھوا کر
دم رقیبوں کا خفا کرتا ہوں
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)). ۳. خوفزدہ کر دینا ، پراساں کرنا ، ڈرا دینا ، اوسان خطا کرنا.

کیا ہے شور نے نالے کے دمِ خفا ایسا
کہ شکلِ نے کے ہے میرا ہر اُستخواں فریاد

(۱۷۹۳ء ، عجب دہلوی ، د ، ۱۰۳). اندھیرے نے یہاں تک اس کا دم خفا کیا سانس بھی رُک گئی. (۱۸۰۲ء ، نثرِ بے نظیر ، ۸۲).

---خفا ہونا محاورہ.
۱. سانس رُکنا ، دم گھٹنا.

عشق سے یہ ہے کہ دم میرا خفا ہوتا ہے
گھونٹتا ہے جو کوئی ست گلا مینا کا

(۱۸۱۶ء ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۳). دوم بوجہ پھانسی لگانے ، غرقِ آب ہونے ، دم خفا ہونے ، گلا گھونٹنے دم بند کرنے یا فاقہ کشی سے. (۱۸۹۲ء ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۲۲). ۲. طبیعت گھبرانا ، ہراساں ہونا ، پریشان ہونا. خواجہ کا مگر دم خفا ہوا بہت پریشان ہو کر ہر سمت آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا. (۱۸۸۸ء ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۱۱۳).

---خَم (---فت خ) امذ.
۱. (أ) تاب و طاقت ، زور و قوّت ؛ مضبوطی ، استواری ؛ حوصلہ.

ابھی تک تو وہ ہی عالم وہ ہی دم خم وہ ہی کس ہے
ہماری صبح پیری بھی مگر صبحِ بنارس ہے

(۱۸۷۰ء ، الماسِ دُرخشاں ، ۳۶۶). بڈھا ساٹھ برس کا ہو گیا ہے پر ابھی تک جوانی کا وہی دم خم ہے. (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۵۱). اگر یہی دم خم تھا تو پولیس کو آنے ہی کیوں دیا ہوتا. (۱۹۸۲ء ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۱). (أأ) شان و شوکت ، زعم ، طاقت.

اونچا رکھنا سبز ہلالی پرچم پاکستان کا
عالم کو دکھلاؤ جیالو دم خم پاکستان کا

(۱۹۸۵ء ، پھول کھلیں ہیں رنگ برنگے ، ۷۷). ۲. تلوار یا خنجر کی دھار ، کاٹ اور خمیدگی.

بُرش تھی عجب اور عجب طرح کا دم خم
ہر شخص پہ بجلی کی طرح گرتی تھی پیہم

(۱۸۷۲ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۳۲).

لگانے کا گلے پھر کون یوں ہنس ہنس کے اے قاتل
تیری شمشیر کا دم خم یہ میرے امتحاں تک ہے

(۱۹۰۷ء ، دفترِ خیال ، ۱۳۰). ۳. اوسان ، حواس ، ہوش (ماخوذ : نوراللغات). [دم + خم (رک)].

---خَمْ دیکھنا محاورہ.
ہمّت اور حوصلہ کا اندازہ کرنا.

لڑا رکھی ہے جاں ایسی جفا پر
کوئی دیکھے ذرا دم خم ہمارا

(۱۸۹۲ء ، مہتابِ داغ ، ۱۳).

---خَم رَکھنا محاورہ.
ہمّت اور حوصلہ رکھنا ؛ کس بل رکھنا. بابو لاس ۔ وہ تو بہت دم خم رکھتے تھے. (۱۹۳۳ء ، تیغ کمال ، ۳۲).

---خَنْجَر کس اضا (---فت خ ، سک ن ، فت ج) امذ.
خنجر کی دھار ؛ (مجازاً) مشکل ، مصیبت.

دشوار ہوئے کاٹنے دن زیست کے ہم کو
ہر ایک دم اپنا دمِ خنجر سے برابر

(۱۸۲۷ء ، کلیاتِ پروانہ (جسونت سنگھ) ، ۱۰۹).

ہر سانس سے کیوں دھار نکلتی ہے لہو کی
سینے میں مرے دم دمِ خنجر تو نہیں ہے

(۱۹۰۷ء ، دیوان تسلیم ، ۲۶۶).

---دار صف ، امذ ، دمدار.
۱. جاندار ، مضبوط ، محنت کے کام میں دیر تک نہ تھکنے والا. کبوتر جیسے آج ہماری چھتری کے دمدار ہیں شہر میں شاید دو چار جگہ اور ہوں گے. (۱۸۷۴ء ، توبۃ النصوح ، ۱۷۱). ہرن روئے زمین کے ہر چوپائے سے زیادہ تیز دوڑنے والا اور زیادہ دمدار جانور ہے. (۱۹۳۲ء ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۵۹). ۲. باڑھ دار ، دھار والا.

تشنۂ خوں ہے اپنا کتنا میر بھی نادان تلخی کش
دمدار آبِ تیغ کو اس کے آبِ گوارا جانے ہے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۸۱۸). ۳. مدّتوں رہنے اور چلنے والی چیز ، لچک کھانے والی چیز (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [دم + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---داعِیَہ (---کس ع ، فت ی) امذ.
دعویٰ ؛ حوصلہ.

دم داعیہ ہم سے لڑنے کا ہے
سر پر ہے اجل سوار کیا ہے

(۱۸۸۱ء ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۵۰). دنیا بھر پر خیالی اور اعتقادی فتح پانے کا دم داعیہ رکھتی ہوں. (۱۹۲۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۴ : ۹). [دم + داعیہ (رک)].

---دَرْوازَہ کس اضا (---فت د ، سک ر ، فت ز) امذ.
گھر سے نکلنے کا راستہ ، ڈیوڑھی.

تب وہ چور دروازے کے اوپر
میں پہونچوں جب دمِ دروازہ آ کر

(۱۸۶۱ء ، الف لیلہ ، نو منظوم ، ۳ : ۸۷۸). [دم + دروازہ (رک)].

---دُرُود (---ضم د ، و مع) امذ.
۱. (مجازاً) طاقت ، دم خم ، مقابلے کی قوت.

وہ عاقل علی تو قدم لے اتھا
کتیکہ وقت تک دم درود کچھ نہ اتھا

(۱۶۸۱ء ، جنگ نامہ سیوک ، ۳۰). ایک شکار تو یہیں موجود ہے ، ذرا ٹٹول کر تو دیکھوں کہ اس میں بھی کوئی دم درود ہے. (۱۹۰۹ء ، دھوپ چھاؤں ، ۹). لاش کے پاس گئی شانہ پکڑ کے ہلایا ان بیچاری میں مطلق دم درود نہ تھا. (۱۹۳۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳۵ : ۳). ۲. درود شریف دعا یا کوئی اسم پڑھ کر پھونکنے کا عمل ؛ عاملوں کا پیشہ. گنڈا تعویذ اور دم درود کے حصول کے لیے دور دراز کا سفر اختیار کر کے مشہور و معروف عاملوں سے رجوع

کیا جا سکتا ہے۔ (١٩٨٣ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ١٣٢)۔ [دم + درود (رک)]۔

---دُرُود نہیں فقرہ۔
ذرا طاقت نہیں ؛ قریب مرگ ہے۔

اب عیادت کو آئے سود نہیں دمِ آخر ہے دم درود نہیں

(١٩١٠ ، سرور جہان آبادی (نوراللغات))۔

---دَعویٰ (---فت د ، سک ع ، ١ بشکل ی) امذ۔
حوصلہ ، اُمنگ. آج کل برق قوت میں اعجاز دکھانے کا بڑا دم دعویٰ ہے مگر کوئی صاحب بتا تو دیں کہ آخر اس قوت کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے۔ (١٩١٥ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ١٢٣)۔ غارِ حِرا والا معاملہ پیش آنے ہی آپؐ خوشی سے اچھل پڑتے اور بڑے دم دعوے کے ساتھ پہاڑ سے اتر کر سیدھے اپنی قوم کے سامنے پہنچتے اور اپنی نبوت کا اعلان کر دیتے۔ (١٩٤٢ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ١ : ١٣٠)۔ [دم + دعویٰ (رک)]۔

---دِلاسا / دِلاسَہ (---کس د/فت س) امذ۔
بہلاوا ، پُھسلاوا ، چکنی چپڑی باتیں ، تسلّی۔

دم دلاسے سے اوسکو یاں لانا
کچھ نہ اس خستہ جاں کو گھبرانا

(١٨٢٩ ، قصۂ شیریں فرہاد ، مسکین ، ٢٠)۔

جان دے یونہیں کوئی کیونکر ادھر سے کچھ تو ہو
دل دہی لطف و عنایت دم دلاسا بات چیت

(١٨٥٦ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ٣٠)۔ میاں بیوی بچے نہیں ہیں کہ وہ ... دم دلاسے سے اس رشتہ کو قائم رکھیں۔ (١٩٠٧ ، مقدماتِ عبدالحق ، ٢ : ١٩٤)۔ ایک ذہین اور قابل یہودی سے عداوت اسے ایک غیر محفوظ شخص بنا دیتی ہے ، جو بہت جلد قابلیت کے خود ادعا سے دم دلاسے کی عاجزی پر اتر آتا ہے۔ (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٦٤٩)۔ [دم + دلاسا (رک)]۔

---دلاسا دینا محاورہ۔
چکنی چپڑی باتیں کرنا ، بہلانا پُھسلانا ، تسلّی دینا. ہرچند دم دلاسا دے کر پوچھا ... دونو نے سوائے انکار کے اقرار نہ کیا۔ (١٨٣٥ ، حکایتِ سخن سنج ، ٩٥)۔ وہ تو صرف اُسے دم دلاسے دیکر ... ایسی چیز حاصل کر لینا چاہتے ہیں جس کے وسیلہ سے ... مسلمانوں کو محکوم بنا سکیں۔ (١٩٣٠ ، خطباتِ قائداعظم ، ٢٢٤٨)۔ میں نے چُپکے سے اس کی طرف نظر کی دم دلاسہ دینے کے لئے میں نے زبان کھولی۔ (١٩٨٠ ، تجلّی ، ٢١٩)۔

---دلاسے سے م ف۔
بہلا کر ، پھسلا کر ، چکنی چپڑی باتوں کے ذریعہ ، تسلّی دے کر. دونوں کو دم دلاسے سے دریا کے کنارے لائے۔ (١٨٦٢ ، شبستانِ سرور ، ١٦٣)۔

---دَم م ف۔
ہر وقت ، لمحہ لمحہ ، متواتر ، دمبدم.

تہجد کی نمازاں میں کرو سبح تیں دعا دم دم
دعا دم کے اثر تھے ہوئی وہاں ہم عید و ہم نوروز

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٢٤)۔ جوق جوق ، دم دم ... لمحہ لمحہ جیسے کلمے جن میں لفظ کو دہرایا گیا ہے۔ تکراری مرکبات میں شامل ہوں گے۔ (١٩٤٣ ، شوکت سبزواری ، اردو قواعد ، ٥٥)۔

---دَم کی م ف۔
ہر وقت کی ، ہر لحظے کی۔ اکبر کو بھی دم دم کی خبر پہنچتی تھی۔ (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ١٢١)۔ اپنی طرف سے ایک قاصد بھیجا کہ فوج کے ساتھ جائے اور دم دم کی خبر بھیجتا رہے۔ (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ١ : ١٤٠)۔

---دَم میں م ف۔
بار بار ، گھڑی گھڑی۔

اے چارہ گر نہ ڈر مرے تغیرِ حال سے
میں کیا کروں بدلتی ہے دم دم میں خوئے دوست

(١٨٧٩ ، سالک ، ک ، ١٩١)۔

---دَمَہ (---فت د ، م) امذ [مص دمدمہ]۔
١. جادو ، منتر. جب دمدمہ اور افسون اوس نطفۂ دگرگوں کا نچلا فیلقوس کا مار ڈالنا دل میں مصمم کیا۔ (١٨٣٦ ، سرور سلطانی ، ٣٤٦)۔ **٢. کس بل ؛ (مجازاً) دعوے ، شیخی.**

دم کے ہیں سب دم دمے جب دم نہیں تو کچھ نہیں
ساری دنیا ہیچ ہے جب ہم نہیں تو کچھ نہیں

(١٩٢٩ ، کائنات یتی ، ١٢)۔ [ف : دمدمہ (دم + دم + ہ)]۔

---دُوبَھر ہونا محاورہ۔
بوجھ ہونا ، ناگوار ہونا. ماں باپ کو بیٹی کا دم دوبھر نہیں ہوا کرتا۔ (١٩١٠ ، راحت زمانی ، ٣٣)۔

---دُود (---و مع) امذ۔
سانس ، طاقت.

ہجر کے ٹھنڈی آہ بالیں سے اٹھا کہہ کر مسیح
ہے دمِ آخر نہیں دم دود کچھ بیمار میں

(١٨٦٦ ، فیض ، د ، ٢٢٩)۔ [دم + درد (رک) کی تخفیف]۔

---دوسْتی (---و مع ، سک س) امث۔
(مجازاً) مدد ، ہمدردی. عبث دم دوستی اسکی ذات سے توقع رکھتے تھے۔ (١٨٥٩ ، تاریخ ممتاز ، ٣٦)۔ [دم + دوستی (رک)]۔

---دیکْھنا محاورہ۔
١. نزع کے وقت سانس کی حرکت معلوم کرنا.

دست اندازئ قزاقِ اجل ہے بیکار
ہاتھ رکھ کر مرے سینے پہ وہ دم دیکھتے ہیں

(١٨٧٠ ، چمنستان جوش ، ٨٠)۔

نہ آئی دو گھڑی پہلے اجل افسوس کیا کہیے
رقیب اور ہاتھ رکھ کر تیرے بیماروں کا دم دیکھیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۸۹)۔ ۲. تیزی کا امتحان کرنا

کھیے ابھی اک ادا پہ کٹ جانیں
دم دیکھتے تھے فقط چُھری کا
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱۱)۔

ــــــ دے جانا محاورہ۔
فریب دے جانا (نوراللغات)۔

ــــــ دے دینا / دینا محاورہ۔
۱. (i) فریب دینا، دھوکا دینا، جُل دینا، جھانسا دینا۔ کچھوے نے ایسا دم دیا کہ بندر نے اختیار کی باگ اسکے ہاتھ میں دی۔ (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۱۱)۔ دم دے کر مجھ سے فارسی عبارت سی خط لکھوایا۔ (۱۸۶۰ ، خطوط غالب ، ۲۳۰)۔

اپنے چھوٹے کیڑے نہ دے دم مجھے
کہ ہے واقفیت ابھی کم مجھے
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۹۷)۔

مایوس طلب بناں کے اس دشت ہوس میں
یاروں نے دیئے ہیں مجھے دم اور طرح کے
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۳۵)۔ (ii) بہانہ کرنا ، بہلانا پُھسلانا۔

صاف کب امتحان لیتے ہیں
وہ تو دم دے کے جان لیتے ہیں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۵)۔

وہ چاہتے ہیں اس کو دم دے کے میں بلاؤں
یاں دل میں یہ ٹھنی ہے مر جاؤں اور نہ جاؤں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۵۸)۔ (iii) تسلی دینا۔

بہت دنوں یہی کہہ کہہ کے دم دیئے دل کو
ذرا ٹھہر دلِ مضطر کہ اب جواب آیا
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۶۶)۔ ۲ (i) مرنا ، فوت ہونا ، جان نکل جانا ، دم توڑ دینا۔

سب نکل جائیں گی اے قاتل ہماری حسرتیں
جب تڑپ کر دم تہہِ زیر قدم دیدیں گے ہم
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۵۰)۔ لوگوں نے پہچان لیا اور اتنے لٹھ برسائے کہ بیچارے نے وہیں دم دے دیا۔ (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۶۱)۔ گلو بطرہ نے کہیں بھنک بھی پالی تو وہیں دم دے دے گی۔ (۱۹۸۸ ، قہرِ عشق ، ۴۷)۔ (ii) زندگی دینا ، روح پھونکنا ، زندہ کرنا۔

کیا دے گا دم آکر کسی بے دم کو مسیحا
اللہ سلامت رکھے اس تیغ کے دم کو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۰)۔ ۳. ہزار جان سے عاشق ہونا ، فریفتہ ہونا ، فدا ہونا ، جان چھڑکنا۔

دم نہ دے آپ پہ کس طرح سے عالم اپنا
آئینے میں تو ذرا دیکھیے عالم اپنا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۲)۔

لو کہے دیتے ہیں ہم قیس پہ دم دیتے تھے
اب کدھر بیٹھے ہیں رسوا ہمیں کرنے والے
(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۱۲۷)۔ ۴. **کسی بھکی ہوئی یا خول دار شے میں منھ کی ہوا پہنچانا تا کہ وہ پھول جائے ، منھ سے پھونکنا ، پھلانا۔** جاسوش نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے ، ملازموں نے حکم کی تعمیل کی اور نفیر سحر کو دم دیا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۰۵)۔ جو زنگی قرنائیں ہاتھ میں لئے کھڑے تھے انھوں نے قرناؤں کو دم دیا۔ (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۲۵)۔ ۵. (i) **کسی کھانے یا کیک وغیرہ کو پوری تیاری پر لانے کے لیے دھیمی آنچ یا بھاپ پر چھوڑ دینا ، پلاؤ ، چاول اور بریانی وغیرہ کو آخری ہلکی آنچ دینا۔**

بولتا آوے ہے قدم بقدم
کبھو کھانے کو جلد دیویں دم
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۳۳)۔ گرمجوشی میں کبھی جی چاہتا ہے تو چائے سے بڑھ کر پلاؤ بھی وہیں دم دے لیتے ہیں۔ (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۶۳)۔ گوشت عمدہ سینے کا اور ران کا ... جب گل جائے تو دم دے دیں۔ (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۲۰)۔ اگر چاول میں زیادہ کنی ہو تو گیلے کپڑے کا دم دیجئے ... دم دینے سے پہلے سیاہ زیرہ چاولوں پر چھڑک دیجئے۔ (۱۹۷۶ ، کھانا پکانا ، ۳۵)۔ (ii) **چائے کا پانی اُبال کر چائے دانی میں پتی ڈالکر رنگ آنے کے لیے چھوڑ دینا۔** فوراً بجلی کا آلۂ حرارت کام میں لایا اور چائے دم دی۔ (۱۹۴۲ ، غبارِ خاطر ، ۵۰)۔ (iii) **کوئی چیز تنور یا چولہے کی بھوبل میں پکانا ، بھون لینا۔** آلو دم دینے سے بہ نسبت اُبالنے کے بہتر پکتے ہیں۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم صحت ، ۱۲۹)۔ ۶. **تلوار کو خم کر کے زور کرتے ہیں ، اصیل ہوتی ہے تو نہیں ٹوٹتی اس طرح خم کرنے کو دم دینا کہتے ہیں** (نوراللغات)۔ ۷. **سکھانا ، ہوا دینا ، خشک کرنا۔** کبھی سطح آب پر آنا کبھی پھر تہ میں جا پڑنا یہاں تک کہ ... تمہاری کھال تک اُتر جاتی اس وقت کچھ دیر کے لئے باہر نکال کر نم کو دم دیا جاتا تھا۔ (۱۹۰۹ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۰)۔ ۸. **مریض کو گرمانے کے لیے اس کے پھیپھڑوں میں پھونک سے ہوا پہنچانا ، دھڑکن روکنا** (اب و ، ۸ : ۱۱۴)۔

ــــــ دھاگا / دھاگے امذ۔
دھوکا ، فریب ، جھانسا ، حیلہ حوالہ۔

دم دھاگے میں رشتۂ نفس کے
پھندے میں پھنسا ہے پیش و پس کے
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۱)۔ یہ باتیں دم دھاگے کی اور کسی سے کہئیے۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۲۰)۔ [دم + دھاگا (رک)]۔

ــــــ دھاگے بتانا / بتلانا محاورہ۔
دھوکا دینا ، جھانسا دینا۔ مجھے مردودنے ، دم دھاگے جھانسے نہ بتا۔ (۱۸۸۲ ، انتخاب طلسم ہوشربا ، ۳۶)۔

مردودنے دم دھاگے جھانسے مجھ کو نہ بتلا
کاٹے ہیں کس بل تن نے شیر کے پنجے؟
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۱۰)۔

ــــــ دھاگے پر ٹالنا محاورہ۔
حیلہ حوالہ کرنا ، دھوکے میں رکھنا۔ مجھے اس محنت جدید کی

عادت نہ تھی گھبرایا اور دم دھاگے پر ٹالنے لگا۔ (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۲۲)۔

---دھاگا (دھاگے) دینا محاورہ۔
جھانسا بتانا ، چکما دینا ، دھوکا دینا۔

لیا دل مفت کہتے ہو نہ رو تجھکو بہا دیں گے
مجھے بدل دوا نہ جان کے دیتے ہو دم دھاگے

(۱۸۵۸ ، شاہ تراب علی ، ک ، ۲۲۳)۔ لا کھوں کاٹ پیچ کرتے ، نئے نئے ڈھنگ سے دم دھاگا دے الو بنا اسے اپنے دام میں پھانس ہی لاتے۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۰)۔

---دھاگے کا جال ڈالنا محاورہ۔
دھوکا دینا ، فریب دینا۔

جال دم دھاگے کا ڈالا اس نے زیور لے اڑا
اس نے آکر جال کی چکما دیا زر لے اڑا

(۱۸۸۹ ، لیل و نہار ، ۳۹)۔

---دھاگے (دھاگوں) میں آجانا/آنا محاورہ۔
دھوکے میں آنا ، فریب میں مبتلا ہو جانا۔ اب پھر انہیں لوگوں کے دم دھاگے میں آتا ہے۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۸۰)۔ یہ سن کر بادشاہ سادہ مزاج دم دھاگے میں آگیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۲)۔

---دھاگے (دھاگوں) میں ٹال دینا محاورہ۔
حیلہ کر دینا ، بہانہ کرنا۔

دم دھاگوں میں اس کو ٹال دیجے
چل دینے کا ڈھب نکال لیجے

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۴۴)۔

---دھانسا (دھانسے) دینا محاورہ۔
جھانسا دینا ، چکما دینا۔ قلعے کے اندر کے آدمیوں کو دم دھانسے دے کر اپنے اختیار میں لیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۴۹۳)۔ روسی ... ہندوستانیوں کو دم دھانسے دیکر اپنے طرفدار ہندوستان میں پیدا کر لیں گے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۴۲)۔

---دھکدکی (دھکدھکی) میں ہونا محاورہ۔
نزع کا عالم ہونا۔

چھیدیں وہی گا یہ لعینوں کے جی میں تھا
یاں کشتہ بیٹھ جانے سے دم دھکدھکی میں تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۹)۔

---دھکدھکی (دکدکی) پر ہونا محاورہ۔
نزع کی حالت ہونا ، قریب مرگ ہونا ، سکرات کی حالت میں ہونا۔ باوا کا دم یا تو دھکدھکی پر تھا بات منہ سے نہ نکل سکتی تھی۔ (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۹)۔

---دھن سازنا محاورہ۔
۱. دعویٰ کرنا ، بر وقت کسی کی تعریف میں کچھ کہنا ، شیخی بگھارنا۔

پتنگا شمع اوپر جل گیا تو دیکھ جیتی ہے
یہی تو عاشقی کا مارق تھی دم دھن اے غفلتی

(۱۷۸۲ ، دیوان زادہ حاتم ، ۳۸)۔

---دھوس (---و مج) امذ۔
(طنزاً) **موٹا ، توندیل ، کپا کپا کے دھس۔** اچھا تو سیدھے کھڑے ہو جاؤ ، دم دھوس اُف اُف۔ (۱۹۳۵ ، آغاحشر ، اسیر حرص ، ۵۸)۔ [دم + دھوس (رک)]۔

---ڈالنا محاورہ۔
دم کرنا ، پھونکنا ، دعا پڑھ کر پھونکنا۔ قوت نفسانی کا اثر دوسرے شخص پر چھونے سے دم ڈالنے سے ، پھونک دینے سے ... توجہ ڈالنے سے منتقل ہوتا ہے۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۵۵)۔ آپکی کھلائی مولوی سبحان شاہ صاحب کے پاس لے گئی اور عرض کیا کہ یہ گم صم رہتے ہیں آپ دم ڈال دیں۔ (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رام پور ، ۳۱۳)۔

---راست کرنا محاورہ۔
سانس لینا ، سستانا۔

جو ذرا راست کیا دم تو اوٹھا غلغلہ پیہم
پھر ابرہا میں بھی گھم گھم کہ وہاں کاشہ اظلم

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۷)۔

---رخصت کس اضا (---ضمر ، سکخ ، فتص) امذ۔
ہنگام موت ؛ رخصت کے وقت۔

نہیں دیتے نہ دو مجکو انگوٹھی تم دم رخصت
کہ داغ دل ہی اپنا ہے مجھے چھلا نشانی کا

(۱۸۷۷ ، دستنبوئے خاقانی ، ۳)۔ [دم + رخصت (رک)]۔

---رفتن کس اضا (---فت ر ، سک ف ، فت ت) امذ۔
مرتے وقت ، موت کے وقت (پلیشس) [دم + ف : رفتن - چلاجانا]۔

---رکنا محاورہ۔
۱. ضیق النفس ہونا ، سانس کا گرفتہ ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۲. **سخت تکلیف میں ہونا ، نزع جیسی حالت ہونا۔**

جو اس کے زیر سایہ آن نکلے
رکے دم اور اس کی جان نکلے

(۱۷۷۸ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۸۸)۔

دم رکا ہے تو اشارے سے وصیت کر لے
نزع میں نور الٰہی کی زیارت کر لے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۲)۔

دم سینے میں کیوں بسمل ابرو کا رکا ہے
خنجر ہے کسی کا کہ رواں ہو نہیں سکتا

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۳۳)۔ ۳. **اظہار مطلب میں ہچکچاہٹ ہونا ، تامل کرنا۔**

جب کہتے ہیں کچھ بات رکاوٹ کی تری ہم
رک جاتا ہے یہ سینے میں دم کچھ نہیں سکتے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۳۶). خاموش کیوں ہوئیں ، جلدی کہو میرا دم رکا ہوا ہے. (۱۹۰۲ ، ہم خرما و ہم ثواب ، ۱۰۰). ۴. جی گھبرا جانا ، تنگ آ جانا.

دم لگا پند سے مرا رکنے
مجکو مت ناصحا خفا کیجے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۲۱).

پھر وضعِ احتیاط سے رکنے لگا ہے دم
برسوں ہوئے ہیں چاک گریباں کئے ہوئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۵). یہ سنتے ہی وانگ لنگ کا دم رک سا گیا گھبراہٹ کے مارے اس نے بوکھلا کر پوچھا. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین ، ۳۱۰). ۵. دم گھٹنا ، سانس لینا مشکل ہونا.

کس طرح دودِ آہ سے جیتا ہے تو نسیم
رُکتا ہے دم وہاں کہ جہاں ہو دھواں قریب

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۸).

شامِ ہجر آتے ہی کیا ہوا خدا جانے
دم رکا ہوا دیکھا ، دل بجھا ہوا پایا

(۱۹۱۳ ، دیوانِ صفی ، ۳۲). اس گھر میں تو سامان کے یوں انبار لگے ہوتے ہیں جیسے سٹیشن کھر ہو میرا تو دم رکنے لگا ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۲).

ـــــ رُکھنا محاورہ.
۱. حوصلہ اور ہمت رکھنا ، طاقت ور ہونا.

نزع میں دم تیرے پاس آنے کا ہم رکھتے ہیں
دم میں دم جب تلک اپنے ہے یہ دم رکھتے ہیں

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۲۹). ۲. کسی کو مطمئن کرنا ، خوش کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. چُپ رہنا ، ضبط کرنا (جامع اللغات).

ـــــ رَسی (ـــــ فت ر) امث.
سانس نکل جانے کا عمل. شکم کے سانسی سوراخ ہوا کو خارج کرنے یا دم رسی (Expiration) انجام دیتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۶۵). [دم + ف : رم ، رسیدن = بھاگنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ رَوانَہ ہونا محاورہ.
سانس اُکھڑ جانا ، مر جانا.

نکلے دیکھی عجب طرح انتظار میں جاں
کہ روئیں روئیں سے آنکھوں سے دم روانہ ہوا

(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)).

ـــــ روکنا محاورہ.
۱. سانس روکنا ، دم سادھے رہنا. کوئی دم تن میں روکتے حق حق حق حق کی صدا بھرکتے. (۱۸۳۵ ، بچپن مثال (ق) ، ورق ۴ ب).
جب تک کانا ہے ، پیچ ہم خوش ہوں جس وقت روک لے دم (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۸۳). ۲. عاجز کرنا ، تنگ کرنا.

دھجیاں کر کے رو دامنِ صحرا لوں گا
تنگ مجھ کو نہ کرے ، دم نہ گریباں روکے

(۱۸۴۶ ، آتش ، کـ ، ۲ : ۱۹۳).

ـــــ رَہنا محاورہ.
۱. جان باقی ہونا ، زندہ رہنا ، زندگی برقرار رہنا ، دم سلامت رہنا (بہ طور دعا کہتے ہیں).

چارہ سازی تو مناسب ہے مگر یاد رہے
نہ رہا درد اگر دل میں تو دم بھی نہ رہا

(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۰). ۲. دعا میں اثر ہونا.

ہمت نوکی بساط سے بڑھ کر ، یہ کیا کہوں
منزل تھی دور ، دم نہ رہا میری آہ میں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۱۲). ۳. ہمت ہونا ، طاقت رہنا ، توانائی ہونا.

لب ہلیں شکرِ مسیحا میں یہ دم بھی نہ رہا
ضعف یہ ہے کہ سرِ بارِ کرم بھی نہ رہا

(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۰).

ـــــ زَدَن (ـــــ فت ز ، د) امذ.
۱. سانس لینا.

کاکل میں تیرے فتنے ہیں ہر اک شکن کے ساتھ
ہنگامہ لگ رہا ہے ترے دم زدن کے ساتھ

(۱۸۱۰ ، میر ، کـ ، ۱۳۰۵). ۲. دم مارنا ، کچھ کہنا ، زبان کھولنا.

جگہ اصلا نہ تھی کوئی دم زدن کی
نہ تھی الفت بھری اہلِ وطن کی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۲۹۸). خاندانی نواب زادہ اور ان حالتوں کو پہونچے مگر کیسے جائے دم زدن تھی. (۱۹۳۰ ، عزمی ، انجام عیش ، ۸۴). ۴. دعویٰ کرنا ، شیخی بتنا ؛ چُپ رہنا ؛ متردد ہونا ؛ ہچکچانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دم + ف : زدن = مارنا].

ـــــ زَدَن کی فُرصَت نَہ ہونا محاورہ.
بالکل فرصت نہ ہونا (مہذب اللغات).

ـــــ زَدَن میں م ف.
تھوڑی سی مدت میں ، لمحہ بھر میں ، فوراً.

یاں یہ سطحِ آب پر ہے اک حبابِ بے ثبات
دم زدن میں جس کی گل ہونے کو ہے شمعِ حیات

(۱۹۲۷ ، متاعِ درد ، ۵۷). لڑائی کا رنگ دم زدن میں بدل گیا. (۱۹۳۶ ، طیب الوردہ شرح قصیدۃ البردہ ، ۳۲۰).

ـــــ زَدَنی / زَنی (ـــــ فت ز ، د) امث.
۱. سانس لینے کا عمل ؛ (مجازاً) کچھ کہنے کا عمل ، لب کشائی. و لیکن فہم خاصاں نہ ہوں دم زدنی ہے ، نہ و اوں و کر سکے تو صورت دکھلائے. (۱۷۸۲ ، جانم ، کلمۃ الحقائق ، ۶۳).

خوبی سوں تجھ حضور شمع دم زنی میں ہے
اس بے حیا کی چرب زبانی کروں دیکھ توں

(۱۷۰۷ ، ولی ، کـ ، ۱۳۷).

سر تا قدم ہوئی ہوں ہستی میں نیست تیرے
تجھ روبرو بکروں اب کس رو سے دم زنی میں

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۴۳). ۲. چُپ رہنا (جامع اللغات).

[دم + زدن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سادھ لینا/سادھنا/سانڈھنا محاورہ۔
۱. **سانس روک لینا ، چُپ سادھنا ، سکوت اختیار کرنا۔**

آؤ چلی میرے ساتھ سانڈھے ہوئے دم
کچھ نہ کرو تم پراس خوف نہیں کچھ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۵)۔ خاموش ہو کر پانچ تمنون پر بھی دم سانڈ گیا اور پھر کچھ نہ کہا۔(۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۲۷)۔ جونہی ان کے قدموں کا رخ دائوں کی طرف پھرا ، میں نے دم سادھ لیا۔ (۱۹۲۳ ، غبارِ خاطر ، ۲۱۲)۔ ہاں سہلانی کرنے والا ٹرک اب کیوں نہیں آتا اس موضوع پر سب دم سادھ لیتے۔ (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۳۳)۔ ۲. **حرکت نہ کرنا ، عمداً بے حس و حرکت ہو جانا۔** صندوق میں بندۂ درگاہ گھس گئے اور دم سادھ کے . . . بیٹھے رہے۔(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰۹)۔

ـــ سادھے م ف۔
بے حس و حرکت ، سکوت میں ، چُپ چاپ ، رُعب کی وجہ سے خاموش ، سنگ بنا ہوا۔ سب دم سادھے کھڑے تھے۔(۱۸۹۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۳۱)۔ شاہ ختن جو دم سادھے پڑا تھا ... اٹھ کے بھاگا۔ (۱۹۲٦ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۳۰۰)۔ اہلِ ذوق اونا شرما کے انتظار میں دم سادھے بیٹھے ہیں ، (۱۹۸۲ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۳۳)۔

ـــ ساز صف امذ ؛دمساز۔
۱. **ہمدم ، ہمراز ، ہمدرد ، ساتھ دینے والا ، ہم طور ، ہمرنگ۔**

اچھے گی جو عورت بھی دمساز تو
نکو بول اسکے انگے راز تو

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۸)۔

باعث تو بتا اپنی خوشی کا یہ چمن میں
اے بلبلِ نالاں ترا دم ساز کہاں ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۸)۔ شاہزادے نے کہا ، تو ایک مدت سے اس شہر میں مسافروں کی دمساز رہتی ہے ۔ (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، نہال چند ، ۱۲)۔

سبز گنبد والے آقا کہے تو جاروب کش
جس کی رحمت امتِ مرحوم کی دمساز ہے

(۱۹٤۲ ، بہارستان ، ۳٦۸)۔

کبھی ہمراز سا تیرے جنوں میں
کبھی ہی وحشتیں دمساز کیا کیا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۸)۔ ۲. **(موسیقی) ساز کے ذریعے یا اس کے ساتھ آواز نکالنے والا ، گانے یا نفیری وغیرہ میں ساتھ لگا کر آس دینے والا۔**

نپے طرب کہ ہوا بزمِ عیش میں دمساز
صنم کے لعل سوں یاقوت بےبہائے قدح

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۲)۔

تالبہر نَے سے رہوں دمساز میں
اس کے دم سے ہوں بلند آواز میں

(۱۸۲۸ ، باغ ارم ، ۵۰)۔

کیا عجب ہو گئے مجھ سے مرے دمساز جدا
دورِ فونو میں گلے سے ہوئی آواز جدا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۹۸)۔[دم + ف : ساز ، ساختن = بنانا]۔

ـــ سازی امث ؛دمسازی۔
۱. **دمساز (رک) کا اسم کیفیت ، دلجوئی ، ہمدردی ، دوستی۔** مورد الطاف کا ہوا ... زنداں میں دمسازی اسکی کرنے لگا۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۵۸)۔

میرے دل کا کوئی ارماں ادھورا نہ رہے
تجھ کو بخشے وہ اجازت مری دمسازی کی

(۱۹٦۲ ، برگ خزاں ، ۹۰) ۲. **اتفاق ، میل ؛ سُروں کا میل** (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [دم + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ ساطُور کس اضا (ـــ و مع) امذ۔
تلوار یا چُھرے کی دھار۔

جس سے ہوتا ہے خستہ سینۂ ہوش
ہے زباں میری وہ دمِ ساطور

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۵۷)۔

گزرنا وادیٔ توحید سے کچھ سہل سمجھے ہو
ظہیر اس راہ میں جادہ دمِ ساطور ہوتا ہے

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۱۹۰)۔ [دم + ساطور (رک)]۔

ـــ سَحَر کس اضا (ـــ فت س ، ح) امذ۔
صبح کے وقت، صبح سویرے ، دمِ صبح۔ دونوں صاحبوں نے بے تکلف کھایا پھر گانے بجانے کا چرچا ہوا جب آدھی رات گئی آرام کیا دمِ سحر بعد ادائے نماز میں نے کہا ... ملاحظہ کیجئے۔ (۱۸٦۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۹۷)۔ [دم + سحر (رک)]۔

ـــ سَرد کس اضا (ـــ فت س ، سک ر) امذ۔
۱. **ٹھنڈی سانس ، آہ ، ٹھنڈی سانس جو غم یا اظہارِ غم کی علامت ہے۔**

ولیکن شفا کب ہے اس درد کو
دمِ سرد کو اور رخِ زرد کو

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۷۵)۔

ہو داغِ دل سے کیوں نہ دمِ سرد متّصل
گل سے ہمیشہ ربط ہے بادِ صبا کے تئیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۰)۔

جان سینے سے گئی درد کے ساتھ
ہو گیا سرد دمِ سرد کے ساتھ

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۳٦) ہوا کے جھونکے روحوں کے دم سرد ہیں۔ (۱۹۱٦ ، نظم طباطبائی (مقدمہ) ، و)۔

لب پر کسی شخص کے دم سرد نہیں
کس کا چہرہ ہے آج جو زرد نہیں

(۱۹۵۵ ، رباعیات امجد ، ۲ : ۳۳)۔ ۲. **وہ شخص جس کی گفتگو بے اثر ہو** (جامع اللغات)۔ [دم + سرد (رک)]۔

---سَرد بَھرنا محاورہ.
ٹھنڈی آہیں بھرنا ، افسوس یا اظہارِ افسوس کرنا . کبھی اپنی تنہائی پر فریاد کرتا تھا کبھی اسکی آوارگی پر دم سرد بھرتا . (۱۸۳۶ ، قصہ اگر گل ، ۹۰).

---سِسکنا محاورہ.
خوف زدہ ہونا ، ڈر لگنا . تیرا دل شاید کفن خدا کورتے ہوئے جھجکتا ہے اور دم سسکتا ہے ... تو لے اپنا کفن لے اور لپٹا ہو. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۷).

---سَلامَت ہونا محاورہ.
بہ قید حیات ہونا.

جب تک اس کا دم سلامت ہے
بندی کو سب کا پاس عزت ہے
(؟ ، قلق (مہذب اللغات)).

---سَلب ہونا محاورہ.
دم خُشک ہونا ، جان نکلنا ، ہوش اُڑ جانا. مارے ہیبت اور ڈر کے دم سلب ہو گیا. (۱۹۰۷ ، انشائے بشیر ، ۱۰۷).

---سُلگنا محاورہ.
بے چینی ہونا ، اضطراب ہونا ، دم گھٹنا.

کچھ ایسے موڑ پہ لائی ہے گردشِ دوراں
گلوں کی سانس بہاروں کا دم سلگتا ہے
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۵۰).

---سَمانا محاورہ.
سینے میں سانس سمانا.

اونٹوں کی جو توتھیں دیو لایا
دم اس کا نہ اس گھڑی سمایا
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۷).

ابھی سینہ میں دم سماتا نہیں
مجھے سرچڑا بن یہ بھاتا نہیں
(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۶۶).

---سَن سے ہو جانا محاورہ.
بدن میں سنسنی دوڑ جانا ، خوفزدہ ہو جانا. آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سحراں سیہ پوش جادو جاگ رہی ہے دم سن سے ہو گیا. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۳۶۹).

---سُوکَنا (سُوکھنا) محاورہ.
۱. نزع کی حالت ہونا ، قریب مرگ ہونا ، نہایت اضطراب ہونا ، حلق خشک ہونا.

کہ مارے پیاس کے دم سوکتا ہے
کلیجہ بہت سا اب نوچتا ہے
(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، ۳۷). ۲. (خنجر وغیرہ کی) دھار کا کند ہو جانا ، آب جاتی رہنا.

شہرہ تھا کہ ہے خنجر قاتل میں بہت آب
دم سوکھ گیا اس کا مری تشنہ لبی سے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۰۵). ۳. خوف کھانا ، رعب غالب ہونا ، خوف سے جان نکلنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۴. خون کی حرکت بند ہونا (فرہنگ آصفیہ). ۵. ناگوار ہونا؛ خرچ کرنے میں کنجوسی کرنا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---سُولی پَر ہونا محاورہ.
جان معرض ہلاکت یا خطرے میں ہونا ، سخت پریشان ہونا ، ہلاکت کا اندیشہ ہونا (ماخوذ : نوراللغات).

---سے (سُوں) م ف.
۱ (کسی کی) وجہ سے، ذات کے باعث ، بڑھنے پھولنے سے.

رونقِ گلشن ہیں زیبِ خانۂ صیاد ہیں
اپنے دم سے اب تو گلزار و قفس آباد ہیں
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۹۵).

فرمانے تھے موت آئے تو چھٹ جاؤں الم سے
یارب مرا گھر ہے انھیں جراروں کے دم سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۸). دلی کی آخری بہار انھیں بزرگوں کے دم سے تھی. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۲۹). ۲. اللہ پاک کے نور سے ، اس کے حکم کے سبب.

کہیں روپوں میں صرف انھیں سے زندگی میں جان ہے
انھیں کے دم سے جی ہے اور جی ہے تو جہان ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۲).

تیرے ہی لفظِ کُن سے گونجا پیامِ ہستی
قائم ترے ہی دم سے سارا نظامِ ہستی
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۳۷). ۳. حیلے سے ، دھوکے سے ، ہنسی یا مذاق سے (نوراللغات).

---سے ٹالنا محاورہ.
حیلہ سے ہٹانا ، دھوکے سے رخصت کرنا، ہنسی مذاق سے الگ کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---سے لَگنا محاورہ.
کسی کی ذمہ داری ہونا ، کسی کی ذات سے وابستہ ہونا.

یہ نہ جانا تھا ہے مرنے دم سے لگی اک بیمار
رو کے پھرا تو لیا اور نہ کہا برخوردار
(۱۸۷۵ ، دبیر (نوراللغات)).

---سے وابَستَہ ہونا محاورہ.
ذات سے تعلق ہونا.

وابستہ جس کے دم سے ہو اس کا نہیں خیال
لازم نہیں تمھیں کہ پھرے گھر میں کھولو بال
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷).

---سینڈنا محاورہ.
دم سادھنا ، خاموشی اختیار کرنا (علمی اردو لغت).

---سینے میں نہ سمانا محاورہ.
ہانپنا ، زیادہ مشقت سے سانس پھولنا.

ابھی سینے میں دم سماتا نہیں
مجھے سہرا بن یہ بھاتا نہیں
(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۶۶).

---شُماری (---ضم ش) امث.
سانس گننا ، مریض کی نزعی حالت.

دل لگا کر دکھ اٹھائے بے شمار
دم شماری بھی کوئی دم کر چکے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۷).

بے وقت دم شماری بھیجیں کسی کو جلدی
یا خود ہی آئیں دم بھر بالیں پہ آنے والے
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۶) . [دم + ف : شمار ، شمردن - گننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شَمْشِیر کس اضا (---فت ش ، سک م ، ی مج نیز ی مع) امذ.
تلوار کی باڑھ ، خنجر کی دھار.

نہیں ہے مدعا اس شوخ کا عاشق کُشی اوپر
شہیدوں کوں دمِ شمشیر کا پانی پلاتا ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۵).

خونِ ناحق سے میرے تو بھی ہوا کچھ منفعل
غرقِ آبِ شرم میں اب تک دمِ شمشیر ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۷).

صراطِ عشق پر ازبسکہ ہے ثابت قدم میرا
دمِ شمشیرِ قاتل پر بھی خوں جاتا ہے جم میرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۴۹).

کاسۂ لیسانِ جہاں کی رگِ جاں کے حق میں
دمِ شمشیر ہے اس شیرِ خدا کا ایماں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۲۶). [دم + شمشیر (رک)].

---شِنَاس (--- کس نیز فت ش) امذ.
طبیب ، حاذق حکیم.

اٹھ گئے تیمارداروں سے یہ کہہ کر دم شناس
نبضِ بیمارِ شبِ فرقت کبھی ایسی نہ تھی
(۱۹۱۱ ، کلکدۂ عزیز ، ۱۱۷). [دم + ف : شناس ، شناختن - جاننا ، پہچاننا].

---صُبْح کس اضا (---ضم ص ، سک ب) امذ.
پو پھٹنے کا وقت ، بہت سویرے ، گجردم ، دم سحر.

شمع اس غم سے دمِ صبح بجھی جاتی ہے
بزمِ خلوت نہ رہی عیش کا ساماں نہ رہا
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۴۳).

دمِ صبح جس کو سمجھا تھا بجھا سا اک شرارا
جو نظر اٹھائی میں نے تو سُلگ اٹھا ستارا
(۱۹۵۸ ، نبضِ دوراں ، ۲۹۷). [دم + صبح (رک)].

---ضِیق میں کَرْنا محاورہ.
تنگ کرنا ، زچ کرنا ، عاجز و پریشان کرنا.

کرو نہ ضیق میں دم اپنے عشق بازوں کا
مسیح ہو کے مریضوں کو دق کیا نہ کرو
(۱۸۷۰ ، شرف ، د ، ۲۰۵).

---طَماچا (---فت ط) امذ ؛ طَمانچہ ، طَمانْچہ.
رک : دم تماچا (پلیٹس).

---عیسَوی کس صف (---ی مع ، سک نیز فت س) امذ.
رک : دمِ عیسیٰ.

دمِ عیسوی ہے چمن کی ہوا
کہ جاں آتی جب کوئی جھونکا چلا
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۷۹). [دم + عیسیٰ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---عیسیٰ کس اضا (---ی مع ، ا بشکل ی) امذ.
۱. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قم باذن اللہ پڑھنے کا عمل.

عطا تھا سو الحان داؤد کوں ۔۔۔ دمِ عیسیٰ و تکلیمِ موسیٰ کہوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۱).

نہ لاوے ہوش میں ہرگز دمِ عیسیٰ اسے اک دم
تری تیغِ نگہ کے دم کے دیکھے جس نے دم پھولا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۶).

میں وہ بیمار ہوں مایوسِ شفا جس کے لئے
دمِ عیسیٰ نے کیا کارِ نفوسِ ثعباں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۳). سکینہ: "آپ کی پھونک میں بڑا اثر ہے میرے حق میں تو آپ کا دم ، دمِ عیسیٰ بن گیا". (۱۹۱۴ ، حسن کا ڈاکو ، ۲ : ۱۶).

دمِ عیسیٰ ید بیضا نہ عصا بنتا میں
رخ یوسف نہ سفینہ ، نہ سمندر ہوتا
(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۵۰). **۲. بے جان چیز میں روح پھونک دینے یا جان ڈال دینے کا عمل ، حیات بخشی ، روح پروری.**

روح بخشی ہے کام تجھ لب کا
دمِ عیسیٰ ہے نام تجھ لب کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵).

نغمہ دلکش ہو تو دمساز دمِ عیسیٰ ہے
کبھی آ جاتی ہے کانوں میں صدا تھوڑی سی
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۷۵).

دمِ عیسیٰ نفس ، نفس کا طور
مردہ آئے تو جی اٹھے فی الفور
(۱۹۰۷ ، انتخاب فتنہ ، ۲۱۰). [دم + عیسیٰ (عَلَم)].

---غَلَط کَر دینا محاورہ.
گھبرا دینا ، پریشان کر دینا ، ناک میں دم کر دینا ، عاجز کر دینا.

کنبہ کر چلو چلو اری تو جان کھا گئی
باندی نے کر دیا ہے مرا اوہی دم غلط
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۴۳).

---غَلَط ہو جانا محاورہ۔
عاجز ہونا ، تنگ آ جانا ، گھبرانا ، پریشان ہونا۔ دم غلط ہو گئے تھے جیت ہے۔ (۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۳۳)۔

---غَنیمَت ہے فقرہ۔
ایسے شخص یا شے کے لئے بولتے ہیں جو اپنے ماحول اور زمانے میں جیسی بھی ہو اوروں کی بہ نسبت قدر کے لائق ہو ، بہتر ہے ، قابل قدر ہے۔ ان اشعار سے میں نے بہت حظ اٹھایا ، جیتے رہو تمہارا دم غنیمت ہے۔ (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۱۳۹)۔

رک کے چلتی ہے کبھی یہ چل کے رکتی ہے کبھی
پھر بھی قاتل دم غنیمت ہے تری تلوار کا
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۲۰)۔

---فَنا کَرْنا محاورہ۔
ہلاک کرنا ، مار ڈالنا ، بے جان کر دینا۔

اتنے دن مُجھ سے جدا رہ کے بہت عیش کیا
اب گلا گھونٹ کے دم دشمنوں کا کر دوں فنا
(۱۸۸۶ ، واسوخت امانت ، ۳۰)۔ غلبۂ قلق اور دل کی اُلجھن دم فنا کیے دیتی تھی۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، سجاد حسین ، ۱۰)۔

---فَنا ہونا محاورہ۔
۱۔ **جان نکلنا ، جان جانا ، ہلاک ہونا**۔

جادۂ راہِ عدم ہو گئی چوٹی مجکو
کمرِ یار پہ دم میرا فنا ہوتا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۶)۔

ہے ذرا سی ٹھیس کا مہماں حبابِ جاں بلب
اک اشارے میں ہوا کے دم فنا ہو جائے گا
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۲۲)۔ ۲۔ **دہشت زدہ ہونا ، خوف طاری ہونا ، رعب غالب ہونا ، گھبرا جانا**۔ تھسیٹے کا دم فنا تھا مبتلائے رنج و بلا تھا۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۷۱)۔ سید کاظم آیا تو بیوی تڑپ رہی تھیں ، دم فنا ہو گیا ، ڈاکٹر کے ہاں گیا ، حکیم کے ہاں گیا۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، حیات صالحہ ، ۱۵۰)۔ میرا نیچے اترتے ہوئے دم فنا ہو جاتا تھا۔ (۱۹۶۰ ، ماہ نو ، کراچی ، مئی : ۳۹)۔

---قُبُولِیَّت کس اضا (---ضم ق ، و مع ، کس ل ، شد ی بفت) امذ۔
فریاد رسی کا لمحہ ، باریابی کا وقت۔ وہ درِ قبولیت ہے وہ دم دمِ قبولیت ہوتا ہے۔ (۱۹۷۲ ، میاں کی اتر یا تلے ، ۵۰)۔ [دم + قبول (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت (قبولیّت)]۔

---قَدَم (---فت ق ، د) امذ۔
۱۔ **سانس اور چلنے کی طاقت** (پلنش)۔ ۲۔ **ذات ، شخصیت ، وجود ، ہستی ، زندگی**۔

اب ہیں کہاں وہ نالے سرگشتگی کدھر ہے
تھیں سب وہ باتیں ثابت میرے ہی دم قدم سے
(۱۷۸۵ ، درد ، د ، ۷۹)۔ یہ سب ان ہی کے دم قدم کا ظہور ہے
(۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۹۳)۔

یہ سب ہیں فیض اسی دم قدم کے اے بلبل
خزاں نہ تنکے اڑاتی ، نہ آشیاں ہوتا
(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۱۰۱)۔ ڈاکٹر صاحب کے دم قدم کی بدولت تاحدِّ نظر تازگی و شگفتگی فضا میں بکھر جاتی تھی۔ (۱۹۷۵ ، محمود حسین ، خطبات محمود ، ۱۵)۔ ۳۔ **شخصیت و وجود کے ساتھ**۔

بعد ازاں ارکان سارے دم قدم
شہ کوں بولے فوج سب لائے ہیں ہم
(۱۷۸۶ ، مثنوی حسن و دل (ق) ، حاتم ، ۱۹)۔ [دم + قدم (رک)]۔

---قَدَم ثابِت ہونا محاورہ۔
صحیح و سالم ہونا ، خیریت سے ہونا۔

ہاتھ اوٹھانے کے نہیں ہم جستجوئے یار سے
جب تک اپنا دم قدم ثابت ہے ہم سیار ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۶)۔

---(اَور) قَدَم دیکْھنا محاورہ۔
خودداری سے کام لینا ، ذات و صفات پر بھروسا کرنا۔

گدا دستِ اہلِ کرم دیکھتے ہیں
ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۰۸)۔

---قَدَم سَلامَت فقرہ۔
(دعائیہ کلمہ) خدا سلامت رکھے ، کسی کی ذات کا فیض ، طفیل ، خوشگوار اثر۔

آنکھیں بچھاتی جاتی تھیں پریاں قدم قدم
جاری زباں پہ تھا کہ سلامت یہ دم قدم
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۷۶)۔

---قَدَم سے م ف۔
بدولت ، طفیل یا ذات سے ، وجہ سے۔

مینا و ساغر و مے ساقی و مطرب و نے
یہ ساری خوبیاں ہیں سودا کے دم قدم سے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۵۷)۔

جو کچھ ہو سو اپنے دم قدم سے
کیا کام ہے غیر کے کرم سے
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمعیل ، ۳۳)۔

اے خوشا زندگی کہ پہلوِ شوق
دوست کے دم قدم سے ہے آباد
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۳۳)۔

---قَدَم سے لَگا رَہْنا محاورہ۔
وابستہ رہنا ، ساتھ نہ چھوڑنا ، متعلق رہنا۔

کسی کوچے میں جب ہم اچھی صورت دیکھ لیتے ہیں
لگی رہتی ہے اپنے دم قدم سے وہ زمیں برسوں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۱۱)۔

---قدم کی برکت ہونا محاورہ.
کسی کی ذات کی وجہ سے بہتری ہونا. فرمایا کہ وہ مہینے والد ماجد ہیں یہ سب ان ہی کے دم قدم کی برکت ہے. (۱۸۰۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۲). یہ بزرگ کہاں نصیب انھیں کے دم قدم کی برکت ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۷۳).

---قدم کی خیر فقرہ.
(فقیروں کی دعا) جان کی سلامتی ہو ، خدا سلامت رکھے ، وارث ہولے ، اللہ کی امان ، پیروں کی پناہ ، دم قدم کی خیر ہماری تو جان بادشاہ کے اوپر سے قربان ہے وہ لونڈی کیا چیز ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۳۵).

---قفس کرنا محاورہ.
گھبرانا ، سانس گھٹنا ، تنگ کرنا.

کروں کیا ریز میں میا قفس کرتا ہے دم میرا
بچڑی ماروں نے رکھا نام ہے عنقا سخاوت کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۱۸).

---قلق کرنا محاورہ.
دل گھبرانا ، پریشان ہونا. عورتوں کا ایسی جگہ کیا دل لگتا ، کچھ دن بے کاڑی پہنچی تھی، سرشام تو بالکل ہی دم قلق کرنے لگا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰۸).

---قلندر ، دودھ ملیدہ فقرہ.
فقیروں کی صدا جو مانگتے وقت لگاتے ہیں فقیروں کے دم سے برکت ہوتی ہے (محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

---کا بھروسا نہ ہونا محاورہ.
ذرا بھی معتبر نہ ہونا ، یکسر بے ثبات ہونا ، زندگی کا بے اعتبار ہونا ، وجود کا یکسر فانی ہونا.

انیس دم کا بھروسا نہیں ٹھہر جاؤ
چراغ لے کے کہاں سامنے ہوا کے چلے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۹۶).

---کا بھروسا نہیں آیا آیا گیا گیا فقرہ.
زندگی کا اعتبار نہیں ، بہت ضعیفی کا عالم ہے ، آخری وقت ہے. اب نیچے کھڑے کیا کرتے ہو اوپر آؤ مکان خالی ہے دم کا بھروسا نہیں آیا آیا گیا گیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال، ۶ : ۳۱۲).

---کا پانی امذ.
وہ پانی جس پر دعا یا منتر پڑھ کر پھونکا گیا ہو. دم کے پانی، تعویز ، گنڈے .. برسوں سے موقوف تھے. (۱۸۸۵ ، محصنات، ۷).

---کا دمامہ ہے کہاوت.
زندگی کے ساتھ دنیا کی رونق اور چہل پہل ہے ، دنیا کی ہر چیز اپنی زندگی تک ہے ؛ زندگی بھروسے کے لائق نہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ محاورات ہند ؛ محاورات ہندوستان).

---کا دھاگا امذ.
۱. تار نفس ، رشتۂ جاں، (استعارۃً) سانس ، جان.

کمند دل سے چھوٹے نہ تیری ڈور کا پھندا
جو ٹوٹے دم کا دھاگا طائر روح مقید کا
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۸۶). ۲. مضبوط دھاگا ، دھاگا جس پر افسوں کر دم کر کے گانٹھ دیتے ہیں (جامع اللغات).

---کا ڈھورا ہونا محاورہ.
کسی کے سبب سے رونق اور چہل پہل ہونا ، کسی کی وجہ سے یا کسی کے طفیل ہونا واہ بی منی واہ تمہارے ہی دم کا ڈھورا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۲). میلے بھر میں ہماری دھوم تھی ہم ہی ہم تھے اور ہمارے ہی دم کا ڈھورا تھا. (۱۹۰۳ ، سرشار، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۵۵).

---کا کیا بھروسہ فقرہ.
زندگی کا کوئی اعتبار نہیں (علمی اردو لغت).

---کا/کی مہمان (---فت م ، سک ہ) امذ.
دم چند کا، بہت جلد جانے والا، وہ جس کی زندگی کی چند سانسیں باقی رہ گئی ہوں.

بحر ہستی میں نہ ابھرو جوں حباب اے غافلو
دم کا مہماں ہے حباب تنگ فرصت کا چراغ
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۸۸).

بس اب وقت آخر ہے بیمار غم کا
یہ مہماں ہے اب یہاں کوئی دم کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲). آخر اماں جان کا آخری وقت آن پہنچا ، بڑی بوڑھیوں نے کہا اب کوئی دم کی مہمان ہیں. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۲۵۸).

---کاڑنا محاورہ.
سانس لینا.

اسے دیکھ ڈر تھے نہیں کاڑیا دم
اور سالار اشتر رہیا چپ دژم
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۲۹).

---کٹنا محاورہ.
وقت گزرنا (مہذب اللغات).

---کرانا ف م.
دم کرنا (رک) کا تعدیہ. ایک روز پانی کا آبخورہ لائے اور کہا کہ اس کو ایک درویش صاحب دل سے دم کرا کر لایا ہوں. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۶۷۲).

---کرم سے م ف.
کسی کی ذات سے ، سبب سے ، دم قدم سے. ہمارے ہاں تو بس میں ساری رونق ہی کنڈیکٹر کے دم کرم سے ہوتی سمجھ (۱۹۸۲ ، ہندیاترا ، ۱۷۱).

ـــــ (کر دینا) کرنا محاورہ.
۱. بیماری یا کسی اور مصیبت سے محفوظ رکھنے کے لیے دعا وغیرہ پڑھ کر پھونکنا ؛ آسمانی کتابوں کی آیات پڑھ کر پھونکنا.

حیدر جو اب اس وضع کا جوں سینا
پڑیا آیت ستر اس پر دیا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۴).

اے ماہ جبیں سہر لقا تیری جبیں پر
کرتا ہوں پر اک دم منیں دم نادِ علی کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۰).
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۰).

تد اس بہشتی رو سے یہ خلط بہم کیا
جد برسوں ہم نے سورۂ یوسف کا دم کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۴). وہ حسب معمول قلعے میں آیا کرتا تھا اور کچھ پڑھ کر بادشاہ پر دم کرتا تھا.(۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۳۸).

پڑھ کر درود و کلمہ مرے دل پہ دم کریں
ممکن ہو گر علاج غم چشم نم کریں

(۱۹۸۳ ، حصارِانا ، ۳۲). **۲. پلاؤ کھچڑی اور چاول وغیرہ پکانا ، بھاپ میں گلانا ، دم پخت کرنا ، کچھ دیر کھولتے پانی میں ڈھانپ کر رکھنا.** چانول پسانے ، پلاؤ دم کرنا ... یہ سب کام آپ کرتی . (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۳۰). گلنے میں ذرا سی کسر رہ جائے تب تھوڑے سے شیرے میں دم کریں. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۲۲). بیوی کو ہدایت کر دی کہ دیکھو چائے دم نہ کرنا ، اس طرح رنگ اچھا نہیں دیتی اور پتی بہت برباد ہو جاتی ہے. (۱۹۵۴ ، پیرنابالغ ، ۷۴). **۳. (i) پھونکنا ؛ سانس کے زور سے بجنے والے ساز میں آواز پیدا کرنا.**

اسے بولیا تم دم کرو کرّہ نائے
جو سب شیر مرداں کے دل آئیں بجائے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۹). پھر چالیس برس کے پیچھے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوئے گا ... صور دم کریں گے. (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۶).

آتی ہے بانگ اذاں جب زور سے شام و سحر
کرتا ہے وقت پرستش برہمن ناقوس دم

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۴۰). **(ii) پھونکنا ، بھڑکانا ، اکسانا ، خلاف کر دینا ، کان بھرنا ، کان میں کہنا ، سرگوشی کرنا ، کسی کو بہکانے یا بھڑکانے کے لیے چپکے سے کچھ کہنا.**

کیا رقیبوں نے کچھ اوس کے کان میں دم کر دیا
آن کی ہی آن میں بس اوسکو برہم کر دیا

(۱۸۳۹ ، دیوانِ ندرت ، ۲). **۴. (قدیم) کہنا ، کوئی کلمہ منھ سے نکالنا ؛ دم بھرنا.**

نبی مرسل کریں نفسی کا سب دم
محمدؐ امتی بولیں گے ہر دم

(۱۸۳۰ ، نورنامہ (ق) ، میاں احمد ، ۶۱). **۵. تھکنے کے بعد سستانا ، آرام لینا.**

شبنم عرق ہے باد صبا کا کہ ایک گام
ساتھ اوس کے یہ چلی تھی جو کرنے لگی ہے دم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۹). **۶. زور زور سے سانس لینا ، ہانپنا (گھوڑے وغیرہ کا).**

کرے دم بہت اور لوٹے جو گھوڑا
تو گز اس کے لگا تالو میں تھوڑا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲). آواز غرغراہٹ کی دہنِ اسپ سے نکلتی ہے اور اکثر گھوڑا دم بہت کرتا ہے.(۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ۲ : ۱۱۹). **۷. جادو کر دینا ، سحر کرنا ، سِفلی عمل کرنا.** کوئی کہتا ہے اس نے اس پر دم کر دیا تھا.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳). **۸. آگ بجھانا** (فیروزاللغات).

ـــــ کَرْوانا ف م ؛ محاورہ.
دم کرنا (رک) کا متعدی ؛ **جھڑوانا ؛ کسی عامل یا بزرگ سے منتر یا دعا کرانا.** جی یہ بیمار ہے اس کو دم کروا کر لا رہا ہوں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۰).

ـــــ کَس (ـــــفت ک) امذ.
تلوار یا خنجر کی دھار ، کس بل. تیغ ہندی کی آبداری اوس کا کاٹ اوبالا ہوا خمیر دم کس میں بے نظیر. (۱۸۴۹ ، سرور سلطانی ، ۷).

پیروں میں دیکھیں کتنے ہیں حلقے
حلقوں میں دیکھیں کتنا ہے دم کس

(۱۹۸۲ ، حرفِ دل رس ، ۷۱). [دم + کس (رک)].

ـــــ کَش (ـــــفت ک) امذ ؛ صف.
۱. نالہ و فریاد کرنے والا ؛ آواز نکالنے والا ، وہ جو گانے بجانے میں آس دینے کے لیے دوسرے کی آواز میں آواز ملائے.

عشق کی فاختہ ستم کش ہے
عشق سے عندلیب دم کش ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۸).

ہمنوائی کے لئے شیون میں ہم
دیکھنے دم کش نہیں گلشن میں ہم

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۱۰۹). **۲. حبس دم کرنے والا ، تنفس کو قابو میں رکھنے والا ، سانس روکنے کی ریاضت کرنے والا ، سانس روکے رکھنے والا**

لبریز شراب ناز دکھا تو ساغر چشم کافر کو
تا زاہد پاک سلوث ہو ، یا صوفی دم کش میکش ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۶).

شناور کو جو دریا سے نکالا
بڑا دم کش تھا وہ دل کو سنبھالا

(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نو منظوم (مہذب اللغات)). **۳. (حقّہ سازی) نیچے کی دھواں کھینچنے کی نل یا حقّے کی ہوا کھینچنے کی نل ، سانسنی** (اب و ، ۷ : ۱۰۰). **۴. پھونکنے والا ، صور پھونکنے والے ، اسرافیل ؛ آواز ملانے والا.**

حشر میں دم کش بنے ہم صور کے
غل بڑھا فریاد سے فریاد کا

(۱۸۷۹ ، سالک ، ک ، ۸). **۵. ہانپنے والا** (فیروزاللغات). [دم + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا ، بھرنا].

ـــــ کَشی (ـــــفت ک) امث.
۱. سانس لینے کا عمل ، سانس کھینچنا. ان کے لیے لب

صرف دو باتیں رہ گئیں تھیں یا تو اس مصنوعی دم کشی سے اپنی زندگی کو قائم رکھیں یا مر جائیں۔ (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۹۰)۔ کلّی میں سور کے دو جوڑ ساتنسی سوراخ ہوا کو اندر داخل کرتے ہیں اور دم کشی (Inspiration) کا کام کرتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۶۵)۔ ۲. حبس دم ، سانس روکنا ، تنفس پر قابو رکھنا۔ چاہا کہ میں دم کشی کر کے اس کو پکڑ لوں۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۹۷)۔ ۳. گانے بجانے میں کسی کی آواز کے ساتھ آواز ملانا ، گانے میں آس دینا۔

مُرغانِ باغ سے نہ ہوئی میری دم کشی
نالے کو سُن کے وقتِ سحر دم ہی کھار ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۱۸)۔ ۴. پھونکنا ، بجانا ، نغمہ سرائی۔ اپنی چونچ جو بانسری کی طرح سوراخ دار تھی بڑھا کر دم کشی شروع کر دی۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۹۲)۔ ۵. ضیق النفس کی بیماری ، دمہ۔ ایک گولی صبح ایک گولی شام کو کھلا دیں۔ دم کشی اور دمہ میں گوند کیکر کے جوشاندہ میں دے سکتے ہیں۔ (؟ ، کلید عطاری ، ۱۷۸)۔ (ا) (طب) دل کی بیماری میں تکلیف سے آہ کرنا ، قلب کو الم پہنچنے پر اس کی تسکین کے لئے دفعتاً زور کی دم کشی۔ (لغت کبیر ، ۱ ، ۲ : ۸۳۸)۔ ۶. نزع میں سانس کے اوپر چڑھنے کی کیفیت۔

تو نانے عل کے ولولے ہیں جوشِ مستانہ
نفس کی دم کشی جرعے ہیں ، تقو جاں ہے پیمانہ

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۶)۔ [دم + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- **کَل** (---فت ک) امذ امردمکل۔
۱. **آتش فرو آلہ ، آگ بجھانے کا انجن ، پچکاری ، پانی چڑھانے کی مشین ، دخانی کل۔** تیسی بیوس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اس نے دو داب پمپوں کو ملا کر ایک دمکل یا آتش فرو انجن بنایا تھا۔ (۱۹۳۵ ، طبیعات کی داستان ، ۱ : ۲۸)۔ [دم + کل - مشین]۔

--- **کَلا / کَلّہ** (---فت ک/فت ل) امذ امردمکلا۔
۱. **وزن اٹھانے کا ایک بڑا آلہ یا مشین ، سماک ، کرین۔** میری نظر یا تو دخانی کشتی پر پڑتی ہے ... یا دخانی بیلچے پر جو زمین کو ہموار کر رہا ہے یا متحرک دم کلہ پر جو کسی گھاٹ پر کوئلہ لاد رہا ہے اور اتار رہا ہے۔ (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین (ترجمہ) ، ۳)۔ اسکیم میں دو کروڑ ۸۰ لاکھ کی کل لاگت سے پرانے کشتندہ جہازوں ، کشتیوں ، دم کلوں اور دیگر سامان کی جو بندرگاہ کی کارکردگی کے لئے ضروری ہے تبدیلی کا پروگرام ہے۔ (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۶۱)۔ ۲. **آگ بجھانے کا انجن ، دم کل** (ماخوذ : انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۹۹) صاحب نے ایک دمکلا بھی تجویز کیا جو کل کے زور سے پانی کو اس خانے سے نکالتا جائے۔ (۱۸۶۱ ، تذکرۃ العاقلین ، ۱۱)۔ [دم کل (رک) + ا / ہ ، لاحقۂ اسمیت]۔

--- **کَلّا** (---فت ک ، شد ل) امذ۔
(آہن گری) **لوہے یا کسی دوسری دھات کی سلاخ میں چوڑیاں بنانے کی فولادی پٹی جس میں حسب ضرورت چھوٹے بڑے اور** باریک سوراخ بنے ، ہوئے ہوتے ہیں ، بادبا ، مشوت ، پنچ تختی (۱ پ و ، ۸ : ۷)۔ [دم + کلّا (رک)]۔

--- **کو لے رَہْنا** محاورہ۔
سانس نہ لینا ، خاموش ہو بیٹھنا ، دم نہ مارنا ، ٹال جانا ، سُنی ان سنی کرنا۔

کہا نہ کچھ غرضِ مدعا پر وہ لے بیٹھے دم کو مسکرا کر
سنا تئے حال جھکے جھکے نظر اوٹھائی نہ سر اوٹھا کر

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۹۸)۔ دم کو لے رہی اور ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ (۱۹۰۰ ، راحت زمانی ، ۲۰)۔

--- **کو لے کَر بَیٹھ رَہْنا** محاورہ۔
سانس روک کے بےحس و حرکت ہو جانا ، چُپ رہنا ، حیران یا پریشان ہونا (پلیٹس)۔

--- **کونْدا جانا / کونْدْ جانا / کونْدْنا** محاورہ (قدیم)۔
سانس روکنا ، دم گھٹنا ، دم سادھنا (رک) **کا لازم۔** کونڈے دم ہور موڈی سوت۔ (۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت))۔ تیرا لو ہو دائم پانی میں غوطہ مارتا کدھیں دم کونڈیا جا تلملاتا بھی ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۳)۔

دم مرا کونڈا گیا سنے بھر
رحم تجھ آتا نہیں اے پیکڑ

(۱۸۲۷ ، دیوان صادق ، ۶)۔

--- **کُھنْفَہ** (---فت ک ، سک ھ ، فت ف) امذ۔
(طب) **بروز سرم یعنی غذائی نالی کا آخری چھوٹا حصہ۔** غذا نالی کے آخری حصے کو دم کُھنفہ (Proctodeum) کہتے ہیں اس کے اصلی حصے کو مقعدہ کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۶۲)۔ [دم + کھف (رک) + ہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

--- **کی بات** امث۔
فریب ، جھوٹ۔

یہ دم کی بات جو کہنا ہو اب تو اُس سے کہو
نہ جانتا ہو تمہاری جو کوئی باتوں کو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۸)۔

--- **کی بَہار** امث۔
زندگی کی رونق ، دم کا ظہورا ، ذات کا فیض۔

چمن گلزار بوٹا پھول پھل اور آبشاریں ہیں
نظیر اب کیا کہے یارو ، یہ سب دم کی بہاریں ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۳)۔

--- **کی خَیر رَہْنا / مَنانا** محاورہ۔
سلامتی ہونا ، زندگی چاہنا ، عمر میں اضافہ چاہنا۔

اوکے چوکے تو کبھی جونک کے بھی سیر نبھے
اور کیا؟ دولہ بہادر دموں کی خیر نبھے

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۳۳۶)۔ ہم اپنی حکومت سے باز آئے۔

ہم تو آپ کے دم کی خیر مناتے ہیں کہ آپ زندہ رہیں ۔ (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۰۷۴).

--- کی روشنی / رونق امث.
ذات کا فیض ، دم قدم کی برکت.

ساری رونق ہے یہ دیوانوں کے دم کی آتش
طوقِ زنجیر سے ہوتا نہیں زنداں آباد
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۴۳).

صدمۂ بادِ حوادث سے ہے محفوظ وہ
کشورِ آباد میں ہے جس کے دم کی روشنی
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

--- کے بکھیڑے امذ ؛ ج.
زندگی کے الجھاوے ، آلکڑے ، سرگرانیاں.

جلیبی ، امرتی ، برف گلابی ، لڈو ، پیڑے ہیں
غرض میں کیا کہوں؟ یارو ، یہ سب دم کے بکھیڑے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۲).

--- کے دم م ف.
ذرا سی دیر کو ، پل بھر کے لیے ، ذرا کی ذرا سی. دم کے دم ، الگ ہوئے پھر بے اختیاری سے آپس میں ایسے گلے لگے جیسے یوسف و یعقوب ملے. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۱۰۵). اگر کہیں دور جانا ہو تو چند ٹکوں میں دم کے دم پہونچا دیتے ہیں - (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۸۷).

--- کے دم میں م ف.
ذرا سی دیر میں ، پل بھر میں ، فوراً. یہ چیزیں تو دم کے دم میں خدائے تعالیٰ فنا کر دیتا ہے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۵۳). بادشاہ کی مہربانی نے دم کے دم میں اعلیٰ درجہ کا سردار بنا دیا. (۱۹۰۶ ، مرات احمدی ، ۱۲۰). دم کے دم میں انہوں نے کتنی باتیں کر ڈالیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۲۸).

--- کے ساتھ م ف.
عمر بھر ، تا زندگی ، زندگی کے ساتھ.

اب خاک ہوں تو لگنے نہ دے وہ قدم کے ساتھ
کہتے تھے جو کہ تم تو ہو جی اپنے دم کے ساتھ
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۷۷). جیتی جان کے جو خرچ ہیں وہ دم ہی کے ساتھ ختم ہوں گے. (۱۹۰۹ ، جوہر قدامت ، ۷۲).

--- کے ساتھ (رہنا) ہونا محاورہ.
پیچھا نہ چھوڑنا ، ہر وقت ساتھ ہونا. تیغ و تیر کی طرح اس کے دم کے ساتھ ہوتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۷۸).

--- کیا ہوا پانی امذ.
وہ پانی جس پر کوئی دعا یا منتر پڑھ کر پھونک دیا گیا ہو اور بطور دوا استعمال کیا جائے. حقیقت اس کے خلاف ہے ، ان کے بڑوں نے تیغ آبدار سے آبرو حاصل کی یہ دم کئے ہوئے پانی کے دم میں ہیچ. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۸۳).

--- کھا بیٹھنا / رہنا محاورہ.
چپ ہو جانا ، خاموشی اختیار کر لینا ؛ ٹالنا. یہ سن کر دم کھا رہی دل میں سمجھی کہ اگر بولوں گی تو یہ پہچان جائے گا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۷۸).

طلبِ بوسہ پہ بولے نہ وہ دم کھا بیٹھے
جب سوال اور کیا کچھ تو قسم کھا بیٹھے
(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۸).

--- کھا جانا / کھانا محاورہ.
۱. **دماغ چاٹنا ، دماغ چاٹ جانا ؛ بار بار تقاضا کرنا ، دق کرنا ، عاجز کر دینا.**

کیا تماشا ہے کہ آ کر روز یوں ہیں مفت میں
حضرتِ ناصح مرا بک بک کے دم کھا جاتے ہیں
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۹۸). ۲. **خاموش رہنا ، چپ سادھ لینا ، چپ رہنا.** لاچار ہو قاضی نے کچھ دلوا دیا ، تد آزاد بولا کہ بابا کیوں نہ ہو ، آخر غازی مرد ہے ، قاضی بہت شرمندہ ہو دم کھا رہا. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۴۷).

کہیے ایک مجھ کو تو میں سو کہوں
میں ملکہ نہیں ہوں جو دم کھا رہوں
(۱۸۴۹ ، لذت عشق ، ۱۵). ۳. **صبر کرنا ، تحمل کرنا ؛ تامل کرنا ، دم لینا** (نوراللغات). ۴. **دھوکے میں آنا ، فریب کھانا.**

نہ جوں حباب تو دم کھا حیاتِ فانی کا
کہ بیٹھ جاتے ہے یہ بلبلا ہے پانی کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵). علمدار آدمی بڑا بے ڈھب ہے کہ وہ ذرا مشکل سے دم کھاتا ہے. (۱۸۶۳ ، جوہر عقل ، ۳۸). ۵. **کھانے کی پتیلی یا دیگ کا کوئلے کی دھیمی آنچ پر ہونا ، ڈھکنے پر رکھے ہوئے کوئلوں کی دھیمی آنچ پر رہنا ، دم پخت ہونا.**

جانصاحب حق تو یہ ہے فکر یہ پختہ نہیں
دم نہ کھانے پائے جو ہانڈی ہو کیا ہیا لذیذ
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۵). بعد دم کھانے کے اوس کو گھونٹ کر عرق لیموں ڈالیں بقیہ پیاز بقیہ گھی میں لال کر کے اوس سے بگھار دیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۳۸).

--- کھٹکے میں پڑنا محاورہ.
تذبذب ہونا ، دکدھا ہونا.

وہ بھی ہیں اجل بھی ہے نکلے کہ نہ نکلے یہ
کھٹکے میں پڑا اب تو اٹکا ہوا دم میرا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۴).

--- کھنچنا محاورہ.
نزع میں سانس اکھڑنا ، جان نکلنا.

میری طرح عدو بھی نہ ہو مبتلائے رنج
دم کھنچ گیا رگوں سے یہ کھینچی جفائے رنج
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۰).

دم کھچ کے آگیا ہے مرا چشمِ شوق میں
قاتل کھچی ہوئی تری تلوار دیکھ کر
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۲۵).

--- کھونا محاورہ.
جان دینا ، مرنا.

مضروری سوں غائب وہ ہوتے نہیں
عبث دم وہ ناچیز کھوتے نہیں
(۱۶۸۵ ، گنجِ مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۰)).

--- کھیلنا محاورہ (قدیم).
بے چین ہونا ، بے قرار ہونا.

چون کی سوتا ہے بے غم
ناب ان دہر کے کھیلے دم
(۱۶۳۰ ، داول ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۵)). سوتے وقت میں تو اے دم تن میں کھیلتا ہے (۱۷۶۵ ، چہ سرہار ، ۶۳ الف

--- کھینچنا محاورہ.
۱. حقّے یا سگرٹ وغیرہ کا کش لگانا.

جلد بھنکاریے سبزی کے نشہ کو کوڑا
کھینچنے اور کوئی سلفہ کا دم یا معبود
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷). تنبال کو منہ میں لے کر دو تین دم کھینچے . (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۸۰۵). میں ہنس پڑا اور ایک نہایت نفیس سگار جو رسل صاحب نے مرحمت کیا تھا اس کا زور سے ایک دم کھینچا . (۱۹۲۷ ، خونی راز ، ۷۱) .
۲. (أ) گہری سانس لینا ، سانس لینا.

نہیں معلوم کہ کیوں آہ میں تاثیر نہیں
ورنہ ہم نے تو ہر اک دم ، دم کامل کھینچا
(۱۸۷۲ ، دیوانِ عیش ، ۶). (أأ) پھنکار مارنا ، سانس کھینچنا ، سانس اوپر کو چڑھنا.

اتھا خواب میں اوہی دم کھینچتا
جو اس ناک تھے آگ بھار آتا تھا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۸۷).

حریفی انہوں کی ہو اژدر کی کب
وہ کھینچے جو یک دم تو پھنکایں سب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۷).

عاشق شیر کے سینے سے کلیجا کھینچا
یار کے اژدرِ گیسو نے دم اپنا کھینچا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵) ناگاہ ایک اژدہائے خون خوار اژدر آتش بار کو دیکھا کہ ... جب دم کھینچتا ہے جنگل کا ہر شجر اس کے پیٹ میں جاتا ہے . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۳).
۳. خاموش رہنا.

وہ بڑے تھے جس دم دلِ زار پر
تو اسکو مناسب تھا دم کھینچنا
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۲۱۰). ۴. جسم سے دم نکالنا ، جان لینا ، روح قبض کرنا.

دیا سنگ ساریاں کیرا چھوڑ کر
لیا کھینچ دم سب تھے بکھ موا کر
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۵).

نکلا ایذا سے میں سرگشتہ اجل کے ہاتھوں
پاؤں کا دم صفتِ خار کفِ پا کھینچا
(۱۸۵۷ ، غنچۂ آرزو ، ۷).

موجود تھے وہ سامنے میرے دمِ آخر
آنکھوں ہی سے دم لذتِ دیدار نے کھینچا
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۲۶).

--- گرم بھرنا محاورہ.
آہ بھرنا ، افسوس کرنا. ایک دم گرم بھر کر کہا اس بیگم کو کیا ہو گیا ہے خدائی کے منہ بند کرتی ہے . (۱۹۱۰ ، آزاد (دیوانِ ذوق (تبصرہ) ، ۳۰۱)).

--- گُسِستَہ کس صف (--- ضم گ ، کس س ، سک س ، فت ت) امذ.
اُکھڑا ہوا سانس ، ہانپنے کانپنے کی حالت یا کیفیت.

دم گسستہ ہے آیا طائرِ خیمۂ صبر
دل برشتہ ہے گویا کبابِ خوانِ فراق
(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۱۰۰). [دم + ف : گسستہ ، گسیختن = توڑنا ، ٹوٹنا].

--- گلے میں اَٹَکنا محاورہ.
نزع کی حالت میں سانس کا گلے میں اٹکنا ، نزع کے وقت سانس گلو گیر ہونا.

کوچۂ شہرگ سے کیا تیرا محل نزدیک ہے
دم گلے میں آکے اٹکا ہے ترے بیمار کا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۳).

--- گِنتی میں پڑا ہونا محاورہ (قدیم).
نزع کی حالت میں ہونا ، قریب مرگ ہونا. اوس مصیبت میں صبر کیا ، اس مصیبت میں صبر فرما اور ایک ساعت کہیں نہ جا ، کہ دم میرا گنتی میں پڑا ہے . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۷۵).

--- گِن گِن کے لینا محاورہ.
نزع کی حالت میں ہونا ، قریب مرگ ہونا ، دقت سے سانس لینا.

دیکھیے اب بہر عیادت نہ قدم گن گن کر
لے رہا ہے یہ مریض آپ کا دم گن گن کر
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۹۷).

--- گِنتا محاورہ.
سانس شمار کرنا ، زندگی سے مایوس ہو کے موت کا انتظار کرنا ، قریب مرگ ہونا.

جان پر بن گئی دم گنتے لگا میں شب ہجر
گنتے گنتے نہ رہا جب کوئی تارا باقی
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۱).

---گھبرا جانا/گھبرانا محاورہ.
خفقان ہونا ، وحشت ہونا ، جی گھبرانا ، دل گھٹنا.

ایک معشوق ہو خواہاں تو کہوں قیمتِ دل
دم تو گھبرا گیا کثرت سے خریداروں کی
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۳۷).

کہاں تک سنے کوئی بے جا شکایت
کہ گھبرا گیا دم بجا کہتے کہتے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۰۱).

---گھٹانا (گھٹائے دینا) محاورہ.
پریشان کر دینا ، گھبراہٹ طاری کر دینا. روز کی فیلسوفیاں میرا دم گھٹائے دیتی تھیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایاپلٹ ، ۵۰).

---گھٹنا محاورہ.
۱. سانس رکنا ، انقباضِ نفس کی کیفیت پیدا ہونا ، دم بند ہونا ، (دھوئیں ، اندھیرے ، حبس یا انبوہ کی وجہ سے).

کیا آج کیا ہے شبِ فرقت نے اندھیرا
گھٹتا ہے دم اے دیدۂ بیدار گلے میں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۵). بعض اوقات دم گھٹنے کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۳). لباس میں یہاں لوگوں کا دم گھٹتا ہے. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۳۲). **۲. پریشان ہونا ، دل گھبرانا.**

کس دم نہیں گھٹتا مرا دم سینے میں غم سے
کس وقت مرا منہ یہ کلیجہ نہیں آتا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۹).

زندانِ شب و روز میں دم گھٹتا تو ہو گا
صورت کوئی آنے کی نکل آئے تو آنا
(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۹۲).

---گھسیٹنا محاورہ.
حقے وغیرہ کا لمبا کش لگا کر دھواں اندر کی جانب لینا. کلوار جب پینے لگا جیسے ہی چھوٹے چھوٹے گھونٹ پی کر دم کھینچا فوراً بیدم ہو گیا. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۳۸۳).

---گھوٹ گھوٹ کے مار ڈالنا محاورہ.
دم گھونٹ گھونٹ کر مارنا ، نہایت تنگ کرنا.

جلتا ہوں ذوق قید سے ہستی کی چھوٹ کے
یہ قید مار ڈالے گی دم گھوٹ گھوٹ کے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۳).

---گھونٹنا محاورہ.
۱. سانس کی آمد و شد کو روکنا. مریض کو دم گھونٹنے والا نزلہ پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۲۰). **۲. دل گھبرانا ، پریشان کرنا.** وہی چیخیں جو میرے لبوں تک آ رہی تھیں میرا دم گھونٹنے لگیں. (۱۹۳۳ ، سرگزشت عروس ، ۱۳۳).

---گھونٹ گھونٹ کر رکھنا محاورہ.
مرضی کے خلاف اور زبردستی رکھنا ، تنگی میں رکھنا ، ضیق میں مبتلا کرنا (نوراللغات).

---گھونٹ گھونٹ کر مارنا محاورہ.
جلا جلا کر اور رلا رلا کر مارنا ؛ نہایت تنگ کرنا ، تنبیہہ میں رکھنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---لب (لبوں) تک/ پر/ پہ آنا محاورہ.
جاں بلب ہونا ، مرنے کے قریب ہونا.

نہ تو آیا میری سن کر فریاد
دم لبوں پر دمِ فریاد آیا
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۳).

فرقت میں تیری رات تڑپ کر بسر ہوئی
جب دم لبوں پر آ گیا اس دم سحر ہوئی
(۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۳۳۱).

---لب (لبوں) پر/ پہ ہونا محاورہ.
رک : دم لب پر آنا.

مجھے شربتِ وصل جلدی پلا
لبوں پر مرا دم ہے اے دلربا
(۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، نہال چند ، ۴۵).

رشکِ پیامبر سے مجھے موت آ گئی
دم لب پہ تھا مرے کہ زبانی پیام تھا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۷۲).

تاخیر کس لیے ہے یہ ، ابرِ کرم برس
بارش بغیر خلق کا ہے لب پہ دم برس
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۲۷).

---لگانا محاورہ.
حقے یا سگریٹ وغیرہ کے کش لینا ، چرس پینا ، نشہ کرنا.

بے دم ہوا میں شوق سے قلیاں کو کھینچ کے
بولے سبھی کہ مست ہوا ہے یہ دم لگا
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۳). امین آباد والی سالز کی دوکان پر دم لگاؤ پھر ہم سب ٹھیک کر لیں گے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۵۱). میں نے چرس کے دم تو لگائے ہیں تھوڑے سے ، چرس برانڈی کے برابر تباہ کن نہیں. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۲۷).

---لگنا محاورہ.
دم لگانا (رک) کا لازم ؛ بے حال ہو جانا.

کھا گئی کس کی نظر کس کا یہ تجھ کو غم لگا
اے مرے محبوب دل کیوں تجھ کو الٹا دم لگا
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۶۷).

---لگوانا محاورہ.
دم لگانا (رک) کا تعدیہ ، حقہ وغیرہ کا کش بھروانا ، چرس کا نشہ کروانا. جانی آج تو جور کر دو بیٹرو کی بلواؤ ایک دم لگواؤ نشہ کا اتار ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۶۰۵).

ـــ لینا محاورہ۔

۱. **سانس لینا ؛ جینا ؛ اطمینان کا سانس لینا.**

عشقِ بتاں ہوا ہے گلوگیر اب مرا
دم لے سکے نہ جس کو مرض ہو خناق کا

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۳۷).

وائے پرحال اوس کے جو ہے رحم کا مشتاق ہو
جو تمہارا دم بھرے دم لینا اوس کو شاق ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۳).

اتنی بھی سکت مجھ میں نہیں شوق کہ دم لوں
ہونا بھی نہ ہونا ہے مری جانِ حزیں کا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۱). ۲.(ا) **آرام کرنا ، کام سے تھکنے کے بعد سُستانا.**

مرگ اک ماندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے چلیں گے دم لے کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۶). رضوان علوی کے کمرے میں ذرا دم لیا تھا کہ دو نوجوان آ دھمکے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۴۷).
(ا ا) **تھمنا ، رُکنا ، ٹھہرنا ، توقف کرنا ، قیام کرنا.**

مجھ کو سن نزع میں آتا ہے چلتا وہ شوخ
اے دم اس وقت میں تو نکلیو دم لے لے کر

(۱۷۸۳ ، دیوان محبت (ق) ، ۷۵).

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز
پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۴). وہ اپنا سرود لے کر اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے تو دلّی آ کر دم لیا.(۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۳۵). مرّوت سراسیمہ و تباہ حال ہو کر اپنے علاقہ سے نکل جانے پر مجبور ہوئے اور انہوں نے ٹانک جا کر دم لیا. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۲۶). ۳. **ماننا ، باز آنا ، چپکا رہنا.**

نالہ دم لیجیو تک یار مرا سوتا ہے
ہوں پس و پیش میں بیدار کروں یا نہ کروں

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۸۲).

دم نہ نکلے گا جب تلک میرا دم نہیں آسماں لینے کا

(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ، ترکی ، ۳).

تم سے دل اپنا پھیر کے دم لیں گے دیکھنا
لڑکے کی چوٹ کہتے ہیں ہم لیں گے دیکھنا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۵). ہوسٹس نے ... اپنا وعدہ دہرایا کہ وہ اشرف کو تلاش کر کے دم لے گی. (۱۹۷۷ ، نیلا پتھر ، ۳۳). ۴. **کش لگانا ، تمباکو کا دھواں کھینچنا.** جب یہ ذرا قہوہ کا گھونٹ پیے گا اور اپنے پائپ کا ایک آدھ دم لے گا ـ تو پھر اس وقت ذرا اس کی طبیعت بحال ہو گی. (۱۸۹۱ ، قصّہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۳۵). ۵. **جان لینا ، مار ڈالنا.**

دم مرا لے کے ستم گار کرے گا تو کیا
یہ رہے گا نہ ترے خنجرِ براں میں کبھی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۷۷). ۶. **کچھ کہنا ، بات کرنا ؛ دم مارنا.**

وہ شکل ہے جیسی دشمنوں میں گھایل
دم لیوے تو سر کٹے نہ دم لے تو مرے

(۱۷۹۵ ، حسرت لکھنوی (گلشن ہند ، ۸۵)).

میں تو چپ ہوں کہ نہ ہو جائے کہیں وہ رُسوا
وہ سمجھتا ہے کہ یارا نہیں دم لینے کا

(۱۹۲۱ ، نقوش مانی ، ۹۵).

ـــ لینے کی فُرصت / مُہلت امث.

سانس لینے کی مہلت ، بہت مختصر وقفہ. منصور نے سانپ کو دیکھ کر ایک تیر ایسا مارا کہ اس کو دم لینے کی مہلت نہ ملی اور فوراً گر گیا. (۱۸۳۶ ، بہادرشاہ کا روزنامچہ ، ۴۷). پانچ چھ آدمی نسخے باندھنے والے تھے اور خود بھی ساتھ لگا رہتا تھا مگر دم لینے کی فرصت نہ ملتی تھی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۲۷). رہائی کے بعد حالات نے دم لینے کی مہلت نہ دی. (۱۹۳۲ ، کاروانِ خیال ، ۱۰۹). اف : دینا ، ملنا ، ہونا.

ـــ لینے پانا محاورہ.

فراغت پانا ، فرصت کا وقت پانا ، سستانے کی مہلت پانا. ابھی کچھ دنوں دم نہ لینے پائے تھے کہ ... وہ شعلے بھڑکائے جن کی آنچ اب تک کم نہیں ہوئی ہے. (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۱۱).

ـــ مارْنا محاورہ.

۱. **منھ سے بات نکالنا ، کچھ کہنا ، بولنا (عموماً سلبی یا منفی صورت میں مستعمل).** فارسی میں یک کُون کنے پوچھیا کہ عشق کیا ہے کچھ مار دم. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۹).

عرضِ احوال وہ کرے کیوں کر
جس کو دم مارنا مجال نہیں

(۱۷۸۲ ، دیوان عیش (مرزا علی) ، ۲۹). ایسا الدھیر نہیں کہ تو بغیر اس کے حکم کے یہاں قدم رکھ سکے یا دم مارے.(۱۸۰۵ ، حکایت سخن سنج ، ۸۶). بیوی کے سامنے دم مارنے کی مجال نہیں تھی. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۵۵). قدیر بھی ملک صاحب کی حاکمیت کے سامنے دم نہیں مارتا تھا. (۱۹۸۵ ، ایمرجنسی ، ۵۸). ۲. **عذر کرنا ، معذرت پیش کرنا ، انکار کرنا ، حیل و حجّت کرنا ، پس و پیش کرنا.** تصور تھا واقعی اور خطا درحقیقت ، نسیمہ دم کیا مار سکتی تھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۸).

نہ ہو اطاعتِ عاشق کا اعتبار نہ ہو
کسی غریب نے مرنے میں دم بھی مارا ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۸۴). ۳. **چوں و چرا کرنا ، دخل دینا ، مزاحمت کرنا.**

سکے کون تیرا شکر سارنے
ہے قدرت کے یاں جو دم مارنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴).

ہو حکم خدا کا ہے وہ سب سے بڑا
مقدور نہیں کسو کو دم مارنے کا

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵۲). جناب ! مسئلہ کی بات میں کون دم مار سکتا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸۶).

گردشِ گردوں کے آگے کس کا زور
کون دم مارے خدا کے کام ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۵۳). یہ کتاب اصلاح ایلا کے موضوع

ہو ہے اور اسی انداز سے لکھی گئی ہے کہ کسی کو دم مارنے کا موقع نہ ملے۔ (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۲۵)۔ ۳. دعویٰ کرنا ، شیخی بگھارنا۔

ہوا کفر کالا اسی دم ستی کہ مارتا لہے دم اُنے ہم ستی
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۲)۔

مَلک اُسکاج دم مارس ستایے آہیس وارین
نہ کُنی اس بوجنے پارہیں کہ وہ اوتار ہو آیا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲)۔

اُس کی زلفِ کافر کیش کی جھلکار تک دکھلا
کہ زاہد بے خبر دم مارتا ہے پارسائی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲)۔

اسی نے تیغ دیا ناموسِ ننگ کو اپنے
کہ جس نے ذرہ بھر خواہش میں اس کی دم مارا
(۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۸)۔

اگر وہ کلمۂ احسنت خود نہ فرماتا
یہ خلق میں کوئی دم مارتا عبث کا
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۰)۔ انہیں کب یہ درجہ میسّر ہو گا کہ وہ آسانی سے اہلِ زبان ہونے کا دم مارنے لگیں۔ (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکزِ اردو ، ۳)۔ ۵. سانس لینا۔

حباب لب جُو ہے ہستی ہماری
کہ دم مارتے ہی ہوا زندگی ہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۳۷)۔ بیچارے کو دم مارنے کا بھی وقت نہ ملتا تھا۔ (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۲۹)۔ ۶. (چلم کا) کش لگانا۔ایک صاحب... آفتاب کی شعاع سے آگ لے کر اپنے دیے کی چلم روشن کر کے دم مار رہے تھے۔ (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۵ : ۳۹)۔ یہاں کنگ جادو نے چلم اوٹھا کر کڑ کڑا کر دم مارا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۰۷۶)۔

ـــــ مارنے کی بات نہیں فقرہ۔
عذر کرنے کا محل نہیں ، خاموشی اور صبر کرنے کی جگہ ہے۔

کہ دم مارنے کی یہاں نہیں ہے بات
اگرچہ وہ ہی ذات یہاں ہوئی صفات
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۰۹)۔

آہ کرنے کی بھی طاقت ہمیں ہیہات نہیں
آہ کیا کیجیے دم مارنے کی بات نہیں
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۸۳)۔

ـــــ مارنے کی جا / جاگہ / جگہ نہیں فقرہ۔
کچھ کہنے سننے کا موقع نہیں ، بے اختیاری ہے ، عذر کی گنجائش نہیں ، کوئی چارہ نہیں۔

جا ہی نہیں ہے عقل کوں دم مارنے یہاں
یاں عشق والہ گنگ زبان قیل و قال کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۷)۔

اس میں دم مارنے کی جاگہ نہیں
یہاں خموشی ہے سب ستی افضل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۵)۔

نہیں دم مارنے کی جا دمِ نزع
ذرا اس وقت کم فرصت کو دیکھو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۹۵)۔ خدا کے کاموں میں کسی کو دم مارنے کی جگہ نہیں۔ (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۹)۔

ـــــ مارنے والا امذ۔
دخل دینے والا ، منھ سے بات نکالنے والا (نوراللغات)۔

ـــــ مارے (ہوئے) م ف۔
خاموش ، چُپ چاپ ، دم سادھے۔

ذرا تو چین لینے دو عزیزوں کیوں ستاتے ہو
پڑا رہنے دو دم مارے تھکا ماندہ ہوں منزل کا
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۳۱)۔

ـــــ مدار فقرہ۔
۱. مدار سلامت رکھیں ، بیڑا پار ، ایک نعرہ جو حضرت شاہ مدار (شاہ بدیع الدین مدار) کے چیلے یا ماننے والے لگاتے ہیں۔ (کہتے ہیں کہ حضرت شاہ مدار ہندو فقیروں کے مقابلے میں دم کشی فرمایا کرتے تھے تاکہ عوام ہندو فقیروں سے متاثر ہو کر کہیں ان سے اعتقاد قائم نہ کر لیں)۔ ہوئے گنگا جی کی ہے اور ہم مہادیو بولتے ہیں یہ تعزیہ حسین اور دم مدار کہنے لگے (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، ۳)۔ ۲. دم نہ لینے دے ؛ (ایک رسم) بھنداروں اور کمین لوگوں میں آگ کو روندتے ہیں اور بجھاتے ہیں اور دم مدار دم مدار کہتے ہیں (جامع اللغات ، پلیٹس)۔ [دم + مدار (علم)]۔

ـــــ مُردَن کس اضا (ـــــ ضم م ، سک ر ، فت د) م ف۔
نزع کے وقت ، مرتے وقت ، موت کی گھڑی۔

لذتِ زیست سے خوش ہے دلِ ناشاد عبث
دمِ مردن کی فراموش ہوئی یاد عبث
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات))۔

رشک ہے ہم کو زیادہ نہ وفادار ملا
نکل آئے دمِ مردن تہہِ خنجر آنسو
(۱۹۱۰ ، تسلیم (مہذب اللغات))۔ [دم + مردن (رک)]۔

ـــــ مرگ کس اضا (ـــــ فت م ، سک ر) امذ۔
ہنگامِ نزع ، موت کی گھڑی ، مرنے کا وقت۔

نہ چھوڑے محبت دمِ مرگ تک
جسے یار جانی سوں یاری لگے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۱)۔

زخم دیدوں کی دمِ مرگ خبر لیتی ہے
چادرِ خوں سے شہیدوں کو کفن دیتی ہے
(۱۹۱۸ ، مطلعِ انوار ، ۵۲)۔ [دم + مرگ (رک)]۔

ـــــ مَرنا محاورہ (قدیم)۔
مردہ ہو جانا ، بے جان ہو جانا ، بے حس و حرکت ہونا۔ وتے یک جاگا کا دم مرتا تو وہاں کا حرکت بند ہوتا ، پس توں جانتہارا تو ہے قدیم۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۱)۔

ـــــ مَست قَلَندَر دُھر رَگڑا فقرہ.
بھنگ گھوٹتے ہوئے قلندر کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ، جامع الامثال).

ـــــ مَسِیح کس اضا (ـــ فت م ، ی مع) امذ.
حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پھونک جو مردے میں جان ڈال دیتی تھی اور بیمار کو شفا دیتی تھی ، دم عیسٰی.

گلزار نسیم وصل نہ ہرگز شگفتہ ہو
فیض دمِ مسیح سے اپنا دماغ دل
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۰).

دمِ مسیح کا باد بہار میں ہے اثر
نہ کس طرح سے ہو زائل تپ درونِ چنار
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۹). [دم + مسیح (رک)].

ـــــ مِلنا محاورہ (شاذ).
پھونکا جانا ، پھونک کے ذریعے بجایا جانا. اس وقت صدہا کرنا کو دم ملتا تھا کہ گوش فلک کر ہوتا ہے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۰۹). حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں بھی مدد خدائے قہار کے بھروسے پر طبل جنگ بجے اور نفیر سحر کو دم ملے. (۱۸۸۳ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۱۵).

ـــــ میں م ف.
لمحہ بھر میں ، دم بھر میں ، فی الفور.

کیا ہے کبر بھکتی میری تواضع کے حضور
سرکشی دم میں مٹا دیتا ہے خم شمشیر کا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۳).

صدقے میں تیرے یہ آرزو ہے
دم میں رو آخرت کریں طے
(۱۹۰۵ ، محسن کاکوروی ، کلیات نعت ، ۱۵۳).

اے لڑکی میرا بنگلا نگر نہیں مت اتار
ہوں دم میں ماندی دم میں بھلی جیسے ان کا پیار
(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۹۳).

ـــــ میں آجانا / آنا محاورہ.
دھوکا کھانا ، فریب میں آنا ، باتوں میں آ جانا ، جھانسے میں آنا. اسی صورت سے دم میں آ کر اور دغا کھا کر اپنے سر برباد دیتے ہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۳).

میرے سہلے کی سن کے وہ بولے
کب ہم ایسے دموں میں آتے ہیں
(۱۸۹۸ ، دیوان بحروح ، ۱۰۵). بھائی خورشید مرزا اس کی چالاکیوں سے اس کے دم میں آگئے ہیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۹۸).

دم بھرتے ہیں پھر بھی ان کا دم رہیں جو ان کے آئے
اللہ ہی پہ رکھو بھروسہ اللہ ان سے بچائے
(۱۹۸۵ ، دوہن دوہن ، ۱۰۳).

ـــــ میں آفَت آنا محاورہ.
فوراً کوئی مصیبت پڑنا (جامع اللغات).

ـــــ میں پانی دَم میں آگ ہونا محاورہ.
ابھی کچھ ابھی کچھ ہونا ، غیر مستقل مزاج ہونا ، متلون مزاج ہونا.

کس طرح سے میاں کو سمجھاؤں
دم میں پانی ہیں اور دم میں آگ
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۵۷).

ـــــ میں حاضِر دَم میں غائِب فقرہ.
چھلاوا آدمی ، چھلاوا ، آسیب. اس شہر کے لوگ تو جن بھوت ہو گئے ، دم میں حاضر دم میں غائب. (۱۹۸۶ ، خیمے سے دور ، ۳۰).

ـــــ میں دَم آنا محاورہ.
۱. اطمینان کا سانس لینا ، اطمینان ہونا ، تسلّی ہونا.

تیرے آتے ہی دم میں دم آیا
ہو گئی یاس امید واری آج
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۵). میر صاحب کا یہ رنگ دیکھا تو حکیم آغا جان کے دم میں دم آیا. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۶۷). ۲. ہوش آنا ، غشی جاتی رہنا (مہذب اللغات).

ـــــ میں دَم باقی ہونا محاورہ.
۱. زندگی باقی ہونا ، زندگی کی رمق ہونا.

مرے دم میں باقی ہو جبتک کہ دم
رہوں راہ طاعت پہ ثابت قدم
(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۱۰۸). ۲. توانائی یا سکت باقی ہونا.

کروں گا میں بھی ترا ایک ہی لہو پانی
جو دم میں دم مرے اے تیغ یار باقی ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۹).

ـــــ میں دَم رَہنا / ہونا محاورہ.
۱. زندگی باقی رہنا ، زندہ رہنا ، جیتا رہنا ، جان باقی ہونا.

رکھ نفخت فیہ من روحی کو یاد
جب تلک اے درد دم میں دم رہے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۷۶). جب تلک میرے دم میں دم ہے میری آنکھوں کے سامنے رہو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۳).

نام الفت کا نہ لوں گا جب تلک ہے دم میں دم
تو نے چاہت کا مزا اے فتنہ گر دکھلا دیا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۷). جب تک دم میں دم رہا اپنے کام کو بڑی محنت اور دیانت سے کرتے رہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۰۳).
۲. توانائی ہونا ، قوت ہونا ، سکت ہونا.

یاں تو دم میں نہیں دم اور وہ لیتے تیغ دو دم
کہتے ہیں دیکھو نہیں دم کا چرانا اچھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۳).

بچھڑے ہیں تو کیا آپ سے اک لاگ تو ہے
دم بھرتے رہیں گے دم میں دم ہے جب تک
(۱۹۳۷ ، ترانہ ، ۱۰۲).

ـــــ میں رَکھنا محاورہ.
ٹال مٹول کرتے رہنا ، جھانسا دینا ، فریب دیتے رہنا ، دھوکے

میں رکھنا.
آج دوں کل دوں بوسہ او کافر   ہوسے رکھا سدا اسی دم میں
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۰۸).

---میں رہنا محاورہ.
دھوکے میں رہنا ، فریب میں مبتلا رہنا.

وعدۂ وصل پہ ہر اک کو لگائے رکھا
کہ زمانہ اسی دھوکے میں اسی دم میں رہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۷). ان کے بڑوں نے تیغِ آبدار سے آبرو حاصل کی یہ دم کٹے ہوئے بانی کے دم میں رہے (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۸۳).

---میں لانا محاورہ.
فریب دینا ، دھوکا دینا ، جھانسا دینا ، ٹال مٹول کرنا ، حیلے حوالے بتانا.

یعنی سب دم میں مجھے لاتے نہ ہوں
کچھ بنا کر بات بہلاتے نہ ہوں

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۹۷).

اس زہد لباسی کے قلق تیرے ہیں قائل
کس ڈھنگ سے لایا ہے شیخ کو دم میں

(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۲۲۲).

---میں ہزار دم کہاوت.
جب زندگی ہے تب تک امید ہے ، زندگی کے ساتھ ہزاروں آرزوئیں ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ناک میں رکھنا محاورہ رک : ناک میں دم رکھنا.
عاجز کرنا ، بہت تنگ کرنا ، بہت ستانا. مدرسہ اور مکتب میں ان کا دم ناک میں رکھا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۹۱).

---ناک میں کرنا محاورہ رک : ناک میں دم کرنا.
عاجز کرنا ، تنگ کرنا ، ستانا ، تکلیف دینا. اس انسان اور بھیڑیے کی حماقت کے نتیجے نے میرا دم ناک میں کر رکھا ہے. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۴۵).

---ناک میں لانا محاورہ رک : ناک میں دم لانا.
عاجز کرنا ، تنگ کرنا.

زلفِ مشکیں مجھ کو رہ رہ کر دلا جاتی ہے یاد
لاتی ہے اب نکہتِ گل کیوں مرا دم ناک میں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۷). کسی اہلِ علم اور امیر کو نہیں ستاتے اور اس کا دم اتنا ناک میں نہیں لاتے. (۱۸۹۲ ، خطِ تقدیر ، ۱۳۸).

---ناک میں ہونا محاورہ رک : ناک میں دم ہونا.
عاجز ہونا ، تنگ آجانا.

جان صاحب سے ناک میں ہے دم
چھوڑنا ہی نہیں مجھے اک دم

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۵).

---نتھنوں میں ہونا محاورہ.
عاجز ہونا ، تنگ ہونا.

بوئے گُل سے بد دماغ اُس نازنیں کو جب سُنا
اس قدر چھینکے کہ نتھنوں میں ہمارے دم ہوا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵۹).

جی جاؤں کہ مر جاؤں میں اس نالہ کشی سے
نتھنوں میں ہے دم ، نے کی طرح ناک میں جی ہے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۱).

---نرم ہونا محاورہ.
حوصلہ پست ہونا ، ہمت ٹوٹ جانا.

یکایک ہو گیا ساروں کا دم نرم
ہوا بازار ملک الموت کا گرم

(۱۸۰۳ ، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۵۹۰)).

---نزع کس اضا (---فت ن ، سک ز) اند نیز م ف.
مرنے کا ہنگام ، جانکنی کا وقت ، دمِ آخر.

نہیں دم مارنے کی جا دمِ نزع
ذرا اس وقتِ کم فرصت کو دیکھو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۹۵).

دمِ نزع ایسی ہے بیکسی نہیں ساتھ دیتے حواس بھی
مجھے چھوڑے جاتا ہے کارواں نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۲۱۱). [دم + نزع (رک)].

---نساسا ہونا محاورہ.
دم گھٹنا ، جاں بلب ہونا ، قریب المرگ ہونا. اے لالو کیسے رہتی ہو تم اس ڈربے میں. جی نہیں گھبراتا تمھارا. میرا دم تو نساسا ہوا جاتا ہے. (۱۹۵۳ ، محل سرا ، ۹۹).

---نساسی ہونا محاورہ.
رک : **دم نساسا ہونا.** میرا تو دم نساسی ہے آپ کے نزدیک کچھ بھی نہیں. (؟ ، اودھ پنچ (فرہنگ اثر)).

---نظم کس اضا (---فت ن ، سک ظ) م ف.
شعر لکھتے وقت ، نظم کہتے ہوئے.

اے رشک دمِ نظم جو ہوں مائلِ تسجیع
کاغذ کا بناؤں ہیں تحریر مرصّع

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۶۳). [دم + نظم (رک)].

---نقد کس صف (---فت ن ، سک ق) صف رک : نقد دم.
۱. **تنہا ، اکیلا ، جریدہ.** کچھ ایسی ضرورت پڑی کہ تن تنہا دم نقد جیسا بیٹھا تھا اسی طرح چل نکلا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۷). گھربار جب کبھی ہو گا ہو گا. ہماری جب سے یاد اللہ ہوئی دم نقد ہی دیکھا. (۱۹۶۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۲). ۲. **نقد معاملہ جو ادھار نہ ہو یا ملتوی نہ رکھا جائے.** صبح کو جان کا

ضرور دم نقد ہوگا۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳۱)۔ ۳. اسی وقت، فوراً۔ اس کے گور خانے میں سے ... تین کروڑ روپے دم نقد نکلے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۹۳)۔ ۴. خود ، آپ۔ جالے کے مفلسوں نے دم نقد غنچے کی گرہ سے زر گل لیا۔ (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۶۳)۔ [دم + نقد (رک)]۔

ـــــ نِکال دینا / نِکالنا محاورہ۔

۱. **جان نکالنا ، مار ڈالنا ، روح قبض کرنا۔**

تصویر بن گیا ہوں جھپکتی نہیں پلک
فرقت نے دم نکال لیا بال بال کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۳۳)۔

دم ہو مرا کہ حسرت مشکل اُنھیں نہیں ہے
اِس کا نکال دینا ، اُس کا نکال لینا

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۳۳)۔ ۲. **ڈرا دینا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ ۳. **اُف کرنا ، کچھ کہنا ، آہ بھرنا** (شاذ)۔

جل بجھے ہم ، یہ کبھو دم نہ نکالا منہ سے
اک ذرا داغ پہ کیا شور و فغاں رکھتی ہے شمع

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۳)۔

ـــــ نِکال لینا محاورہ۔

۱. **بہت مارنا ؛ بہت کام لینا** (مہذب اللغات)۔ ۲. **ڈرانا ، خون خشک کر دینا ، خوف زدہ کر دینا۔** اظہر بھائی تو ہمیں زہر دکھائی دیتے ہیں، بات کرنا تو درکنار سارے گھرکیوں کے دم ہی تو نکال لیتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۲۳)۔

ـــــ نِکَل جانا / نِکَلنا محاورہ۔

۱. **جان نکلنا ، مرنا ، روح قبض ہونا ، موت واقع ہونا۔**

زمیں پر کیا بلا کیا شور کیا غوغا ہوا پیدا
تیا کچ دل میں رکھ داتیا نہ نکلے غم تھے دم بھر کر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۵۶)۔

فرقت میں کیا کہوں ترے بیمار کا قلق
نکلا دم اس کا رات بڑی مشکلوں کے ساتھ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۰۲)۔

پازیب جب بہن کے وہ چھم سے نکل گیا
دم عاشقوں کا پہلے قدم سے نکل گیا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۵)۔ نہ قرار آتا تھا ، نہ ہی دم نکلتا تھا۔ شدت گھٹن اس پر محیط ہو کر رہ گئی تھی۔ (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۶۱)۔ ۲. **نزع کے عالم میں ہونا ، آخری سانس لینا ، نزاعی حالت ہونا۔**

ترکِ وطن بھی موت کے آنے سے کم نہیں
دم نکلے آدمی کا تو بنتی ہے جان پر

(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۳۹)۔ ۳. **عاشق ہونا ، کسی پر جان دینا، نہایت فریفتہ ہونا ، طبیعت آنا۔**

دم نکلتا ہے بہت کشتیٔ مے پر اپنا
رمضاں میں ہے سفر جانبِ کوثر اپنا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۶)۔

چال ایسی وہ شوخ چلتا ہے
حشر کا جس پہ دم نکلتا ہے

(۱۹۳۶ ، جلیل ، روح سخن ، ۵۷)۔ ۴. **دہشت طاری ہونا ، ڈر لگنا ، گھبراہٹ ہونا۔**

کیا کیا نہ ہم کو اپنی عبادت پہ ناز تھا
بس دم نکل گیا جو سنا بے نیاز ہے

(۱۸۴۶ ، آتش (مہذب اللغات))۔ اور بھائی صدر یہ کیا کرتا ہے جو مجھ سے تقریر کو کہتا ہے۔ میرا تو ویسے ہی دم نکل رہا ہے۔ (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۱۸۷)۔ ۵. **گراں گزرنا** (مہذب اللغات)۔ ۶. **بے صبر ہونا ، عجلت کرنا ؛ بہت بے چین ہونا۔**

تڑپنے سے دلِ بیتاب کوئی غم نکلتا ہے
ٹھہر جا صبر کر مضطر نہ ہو کیوں دم نکلتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۸۰)۔ ۷. **ختم ہونا ، بیت جانا ، گزر جانا۔** جاڑے کا دم نکل چکا ہے۔ (۱۹۲۷ ، اختری بیگم ، ۵۰)۔

ـــــ نہ دُرُود لَڑنے کو مَوجُود کہاوت۔

بدن میں طاقت نہیں مگر بدمزاجی کا یہ حال ہے کہ ہر شخص سے جھگڑا مول لیتے ہیں (قاموس الفصاحت)۔

ـــــ نہ لینے دینا محاورہ۔

مہلت نہ دینا ، موقع نہ دینا ، سانس نہ لینے دینا۔

خشک مغزوں کو جو ہو بونے گلاب اس کی بو
تر دماغ اتنا ہو دم لینے نہ دے قرطِ عُطاس

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۸)۔ ہمایوں ... نے قصر سلطنت کی بنیاد کھودی اور کچھ اینٹیں بھی رکھیں مگر شیرشاہ کے اقبال نے اسے دم نہ لینے دیا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱)۔ افسوس کہ موت نے دَم نہ لینے دیا۔ (۱۹۵۹ ، ذکر حبیب (دیباچہ) ، ۲۳)۔

ـــــ نہ مارْنا محاورہ۔

۱. **کچھ نہ کہنا ، خاموش رہنا ، اُف نہ کرنا۔**

نہ ماریں دم ہمیں ہرگز کہ مت دم نکلے گا اس کا
ہیں کیا کام ماریں دم ہمن جانا نہ ہے باعث

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵۹)۔

گزرا وہ شب ، یہ ڈر سے نہ مارا کسو نے دم
عالم اگرچہ یرسر رہ داد خواہ تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۸)۔ میرے بھائی نے دم نہ مارا ڈر کے مارے چپکا پڑا رہا۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۵۳۱)۔ مولانا کو لکھنے کا شوق نہیں تھا ... بولنے میں کوئی ان کے آگے دم نہ مار سکتا تھا۔ (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۹۹)۔ ۲. **قائل ہو جانا ، مان جانا** (محاورات ہند)۔

ـــــ نہ ہونا محاورہ۔

۱. **طاقت نہ ہونا ، کمزور ہونا ، سکت نہ ہونا۔**

بے دم ہیں دام گہ میں اک دم تو چل کے دیکھ
سنتے ہیں دم نہیں کسی تیرے شکار میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۱)۔

پہنچا ہوں لب گور تو ہیں اے غم الفت
اب چھوڑ کہ مجھ میں نہیں دم اور زیادہ
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۸۹). **۲. جان نہ ہونا ، مُردہ ہونا.**
منصوبہ مارنے کا مرے کرتے ہیں حریف
اور مجھ میں مثلِ بازیٔ شطرنج دم نہیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۶).

---نہیں بَدَن میں نام زور آوَر خاں کہاوت.
رک : دم نہ درود لڑنے کو موجود (جامع اللغات).

---واپَسِیں کس صف(---فت پ ، ی مع) صف.
آخری وقت ، آخری سانس ، نزع کی حالت.
دے شربتِ وصال دمِ واپسیں کے وقت
چشمِ کرم میں دیکھ شہیدوں کے حال پر
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۲).
کیا ذکرِ نامہ بر کہ دمِ واپسیں ہے یاں
اب اور ہی ہوا ہے نہیں ہے ہوائے خط
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۳). وہ دمِ واپسیں تک مجھ سے خوش رہے. (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۱۳۱). [دم + واپسیں (رک)].

---واپَسِیں بَھرْنا محاورہ.
آخری سانس لینا ، نزع کی حالت میں ہونا. اب یہ دمِ واپسیں بھر رہی ہیں. (۱۹۱۰ ، ادیب ، دسمبر : ۲۳۵).

---و خَم (---و مع ، فت خ) امذ.
رک : دم خم ، جو زیادہ مستعمل ہے.
یہ دم و خم ہے یہ رفتار ہے کیا کہنا ہے
چل پرے خنجرِ جلاد تجھے دیکھ لیا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۴۶).
اس دم کو ہم اپنا دم و خم کہتے ہیں
سر رشتۂ اسرارِ قدم کہتے ہیں
(۱۹۵۵ ، رباعیات امجد ، ۳ : ۳۵). [دم + و (حرف عطف) + خم (رک)].

---و دَعْویٰ (---و مع ، فتد ، سکع ، ا بشکل ی) امذ.
جرأت ، حوصلہ.
یہ آگ اور ڈر سے ادھر دست و پا خنک
چلنے میں بس یہی دم و دعویٰ کہ اب نہ رک
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۸۶). پکار کے آواز دی کہ میں بہت مشتاق ہوں ان صاحب کے جو پر جرأت دیکھنے کا جو بڑے دم و دعوے سے یہاں آئے ہیں. (۱۸۹۹ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۵۹). [دم + و (حرفِ عطف) + دعویٰ (رک)].

---وَصْل کس اضا(---فت و ، سک ص) امذ.
ملنے وقت ، ملاقات کے دوران ، بوقتِ وصال.
لطف آئے یہ کل میں کہ ہے زیست بھی دشوار
عشق نے دمِ وصل بڑا قہر کیا ہے
(۱۸۷۴ ، دستنبوئے خاقانی ، ۲۰۹). [دم + وصل (رک)].

---ہارْنا محاورہ.
بہت زیادہ تھک جانا ، جان چھوڑنا ، ہمت ہارنا ، حوصلہ باقی نہ رہنا. منزل پر پہنچنے سے کچھ ہی دم پہلے گھوڑا دم ہار کر گر گیا. (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی ، ج).

---ہانْپْنا محاورہ.
ہانپنا ، دم چڑھنا سانس پُھولنا (ماخوذ : نوراللغات).

---ہَوا ہونا محاورہ.
۱. جان نکلنا ، دم نکلنا ، روح قبض ہونا.
اسیرانِ قفس کا دم ہوا ہوتا ہے حسرت سے
چمن سے کیا کوئی جھونکا نسیمِ صبح کا آیا
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۵).
بیمارِ غم کی پوچھنے ہو سرگزشت کیا
اک آہ کی غریب نے اور دم ہوا ہوا
(۱۹۲۵ ، نغمہ زار ، ۱۳۱). **۲. ڈر لگنا ، خوف غالب آنا ، دہشت طاری ہونا.**
زلفیں ہلتی ہیں ترے منہ پہ تو دل ہلتا ہے
دم ہمارا انہیں جھونکوں سے ہوا ہوتا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۵). آدمی نہ آدم زاد آگے بڑھیں تو قبریں ہی قبریں تھیں دم ہوا ہو گیا. (۱۹۲۸ ، نانی عشو ، ۶). **۳. ہمت ٹوٹ جانا ، حوصلہ پست ہونا.**
خوش خرامی کا کرے دعویٰ تو کیا
اس کے آگے دم ہوا کا ہو ہوا
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۰۰).

---ہو آنا محاورہ (قدیم).
زندگی پیدا ہونا ، زندگی کا وجود ظاہر ہونا. جدھاں تی دیو جن پری پہنچایا ، جدھاں تی دنیا ہور دم ہو آیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۹).

---ہو جانا محاورہ.
گھٹ کے رہ جانا ، ساکت ہو جانا ، بے حس و حرکت ہو جانا ، خاموش ہو جانا. زندگی سے لاتعلق ہو کر قیدی اپنی ذات میں دم نہ ہو جائے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۵۰).

---ہو چُکْنا محاورہ.
سانس ٹوٹ جانا ، سکت باقی نہ رہنا.
بحرِ اُلفت سے نکالیں آشنا
تھک گیا ہوں مجھ میں دم بس ہو چکا
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۴).

---ہوش (---و مع) م ف.
(عور) جان و دل سے ، ہزار جان سے.
دم ہوش شمع والی یہ پروانہ تم پہ ہے
جب تک رہے جوان مرا دل جلا کیا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۱). [دم + ہوش (رک)].

---ہوش چاہنا محاورہ۔
شدت سے چاہنا ، دل و جاں سے محبت کرنا۔ نواب صاحب دم ہوش چاہتے تھے۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا (مہذب اللغات))۔

---ہونا محاورہ۔
۱۔ **پھونکا جانا ، دم ڈالا جانا ، دم پھونکا جانا** (منتر دعا وغیرہ)۔

تیغ ابرو کوں نیٹ کسنے ہو ہن حیران ہوں میں
کون سے بیمار پر یہ آب دم ہونے لگا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۶)۔

کون سا اس پہ فسوں دم ہو کہ ہوئے بے ہوش
جھوٹ سچ پشت پہ عیار کے پشتارے ہیں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۵۷)۔ ۲۔ **جان ہونا ، جسم میں زندگی کی رمق باقی ہونا ، سانس لینے کی قوت ہونا**۔

گردن کو ہلایا کہ مسیحانہ اتریئے
دم ہے ابھی مجھ میں سرے آقا نہ اتریئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸)۔ ۳۔ **دم پُخت ہونا ، پکنا** (چاول ، جانے وغیرہ)۔ حقہ سامنے دھرا ہے ، چاہ دم ہو رہی ہے۔ (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۹۳)۔ روٹی نہ کھاؤ گے تو کیا تمہارے لئے پلاؤ دم ہو گا۔ (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۴۷)۔
۴۔ (أ) **ہمت ہونا ، حوصلہ ہونا**۔

او کہا میں آج تک تھا بے قدم
تجھ کرم سے ہے مجھے شاہی کا دم
(۱۸۳۹ ، تعلیم النساء ، سید محمد حیات ، ۸۳)۔

ہے مقصد دم کہ دم نہ لیں ہم دم بھر
جب تک دم ہے تلاش ہمدم میں رہیں
(۱۹۵۵ ، رباعیات امجد ، ۳ : ۱۱)۔ (أأ) **سکت ہونا ، ہمت ہونا ، تاب و طاقت ہونا ، حوصلہ ہونا**۔

اب مجھ میں وہ دم اور جی کہاں ہے
وہ دل و جگر وہ جی کہاں ہے
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲۱)۔

تو وہ ہے جلوۂ ہستی و عدم ہے تجھ میں
بارہ آہن بیجاں ہے یہ دم ہے تجھ میں
(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۵۲)۔ ۵۔ **کسی شے میں دل اٹکا ہونا ، کسی شے کی شدید خواہش ہونا**۔

یوں رہا میں زندگی بھر ، تشنۂ دیدارِ یار
جیسے مشتی کا دم ہوتا ہے مُردِن آب میں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۴)۔ ۶۔ **دھوکا فریب ہونا ، چال بازی ہونا**۔

وہ تیری چال چال نہیں جس میں چَل نہ ہو
وہ تیری بات بات نہیں جس میں دم نہ ہو
(۱۸۹۷ ، دیوان سائل ، ۱۵۱)۔

---ہونٹوں پَر/پَہ آ جانا/آنا محاورہ۔
نزع کا عالم ہونا ، دم لبوں پر آنا۔

آلودۂ اظہار نہ ہو رازِ محبت
دم ہونٹوں پہ آ جائے مگر میں نہ کہوں ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۳)۔

ناز و انداز نیا اور دکھایا اپنا
نام سے ہجر کے دم ہونٹوں پر آیا اپنا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۳۲)۔

---ہونٹوں پَر/پَہ ہونا محاورہ۔
جاں بلب ہونا ، نزع کی حالت میں ہونا ، دم لبوں پر ہونا ، جان کنی ہونا۔ آدمی دوڑے آئے کہ چلو بادشاہ کا دم ہونٹوں پر ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۱۹)۔

---ہی دَم میں م ف۔
باتوں باتوں میں ، حیلے حوالے سے ، دھوکے سے۔

دم ہی دم میں ہم نے بے دم کر دیا دلدار کو
لائے اوس دم باز کو گھر اپنے کس کس دم سے ہم
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۸۰)۔

---ہی دَم میں رَکھنا محاورہ۔
ٹال مٹول کرنا ، حیلہ حوالہ کرنا ، دھوکے میں رکھنا (مہذب اللغات)۔

---باز صف۔
مکار ، چالباز ، فریبی ، دھوکے باز۔

دم ہی دم میں ہم نے بے دم کر دیا دلدار کو
لائے اوس دم باز کو گھر اپنے کس کس دم سے ہم
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۸۰)۔ [دم + باز (رک)]۔

---یسین کس اضا (---ی سِی) امذ۔
قرآن پاک کی ایک سورۃ ، سورۂ یسین پڑھ کر پھونکنا۔

یار بچھڑے سے سدھارا بزم برہم ہوگئی
قل ہمارا ہو چکا اب ہے دم یسین شمع
(۱۸۷۵ ، آئینہ ناظرین ، ۱۰۰)۔ [دم + یسین (رک)]۔

دَم (۲) (فت د) امذ۔
۱۔ (أ) **خون ، لہو** ، رکت الفاظ قرآنی میں مطلقاً دم کو حرام فرمایا ہے۔ (۱۹۷۶ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۶۳)۔ (أأ) **جان ، زندگی ، روح**۔ ہر کوئی ہی دم کوں روح کہتے ہیں۔ (۱۷۶۳ ، چھ سرہار ، ۶۳)۔

دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا
جھونکا وہیں نسیم کا سن سے نکل گیا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۶)۔ (أأأ) **(مجازاً) اولاد ، بیٹا**۔

فاطمہ کا تو ہے دم سب پہ ترا ہے کرم
ہے تو ذوی الاحترام یا امام یا امام
(۱۵۹۱ ، سروزی (قدیم اردو مراثی ، ۸۷))۔ ۲۔ (فقہ) **قربانی**۔ اگر خوشبو لگائی محرم نے کسی عضو کو یا خضاب کیا سر کا ساتھ مہندی کے یا تیل ڈالا ... تو واجب ہو گا دم نزدیک امام ابو حنیفہ کے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۳۲)۔ [ع : (علم)]۔

---اِحْصار کس اضا (---کس مع ا ، سک ح) امذ۔
(فقہ) **وہ قربانی جو حج یا عمرہ نامکمل چھوڑنے کے سبب لازم آتی ہے**۔ اس کو دم احصار کہتے ہیں کہ حج یا عمرہ سے رکنے

کی وجہ سے لازم ہوتا ہے۔ (۱۹۳۲ء ، تفسیر ، القرآن الحکیم ، (مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۵۱))۔ [دم + احصار (رک)]۔

---الْاَخوَین (---شد م بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، خ ، ی لین) امث۔
(طب) **ایک سرخ گوند کا نام جو اکثر رنگنے اور دوا میں ڈالنے کے کام آتا ہے ، ہیرا دوکھی.** دمُ الاخوین سفوف یا ریہ بیز کردہ سفیدی بیضہ ما کیان میں ملا کر موضع زخم پر لگاویں۔ (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۵)۔ ہر قسم کا گوند گرم ہوتا ہے سوائے دمُ الاخوین اور کتیرہ کے۔ (۱۹۵۱ء ، یونانی دواسازی ، ۲۱)۔ [دم + رک : ال (۱) + اخوین (رک)]۔

---الْبَول (---شد م بضم ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ۔
(طب) **خون کا پیشاب ، پیشاب جس میں خون آئے ، پیشاب کی ایک بیماری ، خون کے جریان کی ایک قسم.** خونی دست ، یا دم البول یا دم القے وغیرہ اور اس قسم کے بخار کا سبب شاید سخت ملیریا یا میلان طبیعت یا بے موقعگی سے شروع میں مریض کا علاج کرتا ہے۔ (۱۸۶۰ء ، نسخۂ عمل طب ، ۵۱)۔ [دم + رک : ال (۱) + بول (رک)]۔

---التِّنِّین (---شد م بضم ، غم ا ، ل ، شد ت بکسر ، ی مع) امث۔
(طب) رک : **دمُ الاَخوَین.** دمُ الاخوین (ع) ... اس کو قاطرالدم اور دم التنین اور دم الثعبان بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۱۷)۔ [دم + رک : ال (۱) + ع : تنین - اژدہا]۔

---الثُّعبان (---شد م بضم ، غم ا ، ل ، شد ث بضم ، سک ع) امث۔
(طب) رک : **دمُ الاَخوَین.** دمُ الاَخوین (ع) ... اس کو قاطرُالدّم اور دم التنین اور دم الثعبان بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۱۷)۔ [دم + رک : ال (۱) + ثعبان (رک)]۔

---القَے (---شد م بضم ، غم ا ، سک ل) امث۔
(طب) **قے الدّم ، خون کی قے ، خونی الٹی.** دم البول یا دم القے وغیرہ اور اس قسم کے بخار کا سبب شاید سخت ملیریا یا میلان طبیعت یا بے موقعگی سے شروع میں مریض کا علاج کرتا ہے۔ (۱۸۶۰ء ، نسخۂ عمل طب ، ۵۱)۔ [دم + رک : ال (۱) + قے (رک)]۔

---پاشِیَت (---کس ش ، شد ی بفت) امث۔
(حیاتیات) **خون چھڑکنا ، خون چھڑکنے کا عمل ، جرثومہ کا ایک عمل فسادِ خون.** یہ جراثیم خون واسطوں پر اُگنے اور سبزی مائل دم پاشیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ (۱۹۶۸ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۸۰)۔ [دم + پاش (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پاشیدگی (---ی مع ، سک نیز فت د) امث۔
(حیاتیات) رک : **دم پاشیت** یہ دم پاشیدگی انواع پر مشتمل ہے اس میں سات انواع ہیں۔ (۱۹۶۸ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۸۰)۔ [دم + ف : پاشیدہ (گ بدل ہ) ، پاشیدن - چھڑکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---تَمَتُّع کس اضا (---فت ت ، م ، شد ت بضم) امذ۔
فائدہ اٹھانے کے بدلے قربانی (دینا) ؛ (فقہ) وہ قربانی جو حج اور عُمرہ کے ادا کرنے کے بعد لازم آتی ہے. حج اور عمرہ دونوں ادا کئے ... تو اس پر قربانی ... لازم ہے اس کو دم قران اور دم تمتع کہتے ہیں۔ (۱۹۳۲ء ، تفسیر القرآن الحکیم (مولانا شبیر احمد عثمانی) ، ۵۲)۔ [دم + تمتع (رک)]۔

---جِنایَت کس اضا (---کس ج ، فت ی) امذ۔
کسی غلط کاری کے کفارے میں قربانی (دینا). اگر حالتِ احرام میں کوئی بیمار ہو یا ... سر میں درد یا سر میں زخم ہو تو اس کو بضرورت حالتِ احرام میں حجامت کرنا سر کا جائز ہے مگر بدلہ دینا پڑے گا۔ تین روزے یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلانا یا ایک دنبے یا بکرے کی قربانی کرنا یہ دم جنایت ہے۔ (۱۹۳۲ء ، تفسیر ، القرآن الحکیم (مولانا شبیر احمد عثمانی) ، ۵۰)۔ [دم + جنایت (رک)]۔

---جَبْر کس اضا (---فت ج ، سک ب) امذ۔
(فقہ) رک : **دم تمتع.** دم تمتع ... امام شافعی اس کو دم جبر کہتے ہیں۔ (۱۹۳۲ء ، تفسیر القرآن الحکیم (مولانا شبیر احمد عثمانی) ، ۵۲)۔ [دم + جبر (رک)]۔

---خالِص کس صف (---کس ل) صف۔
خالص خون ، صاف خون ، اچھا خون جس میں کوئی فساد نہ ہو.

خدا محفوظ رکھے اس فسادِ خون سے جس میں
دم خالص کا بھی سودا کی جانب استحالا ہو

(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۲۰۸)۔ [دم + خالص (رک)]۔

---خُشک ہو جانا / ہونا محاورہ۔
ڈر جانا ، سہم جانا ، خوف طاری ہونا ، خون خشک ہونا.

بڑھا ہوا تھا اوس کا چلو رستم ... ہو خشک بشر کا دیکھ کر دم

(۱۸۸۶ء ، کلیات اردو ، ۸۵)۔ ظلم کے یہ نئے ہتھکنڈے دیکھ کر سب کے دم خشک ہو گئے۔ (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۱۵)۔

---خُوک کس اضا (---و مع) امذ۔
سور کا خون ؛ حرام شے ، حرام ، ناجائز.

جس طرح نئے رنگیں کو لا جا کے یہاں تک
اس بن بھجے کھانا یہ دم خوک ہے دائی

(۱۸۳۵ء ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۵۲))۔ [دم + خوک (رک)]۔

---دینا محاورہ۔
حج یا عُمرہ ادا کرنے کے بعد قربانی کرنا ، جانور قربان کرنا. حج یا عمرہ پیدل کرے اور اگر ان میں سوار ہو گا تو دم دینا پڑے گا۔ (۱۸۹۷ء ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۱۰)۔

---سُٹنا محاورہ۔
خوف طاری ہونا ، ڈر لگنا ، خون خشک ہونا ذرا سے کام سے دل

اکتا جاتا ہے بلکہ ... بعض اوقات تو دم سنے لگتا ہے(۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۵۰).

ـــ سرد ہونا محاورہ.
ڈر جانا ، سہم جانا ، خوف طاری ہونا.
اجت کا ہوا گرم دم جوں کہ سرد ہوا او گل سرخ جوں لاجورد
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۱).

ـــ سُوکھ جانا / سُوکھنا محاورہ.
ڈر جانا ، سہم جانا ، خوف طاری ہونا. منہاورنخنے کا دم تو پہلے ہی سوکھ چکا تھا اب تو رہا سہا اور بھی فیصلہ ہو گیا.(۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۷).

ـــ شُکْر کس اضا(ـــ ضم ش ، سک ک) امذ.
(فقہ) رک : دم تمتع ؛ بطور تشکر یا شکرانے میں قربانی (دینا). دم تمتع ... امام ابوحنیفہ اس کو دم شکر کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن(مولانا شبیر احمد عثمانی)، ۵۲). [دم + شکر(رک)].

ـــ قِران کس اضا(ـــ کس ق) امذ.
(فقہ) رک : دم تمتع. اس نے حج اور عمرہ دونوں ادا کئے ... افراد نہیں کیا تو اس پر قربانی ... لازم ہے اس کو دم قران اور تمتع کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم(مولانا شبیر احمد عثمانی)، ۵۰). [دم + قران (رک)].

ـــ کا ہَیجان امذ.
(طب) خون کا جوش یا جوش مارنا. آدمی کے بدن میں ... کبھی دم کا ہیجان ہوتا ہے اور کبھی صفرا کا ہیجان ہوتا ہے (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲۷).

ـــ مَسْفُوح کس صف(ـــ فت م ، سک س ، و مع) امذ.
تھوڑا ہوا یا کثرت سے نکلا ہوا خون ، بہایا ہوا خون. انگریزوں ... کے ہاں بھی دم مسفوح ناجائز اور حرام ہے(۱۸۶۹ ، مسافران لندن ، ۷۳). [دم + ع. مسفوح (س ف ح)].

ـــ مَیتَہ کس اضا(ـــ ی لین ، فت ت) امذ.
مُردار کا خون ، مُردہ جانور کا خون. قرآن نے شراب ، دم میتہ اور لحم خنزیر کو حرام قرار دیا ہے. (۱۹۵۳ ، طب العرب(ترجمہ) ، ۱۹۳). [دم + میت (رک)].

ـــ ہے تو کیا غم ہے کہاوت.
زندگی ہے تو کوئی پروا نہیں، زندگی ہو تو مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے ، جان ہے تو جہان ہے(جامع الامثال).

دُم (ضم د) امث.
۱.(أ) **پونچھ.**

جیسے نعل زر آہنی سم لیے
جیسے دم سو نصرت کوں پرچم لیے
(۱۵۶۳ ، شوق حسن ، د ، ۱۲۹).

سورج جیوں جھمکتا اتھا سم اے
کہ کرناں سے بالاں کے تھی دم اے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۱).

تیرہ رو مضحک سراپا زور ہے
دم اگر ہووے تو پھر لنکور ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳).

بال دم پانْوں شکم کان کنوق بھنے
ڈھل گئے حسن کے سانچے میں سب اعضائے بدن
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۱). ان کی دُمیں مشالیں بنی ہوئی تھیں اور جھاڑو کی طرح شہر میں پھر رہی تھیں (۱۹۲۹ ، بستی ، ۲۰۱). (ii) **(پگڑی وغیرہ کا) پچھلا حصّہ جو لمبا ، لٹکا ہوا اور زائد معلوم ہو ، شملہ ، دنُبالہ.**

شیخ صاحب کو اگر شملے سے دعوت آ گئی
کم سے کم نو گز تو ہو جائے گی دُم دستار کی
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۵۹). ۲.(أ) **وہ شخص جو کسی کے پیچھے مستقل لگا رہے ، پچھلگو ، دم چھلا ، پخ.** خبر نہ تھی کہ آزاد اور ان کی دم یہاں موجود ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۷۶). (ii) **پیروی کرنے والا ، پیچھے چلنے والا ، پیرو**(ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۳. **انت ، انجام ، تھوڑا سا کام.** ہاتھی نکل گیا ، دُم باقی رہ گئی. (۱۸۸۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۲۶۹). ۴. **وہ لمبی سفید دھاری جو دمدار تارے کے پیچھے ہوتی ہے** (ماخوذ : جامع اللغات). [ف].

ـــ اُٹھانا ف م ؛ محاورہ.
جانور کا پاخانہ یا پیشاب کرنے کے وقت دُم کو اونچا کرنا؛ انسان کا دیھی ڈالنے نر بادہ کی تمیز کرنے یا کسی اور بات کے دیکھنے کے لیے چوپائے کی دم کو اونچا کرنا (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــ اَفْسار (ـــ فت ا ، سک ف) امذ.
ساز کا وہ تسمہ جو گھوڑے کی دم کے نیچے رہتا ہے. دم افسار (دیمی) ، سہار ، کاٹھی ... یہ سب جہاں پناہ کی ایجاد ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری(ترجمہ)، ۱ : ۲۷۳). [دم + افسار(رک)].

ـــ بالی امث.
(کاشت کاری) کھلیان کو الٹ پلٹ کرنے کی پنج شاخہ لکڑی ، نئی زمین توڑنے کا ایک وضع کا ہل ، اکھاں ، پنشاخہ دنبالے ، جیلی (ماخوذ : ا ب و ، ۶ : ۶۵). [دم + بالی (رک)].

ـــ بُرِیدَہ (ـــ ضم ب ، ی مع ، فت د) صف.
۱. **وہ جس کی پونچھ کٹی ہوئی ہو ، دُم کٹا ؛ ناقص.** تیغ کو دم بریدہ کر دیا. (۱۸۸۶ ، آیات بینات ، ۱ ، ۲ : ۸۷). ۲.(أ) **تراشا ہوا ، کاٹ کر کم کیا ہوا.** انگرکھا ، اچکن اتارو اور دم بریدہ کوٹ پہنو. (۱۹۱۶ ، اشک خوں ، ۱۰۳). (ii) **محدود ، گھٹایا ہوا ، کم کیا ہوا، گھٹا ہوا ، ناقص.** کالجوں کی دم بریدہ تعلیم فارسی ادب کا صحیح ذوق پیدا نہیں کر سکتی. (۱۹۷۳ ، مسائل اقبال ، ۱۰۳). [دم + ف : بریدہ ، بریدن ـ کاٹنا].

--- بٹنا محاورہ.
کسی خاص یا اہم آدمی کا چمچا یا چیلا بننا ، کسی شخص کے پیچھے مستقل لگا رہنا ، ہر وقت کسی کے ساتھ رہنا ؛ حمایتی بننا. آتے وہاں سے بڑے مصاحب کی دم بن کر. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۰۵). خیریت یہ ہے کہ تم یہاں موجود نہیں ہو بڑے قومی خادم کی دم بنے ہو. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۱۹۰).

--- پا اسذ.
(حیاتیات) جھینگے کی دُم جس سے وہ پانو کا کام لیتا ہے ، جھینگا مچھلی کے جسم کا آخری حصہ. شکمی جوارح کا چھٹا جوڑا جو دم پا کہلاتا ہے ان سب سے بڑا ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۳). [دم + پا (رک)].

--- پارہ (ـــ فت ر) اسذ.
(حیاتیات) رک : دم پا. جھینگا مچھلی اور متعلقہ جانوروں کے نمو کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ... دم پارہ قطعہ نہیں ہے. (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۵۱). [دم + پارہ (رک)].

--- پر پانو رکھنا محاورہ.
تکلیف دینا ، تنگ کرنا ، چھیڑنا (علمی اردو لغت).

--- پکڑی بھیڑ کی (آر) وار ہوئے نہ پار کہاوت.
کمزور آدمی کی امداد سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ؛ کمزور آدمی کا سہارا لینے والا آدمی ناکام رہتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- پھلانا محاورہ.
پرند کا خوش اور مست ہونا.

پھول کی ایک کلی چونچ میں اپنے لے کر
دم یہ بلبل نے پھلا لی کہ الٰہی توبہ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۵).

--- جھاڑنا محاورہ.
دُم کو حرکت دینا ، دُم ہلانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- چنور کرنا محاورہ.
گھوڑے کا دُم اٹھا کر چلنا.

چھو جاتے ہیں قدم جو دُم رو زمین پر
کرتا ہے دم چنور کہ نہ گرد آئے زین پر

(۱۹۳۳ ، عروج ، عروج سخن ، ۳۰۸ (الف)).

--- چنور ہونا محاورہ.
دم اونچی ہونا ، رعب داب ہونا.

سبزہ گل دار ہے یا ہے یہ چمن کا طاؤس
دم اسی طرح چنور ہے وہی کنڈلے کا ہے بل

(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۵۹).

--- چھالا اسذ.
رک : دُم چھلا. بی بیوں ، بیگموں کا یہ کام ہے کہ مسند تکیہ لگائے بیٹھی رہیں یا ماماؤں اصیلوں کا دُم چھالا بنی گھر میں گھوما کریں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ ، ۹ : ۳). [دم + چھالا - چھلا (رک)].

--- چھلا (ـــ فت چھ ، شد ل) اسذ (مث : دُم چھلی).
۱. پخ ، ہر وقت ساتھ رہنے والا ، پچھلا. قافیہ کے پیچھے ایک ردیف کا دُم چھلا اور لگا لیا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۱۷۳). انھوں نے شامت اعمال سے پتلی جان کا دم چھلا بھی اپنے پیچھے لگا لیا ہے. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۴۲). ان کے سپوت تنہا آ رہے ہیں یا اپنے پیچھے کسی دم چھلی کو لگا آئے ہیں. (۱۹۸۷ ، شعاع ، مارچ ، ۱۸۸). ۲. چھوٹی دم ، ونچھوڑی (علمی اردو لغت). ۳. (مجازاً) حمایتی ، ہم خیال ، ہم مزاج ، حلقے کا. سمندر پار اسی ملک کا ایک دم چھلا اسرائیل بھی ہے. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۳۳). ۴. وہ کاغذ کی لمبی سی پٹی جو پتنگ کے نچلے سرے پر لگاتے ہیں (پلیٹس). [دُم + چھلا (رک)].

--- چھلا بنانا محاورہ.
غلام بنانا ؛ مصاحب بنانا. ملکی ادب کو ... مغربی ادب کا دُم چھلا بنانے کی کوشش ہرگز مستحسن نہیں. (۱۸۷۷ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۲ : ۱۳۳).

--- چھلا بننا محاورہ.
پیرو بن جانا ، مصاحب ہو جانا ، کسی کے ساتھ وابستہ ہونا. جب تک ہندوستان انگلستان کا ضمیمہ دم چھلا بنا رہے گا پارلیمنٹ انگلستان میں اس کا کیند دھڑکا ہو گا. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۲۳). وہ انھیں لے کر خطرات کے میدان میں کود پڑے گا اور قریش کے سردار اور اکابر دُم چھلے بن کر رہ جائیں گے. (۱۹۶۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۶۲۳).

--- چھلا لگا ہونا محاورہ.
پیچھے پیچھے ہر وقت لگا رہنا (مہذب اللغات).

--- خبیثہ (ـــ فت خ ، ی مع ، کسر ث ، فت ی) اسذ.
نحوست ، نحس ، خباثت. اپنے خداوندوں کو پکارنے لگے ، یا لات اعلیٰ منات معلیٰ تیتی میتے دُم خبیثہ ... مدد کو دوڑو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۴۳۷). [دم + خبیثہ (رک)].

--- داب کر بھاگ جانا محاورہ (قدیم).
ڈر کر بھاگنا ، دُم دبا کر بھاگنا.

ہمارے سامنے گر گرگ آوے
دم اپنی داب کر وہ بھاگ جاوے

(۱۷۹۶ ، یوسف زلیخا ، فکار ، ۷۷).

--- دار صف (ـــ دُمدار).
۱. جس کے دم ہو ، پونچھ والا.

پوچھنے کیا ہو ہمارے شیخ شبلہ دار کو
اور تو تعریف کیا کیجیے غرض دم دار ہے

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۱۵)۔ ۲. دم کی طرح کا ، لمبا یا نوکیلا ، دم کی طرح نکلی ہوئی کوئی شے. وہاں ایک گورے کو دمدار ٹوپی اوڑھے دیکھ کر جان ہی تو نکل گئی.(۱۹۳۳ ، نیرنگ خیال ، لاہور ، اپریل : ۳۷). نکیلا یا دم دار : جب کہ پتے کا راس نوکدار اور دم کی طرح لمبا ہو مثلاً پیپل.(۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، معین الدین ، ۸۰)۔ [دم + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ دار تارا/سِتارَہ (ـــــ کس س/فت ر) امذ.
(ہیئت) وہ سیارہ جس کے پیچھے روشن لکیر نظر آتی ہے اور جو اپنے دائرہ نما مدار میں گردش کرتا ہے ، جھاڑو تارا.

توا جانِ ہنگ کھڑک ہے کہ جان
ہیں دم دار تارے گرز ہور بان

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۲ ب) . دم دار تارے ایک قسم کے ستارے ہیں جو مدارات طولانی شبیہ بدائرہ میں پھرتے ہیں (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۲ : ۱۱)۔ ۶۱۳ء میں اور ۶۱۵ء میں. ہر سال ایک ایک دُمدار ستارہ نکلا ، ۶۱۷ء میں بھی دُمدار ستارے دکھائی دیئے. (۱۸۸۳ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۳۹). یہ ایک منحوس دمدار ستارے کی طرح میرے تعاقب میں ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۰۳).[دم+دار(رک)+تارا/ستارہ(رک)].

ـــــ دار ٹِیلَہ (ـــــ ی مع ، فت ل) امذ.
(جغرافیہ) ایک چھوٹی سی پہاڑی جو ایک طرف بہت اونچی اور عمودی طور پر ڈھلوان دار ہوتی ہے اور دوسری طرف بہت نیچی، (گلیشیر آتش فشاں پہاڑ کے سامنے کے حصّے کی چٹانوں کو توڑ توڑ کر اور انھیں پیس پیس کر پہاڑ یا پہاڑی کے عقبی حصّہ میں جمع کرتا رہتا ہے جس کے باعث اسی حصّہ میں ایک بہت لمبی اور ڈھلوان دار دم سی بن جاتی ہے) یہ ٹیلے زیادہ تر برف سے ڈھکے ہوئے علاقوں میں نظر آتے ہیں (ماخوذ : رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۶۷)۔ [دم + دار (رک) + ٹیلہ (رک)].

ـــــ دار مُوسْرِیا (ـــــ و مع ، سک س ، کس ر) امث.
بچوں کا ایک کھلونا ، مٹی کی روغن بھری چوہیا جس میں تار لگی ہوئی دم ہلتی رہتی ہے (ماخوذ: مہذب اللغات). [دم + دار(رک) + موسر (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

ـــــ دَبا جانا محاورہ.
ہار مان لینا ، خود کو عاجز و مطیع ظاہر کرنا ، عجز و اطاعت کا اظہار کرنا.

دم دبا جاتے تھے جن کے سامنے شیر ژیاں
غیر روباہ و شغال اب ان کے ایواں میں نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۱).

عقرب نے ڈنک ڈال دیا پیش ہر مژہ
کالے بھی دیکھ گیسوؤں کو دم دبا گئے

(۱۸۶۶ ، فیض حیدر آبادی ، د ، ۳۹۸).

ـــــ دَبا کَر/کے م ف.
ڈر کر ، دب کے ، مغلوب ہو کر ، جھجکتے ہوئے.

اچھلاہٹ کی وہ رفتار جو دیکھے طاؤس
دم دبا کر ہو گریزاں نہ اٹھائے گردن

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائد ، ۶۱). قزاق ... دُم دبا کر اپنی کھوہوں میں گھس گئے. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، اپریل : ۳۱). مولوی سعید کو خطرہ ہو گیا کہ اس طرح برسرِ راہے ان کو روک دیا گیا تو دوسرا دم ان کی گرفتاری کا ہو گا ، اس لیے وہ دم دبا کر واپس دہلی چلے آئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۲۸).

ـــــ دَبا کَر/کے بھاگ جانا/بھاگنا محاورہ.
۱. مغلوب ہو جانا ، دب کے بھاگنا ، پیٹھ دکھانا ، ڈر کے بھاگنا.

آنے کی میرے سن کے خبر اوڑ گیا رقیب
بھاگا کمال خوف سے کیا دم دبا کے سانپ

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۲). مہاراجہ رات کی تاریکی میں ان بے چاروں کو اپنے حال پر چھوڑ کر دم دبا کر جموں بھاگ گئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۹۸)۔ ۲. **(مرغ بازی) حریف کے مقابلے سے جی چرا کر ہٹ آنا یا بھاگ نکلنا ، مقابلے کی تاب نہ لانا** (ماخوذ : اب و ، ۸ : ۲۷).

ـــــ دَبا کَر بھاگ نِکَلْنا محاورہ.
رک : دم دبا کر بھاگ جانا. جو کمزور ہوا دُم دبا کر بھاگ نکلا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۰). گورنر صاحب .. گھبرا گئے اور اپنے چار نمک خواروں کے ہمراہ دم دبا کر بھاگ نکلے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۳۰).

ـــــ دَبا کَر چَلْتا بَنْنا محاورہ.
بغیر چوں و چرا کئے خاموش چلا جانا (جامع اللغات).

ـــــ دَبانا محاورہ.
۱. حیوانوں کا اپنی دُم کو پچھلے پانو میں چھپانا ، دُم کو پیٹ کی طرف موڑنا ؛ خائف ہو جانا ، مغلوب ہو جانا ؛ اظہار عاجزی کرنا. ہوہو دونوں ہاتھ باندھے سر اٹھائے دم دبائے بازو جھکائے نہایت عاجزی اور فرو ماندگی سے قدمِ مبارک پر جا گرا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۰). ۲. **بھاگنا.** ہر چند اوسنے دم دبائی مگر کاسۂ سر سے اوس جغد کے صدائے ہاش ہاش آئی. (۱۸۴۶ ، سرورِ سلطانی ، ۲۹). وہاں سے دم دبائی کہ تیسرا آ پکڑا. (۱۸۹۰ ، تماشائے پری زاد و زنگی مرد (آرام کے ڈرامے ، ۳ : ۲۰۹)). ۳. **گاڑی میں جتے ہوئے بیل وغیرہ کی رفتار تیز کرنے کے لیے ان کی دم پکڑنا.** گاڑی بان نے ... یہ شہ پائی تو بیلوں کی دم دبائی ناگوری بیل اس طرح سے بھاگے جیسے اچھی ویلر کی جوڑی بہ جا وہ جا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۵۸).

ـــــ دَبائے م ف.
ڈر کر ، خوف کے مارے ؛ عاجزی سے. میں دُم دبائے کتّے کی طرح اس کے پاس بیٹھا تھا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۲۳).

ـــــ دَراز (ـــــ فت د) صف.
لمبی دم والا ؛ شیخی باز. ہر چند اُس دُم دراز نے یہ باتیں رکی

خجالت کے لئے کی تھیں لیکن دل میں سوچتا تھا یہ خدا پرستان محمد پرست علی پرپت آفت جان کفار ہیں۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال، ۶ : ۳۵۳)۔ [دُم + دراز (رک)]۔

---درازی (---فت د) امث۔
دم دراز (رک) کا اسم کیفیت۔ شیر قوی الجثہ جس کے آگے ہیں ... معتدالنبیہ لب چشمہ ایستادہ دم درازی میں کمند سے کہلا ... (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۱۳)۔ [دم + دراز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ریز (---ی مج) صف ؛ مذ ؛ دُمریز۔
۱. تیز رفتار گھوڑا جس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی جائے۔ ہر خیلدار کے سوار اس وقت دم ریز گھوڑا دوڑاتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، طالب ، ۲۲۸)۔ ۲. (باغبانی) وہ پھل جو درخت میں موسم کے بعد یا اول مرتبہ پھل توڑنے کے بعد آتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات)۔ [دم + ف : ریز ، ریختن - ڈالنا ، گرانا]۔

---ریزی (---ی مج) امث۔
۱. دم ریز معنی نمبر (۱) کا اسم کیفیت (ماخوذ : جامع اللغات)۔ ۲. تمباکو اور نیل کی ایسی پود کو جو ایک مرتبہ کٹنے کے بعد جڑ میں سے دوبارہ پھوٹ کر بڑھ جائے یعنی ایک پود سے دو فصلیں نکلیں باغبانوں کی اصطلاح میں دم ریزی کہتے ہیں ، دو ریزی (اب و ، ۶ : ۶۶)۔ [دم + ریز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت]۔

---سکوڑنا محاورہ۔
دُم کو پچھلی ٹانگوں میں دبانا ، دُم دبانا۔ آپ کی ہیروئن ... بلی کو چوہے کی تاک میں دم سکوڑے کان کھڑے کیے دیکھتی ہے۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۲ : ۳)۔

---سلائی (---فت س) امث۔
(حیاتیات) سلائی کی طرح لمبی ہڈی ؛ ریڑھ کی نوک یا نچلا سرا۔ پشت کی ہڈی میں نو فقرے اور ایک لمبی ہڈی دم سلائی ہوتی ہے جو کئی فقروں سے مل کر بنی ہے۔ (۱۹۲۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۲)۔ [دم + سلائی (رک)]۔

---سُم (---ضم س) صف۔
موٹا تازہ ، فربہ ، گول مٹول ؛ اچھی حالت میں۔

قد ہے ٹھگنا کمر و پشت عدو دم سُم ہے
سُونی ایسی ہے نہ کچھوا ہے نہ گینڈا ایسا

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سیفلی ، ۲۲)۔ [دم + سُم (رک)]۔

---سے بندھنا محاورہ۔
جُڑنا ، چسپاں ہونا ، ساتھ لگا رہنا۔ یہ بھی معلوم ہے کہ ناچاق کا سرا اسی نامکمل اصلاحی قانون کی دم سے بندھا ہوا ہے (۱۹۲۸ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۶ : ۹)۔

---عَلم کرنا محاورہ۔
۱. ہاتھی کا بھاگتے ہوئے دُم کو اونچا کرنا (جامع اللغات)۔ ۲. بچھو کا دُم اونچا رکھنا (جامع اللغات)۔

---غَزہ (---فت غ ، ز) امذ۔
دم کی جڑ ، دم کا گوشت اور ہڈی ، دُم گزا (فرہنگ عامرہ)۔ [دُم + ف : غزہ (گزا کا معرب)]۔

---کا پتہ ہونا محاورہ۔
ذرا سی واقفیت ہونا ، علم ہونا ، کسی کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات ہونا۔ بہت بننے لگا ہے یہ ، اور قسم لے لو مجھ سے جو طب کی دُم کا بھی اس کو پتہ ہو (۱۹۳۶ ، سودیشی ریل ، ۲۰۲)۔

---کا تارا امذ۔
رک : دُم دار تارا (پلیٹس)۔

---کَتْرا (---فت ک ، سکت ت) صف مذ (مث : دُم کتری)۔
رک : دُم کٹا ؛ وزن و قافیہ سے معری شاعری۔ دم کتری ایشیائی شاعری کی ایسی تیسی وزن قافیہ ، ردیف ... کی ضرورت پڑتی ہے۔ (۱۹۰۹ ، انتخاب فتنہ ، ۱۵۹)۔ [دم + کترا (رک)]۔

---کَٹا (---فت ک) صف مذ (مث : دُم کٹی)۔
۱. جس جانور کی دُم کٹ گئی ہو ، بے دم کا ، دم کترا ، دُم بریدہ۔ تو دم کٹی گلہری کی طرح کیوں ایسی مٹکتی ہے۔ (۱۹۰۸ ، خوابِ ہستی ، ۳۳)۔ دیکھتے دیکھتے ہر دم کٹا بندر اور بچھل پیری ہمیشہ کے لئے عظیم ہو کر رہ گئی۔ (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۳۱۵)۔ ۲. ادھورا ، نامکمل ؛ مبہم۔ کبھی کبھی دم کٹے جملوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، ترجمہ روایت اور فن ، ۱۳۳)۔ ۳. فربہ ، موٹا تازہ ؛ (طنزاً) بہت کھانے والا ؛ عیب دار۔ نوشہ کے گھوڑے کے بعد کئی ہاتھی تھے مکنا اور اکے دنتا اور دم کٹا اور ہاتھا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲)۔ مُوا دُم کٹا پھاندی سا ، کھاتے کھاتے اکتا گیا ہے اس لئے اب پلاؤ پر ہاتھ مارنے چلا ہے۔ (۱۹۱۵ ، یہودی کی لڑکی ، ۲۵)۔ [دم + کٹا (رک)]۔

---کَٹا بَھینسا (---فت ک ، ی لین ، مغ) امذ۔
فربہ اور سیاہ فام یا پست قد اور توانا آدمی ، بھدا شخص (بطور پھبتی کہتے ہیں)۔ بے ادب گستاخ دم کٹے بھینسے کی پھبتی کہا کرتے تھے۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۳۸)۔ [دم + کٹا (رک) + بھینسا (رک)]۔

---کَٹی بَھینسی (بِھینْسی) (---فت ک ، ی مع ، سک نھ) امث۔
فربہ اور عیب دار ؛ بھدی عورت (بطور پھبتی کہتے ہیں)۔ اُدھر تو شاہ جی کے ہاں گھوڑا ، اِدھر نواب رونق الدولہ کی دم کٹی بھینی ، میں جاؤں تو کہاں جاؤں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰۵۷)۔ [دم + کٹی (رک) + بھینی (رک)]۔

---کَشِیدہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف۔
جن کے آخری جزو کو کھینچ دیا جائے۔ قدیم ہند آریائی کے دم کشیدہ حروف صحیح (بھ ، گھ ، دھ ، جھ) اس زبان میں اب تک

محفوظ ہیں. (۱۹۳۲ ، آزمائی زمانیں ، ۳۰). [دُم + ف : آشیدہ ، کشیدن - کھینچنا]

--- کو چنور کرنا محاورہ.
گھوڑے کا دم اٹھا کر چلنا.

> گرد اڑتی ہے جب دُم کو چنور کرتا ہے توسن
> ہے بروزنہ جنبان علم سبز کا دامن
> (۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۷).

--- کی ڈنڈی (---فت ڈ ، سک ن) امث.
دم کا وہ حصہ جو جسم سے ملا ہوا ہوتا ہے.

> سر مقعد پہ دم کی ڈنڈی میں
> بڑھ نہ اوپر تو اس کی جھنڈی میں
> (۱۸۸۰ ، زینت النخل ، ۱۹۷).

--- کی کسر ہونا محاورہ.
تھوڑی سی کمی ہونا ، دم کی کمی کے ساتھ بنا بنایا گدھا ہونا ، تھوڑی سی خامی ہونا. کرستانی کی تکمیل باقی ہے اور تم اب تک باضابطہ کرستان نہیں بنائے گئے گویا تمہاری کرستانی میں دم کی کسر ہے (۱۸۷۹ ، خیالات آزاد ، ۲۲۳).

--- کے پیچھے پھرنا محاورہ.
پیچھے پیچھے پھرنا ، ساتھ ساتھ پھرنا (نوراللغات).

--- کے پیچھے (پیچھے) رہنا محاورہ.
ہر وقت کسی کے پیچھے پیچھے رہنا، ہر وقت ساتھ ساتھ پھرنا ، ساتھ ساتھ لگا رہنا. بدھو نفر نے کہا آپ کے سائے کے ساتھ ساتھ رہوں گا ، دم کے پیچھے پیچھے ذرا بال بھر بھی نہ ہلوں گا (۱۹۰۱ ، عدالتی فوجدار ، ۱ : ۱۵۳).

--- کے پیچھے لگا رہنا محاورہ.
(عو) ہر وقت ساتھ ساتھ رہنا (مہذب اللغات).

--- کے رستے نکلنا محاورہ.
(عو) بیکار ثابت ہونا ، کام نہ دینا (مہذب اللغات).

--- کے ساتھ پھرنا محاورہ.
ساتھ ساتھ لگا پھرنا ، پیچھے پیچھے پھرنا ، ساتھ ساتھ رہنا (نوراللغات).

--- کے ساتھ لگا ہونا محاورہ.
(عو) پیچھا نہ چھوڑنا ، ہر وقت ساتھ رہنا (مہذب اللغات).

--- کے ساتھ لگنا محاورہ.
دم کے پیچھے پھرنا ، دم کے ساتھ لگا ہونا. طبلاق دُم کے ساتھ لگی آواز نکلتے تھے (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۱۲).

--- کھنچوانا محاورہ.
جھڑکی دلوانا ، ملامت کروانا ، سرزنش کروانا. اُدھر حکامِ ضلع سے تنخواہ کی دُم کھنچوائی اِدھر اپنے آپ کو کاشت کاروں کی نسبت سنگھ باہر سے قریب تر پایا (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۹).

--- کھولنا ف س ؛ محاورہ.
پرند کا مست اور خوش ہونا ، دم پھیلانا

> گریں طاؤس سر بو پتر دُم کھول
> بہت سانا چیں گاویں راگ ہنڈول
> (۱۷۴۳ ، تصویر جاناں ، ۴).

--- گُرگ کس اضا (---ضم گ ، سک ر) امذ.
صبح کاذب. میں دیکھتا ہوں دم گُرگ فضا میں طلوع ہو گیا ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ اب پو نہ پھٹے (آفتاب طلوع ہو) (۱۹۵۵ ، اختر جوناگڑھی ، مقالات ، ۳۳). [دم + گرگ (رک)].

--- گزا (---فت گ) (الف) امذ.
۱. ہر وقت ہر جگہ ساتھ رہنے والا ، پچھلالا.

> سوزن سے بڑھ کے رکھتے وہ تجرید میں قدم
> رشتے سے جس کے پیچھے لگا ہو نہ دم گزا
> (۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۰).

۲. (i) بکرے وغیرہ کی دم کا پورا حصہ ، دم کی پوری ، ایسی چھوٹی دم جو اوپر کو اٹھی رہے (۱ پ و م : ۸۵). (ii) (قصابی) گائے بھینس وغیرہ کی کھال اتری دم (مہذب اللغات). ۳. پرندوں اور دیگر حیوانات کے دم اُگنے کی جگہ (مہذب اللغات). ۴. پُچھلا : وہ کپڑے یا کاغذ کی دھجی جو چھوٹی کنکیا میں لگاتے ہیں (نوراللغات). (ب) صف. دم کی طرح لانبا ، بہت دراز (زبان کے لیے مستعمل). ہو ہے بدنام ، گھوڑی بدلگام ، باتیں ہے مزا زبان دم گزا (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۱). [ف : دم + گز (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

--- گَزہ (---فت گ ، ز) امذ ، امر دنگرہ.
رک : دم گزا. گلہ دمگزہ کا پشت سے چمٹا ہوا اور ہر سر کے دراز (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۱۶). [دم گزا (رک) کا ایک املا].

--- گزی (---فت گ) امث.
دم گزا (رک) کی تانیث. تعطیلیں موقوف ہو جائیں ، اتوار ہی کیا کم قیامت ڈھاتا ہے کہ اس کے ساتھ اور بھی دم گزی ایک آدھ تعطیل بلا دی جاتی ہے (۱۹۰۶ ، انتخاب فتنہ ، ۵۰). [دم گزا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

--- گلا (---فت گ) صف مذ (مث : دُم گلی).
۱. (سانپ وغیرہ) جس کی دم بہت بوڑھا ہو جانے کی وجہ سے گل کر گر گئی ہو.

> سانپ کیا پرکالہ ایک آفت کا تھا
> دم گلا تھا اور بڑی ملت کا تھا
> (۱۸۱۴ ، ایجاد رنگین ، ۴۳).

زہر کا اثر دم پر ہونا شروع ہو جاتا ہے اور دم گلنے لگتی ہے ایسے سانپ کو دم گلا کہتے ہیں (۱۹۳۷ ، ضرب الامثال ، ۳۸). ۲. (مجازاً) تجربہ کار ، عزائش. سنگو جان کے ہاں ایک دم گلی بڑھیا کوئی نوے برس کی گردن ہلتی

ہونی ، اور ٹھوڑی میں دو ایک بال نکلے ہوئے (۱۹۲۹ ، خمارِ عیش ، ۸۲)۔ وہ ایک دم گلے اشتراک کی یادداشتوں کو اس لئے ضرور پڑھنے کی کوشش کرے گا کہ ... انہوں نے ایک پوری زندگی ایک تحریک کے ساتھ بتا دی ہے۔ (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۳۲۷)۔ [دُم + گلا ، گلنا (رک) سے لاحقۂ صفت]۔

---لابگی ---ف نیز سک ب) امث.
خوشامد ، عاجزی ، انکسار ، دُم ہلانا ، اپنے مطلب سے کسی کے آگے پیچھے پھرنا۔جب بنجے میں شیرازلشکر نواب بہادر کے گرفتار ہونے گربۂ مسکین کی طرح خوشامد سے دم لابگی کرنے تھے (۱۸۹۷ ، حیاتِ حیدری ، ۶۵)۔ [دم + لابہ (بحذفِ ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---لابہ (---ف ب) امذ.
خوشی میں کتّے کی طرح دُم ہلانا ، خوشامد ، عاجزی ، انکساری (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [دم + ف : لابہ - خوشامد ، منّت]۔

---لابہ کرنا محاورہ.
دُم ہلانا (پلیٹس)۔

---لَگ جانا محاورہ.
ساتھ لگنا ، جُڑنا ، چسپاں ہونا۔ فقط طوطے کی طرح چند کتابیں سے لیں امتحان دے دیا اور پاس ہو گئے اور دوچار حروف کی دم نام کے ساتھ لگ گئی (۱۸۷۹ ، خیالاتِ آزاد ، ۲۱۹)۔

---لَگ گئی فقرہ.
نئی بات پیدا ہو گئی (جامع اللغات)۔

---مارْنا ف س ؛ محاورہ.
دُم سے ضرب لگانا یا وار کرنا ، کانٹا یہ دُم مارتا ہے اس کے دم میں یہ زہر ہے کہ جس جگہ یہ مارتا ہے اس مقام کا گوشت سڑنا شروع ہو جاتا ہے (۱۹۲۵ ، عجائب الحوانی ، ۱۰۸)۔

---میں نونْنا باندھ کے چوراہے پر / میں چھوڑ دینا محاورہ.
تماشا بنانا ، مضحکہ اُڑانا ، ذلیل کرنا ، مضحکۂ اطفال بنانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

---میں دھاگا فقرہ.
تمسخر اور ملامت کا کلمہ جو بے تکلفی کے موقع پر کسی کے متعلق بولتے ہیں ، ایسی تیسی ، بت تیرے کی۔ بت تیری دم میں دھاگا۔ اچھی عورت ہے اچھی صورت ہے اور نام کیس سونے کا ہے گندم (۱۹۰۷ ، سعید خواب ، ۹)۔

---میں رَسّا فقرہ.
۱ تمسخر اور ملامت کا کلمہ ؛ رک : دُم میں دھاگا۔ پڑھنا لکھنا تلاش معاش سب کی دم میں رسا لنگوٹی میں پھاگ کبھی رنگ کبھی راگ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۵)۔

---میں کَھنْکَھنا فقرہ.
ایسی تیسی ، دُم میں دھاگا (رک)۔ اے جُپ اور ترنے مسخرے کی ایسی تیسی ، دم میں کھنکھنا ، جُپ ساری عزت و آبرو خاک میں ملائے دیتا ہے (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۹۷)۔

---میں کَھنْکَھنا باندْھنا محاورہ.
مذاق اُڑانا ، تماشا بنانا ، مضحکہ اُڑانا ، ایسی تیسی کرنا۔ دنیا کو اردو کی طرف متوجہ کرنا ہو تو ہمیں اس کے اندر بہتر سے بہتر ادب پیدا کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ اس کی دم میں کھنکھنا باندھنے کی (۱۹۵۰ ، نیا دور ، کراچی ، اپریل : ۲۲)۔

---میں کَھنْکَھنا بَنْدْھنا محاورہ.
دم میں کھنکھنا باندھنا (رک) کا لازم۔

بے ٹکے اپنے سے پھرا کرتا ہے بول وشنی پر
کھنکھنا دم میں بندھا ہے پاؤں میں زنجیر ہے
(۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۳۰ : ۳)

---میں کَھنْکَھنا بَنْنا محاورہ.
ایذا ، آزار ، تکلیف کا باعث بنا جانا۔ تمہیں چاہئے خود سمجھ کر لینا چاہیے کہ وحشی طبع تمہاری دم میں کھنکھنا ہی (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۳ : ۷)۔

---میں گُھسْنا محاورہ.
۱ **خوشامد میں رہنا** ، خوشامد کے مارے ساتھ رہنا (ماخوذ : نوراللغات)۔ ۲ پناہ ڈھونڈنا (پلیٹس)۔ ۳ (طنزاً) **پیچھے پڑنا ، سر ہونا** (پلیٹس)۔ ۴ **بچے کا ماں کے پیچھے پیچھے رہنا ، ساتھ لگے رہنا** (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---میں نَمدا فقرہ.
رک : دم میں رسّا۔ تحصیل علم جھجر پر ، تہذیب کی دُم میں نمدا ، جامۂ انسانیت سے خارج (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵)۔ بت تری دم میں نمدا ، لئے سرکاری کاغذ ، سب کچھ تو ہوا ، اس واقعہ کچھ نہ ہوا (۱۹۸۸ ، زمین اور فلک اور ، ۱۳۵)۔

---میں نَمدا / نَمدَہ باندْھ (کے) چانْدنی کو سونپ دینا محاورہ.
۱ **کوئی واسطہ نہ رکھنا ، بہت ذلیل کرنا ، مضحکہ اُڑانا**۔

دوں دم میں نمدہ باندھ اسے چاندنی کو سونپ
رکھے اُڑنچ جو کہ امام اُمم کے ساتھ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰)

---میں نَمدا (رَسّا) باندْھنا محاورہ.
۱ **مٹی پلید کرنا ، ذلیل و خوار کرنا ، مضحکہ اُڑانا ، مذاق بنانا**۔ یہ خون ہوں سے شاعرہ ہو کر بلتی ، شاعری کی دم میں نمدا باندھ دیا (۱۹۰۷ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۷۹)۔ اگر تیری دم میں نمدا نہ باندھا تو کچھ کام ہی نہ کیا (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۰ : ۵)۔ ۲ **بوری طرح بگاڑنا** (علمی اردو لغت)۔

---نُچا (---ضم ن) صف.
پریشان حال ، تباہ حال. شمشم خان بے ہوش ، بدحواس ، پر جھڑے دم نچے پشاور میں پہنچے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۸۷). [دُم + نُچا - نوچنا (رک) سے ماضی].

---نِکاس (---کس ن) امذ.
وہ بند جونالے یا نہر کے اختتام پر ضرورت سے زائد پانی کے بغیر رخنہ پیدا کئے اخراج کے لیے بنایا جائے. دُم نکاس کی معمولی شکل نالے کے آرپار ایک چادر کی سی ہوتی ہے. (۱۹۳۹ ، آبپاشی (ترجمہ) ، ۶۳۰). [دُم + نکاس (رک)].

---نُما (---ضم ن) صف.
دم کی طرح کا ، دم جیسا. اصلی چین آج تک بدستور دُم نما چوٹیوں کا طرفدار ہے اور جس کی جتنی زیادہ بڑی چوٹی ہے اُسی قدر زیادہ معزز ، شریف اور انسانِ کاملِ سمجھا جاتا ہے. (۱۹۰۳ ، مضامین شرر ، ۴۰ : ۵۰۲). [دم + نما (رک)].

---ہِلا کَر بَیٹھنا محاورہ.
جگہ کو صاف کر کے بیٹھنا ، صفائی نہ رکھنے والے کو طنزاً کہتے ہیں (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---ہِلانا محاورہ.
۱. **خوشامد کرنا ، چاپلوسی کرنا ؛ انکسار و عاجزی کا اظہار کرنا.** اختیار والوں کے سامنے دم ہلائیں اور جو ان کے لیے اپنی زندگی قربان کر سکتی ہے ... اسے کاٹنے دوڑیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۳۲). کاشتکار کو مشکل سے تین چار مہینے کو روٹی ملتی باقی کے لئے وہ جاگیردار کے دروازے پر دم ہلاتا رہتا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۹۱). ۲. **جھاڑو دینا ، صاف کرنا** (علمی اردو لغت). ۳. **کُتّے کا خوش ہو کر دُم کو حرکت دینا** (ماخوذ : جامع اللغات).

دَماب (فت د) امذ.
خون کا سیال جزو. بذر حیوانیے ... دماب (Plasma) میں پہنچ کر تھوڑی دیر تک تیرتے رہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۱). [دم (= خون) + اب (آب) (رک)].

دَماتا مف.
نشے میں (قدیم اردو کی لغت).

دَماد (فت د) امذ.
رک : **داماد** (پہلیتی). [داماد (رک) کا متبادل املا].

دَمادَم (۱) (فت د ، د) امذ.
متواتر ، پے در پے ، مسلسل ، دمبدم.

لبالب پیالے دمادم سو جام
پیالے سو دوراں رواں والسلام

(۱۶۰۹ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲).

دمادم کیتے نالہ واں کرۂ نائے
آئے بہار لوکاں ز پردہ سرائے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۳).

دیکھا ماتم خانۂ عالم کو ہم مانند ابر
ہر جگہ ہر جی میں یوں آیا دمادم روئیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۹).

ازل سے جانبِ شامِ ابد ہے
دمادم تیری موجوں کی روانی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۹). [دم + ا ، لاحقۂ تسلسل + دم (رک)].

---مَست قَلَندَر فقرہ.
صوفیا حضرات کا ایک نعرہ.

ہاہے سب کچھ تیرے اندر - بول دمادم مست قلندر
بول دمادم مست قلندر بول دمادم مست قلندر

(۱۹۷۵ ، حکایتِ نے ، ۱۲).

دمادم (۲) (فت د ، د) امذ.
ایک دانہ جو لوبیے سے مشابہت رکھتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں. (۱) بالکل سرخ اور سرخ لوبیا کی طرح ہوتا ہے مگر دانہ اس کا سرخ لوبیا کے دانے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ میں اس کے رنگ سے سرخی بھی زیادہ ہوتی ہے اور اس سے شفاف بھی زیادہ ہوتا ہے. (۲) دوسری قسم کا دانہ پہلی قسم سے بھی چھوٹا ہوتا ہے مونگ کے دانے کے برابر ہوتا ہے اور سر پر ایک سیاہ نقطہ ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۱۰۸). [مقامی].

دَمار (۱) (فت د) امذ.
۱. **غرور ، گھمنڈ ، تمکنت ، شان و شوکت ، دماغ.** تم راہِ خدا میں مسلم رہو گے اور دمار اس قوم کا پرلاؤ گے. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۱۶۰). ۲. **کانٹوں کا جنگل ، کانٹوں بھری جگہ ، خارزار.**

بلندی پہ کوسوں جو ہو خارزار
تو اُتر میں کہتے ہیں اس کو دمار

(۱۸۳۷ ، صیدیہ ، ۱۳۵). [مقامی].

---نِکالْنا محاورہ.
گھمنڈ توڑنا ، غرور توڑنا ، نیچا دکھانا

گئے تیس سو ان کے ہمراہ سوار
کہ اعدا کے سر سے نکالیں دمار

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۲۷).

دَمار (۲) (فت د) امذ.
ہلاکت ، تباہی ، بربادی.

تلیں رات کوں چھوڑ کر آمصار
اپر لیا سپہ تجے میرے توں دمار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۵۹). فسق و فساد اور سفک دمار ... اور انتہا کی درجہ جاہلیت میں اور عدم اتفاق اس خیر میں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۳). [ع : (د م ر) = ہلاکت].

دِبّاغ (بِسرِ د ، شد نیز بلا شد ، ب) امذ.
بال جو آنکھوں سے بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے بہیں (جامع اللغات). [ع : د ب غ] .

دِماغ (کسر نیز فت د) امذ.
۱. مغزِ سر ، بھیجا ، جانداروں کے جسم کا وہ حصّہ جو نظامِ اعصاب کا مرکز ہے.

دماغ تیرا اب تو خالی پایا ہے
خیال جو ترے دل میں لایا ہے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۰۲).

مغزِ فطرت اور دماغِ عقل و ہوش
چشمِ ہمت اور چراغِ ہوش و گوش

(۱۷۷۹ ، مثنوی شادیٔ آصف الدولہ (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۳۲)). دل و دماغ اور جگر و گردہ اپنی اپنی جگہ پر بن جاتے ہیں پھر کہیں جاکے اس میں روح آ جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۶). کمپیوٹر ... انسانی دماغ کی نگرانی میں انسانی دماغ سے جلد کام کرتا ہے. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنایئے ، ۹). ۲. سر کا اوپری حصّہ ، چندیا کو دماغ پر سے بال اڑ گئے ہیں لیکن پھر بھی بڈھے نہیں معلوم ہوتے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۳۳). ۳. سوچنے اور غور کرنے کی قوت یا وہ عضو جس میں سوچنے اور غور کرنے کی قوت ہوتی ہے ، عقل ، فہم ، متخیلہ.

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۹). ان محسوسات کے نتائج اور آثار پر متوجہ ہوتا ہے جو پہلے سے اس کے دماغ میں مجتمع ہیں. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۳۶).

حالِ منعم ، خود غرض کیا جانیں ، میخانے میں کل
رند تھے بے فکر ، گردش میں دماغ جام تھا

(۱۹۳۳ ، تجلّیٔ شہاب ثاقب ، ۵۳). ۴. (۱) سونگھنے کی قوت یا وہ عضو جس میں یہ قوت ہو ، ناک ، مشام. جس کے دماغ میں پھول کی باس جاوے گی ، تازی ارواح تن میں آوے گی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳).

لے چلی سیرِ باغ کو کوئی
خوش کرے تھی دماغ کو کوئی

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۶۹).

بوئے یوسف مصر سے کنعان میں لاتی ہے صبا
اب دماغ حضرت یعقوب میں بو اور ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۲۰).

ایک ہی خوشبو سے عطر آگیں ہیں یہ دونوں دماغ
اب اسے عنبر کہیں کوئی کہ مشک و غالیہ

(۱۹۸۶ ، سنجری ، دلاور فگار ، ۹۳). (۲) سونگھنے کا مذاق ، ذوقِ شامّہ. مشاطہ سے فرمائشیں ہو رہی ہیں کہ عطر سے بسنا دے اور جس طرف سے نِکل جائے لوگوں کے دماغ ، للۂ عطار کو شرمائیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، [illegible]).

سونگھتی ہے گل کو تو میں پھول سے رخسار کو
میرا تیرا ایک ہے اے بلبل شیدا دماغ

(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۱۸۲). ۵. (۱) نخوت ، غرور ، گھمنڈ. وہ اپنے حسن کے غرور اور سرداری کے دماغ میں جو میری طرف کبھو دیکھتی تو فرماتی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۸).

ہر ذرّہ آفتاب سے کرتا ہے ہمسری
اللہ رے دماغ ترے پایمال کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۴۷). اللہ رے دماغ گویا اس کا شوہر لاٹ ہی تو ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۲). (۲) ناز و ادا ، تمکنت.

اللہ رے غرور و نزاکت مزاج کی
اپنی بھی زلف سونگھتے ہیں کس دماغ سے

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۹۷). ۶. برداشت ، تاب ، سہار.
مجھے جانبِ باغ نہ لے کے چلو یہ میری فسردہ ہے طبع یہاں
جسے نگہتِ گل پہ خوش آوے بھلا وہ مزاج کدھر وہ دماغ کہاں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۲).

غمِ فراق میں تکلیفِ سیرِ باغ نہ دو
مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بے جا کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۷).

خوب دن تھے ابتدائے عشق کے
اب دماغِ نالہ و شیون کہاں

(۱۹۲۵ ، نشاطِ روح ، ۹۲). ۷. خواہش ، چاہت ، ارمان.

بیان کر معنی کسی کے بس نہیں باندھے کبھی
صاحب غرض کو کیا ہے خوشہ چینی کا دماغ

(۱۷۹۸ ، بیان (خواجہ احسن اللہ) ، د ، ۲۱).

غش ہیں کہ بے دماغ ہیں گل پیرہن غلط
از بس دماغِ عطر گریبان نہیں رہا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳). اردو داں طبقہ میں نہ لوگوں کو اس مطالعہ کا شوق ہے نہ دماغ. (۱۹۳۷ ، ہندوستان کا نیا دستورِ حکومت ، ۹). ۸. ہوش و حواس ، خیال ، فکر ، توجہ.

آئینہ دیکھنے کا کہاں ہے تمھیں دماغ
زلفوں میں شانہ کرتے ہیں کس دردِ سر سے آپ

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۶۵).

آشفتگی میں شعر کا کس کو سخن دماغ
فرمائشوں سے یاروں کی لیکن مفر نہیں

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۵۶).

مجھ کو دماغِ شکوہ نہ تم کو ہے التفات
میری یہ خو نہیں ہے تمہاری وہ خو نہیں

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۷۵). ۹. حافظہ ، یادداشت. ہندوستانی سیکولیٹر نے یہ کتاب محض اپنے دماغ سے لکھی ہے البتہ کلیاتِ میر ضرور امداد لی ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۰۷). [ع].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
ناز برداری کرنا ، ناز اُٹھانا.

جو کچھ کہو گے تس میں بڑھ آبرو کہے گا
بیانے اُٹھاتے ہیں تیرا دماغ اور ہی

(۱۸۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۰).

۔۔۔اُٹھنا محاورہ۔
دماغ اُٹھانا (رک) کا لازم ، ناز برداری ہونا

ہم اس کشش سے اک دن آشیاں اپنا اُٹھائیں گے
دماغ اتنا تو ہم سے باغباں کا اُٹھ نہیں سکتا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۱).

۔۔۔اُڑنا محاورہ۔
بہت زیادہ اور تیز بُو کے سبب دماغ پریشان ہو جانا۔

بوئے کاکل سے دماغ اپنا اُڑا جاتا ہے
طائر حسن بھی جنجال میں گھبراتا ہے

(۱۸۹۸ ، واسوخت رعنا (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۳۱۵)).

۔۔۔افروز (۔۔۔فت ا ، سک ف ، و مج) صف۔
دماغ کو روشن کرنے والا۔ جو تھا اس دماغ افروز بھینی بھینی خوشبو سے اس قدر مست ہو رہا تھا کہ تن بدن کی خبر نہ تھی۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۲۹۳). [دماغ + ف : افروز ، افروختن = روشن کرنا].

۔۔۔اَکبَر کس صف(۔۔۔فت ا ، سک ک ، فت ب) صف۔
(حیاتیات) **دماغ کا سامنے والا حصہ ، گُودا ، بھیجا۔** دماغ اکبر کے ، آگے سے ، دونوں طرف ایک ایک شمی غصنہ یا شمی ڈنڈی ہوتی ہے۔ (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۱۸۶). [دماغ + اکبر (رک)].

۔۔۔اُلٹ جانا / اُلٹنا محاورہ۔
پاگل ہو جانا ، دیوانہ ہو جانا ، حواس باختہ ہو جانا۔ برقل سخت بیمار ہوا دماغ اُلٹ گیا اور مختلف امراض کا زور ہوا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۷۸). ایک قہقہا ، بکھیر دیا کہ اس کم بخت کا تو دماغ اُلٹ گیا ہے۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۰).

۔۔۔اَوج / فَلَک پَر ہونا محاورہ۔
رک : دماغ آسمان پر ہونا۔

کسدرجہ اوج پر ہے مرے یار کا دماغ
ہے ساتویں فلک پہ ستمگار کا دماغ

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (قیس) ، ۲۵).

آجکل اوج فلک پر ہے حسینوں کا دماغ
کہکشاں ان کے لئے شملۂ دستار ہے اب

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

۔۔۔اور ہو جانا / ہونا محاورہ
مغرور ہونا

مجنوں نے جبکہ دشت جنوں میں رکھا قدم
یکسر کچھ اور ہو گیا ہر خار کا دماغ

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۲۸).

عشاق کی کثرت سے دماغ اور ہے اس کا
ہے جنس گراں جوش خریدار کے باعث

(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

۔۔۔آرائی امث۔
ذہن کو تیز کرنا ، زُود فہمی ، عقلمندی ، عالی دماغی۔ نامور انجینیروں کی دماغ آرائیاں اپنے جوہر دکھانے لگیں۔ (۱۹۱۴ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۵۹). [دماغ + ف : آرا ، آراستن = سنوارنا ، سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔آسمان پَر پہنچ جانا / پہنچنا محاورہ۔
مغرور ہو جانا ، خود پسند ہو جانا ، بگڑ جانا۔ اس لاڈ پیار سے ان کا دماغ آسمان پر پہنچ گیا تھا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۹).

۔۔۔آسمان پَر پہونچا دینا محاورہ۔
مغرور کر دینا ، خود پسند بنا دینا ، دماغ آسمان پر پہنچ جانا (رک) کا تعدیہ۔ شجاعت کے گھمنڈ نے ابوالمعالی کا دماغ آسمان پر پہونچا دیا ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۸۳).

۔۔۔آسمان پَر چڑھنا محاورہ۔
مغرور ہو جانا ، خود پسند ہونا۔ اس کا دماغ ایسا آسمان پر چڑھا کہ امرا کے ساتھ نخوت سے پیش آیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۳۲). کراچی میں ہر شخص کا دماغ آسمان پر چڑھا ہوا ہے۔ (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۸۵).

۔۔۔آسمان پَر رہنا محاورہ۔
مغرور ہونا ، خود پسند ہو جانا۔

اُستاد نے زمیں پہ ہلا کر دیا ہے نام
کیوں کر رہے نہ میرا دماغ آسمان پر

(۱۸۵۳ ، اندر سبھا ، امانت لکھنوی ، ۱۲۰).

۔۔۔آسمان پَر کھینچنا محاورہ۔
مغرور ہو جانا ، خود پسند ہو جانا ، خود کو بہت بڑا سمجھنا۔

میں کس طرح بتوں کے لا سامنے بٹھا دوں
دل تو دماغ اپنا کھینچے ہے آسمان پر

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۰).

۔۔۔آسمان پَر ہونا محاورہ۔
غرور یا تکبر کرنا ، فخر کرنا ، ناز کرنا ، مغرور ہونا۔

تھوڑے میں دور کھینچے ہے کیا آدم آپ کو
اس مشتِ خاک کا ہے دماغ آسمان پر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۳).

اللہ کی حمد ہے زباں پر ہے آج دماغ آسمان پر

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱). پیشکاروں کے دماغ آسمان پر ہوں گے۔ (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۲۷۸).

۔۔۔آسمان سوں (سے) اُوپَر ہونا محاورہ۔
بہت مغرور ہونا ، بہت اترانا ، ناز کرنا۔

وہ ماہ جلوہ گر ہو دل کوں کیا منور
ہے آج آسماں سوں اُوپر دماغ میرا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲).

---آشوب (---و بج) صف.
دماغ میں ہلچل پیدا کرنے والا ، پریشان کر دینے والا.

دماغ آشوب ہے آب و ہوائے گلشنِ ہستی
ہم آ نکلے یہاں احسانِ جنونِ فتنہ ساماں کا

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ رعب ، ۶۱). [دماغ + آشوب (رک)].

---آنا محاورہ (شاذ).
مغرور ہونا ، فخر کرنا.

کیوں نہ آوے نشۂ غم سوں دماغِ عاشقی
بادۂ حیرت سوں ہے لبریز ایاغِ عاشقی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۷).

---بالا کس صف ، صف.
(حیاتیات) وہ مغز یا بھیجا جو سر میں اوپری حصّہ میں ہوتا ہے. دماغِ بالا دماغِ زیریں سے اعطشک مدد سے دونوں اطراف سے ملا ہوا ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وہیل ، ۱۳۱). [دماغ + ف : بالا = اونچا].

---بحث کس اضا(---فت ب ، سک ح) امذ.
بحث کی تاب و طاقت.

کہا شجاعتِ عُمر نے دماغِ بحث نہیں
کسے پسند ہے طولِ فضول او بیدبی

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [دماغ + بحث (رک)].

---بر آتش رہنا محاورہ.
بد دماغی کا مظاہرہ کرنا ، غصے میں رہنا. ہم ٹھہرے گرم ملک کے رہنے والے یونہی ہر وقت دماغ بر آتش رہتا ہے. (۱۹۲۳ ، احیا ملت ، ۶۴).

---بڑھا دینا محاورہ.
مغرور کر دینا ، خود پسند بنا دینا.

آئنے نے بڑھا دیا ہے دماغ
خودستائی زیادہ ہوتی ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۳۲).

---بڑھ جانا/بڑھنا محاورہ.
۱. زیادہ مغرور ہونا ، زیادہ نازک دماغ ہونا ، مزاج بگڑ جانا. آدمی ... خوشامد اور شکر گزاری بجا لاتے ہیں اس سبب اس کا دماغ بڑھ جاوے. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۳۵).

اوروں کے ساتھ لطف سے تھا صورتِ نیاز
یاں بڑھ گیا دماغ تغافل سے ناز کا

(۱۸۳۵ ، عبدالعزیز (آخری شمع ، ۵۷)). **۲. عقل میں ترقی ہونا** (مہذب اللغات).

---بس جانا محاورہ.
دماغ معطر ہو جانا. آج پھولوں میں بڑی خوشبو ہے ... میں اتنی دور کھڑی ہوں مگر دماغ بس گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۵).

---بک بک کے خالی کرنا محاورہ.
بک بک کر کے تھک جانا یا دوسرے کو تھکا دینا.

دانتوں سے کاٹ کر نہ تجھے پھینک دوں کہیں
بک بک کے خالی کر نہ مرا اے زبان دماغ

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (ذوق لکھنوی) ، ۲۷).

---بگاڑ دینا محاورہ.
مزاج خراب کرنا ، بددماغ بنا دینا ، مغرور کر دینا. تجھ میں دھرا ہی کیا ہے؟ فقط اوہام باطل ہیں جنھوں نے دماغ بگاڑ دیا ہے (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۳۷).

---بگڑ جانا/بگڑنا محاورہ.
دماغ خراب ہونا ، بے جا غرور ہونا. دربار میں داخل ہو کر دونوں نوجوانوں کے دماغ بگڑے اور دل نمود اور افتخار کے جوش سے بھڑک اٹھے. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال (آزاد) ، ۸۹). اماں دماغ بگڑ گیا ہے دماغ. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۱۰۳).

---بلند ہونا محاورہ (شاذ).
مغرور ہونا.

کیا پست فطرتوں کی رسائی ہو تم تلک
واقف ہوں میں دماغ تمھارا بلند ہے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۱۰).

---بہکنا محاورہ.
باؤلا ہونا ، سڑی ہو جانا ، پاگل ہو جانا.

ہے چاہ ذقن پہ طبعِ مفتوں　　بہکا ہے دماغ باؤلی کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۶۵).

---پھونک (پھونک) کے خالی کر دینا/ کرنا محاورہ.
بک بک کر کے تھک جانا یا دوسرے کو تھکا دینا.

برق خانم پھونک کر خالی نہ کر اپنا دماغ
بے ادب لڑکا تھا کتا بن گیا سسرال کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۳).

---پاش صف.
ذہن کو منتشر کرنے والا ، انتشار میں مبتلا کرنے والا ، پریشان کن. شاعری ... محض مُجرّد افکار کا ایک خشک اور دماغ پاش مجموعہ نہیں ہوتی. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۱۰). [دماغ + ف : پاش ، پاشیدن = بکھیرنا ، گرانا].

---پاشی امث.
کسی معاملے میں بہت زیادہ سوچ بچار ، محنتِ شاقہ ، دماغی محنت. بڑی دیر دماغ پاشی کرنے کے بعد سوال کنندہ جو در حقیقت خود ابوالفضل تھا باہر آیا. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۳۳). ف : کرنا. [دماغ + پاش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پانا محاورہ.
کسی بات کو سمجھنا ، فہم میں لانا.

دشوار قیس ہے ترے دیوان کا جواب
پایا کسی نے کب ترے اشعار کا دماغ
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (قیس) ، ۲۵).

---پچی کرنا محاورہ.
۱. (اپنے یا کسی اور کے) دماغ کو تھکا کر پریشان کر دینا، بہت زیادہ بکنا یا بحث کرنا. یہ تینوں آئے اور الشذری سے دماغ پچی کرنے لگے. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۸۰). ۲. پریشان ہونا ، فکرمند ہونا ، حواس باختہ ہونا ، بہت زیادہ سوچنا. اس کی نسبت خیال کرنا اور دماغ پچی کرنے کا جھیڑ کوئی بھی فائدہ نہ ہوا . (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۰۸). وہ ... اس اجتماع ضدین پر بے حواسوں کی طرح جُھکا کھڑا دماغ پچی کرتا رہتا . (۱۹۴۳ ، پھانسی ، ۳۶).

---پَراگَندَہ کَرنا محاورہ.
دماغ پریشان کرنا، خصوصاً کسی شے کی بدبو کا حواس باختہ کر دینا. موٹروں کے جلے ہوئے تیل کی بدبو نے دماغ پراگندہ کر دیا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۵).

---پَراگَندَہ ہونا محاورہ.
(کسی ناخوشگوار بُو سے) دماغ پریشان ہونا. اس روغن کی بُو سے یک بہ یک دماغ پراگندہ ہوا اور حال بے حال ہو گیا. تاب اس باس کی نہ لا سکا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۷).

---پَر زور پَڑنا محاورہ.
زیادہ پڑھنے لکھنے سے ذہن پر بوجھ پڑنا ؛ کسی خیال سے ذہن منتشر ہونا. ہمارے نقاد پڑھنے والوں کو یہ راز بتا دیتے کہ پڑھتے وقت دماغ پر زور پڑے تو کوئی ہرج نہیں. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۳۷).

---پَر زور دینا محاورہ.
بُھولی ہوئی بات کو یاد کرنے کی کوشش کرنا ؛ شعر کہنے یا مضمون بنانے یا کوئی ترکیب نکالنے کی کوشش کرنا ، سوچنا (مہذب اللغات).

---پَر گَرمی چَڑْھنا محاورہ.
پاگل کی سی باتیں کرنا. ایک صاحب کے دماغ پر ایسی گرمی چڑھ گئی کہ بدحواس ہو گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۷۱).

---پَریشان کَرنا محاورہ.
حواس باختہ کرنا ، بک بک کر کے دق کرنا ، طبیعت مکدّر کرنا.
کہتا ہوں حال دل تو وہ دیتے ہیں یہ جواب
بے مغز اس قدر تو پریشان نہ کر دماغ
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (شرق) ، ۲۶).

---پَریشان ہونا محاورہ.
دماغ کا منتشر ہونا ، کسی شے سے دق ہونا.

ہوتا ہے بوئے گُل سے پریشان اے نسیم
نازک تر اس قدر ہے دلِ زار کا دماغ
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۲۸).
عطرِ عنبر سے دماغ اپنا پریشاں کیوں نہ ہو
کیا بلا ہے جس کو سونگھوں اون کے گیسو سونگھ کر
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۰۰).

---پَکا دینا / پَکانا محاورہ.
فضول کسی بات پر غور و فکر کرنا ، خام خیالی میں مبتلا ہونا ، دماغ کو پریشان کرنا ، بہت بک بک کرنا. اے دوست اے عالمانِ خام اپنا دماغ بیہودہ پکاتے ہیں کہ ہمیں دانش مند ہور فاضل ہور معلم ہیں. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۲۶).

---پَکنا محاورہ.
دماغ کا پریشان ہو جانا ، تھک جانا ، سوچ سوچ کر ذہن کا منتشر ہونا. گرمی سے ہانڈی کی طرح اُن کا دماغ پکتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۴).

---پَگھلانا محاورہ.
سَر کھپانا ، سخت محنت کرنا ، کسی کام میں انتہائی عرق ریزی کرنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---پَگھلْنا محاورہ.
دماغ پر بے انتہا اثر ہونا ؛ تیز گرمی پڑنا.
جنوں نے اپنے گھر کو بھی نہ چھوڑا یہ جنوں دیکھو
تپش سے داغِ سودا کی دماغ اپنا پگھلتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۷۱).

---پَلَٹنا محاورہ.
سِڑی ہو جانا (مہذب اللغات).

---پیٹی (---ی مع) صف ؛ است.
نہایت مغرور (عورت) ، نخرے پیٹی (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).
[دماغ + پیٹی (رک)].

---پھاڑْنا محاورہ.
دماغ پر خراب اثر ڈالنا ، ذہنی پریشانی میں مبتلا کرنا ، اُلجھن پیدا کرنا. سامنے شراب خانہ تھا، اس کی خوشبو الگ دماغ پھاڑے دیتی تھی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۰).

---پَھٹ جانا / پَھٹْنا محاورہ.
۱. دماغ پریشان ہونا ، دماغ کو سخت صدمہ پہنچنا ؛ شور و غل سے سخت تکلیف پہنچنا. بار میں خلاصیوں کا ہجوم ہے اور بدہ بدہ اور بنوش بنوش وہ غل ہے کہ دماغ پھٹا جاتا ہے. (۱۸۷۹ ، خیالاتِ آزاد ، شہباز ، ۱۱۶).
جب غم سے دل و دماغ پھٹ جاتے ہیں
احباب بھی منہ موڑ کے ہٹ جاتے ہیں
(۱۹۵۵ ، رباعیاتِ امجد ، ۳ : ۳۸). ۲. بدبُو کی وجہ سے پریشان

ہونا ، بہت زیادہ تعفن ہونا. لاش خندان کوہ نشیں کی اس آگ میں ڈالدی اسقدر براندہ بھلی کہ دماغ پھٹا جاتا ہے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۹۱۱).

---پھرانا محاورہ.
بک بک کر کے شور مچا کر تنگ کرنا یا حواس باختہ کرنا ، بہت زیادہ پریشان کرنا (جامع اللغات).

---پھر جانا / پھرنا محاورہ.
۱. مغرور ہو جانا ، بہت فخر کرنا ، اپنے کسی فعل پر ناز کرنا ؛ دماغ خراب ہونا. مولانا ... تعریف کرنے میں بہت فیاضی برتتے ہیں جس سے لوگوں کا دماغ پھر جاتا ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۴۶). جہاں عورتوں نے چار حرف پڑھ لیئے ان کے دماغ پھر جائیں گے. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۲۱). ۲. سڑی ہونا ، باولا ہونا ، دماغ پریشان ہونا (جامع اللغات).

---تازہ رہنا محاورہ.
دماغ میں تازگی ہونا ، آرام ہونا ، سکون ہونا.

ہنس بول کر ہی مجھ سے کوئی شب گزار دو
اتنا تو ہو ، کہ تازہ رہے رات بھر دماغ

(۱۹۵۳ ، صفی اورنگ آبادی ، فردوس صفی ، ۴۳).

---تازہ کرنا محاورہ.
جی خوش کرنا ، جی بہلانا ، تفریح کرنا ، ذہن کو آسودہ کرنا. ایک دن کہیں مشاعرہ تھا ... چند فہمیدہ اور سخن شناس بیٹھے شعر و سخن سے دماغ تازہ کر رہے تھے. (۱۸۸۰ ، آبحیات ، ۱۲۳).

---تازہ ہونا محاورہ.
دماغ کو تازگی پہنچنا؛ دماغ کا ٹھیک کام کرنے لگنا (جامع اللغات).

---تر کس صف (---فت ت) صف ؛ امذ.
عقلمند یا ہوشیار دماغ (جامع اللغات). [دماغ + تر (رک)].

---تر ہونا محاورہ.
دماغ میں تر و تازگی ہونا ، دل خوش ہونا ، دماغ کو آرام پہنچنا ، جی بہلنا.

یکایک دسیا ایک نزدیک باغ
ہوا اس کی باساں تے تر سب دماغ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹).

اس سبزہ کے نشے سوں اول تر دماغ تھا
آخر کوں اس فراق میں کھینچا خمار دل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲۴).

بحر میں تر ہو گیا دماغ اپنا   خشک لب آپ ہے ایاغ اپنا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱).

کیوں وصف بادۂ ناب کیا نہیں زاہد ایسی کوئی دوا
جو دماغ اس کی مہک سے تر تو مزاج اس کے اثر سے خوش

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۹).

---تیز ہونا محاورہ.
دماغی قوت زیادہ ہونا (فیروز اللغات).

---تھکنا محاورہ.
محنت سے دماغ کا شل اور عاجز ہو جانا ، ذہنی طور پر تھک جانا ، دماغ کام کے قابل نہ رہنا. اس دوران نہ ان کا دماغ تھکتا تھا اور نہ ہی جسم. (۱۹۸۵ ، کرکٹ ، ۱۷۶).

---ٹھس رہنا محاورہ.
بہت مغرور ہونا.

کروں بستار کیا اپنی دوگانہ کی رُکھائی کا
دماغ آ کر انہیں میں ٹھس رہا ساری خدائی کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶).

---ٹھکانے ہونا محاورہ.
دماغ کا درست حالت میں ہونا ، دماغی حالت ٹھیک ہونا ، حواس میں ہونا ، اوسان بجا ہونا. کل صبح ٹیلی فون پر آپ نے وہ قیامت آفریں خبر سنائی کہ ابھی تک نہ دل ٹھکانے ہے نہ دماغ. (۱۹۸۲ ، آتکھیں ترستیاں ہیں ، ۵۰).

---ٹھنڈا کرنا محاورہ.
اطمینان و سکون حاصل کرنا. بجلی کے پنکھوں کے نیچے بیٹھ کر دماغ ٹھنڈا کرنے والے لوگوں کے لئے اشتراکیت ذہنی عیاشی ہے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، زیڈ ، اے ، بخاری ، ۱۶۳).

---ٹھنڈا ہونا محاورہ.
تازگی حاصل ہونا ، سکون میسر آنا ، آرام ہونا ، غصہ ختم ہونا

مے کی صراحی ایسے لا برف میں لگا کر
جس کے دھوئیں سے ہووے ساقی دماغ ٹھنڈا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹).

---ٹھیک ہونا محاورہ.
پاگل پن جاتا رہنا (مہذب اللغات).

---جاں کو معطّر (معنبر) کرنا محاورہ.
خوشبو سے دماغ کو مہکا دینا.

وصل میں کس نے دماغِ جاں معطر کر دیا
جعدِ مشکینِ پریوش طبلۂ عنبر بنا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۶۱).

---جلا (---فت ج) صف.
بددماغ ، باولا ، دیوانہ شخص.

باتیں کرے برشتگیٔ دل کی ہر کہاں
کرتا ہے اس دماغ جلے کا وفا دماغ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۸). [دماغ + جلا ، جلنا (رک) سے].

---جلانا محاورہ.
رنج و غم کرنا ، کڑھنا ، حسد کرنا ، رشک کرنا.

دماغ اپنا جلاتے تھے زن و مرد
ولے افزود تھا ہر لحظہ وہ درد
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹۲).
وہ اک دودماں کا تھا روشن چراغ
جلاتے تھے سارے اسی پر دماغ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۳).

---جلنا محاورہ.
رنج ہونا ، تکلیف ہونا ، دماغ پریشان ہونا.
چمن میں پھڑکے ہے تجھ بن جو آتش سوزاں
تو بُونے گُل سے ابھی میرا دماغ جلتا ہے
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۱).

---جھڑنا محاورہ.
۱. غرور دور ہونا ، گھمنڈ نکلنا (نوراللغات). ۲. ناک بہنا ، ناک سے ریزش گرنا (مہذب اللغات).

---جھنجھنانا محاورہ.
دماغ کو صدمہ پہنچنا ، بہت زیادہ پریشان ہونا. اُن کی آواز کانوں میں گونجنے لگی ... میرا دماغ جھنجھنا کر رہ گیا. زہر پھیل چکا تھا. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۵۵).

---چاٹ جانا/چاٹنا محاورہ.
فضول اور طول طویل باتوں سے کسی کو پریشان کر دینا ، دماغی طور پر تھکا دینا.
کہتا تھا سوا نہ سر پھراؤ بس بس نہ دماغ چاٹے جاؤ
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۰۷).
گھر کے باہر بی بی سی سے کس طرح خبریں سنوں
گھر کے اندر بی بی جی نے چاٹ رکھا ہے دماغ
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲۵).

---چاق ہونا محاورہ.
دماغ حاضر ہونا، دماغ تازہ ہونا ، ذہن صاف ہونا. جی تو دماغ کی آپ جیسے زہاد خشک فکر کریں بندے کا دماغ خوب چاق ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات).

---چٹ (---فت چ) صف.
بکواسی ، بکی (جامع اللغات). [دماغ + چٹ (رک)].

---چرخ پر چڑھ جانا محاورہ.
بہت غرور ہو جانا (جامع اللغات).

---چرخ نہم پر چڑھ جانا محاورہ.
بہت مغرور ہو جانا ، اترا جانا.
ناسخ اوس کے عارض تاباں سے جو تشبیہ دی
چڑھ گیا چرخ نہم پر اب دماغ آفتاب
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۳).

---چرنا محاورہ.
دماغ خراب ہونا ، پاگل ہونا. ایسے کیا تمہارا دماغ چر گیا ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۳۳).

---چڑھ جانا/چڑھنا محاورہ.
مغرور ہو جانا ، اترانے لگنا. وہ کلڑپا جو اُن کی دھمکی میں آ گیا تو ان کا دماغ اور بھی چڑھ گیا ... کئی دن تک کام کرنے کے قابل بے چارہ نہ رہے گا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۳).

---چکرانا (---چکر کھانا) محاورہ.
۱. (انتہائی رنج ، مصیبت یا حیرت سے) کچھ سمجھ میں نہ آنا، حیران ہو جانا ، بہت زیادہ پریشان ہو جانا.
کہوں کیا مقدر کی برگشتگی
جو گھومے نہ سر کھائے چکر دماغ
(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۴۸). متعجب سیاح کا دماغ اس مقام پر پہنچ کر چکرا جاتا ہے. (۱۹۱۲ ، شہیدمغرب ، ۶۳). ۲. سر چکرا جانا ، ضعف سے سر گھومنا. وہاں سے چلنے کے لیے چند قدم اس نے ڈالے مگر دماغ چکر کھا گیا اور دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی. (۱۹۳۱ ، زہرا ، ۴۸).

---چلا (---فت چ) صف.
مغرور ، بددماغ.
زر ہے نہ زور اور نہ کچھ اور ہے صفی
پھر کیوں یہ اے دماغ چلے بیچ ادھر دماغ
(۱۹۵۳ ، صفی اورنگ آبادی ، فردوس صفی ، ۴۷). [دماغ + چلا - چلنا (رک) کا ماضی].

---چلا ہوا ہونا محاورہ.
مغرور ہو جانا (دولت وغیرہ کی وجہ سے) (جامع اللغات).

---چل بچل ہو جانا محاورہ.
دماغ خراب ہونا ، باؤلا ہو جانا ، پاگل ہو جانا ، دماغی توازن بگڑ جانا. بڑبڑا کے انگلیوں کو جھٹکا تسبیح جانماز سے پرے جا گری - بس اسی میں دماغ چل بچل ہو گیا ، ہر وقت انگلیوں کو جھٹکتے تھے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۳۱).

---چل جانا/چلنا محاورہ.
۱. اترانا ، مغرور ہو جانا ، دماغ خراب ہو جانا ، دماغ آسمان پر ہونا. آپ نے اس کو مصاحب بنا رکھا ہے اس سے اس کا دماغ چل گیا ہے. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط غالب ، ۳۶۱).
مانا کہ آسماں پہ ہے دلدار کا دماغ
پر چل گیا ہے کس لیے اغیار کا دماغ
(۱۹۱۳ ، دیوان پروین ، ۵۹). ۲. سڑی ہو جانا ، دماغ پھر جانا ، پاگل ہو جانا. اس دفعہ جو جواب اسے ملے ان سے معلوم ہوتا تھا کہ قیدی کا دماغ چل گیا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، مئی ، ۵۶). پاگل لڑکی ... کفر بکتی ہے ، دماغ چل گیا ہے توبہ توبہ. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۱۵).

---چوتھے آسمان پر (جا) پہنچنا محاورہ.
رک: دماغ چوتھے آسمان پر ہونا.شادی ہوگئی اب ، میرا شمار اولوالامر کے خاندان میں ہونے لگا دماغ پہلے آسمان سے چوتھے آسمان پر جا پہونچا.ذرّے سے آفتاب ہوگیا(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۳).

---چوتھے آسمان پر ہونا محاورہ.
رک : دماغ آسمان پر ہونا ، جس کی تاکیدی شکل ہے.

دریافت کیجیے نہ مرے یار کا دماغ
ہے چوتھے آسمان پہ سیہکار کا دماغ
(۱۹۱۳ ، دیوانِ پروین ، ۵۸).

---چوتھے فلک پہ ہونا محاورہ.
بہت مغرور ہونا.

چوتھے فلک پہ ہے دلِ بیتاب کا دماغ
رہنے لگا ہے جب سے کسی مہ لقا کے پاس
(۱۹۰۵ ، گفتارِ بے خود ، ۱۰۷).

---چوٹنا / چوٹا (---و مج ، سک ٹ/شد ٹ)صف.
مذ ؛ (مث : دماغ چوٹی).
(عو) بددماغ ، مغرور ، دماغ دار.

ہے یہ چمن میں عندلیب ایک دماغ چوٹی
چاہتی ہے کہ لے اوڑا باغ کا باغ چوٹی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۸۷). دماغ چوٹی کوئی بات خاطر تلے آتی ہی نہیں.(۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۹۵). آنسہ ... کا خاوند بڑا دماغ چوٹا مرد تھا.(۱۹۸۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۹۲).
[دماغ + چوٹنا (رک)].

---چھلنی ہو جانا محاورہ.
سوچ سوچ کر پریشان ہو جانا ، عاجز آ جانا ، تنگ ہونا. فکر کرتے کرتے سب کے دماغ چھلنی ہو گئے.(؟ ، فرشتۂ وفا ، ۱۲۲).

---حاضر ہونا محاورہ.
توجہ ہونا ، دھیان ہونا ، خیال ہونا.

حاضر جوابِ خط پہ ہوا ان کا گر دماغ
تیرا بھی پھر ملے گا تہ اے نامہ بردماغ
(۱۸۹۱ ، سراپا سخن (عشق) ، ۲۹).

---خالی کرنا محاورہ.
اپنے یا کسی دوسرے کے دماغ کو تھکانا یا پریشان کرنا.لمبی تقریر یا بکواس کرنا.

ساقی بہار آئی میرا ایاغ خالی
انصاف بھی ہے ظالم مت کر دماغ خالی
(۱۷۷۸ ، تذکرۂ شعرائے اردو (اظہر) ، ۵۰).
شیشے میں کرتا ہے خالی محتسب میرا دماغ
پنبۂ مینا سے کان اپنے کروں ناچار بند
(۱۸۳۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۵).

نثر گل سیکڑوں کترے دکھائے سبز باغ اپنے
غلط قصے بہت دے کر کیئے خالی دماغ اپنے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی حسن ، ۳۷).

---خالی ہونا محاورہ.
۱. دماغ خالی کرنا (رک) کا لازم ؛ بکواس سے حواس باختہ ہونا.

مضمونِ حُزن ماہِ محرم میں بھر گئے
خالی ہے اب تو اخترِ ناچار کا دماغ
(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۳۹). ۲. دماغ میں قوت نہ رہنا ، دماغ کمزور ہونا (مہذب اللغات).

---خراب کرنا محاورہ.
۱. خود کو یا کسی اور کو پریشان کرنا ، تنگ کرنا ، باؤلا کر دینا یا تنگ ہونا ، عاجز ہونا. عقل میں کوئی سڑی سودائی گھس آئے ، اور اپنی بہکی بہکی باتوں سے شائستہ لوگوں کا دماغ خراب کرے.(۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۳۷).پانچوں بھائیوں نے خوب سوچ سوچ کر دماغ خراب کیا.(۱۹۷۹ ، کلیان ، ۳۰).
۲. مغرور کر دینا (مہذب اللغات).

---خراب ہو جانا / ہونا محاورہ.
۱. دیوانہ ہو جانا ، دماغ پھر جانا ، پاگل ہو جانا.اے منحوس ترین دلّال ، کیا تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۱۶). کیا تمہارے ابا کا دماغ خراب ہو گیا ہے جو وہ ہر وقت سوکھے پتوں کو دیکھا کرتے ہیں.(۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۳).

---خُشک کس صف(---ضم خ ، سک ش) صف.
وہ دماغ جس میں خُشکی بھر گئی ہو یا جسے تازگی یا سکون حاصل نہ ہو.

اپنا دماغ خشک بھی تر ہو شراب سے
طاؤس وجد کرتے ہیں ساقی سحاب سے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۲۱). [دماغ + خشک (رک)].

---خُشک ہونا محاورہ.
۱. دماغ صحیح نہ ہونا ، دماغ کمزور ہونا ، بے وقوف ہونا ، دماغی قوت نہ ہونا. چودھری. دماغ خشک ہوگا بس یہی سبب ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۸۱). ۲. دماغ میں تازگی نہ ہونا ، طبیعت بے مزہ ہونا ، افسردہ خاطر ہونا.

کیوں کر ملے نہ روغنِ بادام روز و شب
ہے خشک تیرے چشم کے بیمار کا دماغ
(۱۸۳۸ ، چمنستانِ سخن ، ۸۹).

---خُوشبُو ہونا محاورہ.
دماغ معطر ہونا (مہذب اللغات).

---دار صف.
۱. (أ) مغرور ، متکبر ، گھمنڈی ، کسی کو خاطر میں نہ لانے والا. بڑے بڑے دماغ دار امیر صبح و شام سیر دیکھنے کے لیے

اس کے گردا گرد منڈلاتے پھرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۳). نہیں ملتیں تو بے مروت کج خلق ، مغرور ، دماغ دار بنتی ہیں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گرداب حیات ، ۵۹). (أ) **نکچڑھا ، نازک مزاج**. یہ حاجی ہی تھا کہ ... ایسی پریزاد ، دماغ دار رنڈی متوجہ ہوتی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۸۱). شکل کی کچھ یونہی تھی ... تھوڑی سی دماغ دار بھی. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۱۲). ۲. **ذہین** (مہذب اللغات). [دماغ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.

۱. دماغ دار (رک) کا اسم کیفیت ، **غرور ، گھمنڈ**. اگر اشراف مملکت کی دماغ داری برابر جاری رہتی تو ... عوام الناس اپنی قوت کا مظاہرہ کرتے. (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ۳۴۳). ۲. **ذہانت ، قابلیت**. یہ پہلا دن تھا کہ عربوں کا (کو) ہندوستان کی قابلیت اور دماغ داری کا اندازہ ہوا. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۲۵). [دماغ + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دُرُسْت کَرْنا محاورہ.

گھمنڈ نکالنا ، غرور توڑنا ، غصہ زائل کرنا ، سیدھی راہ پر لانا. جو ترکیب ان کا دماغ درست کرنے کی سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ ... ان کی بکواس کا جواب دے دیا جائے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۸ : ۱۰). تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اسے درست کرنا پڑے گا. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۲۳).

---دُرُسْت ہونا محاورہ.

دماغ درست کرنا (رک) کا لازم ، دماغ صحیح ہونا ، غرور نہ ہونا ، غصہ جاتا رہنا.

آتش وہی بہار کا عالم ہے باغ میں
ناحال ہے دماغ ہوائے چمن درست

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۸). حضور اس باجی کو تیس چالیس کوڑے لگائیے ، تاکہ اس کا دماغ درست ہو جائے. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۲۸۰).

---دِکھانا محاورہ.

ناز کرنا ، نخرے دکھانا ، غرور کرنا. اس صحبت علم میں بھی اس نے آگے دماغ دکھانا شروع کیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۹).

---دَھرْنا محاورہ (قدیم).

اترانا ، ناز کرنا ، غرور کرنا.

نیاز کے موجاں میں تج نیناں کی مد کیج ہیں لگر
بے صلابت چک اوپر تو توں دھرے اپنا دماغ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۵۶ (ب)).

---رَکْھنا محاورہ.

۱. **اترانا ، غرور کرنا ، فخر کرنا ، ناز کرنا**.

طرۂ گل زیب دستار آپ نے جب سے کیا
نازل حشمت سے کم رکھتا نہیں مالی دماغ

(۱۸۶۷ ، رشک ، نور اللغات). میں اگرچہ فقیر ہوں لیکن تمہاری محبت کے صدقے میں بادشاہوں سے اونچا دماغ رکھتا ہوں. (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی ، ۱۵). ۲. **طاقت رکھنا** (بیشتر سلب کے ساتھ مستعمل).

نہ سونگھیں ہار کی خوشبو کنول کی بو سونگھیں
دماغ ہم یہ نسیم سحر نہیں رکھتے

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۳۹). ۳. **سمجھ لینا** (ماخوذ: قدیم اردو کی لغت).

---رَوْشَن (---و لین بر و مج ، فت ش) امذ ، امث.

ناس ، ہلاس ، نسوار (نور اللغات ؛ پلیٹس) [دماغ + روشن (رک)].

---رَوْشَن ہونا محاورہ.

بیدار ہونا ، ہوشیار ہونا ، دماغی قوت کا بڑھ جانا.

نشا ہے انشا کو آج ایسا طلوع ہے جسکی سافیا ہے
سرور بیحد مزاج حاضر دماغ روشن مراد حاصل

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۲).

اس سے دل کا چراغ روشن ہے
آنکھ روشن دماغ روشن ہے

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۹۵).

---رَہْنا محاورہ.

خیال رہنا ، دھیان ہونا ، توجہ ہونا.

دل کو افسردگی سی ہے اے رند
سیر گل کا کسے دماغ رہا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۹).

---ریزی (---ی مج) امث.

دماغی محنت (مہذب اللغات). [دماغ + ف : ریز ، ریختن - بکھیرنا ، گرانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زیرِیں کس صف (---ی مج ، ی مع) صف.

(حیاتیات) وہ مغز یا بھیجا جو سر میں نچلے حصہ میں ہوتا ہے. دماغ زیریں سے حرام مغز شروع ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۱۳۱). [دماغ + ف : زیر (- نیچے) + ف : ین ، لاحقۂ صفت].

---ساتویں آسْمان پَر ہونا محاورہ.

بہت مغرور ہونا. جس دن میں دلھن بنی تھی اس دن میرے دماغ بھی ساتویں آسمان پر تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰۲۶). دونوں ماں بیٹوں کے دماغ ساتویں آسمان پر تھے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۰).

---سَڑ جانا / سَڑنا محاورہ.

۱. **دماغ کا بدبو کی وجہ سے پریشان ہونا** (نور اللغات). ۲. **ذہنی صلاحیت کا ضائع ہو جانا ، کند ذہن ہو جانا**. بہادرانہ عالم کی حقیقی سوانح عمریاں ... پڑھتے پڑھتے ان کا دماغ سڑ گیا تھا. (۱۹۰۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۱).

۔۔۔سلگنا محاورہ
رک : دماغ جلنا.

سلگتا ہے اس سے دماغِ ضعیف
پڑا جاتا ہے اور بھی دلِ نحیف
(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۳۴).

۔۔۔سُوز (۔۔۔و مج) صف.
محنت طلب ، دشوار ، سخت (کام وغیرہ). یہ کام شروع میں جیسا سیدھا سادھا اور معمولی معلوم ہوتا تھا اتنا ہی دشوار اور دماغ سوز نکلا (۱۹۰۹ ، اب و ، ۱ : ۲ (دیباچہ)). [دماغ + ف : سوز ، سوختن - جلنا ، جلانا].

۔۔۔سوزی (۔۔۔و مج) امث.
دماغی محنت ، سوچ بچار ، سخت محنت. افسوس کہ علمی دُنیا نے مصنف کی دماغ سوزی کی یہ قدر کی کہ ... اس کتاب پر تنقیدی حربہ چلا دیا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۸ : ۳). ہم ان مسائل کی برتیں کھولتے رہتے تھے اور ان پر کافی دماغ سوزی کرتے رہتے تھے (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۷). [دماغ + سوز (رک) + ی لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔سے اُتارنا محاورہ.
(سوچ سمجھ کر) بات کرنا ، نکتہ آفرینی کرنا ، انوکھی بات کہنا. عیاروں کی وہ وہ عیاریاں دماغ سے اتار کر بیان کرتا تھا کہ مزا آ جاتا تھا. (۱۹۰۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۷۹).

۔۔۔سے اُتر جانا/اُترنا محاورہ.
بھول جانا ، فراموش کرنا ، حافظہ میں نہ ہونا. سلطان کے دماغ سے لڑکی کا قصہ بالکل اُتر گیا. (۱۹۰۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۷۶).

۔۔۔سے اُٹھنا محاورہ.
دماغ میں آنا ، متخیلہ میں ظاہر ہونا ، خیال میں پیدا ہونا. ایک نظم دماغ سے اُٹھتی ہے اور پھر رگوں میں دوڑتی ہوئی خون میں حل ہو جاتی ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۱۲۳).

۔۔۔سینکنا محاورہ (شاذ).
دماغ کو جلانا ، پگھلانا ، غرور توڑنا.

ہے عرش اتنی شرابِ آتشیں سے ساقیا
وہ چڑھے نشہ کہ جو سینکے دماغِ آفتاب
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۸۵).

۔۔۔سے نئی اُترنا محاورہ.
نئی بات سُوجھنا.

ہر وقت تازہ فقرہ ہے اون کی زبان پر
ہر دم نئی اوپری ہے اون کے دماغ سے
(۱۸۸۴ ، آفتابِ داغ ، ۹۸).

۔۔۔شگفتہ ہونا محاورہ.
دماغ تازہ ہونا ، دماغ کو تازگی پہنچنا ، جی خوش ہونا.

غیر از نسیمِ وصل نہ ہرگز شگفتہ ہو
فیضِ دمِ مسیح سے اپنا دماغِ دل
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۰).

۔۔۔شَل ہو جانا/ہونا محاورہ.
کسی صدمے سے دماغ پریشان ہونا ، سوچ سوچ کر دماغ تھک جانا ، ذہن کام کا نہ رہنا. پٹواری : میرا تو دماغ شل ہو گیا ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۶۷).

۔۔۔صاف ہونا محاورہ.
دماغ کا صحیح ہونا ، ذہنی حالت ٹھیک ہونا. اگرچہ وہ بہت بڑے مؤرخ اور بہت اچھے شاعر تھے لیکن ان کا دماغ صاف نہ تھا. (۱۹۵۳ ، کل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۳۸۳).

۔۔۔صَحیح ہونا محاورہ.
رک : دماغ درست ہونا. بھلا ان کا دماغ صحیح ہوتا تو چونکہی مخالفت کیسی ممکن تھی. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۸۸).

۔۔۔صَغِیر کس صف (۔۔۔فت ص ، ی مع) صف.
(حیاتیات) دماغ کا وہ حصّہ جو سر کے پچھلی طرف ہوتا ہے. دماغ صغیر ج کا مکان نقطہ ج پر ہے. (۱۸۹۵ ، فرینالوجی ، ۳۵). [دماغ + صغیر (رک)].

۔۔۔صَغِیرَہ کس صف (۔۔۔فت ص ، ی مع ، فت ر) صف.
(حیاتیات) رک : دماغ صغیر. حرام مغز کو نیچا کر کے کاٹ دو تب دماغ صغیرہ کو ایک ہاتھ کی انگلیوں سے جُدا کر دو. (۱۸۹۵ ، فرینالوجی ، ۳۵). [دماغ + صغیر (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔طَبلَۂ عَطّار بَن جانا محاورہ.
دماغ خوشبو سے بس جانا. گندھی کی دکان عنبر بار کی طرف جو گزر ہوا تو دماغ طبلۂ عطار بن گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۳).

۔۔۔عَرش بَریں پر (پہ) چڑھانا محاورہ.
غرور کرنا ، فخر کرنا.

سنور کے بیٹھتے ہیں کوٹھوں پہ شہزادے
دماغ عرش بریں پہ چڑھائے جاتے ہیں
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۷۲).

۔۔۔عَرشِ بَریں پَر چڑھنا محاورہ.
مغرور ہو جانا ، خود پسند بن جانا.

پایا ہے بوسہ نقش کفِ پا کا خواب میں
ہیں اب دماغ عرشِ بریں پر چڑھے ہوئے
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۰۸).

۔۔۔عَرش پَر پَہُنچنا محاورہ.
مغرور ہونا ، خود پسند ہو جانا.

رکھا جو تُو نے قدم سر پہ ناز او رو لطف
دماغ عرش پر اس خاکسار کا پہنچا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۶۵).
سنتا نہیں ہزار کی فصلِ بہار میں
پہنچا ہے عرش پر ترا اے باغباں دماغ
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (نول لکھنوی) ، ۲۷).

---عَرش پر چڑھنا محاورہ.
بہت مغرور ہونا.
شراب طاق میں جفتِ الم ہے اے ساقی
دماغ شیشہ چڑھا عرش پر اُتار شراب
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۹۳).

---عَرش پر ہونا محاورہ.
رک : دماغ آسمان پر ہونا.
او ملک صورت نہ ہو کیوں عرش پر تیرا دماغ
چرخ ہفتم تیری کرسی نے کیا ہے بام کو
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۸).
یہ وہ دلی تھی رو کشِ جنت
عرش پر تھا دماغ دلی کا
(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۲۳۹).
واعظ کو بزمِ وعظ میں دیکھے ذرا کوئی
یا تخت پر جلوس ہے یا عرش پر دماغ
(۱۹۵۸ ، صفی اورنگ آبادی ، فردوسِ صفی ، ۷۳).

---عَرش سے پرے ہونا محاورہ.
بہت مغرور ہونا ، خود پسند ہونا.
بدل اب ردیف کو ایک غزل کہو انشا بحر کوئی پڑھا
کہ پرے ہے عرش عظیم سے بھی کچھ اس گھڑی یہ دماغ دل
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۱).

---عَرش کے اُوپر ہونا محاورہ.
رک : دماغ عرش سے پرے ہونا.
کیوں ان دنوں ہے عرش کے اوپر مرا دماغ
دشمن کوئی نظر سے تمھاری گرا نہ ہو
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۶۶).

---عُرُوج پر ہونا محاورہ (شاذ).
رک : دماغ آسمان پر ہونا.
ہستی بلندی اپنے نمک خوار کی ہے یاد
ہے ان دنوں عروج پہ سرکار کا دماغ
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۳۹).

---فَلَک پر (پہ) پُہنچنا / پہونچنا محاورہ.
رک : دماغ فلک پر ہونا.
دشمن کا دماغ اس طرح اور
پہونچے گا فلک پہ کر ذرا غور
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۳۹).

---فَلَک پر ہونا محاورہ.
رک : دماغ آسمان پر ہونا.
کرے کی قضا پائمال زمیں
فلک پر ہے کیا سرکشوں کا دماغ
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۳۸).
در پہ اک ماہ لقا بت کے ہے بستر اپنا
اللہ اللہ دماغ اب ہے فلک پر اپنا
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۹).

---کا خَلَل اسم.
جنون ، سودا ، پاگل پن.
بُلبُل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹). کئی ایک دن میں نے بڑے تذبذب میں گزارے میں صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ عکسی کو واقعی مشاہدہ ہوا تھا یا یہ سب دماغ کا خلل تھا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۳۲).

---کا عِلاج کَرنا محاورہ.
دماغ کو قابو میں رکھنا ، سڑی پنے کو دور کرنا. پہلے تو آپ فصد کھلوائیں پھر دماغ کا علاج کریں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲۱).

---کُچھ اَور ہو جانا محاورہ.
اترانے لگنا ، سیدھے منہ بات نہ کرنا.
جان صاحب کا ابھی ہو گیا کچھ اور دماغ
جب سے جانے لگے دربار میں شہزادوں کے
(۱۸۴۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۸۴).

---کَرنا محاورہ.
اترانا ، غرور کرنا ، نخرے دکھانا ، خاطر میں نہ لانا. جھنویں ، اپنی دولت پر مغرور ہو کر کسی سے دماغ نہ کرے کہ زمانہاں ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۳۶). تب کہی کہ یہ شخص بڑا دماغی ہے اور دماغ کر کے میری بات نہ سنا. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۳۰ (الف)).
ہو ہم سخن ہو خدا کے لیے
کرو چھوٹے منہ پر نہ اتنا دماغ
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۴۲).
تیرا سگاں جو دل ہو تری رہ گزر دماغ
ایسے بشر کا حق ہے کرے جس قدر دماغ
(۱۹۵۸ ، صفی اورنگ آبادی ، فردوس صفی ، ۷۳).

---کو آرام مِلنا محاورہ.
ذہن کو سکون ہونا. آخر تمام دن تھکنے کے بعد کچھ تو دماغ کو آرام ملے. (۱۹۳۰ ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۵۲).

---کو پُہنچنا / پونچنا محاورہ.
کسی کے مزاج کا صحیح اندازہ لگانا ، عقل میں کسی کے برابر ہونا.

میکشوں کے دماغ کو پہنچے
زاہد اتنا ترا دماغ نہیں
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۹۷).

--- کو چڑھ جانا / چڑھنا محاورہ.
تما کو یا کسی شے کی بو کا اثر دماغ کو پہنچنا جس سے دماغ چکرا جائے ، نشہ آور شے کے اثر سے سر گھومنے لگنا.
جتنے بڑھے ہیں بال چڑھے ہے دماغ کو
ہے مشکئ غرور کے منہ میں لگام زلف
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (مہر عبداللہ خان) ، ۳۸).

--- کو سردی چڑھ جانا محاورہ.
زکام ہو جانا (علمی اردو لغت).

--- کو طبلۂ عطار بنانا محاورہ.
دماغ کو خوشبو سے بسا دینا. سالن کیسے بڑا زردہ گلاب کی بو باس سے دماغ کو طبلۂ عطار بناتی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰).

--- کو قوت حاصل ہونا محاورہ.
دماغ تازہ ہونا ، دماغ کو تقویت پہنچنا. پہاڑوں کے اس قیام سے ان کے دماغ کو قوت ، آنکھوں کو نور ... اعضائے رئیسہ کو فائدہ تام حاصل ہوتا ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹).

--- کو گرمی چڑھنا محاورہ.
۱. کمال غرور ہونا ، اترانا.
بکٹ کے بال میں باہوش اس کے مار آئی
چڑھی دماغ کو گرمی تھی سب اتار آئی
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۸۳). ۲. سڑی ہو جانا ، پاگل ہونا (ماخوذ : نوراللغات).

--- کہے میں نہ ہونا محاورہ.
کسی بڑے صدمے کے اثر سے دماغ پریشان ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- کی تری است.
دماغ کی تازگی. دماغ کی تری کے لیے دوائیں استعمال کیں تو نیند بھی خوب آنے لگی. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۱).

--- کی چربی پگھلانا محاورہ.
سخت محنت کرنا ، دماغی محنت کرنا. ہزاروں کوس کے فاصلے سے دشمن کی جان لینے والے اوزار کیا بغیر دماغ کی چربی پگھلائے تیار ہو گئے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۸ : ۳).

--- کی چول بگڑنا محاورہ.
دماغ خراب ہونا ، پاگل ہو جانا. لشکر اسلام کی تباہی کا حال پڑھتے پڑھتے یکایک ان کے دماغ کی چول بگڑ گئی. (۱۹۳۳ ، دل کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۹۰).

--- کی گرمی است.
غرور ، گھمنڈ ، دماغ کا خلل. ایک نے کہا اسے یارو کسی طرح اس کے بنے کترنے چاہیں ورنہ دماغ کی گرمی زیادہ تیز ہوتی جائے گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۵۹).

--- کی گرمی اتارنا محاورہ.
گھمنڈ مٹانا ، جوش کو ٹھنڈا کرنا ، مزاج ٹھکانے کر دینا (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- کی گرمی چھنٹ جانا محاورہ.
نشہ اتر جانا ، جوش فرو ہو جانا. دل میں شک پیدا ہوا کہ شاید اس وقت جوش مستی میں ... کہہ دیا ہو ... اور اب دماغ کی گرمی چھنٹ گئی ہو اور سوچا ہو کہ اگر سازش کر کے مجھے دیا گیا تو پہلے جیسا بلا ہو گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

--- کی لینا محاورہ.
غرور کرنا ، مغرور بننا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

--- کے پرخچے اڑنا محاورہ.
دماغ پر اثر ہونا ، دماغ پر بوجھ ہونا ، بے چینی ہونا. شعر نہ کہوں تو دماغ کے پرخچے اڑ جائیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۳۳).

--- کے کواڑ کھلنا محاورہ.
بہت تازگی محسوس ہونا ، دماغ روشن ہونا ، دماغی قوت میں اضافہ ہونا. کبھی کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے گویا دماغ کے کواڑ کھل گئے (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۲۰).

--- کے کیڑے جھڑنا محاورہ.
بیکاری نکل جانا ، غرور جاتا رہنا (مہذب اللغات).

--- کے کیڑے چاٹ گئے فقرہ.
بک بک کے بھیجا خالی کر دیا. (مہذب اللغات).

--- کھا جانا / کھانا محاورہ.
(بک بک کر کے) پریشان کرنا ، (زیادہ باتیں کر کے) ایذا پہنچانا.
کیا پختہ مغز ہوئے شیخ جی اک عرب
ناصح تو آکے کھا گئے دو چار کا دماغ
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۳۹).
پتلو بنچا ہیں ستون دن بھر کھائے اپنا دماغ
ناصح مشفق نہ کھا بک بک کے تو میرا دماغ
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۹۲ ، ۲۰).

--- کھپانا محاورہ.
بہت سوچنا ، دماغی محنت کرنا ؛ بک بک کرنا ، فضول بکواس کرنا. دنوں جان لڑائی ، راتوں دماغ کھپایا. (۱۹۰۶ ، شام زندگی ، ۱۳). احسن نے کہا ، تو آپ بحث کرنے کو دماغ کھپانا کہتے ہیں. (۱۹۴۲ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۵).

---کھوکھل ہو جانا محاورہ.
دماغ خالی ہو جانا ، حالت کی گفتگو سنتے سنتے دماغ کا پریشان ہو جانا. تمھاری بک بک سے دماغ کھوکھل ہو گیا. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۲۵).

---کھول جانا / کھولنا محاورہ.
بہت زیادہ غصہ آنا. ان لڑکوں کو ... دیکھتے ہی دماغ کھول گیا. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۱۰۱).

---گرم ہونا محاورہ.
سر میں غرور سمانا ، دماغ بدمست ہونا ، نشہ ہو جانا. سب نے جب خوب شراب پی اور دماغ سب کے بادۂ ناب سے گرم ہوئے. (۱۸۹۹ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۵).

---گھٹنا محاورہ (شاذ).
غرور ٹوٹنا ، پشیمانی ہونا.
گلچیں سے بڑھ گیا ہے جو گلزار کا دماغ
کیوں کر گھٹے چمن میں نہ ہر خار کا دماغ
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۳۸).

---گھومنا محاورہ.
سر چکرانا.
یہ زندگی ہے مسلسل سفر خدا کی پناہ
دماغ گھوم رہا ہے زمین ہو جیسے
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۳۶).

---لڑانا محاورہ.
غور کرنا ، (بہت زیادہ) سوچ بچار کرنا ، دماغی محنت کرنا ، توجہ دینا. مضمون کے لیے دماغ لڑائے تھے. (۱۹۳۷ ، دنبالۂ تبسم ، ۱۰). جو طبقہ اس معاملے میں دماغ لڑاتا ہے اس کی بھی تاریخ بڑی اداس ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، یکم اپریل : ۳).

---لڑنا محاورہ.
دماغ کا کارآمد ہونا ، کسی بات کی تہ تک پہنچ جانا ، ذہن کی رسائی ہو جانا. اس کا دماغ بہ نسبت ہاتھوں کے بہت خوب لڑتا ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۷۸).

---لگا رہنا / لگنا محاورہ.
توجہ ہونا ، فکر ہونا ، خیال ہونا.
کر فکر اپنی ، طاقت فکری جو ہو ضعیف
اب شعر شاعری کی طرف کب لگے دماغ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۸).
اس کام میں ہر آدمی ہوتا ہے کامیاب
جس کام میں لگا ہے انھوں پھر دماغ
(۱۹۵۰ ، صفی اورنگ آبادی ، فردوس صفی ، ۳۷).

---لوٹنا محاورہ.
۱. بدحواس ہونا ، دیوانہ ہونا ، گھبراہٹ ہونا. دشمنوں کا دماغ لوٹ گیا. (۱۸۹۱ ، یوسف و نجمہ ، ۱۲۹). **۲. کوئی چیز نظر میں نہ سمانا** (نوراللغات).

---مُختَل ہونا محاورہ.
حواس درست نہ ہونا.
گر اپنے کر کے بیاں سمجھو لتا کی میں نے
خلق سمجھے کی دماغ اس کا ہوا ہے مختل
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۵).

---مُعَطَّر / مُعَنبَر ہونا محاورہ.
دماغ میں خوشبو بسنا ، ذہن پر خوشگوار اثر مرتب ہونا.
دماغ اہل خرابات کے معطر ہیں
کباب نافۂ مشک ختن گلاب شراب
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۷). لخلخہ ورائحہ سے دماغ معنبر ہے دور تک شمیم عنبر بیز عطر روح پرور ہے ، دلدار جوڑی فروش بلانے ہے درماں ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۳).

---مُعَطَّل ہونا محاورہ.
دماغ بیکار ہونا ، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو دینا. وہاں کے لوگوں کے دماغ معطل اور قویٰ مضمحل تھے. (۱۹۸۷ ، تحریک پاکستان بلوچستان میں ، ۱۱).

---مغز سے خالی ہونا محاورہ.
۱. دماغ کا کمزور ہو جانا.
کیا ہو تاثیر نصیحت زاہدان خشک میں
تن ہوا خالی لہو سے مغز سے خالی دماغ
(۱۸۹۷ ، رشک (نوراللغات)). **۲. بیوقوف ہونا** (جامع اللغات).

---مُقَدَّم کس صف (---ضمم ، فت ق ، شدد بفت) صف.
(حیاتیات) **دماغ کا سامنے والا حصہ.** دماغ کو دماغ مقدم ، وسطی دماغ اور دماغ موخر میں تقسیم کیا جاسکتا ہے. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۱۸۶). [دماغ + مقدم (رک)].

---ملنا محاورہ.
اپنے قابو میں رہنا ، اپنے آپ میں رہنا. خدا کرے آپ تاجروں کے سردار ہو جائیں مگر پھر تو کاہے کو دماغ ملے گا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۲۳۷).

---مہکنا محاورہ.
دماغ کا خوشبو سے بس جانا ؛ تازگی محسوس کرنا. خوش بو سے دماغ مہکا جاتا تھا ، خوشبوں کا بانی اللہ اللہ. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۳).

---میں اُتارنا محاورہ.
ازبر کرنا ، حافظہ میں لانا ، اچھی طرح یاد کرنا ، ذہن نشین کرنا. یہ اپنانا کیا ہے ، سب سے پہلے یہ ذہن کا عمل ہے ، آپ انہیں دماغ میں اتاریئے. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۸۲).

---میں بَسْنا محاورہ.
خوشبو کا اثر دماغ پر دیر تک رہنا (جامع اللغات).

---میں بُو سَمانا محاورہ
معطر ہو جانا ، خوشبو بس جانا ، تر و تازگی کا احساس ہونا.

کیا چمن شگفتہ ہیں کیا بہار آئی ہے
کیا دماغ بلبل میں بوئے گل سمائی ہے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۵۱).

---میں تَنْنا محاورہ.
نخوت سے بات نہ کرنا ، غرور کرنا (جامع اللغات).

---میں ٹُھونْسنا محاورہ.
جبراً ذہن نشین کرنا یا کرانا. وہ تعلیم کو طلبہ کے دماغ میں ٹھونستے ہیں. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۰۰).

---میں خَبط سَمانا محاورہ.
ذھن ہونا ، کسی چیز کی شدید خواہش ہونا ، کسی بات کا جنون ہو جانا. یہ دوسرے حضرت انتہا کے کاہل فضول خرچ اور سب سے بڑا خبط شاعری کا ان کے دماغ میں سمایا ہوا تھا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۷۸).

---میں خُشکی بَڑھنا محاورہ.
دماغ میں تازگی نہ رہنا ، کند ذہنی میں اضافہ ہونا. مرزا کی مزاجی کیفیت بدلنے لگی ، دماغ میں خشکی بڑھی. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۹۲).

---میں خَلَل آنا محاورہ.
مالیخولیا ہونا ، جنون ہونا ، اختلال حواس ہونا (نوراللغات).

---میں خَلَل ہونا محاورہ.
جنون ہونا ، مالیخولیا ہونا ، دماغی صحت ٹھیک نہ ہونا. بادہ پیمائی کی کثرت سے تیرے دماغ میں خلل ہو گیا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۱۰). اس شخص کے دماغ میں کسی خاص قسم کا خلل ہے. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۰).

---میں خَنّاس بَھرا ہونا محاورہ.
دماغ میں فضول خیالات کا ہجوم ہونا ، سودا ہونا ، مالیخولیا ہونا.

جب تلک اسلاف پر ان کو ہے اپنے فخر و ناز
جب تلک ان کے دماغوں میں بھرا خناس ہے
(۱۸۹۱ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۰). تمہارے دماغ میں تو رومان کا خناس بھرا ہوا ہے. (۱۹۷۶ ، بوئے گل ، ۳۵).

---میں رَہْنا محاورہ.
۱. غرور کرنا ، اترانا ، متکبر ہونا.

دولت پہ چار دن کی نہ رہنا دماغ میں
رہنا نہیں کسی کے یہ لتّا دماغ میں
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (محسن ، محسن علی) ، ۱۰۸). ۲. دماغ میں موجود ہونا ، سر میں کسی شے کا ہونا.

ٹوٹے گا جب یہ کاسۂ سر آئے گی صدا
مرنے کے بعد کچھ نہیں رہتا دماغ میں
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (محسن ، محسن علی) ، ۲۸۰).

---میں فُتُور آنا محاورہ.
دماغ میں خرابی پیدا ہونا.

حور کا وصل بجا حضرتِ واعظ لیکن
ایسی باتوں سے دماغوں میں فتور آتے ہیں
(۱۹۰۹ ، کیفی ، کیفِ سخن ، ۵۹).

---میں فُتُور ہونا محاورہ.
دماغ خراب ہونا.

کیا مفت جان دی ہے بڑا بے شعور تھا
فرہاد کے دماغ میں بالکل فتور تھا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۸۵). اس شخص کے دماغ میں فتور تھا ، لیکن پھولی ان بچوں کی ماں نہیں ہو سکتی. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۹۳).

---میں گَرمی چَڑھنا محاورہ.
دماغ کو ابخرات چڑھ جانا ، دماغ خراب ہونا ، پاگلوں کی سی باتیں کرنا. ڈاکٹر نے جو اسہال بند کرنے کی دوا دی دماغ میں گرمی چڑھ گئی ہے. (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۵۵).

---میں گیدَڑ نے کاٹ کھایا ہے فقرہ.
دیوانہ ہے ، پاگل ہو گیا ہے ، سڑی ہو گیا ہے. انہیں کیا خبر کہ ان کے دوست کے بیٹے کے دماغ میں گیدڑ نے کاٹ کھایا ہے. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۶۸).

---میں گُھسْنا محاورہ.
کسی شے کی بو کا دماغ میں بس جانا. شرفو میاں نے سیلی مٹی اور دھوئیں کی ملی جلی اس بو کو محسوس کیا جو ... ان کے دماغ میں گھس جایا کرتی تھی. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۲۰).

---میں مَحْفُوظ کَرْنا محاورہ.
ذہن نشین کرنا ، یاد رکھنا. اب ہمیں کسی ایسے سرکٹ کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کو ... اپنے دماغ میں محفوظ کر سکے. (۱۹۸۲ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۸۵).

---میں ہَوا بَھر جانا / بَھرْنا محاورہ.
۱. (کسی چیز کی) دھن ہونا ، (کسی خیال کا) دماغ میں سما جانا ، شدید خواہش ہونا.

صبا لگی ہے جو دامن سے باغ میں لگ کے
ہوا کچھ اور بھری ہے دماغ میں گل کے
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۹۰).

بالوں سے ان کے باغباں کیوں نہ الجھیں گلوں کے ہوش
بھر گئی ہے دماغ میں بلبلوں کے ہوائے باغ
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۷۳). ۲. مغرور ہونا

ستے نہیں ہیں حال یہ آتش مزاج بت
کیسی ہوا بھری ہے خدایا دماغ میں
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (محسن ، محسن علی) ، ۲۰۸).

---میں ہونا محاورہ.
اترانا ، غرور کرنا ، نخرے دکھانا. دانی جب دیکھیں کہ گل دماغ میں ہے اور ہرمز ستی ملتی نہیں ہے. (۱۸۰۰ ؟ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۹۹).

---نِکَل جانا محاورہ.
غرور جاتا رہنا ، گھمنڈ ٹوٹنا.
وہ زلفِ مشکبو جو پریشان ہو گئی
سارا دماغ عنبر سارا نکل گیا
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۲۰).

---نہ پایا جانا محاورہ.
نہایت مغرور ہونا.
پایا نہ جائے جس کے گرفتار کا دماغ
پہونچے فلک پہ کیوں نہیں اُس یار کا دماغ
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۲۸). مجھ سے زیادہ کسی کو کامیابی کی امید نہیں اسی واسطے بجائے خود کسی کا دماغ پایا نہ جاتا تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، آزاد ، ۵۱).

---نہ مِلْنا محاورہ.
(غرور سے) کسی کی طرف توجہ نہ کرنا ، اترانا.
نکہتِ زلف جب سے آئی ہے
نہیں ملتا ہمیں دماغ اپنا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱).
پروردگار کس سے کریں عرض حال دل
ملتا نہیں دماغ بتِ پر غرور کا
(۱۸۷۲ ، عاشق (والاجاہ) ، فیض نشان ، ۲). کاتبوں کے دماغ ہی نہیں ملتے تھے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۶ : ۵).

---نہ ہونا (بصورتِ نفی یا استفہام انکاری) محاورہ.
(کسی چیز کی) برداشت نہ ہونا ، تاب نہ رکھنا.
سر پر احسان لیں امیروں کا
ہم فقیروں کا یہ دماغ نہیں
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۹۷).

---ہَوا پَر ہونا محاورہ.
بہت ناز کرنا ، غرور کرنا ، تمکنت دکھانا.
تیر مژگاں ستمگر کا ہوا پر ہے دماغ
غیر مرغانِ ہوا جتنے ہیں برباد ہیں سب
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۸۹).

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
۱. **(کسی چیز پر) فخر ہونا ، ناز ہونا ، گھمنڈ ہونا.**
تیری ادا پر اے گل رعنا ہے اس کا ناز
صیاد پر ہے مرغِ گرفتار کا دماغ
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۲۸). اللہ کیا دماغ ہو گئے ہیں ، حلت ، بلاوے بھیجنے پڑتے ہیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۹). ۲. **صدمے یا غم کی تاب ہونا ، برداشت ہونا.**
بھلا ہوا کہ نہ کی میں صداعِ غم کی دوا
کسے دماغ تھا اک اور دردِ سر ہوتا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۱).
بلبل کو بھی نہیں ہے دماغِ صدائے گل
بگڑی ہے تیرے دور میں ایسی ہوائے گل
(۱۸۵۵ ؟ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۳۶). ۳. **ہمت ہونا ، طاقت ہونا.**
حسرتِ بے دماغ پاس شورِ قیامت آئے تو
خوابِ عدم سے ہاں اٹھیں سو ہے کسے دماغ اب
(۱۸۰۲ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۰).

۵ ۔ ۔ ۔ دِماغ (کسرہ نیز فت د) لاحقہ.
مرکبات میں دماغ والا کے معنوں میں بطور لاحقہ مستعمل. خر دماغ ، خر دماغی ، بد دماغ ، بد دماغی ... روشن دماغ ، روشن دماغی. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۷۲).

دِماغی (کسر نیز فت د) صف.
۱. **دماغ سے نسبت رکھنے والا ، دماغ کی طرف منسوب ، دماغ کا.** انگلستان کے پولیٹکل اور دماغی طبقوں کے مستند لوگوں کا مجمع. (۱۸۸۹ ، گلگشتِ فرنگ ، ۱۵۷). انھوں نے اپنے قوائے ذہنیہ کو محض دماغی ریاضت اور لگاتار غور فکر سے بتدریج ترقی دی تھی. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۳). ۲. **(عو) مغرور ، متکبر ، بد دماغ ؛ شیخی باز.** نہ کہے گی کہ یہ شخص بڑا دماغی ہے اور دماغ کر کے میری بات نہ سنا. (۱۸۰۰ ، گل و ہرمز ، ۳۰ (الف)). ۳. **بیہودہ ، نکما ؛ شک و شبہ کرنے والا ؛ وہمی** (ماخوذ : پلیٹس).
[دماغ + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---اَعْصاب (---فت ا ، سک ع) امذ.
(حیاتیات) مغز کی رگیں ، وہ اعصاب جو دماغ کے مختلف احکامات عضلات تک پہنچاتے ہیں. خرگوش میں دماغی اعصاب کے بارہ جوڑے ہوتے ہیں. (۱۹۶۵ ، معیاری حیاتیات ، ۱ : ۲۶۳). [دماغی + اعصاب (رگ)].

---اِمْتِلا (---کس ا ، سک م ، کس ت) امذ.
(حیاتیات) دماغی انجماد ، دماغ میں خون کے دباؤ کی کثرت ، دماغ کا خون سے بھر جانا. مسہلات مندرجہ ذیل اغراض کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں ... سکتہ اور دماغی امتلا میں خون کے دباؤ کو کم کرنے کے لیے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۷۲). [دماغی + ع : امتلا - بھر جانا].

---اَمْراض (---فت ا ، سک م) امذ.
ذہنی یا نفسیاتی بیماریاں جو کسی شدید صدمے یا شدید محرومی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں ، اور جس سے مریض پاگل پن کا شکار ہو جاتا ہے ، پاگل پن ، بالآخر بات خودکشی سے کھسک

کو دماغی امراض اور پاگل پن کی طرف موڑ گئی (۱۹۸۱، واجدہ کدہ، ۱۰)۔ [دماغی + امراض (رک)]۔

۔۔۔بیماری (۔۔۔ی مع) امث۔
رک : دماغی امراض ، دماغی خرابی۔ دماغی بیماری خُدا کسی کو نہ دے۔ (۱۹۳۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۹۳)۔ [دماغی + بیماری (رک)]۔

۔۔۔تسکین (۔۔۔فت ت ، سک س ، ی مع) امث۔
ذہنی سکون۔ کوئی تجربہ مکمل ... شکل میں اس کے سامنے آئے تو اسے ایک قسم کی دماغی تسکین ہوتی ہے۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۲۶)۔ [دماغی + تسکین (رک)]۔

۔۔۔تعطّل (۔۔۔فت ت ، ع ، شد ط بضم) امذ۔
ذہنی صلاحیت کا نہ ہونا ، کند ذہنی ، پاگل پن۔ یہ اپنے دماغی تعطّل سے ان سب باتوں کو اپنے حق میں نیک‌فال سمجھنے۔ (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۱)۔ [دماغی + تعطّل (رک)]۔

۔۔۔توازُن بگڑنا محاورہ۔
دماغ کی صحت خراب ہو جانا ، پاگل ہو جانا۔ اطلاع ملی ہے کہ پچھلے دنوں سے اس کا دماغی توازن کچھ بگڑ گیا تھا۔ (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۳۶)۔

۔۔۔تہہ (۔۔۔فت ت ، سک ہ) امث۔
(حیاتیات) بھیجے کی بیرونی تہہ جو بھورے رنگ کی ہوتی ہے ، دماغ کی جھلی۔ دماغی تہہ جو دماغ پر چھائی ہوئی بادامی رنگ کی ایک جھلی ہے... زیادہ تیز رفتاری سے بڑھتی اور پھیلتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی (ترجمہ) ، ۸۳)۔ [دماغی + تہہ (رک)]۔

۔۔۔خلل (۔۔۔فت خ ، ل) امذ۔
جنون، سودا، پاگل پن۔ اس ضمن میں فاضل مضمون نگار نے چند ایسے الفاظ نقل کیے ... جن میں دماغی خلل کے معنی نکلتے تھے۔ (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر : ۹)۔ [دماغی + خلل (رک)]۔

۔۔۔دَورہ پڑنا محاورہ۔
پاگل پن کا دورہ پڑنا۔ میں نے اپنے کو بہت سنبھالا کہ کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ مجھ پر کوئی دماغی دورہ پڑا ہے۔ (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۲۸۰)۔

۔۔۔ساقچہ (۔۔۔سک ق ، فت چ) امذ۔
(حیاتیات) دماغ کا تنہ یا جسم۔ ہر ایک دماغی ساقچہ دو حصوں سے بنا ہے۔ (۱۹۲۱ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۱۳۰)۔ [دماغی + ساق (رک) + ف : چہ ، لاحقۂ تصغیر]

۔۔۔عارِضہ (۔۔۔کس ر ، فت ض) امذ۔
رک : دماغی بیماری ، دماغ کی خرابی۔ محمود علی قصوری ... کئی ماہ سے دماغی عارضے میں مبتلا تھے۔ (۱۹۸۷ ، جنگ، کراچی، ۳ اپریل : ۱)۔ [دماغی + عارضہ (رک)]۔

۔۔۔عیّاشی (۔۔۔فت ع ، شد ی) امث۔
ذہنی عیش و عشرت ، وہ کام یا حرکت جس سے ذہن کو آرام پہنچتا ہو۔ جن پری کی یہ دماغی عیّاشیاں ان کے نزدیک ... حقیقی سوانح عمریاں تھیں۔ (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۱)۔ یہ مسئلہ ... چند ارباب فضیلت کی دماغی عیاشی ، چند اہل علم کے علمی تبحر کی نمائش نہیں ہے۔ (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱ : ۳۲)۔ [دماغی + عیّاشی (رک)]۔

۔۔۔قوّت (۔۔۔و مع ، شد و بفت) امث۔
ذہنی صلاحیت۔ ایسے کام میں ان کی دماغی قوتوں اور خدا داد صلاحیتوں کو پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، سرگزشت تعارف ، د)۔ [دماغی + قوت (رک)]۔

۔۔۔گُروہ (۔۔۔ضم گ ، و مع) امذ۔
دماغی کام کرنے والے لوگ ، دانشور ، ادیب وغیرہ۔ رعایا فاقہ کشی کرے، برہنہ رہے، طاعُون سے مرے، ہمارا دماغی گروہ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۲۳۲)۔ [دماغی + گروہ (رک)]۔

۔۔۔مِحنَت (۔۔۔کس م ، سک ح ، فت ن) امث۔
ذہنی کام۔ بایں معنی کہ دماغی محنت جسمانی طاقت کی دشمن خاص ہے۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۸ : ۳)۔ [دماغی + محنت (رک)]۔

۔۔۔مُحِیط (۔۔۔ضم م ، ی مع) امذ۔
دماغ کا احاطہ یا دائرہ۔ وہ ایک ایسا نقشہ ہے جو ... پڑھنے والے کے دماغی محیط کے اندر سے پھوٹ بہتا ہے۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۹۹)۔ [دماغی + محیط (رک)]۔

۔۔۔مُنعَکِسہ (۔۔۔ضم م ، سک ن ، فت ع ، کس ک ، فت س) امث۔
(حیاتیات) ایسی حرکت منعکسہ (اضطراری یا غیر شعوری حرکت) جس میں صرف دماغ کا تعلق ہوتا ہے دماغی منعکسہ کہلاتی ہے (ماخوذ : معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۰۰)۔ [دماغی + ع : منعکس (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔مُہیّجات (۔۔۔ضم م ، فت ہ ، شد ی بفت) امذ۔
(طب) دماغ کو تحریک دینے والے ، دماغ کو حرکت میں لانے والے ، خصوصاً نشہ آور چیزیں یا ادویات۔ الکحل ، کلوروفام وغیرہ دماغ کو تحریک دیتے ہیں اور دماغی مہیجات کہلاتے ہیں۔ (۱۹۰۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۵)۔ [دماغی + ع : مہیج ۔ اُکسانے والا + ات ، لاحقۂ جمع]۔

۔۔۔نیم کُرّہ (۔۔۔ی مع ، ضم ک ، شد ر بفت) امذ۔
(حیاتیات) دماغ یا بھیجے کا آدھا حصّہ ، دماغ کا وہ لمبا

جسم جو اگلی جانب تنگ اور پچھلی جانب کشادہ ہوتا ہے. پیش دماغ : دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے ، دماغی نیم کُرّے اور عرشی دماغ. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۹۰). [دماغی + نیم (رک) + کُرہ (رک)].

ـــ وَصْلَہ (ـــ فتر و ، سک ص ، فت ل) امذ.
(حیاتیات) یہ ایک مضبوط چوڑی ڈوری ہے جو بوق ساس کے اوپر عرضاً واقع ہوتی ہے (حیوانی نمونے ، ۳۷۳). [دماغی + وصل (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

دُمال (۱) (ضم د) امذ (شاذ).
اُبال ، جوش.

کہے بعضوں نے گوشت کو دے دمال
نکالے اسے اس کے شربے میں ڈال

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۶). [مقامی].

دُمال (۲) (ضم د) امذ (قدیم).
دنبال ، پیچھے (قدیم اردو کی لغت). [دنبال (رک) کا ایک املا].

دَماماں (فت د) امذ.
دمامہ (رک) کی جمع.

سو سو نول کیرا ساز سامان ہوا
نفیریاں ترانے دماماں ہوا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۶). [دمامہ (بحذف ہ) + اں ، لاحقہ جمع].

ـــ کَرْنا محاورہ (قدیم).
نقارہ بجانا ، ڈھول پیٹنا.

جیوں پھر دیکھیا یہ تاماں
او ہیں کیتا دماماں

(۱۵۰۳ ، توسرہار ، ۹۶ ب).

دَمامَہ (فت د ، م) امذ (ـــ دماما).
۱. گملے کی شکل کا کھال منڈھا ہوا باجا جس کی آواز گرج دار اور بہت بڑی ہوتی ہے فوج میں یا دور تک آواز پہنچانے کے لیے کسی زمانے میں استعمال کیا جاتا تھا اس زمانے میں بھی بعض خاص ضرورتوں پر استعمال ہوتا ہے ، نقارہ ، ڈنکا.

ڈھول دمامیں باجتی شاہ بیاہ کنایا
تخت پلنگ سب مادتیاں بختوں میں شہ پایا

(۱۵۳۲ ، دیوان محمود دریائی (ق) ، ۲۹).

سو دم دم دمامے لگے باجنے
سو باجے فتح کے لگے باجنے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۳).

نبی کی دعا تھے برس گانٹھ آیا
خوشیاں کی خبر کے دمامے بجایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۹). آگے آگے طائفے مرلی ڈھول دمامے بجتے ہوئے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ،

۹). اس وقت ان کا دیوتا ساہوند بڑی شان و شوکت سے دمامہ و نقارہ کے ساتھ آیا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۳). اردو کی الف یا ہ سندھی میں واو مجہول سے بدل گئی ہے دمامہ (نقارہ) دمامو. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۷۷). ۲. (مجازاً) رونق ، چہل پہل.

بحر ہستی میں دمامہ دم کا ہے مثل حباب
کیا سمجھ کر کیجیے اس عمر فانی پر گھمنڈ

(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۱۵۷). اف : بجانا ، بجنا. ۳. شور ، گونج ، گھن گرج (شاذ).

دمامے سو بادل کے گھن کا جتر ہے
کلیجا سو سن دشمناں کڑبڑایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۳). [رک : دمدمہ].

ـــ ٹھونکنا محاورہ (شاذ).
نقارہ بجانا.

لے سنگت سب فوج والے نکل
چلیا ٹھونکاویں دماما طبل

(۱۶۸۰ ، جنگ نامہ سیوک ، ۳۳).

ـــ کی انگُوٹھی امث
انگوٹھی جو منگنی کے وقت دلہن کے لیے اور جیزوں کے ساتھ بھیجی جاتی ہے.

انگوٹھی ایسی بناتے نہیں دمامہ کی
چڑھایا تم نے ہے سمدھن بہت نشان خراب

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۳۰۷).

دَمامی (فت د) امذ.
نقارہ یا ڈھول بجانے والا ، نقارچی. ایک دمامی بجتے دھونسا بجانے والا اور ایک باربدار جو تقاوے سیکتا ہے (۱۸۰۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۹۷). [دمامہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ صفت].

دَمامیل (فت د ، ی مع) امذ ؛ ج.
پھوڑے پھنسی ، مہاسے. اکثر جسم پر ادھر اودھر دمامیل پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۰۵). وبا کو حکم دیتا ہے کہ دمامیل و تبورات سے اجسام کو جلا (۱۸۷۹ ، سراپ حیات ، ۳۰). [دمّل (رک) کی جمع].

دَماں (فت د) صف.
۱. بدمست ، طاقت ور (ہاتھی وغیرہ).

غصے کی بجلی تیرے جلالت سات جب گرکے
تو لرزاں شیر ہور شرزاد جک فیل دماں بکرے

(۱۶۵۸ ، غواصی ، ک ، ۹۷).

ور ہیں لاکھوں یہ غلامان شہنشاہ زماں
کریں اک وار تو دو ہو کے گریں فیل دماں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۸۰).

کچھ تجھ کو خبر بھی ہے کہ کعبے کے مقابل
کیا حشر ہوا ابرہہ کے فیل دماں کا

(۱۹۰۰ ، سہارستان ، ۲۰۶)۔ ۲. تیز رفتار ، تڑپنے والا (ہوا ، بجلی وغیرہ).

جلیں بال تیرے مانند باد دماں
دیکھیں کیا دکھاتا ہے پستان زماں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۸).

چشم گریاں کر سکے کیا آہ سوزاں کا علاج
آتش برق دماں کو آب باراں کیا کرے

(۱۸۳۳ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۳۶).

نعرۂ برق سے عیوق کا دل دہلا دو
شیر غراں کی طرح پیل دماں کی صورت

(۱۹۶۲ ، برگ غزال ، ۲۳۸)۔ ۳. ہیبتناک ، ڈراؤنا ، تند ، خونخوار (جامع اللغات). ۴. طاقتور حملہ ؛ وقت ؛ موسم ؛ خوشی یا غصے کی آواز یا نعرہ ؛ جلدی ، تیزی ؛ عورت ؛ مدد کیلئے پکار (ماخوذ : اسٹین گاس). [ف : دماں (دم + اں)].

دمانا (فت د) ف م
لچکدار ہونا ؛ ملائم ہونا لوہے کا ؛ تلوار کو دبا کر یا ٹیڑھا کر کے اس کی لچک دیکھنا (جامع اللغات). [ف : دم (رک) + انا (رک)].

دمانک / دمانکا (فت د ، ن / سک ن) امث.
چوڑے منہ کی چھوٹی بندوق (عموماً گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر چلائی جاتی ہیں) ؛ قرابین جلو کے ریکلے و دمانکے ... شہر کے باہر بھیجتے ہیں (۱۸۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۳).

عمر خاں بھی آیا دمانک دیے
سبھی تھا خلف اپنے ہمراہ لیے

(۱۸۷۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۹۵). بڑی بندوق دو گز کی اور چھوٹی سوا گز کی بنائی گئیں جس کو دمانک کے نام سے موسوم کیا گیا (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۷). [ف : دمانک (دماں + ک)].

دمانک (فت د ، سک ن) امث.
تیز چلنا ، جلد روی ، جلد بازی (قدیم اردو کی لغت ؛ فیروز اللغات). [دماں + ک (رک)].

دمانی (فت د) صف.
بکریوں کی ایک قسم کا نام. بکریوں کی بھی بہت سی قسمیں ہیں ، بربری ، کاموری ، لاشاں اور دمانی (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۱۰۰). [مقامی].

دماء (کس د) امذ ، ج.
دم - خون کی جمع. میرے نزدیک حقن دماء بہتر ہے سفک دماء سے (۱۸۹۵ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۱۲).
اعراق دماء و جنبات اور ہیں اترے اس سما کے کر غور (۱۸۶۷ ، جامع المظاہر ، ۳۰). [ع : دم (رک) کی جمع].

دنبا / دنبہ (ضم د ، سک م / فت ب) امذ.
رک : دنبہ. یہاں ایک دنبا مہندی میں رنگا ہوا کھڑا ہے (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۷۲). [دنبہ (رک) کا متبادل املا].

دمبال (ضم د ، سک م) امذ.
رک : دنبال (جامع اللغات). [دنبال (رک) کا ایک املا].

دمبالا (ضم د ، سک م) امذ.
(رفو گری) رفوگر کی سوئی کے ناکے میں پھانجواں ڈورے کا پڑا ہوا حلقہ جس میں ایسا تار ڈالا جاتا ہے جو سوئی کے ناکے میں الجھتا ہو یا ناکے میں نہ آتا ہو ؛ بسر شاید بچھوے بڑنے رہنے کی وجہ سے کہتے ہیں ، پودا (اپ و ، ۲ : ۱۶۲). [مقامی]

دمبالہ (ضم د ، سک م ، فت ل) امذ.
۱. وہ سرمے کی لکیر جو آنکھ کے کونے سے بڑھی ہوئی خوبصورتی کے لیے چھوڑ دیتے ہیں. انہوں نے آنکھوں میں ضرورت سے زیادہ کاجل بھر لیا تھا اور ان کے کونوں میں دمبالہ کھینچ لیا تھا. (۱۹۳۲ ، انور ، ۳۹۲). ۲. پچھا ، پچھلا حصہ ، لکیر یا دم وغیرہ. تم بھی (جیم کا سرا) اسی طرح لکھو دو تین دفعہ جب لکھ لیں تو اس میں دمبالہ لگائیے. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۹۳). اف : کھینچنا ، لگانا. [رک : دنبالہ].

دمبک (ضم د ، سک م ، فت ب) امذ.
چھوٹا ڈھول ، نقارہ.

ہر توڑے میں واں ہو جونا چمبک
شوہر صاحب بجائیں دمبک

(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲ : ۹). [مقامی].

دمبل / دمّل (ضم د ، سک م ، فت ب / فت م بشد) امذ.
(جراحی) ایسا پھوڑا جس میں منہ نہ بنے اور مواد پھیل کر سوجن بڑھ جائے اس کا مواد نکالنے کے لیے چیرا لگانے کی ضرورت ہوتی ہے (اپ و ، ۷ : ۱۲۹). [رک : دنبل].

دمبھ (فت د ، سک م) امذ.
۱. دھوکا ، مکر ، فریب. ماں ایمان بڑھاپا موت دمبھ موہ بھرم آدسب بکار دیہہ کے سنجوگ سے ہوتے ہیں (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷). ۲. ظاہرداری ، بناوٹ ، دوروئی ؛ بدی ؛ شرارت ؛ غرور ، گھمنڈ ، شیخی ، ڈینگ ؛ نمود ، نمائش (جامع اللغات). [س : دمبھ दम्भ].

ـــــ بکّی (ـــــ فت ب ، شد ک) امذ.
شیخی باز ، ڈینگیں مارنے والا (پلیٹس). [دمبھ + بکّی (رک)].

دمبھی (فت د ، سک م) صف.
۱. دھوکا دینے والا ، مکار ، شیخی باز ، جھوٹا اور دمبھی تو میں ہوں کہ یوں ہی بزم ہستی بنا بیٹھا ہوں (۱۹۳۱ ، تنہا راما ، ۱۹۱). ۲. مغرور ، گھمنڈی (پلیٹس). [س : دمبھی दम्भी].

دمباشین (فت د ، سک م ، ی مع) امذ ، ج.
(حیاتیات) خون جاری کرنے والے جسیمے ، خونی جسیمے

خوشنی تروونے ... مختلف قسم کے دمپتیں بنانے ہیں (۱۹۶۹ء، راشی خرد حیاتیات، ۳۰۹)۔ [دم ← حون ، نہیں (ک) ، ت ، لاحقۂ نسبتہ]

دمپت (فت د ، سک م ، فت پ) امذ.
زن و مرد ، زن و شو ، زوجین (ہندی اردو لغت)۔ [س : दम्पत]

دمپتی (۱) (فت د ، سک م ، فت پ) امذ.
جورو اور خاوند کا جوڑا ، زن و مرد ، زوجین (پلیٹس)۔ [س : دمپتی]

دمپتی (۲) (فت د ، سک م ، فت پ) امذ
گھر کا مالک ، حاکم (پلیٹس)۔ [س : دمپتی दम्पति]

دمپل (فت د ، سک م ، فت پ) امذ.
ایک درخت کا نام جسے دیپول بھی کہتے ہیں انگ : (پلیٹس)۔ [پ : دمپل दमपल]

دمچا (فت د ، سک م) امذ.
رک : دمچال (۱ ب و ، ٦ : ۱۰۷)۔ [مقامی]

دمچال (فت د ، سک م) امذ.
(کاشت کاری) کھیت کی حد بندی کی منڈیر ، مینڈ ، ڈول ، آڑ (اپ و ، ٦ : ۱۰۳)۔ [مقامی]

دُمچی (ضم د ، سک م) امث.
۱. **تسمہ جو زین کے پچھلے حصے سے جڑا ہوتا ہے دُم کے نیچے سے گزرتا اور زین کو آگے کی طرف جانے سے روکتا ہے** لید خورہ.

ترنگوں بہ اٹھی کنک زین بھائے
لگا ماں بہر موں میں دمچیاں بنائے

(۱۵٦۹ء ، حسن نامہ ، ۱۰۷)۔

پاس پہنچے گی آ کے جب جاپا
دیوے دمچی گدھے کی دم میں پنہا

(۱۸۱۰ء ، مثنوی بہشت گلزار ، ۲۷)۔ ساز ، راق ہوری دمچی لگام نہیں لگانے (۱۸٦۲ء ، شبستان سرور ، ۹۰)۔ ایک اور چیز جس کا نام دمچی ہے جو وہ سری دم کے نیچے باندھ دیتا ہے (۱۹۰۰ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۴ : ۳٦۰)۔ ۲. **پشت کا پچھلا حصہ یا اس کی ہڈی ، عصعص ، دم پشت کے نیچے کے حصہ والی مثلث ہڈی** اور جانوروں کی دمچی میں بہت زیادہ مطابقت ہے۔ (۱۸۸۹ء ، رسالہ حسن ، فروری ، ۲۰)۔ ۳. **کسی شے کا باہر نکلا ہوا سرا یا نوک** اس کی لٹ کیھٹ دمچیاں اپنے مخصوص انداز میں کوٹ کے کھردرے کالر پر کھڑی ہوتی تھیں۔ (۱۹۷۰ء ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ٦٦)۔ [دم + ف : چی ، لاحقۂ تصغیر]

—— کی ہڈی امث.
دم گزا ، (گھوڑے کی) سرین کی ہڈی ، عصعص. عصعص کی ہڈی کا آخری حصہ جسے دمچی کی ہڈی کہتے ہیں (۱۹۳۷ء ، جراحیاتِ بزاوی ، ۲۰۰)۔ سری ستون کے پچھلے سرے پر دمچی کی ہڈی...

جو آہنی تہ کے مہروں کی مختصر شکل ہے (۱۹٦۵ء ، معارفِ حیوانات ، ۲ : ۱۰۷)۔

دمدماتا ف.
دبدبہ ہے (قدیم اردو کی لغت)۔

دمدمانا (فت د ، سک م ، فت د) ف م.
کسی چیز کو ہلانا ، جنبش دینا ، حرکت دینا (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [دمدمہ ← نا ، لاحقۂ مصدر]

دمدمہ (فت د ، سک م ، فت م) امذ.
۱. (۱) **عارضی قلعہ (جو تھیلیوں میں مٹی بھر کر اور انہیں چاروں طرف چن کر بنا لیا جاتا ہے) ، مورچہ ، دھس ، بندوقچیوں کی پناہ گاہ** ایک توپ قلعہ شکن جویس ہی دمدمے پر رکھی ہوئی تھی (۱۸۴۷ء ، نتائج المعانی ، ۳۰۱)۔

سیکڑوں ٹینک ، دمدمے ، توپیں
ہم اُٹھتے ہوئے ہوائی جہاز

(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۲۳۹)۔ (۲) **چبوترہ ، مچان ، منڈیر** اگر بڑی شاخ ہے تو اس کے نیچے ایک دمدمہ یعنی چبوترہ ایسا اونچا باندھیں کہ شاخ سے مل جائے (۱۸۳۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۰)۔ درخت کو سہارا دینے کے لیے اس کے درمیانی حصے تک ایک دمدمہ بنایا گیا ہے (۱۹۲۱ء ، مناقب الحسن رسول نما ، ٦۷)۔ ۲. (۱) **رونق ، چہل پہل ، ہنگامہ**

دم کے ہیں سب دمدمے جب دم نہیں تو کچھ نہیں
ساری دنیا ہیچ ہے جب ہم نہیں تو کچھ نہیں

(۱۹۲۹ء ، کلیات بیتی ، ۲۰۱)۔ یہاں ... دو چار جو دو تہائی دیتی تھیں ان کے بھی دمدمے گھٹ گئے تھے۔ (۱۹٦۳ء ، دلی کی شام ، ۵۱۵)۔ (۲) **شور و غل ، آواز**

وہ دمدمہ دمامے کا قانون جنگ پر
وہ زیر و بم کا شغلہ کبھہ زیر و کبھہ زبر

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۹۱)۔ ۳. (۱) رک : **دمامہ ، نقارہ** یہ حضرات ... اس کی شہرت ان ہی دمدموں اور نقاروں کے ساتھ گرتے جو ان کا خاص وظیفہ رہا ہے۔ (۱۹۷۰ء ، برش قلم ، ۳۰۵)۔ (۲) **نقارے کی جوڑی میں دائیں یعنی سیدھے ہاتھ کی طرف کا طبل اور اس طبل کی آواز** آخر کار دمدمۂ دمنہ شیر کے دل میں اثر کر گیا (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۱۰۸)۔

ہر دم یہ طبل چرخ سے پیدا ہے دمدمہ
یاں بھی نبی کے دین کا ڈنکا ہے جابجا

(۱۸۹۳ء ، ریاض شمیم ، ۱ : ۱۰)۔ ۴. **دکھاوا ، نمود ، نمائش ، شہرت ، غوغا ، توپ کا شور ، گھمنڈی** (جامع اللغات ، پلیٹس)۔ ۵. **حیلہ ، فریب ، دھوکا ، جادو ، افسوں** جب دمدمہ اور افسوں اوس نطفہ دکرکوں کا نہ چلا قیقوس کے مار ڈالنا دل میں مصمم کیا۔ (۱۸۳٦ء ، سرور سلطانی ، ۲۷٦)۔ [ف : دمدمہ (دم + دم + ہ)]

—— باندھنا/بنانا ف م.
مورچہ بنانا ، خندق کھودنا ، لڑائی کے لئے ڈھس تیار کرنا ، امیر...

دمدمہ باندھ اُسی طرف سے پلہ کر کے قلعہ پر چڑھ گیا اور فتح ہوئی (١٨٠٢ ، سیر عشرت ، ١٣٨). حکیم جعفر خاں نے ایک دمدمہ بنایا جس کا طول دس گز ... تھا (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٧ : ٢٠٠). شہر کے دمدمے اور مورچے جو روس کے انجینیروں نے ... بنائے تھے (١٩٠٣ ، محاربات عظیم ، ٣٢). [دمدمہ + باندھنا / بنانا (رک)].

---بننا ف ل.

دمدمہ بنانا (رک) کا لازم ، مورچہ بننا. جنوبی رخ دونوں پہلوؤں پر ... توپیں بھرنے کے لیے دمدمے بنے ہوئے تھے (١٩٣٢ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ٩٦). خندق کھدی تھی دمدمہ بنا تھا (١٩٤٨ ، گار جہاں دراز ہے ، ١ : ٤٧). [دمدمہ + بننا (رک)].

---لگانا محاورہ.

دمدمہ باندھنا ، مورچہ بندی کرنا ، **لڑائی کے لیے مورچہ بنانا.** قلعہ کا محاصرہ کیا مورچال باندھے و دمدمے لگائے (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٩ / ١٠ : ١٥٥).

دَمَرَک / دَمَرکھ (فت د ، سک م ، فت ر) امذ (مت : دمرکی).

چمڑے کا گول ٹکڑا جو تکلے میں لگایا جاتا ہے ، دمکڑا.

کہیں ہاں انٹری تانت کڑی ، کہیں دمرکھ ، چرخ ٹکلا ہے

کہیں روک ، روپیا ، خوردہ ہے ، کہیں کوڑی پیسا ، ٹکا ہے

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٠٠). مال کے ٹکڑے ٹکڑے دمرک کا پتہ نہیں (١٩٢٢ ، گوڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دے دی ، ٥٦). [دم (رک) کی تصغیر].

دَمَری (فت د ، سک م) امث.

رک : **دمڑی (پیشتر).**

دَمڑا (فت د ، سک م) امذ.

١. **سونا ، چاندی ، نقدی ، دولت.**

دانا ہوئے مالدار دیوے دمڑا دام

دانا مرشد مجھ دیا توشہ حق کا نام

(١٥٩٥ ، گنج شریف ، ١٨٩).

کہا بی بی نے نہیں ہے نکّی کو لاج

میں بیچوں اسے کھوٹے دمڑوں سے آج

(١٨٠١ ، مجموعۂ ہندی ، ٩٣). ٢. **دمڑی** (رک) (قدیم اردو کی لغت). [دمڑی + ا ، لاحقۂ تکبیر].

دَمڑچا (فت د ، م ، سک ڑ) امذ.

(پتنگ سازی) پتنگ جس کی قیمت ایک دمڑی ہو (نوراللغات). [دمڑ (دمڑی کی تخفیف) + چا ، لاحقۂ نسبت].

دَمڑچل (فت د ، م ، سک ڑ ، فت چ) امذ.

(پتنگ سازی) رک : **دمڑچا** دمڑچل ، ڈھیل جل پتنگ ، بڑی ... کی دیتا ، بیسوں قسم کی گڈیاں ان کے پاس تیار رہتیں (١٩٨٥ ، بزم خوش نفساں ، ٢٠). [دمڑچیل (رک) کی تخفیف].

دَمڑچی (فت د ، م ، سک ڑ) امث.

١. رک : **دمڑچل.** بازاری لونڈے لاڑی بھی اڑاتے ایسی دمڑچی اور دھیلچی کنکیاں بڑھائے رہا کرتے ہیں (١٩٠٥ ، گلدستۂ تیج ، ٩٠). ٢. **ارزاں ، حقیر ، معمولی.** انہیں ایسی دمڑچی لونڈیوں سے بھلا کیا دلچسپی ہو سکتی تھی (١٩٠٩ ، جھرجھرے ، ١٩٠). [دمڑ (دمڑی کی تخفیف) + چی ، لاحقۂ نسبت].

دَمڑچے (فت د ، م ، سک ڑ) امذ ، ج.

دمڑچا (رک) کی مغیرہ حالت ، **تراکیب میں مستعمل.**

---خرچنا محاورہ.

خرید کرنا ، دام لگا کر مول لینا (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

دَمڑچیا (فت د ، م ، سک ڑ ، کس چ) امذ (مرچ دمڑچیہ).

(پتنگ بازی) رک : **دمڑچا.** دمڑچیہ ، **کنکوے** ، چھوٹی ننھی ایک ہی ڈور پر اُڑائے پھرتے (١٩١٥ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ٥٨). [دمڑچی + یا ، لاحقۂ نسبت].

دَمڑچیل (فت د ، م ، سک ڑ ، ی مع) امث.

(پتنگ سازی) رک : **دمڑچل** (اب و ، ٢ : ١٠٠). [دمڑچی + ل ، لاحقۂ صفت].

دَمڑکا (فت د ، سک م ، فت ڑ) امذ.

رک : **دمرک.** دمڑکا ... ایک چھوٹا سا گول پیسہ کی برابر ... سخت چمڑے کا ٹکڑا ہوتا ہے جس کو عورتیں سوت کاتتے وقت تکلے میں پہنا دیتی ہیں (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٦٥). [دمرک (رک) کی ایک شکل].

دَمڑکھ (فت د ، سک م ، فت ڑ) امذ.

رک : **دمرک** (اب و ، ٢ : ١٠٥). [مقامی].

دَمڑو (فت د ، سک م ، و مع) امذ.

رک : **ڈمرو.** سندری کنڈل ان کے کانوں میں پڑے ہیں ... سنگی اور کانور دیس کے جادوگر دمڑو بجاتے ہیں (١٩٠١ ، طلسم ہوش ربا ، ٣ : ٣١). ف : بجانا. [ڈمرو (رک) کا متبادل املا].

دَمڑی (فت د ، سک م) امث.

١. **پیسہ کا چوتھائی (یا آٹھواں) حصہ ، چھدام.**

ہے ملتا جو میں دمڑی کچھ دیکھا کر کہی تو بول بولیں

کرو بوہات لونڈیاں سوں نظر کس کی ہے دمڑی پر

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٩٧).

دمڑی میں منہ کو میٹھا بچھا کو پیارے کرنا

دو تل کے پکوڑے آگے ہمارے دھرنا

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٣٠).

نانی نے پوچھا کہ پیسہ پایا کا

دمڑی نہ کسی سے میں نے ہاں گے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٣٠). اس شخص سے قلم واپس لے لیا تو

اللہ کا شکر ادا کیا... وہ قلم صرف دو دمڑی کا تھا۔ (١٩٨٥ء، روشنی، ١٠٢)۔ ٢. چوتھا حصہ ، چوتھائی (نوراللغات)۔ ٣. پچیس کوڑی ہیکھی (ماخوذ : نوراللغات)۔ [پ : دمڑی दमड़ी]۔

---بھر اِعْتِبار نہیں فقرہ۔
بالکل اعتبار نہیں (مہذب اللغات)۔

---دَمڑی (---فت د ، سک م) امث۔
کوڑی کوڑی ، کم سے کم ، مکمل رقم ، کُل رقم ، پیسہ پیسہ (ماخوذ : فیروزاللغات)۔ [دمڑی + دمڑی]۔

---دَمڑی کو مُحْتاج ہونا محاورہ۔
کوڑی کوڑی کا محتاج ہونا ، بہت مفلس ہونا۔ اشرفی ، نوٹ ، روپے میرے پاس اگر ہوں بھی تو کیا فائدہ میرے کروڑوں بھائی تو دمڑی دمڑی کو محتاج ہیں۔ (١٩١٧ء، بیوی کی تعلیم، ٣٢)۔

---کا صف۔
بہت کم قیمت کی ، معمولی (فیروزاللغات)۔

---کا بَبّوا امذ۔
حقیر ، احمق ، بیوقوف ، کم عقل۔ ریاست کے تیور ہی اور ہیں وہ خم و دم ہی اور ہیں تم تو دمڑی کے ببوے ہی بنے رہو۔ (١٨٨٠ء، فسانۂ آزاد، ١ : ١٣٣)۔

---کا بَرْتَن ٹھوک بَجا کَر لینا محاورہ۔
ادنیٰ چیز بھی دیکھ بھال کر لینی چاہیے ؛ ہر ایک کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔ ایسے معاملوں میں جلدی کرنا ٹھیک نہیں دمڑی کا برتن بھی ٹھوک بجا کر لیتے ہیں۔ (١٨٧٩ء، زینت العروس، ٥٠)۔

---کا (کے) بَنے باز امذ۔
بنا باز ، گلڑے کی شکل کا کھلونا جس سے بچے کھیلتے ہیں۔ آسمان کی طرف دیکھ کر دعائے وصل مانگنے ، غرضیکہ آدمی سے دمڑی کے بنے باز نظر آئے۔ (١٩١٥ء، سجاد حسین، کایا پلٹ، ٩١)۔

---کا پُوسْتی امذ۔
پوستی کا کھلونا ، کاغذ کا بنا ہوتا ہے ہوا سے اس کا سر ہلتا ہے۔ مطلب ہے نکمّے آدمی سے (جامع اللغات)۔

---کا چَراغ امذ۔
بے وقعت چیز۔

> غیر یوں شامل وہاں ہیں جس طرح
> خانۂ سلطاں میں دمڑی کا چراغ

(١٩١١ء، ظہیر د، ٢ : ٦٣)۔

---کو نَہ پُوچھنا محاورہ۔
بے وقعت ہونا ، حقیر ہونا۔ باغ حسن میں خزاں آنے کی یہ مستی دماغ سے اڑ جائے گی کوئی دمڑی کو نہ پوچھے گا۔ (١٨٩١ء، طلسم ہوش ربا، ٥ : ١٢٢)۔

---کی اَرْہَر ساری رات کَھڑَر کہاوت۔
معمولی بات پر شیخی (جامع اللغات)۔

---کی بُڑھیا بارَہ ٹَکے کی پِتّیا کہاوت۔
بہت خرچ اور تھوڑا نفع (نجم الامثال، ٢٠٧)۔

---کی بُڑھیا ٹَکا سَر مُنْڈائی کہاوت۔
کم قیمت چیز خرچ زیادہ ، وہ چیز جس پر قیمت سے زیادہ خرچ بیٹھے۔ چاہتا یوں رجسٹری کروا کر بھیجوں مگر یہ سمجھ کر نہیں بھیجتا کہ دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی۔ (١٨٨٣ء، مکتوبات آزاد، ٩٧)۔

> مجھ کو مثل فوراً یاد آئی
> دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی

(١٩٢٦ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ١١، ٢ : ٣)۔

---کی بُلْبُل ٹَکا چُھٹوائی کہاوت۔
رک : دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی (نجم الامثال، ٢٠٧)۔

---کی بُلْبُل ٹَکا ہُسکائی / ہُشکائی کہاوت۔
رک : دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی۔ تنک کر کہا اونی دمڑی کی بلبل ٹکا ہسکائی ہم اپنے آپ ہی لیں گے۔ (١٨٨٠ء، فسانۂ آزاد، ٣ : ٢٢٦)۔

---کی پاگ اَدھیلی کا جُوتا کہاوت۔
اُلٹی باتیں ، جن چیزوں پر خرچ زیادہ ہونا چاہیے ان پر کم اور جن پر کم ہونا چاہیے ان پر زیادہ (جامع اللغات)۔

---کی چُوں چُوں (---و مع ، و مع)۔ (الف) امث۔
بچوں کا ایک کم قیمت کھلونا (جس کے ہلانے جُلانے سے چُوں چُوں کی آواز نکلتی ہے)۔

> صدائے کوز سے جرکیں یہاں دمڑی کی چوں چوں ہے
> تری پھسکی کی یہ آواز نقارے کی دوں دوں ہے

(١٨٣٠ء، جرکین، د، ٦٠)۔ (ب) صف۔ بکواسی آدمی (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---کی حُقّیا امذ۔
لکھنؤ میں مٹی کا تیار بھرا بھرایا حقہ جو پیسے دو پیسے میں فروخت ہوتا تھا ، دمڑیا حقہ۔

> آدم اک دمڑی کی حُقّیا کو ہے عاجز سدا
> ہم کو کیا کیا پیچواں اور گُڑگُڑی پر ناز ہے

(١٨٣٠ء، نظیر، ک، ١ : ٦٣)۔

---کی دال آپ ہی کُٹْنی آپ ہی چِھنال کہاوت۔
غریب آدمی ہمیشہ بد حقیقت سمجھا جاتا ہے (نجم الامثال)۔

---کی دال بُوا پَتْلی نَہ ہو کہاوت۔
(طنزاً) کنجوس عورت کی ہجو میں کہتے ہیں (لغات النساء، ١٠٨٥)۔

---- کی رُوئی منگوائی ٹکا دیا اس کی دُھنوائی کہاوت.
کم قیمت چیز پر زیادہ خرچ ہونا (نجم الامثال ، ۲۰۷).

---- کی کوڑی چلی سو اُدھار کہاوت.
کسی بے وقعت چیز پر انحصار کرنے کے موقع پر مستعمل. «دمڑی کی کوڑی چلی سو ادھار ، سکّی نکیہ پر عمرنا پانڈارہ وہی مثل ہے (۱۸۸۶ ، جسٹس کنور سین (حباب کے ڈرامے ، ۳۶۷)).

---- کی گُڑیا ٹکا ڈولی کو کہاوت.
اصل سے بالائی خرچ زیادہ (محاورات ہند ، ۱۰۵).

---- کی گُڑیا ٹکا سر مُنڈائی کہاوت.
رک: دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی. دمڑی کی گڑیا ٹکا سر منڈائی یہ مثل اسی واقعہ یعنی چیز معاوضہ کی قیمت گراں بار ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے. (۱۹۰۷ ، علم المعیشت ، ۱۳۳).

---- کی گھوڑی چھ پَسیری دانہ کہاوت.
چیز کی قیمت کم مگر اس پر خرچ زیادہ (مہذب اللغات).

---- کی لَونگ/لَونگیں بَنیا کھائے یہ گھر رَہے کہ جائے کہاوت.
(طنزاً) کسی شخص کی بخیلی پر کہتے ہیں. بقول شخصے ... دمڑی کی لونگ بنیا کھائے یہ گھر رہے کہ جائے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۹۰). تم نے کیوں ڈنڈی ترازو ہاتھ سے چھوڑی ... دمڑی کی لونگیں بنیا کھائے یہ گھر رہے کہ جائے. (۱۹۰۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۲ ، ۱ : ۱۰).

---- کی نہاری میں ٹاٹ کے ٹُکڑے کہاوت.
سستی چیز خراب ہوتی ہے . کہتے ہیں ایک آدمی نے دمڑی کی نہاری لی اس میں سے ٹاٹ کا ٹکڑا نکلا دکاندار سے شکایت کی تو اس نے کہا کہ دمڑی کی نہاری میں کیا زربفت کا ٹکڑا نکلتا (جامع اللغات).

---- کی ہانڈی/ہَنڈیا گئی کُتّے کی ذات پَہچان لی /پہچانی کہاوت.
نقصان اٹھانے کے بعد تجربہ حاصل ہوا ، کچھ کھونے کے بعد پایا. عمرن بد دماغ ہو گئی اور بول چال میں دیکھ لیا دمڑی کی ہنڈیا گئی کتے کی ذات پہچان لی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۷۰).

---- کی ہانڈی لیتے ہیں تو اُسے بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں کہاوت.
کوئی معمولی چیز بھی لو تو اچھی طرح جانچ کر لو : ہر کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے (مہذب اللغات ؛ نور اللغات).

---- کے تین تین کہاوت.
بہت سستا ، نہایت ارزاں ، کوڑیوں کے مول (مہذب اللغات).

---- نہ جائے اَگرچہ چمڑا جائے فقرہ.
رک : دمڑی نہ جائے پر چمڑی جائے (محاورات ہند ، ۱۰۸).

---- نہ جائے پَر (چاہے) چَمڑی جائے فقرہ.
بڑا بخیل ہے ایذا سہتا ہے لیکن کوڑی خرچ نہیں کرتا (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

دَمڑے (فت د ، سک م) امذ ؛ ج.
دمڑا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت؛ تراکیب میں مستعمل ، دام ، رقم ، روپے (نور اللغات).

---- خَرچنا محاورہ.
دام لگا کر مول لینا ، خریدنا (جامع اللغات).

---- سیدھے کَرنا محاورہ.
پیسے کھرے کرنا ، فائدہ اُٹھانا ، مطلب نکالنا ، اُلّو سیدھا کرنا. ہکیں ہم دمڑے یہ سیدھے کریں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۳).

---- کَرنا محاورہ.
بیچنا ، سستا بیچنا ، بیچ کر نقد روپے کر لینا. (جامع اللغات).

دَمڑِیا حُقّہ (فت د ، م ، سک ڑ ، ضم ح ، شد ق بفت) امذ.
(بھٹیارے برداری) کسی زمانے میں لکھنؤ میں مٹی کا تیار بھرا بھرایا حقہ بازار میں پیسے دو پیسے میں فروخت ہوتا تھا حقے کے شوقین اسے ہاتھ میں لیے چلتے پھرتے رہتے اور ختم ہونے پر پھینک دیتے جس طرح آج کل سگرٹ کا رواج ہے (ا پ و ، ۲ : ۱۰۰). [دمڑی + ا ، لاحقۂ تصغیر + حقہ (رک)].

دُمسا (ضم د ، سک م) امذ.
(کاشت کاری) وہ بیج جو جڑ زمین میں چھوڑ کر خود پھناؤ کی صورت میں باہر نکل آئے ، یعنی زمین کی نمی سے جڑ بڑھ کر زمین میں اور دانہ نکل کر اوپر آ جائے (ا پ و ، ۶ : ۶۵). [مقامی].

دُمَش بَرداشتَم مادہ بَرآمَد فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
کھودا پہاڑ نکلا چوہا ، جب کسی کی قلعی کھل جائے تب کہتے ہیں (جامع اللغات).

دَمع (فت د ، سک م) امذ ؛ ج دمعہ.
۱. آنسو (خواہ غم کے ہوں یا خوشی کے).

بُعد کی محنت سے ہے بحد عین کو سیلان و دمع
رعد کی شفقت سے گویا عین کو طوفان ہمع
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۵).

بوالہوس انجمن عشق مجازی میں ہوں جمع
ہم ہیں شیدائے نبیؐ صاحب تاثیر ہیں دمع
(۱۸۷۲ ، عاشق خاتم النبیین ، ۱۵۹).

اس وقت بہائے ریزش دمع
دل کی سب قوتوں کو کر جمع

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۲۲). ۲. رونا ، آنسو کا ٹپکنا (اسٹین گاس). [ع : (د م ع)].

ـــــ الکَرْم (ـــــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، سک ر) امذ ؛ ـــ دمعۃ الکرم.
انگور کا پانی ، انگور کا رس. جو پانی کہ درخت رز سے ٹپکتا ہے اسکو دمع الکرم کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۹). ایک قسم کی شراب ہے مگر اطبا کی اصطلاح میں مراد اس سے دمعۃ الکرم ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۵). [دمع + رک : ال (۱) + ع : کَرْم ـ انگور].

دَمْعَہ (فت د ، سک م ، فت ع) امذ.
۱. آنکھوں کی ایک بیماری جس میں آنکھوں سے پانی بہتا رہتا ہے ، ڈھلکا. گل چشم (پھولہ) اور دمعہ ... ناخنہ کے ازالہ کے لیے آنکھوں میں لگاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰۸). ۲. آنسو یا پانی کا قطرہ ؛ نچوڑا ہوا پانی ؛ رس ، عرق.

مشک ہے عنبر ہے نکتار ہے
دمعۂ عنقود ہے ماہ شبی

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۰). [ع : (د م ع)].

ـــــ الاَصْل (ـــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ص) امذ.
رک : دمعہ معنی نمبر ۲ ؛ رس ، عرق. جو کچھ اوپر تیرتا ہے وہ عصارہ ہے جسے دمعہ اور دمعۃ الاصل کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۰۱). [دمعہ + رک : ال (۱) + اصل (رک)].

دَمَک (فت د ، م). (الف) امث.
۱. چمک ، آب و تاب ، روشنی ؛ تمتماہٹ.

کیا زین مرصع کی چمک اور دمک ہے
کیا ہیکل روشن کی جھلک اور جھبک ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۷ : ۳۳).

خوشنما ہے سلک گوہر کی دمک
دلربا ہے جلوۂ برق فلک

(۱۹۲۰ ، مطلع انوار ، ۱۲۲). گنبھوؤں کے اوپر جو دمک یعنی گلو نظر آتا ہے وہ ہلکے بنفشئی رنگ کا اور بہت نمایاں ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، جدید طبیعیات ، ۲۰۱). ۲. تازگی ، رونق.

خیال بوسہ کیا کس سیاہ دل نے کہ آہ
دمک ہے نیل کی سرخی میں آج تجھ لب کی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۰). اس کے چہرے کی دمک سورج کو ماند کر رہی تھی. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۱۰). ۳. پُرجوش جذبہ (پلیٹس). ۴. تپش ، گرمی ، دہک ، روشنی ؛ گرم ہوا کا جھونکا. سفید فاسفورس ... لہسن کی بو کا دھواں خارج کرتا ہے لیکن یہ دمک صفر درجے پر ختم ہو جاتی ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۲۸۹). ۵. سرخی ، چہرے یا سونے کی تمتماہٹ.

ذروں کی ضو سے مہر جہاں تاب زرد تھا
مٹی میں یہ دمک تھی کہ کندن بھی گرد تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۰). ۶. رک : دھمک. نقارہ کی دمک ... سے برف پڑنے لگتی ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۵۲).

(ب) صف ؛ امذ. ۱. پلانا ، سدھانا ، مطیع بنانا ، سدھانے والا ، قابو میں کرنے والا ؛ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والا ؛ برگزیدہ انسان ، فوق البشر صفات رکھنے والا ، ہیرو (پلیٹس). ۲. (لوہاری) لوہار کی بھٹی کی دھوکنی کا گاؤ دُم وضع کا لمبوترا منہ جو عام طور سے ایک خاص قسم کی مٹی کا بنایا جاتا ہے جو آگ کے اثر سے خراب نہیں ہوتا (ا پ و ، ۸ : ۷). [پ : دمک].

ـــــ اُٹھنا محاورہ.
چمک جانا ، یکایک دمکنا ، روشن ہو جانا ، سرخ ہو جانا. میں نے دیکھا کہ وزیراعظم کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا تھا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۸۳).

ـــــ چُون (ـــــ و مع) امث.
(آتش بازی) آتش بازوں کی اصطلاح ، مراد : بارود یا پھلجھڑی میں لوہ چون کے ذرات کے پھٹنے کی تڑپ اور چمک یا تڑپتی ہوئی چمک (ا پ و ، ۸ : ۷۸). [دمک + چُون (رک)].

ـــــ دمک رَہ جانا ف ل ، نیز محاورہ.
(چہرے کا) تمتمانا ، دمکنا ، چمکنا ، تازہ ہو جانا.

جھونکا لگ گیا جب ہوا کا جوڑی پھلا کی اڑ جائے
گھونگھٹ اُٹھے جب رانی کا چہرہ دمک دمک رہ جائے

(۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۲).

ـــــ دمک کے م ف.
چمک چمک کر ، روشن ہو ہو کر.

شرارِ آسمانِ شب دمک دمک کے سو گئے

(۱۹۲۵ ، نغمہ زار ، ۱۲).

دَمْکا (فت د ، سک م) امذ.
(کاشت کاری) پہاڑی ٹیلا جو مزروعہ آراضی کے بیچ میں واقع ہو (ا پ و ، ۶ : ۶۵). [مقامی].

دَمْکانا ف م.
چمکانا ، روشن کرنا ، اُجالنا. روشنی کی شعاعیں ، جواہرات کو دمکا دیتی ہیں. (۱۹۲۳ ، نگار ، ۳ ، ۲ : ۱۰۳). [دمک + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَمْکڑا / دَمْکھڑا (فت د ، م ، سک ک / سک کھ) امذ.
رک : دمڑک (پلیٹس). [دمک + ڑا (زائد)].

دَمْکَل (فت د ، سک م ، فت ک) امذ.
رک : دمکلا (پلیٹس). [دم ـ دبانا + کَل ـ مشین کا پُرزہ].

دَمْکَلا (فت د ، سک م ، فت ک) امذ.
۱. پانی چڑھانے کی دخانی مشین ، گوپیا صاحب نے ایک دمکلا بھی تجویز کیا جو کل کے زور سے چل کر پانی کو اس خانے سے نکالتا جائے. (۱۸۶۱ ، تذکرۃ العاقلین ، ۱۱). ۲. وزن اٹھانے

کا آلہ ، کرین ؛ آگ بجھانے کا انجن ، پچکاری ، پمپ (پلیٹس).
[پ : دمکلا दमकला].

دَمکَلّا (فت د ، سک م ، فت ک ، شد ل) امذ.
(لوہاری) لوہے یا کسی دوسری دھات کی سلاخ میں چوڑیاں بنانے کی فولادی پٹی جس میں حسب ضرورت چھوٹے بڑے اور باریک موٹے خار بنے ہوئے ہوتے ہیں (اب و ، ۸ : ۷). [دمکلا (رک) کا بگاڑ].

دَمکنا (فت د ، م ، سک ک) ف ل.
۱. چمکنا ، درخشاں ہونا ، تاباں ہونا.

اے تن خبث دمکتاج اچھے گر تو بنا کوچ
کہ آشفتہ او سلطان نہ ہوتا جو برین شخص

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۵ (ب)).

رنگ نیلم کی شکل سے دمکے
گال پر داغ ایک نگ چمکے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۲۵).

گہر ہا کے جگہ کیا زلف میں سیماب سا دمکا
دل عاشق بھی یکسر کرمک شب تاب سا دمکا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۶۲). آسمان پر ستارے دمکنے لگے ملائک تماشے کے لیے آئے. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۶۳). ۲. (مجازاً) شاداب ہونا ، بارونق ہونا. اہل جنت کو جن کے چہرے خوشی سے دمکتے ہوں گے یہ آواز سنائی دے گی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۸۳۵). ۳. سانس لینا ، آواز پیدا کرنا.

مر چلا ہے دودھ بن بالک نہ کچھ باقی رہا
کب تلک اس میں رمق دم کا دمکنا دیکھیے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۶). [دمک + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَمکوڑا (فت د ، سک م ، و مج) امذ.
ٹیلہ ، پہاڑی ، دمکا. وہ دیکھیے جہاں ایک جوگی ... کا آدھا جسم دمکوڑے میں دھنس گیا ہے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (ترجمہ) ، ۱۷۳). بلکہ چیونٹوں کے ایک اونچے سے دمکوڑے کے پاس کھڑا اُسے بُلا رہا تھا. (۱۹۸۲ ، ڈنگو ، ۷). [مقامی].

دَمَل (فت د ، م) امذ (قدیم).
(موسیقی) طبل (رک). ہندی آلات موسیقی کے یہ نام دیے ... دمل ، مندل (طبل). (۱۳۳۳ ، بحرالفضائل (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۱۷)). [مقامی].

دُمَل / دُمَّل (ضم د ، فت م / شد م بفت) امذ.
رک : دنبل ، پھوڑا.

تھا یک مندہ عرب میں بُوبرا نام
تھا دُمَل سے بہت حیران وہ ناکام

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۷).

دمل و حکہ اور خارش و داد
کر رہی تھی جدی ہی یہ بیداد

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۱۰۵). یہ دمل (تپوری) کے قریب قریب ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۳ : ۵۱).
[ع : (د م ل)].

ـــ لِثَّی کس اضا (ـــ کس ل ، شد ث) امذ.
(حیاتیات) اوپری پھوڑے کو جو دانت کی جڑ اور مسوڑھے کے درمیان بن جائے دمل لثی کہتے ہیں (احشائیات (ترجمہ) ، ۸۹).
[دمل + ع : لِثہ ـ مسوڑھا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَمْلَہ (فت د ، سک م ، فت ل) امذ.
حشرات الارض میں سے ایک کیڑا جو مکڑی کی طرح ہوتا ہے رنگ زرد اور پیٹ بڑا ہوتا ہے ، اور ہاتھ پاؤں بھی بڑے ہوتے ہیں. بدن پر سفید اور سیاہ نقطے ہوتے ہیں چڑیا کے قد و قامت میں بھی ہوتا ہے جس کی آواز بھی چڑیا کی سی ہوتی ہے سانپ کو کاٹ لیتا ہے تو وہ مر جاتا ہے ، رتیلا ، مکڑا. اولیں حیاتی عہد کے پہلے بیس کروڑ سال بے ریڑھ حیوانات کا زمانہ تھا جن میں اسفنج ، مونگے دملہ اور بچھو شامل ہیں. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۹). [مقامی].

دُمَّلی (ضم د ، شد م بفت) امث.
ایک چھوٹی پھنسی یا ورم (پلیٹس). [دُمَّل + ی ، لاحقۂ تصغیر].

دَمَن (۱) (فت د ، م). (الف) امذ.
۱. ٹیلا ، مٹی کا بڑا تودہ ، چھوٹی پہاڑی.

پھر چراغ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن
مجھ کو پھر نغموں پہ اُکسانے لگا مرغ چمن

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۴۸).

شہباز بن کے گرتے ہو اپنے شکار پر
گونجیں تمہارے نعروں سے کوہ و تل و دمن

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۳۵). ۲. عاشق ، محبت کرنے والا ؛ معشوق ، محبوب.

جدا آراستہ تر انجمن کو
لگے دینے ہوس اپنے دمن کو

(۱۸۸۱ ، مثنوی نلدمن ، ۱۹). ۳. راجہ نل کی محبوبہ کا نام.

ہوا نل جو بے اختیار دمن
اسے کب خوش آوے ہے چندر بدن

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۷۹).

نہ بانی عشق کی ہاں زن پرست نے فرصت
کہ نل کو عمر بھر اپنی دمن کی فکر رہی

(۱۸۸۰ ، شہیدی ، د ، ۷۷).

خوب رُوئی تری مشہور ہوئی عالم میں
لوگ افسانۂ عذرا و دمن بھول گئے

(۱۹۰۰ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۹۹). (ب) است (شاذ). آگ.

حضرت کے ہر سینے میں رکت کی لگی دمن
سارا حرم پڑا ہے ہزاراں ہزار حیف

(؟ ، بیاض مراثی (اکبر) ، ۳). [ف : دمیدن (علم) کی تخفیف].

دَمَن (۲) (فت د ، م). (الف) صف نیز امذ.
۱. شدید ، بے پناہ ، نا قابلِ مزاحمت ؛ بے جذبہ ، بے جوش ، جذبات سے خالی ؛ **ایک پھول کا نام** (دونا) (پلیٹس). ۲. **وہ فوق البشر صفات کا حامل شخص جو اپنے جذبات پر قابو رکھتا ہو ؛ ہیرو.** سینا میں دس دس ہزار یودھاؤں سے لڑنے والے شکھنڈی ... دھرشٹ دمن ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۱).
(ب) ف م. **دبانا ، روکنا ، سدھانا ، مغلوب کرنا ، مطیع کرنا ؛ نفس کشی کرنا.** اُن کا ایسا کرنا بھی یکیہ اتھوا الدریہ دمن ہی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۰۹). [س : دمن दमन].

دِمَن (کس د ، سک نیز فت م) امث ؛ ج.
۱. **چوپایوں کے گوبر وغیرہ کے ڈھیر ؛ کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ.**
پھر چمن سے مٹ گیا داغِ دمن
ہاں مبارک نوبہارانِ چمن
(۱۹۵۸ ، تاربیراہن ، ۱۷۰). ۲. **پاخانہ ، گوبر ، لید ، غلاظت**(پلیٹس ؛ اسٹین گس ؛ فرہنگِ عامرہ). [ع : دمنت (رک) کی جمع].

دَمنا (۱) (فت د ، سک م) ف ل.
پچکنا ، مڑنا ، جھکنا ؛ لوہے کا نرم ہونا.
مثلِ تیغِ اصیل دمتی ہے
اور کس بات میں وہ کمتی ہے
(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، ۹۳).
کیا نزاکت سے لچک جاتا ہے واہ
جس طرح سے سیف کی دمتی ہے ڈال
(۱۸۸۸ ، تراب ، ک ، ۱۲۳).
برق بھی کانپ گئی دیکھ کے اس طرح دمی
دوسرے کا بھی کیا خون کہ وہ تھی دو دمی
(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، مراثی ، ۹۱).[ف : دم(رک) + ا : نا (رک)].

دَمنا (۲) (فت د ، سک م) ف ل.
دمکنا ، چمکنا.
دمیا صبح صادق تمن روپے فرخ
خوشی کے دروداں بھیجو سونے فرخ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶۷).
ابھال تھے وہاں آگ دمنے لگی
زباں آگ کی ان پر چلنے لگی
(۱۹۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۵۱).
چمک کہیں کسی پہ کسی جا دمی کہیں
فوجوں میں ابتری تھی کہیں برہمی کہیں
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۲). [رک : دمکنا].

دَمنا (۳) (فت د ، سک م) ف ل.
اُگنا ، پیدا ہونا ، سرسبز ہونا.
تری سبزی نے دمتے سبز ورقاں
گلاں زنگر سے چوتا ہے اجنوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۹). [ف : دمیدن سے وضعی اردو مصدر].

دَمنانی (فت د ، سک م) امث ؛ بردم نانے.
بانسری. شہنانواز نے شہنا بجانی دم تانے والے نے سر دیا. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۲۸). طرح طرح کے باجے الغوزے ، بربط ، بین ... دمنانی ... بج رہے ہیں. (۱۹۳۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰). [ف : دم (رک) + نانے(رک)].

دِمنَت (کس د ، سک م ، فت ن) امث.
کوڑا کرکٹ کا ڈھیر ؛ کھنڈرات ؛ گھروں کے نشانات ، گھر کا آس پاس (ماخوذ : اسٹین گس). [ع : (د م ن)].

دَمندان (فت د ، م ، سک ن) امذ.
آگ ؛ دوزخ (جامع اللغات). [ف].

دَمَندہ (فت د ، م ، سک ن ، فت د) صف.
۱. **پھنکارتا ہوا ، سی سی کی آواز نکالنے والا (سانپ).**
کماں لیتا او بہر جنگ آئے ہیں
کہ یوں اور دمندہ نہنگ آئے ہیں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۹). ۲. **فریادی ، مدد کے لیے پکارتا ہوا (شخص)** (اسٹین گس). [ف].

دَمِندہ (فت د ، کس م ، سک ن ، فت د) صف.
اُگنے والا ، نکلنے والا (فرہنگِ عامرہ). [ف : دمیدن ـ اُگنا].

دُمُنہا (ضم د ، م ، غنہ) صف ؛ امذ.
دو منہ کا ؛ دو منہ والا سانپ (فیروز اللغات). [دُ ـ دو + منہ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

دَمنی (فت د ، م) امث.
بہادر عورت ، فوق البشر صفات کی مالکہ ، ہیروئن (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دمن + ی ، لاحقۂ صفت].

دَمنیہ (فت د ، م ، کس ن ، فت ی) صف.
جو دبایا جا سکے ، اطاعت پذیر ، قابلِ مزاحمت ، سدھانے کے قابل (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س].

دَمُور (فت د ، و مع) امذ.
دھیمی نرم آواز (جامع اللغات). [ف].

دَموں (فت د ، و مج) م ف.
جان و دل سے (عموماً دیوانہ یا دیوانی کے ساتھ مستعمل). آزادی تو اس پر دموں دیوانی تھی ہی خود ہادی بیگم بھی اس کے ساتھ اس قدر انس کرنے لگی تھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۷). وہ تو گویا میری دموں دیوانی تھی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خیالستان ، ۱۶۵). وہ خواجہ صاحب کا دموں دیوانہ تھا. (۱۹۸۳ ، گیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۱). [ف : دم + ا : وں ، لاحقۂ تمیز].

دمَوی (فت د ، م نیز سکم) صف.
خون سے متعلق ، خون کا ، خون والا. احسان اس خدا کا کہ جس نے ... موافقت ساتھ مزاج صفراوی اور سوداوی اور دموی اور بلغمی کے عطا کی. (۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام ، ۱). گلوبین ... کا زیادہ تر حصہ برون خلوی رطوبتوں میں ملتا ہے لیکن سرخ خلیات دموی اور دوسرے خلیات میں بھی اس کی کچھ مقدار موجود رہتی ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذائیات حیوانات ، ۱۰۵). [دم (خون) + وی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ المزاج (ـــــ ضم ی ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف.
وہ شخص جس میں خون کی خلط غالب ہو. اگر متوفی شراب خوار یا دموی المزاج تھا تو ممکن ہے کہ بلا کسی چوٹ کے بھی عقل اشتعال طبع کی وجہ سے سکتہ پیدا ہو گیا ہو. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۹۱). سوداوی المزاج ہو گا ، جو سرد و خشک ہے یا بلغمی المزاج ہو گا جو سرد و تر ہے اور یا دموی المزاج ہو گا. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۱۵۳). [دموی + ک : ال (ا) + مزاج (رک)].

ـــــ خلا (ـــــ فت خ) امذ.
(حیاتیات) جسم کے اندر کا وہ خلا جس میں خون گردش کرتا رہتا ہے. دونوں پرتوں کے درمیان والی دموی خلا میں سانس نالیوں کی نشو و نما ہوتی ہے ... سانس نالیوں کے گرد جگہ خالی ہو جاتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲۰). [دموی + خلا (رک)].

ـــــ رَسَد (ـــــ فت ر ، س) امث.
(حیاتیات) خون کی فراہمی یا اس کا ذخیرہ. ایک ایسا جارحہ جس میں ... گھٹی ہوئی دموی رسد ہو دن میں تین مرتبہ پانچ تا پندرہ دقیقہ تک دلک کرنے کی ضرورت ہے. (۱۹۴۸ ، عملی طب (ترجمہ) ، ۱ : ۹۰). [دموی + رسد (رک)].

ـــــ سُرخ (ـــــ ضم س ، سک ر) امذ.
خون کی طرح سُرخ. فولاد کے تیا ترمانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کو دموی سرخ کیا جاتا ہے. (۱۹۴۸ ، انجینیری کارخانہ کے عملی چالیس سبق ، ۵). [دموی + سرخ (رک)].

ـــــ شَعرِیَہ (ـــــ فت ش ، سک ع ، کس ر ، فت ی) امذ.
(حیاتیات) خون کی باریک نالی. ظہری سطح پر ادمہ میں نہایت نازک دموی شعریئے ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۲۶۶). [دموی + شعر (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ شکر (ـــــ فت ش ، ک) امث.
(حیاتیات) وہ شکر جو خون کی نالیوں میں ہوتی ہے. پانچ گھنٹے تک ہر گھنٹہ کے ختم پر خرگوش سے نکالے ہوئے خون سے دموی شکر کا اندازہ لگایا جاتا ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵). [دموی + شکر (رک)].

ـــــ عُرُوق (ـــــ ضم ع ، ر ، و مع) امث.
(حیاتیات) خون کی رگیں یا نالیاں. یعنی عروق یا دموی عروق کے ذریعہ دوا جلد ہی جذب ہو جاتی ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰). [دموی + عُروق (رک)].

ـــــ قَعر (ـــــ فت ق ، سک ع) امذ.
(حیاتیات) جسم کے اندر کی وہ جگہ جس میں خون گردش کرتا رہتا ہے. جوڑپایوں کے اندرون جسم کے اندرونی خلا دموی قعر کہلاتے ہیں کیونکہ ان کے تمام خلاؤں میں خون جاری اور موجود رہتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۳). [دموی + قعر (رک)].

ـــــ لَڑ (ـــــ فت ل) امث.
(حیاتیات) خون کی کوری یا تار. وہ دیوار جو اسے عموداً تقسیم کرتی ہے کیھٹہ دار بافتوں کی بنی ہوتی ہے اور دموی لڑ کہلاتی ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۵۱۷). [دموی + ا : لڑ (ـــــ تار)].

ـــــ مزاج (ـــــ کس م) امذ.
وہ شخص جس میں خون کی خلط غالب ہو. دموی یا عصبی مزاج والا شخص ... زیادہ چھوٹی مقادیر چاہتا ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰). [دموی + مزاج (رک)].

ـــــ نظام (ـــــ کس ن) امذ.
(حیاتیات) خون کا نظام ، خونی نالیوں کا نظام ، ایصالِ حرارت کا نظام. ان پودوں (بیشتی یا ترروٹ) میں واسکیولر و دموی نظام بالکل نہیں پایا جاتا. (۱۹۷۰ ، برائیوفائٹا ، ۱۳). دموی نظام : یہ بھی نالیوں کا ایک نظام ہے جو قرص اور بازوؤں میں پایا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۵۱۹). [دموی + نظام (رک)].

ـــــ وِعائی نِظام (ـــــ کس و ، ن) امذ.
(حیاتیات) خونی نالیوں کا نظام. دموی وعائی نظام کافی نمویافتہ ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، مولسکا ، ۳۷) [دموی + وعائی (رک) + نظام (رک)].

دمَہ (فت د ، م) امذ.
۱. **دھونکنی ، پھونکنی ، دھونکنیوں کی جوڑی.**

> شمع عاشقی کے سینہ میں سو ثابت نہ بانجھل
> سب عاشقاں کے دمہ میں سنادی لگی دیے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۱). پوست جانوران وحشی سے دمہ بنوا کر آگ دے کر اوس کو بھکوایا. (۱۸۵۹ ، مرآۃ گیتی نما ، ۱). ظلمات کا بھی پیٹ پھول کر دمہ ہو گیا اور زبان اینٹھ گئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۹۱). ۲. **پھیپھڑے کا مرض جس میں سانس رک کر آتا ہے ، ضیق النفس.** دمہ پھیپھڑے کا مرض ہے جو خاص طور سے پھیپھڑے ہی میں پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۵). زبیر احمد دمے کے پرانے مریض تھے. (۱۹۸۷ ، آنچل ، مئی : ۱۲۸). ۳. **پرندے کی بولی یا آواز جس سے وہ اپنے ہم جنسوں کو شکاری پرندے کی آمد کی خبر دیتا ہے ، چمک (رک).** پرندوں کی اس خبردار کرنے والی آواز کو چمک اور دمہ کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۵).

۳. ہوا اور برف (آسمانی) ، برف کی قلم (اسٹین گس). [دم + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ دم کے ساتھ کہاوت.
دمہ کا مرض مرتے دم تک نہیں جاتا (جامع اللغات).

دُمَہ (ضم د ، فت م) امذ.
کپڑے کی گوٹ ، جھالر. جو نوپی شرفا استعمال کرتے ہیں اس پہ دمہ (گوٹ) ذرا نیچا ہوتا ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۲۹). [دم + ہ (رک) ، لاحقۂ نسبت].

دَمْہُون (فت د ، سک م ، و مع) امذ.
وہ آواز جس میں کوئی حرف شامل نہ ہو. آواز کو دو قسموں پر منقسم کیا ہے اول قسم وہ کہ اس سے کوئی حرف ظاہر نہ ہو جس کو دمہون کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۵). [س].

دَمَئی (فت د ، م) امث.
مالگزاری کی شرح (جامع اللغات). [دام (رک) سے منسوب].

دَمی (۱) (فت د) امث ومذ.
چھوٹا حقہ ، کوکڑی ، ناریل کا حقہ جس میں پانی نہ ڈالا جائے.

صفِ عشاق میں آتش بستر ہے
دمی نہیں اس کے سوراخ جگر ہے

(۱۷۳۶ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۲۱۱). ایک صاحب کو دیکھا تھا کہ ایک آئینے کی استعانت سے آفتاب کی شعاع سے آگ لے کر اپنی دمی کی چلم روشن کر کے دم مار رہے تھے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۵ : ۲۹). [دم + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ گیس (ـــ ی لین) امث.
(طبعیات) گھونٹ گیس ، حبس گیس ، دم کو گھوٹنے والی گیس (انگلش اردو ملٹری گلاسری ، ۹۰). [دمی + گیس (رک)].

دَمی (۲) (فت د) امث.
پودوں سے نکلنے والا عرق یا دودھ. ایک تنے کو زمین سے دو یا ۳ انچ اوپر کاٹ دیا جائے تو ... تنے سے ایک قسم کا مائع رسنے لگتا ہے جس کو دمی کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۲۳۸). [دم + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَمِیتا (فت د ، ی مع) امذ (قدیم).
مُرید ، حلقہ بگوش ، ارادت مند ، پیروی کرنے والا. ہور ستی کے دمیتے اس ہو دل سوں ایمان لاتے ہور اسے یاد کرتے (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۴۲). [مقامی].

دَمِیدگی (فت د ، ی مع ، فت د) امث.
ہوا کا چلنا ؛ پھولنا ، کھلنا (پھول وغیرہ کا) ، پھوٹنا ، اُگنا (پودوں وغیرہ کا) ، شاخوں کا نکلنا ؛ خوشبوؤں کا پھیلنا ؛ کوئی چیز جو بدن وغیرہ پر پھوٹے ، خارش ، مہاسے (پلیٹس ؛ فیروزاللغات). [ف : دمیدن ـ اگنا ، چمکنا ، کھلنا ، سے حاصل مصدر].

دَمے دَم (فت د) م ف (قدیم).
حلقی ، شتابی.

دمے دم مشتری ہور زہرہ لیائے ہیں خبر نصرت
جو نکلے داب سوں صاحب قران ہم عید و ہم نوروز

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۳). [رک : دمادم].

دَمِیدَن (فت د ، ی مع ، فت د) ف ل.
اُگنا ، پھولنا ، کھلنا ، ظاہر ہونا ، پیدا ہونا ، پھیلنا.

نظر آتی ہے رخسارے پے عکوں حشر کی صورت
دمیدن پائے خط یار نفخ صور ہے گویا

(۱۸۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹).

کھینچنے کی ہے (کشیدن) فارسی
اور اگنے کی (دمیدن) فارسی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۷۰). [ف].

دَمِیدَہ (فت د ، ی مع ، فت د) صف.
۱. چلتا ہوا ، جاری ، رواں دواں.

اے دود آہ تو ہی چمن میں بلند ہو
تسکین ہو کہ ابر بہاری دمیدہ ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۱).

اگ آئی پیچیدہ و تپیدہ زمیں کے سینے میں نا کشیدہ
نجانے کیوں کر ہوئی دمیدہ کہ ہونے گل بن کے مسکرائی

(۱۹۶۶ ، فکر جمیل ، ۱۵۲). ۲. **پھونکا ہوا.**

کیوں کر پر فلک نہ جلیں میری آہ سے
نالہ نہیں یہ حشر کا صور دمیدہ ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۹۵). ۳. **اُگا ہوا ، پھوٹا ہوا ، کھلا ہوا ، کھلنے والا ، ظاہر ، نمودار.**

ملیں نہ خاک میں جب تک تمہارے کشتۂ ناز
دمیدہ خاک سے ہو ناز ہو تو کیوں کر ہو

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۱۰). ہزار گل مدعا چمن میں دلہائے خلائق کے دمیدہ ہوتے تھے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۳ : ۲۰).
۴. **ظاہر ، نمودار ؛ آغاز ، سپیدۂ سحر.**

صاف شفاف ہے دمیدہ صبح
ہے بہت لطف سے رسیدہ صبح

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۲۲).

سفید بال ہوئے شب ہوئی جوانی کی
دمیدہ صبح ہوئی چونک سر پہ دھوپ آئی

(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۱۱۹). ۵. **بڑھا ہوا ، پھیلا ہوا.**

چشم اشک آفریں کو کیا کہیے جام لبریز ہے دمیدۂ شوق

(۱۹۳۵ ، ناز (علی نواز) ، گلدستۂ ناز ، ۱۰۵). [ف : دمیدن (ـ اگنا) سے حالیہ تمام].

دُمیزَہ (ضم د ، ی مع ، فت ز) امذ.
(نباتیات) تنا ، ساق ، جذع. دمیزہ ـ یہ اصطلاح ناریل ، کھجور اور تاڑ جیسے پودوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۴۹). [مقامی].

دُمَیغ (ضم د ، ی لین) امذ.
(حیاتیات) **دماغ کی ایک پتلی ہٹی جو چوتھے بطین کے اگلے حصہ کی چھت کے عرض میں واقع ہے ، چھوٹا دماغ.** دمیغ یعنی دماغ کے مرض میں بار بار قے اور پشت میں درد سر ... ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۵۸۶). انسان کے کاسۂ سر میں دمیغ ، بڑے دماغ کے نیچے پچھلی طرف ... واقع ہوتا ہے.(۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۸۹). [دماغ (رک) کی تصغیر].

دُمَیغی (ضم د ، ی لین) امذ.
دمیغ (رک) سے **منسوب ، دمیغ کا.** سفیلوپوڈا ... میں مزید ترقی اور اجتماع واقع ہو جاتا ہے ان میں واضح دمیغی عقدہ و بصری عقدہ ، بازوی عقدہ ، فوق برقی عقدہ سر کے حصے میں نمو پا جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، مولسکا ، ۱۰۵). [دمیغ + ی ، لاحقۂ نسبت].

دُمَیغیاتی (ضم د ، ی لین ، سک غ) امذ.
دمیغ (رک) سے **منسوب یا متعلق.** اس قسم کے نظریوں میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں (مثلاً علحدہ اعضائے دمیغیاتی نظریہ پر) وہ ضمیر کی صورت میں کم نہیں ہوتیں. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۳۲۸). [دمیغی ـ ات ، لاحقۂ جمع + ی ، لاحقۂ نسبت].

دُمَّیلِیت (ضم د ، شد میز بلا شدم ، ی مع ، کس ل ، فت ی) صف.
پھوڑے پھنسی کی ایک بیماری ، پھوڑے پھنسی کا ہونا ، پھوڑے پھنسیوں سے بھرا ہونا. انکزیما ، دمیلیت (کذا) وغیرہ میں اور اندورونی طور پر ، باقی میں ... ایک مسہل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۷۶). [ع : (د م ل) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دَمِیم (فت د ، ی مع) امذ.
بدصورت ، زشت رُو ، حقیر.

دمیم و دمیم و دکوع ولکوع
قلیل الاقاعی یتلتفون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۹۷). [ع : (د م م)].

دَمْیَہ (فت د ، سک م ، فت ی). (الف) امذ.
بچھڑا جو ابھی سدھایا نہ گیا ہو (جامع اللغات). (ب) صف. **پلا ہوا ، سدھا ہوا ، قابو میں** (جامع اللغات). [س : دمن = سدھانا ـ یہ ، لاحقۂ صفت].

دُمْیَہ (ضم د ، سک م ، فت ی) امذ.
پتھر یا کسی اور چیز کا بت ، مورتی. بت ... لکڑی کے ہوتے تو صنم کہلاتے اور اگر رنگ اور مسالے سے بنتے تو ان کو دمیہ کہتے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۵۴). [ع : دمیہ ـ چھوٹا بت ، کذا].

دَن (فت د) امت ؛ دن دن.
گولا چلنے کی آواز ، آواز جو ہاتھی بندوق یا توپ کے چھوٹنے سے نکلے وہ دیکھو گولا چلا ... دن دن ، دائیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۰۳). دن ... دن ... دن ... پہلے تین فیر بھی ہو چکے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۹۸۴). [حکایت الصوت].

ـــ دَن (ـــ فت د) م ف.
تڑاق سے ، فوراً ، جلدی جلدی.

بنے جا دام رندوں سے دنے جا ساقیا ان کو
اڑا دے کاگ دن دن بدلیاں چھائی ہیں رحمت کی

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۵۰). [حکایت الصوت].

ـــ سے م ف.
تڑاق سے ، یکایک ، فوراً. وہاں پھلانگ ماری تو دن سے پھر صحن میں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۸). گرتے ہی مس صاحبہ کا سایہ پکڑا اور وہ بھی دن سے نیچے. (۱۹۲۸ ، نانی عشو ، ۵).

دِن (کس د) امذ.
۱. (اَ) **سورج کے نکلنے سے غروب ہونے تک کا عرصہ ، روز ، رات کی ضد.**

بازاں یک دن نس راؤ
بیٹھے سنجد بھیتر آؤ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (بحوالہ اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۲)).

دن ازل تھے مرتضےٰ کو کہتے ہیں نائب تمن
ذوالفقار اب کافراں کو مار کر لیوو خراج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۷).

کہا ایک دن آپ حضرت نے قول
کھوکھر کنکال کہتے ہو بول

(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق) ، ۹۰).

دن سے کرو شہید شہ خوش صفات کو
کیا بی بیوں کو لوٹنے جاؤ گے رات کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۵۶). ایک دن ہم نے پوچھا بابا شراب کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۸۳).
(آ) **دن رہے ، سورج ڈوبنے سے قبل.**

جب کہا میں نے کہ کچھ دن ہی سے آنا تو کہا
شام سے پہلے ہی آئی تری شامت ہو گی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۳). ۲. **چوبیس گھنٹے کی مدت ، روز و شب (عموماً صیغۂ جمع میں مستعمل).**

کبھی الوان ہم کھاویں کبھیں ٹوکے ملیں روکھے
کبھیں بھاجی کبھیں پالا کبھیں دن چار کے بھوکے

(۱۵۶۳ ، شوقی حسن ، د ، ۱۷۵). کئی دن میں یہ خط پڑھتا رہا میں نے جواب بھی لکھا ... وہ میرے خط کا منتظر نہیں تھا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۹۷). ۳. (اَ) **(مطلقاً) وقت ، زمانہ.**

لو عید ہیں سانچے نصرت کے بجیں باجے
ہے جگ کے نبی راجے دن دین محمدؐ کا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷).

بگڑا مزاج یار کا آنکھیں بدل گئیں
دن لطف کے گزر گئے اب کچھ مزا نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۱). پھر اسے احمد بشیر مل گیا وہ ان دنوں بالکل کریک ہوتا تھا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۰۳).

(اا) عہد ، سن ، عمر.

خدا بچائے قیامت کے ہیں تمہارے دن
یہ پیاری پیاری جوانی یہ پیارے پیارے دن

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۶۵).

مرنے کے دن نہیں اور جینے کی حسرت نہ رہی
رحم کر رحم کہ اب ضبط کی طاقت نہ رہی

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۷۳). ۳. (أ) انجام.

لاش پر عبرت یہ کہتی ہے امیر
آئے تھے دنیا میں اس دن کے لیے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۸). (اا) قسمت ، بخت ، نصیب.

کب اس سے ہو گی ملاقات میں یہ پوچھوں ہوں
ذرا تو دیکھ منجم مرے ستارے ، دن

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۵۲).

وہ دن ہو کہ ہم حقِ غلامی سے ادا ہوں
تم بھی یہ دعا مانگو کہ ہم شہ پہ فدا ہوں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۴). ۵. موسم ، رُت.

اس داغ سے چین آئے ہیں یہ نہیں ممکن
گرمی کا مہینہ ہے سفر کے یہ نہیں دن

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۴). دن ایسے ، پہلی گرمی ، بچے کا ساتھ۔ خدا اپنا فضل رکھے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۶۰). ۶. ایامِ ماہواری ، حیض کی مدت ، رک : دن چڑھنا ، دن ٹل گئے. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۱۰۲). ۷. ساعت ، گھڑی ، موقع.

سبھی جلتے تھے شمع و پروانہ
رات یہ دن تھا اہلِ مجلس پر

(۱۷۷۴ ، طبقات الشعراء (قدرت اللہ شوق) ، ۴۳).

خاتمِ دستِ سلیماں میرے ہاتھ آئی ہے آج
پوچھتی ہے آنے کو وہ غیرتِ بلقیس دن

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). خدا خدا کر کے یہ دن ہوا ، خاندان میں بیٹے کی صورت دکھائی دی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۶۸). ۸. عیسائیوں کا ایک تہوار جو ۲۵ / دسمبر کو ہوتا ہے ، کرسمس ڈے (جامع اللغات). [س : دن दिन].

---اَچھے ہوتے ہیں تو کَنکَر جَواہَر بَن جاتے ہیں فقرہ.
جب قسمت اچھی ہوتی ہے تو نیک کام خود بخود بن جاتے ہیں ، قسمت پر شاکر رہنا (نجم الامثال ، ۲۰۸).

---اَچھے ہونا محاورہ.
خوش اقبالی کا زمانہ آنا ، اچھا زمانہ آنا ، حالات ٹھیک ہونا.

دن اچھے تھے جب تک مرے آشنا تھے
برے وقت میں سب کنارے ہوئے ہیں

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۴۴). اگر موچی کے دن اچھے ہوئے ... تو وہ ... اپنے آدمیوں کے ذریعے دس بارہ روپے روز اور کما سکتا ہے. (۱۹۴۱ ، آزاد سماج ، ۶۶).

---اَخیر / آخر ہونا محاورہ.
شام ہو جانا ، دن گزر جانا. دن آخر ہوا اور لڑائی موقوف ہوئے کا نقارہ دونو طرف سے بجنے لگا دونو طرف کی فوج میدان سے پھری. (۱۸۰۰ ؟ ، قصہ گل و ہرمز ، ۵۳). ایک کنجشک اوس کے لیے روزانہ لاتی ہے جب دن اخیر ہوتا ہے وہ اوس کنجشک کو کھا جاتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۳۸).

---اَنْدھیرا ہونا محاورہ.
دن گزر کے رات ہو جانا ، صبح سے شام ہونا. راتیں صبح ہو گئیں اور دن اندھیرے ہو گئے جب یہ مہم سرانجام ہوئی. (۱۹۱۰ ، آزاد (دیوان ذوق (دیباچہ) ، ۱).

---اُگنا (اُوگنا) محاورہ (شاذ).
صبح طلوع ہونا ، دن نکلنا ، تڑکا ہونا.

اوگے دن تو یہ جگ کوں دنگی اچھے
پڑے شب تو سب تس الگی اچھے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۸).

---اَونْدھا (---و لین ، سک ن) صف اند ؛ مذکر اندھا.
دن کا اندھا ، وہ جسے دن کی روشنی میں نظر نہ آئے ؛ اُلّو (نوادرالالفاظ ؛ پلیٹس). [دن + اوندھا = اندھا].

---آشکار / آشکارا ہونا محاورہ.
دن ہونا ، صبح ہونا ، سورج نکلنا.

موسمِ پیری میں کیا نوجوانی کب تلک
چونک غافل شب گئی دن آشکارا ہو گیا

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۵).

---آنا محاورہ.
۱. حالت بہتر ہونا ، خوش اقبالی ہونا.

اپنے بھی دن آویں گے اے شامِ فراق اک دن
یہ طالعِ خوابیدہ پھر بھی جو کبھی جاگے

(۱۸۴۵ ، شہید (احمد علی) ، د ، ۱۳۱). ۲. وقت آنا ، مقررہ وقت آنا ، زمانہ آنا.

لکھ فیض سوں پھر آیا دن دینِ محمدؐ کا
آفاق صفا پایا دن دینِ محمدؐ کا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷).

خط کھو رہا ہے اس رخِ روشن کی آب و تاب
دن آفتابِ حسن پہ آئے زوال کے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۱۵). خدا خدا کر کے تو یہ دن آیا کہ بچے کا دودھ چھٹا. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گردابِ حیات ، ۴۰). ۳. موسم یا رُت ہونا ، دن چڑھنا ، سورج کا بہت اونچا ہونا ، حیض آنا (جامع اللغات).

---آنکھ میں کالا ہونا محاورہ.
شدتِ غم کے سبب کچھ سجھائی نہ دینا.

دن ہوا اس کی آنکھ میں کالا
یہ کیا دل ہوا تہ و بالا

(۱۸۸۵ ، عشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

---آوے (---آئے/آئیں) کھوٹے تو بشر (بھی) لوٹے کہاوت.
بُرے وقت میں دوست بھی دشمن ہو جاتے ہیں ، مصیبت کے دنوں کا کوئی ساتھی نہیں (جامع اللغات ؛ نجم الامثال ، ٢٠٧).

---بِتانا محاورہ.
وقت گزارنا ، (عموماً تنگی میں) گزارا کرنا. بہت ہوا تو بازار سے ایک آدھ نانِ خشک خرید کر دن بتا لیتا (١٩٨٧ ، آتشِ چنار ، ٩٦).

---بَدِن (--- فت ب ، کسر د) م ف بمعنی بہ دن.
ہر روز ، روزانہ ؛ رفتہ رفتہ ، آہستہ آہستہ.

بڑھے ہے دن بدن تجھ مکھ کی تاب آہستہ آہستہ
کہ جوں کر گرم ہو ہے آفتاب آہستہ آہستہ

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٣٧). اس کے پاس دن بدن فوج جمع ہوتی ہے (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی ، ٩٦). شاہی مجلس ... خاص کر میووں کی کاشت کی ترقی کی طرف دن بہ دن زیادہ توجہ دے رہی ہے. (١٩٣٠ ، معاشیاتِ ہند ، ١ : ٥٨٢). بہت دوا علاج کیا لیکن اس کی حالت دن بدن گرتی گئی (١٩٨٦ ، قطب نما ، ١٢٠). [دن + بہ (رک) + دن].

---بَدنا محاورہ.
١. **کوئی خاص تاریخ مقرر کرنا ، وقت طے کرنا.**

سب سے بدا ہوا تھا دن ، آئے تھے دیکھنے سبھی
آنکھیں جو چوندھیا گئیں مچ گئی جیسے کھلبلی

(١٩٣٢ ، سریلی بانسری ، ٨٦). ٢. **مقابلے کی تاریخ مقرر کرنا.** بندے نواب بھی وہ وہ فقرے چست کہیں کہ ... سب بند ہو جائیں ماشاءاللہ لفاظ ، فقرے باز ، ... کل کا دن بدلو نہ پھر. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٣٥).

---بُرے ہونا محاورہ.
١. **موسم یا حالات خراب ہونا.** کوئی تدبیر ایسی بتائیے کہ لُو نہ لگے آجکل کے دن بڑے ہی برے ہیں (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ١٠٠٦). ٢. **بدنصیبی کا زمانہ ہونا.** جب دن بُرے ہوتے ہیں تو ہر چہار طرف سے بری ہی بری باتیں سننے میں آتی ہیں. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---بڑا ہونا محاورہ.
رک : دن بڑھنا (مہذب اللغات).

---بڑھنا محاورہ.
دن کا لمبا ہونا ، **٢٢ دسمبر کو دن سب سے چھوٹا ہوتا ہے اس کے بعد بڑھنا شروع ہوتا ہے اور ٢٢ جون تک بڑھتا ہے پھر** گھٹنا شروع ہوتا ہے (جامع اللغات).

---بسر کرنا محاورہ.
وقت گزارنا ، عمر کے دن پورے کرنا. گزارہ کار راستہ ڈھونڈنے لگا کہ کسی طرح دن بسر کرے. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٣١٩).

---بَہُرنا/بَہُورنا محاورہ.
اچھے دن آنا ، قسمت کھلنا ، حالت بہتر ہونا ، خوش اقبالی ہونا. مثل مشہور ہے کہ سو برس بعد گھورے کے بھی دن بہورتے ہیں. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٢١٨).

---بیت جانا/بِیتنا محاورہ.
١. **بہت عرصہ ہو جانا ، کافی زمانہ گزر جانا ، دیر ہو جانا.**

دن بہت بیت گئے گلیاں ہیں سونی تجھ بن
جانی بن ٹھن ذری آ جاؤ ادھر دیکھیں تو

(١٨١٨ ، انشا ، د ، ٨١). ٢. **دن گزرنا ، دن ختم ہونا ، شام ہو جانا.**

پیر دبائے شب گزرے
گھونسے کھائے دن بیتے

(١٩٨٦ ، ملامتوں کے درمیان ، ٨٨).

---بھاری رہنا محاورہ.
تکلیف کے دن آنا ، تنگدستی ہونا ، بخت برگشتہ ہونا.

جو ہوا عالم سے ان سنگیں دنوں پر مبتلا
ہم نے یہ دیکھا ہمیشہ اس کے دن بھاری رہے

(١٨٢٦ ، معروف (نور اللغات)).

---بھاری ہونا محاورہ.
ایام منحوس ہونا ، مصیبت کا زمانہ ہونا ، سختی کے دن آنا ، نصیب بگڑنا ، طالع بگڑنا.

مجھے ظاہر میں اس حالت سے یوں معلوم ہوتا ہے
کہ تم باہر نہ جاؤ آج کا دن تم پہ بھاری ہے

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢٨٧).

ہوتے ہیں ایسے مجھے زندگی کے دن بھاری
کسی سے لاش بھی اٹھے یہ احتمال نہیں

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٣٧).

اسرارِ طلسمِ زندگی کیا کہئے
یہ رات گئی تو کل کا دن بھاری ہے

(١٩٣٣ ، ترانہ ، یگانہ ، ٣١). میری یہ کتاب جن دنوں کی کہانی کہتی ہے وہ دن میرے دیس بلکہ پورے جنوبی ایشیا پر بھاری تھے. (١٩٨٢ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ١١).

---بھر م ف.
تمام دن ، سارا وقت.

کوچہ گردِ معصیت دن بھر ہمارے پاؤں ہیں
حادثوں کی سنگیاں ہیں رات بھر تعزیر یا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٨٠). ایک سے ایک دلاور جان کی بازی لگائے دن بھر لڑتا رہا. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٣٧).

---بھر اُونی اُونی ، رات کو چرخہ پونی کہاوت
بے وقت کام کرنا ، دن رائیگاں کھونا اور رات کو کام کرنے بیٹھنا. سارا دن جو زٹل قافیوں اور مزخرفات میں برباد کرے وہ دن غروب ہوئے کیا کر سکتا ہے دن بھر اونی اونی رات کو چرخہ پونی. (١٩٢١ ، شمع ہدایت ، ٢٣١).

--- بھر پیسا اور چٹنی بھر اٹھایا کہاوت.
زیادہ محنت کی اور صلہ کم پایا یعنی وقت ضائع کیا . عمر بھر پیستے پیستے کٹنے کی اور وہ ہی مثل ہو گی دن بھر پیسا اور چٹنی بھر اٹھایا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۳۳).

--- بھر چلے اڑھائی کوس کہاوت.
سست آدمی کی نسبت کہتے ہیں (جامع اللغات).

--- بھر مانگے دیا بھر پائے کہاوت.
بدقسمت آدمی کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

--- بھر میں م ف.
پورے دن میں ، تمام روز (مہذب اللغات).

--- بھرنا محاورہ.
زندگی بسر کرنا (عموماً تنگی میں) ، وقت گزارنا ، مقررہ مدت پوری کرنا .

یوں ہی گزران کرتی تھی زلیخا
بپت میں دن یوں بھرتی تھی زلیخا

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، امین ، ۹۹).

ہم اپنے وعدے کے دن بھر چلے اب اے ظالم
تو گو وفا کرے وعدے کو اپنے یا نہ کرے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۳).

عالمِ نزع میں دن رات بسر کرتے ہیں
زندگی نام کو ہے موت کے دن بھرتے ہیں

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۳۰۵).

انتظارِ موت ہم کو ، موت سے بھی سخت تھا
زندگی کے دن بھرے ، مرنے کا رستا دیکھ کر

(۱۹۱۳ ، بیاض نعت ، ۵۷).

--- بھر ہونا محاورہ.
سارا دن تمام ہو جانا (مہذب اللغات).

--- بھلے آنا محاورہ.
اچھا زمانہ آنا ، خوش اقبالی کا زمانہ آنا. اب ہندوستان کے اور عموماً اس ضلع کے بھلے دن آئے ہیں. (۱۸۶۸ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۰۹).

--- بھلے آویں گے تو گھر پوچھتے چلے آئیں گے کہاوت.
جب قسمت اچھی ہوتی ہے تو نیک کام خود بخود بن جاتے ہیں ، قسمت پر شاکر رہنا (نجم الامثال ، ۲۰۸).

--- بھلے ہی نہ ہو جائیں یا پھر بھی نہ جائیں کہاوت.
اگر کام ہو جائے تو نصیبہ ہی نہ جاگ جائے (جامع اللغات).

--- بھور ہونا محاورہ.
دن نکلنا ، صبح ہونا ، دن کا آغاز ہونا.

زلف سر کی نظر پڑا عارض   دن ہوئے بھور اپنی شامت کے

(۱۸۶۹ ، فیض ، د ، ۳۵۸).

--- پات امذ.
روزگار ، روزی ، رزق ، وجہ معاش (پلیٹس). [دن + پات (رک)].

--- پانا محاورہ.
کسی اچھے دن (با تاریخ) مرنا جو اعتقادی نقطۂ نظر سے مرنے والے کے حق میں بہتر ہو (مہذب اللغات).

--- پانا مشکل ہے فقرہ.
صبح تک مریض کا زندہ رہنا مشکل ہے (مہذب اللغات).

--- پتی (---فت پ) امذ.
دن کا بادشاہ ، سورج (پلیٹس). [دن + پتی (رک)].

--- پرایا نہیں ہے فقرہ.
دن میں کوئی کام کرنا نہیں ہے ، فرصت ہی فرصت ہے. ہم دوپہرے سو کر اٹھینگے دن پرایا نہیں ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۹).

--- پر دن م ف.
رک : دن بدن.

خدا تج کوں دیا عیدی ہو ہندوستان سارا کوں
تو دن پر دن قیامت لگ ملک تیرا آبادان ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۰). وہ دن پر دن چکنا گھڑا ہوتا جاتا ہے. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵).

--- پڑا ہے / پڑے ہیں فقرہ.
ابھی بہت دن باقی ہیں ، زمانہ باقی ہے (نوراللغات).

--- پڑنا محاورہ.
۱. مصیبت آنا ، بُرا وقت آنا.

شہرِ ہجراں کی وحشت کو ، تو اے بیدرد کیا جانے
جو دن پڑتے ہیں راتوں کو مجھے ، تیری بلا جانے

(۱۸۵۵ ، یقین ، د ، ۵۵). ۲. رانڈ ہونا ، بیوہ ہونا (نوراللغات).

--- پکڑنا محاورہ.
دن کا پا لینا ، رات گزارنا (ماخوذ : نوراللغات).

--- پلٹ جانا / پلٹنا محاورہ.
۱. اچھے وقت کا گزر جانا ، خوش بختی کا زمانہ گزر جانا ، خراب وقت کا آنا.

مگر وہ دن پلٹ گئے   نصیب ہی الٹ گئے

(۱۹۳۷ ، میری داستانِ حیات ، ۱۹۹). ۲. اچھا زمانہ آنا ، کسی خاص دور کا لوٹ آنا ، حالات بہتر ہونا. ایک صدی کے بعد پھر دن پلٹے اور موسیقی کی قدردانی ہونے لگی. (۱۹۶۲ ، بھاگ نگر کی طوائفیں ، ۳۹).

--- پُورا ہونا محاورہ.
شام ہو جانا ، دن ختم ہو جانا.

دن نہ پورا ہو چکا ہم ہو گئے آخر تمام
روزِ فرقت کی خدا کیا سخت گھڑیاں ہو گئیں
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٣١).

--- پُورے کَرْنا محاورہ.
جوں توں زندگی گزارنا ، مصیبت میں گزر بسر کرنا ، وقت گزارنا.

دن رو کے ہجرِ یار میں پورے کئے تو کیا
جینے کا لطف وصل میں تھا یوں جئے تو کیا

(١٨٤٣ ، معروف ، د ، ١٧). بس صاحب دن پورے کر رہے ہیں. (١٩٣٨ ، پرواز ، ٦).

--- پُورے ہو جانا / ہونا محاورہ.
١. **مدت پوری ہونا ، وقت گزرنا.** بشرطیکہ اس کے ادبار کے دن پورے ہو گئے ہوں.(١٨٧٥ ، مقالاتِ حالی ، ٢: ١٣٣). معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے بھی دن پورے ہو گئے تھے.(١٩٠٠ ، مضامین قاری ، ٤). ٢. **حمل کے دن گزر جانا ، حمل کی مدت پوری ہو جانا.** ایک درویش کی بیوی حاملہ تھی دن پورے ہو گئے . (١٩٣٠ ، اردو گلستاں ، ١٧٥).

--- پَہاڑ سا کٹنا محاورہ.
بڑی دقت سے دن گزرنا ، بڑی مصیبت سے دن تمام ہونا.

فریاد نہ پوچھ سختیٔ ہجر — دن آج پہاڑ سا کٹا ہے

(١٩٠٥ ، محسن کاکوروی (نوراللغات)).

--- پَہاڑ ہو جانا محاورہ.
دن گزارنا مشکل ہو جانا.

دن جس کو بغیر میرے ہوتا تھا پہاڑ
رکھتا جو نہ شب کو تھا دوپٹے کی آڑ

(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ٤٨). برق نے کہا ابھی وہ خود آپ کے واسطے بے قرار ہیں فرماتی تھیں آج کا دن پہاڑ ہو گیا. (١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣: ٢٩٧). دن پہاڑ ہو گیا کہ کسی طرح کٹتا ہی نہ تھا.(١٩٣٢ ، بیلہ میں میلہ ، ٢٢).

--- پہ دِن م ف.
رک : دن بدن. واہ رے آپ کے شہور(شعور) دن پہ دن عقل کو دیمک چاٹے جاتی ہے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)). اب دن پہ دن ان کی عمر بڑھنی شروع ہو گئی اور کچھ دنوں میں لڑکے اور لڑکیاں بن گئے. (١٩٥٥ ، حیرتناک کہانیاں ، ١٠٨).

--- پَیدا ہونا محاورہ.
تڑکا ہونا ، صبح ہونا.

الغرض شب جا کے دن پیدا ہوا
مردِ اللہ کر قصد جانے کا کیا

(١٩١٧ ، ریاض العارفین ، ١٠).

--- پِھر جانا / پِھرنا محاورہ.
حالات سدھرنا ، بہتر حالت ہونا ، پریشانی کا زمانہ بیت جانا ، خوش بختی کے دن آنا.

خورشید کس طرف سیں ہوا طالع آبرو
کیا دن پھرے کہ آج ادھر کوں کرم ہوا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١٠٧). خدا چاہے تو دن پھریں. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢٣). جہاں بے پڑھوں کی اولاد کچھ پڑھ لکھ لیتی ہے اس گھر کے دن پھر جاتے ہیں.(١٨٧٤ ، مجالس النسا ، ١: ٣٥). خدا کے کارخانے عجیب ہیں وہ بڑا غفورالرحیم ہے کیا عجب اس کے دن پھر جائیں. (١٩٨٣ ، زندگی نقاب چہرے ، ٢٩).

--- پُھوٹنا محاورہ.
تڑکا ہونا ، سورج طلوع ہونا ، صبح ہونا (پلیٹس).

--- پِھیرنا محاورہ.
حالات سنوار دینا ، مصیبتیں دور کر دینا ، خوش بختی لے آنا.

جیسے اللہ نے اون کے پھیرے دن
پھیرے یوں ہی وہ میرے تیرے دن

(١٨١٠ ، مثنوی ہشت گلزار ، ٢٧). جس طرح خدا نے سکندر جاہ اور بلقیس زمانی کے دن پھیرے خدا سب کے دن پھیرے اور دل کی مرادیں پوری کرے. (١٩٣٠ ، بیگموں کا دربار ، ٥٢).

--- تارِیخ رَکْھنا محاورہ.
شادی بیاہ یا کسی دوسری تقریب کے لیے دن تاریخ مقرر کرنا (مہذب اللغات).

--- تَمام کَرْنا محاورہ.
وقت گزارنا.

خبر ملی تھی کہ آئیں گے آج شام کو وہ
ہمیں سمجھتے ہیں جس طرح دن تمام کیا

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٧٧).

--- تَمام ہونا محاورہ.
دن تمام کرنا (رک) کا لازم ، وقت گزرنا ، دن ختم ہونا.

اے اہلِ حشر مژدہ کہ تم کو ملی نجات
دن ہو گیا تمام ہمارے حساب میں

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٢١٢). آج بھی پریشانی سے دن تمام ہوا. (١٩٠٧ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ٣٦).

--- تیر کَرْنا محاورہ.
وقت گزارنا ، زندگی بسر کرنا ، عمر بسر کرنا. دنیا میں انسان اس واسطے نہیں آیا کہ سونے اور لکھے پڑھے رہنے سے دن تیر کرے.(١٨٧٣ ، بنات النعش ، ٥٧). جب مسجد ہی میں دن تیر کرنے تھے تو پھر اس خدم و حشم کی ضرورت... پھر تمہاری تعمیر کیوں عمل میں آئی. (١٩٧٥ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ١٩٣).

--- تیر ہونا محاورہ.
وقت گزرنا ، وقت کٹنا ، دن ختم ہونا. یہ طریقہ ہمارا دن گزارنے کا

اچھا ہاتھ لگا یوں دن تیر ہو جاتا اور ہمیں معلوم بھی نہ ہوتا (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۴۳).

---ٹال دینا/ٹالنا محاورہ.
کسی طرح وقت گزار دینا ، عمر بسر کرنا ، مصیبت کے ایّام گزارنا.

پھر آگے قیامت ہے اگر اب بھی نہ آؤ
سر سے کے جدائی کے دن اتنے تو ہیں ٹالے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۸).

دن پہلوؤں سے ٹال دیا کچھ نہ کہہ سکے
ہر چند اون کو وصل کا اقرار ہی رہا
(۱۸۸۴ ، آفتاب داغ ، ۷۲).

---ٹل جانا/ٹلنا محاورہ.
۱. وقت گزر جانا ، زمانہ بیت جانا ، کسی دور کا ختم ہونا.

نہ دن ٹلتا کسی ساتوں نہ دل بھولتا کسی دھاتوں
نہ غم بھولتا کسی باتوں تو غم کیوں کر بھولا رکھیوں
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۹۷ (ب)).

اب تو خونِ دل ہی ہم پیتے ہیں حسرت میں مدام
بادۂ عیش و مئے عشرت کے وہ دن ٹل گئے
(۱۸۵۶ ، دیوان ظفر ، ۳ : ۲۱۸).

ایک ہے دل میں حسرت باقی
کاش مصیبت کے دن ٹلتے
(۱۹۵۱ ، صد رنگ ، ۱۱۳). **۲. (دائی گیری) عورت کے ماہواری کے معمول میں رکاوٹ ہونا جو پیٹ رہنے کی علامت سمجھی جاتی ہے ، حیض کا نہ آنا** (ا ب و ، ۷ : ۶۵ ؛ فیروزاللغات اردو).

میں نے مانا ہے جو اس چاند کے دن ٹل جاویں
تو میں دوں آپ وہیں لال پری کی بیٹھک
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۳۷)).

---تیر کرنا محاورہ.
رک : **دن تیر کرنا.** ایک بدبخت ٹوٹے ہوئے کھنڈر میں ان کا نام جینے والی اپنی زندگی کے دن تیر کر رہی ہے. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، ستونتی ، ۳۶).

---ٹھہرانا محاورہ.
کسی کام کے لئے وقت یا تاریخ مقرر کرنا. روز پرسش کے بعد لڑائی کا دن ٹھہرایا جائے گا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۰۹).

---جاتے دیر نہیں لگتی فقرہ.
وقت بہت جلد گزر جاتا ہے (مہذب اللغات).

---جانا محاورہ.
دن تمام ہونا ، دن گزرنا ، صبح سے شام ہوجانا ؛ وقت گزر جانا ، دور ختم ہو جانا.

جاتا ہے دن تمام اسی سکھ کی یاد میں
ہوتا ہے مگر زلف میں احوال شب عجب
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۶).

غالب وظیفہ خوار ہو دو شاہ کو دعا
وہ دن گئے جو کہتے تھے نوکر نہیں ہوں میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

تعجب نہیں ہے جو تجھ دن گئے
یہ ہے نام کا ایک مونس ملے
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۰).

---جیوتش (--- کس ج ، و مج نیز غیر ملفوظ ، کس ت) امذ **تڑکا ، صبح کی روشنی ، دھوپ** (پلیٹس). [دن + جیوتش (ر ش)].

---جھیلنا محاورہ.
عموماً مصیبت کے دن کاٹنا ، وقت گزارنا. کسی زمانے میں سب کچھ یاد تھا اب تو مصیبت کے دن جھیلتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

جھیل لیں گے ہجر کے مارے قیامت کا بھی دن
آج کی شب تو کٹے پھر کوئی دشواری نہیں
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۰۵).

---چڑھانا محاورہ.
۱. تاخیر کرنا ، دیر کرنا ، کوئی کام صبح ہی سے نہ کرنا.

کریں گے صبح قیامت بھی انتظار بہت
کہ عادت آپ کو ہے دن چڑھا کے آنے کی
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۹۰). **۲. مہینے کے دن گزار دینا ، تنخواہ کے تقسیم کرنے میں ڈھیل ڈالنا** (مہذب اللغات). **۳. بغیر محنت کیے روزی کمانا ، بیکاری یا کاہلی کی روٹی کھانا** (پلیٹس).

---چڑھ آنا محاورہ.
سورج کا بلندی پر آجانا ، دھوپ پھیل جانا. کیا سبب ہے کہ آج اتنا دن چڑھ آیا اور فولاد ابھی تک یہاں نہیں پہونچا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۳۷).

---چڑھنا محاورہ.
۱. معمول کے موافق خون حیض (ماہواری) کا اپنے وقت پر نہ آنا ، عورت کا حاملہ ہونا (مہذب اللغات). **۲. سورج نکلنے کے بعد کی ساعتوں کا بڑھنا.** جب پہر دن چڑھا ایکبارگی پردہ اٹھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳). ذرا دن چڑھتا تو کچھن اپنا چھپا لئے آپہونچتی. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۷۸). **۳. حساب سے کسی دن کا زیادہ ہونا** (مہذب اللغات).

---چڑھے م ف.
دھوپ پھیل جانے کے بعد ، جس وقت دن اچھی طرح نکل آئے. دن چڑھے وہ سیاہ دل بہت دور نکل گیا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، افسوس ، ۷۸).

دن چڑھے پھر انھیں کھلتے نہ دوبارہ دیکھا
رات بھر کے لیے پھولوں کی ہنسی ہوتی ہے
(۱۹۲۳ ، اعجازِ نوح ، ۲۴۶). ۲۳ اکتوبر ۱۷۶۴ء ۲۸ ربیع الاول ۱۱۷۸ھ کو چار گھڑی دن چڑھے مقابلہ ہوا. (۱۹۸۰ ، جنگ نامہ آصف الدولہ و نواب رام پور (مقدمہ) ، ۱۲).

---چلنا محاورہ
دن کا ختم ہونے پر آنا
چلا دن کہوں کس طرح اہل حشر
کہاں تو باقی ہے ساری ابھی
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۵۵).

---چھپنا محاورہ
سورج ڈوبنا ، شام ہونا ، آفتاب غروب ہونا ، شام کا وقت آنا ، شام کا دھندلکا ہونا (مہذب اللغات ؛ پلیٹس).

---چھپے م ف.
شام کو (جامع اللغات).

---دانی صف ، امذ.
بہت ہی سخی یا کریم النفس شخص ؛ روزانہ عطا کرنا (پلیٹس) ، [دن + دانی (رک)].

---دیے م ف.
دن دہاڑے (رک) (جامع اللغات).

---دس ادر پانیکے کرلی آپ پھکان جو لگ کاگ سرادھ پکھ تو لگ تو سنمان کہاوت
تھوڑے دنوں کی عزت ہے تو خوش ہو اے کوّے سرادھ کے دنوں میں تیری عزت ہو گی ، اگر کوئی شخص اپنے عہدے پر ہو کر سختی کرے تو اس کو کہتے ہیں ، تھوڑے دن کا اختیار ہے جو کچھ تو چاہے کرے (جامع اللغات)

---دکھانا محاورہ
۱. خراب وقت لانا ، (کسی کو) مصیبت سے دوچار کر دینا
لالہ ساں چرخ نے اس گل کے دکھائے یہ دن
ورنہ کیا کام تھا اس چشم سے خوناب کے تئیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۳). اے ہے خدا دشمن کو بھی وہ دن نہ دکھائے ایک قیامت برپا تھی. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۲۹). تو نے میری آنکھوں پر پردے ڈال دئے اور مجھ کو آج یہ دن دکھایا. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گرداب حیات ، ۹۳). ۲. خوشی کا موقع ، عنایت کرنا ، نیک ساعت لانا. گلشن امید میں بہار آئی خدا نے یہ دن دکھایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰). خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے یہ دن دکھایا. (۱۹۳۸ ، پروا ، ۵۹).

---دکھلانا محاورہ
خوشی کا موقع بہم پہنچانا ، نیک ساعت لانا ، خوشی دینا
عقل حیراں ہے کہ کس طور سے یاں ہم آئے
کس طرح وصل ہوا کس نے یہ دن دکھلائے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۳۶).
تیرے عارض کی شباہت نے یہ دن دکھلایا
ورنہ خورشید بھی اک ستارا ہوتا
(۱۸۹۱ ، دیوان ناظم ، ۲۸).

---دکھلوانا محاورہ
تاریخ دکھلوانا ، ساعت سعید معلوم کرانا. شاہزادے کی رخصت کی تاریخ اور دن دکھلوا کر کہلا بھیجا (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۲ : ۶۶۲).

---دن م ف.
ہر روز ، روز بروز ، مسلسل ، لگاتار ، ہمیشہ
صدقے نبی کے قطب شہ کوں عید سکھ دن دن ابھے
جب لگ چندا ہور سو ہے عیش مع فرماں سوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱۲).
برس سات اس کا جب آکر ہوا سن
پدر اس پر ہوا مفتوں دن دن
(۱۷۹۶ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۲۸).
آئی بہار یار ہے میری نگاہ میں
دن دن بڑھے ہے چاہ پیارے کی چاہ میں
(۱۸۲۳ ، دیوان شاداں ، ۲ : ۱۳۸). ان کا میدان دن دن وسیع ہوتا جا رہا ہے. (۱۹۲۱ ، آزاد سماج ، ۵۳).

---دن بھر م ف.
تمام دن ، سارا سارا دن ، صبح سے شام تک کا وقت. ان باتوں میں کبھی کبھی ان کا دن دن بھر لگ جاتا تھا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۳۳).

---دوالے م ف.
روز روشن میں ، سب کے سامنے ، علانیہ ، کھلے طور پر. بالعموم ... متوسط قد و قامت والے جو جنگل اور آبادی کے قریب مشترکہ طور پر رہنے کے عادی ہوتے ہیں دن دوالے بکریاں اوٹھا لے جاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۲۳۶).

---دوپہر م ف.
۱. روز روشن میں ، دن کے وقت ، دن دہاڑے. فریادی دن دوپہر مشعلیں جلاتے ہیں. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۰۰). کل یہاں دن دوپہر باورچی خانے کے سامنے سانپ نکلا. (۱۹۵۱ ، زیرلب ، ۲۱۳). ۲. کھلے خزانے ، علانیہ ، سب کے سامنے ، ڈنکے کی چوٹ. راجہ کے زیر جھروکے اکثر دن دوپہر لوگ لٹ جاتے ہیں. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۰۰).
چوری چھپے کی باتوں کی سب میں ہے باز پرس
میرا حساب حشر میں دن دوپہر نہ ہو
(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۲۳۲).

---دوپہر کو صبح ہو جانا محاورہ
گھبراہٹ اور پریشانی سے عقل ضائع ہو جانا
عقل سیاہ وقت زد و گشت کھو گئی
دن دوپہر کو شامیوں کی صبح ہو گئی
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

---دوپہر ننگے پھرنا محاورہ
علانیہ بد اطواری یا بے شرمی پر کمر باندھ لینا (قاموس الفصاحت).

ــــ دوپہرے م ف.
دن کی روشنی میں ، علانیہ ، کھلے خزانے ، سب کے سامنے . اس شہر کے بقال چوروں سے بھی بڑھ کر ہیں کہ دن دوپہرے دھڑا مارتے ہیں . (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۹۱) . اس نے رات کے وقت اندھیرے میں یار کو سلایا اس نے دن دوپہرے روز روشن منہ کالا کیا . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۷) .

ــــ دوچار گھڑی ہونا محاورہ.
دن ختم پر ہونا ، دن ڈوبنے کے قریب ہونا .

کس طرح کٹیے دیکھیے منزل بہ کڑی ہے
ہم سست قدم دن کوئی دو چار گھڑی ہے
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۴۳) .

ــــ دوگنا (اور) رات چوگنا محاورہ.
روز بروز ، لحظہ بہ لحظہ زیادہ ، بہت زیادہ ترقی یا کمال پر شوہر صاحب کی عادت میں مطلق فرق نہیں آیا بلکہ دن دوگنے اور رات چوگنے ہوئے . (۱۹۰۳ ، النسائے بشیر ، ۱۸۴) .

ــــ دونا م ف ، مث : دن دونی .
روز بروز زیادہ ، بہت زیادہ .

ایک گل اس نے دی میں نے دعائیں سینکڑوں
لے ہے وہ کافر مسلمانوں سے دن دونا بیاج
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۹۷) . آفسٹ لیتھو گرافی کی دن دونی ترقی کا راز فوٹو گرافی کے بہتر طریقوں اور ... عمدہ پلیٹ سازی میں پوشیدہ ہے . (۱۹۶۸ ، آفسٹ لیتھو گرافی ، ۱۳) .

ــــ دونا رات چوگنا م ف ، مث : دن دونی رات چوگنی .
روز بروز اور ساعت بہ ساعت زیادہ ، کسی امر میں کمال ترقی کی نسبت کہتے ہیں . ناول نویسی کا شہرہ آج کل دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے . (۱۸۹۸ ، معارف ، اکتوبر : ۳۰۱) . ہر بسنت بستی نیا روپ پا کر کھلتی گئی ، بسا کھ کے ریتا کھ ریمنا میں دن دونا رات چوگنا خون اینڈ اینڈ کر ابھلتا . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۹) .

ــــ دہاڑا (ــــ کس نیز فت د) امذ.
روز روشن ، صبح کا وقت ، دن .

دن دہاڑا ہے ابھی رات کو انشاءاللہ
تیرے قربان گئی ہے مجھے داری روزہ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۶) . [دن + دہاڑا (رک)] .

ــــ دہاڑے م ف.
۱ . برملا ، علی الاعلان ، کھلم کھلا .

ہماری کیونکہ اب ایسوں کے پاس دال گلے
کہ دن دہاڑے یہ چھاتی پہ مونگ دلتے ہیں
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۸۵) . ایسے دن دہاڑے یہ ظلم ہوا . (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۶۸۰) . تمہیں دن دہاڑے اٹھا کر لے جاتا اور توڑ پھوڑ کر پھینک دیتا . (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۷۳) . ۲ . صبح کے وقت ، دن میں ، دن کی روشنی میں .

جب نہانے کو وہ اترا تابہ گردن آب میں
دن دہاڑے ہو گئی اک شمع روشن آب میں
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۵) . حشرات الارض جو دن دہاڑے آدمی کے ڈر سے باہر نہیں آ سکتے تھے بے کھٹکے چاروں طرف رینگنے لگتے ہیں . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۰۹) .

ــــ دہا (ــــ کس د) امذ.
روز روشن (پلیٹس) . [دن + دہا (رک)] .

ــــ دیے م ف ، مت : دن دیئے .
۱ . کھلے طور پر ، علانیہ ، سب کے سامنے .

عجب عیار ہے تو دن دیئے نظروں کے آگے سے
لیے جاتا ہے باتوں میں دلوں کا باندھ پشتارا
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۳۲) . دن دیے بستیوں میں ڈاکے پڑتے ہیں . (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۹) . ۲ . دن میں ، دن کی روشنی میں ، صبح ہوتے ہی .

دل میں گیا تھا شمع کی مانند دن دیئے
شب کو ہوئی آگ لگی گھر سے ہی اٹھا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۶) .

اس جبیں پر جلوہ گر الماس کا ٹیکا نہیں
آسماں پر دن دیے دیکھو قمر پیدا ہوا
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۰) .

ــــ دیسے نہ پھوہڑ پیسے کہاوت.
پھوہڑ اور بدسلیقہ عورت اور عورت کی کاہلی کی نسبت کہتے ہیں (ماخوذ : قاموس الفصاحت ، ۳۹) .

ــــ دیکھنا محاورہ.
۱ . برے حالات سے گزرنا ، ناموافق حالات سے دو چار ہونا ، خراب حالات کا سامنا ہونا .

اس سیروش سے کیوں نہ جدا ہوں ابھی کہ آہ
دن دیکھنے ہیں گردش ایام سے مجھے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۳۲۴) .

رونے تاباں کو ترے دیکھ کے یہ دن دیکھا
پھوٹ بھی جائے کہیں دیدۂ بینا اب تو
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۷۳) . اکثر مصنفین اور ان کی تصانیف کو ہر دور میں اس طرح کے دن دیکھنے نصیب ہوتے ہیں . (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۷۳) . ۲ . قسمت کا حال معلوم کرنا ، ستارے دیکھنا ، نصیب کا حال دریافت کرنا . اس کنیز نے جو مجھے دیکھا کہا کہ سہاراج ہمارے بھی دن دیکھ دو کہ کیسے ہیں اس سے میں نے انکار کیا . (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۴۸۸) .

ــــ دیکھنا نہ رات فقرہ.
وقت بے وقت کا خیال نہ کرنا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات) .

ــــ دیوالی ہو گئی فقرہ.
بہت خوشیاں ہونے کے موقع پر کہتے ہیں (جامع اللغات) .

---ڈھولے م ف.
رک : دن دوپہر بدمعاش دن ڈھولے ... تو بھلے آدمیوں کے مکان میں چوری کرنے آیا ہے۔ (۱۸۸۷ ، گلدستۂ حکایات ، ۲۹).

---ڈوبنا محاورہ نیز ف س.
سورج کا غروب ہو جانا ، دن کا رخصت ہونا ، رات کا آغاز ہونا . کیا تم کو اب تک نیند نہیں آئی ، بچپن سے اب تک ہمیشہ دن ڈوبا اور تم سوئیں . (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۵۷).

دن ڈوب گیا رات کی اندھیاری ہے
ہر سمت خموشی کا سماں طاری ہے
(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۵۵).

---ڈوبے م ف.
سورج غروب ہونے کے بعد ، رات شروع ہونے پر ، مغرب کے وقت ،

ایک غزال رم خوردہ کا منہ پھیرے ایسے میں گزرنا
جب مہکی ہوئی ٹھنڈی ہوائیں دن ڈوبے آنکھیں جھپکائیں
(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۹۱).

---ڈھلا کر م ف.
تمام دن گزارنے کے بعد ، دن کا عرصہ گزار کر ، شام کے وقت .

پہونچنا انھیں دیکھنے کی للک میں
کبھی دن ڈھلا کر کبھی دن سویرے
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۲۳).

---ڈھلا مزدور ہٹا فقرہ.
جہاں چھٹی کا وقت آیا مزدور کھسکا (مہذب اللغات).

---ڈھل جانا / ڈھلنا محاورہ.
۱. سورج کا نقطۂ زوال سے نیچے اترنا ، سورج کا غروب ہونا ، شام ہونا.

گو دوپہر کو اس کو نکلنے دے ناز کی
غیرت سے آفتاب کی پھر دن نہ ڈھل سکے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۳۳).

وہ دوپہر کو گھر سے ہمارے نکل گئے
ہم دن ڈھلا تو گور کے سانچے میں ڈھل گئے
(۱۸۸۸ ، جوہر انتخاب ، ۲۵۷).

تیرے خیال میں ایسا بھی بارہا گزرا
کہ رات آ بھی گئی اور دن ڈھلا بھی نہیں
(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۲۳۳). ۲. کسی مخصوص دور کا ختم ہونا ، عمر تمام ہونا ، زمانہ گزر جانا ، عمر رسیدہ ہو جانا

نہ دن وہ تمہارے نہ اپنا وہ سن
تمہارے ہمارے وہ دن سن ڈھلے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۸۷).

---ڈھلے م ف.
سورج کے نقطۂ زوال سے نیچے اترنے یا شام ہونے کے بعد ، دوپہر بیتے یا مغرب کے وقت

وعدہ بھی تھا یہی کہ میں آؤں گا دن ڈھلے
لیکن نہ بعد شام کے پیش از دیے جلے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۸).

منزل کو پہنچے وہ جو سحر قافلے چلے
ہم راہ میں ہیں کہ بہت دن ڈھلے چلے
(۱۸۰۹ ، ایمان، ایمان سخن ، ۹۰). دائیں جانب سیم تھی جہاں ہر دن ڈھلے مرغابیاں آ کر اترتی تھیں . (۱۹۸۲ ، ہا کھ ، ۱۲).

---رات . (الف) امذ.
ایک دن اور ایک رات ، روز و شب ، دن یا رات (پلیٹس). (ب) م ف.
ہر وقت ، ہمیشہ ، چوبیس گھنٹے.

زبان دنرات اوسکی بات میں تھی
قلم کی ناد اوسکے ہاتھ میں تھی
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۲).

دن رات ہے یہی سفر خشکی و تری
رکھتا ہوں کام شعر کی بحر و زمیں سے میں
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۱). دن رات اسی سوچ میں رہتی ہوں کہ کوئی بھلے مانس ملے تو نکاح پڑھوا لوں سو میاں اپنے سوچ سمجھ لو . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۳).

نظر تمہاری مرے دل کی بات کہتی ہے
تمہاری یاد تو دن رات ساتھ رہتی ہے
(۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۱۰۵).

---راتا / راتی امذ ؛ م ف.
رک : دن رات (پلیٹس).

---رات ایک کرنا محاورہ.
ہر وقت جد و جہد یا کام میں مشغول رہنا . معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے کہ اس عرق ریزی نے دن رات ایک کر دیا ہے. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳). گریس نے دن رات ایک کر کے ان کی خدمت کی تھی . (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۹۸).

---رات سولی پر گزرنا محاورہ.
ہر وقت بے چین رہنا ، کسی وقت چین نہ ملنا.

کیا کہوں گزرے ہیں دن رات مجھے سولی پر
جب سمایا ہے کسی کا قد دلجو دل میں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۲۸).

---رات کا بکھیڑا روزمرہ.
ہر وقت کی الجھن ، ہر گھڑی کا جھگڑا ، ہر وقت کا جھگڑا ، آٹھ پہر کا جھنجھٹ.

باہمی دن رات کا پھر وہ ہی بکھیڑا نکلا
کوئی گل پھولے کا پھر سوت کا چرچا نکلا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۰).

---رات کا فرق ہونا محاورہ.
بالکل مختلف ہونا ، بہت زیادہ فرق ہونا.

دن رات کا فرق ان کی محبت میں ہے اب تو
وعدہ تو کیا شام کا اور آئے سحر کو
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۱۸۹).

--- روزِ عید رات شبِ برات کہاوت.
رک : **دن عید رات شبِ برات**. عجب برسات تھی ، دن روزِ عید رات شبِ برات تھی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۰).

--- رہے م ف.
شام سے پہلے ، اس وقت جب کہ تھوڑا دن باقی ہو ، دن میں. یہاں تک سویا کہ پہر دن رہے آنکھ کھلی. (۱۸۸۶ ، انشائے سرور ، ۵۴). اور اپنے رب کی بہت یاد کر اور کچھ دن رہے اور تڑکے. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، القرآن الحکیم ، ترجمہ ، ۸۸).

--- رہے سے م ف.
دن میں ہی ، شام سے کچھ دیر پہلے ہی ، دن کے وقت. شہر کے بدمعاشوں کے ڈر سے لوگ کچھ دن رہے سے کواڑوں میں پتھر اڑا کر گھروں میں بند ہو بیٹھے تھے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳).
وہ کچھ دن رہے سے ہیں مصروفِ زینت
سرِ شام ہیں کس کے گھر جانے والے
(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۳۸۰).

--- رین م ف.
رک : **دن رات**.
کسی کے اندروں آتش پڑی ری
اری دن رین سلگت ہے پڑی ری
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱).
عشق کی آگ میں رہے دن رین
یار تیرا مگر سمندر ہے
(۱۸۱۲ ، فائز ، د ، ۱۸۱).
رہے کر کوئی طاعت بیچ دن رین
بجز طاعت کے نئیں اس کے تئیں چین
(۱۸۹۸ ، مفتاح الایمان (رسائل حیات ، ۹۶)).

--- سپنا (---فت س ، سک پ) امذ.
بیداری کا خواب ، مراد : خوش آئند تخیلات. دن سپنے بھی کمزور انا کے اصول حقیقت سے فرار کا نتیجہ ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۲۱). [دن + سپنا (رک)].

--- سدھارنا محاورہ.
دور ختم ہونا ، گزر جانا.
رنج دانتوں کے ٹوٹنے کا نہیں
غم یہ ہے عیش کے سدھارے دن
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۳).

--- سن (---کس س) امذ.
سن و سال ، عمر نیز اقتضائے سن ، زندگی کا زمانہ ، جینے کا وقت (بیشتر فعل جمع کے ساتھ مستعمل).
کیا ابھی دن سن ہیں اوس محبوب کے نام خدا
باڑھ پر آئے دو قد شمشیر دم ہو جائے گا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲). ابھی ... دن سن نہیں ہے کہ سب سے منہ موڑ کے دنیا کو چھوڑ کے ایک فقیر کے پاس جا کر رہو. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۴۳). رابعہ کے ماشاءاللہ ابھی دن سن ہیں ، ان کے لیے کوئی ایسی خرابی نہیں. (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۱۹۸). [دن + سن (رک)].

--- سویرے م ف.
دن نکلتے ہی ، سورج طلوع ہونے کے بعد ، علی الصبح.
پہونچنا انہیں دیکھنے کی للک میں
کبھی دن ڈھلا کر کبھی دن سویرے
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۱۳).

--- سے اُتر جانا محاورہ.
جوانی ڈھل جانا ، بڑھاپے کی منزل میں قدم رکھنا (بیشتر گھوڑے کے لئے مستعمل) (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

--- سیدھے ہونا محاورہ.
قسمت کا موافق ہونا ، تکلیف دور ہو کر آرام کا دور آنا ، نصیب اچھے ہونا.
الٹے دم آج تیرے دل کیو کھینچتے ہیں
یہ دن اگر ہیں سیدھے تقدیر کھینچتے ہیں
(۱۸۴۴ ، ممنون (مہذب اللغات)).

--- سیاہ (سیہ) کرنا محاورہ.
نصیب بگاڑ دینا ، حالات خراب کرنا.
پڑی ہیں دن سیہ کرنے کوں میرے گو تیری زلفیں
یے کم نہیں ان سیتی کچھ یہ مرے بختوں کی شامت بھی
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۷).

--- شام کرنا محاورہ.
دن گزارنا ، وقت گزارنا ، کسی کام میں بہت مشغول رہنا ، کسی کام میں وقت صرف کرنا. کیسی کیسی آرزوؤں میں راتیں صبح اور دن شام کئے ہیں. (۱۹۱۳ ، گرداب حیات ، ۹۲).

--- شماری (---ضم ش) امث.
دن گننا ، دن گن گن کے وقت گزارنا ، بے چینی سے منتظر رہنے کا عمل.
فقط نہ دل ہی پڑا اپنی جان توڑے تھا
ترے بغیر یہ تھی ہم کو دن شماری رات
(۱۸۰۹ ، جرات ، د (عکسی) ، ۱۵۹). [دن + شمار (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت].

--- صاف گزرنا محاورہ.
کچھ کھانے کو نہ ملنا ، فاقہ ہونا.

تین دن اے چرخ مسک جب گزر جاتے ہیں صاف
تب کہیں ملتا ہے روئی کا کنارہ چاند کو
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۲۲).

ـــــ طُلُوع ہونا محاورہ.
تڑکا ہونا ، صبح ہونا ، سورج نکلنا ، دن نکلنا. رات بھر سو کر جب اٹھیں گے تو نیا دن طلوع ہو چکا ہو گا ، سمجھے. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۵۷).

ـــــ عید (اَور) رات/شَب ، شَبِ بَرات کہاوت.
ہر وقت خوشی اور عیش و آرام ہونے کے موقع پر مستعمل.
تمہیں تو عید ہے دن اور شب برات ہے رات
ہم اپنی آہ کے بان داغتے ہیں جھکے آپ
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۱۰۲). ایسے چین سے گزران کرتے اور خوشی سے رہتے کہ ہر ایک کے گھر میں دن عید اور رات شب برات تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸).
جز عیش نہ غم کی تھی کوئی بات
دن عید شب برات تھی رات
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۵). ایک مہینے تک خوب ناچ رنگ رہا ، دن عید شب شب برات تھی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۹). شاہوں خیمے میں ان کے ساتھ ہے دن عید رات شب برات ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۲۹). یہاں کی معاشرت اور طرزِ زندگی ہمیشہ دن عید اور رات شب برات ہی رہی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۰).

ـــــ قَرار پانا محاورہ.
دن مقرر ہونا ، کسی کام کے لیے دن کا تعین ہونا ، تاریخ ٹھہرنا. خیر جی یہ دکھڑا تو ہوا ہی کریگا اب یہ بتاؤ کہ نکاح کا کون دن قرار پایا ہے ہم آج سب سے کہہ آئے کہ میاں آزاد کے گھر اڑیں گے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۹۸).

ـــــ قَرِیب آنا محاورہ.
زمانہ نزدیک آنا ، وقت ہونا.
کرنے لگے ہیں برگ خزاں شورش جنوں
شاید قریب آئے دلا دن بہار کے
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۶۷).

ـــــ کا بُھولا رات کو/شام کو ، گھر آجائے/ آیا ، تو اسے بُھولا نَہِیں کَہتے کہاوت.
غلطی کا جلد تدارک کر لیا جائے تو قابل معافی ہے ، جلد اصلاح کر لینا قابل مذمت نہیں. میں نے خدا کا شکر کیا کہ اب بھی کچھ نہیں گیا ، دن کا بھولا رات کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۸۳).
عمر دو باد شہ حق و بشر آیا ہے
دن کا بھولا ہوا یہ شام کو گھر آیا ہے
(۱۹۱۰ ، تسنیم ، رباعی تسنیم ، ۲ : ۱).

ـــــ کاٹنا محاورہ.
دن بسر کرنا ، وقت گزارنا ، قناعت میں بسر کرنا.
روز وصال ہمکو میسر کہاں فغاں
دن کاٹنے پڑے ہیں وہ اوقات جا چکی
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۳۵). کسی تالاب کے کنارے ایک بط رہتی تھی ، ہر روز مچھلی مارتی اور اسی سے دن کاٹتی. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۸۵). اسی طرح اپنی زندگی کے دن جوں توں کر کے کاٹ دیے. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۹). سنٹرل ریزرو پولیس کا پہرہ بٹھا دیا گیا مگر ہم قید میں ہنستے کھیلتے دن کاٹتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۳۶).

ـــــ کاٹے سے نَہ کَٹنا محاورہ.
دن مصیبت سے گزرنا ، دن پہاڑ معلوم ہونا ، دن بڑی مشکل سے گزرنا.
دن جدائی کا نہیں کاٹے سے کٹتا اے جلیل
یہ بھی سختی میں کسی معشوق کا دل ہو گیا
(۱۹۲۵ ، جلیل ، جان سخن ، ۳۹).

ـــــ کِتنا ہوگا فقرہ.
ایک کلمہ ہے جس کے کہنے سے تیلی چڑتا ہے کہ اس کے نزدیک یہ بدشگونی ہے. تیلی سے جب پوچھو گے ایے تیلی دن کتنا ہوگا تو بہت ہی برا مانے گا اس کو وہ بدشگونی سمجھتے ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۷۰).

ـــــ کَٹنا محاورہ.
دن گزرنا ، وقت بسر ہونا.
دن تمہارے تو کٹے ہائے خوشی سے ہر طرح
ہم بلا سے یاں بڑے راتوں کو گھبرایا کیے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۹).
دن کٹ گیا تو ہوئے گی شب کس طرح بسر
لشکر میں غل ہے گا درندوں کا رات بھر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۹۵).
سوتے ہی سوتے کٹ گیا دن بھی
رات میں اور آ گئی بلا کی رات
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۷۵).

ـــــ کَرنا محاورہ (شاذ).
کسی خاص دن کی یادگار منانا. ہنود اپنے مردوں کے دن کرتے ہیں یہ بھی تیجا دسواں ... مثل فرض اور واجب کے کرنے لگے. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، ۳).

ـــــ کَڑا ہونا محاورہ.
وقت سخت یا منحوس ہونا ، مصیبت کے دن ہونا ، دن برا ہونا.
جان کی خیر ہو صدقہ ابھی کچھ دے ڈالو
جان تم پر ہے کڑا آج کا دن آج کی رات
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۵).

--- کڑے گزرنا محاورہ۔
مصیبت سے گزر اوقات ہونا ، مشکل سے وقت کٹنا ، تکلیف میں وقت گزرنا۔

فولاد خاں گزرنے لگے ہم پہ دن کڑے
آیا نہ جب سے نس کتا جوہر ہمارے پاس
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۳۲۸)۔

--- کم رَہ جانا/ رہنا محاورہ۔
تھوڑا سا دن رہ جانا ، مدّت کم رہ جانا۔

دشتِ فرقت میں پڑی ہے مجھ پہ کیا مشکل کڑی
دن بہت کم رہ گیا ہے اور منزل ہے کڑی
(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۳۹)۔ شادی میں دن کم رہ گئے ہیں اور تمہیں کوئی فکر نہیں (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۵۹)۔

--- کم ہو جانا/ ہونا محاورہ۔
دن گھٹنا ، دن چھوٹا ہو جانا ، رات کی نسبت دن کا چھوٹا ہو جانا

چھوڑ کر چہرے پہ زلفیں معجزہ اس نے کیا
ایک پل میں بڑھ گئی رات اور دن کم ہو گیا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱)۔

کم ہوا اتنے میں دن شام کا آیا ہنگام
پھر اوسی آدمی نے آ کے دیا مجھ کو پیام
(۱۹۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۲۷)۔

--- کو اُونٹ نہ سُوجھنا محاورہ۔
واضح بات کا علانیہ اور جان بوجھ کر انکار کرنا ، بالکل کم عقل ہونا ، اندھا ہونا ، بینائی کمزور ہونا۔ نقیب ... ترا حرام خور ہے ، دن کو اونٹ نہیں سوجھتا ، نر مادہ نہیں بوجھتا ، کور ہے (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۳)۔ دن کو اونٹ نہیں سوجھتا رات کو مچھر کی ٹانگ پکڑتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۲ : ۱۰)۔

--- کو اُونٹ (بھی) نہیں نَظَر آتا کہاوت۔
(عو) بالکل اندھا ہے ، کم عقل ہے۔

آنکھوں کی اندھی ہے وہ مثل نام نین سکھ
نرگس کو دن کو اونٹ بھی آتا نظر نہیں
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۶۳)۔

--- کو اُونی اُونی رات کو چرخا پُونی کہاوت۔
دن رائیگاں کھونا اور رات کو کام کرنے بیٹھنا ، بے موقع کام کرنا (محاورات نسواں ، ۹۱ ، فرہنگِ آصفیہ)۔

--- کو پُوچھنا رات بَتانا/ کَہنا محاورہ۔
اُلٹی بات کہنا ، جان بوجھ کر غلط جواب دینا۔

ہم سے کرتی نہیں وہ مطلق بات
دن کو پوچھیں جو ہم کہتی رات
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۷۶)۔

--- کو تارے دِکھانا محاورہ۔
۱. صدمہ دماغی پہنچانا جس سے آنکھوں کے سامنے ترمرے سے آ جائیں (نوراللغات)۔ ۲. خوب مارنا ، خوب پٹائی کرنا ، بہت مارنا (ماخوذ : پلیٹس)۔

--- کو تارے دِکھائی دینا محاورہ۔
کسی بات سے دماغ کو صدمہ پہنچنا۔ چشتی صاحب کو دن کو تارے دکھائی دینے لگے (۱۹۱۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۵)

--- کو تارے نَظَر آنا/ پَڑنا محاورہ۔
۱. ایسی بات یا عمل کرنا یا ہونا جس سے ہوش اُڑ جائیں ، آنکھوں کے سامنے ترمرے آ جائیں اور رنج یا صدمہ پہنچے۔

ہونٹ جانے کبھی غصے سے دھڑکے سارے
رنج و غم سے نظر آنے لگے دن کو تارے
(۱۹۲۵ ، ریاضِ امجد ، ۱ : ۳۴)۔ ۲. مبالغے کے لیے مستعمل ، سخت تاریکی ہونا۔

دو شب تار سے تشبیہ ہمارے دن کو
تیرگی ہے کہ نظر آتے ہیں تارے دن کو
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۷)۔

یہ اندھیر ہے دن کو نظر آنے لگے تارے
تصور بندھ گیا انجم یہ کس زہرہ شمائل کا
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۷۱)۔ ۳. نظر بہت تیز ہونا (مہذب اللغات)۔

--- کو دِن (اور) رات کو رات / شَب کو شَب ، نہ جاننا / سمجھنا محاورہ۔
ہر وقت محنت کرنا ، خدمت یا محنت میں اپنے آرام یا تکلیف کی پروا نہ کرنا ، دن رات کام کرنا۔

دن کو انھوں نے دن کبھی جانا نہ شب کو شب
لیجے انہیں سے آپ کو جس شے کی ہے طلب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۹)۔ میں نے کس کس ناز و نعم سے پالا تھا دن کو دن رات کو رات نہ سمجھی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۶)۔ تین دن تک ڈاکٹر صاحب نے نہ دن کو دن سمجھا اور نہ رات کو رات۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۴ : ۹۱)۔

--- کو رات کَہنا محاورہ۔
اُلٹی بات کہنا ، یقینی بات میں شبہہ کرنا (نوراللغات)۔

--- کو رونا محاورہ۔
گزرے ہوئے اچھے وقت یا دور پر افسوس کرنا۔

اے گُلو ان دنوں کو روؤ گے
کھل کھلا کر بہت ہنسا نہ کرو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۰)۔

--- کو ستارے دِسنا محاورہ (قدیم)۔
رک : دن کو تارے نظر آنا۔

بسر غم خوشیاں بیچ سارے دسے
نگر ان کو دن کوں ستارے دسے
(۱۹۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۰)۔

--- کو ستارے نظر آنا محاورہ.
رک : دن کو تارے نظر آنا. چھکے چھوٹ جاتے ہیں پتے پانی ہو جاتے ہیں ، دن کو ستارے نظر آتے ہیں. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۵۲).

--- کو شام کرنا محاورہ.
جان سے مار دینا ، زندگی کا خاتمہ کر دینا.

آج دو دو ہاتھ اس ابرو سے کیجیے دو بدو
گو کرے دن کو مرے وہ تیغ خوں آشام شام
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۸).

--- کو شرم رات کو بغل گرم کہاوت.
بیوی کے دن کو گھونگھٹ نکالنے پر مذاق میں کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

--- کی پوچھنا رات/شب کی بتانا (کہنا) محاورہ.
بدحواس ہونا ، غصے غصے یا بدحواسی میں الٹے سیدھے بے تکے جواب دینا.

گلہ بیگم کوئی بات کی تو اس ڈھب کی
دن کی پوچھی جو کسی نے تو بتائی شب کی
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۲۳۳).

میری لونڈی تو ہے لگا ڈوبی　　دن کی پوچھی تو رات کی کہہ دی
(۱۸۴۷ ، عبیر ہندی ، ۷۵).

--- کی رات ہونا محاورہ (شاذ).
سخت تاریکی ہونا ، بہت اندھیرا ہونا.

یہ کس کی آہ کی کالی گھٹا گھنگھور چھائی ہے
کہ دن کی رات ہے مشعل بکف جگنو نکلتے ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۸).

--- کے دن م ف.
جلدی ، اسی دن ، بہت جلد ، اسی وقت. یہاں دن کے دن سب کچھ ہو جاتا ہے ، دفتری معاملات کا تمہیں تجربہ نہیں ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۹۲).

--- گھسا اور مزدور ہنسا کہاوت.
دن گزرنے پر مزدور کو محنت سے نجات ملتی ہے ، اس لئے وہ آدھے سے زیادہ دن ختم ہو جانے پر خوش ہوا کرتا ہے ، نجات کی امید (جامع اللغات).

--- گھسکنا محاورہ.
دن ڈھلنا ، دن کا مائل بہ زوال ہونا ، سورج کا دوپہر سے ڈھلنا (نوراللغات ، مہذب اللغات).

--- گھسنا محاورہ.
دن ڈھلنا (رک) (پلیٹس).

--- گھلنا محاورہ.
دن پھرنا (رک) (پلیٹس).

--- کھنچ جانا/کھنچنا محاورہ.
دن بڑھنا ، وقت کا طویل ہونا (نوراللغات).

--- کھویا آئے بالے کاتن بیٹھی دیا بالے کہاوت
بے وقت کام کرنے کے موقع پر کہتے ہیں (نجم الامثال ، ۲۰۹).

--- کھینچنا محاورہ.
دن زیادہ کرنا ، وقت کو طوالت دینا ، عمر کو طول دینا.

زندگی تلخ نہ کر اپنے پرستاروں کی
دن بہت زیست کے او ہجر کے بیمار نہ کھینچ
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۵۲).

--- گزارنا محاورہ.
وقت گزارنا ، بسر اوقات کرنا. اراول گری کے پاس ایک غار ہے وہیں چھپے اپنی بے حیا زندگی کے دن گزار رہے ہیں. (۱۹۲۳ ، قوم پرست ، ۱۰).

--- گزرنا محاورہ.
۱. زمانہ بسر ہونا ، وقت کٹنا.

وعدہ پہ تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے
کہنے کو بات رہ گئی اور دن گزر گئے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۱). ایک رات اور ایک دن گزر گیا تھا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۸۷). ۲. دور ختم ہو جانا ، خوش بختی کا زمانہ گزرنا.

اب ہم سے کوئی وقت ملاقات کا نہیں
آئے تھے چھپ کے رات کو وہ دن گزر گئے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۰).

--- گن گن کر گزارنا محاورہ.
بہت بے چینی سے منتظر رہنا ، انتظار کرنا.

تھا بس ہجر میں ایک ایک مہینا برسوں
دن گزارے ہیں ترے سر کی قسم گن گن کر
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۹۶).

--- گننا محاورہ.
انتظار کرنا ، بے چینی سے منتظر رہنا. ہمیشہ اداس رہتا تھا اور دن گنتا تھا. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۲۳). خدا وہ دن جلد لائے ہم تو دن گن رہے ہیں. (۱۹۳۳ ، انشائے بشیر ، ۱۹۷). مدتوں سے دن گن رہا ہوں کہ کسی طرح اڑا ہو جاؤں. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۷۹).

--- گنوانا محاورہ.
وقت ضائع کرنا ، موقع کھو دینا ، بے فائدہ عمر گزارنا.

قیامت کے دھڑکے میں کیوں دن گنواؤں
جزا دے گا شرم جزا رکھنے والا
(۱۹۱۱ ، قدرِ خدا ، ۹). وقت کی قدر کرو کھیل کود میں دن نہ گنواؤ ورنہ پچھتاؤ گے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۱۶۱).

---گئے فقرہ۔
یہ دن لد گئے ، یہ موقع گزر گیا ، دولت ، کامرانی اور خوش اقبالی کا وقت نہ رہا۔

وہ دن گئے کہ عریضہ اِدھر سے جاتا تھا
وہ وقت ہے کہ اُدھر سے پیام ہوتا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۸)۔

---گیا کہ رات فقرہ۔
ہر وقت موقع حاصل ہے ، اب بھی وقت ہے ، موقع ہاتھ سے نہیں گیا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---گھڑی بھر آنا محاورہ۔
تھوڑا سا دن چڑھنا ، گھڑی بھر دن چڑھنا۔

میرے افسانے کو پورا نہ ہوا روزِ جزا
ڈھل گیا دن تو یہ جانا کہ گھڑی بھر آیا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۱)۔

---گھٹنا محاورہ۔
۱. دن گزرنا ، وقت کٹنا۔

ادھر گھٹتے تھے دن وعدے میں ہر روز
ادھر بڑھتا تھا وہ رنج جگر سوز
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۷۹)۔ دن پہاڑ ہو گیا کہ کسی طرح گھٹتا ہی نہ تھا۔ (۱۹۲۶ ، راشد الخیری ، بیلہ میں میلہ ، ۲۲)۔ ۲. دن کا چھوٹا ہونا ، دن کا مختصر ہونا (مہذب اللغات)۔

---لٹک جانا / لٹکنا محاورہ۔
سورج کا نقطۂ زوال سے نیچے آ جانا ، شام کا وقت قریب آنا۔

گزرا شباب جلد رواں ہو مسافرو
خورشید کو زوال ہوا دن لٹک گیا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۸)۔

---لد جانا محاورہ۔
عروج یا ترقی کا زمانہ ختم ہو جانا ، اچھے حالات کا دور باقی نہ رہنا ، اچھے دن نہ رہنا۔

اپنا نہ وہ عالم ہے نہ تیرا ہی ہے وہ سن
وہ راتیں بسر ہو گئیں، اب لد گئے وہ دن
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰۰)۔ وہ دن لد گئے جب بادشاہ ہو کے آدمی مزے اڑاتا تھا۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۷ : ۶)۔ وہ دن اب لد گئے جب مفاد پرست ٹولے نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے ملک توڑ ڈالا تھا۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ اپریل : ۳)۔

---لگا رکھنا محاورہ۔
دیر کرنا ، انتظار کروانا ، انتظار کرانا۔

چلتے ہی چلتے تو نے یاں دن لگا رکھے ہیں
واں کام ہے حَسَن کا آخر کوئی گھڑی میں
(۱۷۸۶ ، میرحسن ، د ، ۶۶)۔

---لگانا محاورہ۔
دن گزارنا ، وقت کاٹنا۔

سیوک نے کہا ضرور جائیں
دو چار تو دن وہاں لگائیں
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۶۰)۔

---لگنا محاورہ۔
۱. زیادہ وقت لگنا ، دن صرف ہونا ، وقت لگنا ، تاخیر ہونا۔ پاسپورٹ لینے کے لیے بھی کچھ دن لگیں گے۔ (۱۹۳۳ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۱۷۰)۔ ۲. اترانا ، نخوت و غرور پیدا ہونا ، سفلے کو دولت ملنا ، بڑھ کر چلنا ، ہوا لگنا۔

آتا ہے ہر سحر کو تیری برابری کو
کیا دن لگے ہیں یارو خورشید خاوری کو
(۱۷۵۶ ، آرزو (مخزن نکات ، ۳۵))۔ یاراں بھی اپنے تئیں ساحر جانتا ہے سامنے نہ آیا سوئیاں کاٹنے کو دن لگے ہیں۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۶۷)۔

دن لگ رہے ہیں چند حقارت زدوں کو آج
ناحق ہوئے ہیں دربے توقیر و تخت و تاج
(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۶۱)۔

---لگے ہیں فقرہ۔
موت کے دن قریب ہیں (دریائے لطافت ، ۸۶)۔

---مان اسم مذکر۔
دن کا گھٹاؤ ، بڑھاؤ یا انداز، دن اور رات کی گھڑیوں میں کمی بیشی کی تعداد جو ازروئے حساب نجوم معلوم کی ہو، طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کا وقت۔

سیوا سیو پل پل کرے دن مان
یکس ہت کھنڈا ، یکس ہت دان
(۱۶۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۱)۔ [دن + مان (رک)]۔

---معلوم ہونا محاورہ۔
کثرت سے روشنی ہونا ، رات میں اس قدر نور ہونا کہ دن کا گمان ہو۔ جھاڑ ، کنول سردنگ جھاپے دوشاخے اس طرح روشن ہیں کہ دن معلوم ہوتا ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۷)۔

---مقرر ہونا محاورہ۔
تاریخ طے ہونا ، کسی کام کے لیے وقت مقرر ہونا۔ ایک دن مقرر ہوا تھا مگر بڑی بیگم صاحب نے منظور نہیں کیا اب کوئی اور دن مقرر ہو گا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۸۷۰)۔

---منانا محاورہ۔
۱. (کسی خاص) وقت یا موقع کی تمنا کرنا ، کسی اچھے دن کی آرزو کرنا۔

خالق نے یہ روز خوش دکھایا
جس دن کو مناتے تھے وہ آیا
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۲۱)۔ ۲. یادگار کے طور پر منانا ،

تقریب منانا (کسی خاص دن تقریب کا انعقاد کرنا)، کسی خاص دن کی یاد میں تقریب ہونا (ماخوذ : علمی اردو لغت).

---مُنْدْنا / مُنْدْنا محاورہ.
دن ڈھلنا ، شام ہونا (پلیٹس).

---مُنْدے م ف.
دن ڈھلے ، سرِشام ، سورج غروب ہونے کے وقت. صبح سے دوپہر ہو جاتی دن مندے سے آدھی رات گھس جاتی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ابوالفضل صدیقی ، ۱۳۱).

---مَنی (---فت م) امذ.
دن کا زیور ، سورج (پلیٹس). [دن + منی (رک)].

---میں تارے دکھائی دینا یا نظر آنا / پڑنا محاورہ.
بدحواس ہو جانا ، گھبرا جانا.

صبحِ شبِ وصل اشک بہاتے نظر آئے
کیا دن ہے کہ دن میں ہمیں تارے نظر آئے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۸).

اس شان سے جو حق کے یہ پیارے نظر پڑے
دن میں سیاہ شام کو تارے نظر پڑے
(۱۹۳۸ ، سازِ حیات ، ۱۷). ایک شخصیت نگار کی شخصیت اور فن پر ... اب جو لکھنے بیٹھا ہوں تو دن میں تارے نظر آ رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، محمد نقوش ، ۱۲۹).

---میں سووے ، روزی کھووے کہاوت.
جو دن کو کام نہ کرے اس کی زندگی تنگی میں گزرتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

---نِبڑنا محاورہ.
دن گزرنا ، وقت کٹنا ، حالات سدھرنا.

تجھ بن کہوں کیا کس طرح اوقات کٹے ہے
نے دن ہی نبڑتا ہے نہ یاں رات کٹے ہے
(۱۷۸۵ ، درد ، د ، ۱۰۳).

---نحس ہونا محاورہ.
دن خراب ہونا.

کیسے نحس دنوں میں یارب میں نے اس سے محبت کی
دھوم رہی ہے سر پر میرے رنج و عتاب و کلفت کی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۱).

---نزدیک آنا محاورہ.
زمانہ قریب ہونا ، وقت قریب آنا.

ہوتی ہے تن میں روح بپیامِ اجل سے شاد
دن وعدۂ وصال کے نزدیک آ چکے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۱۵۵).

---نصیب ہونا محاورہ.

خوشی کا دن آنا. نواب صاحب ... شاید عشرت سے دوچار نہیں ... کہا اب نور کا تڑکا ہوا فضلِ الٰہی سے یہ دن نصیب ہوا. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۵۹).

---نِکال دینا / نِکالنا محاورہ.
کسی طرح وقت کاٹ دینا ، عموماً بُرا وقت گزار دینا ، مصیبت ٹالنا. تمام رات آشنا کی یاد میں چارپائی پر کروٹیں بدل کر دن نکال دیا. (۱۹۶۷ ، ساقی ، کراچی ، فروری : ۱۱).

---نِکلنا محاورہ.
صبح ہونا ، سورج طلوع ہونا ، پو پھٹنا.

سورج نکل چکا تھا بصرات کا تھا دن
جب میں عرب میں پہنچا تو نکلا ہوا تھا دن
(۱۹۷۲ ، صد رنگ ، ۳۱).

---نہ رہنا محاورہ.
زمانہ گزر جانا ، شام ہو جانا (مہذب اللغات).

---نہیں رہے فقرہ.
وہ زمانہ نہیں رہا ، وہ دور نہیں رہا ، وہ وقت نہیں رہا.

قدرِ کمال کی تجھے امید ہے جلیل
وہ دن نہیں رہے وہ زمانہ نہیں رہا
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۲۰).

---نیکے بہے جاتے پھیر اُبھر وہ نہیں آتے ہیں کہاوت.
اچھے دن گزر کر پھر نہیں آتے (جامع اللغات).

---ہوا کی طرح گزرنا محاورہ.
وقت تیزی سے گزرنا ، کوئی خاص دور جلدی سے ختم ہونا. دن ہوا کی طرح گزرے اور وہ رات سر پر آ پہنچی. (۱۹۱۸ ، منازل ترقی ، ۲۳).

---ہوا ہو جانا محاورہ.
وقت گزر جانا ، زمانہ گزر جانا ، وقت کٹنا. دن ہوا ہوتے جاتے اور کوئی جھوٹ موٹ آ کر یہ بھی نہ پوچھتا تھا کہ اس گھر میں کوئی لڑکی ہے. (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۹۶).

---ہو چُکنا محاورہ.
دور گزر جانا ، زمانہ بیت جانا.

ہو چکے دن ضبطِ گریہ کے کہ پی جاتے تھے اشک
اب تو چشمِ تر ظفر کچھ آبرو کھوتی چلی
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۷۲).

---ہو گئے (ہیں) فقرہ.
کافی مدت ہو گئی ، بہت زمانہ گزر گیا.

اب تو کوئی سنائے نوید بہارِ گل
دن ہو گئے ہیں چاک گریباں کیے ہوئے
(۱۸۷۷ ، دل شاہجہانپوری (مہذب اللغات)).

ـــــہونا محاورہ.
۱. صبح ہونا ، سورج نکلنا. جب دن ہوا اہل بیت کو بدستور قید کر اور سب سر نیزوں پر دھر چلے (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۲). جب دن ہوا میں کارواں سرا میں گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۳). ۲. دن گزرنا ، وضع حمل کا وقت قریب ہونا (جامع اللغات).

ـــــہی دن میں م ف.
دن بچھے تک ، سورج ڈوبنے تک (مہذب اللغات).

ـــــہی نہیں فقرہ.
شام ہو گئی.

> ہے جگہ شام ہوئی جاتی ہے جنگل میں امیر
> ہائے کیا پہونچیں گے منزل پہ کہ اب دن ہی نہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۶۵).

دِنا (کس د) (قدیم). (الف) امذ.
دن ، روز.

> کنور پر جو احوال تھا دس دنا
> کہ جس دن کلا کی بچن کر سنا

(۱۷۵۶ ، قصہ کامروپ و کلا کام ، ۹۳). ایک دنا میں لو گے کہ چھدا نہ گئیے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۳۳). (ب) م ف (قدیم) دن کا.

> خلایق اس دِنا خاطر کیا پیدا جگت سارا
> بلیں ماتو سگلی دن میں بہی دن ہے شرفدارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸). [رک : دن جس کا یہ عوامی املا ہے].

دُنا (ضم د) صف.
دوگنا ، دونا (پلیٹس). [رک : دونا ، جس کی یہ تخفیف ہے].

دَنّا (فت د ، شد ن). (الف) صف.
۱. ملیا ، موٹا ، مضبوط اور بڑا (فرہنگ آصفیہ). ۲. نڈر (ماخوذ : نوراللغات). (ب) امذ. ۱. وہ لکڑی جس سے کپڑے کوٹتے ہیں ، موٹی کپڑی.

> در عشق تری چھوڑی یہ سست پھانچ
> یہ پھرکی وہ دنا یہ غیچ دو شوائچ

(۱۷۷۸ ، تذکرۂ شعرائے اردو (آشوب) ، ۵۸). ۲. آلۂ تناسل (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : دنڈک ... ؛ قب : ڈنڈا].

ـــــپیل (ــــ ی مج) امذ.
دیو پیکر ، قوی ہیکل ، زبردست (شخص) (ماخوذ : نوراللغات). [ا : دنا + پیل (رک)].

ـــــسیٹھ (ــــ ی مج ، سک ٹھ) امذ ؛ سدھنا سیٹھ.
بڑا سیٹھ ، مغرور ، موٹا سیٹھ ، بہت زیادہ دھن والا سیٹھ (ماخوذ : نوراللغات). [دنا + سیٹھ (رک)].

دُنّاب (ضم د ، شد ن) صف.
موٹا ، سوجا ہوا ، پھولا ہوا ، فربہ ، دنبہ جیسا (فرہنگ آصفیہ). [رک : دنبہ ، جس کی یہ مبدّل صورت ہے].

دِناتی (کس د) امث.
وہ وقت جس میں دن کو ہل چلایا جائے ، مزدوروں کا روزانہ کا کام (جامع اللغات). [دن + اتی ، لاحقۂ کیفیت].

دَنّانا (فت د ، شد ن) امذ ؛ ـــ دنّاتا ، دنتانا.
دن کے ساتھ آتشبازی یا آتشیں اسلحہ وغیرہ کے چھوٹنے کی آواز ، پتھر وغیرہ کے پھٹنے کی آواز جو گولے سے مشابہ ہو ، ڈھول یا دمامے وغیرہ کی آواز.

> ہر رنگ کے وہ ہوائی گولے
> دنانے سے جبکہ چھوٹتے تھے

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۲۵). رازدار نے بڑھ کر درۂ کوہ پر کچھ اسم پڑھ کر ہاتھ رکھا ، دنانے کی صدا ہوئی دروازہ ظاہر ہوا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۲۷۶).

> یہ سمجھیں لوگ انگریزی میں بھی نانک سا چھوٹی
> ہوا کچھ ایسا دنانا سرے چاک گریباں کا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۵). پستول کی نال حلق میں داخل ہوئی اور ایک دنانے کے ساتھ ... بھیجا پاش پاش ہو گیا. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۱۱۰). [ا : دن (حکایت الصوت) + انا (رک) ، لاحقۂ حاصل مصدر].

دَنادَن (فت د ، د). (الف) امث.
توپوں ، گولوں ، نقاروں یا پتھر وغیرہ کے پھٹنے کی متواتر آواز. توپ کی دنادن کی آوازیں برابر آتی تھیں. (۱۸۹۳ ، کاشی ، ۵). گولے چھوڑے گئے کہ ان کی دوں دوں ، دنادن دنادن سے دور دور تک زمین ہلنے لگی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۳۲). (ب) م ف. ۱. دن دن کی آواز کے ساتھ ، بڑے زور شور سے. ادھر شامپین کی بوتلیں دنادن کھلنے لگیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۸). پرندوں ... پر دنادن فیر کرتے رہے اور چاروں طرف فضا میں اڑتے پرندے کٹ کٹ کر گرتے رہے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۶). ۲. پے در پے ، یکے بعد دیگرے ، مسلسل ، متواتر ، لگاتار. کسی کا ہاتھ نہیں رکتا تھا دنادن گھونسے اور مکّے اور چپت اور لپڑ کی بوچھار تھی بوچھار. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۰۵). لکھنے والے بھی موجود ہیں رسالے بھی دنادن چھپ رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، پکچر گیلری ، ۲۵). [حکایت الصوت].

دَنادَنی کا تیل (فت د ، د ، ی مج) امذ.
سانڈے کا تیل ، طلا جو ذکر کو سخت کرتا ہے اور شہوت کو بڑھاتا ہے ، سانڈے کا تیل بیچنے والوں کی آواز (مہذب اللغات).

دَناقِل (فت د ، ن ، کس ق) امذ.
ایک قسم کے بےقاعدہ سپاہی جو ہمیشہ لوٹ مار کی جانب مائل رہتے ہیں. اس نے دناقل (ایک قسم کے بے قاعدہ سپاہی) کو جو ہمیشہ لوٹ مار کی جانب مائل رہتے تھے قابو میں کیا ... اور اپنے علاقے کی توسیع کی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۸۵). [علم].

دَناکا (فت د) امذ.
رک : دنادن ، دَن کی آواز. اس توپ کے دناکے اُس کے ننھے کانوں کو بھلے معلوم ہوتے. (۱۹۰۷ ، نپولین بونا پارٹ ، ۱ : ۱۲).
[دَن (حکایت الصّوت) + اکا ، لاحقۂ حاصل مصدر].

دَنا کڑا (فت د ، شد ن ، سک ک) امذ.
دھماکا ، زوردار آواز ، کسی چیز کے پھٹنے کی بہت تیز آواز ، دنادن (رک). شکم زمین میں نفخ شدید عارض ہوا اور کڑ کڑ کی صدا نے دل میں ہنکھیے لگا دئے ... دنا کڑا ہوا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۷ : ۳). [دنا + کڑا (رک)].

دُنالی (ضم د) امث نیز صف امردونالی.
دو نال کی بندوق ، وہ بندوق جس میں دو نالیں ہوں. ایک باورچی دو چپراسی ، ایک دُنالی پیمریس بندوق ، بس یہ ہمارا گرد و پیش تھا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۳۰). [رک : دو نالی].

دِناں (کس د) امذ ؛ ج (قدیم).
دن (رک) کی جمع.

گھرے گھر آج دن کا جاں یہ کاجاں ہوتے ہیں خوش
کہ یو دن سب دناں میانے ادکہ متصور دستا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۰).

دناں یاد سے زن کے جاتی ہے
او پانچوں نمازیں نہاتی ہے

(۱۸۳۹ ، سراج الفقہ (رسائل حیات) ، ۱۰۹). [دن + اں ، لاحقۂ جمع].

دَنانانا (فت د) امث امردنانانانانا.
رک : دنادن. جامع مسجد پر پہلا گولہ چلا دنانانانا. اب کھانا پینا موقوف. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۲۵۹). اتنے میں بارہ بجے کی توپ چلی دنانانا ماسٹر فقس بولے لو بھئی چھٹّی کا گھنٹہ بج گیا چلو. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۳۷). [حکایت الصّوت].

دَنانیر (فت د ، ی مع) امذ ، ج.
رک : دینار.

ہستی کے سنبیع سے مجھکو کیا خرید
دے بیخودی کے نقد دنانیر شاہ میر

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۳).

یہ نکھٹو لا نہیں سکتا کما کر اک درم
ہاں اسے دیدو اٹھالے گو دنانیر و ریال

(۱۸۹۶ ، نظم مجموعۂ بے نظیر ، ۸۷). دراہم و دنانیر ان کا قبلہ ہے نفس و شیطان ان کا معبود ہے. (۱۹۵۸ ، انتخاب الہلال ، ۲۰۸). [ع : دینار کی جمع].

دِنائت / دِنایَت (کس د ، فت ء/ی) امث.
۱. (أ) پستی یا حقارت کی بات یا عمل ، کمینہ پن ، چھچھورا پن ، نالائقی کی بات ، حقیر ہونا. جو کوئی کم ہمتی اور دنائت کرے... عقلمندوں کے نزدیک بے قدر ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۵۴). خوشامد ابتذال اور دنائت کی باتیں مسلمان سے ہو نہیں سکتیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۸۷). دنایت اور رذالت یہ تو تمہارے اخلاق ہیں. (۱۹۱۵ ، نیرنگ فصاحت ، ۱۸).

یہی ہے اس کی شہادت یہی ہے اس کی سند
زمانہ گوہر دنائت بنام یحییٰ زد

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۳۱). (أأ) (نفسیات) کمتری کا احساس جو اعصابی مرض کی صورت اختیار کر لے ، احساس کمتری ، وہم ، پستی. یہ رجحانات دراصل غلامانہ ذہنیت اور چھپی ہوئی دنائت کی پیداوار ہیں. (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۲۷۹). ۲. کنجوس اور بخیل ہونا ، کنجوسی.

جو غنی ہے وہ دنائت پہ نہ مائل ہو گا
غیر کا دست نگر کیوں ترا سائل ہو گا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۲). [ع : (د ن و)].

دِنائی (کس د) امث.
داد ، داد کی بیماری (پلیشس). [پ : دنائی दिनाई].

دُنْب (ضم د ، سک م بشکل ن) امث (قدیم).
دم ، پونچھ.

میں اس سانپ کی دنب کوں کیتا رہا
انیں پیچ کھایا ۔ جانو اژدہا

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۹۷). [رک : دُم جس کی یہ ایک صورت ہے].

دُنبا (ضم د ، سک م بشکل ن) امذ.
رک : دنبہ.

قربان بکرا دنبا ہوئے
گائے اور اونٹ سب موٹا ہوئے

(۱۵۰۳ ، لازم المبتدی (ق) ، ۵).

یہی دنبا ذبیح علیہ السلام
سیوم لائے گیے توں سن کر فہام

(۱۸۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۳۲). [ف].

دُنبال (ضم د ، سک م بشکلِ ن) ، (الف) امذ.
پیچھا ، عقب ، پچھلا حصہ ، دم ، دم چھلّا ، کسی چیز کا سرا.

جو قلاب اچھتا زمیں کے دنبال
تو اسمان پر اس کو سٹنا اچھال

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۲). سر اس کا جانب مغرب اور دنبال طرف مشرق ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳). (ب) م ف. ۱. پیچھے ، پیچھے پیچھے ، عقب میں ، بعد کو ، معیت میں.

غلام ہور باندیاں ندیم ہور قوال
دئے شہ کوں خدمت کی خاطر دنبال

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۷).

کسی سے کہہ نہ سکتا تھا میں احوال
کہ تھی شرم و حیائے عشق دنبال

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم ، ۱۳۵).

ہے سراسیگی وہی دنبال
ہے وہی زیست میرے جی کا وبال

(۱۸۱۰ ، بحرالمحبت ، ۶۴).

وہ باغ کہ زر جس پہ کیا صرف مہ و سال
دیکھا بھی نہ اس کو کہ اجل آ گئی دنبال

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۸).

روانہ ہوں دنبالِ نقشِ قدم
یَتَسَنَّدِیکَ یَصْلُحُ الصَّالِحُوْن

(۱۹۶۹ ، سزبور میر مغنی ، ۲۱۸). ۲. سرمے کی لکیر جو آنکھ کے کونے سے آگے تک بڑھی ہوئی خوبصورتی کے لیے چھوڑی جاتی ہے.

دنبالوں نے جو شاخیں نکال ہیں شوخ چشم
نرگس کے پاس ہیں نہ وہ شاخیں ہرن کے پاس

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۰۹). ۳. پتوار : کشتی یا جہاز کا پچھلا حصہ.

تو جانتی تھی مصر کی رانی کہ دل مرا
تھا تیرے ہی سفینے کے دنبال سے بندھا

(۱۹۸۸ ، قہرعشق ، ۲۷۷).[ف: دنب + ال/ار/وار،لاحقۂ نسبت].

---پڑ رہنا / پڑنا محاورہ (قدیم).
پیچھے پڑ جانا ، دق کرنا.

اولاد تیری کیرے خیال   وہ پڑ ہیے جم دنبال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۶۷)). غیر حسن کے دنبال پڑی کہ دیکھوں تو مجھ نے اس کو چھپاتی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۰).

---پکڑنا محاورہ (قدیم).
پیچھا پکڑنا ، تعاقب کرنا ، عقب میں چلنا.

اب مجھ ماندیا ایسا حال   بیریں پکڑا ہوں دنبال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۷).

تمہارے نور تھے پایا ہوں میں پنتھاں عشق کے سب
رقیباں پکڑے ہیں دنبال اس تھے تم رکھو وارث

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۱).

---پھرنا محاورہ.
پیچھے پڑنا ، ہر وقت ساتھ لگا رہنا ، پیچھے پیچھے پھرنا.

ملک مال فرزند چھوڑوں عیال
ہو جوگی پھروں اس دوانے دنبال

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۳).

جدھر وہ جائے ادھر کے تئیں نسیم ختن
بنے شمیم پھرے اس غزال کے دنبال

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۴۹).

---چھوڑنا محاورہ (قدیم).
پیچھا چھوڑنا.

ترا دنبال چھوڑیں گے نہ آنسو
رواں ہوتے ہیں یہ ہنگام فرقت

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۴۳).

---کرنا / لینا محاورہ.
پیچھا کرنا ، تعاقب کرنا ، کسی کے پیچھے پیچھے پہنچنا.

چلے یونچ رو جان کا دنبال کر   جوں بہرام نکلیا ہے گوراں اُپر

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۰).

جہاں جاتا ہوں وہاں آتا ہے سایے کے نمن پیچھے
ترے برہانے اے ظالم لیا دنبال عاشق کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲).

تنبولی لے دنبال اس کا چلا
جواں کو وہ عورت لی گھر میں بلا

(۱۸۵۲ ، قصہ قاضی و چور ، ۸۲).

---گرنا محاورہ (قدیم).
تعاقب کرنا ، پیچھا کرنا (قدیم اردو کی لغت).

---لگنا محاورہ.
پیچھے پڑنا ، درپے ہو جانا.

بل کیک پتیا کر چھانو کوں نا دے خبر چک پا کے تو
دنبال لگ گر پانو پر آوے کی پھسلانے چنچل

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۳).

کیوں اس کے جیوں کو اچھے آرام ہور قرار
پارا ہو جو لگیا ہے تری زلف کے دنبال

(۱۶۷۸؟ ، غواصی ، ک ، ۶۰).

---میں م ف.
پیچھے پیچھے ، عقب میں ، تعاقب میں.

تمنائے تفتیشِ احوال میں
چلا یہ بھی ان سب کی دنبال میں

(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۸۶). اس کے دنبال میں مرہٹہ اور دونوں سوار ہو لئے. (؟ ، فرشتۂ وفا ، ۱۱).

---میں پڑنا محاورہ.
پیچھے پڑنا ، تعاقب کرنا ، دق کرنا.

پڑے دنبال میں میرے سو اس تیناں کے دنبالے
خدایا عشق مشکل ہے بھرم رکھ تو معانی کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸).

دُنبالا / دُنبالَہ (ضم د ، سک ن م بشکل ن / فت ل) امذ.
۱. دم ، پیچھا ، پچھلا حصہ ، دم چھلا.

نیش کی جانوش ہو دنبالۂ زنبور میں
کام میں اعمی کے ہو مہرہ بجائے آبلا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۸). سخن فہم بادشاہ نے فرمایا کہ یہ دنبالہ کھٹکتا ہے. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۸). ۲. آنکھ کا کویا ، وہ سرمے کی لکیر جو گوشۂ چشم سے کنپٹی کی طرف نکلی ہوئی ہو.

نین مرگوں کی گھانس پکڑے مکھ
دیکھ تیری انکھیاں کا دنبالا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۶).

شرمگیں آنکھ کی تعریف میں مصرع لکھ کر
مستزاد اور لگا دیتے ہیں دنبالے کا
(١٨٥٣ ، ریاضِ مصنف ، ٩١). رنگ چمپئی تھا ، آنکھوں میں دنبالہ کاجل تھا. (١٩٨٢ ، کیمیا گر ، ٨٦). ٣. **کشتی وغیرہ کا پچھلا حصّہ ، پتوار.** دونوں طرف سمندر کا زور تھا اور جہاز زمین پر ٹک گیا پس گلہی تو دھکا کھا کر پھنس گئی مگر دنبالہ لہروں کے زور سے ٹوٹنے لگا. (١٩٥١ ، انجیل مقدس (نیا عہد نامہ) ، ١٣٨). بغیر مستول کی کشتی کی تصویر بنائی گئی ہے جس کا اگلا حصہ اور دنبالہ اوپر کو کافی اٹھے ہوئے ہیں. (١٩٥٩ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ١١٥). ٤. **تلوار کا وہ حصہ جو قبضے سے متصل ہوتا ہے ، قبضے اور تلوار کی جڑ کا حصہ.**

قبضہ تو رہا دستِ جنابِ شہ دیں میں
اور تا سرِ دنبالہ در آئی وہ زمیں میں

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٣ : ٢٨٤). ایک جانب تلواریں ، قبضے ان کے نابود ، دنبالے مثل برق چمک رہے ہیں. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٩٠٤). ٥. (کاشت کاری) **کھلیان کو الٹ پلٹ کرنے کی پنجے دار چھڑیا** ، دوشاخہ لکڑی (ا پ و ، ٦ : ٨). ٦. (تار کشی) **کوے کی چونچ کی شکل کی بارنے کا سنہ درست کرنے کی ہتوڑی اس کے اوپر کے چوڑے سرے کو ڈال اور دوسرے نکیلے سرے کو دنبالا کہتے ہیں** (ا پ و ، ٢ : ١٨٦). ٧. (ماہی گیری) **مچھلی پکڑنے کے کانٹے کا سیدھا سرا جس میں ہودا (کانٹے کا سربند) باندھا جاتا ہے** (ا پ و ، ٣ : ٥٨). [ف].

---چھوڑنا محاورہ.

پیچھا چھوڑنا. تجے دل کو جوڑ اس بات کا دنبالہ چھوڑ. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٥٥).

---دار صف.

جس کی دم سی نکلی ہوئی ہو ، دُم یا دُم چھلا رکھنے والا ، دم دار (بیشتر آنکھ کے سرمے ، بھوؤں یا ستارے وغیرہ کے لیے مستعمل).

بسم اللہ ہے ہر ابروے دُنبالہ دار
گیسوئے شب گوں نہیں واللیل کے دو لام ہیں

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٥٨١). جرابی کی موٹی تہہ نے گہری ناف کو تشیل آنکھ کی طرح دُنبالہ دار بنا کر رکھا تھا. (١٩٨٢ ، سفر مینا ، ١٠٥). [دنبالہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دار تارا / سِتارَہ (--- کس س ، فت ر) امذ.

رک : دم دار تارا. دنبالہ دار ستارے ... نہایت طویل بیضی مداروں میں آفتاب کے گرد پھرتے ہیں. (١٨٣٢ ، مفتاح الافلاک ، ١٥).

اِتنے تھے اس کے دم سے شرارے اِدھر اُدھر
دُنبالہ دار گرتے تھے تارے اِدھر اُدھر

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٢٢٣). [دُنبالہ + دار (رک) + تارا / ستارہ (رک)].

---داری اث.

آنکھوں میں کاجل یا سرمہ کھینچ کر لگانے کا عمل.

جو یہ دُنبالہ داری ہے تو اک دن سر بہ مردم کے
بلا لاوے گا بادے سرمہ تیری چشم فتاں کا

(١٨٤٣ ، مصحفی ، ک ، ١٠٥). [دنبالہ + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا محاورہ (قدیم).

تعاقب کرنا ، پیچھا کرنا.

کیھد اڑنے لگیا دلدل دیو سار
دنبالہ کرے شیر جوں دیکھ شکار

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٨٠).

---کھینچنا ف م.

(سرمے کے لیے) آنکھ کے کونے سے آگے کنپٹی کی حد تک سرمے کی لکیر بنانا.

کھینچ کر سرمے کا دُنبالہ دکھاتی مجھے آنکھ
بھر گئی کوکبِ دم دار کی بھاؤ دل میں

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٦٣). [دنبالہ + کھینچنا (رک)].

---گَرْد (--- فت گ ، سک ر) صف.

پیچھے پیچھے پھرنے والا ، تعاقب کرنے والا.

غم فراق ہے دُنبالہ گرد عیش وصال
فقط مرا ہی نہیں عشق میں بلا بھی ہے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٢٤). [دنبالہ + ف : گرد ، گشتن - گھومنا].

---گَرْدی (--- فت گ ، سک ر) اث.

پیچھے پیچھے پھرنا ، ساتھ لگے رہنا.

آنکھیں ملا کبھو تو کب تک کیا کروں میں
دُنبالہ گردی تیری اے آہوئے رمیدہ

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨١٠). ف : کرنا ، ہونا. [ف : دُنبالہ + گرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گِیری (--- ی مع) اث.

پیچھے لگنے یا ڈرپے ہونے کا عمل. اصل واقعہ کی سراغ رسانی اور دُنبالہ گیری کے ضمن میں بہت سی نادر تاریخی روایات جابجا آگئی ہیں. (١٩٣٩ ، افسانۂ پدمنی (دیباچہ)). [دنبالہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُنْبالوں پَڑْنا محاورہ (قدیم).

تعاقب کرنا ، پیچھا کرنا.

یاراں پڑیا یوں خیالوں حسن کرے دنبالوں

(١٥٠٣ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت)).

دُنْبالے (ضم د ، سک م بشکل ن) امذ.

دنبالہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---دار سُرْمَہ لَگانا ف م.

(مغلانی گری) سرمے کی تحریر کو آنکھ کے باہر کونے سے کنپٹی کی طرف کو ذرا کھینچ دینا (ا پ و ، ٣ : ١٠٥).

ـــــ لگانا محاورہ (قدیم).
پیچھا کرنے کے لیے جاسوس چھوڑ دینا ، سراغ رسانی کے لیے کسی کو پیچھے لگا دینا.

اس نین کا دیکھیا دنبالہ بلا
لیتی دل جادو سوں دنبالے لگا

(١٦١٣ ، قلیات ، ٤ : ٢٠٥).

دُنبک (ضم د ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
١. **ایک قسم کا ڈھول.** ضرب ایک ہاتھ یا دونوں ہاتوں کی انگلیوں سے دف دائرہ ... دُرُبکہ یا دُنبک پر لگائی جاتی تھی. (١٩٦٨ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٧١٣). ٢. **بین کی قسم کا ایک باجا** (اسٹین گاس). [ف].

دُنبکی (ضم د ، سک م بشکل ن ، فت ب) صف.
دم والا ، دُم دار. ایک بولا انشاءاللہ کشتوں کے پشتے لگا دیں گے دم بھر میں ان دنبکیوں کو نوک دم بھگا دیں گے. (١٨٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ٣٥٩).

اتفاقاً ایک آیا دُنبکی
اپنی دم یاروں کی دم سے باندھ دی

(١٨٩٠ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ٣٥٣). [دنب + ک (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

دُنبل (ضم د ، غنہ ، فت ب) امذ.
دل دار پھوڑا ، پھوڑا ، دمل.

چھپر جو لگی اس نہ جھنجولنا
ہو دکھ پر ہے دنبل ترا بولنا

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٨١).

جو دیکھتا ہوں تجھا دل سوں تو اس دکھ کا
ہے آسمان کے سینے پہ سور جیوں دنبل

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٦٦). چربی گھوڑے کی دنبل کے اوپر باندھے تو وہ دنبل تحلیل ہو جائے گا. (١٨٣٣ ، مفید الاجسام ، ٨١). ملکہ نورجہاں کے پاؤں میں دنبل نکل آیا تھا. (١٩٨٣ ، پشت بہشت ، یوسف بخاری ، ٣٩). [ف : دنب + ل ، لاحقۂ نسبت].

دُنبلاں (ضم د ، غنہ ، ضم ب) امذ ، ج.
دنبل (رک) کی جمع. مرض موت میں ... پاؤں اور پنجے سوجتے ہیں یا دُنبلاں پیدا ہوتے ہیں یا جریانِ شکم یا ہچکی ہوتی ہے. (١٨٦٠ ، نسخۂ عمل طب ، ٣٣). [دنبل + اں ، لاحقۂ جمع].

دِنبو (کس د ، سک م بشکل ن ، و لین) امذ (قدیم).
سورج ، آفتاب.

نہ اکاس دھرتی نہ دنبو نہ چند
نہ پھر یا کچھوا دیتا نور سند

(١٣٣٥ ، مثنوی کدم راو پدم راو ، ٦٩). [دن + بو (رک)].

دَنبورہ (فت د ، سک م بشکل ن ، و مع ، فت ر) امذ.
رک : طنبورہ. پہلا تار ... بلوچی ، دنبورہ کے مطابق نحور کہلاتا ہے. (١٩٦١ ، ہماری موسیقی ، ٣١). [مقامی].

دُنبہ (ضم د ، سک م بشکل ن ، فت ب). (الف) امذ.
١. **مینڈھا جس کی دم (چربی کی وجہ سے) چکی کے پاٹ کی طرح گول اور بھاری ہوتی ہے ، چکی دار مینڈھا.**

دیکھے تمام طعماں نے اپنی نظر
تجھا کہن کے دنبے کی بختی اوپر

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٨٨ ب). جب نظر حضرت زین العابدین کی باپ کے سر پر پڑی ایک آہ دل پُردرد سے بھر ... اور تبہ سے دنبے کا کلہ نوش نہ فرمائے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٥٨). اللہ صاحب نے ایک دنبہ جنت سے بھیجا اور ارشاد کیا کہ اس کو ذبح کرو. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ١٠٦).

دنبے کہاں نصیب کہ قربانیاں کریں
دل میں ہزار شوق ہو مشتی میں زر کہاں

(١٩٨٦ ، جنگ ، کراچی ، ١٢ اگست : ٣). ٢. **دم ، پونچھ ، خصوصاً مینڈھے کی دم** (اسٹین گاس). (ب) صف. **چربی یا چکنائی جو دنبے کی دم میں ہوتی ہے ، سرین ، چوتڑ** (اسٹین گاس ؛ پلیٹس). [ف].

دُنبی (ضم د ، سک م بشکل ن ، کس ب) امث.
دنبہ (رک) کی تانیث. بھائی ہے میرا اس کے یہاں ہیں ننانوے دنبیاں اور میرے یہاں ہے ایک دنبی. (١٧٩٠ ، ترجمۂ قرآن ، شاہ عبدالقادر ، ٧٣٤). میرے ایک دنبی ہے سو کہتا ہے وہ میرے حوالے کر. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٥٩٩). حضرت داؤد نے کہا کہ اس نے تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کی فرمائش کر کے واقعی تجھ پر ظلم کیا. (١٩٥٣ ، حیوانات قرآنی ، ٧٤). [رک : دنبہ جس کی تانیث ہے].

دَنت (فت د ، مغ) امذ.
١. **دانت (رک) کا مخفف.**

دنت میں انگلی پکڑ جاتب
آنکو کٹا لیا ، کالج کاٹب

(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٣٠).

کالی نین میں تیری سند ہور موج مارے
سرج سے گال پر دنت نورتن مانک جڑی ہے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٣٩).

تام سن ہیل کوہ پیکر کے
یہ چلیں جوڑے شیر ہو کر دنت

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢٩٥). ٢. **ہاتھی یا سور کا باہر نکلا ہوا دانت ؛ نیزے کی نوک ؛ پہاڑ کی چوٹی ؛** (ہندسہ) ٣٢ ؛ مضراب (ماخوذ : جامع اللغات). [س : دنت दन्त].

ـــــ پیڑ (ـــــ ی مع) امث.
دانت کا درد (پلیٹس). [دنت + پیڑ = درد].

ـــــ دار صف.
دانتوں والا ، دانتوں کا ، دندانوں کا. ان کے جبڑے مضبوط اور

دنت دار ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹۹)۔ [دنت + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا]۔

---دھاوَن / دھون (فت د/و مج) امذ.
داتنوں کو دھونے یا صاف کرنے والا ، داتنوں کا برش یا ریشہ دار ٹہنی جس سے دانت صاف کیے جاتے ہیں ، مسواک ، ایک درخت جس کی لکڑی دانت صاف کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے (پلیٹس)۔ [دنت + دھونا (رک)]۔

---سُول (---و مع) امذ.
دانت کا درد (پلیٹس)۔ [دنت + سُول ۔ درد]۔

---شان امذ.
منجن ، مِسّی (پلیٹس)۔ [دنت + س : شان]۔

--- کَتھا (---فت ک) امث.
۱. طویل بیان ، ثبوت یا محض زبانی ثبوت (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔
۲. سنی سنائی بات ، بے بنیاد کہانی ، داستان ، روایت. یہ رام کہانی اور دنت کتھا جو تم نے بیان کی اس کو ہم خوب سمجھتے ہیں۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۸)۔ [دنت + کتھا (رک)]۔

--- کُریدنی / کھودنی (---ضم ک ، ی مع ، سک د / و مع ، سک د) امث.
وہ تنکا وغیرہ جس سے دانت کریدتے ہیں ، خلال (پلیٹس)۔ [دنت + ۱ : کریدنی (کریدنا (رک) سے)/ کھودنی (کھودنا (رک) سے) اسم آلہ]۔

--- کَلی سُول (---فت ک ، و مع) امث.
گھوڑے کی ایک بیماری جس میں اس کا پیٹ سوج جاتا ہے پیشاب بند ہو جاتا ہے ، دم نہیں ہلاتا اور دانت بند کر لیتا ہے (ماخوذ : رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۸)۔ [دنت + کلی (رک) + سول (رک)]۔

--- کیلی (---ی مع) امث.
(بانک بنوٹ) جبڑے پر ماری جانے والی ، دانت توڑ ضرب (ا پ و ، ۴ : ۵۳)۔ [دنت + کیلی (رک)]۔

---مانْس (---غنہ) امذ.
مسوڑا ، لثہ (پلیٹس)۔ [دنت + س : مانس=ماس]۔

---مَل (---فت م) امذ.
دانت کا میل ، زردی جو دانت پر جم جاتی ہے ، دانت کی کوئی گندگی (پلیٹس)۔ [دنت + میل (رک) کی تخفیف]۔

دَنْتا (۱) (فت د ، سک ن) امذ.
سھجنے کی پھلی سہجنے کی پھلی کو دنتا کہتے ہیں۔ (۱۹۰۸ ، خوان ہندی ، ۹۰)۔ [مقامی]۔

دَنْتا (۲) (فت د ، سک ن) امذ.
دانت دنت ٹوٹنے کے گھوڑے کے بعد کئی ہاتھی تھے مکنا اور ایک دنتا اور دم کٹا اور ہاتھا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲)۔ [دنت + ا ، لاحقۂ صفت]۔

دَنْتاوَلی (فت د ، غنہ ، و مج) امث.
گھاس جمع کرنے کا پنجہ ، پنج شاخہ (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [دنت + اَولی ، لاحقۂ صفت]۔

دَنْتائِین (فت د ، سک ن ، ی مع) امذ.
وہ مادہ جس سے دانت کی ساخت ہوتی ہے۔ بلوری پرت کے ایک دفعہ ٹوٹ جانے کے بعد دنتائین کے اندر بکٹیریائی سرایت کا انتشار شروع ہوجاتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۶۸)۔ [انگ : Dentine]۔

دَنْتُر (فت د ، سک ن ، ضم ت) صف؛ امذ.
وہ جس کے دانت قدرے بڑے اور باہر کو نکلے ہوئے ہوں ، داتنوں والا ؛ ہاتھی ، سور یا دوسرے جانور جو سونڈ رکھتے ہوں (ماخوذ : پلیٹس)۔ [دنت + ر ، لاحقۂ صفت]۔

دَنْتڑی (فت د ، مغ ، سک ت) امث.
دنت (رک) کی تصغیر. رانی کیتکی کا بھلا لگنا لکھنے پڑھنے سے باہر ہے ... پلکوں کی روندواہٹ اور ہنسی کی لگاوٹ دنتڑیوں میں مسی کی اودایٹ۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۷)۔ [دنت + ڑی ، لاحقۂ تصغیر]۔

دَنْتَک (فت د ، سک ن ، فت ت) امذ.
دانت (قدیم اردو کی لغت)۔ [دنت (رک) کی قدیم صورت]۔

دَنْتَن (فت د ، سک ن ، فت ت) امذ.
دانت.

> دل میں رکھا جدھاں سوں ولی تجھ دنتن کی یاد
> لازم تُن تدھاں سوں سینے میں دراز ہے
> (۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۹)۔ [دنت (رک) کی جمع]۔

دِن تِن / دِین تِین (کس د ، سک ن ، کس ت/ی مع ، ی مع) امث.
(باجا سازی) طبلے کی آواز کے مخصوص بول ؛ طبلے کی ایک آواز (ا پ و ، ۳ : ۱۳۷)۔ [حکایت الصوت]۔

دَنْتُو (فت د ، غنہ ، و مع) صف.
جس کے آگے کے دانت بہت بڑے یا باہر کو نکلے ہوئے ہوں (فرہنگ آصفیہ)۔ [س : دنتُر दन्तुर یا دنت + و کی दन्त +]

دَنْتُوا (فت د ، غنہ ، ضم نیز سک ت) امذ.
گھاس جمع کرنے کا پنجہ (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [دنت + ا : --- وا ، لاحقۂ صفت]۔

دَنْتُولا (فت د ، غنہ ، و مع) امذ.
(کاشت کاری) داسا ، درانتی ، ہسیا ، کھیتی کاٹنے کا قوس کی شکل کا داتنوں دار ہتھیار ، نیپال اور دیگر پہاڑی علاقوں میں داؤ

اور کگری کہلاتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۶۳)۔ [دنت + ا : ـــے ولا ، لاحقۂ صفت]۔

دَتّون (فت د ، مغ ، و لین) امذ.
ٹہنی کا چھوٹا سا ٹکڑا جس کا سرا نرم کرکے دانت صاف کرتے ہیں ، سوا کے خاص ریاضت ان کی دتون نہ کرنا منہ نہ دھونا ناپا کے رہنا نہ نہانا (۱۸۰۵ ، آرائش محفل افسوس ، ۵۱)۔ ف : کرنا۔ [داتون / دتون / (رک) جس کا یہ محرف ہے]۔

دَنتوئی (فت د ، غنہ ، و مع) امث.
(کاشت کاری) ڈنٹھل ، وہ کھیت جس میں فصل کی پیداوار کٹنے کے بعد پودوں کی جڑوں کے ڈنٹھل لگے ہوئے ہوں (ا پ و ، ۶ : ۷۰)۔ [رک : داتن جس کی متبادل شکل ہے]۔

دَنتَہ (فت د ، سک ن ، فت ت) امذ (قدیم).
رک : دنت. یوں اونٹ کیاں انتڑیاں کا میں باہے ہور دنتہ ہوے (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ۲۸۰ ، ۳)۔ [دنت + ہ (زائد)]۔

دَنتی(۱) (فت د ، سک ن) صف ، امذ.
۱. دانتوں کا ، دانت سے متعلق (پلیٹس)۔ ۲. (لسانیات) وہ حرف جس کی ادائی میں زبان دانتوں سے لگتی ہے ، سنی. تذکیر کو ظاہر کرنے والے الفاظ عموماً غشائی اصوات رکھتے ہیں اور تانیث کو ظاہر کرنے والے دنتی. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۱۶۹)۔ ۳. وہ جو صرف دانتوں کی مدد سے نکلے (جامع اللغات)۔ ۴. بے دانتوں کا ہاتھی ؛ ایک پودا جس کے پتے گولر کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اس کے پیڑ کی دو قسمیں ہیں بڑی قسم سرہٹی میں رتن جوت اور چھوٹی لگھہ دنتی کہلاتی ہے۔ جڑ اس کی دوا میں کام آتی ہے بعض نے اسے جمال گوٹا بھی لکھا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۰۹)۔ [دنت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ کھائل / کھایَل (ـــ کس ھ / فت ی) صف.
جس کے کنارے کٹے ہوئے ہوں ، کنھٹّل (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [دنتی + کھایل (رک)]۔

ـــ وِیج (ـــ ی مع) امذ.
جمال گوٹے کا بیج (پلیٹس)۔ [دنتی + س : دیج = بیج]۔

دَنتی(۲) (فت د ، سک ن) امث.
(عور) سوت کے دھاگے میں پروئے ہوئے پھولوں کی لڑی جو حسب منشا جوڑے ، چُٹیا یا دو چوٹی میں باندھی جاتی ہے. فرش پر بیٹھ کر سوت کے تاگوں میں پیلے پیلے پھول باندھ کر گول گول دنتیاں جوڑے کے لئے ... تیار کرتی. (۱۹۵۳ ، کالا سورج ، ۲۷۲)۔ [دنت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

دَنتیالا (فت د ، غنہ ، سک ت) امذ.
کھیت کی جڑیں کھودنے اور گھاس صاف کرنے کا ہل جس کی پھار دانتے دار ہوتی ہے (ا پ و ، ۶ : ۶۵)۔ [دنت + یالا ، لاحقۂ صفت]۔

دَنتیرو (فت د ، مغ ، ی مع ، و مع) امذ.
ہندوؤں کے نزدیک گدھے کی آواز کے شگون کا نام ، اگر گدھا سامنے سے منہ کھول کر بولتا ہوا آئے تو اسے بدشگونی سمجھا جاتا ہے ؛ ماتھا پھوڑ ؛ ڈنڈا ؛ کانٹا ، کھرکا کے نام سے بھی یہ شگون موسوم تھا. دنتیرو دکنی ٹھگوں کی زبان میں گدھے کی آواز کے شگون کو کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، مصطلحات ٹھگی ، ۹۲)۔ [دنت + یرو ، لاحقۂ صفت]۔

دَنتَیل (فت د ، مغ ، ی مع نیز لین) صف.
جس کے دانت بڑے اور تیز ہوں. چھوٹے ہاتھی بلادقّت گرفتار کر لئے جا سکتے ہیں لیکن طاقت دار جانور ہوں تو اس کی اکثر ضرورت پڑتی ہے کہ لڑنے والے دنتیل لگا دیئے جائیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۳۵۷). دودھیل ، دنتیل (دانت + یل). (۱۹۷۳ ، شوکت سبزواری ، اردو قواعد ، ۴۴)۔ [دنت + یل ، لاحقۂ صفت]۔

دَنتیلا (فت د ، مغ ، ی مع) صف ، مذ.
۱. بڑے دانتوں والا. جنگلی ہاتھی دنتیلے اتنے مارے کہ آج دولت خانہ میں ایک عمارت عالیشان ہاتھی دانت کی موجود ہے. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۱۳)۔ ۲. (نباتیات) لہردار ، نوکیلا ، دندانہ دار. سبزمایے کے کنارے مکمل یا دنتیلے ہوتے ہیں. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۹۰)۔ ۳. کھیت کی جڑیں کھودنے اور گھاس صاف کرنے کا ہل جس کی پھار دانتے دار ہوتی ہے (ا پ و ، ۶ : ۶۵)۔ [دنتیل + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

ـــ پَہیّا (ـــ فت پ ، کس ہ ، شد ی بفت) امذ.
دندانے دار پہیا (جامع اللغات)۔ [دنتیلا + پہیہ (رک)]۔

دَنتیلی (فت د ، مغ ، ی مع) امث.
ہاتھی کے بچے کے دانت (دریائے لطافت ، ۷)۔ [دنتیل + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

دَنتیَہ (فت د ، سک ن ، کس ت ، فت ی) صف ، امذ.
رک : دنتی (پلیٹس)۔ [دنتی + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

دَنٹھل / دَنٹھلا (فت د ، سک ن ، فت ٹھ) امذ.
ڈنٹھل (رک) (پلیٹس)۔ [ڈنٹھل (رک) کی ایک صورت]۔

دَنثالے (فت د ، سک ن) امذ.
ڈنٹھل (قدیم اردو کی لغت)۔ [دنٹھل (رک) کی قدیم صورت]۔

دَنٹھی (فت د ، سک ن) امث (شاذ).
دنٹھل (رک) جو درست اور فصیح ہے. بھونے کو مع ڈنٹھی کے چبا جائے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، فروری : ۸ ، ۱۰)۔ [مقامی]۔

دَنجو (فت د ، غنہ ، و مع) امذ.
موٹی گیڑی ، گیڑی کھیلنے کی لکڑی (فرہنگ آصفیہ)۔ [مقامی]۔

دَند (فت د ، سک ن)۔ (الف) امذ.
۱. دانت.

آنکھ چشم و ناک بینی ، بوں ابرو ، ہونٹ لب
دند دندان ، گرہ گردن گوڈہ زانو موںڈ سر

(۱۵۳۸ ، حکیم یوسفی (مقالات شیرانی ، ۲ : ۱۵۷)). ایسے گیہوں کی ضرورت ہے جن کے دندوں میں آدھا فرق ہو. (۱۹۳۹ ، موتراجیسر ، ۶۷). ۲. (أ) جلاہوں کا ایک دانتے دار اوزار ، جلاہے کی مشین کا وہ پرزہ جو دھرے کو قتارے سے جوڑتا ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (أأ) (پیمائش) ایک ناپ جو چار ہاتھ کے برابر ہوتا ہے چوبیس انگشت کا ایک دست اور چار دست کا ایک دند (۱۸۳۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۳). ۳. کوئی چیز جو منہ کو خشک کر دے ، ایک بیج جو دست لاتا ہے ، جمال گوٹے کا بیج ، ایک بوٹی کا نام ، جوز ، ایک فرقہ فقیروں کا جو اگر کوئی ان کو خیرات نہ دے تو اپنے دانتوں سے بوٹیاں اڑاتا ہے ، پسلی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) صف. غریب ، مفلس ، حاجت مند (عموماً غذا کا) ، جاہل ، بے وقوف ، بہادر ، دلیر ، بے ایمان ، بے شعور ، لامذہب (شاذ) (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ف].

دَنْد (فت د نیز ضم د ، سک ن) امذ (قدیم)
۱. معرکہ ، دشمنی ، مخالفت ، کینہ.

بڑی دیورا کسی سبھس جھند سوں
سکوں جہوٹے آنا دند کوں

(۱۴۳۵ ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۰۹).

کیا یوں مانڈیا نا حق دند
نبی کیرے ۷ فرزند

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۳۰).

نیا کوں بلا نیانے ہوں اب مندر
دوتی من میں اس تھے ہیں دندیچ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۲).

کسی سے جز عداوت لوجہ اللہ
دوستی اور دند نا ہوتا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۸۰). ۲. بدلہ ، انتقام.

انیر بھائی کا لینے دند
ایزد سیتی کرنیں بند

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۸۰). [س : دند द्वन्द्व].

—— بسانا محاورہ (قدیم).
دشمنی مول لینا.

کہ کوئی دیو سوں دند بسایا نہیں
پتال سوں کیے کانٹے کھایا نہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۳).

—— پکڑنا محاورہ (قدیم).
مخالفت کرنا ، دشمنی کرنا

پکڑ دل میں ایسا دند		سکلیں کاٹے بندے بند

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۶۸).

جو پکڑی وہیں دند رانوں اوپر
سو پنجے نے کاڑا و پھاڑ اوس کے پر

(۱۹۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰).

—— سار کرنا محاورہ (قدیم).
رک : دند سارنا (قدیم اردو کی لغت).

—— سارنا محاورہ (قدیم).
دشمنی پھیلانا ، عداوت کرنا ، دشمنی نکلنا ، عداوت نکالنا.

میں تجھ لائیں بھاگے جھند		بھل توں سار یا اپنا دند

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۰).

نہ کوئی سکتی اب اس سوں دند سارنے
کہ اسکوں اجل نہیں سکی مارنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۰۵). کیا حاجت ہے دندی آ کر دند سارنا، برای نیر کرنے لگیچہ نرے گون سارنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۶).

—— کاری (الف) امث (قدیم).
دشمنی کرنا. ہر جنجال خدا نے نہیں دی کیا بلا کری جھگڑا لا نہاری دند کاری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۸). (ب) امذ (قدیم). دشمن (دکھنی اردو کی لغت). [دند + ف : کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُنْد (ضم د ، غنہ) امذ نیز امث.
۱. بڑا نقارہ ، دھونسا ، ڈھول ، دمامہ. جنگی باجوں میں دند اور جوگھڑا کا ذکر آتا ہے خوشی کے ساز میں سارو اور تریر کا ذکر ملتا ہے. (۱۹۲۵ ، سہ ماہی اردو ، ۱ : ۱۸۹). ۲. غل غپاڑا ، شور.

میں نئے کو چھوڑ معشوقی سے جان
راہ کے دندوں سے آپس کو سنبھال

(۱۶۷۲ ، پنچھی نامہ ، ۷۰).

معشوق کی نظروں کی روش مار کھپاتا
محبوبوں کی زلفوں کی طرح دند اٹھاتا

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۲). یہ باتیں ہورہیں کسی کی سنتے سناتے تو نہیں دلی شہر میں ایک دند مچا رکھی تھی. (۱۸۹۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۴۰). ان میں حلقی زندگی دند مچاتی الکھیاں کرتی ... نظر آتی ہے. (۱۹۰۷ ، نئی نتیجہ ، ۱۳۷). ۳. ظلم ، اندھیر ، ناانصافی ، پامالی ، شورش ، تہلکہ. اے عزیز کیا تو نے ناحق دند مچایا ہم سے تجھے کیا مدعا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۰). خواجہ حسن کو تم نے ضیع دار بنا دیا ہے وہ ایسا دند مچائے ہوئے ہیں کہ اللہ دے اور بندہ لے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۰۵). ۴. شہد کی مکھی کی ایک قسم (ماخوذ : مستند نگلس). ف : اٹھانا ، مچانا ، ہونا. [س : دند द्वन्द्व].

—— بِکار (ـــ ضم ب) امذ.
افراتفری ، شور و غل. نپولین کی بابت معلوم ہوا ہے کہ قطعی جنگ کی تیاریوں میں کتنی کتنی دن متواتر جاگنے کے بعد میدان جنگ کے دند بکار اور خطرات میں ... بار بار سو جاتا تھا. (۱۹۰۷ ، نپولین بونا پارٹ ، ۱ : ۱۳۱). ہزار پانسو آدمیوں کا مجمع ہوتا ... مردہ باد کے نعرے نہ دند بکار ، نہ کہیں راستہ بند ہوتا نہ لوٹ مار. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۲۰۰). [دند + بکار (رک)].

۔۔۔ مچاؤ (۔۔۔فت م ، و مع) صف.
فسادی ، ظالم. بول گئے ہیں کہ اگلے زمانے میں ایک دند مچاؤ تھا۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی ، انوار سہیلی ، ۳۰۵)۔ [دند + مچاؤ (مچانا (رک) سے) اسم فاعلی]۔

دَنْدا (فت د ، سک ن نیز مع)، (الف) امذ.
پسلی ، پہاڑ کا درمیان ؛ دشمن کو دھوکا دینے کی تدبیر ، ترکیب ، ہتکا ، کمر کی ڈوری ؛ دھوکا ، فریب (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔
(ب) صف ۱. **گم شدہ** (جامع اللغات)۔ ۲. **رقیب ، سوکن ؛ جفاکار ، عیار ، دشمن.**

اچھو دوستاں شہ کے شہ چھاتوں تل
دندے ہوو سب دشمناں پانوں تل

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱)۔ [رک : دند]۔

دَنْدا (فت د ، سک ن) امذ (قدیم).
دھندا ؛ سودا.

لاحول بھیج ہر کام سوں جت لا اپنے لال سوں
کیا کام ہے تج عام سوں چھوڑ دے دندا چوچال کا

(۱۶۹۷ ، بیاض قدیم (احمد) ، ۲۸)۔ [رک : دھندا]۔

۔۔۔ لَگْنا محاورہ (قدیم).
سودا ہونا ؛ عشق ہونا.

یو سن شاہزادے کوں خندہ لگیا
پھر اس جان کے دل کوں دندا لگیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۴)۔

دِنْدار (کس د ، سک ن) صف ، مذ (قدیم).
دین دار ، صاحب دین ، ایماندار.

باللہ عجائب کھیل ہے دنیا درا کا سہل ہے
کافر کے دل میں میل ہے روشن سو دل دندار کا

(۱۶۹۷ ، بیاض قدیم (احمد) ، ۲۸)۔ [دین (رک) + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا]۔

دُنْدارُو (فت د ، سک ن ، و مع) امذ ؛ ج دنداروں.
ناسور ، پھنسی ، چھالا.

نکل آیا دنداروں یک پشت پر
نہ مرہم دوا کو ہو جس پر اثر

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا (معظم) ، ۳)۔ جب اس قسم کا بر کاٹتا ہے بیس روز کے بعد بدن میں دندارو پھوڑے نکل آتے ہیں (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۶)۔ [س : دنڈ दण्ड]۔

دَنْداسا/دَنْداسَہ (فت د ، سک ن / فت س) امذ ؛ ج دنداسا.
ایک درخت کی چھال جسے پیس کر دانت صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ، اس کے استعمال سے دانت نہایت صاف ہو جاتے ہیں اور ہونٹوں پر ہلکا سا زرد رنگ چڑھ جاتا ہے.

دنداسا ملی ہو تم تو سدا سے
نہیں ہے منہ تمہارا پان جوگا

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۱۰۲)۔ تم نے عورتوں کی طرح دنداسہ ... ملا ہے۔ (۱۹۵۸ ، بے سمت مسافر ، ۳۳)۔ کان میں چاندی کی بالیاں ہونٹوں پر دنداسے سے سیاہی مائل گہرا سرخ رنگ چڑھا ہوا۔ (۱۹۸۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۷۳)۔ [دند + ف : سا ؛ سائیدن ۔ گھسنا]۔

دَنْداں (فت د ، سک ن) امذ نیز جمع.
۱. **دانت ، بتیسی ، چوکا.**

یہ دنداں پر بکے مسّی جمانی
کروں کیا کچھ نہیں ہوتی ہدانی

(۱۶۳۵ ، سکھ گہانی ، ۱۰۲)۔

زمیں میں کیوں گڑ (گڑ) جا شرم سیں دریا ہوئے پانی
ترے لب کا جو دیکھے لال اور دنداں کا موتی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۳)۔ دنداں نور النساں کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۹۶)۔ ۲. رک : **دندانہ.** جب محرک پہیا چکر لگاتا ہے تو ایک دنداں کا دباؤ ایک بازو کو اوپر اٹھا دیتا ہے۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۳۰۰)۔ ۴. **منہ ؛ بوسہ ؛ خواہش ؛ ہوس ؛ امید ، توقع ، اضطراب ، رنج** (اسٹین گاس)۔ [ف]۔

۔۔۔ آز کس امذ.
حرص کے دانت ، لالچ.

اسے بولیا او مالک سرفراز
گھڑی یک بکہ را کہے دنداں آز

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۰)۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ہندو قوم کو اپنی مردم خوری اور موم خوری کی عادت فراموش نہیں کرنی چاہیے اور مسلمانوں کو اپنے دنداں آز سے چبا لینا چاہیے۔ (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۰۹)۔ [دنداں + آز (رک)]۔

۔۔۔ آز تیز کَرنا محاورہ.
لالچ کرنا ، حرص کرنا. بعض اخلاقی تصروں پر دنداں آز تیز کرنے کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ مرتب اپنی نوکر شاہی دربار داری پر شرمانے کے بجائے فخر و امتیاز محسوس کر رہا ہے۔ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۲۹)۔

۔۔۔ آز تیز ہونا محاورہ.
حرص ہونا ، لالچ ہونا ، رشک آنا ، للچانا. حضرت یہ جتنے ایسے لذت کے بیٹے ہیں کہ فرشتوں کے دنداں آز بھی ان پر تیز ہیں (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۳)۔

۔۔۔ آسیا/آسْیَہ کس (اسا)۔۔۔سک یبز کس س/ فت ی) امذ.
داڑھیں (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [دنداں + آسیا (رک)]۔

۔۔۔ بہ جِگَر ہونا محاورہ (شاذ).
فاقہ زدہ ہونا ، نہایت بھوکا ہونا ؛ صبر و تحمل سے برداشت کرنا ، کلیجا منہ کو آنا

دنداں دہنِ پاک میں سب رشکِ گہر تھے
گزرے تھے کئی روز کہ دنداں بہ جگر تھے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۰).

---بَلَند کس صف (---فت ب ، ل ، سک ن) صف.
(کنایۃ) **بوڑھا گھوڑا** (لغات کشوری). [دندان + بلند (رک)].

---پیسْنا محاورہ
غصہ کرنا ، دانت پیسنا (رک).
جانے ہے ابرو کماں پیستا دنداں کہاں
تیغ دودستی لئے کس پہ ہے خونخوار بھکا
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴۴).

---تیز ہونا محاورہ.
ارادہ ہونا ، قصد ہونا.
تھے طمع پر جو میرے، دنداں تیز
کرگئے سب کے سب وہاں سے گریز
(۱۸۳۳ ، مظہرالعجائب ، ۷۰).

---خِرَد کس اضا (---کس خ ، فت ر) اند.
عقل داڑھی (فیروزاللغات). [دندان + خرد (رک)].

---دار اند.
دندانے دار ، وہ چیز جس کی دھار یا سطح پر دندانے ہوں. دندان دار بھنبیری ، اژدہا ، مکھی اوڈوناٹا حشرے شکاری حشرے ہوتے ہیں (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۰۱). [دندان + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دَراز (---فت د) صف.
لالچی ، حریص (فیروزاللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [دندان + دراز (رک)].

---رَکھنا محاورہ (شاذ).
کسی چیز کی خواہش کرنا ، دانت رکھنا.
تبسم رنگ گل پہ رکھے دنداں پر خندہ گل و شکوفہ خنداں
(۱۸۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۲۶).

---زَنی (---فت ز) امث.
خصومت ، دشمنی (فرہنگ عامرہ). [دندان + ف : زن ، زدن ـ مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زِیاد کس صف (---کس ز) صف.
گھوڑے کی ایک قسم ، وہ گھوڑا جس کے ایک یا دو دانت منجملہ اور دانتوں کے زیادہ بڑھ گئے ہوں. جو کوئی اسپ دندان زیاد کو پالے ... صاحب اس کا رحلت پذیر ہووے. (۱۸۷۰ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۶). [دندان + زیاد (رک)].

---ساز صف.
مصنوعی دانت بنانے والا ، ڈینٹسٹ. دندان ساز نے کہا منہ زیادہ نہ کھولیے میں باہر ہی بیٹھ کر دانت بناؤں گا. (۱۹۲۵ ، لطائف عجیبہ ، ۱ : ۱۲). دندان ساز بے نیازی سے اس کی داستان سنتا رہا. (۱۹۶۷ ، نقش ، افسانہ نمبر ، ۱۸). [دندان + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

---سازی امث.
مصنوعی دانت بنانے کا کام یا پیشہ (علمی اردو لغت). [دندان + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شَب کس اضا (---فت ش) اند.
(کنایۃً) **صبح صادق** (جامع اللغات). [دندان + شب (رک)].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف.
(حریف کو) **لاجواب اور قائل کر دینے والا ، منھ توڑ ، کلّہ شکن.**
لکھا ہے خط سبز میں طومار تمہارا
دنداں شکن شانہ ہے یہ مار تمہارا
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۲۰).
ملت سے اب نہ کوئی عجوبہ نہ معجزات
دنداں شکن حقیقتِ غرباں کی دھوم ہے
(۱۹۷۰ ، مصطفیٰ زیدی ، شہر آزر ، ۲۷). [دندان + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا].

---شِکَن جَواب (---کس ش ، فت ک ، ج) اند.
ایسا جواب کہ جس کا جواب نہ بن پڑے ، منہ توڑ جواب.
ہے مثل ہیں خوشا درِ دنداں کی آب و تاب
درِ عدن کو دیتے ہیں دنداں شکن جواب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸). ہماری فوج نے جارح کو ہمیشہ دندان شکن جواب دیا ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ دسمبر : ۱). ف : دینا. [دندان + شکن (رک) + جواب (رک)].

---شِکَنی (---کس ش ، فت ک) امث.
لاجواب ، خاموش ، قائل یا عاجز کر دینے کا عمل.
اس بات کی دنداں شکنی سے نہیں انکار
سچ یہ ہے کہ یہ بات طرحدار بہت ہے
(۱۹۵۰ ، کلیات مصطفیٰ زیدی (روشنی) ، ۹۰). [دندان + شکن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شِیر کس اضا (---ی مع) اند.
دودھ کے دانت (جامع اللغات). [دندان + شیر (رک)].

---طَمَع کس اضا (---فت ط ، م) اند.
(مجازاً) **لالچ ، حرص و ہوس.**
تنگ تھا بخت شورِ فکر خوانِ مدح شیریں پر
کہ دندانِ طمع نے خوں کیا ہے دستِ حسرت کا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲). [دندان + طمع (رک)].

---طَمَع تیز رَہْنا / ہونا محاورہ.
لالچ ہونا ، حرص و ہوس ہونا.

تیز دندانِ طمع رہتے ہیں چشمِ یار پر
چاہیے منجن مجھے خاکسترِ بادام کا
(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۶۴). لشکرِ عدو میں چہل پہل ہو رہی تھی کہیں ہنسی دل لگی تھی ، کسی جگہ خندہ زنی تھی ، دندانِ طمع مالِ اسلامیاں لوٹنے پر شمشیر آسا تیز تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۱۰).

---طَمَع تیز کَرْنا محاورہ.
لالچ کرنا ، حرص کرنا.
کلیدِ فہم دندانِ طمع کیا تیز کرتی ہے
کبھی ممکن نہیں ہے کھولنا اس قفلِ ابجد کا
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیّن ، ۵).

---ِ عارِیَہ کس مف(---سک تیز کس ر ، فت ی) صف.
مصنوعی دانْت (جامع اللغات). [دندان + ع : عاریت سے ، لاحقۂ صفت].

---ِ عَقْل کس اضا(---فت ع ، سک ق) امذ.
عقل داڑھیں ، چار آخری داڑھیں ، دانْدانِ خرد (جامع اللغات).
[دندان + عقل (رک)].

---ِ فِیل کس اضا(---ی مع) امذ.
ہاتھی دانْت.
رنگیں فزوں ہے پنجۂ مرجاں سے لالہ رو
شانہ حنائی ہاتھ میں دندانِ فیل کا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۹۳). تم ببول سوختہ دندانِ فیل سوختہ ہر ایک ایک تولہ. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۱). [دندان + فیل (رک)].

---گِیر (---ی مع). (الف) صف.
ہر چیز دانتوں میں پکڑ کر کاٹنے والا ، کٹ کھنا (صرف گھوڑے کے لیے مستعمل).
اگر ہے کوئی دنداں گیر گھوڑا
تو وہ گھوڑوں میں ہے بے پیر گھوڑا
(۱۷۹۵ ، فرس نامہ ، رنگین ، ۸). اور جو گھوڑا کہ دندان گیر ہے یعنی ہر ایک چیز دانتوں میں پکڑ کر کاٹتا ہے وہ نہایت معیوب ہے. (۱۸۷۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۸). رنگیوری اکثر بد و شریر و دندان گیر ... ہوتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳).
(ب) امذ. سامنے کے دانْت (جامع اللغات). [دندان + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

---ِ مار کس اضا ، امذ ؛ ج.
سانپ کے دانْت ، (کنایۃً) زہریلے دانْت.
زخموں سے جسم ڈر سے کلیجے فگار ہیں
جوہر نہیں ہیں تیغ میں دندانِ مار ہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۶۶). [دندان + مار (رک)].

---مارْنا محاورہ (قدیم).
غصے سے دانْت پیسنا ؛ ناکامی پر جھنجھلانا.
اوٹھے سخت اس قدر تھے اوس کے پستان
انار اپنے جگر پر مارے دندان
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۰).

---مُزْد بلا اضا(---ضم م ، سک ز) امذ.
وہ نقد یا جنس جو فقیر کو کھانا کھلانے کے بعد رخصت کے وقت دی جائے.
آج اس خوش پرکار جوان مطلوب حسین نے لطف کیا
پیر فقیر اس بے دندان کو اس نے دنداں مزد دیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۴). [دندان + مُزد (رک)].

---ِ مِصْری کس صف تیز بلا اضا(--- کس م ، سک ص) امث.
۱. ایک مٹھائی جس میں شاخیں سی بنی ہوتی ہیں ، صابونی.
تل شکریوں کی پھانکیں اب یا امرتی کہیے
سچ پوچھیے تو اس کو دندانِ مصری کہیے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۵). گلاب جامن ، پیڑے ، ریوڑیاں ، اندر سے دندان مصری شکر پارے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۰۰).
۲. (مجازاً) مراد نازک بدن ، کمزور تن (دریائے لطافت ، ۹۵).
[دندان + مصری (رک)].

---ِ مُوش کس اضا(---و مع) امذ.
چوہے کے دانْت ؛ تیز کترنے والے دانْت (ماخوذ : جامع اللغات).
[دندان + مُوش (رک)].

---ِ ناب کس صف ، صف.
کاٹنے والے دانْت (جامع اللغات). [دندان + ناب (رک)].

---نِکالْنا محاورہ (شاذ).
بے موقع ہنسنا ، دانت نکالنا (رک).
ہنس کے مت دندان نکالو کب بہاتا ہوں میں اشک
کوڑیوں کو یہ نہیں مجکو کبوتر بیچنا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۹).

---نِکَلْنا محاورہ (شاذ).
ہنسی آنا ، دنداں نکالنا (رک) کا لازم.
مسرت ہوئی بسکہ مہمان باغ
خوشی سے نکل آئے دندانِ باغ
(۱۸۵۲ ، مثنوی جلوۂ اختر ، ۵).

---ِ نِیشْتَر کس صف(---ی مع ، سک ش ، فت ت) صف.
کاٹنے والے دانْت (جامع اللغات). [دندان + نیشتر (رک)].

دَنْدانَہ (فت د ، سک ن ، فت ن) امذ.
آرا ، درانتی ، کنگھی یا بال کترنے کی مشین وغیرہ کا کانٹے کی شکل کا دانتا ، دانْت کے مشابہ کوئی چیز جو ایک قطار میں

پائی جائے ، دانتا۔

اگر ہوئے اس کی ابرو کے مقابل
پڑے دندانہ شمشیرِ اجل میں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۵۴)۔

خندۂ دنداں نما خوش آئے کس محبوب کا
یاد ہے قاتل تری تلوار کا دندانہ ہے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۴)۔ ان کے علاوہ کچھ اور بھی ایسی لیٹرز ہیں جن کی آوٹ پُٹ سائن ویو نہیں ہوتی بلکہ آری کے دندانوں کی طرح یا مربع شکل کی ہوتی ہے۔ (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۲۳۶)۔ ۲۔ (أ) س اور تشدید کے اوپر کو ابھرے ہوئے تین خطوط، نیز ان میں سے ہر ایک۔ ہر ایک قوی کا دل ہر ضعیف کی فریادگی سے مانند دندانۂ تشدید اندیشہ سنّوخراش تھا۔ (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۸)۔ (أأ) (خطاطی) شوشہ۔ پس اسی نقطے پر دندانہ مدے کے ایک نشان صفر کا کرنا وہاں سے تقسیم شروع کرنا۔ (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۸۵)۔ جب مرکبات میں کئی دندانے متواتر لکھنا ہوں ایک بقلم خفی دوسرا بقلم جلی علیٰ ہذاالقیاس لکھنا چاہیے۔ (۱۸۶۸ ، نظم پروین ، ۱۳)۔ ۳۔ **کنجی یا چابی کے سرے کے ایک یا دونوں کناروں پر چھوٹے بڑے کٹاؤ جو تالے کے اندرونی پرزوں کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔** دندانہ کسی کلید کا اس پر کارگر نہ ہوتا۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۹)۔ وہ صحیح نتیجے پر پہنچ گیا اور تیسرا دندانہ ایک خاص زاویے سے کھسا کر چابی لگا دی۔ (۱۹۸۳ ، محمد تقوش ، ۲۷۲)۔ ۴۔ **دانتا۔**

کروں شانہ مژگاں سے زلفوں میں تیری
جو اس شانے کے ہوں نہ دندانے ٹیڑھے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۷۳)۔ کسی شاطر نے سفری کنگھی کا دندانہ شہید کر دیا۔ (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۸ : ۹)۔ ہم نے دنیا کو کھدیڑ کے رکھ دیا ہے باریک باریک دندانوں والی کنگھی کے ساتھ۔ (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۸۴)۔ ۵۔ **چھوٹی سی چیز کا پتلا سا کنکرہ۔**

صاف ہے ہر گوہرِ دندانِ یار
ہر درِ شہوار میں دندانہ ہے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔ ۶۔ **کنارے کا کٹاؤ یا اس کی لہریا سا ہونے کی کیفیت۔** خدا تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا بصورت دندانہ کے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات ، ۱۵۰)۔ اس جزیرے کا ساحل کہیں بھی سیدھا نہیں بلکہ ہر جگہ اس میں کٹاؤ اور دندانے سے پڑے ہوئے ہیں۔ (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۱۴)۔ ۷۔ (نباتیات) **پتی ، ورق ؛ تہ چھلکا ، غشاء۔** اس ہونڈل کے اوپر پھیلا ہوا ایک سبز حصّہ ہوتا ہے جسے پتی یا علمی اصطلاح میں دندانہ (لیلہٖ یا لیمنا) (Lamina or Blade) کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۴۴)۔ ۸۔ **شگاف ، دراڑ۔** بالآخر انہیں دیوارِ برف میں ایک دندانہ مل گیا جو برف کے ایک ہموار میدان کی طرف کھلتا تھا۔ (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان ، ۱۳۸)۔ اف : پڑنا ، دینا ، ہونا۔ [دندان + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---- پڑنا محاورہ ؛ دندانے پڑنا۔

تلوار وغیرہ کی دھار میں دانتے پڑ جانا ، چھری یا تلوار کی دھار کا کند ہو جانا ، تلوار وغیرہ کی دھار کا جگہ جگہ سے کٹ جانا۔

اگر ہوئے اس کی ابرو کے مقابل
پڑے دندانہ شمشیرِ اجل میں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۵۴)۔

سخت جانی نے بتایا جھوے کیسا پتھر
پڑ گئے یار کی شمشیر پہ دندانے سے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۸۷)۔

---- دار صف۔

وہ چیز جس میں دندانے پڑے ہوئے ہوں۔ ایک آہنی سیخ دونوں چھوٹے دندانہ دار چرخ کے مرکز سے جمی ہے۔ (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۴ : ۱۰۳)۔ یہ اکثر دندانہ دار ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی لہریئے دار بھی ہوتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱ : ۴۸)۔ [دندانہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---- داری اث۔

دندانہ دار (رک) کا اسم کیفیت۔ پروں کی دندانہ داری واحد جین کے پائے جانے سے لیکن دوسرے متبادل جین کے نہ پائے جانے کی بنا پر ظاہر ہوتی ہے۔ (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۳۴۱)۔ [دندانہ + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---- سین کس اضا (---- ی مع) امذ۔

(خطاطی) حرف سین کے سر کے شوشے یا خانے جو بشکل تشدید لکھے جاتے ہیں۔

نہیں ابرو کی بسم اللہ میں چین
نظر کر دیکھ ہیں دندانۂ سین
(۱۷۷۳ ، تصویرِ جاناں ، ۱۹)۔

ظالم کبھی ہمشکل کو ایذا نہیں دیتے
سو ہاں کبھی ہوتا نہیں دندانہ سیں پر
(۱۸۹۱ ، دیوانِ عاقل ، ۳۵)۔

دندانۂ سین ایک قط ہو
لکھ اس سے زیادہ دوسرے کو
(۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویسان ، ۱۹۹)۔ [دندانہ + سین (رک)]۔

---- گیر (---- ی مع) صف۔

رک : **دندانہ دار۔** یہ خلیے کسی قدر اسطوانی شکل کے ہوتے ہیں اور اپنے پہلوی رخوں پر باہم دندانہ گیر ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، احشائیات ، ۲۳۰)۔ [دندانہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا]۔

دَنْدانی (فت د ، غنہ) امذ۔

۱۔ (لسانیات) رک : **دنتی۔** مصمتوں کے تین گروہ ہیں لبی ، دندانی ، حلقی۔ (۱۹۶۴ ، زبان کا مطالعہ ، ۶۵)۔ ۲۔ **دانت سے متعلق یا منسوب ، دانت کا۔** حصہ ۳۱ میں دانتوں کے امراض بیان کئے گئے ہیں اور حصہ ۳۹ تا ۴۴ میں دندانی شکایات۔ (۱۹۵۹ ، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۲/۱ : ۱۰۳۲)۔ [دندان + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---پوست (---و مج ، سک س) امذ.
(طب) دانت کا تاج کچھ عرصہ کے لئے ایک سخت جھلی سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے جس کو دندانی پوست یا غشائے نزمتھ (NASMYTH'S MEMBRANE) کہتے ہیں (اختشائیات ، ۸۳).
[دندانی + پوست (رک)].

---جرثومہ (---فت ج ، سک ر ، و مج ، فت م) امذ.
جرثومہ کی ایک نوع ، دندانے دار جرثومہ. ہر خلیہ کا راس دندانی جرثومہ میں کٹاؤ بنا دیتا ہے (۱۹۳۳ ، اختشائیات (ترجمہ) ، ۸۰).
[دندانی + جرثومہ (رک)].

---حروف (---ضم ح ، و مج) امذ.
(لسانیات) ایسے حروف جن کی ادائی میں زبان کا سرا ، تالو کے سامنے والے حصہ سے ٹکراتا ہے یا سامنے کے دانتوں کے مختلف حصوں کو چھوتا ہے. سنسکرت ابجد کے دندانی حروف (ت ، تھ ، وغیرہ) اور کسی ہند جرمانی زبان میں نہیں ملتے ، دراوڑی زبانوں میں البتہ پائے جاتے ہیں. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۵۳). [دندانی + حروف (رک)].

---فجوہ (---فت ف ، سک ج ، فت و) امذ.
دانتوں کے درمیان واقع گڑھا یا خلا ، دانت کا شگاف. انسان سائطہ کا نمو ... ایک ابھرے دندانی فجوہ کی صورت میں آنکھ جبڑے کو ڈھانکنے والے سر حلقہ میں شروع ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، اختشائیات ، ۸۱). [دندانی + فجوہ (رک)].

---مسدودہ (---فت م ، سک س ، و مع ، فت د) امذ.
(لسانیات) حرف صحیح کی وہ ساکن آواز جس کی ادائی میں ہونٹ بند ہو جاتے ہیں. دو لبی مسدودوں کی طرح اردو میں دندانی مسدودے بھی ہیں. (۱۹۶۶ ، ادب و لسانیات ، ۲۶۸). [دندانی + مسدود (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---ورقہ (---فت و ، ر ، ق) امذ.
(نباتیات) وہ ورق یا پتا جس کے کناروں میں دندانے اٹھے ہوئے ہوں. نویں ہفتہ کے قریب دندانی ورقہ اپنی آزاد کور کے طول میں کلیاں پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے. (۱۹۳۳ ، اختشائیات ، ۸۱).
[دندانی + ورق (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

دندانیات (فت د ، سک ن ، کس ن) امذ.
(طب) دانتوں کا علم. یہ کہیں ... ایک امریکی ماہر دندانیات ہوریس ویلز نے اپنا ایک دانت اکھڑواتے وقت خود اپنے اوپر استعمال کی. (۱۹۷۰ ، زندگانی سائنس (ترجمہ) ، ۳۰۷). [دندانی + ات ، لاحقۂ جمع].

دندانیت (فت د ، سک ن ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
(حیوانیات) حیوانوں کے دانتوں کی مخصوص ترتیب. اس قسم کی دندانیت جس میں تمام دانت ایک جیسے ہوں ہوموڈانٹ (HOMODONT) کہلاتی ہے. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۶۹). [دندانی + ت ، لاحقۂ کیفیت].

دُندُبھ / دُندُبھی (ضم د ، سک ن ، ضم د) امذ.
ایک قسم کا بڑا نقارہ ؛ جوڑی (ہندی اردو لغت ؛ پلیٹس). [دُند (رک)].

دَندَک (فت د ، غنہ ، فت د) امث.
وہ گرمی جو آگ بجھنے کے بعد تھوڑی دیر تک باقی رہتی ہے.

پہلو سے زمین بدل رہی ہے
ذروں سے دندک نکل رہی ہے

(۱۹۸۲ ، جوش ملیح آبادی (مہذب اللغات)). [مقامی].

---اُٹھنا محاورہ.
گرم ہو جانا ، گرمی یا حرارت سے کسی چیز کا سرخ ہو جانا ، دہکنا. اس کا گورا گورا شہابی رنگ دندک اٹھا چہرہ تمتما گیا. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۳۵).

دُندکا (ضم د ، سک ن ، د) امذ.
چینی کا کارخانہ ؛ چینی کے کارخانے میں دھواں نکلنے کا راستہ (پلیٹس). [مقامی].

دَندَکنا (فت د ، مغ ، فت د ، سک ک) ف ل ؛ = دندک جانا.
گرم ہونا مکان یا زمین وغیرہ کا ، دہکنا ، سلگنا.

شبنم گری ، دل سمن و سرو پک گیا
بوندیں پڑیں تو اور بھی گلشن دندک گیا

(۱۹۷۲ ، سرود و خروش ، ۲۰۲). اچھا تو پھر دو روپے جرمانہ ... جی ہاں سن لیا دو روپے جرمانہ سن کر میرا سینہ دندکنے لگا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۰۹). [دندک + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَندَکیا (فت د ، مغ ، فت د ، سک ک) صف ، امذ.
جھلسانے والا ، گرم کر دینے والا ، حرارت افزا ، گرم مزاج. اپنے پھٹنے سے سنہ کا موسم گرم ، دھوپیا ، دندکیا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۷۶). [دندک + یا ، لاحقۂ صفت].

دُندلِم / دُندیلِم (ضم د ، سک ن ، کس د ، فت ل / ی مع ، فت ل) امذ.
ایک پہاڑی درخت جس کا پھول سفید ہوتا ہے کدو کے پھول کی طرح اور پھل سانپ کی طرح لٹکتے ہیں جن کے اندر بیج مثل باقلا کے ہوتے ہیں اور ساق کی چھال سفید ہوتی ہے ، پھلوک (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۲۰). [س : दुन्दलिम].

دُندلی (ضم د ، سک ن ، د) امث (قدیم).
دھندلی (رک).

دیس دندلی ات ساری جانوں دنیا اند گاری

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۸)). [دھندلی (رک) کا قدیم املا].

دُندُمار (ضم د ، سک ن ، ضم د) امذ.
ایک قسم کا سرخ کیڑا (پلیٹس). [س : دندمار दुन्दमार].

دَندَن (فت د ، سک ن ، فت د) امث (قدیم).
دشمن (فیروز اللغات). [دند (رک)].

دَنْدَناتا (فت د ، سک ن ، فت د) صف ؛ م ف.
اینڈتا ، اکڑتا ، بیباکانا انداز سے ؛ بے دھڑک پکارنے والا دندناتا خود بھی اندر آیا اور اپنے ساتھ ایک کو اور لیتا آیا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵۳). [دن دن (حکایت الصوت) + اتا ، لاحقۂ صفت].

--- گھس آنا / جانا محاورہ.
بے دھڑک (گھر وغیرہ کے) اندر داخل ہو جانا.

دندناتی گنبدِ زرّیں میں گھس جاتی ہوں میں
جاٹ کر سونے کا پانی آگ برساتی ہوں میں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۶). اس بچاری کو کیا معلوم تھا کہ اس طرح دولھا میاں کسی غیر مرد کو لے کر دندناتے گھر میں گھس آئیں گے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۵۸).

دَنْدَنانے پِھنْپِھنانے ا م ؛ ف.
زور شور اور غصے سے (جامع اللغات).

دَنْدَناٹ (فت د ، سک ن ، فت د) امث (قدیم)؛ دن دناٹ.
گرجنے اور دندنانے کی آواز.

بلی سب زمیں دھر اڈگ دن دناٹ
پرز کاسہ گھمم کا دھرپا چین چھناٹ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲۵).

بسان گیج دھیکاں لے اوٹ ، دھ دھاٹ
اجون لگ ہے بادل میں وہ دندناٹ

(۱۶۹۱ ، دیپک پتنگ ، ورق ۸۵). [دن دن (حکایت الصوت) + اٹ ، لاحقۂ کیفیت].

دَنْدَنا (دَنْدَنا) کَر / کے م ف.
۱. بے خوف سے ، بے روک ٹوک. دیکھ لو نا آج اس بے چاری مشیم والی پر کیسی دندنا دندنا کر چڑھ چڑھ بیٹھتی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۸). **۲. شان سے ، اکڑ کے ، فخر سے.**

وہ راہ قاسم و نادر نے جو دکھائی تھی
جدھر سے نصرت حق دندنا کے آتی تھی

(۱۹۲۱ ، ظفر (سراج الدین) (ملی ترانے ، ۴۴)).

دَنْدَناتا (فت د ، سک ن ، فت د) ف ل.
۱. خوشی منانا ، (خوشی سے) اچھلنا کودنا. جب تم پر کوڑے پڑ چکیں گے تو تم مزے سے گانا دندنانا اور میں بھی خوش ہوں گا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳۳۳). مزے مزے سے حلوہ بھونسا کھاؤ گے اور دندناؤ گے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۹). ہر ایک بے فکری کا بیل بنا دندناتا پھرتا ہے. (۱۸۸۵ ، فلوجیٔ ، ۲۰۳). **۲. (اَ) بے فکری سے بسر کرنا ، چین کرنا ، مزے اڑانا ، عیش کرنا.** دو چار روپے جرمانہ ہو جائیں گے پس مزے سے دندنائیں گے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۷). آپ دندنائیے ، کھائیے ، کہ پیسہ آپ کے ہاتھ میں نہیں دیا جائے گا. (۱۹۶۰ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۳۰). **(اَاَ) بے دھڑک ، بے کھٹکے گھومنا پھرنا ، آزاد ہونا.** تم سب ہمارے بیٹا بیٹی ہو ، انندیں کرو دندناؤ ، سکھ چین سے رہو. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۰).

بلبل کرے ہے فصلِ بہاری میں یہ دعا
یارب چمن میں یونہیں سدا دندنائے گل

(۱۸۷۹ ، عیش ، د ، ۱۱۲).

قضا کے دشت میں بھی دندنائے جاتے ہیں
علی کے شیر قیامت پہ چھائے جاتے ہیں

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۲۸). **۳. لرزنا.**

زمیں دندنانے لگی خوف کہا
پڑا دھاک ملک میں ہوا جا بجا(ن)

(۱۷۹۱ ، جنگ نامہ عالم علی خاں ، ۶۵). **۴. بیدھڑک داخل ہونا ، گھس آنا ، اچانک آجانا ؛ بیباکانہ در آنا.** کوئی بھی شخص کسی بھی وقت سیکریٹریٹ میں دندنا سکتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۷). **۵. خوشی میں گانا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). **۶. غصہ ہونا ، ناراض ہونا ، معترض ہونا.** یا تو سوراج اور خلافت کا کام ہی چھوڑ بیٹھیے یا پھر انگریزوں پر پہلا سا دندنانا چھوڑ دیا. (۱۹۲۹ ، نگارِ رموزی ، ۲ : ۱۹۶). [دن دن (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَنْدَناہَٹ (فت د ، سک ن ، فت د ، ہ) امث.
دن دن کی آواز. توپوں کی دندناہٹیں ، جلاجل کی جھن جھناہٹیں گھوڑوں کی چھل بل ... کیا سب خواب تھا. (۱۹۳۷ ، اشارات ، جوش ، ۱۲۶). [دن دن + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

دَنْدَن دانَہ (فت د ، سک ن ، فت د ، سک ن ، فت ن) امذ.
ایک پیڑ (دنتی) کا بیج جو دست لاتا ہے ، جمال گوٹے کا بیج. دندن دانہ دنتی کا بیج ہے طبیعت دوسرے درجے میں گرم و خشک ... بہت سخت دست آور دوا ہے. (۱۹۲۹ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۲۰). [مقامی].

دُنْدُو (ضم د ، سک ن ، و مع) امذ.
رک : دندبھی (پلیٹس). [دند (رک)].

دُنْدُوبھی (ضم د ، سک ن ، و مع) امذ.
ایک قسم کا بڑا نقارہ. اس میں ہر وقت دندوبھی ، مردنگ بین اور ہوا کی آوازوں سے کان گونجتے رہتے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۲). [س : دندبھ [illegible]].

دَنْدَوت (فت د ، سک ن ، فت د ، و نیز و لین) امث (قدیم).
سجدہ ، بندگی ، تسلیم ، آداب ، سلام.

میرا دیوتا ہے وسی دیار میں کروں جا کے دندوت ہر دوار میں

(۱۷۵۹ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۴۷). اف : کرنا. [ڈنڈوت (رک)].

دَنْدی (فت د ، سک ن) امذ (قدیم).
دشمن.

سعوی کیرا فرزند کوئی انھکی جیو کا دندی ہوئی

(۱۵۰۳ ، توسرہار ، ۹۱).

زنگیاں کے چھٹنے ہر طرف بند تھے
اند ہائے دندیاں گیرے دند تھے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۳).
بہرحال لے فوج اتر یا ندی   پکڑ دل میں دعویٰ وو دندی بڈی
(۱۷۱۹ ، جنگ نامہ عالم علی خان ، ۳۳). ہشیاری کرتے ہوو دندیاں کی بلاسوں حیلہ کر کو چھٹنے کے بیان میں. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۳۰). [دند + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَندِیلا (فت د ، سک ن ، ی مع) صف.
کھیت کی جڑیں کھودنے اور گھاس صاف کرنے کا ہل جس کی پھار دانتے دار ہوتی ہے ، دنتاوَلی ، دنتیلا (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۶۵).
[دند + یلا ، لاحقۂ صفت].

دَندِیلَپ (فت د ، سک ن ، ی مع ، فت ل) امذ ؛ دَندِیلم.
رک : دندلم. بعض یائے تحتانی کے اضافے سے دندیلم بولتے ہیں اور بعض میم کی جگہ بائے فارسی سے دندیلپ تلفظ کرتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۲۰). [مقامی].

دَندِیلی (فت د ، غنہ ، ی مع) امث.
ڈھال پر گاڑی کی رفتار کو کم کرنے یا بند کرنے کا اڑنگا جو لوہے یا لکڑی کے کنگھے کی شکل میں ہوتا ہے اور پہیے سے ملا ہوا لگا رہتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۱۳۰). [دند (ڈنڈا) + یل ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَندِین (فت د ، سک ن ، ی مع) امث.
دانت کا درمیانی حصہ جس پر دانت کا انحصار ہو. دانت کا ٹھوس حصہ اجزائے ذیل پر مشتمل ہوتا ہے عاج یا دندین ... جو دانت کا بڑا حجم بناتی ہے. (۱۹۳۳ ، انشائیات ، ۷۷). [دند + ین ، لاحقۂ جمع].

دَندھا (فت د ، سک ن) امذ (قدیم).
رک : **دھندا.**
شہ بات کا پیالا کر کوئی نظر سوں دیکھے
ہووے دوست پل میں دندھا سٹے حیا کا
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۰). [دھندا (رک) کا قدیم املا].

دَندھانا محاورہ (قدیم).
لرزنا ، خوف زدہ ہونا ، ڈرنا.
عجب کیا جو انسان کا دل دندھانے
یوں گر پڑے تو ہی دم کونڈی جانے
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ۱۳۷).

دَندھون (فت د ، سک ن ، و مع) امث.
ایک ہندوستانی دوا جو سرد اور ہلکی ، دمے کو دور کرتی ہے اور دست آور ہے اس کا پھل صفرا بڑھاتا ہے اور پیٹ میں کیڑے پیدا کرتا ہے اور عقل بڑھاتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۲۱). [مقامی].

دَنڈ (فت د ، سک ن) امذ.
۱. (أ) **ڈنڈا ، سونٹا ، عصا.**
یک وقت میں دیہ دنڈ دستا
یک آن میں پھیر پھنڈ دستا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۳). ایسے راجہ کو جو عیاش اور مکار ہو یا انصاف نہ کرتا ہو اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہو اسے دنڈ کے ذریعہ کچل ڈالنا چاہیے. (۱۹۷۰ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۶). (اا) **گرز ؛ ڈنڈی ، دستہ** (جامع اللغات). ۲. **تنا ، ٹھنٹھ ؛ بغیر پتوں کی شاخ.**
کبھی کونپلیں اور ہیں نئے پتے
کبھی پت جھڑ اور دنڈ سوکھے کھڑے
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۹۰). جسمیے جوش گنہا کر اٹھتے تھے درختوں کے دنڈ سوکھے نظر آتے تھے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۵۸۳). ۳. **بازو ، ہاتھ.**
جو یک ٹانک بھوگیں یکس دنڈ آر
نہ راوت ہے ایک بلوند آر
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۸).
محمد ابن خاطب کے دنڈ اوپر
پڑی تھی گرم ہانڈی ہونکوں سر
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۱۳۵). جب حریف بابرہ مارنے تو ... اپنی لکڑی پر اوسی کا بابرہ روک کے لکڑی کو بغل کے نیچے سے نکال کر دنڈ پر سے لیجا کے اوس کے حلق میں الٹا دیوے. (۱۸۹۸ ، قوانین ضرب و حرب ، ۱۷). ۴. رک : **ڈنڈ.** تب ہم نے دنڈ دینے والا راجا مقرر کرایا. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۱). پھول پھل نذر گزارنے اور دنڈ پرنام کرتے ہوئے ارگھیہ پیش کیا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۰۰۰). ۵. **دستہ ، قبضہ ؛ ایک ماپ ؛ وقت کا ماپ جو چوبیس ثانیوں (منٹوں) کے برابر ہوتا ہے ؛ حیلہ ، سزا ؛ جسمانی سزا ؛ ایک صورت کوکبہ کا نام ؛ ایک قسم کی ورزش** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : دنڈ **दण्ड**].

---دَھر (---فت دھ) صف.
عصا بردار ؛ سزا دینے والا (جامع اللغات). [دنڈ + ا ؛ دھر ، دھرنا (رک) سے].

---منڈیان (---ضم م ، مغ ، سک ڈ) امث.
سر اور بازوؤں کی کوشش سے کوئی کام کرنا (علمی اردو لغت).
[دنڈ + منڈی (= سر) + ان ، لاحقۂ جمع].

دَنڈا (فت د ، سک ن) امذ.
ڈنڈا (رک).
فرنگیاں کی دارو تو پوری کیا
جو قابض دنڈا راجپوری کیا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۴۴).
بھی گردن میں اس گول دنڈا کرو
دلیراں ملو سب نہ اس تھے ڈرو
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۹۷). [ڈنڈا (رک) کا قدیم املا].

ـــ پتی (ـــ فت پ) امذ.
انصاف کرنے والا ، سب سے بڑا حاکم ، چیف ، جج (ماخوذ : جامع اللغات). [دنڈا + پتی (رک)].

ـــ دنڈی (ـــ فت د ، سک ن) امث.
ڈنڈوں کی لڑائی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دنڈا + دنڈی (رک)].

ـــ سی پونچھ فقرہ.
بوڑھے بیل کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

ـــ سی پونچھ بڑھانے کا رستہ کہاوت.
اس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام کرے (جامع اللغات).

دنڈت (فت د ، سک ن ، کس ڈ) امذ.
سزا یافتہ (پلیٹس). [دنڈ + ت ، لاحقۂ صفت].

دنڈل (فت د ، سک ن ، فت ڈ) امذ (قدیم).
ڈنٹھل (رک).

ستم چاہسی سیس توں ناک کا
جو ہیں نہ چاہے دنڈل ساگ کا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۰).

سیدنے سبھیں روپ رنگ جل ہے جیوں
کنول مکھ کی گردن سو دنڈل ہے جیوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۶). [دنڈ + ل ، لاحقۂ صفت].

دنڈلانا محاورہ (قدیم).
سزا دینا ، عذاب میں مبتلا کرنا.

بھڑکی ہو جھالاں برستے بارہ سو بہتا آہ کا
منج تن لگے ہے چمٹ یتی دل ہو جیو دنڈلاتے ہیں

(۱۶۳۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۲).

دنڈلنا (فت د ، مغ ، فت ڈ ، سک ل) ف م.
ڈھونڈھنا ، تلاش کرنا.

دنڈلتا پھریا غم سوں جھاڑاں منے
برق ہتوں کڑکتا پہاڑاں منے

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ورق ۴۴).[ا : دنڈ (ـــ ڈھونڈ) + لانا (رک) جس کی یہ تخفیف ہے].

دنڈم (فت د ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
ڈنڈوت ، ہاتھ جوڑ کر سلام.

پرنک ستم کا روپ جب یک آفتاب آیا نظر
کرنے لگیا دنڈم وہاں ہر برہمن ڈنار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۳۳). [دنڈ + م ، زائد].

دنڈن (فت د ، سک ن ، فت ڈ) امذ (قدیم).
ڈنڈ ، ہاتھ ، بازو (قدیم اردو کی لغت). [دنڈ + ن ، زائد].

دنڈن (فت د ، سک ن ، کس ڈ) امذ.
عصا بردار ، چوبدار (جامع اللغات). [دنڈ + ن ، زائد].

دنڈنا (فت د ، سک ن ، ڈ) ف م.
سزا دینا ، جرمانہ کرنا (جامع اللغات).[دنڈ + نا ، لاحقۂ مصدری].

دنڈوت / دنڈوٹ (فت د ، سک ن ، ڈ ، فت و نیز و لین) امث.
سلام ، آداب ، تسلیم.

سو دنڈوٹ کئے آو کر رائے سب
بیٹے رائے راول اٹھے ہائے سب

(۱۵۶۳ ، شوق (حسن شوق)، د ، ۷۷). چندرسین نے ان کو دنڈوت کی اور ان کا ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھ کر ان سے دعا کی خواہش کی. (۱۹۱۰ ، رسالہ ادیب ، اکتوبر : ۱۸۹). اف : کرنا. [ڈنڈوت (رک)].

دنڈی (۱) (فت د ، سک ن) امذ (قدیم).
۱. دشمن ، دنڈی.

بردن دھارق سورن اسند سانے ناتنہ
سندا رکھی دنڈی کگن بکھا بھرے سدا بھانے

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۷۶). [دنڈی (رک)].

دنڈی (۲) (فت د ، سک ن). (الف) امث (قدیم).
ڈنڈی ، شاخ ، ڈوری ، رسی ، ریشمی ڈوری.

نول رہی اپس تنک ڈالیاں پہ جھول
دنڈیاں ریشمی ہور تندی کے پھول

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ۱۰۲). (ب) صف. سادھو جو ڈنڈا ہاتھ میں رکھتا ہے ؛ عصا بردار (ماخوذ : جامع اللغات). [دنڈ + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

دنڈے منڈے م ف (قدیم).
سر اور بازوؤں کی کوشش سے (علمی اردو لغت).

دنراج (کس د ، سک ن) امذ.
۱. دن رات ، صبح شام (قدیم اردو کی لغت). ۲. (مجازاً) حکم ، حکومت ، عہد حکومت.

یوں ست پلنگ پر لٹی پھریں مجھ بیکل سوں گور میں سٹ
احدی جیتوں اورنگ زیب کا دنراج چلتا کہاٹ پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۲). [دن + راج (رک)].

دنک (فت د ، سک ن) امذ (قدیم).
ڈنک (رک).

ہو بھہ ستا باز کا تیوں دو ونگ
چنگل باز کا جیو ہو پلکھاں کے دنک

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ورق ۷۲ الف). [ڈنک (رک) کا قدیم املا].

دنک (کس د ، ضم ن) امث (قدیم).
دو جز کی مقدار (ماخوذ : آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳ : ۱۰۲). [مقامی].

دُنکا (ضم د ، سکن) امذ.
اناج کا دانہ ، ٹکڑا ، دانہ کے ساتھ بطور تابع استعمال ہوتا ہے (نور اللغات). [ہ : دنکا]۔

دِنکر (کسر د ، سکن ن ، فت گ) امذ.
سورج.

دنکر جوت بِنی سو تُج نانو نہیں کوئی تُج سار رے
سارے تارے چاند ہوئے نہیں جوت نُج تار رے

(۱۶۳۳ ، کتاب نورس ، ۶۷). [دن + کرنا (رک) کا امر].

دَنکنا (فت د ، ن ، سکن ک) ف ل.
(بجلی کا) کڑکنا ، چمکنا. معلوم ہوتا تھا کہ بدلی میں بجلی چمک گئی دامنی دلک گئی (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۱۶). [قدیم دکھنی].

دُنکی (ضم د ، سکن ن) امث (قدیم).
ایک ہتھیار.

سمجھ کی کٹھاریاں عقل کی چھوڑیاں
او جو دنکیاں برچیاں اچھے کھڑ کھریاں

(۱۶۳۸ ، مراۃ الحشر ، ۲۳).

دھری دنکیاں سوں دہشت فوج ساری
لگے تیراں برسنے تس ہو کاری

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۲۳). [مقامی].

دَنگ (فت د ، سم) صف.
حیران ، ہکا بکا.

ہے تعریف جگ میں تو اندر سبا
سو دنگ ناچ میں شہ پری خوش زیبا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۳۷).

یکایک او خوش ہوئی پاکر بھنور
ہزاروں توئے دنگ ہو اُس باس پر

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲۰).

حیرت زدہ نہیں ہے فقط تو ہی آئینے
یاں تک بھی جس کی آنکھ کھلتی ہے سو دنگ ہے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۷).

اللہ کی قدرت کا تماشا ہے کفِ خاک
پریوں کو کیا دنگ جمالِ بشری نے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۰). چند لمحوں کے لئے میری عقل دنگ ہو گئی (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۷). اف : رہنا ، کرنا ، ہونا. ۲. **بیوقوف ، احمق ، دیوانہ ، مجنوں ، پاگل ، لاپروا ، بے حس ؛ دو پتھروں کے ٹکرانے کی آواز ؛ قلندروں کی آواز** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳ **دو پرکاروں کے نشانات ، نقطۂ پرکار** (اسٹین گاس). [ف].

ـــــ چُور (ـــــ و مع) صف (قدیم).
غمگین ، رنجیدہ (قدیم اردو کی لغت ؛ فیروز اللغات) [دنگ + چور (رک)].

ـــــ دال امذ (قدیم) ؛ صرد نگدال.
ساز و سامان.

کیا میں ہوں تمہارا ہور ہو ہے دنگدال سب تیرا
کہی میں کیا تمہیں ہیں سب مرے دندال کے وارث

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۸). [دنگ + دوال (رک) جس کا یہ محرف ہے].

ـــــ و دُوال (ـــــ و مع ، ضم د) امذ.
شان و شوکت ، جاہ و جلال ، شان و شوکت کا سامان.

نامور ہو بہرہ ور ہو مال سے
جس طرف جاوے وہ بادنگ و دوال

(۱۸۵۸ ، تراب ، د ، ۱۲۳). [دنگ + و (حرف عطف) + دوال (رک)].

دِنگ (کسر د ، مغ) امذ.
(کاشت کاری) **دھان کوٹنے کا آلہ ، موسل.** زبان فارسی میں دنگ موسل کو کہتے ہیں جس سے دھان کوٹے جاتے ہیں (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۳۷). [ف].

ـــــ سفید بلا اضا (ـــــ فت س ، ی مج) امذ.
یہ ایک معمولی درجے کا خرما ہے جس کی زردی سپیدی لئے ہوئے موسی رنگ سے مشابہ ہے ... اس کا تنا مخصوص ہے اوپر سے نیچے تک ٹھوس اور یکساں مثل موسل کے ہوتا ہے اور فارسی میں دنگ موسل کو کہتے ہیں اسی وجہ سے اس کا نام دنگ سفید پڑ گیا (ماخوذ : فلاحۃ النخل ، ۳۷). [دنگ + سفید (رک)].

دَنگا (فت د ، مغ) امذ.
۱. **لڑائی ، جھگڑا.** دیکھو صاحب پھر تم دنگا کرتے ہو (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۱۳۰). خواہ مخواہ دنگا مچے گا (۱۹۳۹ ، ریزۂ مینا ، ۳۵۹). وہ ساری دنگا مچانے گی پہلے اس کا معاملہ ذرا ٹھنڈا پڑ جانے دو (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳). ۲. **شرارت ، توڑ پھوڑ ، خرابی.**

میں گالی کسی کو نہ دوں گا کبھی
نہ آئندہ دنگا کروں گا کبھی

(۱۸۶۸ ، اردو کی پہلی کتاب ، ۲ : ۸۵). اس اثنا میں بچوں نے دنگا شروع کر دیا ایک نے علے میں پتھر پھینکے دوسرے نے مٹکوں میں ہاتھ کھنگول دئیے (۱۹۶۰ ، ماہ نو ، کراچی ، مئی : ۳۹). ۳. **ہنگامہ ، بغاوت ، سرکشی.** کلوں کے رواج سے خفا ہو کر آدمیوں نے سرکشی اور دنگا کیا تھا (۱۸۸۰ ، رام چندر (ماسٹر رام چندر) ، ۲۰۱). اف : کرنا ، مچانا ، مچنا ، ہونا. [پ : دنگا **दंगा**]

ـــــ فَساد (ـــــ فت ف) امذ.
۱. **لڑائی جھگڑا.** گورے شہر میں اکثر دنگا فساد کرتے ہیں (۱۸۶۳ ، اخبار مفید عام ، یکم جون ، ۱۱). بونروں کی سرحد پر بڑا دنگا فساد مچایا تھا (۱۹۰۳ ، محاربات عظیم ، ۱۰۹). کسی کے یہاں دنگا فساد ہوا نزلہ سب سے پہلے ادھر گرا (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۱۲۷). ۲. **شرارت ، توڑ پھوڑ.** یہ سب ان کالج کے لونڈوں کی بدذاقی کا نتیجہ ہے ... ان کی ذہینت ہی دنگے فساد کی ہے (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۲۸) اف : کرنا ، مچانا ، ہونا.
[دنگا + فساد (رک)].

---مُشتی (---ضم م ، سک ش) امث.
دھینگا مُشتی (رک). کبھی ذوق اپنے ہم عصروں کے ساتھ ہنسی و ٹھٹھہ و دنگا مُشتی کا، کبھی کشتی پر سوار ہو کر واسطے سیر دریا کے جاتے ہیں. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۲۲). [دنگا + مشتی (رک)].

دُنگاری / دُنگری (فت نیز ضم د ، سک ن ، ک) امث.
(پارچہ باقی) کاتھی ، سلیم پری ، خیمے بنانے کا موٹا کپڑا جو نواح بمبئی میں مقامی طور پر دنگری یا ڈنگری شمالی ہند میں گاڑھا اور دکن میں کھادی کہلاتا ہے ، کاتھی اور سلیم پری نام اب غیر معروف ہیں (پلیٹس ؛ اب و ، ۲ : ۷۱). [مقامی].

دُنگائی (ضم د ، سک ن) امث.
جانداد کا تھوڑا سا حصہ (جامع اللغات). [مقامی].

دَنگائیگی (فت د ، مغ ، ی مع ، سک ن) امث.
حیرت ، حیرانی. دنگائیگی سوں داتاں میں انگلی کترنے لگیا. (۱۷۹۵ ، انوار سہیلی ۴ (دکھنی اردو کی لغت)). [مقامی].

دِنگر (کس د ، سک ن ، فت گ) امذ (قدیم).
آفتاب ، سورج ، دنکر (رک).

جن دین کے دن کوں جونکہ دنگر
مشہور کیا جگت میں یکسر

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰).

دِنگسا (کس د ، غنہ) امذ.
تارپین پیدا کرنے والے چیڑ کے ایک درخت کی قسم. وہ درخت جن سے بہتر رال حاصل ہو سکتی ہے دنگ سا اور ٹن ہو ہیں اول الذکر درخت آسام اور برما میں ... پیدا ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، معرف جنگلات ، ۲۹۹). [مقامی ، برمی].

دَنگل (فت د ، مغ ، فت گ) امذ.
۱. (أ) وہ دائرہ نما جگہ جہاں لوگوں کے آمنے سامنے بیٹھنے کی نشستیں رکھی گئی ہوں ، کشتی لڑنے کی جگہ ، اکھاڑا ، میدان.

بیٹھنا دنگل میں کرتی ہے انکھیوں سیں قبول
سلسلے میں ناک کے دختر بڑی قاتل ہوئی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو (ق) ، ۸۱). القصہ شنگل سر دنگل نکلا مقابلہ کیا رستم نے عجیب معاملہ کیا. (۱۸۴۷ ، سرور سلطانی ، ۱۲۹).

نہیں ہے جھگڑا اچھی مصر سے اے حضرتِ ابلان
مجھے ڈر ہے کہ دنیا جنگ کا دنگل نہ بن جائے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰۰). (أأ) کشتی وغیرہ کا مقابلہ ، معرکہ آرائی ، دو پہلوانوں کا دوبدو مقابلہ.

اور میرا سخن آفاق میں تا یوم قیام
ہے گا سرِ بزم پہ مجمع و ہر یک دنگل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۳۳).

کثرت غم سے دل لگا رُکنے
حضرتِ دل میں آج دنگل ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۳). متھرا میں کشتی کے دنگل کا زمانہ قریب تھا. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۵۹). اقبال مرحوم کو شوق آتا تو وہ بھی لنگوٹ باندھ کر اکھاڑے میں اترتے اور میر صاحب کے ساتھ ان کا دنگل بڑا لطف دیتا تھا. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۳۶). ۲. (أ) مجمع ، انبوہ ، ہجوم ، مجموعہ.

کیا چوکے اس سے کیوں سر دنگل ہی حرفِ شوق
اظہار بار بار کیا ہم نے کیا کیا

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د (ق) ، ۵۰). پہاڑ کا راجا بھی ایک دھوم دھڑکے سے آتا ہے اور اپنی تیر اندازی کے کرتب اور کمال اس دنگل کو دکھاتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۹). زمین قوموں اور ذاتوں کے ظلم و جبر اور غرور و فخر کا دنگل بن گئی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۲۴). (أأ) گڑھ ، الڈ ، مرکز. گرد ایک چشمے کے جوگیوں کا دنگل نظر آیا. (۱۸۶۹ ، جادۂ تسخیر ، ۱۷۹). روم کا سرحدی صوبہ پہلے تو پولٹیکل تغیرات ... کا مرکز بنا ہوا تھا اب مذہبی انقلابات کا دنگل بن گیا. (۱۹۳۱ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۰۳). (أأأ) جمگھٹ ، جمگھٹا.

بزم آرا آ کے وہ رشکِ سلیماں جو ہوا
خانۂ انور پریزادوں کا دنگل ہو گیا

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۲). پریوں کا دنگل تھا جنگل میں منگل تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۸). ۳. (أ) ایک قسم کی بڑی کرسی جس پر کئی آدمی بیٹھ سکتے ہیں. مسہریاں چھپر کھٹ دنگل کرسیاں قرینہ بقرینہ مکاندار خدمت کو منتظر احکام. (۱۸۶۹ ، جادۂ تسخیر ، ۴۳). اس میں اڑے بڑے دنگل اور کوچیں دیوار سے لگی ہوئی رکھی تھیں. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۸۳). (أأ) کسی بڑے اور ممتاز عہدہ دار کی مخصوص نشست یا کرسی.

رواقِ عرشِ اعلیٰ سے تمہارا کمرہ افضل ہے
جسے سب لوگ کرسی کہتے ہیں صاحب کا دنگل ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۵). ستارہ طلعت کو دنگل وزارت پر متمکن فرمایا. (۱۸۹۲ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۹۱). (أأأ) پہلوان کی جائے نشست (علمی اردو لغت). ۴. کش مکش ، کھینچا تانی ، سرد جنگ. ثریا نے محسوس کیا کہ میرے اور فریدہ کے درمیان دنگل ہو رہا ہے ایک خاموش سا دنگل. (۱۹۸۶ ، دوریاں ، سنگ ، ۱۹۲). ۵. ایک قسم کا سامانِ ماتم داری جو عشرۂ محرم میں کرتے ہیں (نور اللغات). ۶. محفل میں باہم مل کر بیٹھنا ایک دوسرے کے روبرو (پلیٹس). [ت : دنگل = مجمع].

---آراستہ ہونا محاورہ.
اکھاڑا سجنا ، کشتیوں کے مقابلے ہونا. پنجاب کے گیا کہتے وہاں آئے دن نت نئے دنگل آراستہ ہوتے تھے. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۲۹۹).

---بازی امث.
کشتی لڑنے کا عمل ؛ دنگل کرانا. علامہ اقبال کو فن پہلوانی اور دنگل بازی کا بہت شوق تھا. (۱۹۶۲ ، رستم زماں گاما ، ۱۷). [دنگل + بازی (رک)].

---- باندھنا محاورہ.
لوگوں کا حلقہ باندھنا ؛ کشتی پٹہ بازی وغیرہ کے لیے مجمع کرنا (ماخوذ : جامع اللغات)

---- بجانا محاورہ (شاذ).
معرکہ سر کرنا ، اپنا کمال دکھانا ، مقابلہ جیتنا . خاں صاحب کہتے تھے کہ میں کتنے ہی دنگل بجا چکا تھا اور تقریباً سارے نامی گویوں کی سنگت بھی کر چکا تھا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲).

---- بدنا محاورہ.
کشتی کا دن مقرر کرنا (مہذب اللغات).

---- بندھنا ف ل ؛ محاورہ.
کشتی کے مقابلے منعقد ہونا ، لوگوں کا اکھاڑے میں جمع ہونا. اسی زمانے میں سال کے سال یہاں صرف دنگل بندھا کرتا تھا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۲۸).

---- بندھوانا محاورہ.
اکھاڑا بنوانا (کشتی کے مقابلوں کے لئے). ایک مرتبہ اس نے دنگل بندھوایا جس میں برابر چھ روز تک پہلوانوں کی کشتیاں اور مقابلے ہوتے رہے. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما ، ۷۷).

---- پڑنا محاورہ.
لڑائی جھگڑا اٹھ کھڑا ہونا ، مخالفت واقع ہونا.

اگر پانچویں گھر میں منگل پڑے
تو معشوق عاشق میں دنگل پڑے

(۱۹۰۲ ، سیر الافلاک ، ۲ : ۶۳)

---- ٹوٹ جانا محاورہ.
مجمع منتشر یا تتر بتر ہو جانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---- جمنا محاورہ.
رک : دنگل بندھنا (پلیٹس).

---- جیت (---ی مع) امذ.
ایک داؤں کا نام. دنگل جیت غیر ایک اولٹا سر بنا کے طمانچہ تمیر دو ... کو مارے. (۱۸۹۸ ، قوانین حرب و ضرب ، ۲۱۴). [دنگل + جیت (رک)].

---- رہنا محاورہ.
مقابلہ ہونا ، معرکہ آرائی ہونا. ناز تھا خدا داد ذہنیت پر حضرت مسیح الملک سے اکثر دنگل رہا کئے . (۱۹۲۷ ، دنیا کا آخری پیغمبر ، ۱۰).

---- فرمانا محاورہ.
لڑنا لڑوانا ، کشتی لڑنے والوں کے لئے اکھاڑے کا انتظام کرنا. پہلوانوں کی طرح دنگل فرمانا بھی آپ کا شیوہ تھا. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۶۱).

---- کرنا محاورہ (شاذ).
دھاوا بولنا ، حملہ کرنا ، ہجوم کرنا.

اسی واسطے میں بھی آئی نکل
کہ تم پر کریں گے وے آکر دنگل

(۱۸۵۲ ، اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۳۲۳).

---- لڑنا محاورہ.
اکھاڑے میں کشتی لڑنا (مہذب اللغات).

---- لگنا محاورہ.
نشست بچھنا ، کرسیاں لگنا. شام کو حیرت کی بارگاہ سے سنعت اٹھ کر بارگاہ میں پھر آرام آئی یہ بارگاہ کئی کوس تک استادہ ہے اندر بارگاہ کے بارہ ہزار دنگل لگا ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸۰).

---- مارنا محاورہ.
فتح پانا ، کشتی جیتنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---- میں اترنا محاورہ.
کشتی کرنے یا لڑنے کے لئے اکھاڑے یا میدان میں لوگوں کے سامنے آنا ، کشتی کے لئے تیار ہونا. لڑکا مست ہاتھی کی طرح دنگل میں اوترا. (۱۸۸۳ ، گلستان ، حسن علی خان ، ۳۴).

دنگل میں محبت کے اترتا نہیں کوئی
ہم چار طرف ٹھوک کے خم دیکھ رہے ہیں

(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۱۶). ۱۹۲۸ء میں دوسری بار گاماں اور زبسکو پھر دنگل میں اترے. (۱۹۶۲ ، رستم زماں گاماں ، ۱۳۷).

---- و دوام (---و مع ، فت د) امذ.
جوش و جذبہ ، شان و شوکت ، جاہ و جلال ، دنگ و دوال (رک).

چل دیکھنے پٹھانوں کا سب دنگل و دوام
کیسے سجے ہیں مورچے کیسا ہے شکر تال

(۱۷۶۱ ، جنگ نامہ پانی پت (منظوم) ، ۲). [دنگل + و (حرف عطف) + دوام (رک)].

---- ہاتھ رہنا محاورہ.
مقابلے میں جیتنا ، کامیابی حاصل ہونا ، جیتنا.

عاجز ہے بیندی تھے یا تھے استاد
ہرگز نہ رہا ہاتھ کسی کے دنگل

(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۲۲).

دنگلی (فت د ، مغ ، فت گ) امذ.
دنگل میں لڑنے والا ، وہ پہلوان جو کئی دنگل لڑ چکا ہو (ماخوذ : مہذب اللغات). [دنگل + ی ، لاحقۂ صفت].

ڈنگو (کس ڈ ، غنہ ، و مج) امذ.
آسٹریلیا کا جنگلی کتا. بادشاہ کو ایک ڈنگو دیکھ کر سخت حیرت ہوئی جو آسٹریلیا کا جنگلی کتا تھا. (۱۹۱۷ ، صلائے عام ، دہلی ، اگست : ۳۵). [انگ : ڈنگو DINGO].

دنگوارا (فت د ، غنہ ، سک گ) امذ.
(کاشت کاری) کھیت کی جُتائی کا ساجھی کسان ، **انگ وارا** ، پرستو (ا پ و ، ۹ : ۳۵). [مقامی].

دنگہ (فت د ، غنہ ، فت گ) امذ ؛ سہ **دنگا**.
رک : **دنگا**. اس گفتگو پر بہت دنگہ ہوا اور بہیر خان کے ساتھیوں نے مولوی علیم اللہ کے قتل کو تلوار نکالی. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۲۷). اہل عرب اکثر گھوڑیوں کو پسند کرتے ہیں کیونکہ ... وے آپس میں ... دنگہ نہیں کرتی ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲۹). چاچی کے بچوں نے دنگہ شروع کیا ایک نے محلہ میں پتھر پھینکنے شروع کئے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۲۷). اف : کرنا ، ہونا.

ـــــ بازی امث.
دنگا فساد کرنا ، فتنہ پھیلانا ، فساد برپا کرنے کا عمل. نفرتوں کدورتوں اور اشتعالی جذبات کے اظہار سے مقامی ہنگامہ سازی و دنگہ بازی. (۱۹۸۷ ، نوائے وقت (میگزین) ، ۳ اپریل : ۵). [دنگہ + ف : باز ، بازیدن = کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ فساد (ـــــ فت ف) امذ.
رک : **دنگا فساد**. آپس میں لڑائی جھگڑا مارپیٹ دنگہ فساد کرنا ہمارے خاندان عالیشان کی بدنامی کا باعث ہے (۱۸۴۷ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۲۸۳). اب ہمارا ایمان خدائے واحد پر ہے بت پرستی کو ہم کفر سمجھتے ہیں عورت ذات کی عزت کرتے ہیں دنگہ فساد سے گریز کرتے ہیں. (۱۹۲۴ ، عہد کی سرکار میں اک سکھ کا نذرانہ ، ۹۴). اف : کرنا. [دنگہ + فساد (رک)].

دنگئی (فت د ، غنہ ، فت گ) صف.
لڑاکا ، جھگڑالو ، شریر ، فسادی. فتنہ : وہ یہ ہے کہ بے موجب لڑائیاں لڑے ... دنگئی دنگے کریں. (۱۸۰۳ ، خرد افروز ، ۷۰). انسان کی تو بوٹی بوٹی میں شرارت ہے اور یہ مادرزاد دنگئی ہے (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۹۹). وہ لوگ ... فطرتی طور پر دنگئی اور فسادی ہیں. (۱۹۱۹ ، آئینہ سراغ رسانی ، ۶۳). [دنگا + ئی ، لاحقۂ صفت].

دنگی (فت د ، غ). (الف) امث (قدیم).
حیرانی و تعجب ہونا.

> اوگے دن تو یو جگ کوں دنگی اچھے
> ہوئے شب تو سب تس انگی اچھے
> (۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۸).
> تجھ حسن کے لقا میں تجھ ذات کی ثنا میں
> قدوسیاں کو حیرت اور شغل کو ہے دنگی
> (۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۸۲). (ب) صف. **وہ شخص جو ناگہاں کسی کام کو اختیار کرے اور بے وجہ اس کو ترک بھی کر دے** (لغاتِ کشوری). [دنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

دنگی (کس د ، مغ) امذ.
(کاشت کاری) **دھان چھانٹنے کا بڑا موسل اور اوکھلی ، دھان چھانٹ کر چاول صاف کرنے کا آلہ ، دھنگنی** (اسٹین گاس). [دنگ + ی ، لاحقۂ صفت].

دنگے باز (فت د ، غنہ) امذ.
رک : **دنگئی** (پلیٹس). [دنگا + ف : باز ، بازیدن = کھیلنا].

دنگیتہ (فت د ، مغ ، ی لین) صف.
فسادی ، شریر ، لڑاکا ، جنگجو ، بغاوت پھیلانے والا (جامع اللغات). [دنگا + یت ، لاحقۂ صفت].

دُنْ مَچْنا محاورہ.
دُند مچنا (رک) ، **شور و غل ہونا.**

> دن رات دُن مچی ہے یہاں اور پڑی ہے جنگ
> چلتی ہے نت اجل کی سناں گولی اور تفنگ
> (۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۷۷).

دُنو (ضم د ، و مج) امذ (قدیم).
دونوں (قدیم اردو کی لغت). [دونوں (رک) کا قدیم املا].

دُنّو (ضم د ، شد ن ، و مج) امث.
نزدیک ہونا ، نزدیکی. بلوغ کے معنی دنول شے اور دُنو شے دونوں آتے ہیں. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۳ : ۶۳). [ع].

دَنوا (فت د ، مغ) امذ.
(چھپر بندی) **لمبا ، موٹا مگر پتلے دل اور پتلی چھال کا بانس یعنی وہ بانس جس کا دل بہت پتلا ہو ایسا بانس کمزور اور ناقص سمجھا جاتا ہے** (ا پ و ، ۱ : ۹). [مقامی].

دُنورِیتو (ضم د ، و مع ، ی مع ، و مع) امذ.
گُل جوز ؛ اخروٹ کا پھول ؛ ایک قسم کی ترکاری. دنوریتو ... فی سیر دو دام. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ : ۱۱۴). [مقامی].

دُنوس (فت د ، و مج) امذ (قدیم).
نگ ، قیمتی پتھر کی ایک قسم (کہا جاتا ہے کہ اس کے پہننے سے رنج و غم زائل ہو جاتے ہیں). دنوس ارسطو نے کہا ہے کہ اس پتھر کو دریائے اخضر کے نزدیک پاتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۸). [مقامی].

دِنوں (کس د) م ف.
بہت دن ، بہت عرصہ ؛ زمانہ ، موسم. نینی تال کی سردی ان دنوں میں بڑی خوشگوار ہوتی ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۳). زائرہ کے دل کا خدا حافظ جو دنوں ساتھ اور مدتوں پاس رہی. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۱۳). پنڈال وسیع کیا گیا اور استقبال کی تیاریاں دنوں پہلے شروع ہوئیں. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۵۵).

ـــــ دِن م ف (شاذ).
روز بروز ، دن بدن ، رفتہ رفتہ

کہاں اب اس کی چھب ہے وہ چھبیلی
دنوں دن ہو گئی شکل اس کی نئی
(۱۷۹۵ ، یوسف زلیخا ، نگار ، ۳۰).

---دیر ہے فقرہ.
بہت عرصہ نہیں ہے صرف دنوں کی دیر البتہ ہے (مخزن المحاورات).

---سے اُتر جانا محاورہ.
شباب یا جوانی کے دن نکل جانا ، عمر ڈھل جانا.
کیا جلد ان حسینوں کا جاتا رہا شباب
گزری تھی ایک شب کہ دنوں سے اتر گئے
(۱۸۸۶ ، مخزن المحاورات ، ۱۷۴).

---کا پھیر (---ی مج) امذ.
۱. گردش زمانہ ، قسمت کا چکر ، بدبختی.
یا تو وہ راتیں تھیں یا تو یہ دنوں کا پھیر ہے
ہاتھ اب لگتے نہیں تب پاؤں دبوایا کیے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۹).
آ کے ہی لیا ہے شہر کو گھیر
قسمت کا لکھا دنوں کا ہے پھیر
(۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۱۳۳). تین سال پہلے گومتی نے اسی طرح کی باتیں گوداوری کے منہ سے سنی تھیں آج وہی باتیں گوداوری کو اس کے منہ سے سننا پڑیں ، دنوں کا پھیر. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۹۱). ۲. ایام حیض کا گھٹنا بڑھنا.
کوشش بہت سی کی نہ مٹا پر دنوں کا پھیر
لاچار جان ہو گئی ایّام سے غرض
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۴۳).

---کو بُھولنا محاورہ.
بُرا وقت فراموش کرنا ، بُرے دنوں کو بھول جانا. ذلیل انسانو اپنے دنوں کو مت بھولو. (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۷۱).

---کو دَغا دینا/دھوکا دینا/دَھکّے دینا محاورہ.
دن بہلانا ، زندگی گزارنا ، مصیبت اور تکلیف کے ساتھ اوقات بسری کرنا ، دن کاٹنا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---کو رونا محاورہ.
قسمت پر افسوس کرنا ، گزرے ہوئے دنوں پر رونا.
اب ہم دنوں کو اپنے نہ روئیں تو کیا کریں
کرتے تھے جن میں عیش وہ ایام ہی نہیں
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۳۸).

---کی شامَت (---فت م) امث.
بدنصیبی ، طالع کی نارسائی.
یہ کاہلی نہیں میرے دنوں کی شامت ہے
کہ صبح سے وہ چلیں آتے آتے شام کریں
(۱۸۶۷ ، رشک ، د (ق) ، ۳۸).

---میں م ف.
کم عرصہ میں ، بہت جلدی ، کم وقت میں. بادشاہ زادہ صاحب طبیعت ایسا تھا کہ اور کوئی برسوں میں سیکھے سو یہ دنوں میں سیکھے. (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰).

دُنوں (ضم د ، و مج) امذ (قدیم)
دونوں (قدیم اردو کی لغت). [دو (رک) جس سے یہ ماخوذ ہے].

دِنَونْد (کس د ، و لین ، سک ن) امذ ، مونث.
رک : دنوندھی. اس روگ سے دن میں نظر نہیں آتی رات کے وقت یا جبکہ دن کو بادل ہو نظر آتا ہے اس کو دنوند ہوتے ہیں. (۲۱ ، استاد جراحی ، ۱۸۶). [دنوندھی (رک) کی تخفیف].

دِنَونْدا/دِنَونْدھا (کس د ، و لین ، غنہ) امذ.
ایک مرض جس میں دن کو کم دکھائی دیتا ہے (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ پلیٹس). [دن + اندھا (رک)].

دِنَونْدی/دِنَونْدھی (کس د ، و لین ، غنہ نیز سک ن) امث.
دن کے وقت نظر نہ آنے کی بیماری ، روز کوری ، رتوندھا کا نقیض ، چہر. دنوندی ... دن کو نہیں دکھلاتا اور رات کو دکھلاتا ہے برخلاف شب کوری کے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۴). دنوندھی : اس کو روز کور بھی کہتے ہیں یہ وہ مرض ہے جس میں دن کے وقت دکھلائی نہیں دیتا. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۸۱). [دنوندھا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آنا محاورہ.
دنوندھی کی شکایت ہونا ، دنوندھی میں مبتلا ہونا ، دن میں اندھا ہونا. "کسی کو رات کو رتوندھی آتی ہے آپ کو دن کو دنوندھی آتی ہے". (۱۹۰۱ ، قمر ، طلسم فتنۂ نور افشاں ، ۱ : ۱۵۰).

دُنوت (فت د ، و مع) امث (قدیم).
کمینگی ، بیحیائی ، بیباکی. کرے دنوت پنو کردن کشاں. (۱۶۲۰ ، بدیع الجمال ، شاہی ، ۱۰). [دنو (رک)].

دُنَہ (ضم د ، فت ن) صف ، (قدیم).
رک : دونوں.
گُسائیں تُہیں ایک دُنہ جگ آدار
بروبر دُنہ جگ تُہیں دینہار
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۵).

دُنہاب (ضم د ، سک ن) امذ.
ایک قسم کی جڑ ، چھوٹی جڑ. بجھگیات کا طریق یہ ہے کہ پارہ کے ساتھ دنہاب ابرق کا کانجی کے ساتھ کھرل کرے. (۱۹۰۶ ، اکسیرالاکسیر ، ۶). [مقامی].

دَنیٰ (فت د ، ا بشکل ی) صف.
قریب ، نزدیک.

ایوانِ دنیٰ میں دخل پانا   باشان و ادائے دلبرانہ
(۱۸۷۶، شہید، گلدستۂ شہید، ۴۳).

نیّر بطحا انجم طٰہٰ، ماہِ دنیٰ اور مہر تدلیٰ
زینتِ کعبہ، رونقِ منبر صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۹۳۳، خالد بنگالی (ارمغانِ نعت، ۱۶۲)). [ع : دنوٌ - قریب ہونا، نزدیک ہونا].

دَنی (۱) (فت د) صف.
۱. (اَ) کمینہ، سفلہ، کم ظرف، پاجی.

میں کوٹھری چھوڑ بہار آیا
دالان میں اس دنی کے دھایا

(۱۷۰۰، من لگن، ۲۰).

یہ دنی جو تجھ کو سونپے اس کو اپنا ست سمجھ
لے ہے یہ مکڑی کو لٹا کر حساب تار و پود

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۵۵).

کر دیا خاک آسماں نے ہمیں
یہ بھی پستی اسی دنی کی ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۸۸). کیوں بے نالائق دنی عمر بھر تو نوکری کی مگر خواجہ کے لیے کچھ نہ رکھا. (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶ : ۰ی).

رہیں درپئے قتل ان کے دنی
بین النّاس بالقسطِ مَنْ یّامُرون

(۱۹۶۹، مرثیۂ میر مفتی، ۱۰۹). (اا) غیر ضروری، غیر اہم، حقیر، ادنیٰ (اسٹین گاس). ۲. بخیل، کنجوس.

خرچ کو کیا دخل ہے چرخ دنی کے مال میں
کب زرِ خورشید پر سکہ لگا ٹکسال میں

(۱۸۵۳، دیوان اسیر، ۱ : ۳۱۱).

اک بوسہ دیا کبھی نہ اس نے
صورت ہے غنی کی دل دنی کا

(۱۹۰۸، دفترِ خیال، ۲۲). [ع : صفت (دنائت = کمینہ ہونا)].

---الطّبع (---ضم ی، غم ا، ل، شد ط بفت، سک ب) صف.
کمینہ خصلت، پست فطرت؛ کنجوس. یہ کام سفلہ دنی الطبع کا ہے. (۱۸۳۸، بستانِ حکمت، ۹۶). بادشاہ اور امراء و روساء کے اردگرد خسیس النفس، دنی الطبع بے دماغ اور ضمیر فروشوں کی ایک ٹولی ہو. (۱۹۵۳، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کے اثرات، ۳۲۰). [دنی + رک : ال (۱) + طبع (رک)].

---النّسب (---ضم ی، غم ا، ل، شد ن بفت، فت س) صف.
رذیل، کم اصل، ناجائز اولاد (اصطلاحات سیاسیات، ۳۰). [دنی + رک : ال (۱) + نسب (رک)].

دَنی (۲) (فت د) صف.
قریب، برابر کا، پڑوس کا، نزدیک ہونے والا (اسٹین گاس؛ لغاتِ سعدی). [ع : دنو - قریب ہونا].

دَنی (۳) (فت د) امث.
سُستعدی، تیزی، پُھرتی، مسرّت، شادمانی، ہنسی (ماخوذ : اسٹین گاس). [ف : دنیدن - خوشی سے چلنا].

دِنی (کس د) صف.
پرانا، بوڑھا، اکثر گھوڑے کے لیے استعمال ہوتا ہے. جب اس نے نیا کہا تو پہلے کو پرانا ٹھہرایا اور وہ جو پرانا اور دنی ہے مٹنے کے نزدیک ہے. (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱ : ۷۳۷). [دن + ی، لاحقۂ صفت].

---دِنیا (---کس د، ن) صف.
پرانا، بوڑھا (جانور) (ماخوذ : جامع اللغات). [دنی + دنی + ا، لاحقۂ نسبت].

دُنی (ضم د) امث.
دنیا.

حکم چلا دے دین کا حکم دنی کا لماہ
مانے مرشد پاک کو کہے نظیر نوشاہ

(۱۶۵۳، گنج شریف، ۲۰۲).

دین دنی کا پشت پناہ
والی میرا فاضل شاہ

(۱۸۶۲، غلام قادر شاہ، مثنوی رمزالعشق، ۲۰). [ع].

---دار صف.
دنیادار، چالاک آدمی.

درویشی سہنا سُکھ کا، سکھ سرویں درویس
دکھ سُہنا دنی دار کوں بھرم چت کے دیس

(۱۶۵۳، گنج شریف، ۲۸۶). [دنی + ف : دار، داشتن - رکھنا].

دَنّے (فت د، شد ن) صف (قدیم).
بلند، اونچا (علمی اردو لغت). [مقامی].

دُنْیا (ضم د، سک ن) امث.
۱. موجودہ عالم، موجودہ زندگی، آخرت کی نقیض، چونکہ دُنیا حالت سے پہلے اور آدمی کے لیے بمقابلہ آخرت قریب ہے اس لیے (لفظی معنوں کی مناسبت سے) دُنیا کہلاتی ہے، کائنات، جہان.

اب جے دنیا ہم عقبے   اوپر آ ہے جاؤ تجھے

(۱۵۰۳، نوسرہار، ۷).

دو دن اس دنیا میں توں اچ اصول
کہ تج نے خدا خوش اچھے ہور رسول

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۹). اپنی دنیا اور آخرت سے خبردار ہوں. (۱۸۷۳، مجالس النساء، ۱ : ۸).

مری دنیا کا سرمایہ ہے عقبیٰ
بڑی تنخواہ کا مزدور ہوں میں

(۱۹۷۳، چیونٹی نامہ، ۱۹۳). ۲. زمین، کرۂ ارض.

تجے سک آنند دائم اچھو
ترا راج دنیا میں قائم اچھو

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۹۸). دنیا میں دو ملک ایسے ہیں جہاں اس آلے کا ... استعمال ہوتا ہے(۱۹۶۹، کمپیوٹر کی کہانی، ۲۸).

ہر حیاتِ ارضی اور اس کے مشاغل زندگی ، پیدائش سے موت تک کا زمانہ.

دُنیا جھوٹ ہے جیونا جھوٹ جان
نہ کر جیو کدلا نہ نیر انکھ اس آن

(۱۶۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۸۹).

بھلاتی ہے دنیا بہوت ساز سوں
نکو بھولا اس دغاباز سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۰). ستم یہ کہ دنیا میں بالکل اکیلا ہے ، قریب دور کے کسی عزیز کا پتہ نہیں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۲). ۳. (i) سب لوگ ، سبھی لوگ ، سارے متعلقین. صالحہ کے عقیقے میں دنیا آئی مگر نہ آئیں تو تم. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۳۴). (ii) دنیا کے لوگ ، خلائق.

دنیا نے کس کا راہِ فنا میں دیا ہے ساتھ
تم بھی چلے چلو یونہیں جب تک چلی چلے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲). خدا کا خوف نہ دنیا کا ڈر ، ماں کا لحاظ نہ باپ کا ڈر. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳). دنیا نے ہنوپاشم کا بائیکاٹ کر رکھا تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۶۰). (iii) کثرت ، افراط ، مجموعہ ، بہت سی چیزیں ، انبار. انہوں نے ... دیوتاؤں اور بھوتوں کی ایک دنیا کھڑی کر دی. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۲۲۹). ۵. مذہب کے سوا دوسرے کام یا دلچسپیاں ، دین یا مذہب کی ضد. قدیم تہذیب و تمدن کی ساری دنیا تھی جو اسلام سے دب رہی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۸۵). ۶. دور ، زمانہ ، ماحول ، فضا. ہم بحیثیت انسان بہ یک وقت دو دنیاؤں میں سانس لیتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نذیر احمد اور اردو ناول نگاری ، ۵۷). ۷. کل کائنات ، متاعِ زندگی ، دولت ، جائداد ، دنیا کے مزے.

پھر سمجھ یہ تو کہ دنیا کچھ نہیں
گرچہ ہے سب کچھ پر اپنا کچھ نہیں

(۱۷۷۴ ، مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۶۸).

دنیا مثالِ فاحشہ جاتی ہے جس کے پاس
رہتی ہے اس کے پاس یہ بدذات چند روز

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۲). ۸. کل آبادی ، بستی ، معاشرہ ، سوسائٹی ، (انسانی یا کوئی اور) نظام ، ہستی.

گرچہ دنیائے صحافت سے طبیعت سیر تھی
دل تھا مضطر اک نئی دنیا بسانے کے لیئے

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۳۴). ہماری انسانی دنیا کی طرح چیونٹی کی دنیا میں بھی سب کاروبار بطریق راسخ نہیں ہوتے. (۱۹۷۳ ، چیونٹی نامہ ، ۶۱). ۹. (تصوف) حق سے غافل ہونیکو اور حق کے فراموش کرنے کو کہتے ہیں (مصباح التعرف). ۱۰. (کمپیوٹر) ابا کس (حساب کتاب کا ایک آلہ) کا نچلا حصّہ جس کے ہر تار میں پانچ دانے ہوتے ہیں اور ہر دانے کی قیمت ایک ہوتی ہے. جنت والے حصے ... میں دو دو دانے ہیں اور دنیا والے حصے میں پانچ دانے ہر تار میں پروئے گئے ہیں. (۱۹۶۹ ، کمپیوٹر کی کہانی ، ۲۸). [ع : (د ن و)].

---- اپنے مطلب کی ہے کہاوت.
ہر شخص اپنے مطلب کو مقدم رکھتا ہے (مہذب اللغات).

---- ئے آب و گِل کس اضا (---- و مج ، کس گ) امث.
ظاہری دنیا ، موجودہ زندگی ، یہ جہاں ، کرۂ ارض. اس دنیائے آب و گل سے گھبرا کر ایسی کیف آور پناگہوں کی تلاش جہاں پہنچ کر اسے زندگی کے اضطراب اور کرب سے نجات مل سکے. (۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۱۰۹). [دنیا + ے (حرفِ اضافت) + آب (رک) + و (حرفِ عطف) + گِل (رک)].

---- ئے پیرزال کس صف (---- ی مج ، سک ر) مث.
یہ عالم ، قدیم ترین دنیا ، بہت پرانی دنیا ، کرۂ ارض کو کہتے ہیں.

حوروں کا رنگ جمنے نہیں دیتی سامنے
دنیائے پیرزال بڑی شوخ و شنگ ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۴۴). [دنیا + ے (حرفِ اضافت) + پیر (رک) + زال (رک)].

---- ئے دنی کس صف (---- فت د) امث.
حقارت سے دنیا کو کہتے ہیں ، ذلیل و حقیر دنیا.

فکرِ دنیائے دنی سے نہ یہ عالم ہوتا
پیشتر ہم نہ ہوئے ارض و سما سے پیدا

(۱۸۵۴ ، گنجینۂ آرزو ، ۳).

حملہ آور عشق پر عقلِ فرومایہ نہ ہو
دل پہ دنیائے دنی کا یہ کہیں سایہ نہ ہو

(۱۹۲۹ ، فکر و نشاط ، ۳۷). [دنیا + ے (حرفِ اضافت) + دنی (رک)].

---- ئے دنیّہ کس صف (---- فت د ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
رک : دنیائے دنی. کاشکے بقدر قدرت دنیائے دنیہ سے اعتبار فرمائے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹). [دنیا + ے (حرفِ اضافت) + دنی (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---- ئے دو رنگ کس اضا (---- و مج نیز مغ ، فت ر ، غ) امث
بدلتی ہوئی دنیا ، ایک حالت پر نہ قائم رہنے والی دنیا ، دو رنگی دنیا.

کچھ حقیقت نہیں کیا مال ہے دنیائے دو رنگ
شیر مردانِ خدا ہیں یہ سگِ ابلق ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۴۳). [دنیا + ے (حرفِ اضافت) + دو (رک) + رنگ (رک)].

---- ئے دو روزہ کس صف (---- و مغ نیز مج ، و مج ، فت ز) امث.
دنیائے فانی ، موجودہ زندگی.

کیا ہے دنیائے دو روزہ کی حقیقت اے رشک
جو رہا لاکھ برس وہ بھی دمِ چند رہا

(۱۸۶۷ ، رشک (نور اللغات)). [دنیا + ے (حرفِ اضافت) + دو (رک) + روز (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---- ئے دُوں کس اضا (---- و مع) امث.
رک : دنیائے دنی.

قناعت تاجِ دولت کیوں نہ ہووے تار کوں کے تئیں
کہ ہے دنیائے دوں میں پھیرنا من کا سلیمانی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۳).

اس کیا دنیائے دوں کی زہر ہے اس کا مزہ
نخلِ حنظل ہے کسی نے تلخ پھل پایا تو کیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۵۹).

تو اور حمارِ بادۂ دنیائے دوں چھیل
ہے اس مشغلی آنکھ کی بجھ ہر حرام ہو
(۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل ، ۸۱)[دنیا + ے (حرفِ اضافت) + دوں (رک)].

---اُجَڑْنا محاورہ.
تباہ و ویران ہو جانا ، سب کچھ برباد ہو جانا.

طاقت تھی جس سے دل کو وہ دولت بچھڑ گئی
میں تو یہ جانتا ہوں کہ دنیا اجڑ گئی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳۷).

---اِدَھر سے (کی) اُدَھر ہو جانا محاورہ.
دنیا میں انقلاب آ جانا ، کچھ کا کچھ ہو جانا ، حد درجہ تبدیلی واقع ہو جانا.

ساری دنیا ادھر کی ہوئے ادھر
آنے چلنے لگیں اگر سر پر
(۱۸۸۵ ، مثنویٔ عالم ، ۳۱). وہی کرتی ہے جو اس کی مرضی میرے اور ان کے متعلق ہے خواہ دنیا ادھر سے ادھر کیوں نہ ہو جائے (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۳۲).

---اِدَھر کی اُدَھر کَرْنا محاورہ.
انقلاب پیدا کر دینا ، تبدیلی لانا ، الٹ پلٹ دینا.

تلوار کو اگر تو زیبِ کمر نہ کرتا
قاتل ادھر کی دنیا کوئی ادھر نہ کرتا
(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات)).

---اُلَٹ پُلَٹ ہونا محاورہ.
برباد ہونا ، تہس نہس ہو جانا ، حالات دگرگوں ہونا.

دیکھا جدھر کو ہو گئی دنیا الٹ پلٹ
فتنے نہیں ہیں حشر ہے ان کی نگاہ میں
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۰۰).

---اُلَٹْنا محاورہ.
برباد کرنا ، لوٹنا. مجھے ان امیروں کی صورت سے نفرت ہے اب بھی ایک سونے کے بچاری کی دنیا الٹے جا رہی ہوں. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۳۴).

---اُمید پہ / پَر قائم ہے مقولہ.
انسان امید کے سہارے زندگی بسر کرتا ہے.

تقدیر کا لکھا ظاہر ہے معلوم ہے سب لیکن پھر بھی
امید پہ دنیا قائم ہے امید کو رخصت کون کرے
(۱۹۴۷ ، نوائے دل ، ۲۸۷).

---اَنْدھیر کَر دینا محاورہ.
سخت صدمے یا رنج و الم سے دوچار کر دینا. بیوی کی صحت کے ساتھ ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا تھا، مایوسی نے دنیا اندھیر کر دی. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۵۷).

---اَنْدھیر ہو جانا / ہونا محاورہ.
سخت صدمہ پہنچنا ، یاس کا عالم طاری ہونا ، حد درجہ مایوس ہو جانا ، بالکل بے آسرا ہو جانا.

غم کی اٹھی وہ گھٹا ہو گئی دنیا اندھیر
نورِ بینائی اوڑا آنکھ سے جگنو کی طرح
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲). شوہر کی یاد میں ہر دم مشق رہتی ، ادھر اس نوجوان کی نظر میں دنیا اندھیر تھی (۱۹۱۳ ، اسرارِ دربار حرام پور ، ۱ : ۴۳). اس سانحہ سے خدا بخش کی نظروں میں دنیا اندھیر ہو گئی وہ کئی دن تک دیوانہ سا قصبے میں پھرتا رہا. (۱۹۵۴ ، گوندنی والا تکیہ ، ۵۹).

---اَور مَطْلَب کہاوت.
دنیا والے خود غرض ہوتے ہیں اپنے مطلب ہی سے کام رکھتے ہیں. دنیا اور مطلب ، مطلب نہ رہا تو کیسی خاطرداری ، ہارے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ، بچاری کو ٹکڑے کا سہارا دینے والا بھی کوئی نہ تھا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۶).

---اَور مَطْلَب اَور مَطْلَب سو اَپْنا کہاوت.
دنیا والے خود غرض ہوتے ہیں اور اپنا مطلب سب سے مقدم ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

---ایک کَر دینا محاورہ.
بہت زیادہ کوشش کرنا ، کسی کام میں منہمک ہو جانا ، ہر طرح کی جتن کرنا. وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ فضل کے علاج کے لیے دنیا ایک کر دے گی. (۱۹۷۱ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۳۵۹).

---آباد کَرْنا محاورہ.
لوگوں کا کسی جگہ کو بسانا ، لوگوں کی اچھی حالت بنانا ، لوگوں کو خوش حال بنانا (علمی اردو لغت).

---آنکھوں میں اَنْدھیر ہو جانا محاورہ.
رک : دنیا اندھیر ہونا. بیٹے کے مرتے ہی دنیا آنکھوں میں اندھیر ہو گئی. (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۲۰۹). آدمی نہیں فرشتہ تھا ... اس کے بعد دنیا میری آنکھوں میں اندھیر تھی. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گردابِ حیات ، ۲۶).

---با اُمید (--- بہ اُمید) قائِم (ہے) کہاوت.
دنیا امید پر قائم ہے ، انسان امید کے سہارے زندگی بسر کرتا ہے ، مستقبل سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے. ناامیدی بری چیز ہے دنیا بہ امید قائم ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۳). دنیا باامید قائم مثل مشہور ہے ... یہ پھر واپس آ کے اپنی جگہ پر بیٹھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲). میاں ذرا انتظار کرو قوانین کو ہم آہنگ تو ہونے دو پھر وہ موقع بھی آ جائے گا دنیا بہ امید قائم. (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۹ مئی : ۳).

ـــــ بَدَل جانا محاورہ.
ماحول میں تبدیلی آنا ، حالات کا بدل جانا ، انقلاب آ جانا ، تبدیلی رونما ہونا ، خوشگوار یا ناخوشگوار تغیر پیدا ہونا.

صد سالہ دور چرخ تھا ساغر کا ایک دور
نکلے جو میکدے سے تو دنیا بدل گئی

(؟ ، گستاخ رامپوری (تحقیق و تنقید ، ۷۰)).

سینے پر اک خیال کی دنیا بدل گئی
کچھ ایسا خواب بھی کو دکھا کر چلی گئیں

(۱۹۳۶ ، اختر ستان ، ۸۸)، ان کے یہ کہتے ہی وہاں کی دنیا بدل گئی ... جو مارنے اٹھے تھے وہ کانوں کو ہاتھ لگانے اور توبہ کرنے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۹۳).

ـــــ بَرَتْنا محاورہ.
دنیا سے کام نکالنے کا ڈھنگ اختیار کرنا ، دنیا داری کو کام میں لانا ، سلیقے رکھ رکھاؤ سے کام لینا ، سوجھ بوجھ سے رہنا. میں نے دنیا میں رہنے اور دنیا والوں سے دنیا برتنے کی عقل سیکھی. (۱۹۰۹ ، آپ بیتی ، ۱۰۰). جو عبادت گزار ہوتے ہیں لکھتے پڑھتے ہیں ، دنیا میں رہتے ہیں اور اسے برتتے ... ہیں لیکن اس کی رنگینیوں میں گم نہیں ہو جاتے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۹۵).

ـــــ بُری جَگَہ ہے مقولہ.
دنیا سے بھلائی کی توقع فضول ہے ، یہاں کوئی اچھا نہیں ہے.

دنیا بری جگہ ہے وہ جب مالدار ہو
مرنا پھر کا کیوں نہ بسر چاہیے اگے

(۱۸۲۸ ، مصحفی ، د (انتخاب) ، ۳۲۰).

ـــــ بَسانا محاورہ.
دنیا آباد کرنا (رک) ، ماحول بنانا.

گرچہ دنیائے صحافت سے طبیعت سیر تھی
دل تھا مضطر اک نئی دنیا بسانے کے لیے

(۱۹۳۶ ، اختر ستان ، ۴۳).

خیالوں ہی میں اکثر بیٹھے بیٹھے
بسا لیتا ہوں اک دنیا سہانی

(۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، د ، ۱۸).

ـــــ بَنانا محاورہ.
کسی جگہ کو آباد کرنا ، پُر رونق بنانا. ابھی رونق اور چہل پہل کا وہ ہنگامہ برپا نہیں ہوا جو مشرق حکمرانوں کی محل سراؤں کو نشاط و طرب کی دنیا بنائے رکھتا ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۰۱).

ـــــ بے ثَبات ہے کہاوت.
دنیا مٹنے والی ہے ، دنیاوی زندگی ناپائدار ہے ، دنیا کو بقا نہیں ، زندگی جلدی ختم ہو جاتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــــ بَھر کا / کی صف.
۱. (کثرت ظاہر کرنے کے لیے) ہر علاقے اور طبقے کا ، سب کا سب ، تمام ، ہر طرح کا ، بہت سا ، پُورا کا پُورا ، سارے کا سارا.

نمازیں بھی پڑھیں سچ بھی کہا روزے بھی ہم رکھیں
یہ دنیا بھر کا زاہد ہم سے جھگڑا ہو نہیں سکتا

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۰۳). گوشت کے ٹکڑے ، نمکین پستے ، بادام اخروٹ اور دنیا بھر کی چیزیں چنی ہوئی تھیں. (۱۹۳۶ ، آک ، ۲۰). ۲. سخت ، شدید ، زبردست ، نہایت. کوئی ہوں سوا دنیا بھر کا فسادی جنم جنم کا دوغلا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۳).

ـــــ بَھر کا نیاوَنیا (ـــــ فت بھ ، کس ن ، سک ن) صف مذکر.
کائیاں ، چالاک ، دھوکا نہ کھانے والا. خرانٹ نے یہ لفاظی کی کہ آزاد اثابت ہو گئے وہ ایک کائیاں ، دنیا بھر کا نیاونیا ... بوڑھا بدھا اٹھایا اور چلتے ہوئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰).

ـــــ بَھر کی آخور (ـــــ فت بھ ، و مج) امث.
نہایت نکمی ، ناقص چیز (نور اللغات).

ـــــ بھی گَئی دِین بھی فقرہ.
کچھ بھی حاصل نہیں ہوا ، کہیں کے نہ رہے. ناشکر اور ناگتا انسان اس کے حکم ٹالنے تو کسی کا کیا کیا اپنا کچھ کھویا دنیا بھی گئی دین بھی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۹).

اے باد صبا کملی والے سے جا کہیو پیغام مرا
قبضے سے امت بے چاری کے دیں بھی گیا دنیا بھی گئی

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۱۹).

ـــــ پاک کَرنا محاورہ (قدیم).
کسی شریر یا ظالم سے دنیا کو نجات دلانا ، کسی ظالم کا نام و نشان مٹا دینا.

سر اس مرد ناری کا بھونش میں گیا
دنیا پاک ماہاک سوتی کیا

(۱۹۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۷).

ـــــ پَر دِل رَکْھنا محاورہ.
حرص و ہوس میں مبتلا ہونا ، عیش و عشرت کی خواہش کرنا.

نہ رکھ دل دنیا پر کہ جانے تو نیست
توں بیگانہ آو آشنائے تو نیست

(۱۹۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۱).

ـــــ پَرَسْت (ـــــ فت پ ، ر ، سک س) صف.
دنیا دار ، حرص و ہوس میں مبتلا شخص ، بخیل.

دنیا پرست کیا وہ عقبیٰ کریں گے طے
نکلے گا ننگ گھر سے قدم زن مرید کا

(۱۸۶۷ ، مرآۃ الغیب ، ۵۲).

عجیب حال ہے دنیا پرست لوگوں کا
معاد کا بھی خیال اور فکر جاہ بھی ہے

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۹۹). [دنیا + ف : پرست ، پرستن = پوجنا].

ـــــ پَرَسْتی (ـــــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
دنیاداری ، دنیا کی حرص و ہوس میں مبتلا ہونا. لامذہب آدمی کو

کوئی اچھا نہیں سمجھتا خیالات چاہے جو ہوں لیکن دنیا پرستی اور ظاہر پرستی بھی کسی قدر ضرور ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۲)۔ [دنیا + پرست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پر/پہ لات مارنا محاورہ۔
دنیا کو حقیر سمجھنا اور خاطر میں نہ لانا ، دنیا کو حقارت سے ٹھکرا دینا ، تارک الدنیا ہو جانا۔

سر سے اٹھا کے ہاتھ ہوا سر فراز میں
دنیا پہ لات مار کے بامرد ہو گیا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱)۔

---(کو) پکڑنا محاورہ۔
دنیا سے چمٹے رہنا ، دین کے مقابلے میں دنیا کو مقدم رکھنا ، صرف دنیا کے معاملات میں منہمک رہنا۔ دنیا تو گویا ان کا مقصد ہی ہے ... انہوں نے دنیا ہی دنیا کو پکڑا ہے۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۱۹)۔

---پلٹ جانا محاورہ۔
لوگوں کا بدل جانا ، ساتھ چھوڑ دینا ، بدظن ہو جانا۔

مصیبت میں یارب پلٹنا نہ تو
گئی مجھ سے دنیا کی دنیا پلٹ

(۱۹۱۲ ، نذرِ خدا ، ۵۳)۔

---پہ خاک ہے فقرہ۔
افسوس یا لعنت ملامت کے موقع پر مستعمل۔

اس زندگی پہ حیف ہے دنیا پہ خاک ہے
اب کوئی دم میں دلبر زہرا ہلاک ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۳)۔

---تجنا محاورہ۔
تارک الدنیا ہونا ، خلائق سے دور ہو جانا ، گوشہ نشین ہو جانا۔ میں نے پوچھا کہ دنیا تج کر تمھیں کیا ملا تو اس نے جواب دیا کہ دنیا میں رہ کر تم نے کیا حاصل کیا۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۹۷)۔

---تل کی اوٹ پہاڑ ہے کہاوت۔
دنیا کے حالات کا راز یہ ہے کہ مختصر سی بات اہم بات کو چھپائے رہتی ہے (قاموس الفصاحت ، ۳۸)۔

---تنگ ہونا محاورہ۔
دنیا میں زندگی بسر کرنے کا ٹھکانا نہ رہنا ، جینا دوبھر ہو جانا۔

سوار ایک جا کر کرے گا جو جنگ
تو ہو وے گا دنیا تمن پر ہی تنگ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ (ق) ، ۳۲۸)۔ اس عالم ناامیدی میں جبکہ دنیا رومیوں کے لیے تنگ ہو گئی تھی۔ (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۳)۔

---ٹھگے مکر سے ، روٹی کھائے شکر سے کہاوت۔
مکار آدمی دنیا میں مزے سے گزارہ کرتا ہے (جامع الامثال)۔

---جاتی/جاتے (ہوئی) دیکھنا محاورہ۔
جی میں سمانا ، خیال آنا۔

نبض بیمار جو اے رشک مسیحا دیکھی
آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۳۸۰)۔ خدا جانے کیا دنیا جاتے دیکھی جو تیری بیگم پر ترس کھا کے سہل سا ٹلکا بتا دیا۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۰۶)۔

---جانتی ہے فقرہ۔
سب جانتے ہیں ، ایک زمانے کو پتا ہے ، سب کو معلوم ہے۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ بدر کے یہ قیدی مسلمانوں کے بدترین دشمن تھے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۶۰)۔

---جانے فقرہ۔
مجھے کوئی فکر نہیں ہے ، کی جگہ مستعمل۔ دنیا جانے اور دنیا میں رہنے والے جانیں ہم تو کل خواب عدم میں ہوں گے۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۳۲)۔

---جائے اُمید ہے مقولہ۔
دنیا امید کی جگہ ہے (مہذب اللغات)۔

---جہان (---فت ج) امذ۔
تمام عالم ، کل دنیا ، گرد و پیش کا عالم۔ دینا دلانا بھی ایک دنیا جہان کی رسم ہے۔ (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۶۹)۔ وہ اور نصیر دنیا جہان سے غافل ہو کر اس پر بحث کرنے لگے۔ (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۰)۔ دنیا جہان میں بھٹکنے کے بعد یہاں انھیں سکون میسر آیا تھا۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۹۹)۔ [دنیا + جہان (رک)]۔

---جہان چھان مارنا محاورہ۔
بہت زیادہ جستجو کرنا ، انتہائی کوشش سے تلاش کرنا۔ زمین آسمان ایک کردیں گے اور خواہ مخواہ دنیا جہان چھان ماریں گے۔ (۱۹۸۳ ، نشتر ، ۱۲۱)۔

---جہان سے روپوش ہونا محاورہ۔
مر جانا (جامع اللغات)۔

---جہان کی صف۔
بہت زیادہ ، بہت ساری۔ ہوائی سفر میں پرویز سے دنیا جہان کی باتیں ہوئیں۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۹۳)۔

---جیوں دوپہر کی چھاؤں کہاوت (قدیم)۔
دنیا فانی ہے ، دنیا بے ثبات ہے۔ دنیا جیوں دوپہر کی چھاؤں اس دنیا کوں سر ہے نہ پانوں۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۵۵)۔

---جاری امث (شاذ)۔
دنیا سازی ، دنیا داری۔ ان دنیا جاری کی باتوں کے بعد مجھے یہ

کہتا تھا کہ رانی نے ساکا ریکا کو اُبین بھیج دیا. (۱۹۲۹ ، نالک کتھا ، ۸۸). [دنیا + چارہ (۱) سے ماخوذ].

---چَنْد روزَہ ہے کہاوت.
زندگی بہت تھوڑی ہوتی ہے ، دنیا کا لطف تھوڑے دن ہوتا ہے.

چند روزہ ہے یہ دنیا اس کی کیا بنیاد ہے
جو غرور اس پر کرے فرعون ہے شدّاد ہے

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۲۳۳).

---چھان ڈالْنا/چھانْنا محاورہ.
رک : دنیا جہان چھان مارنا.

اب خاک میں بانو ترا اقبال ملے گا
چھانے گی جو دنیا تو نہ یہ لال ملے گا

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)). دنیا چھان ڈالو اور ہزاروں جتن کر ڈالوں مگر وہ صورت نصیب نہیں. (۱۹۱۰ ، گردابِ حیات ، ۶۵).

---چھوڑ بیٹھنا/چھوڑ دینا/چھوڑْنا محاورہ.
۱. مر جانا ، دنیا سے رخصت ہو جانا. ساری شب جمعہ دوروں میں کٹی صبح ہوتے ہوتے رضیہ بیگم نے دنیا کو چھوڑ دیا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۷). **۲. گوشہ گیری اختیار کرنا.**

عشق عقبٰے جو ہو منظور تو دنیا چھوڑے
آنکھیں کھل جائیں اگر سیر و تماشا چھوڑے

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۲۰۱). زاہد کا یہ تصور اسلام میں نہیں کہ وہ دنیا چھوڑ بیٹھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۹۵).

---دار صف.
۱. دنیوی تعلقات میں گھرا ہوا ، دین دار کا نقیض.

برے سنگ تو آدمی خوار ہوے
بھلے سنگ بیٹھے دنیا دار ہوے

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (اردو ادب) ، ۱۵۵).

تیرا گھر اس میں ہے اس واسطے ہیں دنیا دار
اور کچھ ہم کو نہیں خانۂ دنیا سے غرض

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۱۶). وہ بڑا باعمل آدمی ہوتا ہے ... وہ تو اچھے معنوں میں دنیا دار ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، صدا کر چلے ، ۳۱۵). **۲. مال و دولت پر جان دینے والا ، کائیاں ، ظاہری اخلاق برتنے والا ، چالاک شخص.**

کیوں کون ایسا دنیا دار ہے
کہ جس کا بدک لال تجار ہے

(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، ۹۸)).

نہ کہ جیسے دیکھے دنیا دار
سنگنے کھڑے ہے بات بار

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۴).

ایک دنیادار نے القصہ جا　　　چاشنیٔ فقر کا پوچھا مزا

(۱۷۷۴ ، رموز العارفین ، ۶).

رہا ہے ایک عالم اور دنیا داروں میں اس کا
کیا ہے بے وفا معلوم سب عالم نے دنیا کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۵). اگر دنیا داروں کے پاس جاؤ گے تو ذلیل ہو گے ورنہ دنیا دار کتوں کی طرح تمہارے دروازے پر لوٹیں گے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۵). ابھی ڈرائنگ روم میں ... بے مقصد مہمل باتوں پر کھاگ دنیا دار کی طرح یوں قہقہے لگا رہی تھی جیسے واقعی محظوظ ہو رہی ہو. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۹۶). [دنیا + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دارِ مِحَن ہے کہاوت.
دنیا رنج و غم کی جگہ ہے.

ہے حدیثوں سے عیاں دارِ محن ہے دنیا
فکرِ راحت ہے غلط خواہش آرام غلط

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۱۹۲).

---داری امث.
۱. دنیوی تعلقات ، ملنساری ، کنبہ ، بال بچے ، خانہ داری.

برسوں ہم درویش رہے پردے میں دنیا داری کے
ناموس اس کی کیونکہ رہے یہ پردا جس نے اٹھایا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۲). دنیا داری کے متعلق بہت سی باتیں قابل ستائش تھیں. (۱۹۱۸ ، امت کی مائیں ، ۶). فرد فرد کے معاملات میں گہرے خلوص اور اس سے زیادہ سرگرم دنیا داری کے ساتھ دلچسپی لیا کرتے تھے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۰۸). **۲. مال و دولت پر جان دینا ، حرص و ہوس ، ظاہری اخلاق.** عادل خاں ... بھائی کی اس مکاری اور دنیا داری ... سے خوب شناسا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۳۴۳). دنیا داری اور مادیت کے پھیل جانے کے بعد دینی رجحان اور خدا طلبی کا مرکز ان حضرات کی ذات اور ان کے مقامات تھے. (۱۹۶۶ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۳۳۱). [دنیا + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دان صف.
دنیا کو جاننے والا ، دنیا کو سمجھنے والا ، کائیاں ، چالاک. وہ دنیا دان اور انسان شناس ہو. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۱۷۶). [دنیا + ف : دان ، دانستن ـ جاننا].

---دُرُسْت کَرْنا محاورہ.
حالات سدھارنا ، حالات ٹھیک کرنا. مسلمان اس نئے دور کی ضروریات کے لحاظ سے اپنی دنیا درست کرنے کے قابل ہو جائیں. (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۱۴۷).

---دُرُسْت ہونا محاورہ.
مالی حالات اچھے ہونا ، دنیوی تعلقات ٹھیک ہونا.

دنیا ہی اب درست ہے قائم نہ دین ہے
زر کی طلب میں شیخ بھی کوڑی کا تین ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۶).

---دَرِیا کی مَنْجْدھار ہے کہاوت.
دنیا خطرناک ہے اس میں احتیاط سے رہنا چاہیے ، دنیا خطرے کی جگہ ہے (جامع الامثال).

---دِکھاوا (---کس د) امذ.
ظاہر داری ، ریا کاری. بات اتنا ہے ذرا سی چرو چھوٹ رہ گئی تھی وہ بھی دنیا دکھاوے کی. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۳).
[دنیا + دکھاوا (رک)].

---دوپہر کی چھاؤں کہاوت.
دنیا بے ثبات ہے ، دنیا کو ایک حالت پر قرار نہیں.

کرتے ہیں نادنا ، چندنا یقیں دونوں ملائی تھے
جو کچھ حظ ہے سو کر اپنا دنیا دوپہر کی چھاؤں

(۱۹۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۶).

---دو دن/دیس کی کہاوت.
یہ دو دن کی دنیا ہے ، جہاں نہ کسی سے کچھ لینا ہے نہ کچھ دینا ، آدمی مر جاتا ہے اور سب یونہی دھرا رہ جاتا ہے ، دنیا چند روزہ ہے. دنیا دو دیس کی یہاں کس کی کیا لینا ہے آخر خدا کو جواب دینا ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۳۸).

---دیکھنا محاورہ.
۱. تجربہ کار ہونا ، گرد و پیش کے حالات سے سیکھنا.

نہ چلو بندے یہ ہر مرتبہ لغزا دیکھو
اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۸). ۲. زندگی گزارنا ، عمر بسر کرنا. وہ ابھی دنیا دیکھ چکا اس کی زندگی کا مقصد پورا ہو چکا. (۱۹۶۳ ، جیوتشی نامہ ، ۵۰).

---دُھند کا پسارا ہے کہاوت.
دنیا سراب کی طرح ہے ، اس کی اصلیت کچھ نہیں ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---(سب) دھوکے کی ٹٹی ہے کہاوت.
دنیا میں دھوکا ہی دھوکا ، دنیا کا وجود محض فریبِ نظر ہے.

غل ، شور ، بگولا ، آگ ، ہوا اور کیچڑ ، پانی ، مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی سی ٹٹی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۰).

یہ دنیا کہ دھوکے کی ٹٹی ہے سب
ہمیشہ رہی ہم کو اس کی طلب

(۱۹۰۷ ، اسمٰعیل میرٹھی ، ک ، ۱۱).

---ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے کہاوت.
دنیا کے حالات ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں. لیکن بیگم اب وہ وقت کہاں ہے دنیا ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے. (۱۹۲۰ ، جگ بیتی کہانیاں ، ۶۰).

---روٹی ہے اور مذہب چورَن کہاوت.
عام طور پر لوگ دنیا کے پرستار ہوتے ہیں اور مذہب کو برائے نام مانتے ہیں ، دنیا میں کمانے کے لئے مذہب کا نام بھی لیتے رہتے ہیں.

فرما گئے ہیں یہ خوب بھائی گھورن
دنیا روٹی ہے اور مذہب چورن

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک (ضمیمہ) ، ۳ : ۱۸۲).

---زاد صف.
دنیا دار ، دنیا کے دھندوں میں پھنسا ہوا آدمی.

الف لیلیٰ کی کہانی ہے یہ حالاتِ جہاں
ان فسانوں سے بھرے ہیں کان دنیا زاد کے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۳). [دنیا + ف : زاد ، زائیدن - بچہ جننا].

---زمانہ (---فت ز ، ن) امذ.
دنیا جہان ، سب لوگ ، پوری بستی یا پوری قوم. میں تو یہ چاہتی تھی کہ جو دنیا زمانے کا دستور ہے جمعہ جمعہ بیر چالے ہوتے ہیں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵). [دنیا + زمانہ (رک)].

---ساز صف.
۱. مطلب پرست ، حیلہ و تدبیر سے اپنا کام بنانے والا.

سائے عالم سے طبیعت برق میری ہٹ گئی
ساز سے خالی نہ پایا میں نے دنیا ساز کو

(۱۸۵۷ ، دیوانِ برق ، ۲۰۸). اپنے ضمیر کو غیر ملوث رکھنا اور خدا کی شفاعت کا امیدوار ہونا بہ نسبت دنیا کی والی میں جالا کی اور دنیا ساز ہونے کے بہتر ہے. (۱۹۱۰ ، باقیات بجنوری ، ۹۰). ۲. منافق باتیں کرنے والا ، ظاہر دار.

اس نے یہ لکھا مرے خط کا جواب
تم نظر آتے ہو دنیا ساز سے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۳). فیروز شاہ اکبر کی طرح دنیا ساز اور ظاہر دار نہیں ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۲۵). [دنیا + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی امث.
بناوٹ ، دکھاوا ، اوپری دل سے کچھ کہنا.

وہی دنیا سازی ہرے اون کے پیش
رہے ڈکمگا دل نہو دین طیش

(۱۶۹۹ ، آنترگشت ، ۲۰). دنیا سازی کی باتیں ہو ہوا کر شاہ زمانی بیگم اور سلطان بیگم چلی گئیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۱). کبھی دنیا سازی کے گر بھی بتا دیتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فاران ، کراچی ، ستمبر : ۲۳). [دنیا + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سازی کی باتیں امث.
ظاہر داری ، دکھاوے کی باتیں (مہذب اللغات).

---سَر پَر اُٹھانا محاورہ.
دھوم مچا دینا ، ہنگامہ برپا کر دینا.

اس کی بیٹی نے اٹھا رکھی ہے دنیا سر پر
خیریت گزری کہ انگور کے بیٹا نہ ہوا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۰۱).

---- سمیٹنا محاورہ.
مال و دولت فراہم کرنا ، بہت زیادہ دولت جمع کرنا ، آسائشیں حاصل کرنا ، بہت فائدے اٹھانا. ہم اس کے حق میں ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہوں گے جو اس کے نام سے دنیا سمیٹ رہے ہیں (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۵۵) کوئی منصب مل جائے پہلی فکر یہ ہوتی ہے کہ دونوں ہاتھوں سے دنیا سمیٹی جائے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۲۸).

---- سنوار دینا محاورہ.
کسی کے حالات سدھار دینا ، مالی طور پر مستحکم کر دینا. اس وقت کی قدر کر اور اس مہمان کو کلیجے سے لگا. یہ تیری دنیا دین دونوں کو سنوار دے گا. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۳۵).

---- سے اٹھا لینا محاورہ.
یکسر مٹا دینا ، نابود کر دینا ، ختم کرنا ، جان سے مار دینا. خدائے تعالیٰ نے تمہارے فلاں دشمن کو دنیا سے اٹھا لیا (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۴۸).

---- سے اُٹھ جانا / اُٹھنا محاورہ.
۱. مر جانا ، آخرت کا سفر کرنا ، راہیٔ عدم ہونا.

زندگی بھر کی نہ میری قدر یاروں نے اسیر
اب یہ کہتے ہیں کہ دنیا سے بڑا کامل اٹھا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۱). دنیا سے اٹھ جانے کا وقت قریب آتا گیا تو ہارون زیادہ سے زیادہ توبہ و استغفار میں مصروف ہو گیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۰۵). ۲. ناپید ہو جانا ، مٹ جانا ، ختم ہونا.

خاک میں ناموس پیمانِ محبت مل گئی
اٹھ گئی دنیا سے راہ و رسم یاری ہائے ہائے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۴).

---- سے اُجڑے فقرہ.
عورتوں کا کوسنا ، برباد ہو جائے ، اجڑ جائے.

وہ کم بخت غارت ہو چولہے میں جائے
وہ دنیا سے اجڑے اسے گور کھائے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۵).

---- سے اُڑانا محاورہ.
معدوم کر دینا ، نام و نشان مٹا دینا ، باقی نہ رکھنا.

کیا چڑیوں کو کھاؤں گی میں
دنیا سے انھیں اڑاؤں گی میں

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۶۱).

---- سے اُڑ جانا محاورہ.
ناپید ہو جانا ، فنا ہو جانا ، باقی نہ رہنا.

انسان تو کیا اڑ گئے دنیا سے کبوتر
نامہ اسے لکھنے کو جو تیار ہوئے ہم

(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

---- سے الگ ہونا محاورہ.
سب سے بے تعلق ہونا ، گوشہ تنہائی اختیار کرنا ، تعلقات سے بیگانہ ہونا (مہذب اللغات).

---- سے انوکھی امث.
سب سے نرالی ، سب سے الگ ، سب سے جُدا ، قدرے مختلف. مِن کی جو بات ہے دنیا سے انوکھی ہی ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۳).

---- سے بے تعلق ہونا محاورہ.
رک : دنیا سے الگ ہونا. میں تو دنیا سے بے تعلق ہو گیا ہوں سوار گور نظر میں ہے اللہ کی مہربانی کا طالب ہوں. (۱۹۱۵ ، خطوط اکبر ، ۱۹).

---- سے پردہ فرمانا محاورہ.
انتقال کرنا ، رحلت فرمانا ، خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات پانا. جب اللہ کے رسول نے دنیا سے پردہ فرمایا تو گھر کے سب لوگ بھوکے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۴۰۱).

---- سے جانا محاورہ.
مر جانا ، انتقال کر جانا ، فوت ہو جانا.

جیسے ہم آئے تھے سودا ویسی دنیا سے گئے
لائق اس جا میں کسی چیز کے گویا نہ رہے

(۱۷۸۰ ، سودا (مہذب اللغات)).

جاؤں دنیا سے ترے جانے سے پہلے اے صنم
ہے یہی میرا کفن ڈولی کی چادر کھول دے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۷).

---- سے چل بسنا محاورہ.
مر جانا ، راہیٔ عدم ہونا (مہذب اللغات).

---- سے چلنا محاورہ.
مر جانا ، انتقال کرنا.

ہم چلے دنیا سے کہہ دو نامہ بر جائیں گے کیا
اب خبر دیں موت کی پیغام پہونچائیں گے کیا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۲۳).

---- سے دل اُٹھانا محاورہ.
تارک الدنیا ہونا ، ترک دنیا کرنا ، دنیوی تعلقات سے کنارہ کشی اختیار کرنا (مہذب اللغات).

---- سے دل اُٹھ جانا / اُٹھنا محاورہ.
اُمنگ جاتی رہنا ، دنیا سے دل سیر ہو جانا ، اُکتا جانا. شہوار نے رو رو کر کہا کیا بتاؤں میں تو کسی کام کا ہی نہ رہا دنیا سے دل اٹھ گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۳۸).

ہوئی مدت کہ دنیا سے مرا دل اٹھ گیا لیکن
ہنوز اک شعلہ یاد رفتگاں میں دل سے اٹھتا ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۵۰).

---- سے دِل سَرد ہو جانا محاورہ.
دنیا کی باتوں سے جی بیزار ہوجانا ، دنیا کی باتوں سے دلچسپی نہ رہنا.

دل یہ دنیا سے سرد ہے کہ امیر
ہوتی ٹھنڈی غزل بھی مشکل سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۹۳).

---- سے دُور بھاگنا محاورہ.
دنیوی معاملات سے الگ تھلگ رہنا، لوگوں سے میل جول نہ رکھنا.

اے ذوق ہوش گر ہے تو دنیا سے دور بھاگ
اس میکدے میں کام نہیں ہوشیار کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۷).

---- سے رُخصَت ہونا محاورہ.
راہیٔ عدم ہونا ، مرنا. تار میں خبر آئی کہ پرنس کا وفادار جاں نثار نوکر ... دنیا سے رخصت ہوا. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۹۲۴). میں ابھی اپنی طالب علمی کا زمانہ ختم بھی نہ کرنے پایا تھا کہ مولانا اس دنیا سے رخصت ہو گئے. (۱۹۷۵ ، محمود حسین ، خطبات محمود ، ۹۲).

---- سے غارَت ہو فقرہ.
(بد دعا) مٹ جائے ، تباہ ہو.

ہو تو ہو آباد کیوں کر یہ خراب آباد دل
عشقِ غارت گر اگر دنیا سے غارت ہو تو ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۳).

---- سے کیا کام؟ فقرہ.
دنیا سے کوئی غرض نہیں.

ہوں رہروِ عدم مجھے دنیا سے کام کیا
دو روز دیکھنے کو یہ میلا ٹھہر گیا

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۵۵).

---- سے کیا لینا (ہے)؟ فقرہ.
دنیا سے کوئی غرض نہیں ہے ، اُکتا گئے ہیں ، کوئی مطلب نہیں رہا. آپ کی طبیعت ہے ورنہ ہمیں اب اس دنیا سے کیا لینا ہے؟ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۲۲).

---- سے کھو دینا / کھونا محاورہ.
۱. تباہ کر دینا ، جہان سے غارت کر دینا ، مار دینا ، زندگی چھین لینا ، کہیں کا نہ رہنے دینا.

دل ناداں پھنسا کر عشق میں دنیا سے کھو دے گا
امانت دوستداری ہر کبھی جانا نہ دشمن کی

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۹). **۲. یکسر جُدا ہو جانا ، بالکل گنوا بیٹھنا ، دنیا میں نہ پانا.**

پردیس میں دنیا سے مجھے کھوؤ گے بجو
ڈھونڈو گی میں اور قبر میں تم سوؤ گے بجو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۱).

---- سے گُزَر جانا / گُزَرنا محاورہ.
مرنا ، انتقال کرنا.

ہستی سے عدم تک نفسِ چند کی ہے راہ
دنیا سے گزرنا سفر ایسا ہے کہاں کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲).

امید یہ کہتی ہے وہ آتے ہیں ٹھہر جا
ہے یاس کی تاکید کہ دنیا سے گزر آج

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۶۸). زاہد اور عابد شب زندہ دار اور کس حال میں دنیا سے گزر گیا کہ اپنوں سے جدا ، سکون سے محروم. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۶۸).

---- سے مُحَبَّت کرنا محاورہ.
دنیوی عیش و آرام پسند کرنا ، مال و دولت سے پیار کرنا. حضرت ابو وردا دنیا سے محبت کرنے اور دنیا کمانے والوں میں سے نہ تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۵۳).

---- سے ناپَید ہونا محاورہ.
فنا ہو جانا ، بالکل مٹ جانا ، ختم ہو جانا ، دنیا میں باقی نہ رہنا. بلاشبہ ہم تھوڑی ہی مدت میں اس دنیا سے ناپید ہو جائیں. (۱۹۷۳ ، چیونٹی نامہ ، ۱۳۰).

---- سے نام اُٹھے فقرہ.
(بد دعا) مٹ جائے ، مر جائے ، تباہ و برباد ہو جائے ، غارت ہو جائے ، ناپید ہو جائے.

بدل کر آنکھ توتے کی طرح ٹیں ٹیں لگا کرتے
اُٹھے دنیا سے جلدی نام ایسے بے مروت کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۰).

---- سے نِرالا (--- کس ن) امذ.
ہر ایک سے الگ ، عجیب (مہذب اللغات).

---- سے نِرالی (--- کس ن) امث.
ہر ایک سے الگ ، عجیب و غریب ، قدرے مختلف. روشنی دنیا سے نرالی بیلیں ساری خدائی سے انوکھی (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۶۳) حلیمہ بیگم کیوں اور کون سا وقت آئے کا تمہاری جو بات ہے دنیا سے نرالی ہے (۱۹۳۹ ، شمع ، اے آر خاتون ، ۶۷).

---- سے ہاتھ دھونا محاورہ.
دنیوی معاملات سے دست بردار ہونا ، دنیا چھوڑ دینا.

سراپا پاک ہیں دھوئے جنھوں نے ہاتھ دنیا سے
نہیں حاجت کہ وہ پانی بہائیں سر سے پاؤں تک

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۸).

---- سے ہاتھ کھینچنا محاورہ.
دنیا سے بے تعلق ہو جانا ، عیش و آرام کی خواہش نہ کرنا.

پاؤں آرام سے پھیلائے اسی نے لیٹے
ہاتھ دنیا سے ظفر جس نے یہاں کھینچ لیا

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۲۱).

اللہ اللہ دستِ کوتہ کی درازی کے نثار
ہاتھ دنیا سے جو کھینچا اس کا داماں مل گیا
(۱۹۰۹ ، نغمۂ عنادل (ثاقب بدایونی) ، ۲۰۹)۔

---سیاہ ہونا عاورہ۔
رنج کی انتہا ہونا ، صدمے سے کچھ نہ سوجھنا ، دنیا اندھیر ہونا (رک)۔

کل نیچے ہیں اور عدو کی سپاہ ہے
روتی ہیں والدہ یہیں دنیا سیاہ ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۷۵)۔

---شناسی (---کس نیز فت.ش) امث۔
گھاگ پن ، دنیوی معاملات میں تجربہ کار ہونا ، دنیا کو سمجھنا۔ بس یہ تھی ان کے تجربہ اور دنیا شناسی کی سوری کائنات۔(۱۹۵۶ ، مضامین محفوظ علی (مقدمہ) ، د)۔[دنیا + ف : شناس ، شناختن - جاننا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف ؛ امذ۔
دنیا پر جان دینے والا ، مال و دولت چاہنے والا ، حریص شخص۔
تیرے شیدا نہ سہی پر ترے جویا سب ہیں
اس میں دنیا طلب اور تارکِ دنیا سب ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۱۸)۔ ایسے دنیا طلب اشخاص اس سے یہ فائدہ اٹھاتے ہیں کہ تحقیق کے نام پر کاروبار بُلهوسی میں لگے رہتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، اردو تحقیق اور مالک رام ، ۷)۔ [دنیا + طلب (رک)]۔

---طَلَب کرنا عاورہ۔
مال و دولت چاہنا ، دنیوی آسائشیں طلب کرنا۔ جو شخص دین کے نام پر دنیا طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اندھا کر دیتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۵۱)۔

---طَلَبی (---فت ط ، ل) امث۔
دنیا طلب (رک) کا اسم کیفیت ، لالچ ، مال و دولت کی خواہش کرنا۔
دنیا طلبی ضرور ہے انسان کو
لیکن ہر شے کی ایک حد ہوتی ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۶)۔ رحمان بابا نے اُن کی ریاکاری و دنیا طلبی کے باعث شدید نکتہ چینی کی تھی۔(؟ ، مشاہیر سرحد ، ۸۹)۔ [دنیا + طلب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ظاہر پرست ہے مقولہ۔
دنیا حقیقت پر نظر نہیں کرتی ظاہر کو دیکھتی ہے۔ دنیا ظاہر پرست ہے (۱۸۷۹ ، اردو انگریزی لغت (فیلن) ، ۸۳۰)۔

---عارضی ٹھکانا/ٹھکانہ ہے کہاوت۔
دنیا بے ثبات ہے ، زندگی کو دوام حاصل نہیں۔ دنیا ہمارا عارضی ٹھکانا ہے اور عاقبت میں سدا سدا کو رہنا ہے۔ (۱۹۳۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۲۰۲)۔

---عَجَب جگَہ ہے فقرہ۔
سمجھ میں نہیں آتا کہ دنیا کیا چیز ہے (حیرانی کے موقع پر)۔
قصر و مکان و منزل ایکوں کو سب جگہ ہے
ایکوں کو جا نہیں ہے دنیا عجب جگہ ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۵۳)۔

---فانی ہے کہاوت۔
دنیا ناپائیدار ہے ، ختم ہونے والی ہے۔ شاہین! دنیا فانی ہے کوئی چیز قائم رہنے والی نہیں۔ (۱۹۰۸ ، شاہین و دراج ، ۵۷)۔

---قائم ہونا عاورہ۔
دنیا آباد ہونا ، (کنایۃً) دنیا پُر رونق ہونا۔ ایسے ہی ستیہ وادیوں سے دنیا قائم ہے ورنہ کب کی جہنم میں مل جاتی۔ (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۷۱)۔

---کا ابھی کیا دیکھا ہے فقرہ۔
کم عمر ہے ، ناتجربہ کار ہے ، بچہ ہے۔
یہی آتا ہے اب مجکو پریکھا
کہ دنیا کا ابھی کیا اس نے دیکھا
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک (ق) ، ۳۰۹)۔

---کا اِسٹیج امذ۔
دنیا جہان ، تمام عالم ، پوری دنیا۔
اسٹیج پہ دنیا کے کیا سین دکھاؤ گے
کیا لطف اٹھا پردہ درپے سے اگر گر کے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۴۲)۔ اقبال کی شخصیت ان شخصیتوں میں سے ایک ہے جو کبھی کبھار ہی دنیا کے اسٹیج پر رونما ہوا کرتی ہیں۔ (۱۹۷۵ ، محمود حسین ، خطبات محمود ، ۶۹)۔

---کا بھلا ہونا عاورہ۔
سب کا بھلا ہونا ، تمام عالم کا بھلا ہونا ، سب کے کام آنا۔ مسلمانوں نے ہندوؤں میں اسلام پھیلانے کی کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی ... اس میں ہندوستان کیا ، ساری دنیا کا بھلا ہے۔ (۱۹۰۸ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۵۸)۔

---کا تھوکنا عاورہ۔
معاشرے کا بداطواری پر ذلیل کرنا ، عام طور پر رسوا ہو جانا (قاموس الفصاحت ، ۴۸)۔

---کاجل کی کوٹھری ہے کہاوت۔
دنیا میں آلودگی اور روسیاہی کا خدشہ ہر وقت رہتا ہے۔
بجا کہتے ہیں انسان کوٹھری کاجل کی دنیا کو
نہیں ممکن لگے دھبّا نہ عصیاں کی سیاہی کا
(۱۸۷۵ ؟ ، شہید (مہذب اللغات))۔
ہشیار ہو کہ ناداں کالک لگے گی سب کو
اے غافلو یہ دنیا کاجل کی کوٹھری ہے
(۱۹۰۹ ، نغمۂ عنادل (سہر ، سورج نرائن) ، ۲۱۸)۔

--- کا چلَن امذ.
معاشرے کا طور طریقہ ، رنگ ڈھنگ ، زندگی کا عام دستور. میرے بڑے بھائی مقبول صاحب نے جو دنیا کے چلن سے واقف ہو گئے تھے مجھے ایک مرتبہ ڈانٹ بھی پلائی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۶).

--- کا دَسْتُور (بھی) ہے کہاوت.
عام طور پر (بھی) ہوتا ہے کی جگہ مستعمل. دنیا کا دستور یہی ہے اناں جان اللہ بخشے ہمیشہ کہتی تھیں لونڈی بن کمائے اور بیوی بن کھائے. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۲۸). سسرال والوں نے بہت سمجھایا بھلی مانس! یہ تو دنیا کا دستور ہے. (۱۹۸۴ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۴۳).

--- کا ڈَر امذ.
اہل دنیا کا خوف ، لوگوں کا خوف ، دنیا والوں کی شرم کا احساس. دل ان کے حضور کے ساتھ تھے لیکن دنیا کا ڈر انہیں روکے ہوئے تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۶۰).

--- کا رَنگ (ڈھنگ) امذ.
دنیا کا حال ، زمانے کی رفتار. اس کھڑاگ سے درگزرو اور دیکھو دنیا کا رنگ کیا ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار (مہذب اللغات)).

دنیا کا رنگ ڈھنگ جو دیکھا خراب ہے
رونے زمیں پہ آ کے بہت آسماں سے ہم
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۱۹۸).

--- کا طَلَبگار ہونا محاورہ.
دنیوی مال و دولت اور آسائشوں کا خواہش مند ہونا.

چھوڑ کر دین کو دنیا کا طلبگار نہ ہو
کہ یہ دولت ہے جو فانی تو وہ دولت باقی
(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۳۹۲).

--- کا قاعِدَہ فقرہ.
عام طور پر ہوتا ہے کی جگہ مستعمل. اس کے بعد جیسا کہ دنیا کا قاعدہ ہے دونوں دنیا کے دھندوں میں پھنس گئے. (۱۹۲۰ ، گرداب حیات ، ۲۶).

--- کا کارْخانَہ (--- فت ن) امذ.
۱. **کائنات ، تمام عالم ، موجودہ زندگی.** وہ چائے بنانے میں مصروف ہو گئی اور میں اس دنیا کے کارخانے پر غور و فکر کرتا رہا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۹۳۴). ۲. **دنیا کا کاروبار ، دنیوی معاملات ، زندگی کے بکھیڑے.**

کارخانے جتنے ہیں دنیا کے سب ہیں بے ثبات
آنکھ سے جو آج دیکھا کل وہ افسانہ ہوا
(۱۸۸۴ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۵۱). خواہشوں کے ٹکراؤ سے دنیا کا سارا کارخانہ چلتا ہے اسی لئے اسے عالم کون و فساد کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۵۱). اف : چلنا.

--- کا کاروبار امذ.
زندگی کے بکھیڑے ، روزمرہ کے معاملات.

کچھ نہیں اعتبار دنیا کا
ہیچ ہے کاروبار دنیا کا
(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۶۱). دنیا کا کاروبار ، ارسطو یا مل کے وضع کردہ نظام منطق کے مطابق نہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۵). اس صدمے کے بعد دنیا کے کاروبار نے پھر اپنی طرف متوجہ کیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۸).

--- کا کام امذ ؛ ج ، دنیا کے کام.
دنیا کے بکھیڑے ، تمام کام ، دنیوی معاملات.

اک بحث میں اُلجھ کر دنیا کا کام چھوڑا
چھوڑی سحر نہ اس نے ہنگام شام چھوڑا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۸۱). اس طرح دنیا کے کام نہیں چلتے ہم تم دنیا دار آدمی ہیں. (۱۹۶۳ ، بزم آرائیاں ، ۴۸). اف : چلنا ، چھوڑنا.

--- کا کُتّا صف ؛ ج ، دنیا کے کتے.
انتہائی لالچی انسان ، دنیا پرست ، حصول مال و زر کے پیچھے جائز و ناجائز کی پروا نہ کرنے والے لوگ. بے تمیز عوام دنیا کا کتا کہتے ہیں اور دنیا کے گرداب میں آ جانے والا خیال کرتے ہیں. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، فروری ، ۹۳). یہ وہ وقت ہو گا کہ دنیا کے کتے خاندان رسالت کے خلاف دشمنوں کا ساتھ دیں گے. (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ۱۲۸). سُورۂ اعراف میں ایک شخص کی مثال پیش کی گئی جو علم رکھنے کے باوجود خواہشات نفس کی پیروی میں دنیا کا کتا بن کر رہ گیا. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۲۰۱).

--- کا کَہْنا امذ.
سب لوگوں کا کہنا

باطن میں کینہ اور بظاہر یہ بات ہے
دنیا کہے کہ داغ پہ کیا التفات ہے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۳۵).

--- کا لِحاظ (--- کس ل) امذ.
لوگوں کی پروا ، لوگوں کا خیال. سسرے کا غم نہ میاں کا خوف ساس کی شرم نہ دنیا کا لحاظ. (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۱۵۵).

--- کا لَہُو سَفید ہو گیا (ہے) فقرہ.
دنیا والے خود غرض ہو گئے ہیں ، لوگوں میں محبت نہیں رہی.

بیٹا ہو سرخرو تو ہو ماں کینہ جو سفید
دنیا کا ہو گیا ہے یہ کیسا لہو سفید
(۱۸۹۹ ، شاد لکھنوی (مہذب اللغات)).

--- کا لیکھا امذ
(مجو) دنیا کا حال.

جہاں تک یہاں قرب پیدا کیا
وہاں جانے دنیا کا لیکھا دیا
(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۹). ہاں یہ دنیا کا لیکھا ہی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد (مہذب اللغات)).

---کا لَیل و نَہار ہے فقرہ.
دنیا کا دستور ہے (رک). کہیں راحت ہے اور کہیں غم ہے ہر پھول کے ساتھ کانٹا ضرور ہے یہ تو دنیا کا لیل و نہار ہے. (۱۹۲۱ ، لغت بختر ، ۱ : ۲۶۲).

---کا مَعمُول ہے فقرہ.
دنیا کا دستور ہے ؛ زمانے میں یوں ہی ہوتا ہے. دنیا کا معمول ہے کسی سے غلطی ہو جاتی ہے تو دوسرے شیر ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۹).

---کا نَشیب (---فت ن ، ی مج) امذ.
دنیا کی برائی ، ضلالت ، مذلت.

ہو نہیں سکتا کبھی ہموار دنیا کا نشیب
اس گڑھے کو اپنی ہی مٹی سے بھرنا چاہیئے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳۱).

---کا نَشیب و فَراز امذ.
دنیا کی اونچ نیچ ، دنیا کی بُرائی بھلائی (مہذب اللغات).

---کا نَشیب و فَراز دیکھنا محاورہ.
تجربہ حاصل کرنا ؛ زمانے کا سرد گرم دیکھنا. میں سست اعتقاد نہیں ہوں ... میں نے دنیا کا نشیب و فراز خوب دیکھا ہے تجربہ کار ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۴ : ۲۲).

---کا نَقشَہ بَدَلنا محاورہ.
دنیا میں بہت بڑی تبدیلی لے آنا ، انقلاب عظیم لانا. ستمبر ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم شروع ہو گئی جس نے ہر اعتبار سے دنیا کا نقشہ ہی بدل دیا. (۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۳۹).

---کا یہی کارخانَہ ہے فقرہ.
ایسے محل پر کہتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ دنیا کو ایک حالت پر قرار نہیں. کبھی وصل کبھی مفارقت جاجانہ ہے ، دنیا کا یہی کارخانہ ہے. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد (مہذب اللغات)).

---کَمانا محاورہ.
بہت مال و دولت اکٹھا کرنا ، دنیوی آسائشیں حاصل کرنا. ریاکاری اور مکاری سے دنیا کماتے پڑے پھرتے ہیں. (۱۸۹۵ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۶۲). حضرت ابودردا ... دنیا کمانے والوں میں سے نہ تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۵۳).

---کو تَجنا محاورہ.
دنیا کو چھوڑنا ، گوشہ نشین ہو جانا ، خلائق سے دور ہو جانا. ارمان پورے ہو جائیں تو جانتا کہ دنیا دیکھی ، بیوی کی ذرا سی نالائقی پر دنیا کو تجنے لگے. (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۲۲۲).

---کو ٹُھکرانا محاورہ.
دنیوی آسائشوں سے ہاتھ اٹھانا ، مال و دولت کو خاطر میں نہ لانا ، دنیا کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دینا. اُس دنیا کی خواہش میں لوگوں نے اس دنیا کو ٹھکرایا تھا شہادت کے متلاشی بنے تھے. (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۲۳۹).

---کو ٹھوکَر مارنا محاورہ.
دنیا کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دینا ، دنیا کو حقارت سے ٹھکرا دینا (مہذب اللغات).

---کو چھاننا محاورہ.
دنیا کے چپے چپے کی سیر کرنا.

میں نے دیکھا بہت زمانہ ہے
میں نے دنیا کو خوب چھانا ہے
(۱۸۳۵ ، رنگین، بہار چمن رنگین ، ۲۳۹).

---کو حاصِل کَرنا محاورہ.
دنیا کے عیش و آرام اٹھانا ، مال دنیا پیدا کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا.

کرو دنیا کو حاصل دائرے میں شرع کے رہ کر
کہ اس دنیا کے پیچھے دولت دیں رائیگاں کیوں ہو
(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)).

---کو لات مارنا محاورہ.
دنیا کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دینا ، دنیا کو حقارت سے ٹھکرا دینا.

چھوڑ دے مار لات دنیا کو
کچھ نہیں ہے ثبات دنیا کو
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۱۳۷).

---کی صف ؛ م ف.
ہر قسم کی ، مختلف قسم کی ، افراط کے ساتھ ، بہ افراط (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کی آنکھوں میں م ف.
سب کی نظروں میں ، لوگوں کے خیال میں، سب کے نزدیک.

میں کافری بنی باہوش سے دنیا کی آنکھوں میں
وہ نکلی بات ہے جو اس موے بے پیر میں آئے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب (مہذب اللغات)).

---کی بات امث.
سب کی بات ، تمام لوگوں کا ذکر ، کسی اور کا ذکر.

نہ کچھ آمنا کسی پہ دھرتا ہوں میں
غرض بات دنیا کی کرتا ہوں میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۷). چڑیل تو اسی قرآن مجید کو اٹھا کے کہہ تو دے کہ میں نے تیری بہنا کے جواب دینے پر دنیا کی بات کہی تھی یا تیری ماں کو چڑیل کہا تھا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۵۵). اف : کرنا ، کہنا.

---کی بَہار دیکھنا محاورہ.
دنیوی آسائشیں حاصل ہونا. ان بچوں کو دنیا کی بہار دیکھنی نصیب نہ ہوئی. (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۲۲۵).

---کی ٹھوکریں کھانا محاورہ.
مارا مارا پھرنا ، مصیبتیں جھیلنا ، آفتیں اٹھانا ، تکلیفیں سہنا ، دربدر خاک بسر پھرنا.

کہاں تک ٹھوکریں دنیا کی کھائیں
کریں گے زہر محتاج و گدا نوش

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذ اللغات)).

---کی خاک چھاننا محاورہ.
ادھر ادھر مارے مارے پھرنا ، آوارہ پھرنا ، دربدر پھرنا.

مثل ہے جتنا چھانا اتنا کھایا کرکرا اے دل
ملے کیا خاک اسے دنیا کی جس نے خاک چھانی ہے

(۱۸۸۵ ، ظفر ، ک ، ۱ : ۳۱۳).

---کی خاک چھنوانا محاورہ.
آوارہ پھرانا ، دربدر پھرانا ، دربدر کر دینا.

خاک چھنوائی کدورت نے تری دنیا کی
ربع مسکوں بھی مرے واسطے کھٹ جال ہوا

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

---کی خاک سمیٹنا محاورہ.
دنیا کے سرد و گرم سے واقف ہونا ، آسائشیں اور تکلیفیں دیکھنا ، بہت تجربہ حاصل کرنا. زمانہ کو بھٹکتی بھٹکاتی بیسیوں برساتیں کھاتی دنیا کی خاک سمیٹے عاقبت کے بوریئے لپیٹے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۷).

---کی دلدل امث.
دنیوی معاملات ، حرص و ہوا وغیرہ اپنے دم خم کے بل پر دنیا کی دلدل سے نکل جاتا ہے. (۱۹۲۱ ، لخت جگر ، ۱ : ۲۶۵).

---کی دھوپ چھاؤں (---و مع) امث.
دنیا کے گرم و سرد ، دنیا کے نشیب و فراز ، بھلائی ، برائی. دنیا کی دھوپ چھاؤں انہوں نے بہت دیکھی ہے . (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۱).

---کی رست خیز امث.
دنیا کے ہنگامے ، دنیا کے نشیب و فراز. آگ اندھیروں میں تابناک ہوتی ہے ... دنیا کی رست خیز میں ایک جائے پناہ . (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۱۱).

---کی رفتار امث.
زمانے کا چلن ، دنیا کے رسم و رواج ، دنیا کا قاعدہ ، دنیا کا دستور ، زمانے کا ماحول ، فیشن.

قوم کی ادنیٰ توجہ اس طرف درکار ہے
وہ روش پیدا کرے دنیا کی جو رفتار ہے

(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)).

---کی گاڑی گھسیٹنا محاورہ.
موجودہ زندگی گزارنا ، دنیا کے سرد و گرم جھیلنا. جو جتنا کمزور ہے ... دوسرے کے بل بوتے پر تکیہ کرے گا اور اتنا ہی وہ دنیا کی گاڑی گھسیٹنے میں مجبور ہے. (۱۹۲۱ ، لخت جگر ، ۱ : ۲۶۵).

---کی مثل امث.
عام بات (مہذب اللغات).

---کی ہوا امث.
۱. دنیا کی خواہش ، دنیا میں جو سامان ضروری ہیں ان کی طلب ، دنیا کی طمع.

نہ تو بھوکے ہونے تھے اور نہ پیاسے پیدا
ہو گئے روگ یہ دنیا کی ہوا سے پیدا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۲۹۸). ۲. دنیا کے حالات.

اغیار کے فقروں میں خبردار نہ آنا
تم کو ابھی دنیا کی ہوا کچھ نہیں معلوم

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۷۶).

---کی ہوا کھانا محاورہ.
زندہ رہنا (مہذ اللغات).

---کی ہوا لگنا محاورہ.
۱. دنیا کا اثر ہونا ، دنیا کا مزہ پڑنا ، دنیوی معاملات سے سابقہ پڑنا ، زمانہ ساز ہونا.

میں ہوں چکر میں لگی جس دن سے دنیا کی ہوا
حال ہے میرا بعینہ آسیائے باد کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۲) ۲. دنیا میں آنا ، پیدا ہونا (مہذب اللغات).

---کے صف.
۱. تمام ، ہر قسم کے.

ہر ایک بات سنجیدۂ روزگار ہے
دنیا کے عیب کرتے رہو بے خبر نہ ہو

(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات)) ۲. سب کے مقابلے میں ، ہر ایک کے مقابلے میں ، منتخب ، بے مثال.

دنیا کے بھلے ہم جو کرتے ہیں خوشامد
دنیا کے برے ہم ہیں جو کہتے ہیں کھری بات

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۱۱۱).

---کے اس سرے م ف.
بہت دور ، دنیا کے بچھواڑے. خیال کیجیے کہ کجا جھجر منزل اور کجا نگریاں دنیا کے اس سرے چلتے چلتے پاؤں سوج جائیں. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۱ : ۱۷۵).

---کے پردے پر م ف.
ساری دنیا میں ، تمام عالم میں ، روئے زمین پر. اس کو یقین تھا کہ ننوں اور پادریوں سے زیادہ پاکباز اور خدا شناس لوگ دنیا کے پردے پر نہیں ہیں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۵۹).

جنت میں جیسا ہے دیا اللہ میاں نے گھر مجھے
ویسا نظر آتا نہیں دنیا کے پردے پر مجھے

(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۱۱۵).

---کے پردے سے اُٹھ جانا محاورہ۔
معدوم ہو جانا ، مٹ جانا۔
ایک بھائی کو ہے فاقہ ایک کرتا زہر مار
اٹھ گئی دنیا کے پردے سے محبت آج کل
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۹)۔

---کے تماشے امذ ، ج۔
دنیا کے فنا ہو جانے والے دلچسپ اور غیر دلچسپ مناظر جو ہر وقت پیش نظر ہیں۔
ہم کو بھولیں گے نہ دنیا کے تماشے بعدِ مرگ
یاد بیداری میں آئیں گی یہ باتیں خواب کی
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۷۶)۔

---کے دن؟ فقرہ۔
دنیا چند روزہ ہے ، دنیا فانی ہے کی جگہ مستعمل۔ دنیا کے دن اور ہم کر ہی کیا سکتے ہیں اور بے موقع بات کیوں کریں۔ (۱۹۱۵ ، خطوط اکبر ، ۹)۔

---کے دھکّے کھانا محاورہ۔
مارا مارا پھرنا ، دربدر ہونا۔ ارے واہ ہم دنیا کے دھکے کھائیں گے کیا۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، جولائی : ۲۳)۔

---کے فقیر دین کے امیر فقرہ۔
متقی، پرہیزگار، دین دار لوگ۔ سبحان اللہ وہی لوگ بڑے خوش قسمت ہیں ، دنیا کے فقیر دین کے امیر۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۱۶)۔

---کیا کہے گی فقرہ۔
دنیا والے اچھی نظر سے نہ دیکھیں گے ، لوگوں کی انگلیاں اٹھیں گی (مہذب اللغات)۔

---گُزار (---ضم گ) صف ؛ سر دنیا گزار۔
دنیا دار ، مطلبی شخص۔
بجھیں اہلِ دنیا کو لازم نہیں
کہ مادام ہوویں زدنیا گزار
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۱۶)۔ [دنیا + ف : گزار ، گزاشتن - بسر کرنا ، گزارنا]۔

---گُزر جانا محاورہ۔
موجودہ زندگی بسر ہونا ، وقت کٹنا۔ اماں دنیا تو خیر جس طرح لکھا تھا مَر مَر کر اور پٹ پٹ کر گزر گئی عاقبت کا کیا کروں۔ (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۲۲۱)۔

---گُزرگہ ہے مقولہ۔
دنیا ایک راستہ ہے ، دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔
گزر گہ ہے دنیا اسی نے گزر
نہ رکھ دنیا کا غم توں دل کے اپر
(۱۶۷۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۰)۔

---گُزشتنی و (اور) گُزاشتنی ہے کہاوت۔
دنیا ناپائیدار ہے ، یہاں کسی چیز کو قیام نہیں۔ دنیا گزشتنی اور گزاشتنی ہے۔ (۱۸۹۳ ، کلیاتِ نثر حالی ، ۱ : ۱۹۲)۔

---گنوانا محاورہ۔
مال و دولت سے ہاتھ دھونا ، دنیوی آسائشیں کھونا۔
دنیا کام میں اس گنوایا ہوں میں
بہوت خون دل اپنا کھایا ہوں میں
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۱)۔

---گیر (---ی مع) صف۔
عالم گیر ، دنیا میں پھیلا ہوا ، کائنات پر چھایا ہوا۔ برطانیہ تک اس معاملے میں ساتھ نہیں دے رہا یہ دنیا گیر بدنامی رہی ایک طرف اور دوسری طرف روس و چین کی دوستی کا امکان ہے۔ (۱۹۶۶ ، جنگ ، ۳۰ ، ۱۸۱ : ۳)۔ [دنیا + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا]۔

---گھوم جانا محاورہ۔
چکرا جانا ، سر گھوم جانا ، حواس باختہ ہو جانا۔ مس شیر جنگ نے ٹیلیفون کا ڈائیل گھمایا اور جیسے تاجاں کی دنیا گھوم گئی۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۲۱)۔

---گھومنا محاورہ۔
پوری دنیا کی سیر کرنا ، بہت سے ملکوں کی سیاحت کرنا۔ عورت کی محبت کسی شکل میں بھی نہیں ملی وہ ساری دنیا گھوم آیا تھا۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۸۸)۔

---لُوٹنا محاورہ۔
تباہ و برباد کرنا ، سب پر بری طرح اثر انداز ہونا۔ دنیا لوٹنے کی ایک اور تفصیل بھی ملاحظہ ہو۔ (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۶۵)۔

---لیجیے مَکر سے، روٹی کھائیے شَکَر سے کہاوت۔
دنیا جعل و فریب سے حاصل ہوتی ہے ، مکر و فریب کیجیے عیش سے زندگی گزرے گی (مہذب اللغات)۔

---مُردہ پَرَسْت/ پَسَنْد ہے کہاوت۔
عام طور پر لوگ مرنے کے بعد تعریف کرتے ہیں ، دنیا والے انسان کی قدر اس کے مرنے کے بعد کرتے ہیں ، زندگی میں پوچھتے بھی نہیں ، قدرِ مردم بعد مُردن پر عمل کرتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---میں اَیسے رَہیے جَیسے صابُن میں تار مقولہ۔
دنیا کے دھندوں میں نہیں پھنسنا چاہیے، الگ تھلگ رہنا چاہیے، دنیا کی آلائشوں سے بچ کر رہنا چاہیے (جامع الامثال)۔

---میں آنا محاورہ۔
وجود میں آنا ، پیدا ہونا۔
لاش پر عبرت یہ کہتی ہے امیر
آئے تھے دنیا میں اس دن کے لیے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۸). دنیا میں جتنے نبی بھی آئے وہ سب ایک ہی دین لے کر آئے تھے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرورِ عالم ، ۱ : ۷۰).

---میں دَس آخِر کُوں سَتَّر کہاوت (قدیم).
دنیا میں دس (نیکیوں) کے عوض آخرت میں ستر ملیں گی ، دنیا میں کی ہوئی نیکی آخرت میں کام آتی ہے. خدا کیا ہے کہ دنیا میں دس آخر کوں ستر ، یو خدا کی بات ہے اسے توں نکو کتر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۵).

---میں ڈُوبْنا محاورہ.
دنیوی معاملات میں پڑنا ، دنیا دار ہو جانا ، لالچی ہو جانا.

> کہ جو شخص دنیا میں ڈوبا ابھی
> اسے ذکر میں فائدہ زینہار

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۱۵).

---میں رَہْنا محاورہ.
دنیا کے بکھیڑے میں لگے رہنا ، حرص و ہوس میں مبتلا ہونا ، دنیا میں دل لگائے رکھنا.

> زیست پر جس کو حکومت ہو وہ ڈھونڈے سلطنت
> جو رہے دنیا میں اوس کو تخت و افسر چاہیے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۷).

---میں قَدَم رَکْھنا محاورہ.
پیدا ہونا ، جنم لینا ، زندہ ہونا. جب وہ دنیا میں قدم رکھتا ہے تو زندگی بسر کرنے کے لیے اتنا سامان اس کو ملتا ہے جس کا شمار بھی نہیں کیا جا سکتا. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۵۷).

---میں کِسی کی یَکساں نَہِیں گُزْری کہاوت.
زمانہ ایک حالت پر نہیں رہتا ، حالات بدلتے رہتے ہیں.

> یہ درد و الم شامِ غریباں نہیں گزری
> دنیا میں کسی کی کبھی یکساں نہیں گزری

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).

---میں نِکَلْنا محاورہ.
دنیا کی سیر کرنا ، گوشہ نشینی ترک کرنا. دنیاوی طور پر تہی دست آدمی محض طلب صادق کے لیے کیوں دنیا میں نکل نہیں سکتا. (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۲۶).

---میں نَہ رَہْنا محاورہ.
مر جانا ، دنیا سے اٹھ جانا ، انتقال کر جانا ، ناپید ہو جانا ، معدوم ہو جانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---میں ہونا محاورہ.
زندہ ہونا ، حیات ہونا. مجھکو تم سے ایک خاص محبت تھی ، ہے اور جب تک دنیا میں ہوں خدا نے چاہا کرتا رہوں گا. (۱۹۲۱ ، لحنِ جگر ، ۱ : ۳۸۸).

---و آخِرَت (---و مع ، کس نیز منک خ ، فت ر) امث.
دنیا اور عقبیٰ ، دونوں جہاں. وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات و عنایات سے دنیا و آخرت میں محروم رہ جاتا ہے. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۵). [دنیا + و (حرفِ عطف) + آخرت (رک)].

---و مافِیہا (---و مع ، ی مع) امث.
یہ عالم اور جو کچھ اس میں ہے ، دنیا اور دنیا کے سارے متعلقات. شطرنج سے بھی ان کو کمال مناسبت تھی جب کھیلنے بیٹھتے تھے تو دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہتی تھی. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۲۳). آپ دنیا و مافیہا سے غافل ہو جاتے تھے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۱۳). [دنیا + و (حرفِ عطف) + ع : ما - جو کچھ + ع : فیہا - اس کے اندر].

---و مافِیہا بَدَل جانا محاورہ.
انقلاب عظیم برپا ہونا ، کچھ کا کچھ ہو جانا ، حالات بدل جانا. غرض دنیا و مافیہا بدل جائے مگر خدا کا ایک لفظ ... ایک شوشہ نہیں بدل سکتا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۵).

---و مافِیہا سے بے خَبَر کَر دینا ف م ؛ محاورہ.
ہر چیز سے بیگانہ کر دینا ، خبط الحواس بنا دینا. حضرت نظام الدین اولیا کی موت ... نے انہیں دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا. (۱۹۷۶ ، علامتوں کا زوال ، ۱۹۰).

---و مافِیہا سے بے خَبَر ہونا ف م ؛ محاورہ.
ہر چیز سے بیگانہ ہونا ، کسی چیز کا ہوش نہ ہونا. سوا سہنے سے میں دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوں. (۱۸۸۳ ، مکتوباتِ آزاد ، ۲۰). میرے دماغ کو دنیا و مافیہا سے بے خبر نہیں ہونا چاہیے تھا. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۹۳).

---و مافِیہا کو بُھول جانا/فَراموش کَر دینا محاورہ.
کسی چیز کا ہوش نہ رہنا اور پھر جام و صراحی کی صحبت میں بیٹھ کر دنیا و مافیہا کو فراموش کر دیتا. (۱۹۳۲ ، کاروانِ خیال ، ۱۰۸). بچے میں یوں محو ہو جاتی ہے کہ دنیا و مافیہا کو بھول جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، منٹو : نوری نہ ناری ، ۹۳).

---و مافِیہا کی خَبَر نَہِیں فقرہ.
کسی چیز کا ہوش نہیں. اہلِ الغرض مجنون ... عورتوں کی طرح گھر کی چار دیواری میں مقید ہیں دنیا و مافیہا کی خاک خبر نہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۵۰). سنیے کہ ڈاکٹر جو گھوڑے بیچ کر سوئے تو دنیا و مافیہا کی خبر نہیں. (۱۹۰۳ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۱۲).

---والے صف.
اہلِ دنیا ، خلائق ، دنیا دار لوگ. حکمت ... سے دنیا والوں کو اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵).

---ہو اَور تُم/تُو ہو فقرہ.
جب تک دنیا رہے تم رہو تمہاری ذات سے دنیا کا لطف ہے.

اس تکل کی اگر پاس ترے ہونے قبا ہو
دنیا ہو غرض اور تُو لئے بار صبا ہو
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۸).

ـــــ ہے اَور خوشامَد ہے فقرہ.
دنیا میں خوشامد سے کام چلتا ہے ، دنیا کے لوگ خوشامد کو پسند کرتے ہیں (مہذب اللغات).

ـــــ ہے اَور مَطْلَب فقرہ.
اپنا مطلب مقدم ہے (نوراللغات).

ہے مَکَر سے ، روٹی کھاوے شَکَر سے کہاوت.
دنیا مکر سے حاصل ہوتی ہے، مکر کرنے والا فائدے اٹھاتا ہے اور راحت و لذت کی زندگی بسر کرتا ہے (قاموس الفصاحت).

دُنیاں (ضم د ، سک ن) امث (قدیم).
رک : دنیا. دُنیاں کی گرفتاری میں پڑیا سو بھی پیٹ. (۱۴۲۱ ، گیسو دراز ، شکارنامہ ، ۶). ہو اچھے جو دنیاں میجہ دل کی انکھیاں سوں حاصل ہونے. (۱۵۹۱ ، رسالہ محمود خوش دہاں ، ۳۰).
پیغمبر تمہوں کوں نہ کہنے حکم
سزا اوس کی دُنیاں میں چکھتے نہ تم
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۷۷). [دُنیا + ں (زائد)].

دُنْیانا ف م.
(پکوان) پلانا ، کھولنا ، چلانا (کفگیر وغیرہ سے). جتنا دنیایا جائے گا اُتنی ہی مٹھائی عمدہ اور خستہ ہو گی. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۱۹۷). [مقامی].

دُنیاوی (ضم د ، سک ن) صف.
دنیا کا ، دنیا سے منسوب. پھر آپ کیوں دنیاوی برتاؤ کی باتوں میں جناب رسول خدا صلعم کا ذکر لاتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۰۸). دنیاوی زندگی تو کچھ بھی نہیں بس دھوکے کا سودا ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۰۶). [دُنیا + وی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ قالِب (ـــــ کس ل) امث.
(نفسیات) دُنیا کا جسم ، دنیا کی ظاہری ساخت یا ڈھانچہ. ہم روزانہ کے حوادث میں اس قدر مشغول رہتے ہیں کہ ہم اس دنیاوی قالب کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۷۳). [دنیاوی + قالب (رک)].

دُنْیانی (ضم د ، سک ن) صف.
دُنیوی ، دنیا کا. ہور دنیانی کا مال کے اندیشے کے باج رہیا جاتا نہیں. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)). [دُنیا + نی ، لاحقۂ صفت].

دَنِیَّت (فت د ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
کمینہ پن ، رزالت ، نقص ، عیب ، بری عادت (جامع اللغات). [دنی + ـــــ ت ، لاحقۂ تانیث].

دُنْیَوی (ضم د ، سک ن ، فت ی) صف.
دُنیا سے منسوب ، دنیا کی ، دنیا کا (دینی کی ضد). انہوں نے دنیوی اغراض کی طمع سے خلافت یعنی سلطنت کی آرزو نہیں کی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۳۸).
وارفتہ مجھ کو دیکھ کے اگلی ملال کا
بولا یہ ایک مستو مئے جامِ دنیوی
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۸۵). [دُنیا (بحذف ا) + وی ، لاحقۂ نسبت].

دَو (۱) (و لین) صف.
دوڑ بھاگ ، تگ و دو ، دوڑنا ؛ (تراکیب میں مستعمل) دوڑنے والا. تیز دو ، تیز دوئی وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۰۶).
بساطِ کفر کا شاطر وہ آتشیں پیکر
لہیبِ نار و غوِ تندر و دوِ صر صر
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۴۳). [ف : دو ، دویدن ـ دوڑنا].

دَو (۲) (و لین) امث.
سیدھی اور بھاری تلوار جو سرے پر پھن کی شکل پھیلواں ہوتی ہے چناگانگ میں بنائی جاتی ہے ، اہل برما کا قومی ہتھیار ، داؤ (ا ب و ، ۸ : ۵۳). [مقامی].

دَوّ (و لین نیز فت د ، و) امذ.
آگ جلنا ، وہ آگ جو جنگل میں خود بخود لگ جائے ، جلتا ہوا جنگل ؛ آفت ، رنج (جامع اللغات ؛ ہندی اردو لغت). [س : दव].

دو (و مج) صف نیز امذ.
۱. ایک اور ایک کا مجموعہ ، ایک کے بعد کا عدد.
جو عشق کے سلطان کا فرمان گھٹ میں آیا
اپنال ہو پتلیاں ہو دو خدمت بدل تس دن کھڑے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۵).
یہ دودھ کا پھویا جو تھا اصغر نشان تیر ہوا
دو پوت ایسے چل بسے پھر ان سے پاوں اب کسے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۳).
یاں سینکڑوں کمانیں ہیں فوج اسیر میں
دو دو گریں گے خاک پہ ایک ایک تیر میں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۱). فقر اور ویراگی تونسہ شریف کی ہی دو خصوصیات ہیں تا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۲۶). ۲. جوڑا ، جفت ، دونوں.
اے دو بزرگ پیرا زاد
عثمان علی دوی داماد
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۲)). ان دو کا شاہد سو وہاں میں دستا نہیں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۷). ایک دل کیوں کرے گا دو کام. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۸).
پرن ہو نشہ میرا نشّاتین دین و دنیا سے
رہوں خائف تصور کر کے میں دو دال سے ددکا
(۱۸۷۲ ، عاشر خاتم النبیین ، ۱۸۶). دو عورتیں چاٹ کھانے میں مصروف تھیں. (۱۹۸۶ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۲۸). ۳. کئی ، چند ، کچھ

خوبرو ہیں دس میں دو ، لایق ہے وہ لاکھوں میں ایک
احمقو ! قدر ، اُن کی ہو یا اس کی عزت چاہیے ؟
(۱۸۸۲ ، ظلم عمران روسیاہ (رونق کے ڈرامے ، ۱ ، ۵ : ۱۶۳)).
۴. دوسرا. ہر سال دو اکتوبر کو ہم گاندھی جینتی مناتے ہیں.
(۱۹۶۸ ، ہماری زبان ، یکم اکتوبر : ۱). ۵. الگ ، غیر ، جُدا (ماخوذ : جامع اللغات). [ف : دو؛ پ : دو दो].

---اَبْرُو (---فت ا ، سک ب ، و مج) امذ.
دو ابروؤں کا درمیانی حصّہ. سپر کو کاٹ کر خود دو بلغہ زرہ ٹوپ سے گزر کر کاسۂ سر کو تراش کرتا دو ابرو تیغہ پہنچا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۵۳). ژوبین روئیں تن نے جھٹکا مارا کہ تیغہ تا دو ابرو اُتر گیا. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۸۲۴).
[دو + ابرو (رک)].

---اَپَر/آپَر (---فت ا ، پ) صف.
۱. **ہندوؤں کا تیسرا جگ اور برہما کی عمر کا تیسرا دن جو آٹھ لاکھ چوسٹھ ہزار برس کا ہوتا ہے ، دو جگوں کے پیچھے کا جگ.** دنوں کا نام ست جگ ، ترتیا ، دو اپر ، کل جگ ہے اسی طرح کی تین سو ساٹھ راتیں ہیں. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۴۹۳). ۲. **وہ پاسا یا پاسے کا پہلو جس پر دو نشان بنے ہوں ، شک ، شبہ** (ماخوذ : جامع اللغات). [دو + س : اپر/ آپر द्वापर].

---اَرْتھی (---فت ا ، سک ر) صف ؛ امذ.
دو معنی رکھنے والا ، ذو معنی ، مبہم ، ابہام (پلیٹس). [دو+ ارتھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَسْپَہ (---فت ا ، سک س ، فت پ). (الف) امذ.
۱. **وہ شخص جس کے ذاتی دو گھوڑے ہوں ، جس شخص کے دو گھوڑے رسالے میں نوکر ہوں.** دو اسپہ کی فی نفر سولہ ہزار دام تنخواہ مقرر ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۳). ۲. **تیزی ، سرعت ؛ ڈاکیہ ، خبر رساں ؛ پوسٹ ماسٹر** (جامع اللغات). (ب) صف. ۱. **پھرتیلا ، تیزرو ، مستعد** (اسٹین گاس). ۲. (اَ) **دو گھوڑوں کی ڈاک** (فیروزاللغات). (اا) **دو گھوڑوں کی گاڑی ، وہ گاڑی جس میں دو گھوڑے جوتے گئے ہوں.** ہم دونوں نے یہی فیصلہ کیا کہ میں ... ایک تیز رفتار دو اسپہ گاڑی بہم پہنچاؤں. (۱۹۲۶ ، میری عینک ، ۳۵). (ج) م ف. **بہت تیزی سے ، جلد ، فوراً.**
بھیجا مرد اویک ز خاور سپاہ　　دو اسپہ چلیا او بفرمان شاہ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۵۹).
دو اسپہ چلیں ظلمت و نور باہم　　مہ و مہر بھولیں مشارق مغارب
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ۵۷). اف : جانا ، چلنا. [دو + اسپ (رک) + ہ ، لاحقۂ کیفیت]

---اِک (---کس ا) صف.
چند ، تھوڑے ، دوچار.
مجھ کو دو اک مار کر تیر نگاہ
آنکھ کی پتلی سیاہی ہو گئی
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)). [دو + اِک (رک)].

---آگا سے سُتْر فقرہ (قدیم).
بہتر (۷۲) (قدیم اردو کی لغت).

---اَلِف (---فت ا ، کس ل) امذ.
(تجوید) **الف جس پہ مد کا نشان ہو (آ) ، الف مد آ ، دو الف کے برابر ایک آواز ، کھینچ کر پڑھا جانے والا الف.** مدِ متصل اور منفصل کی مقدار میں ... کئی قول ہیں ، دو الف ، ڈھائی الف ، تین الف وغیرہ. (۱۹۲۳ ، علم تجوید ، ۴۸). اس مدّ کی مقدار دو الف ، ڈھائی الف ، چار الف ہے اس کے علاوہ قصر بھی جائز ہے. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۴۸). [دو + الف (رک)].

---اِنْچ (---کس ا ، سک ن) صف.
دو انچ کے برابر ؛ (مجازاً) تھوڑا سا ، ذرا سا. میں نے اگر ایش ٹرے اس کی اصل جگہ سے دو انچ کھسکا دی تو موصوف فوراً اسے صحیح خانے میں رکھ دیں گے. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ کہ ، ۱۹۰). [دو + اِنچ (رک)].

---اَنْگ (---فت ا ، غنہ) امث.
۱. (سپہ گری) **چھری کے ساتھ پھنکیتی کا استعمال** (دریائے لطافت ، ۹۱). ۲. **سپر اور شمشیر لے کر جنگ کرنا.** دو انگ یہ ہے کہ سپر اور شمشیر لے کر جنگ کرے ، اس فن کے کاملین سے اس طرح تحقیق ہوا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۵).
برسے لہو تو کھیت میں آئے بہارِ جنگ
دیکھو جنابِ حیدرِ کرّار کی دو انگ
(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱ : ۲۶۳). ۳. (حیوانیات) **تارا مچھلی کے جسم کے وہ دو بازو جن کے زاویے پر ماسسامی تختی واقع ہوتی ہے دو انگ کہلاتے ہیں جبکہ باقی ماندہ تین بازو بطور مجموعی سہ انگ کہلاتے ہیں** (ماخوذ : حیوانی نمونے (غیر فقاریے) ، ۴۹۳). [دو + انگ (رک)].

---اَنْگُشْتِیا (---فت ا ، غنہ ، ضم گ ، سک ش ، کس ت) امث.
(کرن ، گوٹا وغیرہ) **جس کی چوڑائی دو انگل ہو** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۲).
[دو + انگشت (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

---اَنْگُشْتِیا کِرَن (---فت ا ، غنہ ، ضم گ ، سک ش ، کس ت ، ک ، فت ر) امث.
(زرباف) **دو انگل چوڑی کرن یعنی وہ کرن جس کی جھالر دو انگل لٹکی ہوئی ہو** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۲). [دو + انگشتیا + کرن (رک)]

---اَنْگُشْتِیا گوٹا (---فت ا ، غنہ ، ضم گ ، سک ش ، کس ت ، و مج) امذ.
(زرباف) **دو انگل چوڑا گوٹا یا لیپا** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۲). [دو + انگشتیا + گوٹا (رک)].

---اَنْگُل آگے فقرہ.
کسی کے مقابلے میں ، کچھ بڑھ چڑھ کر ، زیادہ (عموماً برائی میں). بلراج ایک ہی غصّہ ور ہے ، منوہر اُس سے بھی دو انگل آگے.

(۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۴۳).

---اُنگل کی بَچّی امث.
(عو) چھوٹی سی عمر کی لڑکی ، دودھ پیتی بچی ؛ تحقیراً بولتے ہیں (نوراللغات).

---اُنگل کی لَلّو امث.
زبان (حقارت سے کہتے ہیں). سچ فرماتے ہیں یہ دو انگل کی للو دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن کر دیتی ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۲۳۱).

---اُنگلیاں ماتھے پر رَکھنا محاورہ.
سرسری سلام کرنا ، لاپرواہی سے سلام کرنا. کمبخت کو اتنی بھی توفیق نہ تھی کہ کسی بڑے کے واسطے دو انگلیاں بھی ماتھے پر رکھتی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۴۸).

---اُنگلیاں ہنسی لَگانا محاورہ.
ذرا سی ہنسی ملنا ، دانتوں میں ذرا سی ہنسی لگانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---اَنگی (---فت ا ، مغ) صف.
رک : (نباتیات) دو حول ، حولینیہ ، دو حولیہ (پلیٹس). [دو + انگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آنّی (---فت ا ، شد ن) امث ، دُونی.
چاندی یا نکل کا سکہ جو اعشاری سکوں کے رواج سے پہلے چلتا تھا ، روپے کا آٹھواں حصہ ، دو آنے کا سکہ. ربع میں وہ روپیہ بیاج سمیت دوآنی کے دیتے ہیں. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۳۸). وہ دوآنیوں ، چوآنیوں اور پیسوں کے ڈھیر کو دیکھ کر خوشی سے پھولا نہ سماتا. (۱۹۷۶ ، چوتھی دنیا ، ۷۳). [دو + آنہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَور دو چار فقرہ.
تلی تلی (بات) ، بالکل صحیح ، جس کے ٹھیک ہونے میں کوئی شک نہ ہو. اس دو اور دو چار کی دنیا میں کسی غلطی کا ... حقیقت میں تبدیل ہو جانا شاذ و نادر ہی کبھی دیکھا جاتا ہے.(۱۹۲۳ ، مکتوبات نیاز ، ۱۰۱). تاجر ہر چیز کو دو اور دو چار کے انداز میں دیکھتا ہے. (۱۹۶۳ ، نیمۂ حیات ، ۱۲۵).

---اَور دینا محاورہ.
دو تھپڑ ، گھونسے یا جوتے یا ڈنڈے اور مارنا ؛ سزا میں کچھ اور اضافہ کرنا. کوتوال نے دو اور دیئے ... صاحب مر گیا مر گیا کہتے بھاگے مگر جا کہاں سکتے تھے سپاہیوں نے خوب پیٹا. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۶۲).

---ایٹَمی (---ی مج ، فت نیز سک ٹ) صف.
(طبیعیات) جس میں دو ایٹم ہوں. بعض گیسوں کے ایک مالیکیول میں دو ایٹم ہوتے ہیں ایسی گیسیں دو ایٹمی گیسیں کہلاتی ہیں. (۱۹۶۷ ، حرارت ، ۳۸۹). [دو+انگ: ایٹم + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ایک (---ی مج) صف.
۱. چند ، تھوڑے سے ، کئی ، کچھ ، ایک دو. برس دو ایک گزرے تھے کہ کتنے اوباش اور بدمعاش محلے کے اس سے ملے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۸). بڑھے کو دو ایک ماجرا اپنے وقت کا مثال میں یاد آتا ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۳).

شوخیاں کرکے بھی شوخی نہیں جاتی تیری
کی ہیں دس بیس جو تونے تو گنی ہیں دو ایک

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۶۲). ہم تو پردیسی ہیں دو ایک دن میں واپس چلے جائیں گے. (۱۹۸۲ ، پندیاترا ، ۲۵). ۲. دو تا چار برس کی عمر کا گھوڑا. گھوڑا ... دو برس سے گزر کر چار برس کی عمر تک دو ایک کہلاتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱۷). [دو + ایک (رک)].

---اَیوانی (---ی لین) صف.
(سیاسیات) وہ ملک جہاں قانون سازی کے لیے دو ایوان ہوں (ماخوذ : اصطلاحات سیاسیات ، ۴۳). [دو + ایوان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---اَیوانِیَّت (---ی لین ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
(سیاسیات) وہ نظام جس میں مجلس مقننہ دو ایوانوں پر مشتمل ہوتی ہے (ماخوذ : اصطلاحات سیاسیات ، ۴۳). [دو + ایوان + یت ، لاحقۂ نسبت].

---آدمیوں کی گَواہی سے پھانسی ہوتی ہے فقرہ.
دو آدمیوں کی بات کا بڑا اثر ہوتا ہے ، دو آدمیوں کی رائے اہم ہوتی ہے (جامع الامثال).

---آشیانَہ (---کس ش ، فت ن) امذ.
ایک قسم کا دہرے درجے کا تمبو ، دو منزلہ خیمہ ، دو کمروں کا ڈیرا (فرہنگ آصفیہ ، ا ب و ، ۱ : ۲). [دو + آشیانہ (رک)].

---آشیانَہ مَنزِل (---کس ش ، فت ن ، م ، سک ن ، کس ز) امذ.
دو منزلہ مکان (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۹۲). [دو + آشیانہ (رک) + منزل (رک)].

---آغازی صف.
(نباتیات) دو طرح آغاز ہونے والا ، دو شاخہ نمودار ہونے والا (ستون ، عشبہ وغیرہ). اسپیڈیم اور بیشتر دوسرے فرنز میں ستون دو آغازی ہوتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۸۱). [دو + آغاز (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---آنسُو بَہانا محاورہ.
تھوڑا سا رونا.

چڑھے تھے پھول جو تربت پہ سب مرجھائے جاتے ہیں
کوئی دلسوز دو آنسو بہا جاتا تو کیا ہوتا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۴۸).

ـــــ آنسو ڈالنا محاورہ.
تھوڑا سا رونا.

شمع رونے قبر پر گل رُو ہمارے واسطے
حیف تو ڈالے نہ دو آنسو ہمارے واسطے

(۱۸۲۹ ، معروف (مہذب اللغات)).

ـــــ آنسو رونا ف م ؛ محاورہ.
تھوڑا رونا ، ذرا سا رونا.

میری بیداری پہ اُس ظالم کو آیا نا ک رحم
عالمِ رُویا میں دو آنسو نہ جو رویا کبھی

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

ـــــ آنسو گرانا ف م ؛ محاورہ.
رک : دو آنسو بہانا. کوئی اس قابل نہ رہا کہ ان غریبوں کی محنت برباد ہونے پر دو آنسو گرا دیتا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۰).

ـــــ آنکھوں سے چار آنکھیں دینی فقرہ.
عقل دی ، تمیز سکھائی ، پڑھا لکھا کے ہوشیار کر دیا.

اس کے قربان جو دو آنکھوں سے چار آنکھیں دیں
کرتی مضمون ہوں آنسو کی دعا سے پیدا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۱).

ـــــ آنکھوں کی چار آنکھیں ہونا محاورہ.
زیادہ عقل و شعور ہونا ، زیادہ ہوشیار ہو جانا.

عین محبت میں ہیں ملاتے باہم جب دو چار آنکھیں
ہوتی ہیں باہم مہر و وفا سے دو آنکھوں کی چار آنکھیں

(۱۸۴۵ ، ظفر ، ک ، ۱ : ۱۸۶).

ـــــ آنکھوں کی چار بنانا محاورہ.
کسی سے نگاہیں ملانا ، بے باک ہونا ، دلیر ہونا. باایں ہمہ اندھی ہے شم ، کور عشق ہے بمقابلہ غیر محرم دو آنکھوں کی چار نہیں بناتی. (۱۹۲۰ ، نقش جگر ، ۱ : ۸۳).

ـــــ باتاں کرنا محاورہ (قدیم).
ہنسنا بولنا ، گفتگو کرنا.

دونوں مل کے چل ایک گلشن میں جائیں
دو باتاں کریں وقت اپنا گمائیں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۶).

ـــــ بات کرو دو چیت کرو، میرا مطلب کچھ اور ہے فقرہ.
میرے مطلب کی کچھ نہیں کہتے ، میرے مطلب کی کہیں (ماخوذ : جامع الامثال ، ۲۰۹).

ـــــ باتوں میں م ف ؛ فقرہ.
چند فقروں میں ، چند لمحوں میں ، بہت جلد.

کس طرح کہتا میں ساری داستاں
وہ تو دو ہی باتوں میں گھبرا گیا

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۳۰).

ـــــ باتیں فقرہ.
تھوڑی سی بات چیت ، مختصر گفتگو ؛ چند باتیں.

مرجائیں گے چلا دو ہمیں منہ سے بول کر
دو باتیں کر لو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹۱) گھر ہی کے قدم سے یہاں بھی کھا لینا اور ان سے دو باتیں کر لینا. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نا اہل پڑوس ، ۵).

ـــــ بادشاہ دَراقلیمے نہ گنجد کہاوت.
ایک ملک میں دو بادشاہ نہیں ہو سکتے (فارسی کہاوت اردو میں مستعمل). ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ دو بادشاہ دراقلیمے نہ گنجد. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۰۳).

ـــــ بار م ف.
دوسری بار ، مکرر ؛ دو دفعہ.

دو بار آکر بجھ سات جنگ آزمود
نہ سچ کوں زباں تھا نہ اس کوں ہی سود

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۸).

ـــــ بارا / بارَہ (ـــــ / فت ر) صف ؛ م ف.
۱. دوسری دفعہ ، دوسری بار ، مکرر.

دیکھیں جنے کیا سو معشوق کا نظارہ
یکبار جن گیا سو پھر نئیں پھیریا دوبارہ

(۱۶۷۹؟ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۹ ب).

میرے جگر کے درد کا چارا کب آئے گا
یکبار ہو گیا ہے دوبارا کب آئے گا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۸).

کریں گے سفارش ہم لے داغ اون سے
اگر ذکر آیا دوبارا تمہارا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۵۵).

آج کسی کو تنہا پا کر دل میں ایسی ہوک اُٹھی
جیسے سچ مچ مجھ سے کوئی آج دوبارہ بچھڑا ہے

(۱۹۷۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۰). ۲. دو آتشہ.

دوبارہ تھی پلاشک وہ بنے ناب
ہوئی اک جام میں شرم و حیا خواب

(۱۸۶۱ ، الفِ لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۰۶). ۳. دُگنا ، دہرا.

کیا قتل اور جاں بخشی بھی کی
حسن اس نے احسان دوبارہ کیا

(۱۷۸۶ ، میر حسن (آبِ حیات ، ۲۵۸)). [دو + بار (رک) + ا/ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ بارَہ زندگی پانا محاورہ.
مرتے مرتے جی جانا ، مرتے مرتے بچنا ؛ کسی شدید حادثے سے ، جس میں جان جانے کا خطرہ ہو ، بچ جانا. الغرض صاحب کے نزدیک میم اور میم کے نزدیک لڑکے نے گویا دوبارہ زندگی پائی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۸۲).

ـــــ بارہ نیست کس را زندگانی مقولہ.
کسی کو دنیا میں دوبارہ زندگی نہیں ملتی (خزینۃ الامثال ، ۸۸).

ـــــ باری م ف.
دو دفعہ ، دوسری بار.

خیال شام تک آیا سحر سے دوباری
کہ نکلے شب کو وہ کیوں اپنے گھر سے دوباری

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲۸).

ـــــ باز امذ.
۱.(أ) (کبوتر بازی) نامہ بر کبوتر جو دراز قد اور لمبی چونچ کے ہوتے اور نامہ بری کے لیے سدھائے جاتے ہیں ، رنگتوں کے لحاظ سے ان کے نام نقتے ، ببرے اور دو بلکے مشہور ہیں (ا پ و ، ۸ : ۱۳۱). (أأ) ایک قسم کا باز (جامع اللغات). ۲. چپ رنگ کا سرخ نفتی جس کے دونوں بازوؤں کے پر سفید اور باقی جسم کے سیاہ ، سرخ یا زرد ہوں. ندوی نے ہزاروں ہی سرخ پال ڈالے اور کیا کیا نہیں پالے اللہ ... دوباز ... مگر حضور پر پھر کے الف ہی پر آ گئے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۷). ۳. کبوتر یا مرغ کے رنگ کی ایک قسم. رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... دوباز ... ہباری باہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). رنگ، مرغ اصیل کے یہ ہیں : لاکھا ... دوباز ، سیاہ. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۱۹۱). ۴. کنکوا جس کے دو کنارے رنگ دار ہوں.

اُڑتا دوباز کا ہے وہ شوخی کی دمگلہ
دیکھیں تو باز جرّے کو ہو اس کی دل سے چاہ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۳). [دو + باز ـ بازو].

ـــــ باز پریوں دار (ـــــ فت پ ، سک ر ، و مج) امذ.
(پتنگ بازی) دوباز پتنگ کی ایک قسم. ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے بکا کی پڑا دوبلکا ... دوباز پریوں دار ، الٹی تکلیں بڑھ رہی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۷). [دوباز + پری + وں ، لاحقۂ جمع + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ بازن (ـــــ فت ز) امث.
(مرغ بازی) ایسی مرغی جس کے دونوں بازوؤں کے پر سفید ہوتے اور باقی پر کسی اور رنگ کے (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۱۸). [دو + باز + ن ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ بازُو (ـــــ و مع) امذ.
ایک کھیل کا نام ؛ ایک دیہاتی اوزار ؛ ایک قسم کا عقاب (ماخوذ : جامع اللغات). [دو + بازو (رک)].

ـــــ بازُو بَرابَر (ـــــ و مع ، فت ب ، ب) صف.
(علم ہندسہ) ایک شکل جس کے مقابلہ کے پہلو برابر ہوں جیسے مستطیل (ہلیشس). [دو + بازو + برابر (رک)].

ـــــ باک صف.
دو با کھوں والی نصف دائرے کی شکل کی ٹوپی. چوگوشیا دوپلڑی دوباک مخلی ٹوپیاں اوڑھے... چلے جا رہے ہیں. (۱۹۳۸ ، دل کا سنبھالا ، ۱۱۴). [دو + باک ـ با کھی].

ـــــ باگا صف.
تیز رفتار اور سرکش گھوڑا جسے قابو میں رکھنے کے لیے اس کے منہ میں دو لگامیں دی جاتی ہیں.

کہ فارسی کہتا ہوں کبھی مصحفی ہندی
یعنی کہ مری طبع کا گھوڑا ہے دوباگا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۸۹). یہ گھوڑے وہ گھوڑے ہیں جو ماں کے پیٹ ہی سے پھدکتے کودتے نکلتے ہیں دوبگے ہیں تیاگے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳۰۵). [دو + باگ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ باگا / باگوں کَسنا محاورہ.
تلوار کے دونوں سرے ملا کر اس کی خوبی دیکھنا

کام فیصل ہے شیخ و راہب کا
تیغِ ابرو دوباگا کستی ہے

(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۳۹۲).

ـــــ بالا صف.
دگنا ، دوچند ، دونا ، افزوں ، بڑھ چڑھ کر.

ساقی و مطرب آج ہیں ہم رنگ
نشۂ بے خودی دوبالا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۷).

جب کہ دوشِ احمدِ مختار پر رکھا قدم
حیدرِ کرار کا رتبہ دوبالا ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲). خوبصورت عورتیں زیور کے حسن کو دوبالا کر رہی ہیں. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۷۷). ف : کرنا ، ہونا. [دو + بالا (رک)].

ـــــ بَچَن (ـــــ فت ب ، ج) امذ.
(قواعد) دو کا عدد ، دوہرا عدد (پلیٹس). [دو + بچن (رک)].

ـــــ بَخش فرمانا / کَرنا محاورہ.
دو حصے کرنا ، دو ٹکڑے کر دینا. اس ساغر کو حضرتِ رسالت پناہ نے دو بخش فرمایا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۴).

ـــــ بَدّی جِھنگا (ـــــ فت ب ، شد د ، کس جھ ، غنہ) امذ.
دو تاروں سے بنا ہوا (جھدرا) جھنگا (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۸۰). [دو + بدی (رک) + جھنگا (رک)].

ـــــ بَدّھی (ـــــ فت ب ، شد دھ) امذ.
دو پٹیوں سے بنا ہوا. دو بدھیوں والی نازک سی چپل میں سایہ کے خوبصورت پیر ، سفید براق گھیر والی شلوار... چہرے پر ہلکے غازے کے نیچے کلیوں کا کھلا پن. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۲۹). [دو + بدھی (رک)].

۔۔۔بَر (۔۔۔فت ب) صف.
دو پاٹ کا ، دُہرے بَر کا کپڑا جس کا عرض ڈیڑھ گز یا اس سے زیادہ ہو ، پہلو دار ، یورپ میں موٹے اور گھٹیا قسم کے کپڑے کے لیے مستعمل (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۷۱). [دو + بر (رک)].

۔۔۔بَرا (۔۔۔فت ب) امذ.
رک : دوبر (ا پ و ، ۲ : ۷۱). [دو + بَر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔بَرابَر (۔۔۔فت ب ، ب) صف.
دہرا ، دو کے برابر (پلیٹس). [دو + برابر (رک)].

۔۔۔بَرْدا (۔۔۔فت ب ، سک ر) امذ.
دو بیلوں کا چھکڑا (مہذب اللغات). [دو + بَرْدا = بردھا].

۔۔۔بَرْدُو (۔۔۔فت ب ، سک ر ، و مع) م ف.
آمنے سامنے ، بالمُشافہہ ، بالمُقابل.

بھٹے ہے مجھ سے یوں وہ دوبردو
لیجو ترکاری کی جگہ کدّو

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۳). [دو + ف : بَر (رک) + دو].

۔۔۔بَرْدھا (۔۔۔فت ب ، سک ر) امذ.
دو بیلوں والا چھکڑا ، دو بیلوں کی گاڑی. وہ چھکڑا دوبردھا تو اپنی راہ لگا. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۷۳). [دو + بردھا (رک)].

۔۔۔بَرْسی (۔۔۔فت ب ، سک ر) صف.
دو سالہ ، دو برس کا ؛ دو برس رہنے والا (پلیٹس). [دو + برس (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔بَرْگی (۔۔۔فت ب ، سک ر) صف.
۱. (نباتیات) **دو پتیا ، دو پتیوں والا ، دو برگچے والا پتا.** دو برگی ... جبکہ ڈنڈی کے سرے پر دو برگچے پائے جائیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۱۰۱). ۲. (حیاتیات) **دو پرتوں والا جو دو حصوں پر مشتمل ہو.** ٹریڈکنا (ایک قسم کا بحری جانور ہے) ... ایک دو برگی صدف ہے. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۶۸). [دو + برگ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔بَرْگی مَہمِیز (۔۔۔فت ب ، سک ر ، فت م ، سک ہ ، ی مع نیز مع) امث.
(نباتیات) **بولی تمہیوں کو مع پتوں کے دو برگی مہمیز کہتے ہیں** (مبادی نباتیات ، ۲ : ۹۲۹). [دو + برگی (رک) + مہمیز (رک)]

۔۔۔بِسْتی / بِیسْتی (۔۔۔کس ب ، سک س / ی مع ، سک س) صف.
مُغلیہ عہد کا ایک منصب جس میں چالیس سواروں کا ایک سردار ہوتا تھا. منصبداروں کا سلسلہ اس تفصیل سے چلتا تھا — دہ باشی ، بیستی ، دو بیستی ... وغیرہ وغیرہ. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۰). حکم صادر فرمایا کہ عہد اعظم شاہ کے رسالے کے ملازموں کا منصب دو بستی سے دو ہزاری تک بسالت خان کی مہر سے جاری کیا جائے. (۱۹۰۶ ، حیاتِ ماہ لقا ، ۱۰۲). [دو + بِست / بیست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔بِسْوی (۔۔۔کس ب ، سک س) امث.
دس فیصد ، بیس میں سے دو کی رعایت (پلیٹس). [دو + بِسوا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔بَطْنَہ (۔۔۔فت ب ، سک ط ، فت ن) صف.
(نباتیات) **قلبی نما ساختیں جو تُھنے کے راس کے قریب بہت ہی آسانی سے اور واضح دکھائی دیتی ہیں.** خلیوں کی سب سے بیرونی پرت جس سے بطنی سطح بنتی ہے اور جس سے بیج نما اور دو بطنے نکلتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات (ترجمہ) ، ۱۳۹). زیریں (بطنی) سطح سے متعدد یک خلوی بال جیسے بیج نما نکلتے ہیں اور اس پر بنفشی رنگ کے چپٹے چھلکے دو بطنہ بھی ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۱۳). [دو + بطن (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔بَغْلی (۔۔۔فت ب ، سک غ) صف.
دو طرف کا ، دو پہلوؤں کا. جھیل کی سطح آب سے وہ کئی بام بلند ہے اور اوس پر دو بغلی پشتی باندھ کے نہر دوڑائی ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۷). [دو + بغل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔بَگَھا لَڑانا محاورہ.
ایسی بات کہنا کہ دونوں فریق راضی رہیں (مہذب اللغات).

۔۔۔بَگّھی (۔۔۔فت ب ، شد گھ) صف.
دورُخی ، ذومعنی ، مبہم ، دورنگی.

کہو وہ بات دوبگّھی کہ یوں بھی ہو ووں بھی
زباں وہ کیا جو حقیقت کی پردہ دار نہیں

(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۵۲). [دو + س : بگ / بگھ = شاخ ، رو ، قطار + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔بَلا (۔۔۔فت ب) صف.
جب کسی پُھول میں چار زر ریشے ہوں جن میں سے دو چھوٹے اور دو بڑے ہوں تو ایسے زر ریشوں کو دوبلا کہا جاتا ہے (مبادی نباتیات ، ۱ : ۷۷). [دو + بل (۳) (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔بَلَد / بَلْدا (۔۔۔فت ب ، ل / سک ل) امذ.
دو بیلوں کا چھکڑا. دو بلدا (دو بیلوں کا چھکڑا). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۷۳) [دو + بلد (۳) (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت]

۔۔۔بَلْدی (۔۔۔فت ب ، سک ل) امث.
دو بیلوں کی گاڑی. دو بلدی (دو بلدا). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۷۳). [دو + بلد (۳) (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

۔۔۔بُلْغَہ (۔۔۔فت نیز ضم ب ، سک ل ، فت غ) امذ.
(سپہ گری) **دو تہی چادر جو سپاہی خود کے اندر پہنتے ہیں.**

ترکوں کا قاعدہ ہے کہ حملے کے وقت دو بلقہ آگے رکھتے ہیں۔ (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۸۲)۔ تلوار کب رُکتی ہے سپر کو ... دو ٹکڑے کر کے اور خود عرق چین دو بلقہ کو کاٹتی ہوئی سر پر آئی۔ (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۲۲۶)۔ [دو + بلقہ (رک)]۔

---بَلی (---فت ب) صف۔
(پتنگ بازی) دو بل والی یعنی دُہرے بل کی (ڈور جو زیادہ مضبوط اور صاف ہوتی ہے)۔ ڈور ایک بَلی ، دو بَلی ، تِبلی ... بڑے بڑے پنڈے گولے خوبصورت بناتے یا چرخیوں پر چڑھاتے۔ (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبانِ دہلی ، ۵۸)۔ ڈوریں بھی ایک بلی ، دوبلی ، تیلی . . . کنکوؤں اور تکلوں کے زور کے موافق بنتی تھیں۔ (۱۹۴۳ ، دِلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۱۳)۔[دو + بل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---بَلی نَغ (---فت ب ، ن) صف۔
دو بلی (رک) (ا پ و ، ۸ : ۱۳۱)۔ [دو + بلی + نغ (رک)]۔

---بول (---و مج) امذ۔
۱. **دو لفظ ، نہایت مختصر بات**۔

آکیں بلاپانیں دو بول مک تے کہتے
انبرت کے گھٹ پیا کے دستے دسن میں جم جم

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۹)۔

کچھ اور نہیں ہے وہی قصہ دل و جاں کا
سن لیجئے دو بول ہے افسانہ ہمارا

(۱۸۵۲ ، تنویرالاشعار (ثانی نمبر) ، ۲۰)۔

یا بڑھاپا ہے یا جوانی تھی
عمر دو بول کی کہانی تھی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۰۷)۔ ۲. **نکاح کا ایجاب و قبول ، نکاح**۔ دن رات اسی فکر میں گھلی جاتی تھی کہ کسی طرح اس کے دو بول ہو جائیں۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۱)۔

میں نے کہا خدا کی قسم تیرا عقد کیا
دو بول کہہ کے ہو گیا کیا فرض سے ادا

(۱۹۳۸ ؟ ، کلیاتِ عریاں ، ۸)۔ اف : کہنا ، ہونا۔ [دو + بول (رک)]۔

---بول پڑھانا / پڑھوانا محاورہ۔
نکاح پڑھوانا ، نکاح کروانا ، نکاح کر دینا۔ جس دن اُن کا جی چاہے دو بول پڑھا کر لے جائیں۔ (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۷۹)۔ بڑا اچھا خاندان ہے بس جی اللہ کا نام لو اور دو بول پڑھوا دو۔ (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۹)۔

---بول پڑھنا محاورہ۔
۱. **دو بول پڑھانا (رک) کا لازم ، نکاح پڑھنا**۔

بہت مشتاق ہوں دو بول قاضی آکے پڑھ جائے
ہوئی ہے دخترِ رز ہشیار اب فضلِ الٰہیٰ سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۶)۔ ۲. **نکاح کر لینا ، شادی کر لینا**۔ مجھے اور میرے بچوں کو خدا کے سپرد کر دیں میں کسی دوسرے شخص سے دو بول پڑھ لوں۔ (۱۹۶۹ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۷ اگست : ۱۲)۔

---بولوں لُوں امذ۔
(ھور) نکاح (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---بُوند کو تَرَسْنا محاورہ۔
بہت پیاسا ہونا۔

بستی کا یہ عالم کہ نظر ابر کی جانب
اور ابر کا یہ حال کہ دو بوند کو ترسے

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۵۳)۔

---بَہْرَہ (---فت ب ، سک ہ ، فت ر) صف۔
دو ٹکڑے ، دو حصہ والا ، دو حصوں میں منقسم۔ وہ میدان ... ایک ٹیلے بلند کے سبب جو اس میں واقع تھا ، دو بہرہ ہو گیا تھا۔ (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۳۶۶)۔ [دو + بہرہ (رک)]۔

---بَیّاں (---فت ب ، شد ی) صف۔
طاقتور ، زبردست (جامع اللغات)۔ [رک : دو بھیّاں]۔

---بَیتی (---ی لین) اث۔
رُباعی ، چار مصرعوں کی نظم ، دو بیت والی نظم ، ترانہ۔ رباعی ... اس کو چومصرعی اور دوبیتی بھی کہتے ہیں۔ (۱۸۶۳ ، انشاء بہارِ بیخزاں ، ۸)۔ اس صنف کا نام دوبیتی پڑا جو بعد میں ترانہ اور رباعی ہو گیا۔ (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۲۷۶)۔ [دو + بیت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---بیج پَتّا (---ی مع ، فت پ ، شد ت) امذ ؛ ج دو بیج پتّے۔
(نباتیات) دو دالا پودا مثلاً کنول ، سورج مکھی اور گلاب وغیرہ کے پودے۔ پھول دار پودوں کے دو گروپ ہیں ، ایک بیج پتہ اور دو بیج پتہ۔ (۱۹۷۵ ، حرف ومعنی ، ۴۲)۔[دو + بیج (رک) + پتّا (رک)]۔

---بیج پَتّیَہ (---ی مع ، فت پ ، سک ت ، فت ی) امذ۔
(نباتیات) رک : دو بیج پتا۔ ان فطروں کی دور زندگی کی تکمیل کے لیے دو میزبان پودوں کی ضرورت ہوتی ہے ان میں سے ایک یک بیج پتیہ ہوتا ہے اور دوسرا دو بیج پتیہ۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۳۱)۔ [دو + بیج (رک) + پتا (ا محذوف) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---بیج (---ی مع) امذ۔
(تصویر کشی) نقطۂ ماسکہ (کسی بیضوی شکل کا) ، دو مرکز (ماخوذ : پلیٹس)۔ [دو + بیج (رک)]۔

---بِیسی (---ی مع) صف۔
چالیس (۴۰) ، تیس اور دس ، چار دہائیاں۔

اور اگر مرغی برابر کچھ کرے
کھینچی دو بیسی نہ چھوٹے نہ پڑے

(۱۷۳۳ ، خلاصۃ الفقہ ، ۹)۔ اول تو بہن موئے دو بیسی روپلی کی کائنات ہی کیا ہے دوسرے جس وعدے پر تم نے لئے ہیں ابھی اس میں بھی مہینوں دیر ہے۔ (۱۸۷۳ ، انشاء ہادی النساء ، ۱۰۱)۔

میں نے ... چھ، سات برس میں پانچ اٹلے دوبیسی (۳۵) روپیہ جمع کئے تھے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۶). [دو + بیس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

----بِیں (---ی مع) امذ.
وہ شخص جسے ایک کے دو نظر آتے ہوں ، بھینگا ، احول.

وو یوسف کوں کہے ثانی سو اس بے مثل کا کیونکر
دوبیں کر جو کہ سمجھا چشم احول کے معانی کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۰).

نہیں مومن علی و مصطفیٰ کو جو جدا سمجھے
اسیر ایمان سے باور ہے دوبیں ہونا موحد کا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر، ۳: ۳۰). [دو + ف: بیں ، دیدن ـ دیکھنا].

----بِینی (۱) (---ی مع) امث.
ایک چیز کو دو دیکھنا ، چوکی.

مرے دیدۂ و دل سے یک آن میں کر
دوبینی کا زائل رَنَدْ با عمد
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۳).

اس دوبینی سے پسندیدہ ہے نابینائی
اندھے اچھے نظر آئے مجھے احول سے کہیں
(۱۸۷۶ ، رشک (نور اللغات)).

احول آسا یہ دوبینی بس منظور نہیں
شیخ کچھ غیر نہیں ہے جو برہمن اپنا
(۱۹۳۲ ، ساحر دہلوی (پنڈت امرناتھ) (رسالہ آجکل ، ۱۵ جولائی ، ۹)). [دو + بیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

----بِینی (۲) (---ی مع) امذ.
دو نتھنے ، ناک (علمی اردو لغت). [دو + بینی ـ ناک].

----بھار امذ (قدیم).
دو حصے ، دو ٹکڑے (قدیم اردو کی لغت). [دو + بھار (رک)].

----بھاسی / بھاشی امذ.
ترجمان ، دو زبانیں جاننے والا.

کفنی بھنا کے مجھ کو لباسی کیا پیا
یک جیو ایک دل میں دو بھاسی کیا پیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۳). ف : کرنا ، ہونا. [دو + بھاس / بھاش (بھاشا) (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

----بھاسی بات امث.
دورُخی بات ، پہلو دار بات ، مبہم بات. دیکھئے پھر آپ نے دو بھاسی بات کہی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲: ۵۸۳).
ف : کہنا. [دو + بھاسی (رک) + بات (رک)].

----بھاسیا / بھاشیا (--- کس س / ش) صف.
وہ شخص جو ایک زبان سے دوسری زبان سمجھائے ، مترجم ، ترجمان. مجھ کو لوگوں نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے پیچھے ہیراپیوں کو پھر مترجم یعنی دو بھاسیا بلایا. (۱۸۳۵ ، تفریح الاذکیا ، ۲۰: ۲۳۷). دو بھاشیا (ترجمان یا مترجم). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۳). [دو + بھاسی / بھاشی (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]

----بھانْتلا (--- غنہ ، سک ت) صف.
دوبھانتیا ، دو رُخا ، بہروپیا ، مکّار ، حیلہ باز (ماخوذ : پلیٹس).
[دو + بھانت (رک) + لا ، لاحقۂ صفت].

----بھانْتی (--- غنہ) امث.
دو طرح کی ، دورنگی ، منافقت ، فریب (پلیٹس). [دو + بھانت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

----بھانْتیا (--- مغ ، کس ت) صف ، امذ.
دو بھانتلا ، دورُخا ، بہروپیا ، مکّار ، حیلہ باز (ماخوذ : پلیٹس).
[دو + بھانتی (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

----بھانْسی (--- مغ) صف (قدیم).
ایک کا پیغام زبانی دوسرے کو پہنچانے والا ، ترجمان ، دو زبانیں جاننے والا (قدیم اردو کی لغت). [دو + بھانسی (رک)].

----بھاؤ صف.
دورُخا ، پُرفریب (پلیٹس). [دو + بھاؤ (رک)].

----بھَیْاں (--- فت بھ ، غنہ ، شد ی) صف.
رک : دوبیاں (جامع اللغات). [دو + بھیاں ـ بیاں (رک)].

----بھَیّاں (--- فت بھ ، شد ی) صف.
۱. مضبوط ، سرکش ، طاقتور ، زبردست.

کیا زبردستی وہ میرے دل کے خواہاں ہو گئے
بازوؤں پر باندھ کے اُکّے دوبھیّاں ہو گئے
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۹۵). ۲. وہ جو دونوں ہاتھوں سے کام کر سکے (جامع اللغات). [دو + بھیّاں ـ بیاں (رک)].

----بھیتلی / بھیشلی (---ی مع ، سک ت / سک ش) صف ، امذ.
دورُخا ، مشکوک ، مبہم ، ذومعنی ، گول مول بات کرنے والا ، بہروپیا شخص ، دو بھیسیا (ماخوذ : پلیٹس). [دو + بھید (رک) / بھیس (رک) + لی ، لاحقۂ صفت].

----بھیتلی بات (---ی مع ، سک ت) امث.
ذومعنی بات ، پہلو دار بات (ماخوذ : مہذب اللغات). [دو + بھیتلی (رک) + بات (رک)]

----بھیسیا (---ی مع ، کس س) صف.
(ہندو) دورُخا ، منافق ، دو بھیس بدلنے والا ، بہروپیا. دو بھیسیا (منافق). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۳). [دو + بھیس (رک) + ---یا ، لاحقۂ صفت].

--- بھی نہیں فقرہ.
ایک بھی نہیں ، مطلق کوئی نہیں ، تھوڑے سے بھی نہیں.
خوبرو لاکھوں ہیں عاشق کے ستانے والے
ان میں دو بھی نہیں دل ہاتھ میں لانے والے
(۱۸۸۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۳۳۴).

--- پا امذ.
دو پانو والا ایک کیڑا جس سے سُرخ رنگ حاصل ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات). [دو + پا (رک)].

--- پاتا صف.
فسادی ، جھگڑالو ، بدمعاش. علاقہ میں جتنے شرّی ، فتنہ ساز ، سیاہ قلب ، دوپاتے ہیں وہ سب اپنے تابع فرمان ہیں ، آپ میری صاف گوئی پر حیران ہوتے ہوں گے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۹۲). [دو + پاتا (مقامی)].

--- پاٹی امث.
دو عرض کا ، دو پاٹ کا (فیروزاللغات ، علمی اردو لغت). [دو + پاٹ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- پَہر امث.
دوپہر.
ہر جینا ہے سو جیوں دوپہر کی چھانوں
دنیا میں کچھ رہنا نہیں ہے بجز ناؤں
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۸۰). [دو + پہر (رک) جس کا یہ بگاڑ ہے].

--- پارَگی (---فت نیز سک ر) امث.
(حیاتیات) دو ٹکڑے ہونا ، دو مساوی حصّوں میں تقسیم ہونا ؛ خلیے کا بغرض تولید کئی خلیوں میں تقسیم ہو جانا ہے ، انشقاقِ خلیہ. امیبا اپنی تولید دوپارگی کے عمل سے کرتا ہے ، جس میں پہلے مرکزہ اور پھر خلیہ مایہ دو مساوی حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے. (۱۹۳۵ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۵۰). [دو + پارہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پارَہ (---فت ر) صف ؛ =دوپارا.
دو ٹکڑے ، پھٹا ہوا ، ٹکڑے ٹکڑے. چمک تلوار کی سی دیکھی ، مڑ کر دیکھوں تو منجھلے بھائی صاحب نے مجھ پر تلوار ماری کہ سر دوپارہ ہو گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۶).
نیم جاں چھوڑ دیا قاتلِ عالم تو نے
تیغ ابرو سے دلِ زار دوپارا نہ کیا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۲۶).
شمشیرِ حوادث سے نہ ہوں قلب دوپارا
پھر اوج پر آئے برق ہو بھارت کا ستارا
(۱۹۲۵ ، مطلعِ انوار ، ۱۶۱). کلوابکا کے بالائی حصہ میں جا کھلتی ہے. کلوابکا کے زیریں حصے پر ایک دوپارہ تھیلی نما مثانہ کھلتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۶۹). اف : کرنا ، ہونا. [دو + ف : پارہ].

--- پاڑا / پاڑَہ (---/فت ڑ) امذ.
کام کرتے ہوئے لہنگا ٹانگوں پر لپیٹ لینا ، عموماً مزدور عورتیں ایسا کرتی ہیں (جامع اللغات ، محاورات ہند ، ۱۰۳). [دو + پاڑ (رک) + ا / ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- پا کھی صف.
دو پاکھوں والا ، نصف دائرے کی شکل کا ؛ پھولوں کے جنگل لہلہا رہے ہیں ، نووارد دیکھتا ہے کہ محل کی چھت دوپاکھی ہے. (۱۹۳۰ ، تیمور (ترجمہ) ، ۲۶۸). [دو + پاکھ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

--- پانی صف.
دو ٹانگوں کا ، دوپایہ (انگلش اردو گلاسری ، ۱۳). [دو + پا (رک) + نی ، لاحقۂ صفت].

--- پایَگی (---فت ی) امث.
دو پانو والا ہونا ، دوپایہ ہونے کی کیفیت. انسان کی ایک اور اہم خصوصیت اس کی دوپایگی ہے. (۱۹۸۲ ، میملیا ، ۷۹). [دو + پایہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پائے پر چڑھانا محاورہ.
سکھوں یا فوجیوں کی طرح داڑھی چڑھا لینا ؛ بندوق کے گھوڑے کو اس کی انتہائی حد پر چڑھانا تاکہ بندوق فوراً چل جائے (جامع اللغات).

--- پائے کا تَعْوِیذ / نَقْش امذ ؛ =دوپائی کا نقش.
ایک مثلث نقش کا نام جس میں نو خانے ہوتے ہیں ، نیچے کے تین خانوں کو بھر کر دو دو خانے بھرتے اور ایک ایک کو چھوڑتے جاتے ہیں.
جیسے زردار مہ رُو میں پڑے ربط آشنائی کا
اسے پھر کیا کمی ہے نقش پڑتا ہے دوپائی کا
(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۵۹).
مجھے ہو نسخۂ اکسیر سے سوا تعویذ
اگر چلے رہِ حُب میں دوپائے کا تعویذ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۸).

--- پائے کی رفتار امث.
دوپائے کا نقش بھرنے کا طریقہ ، دوپائے کا تعویذ (رک).
ہر اک نشانِ قدم میں ہے نقش حُب کا اثر
دوپائے کی ہے یہ رفتار تیری چال نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۷).

--- پایَہ (---فت ی) صف.
۱. دو ٹانگوں کا ، دو پایوں کا ، مراد : انسان. بہت مورتیں مصر کی ... جانور دوپائے چوپائے قسم قسم کے رکھے ہیں. (۱۸۳۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۲۳). اس تمام آرڈر میں مکمل طور پر دوپایہ صرف انسان ہی ہے. (۱۹۸۲ ، میملیا ، ۸۰). ۲. (مجازاً) انسان (جامع اللغات). [دو + پایہ (رک)].

ـــــ پایَہ سے چوپایَہ ہونا محاورہ.
بیاہ یا شادی ہونا (مہذب اللغات).

ـــــ پتّرا کَنْدْلا (ـــــ فت پ ، سک ت ، فت ک ، سک ن ، فت نیز سک د) امذ.
تانبے کی چھڑ (تہ) پر چاندی کا پتر چڑھا کر بنایا ہوا کندلا (اپ و ، ۲ : ۱۷۸). [دو + پترا (رک) + کندلا (رک)].

ـــــ پتّی (ـــــ فت پ ، شد ت) صف مذ.
(تاش بازی) سادہ طریقہ پر دو کھلاڑیوں کے درمیان کھیل . اس میں ایک پتا (اینٹ کی دُکّی) خارج کر دیا جاتا ہے اور اکیاون پتوں سے کھیلا جاتا ہے جس کھلاڑی کے پاس بڑی قدر کے سب رنگوں کے پتے ہوتے ہیں وہ جیت میں رہتا ہے. کھیل آفتاب سے شروع ہوتا ہے یعنی جس کے پاس آفتاب ہوتا ہے وہ اس سے کھیل شروع کرتا ہے (اپ و ، ۸ : ۱۵۷). [دو + پتا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ پتّیا (ـــــ فت پ ، کس نیز سک ت) صف.
(نباتیات) جوڑے دار (بلیشس). [دو + پت (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ پتّیا پتّا (ـــــ فت پ ، کس نیز سک ت ، فت پ ، شد ت) امذ.
دو پنکھڑی والا پتا (ماخوذ : اپ و ، ۶ : ۱۳۷) . [دو + پتیا (رک) + پتا (رک)].

ـــــ پتّیا دِیُولی (ـــــ فت پ ، کس نیز سک ت ، کس د ، و مع) امث.
کپاس کے ڈوڈے کا تیار ہو کر آدھا پھٹنا یا کھلنا (اپ و ، ۲ : ۱۵). [دو + پتیا (رک) + ٭ : دیولی ، دالوں والا بیج].

ـــــ پَٹ (ـــــ فت پ) صف.
دوگنا ، دُگنا ، دوہرا. ایک عامل واسطے تحصیل کے اُس گانوں میں آیا دو پٹ پیسا رعیت پر بٹھایا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۲۵). اس انجمن کے فیصلے قطعی اور آخری ہوتے ہیں دام دو پٹ کے قاعدے کی پابندی کی جاتی ہے . (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۴۶۹). [دو + پٹ (رک)].

ـــــ پَٹا (ـــــ فت پ) صف.
۱. دو پاٹ کی چادر ، رک : دوہرا (نوراللغات). ۲. دو کواڑوں والا ، دو پٹ کا (کھڑکی ، دروازہ وغیرہ). میں دو پٹے پھاٹک کو کھول لونگا اور بادشاہوں کے شیروں کو آزاد کر دوں گا . (۱۸۴۷ ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۲۰). [دو + پٹ (۱) (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ پَٹا دَرْوازَہ (ـــــ فت پ ، د ، سک ر ، فت ز) امذ.
دو پلیا دروازہ ، ایسا دروازہ جس میں کواڑوں کے دو پٹ یعنی جوڑی لگی ہوتی ہو (اپ و ، ۱ : ۳۷). [دو + پٹا (رک) + دروازہ (رک)] .

ـــــ پَٹّا (ـــــ فت پ ، شد ٹ) امذ ، نیز دوپٹہ.
۱. عورتوں کی ایک طرح کی اوڑھنی ، چادر. عنایت کا دوپٹہ اڑا کر میرے معشوق کوں لیاؤ. (۱۷۳۲ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۶).

آج اوڑھا ہے دوپٹہ آسمانی یار نے
میرے سر کو بھی بلانے آسمانی چاہیئے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۷۳).

جو میرے سر سے دوپٹہ نہ ہٹنے دیتا تھا
اسے بھی رنج نہیں میری بے ردائی کا
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۳۰). ۲. وہ چادر جو مرد کمر میں باندھتے یا کندھوں پر ڈالتے ہیں.

جو پٹکا نہیں تو نہیں کچھ خلل
کمر میں دوپٹا سمونے کا بل
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۲).

دوپٹا گلے ڈال دی اس کو بیچ
کرے زندگی اس بیچارے کی ہیچ
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۵). حافظ جی کے پاس جاتا ہے تو انگرکھا اور دوپٹہ اُتار کر رکھ جا. (۱۸۶۸ ، مرأة العروس ، ۶۹). ۳. پگڑی ، پٹکا. شاہ موصوف ... بانکوں کی طرح دوپٹہ سر پر ٹیڑھا ہی باندھتے تھے . (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۱۳). اف : اُتارنا ، اوڑھنا ، باندھنا. [دو + پٹ (رک) + ا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پَٹّا اُٹھانا محاورہ.
(عو) کوسنے یا دعا کرنے کے لیے دونوں ہاتھوں سے دوپٹے کا اونچا کرنا (جامع اللغات).

ـــــ پَٹّا بَدَل بَہَن (ـــــ فت پ ، شد ٹ ، فت ب ، د ، ب ، ہ) امث .
منھ بولی بہن ، وہ ہر دو خواتین جنھوں نے آپس میں دوپٹہ بدل کر بہناپا جوڑا ہو. میری نانی اور خالہ بی کی والدہ ایک دوسرے کی دوپٹہ بدل بہن بنی تھیں . (۱۹۷۱ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۲۹۴) . اف : بننا. [دوپٹا + بدل (رک) + بہن (رک)].

ـــــ پَٹّا بَدَلْنا ف مر ؛ محاورہ.
منھ بولی بہن بننا ، عورتوں کا آپس میں دوپٹا بدل کر بہناپا جوڑنا. جی چاہتا ہے تم سے بہناپا کریں دوپٹہ بدلیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۷۴) . نزاکت جان کی بہن بنی ہوئی ہیں اور دوپٹہ بدلا جا چکا ہے. (۱۹۲۹ ، خمارِ عیش ، ۷).

ـــــ پَٹّا پھِرانا محاورہ.
رک : دوپٹا ہلانا (مخزن المحاورات).

ـــــ پَٹّا تان کَر/کے سونا محاورہ.
۱. بے فکری سے سونا ، گھوڑے بیچ کر سونا ؛ چادر سر سے لپیٹ کر سونا.
وہ نہیں سُنتے ہماری داستاں سو رہے منہ پر دوپٹا تان کر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۰) ۲. مردوں سے شرط باندھ کر سونا ، کمبھکرن کی نیند سونا (مخزن المحاورات).

ـــــ پَٹّا تاننا محاورہ.
دوپٹا پھیلانا ، چادر اوڑھنا ، چادر اوڑھ کر سونے کی تیاری کرنا.

گویا تلے شفق کے جھمکتا ہے آفتاب
لیٹا جو سونہہ پہ سرخ دوپٹّہ وہ تان کے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۵۰۸).
دوپٹّہ تان کے میں پڑ رہا ہوں یارب جلد
کوئی کہے کہ وہ آتا ہے نامہ بر دیکھو
(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۱۳۵).

---پٹّا جَلانا محاورہ۔
کسی خاتون کی بے عزتی کرنا ، ہتک کرنا۔ بہنوں اور بچیوں کے دوپٹے جلانا تمہارا کام ہے چودھری۔ (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۶۲).

---پٹّا چُنْنا ف م۔
دوپٹے میں چنٹیں ڈالنا ، دوپٹے کو بل دینا۔
سنو اے جان صاحب کل میں نوچندی کو جاؤں گی
چنا جائے دوپٹا پائجامہ بھیجو اگو کو
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۷۰).
جب شعر ہمارے سنتی تھی
خاموش دوپٹا چنتی تھی
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۲۵).

---پٹّا ڈَھلَکْنا / ڈَھلْنا ف ل ؛ محاورہ۔
اوڑھنی کا اپنی جگہ سے نیچے کی طرف سرکنا ، دوپٹے کا سینہ یا سر سے ہٹ جانا ؛ بے خبری ہونا۔
اس قدر مستِ مئے حسن کہ سر سے سرِ دوش
آ رہا ڈھل کے دوپٹہ نہیں اتنی بھی خبر
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۱). حیرت نے سر اٹھا کر دیکھا گلزار جادو تاج سر پر رکھے ہوئے دوپٹہ ڈھلکا ہوا دوہزار کنیزیں سحر کرتی ہوئی تخت اڑتا ہوا برسرِ گنبد جاتا ہے۔ (۱۹۰۱ ، قمر (احمد حسین)، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۶۳۹).

---پٹّا سَر سے اُتارْنا محاورہ۔
کسی خاتون کی بے عزتی کرنا ، بدتمیزی کرنا۔ جو شخص ایک بچے کا سر ڈھانپ سکتا ہے وہ اس کی ماں کے سر سے دوپٹہ نہیں اتار سکتا۔ (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۶۲).

---پٹّا سَنْبھالْنا ف م ؛ محاورہ۔
دوپٹا کو گرنے یا سرکنے سے روکنا ، چادر کو سرکنے یا گرنے نہ دینا ، دوپٹہ کو اچھی طرح اوڑھنا ؛ عزت کی پاسبانی کرنا۔
شبنم کا دوپٹا تو سنبھالا نہیں جاتا
نازک ہو بہت رنگ بھی رنگواؤ تو ہلکا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۰).
کیا سنبھالو گے کسی کے دلِ بیتاب کو تم
سینہ پر اپنا دوپٹہ تو سنبھالا ہوتا
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۱).

---پٹّا گَرْدَن میں ڈالْنا محاورہ۔
پکڑ لینا ، گرفتار کرنا (جامع اللغات).

---پٹّا ہِلانا محاورہ۔
صلح کرنے کی علامت ظاہر کرنے کے واسطے حالتِ جنگ میں چادر ہلاتے ہیں تا کہ مخالف لڑائی بند کر دے ؛ پناہ مانگنا ، ہار ماننا ، صلح کا خواہاں ہونا ، امن مانگنا (جامع اللغات).

---پٹّی (---فت پ ، شد ٹ) امث۔
منافقت ، دو رنگی (علمی اردو لغت)۔ [دو + پٹی (۱) (رک)].

---پٹّی بات (---فت پ ، شد ٹ) امث۔
۱. بہت تھوڑی ، مختصر بات۔
لکھی رندانہ اک دوپٹی بات
ہے بکھیڑا خرابیِ اوقات
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۸۱). اختصار مدِنظر اور میاں ... بس اب دوپٹی باتیں کریں گے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۸).
۲. باہمی مصالحت کی گفتگو ، باہم تصفیہ کرانے والی بات (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [دو + پٹی + بات (رک)].

---پٹّی جَواب (---فت پ ، شد ٹ ، فت ج) امذ۔
صاف جواب ، دو ٹوک جواب (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [دو + پٹی + جواب (رک)].

---پٹّے کو مُنْھ کی اوٹ کَرْنا محاورہ نیز ف م۔
گھونگھٹ نکالنا ، دوپٹّے کو منھ کے آگے کرنا تا کہ منھ کسی کو نظر نہ پڑے (جامع اللغات).

---پٹّے کی گاتی بانْدھنا محاورہ نیز ف م۔
دوپٹّے کو دونوں کندھوں پر رکھ کر سینے پر باندھنا (جامع اللغات).

---پٹّے کی گاتی بَنْدھنا محاورہ نیز ف ل۔
دوپٹے کی گاتی باندھنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---پَرا (---فت پ). (الف) امذ۔
ایک قسم کا پتنگ جس کو دوپلکا بھی کہتے ہیں (نوراللغات).
(ب) صف۔ **گھوڑے کے اگلے پانو کے دو نشان جن پر بال نہیں ہوتے۔**
سربند (کذا) گوش سینہ پر دو دست
لب ، گو ، کام دو پرے اے مست
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۹۶). [دو + پر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---پَرْتا (---فت پ ، سک ر) صف۔
دو پرت کا (مہذب اللغات)۔ [دو + پرت (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---پَرْتا پَراٹھا (---فت پ ، سک ر ، فت پ) امذ۔
ایسا پراٹھا جس میں اوپر تلے صرف دو پرت ہوں (ا ب و ، ۳ : ۱۲۸)۔ [دو + پرتا (رک) + پراٹھا (رک)].

---پَرْتی (---فت پ ، سک ر) صف مث۔
دوہری ، دو تہوں والی۔ بطور چھت کے پاٹ کر اس پر چادر گری کی

دوبرتی بطور جاجم کے بچھاتے ہیں.(۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات، ۸۹).
[دو + برت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---برتی روئی (---فت ب ، سک ر ، و مج) امث.
دوہرے برت والی روئی، دوتہہ کرکے بکانی جانے والی روئی ؛ تاں دوپوست (نوادرالالفاظ ، ۲۳۳)[دو + برتی (رک) + روئی (رک)].

---برکالہ (---فت ب ، سک ر ، فت ل) امذ.
دو حصّہ ، دو ٹکڑے ؛ پارہ پارہ. تلوار سپر کو کاٹ چکی ہے اب دو برکالے کرے گی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۲۸۹).

کوہ سر سکھ ہو تو اک وار میں دو برکالے
ہاتھ پڑتا ہی نہیں بھول کے اوچھا تیرا

(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۶)؛ اف: کرنا، ہونا. [دو + برکالہ (رک)].

---پرہ (---فت پ ، ر) صف.
(حیوانیات) دو پروں یا بازو والا دو پرہ (   ) گھریلو مکھی ، پھل مکھی ، بھوروں ، ڈیپٹرہ حشرہ دو پرہ حشرہ ہوتے ہیں جنکے پچھلے پروں کا جوڑہ ایک گرزی شکل اختیار کر لیتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۰۰). [دو + پر (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---پرّہ دار (---فت پ ، شد ر بفت) صف.
(نباتیات) مرکب پتا جس کے ڈنٹھل کے دونوں طرف بالمقابل پتیاں ہوں. مندرجہ ذیل میں برگچوں کی ترتیب کو دیکھو : پرہ دار ، کف نما ، پُل پُل ، دو پرّہ دار (بکائن). (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۴۰). دوپرّہ دار ... اس قسم کا مرکب پتا پرہ دار پتے کے ورقے کے دو مرتبہ کٹاؤ سے حاصل ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات، ۹۸). [دو + پرّہ (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---پڑلی (---فت پ ، سک ڑ) صف.
رک : دو پلڑی. زمانۂ موجودہ کی یونیورسٹی کی جھجے دار طرہ والی کشتی نما دو پڑلی ٹوپی. (۱۹۲۵ ، مضامینِ عظمت ، ۲ : ۵۱). [دو + پڑلی ، پلڑی (رک) کا مخرب].

---پُشت کی امث.
برسوں کی ، پرانی. ان سے تو دو پُشت کی آشنائی تھی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۴۴).

---پُشتہ (---ضم پ ، سک ش ، فت ت) صف.
دورُخہ ، دوطرفہ ، دونوں جانب چھپا ہوا (کاغذ) (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [دو + پُشتہ (رک)].

---پُشتہ داب (---ضم پ ، سک ش ، فت ت) امث.
کاغذ کے دونوں رخوں کی چھپائی. (اپ و ، ۲ : ۲۲۳). [دو + پُشتہ (رک) + داب (رک)].

---پُشتہ کرنا ف م.
(طباعت) کاغذ کو ایک رُخ سے چھاپ کر دوسرے رُخ سے چھاپنا ، دورُخا بنانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پلڑا (---فت پ ، سک ل) صف.
دو چادروں یا ٹاٹ کا.

جس پہ تھا چھپر دو پلڑا تھی اٹاری بار کی
ٹاٹ کا پردہ پڑا تھا جس پہ وہ پیخانہ تھا

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۱۵). [دو + پلڑا (رک)].

---پلڑی (---فت پ ، سک ل) امث.
رک : دو پلڑی ٹوپی. عوام ہندو ہوں یا مسلمان شیعہ ہوں یا سنّی دوپلڑی ہی پہنتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۳۹). اف : پہننا ، اوڑھنا. [دو + پلڑا (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---پلڑی ٹوپی (---فت پ ، سک ل ، و مج) امث.
دو یا کپڑوں کی نصف دائرے کی شکل کی ٹوپی جو سر پر چپک جاتی ہے. بریلی ، لکھنؤ اور نواح لکھنؤ میں اس کا بہت رواج ہے. پھر دوپلڑی ٹوپی اور چھ کلیا انگرکھا. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۰). لکھنؤ کے کام کی دوپلڑی ٹوپی جو وہ اس زمانے میں پہنتے تھے ... سر سے چپک جاتی تھی. (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۷۲۹). اف : اوڑھنا ، پہننا ، لگانا. [دو + پلڑی (رک) + ٹوپی (رک)].

---پلکا (---فت پ ، سک ل) مر دو پلکہ. (الف) امذ.
۱. (اَ) ایک قسم کا پتھر جس سے انگوٹھی بناتے ہیں.

دزدیدہ نظر یار کی بھی پڑتی ہے اس پر
ہر اشک مری آنکھ کا ہیرا ہے دوپلکا

(۱۸۸۹ ، دیوانِ سخن ، ۵۶). کلن خاں دوپلکا ایسا بناتے تھے کہ بڑے بڑے معتبر جوہری دھوکا کھا گئے. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنستدان اودھ ، ۱۰۲). (اا) ایک قسم کا نگینہ ، وہ نگینہ جو دو ٹکڑوں کو جوڑ کے بنایا جاتا ہے اُوپر کی بالکل باریک پرت کسی قیمتی پتھر کی ہوتی ہے اور نیچے کی موٹی تہ بلوری شیشے کی ؛ ہیرے کا دوپلکا مصری کے ڈالے سے بھی اسی ترکیب سے بنایا جاتا ہے.

اے جانِ جہاں کم سخنی ختم ہے تم پر
لب بستہ دہن ہے کہ نگینہ ہے دوپلکا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰). یہ ایک انگوٹھی بھی ہے چار ساڑھے چار ماشے اینٹ کی چاندی ہے نگینہ البتہ دوپلکا ہے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۳). (ب) صف. ۱. دو پلکوں والا (پلیٹس). ۲. (اَ) دوپلکا کبوتر ، چنگیرا کبوتر ، ولہ کبوتروں کی ایک قسم کا نام. ان میں بھی ... سیاہ و سفید دو پلکے وغیرہ بھی ہوتے ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۵). (اا) پتنگ جو دو مختلف رنگ کے کاغذوں سے بنائی گئی ہو ، دورنگی پتنگ. ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے ہکا ، کل چڑا دو پلکا ... الغرض تکلیں بڑھ رہی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۷). دوپنا ، کانڑا ، دو پلکہ ... وغیرہ وغیرہ بنا کے ان میں اپنی کاریگری دکھاتے. (۱۹۰۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۵۸). [دو + پلک (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---پلکا پتنگ (---فتب ، سک ل ، فتپ ، ت ، مغ) امث.
دو رنگی پتنگ یعنی پتنگ کا نصف حصّہ ایک رنگ کے کاغذ کا اور

دوسرا دوسرے رنگ کے کاغذ کا بنا ہوا ہو ، چپ ، دوپنا (ا پ و ، ۸ : ۱۳۱)۔ [دو + پلکا (رک) + پتنگ (رک)]۔

---پلکا لڑانا محاورہ۔
رک : (مرغ بازی) دو پلکا کرنا۔

ہے کوفتی اور لڑتی ہیں ! ک تُرک سے آنکھیں
مرغِ دلِ بیتاب کا لڑاؤ دوپلکا

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۳۳)۔

---پلکا کرنا محاورہ۔
(مرغ بازی) مرغ کے پپوٹے کو اُوپر اُٹھا کر ریشم کے تار سے ٹانکا دے کر باندھ دینا تا کہ آنکھ نہ چھپ سکے ، لڑنے میں زخمی ہو کر جب مرغ کی آنکھ بند ہونے لگتی ہے تو اس وقت یہ عمل کیا جاتا ہے(ا پ و ، ۸ : ۱۱۸)۔

---پلّہ (---فت پ ، شد ل بفت) صف ؛ سر دوپلا۔
۱. **دو یا زیادہ لکڑوں والی چیز ؛ انگرکھے کے دونوں دامن یا قینچی وغیرہ کے دونوں پرت.** تم کو ابھی دوپلے باقی ہیں اور میں دونوں پانچوں کی کلیاں لگا بھی چکی۔ (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۶۲) ۔
۲. **دو پرتوں کی مضبوط چادر یا ٹاٹ وغیرہ.** یہ جال دوپلہ کا ہوتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۲۹)۔ [دو + پلہ (رک)]۔

---پلّی (---فت پ ، شد ل) امث۔
۱. رک : **دو پلڑی.** ایک ٹوپی ہے تو اُس میں بھی جُدا جُدا وضع ہیں دوپلی ، چار گوشہ ... برجی۔ (۱۸۶۹ ، چند پند ، ۹)۔ سر پہ نکّے دار دوپلی جمائے ڈھاٹا باندھے چلے آتے ہیں۔ (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۶۰)۔ ۲. **دو پرتوں کی مضبوط چادر یا ٹاٹ وغیرہ.** کوئی عورت سر پَ کی دوپلی راوٹی ڈالے ... دروازہ پر پردا تانے پلنگ پر بیٹھی تھی۔ (۱۹۱۵ ، حورِ عین ، ۲ : ۹)۔ [دو + پلا (۱) (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

---پلّی ٹوپی (---فت پ ، شد ل ، و مج) امث۔
رک : دو پلڑی ٹوپی. دوپلی ٹوپی سادی کامدانی کی پہنی۔ (۱۹۱۳ ، محلِ خانۂ شاہی ، ۷۸)۔ سر پر دو پلی ٹوپی ... اور بغل میں ... سارنگی دبی ہوتی۔ (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۱۱)۔ اف : اوڑھنا ، پہننا۔

---پلّیا (---فت پ ، شد ل بکس نیز سک ل) صف۔
دو مضبوط چادروں یا ٹاٹ وغیرہ کا بنا ہوا ، کھپریل کی وضع کا دو طرف ڈھلوان بنا ہوا چھپّر وغیرہ ؛ دوپلے والا۔ اونچے اونچے بیل پائے یا کھمبے لکڑی کے کھڑے کر کے ان پر بھاری اور طویل چھپّر دو پلیا ڈالتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۵۵)۔ [دو + پلی (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر]

---پلّیا ٹوپی (فت پ ، شد ل بکس نیز سک ل ، و مج)امث۔
رک : دوپلی ٹوپی۔ سر پر دوپلیا ٹوپی اوڑھے زینہ کے پاس کھڑا ہوا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۶۹)۔ [دو + پلیا (رک) + ٹوپی (رک)]۔

---پلّیا چھت (---فت پ ، شد ل بکس نیز سک ل ، فت چھ) امث۔
کھپریل کی وضع کی دو طرف ڈھالو بنی ہوئی چھت(ا پ و ، ۱ : ۱۰۸)۔ [دو + پلیا + چھت (رک)]۔

---پلّیا دَرْوازَہ (---فت پ ، شد ل بکس نیز سک ل ، فت د ، سک ر ، فت ز) امذ۔
رک : **دوپلا دروازہ** (ا پ و ، ۱ : ۳۷)[دو + پلیا + دروازہ (رک)]۔

---پَن (---فت پ) امذ۔
دوئی ، دو ہونا ، جدا ہونا۔ میں پن لے کر دیکھے دھائے۔ دو پن تیں وہ کیونکر پائے۔ (۱۹۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۲))۔ جی فانی فی اللہ ہوئے وہ دو پن کیوں بھی جونے ۔ (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ورق ۲۸ الف)۔

انا نور من نور ہے دنیا
او دو پن سے یک پن کی صورت بنا

(۱۸۱۵ ، مثنوی سمجھ دیکھ (انا اللہ شطاری) ، ۲)۔ دو گھڑوں میں دو پن (دوپنوں) کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۶)۔ [دو + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَنا (---فت پ) امذ (قدیم)
دوئی ، دو ہونا ، غیریت ، شرکت ، جدا ہونا۔ ایسا ذات دو نے بغیر یکسو۔ (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقایق ، ۶۹)۔ محمد کوں نہیں مانیا سو او کافر ہے ، وے ایسے دوست کا دو پنا نہیں سہیا۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) (ق)) ، ۳۹۱)۔

اس دو کوں نہ یعنی دو کیا جانے
اس دو میں نہ دوپنا دیا جانے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷۶)۔ غیرت کا معنی دوپنا ہے۔ (۱۷۹۹ ، نوراللہ شاہ ، تجلیاتِ ستۂ نوریہ ، ۳ : ۷۱)۔ من سے دوپنے کی دبدھا بھاگی اور تریا کی ادویت اوستھا آگئی۔ (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۱۳)۔ [دو + پن (رک) + ا ، زائد]۔

---پَنّا (---فت پ ، شد ن) امذ۔
کنکوے کی ایک قسم جس کا ٹپ کے دونوں سروں پر پان بنے ہوئے ہیں جس کا رنگ کنکوے کے رنگ سے مختلف ہوتا ہے۔

پتّے کے مول کا بھی دو پنا ہے خوش نگر
ڈیوڑھ بھی ابلقے کو چڑاتا ہے بار بار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۳)۔ بعض شوقین اپنے ہاتھ سے بڑی بڑی کاریگری اُن میں کر کے بناتے تھے کنکوا دوباز ، دوپنا ، کانڑا ، دوپلکہ ، چڑا ، پربون دار ... لل دما ، بگہ وغیرہ۔ (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۵۸)۔

---پَنْتھی (---فت پ ، سک ن) امث۔
ایک وضع کی دہرے خانے کی جالی جس کی عورتیں اکثر کُرتیاں بناتی ہیں۔ دوپنتھی (ایک وضع کی دہرے خانہ کی جالی) (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۳)۔ [دو + پنتھی (رک)]۔

---پورے سلام کے لیے اُٹھا لینا محاورہ.
سلام کرنا ، سلام کے لیے ہاتھ اُٹھانا. یہ کون شخص تھا جس کی تمکنت نے اسے اتنی اجازت نہ دی کہ کھڑے ہو کر دو پورے سلام کے لئے اُٹھا لیتا. (١٩٨٣ ، زمین اور فلک اور ، ١٢٣).

---پَہَر (---فت پ ، ہ نیز سک) امث.
١. (اُ) دن کے بارہ بجے کا وقت جب آفتاب نصف النہار پر ہوتا ہے ، دن کا درمیانی حصہ.

> کہ یک روز تھے جہاز پے سب یہ یار
> جو دوپہر کے وقت ہوا اند کار

(١٩٠٩ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ٢٠).

> عجب ہے سہر سے اوس شوخ کے وصال کا وقت
> وہ دوپہر کہ جو مخصوص ہے زوال کا وقت

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٨١). مئی کی دوپہر پروفیسر نیّر مسعود کی بیٹھک انیس اشفاق نوجوانوں کا دستہ لے کر آن پہنچے. (١٩٨٠ ، زمین اور فلک اور ، ٧٣). (اا) (مجازاً) انتہائی عروج کا زمانہ (جس کے بعد ہی زوال شروع ہو جاتا ہے). پہلے اس کے لیے ہم کو اس زمانے پرنظر ڈالنی چاہیے جب آفتابِ اسلام کی دوپہر تھی. (١٩٠٤ ، مقالاتِ شبلی ، ١ : ٢٣٩). ٢. ایک پہر کا دوگنا وقت یعنی چھ گھنٹے ، مقدارِ وقت.

> جو ہوئی رات آدھی بجھے دوپہر
> خبردار یاراں ہوئے بے خبر

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢٥١) اول دوپہر رات گزرے تسرے پہر میں تسری گھڑی کو اُٹھنا. (١٧٩٩ ، نوراللّٰہ ، تجلیاتِ ستہ نوریہ ، ٣٠).

> ٹھہرو لاشہ اُٹھے تو جانا
> جھگڑا ہے اور دوپہر کا

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٣٥). سچ پوچھیے تو یہ دوپہر کی رات بھی بہت ہے (١٩٣٦ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ١٣١). ٣. (مجازاً) تھوڑی دیر.

> کسی کی ایک طرح سے بسر ہوئی نہ انیس
> عروجِ مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا

(١٨٧٤ ، انیس (مہذب اللغات)) ٤. ایک قسم کا پھول (ماخوذ : جامع اللغات). [دو + پہر (رک)].

---پَہَر آنا محاورہ نیز ف م.
دن کے بارہ بجے کا عمل ہونا ، آفتاب کا خطِ نصف النہار پر آنا ، آدھا دن گزر جانا ، دوپہر ہونا.

> کیونکر نہ جوانی میں ہو ہم کو غم پیری
> دن ڈھلنے لگا سہر بس اب دوپہر آئی

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٢٥٠).

---پَہَر باجنا / بَجنا محاورہ.
دوپہر کی توپ چلنا یا گھنٹا بجنا ، آدھا دن ہونا ، بارہ بجنا.

> اے روزِ فراق نیم جاں ہوں
> تیری ابھی دوپہر بجی ہے

(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ١٦٩).

> ہنوز اس کے دیکھنے سے سیری مگر
> تھی ایسے میں باجے ہیں دوپہر

(١٨٦٠؟ ، گلشنِ سہہ وشان ، ٣٣). لو ، وہ دوپہر بجی ، بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے. (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ١٦).

---پَہَر پر آنا محاورہ.
(ہیئت) کسی رصدگاہ کے خطِ نصف النہار پر سے کسی جرمِ فلک کا گزرنا ، عبورِ قمر (پلیٹس).

---پَہَر پہلے م ف.
صبح کے وقت ، دوپہر سے پہلے ، رات کے بارہ بجے سے لے کر دن کے بارہ بجے تک کا وقت ، قبلِ زوال (پلیٹس ؛ جامع اللغات)

---پَہَر چکر (---فتپ ، سک نیز فتہ ، فتچ ، ک بشد) امذ.
(ہیئت) عرضِ بلد (جامع اللغات). [دو + پہر + چکّر (رک)]

---پَہَر ڈھلنا محاورہ نیز ف م.
زوال کا وقت ہونا ، دن ڈھلنا ، دوپہر کا وقت گزرنا.

> یار سے وعدہ ملاقات کا ہے بعدِ زوال
> دوپہر آج کسی طرح نہیں ڈھلنے کی

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١٥٣).

> پھیلتی دھوپ کا ہے روپ لڑکپن کی اُٹھان
> دوپہر ڈھلتے ہی اُترے گا یہ چڑھتا پانی

(١٩٣٨ ، سریلی بانسری ، ٩٠).

---پَہَر ڈھلے م ف.
دوپہر ڈھلنے کے بعد ، زوال کے وقت ، دن ڈھلے ؛ تیسرے پہر کو. صبح سے دوپہر ڈھلے تک جو جمع ہو بادشاہ کے خزانے میں جاتا. (١٨٨٧ ، سخندانِ فارس ، ٢ : ١٣٥).

---پَہَر رات (---فت پ ، سک نیز فت ہ) امث.
نصف شب ، آدھی رات.

> دوپہر رات جب گزری تھی ڈولی پر ڈولی پھر اُترتی تھی

(؟ ، شوق (مہذب اللغات)).

> دوپہر رات آ چکی حیلہ بہانہ ہو چکا
> اور سنی مل چکے گیسو میں شانہ ہو چکا

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٨). اف : آنا ، گزرنا. [دو + پہر + رات (رک)].

---پَہَر سے دوپَہَر م ف.
ایک دن ، چوبیس گھنٹے کی مُدّت. دوپہر سے دوپہر ہُوئے چوبیس گھنٹے ہو گئے اپنے اپنے طور پر سب ہی نے سمجھایا مگر اس اللہ کی بندی نے نوالہ نہ توڑا. (١٩١٥ ، گردابِ حیات ، ٣٨).

---پَہَر کَرنا محاورہ.
دوپہر کا وقت کر دینا ، اتنی دیر کرنا کہ دوپہر کا وقت آ جائے ، دن کے بارہ بجانا.

وہ صبح کو آئے تو کروں باتوں میں دوپہر
اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا ڈھل جائے تو اچھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۵).

---پَہَر کی توپ چُھٹنا (چُھوٹنا) محاورہ.
پہلے زمانہ میں رواج تھا کہ بارہ بجے دوپہر کو توپ سر کی جاتی تھی ، دن کے بارہ بجنا ، آدھا دن گزرنا.

ڈھلنے کو ہے پہر نوجوانی
چھٹنے پہ ہے توپ دوپہر کی
(۱۸۸۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۱۱).

---پَہَر کی چیل سف.
وہ لڑکا یا شخص جو دوپہر کے وقت اِدھر اُدھر مارا مارا پھرے (ماخوذ : نوراللغات).

---پَہَر لگنا محاورہ.
وقت گزر جانا ، دیر ہو جانا.

سینے سے لگ جاؤ میرے اک پہر کو آئے ہو
باتوں ہی باتوں میں دیکھو دوپہر لگ جائے گی
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹۰).

---پَہَر ہونا ف ل.
۱. دوپہر کا وقت ہونا. دوپہر ہونے والی تھی اور شبیر چل چل کر تھک گیا تھا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۲۵). ۲. آدھا دن گزر جانا ؛ (مجازاً) بہت دیر ہو جانا. مجھے انتظار کرتے کرتے دوپہر ہو گئے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۷۴).

---پَہری (---فت پ ، سک ہ).(الف) امذ نیز است.
۱. ایک پھول جو اکثر دوپہر کے وقت کھلتا ہے.

دھوپ میں غم کی تازگی ہے اسے
دل نہیں ہے گلِ دوپہری ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۱۱).

رابیل ، تگر اور مولسری ، مدمالت ، بیلا اور سمن
دوپہری ، گیندا ، گل لالہ ، نافرماں ، کرنا ، بان مدن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸).

سُرمہ گوں ابر سے آتا ہے نظر عرشِ بریں
گلِ دوپہری کے پھولوں سے لہکتی ہے زمیں
(۱۹۱۳ ، اکسیرِ سخن ، ۳۵). پگڈنڈی کے دونوں طرف دوپہری کھلی تھی. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۷۶). ۲. دوپہر کا وقت جبکہ سورج سر پر ہوتا ہے ، دوپہر.

اس دوپہری میں کہاں مرغے لڑانے جائے ہے
چھوڑتی ہے چیل بھی اِس وقت انڈا دھوپ میں
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۹۹). ۳. دوپہر کے وقت بجنے والی نوبت ، دوپہر ہونے کا اعلان (ماخوذ : علمی اردو لغت). (ب) م ف. دوپہر میں ، دوپہر کے وقت ، دھوپ میں ، دن کے بارہ بجے.

دوپہر اکیلی کیا دکھ بھرت سوں
پیا کی جستجو بن بن کرت سوں

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۷). [دوپہر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پَہری بجنا محاورہ.
دوپہر کی نوبت بجنا ، پرانے زمانے میں دوپہر گزرنے پر امیروں کے گھروں پر نوبت بجا کرتی تھی (علمی اردو لغت).

---پَہری چیل (---فت پ ، سک ہ ، ی مع) امث.
رک : دوپہر کی چیل. فیروزہ خانم جانے دو دوپہری چیل کو چلّانے دو ، مجھے بدخواب نہ کرو ، آتی ہوئی نیند خراب نہ کرو. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۹). [دوپہری + چیل (رک)].

---پَہرِیا (---فت پ ، سک نیز فت ہ ، کس ر).(الف) امذ.
۱. ایک پھول جو اکثر دوپہر میں کھلتا ہے ، پودا اس کا دو گز بلند ہوتا ہے جس پر سرخ سیاہی مائل اور سفید و زرد رنگ کے دو انچ لمبے پھول لگتے ہیں. اور جوہی و سیوتی ، انار ، دوپہریا ... اور اقسام اقسام طرح کے جو کچھ پھول چھوٹتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۹).

مدھ مالتی ، ناگیر اور مولسری کرنا
دوپہریا داؤدی ، گلچین کنھل برنا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۸). دوپہریا گول مگر چھوٹا ہوتا ہے ہمیشہ پھلتا ہے نیم روز میں کھلتا ہے اس کا پودا دو گز بلند ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۵). ۲. دوپہر کا وقت. کنکوے کے شوقین ٹھیک دوپہریا میں جِنوں کی مسجد کو جا رہے تھے. (۱۹۱۰ ، انقلابِ لکھنو ، ۱ : ۴). لیچیاں چھونا بھی نہیں ، کھانسی ہو جائے گی. لہذا میں گرمیوں کی سنسان دوپہریا میں سرخ سرخ لیچیوں سے لدے ہوئے پیڑوں کے نیچے کھیلا کرتی. (۱۹۵۰ ، یاد کی اک دھنک جلے ، ۳۹). ۳. بچہ جو دوپہر کو پیدا ہو (جامع اللغات). (ب) سف. دوپہر کا (جامع اللغات). [دوپہری بہ ا ، لاحقۂ نسبت].

---پَہَرِیا مَنانا محاورہ.
دوپہر کے وقت دھوپ سے آ کے سایہ میں بیٹھنا. بدھو نثر اس مقام پر پہونچے جہاں پادری صاحب اور خلیفہ اور اُن کے دوست دوپہریا مناتے تھے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۹۳).

---پَہلُو (---فت پ ، سک ہ ، و مع) صف.
دو رُخا ، دو کنارے والا. کوئی ہیرا بڑا ہوتا ہے اور کوئی چھوٹا کوئی چو پہلو اور کوئی سہ پہلو اور کوئی دو پہلو یہ کسی نے گھڑ کر تو نہیں رکھے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۳۱۴). [دو + پہلو (رک)].

---پَہیا (---فت پ ، کس مع ہ ، شد ی) امذ ا م دو پہیہ.
سواری یا باربرداری کی وہ گاڑی جس میں صرف دو پہیے ہوں ، رِیڑی ، بگھی وغیرہ. دو پہیہ ایک صندوق نما سواری تھی جس میں دو پہیے لگے ہوتے تھے اور ایک گھوڑا کھینچتا تھا. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۱۸). آپ اسے اپنے دو پہیے یا بگھی میں نکالتے ہیں. (۱۹۶۷ ، یماق ، مارچ ، ۳۵). [دو + پہیا (رک)].

---پیازہ (---کس پ ، فت ز) امذ ؛ =دوپیازا.
(طباخی) کتری ہوئی پیاز بطور ترکاری ڈال کر پکایا ہوا گوشت ، کچی پیاز ڈال کر پکایا ہوا گوشت چونکہ اس کے ساتھ گھی میں بھنی ہوئی پیاز بھی ڈالی جاتی ہے اس لیئے دوپیازہ کہلاتا ہے
خے دوپیازے اور قلیے تمامی   اتاریں ہاتھ جن اوپر سلامی
(۱۷۸۴ ، مثنوی درخوان نعمت (مثنویات حسن ، ۱ : ۲۷۱)). قلیہ قورمہ دوپیازا جو چاہیے کھاتے ہیں (۱۸۳۵ ، بالی گاٹ ، ۱۳۵). گوشت پکانے کے بیسیوں طریقے رائج ہیں...قیمہ دوپیازہ، کلیجی، گردہ (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۴۳). [دو + پیاز (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---پیالے پی تو لیں حَرَمزدگی تو پیٹ میں ہے کہاوت.
دل میں کھوٹ ہے ، پھر بھی فائدہ اٹھاتے ہیں (علمی اردو لغت).

---پیچ / پیچَہ (---ی مج/سک چ نیز فت) امذ ؛ =دوپیچا.
(سپہ گری) کشتی کے ایک داؤ کا نام جس میں حریف کے پیچھے آ کر ٹانگ کا اڑنگا لگا دیتے ہیں اور گھٹنے کے جوڑ پر گھٹنا مار کر گراتے اور گردن پر چھری کا وار کرتے ہیں. چنانچہ دوپیچ بانٹ اور کیلی سے کشتی نکلی (۱۸۸۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۹). بائیں طرف کے تیرہ پیچ یہ ہیں : چورنگا ، دوپیچہ ... پنکوڑا (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۶۳). جس وقت دشمن دوپیچا کرنے کے لیئے اپنی چھری دوسرے کی چھری پر رکھے تو چاہیے کہ اپنی چھری دشمن کے سیدھے ہاتھ پر سے اتار کے اپنے دستِ راست کی کلائی پھیر کے اپنی چھری اس کے ہاتھ پر رکھدے (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۸۳) اف : کرنا. [دو + پیچ (رک) + ا/ہ ، لاحقۂ نسبت].

---پیچہ پٹکا (---ی مج ، فت چ ، پ ، سک ٹ) امذ.
دو تہی پٹکا ، چنی ہوئی چادر یا دوپٹا. دوپیچہ پٹکا کمر سے بندھا ہوا ، جوتا زردوزی چڑھا ہوا (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۹ ، الف). [دو + پیچہ (رک) + پٹکا (رک)].

---پیرا (---ی لین) صف.
۱. (کنواں) جس سے بیک وقت دو چرسوں سے پانی نکالا جا سکے. کنواں ایک پیرا اور دوپیرا اور چوپیرا ہوتا ہے (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۳). ۲. دو پایہ ، دو پانو کا ؛ (مجازاً) انسان. کسی علم الحیات کے ماہر نے اس غریب دوپیرے کو حیوان خندہ زن کے خطاب سے یاد فرمایا ہے (۱۹۲۱ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۷۲). [دو + پیر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---پیسا بھر م ف.
(بقدر مقدار) تھوڑا سا ، بہت کم. علاج اس کا یہ ہے کہ لہسن دوپیسا بھر سرخ مرچ دوپیسا بھر دونوں باریک پیس کر گھوڑے کو کھلائیں (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۴).

---پیسے اللہ کے نام اُٹھانا محاورہ.
تھوڑی سی خیرات کرنا ، کسی محتاج کو اللہ کے نام پر دو پیسے یا چند پیسے دینا (مہذب اللغات).

---پیسے پیدا کرنا محاورہ.
تھوڑی سی کمائی کرنا ، تھوڑا بہت کما لینا. میں اپنے بچے کو کسی کارخانے میں بٹھا دوں کہ وہاں کوئی پیشہ سیکھ لے کہ ...اپنے دو پیسے پیدا تو کر لے گا (۱۹۰۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۷).

---پیسے ڈولی (ہے) فقرہ.
اردو روز مرہ میں اس کلمے سے کسی مقام کے فاصلے کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے رقم کی مقدار جتنی کم بتائی جاتی ہے اتنا ہی فاصلہ مراد لیا جاتا ہے. زیادہ دور نہیں دو پیسے ڈولی ہے (۱۹۵۰ ، اُردو ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۳).

---پیسے ڈولی سے چار پیسے ڈولی ہے فقرہ.
بہت کم فاصلہ ہے ، معمولی فاصلہ ہے یعنی اتنا نزدیک ہے کہ ڈولی کا کرایہ صرف دو یا چار پیسے لگتا ہے (علمی اردو لغت).

---پیسے سیر (---ی لین ، ی مج) امذ نیز صف.
بہت سستا. اس وقت دو پیسے سیر آٹا بکتا تھا (۱۹۳۵ ، ریزۂ مینا ، ۵۱). [دو + پیسا (رک) + سیر (رک)].

---پیسے کا سیر بھر کر دینا محاورہ.
۱. تھوڑی سی مقدار کو بہت زیادہ بتانا (جامع اللغات). ۲. تھوڑی سی بیماری کو بہت زیادہ کر دینا.
پرہیز اپنا اوپی بنفشہ نے توڑ کے
دو پیسے بھر کا سیر بھر آزار کر دیا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۲).

---پیسے کمانا محاورہ.
معمولی کمائی کرنا ، تھوڑا سا کمانا.
جب نہ دو پیسے کمانے کی ہو تدبیر کوئی
نا ک میں کوڑیا خانم نہ کرے تیر کوئی
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۸۱).

---پیسے کی چیز فقرہ.
بہت کم قیمت ، گھٹیا قسم کی ، معمولی چیز. دو پیسے کی چیز کے انہوں نے چار پانچ روپے بتائے (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گرداب حیات ، ۶). جنم بھر کوئی دو پیسے کی چیز لا کر ہاتھ پر نہیں رکھی (۱۹۵۸ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۳۱).

---پیکر (---ی لین ، فت ک) صف.
۱. دو شکلوں کا ، دوہری ، دو دھاری (تلوار وغیرہ) ؛ (مجازاً) آسمان کا تیسرا برج جوزا جو دو آدمیوں کی شکل کا ہے.
آسمان حسن اگر تجکو کہوں شایاں ہے
مہر و مہ رخسار ہیں برج دو پیکر چھاتیاں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۳).
کٹ جائے زباں اور نہ بیاں ہو سکیں جوہر
مشہور ہے کونین میں یہ تیغ دوپیکر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۴۳).

ترا دشمن نہ ان آفات کے صدمے سے جانبر ہو
بچے ان سے تو اس کا سر تری تیغِ دوپیکر ہو
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۰۱). ۲. دو ٹکڑے ، دو حصہ ، پارہ پارہ.
اس کی برقِ تیغ اگر ہو روزِ میدان اوج گیر
ایک لمحے میں نظر آئے دوپیکر آسمان
(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۴۴). [دو + پیکر (رک)].

---پیکَرا (---ی لین ، فت ک) امذ.
برج جوزا کے ستاروں کا مجموعہ (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۶۳). [دو + پیکر + ا ، لاحقۂ صفت].

---پَیَّہ (---فت پ ، شد ی بفت) صف.
رک : دوپہیہ. بچاری کو اس سے پہلے کبھی دوپیّہ میں بیٹھنے کا اتفاق نہ ہوا تھا. (۱۹۰۸ ، مخزن ، مئی ، ۵۱). [دو + پیّہ (رک)].

---پہار امث (قدیم).
رک : دوپہر. چونکہ آفتاب کوں دوپہار کے وقت دیکھیے تو اس طرف میں نظر نہیں چڑ سکتی. (۱۶۶۵ ، جہ سرہار ، ورق ، الف ۹). [دوپہر (رک) کا قدیم املا].

---پھاڑ صف.
(نباتیات) دو جز کا ، دو ٹکڑے ، جو نیچے تک یا اس کے قریب تک دو حصوں میں پھٹا ہوا ہو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دو + پھاڑ ، پھاڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---پھانک (---مغ) صف (قدیم).
دو ٹکڑے ، پارہ پارہ.
جن کی انگلی کے اشارے سے چندر
ہو گیا دو پھانک نیلے چرخ پر
(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۲). محمدؐ کے انگلی کے اشارے سے چاند ... دو پھانک ہوا (۱۸۹۸ ، ہدایت نامہ (میر محمد حیات) ، ۲۰). ف : ہو جانا ، ہونا. [دو + پھانک (رک)].

---پَھڑْکا (---فت پھ ، سک ڑ) صف.
دو مضبوط ٹاٹ یا موٹے پردہ کا بنا ہوا ، دو پرتوں کا. ایک دو پھڑکا چھپر ڈال لیا. (۱۹۳۳ ، گھر گرہستی ، ۲۵). [دو + پھڑکا (رک)].

---پَھلی (---فت پھ) صف.
وہ اراضی جس میں دو فصلیں پیدا ہوں ، دو فصلی (ا ب ۶/۲ : ۶۶). [دو + پھل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---پُھول چڑھانا / رَکھنا محاورہ.
قبر پر بہ نظرِ ثواب کچھ پھول رکھنا.
اب کوئی بہرِ فاتحہ آنے کو نہیں ہے
اے گل کوئی دو پھول چڑھانے کو نہیں ہے
(؟ ، عشق (مہذب اللغات)). کسی نے دو پھول بھی قبر پر نہ رکھے کسی نے فاتحہ بھی نہ پڑھا (۱۸۹۹ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۳۰۹).

---تا. (الف) صف.
۱. جھکا ہوا ، منحنی ، کبڑا ، دہرا ، تہہ کیا ہوا.
ہم سایۂ بتاں نے کیا قد مرا دوتا
اس مدعا پہ طرۂ خمدار دال ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، کد ، ۲۳۴).
پیدا ہے یہ معنی میرے ہونے سے نہ ہونا
اس قدِ دوتا اپنے سے میں صورتِ لا ہوں
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۸۹). عدا رسیدہ جو عبادات سے دوتا ہو گیا تھا ۔ جس کی کج روی ، کج کلاہی کو جھوٹی ہوئی محسوس ہوتی تھی. (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۳۱۳). ۲. بل کھائی ہوئی ، خمدار ، الجھی ہوئی (زلف کے لیے مستعمل).
دم بدم رکھتا ہوں اس زلفِ دوتا کا اشتیاق
ہے مرے ہر اندنوں میں کس بلا کا اشتیاق
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۹۶).
گیسوئے دوتا شانہ سے سلجھا گئی زہرا
جو نور نہ دیکھا تھا وہ دکھلا گئی زہرا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۲ : ۱۳۶).
عشق پرسوز نہیں عقل جنوں خیز نہیں
تابِ رخسار و خمِ زلفِ دوتا آج بھی ہے
(۱۹۴۹ ، حرفِ تمنا ، ۱۳). ۳. دو عدد ؛ (مجازاً) دوئی رکھنے والا ، ایک سے زیادہ.
وحدت میں دوئی کا ذکر ہے کیا تو اور نہیں میں اور نہیں
ہوں چشمِ دوبیں میں لاکھ دوتا تو اور نہیں میں اور نہیں
(۱۸۷۸ ، سخنِ بیمثال ، ۷۰).
وہ مشرک ہے اس کو دوتا جو کہے
جو احول ہو وہ ایک کو دو کہے
(۱۹۰۰ ، امیرمینائی ، مثنوی عاشقانہ (سہ ماہی اردو ، اکتوبر / ۱۹۶۰ ، ۱۶)). ۴. دو دھاگوں کا بنا ہوا کپڑا (پلیٹس). ۵. دوگنا ، دوچند ؛ (مجازاً) مستحکم ، مضبوط. اس سرحد کے افسر وہی کامیاب ہوتے ہیں جو انسانیت کے رشتۂ اتحاد کو مضبوط دوتا کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۶). (ب) امذ. ۱. مردِ سخن چیں ، غماز ، عیب نکالنے والا.
نوید سربلندی دی منجم نے تو میں سمجھا
سگانِ دہر کے آگے دوتا ہونے کا وقت آیا
(۱۹۵۸ ، اختر ژہری چند) کفر و ایمان ، ۳۳). ۲. ایک قسم کا دو تارا ؛ نفیس کپڑا (جامع اللغات). [دو + تا (رک)].

---تار امذ.
ستار کی قسم کا ایک باجا (فرہنگِ عامرہ). [دو + تار (رک)].

---تارا / تارہ (---/فت ر) (الف) امذ.
۱. دو چکاریوں والا ستار کی قسم کا ایک ساز ، ایک قسم کی چھوٹی سارنگی جس میں دو تار ہوتے ہیں.
ہوئے قرباں تیری تان پر تجھے
طنبورا سرمنڈل ، جنتر ، دوتارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶).

اچھے گانے کی طرف اب ہے مرا کان لگا
کون ایسا ہے کہ دے جلد دوتارے کو بجا

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۳۳)۔ تیمور نے ... کہا کہ بیگم دو تارے پر کچھ گاؤ۔ (۱۸۹۸ ، سوانح عمری امیر تیمور و حمیدہ بیگم ، ۲۱)۔ اس نے اپنی بے نور آنکھیں بند کر لیں اور دوتارہ بجانے میں مصروف ہو گیا۔ (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۸۰)۔ ۲. **شال کی ایک قسم۔**

کمر کا تار ہور یک زلف کا تار
لے دونو دل میں بُنتا ہوں دوتارا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۴)۔ (ب) صف۔ **دو تار کا ، دو تار کا بنا ہوا ، دوہرا۔** چینی کا دوتارہ قوام بنا کر اس میں ڈال دیں اور چولہے پر چڑھا دیں۔ (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۳۶)۔ اون کو کھول کر دوتارا کرکے کسی زیل پر لپیٹ لو۔ (۱۹۳۶ ، کڑھت کی قسمیں ، ۱۰)۔ اف : بجنا ، بجانا ، کرنا۔ [دو + تارا / تارہ (رک)]۔

---تاری است۔

رک : **دو تارا (الف) معنی نمبر ۱۔**

نبی صدقے قطبا ریجھانے کے تائیں
بجاتا ہے تانا دوتاری عجائب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۲۵)۔ [دو + تار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---تاری پَیمک (---ی لین نیز مع ، فت م) است۔

وہ پیمک (زری ٹوپی) جس کے تانے میں دونوں کوروں پر بادلے کا تار ڈالا گیا ہو جس سے وہ چمک دار اور دیداروُ ہو جاتی ہے (اب و ، ۲ : ۲۰۰)۔ [دو + تاری + پیمک (رک)]۔

---تاری چھلَنگا (---کس جھ ، فت ل ، مغ) امذ۔

رک : **دو بندی جھلنگا** (اب و ، ۱ : ۱۸۲)۔ [دو + تاری + چھلنگا]۔

---تال امذ۔

(موسیقی) تال کی ایک قسم ، روپک۔

تیری ٹھوکر ہے قیامت رقص میں زہرہ جبیں
بیچ میں دو تال کے دہشت سے اسکی سم ہوا

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۳۰)۔ ابتدا میں خاص تال سات ہے ... (۳) روپک تال یعنی روپک یا دوتال۔ (۱۹۳۹ ، تحفۂ موسیقی ۳ : ۲)۔ [دو + تال (رک)]۔

---تالَک (---فت ل) صف۔

(جراحی) ایک آلہ جو کان ، ناک اور تالو سے کنکر وغیرہ نکالنے کے کام آتا ہے۔ تال اوزار دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک دو تالک جس کے دونوں کنارے بھِل کے تال یعنی تالوں کی طرح اور ایک تال اس کی دوسری طرف بھِل کے تال کی مانند ہوتی ہے۔ (؟ ، استاد جراحی ، ۱۷)۔ [دو + تال (رک) + ک ، لاحقۂ صفت]۔

---تاوا امذ۔

سیدی کبوتروں کے ساتھ دو چکر کاٹنے والا کبوتر (اب و ، ۸ : ۱۳۱)۔ [دو + تاوا (رک)]۔

---تاوی صف۔

(پتنگ بازی) وہ پتنگ جو دو تاو پر بنی ہوئی ہو ، کاغذ کے پورے دو تاو جوڑ کر بنائی جانے والی پتنگ۔ بڑے بڑے پتنگ ، دوتاوی اور سہ تاوی تکلیں ڈور کی پرخیاں لے کر شاہی پتنگ باز پہنچ گئے۔ (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۲)۔ [دو + تاو + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---تاہ / تاوْ (---/ و مج) صف۔

دو دھاگوں کا بنا ہوا ؛ دہرا ؛ خمیدہ (جامع اللغات)۔ [دو + تاہ - تاو (رک) کی متبادل صورت]۔

---تاہی۔ (الف) است۔

۱. **وہ کُرتہ جو قبا کے نیچے پہنتے ہیں** (جامع اللغات) ۲. **کپڑا جس کے نیچے استر ہو۔** دوتاہی۔ یہ جامہ چھے گز چار گرہ ابرہ ، اور چھے گز استر میں تیار ہوتا ہے۔ چار گرہ بند اور نو گرہ گوٹ میں صرف ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۰)۔ (ب) صف۔ **دوہرا ، ڈبل۔** دوتاہی ریع کو ڈبل کینڈ کوارٹن بولتے ہیں۔ (۱۸۶۹ ، مطالبات بخار (حاشیہ) ، ۱۰)۔ [دو + تاہ - تہہ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---تائی است۔

رک : **دوتاہی۔** نیک اندیشوں اور سچے کارگزاروں نے چاہا کہ ان کے درمیان یک جہتی رہے اور دوتائی نہ ہو۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۷۳)۔ [دوتا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---تَحتانی (---فت ت ، سک ح) صف۔

(نباتیات) خلیے کے دو زیریں حصے یا ڈنٹھل کا وہ دوہرا سِرا جس میں پھول یا پتا لگتا ہے۔ دوتحتانی اگلے ثمن سے پہلا پتا یا پیچ پتا بنتا ہے۔ (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۷)۔ [دو + تحت (رک) + انی ، لاحقۂ صفت]۔

---تُخْمَہ (---ضم ت ، سک خ ، فت م) صف۔

دوغلا ؛ حرام زادہ ، حرامی (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [دو + تُخم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

---تلواریں ایک مَیان میں نہیں رَہْتِیں / رَہ سکْتِیں کہاوت۔

دو ہم سروں کا گزارا ایک جگہ نہیں ہو سکتا ؛ دو خودسر آدمی مل کر نہیں رہ سکتے۔ دو تلواریں ایک میان میں نہیں رہتیں اور نہ دو بادشاہ ایک ولایت میں۔ (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳۹)۔

---تَن (---فت ت) صف ؛ امذ۔

دو شخص ؛ دُہرا (جامع اللغات)۔ [دو + تن (رک)]۔

---تُو (---و مع) است۔

دو پرتوں والا کرتہ جو قبا کے نیچے پہنتے ہیں۔

پہنے تو سیر روئی کی جو بنا کر دوتُو
تو بھی ہر گز کم گرمی کی نہیں آتی بو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۹)۔ [دو + ف : تُو - تہہ ، پرت]۔

--- تِہائی (--- کسر ت) صف.
کسی چیز کے تین حصوں میں سے دو حصہ. کل پیداوار کا دوتہائی حصہ انسانی خوراک کے استعمال میں آتا ہے۔ (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۱۰۶). [دو + تہائی (رک)].

--- تَہی (--- فت ت) (الف) امث.
۱. ایک قسم کا دوہرا دو عرض کا موٹا کپڑا جس کے کنارے پیلے سُرخ ہوتے ہیں اور جو دری کے اوپر یا چادر کے نیچے بچھایا جاتا ہے (جامع اللغات). ۲. استر والا کپڑا ، رضائی کی قسم کا دُہرا سِلا ہوا کپڑا جو کاس موسم کے لیے تیار کیا جاتا ہے اور جسے پہنا اور اوڑھا جاتا ہے. چھ مثقال ابریشم اور ایک سیر روئی خرچ ہوتی ہے یک تہی اور دو تہی ہر دو قسم کے فرگل تیار کر لیتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۱). (ب) صف. ۱. استر والے کپڑے سے بنا ہوا. شلوار ... ایک تہی بھی ہوتی ہے اور دو تہی بھی ، بخیہ دار بھی ہوتی ہے اور سادہ بھی. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۱). ۲. دو تہ کا ، دوہرا ، دو پرتوں والا. گویا اوبیلیا دو تہی عضویہ ہے جس میں دو تہیں بیرون ادمہ اور درون ادمہ ہیں. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۳۸). [دو + تہ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

--- تَئی (--- فت ت) امث.
۱. ایک قسم کا کپڑا جو بستر کے بجائے دوہرا بچھایا جاتا ہے اور پنجاب میں اکثر بُنا جاتا ہے (فرہنگ آصفیہ). ۲. (خیاطی) رک : دوتہی (الف) معنی نمبر ۲ (اپ و ، ۲ : ۱۴۴). [دو + تئی ، تہی (رک) کا معرب].

--- تِین (--- ی مع) صف.
دو یا تین ، چند ، کئی. جہاں دو تین بلے وہاں بڑا کھاٹ وہاں بہوت خلل ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۶). دو تین روز تک یہی کیفیت رہی آخر رفتہ رفتہ صبر آگیا. (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۱۹۵). جب سگریٹ کے دو تین لمبے لمبے کش لے چکا تو اچانک اسے جیسے یاد آیا ہو. (۱۹۸۳ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۳۶). [دو + تین (رک)].

--- تہار/تھار صف (قدیم).
دو جگہ ، منتشر ، بکھرا ہوا ، پراگندہ.

گیان تیرا کیوں ہو دوتھار
باناں کیا دیک بچار

(۱۶۴۰ ؟ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۲۱۵)). [دو + تھار ، تہار (رک) کا مخرب].

--- ٹُک (--- ضم ٹ) م ف.
ذرا دیر کو ، تھوڑا سا.

ہستی نے تو دوٹک جگا دیا تھا
پر کھلتے ہی آنکھ سو گئے ہم

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۹). [دو + ٹک (رک)].

--- ٹَکریں (--- فت ٹ ، سک ک بفت ، ی مع) امث.
ایسی نماز جس میں خضوع و خشوع نہ ہو ، بے دلی کی نماز ، جلدی کی نماز ، ایسی نماز جس کے قبول ہونے کی امید نہ ہو (مہذب اللغات). [دو + ٹکر (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

--- ٹکریں مارنا/ہونا محاورہ.
(عور) جلدی جلدی نماز پڑھنا (نور اللغات ؛ جامع اللغات).

--- ٹُکڑے بات کہنا محاورہ.
دو ٹوک بات کرنا ، کھری بات کہنا.

بات بھی کہتے ہے تو دو ٹکڑے
ایسے قاتل سے نہ الفت کیجے

(۱۸۶۰ ، الماس درخشاں ، ۲۴۴). میں تمہیں جانتا ہوں دو ٹکڑے بات کہہ سکوں گا. (۱۹۰۵ ، افاداتِ مہدی ، ۱۸).

--- ٹُکڑے کرنا محاورہ ؛ ف م.
دو حصے کرنا ، دو پارہ کرنا ، توڑنا.

کسی کی چشم میگوں ساقیا جب یاد آتی ہے
تو کہتا ہے مرا دل جام کو کر یار دو ٹکڑے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۰۴).

--- ٹُکڑے کھانے کو مِلنا محاورہ.
کھانے پینے کا معمولی بندوبست ہونا ، غریبی اور افلاس میں زندگی گُزرنا ، مشکل سے گُزر بسر ہونا. ہمارا کردار سر بازار لٹتا ہے اور ہم خوش ہوتے ہیں کہ ہمیں اس کی قیمت میں دو ٹکڑے کھانے کو مل جاتے ہیں. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۸۳).

--- ٹُکڑے ہونا محاورہ ؛ ف م.
دو حصے ہونا ، کسی شے کا کٹ کر یا ٹوٹ کر دو حصوں میں بٹ جانا. اے رستمِ وقت کے! ایسی ہی ایک سیف مار کہ صاف دو ٹکڑے ہو جاؤں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۸).

صفائی سے لگانا ہاتھ قاتل سخت جاں ہوں میں
ذرا اٹکی تو پھر ہو جائے گی تلوار دو ٹکڑے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۰۳).

--- ٹکے کا/کی صف.
بہت کم قیمت ، دو پیسے کا ، گھٹیا ، کمینہ ، کم اوقات. دو ٹکے کی رنڈی اور ہمارے منہ آئے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۰). دو ٹکے کے آدمی ہو کر یہ اکڑفوں میں نے تم جیسے بیسوں نوکر گھر میں رکھے ہوئے ہیں. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۲۳۰).

--- ٹکے کی ہانڈی گئی کُتّے کی ذات پہچانی گئی کہاوت.
تھوڑا سا نقصان اٹھایا لیکن اصلیت جان لی. بس رہنے بھی دو تمہاری شان تو دنیا میں مشہور ہے کہ دو ٹکے کی ہانڈی گئی کتے کی ذات پہچانی گئی. (۱۹۶۵ ، لڑاکا ڈونی ، ۱۱).

--- ٹکیوں میں کام کرنا محاورہ.
صبح سے شام تک کام کرنا (طلوع آفتاب تا غروب آفتاب)

مسلسل مزدوری کرنا. کام چور نہیں ہوں مالک ... آپ جانتے ہیں میں تو دو ٹکیوں میں کام کیے جاتا ہوں. (۱۹۳۳، دانہ و دام، ۱۵۳).

---**ٹَنگا** (---فت ٹ، غ) صف.

دو پایا، دو ٹانگوں والا. (مجازاً) انسان، آدمی. بیخوف کا دردمند دل ان دو ٹنگے جانوروں کو سمجھنے سے قاصر ہے. (۱۹۵۸، روشن مینار، ۱۰۳). پھر ارتقاء کے پُر پیچ مراحل سے گزر کر دو ٹنگا جانور نمودار ہوا. (۱۹۸۳، گردِ راہ، ۲۰۱). [دو + ٹنگ (ٹانگ (رک) کی تخفیف) + ا، لاحقۂ صفت].

---**ٹُوک** (---و مج) صف.

۱. **دو ٹکڑے، دو پارہ.**

جو آیا نزدیک اژدھا چوک کر
سٹیا دو طرف اُس کوں دو ٹوک کر

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۲). ۲. (أ) **طے شدہ، قطعی، فیصلہ کن، حتمی.** میں تو اس انجمن کے بارے میں دو ٹوک رائے رکھتا ہوں. (۱۸۸۸، لکچروں کا مجموعہ، ۱: ۱۲۱). تحلیلِ نفسی نے اس ضمن میں دو ٹوک دعویٰ نہیں کیا. (۱۹۸۳، تخلیق اور لاشعوری محرکات، ۹۶). (أأ) **کھرا، سچا، بے لاگ، صاف صاف.** جب کہیں گے کھری کہیں گے دو ٹوک، صاف صاف. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳: ۹۸۱). یہ تیکھا اور دو ٹوک قسم کا لہجہ یگانہ سے ملتا جلتا ہے. (۱۹۸۳، نیم رخ، ۸۷). ۳. **موزوں، مناسب، صحیح.** حضرتِ داؤد کا معجزہ دو ٹوک ثابت ہوا تو ساری خلقت سر برہنہ حاضر ہوئی. (۱۹۳۹، حکایاتِ رومی، ۱: ۱۲۶). ان کے بارے میں کوئی دو ٹوک فیصلہ کرنا آسان کام نہیں ہے. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۲۵۰). [دو + ٹوک (رک)].

---**ٹُوک بات سُنانا / کَرْنا / کَہْنا** محاورہ.

فیصلہ کن بات کہنا، صاف صاف بات کرنا، خدا لگتی کہنا، سچی اور کھری بات کہنا. زیادہ رد و کد مناسب نہ سمجھ کر اس نے دو ٹوک بات ناظر کو سنا دی. (۱۸۸۵، محصنات، ۸۸). ادیب اس لیے بنا کہ وہ دو ٹوک بات کرنے کا قائل ہے. (۱۹۸۶، او کھے لوگ، ۸۱).

---**ٹُوک جواب دینا** محاورہ.

۱. **صاف صاف جواب دینا، فیصلہ کن بات کرنا.** مجھے کچھ سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں، رضیہ نے دو ٹوک جواب دے دیا. (۱۹۸۳، ساتواں چراغ، ۲۷). ۲. **موزوں جواب دینا، مختصر جواب دینا.** سب کی بات نہایت غور اور توجہ سے سنتے تھے اور فوراً دو ٹوک جواب ہست نیست کا دیدیتے تھے. (۱۹۲۵، وقارِ حیات، ۲۷۲). ۳. **قطع تعلق کر لینا، رشتہ توڑ لینا.** زاہد یا خدا کن خیالات میں غرق ہے کہ اُس نے دنیا کو دو ٹوک جواب دے دیا ہے. (۱۹۱۷، مضامین قاری، ۱۸۰).

---**ٹُوک جَواب سُنْنا / مِلْنا** محاورہ.

مایوس کن جواب ملنا، صاف انکار ہو جانا. وہاں سے خلافِ توقع سُوکھا اور دو ٹوک جواب ملا. (۱۹۱۹، واقعاتِ دارالحکومت دہلی، ۱: ۴۴۳). مامون دو ٹوک جواب سن کر خاموش ہو گیا. (۱۹۸۵، روشنی، ۳۸۰).

---**ٹُوک کَرْنا** محاورہ.

فیصلہ کرنا، معاملہ یکسو کرنا، خصوصاً قطع تعلق کرنا، رشتہ توڑنا، الگ کرنا.

آج دو ٹوک کیے لیتے ہیں ان سے ناچار
بن گئی اپنے ہی دم پر تو مروّت کیسی

(۱۸۹۱، ادیب دہلوی، تلامذۂ غالب، ۳۲).

---**ٹُوک کَہْنا** محاورہ؛ ف س.

صاف صاف کہنا، کھری کھری کہنا.

ہاں مگر ایک خیال اور بھی یہ آتا ہے
منہ پہ کہہ آئیے دو ٹوک جو کچھ کہنا ہے

(۱۸۶۸، شعلۂ جوّالہ، ۲: ۶۶۳).

---**ٹُوک وار کَرْنا** محاورہ؛ ف س.

ایسا وار کرنا کہ حریف کا کام تمام ہو جائے، فیصلہ کن وار کرنا.

رکھیا مار خاقاں کو آئے ہسر
اوسے مار میں وار دو ٹوک کر

(۱۶۸۱، جنگ نامہ سیوک (قلمی)، ۱۳۷). جیسے ہی اس نے سر جُھکایا انہوں نے تلوار کا ایسا دو ٹوک وار کیا کہ اس کی پہاڑ سی گردن کٹ گئی. (۱۹۷۰، یادوں کی برات، ۳۴۳).

---**ٹُوک ہو جانا / ہونا** محاورہ.

۱. **دوستی ختم ہو جانا، تعلقات خراب ہو جانا، قطع تعلق ہو جانا، جُدا ہو جانا.**

کل کچھ طبیعت اپنی جو مشکوک ہو گئی
آج اُن سے دو ہی باتوں میں دو ٹوک ہو گئی

(۱۸۹۲، مہتابِ داغ، ۲۲۲).

ہوئی دو ٹوک تو پھر لب پہ تبسُّم کیسا
کوئی پوچھے کہ نمک پاشِ جراحت کیوں ہو

(۱۹۱۹، دُرِ شہوارِ بیخود، ۸۲). ۲. **قطعی فیصلہ ہو جانا، دو صورتوں میں سے ایک کا نمایاں ہونا.** ایک حملہ ایسا کیا جس میں لڑائی دو ٹوک ہو جائے. (۱۸۸۳، قصص ہند، ۲: ۶). ۳. (دل کا صدمے سے) **شق ہونا، دو ٹکڑے ہونا، نہایت غم زدہ ہونا.**

دونوں اوین نے ہاریں کوک پر کوک
جو سُنے اس کا کلیجا ہوے دو ٹوک

(۱۶۹۷، یوسف زلیخا (ق)، امین، ۲۰۵).

---**ثُلُث** (---ضم ث، سک نیز ضم ل) صف؛ امذ.

رک: **دو تہائی.** یہ ہے خلاصہ ہمارے انتظام مالگزاری کا جو کم سے کم دو ثلث رعایا پر موثر ہے. (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۱۳۹). وہ طاقت جس کا مظہر پاپائے روما ہے یورپ کی دو ثلث آبادی کے خیالات اور تمناؤں کی وکیل ہے. (۱۹۱۰، معرکۂ مذہب و سائنس (دیباچہ)، ۹۳). [دو + ثلث (رک)].

---جاتی صف.
(حیاتیات) دونسل رکھنے والا ، وہ جس میں دو جنسی یا ان کے اثرات پائے جائیں. پھول دو جاتی یا خنثیٰ شکل ہے.(۱۹۳۸ء ، عملی نباتیات ، ۵۵). [دو + جات - ذات + ی ، لاحقۂ صفت].

---جان ایک تن رَہنا/ہونا محاورہ (قدیم).
آپس میں بہت خلوص رکھنا ، دیکھنے میں دو مگر اتحاد کے اعتبار سے ایک ہونا ، متحد و متفق رہنا.

ہے ہیں یار دو جان ایک تن ہو
سٹے جوڑا کے تئے اونکو کردو
(۱۶۶۵ء ، پھول بن ، ۲۸).

---جانِبَہ اِنْتِقال (---کس ن ، فت ب ، کس ا ، سک ن ، کس مع ت) امذ.
(نفسیات) کسی عمل یا کیفیت کی دو رُخی تبدیلی جو دو جانبہ انتقال یا فرعی تربیت جیسے آموزش کے مثبت انتقال کی ایک اور شکل سمجھنا چاہیے ، یہ ... آموزش آسان ہو جاتی ہے.(۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۰۰). [دو + جانب (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت + انتقال (رک)].

---جانِبی (---کس ن) صف.
دو رُخ والا ، دو طرف کا ، دو پہلو رکھنے والا. گیمیٹو فائٹ سادہ تھیلس ہوتا ہے جو ہمیشہ دو جانبی اور بغیر کسی نسیجیاتی فرق کے ہوتا ہے. (۱۹۷۰ء ، برائیتو فائٹا ، ۱۹). [دو + جانب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---جانِبی تَشا کُل (---کس ن ، فت ت ، ضم ک) امذ.
(حیاتیات) کسی جسم کی دوہری یکساں بناوٹ یا باہمی مشابہت ، دو طرف سے یکساں ہونا. اس کے علاوہ ان کے جسم کی دو جانب کی بناوٹ یکساں ہوتی ہے. سائنس کی زبان میں ایسی بناوٹ کو دو جانبی تشاکل کہتے ہیں. (۱۹۳۰ء ، حیوانیات ، ۲۳). [دو + جانبی (رک) + تشاکل (رک)].

---جان سے ہونا محاورہ.
حاملہ ہونا. میں نے کہا یہ سو پونڈ کیسے؟ فرمایا وہ دو جان سے ہے. کہتی ہے کہ سو پونڈ ہوں تو کسی نیم حکیم کو دے کر خلاصی پاؤں اور اگر خلاصی نہیں پا سکتی تو یہی صورت ہے کہ شادی کر لوں (۱۹۶۶ء ، سرگزشت ، ۳۲).

---جُثّلَہ (---فت ج ، سک ث ، فت ل) صف.
دوگنی یا دوہری لمبائی رکھنے والا. خالص غالب جس میں اس عامل (   ) کی دوہری مقدار ہو ، دو جثلہ کہلاتا ہے. (۱۹۴۳ء ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۵۸). [دو + ع : جثلہ (ج ث ل) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---جِداری (---کس ج) صف.
(حیاتیات) دو دیوار والا ، (مجازاً) کسی جسم کے دو طرفہ نسیجوں والا سادہ کوٹ ؛ دو تہ برگ ، ملیھلا ، بیض خانہ ، دو تہ بیض. اس وجہ سے کہ نسیجوں کے درمیان ایک کاذب فاصل بن جاتا ، اعلیٰ - بیض دان - تخم زُخہ - دو جداری متیمون پر. (۱۹۴۲ء ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۹۱). [دو + جدار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جُزا (---ضم ج) صف.
(لسانیات) دو رکن رکھنے والا ، (مجازاً) دو مختلف صورتوں یا عنصر والا. سامی زبانوں کے مادّے بالالتزام سہ حرفی اور عموماً ذوالمقاطع یا دو جُزے ہوتے ہیں. (۱۸۹۳ء ، زبان کا مطالعہ ، ۵۵). [دو + جُز (۲) (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---جُزْئی (---ضم ج ، سک ز) صف.
(نفسیات) رک : دو جُزا. تحفیر ایک دو جزئی مرکب ہے ، جس میں تضہ اور تنفر شامل ہوتے ہیں. (۱۹۳۷ء ، اساس نفسیات ، ۳۳۴). [دو + جزء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جُزْئِیَّت (---ضم ج ، سک ز ، کس ء ، شد ی بفت) امث.
دو جزئی (رک) کا اسم کیفیت ، دو حصے ہونا یا ہونے کی حالت. واقعات کے ان دونوں جوڑوں کو ملا کر دیکھنے سے ہمیں نظریۂ دو جزئیت حاصل ہوتا ہے. (۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۳۳). [دو + جزئی + یت ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---جُزی (---ضم ج) صف.
رک : دو جزا. یکتا سرخ اس قسم کے پانچ دو جزی سلسلوں کا آخری نقطہ ہے.(۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۰۷). [دو + جز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جَگ (---فت ج) امذ.
دنیا اور اس کے بعد آنے والا عالم یعنی آخرت ، دنیا و عقبیٰ.

سو قرباں دو جگ اوس نول لال پر
درود اوس کے اصحاب پور آل پر
(۱۸۶۳ء ، حسن شوق ، د ، ۱۱).

دہوار کر چندر شمع کر بہان کوں
دہایا دو جگ کے شبستان کوں
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳).

دو جگ کا وو پیدا کرنہار ہے
اسی کو بزرگی سزاوار ہے
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۳).

یہ چاہتا ہوں اب میں سو دل کی آرزو سے
رکھیو نظیر کو تم دو جگ میں آبرو سے
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۸). [دو + جگ (رک)].

---جَگَت (---فت ج ، گ) امذ (قدیم).
رک : دو جگ.

نبی صدقے ہے ترکماں داس امام
ہوا دو جگت تب سوال و جواب
(۱۶۱۱ء ، محمد قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳). [دو + جگت (رک)].

---جُملے (---ضم ج ، سک م) امذ.
دو لفظ ؛ دو بول ، مختصر بات. پہلے لوگ کہا کرتے تھے کہ زبان سے نکلے ہوئے دو جملے بھی انسان کو پہچاننے میں مدد دے سکتے ہیں. (۱۹۸۳ ، محمد نقوش ، ۲۷۱). [دو + جُملہ (رک) کی جمع].

---جِنسَہ (---کس ج ، سک ن ، فت س) صف.
(حیاتیات) دو نسل کا ، وہ جس میں بیک وقت دو جنسیں یا ان کے اثرات موجود ہوں. مزید برآں اور دوسرے کا بی بوڈ کے بالکل برخلاف دو جنسہ ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۶۲). [دو + جنس (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---جِنسی (---کس ج ، سک ن) صف.
رک : **دو جنسا.** بعض قشریے مثلاً سرخاب دو جنسی بھی ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۴۹). سیلف پولی نیشن صرف ایسے پھولوں میں ہو سکتی ہے جو دو جنسی ہوں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۲۶۶). [دو + جنس + ی ، لاحقۂ صفت].

---جَنمَا (---فت ج ، سک نیز فت ن) صف.
(ہندو) دوہری ذات کا ، دو ذاتیں رکھنے والا ، ذی حیثیت. چونکہ انہیں اپنے نسب و خاندان ، اپنے رنگ روپ ، اعلیٰ تہذیب و تمدن اور عاملان وید ہونے پر فخر تھا اس لئے انہوں نے اپنا لقب دو جنما رکھا. (۱۹۲۳ ، امپیریل گزیٹیر آف انڈیا ، ۷). [دو + جنم (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---جَنمَا جانوَر (---فت ج ، سک نیز فت ن ، سک ن ، فت و) امذ.
(حیاتیات) وہ جانور جو خشکی اور تری دونوں جگہوں میں رہتا ہے مثلاً مینڈک ، سانپ وغیرہ پس ذات الثدایا (یعنی ممیلیا تھن والے جانور) پرند ، حشرات (یعنی ریپٹائیلس) دو حیاتین یا دو جنمے جانور (یعنی امفی بیا) اور مچھلیوں کو ایک درجہ میں شمار کرسکتے ہیں کیونکہ ان سب کے لال خون اور ہڈیاں ہوتی ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۷). [دو + جنما + جانور (رک)].

---جَنمی (---فت ج ، سک نیز فت ن) (الف) امث.
(ہندو) دو جنما ہونے کی حالت. جس فخر نے ان کو دو جنمی کے حقوق کا مدعی کر دیا اس نے ... دو علحدہ علحدہ طبقات امرائیہ بھی پیدا کر دیے. (۱۹۲۳ ، امپیریل گزیٹیر آف انڈیا ، ۷). (ب) صف. **دوہری ذات کا ، دو ذاتیں رکھنے والا ، مخلوط الذات.** اس زمانے میں شودر اس بڑی جماعت کو کہا جاتا ہے جنہیں برہمنوں نے ذات سے باہر نہیں سمجھا بلکہ باوجود دو جنمی نہ ہونے کے ذات والا تسلیم کیا ہے. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود (ترجمہ) ، ۶۴). [دو + جنم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---جُوتے لَگائیے اَور کَہیے قُصُور ہوا فقرہ.
کسی کی انتہائی ذلت کر کے جب کوئی معافی کا خواستگار ہوتا ہے تو کہتے ہیں. (مہذب اللغات).

---جورُو کا خَصَم چَوسَر کا پانسا کہاوت.
دو عورتوں کا خاوند چوسر کے پانسے کی طرح ہمیشہ تکلیف میں ہوتا ہے (جیسے کہ چوسر کا پانسہ بار بار پھنکا جاتا ہے).

خصم دو جوروں کا اے ہوا چوسر کا پانسا ہے
بدی جس سے کرے گا سامنا ہووے گا ذلت کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۰).

---جُوق ہونا محاورہ ، ف س.
مل جانا ؛ (عموماً) مل کر سازش کرنا ، جماعت یا گروہ قائم کرنا. پادشاہ ... ہاتھی کے شکار میں مشغول ہے ، ہم دو جُوق ہو جائیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، د : ۸۷).

---جُہان (---لت ج) امذ.
موجودہ دنیا اور مرنے کے بعد کا عالم ، دنیا اور آخرت ، دین اور دنیا. ان دو جہان تھے جدا یعنی دین و دنیا تھے کفر و اسلام تھے. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۵).

عجب کیا جو کرے جوش بوستی دو جہان میں
سنجے ساقی اگر بونج بھرے جام دوبگا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱).

عدل کا ہمارے ٹھکانا کہاں سوا تجھ فضل مالکِ دوجہان

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۰۰).

بنایا ذوق جو انسان کو اس نے جزوِ ضعیف
تو اس ضعیف سے کُل کام دو جہاں کے لیے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۲).

وہ دل جو ہے آئینۂ اسرارِ نہان و عیان
وہ دل جو ہے گنجینۂ رازِ وجودِ دو جہان

(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۳۰).

تُونے اے معبودِ برحق بالیقیں
حرفِ کن سے دو جہاں پیدا کیے

(۱۹۸۳ ، حمد و ثناء ، ۳۱). [دو + جہان (رک)].

---جَہان سے جانا محاورہ.
دین و دنیا دونوں برباد ہو جانا ، نہ دین کا رہنا نہ دُنیا کا.

جب کہ ہم تیرے آستاں سے گئے
ہم نے جانا کہ دو جہاں سے گئے

(۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۴۲).

---جَہان سے کھو دینا محاورہ.
یکسر برباد کر دینا ، کسی کام کا نہ رکھنا ، ہر طرح تباہ کرنا.

دو جہان سے کھو دیا تیری کمر کی یاد نے
کھولتا ہے کیوں کفن مت مری کافور ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۵۱).

---جَہانی (---فت ج) امذ.
دو جہان کا ، دین و دنیا کا. مقصد ان کا (فلاسفۂ دہریہ) یہ ہے کہ عقلی دلائل پر کاربند ہونا چاہیے یہی وسیلۂ نجاتِ دو جہانی ہے (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۹۶). [دو + جہان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــجی صف (قدیم).
حاملہ ، دوجیا ، دوجیوا.

اسی روشنی حق نہ کسی کوں دیا
برابر دوجی زن نہ ان کے کیا

(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ ، ۸)۔ اف : کرنا [دو + جی (رک)].

ـــــجی سے م ف.
حاملہ ، پیٹ سے ، حمل سے. ایک بیٹی میری ہے کہ وہ دو جی سے ہو رہے دنوں دردِزہ میں مرتی ہے (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۱).

ـــــجی سے ہونا محاورہ.
پیٹ سے ہونا ، حاملہ ہونا. وہ دوجی سے ہے ، حاملہ ہے ، پیٹ سے ہے۔ (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۲).

ـــــجیا (ـــــ کس ج) صف.
(عو) حاملہ . حاملہ عورت.

جیا اب دوجیا ہو آسرا ہو جائے روئی کا
خدا سے لو لگی ہے دل کو اپنے دھیان رہتا ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۱). بن باسی دیوی باوجود دوجیا ہونے کے سب عورتوں کے آگے آگے چل رہی تھی۔ (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۲۸۵). اف : ہونا. [دو + جی + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــجِیبی (ـــــ ی مع) صف.
دو زبان والی ؛ (مجازاً) دو دھاری.

دوجیبی جو تجھ کھرگ ہے ذوالفقار
دو دریا دسیں دو زبان آبدار

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۸). [دو + جیب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــجِیبھا (ـــــ ی مع) صف ؛ رک : دوجیبھا.
دو زبان والا ، جس کی زبان بیچ میں سے چری ہوئی ہو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دو + جیب + ھا ، لاحقۂ صفت].

ـــــجیرا (ـــــ ی مع) امذ.
چاول کی ایک قسم کا نام (ماخوذ : جامع اللغات). [دو + جیرا ، زیرہ (رک) کا معرب].

ـــــجیوا (ـــــ ی مع) صف.
حاملہ (علمی اردو لغت). [دو + جی + وا ، لاحقۂ صفت].

ـــــچار. (الف) صف.
۱. **کئی ، کچھ ، چند.**

کوا دے سو کی شوق سوں نامدار
یہی وزن دوچار کی فوجدار

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۲).

جب خیال آتا ہے اس دل میں ترے اطوار کا
سر نظر آتا نہیں دھڑ پر مجھے دوچار کا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۰).

یاروں نے جو دیکھا مجھے الفت میں تمہاری
دوچار کو حیرت ہوئی دوچار کو تشویش

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۵۳).

اپنے دوچار گناہوں سے بھی آتا ہے حجاب
ہم خطاکار دعاؤں سے بہل جاتے ہیں

(۱۹۷۵ ، پردۂ سخن ، ۵۸). ۲. **مقابل ، آمنے سامنے.**

بحر مصروفِ محبت ہمہ تن یار سے ہے
کان مشتاقِ سخن آنکھ دوچارِ عارض

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۷).

دوچار برقِ تجلی سے رہنے والوں نے
فریب نرم نگاہی کے کھائے ہیں کیا کیا

(۱۹۳۶ ، رمز و کنایات ، ۳). (ب) امث. **ملاقات ، کسی کا کسی سے اچانک ملنا ، سامنا ہونا.**

تڑپے ہے دل پیام سن اس بے قرار کا
تسکین جاں ہے وقت ہو جس دم دوچار کا

(۱۷۹۹ ، دیوانِ چندا (ق) ، ۱۷). [دو + چار (رک)].

ـــــچار بول امذ ؛ ج.
دوچار حرف ؛ (مجازاً) تھوڑی بہت معلومات ، شُدبُد ، واقفیت. بیٹی جو مجھے دوچار بول یاد ہیں تیرے اوپر سے صدقے اور قربان ہیں۔ (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۶۵).

ـــــچار پیسے کی اوقات ہونا محاورہ.
معمولی آمدنی ہونا ، مفلس ہونا ، حقیر ہونا. حضرت میری دوچار پیسہ کی اوقات ہے مجھے کون بیٹی دیتا ہے آپ نے فرمایا کہ میں دیتا ہوں۔ (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۲ : ۱۱۵).

ـــــچار جوڑے بنانا محاورہ ؛ ف م.
چند جوڑے کپڑے تیار کرنا ، کچھ کپڑوں کا انتظام کرنا (عموماً دلہن کے لیے). دوچار بھلے آدمی بٹھا کر دوچار جوڑے بنا کر اچھی طرح بیاہ دیتی۔ (۱۹۵۸ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۳۰۹).

ـــــچار حرف فقرہ.
۱. **مختصر کلام ، تھوڑی سی باتیں.**

وصل کا ایما ہی کیا ہے کچھ تو کہہ اے نامہ بر
خطِ توام میں لکھے ہیں اس نے کیوں دوچار حرف

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۶۹). ۲. رک : **دوچار بول.**

جو کچھ ہم کو آتے ہیں دوچار حرف
تمہارے سے کرنے کے ہیں بخل صَرف

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۵). اف : آنا ، لکھنا.

ـــــچار دن کا مہمان صف.
مرنے کے قریب ، ناپائدار. مادہ پرست آدمیوں کے قوانین دوچار دن کے مہمان ہیں۔ (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸۶).

دوچار دن کے اور ہیں مہمان ترے لیے
ہیں جان بلب کبھی ، کبھی بے جان ترے لیے

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۱۱).

ـــ چار سُنانا محاورہ.
بُرا بھلا کہنا ، ڈانٹ ڈپٹ کرنا ، سخت سست کہنا.

میں ہی تھا جو خاموش رہا سن کے تری بات
دوچار سناتا جو کوئی اور سا ہوتا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۷). رشید نے پہلے تو جعفر بن یحییٰ کو دوچار سنائیں کہ ایسا باجی طبیب ہمارے گلے مڑھ دیا ... اس کی طب پر لعنت بھیجی. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۳۰۲).

ـــ چار کَرانا محاورہ.
ملانا ، سامنا کرانا ، مقابل کرنا. کہیں تو جرأت سے ہمدوش کہیں نعمات سے دوچار کراتی. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۱۲).

ـــ چار کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ (قدیم).
۱. سامنا کرنا ، ربط پیدا کرنا ، راہ و رسم قایم کرنا.

خوبی منیں اوّل سوں ہوتی ہے وہ چند تر
جب سوں کیا صنم نے دوچار آرسی کے تئیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۹). **۲. مقابلے پر لانا ، ملانا ، بھڑانا.**

منہ ملاتا ہے تمہارے چہرۂ پرنور سے
کیجیے اپنے کفِ پا کو دوچار آفتاب

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۷). یہ بھی اسی زمانے میں ہوتا تھا کہ غم عشق کے استخواں سوز مرحلوں نے قدم قدم پر مجھے گویا موت سے دوچار کر دیا. (۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۴).

ـــ چار کوڑیوں کا روزگار کَرْنا / ہونا محاورہ.
تھوڑی سی کمائی کرنا ، تھوڑی سی کمائی ہونا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

ـــ چار کی لاٹھی ایک آدمی کا بوجھ کہاوت.
اس موقع پر کہتے ہیں جب دوچار آدمیوں کا کام کسی ایک آدمی کو کرنا پڑے. جس قدر شفقت میں لوگوں کی کمی ہے اس کی مکافات ان کی کثرت سے ہو جاتی ہے بموجب مثل مشہور دوچار کی لاٹھی ایک آدمی کا بوجھ. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۳۶۰).

ـــ چار کے آگے م ف.
کچھ لوگوں کے سامنے.

پھر آپ کو انکار ہوا عہدِ وفا سے
اقرار کیا کیجیے دوچار کے آگے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۲۰۷).

ـــ چار کے ہاتھ جانا محاورہ.
(کسی شے کا) مستعمل ہو جانا.

رُونے زیبا نہ دکھایا کریں ہر ایک کو آپ
قدر اوس شے کی نہیں جو گئی دوچار کے ہاتھ

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۹).

ـــ چار گز آگے ہونا محاورہ.
بڑھا ہوا ہونا ؛ (مجازاً) ترقی یافتہ ہونا ، بہتر ہونا. وہ آزادی میں مفلس ہو کر بھی صوفیہ سے دوچار گز آگے ہی تھی. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۲۸).

ـــ چار گَھڑی (ـــ فت گ) امث.
چند ساعتیں ، کچھ دیر ، کچھ گھنٹے.

سامنے سے مرے ٹلتا نہیں ناصح جب تک
مغز کھاتا مرا دوچار گھڑی خوب نہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۱). دوچار گھڑی پاس بیٹھ کر ہنس بول کے معلوم نہیں کہاں چلا جاتا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۷). [دو + چار (رک) + گھڑی (رک)].

ـــ چار گھڑی رات رَہے م ف.
اس وقت جب چند گھڑی رات باقی ہو.

غیرممکن ہے کہ صبح شب فرقت دیکھیں
خاتمہ ہے کوئی دوچار گھڑی رات رہے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۵).

ـــ چار مُشْت (ـــ ضم م ، سک ش) امث.
تھوڑا سا (بلحاظ مقدار یا طول وغیرہ).

چھوڑ دی تھی ریش بھی دوچار مُشت
زہد و تقویٰ سے ہوئے تھے کوزہ پُشت

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۱۳). [دو + چار + مُشت (رک)].

ـــ چار مِنَٹ (ـــ کس م ، فت ن) امذ.
تھوڑی دیر ، کچھ ساعتیں ، چند لمحات. بیوہ ہو کر غیروں سے بھی بدتر نکلی برائے نام آئی دوچار منٹ بیٹھی اور چل گئی. (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۱۹۵). [دو + چار + انگ : منٹ MINUTE].

ـــ چار ہاتھ رَہ جانا / رَہْنا محاورہ.
منزل پر پہنچنے کو تھوڑا سا فاصلہ رہ جانا ؛ تھوڑی سی کسر رہ جانا (ماخوذ : علمی اردو لغت).

ـــ چار ہاتھ لَگْنا / مارْنا محاورہ.
(پیراکی) تھوڑا سا تیرنا ؛ (مجازاً) تھوڑی سی کوشش کرنا ؛ تھوڑا سا فاصلہ طے کرنا.

دل ڈوب چلا بحر محبت میں الٰہی
دوچار لگانے ہی اٹھے ہات مجھے بھی

(۱۸۳۹ ، اسیرا کبر آبادی ، د ، ۱۲۱).

ہر وقت باڑ پر ہے لُطف و کرم کا دریا
دوچار ہاتھ مارو لگتا ہے پار کھیوا

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۳۱).

ـــ چار ہونا محاورہ.
۱. ملنا ، سامنا ہونا ، سامنے آنا ، ملاقات ہو جانا.

تب درد کا میرے ہوگا چارہ
جس وقت کہ تو دوچار ہوگا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۲۳).

ہو کر دوچار بات وہ کیا کر سکے بھلا
ہو جس نے پاؤں کی ترے آہٹ سے غش کیا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵)۔
اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰)۔
رات دن کیا خوابِ عقبیٰ دیکھنا
رہتی دنیا سے کبھی ہولے دوچار
(۱۹۳۸ ، شبستان ، ۳۳۰)۔ ۱۸۵۷ء سے لے کر اگست ۱۹۴۷ء تک کئی شاعر حسیات سے دوچار ہو چکے تھے۔ (۱۹۸۶ ، نیشان فیض ، ۶۸)۔ ۲۔ **مقابل ہونا ، آمنے سامنے آنا**۔
دوپہر لڑتا ہوا جس سے جا دوچار ہوا
ہوا دو ایک سے دو اور دو سے چار ہوا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۶)۔
اس آفتابِ رخ سے اگر ہوں دوچار پھول
حریا ہوں رنگ بدلیں ابھی بار بار پھول
(۱۸۷۲ ، عاشقِ خاتم النبیین ، ۶)۔
سخت جانی سے مری ہو کے دوچار آخرکار
کٹ گئی شرم سے شمشیرِ دوپیکر قاتل
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۸۹)۔

---چاہ امذ.
وہ تالاب جس میں آب پاشی کے لیے پانی اونچا اٹھایا جاتا ہے (جامع اللغات)۔ [دو + چاہ (رک)]۔

---چِت/چِتّا (---کس چ/شد ت) صف ؛ امذ.
پریشان ، مضطرب ، وہ شخص جسے یکسوئی حاصل نہ ہو ، دو دلا ، متذبذب (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [دو + رک : چت (۲) / + ا ، لاحقۂ صفت]۔

---چِتائی (---کس چ) است.
شک و شبہہ ، اضطراب ، پریشانی ، تذبذب ، دودلی ؛ بے خیالی ؛ محویت (جامع اللغات)۔ [دو + چتا + ئی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت]۔

---چَر (---فت چ) است.
دو مکانوں کی دو دیواریں جو آپس میں ملی ہوئی ہوتی ہیں (ماخوذ : نوراللغات)۔ [دو + چر (رک)]۔

---چَرخی (---فت چ ، سک ر) است.
سائیکل ، بائیسکل۔ لونڈیوں کو دوچرخی چلانا تم نے سکھایا، کالج کی انہیں پہنائی ڈاکٹری پڑھنے تم بھیجے دو تھے (۱۹۷۸ ، کارِجہاں دراز ہے ، ۱ : ۱۷۵)۔ [دو + چرخی (رک)]۔

---چَشمَہ (---فت چ ، سک ش ، فت م) امذ.
۱۔ **آنکھ کی شکل کا قدرتی نگینہ جو آنکھ کے ڈھیلے کے رنگ سے مشابہت رکھتا ہے** (ا پ و ، ۳ : ۵۶)۔ ۲۔ (مجازاً) **چاند سورج ، دن رات ؛ آنکھ کی دونوں پتلیاں** (علمی اردو لغت)۔ [دو + چشم (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---چَشمی (---فت چ ، سک ش)۔ (الف) است.
۱۔ **ہائے ہوز**۔ اس زبان میں تیرہ حرفوں کی آواز ہے میں ملی رہتی ہے اس واسطے اس کو دوچشمی ایسی ھ لکھتے ہیں تاکہ اصل خالص سے فرق معلوم ہووے۔ (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۳)۔ ہائے ہوز کو اگر کبھی دوچشمی شکل دیتے تو اس مقام پر جہاں وہ مخلوط التلفظ نہ ہوتی۔ (۱۹۳۵ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲۲۶)۔ ۲۔ **ایسی تصویر جس میں پورے چہرے کا عکس ہوتا ہے** (جامع اللغات)۔ ۳۔ **دوربین**۔ اس قدر زیادہ بلند ہو کہ آنکھ سے نہ پڑھا جا سکے تو دوچشمی سے پڑھ سکتے ہیں۔ (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۱۱۶)۔ (ب) صف. (نفسیات) **دونوں آنکھ سے متعلق ، دو آنکھوں سے تعلق رکھنے والا**۔ یک چشمی تہیج کے مقابلے میں دو چشمی تہیج کا ردعمل زیادہ تیزی سے ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۶۷)۔ [دو + چشم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---چَشمی حَرف (---فت چ ، سک ش ، فت ح ، سک ر) امذ.
ہندی یا اردو کے ایسے حروف جو مخلوط ھ (دو چشمی ھ) سے ملا کر حرفِ مفرد کی طرح پڑھے اور لکھے جاتے ہیں اور اردو ابجد میں شریک ہیں انہیں دوچشمی حرف کہا جاتا ہے، بھ ، دھ ، کھ وغیرہ (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۲۰۵)۔ [دو + چشمی (رک) + حرف (رک)]۔

---چَشمی ہے (---فت چ ، سک ش ، ی مج) است.
ہائے ہوز ، چھوٹی ہ ، جو دو آنکھوں کی صورت میں لکھی جاتی ہے اور مخصوص حروف کے ساتھ ملکر ایک نئی مخلوط آواز پیدا کرتی ہے۔ ہماری آوازوں کے لیے کچھ دن پہلے تک ہائے ہوز اور دوچشمی ہے دونوں ہی سے کام لیا جاتا تھا جس سے اچار میں غلطیاں ہوتی تھیں۔ (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۲۱۲)۔ [دو + چشمی + ہے - ہ کی ملفوظی صورت]۔

---چَلاچھت (---فت چ ، چھ) است.
کھپریل کی وضع کی دو طرف ڈھالو بنی ہوئی چھت (ا پ و ، ۱ : ۱۲۸)۔ [دو + چال (رک) جس کا یہ مخفف ہے + چھت (رک)]۔

---چُلّو (---ضم چ ، شد ل بضم) صف.
تھوڑا سا ، ذرا سا (پانی یا سیال چیز)۔ دو چُلّو پانی میں پیاس بجھتی ہے مگر غیرت اور حمیت اجازت نہیں دیتی کہ ننھے ننھے بچوں کی پیاس بجھنے سے پہلے اپنی پیاس بجھالے۔ (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۸۵)۔ [دو + چُلّو (رک)]۔

---چُلّو میں بَہہ جانا محاورہ.
تھوڑی سی وجہ سے جاتے رہنا (جامع اللغات)۔

---چُلّو (چُلّوؤں) میں بَہک جانا محاورہ.
تھوڑی سی شراب پی کر ہوش باقی نہ رہنا ، بہک کر اول فول بکنے لگنا ، بہک جانا۔

کیسی جنابِ داغ کی تھی نے کشتی میں دھوم
دو چلووں میں آج وہ حضرت بہک چلے
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۷۸).

---چَلَّہ (---فت ج ، ل) صف.
رک : **دو چلا چھت** (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹرمز ، ۲۱). [دو + چل + ہ ، لاحقۂ صفت].

---چِنتی (---کس ج ، سک ن) صف (قدیم).
پریشان خیال ، دو دلا ، جس کے دل و دماغ کو یکسوئی نہ ہو ، فکر مند.

کتا ہوں تجے کیوں سو ہے اس کی بات
دوچنتی نہ ہو سن تو یک چت سنگات
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۹۷). [دو + چنتا (رک) جس کی یہ تانیث ہے].

---چَنْد (---فت ج ، سک ن) صف.
دونا ، دگنا ، دُہرا ؛ زیادہ.

خونِ جگر میں دے کے تپِ دل دوچند کی
جس طرح گھر میں کرتے ہیں نادار کا علاج
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۶). ارکانِ دولت جتنے تھے سب کو دوچند جاگیر و منصب کے فرمان ہو گئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۰).

اوجِ زمینِ بہشتو بریں سے دوچند تھا
منبر کا نہ فلک سے بھی پایا بلند تھا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳). اگر اسی وقت میر واعظ حکومت کے جھانسے میں آکر ہماری مخالفت پر اتر آتے تو ہماری مشکلات دو چند ہو جاتیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۷). اف : کرنا ، ہونا. [دو + چند (۱) (رک)].

---چَنْداں (---فت ج ، سک ن) صف.
بہت زیادہ ؛ زیادہ ؛ دگنا ، بہت.

جکھ لے گیا تم نے دشمن برنج
دو چنداں تمن دیووں کا اس کا گنج
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۳۳).

فضل جو کرے بخش نعمت و پاپ
کرے نیکیوں کوں دو چنداں جو آپ
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۰۰). یہ عیب ... زد و کوب سے دو چنداں ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۶).

وہ بھی شاعر تھا بڑا شاعر پر ایسا شخص تھا
جس سے ہوتی ہے دو چنداں آبروئے دودماں
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۲۰۶). [دو چند + اں ، لاحقۂ نسبت].

---چوبَہ (---و مع ، فت ب). (الف) امذ.
وہ راوٹی یا خیمہ جو دو ڈنڈے یا بانس پر کھڑا کیا جاتا ہے. دوچوبہ (دو چوب کا خیمہ). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۳). (ب) صف. **دو چوب کا ، دو لکڑیوں والا ، دو بانسوں والا.**

لے کے یک بارگی دو چوبہ تیر
تا کہ کر ایک مادۂ نخچیر
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۹). [دو + چوب (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---چوبَہ خَیْمَہ (---و مع ، فت ب ، ی لین نیز مج ، فتخم) امذ.
رک : **دو چوبہ** (الف) (اپ و ، ۱ : ۲). [دو + چوبہ + خیمہ (رک)].

---چُوں کے بِھی بُرے ہوتے ہیں کہاوت.
ایک کے مقابلے میں دو شخص اگر ضعیف بھی ہوں تب بھی ایک کو اکیلا ہونے کی وجہ سے ان سے ڈرنا چاہیے ، دو کمزور بھی مل کر قوی ہو جاتے ہیں (نوراللغات ؛ نجم الامثال ، ۲۰۹).

---چَھپْرا (---فت چھ ، سک پ) امذ.
دو طرفہ ڈھلواں چھپر. وہ خوگیر دوچھپرے کی طرح گھوڑے کی پشت پر دھرا رہتا ہے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۲۳۵). [دو + چھپر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---چَھتّا (---فت چھ ، شد ت) صف ؛ امذ ؛ =دو چھتہ.
دو چھت کا مکان یا وہ کمرا جس میں ایک چھت کے نیچے دوسری چھت بھی بنی ہو اور ان دونوں چھتوں کے درمیان سامان رکھنے کی جگہ ہو ؛ پھوس کی چھت جو دو طرف سے ڈھلوان ہو (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [دو + چھت (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---چَھتی (---فت چھ) امث.
دو منزلہ مکان میں ایک حصہ دوسرے حصے سے اونچا بنانا ہو تو حسبِ ضرورت کرسی دے کر ایک اور چھت بنائی جاتی ہے اور ان دونوں چھتوں کے درمیان کی جگہ دو چھتی کہلاتی ہے. کوئلے روز بجھا لیا کرے اور باورچی خانہ پر جو دوچھتی ہے اس میں ڈال دیا کرے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۸۷). والیا سربوزکا کو اپنے ساتھ لیے ہوئے اندر والے تنگ زینے کے راستے پہلی منزل اور اس کے بھی اوپر دو چھتی کے نیچے دروازوں تک پہنچ گئی. (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۲۳۵). [دو + چھت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چُھریاں ایک میان میں نہیں رَہتیں کہاوت.
ایک شخص کی دو بیویوں کا ایک گھر میں رہنا دشوار ہے (نوراللغات).

---چھنا چَھپّر (---فت چھ ، شد ن ، فت چھ ، شد پ بفت) امذ.
دُہری چھوائی یعنی گھاس کی موٹی تہ جما کر بنایا ہوا چھپر ، اس کو بعض مقامات پر راوٹی بھی کہتے ہیں (اپ و ، ۱ : ۱۵). [دو + چھنا (چھانا (رک) کا حاصلِ مصدر) + چھپّر (رک)].

---حاشْمَہ (---سک ش ، فت م) صف.
شاندار عمارت ، جاہ و حشم کا مظہر مکان. وہاں ایک دو حاشمہ مکان بنا ہوا ہے. (۱۸۸۳ ، سفرنامۂ پنجاب ، ۶۹). [دو + حشم (رک) جس کا یہ فاعل بصیغۂ تانیث ہے].

---حرفی (---فت ح ، سک ر) امذ.
۱. **مختصر بات ، تھوڑی سی عبارت ؛ (مجازاً) خط ، رقعہ یا چٹھی.**

جو ہم کو دو حرف تم ہو لکھتے تو پھروں تم دل میں سوچتے ہو
یہ کیا کہ تیروں کو خط یہ خط ہو ہمیشہ صاحب رقم جھپا جھپ

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۲۸). دو حرف لکھوا کر بھیج دیتی تو یہ پریشانی نہ ہوتی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۶۰). میری بہنوں کو کپڑے دینا ہوں اور تیجے میں بلانا لیکن میں تمہارے دو حرفوں ہی کو نعمت سمجھوں گی. (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۲۵۷). ۲. **معمولی واقفیت ، تھوڑی بہت معلومات.** جھپی جو دو حرف آئے اور خدا کے نیک اور مقبول بندوں سے جو قرب کی دولت اور ان کی شفقت اور دعاؤں کی نعمت حاصل ہوئی وہ انہیں مضطربانہ دعاؤں کی برکت ہے. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۸۳). ۳. (مجازاً) **تھوڑا سا ، معمولی ، مختصر ، قلیل.**

مدرس عشق ہو میرا او دو حرفاں سبق دے کر
دیا تعلیم یوں بھی مجھ کوں پھوں تجھ دو سطر کر

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۵ (الف)).

مجھ کو سواد خط نہیں اور عشق ہے دو حرف
جس کا نہ پیش ہے نہ زبر ہے نہ زیر ہے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۰۹). اف : آنا ، لکھنا ، لکھوانا.
[دو + حرف (رک)].

---حرف بھیجنا محاورہ.
لعنت بھیجنا ، لعنت کرنا.

بھیجتی ہوں میں دوگانہ کی اکڑ پر دو حرف
اس نے جا کر مجھے صورت بھی نہ دکھلائی پھر

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)).

---حرف پڑھنا محاورہ.
معمولی تعلیم حاصل کرنا. دو حرف پڑھ لئے منہ میں جُرٹ دبایا پائجامہ میں جیبیں لگوائیں اور صاحب بہادر ہو گئے. (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۲۰۰).

---حرف کا پُرزہ امذ.
مختصر تحریر ، چند سطروں کا رقعہ یا خط.

خط جانتے ہیں آتا نہیں دو حرف کا پُرزہ
اُستاد ہیں فقرہ کوئی چلنے نہیں دیتے

(۱۸۸۱ ، منیر شکوہ آبادی (مہذب اللغات)).

---حرفی (---فت ح ، سک ر) (الف) امث.
(کنایتاً) **شراب ، دارو ، مے.** آج تو دو حرفی پلواؤ. (۱۸۸۶ ، مخزن المحاورات ، ۳۴۷). (ب) صف. ۱. **نہایت مختصر ، تھوڑا سا.**

عرض وصال پر یہ دو حرفی جواب ہے
ہر اک سخن میں کیوں کبھی ہر اک سخن میں کی

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۶). وہ اس مجموعے کو ... مناسب مقدمے کے ساتھ شائع کریں گے لیکن اس کے ساتھ کوئی دو حرفی تعارف بھی تو نہیں. (۱۹۵۸ ، نکتہ راز ، ۲۸۹). ۲. **معمولی ، تھوڑا سا.** ایک لکھا نہ پڑھا فاضل مشہور ہے ، دوسرا دوحرفی لیاقت کے نشہ میں چور ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، ارمغان آزاد ، ۱۳۸). [دو + حرف + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---حرکی تقسیم (---فت ح ، سک نیز فت ر ، فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
(حیاتیات) **دو حرکتوں والی تقسیم.** یہ جو گرفتہ لونی اجسام دو حرکی تقسیم کے وقت اور پہلی تخفیفی تقسیم کے بعد بیٹی درجے میں یہ شکل «حلقہ» ظاہر ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۳۴۴). [دو + حرک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + تقسیم (رک)].

---حُروف (---ضم ح ، و مع) امذ.
دو بول ، کچھ باتیں ، مختصر کلام. میں نے یہ دو حروف محض ازراہ ہمدردی تحریر کیے ہیں امید ہے وہ بُرا نہ سمجھیں گے. (۱۹۰۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۱). [دو + حروف ، حرف (رک) کی جمع].

---حُور بقا (---و مع ، کس اضا ر ، فت ب) امث.
روح اور عقل (جامع اللغات). [دو + حُور (رک) + بقا (رک)].

---حیاتیا / حیاتیہ (---فتح ح، کس مجت / فت ی) صف.
(حیاتیات) **وہ جانور جو خشکی اور تری دونوں جگہوں پر رہتا ہے مثلاً مینڈک ، سانپ وغیرہ.** صرف اتنا معلوم ہے کہ کسی زمانے میں یہ غدہ دو حیاتیوں اور رینگنے والوں کی آنکھ تھا. (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۱۶۶). [دو + حیات (رک) + یا / یہ ، لاحقۂ صفت].

---خاتُون (---و مع) امث.
آنکھوں کی دونوں پُتلیاں ؛ دن اور رات (جامع اللغات). [دو + خاتون (رک)].

---خادم حَبشی و رُومی (---کس د ، فت ح ، سک نیز فت ب ، و مج ، و مع) امذ.
(مجازاً) **دن اور رات** (جامع اللغات). [دو + خادم (رک) + حبشی (رک) + و (حرف عطف) + رومی (رک)].

---خَصَم کی جورُو چوسَر کی گوٹ کہاوت.
جس عورت کا تعلق دو آدمیوں سے ہو وہ چوسر کی گوٹ کی طرح ماری جاتی ہے (ماخوذ : علمی اردو لغت).

---خَصمی (---فت خ ، سک ص) امث.
وہ عورت جس نے دوسرا بیاہ کیا ہو. لوگ مجکو دو خصمی کہیں گے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۸۳). دو خصمی کہلائیں ، توبہ توبہ ، یہ بڑا عیب ہے (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۴۲). [دو + خصم (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---خط کرنا / کھینچنا محاورہ (قدیم).
قلمزد کرنا ؛ لعنت بھیجنا ، نفرت سے ٹھکرانا ، خاطر میں نہ لانا ؛ ترک کرنا.

نہ بجکو ملک کی خواہش نہ نام ہے درکار
چلا ہوں کھینچ کہ (کذا) جمشید و جام پر دو خط
(۱۷۴۷ء ، دیوانِ قاسم ، ۹۱).
کسی کے آنے سیں ہے دل خوشی نہ جانے سیں
کیا جہان کے سلام و پیام پر دو خط
(۱۷۴۷ء ، دیوانِ قاسم ، ۹۱).

---خَمّہ (---فت خ ، شد م بفت) امذ ؛ = دو خما.
وہ حقہ جس کے نیچے میں گڑگڑی کے بے دو خم ہوں. بعضے حقوں کے نیچے بعضے دو خمہ اور بعضے ڈیڑھ خمہ ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۱). دوپلکا ، دوخمّا ... دوغزلہ دوگونہ ؛ یہی صحیح طریقہ ہے. (۱۹۷۳ء ، اردو املا ، ۱۰۰). [دو + خم (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---خوابَہ (---و معد ، فت ب) امذ ؛ امث.
ایک قسم کا مخمل جو بناوٹ میں اُوپر نیچے دونوں طرف یکساں ہوتا ہے اور اس کے اُلٹے اور سیدھے میں فرق نہیں ہوتا.
کیا جوشِ گل سے اب کے چمن کی ہے آب و تاب
ہے مخملِ دوخوابہ سے ہر جا پہ فرشِ خواب
(۱۸۲۷ء ؟ ، کلیاتِ پروانہ (جسونت سنگھ) ، ۳۸).
تم جو آئے طالعِ خوابیدہ جاگے کونج کے
سوئے ہم تو کنج کا مخمل دوخوابہ ہو گیا
(۱۸٦۷ء ، رشک (مہذب اللغات)). [دو + خواب (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---خوانی (---و معد) امذ.
دو تھالوں والا ، دو خوان کا ؛ (اصطلاحاً) وہ کیڑا جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو کر تباہ کاری کرے. ان فطروں کو دوخوانی (Heteroecious) کہتے ہیں. (۱۹٦۷ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۰۱). [دو + خوان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خولی (---و مج) صف.
دو خول والا ، دو غلاف رکھنے والا ، دوہرے غلاف والا. بریکی اوپوڈا میں لیمپ خول شامل ہیں جو دو خولی سیپوں سے مشابہ ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ء ، حیوانیات ، ۹۳). [دو + خول (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دال اَڑھائی چاوَل فقرہ.
(عو) **تھوڑی سی جنس.**
کنج سے لاتی تھی دو دال اڑھائی چاول
غیر کی ہانڈی میں پک جاتا تھا کھانا میرا
(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۳۰۲).

---دال دار صف ؛ امذ.
دو دالوں والا (پودا) ، درختوں کی ایک قسم جن کے بیج جوڑے ہوئے ہیں جیسے ساگوان. دو دال دار ... ان تمام درختوں کو کہتے ہیں جن کے بیج چھلکے ہوتے ہیں جیسے ساگوان، للابدی وغیرہ اور اُن میں اقسام صنوبر شریک نہیں ہوتے. (۱۹۰۲ء ، علم الصحرا ، ۳). [دو + دال (رک) + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---دالَہ (---فت ل) صف.
دو دالوں والا. سیرم دو سیلیا دار ہوتے ہیں جنین دو دالہ ہوتا ہے اور معلقہ بھی پایا جاتا ہے. (۱۹۷۱ء ، ٹیریڈو فائیٹا ، ۳۷). [دو + دال + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دامَہ (---فت م) امذ.
ایک قسم کا تیل ؛ ایک بیلدار کپڑا (جامع اللغات). [دو + دام (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---دامی امذ.
ایک ریشمی کپڑا ؛ (ململ) جس پر کشیدہ کاری سے گُل بوٹے کاڑھے گئے ہوں ، چکن.
اُسے دشوار ہے جگ میں نکلنا غم کے پھاندے سوں
جو کئی دیکھا ہے تیرے بر منیں جامہ دودامی کا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۹). واضح ہو کہ کپڑا یا تو روئی سے بنتا ہے جیسے ... جھونا اور دودامی ... یا ریشم سے بنتا ہے. (۱۸۳۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲٦).
شکار اپنے بنائے حُسن کا شاید کہ کھیلے گا
پہنتا ہے مرا صیّاد پیراہن دودامی کا
(۱۸۴٦ء ، آتش ، ک ، ۳۰). مصودی اور دودامی کے پردے لگے ہیں. (۱۹۳۵ء ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۳۰). [ف : دو + دام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دامی پوش (---و مج) امذ.
دودامی پہننے والا ، کڑھا ہوا ریشمی کپڑا پہننے والا.
اب خلاصی عشق سوں ممکن نہیں
دامِ دل ، زلفِ دودامی پوش ہے
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۳۵). [دودامی + ف : پوش ، پوشیدن = پہننا].

---دانگ (---مغ) امذ.
بارہ رتّی وزن ؛ ڈیڑھ ماشہ. فارسی میں زہر آبن کہتے ہیں ... اس کی مقدار دو دانگ تک ہے اور جو دو درہم ایک دفعہ کھالیں تو آدمی کے واسطے زہر قاتل ہے. (۱۸۳۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۹۱). خطِ جلی کو ثلث ... اور خفی کو نسخ ان دونوں میں دو دانگ دور ہوتا ہے. (۱۹٦۳ء ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۳۲). [دو + دانگ (رک)].

---دانے امذ.
تھوڑا سا (مقدار میں) ، ترا کیب میں مستعمل. ماش کی دال کے دو دانے کھاتے ہیں تو بیچش ہوتی ہے. (۱۸٦۹ء ، رسالہ چند پند ، ۲٦). [دو + دانے ، دانہ (رک) کی جمع].

---دانے کو مُحتاج پھِرنا / ہونا محاورہ.
ایک ایک ٹکڑے کو محتاج پھرنا ، بھیک مانگتے پھرنا ، گدا گری کرتے پھرنا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

ـــدُختر/ دُختری (ـــضم د ، سک خ ، فت ت) صف.
ہم نسل، ایک نسل کی دو چیزیں، وہ دو چیزیں جو ایک دوسرے سے نکلی یا پیدا ہوئی ہوں. یہی قدرت کا دستور ہے ایک پیرامیشیم سے دو دختر پیرامیشیم وجود میں آئے. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۱۰). ایک پیرامیشیم دو حصوں میں تقسیم ہو کر دو دختری پیرامیشیم بنا دیتا ہے. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۱۰). [دو + دختر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــدَرَجی مُساوات (ـــفت د ، سک نیز فت ر ، ضم م) امث.
(ریاضی) دوم درجے کی مساوات ، مربّعی مساوات. مساوات میں کی زیادہ سے زیادہ طاقت ۲ ہو تو ایسی مساوات کو مربّعی مساوات یا دودرجی مساوات کہتے ہیں. (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۹). [دو + درجہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + مساوات (رک)].

ـــدَری (ـــفت د) صف.
دنیا ، جس کے دو دروازے ہیں ، پیدائش اور موت (جامع اللغات). [دو + در (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــدَستَہ (ـــفت د ، سک س ، فت ت) م ف ، ← دُدستہ.
دونوں طرف ، دو طرفہ.

یا شیرِ خدا کہہ کے جب اعدا میں در آئے
انبار تن و سر کے دو دستہ نظر آئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۳). [دو + دست (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــدَستَہ خِلال (ـــفت د ، سک س ، فت ت ، کس خ) امذ.
دو طرفہ خلال ، وہ بازی جس میں دو آدمیوں کو ایک ہی وقت میں شکست دی جائے (جامع اللغات). [دو + دستہ (رک) + خلال (رک)].

ـــدَستی (ـــفت د ، سک س). (الف) امث.
۱. کشتی کے ایک پیچ کا نام جس میں دونوں ہاتھوں سے حریف کو گھسیٹ لاتے ہیں. وہی زور شور تھے قدم بڑھانا یکدستی و دو دستی پر آنا ... کہ قصاب شکن کہ سجود صمدی. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۳۱). ادھر سے اک دستی ہوئی ادھر سے دودستی ، ایک نے انٹی ماری ، تو دوسرا اکھیڑ میں بیٹھا کسی نے قینچی باندھی تو کسی نے بتھی. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۶۹). ۲. تلوار کی ایک قسم جو دو ہاتھ لمبی ہوتی ہے. ایک جھگڑ دو دستی کہ جس کو دو ہتھڑ کہتے ہیں اوپر سر کے ماری. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۳۵).

ہر بیت مسدّس ہے دو دستی پئے شمشیر
اقلیم ستان صورتِ خورشید جہانگیر

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۹). (ب) صف. دونوں ہاتھوں سے کیا جانے والا (وار ، ضرب وغیرہ).

دل جگر دونوں ہی مشتاق ہیں اُس خنجر کے
سینے پر کھاؤں گا جو ضرب دودستی ہو گی

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۲). اُس خنجر سے جو ... عجائب گھر سے حاصل کیا تھا دودستی وار میں قتل کیا ہے. (۱۹۲۶ ، سربریدہ ، ۵). (ج) م ف. دونوں ہاتھوں سے.

اون چوڑیوں کی سنتے ہی جھنکار دودستی
کھائی دل مجروح نے تلوار دودستی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۱۳).

وہ ملیں ہم سے تو ملیں ہم بھی
تالی بجتی ظفر دودستی ہے

(۱۸۵۴؟ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۱۸). حضرت حمزہ دودستی تلوار مارتے جاتے تھے اور ... صفیں کی صفیں صاف ہو جاتی تھیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۳۳۹). [دو + دست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــدِل (ـــکس د) امذ.
۱. باہم متحد ، یک جان دو قالب ، یک جان ؛ (مجازاً) عاشق و معشوق. دو دل ایک دل ہوتیں جھٹ تے ، سراں تے جیواں پر اُٹھنے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲).

دو دلوں میں یہ فاصلے کیسے
تیسرا کوئی درمیاں تو نہیں

(۱۹۷۵ ، پردۂ سخن ، ۵۹). ۲. تذبذب ، گومگو ، ہچکچاہٹ ، دو دلی.

دو دل سیتی تمن سوں جن کوئی کیتے پیرت
جیو کے نین سوں ہرگز نا دیکھے دلکشا صبح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۷۷). [دو + دل (رک)].

ـــدِل ایک ہونا محاورہ.
باہم محبت ہونا ؛ دو دلوں کا ایک ہونا. جاتے جاتے راجہ اور اروسی کی آنکھیں چار ہوئیں اور دو دل ایک ہو گئے. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۲۵).

ـــدِل راضی تو کیا کرے (گا) قاضی کہاوت.
فریقین کی رضامندی میں حاکم دخل نہیں دے سکتا ، دو شخص متفق ہوں تو تیسرا نقصان نہیں پہنچا سکتا.

مجھ سے یہ مثل سن کے رکھو گانٹھ میں باندھ
«دو دل راضی تو کیا کرے گا قاضی»

(۱۸۳۵ ، رنگین ، د ، ۱۷۹؟). میری جان اس کا کیا اجارہ ... مثل مشہور ہے کہ جو دو دل راضی تو کیا کرے قاضی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۰۸). میں نے ان سے کہا «اس بات کا جواب سوچ کر دوں گا». فرمانے لگیں «اب سوچ بچار کا کیا وقت ہے ، جب دو دل راضی تو کیا کرے گا قاضی» (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۵۷).

ـــدِل کو اِک جا بِٹھانا محاورہ.
عاشق و معشوق کو ملنے دینا (جامع اللغات).

ـــدِل مِلنا محاورہ.
محبت ہو جانا ، یگانگت ہونا ، یک جان ہونا.

ہزار صلح ہو لیکن جہاں ملے دو دل
نیاز و ناز میں جھگڑا ضرور ہوتا ہے

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۲۶۶).

ـــــ دلا / دلہ (ـــــ کس د / فت ل) صف.
مذبذب ، غیر فیصلہ کُن ، ڈانواڈول.

عاشق ہوا تو زر کا نہ ہو مبتلا عبث
لالچ بُری بلا ہے نہ ہو دو دلا عبث

(۱۷۳۶ ، تاجیؔ (محمد شاکر) ، د ، ۸۱).

میں راہِ عشق میں تو آگے ہی دو دلا تھا
پُر پیچ پیش آیا ان زلفوں کا دوراہا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۹).

دو دلہ سمجھیں گے بت تجکو طریقِ عشق میں
پہلوئے دل میں نہ رکھ اے برہمن آئنہ

(۱۸۴۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۸۹). آدمیوں میں بھی ایسے چمگادڑ ہوتے ہیں. بے اصولے ، دو دلے ، بھوڈیے ، دھوکا باز! یہ سب منافقت کی نشانیاں ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۴۳۳). ۲. **شکی ، وہمی ، کمزور ایمان والا.** اور دو دلے لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر نیز رسول پر ایمان لے آئے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۷۱). گنہگارو ، اپنا دامن پاک کرو ، دو دلے انسانو اپنے دلوں کو صاف کرو. (۱۹۶۱ ، سراج الدولہ ، ۳۶). ۳. **فکر مند ، پریشان.** ان دنوں تجھے بے خرچ اور دو دلا دیکھ کر وہ شفقہ شیدی بہار کو لکھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۸).

ڈر سے دو دلے ہوگئے اک دل ہونے جتنے
ٹھہرے نہ قدم اِن کے مقابل ہونے جتنے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۱). اف : کرنا ، ہونا. [دو + دل (رک) + ا/ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ دلا پن (ـــــ کس د ، فت پ) امذ.
منافقت ، فریب ، دوغلا پن ، تذبذب. میرا دودلا پن اُن کے حق کسی قدر ظلم ہو گا. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۱۴). ایسا دودلا پن برتنا کس قدر گناہ کی بات ہے. (۱۹۳۴ ، عزمی ، انجامِ عیش ، ۲۵). [دو + دلا (رک) + پن ، لاحقۂ اسمیت].

ـــــ دلی (ـــــ کس د) امث.
۱. **پس و پیش میں مبتلا ہونے کی حالت ، تذبذب ، ہچکچاہٹ.**

دل سوں کتے دلاسا مجھ دو دلی کا دل لے
میں آج لگ دلاسا ہوتا ہے دو دلی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۲). دل میرا دبدھے میں ہے اور دو دلی آدمی کی ، خاطر پریشان رکھتی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۹). ناشناسائی کے سبب سے دو دل کے ساتھ قدم اُٹھاتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۷۰). ۲. **منافقت ، دغا بازی ، فریب کاری ، دو رنگی.**

ہے دو رنگی کی زمانے میں ہوا
دو دلی ہے سب کے دل میں بیش و کم

(۱۹۲۵ ، ریاضِ امجد ، ۴۷). ۳. **دو دلا معنی نمبر ۱ (رک) کی تانیث ، پریشان ، ڈانواڈول.** میں دو دلی ہو رہی تھی کہ جاؤں یا نہ جاؤں. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۸۳). [دو + دل + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

ـــــ دم (ـــــ فت د) صف.
۱. دو دھاری ، دو دھار والی ، عموماً تلوار یا خنجر کے لئے مستعمل.

دشمنوں کے جگر کوں کریلے چاک   آلہ ہے خنجرِ دو دم میرا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۵).

ہے سپر پشتِ مبارک پہ کہ حمزہؓ کی سپر
ذوالفقارِ اسداللہ کہ شمشیرِ دو دم

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۷).

ساغر کے صفات جامِ جم میں دیکھو
آہن کا اثر تیغ دو دم میں دیکھو

(۱۹۳۷ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۵۷). ۲. **چند لمحے ، کچھ دیر.**

گزرنے دو دم نہ خوشی سے کبھی اے والیِ نصیب
تھی عجب کلک وہ جس سے مرے لکھوائے نصیب

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۱۷).

نزع کے وقت جو وہ دیکھنے آتے مجھ کو
اور دو دم بھی جینے کے سہارے ہوتے

(۱۸۸۲ ، دیوانِ ماہ ، ۱۲۳). اف : گزرنا. [دو + دم (رک)].

ـــــ دم مارنا محاورہ ، ف م.
دو کش لگانا ، نشہ کرنا ، حقہ ، سگریٹ اور چرس وغیرہ پینا. آگ ہوتی تو تبا کو اور چرس ہمارے پاس تھی دو دم مار لیتے کہ گرم ہو جاتے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۲۵۸).

ـــــ دمڑی کا صف.
ہیچ ، معمولی ، حقیر ، کم درجہ. تم تو دو دمڑی کے عسشریٹ معلوم ہوتے ہو. (۱۹۷۱ ، متاعِ لوح و قلم ، ۳۳۶).

ـــــ دمہ (ـــــ فت د ، م) صف.
دو دھاری ، دو دھار والا. شہزادے نے سلیم خانہ کھلوایا ... شمشیرِ دو دمہ زیبِ کمر کی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۸۶). [دو + دم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ دن (ـــــ کس د) امذ.
تھوڑی مدت ، مختصر زمانہ ، کچھ دن ، کچھ عرصہ.

دو دن اس دنیا میں تو اچ اس اصول
کہ نبی کے خدا خوش اچھی ہوو رسول

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹).

رہ چکے عشق میں ہم بھی دو دن
دل کے بیمار طبیعت کے مریض

(۱۸۹۲ ، وحید الہ آبادی ، انتخاب ، ۶۲).

میں نہیں کہتی ، مجھے زیست کی مہلت دی جائے
صرف دو دن کو عبادت کی اجازت دی جائے

(۱۹۸۲ ، ممنوعہ ، ۵۷). [دو + دن (رک)].

ـــــ دن بہار دس دن پت جھاڑ / جھڑ کہاوت
عیش کم تکلیف زیادہ (فیروز اللغات ؛ جامع اللغات).

دن کا / کی م ف.
چند روزہ ، عارضی ، ناپائیدار ، مٹنے والا.

دو دن کا سو جینا نکر پاتسال
توں ست حرص کوں مو ہے خوشحال
(١٦٨٦ ، پدماوت (اردو شہ پارے ، ١٥٥)).

بے فائدہ ہے ایذا دو دن کی ہے دنیا
گر ایذ تو دنیا میں ہے عشق بتاں ایذ
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٣٥٨).

کیا ہوا قصۂ فراق و وصل　　عشق دو دن کی داستاں تو نہیں
(١٩٤٥ ، پردۂ سخن ، ٥٩).

---دِن کا مِہمان امذ.
چند روز رہنے والا مہمان ، ناپائدار ، بہت جلد ہٹنے یا مرنے والا.

یہ دنیا دو دن کی ہے مہماں اسے کچ تھیر نیں
دل نہ باندھ اس سات توں خوش حال رو یاں غم نہ کھا
(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ١٠).

نہ چھیڑو تذکرہ نواب کا کچھ اور باتیں ہوں
عبث تم پوچھتے ہو حال اس دو دن کے مہماں کا
(١٨٦٧ ، تشبیہِ خسروانی ، ٥). میں تو اب بس دو دن کا مہمان ہوں میرے لئے تم اپنے اصول نہیں توڑ سکتیں. (١٩٨٣ ، قیدی سانس لیتا ہے ، ٥٢).

---دِن کی بات امث.
پچھلے چند دنوں کی بات ، کل کی بات ، کچھ دن پہلے کا معاملہ.

کیا پوچھتے ہو اب تو اسیر قفس ہوں میں
دو دن کی بات ہے کہ شریکِ بہار تھا
(١٨٩٥ ، تسنیم دہلوی ، د ، ١٠٠).

دو دن کی ہے یہ بات کہ پھرتے تھے جن کے ساتھ
اب گور پر ہماری جو ان کا گزار ہے
(١٩٢٠ ، شہرت (ریتار علی) (نوراللغات)).

---دِن کی بَہار امث.
عارضی رونق ، کچھ دن کی خوشی ، تھوڑا سا عیش.

نہ کر آزردہ خاطر بلبلِ بے تاب کوں ہرگز
غنیمت بوجھ دو دن کی بہار اے من ہرن پیارے
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٤٨٠).

---دِن کی چانْدنی صف.
چند روزہ حسن ، بے ثبات دولت ، عارضی شے.

غرورِ حسن نہ کر چاندنی ہے دو دن کی
کہ چند روز کو ہوتا ہے نورِ ماہ میں فرق
(١٨٣٨ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ٩٠). ہمارے لٹریچر کی تقلید میں مضامین تو وہ یہ دھوم دھام کے لکھیے کہ شاید ہم سے بھی نہ بن پڑیں مگر وہ سب دو دن کی چاندنی تھی. (١٩٣٦ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ٥٠).

---دِن کی چانْدنی پھر اَنْدھیرا پاکھ / اَنْدھیاری رات کہاوت.
حسن و شباب ، جاہ و اقبال دولت و ثروت سب فنا ہونے والی چیزیں ہیں (مہذب اللغات).

---دِن کی چانْدنی ہے پھر اَنْدھیاری / اندھیری رات (ہے) کہاوت.
رک : دو دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ.

ان روزوں لطفِ حُسن ہے آؤ تو بات ہے
دو دن کی چاندنی ہے پھر اندھیاری رات ہے
(١٨٧٤ ، کلیاتِ منیر ، ١ : ٢١١).

دو دن کی چاندنی ہے پھر آخر اندھیری رات
ساقی پلا شراب کہ جاتی ہے چاندنی
(١٨٨٣ ، امین (خواجہ امین الدین) ، د ، ٢٣٨).

---دِن کی دُلْہَن امث.
نئی نویلی دلہن ، نوبیاہتا دلہن. سائرہ کو دو دن کی دلہن کو چھوڑ کر گئے تھے. (١٨٩٨ ، منازل السائرہ ، ١٩٣).

---دِن کی کوتْوالی پھر وہی کُھرْپا اَور جالی کہاوت.
رک : دو دن کی چاندنی الخ. حکومت ہے مگر کے دن کی. وہی مثل ہے دو دن کی کوتوالی اور پھر وہی کھرپا اور جالی. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ١٠٨).

---دِن (ہی) میں م ف.
تھوڑے عرصے میں ، قلیل مدت میں ، چند روز میں (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---دِن نہ پَکَڑْنا محاورہ.
(عو) دو دن بھی زندہ نہ رہنا، چٹ پٹ مر جانا، دفعتاً مر جانا (ماخوذ : پلیٹس ؛ مخزن المحاورات)

---دو (---و مج) صف.
الگ الگ ، مختلف ، ہر دو.
یہ دو دو لطیفے جو باہم ہوئے　　اسی لُطف میں یہ تو بیہم ہوئے
(١٧٨٣ ، مثنوی سحرالبیان ، ١٠٣). جان برادر بھلا میرا تیرا پیسہ کوئی دو دو ہیں. (١٩٣٠ ، آغا شاعر ، ارمان ، ٣٨). [دو + دو (رک)].

---دو اُنْگَل (---و مج ، ضم ا ، مغ ، فت گ) امذ.
دو انگلیوں کی چوڑائی یا موٹائی کے برابر.

اندر چلمن باہر چلمن بیچ کلیجہ دھڑکے
امیر خسرو یوں کہیں وہ دو دو انگل سرکے
(١٣٢٤ ، خسرو (اردوئے قدیم ، شمس اللہ ، ٣٠)). ران پر دو دو انگل چربی تھی. (١٩٠٧ ، سفر نامۂ حسن نظامی ، ٣٩). [دو + انگل (رک)].

---دو باتیں (---و مج ، ی مج) امث.
چند باتیں ، مختصر گفتگو جو کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے

یا وقت گزارنے کے لیے کی جائے.

خوب رُو لڑکے کا ہم کو تک نظر آنا ہے شرط
پھر تو دو دو باتیں کریں آشنا ہو یا نہ ہو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۳۴۹).

دو دو باتیں ہوتی نہیں واعظ سے
رکھ لی اللہ نے ہماری بات
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۶۲).

شکوۂ ہجر بصد نالہ کیا چاہتی ہیں
دو دو باتیں گل و بلبل میں ہوا چاہتی ہیں
(۱۹۳۳ ، عروج (دولہا صاحب) ، عروج سخن ، ۶۹). اف : کرنا ، ہونا. [دو + دو + بات (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

---دو بانس رہنا محاورہ.
(مجازاً) تڑپنا ، بہت بے تاب ہونا.

تو دو دو بانس رہے گا یہ جو اپنی بات کہے کا یہ
(۱۷۹۸ ، میرسوز ، د ، ۲۸۸).

---دو بچن (---و مع ، فت ب ، ج) امذ (قدیم).
رک : دو دو باتیں.

میری اس کی جو لڑ گئیں آنکھیں
ہوگئے آنکھوں ہی میں دو دو بچن
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۵۳).

اب تو کر عشق میں وو دو دو بچن
جس سے تعمیر ہو یہ قصر سخن
(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۱۱). اف : کرنا ، ہونا. [دو + دو + بچن].

---دو بانی ہونا محاورہ.
مختصر جنگ یا مقابلہ و مباحثہ ہونا ، جھڑپ ہونا. توپ خانہ لے کر آگے بڑھا پانی پت میں دو دو بانی ہوئے ، دنوں فریق بڑے زور کی لڑائی لڑے. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۵).

---دو پنجے کسا لینا / کسانا محاورہ.
۱. **ہلکی سی جھڑپ کرنا.** چنھا کہیں ہوتے دیتے ہیں دو دو پنجے کسا لیے بس تھوڑا ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۰۳). ۲. (بٹیر بازی) بٹیر لڑانا (مہذب اللغات).

---دو پہر ف م.
بہت دیر تک ، صبح سے شام تک.

جھانکنا روزن دیوار سے اب چھوڑ دیا
یا کھڑے رہتے تھے تم دو دو پہر کوٹھے پر
(۱۸۸۰ ، شہیدی ، د ، ۲۰).

گر بخیلوں کی مذمت پر کبھی آ جائے وہ
ہو نہ سب و شتم سے سیری اُسے دو دو پہر
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۷۶).

---دو پیسہ پر جان کھونا محاورہ.
بہت بخیل ہونا ، انتہائی کنجوس ہونا ، لالچی ہونا ، لوبی ہونا. تم حرام زادو تین تین روپیہ کے بھی ہو دو دو پیسے پر جان کھوتے ہو. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۰۹).

---دو چونچیں کرنا محاورہ.
ہلکی سی جھڑپ کرنا ، کچھ دیر بحث و مباحثہ کرنا. آؤ دو دو چونچیں کریں ذرا کھانا ہضم ہو جائے گا. (۱۸۹۷ ، چند راوی ، ۲۸).

---دو چونچیں کسانا محاورہ.
(بٹیر بازی) بٹیر لڑانا (مہذب اللغات).

---دو چونچیں ہونا محاورہ.
۱. **ہلکی سی جھڑپ ہونا ، تلخ کلامی ہو جانا.** جھمن اور روشن علی میں دو دو چونچیں ہو گئیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۰۳). اس سلسلے میں اکثر میری ان کی دو دو چونچیں ہوا کرتی تھیں (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۴۹۹). ۲. (بٹیر بازی) **دو بٹیروں یا کسی دو پرندوں میں ہلکی سی جھڑپ ہونا.** بہت سے پرندے ایک جگہ جمع تھے بڑے چھوٹے طرح طرح کے پرندے آپس میں دو دو چونچیں ہو رہی تھیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۳).

---دو حرف (---و مع ، فت ح ، سک ر) امذ.
چند باتیں ، مختصر سی گفتگو.

چل کے ان سے کہیں گے دو دو حرف
ان کے منہ سے سنیں گے دو دو حرف
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۹۳). [دو + دو + حرف (رک)].

---دو دانوں کو محتاج ہونا محاورہ.
ایک ایک ٹکڑے کو محتاج ہونا ، بہت زیادہ مفلس ہونا ، در در بھیک مانگنا. کال پڑا اور ایسا کہ خاصے کھاتے پیتے آدمی دو دو دانوں کو محتاج ہو گئے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۰). جس طرح دبلی پتلی گایوں نے موٹی تازی گایوں کو کھایا ہے اسی طرح کمزور اور لاغر انسان موٹے تازے انسانوں کو کھا جائیں گے اور دو دو دانوں کو محتاج ہوں گے. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۷۰).

---دو دانے کو پھرنا محاورہ.
ایک ایک ٹکڑے کو محتاج پھرنا ، بھیک مانگتے پھرنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---دو سنانا محاورہ.
کچھ کہنا ، کھری کھری سنانا ، ملامت کرنا. قاضی رہ گئے ، وہ کیوں خالی ہاتھ جائیں ، ان کو بھی دو دو سنا دیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۳۱۷).

---دو کاغذ گھلنا محاورہ.
فکر یا مرض سے دبلا ہو جانا.

کام وہ لیتا نہیں ہوتا ہے ہاں کام تمام
دو دو کاغذ میں اسی فکر میں گھلتی ہوں مدام
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۷۷).

۔۔۔دو کَلام کَرْنا محاورہ.
تھوڑی سی بات چیت کرنا.

ہنس کے پوچھا یہ نام کیا تم نے
کئے دو دو کلام کیا تم نے

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ۱۷).

۔۔۔دو کَلی ہونا محاورہ.
(کبوتر بازی) ناتجربہ کار ہونا. ہنوز ، دو دو کلی ہو ، دنیا کی ریت کیا جانو. (۱۹۷۵ ؟ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۲۹).

۔۔۔دو کوس م ف.
میلوں ، بہت دور تک ، دور دور تک. ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے یہ مصیبت کون سہے کہ دو دو کوس پیدل چلے اور پھر لطف یہ کہ سر پر بوجھ رکھیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۶۰).

۔۔۔دو گز اُچَھلْنا محاورہ.
بہت بے تاب ہونا ، اچھلنا کودنا.

وہ بحر حسن شاید باغ میں آئے گا اے احسان
کہ فوّارہ خوشی سے آج دو دو گز اچھلتا ہے

(۱۸۵۰ ، احسان دہلوی (مضامین فرحت ، ۲ : ۲۳۵)).

۔۔۔دو مُنْھ م ف.
تھوڑا سا ، ذرا ، کچھ ، قدر قلیل (مخزن المحاورات).

۔۔۔دو مُنْھ آنا محاورہ.
آوازیں کسنا (نوراللغات).

۔۔۔دو مُنْھ ہَنْسْنا محاورہ.
رنج کو بھلانا ، کدورت دور کرنا. باورچی خانے سے گزر کر دو دو منہ ہر ایک سے ہنستی باتیں بناتی پائیں باغ میں آئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا (انتخاب) ، ۱ : ۳۹).

۔۔۔دو نوکیں لَڑْنا محاورہ.
تھوڑا سا جھگڑنا ، ہلکی سی جھڑپ کرنا ، تکرار کرنا. ملکہ بولی جب تک تو دو دو نوکیں لڑ نہیں لیتی چین نہیں آتا ... بے منہ آئے رہا نہیں جاتا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۳۲).

۔۔۔دو نوکیں ہونا محاورہ.
تھوڑی سی سخت کلامی ہونا ، دوبدو آزادی سے باتیں ہونا ، ہلکی سی جھڑپ ہونا

دو دو نوکیں جو ہو گئیں باہم کچھ ہوا دور دل کا رنج و الم

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۳۶).

۔۔۔دو ہاتھ (ہات) م ف.
دو ہاتھ کے برابر ، بہت زیادہ (بلحاظ طول و عرض).

گر نہ پہونچے میرے گریہ کی مدد
روز دریا ہووے دو دو ہات خشک

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۵۹).

۔۔۔دو ہاتھ اُچَھلْنا محاورہ.
نہایت بے تاب ہونا ، بہت زیادہ تڑپنا.

شب جو دل دو دو ہاتھ اُچھلتا تھا
وجد تھا یا وہ حال تھا کیا تھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۳).

اُدھر وہ ہاتھ میں خنجر لئے بیتاب آتے ہیں
خوشی سے دل ادھر سینہ میں دو دو ہاتھ اُچھلتا ہے

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۱۵).

۔۔۔دو ہاتھ چَلْنا محاورہ.
جھڑپ ہونا ، لڑائی ہونا.

کل دو دو ہاتھ یاروں کے چلتے ہیں سن رکھو
اب تم سے اپنا بس نہ چلا کیا مضائقہ

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۳۳۹).

۔۔۔دو ہاتھ دِکھانا محاورہ.
آزمائش کے طور پر لڑنا ، زور آزمائی کرنا ، مقابل میں آنا. البتہ امیرالدین قدوائی نے وہاں دو دو ہاتھ دکھائے. (۱۹۷۸ ، رسالہ جدید سائنس ، اگست ، ۵۶).

۔۔۔دو ہاتھ دیکھنا محاورہ.
مقابلہ کرنا ، لڑنا ، طاقت آزمائی کرنا. غریب نے کہا میں اللہ پر بھروسا کرتا ہوں ... آئیے جیسے دو دو ہاتھ دیکھنے ہیں. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۳۸).

۔۔۔دو ہاتھ کَرْنا محاورہ.
لڑنا جھگڑنا ، مدمقابل ہونا ، مقابلہ کرنا.

آج دو دو ہاتھ اس ابرو سے کیجے دوبدو
گو کرے دن کو مرے وہ تیغ خوں آشام شام

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۸). آپس میں دو دو ہاتھ کر لیجیے جو مارا پڑے وہ جہنم میں جائے جو بچے ان کو قبضے میں لائیے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۸۷). میرے ساتھ دو دو ہاتھ کرنے کے لیے وہ مجھ سے فارغ خطی لکھوانا چاہتے تھے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۷).

۔۔۔دو ہاتھ لَڑْنا محاورہ.
مقابلے کے لئے نکلنا ، مقابلہ کرنا ، آزمائشی طور پر مدمقابل ہونا. بارے او ایک دیس غمزا آ کر عقل کے موں پر چڑیا ، خوب دو دو ہات لڑیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۹). کمیدان نے کہا میاں کیا سربھوں پر تاؤ پھیرا کرتے ہو آؤ دو دو ہاتھ لڑ لو تلواریں کھنچ گئیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۰).

۔۔۔دو ہاتھوں سے لُوٹْنا محاورہ.
تباہ و برباد کرنا ، بری طرح خستہ حال کرنا. اسل مالکوں سے ان کا معاوضہ مانگیں ، معاوضے کا اگر کوئی حقدار ہے تو وہ کاشتکار ہے جس کو ایک صدی سے دو دو ہاتھوں سے لوٹا گیا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۹۲).

ـــــ دو ہاتھ ہو جانا/ہونا محاورہ.
لڑائی ہو جانا ، جھڑپ ہونا ، مقابلہ ہونا ، آپس میں دھینگا مشتی ہو جانا.

جوش کہتا ہے خونِ بسمل سے
دو دو ہاتھ آج ہوں گے قاتل سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۹۳). لاہوری دروازہ سے چاندنی چوک میں آئے دلی والوں سے جھڑپ جھاڑ ہو جاتی تلوار کے دو دو ہاتھ ہوئے بغیر نہ رہتے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۱۸).

بس میں ہوں اور آپ ہوں ہو جائیں دو دو ہاتھ
میں خود ہی کیوں نہ لکھ دوں چلو آؤ میرے ساتھ

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۲۹۳).

ـــــ دیس کی مہمان فقرہ.
دو دن کی مہمان ، فانی ، ناپائیدار ، عارضی ، مراد : دنیا. دنیا دو دیس کی مہمان ، ٹھیک پہچان نام کرے ، کچھ کام کرے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۵).

ـــــ دھارا صف ، امذ.
۱. دو دھار یا باڑھ والا (خنجر ، تلوار یا کوئی اور آلۂ ضرب).

پیاری کے نیناں ہیں جیسے کٹاری
نہ سم اس کے انکھے کوئی ہیں دو دھاری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۲).

نہ اپنا بات میں گر توں دو دھارا
کہاں ہوتا دین ہوتا آشکارا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۶).

اس طرف ہم اودھر رقیب گرا
یہ نگہ تیغِ دو دھارا ہے

(۱۸۰۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۸).

پھرتے ہیں غیر کی گردن میں جو وہ ڈال کے ہاتھ
تو گلے پر مرے خنجر ہیں دو دھارے پھرتے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۹۳).

کہنے لگا یہ ہنس کر تم ہو وہی مسلماں
دنیا میں جن کا خنجر مشہور ہے دو دھارا

(۱۹۳۸ ، ظریف ، ک ، ۱۰). **۲. وہ جگہ جہاں دو دریا ملیں یا دریا کی شاخیں دو ہو جائیں** (نوراللغات). **۳. ایک قسم کا تھوہڑ جس کی شاخ دہری ہوتی ہے.** اس پر ایک باڑھ خاردار درختوں کی ہے جیسے ناگ پھنی ، دو دھارا ، تردھارا ، ہاتھی چنگھاڑ. (۱۹۳۱ ، بہرام کی رہائی ، ۱۹۵). **۴. (سپہ گری) ایک داؤ جس میں حریف اپنے مدِ مقابل کے گلے اور چھاتی پر لپٹ کر دونوں ٹانگوں سے وار کرتا ہے.** داہنی طرف کے بائیں پیچ یہ ہیں کالیا... دو دھارا... جھلاوا. (۱۸۶۳ ، عقل و شعور ، ۲۹۳). جس وقت حریف دو دھارا کرے اور بیٹھے تو یہ اپنا داہنا گھٹنا ٹیک کے اپنے بائیں پاؤں کو اٹھا کر اوس کی چھاتی پر بیٹھ جاوے. (۱۸۹۸ ، ؟ ، قوانینِ حرب و ضرب ، ۱۵۰). اگر دو دھارا کرے تو اپنے دونوں پیر ملا کے کودے اور حریف کے بائیں جانب جابیٹھے پھر اپنا سیدھا پیر اس کے بائیں ہاتھ پر مارے. (۱۹۲۵ ، فنِ تیغ زنی ، ۵۰). ف : کرنا ، ہونا.
[دو + دھار (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ دھاری صف.
۱. دو دھار کی ، دوہری کاٹ کرنے والی ، دونوں رُخ دھاردار.

نبلاٹ کے چمن میں تلا چند چوترا
موتیاں کے جل گوں میں دو دھاری لگی دے

(۱۹۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۱).

دو دھاری سے دھاری وہ اونپر چڑھی
کہ دھار اون کی ہم پلّہ تھی تیر کی

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۳۵). **۲. (i) دہری باڑھ کی تلوار.**

بس حد ہے کہ آئی کئی سو تیروں کی باری
ہر تیر کو یاں کاٹ گئی تیغِ دو دھاری

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸۹). **(ii) (مجازاً) مہلک ، تیز ، زود اثر ؛ دو طرفہ.** شیخ صاحب کہتے ہیں کہ... یہ سب دھوکہ ہے ، جناح صاحب کی منطق کی کاٹ دو دھاری تھی اور وہ ایک تیر سے دو شکار کھیل رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۰۵). [دو دھار (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ دھاری پن (ـــــ فت پ) امذ.
دوغلا پن ، بناوٹ. ترک کردار کے حامل لوگ ڈھکے چھپے نہیں ہوتے ان میں دو دھاری پن نہیں ہوتا. (۱۹۸۲ ، پند پاترا ، ۵۲).
[دو دھاری + پن ، لاحقۂ اسمیت].

ـــــ دھاری تلوار (ـــــ فت ت ، سک ل) امث.
وہ تلوار جس میں دہری باڑھ ہو ؛ (مجازاً) مہلک ، تیز ، بیان نیز. اور اس کے منہ سے دو دھاری تیز تلوار نکلتی تھی. (۱۸۱۹ ، انجیلِ مقدس ، ۶۱۱). جو ہم قوم ترک اس وقت میرے ساتھ ہیں یہ ہمیشہ سے دو دھاری تلوار ہیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۴۷). بہت زیادہ مہلک ہتھیار جس سے اہلِ مشرق کی بیخ کنی کی گئی اور وہ دو دھاری تلوار جس سے مسلمانوں کو قتل کیا گیا یہ شراب تھی. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۴۳). تاریخ کا یہ مطالعہ دو دھاری تلوار بن جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، نیم رخ ، ۲۲۲).
[دو دھاری + تلوار (رک)].

ـــــ دھاڑیا (ـــــ سک نیز کس ڑ) صف.
پتنگ کی ایک قسم ، دو رنگوں والی پتنگ.

اور ہے دو دھاڑیے کی بھی کچھ اور آن بان
حیراں ہو جس سے تیغ نگہ پری رخان

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۳). [دو دھاڑی + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ دھاڑیہ (ـــــ سک نیز کس ڑ ، فت ی) صف.
ہرن کی اقسام میں سے ایک قسم کا نام (تزکِ جہانگیری ، ۸۳).
[دو دھاڑی + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ دھر (ـــــ فت دھ) امذ (قدیم).
دو لکڑے.

دو دھر ہو گیا تھا سدھر بدھ گھاؤ
پکڑتا ہے تا دو دو ہت آپ راؤ
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۲۷)، اف : ہونا. [دو + دھر ، دھڑ (رک)].

---دِھر م ف (قدیم).
دو طرف.

دو کُچ دو سُورج کی کانسے ہے جیوں
دو زلفاں دو دِھر سرک پھانسے ہے جیوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۹).

گھڑی کوں دل گھڑی کوں جیو ہو دونوں کھینچتے دو دِھر
قرار یک تل نہیں منج کوں کہ ہاتے بلت پھرتا ہوں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۳).

---دِھر تے م ف (قدیم).
دونوں طرف سے (قدیم اردو کی لغت).

---دَھڑ (---فت دھ) امذ (قدیم).
دو حصّے ، دو ٹکڑے.

نہ اوس پاک نگہ ہے نہ اوس چیکن
دودھڑ کر سنیا یک کتے تل ہتی
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۲). حضرت ذوالفقار سوں دو دھڑ کیے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ق) ، ۹۰).

معشوق زلف کی لے شمشیر تیغ کوں مارے
ہووے اگر دو دھڑ توں اوس وار سوں نہ کر شک
(۱۶۷۹؟ ، دیوانِ سلطان شاہ ثانی ، ۴۳). اف : کرنا ، ہونا. [دو + دھڑ (رک)].

---ڈھائی آنے امذ.
تھوڑے سے پیسے ، کچھ پیسے. اب دو ڈھائی آنے میں ایک وقت کی ہنڈیا سیدھی ہو. (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۷۰). [دو + ڈھائی (رک) + آنہ (رک) کی جمع].

---ڈھائی رُوپیّا (---و مع ، فت نیز سک پ ، ی بشد نیز بلا شد) امذ : رک دو ڈھائی روپیّہ.
تھوڑی تعداد ، تھوڑا سا ، کچھ روپے. دن میں دو ڈھائی روپیہ کی آمدنی ہو جاتی ہے کبھی زیادہ کبھی کم. (۱۹۵۰ ، یاد کی اک دھنک جلے ، ۹۱). [دو + ڈھائی (رک) + روپیا (رک)].

---راستا / راستَہ (---سک س ، فت ت) : رک دوَرَستہ.
(الف) امذ.
وہ راستا جو دو طرف گیا ہو ، دوراہا (رک) (پلیٹس). (ب) م ف.
دو طرف ، دو رویہ. اسی طرح پانچ دروازے اور ایک سے ایک اعلیٰ فوج سوار و پیادہ دو راستہ استادہ بر عمارت شاہانہ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۸). [دو + راستا / راستہ (رک)].

---راسِیں (---ی لین) صف.
دوسِرا (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۴۳). [دو + راس (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

---راؤ (---و مج) امذ : رک دُراؤ.
(عو) ظاہر کے بر خلاف باطن میں کدورت رکھنے کی کیفیت ، دل میں فرق رکھنے کی حالت ، نفاق. یہ سمجھتی ہو تو پھر کیوں جی میں دوراؤ رکھتی ہو. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۸). دو دھاری ، دوراؤ (نفاق) دوراہا ، دورسا. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۲۵۴). [دو + راءے (رک) جس کا یہ مخرب ہے].

---راہا امذ : رک دوراہہ.
وہ سڑک جو دو راستوں کو ملاتی ہو ، وہ راستہ جو دو طرف گیا ہو.

میں راہِ عشق میں تو آگے ہی دو دِلا تھا
نِر بیچ پیش آیا ان زُلفوں کا دوراہا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۹).

ابھی دوراہۂ دنیا و دیں ہے پیش نظر
جدھر کا قصد ہو چل اختیار باقی ہے
(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۳۸۹). اس دوراہے سے انہیں فکری طور پر اقبال نے اور سیاسی طور پر قائداعظم نے نجات دلائی. (۱۹۸۲ ، قائداعظم اور آزادی کی تحریک ، ۳۳). [دو + راہ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---راہی صف.
دو طرفہ. فاصلہ کم کرنے کے لئے دوراہی سڑکیں بنائی جا رہی ہیں. یہ تیز رفتار گاڑیوں کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں. (۱۹۷۴ ، سڑک ، ۵). [دو + راہ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---رُخا (---ضم ر) صف : رک دورُخہ.
۱. (أ) دوغلا ، منافق ، دو طرف رہنے والا شخص ، مکّار شخص. پر دینوں نے ... ایک دو رُخا ، مکّار ، دوغلا دغاباز پیدا کیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۰۳). حجاج ابن زبیر ... نے عاصم سے کہا کہ اے دورُخے! کیا تو نے مجھ سے بیعت کر لی ہے. (۱۹۶۵ ، خلافت بنو اُمیہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۳). (أأ) دونوں طرف یکساں چہرہ یا کیفیت رکھنے والا. سورج کی صورت سونے کی ڈھلی ہوئی تھی. ایک آدمی گھوڑے پر سوار ، دورخا چہرہ ، دونوں سروں پر تاج. (۱۸۷۲ ، محیطِ ادب ، تعقداں لاورس ۲۰ : ۱۰۳). ۲. (أ) دورویہ ، دوطرفہ ، دو رخ والا. تیرے لیے ... ریشمی فرش بچھایا جاتا جس کے دورخہ نقش و نگار ہوتے تھے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۷۹). ان میں پودوں کے اجسام ہمیشہ دورُخے ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، برائیوفائیٹا ، ۱۱). (أأ) دو طرح کا ، دو قسم کا ، مبہم ، منافقانہ. اہالو کے مندر سے ... دورخا جواب ملا کہ روم کے دشمن تباہ ہوں گے. کون بتا سکتا تھا کہ روم کا دشمن کون ہے؟ (۱۹۰۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۰۲). اپنا یہ دورُخہ اصول منوانے کے لیے بھارتی نیتاؤں نے اپنی فوجی طاقت استعمال کی. (۱۹۶۶ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۰). ۳. (پارچہ بافی) دو مختلف رنگوں کے تانے اور بانے سے بُنا ہوا کپڑا جس کی سطح پر روشنی میں دو رنگی موج دکھائی دے عام طور سے سرخ اور سبز تانے بانے کا پسند کیا جاتا ہے (ا ب و ، ۲ : ۸۰). [دو + رخ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---رُخا پَن (---ضم ر ، فت پ) امذ.
دوغلا پن ، منافقت. پُرانے آدمیوں میں صرف ہندا مہاراج رہ گئے تھے اور وہ بھی اپنے دورخے پن کی بدولت. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۰۹). انھوں نے آزادیٔ ہند کی حمایت میں ایک مبہم سا بیان بھی دے ڈالا تھا میں اِس دورخے پن کو برداشت نہ کرسکا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۹۴). [دو + رُخا (رک) + پن ، لاحقۂ اسمیت].

---رُخا تَحْرِیر (---ضم ر ، فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
(مجری) ورق کے دونوں طرف لکھا ہوا مضمون (اب و ، ۴ : ۲۰۶). [دو + رُخا (رک) + تحریر (رک)].

---رُخا پَتّھر (---ضم ر ، فت پ ، شد ته بفت) امذ؛ اسم دورُخہ پتھر.
چھاپے کا وہ پتھر جس پر کاغذ کی دو طرفہ چھپائی کے لیے کاپی جمائی گئی ہو (اب و ، ۴ : ۲۲۳). [دو + رُخا + پتھر (رک)].

---رُخا جُفْتے (---ضم ر ، ج ، سک ف) امذ.
(حیاتیات) اگر بین نوعی مخلوطوں کے لدنی اجسام دوہرے ہو جانے سے لونی اجسام کی تعداد دگنی ہو جائے تو ان کو دو رخا جفتے کہتے ہیں (ماخوذ : جینیات ، ۵۲۸). [دو + رخا + جفتے ، جفتہ (رک) کی جمع].

---رُخا لِکھائی (---ضم ر ، کس ل) امث.
جب ورق کے دونوں رخ لکھے جائیں تو دورخا لکھائی کہلاتی ہے (اب و ، ۳ : ۱۹۲). [دو + رُخا + لکھائی ، لکھنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---رُخ سَوطی / سَوطِیَہ (---ضم ر ، و لین / کس ط ، فت ی) صف.
(حیاتیات) وہ جراثیم جن کے دونوں سروں پر ایک یا کئی سوطیے لگے ہوئے ہوں. اگر ایک سوطیہ یا کئی سوطیے اس کے دونوں سروں پر ہوں تو اسے دورخ سوطی کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۵۰). [دو + رُخ (رک) + ع : سَوط + ی / یہ ، لاحقۂ صفت].

---رُخی (---ضم ر). (الف) امث.
۱. وہ تصویر جس میں دونوں رخ نظر پڑیں (نوراللغات). ۲. کمان کی ایک قسم (جامع اللغات). ۳. دوغلا پن ، منافقت. اس بد عملی اور دورُخی نے ملکی سلطنت کو تباہ و برباد کیا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۰۰). ہماری سب سے بڑی خرابی ہماری دورخی اور منافقت ہے. (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۳۷). (ب) صف. ۱. (اَ) دو طرح کا ، دو قسموں کا. خامیرے دورخی ہوتے ہیں یعنی ترشئی یا اساسی (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۸۵). (اَاَ) (مجازاً) ذومعنی ، جس کے دو مطلب نکلتے ہوں ، ذوعنوان ، مبہم. تنہائیل باتھورن کی اور کوئی کتاب اتنی گہری اتنی دو رخی اور اتنی مکمل نہیں جتنی کہ حرفِ سرخ. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۸۷).

۲. (اَ) دو رخ والا ، دو طرف کا ، دونوں طرف یکساں مشابہت رکھنے والا.

دورخی آرسی ہو کر الااللّٰہ ہی مزے لیوے
او حق کون حق سمجھ لے توں نہ او حق ہے حوادث

(۱۸۱۳ ، دیوان الااللّٰہ شطاری ، ۹). (اَاَ) (حیاتیات) اندرونی بیرونی ، شکم اور پیٹھ کا ، دو طرفہ. یہ عموماً چھوٹا ، پھیلا ہوا ، تھیلی نما دورخی جسم ہے. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۹). ۳. جس میں منافقت ہو ، منافقانہ. حوادثِ عرابیہ میں انگلستان کی سیاست دورخی تھی. (۱۹۱۸ ، مسئلہ شرقیہ ، ۱۲۸). منافقین کے نفاق اور دورخی پالیسی کا اس طرح ذکر کیا گیا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۷۰). [دو + رُخ + ی ، لاحقۂ صفت].

---رُخی آڑ (---ضم ر) امث.
ٹھٹیرے کا اکوائی کی قسم کا دورخا آہنی اوزار جس کا ایک منہ چپٹا اور ایک نوک دار ہوتا ہے جس پر برتن کی گولائی درست کی جاتی ہے (اب و ، ۳ : ۲۹). [دورخی + آڑ (رک)].

---رُخی پالیسی (---ضم ر ، ی مع) امث.
منافقانہ چال ، دوغلی حکمتِ عملی ، دو طرح کا طرزِ عمل. کسی نے کہا یہ دورخی پالیسی کیسی. (۱۹۱۷ ، یزید نامہ ، ۹۷). منافقین کے نفاق اور دورُخی پالیسی کا اس طرح ذکر کیا گیا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۷۰). [دورخی + انگ : Policy].

---رُخی تِھیا (---ضم ر ، کس تھ) امذ.
(آہن گری) ٹھپے میں گہرے نشان یا خط بنانے کا آہنی قلم جس کا ایک منہ چپٹا دھار دار اور دوسرا نکیلا ہوتا ہے (اب و ، ۸ : ۷). [دورخی + تھیا (۱)].

---رَس (---فت ر) امذ.
وہ مٹی جس میں چکنی مٹی اور ریت ملے ہوں (جامع اللغات). [دو + رس (رک)].

---رَسا (---فت ر) امذ.
خمیرہ ملا ہوا تمبا کو ، دو قسم کا ملا ہوا تمبا کو. خمیرا ، دورسا کڑوا ، دو سیرا چوسیرا تیار کیا گیا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۵ : ۱۰). انھوں نے پہلا ہی کش بڑا گہرا اور لمبا لیا اور دھواں چھوڑنے چھوڑتے ... دورسا تمبا کو کی خوشبو اور مزے کی تعریف کی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۵۸). [دو + رس (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---رَسا اَچار (---فت ر ، ا) امذ.
(اچار سازی) مٹھاس کی چاشنی دے کر تیار کیا ہوا اچار جس کو میٹھا اچار بھی کہتے ہیں بعض خاص قسم کی ترکاریوں اور پھلوں کا بنایا جاتا ہے (اب و ، ۳ : ۱۸۳). [دو + رَسا (رک) + اچار (رک)].

---رَسْت (---فت ر ، سک س) م ف (قدیم).
دونوں طرف ، (رک) دورستا.

سراحی پیالے دے ہاتاں میں مست
کھڑیاں کی کرنا چا کری دھن دو رست
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۳)۔ [دو + رست، راستہ (رک) کا مخفف]۔

---رَستا/رَستہ (---فت ر، سک س، فت ت) (الف) اسم۔
دنوں طرف ، راستے کے دونوں جانب ، دو رویہ۔

دو رستا کھڑے شیر شمشیر بند
بشمشیر و خنجر بگرز و کمند

(۱۵۶۴ ، شوقی ، د ، ۸۸)۔

اتھے لعل دو اس کے یاقوت ناب
دو رستہ اتھے موتی اس میں خوشاب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۵۲)۔

دو رستہ جو روشن چراغاں ہوئے
پتنگے خوشی سے غزل خواں ہوئے

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۲۷)۔

پاتا تھا درستی کا نہ موقع کوئی دستہ
لاشے نظر آتے تھے سواروں کے دو رستہ

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۶۴)۔ دروازے کے سامنے سے نہر تک دو رستہ بازار لگا ہے۔ (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۵۴)۔ (ب) صف۔ **دو راستہ جس کے دونوں طرف درخت یا عمارتوں کی قطاریں ہوں** (پلیٹس)۔ [دو + رستا/رستہ (رک)]۔

---رِکاب (---کس ر) صف۔
رک : دو رکابہ۔

چچیاں کو او ڈاین کی کر دو رکاب
اسے مارنے کو لئی دے کر عذاب

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳۶)۔ اف : کرنا۔ [دو + رکاب (رک)]۔

---رِکابَہ (---کس ر، فت ب) (الف) صف۔
بہت اونچا (گھوڑا) ، نسبتاً اونچا گھوڑا جس پر بیٹھنے کے لیے دو رکابیں ہوتی ہیں تا کہ اس پر آسانی سے سوار ہوا جا سکے۔ ایک شخص مشکیں گھوڑے دو رکابے پر سوار ... نظر آیا۔ (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۴۳)۔

وہ علم جس کی ضیا شمس و قمر سے دو چند
دو رکابہ ہے علمدارِ دلاور کا سمند

(۱۹۳۱ ، مراثی ، محب ، ۱۵۸)۔ (ب) م ف۔ **سرپٹ ، تیزی ، تیز رفتار۔** ویلر پنج سالہ دو رکابہ بگھی میں اس طرح جاتا ہے جیسے آندھی آ گئی ہے۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۲۳۰)۔ اب جھک مارئیے اور دس کوس تک پہاڑ کی چڑھائی بسواریٔ دو رکابہ قدم طے فرمائیے۔ (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۷ : ۵)۔ [دو + رکاب (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

---رِکابَہ گھوڑا بَخشی کا داماد کہاوت۔
جو شخص بڑے آدمی کے زیر سایہ ہو بہت اکڑا کرتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---رُکنی (---ضم ر، سک ک) صف۔
دو ارکان پر مشتمل ، دو رکن والا۔ حکائی صوت کبھی دو رکنی نہیں ہوتی۔ (۱۹۸۲ ، اردو قواعد، شوکت سبزواری ، (حاشیہ) ، ۴۰)۔ [دو + رُکن (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---رَگّا (---فت ر، شد نیز بلا شد گ) صف ؛ امذ۔
من موجی ، متلون مزاج ؛ مخلوط النسل ، وہ آدمی جس کے ماں باپ دو الگ الگ قوم کے ہوں ؛ دوغلا مرغ ؛ دو نسل کا گھوڑا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [دو + رگ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

---رَلا (---فت ر) صف (قدیم)۔
دو لڑا ، دو لڑیوں کا (ہار) (قدیم اردو کی لغت)۔ [دو + رَلا ، لڑا (رک) کا معرّب]۔

---رَنگ (---فت ر، مغ) (الف) امذ۔
(چلمن سازی) **بانس کے چھلکے کے اندر کا حصّہ جس کی معمولی کام کے لیے تیلی بنائی جاتی ہے** (ا ب و ، ۱ : ۱۷۱)۔ (ب) صف۔ ۱۔ **دو رنگ والا ، دو رنگ کا۔**

سِلسلۂ روز و شب تار حریر دو رنگ
جس سے بناتی ہے ذات اپنی قبائے صفات

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۲۹)۔ ۲۔ **متلوّن مزاج شخص۔**

باغ میں سرما تھا اور تھی یارِ دلدار دو رنگ
مجھ کوں ہر برگو گل رعنا دوشالہ ہو گیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۱)۔ ۳۔ **دو رویہ ، جس کے ظاہر و باطن میں فرق ہو ، ظاہر دار ، منافق۔**

شبنم کی گلابی کے اپر سنگ ہوا توں
مجھ عاشقِ یک رنگ سوں دو رنگ ہوا توں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۷)۔

اے زاہد دو رنگ نہ پیر آپ کو بنا
مانندِ صبحِ کاذب ابھی ہے ادھیڑ تو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۳)۔ اف : ہونا۔ [دو + رنگ (رک)]۔

---رَنگا (---فت ر، مغ) (الف) صف۔
۱۔ **دو رنگ والا ، دو رنگ کا۔** دو لڑا ، دو رنگا ... دو پہریا ، دو رگا ، دو سیرا ، دو فصلا۔ (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۱۰۰)۔ ۲۔ **ابلق ، منافق ، متلوّن مزاج ، منافق شخص ، مکّار شخص** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ (ب) امذ۔ **سانپ کی ایک قسم۔** دو رنگا ، بنڈا ، دودھیا ... اور نہ جانے کیا کیا نام بتاتے تھے۔ (۱۹۶۶ ، انجام، کراچی، ۲۲ مئی ، ۴)۔ [دو + رنگ + ا ، لاحقۂ صفت]۔

---رَنگ کی پالنا محاورہ۔
دو رنگی اختیار کرنا ، منافق ہو جانا۔

ہم تیرے سوا غیر کی پروا نہیں رکھتے
دو رنگ کی پالیں یہ بکھیڑا نہیں رکھتے

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۷۰)۔

---رَنگ نُما (---فت ر، مغ ، ضم ن) صف۔
جس میں دو رنگ نظر آئیں ، بلور وغیرہ۔ کروم ایلم ایک دو رنگ نما

شے ہے جو سبزی مائل نیلی شعاعوں اور سرخ شعاعوں کو منتقل کرتی ہے۔ (۱۹۶۱ ، تجربی نفسیات ، ۲۷۵)۔ [دو + رنگ + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا]۔

--- رنگی (---فت ر ، مغ). (الف) صف.
۱. **منافق ، مکار شخص ، دوہری چال کا.**

ولی اس سے وفا کے قول پر کیا اعتبار آوے
کہ ظالم ہے دو رنگ ہے ستمگر ہے شرابی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۵). مختیارک کو تو گالیاں دینے لگا کہ کیوں او منافق دو رنگی مسلمان کی تعریفیں کرتا ہے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۶). ۲. **دہری ، دو طرح کی ، منافقانہ.** دل میں کہا آپ میرے ساتھ دو رنگی چال چل رہے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۹۰).

کس نے اس بت کو سکھا دیں یہ دو رنگی چالیں
بزم ساقی میں سکوں خلوت زاہد میں خلل

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۲۷). (ب) امث. ۱. **تلوّن ، حالت یا صورت کی تبدیلی ، ایک روش پر نہ رہنے کی کیفیت ، دو رنگ کا ہونا.**

دورنگی خوب نہیں یک رنگ ہو جا　　سراپا موم ہو یا سنگ ہو جا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۸).

دورنگی زمانے کی مشہور ہے
کبھی سایہ ہے اور کبھی نور ہے

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۰۱).

باغ دنیا کی دورنگی بھی معلوم نہ تھی
ان گلوں سے سفر بو میں گریزاں ہوتا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴م).

ہم بس یک رنگ دورنگی تیری　　کچھ پسند اے گل رعنا نہ ہوئی

(۱۸۴۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱۶).

چونکا ہوں خواب سے ابھی محفل یار دیکھ کر
سکتے میں ہوں دورنگیٔ لیل و نہار دیکھ کر

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۱۵۲). ۲. **بیک وقت دو حالتیں ہونا ، ذو معنویت ، ابہام.**

نہ کیوں ہو ہر بات میں دورنگی دماغ رہتا ہے آسمان پر
وہ شوخ ستمگر شباب بھی ہے غرور حسن و جمال بھی ہے

(۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۰). ۳. **ظاہر اور باطن ایک نہ ہونے کی حالت ، منافقت ، دورویہ پن.**

مہرو اور دورنگی جوسوں میں شکر
چھپا دل میں کڑوای کرتی تکر

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱۸۱)).

سب پر ہے کرم مجھ پہ ستم کیا ہے دورنگی
دلدار کسی کا ہے دل آزار کسی کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۴۶).

آخر دورنگی اس گل رعنا پہ کھل گئی
لوگوں کو دیکھ کر جو عدو نے چھپائے گل

(۱۸۶۹ ، شیفتہ ، ک ، ۴۷).

دورنگی ہتر ناآشنا نے لوٹ لیا
وفا کا بھیس بنا کر جفا نے لوٹ لیا

(۱۹۲۹ ، فغان آرزو ، ۹۹). ۳. **شعبدہ بازی ، فریب ، دھوکا.**

حقیقت میں نہیں نقش و نگار اپنے تو یاں قائم
دکھائی دے ہیں جو تجکو زمانے کی دورنگی سے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۹). اگر یہی تہذیب ہے تو یہ ہم کو دورنگی اور مکر سکھاتی ہے۔ (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۷۵). [دو + رنگ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

--- رنگی میں پھنسنا محاورہ.
تذبذب میں ہونا ، متلون مزاج ہو جانا ، منافق ہونا ، مکّار ہونا.

جن کو نہیں تمیز سفید و سیاہ کی
پھنستے نہیں دورنگی لیل و نہار میں

(۱۸۷۰ ، دیوان مہر ، ۱۵۸).

--- رنگی ہنڈیا (---فت ر ، مغ ، فتہ ، مغ ، سکڈ) امث.
مختلف اقسام کی کئی ترکاریاں ملا کر پکایا ہوا سالن جس کے ذائقہ میں دہری چاٹ ہو ، نو رتن ، دیوانی ہنڈیا (ا پ و ، ۳ : ۱۵۴).
[دورنگی (رک) + ہنڈیا ، ہانڈی (رک) کی تصغیر].

--- رُو (---و مج) صف ؛ امذ.
دو رخ کا ؛ منافق ؛ ایک پھول جس کا ایک رخ سرخ اور دوسرا زرد ہوتا ہے ، گل رعنا (جامع اللغات). [دو + رُو (رک)].

--- روٹیاں دینا محاورہ.
تھوڑا سا کھلانا ؛ تھوڑی سی مدد کرنا. میرے بعد کوئی اتنا بھی نہ ہو گا کہ کھانے کو دو روٹیاں اور پینے کو تھوڑا سا پانی دے سکے۔ (۱۹۰۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۲۵).

--- روٹیوں پر بیچنا محاورہ.
بہت سستے داموں فروخت کر دینا ؛ بہت قلیل معاوضہ پر خدمت کرنا. چورانوے کے قحط میں اس کی ماں کو اس کا نانا دو روٹیوں پر بیچ گیا تھا. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۰۵).

--- روٹیوں کا حاجت مند امذ.
انتہائی بھوکا ، مفلس ، قلاش شخص ، محتاج. میرا نانا قحط میں دو روٹیوں کا حاجتمند تھا. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۰۶).

--- روٹیوں کا سہارا امذ.
گزر اوقات کا آسرا ، بہت تھوڑی آمدنی. اکیلے دم کے لیے دو روٹیوں کا سہارا کافی تھا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۱۲).

--- روز امذ.
تھوڑی مدّت ، کچھ عرصہ ؛ دو دن.

بعد دو روز کے پچتائیے گا　　اپنے جوبن پہ نہ اترائیے گا

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۲۳۰). [دو + روز (رک)].

--- روزہ (---و مج ، فت ز) صف.
دو دن کا ؛ تھوڑی مدت کا ، وہ چیز جس کی بقا کا زمانہ بہت تھوڑا ہو ، عارضی ، ناپائدار

او منزل منزل گیا لے سپاہ دو روزہ ادیک روز چلتا تھا راہ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۳۳).

ہے بہارِ چمن اک روز تو اک روز خزاں
پھر ہے اس حسنِ دو روزہ پہ غرور آپ کو کیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰). محبت وہ منتر ہے جو مرد اور عورت کی اس حیاتِ ارضی اس دو رُوزہ زندگی ... کو ... فردوس کا نعم البدل بنا دیتا ہے. (۱۹۲۲ ، مضامین عظمت ، ۷۷).

ہے مختصر عُمر بس دو روزہ گویا
ندی کا سا پانی ہے کہ صحرا کی ہوا

(۱۹۸۵ ، دستِ زرافشاں ، ۴۴). [دو + روز (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---رُوئی (---و مج) امث.
دو رخا پن ، منافقت ، دو رنگی. خبر مجھے کیا تو اپنی دو روئی کی بدولت دیکھ تو کیسا پچھتاویگا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۵۵). ظاہر اور باطن کا خلاف نفاق و دو روئی ہی سے ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا (ترجمہ) ، ۴۴). [دو رو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُویَہ (---و مج نیز مع ، فت ی). (الف) م ف.
دونوں طرف ، دونوں جانب.

ہوئی رات کالی دو رویہ سیاہ
طلاوہ جادونگر کی باندے بھی راہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۷۵).
پھر آدم کی خاطر بنایا جہاں عدم اور ہستی دو رویہ مکاں
(۱۷۸۴ ، مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۲۹). دیکھتا ہوں تو روشنی قرینے سے روشن ہے اور سندلیاں طرح بہ طرح کی دو رویہ بچھی ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۴). سلطنت کے نظام و انتظام کے واسطے باغ مذکور سے لے کر شہر تک دو رویہ داریں کھڑی کیں. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۶ : ۳۷). دور دور تک پرانے مکانوں کی دو رویہ قطاریں پھیلی ہوئی تھیں. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۷). (ب) صف ، منافق ، دغا باز ، مکّار ، جس کے ظاہر اور باطن میں فرق ہو. وہ لوگ ... اہلِ نفاق اور دو رویہ ہیں کہ ادھر زبان سے دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں ... اور ادھر تمھارے مخالفوں سے راہ و رسم رکھتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۹۳). ۲. دو رخ والا ، دو مشابہہ یا مختلف چہرے رکھنے والا.

چڑوں ہوں ہو بانات یا جو دو رویہ
مری ریجھ ہے شے جو ہو ایک روئی

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۶۴). [دو + رو (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

---ریزی (---ی مج) امث.
(کاشت کاری) تمباکو اور نیل کی ایسی بود جو کاٹے جانے کے بعد جڑ میں سے دوبارہ پھوٹ کر بڑھ جائے ؛ کم ریزی (ا ب و ، ۶ : ۹۶). [دو + ف : ریز ، ریختن - بکھرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زا صف.
(نباتیات) دوبار جنا ہوا یا تیار کیا ہوا. گھیالی شاخداری یک زا ، دو زا اور کثیر زا ہو سکتی ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۴۴).
[دو + ف : زا ، زائیدن - جننا].

---زا شاخ داری امث.
(نباتیات) اصلی تنے کا محور راسی نقطۂ نمو کے بند ہو جانے پر دو جانبی شاخیں پیدا کرتا ہے جو راس پر ایک دوسرے سے کسی قدر اونچی نیچی ہوتی ہیں ہر شاخ پھر دو شاخیں پیدا کرتی ہیں اور یہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے. دو زا شاخداری ہے. اس قسم کی گھیالی شاخداری میں راسی نقطۂ نمو کے بند ہو جانے پر دو جانبی شاخیں نکلتی ہیں. (۱۹۹۹ ، مبادی نباتیات ، معین الدین ، ۶۶). [دو + زا (رک) + شاخ (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زاگُھیالی (---ضم گھ ، سک ی) امث.
(نباتیات) اس میں اصل محور ایک پھول پر ختم ہوتا ہے جس کے دونوں جانب شاخیں نکلتی ہیں . ہر شاخ ایک پھول پر ختم ہوتی ہے اور ہر شاخ کی دونوں جانب دو شاخیں اور نکلتی ہیں اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے (ابتدائی نباتیات ، ۷۰). [دو + زا (رک) + گھیالی (رک)].

---زانُو (---و مج) م ف.
گھٹنوں کے بل.

کھولیا شاہ ساقی گیرے سات دست
پیالہ لے ہت میں دو زانو نشست

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۹۱).

جو یک زور حارث نے حملہ کیا
سر فرہاد کوں کھینچ دو زانو لیا

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک (عکسی) ، ۱۰۷). [دو + زانُو (رک)].

---زانُو بِٹھانا ف م ؛ محاورہ.
گھٹنوں کے بل بٹھانا ، مؤدب بٹھانا.

گھر سے کیوں مجلسِ منعم میں لیے جاتی ہے حرص
چار زانو سے بٹھائے گی دو زانو مجھ کو

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۷۶). سر منڈانے کا حکم دیا جائے پھر اس کو دو زانو سامنے بٹھایا جائے. (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۵).

---زانُو بَیٹھ جانا / بَیٹھنا ف ل ؛ محاورہ.
گھٹنوں کے بل بیٹھنا ، مؤدب ہو کر بیٹھنا. بے چارہ ڈرتا ہوا آگے جا کر دو زانو بیٹھا. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۵۴). آداب بجا لا کر دو زانو نیچے دیکھتا ہوا بیٹھے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱). اس نے اسے اس حال میں دیکھا اور دوزانو اس کے سامنے چپ چاپ بیٹھ گئی. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۵۵).

---زانُو ہو (کر) بَیٹھنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : دو زانو بیٹھنا.

دو زانو ہو بیٹھا تبی جیو کے بیش
رکھے ہاتھ سانتھل اوپر اون کے پیش

(۱۶۹۹ ، آخر گشت ، ۳۲). پہلا درویش دو زانو ہو بیٹھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹).

کیا فقیروں کا ترے رتبہ ہے اللّٰہ اللّٰہ
بادشہ سامنے بیٹھے تو دوزانو ہو کر
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۰۹).

---زانو ہونا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گھٹنوں کے بل بیٹھنا.**

ادب سے دو زانو ہو میرے حضور
کہا مجھ کو اک عرض ہے بالضرور
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶). اس کے لیے لازم ہے کہ اپنے آئین کے آگے احترام کے ساتھ دو زانو ہو. (۱۹۸۶ء ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۱۸). ۲. (مجازاً) **گھٹنے ٹیکنا ، جُھکنا ، اطاعت اختیار کرنا ، شکست ماننا.** کسی مسخ شدہ ارادے نے ان کو اس کے سامنے دو زانو ہونے سے باز رکھا اس کا آلۂ کار نہ بننے دیا. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۲۱).

---زَبان / زَبانَہ (---فت ز / فت ن) صف.
۱. **منافق ، مکّار ، فریبی ، دھوکے باز.**

جو دنیا میں رکھتے زبانان جو دو
پچھے کچھ کہیں اور آگے کچھو
(۱۶۹۷ ، آخرِ گشت ، ۱۵۳). ۲. **دو زبان والا ، چری ہوئی زبان والا ، قلم ، سوسن ، سانپ وغیرہ کی تعریف میں کہتے ہیں.** تو وہ قلم دو زبان ہے کہ اسرارِ ملک گیری سے خبر رکھ سکے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۵۵). بادۂ جرأت کے مست نے افعیِ دو زبان کی سناں سے سینۂ صبر گلعذار کا تاک کے کمیت صرصر قدم کو اڑا پورا وار کیا. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۳۰). ۳. **دو دھار والی تلوار ، تیز تلوار یا تیز نیزہ وغیرہ.** حضرت نے دو سیف یا ذوالفقار دو زبان سے جہاد کیا. (۱۸۸۷ ، نہر المصائب ، ۱۹۳). لندھور کا گرز چل رہا ہے سالک کا نیزہ دو زبانہ تمام نیزہ دارانِ عرب نیزہ بازی کر رہے ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیزِ جمشیدی ، ۳ : ۳۲۴).
[دو + زبان (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---زَبانی (---فت ز) امث.
۱. **دو زبان ہونا ، دو زبان رکھنا یا رکھنے کی کیفیت.** قلم اپنی دو زبانی کے باعث ملک اور مال کا پاسبان تلوار کہ ایک رو ہے تشنۂ خونِ انسان. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۵۵).

دو زبانی کا شکریہ ہے یہی ساتھ ہی نعت ہو پیمبرؐ کی
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۱۲۹). ایک ایسی عربی جس میں ابھی تک اس دوزبانی کے آثار باقی ہیں جو عربی کے بربری پر غالب آجانے سے پہلے موجود تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۷). ۲. **منافقت ، مکّاری ، دغا بازی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[دو + زبان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَوجَگی (---و لین ، فت ج) امث.
ایک ساتھ دو شوہروں یا دو بیویوں کا رکھنا ، دو زَوجیت (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۴۳). [دو + زَوج (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَوجی (---و لین) صف.
دو شوہر یا دو بیوی رکھنے کا مجرم (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۴۳).
[دو + زَوج (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---زَوجِیَّت (---و لین ، کس ج ، شد ی بفت) امث.
رک : **دو زوجگی** (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچن ترمنالوجی ، ۱۰۲).
[دو + زوج (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---زَوجِیتی (---و لین ، کس ج ، شد ی بفت) صف.
دو جنس رکھنے والا ، دو نسلا ، دو جنسی. زواجے ... یہ عضویے دو جنسی یا دو زوجیتی عضویے کہلاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حیاتیات ، ۵۶۱). [دو زَوجیت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---زِیرا (---ی مع) امذ.
ایک قسم کا چاول (جامع اللغات). [دو + زیرا (رک)].

---سار پُھوٹ جانا / پُھوٹنا محاورہ.
تیر کا ترازو ہونا ، تیر یا نیزے کا بدن کے پار ہو جانا. جلدی سے چلّا کمان پر چڑھا کر ایسا تیر مارا کہ چھاتی سے دو سار پھوٹ گیا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۱۵).

زنہار اپنی آنکھ میں آتا نہیں وہ صید
پھوٹا دو سار جس کے جگر میں نہ تیر ہو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۸).

---سار کَرنا محاورہ.
۱. **تیر ترازو کرنا ، تیر یا نیزے کا بدن کے پار کرنا.** شہزادے نے تیر کو اس درخت سے دو سار حریف کو شرمسار کیا. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگر گل ، ۱۰۸). ۲. **دو ٹکڑے کرنا ، دو پارہ کرنا ؛ (مجازاً) زخمی کرنا ، چھیدنا.**

کسی نے کیا کُہر برابر دو سار
کوئی ران سے ہوگئی وار پار
(۱۸۳۷ ، صیدیہ ، ۱۳۲). اے معشوقۂ فتنہ انگیز تمہاری تیراندازی کچھ عجیب ڈھنگ کی دیکھ پڑتی ہے کہ صرف اپنی خوبیِ تقریر و جولانیِ طبع سے دل کو دو سار کرتی ہو. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۸۳). لونڈی نہ اس قدر ... خوبصورت اور طرحدار ہو کہ صاحبِ خانہ کا دل تیرِ نگہ سے دو سار کر لے. (۱۹۱۲ ، شبابِ لکھنؤ ، ۱۱۵).

---سار ہو جانا / ہونا محاورہ.
۱. **تیر کا ترازو ہونا ، کسی چیز میں تیر کا پوری طرح گھس جانا یا آر پار ہو جانا ، پیوست ہونا.** غیب سے ایک تیر ناگہانی اس کی پیشانی پر بیٹھا کہ دو سار ہو گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۵).

نیزہ دو سار پشت سے اک بار ہو گیا
دل بھی جگر بھی سینہ بھی افگار ہو گیا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۱۵۳).

یوں گلوئے نازکِ اصغر سے تھا ناوک دو سار
رکھ دے کوئی جس طرح کانٹا چبھو کر پھول میں
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۱۹). ۲. **دو ٹکڑے ہونا ، دو پارہ ہونا ؛ (مجازاً) زخمی ہونا ، چھدنا.** خنجرِ الم دل پر چل رہا

ہے سنانِ الم دل کے پار ہے تیر غم سے کلیجہ دو سار ہے.
(١٩٠٠ ، طلسمِ ہوشربا ، ٥ : ٣٢).

---سا کھی صف.
(زراعت) دو فصلی ، وہ زمین جس میں دو فصلیں ہوں ، وہ زمین جس کے نیچے سخت زمین اور اوپر ریت ہو (مہذب اللغات). [دو + سا کھ (رک) بہ ی ، لاحقۂ صفت].

---سالگی (---فت ل) امث.
دو سال کا ہونا ، دو سال کا ہونے کی کیفیت. بعض اسپ کے یکبارگی دو سالگی میں کل دانت گر جاتے ہیں. (١٨٤٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ٥٣). [دو + سال (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---سالَہ (---فت ل) صف.
١. دو برس کا ، دو برس کی عمر کا. رواج کے مطابق ان سب مرکّبات کو واو کے ساتھ ہی لکھا جائے گا ایسے کچھ مرکبات یہ ہیں ... دوراہا ، دورنگا ، دورنگی ، دورویہ ، دو سالہ. (١٩٧٤ ، اردو املا ، ٢٦٢). ٢. (کاشت کاری) وہ زمین جو دو برس بوئی گئی ہو (نوراللغات). ٣. (نباتیات) ایسا پودا جو دو برس زندہ رہے یا ہر دوسرے برس پھولے یا پھلے. دو سالہ: یہ پودے دو سال تک زندہ رہتے ہیں. (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، ١ : ٣٥). ٤. (سیاسیات) ہر دو برس بعد ہونے والا (ماخوذ: اصطلاحاتِ سیاسیات ، ٣٣). [دو + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---سالَہ اِجْلاس (---فت ل ، کس ا ، سک ج) امذ.
ہر دو برس بعد ہونے والا اجلاس : انگ
(اصطلاحاتِ سیاسیات). [دوسالہ (رک) + اِجلاس (رک)]

---سالِ چَوکَھٹ (---و لین ، فت کھ) امث.
(معماری) دُہری بناوٹ کی چوکھٹ جو دروازے کے آثار میں بھرپور آئے یعنی جیسی پاکھے کے سامنے کی کور پر ہو ویسی ہی پچھلی کور پر (ا پ و ، ١ : ٣٧). [دو + سال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + چوکھٹ (رک)].

---ساہا صف.
(کاشت کاری) دو فصلی ، وہ اراضی جس میں دو فصلیں پیدا ہوں (ا پ و ، ٦ : ٦٦). [دو + ساہا (رک)].

---ساہی صف.
(کاشت کاری) رک : دوسا کھی . دوسری قسم اکھاڑی کی دو ساہی و بستوا و کھارکھ کہ خریف کی جنس کو کاٹ کر بوتے ہیں. (١٨٣٦ ، کھیت کرم ، ١٣). [دوساہا (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---سائی .(الف) صف.
رک : دو ساہا (ا پ و ، ٦ : ٦٦). (ب) امث. (کاشت کاری) بہت مٹی ، گنّے کی پرانی بعنی بونے کا طریقۂ کار (ا پ و ، ٦ : ٢٧). [دو + سائی ، ساہی (رک) کا مخرب].

---سُخَنَہ / سُخُنے (---ضم نیز فت س ، فت نیز ضم خ ، فت ن) امذ.
سوالیہ چٹکلے جن کے جواب میں ایک ہی لفظ سے دو مختلف معنی نکلتے ہیں جیسے: گوشت کیوں نہ کھایا. ڈوم کیوں نہ گایا. گلا نہ تھا (امیر خسرو کے دوسخنے خاص شہرت رکھتے ہیں). رام کلی دو سخنہ کہتی اور دوسری کوئی راگ الاپ کر اپنا سر سکرونده میں چھپا لیتی. (١٩٣٣ ، دانہ و دام ، ١٧). اس نئی زبان میں شعر و شاعری کا سلسلہ ، جیسا کہ امیر خسرو کی پہیلیوں اور دو سخنوں سے ظاہر ہے ، تیرھویں صدی عیسوی کے اواخر ہی سے شروع ہو گیا تھا. (١٩٧٧ ، ہندی اُردو تنازع ، ٣١). [دو + سخن (رک) + ہ / ے ، لاحقۂ نسبت].

---سَر (---فت س) صف ؛ امذ.
١. دو کھوپڑیاں ، دو سر والا ؛ دو نتیجے (جامع اللغات). ٢. دو پھل والا ؛ دو دھار والی تلوار.

عقل دیکھ کر تجھ کوں آگہ نیں
کہ شمشیرِ دوسر تو ہمراہ نیں

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٩٢).

یہ بولے اور نعرہ کر کے حیدر
لیے تھے ہاتھ میں وہ سیفِ دوسر

(١٧٩٩ ، قصہ لڑائی ہزالام کا (اردو کی منظوم داستانیں ، ١ : ٣١٩)).

قاتلا گنجِ شہیداں کیوں نہ پھر آباد ہو
وار سے تیغِ دوسر کے دل مرا صد پارہ ہے

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٦٩٣). [دو + سر (رک)].

---سَرا (---فت س) امذ.
دونوں جہان ، دنیا اور عقبیٰ.

ہے آپ کے باعث سے وجود ارض و سما کا
کونین میں جلوہ ہے رسولِ دوسرا کا

(١٨٩٦ ، تجلیاتِ عشق ، ٣٦).

وابستہ اثر کیوں نہ ہو دامانِ دُعا سے
لَو ہم نے لگائی ہے رسولِ دوسرا سے

(١٩٨٣ ، میرے آقا ، ٥٩). [دو + سرا (رک)].

---سُرتِیاں (---ضم س ، سک ر ، کس ت) امث.
(موسیقی) دو ہم آہنگ سُر ، مخلوط سُر ، مرکب سُر. یہ مشاہدہ کیا کہ تار سے بنیادی سُر کے علاوہ دوسرتیاں نکلتی ہیں. (١٩٣٥ ، طبیعیات کی داستان ، ١٨٨). [دو + سُرتی (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

---سَرْدار (---فت س ، سک ر) صف.
دو سر رکھنے والا ، دو سر والا. چند صورتیں دکھلائی دیتی ہیں کبھی مانند کوکبہ ذوذوابہ یا حیوان دو سردار کے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ١٣٩). [دو + سر + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---سَر رَکھنا محاورہ.
دو نتیجے نکلنا یا ہونا (جامع اللغات).

---سَرَ بِلانا/بِلْوا دینا محاورہ.
نکاح کرا دینا ، شادی بیاہ کرا دینا. مذہبی واعظوں کا مدتوں یہ کام رہا کہ ممبر پر بیٹھ کے «دو سر بِلانے» کا فرض ادا کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۲ : ۹).

---سَرْہا (---فت س ، سک ر) م ف.
رک : دوبدو (پلیٹس).

---سَرِی (---فت س) امث.
(کاشت کاری) وہ زمین جس پر دو دفعہ ہل چلایا گیا ہو؛ دو دفعہ ہل چلانا (جامع اللغات). [دو + سر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سَرے (---فت س) امذ.
خیمہ کی ایک قسم ؛ ڈولی یا فینس کا پردہ (جامع اللغات). [دو + سر (رک) + ے ، لاحقۂ کیفیت].

---سَطْحی (---فت س ، سک ط) صف.
دو سطح کا ، دو طرح کا ، دو طرز کا ، ذومعنی. سوچنے اور چیزوں کو دیکھنے کا انداز ہی کچھ ایسا ہے کہ بیان میں ایک علامتی سطح ابھر آتی ہے اور کہانی دو سطحی بن جاتی ہے. (۱۹۸۲ ، علامتوں کا زوال ، ۲۳۹). [دو + سطح (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---سَطْرِی (---فت س ، سک ط) صف.
دو سطر کا ، مختصر. امتحان میں سوا ایک دو سطری سورہ قرآنی کے ایک حرف بھی ایسا نہیں آتا جو میرے لئے ... بے دیکھا نہ رہا ہو. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفر نامہ (حیدر) ، ۲۲). [دو + سطر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---سَنگ (---فت س ، غ) امذ.
صفا اور مروا (جامع اللغات). [دو + سنگ (رک)].

---سَنّہ (---فت س ، ن) امذ.
ایک قسم کا روپیہ (نوراللغات). [دو + سنہ (رک)].

---سُوتا (---و مع) امذ.
رک : دو سوتی (پلیٹس) [دو + سُوت (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---سُوتی (---و مع) امث.
کپڑا جسکا تانا دہرے اور بانا اکہرے تار کا ہوتا ہے ؛ دو سوت سے بُنا ہوا کپڑا ، دو سوت والا ، معمولی اور دبیز کپڑا. کپڑا یا تو روئی سے بنتا ہے جیسے شبنم ... دو سُوتی اور شطرنجی وغیرہ یا ریشم سے بنتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۹). سُوتی کپڑا تین قسم کا دستیاب ہے: لٹھا ، دوسوتی اور کھدر. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۴۷۳). [دو + سُوت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سُوں چار کَرْ دینا محاورہ (قدیم).
ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ، پرخچے اڑا دینا.

جس کے سر پر لگا کے ماروں وار
یک سوں دو کر دوں اور دو سوں چار
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۷).

---سُونی (---و مع) امث.
۱. عورت کے گندھے ہوئے سر کی مانگ (ماخوذ: جامع اللغات).
۲. دوغلا پن ، متلون مزاجی ، یکسوئی کی ضد. اس دو سونی سے دونوں کی بدنامی رسوائی ... اور نہیں معلوم کتنی آفتیں پیش آئیں گی. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۲ : ۳۹). [دو + سُو (رک) + نی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَے صف.
(عو) دو سو (۲۰۰) ، بہت ، کثیر.

تھا اور مکاں اک خلوت کا اور عیش کی چیزیں تھیں دو سے
ہو مست نشوں میں آلپٹی دل کھول خوشی سے پی کر مے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۰۲ : ۱۳۹). [دو + سے (سو (رک) کا مخرب)].

---سے تیسرا آنکھ میں ٹھیکرا کہاوت.
تیسرا آدمی محبت میں خلل کا باعث ہوتا ہے خصوصاً جب عاشق و معشوق اکٹھے ہوں. بعضے لوگوں کو اکیلے رہنے کی عادت ہے دو سے تیسرا آنکھ میں ٹھیکرا ہے یہ کیا بری عادت ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰۸).

---سے تین بَھلے کہاوت.
جتنے آدمی زیادہ ہوں اتنا ہی کام زیادہ ہوتا ہے (جامع اللغات).

---سے چار آنکھیں ہونا محاورہ.
حوصلے بلند ہونا ، روشن خیال ہونا ، وسعت نظر پیدا ہونا. وہ چند آدمی بھی اکثر بلکہ سب سرکار کے بنائے تیار کئے ہوئے ہیں جنھوں نے سرکاری کالجوں میں تعلیم پائی اور ان کی دو سے چار آنکھیں ہوئیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۰۳).

---سیرا (---ی مج) امذ.
دو سیر کا ، دو سیر کا باٹ (ماخوذ: جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [دو + سیر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---سیری (---ی مج) امث.
دو سیر کی ، دو سیر کا باٹ (ماخوذ ؛ جامع اللغات). [دو + سیر + ی ، لاحقۂ تانیث].

---شاخَہ (---فت خ) سم دُو شاخا. (الف) صف.
۱. دو شاخ کا ، دو شاخوں والا ، غلیل کی شکل کا ؛ ایسی شکل کا جس میں ایک اصل سے دو فرعیں یا سلسلے مختلف سمتوں میں نکلیں. دو شاخہ کمان کی دونوں شاخاں ... دونوں پھرکیوں کو قائم رکھتی ہیں (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۲۰). جن ... کاربن ایٹموں کی زنجیری ساخت دو شاخہ ہوتی ہے ان کے نام سے پہلے لفظ (نیو - Neo) کا اضافہ کر دیتے ہیں.

(١٩٨٥ ، ناساق کیا ، ظہیر احمد ، ١٠٩). ٢. وہ لکڑی جس میں دو شاخیں ہوں جلد کے کنارے پر ایک لکڑی دوشاخہ گاڑتے ہیں.
(١٨٣٦ ، کھیت کرم ، ٣٣). تختوں کی دو قطاریں دوشاخہ (ہ) کی شکل میں جما دی جاتی ہیں.(١٩٠٣ ، مٹی کا کام ، ٤٣).وہ اپنے جنسی فعل میں بھی کبھی یک رُخا نہیں بن سکتا. ہمیشہ دو شاخے کی طرح کٹ جاتا ہے. (١٩٨١ ، راجہ گدھ ، ٣١١).
٣.(i) ایک عمودی دستے کے اوپر دو شاخوں والی مشعل جس میں زیادہ روشنی کے لیے دو شعلے جلتے ہیں.

مشعل نہیں شرور تجمل کوں حسن کے
روشن جلو کا اوس کے دو شاخا ہے مہر و مہ

(١٧٣١ ، شاکر ناجی ، د ، ٣٠٢). جھاڑ ، کنول مردنگ جھاپے ، دو شاخے اس طرح روشن ہیں کہ دن معلوم ہوتا ہے.(١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٣٦). چچا کے ٹھیئے پر دو شاخہ جل رہا تھا (١٩٦٢ ، ساقی ، جولائی ، ٣٨).(ii) شمع دان جس میں دو شمعیں روشن کی جاتی ہیں.

چمن اور حوض اور فوّارہ وہاں تھا
فروزاں اک دو شاخہ شمعداں تھا

(١٧٥٩ ، راگ مالا ، ٥٧). جگہ جگہ نئی وضع کے یک شاخوں دو شاخوں اور فانوسوں میں ... کافوری شمعیں روشن ہیں. (١٩٢٢ ، انارکلی ، ١٠٥). ٣. دو لخت ، دو حصوں میں منقسم. یہ کوچہ یہاں سے شروع ہوکر تھوڑا سا اندر سیدھا چل کر جنوب مغرب کی طرف آڑا ہو گیا اور تقریباً ڈھائی سو درعہ تک پہنچ کر دو شاخہ ہو گیا تھا. (١٩٧١ ، اردو مصدرنامہ ، ١٠١).(ب) امذ ؛ (کاشت کاری) گھاس پھونس سمیٹنے کی چھڑ جس میں دو نکیلی شاخیں نکلی ہوتی ہیں. ہندوستانی آلات زراعت ناگر ... کانٹے وغیرہ اٹھانے کے دو شاخے ، پانی دینے کی ڈونیاں وغیرہ ہیں. (١٩٠٧ ، مصرفِ جنگلات ، ١٦٣). (ii) دو شاخوں کا درخت. کھجور کے درخت جن میں بعض دو شاخے ہوتے ہیں اور بعض دو شاخے نہیں (ہوتے) حالانکہ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے. (١٨٩٥ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ٣٣٣). دو شاخہ عموماً ادنیٰ قسم کے پودوں میں شاخیں دو فرعی ہوتی ہیں. (١٩٦٣ ، ابتدائی نباتیات ، ٢٧). ٢. قیدیوں کے گلے میں ڈالنے کا کاٹھ کا شکنجہ. ازکلی خاں نے ان کی گردنوں میں دو شاخے باندھ کر اور قیدی بنا کر سلطان جلال الدین کے پاس بھیج دیا. (١٩٦٩ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ٢٨٧). ٣. سر ملانے کا ایک آلہ جس کی دو شاخیں ہوتی ہیں. کسی دو شاخہ کی خالص آواز میں کیفیات کا اجتماع معلوم نہیں کیا جا سکتا. (١٩٢٧ ، تفسیات عضوی ، ٥٥). تقریباً خالص سُر پیدا کرنے کے لیے عام طور سے بجلی سے چلنے والا دو شاخا استعمال کیا جاتا ہے. (١٩٦٧ ، آواز ، ٣٠٩). [دو + شاخ (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---شاخہ دار (---فت خ) صف؛ =دو شاخے دار.
دو ٹہنیاں رکھنے والا ، دو شاخوں والا (پودا) ، جس میں دو کلّے ہوں. ان میں نمونی نکتے بڑھنے سے رک جاتے ہیں اور جانبی حصے بڑھنے لگتے ہیں جس سے پودا دو شاخے دار بن جاتا ہے. (١٩٦٣ ، ابتدائی نباتیات ، ٢٧). [دو شاخہ (رک) + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---شاخی امث.
ایک قسم کی مشعل. مشعلچیوں نے روشنی کی تیاری کی جھاڑ ، فانوس ، فتیل سوز ایک شاخی دو شاخی ، سہ شاخی... روشن ہوئیں. (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ١٧). [دو + شاخ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شالہ (---فت ل) امذ؛ =دُوشالا.
پشمینے کی چادر ، اعلیٰ درجے کی شال.

جو تھے کپڑے سو سارے پھاڑ کر کے
ہوا ہے منج کوں غم ہور دکھ دوشالا

(١٧١٧ ، بحری ، ک ، ١٣٣).

رسالہ دیا اور دوشالہ اوسے
مصاحب کیا اور سنبھالا اوسے

(١٧٩٣ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ٣٠).

کٹے تھے کہاں دھتے کس جا لگے ہیں
نیا کل کا اوڑھا دوشالا بگاڑا

(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٣٩).

نوخیز ، حسین ، بلند بالا
اوڑھے ہوئے سُرمئی دوشالا

(١٩٣٨ ، نقش و نگار ، ٣٥). ان کے بنائے ہوئے شال ، دوشالے ... ظروف وغیرہ ساری دنیا میں ہاتھوں ہاتھ لیے جاتے ہیں. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٥٠٠). ف : اوڑھنا ، لپیٹنا. [دو + شال (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---شالہ پوش (---فت ل ، و مج) صف.
دوشالہ اوڑھنے والا ؛ (مجازاً) خوش لباس ، خوش پوشاک ، امیر ، مرفّہ الحال (ماخوذ : نوراللغات). [دوشالہ + ف : پوش ، پوشیدن = پہننا ، صیغۂ امر بطور لاحقۂ فاعلی].

---شالہ میں ٹاٹ کا حاشیہ کہاوت.
ناموزوں ، بے موقع ، بے جا. اگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ تشریف رکھتے ہوتے تو یہ ذکر بر جا تھا اب تو دوشالہ میں ٹاٹ کا حاشیہ ہے. (١٩٣٥ ، حکیم الأمت ، ٦٣).

---شالہ نُخودی (---فت ل ، ضم ن ، و معد) امذ.
اعلیٰ قسم کی دوہری شال جس پر چنے کے برابر سونے چاندی کے تار کے گل بوٹے ہوں. دوشالہ نخودی اعلیٰ درجہ کا دیا اور فرمایا کہ اسکو لے جا کر شیخ سے ملاقات کرو. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٣٩٢). [دوشالہ + نخود (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شالہ والا امذ.
دو شالہ اوڑھنے والا ، دو شالہ پوش ، امیر شخص. حریف شال دو شالہ والا ہے اور یہ فقیر کالے کمبل والا ہے. (١٩٢١ ، لڑائی کا گھر ، ١٦).

---شالے کا ہاتھ امذ.
(بنوٹ) ایک داؤں کا نام. بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی ... دو شالے کا ہاتھ ... ضربِ حیدری غرض سو ہاتھ منتخب یہ ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۴۸).

---شالے میں ڈھانپ کر پیش کرنا محاورہ.
ناخوش گوار بات کو لطیف پیرایہ میں بیان کرنا. ایک دوسری جگہ عبرت و حسرت کے اس گنجینہ کو شوخی و ظرافت کے دو شالے میں ڈھانپ کر پیش کرتا ہے. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۱۲۲).

---شالے میں لَپیٹ کَر/کے م ف.
لطیف پیرائے میں ، عمدہ الفاظ میں یا درپردہ ، طعن و تشنیع کرنا. اگر بیگم صاحبہ میں صلاحیت نہ ہوتی اور یوں دو شالے میں لپیٹ کے مرمت نہ کرتیں ... تو یقیناً میر صاحب کی رگوں میں خونِ ہاشمی جوش مارتا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، سرگزشت حاجی بغلول ، ۱۲).

---شالے (شالوں) میں لَپیٹ (لِپَٹ) کَرْ جُوتیاں مارْنا محاورہ.
لطیف پیرائے میں طنز یا تضحیک کرنا ، درپردہ ذلیل کرنا ، ہجوِ ملیح سے کام لینا ، اشاروں کنایوں میں طعن و تشنیع کرنا. دو شالوں میں لپیٹ لپیٹ کر جوتیاں مارتے تھے اور یہ چھانسے میں آکر فخر کے طور پر ایک ایک کے آگے غدر کی حکایتیں بیان کر کے داد چاہتا تھا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۵۰).

---شالے میں لَپیٹ کَر لَگانا محاورہ.
ہجو کرنا ، درپردہ ذلیل کرنا ، طعنہ زنی کرنا. یہ کھری کھری سناتا ہے دو شالے میں لپیٹ کر لگاتا ہے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۱۳).

---شالے میں لَپیٹ کَر مارْنا محاورہ.
رک : دو شالے میں لپیٹ کر لگانا (مخزن المحاورات ، ۴۷۹).

---شِقَّہ (---کس ش ، فت ق) صف.
دو طرح کا ، دو قسم کا ، دو شاخہ. مندرجہ ذیل مثالوں میں زہری محور پر پھولوں کی ترتیب کا مطالعہ کرو ... دو فرعی نمونہ یا دو شقہ. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۵۲). [دو + شق (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---شَکْرا (---فت ش ، سک ک) صف.
دو شکروں کا ، دو مختلف شکروں سے بنایا ہوا. اس کی بعض انواع یک شکروں (Disaccharides) کی تخمیر کر کے ترشہ بناتی ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۳۲). [دو + شکر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---شَکْلِیاتی (---فت ش ، سک ک ، کس ل) صف.
دو شکل کا ، دو رُخا ، دو قسم کا. دو شکلیاتی طور پر مشابہ متحرک یا غیر متحرک زواجیوں کا ملاپ عمل میں آتا ہے. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۹). [دو + شکل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع + ی ، لاحقۂ صفت].

---شَکْلِیَت (---فت ش ، سک ک ، کس ل ، شد ی بفت) امث.
دو شکل کا ہونا ، دو طرح کا ہونا ، دوغلا پن ، دو رخا پن. جیسی پروانہ ... کی ایسی نمایاں نسلیں پائی جاتی ہیں جو معمولی یورپی کیڑے سے ... ہمیشہ امتیازی صنفی دو شکلیت ظاہر کرتا ہے. (۱۹۳۷ ، مینڈلیت ، ۱۱۱). اس دودھے میں انتہائی جنسی دو شکلیت پائی جاتی ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۵۸۵). [دو + شکل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---شَنْبَہ (---فت ش ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
یک شنبہ ، اتوار کے بعد آنے والا دن ، پیر ، سوموار.

دوجا چاند سو تھا شعبان
دیس دو شنبہ کیا بیان
(۱۵۷۸ ، خوب ترنگ (ادب و لسانیات ، ۲۵)).

تیجے سو ہزار آتے تھے سُرخ پوش
دوشنبہ کی خدمت کوں با ناز و نوش
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ (ق) ، ۷۸۳).

یار یکشنبہ کا وعدہ کر گیا ہے کیا سبب
اب تلک آیا نہیں یارو دو شنبہ ہو گیا

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۷). روز دو شنبہ مبارک روز ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۰۷). رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ربیع الاوّل کی آٹھ تاریخ دو شنبہ کے روز دوپہر کے وقت قبا ... پہنچے. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۴۳). [دو + شنبہ (رک)].

---صَدی (---فت ص) امذ.
شاہی عہد کا ایک منصب ، دو سو سواروں کی سرداری. دو صدی اوّل درجہ کا تین لاکھ پچاس ہزار دام تنخواہ پاتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۲). دو صدی سے پنج ہزاری کے منصب داروں کی کل تعداد ساڑھے چار سو سے زیادہ نہ تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۸). [دو + صد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---صَدی پَچاس (---فت ص ، پ) امذ.
بادشاہی عہد کا ایک عہدہ. دو صدی پچاس اول درجہ کا تین لاکھ پچاس ہزار دام تنخواہ پاتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۲). [دو صدی + پچاس (رک)].

---صِمامِیَّہ (---کس ص ، سک م ، فت ی) صف ؛ امذ.
(حیاتیات) جس میں دو کھلمنڈل ہوں ، سیپی یا اس کی قسم کا جانور ، دو خول والا جانور. دو صمامیے اپنے دونوں ڈھکنے سختی سے بند کر لیتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیواتی کردار ، ۱۷). [دو + صمام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ صفت].

---صِنْفَہ/صِنْفی (---کس ص ، سک ن ، فت ف) صف.
(حیاتیات) دو صنف کا ، دو نسلا ، دو جنسی ، خنثوی. اس فرد کو دو صنفہ یا خنثیٰ کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۲). اسپند کے پھول زردی مائل سفید مکمل دو صنفی ہوتے ہیں.

(۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۳۹). [دو + صنف (رک) + ۰ / ی ، لاحقۂ صفت].

---ضَرْب طَمانْچَه (---فت ض ، سک ر ، ب ، فت ط ، غنہ ، فت چ) امذ.
(سپہ گری) حریف کے بائیں جانب چہرہ کی چوٹ کو طمانچہ اور اس کے برخلاف دائیں جانب کی چوٹ کو باپرا کہتے ہیں. دو ہاتھ ان اور کاٹ بنا اور دو ضرب طمانچہ اور پنکتی سے دیگر تنون سپہ گری کے اصول قائم ہوتے . (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۹).
[دو + ضرب (رک) + طمانچہ (رک)].

---ضَرْبَه (---فت ض ، سک ر ، فت ب) مث ؛ صف.
۱. ایک قسم کی توپ جو ایک وقت میں دو فیر کرتی ہے ، بہ یک وقت دو گولے چلانے والی توپ. کیں و دو ضربہ و رامچنگے اور ... آدھا توپ خانہ کمکی فوج پیرنغار کا ہے . (۱۸۳۶ ، ۹ ، قصّہ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۰). ۲. پاک مٹی پر ہاتھوں کی دو ضربیں یعنی مٹی یا زمین پر دو بار ہاتھ مارنا ، ایک بار منھ کے لیے اور دوسری بار دونوں ہاتھوں کے واسطے کہنیوں تک ، تیمم کا ایک رکن. بعضوں کے نزدیک تیمم دو ضربہ ہیں. یعنی دو بار ہاتھ زمین پر مارنا (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ، ۵۵). [دو + ضرب (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---ضَرْبی (---فت ض ، سک ر) صف.
۱. دو نالی (بندوق ، تپنچہ ، وغیرہ) ، یک وقت دو گولیاں چھوڑنے والی بندوق ، وہ آتشیں اسلحہ جن میں فیر کرنے کے لیے کارتوس رکھنے کی کوٹھیاں بنائی جاتی ہیں. شیر پر متواتر گولیاں چلائیں تین دو ضربی رائفلیں سرکار کے ہمراہ تھیں. (۱۸۹۸ ، شکار نامہ نظام ، ۱۰۳). میری ذاتی رائے یہ بھی ہے "کہ دو ضربی" کے لئے ٹاپ لیور اور ایک ضربی کے لئے بولٹ ایکشن بہتر اور آرام دہ ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۶۳). ۲. دو کنڈوں کا (تالا) ، دو ضرب یا زخم لگانے والا (آلہ یا ہتھیار) (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [دو ضرب + ی (رک) ، لاحقۂ نسبت].

---ضَرْبی بَنْدُوق (---فت ض ، سک ر ، فت ب ، سک ن ، و مع) امث.
رک : دو ضربی. آپ مجھے اپنی معرفت دو ، دو ضربی بندوقیں ولایت سے منگا دیجیے. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۸۳).

---طاقَه (---فت ق) صف.
دو طاق کا ، دو طاقوں والا ، دو پٹوں والا . ہم دونوں دو طاقے دروازے کے مانند ہیں کنڈی لگ رہی تو ایک ورنہ دونوں پٹ علیحدہ علیحدہ. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۱۳). [دو + طاق (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---طَرْفَه (---فت ط ، سک ر ، فت ف). (الف) م ف.
دونوں طرف ، دو رویہ ، دونوں جانب . صاحبان انگریز کے ڈیرے دو طرفہ سڑک پر مشکل سے کھڑے کیے جاتے ہیں. (۱۸۸۰ ، ماسٹر رام چندر ، ۹۳). رکاب گنج سے بعض گنج پھاٹک تک ...
دو طرفہ لوہیوں ، کسیروں ، ٹھٹھیروں کی دوکانوں میں بھی ایک قسم کی چہل پہل نظر آئی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۲۹). یہ کیفیت ایک طرف نہیں دو طرفہ تھی. (۱۹۸۳ ، دید و بازدید ، ۱۱). (ب) صف.
دو طرف کا ، دو جانب کا. ادب اور سماج کا رشتہ دو طرفہ رشتہ ہے. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۲۸). [دو + طرف (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---طَرْفَه ٹِکَٹ (---فت ط ، سک ر ، فت ف ، کس مج ٹ ، فت ک) امذ.
آنے جانے کا ٹکٹ. معمولی دو طرفہ ٹکٹ جس کی ابتدائی ۸/ جولائی کو عمل میں آتی ہے ، سفر کا آغاز دس جولائی سے کیا جائے . (۱۹۷۸ ، وقت و کرایہ نامہ ، ۱۱۲). [دو طرفہ (رک) + انگ : Ticket].

---طَرْفَه سیل (---فت ط ، سک ر ، فت ف ، ی مج) امذ.
(کیمیا) ایسا سیل جس میں سے برقی رو اُلٹ سمت میں گزاری جائے تو کیمیائی تبدیلیاں ، جو سیل کے عمل کے دوران واقع ہوتی ہیں ، وہ اُلٹ سمت میں واقع ہوتی ہیں اس کو دو طرفہ سیل کہتے ہیں (کیمیا ، ۳۳۹). [دو طرفہ + انگ : Cell].

---طَرْفَه گُزَر (---فت ط ، سک ر ، فت ف ، ضم گ ، فت ز) امذ.
دونوں جانب آمد و رفت (انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۱۹۲۰). [دو طرفہ + گزر (رک)].

---طَرْفی (---فت ط ، سک ر) صف نیز م ف.
طرفین کا ؛ دونوں جانب ؛ باہمی (اسٹین گاس). [دو + طرف (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---طَناب (---فت ط) امث.
(کاشتکاری) وہ زمین جس میں دو فصلیں بوئی جائیں ، دو فصلی ، دو فصلا (ماخوذ : مہذب اللغات). [دو + طناب (رک) کا مورّد].

---عالَم (---فت ل) امذ.
دنیا و عقبیٰ ، دو جہان.

> جسے یار کا دھیان نت یار ہے
> دو عالم کی صحبت تے بیزار ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰).

> حیرت آفت زدۂ عرضِ دو عالم نیرنگ
> موم آئینۂ ایجاد ہے مغز تمکیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۸).

> وہ سمجھتی ہے زمانہ ہے زمانہ اُس کا
> حاصلِ بزم دو عالم ہے فسانہ اس کا

(۱۹۳۳ ، نبض دوراں ، ۲۶). [دو + عالم (رک)].

---عالَم اُلَٹ جانا محاورہ.
دونوں عالموں کا تہہ و بالا ہو جانا (مہذب اللغات).

---عالَم سے فَراموش ہو جانا محاورہ.
کسی کام میں ایسا منہمک ہو جانا کہ دنیا و مافیہا سب بھول

جائیں (ماخوذ : مہذب اللغات).

ـــ عالَم سے کھو دینا محاورہ.
دین و دنیا خراب کر دینا ، کہیں کا نہ رکھنا ، تباہ برباد کر دینا.

ہمیں تو اس نے دو عالم سے کھو دیا ورنہ
وہ کون ہے جسے عشق بتاں نہیں ہوتا
(۱۹۱۱ ، گل کدہ ، عزیز لکھنوی ، ۳۱).

ـــ عالَم سے گُزَر جانا محاورہ.
دنیا اور عقبیٰ کے خیال سے دست بردار ہو جانا.

پہنچیں گے رہ گزر یار تلک کیونکر ہم
پہلے جب تک نہ دو عالم سے گزر جائیں گے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۳).

ـــ عالَم گِیر (ـــ فت ل ، ی مع) صف.
دنیا اور عقبیٰ پر چھایا ہوا.

کمیاب سہی نایاب سہی گمنام سہی بے نام سہی
تاثیر محبت کچھ بھی سہی پر کیا وہ دو عالم گیر نہیں
(۱۹۲۱ ، رمز و کنایات ، ۱۶۶).[دو+عالم+ف: گیر، گرفتن=پکڑنا].

ـــ عَمَلَہ (ـــ فت ع ، سک نیز فت م ، فت ل) امذ.
۱. مختلف الخیال اشخاص یا جماعتوں کی حکومت جس میں بدنظمی پائی جائے.(مجازاً) بدنظمی ، کشا کش ، بدانتظامی.

دام ہے دل کا رخ و زلف رسا کیا کہیے
جان کے میں یہ دو عملے میں پھنسا کیا کہیے
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۷۷). وہاں دو عملہ ہے ، مغرب و جنوب میں عمل کوکب ، مشرق و شمال میں سرحد افراسیاب. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۱۲۹).

شب فراق دو عملے میں جان رہتی ہے
ترا خیال بھی ہے انتظار خواب بھی ہے
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، جلیل ، ۱۵۰). **۲. وہ چیز یا مکان جو دو آدمیوں کی ملکیت ہو.**

غم صیاد و فکر باغباں ہے
دو عملے میں ہمارا آشیاں ہے
(۱۸۳۶ ، آتش (نوراللغات)). [دو + عمل (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ عَمَلی (ـــ فت ع ، م) امث.
۱. دہرا نظام ، نظام کار میں دو فریقوں کی مداخلت ہونا ، دو حکومتوں کا عمل دخل ، اختیار دو ہاتھوں میں ہونا ، (مجازاً) بدانتظامی ، تذبذب ، انتشار ، بدنظمی . بعض امور میں دو عملی کی وجہ سے بدانتظامی بھی رہتی تھی.(۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۲۲).ہمیں موجودہ دوعملی کو خاتمہ کر دینا چاہیے.(۱۹۸۷ ، روزنامہ جنگ (کراچی)، ۷/مئی ، ۳). ۲. **منافقت ، مکاری ، دوغلا پن.** ہم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دھوکے بازی اور دو عملی کے عادی بنا دیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۱۹). [دو + عمل + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ عَینی اِختِلافِ مَنظَر (ـــ ی لین ، کس ا ، سک خ ، کس بج ت ، کس مج ف ، فت م ، سک ن ، فت ظ) امذ.
(نفسیات) دونوں آنکھوں کے حیطۂ نظر کا باہمی اختلاف جیسے باری باری ایک آنکھ بند کر کے محسوس کیا جا سکتا ہے. ہر جگہ دونوں آنکھیں ... کچھ نہ کچھ مختلف منظر دیکھیں گی یہ اختلاف بصارت کے علم الہندسہ میں دو عینی اختلاف منظر کہلاتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۴۰). [دو + عین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + اختلاف (رک) + منظر (رک)].

ـــ عَینی بَصارَت (ـــ ی لین ، فت ب ، ر) امث.
(بصریات) دونوں آنکھوں کا بینا ہونا ، کانے کی ضد. ہوا بازوں کے لیے یک عینی بصارت کافی نہیں ... دو عینی بصارت رکھنے والے ہوابازوں کا امتحان بھی احتیاط کے ساتھ لینا پڑتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۳۹). [دو + عینی (رک) + بصارت (رک)].

ـــ غَزَلَہ (ـــ فت غ ، سک ز ، فت ل) امذ ؛ دو غزلا.
دو غزلیں جو ایک ہی بحر ، ردیف اور قافیے میں کہی گئی ہوں ، طویل غزل جو ایک سے زیادہ جدا جدا مطلعوں پر مشتمل ہو.

بدل کر قافیہ ایسی غزل اک اور کہتے ہیں
دوغزلہ مہر کہتے ہیں قلم جس دم اٹھاتے ہیں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۲۸).

اس زمیں میں جوش زن پروین ہے دریائے سخن
اک غزل کا قصد تھا لیکن دوغزلا ہو گیا
(۱۹۱۳ ، دیوان پروین ، ۱۸). قتیل صاحب نے دوغزلہ بھی کہا ہے. (۱۹۸۶ ، ماہنامہ قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۳). اف : کہنا ، ہو جانا ، ہونا. [دو + غزل (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ فُٹا / فُٹَہ (ـــ ضم ف/فت ٹ) امذ ؛ صف.
دو فٹ لمبا مسطر یا پیمانہ ، دو فٹ لمبائی رکھنے والا. لکڑی کے کام میں پیمائش کے لئے عام طور پر تہہ ہو جانے والا دو فٹہ استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۵۳ ، لکڑی کا کام ، ۹:۱). ایسے لفظ تو الف سے لکھے ہی جائیں گے جن کے دونوں جزو نہ عربی کے ہیں نہ فارسی کے جیسے... دوفٹا.... (۱۹۷۴ ، اردواملا ، ۱۰۰). [دو + انگ : فٹ Foot + ا/ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ فَرْدا کِواڑ (ـــ فت ف ، سک ر ، کس ک) امذ.
ٹوٹواں کواڑ ، تہ ہو جانے والا کواڑ جس کے عرض یا طول میں دو برابر حصے بنا کر قبضوں سے جوڑ دیے گئے ہوں (ا ب و ، ۱ : ۳۷). [دو + فرد (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت + کواڑ (رک)].

ـــ فَرْدی (ـــ فت ف ، سک ر) صف.
(نباتیات) دو فرد کا ، دو جنسی. کسی پیش شاخہ پر زردانک اور اولیں بیضے ایک ساتھ نمویاب نہیں ہوتے (بمقابلہ گرو دو فردی زوجیت ہے). (۱۹۶۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۹). [دو + فرد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---فرض پڑھنا ف م ؛ محاورہ.
فرض کی دو رکعت پڑھنا.

ے کدے ہی میں پڑھو دو فرض لے میکش کبھی
کو نہیں محرابِ و منبر دیکھنے کے واسطے
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمّار ، ۹۲).

---فرعی (---فت ف ، سک ر) صف.
(نباتیات) **دو شاخ کا ، دو طرح کا ، دو شاخہ مکرد.** نیوکس ... ایک دو فرعی طور پر شاخوں والے جھلی نما پھیلاؤ پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۷۳). [دو + فرع (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---فرعی شاخ داری (---فت ف ، سک ر) امث.
جب تنہ کا نقطۂ نمو (یعنی راسی کلی) دو حصوں میں تقسیم ہو جائے تو یہ حصے بڑھ کر دو شاخیں تیار کرتے ہیں ، اس قسم کی شاخداری کو دو فرعی شاخداری کہتے ہیں (مبادی نباتیات ، معین الدین ، ۶۳).

---فصلا / فصلہ (---فت ف ، سک ص / فت ل) صف ؛ امذ.
۱. **دو فصل کا ، دو موسموں والا ؛ دو فصلی.** بہ سبب غارت سکھان اور لٹ جانے علاقہ کے اور زیر باری رعیت کے دو فصلہ زر سالیہ اس کا ریاست سے وصول نہیں ہوا تھا. (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ...). ۲.(اَ) **وہ درخت جس میں سال میں دو بار پھل لگیں** (ماخوذ : جامع اللغات). (اَا) **ایسی زمین جو سال میں دو بار بوئی جائے.** ایسی زمین اکثر دو فصلہ ہوتی ہے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۱). ۳. **غیر مستقل مزاج شخص ، جس کی طینت میں تلوّن ہو ، دو رنگا ، یکسوئی نہ رکھنے والا.**

ایک ہے رنگ بہار اور خزاں میں اپنا
اس پر اے غیرتِ گل تو نے دو فصلا جانا
(۱۸۵۲ ، تنویر الاشعار ، ۳۲) [دو+فصل(رک)+ا ، لاحقۂ صفت].

---فصلا/فصلہ پن (---فت ف ، سک ص / فت ل ، فت پ) امذ.
دوغلا پن ، منافقت ، مکاری. خبردار اب کسی کے سامنے نہ کہنا نہیں تم جانو گے یہ دو فصلا پن کیسا یا اِدھر یا اُدھر. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۲۸). تم روسی بھی میرے ان ہاتھوں کی انگلیوں کی طرح دو زبان ہو اور تمہاری دس زبانوں میں سے ہر ایک ریاکاری اور دو فصلے پن میں اپنا جواب آپ ہے. (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۸۵).

---فصلی (---فت ف ، سک ص). (الف) صف.
۱. (اَ) **(درخت) جو سال میں دو بار پھل دے** (نور اللغات). (اَا) **(زمین) جو سال میں دوبار بوئی جائے (ایک بار ربیع میں دوسری بار خریف میں)** (ماخوذ : نور اللغات). ۲. **جس کے مختلف دو پہلو ہوں ، ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ ، منافقانہ.** ہنو نے جو دو فصلی کارروائی کی تھی اس سے وہ نہایت خوش تھا. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۴۳). ۳. **حالت جس میں یکسوئی نہ ہو ، متلوّن.**

کبھی گلبن بہاری ہیں کبھی بوٹے خزاں ہیں
دو فصلی ہے مزاج باغ یکسو ہو نہیں سکتا
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۴۳). [دو+ فصل (رک)+ی ، لاحقۂ صفت].

---فصلی بات (---فت ف ، سک ص) امث.
گول مول بات ، دورُخی بات ، وہ بات جس کے دو مختلف معنی نکل سکتے ہوں ، منافقانہ بات.

باتیں دو فصلی کرو ان سے ابھی جن کے لیے
خربزے کھیل سے آئے آم خالص بور سے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۵۰۲). نہیں نہیں یہ دو فصلی بات اچھی نہیں۔ دو ٹوک کہو. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۳۱). [دو فصلی (رک) + بات (رک)].

---قاش کرنا ف م ؛ نیز محاورہ.
دو ٹکڑے کرنا. پھر اس تلوار سے اس لکاتہ کو دو قاش کیا. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۳۵۱).

---قالب ایک/یک جان ہونا محاورہ.
گہری دوستی ہونا ، بہت تعلق خاطر ہونا ، نہایت قریبی تعلق ہونا.

ہیں زبس معروف ہم اور وہ دو قالب ایک جاں
اس کے گر کانٹا چبھا دکھ ہم نے پایا ہووے گا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۳).

ایسے تھے دونوں وہ یک دل کہ دو قالب یک جاں
یک زباں دونوں وہ اس طرح کہ جوں چاک قلم
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۸).

---قدا بوٹا (---فت ق ، و مع) امذ.
(کشیدہ کاری) **ایسی بوٹی یا بوٹا جس کے چاروں طرف دُہرا اور تہرا زنجیرہ چھپا یا کڑھا ہوا ہو ، یہ کام عام طور سے شال کے ترنج پر ہوتا ہے** (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۱۶۹). [دو + قد (رک) + ا ، لاحقۂ صفت + بوٹا (رک)].

---قدری شال (---فت ق ، سک د) امث.
وہ شال جس کے حاشیہ پر بیل اور متن میں بڑے بڑے پھول اور کونوں پر ترنج کڑھے ہوئے ہوں . اس قسم کی شال میں معمول سے زیادہ عمدہ اور خوشنما کام بنا ہو تو دو قدری اور سہ قدری کہلاتی ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۹۵). [دو + قدر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + شال (رک)].

---قدم (---فت ق ، د) م ف.
چند قدم ، تھوڑی دور ، قریب ، نزدیک.

نہ جاگا کبھی تھا تُجے دو قدم
کدھی اب نہ بیٹھوں کہ کھایا قسم
(۱۶۰۹ ، ضمیمہ قطب مشتری ، ۲۱).

اک خرام ناز سے ہے دو قدم چلنے کی دیر
آپ کے نزدیک ہے روز قیامت دور کیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۳).

اگر کوئی شعیب آئے میسّر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۲۵). ایک تیرا سپاہی بھی اُترا تھا وہ لنگڑاتا ہوا قصبے میں پھر رہا تھا دو قدم چل کر رک جاتا (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۹۸). [دو + قدم (رک)].

---قدم آگے م ف.
کسی سے بڑھ کر، فائق، نکلتا ہوا.

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے
کہ اپنے سائے سے سر پانو سے ہے دو قدم آگے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۷). مجذوب نے دور ہی سے دیکھ کر کہا کہ وہ شخص آتا ہے جو خاقانی سے بھی دو قدم آگے جائے گا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۸۸). اف ; جانا ، چلنا ، ہونا.

---قدم بڑھ جانا ف م ; نیز محاورہ.
تھوڑا سا آگے بڑھ جانا ، ذرا سا آگے نکل جانا.

امتحاں گو محبت میں تھے سب ثابت مگر
دو قدم جو بڑھ گیا میداں اُس کے ہاتھ تھا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۰۹).

---قدم پر/پہ م ف.
تھوڑی دور ، بہت کم فاصلے پر جلال آباد دو قدم پر تھا مگر وہاں بھی بیماری کی خبر نہ پہنچ سکی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۷۰).

اِس گھر سے ہم نکلتے ہی مر جائیں گے ضرور
جنّت بھی دو قدم پہ تمہارے مکاں سے ہے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۷۱).

---قصائیوں میں گائے مُردار کہاوت.
دو آدمیوں کی بحث و تکرار سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے (خزینۃ الامثال).

---قُطْبَہ (---ضم ق ، سک ط ، فت ب) صف.
دو محور والا ، انٹینا کی طرح کا ایک آلہ. پرتس نے دورنمائی (ٹیلی وژن) کی ترسیل و توصیل میں استعمال ہونے والے محصے (انٹینا) کی طرح کا ایک مجسّمہ برسہا برس پہلے اس وقت تیار کرلیا تھا جب نہ اس کی ضرورت یا عملی استعمال کا کوئی گمان بھی نہ تھا. یہ پرتس کا ''دو قطبہ'' تھا. (۱۹۷۰ ، زمانے سائنس ، ۳۱۹). [دو + قطب (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---قُطْبی (---ضم ق ، سک ط) صف.
دوجانبی ، دوہرا. بعض مچھلیوں میں یہ خلیے مستقلاً دوقطبی رہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۹۸). یہ دوقطبی بندی عملی آدمی اور تصوری آدمی کے درمیان عام پسند امتیاز سے قریبی تعلق رکھنے والی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۳۵). [دو + قطب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قُطْبی مِعْیار (---ضم ق ، سک ط ، کس م ، سک ع) امذ.
(کیمیا) کسی مالیکیول کی قیمت جو مالیکیول کے مختلف حصوں میں مثبت اور منفی بار کے ارتکاز کی پیمائش ہوتی ہے اور یہ مثبت اور منفی بار کے مرکزوں کے درمیانی فاصلے اور چارج کی جسامت کے حاصل ضرب کے برابر ہوتی ہے. برق کیمیا کی حالیہ ترقیوں میں دوقطبی معیار ... کے ذریعے تکسید و تحویل کی تفہیم کا بہت بڑا حصہ ہے. (۱۹۷۰ ، برق کیمیا ، ۵). [دوقطبی + ع : معیار (رک)].

---قُطْبی مِعْیارِ اَثَر (---ضم ق ، سک ط ، کس م ، سک ع ، کس ی ج ر ، فت ا ، ث) امذ.
(کیمیا) رک : دوقطبی معیار. کسی مالیکیول کی قطبیت مقداری طور پر اس کے دوقطبی معیار اثر سے ظاہر کی جاتی ہے. (۱۹۸۴ ، کیمیا ، ۸۷). [دوقطبی معیار (رک) + اثر (رک)].

---قُطْبِیَت (---ضم ق ، سک ط ، کسر ب ، فت ی) امث.
(کیمیا) دوقطبی ہونا ، دو محوری ہونا ، دوہرا پن. پانی کا خفیف مالیکیول ... دوقطبیت (Dipole) کا اظہار کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، غیرنامیاتی کیمیا ، ۱۰۹). [دوقطبی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---قَمْری (---فت ق ، سک م) صف.
(حیوانیات) دوطرفی گہرائی رکھنے والا : دو گڑھوں والا. امیبا پروٹیس میں مرکزہ دوقمری ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۰). [دو + قمر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]

---قَلَم کرنا محاورہ.
دو ٹکڑے کرنا.

ہوتی ہے تیری مے میں آب داری تیغ کی پیدا
کبھی کھینچکر چل چل کر گیا ہم دو قلم ساقی

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۲۸).

---قَلَمَہ (---فت ق ، ل ، م) صف.
دو قلموں والا ، وہ خط یا تحریر جو دو قلموں سے لکھی گئی ہو. اضافہ شدہ اشعار کا خط دو قلمہ ہے. (۱۹۲۵ ، مقالاتِ شروانی ، ۳۵۳). [دو + قلم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---قَلَمی نیزَہ (---فت ق ، ل ، ی مج ، فت ز) امذ.
(کنایۃً) بانس یا اسی قسم کے کسی درخت کی شاخ کا ٹکڑا جس کی قلم بنائی جاتی ہے ، دو پوروں کا ایک ٹکڑا جس کو بیچ میں سے کاٹ کر دو قلمیں بنائی جاتی ہیں. (ا ب و ، ۳ : ۱۸۰). [دو + قلمی (رک) + نیزہ (رک)].

---قَولی (---و لین) صف.
جھوٹ ، دھوکہ ، دورنگی بات (علمی اردو لغت). [دو + قول (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---قومی مَملکَت (---و لین ، فت م ، سک م ، فت ل ، ک) امث.
دو قوموں پر مشتمل ریاست (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۴۳). [دو + قوم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + مملکت (رک)].

ـــــ قومی نظرِیّہ (ـــــ و لین ، فت ن ، ظ ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
(سیاسیات) ہندوستان میں ہندو اور مسلمان دو قوموں کے آباد ہونے کا نقطۂ نظر جس رو سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ مسلمان قوم کی ایک علیحدہ مملکت ہونی چاہیے. دو قومی نظریے کی اصل بنیاد درحقیقت صحیح متحدہ قومیت پیدا کرنے پر ہے. (١٩٦٠ ، معارف القرآن ، ١ : ٥٧). میں ان دنوں عام جلسوں میں دو قومی نظریہ کو آلے ہاتھوں لیا کرتا تھا. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٦٢٢). [دو قومی (رک) + نظریہ (رک)]

ـــــ کارا امذ.
(قالین بافی) قالین کا رواں کاٹنے کی دو دھاری چھری (ا پ و ، ٢ : ١٠٨). [مقامی]

ـــــ کاری امث.
(قالین بافی) قالین کا رواں کاٹنے کی معمول سے چھوٹی دو دھاری چھری (اپ و ، ٢ : ١٠٨). [دو کارا (رک) کی تصغیر یا تانیث].

ـــــ کاک امذ.
آنکھوں کی پُتلیاں (جامع اللغات). [دو + ف : کاک (رک)].

ـــــ کال امذ.
دو عالم ، دو جہان (جامع اللغات). [دو + کال = زمانہ].

ـــــ کالَمی (ـــــ فت ل) صف.
(صحافت) دو کالموں پر پھیلا ہوا، دو کالموں میں سمایا (مضمون یا سرخی وغیرہ). عموماً سرخی کی پہلی سطر ... تین کالمی دی جاتی ہے اور بعد کی سطریں دو کالمی. (١٩٦٩ ، فن ادارت ، ١٨٢). [دو + انگ : Column + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ کالمی سُرخی (ـــــ فت ل ، ضم س ، سک ر) امث.
(صحافت) اخبار کی وہ سرخی جو دو کالموں کے اوپر لکھی جائے. دو کالمی سرخی کی اتنی بہت سی صورتوں کے واضح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ... یہ سرخی بھی روایتی قواعد کی پابند نہیں رہی. (١٩٦٩ ، فن ادارت ، ١٨٢). [دو کالمی + سرخی (رک)].

ـــــ کانوں / کے بِیچ / درمیان میں سَر کَردوں گا فقرہ.
ایک فقرہ جس سے بچوں کو ڈراتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــــ کَرنا ف م.
دو حصے کرنا ، دو ٹکڑے کر دینا ، کاٹ دینا ، (مجازاً) الگ کر دینا ، جدا کر دینا.

بیٹھ ہیں یار دو جان ایک تن ہو
سجنے جوڑا کے تیے اونکوں کر دو
(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٢٨).

فلک نے جس کوں دیکھا جگ میں یکتا
کیا تیغ ستم سیں اوسکے تئیں دو
(١٧١٨ ، دیوان آبرو (ق) ، ٣٥).

دو کرے اس کوہ کو یوں اس کی دھار
پھر جاوے جس طرح ساین میں تار
(١٧٦٩ ، مثنویات حسن ، ١ : ٣٣).

جس سے تو نے بتو خونخوار لڑائیں آنکھیں
تیغ مژگاں سے اسے اپنی تو دو کر آیا
(١٨٣٥ ، کلیات ظفر ، ١ : ٢٣). ایک ہی ضرب میں از جوف تا بیخ دو کر دوں. (١٩٠٢ ، آفتاب شجاعت ، ١ : ٦٤٣).

ـــــ کَشتیوں میں پانو رَکھنا محاورہ.
بیک وقت دو فریقوں سے تعلق رکھنا ، منافقت کرنا ، دورنگی اختیار کرنا ، دوہری چال چلنا . دو کشتیوں میں پاؤں رکھ کر دریا کو عبور نہیں کیا جا سکتا آپ کا بھرم دونوں ملکوں سے اٹھ جائے گا. (١٩٤٠ ، بادلوں کی برات ، ٢٩٥).

ـــــ کَشتی / کَشتیوں میں پاؤں ہونا محاورہ.
١. تذبذب اور پس و پیش میں پڑنا ، ڈھلمل یقین ہونا ، یکسو نہ ہونا.

یک رنگ ہے سفینۂ اسلام کا سوار
ہوں گے وہ اور جن کے ہیں دو کشتیوں میں پاؤں
(١٩٢١ ، بہارستان ، ٩٠). ٢. ضرورت سے زیادہ نفع کی ہوس ہونا (ماخوذ : جامع الامثال).

ـــــ کَشتی (ـــــ فت ک) امث.
جلیبی وغیرہ کے دو کشتی لگانا. طاق پر تھوڑی سی تمباکو اور دو ایک چھوٹے بڑے ٹوٹے بھی صبح سویرے کی دو کشتی کے لئے موجود رہتے تھے. (١٩٥٨؟ ، سلمہ گھومتی ، ٢٥). [دو + کشتی (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کُل (ـــــ ضم ک) امذ (قدیم).
دو خاندان، میکا اور سسرال (قدیم اردو کی لغت). [دو + سنکل (رک)].

ـــــ کَلا (ـــــ فت ک) امذ.
١. پانو کی بلاں ، دو کنڈی کا تالا (جامع اللغات). [دو + کل (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ کَلِمَہ (ـــــ فت ک ، سک نیز کس ل ، فت م) صف ؛ امذ.
دو بولوں پر مشتمل ، خلاصہ ، مختصر باتیں. اب دو کلمہ داستان دربار حمزۂ ثانی کی ملاحظہ فرمائیے. (١٨٩٦ ، لعل نامہ ، ١ : ٣٠). [دو + کلمہ (رک)].

ـــــ کلمے پَڑھنا محاورہ.
کلمۂ شہادت پڑھ کر اسلام لانا.

پڑھ کے دو کلمے اگر کوئی مسلمان ہو جائے
پھر تو حیوان بھی دو روز میں انسان ہو جائے
(١٩٢٧ ، آیات وجدانی ، ٢٠٧).

ـــــ کَلِّیہ (ـــــ فت ک ، سک ل ، فت ل) امذ.
دو کلی والی (ٹوپی). سر پر دو کلیہ مرصع کلغی دار ٹوپی ہے

سینے کا کچھ حصہ باہر نظر آ رہا ہے. (۱۹۱۱ ، باقیات بجنوری، ۵۲). [دو + کلی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---- کُن (----فت ک) م ف (قدیم).
دونوں وقت ، صبح و شام ؛ دن بھر.

دنیا میں دو کن لوگ پھرنے لگے
صفت شہ کی سب جگ میں کرنے لگے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۱). [دو + کن (س : کرنؐ ـ دن کا ایک حصہ) کی تخفیف].

---- کَنک (----فت ک ، مغ) امذ.
(شمشیر زنی) دو کنک اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہاتھ میں تلوار یا گدکا دوسرے میں پھری یعنی ایک ہاتھ سے ضرب لگائیں اور دوسرے سے روکیں (اسلامی اکھاڑا، ۸۱). [دو + ف : کنک ـ بازو].

---- کَنَہ (----فت ک ، ن) صف نیز م ف (قدیم).
دونوں طرف ، ہر طرف.

سمندر دو کنہ ہو وا کھار
قاف الہ کیا پیلے پار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۸)). [دو کن (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---- کَنّی (----فت ک ، شد ن) امث.
(کبک سازی) پھیلے ہوئے منھ کی ناند کی شکل کا حلوائیوں ، کھنساروں اور اسی قسم کے پیشہ وروں کے استعمال کا آہنی ظرف، کڑھاؤ (اپ و ، ۳ : ۲۱۳). [دو + کنا (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---- کوڑیاں حَضرَت فَرِید شکَر گَنج کی نیاز کہاوت.
تھوڑی پونجی پر بڑا حوصلہ (نجم الامثال).

---- کوڑیاں نَہ نَصِیب ہونا / مِلنا محاورہ.
کچھ ہاتھ نہ آنا ، کچھ نہ ملنا ، کوئی کمائی نہ ہونا ، کوئی پونجی نہ ہونا (ماخوذ : جامع اللغات).

---- کوڑی کا / کی صف.
حقیر ، نہایت بے وقعت ، معمولی ، کم قیمت.

اب جتنی کھڑی دیکھو ہو عالم میں عمارات
یا جھونپڑے دو کوڑی کے یا لاکھ کے محلات

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۳). اگر کسی غیر مذہب والے نے لکھی ہے تو دو کوڑی کی ہو گی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۱۱). تم مجھ کو ایک سڑے دو کوڑی کے چمار سے ڈراتے ہو. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۷۹).

---- کوڑی کا کَرنا محاورہ.
۱. (أ) نالائق بنا دینا ، ناکارہ کر دینا ، کسی کام کا نہ رکھنا. اے بی منہ نہ کھلواؤ لڑکے کو دو کوڑی کا کر کے بھیجا ، ڈھیے جولاہوں کے ساتھ سارا دن کھیلتا تھا. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۵۰).

(آآ) کسی چیز کی حیثیت یا قیمت گرا دینا ، حقیر بنا دینا ، اہمیت گھٹا دینا. مشرق دروازہ پر جو خوشنما آفتابے بنے ہوئے تھے اس کے نیچے سنگ باسی کے توڑے لگا کر اس کو دو کوڑی کا کر دیا ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۳۹).

---- کوڑی کا نَہ رَکھنا محاورہ.
کسی لائق نہ رکھنا ، ناکارہ کر دینا (مہذب اللغات).

---- کوڑی کو نَہ پُوچھنا محاورہ.
بالکل قدر نہ کرنا ، ذرا خاطر میں نہ لانا ، بالکل نہ پوچھنا. فقط اس قرض کے کارن سب کچھ خالصے لگ گیا ، اب کوئی دو کوڑی کو بھی نہیں پوچھتا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۹).

جب نہ دو کوڑی کو پوچھے کوئی تو کیا حاصل
دانۂ اشک جو ہے مثل گہر ہونے دو

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوان جی ، ۱ : ۷۱).

---- کوڑی کی آبرُو رَہنا محاورہ.
ذلیل و خوار ہو جانا ، حقیر ہو جانا ، بے عزت ہونا ، بے وقعت ہو جانا. محلات شاہی میں گذر بھی نہ ہو دو کوڑی کی آبرو رہ جائے. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۶).

---- کوڑی کی حَیثِیَّت نَہ ہونا محاورہ.
سخت مفلسی ہونا ، بے وقعت ہونا (جامع اللغات).

---- کوڑی کی شان کَر دینا محاورہ.
عزت گھٹا دینا ، ذلیل کر دینا ، حقیر بنا دینا ؛ مرتبہ کم کر دینا. ان انگریزی خواں حاکموں نے تو اہلکاری کی شان دو کوڑی کی کر دی. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۸).

---- کوڑی کی عِزَّت (آبرُو) ہو جانا محاورہ.
آبرو جاتی رہنا ، بے عزتی ہونا ، تذلیل ہو جانا. حضور کے کارن ہماری دو کوڑی کی عزت آبرو ہو گئی. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۶۵). میں اُجلے کپڑے نہ پہناؤں تو ان کی دو کوڑی کی عزت ہو جائے. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۸).

---- کونیا (----و مج ، سک ن) امذ.
دو کونوں والی ؛ ایک قسم کی پتنگ.

اور ہے دو کونیے کی بھی اک اک ادا اصول
اڑتا ہے کلسرے میں بھی شیرازیوں کا غول

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۳). [دو + کون (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

---- کوہانِیَہ (----سک نیز کس ن ، فت ی) صف.
دو کوہان والا اونٹ (جامع اللغات). [دو + کوہان (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

---- کے چار کَر دینا ف س ؛ محاورہ.
ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ، پرخچے اڑا دینا.

وہ تیغ ایک کے دو اور دو کے چار کرے
جو ہنستے ہنستے وہ کر بیٹھے ایک کوہ پہ وار
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۱۸۱).

---کے دونوں م ف.
دونوں ہی ، دونوں.
اڑتا رنگ اور کھلتا رنگ   دو کے دونوں خواب و خیال
(۱۹۳۰ ، روح کائنات ، ۱۲۰).

---کھنڈ (---فت کھ ، سک ن) امذ.
دو ٹکڑے ، دو حصہ.
بڑا تیغ دین کا کس پہ دوجے دیں سب ہونے بس ہے
تیری انگشت کے کس تیں چندر دو کھنڈ کرایا ہے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۹). اف : کرانا. [دو + کھنڈ (رک)].

---کھنڈا پٹاخا (پٹاخہ) (---فت کھ ، سغ ، فت پ) امذ.
(آتش بازی) دو آوازہ پٹاخا جو ایک آواز زمین پر اور دوسری اوپر اڑ کر دے (ا پ و ، ۸ : ۷۸). [دو + کھنڈ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت + پٹاخا (رک)].

---کاڑا (الف) امذ
دو شاخہ : دو نالی بندوق جس میں دو گولیاں بھری جاتی ہیں. اس وقت دو کاڑا اس کے سر میں لگا پل بھی نہ سکا تمام ہو گیا. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۱۳۱). دو کاڑا (دو نالی بندوق). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۳). (ب) صف. **دگنا ، دوہرا** (پلیٹس). [دو + کاڑا (رک)].

---کاڑا مارنا محاورہ.
گولی مارنا ، دو نالی بندوق میں دو گولیاں بھر کر چلانا.
خال روزن سے دکھائی نہیں تاکا مجکو
بھر کے قاتل نے تبنچے میں دو کاڑا مارا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۲).

---گال ہنس بول لینا / ہنسنا بولنا محاورہ.
دوستوں میں تھوڑا سا ہنسی مذاق کرنا ، تھوڑی سی خوش گپیاں کرنا ، تھوڑا وقت بے فکری سے گزارنا. حضور دو گال گپ اور ہنس بول لیا کریں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۳۵). اماں سے دو گال ہنستے بولتے خوشبودار خمیرے کا دھواں اڑاتے واپس تشریف لے جاتے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۰ : ۶).

---گمہ (---فت م) صف ؛ مسدو گما.
دو کم کا ، گھوڑے کی چال کی ایک قسم کا نام جس میں گھوڑے کے ایک طرف کے پانو ایک ساتھ اٹھتے ہیں. کم اور دو گمہ ... اور خوشخرام گھوڑے کی رفتاروں کے نام ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۰).
نہ شیر میں یہ جست نہ آہو میں ہے یہ رم
ہے شرق و غرب جس کے دو گمے کے دو قدم
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۷۹). [دو + کم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---گمہ چلنا محاورہ.
گھوڑے کا آہستہ آہستہ چلنا.
مزاج رکھتے ہیں یک رنگ یکہ تاز وفا
چلے دوگمہ سواری میں وہ سمند نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۳). ابلق گھوڑوں پر سوار دو گمہ سہ گمہ راہوار چلے جا رہے ہیں. (۱۹۳۸ ، دل کا سنبھالا ، ۱۱۳). گھوڑے نے کلانیاں مار مار کر اور جھوم جھوم کر دو گمہ چلنا شروع کیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۵).

---گمہ قدم (---فت م ، ق ، د). (الف) امذ.
سست رفتاری ، (گھوڑے کا) آہستہ آہستہ چلنا. حضور نے گھوڑے کو دو گمے قدم پر لگا دیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۵). (ب) م ف. **آہستگی سے ، آہستہ آہستہ ، سست روی سے.** ایک قدم پر قدم دوسرے پر دو گمہ اور تیسرے پر سہ گمہ قدم چلتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۳). اف : چلنا. [دو گمہ + قدم (رک)].

---گمہ کاٹنا محاورہ.
دنوں پاؤں کے درمیان کا فاصلہ طے کرنا ، گھوڑے کا آہستہ آہستہ چلنا. توسن قلم باجرے کی تکیہ کے زور پر عرب ہوئی والا دوگمہ کاٹتا چلتا ہے. (۱۹۷۳ ، اوراق ، مارچ / اپریل ، ۲۷۹).

---گانا امذ.
وہ گیت جو دو گلوکار یا ایک گلوکار اور ایک گلوکارہ مل کر گائیں. یہ دو گانا ہے عاشق و معشوق کے گلے شکوے کا گیت. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۳۳). فلمی گیتوں میں دوگانا ایک ایسی ترکیب ہے جو اس دقت کو بھی حل کر دیتی ہے اور جو عین فطرت کے مطابق ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۱۶۵). [دو + گانا ـ گانہ].

---گانہ (---فت ن) صف ؛ مسدو گانا.
۱. **(أ) جڑواں یا دہری چیز.** پیٹ اس کا جو چاک کیا ایک لڑکا ایک لڑکی دوگانہ پیدا ہوئے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل (افسوس) ، ۲۷۱). اگر کوئی عورت دو گانہ کیلا کھالے تو اس کے ہاں جڑواں بچے پیدا ہوں گے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۶۸). **(اا) دگنا ، بہت ، زیادہ.**
انکھڑیوں میں مری جادو ہے دوگانا جانی
افعی زلف ملے جس کو نہ مانگے پانی
(۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۰). مختصر یہ کہ ان عضلات پر دوگانہ احساسی تصرف ہوتا ہے. (۱۹۷۲ ، نفسیات عضوی ، ۱۰۸).
۲. **نماز کی دو رکعتیں ، نفلیں ، شکرانہ یا عید کی نماز جس میں دو رکعتیں ادا کی جائیں.**
تیغ ستی مج یوں نکانہ کر بسسنہ اے صنم
باندھ نیت تا کروں جو تجہ دوگانہ در نماز
(۱۶۷۹ ؟ ، دیوان سلطان (شاہ سلطان ثانی) ، ۳۰ (ب) ؟).

کر عید کی مسجد میں پڑھے جائے دوگانہ
ثبتِ عطفۂ تہنیت خانِ زماں ہے
(١٨٢٤ ، سودا ، ک ، ٣٩٥)۔ سنتیں ادا کیں اور دوگانہ شکر کا پڑھا۔
(١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٩٠)۔ خدا تیسوں روزے اور دونوں دوگانیں
اور فطرہ کے گیہوں ... سب قبول کرے۔ (١٨٦٧ ، تہذیب الاخلاق ،
٢ : ٨٩٥)۔ رات ہوئی ، عشاء کی نماز کا وقت آیا ، رکوع و سجود
ہونے لگے حتیٰ کہ نمازی نے ایک موقع پر دوگانہ ادا کرنے کے
لیے نیت باندھی (١٩٠٠ ، روشنی ، ١٣٩)۔ ف ؛ ادا کرنا ،
پڑھنا ۔ ۳. دو طرح کا ، دو قسموں کا ، دوہرا۔
لیے انشا نے بھی دو بوسے ان کے لبوں سے کل
دوگانا دیکھے سنبھالے ہاتھ میں عناب کا جوڑا
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٠٩)۔ سوسے عزیز عبداللہ ! میرا آپ کے
ساتھ ایک دوگانہ تعلق ہے۔ (١٨٩٠ ، فسانۂ جناز ، ١١١)۔ ٣. دو
بے تکلف دوست ، ایک جان دو قالب دوست عموماً جب دو عورتوں میں
باہم محبت ہو جاتی تو ایک دوسرے کو دوگانہ کہتی ہیں ، آشنا
(عینہ معنی میں مستعمل)۔
ادھر تو جی میں زنانی کے جوڑ بیٹھا ہے
اودھر تو دل ہے دوگانہ کا دریم و بریم
(١٨٣٠ ، امتحانِ رنگین ، ٨)۔
زنانی کا اس عمر بہ پرسان نہیں کوئی
راقی ہے عشقوں کی دوگانہ پہ نظر آج
(١٩٢١ ، دیوانِ ریختی ، ١٠٩)۔ [دو + گانہ (رک)]۔

ـــــ گانہ اِخْتِلاط (ـــــ فتل ، کسرا ، سکخ ، کسر یوت) امذ۔
(حیاتیات) مکرر جنسی ملاپ ، دہرا اختلاط۔ اس مشکل پر قابو
پانے کے لیے دوگانہ اختلاط یا سہ گانہ ملاپ ترتیب دیا جاتا
ہے۔ (١٩٦٩ ، جینیات ، ٢٠٠)۔ [دوگانہ (رک) + اختلاط (رک)]۔

ـــــ گانہارا (ـــــ سکن) امذ۔
دوگانہ گانے والا۔
کاہے دوگانہارا اس کو تو خوشی سوں
سنتے حالت لوگ سر تیں اس وقت حال ہوتا
(١٦٤٨ ، غواصی ، ک ، ١٠١)۔ [دوگانا (رکھ) + ہار (رک) +
ا ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ گانہ دم (ـــــ فت ن ، ضم د) صف ، امذ۔
(حشریات) دوہری دم رکھنے والے حشرہ کی ایک نوع جو عام طور
پر زمین پر گھاس پھونس میں ہوں اور چھال کے اندر یا نیچے
پایا جاتا ہے ، کرکٹ میں برسیم ہر (Serin) اور دو گانہ دم
(Ouchirills) ملتے ہیں (١٩٦٨ ، بنیادی حشریات ، ١٨٤)۔
[دوگانہ (رک) + دم (رک)]۔

ـــــ گانی (الف) امذ۔
شاہی دور کا ایک سکہ جو قیمت میں دوانی کے برابر ہوتا تھا۔
ایسے ! تو بڑی ہوشیار ہے آدھی دوگنی ، پانی دو پائی کر کے
کتنے روپے جمع کیے ہوں گے۔ (١٨٩٠ ، خدا دوست الظریف کے

قرابیے ، ۲ : ٢٠٩)۔ وہ سب ان تانبے کے سکوں کو خزانے
میں داخل کر کے ان کے بدلے میں سونے اور چاندی کے تنکے
مثل گانیاں اور دوگانیاں لے گئے۔ (١٩٦٩ ، تاریخ فیروزشاہی ،
١٨٦)۔ (ب) امث۔ رک : دوگانہ معنی نمبر ١ ، دو رکعتیں۔ جفت چار
نمازیں ہیں فرض دوگنی چارگنی اور طاق تین رکعتیں ہیں۔ (١٨٤٩ ،
تفسیر مرادیہ ، ٢٦٣)۔ [دوگانہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ گاؤں میں بانہیں کتنے مرے آپا جانی کہاوت۔
مشقت زیادہ اور حاصل کچھ نہیں (خزینۃ الامثال)۔

ـــــ گہ امذ۔
موسیقی کے بارہ مقامات یعنی راگوں میں سے ایک راگ (حسینی
کی راگنی جو دونغموں پر مشتمل ہوتی ہے مقام حسینی کا اول شعبہ
دوگہ ہے اور وہ دو نغموں سے مرکب ہے (١٨٨٥ ، مطلع العلوم
(ترجمہ) ، ٣٣٣)۔ [دو + گہ (رک)]۔

ـــــ کُنْھ سَرَا (ـــــ فت ک ، سک نھ ، فت س) صف۔
(حیوانات) جس کے سر میں دو جوڑ ہوں ، ایک حشرہ۔ ان کو نازات
میں وہ سب لکھتے ہیں جو جنس پانے جوڑ بچہ ، دو کنھ سرا ، اور
اونیس سے متعلق ہیں۔ (١٩٣١ ، خلاصۂ طبقات الارض ، پند ،
٣٠)۔ [دو + کنھ (رک) + سرا (رک)]۔

ـــــ کُدا (ـــــ ضم ک ، شد د) امذ۔
(کاشت کاری) جوار کا درخت جس کی پھانک میں دو شاخیں ہوں
اور ہر شاخ میں ایک ایک بھٹا نکلے (ماخوذ : اب و ۱۰۹ : ٦٦)۔
[دو + کدا (رک)]۔

ـــــ گِرِفْتَہ (ـــــ کس گ ، ر ، سکف ، فت ت) امذ۔ امسد و گرفتہ۔
(طبیعیات) وہ مرکب جس میں کسی عنصر (ہائیڈروجن وغیرہ) کے
دو حصے ہوں ، ویلنسی ایکٹران ... میگنیشیم یعنی ہی Mg کو دو گرفتہ
یعنی ڈائی ویلنٹ بنا دیتے ہیں۔ (١٩٤٠ ، ایٹم کے ساتل ، ٢٣٤)۔
[دو + ف : گرفت ، گرفتن ـ پکڑنا + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ گزا (ـــــ فت گ) امذ۔
پرندے شکار کرنے کا ایک جال جو تقریباً دو گز کا ہوتا ہے۔ یہ بھی
مینا ہی کی قسم سے ہے ... شکاری پرندوں کے موہوں کے
واسطے بادام اور دو گزے میں خوب پکڑی جاتی ہے۔ (١٨٩٤ ،
سیر پرند ، ٣٨٧)۔ [دو + گز (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ گز زمین (ـــــ فت گ ، سک ز ، فت ز ، ی مع) امث۔
(کنایۃً) قبر کی زمین۔
قبضہ ہے گر تمام زمیں پر تو کیا کہ ہے
آخر نصیب میں وہی دو گز زمیں نکیں
(١٨٣٩ ، دیوانِ ظفر ، ٢ : ١١٢)۔
محل اونچے اگر بنائے کھڑے رہیں گے وہ سر اٹھائے
ملے گی دو گز زمیں آخر بس اتنا حصہ ہر ایک کا ہے
(١٩٠٠ ، کلام مہر (سورج نرائن) ، ٢٠٣)۔ [دو + گز + زمین (رک)]۔

---گز کَفَن (---فت گ ، ک ، ف) امذ.
کفن کا کپڑا جو عموماً دو گز کا ہوتا ہے.

یکساں مآلِ کار ہے درویش کی طرح
محتاج بادشاہ بھی دو گز کفن کے ہیں

(١٨٥٢ ، دیوانِ برق ، ٢٣٧).

دو گز کفن انجام میں مل جائے گا
انجام بھی ہے جامہ زیبی کا یہاں

(١٩١٠ ، کلامِ سہر ، ١٩٥). اف : دینا ، ملنا. [دو + گز (رک) + کفن (رک)].

---گُن (---ضم نیز فت گ) صف.
١. دوگنا ، دوچند ، بہت.

نہ سُنیا کنارا کمر ساہ ہوئے
دوگن چور کوں لاب کالاہ ہوئے

(١٦٣٥ ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ٨٥).

نصیحت کر اُس جوں رہی چوب اُن
سو ہوکہا برا یوں اگن کا دوگن

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٨١).

کہے تو یتیم بات یہہ پیر زن
ہوس اُس کے دل میں ہوا تب دوگن

(١٧٣٦ ، قصۂ فغفور چین ، ١٦). **٢. باجے کی دگنی آواز ، دگن ، دوسرے درجے کی آواز.**

وہ اُن کی دوگن اور تیگن کی تانیں
وہ اُپچیں لیکے بول ان کے بتائیں

(١٨٦٦ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ٣١٠). جادوگر جل ترنگ نواز نے صرف پیالوں کی جھنکار اور دوگن تگن کی دلچسپی سے سن کر دیا ہے. (١٩٣٠ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ١٢٦). [دو + گُن ، گُنا (رک) کی تخفیف].

---گُنا (---ضم گ) صف.
دوچند ، دُگنا ، دوہرا ، ڈبل. فی الحقیقت غدہ تناسلی (خصیہ) دوگنہ فعل انجام دیتا ہے. (١٩٣٣ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ١١٥). اس کی قیمت صرف دوگنا ہی بڑھتی ہے. (١٩٨٣ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ١٥). [دو + گنا (رک)].

---گَنْڈی (---فت گ ، سک ن) امث.
ایک کھیل جس کو چٹھی یا املی کے بیج کے ساتھ جن پر گھس کر نشان کیئے ہوئے ہوں کھیلتے ہیں جس بیج پر بے ایمانی کے لیے دونوں طرف نشان ہوں انھیں دوگنڈی کہتے ہیں (جامع اللغات). [دو + گنڈی (رک)].

---گَنڈی چِٹّی/چٹی (---فت گ ، سک ن ، کس ج ، شد ٹ/ کس ج ، شد ٹ) امث.
وہ جو ادھر کی اُدھر لگائے ؛ فسادی ؛ دلال (دریائے لطافت ، ٩٧ ؛ جامع اللغات). [دو گنڈی (رک) + چٹی/چٹی (رک)].

---گَنگ (---فت گ ، غنہ) صف.
جو دو دھار ہو کر چلے (دریا) (جامع اللغات). [دو + گنگ (رک)].

---گُنی (---ضم گ) امث.
دوچند ، دُگنی ، بہت.

لبوں سے دوگنی ہوئی حلقۂ دہن کی زیب
جڑا ہے ایک انگوٹھی پہ دو نگینوں کو

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٠٧). یہ خیال کر کے تلوتما کو دوگنی خوشی ہونے لگی. (١٨٨٦ ، درگیش نندنی ، ١٤٤). دوسرے دن جب ان کے احباب اسی کتاب کو خریدنے گئے تو قیمت دوگنی ہو گئی تھی. (١٩٨٥ ، دستہ زرفشاں ، ١٨). [دوگنا (رک) کی تانیث].

---گوشْتا/گوشْتَہ پُلاؤ (---و مج ، سک ش/فت ت ، ضم پ) امذ.
پلاؤ کی ایک قسم جس میں دو حصہ گوشت اور ایک حصہ چاول ڈالے جاتے ہیں. میں جانتا ہوں کہ قورمہ ، قلیہ ، کباب ، دوگوشتہ پلاؤ فرینی ، زردہ ، پراٹھے ، شیرمال یہ معمولی چیزیں تو ضرور ہی ہوں گی. (١٨٦٨ ، منتخب الحکایات ، ٧٦). دن رات ہاں بازی ہوتی ہے ، دوگوشتا پلاؤ نوش ہوتا ہے کبھی جناب رسول خدا صلعم نے بھی ایسا کیا ہے. (١٨٩٧ ، تہذیب الاخلاق ، ٣ : ١٠٩). [دو + گوشت (رک) + ا/ہ ، لاحقۂ صفت + پُلاؤ (رک)].

---گوشی (---و مج) صف.
پگڑی کی ایک قسم جس کے دو شملے ہوں ؛ دودستی لوٹا (ماخوذ : جامع اللغات). [دو + گوش (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---گُونَہ (---و مع ، فت ن) صف؛ =دوگونا.
١. رک : ‹ دوگنا ›. اگر ان پروفیسروں کی تنخواہ میں دوگونہ اضافہ نہ کیا گیا تو وہ طلبہ سے رشوت لینا شروع کر دیں گے. (١٩٣٣ ، زندگی ، ٨٢). **٢. دو طرح کا ، دہرا.**

حسرتِ خوبئِ تقدیر ، سحر کا کھٹکا
صدمہ راسخ یہ شبِ وصل دوگونا ہوگا

(١٨٩٥ ، دیوان راسخ ، ٣٥). صدیوں سے علم جغرافیہ اس دو گونہ تقسیم کا شکار چلا آ رہا ہے. (١٩٨٢ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ١٩). [دو + ف : گونہ (رک)].

---گُونَہ شَخصِیَّت (---و مع ، فت ن ، ش ، سک خ ، کس ص ، شد ی بفت) امث.
(نفسیات) **دُہری شخصیت ؛ ایک ذہنی مرض.** دوگونہ شخصیت ایسا مظہر ہے جس سے عام طور پر دلچسپی کا اظہار ہوا ہے اور اسکی وجہ بلاشبہ اس کی علامات کی طرفہ نوعیت ہے. (١٩٣٥ ، نفسیات جنوں ، ٣٥). [دو + گونہ (رک) + شخصیت (رک)].

---گَوہَر (---و مع ، فت ہ) امذ.
عقل اور روح (جامع اللغات). [دو + گوہر (رک)].

---گَہا (---فت گ) صف.
دو خانوں والا ؛ دو درجہ والا ؛ دو حصّوں والا. چاروں طرف اس

بُت خانہ کے دوکَنبے اور سہ کنبے اور چو کنبے دالان بنے ہوئے تھے۔ (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۲۲۳)۔ [دو + کنبہ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

---کَنبی عِمارَت (---فت ک ، کس ع ، فت ر) امث۔
(معماری) وہ عمارت جس میں آگے پیچھے دو حصّے ہوں، آگے پیچھے دو درجوں والی عمارت (ا پ و ، ۱ : ۱۲۹)۔ [دو + کنہ ، کنہ (رک) کی تخفیف + ی ، لاحقہ نسبت + عمارت (رک)]۔

---گِیتی (---ی مج نیز مع) امث۔
دو جہان (جامع اللغات)۔ [دو + گیتی (رک)]۔

---گھاوا صف۔
دُہرا زخم دینے والا ؛ یک وقت دو ضربیں لگانے والا۔

> ہماری جان بچے کیوں کر اس دوگھاوے سے
> کہ شرمگیں بھی ہے وہ آنکھ فتنہ زا بھی ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۰۲)۔ [دو + گھاو (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

---گُھٹی ہونا محاورہ۔
کسی جلسے میں لوگوں کے درمیان حقّے کا دور چلنا۔ دس بیس ایک مقام پر جمع ہوئے ، حقہ بیچ میں رکھ لیا ، دوگُھٹی ہونے لگی۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۸۹)۔

---گھر مُسَلْمانْ اُن میں بھی آنا کانی کہاوت۔
مسلمانوں کی نااتفاقی کی طرف اشارہ ہے کہ گانو میں دو مسلمان ہوں تو وہ بھی آپس میں لڑتے رہتے ہیں ، تھوڑے سے آدمی اُن میں بھی نااتفاق (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔

---گھروں کا چَراغ امذ۔
دو گھروں کی آبادی اور رونق کا باعث ، ددھیال اور ننھیال میں ایک ہی لڑکا (جامع اللغات)۔

---گَھڑ (---فت گھ) امذ۔
دو گھڑے اوپر نیچے رکھے ہوئے ، اگر دائیں طرف ملیں تو ہندو بڑا اچھا شگون سمجھتے ہیں (جامع اللغات)۔ [دو + گھڑ ، گھڑا (رک) کی تخفیف]۔

---گَھڑی (---فت گھ) امث۔
تھوڑی دیر ، کچھ ساعت۔

> کہا تک ٹھہروں دو گھڑی دم لوں
> تو مصیبت کی پھر کہانی کہوں

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۸۳)۔

> ہجر میں چار پہر لاکھ پہر ہوتے ہیں
> دو گھڑی وصل میں ٹھہرے یہ نہیں عادتِ شب

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۲)۔ جہاں دو گھڑی کو بیٹھ جاتے ہیں اپنے سفر کے حالات ... سنانا شروع کر دیتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۳۷۳)۔

> اے غم زیست اے غم دوراں
> دو گھڑی تو مجھے بھی جینے دو

(۱۹۸۳ ، دامن یوسف ، ۱۰۴)۔ [دو + گھڑی (رک)]۔

---گھڑِیا (---فت گھ ، کس ڑ) امث۔
دو گھنٹے کا عرصہ (پلیٹس)۔ [دو + گھڑی + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

---گَھڑی بَجْنا محاورہ۔
رات کے دو بجے کا گھنٹا بجنا۔

> تم دو گھڑی کے بجتے ہی جاتے ہو اپنے گھر
> آتی ہے روز نحس گھڑی دو گھڑی کے بعد

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۵۸)۔

---گَھڑی دِن (رات) رَہْنا محاورہ۔
تھوڑا سا دن (رات) باقی رہنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

---گَھڑی دِن یا رات رَہے م ف۔
اس وقت جب تھوڑا سا دن یا رات باقی رہے۔ بختیار کو رات بھر نیند نہیں آتی دوگھڑی رات رہے سے رفیدہ سنبھال کر اپنے خیمے سے نکلا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۰۰)۔ دوگھڑی دن رہے عقیقے کی تیاریاں ہوئیں مردانہ ہوا نونہال کو باہر لائے۔ (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۶۵)۔

---گَھڑی کا تَڑکا امذ۔
صبح کاذب ؛ آفتاب نکلنے سے پہلے کا وقت (نوراللغات)۔

---گَھڑی کی بے حَیائی سارے دِن کا اُدھار کہاوت۔
تھوڑی دیر کی بے مروتی اور بے غیرتی سے ایک عرصہ تک کے لیے آرام ہو جاتا ہے (مہذب اللغات)۔

---گَھڑی کی دِل لَگی امث۔
تھوڑی دیر کا مذاق یا کچھ دیر کی تفریح (مہذب اللغات)۔

---گَھڑی کی واہ واہ امث۔
تھوڑی دیر کی تعریف (نوراللغات)۔

---گُھونْٹ (---و مع ، مغ) امذ۔
تھوڑی سی مقدار میں کوئی پینے کی شے۔

> جس نے پلوائے ہیں اکثر سے کدے میں خُم کے خُم
> نوح اب دیتا نہیں دوگھونٹ وہ پانی مجھے

(۱۹۰۳ ، نوح ، سفینۂ نوح ، ۱۷۱)۔ اگر کسی کو خشکی سے ہچکی آئی توجلد پانی دیا کہ دوگھونٹ سے خشکی رفع ہوجائے۔ (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اورنااہل پڑوسی ، ۷)۔ [دو + گھونٹ (رک)]۔

---گُھونْٹ پِلانا محاورہ۔
تھوڑا سا پلانا (مہذب اللغات)۔

---گُھونْٹ لینا محاورہ۔
حقہ ، بیڑی اور سگریٹ وغیرہ پینا ، کش لگانا۔ کبھی کبھی حقہ بھر کر

سامنے لے کھڑی ہوتی یہ بھی اس کی دل شکنی کا خیال کر کے دو گھونٹ لے لیا کرتے۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۷۶).

---لابھ (---سک بھ) امذ.
ایسا قرضہ جو ایک سے لے کے دوسرے قرض خواہ کو دیا جائے (مہذب اللغات). [دو + لابہ ، لابھہ (رک)].

---لاوا . (الف) صف.
دو رَسیوں والا (پلیٹس). (ب) امذ. **وہ کنواں جس پر دو مال پڑیں، وہ کنواں جس پر دو لاؤ چلیں ، دو رسیوں والا کنواں.** کچے کنوئیں دس بارہ برس تک رہتے ہیں اور جس کو ایک پیرہ اور دو پیرہ کہتے ہیں اس کو ایک لاوا اور دو لاوا بھی کہتے ہیں (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۳۲). سامنے ایک دو لاوا کنواں چل رہا ہے۔ (۱۹۰۸ ، مخزن ، اکتوبر ، ۱۸). [دو + لاو (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---لائی امث.
دو مختلف پرتوں والا کپڑا جس کو اَبرہ اور استر سے باہم سیا جاتا ہے ، بعض اوقات اس میں پتلی سی روئی بھری ہوتی ہے.

اک بڑا احسان ہو لاؤ دولائی یار کی
چادرِ تُربت کرو ابرے کی استر کا کفن

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۶۶) . دوپٹے دولائیوں سے منہ چھپائے جنگل جنگل کی خاک چھانتیں منزلوں کی مصیبتیں اٹھاتیں نصیبوں کو روتی چلی جاتی تھیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵) . [دو + ف : لا ـ تہہ + ی ، لاحقۂ صفت].

---لَبّی (---فت ل ، سک ب) صف.
(نباتیات) دو لبوں والا یا دو ہونٹ کے مانند (پودا). دو لبی اس میں Corolla دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے... دونوں Lips کے درمیان فاصلہ ــ وسیع منہ کھلا ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۹۲). [دو + لب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---لَتّی (---فت ل ، شد ت) امث.
چوپائے خصوصاً گھوڑے یا گدھے کا دونوں پچھلی ٹانگیں اٹھا کر مارنا . بلا تعارف و رسمِ سابق بے تکلفیاں کرنے لگے کسی کے چکٹ لگائی کسی کو دولتی رسید کی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، سرگزشت حاجی بغلول ، ۱۸). اس کی عمر پچاس سے متجاوز ہوئی ہو گی کہ گھوڑے کی دولتی سے زندگی ختم ہو گئی. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۲۱۲).

---لَتّی اُچھالْنا محاورہ.
گھوڑے کا اپنی دونوں پچھلی ٹانگیں مارنا ، کسی شخص کا بگڑنا (مہذب اللغات).

---لَتّی پھینکْنا محاورہ.
لات مارنا ، لات چلانا (خصوصاً گدھے یا گھوڑے کا). بیشک دُم دبا کر بیٹھے میں تو میرا گدھے جیسا انداز رہا مگر خیر یہ بھی دولتیاں پھینکنے سے باز رہا. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۵۵).

---لَتّی جھاڑْنا محاورہ.
۱. لات مارنا ، دولتی چلانا.

نہ سمجھاتا تھا میں تجھ کو سمندِ ناز سے بچنا
تجھے غافل سمجھ کر اوس نے جھاڑی ہے دولتی سی

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۹۷). لاکھ روپے کی قیمت کا ایک سیٹ میں نے منگوایا تھا اور اسے میں بہت عزیز رکھتا تھا ... کشتم کشتا کی بدولت یوں شہید ہو گیا کہ خانم نے دولتی جھاڑ دی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱ : ۹).

جھاڑی ہیں میں نے قوم پہ کس دن دولتیاں
کس روز زیرِ بارِ گراں میں لدھا نہیں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۷) . ۲. (i) **ٹھکرانا ، دستبردار ہونا .** ایسا گھبرائے کہ یکایک تاج و تخت پر دولتی جھاڑ کے تہان سے الگ کھڑے ہو گئے. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۹ : ۱۰).

---لَتّی چلانا محاورہ.
گھوڑے یا گدھے کا پچھلی ٹانگیں اُچھالنا ، لاتیں چلانا ، لاتیں مارنا. ایک ایسی دولتی چلائی کہ بیدارا کئی لڑکیاں کھا کر گیند کی طرح لڑکتی لڑکاتی باہر آکر گری. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۶۲).

چلا دیتی ہے نخرے میں دولتی
کہ خر اول بھی خر آخر بھی خر ہے .

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۳۶). پاکستان میں ہری ہری دوب کھا کھا کر اس کے تصور کے خالق پر دولتی چلانے پر اسے کوئی عار نہیں. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۲۹).

---لَتّی چھاٹْنا/چھانْٹْنا محاورہ.
رک : دولتی چلانا.

جا پڑا بتری پہ تو بہن کے سوپا ہاگا
چھانٹی جب اُن نے دولتی تو پھر ایسا بھاگا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۸).

دمن چھوڑو منے نخرے کی اور بھابی اس تم بالو
نا کند بچھیرے کود چکے اب اور دولتی مت چھانٹو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۶).

---لَتّی کھانا محاورہ.
گھوڑے وغیرہ کی لاتوں کی مار کھانا. ہم جو چاہے ہونے بیل کے آر ماریں تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دولتی کھانے کو جی چاہتا ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۶۸).

---لَتّی لگانا محاورہ.
رک : دولتی چلانا. اشتر نے کسی کو پشنک ماری کسی کو دولتی لگائی کہیں نعلبائے سُم سے نیچے چل گئے کئی جوان کچل گئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۱۰).

---لَتّی مارْنا محاورہ.
رک : دولتی چلانا. شبد سنتے ہی دھینک نام گدھا رینگتے ہوئے آیا اس نے آتے ہی پھر کر بلرام جی کی چھاتی میں ایک دولتی ماری. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۳۰).

دولتی جس پہ پڑی اشقر سے ماری
بلا شک تبی یہ آیا زخم کاری

(١٨٩٢ ، طلسم شایاں ، ٢٦٤). جی بے حد چست ہو گیا تھا بھاگتا خوب تھا اور ایک دفعہ تو میں نے ہوا میں دولتی بھی ماردی. (١٩٨٠ ، نجراو ، ١٨٤).

---لَخت (---فت ل ، سک خ) صف ؛ ا م ف.
١. دو حصے ، دو ٹکڑے ، پارہ پارہ.

سرکش تھے جو اس فوج ستمگر میں ستم گر
اک وار میں کرتی تھی دولخت ان کووہ تلوار

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٣٨٥). عوامی لیگ کو ... حکومت بنانے دی جاتی تو شاید ملک دولخت نہ ہوتا. (١٩٨٦ ، جنگ ، کراچی ، ٩ اگست ، ٣). **٢. ذومعنی ، وہ لفظ یا بات جس کے دو معنی نکلتے ہوں ، دو رُخی بات.**

اُس کی رعنائی کی کیوں کر ہوں بیاں مجھ سے صفات
ہے دولخت اُس کا ہر اک قول دو پہلو ہر بات

(١٨٦٧ ، شعلہ جوالہ ، ١ : ١٥٢). **٣. وہ شعر جس کے دونوں مصرعوں کا مضمون الگ الگ ہو ، شعر کے بے ربط مصرعے ہونا جو فنی عیب ہے.**

سمجھے تو رنج و راحت بلبل ہے مدعا
اس مطلع دولخت خزاں و بہار سے

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٧٩). تم نے التزام کیا ہے ترصیع کی صنعت کا اور دولخت شعر لکھنے کا. (١٨٥٣ ، خطوطِ غالب ، ١٣٥). بعض اشعار کے مصرعے دولخت ہیں. (١٩٣٤ ، منشورات کیفی ، ٢٨٣). دولخت: جس شعر کے دونوں مصرعوں میں کوئی معنوی ربط نہ ہو وہ ''دولخت'' کہلاتا ہے. (١٩٨٣ ، اصنافِ سُخن اور شعری ہیئتیں ، ١٩٢). **٤. دوہری ، دو طرح کی ، دو قسم کی.** یہ دونوں رجحانات اتنے قوی اور اپنے اظہار میں اتنی شدت کے حامل ہیں کہ میر کی کل شاعری ایک لحاظ سے دولخت ہو کر رہ گئی ہے. (١٩٨٣ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ١٧٦). **٥. جدا ، مختلف ، الگ الگ.** ڈاکٹر سلام سندیلوی شاعر اور انسان کو ایک دوسرے سے الگ اور تخلیق اور تخلیق کار کو دولخت سمجھتے ہیں. (١٩٨٦ ، نفسیاتی تنقید ، ١٧٦). [دو + لخت (رک)].

---لَختہ (---فت ل ، سک خ ، فت ت) صف.
(لسانیات) دو رُکنی ، **دو رُکنوں کی آواز رکھنے والا.** اگر معنیہ میں جو دو لختہ ہو ، مجموعہ درمیان میں ہو تو ایک صوتیہ پہلے لختے کے آخر اور دوسرا لختہ دوسرے لختے کے آغاز میں شامل ہو جاتا ہے. (١٩٦٦ ، ادب اور لسانیات ، ٢٦٦). [دو لخت (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---لَڑ/لَڑا (---فت ل). (الف) امذ.
١. دو لڑوں کا ہار.

وہ موتی کا دولڑ وہ موتی کا ہار
سدا اشکِ عندلیب جس پر نثار

(١٧٨٤ ، سحرالبیان ، ؟). موتیوں کے دو لڑے اور ہار کی پھین پر اشکِ غم دیکھ عاشق نثار. (١٨٠٢ ، نثر بے نظیر ، حسینی ، ٨٨). ٹھسے ٹھسے موتیوں کا دو لڑا گلے میں پڑا. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٣٢). زیورات گلوبار ، توڑا ، گلوبند ، لڈی ، دولڑا ، مالا ، پینکل ، جگنو. (١٩٠٤ ، عصرِ جدید ، جنوری ، ٣٠). ایسے لفظ تو الف سے لکھے ہی جائیں گے جن کے دونوں جز نہ عربی کے ہیں اور نہ فارسی کے جیسے ... دولڑا ... (١٩٧٤ ، اردو املا ، ١٠٠). **٢.** کمربند جس کی دو قطاریں یا بند ہوں ؛ کپڑا جو دو بٹ کا بنایا جائے (جامع اللغات). (ب) صف. **دو قطاروں والا یا دو دھاگوں والا ؛ دو رنگا ، لگائی بجھائی کرنے والا** (جامع اللغات).
[دو + لڑ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---لَڑتے ہیں تو ایک گرتا ہے کہاوت.
جب دو آدمیوں میں لڑائی ہوتی ہے اور ایک ہارتا ہے تو ہارنے والے کی تسلی کے لیے بولتے ہیں (نوراللغات).

---لَڑی (---فت ل) امث.
دولڑا (رک) کی تانیث. اور تیسی ہی چمک جڑاؤ چپاکلی کی اور دولڑی اور دھکدکی ... کہ جو اپنے نام ہی کے موافق کام کرتی ہے. (١٨٠٦ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ٤٤). ٹیپ ، چھلا ، دولڑی ، ست لڑا ... سر سے پاؤں تک سونے موتیوں میں لدی ہوئیں. (١٨٨٥ ، بزمِ آخر ، ٣١). اپنے پرانے جھن ... دولڑی اور جھمونے وغیرہ پہنتی اور ... اُتار ڈالتی. (١٩٧٣ ، جہانِ دانش ، ٨١). [دو + لڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---لِسانی (---کس ل). (الف) صف.
دو زبانوں والا ، دو زبانوں سے مرکب. الاندلس نام خاصا پرانا ہے چنانچہ ... ایک دو لسانی (عربی اور لاطینی) دینار پر بھی ملتا ہے. (١٩٦٧ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٣٢٣). (ب) امذ. **دو زبانیں بولنے والا ، دو زبانیں جاننے والا ، ملکی اور غیر ملکی دونوں زبانیں جاننے والا.** مہاجر والدین کے امریکی نژاد بچوں کے مطالعہ میں یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ دو لسانی بچے ... کم نمبر لاتے رہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٤٨٠). ہر ہندوستانی پیدائشی طور پر دولسانی ... ہوتا ہے. (١٩٨٧ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ٢٧). [دو + لسان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---لِسانِیَت (---کس ل ، ن ، شد ی بفت) امث.
دو لسانی ہونا ، دو زبانوں سے ترکیب پانا. مادری زبان کے علاوہ اُس سے ملتی جلتی کوئی دوسری زبان بھی سیکھ لینا ... دو لسانیت کے ذیل میں نہیں آئے گا. (١٩٨٧ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ٢٧). [دو لسانی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---لَفظ (---فت ل ، سک ف) امذ.
مختصر بات ، مختصر سی گفتگو ، دو بول. تو مرنے کے دو لفظ کہہ کر مرحوم سے رخصت ہو. (١٩١٥ ، سی پارۂ دل ، ١ : ١٠٨). چالیس برس کا زمانہ تھوڑا نہیں ہوتا کہنے کو دو لفظ ہیں. (١٩٧٣ ، وہ صورتیں الٰہی ، ١٩٨). [دو + لفظ (رک)].

ـــــ لفظوں میں م ف.
مختصر الفاظ میں ، چند لفظوں میں. قلعے کی تسخیر کو فرشتہ نے دو لفظوں میں لکھ دیا ہے. (١٩٣٩ ، افسانۂ پدمنی ، ١٠٨).

ـــــ لفظی (ـــــ فت ل ، سک ف) صف.
دو لفظ کا ، مختصر ، اجمالی. اس مرقع میں نادری تصویر بھی دیدنی ہے اور چونکہ اُسکے بنوانے میں پہاڑی زبان کا موقلم بھی شریک رہا ہے اس لئے اُس کا دو لفظی بیان بے جگہ نہ ہو گا. (١٩٣٣ ، مغل اور اُردو ، ٦٨). [دو لفظ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ لگانا محاورہ.
دو جُوتیاں مارنا.

اے شیخ جو بتائے مئے عشق کو حرام
ایسے کے دو لگائے بھگو کر شراب میں

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٢٤).

ـــــ لوہ/لوہی (ـــــ و مج) صف.
جس میں دو لوہے کی پلیٹیں ہوں ؛ تیغچہ جو لوہے کی دو پلیٹیں جوڑ کر بنایا گیا ہو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دو + لوہ (رک) / ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ماسی صف.
(نباتیات) **دو ماس کا ، دو گودوں والا.** دو ماسی اجسام جو ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں ان کو بیج پتے یا تخم برگ کہا جاتا ہے. (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، ١١). [دو + ماس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ ماہَہ (ـــــ فت ہ) امذ.
دو مہینوں سے متعلق ، دو ماہی ؛ مُراد : دو ماہ کی تنخواہ.

غل ہے کریں گے قتل جو زہرا کے ماہ کو
انعام میں ملے گا دو ماہہ سپاہ کو

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣١). نوکروں کا دو ماہہ چڑھ چکا تھا ، اب آٹا دال تک اُدھار آنے لگا. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٢٨٨). [دو + ماہ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مِٹ (ـــــ کس م نیز فت) امث.
وہ زمین جس میں مٹی اور ریت ملی ہوئی ہو (جامع اللغات). [دو + مٹ ، مٹی (رک) کی تصغیر].

ـــــ مِثل (ـــــ کس م ، سک ث) صف ؛ امذ.
(فقہ) **اصل انسانی سائے کا دو چند سایہ.** امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ ظہر کا وقت دو مثل تک رہتا ہے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ٨٨). [دو + مثل (رک)].

ـــــ مُجانبی (ـــــ ضم م ، کس ن) صف ؛ امذ.
(نباتیات) **دو ہم پہلو ، حزمہ (ریشے اور اعصاب کا لچھا) جو خشبہ (چوبی ریشہ) کے اندرونی اور بیرونی جانب ہوتا ہے نیز اس کی متوازی ترتیب.** دیکھو ... رس ریشہ کے دو مجموعوں (دو مجانبی حزموں) کو جو خشبہ کے اندرونی اور بیرونی جانب ہوتے ہیں. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ٣٩). خشبہ کے اندرونی جانب اندرونی کیمبیم اور اندرونی لحاء ہوتا ہے اس قسم کے حزمے کی ترتیب کو دو مجانبی کہا جاتا ہے. (١٩٦٣ ، مبادی نباتیات ، ٣٢٤). [دو + ع : (مجانبی)].

ـــــ مَحلّا (ـــــ فت م ، سک ح) مذ ؛ امذ دو محلہ.
١. (مصوّری) **ایک چوکھٹے میں آمنے سامنے بنی ہوئی دو تصویریں** (ا پ و ، ٣ : ١٧٣). ٢. **دو منزلہ مکان.**

آرزوؤں کے راج دو محلے
بن جائیں گے ریت گھروندے

(١٩٧٣ ، غزالاں تم تو واقف ہو ، ١٣٦). ٣. **دو عرشوں والا** (جہاز) (پلیٹس). [دو + محل (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مَرکَزہ (ـــــ فت م ، سک ر ، فت ک ، ز) امذ.
(نباتیات) **دو مرکز یا بنیاد رکھنے والا خلیہ.** ہر نوعمر پیسیڈنیم عام طور پر دو مرکزہ ہوتا ہے. (١٩٧٠ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ٣٣١). [دو + مرکز (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ مَرکَزی/وَسطی (ـــــ فت م ، سک ر ، فت ک/فت و ، سک س) امذ.
(حیاتیات) **دو مرکز والا یا دو مرکزوں میں قائم.** دو مرکزی یا وسطی (Dicentric) اور غیر مرکزی یا وسطی (Acentric) لونی اجسام بیضے کے مرکزے میں داخل نہیں کیے جاتے. (١٩٧١ ، جینیات ، ٣٥٩). [دو + مرکز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت / وسطی (رک)].

ـــــ مَعنی (ـــــ فت م ، سک ع) صف.
وہ بات جس کے دو معنی ہوں ، پہلو دار بات ، دو پہلو کی بات (فرہنگ آصفیہ). [دو + معنی (رک)].

ـــــ مَغز (ـــــ فت م ، سک غ) امذ.
پستہ بادام (جامع اللغات). [دو + مغز (رک)].

ـــــ مَغزَہ (ـــــ فت م ، سک غ ، فت ز) صف ؛ امذ.
١. (کنایۃً) **فربہ ، موٹا تازہ** (جامع اللغات). ٢. **جس میں دو مغز ہوں ، دو مغز والا (بادام).** خودسر آبرو دشمن اور عوام زشت قوم و تیرہ باطن جو شریروں اور نیکوں میں دنیا کے خیر و شر کی طرح مثل دومغزے بادام کے ملے ہوئے تھے باوجود سختی محتسب و قاضی فعل ناجائز کے مرتکب ہوتے تھے. (١٩١٧ ، رسالہ سلائے عام ، دہلی ، ٧ ، ١٩١٧ : ٤٠). [دومغز (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ مَغز اک/یَک پوشت ہونا محاورہ.
دو قالب ایک جان ہونا ، گہری دوستی ہونا.

راجپوت اور اک مسلمان دوست تھے
گو وہ تھے دو مغز پر اک پوست تھے

(۱۸۱۳ ، حکایاتِ رنگین ، ۱۲). نہ ہم مصنف کو جانتے ہیں نہ مصنف تم کو جانتے ہیں ... اور شیخ صاحب باہم دوست ، دو مغز یک پوست، یہ صاحب تاجرانا کتب میں صاحبِ اعزاز ہیں (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۵۰).

---مُکھا سَبَد/شَشْد (---ضم م ، فت س ، ب) امذ.
دومعنی لفظ (قدیم اردو کی لغت). [دو + مُکھ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت + سبد / سبد (رک)].

---مُکھی (---ضم م) امث.
دو طرفہ ، دونوں طرف کا ؛ (کنایۃً) **دو طرفہ مقابلہ یا لڑائی**. اس دومکھی میں اسفندیار کی ران میں زخم آیا. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۲۰). مہاتما گاندھی دومکھی لڑائی لڑ رہے تھے. (؟ ، مارشل لا سے مارشل لا تک ، ۱۳۱). [دو + مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُلّاؤں میں مُرغ/مُرغی حَرام/مُردار کہاوت.
اس موقع پر مستعمل جب دو آدمیوں کی بحثا بحثی سے اصل مطلب فوت ہو جائے. کیواورطوس یہ سن کے اوس سے مانوس ہوئے مشتاق کنار و بوس ہوئے ، دو ملا میں ایک مرغی حرام ہوتی ہے دونوں ناکام رہے. (۱۸۸۹ ، سرورسلطانی ، ۱۰۳). وہ یہاں یادوں کے پھیر میں پڑی ہے ، دو ملا میں مرغی حرام. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۰۳).

مردار دو ملاّ میں ہوا مرغِ دل اپنا
ناصح کی نصیحت میں تری طعنہ زنی ہے
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شائق ، ۱۷۸).

---مِنَٹ (---کس م ، فت ن) م ف.
ذرا سی دیر ، تھوڑی سی دیر.

جاں ہی کیا تھی ترے بسمل میں اے شمشیرِ ناز
دو منٹ تڑپا زمیں پر اور ٹھنڈا ہو گیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۳). [دو + انگ : منٹ (Minute)].

---مَنزِلا/مَنزِلہ (---فتم ، سک ن ، کس ز/فت ل) صف.
۱. **(مکان) جس کی اوپر تلے دو منزلیں ہوں ، مکان کی چھت پر بنا ہوا مکان.**

بنی دو منزلہ تھی اک عمارت
ہوا اور سایہ اس کا عیش و راحت
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۰).

نشیمن اس کا سویدا ہے اور منظر چشم
مکاں ہے آپ کے لائق دو منزلہ دل کا
(۱۸۹۱ ، دیوانِ ناظم ، ۴۷). اس عالی شان کوٹھی کے دو منزلہ پر روز شام چائے اور کافی کا جلسہ ہوتا تھا. (۱۹۲۳ ، خونی بھید ، ۳). جن مرکبات کے دونوں جز فارسی عربی کے ہوں مگر کسی ایک جز یا دونوں اجزا میں کوئی ایسی تبدیلی ہو گئی ہو جو اردو سے مخصوص ہو ... الف کے ساتھ لکھا جانے گا جیسے صبح خیزیا ، دو منزلا ... وغیرہ. (۱۹۷۴ ، اردواملا ، ۱۰۲).

۲. **دو منزلوں کا سفر.**

زلفِ دو تائے یار کو ہم چاہ کر تھکے
کیوں کر دو منزلہ کوئی پہلے پہل چلے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۸). اور بڑے بڑے سردار لاہور سے دو منزلہ ، سہ منزلہ کر کے پہنچے. (۱۸۶۷ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۲ : ۲۰). ۳. **(صحافت) اوپر تلے لکھا ہوا ، دو سطری جملہ وغیرہ.** اگر سرخی کے ایک ہی جملے کو دو منزلہ بنانا ہو تو اس میں اوسطاً بارہ تیرہ الفاظ ہونے چاہییں. (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۱۸۳). [دو + منزل (رک) + ا / ہ ، لاحقۂ نسبت].

---مَنزِلی (---فت م ، سک ن ، کس ز) صف ؛ امث.
دو منزلوں یا اسٹیشنوں تک بغیر رُکے سفر کرنے والی(ریل گاڑی). گاڑیاں پنجاب ریلوے دو منزل ہیں. بیٹھے بیٹھے ہر شخص تھک جاتا ہے اور کھڑے ہونے کی گنجائش نہیں. (۱۸۶۷ ، مقالاتِ محمد حسین آزاد ، ۲ : ۲۰). [دو + منزل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُنّہ/مُنھ ہَنس لینا محاورہ.
تھوڑا ہنس لینا ، مسکرا لینا ، ہنس بول لینا.

چار میں بیٹھ کے ہنس لیتی ہوں دو منہ میں بھی
جی میں خوش ہوتی ہوں ہر دم کی ملاقات سے کم
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۳۹)).

---مُنّہا (---ضم م ، مغ) امذ.
دو منھ کا سانپ (نوراللغات). [دو + منہ / منھ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---مُنّہی/مُنھی (---ضم م ، مغ) امث.
دو منہ والا سانپ (جامع اللغات). [دو + منہ / منھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُورِتی (---و مع ، کس ر) صف.
(حیاتیات) **دو خاندان کا ، دو نسلی ، دوغلا.** دو مورتی نروں میں لونی اجسام کی تعداد ۲۰ ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۵۸۳). [دو + مورت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---مُوں کے لوگاں امذ ؛ ج (قدیم).
منافق (قدیم اردو کی لغت).

---مُونہا (---و مع ، غنہ) صف مذ.
دو منہ رکھنے والا ؛ دو منھ والا سانپ ، دو منہا.

ہے زہر اس میں تو دو مونہے سانپ سے بھی قہر
لٹکے میں تیرے ہے جو سجیلا ازاربند
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۳). سب سے بڑھ کر عجیب بات یہ کہ لوگوں نے بادشاہ سے کہا تھا کہ اس راہ میں دو مونہے سانپ بے شمار ہیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۸۵). میں ایک دو مونہے آدمی کا تصور وارد ذہن کر سکتا ہوں. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس ، ۲۳۸). [دو + مونہہ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---مُونہی (---و مع ، غنہ) صف.
۱. **دو منھ کا سانپ.** یہ سانپ غالباً وہی سانپ ہے جسے پاکستان میں «دو مونہی» کہتے ہیں. سانپ کی یہ قسم پنجاب میں عام ہے. (۱۹۷۵ ، تین سلطان سیاح ، ۸). ۲. **(مجازاً) دو رخا ، منافق.** نسبتی اعتبار سے ان میں سے صرف ایک باقی ہے کا دوسرا نہیں کیوں کہ سچائی کبھی دو مونہی نہیں ہوا کرتی. (۱۹۸۷ ، زاویۂ نظر ، ۲۰). ۳. **دو منھ والا.** ایک منہ کے گھوڑے سے کسی کو دو مونہی گھوڑا بنانے کا خیال آیا ہو گا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۸). [دو + مونْہہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُوہا (---و مع) صف ؛ امذ.
(حیاتیات) وہ جانور جس کی کھپری میں ایک منْھ اوپر اور ایک منہ نیچے ہوتا ہے اسے دو موہا کہتے ہیں ان جانوروں کے سر نہیں ہوتا اور ہمیشہ متنفس فی الماء رہتے ہیں(مبادی سائنس، ۱۰۳). [دومونہا (رک) کی تخفیف].

---مُوہی (---و مع نیز بضم و) صف ؛ امث.
دو منْھ والا ؛ (کنایۃً) منافق ، جس کے قول و فعل میں تضاد ہو. آپ اس کے پیچھے کیوں لگے ہوئے تھے دفع کرتا تو ایسی دو موہی کو. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۷۵). [دومونہی (رک) کی تخفیف].

---مُوہی رَسّی (---و مع نیز ضم ، فت ر ، شد س) امث.
(کنایۃً) دو منْھ کا سانپ.

دو موہی رسّی ڈسے اس کے دونوں ہاتھوں کو
مُوہی جان کے وہ مجھ کو مار لیتے ہیں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۵۸). [دوموہی (رک) + رسّی (رک)].

---مُوئی (---و مع نیز ضم و). (الف) امث.
۱. **(لوہاری) ٹھپے میں کھرے نشان یا خط بنانے کا آہنی قلم جس کا ایک منْھ چپٹا دھار دار اور دوسرا نکیلا ہوتا ہے** (ا پ و ، ۸ : ۷). ۲. **ایک قسم کا سانپ جس کے سر اور دم دونوں طرف منْھ ہوتا ہے.** دوموئی مشہور ہے اس کو پنجاب میں بھسر کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۸). دوموئی ، گھوڑا پچھاڑ ، چتاول ... اور نہ جانے کیا کیا نام بتاتے تھے. (۱۹۶۶ ، انجام ، کراچی ، ۲۲ مئی ، ۳). (ب) صف. **دو منْھ والا.** بنیا بیچارہ ایک منہ والی جوک ہے تو بیسوا دوموئی. (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۹۶). [رک : دوموہی].

---مُہْرَہ (---ضم م ، سک ہ ، فت ر) امذ.
کاغذ کی ایک عمدہ قسم ، یہ کاغذ عموماً کتابت کے لیے استعمال ہوتا تھا. دومہرہ کافی سفید ، چکنا اور خوب دبیز ہوتا تھا. اس پر چند منٹ میں پوری ابجد یا کوئی شعر وغیرہ لکھ دیتے تھے جو مدتوں خراب نہ ہوتا. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۵۷). [دو + مہرہ (رک)].

---میانوں میں ایک چُھری کہاوت.
دو عورتوں میں ایک مرد کی نسبت بولتے ہیں ، دو عورتوں کے لیے ایک مرد ناانصافی ہے.

اوہی دیوانے ہوئے ہو ابھی کیا کرتے ہو
دو میانوں میں بھلا ایک چُھری دھرتے ہو

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۱).

---میخ (---ی مج) امذ.
قطبین (جامع اللغات). [دو + میخ (رک)].

---میلی دھات (---ی مج) امث.
(نیاری) ایسا سونا یا چاندی جس میں دو یا تین قسم کی کھوٹ یا غیر دھاتیں ملی ہوئی ہوں یا ضرورۃً ملائی جائیں جیسے سونے کے ساتھ چاندی یا تانبا اور چاندی کے ساتھ تانبا یا سیسہ ، بکراوتی (ا پ و ، ۳ : ۶). [دو + میل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + دھات (رک)].

---میلی روٹی (---ی مج ، و مج) امث.
(نان بائی) دو قسم کے اناجوں کے آٹے کو ملا کر پکائی ہوئی روٹی ، جیسے، ماش ، جوار اور مونگ مکئی وغیرہ کی روٹی (ا پ و ، ۳ : ۱۲۸). [دو + میل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + روٹی (رک)].

---میں تِیسْرا آنکھ میں کَنکْرا کہاوت (قدیم).
دو آدمیوں کے درمیان غیر متعلق تیسرا آدمی ناگوار خاطر ہوتا ہے دو میں تیسرا یوں کہ جیوں ہے آنکھ میں کنکرا. (۱۶۹۷ ، ہاشمی بیجا پوری (دکنی اردو کی لغت)).

---میں تِیسْرا آنکھ / آنکھوں میں ٹِھیکرا کہاوت.
دو آدمیوں کے درمیان اجنبی شخص کی آمد ناگوار گزرتی ہے ، مخل صحبت. اب تو یہ لڑکی دو میں تیسرا آنکھوں میں ٹھیکرا تھی. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۹۲). اگر میں نے یہ سوچ کر سر جھکا لیا کہ دو میں تیسرا آنکھ میں ٹھیکرا بننے کی مجھے کیا ضرورت ہے تو میں نے کیا غلط کیا؟ (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۵۶).

---میں نَہ چار میں صف.
بے وقعت ، غیر اہم ، غیر متعلق.

پوچھا جو میں نے ان سے کہ ہو کس شمار میں
ہنس کر کہا کہ ہم تو ہیں دو میں نہ چار میں

(۱۹۳۷ ، ظریف ، دیوانچی ، ۱ : ۳۹).

---نالی امث ؛ صف.
دو نال کی ؛ مراد : دو نالوں والی بندوق.

وار بیٹی بھی کرے ساتھ نگہہ کے مجھ پر
تیر چھوٹے تو دو نالی بھی برابر چھوٹے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۱). عاشق و معشوق دو نالیاں دبائے آہستہ آہستہ ... شکار کے لیے جا رہے ہیں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۱). تعجب ہے مختلف اصلاح یافتہ قسموں کے ذکر میں ابوالفضل دو نالی بندوق کے متعلق کچھ نہیں لکھتا. (۱۹۵۳ ،

تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ١ : ٣٣٣). [دو + نال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نالی چھٹیانا محاورہ.
دو نالی بندوق چلانے کے لیے چھاتی پر رکھنا ، لڑنے کے لئے تیار ہو جانا (جامع اللغات).

ـــــ نائی امث.
(موسیقی) کسی دھات یا سرکنڈے سے بنائی ہوئی دو نالیوں والی بانسری. فارابی ... نے جن سازوں کا نام لیا ہے وہ خود بتاتے ہیں کہ ہمارا تعلق ایران سے کتنا گہرا ہے مثلاً طنبور خراسانی ، طنبور شیراز ، عود ، دونائی ، سرنائی. (١٩٦١ ، ہماری موسیقی ، ٤٧). [دو + نائے (رک) جس کی یہ صفت ہے].

ـــــ نَسْلا / نَسْلی (ـــــ فت ن ، سک س) صف ، امذ.
دو نسل کا ، دوغلا ، دو مختلف نوع یا نسل کا پیدا کیا ہوا. وہ شمالی افریقہ کے گھوڑوں سے مل کر دو نسلے ہو گئے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ١٠٩). مختلف نسلوں کی پرورش اور دوغلے یا دو نسلی جانور پیدا کرنے کے لیے ان کو احاطے میں رکھنا ضروری ہے. (١٩٣٠ ، معاشیات ہند ، ١ : ٣٠٣). ایسے لفظ تو الف سے لکھے ہی جائیں گے جن کے دونوں جزو نہ عربی کے ہیں نہ فارسی کے جیسے ... دونسلا .... (١٩٧٣ ، اردو املا ، ٢٠٠). [دو + نسل (رک) + ا/ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نَفَس (ـــــ فت ن ، ف) امذ.
دو گھڑی ، تھوڑی دیر.

> مو آہ و نالہ تب تھے دکھایا ملن گھڑی
> او نقدِ عمر دو نفس درِّ حساب تھا

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٨). [دو + نفس (رک)].

ـــــ نَلا پَمْپ (ـــــ فت ن ، پ ، سک م) امذ.
دو نلوں والا پمپ ، وہ پچکاری جس میں دو نل لگے ہوں. پمپ اس کا مشتق پمپنگ اور مرکب پمپنگ مشین یا اسٹیشن اور دو نلا پمپ بھی مروج ہیں. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٢١٩). [دو + نل (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت + انگ : Pump].

ـــــ نَلا ہَوا پَمْپ (ـــــ فت ن ، ہ ، پ ، سک م) امذ.
ہوا بھرنے کا دو نلوں والا پمپ یا پچکاری. ایک دو نلے ہوا پمپ کے ہر ایک نل کا حجم قابلہ کے حجم کا ١/١٠ ہے. (١٩٢١ ، سکون سیالات ، ٢٨٣). [دو + نل (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت + ہوا (رک) + پمپ (رک)].

ـــــ نِوالے (ـــــ کس ن) امذ.
دو لقمے ، تھوڑا سا ، کھانے کی بہت معمولی مقدار.

> بلا نوشِ محبت سیر ہوتے ہیں کہیں ان سے
> غم دنیا و دیں ان کے لیے بس دو نوالے ہیں

(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ٥٢). [دو + نوالہ (رک) + ے ، لاحقۂ جمع].

ـــــ نِوالے کھانا ف م.
بہت کم کھانا ، برائے نام کھانا ، ذرا سا کھانا کھانا ، پیٹ بھر کر نہ کھانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

ـــــ نوکا (ـــــ و مج) امذ.
(جڑائی کاری) **گیہوں یا جو کی وضع کا بنا ہوا نگینہ** (ا پ و ، ٣ : ٥٦). [دو + نوک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نِیم (ـــــ ی مع) صف ، امذ.
١. دو ٹکڑے ، دو پارہ ، کسی شے کے دو برابر حصے.

> نرہّ کافر کو کیا جب دو نیم
> تب پڑا کفار کے دل بیچ بیم

(١٧١٣ ، فائز ، د ، ٢٠١).

> اعجاز کروں اُس کا بیاں کیا جوشش
> جو ایک اشارے میں کرے مہ کو دو نیم

(١٨٠١ ، دیوانِ جوشش ، ٢٢٣).

> موجِ ابروئے قضا جس کے تصور سے دو نیم
> بیم سے جس کے دلِ شحنۂ تقدیر ، فگار

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٥).

> وہ تیغ کُفر کے پیکر کو جو دو نیم کرے
> اُسی کو مرتبۂ ذوالفقار دیتے ہیں

(١٩٣١ ، بہارستان ، ١٧٣). مصائب کے پہاڑ آئے تو ہمارے قوموں کی ٹھوکر سے دو نیم ہو کر رہ گئے. (١٩٨١ ، آتش چنار ، ٩٣٠). **٢. (مجازاً) شکستہ ، رنجیدہ ، مغموم ، زخمی ، مایوس.**

> غرض ہے مرا تجہ سوں اے شہ فہیم
> نہ کر ایسی باتاں سوں توں دل دو نیم

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٠١).

> دل رشک میں ہمارا ہو ہے دو نیم پیارے
> کرتے ہو بوالہوس کی جب عرض سن کے آرے

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٨٨).

> ہم دونوں بھائیوں کے جگر غم سے تھے دو نیم
> ہر ہر بلا میں حافظ و حامی رہا کریم

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٢٣٩).

> اکبرِ اعظم کا وہ فرزند شہزادہ سلیم
> میری شمشیرِ ادا نے دل کیا جس کا دو نیم

(١٩١٦ ، نقوشِ مانی ، ٣٣).

> ساغر کی جُدائی سے مرا دل ہے دو نیم
> سُنجیں جو میری بیوہ ، تو شامیں ہیں یتیم

(١٩٦٤ ، نجوم و جواہر ، ٣٣٧). **٣. (کنایۃً) پریشان ، پراگندہ ، بکھرا ہوا.** بچے کی شخصیت دو نیم ہو جاتی ہے وہ سچ بولنا چاہتا ہے اور سچ بولنے سے ڈرتا بھی ہے. (١٩٧١ ، غالب کون ، ٢٠). اف : کرنا ، ہونا. [دو + نیم (رک)].

ـــــ نِیما / نِیمَہ (ـــــ ی مع / فت م) صف ، امذ.
دو نیم ، ٹکڑے ٹکڑے ، دولخت. دو نیما کروں قیما قیما کروں. (١٩٣٥ ، سب رس ، ٢٣٨).

ولے دخت نے کھینچ کر تیغ کیں
دونیمہ کیا نیزے کو بس وہیں
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۸۶).
کہے کیا فرق کوئی رتبۂ شبّیر و شبّر کا
دونیمہ ہے پر جبریل کوہر ہو نہیں سکتا
(۱۸۴۸ ، کلیات صفدر ، ۳۴۹). اف : کرنا ، ہونا. [دونیم (رک) + ا / ہ ، لاحقۂ نسبت].

---نیم ہزاری (---ی مع ، فت ہ) امذ.
پانچ سو سوار کا سالار. حالانکہ ابوالفضل اس کا چھوٹا بھائی دو نیم ہزاری تھا. (۱۹۱۰ ، شعرالعجم ، ۳: ۳۳). [دو + نیم (رک) + ہزار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نینا (---ی لین نیز فت ن ، ی) صف.
دو آنکھوں والا.
کانے نے دو چشموں کو دیکھا تو کہا
مرجائیں یہ دوغلے ، دو نینے ، مردود
(۱۹۶۷ ، نجوم و جواہر ، ۱۵۲)[دو + نین(رک)+ا،لاحقۂ صفت].

---وَرَق کی صف ؛ امث.
مختصر ، چھوٹی سی. دو لونگ اور اس کے ساتھ دو ورق کی حکایت دل چسپ مزاج دار دل و جان سے معتقد ہو گئی. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۹۳).

---وَرَقَہ (---فت و ، فت ر ، فت ق). (الف) امذ.
دو ورق کا رسالہ یا مختصر کتاب وغیرہ ، کتابچہ.
تو آسماں ہیں صفحۂ اول کے تو لقت
کونین اک دو ورقہ ہے اپنی کتاب کا
(۱۸۳۶ ، کلیات آتش ، ۳۳).
بیاض رخ میں کیا دلچسپ ہیں رنگینیاں ان کی
دو ورقہ منتخب ہم نے کیا ہے تیرے گالوں کا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۳). جو دو ورقہ کل تقسیم کیا گیا تھا اس کی طباعت تین روز قبل ہو چکی تھی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶/اگست ، ۲). (ب) صف. دو پرت والا ، دو تہی ، دوہرا. حضور عرش سے بنر کے دو ورقے سمیٹے آئے ہیں. (۱۹۲۳ ، دانہ و دام ، ۱۸۶). [دو + ورق (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---وَرَقی (---فت و ، ر) امث ؛ صف.
۱. **دو ورق کی کتاب ، چھوٹی سی کتاب** (نوراللغات). ۲. (مجازاً) **فرج ، (عورت کا) اندام نہانی.**
دھوکا ہے کون یہ بزم میں چنگ و رباب کا
بولی خا کہ کھچ رہا ہے دو ورق کتاب کا
(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۲۰) [دو+ورق(رک)+ی، لاحقۂ نسبت].

---وَرَقی کا سبق پڑھنا محاورہ.
(بازاری) **رنڈی بازی کرنا ، مجامعت کرنا ، ہم بستری یا عیاشی کرنا** (ماخوذ : مہذب اللغات)

---وقت (---فت و ، سک ق) امذ.
صبح و شام ، دونوں وقت ، دوپہر اور رات. بدنصیب مسلمان مردوں اور عورتوں ... کو دو وقت پیٹ بھر کر روٹی بھی میسّر نہیں ہوتی. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۶۱). [دو + وقت (رک)].

---وقت کی روٹی امث.
دو وقت کا کھانا ، گزراوقات کے لیے معمولی کھانے کا انتظام. پھر سسر کی خدمت کرتی تھی اسے دو وقت کی روٹی کا سکھ ہو گیا تھا. (۱۹۶۶ ، انگلیاں فگاراپنی ، ۱۵۶).

---وقت مِلنا محاورہ.
دونوں وقت کا ملنا ، شام ہونا ، جھٹ پٹا ہونا.
دو وقت مل رہے ہیں پھنساؤ نہ مرغ دل
لٹکاؤ زلف کو نہ سر شام دوش پر
(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)).
بی چھوڑ کے یوں نہ کھیلو جی پر
دو وقت ملیں گے وقت ہی پر
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۷۷).

---وقتہ (---فت و ، سک ق ، فت ت) صف ؛ م ف.
دونوں وقت ، صبح و شام.
دو وقتہ تو آتا ہے گھر سے طعام
یہ کیا بیاں کرے آدمی گر کلام
(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۶۸). دو وقتہ اقسام اقسام کے کھانے ماہ لقا بائی کے مطبخ سے کھلائے جاتے تھے. (۱۹۰۶ ، حیات ماہ لقا ، ۲۹). عوام کی اقتصادی حالت کبھی اس قابل نہیں رہی کہ دو وقتہ پیٹ بھی بھر سکیں. (۱۹۶۷ ، صدا کرچلے ، ۳۰۱). [دو + وقت (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---وقتی (---فت و ، سک ق). (الف) امث.
(خاکروبی) ایک دن میں دوسری مرتبہ (شام کو) بیت الخلا صاف کرنے کی خدمت. بھنگن آئی تو اس کی ٹانگ لی پاخانہ نہیں دھویا کل دو وقتی کو نہیں آئی. (۱۹۳۷ ، خان صاحب ، ۱۱۱). پہلے جا کر انارو کو سلام کرتی تھیں ... دو وقتی کو آتی تھیں. (۱۹۶۷ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۵). (ب) صف. **دو وقت کا ، صبح و شام کا ، دونوں وقت کا.** باندی روٹی کرتی ہیں ، روپیہ سپیتہ ، دو وقتی کھانا ... یہ ہیں اپنی ماما. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۱۱۳). [دو + وقت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ہاتھ صف ؛ م ف (مدو ہات).
۱. **دو ہاتھ کے فاصلے تک ، منزل کے بہت قریب ، بہت نزدیک.**
دو ہاتھ جب کنارا ہو دیر اس میں کیا لگے
ہم پیر کر شراب میں کوثر سے جا لگے
(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۳۲). ۲. **دو ہاتھ کے برابر.**
اگر اس سے دو ہاتھ اونچا نہیں تو
ترا دوست کیوں آسماں ہو رہا ہے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۱۲). [دو + ہاتھ (رک)].

---ہاتھ اُچھلنا محاورہ.
بہت بے قرار ہونا ، مضطرب ہونا ، دو دو ہاتھ اچھلنا (رک).

پہنچا ہے بُراق تک جو نامہ
دو ہاتھ اچھل پڑا ہے خامہ

(۱۹۰۵ ، مُحسن ، ک ، ۱۳۱).

---ہاتھ آنی (---فت ا) امث.
(بانک بنوٹ) دونوں ہاتھوں کی سامنے کی سیدھی چوٹ. چنانچہ دو بیچ ہاٹ اور کیلی سے کشتی نکلی اور باقی دو ہاتھ انی اور کاٹ پٹا اور دو ضرب طمانچہ اور پٹکتی سے دیگر فنون سپہ گری کے اصول قائم ہوئے۔ (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۹). [دو + ہاتھ (رک) + انی (رک)].

---ہاتھ آگے ہونا محاورہ.
سبقت لے جانا ، بڑھا ہوا ہونا ، ماہر ہونا. وہ کاروبار میں مہارت کے معاملے میں اپنے والد سیٹھ نواز احمد جی سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔ (۱۹۸۰ ، نیلا پتھر ، ۲۳).

---ہاتھ سے تالی بَجْنا محاورہ (قدیم).
دونوں طرف ایک سی حالت یا کیفیت ہونا ، فریقین کا ایک دوسرے کے ساتھ یکساں سلوک ہونا ، برابری کی بنیاد پر چلنا جُلنا.

دوہات بجتی تالی تو تال کا سواد ہے
تو جیو نیں لگاتی میں جیو کیوں لگانا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲۷).

مشہور یہ ہے بجتی ہے دوہاتھ سے تالی
تو یار جو میرا ہے تو میں یار ہوں تیرا

(۱۸۳۷ ، دیوان شادانؔ ، ۲ : ۱۷).

---ہاتھ چَلْنا محاورہ.
لڑائی جھگڑا ہونا.

ابلیس اُدھر تھکا تو مرا دل اِدھر تھکا
دوہاتھ چل کے رہزن و راہی میں رہ گئی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۸۹).

---ہاتھ زِیادَہ ہونا محاورہ.
رک : دوہاتھ آگے ہونا.

دل اڑانے میں غضب ڈھانے میں تڑپانے میں
تجھ سے دوہاتھ زیادہ تری انگڑائی ہے

(۱۹۳۱ ، اعجاز نوح ، ۲۶۷).

---ہاتھ کا کَلیجا ہو جانا محاورہ.
ہمت بڑھ جانا ، حوصلہ بڑھنا ، عزت بڑھ جانا.

تم نے گردن میں جو ڈالے دستہائے نازنیں
دیکھیئے دوہاتھ کا میرا کلیجا ہو گیا

(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۹۵).

---ہاتھ کَرنا / لَڑنا محاورہ.
لڑنا جھگڑنا ، کچھ دیر مقابلہ کرنا ، معمولی وار کرنا.

شیروں سیں جادو ہات کرے ریختہ مرا
رستم سیں چل کہ ہات کرے ریختہ مرا

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۹).

کاٹا وہیں سر تن سے مقابل جسے پایا
دوہاتھ لڑی جنگ کے قابل جسے پایا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۹). پھر مقابلے کے لئے مورچہ باندھو،آؤ پہلے اس کی کوشش کریں کہ ہمارا لشکر سائنس کے قواعد سے خبردار ہو جائے اس کے بعد دوہاتھ کرنے کو آگے بڑھے۔ (۱۹۱۱ ، سی پارۂ دل ، ۱۷۹)

---ہاتھ کی رَسّی امث.
(مجازاً) پھانسی.

عداوت اگر جان کے ساتھ کی
تو قسمت میں رسّی ہے دو ہاتھ کی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (نوراللغات)).

---ہاتھ لگا کَر (کے) م ف.
پیر کے ، تھوڑی سی کوشش کر کے.

بحر اُلفت میں تو پایاب رہی کشتی حُسن
ہم ہیں دوہاتھ لگا کر نہ کبھی پار ہوئے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۵۳).

---ہاتھ میں م ف.
دریا میں دوہاتھ لگا کے ، پیر کے (مہذب اللغات).

---ہاتھ ہونا محاورہ (قدیم).
دوہاتھ کے برابر بڑھنا.

او دوہات ہو بھائی جان تین ہات
زیادہ تھو اوسے اے نیک ذات

(۱۸۳۹ ، سراج الفقہ ، ۱۲۳).

---ہاجَن (---فت ج) صف مث.
بیوہ عورت جس نے دوسری شادی کر لی ہو (نوراللغات). [دوہاجو (رک) کی تانیث].

---ہاجُو (---و مع) صف.
۱. (i) رنڈوا مرد جو دوسری شادی کر لے

یہ سات پیڑھیوں کے ہوا بعد اتفاق
کنبے میں بیگا کے دوہاجو نظر پڑا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۹۹). میاں دوہاجو ، بیوی طینت کی قصائی. (؟ ، علامہ راشدالخیری کی ناول نگاری ، ۳۰). لڑکی زندگی بھر آرام سے رہے گی ... گھرانا بہت ہی شریف ... ہاں لڑکا دوہاجو ہے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۱۹۲). (ii) بیوہ عورت جس نے دوسری شادی کی ہو. بیٹی مری دوہاجو تو ہے نہیں جھیے تو سبھی ہی ارمان نکالنا ہیں۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۵۳). دوہاجو عورت کو اب تک نہیں کھانے دیتے۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، ۷۵). کوئی بادشاہ کسی دوہاجو سے شادی کرنا

ہے اس کو کبھی تھی کنواریوں کی بول بتا یہ رسندلی نہیں تو اور کیا ہے۔ (١٩٨١ ، راجہ گدھ ، ١٦)۔ [رک : دوجھا نیز دوج بر]۔

--- ہاجُو کی جورُو اَور سَوداگَر کی گھوڑی، جِتنا کُودے اُتنی ہی تھوڑی کہاوت۔
نئی نویلی دلہن کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ جتنے نخرے دکھائے کم ہے۔ذرا دیکھنا کالے بالوں والی آ کر کیا گل کھلاتی ہے جس گل چاہے گی نچائے گی دوہاجو کی جورو اور سوداگر کی گھوڑی جتنا کودے اتنی ہی تھوڑی۔ (١٩٨٣ ، روح تغزل ، ٩)۔

--- ہاشِمَہ (---کس ش ، فت م) صف۔
رک : **دو منزلہ**۔ اُس کے اوپر چند درجے ہیں ان کو گیلری کہتے ہیں ان کی صورت ایسی خیال کرنی چاہیے جیسے ہمارے ملک میں دو ہاشمہ مکان ہوتا ہے۔(١٨٨١ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ٣٧)۔ [دو + ہاشمہ (رک)]۔

--- ہاگَن (---فت گ) صف مث (قدیم)۔
بیوہ جس نے دوسرا نکاح کر لیا ہو ، دوہاجن۔

> پیا ملیں جس سوہے سوہاگن نہیں ملیں تس ابہے دوہاگن
> ملن پیا کا تن کو ہونا تو تم پیا سونج نہ لاؤ

(١٦٧٩؟ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ٨٥)۔

> ایک پل میں وُو سوہاگن ہووے
> ایک پل میں وُو دوہاگن ہووے

(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٣٩) ۔ اس عہد میں کئی لفظ استعمال ہوتے تھے جو اب متروک ہو چکے ہیں ... کچھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ... اینچ (کھینچ) ، دوہاگن (وہ عورت جو دوسرا نکاح کرے) ۔ (١٩٨٣ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ٥٥) ۔ [دوہاجن (رک) کا متبادل]۔

--- ہَتَّڑ/ہَتَّھڑ (---فت ہ ، شد ت بفت / شد تھ بفت)۔
(الف) امذ نیز امث۔
١۔ دونوں ہاتھوں کی ضرب ۔ دونوں ہاتھوں سے حملہ ۔ دونوں ہاتھ ایک ساتھ چلانے کا عمل ۔ دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ مارنا۔

> دبا نامۂ سید انشا تو اُن نے
> دو ہتڑ جڑی ایک سر نامہ بر پر

(١٨١٨ ، انشا ، کلام انشا ، ٩٨)۔ تامل کیا ہے لگے ایک دو ہتڑ۔ (١٨٨٤ ، جام سرشار ، ٢٣٨)۔ کیا یہ اولاد میں اپنے گھر سے لائی تھی اتنے میں کوئی بچہ کوئی مطالبہ یا شکایت لے کر پہونچا اسے دو ہتڑ ، شوہر کو بھکڑ ...! (١٩٣٠ ، مضامین رشید ، ١٠٢)۔ اس بار شاداں نے نہ اپنے سینے پر دو ہتڑ مارا نہ چیخی نہ روئی چپ چاپ باہر چلی گئی۔ (١٩٨٦ ، جانگلوس ، ٩٥)۔ ٢۔ **دونوں ہاتھ**۔ شعلوں سے اوپر ہارٹیشن پر کبھی گلاس اور کبھی دو ہتڑ سے پانی ڈالنا شروع کیا۔(١٩٧٣ ، جہان دانش ، ٣٦٣)(ب)صف ١۔ **جو دونوں ہاتھوں سے پکڑا جائے(پلیٹس)۔**
٢۔ تلوار جو دو ہاتھوں سے چلائی جائے ، دو دستی تلوار۔

> کسی نے ایک دو ہتڑ آ ماری تھا اُس کو نہ جام اِدھر لاری

(١٧٩١ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ١٠٢)۔ ایک جھکڑ دو دستی کہ جس کو دو ہتھڑ کہتے ہیں اوپر سر کے ماری ۔ (١٧٧٥ ، نوطرز مرصع ، ٢٣٥)۔ اف : جڑنا ، لگانا ، لگنا ، مارنا۔ [دو + ہتڑ/ہتھڑ (ہاتھ + ڑ ، لاحقۂ نسبت)]۔

--- ہَتُّڑ بَرْسانا محاورہ۔
دونوں ہاتھوں سے پیٹنا ، خوب مارنا۔ چونگی کے کارندے نے اُس پر دو ہتڑ برسانا شروع کر دیئے۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٢٦)۔

--- ہَتُّڑ پِیٹْنا محاورہ۔
ماتم کرنا ، سینہ کوبی کرنا۔ زمیندار مسکرا کر چلا گیا اور اِدھر ثریا بیگم نے دو ہتڑ پیٹنا شروع کیا۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ١٥٧)۔

--- ہَتُّڑ تَلْوار (---فتہ ، شدت بفت ، فت ت ، سک ل) امث۔
دو دستی تلوار (جامع اللغات)۔ [دوہتڑ (رک) + تلوار (رک)]۔

--- ہَتُّڑ تَلْوار مارْنا ف م۔
دونوں ہاتھوں سے تلوار مارنا یا چلانا۔ (پلیٹس)۔

--- ہَتُّڑ چَلْنا محاورہ۔
١۔ ماتم ہونا۔

> بیٹی جو دہاں پہ وہ دھڑا دھڑ
> بس پڑی چل گئے دو ہتڑ

(١٨٨٢ ، تفسیر عفت ، ٣١)۔ چشمہائے چشم سے دو دریا بڑے بہ رہے ہیں ساری پربونؔ میں دو ہتڑ چلتا ہے۔ (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ١٠٠)۔ ٢۔ **دونوں ہاتھوں سے مارنا ، پیٹنا ، زدوکوب کرنا ، مار کٹائی ہونا۔**

> پیار سے اُن کا چٹکیاں لینا
> اور دو ہتھڑ اودھر سے چل جانا

(١٨٥٧ ، بحر اُلفت ، ٨٣)۔

--- ہَتَّہ (---فت ہ ، شد ت بفت) صف دو ہتا۔
دو ہاتھوں والا ، (کنایۃً) دو دستے والا۔ نکتیاں نکالنے کی دو ہتہ یونیاں درمیانی چھیدوں کی لیجیے۔(١٩٣٧ ، شاہی دسترخوان ، ٢٢٧)۔ [دو + ہت ، ہاتھ (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

--- ہَتَّہ جانْوَر (---فتہ ، شدت بفت ، سک ن ، فت و) امذ۔
(مجازاً) انسان۔

> دو ہتے جانور انسان ہیں جو پاؤں سے چلتے ہیں
> اور ان کی مادہ کو اللہ نے دے رکھے ہیں دو تھن

(١٩٠٦ ، سائنس وفلسفہ ، ١٢)۔ [دوہتہ (رک)+جانور(رک)]۔

--- ہَتّی (---فت ہ ، شد ت) صف ؛ امث۔
دونوں ہاتھوں کی ، دونوں ہاتھوں سے لگائی جانے والی ضرب۔ میں لکڑی لئے بے تحاشا اُس کے پیچھے دوڑا اور ایک دو ہتی بھرپور رسید کی۔ (١٩٣٦ ، عروس ادب ، ٢٠٠)۔ [دو + ہت ، ہاتھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---ہَتّی تالی بَجنا ف مر.
رک : دونوں ہاتھ سے تالی بجنا (مہذب اللغات).

---ہَتّی ماتَم (---فت ہ ، شد ت ، فت ت) امذ.
دونوں ہاتھ کا ماتم (مہذب اللغات). [دوہتی (رک) + ماتم (رک)].

---ہَتھی جھاڑْنا محاورہ.
یک وقت دونوں ہاتھوں سے مارنا۔وہ ... کسی کو دوہتھی جھاڑتا اور ہانک پکار کے بھگاتا ہوا بھی پیش کر لیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۳۰۰).

---ہَڈّی کی صف مث.
بہت دبلی ، کمزور ، ناتواں (عورت). اب تمہاری دعا ہوری ہی ہو گی میں بہت تھوڑی جیوں گی ایک تو میں یونہی دو ہڈی کی آدمی تھی اور دوسرے برا نہ ماننا تمہارے برتاؤ نے اور بھی مجھ کو مار اتارا. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۳۷).

---ہَزاری (---فت ہ) امذ.
دو ہزار سواروں کا سالار ، برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت کا ایک منصب٫عہدہ. دو ہزاری اوّل درجے کا چار لاکھ تنخواہ پاتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۱). ان کے علاوہ گیارہ ہندو افسر دو ہزاری ، بارہ ڈیڑھ ہزاری ... گیارہ ہشت صدی آٹھ ہفت صدی تھے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۲۶). [دو + ہزار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ہَفْتَہ (---فت ہ ، سک ف ، فت ت) امذ.
مہینے کی چودھویں تاریخ ، چودہ روز.

جو دو ہفتہ کوں ہوتا ہے ماہ تو
امید ہے منجے آوے گا شاہ تو
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۴).

تشبیہِ حسنِ ماہِ دو ہفتہ کا ذکر تھا
اک فاقہ کش پکارا کہ نانِ شبانہ ہے
(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۵۳). [دو + ہفتہ (رک)].

---ہَفْتے (---فت ہ ، سک ف) امذ.
(کشتی) ایک داؤ جس میں جب حریف نیچے ہوتا ہے حریف کی دونوں بغلوں میں سے اپنے دونوں ہاتھ ڈال کر گردن پر ملا کر ایک طرف زور دے کر چت کر دیتے ہیں (ماخوذ : رموزِ فن کشتی ، ۹۳). [دو + ہفتہ (رک) + ے ، لاحقۂ جمع].

---ہو جانا/ہونا ف ل ، محاورہ.
دو لخت ہونا ، دو ٹکڑے ہو جانا ، کسی شے کے دو برابر حصے ہو جانا.

وہ اُڑ گئیں کلائیاں دھڑ سے گرا وہ سر
بازو ہوا وہ قطع وہ دو ہو گئی کمر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۶).

کہہ کر یہ سخن بڑھ کے جو ظالم پہ کیا وار
سر تا بہ قدم طول میں دو ہو گیا غدار
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی شاد ، ۲ : ۱۰۳).

---ہی بات میں ہار جیت ہے فقرہ.
بہت جلد فیصلہ ہوتا ہے جلد ادھر یا اُدھر ہو کر رہتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ، ۲۰۷).

---ہی دِن میں م ف.
بہت کم عرصے میں ، تھوڑے سے وقفے میں.

اپنے ڈھب کی کیا پڑھی اک اور مومن نے غزل
دو ہی دن میں یہ تو کیسا ماہر فن ہو گیا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۲).

---ہی قَدَم چَلْنا محاورہ.
بہت کم فاصلہ طے کرنا ، تھوڑی دور تک چلنا. راہ میں کوئی منزل مرحلہ کارواں سرا ہوٹل پڑاؤ بھی ہے یا بالکل سناٹا ہے یا صرف دو ہی قدم چلنا ہے. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۲).

دَوا (فت د) امث. (نیز امذ (قدیم)).
۱. جڑی بوٹی یا دوسرے اجزا سے بنائی ہوئی چیز جس سے کسی بیماری کا علاج کیا جائے.

میرا خمار توڑو اب حسن کی نگہ سوں
جیوں مے پرست کرتے پیالے سیتی دوا صبح
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۷).

سینکڑوں توڑے دوا کے تھے دھرے
سینکڑوں شربت کے شیشے تھے دھرے
(۱۷۸۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۰۳).

تالع جو تھیں مزاج کو اوّل سو عشق میں
آخر انہیں دواؤں نے ہم کو ضرر کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵).

درد منّت کشِ دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱).

ضبط کی حد سے گزر جاؤں گا
تب ترے غم کی دوا پاؤں گا
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۳۵). ۲. علاج ، معالجہ.

ہر درد کا دوا ہے ماہیاں کتنے ولے
اس درد کا نہیں ہے دوا ہائے ہائے
(۱۶۷۸؟ ، غواصی (بیاضِ مراثی ، ۹۹)).

میں کہ کا تجھے رکھتا ہوں دوا
ایک نسخہ پاس ہے میرے لکھا
(۱۷۸۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۳۴).

عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۶).

کھوئی کیا تو دنیا میں کیا بن کے آیا
مرے دردِ دل کی دوا بن کے آیا
(۱۹۲۳ ، تمنا بدایونی (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۲۰۶)).

چارہ گر ہار گیا ہو جیسے
اب تو مرنا ہی دوا ہو جیسے

(۱۹۷۷ء ، خوشبو ، ۹۳)۔ ۳. بارود. بندوق کی بارود کے لیے سب سے پہلے جو عربی لفظ استعمال ہوا وہ دوا تھا. (۱۹۶۸ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۶۹)۔ [ع : (دواء)]۔

ـــ آنا محاورہ.
دوا معلوم ہونا ، علاج معلوم ہونا.

پوچھتا ان سے میں جا کر جو مسیحا ہوتے
آپ کو درد محبت کی دوا آتی ہے

(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۱)۔

ـــ بنانا ف م.
دوا تیار کرنا ، دوا کو استعمال کے قابل بنانا.

وہ بات نہ ہو گی کہ جو بے چین ہوں مادر
ہر صبح میں ہی لوں گی دوا آپ بنا کر

(۱۸۷۳ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹)۔

ـــ بند ہونا ف م ؛ محاورہ.
وقت آخر ہونا ، ہر چیز کا بے اثر ہو جانا.

لبس ہے خبر اسکی تو لے رشکو مسیحا
بیمار یہ ہے تیرے غذا بند دوا بند

(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۵۳)۔

ـــ بننا محاورہ.
علاج ہونا ، صحت کا باعث ہونا. یہ سن کر بادشاہ کی حالت اچانک بدل گئی اور یہی اس کے لیے دوا بن گئی. (۱۹۷۵ء ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۸۷۹)۔

ـــ بے سود ہونا محاورہ.
علاج معالجے کا بے اثر ہونا ، علاج کا لا حاصل ہونا.

شفا نہیں جو مقدر میں ہے دوا بے سود
قضا کو روک لے تو قابل حکیم ہوں میں

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰۷)۔

ـــ پانی امذ.
تیمارداری ، مریض کی دیکھ بھال ، علاج معالجہ ، مریض کا دوا دارو. اگر بادشاہ خبر پاوے ، اور وسکی دوا پانی کے واسطے دوسری دائی کو بھیجے ، وہ دائی البتہ معلوم کرے گی. (۱۸۳۶ء ، قصۂ گل و ہرمز ، ۸)۔

ـــ پذیر (ـــ فت پ ، ی مع) صف.
دوا کا اثر قبول کرنے والا ، دوا سے اچھا ہو جانے والا.

قائم نہیں ہے درد محبت دوا پذیر
تا جان ہے یہ جان کے آزار ساتھ ہے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۳۹)۔

دوا پذیر مسیحا سے بھی نہیں افسوس
وہ درد ہجر دل درد مند رکھتا ہے

(۱۸۵۲ء ، دیوان برق ، ۳۰۱)۔ [دوا + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا ، سے فعل امر]۔

ـــ پینا ف م.
دوا حلق سے نیچے اتارنا ، دوا استعمال کرنا. دوا پیتے ہی پیٹ اتنی تیزی سے چلنے لگتا کہ بیمار موت کی منزل پر چند گھنٹوں میں ایڑیاں رگڑتا پہنچ جاتا. (۱۹۵۸ء ، خون جگر ہونے تک ، ۱۸۳)۔

ـــ چلنا محاورہ.
دوا کا اثر ہونا ، دوا راس آنا.

بالیں سے میرے آج وہ یہ کہہ کے اٹھ گئے
اس پر دوا چلے نہ کسی کی دعا چلے

(۱۸۸۳ء ، آفتاب داغ ، ۱۰۳)۔

اے مسیحا ترے بیمار کی یہ حالت ہے
نہ دوا چلتی ہے اس پر نہ دعا چلتی ہے

(۱۹۰۵ء ، محسن کاکوروی ، ک ، ۲۰۲)۔

ـــ خانہ (ـــ فت ن) امذ.
۱. وہ جگہ (دکان اور کمرہ یا مکان وغیرہ) جہاں دوائیں تیار کی جاتیں یا رکھی جاتیں.

خود دوا اپنے دواخانے سے بھجواتی ہیں
روز دو وقت عیادت کے لیے آتی ہیں

(۱۸۷۳ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۸۹)۔ ایک صحن بجلی اور پانی سے آراستہ و پیراستہ ... صاف ستھرا اور پاکیزہ ، عجب خاندانی دواخانہ ... درون کباڑی بازار. (۱۹۸۰ء ، لہریں ، ۲۲۳)۔ ۲. شفا خانہ ، وہ جگہ جہاں معالج مرض کی تشخیص کر کے دوا تجویز کرتا ہے ، ڈسپنسری ، کلینک (ماخوذ : پلیٹس)۔ [دوا + خانہ (رک)]۔

ـــ دارُو (ـــ و مع) امث.
۱. علاج معالجہ ، تیمارداری ، چارہ گری.

دوا دارو مری کرتا تھا دن رات
اسی میں صرف تھے یہ وقت اوقات

(۱۸۶۱ء ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۴۱۲)۔ پانچ چھ دن تو بیماروں کی دوا دارو ہوتی رہی. (۱۸۸۵ء ، فسانۂ مبتلا ، ۲۰۳)۔ بچوں کا پالنا ان کی دیکھ بھال ، دوا دارو تعلیم و تربیت جو بچوں کے لیے مناسب ہے وہی لڑکیوں کے لیے بھی ہے. (۱۹۲۰ء ، بیوی کی تربیت ، ۵۳)۔ آپ نے کبھی بھی کھانے پینے دوا دارو کپڑے لتے کی تکلیف نہ ہونے دی. (۱۹۸۶ء ، دریا کے سنگ ، ۲۳۵)۔ ۲. دوائی کا استعمال (جامع اللغات)۔ ف : کرنا ، ہونا. [دوا + دارو (رک)]۔

ـــ دَرْپَن (ـــ فت د ، سک ر ، فت پ) امذ.
علاج معالجہ. ان میں کوئی بیمار پڑتی ہے ، تو اس کے گھر جاتی ہے اور دوا درپن کی فکر کرتی ہے. (۱۹۱۶ء ، بازارِ حسن ، ۳۰۰)۔ [رک : دوا درمن]۔

ـــ دَرْماں (ـــ فت د ، سک ر) امذ.
علاج معالجہ ، چارہ گری.

دوا درماں کرے اور ہوا ہے دلربا حکیماں
ناما عشق کی آلود و بیماراں نہیں دیتے
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱۰۰) [دوا + درماں (رک)].

--- دَرْمَن (--- فت د ، سک ر ، فت م) امذ.
چارہ گری ، علاج بمعالجہ. ہمارے میکے میں دوا درمن کا بہت خیال ہے. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس، ۲۰۶). دوا درمن کی انتہائی تدبیریں تو غریب ، بے حوصلہ والدین بھی کر ڈالتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مقالاتِ ماجد ، ۲۲۰). [دوا + درمن ، درماں (رک) کا مخفف].

--- دِہی (--- کس د) امث.
مریض کو دوا دینا ، بیمار کو دوا پلانا ، دوا تجویز کرنا. دوا دہی کا وقت ... صبح کی ابتدائی گھڑیوں میں قوتِ حیوی پست ترین ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۱۰). [دوا + ف : دہ ، دادن - دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- دینا ف م.
مرض کا علاج کرنا ، دوا پلانا ، طبیب کا مریض کے لیے دوا تجویز کرنا. پیر طبیب کامل ہوتا ، نبض پہچان کر دوا دینا. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۹).
خوشیاں سیتی غماں کوں بھالکر خوشیاں کرو دایم
اے نور روزی کے دیساں سب غماں کے تیں دوا دیتا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۸).
چوسا نہ شہد لب کو یہ تھا بے مزا لذیذ
دیتا کوئی طبیب نہ ایسی دوا لذیذ
(۱۸۱۶ ، کلیاتِ اختر ، ۳۵۸). خدا غریق رحمت کرے سرسید کو کہ انھوں نے بدنصیب قوم کو جو عرصۂ حیات میں دم توڑ رہی تھی نبض دیکھی اور مرض پہچانا نسخہ لکھا اور دوا دی. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۳۸).

--- راس آنا / ہونا محاورہ.
دوا کا موافق ہونا ، دوا کا مفید ہونا (مہذب اللغات).

--- ساز امذ ؛ صف.
(طب) دوا بنانے والا ، دوا تیار کرنے والا.
غرض اوس عزیز دوا ساز نے
محبت کے ناآشنا راز نے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۷۷).
کیا طبع مریض غم فرقت ہے ناساز
حضرت کے مطب کے ہیں مسیحا بھی دوا ساز
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۶۳). جاری صاحب ... مدراس کے مدرسۂ حرفت میں دوا ساز تھے. (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ۹). نسخے باندھنے کے لیے عطار و دوا ساز کی ضرورت محسوس ہوتی. (۱۹۹۹ ، طبی سماجی بہبود ، (تعارف) ط). [دوا + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

--- سازی امث.
(طب) ادویہ کو تیار کرنا اور بنانا. ٹوائٹ کا بھائی فرانس آیا تو اس نے میرے والد کو دوا سازی کا سرٹیفکٹ دیا تھا. (۱۹۲۶ ، میری عینک ، ۳۳). ایتھانول بطور عامل دوا سازی ، عطریات اور کاسمیٹک کی صنعت میں کثیر مقدار میں استعمال ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۲۰۸). [دواساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- فَروش (--- کس نیز فت ف ، و مج) امذ.
دوا بیچنے والا ، پنساری ، عطار.
اجل کا درد ہے بیدرد عہد میں تیرے
دوکانیں بند پڑی ہیں دوا فروشوں کی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۲۹). دوسری جنگ عظیم کے آغاز تک دوا فروشوں کے ہاں قابل فروخت دواؤں کی تعداد بہت کم تھی. (۱۹۸۶ ، ہمدرد صحت ، کراچی ، جون ، ۱). [دوا + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

--- کا مُنْھ نَہ دیکھنا محاورہ.
دوا نہ پینا ، علاج سے قطعاً پرہیز یا نفرت کرنا.
مرگئے پر نہ اثر حسنِ شفا کا دیکھا
درد مندوں نے ترے منہ نہ دوا کا دیکھا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۱).

--- کَرْنا محاورہ.
علاج کرنا.
دوا کرنے یاں آدمی کام نیں
کہ یو درد آدمیں کوں کچ فام نیں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).
جھ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا
بن وصل نئیں علاج برہ کے سقیم کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲).
کرو توکّل کہ عاشقی میں نہ یوں کرو گے تو کیا کرو گے
الم جو یہ ہے تو درد مندو! کہاں تلک تم دوا کرو گے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۷).
ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۲).
طبیبوں کا احسان کیوں کر نہ مانوں
مجھے مار ڈالا دوا کرتے کرتے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۹۵). پوچھا ، آپ نے کیا دوا کی؟ فرمایا میں نے تو آنکھوں کے مقابلے میں آنکھوں کی ٹھنڈک (نماز) کو ترجیح دی اور وضو کر لیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸).

--- کو (بھی) نَہ مِلْنا محاورہ.
دستیاب نہ ہونا ، میسر نہ آنا ، نایاب ہونا.
عیسیٰ وہ ہے جب سے نہیں ایک بھی بیمار
اب درد کو ڈھونڈو تو ملے کا نہ دوا کو
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۹۹).

ہے بعد ہمارے انہیں اب جس کی ضرورت
ملتی نہیں ڈھونڈے سے دوا کو بھی وفا وہ
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۱۰۲).

---کی دوا ، غذا کی غذا فقرہ.
غذا بھی ہے اور دوائی کا اثر بھی رکھتی ہے (جامع اللغات).

---کے تئیں نہ مِلْنا محاورہ.
رک : دوا کو نہ ملنا.
بیمار تیری چشم نے کی ہے یکہ ایک خلق
ملتا نہیں طبیب جو ڈھونڈھو دوا کے تئیں
(۱۷۹۵ ، قائم چاند پوری ، د ، ۱۲۰).

---کے طور پر م ف.
دواءً ، دوا کی صورت سے ، دوا سمجھ کر (مہذب اللغات).

---کے لیے ڈھونڈو تو نہیں مِلْتی فقرہ.
بہت نادر یا ناقابلِ حصول چیز کے متعلق کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

---کے لیے مُیَسَّر نہ ہونا محاورہ.
کسی چیز کا بالکل نہ ملنا ، نایاب ہونا.
شمار میں ہیں کروروں و لیک رمز شناس
جو ڈھونڈیے تو میسر نہیں دوا کے لیے
(۱۹۰۳ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۱۳۰).

---کے لیے نہ مِلْنا/ہونا محاورہ.
رک : دوا کو نہ ملنا.
کہاں سے لاؤں رقیبوں کے واسطے غم عشق
یہ وہ غذا ہے کہ ملتی نہیں دوا کے لیئے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۷۶).
کہاں سے لاؤں شب و روز کی غذا کے لیئے
یہ قحط ہے کہ نہیں زہر غم دوا کے لیئے
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۲۲).

---کھانا ف م.
دوا کا استعمال کرنا ، دوا نوش کرنا (جامع اللغات).

---لگانا ف م.
مرہم یا کسی رقیق دوا کا جسم کے کسی متاثرہ حصہ پر لیپ کرنا یا ملنا. بہت دوائیں لگائیں مگر وہ دھبڑ ایک کلی کی صورت اختیار کر گیا. (۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۰).

---لگنا محاورہ.
دوا کا اثر کرنا ، دوا کا راس آنا ، دوا کا موافق ہونا.
بیتابی و شکیب و سفر حاصل کلام
اس دل مریض غم کو نہ کوئی دوا لگی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۵).

میں گھل رہا ہوں دردِ محبت سے رات دن
کوئی دوا لگے نہ بدن کو غذا لگے
(۱۸۸۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۳۰).

---مُزاحِم (---ضم م ، کس ح) صف.
(طب) دوا سے سخت پرہیز کرنے والا ، دوا سے منع کرنے والا (مریض). اب تک ہر سال کتنے مریض دوا مزاحم بنتے رہے ہیں اور کن وجوہ کی بنا پر ایسا ہوا ہے؟ (۱۹۶۹ ، طبی سماجی بہبود ، ۱۱۳). [دوا + مزاحم (رک)].

---نِکالْنا محاورہ.
تدبیر نکالنا ، صورت نکالنا ، علاج ایجاد کرنا.
درد مندوں کو قتل کرتے ہو
واہ اچھی دوا نکالی ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۴۲).

---نِکَلْنا محاورہ.
دوا نکالنا (رک) کا لازم ، کوئی دوا ایجاد ہونا ، دوا تجویز ہونا.
ذرا کتاب میں اپنی بغور دیکھ طبیب
ہمارے درد کی بھی کچھ دوا نکلتی ہے
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۹۳).

دِوا (کس د) امذ.
دیا ، چراغ (جامع اللغات). [دیا (رک) کا متبادل].

---سَلائی (---فت س) امث.
دیاسلائی (جامع اللغات). [دوا + سلائی (رک)].

دُوا (ضم د) (الف) صف.
۱. دو کا (دو ۓ) (جامع اللغات). ۲. دُوسرا ، ثانی.
سب کچھ تجھ سے ثابت ہوا
تجھے ثابت کر کے کون کہاں دوا
(۱۹۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۷). (ب) امذ. ۱. تاش کا پتا جس پر دو نشان ہوں ، دُکّی (جامع اللغات). ۲. (قمار بازی) جوئے کے ایک داؤ کا نام ، دُکّی (تاش کے پتوں یا پانسے میں نکلنا). الحاصل وہ چوسر کی بازی ... عشق نے دوئے میں لا کے ... مار ڈالے گا. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۸). یک رنگی مزاج میں سمائی ، تمام عمر جوا کھیلا ، دوے کے داؤ پر ادھی نہ لگائی. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۰). [دو (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

دُوّا (ضم د ، شد و) صف.
دو (۲). اگر وزن کرنے میں شمار کو دخل نہیں تو پھر معترض کی بلہ دارانہ زبان ، ایکا پیر ، دوّا پیر ، دوّاہ کی توجیہ کیا ہے (۱۹۵۰ ، جہان بین ، ۲۷). [دوا (رک) کا مخرب].

دَواب (فت د ، شد ب) امذ ~ دوآب.
جانور ، گھوڑے اونٹ وغیرہ ، چوپائے ، مویشی.

عقل ہور نقل کس کہنے سو اول سمج لے
گر ہو دونو تج میں نیں تو تج تھے بہتر ہے دواب
(۱۶۴۸ء ، غواصی ، ک ، ۳۸).
پرندوں کو او حوش نہیں پینے آب
ہویں شتر گھوڑے بشر کوں دو آب
(۱۷۳۶ء ، قصۂ فغفور چین (مشنتی) ، ۶۰).
کہے جو سودی سے جا کر دواب کے حالات
جواب دے ہے کہ ہے اونٹ نو فرشتے کی ذات
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۳۹۹). دواب ، طیور اور دوسرے بحری و بری جانوروں کی نسبت صرف یہی ایک امر ذاتی معلوم ہے. (۱۸۴۱ء ، مبادی الحکمۃ ، ۳۳). قرآن مجید میں ان کا ذکر ... مختلف حیثیتوں سے آیا ہے ... کہیں رنگا رنگ کے دواب یعنی دوسرے جانوروں کے ساتھ. (۱۹۵۳ء ، حیوانات قرآنی ، ۲۳۳). [ع : دابّۃ (ک) کی جمع].

--- خانَہ (--- فت ن) امذ.
مویشی یا دیگر جانور باندھنے یا رکھنے کی جگہ. ارباب سیر نے آپ کے اسپ خاصہ اور مویشی اور دواب کی تفصیل اس طرح لکھی ہے جس سے ایک والی ملک کے اصطبل اور دواب خانہ کا دھوکا ہوتا ہے. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۸۴). [دواب + خانہ (رک)].

دَوابِیَہ (فت د ، کس ب ، فت ی) صف.
جانوروں جیسا ، حیوانی ؛ وحشیانہ. لکھی سنگھ اپنے مخصوص دوابیہ انداز سے گویا : میرا تو جی چاہتا ہے کہ انھیں ابھی اسی وقت ؛ کھاؤں تر تنتک دوں. (۱۹۳۲ء ، کرین ، ۱۶۸). [دواب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

دُواپَر (ضم د ، فت پ) امذ ؛ س دواپَر.
۱. (ہندو) دنیا کی عمر کے چار جگوں میں سے تیسرا جگ جو دو ہزار چار سو برس کا ہوتا ہے (پلیٹس). کہتے ہیں کہ پانڈوں کا راج دواپر کے آخر میں ہوا تھا. (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۷۵). ست جگ ترتیا دواپر کل جگ ہے اسی طرح کی تین سو ساٹھ راتیں ہیں جب ایسے سو برس تمام ہو جاتے ہیں برہما کی موت آتی ہے. (۱۸۹۶ء ، تورج نامہ ، ۳۹۳). شیو جگ میں آدمیوں کی مکتی گیان سے ہوتی ہے دواپر میں بھگتی سے. (۱۹۰۶ء ، بازار حسن ، ۳۳۳). ۲. وہ زمانہ جس میں عدد ۲ آتا ہے ؛ وہ پاسہ یا پاسے کا پہلو جس پر دو نشان بنے ہوں (جامع اللغات). [س : द्वापर].

دَوات (فت د) امث.
۱. سیاہی (روشنائی) رکھنے کا ظرف.
یا جگ دوات ہے جسم کی کیک سیاہی بھر رکھی
سو کا قلم جیوں واسطے کاتب کیا اس میں بسر
(۱۵۶۴ء ، شوق حسن (سہ ماہی اردو ، ۳/۴۹ ، ۳ : ۱۵۷)).
معانی کے گہن کی بھر دے دوات
جو ہر بات میں تتی رتن آئے پات
(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، نصرتی ، ۱۰).
لکھا ہے کاتب مشکیں کے وصف ہیں کہ سراج
ہوتی ہے اس کے اثر سیں دوات نافۂ مشک
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۹۹).
لکھنے کے قابل نہ جانی ہو گی بات
خامے کو ملا نہیں سونے دوات
(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۳۴۷). میں نے صبح کو اپنی عورت کو بلا کر دفعۃً اس سے کہا کہ اس دوات میں تازی روشنائی ڈال لاؤ. (۱۹۲۵ء ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۸۶). روشنائی کی بوتل آگے جھکی اور خالی دواتوں سے ٹکرا کر لڑھکنے لگی. (۱۹۸۲ء ، ڈنکو (ترجمہ) ، ۹۷). ۲. جانکو بننے کی جلم (ازجادہ) سیاہی ، روشنائی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع : دواۃ (دوی) سے].

--- آشُوب (--- مد ا ، و مع) امذ.
وہ لکڑی جس سے صوف کو ہلاتے ہیں (جامع اللغات). [دوات + ف : آشوب ، آشوبیدن = ہلانا ، خمیر کرنا].

--- پھیکی ہونا ف ل ؛ نیز محاورہ.
روشنائی ہلکی ہونا (مہذب اللغات).

--- چَلانا ف م.
دوات کی روشنائی کو ہلانا (جامع اللغات).

--- چَلائی (--- فت چ) امث.
رک : دوات آشوب (پلیٹس). [دوات + چلا ، چلانا (رک) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- خانَہ (--- فت ن) امذ.
قلم دان میں وہ خانہ جس میں دوات رکھتے ہیں (جامع اللغات).
[دوات + خانہ (رک)].

--- دار امذ.
منشور نویس ، سیکریٹری آف اسٹیٹ. سلاح دار و دوات دار اور مثل ان کے شریک ہوئے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۳۰). جب شہزادہ محمد خسرو کو ملتان بحیثیت مصحف دار کے لے جا رہا تھا تو حسن کو بھی دوات دار کا منصب دے کر ساتھ لے گیا. (۱۹۲۹ء ، امیر خسرو ، ۷۰).

--- داری امث.
دوات دار (رک) کا اسم کیفیت ، منشور نویسی. حسن کو دوات داری کی اور خسرو کو قرآن داری کی خدمت تھی. (۱۹۱۰ء ، آزاد ، نگارستان فارس ، ۸۲). [دوات + ف : دار ، داشتن = رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- قَلَم فقرہ.
(عو) قلد کچھ نہیں صرف سا کچھ ہی ہے (ماخوذ : جامع اللغات).
[دوات + قلم (رک)].

دَواج (فت نیز کس د) امذ.
گھوڑے کی ایک رگ کا نام جو کانوں سے لے کر گردن تک پھیلی ہوئی ہوتی ہے. یہ دونوں رگیں علاوہ دواجین کے دواج بھی مشہور ہیں۔ (١٨٤٢ء ، رسالہ سالوتر ، ٣ : ٤). [ف].

دَواجَین (فت نیز کس د ، ی لین) امذ.
دونوں دواج. یہ دونوں رگیں علاوہ دواجین کے دواج بھی مشہور ہیں۔ (١٨٤٢ء ، رسالہ سالوتر ، ٣ : ٤). [دواج + ع : ین ، **لاحقۂ تثنیہ**].

دَوادار (فت د) امذ.
حکومت کا افسر ؛ وزیر کے درجے کا عہدہ دار ؛ کاتب (یہ عہدہ ترک سلاطین کے عہد میں رائج تھا) کاروبار ریاست کا ، شجاع الدین قلغ دوادار کرنے لگا۔ (١٨٤٧ء ، تاریخ ابوالفدا (عبدالکریم) ، ٢ : ٣٠٣). [غالباً دوات + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

دُوادَس (ضم د ، سک د) صف.
بارہ ؛ بارہواں ؛ شمسی ماہ کی بارہویں تاریخ (پلیٹس). [ب : دوادس द्वादस ؛ س : दस].

دُوادَسی (ضم د ، سک د) امث نیز صف.
شمسی مہینے کی بارہویں تاریخ ؛ پربکش کا بارہواں دن. متی کا تک بدی دوادسی دن منگل وار تاریخ ١٢ اکتوبر سنہ ١٨٣٥ء. (١٨٣٥ء ، پٹواری کی کتاب ، ٢٥). پہلی تتھ کا نام پروا ہے دوسری کو دوج تیسری کو تیج ... بارہویں کو دوادسی ... اور پندرہویں کو پورن ماسی کہتے ہیں۔ (١٩٣٨ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ : ٥٥٠). [دوادس (رک) + ی ، **لاحقۂ نسبت**].

دُوادِش (ضم د ، کس د) صفت.
بارہ ؛ بارہواں ؛ شمسی مہینے کی بارہویں تاریخ ، دوادس (پلیٹس). [دوادس (رک) **کا متبادل املا**].

دُوادِشی (ضم د ، کس د) امث ؛ ــ دُوادَشی.
رک : **دوادسی.** چوتھ اور دوادشی تتھ کو گوشۂ جنوب مغرب ترک کرے" (١٤٩٦ء ، پدماوت (سہ ماہی اردو ، ١٠٥١ : ١٩٥)). دوادشی کے دن میں ایک ایسے ایاسک کو آدمی کے روپ میں بھیجوں گی۔ (١٨٩٣ء ، کامنی ، ٥٢٩). [دوادش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَوادَو (تہ د ، و لین). (الف) م ف.
تیز قدموں سے ؛ تیزی سے ؛ دوڑتا ہوا (پیادہ یا سوار). دیکھا ایک جوان خوش رو دوادو چلا آتا ہے۔ (١٨٩٦ء ، تورج نامہ ، ٧ : ٩). بعض دفعہ ایک ہی لفظ مکرر آتا ہے اور الف درمیان میں اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً ... رنگارنگ ، سراسر ، برابر ، پیاپے ، دمادم ، روارو ، دوادو ، مالا مال. (١٩٢١ء ، وضع اصطلاحات ، ٢٠١).
(ب) امث. ١. **دوڑ دھوپ ، جست و خیز ، اچھل کود.**

نسیم بہاری روارو کرے
دسا داس ہو کر دوادو کرے

(١٥٦٣ء ، شوق ، حسن ، ٥ ، ١٢٩).

یاں ہاتھوں میں پھرنے لگے خورشید و مہ نو
وہ تیغوں کی ضربت وہ سمندوں کی دوادو

(١٨٠٥ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ٢ : ٢٢). ٢. **جدوجہد ، سعی و کوشش.**

ہوائے نفس سے چھوٹے دوادو سے ہیں اب چھوٹے
برا کہتے تو ہیں جھوٹے بھلا ہو ناتوانی کا

(١٨٥٨ء ، تراب ، ک ، ١٠). ٣. **بھگدڑ ، بھاگ دوڑ ، افراتفری.**

دوادو ہر طرف بھاگڑ پڑی ہے
بچہ در گود ہر کنبہا دھری ہے

(١٧١٣ء ، جعفر زٹلی (بہ دلی ہے ، ٣٠)). (ج) صف. **تیز قدم ، رواں دواں ، متحرک.**

سمندِ قلم جب روارو ہوا
سو بیکرِ ظفر تب دوادو ہوا

(١٥٦٣ء ، شوق حسن ، ٥ ، ٩٣).

دونوں دھرتے بالاں روارو ہو یاں
لڑانے کو سونڈل دوادو ہو یاں

(١٦٦٥ء ، علی نامہ ، ٣٢٥).

راہِ طلب میں چاہیے طالب کو دم نہ لے
پیدل ہو یا سوار دوادو سدا رہے

(١٩٠٧ء ، مخزن (صادق) ، جون ، ٥ : ٦٩). [ف : دو ، دویدن ـ دوڑنا + ا ، لاحقۂ ربط + دو (رک)].

دَوادَوِش (فت د ، د ، کس و) امث.
دوڑ دھوپ ، جدوجہد ، محنت ، دوادو (رک).

کچھ روگ جو درپئے خلش ہو
درماں کے لیے دوادوش ہو

(١٨٣٨ء ، گلزارِ نسیم ، ٢٣).

ہر چند دوادوش کی لیکن ہرگز نہ ہوا صعود ممکن

(١٨٩٣ء ، دل و جان ، تسلیم ، ٥٨).

بیکار ہے بہ حضرتِ دل سب دوادوش
کیا ہے وہاں جناب کو بیگار کے سوا

(١٩٣٢ء ، سنگ و خشت ، ٢٧). ہر طرف دوادوش ہو رہی تھی ، تاکہ کہیں کوئی اتفاق فرو گزاشت نہ ہو جائے۔ (١٩٨٢ء ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ٦٤). اف : کرنا ، ہونا. [دوا (رک) + ف : دوش (دویدن ـ دوڑنا)]؟.

دَوادَوی (فت د ، د) امث.
دوڑ دھوپ ، اچھل کود ؛ جدوجہد.

بادِ سحر کتا کرے پیہم یہ دوادوی
یک دو خبر خوشی کی لیا مو دل و جان سرور کر

(١٦١١ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١١٩). ایسی تکلیف اور زحمت اور دوادوی میں تندرستی کا قایم رہنا مشکل ہے۔ (١٩٠٧ء ، محسن الملک ، مکاتیب ، ١ : ٣٢).

صرصر نے اخذ کی ہے اس سے دوادوی
طوفاں اسی کے شرم سے اب تک ہے منزوی

(١٩٢٧ء ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ٢ : ١٣٢). [دوادو (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

دَوار (فت د) امذ.
جنگل کا دشمن ؛ جنگل کی آگ ، جنگل کی آتش زدگی (پلیٹس).
[س : दव = جنگل - آرِ ، مختف آرات दवाराति ۔ دشمن].

دُوار (فت نیز ضم د) امذ.
۱. **دروازہ ، ڈیوڑھی ، چوکھٹ ، آستانہ.**

جنت کیرے کھلے دوار
حوراں رضواں بہشت سنوار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۸).

سُرج افشاں گر ہو کر نبیؐ سند پر دُواراں پر
زر افشاں کیا یکسر ، سو جگ میں جھلکارے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۷).

پدم نے جب سنی یہ خبر
کہ بیٹھا کھڑا ہے ترے دوار پر

(۱۷۵۶ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۵۰). نرک کے تین دواروں سے بچنا چاہیے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۳۳۲).

یاد کے دوار کو تیغہ کر دو ، جگہ جگہ پہرے بٹھلا دو
اجنبی بنجاروں سے کہدو بیت نگر کی راہ نہ آئیں

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۷۰). ۲. **راستہ ، گزرگاہ ؛ پھاٹک ؛ رسائی ، پہنچ ؛ وسیلہ ؛ طریقہ ؛ موقع ، مناسب وقت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. **ابتدائی حصّہ ، شروعات.** جوتھا دوار ہر وہ جاڑے کا دوار ہے ، جینہ اس میں بھی برستے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۵).

آیا میرا کنوار جاڑے کا دوار

(۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۷۷). [س : دُوار द्वार].

---پال امذ.
دربان ، محافظ ، نگہبان ، پاسبان. لڑکے کو آپ اٹھا لایا اور دوارپال سے کہا کہ اس توڑے کو اٹھا لا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۵۳). دوارپال نے جا کر ... کہا کہ بیاس جی کے پُتر سُکدیوجی کھڑے ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشت (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸).

عقل تک دوار پالوں نے پیامِ دید پہنچایا
بیانِ شوق تا جلوہ گہہِ امید پہنچایا

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۵۶). [دوار + پال (ر ک)].

---پالَک (---فت ل) امذ.
رک : دوارپال. اپنے جگیہ کے واسطے مہاراجا دشرتھ کے گھر پر آ کر دوار پالک (دربان) سے کہا کہ مہاراجہ دشرتھ سے کہو. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشت (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰). [دوار + پالک (ر ک)].

---پالی (الف) امذ.
رک : دوارپال ، دربان (پلیٹس). (ب) امث. **دربان کا عہدہ یا کام وغیرہ ، دربانی** (پلیٹس). [دوارپال (ر ک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پُوجا (---و مع) امث
وہ پوجا جو دروازے پر کی جائے. اس نے اپنے دروازہ پر دوار پوجا کے وقت سدن کو اسی نگاہ سے دیکھا تھا ، جیسے کوئی عورت اپنے شوہر کو دیکھتی ہے. (۱۹۱۶ ، بازارِ حُسن ، ۲۳۹). [دوار + پوجا (ر ک)].

---دَھنی کے پڑ رہیے اور دَھکّے دَھنی کے کھائیے کہاوت.
امیر کے در کو نہ چھوڑے چاہے دھکّے ملیں آخر کبھی نہ کبھی فائدہ ہو گا (جامع اللغات).

دِوار (کس د) امث.
رک : دیوار.

سونے کی ہے چوندھیر اونچی دوار
جڑت کے کنگورے اوپر تہار

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۱).

ستم جس بادشا نے ہے بچایا
دوارِ ملک کو اس نے ڈرایا

(۱۸۴۴ ، ترجمہ گلستان ، حسن علی خان ، ۱۸). [رک : دیوار جس کی یہ تخفیف ہے].

دُوار (ضم د) امذ.
چکر ، دورانِ سر ، سر چکرانے کی بیماری.

گردِ سر اُس کے جو پھرا میں بہت
رفتہ رفتہ مجھے دوار ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۳). دوران سر ہوتا ہے اور سب چیزیں نظر میں پھرتی معلوم ہوتی ہیں تو اس کا نام دوار ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵).

تدبیر چاہیے ہے دوارِ خمار کی
کیا شکوہ گردشِ فلکِ کج مدار کا

(۱۹۱۳ ، کلیات رعب ، ۳۴۳). دور (دال - واؤ - رے) اس مادّے سے مندرجہ ذیل الفاظ معلوم اور معین عرق قاعدوں کے مطابق بن جاتے ہیں. دَور - گھومنا ، دورہ ایک چکر گھومنے میں دوران چکر کھانا - دوار - سر کا چکرانا - بیماری. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۶۶). [ع : (د و ر)].

دَوّار (فت د ، شد و) صف.
۱. **بہت گھومنے والا ، بہت گردش کرنے والا ، دورہ کرنے والا** (بیشتر آسمان کی صفت کے طور پر مستعمل).

جو دھرتا تھا سورج رفتار اپنا
دیا سٹ گنبدِ دوّار اپنا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۷).

وہ سایہ اس کا پاتا تھا نہ زِنہار
زمیں پر تھا مثالِ چرخِ دوّار

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۲۵).

آہوں سے کیا عجب ہے جو کہسار جل اٹھے
میں اُف کروں تو گنبدِ دوّار جل اٹھے

(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، اشک ، ۲۱۰).

اگر کوئی دیکھے بہ چشمِ بصیرت
یہ دنیائے دوّار عبرت کی جا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۰). ۲. بولنے والا (جامع اللغات). ۳. پھیری لگا کر یا چل پھر کر چیزیں بیچنے والا ؛ سڑک ناپنے والا آوارہ گرد (سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۶۶). ۴. بت کا نام ، مجسمہ. جن بتوں کے ارد گرد چکر لگاتے تھے ان کو دَوار کہتے تھے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۵۴). [ع : (دور)].

ــــ دَوار / دَوارا (فت نیز ضم د) لاحقۂ ظرف دوارہ.
مرکبات میں جزو ثانی کے طور پر مستعمل. اسمائے ظرف اسم کے بعد ان علامات کے لگانے سے بنتے ہیں... دوار یا دوارا سے جیسے ہردوار ، گردوارا اسم کی تصغیر ان علامات کے لگانے سے بنتی ہے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۱۸۰). گردوارہ ، رام دوارہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۹۰). [س].

دُوارا (فت نیز ضم د). (الف) امذ.
۱. **دروازہ ، چوکھٹ ، دوار (رک).**

آشاؤں کے دیپ بجھاؤ من کا دوارا بند کرو
موت بھی رستہ بھول گئی ہے اور جمیل اب آئے کون

(۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل ، ۱۲۱). ۲. **وسیلہ ، ذریعہ.** مٹی کمہار کے دوار (وسیلہ) سے گھڑے وغیرہ کتنے ہی روپ دھرتی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱). (ب) م ف. **ذریعے سے. واسطے سے ، معرفت سے ، سبب سے ، مدد سے** (جامع اللغات ؛ اردو ہندی لغت). [س : द्वारा].

دُوارَک (ضم نیز ضم د ، فت ر) امذ.
دروازہ (پراچین اردو ، ۲۷). [دوار (رک) + ک ، (زائد)].

دُوارِک (فت نیز ضم د ، کس ر ، سک نیز فت ک) امذ.
دربان ، کسی راجا یا رئیس کا دربان (ماخوذ : جامع اللغات). [دوار (رک) + ک ، لاحقۂ فاعلیت].

دُوارِکا (فت نیز ضم د ، سک نیز فت نیز کس ر) امث.
کئی دروازوں والی ؛ کرشن جی کے دارالخلافہ کا نام ، ہندوستان کے مغربی ساحل پر گجرات میں واقع ایک مقدس شہر.

جس شہر میں بستا ہے تو سب جگ ہے اس کا معتقد
مومن کہیں مکہ بھی کافر کہتے ہیں دوارکا

(۱۵۶۴ ، شوقی ، حسن (قدیم اردو ، ۱ : ۵۱۷)).

ہر نے برج کو چھوڑا اور دوارکا بدھارے
دن ہانے درد دکھ کے مشکل سے میں نے ہارے

(۱۸۷۹ ، دیوان بیگن ، ۳۳).

گزارینگے کسی صورت یہاں گزرینگی جو ہم پر
شرن لو تم شری بھگوان کی اب دوارکا جا کر

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۵۴).

دُوارے (فت نیز ضم د) م ف.
دروازے پر ، در تک ، پاس.

دوارے جاتے ہے گھر گھر و بازار
بھیا گلزار راکھے دیوے بار

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۷).

کھیلتے پھرتے تھے ہر شام و سحر
وہ جو ہر اک کے دوارے کیا ہوئے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۳۱).

وہ بھولا سا اک گیت غلطاں فضا میں
سجن آج آئے ہمارے دوارے

(۱۹۳۳ ، عرش و فرش ، ۳۶). بھابھی نے ٹٹول ٹٹول کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا "ٹوٹی ٹانگ سے دوسری بار تیرے دوارے آئی ہوں". (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۷۵). [دوارا (رک) کی مغیرہ صورت یا جمع].

دَوّارَہ (فت د ، شد و ، فت ر) امذ.
۱. **جہازوں کا قطب نما (چونکہ اس کی سوئی ہر وقت پھرتی رہتی ہے)** (سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۶۶). ۲. **پہیہ ، گردشی پہیہ.** پتیوں کے متحرک حلقے جو دوّارہ کے محیط پر لگائے جاتے ہیں نصف قطری سمت میں باہر نکلے ہوئے ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۳۳۸). [دوّار (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

دَوّاری (فت د ، شد و) صف.
بہت گھومنے والا ، بہت گردش کرنے والا.

قرار اوس میں کہاں سا کنانِ عالم کو
کہ گھومتا ہے ہمیشہ یہ چرخ دواری

(۱۹۱۰ ، سرورجہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۲۴۲). [دوّار (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

دَواڑ (فت د) امذ.
آگ جو جنگل میں لگ جائے.

دواڑ سے جل ہے گھاس دور تک اِدھر اُدھر
سلگ رہے ہیں خشک پیڑ آگ سے زمین پر

(۱۹۱۳ ، نیرنگ جمال ، ۳۲). [دوار (رک)].

دُوازْدَہ (ضم د ، سک ز ، فت د) صف.
بارہ ، دس اور دو کا مجموعہ.

دوازدہ مہینا گزرنے لگا
اوسی کنج بھونرے میں پلنے لگا

(۱۷۵۶ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۱۰۵). ممکن ہے کہ ایرانی موسیقی کے دوازدہ پردہ اور شش آہنگ کا مجموعہ ہو. (۱۹۳۹ ، محمد شیرانی ، مقالاتِ شیرانی ، ۲۰). [دو (رک) + از (رک) + دہ (رک)].

ــــ امام (ـــ کس ا) مذ.
بارہ امام علیہ السلام ، اول حضرت علی اور آخر حضرت محمد مہدی. سایہ بلند پایہ اوس غلام دوازدہ امام کا مجھ عاصی رہی کے سر پر سلامت رکھیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۷). بھلا بتلاؤ دوازدہ امام میں بعد امام حسین کے کسی امام نے بھی کبھی تعزیہ بنایا ہے. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، اولاد حسین قنوجی ، ۱۴). [دوازدہ + امام (رک)].

---مُقام (---فت نیز ضم م) امذ.
(فارسی موسیقی داں) موسیقی کی تقسیم کے بارہ مقام (ماخوذ: مہذب اللغات). [دوازدہ + مقام (رک)].

دُوازْدَہُم (ضم د ، سک ز ، فت د ، ضم ہ) صف.
بارھواں ، دس اور دو. دوازدہم حریص لذائذ نہو ، کھانے پینے سے حکما کے نزدیک حفظ صحت مراد ہے نہ کہ حظ لذت. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۳۲). [دوازدہ (رک) + م ، لاحقۂ صفت].

دُوازْدَہی (ضم د ، سک ز ، فت د) امث.
بارہ کا مجموعہ ، بارہ ، درجن (پلیٹس). [دوازدہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

دُواسا (ضم د) صف.
کمہاروں کی اصطلاح ، دونوں جانب اونچا (مہذب اللغات). [دو (رک) + آسا (۳) (رک)].

دَواعی (فت د) امذ.
خواہشات ، ضروریات ، درخواستیں. ہاں دواعی نکاح جو ہم نے اوپر گنوائے ہیں پیغمبر صاحب میں اشاعتہ اسلام کا ایک داعیۂ خاص بھی تھا. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۲۷). غصہ ، شہوت جنسی یا جسمانی بھوک ایسے دواعی ہیں جن پر حیوان قابو نہیں پاتے لیکن انسان قابو پالیتے ہیں! (۱۹۷۳ ، تاریخ کائنات ، ۳۶۵). [داعیہ (رک) کی جمع].

دُوال (فت نیز ضم د) امث.
۱. رکاب کا تسمہ ؛ وہ تسمہ جس سے نقارہ بجاتے ہیں ، پیٹی.

نام پایزہ بداں رکاب   دوال تسمہ ڈور جلاب

(۱۵۵۲ ، مثل خالق باری (ق) ، ۸).

ایسی تنگ میں گھوڑے کوں کیتا تنگ
غنیں کی دوال کوں بندیا زور سنگ

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۱۱۷).

مارے اگر تو بر کمر آسماں اُسے
گاو زمیں کے تن سے نہ لاگا رہے دوال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۶۳).

دو ہاتھ ایسے گرز کے کرے سب کو دے اُکھاڑ
مارے زمیں پہ جس کو پکڑ کر کمر دوال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۵). رکابیں یاقوت کی زین یاقوت نگار لگام و دوال وغیرہ ہر چیز یاقوت کار. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۷). ۲. شان و شوکت ، دھوکا ، دغا ، چمکتی ہوئی تلوار ؛ زمرد (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۳. (نباتیات) بید مجنوں کے پھول جن میں سلائیاں ہوتی ہیں یہ جس ترتیب اور انتظام سے واقع ہوتے ہیں اسے دوال کہتے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ بیدمجنوں کے پھولوں میں سلائیاں بھالے کے تسمہ سے بہت کچھ مشابہہ ہوتی ہیں (ماخوذ : مبادی سائنس ، ۷۷). [ف].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
تسمہ باندھنے والا ، (مجازاً) سپاہی. ابوجعفر نے اپنے دوال بند نوکروں کو بلکہ شاگرد پیشے کو بھی فرمایا. (۱۸۰۵ ، گنج خوبی ، ۱۳۲). دوال بند تو سپاہی کو کہتے ہیں. (۱۸۶۳ ، تلخیص معلیٰ ، ۵۱). [دوال + بند (رک)].

---پا امذ.
ٹھگ ، ایک قوم جس کی ٹانگیں بہت پتلی ہوتی ہیں یہ اپنے آپ کو بیمار ظاہر کر کے مسافروں کے کندھوں پر سوار ہو کر ان کا گلا ٹانگوں سے گھونٹ ڈالتے ہیں ، تسمہ پا (ماخوذ : جامع اللغات). [دوال + پا (رک)].

---دینا ف م.
نقارے پر تسمہ مارنا. نقارخانۂ سکندری میں طبل سکندری پر دوال دی تمام لشکر کو خبر ہوئی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۳۲). خواجہ نے جا کر نقارخانہ سکندری میں طبل پر دوال دیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۱۳).

---شَمْشِیر کس اضا (---فت ش ، سک م ، ی مع) امث.
(سیف بازی) تلوار باندھنے یا لٹکانے کا تسمہ (ا پ و ، ۸ : ۵۳). [دوال + شمشیر (رک)].

---کَمَر کس اضا (---فت ک م) امذ.
پیٹی.

کیا زور اتنا پکڑ کے کمر   کہ ٹوٹا دوال کمر سربسر

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۳۶۸). اس نے چاہا کہ دوال کمر میں ہاتھ ڈال دے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۲). اس ملعون نے باطمینان تمام ایک ہاتھ دوال کمر پر مارا کہ یعقوب شاہ کے دو ٹکڑے ہوئے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۱۳). [دوال + کمر (رک)].

---مارنا ف م ؛ محاورہ.
نقارے پر تسمہ مارنا (علمی اردو لغت).

---مُرَصَّع کس صف (---ضم م ، فت ر ، شد ص بفت) صف ، امذ.
وہ جڑاؤ خاص وضع کا تسمہ یا پیٹی جس سے نقارۂ جنگ بجایا جاتا تھا. نقاریچی ... دوال مرصع لیے ، نقاروں پر چوب لگاتے ... شان دکھاتے گزرے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵۷). [دوال + مرصع (رک)].

---نَعْلَین کس اضا (---فت ن ، سک ع ، ی لین) امذ.
جوتے کا تسمہ (ماخوذ : جامع اللغات). [دوال + نعل (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

دوال (۱) (کس د) صف ؛ امذ.
دینے والا.

وہ تو ہی ہے کہ مرتے ہیں سب تیرے طور پر
حور و پری کو جان کے کب ہیں دوال ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۹). منشی مہراج بلی ایک مشہور فقرہ باز

آدمی اور بڑے سوے کے بخیل ، یہ بھلا کب دوال تھے ۔
(۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۶).

مانا کہ سیٹھ ہے لیکن بخیل از حد
عشاق مانگتے کچھ گر وہ دوال ہوتا

(۱۹۳۷ ، ظریف ، دیوانچی ، ۱ : ۲۷). وال (والا) : رکھوال (رکھ + وال) رکھوالا. دوال (دے + وال) . (۱۹۴۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۳۳). [دے (دینا) + وال (والا)].

---نہیں فقرہ.
نادہندہے (نور اللغات).

دِوال (۲) (کس د) امث.
رک : دیوار.

تکیہ اچھا ہیں سمند پکڑنا کنبھال
کہ سر نہیں ہوا ہاتے لگ جیوں دوال

(۱۶۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۰۱).

تے فانوس کے درمیاں تھے یوں جوت دیوے کا
سونیوں دستا دوالاں میں تھے میرہاں کا برن سارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ قصائد ، ۴۴).

سو جا اس کے محلاں میں داخل ہوئے
سو گھر کے دوالاں میں داخل ہوئے

(۱۶۸۲ ، جنگ نام سیوک ، ۹۳). دانا چور چلو ایک دوال کے آسرے چھپ گیا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی ، ۲۹۷).

دِوالا (کس د) امذ ؛ نیز دوالہ.
۱. ناداری ، مفلسی ، کاروبار بگڑنا ، ادائے قرض کی بے مقدوری (پہلے دستور تھا کہ جب کسی شخص کے کاروبار میں بہت زیادہ خسارہ واقع ہوتا اور تجارت وغیرہ قریب الختم ہو جاتی تو وہ دکان میں دن کو چراغ جلا کر دکان کا پٹرا الٹ دیتا جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا کہ اب وہ بالکل مجبور ہو گیا ہے . قرض وغیرہ ادا کرنے کی مقدرت نہیں رکھتا) وہ برق دم جس ... کی بدولت ہر سال بیسیوں گھروں کا دوالا. (۱۸۸۷ ، خیالات آزاد ، شہباز ، ۳۱). ۲. اصل زر یا سرمایہ کا ڈوب جانا ، گھاٹا ، خسارا ، ٹوٹا (جامع اللغات). [دیوا + رک : آلا (۲)].

---پٹ جانا محاورہ.
دولت برباد ہو جانا ، تباہی آ جانا (مہذب اللغات).

---پیٹنا محاورہ.
گھاٹا ظاہر کرنا ، لٹ الٹ دینا ، روپیہ مارنا ، بدمعاشی کرنا (مہذب اللغات).

---جانا محاورہ (قدیم).
رک : دوالا نکلنا.

کیا زر داغ نہ گردوں نے دیے قائم کو
اس قلندر کہ یہ اک روز دوالا نہ گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸).

---نکال دینا / نکالنا محاورہ.
۱. سرکار میں مفلسی کا ثبوت دینا ، پٹرا الٹنا ، مفلس ہونے کا اعلان کرنا. ایک کام کر چند روز اپنے گھر میں دوالا نکال کر خوشی سے بیٹھ رہ. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۱). اگرچہ بیماری نے دوالا نکالا ہے... دوالی میں پھر آپ آئیں. (۱۹۰۹ ، خطوط اکبر ، ۱۳۸). ۲. زیر بار کرنا ، دوسرے کا بہت خرچ کروا دینا ، مالی طور پر تباہ و برباد کرنا. عمرو نے اکابران شہر کو مارا مہاجنوں اور جواہریوں کا دوالہ نکال دیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۵۸۶). ... انجمن کے مطبع نے تو میرا دوالہ نکال دیا ہے . (۱۹۶۱ ، عبدالحق ، مکتوبات ، ۳۷۶).

---نکل جانا / نکلنا محاورہ.
۱. بہت نقصان ہو جانا ، کاروبار ٹھپ ہو جانا ، ماند پڑ جانا.

سمجھتے ہیں تجھ گرچہ بازار میں
دوالا نکلتا ہے بیپار میں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۶).

داغ ہر دل جو ترا چاہنے والا نکلا
تو چراغاں دوالی کا دوالا نکلا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک (فوٹواسٹیٹ) ، ۴). اتفاقاً اس کو تجارت میں نقصان عظیم ہوا جس سے دوالہ نکل گیا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۴).

نہ فضیلت رہی باقی نہ شجاعت قائم
مدتیں ہو گئیں یاروں کے دوالے نکلے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۶۰). چھتریوں کا درجن ۶ ارگن ، دوالا نکلا ، کیوں نوازش کس طرح کٹتی تھی. (۱۹۶۲ ، آجکل ، جولائی ، ۸).

---نکلوانا محاورہ.
تباہ و برباد کر دینا ، بالکل مفلس کر دینا. مہاجنوں کا دوالہ اس نے نکلوایا. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۱ : ۱۰۵).

---ہو جانا محاورہ.
دولت کا تباہ و برباد ہو جانا (مہذب اللغات).

دُوالی (فت نیز ضم د) امث.
۱. تسمہ ، پیش. نظام الملک نے ایک گائے کی کھال کے تسمے باریک کتروا کر بڑی لمبی سی دوالی بنوائی جس کے طول و عرض میں کئی کوس زمین سما گئی. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۶۶). رکاب دوالی تو ایک چھوٹی رکھنی ہوتی ہو گی ، ایک پاؤں ٹھہرا چھوٹا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۸۶). ۲. پنڈلی کی رگوں کا پھول کر ابھرنا ، یہ ایک مرض ہے جس میں سوداوی یا بلغمی مادہ کے سبب پنڈلی کی وریدیں (موٹی رگیں) پھول جاتی ہیں اور ان میں جابجا گرہیں سی پیدا ہو جاتی ہیں. یہ بیماری عموماً حمالوں اور بوجھ اٹھانے والوں کو ہوا کرتی ہے چونکہ اس مرض میں وریدیں پھول کر مثل تسمے کے دکھائی دیتی ہیں اس لیئے اس نام سے موسوم کیا گیا. دوالی وہ پوشیدہ رگیں ہیں جو موٹی ہوتی ہیں. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۶۹۱). دوالی میں وریدوں کی دیواریں جانبی اطراف اور لمبائی میں کم زور ہو جاتی ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۱۲). ۳. باڈی یا انگیا کی کٹوری ، عورتوں

کا سینہ بند ۔ سماخچہ : سینہ بند زناں کہ آں را دوالی گویند ۔ (۱۴۳۳ ، بحرالفضائل ، بلخی (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۲۶)). [دوال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَند (---فت ب ، سک ن) صف.
تسمہ باندھنے والا ، (مجازاً) سپاہی.

تیغہ قاتل کا کہتے ہے کہ دوالی بندو
موتھ کی طرح سے تم سب یہ میں چل جاوٗں گا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۵). ہم بھائی بھائی ایک پیٹے کے جوان دوالی بند ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۳). [دوالی + بند (رک)].

---نُما وَرِید (---ضم ن ، فت و ، ی مع) امث.
(طب) تسمے سے مشابہہ رگ جو اکثر پھول ہوئی ہوتی ہے. دوالی نما وریدوں میں تصلب آفریں عوامل کے طور پر سوڈیم سارویٹ کوئنین یوریا ( ) وغیرہ. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ)، ۱ : ۱۰۳). [دوالی (رک) + ف : نما ، نمودن ۔ دکھانا + ورید (رک)].

دِوالی (کس د) امث.
ہندوؤں کا ایک مشہور تیوہار جس میں لچھمی (دولت کی دیوی) کی پوجا ہوتی ہے ، اور رات کو بکثرت روشنی کی جاتی ہے. یہ تیوہار کاتک کی پندرہ تاریخ کو ہوتا ہے. اس میں ہندو کثرت سے جوا کھیلتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس روز کی جیت سے برس روز تک جیت رہتی ہے.

انکھیوں میں رات کیا جادو کیا تھا
بگر کاجل دوالی کا دیا تھا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۰).

آب، مہتاب اور کنول وہ سفید
شب دوالی تھی اس جگہ دن عید

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۹۳).

جلتا ہے نیٹ آتش ہجراں سے مرا دل
لے ہاتھ میں اپنے یہ دوالی کا ہے لوکا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۴۴) . اگرچہ بیماری نے دوالا نکالا ہے لیکن جی چاہتا ہے دوالی میں پھر آپ آئیں اور آپ کے دیدار سے سب کی آنکھیں خنک ہوں. (۱۹۰۹ ، خطوط اکبر ، ۱۳۸).

ہرج کیا ہے جو کسی بت کی خوشی کرنے کو
اپنے گھر ہم بھی دوالی میں چراغاں کر لیں

(۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۵۰). [س: دیپالکا دिपालिका |.

---بھرنا محاورہ.
دیوالی میں لچھمی کی پوجا کرنا اور مٹھائی چڑھانا.

دوالی اوس نے بھری جان بوجھ بیٹھے ہم
چراغ گور ہمارا دیا ہے جمکھٹ کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷).

---جگانا محاورہ.
دیوالی کی رات کو نہ سونا بلکہ رات بھر جوا وغیرہ کھیلنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---جیت سال بھر جیت کہاوت.
(ہندو) اچھے آغاز کا نیک انجام ، دوالی کے دن کی جیت کا اثر سال بھر تک رہتا ہے (مہذب اللغات ؛ نجم الامثال ، ۲۰۹).

---کا گھروندا امذ.
دوالی کے چراغاں میں دیوں سے تیار کیا ہوا گھروندا جس کو دیکھ کر بچے بہت خوش ہوتے ہیں.

لاکھ دنیا ہو دوالی کا گھروندا تو کیا
طبع طفلاں تو نہیں میں کہ بہل جاؤں گا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۱۳).

---کی کُلھیا امث.
مٹی کا آبخورے کی طرح کا چھوٹا سا ظرف جو دیوالی میں کھلونے کے طور پر رنگین بنایا جاتا ہے ، ہنڈیا (ماخوذ : خزینۃ الامثال ، ۹۱ ؛ جامع اللغات).

---کی ہار سال بھر تک ہار رکھتی ہے کہاوت.
بد آغاز کا بد انجام (محاورات ہندوستان ، ۸۴).

---کے دن کی ہار برس دن تک ہار رکھتی ہے کہاوت.
ہر کام کی ابتدا بگڑی اچھی نہیں ہوتی اس دن کی ہار سے برس دن تک ہار رہتی ہے (نجم الامثال ، ۲۰۹).

---مَنانا ف س ؛ محاورہ.
دیوالی کا تہوار منانا ؛ دوالی کے دن جوا کھیلنا.

دربار کیجیے آپ ، دوالی منائیے
جلنے کو ہم ہیں سرو چراغاں کے سامنے

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۱۵).

دِوالِیا (کس د ، سک نیز کس ل) امذ؛امث دوالیہ.
۱. وہ شخص یا ادارہ جس کا دوالا نکل جانے کی وجہ سے کاروبار بند ہو گیا ہو.

داغوں کی بس دکھا دی دوالی میں روشنی
ہم سا نہ ہو گا کوئی جہاں میں دوالیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۱) . مرحوم ہی کے لکچروں نے علی گڑھ کے قومی کالج کے دوالیہ خزانے کو خزانۂ عامرہ کر دیا . (۱۹۱۸ ، لکچروں کا مجموعہ (دیباچہ)، ۱ : ۱۱). ۲. مفلس ، قلاش، نادار ، لٹ پونجیا (علمی اردو لغت). [دوالا + یا ، لاحقۂ صفت].

دَوالِیب (فت د ، ی مع) امذ.
دولاب (رک) کی جمع ، پہیے، رہٹ، پن چکی (پلیٹس) [رک: دولاب].

دُوالِیَت (فت نیز ضم د ، کس ل ، شد ی فت) امث.
(طب) تمدد ورید ، رگوں کا کھنچاؤ. ایک ریشے یا ریشک کو ایسا تاثیر کے بعد بھی کہ اس میں کوئی دوالیت نہ رہ جائے

عرضی خطوط بدستور بالکل صاف نظر آتے ہیں . (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۲۷). [دوال (رک) + ت ، لاحقۂ کیفیت].

دِوالیں (کس د ، ی مج) امث.
(عو) انگیا کی کٹوریوں کے نیچے کے ٹکڑے(ماخوذ: دریائے لطافت). [دوال (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

دَوام (فت د) .(الف) امذ.
۱. ہمیشگی ، ابدیت ، ہمیشہ باقی رہنے کی حالت یا کیفیت.

دل سے بھلایا لذتِ لطفِ دوام کو
ہم ایسے اس کے عشق میں محو ستم ہوئے

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۷۹). حکومت کے قیام و دوام کے لیے ان لوگوں کی شرکت کی بہت ضرورت تھی. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۳۰۵). **۲. پائداری ، استحکام ، ثابت قدمی ، مستقل مزاجی.** اس سبب کے باوجود برطانیہ نے ہندوستان پر اپنی گرفت کو کم از کم ڈیڑھ سو سال کا دوام دے دیا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۱۶). **(ب) صف. ہمیشہ رہنے والا ، مدام ، پائدار ، مستقل.**

یارب مجھے فقط غم دلدار چاہیے
تو رحمت اپنی بھیجدے عیشِ دوام پر

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، نواب ، ۸۷).

خزاں نصیب گل برگ برگ کو مژدہ
کلی کلی کو بہارِ دوام دیتا ہوں

(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۶۵). **(ج) م ف (قدیم). ہمیشگی اور استمرار کے طور پر ، ہمیشہ ، ہر وقت.**

سبزہ و برگ و لالہ رکھتے ہیں
شوق دل میں دوام تجھ لب کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶). [ع : دوم].

ــــ الْاَوقات (ــــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، و لین) م ف.
ہر وقت ، ہمیشہ ، آٹھوں پہر.

غمگیں رہ اونھوں نے جب اوسے فرمایا
رکھیہ حق کا ملاحظہ دوام الاوقات

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۵). [دوام ، رک : ال (۱) + اوقات (رک)].

ــــ مِلْنا محاورہ.
ہمیشگی حاصل ہونا ، ابدیت نصیب ہونا . ہر دور کا اچھا ادب اپنے زمانے کے سماجی اور سیاسی محرکات کو ... رقم کرتا ہے اسی قدر اس کو دوام ملتا ہوا نظر آتا ہے. (۱۹۷۳ ، توازن ، ۹۳).

دَواماً (فت د ، تن م بفت) م ف.
ہمیشہ ، ہمہ وقت. بہ ایکسی عارضی ... اُن غریب رعایائے ریاست پر کیا گزرتی ہو گی جو دواماً اس بلا میں مبتلا رہتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۹). حضرت عمر نے یہ اقطاع تمیم کے لیے دواماً جاری رکھنے کا فرمان دے دیا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳). [دوام (رک) جس کا یہ متعلق فعل ہے].

دَوامی (فت د) صف ؛ امذ.
دوام (رک) سے منسوب ، مستقل ، پائدار ، ہمیشہ کے لیے. جائداد دو قسم کی ہو گی ، اوّل از قسم اراضی معاف یا دوامی اور دیہات مال گزاری ، دویم گورنمنٹ پر سیسری نوٹ . (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۱۲۵).

جو خارج نہیں ذات سے یہ نمود
یقیناً دوامی ہے کُل کا وجود

(۱۹۳۲ ، بےنظیرشاہ ، کلامِ بےنظیر ، ۳۲۱) اگر ندیم سراسر وقتی،محض لمحاتی اور نرے مقامی مسائل کی بھوبھل کو نہ کریدتے تو ، دوستو آؤ کہ سے دوامی اور آفاق فن پاروں کی چنگاریاں کیسے نمودار ہوتیں. (۱۹۷۸ ، انداز نظر ، ۶۹). [دوام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ بَنْدوبَسْت (ــــ فت ب ، سک ن ، و مج ، فت ب ، سک س) امذ.
زمین کا وہ انتظام جو سرکار کی طرف سے ہمیشہ کے واسطے ایک ہی دفع کر دیا جائے. اس لحاظ سے حیدرآباد صوبۂ بنگال کے اُن اضلاع سے جن میں (دوامی بندوبست) ہے بہتر ہے. (۱۹۳۳ ، حیات محسن ، ۱۱). [دوامی(رک)+بندوبست(رک)].

ــــ پَٹیا (ــــ فت پ ، کس ٹ ، شد ی) امذ.
(کاشت کاری) ایسا پٹا یا اجارہ جو ہمیشہ کے لیے ہو(علمی اردو لغت). [دوامی + پٹا (رک) کی تصغیر].

ــــ طُفَیلی (ــــ ضم ط ، ی مج) امذ.
(حیوانیات)وہ جاندار جو اپنی ساری زندگی کسی دوسرے جاندار کےسہارےگزار دیتا ہے،انت اسپا وغیرہ.دوامی طفیلی- یہ اپنی ساری زندگی ، پیدائش سے لیکر موت تک کسی ایک میزبان کے ساتھ گزار دیتے ہیں مثلاً انت اسپا. (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات، ۱۰۳). [دوامی + طفیل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ نَہْر (ــــ فت ن ، سک ہ) امث.
وہ نہر جس سے تمام سال پانی حاصل ہو . ہمارے نہری نظام میں تین قسم کی نہریں شامل ہیں اول دوامی نہریں جن میں دریاؤں سے تمام سال پانی لیا جاتا ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۸۱). [دوامی + نہر (رک)].

دَوامِیَّت (فت د ، کس م ، شد ی بفت) امث.
دوامی (رک) ہونے کی حالت یا کیفیت ، (پٹے وغیرہ کی) ہمیشگی، ابدیت. مسئلہ دوامیت کے دہ سالہ اور دوامی بندوبست کے حقیقی امور شور کی روداد پر مبنی ہیں. (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۳۵).

کیا اپنے آپ کو دوں
تاجِ دوامیت کا
شہرِ سخن میں مژدہ

(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۵۳). [دوامی + ت ، لاحقۂ کیفیت].

دَواں (فت د ، مع) صف.
دوڑتا ہوا ، بھاگتا ہوا ، سرگرداں.

نوا نوروز ہو ساق نوا عشرت نویلی سوں
نوی خبراں سن آئے ہیں دواں ہم عید و ہم نوروز

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٢٧).

وہ انصاری گھر میں نہ تھا اس زماں
اتھی عورت اس کی سو آئی دواں

(١٧٧١ ، ہشت بہشت ، ٥ : ٤٣).

یارب نہ بگولا ہوں نہ میں ریگِ رواں ہوں
کیوں دشت و بیاباں میں میں ہر طرف (کذا) دواں ہوں

(١٨٠١ ، دیوان جوشش ، ١٠٠).

آندھی کو دواں کیا دواں ہے باقی کو رواں کیا رواں ہے

(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ١).

ہوا کو نہ تھا کوئی جنبش کا یارا
دواں جب سے کردی ہے توسنِ دواں ہے

(١٩١١ ، نذرِ خدا ، ٢١٢). گل چکاں ، گوہر فشاں ، رقصاں ، بڑاں ، غلطاں ، رواں ، دواں ، آسماں پاجولاں ، زمیں کشاں کشاں ، لگے ، بال کشا و نعرہ زناں. (١٩٤٧ ، بادوں کی برات ، ٨٠). [ف : دویدن - دوڑنا ، سے اسم حالیہ].

ـــ دَواں (ـــ فت د) م ف.
دوڑتے ہوئے ، بھاگم بھاگ. یکایک ہرکارے دواں دواں خدمت سلطان عالیشان میں آ کر پہونچے. (١٨٨٢ ، طلسم ہوش ربا ، ١ : ٣). [دواں + دواں].

ـــ عَصَبَہ (ـــ فت ع ، ص) امث.
(حیوانیات) دماغ کی ایک چھوٹی اور پتلی رگ جو دماغ کے ظہری جانب ، بصری لمس اور دسیغ کے درمیان سے نکلتی ہے ، اسے ٹراکلیر (چرخی نما) بھی کہتے ہیں (ماخوذ : معیاری حیوانیات ، ١ : ٩٧). [دواں + عصبہ (رک) کی جمع].

دَوان (فت د) امث.
سمندری مچھلی کی ایک قسم کا نام. سوایا گھول کی ٧ انواع ، دوان ، جوکی وغیرہ کی ٥ انواع سول کی ٩ انواع ملتی ہیں. (١٩٧٣ ، جدید سائنس ، کراچی ، دسمبر : ٣). [مقامی].

دُواں (ضم د) امذ.
دو (رک) کی جمع ، دو (٢) (اسٹین گاس). [دو (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

دِوانْپَن (کس د ، سک ن ، فت پ) امذ ؛ دوان پن.
رک : دیوانہ پن.

تمہیں یاد ہیں وہ دن بھی کہ لگی تھی آگ من میں
وہ دوان پن کا سن بھی کہ بھری تھی برق تن میں

(١٩٢٧ ، سریلے بول ، ٤٥).

دوانْگ (و مع ، فت ا ، غنہ) امذ.
١. (سناری) سونا چڑھی ہوئی چاندی ، راڑا (ا ب و ، ٣ : ٩).
٢. (شمشیر بازی) تلوار اور سپر لے کر یا گھوڑے پر سوار ہو کر جنگ کرنا ، پھری کے ساتھ پھکتی (جامع اللغات ؛ فرہنگ اثر). [دو + انگ (رک)].

دِوانوں کے کیا سر سینگ ہوتے ہیں فقرہ.
بیوقوف ہو ، یعنی تمہارے مؤژی یا سودائی ہونے میں کوئی شک نہیں (ماخوذ : فرہنگ اثر).

دِوانَہ (کس د ، فت ن) امذ ؛ صف ؛ دوانا.
رک : دیوانہ.

ہو دوانا جنگل میں کیوں نہ پھرے
جس کو وہ سایۂ پری ہے یاد

(١٧٠٣ ، فائز ، د ، ١٧٧).

نہ کبھہ اس طرف وہ روانہ ہوا
دل اس طرف اسکا دوانہ ہوا

(١٧٨٣ ، مثنوی سحرالبیان ، ٤٣).

ہرگز مجنوں سے عقل گم ہے میر
کیا دوانے نے موت پائی ہے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٥٣٠).

جمیل آج کہتے تھے وہ انجمن میں
سب آئے مگر وہ دوانا نہ آیا

(١٩٢٢ ، فکر جمیل ، ٢٣).

بہت دنوں کی گھٹن شہر میں ڈھلی ناپید
بہت دنوں میں کھلا شہر میں دوانہ نہیں

(١٩٨١ ، ملامتوں کے درمیان ، ٣٠). [دیوانہ (رک) کی تخفیف].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
پاگل پن (پلیٹس). [دوانہ (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

دِوانی (کس د) امث.
دوانہ (رک) کی تانیث ، پگلی.

سنوں سکھیاں بکٹ میری کہانی
بھئی ہوں عشق کے مارے دوانی

(١٦٢٥ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ١).

پھرتی ہے ہر طرف دوانی سی
منہ بہ ظاہر ہے ناتوانی سی

(١٧٩١ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ٣١١).

بگاڑی کیوں ہے اپنا جوبن ، ہے چند روزہ ہوائے گلشن
نہ سرمہ مسّی نہ پان سا تن اری دوانی خدا خدا کر

(١٩٢١ ، دیوان ریختی ، ٣٩).

عشق خونابہ فشانی جو نہیں تو کیا ہے
دل کی تعویز دوانی جو نہیں تو کیا ہے

(١٩٨٢ ، تارِ گریباں ، ٢٠). [دوانہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــ بیوی خالی گھر کہاوت.
وحشت کا مقام (فرہنگ اثر).

ـــــ ہو جانا عاورہ.
نہایت فریفتہ ہونا ، عاشق ہو جانا.

دیکھ ان سڑکوں کا گھاؤ اوپر دوائی ہو گئی
پھینکتی ہے آپ کوں اس زخم پر تروار وار

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۹۰).

دَوَاوِین (فت د ، ی مع) امذ ؛ ج.
۱. شاعری کے مجموعے ، شعری مجموعے ، کلام کے مجموعے ، غزلوں کے مجموعے عموماً ردیف وار مرتب. عباسیوں کی ایک جماعت نے ... نہایت کوشش سے دور دور سے عرب کے قدیم دواوین بہم پہنچائے ہیں. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، شبلی ، ۱۳۰). اپنے گھر میں یا اپنے شہر میں فارسی دواوین فارسی علم و ادب کی کتابیں یا فارسی زبان کی لغت اور فرہنگیں پڑھ لیں. (۱۹۱۰ ، آزاد ، نگارستان فارس ، ۴). استاذی سید عابد علی عابد سو دواوین کا ایک دیوان تھے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۳۵). **۲. محکمہ جات ، محکمے ، گورنمنٹ کچہریاں.** تمام دواوین یا محکموں کے ساتھ ... اپنا امیر لگا دیا جاتا تھا جس کے سپرد عام دیوانی نظم و نسق کی نگرانی ہوتی تھی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۷). **۳. رجسٹر ، روزنامچے ، بہی کھاتے ، عوام کے روزنامچے.** شام کے گورنر ... خلفائے بنی امیہ کے دواوین جمع کرائے تو ان سب میں پبلک اور سلطنت دونوں کے مفاد کے لیے بہترین رجسٹر ہشام کے پائے گئے. (؟ ، تحقیق مزید ، ۱۷۸). **۴. وہ رجسٹر یا کتاب جس میں جہاز یا فوج کے افسروں اور سپاہیوں کے نام درج ہوں ؛ حاضری کا رجسٹر (اسٹین گاس).** [دیوان (رک) کی جمع].

دَواہ (فت د) امث.
ایک قسم کی گاڑی ، ڈولا ، ڈولی. کیا کبھی ایسا ہو گا کہ میں اسے دواہ میں بٹھلا کر اپنی دلہن کی طرح اپنے گھر لے جاؤں گا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۰۰). [مقامی].

دَوَاہی (۱) (فت د) امذ.
داہیہ (رک) کی جمع ، زمانے کی سختیاں.

کھینچے لیے پھرتا ہے ہمیں شوقِ شہادت
دیکھ اے نگہِ چشم غضب ناک دواہی

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۵۷). [داہیہ (رک) کی جمع].

دَوَاہی (۲) (فت د) امث (قدیم).
گواہی.

کرے گا اس مکاں کی بادشاہی
پھرے اس ملک میں تیری دواہی

(۱۷۹۹ ، قصۂ لڑائی پیرالام کا (قدیم اردو کی منظوم داستانیں ، ۳۱۷)). [مقامی].

دَواء (فت د) امث.
رک : دوا. کسی بیمار سے پوچھو کہ طبیب کا اپنے ہر دواء کا پہلے تجربہ کر لینا بہتر ہے. (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۵۷). اس کی دواء مفتہ اور شربت لیموں ہے. (۱۹۰۳ ، ترجمہ مقدمہ ابن خلدون ، ۳ : ۱۸۲). اس کا حریف فارسی لفظ دارو بمعنی دواء بھی مستعمل ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۸). [ع].

ـــــ اَسْرار کس صف (ـــــ فت ا ، سک س) امث.
(کنایتاً) حشیش. دواء اسرار کے تیار کرنے والے بماہ مئی ان ممالک میں اس غرض سے جاتے ہیں کہ وہ جا کر حال زراعت اس درخت کا دیکھیں. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۳۵۸). [دواء + اسرار (رک)].

ـــــ الخُطّافی (ـــــ ضم ء ، غم ا ، سک ل ، ضم خ ، شد ط) امث.
ایک روئیدگی کی جڑ کی گانٹھیں ہیں جن میں چھوٹی کو ممیرا اور بڑی گانٹھوں کو ہلدی کہتے ہیں. بینائی اور دانتوں کے درد کے لیے مفید سمجھی جاتی ہے. یہ دواء الخطاف کہلاتی ہے اور ایک گروہ کا یہ گمان ہے اس کو خطافی اس لیے کہتے کہ ابابیلوں کے ظہور کے زمانے میں یہ دوا اُگتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۳). [دواء + ال (۱) (رک) + ع : خُطّاف + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ الْمِسْک (ـــــ ضم ء ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک س) امث.
ایک معجون مقوّیِ قلب کا نام جس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں مثلاً بارد ، حار ، معتدل وغیرہ. دواءالمسک دو تولہ بھی جلدی بھیج دو. (۱۸۹۰ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۰). دماغی قوت کے لئے دواءالمسک یاقوتی اور تریاق کبیر وغیرہ استعمال کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۷). [دواء + رک : ال (۱) + مِسک (رک)].

ـــــ رادِع کس صف (ـــــ کس د) امث.
(طب) رگوں یا عروق کو سکیڑنے والی ٹھنڈی دوا. دواء رادع کے استعمال سے فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ عضو متورم میں مادہ کی آمد بند ہو جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر عمل ، ۲۹۹). [دواء + ع : رادع].

دَوائِر (۱) (فت د ، کس ء) امذ ؛ ج.
دائرہ (رک) کی جمع.

ثمن دوائر مکھ ہے نگیں سلیمان کا
طیور و انس و پری پر کرو سدا تم راج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۷). نقاط مثل نجوم درخشاں دوائر آفتاب سے زیادہ فروزاں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۶). وہ یہ پیچ در پیچ نقوش دوائر و مدات اور حرفوں کے جوڑ توڑ ہرگز نہیں بنا سکتا. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۹۰۱). مختلف علوم نام ہے ان چھوٹے یا بڑے گلوں کا جو کائنات کے مخصوص دوائر پر اطلاق رکھتے ہیں. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، میرا نظریہ ، ۵۵).

ـــــ ثانوی کس صف (ـــــ سک ن) امذ ؛ ج.
(فلکیات) وہ کبیر دائرے جو ایک کبیر دائرہ کے قطبوں میں سے

گزرتے ہیں (علم ہیئت ، ٣)۔ [دوائر (رک) + ثانوی (رک)]۔

---ثانِیَہ کس صف (--- کس ن ، فت ی) امذ۔
(فلکیات) رک : **دوائرِ ثانوی**۔ دوائر ثانیہ معدل النہار کی ب س پ دوائر میل کہی جاتی ہیں۔ (١٨٣٢ ، علم ہیئت اردو ، ٣١)۔ [دوائر + ثانی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---دار صف۔
دائرے رکھنے والے ، گول ، حلقہ دار۔

وصف لکھتا ہوں جو اوس مست شرابِ حسن کے
ہے دوائر دار حرفوں پر گماں انگور کا

(١٨٥٩ ، دفتر بےمثال ، ٥١)۔ [دوائر + ف : دار ، داشتن = رکھنا]۔

---ساعَت کس اضا (--- فت ع) امذ ؛ ج۔
(فلکیات) **وہ دائرے جو خطِ استوا کو برابر کے ٹکڑوں میں تقسیم کرتے ہیں**۔ جو خط استوا کو مساوی حصوں میں تقسیم کرتی ہیں اور ہر حصہ ١٥° کا ہے اوسے دوائر ساعت ... کہتے ہیں۔ (١٨٣٢ ، علم ہیئت اردو ، ٣٠)۔ [دوائر + ساعت (رک)]۔

---سَمْتی کس صف (--- فت س ، سک م) امذ ؛ ج۔
(فلکیات) **وہ دائرے جو افق پر عمود ہوں دوائرِ سمتی کہلاتے ہیں** (ماخوذ : علم ہیئت ، ١٠)۔ [دوائر + سمت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---سَمْتِیَہ کس صف (--- فت س ، سک م ، کس ت ، فت ی) امذ ؛ ج۔
دوائر سمتیہ سے مراد وہ زاویہ ہے جو کسی خط یا سماوی کی راسی سطح (جس میں وہ خط یا جرم سماوی ہو) اور نصف النہار کی سطح کے درمیان بنتا ہے اس کو انتصابی بھی کہتے ہیں (مہ و انجم ، ٢٣٠)۔ [دوائر سمتی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---مُزْدَوِج کس صف (--- ضم م ، سک ز ، فت د ، کس و) امذ ؛ ج
(خوش نویسی) **دو مختلف کلموں کے دوائر جو تحریر میں ایک کر دئے جائیں یعنی ایک حرف کا دور دوسرے حرف کے دور میں ضم کر دیا جائے اور وہ دور دونوں حروف میں مشترک پایا جائے** (ا پ و ، ٣ : ٢١٥)۔ [دوائر + ع : مزدوج]۔

---مَعْکُوس کس صف (--- فت م ، سک ع ، و مع) امذ۔
(خوش نویسی) دوائر مزدوج (رک) (ا پ و ، ٣ : ٢١٦)۔ [دوائر + معکوس (رک)]۔

---مُماسَّہ کس صف (--- ضم م ، شد س بفت) امذ۔
دوائر مماسہ وہ دائرے ہیں جو ایک دوسرے کو مس کرتے ہیں لیکن قطع نہیں کرتے (تحریر اقلیدس ، ٣٩)۔ [دوائر + مماسہ (رک)]۔

---مَیل کس اضا (--- ی لین) امذ۔
(فلکیات) **وہ دائرے جن پر اجرام فلک کے میل (فاصلے) ناپے جاتے ہیں**۔ دوائر ثانیہ معدل النہار کے ب س پ دوائر میل کہے جاتے ہیں۔ (١٨٣٢ ، علم ہیئت اردو ، ٣١)۔ [دوائر + میل (رک)]۔

---نِصْفُ النَّہار کس اضا (--- کس ن ، سک ص ، ضم ف ، غم ال ، شد ن بفت) امذ ؛ ج۔
(فلکیات) رک : **دوائر ساعت**۔ جو خط استوا کو مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ ١٥° کا ہے اوسے دوائر ساعت یا دوائر نصف النہار کہتے ہیں۔ (١٨٣٢ ، علم ہیئت اردو ، ٣٠)۔ [دوائر + نصف (رک) + رک : ال (۱) + نہار (رک)]۔

دَوائِر (٢) (فت د ، کس ء) امذ ؛ ج۔
دیر (رک) کی جمع ، عبادت گاہیں ، خصوصاً عیسائی خانقاہیں۔ نسوانی دیر شاید مردانہ دوائر سے بھی پہلے قائم ہوئے (١٩٥٩ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ١ : ٧٢٩)۔ [ف : دیر (رک) کی جمع بہ اصول عربی]۔

دَوائی (فت د) امث (عوام)۔
رک : **دوا جس کا یہ بگاڑ ہے**۔ خدا کہا جیکوئی درد مندی ہو کر آئے تو دوائی میں کروں۔ (١٤٢١ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ٣٣)۔

کرو گرو ہے سہیلیاں کی سو چترائی منے تس دن
محمدؐ قطب شہ کوں دے ہے اپ تیناں کی دوائی

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٧٦)۔

کٹھن ہے مجھکو یوسف کی جدائی
کرو اس درد کی میرے دوائی

(١٧٩٢ ، عشق نامہ ، نگار ، ١١)۔ جہاں تک کہ حکیم تھے اُس کا علاج کرگزرے کسی کی دوائی کارگر نہ ہوئی۔ (١٨٢٣ ، سیر عشرت ، ١٠٩)۔ حالت تو اچھی ہے مگر افسوس کہ جس دوائی کی ضرورت ہے وہ اس وقت میرے پاس نہیں۔ (١٩١٥ ، آریہ سنگیت رامائن ، ٣٦٣)۔ ڈاکٹر کی بات سے اس قدر متاثر اور محظوظ ہوا کہ دوائی لیے بغیر ہی لوٹ آیا۔ (١٩٨٦ ، اوکھے لوک ، ٢٨٢)۔ اف : دینا ، کرنا ، لینا۔ [دواء (رک) + ی (زائد)]۔

---ٹھنڈائی (--- فت ٹھ ، مغ) امث۔
دوا دارو ، علاج معالجہ۔ خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ بارہ تیرہ گھنٹہ کا لمبا دن صاف گزر گیا مگر اس معصوم بچے کو دوائی ٹھنڈائی نصیب نہ ہوئی۔ (١٩١٩ ، شبِ زندگی ، ١ : ٣٠)۔ جب یونانی دوائی ٹھنڈائی سے کوئی افاقہ نہ ہوا تو اصغر ڈاکٹر مترا کو لے آیا۔ (١٩٦٣ ، دلی کی شام (ترجمہ) ، ٥٨٦)۔ [دوائی (رک) + ٹھنڈا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ٹھنڈائی کَرنا ف مر ؛ محاورہ۔
مرض کا علاج کرنا ، طبیب سے دوا لینا۔ میری تنخواہ دے دیجیے تو دوائی ٹھنڈائی کروں (١٩١٩ ، جواہر قدامت ، ٣)۔ منھ اوندھائے چھوٹے دالان میں پڑ رہتی تھی اور تم دوائیاں ٹھنڈائیاں کرتے پھرتے تھے ، کیا سب بھول گئے۔ (١٩٦٣ ، روزنامہ انجام ، کراچی ، ٦ اپریل ، ٩)۔

---خانَہ (--- فت ن) امذ۔
رک : **دوا خانہ**۔ کیا ضرور ترسنا ترسانا یہ میرا مکان ہے یا

دوائی خانہ۔ (۱۸۷۸ ، دل فروش ، ۱۰۹)۔ [دوائی + خانہ (رک)]۔

دوائیت (فت د ، کس ء ، شد ی بفت) امث۔
کسی شے میں دوا کی کیفیت یا اثر کا ہونا گو غذائیت دوائیت پر غالب ہو مگر دوائیت ہو ضرور۔ (۱۸۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۱۴)۔ [دوائی + ت ، لاحقۂ کیفیت]۔

دوآب (و مع ، مد ا) امذ۔
۱. **دو دریاؤں کی بیچ کی زمین۔**

میدانِ دل میانِ فضائے دوآب ہے
آنکھیں ملیں مجھے جمن و گنگ کے عوض

(۱۸٦۷ ، رشک (نوراللغات))۔ لارڈ ولزلی نے آصف الدولہ کے سوتیلے بھائی ... کو مجبور کیا کہ وہ پورا روہیل کھنڈ اور دوآب کا ایک حصہ انگریزوں کے حوالے کر دے(۱۹٦۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۸)۔ ۲. **دو دریا؛ (کنایۃً) روتی ہوئی آنکھیں۔**

فرقت میں دونوں آنکھیں ہیں جو میری اشکبار
مردم کو زندگی ہے میانِ دوآب تلخ

(۱۸۷۳ ، بیخود (ہادی علی) ، د ، ۳۵)۔ [دو + آب (رک)]۔

دوآبہ (د مج ، مد ا ، فت ب) امذ؛ =دوابہ۔
۱. **ان دونوں دریاؤں کے بیچ کی زمین جو آگے جا کر مل جائیں۔** رجناؤ بھی دوآبے میں قدیم شہر ہے۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰٦)۔ سب سے پہلے حضرت نوح کی اولاد نے اپنی بود و باش ... دریائے دجلہ اور فرات کے دوآبہ میں ... اختیار کی۔ (۱۸۷۳ ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۴)۔ ہندوستان کی قدیم راجدھانی اس کا جنم بھوم اور دوآبہ اس کا وطن ہوا۔ (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۱۰۳)۔ مشرق پنجاب کے دوآبے کا دہقان کہیں بھی پہنچ جائے پہچانا جاتا ہے۔(۱۹۸٦ ، اوکھے لوگ ، ۴۳)۔ ۲. **دو دریا ، دو دھارے (کنایۃً) روتی ہوئی آنکھیں۔**

ہوتے نہیں ہیں سیر دوآبے میں اشک کے
مردم ہمارے چشم کے ہیں کیا جلندھری

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۸)۔

یوں دوآبے میں یہ دو آنکھیں نہیں
عالمِ گنگ و جمن ہے سامنے

(۱۸۳٦ ، دیوانِ سپہر ، ۳۵۰)۔ ۳. **طوفان ، طغیانی ، شدت ، تیزی۔**

بحرِ رضائے حق میں ہوئے جب سے غوطہ زن
طے کر گئے دوآبۂ امید و یاس کو

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۲۷)۔

پار اترے کیا دوآبۂ امید و بیم سے
جب ناخدائے دل کو یقینِ خدا نہ ہو

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۰)۔ [دو+آب(رک)+ہ، لاحقۂ نسبت]۔

دوآبی (و مج ، مد ا) امث۔
ایک بولی کا نام ، دوآبہ بست جالندھر کی بولی۔ موجودہ پنجابی اور اس کی تمام علاقائی بولیاں مثلاً مالوئی دو آبی ، ماجھی ... پشاچی کے کنبے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۹۷)۔ [دوآب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

دوآتشہ (و مج ، مد ا ، فت ت ، ش) صف۔
شراب یا عرق جو دو دفعہ آگ پر رکھ کر کھینچا گیا ہو ، تند ، تیز ، زیادہ مزیدار۔

کیا کام اُس کوں بھر کے شراباً طہور سوں
ہی جس نے تجھ لباں سوں شرابِ دو آتشہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲٦۱)۔

اب ہو گئی شرابِ محبت دو آتشہ
دل اس پہ ہے فدا تو سخن ہے فدائے دل

(۱۸۸٦ ، دیوانِ سخن دہلوی ، ۲۲۸)۔ کسی قدر رومان بھرا امتزاج ہے رنگین دوآتشہ ہے۔ (۱۹۸٦ ، اوکھے لوگ ، ۱۵۳)۔ [دو + آتش (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

--- پلانا محاورہ۔
خوب اشتعال دینا ؛ بھڑے پر چڑھانا (نوراللغات)۔

--- چڑھانا محاورہ۔
بھڑے پر چڑھانا ، خوب اشتعال دینا ؛ تیز شراب پینا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

--- شَراب (--- فت ش) امث۔
شراب جو دو دفعہ آگ پر رکھ کر کھینچی گئی ہو ، بہت تیز شراب۔ ایسے لوگ بھی ہیں جنھیں ان گلیوں میں محبت کی دوآتشہ شراب کا مزہ آتا ہے اور جن کی صحبتیں بلا اس" زبانی تیزی کے سونی اور بے رونق رہتی ہیں۔ (۱۹۰۹ ، مضامین پریم چند ، ۲۰۵)۔ [دو آتشہ (رک) + شراب (رک)]۔

دوآلی (کس د ، سک و ، مد ا) امث۔
(مینا کاری) زیور میں نگ کی بیٹھک کا اٹھا ہوا کنارا جو نگ کے **ٹکاؤ کے لیے بنا ہوتا ہے ، جبا ، دیوال** (ا ب و ، ۴ : ۱۷)۔ [دوآل ، دیوال (رک) کا مخرب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

دُوب (و مع) امث۔
چھوٹی قسم کی عمدہ گھاس جو زمین پر جال کی شکل میں پھیلتی ہے ، گھوڑا خصوصاً اور دیگر مویشی عموماً اسے رغبت سے کھاتے ہیں۔

لڑیں گے وہ افغان اب اس بن میں خوب
کہاں جائیں گے ہم ہیں کھیڑے کی دوب

(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۸۰)۔

کچھ گائیں کلیلیں کر رہی تھیں
بن میں ہری دوب چر رہی تھیں

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲۵)۔

گرمئ سوزِ غم ہے جو وقتِ شباب سے
کیا جل کے رہ گئے ہیں ہری دوب کی طرح

(۱۸۹۰ ، وحید الہ آبادی ، د (انتخاب) ، ۹۴)۔ جب دوب گھاس بخوبی پیدا ہو جائے تو کتوں کو سال بھر تک چرائی کے لیے چھٹے دینا چاہیے۔ (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۱۰۰)۔ ہری دوب کے لیے باڑی کا جیہ جیہ جہاں ڈالیے تو کہیں گیارہ بجے تک جارہ پورا

کر سکتے (١٩٨٩ ، انصاف ، ١٠٧)۔ [ب : دُبّا ، س : دوروا]۔

۔۔۔جَمانا محاورہ۔
گھاس اُگانا۔ وسط صحن جس میں ہری ہری دوب جما کر گول سا تختہ بنا دیا ہے، اس کے اردگرد کئی کرسیاں بچھی ہوئی ہیں۔ (١٨٩٩ ، ہیرے کی کنی ، ٦)۔ نالی کے کنارے دوب اس خوبصورتی سے جمائی گئی ہے کہ اس کی شاخوں نے اکثر پانی کی سطح پر سایہ کر لیا ہے۔ (١٩٠٠ ، شریف زادہ ، ١٤٣)۔

۔۔۔جَمْنا محاورہ۔
دوب جمانا (رک) کا لازم ، گھاس اُگنا۔
کون ابھرا ہے خلق میں مٹ کر دوب گویا جمی ہے پتھر پر
(١٩٢١ ، طوفان نوح ، ١٧٩)۔

دُوبارِی (و مع) اسث۔
ڈیوڑھی یا دہلیز۔ نیچے کی کرائے دار عورت نکل کر باہر دوباری میں آگئی۔ (؟ ، ذلتوں کے مارے لوگ (ترجمہ) ، ١٨٣)۔ جب میں دوباری سے نکلنے لگا تو اس نے پھر کہا آپ اب آتے رہیں گے نا۔ (١٩٧٣ ، جہان دانش ، ١٦٧)۔ [س : دوار द्वार جس کی یہ تانیث و تحریف ہے]۔

دُوبَدُو (و مع ، فت ب ، و مع) (الف) امث نیز۔
١. (دو حریفوں کے درمیان) مقابلہ ، جھڑپ ، لڑائی۔
تلوار اس کی ابرو نے کھینچی میاں نظیر
دل تم بھی دوبدو ہی کے سانچے میں ڈھال دو
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١٣٠)۔ آخر دوبدو کی نوبت آگئی اور دونوں میاں بی بیوں نے ... بدیہہ گوئی کا کمال دکھانا شروع کیا۔ (١٩٢٣ ، محذرات ، ٢ : ١٣٥)۔ (ب) جف ؛ م ف۔ ٢. (أ) **علانیہ ، برملا ، آنکھ سے آنکھ ملا کر ، واضح طور پر۔** لیکن ارادہ کرنا آسان ہے اور دوبدو کہنے کو چاہیئے ہمت۔ (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ٢٣)۔
مکر واہ رے شیطان کہ خدا سے دوبدو اس نے صاف صاف کہہ دیا۔ (١٩٢١ ، انور ، ٣٦)۔ حسن و عشق کی واردات میں حبیب و محبوب کی دوبدو گفتگو ... غزل کے ایک شعر میں ممکن نہیں (١٩٨٦ ، اردو گیت ، ١٦٥)۔ (أأ) **آمنے سامنے ، مقابل ، روبرو۔**
کنور پاس آ کے کھڑے روبرو
کلا اور کنور جب ہوئے دوبدو
(١٧٥٦ ، قصۂ کامروپ و کلا کام ، ٥٩)۔
جی چاہتا ہے اب کہ شراب و کباب ہو
ہم اور تم ہوں بیٹھے ہوئے دوبدو فقط
(١٧٨٢ ، دیوان محبت (ق) ، ٩٦)۔
کر کے دیکھیے دُوبدُو اُردُو و ہندو کو اگر
مشترک ان دونوں لفظوں میں ہے نصفِ آخریں
(١٩٨٢ ، ط ظ ، ٢١)۔ اف : کرنا ، کہنا۔ [ف : دو (رک) + ب + بہ (رک) + دو]۔

۔۔۔چَلْنا محاورہ۔
آمنے سامنے بات ہونا ، دو ٹوک گفتگو ہونا ، ترکی بہ ترکی سوال و جواب ہونا۔

چلے گی داورِ محشر کے آگے دوبدو کیا کیا
کہوں گا تجھ کو میں کیا کیا کہے گا مجھ کو تو کیا کیا
(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ١٣٧)۔

۔۔۔کَرنا محاورہ۔
بے باکی سے بات کرنا ، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے جھجک گفتگو کرنا ، بحث و مباحثہ کرنا ، حجت و تکرار کرنا۔
مزا تھا ہم کو جو بلبل سے دوبدو کرتے
کہ گل تمہاری بہاروں میں آرزو کرتے
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ١٩٩)۔ ان کمینوں سے دوبدو کرنی بھی نہیں چاہئے۔ (١٩٤٧ ، خان صاحب (ظریف دہلوی) ، ٤٦)۔

۔۔۔ہونا ف م ، نیز محاورہ۔
١. (أ) آمنے سامنے ہونا ، مقابل ہونا ، حجت کرنا۔
جنبش ہوئی دو لشکروں میں جب مثالِ کوہ
سب فوجیں دوبدو ہوئیں باہم کئی گروہ
(١٧٦١ ، جنگ نامہ پانی پت ، ٥)۔
نہ ہاتھ اٹھائے فلک گو ہمارے کینے سے
کسے دماغ کہ ہو دوبدو کمینے سے
(١٧٨٤ ، درد ، د ، ٧٧)۔
جوشش میں کب ہوا کسی بدگو سے دوبدو
جو کچھ کہا کسی نے سنا اور اڑا دیا
(١٨٠١ ، دیوان جوشش ، ٢٦)۔
تو اور حضرتِ سیکشی سے دوبدو ہو شیخ
زبان اپنی ارے بدزبان تراش کے پھینک
(١٨٩٧ ، خانۂ خمار ، ٥٦)۔
آئنے کو میرے رخ پر تابِ نظارہ نہ تھی
دوبدو ہو مجھ سے دیدہ آرسی کا کب یہ تھا
(١٩١٠ ، سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ٢٩٧)۔ (أأ) **آپس میں لڑنا ، جنگ کرنا ، مقابلہ کرنا۔** وہ ... اس مہم پر روانہ ہوتا ہے اور بالآخر «موبی ڈک» کے ساتھ دوبدو ہو جاتا ہے جہاز اور اس کا عملہ سب تباہ ہو جاتے ہیں۔ (١٩٨٦ ، فکشن، فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ١٥٨)۔ ٢. **تکرار ہونا ؛ ترکی بہ ترکی جواب دینا۔**
ناصح سے وقتِ گفتگو کیا کیا ہوئی ہے دوبدو
بہتر ہے یہ بدتر ہے یوں وہ یہ کہے میں یوں کہوں
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٢٠٠)۔

دُوبَر (و مع ، فت ب) صف۔
دوبھر۔
پیچ سے زلف کے دوبر ہے مرا چھٹکارا
جان کے ساتھ ہے اے فیض یہ گورکھ دھندا
(١٨٦٦ ، دیوان فیض ، ٧٦)۔ بچوں کو رکھ لوں تو زندگی ہی دوبر ہو جائے۔ (١٩٣٦ ، راشدالخیری ، مسلی ہوئی پتیاں ، ٣١)۔

دُوبَڑ گھسڑُو (و مع ، فت ب ، سک ڑ ، فت گھ ، سک س ، و مع) صف ؛ امذ۔
کمزوری کی وجہ سے گھسک جانیوالا ؛ ضعیف ، کمزور ، ناچیز ؛

کمزور شخص (جامع اللغات). [دوبڑ ، دُوبر (رک) + گھسڑ گھسڑنا (رک) سے + و ، لاحقۂ صفت].

دُوبیا (و مع ، سک ب). (الف) صف.
دوب کا ، گھاس والا. کسی درخت کے دو شاخے پر ایک گھیلا یا دوبیا ڈھیلا رکھ دیتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۱۶۳). (ب)امث ایک قسم کا سبز رنگ جو گھاس کے رنگ سے مشابہہ ہوتا ہے (پلیٹس). [دوب (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

دُوبے (و مع) امذ.
برہمنوں کے ایک درجے یا فرقے کا نام جو چار ویدوں میں سے دو ویدوں کا عالم سمجھا جاتا ہے نیز اس فرقے کا فرد . برہمنوں کا ایک خطاب. ایک شخص نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ دوبے جی! پالاگن. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۷۸). چوبے جی چھبے ہونے کے لیے دوبے ہی رہ گئے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۷۰). برہمنوں کے ناموں کے ساتھ بطور اعزاز کے چوبے ، تواری ، دوبے ، پانڈے کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں. (۱۹۳۵ ، خطبات گارسا دتاسی ، ۱۲۰). سید صاحب نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا ان کی وہ مثل ہے کہ چوبے چھبے ہو گئے مگر وہ دوبے ہی رہ گئے. (۱۹۶۹ ، آپ بیتی ، ولایت حسین ، ۱۱۱). [س : دوویدن द्वीदम].

دُوبھر (و مع) صف.
دشوار ، مشکل ، ناگوار ، گراں ، سخت.

مجھ کوں کہنی خلقت ہوئی دوبھر
زرد رُو کر کے لے چلا خنجر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۲).

میر کیا بات اس کے ہونٹوں کی
جینا دوبھر ہوا مسیحا پر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۷). اور ایسی اطاعت ہمیشہ بناوٹ کی ہوتی ہے آخر دوبھر ہو جاتی ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۷). ان میں ایک بکری حاملہ تھی اس کو دو قدم چلنا دوبھر تھا. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، حسن نظامی ، ۸۳). میری زندگی دوبھر ہو گئی ہے. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۹۷). اف : بن جانا ، کرنا ، ہونا. [س : دور + بھر दुर + भर].

---پڑنا محاورہ (قدیم).
دشوار ہونا ، گراں گزرنا ، ناگوار معلوم ہونا.

کیونکر کٹے مجھ بالین اب جینا دوبھر پڑا
بابا چلا ، دولہا چلا ، اور کوئی نہ دھرتی پانے پاتے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۹).

---لگنا محاورہ.
دشوار معلوم ہونا ، گراں گزرنا. اب تو مجھے دو ٹانگوں پر کھڑا ہونا دوبھر لگتا ہے چلنے کی خواہش ہی ختم ہو گئی. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۸).

دُوبھک (و مع ، فت بھ) امث.
قلت ، کم یابی ، قحط ، خشک سالی ، گرانی (پلیٹس). [س : دُربھکس दुर + भिक्ष].

دُوبھ (و مع) امث (قدیم).
دھوپ کی قدیم شکل.

یہ کیا عجب پڑتا نظر جو دوبھ پڑی چاند پر
یا مکھ نورانی جوت بھر ہے نین کیرے شاب میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۹). [دھوپ (رک)].

دوبھستا (و مع ، فت بھ ، سک س) صف.
حاملہ ، دوجیا (پلیٹس). [س : دو + اُستھ].

دُوبَن (و مع ، فت ب) امث.
رک : دونی.

میں بن لے کر دیکھے دھائے
دوبن نیں وہ کیونکر پائے

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۲۰)). [دو (رک) + بن ، لاحقۂ اسمیت].

دُوت (و مع) امذ.
۱. قاصد ، ایلچی ، سفیر.

دساور پرکھ ایک دوت آن پاس
اروگن کروں دان تس دے اداس

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۱۵).

سیتی بھرے سیتی چلے
سیتی دوت دشمن مل دلے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۳۶).

دوتوں کے کہے سے تو نے ہے ہے
کھویا آخر کو پیار دل سے

(۱۷۹۸ ، سوز ، دیوان ، ۳۶۷). غرض سری پت راؤ جو ذات کا رکھیو بنسی دوت بڑا چاتر تھا ... حضور سے رخصت ہو کر چلا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۶۷). راجا اندر نے اپنا دوت آیدا بھگوانے کے لیے بھیجا تھا. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۷). پانڈوں کی طرف سے شری کرشن بھگوان دوت بن کر کوروں کے پاس گئے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۵).

اب ایک دوسرے کو فاصلے بلاتے ہیں
بتائیں دوت کسے ہنس کو کہ ہدہد کو

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۳۳). ۲. **نائب ، پیشکار ، مختار ؛ ایک فرشتہ جو خدا اور انسان کے درمیان پیغام پہنچاتا ہے ؛ دلّال ؛ چغل خور ، لترا ، سخن چین ، مخبر ، جاسوس ؛ جم دوت ، فرشتۂ موت ، قابض الأرواح ، عزرائیل** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) [س : दूत].

---پَن (---فت پ) امذ ؛ سہ دوتپن.
جاسوسی ، مخبری ، شرارت ، لگائی بجھائی ؛ وکالت ؛ ایلچی گری (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [دوت (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــلگائی (ـــفت ل) امث (قدیم).
جلی ، غمازی.

دوت لگائی نا سنوں میں جو کہوں سو نان
ان کے جی میں اور ہے تو ہی ہسے سو جان

(۱۶۹۷ ، نادرات شاہی ، ۲۵۱). [دوت (رک) + لگائی ، لگانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

دُوت (ضم د ، مع و) امث.
۱. **کتے کو ہنکانے کی آواز ، کلمۂ تنفر.** شیطان کو مثل بھوکے کتے کے اپنے پاس سمجھنا چاہیے ، ... پاس روٹی گوشت وغیرہ نہ ہو تو صرف دوت کہتے ہی ٹل جاوے گا. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۲). ۲. **ڈانٹ** (جامع اللغات). [فجائیہ].

ـــدات امث.
بحث و مباحثہ ، تکرار ، لعنت ملامت.

جس وقت بڑھ پڑی غرض آپس میں دوت دات
ادھر سے دھول چلنے لگی اور ادھر سے لات

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۶).

یا خانہ جنگی لڑ کر کھایا بدن میں ٹانکا
موچھوں کو تاؤ دے کر سو دوت دات ہانکا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸۷). [دوت (رک) + دات (تابع)].

ـــدبک / دَبک (ـــفت د ، ب) امث.
ڈانٹ ڈپٹ ، دھتکار ، لتاڑ.

کیفی یاں تک کہ یہ اندازِ سخن ہیں اس کے
کسی کو ہشت کہہ اٹھا کسی کو دوت دبک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۷۱).

ہوتی ہے جب کہیں سے دوت دبک
کیوں ہمیں آکے گھڑ گھڑاتے ہو

(۱۸۱۸ ، انشا ، د ، ۴۵). خالی دوت دبک سے وہ ٹلنے والے نہیں ہوتے. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنو ، ۱۶). اف : کہنا ، ہونا. [دوت (رک) + دبک ، دبکنا (رک) سے].

ـــدبک بتانا / کرنا محاورہ.
ڈانٹنا ، سرزنش کرنا ، لتاڑنا. اے وحشی خود غلط ... بشکل سودائی ادھر ادھر دوت دبک کرتا ہوا یہاں سے کافور ہو جا. (۱۹۰۳ ، نورتن ، ۷۵). بدروی لشکر میں سب نے دوت دبک بتائی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۰۸۳). بگڑے ہوئے دل کو اتار چڑھاؤ دکھا کر دوت دبک بتا کر دبا دبکا کر ذرا سمجھا بجھا دیا ... (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۱۵۹).

دُوتا (و مع) امذ.
رک : دوت [رک : دُوت + ا ، لاحقۂ نسبت].

دوتاہی (و مع) امث.
دوتاہی: یہ جامہ چھ گز چار گرہ ابرہ اور چھ گز استر میں تیار ہوتا ہے چار گرہ بند اور نو گرہ گوٹ میں صرف ہوتا ہے اس کی مزدوری تین روپے سے ایک روپے تک ہے اور ایک مثقال ابریشم خرچ ہوتا ہے (آئینِ اکبری (ترجمہ) ۱ : ۱۰۷). [دوتاہ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

دُوتانی (و مع) امث.
پیغام ، سندیسا ، قاصد کا عہدہ ، پیشہ یا نوکری (جامع اللغات).
[دوتا (رک) + نی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

دوتانی (۱) (و مع) امث.
دوئی ، دو ہونا.

ہر دوتانی کا یہاں طور ہے یکتائی میں
لطف کیا دوستئ عاشقِ ہرجائی میں

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالا ، ۱ : ۳۷۶). یہ اشارہ توحید کے مسئلہ کی طرف ہے اس واسطے کہ آفرینش مقتضی دوتانی کی ہے. (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۱۹۳). [دوتا (رک) + نی ، لاحقۂ کیفیت].

دوتانی (۲) (و مع) امث (قدیم).
رک : **دوتاہی.**

غسل و وضو کر تیرنے پاکی نہایے اے محب
میلی دوتانی دھوے لگ تا پانے گا نزہت عجب

(۱۶۷۹ ؟ ، دیوان سلطان شاہ ثانی ، ۴۷). [دوتاہی (رک) کا متبادل املا].

دُوتکارنا (ضم د ، مع و ، سک ت ، ر) ف م.
رک : **دھتکارنا.** اس نے کہا اپنے گھر آئے ہوئے کتے کو بھی نہیں دوتکارتے ہیں. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۱). [دھتکارنا (رک) کا متبادل املا].

دُوتِن (و مع ، کس ت) امث (قدیم).
سوکن ، سوت.

سبن کوپ کرتے ہیں اب ناز سیتی
دوتن جا کہے ہے مگر میری باتاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵). [س : دوت + ن ، لاحقۂ تانیث].

دُوتی (و مع) (الف) امث.
۱. **جاسوس عورت ، ایلچن ، پیغام پہنچانے والی عورت.**

سنی بات دوتی نے تسلیم کر
کہی اس کوں اے بادشاہ بختور

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۹)). اگر یہ خدمتی عورت ہے تو اس کو دوتی کہتے ہیں اور اگر مرد ہے تو اس کو دوت کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۵). ۲. **چغلخور عورت ، سخن چین عورت ، کٹنی ، دلالہ.** آج تک ایسی دوتی عورت دیکھنے میں نہیں آئی. (۱۸۶۳ ، گلشن جان فزا (سید اصغر علی) ، ۱۶۲). ۳. **شرارتی عورت.** وہ نوجوان کسی سے مس نہ ہو تو چاہت کی آگ کو بھڑکانے کے لیے دوتی کو چاہیے کہ وہ اس نوجوان سے ناراض ہو کر اسے آڑے ہاتھوں لینے کی کوشش کرے. (۱۹۳۹ ، نگار خانہ ، ۳۳). ۴. **سوکن ، دشمن ، دوتن.**

گنوائی ہے دوق جنم سب برائی
بھری ہیں سکیاں دشمنائی سوں چھائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۶). (ب) امذ. ۱. رقیب ، دشمن . میرا دوق سیری چھری سے اپنا جیو تیاگے ، چھو بھو چھو. (۱۸۸۶ ، حباب ، حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۳۰). ۲. باز (شکاری پرندہ). اس کے ہمراہ تمام جانوراں صیدگیر مثل لگڑبھگڑ کو ہی کوہیلا ... ترمتی چپک ، دوق سوسانیوی یہ تمام جانوراں کالی و سیاہ چشم ... جنگل میں چاروں طرف پھیلے ہوئے. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۳۲). [س : دوق दूत].

دُوتِیا (و مع ، کس ت) امذ.
رقیب ، دشمن.

ہمارے پیو گھر تاہیں بھرے رے
ایرے کن دوتیوں نے بس کرے ہے

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۶).

سچ دیکھ پیو جھتیاں ، سن ستمد کی بتیاں
جاوے سدا یا چھچ حسرت سوں دوتیا کا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۹). [دوق (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

دوِج (کس د ، و) صف.
۱. (ہندو) وہ جو دو بار پیدا ہو ، برہمن ، چھتری ، اوردیش ، ان تینوں کو دوج کہنے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے ان کا جنم ہوتا ہے اس کے بعد جگیو پوت (زنار) پہنایا جاتا ہے جس کے بغیر خواہ وہ برہمن کے نطفے سے کیوں نہ پیدا ہو برہمن نہیں ہوتا ، اس بنا پر جگیو پوت انسان کا دوسرا جنم مانا گیا ہے. سیاروں اور ثوابت کا حال جو دوج جانتا ہے وہ بیشک عالم سمجھا جاتا ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۲۳). ۲. (ہندو) اونچی ذات کا ، اعلیٰ ذات کا. کسی اچھوت چنڈال کے ساتھ دوج (اعلیٰ) قوم کے کسی مرد کو ایک درخت کے سائے میں ٹھہرنا روا نہیں ہے. (۱۹۲۳ ، رام راج ، ۶۲). [س : دوی].

دُوج (و مع) امث.
۱. ہندی قمری مہینے دو حصّوں میں تقسیم کیے گئے ہیں ہر حصّہ پا کھ اور پا کھ کی دوسری تاریخ دوج کہلاتی ہے قمری مہینے کا دوسرا دن ، قمری مہینے کی دوسری اور سترھویں تاریخ.

جس سمت بڑ کے جاتی تھی دریا کی موج تھی
جس روز جنگ ہوا تو ہندووں کی دوج تھی

(۱۷۶۱ ، جنگ نامہ پانی پت (منظوم) ، ۱۳).

تمہاری ابروئے کج پر تھا دوج کا دھوکا
سیاہ ہوتا اگر عید کا ہلال ہوا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۵۷). اب کوئی دوج تک سب کپڑا آجائے گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۲). ۲. دوسرا (قدیم اردو کی لغت). [س : دُوق + ی द्वितीय].

ــــ بَر (ــــ فت ب) امذ.
وہ شخص جس نے دوسری عورت سے شادی کی ہو (بلیشس).
[دوج + بر (رک)].

ــــ کا چاند امذ.
دوسری تاریخ کا چاند ، نیا چاند ، ہلال. دوج کے چاند کوں کوئی نہ دیکھتا ہے اس سے دیکھتے ہیں کہ بھونہہ اس کی سے کچھ مناسبت رکھتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۴۳). مہاراج نے تیغہ کو دیکھا اس وقت اس میں دوج کے چاند کی چمک تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۵۹).

جیسے مدھو ماس میں ہو ابر شفق آلودہ
دوج کے چاند کی مانند نمو دار ہوئیں

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۶۵).

دُوجا (و مع) صف (قدیم).
دوسرا ، دوم ، ثانی.

تری ست ہوئی مت پر کب لگ
جو دوجا نہ دیکھیے پرکھ تب لگ

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۰۷).

تجھ بن اور نہ کرے تاخلق دوجا ہوے

(۱۴۹۶ ، میراں جی (دکنی ادب کی تاریخ) ، ۲۳). جدھاں کچھ نہ تھا ہی تھا تہیں دوجا شریک کوئی نہیں. (۱۵۸۲ ، جانم ، کلمۃ الحقایق ، ۳۱).

ترے غم میں نکلتا ہے جو باہر نین سوں آنسو
دوجا گوہر کہاں ہے جگ میں اس کی آبداری کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴).

دوجا دن مہینے تلک کا جو ہو
تیجا دن جیسے ہفتہ ہو یہو ہو

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، رمضان ، ۳۳).

اللہ سا دوجا نہیں کوئے
جو کچھ اللہ کرے سو ہوئے

(۱۸۵۱ ، مثنوی مورک سمجھانے ، ۱).

ایک ہی کشتی میں ہم سب ہیں سوار
ایک دوجے کی مدد کرنے سے کیوں انکار و عار

(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۱۷۴). [س : دوق + ی + ک द्वितीय - क].

ــــ پَنا (ــــ فت پ) امذ.
غیریت ، غیر ہونے کی حالت یا کیفیت ، دوئی.

ویک ہیں سو مطلق دوجا ہے نظر
او دوجے ہے کوں سمجھ کر گزر

(۱۸۱۵ ، ال اللہ شطاری ، مثنوی سجہ دیک ، ۵). [دوجا + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

دُوجُو (و مع ، و لین نیز مع) امذ.
دوجا (رک) (پلیٹس). [دوج + و ، لاحقۂ نسبت].

دُوجی (و مع) امث.
دوجا (رک) کی تانیث ، دوسری.

بڑی حور ہے جیوں لنھی جیوں پری
سو زہرا ہے یک دوجی مشتری

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۷).

بجاوے تال تھی دونوں سے ایک انار
طنبورا چھیڑتی تھی دوجی طرّار
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۸۷).
ایک طرف دریا ہے عبث
دوجی طرف نوجاں عبث
(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ ، ۱۰).
قسم ہے اس کی جو واحد خدا
دوجی ہے کی شافع نبی مصطفیٰ
(۱۸۵۲ ، قصۂ نازنین و خان والا شان جعفر خاں (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱۸۲)).

---- کیرا (---ی مج) امذ (قدیم).
دوسرے کا (قدیم اردو کی لغت). [دوجی + کیرا (رک)].

---- کیری (---ی مج) امث (قدیم).
دوجی کیرا (رک) کی تانیث ، دوسرے کی (قدیم اردو کی لغت).

دُوجِیاں (و مع ، کس ج) امث ، ج.
دوجی (رک) کی جمع ، اغیار.
اسی تیں سو کا سیتیں پرت مج کوں یوں بیا
دوجیاں کا دل بنائے برہ تھے کباب تھا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹). [دوجی (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

دُوجے (و مع) امذ.
دوسرے.
اتم بیل مخدوم جی جانیا
محی الدین دوجے جنم آنیا
(۱۵۶۳ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ۱۹۵۷ ، ۱۰۱)).
بھنوں کماناں تاجڑا اپ لوچناں کے گوشہ سوں
کیوں کہ تیغ شاہی کے دشتی تل سبی دوجے دوراج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱۹۲).
باپ تو سر سے گیا تھا دوجے نانا اور اماں
بھائی بھی اب چل بسے ہے توں بوڑے اور حسین
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۱). گروجی کے من میں یہ کیا سمائی ایک تو تھی کی استری چھین لی دوجے یہ گت بنائی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۸۳). ایک تو اپنا مال کھلانا دوجے اپنا جوتیں کھوانا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۳۹).
ہم جو ایک دوجے سے چاندنی کی بارش میں
بے زباں جذبوں کی خوشبوؤں سے ملتے تھے
(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۳۵). [دوجا (رک) کی مغیرہ صورت].

دُوجھا (و مع) صف نیز امذ.
وہ جس نے دوسری عورت سے شادی کی ہو ، دوسری شادی کرنے والا (پلیٹس). [دوجا (رک) جس کا یہ ایک املا ہے].

دوچا (و مع) امذ : = دوچہ
(آب پاشی) **خزانۂ آب جو نہر کا پانی اونچی زمین پر پہنچانے کو کسی اونچے مقام پر بنایا گیا ہو** (اب و ، ۶ : ۱۵۷). [دو (رک) + چاہ (رک) جس کی یہ تخفیف ہے].

دوچت / دوچِتّا (و مع ، کس چ ، شد ت نیز بلا شد) صف نیز امذ.
پریشان ، مضطرب ، وہ شخص جسے یکسوئی حاصل نہ ہو ، دودلا ، متذبذب.
مدھر بدھ جب راؤ دیتھا دوچت
دوچتا ہوا آپ تھی دیکھ چت
(۱۶۳۵ ، قدم راؤ پدم راؤ ، ۱۷۰). [دو (رک) + چت (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

دوچتی (و مع ، کس چ ، شد نیز بلا شد ت) صف نیز امذ.
دوچت (رک).
دوچتی ہو کوئی بیٹے اوٹھیا تہ بند
لگی بندی کی تین سو کھوڑیاں پہ پند
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق)، ہاشمی ، ۱۵۵). [دوچت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

دَوحَہ (و لین ، فت ح) امذ.
چھتنار ، بڑا درخت کا تنا ، گھنا سایہ دار درخت.
شیب دوحۂ طوبیٰ کے ذقن پور غبغب
پستۂ روضۂ فردوس ہیں شفتیں تیری
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۷).
تو ہے وہ نخلِ سخا دوحۂ باغِ رحمت
تو ہے وہ سیری دوا مرہمِ زخمِ دلِ ریش
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۶۷).
نوجوانانِ خلد کے سردار
گلبنِ دوحۂ رسول کے پھول
(۱۹۲۳ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۰۰).
دلنوازی نبی دوحۂ آماں
بن سہاب میں بحر بے معبر
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۸۹). [ع : (د و ح)].

دوخت (و مع ، سک خ). (الف) امث.
۱. **سلائی ، سیون.** خط دوخت کا خط مستقیم کی طرح سیدھا اور درست معلوم ہو. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ، ۲۵۱). دارالخلافہ کے سب خیاطوں نے... قطع اور چھانٹ اور دوخت اس سے سیکھی. (۱۸۷۶ ، سرابِ حیات ، ۱۱). ۲. (سوزن کاری) **رنگ کاری ، تہل کاری یا تہل بنانا ، ابھرواں کڑھت میں پھول پتی اور ڈنڈی کی کچی شکل بنانے کا عمل جو اوپر کی خوشنما تہ بنانے سے قبل بطور ڈھانچہ کچے تاگے سے بنائی جاتی ہے. یہ کام ریشمیں ابھرواں کڑھت یا زردوزی میں کیا جاتا ہے ، تہ دوزی** (اب و ، ۲ : ۱۷۳). (ب) صف. **دوختہ ، سیا ہوا ، تہ دوزی کا کام کیا ہوا.** بھونگیر کی دوخت شیروانیاں اور متفرق مقامات کے چاندی و سونے

کے زیور ... سے امسال بھی کمرہ جگمگا رہا ہے. (١٩٢٥ء ، وقارِ حیات ، ١٦٢). [ف : (دوختن) ـ سینا].

ـــــ کرنا ف م.
سینا ، سلائی کرنا. اگر زخم لنبا ہووے تو فوراً ریشم کے تار سے سئیں اور ایسی دوخت کریں کہ زخم کے دونوں لب مل جائیں. (١٨٧٥ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٩٩).

دوخْتَن (و مع ، سک خ ، فت ت) ف م.
سینا (جامع اللغات). [ف].

دوخْتَہ (و مع ، سک خ ، فت ت) صف.
١. سِیا ہوا ، سلا ہوا ، چھدا ہوا.

ہے شرط کہ محتاج نہ ہو مہرِ رفو کا
گر تارِ نگہ سے یہ جگر دوختہ ہووے

(١٧٧٢ء ، فغاں ، د (انتخاب) ، ١٥٦). اس ... دوختۂ ناوکِ اشتیاق کی طرف سے معلوم ہو. (١٨٣٦ء ، قصہ اگر گل ، ٢٠٠).

اک خرقۂ کُہنہ تنِ لاغر میں سراپا
اور دوختۂ تارِ قناعت لبِ گویا

(١٨٧٥ء ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ٩ : ١٠٣). **٢. جمی ہوئی (نظر ، آنکھ)** (جامع اللغات).

فوّارہ ہائے خوں بھی چھٹتے تھے یکدگر
اس پہ نگہ دوختہ تھا رن میں ہر بشر

(١٨٧٥ء ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ٣ : ٩٣). [دوخت (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

دوخْتَنی (و مع ، سک خ ، فت ت) امث.
سینے کے قابل.

ہرگز نہیں یہ دوختنی مثلِ جیبِ گل
کرتے ہو چاک سینہ کو میرے رفو عبث

(١٨٢٤ء ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ٧٥). [ف : دوختن ـ سینا + ی ، لاحقۂ صفت].

دُود (١) (و مع) امذ.
١. دھُواں.

تجے کبر ہور کبریائی مجے
تجے دود ہور روشنائی مجے

(١٥٦٣ء ، حسن شوقی ، د ، ٩٩).

حلقہ حلقہ یہ نہیں زلفیں ترے رخسار پر
حسن کی آتش سے کھا کھا پیچ یہ نکلا ہے دود

(١٧١٩ء ، دیوانِ زادہ حاتم ، ٣٠).

نیلا نہیں سپہر تجھے اشتباہ ہے
دودِ جگر سے میرے یہ چھت سب سیاہ ہے

(١٨١٠ء ، میر ، ک ، ٢٩٩).

زیر لب ارض و سما میں باہمی گفت و شنود
مشتعل گردوں کے بجھ جانے سے اک ہلکا سا دود

(١٩٣٣ء ، سیف و سبو ، ١٢٥). **٢. دھند ، کہر ، غبار ، بخارات ، بھاپ ، سانس** (جامع اللغات). [ف : دود ؛ پہلوی : دوت].

ـــــ افگن (ـــــ فت ا ، سک ف ، ف گ) امذ.
جادوگروں کی اقسام میں سے ایک طرح کا جادوگر (ماخوذ : جامع اللغات). [دود + ف : افگن ، افگندن ـ ڈالنا].

ـــــ افگنی (ـــــ فت ا ، سک ف ، فت گ) امث.
دھُواں کرنا یا پھینکنا ؛ جادو گری ، ساحری (جامع اللغات). [دود + افگن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آسا صف.
دھوئیں کی طرح (جامع اللغات). [دُود + آسا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ آلود (ـــــ و مع) صف.
دھُواں دبا ہوا ، خوشبو دبا ہوا (جامع اللغت). [دُود + ف : آلود ، آلودن ـ لتھڑنا].

ـــــِ آہ کس اضا ، امذ.
بادل ، غبار ؛ (مجازاً) سانس کا دھواں.

پھر رہا ہے یوں کہ دود آہ میرا لے سراغ
آسماں جیوں پردۂ فانوس کالا ہو گیا

(١٧٣٩ء ، کلیاتِ سراج ، ١٩٠).

الٰہی کونسا دلِ سوختہ کراہا ہے
فلک پہ چھایا ہوا دودِ آہ کس کا ہے

(١٨٤٢ء ، مظہرِ عشق ، ١٣٨). [دود + آہ (رک)].

ـــــِ پیچاں کس صف (ـــــ ی مع) امذ.
دھوئیں کے مرغولے ، بخارات ؛ دھوئیں کا مرغولے کی شکل بنا کر اوپر اُٹھنا. زہر نے اس وقت مانند دودِ پیچاں کے جست کی. (١٨٥٥ء ، غزواتِ حیدری ، ٩٢). [دود + ف : پیچاں ، پیچیدن ـ کُنڈلی بنانا ، لپیٹنا].

ـــــِ چراغ کس اضا (ـــــ کسر نیز فت ج) امذ.
چراغ کا دھواں.

تجھ مکھ اُپر ہے رنگ شرابِ ایاغ گل
تیری زلف ہے حلقۂ دودِ چراغ گل

(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ١٢١).

بوئے گل ، نالۂ دل ، دودِ چراغِ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

(١٨٦٩ء ، غالب ، د ، ١٣٣). [دود + چراغ (رک)].

ـــــِ چراغ کھانا محاورہ.
مطالعہ میں بہت زیادہ محنت و مشقت کرنا ، تکلیف اُٹھانا. مؤلف نے اس کتاب میں کیا دودِ چراغ کھایا اور خونِ جگر پیا ہے. (١٨٤٧ء ، آثارالصنادید (مقدمہ) ، ٢).

ـــــِ حرص کس اضا (ـــــ کس ح) امذ.
(مجازاً) لالچ کا جذبہ. غبارِ طمع اور دودِ حرص تیرے دیدۂ بصیرت کو تیرہ اور خیرہ کر ڈالے گا. (١٨٣٨ء ، بستانِ حکمت ، ٢٣٣). [دود + حرص (رک)].

ـــــ خوار (ـــــ و معد) امذ.
پروانہ ؛ ہوا نکلنے کا سوراخ ؛ ایندھن ڈالنے والا شخص ؛ حقہ پینے والا شخص (جامع اللغات). [دود + ف : خوار ، خوردن ـ کھانا].

ـــــ دان امذ.
روشن دان ، بخاریہ. تا کہ ہوا چاروں طرف سے آگ کو لگتی ہے اور وہ بُجھ نہ جائے اور انکا دود دان (دھواں آلہ) دیوار میں بناتے ہیں. (١٨٩٠ ، جغرافیۂ طبیعی ، ١ : ٢٠٨). ہر جہاز کے لیے بہت سے دود دانوں اور گھومنے والی برج توپوں کی ضرورت ہوتی تھی. (١٩٣٣ ، آدمی اور مشین ، ١٢٩). [دود + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ دِل کس اضا (ـــــ کس د) امذ.
رک : دودِ آہ.

رفعت جز اپنے عجز کو حاصل یہاں نہیں
اپنا ہی دودِ دل ہے کچھ اور آسماں نہیں

(١٨٧٩ ، دیوان عیش (آغا جان) ، ١٣٣).

جلال اوٹھ کر ہوا ہے دودِ دل جمع
فلک ہے اور اپنی سرزمیں کا

(١٩٠٣ ، نظم نگارین ، ٣٦). [دود + دل (رک)].

ـــــ راہ امذ.
دھواں باہر جانے کا راستہ ، روشندان کی چمنی. ہر آتش دان کے لیے ایک علیحدہ دود راہ چاہیے. (١٩١٧ ، رسالۂ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ٢١٠). [دود + راہ (رک)].

ـــــ کَش (ـــــ فت ک). (الف) امذ.
دُھواں خارج کرنے کا سوراخ ، چمنی. مکان کے اندر جب تک کہ دود کش ہوا کے خارج ہونے کے لیے نہ ہو آگ روشن نہ کیجائے. (١٨٩٠ ، مبادئ علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ٢٠٩). چُٹکی بھر دھواں اندر گیا تھا ، چھت کے غبار میں لپٹا مٹھوں کے دود کش میں سے گزر کر واپس آ جاتا ہے. (١٩٨٣ ، دوسرا کنارا ، ٢٨٠). (ب) صف. دھوئیں یا بھاپ سے چلنے والا.

جہاز دود کش جلدی منگا کر
مع لونڈی کیا اسوار اوسپر

(١٨٦١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٣ : ٢٣٩). [دو + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا ، نکالنا].

دُود (٢) (و مع) امذ.
رک : دودھ. عقل میں کاکوت ، جوں ریشم میں سوت ، جوں دود میں چھاچ ، جوں ناچ میں کاچ. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٩١).

ہیں دود کے بالکے جو سارے
سو جھوٹے گیان کے کنوارے

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٥٠). میری چھاتی میں دود بھر آیا. (١٨٠٠ ، قصۂ گل و ہرمز ، ٣٠١). جوان شخص کو جو اوسط درجہ کی محنت کرتا ہے روزانہ سات پاینٹ دود پینا ضرور ہے. (١٨٩١ ، مبادئ علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ١٠٧٥). [دودھ (رک) کی تخفیف].

ـــــ حلال کَرْنا محاورہ.
دودھ بخشنا.

دود حلال اب بجہ توں کر
دستگیر ہوے روزِ حشر

(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٥٠).

جو توں نہ کبھی منج کن اپنا ہو حال
تجے دود ہرگز نکر سوں حلال

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٧٨).

ـــــ سکھانا محاورہ.
دودھ کا ختم ہو جانا. بچہ پیدا ہوا ، اس کا نام فریدون رکھا نحوست کی کرسی نے دود سکھا دیا. (١٨٨٧ ، سخندان فارس ، ١٠٥).

ـــــ کا جَلیا چاچھ پُھونک پیتا ہے کہاوت (قدیم).
رک : دودھ کا جَلا الخ. دل دوجینا ، دود کا جلیا چاچھ پھونک پیتا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٥٥).

ـــــ کا دَدھا چھاچھا پیوے پُھوک کہاوت (قدیم).
رک : دودھ کا جلا چھاچھ الخ.

بڑے ساچ کہہ کر گئے بول اچوک
ددھا دود کا چھاچھا پیوے پھوک

(١٤٣٥ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ٩٥).

ـــــ کا دُود پانی کا پانی کہاوت.
رک : دودھ کا دودھ پانی کا پانی. جسوقت یہ پھوٹ گئی کہانی دود کا دود پانی کا پانی الگ الگ نظر آئے گا. (١٩٠١ ، راقم ، عقد ثریا ، ٧).

ـــــ مان امذ.
١. خاندان ، قبیلہ ، کُنبہ.

دیا ہوں تجے دود ماں کوں ترے
زن اور جتنے تھے خان و ماں کوں ترے

(١٦٤٩ ، خاور نامہ ، ٨٢٣). شرف دود مانِ تیمور ، ابوالمظفر والمنصور. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٣٥). مخدوم زادہ ، عالی شان ، مقدس دود مان ، حضرت شاہ عالم ، امن و امان و عز و شان و علم و عمر سے برخوردار ہیں. (١٨٦٠ ، خطوط غالب ، ٥١). اس دود مان کا آخری چشم و چراغ ہوں ، یہاں سے جا رہا ہوں. (١٩٧٥ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ١٨٥). ٢. (مجازاً) خوشبو ، اثر ، مہک.

بسکہ ہے مثلِ سمندر سا کنِ آتش کدہ
یہ دلِ افروختہ ہے دود مانِ سوختہ

(١٧٧٢ ، فغان ، انتخابِ دیوان ، ١٢٧).

خان والا محمدِ لطف و کرم عاشق حسین
صورتِ تصویر والا دودماں ہو جائیگا

(١٩٣٠ ، مجموعۂ اشعار ، سید حامد علی ، ١٢). [دُود + س : مان ، لاحقۂ صفت].

دُود (٣) (و مع) امذ.
کیڑا ، کرم ؛ انگ : Worm ، جو جکنے دودے کی شکل اختیار کر

لیتے ہیں اور اوکی نیٹ کہلاتے ہیں وہ ... بعض انبان کہلاتے ہیں. (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات (چشتی) ، ۳۵). [ع].

ـــُـ الخیط (ـــِضم د ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
انسان کے پیٹ میں پیدا ہونے والا ایک کیڑا جو تاگے کی طرح ہوتا ہے.
دوسری قسم میں ہے دود الخیط اور اسے راؤنڈ ورم کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۴۴). [دود + رک : ال (۱) + خیط (رک)].

ـــُـ القرمز (ـــِضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ق ، سک ر ، کس م) امذ.
سرخ رنگ کا کیڑا ، بیر بہوٹی. کھٹمل اور دود القرمز جن سے قرمزی رنگ بنایا جاتا ہے اسی صنف میں شامل ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۰۲). [دُود + رک : ال (۱) + قرمز (رک)].

ـــُـ القز (ـــِضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ق) امذ.
ریشم کا کیڑا. دود القز یعنی ریشم کا کیڑا یہ چھوٹا کیڑا ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۳). [دود + رک : ال (۱) + قز (رک)].

دُودا (و مع) امذ.
رک : دودھ.

اگر لطیف اچھو یا کثیف یک نوری
ہو یک دوے کی اُپج کر دھنواں ذکر دودا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۰۹). [دود (۲) + (زائد)].

دُودان (و مع) امذ (قدیم).
رک : دودھ.

گرو گھر میں گرہ کیاں کئے اوتر نے دودان سوں بھرائی
چاند سورج کے بانے آئے گھر میں بھرائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۳). [مقامی].

دُودہک (و مع ، فت د ، ہ) امث.
ڈانٹ ڈپٹ ، دوت دہک. ، کیوں آغا حضرت دودہک کیسی ہے ، . (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۹۹). [مقامی].

دُودَک (و مع ، فت د) امذ.
دودھیا گھاس کی ایک ادنیٰ قسم جو چارے کے لیے استعمال ہوتی ہے اسکی پتی چھوٹی ہوتی ہے. غریب لوگ تو زیادہ تر کاسنی ، لیلی ـ ریواڑی ... دودک ـ نانذلہ اور اٹ سٹ وغیرہ جڑی بوٹیاں کھیتوں سے اکٹھی کر کے اپنے جانوروں کو کھلاتے ہیں. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۵۰). [دُود (۲) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

دُودوں نہائے پُوتوں پھلے فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) بہت خوشحالی میں بسر ہو.

جز اس کے تو فقیر کے پاس کچھ نہیں
دودوں نہائے پُوتوں پھلے ہے یہی دعا

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۷۷).

دُودَہ (۱) (و مع ، فت د) امذ.
۱. دُھنواں.

خط لکھوں گا یارِ سیم اندام کو میں اے قلم
روشنائی میں ہو دودہ روغنِ اکسیر کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۳). **۲. سیاہی.**

سودا گری ہے دودۂ گیسوئے یار کی
اب کوچوں کے مول ہے نالہ غزال کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱). [دود ـ دھنواں + ہ ، لاحقۂ نسبت].

دُودَہ (۲) (و مع ، فت د) امذ.
خاندان ، نسل. اسی دودۂ والا تبار سے اس علم نے یک جہتی بہم پہنچائی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۸۶).

ایمان نے آکے شعلۂ غیرت کو دی ہوا
روشن چراغ دودۂ عثمان کر دیا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۵۹). مرزا غالب اپنا رشتۂ ادبی دودۂ جم سے جوڑتے تھے. (۱۹۵۳ ، احوالِ غالب ، ۲۰۲). [ف].

دُودَہ (۳) (و مع ، فت د) امذ.
جسم کے اندر رہنے والا ایک باریک کیڑا ، رک : دُود (۳). آبی پسو اپنے جسم کے اندر ایک گول دودے کو پالتا ہے جس سے نارو یا ناسور پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۳۱). اووکائنیٹ کے درمیانی حصہ میں مرکزہ ہوتا ہے اور اسکی شکل دودہ نما ہوتی ہے. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۳۳). [ف].

دُودَہ (۴) (و مع ، فت د) امذ.
دودا ، دودھ. اے بھائی بھش سر جیکوئی دودہ پیوے گا سو تماری پیروی کرے گا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۵). [دودا (رک) کا متبادل املا].

دُودی (و مع) صف.
(طب) نبض کی ایک چال جو کیڑے کے رینگنے سے مشابہ ہوتی ہے. اس قسم کی نبض حرکت اور ملائمت میں نبض موجی کے مماثل ہوتی ہے. لیکن یہ اس سے زیادہ صغیر (چھوٹی) ہوتی ہے. ایسی نبض ضعفِ قوت پر دلالت کرتی ہے.

اوڑھی ہے چیونٹیوں نے یہ کملی
نالہ ہو نبض دودی اور جلی

(۱۷۷۶ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویات حسن ، ۱۶۴)). نبض دودی کہ حرکت اس کی مانند حرکت کرم کے ہوتی ہے یعنی جس طرح کیڑا چلتا ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۰). کھٹی میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں اور تار نفس ہل کر رہا ہے اور نبض کا ڈورا دودی ہو گیا ہے. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۶).

خدا کی شان بیمارِ محبت کے معالج ہیں
سمجھ سکتے نہیں جو نبض بھی چلتی ہے یا دودی

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۵۶) [دود (۳) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دُودیا (و مع ، کس د) صف.

۱. (اُ) **دودھ کی جیسی رنگت کا ، سفید ، دودھیا.** اسکے یہ نفوس اجزا آنکھ کو الگ الگ دکھائی نہ دینگے مگر پانی کا رنگ بلکہ دودیا ہو جائیگا. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۷۷). سنگ سرخ میں دودیا سنگ رخام اور سنگ مرمر کا کام بنا ہوا ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۸۸). (اُاُ) **کبوتروں اور مرغ بازوں میں مرغوں کی ایک عمدہ نسل کا نام جو ان کی عمدہ رنگوں کی وجہ سے مشہور ہیں.** رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... دودیا پیازی یاہو وغیرہ. (۱۸۷۷ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). بشوی نے ہزاروں ہی سرخ پال ڈالے اور کیا کیا نہیں پالے. اتار ... دودیا ... مگر مشہور ہر بھر کے الف ہی ہو آگئے ، یعنی ... اصیل. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۲۷). [دود (۲) + یا ، لاحقۂ صفت].

--- پتّھر (--- فت پ ، شد ته بفت) امذ.

ایک قسم کا سفید پتھر جو تعمیرات وغیرہ میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے ، سفید سنگ مر مر. مکسیکو کی اصلی دولت اس کی معادن میں بھری پڑی ہے یعنی چاندی ، سونا ، تانبا ... اور دودھیا پتھر یہاں بافراط پائے جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۰). [دودیا + پتھر (رک)].

دُودی جہاز (و مع ، فت ج) امذ.

دخانی جہاز ، دھوئیں یا بھاپ سے چلنے والا. تختہ تو اودھر نہ آیا مگر ایک سوداگر کا دودی جہاز آیا. (۱۸۹۹ ، جادۂ تسخیر ، ۳۲). ایک بڑے مستند عالم نے یہ بیان کیا تھا کہ دودی جہاز بحر ظلمات کو نہیں ڈکر سکتا. (۱۸۸۸ ، رسالہ معجزات انسان بقاعدۂ طاقت مقناطیسی ، ۹۱). [دودی + جہاز (رک)].

دُودِیہ (۱) (و مع ، کس د ، فت ی) صف.

رک : دودیا ، دودھ جیسا سفید ، بالکل سفید. دودیہ ... گھوڑا نابارک ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۳۷). سردی آتے ہی اس کے رنگ میں تغیر ہونے لگتا ہے اور جسم پر سفید دودیہ بال نکل آتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۳۳۸). [دود (۲) + یہ ، لاحقۂ صفت].

دُودِیَہ (۲) (و مع ، کس د ، فت ی) صف.

(سائنس) رک : دود (۳). دودیہ (در مثبر) یعنی کیڑے مکوڑے حیوانات رخوہ کی اس قسم میں مختلف قسم کے دیدان (ورم) داخل ہیں. انکے جسم حلقے دار ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۰۱). [دود (۳) + یہ ، لاحقۂ صفت].

دُودِیَہ (۳) (و مع ، کس د ، فت ی) صف.

ہلکی ، سست ، مرغولے دار غذائی نالی میں غذا کی حرکت اس کی دیوار کی عضلاتی پرت کے سکڑنے سے عمل میں آتی ہے اس کے طول میں موجیں دوڑتی ہیں اس عمل کو حرکت دودیہ کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ابتدائی حیوانیات ، محمد سعیدالدین ، ۶۲). [دود (۱) + یہ ، لاحقۂ صفت].

دُودْھ (و مع ، سک د ھ) امذ.

۱. **بچہ جننے والی مادہ (حیوان یا انسان) کے جسم کا سفید رنگ کا سیال مادہ جو بچے کی خوراک کے لیے ایک خاص مدت تک چھاتی یا تھن میں پیدا ہوتا رہتا ہے ، شیر ، لبن.** دودھ ، پانی ، شہد ، شراب ... رسول اللہؐ کے نزدیک بھیجے اور کہے : اے محمدؐ تمہیں بھوے ہور تماری اُمّت کوں بھی پلاؤ. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳). دودھ فی من ایک سو پچیس دام. (۱۵۹۳ ، آئین اکبری ، ۱ : ۱۲۶).

رنگ دودھ ہو سینے بڑے
پیدا ہوئے تو دودھ ہون پڑے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۹).

اصغر کہاں اب توں چلا مجھ سی دوکھیا کا دل جلا
سب دودھ تیرا یہ چلا کنہہ سی پلاؤں اب کیسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۰). ساگ پات ، روغن ، دال ، دودھ ... سب کھاتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۵۸). بازاری دودھ یا اوپر کا دودھ کسی حالت میں بھی ماں کے دودھ کے برابر نہیں ہو سکتا. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۱۸). ۲. **عورت کی چھاتی ، پستان.**

جب رو اُٹھی تھا نیند میں ، دیتی تھی مونہہ میں دودھ کون
اب دودھ کس کے تئیں دیوں کروٹ پھراؤں اب کیسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۰). اے اللہ! میری بچی کو جلا دے ، پرسوں کیسی پلک رہی تھی مگر منہ میں دودھ لیتے ہی چنگی ہو گئی. (۱۹۰۷ ، طوفان حیات ، ۳۲). ۳. (اُ) **کسی اناج وغیرہ سے تیار کیا ہوا سفید محلول ، بنولے کا ست.** نئی روئی کے صاف بنولے لے کر بھگو دو ... جو دودھ نچوڑنے سے نکلے اسے ایک برتن میں جمع کر لو. (۱۹۰۹ ، نعمت خانہ ، ۲۳۹). سات سہاگنوں نے آٹے کا دودھ پان سے زچہ کے سر پر ڈالا. (۱۹۶۷ ، اردونامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۱۱۱). (اُاُ) **کچے ناریل کا پانی.** ناریل کے بھوک میں پانی ڈال کر ... تا کہ جو دودھ بھوک میں رہ گیا ہو وہ بھی نکل آئے. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۲۱). ۴. **درخت یا پودوں کا عرق ، اصلی ست.** یہ نلیات لمبے نالی نما شاخدار ہوتے ہیں ... ان میں دودھیا رنگ کا عرق ملتا ہے. جس کو دودھ کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۱۹۷). ۵. **(مجازاً) روشنی ، اُجالا.**

نجھل چندنا سب میں پڑتا اتھا
سو جیوں دودھ کیرا وو دریا اتھا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۳). [پ : دُدْھ ؛ س : دُگدھ **दुग्ध**].

--- اُترنا / اُوترنا عاور.

چھاتیوں میں دودھ بھر آنا ، دودھ کا گائے یا بھینس وغیرہ کے تھنوں میں آجانا. فرط محبت سے دودھ اوتر آیا گود میں لے کے خوب پلایا. (۱۸۳۹ ، سرور سلطانی ، ۲۳۷). جب تک وہ تھن میں دو منہ نہ مارے دودھ نہیں اُترتا. (۱۸۹۳ ، اردو کی پہلی کتاب ، ۲ : ۱۵). تھن میں ہاتھ لگایا ، فوراً اس کے تھنوں میں دودھ اتر آیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۶). اگر آپ نے ہدایات پر پوری یکسوئی سے عمل کیا ، تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی چھاتیوں

میں بچے کی ضرورت کے مطابق دودھ نہ اُترے۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۷).

---اُبھالنا ف م.

گرم دودھ کو دھار باندھ کر کڑھاؤ میں گرانا اور ٹھنڈا کرنا، پکتے ہوئے گرم دودھ کو اُبھال کر ٹھنڈا کرنا تا کہ پینے کے قابل ہو جائے (فرہنگ آصفیہ).

---اَدھاری (---فت ا) صف.

(ہندو) وہ شخص جس نے ان تیاگ کر (غلہ چھوڑ کر) اپنا گزارہ دودھ پر ٹھہرا لیا ہو (فرہنگ آصفیہ). [دودھ + ادھار (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---اُگلنا ف م.

بچے کا دودھ ڈالنا ، دودھ کی قے کرنا ، بدہضمی کے سبب دودھ کا معدہ سے باہر آجانا.

ہوں دہن غنچہ سے ، قطرۂ شبنم گِرے
دودھ اُگلنے لگے جیسے کوئی شیر خوار
(۱۸۷۳ ، ہادی لکھنوی (فرہنگ آصفیہ)).

دہن سے غنچے کے گرتا ہے قطرۂ شبنم
کہ جیسے دودھ اُگلتا ہے شیر خوار پسر
(۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۶۸).

---اُلٹنا ف م.

رک : **دودھ اُگلنا**. اگر جلدی جلدی پئے گا تو ... غیر ہضم شدہ زیادہ دودھ الٹ دے گا. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۲۱).

---اور پانی الگ کرنا محاورہ.

رک : **دودھ کا دودھ پانی کا پانی**. مگر زمانہ سچ اور جھوٹ کو اور دودھ اور پانی کو الگ کیے بغیر نہ رہے گا. (۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۶).

---اور چھاچھ دونوں سفید ہوتے ہیں کہاوت.

ظاہری حالت پر نہ جانا چاہیے ، عقل سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---بافت (---سک ف) امذ.

سفید بناوٹ کے. دودھ بافت یہ خلیات لمبے نال نما شاخدار ہوتے ہیں، ان کی دیواریں پتلی اور سیلولوز کی بنی ہوتی ہیں. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۱۶۷). [دودھ + ف : بافت ؛ بافتن - بُننا].

---بچا کر م ف ؛ فقرہ.

(عو) دودھ کا رشتہ بچا کر ؛ دیکھ بھال کر. دودھ بچا کر شادی کردو. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۷۸۴).

---بخشنا محاورہ.

دودھ پلانے کا حق معاف کرنا یا دودھ پلانے والی کا اپنی خدمت رضاعت معاف کرنا. حضرت والدہ کی بندگی میں آکر سر قدموں پر رکھا ... غلام کے تئیں رخصت فرمائیے اور دودھ غلام کے تئیں بخشیے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۸۳). امیدوار اس بات کا ہوں کہ مجھے رخصت کرو دودھ بخشو ، قصور معاف کرو. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۹۷).

بیٹا ذرا بھی خون میں آیا اگر جمود
کہتی ہوں صاف صاف کہ بخشونگی میں نہ دود
(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۱۰۸).

ماں جس پوت کو دودھ نہ بخشے اس کے بخت نمانے
قلعے اس پر سہل سہی پر مشکل گور ٹھکانے
(۱۹۷۷ ، من کے تار (ترجمہ) ، ۱۳۸).

---بخشوانا محاورہ.

دودھ بخشنا کا متعدی ، والدہ یا دودھ پلانی سے دودھ پلانے کا حق معاف کروانا.

بانو پکاری تاب ہمیں کہنے کی نہیں
یہ دودھ بخشواتے ہیں وہ بخشتی نہیں
(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۲۷۳).

---بڑھانا محاورہ.

بچے کا دودھ چھڑانا.

وہ گُل جبکہ چوتھے برس میں لگا
بڑھایا گیا دودھ اس ماہ کا
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۷). جب لڑکے کا دودھ بڑھایا ایک روز بی بی سے کہا کہ یہاں کب تلک رہیں گے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹). جس وقت سے جناب رسول خدا کا دودھ بڑھایا گیا تو اس وقت سے پروردگار عالم نے ... جبرئیل علیہ السلام کو آپ کا ہم نشیں اور جلیس بنا دیا. (۱۹۱۵ ، نیرنگ فصاحت ، ۳۶۸).

---بڑھائی (---فت ب) امث.

بچوں کے دودھ چھڑانے کی رسم جو ایک تقریب کے طور پر منعقد کی جاتی ہے. اسی سال اماں جان نے دودھ بڑھائی کی (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۲۲). عقیقہ ، کھیر چٹائی ، دودھ بڑھائی ، بسم اللہ ... یہ سب بچانے خود شادی کی تقریبیں ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۹۶). رسومات میں زیادہ تر شادی بیاہ کی رسمیں ، بسم اللہ کی رسم ، سالگرہ کی رسم ... دودھ بڑھائی ... کی شامل ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۵). [دودھ + بڑھائی (بڑھانا (رک) کا اسم کیفیت)].

---بڑھنا محاورہ.

بچے کا دودھ چھُٹنا. افسوس ہے اے عبداللہ اور علی اصغر شیر خوار کہ ابھی دودھ تمہارا بڑھنے نہ پایا تھا کہ تم تیر ستم کھا کر راہی جنت ہوئے. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۳۲۸). یہاں تک اس کا دودھ بڑھا اس کی بھی بڑی خوشی ہوئی. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۲۹).

---بلونا ف م.

مقررہ طریقے پر دودھ متھ کر مکھن نکالنا. اپنے نئے مہمان کے

چاؤ چوچلے میں لگی ہوئی تھی ، دودھ بھی نہ بلویا تھا۔ (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۳۹)۔ دودھ کو بلو کر کریم مکھن اور چھاچھ علیحدہ علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جولائی ، ۳)۔

بِلونی (--- کس ب ، و مع) امث۔
مدھانی ، شیشے کی بڑی برنی یا ہانڈی جس میں دہی ڈال کر اس کو رِی یا مشین کے ذریعہ مکھن نکالتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح دودھ بلونی میں دودھ بلوتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جولائی ، ۳)۔ [دودھ + بلونی (رک)]۔

--- بَنْنا محاورہ۔
بچے کی پیدائش کے بعد چھاتیوں میں دودھ پیدا ہونا۔ اگر تیسرے دن تک دودھ بننا شروع نہ ہوا ہو تو شہد میں ابلا ہوا پانی ملا کر اسے ہلکا کر لیں ... اور وہ بچے کو چوسائیں۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۲۰)۔

--- بَہَن امث۔
وہ لڑکی جس کی ماں کا دودھ پیا ہو ، رضاعی بہن۔ عبداللہ اور انیسہ اور خزیمہ عرف شیماں دودھ بھائی اور دودھ بہن ہیں۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۶۶۹)۔ صاحب آپ نے یہ خوبصورت ہار جن پھولوں سے بنایا ہے وہ میری دودھ بہن مالتی کو بہت بھاتے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۳۷)۔

--- بیچنا محاورہ۔
دودھ فروخت کرنا ؛ دایہ بن کر اُجرت پر کسی کے بچے کو دودھ پلانا (پلیٹس)۔

--- بھاتی امذ۔
ایک رسم جس میں دولھا اور دلہن ایک برتن میں دودھ چاول اور شکر ملا کر پیتے ہیں ، دودھ چاول (جامع اللغات)۔ [دودھ + بھات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- بھاتی مُنّا کھائے چھی چھی کو کو کھائے کہاوت۔
یہ الفاظ بچوں کے منہ دھلاتے وقت ادا کیے جاتے ہیں۔ دہی بچوں کا کھیل کہ "دودھ بھاتی مُنّا کھائے ، چھی چھی کو کو کھائے"۔ (۱۸۸۷ ، مقالات آزاد ، ۲۰۶)۔

--- بھائی امذ۔
ایک ہی عورت کا دودھ پینے والے بچے جن کی مائیں مختلف ہوں ، رضاعی بھائی۔ ایک دن میں اپنے دودھ بھائیوں کے ساتھ مویشی چرا رہا تھا کہ دفعۃً دو آدمی ... میرے پاس آئے۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۶۲۳)۔ ہندی لفظوں کا ملاپ ہندی لفظوں کے ساتھ ... دودھ بھائی۔ (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۲)۔ [دودھ + بھائی (رک)]۔

--- بھر آنا محاورہ۔
(ماں کی) محبت کا جوش پر آنا؛ ماں کی ممتا کے سبب چھاتیوں میں دودھ اُترنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات ؛ نوراللغات)۔

--- بھَرنا محاورہ۔
(نباتیات) پودوں میں دودھیا رنگ کا عرق پیدا ہوجانا۔ دودھ بھرنے کی حالت میں اور اس کے بعد کی بڑھوتری کے دوران ان میں ایک قسم کا کڑوا مادہ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے جانور ان اقسام کو کم نقصان پہنچاتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۳۳)۔

--- پڑنا محاورہ۔
۱. **(گیہوں ، جوار وغیرہ کی) بالیوں میں رس پیدا ہونا۔** بالوں میں اناج پڑنے کے وقت جس کو کاشتکار دودھ پڑنا کہتے ہیں سردی کا نہ ہونا کاشتکاروں کی امیدوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۳)۔ ۲. **چیچک کے دانوں میں پیپ پڑنا ، رس پڑ جانا** (ماخوذ : جامع اللغات)۔

--- پلانا ف م۔
ماں یا کسی دوسری عورت کا بچے کے منھ میں چھاتی دے کر دودھ پلانا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چند روز آپ کی والدہ نے پھر ثویبہ نے دودھ پلایا۔ (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۳)۔ ہندوستان میں بچوں کو زمانۂ دراز تک دودھ پلانے کا طریقہ عام تھا۔ (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰)۔ دودھ پلاؤ اسے چُپ کراؤ اسے۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، اُلٹی قبر ، ۱۱۸)۔

--- پلائی امث۔
۱. **دایہ ، رضاعی ماں۔** اپنی دودھ پلائی کے فساد آتشک کی وجہ سے ... امراض خون میں مبتلا تھی۔ (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۳۹)۔ اور دونوں بچے کھلائیوں اور دودھ پلائیوں کے سپرد کر دیے گئے۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۳)۔ ۲. **وہ اجرت جو دودھ پلانے کے عوض کسی دوسری عورت کو دی جائے یا شوہر بیوی میں علیحدگی ہونے کے سبب شوہر ایام رضاعت میں بیوی کو ادا کرے۔** دودھ پلائی کے حق کی پوری حفاظت کر دی۔ (۱۸۹۵ ، قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۳)۔ اگر وہ (بچوں کو) تمہارے لئے دودھ پلائیں تو ان کو ان کی دودھ پلائی دو۔ (۱۹۳۸ ، احکام نسواں ، ۵۷)۔ ۳. **(ہندو) وہ نقدی جو ساچق کے روز دلہن کے رشتہ دار دولھا کو دیتے ہیں ؛ وہ نقدی جو دولھا گھوڑ چڑھی کے وقت اپنی ماں کو دودھ پلانے کے عوض میں دیتا ہے** (فرہنگ آصفیہ)۔ [دودھ + پلائی (۱)]۔

--- پلائی ماں امث۔
حقیقی ماں کے بجائے بچے کو کوئی اور دودھ پلانے والی عورت ، رضاعی ماں۔ پس حضرت حلیمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دودھ پلائی ماں ... ہیں۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۶۶۹)۔ [دودھ + پلائی (رک) + ماں (رک)]۔

--- پُوت (--- و مع) امذ۔
دھن دولت ، مال اولاد ، بیٹا۔

دودھ پُوت سوں برکت دیوے
سکھی رہے جو مرشد سیوے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۴۳)۔ سب کارج سدھ ہوں ، آنند رہیں ، دکھ

وِلدر دور ہوں دودھ پُوت کی گھڑیاں ہوں. (١٩١٠ ، راحت زمانی ، ٣٠)
[دودھ + پُوت (رک)] .

---پُوت قِسْمَت سے کہاوت.
اولاد اور دولت دونوں کسی بڑے خوش نصیب کے پاس ہوتے ہیں (جامع اللغات).

---پُوت والا / والی امث.
آل اولاد اور دھن دولت والا / والی ، صاحبِ نصیب (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پِیتا / پِیتی (---ی مع) امذ ؛ امث.
١. شیر خوار. ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بُھول جائے گی. (١٩٢١ ، امام احمد رضا بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ٥٣٢). ٢. (مجازاً) کم عمر ، عہدِ طفلی کا. باپ نے اسے دودھ پیتا چھوڑ کر دنیا سے رحلت کی. (١٨٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ٢١٣). ٣. (مجازاً) نادان ، ناسمجھ. آپ ننھے نادان ہیں دودھ پیتے ہیں. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ١٥٨). بچّہ تھی تو کیا ایسی دودھ پیتی نہ تھی جو یہ باتیں یاد نہ ہوں. (١٨٩٥ ، حیاتِ صالحہ ، ١١٨). [دودھ + پیتا / پیتی (رک)].

---پِیتا بَچّہ (---ی مع ، فت ب ، شد چ بفت) امذ.
شیر خوار بچّہ ، نوزائیدہ ، دو سال سے کم عُمر کا. صاحبزادے تم کچھ دودھ پیتے بچّے نہیں ہو. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٣٠). دودھ پیتے بچّے ماؤں سے بچھڑ چکے تھے. (١٩١٢ ، شہیدِ مغرب ، ٣٠). چھوٹا دودھ پیتا بچّہ اعظم خان کی حویلی میں ہے. (١٩٨٣ ، نایاب ہیں ہم ، ٥٨). [دودھ + پیتا (رک) + بچّہ (رک)].

---پِیتی جان صف.
(مجازاً) شیر خوار ، دودھ پیتا ہوا بچّہ. تم کو تو کیا خاک یاد ہو گا دودھ پیتی جان تھے. (١٩٠١ ، زلفی ، ٣٦). [دُودھ + پیتی (رک) + جان (رک)].

---پِیتے رُوپئے امذ.
(مجازاً) اصل سرمایہ یا اصل زر مع سُود ؛ رقم (جو قابلِ حصول ہو). لالہ جی گھبراؤ نہیں تمہارے دودھ پیتے روپے ہیں. (١٨٨٦ ، مخزن المحاورات ، ٣٧٣). تم اپنے نو سو روپے دودھ پیتے مجھ سے لینا. (١٩١٠ ، راحت زمانی ، ٦٣). [دودھ + پیتے (رک) + روپے (رک)].

---پیڑا (---ی مج) امذ.
(مجازاً) اچھا ، عمدہ ، خاصے کا.

> سخن خوب کہتا ہے میرا سجن
> سبی دودھ پیڑے ہیں اس کے بچن

(١٧١٣ ، فائز دہلوی ، د ، ٢١٠). [دودھ + پیڑا (رک)].

---پِینا ف م.
(شیر خوار بچّے کا) ماں یا دایہ وغیرہ کی چھاتی سے دودھ پینا.

> جنم ہی لیا تھا تو جیتی نہ میں
> جو یہ جانتی دودھ پیتی نہ میں

(١٩١٠ ، قاسم اور زہرہ ، ١٠). جب بچّہ دودھ پی رہا ہو تو ماں کو سونا نہیں چاہیے. (١٩٧٠ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ٢١٣).

---پِینے کی رَقَم امث.
وہ رقم جو مانجے / مانجھے کی تقریب کے موقع پر دلھن والوں کی طرف سے دولھا کو دی جاتی ہے (جامع اللغات ؛ نور اللغات).

---پھاڑْنا ف م.
دودھ کے اجزا جُدا کرنا ، کسی دوا کے ذریعہ سے دودھ کا پانی الگ کر دینا. دودھ کا پھاڑا ہوا پانی. (١٩٣٢ ، حسیاتِ اجامیہ ، ٩٣).

---پَھٹْنا ف ل.
(خرابی کے سبب) دودھ کا پانی اور اس کی دُہنِیَت کا علیحدہ ہو جانا ، دودھ کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا (نور اللغات).

---پُھٹْنا ف ل (قدیم).
دودھ پُھوٹ پُھوٹ کر نکلنا.

> پُھٹو دود مرا ترے بالے بال
> سزا دیوے اس کا تجھے ذوالجلال

(١٦٣٥ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ١ : ١١٣)).

---توڑْنا محاورہ.
گرم دودھ کو اُلٹ پلٹ کرنا ، رک : دودھ اُچھالنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---جاتا رَہْنا ف ل.
دودھ خشک ہو جانا ، بیماری کے سبب چھاتی میں دودھ اُترنا موقوف ہو جانا.

> لگ گئی کس کی نظر پتھر پڑیں میں کیا کہوں
> دودھ ہے جاتا رہا چھاتی میں کنکر ہو گیا

(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ٣٢٦).

---جَلْنا محاورہ.
١. دودھ کا (ماں کی چھاتی میں) خشک ہو جانا (جامع اللغات). ٢. جاری ہونا ، کام آنا.

> پُوت ایسا چراغ ہے جس میں
> چاند سی ماں کا دودھ جلتا ہے

(١٩٨٠ ، شہر سدا رنگ ، ٦٧).

---چُرانا محاورہ.
گائے بھینس کا دودھ اُوپر کو کھینچ لینا تا کہ دوہتے وقت نہ نکلے (جامع اللغات).

---چَڑھانا محاورہ.
رک : دودھ چرانا ؛ کسی دیوتا پر نذر کے طور پر دودھ کی دھار چڑھانا یا ڈالنا (فرہنگ آصفیہ).

---چڑھنا محاورہ.
۱. پستانِ مادر میں دودھ کی کثرت سے بخار ہونا. پستانوں کے اندر زیادہ مقدار میں دودھ جمع ہو جانے سے بھی ہلکا سا بخار آنے لگتا ہے جسے عام الفاظ میں «دودھ چڑھنا» کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۱۳). ۲. **دودھ خشک ہونا ، دودھ جذب ہو جانا.** جب زیادتی کی حالت ایک دفعہ قائم ہو جائے یعنی دودھ چڑھ آئے تو پھر اس کے دباؤ سے دودھ کی نالیاں گھٹ جاتی ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۱۳).

---چُوسْنا محاورہ.
دودھ پینا. کہ بچہ ... دودھ چُوسنے کے لیے بار بار اسے منہ میں ڈالتا ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۱۴).

---چُھٹانا محاورہ.
رک : دودھ بڑھانا. دو برس بعد آپ کا دودھ چُھٹایا گیا. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۶۶۹).

---چُھٹاوْنا (---ضم چھ ، سک و) ف م (قدیم).
رک : دودھ چھڑانا ؛ دودھ بڑھانا. دودھ چُھٹاوتا. (۱۷۵۱ ، نوادر الالفاظ ، ۲۳۳). [دودھ + چھٹاونا (چھٹانا (رک) کا قدیم املا)].

---چُھٹائی (---ضم چھ) امث.
رک : دودھ بڑھائی. دودھ چُھٹائی ، کھیر چٹائی ، سالگرہ اور کیا کیا یہ سب داخلِ اسراف ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۰۸). [دودھ + چُھٹائی (رک)].

---چُھٹْنا محاورہ.
رک : دودھ بڑھنا.

کہ پہلے چُھٹا دودھ اور بعد ازیں
ہوا خیر خوبی سے مکتب نشیں

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۶).

قربان نبی احمدِ مختار کی جانی
جب دودھ چُھٹا نعمتِ فردوس بھی کھانی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲). خدا خدا کر کے تو یہ دن آیا کہ بچے کا دودھ چُھٹا. (۱۹۳۶ ، گردابِ حیات ، ۳۲).

---چُھٹی (---ضم چھ) امث.
وہ چھوٹی شیر خوار بچی جس کا دودھ چُھڑایا گیا ہو. میری حالت دیکھو، میری دودھ چُھٹی تنویر جس کی تصویر میری آنکھوں کے سامنے ہے میرا پیارا ناصر ... سب مجھ سے جُدا ہو گئے. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۱۹). [دودھ + چُھٹی (چھٹنا (رک) کا ماضی].

---چُھڑانا محاورہ ؛ = چھوڑانا.
رک : دودھ بڑھانا.

جب دو برس کا توں ہوتا تب میں چھوڑاتی دودھ کوں
توں تو ابھی سے چل بسا دودھا چھوڑاؤں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۲). جب دودھ چُھڑایا گیا تب انھیں چھ ہزار لڑکوں کے ساتھ کھانا مقرر کیا. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۳). اس کا دودھ چُھڑانا تیس مہینہ میں ہے. (۱۹۲۱ ، امام احمد رضا بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۸۰۳). گرمیوں کے موسم میں دودھ نہ چُھڑائیں (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۲۵).

---چُھڑائی / چُھڑانی (---ضم چھ) امث.
(طب) **رضاعت کے دن پورے کر کے بچے کے دودھ چُھڑانے کا عمل.** یہ مرض ایک طرح سے دودھ پلانے سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ دودھ چُھڑائی کئے پر موقوف ہو جاتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۵۱۱). [دودھ + چُھڑائی ، چُھڑانا (رک) کا اسم مصدر].

---چھوٹْنا محاورہ.
رک : دودھ چُھٹنا. حضرت ہاجرہ اور ان کے بیٹے کے بیاباں میں بھیجے جانے سے پیشتر ان کے بعض حضرتِ اسحٰق کا دودھ چُھوٹ چکا تھا. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۱۱۹).

---چھوڑْنا محاورہ.
(بچے کا) دودھ پینا ترک کر دینا. جب ہمارا کوئی بچہ دودھ چھوڑتا ہے تو بڑے بڑے بچار اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۳۶).

---حَلال کَرْنا محاورہ.
دودھ بخش دینا.

عباس کو گر کچھ بھی ہوا میں بھی مروں گی
دودھ اپنا حلال آج نہ اکبر پہ کروں گی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۷۱).

---خُشک ہونا محاورہ.
انسان یا حیوان کی چھاتی کا دودھ ختم ہو جانا، دودھ سُوکھ جانا.

تھا دودھ خشک پیتی تھی بانوئے حزیں
دم توڑتا تھا جُھولے میں اصغر سا نازنیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۴).

---خُشکا کھانا ف س ؛ محاورہ.
دودھ چاول کھانا ؛ خوش ہونا ، ملال دور کرنا ؛ دوستی کرنا. ملال کو دور کرو لو مجھ سے ٹوپٹہ بدل لو دودھ خُشکا بھی کھا لینا. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۱۲۰).

---خَلْیَہ (---کسر خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
(نباتیات) **ایسی نُولیاں یا پودے جن میں سفید رس جمع ہوتا ہے.** دودھ خلیے یہ کافی لمبے اور شاخدار ہوتے ہیں اور پودے کے ساتھ ساتھ بڑھتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۱۹۷). [دودھ + خلیہ (رک)].

---دار صف.
دودھ پلانے کے قابل. میں نے ... دودھ دار دائیاں اور کھلائیاں

اس کے کھلانے کو نوکر رکھیں۔ (۱۸۸۷ء، داستان امیرحمزہ، ۱۱)۔ [دودھ + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---دان/دانی امذ.

۱. شیر دان ، دودھ رکھنے کا برتن۔ دودھ دانی میں دودھ بھرا طشتریوں میں چینی کی پیالیاں ... رکھیں۔ (۱۹۲۳ء، خلیل خان فاختہ، ۱ : ۱۸)۔ باورچی ... دودھ دان ، شکر دان اور ایک چُھری لکڑی کی ٹرے پر لایا۔ (۱۹۴۳ء ، نقش و نقاش ، ۹۱)۔ ۲. (مجازاً) **دودھ کی شیشی جس سے بچے کو دودھ پلایا جاتا ہے۔**

ہے کمرے میں سونٹھ گڑ کا ہر طرف سامان ہے
دودھ دانی بن گئے ساغر خدا کی شان ہے

(۱۹۲۱ء، طوفان نوح، ۳۴۰)۔ [دودھ + دان / دانی ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---دُوہْنا ف س.

گائے بھینس وغیرہ کا دودھ نکالنا اس لڑکی نے دودھ دوہا یہاں تک کہ شاہ دنگ ہو کر دل میں کہنے لگا۔ (۱۸۲۳ء، سیر عشرت، ۱۸)۔ درشن کے لئے حاضر ہوا تو وید صاحب اس وقت اپنی گائے کا دودھ دوہ رہے تھے۔ (۱۹۳۷ء ، سنگ الدرر ، ۱۰۷)۔ ماچھی کے تنور سے پکی پکائی روٹی لے آتا تھا اور بکری کا دودھ دوہ کر اس کے ساتھ کھا لیتا تھا۔ (۱۹۸۵ء، ایمرجنسی، ۵۳)۔

---دیا مینگنیوں بھرا کہاوت.

منت رکھ کر احسان کرنے کے موقع پر بولتے ہیں (جامع اللغات)۔

---دیکھنا محاورہ.

۱. **دودھ کی آزمائش کرنا ؛ بُرے بھلے کی جانچ کرنا** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۲. **ایک قدیم رسم جس میں کوئی خوشی کی اطلاع ملنے پر دودھ تقسیم کیا جاتا تھا۔** بعد از پانچ مہینے کے شادی دودھ دیکھنے کی در پیش آئی۔ (۱۷۹۲ء ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳۴)۔

---دینا ف س ؛ محاورہ.

۱. **دودھ فراہم کرنا۔**

دودھ دیتی ہے پیار کرتی ہے
جان اس پر نثار کرتی ہے

(۱۹۱۱ء، کلیات اسمٰعیل، ۱۲۵)۔ ۲. **ماں کا بچے کو اپنا دودھ پلانا۔**

پلا پیار سے دود تیرا اسے
کہ میں دیونگی دودھ میرا اسے

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۹)۔ ۳. **دودھ والی ہونا ؛ دودھ فروخت کرنا ، دودھ بیچنا ؛ (طنزاً) بیکار رہنا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---دُھلائی (---ضم دھ) امث.

ایک رسم جس میں پہلے بچے کی پیدائش پر زچہ کی چھاتیوں کو آٹے کے دودھ سے جس میں سبز دوب پڑی ہوتی ہے دُھلایا جاتا ہے ، یہ کام زچہ کی نند کرتی ہے رواج کے مطابق اسے اس کا نیگ دیا جاتا ہے۔

نند جو مانگے دودھ دُھلائی
باہر سے میاں للکارے کہ دے دو انہیں دھکا

(۱۳۲۴ء ، امیر خسرو (اردو گیت ، ۱۸۷))۔ بابا آپ نے دودھ دھلائی کی رسم نہ دیکھی نہایت پُر لطف تھی۔ (۱۹۱۹ء ، جوہر قدامت ، ۴۳)۔ نندوں نے ہاں سے دودھ ڈالا اور بچے کو دودھ لگا دیا ، دودھ دھلائی نندوں کو دی گئی۔ (۱۹۶۷ء ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۱۱۰)۔ [دودھ + دھلائی (رک)]۔

---ڈالْنا محاورہ.

دودھ اُگلنا۔

دودھ جو ڈالے تھا وہ کبھو تو مکت سڑے ہوتے تھے پران
نظر گزر کے خطرے سے میں صدقہ دیتی تھی اس آن

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۹۳)۔ ایک روتا ہے دوسرا بلکتا ہے تیسرے کو کھانسی ہے چوتھا دودھ ڈال رہا ہے۔ (۱۹۱۰ء ، راحت زمانی ، ۷۷)۔

---سُوکھ جانا/سُوکھنا محاورہ.

دودھ کم ہو جانا یا باقی نہ رہنا۔ سچ کہتا ہوں کہ اس نادان کی ماں کا دودھ سوکھ گیا ہے مارے پیاس کے کلیجا منہ کو آرہا ہے۔ (۱۸۱۲ء ، گل مغفرت ، ۳۰۲)۔ میں ایک بار بیمار تھی ... میرا دود سوکھا تھا ماں سنگھ بھوکا تھا۔ (۱۹۰۱ء ، راقم، عقد ثریا، ۱۲۰)۔

---سے اُتَرْنا محاورہ.

دودھ دینا بند کر دینا ، کم ہو جانا۔ گائے دودھ سے اُتر گئی۔ (۱۹۷۱ء ، ماہ نو ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۵)۔

---سے دھویا پڑا ہے فقرہ.

بہت صاف شفاف ہے۔ جبہ شفاف دودھ سے دھویا پڑا ہے۔ (۱۸۶۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۹۹)۔

---سے دھویا ہوا فقرہ.

صاف ستھرا ، پاک صاف۔ صاحبزادے آپکے دودھ سے دھوئے ہوئے ... فلاں قبرستان میں صحیح و سلامت موجود ہیں۔ (۱۹۱۵ء ، ذکر الشہادتین ، ۱۶)۔

---سے رَہ جانا محاورہ.

رک : دودھ سے اُترنا۔ اور یہ دودھ سے رہ گئی تو دو کوڑی کو بھی کوئی نہ پوچھے گا۔ (۱۹۳۰ء ، پریوں کی پنڈیا ، ۱)۔

---سے مَکّھی کو (کی طرح) نِکال پھینکْنا / پھینکْنا/ڈالْنا محاورہ.

نِھلا دینا ، بے دخل کر دینا۔ تمکو اس طرح نکال دیا جیسے کوئی دودھ سے مکھی کو نکال پھینک دیتا ہے۔ (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۰)۔

---شِرکَت (---کس ش ، سک ر ، فت کہ) صف (شاذ).

رک : دودھ شریک۔ وہ جو ہماری دودھ شرکت بہن ہے اسی ہی نے

یہ گُل کِھلایا ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۹۳). [دودھ + شرکت (رک)].

---شَرِیک (---فت ش ، ی مع) صف.
وہ اشخاص جنہوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہو ، رضاعی بھائی یا بہن. آپ ہمیشہ ایک ہی طرف کا دودھ پیا کرتے تھے اور دوسری طرف کا دودھ اپنے دودھ شریک بھائی کے واسطے چھوڑ دیا کرتے تھے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۳). دودھ شریک دو بہنیں ایک مرد سے نکاح نہیں کر سکتیں. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۶۲).

دیکھو بات نہیں یہ ٹھیک
وہ ہے میرا دودھ شریک

(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۳۰). [دودھ + شریک (رک)].

---شَرِیکا (---فت ش ، ی مع) امذ (مث : شریکی).
رک : دودھ شریک.

بولی ماں کہنے یہ صدقے دائی
وہ ترا دودھ شریکا بھائی

(۱۸۶۹ ، شہید (غلام امام) ، گلدستۂ شہید ، ۵۱). مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریکی بہنیں اور تمہاری ساسیں (یہ سب) تم پر حرام ہیں. (۱۹۲۸ ، احکام نسواں ، ۱۷). [دودھ + شریک (رک) + ا / ی ، لاحقۂ فاعلی و تانیث].

---ضامِن ہونا محاورہ.
(قبالت) دودھ پلانے کے زمانے میں عورت کو حمل نہ رہنا ، یہ مدت عورت کے مزاج اور طبعی کیفیت کے لحاظ سے کم و بیش ہوتی ہے (اپ و ، ۷ : ۶۵).

---کا اُبال امذ.
(مجازاً) وہ غصّہ جو آ کر فوراً اُتر جائے ؛ کمزور ؛ بے اثر.

مجال ہے کوئی طوفاں کو روک سکتا ہے
یہ جوشِ عشق ہے کچھ دودھ کا اُبال نہیں

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۵). سرکار موم کی ناک ، غصّہ دودھ کا ابال روٹیاں مزے سے چلتی ہیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۱).

---کا باڑا امذ.
(مجازاً) دودھ پیتا بچّہ (پلیٹس).

---کا بھویا امذ.
(مجازاً) دودھ پیتا بچّہ ، شیر خوار بچّہ.

یہ آگ جلتی مری ہے ہے دیکھاؤں اب کیسے
یہ دودھ کا بھویا جو تھا اصغر نشانِ تیر ہوا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۳).

---کا جَلا چھاچھ (بھی) کو پُھونک پُھونک (کر پیتا ہے کہاوت.
جب ایک چیز سے کچھ ضرر پہنچ جاتا ہے تو آدمی میں احتیاط پیدا ہو جاتی ہے اور وہ پہلی چیز سے کم ضرر والی سے بھی ڈرنے لگتا ہے.

جو دودھ کا جلا ہو پیے چھاچھ پھونک پھونک
ہوں وصل میں یہ ہجر سے ہے مجھ کو ڈر ہنوز

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۳۵).

اے واقفِ مذاقِ سخن ہے یہ وہ مثل
پھونکے ہے چھاچھ کو بھی جلا جو ہے دودھ کا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۶۱). دودھ کا جلا ، چھاچھ پھونک کر پیتا ہے ، ایک دفعہ سلیم کے معاملے میں ذرا سی بھول ہوئی تھی. (۱۹۳۳ ، بدقدرت ، ۸۳). کہتے ہیں دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے چنانچہ ... اپنے لیڈروں کے قول و فعل کا احتساب کرنا چاہیے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۵ فروری ، ۱۰).

---کا جَلا مَٹّھا پُھونک پُھونک پیے کہاوت.
رک : دودھ کا جلا چھاچھ الخ. گو میرے محل کو میری اور اسکی ان باتوں کی اِطّلاع تھی لیکن اس ہندی مثل کے مطابق زبان تک نہ ہلا سکتی تھی ، دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک پیئے. (۱۹۱۳ ، محل خانۂ شاہی ، ۱۲).

---کا جوش امذ.
ماِمتا یا مادری محبت کا تَمَوُّج. خدمت جس کا نام ہے اور ہمدردی جس کو کہتے ہیں وہ لاریب مودود نے کی مگر یہ جو کچھ تھا باسی کڑھی کا ابال یا دودھ کا جوش ، دو تین روز کے بعد سب ختم. (۱۹۰۰ ، مودّہ ، ۴). دودھ کا جوش دل میں کچوکے لے رہا تھا. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۵۳).

---کا حَق امذ.
حقوقِ مادری جو اولاد پر ماں کی طرف سے عائد ہوتے ہیں.

وہ بات نہ کرنا کہ مری روح ہو ناشاد
بیٹی تو مرے دودھ کے حق رکھیو ذرا یاد

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۸ : ۱۰۵). خیال کرنے کی جگہ ہے کہ محض دودھ کا حق اتنا تھا کہ آپ نے چادر بچھائی اور حصّہ دیا. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۸).

---کا حَق اَدا کَرنا محاورہ.
ماں کا حکم بجا لانا.

ادا حق دودھ کا کرنا کٹانا رن میں سر پیارو
جگر گوشوں کو سمجھاتی رہی یہ تا سحر زینب

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱۶ : ۱۲۹). آج میرے ان ننھے بچوں نے مجھے میرے دودھ کا حق ادا کر دیا ہے. (۱۹۳۰ ، فاطمہ کا لال ، ۱۳۵).

---کا دُلمہ امذ.
پنیر ، دودھ جو مایہ نکالنے کے بعد جم جائے. دودھ کا دلمہ ، بادام کا دلمہ سموسے سلونے میٹھے ... وغیرہ ... یہ سب چیزیں ... قرینے سے چُنی گئیں (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۳).

---کا دُودھ پانی کا پانی کہاوت.
۱. **کھرے کھوٹے اور اچھے بُرے کی تمیز ، اصل حقیقت.** دودھ کا دودھ پانی کا پانی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، نظام ، ۳۶). خوب جہاں بناں فرمائے دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳۸). اب جانے کے لئے کیا بات رہ گئی دودھ کا دودھ پانی کا پانی تو ہو گیا. (۱۹۸۰ ، علامتوں کا زوال ، ۱۲۸). ۲. **عدالت کا صحیح اور منصفانہ فیصلہ.** صاحب والا شان نے یہ مقدمہ یوں فیصل کیا ، دودھ کا دودھ پانی کا پانی. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۵۹). وہ عدالت ایسی عدالت ہو گی جس کا فیصلہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو گا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، ۱ اکتوبر ، ۵۰). حکومت نے تحقیقاتی کمیشن بٹھا دیا اس لئے آج نہیں تو کل دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا. (۱۹۷۵ ، مرحبا الحاج ، ۳۷).

---کا دُودھ پانی کا پانی کَرنا محاورہ.
اچھائی اور بُرائی الگ کر دکھانا ، کھرا کھوٹا الگ الگ کر دینا. بختنے پر آیا تو پُن برسا دیا. سبھا میں بیٹھا تو دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیا. (۱۹۲۹ ، نانک کتھا ، ۶۳). سرسید تحریک نے ... آخر ترقی پسند زمانے میں آکر دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیا. (۱۹۶۳ ، علامتوں کا زوال ، ۹۷).

---کا رِشتَہ امذ.
رضاعی بھائی اور بہن کا رشتہ. دودھ کے رشتہ کا ایسا پاس و لحاظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کرتے تھے اور جو محبت و الفت کہ اولاد سے برتتے تھے نہایت عمدہ مثالیں ... آنحضرت ... کے اخلاقِ حمیدہ ہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۶۷).

---کا گلوبچَہ امذ.
(سائنس) **چھوٹا کرہ ، جسیمہ شیر ، قطرہ ،** (Milk Globules). جب غدہ فاعل ہوتا ہے تو جو فرزی خلیوں میں روغن کے گلوبچے پائے جاتے ہیں اور یہ درونہ کے اندر خارج ہو کر دودھ کے گلوبچے بناتے ہیں. (۱۹۳۳ ، اعشائیات (ترجمہ) ، ۳۱۹).

---کانڈوں کی رَسْم امث.
دودھ اور چینی کا کثرت سے استعمال ؛ تیوہار منانے کا رواج. ہولی کھیلنے کو دودھ اور دہی میں ہلدی یا ٹیسو رنگ ملا کر اچھالتے تھے اور ایک دوسرے پر ڈالتے تھے چنانچہ دودھ کانڈوں کی رسم اسی وقت کی یادگار ہے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۱۷۵).

---کَٹُو (---فت ک ، شد ٹ ، و مع) امذ.
(طب) **وہ بچّہ جسے پوری مدّت رضاعت تک دودھ نہ پلایا گیا ہو** (پلیٹس). [دودھ + کٹّو (رک)].

---کی بُو آنا محاورہ.
بچپن اور ناتجربہ کاری باقی ہونا.

تلخیٔ موت کو فرہاد کی وہ کیا جانے
منہ سے شیریں کے ابھی دودھ کی بُو آتی ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۰).

---کی بُو مُنْہ سے نَہ جانا محاورہ.
بچپن کی خُو بُو موجود ہونا ، الھڑ پن باقی ہونا ، ناسمجھ ہونا. ابھی تو تیرے منھ سے دودھ کی بُو تک نہ گئی ہو گی. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۱۸۲).

---کی جَھل اُٹھنا محاورہ.
جذبۂ مادری کا جوش میں آنا (دکھنی اردو کی لغت).

---کی دھار امث.
شیرِ مادر ؛ (مجازاً) مہرِ مادری ، مامتا. اتنی بات سنتے ہی رکمنی جی کی چھاتی سے دودھ کی دھار بہ نکلی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۲۲).

جو فاطمہ کے دودھ کی دھاروں سے ہے پلا
چھاتی پہ چڑھ کے کاٹوں گا اس شاہ کا گلا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۲).

کیا دودھ کی دھاروں میں تاثیر ہے اے نرجس
جو آبِ بقا بن کر رگ رگ میں چھلکتا ہے
(۱۹۱۸ ، صحیفۂ ولا ، ۲۵۵).

---کی طَرح اُبھان آنا / اُبَھنا محاورہ.
غصّہ کا جوش آنا ، دودھ کی طرح جوش میں آ جانا ؛ بہت جلد بگڑ جانا (نور اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---کی کُلّیاں کَرْنا محاورہ.
عیش و عشرت میں بسر کرنا. ان کے گھر میں بھینس اور گائیں نہ تھیں لیکن بچے دودھ کی کلیاں کرتے تھے. (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۱۳۵).

---کی کھانْڈ امث.
(طب) **وہ شکر جو دودھ کو پھاڑنے کے بعد اس کے بچے ہوئے پانی کو خشک کرنے سے حاصل ہوتی ہے.** دودھ کی کھانڈ خود بہت سخت ہوتی ہے ... یہ بطور بدرقہ استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۲۸).

---کی مکھی امث.
۱. **دودھ میں گرنے والی مکھی کو نکال کر پھینک دیا جاتا ہے ؛ (مجازاً) گھناونا ، مکروہ ، قابلِ نفرت.** تمام برادری مجھے دودھ کی مکھی سمجھ رہی ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۸۷). کچھ بھی ہو مگر مجھ بڈھے کو دودھ میں مکھی کی طرح نکال نہ پھینکنا میں تمہارے لیے سب کچھ کرنے کو تیار ہوں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۲۷۶). ۲. **وہ شخص جسے زبردستی بے دخل و بے تعلق بنایا گیا ہو.** دوژو ہماری زمینیں چھن گئیں ، ہمیں دودھ کی مکھی بنا رکھا ہے ، ہمیں نکالا ملا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۶ ، ۲۵ : ۳).

---کی مَکھی کی طَرح اَلَگ تَھلَگ رَہنا محاورہ.
یکسر بے تعلق رہنا ، ہر طرح بے اثر و بے دخل رہنا. آج سے اس کے ناپاک ہاتھ آپ کے جسم کو آلودہ نہ کر سکیں وہ آج سے

دودھ کی مکھی کی طرح الگ تھلگ ہے۔ (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۶۵)۔

---کی مکھی کی طرح نکال پھینکنا محاورہ۔
پوری طرح بے اثر و بے دخل کر دینا ، لاتعلق کر دینا۔ یہ بڑی بڑی بات ہے کہ ہم ان کو دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دیں۔ (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۳۲)۔

---کی ندی امث
(مجازاً) عیش و آرام۔

سید انکھیوں سبت اپنی بہاؤں دودھ کی ندی
اگر شیریں ادا میرا کرے ٹک مجھ پے فرمائش

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، د ، ۱۲۶)۔

---کی نہر امث۔
(مجازاً) فارغ البالی ، خوش حالی ، حددرجہ آسائش۔ اسے بتایا گیا تھا کہ جہاں وہ جا رہا ہے وہاں دودھ کی نہریں ہوں گی ، انگوروں کے خوشے ہوں گے۔ (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۷۰)۔

---کے دانت امذ۔
بچوں کے وہ دانت جو پہلی مرتبہ نکلتے ہیں۔ دودھ کے دانت تعداد میں بیس ہوتے ہیں اور چھٹے یا ساتویں مہینے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۲۵)۔

---کے دانت نہیں ٹوٹے فقرہ۔
کم عمر ہے ، نادان ہے۔

اک دن وہ تھا کہ ٹوٹے نہ تھے دانت دودھ کے
پھر یہ ہوا گزرنے لگے کھیل کود کے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳۰)۔

بجتا ہے ، مرے اشکوں سے جو رخ چھوٹے ہیں
دودھ کے دانت بھی شبنم کے نہیں ٹوٹے ہیں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۹)۔

---کے دھونے مذ۔
(مجازاً) چمکتے ہوئے، صاف ستھرے۔ ایک کشمیرو قلت آدمی جس کی ریش سفید یک مشت و دو انگل تھی ، آیا اور دودھ کے دھونے درہم دے گیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲۷)۔

---کے رِشتہ دار امذ۔
رک : دودھ شریک۔ جس احسانمندی کا اظہار دودھ کے رشتہ داروں کے ساتھ کیا کرتے تھے ... جس کی نظیر اس سے پہلے کبھی نہیں پائی گئی۔ (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۹۷)۔

--- کھانا ف س (شاذ)۔
دودھ پینا ، دودھ نوش کرنا۔ دو گھڑی رک جاؤ دودھ کھاؤ گے ؟ شربت منگوا دوں اس کا تامل دیکھ کر اس نے کہا برہمن کی دوکان سے جل پان منگوا دوں ، مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۵۷)۔

---گَبڑ لینا محاورہ۔
کسی آمیزہ سے تیار کردہ دودھ نوش کرنا۔ اور وہ چکا پھنک کہ جیسا بھانڈ کہتے ہیں جوق تھڑی ہے ، اور دودھ بھی گبڑ لیا تھا۔ (۱۹۰۳ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۴۷)۔

---گِرنا محاورہ۔
چھاتیوں میں دودھ اُترنا۔ اے نابکار کیا کرتا ہے خبردار عریب بچے والی ہے دودھ اس کی چھاتی میں گرتا ہے۔ (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۲۱)۔

---گوارا ہونا محاورہ۔
دودھ راس آنا ، دودھ بخشا ہوا ہونا۔

تشنہ لب قتل کریں یہ ستم آرا تم کو
یہ اگر ہو تو مرا دودھ گوارا تم کو

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلزارِ رشید ، ۲۰)۔

---گَھٹ جانا محاورہ۔
رک : دودھ اُترنا۔

اصغر کو جُدا دکھ ہو قلق ماں کو جُدا ہو
گرمی کے سبب دودھ جو گھٹ جائے تو کیا ہو

(۱۸۷۳ ، انیس (نوراللغات))۔

---لَگانا محاورہ۔
بچے کے منھ میں پہلی بار چھاتی دینا ، دودھ پلانا۔ انّا نے پنوہ موڑ کر دودھ لگایا تو غٹ غٹ پینے کی آواز آنے لگی۔ (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۸۶)۔ نندوں نے پان سے دودھ ڈالا اور بچے کو دودھ لگا دیا۔ (۱۹۶۷ ، اردونامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۱۱۰)۔

---لَوٹنا ف ل۔
رک : دودھ اُگلنا۔ جب اس کے اعضاء ہضم ابھی کمزور ہوں تو اس مقدار میں بھی وہ دودھ لوٹنے لگتا ہے۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۲۳)۔

---ماں امث۔
انّا ، دودھ پلانے والی۔ بچہ نے ابھی چند ہی روز ماں کا دودھ پیا ہو گا کہ اسے ملک کے رسم و رواج کے مطابق ایک دودھ ماں (حلیمہ) کے سپرد کر دیا گیا۔ (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۴)۔ [دودھ + ماں (رک)]۔

---مَسَہری (---فت م ، فت مع س ، سک ہ) امث۔
ایک قسم کے ریشمی کپڑے کا نام (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [دودھ + مسہری (رک)]۔

---مَلِیدا (---فت م ، ی مع) امذ۔
عُمدہ اور اچھی غذا ؛ (مجازاً) خوش حالی ، آرام و آسائش۔ ہماری نانی خالہ اماں کے ساتھ مُجرے میں جاتی ہیں وہاں سے روپیہ لاتی ہیں ہمیں خوب دودھ ملیدا کھلاتی ہیں۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۳۸)۔

کبھی کبھی کوا کھائے
دودھ ملیدا بھیا کھائے

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۲ : ۳) ۔ اف : کھانا ، کھلانا ۔ [دودھ + ملیدا (رک)] ۔

ـــــ سُوت کَرْنا محاورہ ۔
بچے کو پالنا ، بچے کی پرورش کی مشقت اُٹھانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات) ۔

ـــــ سوڑا کھانا محاورہ ۔
(گھوسی) طبیعت کی خرابی یا بچے کے دودھ نہ پینے کی وجہ سے دودھ کا اپنے عضو میں آنا رک جانا گھی کی طرف سے پلٹ جانا (ا پ و ، ۳ : ۹۳) ۔

ـــــ میں دُودھ پُوت میں پُوت کہاوت ۔
اچھی سے اچھا ؛ زیادہ سے زیادہ ۔ آپ چین سے پیٹ بھر کر کھاتے ہیں ... روپیہ میں روپیہ مکان میں مکان دودھ میں دودھ پوتہ میں پوت اللہ کا دیا سب ہی کچھ موجود ہے ۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۵) ۔

ـــــ میں کالا ہونا محاورہ ۔
شک و شُبہہ ہونا ، ڈر یا خوف ہونا ۔

نہیں چشم فرہاد کیوں سوئے شیریں
اگر دودھ میں کچھ بھی کالا نہیں ہے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بینظیر ، ۲۲۳) ۔

ـــــ میں مِٹھاس مِلاؤ تو اَور بھی مَزا دیگا کہاوت ۔
کسی اچھی چیز میں دوسری اچھی چیز ملانا اچھا ہوتا ہے ، دو بہتر چیزوں سے بہترین کا حصول ہوتا ہے ، اچھے خاندانوں کا میل بہتر ہوتا ہے ۔ صلاح ہوئی کہ دودھ میں مٹھاس ملاؤ تو اور بھی مزہ دے گا (یعنی) خان اعظم کی بیٹی سے شاہزادہ مراد کی شادی ہو جائے ۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۲۱) ۔

ـــــ میں مَکھی (ـــــ فت م ، شد کھ) امث ۔
کسی اچھی چیز میں بُری چیز پیدا ہو جانا ۔ لیکن اس دودھ میں ایک مکھی ضرور نظر آتی ہے ... اور اب برطانیہ اس کو دور کرنا چاہتا ہے ۔ (۱۹۳۶ ، نگار ، دسمبر ، ۳۰ ، ۶ : ۷) ۔

ـــــ میں سے مَکھی کی طَرح نِکال کَر پھینک دینا محاورہ ۔
دودھ کی مکھی کی طرح کی دخیل شخص کو صحبت سے خارج کر دینا ۔ اس کے بیٹے بادشاہ وقت کے وزیر ہیں اور ایسے صاحب تدبیر کہ انہیں دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دیا ۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۳۷) ۔

ـــــ میں کی مَکھی کسی نے نہ چکھی کہاوت ۔
نالایق کو کوئی پسند نہیں کرتا ، خراب چیز کوئی استعمال نہیں کرتا (نوراللغات ؛ جامع الامثال) ۔

ـــــ نالی امث ۔
(نباتیات) دودھ کے خلیات میں پائی جانے والی نسیں جو ان پودوں میں پائی جاتی ہیں جن میں دودھیا رس ہوتا ہے ۔ دودھ نالیاں ۔ یہ کئی خلیات سے مل کر بنتی ہیں جن کی درمیانی دیواریں ختم ہو جاتی ہیں عموماً یہ نالیاں ایک دوسرے کے متوازی پائی جاتی ہیں ۔ انکی شاخیں ایک دوسرے پر پھیل کر جال سا بنا لیتی ہیں ۔ یہ افیون ، کارڈن ہیں سنکس ، برگلی ہیں وغیرہ میں پائے جاتے ہیں ۔ (۱۹۶۹ ، ابتدائی نباتیات ، ۱۹۷) ۔ [دودھ + نالی (رک)] ۔

ـــــ نِچوڑْنا محاورہ ۔
دودھ دوہنا ، دودھ نکالنا ۔ ایک بڑھیا نے ... اپنی لڑکی سے کہا کہ دودھ نچوڑ جو مہمان کی تواضع کریں ۔ (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۲۸) ۔

ـــــ نِکالْنا محاورہ ۔
دودھ حاصل کرنا ، دودھ دوہنا ۔ مثلاً کُتا کہ اس سے شکار میں بھی مدد لی جاتی تھی یا اونٹ وغیرہ کہ ان کا دودھ بھی نکالا جاتا تھا ۔ (۱۹۱۹ ، گہوارۂ تمدن ، ۲۳۸) ۔ خلیفہ بن کر بھی آپ محلے کے بعض گھرانوں میں جاتے ان کی بکریوں کا دودھ نکالتے اور ان کا سامان بازار سے لا دیا کرتے تھے ۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۸۱) ۔

ـــــ والا امذ ۔
گوالا ، دودھ بیچنے والا (جامع اللغات) ۔ [دودھ + والا (رک)] ۔

ـــــ والی امث ۔
۱ ۔ وہ عورت جو بچے کو دودھ پلاتی ہو ، زچہ ، انّا ، دایہ ۔ رونا عاملہ کا تھا دو سوا دو برس کی بچی دودھ بھی چھوٹا دودھ والی بھی چھوٹی ۔ (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۹۳) ۔ ۲ ۔ گوالن ، شیر فروش ، گھوسن (نوراللغات) ۔ [دودھ + والی (رک)] ۔

ـــــ و شَہاب رَنْگ (ـــــ و مج ، فت ش ، و ، غنہ) امذ ۔
(مجازاً) بہت گورا سرخ و سفید رنگ ۔ بیوی چندے آفتاب چندے مہتاب ۔ دودھ و شہاب رنگ ، اونچی پیشانی ، بڑی بڑی کنول جیسی آنکھیں ۔ (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۱۶) ۔ [دودھ + و (حرفِ عطف) + شہاب (رک) + رنگ (رک)] ۔

ـــــ ہو کَر لَگْنا محاورہ ۔
ماں کی مامتا شامل ہو جانا ۔ ماں بچہ کے حق میں ایک رحمت کا فرشتہ ہو جائے اور اس کی محبت بچہ کو ماں کا دودھ ہو کر لگے ۔ (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۹) ۔

دُودھا (و مع) صف ۔
(کاشت کاری) اناج کا نیا بنتا ہوا دانہ جس میں سفید رس بھرا ہو (ا پ و ، ۶ : ۶۶) ۔ [دودھ + ا ، لاحقۂ صفت] ۔

دُودھا دھاری (و مع) امذ ؛ نیز دودھ آدھاری ۔
جو دودھ کے سوا کچھ نہ کھائے پئے (دربارِ لطافت ، ۹۲) ۔ [دودھ + س : آدھار + ی ، لاحقۂ صفت] ۔

دُودھار (و مع) صف ؛ نیز دُدّھار.
دودھ دینے والا جانور (گائے وغیرہ). لو صاحب نئے چاہنے والے پیدا ہوئے ، خدا جیتا رکھے ، ابھی تو دودھ چھوٹا ہے. نوجوان ابھی دودھار گائے کی دو لاتیں بھلی ، مگر مینگنی بھرا نہ ہو. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۸۶). دو ہی چار آدمیوں کے پاس تو بھینسیں ہیں اور وہ بھی دودھار نہیں ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۷). [دودھ + ار ، لاحقۂ صفت].

دُودھال / دُودھالی (و مع) صف.
۱. **دودھ والے جانور.** گایوں کی ایسی نسلیں موجود ہیں جو قابلِ اطمینان حد تک دودھال ہیں. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۲۹). اس پر مستزاد وہ طریق کار ہے جس کا تعلق دودھالی مویشیوں سے جن کا دودھ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۶۸ ، کاروانِ سائنس ، ۵ ، ۱ : ۶۵). ۲. **ایک درخت کی جڑ ، سیالی ، کاکول.** شقاقل : بیخ درختی گرز دشتی است ، بہندوی کھیر کاکول و سیالی و دودھالی گویند. (۱۹۳۳ ، زبان گویا (اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۶۷ء ، ۱۲۷). [دودھ + ال ، لاحقۂ صفت / + ی ، لاحقۂ نسبت].

دُودّھڑ (و مع ، شد دھ بفت) امث.
دودلی کی کیفیت ، تذبذب.

ایسی دودھڑ کہیں ہو سکتی ہے الفت میں امیر
دل بھی پہلو میں رہے یار بھی پہلو میں رہے

(۱۸۸۰ ، گوہر انتخاب ، ۳۳۶). [مقامی].

دُودھوا (ضم د ، غم و ، سک دھ) امذ.
چسنی ، دودھ پلانے کی چسنی جو بچے کے منہ میں دے دی جاتی ہے اور اس سے وہ بہلا رہتا ہے ؛ (مجازاً) بچے کے ہاتھ کا انگوٹھا. اللہ ری دلچسپی پیدا ہوئے تو پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتی کے عوض منہ میں انگوٹھا ٹھونس لیا. اس جھوٹ موٹ کے دودھوے سے جی بہلانے لگے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۲ ، ۲۶ : ۳). [دودھ + وا ، لاحقۂ تصغیر].

دُودھوں پَل کَر جَوان ہونا محاورہ.
ناز و نعم سے پرورش پانا.

تھا ابھی دل میں یہ ارمان
دودھوں پل کر ہوئے جوان

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۲۱).

دُودھوں نَہانا ف س ؛ محاورہ.
۱. **خوش رہنا.**

جو اپنی میٹھی کہیں زمیندار کو کھلائے
دودھوں نہائے ڈاکٹر اقبال کی وہ گائے

(۱۹۲۵ ، بہارستان ، ۶۳۲). ۲. **مال کی کثرت ہونا.**

پوتوں پھلنا تجھے اور دودھوں نہانا ہو نصیب
بیاہ ہو سونے کے سہرے سے تری عمر دراز

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۵). جو عورت بھی کسی کام سے گھر میں آتی ... دعائیں دینی شروع کر دیتی اللہ سلامت رکھے ، بچے جییں دودھوں نہاؤ. (۱۹۶۷ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۵).

دُودھوں نَہاؤ پُوتوں پھلو فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) دولت اور اولاد بکثرت ملے ، نصیب اچھا ہو.

پوتوں پھلنا تجھے اور دودھوں نہانا ہو نصیب
بیاہ ہو سونے کے سہرے سے تری عمر دراز

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۵). ایشور کرے کوکھ مانگ سے ٹھنڈی رہو دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۱۹). لڑکیوں کے لیے اب یہ دعا بہت پرانے فیشن کی ہو گئی کہ دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۱۳).

دُودھوں نَہایا (و مع ، و مج ، فت ن) صف.
(مجازاً) خوش حال ، صاف ستھرا ، بھرا پُرا.

آنکھوں کے تارے لاڈلے گھر کے سب ملکر گھر سر پہ اٹھاتے
دودھوں نہایا گھر اپنا
ہنستے ہنساتے روٹھتے منتے کہانی سوتے سلاتے
بستا بسایا گھر اپنا

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۱۰۵) [دُودھوں + (نہایا ، نہانا (رک) کا ماضی)].

دُودھی (و مع) (الف) صف.
دودھ دینے والی ، وہ جس میں دودھ یا رس ہو ، مدار ، آکہ شیر گہ لاط : Asclepias یا Euphorbia Thymifolia جس کا دودھ عورتیں خود کو گودنے کے لئے استعمال کرتی ہیں (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ قاموس الاصطلاحات). (ب) امث ۱. **پستان ، چوچی ، چھاتی** (جامع اللغات). ۲. **ایک شیر دار بُوٹی جس کے پتے بیضوی ، چھوٹے ، سرخ سبزی مائل اور شاخیں باریک نرم و نازک جس کو توڑنے سے دودھ نکلتا ہے ، لاط :- Euphorbia Hiata** دودھی ... خم اسپ کو دافع ہے. (۱۸۴۷ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۵). دودھی امعا (آنتوں) پر قابض تاثیر کرتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۱۸۹). ۳. **ایک درخت جس کی چھال سے سرخ رنگ بناتے ہیں لاط :- Symplocos Recemosa** بوڑا اور دودھی سے زرد یا سرخ رنگ تیار ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۷۲). ۴. **خاندان آملہ سے جنس قریبوں کا پودا ، لاط :- Euphoria Pilulifera** اس کا چھتا کالے رنگ کا ، ایک بالشت کا پھول سفید ، پھل نہیں ہوتا ، پتا ارہر کا سا ، گانٹھ پر دو پتے اور ایک جھنڈ سا چھوٹے سبز دانوں کا (جڑی بُوٹی ، ۲۹). ۵. **جنگلی نیل کا پودا ، لاط :- Leptadenia Raticulata** تاہم بہت سے خاص بوٹے جو عام طور سے بلا ضرورت پیدا ہو جاتے ہیں اور کاشت کاری میں ہوتے ہیں اسی نام سے مشہور ہیں ہرن کھڑی ... دودھی ... وغیرہ. (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۱۲۵). [دودھ + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

دُودھیا (و مع ، سک دھ) صف.
۱. **دودھ سے بھرا ہوا ، رسیلا ، دودھ دار.**

اسی عذاب میں بھلوک دربدر ڈولا
کمر پہ دودھیا بھنوں کو ڈال کر جھولا

(١٩٠٠ ، بنتی پرتاب ، ١٩١). **٢. رک : دودیا**. رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... دودھیا ... ییازی یابو وغیرہ. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ٥١). سنہری سنگھونیوں والے دودھیا بھوں سے جتے ہوئے رتھ. (١٩٨٣ ، زمین اور فلک اور ، ٢٣). **٣. سفیدی لئے ہوئے ، سفیدی مائل**. جیسی اہل ہند کو مرغوب دودھیا شیر خوارہ نوش کر جائے. (١٨٢٣ ، فسانۂ عجائب ، ٥). چونے کا پانی دودھیا ہو گیا ہے. (١٩٢٧ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ١٠٩). چکنائیاں اب ایک دودھیا رنگ کے شیرے کی صورت اختیار کر لیتی ہیں. (١٩٨٥ ، حیاتیات ، ١٠٦٣). **۴. (أ) ایک طرح کا بلور جس کے رنگ بدلتے رہتے ہیں ، سفید دودھیا شیشہ**. اس زمانے میں دودھیا (**Opal**) کا کم کرتا تھا اس لیے فوٹو کے کام سے دلچسپی نہ تھی. (١٩٠٣ ، معدنی دباغت ، ٢٢). **(أأ) دودھ جیسی سفیدی آمیز ٹھنڈک**.

تیری دودھیا چاندنی راتیں من کو کریں سرشار
پھول بھیکے ، کنج کھلے اور بیڑ ترکے چھتنار

(١٩٨٥ ، درپن درپن ، ٤٧). **٥. سفید براق سانپ جو اندھیرے میں بھی نظر آتا ہے**. دودھیا ، اژدر ، شب رنگ ... اور نہ جانے کیا کیا نام بتاتے تھے. (١٩٦٦ ، انجام ، کراچی ، ٢٢ مئی ، ٣). **٦. کچا ، ہرا ، سبز** (جامع اللغات). [دودھ + یا ، لاحقۂ صفت].

---بلب (---فت ب ، سک ل) امذ.
کیمیکل سے بنائے گئے دھندلے شیشے کے وہ بلب جس کی روشنی بالکل سفید ، دودھ کی رنگت جیسی ہوتی ہے. دو بڑے بڑے دودھیا بلب ... دکھائی دیتے تھے. (١٩٧٢ ، گرہن ، ٣٨). [دودھیا + بلب (رک)].

---بھنگ (---فت بھ ، غنہ) امث.
گاڑھے دودھ کی آمیزش سے تیار کردہ بھنگ جسکی رنگت زیادہ سفید ہوتی ہے. صبح کو بھینس کا خرہ دودھ پیتے شام کو دودھیا بھنگ چھانتے. (١٩٠٦ ، بازار حسن ، ٦). [دودھیا + بھنگ (رک)].

---پتھر (---فت پ ، شد ت بفت) امذ.
رک : دودھیا معنی نمبر ۴. نیز سفید سنگ مرمر.

ہم وہ ہیں فرہاد اے شیریں اگر رکھیں قدم
دودھیا پتھر سے جاری کر دیں جوئے شیر کو

(١٨٣٦ ، دفتر فصاحت ، ١٣٩). دودھیا پتھر کو نہایت ہی باریک پیس کر باریک چھلنی میں چھان لیں. (١٩٣٣ ، صنعت و حرفت ، ٣٢). بیچ دودھیا پتھر کی ٹوٹوں کے درمیان بکھرے بکھرے سبزہ زاروں میں بنارس کی رانی اپنے بھولتے بچے کو سر منہ کھولے بیاری ہوا کھلا رہی تھی. (١٩٦٢ ، آگ کا دریا ، ١٢٣). [دودھیا + پتھر (رک)].

---پن (---فت پ) امذ.
دودھ جیسا سفید ہونے کی کیفیت. یہ دودھیا پن اسکی شہادت دیتا ہے کہ پانی میں مصطگی کے اجزائے صغیرہ پھیلے ہوئے ہیں. (١٩٠٠ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ٨٥). [دودھیا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---چائے امث.
دودھ والی چائے ، قہوہ کی ضد. کھانے سے فراغت پانے کو گرما گرم دودھیا چائے آتی. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ١١). [دودھیا + چائے (رک)].

---چُونا (---و مع) امذ.
سفید اعلیٰ قسم کا چونا جس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو. پھر اسے پانی اور دودھیا چونے ... کے ساتھ ملا کر گوندھ لیا جاتا ہے. (١٩٣٣ ، مخزن علم و فن ، ٥٣). [دودھیا + چُونا (رک)].

---حلوا سوہَن (---فتح ، سک ل ، و مع ، فت ہ) امذ.
(حلوائی) مٹھائی کی ایک قسم ، نرم حلوا سوہن جس میں دودھ اور نشاستے کے جزو خاص ہوتے ہیں یہ قسم اب بغیر فرمائش کے دستیاب نہیں ، موجودہ حلوا سوہن گھی اور نشاستہ سے بنتا ہے. کہیں جوزی جیسی دودھیا حلوا سوہن تھا. (١٨٦١ ، فسانۂ عبرت ، ٦٧). [دودھیا + حلوا (رک) + سوہن (رک)].

---دُھند (---ضم دھ ، مغ) امذ.
(ادبیات) جمود ؛ (مجازاً) گہما گہمی کا فقدان. ان ناولوں میں شرر نے اس دودھیا دھند کو پکڑنے کی کوشش کی جو بکھر کر تاریخ کی گرد میں گم ہو چکی تھی. (١٩٨٥ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ٣٣). [دودھیا + دھند (رک)].

---راج بیس (---ی مع) امذ.
دودھیا سانپ کی قسم سے ایک ذیلی نسل. دودھیا راج بیس ... سفید رنگ کا ہاتھ کا کنجہ دار ہوتا ہے. (١٨٧٣ ، تریاق مسموم ، ٢٠). [دودھیا + راج (رک) + بیس (رک)].

---رَوشنی (---و لین ، فت ش) امث.
بہت زیادہ سفید روشنی ؛ (مجازاً) چاندنی رات. راستہ میں پہاڑی پر دودھیا روشنی میں نہائی ہوئی ایک سر بلند عمارت بھی دیکھیے گا. (١٩٨٣ ، شمع اور دریچہ ، ٣١). [دودھیا + روشنی (رک)].

---کھا کُھرا (---سک کھ) امذ.
ایک قسم کا کبوتر (جامع اللغات ؛ نسیم اللغات). [دودھیا + کھا کھرا (رک)].

---لٹورا (---فت ل ، و مع) امذ.
سفید رنگ کا ایک پرند ؛ (مجازاً) دودھ پر نیت خراب کرنے والا. نوجوان (بہت جھلا کر) تم دودھیا لٹورے ہو. (١٩٠٣ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ١٨). [دودھیا + لٹورا (رک)].

---لکڑی (---فت ل ، سک ک) امث.
لکڑی کی ایک قسم جس سے دودھ جیسی رطوبت نکلتی ہے.

رس چوب ، گبھا ، لانڈ : Albernum ، Sapwood دودھیا لکڑی بھی ہوتی ہے (سیپ وڈ = البرنم) جس میں دودھ ہوتا ہے چھونے میں نرم ہوتی ہے اور رنگ کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی کچھ نہیں. (١٩١٠ ، مبادی سائنس ، ٣٣١). [دودھیا + لکڑی (رک)].

ـــــ مَچھلی (ـــــ فت م ، سک چھ) امث.
مچھلی کی ایک قسم جو نہایت سفید ہوتی ہے. سول، روہو، ہامفریٹ اسی خاندان کی نسلیں ہیں. آبی کاشت کتنی اہم چیز ہے اس بات کا اندازہ ایک مچھلی بنام دودھیا مچھلی کی آبی کاشت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے. (١٩٧٣ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ٣٥). [دودھیا + مچھلی (رک)].

دُودھیالہ (و مع ، کس دھ ، فت ل) صفت.
دودھ دینے والا. اس جیسی کو ایریسیپلاس (Erysipelas) نامی جلدی بیماری سے موسوم کیا گیا ہے اسلیے کہ اس کے نامیہ دودھیالے جانوروں ، پرندوں اور مچھلیوں میں اس قسم کی بیماری پیدا کرتے ہیں. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ١٨٧). [دودھ + یال ـ یالہ ، لاحقۂ صفت].

دُودھیل (و مع ، ی لین) صف.
دودھ پر آئی ہوئی یا دودھ دینے والی گائے بھینس وغیرہ.

> بے طمع لڑکے کدھا ہے گر ہو فاسق کے دیل
> لات سہتی ہے اسی کی گائے جو ہائے دودھیل

(١٧٦٧ ، شاہ کمال ، د ، ١٣٩). جانوروں کی خورش کے لیے فائدہ زیادہ ہے لیکن دودھیل گائے کے لیے نہایت مفید. (١٨٣٥ ، دولت ہند ، ٧٥). اس دودھیل جانور کی آواز بھیں بھیں کے سوا کچھ نہ تھی لہذا اسے بھینس کہنے لگے. (١٩٣٣ ، منشورات کیفی ، ٨٥). وہ اپنی دودھیل بھینسوں ... کی تعریف کرتا رہتا. (١٩٧٣ ، جہان دانش ، ٣٣). [دودھ + یل ، لاحقۂ صفت].

ـــــ گائے امث.
۱. **دودھ دینے والی گائے**. دودھیل گائے کے تھن اور آین پر ایک قسم کی چیچک نکلتی ہے جس کو ویکسینا (Vaccinia) کہتے ہیں. (١٨٨٢ ، کلیات علم طب ، ٢٨٩). ۲. (مجازاً) کام کا ، منافع بخش. سچ پوچھو تو دودھیل گائے بنا رکھا ہے. (١٩٢٣ ، مضامین عظمت ، ۲ : ٢٣٦). [دودھیل + گائے (رک)].

ـــــ گائے کی دو لاتیں (بھی) بھاری نہیں ہوتیں کہاوت.
کسی خوبی یا فائدے کی وجہ سے بُرائی یا تکلیف برداشت کر لی جاتی ہے. ایسی سرکار کہاں ملے گی دودھیل گائے کی دو لاتیں بھاری نہیں ہوتیں. (١٩٠١ ، قصۂ مہر افروز ، ١١).

ـــــ گائے کی دو لاتیں بھی سَہتے ہیں کہاوت.
دودھیل گائے کی دو لاتیں الخ (خزینۃ الامثال).

دُودھیلا (و مع ، ی مع) صف.
دودھ دینے والے. دودھیلے جانور ان سے لٹک جاتے ہیں. (١٩٦٣ ، حشرات الارض اور وھیل ، ١٩٠). [دُودھ + یلا ، لاحقۂ صفت].

دُودھیلی (و مع ، ی لین ، فت ل) صف.
رک : دودھیل. لب دریا کے پیڑ بوٹوں اور زمین کی سبزی کو برسات نے ہرا کیا ہے کہ دودھیلی گایوں اور بکریوں کا چارہ ہو جائے. (١٨٨٠ ، آب حیات ، ٥٩). [دودھیل + ی ، لاحقۂ تانیث].

دُودھینڈی (و مع ، ی لین نیز مع ، مغ) امث.
دودھ دوہنے کی ہنڈیا جس میں گھوسی گائے بھینس کا دودھ دوہتا ہے. (اب و ، ۳ : ٩٣ ؛ نوراللغات). [دودھ + ہانڈی (رک)].

دَور (و لین) امذ.
۱. **زمین و آسمان کی محوری گردش ، چکر**.

> کیوں آفتاب روشن کیوں چاند دور میں ہے
> کیوں ہیں ستارے تاباں جو چرخ محور میں ہے

(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٥٢). آسمان کی گردش سے بعد گزرنے کتنے دوروں کے آبادی اس کی ویران ہوئی. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ١٩٢). یہ جو ظاہرا سورج چھ مہینے تک شمال میں اور پھر چھ مہینے تک جنوب میں ہٹ ہٹ کر طلوع ہوتا نظر آتا ہے اسکی اصلی وجہ زمین کا سالانہ دور ہے. (١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ١٩).

> تمہی ان کی بھی دور سبو میں تھی کل رات
> ابھی جو دور تہِ آسماں نہیں گزرے

(١٩٦٨ ، غزال و غزل ، ٦٥). ۲. (۱) **شراب کے پیالے کی گردش**.

> تج حسن جنت حور تھی منشور نامہ لیاتیا
> منج دور میں بھر دیو تم جوہر و مرجان عید کا

(١٦١١ ، محمد قلی قطب ، ک ، ۳ : ٣).

> بنگ ہے بادشاہ نشے کے خیال میں
> سبزی کا دور اوس کے تئیں جام جم ہوا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١٠٧).

> مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دورِ جام
> ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٨).

> یہ کس "پرویز" کی محفل کا ساغر دور میں آیا
> یہ کس عشرت کدے میں بار بد نے ساز دہکایا

(١٩٥٨ ، نبضِ دوراں ، ١٧٢). (۲) **شراب نوشی کی محفل ، میخانے کا مجمع**.

> جو دو اُٹھے تو بجائے آ کے دور میں بیٹھے
> نہ کم ہوا کبھی مجمع شراب خانے کا

(١٩٠٢ ، دیوان جگر (افتخار علی) ، ٦٠). ۳. **باری ، نوبت**. دور اور نوبتیں ہیں کہ موافق احکام نجوم کے آدمیوں میں جاری ہیں. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٢). رنج و غم کے متعاقب اور توام دور ان کی زندگی میں نہیں آئے. (١٩١٣ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ٢٧٧).

> دور پورا ہو چکا ہے شعر خوانی کا مگر
> حکم ہے پلک کا ساغر کچھ دوبارہ بھی سنائیں

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ١٠٠٢). ٣. (أ) احاطہ ، گھیرا ، گولائی ، دائرہ.
زمین! بتاؤں میلوں کے حساب کتنی بڑی ہے چوبیس ہزار میل اس کا دور ہے۔ (١٨٧٣ ، بنات النعش ، ٣٣٠). نئی دہلی کے پاس ایک شکار گاہ تعمیر کی جسکی دیوار دور میں دو تین فرسنگ تھی. (١٩٠٣ ، چراغ دہلی ، ٣٤٣). میں نے جیب سے ٹیپ نکال کر سینگوں سے پہلے اس ٹوٹے ہوئے درخت کا دور ناپا. (١٩٣٢ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ٢٦٣). (اا) حلقہ نما دائرہ ، گولائی میں کوئی تصویر.

خطِ نورستہ چہرے پر ترے کیا خوب لگتا ہے
ہے گویا گرد ماہِ چاردہ کے دور ہالہ کا

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٣). جب سب زینہ ختم ہوا تو ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک دور جواہر نگار کر سونکا لگا ہوا ہے بیچ میں ایک تخت بچھا ہے۔ (١٨٩٦ ، لعل نامہ ، ١ : ٣٦٠). ایک موصل تار کے ذریعہ بیرونی دور (EXTERNAL CIRCUIT) میں منفیر قیرہ (CATHODE) پر پہنچ جاتے ہیں۔ (١٩٧٠ ، برق کیمیا ، ٣٧). (ااا) طواف ، گرد پھرنا.

ملایک دور فرماتے حوراں غلماں سنگل گاتے
خوشی کیتے ہیں ساتو آسماں جب نے ہو نوری ہے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٥٥).

دورِ ہر نخل کریں گے صفتِ گردِ نسیم
ہم پس مرگ بھی قربانِ گلستاں ہوں گے

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٢١٠). (٣) چکر ، پیچ (زلف وغیرہ کا).

کس کا منہ ہے جو قیل و قال کرے
زلف کے دور اور تسلسل پر

(١٨٥٨ ، تراب ، کہ ، ٩٢).

یہ دور و تسلسل زمانہ — یا کاکلِ شاہدِ یگانہ

(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ٥). (٣) (خوش خطی) دائرۂ حروف ، کرسی ، دامن.

اس میم کا گر نہ دور ہوتا — تا ارض و فلک کا دور ہوتا

(١٦٦٣ ، میراں جی (حق نما) ، نورتین ، ١٠٦) . اس میں حرفوں کے جوڑ توڑ کی نزاکتیں ، دامن اور دائروں کا دور ... نوک پلک کی باریکیاں اتنی ہیں کہ گھنٹوں میں چند سطریں لکھی جا سکتی ہیں. (١٩٥٧ ، اردو رسم خط اور طباعت ، ١٧). ٥. حاشیہ ، کنارہ ، گھیر ، چاک.

سبع دور تمہے گریباں کا
دے سانپ سو گرد چوگاں کا

(١٦٩٥ ، مثنوی دیپک پتنگ ، ورق ٥ الف).

جانہ زیباں کوں کیوں تجوں کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣٣).

زیبا ہے فتنے اس سے جو پیدا ہیں وقتِ رقص
دورِ فلک ہے دور تری پیشواز کا

(١٩٧٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ٢٦).

تا کو وحشی سے اگر ربط ہے ٹھوکر کو تری
دورِ دامن سے نہیں دور گریباں ہوتا

(١٨٧٩ ، کلیاتِ قلق میرٹھی ، ١٢). ٦. سلسلہ ، تسلسل.

گھوڑے ناقہ اسوار باندھے قطاریں
سوار و پیادہ کا دور و تسلسل

(١٨٥٢ ، کلیاتِ منیر ، ٢ : ٥٢٩).

کرتے آئے ہیں سب اپنی اپنی باری میں یہی
اور یہی جاری رہے گا دور تا روزِ شمار

(١٩٠٣ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ٢ : ١٠١). اور جب آخر میں دور ختم ہوتا ہے تو پھر پہلے دور کا نئے سرے سے آغاز ہوتا ہے. (١٩٥٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ٢٦٧). ٧. قسمت کا چکر ، انقلاب ، تغیر ، گردش.

دیتا ہے دورِ چرخ کسے فرصتِ نشاط
ہو جس کے پاس جام وہ اب جم سے کم نہیں

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ١٢٣). ٨. (أ) عہدِ حکومت ، اقتدار کا زور ، عمل ، سلطنت.

عاشق تو سچ ایسے سک لا کہاں ہیں ولیکن
معشوق سو اس دور میں اس سار کہاں ہے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٨٥).

تنہائی ، دشمنوں کی جفا ، ظالموں کا جور
جو بانی فساد تھے ان نا کسوں کا دور

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١٢٧). (اا) (مجازاً) شہرت ، مقبولیت ، برتری کا زمانہ.

شعر پڑھتے پھرتے ہیں سب سر کے
اس قلمرو میں ہے ان کا دور اب

(١٨١٠ ، میر ، کہ ، ٣٠٣).

زمانے نے لی ایک کروٹ جو اور
ہوا غالب و ذوق و مومن کا دور

(١٩٢٢ ، مطلع انوار ، ٦٤). (ااا) زمانہ ، عہد ، وقت.

دور آیا ہے خود پسنداں کا
رو بدل کر نکو کسی کی سنگت

(١٥٦٣ ، حسن شوقی ، د ، ١٥٢). بادشاہاں کے دل پر اچھتا ہے کہ اپس کے دور کے لوگاں اپس نے خوش حال اچھیں. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٧).

دور آیا ہے خود پسنداں کا
رد بدل کر نکو کسی کی سنگت

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٧٦).

راحت و آرام کا اس دور میں ہے دور دور
چاہیے واقف نہ ہو دوراں سر سے آسیا

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٣٠٨).

فنا کے بعد زمانے میں اور کیا ہو گا
نہ ہو گا دور کوئی وہ بھی دور کیا ہو گا

(١٩٢٢ ، اعجازِ نوح ، ١٠٩). ہر دور میں ان کے اعزازات میں ترقی ہوتی گئی۔ (١٩٨٦ ، فاران ، کراچی (جون) ، ١٩). (١٠) طویل مدت ، زمانۂ دراز.

جو میں ہوں بلا موسیٰ کے دور کا
خبر دے مجھے اپنے نوں ٹھور کا

(١٦٣٩ ، خاور نامہ (بورڈ) ، ٩١). (٧) (سائنس) مقررہ منزل تک چکرانے کا عمل. چونکہ اس کا ہر ایک دور (CYCLE) اپنے

سے پہلے والے دور سے عین مماثلت رکھتا ہے۔ (١٩٧٣ ، موجیں اورارتعاشات ، ١٣٠)۔ (٧) (طبیعات) چکر، پھراؤ ، گھماؤ۔ گویا ایک دور میں اس کے چار جھٹکے ہوتے ہیں۔(١٩٦٦ ، حرارت ، ٦١٥)۔ (٧) (مذہب) تسبیح کرنا ، شمار کرنا۔

چھوڑیں گے نہ اس خاک کی تسبیح کو دانہ
دور اس کا نہ کم ہونے کا جبتک ہے زمانہ

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٣٦٥)۔ ٩۔ (فلسفہ) دعوے کے ثبوت میں پیش کی جانے والی دلیل جس کا ثبوت خود دعوی کے ثبوت پر منحصر ہو۔ دلیل جو ثبوتِ دعوے میں پیش کی جائے خود اسکا ثبوت منحصر ہو ثبوتِ دعوی پر ، اسی کو دور کہتے ہیں ۔ (١٨٧١ ، مبادی الحکمہ ، ١٣١)۔ ١٠۔ مضامین کے لحاظ سے کسی تصنیف یا تالیف کے بڑے حصے جن پر اسے تقسیم کیا جاتا ہے ، اسباق۔ ان دوروں کے لحاظ سے کتاب تین حصوں پر منقسم ہے۔ (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ١ : ٣)۔ ١١۔ (ہیئت) سال شمسی کا عرصہ ، ٣٦٥ دن کی مدت۔ یہ جو ظاہرا سورج چھ مہینے تک ... طلوع ہوتا نظر آتا ہے اس کی اصلی وجہ زمین کا سالانہ دور ہے ۔ (١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ١ : ١٩)۔ ١٢۔ (أ) پھیلاؤ ، وسعت۔ دور اس کا نوے فرسنگ کا ہے۔(١٨٤٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢١٣)۔ (أأ) عرض و طول ، حدودِ سلطنت۔ کس بانے کا وہ بادشاہ ہے جس کا فرمان اتنے دور میں جاری ہے۔(١٨٣٨ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ٢ : ٣٢٣)۔ ١٣۔ (کسی چیز کی) چار اطراف ، ہر چہار طرف۔ ایک مکان بہت بڑا عالیشان مُدَوّر دیکھا جس کے دور میں دس مکان نیلگوں ... بنے ہوئے تھے ۔ (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ١ : ٧٥)۔ ١٤۔ (أ) (اسلامیات) قرآن یا احادیث کو یاد رکھنے کے لیے بار بار دہرانا ؛ (کسی کو) حافظے سے سُنانا۔ دور میں سورۂ یوسف کے پڑھنے کا بھی اتفاق ہوتا تھا۔ (١٩٠٧ ، اجتہاد ، ١٦٨)۔ (أأ) کسی کتاب وغیرہ کا معمول کے طور پر (روزانہ) پڑھا جانا۔ پہلے تو شیوگیتا اور رامائن کا دور ہوا جسے حاضرین نے کان لگا کر سُنا۔ (١٨٤٣ ، مقالاتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ٢ : ٢٨٨) ۔ آخر زمانے میں مثنویٔ مولانا روم کا دور رہتا تھا۔(١٩٣٥ ، چند ہم عصر ، ٢٠١)۔ (أأأ) سبق کو دہرانا تا کہ یاد ہو جائے۔ سات برس کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر لیا حافظہ ایسا تھا کہ سال بھر تک دور نہیں کرتے تھے۔ (١٩٢٩ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ٣٢٣)۔ ١٥۔ فرقۂ میولیوی کا ناچ جو ان کے مذہبی رسوم کے بعد کیا جاتا ہے یہ رقص دو گھنٹے تک رہتا ہے اس عرصے میں دو مرتبہ وہ تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہیں اور اس عرصہ میں شیخ مختلف نمازیں پڑھتا ہے جب وہ ناچ ختم ہونے کو ہوتا ہے شیخ بھی ان میں شامل ہو جاتا ہے ۔ فرقۂ میولیوی کا ناچ خاص قسم کا ہے جو اوروں کے ناچ سے نہیں ملتا وہ اس کو بجائے دور کے سمع کہتے ہیں ۔ (١٨٨١ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ٢٦٨)۔ ١٦۔ (تصوف) ٭ دور نہایت سلوک کو کہتے ہیں کہ النہایت ہی الرجوع الی البدایت ، یعنی نہایت وہی ابتدا کی طرف پلٹتا ہے(مصباح التعرف ، ١١٩)۔ ١٧۔ (أ) (مجازاً) خوشحالی کا زمانہ ، فراغت کا وقت۔

جبتک تھا دور اپنا ساغر سے لب بہ لب تھے
جب تک تھی سبز بختی رہتے تھے ہم چمن میں

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٥٨)۔

گردش نہ رہی ہے نہ سدا دور رہا ہے
دنیا کا ہمیشہ سے یہی طور رہا ہے

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٥ : ٣٩٥)۔ (أأ) نحوست ، بُرا وقت۔

دور سے چرخ کے نکل نہ سکے
ضعف نے ہم کو مور طاس کیا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٧)۔

واہ ری گردشِ تقدیر اسے کہتے ہیں دور
ایک محبوبِ قمر وش پہ دل آیا فی الفور

(١٨٦٥ ، ناظم (شعلۂ جوالہ ، ١ : ٦١)۔ (أأأ) حصّہ ، وقت۔ یہ رات کا ابتدائی دور تھا۔ (١٩١٢ ، شہیدِ مغرب ، ٥٥)۔

سر میں جب ہوتا ہے چکر ، رقص کا آتا ہے دور
پھوٹ جاتی ہیں جب آنکھیں دیکھنے لگتا ہوں اور

(١٩٥٣ ، سموم و صبا ، ١٠٥)۔ آپ پر فقر و غنا کے مختلف دور گزرے کوئی دن ایسا آتا کہ مسجدِ نبوی کا صحن زر و مال سے معمور ہو جاتا اور ... فاقہ سے شکمِ مبارک پر دو دو تین تین پتھر بندھے ہوتے۔(١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ٢٧٩)۔ ١٨۔ اہلِ سیاق کے نزدیک خرگوش۔ زر سرخ اور سفید اور مسکوک کو مبلغ اور عدد لکھتے ہیں اور... آہو اور خرگوش کو دور... لکھتے ہیں۔ (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ١٧٧)۔ ١٩۔ (مجازاً) انتظام ، تقسیم۔

دور خم خانہ میں ہوتا جو ہمارا ساقی
کسی کم ظرف کو اک بے کا نہ ساغر ملتا

(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ١٢)۔

مکمل منظم در و بست ہے
عجب دور میں دور پیوست ہے

(١٩٥٨ ، تارِ پیراہن ، ١٣٧)۔ ٢٠۔ عمر ، مدت ، میعاد۔ ان کا دور پورا ہو چکا تھا اور اس لئے ضرور تھا کہ ہندوستان پر کوئی دوسری قوم حکمران ہو ۔ (١٨٩٩ ، حیاتِ جاوید ، ٢ : ٣٢٨) ۔ ایرانیوں کی حکومت زندگی کے آخری دور کو پہنچ چکی تھی۔(١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ١٠)۔ جہاں وہ چار دن قیام کر کے اپنی زندگی کا دور (Life Cycle) مکمل کر لیتے ہیں۔(١٩٨٢ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ٩٢)۔ ٢١۔ (منطق) ایک قسم کی دلیل بار بار پیش کرنا۔ دور کے معنی پھر پھر کے ہیں چونکہ اس سلسلے میں پھر پھر کر وہی پہلی چیز آ جاتی ہے اس لیے دور نام رکھا گیا ۔ (١٩٢١ ، وضع اصطلاحات ، ١٦٧)۔ ٢٢۔ کسی شکل کے اضلاع کا مجموعہ ، رفتار ، چال ، روش ، رسی کا بل (جامع اللغات)۔ ٢٣۔ برقی لہروں کی چال ۔ بجلی کے کسی دور کی وہ خاصیت جو بجلی کے بہاؤ میں مخالفت پیدا کرے اسالیت کہلاتی ہے ۔ (١٩٧٠ ، ٹرانسسٹر کے کرشمے ، ٢٣)۔ ٢٤۔ (عروض) شاعری میں وزنِ بحر سے متعلق طول۔ امیر نے چوبیس بحروں میں تالیس ایجاد کی ہیں جن کے اقسام حسبِ ذیل ہیں بحر ہزج ، بحر ترکی ، بحر دوسک ، بحر دور ... بحر ثقیل۔(١٩٦٠ ، حیاتِ امیر خسرو ، ١٨٥)۔ ٢٥۔ (مجازاً) شاہی رجسٹر ، سرکاری کتاب

شہ کی ثنا نصرتی لفظ نوں یوں لکھیے
دور کے دفتر اوپر شہد ہے ہر یک بچن

(١٦٧٣ ، نصرتی ، چرخیات(قصائد نصرتی) ، ٣)۔ [ع : (دور)]۔

---اِبْتِلا کس اضا (---کس ا ، سک ب ، کس ت) امذ.
مصیبت ، تباہی اور بربادی کا زمانہ. ہماری یہ غزل ایک دورِ ابتلا سے اس وقت گزری جب حالی نے اس کو "غزل کا وہ ناپاک دفتر" گردانا. (١٨٧٩ ، دریا آخر دریا ہے ، ١٠٣). [دور + اِبتلا (رک)].

---اِحْیا کس اضا (---کس مج ا ، سک ح) امذ.
وہ زمانہ جب کسی قوم ، نظریے یا علم کو نئی زندگی ملے ، اس لیے اب رجحان اسی طرف زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ دورِ وسطیٰ کو دورِ احیا سے پہلے مختص کر دیا جائے . (١٩٣٥ ، طبیعیات کی داستان ، ١ : ٧٧). [دور + اِحیا (رک)].

---اَخِیر کس صف (---فت ا ، ی مع) امذ.
آخری زمانہ ؛ (مجازاً) عمر کی آخری منزل.

> راجہ کی زندگی کا بھی دورِ اخیر تھا
> کیفِ شباب کا تھا اُترتا ہوا خمار

(١٩٣٩ ، مطلع انوار ، ٨٥). [دور + اَخیر (رک)].

---اَنامِل کس اضا (---فت ا ، کس م) امذ.
نا اُمیدی کا زمانہ.

> تسبیحِ پارہ ہائے جگر چاہیے انہیں
> عاشق نہ کیوں ہو دورِ انامل سے دل اچاٹ

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ١٢٨). [دور + انامل (رک)].

---اَور ہونا محاورہ.
دوسرا ماحول ہونا ، دوسرا زمانہ ہونا ، تبدیلی آ جانا ، انقلاب ہونا.

> شہر سے شیریں کو رغبت تھی انہیں ہے ذوقِ رے
> دور یہ اب اور ہے اگلا زمانہ ہوچکا

(١٨٧٠ ، الماسِ درخشاں ، ٨).

---اَوَّلِین کس صف (---فت ا ، شد و بفت ، ی مع) امذ.
ابتدائی زمانہ ، عہدِ قدیم ، پُرانا زمانہ. یہ موجودہ دنیا کا دورِ اوّلین یا حیاتِ انسانی کا گہوارہ تھا قدرت اس پہلے انسانی جوڑے کی وابستگی کے نت نئے سامان پیدا کر رہی تھی. (١٩٣٣ ، قرآنی قصے ، ٩). [دور + اولین (رک)].

---اَیّام کس اضا (---فت ا ، شد ی) امذ.
گردشِ زمانہ ، مرورِ ایام.

> سحر لے گئی ہیں حریفانِ شب کو
> تلاش ان کو اے دورِ ایّام کرنا

(١٩٦٨ ، غزال و غزل ، ٨٨). [دور + ایّام (رک)].

---آ جانا محاورہ.
چکّر آ جانا ، دورہ پڑ جانا.

> سر کو فکرت کے وہیں دور آ گیا
> ہوش کا بھی مغز چکّر کھا گیا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ٧١).

---آخِر کس صف (---کس خ) امذ.
دورِ اخیر ، ابد تک ، ختمِ دنیا تک.

> پی کے لبِ سرو پیا جو آبِ حیات
> دورِ آخر تلک وہ مرتا نہیں

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٩٢). [دور + آخر (رک)].

---آخِر ہونا محاورہ.
سلطنت ختم ہونا ، حکومت تمام ہونا ، اختیار نہ رہنا ؛ شکست ہونا.

> رو کر کہا حبیب نے آخر ہوا وہ دور
> اب اُن کا دور ہے کہ جو ہیں حامیِ جوّر

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ١٧٩).

---آسْمانی کس صف ؛ امذ.
گردشِ زمانہ.

> دنیا دے اس انقلاب اندر
> دورِ آسمانی دے عتاب اندر

(١٩٧٨ ، چار بیتہ ، ١٢٥) [دور + آسمان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---آفْتابی کس صف (---سک ف) امذ.
(خوش نویسی) کسی حرف کا ایسا دائرہ جس کی بناوٹ گول ہو ، شمسی دائرہ ، (مقابل بیضوی دائرہ ، جس کی کشش کے دونوں سروں کو بڑھا کر ملانے سے انڈے کی شکل بن جاتی ہے). (ا ب و ، م : ٢١٦). [دور + آفتاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

---آلام کس اضا ؛ امذ.
مصائب اور تنگی کا زمانہ.

> دورِ آلام عبث کیا ہے
> دور ہستی سے گزر جاؤں گا

(١٩٨٣ ، حصارِ انا ، ١٣٦). [دور + آلام (رک)].

---باندھنا محاورہ.
سماں طاری کرنا ، سماں باندھنا.

> دور باندھا تری تاثیرِ دہن نے ایسا
> خط جو نکلا تو میں اوسکو خطِ باطل سمجھا

(١٨٧٣ ، قدر ، ک ، ١١٥).

---بَدَلْنا محاورہ.
زمانہ تبدیل ہونا ، حالات بدلنا . پھر دور بدلتا گیا اور بتقضائے زمانہ و معاشرت صفی کو غزل کے سانچے میں جیسے تخیل کو جگہ دینا پڑی. (١٩٥٣ ، دیوانِ صفی (مقدمہ) ، ١٨).

---بَہ دَور (---فت ب ، و لین) م ف.
ہر زمانے میں ، عہد بہ عہد ، رفتہ رفتہ. شعور وجود کا تابع ہے ، جوں جوں وجود ترقی کرتا اور سدھرتا جائے گا شعور بھی اسی نسبت سے رہتا اور دَور بہ دَور اور منزل بہ منزل زیادہ مہذب اور زیادہ مکمل ہوتا چلا جائے گا. (١٩٨٣ ، برشِ قلم ، ٢٧٠). [دور + بہ (حرفِ عطف) + دور].

---بَیضوی کس صف(---ی لین ، فت ض) امذ.
دائرۂ بیضوی ، حرف کے دائرے یا دور کی ایسی کشش جس کے دونوں سروں کو بڑھا کر ملانے سے انڈے کی شکل بن جائے (ا ب ق ، م : ۲۱٦). [دور + بیضوی (رک)].

---پَر دَور ہونا محاورہ.
کثرت و تسلسل ؛ مال و دولت کی افراط ہونا ؛ جود و سخا کا دور ہونا.

فیضان پر دمبدم اسی طور
ہوتے رہیں دور دور پر دور

(۱۸۸۳ ، جامع المظاہر ، ٦۹).

---پُورا کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. اپنے مدار کے کسی مقام سے چل کر پورے مدار پر چکّر لگانے کے بعد پھر اسی مقام پر آ جانا.

مغرب سے یہ چرخ مشرق کو جائے
یک سال میں دور پورا کر آئے

(۱۸۸۳ ، جامع المظاہر ، ۷۰). ۲. وقفہ گزارنا ، معینہ وقت گزارنا. جب آنکھیں نیند کا دور پورا کر کے بیدار ہوئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ آدم ہی جیسا ایک اور انسان عورت کی صورت میں بیٹھا ہے. (۱۹۲۷ ، قرآنی قصے ، ۷).

---پَیمانَہ کس اضا(---ی لین ، فت ن) امذ.
ترتیب وار جام ایک شخص کے بعد دوسرے شخص کو دینا.

اے یار دلا دورِ پیمانہ ہوا تو کیا
میخواری ہوئی تو کیا میخانہ ہوا تو کیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸). [دور + پیمانہ (رک)].

---تارِیک کس صف(---ی مع) امذ.
(مجازاً) جہالت اور بے علمی کا زمانہ ؛ نحوست اور تباہی کا عہد. دور وسطیٰ کو ... دورِ تاریک کے بعد کے چار سو سال کے لیے مختص کر دیا جائے. (۱۹۳۵ ، شیعیات کی داستان ، ۷۷). [دور + تاریک (رک)].

---تُرَنجی کس صف(---ضم ت ، فت ر ، سک ن) امذ.
(کنایتہً) دور یا دائرۂ ترنجی ، حرف کے دائرے یا دور کی ایسی کشش جس کے دونوں سروں کو بڑھا کر ملانے سے شلغم کی شکل معلوم ہو (ا ب ق ، م : ۲۱۹). [دور + ترنج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَسَلسُل کس اضا(---فت ت ، س ، سک ل ، ضم س) امذ.
ایک حالت سے چل کر مختلف حالتوں سے گزرنے کے بعد پھر اسی پہلی حالت پر واپس آ جانا.

ہوا دانہ شجر دورِ تسلسل آشکارا ہے
شجر سے گل تو گل سے پھل تو پھل سے دانہ پیدا ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی بہار ، ۳۰). روح کا آواگون نہیں عمل کرم کا آوا گون ہے. انسان اس طرح دلفتہ بجھ جاتا ہے جیسے چراغ کو پھونک مار کر گل کر دیا جائے صرف واقعات و احساسات کا دورِ تسلسل قائم ہے اور رہے گا. (۱۹۵٦ ، آگ کا دریا ، ۷۹). [دور + تسلسل (رک)].

---تکوِین کس اضا(---فت ت ، سک ک ، ی مع) امذ.
وجود پذیر ہونے کا زمانہ ، ظہور یا وجود میں آنے کا وقت. آپ گورنمنٹ کے محکمے میں رہتے ہیں (سسرال لکھنو ہے) اور غالباً وہیں جدید اسکیم دورِ تکوین میں ہے. (۱۹۲۰ ، مکاتیب مہدی ، ۱۳۹). [دور + تکوین (رک)].

---تَمام کَرنا محاورہ.
سلسلہ ختم کرنا ، دور پیمانہ روکنا.

ساقیا دور کیا کرے ہے تمام
آبھی آپ اب یہ دور چلتا ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۳).

---ثانی کس صف ، امذ.
دوسرا دور. شعر و ادب کا تخلیقی مذاق اس دورِ ثانی میں نہ ہونے کے برابر تھا. (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۱۵۳). [دور + ثانی (رک)].

---جام کس اضا ، امذ.
(مجازاً) جام شراب ، شراب کا پیالہ.

پھر تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دورِ جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۸۸).

یہ دورِ جام یہ غم خانۂ جہاں یہ رات
کہاں چراغ جلاتے ہیں لوگ اے ساقی

(۱۹۳۸ ، روحِ کائنات ، ۱۰۳). [دور + جام (رک)].

---جَدِید کس صف(---فت ج ، ی مع) امذ.
عہدِ حاضر ، موجودہ زمانہ ، نیا زمانہ. حکمت و فلسفہ کے دورِ جدید میں امکان کے ساتھ ایک دوسری زیادہ اہم بحث شہادت کی پیدا ہو گئی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۱۳). اب وہ دورِ جدید کے شہرۂ آفاق غزل گو بن گئے. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۳). [دور + جدید (رک)].

---جَنگ کس اضا(---فت ج ، غنہ) امذ.
لڑائی کا عرصہ ، لڑنے کا زمانہ ، حالتِ جنگ. دوسرا دورِ جنگ یعنی جس میں گوروں اور یاتوں وغیرہ کے مناقشات رہے اور جو چودہ سو ق م سے لے کر تقریباً ایک ہزار قبل مسیح تک رہا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۳۹). [دور + جنگ (رک)].

---جَہاں کس اضا(---فت ج) امذ.
زمانہ ، دنیا.

دورِ جہاں سے ساقیا سرد ہوا ہے دل مرا
برف وہ شراب کی جگہ برق و شرر پلائے جا

(۱۹۳٦ ، طیور آوارہ ، ۱۳۰).

گنبدوں کے دَور میں دورِ جہاں
دور جن میں گم ہے دورِ آسماں
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۸۱)۔ [دور + جہاں (رک)]۔

ـــ چَلْنا محاورہ۔
شراب پینے کا سلسلہ قائم ہونا ، شراب کے شیشہ و ساغر کا باری باری سے ایک دوسرے کے سامنے جانا۔

جام کا دَور پھر تو چلنے لگا
پیالوں میں شم سے بادہ ڈھلنے لگا

(۱۷۹۱ ، حسرت (میر جعفر علی لکھنوی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۷)۔

محتسب دل کو نہ رندوں کے بہلتے دیکھا
دورِ ساغر نہ ترے دور میں چلتے دیکھا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳)۔ مسجدوں میں شرابِ پرتگال کے دور چلتے تھے ۔ (۱۹۱۳ ، مضامینِ ابوالکلام آزاد ، ۲۳۶)۔

نغمے اُبل رہے ہیں
شراب کے دور چل رہے ہیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۷۵)۔

ـــِ حاضِر کسرِ صفت(ـــ کسرِ ض) امذ۔
رک : دورِ جدید۔ دورِ حاضر مشینی عہد سے گزر رہا ہے۔ (۱۹۶۸ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۳۰)۔ بعض ناقد یہ کہتے ہیں کہ دورِ حاضر میں غزل گوئی کا دائرہ محدود ہو گیا ہے۔ (۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۵)۔ [دور + حاضر (رک)]۔

ـــِ حاضِرَہ کسرِ صفت(ـــ کسرِ ض ، فت ر) امذ۔
رک : دورِ حاضر۔ یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن دورِ حاضرہ کے لئے کچھ ایسی اچھی بھی نہیں ۔ (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۳)۔ [دورِ حاضر (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــِ حَجَری کسرِ صفت(ـــ فت ح ، ج) امذ۔
وہ زمانہ جب انسان پتھر سے اوزار ، برتن اور دوسری ضروریاتِ زندگی کی اشیا بناتا تھا۔ اس نقاشی کے اوّلین نمونے غالباً دورِ حجری سے تعلق رکھتے ہیں ۔ (۱۹۳۲ ، ہندوستانی مصوری کا ارتقا ، ۱۵)۔ [دور + حجر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــِ حَرف کسرِ اضا(ـــ فت ح ، سکـ ر) امذ۔
(کتابت) دور یا دائرۂ حرف ، حرف کا قطعِ دائرہ کی شکل یعنی حلقہ نما بنا ہوا حصہ۔ (ا پ و ، ۳ : ۲۰۶)۔ [دور + حرف (رک)]۔

ـــِ حَیات کسرِ اضا(ـــ فت ح) امذ۔
عرصۂ زندگی ، پیدائش سے موت تک کا زمانہ ، عرصۂ حیات۔ دورِ حیات (Life Cycle) تمام جاندار عضویوں کا ایک طبعی دورِ حیات ہوتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، مبادیٔ نباتیات ، ۳)۔ آپ نے غور کیا ہو گا کہ ابتدائی ایشم کے دورِ حیات میں دو قسم کے پودے ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۲۹۸)۔ [دور + حیات (رک)]۔

ـــ دار امذ۔
جس کے کناروں پر طلائی یا ریشمی کام کیا ہوا ہو ، حاشیہ دار ، اس وقت آپ ایک سفید دوشالہ دور دار شاہی خلعت کا اوڑھے ہوئے تھے۔ (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۳۳)۔ [دور + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــ دار شال امث۔
حاشیہ دار شال جس کے چاروں طرف حاشیے پر افقی بیل کڑھی ہوئی ہو اور متن سادہ ہو(ا پ و ، ۲ : ۹۸)۔ [دور + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + شال (رک)]۔

ـــِ دامَن کسرِ اضا(ـــ فت م) امذ۔
قمیض ، کرتہ یا جمپر کے سامنے کے حصّہ کا ناپ۔

کارِغل طوقِ گریباں کر رہا ہے ضعف میں
دورِ دامن پانوں کو حلقہ بنا زنجیر کا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۹۱)۔ [دور + دامن (رک)]۔

ـــ دِکھانا / دِکھلانا محاورہ۔
بُرے دن دکھانا۔

دکھلا رہا ہے کیا فلکِ کج مدار دور
جنت میں اشتیاقِ جہنم کرو تو غور

(۱۸۶۷ ، واسوختِ امیر (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۲۱))۔

ـــِ دَور کسرِ اضا نیز بلا اضا(ـــ و لین) امذ۔
۱۔ چلن ، عروج ، (کسی چیز کا) زور ہونا۔

وہ زمانہ مجنوں اور فرہاد کا جاتا رہا
عشق میں اب دور دورِ بندۂ درگہ ہے

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۱۶)۔

فصلِ گل ہے شیشہ و پیمانہ کا ہے دور دور
خانقاہیں بند ہیں میخانہ کا درباز ہے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۲)۔

یا الٰہی دور دورِ نرگسِ مستانہ ہو
ہے اگر لبریز میری عمر کا پیمانہ ہو

(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی ، د ، ۱۵۶)۔ ۲۔ مانگ ، قدر و قیمت۔

کسی فقیر کے کمبل کو پوچھتا ہے کون
کہ دور دور زمانے میں ہے دوشالوں کا

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۳)۔ [دور + دور]۔

ـــ دَور ہونا محاورہ۔
اقتدار میں آنا ، صاحبِ اختیار ہونا۔

ساری گردشِ آسماں تیری دھری رہ جائے گی
دَور دَور اپنا جو دو دن بھی وہاں ہو جائے گا

(۱۸۷۳ ، نشیدِ خسروانی ، ۳۵)۔

ـــ دَورا (ـــ و لین) امذ۔
رک : دور دورہ۔

اس چشمِ مست کا ہے یہ دور دورا اب تو
پرہیزگار بھی ہیں مست و خراب کیا کیا

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۳۹).

ترے حسن کا دور دورا ہے گا
نہ میرا یہ جوشِ تمنا ہے گا

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۲۲۷). ان بندروں کا جب سے دور دورا ہوا ہے بڑے بڑے شریف زادے... جوتیاں چٹخاتے پھرنے لگے ہیں. (۱۹۷۰ ، بادوں کی برات ، ۱۱۰). [دور + دورہ (رک) کا ایک املا].

--- دَوراں (--- و لین) امذ.
رواج ، فیشن. جہاں افراط و تفریط کا دور دوراں ہوا وہاں شامت آ گئی اور معاملہ بگڑ گیا. (۱۹۰۳ ، عصرِ جدید ، ۹۳م) . [دور + دوراں (رک)].

--- دَورَہ (--- و لین ، فت ر) امذ.
۱. رواج ، چلن ، حکومت.

حکم آرام عام کا ہر سو
دور دورہ رام کا ہر سو

(۱۸۰۰ ، سحر داد ، ۳). انگریزوں کے وقت میں بھی خوب دور دورہ رہا. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۶). عالمِ حیوانی میں ہم جدھر چاہیں نظر ڈالیں ہر جگہ اسی اصول کا دور دورہ ہے" (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۱۲۷) . مغرب میں افادیت پرستی کا دور دورہ ہوا. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۱۱). ۲. افراط ، کثرت ، زیادتی. اب آنسوؤں کا دور دورہ تھا اور انہیں کا عمل دخل. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۵). ۳. وقت ، زمانہ ، سال. ابتو جبکہ ۱۹۲۲ کا دور دورہ ہے بادشاہ کی اولاد دہلی میں بھیک مانگتی پھرتی ہے. (۱۹۲۳ ، دلی کی جان کنی ، ۵۵). [دور + دورہ (رک)].

--- دَورَہ چَلْنا محاورہ.
رواج عام ہونا ، دور چلنا. جاپانی شراب «ساکے» کا دور دورہ چل رہا تھا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۶۱).

--- دَورَہ دیکھنا محاورہ.
برتری کے ساتھ رواج پانا ، عمل دخل ، اثر و نفاذ یا چلن ہونا. سرسیّد نے اپنے گھر میں مذہب کا دور دورہ دیکھا تھا. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۷۳).

--- دَورَہ رَہنا محاورہ.
جاری و ساری رہنا. فرانس میں افراطِ اجرائے زر کا جو دور دورہ رہا اور حالت بہت نازک ہو گئی اس کا ایک اہم سبب تھا کہ وہاں اثنائے جنگ میں ٹکس ناکافی تھے. (۱۹۳۷ ، اصول و طریقِ محصول ، ۲۲۲).

--- دَورَہ شُروع ہونا محاورہ.
برتری قائم ہونا ، سبقت پانا. جہاں شعور اپنے انتہائی نقطۂ کمال سے پست ہوا اور شعورِ خفی کا دور دورہ شروع ہوا ، بس وہیں عقل کی باگ فوراً ڈھیلی پڑ جاتی ہے ، جذبات تقریباً مطلق العنان ہو جاتے ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۸۰).

--- زُحَل کس اضا (--- ضم ز ، فت ح) امذ.
(ہیئت) نظامِ شمسی کا دوسرا بڑا سیارہ جو سورج کے گرد چکر اُنتیس سال میں مکمل کرتا ہے ، فلکی اثرات کے اعتبار سے یہ بہت طاقت ور ہے ، سنیچر تارہ.

اندھیر ترے حسنِ جوانی نے کیا ہے
دورِ خطِ رخسار ہے یا دورِ زحل ہے

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۲). [دور + زحل (رک)].

--- زَماں کس اضا (--- فت ز) امذ.
گردشِ زمانہ.

طرازِ کلکِ قدرت نے جو نقشِ کُن فکاں باندھا
سرِ میمِ محمدؐ مرکزِ دورِ زماں باندھا

(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۶).

کیا سہل ہے مٹانا نام و نشاں ہمارا
دشمن ہوا ہے ناحق دورِ زماں ہمارا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۳). [دور + زماں (رک)].

--- سَبُو کس اضا (--- فت س ، و مع) امذ.
(مجازاً) شراب کے جام کی لکیریں جن سے جمشید مستقبل بینی کا کام کرتا تھا.

نمود اس کی بھی دورِ سبو میں تھی کل رات
ابھی جو دور تو آسان نہیں گزرے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۵). [دور + سبو (رک)].

--- فَرُّخ کس صفت (--- فت ف ، شد ر بضم) امذ.
عہدِ مبارک.

جسے لکھیے کبھی اورنگ زیب اُس دورِ فرخ کا
جسے اپنے زمانے کا کبھی الپ اَرسلاں کہیے

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۳۴۳). [دور + فرخ (رک)].

--- فَلَک کس اضا (--- فت ف ، ل) امذ.
گردشِ آسمان ، حالاتِ زمانہ ، گردشِ وقت.

واہ اے دورِ فلک خانۂ احساں آباد
چتر بخشا سرِ مخمور کو انگڑائی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۰).

ایک رہے نہ دن پھرے ورنہ جہاں کے واسطے
دورِ فلک بدل گیا دورِ بہار دیکھ کر

(۱۹۶۲ ، نقوشِ ثانی ، ۳۸). [دور + فلک (رک)].

--- قَلَم کس اضا (--- فت ق ، ل) امذ.
(کتابت و قلم سازی) قلم کی موٹائی (ا پ و ، ۳ : ۱۸۰). [دور + قلم (رک)].

--- قَمَر کس اضا (--- فت ق ، م) امذ.
چاند کے گرد گول دائرہ ؛ چاند کی منزل.

ہو ہے کراث میں اوجوں ہووے کہاں دورِ قمر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۳).

دوں وحشت ہوئی وہ ماہ جبیں یاد آیا
اخترِ زار نے کیوں دورِ قمر دیکھ لیا
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٦٥).
ہاں مگر رامشِ ہستی کا فسوں باقی ہے
دورِ گُل دورِ قمر دورِ خوں باقی ہے
(١٩٥٨ ، تارِ پیراہن ، ١٨١). [دور + قمر (رک)].

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
١. چکر ہوا کرنا ، چکر لگانا.
لکھا ہے یہی چال کا اس کی طور
کہ پورے برس میں وہ کرتا ہے دور
(١٨٩٣ ، صدق البیان ، ٢٣). **٢. سوچنا ، غور کرنا.**
جو میں تجھ کہیا توں تھن دور کر
تھن دور کر کر مجھے دے اُتر
(١٤٣٥ ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ٧٧).

--- گُزر جانا محاورہ.
زمانہ بیت جانا.
بدمستیوں کا دور گزر جانے گزر جائے
برگ و گُل و سبزہ کا چڑھا نشّہ اُتر جائے
(١٩٢١ ، روحِ کائنات ، ٦٢).

--- لَمْعان کس صف (--- فت ل ، سک م) امذ.
چمک ، کرن ، روشنی کا جھلّا . چاندی اور سونے کے چھلّوں کو رنگت و چمک اور ضو اور دورِ لمعان کے اعتبار سے چاند اور سورج کے ساتھ تشبیہ دی گئی. (١٩٣٣ ، منشوراتِ کیفی ، ١٠٣). [دور + لمعان (رک)].

--- لینا محاورہ.
قرآن پاک سُنانا. ایک روز جب حافظ جی نے مجھ سے دور لیا تو میں زبانی قرآن شریف نہ سُنا سکا. (١٩٦٣ ، آپ بیتی ، ظفر حسین ، ٢٠١).

--- مُدَوَّر کس صف (--- ضم م ، فت د ، شد و بکس) امذ.
ایک ہی تسلسل میں گولائی میں . اگر کوئی شخص اسمائے الٰہیا کی دعوت کرے اور اسم کے پس حرف شمار ہیں ہوں تو ہر حرف کو ہزار بار شمار کر کے پڑھے ... اور دورِ مُدَوَّر کو برابر نصاب کے شمار کرے. (١٩٥١ ، مفتاح الجفر ، ١٩٣). [دور + مُدَوَّر (رک)].

--- مُزْدَوَج کس صف (--- ضم م ، سک ز ، فت د ، و) امذ.
(کتابت) دو مختلف کلموں کے دوائر جو تحریر میں ایک کر دیئے جائیں یعنی ایک حرف کا دور دوسرے حرف کے دور میں ضم کر دیا جائے اور وہ دور دونوں حرف میں مشترک پایا جائے (ا پ و ، م : ٢١٥).
[دور + مُزْدَوَج (رک)].

--- مَعْشُوقی کس صف (--- فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
رک : دور مُزْدَوَج (ا پ و ، م : ٢١٦). دور + معشوق (رک) +
ی ، لاحقۂ نسبت].

--- مُکافات کس اضا (--- فت م) امذ.
اچھے بُرے اعمال کا بدلہ ملنے کا عہد.
اس دورِ مکافات میں سن اے رنگین
جو آج کرے گا سو ہی کل پاوے گا
(١٨٣٥ ، رنگین ، مجموعۂ رنگین ، ٥١).

--- مُوسِیقی کس اضا (--- و مع ، ی مع) امذ.
اُصول یا ضابطہ ، ساز و آواز. اس نظم میں دورِ موسیقی کے مطابق مصرعے چھوٹے بڑے ہوتے چلے گئے ہیں. (١٩٢٣ ، مرآۃ الشعر ، ٥٠). [دور + موسیقی (رک)].

--- مَے کس اضا (--- ی لین) امذ.
رک : دورِ جام.
شریکِ دورِ مَے بزمِ عدو میں خاک ہوتے ہو
کسی نے رات بھر اتنا نہ پوچھا تم یہاں کیوں ہو
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٨١). [دور + مَے (رک)].

--- میں رَہْنا محاورہ.
جاری رہنا ؛ گردش میں رہنا.
ساقیا گردشِ قسمت سے عوض لینا ہے
چاہتا ہوں کہ رہے دور میں ساغر تیرا
(١٩١٥ ، جانِ سخن ، ٨).

--- مِینا کس اضا (--- ی مع) امذ.
شراب کا دور.
رنگِ محفل سُست ، ساقی بے خبر ، ساغر تہی
ہم کب آئے بزم میں جب دورِ مینا ہو چکا
(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٣٣). [دور + مینا (رک)].

--- نَہاری کس اضا (--- فت ن) امذ.
(مجازاً) صبح کی عبادت ، صبح کی تلاوت کلام پاک.
زباں کو ذکر میں کر اس کے جاری
کرے ہے عرش تک دورِ نہاری
(١٧٩١ ، ہشت بہشت ، ٧ : ١٠٠). [دور + نہار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- و تَسَلْسُل (--- و مع ، فت ت ، س ، سک ل ، ضم س) امذ.
(فلسفہ) کسی چیز کا دور کرتے کرتے اپنی ذات پر ٹھہرنا اس طرح کہ تسلسل ہو جائے. دور و تسلسل کے چکّر سے خلاصی کی پھر کوئی صورت باقی نہ رہے گی. (١٩٣٣ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ٩٢٦). [دور + و (حرفِ عطف) + تسلسل (رک)].

--- ہَسْتی کس اضا (--- فت ہ ، سک س) امذ.
عرصۂ زندگی ، زندگی.

دورِ آلام عبث گیا ہے
دورِ ہستی سے گزر جاؤں گا
(١٩٨٣ ، حصارِ انا ، ١٣٦)۔ [دور + ہستی (رک)]۔

---ہلالی کس صف (---کس ہ) امذ.
رک : دورِ قمر.

جو دیکھے حلقۂ دورِ ہلالی
ہو سوفار پر کر خیال

(١٤٣٧ ، گنج الاسرار ، ٩)۔ اس زبان کی مختلف شکلوں کو دورِ ہلالی سے پہلے کی بولیاں کہہ سکتے ہیں۔ (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ١٠٣)۔ [دور + ہلالی (رک)]۔

---ہو چکنا محاورہ.
غلبہ ختم ہو جانا ، دورِ حکومت تمام ہونا.

مژدہ باد اے بادہ خوارو ، دورِ واعظ ہو چکا
مدرسے کھودے گئے تعمیر مے خانہ ہوا

(١٨٨٣ ، دیوانِ رند ، ٢ : ٢٥١)۔

دَور(٢) (و لین) امذ.
وہ رسّیاں جن سے آبپاشی کرنے والی ٹوکری بندھی ہوتی ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [پ : दौल ؛ س : दोल्ह ؛ دولَہ :]۔

دَور(٣) (و لین) امذ.
(کشمیری) کان میں پہننے کا زیور ، آویزہ. کنواج اور دور کے وزن سے کان پھٹ ہی پڑتے اس لیے تالا زر یعنی چاندی کی ایک پتلی سی زنجیر دور کو پیشانی سے باندھتی تھی۔ (١٩٢٦ ، آگ ، ٣٥)۔ [مقامی]۔

دُور (و مع) امت.
١. فاصلے پر ، بعید ، نزدیک کی ضد ، بُعدِ زمانی ، پرے.

شرق تھے غرب تک حوراں ملک رضوانِ نوری سب
سقاں کر مل کے بیٹھے سو اُجالا دور دستا ہے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٦٠)۔

سبھوں نے کنور کو کھڑا کر کے دُور
کیا عرض جا راوتا کے حضور

(١٧٥٦ ، کامروپ و کلاکام ، ٣٢)۔

مار کر سبطِ پیمبر کو یہ نخوت یہ غرور
خیر ہم دور نہ تو دور نہ محشر ہے دور

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٣ : ٢٧٠)۔

ہر مسافر عمر بھر چلتا رہا دور تھا اپنا عدم آباد کیا
(١٩٣٢ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ٩٠)۔

وہ دور افق میں اڑاتیں تھیں پرندوں کی
اتر رہے ہیں نئے لفظ آسمانوں سے

(١٩٧٩ ، جزیرہ ، ١٣٣)۔ ٢. (مجازاً) بلند ، اونچا.

جو درگہ تھی اس کو زراہ غرور
سمجھتا تھا اوج فلک سے بھی دور

(١٨٠٥ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ٣٠٠)۔ ٣. الگ ، جُدا.

شرف حرفِ مایل کہیں درد کچھو نہ بسائے
گرد جھوریں دربار کی سو درد دور ہو جائے

(١٣٨٠ ، شیخ شریف الدین یحییٰ (مقالاتِ شیرانی ، ١ : ١٣٥)).

بائے اس سے خدا جدا نہ کرے
دور اس سے جیوں خدا نہ کرے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٩٣٢)۔ ٤. ناآشنا ، بے خبر ، ناواقف.

جو کوئی شادمانی سوں مسرور ہے
سو اس غم کی لذت تے وو دور ہے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥٧)۔

بھیجا جو آپ کو تو میں پہنچا خدا کے تئیں
معلوم اب ہوا کہ بہت میں بھی دور تھا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٣)۔ ٥. دور کی سوجھنے والا عقلمند ، کائیاں ، بہت ہوشیار.

میں سمجھی ہوں تم کو بہت دور ہو
چلو اب کہیں یاں سے کافور ہو

(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ٤٣)۔

ان کو دنیا کی نہیں خواہش نظر ہے جن کی دُور
شہد پر بندوق کی مکھی نظر اُڑتی نہیں

(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٦٠)۔ میں بہت دور ہوں مجھ سے سہانا ہو دوانا۔ (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٢٢)۔ یہ حضور بڑی دور ہے سیدھے دباؤ کو ماننے والا نہیں۔ (١٩٢٣ ، اختری بیگم ، ٩٢)۔ ٦. بعید ، دشوار ، مقام تعجب. میں تیرا دولت خواہ ہوں کیا کروں مجھے یہ ہونا ضرور ہے اس جگہ چپ رہنا نمک حلالی تو دور ہے۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٣٨)۔

جو مدرسۂ عشق میں پیدا ہی نہ ہو دل
کیا دور اگر وہ سخنِ درد نہ سمجھے

(١٨٩٥ ، دل عظیم آبادی ، د ، ١٢٥)۔

ذکر میرا بہ بدی بھی اسے منظور نہیں
غیر کی بات بگڑ جائے تو کچھ دور نہیں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٥)۔

جب کہ مُلک سے بھی پیشتر آیا ہے تو ہم
صاحبِ سیف و قلم ہوں تو کوئی دُور نہیں

(١٩٢٠ ، روحِ ادب ، ٧١)۔

ہم تک جو دورِ جام پھر آئے تو کیا عجب
یہ بھی نہیں ہے گردشِ چرخِ کہن سے دور

(١٩٢٣ ، کلام جوہر ، ٣٥)۔ ٧. (فلسفہ) غلطی ، سہو. علم کی صحت پہلے ہی سے مانی ہوئی ہے تو پھر اس بحث کی کیا ضرورت رہتی ہے علم کی صحت کو ہم علم ہی سے جانچتے ہیں یہ صریحی دور ہے۔ (١٩٢٩ ، مفتاح الفلسفہ (حاشیہ) ، ٢٧)۔ [ف : دور رک ب ؛ س : دور]۔

---اَز اَثَر (---فت ا ، سک ز ، فت ا ، ث) امف.
اثر سے باہر ، بے اثر.

ہے مرا نالہ یہ دُور از اثر تو
گویا ہو طالعِ بانگو ہوس ہے

(١٨٢٥ ، قائم ، د ، ١٦٥)۔ [دُور + از (رک) + اثر (رک)]۔

ـــ اَز تَدْبِیر (ـــ فت ا ، سک ز ، فت ت ، سک د ، ی مج) امذ.
مصلحت کے خلاف.
خدا جانے کہ اے سوز اس کو پڑھ کر کیا وہ سمجھیں گا
بس تھا خط کا لکھنا دور از تدبیر پر لکھا
(١٧٩٨ ، میرسوز ، د ، ٣١). [دور + از (رک) + تدبیر (رک)].

ـــ اَزْحال (ـــ فت ا) م ف.
اب سے دور ، دُور پار ، خدا پھر ایسا سانحہ نہ دکھائے.
تو چند روز ہوا تھا علیل دورازحال
قسم خدا کی نہ تھی بس ہمارے جسم میں جان
(١٨٣٦ ، دفتر فصاحت ، ٢٢٧). بانی پت کے خط سے معلوم ہوا کہ دورازحال تمہاری طبیعت کچھ علیل ہے. (١٨٩٣ ، مکتوبات حالی ، ٢ : ١٦٦). [دُور + از (رک) + حال (رک)].

ـــ اَزراہ (ـــ فت ا ، سک ز) امذ.
دشوار گزار ، عام راستوں سے دُور. تدریجی ترقی کی کشمکش تمام بنی نوع آدم سے اور سب سے بڑھ کر جھونپڑیوں اور دوراز راہ کسانوں کے گھروں میں بیان کرتی ہے. (١٩٥٩ ، برنی (سید حسن) ، مقالات برنی ، ٦٣). [دور + از (رک) + راہ (رک)].

ـــ اَزطَرِیق (ـــ فت ا ، سک ز ، فت ط ، ی مع) امذ.
بے دین ، لامذہب.
دورازطریق مجھ کو سمجھیو نہ زاہدا
گر تو خدا پرست ہے میں بُت پرست ہوں
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ٣٣). [دور + از (رک) + طریق (رک)].

ـــ اَزقِیاس (ـــ فت ا ، سک ز ، فت ق) امذ.
مُبہم ، سمجھ میں نہ آنے والی بات ، ناقابلِ فہم ، گمان سے پرے.
سرِ پر حسین سے ہو یہ گورازقیاس ہے
پر کیا کروں کہ روح کا اکبر کی پاس ہے
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٣٥٩). اس میں آپکی الجھن معانی دُورازقیاس کی تشریح پھر آپ ہی ان کی تردید. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ٩٥). جدید تر بننے کی خواہش ہی نے ان کے فن میں دورازقیاس اشاریت اور ابہام کی خصوصیات پیدا کر دی ہیں. (١٩٦١ ، جدید شاعری ، ٩٧). [دُور + از (رک) + قیاس (رک)].

ـــ اَزکار (ـــ فت ا) م ف.
١. غیر متعلق ، غیر ضروری. ان سرد تکلفات اور تاویلاتِ دُورازکار کی حاجت نہ رہے گی. (١٨٦٦ ، تہذیب الایمان ، ٥٣٦). شعر میں نہایت بھونڈی اور بچگانہ تک بندی کے انداز میں دو الگ الگ دُورازکار باتیں کہی گئی ہیں. (١٩٨٣ ، بُت خانہ شکستم من ، ٨١). ٢. ناقابلِ یقین. اگر اردو لٹریچر کی ترقی کا خیال ایسا ہی دورازکار خیال ہے ... تو یہ بحث پیش از وقت بلکہ ناوقت ہو گی. (١٨٩٣ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ١١٥). ٣. موضوع سے ہٹ کر ، لاتعلق. اس خاموشی کا کوئی سبب دُورازکار نہ خیال کریں. (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٦١٩). ان کی زبان ... بھاری اور بوجھل لغات دُورازکار تشبیہات و استعارات سے پاک ہے. (١٩٨٦ ، اردو گیت ، ٣٧). ٤. مہمل ، بے سروپا ، بے بنیاد. ایران کی قدیم تاریخوں میں یہ تمام دورازکار قصے موجود تھے. (١٨٩٨ ، مقالاتِ شبلی ، ٦ : ٩٠). لہٰذا لغو اور دورازکار خیالات چھوڑ کر اپنے انجام کی فکر کرو. (١٩٣٢ ، تفسیرالقرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ٨٦٠). اس مطلب سے کلام کو ہٹا کر اس کی دورازکار تاویلوں کی قطعاً جرأت نہیں کر سکتا. (١٩٥٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ٢١٥). [دور + از (رک) + کار (رک)].

ـــ اُفْتادگی (ـــ ضم ا ، سک ف ، فت د) امث.
دُوری ، جُدائی. بچھڑنے والوں سے دُور افتادگی کا غم میری زندگی کا کبھی نہ فراموش ہونے والا المیہ بن گیا. (١٩٨٣ ، بے نام ، ١٣). [دور + ف : افتاد ، اُفتادن = گِرنا + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اُفْتادَہ (ـــ ضم ا ، سک ف ، فت د) صف.
١. دُور دراز مقام پر ، شہری آبادی سے دُور. اگر اس میں شہری طرز کی دور افتادہ بستیاں بھی شامل کر لی جائیں تو یہ تعداد تین گنی ہو جائے گی. (١٩٨٠ ، ماہ و روز ، ٦٥). ٢. دور ، بچھڑا ہوا ، غریب الوطن. پیاری نان جانی کو دور افتادہ بھائی کی طرف سے بہت بہت دعا. (١٩١٨ ، انگوٹھی کا راز ، ٦). ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا دُور افتادہ بچوں میں ان کی جان اٹکی ہوئی ہے. (١٩٨٢ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ٣٣). [دور + افتاد (رک) + ہ ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اُفْتادَہ نِگاہ (ـــ ضم ا ، سک ف ، فت د ، کس ن) صف.
پیش بیں ، دُور اندیش. اپنی سادگی و دور افتادہ نگاہ کی وجہ سے ایک روحانی معما معلوم ہوتی تھی. (١٩١٢ ، یاسمین ، ١٣٩). [دُور + افتادہ (رک) + نگاہ (رک)].

ـــ اَنْداز توپ (ـــ فت ا ، سک ن ، و مج) امث.
بہت فاصلے تک ماری جانے والی توپ. بحر گڑھ کو اپنے ہوائی جہازوں زہریلے غازوں اور دور انداز توپوں کا غرّہ تھا. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ٢ : ٢١٦). [دور + ف : انداز ، انداختن = ڈالنا + توپ (رک)].

ـــ اَنْدیش (ـــ فت ا ، سک ن ، ی مج) صف.
عاقبت اندیش ، دوربین ، انجام پر نظر رکھنے والا ، ہوشیار ، تون دانش مند ، دانا ، دور اندیش بہوت راست ہے مال کیا تجے زیاست ہے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٢٣). خورم ایک دلیر دانا اور دوراندیش شہزادہ تھا. (١٨٩٨ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٥٦١). مگر بی بی بڑی دور اندیش تھی. (١٩٠٣ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ١٥). وہ اردو ادب کی دنیا میں اپنے تمام ہم عصروں میں سب سے زیادہ دور اندیش تھے. (١٩٨٦ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ٢٣). [دور + ف : اندیش ، اندیشیدن = سوچنا].

ـــ اَنْدیشانَہ (ـــ فت ا ، سک ن ، ی مج ، فت ن) م ف.
پیش بینی پر محمول ، سُوجھ بُوجھ والا. یہ طرزِ عمل دور اندیشانہ خیال کیا جا سکتا تھا. (١٩٠٥ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ٢٠٨).

[دُور + اندیش (رک) + انہ ، لاحقۂ تمیز].

ـــ اَندیشی (ـــفت ا ، سک ن ، ی مج) امث.
عقلمندی ، ہوشیاری ، انجام پر نظر رکھنا. ان سب باتوں کے لیے نہایت تدبیر اور دانش مندی اور دور اندیشی درکار ہے. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۹۲).

اس کے کپڑوں کا حال تھا ردّی
تھی یہ عصمت کی دور اندیشی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۹). ایک تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنھوں نے شاہد صاحب سے دوستی "دور اندیشی" کی بنیاد پر چاہی. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۶۳). [دور + اندیش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ باش امذ.
۱. دُور ہٹو ، راستہ دو ؛ (مجازاً) ایک قسم کا نیزہ جو دو شاخہ ہوتا ہے اور اس کی چوب زر و جواہر سے مرصّع ہوتی ہے ، نقیب اور چوبدار اس نیزے کو لے کر بادشاہوں کی سواری کے آگے چلتے تھے تا کہ لوگ اس کو دیکھ کر راستہ خالی کر دیں.

دیکھو شکوہِ لشکرِ حُسن و سپاہِ خط
کیا زلفِ یار اک علمِ دُور باش ہے

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۹۰). رکن الدین کو چتر اور دورباش دیگر پرگنہ بدایوں عنایت کیا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۷۲). دورباش۔دوشاخہ نیزہ جو شاہی سواری کے آگے لے کر چلتے تھے. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق) ، ۷۳). **۲. (i) ہٹو بڑھو کی آواز ، وہ نعرہ جو نقیب بادشاہوں کی سواری کے موقع پر لگاتے ہیں.**

کل جہاں چاؤش کرتے تھے صدائے دورباش
غیرِ شیر و گرگ آج اوس جا کوئی درباں نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۵). نقیبوں اور چوبداروں نے دورباش کی صدا لگائی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۱۰). سب سے آگے چاؤش دورباش پکارتے اور کوڑے لہراتے ان کوڑوں سے وہ نادیدہ راکشسوں کو بھگاتے ہیں. (۱۹۷۴ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۱۸۸). **(ii) ممنوع ، روک ٹوک ، ممانعت ، مزاحمت.**

شوق نے دورباش اعدا کو
اس کی محفل میں مرحبا جانا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۳). دورباش ہٹو بڑھو کی آواز کو کہتے ہیں ... مگر شعرا اسکو اکثر مطلق روک ٹوک اور ممانعت و مزاحمت کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۳۲۱). مسلمان جس آئینی و دفتری مقام پر پہنچتا وہاں سے دورباش کے سوا کوئی جواب نہ ملتا تھا. (۱۹۳۰ ، مسلم لیگ ، ۲۱). ۳. میر کارواں ؛ چھڑی ، لاٹھی (جامع اللغات). [دور + ف : باش ، بودن ۔ ہونا].

ـــ باشی امث.
۱. نقیب کی خدمت ، نقیب کا کام. عبرت ، گزشتوں کی متلاشی ہے ، یاس کو خدمتِ دورباشی ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۲۸). ۲. پرہیز ، اجتناب ، حذر.

دکھلاتے ہیں خدائی وہ وضع ہے تراشی
صحبت سے ان بتوں کے لازم ہے دور باشی

(۱۹۲۷ ، عجب دہلوی ، د ، ۳۹۹). [دور + باش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَلا فقرہ.
(کلمۂ دعائیہ) مصیبت و پریشانی پاس نہ آئے ، مشکلات دُور رہیں ، کوئی آنچ نہ آئے.

پھر یہ سمجھیے کہ اپنا گھر ہے بھلا
عقلمندوں کی داغ دور بلا

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۳). آہ دلی مرحوم! دلی والوں کی دُوربلا میاں دلی والے ہی نہ رہے دلی کا چھے برس کا بچہ تک سمجھ جاتا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۷۲).

ـــ بِین (ـــی مع) (الف) امذ.
دُور کی چیز دیکھنے کا آلہ.

دور ہے لیکن نزک دستا ہے مجھ
دل ہوا تجھ دیکھنے کوں دوربیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۰). دوربین لیکر دیکھا تو عجب بہشت کے انسان دکھائی دئیے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۸).

نہیں سائنس واقفِ کارِ دیں سے
خدا باہر ہے حدِ دوربیں سے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۶۹). دوربینیں اور خوردبینیں ایجاد ہوئیں اور انسان نے ذرّے کا جگر چیر کر ایٹم کا راز معلوم کر لیا. (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۳۸۳). (ب) صف. **۱. دور تک پہنچنے والی ، دور کی چیز دیکھنے والی ، دُور رَس.**

نظر دوربیں کر کہ تو دیکھ رہے
لہے کونؔ ایسا سکت جو ڈہرے

(۱۶۸۹ ، رسالہ معرفت ، ۳). عقاب کی آنکھ بڑی دوربیں ہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۲۶۵). **۲. آیندہ نتیجوں پر نظر رکھنے والا ، دُور اندیش ، صاحبِ بصیرت.**

روانی کا زرگر جو تھا دوربیں
رکھیا یوں اسی انگشتری پر نگیں

(۱۸۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۸۰).

چاہو کہ ہو ولی کی نمن جگ میں دوربیں
انکھیاں میں سرمہ پیو کی خاکِ چرن کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۹) . عاقل دوربیں کو چاہیئے کہ جس قدر دشمن سے تلطف اور مدارا دیکھے زیادہ تر بدگمانی ... میں مبالغہ کرے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۲۷). مہلب ابن ابی مُغیرہ کی دوربیں نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۰۲). [دور + ف : بین ، دیدن ۔ دیکھنا].

ـــ بِینی (ـــی مع) امث.
۱. دُور کی چیزوں کو دیکھنے کا علم ؛ ٹیلی ویژن ، طبیعات و برق کیمیا کے ذریعہ اجسام کی تصویر دکھانے کا عمل. تار برق ، ٹیلیفون ، ایروپلین اور دوربینی (Television) نے عالم میں انقلاب پیدا

کر دیا ہے۔ (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۲۲)۔ ۲. **دور اندیشی ، آئندہ متوقع حالات پر نظر رکھنا**۔ ہر کسی میں یو دوربینی یو نازک نام ہیں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۶)۔ حزم و دوربینی ایسی کہ اوس کے ہوتے ایالت و ریاست حرب و شرب سے نہ لیوے۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع (ترجمہ) ، ۳)۔

دو چیزیں ہیں عشق و دوربینی
لے دونوں سے درس تو یقینی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۸۲)۔ میں اپنے والد کی دوربینی پر عش عش کر اُٹھتا ہوں(۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۰۸)۔ [دور + بین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بھاگنا محاورہ۔
۱. **کسی کام سے بچنا ، پرہیز کرنا**۔ تعلیم یافتہ اشرافوں کا بڑا گروہ جو اس کونگریس کے ایجی ٹیشن کے سایہ سے دور بھاگتا ہے۔ مگر اِنڈسٹریل اور سوشیل کاموں میں دل و جان سے ہمہ تن ساعی ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۴)۔ ۲. **نفرت کرنا ، متنفر ہونا ؛ الگ رہنا ، پاس نہ پھٹکنا**۔

اری جس شخص کو یہ دیو لاگے
سیانہ دور سوں اس دیکھ بھاگے

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱)۔

صحبت ستی ہواج کے دل بھاگتا ہے دور
نفروں کو جمع دیکھ کے ہوتا ہے جو نفور

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۹)۔

جلوۂ عارض سے تیرے کیوں نہ بھاگے دور شمع
سامنے خورشید کے رکھتی نہیں ہے نور شمع

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۶)۔

---بھی کرو فقرہ۔
خیال نہ کرو۔ اماں دور بھی کرو ، رونے کلپنے سے کیا ہو گا۔ (۱۸۳۵ ، جوہر اخلاق ، ۳۱)۔

---پار فقرہ۔
(عو) **خدا نہ کرے ، نعوذ باللّٰہ**۔ بڑی بی بولیں توج میاں ایسی فال زبان منہ سے نہ نکالئے ، دُورپار میں کوئی آپ کی دشمن ہوں۔ (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۸۹)۔ دورپار کچھ ایسی ویسی ہو گئی تو تیری ماں کو کیا جواب دوں گی۔ (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۸۴)۔

---پار چھائیں پھوئیں فقرہ۔
(عو) **خدانخواستہ** ، اب سے دور۔ تم نے وہ کون سی بات ایسی دیکھی جس سے یہ سمجھ لیا کہ مرے دشمن کسی پر فریفتہ ہیں دورپار چھائیں پھوئیں۔ (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۱۳۲)۔ کیا تنا ایسے خالی ہاتھ لئے بیٹھی ہو دُورپار چھائیں پھوئیں دیکھے ہی سے ہول آتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۲۲)۔

---پار شیطان کے کان بہرے فقرہ۔
(عو) **خدانخواستہ** ، اب سے دور۔ یہ سُن کر بولی دُورپار شیطان کے کان بہرے ... اگر زندگی ہے تو پھر ملاقات ہو رہیگی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۰۱)۔ دُورپار شیطان کے کان بہرے ایک عضو میں فتور ہو تو چین و آرام دل سے دور ہو۔ (۱۸۷۳ ، تہذیب النساء ، ۸)۔

---پرے (---فت پ) م ف۔
فاصلہ پر ، دور۔ میں دور پرے مسجد کے ایک کونے میں خاموش بیٹھ گیا۔ (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۴۷)۔ [دور + پرے (رک)]۔

---پرے کا (---فت پ) صف مذ۔
دور کے رشتہ کا ، معمولی تعلق۔ دور پرے کا رشتہ ڈھونڈ ڈھانڈ زائرہ کی ماں سعیدہ کو ڈھنگ پر لے ہی آئی۔ (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۳۰)۔ جو زمینیں اور مکانات باقی رہ گئے تھے ان کی حقوق رسانی کے لیے دور پرے کے لواحقین درخواستیں لئے پھرتے تھے نہ جانے کس کے ہاتھ کیا آیا۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۶۷)۔

---پڑنا محاورہ۔
۱. (ا) **بھٹک جانا**۔ جیکونی دل میں بات لیی پایا او خدا کی آشنائی تے دور پڑیا ایسا دور پڑیا جو کدھیں ایکوں اپنے نہ پاسے۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۸)۔ جس نے کہ اپنے نفس کی نگہداشت نہ کی ... اخلاص سے دور پڑا۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۵۸)۔ (آ) **بہت دور ہو جانا ، بے تعلق ہو جانا**۔ میرے کماں تیجہ دل منج تی پڑیا دور۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۲)۔ خلط مبحث کی وجہ سے طالب العلم اس فن کے مسائل سے دور پڑ جاتا ہے۔ (۱۹۱۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۳ : ۱۵۸)۔ ۲. **حرج واقع ہونا ؛ التوا میں پڑنا ؛ تکمیل میں دیر ہونا**۔

گیے شہ کہ جانا منجے ہے ضرور
ہو نا جا سوں تو کام پڑتا ہے دور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۰)۔ ۳. **معتوب ہو جانا**۔ فرعون پر لعنت ہوا ہور دور پڑیا۔ (۱۷۶۵ ، جہ سرہار ، ورق ۷ الف)۔

---پڑے کب یاد رہتے ہیں کہاوت۔
دُور کے رشتہ دار یا دوردراز مقام پر رہائش پذیر رشتہ دار یا احباب کب یاد آتے ہیں۔ اکثر لوگ مثل کہتے ہیں ، دور پڑے کب یاد رہتے ہیں ، ہاں جی اتنا ہی تم مجھکو کیوں یاد کرو گی۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۸۶)۔

---پہنچنا محاورہ۔
۱. **دُور کی بات سوچنا ، بلند پروازی کرنا ؛ بزرگوں یا ماں بہن کو گالی دینا ؛ دور نکل جانا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات)
۲. **کثرت ہونا ، زیادتی ہونا**۔

جہاں عدل کے آج جاری ہیں فرمان
بہت دور پہنچا تھا واں ظلم و طغیان

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۲۹)۔ ۳. **شہرت ہونا**۔

رہوں رفتۂ ذوقِ دل تنگی بہت دور پہنچی مری رفتگی

(۱۸۲۲ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۶)۔

حُسنِ جاناں سے یہ کہتا ہے مرا شہرۂ عشق
دور پہنچا ہے مرے نام سے افسانہ ترا

(۱۹۲۳ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۲۶)۔

---تر (---فت ت) صف.
زیادہ دور ، بہت فاصلے پر.

حرم سے دور جانا بت کدے سے دور تر جانا
مجھے اک کھیل ہے ان رہگزاروں سے گزر جانا

(۱۹۳۸ ، نبض دوراں ، ۶۵). [دور + ف : تر ، لاحقۂ تفضیل].

---تک (---فت ت) صف ؛ م ف.
دوردراز مقام تک.

ہم نے جب وادیٔ غربت میں قدم رکھا تھا
دور تک یاد وطن آئی تھی سمجھانے کو

(۱۸۹۲ ، وحیداله آبادی (تحقیق و تنقید ، ۶۹)).

یہ کس سکوت کے صحرا میں قید ہیں ہم لوگ
کہ زندگی کی کہیں دور تک صدا بھی نہیں

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۲۳۵). [دور + تک (رک)].

---تک پہنچنا (ف ل ؛ محاورہ).
بڑوں تک جانا ؛ بڑوں کو گالی دینا ؛ فاصلہ تک چلا جانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---جا پڑنا محاورہ ؛ ف ل.
۱. اصل کے بجائے غیر متعلق مسائل سے واسطہ پیدا ہونا. میں نے دیکھا کہ بات دور جا پڑی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۳۳). ۲. بہت دور رہائش اختیار کر لینا. افسوس ہے کہ بہت دور جا پڑے اپنی خیریت جلد لکھیے. (۱۹۱۸ ، رقعات اکبر ، ۶۵).

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. بھٹکنا.

گردن تو جھکاؤ ، کچھ تو جی میں شرماؤ
شہرگ میں تو دیکھو ، دور کیوں جاتے ہو

(۱۹۱۲ ، بیاض نعت ، ۲۳۶). ۲. دور تک اثر انداز ہونا. دانا کی تدبیر بہت دور جاتی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹). ۳. جہان بین کرنا ، باہم الہام و تفہیم ہونا ، دور کی بات سوچنا ، معاملہ طے ہونا. اس مثال کے لئے اتنی دور جانے کی کیا ضرورت ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۶۰). تھوڑی دور جانے کے بعد وہ ماسٹر نورمحمد سے ملے اور شاگرد کے رشتے میں جکڑ گیا. (۱۹۲۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۹۲).

---دیک بتانا محاورہ.
رک : دوت دیک جو زیادہ مستعمل ہے. مستان شاہ نے پہلے تو دور دیک بہت کچھ بتائی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۳).

---دراز (---فت د) صف.
۱. بہت دور، کالے کوسوں، آنکھوں سے اوجھل، حدِ نظر سے دور.

اب سی کپڑے کفن ساز تابوت ڈولا دور دراز

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۷). خدا آسمانوں میں ہے ... اسے مقصود دوردراز ہوتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۲۰۳). مسلمان اپنے وطن کی تمام جائداد اور زمین چھوڑ کر ایک دوردراز شہر (مدینہ) میں چلے گئے. (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ)، ۵). ترجموں کے ذریعہ دوردراز کی زبانوں نے ایک دوسرے سے مل کر سنگم بنائے ہیں. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۰۳). ۲. بعید از قیاس ، پیچیدہ ، الجھی ہوئی. حقیقت ہے دوردراز بھی مبانے میاں آیا مجاز (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵).

تو اور آرایش خم کاکل
میں اور اندیشہ ہائے دوردراز

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۲). [دور + دراز (رک)].

---دراز کا (---فت د) صف مذ.
رک : دور پرے کا. بادشاہ کے دوردراز کے ایک عزیز مرزا نجف ... کے ہاتھ اسی قسم کی تحریر بادشاہ کے پاس بھیجی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۰۵). میرے دوردراز کے رشتہ دار بھی ہیں. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۵).

---درشک (---فت د ، سک ر ، فت ش) امذ.
رک : دوربین معنی نمبر ۲ (پلیٹس). [دور + س : درشک दूरदर्शक].

---درشک یَنتْر (---فت د ، سک ر ، فت ش ، ی ، سک ن ، سک ت ، ر) امذ.
رک : دوربین (ماخوذ : پلیٹس). [دور + س : درشک दूरदर्शक + ینتر यन्त्र].

---درشن (---فت د ، سک ر ، فت ش) امذ.
۱. دور اندیشی ، دوربینی ، تیز نظر ، دور سے دیکھنے والی نظر (جامع اللغات). ۲. ٹیلی وژن. امرت سر دوردرشن نے جو بھارتی فلموں کی ثقافتی یلغار شروع کی ہے اس سے بچنے کے ... کیا انتظام کئے ہیں. (۱۹۸۳ ، مشرق ، کراچی (میگزین) ۲۹ مارچ ، ۳). [دور + درشن (رک)].

---درشن یَنتْر (---فت د ، سک ر ، فت ش ، ی ، سک ن ، ت ، ر) امذ.
رک دور درشک ینتر (پلیٹس). [دور + درشن (رک) + ینتر यन्त्र].

---درشی (---فت د ، سک ر) صف ؛ امذ.
دور اندیش ، دور سے دیکھنے والا ، تیز نظر ؛ عقلمند شخص ، دانا ؛ عالم ، پنڈت ، رشی منی ؛ گدھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دور + درشن (بحذف ن) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دست (---فت د ، سک س) صف.
دور دراز.

یکسر ہے اور ہزار خیالات دور دست
وحشی کا اپنے تک سر و سامان دیکھنا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۷). کوئی تمہارا بزرگ یا قریب کسی ولایت دور دست میں نکل گیا ہو. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، تنوجی ، ۳۰). صاحبان بلاد دور دست کیا جانیں میرا حال کیا ہے. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۶۱۰). قرآن میں دوسرے ممالک دور دست کے

پیغمبروں کا کہیں نام و نشان تک نہیں۔ (١٩٠٧ ، اجتہاد ، ٥٦).

اور وہ تنہا دیار چاند سے بھی دوردست
جس میں اذان زیر لب جس میں نغان غم سے پست

(١٩٦٩ ، لا = انسان ، ١٦٩). [دور + دست (رک)].

۔۔۔دَستی (۔۔۔فت د ، سک س) امث.
دُوری ، بُعد (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دور + دست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔دَلان فقرہ.
(جو) غائب ہو جائے علیحدہ یا الگ ہو.

دکھڑا بھی کہاں کا میں نے چھیڑا
ہو دور دلان یہ بکھیڑا

(؟ ، عاشق (نور اللغات)).

۔۔۔دَم (۔۔۔فت د) صف.
دیر تک دوڑنے والا ، تا دیر جس کی سانس نہ پُھولتی ہو۔ ناگاہ اثنائے راہ میں مخبر دُوردم ہرکارے چُست قدم خبر لائے کہ عشق پُر شکوہ باموج انبوہ آ پہنچا۔ (١٨٥٧ ، گلزارِ سرور ، ٢٧)

بالائے آب ہو جو روانہ یہ دُوردم
گرداب سمجھیں پُتلیاں آنکھوں کی یہ قدم

(١٩٣٣ ، عروج (دولھا صاحب) ، عروجِ سخن ، ٢٩٩). سلطان امیروں نے ایسے دُوردم اونٹ اور گھوڑے سدھانے کا خاص اہتمام کیا تھا جو ایک دن رات میں سو میل کی منزل معمولاً طے کر سکتے تھے۔ (١٩٥٣ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ٢٢٠). [دُور + دم (رک)].

۔۔۔دَمی (۔۔۔فت د) امث.
دیر تک سانس نہ پُھولنے کی صلاحیت رکھنا۔ ان کا بچاؤ اور جانبری گھوڑوں کی دوڑ اور دوردمی پر منحصر تھی۔ (١٩١٢ ، سفرنامۂ بغداد حامد یار جنگ ، ٩٨). [دور + دم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔دُور (۔۔۔و مع) صف ؛ م ف.
١. وسیع علاقوں تک ، بہت دور تک ، دوردراز.

جنّت میں بھی ہے چرچا اے رشکِ حور تیرا
شہرہ ہے اللہ اللہ اب دور دور تیرا

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٩). اکثر لوگ دور دور سے قصد کر کے اسی غرض سے سرسیّد کے پاس آتے تھے۔ (١٩٣٨ ، حالاتِ سرسیّد ، ١١٦). ٢. بُھول کر بھی ، کسی طور بھی.

بشر وہ کام کرتا ہے فرشتے کر نہیں سکتے
کہ جو ہوتا ہے اس سے دور دور اپنا نہیں ہوتا

(١٩٠٥ ، یادگارِ داغ ، ١٠٣). اس کو کبھی دور دُور یہ خیال نہ آیا تھا کہ وہ بھی اپنی محبوبہ کے ساتھ شہر سے جا سکتا ہے۔ (١٩٤٧ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ١٣٦). ٣. (کلمۂ نفرت) پرے ہٹ ، پاس نہ آ.

دریاں تے جو شعمہ ہوئے چور چور
نہ لیا تاب لوگاں چلے دور دور

(١٦٨٠ ، قصہ ابوشحمہ (مکیمی) ، ٣٢).

نزدیک جب سیں دورِ جدائی ہوا سراج
چاروں طرف سیں عیش کوں باں دور دور ہے

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٥٣). [دور + دور (رک)].

۔۔۔دُور بھاگنا محاورہ.
بے تعلق رہنا ، لگاؤ نہ رکھنا۔ مسلمان انگریزی تعلیم سے دُور دُور بھاگتے تھے۔ (م ١٩٠٤ ، مکاتیبِ حالی ، ٥٨).

۔۔۔دُور پِھٹ پِھٹ فقرہ.
پرے ہٹ ، اخ تھو۔ جہاں جاتے دُور دُور جس کے پاس کھڑے ہوتے پھٹ پھٹ۔ (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٩٣).

۔۔۔دُور تک (۔۔۔و مع ، فت ت) صف ؛ م ف.
جہاں تک نظر کام کرتی ہے ؛ جہاں تک خیال کی رسائی ہے۔ آبادی دُور دُور تک نظر نہ آتی تھی۔ (١٩٣٠ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ١٠٨). اس صورت میں انفرادی رائے کا پتہ دور دور تک نہیں چل پاتا۔ (١٩٨٢ ، برشِ قلم ، ٨٠). [دور + دور + تک (رک)].

۔۔۔دُور ٹانکے بَھرنا ف س.
لمبی لمبی سِلائی کرنا (جامع اللغات).

۔۔۔دُور جَواب نَہ رَکھنا محاورہ.
کسی طرح بھی مثال نہ رکھنا ، لاثانی ہونا ، لاجواب ہونا۔ اس نے ایسی ماں کی گود میں پرورش پائی تھی جو اپنے وقت میں زہد و اتقا کے اعتبار سے دور دور جواب نہ رکھتی تھی۔ (١٩٣٦ ، ستونتی ، ١٠).

۔۔۔دُور رَہنا محاورہ.
کٹے کٹے رہنا ، الگ الگ رہنا ، بے تعلق ہونا.

شعر سے مشہور تھا میں دور دور
دور دور اب مجھ سے رہتے ہیں بشر

(١٨٤٣ ، کلیاتِ قدر ، ٣٥).

رہتا تھا شبکو دور سے ساقی جو دور دور
رندوں کے کیف کا تھا تماشا سرور تھا

(١٩٠٠ ، دیوانِ حبیب ، ١٥).

۔۔۔دُور شُہرَہ ہونا محاورہ.
بہت زیادہ مشہور ہونا ، وسیع علاقے تک شہرت ہونا۔ اس طرح ہیں معمولی طریقے پر گزراوقات ہوتی تھی اس پر بھی کافی دور دور شہرہ تھا۔ (١٩٠٠ ، خورشید بہو ، ٦).

۔۔۔دُور کا واسطَہ نَہ ہونا محاورہ.
مطلق تعلق نہ ہونا ، قطعاً بے تعلق ہونا۔ یقیناً یہ عیب شاہر لکھنوی میں بھی ہے لیکن بددماغی و بدمزاجی سے اس کا دور دور کا بھی واسطہ نہیں ، چال ٹیڑھی ترچھی سہی ، عادت بری سہی ، طبیعت بری نہیں ہے۔ (١٩٤٩ ، زخمِ ہنر ، ٨٠).

---دُور کَرنا محاورہ.
جُدا کرنا ، نفرت ظاہر کرنا ؛ پاس نہ آنے دینا ، بہت زیادہ بیزاری ظاہر کرنا ؛ جھڑکنا ، دھتکارنا.

مغرور ہو کے کیوں نہ کرے ہمکوں دور دور
اوسکوں جدھر کہ جائے تدھر آؤ آؤ ہے
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٨٢).

پہلے تھا پاس رہتے تھے ہر آن آشنا
یا دور دور کرتے ہیں اے جان آشنا
(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ٧٦). جب وہ ہماری یہ باتیں سُنتے ہیں تو ہم کو دور دور کرتے ہیں. (١٩١٠ ، حقیقۃ السحر ، ٣).

---دُور کی سُوجھنا محاورہ.
دماغ میں نئے نئے خیالات آنا.

سوجھے نہ خاک گر نہ مرے پاس ہو شراب
اس دُوربین سے سُوجھتی ہے دور دور کی
(١٨٨٨ ، دیوانِ شور ، ١٥٠).

---دُور کی عَلَیک سَلَیک امث.
یاداللہ ، معمولی واقفیت ، کم میل جول. جی نہیں - لاگ ڈانٹ نہیں دور دور کی علیک سلیک. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٥٠٣).

---دُور کی کَہنا محاورہ.
شعر میں بلند خیالات نظم کرنا ، اُونچی اُڑان کرنا.

کہتے ہیں دور دور کی رندانِ بادہ نوش
یہ فیضِ عام بحثِ پیرِ مغاں کے ہیں
(١٩١١ ، ظہیر دہلوی ، د ، ٢ : ١٠٠).

---دُور ہونا محاورہ.
بے تعلق ہونا ، نزدیک نہ ہونا.

وہ دور دور تھے جب تک بھلے لگے تھے بہت
جو مل کے بیٹھے تو دیکھا کہ فاصلے تھے بہت
(١٩٧٣ ، دریا آخر دریا ہے ، ٥٥).

---دیس سے بالم آئے اُونچی اٹریا پَلَنگ بچھائے کہاوت.
یہ مثل کبھی تو غایت شوق میں بولی جاتی ہے اور کبھی نِکھٹّو کی شان میں کہی جاتی ہے (نجم الامثال).

---رَس (---فت ر) صف.
١. دور تک اثر انداز ہونے والا. لیکن اس سے اجزائے عالم کے باہمی تعلقات پر ... دور رس روشنی پڑتی ہے. (١٩٣٧ ، فلسفۂ ثنالحیت (ترجمہ) ، ٣). ہماری جدید نثر و نظم پر انگریزی زبان کے اسالیب کا جو اثر پڑا ہے وہ بھی بہت واضح اور دور رس ہے. (١٩٨٥ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ١٥٥). ٢. نکتہ ور ، معاملہ کی تہ کا.

دور رس شب کے غزالوں کی نظر ہوتی ہے
انھیں سب میرے ارادوں کی خبر ہوتی ہے
(١٩٩٨ ، غزال و غزل ، ٣٠) کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ ابن انشا نے کام کرتے کرتے کوئی دور رس بات کہہ دی. (١٩٨٦ ، اوکھے لوگ ، ٣٣). [دور + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا ، ملنا].

---رَس نَتائج (---فت ر ، سک س ، فت ن ، کس ء) امذ ، ج.
تا دیر اثر پذیر ، ہمہ گیر تاثر والا. ... جولائی تک کا امریکی دورہ یقیناً دور رس نتائج کا حامل ہوگا. (١٩٨٦ ، جنگ ، کراچی ، ٢٨ جولائی ، ٣). [دور + رس (رک) + نتائج (رک)].

---رَسْ نَظَر (---فت ر ، سک س ، فت ن ، ظ) امث.
دُوربین نگاہ ، بصیرت والی نظر. اس کی تیز اور دور رس نظر کے سامنے ہر نقاب اُٹھتا معلوم ہوتا ہے. (١٩٨٦ ، نیم رخ ، ١٨). [دور + رس (رک) + نظر (رک)].

---رَکْھنا محاورہ.
١. بھٹکانا ، سیدھے راستہ سے ہٹانا. حقیقت یوں ہے سالک کوں نہ کفر دور رکھتا نہ اسلام دور رکھتا ہے. (١٦٠٣ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ٣٩). ٢. بچا رکھنا ، الگ رکھنا.

کرو اب فضل سے چندا کو اپنے یاعلی بخشش
رکھے تا دور اوسکے دیدۂ دل سے خدا غفلت
(١٧٩٨ ، دیوان مہ لقا بائی چندا ، ٢٣).

---سَرَک فقرہ.
(عو) دُور ہو ، دفان ہو ، ہٹ جاؤ.

او ہوامِ سحر اوسو سَرَک دور سَرَک
دور ہو ، دور سَرَک دُور سَرَک دور سَرَک
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٣٣٥).

---سُوں دُور م ف (قدیم).
دُور ہی سے. جو کچھ بولنے کی بات ہے سو دُور سوں دُور بول دینا (١٧٦٥ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---سے تَرْسانا محاورہ.
دُور سے کوئی چیز دکھا کر لالچ دلانا اور نہ دینا.

پیوں پلاؤں تجھے دور ہی سے ترساؤں
یہ روزِ عید ہے زاہد مہِ صیام نہیں
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٥٢).

---سے تَماشا دیکْھنا محاورہ.
پاس نہ جانا ، (کسی کی مصیبت وغیرہ میں) الگ رہ کر دیکھتے رہنا اور کام نہ آنا.

جب کہا میں نے کہ مجھ سے غیر سے ہو گا فساد
بولے وہ ہم بھی تماشا دیکھ لیں گے دُور سے
(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ١٩٠). اس کی عمر کم تھی ، اس لیے آگ کا حکم اسے برا نہیں لگا ، اس نے سوچا کہ اگر شریک نہ ہو سکے تو دور ہی سے تماشا دیکھ لیں گے. (١٩٨٢ ، انسانی تماشا ، ١٢٠).

---سے دیکھ کَر بھاگنا محاورہ.
نہایت خوف زدہ رہنا ، پاس جاتے ہوئے ڈرنا.

شبہ ہو جاتا ہے تیری زلف کا شاید انہیں
بھاگتے ہیں سانپ کو سب دیکھ کر جو دور سے

(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ١٠١).

---سے سَلام فقرہ.
شریک ہونے سے اجتناب، تعلق سے پرہیز. قبلہ بہشت اور دوزخ کو دور سے سلام. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٣٥). ایسی شادی کو دور سے سلام. (١٩٣٠ ، بیگموں کا دربار ، ٩).

---سے سَلام کَرنا محاورہ.
بے تعلق رہنا.

بادۂ پندار سے گر اہلِ عالم مست ہیں
دور ہی سے تجھ کو لازم ہے انہیں کرنا سلام

(١٨٩٩ ، بہارستان ، ٥٨٥). جوان طبیعتیں تو ایسی ہستیوں کو دور ہی سے سلام کرنا پسند کرتی ہیں. (١٩٢٧ ، عظمت، مضامین، ٢ : ٧٨).

---(ہی) سے سَلام ہونا محاورہ.
پرہیز کرنا ، ملنے سے کنارہ کشی.

اُن سے ہوتا ہے سامنا جس دن
دور ہی سے سلام ہوتا ہے

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٨٨). ایسی تعلیم کو ہمارا دور ہی سے سلام ہے. (١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ٢٨٢).

---سے لینا محاورہ.
(کسی کو) پاس آنے سے پہلے ہی لعنت ملامت شروع کر دینا، دُور سے دیکھتے ہی ناراض ہونا.

آہٹ نہیں سُنی کہ مجھے دور سے لیا
پہلی بھڑک اٹھی تھی مگر پاسبان کی

(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٢٣٥).

---کا / کی / کے صف.
١. گہرا ، شدید ، تیز ، بہت زیادہ ، قدرے ، قلیل ، کسی قدر.

میں ترے شیوۂ تسلیم پہ سر دُھنتا ہوں
کہ یہ اک دور کی نسبت تجھے اسلام سے ہے

(١٩٣١ ، بہارستان ، ٣٢٥). **٢. بلند پایہ ، اعلیٰ.**

ہے گماں اس مصرعِ تر پر نہالِ طور کا
ہوں میں شاعر سُوجھتا ہے مجھ کو مضمون دور کا

(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ١٠). **٣. جو نزدیک نہ ہو ، فاصلے سے.**

• سودا کبھی نہ مانیو نیتا کی گفتگو •
آوازۂ دہل ہے خوش آیند دور کا

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ٦١). **٤. غیر خونی رشتہ داری.** میر تخلص ، نامی اس نگین خاتم سخن آفرینی کا میر محمد تقی ہے متوطن اکبرآباد کے سراج الدین علی خان آرزو تخلص ، آپ کے کچھ رشتہ داروں میں دور کے تھے. (١٨٠١ ، گلشن ہند ، ١٥٢).

---کا بھی واسطَہ نَہ ہونا محاورہ.
کسی قسم کا کوئی تعلق نہ ہونا. تیسری قسم میں وہ ہیں جو ادبی بھانڈ کہے جا سکتے ہیں ان کو تہذیب و اخلاق سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا. (١٩٢٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢١ ، ١٨ : ٩).

---کا جَلوَہ امذ.
بہت زیادہ جان پہچان نہ ہونا ، معمولی شناسائی.

نارِ مئے گل رنگ میں ہے طُور کا جلوہ
اور مست یہ کہتے ہیں کہ ہے دور کا جلوہ

(١٨٩٧ ، خانۂ خمار ، ٣). میرے لیے وہ ہمیشہ دور کا جلوہ ہی بیے. (١٩٦٧ ، بزم خوش نفساں ، ٥٠).

---کا رِشتَہ امذ.
وہ رشتہ جس میں خون کا تعلق شامل نہ ہو.

مورثِ اعلیٰ ہمارے ہیں بہت عالی نسب
دور کے رشتے سے بیٹا ہوں میں عالمگیر کا

(١٩٣٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢١ ، ١٩ : ٣).

---کا مَضمُون امذ.
نہایت اعلیٰ مضمون ، گہرا مضمون ، وہ مضمونِ بلند جو کسی اور کے دماغ میں نہ آیا ہو.

کرتا ہوں رنجِ دوریِ جاناں میں فکرِ شعر
مضمون کسی طرح مجھے سُوجھے نہ دور کا

(١٨٣١ ، دیوانِ ناسخ ، ٢ : ٩).

---کَرنا محاورہ.
١. (أ) الگ کرنا ، جُدا کرنا. جوں حضرت کی بیٹیوں نے چاہا کہ اون کو دور کریں حضرت نے کہا منع نہ کرو کہ یہ ماتم کرنے والیاں میری ہیں. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٨٥). آج سات برس کی درازی ہوئی مجھے دور کیا ہے. (١٨٧١ ، خورشید ، ١ : ٩٧). **(أأ) ختم کرنا**

نزاع دل میں کا دور کیتے نفاق
اپس میں اپس میل کیتے اتفاق

(١٥٦٣ ، حسن شوقی ، د ، ٧٣).

صدقے نبیؐ کے قطب کوں اب لطف سیا تیے
دکھ درد سبھی دور کر ہور سکھ شفا بخش

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٣).

ترا دل اے پری پیکر اگر شہرت کا طالب ہے
تو اپنا مکھ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٢). بھائی میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ والد کی ناراضی دور کرنے کی کوئی تدبیر بتاؤ. (١٩٠٧ ، سفید خون ، ٢٦). ہندوستان کے باشندے ... زہر اتارنے اور درد دور کرنے کے منتر جانتے ہیں. (١٩٥٨ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ١٣). **٢. درگزر کرنا ، باز آنا.** اماں دور بھی کرو ، رونے کلپنے سے کیا ہو گا. (١٨٣٥ ، جوہر اخلاق، ٣٠١).

بڑھ کے بھائی نے کہا حُر سے بس اب کیجئے دور
حُر نے فرمایا نہ ہاتھ آئے گا پھر باقی زور

(١٩٣٢ ، خمسۂ متحیرہ ، ١ : ٣٥). **٣. غائب کرنا ، پوشیدہ کرنا ،**

جواب دینا ، برخاست کرنا ، نوکری سے الگ کرنا (جامع اللغات). ۴. علیحدہ کرنا ، ہٹانا ، اتار دینا ، نکال پھینکنا.

دیا پیو پھر راگ پور رنگ کوں
کیا دور سینہاں ہو کے زنگ کوں

(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹).

خدا فضل سیں اس گرل مغفور کر
وگرنہ مرے پاس سیں دور کر

(۱۷۶۹ء ، آخر گشت ، ۱۰۳). زیادہ یا کم گھوڑا چونا اور پاس یا دور ہونا ... اور دور کرنا کم یا زیادہ خود رو گھاس کا.(۱۸۸۵ء ، مزید الاحوال ، ۷۵) . حمامی نے حسب عادت مالش کے وقت میرے تہ بند کو بھی دور کرنا چاہا. (۱۹۱۱ء ، روز نامہ باتصویر ، ۳۰). ۵. فروخت کر دینا ، پاس نہ رکھنا ، بیچنا (فرہنگ آصفیہ). ۶. کاٹنا ، الغط کرنا (لفظ ، حرف وغیرہ کا). ہندی میں اسکا یہ قاعدہ ہے کہ مصدر سے "نا" دور کر کے "تا" "تھا" لگا دیتے ہیں. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۷۶).

---- کرو فقرہ.

جانے دو ؛ خیال نہ کرو ؛ دفع کرو.

پہچانتے نہیں تمہیں بھائی یہ اہل شر
جانے دو ، آؤ ، دور کرو دھیان ہے کدھر

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۹۸). یہ الفتے تو کہا جانتی کے ہکے دس روپیہ کا پکوان دور کرو بھلا اِتنوں کو بلا کر کیا لینا ہے. (۱۹۵۴ء ، پیر نابالغ ، ۳۵).

---- کیا تھا فقرہ.

کیا بعید تھا ، ناممکن نہ تھا.

زلزلہ قلعہ کو تھا جب درِ خیبر اکھڑا
دور کیا تھا جو گرے کانپ کے حصنِ حجری

(۱۹۲۶ء ، مضمون ہائے دلکش ، ۶).

---- کی افواہ امث.

مشتبہ خبر ، دور دراز سے سُنی ہوئی خبر.

چھوڑ کر عشق صنم زاہد نہ ہو مفتونِ حور
کب یقیں لاتا ہے دانا دور کی افواہ کا

(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۱۶).

---- کی بات امث.

۱. گہری بات ، سمجھداری کی بات ، باریک نکتہ.

ہیں بدگمانیاں دل رشکی کی ٹھیک ٹھیک
دیوانہ گو ہے بات تو کہتا ہے دور کی

(۱۹۱۱ء ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۲۰). ۲. جس بات کا امکان نہ ہو ؛ مشکل مسئلہ.

کیسی حور و قصور کی باتیں
واعظو ہیں یہ دور کی باتیں

(۱۸۵۴ء ، ریاض مصنف ، ۲۹۶). پردیس کا رہنا دور کی بات ، آپ باہر ، بچے شہر ہیں وہ عہد پورا ہوا نہ تعلیم کی قید. (۱۹۱۷ء ، سنجوگ ، ۴).

خوفِ یزداں ہے اب بھی دل سے قریب
شرّ انساں ہے اب بھی دور کی بات

(۱۹۵۰ء ، سموم و صبا ، ۵۹).

---- کی باتیں سُجھانا محاورہ.

اندیشوں سے باخبر کرنا ، ہونی انہونی کے نشیب و فراز سمجھانا.

کیا دل نے دور کی ہمیں باتیں سجھائیاں
کل اس کے در کو دور سے کوئی جو تک گیا

(۱۸۰۹ء ، جرات ، د ، ۳۱).

---- کی خبر امث.

راز کی بات ، پوشیدہ نکتہ ، نجی باتیں.

پوچھو پاس سے میرے قاصد کے خبرو
کہیں دور کی ہم خبر پوچھتے ہیں

(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۵۷۲).

---- کی سُنانا محاورہ.

کسی کے بزرگوں کو گالیاں دینا (جامع اللغات).

---- کی سُوجھنا محاورہ.

۱.(أ) باریک بات خیال میں آنا ، ایک اچھی تدبیر خیال میں آنا ، ترکیب دماغ میں آنا ، روشن خیال ہونا.

دور سے جب شکل دکھلائی نہ دی اس حور کی
دوربیں سے اس کو دیکھا خوب سوجھی دور کی

(۱۸۵۴ء ، گلستان سخن ، ۲۳۶). پڑھنے لکھنے سے ذرا عقل تیز ہو جاتی ہے اور پھر دور ہی کی سوجھتی ہے. (۱۹۰۸ء ، صبح زندگی ، ۵۶).

دیکھ کے ان دونوں میں ہوتی چھینا جھپٹی
اک بندر جو پاس تھا اس کو دور کی سوجھی

(۱۹۸۵ء ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۳۵). (آ) عاقبت کا خیال آنا ، غلطی کا احساس ہونا.

تُربت میں کیا عُذر تو بولے یہ فرشتے
اب دور کی سُوجھی دم تقصیر نہ سوجھی

(۱۸۷۰ء ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۷۲). ۲. نئی بات ذہن میں آنا ، انوکھی بات سوچنا.

اس زلف پہ پھبتی شبِ دیجور کی سوجھی
"اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سُوجھی"

(۱۸۸۰ء ، آبِ حیات (جرات ، انشا) ، ۲۳۵).

اب جی میں ہے کہ ان کو گلے سے لگائیے
بیٹھے ہیں وہ جو پاس تو سُوجھی ہے دور کی

(۱۹۰۲ء ، سفینۂ نوح ، ۱۵۷).

---- کی صاحب سلامت امث.

میل جول سے اجتناب ، الگ الگ رہنا ، تکلف اور اجنبی پن سے ملنا.

جو صنم خاطر نہ رکھے عاشقِ رنجور کی
ایسے ملنے سے بھلی صاحب سلامت دور کی

(۱۷۸۶ء ، میر حسن (تذکرۂ شعرائے اردو ، ۲۱۳)).

سلام افتادگاں خاک کا تو بام پر آکر
نظر کا فرق نہیں ہے دور کی صاحب سلامت کو
(۱۸۸۳ ، کلیاتِ ظہیر ، ۲ : ۲۰۵).

--- کی کَوڑی امث.
(مجازاً) نیا طرزِ فکر ، نو ساختہ بات. اس میں جدید تر شعور اور بالکل بدلا ہوا طرزِ احساس عصری تقاضوں کا غمّازہ ہے ، بہت دور کی کوڑی ہے. (۱۹۸۳ ، نو شور قلم ، ۱۶۹).

--- کی کَوڑی لانا محاورہ.
۱. دُوربینی سے کام لینا ، عاقبت اندیشی کے ساتھ قدم اُٹھانا. ہر دفعہ چال چلتے ہیں ایسی دور کی کوڑی لاتے ہیں کہ دیکھنے والوں کے منہ سے بے اختیار واہ نکل جاتی ہے. (۱۹۳۳ ، چہرہ ، ۳۰). ۲. دور ازکار بات کرنا. واہ میاں گھسیٹے خوب دور کی کوڑی لائے. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲۳). آج کے بعض افسانہ نگاروں کے یہاں تو سوائے ابہام اور دور کی کوڑی لانے کے اور کچھ نہیں ملتا. (۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۱۳۷). ۳. دور کی بات سوچنا ، دقیق نظر سے کام لینا. سود پر روپیہ چلائیں گے انھوں نے کہا واقعی آج آپ بڑی دور کی کوڑی لائے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۷۰). اتنی دور کی کوڑی لانا ہر شخص کے بس کا روگ نہیں. (۱۹۵۰ ، مقالاتِ عبدالقادر ، ۳۴۳). ۴. موقع اور محل کی مناسبت سے کوئی پھڑکتی ہوئی بات کرنا. واہ صاحب کیا دور کی کوڑی لائے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۴:۹). کی تحقیقات کرنے پر پتہ چلا کہ یہ دور کی کوڑی منصور علی ڈھونڈھ کر لائے تھے. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۲۶).

--- کی کہنا محاورہ.
سمجھ کی بات کرنا ، معنی خیز بات کہنا.
بت خانہ و حرم میں تفاوت نہیں ذرا
سوچے اگر کوئی تو میں کہتا ہوں دور کی
(۱۸۷۸ ، آئلا (حسینِ اکبرآبادی) ، ۷ : ۱۵۶).

--- کی مُلاقات امث.
دور ہی سے سلام دعا. شاذ و نادر ہی ملنا. کبھی کبھی ان سے دور کی ملاقات بھی ہو جایا کرتی ہے. (۱۹۰۸ ، تیار فرنگ ، ۴۳).

--- کی نِسبَت امث.
واسطہ ، معمولی مشابہت ، ادنیٰ تعلق.
گو واں نہیں ، پہ واں کے نکالے ہوئے تو ہیں
کعبے سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی
(۱۸۶۹ ، غالب ، ۵ : ۲۳۷).
میں کرتے شیوۂ تسلیم پہ سر دھنتا ہوں
کہ یہ اک دور کی نسبت تجھے اسلام سے ہے
(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۵۲۵).

--- کی ہانکنا محاورہ
بڑھ بڑھ کے دعوے کرنا ، شیخی ہانکنا ، اپنی بساط سے بڑھ کر دعویٰ کرنا.
بعید بندہ نوازی سے قرینِ یار نہیں
نہ اتنی دور کی ہانکو بتا کے پاس مجھے
(۱۸۶۷ ، رشک (نورالغات)).

--- کے ڈھول امذ
(مجازاً) دور کی آواز ، رسائی سے دور خوشی یا رونق. خود یہاں حاضر ہو کر ہم کو ساز کی یاد ، وہ دور کے ڈھول ہم نہیں سنتے. (۱۸۹۳ ، انشائے داغ ، ۹۹). ہندوستان کو تو اپنی طرف سے پہلے ہی مایوسی تھی لیکن مصر و شام و ایران دور کے ڈھول تھے. (۱۹۰۶ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۶۹).

--- کے ڈھول سُہانے / سُہاؤنے کہاوت.
ڈھول کی آواز قریب کی بہ نسبت دور سے بھلی معلوم ہوتی ہے ، یہ کہاوت ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جہاں کسی غائب شخص یا چیز کی ایسی تعریف کی جائے جو حقیقت میں اس کے لائق نہ ہو.
عشق میں ڈومنی کے لب مت کھول
دور کے ہیں سہانے یہ ڈھول
(۱۷۸۰ ، شا گرنامی ، ۵ : ۳۲۶). یا یونہی جیسے دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں جھوٹ موٹ مشہور ہوا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۸). دور کے ڈھول سہانے پہلے تو میں سمجھے ہوئے تھا ... لیکن ملائے عام جب سے میں نے نکالا ہے معلوم ہو گیا کہ اردو کی قدردانی و دردانی محض کہانی ہے. (۱۹۰۹ ، صلائے عام ، اپریل ، ۳۸). مثل مشہور ہے دور کے ڈھول سہانے. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۱۳۹).

--- کیوں (مَت) جاؤ فقرہ
قریب کی مثال دینی ہو تو یہ فقرہ بولتے ہیں. دور کیوں جاؤ پڑوس ہی میں دیکھ لو کہ ادھر کا چھوٹا بازو آکے کو جھٹک رہی ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۸). دور مت جاؤ اپنے جاگیرداروں کو دیکھو الف کے نام بے نہیں جانتا. (۱۹۷۶ ، چوتھی دنیا ، ۳۱).

--- کھِچنا / کھینچنا ف ل ، محاورہ.
۱. اجتناب کرنا ، پہلو بچانا ، دور دور رہنا.
دور اتنا آپکو جیسے نہ اے شوخ خوار کھینچ
ایکدن اس سے تو بیشہ قتل پر تلوار کھینچ
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۰). ۲. (i) اجتناب کرنا ، تعلقات میں دوری پیدا کرنا ، الگ الگ رہنا.
کیوں ہے تجھ کو اتنا پندار و غرور
کھینچتا ہے آپ کو کیوں دور دور
(۱۸۳۸ ، رنگین ، گلدستۂ رنگین ، ۴۳).
جو دور کھینچتے تھے ہو بیٹھے تو جلنے دل ان سے
یہ کیونکر آپ ہو رنگین گلو آنے
(۱۹۰۲ ، نظمِ نگارین ، ۱۹۶). (ii) گریز کرنا ، دور رہنا.
کھینچیں دور کیونکر نہ ہر بات میں
لگے ہیں وہ مجھ سے کشیدہ سے ہیں
(۱۸۳۲ ، دیوانِ زند ، ۱ : ۲۲۱). ۳. بہت مشہور ہونا.

تیری طرّاحیوں سے دور کھنچا
گئی اہلِ سخن نے اس کو لکھا
(۱۸۱۰ ، بحرالمحبت ، ۳۳).

ــــ گامی صف.
دور جانے والا ، دور تک پہنچنے والا ، دور تک جانا (جامع اللغات).
[دور + گام = قدم + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

ــــ گیر کَرْنا محاورہ.
دور کی مار، فاصلے سے مار کرنا، قدرے دور سے نشانہ لگانا. اگر چاہیں کہ دورگیر کریں تو ہر روز فاصلہ اوسکا زیادہ کرکے تھوڑے سے پانی میں مرغابیوں پر دلیر کریں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۸۳).

ــــ مار توپ (ـــ و مج) امث.
(عسکری) وہ توپ جس کا گولہ دور جا کر گرے. کُرّۂ ہوائی کے بلند خطوں میں ہوا کا دباؤ بہت کم ہوتا ہے اور اس وجہ سے ہوا کی مزاحمت بہت گھٹی ہوئی ہوتی ہے ، اس لیے اگر کوئی پیش انداز ایسے بلند خطے میں پہنچ جائے تو اسکی حد کافی زیادہ بڑھ سکتی ہے دور مار توپوں میں اس اصول سے کام لیا جاتا رہا ہے. (۱۹۶۵ ، مادّے کے خواص ، ۳۴۱). [دور + مار ، مارنا (رک) کا امر ، لاحقۂ فاعلی + توپ (رک)].

ــــ مار حَرَکَت (ـــ فت ح ، سک ر ، فت ک) امث.
(سائنس) فاصلہ پر پھینک جانے والی اشیاء کی رفتار. پہلی بار تیز دور مار حرکت کی پیمائش سماجی ضروریات میں داخل ہوئی اور اس کے لیے ایسے آلات کی ضرورت پڑی جو وقت کے چھوٹے وقفوں کی پیمائش کر سکیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۳۵۳). [دور + مار (رک) + حرکت (رک)].

ــــ مار میزائل (ـــ ی مج ، کس م) امذ.
فوجی ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار جو دور دراز مقامات پر دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا سکیں ، دور تک مار کرنے والا جدید ہتھیار. چین کے مقاصد خلائی تحقیق سے متعلق نہیں ہیں بلکہ وہ ان تجربات کی بنیاد پر دور مار میزائل تیار کرنا چاہتا ہے. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸/اپریل ، ۱). [دور + مار (رک) + میزائل (رک)].

ــــ مُجَسَّم بِینی (ـــ ضم م ، فت ج ، شد س بفت ، ی مج) امث.
(نفسیات) کسی مریض کا نفسیاتی اصولوں کی روشنی میں اس کی غیر موجودگی میں سرتاپا جائزہ لینا. اس طریقے کو اس لیے استعمال کیا جا سکتا ہے کہ ان ... کے فاصلوں میں تھوڑے سے اختلاف کو منکشف کیا جائے جو ایک دوسرے سے میلوں دور ہوں اس صورت میں اسے دور مجسّم بینی کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۳۱). [دور + مجسّم (رک) + ف : بین ، دیدن = دیکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ نامی امذ.
(نباتات) ہر چھلکے کی بالائی سطح پر دو پھندان لگے ہوتے ہیں چونکہ پھندان سے آئندہ بیج بنتے ہیں اس لیے پھندار چھلکے ، بیج سہار چھلکے بھی کہلاتے ہیں ان میں سے ہر ایک کے راس پر ایک چھوٹا ابھار ہوتا ہے جس کو دور نامی کہتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۰). [دور + ع : نام = نمو پانے والی + ی ، لاحقۂ صفت].

ــــ نَظَر (ـــ فت ن ، ظ) صف.
(طب) وہ شخص جس کو دور کی چیزیں نظر آتی ہوں ، جو دور تک دیکھ سکتا ہو. اگر ایک دور نظر شخص کو ۵۰ سم سے کم تر فاصلے کی اشیاء صاف نظر نہیں آتیں تو اس عدسے کا ماسکی طول دریافت کیجئے جس کی مدد سے وہ شخص ان اشیا کو بھی صاف طور پر دیکھ سکے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۲۶۰). [دور + نظر (رک)].

ــــ نَظَری (ـــ فت ن ، ظ) امث.
دور بینی ، دور تک دیکھنے کا عمل. تعلیمی ترقی کے ساتھ ساتھ بڑی عمر میں دورنظری کی عام شکایت نےایک نئی سماجی ضرورت پیدا کر دی. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۱۸۷). [دور + نظر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ نِگاہ (ـــ کس ن) صف.
دور نظر ، دور تک دیکھنے والا ، تیز نظر (ماخوذ : جامع اللغات). [دور + نگاہ (رک)].

ــــ نِگاہی (ـــ کس ن) امث.
دور اندیشی. مرزا نے اپنی دور نگاہی سے یہ حال دریافت کیا اور اسی خطرہ گاہ سے نکل بھاگا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۴۲). [دور + نگاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ نُما (ـــ ضم ن) صف.
۱. دوربین Telescope (اردو سائنس ڈکشنری ، ۱۹۱). ۲. فاصلے سے نظر آنے والا.

ہی کے ہوتے نہ کر توں مہ کی تنا
معتبر نئی ہے جسر دُور نُما
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸). [دور + ف : نما ، نمودن = دیکھنا].

ــــ نُمائی (ـــ ضم ن) امث.
ٹیلی وژن. ہر تس نے دور نمائی (ٹیلویژن) کی ترسیل و توصیل میں استعمال ہونے والے محتّے (اینٹینا) کی طرح کا ایک محتّہ برسہا برس پہلے اس وقت تیار کر لیا تھا جب کہ اسکی ضرورت یا عملی استعمال کا کوئی گمان بھی نہ تھا. (۱۹۷۰ ، زمانے سائنس ، ۳۱۹). [دور + نما (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ نُمائی آلہ (ـــ ضم ن ، فت ل) امذ.
ٹیلی ویژن سیٹ. ناسن نے جو ... تحقیقی کام انجام دیا تھا اس کا بیشتر حصہ آج ہمارے سامنے اس حیرت انگیز برقیاتی کھلونے کی شکل میں موجود ہے جو دور نمائی آلہ (ٹیلی ویژن سیٹ)

کہلاتا ہے۔ (١٩٧٠ ، زعمائے سائنس ، ٣١٣)۔ [دور + نمائی (رک) + آلہ (رک)]۔

ـــ نُمائی نَشرِیات (ـــ ضم ن ، فت ن ، ش ، سک ر) امث۔
ٹیلی ویژن پر دکھایا جانے والا مواد ، خبر، اشتہارات ، ڈرامہ وغیرہ۔ ریڈیائی اور دور نمائی نشریات سے متعلق بنایا جانے والا وفاقی قانون ایسا ہو کہ وہ اس دفعہ کی مندرجہ بالا گنجائشوں کا مذکورہ تاثر حاصل کر سکے۔ (١٩٧٣ ، اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا آئین ، ١١٦)۔ [دور + نمائی (رک) + نشریات (رک)]۔

ـــ واسی صف۔
دور رہنے والا ، دور کے ملک میں رہنے والا (ماخوذ: جامع اللغات)۔ [دور + س : واس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ و دَراز (ـــ و مع ، فت د) صف۔
١۔ رک : دور دراز۔ فکر دور و دراز میں تھی سزاج و باج پر نہایت تکدّر طاری تھا۔ (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ١١٥)۔ ٢۔ طول طویل۔

میرا پنتّا ہے سخت دور و دراز
لگیگا کہنے بار اے شاہ باز

(١٩٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ١٠٥)۔ [دُور + و (حرفِ عطف) + دراز (رک)]۔

ـــ و نَزدِیک (ـــ و مع ، فت ن ، سک ز ، ی مع) صف۔
(مجازاً) چاروں طرف ، ہر جگہ۔ اب ویرانی و بربادی میں مشہور دور و نزدیک ہے۔ (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٣)۔ [دُور + و (حرفِ عطف) + نزدیک (رک)]۔

ـــ ہو/ہو جا فقرہ۔
دفع ہو جاؤ ، یہاں سے نکل جاؤ ، چلے جاؤ (نفرت کے اظہار کے موقع پر مستعمل)۔

کبھی اوس کوں پھر ناز کر شور او
نکل بیگ اس ٹہار تے دور ہو

(١٦٧٩ ، قصۂ تمیم انصاری (ق) ، کبیرا ، ١٠)۔

ہم کو یہی بولی تمہاری بھا گئی جو ہم کو دیکھ
کہنے لگتے ہو کہ دور ہو ہم کو نہیں بھاتے ہو تم

(١٧٨٨ ، جہاں دار ، د ، ١١٩)۔

مجھ کو ناداں نہ سمجھ دور ہو دانا ہوں میں
قوم کی تو جو پری ہے تو سیانا ہوں میں

(١٨٥٣ ، اندرسبھا ، امانت ، ١٣٥)۔ حضور ناراض نہ ہوں ... جا نالائق دور ہوجا مجھے جواب دیتا ہے عقل سکھاتا ہے ، بے ادب کہیں کا۔ (١٩٣٠ ، سجاد حیدر ، حکایۂ لیلیٰ و مجنوں ، ٥)۔

ـــ ہور دَراز (ـــ و مع ، فت د) امذ (قدیم)۔
دور و دراز ، دور دراز۔

تجے کیوں لیکر جاؤں واں مجھ سنگات
کہ دور ہور دراز ہے اپوں شہ ہو بات

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٦٨)۔

ـــ ہونا ف ل ، محاورہ۔
١۔ (اَ) جُدا ہونا ، الگ ہو جانا ، دفع ہو جانا۔ اما تمام پر سمجا جزالجن مرشد گمان دور ہوتا ہے۔ (١٥٨٢ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ٣٣)۔ جس تے برے فعل دور ہوئے اسے جانتا کہ پر خدا کوں ہے کر جاتا ہے۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٧)۔

افسوس کی جگہ ہے کہ وہ گل کرے نہ یاد
ہم فصلِ گل میں ایسے گلستاں سے دور ہوں

(١٨٢٤ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ١٣٩)۔ میں نے یہ چاہا کہ یہ بیزاری دور ہو اور وظیفہ پھر جاری ہو جائے۔ (١٩٣٠ ، اردو گلستاں (ترجمہ) ، ٥٠)۔

عید ملنے سے کیا ہوا حاصل
رنجشیں جب نہ دل سے دور ہوئیں

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ١٦٦)۔ (اَاَ) چُھٹ جانا ، ختم ہو جانا۔ اگر اوسپر نجاست پڑتی ہے اسقدر مینہ برستا ہے کہ وہ نجاست دور ہو جاتی ہے۔ (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٢٣)۔ ٢۔ بعید ہونا ، مشکل ہونا ، دُشوار ہونا۔

توں نوخیز ہور جان مغرور ہے
بڈھیاں کا اندیشا بہوت دور ہے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٠)۔

اے شاہِ حسن تیری حمیّت سے دور ہے
تو عیش میں ہے تیرے ملازم ملال میں

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٥١)۔

علی کا بندہ ہو کر بندگی کی آبرو رکھ لی
یگانہ کیلئے کیا دور تھا منصور ہو جاتا

(١٩٥٧ ، یگانہ ، گنجینہ ، ١٣)۔ ٣۔ (طنزاً) شریر اور بدذات ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ ٤۔ دانشمند ہونا ؛ مغرور ہونا ، دور اندیش ہونا۔ مصاحبوں سے کہا یہ کنیزانِ سامری بڑی مغرور ہیں ، اپنے نزدیک بہت دور ہیں میں انکی پروا نہیں رکھتی۔ (١٩٠١ ، قمر (احمد حسین) ، طلسم ہوشربا ، ٧ : ٥٠)۔

ـــ ہی سے م ف۔
اوپری دل سے۔

جو منہ لگائے وہ بُت شیخ بھی پڑھیں الحمد
یہ دور ہی سے ہے بس اسقدر معاذ اللہ

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٢ : ٣٧)۔

دور (و مج) امذ۔
وہ زمین جس میں دو دفعہ ہل چلا ہو (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [پ : दोह]۔

دَورا (١) (و لین) امذ ؛ امث۔
بڑا ٹوکرا جس کا ڈھکنا نہ ہو ، بڑا کونڈا ، چھلنی کی قسم کی ، مگر اس سے چھوٹی ایک قسم کی بناری نما ٹوکری (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ ١ ب د ، ٦٠٣)۔ [پ : دول ؛ س : دول + ک [illegible]]۔

دَورا (٢) (و لین) امذ۔
١۔ غلبہ ، کثرت۔

ہو کر کے عامل کے ساتھ ایک دوران پیدا کرتی ہے۔ (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۰۲)۔ ۱۰. کسی چیز کا اپنے مدار پر گھومنا ، سیاروں کی حرکتِ مداری.

فلک پر ستارے بھی ہوں جلوہ گر
وہاں بھی ہو دورانِ شمس و قمر

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۵)۔ ۱۱. (سائنس) جسم میں خون کی گردش. بخارآور امراض میں سُم کا بڑھاو بند ہو جاتا ہے اور دوران کی بیقاعدگی سے سم میں کنارے بنجاتے ہیں۔ (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعل بندی اسپاں ، ۳)۔ ۱۲. شراب کے جام کی گردش .

لیالب پیالے دما دم سو جام
پیالے سو دوران رواں والسّلام

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۲)۔ ۱۳. آبشار سے پانی کا بہاؤ یا فوارے سے پانی نکلنے کا عمل. پانی کا قدرتی دوران جو شارہ میں پانی گرم ہو کر ہلکا ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۱۰۹)۔ [ع]۔

۔۔۔۔آب کس اضا ، امذ.
پانی بہنا ، پانی کا گردش کرنا ، پانی کا بہاؤ. پانی کا یہ چکر یا دورانِ آب ہم نے ایک فرضی تصویر کھینچ کر دکھایا ہے (۱۹۲۳ء ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۳)۔ [دوران + آب (رک)]۔

۔۔۔۔بَلَع کس اضا (۔۔۔فت ب ، ل) امذ.
(سائنس) ابتلاع ، بلع ، نگلنے کی کیفیت. جسم کی بحھلی سطح سے گزرتی اور ... مخالفی ڈھکن کے ذریعہ سے جُدا ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے دورانِ بلع (Beglutition) میں لیرنکس (حنجرہ) کی اُوپر کی طرف کی حرکت میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۳۲ ، اعشائیات (ترجمہ) ، ۱۰)۔ [دوران + بلع (رک)]۔

۔۔۔۔حَیات کس اضا (۔۔۔فت ح) امذ.
عرصۂ زندگی ، مُدّتِ عمر.

کرتا ہوں کچھ ایسی سعیِ اکثرِ حیات
گویا بس میں ہے میرے دورانِ حیات

(۱۹۲۶ ، روح رواں ، ۱۳۵)۔ [دوران + حیات (رک)]۔

۔۔۔۔خُون کس اضا (۔۔۔و مع) امذ.
جسم میں خون کی گردش. جسم کے ہر حصّے میں صاف شفّاف دورانِ خون ہوتا ہے اور طاقت بڑھتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۳۲)۔ دورانِ خون (Blood Circulation) دل کے تمام خانے یکے بعد دیگرے سکڑتے اور پھیلتے ہیں۔ (۱۹۸۴ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۱۲۳)۔ [دوران + خون (رک)]۔

۔۔۔۔زَفِیر کس اضا (۔۔۔فت ز ، ی مع) امذ.
(طب) سانس باہر نکلنے کا عمل. خارجی زخم ... مصراعی نہ ہو اگر ایسا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دورانِ شہیق میں ہوا زخم کے اندر کھنچ آتی ہے ... پھر وہ دوران زفیر (Expiration) میں خلوی بافت کے اندر زور کے ساتھ داخل کر دی جاتی ہے. (۱۹۳۲ ، اعشائیات (ترجمہ) ، ۵۰)۔ [دوران + زفیر (رک)]۔

۔۔۔۔سَر/سَری کس اضا (۔۔۔فت س) امذ.
گھمیٹا ، سر گھومنا ، سر چکرانا.

گنبدِ چرخ کو فانوس خیالی سمجھو
غیر دورانِ سری دورِ جہاں کچھ بھی نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴۲)۔ تنگ کپڑے خون کی گردش کو روکتے ہیں اور ان سے دردِ سر ، دورانِ سر پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۱۸ ، تندرستی ، ۵۳)۔ میں دوران سر اور متلی میں ایسی بُری طرح مبتلا ہوئی کہ خط لکھنا تو الگ رہا سر اٹھانے کے لائق بھی نہیں رہی۔ (۱۹۵۲ ، سلطان حیدر جوش ، ہوائی ، ۵۸)۔ [دوران + سر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔۔لگانا محاورہ.
لگاتار مصروفِ عمل رہنا. بچپن میں علم سیکھنے پر ایسا دوران لگایا کہ چند سال میں اپنے ہم عصروں پر سبقت لے جا کر بڑا نام پایا. (۱۸۶۲ ، خطرِ تقدیر ، ۵۱)۔

۔۔۔۔میں م ف.
عرصہ میں ، درمیان میں. اسی دوران میں چند صحائف نگار ... جمع ہوئے. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۱۸)۔ تو بلوغ آٹھ یا دس سال کا عرصہ ہوتا ہے جس کے دوران میں انسانی فرد بچپن سے سنِ بلوغ تک نشو و نما پاتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۹۱)۔

دِورانا (و مج) ف م (قدیم).
دُہرانا ، اعادہ کرنا ، بار بار کوئی عمل کرنا.

کہیں کیا تپاتی ہے ناپاک ذات
کہ پھر پھر دوراتی ہے اُہنچ بات

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۶۱))۔

سوڈن جو الفاظ کھوی دورا
تو سامع وہی لفظ کھیرے پھرا

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۳۰)۔ [دُہرانا (رک) کا قدیم املا]۔

دَورانَہ (و لین ، فت ن) امذ.
(حشریات) حشریات میں کھال اُترنے کا درمیانی زمانہ ، کینچلی بدلنا. کھال اُتارنے کے درمیانی زمانے کو اسٹیج (دورانہ) اور بچوں کو (عنفوانہ) (Instar) کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۴۷)۔ [دوران + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

دَورانی (و لین) صف.
(نفسیات) شخصیت کی ایک قسم جس کا حامل دورہ دماغ کے سبب بیرونی مہیج کا جوابی عمل کرنے والا اور نا استوار مزاجی کیفیت کا حامل ہوتا ہے ، مضبوط ، پراگندہ دماغ ، ایک مریضانہ کیفیت جس میں باری باری سے انبساط و افسردگی کے دورے پڑتے ہیں. شخصیت کی دو اور قسمیں ہیں۔ پر وسعت کے ساتھ بحث ہوتی ہے شق ذہنیاسا اور دورانی (cycloid) ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۴۳)۔ [دوران + ی ، لاحقۂ صفت]

دَورانی خَط (و لین ، فت خ) امذ.
شراب کے پیالے میں شراب ڈالنے سے پڑجانے والا دائرہ نما نشان ، دائرہ. جب پیالے میں شراب ڈالی جاتی ہے تو فوراً دورانی خط پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، منشوراتِ کیفی ، ۱۰٦). [دورانی + خط (رک)].

دَورانِیَہ (و لین ، کس ن ، فت ی) امذ.
مقررّہ وقت ، عرصۂ عمل ، مدّت جو کسی کام کے لیے درکار ہو. اس مجموعے کے ہر ڈرامے کا دورانیہ پچیس منٹ سے زیادہ نہیں ہے. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۸). [دوران + یہ ، لاحقۂ نسبت].

دوراؤ (و مج) امذ.
۱. **کلاطم ، افراتفری ، بیچینی.**

ہر اک جا ہے برپا نفاق اور دوراؤ
کہیں جنگو خر ہے کہیں جنگو گاؤ

(۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱ : ۳). ۲. **نفرت ، پھوٹ ، نِفاق ، دوئی ، اِختلاف.** ہم نے جس قدر دوراؤ اُٹھایا تم نے بڑھایا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۹۳). مُلک بھر میں جو غوغا مچا ہوا ہے اس کو دیکھتے یہ دھڑکا بجا ہے کہ دوسری چکر گھِنی کے فیصلے کانگریس میں دوراؤ اور پھُوٹ ڈلوا دیں گے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱٦ ، ۹۱ : ۱۰). [پ : دو + راؤ (مقامی)].

--- رَکھنا محاورہ.
فرق رَکھنا ، اِختلاف رَکھنا ، غیریّت بَرتنا ، دوہرا طریقہ اختیار کرنا. دونوں بچّے آئے ایک اشرفی دونوں کے ہاتھ میں دینے لگے ... انھوں نے کہا بھلا باجی اما یہ کیا ضرور ہے ... کیوں جی میں دوراؤ رکھتی ہوں لیتے کیوں نہیں دیتیں. (۱۹۱۱ ، قصّہ مہر افروز ، ۳۸).

دَورانی (و لین) امث.
حکومت ، سَلطَنت ، حکمرانی.

رعیّت میں واں کے بڑائی نہیں
وہاں غیر کی کچھ دورانی نہیں

(۱٦۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۱). [مقامی].

--- پھِرانا محاورہ.
اعلانِ تخت نشینی کرنا. دل بادشاہ کے ہاتھ میں تن کا ملک آیا تھارے تھار کونچے کونچے بازارے بازار اپنی دورانی پھرایا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲٦).

--- پھِرنا محاورہ.
حکمرانی قائم ہونا ، سلطنت میں وسعت ہونا. اپنے دل میں ہر ایک کون ہے پادشاہی وہاں دوسرے کی نہیں پھر سکتی دورانی. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۳۰).

کہ تھا چین میں یک بڑا بادشاہ
دورانی پھری اس کی یک سال راہ

(۱٦۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۱).

دُورَج (و مع ، فت ر) امث ؛ ← دُرج.
زیور یا جواہرات رکھنے کی صندوقچی ، دُرج.

او دونو دورج ہیں تاجِ محمد
علی کے گھن کے ہیں اور سوو ابجد

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، احمد سورتی ، ۸). [ع : (درج) کی ایک صورت].

دُورَس (و مع ، فت ر) امذ.
(نباتات) ان پودوں یا درختوں کا قدیم نام جو دافع جنون سمجھے جاتے ہیں ، پودوں کی قسمیں ، کندش ، جربق ، کنکی (اسٹین گاس ؛ قاموس الاصطلاحات). [ف].

دَورَق (و لین ، فت ر) امذ.
۱. **(طب) وزن کا ایک قدیم پیمانہ.** دَورق ... تحفہ میں تین رطل بتایا ہے بعض نے کہا ہے کہ تین سو مثقال کے برابر ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۳). ۲. **دستہ والی پانی کی بالٹی یا برتن؛ شراب کا پیمانہ ؛ پانی سے بھری ہوئی ٹنکی ؛ حوض ، خزانۂ آب** (اسٹین گاس). [ع].

--- اَنطاکی (--- فت ا ، سک ن) امذ.
(طب) وزن کا ایک قدیم پیمانہ. دورق انطاکی ... ایک من شاہجہانی اور بحرالجواہر میں چوبیس قسط کہا ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۳). [دورق + اَنطاکی ، انطاکیہ (رک) سے منسوب].

دُورمَت (و مع ، سک ر ، فت م) امذ.
دھرمٹ ، زمین ، مٹی ، روڑی وغیرہ کو کُوٹنے اور ہموار کرنے کا ایک اوزار (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنکل ٹرمز ، ۳۱). [مقامی].

دُوروَرا (و مع ، سک ر ، فت و) امذ ؛ ← دَروُرا.
ڈاکا پڑنا ، ڈاکوؤں کا حملہ ، حملہ آوروں کا دباؤ ، زور آوروں کا ریلا. اندھیرے پاکھ کی تیسری رات کو شاہ گنج میں نر اندر مہاجن کے یہاں دورورا ہونے والا ہے ... مہاجن مار ڈالا جائیگا. (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۱ ، ۲ : ۲۰۲). [مقامی].

دُوروں (کا ، سے) (و مع ، و مج) صف.
کوسوں سے ، بہت فاصلے سے. میرا جھنگ مگھیانہ ... بڑی دوروں سے. (۱۹٦۷ ، اردونامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۹۷). [دور + وں ، لاحقۂ جمع].

دَورَہ (۱) (و لین ، فت ر) امذ.
۱. (اَ) **گَردِش ، چکر ، پھیر.**

یوں نہیں رہنے کے گردش میں ہمیشہ مہر و ماہ
ختم اک دن دورۂ شمس و قمر ہو جائیگا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳). (اآ) **گھیرا ، احاطہ ، مسافت.** گرد گنبد کے ایک احاطہ دورے میں ایک فرسخ کے تعمیر کیا. (۱۸۹٦ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۳۳٦). ۲. **خون کی گردش ، فراہمی خون.** اور وہاں اپنی ضروری حالت پر تبدیل ہو کر انول نال کی رگ کی راہ سے مذکور دورے کے موافق دل کو پہنچتا ہے. (۱۸۳۸ ، اصولِ فنِ قبالت (ترجمہ) ، ۴۴). خون کا دورہ اپنی نیچرل حالت پر درست

ہونے لگتا ہے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۵۰). ۳. **پانی کا بہاؤ.** انجن کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے پانی کے دورہ کا معقول بندوبست کیا گیا ہے. (۱۹۳۹ ، موٹر انجینیر ، ۱۷). ۴. (اَ) **کسی مرض کی نوبت ، باری.** ضیق النفس کے بیماروں کو نہیں دیکھا گھنٹے دو گھنٹے کے دورے میں مُردے سے بدتر ہو جاتے ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۲۵). ۱۹۰۳ء میں فالج کا دوسرا دورہ ہوا کہ جس نے تندرستی ہمیشہ کے لئے تباہ کر دی. (۱۹۱۵ ، مضامین چکبست ، ۲۳۲). (اآ) **وبائی یا متعدی مرض کا پھیلاؤ.** ایک بار الہ آباد میں عین چیت کے مہینے میں پلیگ کا دورہ ہوا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۳ : ۱۶۶). ۵. (اَ) **دور ، زمانہ ، عہد.** جو لوگ شعرِ فارسی کا صحیح مذاق رکھتے ہیں وہ اکبری دورہ کے شعرا اور مرزا کے کلام کا مقابلہ کرنے کے بعد امید ہے کہ مرزا کی اعلیٰ درجے کی قابلیت و استعداد کا اعتراف کرینگے. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۳۳۲). اس تبدیلی کے بعد ایک نیا دورہ شروع ہوتا ہے (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۶۳) (اآ) **دور دورہ ، غلبہ.** فناء انسانیت ہو کر بہیمیت کا دورہ تھا. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۴۲). ۶. (اَ) **دورِ حکومت ، عروجِ سلطنت ، حکومت یا حکمرانی کا زمانہ یا عہد.** مسلمانوں نے بھی اپنے دورہ میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۲۷).

اللہ اللہ دورۂ امن و امان
بہ جہانِ ترکمانِ شادمان

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۰). (اآ) **کسی ایک بادشاہ کا زمانۂ حکومت.** مرزا کو ملکۂ شاعری کے لحاظ سے اکبری دورے کے تمام شاعروں پر ترجیح دیں. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۴۳۴). ۷. (اَ) **حاکم یا کاروباری شخص کا دیکھ بھال یا نگرانی کے لیے متعلقہ مقامات کا گشت یا سفر.** یہاں کے روزگار کی یہ صورت ہے کہ صاحب بہادر کے ہمراہ دورہ میں رہنا پڑتا ہے. (۱۸۸۰ ، کاغذاتِ کارروائی ، ۴۲). اسطرح کا دورہ پہلے کسی گورنر جنرل نے نہیں کیا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۸). اس سے قبل جب محسنہ نے علاقے کا دورہ کیا تو لوگوں کے ایک ہجوم نے انھیں گھیر کر تند و تیز سوالات کئے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، یکم جون ، ۱). (اآ) **کسی سیاسی یا دینی مقصد سے یا حکومت کے فرائض انجام دینے کے لئے ملک کے مختلف مقامات پر جانا.** بی بی ... سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا کہ اس قسم کی قید و بند سے آزاد ہو کر اطمینان سے ملک کا دورہ کروں اور عوام کو فیض پہنچاؤں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳:۶). (ااآ) **سیر و تفریح کے لئے جانا.** وہ ہر نئے دورے کے لئے تقریباً تیار رہتا. (۱۹۸۲ ، باکہ ، ۲۶). ۸. **حلقہ ، گھراؤ.** بیچ میں خواجہ اور گرد گھوڑا دوڑ رہا ہے خواجہ چاہتے ہیں کہ اسکے دورے سے نکلوں مگر نکل نہیں سکتے. (۱۹۰۰ ، طلسم خیالِ سکندری ، ۲ : ۳۳۹). ۹. **تاروں کے گول دائرہ میں برقی رو کا راستہ ، سرکٹ.** برقی دورہ میں لگے ہوئے ایک گون پیما ، نے یہ ظاہر کیا کہ جب تک تانبے کا پہیہ گھومتا رہا برقی رو مسلسل پیدا ہوتی رہی. (۱۹۶۸ ، فتوحاتِ سائنس ، ۵۸). ۱۰. **یاد کرنے ، دہرانے یا سنانے کے لئے قرآن مجید کی تلاوت.** افسوس یہ رہا کہ دورہ قرآن شریف کا مراد کو نہ پہنچا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۱۶). رمضان میں پورے قرآن کا دورہ کرتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۵۲). ۱۱. **سیاروں کی اپنے مدار پر گردش ، چکر.** مشتری کے گرد چار قمر پھرتے ہیں ... فاصلے مشتری سے مختلف ہیں ، پہلا قمر جو اس سے بہت نزدیک ہے ۱ دن ۱۸ ساعت ۲۸ دقیقے میں گرد اس کے دورہ تمام کرتا ہے. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۹۰).

شاہد ہے عام جلوہ گری مہر و ماہ کی
دورہ بھی ہے گواہ سپہر کبود کا

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۳۰). ۱۲. **شراب کا دور.**

ہے غنیمت فرصتِ بخت ایک دورہ اور ہو
ہے ابھی شیشے میں اے ساقی کئی ساغر شراب

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۹). یہاں تو دورۂ شراب شروع ہوا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیالِ سکندری ، ۲ : ۳۱۶). ۱۳. **تعلیمی نصاب کی درجہ بدرجہ مقررہ مدت.** متوسط تعلیم (اعلیٰ ثانوی) کی مدت بھی چھ سال ہے اور یہ تین ادوار پر مشتمل ہے یعنی دورہ اوّل ... . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۶). [ع].

ـــــ اُٹھنا محاورہ.

۱. **دورہ پڑنا.** مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں دورہ نہ اُٹھے غنیمت ہے کہ محفوظ رہی. (۱۹۲۷ ، گلدستۂ عید ، ۱۵). ۲. **کسی کام کا جنون سوار ہونا ؛ دورہ پڑنا.** آخر ایک ہی دفعہ ہی تیولین سے کہا پت تیرے کی وہ مارا سب لوگ ... اسکی شکل دیکھنے لگے کہ اس کو بیٹھے بٹھائے یہ کیا دورہ اٹھا. (۱۹۲۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۱۶). دفعتاً سمیعہ کو دورہ سا اُٹھا اس نے لبادہ ایک طرف پھینک کر چھلانگ ماری. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۲).

ـــــِٔ اَثَر کس اضا (ـــــ فت ا ، ث) امذ.

حلقۂ اثر. عورتوں کا دورۂ اثر ان کے گھر تک محدود ہونا چاہئے. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۱۵۳). [دورہ + اثر (رک)].

ـــــِٔ اَفْلاک کس اضا (ـــــ فت ا ، سک ف) امذ.

(مجازاً) **سعد ستاروں کا اثر.**

تھی حق سے دعا خلق کی یہ اے امیرِ پاک
شہزادی کے مقصد پہ ہو اب دورۂ افلاک

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۲ : ۱۳۶). [دورہ + افلاک (رک)].

ـــــِٔ آخِری کس اضا (ـــــ کس خ) امذ.

(مجازاً) **موت ، انتقال.**

پھرتے پھرتے لحد میں ٹھہرے ہم
دورۂ آخری تمام ہوا

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۲۰). [دورہ + آخر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــِٔ آفْتاب کس اضا (ـــــ سک ف) امذ.

رات تمام ہونے کے بعد سحر کے وقت طلوع آفتاب کا وقت.

دوبارہ چلے ساقی دورِ شراب
کہ ہے ابتدا دورۂ آفتاب

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۲). [دورہ + آفتاب (رک)].

ـــ باندھنا محاورہ.
متواتر چکر لگانا جس سے حلقہ بن جائے؛ لگاتار (شراب وغیرہ) پلانا. اب تو چالاک نے دورہ باندھا سب کو شراب پلاتی پھر تالیں مارنے لگا. (۱۹۰۰، طلسم نوخیز جمشیدی، ۱ : ۲۹۸).

ـــ بندھنا محاورہ.
۱. **(کسی چیز کا) پے در پے ہونا؛ (جام کا) لگاتار گردش میں آنا.** وہ پلا عذر و انکار اس جام سے ارغواں کو غٹ غٹا کر پی گئی، اب تو دورا بندھ گیا. (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱ : ۷۸۳). ۲. **حلقہ بندھنا.** شیشہ آلات روشن ہوا دورہ تمام سرداروں کا بندھا. (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳ : ۸۰).

ـــ پڑنا ف م.
۱. **بیماری کا حملہ ہونا، وقفے وقفے کے ساتھ عارضے کا حملہ ہونا.** بیمار کی حالت بدستور تھی دورے پڑ رہے تھے. (۱۹۲۹، وداع خاتون، ۱۱). وہ جذبۂ خودکشی کا سہارا لیتا تھا ہر چھ ماہ یا سال کے بعد اسے شدت کا دورہ پڑتا تھا. (۱۹۸۹، او کھیے لوگ، ۳۷). ۲. **کسی کام کا جنون سوار ہو جانا.** تمہیں یاد ہے وہ زمانہ جب صرف فارسی کی غزلیں لکھنے کا دورہ مجھ پر پڑا تھا. (۱۹۲۳، مکتوبات نیاز، ۱۳۸). یہی زمانہ تھا جب مجھ پر انگریزی پڑھنے کا دورہ پڑا. (۱۹۸۳، کاروان زندگی، ۲۱).

ـــ چرخ کس اضا (ـــ فت چ، سک ر) امذ.
(مجازاً) گردش فلک.

دورۂ چرخ سے ہر شب کو ہے لازم اک دن
روز محشر کہیں روز شب ہجراں ہو گا

(۱۸۷۹، سالک (مرزا قربان علی بیگ)، ک، ۴۲). [دورہ + چرخ].

ـــ چشم کس اضا (ـــ فت چ، سک ش) امذ.
(مجازاً) حکومت، حاکمیت.

حاجت نہیں ہے کچھ تری گردش کی اے فلک
آفاق میں تو دورۂ چشم بتاں ہے اب

(۱۸۷۷، درۃ الانتخاب، ۵۳). [دورۂ + چشم (رک)].

ـــ حدیث کس اضا (ـــ فت ح، ی مع) امذ.
اصول فقہ و حدیث یاد کرنے کا عمل، حدیث کی تدریس و تعلیم. دورۂ حدیث کے طلبہ جمع ہوا کریں. (۱۹۶۷، صدیق جدید، لکھنؤ، نومبر ۳). [دورہ + حدیث (رک)].

ـــ خوان (ـــ و معد) امذ.
قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا، قرآن سنانے والا. بصرہ میں بعض مساجد کے اماموں، موذنوں دورہ خوانوں اور خادموں کی تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں. (۱۹۱۷، سفرنامۂ بغداد، محبوب عالم، ۷۱). [دورہ + ف : خوان، خواندن = پڑھنا].

ـــ دوراں کس صف (ـــ و لین) امذ.
عہد، زمانہ، وقت. شرق سے تا غرب عشق کے سوا کون آگہ نہیں آج دورۂ دوراں میں بایں کثرت سازو سامان ہم پلہ ہمارا کہاں ہے. (۱۸۵۷، گلزار سرور، ۲۱). [دورہ + دوراں (رک)].

ـــ رحوی کس اضا (ـــ فت ر، سک ح) امذ.
سانپ کی کنڈلی کی طرح کا دائرہ. درمیان آسمان کے شمال سے جنوب تک اور بہ نسبت ہمارے دورۂ رحوی کرتے ہیں. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۱). [دورہ + ع : رحو = سانپ کا کنڈل مارنا + ی، لاحقۂ صفت].

ـــ سپرد کرنا ف س؛ محاورہ.
(قانون) فوجداری کا سنگین مقدمہ تجویز کے لیے سیشن جج کے سپرد کرنا (جامع اللغات).

ـــ سپرد ہونا ف س؛ محاورہ.
(قانون) دورہ سپرد کرنا (رک) کا لازم. شام بہاری لال فالج میں مبتلا ہوا، اسی حالت میں پکڑا گیا، دورہ سپرد ہوا. (۱۸۹۹، حیات جاوید، ۹۷).

ـــ فرمانا محاورہ.
کسی بہت بڑے افسر کا معائنہ کے لیے جانا. حضور لارڈ کرزن بنگال کا دورہ فرمائیں گے. (۱۹۰۳، انتخاب فتنہ، ۱۰۷).

ـــ کرنا محاورہ.
۱. **گشت لگانا، آنا جانا.** مسٹر جان گارسٹ نے ... جبکہ وہ حیدرآباد کا دورہ کر رہے تھے ہاؤس آف کامنس میں سوال پیش کیا ہے. (۱۸۸۸، مکاتیب محسن الملک، ۲ : ۹). سر پر دوپٹے کے نام پر ایک کالی چٹی رکھتی اور پلا روک ٹوک گلی کا دورہ کرتی رہتی. (۱۹۸۵، ایمرجنسی، ۶۵). ۲. (أ) **چکر کاٹنا، گردش کرنا.** اس نگاہ مرتفع کا جس میں اجرام یا اجسام کواکب دورہ کرتے ہیں نام سما ہے. (۱۸۷۶، تہذیب الاخلاق، ۲ : ۲۶۳) (اا) **کسی چیز کا باری باری پیش کیا جانا.** یہ نہ تھا کہ جلسہ میں دو حقے ہیں وہی دورہ کرتے ہیں ہر ایک کی موافق طبع الگ حقہ اس کے سامنے آتا تھا. (۱۸۸۰، آب حیات، ۳۵۰).

ـــ لگانا محاورہ.
معائنہ کرنا؛ حفاظت کرنا. اس نے سواروں کی ایک اسکواڈرن کے ساتھ دیکھ بھال کے لئے دورہ لگایا. (۱۹۰۸، حیرت، مضامین، ۱۰۳).

ـــ مرض کس اضا (ـــ فت م، سک ر) امذ.
کسی بیماری کا بار بار عود کر آنا. صرف چار پانچ روز کے استعمال سے دورۂ مرض قطعاً موقوف ہو جائے گا. (۱۹۳۷، سلک الدرر، ۱۱). [دورہ + مرض (رک)].

دَورَہ (۲) (و لین، فت ر) امذ.
بیل کی ڈلیاں گھسنے کا مٹی کا اٹھلواں کونڈا (ا ب و، ۲ : ۳۰). [رک : دورا (۱)].

دَوری (۱) (و لین) امث ؛ امذ.
۱. لچھا بنے کے لائق چندر میں کھنچا ہوا تار . چھوٹی ٹوکری (بغیر ڈھکن کی) ۔ ۲. وہ ٹوکری جس سے جھنکے سے پانی دیتے ہیں (اب و ، ۲ : ۸۷ ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس) . **۳. رسّا یا مویشیوں کی ڈوری جو اُن کی گردن میں پڑی ہوتی ہے اور ایک دوسرے سے باندھ دی جاتی ہے ؛ مچھلی پکڑنے کی ڈوری ؛ جریب ؛ وہ زنجیر جس سے زمین کی پیمائش کی جاتی ہے** (جامع اللغات). [دورا (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَوری (۲) (و لین) امث.
۱. (نفسیات و سائنس) **دور کا ، زمانے کا ، زمانی ، فصلی ، موسمی.** کسی نقطے کی حرکت اس وقت دَوری کہلاتی ہے جبکہ اس میں حرکت کا ایک ہی قسم کا سلسلہ وقت کے خاص مساوی وقفوں کے بعد بار بار واقع ہوتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، طبیعیاتِ عملی ، وحید الرحمن ، ۱ : ۲۰۱). گھنٹیاں ، بگل ، شہد کی مکھیاں بھنبھنانے والے موٹر اور انسانی آواز یہ سب ایسے صوتی ماخذ ہیں جو باقاعدہ امواج کا سلسلہ پیدا کرتے ہیں ہم اس قسم کے معروضات کے ارتعاش کو دَوری یا مُدّتی کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۵۳). **۲. قدیم زمانے میں دیہاتی بیوپاریوں کا شہر میں سودا لاد کر لانا (جنھیں بعض اوقات عمالِ حکومت لوٹ لیتے تھے)**. رسم دَوری کی وجہ سے بھی غریب سوداگروں پر ظلم ہوا اور انہوں نے شہر میں آنا قطعاً ترک کر دیا جس کی وجہ سے بھی غلہ اور نمک وغیرہ اشیاء و اسباب گراں ہو گیا. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروزشاہی (فدا علی) ، ۲۵۶). **۳. (معماری) چکر دار ، حلقہ دار ، مرغولے دار.** سقفِ مسجد پر ایک گنبد کلاں جس کے نیچے میانہ میں آٹھ محراب دوری دار خرد ، شمال و جنوب رویہ ایک محراب دوری دار کلاں. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۲۲۲). پتّیوں کی چکرّ دار یا دوری ترتیب میں ایک ہی گرہ پر دو یا دو سے زیادہ پتّے ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۳). [دور + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ بُہر (ـــ ضم ب ، سک ہ) امذ.
(طب) وہ دورہ جس میں سانس بھاری چلتی ہے ، شدّتِ دم کشی ، اعادۂ ضیق النفس ، انگ : (Paroxysmal Dsypnoea)
یہ دوری بُہر اور تشنجات کو رفع کرتا ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۱۹). [دوری + بُہر (رک)].

ـــ تَرتیب (ـــ فت ت ، سک ر ، ی مع) صف مث.
(ریاضی) ایسی ترتیب جو دائرے کی شکل میں ہو. یہ صحیح ہے کہ جب ان اجزا کی دوری ترتیب تبدیل ہو جاتی تو ان کے تیرے حاصلِ ضرب کی علامت تبدیل ہو جاتی ہے. (۱۹۶۷ ، مادّے کے خواص ، ۲ : ۳۱). [دوری + ترتیب (رک)].

ـــ تَمَوُّج (ـــ فت ت ، م ، شد و بضم) امذ.
(سائنس) اُتار چڑھاؤ کا سلسلہ. الیکٹرونوں کی ترتیب بہت باقاعدہ ہوتی ہے اور ان میں کوئی دوری تَمَوُّج نہیں پایا جاتا. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۲۹۶). [دوری + تَمَوُّج (رک)].

ـــ جَدْوَل (ـــ فت ج ، سک د ، فت و) امث.
(سائنس) ایک ہی ترتیب سے بنا ہوا نقشہ . ایٹم میں برقیوں کی ترتیب اور نا دریافت عناصر میں متوقع ترتیب کا جدول یا نقشہ. اب اس کو یہ پیش گوئی کرنے کے لیے دوری جدول استعمال کرنا تھا کہ مزید عناصر کس طرح دریافت کیے جائیں گے. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۲۸۳). [دوری + جدول (رک)].

ـــ جَوابی عَمَل (ـــ فت ج ، ع ، م) امذ.
(نفسیات) اس قسم کا انعکاسی دائرہ جس میں خود آغشے کام کرتے ہیں دوری جوابی عمل کہلاتے ہیں (نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۰). [دوری + جوابی (رک) + عمل (رک)].

ـــ حَرکَت (ـــ فت ح ، سک ر ، فت ک) امث.
(سائنس) کوئی بھی حرکت جو یکساں وقفوں کے بعد اپنے آپ کو دہرائے ایسی حرکت جو لگے بندھے وقفے کے بعد بار بار پیدا ہوتی رہے ، انگ : دنیا کے حالات ایک طرح کی دوری حرکت و گردش کر رہے ہیں . (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۶۴). کوئی بھی حرکت جو یکساں وقفوں کے بعد اپنے آپ کو دہراتی ہے دوری حرکت کہلاتی ہے. (۱۹۸۴ ، مبادیاتِ طبیعیات ، ۲۱۴). [دوری + حرکت (رک)].

ـــ خَلَل (ـــ فت خ ، ل) امذ.
(سائنس) وقفہ وقفہ سے خلل پڑنے کا عمل. ایک دوری خلل کی حقیقی موجی شکل یعنی ویو فارم کو ٹریس کرنا ... اور آواز وغیرہ کے ویو فارم شامل ہیں. (۱۹۷۱ ، الیکٹرون کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۲۳۳). [دوری + خلل (رک)].

ـــ دَسْت (ـــ فت د ، سک ن) امذ.
(طب) باری کے دست جو لگے بندھے وقفوں سے آتے ہیں بشرطیکہ غذا کی مقدار اور کھانے کے وقت میں کوئی اختلاف پیدا نہ ہو ، اسہال ، دوری. دوری دست آنے سے پہلے اس عضو میں امتلاء کے باعث تناؤ اور کھنچاؤ موجود ہوتا ہے اس کے بعد دست آنے شروع ہوجاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۳). [دوری + دست (رک)].

ـــ دُمدار (ـــ ضم د ، سک م) امذ.
(علم ہیئت) ایسے دُمدار سیارے جو ایک طویل بیضوی مدار پر گردش کرنے کے بعد مقررہ وقفوں سے نظامِ شمسی میں سے گزرتے ہیں . دوری دُمداروں میں ہیلی کا دمدار شاید سب سے زیادہ مشہور ہے. (۱۸۹۴ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۰۸). [دوری + دمدار (رک)].

ـــ شَخصِیَّت (ـــ فت ش ، سک خ ، کس ص ، نیز شد ی بفت) امث.
(نفسیات) ایسی شخصیت جس کا حامل نااستوار مزاجی کیفیت کا حامل ہوتا ہے. شق ذہنیاسا (Schizoid) ... آدمی ... دوری شخصیت ، ہیجانی ، سرگرم عمل ... اور نا استوار مزاجی کیفیت کا حامل ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ،

۱۹۵۰)۔ [دوری + شخصیت (رک)]۔

ـــــطَرِیقہ (ـــــفت ط ، ی مع ، فت ق) امذ۔
(منطق) ایسا طریقہ جس میں جو دعویٰ جس دلیل سے ثابت کریں گے خود اسی دلیل کا ثبوت اس دعوے کے ثبوت پر موقوف ہو گا ۔ اس کا ثبوت بجز دوری طریقے کے اور کسی راہ سے ممکن نہیں ۔ (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۶۵۸)۔ [دوری + طریقہ (رک)]۔

ـــــعَرصَہ (ـــــفت ع ، سک ر ، فت ص) امذ۔
(سائنس) وہ وقت جس میں کوئی جسم اپنا ایک ارتعاش پورا کرتا ہے ، انگ : Time Period ۔ حرکت کا دوری عرصہ ... جسے مختصراً پیریڈ (Period) کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، آواز ، ۱۸)۔ جسم کو اپنا ارتعاش پورا کرنے میں جتنا وقت لگتا ہے اسے پیریڈ یا دوری عرصہ کہتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، مبادیاتِ طبیعیات ، ۲۱۳)۔ [دوری + عرصہ (رک)]۔

ـــــعَمَل (ـــــفت ع ، م) امذ۔
(سائنس) کسی عمل کو مقررہ وقفوں سے دہرانے کا سلسلہ۔ کسی دوری عمل (Cyclic Process) میں حرارت کے کسی ایک ذخیرہ (Heat Reservoir) سے حرارت حاصل کر کے اسے اسوقت تک کام میں تبدیل کرنا ممکن نہیں جب تک اسی دوران میں حرارت کی کچھ مقدار گرم تر ذخیرہ سے سرد تر ذخیرۂ حرارت (Cold Heat Reservoir) کو منتقل نہ کر دی جائے ۔ (۱۹۶۹ ، حرحرکیات ، ۱۰۳)۔ [دوری + عمل (رک)]۔

ـــــفَصل (ـــــفت ف ، سک نیز فت ص) امث۔
(زراعت) دو یا دو سے زائد قسم کی فصلیں اس خیال سے بونا کہ اگر ایک فصل بارش کی کمی یا بے قاعدہ تقسیم سے تباہ ہو جائے تو دوسرے کھیتوں سے منفعت بخش پیداوار حاصل ہو۔ واقعہ یہ ہے کہ دوری فصلوں کا دقیق طریقہ جو ہندوستانی طریقِ کاشت کو مغربی طریقِ کاشت سے ممتاز کرتا ہے زیادہ تر اس وجہ سے ممکن ہوا ہے کہ کھیت منتشر ہیں۔ (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۳)۔ [دوری + فصل (رک)]۔

ـــــقَے (ـــــی لین) امث۔
(طب) مرض کے طور پر بار بار آنے والا استفراغ۔ شدید ترشۂ شکمیت میں ، جیسی کہ آنجل کلورو فارمی تسمّم حمل کی دوری قے میں پائی جا سکتی ہے۔ (۱۹۶۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۳)۔ [دوری + قے (رک)]۔

ـــــکِتابِیات (ـــــکس ک ، ب) امث۔
(کتابیات) کسی خاص دور یا مدت میں شائع ہونے والی کتابوں کی کتابیات (ابتدائی لائبریری سائنس ، ۱۹۰)۔ [دوری + کتاب + یات ، لاحقۂ جمع]۔

ـــــگَردِش (ـــــفت گ ، سک ر ، کس د) امث۔
(فلکیات) چکر ، سفر؛ اجرام فلکی کا اپنے مدار پر سفر یا چکر۔ دوری گردش کرتا ہے گر کوئی ساڑھے تین سال لاکھ برسوں میں یہ گردش کرتا ہے پوری کوئی (۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۷۱)۔ [دوری + گردش (رک)]۔

ـــــمُدَّت (ـــــضم م ، شد د بفت) امث۔
(سائنس) ایک مکمل اہتزاز کے وقت کو حرکت کی دوری مدت کہتے ہیں (ذرّہ اور استوار اجسام کا علم حرکت (ترجمہ) ، ۱۸)۔ [دوری + مدت (رک)]۔

ـــــنَظَرِیَہ (ـــــفت ن ، سک ظ ، کس ر ، فت ی) امذ۔
(فلسفہ) مختلف ادوار کے تحت خیالات و افکار کا تجزیہ۔ اسی وجہ سے وانٹ بِلڈ کے نظریہ کو دوری نظریہ کہتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، مقدمۂ فلسفۂ حاضرہ (ترجمہ) ، ۳۷)۔ [دوری + نظریہ (رک)]۔

ـــــنَقشَہ (ـــــفت ن ، سک ق ، فت ش) امذ۔
(کیمیا) عرصہ ، زمانۂ مقرر ، مقررّ یا تعین کردہ زمانہ۔ دوری نقشہ یعنی پریڈک ٹیبل (Periodic Table) کے مطابق قدرت میں پائے جانے والے قدرتی عناصر بھی ۹۲ ہیں۔ (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۲۵۱)۔ [دوری + نقشہ (رک)]۔

دُوری (و مع) امث۔
۱. فراق ، علیحدگی ، جُدائی ، الگ ہونا۔

تو دوری ڈرائے سنجے دور تھے
وہ کیا بوجھے سو دل میں ہے تو نگر

(۱۶۱۱ ، محمد قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۸)۔

جو کوئی کہ لذتِ دوری کی چاشنی چا کھا
غبار سینہ شکر خوں دیدہ شیر کیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۱)۔ دارا شکوہ سب میں بڑا بیٹا تھا ... وہ بادشاہ کو ایسا عزیز تھا کہ اسکی دوری کبھی اسکو پسند نہ ہوئی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۳۷۹)۔ اپنے ماں باپ اور وطن سے دوری کو یاد کرنے لگی۔ (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۵)۔

رہتی ہے چُبھن دل میں جو ہو جاتی ہے دوری
مل جائے مجھے اذن کہ جب چاہوں چلا آؤں

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۸۰)۔ **۲. اختلاف ، جھگڑا ، تنازعہ ، فصل ، فاصلہ۔** زبان کا مسئلہ حل ہونے پر دوسری دوریاں ختم ہوں گی۔ (۱۹۶۹ ، وہ جیسے جاہا گیا ، ۱۲۷)۔ **۳. اجنبیت ، بیگانگی۔** میں نے زندگی بھر حتی الوسع ... باپ بن کر نصیحت نہیں کی ... پھر یہ دوری کس طرح عمل میں آئی۔ (۱۹۸۶ ، اوکھے لوک ، ۲۲۷)۔ **۵. (تصوف) معارف کیفیات پُر شعور ہو جانیکو کہتے ہیں اور اسکو عالمِ تفرقہ اور دقائق بھی کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۰۹)۔ **۶. (فلسفہ) تناظر ، نظری فاصلہ۔** اگر یہ کہا جائے کہ ان کو غدا نے پیدا کیا ہے تو یہ استدلال دوری (چکرک) ہو گا اس لئے کہ یہی تو وہ امر ہے جو تم کو ثابت کرنا ہے۔ (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۰)۔ [دور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــاِختیار کَرْنا محاورہ.
قطع تعلق کرنا ، علیحدگی اختیار کرنا ، الگ رہنا. بد زبان اور کاذب و لغو گو سے دوری اختیار کر. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ مارچ ، ۵).

ـــــمَشْرِقَین کس اضا(ـــــفت م ، سک ش ، کس ر ، ی لین) امث.
۱. **بعدُالمشرقین ، مشرق و مغرب کے درمیان جیسا فاصلہ.**

اتھا یہاں تے واں لگ ادکہ فرق عین
کہا جائے جس دورئی مشرقین

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۸۳). [دوری + مشرق (رک) + ین ، لاحقۂ تشنیہ].

دَوْرِیَت (ـــــفت د ، سک و ، کس ر ، فت ی) امث ، سر دوریت.
(سائنس و ریاضی) **حرکت یا فعل کی معیّن ترتیب، بار بار عود کرنے کی خصوصیت.** ایکسرے سپیکٹروں میں ایک طرح کی مشابہت اور سادگی پائی جاتی ہے اور ان میں وہ دوریت (Periodity) نہیں پائی جاتی جو ضیائی سپیکٹرم میں موجود ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۲۹۶). عناصر کے خواص لگاتار وقفوں کے بعد دہرائے چلے جاتے ہیں اس اصول کو کلیۂ دوریت کہتے ہیں. (۱۹۷۵ ، غیرنامیاتی کیمیا ، ۳۰). [دور + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دُورِیَہ (و لین ، کس ر ، فت ی) صف.
(برقیات) **برق رو کا رستہ ، برق تاروں کا محفوظ پوشیدہ نظام.** انتہائی جسیم اور پیچیدہ تاروں کی بجائے اب چھپے ہوئے دوریے آتے ہیں. (۱۹۶۷ ، برقیات ، ۱۳۲). [دوری + ہ ، لاحقۂ صفت].

دَوڑ (و لین). (الف) امث.
۱. **تیز رفتاری ، بھاگنے کا عمل.**

بھی یک دوڑ میں دلدل تیزکم
تمام پانو تل لیایا صحرائے قام

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۹). جوں دلھن وہ آواز جاں نواز سوفی خیمہ سے باہر دوڑی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۵).

غرض دوڑ ، سرپٹ ، قدم اور چال
ہر اک اسپ کے دیکھیے یہ سب کمال

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۲۶). جانوروں کی رفتار کے متعلق ... خاص توجّہ نہیں کی گئی تھی سوائے ان جانوروں کے جن کے دوڑ سے ... فائدہ پہنچتا ہے. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۱۹). ۲. **دشمنوں یا مجرموں کی گرفتاری کے لیے شتاب روی ، دھاوا ، دَوش ، تاخت ، چڑھائی.** حارث نے ... جمعدار کو ... اوس سنتیغٹ کے ساتھ کر دیا اور بتید کہا کہ جلد دوڑ لیکر اوس جنگل میں جاؤ. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۷). ان کو سوائے پولیس کی دوڑ بلانے کے اور بھی کوئی کام آتا ہے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۶۷۲). ۳. (أ) **پہنچ ، رسائی.** عقل کی دوڑ بہوت دور ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷). ہماری دوڑ بس یہیں تک ہے کہ تم جیسے حاجیوں سے ملکر برکت حاصل کریں. (۱۸۹۸ ، معارف ، ستمبر ، ۸۵). اگر ... اکیڈمی (ہندوستانی اکیڈمی) ... کوشش کرے تو ... یہ اعتراض ... کہ ہندوستانی کی دوڑ صرف معمولی بول چال اور کاروبار تک ہے ... بہت کچھ رفع ہو جائے گا. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۳۲). (أأ) **پرواز ، تخیّل کی پہنچ.**

اچھی طبع کی دوڑ کوں عقل رخش
گمت کوں خیالات کی سے فرح بخش

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۲).

ادہم دہم کی تاز اور ترے مرکب کا قرار
توسن فکر کی دوڑ اور ترے اشہب کا قیام

(۱۹۱۳ ، دیوان پروین ، ۱۶۹). ۴. (أ) **کوشش ، دوڑ بھاگ.**

کہ یک راجا بڑا کوئی گوڑ میں تھا
ہنر اور فہم کے لئی دوڑ میں تھا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۲). اب تو کچھ کھانے پینے کی چیزیں اس اطراف میں نہیں ملتیں جو ملتی بھی ہیں تو بڑی محنت اور دوڑ سے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۲۹۰). صبح ہوتے ہی علاج معالجہ اور گنڈے تعویذ کی دوڑ ہونے لگی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۲۹). یہ تمام دوڑ تعلقات کی ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۰۲). (أأ) **پیروی ، جدوجہد ، آگے بڑھنے کی سعی.**

جب دوڑ کوں سب اٹھ چلے اسوار بیٹھے یوں گے
ٹٹو بچارا نا ہلے یہ نوکری کا خبط ہے

(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۹۶).

کچھ دوڑ تجھ سے بھی نہوئی چل چخی ددا
وہ اوڑ گئی جو کوئی ترا ادتلا کرے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۷). اگر ان گرافوں (مزدوروں کی تھکاوٹ کے گراف) کے تیار کرانے سے آجروں کو اپنی لاگتوں میں کمی واقع ہونے کی توقع ہو گی اور مقابلے کی دوڑ میں بازی لے جانے کی امید ہو گی تو وہ ضرور ان کو اختیار کریں گے. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۳۲). (أأأ) **مسابقت ، مقابلہ** انسان .. کی بڑی دوڑ یہی ہے کہ وہ موجودات میں سے چند چیزوں کو ترتیب دے کر اس میں ایک نئی صورت پیدا کر دے (۱۸۹۲ ، دیوان حالی (دیباچہ) ، ۸). ہر وہ قطع و برید کرنی چاہیے جو ہم کو ... اس نئی دوڑ میں دوڑنے کے قابل جلد سے جلد کر دے. (۱۹۲۳ ، احیاء ملت ، ۵۳). پاکستان اور بھارت کے درمیان اسلحہ جمع کرنے کی دوڑ بند ہو جانی چاہیے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۱ : ۱). ۵. (کھیل) **رن ، کرکٹ کے کھیل میں ایک وکٹ سے دوسری وکٹ تک جانے کا عمل.** میرے الفاظ یاد رکھو کہ اب درون افرازیات کے بلے ہی سے سب سے زیادہ دوڑ بنائے جائیں گے. (۱۹۳۳ ، درون افرازیات ، ۸). ۶. **مشین ، بھاگنے کی ورزش ، دم بنانے کا عمل.** یہ اجازت ہرگز نہ تھی کہ فوجی دوڑ کے وقت بھی اپنی سرحد سے آگے قدم بڑھائیں. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳). (ب) م ف. **دوڑ کر ، لپک کر.** اور دوسرے پر دوڑ ، شمشیر ماری کہ چھاتی تمام کھل گئی تیسرا ملعون بھاگا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۶). [پ : دوڑ ؛ س : द्रवड़ : دوڑ + ڑ + द्रव].

ـــــآنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **پہنچ جانا ، آموجود ہونا.** دیگر حضرات جلدی سے پاکستان کی مدد کے لئے دوڑ آئے. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی (ترجمہ) ، ۳۴۴). ۲. **ملزم کی گرفتاری کے لیے پولیس**

کے آدمی آنا . لونڈی نے کہا ہم سمجھے تھے کہ خلیفہ کے یہاں سے دوڑ آئی ہے (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵٦).

یہ ہے جنگی آج عزت کہ خود اپنے گھر کے اندر
کوئی جلسہ کر جو بیٹھے تو پولس کی دوڑ آئی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۴۷).

---بھجوانا محاورہ تیز ف م.
۱. بلانا ، آدمی بھیج کر بلانا.

دوڑ بھجوائی ہے صیاد پر اوس گرو نے
حکم ہے اسے حاضر کرو نخچیر سمیت

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۹۰) . **۲. پولیس کی نفری روانہ کرانا.** عجائب سنگھ چوہان نے جو عمر بھر سے روزانہ بابا کے پاس بیٹھ کر شعر و شاعری کرتا تھا دوبارہ دوڑ بھجوا کر خانہ تلاشی لی. (۱۹٦۷ ، جلاوطن ، ٦۸).

---بھیجنا محاورہ.
ملزم کی گرفتاری کے لیے پولیس کے آدمی بھیجنا.

تیار فوج آہ ہے اے دل حزیں
بھیجیں گے دوڑ یار کی مہندی کے چور پر

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ٦۱). چنانچہ اسی وقت دوڑ بھیجی گئی اور کچھ دیر کے بعد گھڑی اور گلدان لئے ہوئے سپاہی واپس آئے. (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۳۹).

---پٹّی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
(سائنس) مدار ، گزر گاہ. اس نے (نیلس بوہر) یہ تصور پیش کیا کہ برقیے اپنے مرکزے کے اطراف مقررہ مداروں پر یا دوڑ پٹیوں پر چکر لگاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس (ترجمہ) ، ۳۴۸). [دوڑ + پٹی (رک)].

---پڑنا محاورہ ، ف م.
۱. یکایک کسی مقام پر تیزی کے ساتھ پہنچ جانا ؛ پولیس کے آدمیوں کا دھاوا جلد آ پہنچنا ؛ عجلت کرنا. اور ہمسایہ دوڑ پڑیں تو مطلب میرا فوت ہو جائیگا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۵۹). **۲. لپک کر جانا ، پیش پیش ہونا.** خود بھی نیک کاموں میں دوڑ پڑتے ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱۳) . **۳. حملہ آور ہونا ،** مارنا. سب کے سب میرے اوپر دوڑ پڑے اور دقیانوس اور اس کے ساتھیوں نے مجھے پکڑ کر خوب پیٹا. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۳۰).

---جانا محاورہ.
۱. جلد پہنچ جانا. عمس چونکہ قریب محل کے رہتا تھا سنتے ہی دوڑ گیا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۵۱) . **۲. مشتہر ہو جانا ، اطلاع ہونا.** شہر بھر میں چند منٹ میں یہ خبر دوڑ گئی. (۱۹۲٦ ، نوراللغات ، ۲ : ۹۰۷). **۳. سرایت کرنا ، اثر کر جانا.**

وہ خون بن کے رگو دل میں دوڑ جاتی تھی
یہ خاک میں سر اعدائے دیں ملاتی تھی

(۱۹۱۳ ، مرزا اوج (نوراللغات)).

جس سے شجر حجر میں اک روح دوڑ جائے
وہ ساز سرمدی میں ، غزلوں میں چھیڑتا ہوں

(۱۹۲۴ ، غزلستان ، ۴۴). **۴. مجرموں کی گرفتاری کے لیے پولیس کا جانا.** اور شاید آج رات کو جھجر پر دوڑ جانے والی ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳٦).

کل رات کو جو دوڑ گئی تو کھلا یہ حال
مشغول تھے جوئے میں وہ چھ سات بدخصال

(۱۹۳٦ ، جگ بیتی ، ۲۹). **۵. منتشر ہو جانا ، پھیل جانا** (ماخوذ: جامع اللغات).

---جھپٹ (---فت جھ ، پ) امث.
(بانک بنوٹ) چلت پھرت ، تیزی اور پھرتی دکھانا. اگر بنوٹ میں اس طرح کی دوڑ جھپٹ نہ ہو گی تو کچھ نہیں کر سکتا ، گھیر کر مار لیا جائیگا. (۱۸۸٦ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۲۵). [دوڑ + جھپٹ (رک)].

---چلنا محاورہ.
۱. دوڑ کر چلنا . کودنا پھاندنا

پری رو ہے گل و بلبل ہے رنگ و آبِ و مینا ہے
چمن میں دوڑ چل اے دل کہ یہ وقت تماشا ہے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۳).

عہد پیری نے بھلایا دوڑ چلنا کودنا
ہائے طفلی کھیلنا کھانا اچھلنا کودنا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۱). **۲. نمایاں ہونا ؛ آغاز ہونا ؛ پھیل جانا.**

وہ سانولے بن پر میدان کے ہلکی سی صباحت دوڑ چلی
تھوڑا سا ابھر کر بادل سے یہ چاند جبیں جھلکانے لگا

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۰). **۳. بہت زیادہ گرمجوشی دکھانا.**

محبت میں اچھا نہیں دوڑ چلنا
جو آگے چلے ہیں وہ پیچھے رہے ہیں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۰).

---چلے نہ آ کھٹ پڑے کہاوت.
رک : **دوڑ چلے نہ گر پڑے ؛ کیوں بے سوچے غور کیے کام کرے کیوں نقصان اٹھائے** (محاوراتِ ہند ، ۱۰۸).

---چلے نہ گر پڑے کہاوت.
یہ مثل اس وقت بولتے ہیں جب کوئی آدمی اعتدال سے گزر کر کام کرے اور ناکام ہو جائے. دوڑ چلے نہ گر پڑے وہی اپنی لکے گز کی چال چلے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۸۳).

---دہاڑ کرنا محاورہ.
بہت کوشش کرنا ، دوڑ دھوپ کرنا.

جب تلک ہو سکے دوگانا جان
کیجے اپنی طرف سے دوڑ دہاڑ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۵).

---دہٹ (---فت د ، ہ ، ب) امث.
تیزی ، طراری ، تیز رفتاری.

جو اوس کے توسنِ انداز کا کروں کچھ وصف
کہاں خیال کے کھوڑے میں ایسی دوڑ دیٹ
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٩٣). [دوڑ + دیٹ (تابع)].

ـــ دَوڑ آنا محاورہ.
خوش خوش آنا ، ذوق و شوق سے آنا ، بار بار آنا. خود لڑکیاں دوڑ دوڑ آتی تھیں اس واسطے کہ اور مکتبوں میں دن بھر کی قید ، استانیوں کی سختی ، پڑھنا کم ، مار کھانا اور کام کرنا بہت. (١٨٦٨ ، مرأۃ العروس ، ٢٠٠).

ـــ دَوڑ کَر/کے م ف.
بار بار جا کر ، دلچسپی دکھا کر ، جلدی جلدی ، پُھرتی کے ساتھ. مشورے دیتا ہوں اس طرح کہ دوڑ دوڑ کر خود دو چار کام کئے اور ان کی مشین چلا دی. (١٩١٩ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی ، ١٢٠).
جاتا ہے اسی طرف سے بہ غازی بصد حَشَم
واں پیک دوڑ دوڑ کے کہتے ہیں دمبدم
(١٩٣٣ ، عروج (دولھا صاحب) ، عروجِ سخن ، ٢٣٢).

ـــ دَوڑ کے جانا محاورہ.
اشتیاق کے ساتھ بار بار جانا ، گھڑی گھڑی جانا ، بے قرار ہو کر بیتابی دکھانا.
تو جو جاتا ہے وہیں نت دوڑ دوڑ اے مصحفی
اور کیا دنیا کے سارے خوب صورت مر گیے
(١٨٢٣ ، مصحفی ، ک ، ١ : ٥٣٩).
اے آہ دل ہی رہ کہ جو پردہ ہے ترا
جاتی ہے دوڑ دوڑ کے تُو بے اثر کہاں
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٣٣).

ـــ دَوڑنا محاورہ.
اکبارگی پہنچ جانا.
بے خبر دل کو کیا یوں صفِ مژگاں نے خراب
دوڑ جیسے کسی دہ پر کوئی عامل دوڑا
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢١).

ـــ دھانْپ امث.
رک : دوڑ دھوپ. بابُہ ، بانوں سے انکی اطاعت اور خدمت گُزاری کی راہ میں دوڑ دھانپ کریں. (١٨٠٥ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ٣٢٣).
اف : کرنا. [دوڑ + دھانپ (تابع)].

ـــ دُھوپ (ـــ و مع) امث.
١. جد و جہد ، سخت کوشش ، محنت مشقت ، نقل و حرکت.
کہے رَب نہ کی مجھ لیئے دوڑ دھوپ
کرے اس لیئے مجھ کہیں مرد بھوپ
(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ٩٦). ظاہر میں تو تیری دوڑ دھوپ اور خدمت کام آئی. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٥٨).
دن بھر جو شکار میں رہے تھے
درماندہ وہ دوڑ دھوپ سے تھے
(١٩٠٨ ، مطلع انوار ، ١٦٢). سورج کی ساری دوڑ دھوپ تو بادلوں کے ایک جھرمٹ نے چھپا دیا. (١٩٨٠ ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ٢٣). ٢. (مجازاً) مشق ، سخت کام. انسان کی طبیعت نئی چیز پر زیادہ متوجہ اور راغب ہوتی ہے. پس ضرور ہے کہ ... کبھی ورزش اور دوڑ دھوپ کی محنت ان سے لی جائے. (١٨٨٦ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ٤٧). [دوڑ + دُھوپ (رک)].

ـــ دھوپ کر م ف.
از خود تیزی سے چل کر ، خود بخود. میں کئی دن سے دوڑ دھوپ کر جنگل سے پکڑ لایا ہوں. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٧٠).

ـــ دھوپ میں ہونا محاورہ.
کوشاں ہونا ، مصروف کار ہونا.
میداں وہ عجیب رُوپ میں تھا
خورشید بھی دوڑ دھوپ میں تھا
(١٩٠٥ ، محسن کاکوروی ، ک ، ١٣٥).

ـــ ڈَپٹ (ـــ فت ڈ ، پ) امث.
رک : دوڑ دھوپ. ان کی رفتار کود پھاند دوڑ ڈپٹ نہایت بے خوف اور آزادانہ ہوتی ہے. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ١ : ٥). [دوڑ + ڈپٹ (تابع)].

ـــ سَڑَک (ـــ فت س ، ڑ) امث.
فرودگاہ ، وہ ہموار اور پختہ میدان جس پر جہاز اُترتے ہیں. ریڈیائی شعاعوں کا دوسرا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ سامنے کا ڈائل چمکتا رہتا ہے. اس کو طیارچی دیکھتا ہے. دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہوائی جہاز ... دوڑ سڑک (رن وے) پر کس طرح اترے. (١٩٦٧ ، برقیات (ترجمہ) ، ١٣٨). [دوڑ + سڑک (رک)].

ـــ سے کَر م ف.
بھاگ دوڑ سے ، محنت اور مشقت سے. یک دم اب تو کچھ کھانے پینے کی چیزیں اس اطراف میں نہیں ملتیں. جو ملتی بھی ہیں تو بڑی محنت اور دوڑ سے. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی ، ٢٩). باریک سوت کا ٹکڑا تھوڑی دور سے اس بز کو دکھائیں تو دوڑ کر اس کو جھٹ جاتا ہے (١٨٩٣ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ٤٧).

ـــ کَر/کے چلنا محاورہ ؛ ف ل.
تیز رفتاری سے چلنا ؛ اعتدال سے گزرنا.
رہتا تھا جو تر جیو جیو بھوڑ کر
وو دیکھیا سو جیو یا چلی دوڑ کر
(١٦٠٩ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ٤).
اہلِ دل چاہے رفتارِ صفی کی تقلید
نہ بہت دوڑ کے چلنا نہ پشیمان ہونا
(١٩٠٩ ، دیوان صفی ، ٢٦).

ـــ کَرنا محاورہ.
تیز رفتاری سے چلنا.

ساتھ اس کے جو ریل دوڑ کرتی
دم لینے کو چند جا تھہرتی
(١٨٨٦ ، کلیاتِ اردو ترکی ، ٩٠)، اور رات ہوئی اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے بولے اے ہمارے باپ ہم دوڑ کرتے نکل گئے [(١٩٢١ ، احمد رضا خاں ، ترجمہ قرآن الحکیم ، ٣٤٩).

--- لانا محاورہ.
اپنی مدد کے لیے ساتھیوں کی نفری ہمراہ لانا. تنگ آ کر جواب دیا اے کیا کوئی دوڑ لائے ہو. (١٨٨٩ ، سیرِ کہسار ، ١ : ٧٩).

--- لگانا محاورہ.
شرط لگا کر دوڑنا. اکثر یہ ہوتا کہ پیدل یا گھوڑوں پر پیسا کھیے تک دوڑ لگائی جاتی. (١٩٦٥ ، شاخِ زریں ، ١ : ٢٥٣).

--- لگ جانا محاورہ.
رواج عام ہو جانا ، تانتا بندھ جانا ، سلسلہ قائم ہونا. پینٹنگوں ، عصرانوں ، ظہرانوں اور عشائیوں کی ایک دوڑ لگ گئی . (١٩٧٦ ، نوائے وقت ، لاہور ، ٤ جولائی ، ٣).

--- لگنا محاورہ.
مسابقت کی کوشش کرنا. انگریزوں کے جانے سے اور پاکستانیوں کو سیاسی اقتدار ملنے سے آسامیاں پُر کرنے اور ایجنسیاں اور بڑے عہدے حاصل کرنے کی زبردست دوڑ لگی . (١٩٧٥ ، شاہراہِ انقلاب ، ٢٣٠).

--- لے کَر دَوڑنا محاورہ.
ساتھیوں کو ساتھ لیکر جانا. شور بلند ہے لوگ بھاگے پھرتے ہیں کہ یکایک دھوتو دھوتو ترہی پھنکی اور کوتوال دوڑ لیکر دوڑا. (١٨٨٣ ، طلسمِ ہوش ربا ، ١ : ٩٣٦).

--- مارنا محاورہ.
١. ناگہانی حملہ ، یکایک جا لینا ، بے خبری میں دشمن پر چھاپا مارنا ، دھاوا بولنا . ان لوگوں نے بڑی دلیری و بہادری سے ہنش کی فوج پر دوڑ ماری. (١٨٣٧ ، حملاتِ حیدری ، ٩٩٢). ٢. دور دراز مسافت طے کرنا ، لمبا سفر کرنا.

ہزاروں کوس کی وہ دوڑ مارے
تھکے اصلا نہ چلنے میں وہ ہارے
(١٨٩٢ ، طلسمِ شایاں ، ٥٠).

دَوڑا (و لین) م ف.
تیز چل کر ، دوڑ کر ، تراکیب میں مستعمل.

--- آنا ف م.
١. تیزی سے آنا ، جلدی سے آنا.

آدمی کیا کہ تیرے فرماں سے
دوڑے آتے ہیں لاکھ بار درخت
(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ٣٢). میرے لیسلی ڈاکٹر کو اس کی خبر ہو جائے کہ میں نے ایسی بات سننے کا ارادہ کیا ہے تو وہ ضرور گلورا فارم لیکر دوڑا آئے . (١٩١٨ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ١٠). ٢. استقبال کو جانا.

نکلوں زنداں سے جو پہنے ہوئے زنجیرِ جنوں
شورِ محشر سری پا بوس کو دوڑا آئے
(١٩٠٧ ، دفترِ خیال ، ١٨٥).

--- جانا ف م.
تیزی سے پہنچنا ، بھاگ کر جانا جہاں وہ نکلا یہ اس کی طرف دوڑی گئی. (١٨٩٠ ، جغرافیۂ طبعی ، ١ : ٣٧).

--- دَوڑ (--- و لین) م ف.
بھاگم بھاگ ، منزل پر رکے بغیر تیزی سے چلتے رہنا. منزل کو دو منزلہ اور دو منزلے کو سہ منزلہ کرتے دوڑا دوڑ اور بھاگا بھاگ اس طرح آئے گویا قلع کے نیچے ہی کھڑے تھے . (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ١٧٠). [دوڑا + دوڑ].

--- دَوڑا آنا ف م.
رک : دوڑا دوڑ. اس کا دیور پریشانی کے عالم میں باہر سے دوڑا دوڑا آیا. (١٩٧٧ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ١٥٦).

--- دَوڑا پھِرنا محاورہ.
مارا مارا پھرنا ، اِدھر اُدھر خاک چھانتے پھرنا.

جنگل میں سانپوں کے پیچھے دوڑا دوڑا پھرتا ہے
دیکھیے کوئی سودا تیری زلفوں کے دیوانے کا
(١٩٣٥ ، شوق قدوائی ، د ، د).

--- دَوڑ آنا ف م.
بھاگ کر بہ عجلت آنا . ہمایوں مع معدودے چند ، اور مرزا عسکری کے دوڑا دوڑ آیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ١٧٠).

--- دَوڑی (--- و لین) امث.
بھاگا بھاگ ، تیزی ، جلدی ، مقابلہ دوڑ . ہوا باج دوڑا دوڑی کنے رزق پاویں گے. (١٦٦٧ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)). میں اسے پوری کرنے کو دوڑا دوڑی کرونگی. (١٧٦٥ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [دوڑا + دوڑی (تابع)].

--- دینا ف م.
١. (عجلت سے) روانہ کرنا ، بھیجنا. امرائے اطراف کے پاس خطوط دوڑا دیئے. (١٩١٠ ، امرائے ہنود ، ٧٨). ٢. دھیان لگانا، متوجہ کرنا . اگرچہ یہ شعر عاشقانہ ہے مگر سجدہ کے لفظ نے عارفانہ بھی اس کو بنا دیا اور طبیعت کو دوسری طرف دوڑا دیا . (١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، فکرِ بلیغ ، ٨٣) . ٣. بھگا دینا ، نکال باہر کرنا.

زلفوں کو دیکھ سنبل پک ہل لگی تھی کھانے
گردن میں ہاتھ دے کر دوڑا دیا صبا نے
(١٧٩٥ ، دل عظیم آبادی ، د ، ١٥٥).

--- کَر (الف) م ف.
بھگا کر. شنشاہی آیندہ میں ایک دوسرے پر سیدھا گھوڑا دوڑا کر حملہ کرنے کی تعلیم دیجاوے گی۔ (١٨٩٢ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ٩٧). (ب) امذ. دوڑنے والا ، سوار ؛ ڈاکو (ماخوذ : جامع اللغات).

دَوڑاک (و لین) صف.
(لکھنؤ) بہت دوڑنے والا ؛ قاصد تیز سبک رفتار گھوڑا (پلیٹس ؛ نوراللغات). [دوڑ + اک ، لاحقۂ صفت].

دَوڑانا ف م.
١. (ا) **بھگانا ، بھگا دینا.** دوڑتے ہیں جدھر وو دوڑاتا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٠٨).

تیور قدم قدم پہ بھیے آتے جاتے ہیں
اور دل کے ولولے ہیں کہ دوڑائے جاتے ہیں

(١٩٣٣ ، سوزوگداز ، ١٣١). (اا) **رواں کرنا ، پھیلانا ، بھیج دینا.** تمام ہندوستان میں چٹھیاں دوڑا دیں. (١٨٨٣ ، تمدن ہند ، ٣:٥).

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

(١٩١١ ، بانگ درا ، ١٨١). ٢. **پیدا کرنا ، رواں کرنا ، جاری و ساری کرنا.**

تازگی میں دلِ افسردہ کو پہنچاتا ہوں
زندگی مردہ خیالات میں دوڑاتا ہوں

(١٩٢٨ ، سلیم (وحیدالدین پانی پتی) ، افکارِ سلیم ، ١٢٦). ٣. **بڑھانا ، دراز کرنا (ہاتھ کے ہاتھ).**

باغِ جہاں میں کوئی روش بے خلش نہیں
دوڑاؤں گل پہ ہاتھ تو کھٹکا ہے خار کا

(١٩٣١ ، اکبر ، ک ، ٣ ، ٣ : ٥). اطمینان سے پیانو پر انگلیاں دوڑا رہا تھا. (١٩٥٣ ، شاید کہ بہار آئی ، ٣٩) . ٤. (تاؤ مانی) **لگانا ، چمکانا ؛ جیسے ، تنور میں روٹیاں دوڑانا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). ٥. **محنت کرانا ، پھرانا ، مشقت لینا ؛ حیران کرنا.**

صاف کہدو نہیں دیدار دکھانا ہے اگر
کعبہ و دیر میں دوڑاتے ہو کیوں تم مجھ کو

(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ٢٢١).

گر نہ ہو وصل کا منشا تو بتا دیجیے صاف
فائدہ کیا ہے یہ آخر مجھے دوڑانے سے

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٣٥٥). ٦. **کسی طرف دھیان کرنا ؛ جیسے خیال دوڑانا ، ذہن منتقل کرنا.** مغروری کی شہوت کوں غیر جاگا نہ دوڑانا سو. (١٤٢١ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ٢٢).

نبی کے ڈر سے بوالہوس کا پانوں پڑ سکتا نہیں
عاشقی کی راہ میں گو دل کو دوڑاتا ہے وہ

(١٧١٨ ، آبرو ، د ، ٣٨). ٧. **نفوذ کرانا ، سرایت کرانا ، اثر پہنچانا.** شاگرد کے دل میں بھی اس کی تاثیر دوڑا سکیگا. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٢٠٣) . ٨. **کھیل کھیل میں بھگانا ، لپکانا ، جلدی چلانا.** حسین داہنے بائیں بھاگتے تھے اور نانا کوں دوڑاتے تھے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٦١) . ٩. **بھجوانا ، کسی کام کے لیے روانہ کرنا.** نائب صاحب ... اُنھیں ہر ایک سے معانقہ کیا اسٹیشن سے اسباب لینے کو آدمی دوڑائے. (١٩٣٩ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ٣٠) . ١٠. (کشیدہ کاری ، خیاطی) **کاڑھنا ، ٹانکنا ، گل کاری کرنا.** کسی کے گرد انگوری بیل دوڑائی ہے. (١٩٠٦ ، خاتون ، علی گڑھ ، مارچ/اپریل ، ١٤٩) . ١١. **بچھانا ، پیوست کرنا ، جڑنا.** میں پوری واقع شمال و مغرب میں چوبی صندوقوں میں پیتل کے تار دوڑائے جاتے ہیں. (١٨٨٩ ، رسالہ حسن ، جولائی ، ٢ ، ٧ : ١٤). [دوڑا + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَوڑاہا (و لین) امذ.
قاصد ، ایلچی ، خبررساں ؛ رستہ دکھانے والا ، رہبر ، نقیب (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : دوڑاہا दौड़ाहा].

دَوڑتی پَرچھائیں (ولین ، سکڑ ، فتپ ، سکر ، کس ء) امث.
سراب ، دھوکہ.

کندن کی دمک دیکھ کے دھوکے میں نہ آنا
یہ دوڑتی پرچھائیں وہاں کل ہے یہاں آج

(١٩٣٨ ، سریلی بانسری ، ٥). [دوڑتی + پرچھائیں (رک)].

دَوڑَک داڑا امذ ؛ رک دوڑک دھیا.
رک : **دوڑا دوڑی.** مجھے معاف کرو ، کیسا معاف کرنا بھلا اس دھوبک دھیا ، اور دوڑک داڑا میں کون سنتا ہے. (١٩١١ ، قصۂ مہر افروز ، ٣٦). [دوڑ + ک ، لاحقۂ صفت + داڑا (تابع)].

دَوڑَک دَھیّا (و لین ، فت ڑ ، فت دھ ، شد ی) امث.
رک : **دوڑا دوڑی.** سیاست کا میدان اور تیز رفتاری ! یہ دوڑک دھیّا بالکل خلافِ تہذیب ہے. (١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٩ ، ١ : ٧). [دوڑک + دھیّا (رک)].

دَوڑنا (و لین) ف ل.
١. **بھاگنا ، لپکنا ، تیزی سے چلنا ، سرپٹ چلنا.**

نایاں دیکھیں آپ گنوادی نایاں آپس تھاہی
نایاں لگتا نایاں دوڑ نایاں پرگھٹ چھاہی

(١٥٩١ ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ورق ، ١٨) . جتنے جتنا دوڑے سرگرداں ہو کر سب سر پھوڑے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٩١).

دوڑتا ہے تل اوپر خوباں کے زاہد جد نہ تد
اس قدر لگ ہو گیا ہے اب یہ مرغا دانہ زد

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١١٧). کافر ... حضرت صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم کی تلاش میں دوڑے . (١٨٨٧ ، خیابانِ آفرینش ، ٥٢). الکشن کی مصروفیت کے سلسلے میں دوڑنا پڑا. (١٩٥٢ ، زیرِ لب ، ٢٣١). ٢. **جاری ہونا ، بہنا.**

منج نین جیوں گنگا جمنا ہور پاٹ دونوں دوڑتے
کس دھر کہوں یو حال میں جس دھر کہوں نیں فائدہ

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ١٣٣) . ٣. (ا) (تصوّف) **خیالِ خدا میں غرق ہونا ، اللّٰہ تعالیٰ سے لو لگی ہونا ، ذکرِ خدا میں گہرے استغراق میں ہونا.** باری کا آسان دوڑنا ہے. (١٥٩١ ، جانم ، رسالۂ وجودیہ ، ٣). (اا) **پھیلنا ، سرایت کر جانا ، پہنچنا.**

بڑی عالم میں گیا اوس پر تباہی
بدن پر اس طرح دوڑی سیاہی

(۱۸۸۱ء ، مثنوی نلدمن ، ۳۸)۔ ان کا اثر بجلی کی طرح دل میں دوڑ جاتا ہے۔ (۱۹۰۳ء ، مضامین چکبست ، ۸)۔

لو ڈوب گیا پھر بادل میں ، بادل میں وہ شعلہ سے دوڑ گیے
لو پھر وہ گھٹائیں چاک ہوئیں ، ظلمت کے قدم تھرّانے لگے

(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۹۰)۔ ۸. اثر انداز ہونا۔ کس طرح ایک ادب کا اثر دوسرے ادب پر دوڑتا گیا ہے۔ (۱۹۲۰ء ، سلیم (وحیدالدین پانی پتی) ، افاداتِ سلیم ، ۱۳۴)۔ ۵. ترقی کرنا ، آگے بڑھنا ، مسابقت کرنا۔ کچہری میں بہت دوڑے تو سر رشتہ دار ... ہو گئے۔ (۱۸۷۰ء ، اکمل الاخبار ، ۵ جنوری)۔

گئے اور بچھڑے کو ان میں دوڑ لینے دو ذرا
سوریہ کی طرح بڑھ جائے گا ہو کر پائیمال

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۳۸)۔ ۹. حملہ آور ہونا۔

کہا سلمہ کس پیغمبرِ ربّ ، بنی لحیان پہ چاہا دوڑنے جب

(۱۷۹۱ء ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۳)۔

اس سے بچتے تھے قافلے نہ ہزار
لاکھ پر دوڑتا تھا ایک سوار

(۱۸۳۳ء ، مظہرالعجائب ، ۱۸۳)۔ [دوڑ + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

---پھرنا عاورہ۔
خوشی سے بھاگنا ، مست ہونا۔

روش پر دوڑتی پھرتی ہے کوئی
سنبھلتی ہے کوئی ، گرتی ہے کوئی

(۱۷۷۸ء ، مثنوی گلزار ارم (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۳۰۶))۔

---دُھوپنا عاورہ۔
مارا مارا پھرنا ، بھاگ دوڑ کرنا ، بہت زیادہ کوشش کرنا۔ بجز اس کے کچھ دوڑیں دھوپیں گے آخر تھک کے بیٹھ رہیں گے۔ (۱۸۹۳ء ، نشتر ، ۱۳۱)۔ وہ دوڑنے دھوپنے کا ولولہ وہ سیر و تماشہ کا شوق وہ کھیل کود میں لگا رہنا۔ (۱۹۳۶ء ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۷۹)۔ اکثر رات گئے اخبار کی رپورٹنگ کے سلسلے میں دوڑنا دھوپنا پڑا۔ (۱۹۵۶ء ، آگ کا دریا ، ۵۲۹)۔

دَوڑنگے لگانا عاورہ۔
اُچھل کود ، بھاگ دوڑ کرنا ، بھاگتے دوڑتے پھرنا۔ آٹھ آٹھ سات سات برس کی لڑکیاں گھروں کی انگنائیوں میں دوڑنگے لگاتی پھرتی ہیں۔ (۱۹۰۳ء ، کاشف الاسرار ، ۶۶)۔

دَوڑو (و لین ، و مج) امذ۔
ایک باجے کا نام۔ دھیڑ جنگل میں نکل جاتا تھا راتوں کو دوڑو بجا بجا کے گاتا تھا (۱۸۱۰ء ، بوستان خیال ، ۹ : ۴ ، ۱)۔ [مقامی]۔

دَوڑَہ ڈالنا عاورہ۔
حملہ کرنا ، حملہ آور ہونا ، دھاڑ ڈالنا۔ اہلِ شہر نے تمام ہتھیار حتیٰ کہ دوڑہ ڈالنے کی تلواریں افسرانِ میونسپلٹی کو دیدی تھیں۔ (۱۹۱۴ء ، مرقعِ بیلجیم ، ۳۵)۔

دَوڑی (و لین) امث۔
ایک جنگلی جانور کا نام۔ دَوڑی ایک جانور ہے زور آور کہ طریقہ شکار گیری اوس کا مانند بحری کے ہے۔ (۱۸۸۳ء ، صیدگہ شوکتی ، ۳۰)۔ [مقامی]۔

دَوڑے آنیو کوئی ایسا بھی داتا ہو چڑیا کے بَند چھُڑاوے فقرہ۔
(دہلی) بچوں کا ایک کھیل (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۷۹)۔

دَوڑھنا (و لین ، سک ڑھ) ف ل (قدیم)۔
رک : دوڑنا۔ بانکو سامنے دوڑھتی آکر بہت ملساری کرے۔ (۱۷۶۵ء ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت ، ۲۰۳))۔

۰۰۰دوز (... و مج) لاحقہ۔
عموماً ذیل کے مرکبات میں دوسرے جزو کی حیثیت سے مستعمل ہے۔ فارسی مصدر دوختن (سینا) کا امر ہے۔ جو کسی اسم کے بعد آکر اسم فاعل ترکیبی کے معنی دیتا ہے ، خیمہ دوز ، خیمہ دوزی ، کفش دوز ، چکن دوز۔ پاؤل جو حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں میں تھا ، اگرچہ اصل میں خیمہ دوز تھا مگر بڑا فاضل متبحر۔ (۱۸۵۹ء ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵)۔

اے قدر انداز! تیری اس توجہ کے نثار!
کس ادا سے ناوکِ دل دوز ہے مہمانِ دل

(۱۹۳۹ء ، راز و نیاز ، ۳۸)۔ [ف : دوز ، دوختن - سینا]۔

دوزار (و مج) امذ۔
ایک قدیم لباس کا نام۔ اس نے کپڑوں کے جو اقسام لکھے ہیں ان کے بعض نام یہ ہیں : بیرام ... دوزار ، سینہ باف ان کی نوعیت کا اندازہ نہیں ہوسکا۔ (۱۹۵۸ء ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۱)۔ [مقامی]۔

دوزَخ (و مج ، فت ز) امث ، امذ۔
۱. آگ کے وہ طبق جو گنہ گاروں کی سزا کے لیے مقرر کئے گئے ہیں مرنے کے بعد گنہگاروں کو عذاب یا سزا دینے کے لیے ان میں رکھا جائے گا۔ اللہ کا دیدار سو مومناں کی نماز ... دوزخ اللہ کوں دیکھنے رہنا ، سو روزہ اس کے دیگ میں آپس کوں بسرنا۔ (۱۴۲۱ء ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۲)۔

اگر میں باغ میں جاؤں تو بلبل در چمن لرزے
مرے دل کی اگن دیکھے تو دوزخ کی اگن لرزے

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۶۷)۔

مگر کھینچ دوزخ کے دریا سے نیر
برستا اتھا جگ پہ چلتاج تھیر

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۱۰۹)۔

اے رشکِ باغِ جنت جب سوں جدا ہوا توں
دوزخ ہے مجکوں تب سوں گلزار کا تماشا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۳)۔

ہم نفس ، باغِ جناں گھر ہے گنہگاروں کا
ڈھونڈ دوزخ میں کہیں جا کے مکاں واعظ

(۱۸۶۶ ، نسیمِ دہلوی ، ۲ : ۳۹)۔ بہتوں کو اب بھی یقین ہے کہ دوزخ اور اعراف اور بہشت کے دروازوں کے کھولنے کا پوپ کو بالکل اختیار ہے۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۶۸)۔

اُستادِ ازل نے عقل دے کر یہ کہا
لوح و قلم و بہشت و دوزخ تیرا

(۱۹۸۵ ، دستِ زرفشاں ، ۶۵)۔ ۲. (مجازاً) آدمی کا پیٹ ، معدہ ، شکم (بھوک کی وجہ سے)۔

جنت میں بھی اکل و شرب ہے تب ہے نجات
دوزخ کا بہشت میں بھی ہوگا دھندا

(۱۸۳۳ ، دود ، د ، ۱ : ۳)۔ اس نے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ سب اس دوزخ کے واسطے ہے۔ (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۹۲)۔ ۳. (تصوف) نفسِ امّارہ ، طبیعتِ انسانی کا وہ میلان جو بُرے کاموں کی طرف ہوتا ہے۔ اشعار لاجنس ، عشق کی جنت اور جنس کے دوزخ دونوں ... سے عاری ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۸۵)۔ [ف]۔

ـــــ بھرنا محاورہ۔
پیٹ بھرنا ، پیٹ پالنا۔ یہ دوزخ تو بہت سی تعریف سے بھی نہیں بھرتا۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۸۳)۔ بچوں کا دوزخ بھرنے کے واسطے چار پانچ آنے درکار ہیں۔ (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۳ : ۳)۔ کہنے لگے یہ بڑا بدذات ہے اگر اس کا دوزخ نہ بھرا تو زیادہ تنگ کرے گا۔ (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۱۰۹)۔

ـــــ پاٹنا محاورہ۔
رک : دوزخ بھرنا۔ کسی روز چنے چبا کے بیٹھ رہی کبھی جوار لیا کے دوزخ پاٹ لی۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۶۷)۔ جاؤں کہ میں کیا کھاؤں اور کیونکر اپنا دوزخ پاٹوں۔ (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۰۹)۔

ـــــ کا اَنگارَہ امذ۔
دوزخ میں جلائے جانے کے قابل ، مراد : گنہگار ، عذابِ آخرت کا مستحق۔ ناجائز کمائی میں سے ... جو نوالا بھی حلق میں جاتا ہے وہ دوزخ کا انگارہ ہوتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۲۶)۔

ـــــ کا چارَہ امذ۔
(مجازاً) بڑا گنہگار ، دوزخ میں جلنے والا ایندھن۔ اللہ نے ... دونوں کو آدمی میں رکھے ہیں ... چاہے وہ اپنے آپ کو اچھے سے اچھا بنالے چاہے اُلٹی سے لٹک ان کر دوزخ کا چارہ بن جائے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۲)۔

ـــــ کا کُندا / کُنْدَہ امذ ؛ امث۔
۱. دوزخ میں جلنے والی لکڑی (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ ۲. (مجازاً) سخت گنہگار ، جہنمی۔ ہم دوزخ کا کندہ ہیں گے تو اپنے واسطے۔ (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۹۶)۔ دوزخ کی کندا دور ہو یہاں سے۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۳)۔

ـــــ کا نَمُونَہ امذ۔
بڑی تکلیف کی جگہ (جامع اللغات)۔

ـــــ کی آنچ امذ۔
آتشِ جہنم ، جہنم کی آگ ، دوزخ کی تپش۔ (ماخوذ : جامع اللغات)۔

ـــــ کے فرشتے امذ ؛ ج۔
(مجازاً) عذاب دینے والے ، تکلیف پہنچانے والے۔ جیل کے برقنداز تو ہر جگہ دوزخ کے فرشتے ہوتے ہیں۔ (۱۹۲۲ ، دلی کی جاں کنی ، ۱۰۷)۔

ـــــ میں جائے فقرہ۔
(بددعا) بھاڑ میں پڑے ، جہنم میں جائے۔

دنیا میں دل لگی کا مزا دل لگی سے ہے
آئے نہ جو کسی پہ وہ دوزخ میں جائے دل

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۷۵)۔

ـــــ میں جھونکنا محاورہ۔
عذاب میں ڈالنا ، پریشانی میں مبتلا کرنا۔

خوگرِ رنج و بلا دوزخ ہی میں جھونکے گئے
عدل ہے نامشفقی میں داد ہے بیداد میں

(۱۸۹۷ ، دیوانِ ڈاکٹر مائل ، ۱۳۸)۔

ـــــ میں ڈالنا محاورہ۔
مصیبت میں گرفتار کرنا ، تکلیف دینا۔

اس جلے دل کی لگی تم نے بُجھا دی ہوتی
پھر تو ہم خوش تھے جو دوزخ میں بھی ڈالا ہوتا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۱۰)۔

ـــــ میں گھر کرنا محاورہ۔
ایسے کام کرنا جس کے عوض میں دوزخ نصیب ہو ، بُرے کاموں سے نہ ڈرنا ، گناہ کرنا (مخزن المحاورات)۔

ـــــ والا امذ۔
رک : دوزخی (پلیٹس)۔

دوزَخِسْتان (و مع ، فت ز ، کس خ ، سک س) امذ۔
تکلیف دہ مقام ، عذاب اور پریشانی کی جگہ۔

سماں ہی دوسرا ہوتا خدا ہی جانے کیا ہوتا
بشر ہے موت میں کر چھوڑتا اس دوزخستان کو

(۱۹۲۲ ، نزع میں ، فردوسِ تخیل ، ۹)۔ [ف]۔

دوزَخی (و مع ، فت ز) صف۔
جہنمی ، پاپی ، سخت گنہگار ، سخت سزا کا مستحق۔

بہشتی کیرے کاندھے پر
دوزخی بیٹھا کیوں جھڑ کر

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۵۲))۔ اگر کوئی دوزخی اچھو و گر کوئی بہشتی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰)۔

ہے دل پرسوز کوں میرے خیال کوئے دوست
دوزخی کوں ہے بہشتِ دلکشا کا اشتیاق

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۹۶)۔

ہوتا اگر علی کا تبرک وہ دوزخی
ہوتا رضائے شاہِ ولایت سے جنتی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۵۵). اگر کوئی دوزخی دوزخ کے عذاب سے نکل کر بھاگنا چاہے گا تو وہ پکڑ کر پھر اسی میں ڈال دیا جائے گا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۹۷۰). کیا پتہ میرے دوست وہ حور بھی یہ کہہ دے کہ میں جنتی تم دوزخی . (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۲۰۲). [دوزخ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــرُو (ـــ و مع) امذ (قدیم).
(مجازاً) سیاہ رو ، گنہ گار.

کبھی یوں اے یاراں مناسب نہیں
نہیں دیکھنا دوزخی رُو کے تئیں

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۳۵). [دوزخی + رُو (رک)].

دوزَہ (و مع ، فت ز) امذ.
ایک خار دار پودا نئے کی جنس کا بیج حاصل کیا جاتا ہے ؛ سِلا ہوا لباس ، صمغ لاکھ جو تلوار اور چاقو کے دستے باندھنے کے کام آتا ہے (ماخوذ : اسٹین گاس ، پلیٹس). [ف].

• • • دوزی (و مع) امذ.
سینا ، پاٹنا ، ہموار کرنا (بطور لاحقہ مستعمل ہے).

اٹھاؤں جگر پر جو لالہ کا داغ
تو سرسبز ہو داغ دوزی سے باغ

(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۱۱۵). [ف : دوزی ، دوختن - سینا].

دوس (۱) (و مج) امذ.
دوش ، الزام ، عیب ، قصور ، بُرائی.

کہ ہے لوڑنا دوس بخشنا وہیں
پھر نہ پڑے دیکھو بچھنا وہیں

(۱۴۳۵ ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۹).

بتاں جو ہجر کی باتیں ہمیں سناتے ہیں
کچھ ان کا دوس نہیں یہ خدا کی باتیں ہیں

(۱۷۳۷ ، اشتیاق (مخزنِ نکات ، ۹۱)). قاز نے کہا کہ یہ خطا تیری عقل کی ہے نہ دوس کوے کا بلکہ قصور اپنے طالعوں کا ہے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۶۲). مہاراج میں آپ کی داسی ہوں ، اگر مجھ سے کوئی دوس ہو گیا ہے تو معاف کر دیجئے . (۱۹۳۳ ، قوم پرست ، ۱۶۸). [س : دوش दूष].

ـــــدینا محاورہ.
عیب لگانا ، قصور وار ٹھہرانا.

دیوے نہ اُن کوں دست سوں دوس
پور جیب سوں جنو بیچ رکھ دوس

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۸).

الفت کا اثر ہوا تو صحبت نہ رہی
قسمت ہی بری ہو تو کسے دیجے دوس

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۳۳). اس کا دوس ان کو نہیں دینا جو یورپ جا کر یہ ڈگریاں لائے ہیں. (۱۹۳۳ ، خطباتِ عبدالحق ، ۲۲).

ـــــدینا دُوسْرے کو کام کَرْنا خود محاورہ.
خود قصور کرنا الزام دوسرے کو لگانا (جامع اللغات).

ـــــکیا دیجیے چور کو صاحَب ، بَنْد جَب آپ گھر کا دَر نَہ کیا کہاوت.
جب خود حفاظت نہیں کی تو چور کا کیا قصور.

دوس کیا دیجے دوست کو قائم
بند گھر کا میں آپ در نہ کیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹).

ـــــہونا محاورہ.
قصور ہونا. اس کا کسی پر کیا دوس ہے میری تقدیر میں یہی لکھا تھا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۲۳).

دوس (۲) (و مج) امذ (قدیم).
رک : دوست.

کہ اے جبرئیل میرے دوس کن جا
شتابی سوں مرے معشوق کوں لیا

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، امین ، ۱۱).

دیا ہے یہی دعا وہ شاہِ فاخر
نوازش سے طفیلِ دوس خاطر

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۵۰). [رک : دوست جس کی یہ تخفیف ہے].

دوس (۳) (و مج) امذ.
رک : دوش بمعنی کندھا.

کہ ہے دوس ہے جیوا اِتال لے
نہ پرونس کا دوس سُجھہ دوس دے

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۵).

دوس (۴) (و مج) صف (قدیم).
درست.

غلط نہ پکڑیں اپوں جاں
دوس کہوں دے توں من آں

(۱۵۷۸ ، خوب ترنگ (ادب و لسانیات ، ۲۵)). [رک : درست جس کا یہ مخفف ہے].

دوسا (و مج) امذ.
دردِ سر . سبق پڑھ کر دوسا کا بہانہ کر کے چلا آیا. (۱۸۷۱ ، گلشنِ غیرت ، ۱۳). [مقامی].

دوس بھاؤ (و مج) امذ.
(فلکیات) دوس بھاؤ اس برج سے مراد ہے جو منقلب ہے (سیرالافلاک ، ۱۳۰). [مقامی].

دوسْت (و مج ، سک س) امذ.
۱. وہ شخص جس کی خیر خواہی اور محبت قابلِ اعتبار ہو یا جس

سے سچی خیر خواہی و محبت کی جائے ، جس کے ساتھ میل جول رسم و راہ ، ملاقات ہو (دشمن کا نقیض).

اپس میں اپس دوست سب مل ہونے
محبت سوں اخلاص یک دل ہونے

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۴۷).

کھلے ہیں بخت دروازے نبی کے داس ہن تھے منج
محبان دوستاں سایے طبل نصرت بجاوو تم

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲).

میرا دوست وہ جو علی کا ہے دوست
علی کا جو دشمن خدا کا نہ دوست

(۱۷۶۹ء ، آخر گشت ، ۲).

نہ چھوڑی دشمنوں نے گھر میں شے دوست
نہ چھوڑا پیچھے جیتا کوئی اے دوست

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۲۷۵). ایک دوست سے اس واقعے کا ذکر آیا. (۱۹۲۲ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۳۸). ہنسے جاؤ ، ہنسے جاؤ ہمارے دوست نے سر جھکا کر کہا. (۱۹۸۱ء ، سفر درسفر ، ۱۳۱). **۲. ہمدم ، ہمنشین ، ہم جلیس ، رفیق ، انیس.**

محب خاندان کا توں اخلاص توں
کہ سادات کا دوست ہے خاص توں

(۱۵۶۴ء ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ۱۹۵۷ء ، ۱۰۳)).

پکاروں کیوں نہ میں ہے دوست ہے دوست
کہ ہر شب قتل کی ہے رات تم بن

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۷).

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے؟
ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۰۰).

زیست کب تک ساتھ دیگی دل کہاں تک جائے گا
آرزوئے دوست اب دامن نہ پھیلائے بہت

(۱۹۷۹ء ، دریا آخر دریا ہے ، ۷۸). **۳. محبوب ، مطلوب ، ساجن ، جس کے ساتھ دلی لگاؤ ہو ؛ (کسی شے یا علم) کا شیدائی.**

اپنے جو دوست اپنے بیگانے
غمِ شبیر جو یقیں جانے

(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۱). وہ لوگ تمام علوم میں تعلیم پائے تھے ، فلسفے کے بڑے دوست تھے. (۱۸۹۸ء ، سرسیّد ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۵۵). **۴. (تصوف) شیفتہ ؛ محبت الٰہی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف). **۵. لاحقہ ؛ لفظ کا دوسرا جزو ، اسم فاعل ترکیبی کے طور پر.** جہانگیر کو عشق دوست تھا مگر علم کی طرف سے غافل نہیں رہا. (۱۹۰۱ء ، مقاماتِ ناصری ، ۹۴). اسی طرح بعض خاص اسم دوسرے اسما کے ساتھ آنے سے یہ معنی پیدا کرتے ہیں مثلاً ... غریب دوست ، وطن دوست ، خانہ دوست. (۱۹۱۴ء ، اردو قواعد ، ۱۸۷).

میں بہر رنگ وفا کوش رضا دوست رہا
میں بہرحال محبت کا اشارا سمجھا

(۱۹۶۱ء ، ہادی ، صدائے دل ، ۱۲). [ف].

---اَن ہوت کا کہاوت.

دوست وہ جو ناداری میں ساتھ دے. شاہزادے نے اس کاغذ کو پڑھا اس میں لکھا تھا باپ لالچی ماں دیاس ، بہن ہوت کی دوست ان ہوت کا. (۱۹۳۷ء ، قصص الامثال ، ۱۹۰).

---آں باشد کہ گیرَد دستِ دوست در پریشاں حالی و درماندگی کہاوت.

فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ؛ عزیز اور دوست وہی ہے جو کسی مشکل میں دست گیری اور امداد کرے (ماخوذ : نوراللغات).

---باز امذ.

یار باش ، جلد تعلق قائم کر لینے والا.

توں دشمن نہیں جانتا دوست باز
کیا کہنا سخن تیرے انگے دراز

(۱۶۴۹ء ، خاورنامہ ، ۲۹۷). [دوست + ف : باز ، باختن - کھیلانا].

---باشد کہ از مَعائب دوست ہم جو آئینہ رُوبَرُو گوید کہاوت.

فارسی مثل اردو میں مستعمل ؛ دوست وہ ہوتا ہے جو دوست کے عیب روبرو کہہ دے (جامع اللغات).

---بَنانا محاورہ.

کسی سے دوستی کرنا ، طرف دار بنانا ، یار بنانا. اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا تھا. (۱۸۹۷ء ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۳۸).

---بَنْنا محاورہ.

دوست ہو جانا ، دوستی ظاہر کرنا ، اپنے طرز عمل سے خود کو کسی کا دوست ثابت کرنا. ہم دونوں ایک دوسرے کے .. دوست بن گئے تھے. (۱۹۷۷ء ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۸۶).

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف مذ.

دوستوں رفیقوں کے کام آنے والا ، دوستوں کا ہمدرد ، بہی خواہ.

کہ اس بہار کا دوست پرور کہیں
یقین جان اس دور میں تو نہیں

(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۹۰). [دوست + ف : پرور ، پروردن - پالنا].

---پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.

دوست نوازی ، دوستوں کے کام آنا. ریٹائر ہو چکے ہیں مگر دوست پروری میں فرق نہیں آیا. (۱۹۶۶ء ، سرگزشت ، ۱۵۱). [دوست + پرور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جانی امذ.

پکا دوست ، بہت عزیز.

اے دوستانِ جانی دل سیں کرو توجہ
تاجان پاس اپنے پہنچے بدن ہمارا

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۸).

ایک سے پوچھا کسی نے برملا
دوست جانی کسے ہیں تیرے سچ بتا

(۱۸۰۳ء ، مثنوی ایجاد رنگین ، ۸۵). میں ازراہ انصاف کہتا ہوں کہ میں نے ان کو فیاض و عقیل اور دوست جانی و وفادار پایا ہے. (۱۸۸۱ء ، کشاف اسرار المشائخ (ترجمہ) (دیباچہ) ، ۲). [دوست + جان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دار صف (امر) دوستدار.
دوست ، خیر خواہ ، ہمراز.

محمدؐ کے ہیں پیارے چار یاراں
رسول اللہ کے ہیں دو دوستداراں

(۱۵۹۱ء ، گل و صنوبر (ق) ، ۴). نیک دشمنی کوں دوستدار کرتی. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۰).

دشمن ہوئے ہیں لوگ سجن آبرو کے سب
یہ بات آتی ہے تیرے دوستدار کی

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۷۰).

دوستدار دشمن ہے اعتماد دل معلوم
آہ بے اثر دیکھی نالہ نارسا پایا

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۳۳).

جانتے ہیں تجھ کو سب کرتے ہیں پیار
کچھ بتا اس کا پتا اے دوست دار

(۱۹۱۱ء ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۹).

لیکن یہ ان کے یار نہ وہ ان کے دوستدار
خاطر یہ واں ہے میل تو دل میں یہاں غبار

(۱۹۸۳ء ، قہرعشق ، ۹۷). [دوست + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.
دوستی نبھانا ، دوستی کا پاس ، دوستی. مخلصی ہور خدمت گاری کا وقت ہے ، دل داشتی ہور دوست داری کا وقت ہے. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۳۰).

کیوں لگاتی لگن مہنے دل کوں
گر نہ اس دل میں دوستداری تھی

(۱۷۱۸ء ، بحری ، ک ، ۱۹۲).

کیوں مری غمخوارگی کا تجھ کو آیا تھا خیال ؟
دشمنی اپنی تھی ، میری دوستداری ہائے ہائے

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۰۴).

حیف مجھ کمبخت کی الفت نہ راس آئی تجھے
خاک میں مل جائے میری دوستداری ہائے ہائے

(۱۹۲۸ء ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۱۳۳). دوست داری اور انسان دوستی کو میرا مسلک بنایا. (۱۹۸۳ء ، تنقید و تفہیم ، ۷). [دوست + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---داری اور دبے میں انگلی کہاوت.
دوستی کے اظہار کے ساتھ دشمنی کی باتیں ، دوستی کے وعدے کے ساتھ کھلی دشمنی. کانگریس والوں نے کہا : دوست داری اور دبے میں انگلی ، چوستے بھی جاتے ہیں اور کاٹ کا

قیمہ تختہ بھی بنا رہے ہیں. (۱۹۳۱ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۴ : ۳).

---دلی کس صف (--- کس د) صف.
بہت عزیز ، بہت پیارا ، دلی دوست. حضرت روح اللہ نے فرمایا کہ اے دوست دلی ... جانن سے وہی نیکی ہے جو اوس میں بھرا ہے. (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۷۰). [دوست + دل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---رکھنا محاورہ.
عزیز رکھنا ، دل سے چاہنا ، بہت پسند کرنا. بار خدایا میں حسین کوں دوست رکھتا ، توں بھی اوسے دوست رکھ. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۶۱). تو زندگی کو دوست رکھتا ہے اور مصاحبت عورتوں کی تجکو پسند ہے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۶). اللہ تم کو منع نہیں کرتا ... اللہ منصفانہ معاملہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے. (۱۸۸۳ء ، تحقیق الجہاد (ترجمہ) ، ۵۰).

---سُرخ رُو دُشْمَن کا مُنْھ کالا فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) دوست شاد آباد رہے اور دشمن پریشان. الہیٰ تاقیامت دن دونی رات چوگنی مدارج کی ترقی اور بول بالا رہے دوست سرخرو دشمن کا منہ کالا رہے. (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۱۱۸).

---شاد ہوں دُشْمَن پائمال کریں فقرہ.
دعا ہے جو بڑے آدمیوں کو دی جاتی ہے (جامع اللغات).

---قدیم شَراب کُہْنَہ کہاوت.
پرانا دوست اور پرانی شراب عمدہ ہوتی ہے (جامع اللغات).

---کا حِساب دِل میں فقرہ.
فارسی مثل حساب دوستاں دردل کا ترجمہ ، دوستوں کے سلوک کا ذکر زبان پر نہیں آتا ، دوست ایک دوسرے پر کبھی احسان نہیں جتاتے (جامع اللغات).

---کا دُشْمَن دُشْمَن ، دُشْمَن کا دُشْمَن ، دوست کہاوت.
جو شخص دوست کا دشمن ہو اسے اپنا بھی دشمن سمجھنا چاہیے اور دشمن کے دشمن کو اپنا دوست سمجھنا چاہیے (ماخوذ : جامع اللغات).

---کا ڈکا پانو دُشْمَن کا لگا داؤ کہاوت.
دشمن سے ضرور بدلہ لینا چاہیے ، ذراسی چوک ہو جائے تو دشمن کو قابو مل جاتا ہے جو شخص طاقت ور دوست رکھتا ہو اگر اس کی حمایت میں کمی ہو جائے تو دشمنوں کی جرأت بڑھ جاتی ہے اور وہ قابو پا جاتے ہیں (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---کامی امث.
دوستی ، تعلق.

الغرض چندے یہ دلداری رہی
دوست کامی دشمن آزاری رہی

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۳۶۷). [دوست + کام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کُش (---ضم ک) صف.
دوستی کے بدلے دشمنی کرنا ، بے رُخی ، بے مروتی.
خوبیاں ہیں جتنی دنیا کی وہ سب ہیں تجھ میں یار
ہاں مگر اک دوست کُش ہے تو یہی ارمان ہے
(۱۸۰۵ ، دیوان جہاں ، ۱۱۲) . [دوست + ف : کش ، کُشتن - مار ڈالنا].

---گیری (---ی مع) امث.
دوست بنانا ، تعلق قائم کرنا.
دوستاں کون دوستوں اپنے حضوری خوب ہے
دشمنا سیں دوست گیری انکوں دوری خوب ہے
(۱۶۷۹ ، درالاسرار ، ۲۵). [دوست + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ملے کھاتے ، دُشمَن ملے روتے کہاوت.
(کلمۂ دعائیہ) دوست خوش رہیں دشمن رنجیدہ رہیں (علمی اردو لغت).

---نُما (---ضم ن) صف.
ظاہری ہمدرد.
رکھ متّہم اس نفس کو ہو گرچہ متابع
شاید کہ ہے یہہ دوست نما دشمن عیّار
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۵). [دوست + ف : نما ، نمودن - معلوم ہونا ، نظر آنا].

---نَواز (---فت ن) صف.
دوستوں سے نیکی کرنے والا ، دوستوں پر مہربانی کرنے والا .
میں نے کبھی یہ بات سوچی تک نہیں تھی کہ تو بھی دوست نواز ہے.
(۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۲۷۹). [دوست + ف : نواز ، نواختن - نوازنا].

--- وہ (ہوتے ہیں) جو وَقت پَہ کام آئے / آئیں کہاوت.
رک : دوست آن باشد الخ (جامع اللغات).

دوستا (و مع ، سکن س) امذ.
رفیق جانی ، ہم جلیس ، ہم سخن.
بسکہ اس کا میں دوست جانی ہوں
دوستا ، ہو جو عبد قنبر کا
(۱۹۷۰ ، مرزا دوست محمد (سندھ میں اردو شاعری ، ۲۳۴)).
[دوست + ا ، حرفِ زائد].

دوستاں (و مع ، سکن س) امذ ، ج (قدیم).
دوست کی جمع بقاعدۂ فارسی.
تجے چہل ابدال ہیں دوستاں
تجے یار پیراں ہندوستاں
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۲).
سہیلا دوستاں کا وو کہ غم کا سب اثر بہا گیا
خبر لیایا خوشیاں کا ہو زماں ہم عید و ہم نوروز
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۹).

دل خدا جانے کدھر گم ہو گیا اے دوستاں
ڈھونڈھتے پھرتے ہیں کب سے اور نہیں پاتے ہیں ہم
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۵۹). [دوست + اں ، لاحقۂ جمع].

---دَرزَنداں بکارآیند کہ بَر سُفرَہ ہمہ دوست نمایَند کہاوت .
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) دوست وہی ہیں جو مصیبت میں کام آویں عیش میں تو سب دوست بن جاتے ہیں (محاورات ہند).

---مُوافِق کس صف (---ضم م ، کس ف) امذ.
ہم خیال لوگ ، ساتھی ، ہم مذاق. احباب صادق اور دوستاں موافق اور بزلہ سنج مرنجان مرنج یاران بادہ خوار ... باغ پر بہار کو ساماں طرب مہیا تھا. (۱۸۹۳ ، بشو ، ۲۸). [دوستاں + موافق (رک)].

دوستانَہ (و مع ، سکن س ، فت ن) م ف.
۱. محبت آمیز ، دوستوں کا سا.
آشنا ذکر سے رہتی ہے فقط اپنی زباں
دوستانہ بھی کسی دوست سے شکوا کیسا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۸). ابتدا میر اس ملک کے باشندوں کا سلوک اس کے ساتھ بہت دوستانہ رہا. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۲). **۲. ہمدردانہ ، بطرز ہمدردی ، دوستی.**
دوستانہ تمہیں کہتے ہیں خبردار رہو
اے جوانو فلک پیر ، ہے دشمن کیسا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۸). ایک ہی چیز کسی شخص کو دوستانہ ... دی جائے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۹۳). آپاجی اور وکیل صاحب سے بہت دوستانہ تھا. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۴).
محبت میں تمنائے وفا کیا
غرض کے دوستانے میں مزا کیا
(۱۹۵۴ ، صفی اورنگ آبادی ، فردوس صفی ، ۳۰). [دوست + انہ ، لاحقۂ تمیز].

---گانٹھنا محاورہ.
دوستی بڑھانا ، تعلقات پیدا کرنا. منافقین میں کچھ لوگ اور بھی تھے جنھوں نے ... کہنا شروع کیا تھا کہ ہم تو اب فلاں یہودی یا فلاں نصرانی سے دوستانہ گانٹھیں گے. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم (ترجمہ مولانا محمود الحسن ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی) ، ۲۰۵).

دوستَن (و مع ، سکن س ، فت ت) امث (قدیم).
دوست ، سہیلی.
رہی دوستن ہوں وو اس دوست سوں
کہ جیوں مغز مل کر اچھے پوست سوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۸). [دوست + ن ، لاحقۂ تانیث].

دوستی (و مع ، سکن س) امث.
یارانہ ، میل جول ، بے تکلفی کی ملاقات ، تعلق خاطر ، راہ و رسم ، صاحب سلامت ، یگانگت ، محبت.

ۂ ی ۂ یاری ہور دوستی میری
یہ سب یاری دوستی تیری

(۱۵۶۵ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہر اسرارالله ، ۱۵۰). ہاں زور سوں کام ، بات نہیں آتا دشمن وہاں دوستی لاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۶).

جہاں دوست کی دوستی ہوئے عزیز
یہ سب مال و دولت تو پھر کیا ہے چیز

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۷۳).

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰).

دوستی کی سنّت مخلص ملاقاتوں کا زہر
آفتابوں کو نگل جاتا ہے ان راتوں کا زہر

(۱۹۳۳ ، نبضِ دوراں ، ۲۰۳).

فراق ہوش میں ہے اب تو ایک مدّت سے
اُتر سکا نہ مگر تیری دوستی کا خمار

(۱۹۸۲ ، فراق (نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۱)).
[دوست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَلقط ہونا محاورہ.
تعلقات ختم ہونا. قسم کھاؤ گے تب تو اپنی سچائی کا یقین دلاؤ گے ورنہ دوستی القط ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۶۸).

--- کا دم بھرنا محاورہ.
کھرا دوست ظاہر کرنا ، پکی دوستی کا اظہار کرنا ، خیر خواہی کا دعویٰ کرنا.

میں ہوں کس لائق جو تیری دوستی کا دم بھروں
ہاں مگر ادنیٰ ترے کوچے کے میں کتوں میں ہوں

(۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۵۸).

وہ جو دم دوستی کا بھرتے ہیں
تم سے درپردہ رشک کرتے ہیں

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۳). ان کے دوست انسان وہاں بھی ان کی دوستی کا دم بھرتے جاتے گے ... اندازہ ہو گا کہ جاہل عربوں پر ... کس قدر استیلا تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۶۲).

--- کا رِشتہ باندھنا محاورہ.
تعلقات استوار کرنا. زندگی کے سمندر میں تو لوگ رات سے دوستی کا رشتہ باندھا کرتے تھے. (۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۱۳۷).

--- کَٹ ہونا محاورہ.
تعلقات ختم ہو جانا ، نااتفاق ہو جانا.

کٹ زناخی سے ہوئی دوستی اچھا تو ہوا
کٹ گئی یعنی مرے پاؤں کی بیڑی آنا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۷).

--- کَرنا ف م ، محاورہ.
لو لگانا ، یارانہ کرنا ، میل جول رکھنا.

خدا واسطہ دوستی جو کریں
علاقہ نہ دنیاں کا دل بیچ دھریں

(۱۷۹۹ ، آخر گشت ، ۹۳).

یار اغیار بنے جاتے ہیں اس محفل میں
دوستی کرتے ہیں میخانہ میں اعدائے قدح

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۳۲). اللہ تو تم کو صرف ان لوگوں سے دوستی پیدا کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین کے بارہ میں لڑے. (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد (ترجمہ) ، ۵).

--- گانٹھنا محاورہ.
کسی غرض سے میل جول بڑھانا ، غرضمندانہ تعلق پیدا کرنا. بلاذر روم سے واپس آیا تو ثابت سے دوستی گانٹھ لی. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۱۷۶). وہ غیر ملکی صحافیوں سے دوستیاں گانٹھنے اور انہیں غلط معلومات مہیا کر کے ان کے ذہن مسموم کرتے رہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، تعلقات عامہ ، ۲۲۶).

--- گَرم کَرنا محاورہ.
بہت ربط بڑھانا ، یارانہ پیدا کرنا.

دوستی اس نے جو مجھ سے گرم کی
دشمنوں کو اظفری کچھ جھل پڑی

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۰).

--- گِنانا محاورہ (قدیم).
دوستی جتانا ، تعلقات یاد دلانا ، تعلقات کا واسطہ دینا. دونوں اپنے میں اپنے سکوت جگاتے ہور دوستی گناتے. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیل (دکھنی اردو کی لغت)).

--- لانا / لَگانا محاورہ.
قابلِ اعتراض تعلق قائم ہونا یا قائم کرنا.

اوّل تھے اپنے ادھراں کوں دسن سوں دوستی لائے
نشانیاں نیبھ کی لالی سو پاناں کی چھپاتیاں کی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۳۳). کسی مغلانی نے اپنے مزارع کے بیٹے سے دوستی لگا رکھی ہے. کون سی آوارہ گھر سے اودھل گئی تھی. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۹۲).

--- میں آنا محاورہ (قدیم).
صلح کرنا. لڑائی کرنے کی جگہ پر دوستی میں آنا. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیل (دکھنی اردو کی لغت)).

--- نِبھانا محاورہ.
کسی نہ کسی طور پر تعلقات برقرار رکھنا ، تعلقات کا پاس رکھنا.

سیدھی یہ بات ہے کہ نبھے گی نہ دوستی
تو لے اگر نگہ کی اے رشکِ ماہ کج

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۳۶).

--- ہونا محاورہ.
تعلق ، گٹھ جوڑ ، میل ملاپ.

ٹھیکہ دار باغ سے ہے دوستی صیاد کی
یاالٰہی خیریت ہو بلبل ناشاد کی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۶۸).

---روٹی (و مع ، سک س ، و مج) امث.
دوستی روٹی یعنی دو بڑی روٹی، دو پیڑوں کے درمیان میں گھی لگا کر پکائی ہوئی روٹی جو بعد میں ایک کی دو دو کر لی جاتی ہیں ، جڑواں روٹی (فرہنگ آصفیہ ؛ تاج اللغات). [دوستی + روٹی (رک)].

دُوسَر (و مع ، فت س) امذ.
دوسرا ، پہلے کے بعد کا ، ثانی ، دیگر ، دوم.
ایک دُوسر کو بھائی کہیں
آدم زاد کو آدمی کہیں
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۳۰۲). [دُوسرا (رک) کا مخفف].

دوسَر (و مج ، فت س) امذ.
تیزی سے حملہ آور ہونے کا عمل. پانچواں گروہ دوسر تمام گزشتہ قوموں سے سخت اور بہادر تھا ... اور چونکہ ان کی شمشیر زنی و نیزہ بازی مشہور تھی لہذا دوسر کہلاتے تھے. (۱۸۹۸ ، ایام عرب ، ۱ : ۱۳۶). [ع].

دُوسْرا (و مع ، سک س) صف.
۱. پہلے کے بعد کا ، ثانی ، دیگر ، دوم. جاگنے کا انتہا ہور نیند کا ابتدا ہر دو کے میاں آں حال اصل نور یعنی دوسرا جنس نہیں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۱). محمدؐ کوں جس رات ہوئی معراج ، وہاں دوسرا نہ تھا کوئی علی باج. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶). ایک خاص کاربونک دوسرا آکسیجن. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۹).
دوسرا کوئی نہیں خالق عَلّام مرا
ہے وہی ایک جو کرتا ہے ہر اک کام مرا
(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۲۶). ایک بار منصور مدینہ آیا وہ بنو عباس کا دوسرا حکمران تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۷). **۲. اپنے علاوہ کوئی اور، غیر ، اجنبی ، ناجنس.**
تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۵). **۳. مقابل ، برابر کا ، ہمسر.**
عجب کچھ وہ عصائے نازنیں تھا
کہ اس کا دوسرا ہرگز نہیں تھا
(۱۷۹۸ ، عشق نامہ ، فگار ، ۵۱). کہا کہ اس کا ثانی اگر عنایت ہو تو عین الطاف ہے ماہ پار سلیمانی نے کہا کہ اس کا دوسرا تو نہ ملے گا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۶۲). **۴. (أ) کوئی اور ، اور.**
کفر چھوڑ دے توں ہور ایمان لیا
جو پاک خلاصی توں در دوسرا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۰۷). دوسرا کہتا تو خون خرابا کر ڈالتی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۹).
بجا تھا سحر اپنے جب تو ہے وفا کہنا
کسی کے ساتھ اگر دوسرا وفا کرتا
(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خان) ، بیاض سحر ، ۶۹). **(أأ) غمگسار ، ہمدرد.**
یہ اور سوا ہے مجکو وسواس
تنہائی ہے دوسرا نہیں پاس
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۹۹). **(أأأ) کچھ اور ، مختلف.**
ہاں کو اتنا کھینچئے کیوں ہو خدا کے واسطے
پھر تو اس وعدہ کا مطلب دوسرا ہو جائے گا
(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۲۰). ایک ہی راستہ نظر آیا اور وہ یہ تھا کہ ... کوئی دوسرا فلیٹ لے لوں. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۱۱۰).
[دو + س : سَرّ + ا ، لاحقۂ صفت].

---اُتار (---ضم ا) امذ.
(ریاضی) **جذر ، وہ عدد جس کا جذر مربع ہے** (پلیٹس). [دُوسرا + اُتار (رک)].

---پانْو (پاؤں) امذ.
جوتی کا جوڑ. میری گرگابی کا دوسرا پاؤں نہیں ملتا. (۱۹۳۳ ، شکست ، ۲۲). [دوسرا + پانْو/پاؤں (رک)].

---پَنا (---فت پ) امذ.
(تصوف) **دوئی ، دوسرا پہلو ، دوسرا رُخ.** صفات کا دوسرا پنا ذات کے سات بھی حقیقی ہے یعنی ثابت ہے ، متغیر ہونے والا نہیں. (۱۷۹۹ ، نوراللہ شاہ ، تجلیات ستۂ نوریہ ، ۳ : ۱۸). [دوسرا + پنا ، لاحقۂ نسبت].

---جَنَم پانا محاورہ.
نئی زندگی ملنا ، مرتے مرتے بچنا ، صحت یاب ہونا. نہ کسی کی قسمت جاگی نہ لالٹین نے دوسرا جنم پایا. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۹۲).

---چڑھاوْ (---فت چ) امذ.
(ریاضی) **مربع ، قوت مثلاً دو کی دوسری طاقت چار ہے** (پلیٹس). [دوسرا + چڑھاؤ (رک)].

---دَرَجَہ (---فت د ، سک ر ، فت ج) امذ.
درجۂ دوم ؛ (مجازاً) کمتر حیثیت. دوسرے درجہ کے ٹکٹ ناخواندہ مہمانوں کے واسطے لئے اور خدا حافظ کہا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۳۱). دوسرے درجے کے لیڈروں نے یہ اسٹنٹ سیاسی میدان میں پھینکا تھا. (۱۹۷۱ ، اردو، کراچی ، ۳ ، ۴ : ۲). [دوسرا + درجہ (رک)].

---راسْتَہ نَہ ہونا محاورہ.
متبادل تدبیر کی عدم موجودگی ، کسی ایک بات کو اختیار کرنے پر مجبور ہونا. شیر کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا اس نے خرگوش کو گھر جانے کی اجازت دے دی. (۱۹۷۸ ، گلبان ، ۳۶).

---سَلام (---فت س) امذ.
(تیغ زنی) دوسرا سلام کی ترکیب یہ ہے کہ جو ہاتھ کھینچ کے

ننانے کی طرف لاتے ہیں بجائے اس کے کمر پر لیجا کے رکھیں (فن تیغ زنی ، ۱۸۰). [دوسرا + سلام (رک)].

---- کوئی (---و مج) صف.
دوسرا ، کوئی اور ، کوئی بھی اور (پلیٹس). [دوسرا + کوئی (رک)].

---- گھر ڈھونڈنا محاورہ.
کہیں اور ٹھکانا کرنا ، چلا جانا ؛ کسی اور کی ملازمت کرنا. جب بہزاد خرابی قید سے چھوٹے متلاشئ روزگار ہو کر دوسرا گھر ڈھونڈھا. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۰۲).

دُوسْراتھ (ضم د ، مج و ، سک س) امث.
رک : **دوسراہٹ**. قمر آرا برج نہیں جانتی تھی اس کی دوسراتھ کے لئے رخشندہ صحنچی میں بیٹھی تھی. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۰۰). میں نے اس طرح کے بہت سے دن ہوٹل کی دوسراتھ میں گزارے. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۷۸). [مقامی].

دُوسْراہَت / دُوسْراہَٹ (و مج ، سک س ، فت ہ) امث.
۱. **غیریت ، بیگانگی ، اجنبی سمجھنے کا عمل ، دوسرا پن ، اختلاف.** جابجا مسلمانوں اور ہندوؤں کی سبیلیں ، پیاؤ جن سے عام مخلوق سیراب ہوتی تھی اور کوئی کسی سے دوسراہٹ جاننا بھی نہ تھا (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۷۵) ۲. (**مجازاً**) **فرق ، کمی بیشی.** کہیں کہیں اندازِ بیان اور روا روی میں کوئی دوسراہٹ ہو جائے تو یہ زیادہ قابلِ اعتبار بات نہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۲۰) ۳. **ایک سے دوسرا ہونے کی کیفیت ، تنہائی کا ساتھی.** ارے حبیب اپنی دوسراہٹ کو بلائیے اور تم انکار کرو. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۱ : ۱۸۲). مگر اتنے بڑے گھر میں اکیلے مجھے ڈر لگتا ہے ابا کے یہاں دوسراہٹ تو ہے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۹). [دوسرا + ہت / ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

دُوسْروں (و مج ، سک س) امذ ؛ ج.
دوسرا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ؛ تراکیب ذیل میں مستعمل. اکثر لوگ دوسروں پر کڑی نکتہ چینی کر کے خوش ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، پکچر گیلری ، ۱۲۳).

---- پَر ڈھال ڈھال کے کَہْنا محاورہ.
اشاروں کنایوں میں کہنا (جامع اللغات).

---- کا عَیب بَڑی جَلْدی دیکھ سَکْتے ہیں کہاوت.
دوسروں کا نقص بہت جلدی پکڑا جاتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---- کے پِیچھے بھاگے پِھرْنا محاورہ.
خود پر بھروسا کرنے کے بجائے دوسروں کی خوشامد میں لگے رہنا. جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے روبرو پیش ہونے والوں ... کی تعداد غالباً کم کر دی جائیگی اور میں خواہ مخواہ دوسروں کے پیچھے بھاگے پھرنے کا عادی نہیں. (۱۹۳۳ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۸۹).

---- کے پُھٹّے میں پانو اَڑانا محاورہ.
کسی کے معاملے میں دخل دینا ، اوروں کے معاملے میں ناحق دخل اندازی کر کے اپنے لیے مشکل پیدا کرنا. دوسروں کے پھٹے میں پاؤں اڑانے کا کتنا شوق ہے ان عورتوں کو. (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۳۷).

دُوسْری (و مج ، سک س) صف.
۱. **رک : دوسرا ، جس کی یہ تانیث ہے ، ایک کے بعد کی.**

تاریخ دوسری تھی کہ داخل ہوئے امام
اور تیسری کی صبح کو آئی سپاہِ شام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۹). وہ بھوکا دوسری روٹی کہا کر بھی وہاں سے نہ ہٹا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۳). ۲. **اور ، دیگر.**

خورشید و ماہ ہو نہیں سکتے ترا جواب
یہ بات دوسری ہے کہ ہیں آسمان پر

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۴۸). [دوسرا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---- اور (---و مج) امث.
دوسری طرف ، اسکے علاوہ. دوسری اور ایک خدا کی بنائی محبت کی پاک دیوی رحم کی مجسّم تصویر میری ماں ثابت ہوئی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۵۳). [دوسری + اور = طرف].

---- بات امث.
مختلف صورتِ حال ، مختلف معاملہ ، قضیۂ دیگر ، الگ سلسلہ. یہ دوسری بات ہے اس حالت میں البتہ وہ دشمن کہا جا سکتا ہے. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۲ : ۱۸۳). ناٹک لکھ لینا دوسری بات ہے اور معاملہ کرنا دوسری بات. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، وفا کی دیوی ، ۳۱). [دوسری + بات (رک)].

---- بات دُوسْرے کَہْتے ہیں کہاوت.
ہم تو سچ بولتے ہیں غلط بات اور لوگ کہتے ہیں ، نقص غیر لوگ نکالتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---- بار م ف.
اگلی مرتبہ ، ایک بار اور (پلیٹس). [دوسری + بار (رک)].

---- پِیڑھی (---ی مع) امث.
نسل کے حساب سے بعد کی پشت. زمانی اعتبار سے مولوی صاحب کا شمار سرسید کی دوسری پیڑھی میں ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، ہوش قلم ، ۱۵۳). [دوسری + پیڑھی (رک)].

---- چوٹ (---و مج) امث.
ایک صدمے پر دوسرا صدمہ ، پے بہ پے صدمہ ؛ دوسرا وار.

خنجرِ ناز سے بچنے بھی نہ پایا تھا ابھی
دوسری چوٹ وہیں تیغِ ادا سے آئی

(۱۹۰۹ ، دُرِ شہوارِ بیخود ، ۹۶). [دوسری + چوٹ (رک)].

---- سپْتک (---فت س ، سک پ ، فت ت) امث.
(موسیقی) **بائیس سروں کے اعتبار سے مدھم گرام جو کنٹھ**

یعنی گلے سے نکلتا ہے. جدول تحقیقات تینوں گراموں کی ، مدھم (یعنی) دوسری سپتک ، جائے اخراج کنٹھ یعنی گلو. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۳). [دوسری + سپتک (رک)].

---شادی امث.
رک : **دوسرا بیاہ.** اماں کے کہنے پر میں نے دوسری شادی کر لی. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۰۶). [دوسری + شادی (رک)].

---صُورَت (---و مع ، فت ر) امث.
مسئلہ کا حل، چارۂ کار انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالوجی، ۵۰). [دوسری + صُورت (رک)].

---صُورَت ہونا محاورہ.
شکل بگڑ جانا ، چہرہ بدل جانا ، تبدیلی ہونا.

مجھے تو خوف ہے اب بدمزاجیوں سے تری
کہ سہم کر مری صورت نہ دوسری ہو جائے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۴).

---طَرَف (---فت ط ، ر) م ف ؛ امث.
ایک خاص رخ ، پہلو یا انداز سے ؛ مقابل، سامنے. اسی سے اوسکا چارہ ہوتا ہے بلکہ پھر کر دوسری طرف رخ پکڑتا ہے سو چہ یکانگی ہوتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۳۲). دوسری طرف ایک دنیا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۲۰). وہ ہر نوالہ پر ایک طرف سلیم کو دعائیں دے رہا تھا اور دوسری طرف خدا کا شکر کر رہا تھا. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۲۲). [دوسری + طرف (رک)].

---ماں امث.
سوتیلی ماں (پلیٹس). [دُوسری + ماں (رک)].

دُوسْرے (و مع ، سک س) امذ ؛ ج.
۱. **دوسْرا (رک) کی حالتِ مغیرہ ، (تراکیب میں مستعمل) ، غیر ، اجنبی.** دوسرے کے مال کو سچی نیت سے آنکو. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۸). جو دوسرے مسافر تھے ان کا بھی یہی حال تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۳). ۲. **علاوہ ازیں ، نیز یہ کہ ، مزید براں.** دوسرے اب میرے انکار کی بھی کیا سند ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶). دوسرے Love اور Madness دونوں میں سے کسی کا تعلق ایک مادے سے نہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۵۷ : ۱۲).

---تِیسْرے (---ی مع ، سک س) م ف.
(مجازاً) ایک دن یا دو دن بیچ ، وقتاً فوقتاً.

کبھی دُوسرے تیسرے گھر کو جائے
وہاں سے اسی وقت پھر جلد آئے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۶).

یہ بھی احسان ہے جو وعدے ہوں
دوسرے تیسرے قیامت کے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۹). [دُوسرے + تیسرے (رک)].

---دَرجے کے شَہْری (---فت د ، سک ر ، فت ش ، سک ہ) امذ.
وہ شہری جو بنیادی شہری سہولتوں سے محروم ہوں، کسی آبادی کے وہ لوگ جنھیں مساوی حقوق نہ دیے جائیں، غیر یا کمتر سمجھے جانے والے. پھر حبشی کہنے کو تو غلام نہ رہے لیکن ان کی حیثیت آج بھی دوسرے درجے کے شہریوں کی ہے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۵۱).

---دُوسْرے (---و مع ، سک س) م ف.
اصل سے مختلف ، اور اور ، مبدّل. آدمی کو اوّل معرفتہ اللہ کا خیال آیا اسیر متفرع ہوئے دوسرے دوسرے خیالات اور اس سب کے مجموعے کا نام ہوا مذہب. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۱). اگر کسی واقعے کو قصے کے پیرایے میں لانا ہوتا ہے تو ناؤں گاؤں ٹھاؤں دوسرے دوسرے کر دیتے ہیں. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۳۶). [دوسرے + دوسرے (رک)].

---فاقے امذ ؛ ج.
دو وقت تک کھانا نہ ملنا.

رکھتی ہوں تن پیٹ میں بھی اوہی کیوں کر ہو تباہ
دوسرے فاقے کہا بندی نے خالق ہے گواہ

(۱۸۶۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۸). [دوسرے + فاقے (رک)].

---کا سِینْدُور دیکھ اَپْنا ماتھا پھوڑیں کہاوت.
دوسرے کی نقل کر کے اپنا نقصان کریں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کو اَپْنا ثانی نَہ جانْنا محاورہ.
کسی کو اپنے مقابل کا نہ سمجھنا (جامع اللغات).

---کو دیکھ نَہ سکْنا محاورہ.
حسد کرنا ، جلنا.

دوسرے کو دیکھ سکتے ہی نہیں
آئے ہیں منہ اپنی بھی تصویر پر

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۷۱).

---کے پھٹے میں ٹانگ اَڑانا محاورہ.
رک : **دوسروں کے پھٹے میں پانو اَڑانا.** احمد بشیر تو بڑا احمق ہے . سوچے سمجھے بغیر دوسرے کے پھٹے میں اپنی ٹانگ اڑا دیتا ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۵۳).

---کے گھر کا کُوڑا امذ.
(مجازاً) پرائی چیز ، مراد : بیٹی ، لڑکی.

ہے لڑکی دوسرے کے گھر کا کُوڑا
بنایا کیوں پتلی کا پھپولا

(۱۸۷۱ ، عبرِ ہندی ، ۹۴).

دوشنا (و مج ، سک ش) ف م.
دوش دینا ، الزام لگانا. (پلیٹس) [دوشنا (رک) کا متبادل املا].

دوسی (۱) (و مج) امذ.
(ہندو) مسلمان دودھ والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : دوسی दोसी].

دوسی (۲) (و مج) امذ.
(ہندو) دہی (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [پ: دوسی दोसी].

دَوش (فت د ، کس و) امث.
دوڑ ، بھاگ ، چلنا ؛ (مجازاً) رُخ ، توجہ.
سعیٔ جاں لائقِ دَوش نہ ہوئی درد دل قابلِ دوا نہ ہوا
(۱۸۷۹ ، قلق میرٹھی ، ک ، ۲۷). ہندوبا نے لُو کی گرمی ، تکولیاں اور سُوکھا بوریتا چھوڑ سرے کی طرف دوش کی. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۸۸). اس کے تحفظ کے لئے میرے ضمیر کی قوتیں اور بدن کے محنت کش اعضا ہر وقت دوش لئے تیار رہتے تھے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳٦۷). [ف : دوش ، دویدن ـ دوڑنا ، بھاگنا].

دوش (۱) (و مج) امذ.
۱. غلطی ، قصور ، خطا ، الزام ، تہمت.

یہ میری آنکھ کی تقصیر ہے میں دوش دوں کس کو
جسے غمخوار سمجھا میں اسے اہلِ دغا دیکھا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۸۳). بدن کی کچھ تقصیر نہ تھی یہ سب نیَے کا دوش تھا. (۱۸۴۳ ، سیرِ عشرت ، ۱۲). ساگریکا نے پہلی بار اُن مہاراج کو پرنام کیا تھا اس لئے اس کا کوئی دوش نہیں. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۸۲). اس میں آپ مجبور ہیں اس کا دوش آپ پر نہیں. (۱۹۳۷ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۴۲۳).

موت نے آ کر ڈھانپے سب کے روگ اور دکھ اور دوش
ایک جنم کا مارا وہ جو مر کے مٹے نہیں پانے

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۷۲). **۲. گناہ ، پاپ.** اگر کوئی برہمن کسی شودر کو جان سے مار ڈالے تو اس پر کوئی دوش نہ ہو گا. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۴۰). **۳. جُرم ، خلاف ورزیٔ قانون.** اس میں بیچارے پولس والوں کا کیا دوش. (۱۹۷٦ ، مرحبا الحاج ، ۳٦). **۴. (فلسفہ) فطرت.** خاندان شکل و صورت ، عظمت ... سے متعلق حرص ... لالچ (راگ) نفرت (دوش) تکبر (مد) کو اپنے دشمنوں کی طرح سمجھو. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱٦). **۵. نقصان ، ضرر ، بُرائی.** تمہارے سورگ میں کیا کیا گن اور دوش ہیں ، تو ان کو سن کر جی میں بچار کروں گی. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۴). ڈول کسی چیز کا ہے جس سے پانی پلانا دوش ہے. (۱۹۳۰ ، چارچاند ، ۱۰۲). **٦. کمی ، نقص ، عیب.** پشتو نغموں کی یہ الحاقی ، اجرج صدائیں ... کلاھب معلوم ہوتی چاہیں ... یہ دوش پشتو موسیقی کا نہیں . (۱۹٦۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۳۸). **۷. الزام ، تہمت.** اپنی بات غلط ہو جانے کے ڈر سے دوسروں کو دوش دینے کے لیے کسی اور کا سہارا لیتا ہے. (۱۹۸٦ ، نگار، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [س : دوش दोष]

ـــــ **دینا** محاورہ.
الزام لگانا ، تہمت دھرنا.

ہم غم زدہ اب دیں دوش کس کو
کی آشنا نے یہ بے وفائی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲٦۳).

یہی اچھا ہے بیٹھو ہو کے خاموش
نہ دو مجھ کو جو دو قسمت کو دو دوش

(۱۹۳٦ ، جگ بیتی ، ۱۴).

ـــــ **لگانا** محاورہ (شاذ).
الزام عائد کرنا.

پریم کے ہاتھوں میں بک جاؤں ـــــ دیکھتی ہوں یہ راہ
لوگ جو دوش لگاتے مجھ کو ـــــ وہ کیا جانیں چاہ

(۱۹۴۴ ، دونیم ، ۱۳۴).

دوش (۲) (و مج) امذ.
۱. کندھا ، مونڈھا.

سکل پات میں خنجراں آب دار
کنداں سکل دوش . پر تاب دار

(۱٦۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۹).

آبرو دیکھ یار کا برو دوش
دل ہوا ہے کنار کی صورت

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۴).

توانائی تو کرتی ہے جُدا آغوش سے مجکو
گرا مت دیجیو اے ناتواں دوش سے مجکو

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۳۵). آنحضرت صلعم کے دوشِ مبارک پر جب نبوت کا بارِ گراں رکھا گیا تو یقیناً آپ کو نظر آتا ہوگا کہ ... دوسری طرف ایک دنیا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۲۰). قیصر صاحب جب میرٹھ میں تھے تو ان پر کیسی پھبن تھی ... زلفیں دوش کو چھوتی ہوئیں ... سب سے الگ. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۸). **۲. محورِ حامل ؛ توپ کے دونوں پہلوؤں میں لگے ہوئے اُسطوانے جن کی چُول پر وہ رُخ بدلنے کے لئے گردش کرتی ہے.** یہ گردش دوش یا محور حامل کندھوں ٹرونینز پر ہوتی ہے ان میں سے ایک دوش کھوکھلا ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۷۱). [ف : دوش ؛ قب ، س : دوس दोस].

ـــــ **اَنداز** (ـــــ فت ا ، سک ن) امذ.
وہ کپڑا جو نائی کسی کی حجامت بناتے وقت اس کے کندھے اور سینے پر ڈال دیتے ہیں تا کہ اس کا لباس خراب نہ ہو. رحمت نائی سے پرانا دوش انداز مانگنا پڑتا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۲). [دوش + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

ـــــ **بَدوش** (ـــــ فت ب ، و مج) صف ؛ م ف ؛ مر : دوش بہ دوش.
۱. کاندھے سے کاندھا ملائے ہوئے ؛ شریک رہ کر.

کچھ جوؔ حافظ نے کہا یار سے ہو دوش بدوش
گفت حافظ برو ایں نکتہ بیاراں مفروش

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ١٨٩). عورتیں کبھی اس سے پہلے اس بیباکی سے مردوں کے دوش بدوش ہو کر اس پیشہ میں درآتی تھیں. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٦٥٣). تاریخی شعور ، عمرانی شعور، شعری شعور سب دوش بدوش چل رہے ہیں . (١٩٨٦ ، فیضان فیض ، ٣٢). ٢. جنازہ کو کاندھے پر رکھ کر لے جانے کے لیے بھی بولتے ہیں (نوراللغات) . ٣. (أ) برابر ، ہمسر ، مقابل ، ساتھ ساتھ.

ترے دو ابرو ہمسر کوں دیکھ حیران ہوں
سنا نہیں ہوں کنہیں دو ہلال دوش بدوش
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٧٧).

خدائے پاک رسولِ کریم کا صدقہ
صحابہ جس کے ہیں روح القدس سے دوش بدوش
(١٨٧٣ ، مراۃ الغیب ، ٢٩). تمدن و معاشرت میں وہ لندن و پیرس کے بہترین نمونوں کے دوش بدوش تھی. (١٩٢٢ ، نقش فرنگ ، ٢٥). وہ وقت دور نہیں کہ یہی سبک مایہ اور نوخیز زبان السنۂ عالم کے دوش بدوش نظر آئے گی. (١٩٨٥ ، روایت اور فن (ترجمہ)، ٣٩). (اا) متصل ، ملا ہوا ، پیوستہ. پاکستان ... مغرب میں افغانستان اور ایران کی سرحدوں کے دوش بدوش ہے. (١٩٧٨ ، پاکستان کا معاشی اور تجارتی جغرافیہ ، ١). [دوش + ب (حرفِ جار) + دوش (رک)].

---بَدوش شَبِیہ (---فت ب ، و مج ، فت ش ، ی مع) امث.
تقریباً ویسی، اصل سے قریب ترین . (سائنس) ہزاروں اوسائیلیم کے کام کرنے سے ایک عکس بنتا ہے جسے موزیک شبیہ ... یا دوش بدوش شبیہ کہتے ہیں. (١٩٦٩ ، قشریہ ، ٢٧). [دوش+ب (حرفِ جار) + دوش (رک) + شبیہ (رک)].

---پَر/ پہ رَکْھنا محاورہ.
کاندھوں پر چڑھانا ، بٹھانا یا رکھنا.

جن کو سولاتے گود میں ، رکھتے تھے دوش پر
دریائے خوں سر میں چلا ، اون کے جوش کر
(١٨١٦ ، کاظم (اردو شہ پارے ، ٣٠٥)).

ہوا کے دوش پہ رکھے ہوئے چراغ ہیں ہم
جو بجھ گئے تو ہوا سے شکایتیں کیسی
(١٩٧٦ ، چاند چہرہ ستارہ آنکھیں ، ٢٥٠).

---سے اُتارْنا محاورہ.
عہدہ برآ ہونا ، چھوڑنا. روایت کا بوجھ صرف موت کے وقت دوش سے اُتارتا ہے. (١٩٨٥ ، نقدِ حرف ، ١٢٦).

---مال امذ.
رومال جو قصاب ، سائیس اور حجام وغیرہ استعمال کرتے اور مونڈھوں پر ڈالتے ہیں (جامع اللغات). [دوش + ف : مال ، مالیدن = ملنا].

دوش (٣) (و مج) امث.
گزرا ہوا دن ، کل رات ؛ (مجازاً) گزرا ہوا وقت ، ماضی.

غمگیں کچھ یاد تجکو ہے نعرۂ دوش
ہم بھی تو سنیں کہ کیا وہ تھا جوش و خروش
(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ٧٩).

کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں
فکرِ فردا نہ کروں محوِ غمِ دوش رہوں
(١٩١١ ، بانگ درا ، ١٧٧).

دو گھڑی بل بھی گئی گر غمِ دنیا سے نجات
چٹکیاں لیتا ہوا دل میں غمِ دوش آیا
(١٩٣٦ ، طیورِ آوارہ ، ١٣). [ف].

---و اِمْروز (---و مج ، کس ا ، سک م ، و مج) امذ.
گُزرا ہوا کل اور آج ؛ (مجازاً) ماضی و حال . اس تصور کی آغوشِ بسیط میں دوش و امروز ، امروز و فردا آپس میں مل مل کر جُدا ہو رہے ہیں. (١٩٣٨ ، ملفوظاتِ اقبال ، ٢١٥). [دوش + و (حرفِ عطف) + امروز (رک)].

---و فَرْدا (---و مج ، فت ف ، سک ر) امذ.
گُزرا ہوا دن اور آنے والا دن. میں بیٹھا دوش و فردا کے غموں سے کھیلتا رہا. (١٩٧٧ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ٦٣). [دوش + و (حرفِ عطف) + فردا (رک)].

دوشاب (و مج) امذ.
انگور یا کھجور کا شربت. ابوحنیفہ کہتے ہیں انگور اور خرمے کے دوشاب سے جو نشا بنا ہے اسی کو خمر کہتے ہیں. (١٨٣٨ ، فیض الکریم ، ١٣٩). دوشاب گرم دوسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ، ٣ : ٣٢٢). [دوش (٣) + آب (رک)].

دوشا دوش (و مج) م ف.
١. رک : دوش بدوش.

مسافر راہ میں آب و غذا خوش
کز اشک و آہ دوشا دوش رہتا
(١٧٧٤ ، دیوانِ عطا ، ٥٩).

وہ سہی قامت لبِ جُو ہے کھڑا اے قمریو
سرو سے طُوبائے جنت آج دوشا دوش ہے
(١٨٥٨ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ٢٢٨). یہ تقدیر کہ اپنی سعادتِ سرمدی سے دوین کو اولین سے دوشا دوش کر دے. (١٩٣٩ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ٣٧٧). ٢. کاندھوں ہی کاندھوں ، کندھوں پر.

آئے وہ گھر پر میں دوشا دوش پہنچا گور تک
بیٹھے ہیں بالیں پہ تنہا لاش اوٹھ جانے کے بعد
(١٩٠٠ ، نظم دل افروز ، ١٥٥). ٣. ہم نشیں ، ساتھی ، ہم جلیس.

جس نے دیکھا یوں کہا محفوظ چشمِ بد سے ہو
آج محفل میں ہماری عیش دوشا دوش ہے
(١٨٣٣ ، دیوانِ شاداں ، ٩١). [دوش + ا (حرفِ وصل) + دوش (رک)].

دُوشالا / دُوشالَہ (ضم د نیز و مج /فت ل) امذ.
رک : دو کے تحتی الفاظ.

جو تھے کپڑے سو سارے پھاٹ کر کے
ہوا ہے منج کوں غم ہور دکھ دوشالا

(١٧١٨ ، بحری ، ک ، ١٣٢). زیب و آرائش کے واسطے انواع و اقسام کے لباس دوشالہ ، کمخاب ... ہم کو میسر ہیں. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ١٣٢).

نوخیز حسین بلند بالا
اوڑھے ہوئے سرخی دوشالا

(١٩٣٨ ، نقش و نگار ، ٣٥). سردیوں میں اس لباس میں ایک پُرانا سرخ دوشالہ زری کے حاشیہ والا. (١٩٨٣ ، زندگی،نقاب اور چہرے ، ٩). [دو + شال (رک) + ا/ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ نَخُودی کس صف(ـــــ فت ن ، و مع) امذ.
اعلیٰ قسم کی دوہری شال جو خلعت کے ساتھ دیتے تھے ، اس پر چنے کے برابر سونے چاندی کے تار کی بُوٹیاں ہوتی ہیں. دوشالۂ نخودی اعلیٰ درجے کا دیا اور فرمایا کہ اس کو لیجا کر شیخ سے ملاقات کرو اور کہو کہ یہ دوشالہ کار خاصہ کا بنا ہوا ہے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٣٩٢). [دوشالہ + نخود (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

دُوشالے (ضم د نیز و مج) امذ ؛ ج.
دوشالا / دوشالہ ، کی مغیرہ حالت نیز جمع ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــ کا ہاتھ امذ.
بنوٹ کے ایک داؤ کا نام. بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی ... دوشالے کا ہاتھ. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٣٨٨).

ـــــ میں ٹاٹ کا حاشیہ ہونا محاورہ.
کسی اچھی چیز کو بُری چیز سے ملانا ، اعلیٰ کو ادنیٰ سے نسبت دینا. اگر حضرت تشریف رکھتے ہوتے تو یہ ذکر برجا تھا اب تو دوشالہ میں ٹاٹ کا حاشیہ ہے. (١٩٣٥ ، حکیم الاُمت ، ٦٣).

ـــــ میں ڈھانپ کَر پیش کَرْنا محاورہ.
لطیف پیرایہ میں بیان کرنا ، دوشالا میں لپیٹ کر. عبرت و حسرت کے اس گنجینے کو شوخی و ظرافت کے دوشالے میں ڈھانپ کر پیش کرتا ہے. (١٩٥٣ ، اکبر نامہ ، ١٢٢).

ـــــ میں لَپیٹ کَر لَگانا محاورہ.
درپردہ طنز کرنا ، ناگوار یا تلخ بات خوش اسلوبی سے کہہ جانا. یہ کھری کھری سناتا ہے ، دوشالے میں لپیٹ کر لگاتا ہے. (١٩٠١ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ١٣١).

ـــــ میں لَپیٹ کے م ف.
درپردہ ، اشارے کنایہ میں. اگر بیگم صاحبہ میں صلاحیت نہ ہوتی اور یوں دوشالے میں لپیٹ کے مرمت نہ کرتیں ... تو یقیناً میر صاحب کی رگوں میں خون ہاشمی جوش مارتا. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، سرگزشتِ حاجی بغلول ، ١٣٦).

ـــــ میں لَپیٹ لَپیٹ کَر مارْنا محاورہ.
رک : دو شالہ میں لپیٹ کر لگانا. ابن الوقت بھی ایسا بڑا احمق نہ تھا کہ سنکر اظہارِ بشاشت کرتا دو شالوں میں لپیٹ لپیٹ کر جُوتیاں مارتے اور یہ جھانسے میں آکر ... داد چاہتا تھا. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٥٠).

دوش مارْک (و مج ، سک ر) امذ ؛ سہ ڈوئچ مارک.
مغربی جرمنی کا سکۂ رائج الوقت. چوتھی پلان کے لئے زرمبادلہ کی ضرورت ٥٣ لاکھ دوش مارک (D.M) کے جرمن قرضہ سے پوری کی گئی. (١٩٦٩ ، کارگر ، کراچی ، ٧ ، ١٠ ، ١١(اپریل) : ١٢). [ج : ڈوئشمارک Deutsch Mark].

دوشَن (و مج ، فت ش) امذ.
الزام ، دوش. اگر پیچھے کوئی بات بنے بگڑے تو مجھے دوشن نہ دینا. (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ٢٣٩). [س : دوشن दूषण].

دوشْنا (و مج ، سک ش) ف ل.
الزام دینا ، قصور تلاش کرنا ، عیب نکالنا ، تنقید کرنا ، تہمت لگانا ، بہتان تراشی کرنا ؛ مزاحمت کرنا ، مقابلہ کرنا (پلیٹس). [دوشنا : दूषणा].

دوشَہ (و مج ، فت ش) امذ.
دودھ کا برتن.

لیکن مری زباں پر شکوہ کبھی نہ آیا
پھر بھی تُو لے کے آیا دوشہ دھلا دُھلایا

(١٩١٩ ، کلام محروم ، ٢ : ٧٦). [مقامی].

دُوشی (و مع) صف.
ناقص ، عیب دار ، خراب ؛ ناپاک ؛ سڑا ہوا ، بُرا ، شریر ؛ گناہگار ، پاپی ، مجرم ، ملزم (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : दूषी].

دوشِیدَگی (و مج ، ی مع ، فت د) است.
دوہنے کا عمل. ہوائے جنوبی اس کی بارش کی دوشیدگی میں مشغول ہوئی. (١٩١٥ ، نیرنگ فصاحت ، ١٢). [ف : دوشید ، دوشیدن ـ دوہنا + گی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

دوشِیدَنی (و مج ، ی مع ، فت د) صف.
دوہنے کے لائق ، دودھیل. اگر زمانۂ جاہلیت میں ایسا ہوتا تو میں یہ سمجھتا کہ یہ اس شخص کا حال ہے جس کے پاس ناقہائے دوشیدنی کم ہیں. (١٩٦٥ ، خلافتِ بنوامیہ (ترجمہ) ، ١ : ٦٥). [ف : دوشید + نی ، لاحقۂ صفت].

دوشِیزگی (و مج ، و مع ، فت ز) است.
کنوار پن ، باکرہ ہونا. فلورا کی صورت سے دوشیزگی کا بھولا پن اور بیباکانہ لڑکپن نمایاں تھا. (١٨٩٦ ، فلورافلورنڈا ، ٣٧). اس قسم کی کسی پچاس برس تک کی عورت کو نہ دیکھا جس کی آراستگی اس کی دوشیزگی کا دعویٰ نہ کرتی ہو. (١٩٢٢ ، نقشِ فرنگ ، ٩٢). مرلینا پانچ سال کا عہدِ دوشیزگی کر کے معبدِ اریدو میں آگئی.

(۱۹۶۰ ، قطرۂ گوہریں ، ۸۲)۔ [دوشیزہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

دوشیزہ (و مج ، ی مع ، فت ز) امث۔
۱۔ **کنواری ، غیر شادی شدہ جوان سال لڑکی۔** حسن آرا بیگم کو کہاں بھیجتی ہیں آپ ، یہ سِن و سال یہ حسن و جمال ، دوشیزہ کنواری ، کورا پنڈا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۱۸۳)۔ آسمانی دوشیزہ آسمان سے نیچے اتر رہی تھی۔ (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۱۱۳)۔ ۲۔ **(مجازاً) خوب صورت لڑکی ، حسین و جمیل۔** جب دوسرے صندوق کو کھولا تو اس میں سے ایک دوشیزہ جادو جمال پری تمثال نکلی۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳)۔

کتنی کنیزیں ماہ لقائیں
دوشیزائیں دائیں بائیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۵۸) [ف: دوش ، دوشیدن ـ دوہنا + ایزہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

ـــ پیکر (ـــ ی لین ، فت ک) امذ۔
خوبصورت جسم ، کنواری لڑکی کا سا جسم۔

وہ رنگین لہراتا دوشیزہ پیکر
شفق کی بوقتِ سحر کپکپاہٹ

(۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۱۳)۔

دوشی شِکَنجَہ (و مج ، کس ش ، فت ک ، سک ن ، فت ج) امذ۔
(جوڈو کراٹے) فنِ خود حفاظتی کا ایک داؤں۔ اگر جاوید اپنا بازو آزاد کرا لیتا ہے تو دوشی شکنجہ کے بجائے قفل ڈالنے کے لیے طارق کے بازو کو باہر کی جانب کھینچتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، آسان جوڈو ، ۱۵۱)۔ [دوش + ی ، لاحقۂ صفت + شکنجہ (رک)]۔

دوشِیں (و مج ، ی مع) م ف۔
گزشتہ شب کی ، گزری ہوئی رات سے متعلق (بات یا حالت وغیرہ)۔

مجھے پھر آ رہی ہے یادِ دوشیں
فسانہ پھر وہی یاد آ رہا ہے

(۱۹۳۳ ، حیا لکھنوی (تذکرہ شاعراتِ اردو ، ۳۵۶))۔ [دوش + یں ، لاحقۂ نسبت]۔

دوشِینَہ (و مج ، ی مع ، فت ن) م ف۔
۱۔ **گزشتہ شب کا ، وہ چیز جس پر رات گزر چکی ہو۔**

بلا جونے کے سر بنیں کینہ تھا
اوکھاڑ ابی دیکھ جنگ دو شینہ تھا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۷)۔

عالم ہے خزاں کا گلِ رخسار سے ظاہر
بدطوریٔ دوشینہ ہے اطوار سے ظاہر

(۱۸۵۱ ، مومن (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۷۷۲))۔

زُلف کی ژولیدگی ہے راویٔ طوفانِ شب
سرخیٔ لب مستیٔ دوشینہ کی غماز ہے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۷۶)۔ ۲۔ **(مجازاً) ماضی کا ، گزرے ہوئے زمانے کا۔**

تحفۂ دوشینہ آرامِ دل وارستہ تھا
چھیڑتی اب ہم کو شورافگن کوئی دُھن چاہیے

(۱۹۰۳ ، نہارستان ، ۵۹۴)۔ [دوشین + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

دوغ (و مج) امذ ؛ امث۔
وہ دودھ جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو ، چھاچھ ، مٹھا۔

وہا دوغ سا برف پڑتی وہیں
ہوا نیر کے شیر کا جم دہیں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۲)۔

صفائی قلب کی ہر لحظہ کیوں نہ ہو لازم
خدا نے قوت ہماری جو شیر و دوغ کیا

(۱۸۳۷ ، گدا (غلام محمد) (سندھ میں اردو شاعری ، ۱۸۶))۔ وہاں ایک مختصر سا ہوٹل ہے جس میں شربت، چائے، لیمونیڈ اور دوغ ... ملتا ہے۔ (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۱۸۳)۔ [ف]۔

ـــ آہَن تاب کس صف (ـــ فت ہ) امذ۔
(طب) دوا کے طور پر چھاچھ کو گرم لوہے سے بجھا کر بنایا ہوا پانی۔ اسہال معدی و معوی میں آبِ آہن تاب (لوہے سے بجھایا ہوا پانی) یا دوغ آہن تاب (لوہے سے بجھائی ہوئی چھاچھ) پلائی جاتی ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲)۔ [دوغ + آہن (رک) + ف: تاب ، تافتن ـ حرارت بخشنا ، چمکنا]۔

دوغلا (و مج ، سک غ) صف ، امذ ؛ دوغلہ۔
۱۔ **مخلوط النسل ، دو میل کا۔** مگر اب ... ان کے چار قسم ہیں یعنی اہلِ فرنگ اور ان کی نسل اور اصلی باشندے اور دوغلے۔ (۱۸۵۴ ، مراۃ الاقالیم ، ۵۷)۔ نسلوں کی جن طبیعی تفریقوں کو تاریخ پیش کرتی ہے وہ بے انتہا وسعت کے ساتھ نسلوں کے دوغلے ہو جانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ (۱۹۳۹ ، ارتقائے نظم حکومت یورپ (ترجمہ) ، ۳۱)۔ مخلوط النسل یا دوغلے افراد کا نفسیاتی مطالعہ زیادہ پیچیدگیوں سے پُر ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۸۲۳)۔ ۲۔ (أ) **دو نمونوں سے مرکب ، ملا جُلا ، دو طرح کی خصوصیات کا حامل۔** یہ تو وہ قسمیں تھیں جنھیں اسلامی طرزِ تعمیر کا صحیح نمونہ کہنا چاہیے مگر ان کے سوا دو طرز اور ہیں جنھیں دوغلا کہہ سکتے ہیں (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ترجمہ ، ۹)۔ (اا)۔ **(لسانیات) ایسا لفظ جس کے اجزا دو مختلف زبانوں سے تعلق رکھتے ہوں۔** ایسے لفظ تو الف سے لکھے ہی جائیں گے جن کے دونوں جز نہ عربی کے ہیں نہ فارسی کے جیسے ... دو رخا دو نسلا ، دوغلا۔ (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۱۰۰)۔ (ااا) **ذیلی ، اصل سے اخذ کردہ۔** مختلف ایٹموں کے مدارچے آپس میں مل کر دوغلے مدارچے بنائیں۔ (۱۹۷۵ ، غیرنامیاتی کیمیا ، ۱۰۱)۔ ۳۔ **مکار ، دغا باز ، رذیل ، دو رخا۔** ایک دو رخا ، مکار ، دوغلا دغا باز پیدا کیا۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۱)۔ نعوذ باللہ میرے فعل سے اور نواب سید علی امام صاحب کو کسی قسم کا نقصان یا رنج پہنچے میں بھی کیا دوغلا یا رذیل ہوں۔ (۱۹۲۰ ، مکتوباتِ شاد عظیم آبادی ، ۹۹)۔ تم نہیں جانتے وہ بے حد دوغلا ہے ، اسکی دو شخصیتیں ہیں شر کے چھلکوں کی طرح۔ (۱۹۸۱ ،

راجہ گدھ ، ۸۸)۔ **۴. کم اصل ، نیچ ذات**۔ میں نے بڑی غلطی کی تھی کہ ان دوغلے فرانسیسیوں کو فرانس میں واپس آنے کی اجازت دی تھی۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۵ : ۳۰) ۔ **۵. دو مختلف قسم کے اجزا سے بنا ہوا**۔ دوغلا : ریشم اور سوت کا ملواں چھوٹے بنے اور موٹی قسم کی بناوٹ کا معمولی وضع کا کپڑا ، ہندوؤں میں کسی خاص پوجا کے وقت استعمال ہوتا ہے۔(۱۹۳۰ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۲ : ۶۸)۔ [دو (رک) + ف : گلہ (رک)]۔

---باجْرا (---سک ج ، فت ر) امذ۔
(کاشت کاری) باجرے کے ساتھ دوسرے ننھے اناج کو ملا کر تیار کردہ فصل ، پیوندی اناج۔دوغلا باجرہ (Napier Bajra) کی کاشت عام ہو گئی ہے جسے جانوروں کی خوراک میں گھاس کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۲۱۸)۔ [دوغلا + باجرہ (رک)]۔

---پَن (---فت پ) امذ۔
بولنا ، کچھ کرنا ، کچھ منافقت۔ دوغلا پن جو مرد کے لئے سب سے بڑا عیب ہے آپ کا شعار تھا۔(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۷)۔ مسلمانوں کے ساتھ کسی قسم کی منافقت دوغلے پن میں اور تعصب میں مُلوّث نہ ہو۔ (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۱۵۹)۔ [دوغلا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کاری امث۔
(سائنس) دو انواع کے ملاپ سے نئی نسل پیدا کرنا۔ دوغلا کاری (Hybridization) کے ذریعے اعلیٰ نسلیں حاصل کرنے کا سلسلہ اگرچہ زمانۂ قدیم سے چلا آ رہا ہے مگر یہ کام کسی قدر الکل پچّو انداز میں ہوتا رہا ہے۔ (۱۹۲۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۷) ۔ [دوغلا + ف : کار ، کردن = کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دوغلانا (و مج ، سک غ) ف م۔
(سائنس) پیوند لگانا ، پودوں کی پیوند کاری کرنا۔ مینڈل ... کا دوسرا قدم پودوں کی خود زیرگی کو روکنا اور دوسرے پودوں سے ان کی زیرگی کرنا تھا۔ ان کو دوغلانا تھا۔ (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس (ترجمہ) ، ۲۶۸)۔ [دوغ + لانا ، لاحقۂ مصدر]۔

دوغلاہٹ (و مج ، سک غ ، فت ہ) امث۔
(سائنس) پیوند کاری۔ کسی ایٹم پر موجود مختلف مدارچے ایک دوسرے سے مل کر ایسے نئے مدارچے بنا سکتے ہیں جن کی خاصیتیں ابتدائی مدارچوں سے بالکل مختلف ہوتی ہیں اس دوغلاہٹ کے چند اصول مدِّنظر رکھے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۰۱)۔ [دوغلا + ہٹ ، لاحقۂ اسمیت]۔

دوغلَہ (و مج ، سک غ ، فت ل) صف۔
رک : **دوغلا**۔ شناخت کابلی ، دوغلہ ، گرہ باز کی یہ ہے کہ رنگ اون کے اکثر ایسے ہوتے ہیں اورکچھ فرق بھی ہوتاہے۔(۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۲۱۵)۔

کیا یہ انہیں پسند ہے سب انہیں دوغلہ کہیں
خوش ہیں جنابِ شیخ کیوں پا کے خطاب خان کا
(۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۳۵)۔ [رک : دوغلا جس کا یہ متبادل املا ہے]۔

دوغلی (و مج ، سک غ) امث۔
دو نسلوں کے میل سے حاصل شدہ نسل۔ دیسی مرغوں میں مل کر ان کی نسل دوغلی سی ہو گئی ہے۔(۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۰۸)۔ دوغلی یا مخلوط نسل (Cross Breed) وہ نسل ہے جس میں مختلف نسلیں شامل ہوتی ہیں ۔ (۱۹۷۱ ، جنیات ، ۸۲۵) ۔ [دوغلا (رک) کی تانیث]۔

---بات امث۔
دو فصلی ، وہ بات جو صاف اور یک طرفہ نہو ، دو رخی بات ، گول مول بات (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [دوغلی + بات (رک)]۔

---پالیسی (---ی مع) امث۔
دو رخی ، متضاد،برعکس ، دوہری حکمتِ عملی۔ یہ عجیب دوغلی پالیسی ہے۔ (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۸)۔ کوّے موروں کی ٹولی میں جا نکلنے تو فٹ دوغلی پالیسی تلے کہتے۔ ہما کی بات کچھ اور ہے۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۶)۔ [دوغلی + پالیسی (رک)]۔

---توانائی (---فت ت) امث۔
دو مختلف اجناس کی وہ مشترک طاقت جو مخلوط النسل پودوں سے حاصل ہوتی ہے۔ مکئی اور جوار ... کی دوغلی توانائی میں ... کمی واقع ہو جاتی ہے۔ (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۶۸) ۔ [دوغلی + توانائی (رک)]۔

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث۔
مختلف زبانوں کی ملاوٹ سے تشکیل شدہ۔ مغل عرب اور ترک سپاہیوں سے اس ملک (ہندوستان) کے باشندوں کی اس دوغلی زبان (اردو) میں خرید و فروخت کی باتیں ہوتی تھیں۔(۱۹۰۳ ، مخزن، اپریل ، ۱۲) ۔ سرکاری قوانین میں اس دوغلی زبان کے الفاظ مستعمل نہ ہوں۔ (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۵۵)۔ [دوغلی + زبان (رک)]۔

---سِیاسَت (--- کس س ، فت س) امث۔
منافقت ، دوہری چال۔ انگلستان ... دوغلی سیاست پر چلتا رہا۔ (۱۹۱۸ ، مسئلۂ شرقیہ ، ۱۹)۔ [دوغلی + سیاست (رک)]۔

---فِطْرَت (--- کس ف ، سک ط ، فت ر) امث۔
(اخلاقیات) طور طریقہ اور برتاؤ میں تضاد کا عمل ، کردار کا دوغلا پن۔ہم دیکھتے ہیں کہ جس بے آہنگی کا ہم ذکر کر رہے ہیں وہ ایک طرح دوغلی فطرت کی علامت ہے۔ (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۵۰۳)۔ [دوغلی + فطرت (رک)]۔

---گَنْدُم (---فت گ ، سک ن ، ضم د) امث۔
گیہوں کی اعلیٰ اقسام میں ادنیٰ کی پیوند کاری نیز دوغلا گندم۔ دوغلا گندم ، مکئی ، باجرہ ، چقندر اور بعض سبزیوں میں دوغلے کے مفید

اثرات سے کافی فائدہ اٹھایا جا چکا ہے۔ (۱۹۶۸ ، گندم ، ۱۰۱)۔ [دوغلی + گندم (رک)]۔

---نسل (---فت ن ، سک س) امث.
مخلوط نسل. یورپی ذات کے نروں کا دیسی نسل کی ماداؤں سے میل کر کے اور دوغلی نسل پیدا کر کے ... پیداوار کی اصلاح کی جائے۔ (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۳)۔ [دوغلی + نسل (رک)]۔

---نسل کشی (---فت ن ، سک س ، فت ک) امث.
(سائنس) **کسی نسل کی دو انواع کو ملا کر نئی مخلوط پیداوار حاصل کرنا.** بیرون نسل کشی (Out Breeding) ... کو پیوندی یا دوغلی نسل کشی (Cross Breeding) بھی کہا جاتا ہے۔ (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۸۲۳)۔ [دوغلی + نسل (رک) + ف : کشی ، کشیدن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دوغلے آکسائڈ (و مع ، سک غ ، ک ، کس ء) امذ.
(سائنس) **کیمیاوی عمل کے ذریعہ حاصل شدہ محلول.** دونوں فیملیز کے ارکان اساسی آکسائیڈ اور ہائیڈرو آکسائیڈ بناتے ہیں علاوہ بیریلیم کے جو دوغلے آکسائیڈ (Amphoteric oxide) بناتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، غیرنامیاتی کیمیا ، ۳۳)۔ [دوغلے + آکسائیڈ (رک)]۔

دوغلیت (و مع ، سک غ ، کس ل ، شد ی بفت) امث.
اختلاط. مینڈل سے قبل دوغلیت پر کافی تعداد میں تجربے کیے جا چکے تھے۔ (۱۹۷۴ ، مینڈلیت ، ۷)۔ [دوغلا (بحذف ا) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

دوغنا (و مع ، سک غ) ف ل.
«طعنہ دینا» (جامع اللغات)۔ [دوغ + نا ، علامت مصدر]۔

دوقو (و مع ، و مع) امذ.
جنگلی گاجر کے تخم جو اجوائن سے مشابہ مگر اس سے زیادہ چھوٹے اور مزے میں کسی قدر تیز ہوتے ہیں. دوقو زیادہ تر ادرار بول و حیض اور تفتیت سنگ گردہ و مثانہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۹۰)۔ [ع]۔

دوک (۱) (و مع) امذ.
۱. **چرخی ، وہ تکلی جس پر جلاہے سوت لپیٹتے ہیں ، برچھا ، دھرا ، جو خود گھومتا ہے یا جس کے گرد کوئی چیز گھمائی جاتی ہے ، سوت کا پیمانہ** (ماخوذ : پلیٹس)، ۲. **چرخے کا تکلا ؛** (مجازاً) **سوکھا دبلا.**

تو اپنے گالوں پہ اور خوبروئی پر ہے جوش
کیا ہے رشتۂ الفت نے مجھ کو مثل دوک

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۵۳)۔ [ف]۔

---نما (---ضم ن) امذ.
(طب) **نوک دار ، نوکیلے ، دوک یا چرخی کی شکل کا.** آتی یوبا پرجا (Ipomoea Purga) کے خشک دانے تاریک، بھورے، مستطیل ، شلجم نما یا دوک نما ... ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۰۷)۔ [دوک + ف : نما ، نمودن - نظر آنا]۔

دوک (۲) (و مع) امذ (قدیم).
دکھ ، تکلیف ، رنج و غم ، صدمہ.

ہوئے یک جہت سات جیوں ہم کلام
سو بولیا اوتن دھر دوک اپنا تمام

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۳)۔ [دکھ (رک) کا ایک قدیم املا]۔

دوک (و مج) امذ.
گائے کا دو سالہ بچہ (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : ڈوک दोक]

دوکارنا (و مع ، سک ر) ف ل (قدیم).
رک : **دھتکارنا.**

ہیں جانے بوجھے یار ہم ، ہم ساتھ انجان نہ کر
در سے ہمیں دوکارنا ، جانی یہ نادانی نہ کر

(۱۸۱۸ ، الظفری ، د ، ۳۶)۔ [**دھتکارنا** (رک) کی متبادل صورت]۔

دوکال (و مج) امذ ؛ = درکال.
برا زمانہ ، قحط ، گرانی. لا علاج کو سکال دوکال ہوتا ہے ، تو مردار بھی حلال ہوتا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶)۔ [دو (در - دشت) + کال (رک)]۔

دوکان (و مع) امث.
رک : **دکان.**

وطن کر چند روز اچھتا ختن میں
کدھی دوکان کھولے جا یمن میں

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۳)۔

اے کہ چاہے ہے تو دیوان کو قائم کے تو دیکھ
کہیں ہو گا کسی خمار کی دوکان میں پھنسا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۳)۔ شیخ گدائی کو اپنی دوکان پر اس کی دوکان کھلنی گوارا نہ ہوئی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۹)۔ اچھا اچھا ابھی جاتا ہوں ، دوکانوں کی طرف گئی تھی نا۔ (۱۹۴۸ ، بے سمت مسافر ، ۱۱۵)۔ [ع : دکان (رک) کی ایک صورت]۔

دوکڑو (و مج ، سک ک ، و مع) امذ.
ایک قسم کا تیتر ، دوکڑو دیسی ، قطا ، لوا ، تیھوج ، بھٹہ اور سنگ خورے کے نام سے مشہور ہیں. سنگ مثانہ کے لئے اس کا گوشت ایک طرح کا علاج ہے. بھٹ تیتر سفید خاکی. دوکڑو دیسی اس کا سینہ اور پیٹھ خاکی ہوتی ہے۔ (۱۸۹۷ ، سبز پرند ، ۱۹۸)۔ [ا : دوکھ ؛ س : دوش + ڑ (زائد) + و ، لاحقۂ نسبت]۔

دوکو فقرہ (قدیم).
وہ تو کہیے (قدیم اردو کی لغت)۔

دوکُول (ضم و ، و مع) امث.
ایک سپین ریشمی کپڑا.
پُر تکلف پہنی تھی اس نے دوکُول
جاتی تھی جس دیکھ سُدھ بُدھ تن کی بھول
(١٧٤٣ ، فائز دہلوی ، د ، ٢٠٥). [رک : «دکول»].

دُوکَہ (و مع ، فت ک) امذ.
(ارضیات) نوکدار ، تکلہ نما (**Fusolina**). یہ زیادہ تر ان چُونا پتھروں کی شکل میں نمودار ہوتی ہیں جو شبکیات کی جنسی پائے دوکہ اور شواگرنیہ سے مملو ہیں. (١٩٣١ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند ، ٥٣). [دو + ف : کہ ـ چھوٹا].

دوکِہہ (و مع ، کس ک) امذ.
چھوٹا پتلا دبلا ، نازک اندام جب تک اسپ نا کند رہے قصد کی کمال ممانعت ہے تاوقتیکہ اسپ دوکہہ یا چارسالہ کا سِن نہ ہوئے. (١٨٤٢ ، رسالہ سالوتر ٣ : ٣). [دو + کہ (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

دوکیلا (ضم و ، ی مج) صف.
وہ شخص جو تنہا نہ ہو اس کے ساتھ دوسرا بھی ہو ، (مجازاً) شادی شدہ.
غم ہجر ہمدرد اپنا ہوا ہے
اکیلے تھے اب ہم دوکیلے ہوئے ہیں
(؟ ، شرر (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ٢٥)). میرا مشورہ مانیے اور جھٹ سے دوکیلے ہو جائیے ... آپ کی اپنی طبیعت ہرگز اچاٹ نہ ہو گی. (١٩٥٨ ، بِس چراغ بِس پروانے (ترجمہ) ، ٣٠٩). [ا : دو (رک) + ک (اضافہ ایک قیاس پر) + یلا ، لاحقۂ صفت].

دُوکْھ (و مع ، سک کھ) امذ (قدیم).
رک : «دکھ». ایسا اس تن میں جان سو توں سب چیز ان پر دو کھ سو کھ مرنا و جینا. (١٥٨٢؟ ، کلمۃ الحقائق ، ٣٣).
دکھی کوئی تو اس دور میں آج کس
نہ کہہ دوکھ اپنا دکھیا باج کس
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥٧).
رکھ سو کھ میں دوکھ میں بھی دم ہر دم کے اوپر یو دم مقدّم
(١٧٠٠ ، من لگن ، ٣١). صیّاد نے کسے ایذا نہیں پہنچائی کس کو دوکھ نہ ملا. (١٨٨٩ ، لال چندر کا ، ٩). [دکھ (رک) کا متبادل املا].

ـــــ زادا امذ ، دوکھ زدہ.
مصیبت زدہ ، دکھی.
اگرچہ بڑا دوکھ زادا ہوں میں
ولے نسل میں شاہزادہ ہوں میں
(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٠٩). [دوکھ + زادہ (رک) جس کا یہ ایک املا ہے].

دوکْھ (و مع ، سک کھ) امذ.
رک : دوش. یہ رنڈی جھوٹھ موٹھ مجھے دوکھ لگاتی ہے. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ١٩٣). وہ سمجھ بیٹھی کہ اپنے پرائے کسی پر رتی کا دوکھ نہیں ، جو کیا میں نے اپنے ہاتھ سے کیا. (١٩٣١ ، رُسوا ، خورشید بہو ، ١٣٦). [دوش (رک) کا متبادل املا].

دوکھاری (ضم و) صف (قدیم).
دکھیاری.
دوکھاری ، دوکوتی سنکائی ، دو میت
دوتو ، دک بہنچن ، یک چلن ایک ریت
(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ورق ، ٧٠ ب). [دکھیاری (رک) کی ایک قدیم شکل].

دوکھانا (و ضم) ف ل (قدیم).
ستانا ، دکھ دینا.
عدالت کی شمشیر سوں اس دوکھائے
سو رسوائی سوں شہر کے بہار بھائے
(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٢١٧). [رک : دکھانا].

دُوکْھڑا (و مع ، سک کھ) امذ (قدیم).
رک : دکھڑا.
جو پھیر دیسے موکھڑا وہ دیکھیو جاوے دوکھڑا وہ
(١٥٩١ ، جانم ، رموزالواصلین (ق) ، ٢٥). [دکھڑا (رک) کا قدیم املا].

دوکَھن (ضم و ، فت کھ) امث.
رک : دکھن. جب بیماری بہت بڑھ جاتی ہے تو کُل جسم میں دوکھن معلوم ہوتی ہے. (١٨٨٢ ، کلیات علم طب ، ٢ : ٥٨٥). [دکھن (رک) کا متبادل املا].

دوکْھنا (و مج ، سک کھ) ف ل.
١. بُرا بھلا کہنا ، دکھ دینا ، تکلیف پہنچانا.
ہر بات بیچ روٹھنا ہر دم میں ناخوشی
ہر آن دوکھنا مجھے ہر وقت گالیاں
(١٧٧٣ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ١١٠).
دم گریہ و زاری ہر ایک نفس بھی اس کو خیال رہا ہے زبس میرے اشک کو دوکھیے ہے چشم ہوش کہ تو کشتیٔ چرخ ڈبو نہ سکا
(١٨٢٨ ، دیوان ہوس (ق) ، ٣٣). ٢. اعتراض کرنا ، کسی کے منہ پر اس کے عیب بیان کرنا.
مجھے دوکھا جو کسی نے تو وہ بولی اے واہ
ایک میرا ہے وہ لاکھوں کے برابر عاشق
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٧٥). ٣. بہتان دینا ، الزام دھرنا.
دوکھنا سمجھے اس حکایت کو
کہیں اوٹھے نہ تو حمایت کو
(١٧٧٦ ، مثنوی خواب و خیال ، ٧٨).
دوکھے جو کوئی ہم کو تو ہم سائیں کیوں بُرا
اس عہد میں خراب ہیں اہلِ ہنر درست
(١٨٢٣ ، مصحفی ، ک ، ١ : ١٣٩). ٤. بات کاٹنا ، قطع کلام کرنا ؛ ٹوکنا (فرہنگ آصفیہ). [رک : دوشنا].

دوکھی (۱) (ضم و) صف.
۱. رک : دکھی.

نہ رکھ ہانے جانے کبھی سایہ دار
جو ہوے سکھ کا لکہ اس دوکھی کوں ادھار

(۱٦۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۱).

یعنی منجہ اوپر یک آدمی زاد
بیٹھا ہے اگر دوکھی و گر شاد

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۳). ۲. **قصوروار** (ماخوذ : پلیٹس). [دوکھ + ی ، لاحقۂ صفت].

دوکھی (۲) (ضم و) امث ؛ امذ.
اونچا اٹھا ہوا ٹیلا جو دو سرحدوں کی نشاندہی کرے (ماخوذ : پلیٹس). [مقامی].

دوکُھیا (ضم و ، سک کھ) صف (قدیم).
رک : دکھیا.

سکھ چھوڑ تن کا تب بدل دوکھیا نہٹ ہونا بھلا
سب خلق تج سوں کر ہسا ہت کا ہیے دکھ رونا بھلا .

(۱٦۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۵) . [دوکھ + یا ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

دوکھیدا (و مع ، ی مج) صف (قدیم).
دکھیارا ، دکھیا ، درد رسیدہ ، مصیبت زدہ.

کیا کیا وارث ہمارے کوں اے پیارے ذوالجناح
اوس دوکھیدے پر ہوا کیا اے دوکھیارے ذوالجناح

(۱۷۳۱ ، کربل کتھا ، ۲۱٦). [مقامی].

دُوگلا (و مع ، فت گ) امذ.
گول بڑی ٹوکری جس سے (رسی، تار وغیرہ میں باندھ کر) جھٹکے سے پانی پھینک کر آبپاشی کرتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

دُوَل (فت د ، و) امث ؛ ج.
۱. **دولت ، مال.**

حاتمِ عصر ہے سخاوت میں
روز افزوں ہے اس کا زرنگر دوَل

(۱۸۰۵ ، دیوانِ صاحب ، ۱۰۳) . ٹھیک ٹھیک دام بتانے تو سمجھوں گا کہ یہ واقعی صاحبِ دوَل ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۹۳).

قوم کو ہے آج کل علم و ہنر کی احتیاج
بہر اربابِ دوَل ہو کاش کاف یہ مثال

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۰۸). ۲. **حکومتیں ، مملکتیں.** یورپ کی دولِ عظام اور ٹرکی کے تعلقات ... کی نسبت شہزادی صاحب نے جو حکم لگائے تھے ان میں سے اکثر پورے ہو گئے . (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۷). گذشتہ جنگ کا سکہ دلوں پر قائم ہے تو اتحادِ دوَل سے پہلے بھوکے مزدوروں کو حرام خور سرمایہ داروں کے شر سے بچانے کی فکر کیجیے . (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۸/۱۴ : ۳). مغربی دول ... اسلامی ممالک کو ایک ایک کر کے ہڑپ کرتی جا رہی تھیں . (۱۹۸۳ ، خطباتِ محمود ، ٦۰). [رک : دولت ، جس کی یہ جمع ہے].

ـــُـ النَّدوَہ (ـــ ضم ل ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک د ، فت و) امذ.
دارالندوہ. دَوَلُ النَّدوَہ یعنی دارالندوہ میں پریسیڈنٹ یا صدرِ انجمن وغیرہ ہونے کا استحقاق. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۵۳۳) . [دول + رک : ال (۱) + ندوہ (رک)].

ـــِ خارِجَہ کس صف (ـــ کس ر ، فت ج) امث.
بیرونی ممالک . اپنے ملک کے علاوہ آج کسی دولِ خارجیہ کی یہ مجال اور حوصلہ نہیں کہ سرکار سے آنکھ ملا کر دیکھ سکے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۹۱).

تم ہمیشہ باحتیاط رکھو دولِ خارجیہ سے برتاؤ

(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۱۸). [دول + خارجیہ (رک)].

ـــِ یُورُپ کس اضا (ـــ و مع ، ضم ر) امث.
(مجازاً) مغربی ممالک ، یورپ کی سلطنتیں. دارالسفارت میں مختلف اقوامِ عیسائیوں کے بشپ اور دولِ یورپ کے کونسل وغیرہ باریاب ہوئے. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۳۸). "دولِ یورپ کا نازک دل گو کہ ہر حصہ ارض کی ادنیٰ سے اعتدالی پر دکھ جاتا ہے مگر مسلمانوں کی مظلومی پر نہیں پسیجتا . (۱۹۳٦ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۵۰). [دول + یورپ (رک)].

دولی (۱) (و مج) امذ.
جھولا ، ہنڈولا ، لٹکنے ، جھولنے ، ہلنے کا عمل (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : دول डोल].

دول (۲) (و مج) امذ.
ڈول ، ٹوکری ، جہاز یا کشتی کا مستول ، تھیلا ، ظروہ جو کلائی میں لگایا جائے نیز رک : دلمیان (پلیٹس). [ف].

دُولا (۱) (و مع) امذ.
رک : دولھا.

حسین دولا ہوا جب نے گرج گرج کھن سدا بلایا

(۱٦۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۰۵).

لڑ آنسو کی ہے سہرا موتیوں کا غم کے دُولے کوں
کیا ہے طاش کا مقنع برہ بن کے بکولے کوں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳٦۹).

زرد رو نرگس و شہلا کو کرے کیوں نہ تراب
زرد پوشاک جو پہنے وہ پری رُو دولا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۹۳). [دولھا (رک) کی تخفیف].

ڈُولا (۲) (و مع) امذ.
بچوں کے کھیل میں یہ کلمہ ، دوسرا ، کے معنی میں آتا ہے. لڑکے ... لیا چلنت سے چل کر اور کھیلوں کی طرح میرا ، دولا ، تیلا وغیرہ

مقرر کرتے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، کھیل بتیسی ، ۲۹۰)۔ [مقامی]۔

دولا (و مج) امذ۔
۱۔ **جھولا۔**

یہ سمجھا پیر دانا وہ اشارا
کہ دریا پار پہنچا اسکا دولا

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۱۷۲)۔ ۲۔ **(مجازاً) عدم تیقن ، بے یقینی کی حالت ؛ اتار چڑھاؤ ، تغیر و تبدل ؛ کمی بیشی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : دولا दोलना]۔

دُوِلّا (ضم د ، شد و بکس) امذ۔
(کھیل) برجلے کے کھیل میں وہ شخص جس کا کنکھا چیر سے ہٹ کر گرے ، گولیاں کھیلنے والوں میں وہ شخص جس کی گولی میر سے ہٹ کر جائے (جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

دولاب (و مج) امذ۔
رہٹ ، چرخ۔

وہاں تیز پھرتا سو دولاب تھا
نہیں باد اس گھر میں نہ آب تھا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۶۶)۔

جب کیا چاہ ترے چاہِ زنخداں کی ہو دل
چرخِ گرداں نے دیا گردشِ دولاب مجھے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۸)۔

بصوتِ آسیا و طاس و دولاب
ہو جیوں مطرب کے سور اور تال سے مست

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۵۵)۔ پانی کی دھار کو کہتے ہیں کہ دولاب کو چکر دینے کی قوت رکھتی ہیں۔ (۱۹۰۰ ، مغربی طبیعیات کی ابجد ، ۱۰)۔ بہت سے سفید اور کالے غلام اور دولاب اور باغ اور اس نے بہت سے گاؤں آباد کئے۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۰۵)۔ [ع : دول - چرخ ، چکر + آب (رک)]۔

دولابہ (۱) (و مج ، فت ب) امذ۔
ایسا قرضہ جو ایک سے لے کے دوسرے قرض خواہ کو دیا جائے (سہذب اللغات)۔ [مقامی]۔

دولابہ (۲) (و مج ، فت ب) امذ۔
(طب) **دولابہ جات (Trochisci) یا لوزینہ جات (Lozenges) ، چپٹی ٹھوس ٹکیاں ہیں جن میں ایک اساس اور ایک یا زیادہ ادویہ ہوتی ہیں جو یکساں طور پر تقسیم شدہ ہوتی ہیں** (علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۷)۔ [ف]۔

دولابی (و مج) صف۔
ہنڈولے یا رہٹ کی طرح اُوپر نیچے ہونے والا۔

رحم کر بہر خدا اہلِ زمیں پر اے چرخ
تہ و بالا ہیں تری گردشِ دولابی سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۲)۔ انہوں نے دیکھا کہ سورج دولابی چال پر چلتا ہوا نہیں معلوم ہوتا۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیفِ احمدیہ ، ۱ ، ۲ : ۱۵۸)۔ یہ فکری مغالطہ کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے ، زماں کے دولابی تصور سے یادگار ہے۔ (۱۹۷۵ ، علم فکری مغالطے ، ۱۵)۔ [دولاب + ی ، لاحقۂ صفت]۔

دُولار (ضم د ، مع و) امذ۔
لاڈ ، پیار ، چاہت۔ دولار اپنے ہی پیاروں پر خرچ کرو میرے لڑکے کو نہ بگاڑو۔ (۱۸۷۱ ، گلشن غیرت ، ۹)۔ [رک : دلار]۔

دُولارا (ضم د ، مع و) امذ۔
پیارا ، لاڈلا۔ تو چاہے جتنا باپ کا دولارا ہو اور چاہے جتنا وہ تجھے سر چڑھائے مگر میں تجھے نہ دوں گی۔ (۱۸۷۱ ، گلشن غیرت ، ۹)۔ [رک : دلارا]۔

دُولاری (ضم د ، مع و) امث۔
رک : دلاری (فرہنگ آصفیہ)۔ [دولارا (رک) کی تانیث]۔

دَولا مَولا (و لین ، و لین) صف۔
آزاد منش ، مست مولا۔

دولا مولا اپنی کونت کے
اپنی موج کے موجی بندے

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۲۸۰)۔ [دولا + مولا (رک)]۔

دولانا (و مج) ف ل (قدیم)۔
جُھولا دینا۔

دیسے یوں جالے موتیاں کے تجھل جوبن پہ چنچل کے
کہ جوں طنبود و تھانیے کا پَوَن سوں کسی دولاتے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۳)۔ [مقامی]۔

دَولائی (و لین) امث۔
منسوب بہ دولت ، دولہ۔ اس عرصہ میں نواب انتصار جنگ کے لئے دولائی و ملکی کے خطاب کی تجویز پیش ہوئی۔ (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۵۸)۔ [دولا + ئی ، لاحقۂ نسبت]۔

دُولائی (ضم د ، مع و) امث۔
جامۂ دوتہ جس کو ابرہ اور استر سے باہم سیا جاتا ہے۔

آسماں رنگ اوڑائے جو دولائی کا تری
پھر تو میرا بھی ستارہ کبھی منحوس نہ ہو

(۱۸۷۳ ، نشیدِ خسروانی ، ۱۷۳)۔ ایک متوسط ہندوستانی بستر میں حسبِ ذیل سامان ہوتا ہے توشک ، چادر ... دولائی یا دوہرا پلنگ پوش۔ (۱۹۰۶ ، خانہ داری ، ۷۶)۔ کامی دولائی جو جہیز میں اسی وقت کے لئے تیار کی گئی تھی اوڑھا کر ... محفل میں بٹھا دیا۔ (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۹۱)۔ [دو + ف : لائی - تہ]۔

دَولَت (و لین ، فت ل) امث۔
۱۔ **دھن ، مال ، زر نقد ، سرمایہ۔**

کیا رخت دولت کے تم تھالب ہیں
تمیں مردِ میداں کے رن کھالب ہیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۷)۔

ہر ہور بخت جب ملے ایک ٹھار
تو دولت غلام ہور خدا ہوئے یار
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۵).
یارب اس کا رتبۂ عالی ہمیشہ ہو فزوں
دولت اس کی ہو کنیز اقبال ہو ادنیٰ غلام
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۵). دولت میں وہ ممکن الحصول اشیا شامل ہیں جو بالواسطہ یا بلا واسطہ انسانی ضروریات کو پورا کریں اور جن کی جائز اور مناسب طور پر خواہش کی جا سکے. (۱۹۰۱ ، علم الاقتصاد ، ۵). تم اپنی ساری دولت رعایا پر کیوں خرچ کئے دے رہے ہو؟ (۱۹۷۹ ، کلیات ، ۴۳). ۲. (أ) اقبال مندی ، نصیبا ، خوش بختی. بولیا کہ تیری ہمت نے تیری دولت نے رقیب کی محنت نے آسودا ہوا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۹) . ایسی حسین و جمیل صاحب عصمت و دولت عورت قسمت سے ملتی ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۹). (أأ) مہربانی ، لطف ، عنایت.
کیتک لوگاں سو ہنستے تھے انوکی یک محبت پر
کیتک دل کوں حضوراں کے سو شہ دولت ہوا راقع
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۴). ۳. طفیل ، بدولت ، سبب.
میٹھے راگاں محمد قطب شہ کوں جم سُہاتے ہیں
نبیؐ دولت غزل میرا شکر ثمنے چکھاتی ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۹).
ایک تو تری دولت تھا ہی دل یہ سودائی
تس اوپر قیامت ہے بےکسی و تنہائی
(۱۷۳۷ ، دیوان زادہ حاتم ، ۹۳).
کیا کہوں جو کہ ملا ہمکو جنوں کی دولت
تن کو عریانی ملی پاؤں کے تئیں خار ملے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک (عکسی) ، ۵۳۱). ۴. حکومت ، مملکت.
بادشاہاں کرنے ہیں اب مال اپر جگ میں بڑائی
منج محمدؐ ناؤں تھے ہے تاج و دولت خسروانی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸). وہ لڑائی اس سبب سے ہوئی کہ بادشاہ اپنی دولت کے مخالفوں کوں نہ پہچانے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۸). بُزُر جمہر نے اس باب کو ایک اچھی ترتیب سے لکھ کر بارِعام کے دن پزرویہ اور تمام ارکانِ دولت کے آگے پڑھا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۷).
دیکھا ہے دولت و صولت کا جو اس کے اقبال
دہرِ سرکش کا بھی قد ہو گیا خم مثلِ کماں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۳). ۱۹۰۳ میں انگریزوں کو خلیج فارس میں کسی اجنبی دولت کی مداخلت کا ... اندیشہ پیدا ہوا تھا. (۱۹۱۷ ، سفرنامۂ بغداد ، ۱۹). ۵. (تصوف) یادِ خدا ، قناعت ، صبر و شکر.
ایسا حالِ عاشقاں پر ہے ہشیاری ہوئے
بھیں بولنے بھتاولے ای دولت سیکانے کوں نہیں
(۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۳۱). ۶. (مجازاً) اولاد ، بچے ، بیٹا بیٹی.
دولت ملنے کی یاں اسیرِ کردگار کی
بھیّا یہی جگہ ہے تمہارے مزار کی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۱). اچھی بیوی کی یہ سچی تصویر ... اپنی بیش بہا دولت کو گود میں لے نکل کھڑی ہوتی. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمال نامے ، ۱۳). [ع].

---اُڑانا محاورہ، --- اُوڑانا.
تباہ کر دینا ، برباد کرنا ، اسرافِ بےجا کرنا.
زرِ گل کر دیا برباد چمن میں آخر
دی اوڑا تُو نے سب اے بادِ بہاری دولت
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۱) . سیر تماشے میں خوب دولت کو اُڑائے گی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۸۳).

---اُڑنا محاورہ.
دولت اُڑانا (رک) کا تعدیہ.
یہ بزم میں نہیں ساقی شراب اُڑتی ہے
ہماری دولتِ عمر شباب اُڑتی ہے
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۳۲).

---اُگلنا محاورہ.
(مجازاً) غیر معمولی پیدا وار دینا ، مہیا کرنا.
بھاپ اٹھے گی سمندر سے تو امڈے گی گھٹا
آسماں برسے گا جب اُگے گی تب دولت زمیں
(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۲۸).

---اندھی ہوتی ہے کہاوت.
دولت انسان کی شکل و شباہت دیکھ کر نہیں آتی ، دولت مند دوستوں کو دیکھ کر نظر چرا لیتا ہے ، اس کہاوت میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب کہ تیمور کے پاس ایک اندھی مُغنّیہ آئی تیمور نے نام پوچھا تو اس نہ کہا دولت ، تیمور نے جواب میں کہا کہ کیا دولت اندھی ہوتی ہے ، گانے والی عورت نے جواب دیا کہ اگر اندھی نہ ہوتی تو لنگڑے کے پاس کیوں آتی تب سے یہ مثل مشہور ہوئی (ماخوذ : جامع اللغات).

---اِیمان کس اضا (---ی مع) امذ.
عقیدے کی سعادت.
کہاں کا نقدِ دل ہم دولتِ ایماں لُٹا بیٹھے
نہ اس پر بھی خیالِ کافرِ بےپیر میں آئے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۱). [دولت + ایمان (رک)].

---آصَفِیَہ کس صف (---فت ص ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
مراد : حیدرآباد دکن جو آصف جاہی مملکت تھا میر عثمان علی خاں آصف جاہ نظام دکن کے آخری حکمراں تھے ، تقسیم برصغیر کے بعد حیدرآباد کئی صوبوں میں بٹ گیا . اس کی قیمت قلمروِ برطانیہ میں تین روپئے ... کلدار اور قلمروِ دولتِ آصفیہ میں چار روپئے ... سکّہ محبوبیہ ہے گی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۷۷). [دولت + آصفیہ (رک)].

---آفریں (---سک ف ، ی مع) صف.
(معاشیات) مال و زر اور اشیائے صرف پیدا کرنے والا.

دستِ دولت آفریں کو مزد یوں ملتی رہی
اہلِ ثروت جیسے دیتے ہیں غریبوں کو زکات
(١٩٠٨ ، بانگِ درا ، ٢٩٤). خالی معاشی قدریں اصل نہیں قوائے دولت آفریں پر نظر رکھنی چاہیے. (١٩٣٦ ، معاشیاتِ قومی (تعارف) ، ١٣). [دولت + ف : آفریں ، آفریدن = پیدا کرنا].

---آفریں طَبَقَہ (---سک ف ، ی مع ، فت ط ، سک ب ، فت ق) امذ.
(معاشیات) محنت کش طبقہ ، مراد : کسان ، مزدور ، تھوک فروش ... نظر انداز کر دیا جاتا ہے ، دولت آفریں طبقہ کی پیداوار کا متّصل گاہک یہی طبقہ ہوتا ہے. (١٩٣٤ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ١ : ٥٣٩). [دولت آفریں + طبقہ (رک)].

---بَٹورْنا محاورہ.
(بیشتر) ناجائز طریقہ سے روپیہ کمانا. حکومت ایک بازاری طوائف بن کر رہ گئی جس کو غرض مند سرکاری ملازم نیلام پر چڑھا کر دھن دولت بٹورا کرتے تھے. (١٩٨٢ ، آتشِ چنار ، ٦٣٠).

---بَرَسْنا محاورہ.
کثرت سے روپیہ پیسہ حاصل ہونا ، زرِ کثیر حاصل ہونا.
رونے میں بادلوں ہو ترا دشمن بے آبرو
برسے دولت تیرے گھر دن رات ساون کی طرح
(١٨٣٦ ، رشک ، د ، ١٦).
ہر اک کوچے میں ہے دولت برستی
زمیں زر ریز ہے گلزار بستی
(١٨٩١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٢ : ٣٩٣).

---بڑھنا محاورہ.
روپیہ پیسے کی فراوانی ہونا.
بُرا ہو جو دولت نُہے کی بڑھے
کہ ظالم پہ کنجے کھڑے کی چڑھے
(١٩١٠ ، قاسم اور زہرہ ، ٢٣).

---بَنانا محاورہ.
روپیہ پیسہ کمانا (بیشتر ناجائز ذرائع سے). اگر میرے وقت میں تم دولت نہیں بنا سکتے تو تم سے زیادہ بدبخت کوئی اور نہ ہو گا. (١٩٨٢ ، آتشِ چنار ، ٩٣٠).

---بیدار کس صف (---ی مع) امث.
١. (مجازاً) محبوب.
ہوئی شادی ہمارے ہاں یکبار
آئی مہماں وہ دولتِ بیدار
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٣٣).
اس کا منھ دیکھتے ہی خواب میں ہم چونک اُٹھے
اپنے ہاتھ آئی ہوئی دولتِ بیدار گئی
(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٢٣٦). ٢. وہ دولت جس سے فائدہ حاصل ہو (علم و ہنر) ، خوش قسمتی (جامع اللغات). ٣. سامنے کی دولت ، غیر محفوظ دولت ، کھلی ہوئی دولت.
لُٹ جانے کا اندیشہ بھی بے سود نہیں ہے
دل دولتِ بیدار ہے اب دیکھئے کیا ہو
(١٩٦٢ ، ہفت کشور ، ٢٢). ٤. (مجازاً) اولاد ، بال بچے.
کس طرح میں اس دولتِ بیدار کو کھوتا
جیتا میں جو ان میں سے کوئی پاس نہ ہوتا
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ١٢٣). [دولت + بیدار (رک)].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) امذ.
روپیہ پیسے سے محبت کرنے والا ، زر کا پُجاری ، دولت کا طالب ، دولت مند. پرسوں اتوار کو یہاں ایک بڑا جلسہ تھا لاہور و امرت سر کے دولت پرست جمع ہوئے تھے کہ کپڑے کی کل پنجاب میں جاری ہو. (١٨٨٣ ، مکتوباتِ آزاد (جالب دہلوی) ، ١٩). [دولت + ف : پرست ، پرستن = پوجنا].

---پَناہ (---فت پ) امذ.
(مجازاً) محافظ حکومت. بادشاہ دولت پناہ نے فرمایا کہ اس کا جواب کل دونگا. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٢٥). [دولت + پناہ (رک)].

---پَھٹ پَڑْنا محاورہ.
بیشمار زر و مال کا آ جانا ، پیداوار کا حد درجہ بڑھ جانا. یورپ میں جو آج تمام روئے زمین کی دولت پھٹ پڑی ہے کہ طوفان نوح کی طرح اوپر سے بھی برس رہی ہے اور زمین سے بھی ابل رہی ہے. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٣٦٥).

---پِھرْنا محاورہ.
قسمت کا پھر جانا ، بدقسمتی کا شکار ہونا.
تمام رات لشکر پلاتا اتھا
جوں دولت پھری اس کوں چارہ نہ تھا
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٣٧٧).

---جاوِید کس صف (---ی مج) صف.
ہمیشہ رہنے والا مال و زر ، اثاثہ ، بیش قیمت املاک.
قربان جاؤں پاس کے یہ کیا ملی دنیا ملی
اک دولتِ جاوید ہے اک سلطنت ہے دل کے پاس
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٠٧). [دولت + جاوید (رک)].

---چَمَکْنا محاورہ.
دفینہ یا دولت کو کام میں لانا ، فائدہ اُٹھانا ، فیض پانا.
زلف سہوش ہے دلا دیکھ اب دیوالی کی ہے رات
کر چراغ داغ روشن عشق کی دولت جگا
(١٨٣٨ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ٩).

---جُو (---و مع) امذ.
روپیہ پیسہ کا متلاشی ، (مجازاً) لالچی. ہر مہم جُو اور دولت جُو کو ہندوستان جانے کا موقع نہیں دینا چاہیے. (١٩٣٣ ، تاریخ دستورِ ہند ، ٥٧). [دولت + ف : جُو ، جستن = تلاش کرنا].

---چھاؤں کی طرح ڈھلتی ہے / ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے کہاوت.
دولت زوال پذیر چیز ہے (جامع اللغات).

---حُسْن کس اضا(---ضم ح ، سک س) صف.
خوبصورتی.

کوئی بھی پوچھتا نہیں لچھمی یہ حال ہے
دولت ہمارے حسن کی سرقے کا مال ہے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۹۷). [دولت + حُسن (رک)].

---خاک میں مِلْنا محاورہ.
مال و زر کا برباد ہونا ، تباہ ہونا ، سرمایے کا ضائع جانا.

زر سے جس کا خوش کیا دل گھر بنایا خلد میں
خاک میں دولت ملی جو صرف کی تعمیر میں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۹).

---خانَہ (---فت ی) امذ.
۱. (تعظیماً) محل سرا ، رہنے کا مکان. اگر خاوند اپنا حاجت ضروری کو جائے ، خواہ لشکر میں یا دولت خانہ میں ، بیت الخلا سے بہت دور ہٹ کر کھڑا ہو. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰). میرے ہمراہیوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور وہ آپ کا دولت خانہ ہے. (۱۹۳۲ ، سیرة النبی ، ۳ : ۶۵۰). ہماری زبان میں دولت خانہ کے اعزازی کلمہ کا ماخذ اس عمارت کے نام سے معلوم ہوتا ہے. (۱۹۵۹ ، برق (سید حسن) ، مقالات ، ۹۳). ۲. (تعظیماً) دوسرے کے گھر کو کہتے ہیں. ہوش بجا ہوئے تو ہم دولت خانہ میں گئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۰). آپ اپنا دولت خانہ بتا دیجیے جس دن تویں تیار ہو جائیں گی لے کے حاضر ہو جاؤں گا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۳). شیخ صاحب ہر چہار طرف سلام پھینکتے دولت خانہ تشریف لائے. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۳۰). [دولت + خانہ (رک)].

---خُداداد کس صف(---ضم خ) امث.
۱. وہ نعمت جو سعی و کوشش کے بغیر ملے ، عطیۂ الٰہی ، نعمت من جانب اللہ.

معشوقوں کی الفت ہو مبارک تجھے اے دل
دولت یہ خدا داد ہے برباد نہ کرنا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۹) . ۲. حکومت ، ملک جس کے حصول میں اللہ کی مدد و نصرت شامل حال ہو اور اللہ ہی اسکا اصل مالک ہے،مثلاً دولت خدا داد افغانستان، پاکستان. پس دولت خدا داد کو ہرگز زوال نہیں ہوتا.(۱۸۰۲ ، باغ و بہار، ۲۵). [دولت + ف : خدا (رک) + ف : داد ، دادن ۔ دینا].

---خَرچ کے واسطے دی گئی ہے کہاوت.
جب کوئی امیر آدمی کنجوسی کرے تو ایسے کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

---خواہ (---و معد) امذ.
دعا گو ، دوست ، مصاحب ، خیر خواہ ، طرف دار.رقیب بدبخت ، گمراہ دل سخت ، بور نظر دل کا دولت خواہ دونوں مل کر ... اودھر چلے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۳).

قائم سے کوئی ہو ہے خفا
بندہ ، خادم ، دولت خواہ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۵). جو دولت خواہ اس وقت حاضر مجلس تھا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۰۳). ۲. **مخلص دوست ، ہمدرد ، جان نثار.** میں تیرا دولت خواہ ہوں کیا کروں مجھے ہو بولنا ضرور ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).

لگا کہنے کہ اب سچ ہی کہوں کیا بات ہے اوس کی
یہ دولت خواہ اپنا ، فدوی اپنا ، جاں نثار اپنا
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۳). ہمیشہ جو کچھ صلاح دولت ہووے عرض کرتا ہے خصوص غصے اور خفگی کے وقت۔ کہ اسوقت میں دولتخواہ ملاحظے سے سچ بات نہیں کہہ سکتے ہیں.(۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۸۳). [دولت + ف : خواہ ، خواستن ۔ چاہنا].

---خواہی (---و معد) امث.
خیرخواہی ، خیرسگالی. آپس میں اتفاق کر کے اور مکر کی باتیں بنا کر دولت خواہی کی طرح اس کی بدی کی باتیں بادشاہوں سے عرض کرتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۸). بادشاہ نے اس کی اس دولت خواہی کا شکریہ ادا کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۱۸). یقین ہے کہ جو کام بھی میری دولت خواہی کا سبب ہو گا ، ہرگز آپ اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں گے. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری (ترجمہ) ، ۱۳۱). [دولت + خواہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دار امذ.
معتمد ، مددگار ، نجی سکتر. یہ بیاض ایسی نادر چیز تھی کہ جب شہزادہ کا انتقال ہوا تو سلطان غیاث الدین نے اپنے خاص دولت دار امیرعلی کو دی. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۸۷). [دولت + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا].

---دارَین کس اضا(---ی لین) امث.
دین و دنیا کی دولت ، دو عالم کی نعمت.

الٰہی کیوں نہ چاہوں دولت دارین میں تجھ سے
بڑی فیاض یہ لکھ لٹ تری سرکار کیسی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۸۸). [دولت + دار + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

---دُنیا پَر لات مارْنا محاورہ.
دولت کو حقیر جاننا (جامع اللغات).

---دُنیا سے مُسْتَغْنی ہونا محاورہ.
بہت امیر ہونا ، اتنی دولت ہونا کہ زیادہ کی پروا نہ ہونا (جامع اللغات).

---دِیدار کس اضا(---ی مع) امذ.
دیکھنے کی سعادت یا شرف.

دولتِ دیدار کی ہرگز نہ کرنا جستجو
یہ نہیں ملتی کسی کو اسکو تو اے دل نہ ڈھونڈ
(۱۸۷۰ء ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۰۷)۔[دولت + دیدار (رک)]۔

---ڈُبونا محاورہ۔
مال و زر ضائع کرنا۔
بانی کے لیے واہ تمہیں ہاتھ سے کھوؤں
میں قبلۂ کونین کی دولت کو ڈبوؤں
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۵)۔

---رُوحانی کس صف (---و مع) امث۔
فیوضِ باطنی ، نشاطِ روح کا سامان۔ وجاہتِ خاندانی کے ساتھ دولتِ روحانی بھی استاد مرحوم کو ورثے میں ملی تھی۔ (۱۹۷۸ء ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۱۳)۔ [دولت + روحانی (رک)]۔

---زِیاد فقرہ۔
(دعائیہ کلمہ) خدا خوش رکھے ، دولت زیادہ ہو ، مراتب بڑھتے رہیں۔ (ابوالفضل) اقبال یا مراد ، عمر دراز ، دولت زیاد مہاراجہ ، براجتے ، براجتے۔ (۱۹۰۹ء ، مخزن ، نومبر ، ۴۴)۔

---سَرا / سَرائے (---فت س) امث ؛ مذ دولتسرائے۔
۱. **محل سرا ، حرم خاص۔**
نہ دولت سرا وہ نہ اسباب وہاں
نہ ساماں نہ سر ہے ، نہ سرور ہے کُل
(۱۸۱۰ء ، میر ، کد ، ۱۲۱۹)۔ دولت سرائے بادشاہی کو رشکِ منزل مہر و ماہ بنایا۔ (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۵۹)۔
رشکِ فردوس آج ہے دولت سرائے فاطمہ
خود لبِ قدرت ہوئے ہیں ہم نوائے فاطمہ
(۱۹۳۵ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۶۹)۔ ۲. **خزانہ۔**
ہیں سکّہ ہائے داغ ہزاروں بھرے ہوئے
قصرِ دل فقیر ہے دولت سرائے رنج
(۱۸۵۸ء ، غنچۂ آرزو ، ۴۸)۔ ۳. **مراد : دربار نبوی ، روضۂ رسولؐ ، مسجد نبوی۔**
خزانہ معرفتِ حق کا دفن ہے اس میں
خدا کا گنج ہے دولت سرا مدینے کی
(۱۸۷۲ء ، محامد خاتم النبیین ، ۱۱۵)۔
دنیا کی دولتیں تری دولتسرا میں ہیں
عقبیٰ کی نعمتیں ترے دستِ عطا میں ہیں
(۱۹۱۲ء ، بیاض نعت ، ۹۵)۔ ۴. **گھر ، رہنے کا مکان۔** آپ کے لیے دولت سرا بناتے ہیں ، جس میں آپ آرام فرماتے ہیں ... آپ کے لیے مسجد بناتے ہیں جس میں آپ خدائے واحد ذوالجلال کا نام پکارتے ہیں جوپڑے ، چمار ، قلی ، کافر ، بت پرست بدعقیدہ سب مزدوری کرتے ہیں مگر آپ نہ کبھی اس دولت خانہ کے دشمن ہوتے ہیں اور نہ کبھی اس مسجد کے منہدم کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ (۱۸۷۳ء ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۰۸)۔ [دولت + سرا (رک)]۔

---سَمیٹنا محاورہ۔
ناجائز طریقے سے روپیہ کمانا ، دولت کی ہوس میں گرفتار ہونا۔ اس نے خود بھی ناجائز دولت سمیٹنے کا سلسلہ تیز کر دیا۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۶۳۸)۔

---عُثمانِیہ کس صف (---ضم ع ، سک ث ، کس ن ، فت ی) امث۔
خلافتِ عثمانیہ سے متعلق ممالک۔ مصر سے بارہ ہزار جوان بھیجے تا کہ دولتِ عثمانیہ کے ہلالی علم کے نیچے جوہرِ شجاعت دکھائیں۔ (۱۹۲۶ء ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۴۷)۔ دولتِ عثمانیہ کے خلاف پادری صاحب (میلکم میکل) نے بہت کچھ زہر اگلا ہے۔ (۱۹۶۱ء ، عبدالحق ، مقدمات ، ۱ : ۱۸)۔ [دولت + عثمان (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---عُظمیٰ کس صف (---ضم ع ، سک ظ ، الف بشکل ی) امث۔
بڑی دولت ، مراد : عقیدہ ، ایمان ، نیک اعمال وغیرہ۔ نمرود و فرعون ، ابوجہل و ابولہب ... جو آتشِ خلیل ، طوفانِ نیل ، قحطِ مکہ اور انشقاقِ قمر کے معجزوں کے طالب تھے پھر بھی ایمان کی دولتِ عظمیٰ سے محروم رہے۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴)۔ [دولت + عُظمیٰ (رک)]۔

---عُقبیٰ کس امث (---ضم ع ، سک ق ، الف بشکل ی) امث۔
آخرت کا سامان ، نیک اعمال۔
آپکی وجہ سے ہے دولتِ عقبیٰ حاصل
آپ کی وجہ سے فردوس بنا نعمت کدہ
(۱۸۹۲ء ، مہتاب داغ ، ۲۱۰)۔ [دولت + عُقبیٰ (رک)]۔

---عُلیا کس صف (---ضم ع ، سک ل) امث۔
زبردست سلطنت ، اشارہ ہے تیموری خاندان کی سلطنت کے متعلق (جامع اللغات)۔ [دولت + عُلیا (رک)]۔

---غُلام ہونا محاورہ (قدیم)۔
روپیہ پیسہ آسانی سے میسّر ہونا۔
پھر پور بخت جب ملے ایک نِہار
تو دولت غلام ہور خدا ہوئے یار
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۷۵)۔

---قارُون کس امث (---و مع) امث۔
بادشاہ قارون کا خزانہ ، کبھی نہ ختم ہونے والا مال و زر ؛ (مجازاً) روپیہ پیسہ کی فراوانی۔
افلاس میں چھپ جاتے ہیں فنکار کے جوہر
جو دولتِ قارون نہیں رکھتا وہ ہنر کیا
(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۲۵)۔ [دولت + قارون (رک)]۔

---قَدَم (---فت ق ، د) امث۔
لونڈی یا باندیوں کے نام جو اچھا شگون سمجھ کر رکھتے ہیں ،

مبارک قدم (فرہنگ آصفیہ). [دولت + قدم (رک)].

---کا بُھوکا ہونا محاورہ.
لالچی ہونا، حرص و ہوس کا غلام ہونا. یہ نہ ہماری دولت کے بُھوکے ہیں نہ عنایت کے محتاج. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۰).

---کا سانْپ امذ.
(مجازاً) کنجوس ، بخیل. مسلمان دولت کا سانپ نہ بنے اسے گردش میں رکھے. (۱۹۷۱ ، نکتۂ راز ، ۹۹).

---کا مینْہ بَرَسْنا محاورہ.
زر و مال کی افراط ہونا ، روپے پیسے کی کثرت ہونا.

مینہ برستا ہے جہاں دولت کا ان کے واسطے
رات دن امداد کے پیغام آتے ہیں جہاں

(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۳۰).

---کَدَہ (---فت ک ، د) امذ.
محل سرا ، تعظیماً دوسرے کا گھر. صدرِ آعظم کے دولت کدے پر آنجہانی سرشار کو میری سہمانی کی خدمت سپرد تھی. (۱۹۳۹ ، ریاض خیرآبادی، نثرِ ریاض ، ۸۰). واحدی صاحب ہمارے محلے، کوچۂ چیلاں میں رہتے تھے اور ان کا دولت کدہ اس وقت کے سب ہی مشاہیر کا مرکز تھا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۲). [دولت + ف : کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---کَونَین کس اضا (---و لین ، ی لین) امث.
دونوں جہان کی نعمت ، دین و دنیا کی نعمت. اس کے قدموں کو بوسہ دے اطاعتِ اسلام قبول کر دولتِ کونین حصول ہو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۶۳۷). [دولت + کون (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

---کی بُھوک امث.
ہوسِ زر ، روپیہ کی لالچ. ان کے خاندان کے تقریباً ہر فرد نے ... دولت کی بُھوک مٹانے کے لئے ہرطرح سے ہاتھ پیر مارنا شروع کر دیئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۶۶).

---کی چاٹ امث.
لوبھ ، لالچ ، ہوسِ زر.

جہاں منہ کو لگی یہ دخترِ رز چُھٹ نہیں سکتی
اسی معشوقہ کو کہتے ہیں میکش چاٹ دولت کی

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۵۳).

---کی گَنگا بَہانا محاورہ.
افراط سے روپیہ خرچ کرنا (جامع اللغات).

---کی گَنگا بَہْنا محاورہ.
بہت زیادہ روپیہ پیسہ ہونا ، مال و زر کثیر دستیاب ہونا . جو تنخواہ بادشاہ سلامت کو ملتی تھی اسمیں قلعہ کا خرچ بھی مشکل سے چلتا تھا برخلاف اس کے دکن اور اودھ میں دولت کی گنگا بہہ رہی تھی. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۳۳).

---کے آگے بُنَر ہاتھ باندھے کَھڑا ہے کہاوت.
روپے سے جو چاہے لے لو (جامع اللغات).

---کے پاؤں / پَر لَگ گئے کہاوت.
دولت جلد خرچ ہو گئی (جامع اللغات).

---کے کَھتّے امذ.
زر کثیر ، روپے کی ریل پیل. امیر آدمی جن کے ہاں دولت کے کھتے بھرے پڑے تھے فضول خرچی کے طفیل روٹیوں سے محتاج ہو گئے. (۱۹۰۶ ، حکمتِ عملی ، ۲۲۲).

---کھینْچْنا محاورہ.
روپیہ بٹورنا ، روپیہ پیسہ ، مال و زر نیز پیداوار میں اضافہ کرتے چلے جانا. اسکے علاوہ ریل ، جہاز ، تار کی سہولت تمہاری قوم نے مالی فائدہ اُٹھانے اور دولت کھینچنے کے لئے پیدا کی تھی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ۶).

---گَڑی ہونا محاورہ.
دولت کا ذخیرہ ہونا ، دولت کی کان ہونا (جامع اللغات).

---گَنج (---فت گ ، غنہ) امذ.
محلہ ، بستی ؛ (مجازاً) حُسن کدہ.

شکر اللہ کا پھر دُور ہوئے دل کے رنج
پھر مرے حُسن کا آباد ہوا دولت گنج

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۳۶۸). [دولت + گنج (رک)].

---ِ لازَوال کس صف (---فت ز) امث.
کبھی نہ ختم ہونے والی املاک.

ابد تک تجھے اے سراپا کمال مبارک ہو یہ دولتِ لازوال

(۱۸۹۰ ، کتابِ مبین ، ۱۷). [دولت + ِ ، لا (حرفِ نفی) + زوال].

---لُٹانا محاورہ.
بے دریغ روپیہ پیسہ خرچ کرنا.

تماشوں میں ثروت بڑوں کی اُڑائی
نمائش میں دولت خدا کی لٹائی

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۵۳) . اسقدر دولت مجھ پر کیوں لُٹائی جا رہی ہے. (۱۹۳۳ ، سرگزشتِ عروس ، ۳۷). وہ تمام عناصر فیاضی سے دولت لُٹاتے ہیں جن کے مفادِ خصوصی پر ہمارے اقدامات سے ضرب پڑتی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۵۳).

---لُٹْوانا محاورہ.
برباد کرنا ، بہانا.

مردِ عاشق ہوں مجھے کیمیا سے نفرت ہے
دولتِ حسنِ صنم میں نے تو لُٹوائی ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۳۹).

---لُٹے کوئلوں پَر مُہْر کہاوت.
بیجا اور باموقع خرچ کے موقع پر کفایت شعاری کرنے اور بے جا

خرچ کی پروا نہ کرنے کے موقع پر بولتے ہیں.

مہر ، اب کوتلوں پہ ہونے لگی
دولتِ حسن جب لُٹا بیٹھے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۹۳).

ـــــمآب (ـــــفت م ، ا بعد) امذ.
روپیہ پیسہ والا ، زر و مال سے بھرا ہوا ؛ (مجازاً) خوش حال.

کسی زمانے میں دولت مآب تھا پٹنہ
پسندِ خاطرِ ہر شیخ و شاب تھا پٹنہ

(۱۸۷۵ ، فروغِ ہستی ، ۳۲). [دولت + مآب (رک)].

ـــــمارْنا محاورہ.
دولت چھین لینا یا دغا سے حاصل کرنا (جامع اللغات).

ـــــمَدار (ـــــفت م) امذ.
اقتدار کا مرکز ، حکومت. ان دنوں کہ زمانے میں طفیل سرکار دولت مدار انگلشیہ کے علم و ہنر کو ترقی اور رواج بہت ہے. (۱۸۶۹ ، ذخیرہ ، آگرہ ، مارچ ، ۲). مجھ کو پیش گہ سرکار دولت مدار حضور بادشاہ ہفت اقلیم سائنس زمانہ گیر دام اقبالہ ، کی جانب سے ہدایت ہوئی ہے. (۱۹۱۱ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۷۷). [دولت + مدار (رک)].

ـــــمَداری (ـــــفت م) امث.
صاحبِ مال ہونے کی حالت،اختیار کی مرکزیت.اس کی بنیاد نہایت مضبوط ہے اور یہی وجہ اس کی ابد اقتداری اور دولت مداری کی معلوم ہوتی ہے. (۱۸۴۷ ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۲). [دولت + مدار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمُشْتَرَکَہ کس صف (ـــــضم م ، سک ش ، فت ت ، ر ، ک) امث ؛ صف.
تاج برطانیہ کی سربراہی میں ایک بین الاقوامی اتحاد جس میں برطانیہ اور اس سے وابستہ ممالکِ محروسہ (Domenion) کے علاوہ چند سابق نوآبادیات شامل ہیں جو اب آزاد (Domenion) ممالک کی حیثیت رکھتی ہیں. حضورؐ نے (ہجرت کے بعد مدینہ میں) مہاجرین و انصار اور یہود کے درمیان گفت و شنید کی اور اس کے بعد ایک معاہدہ مرتب فرمایا ... اس معاہدے کی رُو سے جدید سیاسی اصطلاح میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ مدینے میں دولتِ مشترکہ (Common Welth) قائم ہو گئی. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم و محسنین ، ۸۶). [دولت + مشترک (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــمَشْرُوطَہ کس صف (ـــــفت م ، سک ش ، و مع ، فت ط) امث.
ایران کا ایک خاص دورِ حکومت. مرحوم اپنے زمانے کے اعیان و خواص میں شامل تھے ، لیکن دولتِ مشروطہ کے صدمے سے ان کو دق ہو گئی. (۱۹۲۳ ، ایرانی افسانے ، ۱۱۵). [دولت + مشروط (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــمَنْد (ـــــفت م ، سک ن) صف امیر،دولتمند.
امیر ، مال دار ، روپے پیسے والا ، تونگر ، خوش نصیب.

حق کی یاد سوں جو نت رہیں
دولتمند انہیں دانے کہیں

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۸۹). نواب چھٹن صاحب ایک حسین ... نوعمر دولت مند رئیس زادے تھے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵). فارغ التحصیل ہو کر (امام فخر الدین رازی نے) خوارزم کا رخ کیا وہاں مسائل عقائد میں علما سے مناظرہ ہوا جس کی وجہ سے لوگ ان کے مخالف ہو گئے ... مجبور ہو کر (امام صاحب) اپنے وطن واپس آئے. یہاں ایک نہایت دولت مند تاجر رہتا تھا اس نے اپنی بیٹیوں کی شادی امام صاحب کے صاحبزادوں سے کر دی. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۶۸). ساجی زینے کی بالائی منزل پر ایک ... دولت مند جابر اور بداطوار طبقہ تھا. (۱۹۷۳ ، ہندوستانی معیشت ، ۲۹). [دولت + ف : مند ، لاحقۂ صفت].

ـــــمَنْد کی ڈیوڑھی کو سب سَجْدَہ کَرْتے ہیں کہاوت.
امیر آدمی کی سب خوشامد کرتے ہیں (جامع اللغات).

ـــــمَنْدی (ـــــفت م ، سک ن) امث.
مال داری ، تونگری.

دھریے دل میں جس سکہ نے دولت مندی
کرے فقر تس پت سنے ترکش بندی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳۳). سلطنت دریائے فرات سے دریائے مصر تک بڑھائی دولتمندی (میں) اس وقت تک اس کا کوئی شاہزادہ ہمسر نہ ہوا . (۱۸۴۷ ، سیر المتقدمین ، ۱ : ۶۱) . عقل مند ، عقل مندی ، دولت مند ، دولت مندی ... وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۲). [دولت + مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمَنْد پر کا کَوّا ہے کہاوت.
دولت نہیں رہتی (جامع اللغات).

ـــــمَہْد (ـــــفت مع م ، سک ہ) امذ.
(مجازاً) خاندانی دولت ، پنگوڑے سے رئیس ہونے کا عمل . جلیل القدر شاہنشاہ کی وفادار رعایا ہونے کے حق کے سبب سے جس کے عہد دولت مہد نے ہندوستان کو امن اور آسایش بخشا ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۹۰). [دولت + مہد (رک)].

ـــــمیں اَنْدھا امذ.
سخت لالچی. ایک طمع دنیا کا بندہ حریص اور دولت میں اندھا ایک بھولی بدنصیب لڑکی کو شیشہ میں اتار رہا تھا. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمالنامے ، ۱۳).

ـــــمیں بَٹّا لَگْنا محاورہ.
فرق آنا ، صدمہ پڑ جانا ، گھٹا جانا ، کمی ہونا.

اب تمہارے حسن کی دولت میں بٹا لگ گیا
خط سے سو بال آگئے آئینۂ اقبال میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۲).

ـــــ و اِقبال غم گُسار رَہِیں فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) ہمیشہ صاحب اقبال اور دولت مند رہو ، ہمیشہ عزت اور دولت منتظر رہے (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــــ والا امذ.
دَھنی ، زردار ، امیر. کیا غریب ، کیا متوسط ان کے داغِ شرافت میں گرفتار تھے ، یہ دولت والے ، اف ، شیخ صاحب کا دوستانہ تھا. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۶۶).

ـــــ ہاتھ آنا محاورہ.
روپیہ پیسہ مال و زر ملنا.

اندھیر کبھی ایسا تم نے نہ سنا ہوگا
دولت مرے گھر میں ہے پر ہاتھ نہیں آتی

(۱۹۵۵ء ، رباعیاتِ امجد ، ۳ : ۱۰۲).

ـــــ ہارْنا محاورہ.
روپیہ جوئے میں اُڑا دینا (جامع اللغات).

دَوَلْتی (و لین ، فت ل) امذ ؛ صف (قدیم).
۱. **دولت مند ، مال دار.**

کیونکر نہ دولتی کی خوشامد کرے فلک
چرخے کا کام کیونکہ چلے جو نہ ہووے مال

(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۳۰). امیر خاں نے اسے خلوت خانے میں بُلوا کر پوچھا کہ "صاحب ! سچ کہو تم میرے ہم زلف کیوں کر ہو؟" اس نے عرض کی کہ "خداوندِ زماں ! اللہ کی دو بیٹیاں ایک دولتی آپ کو بیاہی گئی مفلسی مجھ سے منعقد ہوئی" (۱۸۲۳ء ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۷۰). ۲. **سرکاری ، حکومت کا.** جب مذہب عیسوی قسطنطنیہ کا دولتی مذہب ہو گیا تو شہنشاہ تھیوڈوسیس نے مصر کی کل عبادت گاہوں کو توڑ ڈالا. (۱۸۹۷ء ، تمدنِ عرب ، ۱۹۷). [دولت + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

دولْچَہ (و مع ، سک ل ، فت چ) امذ.
چمڑے کا ڈول ، بوکا (ماخوذ : جامع اللغات). [دول ~ ڈول + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

دَوْلَگی (و لین ، فت ل) امث.
ایسے خطاب جن کا جزوِ آخر دولہ ہو جیسے سیف الدولہ وغیرہ دولہ کے ساتھ. اس سے بڑھ کر خطاب دولگی کا ہے. (۱۸۵۰ء ، خطوطِ غالب ، ۱۲۲). [دولہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

دَوْلَہ (و لین ، فت ل) امذ.
کسی نام یا خطاب کے ساتھ بطور لاحقۂ بمعنی دولت مستعمل جیسے : اعتماد الدولہ ، یمین الدولہ (ماخوذ : جامع اللغات). [ع].

دَوْلَہ دَروغَہ (و لین ، فت ل ، فت د ، و مع ، فت غ) امذ.
نگراں یا داروغہ وغیرہ. میرے کوارٹر کی ضبطی ہوئی ، دولہ دروغہ مقرر ہوا ، چاہے کتنی بھی آزادی دے قید تو قید ہی ہے. (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۱۲۸). [دولہ + دروغہ (رک)].

دُولھا (و مع) امذ ؛ دُولہا.
نوشاہ ، وہ مرد جس کی نئی شادی ہوئی ہو.

ایک پل میں دو بنا دولھا بنے
ایک پل میں دو بنا مردہ بنے

(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۳۸). دولھا کو نا کیج اور دولھن کو سنکوچہ لکھتے ہیں. (۱۸۶۳ء ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۸۳). مگر چونکہ دولھا فوج میں ملازم تھا اور رخصت ختم ہو رہی تھی اس واسطے یہ لوگ زیادہ نہ ٹھہر سکے. (۱۹۱۸ء ، انگوٹھی کا راز ، ۳۷). دلہن کو مسند پر دولھا کے مقابل بٹھا دیا. (۱۹۶۷ء ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۹۷). [پ : دولھ ؛ س : دُرلبھ ~~दुर्लभ~~ ـ عسیر الحصول].

ـــــ بَنانا ف م.
شادی کی تقریب کے لئے نوشاہ کو بنا سجا کر تیار کرنا ، زرق برق لباس یا زعفرانی جوڑا پہنانا ، شادی کے لئے کپڑے وغیرہ پہن کر تیار ہونا (جامع اللغات).

ـــــ بَنْنا ف ل.
نوشاہ کا سج بن کر شادی کے لئے تیار ہونا.

یے دولھا بنے منہ کو چُھپاتے ہیں ابھی سے
میں جیتی ہوں اور آنکھ چُراتے ہیں ابھی سے

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰).

ـــــ بنے بَیٹھا رَہْنا محاورہ.
عزت و وقار کے ساتھ بیٹھے رہنا (جامع اللغات).

ـــــ بھائی امذ.
بہن کا شوہر ، عموماً لڑکیاں اور لڑکے بہنوئی کو کہتے ہیں. میں نے اپنی خالہ زاد بہن کو ... خط لکھا کہ زری اپنے دولھا بھائی کا کھوج تو لگاؤ. (۱۹۳۱ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۹ : ۱۰). ایک دولھا بھائی کا لفظ ایسا ہے کہ سننے والے خود بخود بہنوئی کا رشتہ سمجھ لیتے ہیں. (۱۹۵۸ء ، چشمہ ، ۲۱۷). [دولھا + بھائی (رک)].

ـــــ تو وہ پَر دو شالا اَپْنا ہے کہاوت.
ظاہری بناؤ سجاؤ کی حقیقت کھولنا ہو تو یہ مثل بولتے ہیں ، مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی ساری سج دھج ہمارے ہی طفیل سے ہے پھر بھی ہمیں سے اکڑتا ہے (جامع اللغات).

ـــــ دُلْہن ہانپے شَہ بالا لاتیں کھائے کہاوت.
رک : دولھا لے دولہن الخ (جامع اللغات).

ـــــ دُولْہن مِل گئے جُھوٹی پَڑی بَرات کہاوت.
دوست دوست ایک ہو گئے ، لگائی بُجھائی کرنے والے اور دراندازِ مفت بُرے بنے (جامع اللغات).

ـــــ ڈھائی دِن کا بادْشاہ ہے کہاوت.
شادی کے دنوں میں دولھا کی بڑی خاطر تواضع ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

---کے پَتَّل نہ بَجَنْیا کے تھا کہاوت.
وہاں کہتے ہیں جہاں دینے کے لیے کچھ نہ ہو اور کوئی شخص زیادہ مانگے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے پیچھے (گیل)/دُم کے ساتھ ساری بَرات ہے کہاوت.
۱. گھر کی رونق آقا سے یا صاحبِ خانہ سے ہوتی ہے ، ماتحت سردار کے اثر اور حکومت ہی کی وجہ سے کام کرتے ہیں. دولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات تھی. (۱۹۱۸ ، لکچروں کا مجموعہ (دیباچہ) ، ۱ : ۱۵).

گروہ نہ ہو تو خاک نہیں ان کی آبرو
دولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

(۱۹۳۰ ، منظوم کہاوتیں ، ۳۴). ۲. **انسان کا وجود ، زندگی.**

جب تک بدن میں جان ہے چلتے ہیں ہاتھ پاؤں
دولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

(۱۸۹۹ ، شاد لکھنوی (نور اللغات).

---مَرے یا دُلْھن نانی کو اُٹْکے ٹکے سے کام کہاوت.
خود غرض آدمی کسی کے نفع نقصان سے مطلب نہیں رکھتا ، اسے صرف اپنا فائدہ عزیز ہوتا ہے (جامع اللغات).

---لے دُلْھن پانی ، شہ بالے نے گانڑ مَرانی کہاوت.
شہ بالا ایک چھوٹا لڑکا ہوتا ہے جو دولہا کے ساتھ رہتا ہے اسے گالیاں پڑتی ہیں (جامع اللغات).

---ہی کے سَر سِہْرا ہے کہاوت.
جو سردار ہوتا ہے سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے (جامع اللغات).

دُولَھن (و مع ، فت لھ) امث ؛ بے دولہن.
رک : دلہن.

ایک پل میں کرے دولہن کا بناؤ
ایک پل میں کرے رنڈھ پن کا بناؤ

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۹). دولھن کو منکوحہ لکھتے ہیں . (۱۸۶۶ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۸۳). دولہا کچھ تحائف دولہن کو بھیجتا ہے . (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، چمنستانِ مغرب ، ۷۱) [دولھا (رک) کی تانیث].

دُولَھنی (و مع ، فت لھ) امث.
دولہن بننا ، عروسی. قاسم نے کہا اے نور دیدہ ، قصد میداں رکھتا دامن چھوڑ کہ تیری دولھنی اور میری دامادی قیامت پر پڑی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۱). [دولھن + ی ، لاحقۂ تصغیر].

دُوَم (ضم د ، فت و) صف.
دوسرا ، ثانی ، دیگر. عبداللہ خان بہادر جو حضورِ پرنور کے وزیر دوم تھے بہت کھسیانا کے اور بیتاب ہو گئے. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۵). [ف : دو (رک) + م ، لاحقۂ صفتِ عددی].

دومَٹ (و مع ، فت م) امث.
ریت ملی ہوئی چکنی مٹی کی نرم زمین جو کھیتی کے لیے نہایت عمدہ ہوتی ہے اور آل کی زیادتی کی وجہ سے گیہوں بہت اچھا پیدا ہوتا ہے. جس مٹی میں آدھی بالو اور آدھی چکنی مٹی ہو اس کو دومٹ کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسماعیل میرٹھی ، ۱۸۳). دریا برار تراب میں گل (Clay) کے مہین ذرات سے لے کر ریت کے ذرات کی کم و بیش مقدار پائی جاتی ہے اور ان کے متوازن امتزاج سے جو تراب حاصل ہوتی ہے اس کو دومٹ (Loam) کہا جاتا ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۲۳). [دو + مٹ ، مٹی (رک) کی تخفیف].

دُوَمی (ضم د ، فت و) صف.
دوم کی طرف منسوب ، دوسرے ، دوسری بات.

دومی یہ جو تو چاہے کہ نہ مجھ سا ہو کوئی
شعر سے میرے کسی کے نہ ہوں برتر اشعار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۹). بلکہ بطریقِ قلب بعض "دوئیم" کا "دومی" ہو گیا. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۱۷۷). جب وہ عالمِ اصغر کا سراغ لگانے چلا تو اسے عدم تعین ، دومی اور تناقض سے سابقہ پڑا. (۱۹۶۱ ، کائنات اور ڈاکٹر آئن اسٹائن (ترجمہ) ، ۱۶۳). [دوم + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَون (۱) (و لین) امث.
۱. (أ) **وہ آگ جو جنگلوں کی بناور میں درختوں میں بالیدگی کی قوت بڑھانے کے لیے لگاتے ہیں ، جنگل کی آگ ، شعلہ ، لو.**

ہے لالہ زار دامنِ دل داغِ عشق سے
یہ دشت دون لگے سے بھی دیکھا بہار کا

(۱۷۹۲ ، دیوانِ محب (ق) ، ۱۵).

شعلہ افشاں نہیں یہ کچھ نئی اس آہ سے
دَون لگی ہے ایسی ایسی بھی کہ سارا بن جلا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۱).

دشت میں دوں لگ رہی ہے قیس کے ماتم میں آج
آہوانِ نجد کی آنکھوں میں اشک آنے کو ہیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۷۰). **(اا) سخت گرمی.**

نہ پاڑھا نہ نیلا نہ چیتل کوئی
بنوں میں جو دون تھی گیا جل کوئی

(۱۸۶۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳). ۲. **تونس ، پیاس یا گرمی کی شدت ، حدت ، حرارت ، سوزش ، جلن ، سوزِ خواہش ، شہوت.**

ہے آبِ وصل ساقی بُجھتی نہیں ہے ہرگز
سینے میں جس کے دوں ہے تجھ ہجر کی اگن کی

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۶۳). بعض چیزوں کو جانتا ہے ... وہ میرے بدن میں آگ پھونک دینگی اور پیاس کی دون ایسی لگا دینگی کہ ناک میں دم آ جائے گا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۸). ۳. **جوش ، ولولہ** (جامع الغات). [مقامی].

---بُجھانا محاورہ.
سیراب کرنا ؛ طبیعت خوش کرنا.

چھینٹا اک ادھر بھی بادۂ گلگوں کا
او تشنہ لبوں کی دوں بُجھانے والے
(۱۹۰۷ء ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۱ : ۱۶۷).

ـــ بھڑکنا محاورہ ؛ ف ل.
جذبات کا مشتعل ہونا.

بھڑکی دوں عشق کی بہم اپنی
جان جل بل ہوئی بھسم اپنی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، د ، ۵۵).

ـــ لاگنا محاورہ (قدیم).
آگ لگنا ؛ غصہ آنا.

مجھ کوں کہے رقیب تجھے یہاں سیں کاڑھ دوں
یہ بات سن کے جیو میں لاگے ہے دوں مجھے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۲).

ـــ لگنا ف ل ؛ محاورہ.
سخت گرمی لگنا ؛ عشق کی آگ میں جلنا ؛ کسی چیز کے لیے خواہش یا غم کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

دُوَن (۲) (و لین) امث.
بھگوڑے ڈھور کے اگلے سامنے کے پیر یا گردن اور ایک ٹانگ میں ڈالی ہوئی رسی کی بیڑی جو اس کو عارضی طور پر لنگڑا بنا دیتی ہے اور وہ گلے سے نکل کر بھاگ نہیں سکتا (ا پ و ، ۵ : ۸۳).
[س : دو दव].

دِوَن (کس د ، فت و) امذ (قدیم).
دینا.

ولا جن بخت دولت تخت ہور شاہی دِوَن سکتا
وہی منبع غیب کے عالم تھے آگاہی دِوَن سکتا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۸). [دیونا (رک) کی متبادل صورت].

دُوَن (ضم د ، فت و) صف (قدیم).
دوسرا.

لگے دیس لئی دیک اوشہ اوسے
دیا بھیج چوتدی دُوَن بھی کسے
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۲). [مقامی].

دُوں (۱) (و مع) امث.
گھاٹی ، دامنِ کوہ ، درّۂ کوہ ، پہاڑ کی تلہٹی (ماخوذ : نور اللغات).
[س : دانو दाणी].

دُوں (۲) (و مع) امث.
۱. رک : دونا ، دگنا. تضعیف کے معنی دوں کرنے کے ہیں. (۱۸۵۶ء ، فوائد الصبیان ، ۳۱). ۲. **لاف گزاف ، ڈینگ ، شیخی.**

کیا سمجھ کر لکھا تھا یہ مضموں
اچھی ہوتی نہیں ہے اتنی دوں
(۱۸۶۸ء ، زہرِ عشق ، ۱۳۷). ۳. (أ) **گانے میں آواز کا دوچند کرنا ، اونچے سُر کی آواز.**

کبھی کھرج سے اور کبھی دُوں سے
کدارا بجے جیسے قانون سے
(۱۷۸۳ء ، مثنوی در وصفِ قصرِ جواہر (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۶۰)).
(اا) (مجازاً) **مہنگائی ، گرانی.** ایک طرف تو اخباری کاغذوں کی لے دوں پر جا رہی تھی. (۱۹۲۹ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۸ : ۲).
۴. (قماربازی) **جواریوں کی مقرر کی ہوئی ہار جیت کی رقم کی دگنی رقم.**

پھرنگ کی ہے دوں گل اشرفی کے ساتھ
پاتا ہے آکے رنگ طلائی یہاں بسنت
(۱۸۳۷ء ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۰۷). [س : دوی گن द्विगुण].

ـــ آفرینی (ـــ سک ف ، ی مع) امث.
پیداوار کی زیادتی یا کمی. جن ملکوں میں صنعت خوب ترقی کرتی ہوتی ہے وہاں کاشت کاروں اور زمینداروں کی حالت بالکل اور ہوتی ہے یہاں چونکہ زمین کی دوں آفرینی اور پیداوار کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اس لئے اسکا نفع بس اسی قدر نہیں ہوتا جس قدر کہ اس کی پیداوار کی قیمت اس کے صرف کی قیمت سے زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۳۶ء ، معاشیاتِ قومی (ترجمہ) ، ۳۵۶).
[دوں + ف : آفرین ، آفریدن - پیدا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پر آنا محاورہ.
۱. **شیخی مارنا ، ڈینگیں ہانکنا.**

ہیں کیا کہ کاتبِ خطِ شوق آئے دوں پر
مدحت جو تیرے گانے کی تحریر ہو گئی
(۱۸۶۷ء ، رشک (نور اللغات)). ۲. **دونا ہو جانا ، بڑھ جانا.**

گنگ اگر ہے بحرِ جنت ، تو ہے دریا حسن کا
تو نہانے کو جو آئے دوں پر آجائے گنگ
(۱۸۳۶ء ، دیوانِ مہر ، ۱۳۸).

ـــ کی م ف.
شیخی کے ساتھ ، شدت کے ساتھ ، زور دکھاتی ہوئی.

اک دن آئے گی خزاں دوں کی کیسی یہ اسیر
چار دن باغ میں ہے پر کی اڑا لے بلبل
(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۱۱۳).

ـــ کی اُڑانا محاورہ.
دوں کی لینا ، خودستائی کرنا.

بیگانے مکاں میں اک تو آئی
لطف اوس پہ یہ دوں کی اڑائی
(۱۸۸۱ء ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۳۰).

ـــ کی لینا محاورہ.
۱. **خودستائی کرنا ، ڈینگ مارنا.** ارژنگ ہمارے سامنے کیا دوں کی لے سکتا ہے. (۱۹۰۲ء ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۱۰). ملا صاحب دوں کی بہت لیتے تھے. (۱۹۸۳ء ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۲۰). ۲. **گراں ہونا ، مہنگا ہونا.** اور پھر کاغذ ، ہاں صاحب کاغذ

بھی دون کی لینے لگا. (۱۹۵۱ ، شکست کے بعد ، ۲۱۸).

ـــ کی ہانکنا محاورہ.
رک : دون کی لینا.

کوئی بیٹھی چلمن سے تھی جھانکتی
کھڑی تھی کوئی دون کی ہانکتی
(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۶۳).

دُون (۳) (و مع) صف مث.
کمینہ ، سفلہ ، رذیل.

در گزر کر رقیب سیں اے دل
بے حیا ہے رزالا ہے دون ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۳).

صحبتِ نا جنس سے ہوتے ہیں دون اہلِ صفا
کاسۂ سائل ہے دیکھو آئینہ حجام کا
(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۶۵).

کھٹکتی ہے نظر میں خیر خواہی رہ نشینوں کی
گوارا ہے زمانے کو سرافرازوں کا دون ہونا
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۰۲). [ع : (دون)].

ـــ پَرَسْت (ـــ فت پ ، ر ، سک س) صف.
کمینوں کی سرپرستی کرنے والا ، سفلوں کا قدر دان (نوراللغات).
[دون + ف : پرست ، پرستیدن - پُوجنا].

ـــ پَرْوَر (ـــ فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
رک : دون پرست. ہم بغداد میں ہوں اور تم پر یہ بیداد ہو ، چرخِ دُون پرور کا قصور ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰).

خدا محفوظ رکھے ظالم ان کافر نگاہوں سے
نہ گردش میں بلا ہے جن کی دورِ چرخِ دون پرور
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۵۶). [دون + ف : پرور ، پروردن - پالنا].

ـــ فِطْری (ـــ کس ف ، سک ط) امث.
کمینگی ، طبعی خباثت. ہاں اسی کو عقل کی آنکھیں پھوٹ جانا کہتے ہیں ، اور یونہی کیا جاتا ہے اپنی دون فطری کا اعلان. (۱۹۳۷ ، اشارات ، ۱۱۳). [دون + فطری (رک)].

ـــ مَرْتَبَہ (ـــ فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) صف.
پست ، کم حیثیت ، کسی دوسری چیز کے مقابلے میں کم تر فن تاریخ کو دون مرتبہ شاعری جانتا ہوں. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۱۸۴)
[دون + مرتبہ (رک)].

ـــ نِہاد (ـــ کس ن) امذ.
رک : دون فطری.

مری نگاہ میں ہے یہ سیاستِ لادیں
کنیزِ اہرمن و دون نہاد و مردہ ضمیر
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۵۴). [دون + ف : نہاد ، نہادن - رکھنا].

ـــ ہِمَّت (ـــ کس ہ ، شد م بفت) صف.
پست حوصلہ رکھنے والا ، کم ظرف. دون ہمت زر بندہ ملازم جو عقل و اخلاص سے کچھ فروغ نہیں رکھتے اوروں کے نقصان میں اپنا فائدہ سمجھتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۰۹).
[دون + ہمت (رک)].

ـــ ہِمَّتاں (ـــ کس ہ ، شد م بفت) امذ ؛ ج (قدیم).
پست ہمت لوگ ، کم حوصلہ ، بُزدل.

چاہے بھی حرص کر دلِ وارستہ کا مرے
پہنچے نہ ہاتھ دامنِ دون ہمتاں تلک
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۶۸). [دون + ہمت (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــ ہِمَّتی (ـــ کس ہ ، شد م فت) صف ؛ امث.
پستی ، کم حوصلگی.

میں وہ نہ تھا اجل کو جو خالق سے مانگتا
دون ہمتی نے میری بنایا گدا مجھے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، آیاتِ مصحفی ، ۱۳۰). آیتوں نے یہ واضح کر دیا کہ قضاء و قدر کے عقیدہ کا نتیجہ ہستی ، سستی ، اور دون ہمتی نہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۸۶۷). اسی قوم (بنی اسرائیل) کی کج فطرتی اور دُون ہمتی کے مظاہر کو قرآن نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۶۲۲). [دون + ہمت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُوں (۴) (و مع) امث.
ڈھول کی آواز ، کسی ساز کے مسلسل بجنے کی آواز ، نوبت اور نقارے کی آواز.

کانپ اٹھا وہیں گنبدِ گردوں
جوں ہی نقارے کی صدا ہوئی دوں
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۴۵). [حکایت الصوت].

ـــ دَبَک (ـــ فت د ، ب) امذ.
شور و غل.

تھی نہ کھٹ پٹ نہ دوں دبک کی صدا
تھا اندھیرے میں ایک سناٹا
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۵). [دوں + دبک (حکایت الصوت)].

ـــ دُوں (ـــ و مع) امث.
۱. **کسی ساز کے مسلسل بجنے کی آواز.**

کہا زیر نے بم سے بہرِ شگون
کہ دوں دوں خوشی کی خبر کیوں نہ دوں
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۵).

موتہہ دیکھو جو نقارچیٔ پیلِ فلک بھی
نقارے بجا کر کہے دوں دوں مرے آگے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۷). سارنگی کی روں روں ، جوڑی کی دوں دوں اور مجیرے کی کھن کھن. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۱۳)
۲. **بندوق یا توپ کا گولا چھٹنے کی آواز.**

توپ کی دوں دوں پہ بھی جھکے گئے لندن کے جھوٹ
بھی چرنے کی چرخ چوں پہ جھوٹ ہو گئی
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۸۹). [حکایت الصوت].

دونا (۱) (و لین نیز مج) امذ.

۱. (اَ) **پتوں سے بنایا ہوا پیالہ ، پتل جس میں دوکاندار پھول ، مٹھائی دہی وغیرہ رکھ کر دیتے ہیں**:
بہجوم داغ کے ٹھرے بنایا غم کے مالی نے
عجب پھولوں کے دونے گلشن سودا میں آئے ہیں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۴). تھوڑے پتے درخت سے توڑ کر دونا بنایا (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۱). سرکی کی پتلی پتلی سیکوں سے دونے میں ٹانکے لگا دیتے ہیں (۱۹۶۲ ، ساقی ، جولائی ، ۳۵). (آ) **(مجازاً) شیرینی ، مٹھائی ، پتل میں رکھی ہوئی چیز**. دونا پڑیا حاضری کونڈے صحنک طبق ہر ایک اپنے اپنے موافق منتیں ماننا (۱۸۸۹ ، قصۂ اگر گل ، ۸۱). کوئی نئی مٹھائی بنتی ہے تو بیوی صاحب کے لیے ایک دونا گھر میں ضرور جاتا ہے (۱۹۲۳ ، حلوائی کی تعلیم ، ۱۳). ایسا کبھی نہیں ہوا کہ واپسی پر مٹھائی کا دونا ہاتھ میں نہ دیا ہو (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۶). ۲. **نیاز یا پرشاد کی شیرینی جو پتوں میں لائی جاتی ہے**. ہر پجاری کے آگے دونوں کے ڈھیر لگے روپیہ اشرفی بیشمار پڑے تھے ... پرساد یعنی تبرک تقسیم ہو رہا تھا (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۲۱). [س : دونڑ द्रोण]

---**باندھنا** محاورہ.
پتوں کا پیالے کی سی وضع کا ظرف بنانا.
خارِ فرقت سے ہوا سوکھ کے جب تنکا تن
گلفروشوں نے تنِ زار سے دونا باندھا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۴۳).

---**بنانا** محاورہ / ف م.
پتوں کو ملا کر دونے کی شکل دینا ، کوئی چیز پتوں میں رکھ کر دینا. گولر ... پتے بڑ کے پتوں سے کچھ کم ہوتے ہیں پنساری وغیرہ اس کے دونے بناتے ہیں (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲۰۳). انہوں نے کہا بچوں کے لئے بھی بنا دے ، کاچھن نے دعائیں دیں اور حسبِ ضرورت دونے بنا دیئے (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی : ۴۵).

---**بندھنا** محاورہ.
نذر و نیاز دینا ، مراد پوری ہونے کے لئے مٹھائی یا پھول وغیرہ کی نذر دینا.
ہم نے کیا کیا ترے ملنے کی مرادیں مانیں
چلّے درگہ میں ، دونے سرِ بازار بندھے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۵).

---**بنتا** محاورہ.
(کمر کا) خمیدہ ہو جانا ، دُہرا ہو جانا. ایک کبڑی سے کسی نے پوچھا ... دنیا بھر تمہاری طرح دونا بن جائے تب تمہیں اطمینان ہو گا (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۷ : ۵).

---**بھیجنا** محاورہ.
۱. (اَ) **کسی کو خوش کرنے کے لیے مٹھائی بھیجنا**.
جو ترش روئی سے آئے پیش حافظ پر سبب
بھیجنا اس کو مٹھائی بھر کے دونا کیا غرض
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۴۲). (آ) **مراد پوری ہونے پر مزار پر پھول یا شیرینی کا دونا چڑھانا.**
چلّے مسجد میں مرے آنے کے بندھواتے تھے
دونے شیرینی کے درگہوں میں بھجواتے تھے
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۶۹۱). ۲. **راجپوتوں کے یہاں کی دونا بھیجنے کی رسم.** راجپوتوں کے یہاں دونا بھیجنے کی رسم تھی کوئی راجہ یا سردار کسی سے خوش ہوتا ... تو وہ اس کے پاس طرح طرح کے کھانے بھیجتا تو اسی کو دونا کہا جاتا (۱۹۵۴ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۲۴).

---**چڑھانا** محاورہ.
مٹھائی یا پھول وغیرہ کا دونا مزار پر چڑھانا.
ہر سال قبرِ پیرِ مغاں پر چڑھاتے ہیں
شیشہ شرابِ ناب کا ، دونا کباب کا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳۵).
جب مرے دشمن کے گھر وہ بن بلائے جاتے ہیں
چلّے کھولے جاتے ہیں دونے چڑھائے جاتے ہیں
(۱۸۹۲ ، مسرور ، د (انتخاب) ، ۱۱۰).

---**چڑھنا** محاورہ.
دونا چڑھانا (رک) کا لازم.
بس وہ شہید عشق ہوں نامی جہان میں
دونے چڑھیں گے قبر کے میری نشان پر
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۸۰).

---**دینا** محاورہ.
حضرتِ علی یا حضرتِ فاطمہ کی نیاز دینا (نوراللغات).

---**ماننا** محاورہ.
نذر و نیاز کرنے کی نیت کرنا.
دیکھنے جاتا ہوں زیور کی پھبن
ایک اک پتی ہو دونا مان کر
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۸۹). یہی حال محلِ شاہی کا تھا کوئی دونا مانتی تھی کوئی کونڈا ، کوئی صحنک ، کوئی رتجگہ کوئی مولا مشکل کشا کو پکارتی تھی (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۶۴۱).

---**ہو جانا** محاورہ.
تلوار یا نیمچے کا دہرا ہو جانا ، خمیدہ ہو جانا.
جانِ شیریں ہم نے کس سختی سے دی
نیمچہ قاتل کا دونا ہو گیا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰).

دُونا (۲) (و لین نیز مج) امذ.
(طب) بطور دوا مستعمل ؛ جنس السنتین کا پودا یا اس پودے کے پھول (لاط : **Artemisia Indica or Latifolia**).

تجھ نین تھی نرگس کُھلی ، عبہر کُھلی سنکش بُھلی
تجھ خونی تھی دُونا ہوا مروا ہوا بالا ہوا

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۹).

سبزہ دونا تازہ مروا خوب ہے
بوے انکے باغ میں اہروپ ہے

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۸٦). میں نے کوٹھی کے باغ میں دونے کے پیڑ دو گملوں میں دیکھے طول ہر ایک کا پون ہاتھ کے قریب تھا۔ (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۳۱).[س : دونا दमनक + क]۔

ـــ مَروا (ـــ فت م ، سک ر) امث.
(طب) جنس السنتین سے ایک شیریں پھولوں والی گھاس اور اس کے پھول ، السنتین کی ذیلی قسم ، نازبو ، مرزنگوش ہودینہ ، صعتر ، لاط :- .موسلی سیاہ ،
تخم دونا مروا ... ادویہ ... شامل کریں۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱٦۸). دونا ... جس کو کہتے ہیں اس کے چھوٹے چھوٹے پیڑ ہوتے ہیں پتوں سے خوشبو آتی ہے... عوام دونا مروا ملا کر کہتے ہیں۔ (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۳۱). [دونا + مروا (رک)].

دَونا (۳) (و لین نیز مج) امذ.
وہ لکڑ جس میں قیدی یا مجرم کا پیر پھنسا کر بند کر دیا جائے ، کٹ گر (ا پ و ، ۸ : ۱۸۹). [مقامی].

دُونا (و مع) صف.
دُگنا ، المضاعف ، دوچند ، دوہرا.

اندھیری رین جسکو چمکاوے
جلے تن کو مرے دونا جلاوے

(۱٦۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۳). خواب میرا سونا ، غم اور ڈر اوسے دونا ہوا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲٦۸).

بہرا ہوں میں تو چاہیئے دونا ہو التفات
سنتا نہیں ہوں بات مکرر کہے بغیر

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۵۵). تمگیرہ کے نیچے کترا ہوا بادلا اڑایا گیا چاندنی کا سماں دونا ہو گیا. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۱۸).

مزدوروں سے اچھا بولو ، کام کریں وہ دونا
کانٹی جتنی نرم رکھو گے اتنا اونٹ «سلونا»

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۱۲۲). [پ : دونا द्वगुणश्रो].

ـــ بھٹایا (ـــ فت بھ) صف.
دو دفعہ پکایا ہوا. چونے کا پتھر اگر کھٹ ہے تو عموماً پہلے اس کو جلاتے اور بُجھا لیتے ہیں پھر مٹی کے ساتھ ملا کر دوبارہ جلاتے ہیں اس کو «دونا بھٹایا» چونا کہتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ٦۷). [دونا + بھٹانا ـ بھٹے پر لگانا ، پکانا ، جس کا یہ ماضی ہے].

ـــ دُون (ـــ و مع) م ف.
چار چند ، بے شمار ، بہت زیادہ ، حد سے باہر. اگر چار سو برس تک آدمی نہ مریں اور توالد و تناسل کا سلسلہ برقرار رہے تو خلقت ... دونا دون خانۂ شطرنج پر شمار کے خانے سے باہر ہو جائے۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۷٦). اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے۔ (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۱۰٦). [دونا + دون ـ دونا (بحذف ا)].

دونبی (و مج ، غنہ) امذ نیز امث.
زہریلا سانپ (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

دونتَّر (و لین ، فت ن ، شد ت بفت) امذ.
(مجازاً) غصہ ، تیہا ؛ غرور ؛ گھٹیا پن ؛ نچلے درجے کا ، کمتر.
اَنّا جی نے وہ زورا باندھا ہے ... نہیں معلوم یہ دونتر کلپے پر ہے۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۵۷). غیرت دار بچے کہیں ماں باپ کے دونتر سہتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۸ : ۵).
[ف : دون + تر ، لاحقۂ تفضیل].

ـــ ڈھانا محاورہ.
طلسم توڑنا ، طاقت گھٹانا ، رعب داب کم کرنا. جمشید ان کا دونتر ڈھائیں یہ محل سے نکلیں تو روز کی دانتا کلکل جائے.(۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۵۷).

دونٹی (و مج ، مغ) امث.
ناف (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

دَونچا (و لین ، مغ) امذ.
ڈھانچہ نیز رک : دونچا (پلیٹس). [س : دَونچا द्वा + मञ्चक].

دَونچائی (و لین ، مغ) امث.
رک : دونچنا (ا پ و ، ۱ : ٦۳). [دونچنا (رک) کا حاصل مصدر].

دَونچنا (و لین ، غنہ ، سک چ) ف م.
۱. پتھر کی سطح کی معمولی اونچ نیچ یا کھردرے پن کو صاف کرنے کے لیے ٹانکی سے چھیلنا ، سطح کو ہموار کرنا (ا پ و ، ۱ : ٦۳). ۲. (مجازاً) نوکروں یا بچوں کو تادیب کے طور پر جسمانی سزا دینا. خان صاحب نے نوکر کو ایسا دونچا کہ سب شرارت بھول گیا۔ (۱۹۳۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۱ : ٦۳). ۳. (عو) بے ڈھنگے پن سے جلدی جلدی کھانا کھانا. کاری گر روٹی دونچ رہا ہے اس لیے کام بند ہے۔(۱۹۳۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۱ : ٦۳). [مقامی].

دُون چوک (و مع ، و لین) امث.
کیلیفورنیا کی بڑی ما کریل مچھلی ، ٹیونا (پاکستان میں). پاکستان میں دون چوک (**Tuna**) مچھلیوں کی بہتات ہے اور ان وسائل کو اب تک استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۹). [دون + چوک (رک)].

دُونْد (ضم نیز فت د ، کس د ، غنہ) امذ.
جوڑا ، زوج ؛ دو متضاد صفات یا کیفیات جیسے : خوشی و غم. ارجن تو ترگنہ سے رہت ہو دوندوں سے رہت ہو نتیہ ستو میں استھت ہو ، یوگ اور چھیم سے رہت ہو . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۷۸). [س : دوندوہ (رک) द्वन्द्व].

دُونْدا چاری (ضم نیز فت د ، کس و ، غنہ) امذ.
جوڑوں کی شکل میں چلنا ؛ سرخ و سفید ہنس کا جوڑا (پلیٹس). [دوند + ا ، لاحقۂ اسمیت + چاری (رک)].

دَوِنْدگی (۔۔۔فت د ، کس و ، سک ن ، فت د) اث.
دوڑنے کا عمل. بھوک زیادہ کرتا ہے اور قوتِ دوندگی بڑھتی ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۱۱). [ف : دوندہ (گ بدل ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَوِنْدَہ (فت د ، کس و ، سک ن ، فت د) امذ.
۱. دوڑنے والا.
شہیدو بسمل ہوں میں جھنڈہ رو محبت میں ہوں دوندہ
کئے ہیں مرنے ہزاروں زندہ مرے مسیحا نے اک سخن سے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۵۸). **۲. ہرکارہ ، مخبر.** کیا مجال کہ پرندہ پر مار سکے اور دوندہ کی تو کیا طاقت ہے کہ اس حوالی میں جائے. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۵۳). **۳. (نباتیات) پودے کی بڑی شاخ جو علیحدہ جڑ پکڑلیتی ہے اور جس سے نئی شاخیں پھوٹتی ہیں ، ساق بچہ ، ساق رواں.** بعض اوقات تنہ کے بجائے دوندہ اصطلاح استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۳۶). دوندہ یا ساق رواں (Runner) ... یہ ایک پتلی اور لمبی شاخ ہے جو زمین کی سطح کے قریب پتے کی بغل سے نکلتی ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۵۶). [ف : دو ، دویدن ـ دوڑنا + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

دونْدِیلَم (و مع ، غنہ ، ی مع ، فت ل) اث.
نرم لکڑی کی ایک قسم نیز رک : دو دہی ، لاط : Recemosa Symploco or Oroxylum Indicum سنبل گرگو اور دوندیلم کی بہ نسبت سخت آرے تاروں کی لکڑیاں ... چیرنا بہت مشکل ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۷). [مقامی].

دونْکا (و مع ، غنہ) امذ.
گھاس کی ایک قسم. دونکا پتی اور دونکا کی جڑ اور دونکا. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۷). [مقامی].

دونْکنا (و مع ، مغ ، سک ک) ف ل.
غرّانا ، دہاڑنا.
وہ میدان (میں) یوں آیا نعرہ کناں
کہ جوں دونکتا آئے شیر ژیاں
(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۵۹). اکثر شب میں نر ایک دوسرے پر دونکتے ہیں اور ان کی آواز دور تک سنائی دیتی ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۱۵۸). [رک : ''دونکنا''].

دونْکی (و مع ، مغ) اث.
دھونکنی Bellows (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنکل ٹرمز ، ۹ ؛ جامع اللغات). [دونکنا (رک) سے اسم کیفیت].

ڈونگا (و مع نیز و مج ، غنہ) صف.
ڈونگا ، گہرا ، عمیق.
سوریاں کے لکت پرے سرکہ دغار
پرے دونگے زمیں پر شخص کے غار
(۱۶۸۳ ، عشق نامۂ مومن ، ۱۳۳). [ڈونگا (رک) کا ایک قدیم املا].

دَونگڑا (و لین ، غنہ ، سک گ) امذ ؛ = دونگرا.
وہ زوردار بارش جو برسات کے شروع میں ہوتی ہے ، نیز پہلی بارش ؛ شور و غل.
رو رہا ہوں مثال ابرِ بہار دونگڑا مینھ کا ہے نہ جھالا ہے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۱). آپ کو ایک سرخ رنگ کی مکڑی سی نظر آئے گی ، اسے عروسک ، بیربہوٹی یا کرم مخمل کہتے ہیں یہ اساڑھ کے پہلے دونگڑے میں ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۰ : ۵) . جب ساز مل گئے ، ہنسی کے دونگرے رک گئے. (۱۹۰۷ ، یادوں کی برات ، ۱۱۳). [رک : ڈونگرا].

۔۔۔ بَرَسْنا محاورہ ؛ ف ل.
بارش ہونا ؛ (مجازاً) شور ہونا ، غل مچنا . اور زور سے میاں شبراتی کی کھوپڑی پر دھپ جما کر کہا یہ لیجیے سانپ ، واہ واہ کا دونگڑا برس گیا . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۸) . پانی اور بڑھا ، دونگڑا برسنے لگا بوندیں اتنی بڑی بڑی تھیں کہ جسم پر چوٹ لگتی تھی . (۱۹۶۹ ، علی عباس حسینی ، میلہ گھومنی ، ۱۲۷) .

۔۔۔ پڑْنا محاورہ.
موسلا دھار بارش ہونا.
اس زور شور سے کوئی لڑتا نہیں کبھی
یوں دونگڑا اساڑھ میں پڑتا نہیں کبھی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱۲). پہلا ہی دونگڑا اس دھڑلے کا پڑا کہ جل تھل بھر دیے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۱۸۶).

دونو (و مع ، ومج) صف.
رک : دونوں.
عشق دو کے دلاں میں سنیا غیبلا ، دونو کے
دلاں میں عشق کی بلا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴).
حیا و آئنہ کا ظاہر و باطن نہیں یکساں
منافق پیشہ ہیں جانے ہے یہہ خلق خدا دونو
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۱۳۸). یہ دونو قول ایسے دو قضیہ ہیں کہ ان کے موضوع ضرورۃً متبائن ہیں . (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۶۱). [دونوں (رک) کی تخفیف].

۔۔۔ ہاتھ سے تالی بَجْتی ہے کہاوت.
محبت یا عداوت دونوں طرف سے ہوتی ہے. قربان جاؤں ، دونو ہاتھ

سے تالی بجتی ہے ، ایک ہاتھ سے بھی کہیں بجی ہے . (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۳۵).

۔۔۔ہاتھ ملنے ، بجتی ہے تالی کہاوت.
رک : دونوں ہاتھ سے تالی بجتی ہے دونوں کدھر نے محبت اچھے تو محبت کی خوش حالی ، دونو ہاتھ ملنے بجتی ہے تالی (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۶۹).

دونوں (و مع ، و مج) صف.
ہر دو.

> ہور سیتی کا ہلی کپڑے سوں و کپڑے تھے الیت
> ہور معجزہ موتی تیوں میں ان دونوں تن میں

(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۶).

> کیا کہوں میں اس کو آنکھوں نے دیتے ہیں جو فریب
> فن مکاری میں یہ مکار دونوں ایک ہیں

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۱۱۱) . لوگ تسلیم کرتے ہیں اور انکو خیال تک نہیں آتا کہ یہ دونوں اعتقاد باہم متناقض ہیں. (۱۹۰۶ ، علم الکلام ، ۲ : ۲۹۰) . صورت اور معنی دونوں کے لحاظ سے اصل آریائی مادّے م ن یا MEN سے قریب ترین لفظ کوئی ہے تو یہی ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۰). [دون ـ دو + وں ، لاحقۂ جمع].

۔۔۔آنکھیں ایک (ساں) ہونا محاورہ.
مرتبہ یا برتاؤ میں برابر سمجھنا. لڑکی عقل کے ناخون لے مجھے تو دونوں آنکھیں ایک ساں ہیں . (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۶) . شاہدہ کے ساتھ ساجدہ کا یہ سلوک نہ تھا اس کو دونوں انکھیں ایک تھیں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۳۱).

۔۔۔آنکھیں برابر ہونا محاورہ.
یہ فقرہ ایسے موقع پر بولتے ہیں جب دونوں فریقوں میں سے کسی کو دوسرے پر ترجیح دینے کی وجہ نہ پائی جائے. مجھے تو دونوں آنکھیں برابر ہیں اور تینوں ہی میرے کلیجے کے ٹکڑے ہیں . (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸) . اچھا یہ تو کہو صدیقہ خوبصورت ہے ، یا یہ ، مگر تم سے یہ سوال ہی بیکار ہے ، آپ کو تو دونوں آنکھیں برابر. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۰۰).

۔۔۔بازو (۔۔۔و مع) امذ ؛ ج.
ہر دو جانب ، اطراف ، جانبین. جس کے دونوں بازو برابر ہوں وہ بھی پہلی قسم کی نیرم ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۷). ممالک یورپ کے دونوں بازوں پر یہ دو شہر آباد تھے . (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۸). [دونوں + بازو (رک)].

۔۔۔باگوں کساتا/ کسنا محاورہ.
رک : دو باگا کسنا.

> دونوں باگوں دونوں عالم میں وہ نکلی لاجواب
> جب کسائی حق نے تیغ امتحاں بو تراب

(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امامت ، اسیر ، ۲۸).

> اٹھائے ہو بیچ ہیں داتیں بائیں تیغ ابرو کے
> کسی یہ تیغ دونوں باگوں جب تم نے کسائی ہے

(۱۸۶۶ ، فیض ، ۵ ، ۳۵۹).

۔۔۔پلّے برابر رکھنا/ کرنا محاورہ.
عدل و انصاف کرنا . اسلام نے آ کر ترازو کے ان دونوں پلوں کو برابر کر دیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۳۷). روحانی مصلح کے قدم نہ جم سکے اور نہ وہ اپنے ہاتھ میں ترازو کے دونوں پلوں کو برابر رکھ سکا. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۲۶۶).

۔۔۔پلّے برابر ہونا محاورہ.
کسی طرف کمی بیشی نہ ہونا.

> کسی میں زر کسی میں سنگ یہ ہے پھیر قسمت کا
> برابر گرچہ ناسخ دونوں پلّے ہیں ترازو میں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۳).

۔۔۔پلّے بھاری ہونا محاورہ.
دونوں طرف وزن ہونا ، وقار ہونا ، بھرم رہنا.

> رفعت کا ہوا ہے سکّہ جاری
> میزان کے ہیں دونوں پلّے بھاری

(۱۸۸۳ ، کلیاتِ نعت محسن ، ۱۲۹).

۔۔۔پلّے بھرنا محاورہ.
تمنا پوری ہونا ، خواہش کی تکمیل ہونا ، مراد بر آنا ، مانگی ہوئی چیز مل جانا.

> اے شوقِ وصال ، اے تمنائے سکوں
> دونوں پلّے تو بھر گئے اب کیا ہے

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۳۵).

۔۔۔پہلو ملنا محاورہ.
انتہائی لاغری ہونا ، بہت دبلا ہو جانا.

> ضعف سے دونوں مل گئے پہلو
> چین بستر سے چھل گئے پہلو

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۱۰).

۔۔۔پھوٹیں فقرہ.
(کوسنا) ہر دو آنکھوں کی بینائی جانا.
عجب بلا میں پھنسی ہوں گوئیاں میں اُس نگوڑے سے دل لگا کر یہ دونوں پھوٹیں جو رات سوئی ہوں میں پلک سے پلک لگا کر (۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۳۸).

۔۔۔ٹانگوں میں سر کرنا محاورہ.
سزا دینا ، مرغا بنانا ، کسی شخص کو بالکل جھکا کر اس کا سر ٹانگوں کے درمیان کر کے ہاتھ سے کان پکڑوانا . دونوں ٹانگوں میں سر کردوں گا. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۹۲).

۔۔۔جہاں دینا محاورہ.
سب کچھ دے ڈالنا ، بہت کچھ دینا.

کیا بھے بڑے کا وعدہ مکر ہے وہ اِنساں
کوئی یہ جانے کہ دونوں جہان دیتے ہیں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۲).

---جہاں سے جانا محاورہ.
بہت ہار جانا ؛ کہیں کا نہ رہنا ، شدید مصائب میں مبتلا ہونا . خرابی ادھی بونجی والوں کی ہے یہاں تو جو کچھ مایا بساط تھا وہ جیب میں تھا ... یہ اگر ہار گئے تو دونوں جہان سے گئے . (۱۹۲۷ ، خونی راز ، ۸۳).

---جہاں سے کھونا محاورہ.
بہت زیادہ ذلیل کرنا ؛ شدید مصائب میں ہونا.
مجھے دونوں جہان سے کھویا
کیا کہوں ظلمِ چرخِ دوّانی
(۱۸۵۱ ، مومن ، مجموعۂ قصائد ، ۸۷).

---جہاں کا بادشاہ اسم.
مراد : رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم. معمولی بڑھیا دونوں جہاں کے بادشاہ کو لے کر سڑک پر بیٹھ جاتی ، گھنٹوں باتیں کرتی . (۱۹۰۹ ، آمنہ کا لال ، ۱۰۲).

---جہاں میں بیڑا پار ہے فقرہ.
دنیا اور آخرت بخیر ہے ، دنیا و عقبیٰ دونوں سنور گئے. مسلمان قرآن کے سوائے اور جانتے ہی کیا تھے ... اس پر وہ ایسے مسلمان تھے کہ اُنکی ایک چھینٹ بھی ہم پر پڑ جائے تو دونوں جہاں میں بیڑا پار ہے. (۱۸۹۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۲۳).

---جہاں میں پانا محاورہ.
دونوں جہاں میں بیڑا پار ہونا (مخزن المحاورات).

---جہاں میں مُنھ کالا ہونا محاورہ.
بدنامی ، ذلّت و رُسوائی ہونا. آخر دشمنوں کی مراد پوری ہوئی ... میرے مدعی قید ہوئے یا سامری جو میرا برا چیتے ہوں ان کا دونوں جہاں میں منہ کالا ہو. (۱۸۸۰ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۶۲).

---دین سے گئے پانڈے ، نہ اِدھر حلوا نہ اُدھر مانڈے کہاوت.
بہتر چیز کے لالچ میں جو ملتا تھا اس کو بھی کھو دیا ؛ زیادہ کے لالچ میں تھوڑا بھی نہ ملے تو کہتے ہیں. شرک کرنے والوں کی حالت تو تباہ ہے ہی مگر دنیا میں بھی بڑا نقصان ہے کہ دور دور منزلوں سے خرچ کر کے قبریں پوجنے جاتے ... ان کی مثل ہے کہ دونوں دین سے گئے پانڈے نہ اِدھر حلوا اور نہ اُدھر مانڈے. (۱۸۲۲ ، نصیحۃ المسلمین ، ۵۰۱).

---دین سے گئے پانڈے ، نہ کھیر ہوئے نہ مانڈے کہاوت.
رک : دونوں دین سے گئے پانڈے الخ . نتیجہ آخر کار یہ ہوا کہ "دونوں دین سے گئے پانڈے نہ کھیر ہوئے نہ مانڈے" اردو تو کبھی سکہ بندی نہ آئی (۱۹۵۶ ، مضامین محفوظ علی (حاشیہ) ، ۲۰۸).

---شانے چت پڑنا محاورہ.
زمین پر پٹ گرنا. یہ اس جوڑ سے دونوں شانے چت زمین پر پڑا ہے. (۱۸۲۲ ، سیر عشرت ، ۹۹).

---طرَف (---فت ط ، ر) امت.
۱. ہر دو جانب. یہ ابھی ٹرکوں پر سوار جا رہے تھے کہ دشمن نے سڑک کے دونوں طرف سے ان پر فائر کر دیا . (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۸۶) . ۲. (مجازاً) دنیا و عقبیٰ ؛ ہر صورت میں.
گر مر گئے تو روضۂ رضواں کی سیر ہے
دونوں طرف ماں تمہارا بخیر ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۳). [دونوں + طرف (رک)].

---طرَف سے جانا محاورہ.
کہیں کا نہ رہنا ، سب کے سامنے بے عزت ہونا.
بن کے نادان قسم ترکِ محبت کھاؤں
تو ملے عمروں سے ہیں دونوں طرف سے جاؤں
(۱۸۵۸ ، امانت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۲۰۸)).

---طرَف سے گئے پانڈے اِدَھر حلوا نہ اُدَھر مانڈے کہاوت.
رک : دونوں دین سے گئے پانڈے الخ . کہیں تمہاری وہ مثل نہ ہو جاوے "دونوں طرف گئے پانڈے اِدھر حلوا نہ اُدھر مانڈے". (۱۸۸۰ ، تواریخ عجیب ، ۱۱۶).

---کانوں پر ہاتھ دَھرنا محاورہ.
کسی کام سے بچنے کا اشارہ کرنا ، توبہ کرنا.
کہہ کیا تھا دل میں انشا کے جنوں نے واہ واہ
دھر گئے وہ آج اپنے ہاتھ دونوں کان پر
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۸).

---گھر آباد رہیں فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) ایسا کام یا ایسا تصفیہ کرو کہ جس سے طرفین خوش رہیں (مخزن المحاورات).

---میٹھے فقرہ.
جب دونوں صورتوں میں یا ہر حالت میں فائدہ ہو تو یہ فقرہ بولتے ہیں. اسیر کے منھ چڑھے قیصرِ ہند کے مورد عنایات ، بقول شخصے ان کے دونوں میٹھے. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۷۶۹).

---میٹھے رَکھنا محاورہ.
دونوں جانب سے اچھا بننا. بے بات کی بات میں بات پیدا کر دیتے تھے اور پھر لطف یہ کہ اپنے دونوں میٹھے رکھتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۹).

---وقت (---فت و ، سک ق) امذ.
صبح شام۔خاقان ختن کا گھبرانا دونوں وقت خود آنا گھڑی گھڑی کی خبر منگوانا بیان کیا۔ (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٢٧)۔ انقلاب زمانہ نے اس کو اس قابل نہ رکھا تھا کہ خوش و خرم چین و آرام سے دونوں وقت اپنا اور بیٹی کا پیٹ بھر سکے۔ (١٩١٨ ، انگوٹھی کا راز ، ١٦)۔

---وقت مِلنا محاورہ.
رات اور دن کا ملنا ؛ سورج ڈوبنا ، شام ہونا.

یہ وقت شام ہے اور دونوں وقت ہیں ملتے
مُجھے یہ ڈر ہے کسی کی نظر نہ لگ جاوے

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٩٧)۔

وہ آئے میرے گھر ، زلفیں پریشاں کر کے چہرے پر
الہیٰ تو نگہباں ہے کہ دونوں وقت ملتے ہیں

(١٩٢٣ ، دیوان بشیر ، ٧٥)۔ وہ پہاڑوں کی شام تھی۔ اب دونوں وقت مل رہے تھے۔ (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ١٠)۔

---وقت مِلتے/مِلے م ف.
شام کے وقت ، جھٹپٹے میں ، مغرب کے وقت ، (مجازاً) صبح کا وہ لمحہ جب رات ختم ہو کر دن شروع ہو ، یا شام کا وقت جب دن ختم ہو کر رات شروع ہونے والی ہو۔ ان کو دن کو تو اونٹ سوجھتا ہی نہیں بھلا سرِشام دونوں وقت ملتے ناخن کے برابر چاند کیا سوجھیگا۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٢٢٣) کیا اسلام اسی کا نام ہے کہ شام کو دونوں وقت ملتے ہرے درخت کے نیچے کھڑی نہ ہو۔ (١٩٠٩ ، جوہر قدامت ، ٨٧)۔ایک بار دونوں وقت ملے جب ہم اسٹیشن پہنچے،تو ریل گاڑی کے تیسرے درجے کے ایک ڈبے کے آگے ٹھٹک کر رہ گئے۔ (١٩٨٣ ، گرد راہ ، ٤٣)۔

---ہاتھ سے تالی بَجتی ہے کہاوت.
میل اور لڑائی کا آغاز دونوں طرف سے ہوتا ہے،دونوں کی خواہش کے بغیر نہ دوستی ہو سکتی ہے نہ دشمنی.

مثل ہے بجتی ہے بس دونو ہاتھ سے تالی
جو وہ نہ آویں تو میں بھی نہیں بلانے کا

(١٨٠٥ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ٢٣)۔

---ہاتھ (ہاتھوں) سے سلام کَرْنا محاورہ.
١. بہت تعظیم سے پیش آنا.

ساقی وہ مست ناز ہے گردش میں جام ہے
توبہ کو دونوں ہاتھوں سے میرا سلام ہے

(١٨٨٣ ، مضامین رفیع ، ٥ ، ١٧)۔

آپکے لطف و کرم کو دونوں ہاتھوں سے سلام
رہنے دیجے بندہ پرور بس عنایت آپکی

(١٩١١ ، ظہیر دہلوی ، د ، ٢ : ١٧٦)۔ **٢. (i) بیزاری اور دست برداری ظاہر کرنے کے لیے دونوں ہاتھوں سے سلام کا طریقہ رائج ہے.**

آزمایا ہے مدام آپکو بس بس ابھی بس
دونوں ہاتھوں سے سلام آپکو بس بس ابھی بس

(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٨٦) اگر بی اے پاس کرنا لیلیٰ کی شادی کی شرط ہے تو میں دونوں ہاتھوں سے لیلیٰ کو سلام کرتا ہوں۔ (١٩٢١ ، اولاد کی شادی ، ١٣)۔ **(ii) کسی بُری بات یا جھوٹ اور شرارت وغیرہ میں کامل ماننا** (فرہنگِ آصفیہ).

---ہاتھوں سے سَلام لینا محاورہ.
طنزاً یا چھیڑ چھاڑ کے لیے یا عاجزی ظاہر کرنا.

وہ چھیڑ چھاڑ کی مجھ سے مدام لیتے ہیں
کہ دونوں ہاتھوں سے میرا سلام لیتے ہیں

(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ١٥٥)۔

---ہاتھوں سے سمیٹْنا محاورہ.
بہت فائدہ اُٹھانا ، کثیر مقدار میں حاصل کرنا. ہم اسے دونوں ہاتھوں سے کیوں نہ سمیٹیں۔ (١٩٧٦ ، جواب الجواب ، ١٨)۔

---ہاتھوں سے کَلیجا تھامْنا محاورہ.
انتہائی ضبط یا صبر ظاہر کرنا.

نالے سنتا ہوں دلِ ناکام کے
دونوں ہاتھوں سے کلیجا تھام کے

(١٨٩٥ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ٢٨٩)۔

---ہاتھ لَڈُّو ہونا محاورہ.
رک : دونوں ہی میٹھے.

ہمارا پوچھنا کیا یاں تو دونوں ہاتھ لڈو ہے
یہاں سارا جہاں اپنا وہاں باغ ارم اپنا

(١٩٢٧ ، تمنا عمادی (رسالہ تمدن ، ٣ ، ٢ : ١٠))۔

---ہی میٹھے فقرہ.
ہر طرح فائدہ ہونا. کشمیر کا حاکم چونکہ ہندو ہے ... وہاں کی نوّے فیصد آبادی مسلمان ہی کیوں نہ ہو گویا ان کے دونوں ہی میٹھے۔ (١٩٦٦ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ١٣١)۔

دَونَہ (١) (و لین ، فت ن) امذ.
رک : دونا (٢) ، بطور دوا مستعمل. بادرنگ بویہ: نوعے از ریحان است یعنی دونہ۔ (١٨٣٣ ، بحرالفضائل (مقالات شیرانی ، ١ : ١٢٢))۔ [دونا (٢) کا متبادل اِملا]۔

دَونَہ (٢) (و لین ، فت ن) امذ.
رک : دونا نمبر (١). اس جوان خوش چشم نے دونہ بنایا اُس میں لونگ چڑھے رکھے۔ (١٩٠٠ ، طلسم خیال سکندری ، ٢ : ٣٨٨)۔ [رک : دونا (١)]۔

دونہ (و مع ، فت ن) صف (قدیم).
دونوں.

کہیں سو راجا کہیں سو پرجا
دونہ رخ آپیں بھیں سو ، لیاوے

(١٥٦٥ ، جواہر اسرار اللہ ، ٦٦)۔ [مقامی]۔

دُوْنی (و لین) امث.
لکڑی کی نالی. اگر کھلی نہروں کی عوض لکڑی کی نالیاں جن کو دونیاں بھی کہتے ہیں استعمال کی جائیں تو ... بآسانی پانی پہونچانا ممکن ہو سکتا ہے. (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۲۳۶). [رک : دونا (۱) سے اسم صفت].

دُوْنی (۲) (و لین) امث.
گھوڑے یا بیل کے پیر یا گردن میں ڈالی جانے والی رسّی کی بیڑی جو اس کو عارضی طور پر لنگڑا بنا دیتی ہے اور وہ بھاگ نہیں سکتا ، رک : دون (۲) ، چھن. بستر پر لا کر گھوڑے کو چرنے کو چھوڑ دیا اور اسکے دونوں اگلے پانوں میں رسی کی ایک دونی باندھ دی. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۱۳). [مقامی].

دُوْنی (و مع) صف (شاذ ، قدیم).
رک : دونوں.

دین و دنیا دونی ہیں حضرت تے قایم تا ابد
دو جہاں کی حکمتاں میں ہے تمی روشن ضمیر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۶). [مقامی].

دُوْنی (۱) (و مع) صف.
۱. رک : دونا.

علی جب بھی بات کانو سنی
خوشی جو ہوئی دل اونو کوں دونی

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۲۳۰).

زیادہ ہوتی ہے قراری اوسے
دونی ہوتی ہے اختیاری اسے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۵). عشق کی آگ میں جلایا جاتا ہے ہرچند آنسوؤں کے پانی سے بجھاتا ہے پر وہ دونی بھڑکتی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۳).

استادہ ہوا در پہ جو وہ رکنِ معظم
دونی درِ دولت کی بزرگی ہوئی اسدم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹۹). سختی سے بچوں کے دلوں میں دونی ضد اور نفرت پیدا ہو گئی. (۱۹۲۵ ، توبۃ النصوح ، ۶۹).
۲. مکرر ، بار دگر. اگر ملکہ کسی پر عاشق نہ ہوئی ہوں تو دونی لکھتی ہوں دیکھو دو چار روز میں یہ حال کھل جائیگا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۱۳). **۳. (ریاضی) دو اور دو جمع کر کے ، دو کو دو سے ضرب کرنا.** دو دونی چار. (۱۸۷۹ ، علم حساب ، ۱۵). بچہ بھی جانتا ہے کہ دو دونی چار ہوتا ہے . (۱۹۷۳ ، آئینۂ تثلیث ، ۱۰۶). [دونا (رک) سے اسم صفت].

--- دینا محاورہ.
شرط بدنے کے لیے لگائی جانے والی آواز. آوازیں آ رہی ہیں کہ دونی دیتے ہیں یہ مسافر غالب آئیگا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۶۴).

دُوْنی (۳) (و مع) صف.
کمینہ پن ، کمینگی . اس سے زیادہ پاجی پن اور دونی اور ذلت و زبونی کیا ہوگی. (۱۸۸۷ ، حملات حیدری ، ۲۱). [دون (رک) سے اسم کیفیت].

دُوَنّی (ضم د ، فت و ، شد ن) امث.
دو آنے کی قدر کا چاندی یا کانسی کا سکہ ، دوانی. کسی نے روپیہ کسی نے اٹھنی ، کسی نے چونی ، کسی نے دونی جمع کر کے ... سب چیزیں وزن سے منگوا لیں . (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۴۷). کبھی میز سے کچھ پیسے اٹھ گئے کبھی دونی چونی. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۵۸). [دوانہ (رک) کی تانیث].

دُوْنیا (و مع ، سک ن) امث (قدیم ، شاذ).
رک : دنیا. دونیادار ہے کوئی غمخوار نہیں. (۱۷۸۹ ، وصیت نامہ ، ۳). [دنیا (رک) کا متبادل املا].

دُوَنیات (و لین ، کس ن) امذ ؛ ج.
(آثار قدیمہ) کھپرے ، پتھریلے لکڑے. شاید اسی زمانے کے احجار ضلع مسلم کے دونیات ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ۱۸). [دونا (۱) کی جمع].

دوہا (و مع) امذ ؛ نیز دوہرا.
دو بند (مصرعوں) اور چار حصوں پر مبنی ۴۸ ماترا کا بیت یہ صنف سخن ہندی سے اردو میں آئی.

ہر یک کوں کہی دوہے بچیں رُت چھن دہا دم دم
اوتھے گا کر ہر یک ناچن پگوں کے زنگ بجیں سنڈل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۹). اس کے طبع زاد اکثر دوہے اہل مذاق کے ورد زباں ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۰).

قصیدے سے نہ چلتا ہے نہ یہ دوہے سے چلتا ہے
سمجھ لو خوب کارِ سلطنت لوہے سے چلتا ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۵۹). قدیم اردو یا ابتدائی اردو میں جو منظوم رسالے لکھے ان کے ساتھ ساتھ بہت سے خیال اور دوہے بھی تصنیف کیے اور اس خیال کے ساتھ ساتھ اس خیال کی راگ راگنی بھی لکھ دی . (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۵). [س : دودہا दोहा].

دوہاجُو (و مع ، و مع) امذ.
دوسری شادی کرنے والا مرد یا عورت. بیٹی میری دوہاجو تو ہے نہیں مجھے تو سب ارمان نکالنا ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۵۳). کوئی بادشاہ کسی دوہاجو سے شادی کرتا ہے ... پہ رحمدلی نہیں تو اور کیا ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۶). [دو + ع : باجو ، بجن - لڑکی سے شادی کرنا (ہ ج ن)].

---کی جورُو اور سوداگر کی گھوڑی ، جِتنا کُودے اُتنی ہی تھوڑی کہاوت.
سرچڑھا انسان بہت نخرے دکھاتا ہے. ذرا دیکھنا کالے بالوں والی آ کر کیا کل کھلاتی ہے جس کل چاہیے کی بجائے گی. دوہاجو کی جورو اور سوداگر کی گھوڑی ، جتنا کودے اتنی ہی تھوڑی (۱۹۸۳ ، روح تغزل ، ۹).

دوبار (و مج) امذ.
قانونی احکام۔ تارو اور گیونگ نے دھرم کو ... تین حصّوں میں تقسیم کیا (۱) آچار یعنی مذہبی رسوم (۲) دوبار یعنی قانونی احکام. (۱۹۶۶ ، علم اصول قانون ، ۹). [دو + بار ـ ویوہار (رک)].

دوہاگن (و مج ، فت گ) امث.
وہ عورت جو پہلے شوہر کے مرنے کے بعد دوسرا نکاح کرے. دوہاگن (وہ عورت جو دوسرا نکاح کر لے). (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۵۵). ۲. بیوہ.

پیا ملیں جس سو ہے سوہاگن نہیں ملیں تس او ہے دوہاگن
مان پیا کا تن کو پرنا تو تم پیا سوں نہ لاؤ
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۵).

ایک پل میں وو سوہاگن ہووے
ایک پل میں وو دوہاگن ہووے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۹). [مقامی].

دوہانا ف م.
دودھ دوہا جانا۔ ایک چھوٹی سی بکری سینگوں والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوہانے کے لئے کھڑی ہوگئی آپ نے اس کا دودھ دوہا اور پیا (۱۸۵۳ ، الکلام المبین ، ۱۹۳). بکری کا تھن گرد و غبار سے صاف کر دیئے پھر ، اس کے ہاتھ صاف کرائے اور دودھ دوہایا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۵۳).

دوہاؤ (ز مج ، و مج) امذ.
کاشتکار کے مویشی سے زمیندار کا دودھ لینے کا حق (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دوہنا (رک) سے حاصل مصدر].

دُوہائی (۱) (ضم د ، ضم و) امث.
۱. فریاد ، داد خواہی ، نالش ، (کسی سے) مدد اور اعانت کی ۔ طلب.

دوہائی اسے دل بیتاب پڑیاں نوتیں
رہا نہ خون بغیر چشم خوں فشاں فریاد
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۸). کوئی فریاد کر رہا ہے ، دوہائی دے رہا ہے. (۱۹۰۱ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۷۴). ۲. وسیلہ ، امن خواہی ، پناہ ، واسطہ ۔ لاشہ اپنے مالک کا لیے ہوئے سامنے افراسیاب کے حاضر ہوتے پکارتے دوہائی شہنشاہ کی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۹۰۹). ۳. شور و فغاں.

کب جانتے تھے توجہ میں جدائی ہو جائے گی
غم کی منادی دوکھ کی دوہائی ہو جائے گی
(۲ ، میر صابر (پنجاب میں اردو ، ۲۶۶)).

ہوش رہا ہے دردِ جدائی
عرش رسا ہے دل کی دوہائی
(۱۸۸۳ ، صبح وصال ، شوق نیموی ، ۳۷). ۴. منادی ، اعلان ، حکم.

خدایا تری ناخدائی نہیں
دو عالم میں اس کی دوہائی نہیں
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۰۸). ۵. قسم ، واسطہ.

میرے گھر چلیے اسی میں ہے بھلائی آپ کی
قبر میں ہرگز نہ چھوڑونگا دوہائی آپ کی
(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)). تو اسے دور سے کھڑا نہ دیکھ میں تجھے رام کی دوہائی دیتا ہوں. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۲۰۹). [س : دو + ہاہا द्वि + हाहा].

ـــــ بکارنا محاورہ.
رک : دوہائی دینا.

اگرچہ بھی غرض ہوا کم ہوتی دوہائی بکاروں کی سرکار میں
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۷۰).

ـــــ پھرنا / پھیرنا محاورہ.
منادی ہونا ، ڈھنڈورا پٹنا ، اعلان ہونا.

پھرے دو جہاں میں دوہائی تری
جہاں گیر عالم کا ہوں دوری
(۱۶۶۹ ، محی الدین نامہ (ق) ، ۲).

اے لوگو یہ ! کہ پل میں بسا گھر مرا اجڑا
یہ کیسی پھری موت کی اب رانی دوہائی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۰). شہر میں دوہائی پھر رہی تھی کہ جو حاکم وقت کی اطاعت نہ کرے گا سزا پائے گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۵۱). کانپور آگرہ ، میں ہوری تک انھیں کے نام کی دوہائی پھری. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ ، ۱۷).

ـــــ تہائی کرنا / مچانا محاورہ.
استغاثہ کے لیے فریاد کرنا (نوراللغات).

ـــــ دینا محاورہ.
۱. داد خواہی کرنا ، پناہ مانگنا ، مدد طلب کرنا۔ باآواز بلند دوہائی دے کر کہنے لگی کہ میں لٹ گئی. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۸). مدینہ پاک میں چل کر روضۂ اقدس کے سامنے دوہائی دو. (۱۹۱۱ ، روزنامہ سفر بالتصویر ، ۳). ۲. شور کرنا ، غل مچانا.

نالہ اس شور سے کیوں میرا دوہائی دیتا
اے فلک گر تجھے اونچا نہ سنائی دیتا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۵).

ـــــ کھینچنا محاورہ.
مظلوم کا فریاد کرنا ، دوہائی دینا۔ آگ لگ گئی اور فیرنگلہ مثل پتلہ آتشبازی جلنے لگی پر چند سحر پڑھا دوہائیاں کھینچیں مگر کچھ نہ ہوا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۴ : ۳۷۵).

دوہتا (و مج ، سک ہ) امذ.
نواسہ ، بیٹی کا بیٹا۔ رانی سدا کنور کا وہ دوہتا تھا. (۱۹۸۱ ، تاریخ پنجاب ، ۱۷۷). اس محبت کا اظہار ہے جو دوہتوں یا بھانجوں کے ساتھ عموماً ہوتی ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۹۱). [س : دوہتا : दौहित्र + क].

دوہتر (و لین ، کس ہ ، سک ت) امذ.
بیٹی کا بیٹا ؛ گیلا جانور ؛ تل ؛ بھوری گائے (جامع اللغات). [س : دوہتر दौहित्र].

دوہتی (و مج ، سک ہ) امث.
نواسی ، بیٹی کی بیٹی (جامع اللغات). [س : دوہتری दौहित्री].

دوہد (و مج ، فت ہ) امذ.
بار کی خواہش ؛ سخت فضول خواہش ؛ حاملہ عورت کی خواہش ؛ وہ چیز جس کی خواہش ہو ؛ حمل (ماخوذ : جامع اللغات). [پ : दोहद ؛ س : दौहृद].

---انوتا / وتی (---فت ا ، سک ن ، کس و / فت و) امث.
حاملہ عورت کی کسی چیز کی خواہش (پلیٹس). [دوہد + انوتا / وتی ، لاحقۂ کیفیت].

---لکشن (---فت ل ، سک ک ، فت ش) امذ.
کسی خواہش کا پیدا ہونا ؛ جنین (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دوہد + ا کشن (رک)].

دوہر (و مج نیز مع ، فت ہ) امث.
۱. دوہری چادر.

پیٹا سوتا اوسمیں تھا زاہد کا ایک
وہ دوہر تانے ہوا تھا مونہہ پہ لیک

(۱۸۱۳ ، مثنوی ایجاد رنگین ، ۴۴). سردی سے کپکپا رہی تھی اور ایک پھٹی ہوئی دوہر میں دبکی سکڑی لپٹی لپٹائی پڑی تھی. (۱۹۳۵ ، خدائی راج ، ۲۶). **۲. دریا کی پرانی تہ ، وہ زمین جس میں سال میں دو دفعہ قلبہ رانی ہو ، دو فصلی زمین** (ماخوذ : پلیٹس). [پ : دوہر ، द्वावहदो ؛ س : दौहद : द्वि + विध + र].

دوہر (و مج ، ضم ہ) امذ.
ذیلی قسم کی ریتلی زمین (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [دوہر: दहिर].

دوہرا (و مج نیز مع ، سک ہ) امذ ؛ صف ؛ اسم دوہرہ.
۱. رک : دوہا.

واں شکر پارا نے پڑھا دوہرا
جس میں فرہاد کا سا ہے مہرا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی لکھنوی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۷). گھر سے نکلنے وقت واقعات مندرجہ دوہرہ سامنے آجائے تو موجب بفرت و عدم سرانجام کار متصور ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۲۸). عزلت نے دوہرے ، گیت اور جھولنے بھی لکھے ہیں جن میں ... ہندی شاعری کی مختلف اصناف کو اردو زبان میں برتا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۳۰). **۲. دگنا ، دونا ، مقدار یا تعداد وغیرہ میں دو چند ؛ الگ ہے.**

حلاوت کچھ نہ پایا کوہکن نے جان شیریں میں
دیا اپنا بھی جی اور لے گیا شیریں کا غم دوہرا

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۹).

خون میرا اور میرے دل کا کیا
خونبہا قاتل سے دوہرا چاہیے

(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۲۳۲). ہماری تنقید کی یہ بدنصیبی رہی ہے کہ ابھی تک ... ہمارے ہاں ایسے عالم اور ماہرین پیدا نہیں ہو سکے ہیں جو اپنے موضوع اور علم کو قاری تک پہنچا سکیں اور انہیں ہماری زندگی پر منطبق کر کے دکھا سکیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے نقادوں کو دوہرا کام کرنا پڑتا ہے. (۱۹۸۳ ، برش قلم ، ۹۱). **۳. جھکا ہوا ، خمیدہ ، ٹیڑھا.**

دیکھنا جس پر پڑا اس ترک کا تیر نظر
تھام کر دل دونوں ہاتھوں سے وہ دوہرا ہو گیا

(۱۸۶۶ ، پزبر ، د ، ۴). ایک کمزور لرزتے ہوئے آدمی کے لیے ... باوجود عمر و ضعیفی سے دوہرا ہو جانے کے لباس شاہی زیب تن کر کے نہایت ذلیل سازش و قتل کے وجوہ کو سعید و مبارک خیال کرنا تعجب انگیز معلوم ہوتا ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۹۳). زور کا قہقہہ لگایا اتنے زور کا کہ وہ ہنستے ہنستے دوہرا ہو گیا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ۲۰). **۴. (پتنگ بازی) پتنگ بازی کا ایک پیچ جس میں اپنی پتنگ کی ڈور دوسرے کی ڈور میں پھانسی جاتی ہے.** پتنگ بازی میں ان کا دوہرا ایسا مشہور ہو گیا تھا کہ بڑے بڑے اوستاد کان پکڑ لیتے تھے. (۱۹۱۳ ، سلیمان عذرا ، ۱۵). جو کنکیا ذرا چھپانی آسمان کی طرف چلی کہ انہوں نے دوہرا ڈال بیچے ہی پر سے دھر گھسیٹا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۳). **۵. دولای ، رک : دوہر** (جامع اللغات). [ب : دوہراؤ ؛ س : دو + وِدھ + رٗ + ک

---انعطاف (---کس ا ، سک ن ، کس ع) امذ.
دوبار ظاہر ہونا ؛ دوبار مائل ہونا ، دوبار مڑنا ؛ دوگنا عکاسی.
کبھی کبھی شعاعیں کسی شے میں خارج ہوتے وقت بجائے ایک کے دو نظر آنے لگتی ہیں اسی کو دوہرا انعطاف کہتے ہیں. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۲۱۳). [دوہرا + ع : (ع ط ف)].

---آرہ دنتی (---فت ر ، د ، سک ن) امذ.
(نباتات) آرہ نما پتا جس کے کنارے آرے کی طرح کٹے ہوں (جامع اللغات). [دوہرا + آرہ (رک) + دنتی (رک)].

---بدن (---فت ب ، د) صف.
جسم کا موٹاپا ، فربہ ہونے کی حالت ، جسیم ، لحیم شحیم ، تندرست.
آج کل ان حکیم صاحب سے طب پڑھتا ہے وہ جو ہیں نہیں دوہرا بدن ، وہاں شفاخانے میں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۰۷). امام صاحب کا حلیہ یہ تھا متوسط القامۃ ، دوہرا بدن ، چوڑا سینہ ، گھنی کی ڈاڑھی. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۷۰). ان کی عمر پینتالیس سال کے لگ بھگ تھی دوہرا بدن ہلکا سیاہی مائل رنگ. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۵۹). [دوہرا + بدن (رک)].

---بلیک وال پھندا (---کس ب ، ی لین ، فت پھ ، سک ن ، فت د) امذ.
دوہرا بلیک وال پھندا ، ڈبل بلیک وال پیچ ، یہ پھندا مذکورہ بالا پھندے سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے. (طلیعہ ، ۲۶). [دوہرا + انگ : (Black) بلیک (= سیاہ) + وال (رک) + پھندا (رک)].

---پریلا (---فت ب ، ی لین) صف.
(حیوانات و نباتات) جس کی شاخ کے دونوں طرف بالمقابل پتیاں

ہوں ، دوبازو یا دوپیرا ، دوپریا ، پردار (جامع اللغات). [دوہرا + پر (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت].

---تِیّا (--- کس ت ، شد ی) صف.
تینیا ، سہہ رکنی ، مکرّر (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دوہرا + تِیّا (رک)].

---جِسْم (--- کس ج ، سک س) صف.
رک : دوہرا بدن. ارسطو خوش مزاج منشیات سے پرہیز کرنے والا اور دوہرے جسم کا تھا. (۱۹۲۳ ، ناٹک ساگر ، ۳۷). بلکی کا جسم تو عین میں شیریں کی طرح ہے بھرا بھرا ، دوہرا جسم. (۱۹۷۸ ، بدن کا طواف ، ۷۸). [دوہرا + جِسم (رک)].

---دَرْوازَہ (---فت د ، سک ر ، فت ز) امذ.
ایک دروازے کے بعد دوسرا دروازہ جو مضبوطی اور استحکام کے لیے بنایا جاتا ہے. دوسرا دروازہ پختہ باہر بنایا جائے تاکہ دوہرے دروازوں سے شہر کا استحکام ہو. (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۲۰۲). نیچے کی منزل میں دوہرے دروازے سے داخل ہوں تو پہلے خوب کشادہ انگنائی تھی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۰). [دوہرا + دروازہ (رک)].

---دوغلا توارُث (---و مع ، سک غ ، فت ت ، ضم ر) صف.
(سائنس) دو جوڑا متقابل اوصاف یا دو جوڑا جین کا والدین سے اولاد میں منتقل ہونا دوہرا دوغلا تورات کہلاتا ہے (ابتدائی حیوانیات ، ۲۵۲). [دوہرا + دوغلا (رک) + توارث (رک)].

---دوہْرا (---و مع نیز مع ، سک ہ) صف.
دوچند ، ایک ہی قسم کے دو. وہ کون سا زیور تھا جو دوہرا دوہرا ، تہرا تہرا ، اس کے پاس نہ تھا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۵۸). [دوہرا + دوہرا (رک)].

---زَنْجیرَہ (---فت ز ، سک ن ، ی مع ، فت ر) امذ.
(علم گرہ بندی) **ڈبل چین ناٹ.** دوہرا زنجیرہ : اس میں معمولی الٹی گانٹھیں ایک دوسرے میں پھنسائے جاؤ (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۲۳). [دوہرا + زنجیرہ (رک)].

---سِتارَہ (--- کس س ، فت ر) امذ.
(فلکیات) **ستاروں کا جوڑا جو مل کر ایک ستارہ معلوم ہوتا ہے.** دوہرے ستاروں کی بہترین مثالیں مقدم الثوا میں مجمع پرقل ، کاعدہ ستارہ ، قطبی ستارہ اور شعرائی یمانی ہیں. (۱۹۴۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۳۵). [دوہرا + ستارہ (رک)].

---شَنْبہ (---فت ش ، سک ن) امذ.
مرکب لفظ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دوہرا + شنبہ (رک)].

---کَرَک بَنْد (---فت ک ، سک ر ، فت ب ، سک ن) صف.
(گرہ بندی) **دو رسیوں میں دی گئی گانٹھ جس میں ایک گانٹھ دے کر دوسرا سرا ایک اور بل دے کر نکالا جاتا ہے یہ ا کہرے کرک بند سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے ، کیکڑے نما گرہ.** دوہرا کرک بند ... اس میں اکہرے کرک بند سے صرف یہ زیادتی ہوتی ہے کہ اس میں ایک سرا ایک اور بل دے کر نکالا جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۹۳). [دوہرا + کرک = کیکڑا + ف: بند ، بستن = باندھنا].

---کے م ف.
دو تہہ کر کے. آنچل دوہرا کے شانے پر ڈال دیا جاتا ہے. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنو ، ۱۲۳).

---گول کَنّا (---و مع ، فت ک) صف.
دوہر ، کنگردار (جامع اللغات). [دوہرا + گول (رک) + کنّا (رک)].

---لِباس (--- کس ل) صف.
ایسے موٹے کپڑے جن میں جسم نظر نہ آئے.

ہے یہ مجلس کا ادب سن حق شناس
پہن کر مجلس کو جا دوہرا لباس

(۱۸۳۵ ، رسائل حیات ، ۹۰). [دوہرا + لباس (رک)].

---مُرَکَّب (---ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) صف.
دو عنصری. ہائیڈروجن بعض عناصر کے ساتھ متحد ہو کر دوہرے مرکبات ... بنا لیتی ہیں. (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۰۹). [دوہرا + مرکب (رک)].

---مَنْصَب (---فت م ، سک ن ، فت ص) امذ.
دو عہدے. بادشاہی کا دوہرا منصب خدا نے سب سے پہلے حضرت داؤد کو عطا کیا. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۲۰). [دوہرا + منصب (رک)].

دوہْرانا (و مع ، سک ہ) ف م.
۱. **دوبارہ کہنا ؛ دوسری بار سُنانا.**

دوہرا کے یہ داستان ساری
کی عرض بس اب خوشی تمہاری

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۰۳). تجریدی شاعری ... ایسا مفہوم سرے سے موجود ہی نہیں ہوتا جسے دوہرایا جا سکے. (۱۹۸۵ ، دریں درین ، ۲۰). ۲. (أ) **دوہرا کرنا ، دو تہہ کا بنانا.**

اک نظر دیکھ لے عاشق بھی جوانی کی بہار
ابھی آنچل کو تو سینے پہ نہ دوہرائیے آپ

(۱۹۳۵ ، ناز ، گلدستۂ ناز ، ۲۸). (أأ) **کپڑے کو دو تہہ کر کے سلائی کر دینا.** ان دونوں پائنچوں میں جو کھونٹا رومال جوڑ دو اوپر نیفہ دوہرا دو نیچے پائنچے موڑ دو. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۲۵۰). ۳. **دوبارہ پڑھنا.** ہنوز نماز کا وقت باقی ہو تو نماز کا دوہرانا ضرور نہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۲۵). [دوہرا + نا ، لاحقۂ مصدر].

دوہْرانِیَّت (و مع ، سک ہ ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
(سائنس) **دو تہہ کرنے کا عمل.** دوہرانیت (Replication)

میں ہائیڈروجن بانڈ جو دونوں زنجیروں کو تھامے رکھتے ہیں ٹوٹ جاتے ہیں. (۱۹۸۱ ، جینیات ، ۵۸۶). [دوہرانا (رک) کا اسم کیفیت].

دوپُرسا (و مج ، ضم پ) امذ.
(حیوانیات) **دو جنس کا ، ارضی**. دیمک جن میں معاشرتی طرزِ بود و باش پوری طرح رائج ہے وہ تو مکمل طور پر دوپرسا ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۹۰). [دو + پرسا - Termite].

دوہَرَم (و مج ، سک ہ ، فت ر) صف.
دُگنا ، دوچند. رشوت لینے والے حکّام سے اگر کسی کو ضرر پہنچتا بھی تھا تو وہ بالکل تباہ نہ ہوتا نہ اوسے استغاثہ کرنے میں کوئی دقت ہوتی تھی اب دوہرم تھیں تھرم میں پھنس جاتا ہے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲ : ۵). [دوہرا (بحذف ا) + م ، لاحقۂ صفت].

دوہْری (و مج ، سک ہ) امث وصف دوہیری.
۱. **دو تہہ کی ہوئی**.

ہو سکی شب کو نہ مجھ سے بندگی
پھر گیا دوہری بچھانا مت کبھی

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۶). ۲. **دوچند ، دو طرح کی**.

ہے ہر آدمی کی سرفرازی
بنے جب آکو دوہری عشق بازی

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۵). جو کام سرانجام نہ ہوئے تو دوہری آزردگی ہوئے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۶۸). مادے کی نوعیت بھی دوہری ہے اور اس میں بھی ذرّے اور موج کی خاصیتیں پائی جاتی ہیں. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۹). ۳. **دو دفعہ ، مکرّر**. انس بن مالک و ابن عمر : اقامت اکہری کہنی چاہئے؟ عبداللہ بن زید : دوہری چاہئے. (۱۹۱۴ ، شبلی، مقالات ، ۵ : ۷). [دوہرا (رک) کی تانیث].

---آواز امث.
پاٹ دار آواز ، بہت اُونچی آواز ، بلند آواز ، بھاری آواز. میرانجام نے نہایت کرخت دوہری آواز میں کہا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۴۳). [دوہری + آواز (رک)].

---بات امث.
ذُومعنی بات ، وہ بات جس کے دو مطلب ہوں (جامع اللغات). [دوہری + بات (رک)].

---بارْوَری (۔۔۔سک ر ، فت و) امث.
(نباتیات) **نر پودے کا دوسرے پودے کے ساتھ ملاپ**. یوں ان پودوں میں دوہری باروری ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۷۱). [دوہری + بارور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بافت (۔۔۔سک ف) امث.
(صنعت و حرفت) **دوہری بنائی، ڈبل بنائی**. دوہری بافت زیادہ کارگر اس وقت ہو گی جب کہ مختلف رنگوں کے کلک کام میں لائی جائیں. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۹۶). [دوہری + ف : بافت ، بافتن - بننا].

---بَنْدِش (۔۔۔فت ب ، سک ن ، کس د) امث.
(حیاتیات و صناعت) **بیرونی اور اندرونی آمیزش**. ان نامیاتی مرکبات میں رنگت انکے مرکزے کی دوہری بندش کی وجہ سے ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۴۳). [دوہری + بندش (رک)].

---چال چلْنا محاورہ.
دکھاوا کچھ اور عمل کچھ ، ظاہر کچھ باطن کچھ ، ایسی بات کرنا جو بظاہر اچھی نظر آئے مگر اس میں کوئی دوسرا مقصد بھی پوشیدہ ہو. وہ دوہری چالیں چلنے میں استاد تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۵۸).

---ذِمّہ داری (۔۔۔کس ذ ، شد م بکس) امث.
دو عہدوں سے متعلق فرائض. کالج کے اساتذہ لکھتے تھے کہ تم پر دوہری ذمہ داری ہے. (۱۹۷۹ ، جدید سائنس ، ۹۲). [دوہری + ذمہ داری (رک)].

---رُبَع (۔۔۔ضم ر ، فت ب) امث.
(طب) **دوہری ربع کو اصطلاح میں ڈبل کوارٹن بولتے ہیں مثلاً پہلے اتوار کے دن بخار ، پیر کا دن ناغہ ، منگل اور چہار شنبہ بخار** (مطالبات بخار ، ۱۰). [دوہری + رُبع (رک)].

---سانْڈی (۔۔۔مغ) امث.
کُشتی کا ایک داؤ جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جب حریف نیچے ہو تو ... حریف کے داہنی طرف بیٹھ کر اپنے داہنے ہاتھ سے باہر سے حریف کے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ لے اور اپنے بائیں ہاتھ کو حریف کی بائیں بغل میں سے نکال کر اپنے داہنے ہاتھ کی کلائی پکڑ کر زور کرے سانڈی نکل آئے گی پھر چت کر دے (ماخوذ : رموزِ فن کشتی ، ۹۵). [دوہری + سانڈی (رک)].

---سَنجوگ (۔۔۔فت س ، سک ن ، و مج) امث.
(سائنس) رک : **دوہری باروری**. ان ماہرین کے خیال میں جو دوہری سنجوگ میں یقین رکھتے ہیں ، تخفیفی تقسیم بھی دوبار عمل کرتی ہے. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۲۳۳). [دوہری + سنجوگ (رک)].

---شَخصِیَّت (۔۔۔فت ش ، سک خ ، کس ص ، شد ی بفت) امث.
ظاہر کچھ باطن کچھ ، رویّہ کی دو عملی ، کردار کا دوغلا پن. سگرٹ ایک ایسی جنس ہے جسے زیادہ سے زیادہ اکہری شخصیت کا حامل قرار دیا جاسکتا ہے جبکہ حقہ دوہری بلکہ تہری شخصیت کا علم بردار ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۳۱). [دوہری + شخصیت (رک)]

---عِمارَت (۔۔۔کس ع ، فت ر) امث.
دو منزلہ عمارت. میوزم کی دوہری عمارت میں بہت سی دلچسپی اور مفید چیزوں کا ذخیرہ ہے. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۸۳). [دوہری + عمارت (رک)].

--- غب (--- فت غ) امث.
(طب) دوہری غب کو اصطلاح میں ڈبل ترشن بولتے مثلاً ہفتے کے دن بخار آتا ، اتوار جو ناغے کا دن ہے اس دن بھی ایک مقرر وقت ایک بخار آتا اور علاج بھی کرنے سے اکثر پہلے ایک بخار جاتا بعد دوسرا بخار دفع ہوتا (مطالبات بخار ، ۱۰)۔ [دوہری + ع : غب (غ ب ب)].

--- غزل (--- فت غ ، ز) امث.
(صنف شاعری) ایک ہی بحر ، ردیف اور قافیے میں دو غزلیں ، دو غزلہ. اوسمیں قید دوہری غزل کہنے کی اختیار کی. (۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۲). [دوہری + غزل (رک)].

--- کوری گانٹھ (--- و مج ، غنہ ، سک ٹھ) امث.
دو مختلف موٹائی کی رسّیوں کو جوڑنے والی گرہ اس میں دونوں سروں کو ایک ہی چھلے میں سے گزارنے کے بجائے پتلی رسی کا ایک سرا اس ہی کے نیچے سے کر کے چھلے کے اوپر چھوڑ دیا جاتا ہے ، شیٹ بانڈ. دوہری کوری گانٹھ : یہ دونا برابر موٹائی کی بھیگی ہوئی رسیوں کے سروں کو جوڑنے میں مستعمل ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۳۸). [دوہری + کوری (رک) + گانٹھ (رک)].

--- کیلی (--- ی مج) امث.
(کشتی) کشتی کا ایک داؤ،حریف کے بدن میں ہاتھ یا ٹانگ کا اڑنگا ڈالنے کا داؤ. دوہری کیلی ، ای خالی دیکر ، اس کی داہنی طرف آ کر اپنا بایاں ہاتھ اوپر سے اپنے داہنے ہاتھ کے لا کر یعنی اپنے ہاتھوں میں قینچی ڈال کر اس کے ہاتھوں کو اوپر سے معہ بلم کے پکڑ کے ایک ساتھ دونوں ہاتھوں سے اپنی بائیں طرف کو لوٹ لے بلم چھوٹ کر اپنے قبضہ میں ہو گا اور پہونچے اس کے بیکار ہو جائیں گے . (۱۸۸۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۰). [دوہری + کیلی (رک)].

--- لاگ امث.
(ریاضی) حصہ متناسبہ ، نسبت کی ہوئی رقم ، نسبت (پلیشن). [دوہری + لاگ (رک)].

--- مار دینا ف م ، محاورہ.
مالی و جسمانی سزا دینا ، دو طرح کی تکلیف دینا ، شدید عذاب دینا . ہم (دنیا میں) ان کو دوہری مار دیں گے . (۱۸۹۵ ، قرآن مجید (ترجمہ) ، نذیر احمد ، ۲۷۷).

--- مائل سطح (--- کس ء،فت نیز کس س،سک ط) امث.
جھکی ہوئی زمین کا حصہ . دوہری مائل سطح کی وضع کی ایک یکساں پشت کوہ میں سے نہر کے لیے ایک کٹائی بنوانا مطلوب ہے. (۱۹۳۹ ، مساحت ، ۲ : ۹۳). [دوہری + مائل (رک) + سطح (رک)].

--- مشابہت (--- ضم م ، کس ب ، فت ہ) امث.
(سائنس) دو طرح کی مماثلت ، دو مرکبات کا اثر،ہائیڈروجن کی اس دوہری مشابہت کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ایٹم کے (ے) شیل میں صرف ایک الیکٹران پایا جاتا ہے . (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۶). [دوہری + مشابہت (رک)].

--- نسبت (--- کس ن ، سک س ، فت ب) امث.
(ریاضی) اگر نسبت ا : ب کی تالیف ، نسبت ا : ب سے کی جائے تو ا۲ : ب۲ پیدا ہوتی ہے اسے ا : ب کی دوہری نسبت کہتے ہیں (جبر و مقابلہ ، ۱ : ۳). [دوہری + نسبت (رک)].

دوہرے (و مج ، سک ہ) امذ ؛ ج.
۱. دوہرا (رک) کی جمع ؛ ترا کیب میں مستعمل. کوٹ میں دوہرے بٹن کیوں لگائے ہیں. (۱۸۹۶ ، سیرت فریدیہ ، ۲۹) . ۲. چھالیہ کے موٹے ٹکڑے ، دو کی جگہ ایک پان میں...سپاری کہ جس کو دوہرے اور ڈلیاں اور چھالیا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۸۵).

--- اخراجات (--- کس ا ، سک خ) امذ ؛ ج.
دو طرح کے مصارف ، دونوں طرف کا خرچ.

دوہرے اخراجات کر کے گھر میں لائی ہوں بہو
جو ادھر کے واسطے تھا وہ ادھر کے واسطے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۷). [دوہرے + اخراجات(رک)].

--- پیوند (--- ی لین ، فت و ، غنہ) صف.
(سائنس) دو جنسوں کے ملاپ سے ایک دوسری جنس بنانے کا عمل. جونس نے ۱۹۱۶ء میں ... مشکل پر قابو پا لیا اس نے دوہرے پیوند کا طریقہ (Double Cross Method) استعمال کیا. (۱۹۷۱ ، جنینیات،۵۳۰). [دوہرے + پیوند(رک)].

--- ڈبل کا/کے م ف.
رک : دوہرا بدن ، بھرے ہوئے جسم کا ، موٹا ، فربہ.مولوی صاحب دوہرے ڈبل کے آدمی تھے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۹).

دوہریا کبوتر (و مج ، سک ہ ، کس ر ، فت ک ، و مج ، فت ت) امذ.
(فن کبوتر بازی) دو کبوتروں کو جوڑ کر بنایا ہوا کبوتر. کٹے ہوئے بازوؤں کی جگہ دونوں کو ملا کر ٹانکے دیتے اور ایک دوہریا کبوتر بنا لیتے تھے . (۱۹۳۶ ، ہنر مندان اودھ ، ۲۰۸) . [دوہر + یا ، لاحقۂ صفت + کبوتر (رک)].

دوہریاں اڑانا محاورہ.
خوب زشت کہنا ، اچھی بری سنانا.

جوہر جو میں اپنے بھی دکھاؤں
پھر دیکھیے دوہریاں اڑاؤں

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۲۷).

دوہریت (و مج ، سک ہ ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
(سائنس) دونا کرنے کی حالت ، مثنٰی ، توام.دوہریت: اس صورت میں ایک یا زائد مین شریک ہو جاتے ہیں.(۱۹۷۱ ، جنینیات ، ۳۳۳). [دوہری + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دوہَڑ (و مج ، فت ہ) صف.
(مجازاً) دو طرح کی ، دوغلی. جو شخص اسلام کی سچائی دیکھ کر مسلمان ہوا ہے ایسے دوہڑ اور مکھم یا مشتبہ پالیسی ... اعتبار نہ کرنی چاہیے.(۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱۶ : ۳).
[رک : دوہر].

دوہڑا (و مج ، سک ہ) امذ.
رک : دوہا. دوہڑے لکھنے والوں نے اکثر کانگی ہی کو سامنے رکھ کر دوہڑے بنائے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۳). [دوہرا (رک) کا متبادل املا].

دوہَل (و مج ، فت ہ) امذ.
رک : دوہر (پلیٹس). [پ : दोहल ؛ س : दोहद].

دوہِلا (و مج ، کس ہ) امذ.
رک : دوہلی (۱) (پلیٹس). [دوہل + ا ، لاحقۂ تذکیر].

دوہلی (۱) (و مج ، سکنا ہ) امث.
(کاشت کاری) وہ زمین جو بلا مال گزاری کے فقرا کو مذہبی طور پر دیجائے جو کنوؤں کے لگانے اور چوپال کے قائم کرنے میں دیہات کے مزین ہوتے ہیں (اردو قانونی ڈکشنری) [س: دوہل दोहल]

--- پادارَک (--- فت ر) امث.
رک : دوہلی. جو زمین زمینداروں کی دی ہوئی ہے اس کو دوہلی پادارک کہتے ہیں وہ کھیوٹ سے باہر ہے. (۱۸۳۹ ، کھیت کرم ، ۵).
[دوہلی + پادارک - دی ہوئی].

دوہلی (۲) (و مج ، سک ہ) امث.
غول.

جیوں عینک لے میزاں دوہلی سوار
رکھے ایک اس دریو سنجھ کے سار
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۷). [مقامی].

دُوہن (و مج نیز مع ، فت ہ) امذ.
دوہنا ، دودھ نکالنا ، دوہنے کا نتیجہ ، دودھ جو دوہا جائے ، وہ جانور جو دودھ دے ، وہ چیز جس سے حسبِ خواہش چیز نکلے ، دودھ دینے کا برتن (جامع اللغات). [دوہنا (رک) کا حاصل مصدر].

دُوہْنا (و مج نیز مع ، سک ہ). (الف) ف م.
دودھیلے جانور کے تھنوں سے دودھ نکالنا. اون اشخاص میں جو چیچک زدہ گائے کو دوہتے ہیں ... بہ ساہ بطریق انتصاص کے حاصل ہو. (۱۸۵۲ ، رسالہ تطعیم ، ۷). گھر میں خود جھاڑو دیتے دودھ دوہ لیتے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۸۸). سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں ہوتے اور ملازمین کو آٹا گوندھتے دیکھتے تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے اور آٹا گوندھتے بکریوں کا دودھ دوہتے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۸۱). (ب) امذ. وہ ظرف جس میں دودھ دوہا جاتا ہے (نوراللغات). [س : دہ (دوہیت दोहयति) + نا ، لاحقۂ مصدر و اسمیت].

دُوہَنکا (و مع ، فت ہ ، مغ) امذ.
بگھار ، رک : دھنگار. سینکتے وقت سیخ پر گھی ٹپکاتے رہیں تا کہ ایک قسم کا دوہنکا لگتا رہے. (۱۹۳۷ ، شاہی دستر خوان ، ۱۰۷). [مقامی].

دُوہنی (و مع ، سک ہ) امث.
۱. دودھ دوہنے کا برتن ، بالٹی. ایک چھوٹے ظرف کلیمی میں کہ اس کو دوہنی کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۲۳). گوالے نے بھری دوہنی بچہ کے سامنے کر دی ... پیدائشی فاقے کے مارے بچہ غٹاغٹ ایک ہی سانس میں پوری بالٹی سوٹ گیا. (۱۹۶۳ ، چڑھتا سورج (اردو نامہ ، اپریل ، ۱۷)). ۲. (مجازاً) جانور کے تھن. اس کی دوہنیاں دودھ سے بھری ہیں اور اس کی پلیوں کا گودا تر ہے. (۱۸۹۰ ، کتابِ مقدس ، ۵۱۰) بچھڑا تو چوری سے دودھ پی جانے کے اندیشے میں ماں سے علیحدہ باندھ دیا جاتا مگر وہ تو دوہنی کے پینے والے تھے بے کھٹکے چھوٹے رہتے.(۱۹۶۳، چڑھتا سورج(اردونامہ ، اپریل ، ۱۷)).
[ا : دوہ + نی ، لاحقۂ تانیث و ظرفیت].

دوہی (و مج) امذ.
دودھ دوہنے والا؛ حسبِ خواہش چیز دینے والا گوالا ، گھوسی ، دودھ والا. (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دوہنا (رک) کا اسم فاعل].

دُوہِیا (و مع ، کس ہ) امذ.
دو منھ کا چولھا ، دوہرا چولھا ، آگ کی جگہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[پ : دوہیا दोहिया نیز س : द्वि + विवर

دوہِیا (و مج ، کس ہ) امذ.
دودھ والا ، گوالا (پلیٹس). [پ : دوہیا दोहियारो].

دوہیلا (و مج ، ی مج) امذ (قدیم).
نیم خوابیدہ ، کچھ جاگتا کچھ سوتا (قدیم اردو کی لغت). [دوہی + لا ، لاحقۂ فاعلی].

دوہَج (و مج ، کس ہ) صف.
پہلی تاریخ کا چاند ، ہلال ، دوئج. جب لوگوں کو مہینے کی پہلی رات کا ہلال (دوئج کا چاند) نظر آئے تو سمجھ لیں کے جاڑے کی ہوائیں شروع ہیں. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۱۳ جولائی : ۳). پیشانی پر قشقے کی زیبائش ایسی ہے گویا دوئج کے چاند پاس کوئی تارہ . (۱۹۵۱ ، سہ ماہی اردو ، ۵۱ ، ۱ : ۱۷۳).
[رک : دوئج].

دُوئی (ضم د ، غم ، و) امث.
۱. یکتائی یا وحدت کی ضد ، دو سمجھنا ، شرکتِ غیریت ، شریک ہونا ، جوڑا ہونے کی حالت.

ازبس کہ ہم نے حرف دوئی کا اٹھا دیا
اے درد اپنے وقت میں ابہام رہ گیا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۱).

نقشِ حرفِ دوئی کو جا دیتا
لوحِ دل صفحۂ رواں میں عبث
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷۹).

لکھتا ہے شیخ مسئلۂ وحدتِ وجود
لیکن دوئی عیاں ہے قلم کے شگاف سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۱).

گواہی دے رہی ہے اس کی یکتائی پہ ذات اس کی
دوئی کے نقش سب جھوٹے ، ہے سچا نام ایک اس کا
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵).

انسان میرا راز ہے میں ہوں اس کا راز سُنا تھا
یہ اور وہ پھر ایک ہوے وحدت میں ذکر دوئی کیا
(۱۹۸۵ ، درپن درپن ، ۱۰۱). ۲.(أ) غیریت ، اپنا نہ سمجھنا.

کہ اور ایک بتی کروں راؤ تنج
نجانیں دوئی توں کسی بھاؤ منج
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۲۳).

محبت کہیں یوں ہوتی نیں اہے
محبت ہے جاں واں دوئی نیں اہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۴).

آ بیچ میں مصلحت کے او میم
دو جگ کوں کرے دوئی کی تعلیم
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱).

دوئی کی خوب نہیں ہم کہاں رقیب کہاں
ہمیں سے راہ ہے یا انھیں سے راہ ہے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۰).

دوئی ہو فرد تو دونوں جہاں کو گم کر دوں
برنگِ روح بدن میں سما بھی جا سلمیٰ
(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۰۳).

کتنے استارِ مدارات و حجاباتِ دوئی
آج اے طالعِ برگشتہ ہیں ان میں حائل
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۲۷). (آآ) دو سمجھنا ، فرق ، اختلاف.

تو میں جانوں آبروئی
میرے جیو میں نا ہیں دوئی
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۳) . دوئی دور کرنا ہو تو عشق کا عین کام ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۴).

برعکس ہے دوئی کے اگر گفتگو کریں
دل آئنہ ہے دیکھ لے کیا روبرو کریں
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۲۰).

دوئی سے مجھے اے احد کر جدا
خودی سے مجھے دور رکھ اے خدا
(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۹).

بیخود ہوں خودی کی خُو نہ ہے
وحدت میں دوئی کی بُو نہ ہے
(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۴۰) . سردار بدھ سنگھ کے دل میں فرقہ وارانہ دوئی ذرہ برابر نہ تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۶۳). (آآآ) جدائی ، ان بن ، جھگڑا ، دہرا رویہ.

تون سمجھ بول عمر اپنے ترنی
نہ رہے بھی تجھ مجھ میں دیگر دوئی
(۱۹۳۴ ، خاور نامہ ، ۲۳۸).

یک ہیں ہو دل سوں رنگ کدورت کوں صاف کر
اس آرسی پہ رنگ دوئی سوں غبار ہے
(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۷۰).

وہ راہ نہ جا جس میں دوئی ہو پیدا
رستہ ہے دوئی میں رہروی کا نکلا
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۵۵). پھولوں کے معاشقے میں یہ دوئی بعاینہٖ تہذیبی انتشار کا اظہار ہے. (۱۹۸۳ ، علامتوں کا زوال ، ۶۲). (۴) (سائنس) تضاد ، دہراپن . ہم دیکھتے ہیں کہ روشنی کی ساخت میں دوئی (Dualism) پائی جاتی ہے. (۱۹۷۵ ، غیرنامیاتی کیمیا ، ۹). ۳. دوری ، فاصلہ. انسان اپنی کی دوئی ، انسان کے ابتدائی ذہنی ارتقا کے دور میں اُبھری تھی. (۱۹۸۳ ، برشِ قلم ، ۲۳۵). [دو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پَسَنْد (ـــــ فت پ ، س ، سک ن) صفت.
دو سمجھنے کا عمل.

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۷). [دوئی + پسند (رک)].

ـــــ پَنا (ـــــ فت پ) امذ.
دو ہونے کا عمل سب آ بیچ ہونا ، انا اللہ میں تا دوئی پنا دور ہو جانا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۴). [دوئی + پنا (رک)].

ـــــ ڈالْنا ف م.
لوگوں میں ان بن کرا دینا ، بگاڑ ڈالنا.

ڈال لگا لگا کے دوئی جس نے بیچ میں
اس دشمنِ خدا کا بُرا ہو خدا کرے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

ـــــ سوزی (ـــــ و مج) امث.
فرق مٹا کر ایک ہو جانے کی حالت ، یک جان.

دوئی سوزی ہے نازاں اتحادِ عشقِ کامل پر
دلِ مجنوں کا ہوتا ہے گماں لیلیٰ کی محمل پر
(۱۹۰۹ ، رعب ، ک ، ۸۰). [دوئی + ف : سوز ، سوختن ـ جلانا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کا پَرْدَہ اُوٹھ جانا محاورہ.
غیریت مٹ جانا ، دو ہونے کا احساس ختم ہو جانا.

اُٹھ گیا دل سے دوئی کا پردہ
پُھب کے اب آپ کہاں جاتے ہیں گا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۲). جب انسان اپنے کسی عزیز دوست کو خط لکھتا ہے تو وہاں کوئی غیریت باقی نہیں رہتی بلکہ بسا اوقات دوئی کا پردہ بھی اُٹھ جاتا ہے ، وہ ہر مسئلے ... کے متعلق ... سچ سچ لکھ دیتا ہے. (۱۹۷۰ ، ادبی تبصرے ، ۶۹).

ـــــبٹ جانا عاورہ.
رک : **دوئی کا پردہ اٹھ جانا**. دوسری چیز جو ... ذات مطلق کے تحرک سے ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ چوں کہ وہ از خویش برخویش جلوہ گستر ہے نہ کہ اپنے سے خارج میں کسی مادے پر. اس لیے اس کا کوئی غیر نہیں اس کے علاوہ کوئی شے ہے ہی نہیں اس تصور وحدت سے ذات و صفات اور معنی و صورت کی بھی دوئی بٹ جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۸).

دُوئی تیکھے (و مع ، ی مج) امذ.
(طب) ایک درخت ہے بے ساق ، شاخیں اس کی لمبی ہوتی ہیں اور جڑ میں سے نکلتی ہیں کنگرے دار پتے ، دستوں کو بند کرتا ہے ذیابیطس کو مفید ہے ، جڑ اس کی تقطیر بول کو نافع ہے ، پتے صفرا بڑھاتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳: ۳۲۱). [مقامی].

دُوئے (و مج) صف.
دو.

اُتروکک اوبھا ہوا جوڑ پاؤ
رہیا بھوئیں سر دھر دوئے پنکھ چاؤ

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۲۰۳).

عیش و طرب کے نکّے دوئے پھر کہاں سے ہوں
حلوا کچوری مال ہوئے پھر کہاں سے ہوں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸). بڑوس کی بنجارن ... کنگناتے لگی پتی برتا کا ایک ہے دبجھارن کے دوئے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۴۹). [دو + ے (زائد)].

ـــــمَن (ـــــفت م) امذ (قدیم).
دو ولا ، منافق.

نہ لیکھو تیسے ست جو دوئے من
سرا ہے دھن اربا دمن لوب دھن

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۰۹). [دوئی + من (رک)].

دُونیلا (و مع ، ی مج) صف.
(سائنس) دوہرا ، مرکب. الیورون کے دانے (**Aleurone Grains**) ... کے تنگ سرے کے قریب ایک چھوٹا سا گول جسم (گلوب نما **Globoid**) دکھائی دے گا یہ چونے اور میگنیشیا کے دونیلے فاسفیٹ پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات (ترجمہ) ، ۱۲). [دو + ـــــ یلا ، لاحقۂ صفت]

ـــــاِنعطاف (ـــــکس ا ، سک ن ، کس ع) امذ.
(سائنس) روشنی کے مختلف رنگوں کا ملکر جھلکنا . ۱۶۷۰ء میں بارتھ لینس (**Bartholenus**) نے یک محوری قلموں میں نور کے دونیلے انعطاف کا انکشاف کیا ... اسی نظریے کے ذریعہ اس نے ۱۶۹۰ء میں نور کے دونیلے انعطاف کو بھی سمجھایا. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۲). [دونیلا + انعطاف (رک)].

ـــــنَمک (ـــــفت ن ، م) صف.
(سائنس) دو مرکبات سے تیار شدہ کیمیکل. دونیلے نمک کی تیاری کے لئے فیرس سلفیٹ اور امونیم سلفیٹ کے سالمی تناسبوں سے بھی کام لے سکتے ہیں. (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا ، ۳۸). [دونیلا + نمک (رک)].

دَوی (فت د) امث.
۱. (سائنس) **کان بجنا ، کان کی سنسناہٹ ، کان میں موٹی اور بھاری آواز محسوس ہونا.** آزاد درخت ... ریاح کی وجہ کان میں دوی اور طنین ہو تو اسے مٹاتا ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۶۶). طنین باریک و تیز آواز کو کہتے ہیں اور دوی موٹی اور بھاری آواز کا نام ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۲).
۲. **دوڑنے کا عمل ، دوڑ.** بنارسی داس ـ مشرفِ فیلخانۂ شاہی ، تیز دوی سُبک دوی میں یکتائے عصر تھا. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۵۴). [ف : دوی ، دویدن ـ دوڑنا].

دُوی (ضم د) صف.
۱. **دو دو ، دُکنا ، دہرا.**

دوی دوی مصرعے باندھے گن
یوں میں کیتا یہ درسن

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۱)). ۲. **دُوسرا.**

دوی مقام ، راہ جہاز سمج کر منزل بھی ہے چار
فرصت دیتا جب رک تج کوں جا کا ہوشیار

(۱۵۹۱ ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ۱۲).

خدا کس نہ پاڑے ایسے بند میں
پڑیا چور جوں دوی کی دند میں

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۸)). [رک : دو].

ـــــپَہَر (ـــــفت پ ، ہ) امذ.
دوپہر ، نیم روز ، نصف النہار ، نصف شب ، آدھی رات (پلیٹس). [دوی + پہر (رک)].

دوِیا (کس د ، و ، شد ی) امذ.
دینے والا ، بخشندہ.

نہ اس سا دوِیا نہ ہم سا کپوت
ہے بزکُن ولا یُدرِ کَہُ اللّٰتُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۳۱). [دینا (رک) کا اسمِ فاعل].

دَوِیا گِنی (فت د ، سک و ، کس گ) امذ.
(نباتات) درخت شیترہ ، شیترک کی ایک قسم جو ادویات میں مستعمل ہے ، لاط : **Plumbago Zeylanka** (پلیٹس). [س : دویا گنی **द्विपाग्नि** ـ دویا + اگنی ـ آگ].

دُوِیَج (ضم د ، کس و ، فت ی) صف امذ دونیج.
۱. (أ) **دوسری بار کا ، دوسرا.** تلسی رام موافق ولد لالہ رام پرشاد اگروال ... سمبت میں ماہ پوکھ بدی دویج ترجمہ شروع کرتا ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۲). (اا) **دوبارہ پیدا ہونے والا ؛ انڈے دینے والا جانور** (ماخوذ : جامع اللغات). ۲. **ماہ نو ، ہلال ، پہلی تاریخ کا چاند.**

تمھاری ابروئے کج پر تھا دویج کا دھوکا
سیہ ہوتا اگر عید کا ہلال ہوا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵۷). حالانکہ جنتریوں میں سیاروں کی چال بھی درج ہوتی ہے اور دوئج کی جدول بھی۔ (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲ : ۳). ۳. ہندوؤں کی تین بڑی ذاتوں میں سے کوئی ، برہمن چھتری یا ویش جنیو کی رسم پر دوبارہ جنم سمجھا جاتا ہے ، نجوم کے اعتبار سے دوسرے درجہ کا . دویج ، دونوں پچھیہ کی دوسری تتی کی پیدائش سے مولود زانی و تابکار و بدکار و نحس ہو (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۳۰). اصلاً برہمن دویج ذات مانے جاتے تھے لیکن بعد میں اطلاق چھتریوں اور ویشوں پر بھی ہونے لگا جو "جنیو" کی رسم ادا ہونے کے بعد دوسرا جنم لے لیتے ہیں۔ (۱۹۴۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۵۳) [دوج (رک) کی ایک شکل]

دوبِرہ/دوبِری (و مج ، کس ی ، فت ر) صف.
(طب) غضروف (چینی ہڈی)، غدود جسمانی کی ساخت میں تبدیلی سے رسولی یا ریشوں کے گچھا بن جانے کا عمل ، بیضی نو ساختیں عام طور پر واقع ہو جایا کرتی ہیں اور وہ ٹھوس ہوتی ہیں یا دوبری. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۹۵). [دو + بِرہ/بِری، لاحقۂ صفت].

---بند قِیلَہ حَبلی (---فت ب ، سک ن ، سک د ، ی مع ، فت ل ، ح ، ب) امذ.
(احشائیات) شریان کی رسولی آمیز تھیلی ، گرہ نما ابھار . ممکن ہے کہ سیکس وبحاتالس (تاچہ غددیہ) شکمی اربی حلقہ کے مقام پر ... ایسی حالت پیدا کر دے جسے دوبرہ بند قیلہ حبلی کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، احشائیات(ترجمہ)، ۲۶۵). [دوبرہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + قیلہ (رک) + تھیلی (رک)].

---غُدّی سِلعات (--- ضم غ ، شد د ، فت س ، سک ل) امث ، ج.
(احشائیات) غدود کی رسولی یا گرہ. اکثر حالتوں میں دوبری غُدّی سلعات ہوتے ہیں جو بیضی جرابات سے پھوٹ نکلتے ہیں اور انکے ابعاد بہت بڑے ہو سکتے ہیں. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۹۵). [دوبری + غُدّی (رک) + سلعات (رک)].

دوِبستی (فت د ، ی مع ، سک س) صف.
دو صدی منصبدار. محمد اعظم شاہ کے رسالے کے ملازمین کا منصب دوبستی سے دو ہزاری تک بسالت خان کی مہر سے جاری کیا جاتے. (۱۹۰۶ ، حیات ماہ لقا ، ۱۲). [ف : دولیست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دُوِیش (ضم د ، ی مع) امذ.
دشمنی ، عداوت ، نفرت . راہین آہنکار پر شاوتھ کرنے سے مٹ جاتا ہے پہلے بھوگوں میں دویش (نفرت) کرنا . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۳). ہر ایک اندریہ کو اپنے اپنے انکول بشیوں میں پریم اور پرت کول بشیوں میں دویش ہے راگ دویش کے بشی بھوت ہونا ٹھیک نہیں ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۱۲۳). [س : द्वेष].

دوِیک (و مج ، فت ی) امذ.
دو یا ڈھائی سالہ گھوڑا جس کے سامنے کے دو دانت گر گئے ہوں.

جب اس نے بیچ میں کا دانت توڑا
مقرر تب دویک ہوتا ہے گھوڑا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۹). جب ڈھائی برس کی نوبت پہونچتی ہے تو سامنے کے دانت جنکو ثنایا کہتے ہیں گرنا شروع ہو جاتے ہیں اول دو دانت نیچے کے گرتے ہیں اسکو دویک کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲). [دوک (رک) کا متبادل املا].

دُوِیل (ضم د ، ی مع) صف.
مکار ، حیلہ باز. شہزادہ رستم پیلتن و پیلکن کشندہ نویل و دویل بندی قاتل کپتان فرنگ ابن حمزہ صاحبقران ... سامنے بادشاہ کے مرکب سے اتر کر اجازت جانبازی طلب کی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۴۷۶). [ف].

دوِیم (و مج ، فت ی) صف.
دوسرا ، تعداد میں دوسرے نمبر پر . اول خدا ہے ، نبی دویم ، سویم ہے ولی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶).

بیاں تیری توحید کا سربسر
دویم نعت پیغمبر نامور

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲).

ہمیشہ رایتو بہت بلند باید داشت
کہ اُوکون قبولیں نہ درجۂ دویم

(۱۹۶۶ ، منتحمنا ، ۷۹). [دُوُم (رک) کا سوزد].

دوِیمِش (و مج ، فت ی ، فت م) م ف.
دوسرے یہ ، ثانیاً ، دوئم ، اور یہ کہ. جن کے ذمے پردے داری کا انتظام تھا وہ لوگ خود پردوری میں اپنی اتنی عمر گنوا چلی تھیں ، دویمش ولایتی استانیوں کے نزدیک جو پردہ نشینی ناموزوں تھی تو اکثر ... بحثیں ہوا کرتی تھیں. (۱۹۱۰ ، حجاب النسا ، ۵). [دویم + ش ، لاحقۂ تمیز].

دوِیو (و مع ، و مج) صف (قدیم).
دونوں.

حق مرشد دویو ایک ہیں مرشد دیو بتائے
حق دیدار دکھایا مرشد روپ بتائے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۲۰). [دونوں (رک) کا ایک قدیم املا].

دَہ (۱) (فت د) صف.
۱. بہت گہرا پانی ، بہت گہرا جوہڑ ، گہرائی ، عمق ، بھنور ، گرداب ، ورطہ ، چکر ، جھیل ، دریا (جامع اللغات). **۲. تالاب ، جوہڑ.** یہ کنول کا جو دہ ہے سو دکھ کا ڈھنے والا تھا. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۶). [س : ह्रद].

---بَیٹھنا محاورہ.
دب جانا ، دب کر بیٹھ جانا . خاموشی اختیار کر لینا . پولیٹکل دھما چوکڑی ان اصلاحات سے تھمنے والی ہوتی تو اب تک لوگ دہ بیٹھتے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۶ : ۹).

---جانا محاورہ.
۱. دھنس جانا ، دب جانا ، بیٹھ جانا. ملک تاج الملک کافوری کی قبر دہ گئی تھی میں نے اس کو بالکل ازسر نو بنوا دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۳۲) . ۲. گر جانا ، تہہ میں بیٹھ جانا (ماخوذ : جامع اللغات).

دَہ (۲) (فت د) صف.
دس (تراکیب میں مستعمل) (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).
[ف : دہ ؛ پہلو : دہ].

---اَرْبَن (---فت ا ، سک ر ، فت ب) صف (قدیم) ہمارب
دس ارب. اہل ہند نے چند مراتب کے نام بھی ... مقرر کیئے ہیں ، آس دہن سہن ہزارن --- ارین ، دہ ارین کھرین ، دہ کھرین . (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۵) [دہ + اَرَب (رک) + ن (زائد)].

---باشی امذ.
دس آدمیوں کا افسر ، ایک منصب دار جو دس سپاہیوں کا حاکم ہوتا تھا ، خدمت گار. منصب داروں کا سلسلہ اس تفصیل سے چلتا تھا دہ باشی۔ بیستی ... وغیرہ. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۰). اکبر نے منصب داروں کے ۳۳ درجے (گریڈ) وضع کیئے جو کہ دہ باشی سے شروع ہو کر دہ ہزاروی تک جاتے تھے. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۱ : ۲۰۵). [دہ + ت : باشی].

---بانی سونا امذ.
(زرگری) دوسرے درجے کا سونا یعنی کسی قدر کم پکایا ہوا سونا ، بارابانی سونے سے کمتر درجے کا سونا (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۶). [مقامی].

---پاسروے (--- کس س) امذ.
دس پانو / پاؤں والا خول دار سمندری جانور ، انگ : Decopod.
جو حیوانات سمندر میں رہتے ہوئے دباؤ کی کمیشی سے متاثر ہوتے ہیں ان میں پھلیوں کے علاوہ ... دہ پاسروے (Decopod) بھی شامل ہیں. (۱۹۷۳ ، حیواتی کردار ، ۹). [دہ + پا (رک) + سروے (رک)].

---پَدَم (---فت پ ، د) امذ.
سانپ کی ایک قسم. کالا چپ ... کے بچے کو دہ پدم کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، تریاق سموم ، ۲۱). [دہ + پدم (رک)].

---پَدْمَن (---فت پ ، سک د ، فت م) امذ (قدیم).
(ریاضی) دس پدم ، دس کھرب کے بعد کا درجہ. ارین ، دہ ارین ، کھرین ، دہ کھرین .. پدمن ، دہ پدمن. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۳). [دہ + پدم (رک) کی متبادل شکل].

---پَنْیا (---فت پ ، سک ن) امذ.
(مرغ بازی) وہ مرغ جو پالے میں دس مرتبہ اُٹھایا گیا ہو ایسا ہونا مرغ کی بہادری کی دلیل سمجھی جاتی ہے ؛ پالی کرنا (ا پ و ، ۸ : ۱۱۸). [دہ + پنیا ۔ پالی (رک) کی صفت].

---چَنْد (---فت چ ، سک ن) صف.
دس گنا.

ہو عمر تیری نوح کی
دہ چند پاوے سال و زر
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۳۳).

ہوا زلفوں میں دل تو بند دیکھیں
بنے کیا غم ہوا دہ چند دیکھیں
(۱۷۸۸ ، جہان دار ، د ، ۱۵۲).

تناول لگے کرنے خورسند ہو
بصد شوق دل اور دہ چند ہو

(۱۸۳۳ ، مثنوی ایوب کشن کنور ، ۴۹) . قرآن نے عرض کی میری کیا حقیقت ہے یہ تو میری لیاقت سے دہ چند ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۷۱).

کل اپنے مریدوں سے کہا پیر مغاں نے
قیمت میں یہ معنی ہے دُرِناب سے دہ چند
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۹۳). [دہ + چند ، لاحقۂ صفت].

---حَواس (---فت ح) امذ.
پانچ ظاہری پانچ باطنی حواس (ماخوذ : جامع اللغات) . [دہ + حواس (رک)].

---دَرْدُنْیا (اَور) سَتَّر دَرْ آخِرَت (عاقِبَت) کہاوت.
دنیا میں اگر کسی سے دس درجہ نیکی کرو گے تو آخرت میں اس کا ستر درجہ ثواب ملے گا . کسی بے کس مفلس کو بدست و پا دیکھے تو اس کی دستگیری کو اپنا فرض سمجھے اور نہ کبھی دہ دردنیا اور ستر درعاقبت کا خیال دل میں لائے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۳۳). جناب میں کچھ دونگا تو دہ در دنیا اور ستر درآخرت کا حساب لگا کر دونگا. (۱۹۷۲ ، فرحت،مضامین ، ۵: ۱).

---دَر دُنیا صَد دَر آخِرَت کہاوت.
رک : دہ در دنیا ستر در آخرت الخ (پلیٹس).

---دَرْ دَہ (---فت د ، سک ر ، فت د) صف.
(فقہ) حوض وغیرہ جس کی لمبائی اور چوڑائی اور گہرائی دس دس گز ہو،اس کا پانی (شرعی) مربع دس ہاتھ سے دس ہاتھ (دس گز مربع اور بالشت بھر گہرا پانی جو اہل اسلام کے ہاں پاک ہے).

کہ دہ دَرْ دہ پانی لبِ حوض کا
بھی اکثر ملتا روز دس حیض کا

(۱۸۳۹ ، قصۂ ففنور چین ، ۳۷). اگر حوض دہ در دہ سے کم اور ایک طرف سے اس میں پانی آتا ہو اور دوسری طرف سے نکلتا جاتا ہے ہر طرف میں اس حوض کے وضو جائز ہے . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۴). [دہ + در + دہ (رک)].

۔۔۔ دَرْوِیش دَرْگِلیمے بِخُسْپَنْد وَ دو بادْشاہ دَرْ اِقْلِیمے نَگُنْجَنْد کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ؛ دس فقیر ایک گلیم (کمبل) میں سو سکتے ہیں مگر دو بادشاہ ایک اقلیم میں نہیں رہ سکتے (ماخوذ : جامع اللغات).

۔۔۔ دِلَہ (۔۔۔ کس د ، فت ل) صف.
۱. بہادر ، دلیر (جس کے دل میں دس افراد کی طاقت ہو).

ایک ایک عضو لشکر و الیاس قافلہ

شیراں پنج دست و دلیراں دہ دلہ

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۰۵). ۲. وہ جو ہمیشہ اپنے اصول بدلتا ہے ، متلون ؛ لامذہب (جامع اللغات). [دہ + دل (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ دَہی (۔۔۔ فت د) صف.
کھرا سونا.

کندن سے رنگ کو ترے کب پہنچے ہے مہاں

جلوے میں گرچہ ہے زر خورشید دہ دہی

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۲۸). پچاس غلام خدمت کے واسطے آئے برائے خرچ زر دہ دہی کا ایک توڑا بھیجا (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۰). [دہ + دہی (رک)].

۔۔۔ رَگا (۔۔۔ فت ر) صف.
بہادر ، صاحب غیرت ، حرامزادہ (ماخوذ : جامع اللغات). [دہ + رگ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ رَواں ، دَہ دَواں ، دَہ پَراں کہاوت.
ماہ رمضان کے دن جلد جلد گزر جانے کا ذکر ان الفاظ میں کیا جاتا ہے ، یعنی ابتدائی دس دن نسبۃً رواں (معمولی چال) کے ہوتے ہیں ، دوسرے دس دن دواں (یعنی دوڑتے ہوئے) اور تیسرا عشرہ پراں (اڑتے ہوئے) یعنی بڑی تیزی سے گزر جاتا ہے (جامع اللغات).

۔۔۔ روزَہ (۔۔۔ و مج ، فت ز) صف.
دس دن کا ، دس دن پر مشتمل.

جو اس لونگر ابرال گر آتے شیر

ہوتا ظفر دہ روزہ مانند پیر

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۳۰۳).

مفلس ہیں عشرتو دنیا کی مت کہو عمر دہ روزہ

یہ عشرہ ہے جیسے کا سا اسے غم میں بسر لے جا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۳۳). [دہ + روز (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ زُباں (۔۔۔ فت ز ، ضم ز) صف.
ایک بات پر قائم نہ رہنے والا ؛ (مجازاً) سوسن کا پودا جس کی دس پتیاں ایک ہی رنگ کے مختلف عکس دکھاتی ہیں. سوسن رنگ کی صفت میں زبانیں دہ زبانوں کی لال ہیں (۱۸۸۳ء ، بالی گاٹ ، ۹۱). [دہ + زبان (رک)].

۔۔۔ سالَہ (۔۔۔ فت ل) صف.
دس سال کا ، دس برس کا ، دس برسوں والا. ۱۹۲۰ء والے دہ سالے میں نئی تحریک نے امریکی دلچسپی کو جذب کر لیا تھا. (۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۱). [دہ + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ سَنکھَن (۔۔۔ فت س ، غنہ ، فت کھ) صف (قدیم).
(ریاضی) دس سنکھ ، شمار کا قدیم عدد. اگرچہ تعداد مراتب اعداد غیرمتناہی ہیں مگر اہل ہند نے چند مراتب کے نام مقرر کئے ہیں ... سنکھن دہ سنکھن. (۱۸۵۲ء ، تسہیل انحساب ، ۵). [دہ + سنکھ + ن ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ سِنی (۔۔۔ فت نیز کس س) صف.
دس سال کا ، دس سال کے لیے ایک رجسٹر جس میں دس سال کا حال درج ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [دہ + سِن (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ سَہَسَن (۔۔۔ فت س ، سکہ ، فت س) صف (قدیم).
(ریاضی) شمار میں دس ہزار. ایک دہن ، سین ، سہسن ، دہ سہسن ، لکھن ، دہ لکھن ، کروڑن ، دہ کروڑن ، اربن. (۱۸۴۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰). [دہ + سہسن = دس ہزار].

۔۔۔ سیرا / سیری (۔۔۔ ی مج) امذ ؛ امث.
دس سیر کا تاپنے کا پیمانہ ، دس سیر کا باٹ (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [دہ + سیر (رک) + ا / ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ صَدی (۔۔۔ فت ص) امذ.
عہد اکبری کا ایک منصب ، جیسے: دو صدی ، پنج صدی ، دس سو یعنی ایک ہزار سپاہیوں کا افسر.

ہوتھا دہ صدی دہ ہزاری ہوا

ترقی سے ہوئی سب کا منصب بڑھا

(۱۸۹۳ء ، صدق البیان ، ۵۹). [دہ + صد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ عَقْل (۔۔۔ فت ع ، سک ق) امذ.
حکما کے نزدیک کل دس فرشتے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ، پھر اس فرشتے نے ایک اور فرشتہ اور ایک آسمان پیدا کیا. اس طرح دس فرشتے اور نو آسمان پیدا ہوئے اور دسویں فرشتے نے خدا کے حکم سے تمام عالم پیدا کیا عقل حکما کی اصطلاح میں ملک (فرشتے) کو کہتے ہیں.

ہفت اختر و دہ عقل و سہ ارواح دو عالم

یہ سب تھے طفیلیٔ جناب شہ اکرم

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۳). [دہ + عقل (رک)].

۔۔۔ کَروڑَن (۔۔۔ فت ک ، و مج ، فت و) امذ (قدیم).
دس کروڑ. لکھن دہ لکھن ، کروڑن دہ کروڑن ، اربن دہ اربن. (۱۸۴۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰). [دہ + کروڑن = کروڑ (رک)].

---کھرَبْن (---فت کھ ، سک ر ، فت ب) امذ.
دس کھرب. کروڑ دہ کروڑ ارب دہ ارب کھرب دہ کھرب. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۰). [دہ + کھربن = کھرب (رک)].

---گانَہ (---فت ن) م ف.
ہوئے دس ، دس کے دس. مرثیہ کبھی قصیدہ اور غزل ... مستزاد اور مسدس کی شکل پر ہوتا ہے اس صورت میں اقسام دہ گانہ سے باہر نہ ٹھہرا. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۱۰). سلطان محمد تغلق کے بعد سلطان فیروز نے سکہ جات کے آئین کی توسیع اور چاندی کے سکہ کے بعد جدید حصص ، دہ گانے ، بست و چہار گانے اور چہل و ہشتگانی ایجاد کیے (۱۹۵۹ ، برق (سید حسن) ، مقالات ، ۲۰۳). [دہ + گانہ ، لاحقۂ تمیز].

---لکھن (---فت ل ، کھ) امذ (قدیم).
دس لاکھ. ایکن ، دہن ، سن ، سہنس ، دہ سہنس ، لکھن ، دہ لکھن ، کروڑ ، دہ کروڑ ، ارب ، دہ ارب. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۰). [دہ + لکھن = لاکھ (رک)].

---مَرْدکا (---فت م ، سک ر ، کس د) صف.
وہ جو دس آدمیوں کا کام کرے (جامع اللغات). [دہ + مرد (رک) + کا ، لاحقۂ صفت].

---مَرْدَہ (---فت م ، سک ر ، فت د) صف ، ذ.
جس میں دس آدمی ہوں. دس آدمیوں کو اٹھانے کے قابل ، دس آدمیوں کا دستہ ، گاڑی جس میں دس آدمی بیٹھ سکیں ، چھکڑا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دہ + مرد (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---مَنی (---فت م) صف.
دس من وزن کا.

چار من کلیروں کا قلیا تھا
دہ منی دیگ پیچ دلیا تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۳).

پیالہائے دہ منی دہ بادہ کشی لیے ہوئے
وفور جوش شوق میں خم و سبو لیے ہوئے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۳۷). [دہ + من (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---نار امذ (قدیم).
(طب) اوزان ادویہ کے قدیم طبی پیمانوں میں سے ایک جو وزن میں ساڑھے بارہ تولے کا ہوتا تھا. دہ نار ۱۲ ۱/۲ مثقال یعنی ساڑھے بارہ تولہ ، پنج نار اور نیم نار بھی اسی حساب سے ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۵). [دہ + نار = انار].

---نِیلَن (---ی مع ، فت ل) امذ (قدیم).
شمار میں دس نیل ، ایک لاکھ ارب کروڑ ، دہ کروڑ ، ارب ، دہ ارب ، کھرب ، دہ کھرب ، نیل ، دہ نیل. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۰). [دہ + نیلن = نیل].

---نِیمی (---ی مع) صف.
دس کا آدھا ، پانچ کے برابر. نکسوں کی تعداد اس زمانہ میں بھی کم نہ تھی چنانچہ انکے اقسام حسب ذیل تھے ... دہ نیمی مقدس ، صدودنی ، قانون کوفی (۱۹۰۳ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۹۶). [دہ + نیم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---و چار امذ.
(اثنا عشری) دس اور چار یعنی چودہ معصوم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت فاطمہ اور بارہ امام).

بخدا عشق ہے ملت میں شہید غم کی
جب تلک زندہ رہا عشق دہ و چار رہا

(۱۸۷۵ ، احمد علی شہید ، گلدستۂ شہید ، ۳۰). [دہ + و (حرف عطف) + چار (رک)].

---ودیہ (---ضم و ، ی مع) امذ.
(تصوف) وجود کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۲۰). [دہ + و (حرف عطف) + دیہ (رک)].

---ہَزارَن (---فت ہ ، ن) امذ ، ج (قدیم).
تعداد میں دس ہزار اور اگرچہ تعداد مراتب اعداد غیرمتناہی ہیں مگر اہل ہند نے چند مراتب کے نام بھی بتفصیل ذیل مقرر کئے ہیں ا کن دہن سہن ہزارن دہ ہزارن ، لکھن ، دہ لکھن ... مہاسنکھن. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۵). [دہ + ہزارن = ہزار].

---ہَزاری (---فت ہ) صف (قدیم).
عہد اکبر شاہی کا ایک منصب جس کے تحت دس ہزار سپاہی ہوتے تھے. ہر جمعہ کو پنجہزاری ، دہ ہزاری ، ہست ہزاری امرا ایک بلند خیمہ کھڑا کرتے. (۱۸۶۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۵). منصب داری دہ ہزاری ، پنج ہزاری سے دس سپاہیوں تک مقرر ہوئی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۳). [دہ + ہزار (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---ہَفْت (---فت ہ ، سک ف) امذ.
روپے کا ایک سکہ جو قدیم زمانے میں رائج تھا (جامع اللغات). [دہ + ہفت (رک)].

---یَک (---فت ی) صف.
ملک کی آمدنی کا دسواں حصہ ، وہ خراج جو فصل کا دسواں لیا جاتا ہے ، مال گزاری ، دسواں حصہ ، عشر ا کیلے کھیتی کر لی نہ ہمارا حق دیا نہ سرکاری ... دہ یک (مال گزاری) ادا کی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۶ : ۳). [دہ + یک (رک)].

---یَکی (---فت ی) امث.
۱. (دہ یک کی شرح ہے) دسواں حصہ ، عُشر. پنڈت صاحب (پنڈت دیاشنکر نسیم) فوج شاہی میں منشی تھے اور بموجب قانون حکومت کے سب کی تنخواہوں میں سے دہ یکی کاٹ لیتے تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۵۶). ۲. ایک مقررہ گزارہ رقم ، خرچی.

چا کے گھر میں اس نے لی پھر دہ یکی
لڑنے رخصت ہو کے گھر کی راہ لی

(۱۸۹۹ء ، مثنوی نان و نمک ، ۴۳). ۳. دس میں سے ایک ، یہودیوں کے نظام شریعت میں زکوٰۃ کی رقم. تب اس نے سب چیزوں کی دہ یکی دی. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۴۴). [دہ + یک (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

دہ(۱) (کسرِ د) امذ.
دیہ ، چھوٹا گانو ، موضع ، قریہ.

سایا ترا اے نخلِ امید کہ و مہ
اس ملک کے دائم رہے ہر قریہ و دہ

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۵). اتفاقاً حاکم دہ یہ سنتا تھا ، جھلا کر کہنے لگا کہ مسواک سے تو روزہ ٹوٹتا ہے . (۱۸۸۲ء ، بوستانِ تہذیب ، ۶۰). اہلِ دہ کے لیے یہ بہت بڑا حادثہ تھا . (۱۹۶۷ء ، ساقی ، جولائی ، ۷). [ف].

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
قریوں ، موضعوں یا گاؤں کی حلقہ بندی ، مُفَصّلات ، تفصیل بندی ، نقشہ (ماخوذ : نوراللغات). [ف : دہ + بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ جَمْع (ـــ فت ج ، م) امث.
گانو کی مالگزاری (جامع اللغات). [دہ + جمع (رک)].

ـــ خُدا (ـــ ضم خ) امذ.
زمیندار.

دہ خدایا ! یہ زمیں تیری نہیں تیری نہیں !
تیرے آبا کی نہیں ، تیری نہیں ، میری نہیں !

(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۱۶۱).

جہاں میں دہ خداؤں کے یہ دل بھی
بنا ہے چند شہشاہوں کا سوامی

(۱۹۸۱ء ، حرفِ دل رس ، ۱۰۹). [دہ + خُدا (رک)].

ـــ دار امذ.
زمین کے مالک ، سرکاری آدمی. ہر ایک شہرستان متعدد بخشوں (اضلاع) اور ہر ... میں تقسیم کیا گیا ہے ، جن کے حاکم علی الترتیب بخش دار اور دہ دار کہلاتے ہیں . (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۵۹). [دہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ نَشِین (ـــ فت ن ، ی مع) امذ.
دیہات کے رہنے والے ، گرامی ، گانو کے . یہ قبائلی لوگ ، جو بستیوں میں آباد ہو گئے ہیں ، اکثر شہر نشین ، دہ نشین اور صحرا نشین کہلاتے ہیں . (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۲). [دہ + ف : نشین ، نشستن ـ بیٹھنا].

دہ (۲) (کسر د) لاحقہ.
لفظ کا دوسرا جز لاحقۂ فاعلیت کے طور پر ، دینے والا.

داد دہ ، اے دل ، کوئی معلوم ! گوشِ خلق ہے
گو تری فریاد بے تاثیر دامن گیر ہے

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۶۶۵) . مونچھیں نہایت زیب دہ اور خوشنما تھیں . (۱۸۸۸ء ، سوانح عمری اسمٰعیل ٹھگ ، ۲۳۷) . جواب دہ ، جواب دہی ... تکلیف دہ ، نقصان دہ وغیرہ . (۱۹۲۱ء ، وضعِ اصطلاحات ، ۹۱). [ف : دہ ، دادن ـ دینا].

دَہا (فت د) امذ.
۱. محرم کے دس دن ، عشرۂ محرم.

شمشیر جوں ہلالِ محرم ہے اُس کے ہاتھ
شیون دہے کی طرح سے ہر ایک گھر میں ہے

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹۸).

ہم تو لگے کنارے ہوئے غیر ہم کنار
ایکوں کی عید ایکوں کے گھر میں دہا ہوا

(۱۸۱۰ء ، میر ، کـ ، ۳۶۸) . ۲. (أ) **دس دن کی مدت ، عشرہ ، مہینے کے دس دن کو بھی دہا یا عشرہ کہتے ہیں.** رمضان مبارک کے آخر کا دہا ، کہ عابد لوگ اعتکاف کی سنت ادا کرنے کو ... انتظاری میں کاٹتے ہیں. (؟ ، مرج البحرین فی فضائل الحرمین ، ۹۳). تین روزے حج کے دنوں میں (رکھ لے) اور سات جب واپس آؤ یہ پورا دہا ہوا . (۱۸۹۵ء ، **قرآن مجید** (ترجمہ) ، نذیر احمد ، ۱ : ۴۴). (آآ) **مہینے کا دسواں دن.** چاہیے کہ جب کوئی روزہ دہے کا یعنی دسویں تاریخ کا رکھے تو ایک روز پہلے یا پیچھے ... ملا لے. (۱۸۳۰ء ، تنبیہ الغافلین ، ۲۵۸) . ۳. **دس سال کی مدت .** ساتویں سال کا دسواں دور یا تین بیسی اور ایک دہا کا انسان کی زندگی کا مختتم دور انجیلِ مقدس میں قرار دیا گیا ہے. (۱۹۲۳ء ، عصائے پیری ، ۲۱) . مرزا محمد ہادی رسوا ... نے انیسویں صدی کے نویں دہے میں اس کوچہ (ناول نگاری) میں قدم رکھا. (۱۹۳۱ء ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۰) . ۴. (ریاضی) **دہائی ، جیسے دو دہا بیس ، تین دہا تیس** (ماخوذ : نوراللغات) . [ف : دہ + ا ، لاحقۂ فاعلی].

دِہات (کسر د) امذ.
دہ بمعنی قریہ کی جمع (بقاعدۂ عربی). بادشاہ کے حکم سے دہات خالصہ اور جاگیر جدا جدا ہو گئے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۰۸). نظامی سمرقندی نے لکھا ہے کہ حسین قتیب طوس کا عامل تھا (غالباً منصور کے مرنے کے بعد مقرر ہوا ہوگا) اس نے فردوسی کے دہات کی مال گُزاری معاف کردی تھی. (۱۹۰۷ء ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۱۵).

مرا دل ہے انہیں کے ساتھ سائیں
جو جنگل کے دہاتوں کے مکیں ہیں

(۱۹۷۸ء ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۸۵). [ف : دہ+ات ، لاحقۂ جمع].

دِہاتی (کسر د) صف.
گنوار ، گانو کا باشندہ ، جاہل. معلوم ہوتا تھا کہ دہاتی دلآرام کی تصویر سیسے بدن میں حلول کرگئی ہے. (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۴۳ : ۳). [دہات + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَہ آلْھگی (فت د ، ا ، سک لھ) امث.
شکار کا ایک طریقہ جس میں شکاری دیوانوں کی طرح برہنہ سر دوڑتے ہیں اور اُن کے کپڑے بال کی پیک سے اس طرح تر رہتے ہیں کہ گویا جسم زخم آلود ہو گیا ہے ، شکاری خود مجنونانہ حرکت کرتا ہے ، جنگلی جانور اس خود ساختہ دیوانے کے گرد جمع ہو کر اس کی موت کا انتظار کرتے ہیں اور اس بیجا خواہش کی طمع میں گرفتار ہو کر لقمۂ اجل ہو جاتے ہیں (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۳)۔ [مقامی]۔

دُہاجَن (ضم د ، فت ج) امث.
دوسری شادی کر لینے والی عورت. اس بوڑھی دُہاجن بچہ کش کے مرنے کا افسوس کیا کرتے ہو. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۶۵)۔ پیغمبر صاحب کو بی بی خدیجہ کے انتقال سے جو صدمہ اور رنج ہوا قابلِ بیان نہیں خولہ نے آپ کو یہ حالت دیکھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نکاح کیوں نہیں کر لیتے . فرمایا کس سے کروں . عرض کیا چاہیں تو کنواری سے کریں چاہیں دُہاجن سے . (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۶۶)۔ [دہاجو (رک) کی تانیث]۔

دُہاجو (ضم د ، و مع) امذ.
رک: **دوہاجو،دوسری شادی کرنے والا.** ان کے گھر کا شیطان تو یہ راما ہے متبنی بیٹا اوپر دہاجو بڈھے کی عقل ماری گئی. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۲۱)۔ [دُوہاجو (رک) کی تخفیف]۔

دَہاڑ (فت د) امث.
شور ، بکار ، گرج دار آواز ، دڑوکنا. جس میدان میں تم کو چھوڑ رہی ہوں یہ اژدہوں کی پھنکار اور شیروں کی دہاڑ سے گونج رہا ہے . (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، انگوٹھی کا راز ، ۱۸)۔ [رک : دھاڑ]۔

دِہاڑا (کس د) امذ.
درجہ ، حالت ، گت.

ہو کیوں نہ بُرا غم سے خوارج کا دہاڑا
جڑ پیڑ سے کفر اُن کا نہ کیوں جائے اکھاڑا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳)۔ انہوں نے اس اللّے تللوں میں اپنا کیا دہاڑا کر رکھا ہے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۳۷)۔ واللہ مکرمہ ... اگر سیرت کی بھی اچھی ہوتیں تو نہ گھر کا یہ دہاڑا ہوتا نہ اولاد کے طور بگڑتے . (۱۹۷۹ ، غبارِ کارواں ، ۲۱۵)۔ [پ : دہاڑا **दिहा + ड़ा**]۔

دِہاڑوں (دہاڑے) کو پہنچنا محاورہ.
بُرا حال ہونا ، بُری گت بننا ، حلیہ خراب ہونا ، حالت خراب ہونا. ہائے اگر نہ پڑھتا تو اس دہاڑے کو کاہے کو پہونچتا . (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۵۱)۔ اب رعایا طعنہ دیتی ہے کہ بروں کا سات کیوں دیا جو ان دہاڑوں کو پہونچے . (۱۹۲۸ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۳ ، ۱۵ : ۱۰)۔ یہ گھر اسی نے بنوا کر دیا تھا. اب اس دہاڑے کو پہنچ گیا کہ دروازے پر ازکار رفتہ کُتے کی طرح پڑا ہے. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۸)۔

دَہاقِین (فت د ، ی مع) امذ. ، ج.
دیہاتی لوگ ، کسان.

ہے صرفہ خور ہیں مثلِ دہاقین قحط سال
خوان ہلا ہے عشق کی مہمانیوں میں ہم

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۵۱)۔ بادشاہ (اکبر اعظم) نے ... حکم دیا کہ جب ملک (مالوہ) فتح ہو جائے تو ... معین خان اس ملک کی رعایا اور دہاقین اور تمام وضیع و شریف ساکنین کو استمالت و عواطفِ شاہی سے قوی دل کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۰)۔ [ع : دہقان (رک) کی جمع]۔

دَہاکا (۱) (فت د) امذ.
۱. **دس دس کا مجموعہ ، دہائی ، دل کی جگہ.** ان مختلفہ عددوں کو ایک کے تحت ایک اس لحاظ سے لکھنا کہ اکائی کے نیچے اکائی اور دہاکے کے نیچے دہاکا علی ہذاالقیاس لکھے جاوے . (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۲)۔ ۲. **دس روپے کا نوٹ** (علمی اردو لغت)۔ [س : **दशक + का**]۔

دَہاکا (۲) (فت د) امذ ؛ دہاک.
۱. **صدمہ ، دل و دماغ پر کسی حادثے کا شدید اثر.** بچہ کا دہاکا کچھ کم نہ تھا اس پر انقلاب کی مصیبت اور اتنی سنگین. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۷۲)۔ ۲. **دم ، فریب** (فرہنگِ آصفیہ)۔ [ا : دہا (رک) + کا (زائد)]۔

--- بیٹھنا ف م.
۱. **(عو) دہشت بیٹھ جانا ، صدمہ یا خوف میں مبتلا ہونا.** دو بچوں کا دہاکا سلمٰی کے دل پر ایسا بیٹھا تھا کہ ذرا کسی بچے کا جی ماندا ہوا اور اس کی جان نکلی. (۱۹۰۷ ، مخزن ، مئی ، ۱۷)۔ مقدمے کا فیصلہ ایک سکھ سٹی مجسٹریٹ رندھاوا نے کیا تو خواجہ صاحب (خواجہ عبدالمجید) باعزت بری اور اپنے عہدے پر بحال کر دیئے گئے مگر ان کو ایسا دہا کہ بیٹھا تھا کہ وہ پھر للدلو کا سل نہیں آئے . (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۵۱۵)۔ ۲. **دہلانا ، خوف زدہ کرنا ، ڈرانا ، فریب دینا ، دھوکا دینا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔

دَہال (فت د) امث.
(موسیقی) دَہال وہ ہے کہ ایک ضرب سے سیدھے ہاتھ کی انگلی کہ جس سے تار پکڑتے ہیں اوس سے اس طریقہ پر دو دو سر بھرائیں کہ دوسرا سر اچھی صورت ظاہر کرے (نغمات الہند ، ۳۵)۔ [دہ + ال ، لاحقۂ اسمیت]۔

دَہالیا / دَہالیَہ (فت د ، کس ل / فت ی) امذ.
کانو میں ایندھن (اُپلے) اناج وغیرہ محفوظ رکھنے کے لئے مخروطی شکل کا گنبد جس میں جنس رکھ کر اوپر سے مٹی یا گوبر کی تہ چڑھا دی جاتی ہے تا کہ بارش سے محفوظ رہے. یہاں مٹھواڑے کی قدیم آبادی میں ... آٹھ ٹوٹے پھوٹے قدیم چھپّر اور دہالیے سفلی مکان اور چھوٹے چھوٹے کوبلو کے دہالئے نظر آوینگے . (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، نومبر ، ۶۸)۔ [مقامی]۔

دَہان (فت د) امذ ؛ ج.

۱. **منھ ، دہن (رک) کی جمع.**

انواع نعمتاں نے ہندیاں کوں نہال کر
شکر سوں اپنے شکر کی شیریں دہاں کیا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۳).

لب شیریں میں ہرجائی کے نیش رشک پنہاں ہے
دہانِ شیر اس کا خانۂ زنبور ہے گویا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶).

بوسہ نہیں ، نہ دیجیے ، دشنام ہی سہی
آخر زباں تو رکھتے ہو تم گر دہاں نہیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۸). حضرت عبداللہ بن عمرو کی عادت تھی کہ آنحضرتؐ سے جو سنتے تھے لکھ لیا کرتے تھے قریش نے ان کو منع کیا کہ آنحضرتؐ کبھی غیظ کی حالت میں ہوتے ہیں کبھی خوشی میں اور تم سب کچھ لکھتے جاتے ہو عبداللہ بن عمرو نے اس بنا پر لکھنا چھوڑ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا ، آپ نے دہانِ مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ تم لکھ لیا کرو. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۰). ۲. **روزن ، سوراخ ، شگاف.** جب ہم اپنی انگلی سے ستار کے تار پر ضرب لگاتے ہیں تو ہوا میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور اس کی لہریں کان تک پہنچتی ہیں جو دہان سے ڈرم (جوفِ طبل) میں تموج پیدا کرتی ہوئی اعصاب باصرہ میں جاگونجتی ہیں. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۵). [دہن (رک) کی ایک صورت].

ـــــ آز کس اضا ، امذ.

حرص و ہوس کی خواہش ، لالچ کی تمنا.

آتی ہے الٰہی کی شامت موت ہے سر پر سوار
اس لیے کھولے ہوئے اپنا دہان آز ہے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۶۸). [دہان + آز (رک)].

ـــــ بَنْد (ـــــ فت ب ، سک ن) امذ.

۱. **چوپایوں کے منھ پر لگانے کی جالی ، چھینکا.**

حریصوں کو کبھی رزقِ جہاں سے سیر ہوتے دیکھ
دہاں بند اے فلک کب تک دہانِ گاوِ خرمن پر
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۶). ۲. **مشک کا منہ باندھنے کا تسمہ یا ڈوری** (ا ب و ، ۱ : ۲۰۰). ۳. **نقاب ، ڈھاٹا.** السوراوی نام ہے ایک قبیلۂ عرب کا ... ان میں ... بہادری اپنی حد سے زیادہ ہو گئی تھی چنانچہ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ اون کی عورتیں بھی اپنے مردوں کے ہمرا گھوڑوں پر سوار ہو کر اور دہان بند منہ پر باندھ کر دشمنوں سے لڑی تھیں. (۱۸۷۶ ، سنین الاسلام ، ۲ : ۳۵). [دہان + ف : بند ، بستن - باندھنا].

ـــــ پُشْت کس اضا (ـــــ ضم پ ، سک ش) امذ.

فضلے کے اخراج کا راستہ ، مقعد ، گانڈ (ماخوذ : جامع اللغات). [دہان + پشت (رک)].

ـــــ تَنگ کس صف (ـــــ فت ت ، غنہ) صف.

چھوٹا دہانہ جو خوبصورتی شمار ہوتا ہے ؛ (مجازاً) لبِ محبوب

بس تکلو تم نے پہنچایا پیام دل بری
کچھ دہانِ تنگ سے اُن کو بھی فرمائے تو دو
(۱۹۱۸ ، تقویمِ ماقی ، ۴۹). [دہان + تنگ (رک)].

ـــــ دوزی (ـــــ و مج) صف.

(مجازاً) رشوت وغیرہ دے کر مخالف کا منھ بند کرنا. گورنمنٹ ... تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے مطالبات رد نہیں کر سکتی تھی لہٰذا اس کا ارادہ تھا کہ حسبِ عادت ایک لقمہ دے کر کچھ دن کے لیے ان کی دہان دوزی کر دے (۱۹۲۳ ، خطبۂ صدارت مولانا محمد علی ، ۱۶). [دہان + ف : دوز ، دوختن - سینا (رک) سے امر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ زَخْم کس اضا (ـــــ فت ز ، سک خ) امذ.

پھوڑے پھنسی کا سوراخ جس سے مواد باہر نکلتا ہے.

بجائے خندہ مرا زخم دل لہو رویا
دہانِ زخم سے بھی میں تو شادماں نہ رہا
(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۱۵). شہزادہ کی کیفیت دہان زخم کی سی تھی. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۵۳). [دہان + زخم (رک)].

ـــــ ضَیغَم کس اضا (ـــــ ی لین ، فت غ) امذ.

(فلکیات) برج اسد کا پہلا مقام (ماخوذ : جامع اللغات). [دہان + ضیغم (رک)].

ـــــ قَلَم کس اضا (ـــــ فت ق ، ل) امذ.

قلم کے دور کی سلامی دار تراش جو زبان بنانے کے لیے چھیل کر بنایا جاتا ہے (ا ب و ، ۲ : ۱۸۱). [دہان + قلم (رک)].

ـــــ کھولْنا محاورہ.

بولنا ، لب کشا ہونا.

دہاں مدح میں شہ کے کھولوں اتال
زباں سوں رتن فن کے رولوں اتال
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۱).

یوں سن کر لڑکی نے کھولا دہان
کہا یا محمدؐ سنو سب بیان
(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۸۳).

ـــــ گور کس اضا (ـــــ و مج) امذ.

قبر کا منھ.

میں کیا دہانِ گور تلک بول اُٹھے ابھی
تربت پہ میری آکے ذرا تو پکار دیکھ
(۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۸۷). [دہان + گور (رک)].

ـــــ گیر (ـــــ ی مع) صف.

منھ بند کرنے والا ، روکنے والا ، جو دوسرے کو فضول باتیں نہ کرنے دے (جامع اللغات). [دہان + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

دِہان (کس د) امذ.

رک : دہیان.

سو پھل لیکے راں نے اشنان کر
رکھیا برت اولاد کا دہان کر
(۱۷۵۶ء ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۳۱). [دھیان (رک) کی ایک شکل].

دَہانا (۱) (فت د) ف م (قدیم).
دوڑ کر آنا.

کہ خوبی نہیں کچھ تمہی آنے سو
شباشب بوالغار کر دہانے سو
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۶). [مقامی].

دَہانا (۲) (ف د) امذ ؛ بمعنی دہانہ.
۱. **چہرہ کا وہ حصّہ جو اُوپر نیچے کے دونوں ہونٹوں پر مشتمل ہوتا ہے ، منھ.** دہانا چھوٹا ہے تو چوڑی لپ اسٹک چڑھا کر بھرپور بن سکتا ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۸۸). ۲. **(مجازاً) لگام کا وہ آہنی حصّہ جو گھوڑے کے منھ میں رہتا ہے.**

دشمن کو گھورتا ہے دہانا چبا چبا
غل تھا کہ بس فرس ہو تو ایسا ہو باوفا
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۳).

خاموش کو ادب سے ہر اک سر فروش تھا
گھوڑے چبا رہے تھے دہانے ، یہ جوش تھا
(۱۹۲۷ء ، شاد (عظیم آبادی) ، مراثی ، ۲ : ۲۱). [ف].

دُہانا (ضم د) ف م.
گائے بھینس وغیرہ کا دودھ نکلوانا (فیروز اللغات ؛ جامع اللغات).
[دوہنا (رک) کا متعدی].

دِہانت (کس د ، سک ن) امذ.
مر جانا ، انتقال . کیلاش کے پتا کا دہانت ہو گیا کریا کرم اسی روایتی صورت سے ہوا جیسا ہونا چاہیے تھا. (۱۹۴۳ ، جستجو نکہ ، ۲۲۲) . پھر ایک روز سنا کہ لالہ جی کا دہانت ہو گیا اور بُھگّی سے ایک لاکھ روپے برآمد ہوئے. (۱۹۸۲ ، ہند یاترا ، ۱۲۴). [رک : دیہانت देहान्त].

دَہانِ فَرَنگ (فت د ، کس مع ن ، فت ف ، ر ، غنہ) صف.
ایک پتھر جس کے نگ بنتے ہیں سونے اور چاندی اور تانبے اور لوہے کی کان میں ہوتا ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۳۴). [دانے فرنگ (رک) کا بگاڑ].

دِہانگ (کس د ، غنہ) امذ (قدیم).
ٹھکانا.

کہ اول مکاں کیجیے ہر پہاڑ
کوئی قلب کھائی دہانگ استوار
(۱۷۹۴ء ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۶). [مقامی].

دَہانَہ (۱) (فت د ، ن) امذ.
۱. **منھ ، دہن.** ایک بدرو نظر پڑی کہ موافق آدمی کی آمد و رفت کے ہے. مگر جالی آہنی اس کے دہانے پر جڑی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۸). نا ک کھڑی ہوتی اور دہانہ چھوٹا تھا. (۱۹۳۳ ، نقش و نقاش ، ۹). ۲. **وہ مقام جہاں دریا گرتا یا ختم ہوتا ہے.**

کشتے ہیں سیر جس نے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آ کر
(۱۸۷۹ء ، مسدس حالی ، ۳۷). ڈینیوب کے دہانہ کے صوبہ جات کا فتح کرنا اسکندر کے لئے اور بھی دشوار ہو جاتا. (۱۹۰۷ء ، نپولین اعظم ، ۳ : ۵۰۸). اگر نیل (دریائے نیل) نہ ہوتا تو مصر سو فیصد صحرا ہوتا اور یہ اپنے دہانے سے چار ہزار میل دور جھیل وکٹوریہ سے نکلتا ہے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۶۵). ۳. **مشک کا منھ.**

بہہ آب آب ہونے انفعالِ عصیاں سے
کہ تن یہ ہر بُنِ مُو مشک کا دہانہ ہوا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۹). اپنی مشکوں کے دہانے (جن میں پانی ہو) باندھ دیا کرو اور (باندھتے وقت) خدا کا نام لے لیا کرو. (۱۹۰۹ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۰۷). مشک کے دہانے سے نکلا ہوا پانی اور پھر چھلکتے ہوئے کٹورے میں نے غٹاغٹ پیا. (۱۹۸۳ء ، زمیں اور فلک اور ، ۳۳). ۴. **موری ، بدرو ، نالی .** اس نے اس نہر کے دہانے کے بنانے میں غلطی کی. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۱۰۰). ۵. **قدرے خار دار آہنی سلاخ جس کے دونوں طرف دو سلاخیں چسپاں ہوتی ہیں ان آہنی حلقوں میں لگام کا چرمی تسمہ لگا ہوتا ہے اس کا خار دار حصّہ گھوڑے کے منھ میں زبان کے اوپر رہتا ہے جب گھوڑا شرارت کرتا ہے تو لگام کھینچ کر اس کو قابو میں کیا جاتا ہے جس سے خار دار حصّہ اس کے منہ میں چبھنے لگتا ہے.**

رُکا نہ یہ فرسِ بد لگام عمرِ رواں
اگرچہ دورۂ آفاق بھی دہانہ ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۸). میرے منہ میں لوہے کی ایک چیز لگا دیتا ہے جس کا نام اس نے دہانہ رکھا ہے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۶۲). ۶. **کان کا مخرج ، راستہ ، آخری حصّہ ، سرا.** جب کان (کھدان) دُور تک پہنچ جاتی ہے۔ تو کوئلہ ٹیلوں اور گھوڑوں کے ذریعے سے اس کے دہانے تک پہنچایا جاتا ہے. (۱۸۹۴ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل ، ۳۲). وادیٔ کرم کے دہانہ پر ہم نے کوہاٹ سے تھل تک ریل کی سڑک بنائی ہے. (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۵۱). وہ سڑک جو اژدہے کی طرح ہانپ رہی ہے. جس کے خاتمے پر مہیب دہانہ ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۷). ۷. **آتشیں ہتھیار میں وہ جگہ جہاں سے گولہ یا گولی باہر نکلتی ہے.** اہل قلعہ (اہل قلعۂ قندھار) نے قلعہ پر ... ایک توپ لگائی تھی ... چالیس روز تک وہ توپ کام میں نہ آ سکی اور اس کی آواز نہ سنائی دی. قلعہ کے آدمی جو بھاگ کر آئے ان کی زبانی معلوم ہوا کہ اہل قلعہ نے اس کا دہانہ کاٹ کر پھر اس کو اسطرح لگایا ہے کہ وہ نظر نہیں آتی۔ اس کا گولہ بہت دور جاتا تھا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۴۳۰).

توموں پہ فلاکت لانے کو شاہوں کے خزانے کھلتے ہیں
درس امن و اماں کا دینے کو توپوں کے دہانے کھلتے ہیں
(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۳۶). ۸. **غار کا منھ یا ابتدائی حصّہ.**

یہ خواب دیکھا کہ میں دہانۂ پہاڑ آتشی پر پھر رہا ہوں. (۱۸۸۰ ، ماسٹر رامچندر ، ۱۹۰). غارِ حرا کے ایک دہانے سے اُجالا ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۵).

خون شاخوں سے ٹپکتا ہے
دہانہ ، غار ہے آباد ہے!

(۱۹۶۶ ، زرد آسمان ، ۶۶). ۹. **پہاڑ کا وہ ڈھلوان حصہ جو کسی مادہ کے اخراج کا کام دیتا ہے.** آتش فشاں کا وہ کُھلا حصہ جس میں سے لاوا ، گیس ، بُخارات وغیرہ نکلتے ہیں ، دہانہ کہلاتا ہے. (۱۹۳۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۳۹). مجموعی طور پر کرو (Curve) کی شکل ایک آتش فشاں کے کریٹر (Crater) یعنی دہانے کے مشابہ ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، تکثیائی توانائی ، ۱۳). ۱۰. **سوراخ ، روزن. ظرف کے دہانے پر ڈھکنا رکھا جائے.** (۱۷۹۸ ، بحرِ حکمت ، ۲). حکیم افلاطون کا قول ہے کہ لڑکا اس بوتل کے مانند ہے جسکا دہانہ تنگ ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۶). ۱۱. **آتشی شیشہ ، محدب عدسہ ، لینز (Lens).** مرکب خردبین کے ضروری اجزاء چھوٹے ماسکی طول کے دو محدب عدسے ہیں :-

(اُ) دہانہ یا عدسۂ شخص
(اُا) چشمہ یا عدسۂ چشم

(۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی ، ۱ : ۱۳۷). آنکھ کے رخ کے سِرے پر قعری عدسہ ہوتا ہے ... دوسرے سِرے پر حدبی عدسہ جو منظری عدسہ یا دہانہ کہلاتا ہے. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے (ترجمہ) ، ۵۱). [دَہان + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ توڑنا محاورہ.
راستہ نکالنا ، جگہ بنانا. دہانہ اُسکا جس مقام پر توڑنا منظور ہے وہ زمین تجویز کر ، اہلِ اسلام سے لیکر وہاں اپنا قبضہ کرتا ہوں. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۳۱۳).

ـــــ کُھلنا محاورہ.
مشک کا منہ کُھلنا ؛ موری کا منہ کُھلنا ؛ پانی نکلنا ؛ پیشاب نکلنا (علمی اردو لغت).

ـــــ کھولنا محاورہ.
۱. **کثرت سے دینا ؛ عطیۂ خداوندی کا بکثرت دیا جانا.** اے رب دہانے کھول دے ہمیر صبر کے اور ہمکو مار مسلمان. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۹۳). ۲. **راز فاش کرنا ، حقیقت بتانا.** قدرت اس آتش فشاں کا دہانہ کھولنے کے لئے میرے دل میں ایک مُقدّس الاؤ بھڑکا رہی تھی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۲). ۳. **مشک کا تسمہ کھولنا ؛ چھوڑنا ؛ پیشاب کرنا ؛ موری کھولنا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

دَہانہ (۲) (فت د ، ن) صف (قدیم).
داہنا - داہان (بایاں کی ضد). تب اس کے سِرانے ایک تیر اور بائیں ایک تیر اور دہانے طرف ایک تیر اور بائیں طرف ایک تیر رکھ کے آپ چلا آئے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۸۷). [داہنا (رک) کا ایک قدیم املا].

دَہانہ (۳) (فت د ، ن) امذ.
پتھروں کی مختلف اقسام میں سے ایک پتھر ، مرمرِ سبز ؛ سبز کچا تانبہ ، ملاکیت ؛ دھانی رنگ کا نگینہ. دہنج ، پارسی میں اسکو دہانہ کہتے ہیں ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ سنگِ سبز ہے زبرجد رنگ. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۷). [ف].

دَہانَۂ فِرَنگ (فت د ، ن ، کس ف ، فت ر ، غنہ) امذ ؛ سہ دَہنۂ فرنگ.
رک : **دہانِ فرنگ.** طلائی دہانۂ فرنگ اور دوسری اقسام میں فرق معلوم کرنے کے لیے اسے لیمو کے رس کے ساتھ صیقل دار لوہے پر گھستے ہیں اگر زرد رنگ نکلے تو طلائی اور سفید رنگ نکلے تو نقرئی اور تانبے کے رنگ کی ہو تو اسے مسی دہانۂ فرنگ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۳۳). [دانہ فرنگ (رک) کا متبادل املا].

دَہانی (فت د) امث.
لکڑی کی ایک قسم ، ڈل ، بے ، بکرچا ، کھپری ، گوالہ کے نام سے مشہور ادویات میں مستعمل ، لاط: **Fluegia Mickoarpo**
دارکو ، دالسو ، نیلہ مری ، دہانی ، نیرکنک ، کشمونی ... وغیرہ کی چھال اس کام میں استعمال ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، معرفتِ جنگلات ، ۳۱۸). [مقامی].

دِہانی (کس د) امذ.
بیٹی ؛ بہن. پہلی تنخواہ سے سو روپیہ اپنے خرچ کے واسطے رکھ کر ڈیڑھ سو روپیہ یہاں بھیج دو تو دِہانیوں کو بھی جو مدت سے آس کیے بیٹھی ہیں ، دیا جائے. (۱۸۹۳ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۳). [دھیانی (رک) کا متبادل املا].

دَہانی حَلْقَہ (فت د ، ح ، سک ل ، فت ق) امذ.
(ارضیات) **گڑھے دار پرت ، غار.** چاند پر کے دہانی حلقے آتش فشانوں کے دہانے نہیں ہیں بلکہ وہ شہابوں کی ٹکر سے پیدا ہوئے ہیں. (۱۹۳۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۹۳). [دہانی + حلقہ (رک)].

دِہانید (کس د ، ی مع) امث.
دینے کا عمل ، ادائیگی. جب مال کا مول بھی مرضی کے موافق طے ہو گیا تو اس کی قیمت کی دہانید علاقہ جاگیر کے عامل پر ہوتی ہے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۸۲). اگر اس وقت روپیہ کی دہانید میں کچھ وقت ہو تو پھر کوئی رقعہ لالہ کے نام لکھ دیجیے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۷۳). [ف : دادن سے دِہد ، کی موزد صورت].

دَہاوَت (فت د ، و) صف.
چست و چالاک ، توانا.

ان کو مربل نہ سمجھنے یہ بڑے دہاوت ہیں
جیتے ہی مر گئے عشاق کی عجلت دیکھی

(۱۸۹۹ ، دیوانجی ، ۱ : ۸۸). [س : دھاوت धावत].

دَہاوْ دَہاوْ کَرَم کا لِکھا سو پاوْ کہاوت.
ہزار مشقت کرو تقدیر سے زیادہ نہیں ملتا (محاوراتِ ہند ، ۱۰۷).

دَہائی (فت د) امث ؛ نیز دہاق .

۱. دس ، دس کا عدد. ہر ایک رقم اپنی مقدارِ خاص کے سوا ایک مقدار اور بھی رکھتی ہے کہ اس کا حال تعین مراتب سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ ان رقموں میں ۹۵۳ دو کہ اکائی کے مرتبے میں ہے صرف دو اور پانچ کہ دہائی کے مرتبے میں ہے. (۱۸۵۲ ، اصول علم حساب ، ۴). ہمانشر لسانی کے محققین کے نزدیک اس میں (ہندوستان میں) آج بھی تین سو سے زیادہ بولیاں مروج ہیں ان بولیوں کو چھوڑ کر یہاں کی (ہندوستان) صرف ممتاز زبانوں کو لیا جائے تو بھی یہ تعداد دہائی سے کم نہ ہو گی. (۱۹۳۳ ، نقوش سلیمانی ، ۲۱). سپاہیوں کی تقسیم دہائیوں میں ہوا کرتی تھی سب سے چھوٹی فوجی جماعت دس سپاہیوں پر مشتمل ہوتی ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۲۸). ۲. عدد میں دس کا مقام، دو دہائی ہیں. (۱۸۵۶ ، علمِ حساب ، ۱۵).

اس ریاضت پہ بھی ہو جاتے کہیں خاطر جمع

فکرِ تقسیم اکائی نہ دہائی ہوتی

(۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، انتخابِ فتنہ ، ۱۶۳). ۳. دس سال کا عرصہ. ۱۹۶۰ء کی دہائی واقعی امریکی دہائی تھی. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۹۷). [ف : دہ + ائی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔دار امذ.

نگہبان ، محافظ ، خبر گیر. ہر دس فیل پر ایک افسر ہوتا ہے اس کو دہائی دار کہتے ہیں. (۱۸۵۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۳). [دہائی + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا].

دُہائی (ضم د) امث.

۱. **فریاد ، داد خواہی ، استغاثہ.** اے ملکہ دُہائی ہے فوج عدو کی چڑھائی ہے. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۸۲).

ہم بھی اس کی دہائی دیں گے ایک دن ایسا آئے گا

اوڑھ کے کالی رات میں کتلی جس نے ہم کو لوٹا ہے

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۲۸).

ہے دہائی کہ بہاروں نے چمن پھونک دیا

آتشِ خار نے پھولوں ہی کا تن پھونک دیا

(۱۹۵۱ ، تارِ پیراہن ، ۱۳۳). ۲. **پناہ ، بچاؤ ، امن خواہی.**

راقم بتوں کی شوخ ادائی کو دیکھ کر

اللہ کی دہائی ہے ایمان تو گیا

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۳۷).

واللہ ستمِ لحاق ہے معنی کی یہ تفریق

ہے رام دہائی تری ، ہے رام دہائی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۲۱). ۳. **قسم ، واسطہ ، سوگند.**

بڑاں بدر بولی کہ میں تیہ پانی

سنجے آج کے دن سوں تیری دُہائی

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۴۲). سوداگروں نے گریہ و زاری کی اور خدا و رسول کی دہائی بارہا دی ، کچھ فائدہ نہ ہوا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۸۸). یہودی کہنے لگا کہ عُزیر کی دہائی ، دہائی موسیٰ اور دس احکام کی ، دہائی ہارون اور یوشع بن نون کی!. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۵۷). [رک : دوہائی].

۔۔۔پکارنا محاورہ.

فریاد کرنا ، مدد کے لیے پکارنا. عراق کا گورنر حجاج تھا عورتوں نے حجاج کی دہائی پکاری. (۱۹۳۵ ، ہندوؤں کی تعلیم مسلمانوں کے عہد میں ، ۱۲۰).

۔۔۔پھرنا / پھیرنا محاورہ.

شور ہونا ، خبردار ہونا ، کرنا ، مطلع ہونا ، کرنا.

ولاں کے نگر میں شہی تجہ سہانی

برم کے نگر میں پھری تجہ دہائی

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۰).

دہائی پھری ملک و جاگیر میں

جواں کی سی قوت ہوئی پیر میں

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۰).

لشکرِ حسنِ پری میں بھی دہائی پھیر دی

نالہ اپنا عشق کا پرچم نظر آنے لگا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۸۵).

رہ گیا ایک خدا ایک خُدائی اُس کی

پھر گئی ساری خُدائی میں دُہائی اس کی

(۱۹۱۳ ، ریاضِ شفق ، ۱۰).

۔۔۔تِہائی (۔۔۔کس ت) امث.

شور و غوغا. کوتوال دوڑ کر آیا سب حال سُنا دہائی تہائی کا شور بلند پایا سب کو لیکر ملکہ کے پاس آیا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۵۷۶). [دہائی + تہائی (تابع)].

۔۔۔تِہائی دینا محاورہ.

نالہ و فریاد کرنا. سمجھا کہ اس میں کچھ توہین یا استہزا ہے ۔ خوب دہائی تہائی دی. (۱۹۱۶ ، مکاتیبِ اکبر ، ۱۱۳).

۔۔۔تِہائی کَرنا محاورہ.

اپنے بچاؤ کے لیے داد و فریاد کرنا. یہ کہنا اور دہائی تہائی کرنا. وہ شخص ... کوتوال کے پاس کہ نام اوس کا حارث شب گرد حرامی تھا ، فریادی ہوا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۷۰).

۔۔۔تِہائی مَچانا محاورہ.

شور مچانا ، فریاد کرنا. جب سواری پھری اوسنے دُہائی تہائی مچائی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵۳). جب پل صراط پر جُھکنے لگے گا تو اس کا مال کہے گا خرابی ہو تجکو تُو نے مجھ میں سے خدا کا حق کیوں نہ دیا اسی طور پر اس کا حال رہے گا یہاں تک کہ دہائی تہائی مچاویگا. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۲ : ۲۶۳).

۔۔۔خُدا کی فقرہ.

اللہ کا واسطہ. دہائی خدا کی ، میں نہ تاریخ ولادت کہوں گا نہ نام تاریخی ڈھونڈونگا. (۱۸۶۱ ، خطوطِ غالب ، ۵۸).

۔۔۔دیتے پِھرنا محاورہ.

بتانا ، اطلاع کرنا ، منع کرنا.

نہ کرے دوستی تم سے کوئی اپنی بات کی تو
جینے تک دیتا پھرونگا میں دہائی پیارے
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴۳).

---دینا محاورہ.
پکارنا ، شور مچانا ، مدد کو بُلانا ؛ شکایت کرنا.
بظاہر اس نے کچھ ڈھارس بندھائی
وَلے دیتا تھا دل اس کا دہائی
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۴۲). میں راضی نہ ہوا اور دُہائی بڑے بُت کی دی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۱). تکفیروں میں ان کی دہائی دیتا ہے. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن (ترجمہ) ، ۶۸). سہارانی تارا دیوی سردار کے پاس دہائی دینے کے لئے آئی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۱۳).

---کھینچنا محاورہ.
مظلوموں کا فریاد کرنا ، پناہ مانگنا ، داد خواہی کرنا.
روزِ محشر کو اگر قائم رہے ہوش و ہواس
ہے ارادہ یار کھینچوں گا دہائی آپ پر
(۱۸۳۶ ، صنعت ، ک ، ۳۴).
دہائی کھینچنے والو قفس سے لاگ رکھنا کیا
مبادا آگ برسے آنچ آ جائے نشیمن پر
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۸۳).

---مانگنا محاورہ.
بچاؤ کی درخواست کرنا. اسلام سے پہلے عرب میں جنّات کا بڑا تسلّط تھا ، ان کی پوجا کی جاتی تھی ، ان کی دہائی مانگی جاتی تھی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۹۵).

---مچا دینا / مچانا محاورہ.
داد فریاد کرنا. کسانوں پر سخت مصیبت آئی قحط کے مارے ایک خلقت نے دہائی مچائی (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۵۶). پاس مشرب فلسفیوں ... کو ... بُرائیاں بہت زیادہ اور بہت سخت نظر آتی تھیں اس لیے انہوں نے دہائی مچا دی (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۵۴).

---مچ جانا محاورہ.
شہرت ہو جانا. اگر کسی کا شعر اس رنگ کا پورا نکل آتا تو شہر بھر میں دہائی مچ جاتی (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۵۶).

---مچنا محاورہ.
خبر ہونا ، آواز اُٹھنا. سارا شہر ایک سرے سے دوسرے سرے تک ناراض ہوگیا اور دہائی مچنے لگی کہ ... حفظانِ صحت کا اہتمام بنگالیوں سے چھین کر انگریزوں کے ہاتھ میں ہو گیا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۱۴).
آخر اُٹھا آشوب ، مچی جنگ میں دُہائی
پھنسانے کو پھونک آگ ... جو کھٹ پہ در آئی
(۱۹۸۵ ، دریں دریں ، ۱۲۹).

---ہے! فقرہ.
فریاد ہے! ، الامان! ، الحفیظ! ، المدد!.
اشتیاقِ وصلت میں ، جان لب تک آئی ہے
عشق نے ستایا ہے ، حسن کی دہائی ہے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۷۱).
جہاں سے اُٹھ گئے ہم شکل صاحبِ معراج
دہائی ہے مری بستی قضا نے کی تاراج
(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) گلزارِ رشید ، ۹۰).

دَہایا (فت د) امذ.
رک : دَہا. ان ستّر یعنی سات دہایوں میں سے کونسا دہایا ہے. (۱۹۶۹ ، ایوب دہلوی ، فتنۂ انکارِ حدیث ، ۳۵). [دہا + یا ، لاحقۂ اسمیت].

دَہْدَل (فت د ، سک ہ ، فت د) امث.
رک : دلدل (پلشی). [پ : दहदल].

دَہْدَہاہٹ (فت د ، سک ہ ، فت د ، ہ) امث.
چمک دمک ، جگمگاہٹ.
عارض کو تیری پہنچے کب اوس کی دَہدَہاہٹ
پیارے ہزار ہو تو ہے گل کا رنگ پھیکا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۹). [رک : دگدگاہٹ].

دَہْدَہی (فت د ، سک ہ ، فت د) امذ.
رک : دہ کے تحت.
جو معشر ہے طلائے دہدہی سے کم نہیں
جو مسدّس ہے وہ ہے رشکِ طلا ہے شش سری
(۱۸۸۱ ، اسیر (میرمظفرعلی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۷۱). [دہ + دہی (رک)].

دَہْر (۱) (فت د ، سک نیز فت ہ) امذ.
۱. (ا) دنیا ، کائنات.
دہر میں پھونے کئی ستارا
لاکھ مول سب تیں بھی ہارا
(۱۶۳۹ ، ملک محمد جائسی ، پوتھی چتریکھا ، ۲).
دہر میں فائز سا نہیں ایک تن
عشق کے قانوں میں قیامت کرے
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۹).
دہر کے اسٹیج پر تھے انقلاب انگیز پارٹ
ہند کا فیشن زدہ بھی آ کے عریاں ہو گیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵).
آپ سی صورت کہیں دہر نے دیکھی نہیں
(۱۹۸۳ ، زادِ سفر ، ۳۱). **(آ) زمانہ ، عصر.** جو حوادث عالم میں ہوتے وہ سب حکم و تقدیر الٰہیؐ سے ہیں ... یعنی گالی مت دو دہر کو کہ حق تعالیٰ خود دہر ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۰۰). ہماری شاعری کی زبان میں فلکِ کج رفتار اور دہرِ ناہنجار کی شکایت اب تک چلی جاتی ہے ، عرب کے مشرکین بھی

اسی طرح بولا کرتے تھے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۹).

ہوائے دہر کی زد میں بھی آ کے بُجھ نہ سکی
بلا کا حوصلہ اک شمع رہگزار میں تھا

(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۳۸). ۲. زمین ، میدان.

دئے خیمے صحرا میں شہ کوچ کر
کہ پھاڑاں اچھیں تھیر جیوں دہر پر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲).

مہک اٹھا چمن دہر کا پتا پتا
راز چھپنے نہیں دیتی تری خوشبو تیرا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵). ۳. بہت لمبا وقت ، مدت ، ابتدائے آفرینش. وقت کی دو نوعیتوں میں قدیم سے فرق کیا جاتا ہے (بعض اہلِ فکر اسے بھی نہیں مانتے) ایک زماں جو شمار میں آ سکتا ہے اور ایک وہ «مدت» یا «دہر» جس سے لفظ دہریہ ماخوذ ہے.(۱۹۵۹ ، برق(سید حسن) ، مقالات، ۲۴). ۴. قسمت ، نصیبا ، اتفاق ، بدقسمتی ، خطرہ ، طرز ، طریقہ ، رسم ، رواج ، حفاظت ، تردد ، فکر (جامع اللغات ، پلیٹس). [ع].

دُہْڑ (۲) (فت د ، سک نیز فت ہ) صف ، امذ.
چھوٹا ، پتلا ، نفیس ، دل کا خلا ، آگ ، جنگل جلتا ہوا (پلیٹس ، جامع اللغات). [س : دَہر دَہْ].

دُہْڑ (فت نیز کس د ، سک ہ) امث.
چکنی مٹی کی بنجر ریت ملی نشیبی اور ڈھالو زمین ، گنے اور گیہوں کی کاشت کے لیے نہایت عمدہ ہوتی ہے اس زمین کو آب پاشی کی ضرورت نہیں ہوتی اور اس کے کنوئیں کا پانی بہت اچھا ہوتا ہے؛ ترائی ، کامل ، جھیل ، چکنی مٹی ، دلدلی زمین ، دہری (ماخوذ : اپ و ، ۶ : ۸۵ ، جامع اللغات). [مقامی].

دُہَر (ضم د ، فت ہ) امث.
۱. **دہرے پنے کا کپڑا جس کا عرض ڈیڑھ گز یا اس سے زیادہ ہو ، یورپ میں موٹے اور گھٹیا قسم کے گاڑھے کے لئے جس کے دو پاٹ جوڑ کر چادر یا چادرا بنا لیا جائے** ، شال. سحرگہ پگہ، آں قالی پری و دہر ابریشمی بخانہ برد. (۱۷۶۰ ، مقالات الشعرا ، میر علی ، ۳۰۴). ۲. (موسیقی) **دو انگلیوں کو ملا کر باہم ضرب دینا** (نغمات الہند ، ۸۸). [رک : دوہر].

ـــ کَرْبا (ـــ کس ک ، سک ر) امث.
(موسیقی) جس کو اصطلاحاً چٹکی بجانا کہتے ہیں اسکو دُہر کربا کہیں گے (نغمات الہند ، ۸۸). [دہر + کربا (رک)].

دُہَرّ (ضم د ، شد ہ بفت) امث.
(جوروں کی اصطلاح) مراد زن و شوہر ، خاوند اور جورو ، میاں بیوی (اپ و ، ۸ : ۱۸۹). [مقامی].

دِہْرا (کس د ، سک ہ) امذ.
مندر ، شوالہ ، بتخانہ ، بتکدہ.

کون دہرا ہے کہ تجھ بت کی نہیں ہے پوجا
کون مسجد ہے کہ تجھ درس کی تکرار نہیں

(۱۷۳۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۳۸). میں دو نہیں ناٹ، کالا سر سے پاؤں تک اوڑھے ہوئے دھرے (دہرے) میں گیا (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۱). [دہر + ا ، لاحقۂ ظرفیت].

دُہْرا (۱) (ضم د ، سک ہ) صف.
۱. (اَ) **دو تہہ کا.** وہ جس نے دوسروں کے سر پر تاجِ شاہی رکھا دیتے ہماری دنیا میں اتنا بھی آرام نہ پا سکا کہ کمبل اس کے واسطے دہرا ہو جائے. (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ۶۴). (اا) **دو طرح کے.**

دُہرے پیکاں ہیں تیرِ قاتل میں
جگر و دل کا ہے خدا حافظ

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۷۷). (ااا) **مختلف اصولوں پر مبنی ، قسم قسم کے.** بچوں کی تربیت میں اس کو اپنے شہر اور شوہر کے شہر کے دہرے تجربے مدد دیتے ہیں. (۱۹۸۱ ، اولاد کی شادی، ۲۵). ۲. **جھکا ہوا ، خمیدہ.**

کہ آخر ہے خدا تیرا کبہا
اگرچہ ناچتا ہے ہو کے دُہرا

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۶۰).

نازکی نے ان کی آسانی مری دشوار کی
دہرے ہو جاتے ہیں اکثر جھوک سے تلوار کی

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۳۲). آنکھیں نکلی پڑتی تھیں ، سوا دُہرا ہوا جاتا تھا. (۱۹۶۰ ، ماہِ نو کراچی ، مئی ، ۵۰). ۳. **دگنا ، دوچند.**

دہرے تھے جو نکل جاتے تھے جراز کے ہاتھ
دس کے کٹتے تھے گلے پانچ کے سر چار کے ہاتھ

(۱۸۸۲ ، مراثیٔ فارغ ، ۳ : ۳۴).

دونی لذّت پاتا ہوں میں دُہرا لُطف اُٹھاتا ہوں میں
تنوِ مکرّر سے بڑھ کر ہے مجھ کو ذکرِ مکرّر تیرا

(۱۹۲۷ ، اعجازِ نوح ، ۲). ۴. **دوہا** (رک).

ایک نے جانچھ کا لیا سہرا
ایک جھنجھوٹی میں بول اٹھی دہرا

(۱۷۹۱ ، حسرت(جعفرعلی) ، طوطی نامہ ، ۷۸). ایک دُہرا نہ سنا کہ دوستوں میں دہرایا جائے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری، ۳۶۵). خان صاحب ... کبھی کبھی .. طالبِ علموں کے کمروں میں بھی آ جاتے اور اپنے اقوال سے مستفید فرماتے اور صوفیانہ دہرے وغیرہ سُناتے. (۱۹۶۰ ، سرسید احمدخاں ، ۱۰). ۵. **بعض سُروں کی اونچی نیچی ترتیب ، ساز سے متعلق** (اپ و ، ۴ : ۱۵۵). ۶. **سُہاری کا لکڑا** (جامع اللغات ، نوراللغات). ۷. **پتنگ بازی کا ایک پیچ.** سِردک نے جھکتے جھڑا دئے ... کبھی اُوپر سے پتنگ پر چھاپ بیٹھا کبھی دھوکا دے کر دُہرا نکال لے گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲۳۸). پیچ لڑانا ، دہرا نکالنا ، رخ دینا غرض ہر حرکت بجائے خود ایک غرض شرعی پر مبنی ہے. (۱۹۲۸ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳۹ : ۵). اف : نکالنا. [رک : دوہرا].

ـــ باندھنا ف م.
پتنگ بازی کا ایک داؤں جس میں پتنگ کے جھول سے ملا کر پتنگ کو کھینچ کر سیدھا اُوپر کو اٹھاتے ہیں جس سے اُوپر کا جھول

تلوار کی طرح کاٹ کرتا ہے (ا پ و ، ٨ : ١٣١)۔

---بَدَن (---فت ب ، د) امذ.
موٹا بدن، بھرا جسم. دو صاحب جن میں سے ایک دہرے بدن کے ... اور دوسرے اکہرے جسم کے بستہ قامت شخص تھے مجھ سے کچھ دور آ کر بیٹھ گئے. (١٩٢٣ ، مذاکراتِ نیاز فتحپوری ، ١٢٣)۔ [دہرا + بدن (رک)]۔

---پَنا (---فت پ) امذ.
ایک گز تک کے چوڑے ہے کو اصطلاحاً اکہرا یا اک پنا پنا کہتے ہیں اور ایک گز سے زیادہ دو گز تک دُہرا پنا یا دوپنا کہلاتا ہے (ا پ و ، ٢ : ٧٢)۔ [دہرا + پنا - چوڑائی]۔

---چَوکور (---و لین ، و مج) صف.
(تعمیرات) ستونوں کی بناوٹ میں مضبوطی کے لئے ایک چوکور خول پر دوسری تعمیر. ان میں سے پہلے اور بیرونی درجے کے ستون دہرے چوکور ہیں. (١٩٣٢ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ٥٥)۔ [دہرا + چوکور (رک)]۔

---دالان امذ.
(معماری) دالان در دالان ؛ دوگہا دالان (ا پ و ، ١ : ١٢٩)۔ [دہرا + دالان (رک)]۔

---دَور (---و لین) امذ.
(انجینرنگ) دہری چال کی مشین. جب ایسے انجن جو ٢ اور ٣ کو ملا کر بنائے جاتے ہیں اور جن میں ماقبل بچکاؤ کے بعد کچھ مستقل حجم پر اور کچھ مستقل دباؤ پر احتراق ہوتا ہے ایسے انجنوں کو "دہرا دورہ استعمال کرنے والا" کہتے ہیں. (١٩٣٧ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ (ترجمہ) ، ٣٧٢)۔ [دہرا + دور (رک)]۔

---دُہرا کَر م ف.
بے ضرورت کسی بات کو بار بار کہنا. علماء کے تحقیقاتی مسائل منطق ، عقائد اور فقہ کے چند ایسے مسائل قرار پائے ہوئے تھے جن پر گو بہت کچھ لکھا جا چکا تھا ، پھر بھی جو آتا تھا وہ ان ہی کو دُہرا دُہرا کر اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرتا تھا. (١٩٤٣ ، حیاتِ شبلی ، ٤٠)۔

---رَوَیَّہ (---فت ر ، و ، شد ی بفت) امذ.
دو قسم کا طرزِ عمل ، الگ الگ قواعد و ضوابط. ملازمتوں میں انہیں نظرانداز کیا جاتا ہے کاروبار میں دُہرا رویّہ اپنایا جاتا ہے. (١٩٨٦ ، جنگ ، کراچی ، ٣ ، جولائی : ٣)۔ [دہرا + رویّہ (رک)]۔

---سِتارَہ (---کس س ، فت ر) امذ.
رک : دوہرا ستارہ. سب سے پہلا طیفی دُہرا ستارہ جو مشاہدہ ہوا ... پکرنگ نے ١٨٨٩ء میں دریافت کیا. (١٩٣٩ ، طبیعی مناظر ، ٣٩٠)۔ [دہرا + ستارہ (رک)]۔

---فَلَش (---کس ف ، فت ل) امذ.
(صحافت) وہ منزل دار سرخی جو کالم کی پوری چوڑائی کو محیط ہو اور اوپر نیچے لکھی جائے. اگر اس قسم کی منزل دار سرخی ذکر کالم کی پوری چوڑائی کو محیط ہو تو اسے دہرا فلش کہتے ہیں. (١٩٦٩ ، فنِ ادارت ، ١٤٠)۔ [دہرا + انگ : فلش Flush]۔

---کَنَّا (---فت ک ، شد ن) امذ.
(پتنگ بازی) پتنگ کا کمزونہ جس کا ایک سرا کانپ کے وسط میں ٹھڈے کو ملا کر اور دوسرا سرا نیچے پنے کی نوک کے پاس ٹھڈے میں باندھا جاتا ہے (ماخوذ: ا پ و ، ٨ : ٨٣٣)۔ [دہرا + کنّا (رک)]۔

---کے م ف.
اُوپر سے ، الگ سے ، علاوہ. پنڈت جی نے ... نالش جو کر دی تو زمین سے بھی بیدخل ہو گئے اور دہرا کے لگان بھی دینا پڑا. (١٩٢٩ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٣ ، ٣٠ : ٣)۔

دُہراٹ (ضم د ، سک ہ) امث.
کسی بات کو دو دفعہ کہنے یا کرنے کا عمل ، دُہرانا. دوسرا مادہ بنانے کو پہلے مادے پر جو کاف بڑھایا جاتا ہے وہ بھی دہراٹ کے معنی دیتا ہے - جیسے بھڑکنا ... بھڑبھڑانا. (١٩٧١ ، اردو کا روپ ، ٢٣٣)۔ [دُہرانا (رک) کا اسمِ مصدر]۔

دِہرانا (کس د ، سک ہ) ف م ؛ --- پھڑنا.
دھمکانا ، ڈرانا.

اپنی باتوں سے تم دِہراتی ہو   طرفہ بلبل مجھے ستاتی ہو

(١٨٥٧ ، بحرالفت ، ٩٦)۔ [ب : دمرکار [illegible]]۔

دُہرانا (ضم د ، سک ہ)، (الف) ف م.
١. دو تہہ کرنا ، دُہرا لپیٹنا. آپ نے زمین سے ایک رسی اٹھائی اور اسے دُہرا کر کے اور ایک کوڑے کی صورت بنا کے آگے بڑھے. (١٩١٧ ، مسیح اور مسیحیت ، ٣٥) ٢. (أ) کسی واقعہ یا بات کو بار بار کہنا. میں نے ساری باتیں دہرائیں حضرت مسکرائے. (١٩٢٦ ، حیاتِ فریاد ، ٢٩)۔ غزل کی تعریف میں یہ قول اکثر دُہرایا جاتا ہے کہ غزل سمندر کو کوزے میں بند کرنے کا فن ہے. (١٩٨٣ ، سمندر ، ٨)۔ (أأ) کسی کام کو بار بار کرنا ، اعادہ کرنا.

اس شہر کے رہنے والوں نے
اس شہر کی رسمیں دہرائیں

(١٩٦٢ ، شہر کی لکیر ، ٩٢)۔ ٣. وِرد کرنا ، کسی عبارت کو بار بار پڑھنا ، رٹنا. مولانا گرامی دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں اٹھا کر جھومنے لگے اور کہنے لگے۔ "اللہ اللہ! اللہ اللہ!" اس کے بعد ایک دوبار اس مصرع (زگرد پیہانی پیہانی گرد) کو دہرایا. (١٩٤٣ ، مکاتیبِ اقبال ، ١ : ٣٣٣)۔ وہ (طوطا) بوقتِ ضرورت انہیں جملوں کو دہراتا رہتا تھا "میاں مٹھو ... اللہ مالک "میاں مٹھو ... رب راکھا". (١٩٨٥ ، ایمرجنسی ، ٥٣)۔ (ب) ف ل. ١. بل کھانا ، مڑ جانا ، خمیدہ ہو جانا. اوسکی بائیں ٹانگ اوسی کے جسم کے نیچے دُہرا گئی ہے اور گھٹنے کی طرف جُھک گئی ہے. (١٨٨٩ ، رسالہ حسن ، مئی ، ٦٩)۔ ٢. میتا ؛

صحنک کے کھانے پر دوسری دفعہ شکر اور گھی ڈالنا (ماخوذ : جامع اللغات). [دوہرانا (رک) کی تخفیف].

دُہرائی (کس د ، سک ہ) امث.
ڈرانے دھمکانے کی کیفیت یا عمل.

عشرت و ثروت کو ، بجا عیش سامانی کو چھوڑ
اپنی راہیں یاد کر ، انداز دہرائی کو چھوڑ

(۱۹۳۳ ، تذ کرۂ شاعرات اُردو ، ۶۰۲). [دہرانا (رک) کا اسم مصدر].

دُہراؤ (ضم د ، سک ہ) سف.
۱. اعادہ (نوراللغات) **۲. فرق ، دوئی ، علیحدگی.** میاں بیوی میں کسی بات کا دہراؤ اور پردہ نہ ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۳۵). [دہرانا (رک) کا اسم مصدر].

ـــ کَرْنا محاورہ.
فرق رکھنا ، امتیاز برتنا. بھائی تم بھی میری طرف سے ایسے تنے اور مجھ سے بَل کی لی اور دہراؤ کیا آخر وہ مجھ سے چُوک کیا ہوئی. (۱۹۲۲ ، گاڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دیدی ، ۸۱).

دَہَر دَہَر (فت د ، ہ ، د ، ہ) م ف.
رک : دھڑ دھڑ.

تھا وہ بھی اک زمانہ جب نالے آتشیں تھے
چاروں طرف سے جنگل جلتا دہر دہر تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۲).

روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اک بھبُوکا بھوٹا
خرد کے جنگل میں بُھول چمکا دَہر دہر پیڑ جل رہے تھے

(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۶۷). [حکایت الصوت].

دُہَرَم (ضم د ، سک ہ ، فت ر) امذ.
(عو) پتنگ کا دہرا پیچ (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [دہر + م ، لاحقۂ اسمیت].

دُہْرْوانا (ضم د ، فت ہ ، سک ر) ف م.
تکرار کے ساتھ کسی کام کو کروانا ، دوہرا کروانا. ان سے آموختہ دہرواتا اور وہ دہرا نہ سکتے تو ان کو ڈنڈوں سے پیٹتا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۵). [رک : دہرانا جس کا یہ تعدیہ ہے].

دِہْرَہ (کس د ، سک ہ ، فت ر) امذ.
رک : دہرا. قبل از معزولی نواب ایک امر جدید یہ ہوا کہ کسی محلے میں اہل اسلام و ہنود و سراگیوں سے بجہت ایک دہرہ جدید فساد ہوا. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۲۱). [دہر + ہ ، لاحقۂ فاعلی].

دُہْرَہ (ضم د ، سک ہ ، فت ر) امذ.
رک : دوہا.

ایک دہرہ مجھے ہے واں کا یاد
جس کو سن سن کریں ہیں سب فریاد

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ ، ۲۷). [دہر (رک) + ہ ، لاحقۂ فاعلی].

دَہْری (فت د ، سک ہ) صف ؛ امذ.
۱. فطرت پسند ، نیچری ، دنیا پرست ؛ بے دین ، لامذہب ، جسکا کوئی دین ایمان نہ ہو. اور اسی بنا پر فلا سفر اور دہری معجزات پر بڑے شد و مد کے ساتھ اعتراضات کرتے چلے آتے ہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۶۱). لا مذہب و دہری کی طرف سے سوال حکمت کا پیش ہونا ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص فن طب کی حقیقت ہی کا سرے سے منکر ہو. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۷۰). **۲. درخت خرما کی ایک قسم جس کی کھجوریں بہ آسان کاشت ہوتی ہیں.** دہری: ... فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ یہ قسم دنیا بھر میں ہر جگہ اُگ سکتی ہے اسی سے اسکا نام دہری ہوا. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۳۷). [دہر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

دُہْری (ضم د ، سک ہ) امث.
۱. دو طرح کی (دُہرا (رک) کی تانیث ؛ تراکیب میں مستعمل). جزئی احکام کا مصالح حکمیہ پر مبنی ہونا اور دو دو چار چار فائدوں کا نکلنا دہری منفعت ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۳۳). یہ اجماعی ملکیت دہری ہے ایک تو ہر ایک خاندان کے لحاظ سے اور دوسری مجموعی گاؤں کے لحاظ سے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۶۳). اشعاعی توانائی کی نوعیت دہری ہے یعنی اس میں موج اور ذرے دونوں کی خاصیتیں پائی جاتی ہیں. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۷۹). **۲. خمیدہ ، ٹیڑھی ، جُھکی ہوئی.**

نقش پائے رقیب جُھک کے نہ دیکھ
کہیں دہری کمر نہ ہو جائے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۶۷). [دُہرا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــ پِیٹْھ کَرْنا محاورہ.
کمر دُوہری کرنا ، جُھکنا ؛ (مجازاً) بہت زیادہ محنت کرنا.

اے میرے پیٹ ایک روٹی کھا کے رہ
کر نہ دہری پیٹھ خدمت گاری میں

(۱۸۳۳ ، ترجمہ گلستان ، حسن علی خان ، ۳۹).

ـــ تِہْری چوٹ کی بَنْدُوق امث.
(اسلحہ) دونالی بندوق میں ذیلی چھرّے کے خانہ والی بندوق. ہر ایک صنعتوں میں نئی نئی اختراع کرتا چنانچہ انوکھی انوکھی شیر دہان توپ دونالی ، سہ نالی ، یا دہری تہری چوٹ کی بندوق ، قینچی ، چاقو ، گھڑی یا ساعت نما ... ڈھالیں ایسی کہ تیر اور گولی ان پر اثر نہ کرے بنواتا. (۱۸۳۷ ، حملات حیدری ، ۶۱۶).

ـــ دُہْری (ـــ ضم د ، سک ہ) امث.
دو جوڑ ، اندازے سے زیادہ ، دُگنی ، ڈبل.

گردن میں طوق پڑ گیا عابد کے ناگہاں
اور دہری دہری پاؤں میں پہنائیں بیڑیاں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۸۷). دہری دہری عمر طبیعی پانے والے بزرگ مرتا تو بھول جاتے ہیں بس یاد یہ رہا جاتا ہے کہ ... نوجوانوں کو دن رات لعنت ملامت کیا کریں. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۲۳۲). [دہری + دہری (رک)].

ـــــ شَخْصِیَت (ـــــ فت ش ، سک خ ، کس ص ، فت ی) صف.
وہ شخص جو دو طرح کے رُوپ رکھتا ہو ، جسکا ظاہر کچھ ہو باطن کچھ . اصل یہ ہے کہ جیمس دہری شخصیت رکھتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات، ۳) میں ہندوستانی رہنماؤں کی دہری شخصیت اور ان کی متضاد وفاداریوں سے بے حد دل برداشتہ ہو گیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۶۵). [دُہری + شخصیت (رک)].

ـــــ عِمارَت (ـــــ کس ع ، فت ر) امث.
دو منزلہ عمارت ، بالا خانہ دار عمارت (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۲۹).
[دُہری + عمارت (رک)].

ـــــ مَعِیَّت (ـــــ فت م ، کس ع ، شد ی بفت) صف.
دو کا ساتھ ، دو کی رفاقت. بہرحال یہ معیت بھی دُہری معیت ہے.
(۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ ، ۱ ، ۲ : ۱۲۹۰). [دُہری + مَعِیَّت (رک)].

دَہرِیا (فت مج د ، سک ہ ، کس ر) امذ.
خدا کو نہ ماننے والا ، ملحد ، لامذہب.

اب دین ہوا زمانہ سازی
آفاق تمام دہریا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۲).

کوئی کہیگا تجھ کو اوسنے کیا کیا
کوئی کہیگا ہو گیا یہ دہریا

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۳۰). مذہبی قانون بنانے والوں کی محنت کی داد دینے پر ایک دہریا تک مجبور ہوتا ہے . (۱۹۲۹ ، بہارِ عیش ، ۲۷). [دہر + + یا ، لاحقۂ فاعلی].

دُہرِیا (ضم د ، سک ہ ، کس ر) امذ.
۱. رک : دوہریا کبوتر. دنیا نے وہ عجوبہ کبوتر دیکھ لیا جسے دُہریا کہتے ہیں. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۳۸). ۲. رک : دوہرا ستارہ. ہم ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے غیرمعلوم العلتہ امور کی علتِ صحیحہ کا ادراک ان کُروِی الشکل جوڑوان (دہریا) ستار ہائے تاریک کے طابع سے کر لیا. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۵ : ۵). [رک : «دوہریا» جس کی یہ تخفیف ہے].

دَہرِیات (فت د ، سک ہ ، کس ر) امث ؛ ج.
دہریہ پن کی باتیں ، لادینی خیالات.

میری باتیں سن کے آنکھوں میں نمی سی دیکھ لے
کافر و دیندار سے سن دہریات و دینیات

(۱۹۸۳ ، شبستان، ۳۳). [دہریہ (بحذفِ ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

دَہرِیَّت (فت مج د ، سک ہ ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
منکرِ خدا ہونا ، الحاد. یورپ میں روز بروز دہریت اور الحاد پھیلتا جاتا ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲۲۳). اگر ایک طرف خدا پرستی کی دھوم ہے تو دوسری جانب دہریت بھی کچھ نہ کچھ موجود ہے.
(۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۷). عالم کی دوئی کا تصور یا عالم حقیقی اور دوسرے عالموں کا تقابل غالب کے عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ وہ تو فطرت اور خدا کی یگانگت کے قائل تھے بعض عقیدتین ان کے فلسفہ کو تصوف اور دہریت کا امتزاج مانتے ہیں.
(۱۹۸۶ ، نگار ، ستمبر ، ۲۷). [دہر (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دَہرِیَہ (فت مج د ، سک ہ ، کس ر ، فت ی) امذ.
رک : دہریا.

جو شعور باشی ہیں بیچ ما ترید
کہیں دہریہ انت رہیں اور پلید

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳۰). فرعون اصل میں دہریہ تھا اعتقاد رکھتا تھا کہ آسمان اور زمیں خالق کے محتاج نہیں بلکہ واجبات سے ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۳۸۹). ایک دہریہ ملحد لامذہب ... شکوک پیدا کرنے کو تو کر سکتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۸۳). میں بے عقیدہ ہوں کس ایمان کا حلف اٹھاؤں؟ ہائیں ! یہ دہریہ ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۶۳). [ف].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
لادینیت. ہر موقع کو تیز طبع لوگ بیکار نہیں جانے دیتے بعضے زمانے سے کام لینے والوں نے مثل ہابس ، سو فٹ ، چسٹر فیلڈ وغیرہ کی ... تحقیقاتِ تجربہ سے ایک ایسا دہریہ پن نکالا جس میں ایک قسم کا خدا بھی رکھا. (۱۸۷۸ ، مقاماتِ ناصری ، ۱۱۶).
[دہریہ + پن ، لاحقۂ اسمیت].

دِہِسْتان (کس د ، ہ ، سک س) امذ.
گانو ، قصبہ ، کم آبادی پر مشتمل قریہ. کیا مراسم قدیم کا واسطہ دے کر یہ التماس کروں کہ ایک بار اس دہستان کی طرف قدم رنجہ فرمائیے. (۱۹۱۳ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۹۷). ہر ایک شہرستان متعدد بخشوں (اضلاع) اور ہر ایک بخش دہستانوں میں تقسیم کیا گیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۹).
[دہ (رک) + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

دَہِش (فت د ، ہ) صف مذ ؛ امث.
حیرانگی ، تحیّر ، حیرت ، تعجب ؛ حیران ، متحیّر ، متعجب ؛ گھبرایا ہوا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع].

دِہِش (کس د ، ہ) امث.
بخشش ، عطیہ ، انعام.

عدل داد ہور دے دہش کوں اگل
کیا بادشاہی سو بازو کے بل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۳). جب ہر ایک اسی کی دہش ہے تو تجھ کو چاہیے کہ اسی کے فضل و کرم کا عجب کرے نہ اپنے نفس کا . (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۳۹). [ف : دہش ، دادن ـ دینا کا حاصلِ مصدر].

دَہْشَت (فت د ، سک ہ ، فت ش) امث.
ڈر ، خوف ، ہیبت ، ہول. ابن زیاد ملعون نے کہا ، توں چاہا کہ خلافِ عادت کام کرے ، دہشت نے غلبہ کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۷).

ان کی دہشت سے آج تیسرا روز ہے۔ (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل، حیدر بخش حیدری ، ۵۲)۔ آواز میں کچھ اس بلا کی دہشت تھی کہ کلیجہ بلّیوں اُچھل رہا تھا۔ (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۱۲) ۔ وہ دہشت سے پیچھے ہٹ گیا۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۲۲)۔ [ف]۔

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف۔
ڈراؤنا ، خوفناک ، بھیانک ، ہولناک۔ اس سے پہلے چند سال ایسے بھی گزر چکے تھے جب مولانا کے جذبات کا ربط بنگال کے دہشت انگیزوں سے قائم ہونے لگا تھا۔ (۱۹۴۹ ، آثارِ ابوالکلام ، ۳۰)۔ [دہشت + ف : انگیز ، انگیختن ـ بھڑکانا ، پیدا کرنا ، اٹھانا]۔

---پسند (---فت پ ، س ، سک ن) صف۔
خوف و ہراس پھیلانے والا۔ فرانس اور الجزائر میں ایک دہشت پسند جماعت او اے ایس (OAS) کے نام سے پیدا ہو گئی تھی۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۳)۔مگر ساتھ ہی اس نے «فتح» کو دہشت پسند گروپ کہا۔ (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۱۳)۔ [دہشت + پسند ، لاحقۂ صفت]۔

---پسندانہ (---فت پ ، س ، سک ن ، فت ن) م ف۔
خوف و ہراس لیے ہوئے۔ او اے ایس (OAS) کے دہشت پسندانہ اقدامات جاری ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ۳ : ۹۳)۔ [دہشت + پسند (رک) + انہ ، لاحقۂ تمیز]۔

---پھیلانا محاورہ۔
خوف دلانا۔ شریفوں کی پگڑیاں اُچھال کر دہشت پھیلانا ان کا رائج الوقت سکّہ تھا۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۳۶)۔

---خیز (---ی مج) صف۔
رک : دہشت انگیز۔ اچانک اس کے کان میں ایک نہایت دہشت خیز آواز آتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۲۷۶)۔ [دہشت+ ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا]۔

---دِکھانا محاورہ۔
دہشت زدہ کرنا۔

آگے ہی ہم نیم جاں ہیں ، غم سے تیرے اے میاں
پس تو کیا دہشت دکھاتا ہے ہمیں تلوار کی

(؟ ، قرین (دو نایاب زنانہ بیاضیں ، ۸۸))۔

---رکھنا محاورہ۔
رک : دہشت کھانا۔

سابقہ افعیِ گیسو سے پڑا ہو جسکو
کیا بھلا اژدرِ موسیٰ سے وہ دہشت رکھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۰)۔

---زا صف۔
رک : دہشت ناک۔ ایک ڈراؤنے خواب کا تمام منظر تمام دن ہم کو بھوت کی طرح چمٹا رہ سکتا ہے یا اس کا کوئی دہشت زا واقعہ ذہن سے محو ہو کر عالمِ خواب میں دوبارہ زندہ ہو سکتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۱۳۰)۔ [دہشت + ف : زا ، زائیدن ـ پیدا کرنا]۔

---زدگی (---فت ز ، د) امث۔
تحیّر ، حیرت ، خوفناکی۔ یونانی کمیونسٹوں نے جب جبر اور دہشت زدگی سے کام لیا تو تقریباً پانچ لاکھ لوگ جو اُن کی تائید میں تھے مخالف بن گئے۔ (۱۹۶۵ ، گوریلا جنگ ، ۶۳)۔ [دہشت + ف : زد ، زدن ـ مارنا + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف۔
ڈرا ہوا ، سہما ہوا ، خوف زدہ۔ وہ کچھ دیر تک دہشت زدہ وہیں کھڑا رہا۔ (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیں ، ۲۵)۔ [دہشت + زد (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

---سمانا محاورہ۔
دل میں خوف پیدا ہو جانا ، خوف زدہ ہو جانا۔

آواز پہنچوں کی جو خیموں تک آگئی
بچے لرز لرز گئے دہشت سما گئی

(۱۹۳۳ ، عروج (دولھا صاحب) ، عروجِ سخن ، ۲۹۲)۔

---سُوں بال کھڑے ہونا محاورہ (قدیم)۔
خوف سے رونگٹے کھڑے ہونا۔

سنیا جاب شہزا جب اسدؔ بات کھال
کھڑے رہے سو دہشت سوں اس تن پو بال

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۲)۔

---کرنا محاورہ۔
ڈرنا ، خوف زدہ ہونا۔ اُس نے معجزۂ امام سے دہشت کی اور اپنے افعال سے شرمندگی کھینچی۔ (۱۸۲۳ ، حیدر بخش حیدری، مختصر کہانیاں ، ۲۹)۔

---کھانا محاورہ۔
۱. **خوف کھانا ، ڈرنا۔**

ملازم اوس کے دہشت کھا کے بھاگے
نہوں طعمہ وہ شہباز بلا کے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۲۱۱) ۔ بعض مکھیاں ہیں جو گائے بھینسوں کو کاٹتی ہیں اور ان کا خون چوستی ہیں یہ حیوانات بہت جلد ان مکھیوں سے بچنا شروع کر دیتے ہیں اور بعض اوقات ان سے دہشت کھانے لگتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۳)۔
۲. **رعب میں آنا** (نور اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---گَرد (---فت گ ، سک ر) صف مذ۔
خوف و ہراس پھیلانے والا۔ متعدد دہشت گرد گرفتار ، بم برآمد کر لیے۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ اکتوبر ، ۱ : ۲)۔ [دہشت + ف: گرد ، گردیدن ـ پھیلانا]۔

ـــ گَرْدی (ـــ فت گ ، سک ر) اث.
خوف و ہراس پھیلانے کا کام. ہمیں کیا لینا ہے اس دہشت گردی سے میاں جی ... جن کا سر پہلے ہی جھکا ہوا ہے انہیں دبانے سے کیا مل جائے گا. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۸۰۰). [دہشت + گرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ لَگْنا محاورہ.
رک : دہشت سمانا.

> خلیفہ کی لگی تھی دل میں دہشت
> وہ خانم ہو کے اوس بی بی سے رخصت

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۶۷۹).

ـــ نا ک صف.
بھیانک ، ڈراؤنا . تیرہویں گھاٹی دہشت نا ک نمبر ایک جھکائی سے ان بتا کے طمانچہ نمبر دو کو ... اور ان نمبر دو کو مارنے . (۱۸۹۸ ، قوانین حرب و ضرب ، ۲۱۳) اور تمام محفل پر ایک دہشت نا ک سناٹا چھا گیا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۳۳). [دہشت + نا ک ، لاحقۂ صفت].

دَہْشَتی (فت د ، سک ہ ، فت ش) صف.
حواس باختہ ، پریشان.

> پڑیگا آتشے دوزخ ستی او
> نہ ہویگا عزرائیل سوں دہشتی او

(۱۶۸۸ ، وفات نامہ محمد مصطفیٰ ، ۲). [دہشت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَہق (فت د ، ہ) اث.
توڑ ، کاٹ ، بھینچ ، کساوٹ.

> کرے دو ٹکڑے جگر کھینچ کے ابرو تلوار
> باندھ کر کھینچ لے دل زلف مسلسل کی دہق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۰). [ع].

دِہْقان (کس د ، سک ہ) امذ.
۱. (اَ) **دیہات یا گانو کا باشندہ ، کسان ، کاشتکار.** عام تعلیم سے ہماری مراد یہ ہے کہ بہت سے دہقانوں کے گروہوں کو جو دیہات وغیرہ میں رہتے ہیں دیسی زبانوں میں بدرجۂ اعتدال تعلیم کی جاوے اور صرف لکھنا پڑھنا اور حساب سکھایا جاوے . (۱۸۶۶ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۶). ایک دہقان کا بچہ برسات کے زمانہ میں جب بادلوں کو آتا دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ اللہ میاں آئے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۷۷). باپ بیٹے دونوں کی سلطانی نگاہیں بجائے کشتہ دہقان کے خانہ بدوش کے ڈیرے پر مرکوز ہو کر رہ گئیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۷۷). (اا) (مجازاً) **ایران کے قریہ و دیہات کے رئیس لوگ.** اعلیٰ طبقے کے بہت سے ایرانیوں (دہقانوں) نے اسلام قبول کر لیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۱). ۲. **سردار ، چودھری ، بزرگ ، نمبردار ، قاضی.** میرے والد کا نام بودرخشان تھا جو اپنے گاؤں کے دہقان سردار تھے. (۱۹۱۷ ، جویائے حق ، ۱ : ۲۳).

> آج کہ اک روٹی کی خاطر کارڈ دکھاتا پھرتا ہے
> سارے کنبے کو روٹی دے دے ، ایسا ایسا دہقان تھا

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۸). ۳. **گنْوار ، اُجڈ ، جاہل** عورتوں نے جو یہ دیکھا کہ ایک دہقان جوتیاں بغل میں دبائے اندر گھسا آ رہا ہے تو غُل مچا دیا . (۱۸۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۰). [ف].

ـــ بَچَّہ (ـــ فت ب ، شد چ بفت) امذ.
کسان کا بچہ ؛ (نسلاً) کسان شخص. دہقان بچہ نے دیکھا کہ شام ہوگئی اور کبوتر بھی ہاتھ سے گیا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۷). [دہقان + بچہ (رک)].

ـــ پِسَر (ـــ کس پ ، فت س) امذ.
(مجازاً) دیہاتی نوجوان.

> دہقان پسر نیں مار کے سب کوں رکھا ہے کھیت
> کھلیان کے مثال دوں کا الم ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۷). [دہقان + پسر (رک)].

ـــ خُلْد کس اضا (ـــ ضم خ ، سک ل) امذ.
رضوان ؛ مراد : پیغمبر صلعم (ماخوذ : جامع اللغات). [دہقان + خُلد (رک)].

دِہقانی (کس د ، سک ہ) امذ.
۱. **رک : دہقان ، کسان.** ہل زراعت (زراعت کرنے والے جیسے جاسی اور دہقانی اور کشاورز) جو نباتات کے تدبیر کرنے والے اور قوت لابدی کے پیدا کرنے ہارے ہیں. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۰۰) شاید کوئی دہقانی آدمی سمن والے چپڑاسی سے بھی اس قدر خائف نہ ہوتا ہو گا لڑکے ٹیکا لگانے والے سے بھی اس قدر نہ ڈرتے ہوں گے . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۱۶) . مشرقی پنجاب کے دو آبے کا دہقانی ... پہچانا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوک ، ۴۳). ۲. **گنوار ، اجڈ ، ناشائستہ ، جاہل.**

> کسی اک ماہ رُو کی جوت اپنے دیہہ کے آگے
> نہیں لاتا ہے خاطر بیچ دہقانی ہے وہ لونڈا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸). ساتھی نے فوراً ٹوکا کہ یار تم بالکل دہقانی ہو اردو نہیں بول سکتے . (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۵۳). [دہقان + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ کَرْنا محاورہ.
کاشت کاری کا کام کرنا. میں جگر خون نسل فریدوں سے ہوں اس گوشے میں بیٹھ کے دہقانی کرتا ہوں. (۱۸۴۶ ، سرور سلطانی (ترجمہ ، شمشیر خانی) ، ۱۹۰).

دِہقانِیَّت (کس د ، سک ہ ، کس ن ، فت ی) اث.
گنوار پن ، جہالت ، ناواقفیت. ہم یہ بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ راجے سوہن لال کی دہقانیت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۳۸۸). ابن انشا ... اپنی

دہقانیت پر خوش ہے اور اللہ اسے اسی میں خوش رکھے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۴۳) [دہقان (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دَہَک (فت د ، سک نیز فت ہ) امذ.
سوزش ، تپش ، آگ کی روشنی.

یہ لرزش یہ تموّج یہ دہک یہ شعلہ سامانی
حیات نا شکیبا کی یہ ہے تصویر ہے ساقی

(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۹۹). سڑک آگ کی دہک سے لال تھی اور ہر طرف دل دہلا دینے والا شور تھا (۱۹۷۶ ، تین بہنیں ، ۱۰۸). [دہکنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــــ اُٹھنا ف ل.
۱. یکایک روشن ہونا ، اچانک جل اُٹھنا. اگر جاڑے کا موسم ہو تو میں بٹن دباتا ہوں جس سے بجلی کی روشنی ہو جاتی ہے اور بجلی کی انگیٹھی دہک اُٹھتی ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲). **۲. جگمگا جانا ، روشن ہونا.** سرخ سرخ رنگوں سے الماری میں جیسے جان پڑ گئی تھی اور ساری کوٹھڑی دہک اُٹھی تھی. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۴).

ـــــ جانا ف ل ؛ محاورہ.
سرخ ہو جانا ، حیا کی سرخی دوڑنا.

گرمی سے اوس کی گلشن یکبارگی دہک جائے
ہر گل میں رنگ ہو کر خورشید سا چمک جائے

(۱۸۷۹ ، فلق میرٹھی ، ک ، ۳۳۲). کوئلہ کو اس قدر گرم کیا جائے کہ وہ دہک جائیں. (۱۹۱۸ ، تندرستی ، ۱۷).

کس طرح عارضِ محبوب کا شفاف بلور
یک بیک بادۂ احمر سے دہک جاتا ہے

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۲۴).

ـــــ کر م ف.
روشن ہو کر ، بھڑک کر.

کیا پوچھتے ہو ہنس کے کہ تو کیوں ہے مکدّر کیوں رہتا ہے مضطر
ہر پارۂ دل آتشِ فرقت سے دہک کر ہے سینے میں اخگر

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۱).

دَہکانا (فت مع د ، سک ہ) ف م.
۱. تیز آگ جلانا ، آگ روشن کرنا. ایک طرف کبابی کوئلے دہکا رہے ہیں. (۱۸۹۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۷). جا انگیٹھی لا ، آگ لا ، کوئلے دہکا. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۷). گلابی فراک پہنے سیاہ فام فلو مینا ڈی کوسٹا صحن میں استری کے کوئلے دہکا رہی تھی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۱۷). **۲. جگمگا دینا ، روشن کر دینا ، نمایاں کرنا.**

نہ پیو میری شراب اور نہیں مانگا کباب آخر
عبث تاباں کا دل غیرت سیں انگارا سا دہکایا

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۵).

کڑی ہیں شعلۂ جوّالہ بجلیاں بالی
بدن کے رنگ نے دہکا دیا ہے زیور کو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۸).

کیا خوب تھا چنور کے ہلانے کا طور بھی
دہکا رہے تھے شعلۂ عارض کو اور بھی

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۳۲). **۳. بھڑکانا ، تیز کرنا.**

چمک کر تو اے برق مت مار چشمک
تو مستوں کی آتش کو مت اور دہکا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱).

ہم سیاسی دل جلے حالات کا آتش کدہ
فخر کرتے ہیں کہ اپنے خون سے دہکاتے ہیں

(۱۹۸۲ ، چٹان ، لاہور ، ۲۵ ، ۳۳ : ۹). [دہکنا (رک) کا تعدیہ].

دَہکا ہوا م ف.
۱. جلتا ہوا ، گرم ، ناقابلِ برداشت.

دکھ روگ کو چاہت کے ، سکھ روگ بناتا ہے
دہکا ہوا انگارا چھاتی سے لگاتا ہے

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۳۴).

زندگی جس کی حرارت نے تمہیں بخشی ہے
میرے اندر بھی وہ دہکا ہوا انگارہ ہے

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۶۶). **۲. روشن ، چمکتا ہوا.**

چمن آتشِ گل سے دہکا ہوا
ہوا کے سبب ، باغ مہکا ہوا

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۰).

دَہَکنا (فت مع د ، ہ ، سک ک) ف ل.
۱. آگ کا بھڑکنا ، روشن ہونا ، جلنا.

بجھا اے بیوفا پانی سوں اپنی مہربانی کے
دہکتا دل منیں میرے ترے غم کا انگارا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۹).

اُٹھ احمدی ہوں میں ، اشک میرے بوجھائینگے
کہتے کوئی جہنم ہے ، چاہے تو جسقدر دہک

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۱). گرم دہکتے تندور میں اس نے لوہے کی سلاخیں ڈال دیں. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۰). **۲. تپنا ، گرم ہونا.**

دہکتے صحرا میں دھوپ کھا کر
شفق کی رنگت اُتر چکی ہے

(۱۹۷۰ ، مصطفیٰ زیدی ، ک ، ۹۷). **۳. (مجازاً) سرخی دوڑنا** بت جھڑ کے بعد ہوگن ولیا پھر انگارے کی طرح دہک رہی ہے. (۱۹۶۲ ، حاکم بدہن ، ۵۹). **۴. چمکنا.**

دہک پھر او سرود سازِ ناہید
دمک پھر او جبینِ ماہ و خورشید

(۱۹۴۷ ، نبضِ دوراں ، ۳۳).

کالا جسم پرائے زیور کی مانند دہکتا

(۱۹۶۶ ، زرد آسمان ، ۵۷). **۵. جلنا.**

کس نورِ مجسم سے اضداد ہوئے ظاہر
اسلام چمکتا ہے اور کفر دہکتا ہے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۵۳). **۶. (بدن کا) گرم ہونا ، جلنا.** ایک ساحرِ نامی گرامی کہ جس کا سارا جسم مثلِ آتش

کے دہکتا تھا زمین کے اندر سے نکل کر سامنے افراسیاب کے آیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۹۲).

دہک رہا ہو تپِ غم سے جسکا جسم تمام
نفس سے جسکے ہو سرد آفتابِ روزِ معاد

(۱۹۰۸ ، صحیفۂ ولا ، ۱۲۸). ۷. **زور کی آواز نکالنا ، صداؤں کی بازگشت سے گرمی پیدا ہونا.** جنگلوں میں بڑے بڑے ... درختوں کا سبب صورت سے استادہ ہونا ، ان کے اوپر اور نیچے موٹی موٹی بیلوں کا پھیلا ہونا ان میں خوفناک درندوں کا دہکنا اور غرّانا ریگستان میں ریگ کے تودوں کا اِدھر سے اُدھر ہو جانا ... یہ اور اسی قسم کی ہزارہا باتیں ہیں جنھیں ہم اپنے خواصوں کے ذریعے سے محسوس کرتے ہیں. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن(ترجمہ) ، ۱۶۳). ۸. **افسوس کرنا ، پشیمان ہونا ، تباہ ہونا** (جامع اللغات). ۹. **(مجازاً) غصہ سے گفتگو کرنا ، تیہے میں بھرنا.** عیدو نے دیکھا کہ خاتون انگیٹھی سی دہک رہی ہے.(۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۹). [پ : دہک + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَہَل (فت د ، کس ، نیز فت) امث.
دہلنا (رک) کا امر (تراکیب میں مستعمل).

---اُٹھنا ف ل.
سہم جانا ، ڈر جانا. جتنے لوگ اس خانۂ رسالت میں تھے دہل اُٹھے. (۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۱۲).

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **ڈرنا ، خوف زدہ ہونا.**

آتے ہی مت کہو کہ جاتا ہوں
نہ یہ ہے دل کہیں دہل جاوے

(۱۸۱۸ ، انظری ، د ، ۳۱). زمیندار نئے بندوبست کے نام سے دہل جاتا ہے. (۱۹۱۲ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۷۲). ۲. **کپکپی طاری ہونا ، لرزنا.**

اُٹھا لیا جو یداللّٰہ نے درِ خیبر
زمیں دہل گئی افلاک کھا گئے چکر

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۶۱). انکے ہمہمہ سے جنگل دہل جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۱۵). ۳. **ہلنا ، دراڑیں پڑنا.** دیواریں دہل گئی ہیں ہر وقت اُڑاڑا کر بیٹھ جانیکا کھٹکا لگا رہتا ہے. (۱۹۱۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۱ : ۱).

---دہل کے م ف.
خوفزدہ ہو کے ، ڈر ڈر کے. میاں میں تو دہل دہل کے رہتی ہوں کوئی گھڑی بھی کمبخت چین کی نصیب نہیں ہوتی.(۱۹۳۳ ، شعلے ، ۱۰۳).

دہل (۱) (کس د ، ہ) امث.
(چوب کاری) چوکھٹ کے بازوؤں کے نیچے کی لکڑی جس پر بازو قایم کیے جاتے ہیں ، اُترنگے کے مقابلے کی لکڑی. کھڑکی کی دہل پر جو گملا رکھا تھا اس میں رنگ رنگ کے پھول کھلے ہوئے تھے. (۱۹۳۳ ، چبو ، ۳۰۰). [دہلیز (رک) کی تخفیف].

دہل (۲) (کس د ، ہ) امث.
(کاشت کاری) دلدل زمین یا ایسی پولی زمین جو ہاں بڑے سے نیچے کو بیٹھے (ایسی زمین کھیتی کے لیے مفید نہیں ہوتی) ، دھسن ، دہان (ا پ و ، ۶۰ : ۶۹). [رک : دہدن].

دُہَل (ضم د ، ہ) امذ.
معمول سے بہت بڑی ناند یا گملے کی شکل کا کھال منڈھا ہوا باجا جس کی آواز گرج دار اور بہت بڑی ہوتی ہے فوج میں یا دور ہے آواز پہنچانے کے لیے کسی زمانے میں استعمال کیا جاتا تھا ، دھونسا ، دمامہ ، دھاک ، ڈنکا ، کوس ، سر منڈل.

ہوا سو صبح سن یو مژدہ نول بجے شہ کے دربار طبل و دہل

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۰).

بجاوے تھی دہل ایک دوسری تال
طنبورا چھیڑے تبھی راگ کے نال

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۰).

مبارک سلامت کا تھا شور و غل
ہر اک سمت بجتے تھے کوس و دہل

(۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۶۱). دیکھا کہ دو اور لشکر صف آرا ہیں تو آوازِ دہل ہوئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۱۶).

ہاں مگر رقصِ برہنہ کے لیے نغمہ کہاں سے لائیں
دہل و تار کہاں سے لائیں؟
چنگ و تلوار کہاں سے لائیں؟

(۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۲۲۲).[ف : دہل ؛ س : دہل].

---دَرگُنبد (---فت د ، سک ر ، ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
گنبد کی صدا ، گنبد کے اندر کی آواز جو گونج دار ہوتی ہے ؛ (مجازاً) بے اثر شے.

کہ دنیا دہل درگنبد ہے ہور آواز درفش ہے
نہ باوے دین کی لذت جسے دنیا کی خواہش ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۴۷). [دہل + در (رک) + گنبد (رک)].

---زَن (---فت ز) امذ.
رک : دہل نواز.

چلا آتا تھا ہمراہ دہل زن
نظر میں اوس کے تھے سب دوست و دشمن

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۵۸). [دہل + ف : زن ، زدن - مارنا ، بجانا].

---زَنی (---فت ز) امث.
نقارہ یا ڈھول بجانے کا عمل. میں نے اُس جزیرے میں جا کر دہل زنی کی. (۱۸۴۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۴۶). یاد کی مشعل جلا کر محشرِ خیال میں دہل زنی کی.(۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۹۵). [دہل + زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَنی ہونا محاورہ.
میدان میں فوج کے جمع ہونے کی اطلاع کرنا. حسب الحکم ملکہ

ڈہل زنی ہوئی بھاگ ہوئی فوج کوہ دشت سے آ کر حاضر ہوئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۵۲).

---- سینکنا محاورہ.
نوبت بجانا.

خالق ارض و سما کا ہے وہ نوبت خانہ
کہ دہل سینکنے کی جسکے ہے مشتاق آتش

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۲).

---- کوب (---و مج) امذ.
رک : دہل نواز. ادھر دہل کوب نے کوس جنگی بجایا فلکِ مہر و ماہ سے پنبہ در گوش ہوا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۲۲۸). [دہل + ف : کوب ، کوفتن - کوٹنا].

---- نواز (---فت ن) امذ.
نقارہ ، دہل یا دھونسا بجانے والا. وہ سات آدمی ہوتے ہیں دو آدمی تاشہ نواز ایک نفر دہل نواز اور ایک نفر جھانجھ نواز اور دو نفر نشان بردار. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۲۸).[دہل + ف : نواز ، نواختن - بجانا].

---- نوازی (---فت ن) امث.
رک: دہل زنی. کل سے لڑکا میرا گم ہو گیا ہے تمام شہر میں منادی دہل نوازی کے ساتھ ... پھیری ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۴۴). [دہل + نواز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَہْلا (فت د ، سک ہ) امذ.
تاش کا پتہ جس پر دس نشان ہوں. اسی طرح جوا، پنجا، چھکا، ستا - اٹھا - نہلا دہلا گنتے چلے جاؤ. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۹۲). کوئی ان کے مقابلے کی تھی بھی کہاں؟ وہ تھے بھی حکم کا اکا ان کے سامنے کوئی پان کا اٹھا تھی تو کوئی نہلا دہلا. (۱۹۶۶ ، دوہاتھ ، ۱۶۷). [دہ + لا ، لاحقۂ فاعلی].

دُہْلارا (ضم د ، سک ہ) امذ.
دھول ، گرد و غبار ، آندھی.

چو بارا اٹھا اک بڑے زور کا
دہلارا اٹھا سخت شر شور کا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۱). [رک : دُہلارا].

دَہْلانا (فت مج د ، سک ہ) ف م.
خوف زدہ کرنا ، ڈرانا.

بیٹھنے ہی اٹھ چلے تیوری بدل
آخر آکر بھی مجھے دہلا گئے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۲). اس نے مسلمانوں کو بہت کچھ دہلایا مگر ابوعبیدہ کی پرجوش تقریروں نے انکے حوصلے ... بڑھا دئیے. (۱۹۲۱ ، یاسمین شام ، ۹۳).

ہوا کے دوش پر دہلانے والے خواب ہیں ،
بھولو پُرانی بات کو تم۔

(۱۹۶۶ ، زرد آسمان ، ۹۰). [دہلنا (رک) کا تعدیہ].

دَہْلَک (فت د ، سک ہ ، فت ل) امث ؛ امذ. دہ لک.
رک : دہ کے تختی. مثل دہلک زر نقد کے خواہش سے ہر ایک کے سرمنڈھی جاتی ہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۵۵). [دہ + لک ، لا کھ (رک) کی تخفیف].

---- دُہلکا لینا محاورہ.
اینڈ جانا ، خمار طاری ہونا. چند عرصے کے بعد مریض کی بیقراری ... کم ہوتی اور متفکری دافع ہو کے تسکین ہوتی ہے اور آرام سے نیند کا دہلکا لیتا ہے. (۱۸۶۰؟ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۲۸).

دَہْلَکَہ (فت د ، ہ ، سک ل ، فت ک) امذ.
شور ، غوغا ، کھلبلی ، آفت ، کہرام ، رک : تہلکہ. سارے ملک میں اوس نے ایک دہلکہ مچا دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۵۳). [دہل + کہ ، لاحقۂ فاعلی].

دَہْلنا (فت د ، ہ ، سک ل) ف ل.
۱. رُعب کھانا ، ڈرنا.

کرسی سے کس کے حسن کی دہلا ہے آفتاب
تھر تھر جو کانپتا ہے لرزتا ہے آفتاب

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۰). وہ تو صرف بولنا دہلنا جانتی تھی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین، ۱۱۵). ۲. زمین کا پھٹ جانا یا جنبش میں آنا (نوراللغات). [دہل + نا ، لاحقۂ مصدر].

دِہْلَوِیَہ (کس د ، ہ ، سک ل ، کس و ، فت ی) صف.
دلی کے ؛ (مجازاً) اہلِ دہلی ، دہلی والے. بعض تراجم دہلویہ میں جو اس کا ترجمہ کیا ہے خلافِ ترکیب و خلافِ مقصود ہے. (۱۹۳۲، تفسیرالقرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲). [دہلوی + ہ ، لاحقۂ صفت].

دَہْلَہ (فت د ، سک ہ ، فت ل) صف.
دس سال کا عرصہ ، دس پر مشتمل ، دس والا. رابینِ ۹۲۸ھ میں فتح ہوا ، ۹۲۷ھ میں یعنی اس کے ایک دہلہ کے اندر ہی مثنوی لکھی جا رہی ہے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۷۱). [دہ + لہ ، لاحقۂ صفت].

دِہْلی (کس د ، سک ہ) امث.
۱. چوکھٹ ، دہلیز.

دہلی پہ بیٹھ اس باٹ سوں کل گے سو کو وہ کون تھے
کے لک دلاں کو جا ک کر جل گئے سو کو وہ کون تھے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۳).

کتنے تو دلبروں کی دہلی پہ بھیکتے ہیں
کتنے پری رخوں کی بولی پہ بھیکتے ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۵۳). باندھ بوندھ کر کیا غلام ، دہلی بیٹھا کرے سلام. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۸۶). پیچ سے چند تانبے کے برتن تھے جنہیں میری والدہ ا کٹھا کر

لاشیں اور والد کے سامنے دہلی پر ڈھیر لگا دیا۔ (١٩٤٣ ، جہانِ دانش ، ٥٠)۔ ٧. **ہندوستان کا دارالحکومت ، دلّی**۔ ادھر بادشاہ گوالیار سے دہلی میں آیا کہ چند روز بعد کڑہ سے علاؤالدین کی عرضداشت پہنچی۔ (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٢ : ٢٩)۔ غدر کے بعد جب دہلی والے ٹھوکروں کے مارے دربدر ٹھوکریں کھاتے پھرتے تھے اس نفسی نفسی کے زمانہ میں اس مرد خدا نے (مرزا محمود عرف مرزا چپاتی) لنگر جاری کر رکھا تھا۔ (١٩٣٨ ، دلّی کا سنبھالا ، ١٨)۔ قاری سرفراز حسین کا یہ شاہکار (ناول ''شاہد رعنا'') اردو کا غیر فانی ناول ہے اس میں دہلی کی ایک ڈیڑھ داری کی رنگین اور پُر فریب زندگی پیش کی گئی ہے۔ (١٩٨٣ ، نایاب ہیں ہم ، ١٢٦)۔ [س : ~~दिहली~~]

ـــ کا باج امذ.
ستار میں لگا ہوا ایک قسم کا ساز جس کو شاہ سوارنگ نے ترتیب دیا۔ ستار میں دو باج ہیں ، دہلی کا باج اور پوربی باج۔ (١٩٢٧ ، نغمات الہند ، ٦٢)۔

ـــ کا کوتوال امذ.
(مجازاً) مغرور آدمی ؛ نازک مزاج۔

ڈیوڑھی سے لال پردہ تک آنا محال ہے
دہلی کے کوتوال ہیں دربان آپ کے

(١٨٤٧ ، کلیاتِ منیر ، ١ : ٢٧٣)۔

ـــ کے لہوے لے ڈالنا محاورہ.
کسی کے ہاں بار بار جانا ؛ بے حد تقاضے کرنا (جامع اللغات ، علمی اردو لغت)۔

دَہْلِیز (فت د ، سک ہ ، ی مع) امث.
١. **جوکھٹ کی دہل کے نیچے اس کا بوجھ سہارنے کو بطور داسہ لگی ہوئی پتھر یا لکڑی کی پٹی**۔ ایک مرد سفید ریش کو دہلیز پر بیٹھا دیکھا۔ (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢٦)۔

جبہ سائی تری دہلیز پہ کچھ فرض نہ تھی
اپنی تقدیر کے لکھے کو مٹاتا ہوں میں

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٣٩)۔ ایک دوسرے سے دور دور کوئی پتھر پر کوئی دروازے کی دہلیز پر کوئی کھڑے ہو کر ... شیو کر رہے تھے۔ (١٩٨١ ، سفر در سفر ، ٧٠)۔ ٢. **دروازے کے سامنے کی آمد و رفت کی جگہ ؛ ڈیوڑھی ، راہ داری**۔

دیا شاہ دہلیز اسمان کر
کیا رخ دو سیلاں سرالدیپ پر

(١٥٦٤ ، حسن شوق ، د ، ١٠١)۔

اِتا کچھ بولتی ہوں میں مرا جیو ہوئے لے کل تو
اگر دہلیز کے باہر تمہارا جو قدم ہونیگا

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ١٣)۔ یکایک گھر کی دہلیز کے اندھیرے میں ایک روشنی چمکی۔ (١٨٠١ ، باغ اردو ، ١٢٦)۔ سردار قریش عبداللہ بن مطیع نے نعمان انصاری سے کہا اے نعمان تم یہاں سے چلے جاؤ نعمان نے جواب دیا ، ... جب شامیوں کا لشکر مدینے کے دروازوں پر پہنچے گا تو مجھے معلوم ہے کہ تم ... بے چارے انصار کو اس مصیبت میں چھوڑ جاؤ گے کہ گلیوں میں مسجدوں میں اور گھروں کی دہلیزوں پر ان کی لاشیں کتنی پڑی ہوں گی۔ (١٩٣٥ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ١٥١)۔ اس نے اپنے گھر کے دروازے کی دہلیز پر ایک ایسا تعویذ باندھ رکھا ہے جس کی وجہ سے کوئی بھوت گھر میں نہیں جا سکتا۔ (١٩٨٣ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ٩٣)۔ ٣. **(مجازاً) مقام ، جگہ ، ٹھکانہ ؛ حد**۔

شکر سوں کشایش کی دہلیز ہے
شکر مفلساں کو بڑی چیز ہے

(١٦٨٢ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ٣)۔ جوانی اور بڑھاپا منبے کے سامنے اسی دہلیز پر کاٹ دیا۔ (١٩١٩ ، جوہرِ قدامت ، ٣٨)۔ ہمیں اٹھتے بیٹھتے بڑھاپے کی دہلیز تک پہنچ گئی تھی۔ (١٩٨٥ ، ایمرجنسی ، ٦٥)۔ ٤. **(أ) باب ، ابتدا ، شروعات**۔

اگر اس ہوس کا توں دہلیز کھول
سے دھیر آگے کسی کوں نہ بول

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٢١٣)۔ فلسفی لغو ... باتیں کرتا ہے تو عقل دہلیز کے باہر رہ جاتی ہے۔ (١٩٢٣ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٢٢)۔ **(أأ) (مجازاً) سہارا ، تعارف راستہ**۔ جدہ کے تار گھر کو برطانیہ کے داخلہ کی دہلیز جلد بنایا جانے والا ہے۔ (١٩٢٦ ، مسئلہ حجاز ، ١٢٣)۔ ٥. **(نفسیات) احساری کیفیت ، ابتدائی حد**۔ تمثال احساری سلسلہ ، اولیٰ سلسلہ کے تغیرات سے آزاد ہو کر دہلیز کے شعور سے اوپر نمودار ہو جائے۔ (١٩٣١ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ٢٣٧)۔ ٦. **(حیوانیات) کان کے اندرونی چکر کے بیچ کا خانہ جہاں سے سماعت کے فعل کی ابتدا ہوتی ہے ، تعارفی حد**۔ یہ وہی تین نالیاں ہیں جن کو مجازی ہلالیہ کہا جاتا ہے جن کے دہانے دہلیز نامی فضا میں کھلتے ہیں۔ (١٩١٦ ، افادۂ کبیرمجمل ، ١٠٦)۔ کان کا خاص حصہ غشائی تیہ ہے ... تیہ دو حصوں پر مشتمل ہے دہلیز اور نیم دائری کنالیں ، دہلیز کے دو حصے ہیں۔ (١٩٣٩ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ١٠٢)۔ ٧. **(احشائیات) ایسا خانہ جو اور خانوں سے متّصل ہوتا ہے (Vestibule)**۔ ہر شعبیہ ایک نسبةً چوڑی فضا کے اندر وا ہو کر ختم ہو جاتا ہے جسے دہلیز کہتے ہیں۔ (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٣٩)۔ [ف]۔

ـــ الانگنا محاورہ.
دروازے سے باہر قدم رکھنا ، ایک گھر سے دوسرے گھر جانا (جامع اللغات)۔

ـــ الفَرْج (ـــ ضمز ، غما ، سک ل ، فت ف ، سک ر) امث.
(طب) اندام انہانی کے چھوٹے لبوں اور بظر کے درمیان ایک چھوٹا سا مثلث مقام ، نیز رک : دہلیز معنی نمبر ٦۔ شفران صغیر کے درمیان کی درز دہلیز الفرج کے نام سے موسوم ہے۔ (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٣١٣)۔ [دہلیز + رک : ال (١) + فرج (رک)]۔

ـــ القَلْب (ـــ ضمز ، غما ، سک ل ، فت ق ، سک ل) امذ.
(طب) دل کے اندر طرفین میں ایک نشان ، شکاف قلب کے دونوں بطنوں کے بیچ کا جوف (مخزن الجواہر ، ٣٧٥)۔ [دہلیز + رک : ال (١) + قلب (رک)]۔

---پارس کس اشا(---فت ر) امث.
مراد: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن، مدینۂ منورہ، مکّہ شریف.

ایسا بھی تھا اک ایوانِ مساق
کرار کندن دہلیز پارس

(۱۹۸۱، حرفِ دل رس، ۱۸). [دہلیز + پارس (رک)].

---پر ماتھا ٹیکنا محاورہ.
کسی کے آگے جُھکنا، قدم بوس ہونا؛ حاضر ہونا. حاکم کی دہلیز پر ماتھا ٹیکنے کو خوش تمیزی کی علامت سمجھا جاتا تھا. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۱۰۶).

---جھانکنا محاورہ.
کسی کے پاس کسی کام کے لیے جانا (جامع اللغات).

---چُومنا محاورہ.
قدم بوس ہونا.

خورشید کو حسرت ہے کہ دہلیز کو چُومے
چمکا ہے ستارہ یہ ترے روزنِ در کا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۸).

---دوزخ کس اشا(---و مج، فت ز) امث.
(مجازاً) جہنم جیسی جگہ؛ مراد: خطرناک اور خوفناک جگہ. توپ و تفنگ و ضرب زن اور آلاتِ آتشبازی اس رخنہ پر لگا کے اوس کو دہلیز دوزخ بنا دیا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۶۹۱). [دہلیز + دوزخ (رک)].

---دہن کس اشا(---فت د، ہ) امذ.
(طب) دہلیز دہن (Vestibule of the mouth) ایک جھری نما فضا ہے جو باہر کی طرف سے لبوں اور رخساروں سے اور اندر مسوڑھوں اور دانتوں سے محدود ہے (احشائیات (ترجمہ)، ۵۷). [دہلیز + دہن (رک)].

---شعور کس اشا(---فت ش، و مج) امث.
(نفسیات) سمجھ داری کی ابتدائی منزل. د تحت الشعور دہلیز شعور اور شعور بحیثیت ایک روشنی جو ذہن کے ایک حصّہ و مافیہا کو روشن کرتی ہے. (۱۹۳۲، اساسِ نفسیات، ۲۰). [دہلیز + شعور (رک)].

---کا کُتّا امذ.
پالتو کتّا، گھر کا کتّا؛ (مجازاً) مُفت خورا (ماخوذ: جامع اللغات؛ نوراللغات).

---کی (خاک) مٹی لے ڈالنا محاورہ.
بہت پھیرے کرنا؛ کسی چیز یا کام کے تقاضے کے لیے کسی کے گھر کثرت سے آنا جانا. تم لوگوں نے میری دہلیز کی خاک لے ڈالی تب میں نے منگنی کی. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا (انتخاب)، ۱ : ۶۵۳). راحت دیکھ رہی تھی کہ اس نے دہلیز کی مٹی لے ڈالی ہے. (۱۹۲۰، فغانِ اشرف، ۸۹).

---کے کُتّے سے تیر نہیں جاتا کہاوت.
بے وقوف کی مرکتوں سے دشمنی نہیں جاتی (امیر اللغات).

---کُھنڈلانا محاورہ.
منگنی شدہ لڑکے کی اپنی سسرال جانے کی ایک رسم (ماخوذ جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---گوش کس اشا(---و مج) امذ.
(طب) کان کی بناوٹ کا ابتدائی حصّہ. درمیانی کان سے جس پہلے خانے میں داخل ہوتے ہیں وہ ڈیوڑھی یا دہلیزگوش ہوتا ہے. (۱۹۶۶، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۲، ۷۰۳). [دہلیز + گوش (رک)].

---لانگنا / نانگھنا محاورہ.
دروازے سے باہر قدم رکھنا، ایک گھر سے دوسرے گھر جانا (ماخوذ: نوراللغات).

---نہ جھانکنا محاورہ.
دروازے پر نہ جانا، ملنے یا دیکھنے یا ملاقات کو نہ جانا، گھر سے قدم باہر نہ رکھنا، نہایت پردہ میں رہنا (مخزن المحاورات، ۳۰۲).

دہلیزی (کس د، سک ہ، ی مج) امث.
دہلیز (رک) سے منسوب یا متعلق، تراکیب میں مستعمل.

---آلہ (---فت ل) امذ.
(طب) دہانۂ مخیخ (Cerebellum) کی شریانیں... جو مخیخ تک جاتے ہیں اور یہاں دہلیزی آلہ کے درانتدہ راستوں سے مل جاتے ہیں. (۱۹۲۷، تشریحِ عضوی (ترجمہ)، ۸۳). [دہلیزی + آلہ (رک)].

---سطح (---فت س، سک نیز فت ط) امث.
ابتدائی نچلی سطح. تیسری چیز جو غذا کے حصول کے آغاز سے تعلق رکھتی ہے وہ مرکزی اعصابی نظام (Central Nervous System) میں دہلیزی سطح (Threshold Level) ہے جسے حشرات اپنی پیش رودہ (Foregut) میں سے ملنے والی اطلاعات کی بنا پر متعین کرتے ہیں. (۱۹۷۳، حیوانی کردار، ۹۵). [دہلیزی + سطح (رک)].

---طاقت (---فت ق) امث.
(عضلیات) ابتدائی درجۂ عمل. بافت پر دہلیزی طاقت سے دُگنے وولٹیج کا عمل جس عرصے کے دوران میں تحریک پیدا کر دے وہ عموماً ناپ لیا جاتا ہے. (۱۹۳۱، تجربی عضلیات (ترجمہ)، ۱۰۲). [دہلیزی + طاقت (رک)].

دُہلیہ (ات د، سک ہ، کس ل، فت ی) امذ.
ستارے کی شکل کا ایک پھول، گلِ کوکب، ڈاہلیا. بعض پودے

ایسے ہوتے ہیں جن میں صرف جڑ مدامی ہوتی ہے جیسے کہ دہلیہ ۔ (١٩١٠ ، مبادی سائنس ، ١٥٩) [انگ : Dahlia کا مورّد] ۔

دَہم (فت د ، ہ نیز کس) صف.
افسردگی ؛ آگ کا بُجھنا ؛ کجلانا ؛ حیرت زدہ ، بھچک (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ) ۔ [س : دہم दहम] ۔

ـــ کا دَہم رَہ جانا محاورہ.
حیرت زدہ رہ جانا ، حیران و دم بخود رہ جانا. دیکھتی ہے تو سَچ مُچ مٹھو نہیں ، سال بھر کی محنت ، بولتا ہوا جانور دیکھ کر دہم کی دہم رہ گئی ۔ (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ١٥٢) ۔

ـــ ہونا محاورہ.
حیران ہونا ، ششدر رہ جانا. اب آگے نقل میم صاحب کیا بول سکتی تھیں دہم ہی تو ہو گئیں اور انّا اپنا بستر سنبھال سیدھی ہو لی ۔ (١٩١٩ ، جوہر قدامت ، ٣٥) ۔ میں دہم ہو گیا اور میری چیخ نکل گئی ۔ (١٩٨٧ ، مری زندگی فسانہ ، ٨٨) ۔

دَہُم (فت د ، ضم ہ) صف ؛ دہم.
دسواں ، دسویں ، ترتیب میں دس.

> دہم نتی ہے نکتہ داں کرتار کے ہر رمز کا
> تس کی محبت جن دھرے اس کوں ادھک عزت جڑے

(١٦٧٢ ، شاہی ، ک ، ١٢١) ۔

> دیں کے ایوان کے ہیں رکن نہم
> یعنی حضرت نقی ، نقی ہیں دہم

(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٨) ۔ امام حسین علیہ السلام بروز جمعہ دہم محرم ... کو تشنہ لب ذبح ہوئے ۔ (١٨٨٧ ، نہرالمصائب ، ٣ : ١٢٧) ۔ [ف : دہم ا س : दहम] ۔

دُہْم (ضم د ، سک ہ) امذ.
قمری مہینے کی آخری تین راتیں جن میں چاند نظر نہیں آتا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) ۔ [مقامی] ۔

دَہْماسَہ (فت د ، سک ہ ، فت س) امذ.
ایک گھاس جو ہندوستان کے مشرقی اور شمالی حصوں میں اور دکھن وغیرہ کے بہت سے ملکوں میں پیدا ہوتی ہے زمین پر بچھی ہوئی اور خاردار جَواسے کی طرح ہوتی ہے ، پھول خار کے اوپر لگتا ہے ، دہماسا. اگر تولہ ڈیڑھ تولہ ارُوسے کے پتے ہی کر اسی قدر شہد کے ساتھ کھائیں تو آواز کھل جائے ... سات سات ماشہ دہماسہ اور چرائتہ اور مغز تخم کدو کے ساتھ جوش دیکر پینے سے تپ بلغمی کو نفع ہوتا ہے ۔ (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٢ : ٦٧) ۔ [مقامی] ۔

دَہَن (١) (فت د ، ہ) صف.
دس. اور اگرچہ تعداد مراتب اعداد غیرمتناہی ہیں مگر اہل ہند نے چند مراتب کے نام ہی بتفصیل ذیل مقرر کئے ہیں ۔ اکن دہن ... سہانکھن ۔ (١٨٥٢ ، تسہیل الحساب ، ٥) ۔ [ہرج] ۔

دَہَن (٢) (فت د ، ہ) امذ.
١. منھ.

> ہمارے سائیں کو ظاہر ہیں دل میں کی باتاں
> دو تن کی بات کہوں تو ہوئے دہن بجروح

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٨٠) ۔

> جو سُنیا تیرے دہن سوں یک بچن
> بھید پایا نسخۂ اسرار کا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٨) ۔ دہن میں زبان کوزۂ آبنگر کی صورت لال تھی ۔ (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٣٨) ۔ لذّتِ کام و دہن ہو یا لذّتِ گوش و چشم یا لذّتِ لمس یا لذّتِ وصل ہو ، ایک ادبی پیکر بخشتی ہے ۔ (١٩٨٥ ، نقدِ حرف ، ٨٤) ۔ **٢. (نباتیات) مسام ، فم ، منھ. برادیمی پرت جس کے خلیے ایک دوسرے سے جُڑے ہوتے ہیں سوائے اس مقام کے جہاں دہن ہوتا ہے** ۔ (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ٤٤) عام طور پر پتوں کی زیریں سطح پر بے شمار چھوٹے چھوٹے سوراخ پائے جاتے ہیں جن کو دہن (STOMATA) کہا جاتا ہے ۔ (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، ١ : ١٢٠) ۔ **٣. کنارا (برتن وغیرہ کا بالائی حصہ جس پر ڈھکن رکھا جاتا ہے)** ۔ لیڈل کے دہن کی تیاری ، گہرائی اور چوڑائی بہت غور طلب ہیں ... گہرائی اور چوڑائی موزوں ہوں ۔ (١٩٧٣ ، فولاد سازی ، ٣١) ۔ [ف] ۔

ـــ آزَرْم کو سِینا محاورہ.
لڑائی سے ہاتھ کھینچنا ، پہلو تہی کرنا. رشتۂ پیش دستی سے یک بیک دہنِ آزرم کو سینا خصوصاً سالارِ لشکر کے واسطے ہرگز مناسب نہیں ۔ (١٨٥٥ ، غزواتِ حیدری ، ١١٢) ۔

ـــ بَدَل جانا محاورہ.
بات سے پھر جانا ، مُکَر جانا. ہندوستانی حکومت کا ذہن اور دہن بدل گیا اور ملک میں ہمارے خلاف نفرت پھیلانے اور کردار کُشی کی مہم نقطۂ عروج کو پہنچا دی گئی ۔ (١٩٨٢ ، آتشِ چنار ، ٨٠٢) ۔

ـــ بَسْتَہ کس صف (بـــ فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
چھینکا چڑھا ہوا منھ ، بند منھ ، خاموش زبان.

> اسی سے یہ سببِ انبساطِ عالم ہے
> اسی سے ہے دہنِ بستہ کو کلیدِ ملال

(١٨٧٩ ، دیوانِ عیش (آغا جان) ، ١٠) ۔ [دہن + ف : بستہ بستن ۔ باندھنا] ۔

ـــ بِگَڑْنا محاورہ.
بد زبانی کرنا ، بیہودہ الفاظ کے استعمال سے منھ کا انداز بدل جانا ، ناگواری کا اظہار کرنا.

> لگے منھ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
> زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٣٢) ۔

ـــ بَنْد (بـــ فت ب ، سک ن) امذ.
نقاب ، چھینکا منھ پر باندھنے کا (جامع اللغات) ۔ [دہن + ف : بند ، بستن ۔ باندھنا] ۔

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
کسی کو لکچر دینے کی ممانعت کر دینا (جامع اللغات) . [دہن + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بوس (---و مج) صف.
منھ کو چُومنے والا (ماخوذ : جامع اللغات). [دہن + ف : بوس ، بوسیدن ـ چومنا].

---بیچ آب بھر آنا محاورہ.
منھ میں پانی بھر آنا.

آئینہ یہ کیا حصر ہے جو تجھ سے کو دیکھے
البتہ کہ آب اس کے دہن بیچ بھر آوے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۶).

---پُرْ بَنْدُوق کس صف (---ضم پ ، سک ر ، فت ب ، سک ن ، و مع) امذ.
وہ بندوق جو منھ کی طرف سے بھری جاتی ہے ، منھ بھری ، انگ : Muzzle Loader. فرانس ، اٹلی اور پروشیا دونوں کے خلاف اپنی تلوار بے نیام کرنے پر مستعد ہے لیکن فوج جو دیرینہ دہن پُربندوقوں کو میانہ پُربندوقوں سے تبدیل کرنے میں مشغول تھی،اس کے لیے تیّار نہ تھی.(۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید(ترجمہ) ، ۵۶۱). [دہن + پُر (= بھری ہوئی) + بندوق (رک)].

---تنگ ہونا محاورہ.
زبان سے کچھ نہ کہنا ؛ منھ کا دہانہ چھوٹا ہونا (جو خوبصورتی کی علامت سمجھی جاتی ہے).

غنچوں کے دہن تنگ ہیں سینے ہیں کشادہ
شکلیں تو فرشتوں کی ہیں شیروں کا ارادہ
(۱۸۸۵ ، عشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

---تیغ کس اضا(---ی مج) امذ.
شمشیر کی باڑھ ، تلوار کی دھار (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [دہن + تیغ (رک)].

---خاق کس صف ؛ امذ.
(نباتیات)**چھوٹا سا نشان ، خفیف سی علامت.** بعض انواع مثلاً فیوکس سیریٹس (F.Seratus) میں غُصنہ پر چھوٹے چھوٹے نقطے بکھرے ہوئے پائے جاتے ہیں ... انہیں دہن خاق کے نام سے موسوم کیا گیا ہے.(۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات(ترجمہ) ، ۲ : ۷۷۳) .فیوکس کی بعض انواع کے غصنوں پر میانی رگ کے دونوں جانب چھوٹے چھوٹے نقطے بکھرے ہوئے ہوتے ہیں یہ نیچے پائے جانے والے گڑھوں کی نشاندہی کرتے ہیں جن کو اصطلاحاً دہن خاق کہا جاتا ہے.(۱۹۶۸ ، الجی،۱۶۳). [دہن +خاق (رک)].

---خراب ہونا محاورہ.
رک : دہن بگڑنا.

کرتا ہوں کب زبان ہلا کر سخن خراب
واعظ کا نام لوں تو ہو میرا دہن خراب
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۳).

---خُشک ہونا محاورہ.
بدحواس ہونا ؛ پیاس کی شدت سے حلق خشک ہونا ؛ منھ پر ہوائیاں اُڑنا.

گیا اپنے لشکر زمیدانِ جنگ
دہن خشک تھا ہور گیا موں تھے رنگ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۱).
سُوکھا ہے اِتنا خون بدن خُشک ہو گئے
تر دامنوں کے اب کے دہن خُشک ہو گئے
(۱۹۲۸ ، مطلع انوار ، ۱۷۶).

---خول کس اضا(---و مج) امذ.
(حیوانیات) **منھ کا گڑھا ، حیوانات میں ابتدائی نشو و نما کے وقت منھ بنتے وقت پڑ جانے والا نشان جو بعد میں منھ بن جاتا ہے.** سر کے نیچے برنہوش کا ایک وسطی گڑھا دہنِ خول بناتا ہے جو بالآخر رودک میں اپنا راستہ کرکے منھ بناتا ہے ، دہن خول کے پیچھے ایک نسل نما ماسّہ ہے . (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۲۱۳). [دہن + خول (رک)].

---دُرِیدَہ (---فت د ، ی مع ، فت د) صف.
منھ کھلا ؛ (مجازاً) منھ پھٹ ، گستاخ ، بے شرم.

ہر غنچہ خموش باغ میں ہے
مشہور ہے ہر دہن دریدہ
(۱۷۹۵؟ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۰). مثلاً شیدا ایک شوخ طبع ، دہن دریدہ شاعر تھے.(۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۸۹).[دہن + ف : دریدہ ، دریدن ـ پھٹنا].

---زَخْم کس اضا(---فت ز ، سک خ) امذ.
جسم کا شگاف ؛ نشانِ ضرب ؛ سوراخ.

دہنِ زخم سے ہم قاتل کے
تیغ کو چُوم لیا کرتے ہیں
(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۶۱). [دہن + زخم (رک)].

---زَخْم سِینا محاورہ.
شگاف میں ٹانکے دینا.

رشک ہے بات نہ قاتل سے کرے
دہنِ زخم سیا کرتے ہیں
(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۱۱۵).

---زَخْم کا ہَنْسْنا محاورہ.
شگاف کا بڑھ جانا ، زخم کا منھ کُھل جانا.

کُشتۂ تیغِ تبسّم ہوں وزیر
دہنِ زخم ہنسا کرتے ہیں
(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۱۱۳).

ـــ سنگ بہ لُقمہ دوختہ بہ کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، نوالہ دے کر کتّے کا منھ بند کر دینا بہتر ہے (اس عمل پر مستعمل ہے جب کسی شخص کو اس کی ایذا سے بچنے کے لیے کچھ دیں) لارڈ کرزن کے پیدا کیے ہوئے طوفان پر سکون بخش تیل نہ اونڈیلنا بھی سیاسی حماقت ہو گی. لہذا ظاہر تھا کہ « دہن سنگ بہ لقمہ دوختہ بہ » (١٩٢٠ ، مضامین عظمت ، ٢ : ١٧١). حکیم صاحب نے اُنھیں سفارت دلوا دی ، اگر بالفرض یہ محض دہن سنگ بہ لقمہ دوختہ بہ » کی تعمیل تھی تو بھی کیا بُری تھی (١٩٥٩ ، میرے زمانے کی دلّی ، ١ : ١٥٨).

ـــ سے اُترنا محاورہ.
نگلنا ، حلق کے نیچے چلا جانا.

لکڑے کیا خنجر کی طرح دل بھی جگر بھی
سَم نے دہن حضرتِ شبّر سے اُتر کر

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٢ : ٤٢).

ـــ سے پھول جھڑنا محاورہ.
اچھی باتیں کہنا ، تعریف کرنا ، ایسے شخص کی تعریف میں کہتے ہیں جس کی باتیں اچھی معلوم ہوں.
بہار دہن کی ہے آمد آمد بڑھی ہے دل کی امنگ دیکھیں
دہن سے کیا پھول (جھڑ) جڑھ رہے ہیں بھر رہے یہ ترنگ دیکھیں
(١٨٨٩ ، منیر ، سلام معصومین ، ٣٠٧).

ـــ سے زبان نکل آنا محاورہ.
سخت اذیت ہونا ، شدید تکلیف میں مبتلا ہونا.

کلیجے میں برما کئی گولیاں
نکل آئی باہر دہن سے زباں

(١٨٣٧ ، مثنوی مسدیہ ، ١٣٠).

ـــ سینا محاورہ.
منھ بند کر لینا ، خاموشی اختیار کر لینا.

زبان رو کوہ دہن سی لوں کیا علاج اس کا
جو اُن کے سامنے صورت سوال ہو جائے

(١٩٠٧ ، دفتر خیال ، ١٩٢).

ـــ شیریں ہونا محاورہ.
باتوں میں حلاوت ہونا.

وہ کہتے ہیں کہ میں ہوں تلخ گو ، بوسہ نہ مانگو تم
نہ شیریں ہے دہن میرا نہ میٹھی ہے زباں میری

(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ١٣٠).

ـــ فرنگ کس اضا (ـــ فت ف ، و ، مغ) امذ.
ایک سبز رنگ پتھر نیز رک : دہانِ فرنگ (ماخوذ : جامع اللغات).
[دہن + فرنگ (رک)].

ـــ کُھلنا محاورہ.
دہن کھولنا (رک) کا لازم.

شاید ہمارے اشک کی بارش کی ہوئی خبر
ہو منتظر کُھلا ہے صدف کا دہن ہنوز

(١٨٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٧٣).

ـــ کھول کے رہ جانا محاورہ.
مر جانا ، انتقال کر جانا.

غنچے دہن کو کھول کے حیرت سے رہ گئے
کیا جانے کیا زبانِ خموشی میں کہہ گئے

(١٨٧٥ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ٣ : ٨٦).

ـــ کھولنا محاورہ.
منھ کھولنا ، بات کرنا.

تو سن بات کوں دل ستیں گل بدن
خموشی سوں مت کھول اپنا دہن

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٧٢).

مدح حیدر میں کھولئے جو دہن
اس سے آگے نہیں ہے جائے سخن

(١٨٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ٧).

ـــ گور کس اضا (ـــ و مج) امذ.
قبر کا منھ.

کیا کہوں عالمِ ایجاد میں کیا کر آیا
دہنِ گور تھا خالی میں اسے بھر آیا

(١٩٠٧ ، دفتر خیال ، ١٥). [دہن + گور (رک)].

ـــ موتیوں سے بھرنا محاورہ.
انعام کے طور پر رقم دینا.

اک بوسۂ دنداں مصفا بھی کر دو
گویا کہ دہن موتیوں سے تم مرا بھر دو

(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٢٠٨).

سخنور اگر قدر اس کی کریں | صبا کا دہن موتیوں سے بھریں

(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٢٧٣).

ـــ میں زبان پھرنا محاورہ.
قوتِ گویائی بحال ہونا ، بات چیت کرنے کی طاقت ہونا.

نہ کہو تو عمر کو غفلت میں پر زیاں ، میاں!
دہن میں پھرتی ہے جب تک ترے زباں ، میاں!

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٢٣).

ـــ میں کانٹے ہونا محاورہ.
رک : دہن خشک ہونا.

ایک قطرہ نہ پلا پانی کا زنداں میں اسیر
پڑ گئے پیاس سے لاکھوں ہیں دہن میں کانٹے

(١٨٣٩ ، اسیر اکبرآبادی ، د ، ١٢٥).

دَہَن (۳) (فت د ، ہ) امث ؛ امذ.
آگ ، شعلہ ، ایندھن ، آگ کا پھیلاؤ ، رطوبت کے ساتھ گرمی ،

شیترہ ، لاط : Plumbago Zeylanka ، نشان ڈالنے والا بیج ، بھلاواں ، کاجو کی ایک قسم Anacardium Officinarium ؛ سونے کا ایک سکہ جس کی قدر چھ روپئے کے برابر ہوتی ہے (پلیٹس) [س : دہن ध्न्ह]

---- پال امذ ، نیز دہنو پال.
حجرالشمس ، قلمی عدسہ (پلیٹس). [دہن + پال (رک)].

دُہن (ضم د ، فت ہ) امذ.
مرہم ، روغن ، تیل (پلیٹس ، مخزن الجواہر ، ۳۷۵). [ع].

----ُ البَلَسان (----ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ل) امذ.
(طب) مصر میں پایا جانے والا ایک روغن دار درخت جس سے تیل حاصل کیا جاتا ہے ، ادویات میں مستعمل . لفظ بلسان کا اطلاق دو روئیدگیوں پر ہوتا ہے. ایک قسم کو بشام کہتے ہیں ... دوسری قسم کا وہ درخت ہے جو قریۂ عین شمس کے ایک باغ میں پیدا ہوتا ہے اس میں حب (پھل) نہیں ہوتا. پہلی قسم میں ہوتا ہے اصل دہن البلسان اسی سے لیا جاتا ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۱۹). [دہن + رک : ال (۱) + بلسان (رک)].

----ُ الخَس (----ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت خ) امذ.
(طب) خس کے پودے سے حاصل کیا ہوا تیل.

روغن خشخاش و دہن الخس ملیں یاقوح پر
بس یہی تدبیر ہے مسبوت کی وقتِ نعاس

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۱م ، ۳۰۲). [دہن + رک : ال (۱) + خس (رک)].

دَہَنا (فت د ، ہ) امذ.
غار کا دہانہ ، منھ. صرصر نے اسد کا پشتارہ باندھا سوچی کہ گرد بارگہ لا کھوں ساحر فروکش ہیں نکل نہ سکوں کی نقب کھودتی ہوئی چلی ایک نخل کے نیچے آ کر دہنا توڑا اسد کو لے کر بھاگی سامنے افراسیاب کے لائی . (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۲۷۲). [دہانہ (رک) کی تخفیف].

دَہْنا (۱) (فت د ، سک ہ) صف.
سیدھا ، داہاں. دھنا (دہنا) ہاتھ مونہ (منھ) پر پھیر کر آپ کو جتاتا ہوں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵).

ساتھ رنڈی کے چلے مرزا جی کس شان کے ساتھ
دہنا بغلوں میں دبائے ہوئے بایاں سر پر

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۳۷). [داہنا (رک) کی تخفیف].

----قَدَم لینا محاورہ.
چالاکی یا شرارت کا قائل ہونا ، (طنزاً) تعظیم کرنا (جامع اللغات).

دَہْنا (۲) (فت د ، سک ہ) ف ل.
کڑا لے کی مٹی یا کچی دیوار وغیرہ کا پھسل جانا ، گر جانا (ا پ و ، ۱ : ۹۵). [رک : ڈھینا].

دَہْنا (۳) (فت د ، سک ہ) ف ل.
جلنا ، سوزش ہونا ، تڑپنا.

مرا دل آتش فرقت میں اُس دل بر کی دہتا تھا
نہ تھا کچھ بن جو آتا اُس سے ، درد و رنج سہتا تھا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۳). [رک : دہکنا جس کو یہ محرف صورت ہے].

دُہْنا (ضم د ، سک ہ) ف م.
گائے بھینس وغیرہ کے تھن سے دودھ نکالنا ، دوہنا. گھوڑی ... جس وقت بچہ جنی قبل اس کے کہ بچہ تھن میں منہ لگاوے فوراً یوس دہ لیا . (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۳۸).

اِس کے دہنے کے لئے خاص کر آتا ہے بُنبیر
اِس کا بچھڑا اسی پر بت کو بناتا ہے سمیر

(۱۹۳۵ ، کسار سمبھو ، ۱). [دوہنا (رک) کا مخفف].

دَہْنا دینا محاورہ ، نیز دھنّا دینا.
دھرنا دے کر بیٹھ جانا ، اَڑ کر بیٹھ جانا ، جم کے بیٹھ جانا ، کسی دروازے پر کسی چیز کے تقاضے کے واسطے کسی کا بیٹھنا. ہر سہ پہر کو ہمارے مکان پر ایک اعلیٰ قسم کے فیشن ایبل فقیر صاحب آ کر دہنا دیتے ہیں اور جب تک وہ کچھ نہ کچھ وصول نہیں کر لیتے ، ایک رُول نما اوزار اور لوہے کی متعدد جوڑیوں سے بیٹھ بجاتے رہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، ساقی ، دہلی ، اپریل : ۸۳).

دِہِنْدَہ (ات مج د ، کس ہ ، سک ن ، فت د) صف ، امذ.
دینے والا.

لے کے دل دیتے نہیں کیوں نہ ہو دریر دنگا
نا دہندوں کے سدا رہتا ہے گھر پر دنگا

(۱۸۵۴ ؟ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۲۱). نواب کے لفظی معنی نائب اعظم کے ہیں ... ناظم سے مراد ترتیب دہندہ یا گورنر ہے . (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۹). خداوند ایسا کرنے والے سے زندہ اور جوابِ دہندہ اور ربّ الافواج کے حضور قربانی گزراننے والے یعقوب کے خیموں سے منقطع کردیگا. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۸۹۲). [ف : دہندہ ، دادن - دینا].

----اَیٹَم (----ی لین ، فت ٹ) امذ.
(کیمیا) ایسے ایٹم کو جو اپنا تنہا جوڑا اشتراک کے لئے پیش کرتا ہے دہندہ ایٹم یا ڈونر کہتے ہیں (نامیاتی کیمیا ، ۵۷). [دہندہ + ایٹم (رک)].

دَہَنَہ (فت د ، ہ ، ن) امذ.
۱. رک : دہنا. اگر یہ جوانِ دہنہ درۂ کوہ پر پہونچ کے ہم سے کسی طرح کا تعرض کرے گا تو اُس وقت ہم بہ منت و سماجت پیش آئیں گے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۲۷). ۲. حوض ، چاہ ، کنواں.

الفاظ تمیز آسمانے تمیز   دہنہ چاہ و حوض

(۱۸۶۸ ، اصول السیاق ، ۳۸). ۳. نتھنے کے اندر کا سوراخ. ہر ایک دہنہ مکمل طور پر نمو یافتہ بالغ میں مستعرضاً تقریباً ۱/۲ انچ اور عموداً ---- انچ ہوتا ہے . (۱۹۳۷ ؟ ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۹). ۴. (قبالت) رحم کا نالی دار راستہ.

ایسی حالتوں میں آنفس اور سلیٰ تو بنتے ہیں لیکن ایک حقیقی غشاو ساقط کبھی موجود نہیں ہوتی اور یہ حمل عموماً اس طرح ختم ہو جاتا ہے کہ بیضہ شکمی دہنہ کی راہ سے خارج ہو جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۹۸) . ۵. ایک قسم کا قیمتی سبز رنگ کا پتھر جو سونے چاندی ، تانبے اور لوہے کی کان میں ہوتا ہے اسکی کانیں ملک فرنگ ، کرمان ، خراسان ، اور شیراز وغیرہ میں ہیں ، اسے دہنج بھی کہتے ہیں. دہنہ دو قسم پر ہے ، ایک ترش اور ایک شیریں اور شیریں زر کے معدن میں پیدا ہوتا ہے اور ترش تانبے کی کان میں پیدا ہوتا ہے.(۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۹). [رک : دہانہ جس کی یہ تخفیف ہے].

ـــ فَرَنگ کس اضا(ـــ فت ف ، ر ، مغ) امذ.
رک: **دہانِ فرنگ.** دہانِ فرنگ ... دہنۂ فرنگ کے نام سے مشہور ہے اور دہنہ دہانہ کے معنی میں ہے اس کو زنگار فرنگی بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۳۳). [دہنۂ + فرنگ (رک)].

ـــ مِسّی کس صف(ـــ کس م ، شد س) امذ.
ایک قیمتی پتھر جو تانبے کی کان سے نکلتا ہے . ایک معدنی دوسرا غیر معدنی (یعنی مصنوعی) معدنی تو وہ ہے جسے زنگار معدنی یا دہنۂ مِسّی کہتے ہیں.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۷۳). [دہنۂ + مِس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ نَقَب کس اضا(ـــ فت ن ، ق) امذ.
سُرنگ کا منھ . بارود سب نقب میں بچھائی بچسوں کُپّے ڈال دیے فتیلے دہنۂ نقب میں لگا کے قنات سے باہر نکلا.(۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳۸). [دہنۂ + نقب (رک)].

دَہَنی (فت د ، ہ) امث نیز صف.
دہن (رک) سے منسوب ، تراکیب میں مستعمل. ان حیوانات (کری نوائیڈیا (Cذinoleeda) کے لیے ظہری اور بطنی کی اصطلاح استعمال کرنی مناسب نہیں ہے بلکہ جس طرف دہن پایا جاتا ہے دہنی یا بنتالی اور جس طرف مبرز پائی جاتی ہے اس سطح کو ضدِ دہنی کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، عائلہ اے کاینوڈر میٹا ، ۳) .
[دہن + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ٹُکڑہ (ـــ ضم ٹ ، سک ک ، فت ڑ) امذ.
منھ کا حصہ. زیریں لب ایک مرکب دہنی ٹکڑہ ہے جو ایک جوڑ فک دوم کے ملاپ سے بنتا ہے. (۱۹۶۸ ، بنیادی حشریات ، ۳۳). [دہنی + ٹکڑہ (رک)].

ـــ ضَمِیمَہ (ـــ فت ض ، ی مع ، فت م) امذ.
منھ کا حصہ ، منھ کا ٹکڑا.ایک جوڑی تختیاں جن کو بالائی لسان ... کہتے ہیں عموماً لسانک (HYPOPHERYX) کے کناروں کے ساتھ ضم ہوتی ہیں یہ حشرات کے عام دہنی ضمیموں کی نمائندگی کرتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۱). [دہنی + ضمیمہ (رک)].

ـــ عُفُونَت (ـــ ضم ع ، و مع ، فت ن) امث.
(طب) منھ کی بدبو ، منھ کا تعفن ، منھ کی گندگی ، گندہ دہنی. چونکہ بہت سے امراض دہنی عفونت سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے منہ کی حالت بہت عظیم الاہمیت ہے . (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۲۹). [دہنی + عُفُونَت (رک)].

ـــ کَہْفَہ (ـــ فت ک ، سک ہ ، فت ف) امذ.
(طب) منھ کا سوراخ ، جوف ، خلا . پنسم تالی کے دہنی کہفے کے سامنے لعابی نلکی لُعاب خارج کرتی ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۶۳). [دہنی + کہفہ (رک)].

ـــ مِیزاب (ـــ ی مع) امذ.
(طب) منھ سے شروع ہو کر حلق سے گزرتا ہوا لم معدہ تک کا راستہ ، غذائی نالی . پیرامیشیم ... کا جسم چپل سے مشابہ ہوتا ہے اسی لیے اسے چپل حیوانچہ بھی کہتے ہیں ... اس کا جسم چپٹا ہوتا ہے ، اگلا سرا کند اور پچھلا سرا قدرے نوکیلا ہوتا ہے. بطنی جانب آگے سے لیکر جسم کے نصف حصے تک ایک اُریبی نشیب ہوتا ہے جسے دہنی نشیب یا دہنی میزاب (Oral groove) کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۱ : ۱۰۶).
[دہنی + ع : میزاب - پرنالہ].

دَہْنی (فت مع د ، سک ہ) صف.
دہنا (رک) سے منسوب ، تراکیب میں مستعمل. کیا یہ ساری زمین تیرے سامھنے نہیں ، مجھ سے جدا ہو اگر تُو بائیں طرف جاوے تو میں دہنی طرف جاؤں . (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۰) .
[دہنا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ آنکھ پَھڑْکْنا محاورہ.
خوشی کا شگون ہونا.

ظفر وہ دوست اپنا آج بارے آ ملا ہم سے
کہ دہنی آنکھ اپنی یہ کئی دن سے پھڑکتی تھی

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵۶).

ـــ سَمْت (ـــ فت نیز کس س ، سک م) امث.
سیدھی طرف.

بائیں طرف سے اونھکے وہ بیٹھیں جو دہنی سمت
آ جائے سب جگر میں ابھی کھینچی جان دل

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۱۱). [دہنی + سمت (رک)].

ـــ ہَتھیلی کا تِل امذ.
علم قیافہ) سیدھے ہاتھ کا تل ، جو نیک شگون خیال کیا جاتا ہے.

پیسے پیسے کو شگون منعم غافل سمجھا
ہاں مگر دہنی ہتھیلی کا اسے تل سمجھا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۱۵).

ـــ یا بائیں لَگا کَر پَکَڑ لانا/لینا محاورہ.
(کُشتی) دستی کر کے دہنی خواہ بائیں طرف سے پیچ کرنا (اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۳۵).

دُہنی (۱) (ضم د ، سک ہ) امث ؛ =دوہنی.
دودھ دوہنے کی ہنڈیا یعنی وہ برتن جس میں گھوسی گائے، بھینس کا دودھ دوہتا ہے ، دو دھنیلی (ا پ و ، ۳ : ۹۳). [رک : دہنا ، دوہنا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ ظرفیت].

دُہنی (۲) (ضم د ، سک ہ) صف.
چکنا ، چکنائی والا ، چکناہٹ لیے ہوئے چہرہ کی جلد پتلی اور نازک ہوتی ہے مگر اس میں دہنی اور عرق غدد بہت کثرت سے موجود ہوتے ہیں (۱۹۳۷؟ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۳). لکڑی کی کشید قارق یا پٹرولیم کی کشید و تخلیص سے جو اجزا حاصل ہوتے ہیں وہ زیادہ تر دہنی مرکبات (Aliphatic Compound) سے تعلق رکھتے ہیں. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۲۹۵). [دہن + ی ، لاحقۂ صفت].

دَہنے (فت د ، سک ہ) امذ.
دہنا (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

دریا کے پاسبانوں سے نکلا جو کوئی بل
دہنے سے تیغ بائیں طرف سے بڑھی اجل

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۳). آپؐ نے نجاشی اور قیصر روم کو خط لکھنا چاہا تو ...چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں اوپر تلے تین سطروں میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا بعض صحابہ سے روایت ہے کہ آپ صرف مُہر لگانے کے وقت اس کا استعمال فرماتے تھے اور دہنے ہات کی انگلی میں پہنتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰۱).

---بائیں (---ی مع) م ف.
دائیں بائیں.

لے عیب ہوش حشر چھپے بھی ہو کوئی حکم
اب کیا ہے دہنے بائیں کے بھی لوگ ہٹ گئے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۴۳). [دہنے + بائیں (رک)].

---بائیں دیکھنا عاورہ.
چوکس ہونا ، چوکنّا رہنا ، احتیاط برتنا. ایک گوشۂ صحرا سے دو خوبصورت ہرن شاخوں پر جڑاؤ سنگوٹیاں جڑیں چھم چھم کرتے ، وحشت سے ، دہنے بائیں دیکھتے ... نمودار ہوئے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹).

جب میاں بُدھو کے تیور اس قدر دیکھے کڑے
دہنے بائیں دیکھ جھٹ قدموں پہ آ کر گر پڑے

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۳).

---طمانچہ فقرہ.
(کہار) دہنے طمانچہ یعنی دہنی طرف دیوار کا پشتہ ہے (ماخوذ: اصطلاحات پیشہ وراں ، شُیر ، ۶۲).

---ہاتھ کا کھانا حَرام ہے کہاوت.
کسی کام سے روکنے کے لیے کہتے ہیں ، قسم دلانے کے موقع پر مستعمل.

میرا لہو چاٹے گا جب تک نہ تیغ کو
قاتل کو دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۶).

دُہْنِیَت (ضم د ، سک ہ ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
۱. (اً) **چکنائی ، چکناہٹ ، چکناہٹ .** اور جو لید میں دُہنیت یعنی چکنائی معلوم ہو تو آٹھواں حصّہ بھنگ کا رائی بھی اس میں شامل کر دیں. (۱۸۰۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۵). چربی جو دنبہ کی چکتی سے حاصل کی گئی ہو دونوں کو کھرل میں خوب حل کریں اور پھر اوس مجموعہ کو کسی قدر گرم کریں جب اس کی دُہنیت رقیق بصورت سیّال نمایاں ہو بحفاظت رکھیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدّرر ، ۱۶). (اًا) (طب) **چربی کے اثر سے موٹا ہونا ، چربیانا.** معلوم ہوتا ہے کہ یہی اشیاء جسیمہ کی سطح میں قدرے دُہنیت پیدا کر دیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تسبیحات (ترجمہ) ، ۲۹). ۲. **سیاہی میں تیل کی آمیزش سے پیدا شدہ صورت نیز پٹرول ، گیس وغیرہ کے دھوئیں سے دخانی میل ، کیٹ ، چکٹ.** اگر اس دھوئیں کے شامل کچھ دُہنیت بھی ہے تو وہ سبب سے گرمی کے ... مشتعل ہوتا ہے. (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جو ، ۳۳). اگر یہ روپیہ تیلی کا ہوتا تو اس کے چُھونے سے ... چکناہٹ ہوتی مگر جب ان میں دہنیت کا اثر نہیں تو لامحالہ یہ روپیہ قصائی کا ہو گا. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۸۷). [ع : دُہن = تیل ، چکنا مواد + یت ، لاحقۂ اسمیت].

دَہُو (فت د ، و) امذ ؛ = دَھو.
درخت کی ایک قسم اور اس کی لکڑی (لاط: Crislea Tomentosa or R. Lythnun Fruticosum). دہو کا درخت جس کی پتی مثل املی کے درخت کے ہوتی ہے ... نظر آ رہا تھا. (۱۹۲۳ ، عمر رفتہ ، ۳۶۴). [پ : دھوٗ धाव ؛ س : دَھوٗ: धव].

دُہُور (ضم د ، و مع) امث ؛ ج.
دہر (رک) کی جمع ، وقت ، زمانہ.

لاکھ کروڑیں زمانہ دہور
وہ پاوے جس لکھا حضور

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۴۲). مختصر یہ ہے کہ خیام اُن علماء میں ہے جن کے نام نامی تا مرورِ دہورالسنۂ خلائق پر جاری رہ جائیں گے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۲۸۹).

لیس نقشہا جدیثہ حیات
نہ طولِ عصور و دُہور و قرون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۳۳). [ع].

دَہَہ (فت د ، ہ) امذ ؛ = دہا.
دس دن ، مہینے کے ہر دس دن. القصّہ جب دہہ آخر ہو گیا تو وہاں سے کوچ کر قریب قلعہ نندی درگ عرف گردون شکوہ کے مقام ہوا. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۶۲۳). [ف : دَہ (دس) سے فارسی ترکیب کے مطابق دہہ اور اردو میں دہا].

دَہِی (۱) (فت د) امذ.
جما ہوا دودھ.

سائھ روزموں نے لوتھڑا لوہو بندھے تمام
جاگ دودھ سوں دہی بنافے تیا بسے قوام
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۹۱).
گرانی دیکھ مکھڑے کی دہی کے جل گئے یکن
عکداری ستی گویا کہ بورانی ہے وہ لونڈا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸). کتنے گوشت کھاتے ہیں کچّا پکّا حلال حرام تر و خشک نمکین بے نمک اچھا بُرا جیسا پاتے ہیں اس کے سوا پھل پھلاری ، ساگ پات روٹی دال دودھ دہی ... سب کھاتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۵۸). پکنے والی سالن ، دال ، ... اور دہی جعفری بیگم صاحبہ کے حسب الحکم حاضر کرتی جاتی ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۷). بعض لوگ یائے تانیث سمجھ کر دہی کو مونث بتاتے ہیں. (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۷۴). [س : دَدھی दधि].

---بَرا / بَڑا (بَڑے) (---فت ب) امذ.
کھانے کی ایک قسم جو عام طور پر ماش کی دال کو بھگو کر پیس لیتے ہیں پھر اس میں مسالے وغیرہ ملا کر پوریوں کی شکل میں تیل یا گھی میں تل کر دہی میں ڈالتے ہیں نیز بیسن سے بھی بنائے جاتے ہیں. جاتے ہی گول گپے والے سے پیسے کے کچالو دھیلے کے دہی بڑے دھیلے کی سونٹھ کی پکیاں لیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۸). سکندر جو نے ایک دہی بڑا نگلتے ہوئے کہا ہم کشمیری چار پر ناز کرتے ہیں. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۵۸). رمضان میں دہی بڑے بناتے ہیں اور چائے کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں. (۱۹۷۰ ، خوش ذائقہ ، ۱۱۳). [دہی + برا / بڑا - بکیہ ، پوری].

---بِلونا ف م.
دہی پھینٹنا ، ایک جان کرنا ، دہی سے مکھن نکالنے کے لئے اس میں تھوڑا پانی ملا کر ہانڈی یا مشین میں ڈالکر ہلانا یا خوب تیز چلانا. اماں ابھی دہی بلو رہی تھیں کہ وہ مٹی کا پیالہ لئے آنکلی. (۱۹۷۷ ، نیلا پتھر ، ۵۳).

---بیچن چلیں پیٹھ پچھاڑ و کموٹیا کہاوت
ذلیل کام کرنا اور شرمانا (جامع اللغات).

---بھات کا مُوسَل کہاوت.
غیر موزوں بات (جامع اللغات).

---بُھرکانا محاورہ.
(ٹھگی) ایک ٹوٹکے کا نام جس میں تین مرتبہ دہی منھ میں لے کر آسمان کی طرف کلّی کرتے ہیں جس کا مقصد کسی شگون کی نحوست کو دور کرنا ہوتا ہے (ا ب و ، ۸ : ۱۹۰).

---پَھلْکے (---فت پھ ، شد ل) امذ ، ج.
رک : دہی بڑے. یہاں سے آپ گلاب جامن ، رس ملائی ... ہی نہیں دہی پھلکے آلو چھولے ، سموسے ، نمکین دالیں اور سویاں وغیرہ بھی خرید سکتے ہیں. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۳۰۹). [دہی + پھلکے (رک)].

---پر بَتاسا کہاوت.
بتاشے کا بیٹھ جانا یا گھل کر ختم ہو جانا. کرم ، کو کچھ اسی بھٹکنے سے ادا کیا کہ عزم کا مرحلہ شو ہیم کی منزل تک پہنچنے سے پہلے دہی پر بتاشے کی طرح بیٹھ گیا. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۷۹).

---جَمانا ف م.
دودھ میں تھوڑا سا دہی یا کوئی کھٹی چیز ڈالتے ہیں جس سے وہ جم جاتا ہے. کسی گھڑے اور پھیلے برتن میں ڈال کر وہ دہی والا برتن مٹی کا جس میں دہی جماتا ہے اس کو پانی میں رکھ دیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۲۲۲).

---جَمْنا ف ل.
گرمی یا کھٹی چیز سے دہی کا جم جانا ؛ دودھ سے دہی تیار ہونا. اگر کسی وجہ سے ذرا جمنے میں دہی کے کسر ہے دوبارہ گرم پانی میں ڈال کر ڈھک دیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۲۲۲).

---چاوَل کا ٹِیکَہ لَگانا محاورہ.
(ہندو) دیہاتوں میں کسی کی پذیرائی کرنے کے لیے ، کسی کو خوش آمدید کہنے کے لیے دہی چاول ملا کر آنے والے کی پیشانی پر لگا دیا جاتا ہے. گاؤں کے پروہت جی نے پریم شنکر کے ماتھے پر دہی چاول کا ٹیکہ لگایا اور تھال ان کے سامنے رکھ دیا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۷۲).

---چکَّہ (---فت ج ، شد ک بفت) امذ.
جما ہوا ، منجمد دہی جس میں پانی کی مقدار تھوڑے کے برابر ہو. گوشت عمدہ چکنا ایک سیر ، دہی چکہ ملائی دار ایک سیر ... نمک مرچ حسب ضرورت . (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۸۴). [دہی + چکہ (رک)].

---دَہی کَرنا محاورہ.
کسی امر پوشیدہ کا جا بجا اظہار کرتے پھرنا.
لِلّٰہ قدرِ حسن خدا داد کیجئے !
یہ جنس وہ نہیں جسے کہیئے دہی دہی
(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۸۶).

---دَہی ہونا محاورہ.
ایک چیز کی تشہیر ہونا ؛ ایک ایک چیز خراب ہونا ، ملیامیٹ ہونا. ابھی تم ایک بجلی کو رو رہی تھیں وہاں سارا جہیز دہی دہی ہو رہا ہے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۹).

---کا توڑ امذ.
دہی کا چھٹا ہوا پانی ، دہی کا پانی. اس کی (آم) چھال کو دہی کے توڑ کے ساتھ پیس کر ناف پر یا اس کے آس پاس لیپ کرنے سے دست بند ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۰۲).

---کا ٹیکا ماتھے کو لگانا ف م.
(ہندو) ایک رسم جس میں سفر کرنے والے کے ماتھے پر دہی کا ٹیکا لگایا جاتا ہے جس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ اسکا سفر آسان ہو اور خیریت سے واپس آئے اور سفر کرنا مبارک ہو۔ بوقت روانگی دہی کا ٹیکا ماتھے کو لگایا جاتا ہے اور ذرا سا چکھا دیا جاتا ہے۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۰).

---کی گواہی چھوڑا کہاوت.
کوئی کسی کی تائید بیجا کرے تو کہتے ہیں (جامع اللغات).

---کی مانند صف.
بالکل سفید. کلورین کی موجودگی میں دہی کی مانند سفید ، برومین کی موجودگی میں ہلکا زرد (یعنی کریم) اور آئیوڈین کی موجودگی میں گہرا زرد رنگ کا رسوب پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۰۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۰).

---کے دھوکے (میں) کپاس چبا جانا / کھا جانا محاورہ.
اچھی چیز دیکھ کر دھوکہ کھا جانا. ابھی کسی سے پالا نہیں پڑا کبھی دہی کے دھوکے کپاس نہ کھا جانا. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین، طرحدار لونڈی ، ۱۸۰). ڈاکٹر صدیقی کے یہاں ڈاکٹر شادانی سے نیاز بھی حاصل ہو چکا تھا جس میں اظہار پذیرائی اور اظہار عقیدت کر کے ڈاکٹر شادانی کی بھی دوستی کا دم بھرنے لگے تھے. بہرحال یہ سمجھیے کہ دہی کے دھوکے کپاس چبا گئے۔ (۱۹۷۱ ، اردو ، کراچی ، ۴۷ ، ۳ ، ۴ : ۱۴).

---کے دھوکے میں کپاس چبایا ہوا صف.
فریب خوردہ ، دھوکا کھایا ہوا. اور مارنے مرنے کا رنگ جم گیا دہی کے دھوکے میں کپاس چبایا ہوا راجپوت بچہ ، جس نے کبھی شکست کا شین بھی نہ دیکھا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۸۲).

---متھنا محاورہ.
رک : دہی بلونا ، دہی بھسنا ، دہی کو ہانڈی میں ڈال کر خوب ہلانا. گھر جھاڑ بہار ، لیپ پوت کے اپنی اپنی متھانی لے دہی متھنے لگیں۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۲۳).

---مچھلی (---فت م ، سک چھ) امث.
جس وقت کوئی سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلتا ہے تو عورتیں نیک شگون کے لیے یہ کلمہ کہتی ہیں. جاؤ سدھارو بھیا ، دہی مچھلی : امام ضامن کی ضامنی ، ایک ہزار پیدل اور دو ہزار فرشتوں کی امانت میں دیا۔ (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۳۷). ہم سب ایک ایک کر کے گزرے ماماؤں اصیلوں نے دہی مچھلی کی آوازیں بلند کیں ۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۰۶)۔ [دہی + مچھلی (رک)].

---مچھلی کی مٹکی امث.
شادی کی ایک رسم جس میں ساچق کے روز مٹکی میں دہی بھر کر اور ساتھ ایک مچھلی لٹکا کر دولہا کے گھر لے جاتے ہیں اور اسکو شگون نیک جانتے ہیں (جامع اللغات ؛ نور اللغات).

---مچھلی لینے آنا محاورہ.
جب کوئی مرد گھر سے باہر جاتا ہے تو عورتیں نیک شگون کے لئے کہتی ہیں (محاورات نسواں ، ۸۹).

---مہی (---فت م) امذ.
دہی اور مٹھا جس میں چاول ڈال کر مہیری بھی بناتے ہیں. جسودھا دودھ اتار آئی دیکھے تو آنگن اور دالان میں دہی مہی کی کیچ ہو رہی ہے۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۳۰). [دہی + مہی (رک)].

---والا امذ.
دہی بیچنے والا (جامع اللغات). [دہی + والا (رک)].

---والا اپنی / اپنے دہی کو کبھی کھٹا نہیں کہتا کہاوت.
اپنی چیز کو کوئی برا نہیں کہتا. مشہور مثل ہے کہ دہی والا اپنی دہی کو کبھی کھٹا نہیں کہتا لیکن جب وہ خود ہی کھاتا ہے تو اسی دن کھاتا ہے جب واقعی دہی میٹھا ہو۔ (۱۹۳۶ ، سودیشی ریل ، ۱۰).

دہی (۲) (فت د) امث.
دس (عیار ہونے کی حالت) ، سونے کا کھرا کھوٹا پن ، معیار. اہل ایران سونے کو دس عیار سے زیادہ نہیں جانتے تھے اور سب سے زیادہ خالص سونے کو وہ دہی کہتے تھے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۱۹). [ف : دہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

دِہی (کس د) صف ؛ سندیبی.
گاؤں کا ، گاؤں سے متعلق (جامع اللغات) [دہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آسامی امث.
کاشتکار جو گاؤں میں رہے اور مقررہ لگان دے (جامع اللغات). [دہی + آسامی (رک)].

---رِیت (---ی مع) امث.
گاؤں کی رسم یا رواج ؛ گاؤں کا نرخ (ماخوذ : جامع اللغات). [دہی + ریت (رک)].

• • • دِہی (کس د) امث ؛ لاحقہ.
رک : دہ ، جس کا یہ اسم کیفیت ہے ؛ تراکیب میں بطور جزو دوم مستعمل. حکام وقت کی تکلیف دہی اور اپنی سرگردانی کا آپ سبب ہوں گے۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۶). دشمن کی راہ داری اور مغالطہ دہی کو حسین علیخان بہادر جس جگہ تھا اسی جگہ بمقابلہ دشمن پڑا رہا. (؟ ، مراۃ السلاطین ، ۱ : ۱۹). دہ۔ اس سے دادن ـ دینا سے جواب دہ ، جواب دہی ، دل دہی ، نشاندہی ، ایذا دہی۔ (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۹۱). [ف : دہ ، دادن ـ دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دَہے (فت د) امذ ؛ ج.
دہا کی مغیرہ حالت اور جمع ، دہائیاں ، دس ، تراکیب میں مستعمل. [دہا (رک) کی جمع].

---پنج (---فت پ ، سک ن) صف.
(طنزاً) پانچوں دسوں ؛ یوں ہی سہی ؛ (مجازاً) اگر دونوں ہاتھوں بنی پنجے کی دسوں انگلیاں شمار کریں تو اتنی ہی خوبیاں خامیاں ہوں. ماماں خانونؔ تھیں تو ... دہے پنج مگر خوش قامت ، خوش لہجہ ، اس پر اوڑھے لپٹے چھوٹے چھوٹے جملوں میں پیاری باتیں کرنے والی ، آواز میں بڑھاپے کی کرختگی نے کم اثر کیا تھا. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۳۵). [دہے + پنج (رک)].

---رونا محاورہ.
مرثیہ پڑھنا ، عشرۂ محرم کے دوران مرثیہ خوانی کر کے رونا پیٹنا. جو مرثیہ اور نوحے ہندی زبان میں پڑھے جاتے ہیں وہ اب بھی دہا کے نام سے موسوم ہیں محاورہ میں دہے رونا کہتے ہیں. (۱۹۲۷ء اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱ : ۹).

دہیج (فت د ، ی مج) امذ.
رک : دہیز ، جہیز. رابعہ نے بہت سا دان دہیج (جہیز) لونڈی باندی نوکر چاکر دے ، پیدا کر دیا. (۱۹۰۸ ، مخزن ، ۳ : ۵۰). [دہیز (رک) جس کی یہ ایک صورت ہے].

دہیر (کس د ، ی مع) صف.
صاحبِ ہمت ، عاقل ، دانا.

دکھت فیری کی پیالی دہیر چندر
گلے جیوں پخ نہ ہو سک اس برابر

(۱۷۳۱ ، نیہ دربن ، عشرتی (اردو شہ پارے ، ۲۸۸)). [رک : دھرج نیز س : دھیریے - धैर्य ؛ پ : دھیر - धीर].

دہیرا (کس د ، ی مع) امث.
عورت کی قسم ، اسکا شوہر جب دوسرے سے ملوث ہوتا ہے تو یہ شک سے غصے میں آجاتی ہے لیکن شوہر کی تعریف اور اس کی خدمت زیادہ کرنے لگتی ہے اس طریقے سے وہ شوہر کو شرمندہ کرتی ہے (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۲). [مقامی].

---ادہیرا (---فت ا ، ی مع) امذ.
یہ صرف ایک آہ کر کے اپنا واقف ہونا ظاہر کرتی ہے (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۲). [دہیرا + ادہیرا (رک)].

دُہیری (ضم د ، ی مع) صف.
رک : دہری.

لٹیں ریشمیں اور لٹوں کی لکاوٹ
یہ چوٹیوں کی دہیری گندھاوٹ

(۱۹۶۷ ، مشرقِ تاباں ، ۳۲). [دُہرا (رک) کی تانیث].

دہیز (فت د ، ی مج) امذ.
وہ ساز و سامان ، زیور ، کپڑا فرنیچر وغیرہ جو لڑکی کو شادی کے وقت اپنے ماں باپ سے ملتا ہے ، جہیز.

دان دہیز آگے جو پوچھو ملا نہیں یاں کچا سوت
سر دولہا کا ننس پہ دھنگانا جیورا مکھ تو کھلاتی ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۶۵). اگر ایک برس فرصت ملے مجکو تو دہیز کا اور ضیافت عزیزانہ کا سرانجام میں تیار کروں. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۲۲). آپا کے گلے سے اپنی گڑیا کی شادی کروں ... مگر دیکھو بی منجھلی ہم جب خوش ہونگے جب دہیز (جہیز) بھی تم ہی تیار کرو. (۱۹۲۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۶۳). [س : دے جا - دےیَ - (دین ، تحفہ)].

دہیزُو (فت د ، ی مج ، و مع) صف.
جہیز کا ، جہیز سے متعلق ، جہیز میں ملی ہوئی چیز. میری ماں کے دو دہیزُو جنگی صندوق تھے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۲۱). [دہیز + و ، لاحقۂ صفت].

دہیڑ (فت د ، ی مج) امذ.
۱. جنوبی ہند کا ایک گانے والا پرندہ، لاط : **Copsychus Saularis**.
دہاواں ، کوکلا ، ہرکلا ، ہریل ، پدا ، کوبل ، دہیڑ ، شاماں درختوں کی شاخوں پر جھولا جھولتے نہال نہال ہو کر جھومتے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۵). اے حضرت جیسی مناسبت قفس کے ساتھ بلبل کو ہے ، ویسی ہی کوکلا ، پدا ، کبری ، شاما ، دہیڑ ، لال ... کو بھی ہے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۳ : ۵).
۲. پہاڑی کوا ، کوا ، کاگ، لاط : **Coracia** (جامع اللغات).
[رک : ڈہیڑ س : دگدھ ढगदृ].

دہیڑی (فت د ، ی مج) امث.
رک : دہینڑی (پلیشں). [مقامی].

دہیل (فت د ، ی مج) امذ.
دہیال نیز رک : دہیر (پلیشں). [پ : دہیل : देहल].

دُہیلا (ضم د ، ی مع) صف.
سخت مشکل.

ایے اولا جاتاں سہیلا
بہیا (بہیا) اب ایک دم مجھ دہیلا

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۹). [س : दुस ؛ दुहेला].

دُہین (ضم د ، ی مع) امث.
دودھیلی ، دودھ دینے والی یا دودھ پر آئی ہوئی گائے یا بھینس (اپ و ، ۳ : ۹۳). [دُہ + ین ، لاحقۂ صفت].

دہینڑی (فت نیز ضم د ، ی لین ، غنہ) امث.
دہی جمانے کی ہنڈیا ، وہ برتن جس میں دودھ جمائیں یا دہی رکھیں ، دہنڑی. سر اس کا اس طرح پھٹ گیا کہ جیسے دہینڑی پھٹتی ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸۸۹). دہینڑی میں مٹھائی کچھ اس ترکیب سے بھراتی تھیں کہ آن واحد میں سب گھی نکل آتا تھا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۹). [س : ددھی दधि نیز دہینڑی - देहंड़ी].

دہینگر (فت د ، ی مع ، غنہ ، فت گ) امذ.
وہ برتن جس میں دہی رکھیں (جامع اللغات). [پ : دہینگر - देहंगर].

دَئی (فت د). (الف) امث.
۱. تحفہ ، نذر.

شُباعَہ دختر عمِ پیمبر
دئی بھیج ایک پاس شاہ کے گھر

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۵). ۲. (بطور حرفِ ندا) یا خدا! ، میرے اللہ! (جامع اللغات).(ب) امذ.خدا ، قسمت (جامع اللغات؛ پلیٹس). (ج) صف. رحم و کرم. یکبارگی ہی فیصل کرتے سو سب ہے دئی تردئی کے ہوئے میرا کوئی نہ ہوا. (۱۷۸۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۷). [ب: दाय س: दैव س: दइव].

ـــ کا دُوسْرا امذ.
خدا کا مقابل ، شیطان (جامع اللغات).

ـــ لَگْنا محاورہ.
خدا کا غضب نازل ہونا ؛ بدنصیب ہونا (جامع اللغات).

ـــ مارا صف.
خدا مارا ، بدقسمت ، بدنصیب.

دمک جا کے اُس کی ہاتھہ کو پکڑا میں ہاتھ سوں
کہہ بیٹھی جادئی مارے کرتا ہے مسخری

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۰). دئی مارا کارٹ پتھر ڈھوتا ڈھوتا مر جائے گا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۲۹). [دئی + رک : مارنا جس کا یہ اسم مفعول ہے].

دَئی / دَئے (فت د ، کس ء) امذ.
دی ، دیا ، دیا ہوا ، دے کے (پلیٹس). [دینا (رک) کا ماضی].

دُئی (ضم د) امث ؛ صف.
غیریت ، دو سمجھنا ، شرک. پردۂ دُئی درمیان سے اُٹھ جائے قلب کو سرور آنکھوں میں نور ہو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۳۷). [رک : دُوئی].

دَئیا دَھاڑ کَرْنا محاورہ.
شور و غُل مچانا ، ہنگامہ برپا کرنا ، رام کی دُہائی کہنا (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۳۱۵).

دی (ی مع) امذ.
گُزرا ہوا روز ، آج سے پچھلا دن.

فردا و دی کا تفرقہ یکبار مٹ گیا
کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گزر گئی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳).

کیا کاروانِ ہستی گزرا رواں روی میں
فردا کو میں نے دیکھا گرد و غبارِ دی میں

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۱۳۳). [ف : دی ، پہلو : دیک].

ـــ روز (ـــ و مع) امذ اسدیروز.
گُزرا ہوا دن ، آج سے پچھلا دن. اس سے او سمجھ زاہد بیہوں تو نکر دیروز. (۱۸۱۳ ، الا اللہ شطاری ، د ، ۹). [دی + رُوز (رک)].

ـــ سالَہ (ـــ فت ل) صف.
گزشتہ سال والا ، ایک سال پُرانا ، پار سال کا.

ساقیا عینک چڑھے ہوں رنج و غم بالائے طاق
بادۂ دیسالہ کا شیشہ اوتار آب کے برس

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۰۱). [دی + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ شَب (ـــ فت ش) امث.
گزری ہوئی رات ، آج رات سے پچھلی رات.

لک منہ سے اُس کے دی شب بُرقع سرک گیا تھا
جاتی رہی نظر سے مہتاب سی جھنک کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۸). [دی + شب (رک)].

دَے (ی لین) امذ.
خورشیدی سال کا دسواں مہینہ جس سے موسم سرما اور خزاں کا آغاز ہوتا ہے ؛ (مجازاً) خزاں ، موسم خزاں.

بہار آخر ہے ہور اوّل سو دے
جو غم دیکھے شادی اُس البتہ ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹).

اُٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستاں سے عمل
تیغ اُردی نے کیا ملکو خزاں مستاصل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۱).

رہیں ایک ہی گُل کی سب بہاریں
فروردیں میں اور فصلِ دے میں

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۵۲).

خزاں دے ہے لیکن اُن کے خنجر کے تصدّق میں
مری چھاتی کا ہر اِک زخم آلا ہو ہی جاتا ہے

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۹ : ۳).

آج خوش باش ہے اُداس خزاں
مسکرانے لگے ہیں بہمن و دے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۳۳). [ف : دے ؛ آوستا : دثمش - پیدا کرنے والا].

ـــ بَہمَن (ـــ فت ب ، کس م ، سک ہ) امذ.
دے کے مہینے کے پندرھویں دن کا نام اور اس دن ھندستانی جاتی ہے. پندرہویں روز کو دے بہمن کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۰). [دے + ب (حرفِ جار) + مہر (رک)].

ـــ ماہ امذ.
رک : دے. دے ماہ اس کا نام خرم ماہ بھی ہے اس کا اول روز اخرم روز ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۲۹). [دے + ماہ (رک)].

دے (۱) (ی مع) امذ.
کثرت کے ساتھ پے در پے ، متواتر (کلام میں جوش یا طنز پیدا کرنے کے لیے). اگر کوئی بے پردہ رہنے والی ہر وقت تھرکتی اور

پھر پھر کرنے والی مرد نما عورت ملتی تو ... دے تھیٹر، دے سینما دے مٹن چاپ ... "مائی ڈیئر" کو قدر عافیت معلوم ہو جاتی ہے. (۱۹۲۹، بہارِ عیش، ۵۸). [رک : "دینا" جس کا یہ امر ہے].

دے (۲) (ی مج) امذ.
الجزائر میں دستے کا سردار، حاکم اعلیٰ Dey. مختلف جیوش کے سالار جنہیں آغا کہتے تھے خود اپنے میں سے ایک حاکم اعلیٰ چننے لگے، جس کا لقب دے Dey قرار پایا. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ۳ : ۸۷). [ع].

دے (۳) (ی مج) امذ.
۱. "دینا" (رک) کا امر اصل فعل کے شروع میں تکمیل کے لیے مستعمل ہے، جیسے دے پٹکنا، دے مارنا.

سحر تک ہجر کی شب سینہ و سر پیٹے گزری
اٹھایا ہاتھ اگر سر سے تو پھر چھاتی پہ دے پٹکا

(۱۸۳۲، دیوانِ رند، ۱ : ۲۵). ایک شرر کی طرح سنگین دروازے سے نکل پڑا اور اپنے تئیں پانی میں دے مارا. (۱۹۳۹، افسانۂ پدمنی، ۵۲). روٹی کی چنگیر پکڑی اور کھاٹ پر اس کے سامنے دے پٹخی. (۱۹۷۱، فضل قدیر، ماہ نو، کراچی، ۱ اکتوبر، ۵۵). ۲. (تکرار کے ساتھ) زور اور شدّت کے اظہار کے لیے. دلبر کہ ایک ساعت بادشاہ زادے سے جُدی نہ ہوتی تھی تس کے تئیں اس حال سے لپٹی جاتے ہیں تو اپنے تئیں دے دے مارتی ہے. (۱۷۳۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۲۱۳).

یادِ گیسو میں جو دے دے مارتا ہے آپ کو
ہو گیا نمودارِ سب مانندِ گیسو آئینہ

(۱۸۳۱، دیوانِ ناسخ، ۲ : ۱۳۱). بہت بار ایسا ہوتا کہ ... آپ ہاتھ پاتوں دیوار پر دے دے مارتے. (۱۹۲۳، تذکرۃ الاولیا، ۶۹۲). [رک : دینا جس کا یہ امر ہے].

--- بیٹھنا محاورہ.
دے دینا.

خط اوس کا دیکھے مجکو نامہ بر دے بیٹھا اک گالی
کہا میں نے یہ کیا بولا کہ پیغام زبانی ہے

(۱۸۵۸، امانت، د، ۹۱).

ہوتی کچھ حفاظت نہ تن کی زرہ سے
زرہ اور دے بیٹھی کڑیاں گرہ سے

(۱۹۱۲، شمیم، ریاضِ شمیم، ۱ : ۲۸۸).

--- پٹکنا محاورہ.
زور سے نیچے گرا دینا، پٹک دینا، بے عزّت یا ذلیل کرنا، نظروں سے گرا دینا.

کبھی جو دردِ جگر سے ذرا سنبھلتا ہوں
تو بیقراریٔ دل مجھ کو دے پٹکتی ہے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۵۲).

سر چڑھا کر دے پٹکے ہو رسائی کیا کرے
پاؤں میں زنجیرِ گیسو برسر اخلاق ہو

(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۶۱۱).

--- چھوڑنا محاورہ.
دے دینا، خیرات کرنا. مولاں ہمشیرۂ مولاں بھی کچھ نہ کچھ بروز عرس دے چھوڑتی تھی. (۱۸۶۳، تحقیقاتِ چشتی، ۳۰۰).

--- دال میں پانی پھکایئے چلے چھپائی کہاوت.
دال میں اِتنا پانی ڈال کہ اس میں شہتیر بہنے لگے، طنزاً کہتے ہیں (جامع اللغات).

--- دعا سمدھیانے کو پھرتی دو دو دانے کو کہاوت.
عورتیں لڑائی میں کہتی ہیں، اِتنی غریب ہے کہ اگر رشتہ دار مدد نہ کریں تو بھوکی مرے (جامع اللغات).

--- دلا دے دِہائے کرے، سو بِرانے بھوسا کر قرے کہاوت.
جو خیرات کرے کرائے یا دوسروں کو کرنے پر مجبور کرے، دنیا کے سمندر سے پار گزرتا ہے، خیرات کی تعریف ہے (جامع اللغات).

--- دلا کر (--- کس د، فت ک) م ف.
اچھی طرح دے کر. آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر خوش اسلوبی سے رخصت کر دوں. (۱۸۹۵، ترجمہ قرآن مجید، نذیر احمد، ۶۱۷). رانی - ... "جو مصیبت جھانسی راج پر نازل ہوتی نظر آتی ہے، کیا وہ گورنر جنرل سے لے کر آپ تک (سجر)، کسی شخص کو کچھ دے دلا کر ٹل سکتی ہے؟". (۱۹۰۳، جھانسی کی رانی (ترجمہ)، ۶۵). جو کچھ تمہارے پاس ہے دے دلا کر اس سے پیچھا چھڑاؤ. (۱۹۸۳، کیمیاگر، ۱۳۹).

--- دے م ف.
بار بار دے کر، پھر پھر دیکر.

جو سنبھلے وہ سینے داواں تلیں
رگڑ کر ستوں دے دے پاواں تلیں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۸۷).

جھنگڑ جھنگڑ بڑی نوبت خوشی کی بجتی ہے
خوشی سے تھرکے ہے ہاتوں میں جھانجھ دے دے تال

(۱۸۷۹، دیوانِ عیش دہلوی، ۱۲).

--- دینا ف م.
(کسی کو کوئی چیز) دے ڈالنا، حوالے کرنا.

جو تلاطم میں بہے ہوں وہ ترنم دے دو
جو ہواؤں سے بجھے ہوں وہ تبسم دے دو

(۱۹۳۳، نبض دوراں، ۱۸۲). [دے + دینا (رک)].

--- دَھما دَم (--- فت د ہ) م ف؛ فقرہ.
کثرت سے، زور سے.

دے دھما دم ادھر اودھر　　اب میں مولا جاؤں کیدھر

(۱۷۱۳، جعفر زٹلی، ک، ۱۰).

--- ڈالنا ف م.
دینا، مہیا کرنا، عطا کرنا، بخشش.

اک جام بھر کے ہم کو بھی دے ڈال خیر ہم

ساقی وگرنہ دور ہے یہ اختتام پر

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۵۹).

کبھی نہ ہو کہیں وہ شے کہ میں خدا سے آج

یہ کہہ رہا تھا کہ دے ڈال ایک شے مجھ کو

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۲۴).

ـــــ رکھنا محاورہ.

دینا ، سونپا کرنا ، مقرر کرنا ، عطا کرنا ، بخشش دینا ، مقدر کرنا. یاں جن کو خدا نے چار پیسے کا مقدور دے رکھا ہے وہ جو چاہیں سو کر گزریں. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۲).

ـــــ لے کے م ف.

خیرات کر کے ، لے دے کے.

دے لے کے بچ رہینگے جو ملے بہشت کے

وہ کسکو دیجیئے گا گنہگار کے سوا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۳۹).

ـــــ مارنا محاورہ.

۱. پھینک دینا ، پٹکنا ، بلندی سے گرانا.

دل کے اوپر بہار میں احوال سخت دیکھ

دے مارتی ہے باغ میں سر کو کلی اٹھا

(۱۷۳۳ ، آبرو (نکات الشعرا ، ۱۰). کچھ خوزان کے پہلوان کو زمین پر لت مارا اور وسکے سینے میں چڑھ کے خنجر چلا دیا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۴۷). وہ دوزخ کا کندہ ، راجہ ... دروازے سے نکل پڑا اور اپنے تئیں پانی میں دے مارا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۵۲). نصیر نے گلاس خالی کر کے برج موہن کے گلاس پر دے مارا. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۷۶). ۲. ذلیل کرنا ، بے عزت کرنا ، اعلیٰ مرتبے سے گرا دینا.

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی

ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

(۱۹۱۲ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۵۷).

ـــــ سکنا محاورہ.

طاقت کے مطابق دینے کے قابل ہونا ، مقدور بھر دے سکنا. صورت شکل کی اچھی ہے، اس قدر ہم بھی دے سکتے، مگر تم نے جلدی کی۔. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۵۹).

دیا (فت د) امث.

۱. رحم ، کرم ، ترس ، مہربانی ، عنایت.

ناز سوں آ تجھے ادا کی قسم

مہرباں ہو تجھے دیا کی قسم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۴). ایمان میرا بھائی اور دیا یعنی رحم میرا دوست. (۱۸۸۹ ، لال چندر کا ، ۳۱). مہاراج اس ہریا کی ماری پر دیا کیجیئے وہ آپ کی داسی ہے. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۶۸). مجھ پہ دیا کیجیئے آپ کی کتابوں کے چکر میں میری دوسری کتابیں بھی کسمپرسی میں نہ دھری جائیں. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۳).

۲. بخشائش ، نوازش ، عطائے خداوندی.

قطبا بندا ہے ترا دو جگ میں یا صمدا

دایم نظر رکھ اس پر اپنا ادک دیا کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶). مسلمانوں کے حال پر ایسی کیا دیا اور کرپا ہے کہ ہم کو کانگریس میں اپنے ساتھ گھسیٹے لئے جاتے ہیں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۳۲). بھگوان کی دیا سے وہ باپ کا ہاتھ بٹانے کے لائق ہو گیا. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۰۸). اختر نے سیس نوا کر کہا ، گروجی! آپ کی اور پرماتما کی دیا سے شبھ آنند سے ہوں. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۵۹). اف : کرنا. [س : دیا दया].

ـــــ بن ست قصائی کہاوت.

اگر دل میں رحم نہیں تو فقیر بھی قصائی کے برابر ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ پیدا کرنا محاورہ (قدیم).

رحم کرنا ، ترس کھانا.

بھنواں یا اس بھنواں کے خم ، دیا پیدا کرنے جائے

مگر منجھ صبر کا بنیاد کھودن اس کدال کوں

(۱۸۲۸ ، بحری ، ک ، ۱۹۸).

ـــــ دشت دھرنا محاورہ (قدیم).

نظر کرم رکھنا ، نگاہ لطف کرنا.

خدایا توں منج پر دیا دشت دھر

ترا پیار یک دھات ہے سب اُپر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸).

ـــــ دھرم (ـــــ فت دھ ، ر) امذ.

دینداری ، خدا ترسی.

اس نہار نہ بھائی ہے نہ بیوا

نا دیو دیا دھرم نہ دیوا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۳). لیکن کسی کو دیا دھرم کا بچار نہیں ہوتا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۷). [دیا + دھرم (رک)].

ـــــ دھرم کا مول ہے پاپ مول ابھمان۔ تلسی دیا نہ چھاڑیے جب لگ گھٹ میں پران کہاوت.

دیا دھرم کی جڑ ہے۔ غرور گناہ کی ، جب تک زندگی ہے دیا کرنی چاہیئے (جامع اللغات).

ـــــ مان امذ.

رک : دیاوان. پنڈت جی دیا مان ہیں مفت میں بھی پڑھاتے ہیں. (۱۸۷۱ ، گلشن عبرت ، ۱۰). [دیا + مان (رک)].

ـــــ وان صف.

رحم کرنے والا ، ترس کھانے والا ، رحم دل. اے مہاراج تہا کریں تم بڑے دیاوان ہو جو کتے کو بھی نہ دھتکارا (۱۸۸۴ ، تذکرۂ اولیہ ، ۲۶۹). ماتا تمہارے ہتر بھوکے پیاسے سنکٹ بھگتے ہیں اور

تو دیکھتی ہے ؟ دیکھ تجھ سے دیاواں تو میری آنکھیں ہیں. (۱۹۲۱ ، بتی پرتاپ ، ۷). [دیا + س: والہ वाला لاحقۂ فاعلی].

---واں چڑھا پرواں کہاوت.
خیرات کرنے والے کی مکتی ہو جاتی ہے (جامع اللغات).

دِیا (۱) (کس د) امذ.
۱. مٹی کا چھوٹا پیالہ جس میں بیشتر کڑوا تیل اور روئی یا کپڑے کی بٹی ہوئی بتی ڈال کر جلاتے ہیں یا اس کے مماثل کسی اور چیز کا ظرف ، دیوا ، دیپ ، دیولا.

دیے میں جوں بتی ہو یوں دیکھتی ہے زباں مکھ میں
کروں جیں رات کے اندر بیاں سوزِ نہانی کا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷).

کیوں جلتا ہے ہر جمع میں مانند دیے کے
اُس بزم میں جا ، شمع سا پروانہ جہاں ہو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۳).

وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اُس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۱۲۵).

جھٹپٹا وقت ہے لہو دریا
ایک مندر میں جل رہا ہے دیا
(۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۳۵). اس نے دیا میرے ہاتھ میں تھما دیا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۵۶). ۲. (مجازاً) روشنی کا منبع ؛ باعثِ رونق ؛ رہنما ، سردار.

دغا سے ظالموں نے اس کو بھی شہید کیا
بُجھایا حضرتِ خیرالبشر کے گھر کا دیا
(۱۸۶۲ ، گلِ مغفرت ، ۲).

زمانِ جاہلیت کے اگر تابندہ اختر تھے
تو برق قمقموں میں آج مٹی کا دیا تُم ہو
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۵۳). کام کے لحاظ سے محمد طفیل اردو ادب کا الہ دین ہے ، نقوش اُن کا دیا ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۳۷). [دیا ـ दिया ، پراہ : दीयओ ، दीअओ ـ س : दीपक].

---باتی/بتی کرنا محاورہ.
چراغ جلانا ، چراغ روشن کرنا.

دیا باتی سرِ شب روز کرتے ،
دیے چھڑیوں کے آگے لا کے دھرتے
(۱۷۷۸ ، گلزارِ ارم ، (مثنویاتِ سراج ، ۱ : ۱۸۰)).

---بالنا محاورہ.
چراغ روشن کرنا. اب گنوار اپنے جھونپڑے میں اندھیں میں دیا بال کے روشنی سے خوش ہوتا ہے ... لیمپ روشن دیکھے گا تو اپنی روشنی کو اندھیرا جاننے لگے گا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۳۵).

---بڑھانا محاورہ.
چراغ بُجھانا.

اب گھٹتے گھٹتے جان میں طاقت نہیں رہی
ٹک لگ چلی صبا کہ دیا سا بڑھا دیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۸).

---بسنت انوپ ہے دیا کہے سب کوئی ، دھرا بسنت نہ پائیے جو پائے دیا نہ ہوئے کہاوت.
دیا عجب چیز ہے اور سب اسکی تعریف کرتے ہیں اگر دیا نہ ہو تو کچھ بھی نظر نہ آئے (جامع اللغات).

---جلانا ف م ؛ محاورہ.
چراغ روشن کرنا ؛ امید قائم کرنا ؛ سہارا دینا.

جو اک دیا جلا گئی تو سو دیے بُجھا گئی
مزاجِ برق و نیتِ سحاب لے کے آئی تھی
(۱۹۶۷ ، نبضِ دوراں ، ۳۶).

دیکھنا ہے اور کتنی تیز ہوتی ہے ہوا
اک دیا میں بھی جلا دوں خواہشوں کے شہر میں
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۲۳۷).

---روشن ہونا ف م ؛ محاورہ.
چراغ جلنا ، روشنی ہونا ؛ رہنمائی حاصل ہونا.

حرفِ جاں کی آنچ میں چہرے نظر آئے بہت
یہ دیا ، روشن ہوا تو لوگ گھبرائے بہت
(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۷۷).

---سلائی (---فت س) امث.
۱. رگڑ سے سُلگ اُٹھنے والی تیلی جس کے ایک سرے پر گندھک وغیرہ سے بنا ہوا بھڑک اُٹھنے والا مرکب لگا ہوتا ہے ، ماچس کی تیلی.

جن کا تعویذ ڈنڈواتی ہے
ہاتھ ان کا دیاسلائی ہے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۶۷).

بتیاں ان میں جو لگائی ہیں
بتیاں کیا دیاسلائی ہیں
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۳۴). دیاسلائی نہیں جلتی برسات کی سیلی ہوا ہے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۷۷). محسن عدیل ... درمیانہ قد کا دبلا پتلا نوجوان تھا ... اس کے بال اکثر وحشیوں کی طرح بڑھے ہوئے ہوتے ... ناخنوں میں نیلا نیلا سا میل بھرا ہوا اگر کبھی چلتے چلتے انگلیوں پر نظر پڑ جاتی تو دیاسلائی یا سگریٹ کی ڈبیا کے کنارے سے اوپر سے میل کرید لیتا. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب ، چہرے ، ۳۸). ۲. ماچس کی تیلیاں رکھنے کی ڈبیا.

کھینچ گودا دیا سلائی کا
سینک مضبوط سی کوئی لیکر
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۱۲). علاوہ بریں قریب ۲۰ لاکھ کی چھتریاں ۵۰ لاکھ کی دیاسلائیاں اور ۶۰ لاکھ کا کاغذ ہر سال باہر سے آتا تھا. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۶۱). فرقہ وارانہ فسادات میں ... پہل محض دیاسلائی کی ایک تیلی کام کرتی ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۲). ۳. (کنایۃً) وہ عورت جو فساد پھیلائے یا

لڑائی کے لیے آگ لگاتی پھرے (ماخوذ : نوراللغات). [س : دیپ दीप دیا + سلاکا शलाका - سلائی].

---سلائی پُھونک دینا محاورہ.
دیاسلائی کی سب تیلیاں ایک ہی وقت میں جلا ڈالنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---سلائی جلانا ف م.
آگ سلگانے یا سگریٹ وغیرہ جلانے کے لیے دیاسلائی کی تیلی کو روشن کرنا. اس جنون میں اپنے کپڑوں پر لالٹین سے تیل نکال کر چھڑک لیا پھر دیاسلائی جلا کر آگ لگا لی. (۱۹۵۲ ، رفیق تنہائی ، ۵۶).

---سلائی دِکھانا محاورہ.
۱. دیاسلائی کو گھس کر اسکے شعلے سے کسی چیز کو جلانا ، سلگانا یا روشن کرنا . نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ انہوں نے کارتوسوں اور بارود کو اس طرح سے اکٹھا کر دیا تھا کہ ایک دیا سلائی کے دکھانے سے تمام عمارت اڑ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح وشام ، ۶۶). دم میں گلدستہ باندھا اور آہستہ سے دیا سلائی جلا کر دکھادی. (۱۹۵۲ ، رفیق تنہائی ، ۱۹). ۲. کسی چیز میں آگ لگانا ، کسی چیز کو جلا ڈالنا ، نابود کرنا ، ملیا میٹ کرنا. اونچی عدالت پہونچتے ہی اپیل سُرنگ کے فتیلہ میں جرمنی دیاسلائی دکھادی. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۷:۳). ۳. ختم کرنا ، چھوڑنا. مولانا عبدالماجد دریا بادی میری طرف اس وقت متوجہ ہوئے جب وہ اپنے «دورِ روشن خیالی» کی تصانیف کو دیاسلائی دکھا چکے تھے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۳).

---سلائی رَوشَن کَرنا محاورہ.
دیاسلائی یا ماچس جلانا. بُرٹ جلانے کے لیے دیا سلائی روشن کی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۶).

---سلائی سُلگانا محاورہ.
رک : دیاسلائی روشن کرنا (مہذب اللغات).

---سلائی کا بکس امذ.
دیاسلائی کی ڈبیہ ، نیز وہ بڑا ڈبہ جس میں دیا سلائی کی ایک سو چوالیس ڈبیاں آجاتی ہیں (ایک گروس کا ڈبہ). میں نے اپنے ہاتھ سے دیاسلائی کا بکس دیوار گیری پر رکھ دیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۱۷).

نہ سن تو قرآن کا وعظ بھائی خوشی سے تقلید یکسلے کر
پھرے گا کنبوں میں آخر اک دن دیاسلائی کا بکس لے کر
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۲۰).

---سلائی کا کھیل امذ.
ایک کھیل جس میں دو کھلاڑی کھیلتے ہیں یہ اپنے درمیان ۲۰ عدد دیاسلائیاں رکھ لیتے ہیں ہر کھلاڑی اپنی باری پر ایک سے چھ تک دیا سلائیاں ڈھیر سے نکال سکتا ہے جو کھلاڑی سب سے آخر پر دیاسلائی اٹھاتا ہے جیت جاتا ہے. کنکریوں کا کھیل آپ نے کھیلا اس سے ملتا جلتا کھیل جسے ہم نے «دیاسلائی کا کھیل» کا نام دیا ہے درج ہے. (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۶۶).

---سلائی کی ڈِبیا امث.
لکڑی کی چھپٹیوں یا موٹے سخت کاغذ سے بنا ہوا وہ چھوٹا سا مستطیل ڈبہ جس میں چالیس تیلیاں ہوتی ہیں.

ایک ڈبیہ دیا سلائی کی
پُڑیا اک نیل روشنائی کی
(۱۹۰۰ ، مرزا پھویا ، ۸).

---سلائی کھینچنا محاورہ.
دیاسلائی کی ڈبیا کے مسالا لگے ہوئے حصے پر دیاسلائی کو تیزی سے رگڑنا تا کہ شعلہ پیدا ہو. میاں سے آنکھ ملا کر مُسکرائی اور دیاسلائی کھینچ کر دکھا دیا کہ میں ستی ہوں اور سُہاگن بھی. (۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۲۰۰).

---سلائی لَگا دینا محاورہ.
ایسی بات کہنا کہ جس سے تن بدن میں آگ لگ جائے ، پھونک دینا ، جلا ڈالنا ، خاکستر کر دینا (مہذب اللغات).

---سلائی لَگانا محاورہ.
اشتعال دلانا ، چھوٹی سی بات کو بڑھانا ، ہوا دینا. بعض خود غرض لیڈر اور اخبارات بھی اس میں دیاسلائی لگاتے ہوں مگر ہمیں تو اس کا اصلی سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے برادرانِ وطن ... ترقی کرتے جاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، بہارِ عیش ، ۴۷).

---سلائی لَگنا محاورہ.
رک : دیاسلائی لگانا (رک) کا لازم . اب آپ کو مس وا کر کی ملاقات کا مزہ معلوم ہو گا راج وہ آڑے ہاتھوں لے کہ میچ وبیچ سب دیاسلائی لگی ہوئی بارود بن کر ہوا ہو جا ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۲).

---قائم کَرنا محاورہ (شاذ).
چراغ مہیا کرنا ، روشنی کا سامان کرنا. مسان کی مٹی لے کر جوت کا دیا قائم کیا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۳۰۶).

---گُل کَرنا محاورہ.
چراغ بُجھانا.

تجلی جلوہ ہیں کچھ بام و در غم خانے کے میرے
وُہ رشکِ ماہ آیا ہم نشیں بس اب دیا گل کر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۷۹).

---گُل ہونا محاورہ.
چراغ بُجھنا.

نظر کر اس پہ گلشن بھول بلبل
کہ اوس آگے دئے گل کے ہووین گل

(١٧٥٩ ، راگ مالا ، ١٩).

---نہ باقی سُفت (سنلو) پھرے اِتراتی کہاوت.
مفلسی میں شیخی بگھارنے کے موقع پر مستعمل ، یعنی گھر میں دیا تک نہیں اور کم حیثیت عورت گھر کے باہر ناز کرتی پھرتی ہے (فرہنگِ اثر ، ٣٤٣).

دیا (٢) (کس د) امذ.
١. دینا (رک) کا ماضی نیز ترکیب میں مستعمل.

اتنا بھی دیا صبر نہ اس نفسِ دنی کو
کُتے کی طرح بیٹھتا قسمت کا دیا چاٹ

(١٨٩٢ ، مہتاب ، ٥ : ٢٢٣).

غم اسقدر دیا ہے ہمیں عشق نے کہ ہم
کھاتے ہیں آج تک اُسی سرکار کا دیا

(١٨٨٦ ، دیوانِ سخن ، ٩٠). انہیں کھانے کی چنداں ضرورت نہ تھی کسی نے دیا تو کھا لیا نہ دیا تو نہیں کھایا . (١٩٨٦ ، اوکھے لوگ ، ١٩٣). ٢. بخشش ، عطیہ ، بخشی ہوئی شے ، نذر ، تحفہ.

الٰہی تیرا بھی کون دین نبھائے
دو عالم میں تیرا دیا کام آئے

(١٩٦٥ ، علی نامہ ، ٨).

کیا دیا تھا کبھی ایسا کہ جو پاتے یہ دن
تم کو عذرِ جفا کے لیے لاتے یہ دن

(١٨٦٨ ، شعلۂ جوالہ ، ٢ : ٨٨٣). [دینا (رک) کا حالیہ تمام].

---بھاگ امذ.
وہ حصہ جو اولاد کو باپ کے ترکے سے ملتا ہے . دیا بھاگ طریقے کے تحت بیٹے صرف باپ کے مرنے پر جائیداد کے مالک متصور ہوتے ہیں بہر صورت باپ ہی آزاد منتظم ہوتا ہے. (١٩٣٠ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ١ : ١٤٣). [دیا + بھاگ (رک)].

---ٹھیکرے میں ، لگے ساتھ کھانے کہاوت.
غصے یا حقارت کے اظہار کے موقع پر مستعمل ہے جب کوئی ادنیٰ آدمی اپنے کو بڑوں کے برابر کا سمجھنے لگے یا اپنے کو ان کا ہم پلہ شمار کرنے لگے ، بڑوں سے برابری کا دعویٰ کرنے لگے اس وقت کہتے ہیں. میری ذکیہ اور ان کا مقبول ... میں تو کبھی جوتی بھی نہ ماروں ان مقبول کی صورت پر وہ ہیں کون بلا ، لاحول ولا قوۃ کیا زمانہ ہے ، دیا ٹھیکرے میں ، لگے ساتھ کھانے. (١٩٣٠ ، آغا شاعر ، ارمان ، ١٢٩).

---چاہیے فقرہ.
دینا ، دینا ہوگا.

غسل بُلبل کو دیا چاہیے تیرِ گل سے
اور لازم ہے کہ دیں اوس کو کفن غنچے کا

(١٨٤٩ ، دیوانِ حیش دہلوی ، ٦٨).

---فاتحے کو ، لگے لٹانے کہاوت.
فضول ، غیر ضروری مد پیسہ صرف کرنا (پیسے کے غلط مصرف کے موقع پر مستعمل ہے) (فرہنگِ اثر ، ٣٤٣).

--- کھانا محاورہ.
کسی کی امداد سے گزر اوقات کرنا ، دست نگر ہونا ، کسی سے لیکر کھانا ، ذلیل ہونا ، دبنا . جیسے ان کا دیا کھاتا ہوں جیسے اپنے باپ کی تو مروت ہے نہیں . (١٨٩٣ ، دلچسپ ، ٢ : ١٠١).

بتاؤ تو سہی دبتے ہو اس سے کیوں اتنا
بلا دبے ہے کسی کا نہ جب دیا کھاؤ

(١٩٣٠ ، مضامینِ فرحت ، ٢ : ٢٠٩). ٥ کیوں آہستہ بولوں؟ اس کا دیا کھاتی ہوں؟ ٥ (١٩٦٢ ، معصومہ ، ١٤٠).

---لیا (---کس د) امذ.
خیر ، خیرات ، خدا کی راہ پر دیا ہوا ، بھلائی ، نیکی ، خیرخواہی.

وہ بھول جائیں لے کے دل اور دے کے گالیاں
مجھ کو تو شوق یاد ہے اپنا دیا لیا

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ٣٠). [دیا + لیا (رک)].

---لیا آڑے آنا محاورہ.
خیر خیرات کی وجہ سے کسی مصیبت سے بچ جانا ، کسی کی برکت سے بلا ٹل جانا ، نیکی کا مصیبت کے وقت کام آنا (آفت یا بلا سے بچ جانے کے موقع پر کہتے ہیں).

سن ہی گئے تھے ہجر کی شب لیک (لیکن) بچ گئے
کیا جانے کب کا آ گیا آڑے دیا لیا

(١٨٢٩ ، معروف (نوراللغات ، ٢ : ٨٢٠)).

---لیا آگے آتا ہے کہاوت.
خیر خیرات کرتے رہنا آڑے وقت میں انسان کی سلامتی یا بھلائی کا باعث بن جاتا ہے. مثل مشہور ہے کہ دیا لیا آگے آتا ہے. (١٨١٣ ، نورتن ، ١٥٦).

---لیا آگے آنا محاورہ.
رک : دیا لیا آڑے آنا.

آغاز میں کر لحاظِ انجام آگے آتا دیا لیا ہے

(١٨٦٦ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ٣٠١).

کچھ آ گیا سرے آگے دیا لیا میرا
یقین تھا وہ میری جان لے کے جائیں گے

(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٣٨٣) . کچھ دیا لیا ہی آگے آ گیا . (١٩٧٥ ، لغتِ کبیر ، ١ ، ٢ : ٣٤٥).

---لیا ساتھ جانا محاورہ.
اس دنیا میں خدا کے نام پر دینا آخرت میں نجات کا باعث ہوتا ہے ، (کنایۃً) یہ کہ دولت نہیں رہ جاتی ہے ، سوائے اسکے جو بخش دی جائے اور خود اپنی بخشش کا باعث بنے (فرہنگِ اثر ، ٣٤٢).

---ہاتھ کھانے لگا ساتھ کہاوت.
١. ذرا سے التفات سے برابری کا دعویٰ کرنے لگا (ماخوذ :

جانوراں ہند). ٢. کمینے سے ذراسی مہربانی کرو تو سر پر چڑھ جاتا ہے (جامع الامثال).

ـــ ہی آڑے آتا ہے کہاوت.
پُن کرنا وقت پڑنے پر کام آتا ہے ، خیرات کی برکت سے بگڑے کام بن جاتے ہیں اور جان کی سلامتی ہے (فرہنگ اثر ، ٣٧).

دَیّا (فت د ، شد ی) امث.
١. ماں ؛ (مجازاً) دائی ، کھلائی.

کبھیں تانگے بکوں ، ہنڈیں کبھیں بھلوں کبھیں تازی
رکھے جس حال سوں دَیّا اہیں تس حال پر راضی

(١٥٦٤ ، حسن شوق ، د ، ١٤٦). نامدار خان کے ... دونوں بازو سے ہاتھ قلم ہوگئے اور دیّا دیّا کہہ کر مسند پر لوٹ گیا.(١٨٣٠ ، وقائع خاندان بنگش ، ١٠١). ہائے دیّا - پاؤں میں کانٹا گڑ گیا، (١٩٥٤ ، شاید کہ بہار آئی ، ٨٦). ٢. **دائی جنائی (رک) کی تصغیر.**

ذرا چولیں اُکا سُو اے بی دَیّا دیکھتی کیا ہو
لیا ہے بھیر ہونے نے بڑی مشکل سے نکلے گا

(١٩٣٠ ، تذکرہ ریختی، ١٩١). [دائی+(بحذف ا) ، یا ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ دَہاڑ/دَھاڑ (ـــ فت دِ) امث.
ماں کو پکارنا ، مدد مانگنا ، دہائی ، شور و غل ، ہنگامہ (ماخوذ : جامع اللغات). [دَیّا + دہاڑ / دھاڑ (رک)].

دُیّا (ضم د ، شد ی) صف.
دو کا بگڑا ہوا تلفظ جو تولنے اَناج تولتے وقت بولتے ہیں (تکرار کے ساتھ مستعمل). اناج کے ڈھیر لگے تھے ... تولنے ، تولتے وقت آوازیں دیتے تھے ، برکت ہے جی برکت ہے ، دُیّا ہیں دیّا ... خریدار چُٹکی میں اناج لے کر پرکھتے ہیں.(١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ١٦٠). [ا : دونی (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

دِیات (کس د) امث ؛ ج.
دیت کا محکمہ جہاں شرعی جُرمانہ یا قتل کا خون بہا طے کیا جائے. کعبے کے انتظام کی خاطر مندرجہ ذیل مناصب مختلف قبیلوں میں منقسم تھے:- دیات ، خون بہا کا فیصلہ ، بنی تیم. (١٩٨٢ ، نوید فکر ، ٣٦). [ع].

دِیانَہ طَبِیعَتَہ (کس د ، فت ث ، ط ، ی مع ، فت ع ، ت) امث.
فطری مذہب ، عقلی مذہب. یورپ کے بڑے بڑے محققین نے مذہب کا ایک خیالی خاکہ کھینچا ہے اور اس کا نام «دیانہ طبیعتہ» رکھا ہے.(١٩٠٦ ، الکلام ، ٢ : ٢٣). [ع (د ی ث) + طبیعتہ (رک)].

دَیار (فت د) امذ.
رک : دیودار.

جُھومتے باد سحر سے ہیں ترے بید اور چنار
آسماں سے کرتے ہیں باتیں درختانِ دیار

(١٩٠٨ ، مخزن ، جنوری ، ٦٣). مخروطی پتوں کے درختوں میں چیر یا چیل ... اور دیار (Cedrus Deodara) ... خاص درخت ہیں. (١٩٦٩ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ٢٢). [دیودار (رک) کا مخفف].

دَیّار (فت د ، شد ی) امذ.
بسنے والا ، مکین ، رہنے والا.

اس گُنبدِ دوّار کے نیچو کوئی دَیّار
گر تجکو ملے حُسن کے اقلیم کا سیّار

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ١٠٥).

بھرا سمجھے ہو جس گھر کو ، نہیں دیّار وہاں کوئی
کہاں بیٹھے ہو تم ، اے خانۂ ویراں کے دربانو

(١٨٨٩ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ٢ : ٥٨). [ع : (د د ر)].

دِیار (کس د ، شد ی) امذ ؛ ج (قدیم).
١. گھر ، مکان (دار بمعنی گھر کی جمع).

سنگِ خارا کے مساکن ہوں کہ آہن کے دیار
حادثوں کے واسطے ہیں آبگینوں کے حصار

(١٩٣٣ ، سیف وسبو ، ٥١). ٢. **مُلک.** سپاہ اس دیار (ہندوستان) کی بیش تر وفادار جاں نثار نمک حلال خاوند کے کام پر جان سے درگزرے. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٥٥).

پہنچا دیا پیام خُدا ہر دیار میں
ہر مُلک میں بلند نبیؐ کا عَلم کیا

(١٩٣١ ، بہارستان، ٤٧). یہ اس دیار میں میری آخری صبح تھی. (١٩٨٠ ، زمیں اور فلک اور ، ٨٨). ٣. **شہر ، جائے پیدائش.**

نہ دماغ ہے کہ کسو ، سے ہم کریں گفتگو غم یار میں
نہ فراغ ہے کہ فقیروں سے ملیں جا کے دلی دیار میں

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١١١١).

بعد مدّت کے نظر آیا دیارِ لکھنؤ!
دل فدائے لکھنؤ! آنکھیں نثارِ لکھنؤ!

(١٩٣١ ، صبح بہار ، ٨٦).

وہ شہر دیارِ دار و رَسن یہ شہر صلیبِ فکر و نظر

(١٩٦٢ ، پتھر کی لکیر ، ٢٩). ٣. **علاقہ ، حدود ، مقام.** نیازمند خاکسار خادم الفقرا گل حسن قادری نہ تو اردو کا اہلِ زبان نہ اس دیار کی پیدائش آوارہ گرد بےوطن نہ کوئی ماوا نہ کہیں مسکن. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٤). جو قومیں اپنے رجال و دیار کی توقیر اور ان کے احوال و کوائف کا تحفظ نہیں کرتیں وہ آہستہ آہستہ ماضی حال اور مستقبل کے حقیقی مناظر سے محروم ہوجاتی ہیں. (١٩٨٣ ، حصارِ انا ، ١٤). ٥. (أ) (کنایۃً) دیس ، وطن.

نہ فرزند ، جورو نہ بھائی (بھائی) نہ یار
کوئی نا چھوڑاوے (چھُڑاوے) تجے اوس دیار

(١٦٩٣ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ٢٨).

ہوئیں رُسوائیاں جس کے لیے چھوٹا دیار اپنا
ہوا وہ بے مُروت بےوفا ہرگز نہ یار اپنا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٩٤). میں ایک زمانے کے بعد اس دیار میں آیا تو یاروں نے کس محبت سے گلے لگایا. (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ٣١). (أأ) **ملکِ عدم.**

کیوں کر مسافرانِ عدم کی چڑھے نہ سانس
رہ رہ کے کھینچتی ہے ہوائے دیارِ دوست
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی میخانۂ الہام ، ۱۳۸) . ۹. مراد : جہان ، دنیا.

سرگشتگی سوائے نہ دیکھا جہاں میں کچھ
اک عمرِ خضر سیر کیا اس دیار کو
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۵۰).

کچھ اور طرزِ ستم ، مشقِ نازِ بے کنہی
کہ اس دیار میں پتھر سے کوئی ڈرتا نہیں
(۱۹۸۱ء ، ملامتوں کے درمیان ، ۳۲). ۶. مجازاً بھی مستعمل ہے ، مراد: مقام ، جائے آماجگاہ.

سلطان الہ کیا دیکھتا آ عشق کے دیار میں
سب عاشقاں مل دیکھتے واں تیغ جھلکاتا بھلا
(۱۶۷۹ء ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۵).

ہائے یہ داغِ عشق ہوا شہریارِ دل
مدت سے بے چراغ پڑا تھا دیارِ دل
(۱۷۸۳ء ، درد ، د ، ۴۳).

اون کے رخسار یہ روشن ہے نظر آتھ پہر
ہے مرے نام یہ تحصیلِ دیارِ عارض
(۱۸۹۱ء ، تعشق ، د ، ۱۳). ۸. (مجازاً) قریہ ، دیہات.

بلا سے کم نہ تھی ہر اک گنوار کی صورت
جُھپی نہ اون سے ہر اہلِ دیار کی صورت
(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۳۰۲). ۹. (مجازاً) چمن ، گلستان ، باغ.

چنانچہ کہ شبّو ہے اب رُونکار
ہے گویا سوادِ دیارِ بہار
(۱۷۸۳ء ، مثنوی در وصفِ قصر جوہر (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۴۳)).
[دار (رک) کی جمع].

ـــ بہ دیار بھاگتا پھرنا کہاوت.
جان کے خوف یا کسی اور ڈر سے شہروں شہروں کی خاک چھاننا (مہذب اللغات).

ـــ جاں کس اضا ، امذ.
(مجازاً) محبوب کا شہر.

عجیب تر ہے مگر اس دیارِ جاں کی فضا
دلوں میں زہر
لبوں پر پیامِ مہر و وفا
(۱۹۸۳ء ، بے نام ، ۲۸). [دیار + جاں (رک)].

ـــ دلدار کس اضا (ـــ کس د ، سک ل) امذ.
(تصوف) عالمِ شہود کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۲۱).
[دیار + دلدار (رک)].

ـــ شب کس اضا (ـــ فت ش) امذ.
رات کا وقت، (مجازاً) تاریک لمحہ.

ہر وقت سوال تھا یہ لب پر
شبِ خوں ، کوئی دیارِ شب پر
(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۵۰). [دیار + شب (رک)].

ـــ غیر کس صفـ (ـــ ی لین) امذ.
دوسرا ملک ، انجان جگہ ، پردیس. میں نے شادی بھی وہیں ایک نیک بخت سے کر لی تھی ، جس نے اور بھی پاؤں میں بیڑیاں ڈالدی تھیں ، اور میں ہمیشہ کے لئے دیارِ غیر کا ہو کے رہ گیا تھا. (۱۹۸۳ء ، کوندنی والا تکیہ ، ۱۲). [دیار + غیر (رک)].

ـــ ناز کس اضا ، امذ.
محبوب کا گھر ، خانۂ معشوق.

سب سے پھر نظریں بچا کر راستوں میں بھٹکنے
اُس دیارِ ناز میں جانے کا موسم آگیا
(۱۹۷۴ء ، نبضِ دوراں ، ۴۹). [دیار + ناز (رک)].

ـــ و اَمصار (ـــ ضم و ، فت ا ، سک م) امذ.
ممالک اور شہر. یہ حکم سن کر چوب دار سوداگر کو بلانے گئے ، تاجر کو جب خبر ہوئی تحفہ پر دیار و امصار لے کر جانب بارگہ روانہ ہوا. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۳۲). ان کے یہاں طرح طرح کی تصویریں مختلف دیار و امصار کی دیکھنے میں آئیں. (۱۹۴۴ء ، سوانح عمری و سفر نامہ حیدر ، ۱۹۳). [دیار + و (حرفِ عطف) + امصار (رک)].

دیارا / دیاڑا (کس د) امذ.
دریا برآر ، وہ زمین جو دریا کے رخ بدلنے سے نکل آئے یا وہ زمین جو متواتر دریا کے بہاؤ سے حاصل ہوتی ہو ؛ نیز چکنی مٹی ، وہ جزیرہ جو دریا کے بیچ میں قائم ہو جائے (پلیٹس ؛ فرہنگِ اثر ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [س [س: द्वीप + आकार + क].

دیاڑا (کس مج د) امذ.
زیرِ زمین دیمک کا گھر ، دیمک کا ٹیلا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س :

دیافراغما / دیافرغما / دیافرغمہ (کس د ، فت ف ، کس غ / کس د ، فت ف ، سک ر ، کس غ / فت م) امذ.
۱. (اَ) (سائنس) **سینہ اور پیٹ کے درمیان کا بڑا پردہ جس سے سکڑنے اور پھیلنے کا فعل اہمیت کا حامل ہے ، حجاب حاجز ، حجاب مُوَرّب.** عضلہ ڈایا فرام یا دیافراغما ایک بڑا پردہ درمیان صدر اور بطن کے حامل ہے بطن کی طرف تو یہ ہمیشہ مُقَعّر ہوتا ہے. (۱۸۷۷ء ، فزیالوجی ، ۱۰۳). دیافرغما کے یکایک سکڑنے اور اعصاب کی سوزش سے ہچکیاں آنے لگتی ہیں. (۱۹۶۸ء ، ہمدرد صحت ڈائجسٹ ، جلد ۳۶ ، شمارہ ۵ ، ۱۵۴).
(اَاَ) نباتات کی گرہ دار بانت کا درمیانی پردہ. ہر گرہ پر خلیوں کی ایک پلیٹ یا لوح ہوتی ہے جسے حاجز یا دیافرغمہ کہتے ہیں. (۱۹۴۳ء ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۶۰۳). ۲. **عورتوں کے لئے ربر کا بنا ہوا مانع حمل بطنی پردہ.** نہ صرف یہ بلکہ پہلی مرتبہ ربر کے مانع حمل دیافرغمہ اور دیگر اشیا ، ایجاد کی گئیں. (۱۹۶۵ء ، خاندانی منصوبہ بندی ، ۲۸). [ع].

دیافرام (کس د ، ف) امذ.
۱. **انگریزی لفظ ڈائفرام کا مورّد و مفرس ، پردۂ شکم.** خرگوش کے اندرونی اعضا کی عام ترتیب مثل مینڈک کے ہوتی ہے لیکن اس میں ایک عضلاتی پردہ ، غلب یا دیافرام شکم کے سفاق خیشوی والے جوف کو ... مضمون میں منقسم کر دیتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۳۲)۔ ۲. (معماری) **مختلف آمیزوں سے تیار کردہ بن روک پردہ ، پانی کی رکاوٹ کا مرکب** بن روک لیپ ، شوب ، یا دیافرام کا استعمال۔ (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۱۷۰)۔ [ف].

دیافرمہ (کس د ، فت ف ، سک ر ، فت م) امذ.
رک : **دیافرام**. صرع ، دماغی مرض ہے قلب یا دیافرمہ سے بالکل غیر متعلق ، اس رسالے میں تشریحی معلومات ... موجود ہے۔ (۱۹۲۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۱ ، ۱ : ۲۱۲)۔ [ف].

دیاقوذا/قوزا (کس خف د ، و مع) امذ.
(طب) **خشخاش کا شربت جو کھانسی کی خاص دوا ہے اس دوا کا جزوِ اعظم خشخاش اور اس کا پوست ہے**. دیاقوذا : کھانسی کی خاص دوا ہے... دیاقوزا: سرفہ بلغمی و ضیق النفس بارد نزلی کو بہت سودمند ہے۔ (؟ ، کلید عطاری ، ۱۹۲)۔ [ع].

دَیال (فت د) صف.
۱. **رحم کرنے والا ، ترس کھانے والا ، رحم دل.**

ہے کرپہ اس فلک کوں ہزار آنکھیاں ولے
دیکھیا نیں کبھیچ تیرے سار کا دیال

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۱)۔

مجھ پر ایشور ہوئے دیال
میں پرجا کو کروں نہال

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائین ، ۳۶)۔ [س : दयाल+क].

دِیال (کس د) امذ.
رک : **دیار ؛ لکڑی کی ایک اچھی قسم.** دیال کے اسی لانبائی اور چوڑائی رکھنے والی اول نمبر کی قیمت آٹھ دام سوا بائیس جتیل مقرر ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۳۳)۔ [رک : دیار ، دیودار جس کا یہ بگاڑ ہے].

دَیالا (فت د) صف.
رحم کرنے والا ، مراد: خدا.

آنکھیں دیا سی روشن ہاتھوں میں ہے کا پیالہ
یوں دل سے داس تیرا سن لے مرے دیالا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۲)۔ [دیال + ا ، لاحقۂ صفت].

دَیالُو (فت د ، و مع) صف.
رحم کھانے والا ، ترس کھانے والا ، رحم دل.

وہ چٹکی بجائی کہ دل سنگیا
طپنچہ دیالو پہ بھی چل گیا

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۹۳)۔

نیاؤ ہے تجھ میں تُو ہے دَیالُو
دیکھ اپنی اور لے داتا تُو

(۱۹۳۹ ، جگ بیتی ، ۳۳)۔ نہ تو روزنامہ ملاپ اتنا دیالو ہے اور نہ حکومتِ ہند۔ (۱۹۸۲ ، ہندیاترا ، ۲۶۲)۔ [س : دیالو ؛ दयालु].

دِیالی (کس د) امث.
چھوٹا دیا ، چراغ ؛ (مجازاً) جسم انسانی آدمی کی زندگی غول بودھوں کے مثل چراغ کی لَو کے ہے ، چراغ ایک دیالی ہے اور اس دیالی میں تیل پڑا ہوا ہے۔ (۱۹۱۰ ، ادیب ، ۲ ، ۱ : ۵۰)۔ [دیا + لی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

دَیّان (فت د ، شد ی) صف.
حکمراں ، سردار ؛ (مجازاً) خدا اور رسول.

سو حنّان و منّان کی سوں مجے
سو دیّان و بُرہان کی سوں مجے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵)۔

وہ خوش لقب نبیِ صالح و رسولِ کریم
عرب کا سیّد و دیّانِ مرز بوم عجم

(۱۹۶۶ ، مُنحمنا ، ۲۰)۔ [ع].

دیانات (فت د) امذ.
رک : **دیانت.** ذمی ہمارے احکام کے پابند نہیں دیانات میں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۳۲)۔ شرائع اور دیانات میں حق تعالیٰ کو اسی تجلّی کی راہ سے پہچاننا مقصود ہے۔ (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۱۳)۔ [دیانت (رک) کی جمع].

دِیانَت (فت د ، فت ن) امث ؛ دیانہ.
۱. **دینداری ، تدیّن ، تقویٰ ، ایمان.**

اِس دور میں جو ہے کسی کا
دبلا ہے دیانت آدمی کا

(۱۸۰۰ ، من لگن ، ۲۳)۔ ۲. **راستی ، صداقت (جھوٹ یا کذب کے مقابلے میں).** دیکھوں وعدہ وفائی اور دیانت اور سچائی کا نتیجہ کیا ہوتا ہے یہ سوداگر بیچارہ مصیبت کا مارا بچ جاتا یا جان کھوتا ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲)۔ مسعود اشعر کے نئے مجموعے (آنکھوں پر دونوں ہاتھ) کے مطالعے سے ایک بات پوری دیانت کے ساتھ کہی جا سکتی ہے ... کہ اس مجموعے سے اردو افسانہ ایک ایسے دور میں داخل ہو گیا ہے جہاں طرزِ تحریر اور افسانہ نگار کا نقطۂ نگاہ ... مربوط اور ایک دوسرے سے باہم پیوست ملتا ہے۔ (۱۹۸۹ ، توازن ، ۲۵۷)۔ ۳. **طبیعت کی حق پرستی ، حقیقت پسندی ، راست بازی (کجی کے مقابلے میں).** اپنی دیانت کی رُو سے جانتا ہو گا کہ شریعتِ اسلامیہ دین و دنیا دونوں کی مصلحتوں پر مشتمل ہے۔ (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۳۱)۔ ۴. **خوش معاملگی ، امانت ، ایمانداری** ; جو مخصوص نجابت اور دیانت اور راستی ... کے ساتھ ہیں ... اور عفت اور کامرانی جہاں اور جہانیاں سے آراستہ ہیں ان کو ... دیوان اعلیٰ اور وزیراعظم کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۵)۔ قانوناعظم ... شخصیت کے اعتبار سے ایک

سیدھے سادے آدمی تھے۔ ان کی خاص خاص خوبیوں کی فہرست کچھ یوں بنے گی۔ عزم ، عمل ، دیانت ، حفاظت اور خودداری (١٩٤٣ ، آوازِ دوست ، ٢٢٢)۔ [ع : (د ی ن)]۔

ـــــ دار صف.
ایماندار ، سچا ، راست باز ، صادق ، امین۔ یہی (کانپور) انعام دزانی کی صحافت نے اپنی آنکھیں کھولیں ، اسی شہر کی سڑکیں احمد حسین بازوی جیسے دیانت دار اور عنتی صحافی کی جدوجہد کی گواہ ہیں۔ (١٩٨٣ ، حصارِ انا ، ١٨)۔ [دیانت + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــــ دارانہ (ــــفت ن) م ف.
راستی پر، ایمانداری کے ساتھ وہ دیانت دارانہ طور پر یہ محسوس کرتے ہیں۔ (١٩٦٦ ، شاعری اور تخیّل ، ١٢٥)۔ [دیانت + دار (رک) + انہ ، لاحقۂ تمیز]۔

ـــــ داری امث ؛ صف.
راستی ، لین دین میں ایمانداری ، سچائی۔ ان کی شرافتِ نفس اور دیانتداری کی بنا پر ان کو اپنے سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا تھا۔ (١٩٧٧ ، سائیں احمد علی ، ٣٢)۔ بھول اس طرح چُن لے کہ دیانت داری کی انگلیاں نوکِ خار سے مس نہ ہونے پائیں ، (١٩٨٣ ، تنقید و تفہیم ، ٩٨)۔ [دیانت + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ کَرْنَا محاورہ.
نگہداشت کرنا ، حفاظت کرنا (امانت میں دی ہوئی چیز کی)۔ امانت و دیانت کرنا اونکے اموال و عرض و آبرو کی۔ (١٨٨٥ ، تہذیب الخصائل ، ٢ : ٦٠)۔

ـــــ مَنْد (ــــفت م ، سک ن) صف.
سچا ، ایماندار ، قابلِ بھروسہ۔ ایسے آدمی کہ بالکل قابلِ اعتماد ہوں کم میسّر ہوتے ہیں، اگر کوئی دیانت مند ہاتھ لگ جائے تو اسے مقرر کرے۔ (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٢٥٣)۔ [دیانت + مند ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ مَنْدی (ــــفت م ، سک ن) امث.
سچائی ، ایمانداری۔ گورنمنٹ اپنی دیانت مندی اور ایمانداری سے جس میں کوئی چُون و چرا نہیں ہو سکتی ... تعلیم کی بنیاد نہایت مستحکم اور سنگین رکھنی چاہتی ہے۔ (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٢٢١)۔ [دیانت + مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دیاوار امذ.
نصرانی تقویم میں لوند کا مہینہ بطرزِ بکرمی سال جو ہندوستان میں رائج ہے۔ ان کے (یہودیوں کے) ہاں بھی قمری سال رائج ہے اور وہ بھی تیسرے سال ایک لوند کا مہینہ بڑھا دیتے ہیں یہ اضافہ ماہ وار کے بعد دیاوار کے نام سے ہوتا ہے۔ (١٩٦٧ ، صدقِ جدید ، لکھنو ، ٣ نومبر ، ٦)۔ [مقامی]۔

دَیاوَتی (فت د ، و) امث.
سرگم کے دوسرے سُرو کھب کی تین سُرتیوں میں سے پہلی سُرتی کا نام۔ رکھب کی تین سُرتیاں ہیں ، دیاوتی ، رنجنی ، رکتیکا۔ (١٩٢٧ ، نغمات الہند ، ١ : ١١)۔ [س : دیا + وت (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

دَیاوَنْت (فت د ، و ، غنہ) امذ ؛ صف.
کرم فرما ، مہربان ، رحم دل۔

نرنجن جگت کا توں سامی اہے
دیاونت داتار نامی اہے
(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ١٧)۔

کہ تا اس دیاونت کوں کر کھرنے بہار
سٹے خار کر نہیں ہو کھن سو اتار
(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٩٢ الف)۔ [س : دیاونت दयावानाा]۔

دیبہ (ی مع) امذ.
(جزیرہ ، براعظم) بہ معنی ہفتم حصہ از ربع مسکون کہ تازی اقلیم گویند (نوادرالالفاظ ، ٢٣٦)۔ [رک : دویب کا معرب و مفرس]۔

دیبا (ی مع) امذ.
رنگین اور دبیز قسم کا قیمتی ریشمیں کپڑا جس پر سنہرا یا روپہلا ابھرا ہوا کام بنا ہوتا ہے۔

کمخواب یا دیبا کوں توں ناہین تا ہرگز کدیں
(١٦٣٥ ، تحفۃ المومنین ، ٦١)۔

سنّر کروں جب وصف تیرے جامۂ گلرنگ کے
جامہ زبان کوں برنگ سورتو دیبا کروں
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٣٩)۔ زیب و آرائش کے واسطے انواع و اقسام کے لباس دُوشالہ کمخواب ، حریر ، دیبا سمُور ... اور بہت نعمتیں ہم کو میسر ہیں۔ (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ١٣٢)۔ دیبا۔ اصل میں دیوبافتہ ہے کپڑے کی خوبصورتی اور خوبی کی بنا پر دیکھنے والوں نے اسے انسانی ہُنر کی طاقت سے باہر خیال کیا اور دیوں کا بنا ہوا سمجھا۔ (١٩٢٣ ، سرگزشتِ الفاظ ، ٢٩١)۔ خاندانی روایات کے مطابق یہ لوگ مرنے کے بعد دیبا و حریر کے کفن میں دفن ہوتے۔ (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ١٣٢)۔ [ف : دیبا ، دیبا (دیو + بافت)]۔

ـــــئے چینی کس صف (ــــی مع) امذ.
(مجازاً) جنگل کے خوبصورت بیل بوٹے۔

سو نیلک سو اطلس سو طاہے سرنگ
سو دیبائے رومی و چینی دو رنگ
(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٢٣)۔

بھریا دشت سب مشک تھے ہور عبیر
جو دیبائے چینی ہے واں ہور حریر
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٧٣)۔ [دیبا + ے (حرفِ اضافت) + چینی (رک)]۔

ـــــئے رُونِیں / زَرْد / سَبْز (ــــو مع ، کس ٠ / فت ز ، سک ر / فت س ، سک ب) امذ.

بہت قیمتی اور انتہائی خوبصورت زربفت کپڑے کی مختلف قسمیں جو اطلس، کمخواب اور ان سلکوں کے نام سے منسوب جہاں ی بنائی جاتی تھیں انہیں سے خوبصورت بیل بوٹوں کو تشبیہ دی جاتی ہے یہ ریشم ، سوت اور اون کے تار کے ساتھ بنایا جاتا ہے مختلف رنگوں کا ہوتا ہے ، سونے چاندی کے تار کے وزن کے مطابق اسکی قیمت مقرر ہوتی ہے.

اٹھا تخت فیروزہ کا لاجورد
تخت کے اوپر کھینچا دیبائے زرد

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۳).

وہ اُشتر تھے دیبائے رُوئیں سے پُر
وہ اُشتر پُر از لعل و یاقوت و در

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۳۷۳).تین جُبّے تھے جن کو آپ لڑائی میں پہنتے تھے کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک دیبائے سبز کا تھا . (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۰) . [دیبا + ئے (حرفِ اضافت) + رُوئیں / زرد / سبز (رک)].

دیباج (ی مع) امذ.
رک : دیبا جس کا یہ معرب ہے.

تھا یک جبۂ خسروانی اُسے
کہ تھا چاک جیب اُس کا دیباج سے

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۹۷) . بہتر اور باہر مشک اور عنبر سے کہگل کی اور دیباج کی پوشش پہنائی(۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۲۹) . سوداگر نے ان کے لیے بے حد مال چھوڑا منجملہ اس کے سو کتھے ریشم اور دیباج کے(۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۰۹). دیباج :- یہ دیباہ کا معرب ہے اصل لفظ فارسی دیبا تھا. (۱۹۶۲ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۳۵) . [ف : دیبا ، پہلو : دیبا کی تعریب].

ـــ اَخضَری کس صف(ـــ فتا ، سک خ ، فت ض) امذ
(مجازاً) گُل بُوٹے ، سبزہ ، گھاس کا خوبصورت میدان.

دامن کا انعکاس کہ سبزے کی تھی لہک
دیباج اخضری کا بچھونا تھا دور تک

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۱ : ۵۶). [دیباج + اخضر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

دیباجہ (ی مع ، فت ج) امذ.
رک : دیباچہ . دیباجہ بیاض کا تو جیسا وہاں آپ نے سنا تھا ویسا ہی رہا. (۱۸۹۱ ، فسانۂ بے خبر ، ۷۵). [دیبا + ف : چۂ : لاحقۂ تصغیر ، (چ مبدّل بہ ج)].

دیباچہ (ی مع ، فت چ) امذ.
۱.(i) وہ تحریر جو کسی کتاب کے شروع میں ہو اور جس میں نفس مضمون وغیرہ سے متعلق یا دوسری ضروری باتیں بطور تعارفِ کتاب کے لکھی گئی ہوں. مترادف : مقدمۂ کتاب ، پیش لفظ ، تعارف ، تمہید. اب ہم دیباچہ کو ختم کرکے لائف لکھنی شروع کرتے ہیں(۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۳). یہ کتاب (« افاداتِ مہدی ») انہیں (مہدی حسن الافادی الاقتصادی) کے مضامین کا مجموعہ ہے ... شروع میں ایک مختصر دیباچہ مولوی عبدالماجد صاحب بی اے کا ہے. (۱۹۳۷ ، ادبی تبصرے ، ۳). کتاب کسی تعارف ، دیباچہ یا عرضِ ناشر کے بغیر چھپ رہی تھی.(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۹). (ii) دیوان کے شروع میں مصنف کا خود تحریر کردہ اشعار کا وہ مجموعہ جو حمد ، نعت ، مدح یا سببِ تالیف وغیرہ پر مشتمل ہو. دیباچہ مشتمل بر حمد و نعت و مدح ولی نعمت و سبب تالیف(۱۸۷۲ ، عاشدِ خاتم النبیین ، ۱).

پس از ختم سر دیباچۂ حمدِ خداوندی
مخاطب ہو کے اہلِ بزم کو یہ بات سمجھائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۸۸). (iii) زمانۂ قدیم میں کتابوں کے سرورق کی زیبائش ، سرورق پر اسکی خوبصورتی کے لیے بنائے گئے بیل بُوٹے وغیرہ. دیباچہ - اس زمانے کی یاد کراتا ہے جب کتابوں کے سرورق رنگا رنگ کی گلکاریوں سے مزیّن کئے جاتے تھے. (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۱۶۵) .
۲. کسی چیز کا پہلا اور لازمی جُزو ، کسی چیز کے لیے پہلی شرط.

علم بن نہیں ہے عمل کو برتری
علم ہے دیباچۂ پیغمبری

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۵۰). ۳. کسی چیز کا ابتدائی حصّہ ، ابتدائی دور ، پہلا زینہ ، تمہید. سہدی کی کامیابی کا حال ، جو ان کی ترقیٔ مقصود کا مبارک دیباچہ ہے تم کو معلوم ہوا ہو گا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مکاتیب ، ۱ : ۹۳). ۴. پیش خیمہ ، کسی چیز کے ظہور کی علامت. اگر شرقی ساحل کے دریاؤں کے ساتھ غربی ساحل کی گرمی موجود ہوتی تو ان میں سے ہر ایک متحدہ صورت یہ نتیجہ پیدا کرتی کہ زمین میں وہ زرخیزی آ جاتی جو (جیسا کہ تاریخ عالم قطعی طور سے ثابت کر رہی ہے) ہر ایک قدیمی تمدن کا دیباچہ ہوتی رہی ہے. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن (ترجمہ) ، ۲۰۶). پاکستان ان کے (لطیف اثر) لئے نئے امکانات اور فتوحات کا دیباچہ اور دریچہ بنا. (۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۲۱). ۵. (مجازاً) سب سے پہلا شخص ، سب سے پہلی چیز.

نبی مولود ہے دیباچہ سب مولود ہیانے
سو ہے نو روز عیداں میں انتدیے سروری کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۱). [ف : دیبا + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ نَویس (ـــ فت ن ، ی مع) امذ.
پیش لفظ یا کتاب کا ابتدائی تعارف لکھنے والا . دیباچہ نویس حضرات بہرحال اہلِ قلم ، لہذا خدا کے بعض برگزیدہ بندوں میں سے ہیں ... زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کرنے والے ہیں . (۱۹۵۸ ، پطرس ، ک ، ۲۳۲). [دیباچہ + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

ـــ نَویسی (ـــ فت ن ، ی مع) امث.
کسی مضمون کتاب یا کارروائی کے ابتدائی کلمات لکھنے کا عمل. دیباچہ نویسی کے روائتی آداب پورے ہو چکے. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۰). [دیباچہ + نویس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دیباہ (ی مع) امذ.
اطلس ، دیبا.

پھر سی بڑھتا چلا ہے شوقِ وصل
فی المثل بہ روغن و دیباہ ہے
(۱۸۷۲ ، عروس الاذکار ، ۱۶۸)۔ [رک : دیبا].

دیْتَر (ی مج ، سک ب ، فت ت) امذ.
ایک قسم کا خراج یا عطیہ جو اہلِ ہنود کو ان کی معابدگاہ کے لئے دیا جاتا تھا۔ دیتر ۔ ہنود ۔ ہندوؤں کی معابدگاہ کے لئے۔ (۱۸۹۱ ، حقیقتِ مسلمانانِ بنگالہ ، ۹۵)۔ [مقامی].

دیب دار (ی مج) امذ.
دیوار ، جنسِ شاہ بلوط ، لاط :-
(پلیٹس)۔ [رک : دیودار].

دیبَق (ی مج ، فت ب) امذ.
رنگین اور دبیز قسم کا قیمتی ریشمین کپڑا جس پر سنہرا یا روپہلا ابھرا ہوا کام بنا ہوتا ہے ، دیبا۔ نورِ محبت کا اجالا نہ ہو تو نقرہ و زر دیبقی ، (دیبق) و دیبا ... سب ہیچ ہیں۔ (۱۹۵۶ ، ظفر علی خان ، ایڈیٹر کا حشر ، ۵)۔ [رک : دیبا].

دیبی (ی مج ، نیز مع) امث.
۱ **(ہندو) دیوتا کی تانیث ، دیوی**۔ سہامانی کے منہ سے ایک دیبی پیدا ہوئی کوشک اوسکا نام تھا۔ (۱۸۳۶ ، آثارالصنادید ، ۹۵) دیبیاں انسانوں کی ماتائیں بنیں (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۳۰)۔ ۲. **بیوی ، دھرم پتنی ، ملکہ ، رانی**.
او میری دیبی ! میں جاتا ہوں مارا
جاتا ہوں مارا ، میں جاتا ہوں مارا ۔ او میری
(۱۸۵۷ ، نقشِ سلیمانی و بہشتِ شداد (حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۲۱۲)۔ ۳. **معزز عورت ، شریف خاتون**۔ اساڑھ سے جیٹھ تک کنول دیبی ہجر کی آگ میں جلتی رہتی ہے۔ (۱۹۷۲ ، صوفیائے بہار اور اردو ، ۷۷) ۴. (أ) **(مجازاً) اس عورت کے لیے مستعمل ہے جس میں کوئی خوبی نمایاں ہو (ہمیشہ اس خوبی کے ساتھ مستعمل ہے) یا وصفِ خاتون**۔ سخت تعجب ہوتا کہ کن ظالم ہاتھوں نے ان حسن کی دیبیوں پر ہاتھ اُٹھانے کی جرأت کی ہوگی۔ (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، شبلی ، ۹۶)۔ معلمہ خاتون رضیہ اور رضی کے گھرانوں کے لئے ایک برکت کی دیبی تھیں۔ (۱۹۱۶ ، زنانہ میلاد ، ۱۳۸) (آأ) **(طنزاً) وہ چیز جو کوئی قربانی یا بھینٹ چاہے ، جو باعثِ تخریب ہو ، جو درپے نقصان ہو**۔ یہ برائے نام اسلامی سلطنت (زنجبار) ... عنقریب انگریزی فتح مندی اور ملک گیری کی دیبی کی بھینٹ ہوتی نظر آتی ہے ... انگریزی دخل و تصرف میں آ جانے کی مفصل کیفیت لکھی جا چکی ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۵۱۸)۔ [رک : دیوی].

---اَپنے دن کاٹے لوگ سانگیں پَرْجا کہاوت.
کسی مصیبت زدہ سے مدد چاہنا (نجم الامثال).

---پُتر میرے پیٹ پَھیتر کہاوت.
میں تمہاری سب باتیں جانتا ہوں (جامع اللغات).

---وہ بیٹھیں کہاوت.
صاحبِ مقدر سے معزوری کا اظہار ہوا (خزینۃ الامثال).

---کا پَھل امذ.
ناریل، ہندوؤں کے نزدیک ناریل متبرک پھل ہے اور یہ مذہبی رسومات میں چڑھانے کے لیے ضروری خیال کیا جاتا ہے انہی امور کے پیشِ نظر اس کو ہندو دیوی کا پھل اور دیبی کا پھل کہتے ہیں۔ اگرچہ خاص اشخاص کے نزدیک کہنے میں ناریل ہے مگر عوام کا ... یہ کلام ہے کہ دیبی کا پھل ہے۔ (۱۸۳۵ ، پالی گلاٹ ، ۶۵)۔

---کھیلْنا محاورہ.
(ہندو) دیبی کی روح کا کسی پر مسلّط ہونا ، دیبی کا سر پر آنا ، آسیبی اثر ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---مُدار کا کَون ساتھ کہاوت.
مختلف طبائع کے لوگوں میں موافقت مشکل ہے (خزینۃ الامثال).

دیبے کا اُوبَھرْنا محاورہ.
چیچک نکلنا ، بدن پر دیا جیسے نشان پڑ جانا۔ دیہات کلوُن والے بے پڑھے ہوئے اسکو (چیچک) دیبے کا اُوبھرنا بیان کرتے ہیں۔ (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۳۷)۔

دیپ (۱) (ی مج) امذ.
جزیرہ ، ٹاپو ، برّاعظم.
کہ جب راجداری سراندیپ کا
خجل ہوگیا عذر اس دیپ کا
(۱۶۶۵ ، دیپک پتنگ ، ۵۰)۔ وزیر زادے نے اس کی بادشاہی کی تو یہ حقیقت کہی کہ سات دیپ کا تو وہ بادشاہ ہے۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۶)۔ اس پانی سے وہ دیپ گھرا ہوا ہے ، اس سے آگے دوگنا شاک دیپ ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۹)۔ یہ خطہ سنگل کے نام سے سنگلدیپ کہلانے لگا ، دیپ کے معنی ولایت اور زمین کے ہیں۔ (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۹۶)۔ [س : دوپ].

دیپ (۲) (ی مج) امذ.
دیا ، دیوا ، چراغ.
بچاری سو دیپ مال بالن لگے
سو چنکم کوکل دہوپ جالن لگے
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۷)۔
اندھارے ق لئی دن کون نکلیا سو بہار
ریا دیپ سورج ہوئے اختیار
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۸)۔ بروز اشٹمی یا نومی میری پوجا کرے اور پوجا میں دھوپ ، دیپ ، برنج شیریں ضرور رکھے جاویں۔ (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۵۳)۔
دھوپ اور دیپ کی خوشبو تھی کسی مندر میں
اور کسی مٹھ میں تھیں کافور کی شمعیں روشن
(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۳۵)۔

حرف لَو دینے لگے شعلۂ جاں ہے اُمّید
دیکھیں یہ دیپ ہوا کیسے بُجھائے اپکے
(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۶). [س : دیپ दीप].

---اُجالا (---ضم ا) امذ.
چراغ کی روشنی ، چمک.
عورت کیا ہے دیپ اُجالا
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۱۰۲). [دیپ + اُجالا (رک)].

---بُجھنا محاورہ.
روشنی ختم ہونا ، محو ہونا ، تصوّر ختم ہو جانا.
آئینہ خیال ہے ، کون بچھڑ گیا امید
عکس کے دیپ بُجھ گئے ، حیرتیں جانے کیا ہوئیں
(۱۹۷۰ ، دریا آخر دریا ہے ، ۸۸).

---پالکا (---کس ل) امث.
جشنِ چراغاں ، روشنی ، چراغ کی پُوجا. کاتک میں دیپ پالکا انہیں مہینوں میں ... ہنود کرتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۵۳). [دیپ + پالکا (رک)].

---پُشپ (---ضم پ ، سک ش) امذ.
چراغ کا گُل ، گلگیر ؛ گل چھپا لاط :
(پلیٹس). [دیپ + پُشپ (رک)].

---جَل اُٹھنا محاورہ.
امید کی کرن روشن ہونا ، آسرا ہونا.
جس دل کی دھڑکنوں میں وہ نام گُونجتا ہے
سو دیپ جَل اٹھے ہیں اُس دل کی انجمن میں
(۱۹۸۳ ، بڑے آقا ، ۵۰).

---جَلانا محاورہ ؛ ف م.
۱. امید دِلانا.
کعبہ بے صبح ، بُت کدہ تاریک
دیپ ایسے جلا گئیں آنکھیں
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۹). **۲. چراغ روشن کرنا.**
دیکھوں ترے ہاتھوں کو تو لگتا ہے ترے ہاتھ
مندر میں فقط دیپ جلانے کے لئے ہیں
(۱۹۷۸ ، جاں نثار اختر ، سکوتِ شب ، ۳۸).

---چَندی (---فت ج ، سک ن) صف.
(موسیقی) امید و آس سے متعلق ایک سُر جو بَہار کے موسم میں یا خوشی کے موقع پر گایا جاتا ہے ؛ چاند جیسی خوبی والا.
باجتا تھا دیپ چندی تال ڈھول
کانڑا سنتا تھا ٹھمری کان کھول
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۰). چاچر تال ، اسے دیپ چندی یا روپ چندی بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، تحفۂ موسیقی ، ۳ : ۹). [دیپ + چند (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دان امذ.
۱. ڈیوٹ ، چراغ رکھنے کا اڈّا یا جگہ (ا پ و ، ۱ : ۱۹۳). **۲. (مجازاً) ایک رسم جو کسی کے مرنے کے دس دن بعد تک کرتے ہیں - ایک دیا جلا کر پیپل کے درخت کے نیچے لٹکا دیتے ہیں تا کہ اسکی روشنی میں مُردے کی روح یم پوری میں پہنچ جائے** (جامع اللغات). [دیپ + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---سِکھا / شِکھا (کس س/ش) امث.
چراغ کی لَو ، روشنی کی کرن.
یہ دیپ شِکھا سی ، نا ک کلیکا سے اُدھر
وہ رنگ کہ کر رہی ہے اُوشا سنگار
(۱۹۳۶ ، روپ ، ۱۳۵). [دیپ + س : شِکھا].

---کوپی / کھوری (---و مج / و مج) امث .
چراغ کی بتی (پلیٹس). [دیپ + کوپی ـ کپی / کھوری (رک)].

---کیٹ (---ی مع) امذ.
گلگیر ، چراغ کی لَو سے پیدا ہونے والی کالک ، چراغ کا گُل نیز کالک کا غُبار (پلیٹس). [دیپ + کیٹ ؛ س : कीट किट्ट].

---مالا امث.
۱. (اَ) دیوالی کا تہوار.
لکشمی پوجا کی زینت ، دیپ مالا اس سے ہے
منھ شبِ تاریک کا دنیا میں کالا اس سے ہے
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۱). ساری ایودھیا نگری میں دیپ مالا کی گئی تھی. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۲۵۹). **(اَاَ) (مجازاً) زلفِ محبوب.**
جمنا کی تہوں میں دیپ مالا ہے کہ زلف
جوبن شبِ قدر نے نکالا ہے کہ زلف
(۱۹۳۶ ، روپ ، ۶۰). **۲. موتیوں کا ہار ، گلے میں پہننے کا زیور ، چمک دار چیز.**
وہ دیپ مالا جو لعل و یاقوت سے بنے ہے
نہ جانے کن احمریں ستاروں کی ست لڑی ہے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۰۲). **۳. (مجازاً) دیوار یا برجی میں چراغ رکھنے کے قطار در قطار بنے ہوئے موکھے جو عموماً مندروں یا اس قسم کے دوسرے مقامات پر چراغاں یعنی بہت سے چراغ روشن کرنے کو بنے ہوتے ہیں** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۹۲). [دیپ + مالا (رک)].

---دَرَکْش (---کس د ، فت ر ، سک ک) امذ ہندی برکش.
چراغ دان کی شاخ ، موم بتی (پلیٹس). [دیپ + ب : درکش दीपवृक्ष].

دیپال (ی مع) امذ (قدیم).
(مجازاً) بھگوان ؛ بادشاہ.
سو گوبند جگ دیو گوپال ہے
سو رکھپال کرپال دیپال ہے
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۲). [رک : دیوال].

دِیاوَلی (ی مع ، فت و) امث.
دیوں کی قطار ، رک : دیوالی (شبد ساگر)۔ [س : दीपावलि]

--- جَلانا محاورہ.
دیوالی کے دیئے روشن کرنا ، چراغاں کرنا.

ہنوز سینۂ ماضی میں جگمگاہٹ ہے
دمکتے روپ کی دیاولی جلائی ہوئی

(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۳۵۱).

دِیپک (ی مع ، فت پ) امذ.
۱. دیا ، چراغ ، دیوا.

کوت اجالا گھر دیپک   جگ کا پیارا رن دھیرک

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۵۷)).

توں ہر خوب دیپک کوں روغن دیا
کرن چک کوں پروانہ روشن کیا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲).

رخسارِ یار صاف تھے خط نے کیا ہے ظُلم
کیا وصلیٔ گلابی کو دیپک لگی میاں

(۱۷۴۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۲۳).

چشم کو سب کے دیا نور و ضیا
عیش کی عقل کا دیپک ہو دیا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۰). آسمان پر لکھو کھا تارے اور زمین پر ہزاروں اور لاکھوں طرح طرح کے دیپک روشن ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۵ ، کرشن اوتار ، ۳).

ساجن نے جو پلّو ترا کھینچا تُونے
جلتے ہوئے دیپک پہ ہتھیلی رکھ دی

(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۵۱). ۲. (مجازاً) فکر و خیال کی روشنی.

میرے ادراک کے اندھیرے میں
کتنے دیپک سُلگ سُلگ کے بُجھے

(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۱۰۶). ۳. فصل جیٹھ اور اساڑھ (مطابق مئی جون) میں بعدِ زوال گایا جانے والا سمپورن راگ جو سات سُروں پر مشتمل ہوتا ہے اور جس کے متعلق روایت ہے کہ اس کے گانے سے آگ لگ جاتی ہے.

سِری راگ اور دیپک اور ہنڈول
سرود مالکوس ان میں ہے انمول

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲). چوتھا راگ دیپک ... اور اس کا وقت سہانہ روز ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۷). رام (مُسکرا کر) اب وہ زمانہ نہیں رہا جب میگھ سے مینھ برساتے تھے اور دیپک سے آگ لگا دیتے تھے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۶۲).

جلنے بجھنے میں ہے جو بات لپکنے میں کہاں
کبھی دیپک کبھی ملہار سُنا موج شراب

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۵۸). ۴. ایک قسم کی آتش بازی (نوراللغات). ۵. (مجازاً) کوئی روشن درخشاں چمک دار چیز.

زنی جو ہو دیپک زمن کے ہوئے
سزا وار شہ انجمن کے ہوئے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۱). ۶. جنسِ اجوائن کا پودا اور اس کے بیج ، لاط : Ptychotis Ajowan, Ligusticum Ajwen (پلیٹس). [س : دیپک दीपक].

--- اُجانا محاورہ.
چراغ دکھانا. ستی سورج ان یک دیپک اُجائی. (۱۶۹۸ ؟ ، چت لگن (دکھنی اردو کی لغت)).

--- جَلانا محاورہ ؛ ف م.
چراغ روشن کرنا ؛ (مجازاً) مُسکرانا ، خوش ہونا ، خوشی کے آنسو بہانا.

تبسُّم سے آہیں دبانے کی کوشش
کوئی جیسے آندھی میں دیپک جلائے

(۱۹۳۸ ، سرود و خروش ، ۳۱۹).

وہ اور میرے گھر میں ہوں مہماں خوشا نصیب
گھانے اسکو سرخ سے دیپک جلاؤں میں

(۱۹۸۲ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۳۰).

--- چَھنا (--- فت چھ) امث.
چار مصرعوں کی ایک رُباعی جس کا ہر مصرعہ دس حرف ہوتا ہے (پلیٹس). [دیپک + چھن + ا ، لاحقۂ فاعلی].

--- راگ امذ.
رک : دیپک معنی نمبر ۳.

ہر طرف زنجیر کی جھنکار سُوں شعلہ اُٹھے
شاید اب کے سال دیپک راگ گئی ہے بہار

(۱۷۸۰ ، گلِ عجائب (شہاب الدین پروانہ) ، ۲۹).

ہجومِ گریہ میں یوں آہِ سوزاں دل سے نکلے ہے
کوئی جس طرح سے گاتا ہو دیپک راگ پانی میں

(۱۸۰۲ ، دیوانِ جوشش ، ۱۰۹). اس لئے اس نے دیپک راگ کی صحیح بندش کھوج نکالی ، وہ چھمونوں میں اس راگ کا الاپ کیا کرتا. (۱۹۸۶ ، او کہے لوگ ، ۲۸۱). [س : دیپک दीपक + راگ (رک)].

--- لاٹ امذ.
(موسیقی) سُر سے متعلق ایک تصوّراتی پرند کا نام جو تاحال صرف کتابوں میں مذکور ہے. ماہرانِ فنِ موسیقی یعنی اساتذہ نے ایک ایسے عجیب و غریب پرند کا سراغ لگایا ہے جو کوہِ قاف میں پایا جاتا ہے جس کو عربی میں قفنس یا ققنوس اور موسیقار بھی کہتے ہیں فارسی میں آتش زن اور ہندی میں دیپک لاٹ کہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۳). [دیپک + لاٹ (رک)].

--- لَگانا محاورہ.
چراغ روشن کرنا ، جلانا.

دیپک لگا کر مہ طبع ڈھونڈیا ہے جو کبار سب
پایا اساناں ہن کہیں دیکھا نہیں دوجے اٹے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۶۳).

دِیپْنا (ی مع ، سک پ) ف ل (قدیم).
۱. روشن ہونا ، جلنا.

کیتک جہاز بڑتے ہیں قرآں وہاں
کیتک شمع دیپتے ایس جاں تہاں
(۱۶۳۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۶). ۲. چمکنا ، جھلملانا.
دیپے من اُن کا جوں گگن دیپے سورج چکتاب سُوں
ہے کوئی تُمارا روپ جو من میں چاڑے ہیں علی
(۱۶۱۱ ، محمد قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸). ۳. (کسی چیز کا) نظر آنا ، دکھائی دینا ، ظاہر ہونا.
زلف تیر کل آنکس بُو تِری مہر و مِین ہنتی
ابراہیم تا نوڑ جڑاؤ یوں دیس پاچھیں پارد آوت چھترتی
(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۸۰). [دیپ - دیپک + نا ، لاحقۂ مصدر].

دِیپتہار (ی مع ، فت پ ، سک ن) صف مذ.
چمکنے والا.
چھٹے دیس سورج دیپتہار جوں
پھر آیا نکل بیچ سنساروں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۵). [دیپن + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

دِیپی (ی مع ، سک پ) امث.
دیپک راگ کی ایک ذیلی راگنی. اگر چھ تال ہوں تو سیدنی ... کہتے ہیں اور اگر ایک تال کم ہو تو آندنی ... اور اگر دو تال کم ہوں تو دیپی . (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۱). [دیپ + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

دَیت (ی لین) امذ.
دیو ، خبیث روح. تُو نے مبکھا ، سر چندمنڈ وغیرہ دیتوں کو تلوار سے مار پرتھوی کا بھار اتارا ہے . (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۲۵) . اے رام - دام، دیالیہ اور کٹ تین دیت تھے تم ان کے مارگ پر نہ چلو. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۲۹). [س : دیتہ दैत्य - دتی کا بیٹا].

دِیَت (کس د ، فت ی) امث.
۱. جس کی خواہش ہو ، معشوق ، محبوب ، خاوند.
جس کی خزاں بہار ہے وہ پُھول کون ہے
جس کی دیَت خدا ہے وہ مقتول کون ہے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۶۷).
سیاہی گئی سفیدی آئی ، کچھ امید نہ دیَت دکھائی
جو بن کے دن گھوم چلے ہیں ، پل پل ، ڈھل ڈھل
(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲۳). **۲. (أ) رک : خون بہا ؛ وہ رقم یا شے جو خون بہا کے طور پر مقتول کے وارثوں کو دی جائے.**
جس بولتے نور احدیث کا   جان کام نہ خوں نادیت کا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۲). اگر قاضی نے حکم کیا چور کے داہنا ہاتھ کاٹنے کا اور اس نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا تو کچھ دیت یعنی خون بہا اس پر لازم نہ آوے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۲۸). ایک ساقط الحمل بچہ کا مقدمہ پیش ہوا اور آپ نے اس کی دیَت کا فیصلہ کیا . (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۲۶۵) . دینِ ابراہیمی کے دوسرے بہت سے شعائر بھی عربوں میں مُروج ہے مثلاً ختنہ ، غسل جنابت ، ... قصاص اور دیت اور قسامت کے احکام وغیرہ. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۷۰) **(أأ) مسئلۂ قانون خون بہا ، مبحث جو وجوب ، مقدار اور خون بہا کی شرائط وغیرہ پر مشتمل ہو.**
کوئی تم سے ہوا مقتول اگر
کیا پینگی دیت اس قتل اندر
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۵). اختلاف کیا ہے علما نے وجوبِ قصاص اور دیت میں . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۵). شاہ صاحب (شاہ ولی اللہ) نے دیت ، خُمس ، قسامۃ وغیرہ کی نسبت لکھا ہے کہ "یہ قاعدے زمانۂ جاہلیت میں جاری تھے اور آنحضرت نے اسی طرح رہنے دئیے". (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۱ : ۱۶۷). **۳. کسی بھی خطا یا جرم کے قصور کی ادائیگی جو عدالت یا سرکار کے حکم پر دینا ہو ، مطلق جرمانہ** (نوراللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [ع : (و د ی)].

--- بھرنا عاورہ (قدیم).
خون بہا کی رقم ادا کرنا ، دینا. یہ صلاح ٹھیری کہ ہنگامہ کر کے اس کو مار ڈالو بہت ہو گا تو دیت بھرنی آ جائے گی. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۳۶۷).

--- پہنچنا عاورہ (قدیم).
خون بہا کا کسی پر واجب ہونا ، خون بہا کا وجوب ثابت ہونا.
قاتل یہ میرے میری پہونچتی نہیں دیت
گلگیر نے دیا ہے کبھی خون بہائے شمع
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۸۸).

--- دینا/ہونا عاورہ ؛ ف م.
جُرمانہ یا خون بہا دینا ؛ جرمانہ ہونا.
دیت اوس نے جب دستِ رنگیں سے دی
بہایا لہو ، خوں بہا ہو گیا
(۱۸۲۸ ، سخن بیمثال ، ۱۰). اگر ایک قوم دوسری قوم کے آدمیوں کو قتل کر دے یا لُوٹ لے تو کوئی دیت یا ضمان واجب نہ ہو گا . (۱۹۶۱ ، سود ، ۳۷۷).

--- عاقِلَہ کس اضا (--- کس ق ، فت ل) امث.
(فقہ) وہ رقم جو کنبہ والوں ، قرابت داروں یا اسی سلسلے کے دوسرے لوگوں پر شرع کی رُو سے حقداروں کو دینا یا لینا واجب ہوتی ہے. اور اگر میں ایسا جُرم کروں جس سے دیتِ عاقلہ لازم آوے تو تُو دیجیو. (۱۸۷۳ ، علم الفرائض ، ۱۱). [دیت + عاقل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

--- لینا ف م.
خون بہا لینا. باقی حال حضور نے سُنا ہے چاہے قتل کیجئے یا دیَت لیجئے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۵۷).

--- مُغَلَّظَہ کس صف (--- ضم م ، فت غ ، شد ل بکس ، فت ظ) امث.
(فقہ) اس میں قاتل پر سختی اور شدت ہے یعنی اگر دیت قتل

شبہ عمد کی سو اونٹ ہیں اس طرح کہ پچیس بنت مخاض ، پچیس بنت لبون ، پچیس حقہ اور پچیس جذعہ ہوں گے (شرح و قایہ). قتل شبہ عمد سے قاتل گنہگار ہوتا ہے اور اوس پر کفارہ واجب ہوتا ہے اور دیتِ مُغَلَّظہ اوس کی عاقلہ پر لازم ہوتی ہے نہ قصاص. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۳ : ۹۹). [دیت + مُغَلَّظ + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

دیتا بُھولے نہ لیتا کہاوت.
سیدھا حساب ، صاف معاملہ (نجم الامثال).

دیتان (ی مج) امذ.
وہ مُتفقہ لائحۂ عمل جس پر تمام فریق راضی ہوں. ضرورت محسوس ہوتی کہ اپنے دیتان کا کوئی عملی مظاہرہ کر کے اس دیتان پر دنیا کے سارے عوام سے تالیاں بجوائیں. (۱۹۷۵ء ، حریت ، کراچی ، ۲۳ جولائی ، ۳). [فرا : Detente, Detent].

دیٹھ (ی مج) امث (قدیم).
دید ، نظارہ ، نظر.

تیسے نہ ڈروں جو کرے دیٹھ ڈر
تیسے ہوں ڈروں دیٹھ سوں ہوئے نڈر

(۱۴۳۵ء ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۷۷).

دیٹھ سماتے جیوں کھا ہے

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت)). [س : दीठ].

ــــ پَڑنا ف ل.
نظر آنا ، دکھائی دینا ، ظاہر ہونا (پلیٹس).

دیٹھنا ف م (قدیم).
دیکھنا.

بہی بھول کیہ راؤ مندر گیا
نہ دیٹھا سلام ایک کن کن کیا

(۱۴۳۵ء ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۷).

اہس آپ دیٹھا سجن جل منجھار
ترنج معنبر سشیا جل منجھار

(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۱).

دیٹھی (ی مج) امث (قدیم).
نظارہ ، درشن ، دید ، نظر ، بینائی ، بصارت (پلیٹس ، جامع اللغات).
[پ : दिट्ठि ، س : दृष्टि].

دُیجا (ضم د ، کس ی) صف (قدیم).
دوسرا.

دُیجے دن کوں اپڑے اُتوبا یہ شہر
اتو اترے اس ٹھار لینے کوں پہر

(۱۶۴۹ء ، خاور نامہ ، ۵۰۵). [رک : دوجا].

دَیجا (ی مج نیز لین) امذ.
رک : جہیز. میری ماں نے اور پنڈت جی نے کہا کہ دیجا تمہاری زندگی بھر کے خرچ کے لیے کافی ہے. (۱۹۱۰ء ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۶۶). [س : दाय (दा + क)].

دَیجُو (ی لین نیز مج ، و مج) امذ.
جہیز یا اس سے متعلق ، استری دھن کا ایک حصہ (جامع اللغات ، پلیٹس). [س : दैय + उपक].

دَیجُور (ی لین ، و مج) امث ؛ صف.
۱. تاریکی ، اندھیرا.

جب ہوا چشم سے مستور او نور
گھیری عالم کو سراسر دَیجُور

(۱۷۷۲ء ، ہشت بہشت ، ۳ : ۶۱). جانتا ہوں جانتا ہوں ابھی بھانشر دوگے آکسیجن پر ... نور پر دیجور پر. (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۱۰۱). ۲. شبِ دیجور ، اندھیری رات.

کالے سواں بمغبان کی برن
دیجور شب تے بد بتر

(۱۶۳۵ء ، تحفۃ النصائح ، ۱۳).

روز سیاہ اس کے ہونٹوں سُوں جلوہ گر ہے
تجھ زلف میں جو دیکھا دیجُور کا تماشہ

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۳).

تھی شبِ دیجُور الشان سے شبِ مہتاب ہے
کبھی لے مشاطہ چنگی تیرے چمکاتے ہے زلف

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۵). جزیرے کے پاس پہونچے اور اتفاق سے اس وقت شبِ دیجور تھی. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۵۸). [دَیجُور (ع : داج + ف : ور) ، لاحقۂ صفت].

دِید (ی مع) امث ؛ امذ (شاذ).
۱. (اُ) نظارہ کرنا ، نگاہ ڈالنا (کسی چیز یا بے جان شے پر).

تیرا نزاکت حسن کا پڑھنے میں لکھنے میں نہ آئے
او نور ہے روشن بہوت تس ہے سکت یک دید کا

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹).

ایک دن اک جا یہ گزرے بایزید
کرتے کرتے کوچۂ عالم کی دید

(۱۷۷۴ء ، مثنوی رموز العارفین (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۳۳)). آبادی اس کی دید کے لائق ، عمارات اس کی عماراتِ چین و صفاہان سے فائق. (۱۸۰۵ء ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۳۱).

نالۂ سوزاں کی شمعیں داغ ہائے دل کے پھول
دید کے قابل ہے سامانِ شبستانِ فراق

(۱۹۱۴ء ، نقوشِ مانی ، ۱۵).

کب اس کی دید سے شاداں مری نظر ہو گی
تری حیات بھی کیا ، درد میں بسر ہو گی

(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۶۳). (اُ) دیدار ، درشن.

دید ہم اُس ستم ایجاد کا کر جاتے ہیں
جان پر کھیلتے ہیں سینہ سپر جاتے ہیں

(۱۷۹۳ء ، بیدار ، د ، ۶۳).

نہ اَکل و شُرب کے خواہاں نہ مال و زر کے ہیں
تمہاری دید کے بُھوکے تو پیٹ بھر کے ہیں

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۳۲).

صرف تمہاری دید کی تم سے ہوس طالب اور بس
صرف تمہاری آرزو مجھ پہ ہے غالب اور بس

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۷). میں تمہاری دید کو ترس گئی تھی شکر ہے کہ میرا بھائی آ گیا . (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۹۸). (iii) خدا کا جلوہ ، تجلی.

وعدہ نہیں ہے حشر کے دن کس سے دید کا
حصہ ابھی سے بانٹ رہے ہیں وہ عید کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۹). ۲. نگاہ ، نظر ؛ لحاظ ، پاس.

حق شناسی سے نہیں کچھ اُن کو دید
کسبیوں کا مال کھاتے ہیں یزید

(۱۸۳۷ ، حارق الاشرار ، ۱۵). ۳. معائنہ. ۹ کو مقدمہ بانسی و خلیل آباد و سالکانہ کی دید. (۱۸۸۶ ، انتخابِ فتنہ ، ۳۹). پروفیسر شبیہ الحسن کی دید ، مرزا جعفر حسین کی شنید واہ واہ کیا کتاب لکھی ہے . (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۲۲). [ف : دید ، دیدن - دیکھنا].

--- اُڑانا محاورہ.
مشاہدہ کرنا ، سیر کرنا ، نظارہ کرنا.

قائم جو کچھ کہ ہو گی سمجھ لیجو بعدِ مرگ
اب جیتے جی تو دید اُڑا اس دیار کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۳۰).

کھول کر آنکھ اُڑا دید جہاں کا غافل
خواب ہو جائے گا پھر جاگنا سوتے سوتے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۲).

--- باز امذ ؛ صف.
حسینوں پر نظر ڈالنے والا ، نظر باز ، مراد : عاشق.

جو تیرے در پہ ملیں آنکھیں دید بازوں نے
کہ سنگِ سرمہ ہوا پتھر آستانے کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۵).

بے خوف جھانکنے لگے اب ان کو دید باز
ایمائے چشمِ روزنِ در نے غضب کیا

(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۵۶). [دید + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

--- بازی امث.
۱. تاک جھانک ، آنکھیں لڑانے کا عمل. کھڑکی میں بیٹھی الغرض دید بازی میں وہ دن گزر گیا. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۷۹). جن لوگوں کو دید بازی کا لپکا ہے وہ کچھ ایسا بیتاب اور چلبلا دل گھر سے لے کے چلے ہیں جو ہر قدم پر چلتا اور ہر صورت پر لوٹ ہو جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۹۰). **۲. نظارہ کرنا ، دیکھنا ، لطف اٹھانا.** تو کس جرأت اور دلیری سے ادہر ادہر پھرتا ہے اور بادشاہوں کے محلوں کی طرف دید بازی کرتا ہے. (۱۸۰۲ ، گل بکاؤلی ، ۱۷). **۳. (مجازاً) آئینہ میں صورت نظر آنا.**

رقیبوں کو جلایا آئینہ کی دید بازی نے
دلِ عاشق نئی صورت سے بزمِ یار میں آیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۲). [دید + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بازی رب راضی فقرہ.
ریا کار بناوٹی صوفیوں کا نعرہ جس کی آڑ میں اپنی تاک جھانک ، نظر بازی کا جواز پیدا کرتے ہیں ، تاک جھانک اور نظر بازی کو روحانی غذا قرار دینا. اپنے بچاؤ کے واسطے ایسے ایسے کلام لا یعنی زبان پر لاتے ہیں کہ فلاں پیر کو فلاں کود کو جمیل پر نظر عاشقانہ تھی ... اور یہ بھی کہتے ہیں کہ دید بازی رب راضی ، حسین کو دیکھنا غذائے روح ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۶۸).

--- بان امذ.
۱. (i) زاویے کی شکل کا سوراخ دار پُرزہ جو بندوق کی نال کے پچھلے سرے کے قریب اُوپر کی طرف لگا ہوتا ہے اور جس میں سے نظر مکھی پر جما کر نشانے سے ملائی جاتی ہے ، مترادف : کھانچی ، تکنی. اور دوسری آنکھ سے دیدبان کی راہ سے دیکھیں جب کہ مکھی بندوق کی سر کے نشانے کے برابر ہو جائے اس وقت دم کھینچ کر بندوق لگائیں کہ گولی نشانہ پر لگے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۸). بندوق میں نشانہ لینے کے لئے بالعموم ایک اور کبھی کبھی دو پُرزے ہوتے ہیں ان کو دیدبان اور مکھی کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، نواب قطب یار جنگ ، شکار ، ۱۶۱). **(ii) گھنٹی کی شکل کا پُرزہ جو بندوق کی نال کے اگلے سرے کے منھ پر لگا ہوتا ہے اور جس سے نظر ملا کر نشانہ باندھا جاتا ہے ، مکھی.** معمولی بندوق میں ایک دیدبان ہوتا ہے جسے عوام مکھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۶۳). چیمبر میں جو کچھ ہوتا تھا یہ نظارا شیشے کے دیدبانوں میں سے دیکھا جا سکتا تھا. (۱۹۶۸ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۳ جولائی ، ۸). **(iii) (مجازاً) ہر اس سوراخ دار چیز کے لیے مستعمل ہے جو نگاہ یا چیزوں کو صاف اور واضح دیکھنے کے لیے استعمال کی جائے ، دوربین.**

کوئی یونہیں ٹکٹکی مغرب کی جانب باندھتا
کوئی مٹھی آنکھ پر رکھ کر بناتا دیدبان

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۶۲). **(iv) کیمرے کا وہ حصّہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر کہاں تک آئے گی ، منظر نما.** ریڈی کیمرے کے دیدبان (View Finder) سے دیکھا تو چہرے پر خوف آنے لگا. (۱۹۸۷ ، غبارِ کم بدبین ، ۱۹۳). **(v) قلعہ ، چھت وغیرہ پر مینار ، بُرج نما اونچی جگہ جو نگہبانی اور پاسبانی کے لیے بنائی جائے ؛ لڑائی کے وقت فوجی کمین گاہ.** اس قلعہ کے دیدبان نے دیکھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۵).

قلعے پر جو بیٹھے تھے دو دیدبان
مدینے کی جانب دیکھے ناگہاں

(۱۸۵۲ ، اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۳۵). قلعہ کا ایک برج سا معلوم ہوتا ہے یہ فوجی دیدبان ہے ، یہاں تغلق بادشاہ بیٹھا کرتا تھا اور سامنے کے میدان میں فوجی نمائش اس کو دکھائی جاتی تھی. (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۳۳). حسین نے عراق کا رخ کیا ہے ، دیدبان لگا دو اور اسلحہ خانے تیار کر لو. (۱۹۶۵ ، خلافتِ بنو امیہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۸). **(vi) جہاز کے ستون یا بلند ستونوں پر صندوق نما وہ جگہ جہاں بیٹھ کر دوسرے جہازوں کی آمد و رفت اور سمندر کے رونما تغیرات پر نظر رکھی**

جاتی ہے ، روشن مینار ، راہنما. اس عقل کا بھی شاید سونوں جوں کی کشتی پر کا دیدبان اچھا دیدبان کشتی نہوئے خوب فہم کر. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۸).

دیکھیا کوٹھ تھے دیدبان حصار
نظر کر کر دیکھیا بدریا کنار

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۸). دیدبان کا لفظ خالص فارسی ہے ، اور عرب جہازرانوں میں عام طور سے مستعمل ہے ، جہاز کے بلند ستون پر ایک چھوٹا سا صندوق سا بنا رہتا تھا ، اس پر ایک آدمی بیٹھ کر جہاز کا سامنا دیکھتا رہتا تھا کہ سامنے سے کوئی دوسرا جہاز ، ... کوئی اور آفت تو نہیں آرہی ہے ، اس کو دیدبان کہتے تھے. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہازرانی ، ۸۱). بارلٹ مستول کی انتہائی بلندی پر «دیدبان» میں بیٹھا سامنے نظر دوڑا رہا تھا. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان ، ۹۶). (۱۱) **نگہبان یا پاسبان جو کسی بلند جگہ سے دور سے نظر آنے والے خطرات سے صرف آگاہ و خبردار کرے. شاہی مخبر.**

کبھی ، یوں دیدبانان کوں بُلا کر
دیکھو او دورتے ترستا سو جا کر

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۰۰). بلیناس نے ایک منارہ بلند بنایا اور ایک آئینہ طلسم و حکمت سے تیار کر کے اس پر نصب کیا اور ایک دیدبان مقرر کر دیا . (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۵۵) . دفعتاً دیدبانان شاہی نے بحکم نادر نزل نشانہ تاک کر مارا گولی پڑتے ہی سرغنہ سہر علی کا کام تمام ہو گیا . (۱۹۰۶ ، مراۃ احمدی ، ۸۰). ۲. (**مجازاً**) **ہر اس شے یا اعضائے بدن کے لیے مستعمل ہے جسے نگہبانی اور دیکھ بھال اور دیکھنے سننے وغیرہ کا کام لیا جائے.**

سورج چوتھے اسمان کا دیدبان
گیا دیدبانی کوں مغرب کے میان

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۲). آنکھیں اور زبان میری کہ دیدبان تن و دل کی ہیں. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۷۰۲). ۳. (**مجازاً**) **عالم ، فاضل ، دانشور ، ماہر علم و فن.**

سخن ور یوں بحر کا دیدبان
کرے یوں حکایت کی کشتی رواں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۹) . ۴. **مہاوت ، ہاتھیوں کا نگراں.** آئین یہ ہے کہ دیدبان اپنے ہاتھیوں کو دوم و سوم و چہارم مراتب کے مطابق چار گروہ میں تقسیم کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۱۲). [دید + بان ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ بانی امث.
۱. **نظر بازی ، دیدار کرنا.**

نہیں کرنے جو سکتی دیدبانی
رہی آواز کی ہو وہ دوانی

(۱۷۹۶ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۷۷). عوقل اور دیدبانی کا برج ہمیشہ تک مانند ہنکر گورخروں کی آرامگاہیں اور گلّوں کی چراگاہیں ہونگے (۱۹۵۱ کتاب مقدس ، ۶۸۵) ۲ **سراغ رسانی ، جاسوسی.** نظر کو اوس قلعہ کی خدمتِ دیدبانی ہوئی. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۴۲). یہ (حُر بن یزید تمیمی) خاندانِ رسالت کے سچے دوست تھے اور عمر و سعد کے لشکر سے بطور دیدبانی آگے بھیجے گئے تھے. (۱۹۱۶ ، محرم نامہ ، ۱۵۵). پیدل فوج کے علاوہ اس ڈویژن کے پاس توپخانے کی دو رجمنٹیں اور (دیدبانی اور کمک رسانی کے لیے) ایک آر اینڈ ایس بٹالین تھی. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۳۶). ۳. **نگرانی ، دیکھ بھال.** رسوماتِ مذہبی کا انجام دینا اور قرق شدہ جائداد کے نیلام کی دیدبانی. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲۳۸). بجھل دو راتوں کی طرح وہ تینوں دیدبانی کی ڈیوٹی پر جا لگے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۰۳). ۴. **ناخدائی ، کپتانی ، قیادت ، مذہبی رہنمائی.**

بحرِ دنیا میں کشتیٔ دیں کی
دیدبانی تجھے مبارک ہو

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۱ ، ۲۶۷). ۵. (**فوج**) **قلعے کی نگہبانی ؛ دشمن کی فوج یا نقل و حرکت کا مشاہدہ.** سب سے بڑی مُفصّل کتاب جس میں قلعوں کی فتح کی تدبیریں قواعدِ جنگ ، جاسوسی و دیدبانی و حملہ آوری کے آئین منضبط تھے ... تصنیف ہوئی تھی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۷۱). اس کتاب (پاکستان کا المیہ) میں مَیں نے (میجر جنرل فضل مقیم خان) کئی ایسے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں جو شاید قاری کو نامانوس معلوم ہوں لیکن وہ الفاظ فوج میں عام استعمال ہوتے ہیں مثلاً بارودی پھندا (Boobytrap) ... دیدبانی. (Observation). (۱۹۷۳ ، پاکستان کا المیہ (پیش لفظ) ، ص) . [دید + بان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَدِید (ـــــ فت ب ، ی مع) امث.
بار بار دیکھنے کا عمل ، نظارۂ پیہم ، پے بہ پے دیکھنا.

جہاں نگہ کرو جلوہ گر ہے مظہر حق
ہیں جن کو چشم وہ خود دیکھتے ہیں دید بدید

(۱۸۷۴ ، دیوانِ قاسم ، ۷۲). [دید + ب (حرفِ جار) + دید (رک)].

ـــــ خواہ (ـــــ و معد) صف.
ملاقات کا خواہشمند (علمی اردو لغت) . [دید + ف : خواہ ، خواستن ـ چاہنا] .

ـــــ دَرْشَن (ـــــ فت د ، سک ر ، فت ش) امذ.
دیکھنا ، دیدار کرنا. عام لوگ صرف بابا نانک شاہ کی خیالی یا قلمی تصاویر تک ہی دید درشن کے مزے لیتے ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرِ پنجاب ، ۷۲). [دید + درشن (رک)].

ـــــ شُنِید (ـــــ ضم ش ، ی مع) صف.
۱. **ملاقات ، ملنا.** ۲۵ کی رات کو روانہ ہو کر بمبئی میل سے میں سالسہ آؤں گا اور گویا ۲۶ کی صبح ۹ بجے آپ کی دید شُنید میسّر آئے گی. (۱۹۱۵ ، خطوطِ حسن نظامی ، ۱ : ۶۲). ۲. **وہ جس سے کوئی واقف ہو ، واقف کار ، شناسا ، جاننے والا.**

جو جفا کشِ غمزۂ دید رہا ، وہ اجل کا نہ دید شُنید رہا
جو نگاہِ ادا کا شہید رہا ، وہ نشانۂ تیرِ قضا نہ رہا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۳). [دید + ف : شُنید ، شُنیدن ـ سننا].

---- کَرْنا ف م.
دیکھنا ، نظارہ کرنا ، مشاہدہ کرنا ، دیدار.

درد اس کی بھی دید کر لیجئے
نوجوانی یہ مُفت جاتی ہے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۵).

کرتی ہیں دید گُل کی سب بلبلیں چمن میں
ہم تجھ کو دیکھتے ہیں تو پھول ہے ہمارا

(۱۸۰۹ ، افسوس (طلوع و افکار ، ۳ ، ۳۱ : ۹)).

---- کو تَرَسْنا محاورہ.
ملنے کی آرزو میں رہنا ، مُلاقات سے محروم رہنا.

یہ بس چھوڑ کر گئی گھر سے
دید کو اس کی ہم بہت ترسے

(۱۸۶۰ ، مثنوی بحر مختلف ، ۲۷).

---- کے قابِل امذ.
دیکھنے کے لائق ، دیدنی.

اب دید کے قابل ہے ہمارا تنِ لاغر
مانی سے نہ کھینچا گیا تصویر کا خاکہ

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۵۳).

نالۂ سوزاں کی شمعیں ، داغ ہائے دل کے پھول
دید کے قابل ہے سامانِ شبستانِ فراق

(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۵).

---- گہ امذ.
۱. منظر ، نظارہ گہ.

دید گہِ عشق میں بالِ شکستہ ہے پَر
کس کو رہتا ہے قفس میں بال و پر کا امتیاز

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۷۸). اے گلّہ کی دید گہ اے پشتِ صیّون کی پہاڑی یہ تیرے ہی لئے ہے. (۱۹۵۱ ، کتابِ مقدس ، ۸۷۱). **۲. دیدبان کے بیٹھنے کی جگہ.**

دیکھیا دیدبان دریا اوپر سپاہ
شتابی سوں آیا او از دید گہ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۷۸). [دید + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---- مارْنا محاورہ.
نظریں ملانا ، تاک جھانک کرنا ، گھورنا.

بانکی پگڑی بندھیں نخنے سواریں
بیگانی عورتوں سے دید ماریں

(۱۸۰۳ ، اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۵۵۱).

---- میں دید (---ی مع) امث (قدیم).
قابلِ دید.

کہ کامل مثل کہہ گئے ہوں انگے
منگوں دید میں دید سو دھنک کوں منگے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۴). [دید + میں (حرفِ جار) + دید (رک)].

---- نہ شُنید (---فت ن ، ضم ش ، ی مع) صف.
دیکھا نہ سُنا ، عجوبہ ، انوکھا ، نایاب. شاہین ایسے اچھے کہ دید نہ شُنید. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۲). ایسا ... کم خواب اور زربفت کہ دید نہ شنید. (۱۹۳۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۷). [دید + نہ (کلمۂ نفی) + ف : شُنید ، شُنیدن ـ سننا].

---- نَہ شُنید آئے میاں حَمِید کہاوت.
جان نہ پہچان آموجود ہوئے یا معاملے میں دخل دیا (ماخوذ : نجم الامثال ، محاوراتِ ہند ، ۱۰۸).

---- نَہ شُنید بَرْسات ایک ہی جَگَہ کاٹیں گے کہاوت.
بے وجہ کسی سے اختلاط کرنا (نجم الامثال).

---- وا دِید امث.
۱. ایک دوسرے کے گھر جانے کا عمل ، آمد و رفت ، میل ملاقات.

غنیمت ہے یہ دید وا دیدِ یاراں
جہاں مُند گئی آنکھ میں ہوں نہ تو ہے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۰).

ہم آغوش وہ مجھ سے ہو یا نہ ہو
دِوانہ ہوں میں دید وا دید کا

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۳). کیا فرض ہے کہ جب تک دید وا دید نہ ہو لے اپنے کو یگانہ ... سمجھیں. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۲۱۰).

دید وا دید کی رخصت ہی سہی
میرے حصّے کی قیامت ہی سہی

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۳۲۷). **۲. تاک جھانک.** راجہ اور پرجہ سب عیش و عشرت میں پڑے ہوئے ہیں انھیں بھی ابتدا ہی سے دید وا دید کا لپکا پڑا. (۱۹۱۲ ، شبابِ لکھنو (مقدمہ) ، ۳۵). [دید + وا ـ دوبارہ + دید (رک)].

---- و بازدِید (---و مع ، ی مع) امث.
رک : دید وا دید. شناسا لوگوں سے دید و بازدید جاری ہوئی. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر ، ۲۷۷).

آمد ہے ارضِ پاک کے اہلِ قلم کی عید
اے کاش یوں ہی ہوتی رہے دید و باز دید

(۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۳۷). [دید + و (حرفِ عطف) + باز ـ دوبارہ + دید (رک)].

---- و شُنِید (---و مع ، ضم ش ، ی مع) م ف.
معمولی ملاقات ، رسم و راہ ، جان پہچان.

اوسکا ہے مشاہدہ ہمیں اے غمگین
عالم میں کسی کی ہو نہیں دید و شُنید

(۱۷۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۷۱). [دید + و (حرفِ عطف) + ف : شُنید ، شُنیدن ـ سننا].

---- و فَہْمِید (---و مع ، فت ف ، سک ہ ، ی مع) امث.
کسی چیز کی حقیقت تک پہنچنے کا عمل ، معرفت. میں کی دید و فہمید ایک کسب و ریاضت کی محتاج ہے. جب تک جسم و روح کو ...

صاف نہ کریں اپنے میں کو نہ دیکھ سکتے ہیں ۔ (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، حسن نظامی ، ۱۳۸)۔ [دید + و (حرفِ عطف) + ف : فہمید ـ فہمیدن ، سمجھنا]۔

ــــ وان امذ.
رک : دیدبان معنی نمبر ۱.(أ). بتیس چالیس رائفل کا کُندہ پاش پاش ہو گیا ، دیدوان ٹوٹ گیا ، استغفراللہ ، اب کیا کریں. (۱۹۳۳ ، نیرنگِ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۸۱)۔ [دید + وان ، لاحقۂ صفت]۔

ــــ ہے نہ شُنید فقرہ.
رک : دید نہ شُنید . کمرے کی سجاوٹ بھی دید ہے نہ شُنید . (۱۹۲۳ ، بزم اکبری ، ۱ : ۹)۔

دیدا (ی مج) امذ ؛ امث.
دیکھا ہوا ؛ آنکھ.
تُہیں (تُہی) نور دیدا نبی کا یقیں
تُہیں (تُہی) عین دستا علی کا یقیں
(۱۵۹۳ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ۱۹۵۷ ، ۹۲)). خدا کوں کیوں جانیا ، کہا دیکھیا ولے نیں بوجھانیا دیدا ہوے تو دل میں جانانا (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۸)۔ [رک : دیدہ جس کا یہ غلط اِملا ہے]۔

دیدار (ی مع) امذ.
۱. دیکھنے کا عمل ، درشن ، ملاقات. اس کا سدا جیکوئی ساقی ہات سوں دیدارکا شراب پیوےگا بعنے پیر کے ہات سوں مست ہوئیگا. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۵)۔
عاشق کیرے مذہب منے قبلہ مجازی نئیں رَوا
قبلہ حقیقت کا بھی دلدار تجہ دیدار کا
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۹)۔
تمن روشنی بن بس روشنی ناہ
تو دیدار بن سبھی دیدار ہیں کاہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۹)۔
جلوہگر مجھ دل میں جو ہر وقت وہ دلدار ہے
آئنے میں جب کبھی دیکھو تبھی دیدار ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۳)۔
جب تجھے دولت ملی دیدار کی
پھر کہاں پروا در و دیوار کی
(۱۸۲۸ ، باغ ارم ، ۶۵)۔ اپنے ولیعہد سلطنت پرنس آف ویلز کے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کیں. (۱۹۲۶ ، شرر مضامین ، ۱ ، ۳ : ۶۸)۔ ذکیہ : اوہ ، اتنی ہمت تو مجنوں نے لیلیٰ کے دیدار کی نہیں لگائی تھی. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۷۵)۔ **۲. خدا کا جلوہ ، رسولِ پاک کی پیشوائی.** مجھے تیرا دیدار ہور قرب ، ہور میری امت کوں ابھی دیدار دے. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۰)۔
ملانک اچھلنے لگے ذوق سوں
سو حضرت کے دیدار کے شوق سوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰)۔
گرفتار ہوس کیا لذّتِ دیدار کو پاوے
جدا جو کوئی ہوا ہے آپ میں پایا وصال اس نے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۹)۔
دیدار کے مشتاق ہیں سب جس کے اب اس کی
کچھ شورشِ ہنگامۂ محشر میں خبر ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۳)۔
خدا کے نور کی بوچھار ہے مکے مدینے میں
جہاں دیکھو عجب دیدار ہے مکے مدینے میں
(۱۹۶۵ ، صدرنگ ، ۲۳)۔ **۳.(أ) مرنے کے بعد منھ دکھانا.**
لے چلیئے انھیں خیمے میں اب یا شہ ابرار
بہتر ہے کہ ماں دیکھ لے فرزندوں کا دیدار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۵)۔ رسم دیدار کے بعد جنازہ گھر سے باہر لاتے ، تین مرتبہ زمین پر رکھتے ، تین ہی مرتبہ اٹھاتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۹)۔ **(أأ) (مجازاً) چہرہ ، منھ.**
تو کیوں آنسو سے تو کرتی ہے دیدار
ترا یوسف تو ہے کا زر خریدار
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، ۸۵)۔
نظر پڑا اسے دیدارِ سیّدُالشّہدا
بدن پہ زخم گلے پر نشان تیغ جفا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۱۲۳)۔ **۴. دیکھنے والا ، دیدار کرنے والا.**
دیدے ہیں سہے نادیدے جو دیدار دیکھتے تھے
مع صبر دیوبہار وہ دیدار کہاں ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۵)۔
اک ذرا جنبشِ مژگاں کی روادار نہیں
کس کی تصویر مرے دیدۂ دیدار میں ہے
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور ، ۳۰۱))۔ [دید + ف : ار ، لاحقۂ حاصل مصدر]۔

ــــ اِلٰہی کس اضا (ــــ کس ا ، ل مد) امذ.
(مسیحی) انوارِ الٰہی کا نظارہ ، مشاہدۂ مبارک (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمینالجی ، ۱۰)۔ [دیدار + الٰہی (رک)]۔

ــــ بازی امث.
نظارہ بازی ، تاک جھانک (مہذب اللغات) . [دیدار + ف : باز ؛ باختن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ــــ بازی (اور مولا) خُدا راضی کہاوت.
عیاش آدمی ، تاڑ بازی کی حمایت میں کہتے ہیں (جامع اللغات).

ــــ پانا محاورہ.
دیکھنا نصیب ہونا ، نظارہ حاصل ہونا.
ترا دیدار پایا اسے سو بُد ہے
سب عاشق کوُتے ہیں آج سنگل
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۹)۔
عمر گزری اک بت کافر نظر آیا نہیں
حشر میں کیونکر خدا کا پائیں گے دیدار ہم
(۱۸۳۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۷)۔

---پَنا (---فت پ) امذ (قدیم).
دیدار کی سی کیفیت ، حالتِ دیدار ، دیدار پن.

اللہ سوں باتاں کرے سو قرآن کا تلاوت
اللہ سوں وجود میں خدا کا دیدار پنا

(۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۷). [دیدار + پن ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت + ا ، (حرف زاید)].

---پِیر کا کُونڈا امذ.
(رسم) جب کسی کے آنے کی (یا کسی کے دیدار کی) بہت آرزو ہوتی ہے تو عورتیں بطور منّت یہ کُونڈا مانتی ہیں (عورتوں نے پیر دیدار کو ایک فرضی ولی قرار دیا ہے). بعد ازاں دیدارِ پیر کا کُونڈا ہوتا ہے یعنی عورتوں نے جو ایک ایسا پیر مان رکھا ہے کہ وہ مسافر کی صورت دوبارہ دکھاتا ہے . (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۱۰۵).

---دِکھانا محاورہ.
۱. ملاقات کرنا ، ملانا.

گئی برسات بھی اے میرے دلدار
تڑپتی ہوں دکھا دے اپنا دیدار

(۱۸۷۳ ، تیرہ ماسہ ، ۹).آپ لکھنؤ پہنچ گئے مجھ کو اب اطّلاع ملی ، خدا جلد دیدار دکھائے ، حالت یہ ہے کہ تصوّر کرنا پڑتا ہے کہ زندہ ہوں. (۱۹۲۱ ، اکبر ، خطوط ، ۴۲). ۲. خدا کی قدرت کا مظاہرہ ہونا ، خدا کے وجود کو محسوس کرنا. کسی نے کہا وہ نوالہ دینے کے بہانہ سے اپنے مشتاقوں کو دیدار دکھا دیتا ہے . (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۸).

---دِلْکَش کس صف(---کس د ، سک ل ، فت ک) صف.
(مجازاً) خوشنما چہرہ. اوس کا دیدارِ دلکش کیوں کر نصیب ہو سکتا ہے؟ (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۱۲)[دیدار+دلکش(رک)].

---دیکھنا محاورہ.
۱. لطف اندوز ہونا ، مشاہدہ کرنا.

کہ بابا کوں تمنا سوں یے پیار ہے
تو دیکھو کہ ان کا یہ دیدار ہے

(۱۶۷۳ ، مرزا ابوالقاسم (بیاضِ مراثی ، ۲۰۹)).

نزدیک ہی سے شرم ہے اتنا تو ہو بھلا
دیکھا کریں کبھی کبھی دیدار دور سے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۹۶).

گلوں کا دیکھ لے دیدار آخری بُلبل
خزاں بھی آن ہی پہنچی ہے باغ کے نزدیک

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۷۷). ۲. خدا کا جلوہ دیکھنے کی آرزو کرنا.

اندھا ہے وہ جس نے ترا دیدار نہ دیکھا
بہرا ہے وہ جس نے نہ سُنا تیرے سخن کو

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۱۰۳).

---دینا محاورہ.
جلوہ دکھانا ، نظارہ کرانا.

صبح یہ وعدہ نہ کر آج مجھ کوں دے دیدار
تیرے بچن کا نہیں مجھ کوں اعتبار سجنؔ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۴).

دیدار دے شتابی جلنے کی تاب نہیں ہے
اس ہجر کی اگن میں دوزخ کی آگ اولا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۶).

آئینے کی مشہور پریشاں نظری ہے
تُو سادہ ہے ایسوں کو نہ دیدار دیا کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۳).

---سے آنکھیں رَوشَن کَرْنا محاورہ.
جلوۂ شاہی سے سرفراز ہونا.ہماری دلی خواہش ہے کہ ہم اپنی آنکھیں اپنے فرمانروا کے دیدار سے روشن کریں . (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۱۳۶).

---سے مَسْرُوْر ہونا محاورہ.
دیکھ کر خوش ہونا (جامع اللغات).

---طَلَب (---فت ط ، ل) امذ.
دیکھنے کے خواہشمند.

مجھ سے دیدار طلب ہونگے جہاں میں کمیاب
ذوقِ دیدار میں بیخود ہوں مگر مجھ سے حجاب

(۱۸۷۸ ، گلزارِداغ ، ۹۰).[دیدار+ف:طلب ، طلبیدن ـ مانگنا].

---عام کَرْنا محاورہ.
جلوہ دکھانا.

دیدار عام کیجیئے پردہ اوٹھائیے
تا چند بندہ ہائے خدا آرزو کریں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۷).

---کا (کے) بُھوکا امذ.
ملنے یا دیکھنے کا آرزو مند.

ولیکن بُھوکا ہوں میں دیدار کا
بھی مہمان ہوں میں گھڑی بار کا

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ (عکسی) ، ۴۴).

سَو فاقوں میں بھی عاشقِ شیدا یہ کہیں گے
دیدار کے بُھوکے ہیں مُلاقات کے پیاسے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۳).

کیا دانۂ خال اپنا چُھپاتے ہو تم اِتنا
ایسا بھی تو دیدار کا بُھوکا نہیں کوئی

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۹۰).

---کَرْنا ف م.
صورت دیکھنا (مہذب اللغات).

---کی بِھیک امث.
دیکھنے کی بخشش ، عنایت.

مسکین و غریب و بے نوا ہوں
دیدار کی بھیک کا گدا ہوں
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۱۵).

---نُمائی (---ضم ن) امث.
منہ دکھائی ، رُوپ درشن. یہ رسم بھی اطرِ ہند سے لی گئی ہے جس کے معنی نظارۂ حسن ہیں اور ہم اسے منہ دکھائی یا دیدار نمائی کہہ سکتے ہیں. (۱۹۰۵ء ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۵۵). [دیدار (رک) + ف : نما ، نمودن - دکھانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

دیدارُو (ی مع ، و مع) صف.
۱. اچھی صورت شکل کا ، خوش شکل ، نظروں کو بھانے والا ، قبول صورت. اچھے اچھے خدمت گار دیدارو نوکر رکھیے. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۰). افضل النساء گندمی رنگ بڑی بڑی آنکھیں ... کشیدہ قامت اس بڑھاپے میں اچھی دیدارو ہیں. (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۱۱۸). حسرت صاحب بڑے کلے ٹھلے کے آدمی تھے ، دیدارو ، کشادہ پیشانی سر پہ بال تھوڑے تھوڑے گھنگھر یالے ، ستواں ناک ، دُہرا جسم ... ڈبل فریم کی عینک لگاتے تھے. (۱۹۸۳ء ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۵۳). ۲. رعب دار ، پُروقار ، وجیہہ ، بَنا ٹھنا. آپ تلوار پکڑ کر لڑتا تھا اور سپاہیانہ یلغاریں کرتا تھا اس لیے بہادر سپاہی اور دیدارو جوان اسے بہت پیارا تھا. (۱۸۸۳ء ، دربارِ اکبری ، ۶۸). ایک دیدارو جوان کڑیل پہلوان روز یہاں آتا تھا. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۶). اللہ نے اونچا پورا دیدارو آدمی بنایا تھا ، جو دیکھتا رعب کھا جاتا تھا. (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۵۵۲). [دیدار + و ، لاحقۂ صفت].

---پَن (---فت پ) امذ.
(نیارا گری) ، روپ ، سجیلا پن ، چمکیلا پن (ا پ و ، ۳ : ۷).
[دیدارُو + پن ، لاحقۂ اسمیت].

دیدان (ی مع) امذ.
۱. (طب) خراطین ، شکم ، پیٹ کے کیڑے . لید میں دیدان ... فسادِ معدہ کی دلیل ہے. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۲). نارجیل کہنہ دیدانِ شکم خصوصاً کدو دانہ کو ہلاک کرتا ہے. (۱۹۲۹ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۸۱). ۲. (سائنس) (مجازاً) حشرات الارض و دیگر کیڑے ، لاروا ، سنڈی ، کرم. کلپے کلپے ان کہنہ جات میں حشرات ، سروے (Larve) اور دیدان (Maggots) بھی پائے گئے ہیں. (۱۹۳۷ء ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۰). [ع : دود (رک) کی جمع].

---شَرِیطِیَہ کس صف (---فت ش ، ی مع ، کس ط ، فت ی) صف مذ.
(طب) انسانی جسم میں پیدا ہونے والے پیٹ کے لمبے کیڑے ، خراطین شکم ، کیچوے. ان دافع کرم ادویہ کے اثر کی تکمیل کے لئے جو دیدان مستدیرہ (Round Worms) اور دیدان شریطیہ (Tape Worms) کے لئے دئے جاتے ہیں اس کا استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۷). [دیدان + شریطہ (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

---مُسْتَدِیرَہ کس صف (---ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع ، فت ر) صف مذ.
(طب) دائرہ دار ، انسانی جسم میں پیدا ہونے والے گول یا مُدَوّر کرم یا لاروے ، کدو دانے. ان دافع کرم ادویہ کے اثر کی تکمیل کے لئے جو دیدان مستدیرہ Round Worms اور دیدان شریطیہ (Tape Worms) کے لیے دئے جاتے ہیں اس کا استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۷). [دیدان + مستدیرہ (رک)].

دیدانیات (ی مع ، کس ن) امث ؛ ج.
(طب) علم خراطین ، کیرم ، سُنڈی. بازنطینی طبیب اسکندر طرالسی کو جس نے آخرالامر روما کو اپنا مسکن بنایا محض ایک مؤلف قرار دینا غلط ہو گا اس کی تصانیف میں کئی ایک ذاتی مشاہدات بھی موجود ہیں (مثلاً طبی دیدانیات کے موضوع پر). (۱۹۵۹ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۲ : ۹۳۸). [دیدان + یات ، لاحقۂ جمع].

دیدَن (ی مع ، فت د) امذ (شاذ).
دیکھنا ، نظارا کرنا.

وہ دونو آپ میں تھے محو دیدن
لیا تھا رَم نے ہرنوں سے دمیدن
(۱۷۵۹ء ، راگ مالا ، ۳۱).

شکلِ نرگس بھی کچھ ہے گلِ رخسارِ بتاں
حاصلِ دیدنِ گُل سیرِ گلستاں میں نہ تھا
(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۲۲۴). [ف].

---ہونا محاورہ.
وطیرہ ہونا. ایک دوسرے کو کافر و مُشرک کہنا اور اس حدیث کے الفاظ کو ... مردود قرار دینا علمائے زمانہ کا دیدن ہو گیا ہے. (۱۸۹۳ء ، مکتوباتِ سرسیّد ، ۶۳۴).

دیدَناسا (ی مع ، فت د) صف.
(عو) ذرا سا ، بہت کم (فرہنگِ آصفیہ). [دیدنا + سا ، لاحقۂ صفت].

دیدَنی (ی مع ، فت د) صف.
دیکھنے کے لائق ، قابلِ دید ، نظارے کے قابل.

جہاں کا دید بجُز ماتم نظارہ نہیں
کہ دیدنی ہی نہیں جس پہ یاں نظر کریے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۰۴).

دیدنی تھا میری محفل کا سماں کل رات کو
مہرباں تھا وہ بُتِ نامہرباں کل رات کو
(۱۹۳۴ء ، سیف و سبو ، ۱۵۳). عوام کا جوش و خروش دیدنی تھا. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۱۵۷). [دیدن + ی ، لاحقۂ صفت].

---رَوشنی (---و لین ، سک ش) امث.
نظر آنے والا نور ، عام روشنی ، اشعاع یعنی ریڈی ایشن (Radiation)

کی تمام صورتوں میں سے ہم دیدنی روشنی (Visible Light) کے ساتھ سب سے زیادہ متعارف ہیں (۱۹۷۰ ، کوانٹم کا نظریہ ، ۴)۔

دِیدَو (ی مع ، و مج) امث.
سیمل ، بعولا لکڑی کی ایک قسم جو سامان بھرنے ، صندوق اور ڈبے بنانے کے کام آتی ہے (برما میں کثرت سے پائی جاتی ہے) لاط : Bombax Insigne . برما میں شکر کے ڈبے ، دیدَو کے بنائے جاتے ہیں ۔ (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۶۲)۔ [بنگ : دیی دو]۔

دِیدوں (ی مع ، و مج) امذ.
دیدہ ، رک کی جمع ، تراکیب میں مستعمل۔ اس بات کے سنتے ہی جو عبدل کے دیدوں میں سے وہ غضبناک آگ سی نکلی جو کہ اس رتبہ اور قوم کا خاصہ تھا۔ (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۹۲)۔ آنکھیں سوجی ہوئی تھیں ۔ دیدوں میں سرخی تھی اور جلن ہو رہی تھی۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۶)۔ [دیدہ (بحذف ہ) + وں ، لاحقۂ جمع]۔

---- پھٹی (---- فت پھ) صف.
(عو) بے حیا ، شوخ چشم ، بے شرم عورت۔ اری دیدوں پھٹی ... اتنا تو سوجھا ہوتا کہ بہن کی سسرال جا رہی ہوں اس کے جنم میں تو نہ تھکواؤں ۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۶۹)۔ [دیدوں + پھٹی + (پھٹنا (رک) کا ماضی بصیغۂ تانیث)]۔

---- پھوٹی (---- و مع) صف مث.
(تحقیراً) اندھی ؛ (مجازاً) ناسمجھ۔ جب آتی ہے اِدھر اُدھر کی اُڑانے لگتی ہے دیدوں پھوٹی یہ نہیں دیکھتی کہ کون بیٹھا ہے۔ (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۰۱)۔ [دیدوں + پھوٹی (رک)]۔

---- سے کاجَل اُڑانا / چُرانا محاورہ.
صفائی سے چوری کرنا ، چالاکی دکھانا۔

پردۂ ابر بہاری میں ہوائے گلشن
لے چلی دیدۂ نرگس سے چُرا کر کاجَل
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۶)۔

---- کا پانی ڈھلنا محاورہ.
رک : دیدوں کا پانی مر جانا۔

بکتی بکتی ہوئی میں دیوانی
ان کے دیدوں کا ڈھل گیا پانی
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۱۷)۔

---- کا پانی مَر جانا محاورہ.
بے غیرت ہو جانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---- کی قَسَم فقرہ.
(عو) عورتیں جو قسمیں کھاتی ہیں ان میں یہ بھی مستعمل ہے (بیشتر کسی حسین یا خوبصورت چیز یا شخص کے حُسن کے بیان کے موقع پر) آنکھوں کی قسم۔ ایک بولی کہ ... ایسا سجدار نکیلا حسین نہ جیتی ہے کہ ملکہ پر کیا موقوف میرا بھی اپنے دیدوں کی قسم عجب حال ہے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۲)۔

---- گُھٹنوں کے آگے آئے فقرہ.
(عو) ایک قسم کا کوسنا ، بددعا ، اندھا ہو جائے ، لنگڑا ہو جائے (بطور سزا یا پاداش بدی کے)۔ جیسا اس نے میرے ساتھ کیا ویسا اس کے دیدوں گھٹنوں کے آگے آئے ۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۳۰)۔ بھگوان کرے اس کے دیدوں گھٹنوں کے آگے آئے کوڑھی ہو کر مرے ۔ (۱۹۷۷ ، خواجہ محمد شفیع ، ابلیس ، ۳۷)۔

---- میں جُھل ڈالنا محاورہ.
بات بات پر غصہ ہونا ، آنکھوں سے غصے یا جھنجھلاہٹ کے آثار نمایاں ہونا۔

ارے تو اُوبلی ہی بڑی ہے مارے جھل کے اے ونلی
خدا ایسی بھی دیدوں میں کسی کے نرج جھل ڈالے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۹)۔

---- میں چَربی چھا جانا / چھانا محاورہ.
۱. اندھا ہو جانا ، کسی جذبہ کے تحت اصل بات کو نہ سمجھنا ، غفلت سے چونکہ تیرے دیدوں میں چربی چھائی ہے سامنا کے مارے نہیں سوجھتا۔ (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۸۲۳)۔ ۲. نشیب و فراز نہ سوجھنا ، نیک و بد نہ سمجھنا ، اچھے بُرے میں تمیز نہ رہنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---- میں خاک فقرہ.
(عو) نظر لگانے والی آنکھیں اندھی ہو جائیں یا اُن میں خاک پڑے ؛ کبھی بدنظر کی نظر نہ لگے ، آنکھیں نظربد سے محفوظ رہیں۔ بیٹھتے ہی بولنا شروع کر دیا ماشاءاللہ رکھے ، میرے دیدوں میں خاک بوں تو انہوں نے ڈھیر ساری کتابیں پڑھ لی ہیں۔ (۱۹۷۶ ، چوتھی دنیا ، ۱۳)۔

---- میں خاک جھونکنا محاورہ.
سراسر جھٹلانا ، بے وقوف بنانا (ماخوذ : محاورات ہندوستان ؛ مہذب اللغات)۔

---- میں دیدے ڈالنا محاورہ.
جسارت کرنا ، نظر سے نظر ملانا ، گھورنا ؛ نڈر ہو کر دیکھنا۔

دیدوں میں ڈالینگے دیدے کہا کے مجھ پر پیچ و تاب
اوڑھ گیا جب شرم کا پردہ کہاں کی پھر نقاب
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳۵)۔

---- میں رائی نُون فقرہ.
(عو) نظر بد سے بچنے کے لیے مستعمل ، آنکھوں سے نظر نہ آئے ۔ تمہارے دیدوں میں رائی نون مجھے تو کچھ نہیں ۔ (۱۹۳۸ ، ریزۂ مینا ، ۳۹۹)۔

ـــــ میں سرسوں پھولنا محاورہ.
گھبراہٹ میں کچھ نظر نہ آنا (نوراللغات).

دیدہ (۱) (ی مع ، فت د) امذ.
۱. آنکھ ، پتلی.

اُس چشم فتنہ ساز کی شوخی کے سامنے
ڈھیلا دکھائی دیتا ہے دیدہ غزال کا

(۱۸۸۱ ، دیوانِ ماہ ، ۵). اگر طبقۂ عنبیہ شق ہو جائے اور پلکوں سے باہر نکل آئے اور وہ مثل انگور کی شکل کے ہو جائے پتلی یا دیدہ کی صورت خراب ہو جائے ... تو مقوی ادویہ سے آنکھ کا علاج کرو. (۱۹۳۸ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۵۹).

تم نے بخشی ہے روشنی ورنہ
دیدہ و دل دھواں دھواں ہوتے

(۱۹۸۳ ، زادِ سفر ، ۲۸). **۲. نظر ، نگاہ.**

دیدۂ فرق سے ٹک دیکھ ، کہ ایک اک پل میں
رنگ بدلے ہے ، زمانے کی ہوا کیا کیا کچھ

(؟ ، مرزا جیو (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۹۰)). **۳. (مجازاً) دلیری ، جرأت ، بہادری.**

لڑاتی ہے آنکھ اس سے ڈرتی نہیں
ذرا دیدہ دیکھیے کوئی آرسی کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۵). کس کا دیدہ ہے کہ بے مروتوں سے چار آنکھیں کرے . (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ، ۱۳۱) . **۴. (تصوف) مُطلع ہونا خدا کا سالک کُل احوال پر خواہ وہ از قسم خیر ہوں یا شر ، چشم بصیرت** (مصباح التعرف ، ۱۲۰) . [ف : دیدہ ، دیدن ـ دیکھنا].

ـــــٔ اَحْوَل کس صف (ـــــ فت مع ا ، سک ح ، فت و) صف.
بھینگی آنکھ یا آنکھیں جن سے ایک کے دو نظر آئیں.

خداوندا ہمیں بھی دیدۂ احول عنایت کر
مکرر دیکھنا منظور ہے اوس روئے روشن کا

(۱۸۴۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۹) . [دیدہ + احول (رک)].

ـــــٔ اَعْمیٰ کس اضا (ـــــ فت ا ، سک ع ، ابشکل ی) صف .
اندھے کی آنکھ ، بے نور آنکھ.

طور ہے قبلِ سیہ سُرمۂ بینائی کا
سایہ پڑ جائے تو ہوں دیدۂ اعمیٰ روشن

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، قصائدِ سحر ، ۶۱) . [دیدہ + اعمیٰ (رک)].

ـــــٔ اُمّید کس اضا (ـــــ ضم ا ، شد م بکس) امذ.
آسرا رکھنے والا ، امیدوار.

دور سے دیدۂ اُمید کو ترساتا ہوں
کسی بستی سے جو خاموش گزر جاتا ہوں

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۲۱) . [دیدہ + اُمید (رک)].

ـــــ باز صف.
مراد : نظر باز ، حُسن پرست ، عاشق مزاج.

چھوڑ اے شوخ طرزِ خود کامی
مت ہو پر دیدہ باز کا دامی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۶) . دیدہ باز لوگ غزل گاتے ہوئے نکل جاتے ... اب انہیں کوئی سورت نظر نہ آتی تھی. (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۲۹) . [دیدہ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

ـــــ بازی امث.
۱. (اُ) آنکھیں لڑانے کا عمل ، تاک جھانک ، نظر بازی ، دیدار بازی.

دیدہ بازی کبھی کرتا کوئی خوش چشم اگر
آنکھ دکھلاتا تھا میں اوسکو وہیں جھنجھلا کر

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۶) .

دیدہ بازی وہ کہاں آنکھیں رہا کرتی ہیں بند
جان ہی باقی نہیں اب دل لگانے کے لئے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۵۲) . **(اُا) دیکھنے کا عمل ، نظارہ ، تماشا ، دیدار کرنا.**

کرتا ہے یہ کون دیدہ بازی
گر روشنیٔ نظر نہیں تو

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۱۲) .

سدا دیدہ بازی میں اے شاد گزری
تماشا ان آنکھوں نے کیا کیا نہ دیکھا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۲۹) .

یہ پروانہ ہے جس نے دیدہ بازی کا ہُنر جانا
اسی کا کام ہے ذوقِ نظر میں جل کے مر جانا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۳) . **۲. (مجازاً) بہار ، شگفتگی .** ایک جانب گلِ نرگس کی دیدہ بازی ایک سمت سوسن کی زبان درازی. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۶۳). [دیدہ + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــٔ باطِن کس صف (ـــــ کس ط) امذ.
اہلِ بصیرت.

دیدۂ باطن پہ رازِ نظمِ قدرت ہو عیاں
ہو شناسائے فلک شمعِ تخیل کا دھواں

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۳۸) . [دیدہ + باطن (رک)].

ـــــ بانِ چرخ (ـــــ کس ن ، فت چ ، سک ر) امذ.
(کنایۃً) ستارۂ زحل.

آسماں پر بھی سیہ طالع کو آسایش نہیں
دیدہ بانِ چرخ نے کب لُطف پایا خواب کا

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۷) . [دیدہ + بان (رک) + چرخ / فلک (رک)].

ـــــ بایَد فقرہ.
جو بھی ہو ، دیکھا جائے گا ، دیکھیے کیا ہوتا ہے. کبھی کو کسی کے سوء ادب کا بھی خیال نہیں یا شاید ، النّاسُ علیٰ دینِ مُلوکہم کا معاملہ ہو ـ خیر دیدہ باید. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۷) .

ـــــٔ بَدْدُور (بَدُوں) کس اضا (ـــــ فت ب ، سک د ، و مع) امذ.
خدا بُری نظر سے محفوظ رکھے ، چشمِ بددور.

سو زبانیں مُونے بڑگاں سے نکالیں آپ نے
کیا سخن کو دیدۂ بددور آنکھیں ہو گئیں
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۲۶۱). [دیدہ + بد (رک) + دُور (رک)].

--- بَراہ (---فت ب) م ف.
منتظر ، چشم براہ (جامع اللغات) . [دیدہ + ب (حرفِ جار) + راہ (رک)].

--- بڑا ہونا محاورہ.
ڈھیٹ ہونا ، بے باک و نڈر ہونا.
آنکھوں کے سامنے یوں صورت تری چُرائے
دیدہ بہت بڑا ہے چھوٹی سی آرسی کا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۰).

--- بَصِیرَت کس صف(---فت ب ، ی مع ، فت ر) صف.
عقل ، دانائی . دیدۂ بصیرت اس کا کور ہو گیا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۰). [دیدہ + بصیرت (رک)].

--- بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
نقاب جو جانوروں کو سجانے کے لئے اُن کی آنکھوں پر باندھی جاتی ہے. بیچوے چیتوں کے چھکڑے آنکھوں پر زردوزی دیدہ بند ... چلے آتے تھے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۳۰). [دیدہ + ف : بند ، بَستن - باندھنا].

--- بوس کَرْنا محاورہ.
کسی چیز کو آنکھوں سے لگانا ، آنکھوں سے چُومنا (اظہارِ احترام کے موقع پر مستعمل).
قاصد کوں بھیج مجکوں سرفراز گر کرو
نامے کوں دیدہ بوسی کروں نام کوں سلام
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۳).

--- بوسی (---و مع) امث.
کسی چیز کو احتراماً آنکھوں سے لگانے کا عمل ، آنکھیں چُومنا. رانی ... شفقتِ مادرانہ سے پیش آئی اور بعد دیدہ بوسی کہا اے نورِ نظر ... تیرا پدرِ والا قدر سہارے کس حال بد میں مبتلا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۲۸۱). [دیدہ + ف : بوس ، بوسیدن - چُومنا + ی ، لاحقہ کیفیت].

--- بَہَہ جانا محاورہ.
دیدے کا بہہ جانا.
شدتِ گریہ سے عاشق کو ترے ڈر ہے یہی
خود نہ بہہ جائیں کہیں دیدۂ گریاں بالکل
(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

--- بَیٹھ جانا محاورہ.
دیدے کا دھنس جانا ، روشنی جاتی رہنا.
جب نظر آتی تری مَردُ مکِ چشم سیاہ
دیکھتا دیدۂ بے نورِ زحل بیٹھ گیا
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

--- بیدار کس صف(---ی مج) امذ.
۱. جاگتی ہوئی آنکھ ، کُھلی آنکھ.
نیند آنے کی کہ موت آنکی ہجر یار میں
دیکھیے کیونکر ہوں اپنے دیدۂ بیدار بند
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۷).
کر رہا ہے آسماں جادو لبِ گفتار پر
ساحرِ شب کی نظر ہے دیدۂ بیدار پر
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۲۳). **۲. (مجازاً) فہم و فراست ، عقل و شعور.** اور اپنے دیدۂ بیدار کی شکایت میں کہتا ہے نہیں معلوم میری نیند عشق سے اُڑ گئی یا خدا نے میری پلکیں ہی چھوٹی بنائی ہیں. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۱ ، ۲ : ۱۸). [دیدہ + بیدار (رک)].

--- بینا کس صف(---ی مع) صف.
۱. دیکھنے والی آنکھ ، مراد : مشاہدۂ حق کرنے والی آنکھ ، نگاہِ حقیقت بیں ، باطن کو دیکھنے والی نظر.
اے بت پرست دیدۂ بینا سیں دیکھ توں
یک ذات میں ظہور ہوا کتی صفات کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۱).
کور باطن کو ہو کیا جوہرِ دانش کی شناخت
کہ پرکھتا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۳).
جو چہرے کی لکیروں سے ہمارا حالِ دل پڑھ لے
وہی اہلِ نظر ہے دیدۂ بینا اسی کا ہے
(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۱۰۸). **۲. عقل ، بصیرت ؛ فہم و فراست.**
رکھتا اگر وہ دیدۂ بینا مری طرح
پہچانتا یگانہ و بیگانہ آئنہ
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۸). ”ہمہ یاراں دوزخ“ ... بہت عمدہ کتاب ہے ... اس بات کی وضاحت کے لیے باب نمبر ۱۵ ”شمع ہر رنگ میں جلتی ہے“ اور نفسیاتی جنگ پڑھنے ضروری ہیں یہ ابواب ... دیدۂ بینا کے لیے جامِ جمشید کا کام کر رہے ہیں. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ (دیباچہ) ، ۱۳). [دیدہ + بینا (رک)].

--- بینائے قَوم کس صف(---و لین) امذ.
صاحبِ بصیرت ؛ (مجازاً) شاعر.
عقلِ نظمِ حکومت ، چہرۂ زیبائے قوم
شاعرِ رنگیں نوا ہے دیدۂ بینائے قوم
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۵۳) . [دیدہ + بینا (رک) + ے (حرفِ اضافت) + قوم (رک)].

--- بھر آنا محاورہ.
آنکھوں میں آنسو آ جانا ، آنکھیں ڈبڈبا جانا.
روتے دیکھا مجھے تو دشمن کا
دیدہ بے اختیار بھر آیا
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محب ، ۲۳).

---پھوڑنا محاورہ (شاذ).
لالچ کا دور ہونا ، طمع کا ختم ہونا.

بولا دیدہ اہل دنیا کا بھرے
گور کی مٹی سے یا سنتوک سے

(۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۷۹).

---پُرآب ہونا محاورہ.
چشم نم ہونا ، آنکھ میں آنسو آ جانا. نواب یہ تقریر رضایا کی سُن کر دیدہ پُرآب ہوا. (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۱۸۳)

---پُرنَم کس صف (---ضم پ ، سک ر ، فت ن) صف.
آنسو بھری آنکھ ؛ (مجازاً) غمگین.

آنکھیں نہ کیوں چُرائیے ابر بہار سے
افسوس جوش دیدۂ پُرنم نہیں رہا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷). [دیدہ + پُر (رک) + نم (رک)].

---پھٹا ہونا محاورہ.
نڈر ہونا ، بے باک ہونا ؛ حیا باقی نہ رہنا. مانا کہ بہت بڑے خاندان کی لڑکی ہے مگر اس کو کیا کیا جائے کہ دیدہ پھٹا ہوا ہے.
(۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۰۲).

---پھٹ جانا محاورہ.
۱. حیرت و تعجب سے دیکھنا ، دیکھتے رہ جانا.

اے پری جا کے گریباں ہو کر
پھٹ گیا دیدہ تماشائی کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۳). ۲. بے حیا ، بے شرم ہونا ، بے شرمی کی باتیں کرنا ، غیرت جاتی رہنا. بی بی خالہ اماں کو بڑی جواب دیتی ہو ، دو ہی دن میں دیدہ پھٹ گیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۷۰۵). بعض ان خاندانوں کو جن میں طوائف بعد نکاح کے مدغم کی جاتی ہیں ... کنواری معصوم لڑکیوں کا دیدہ پھٹ جاتا ہے.
(۱۹۲۳ ، سرابِ عیش ، ۱۰۶).

---پھٹی (---فت پھ) صف مث.
۱. بڑی بڑی نازیبا آنکھوں والی (ماخوذ : نوراللغات) ۲. (مجازاً) بے حیا ، بے غیرت ، جیسے کوئی باک نہ ہو. جالی جو مشل جان کی خالہ زاد بہن ہیں لیکن نہایت دیدہ دھولی ، دیدہ پھٹی ، بولی جناب میری جھالی دیکھو. (۱۹۲۲ ، گاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دے دی ، ۴). [دیدہ + پھٹی (رک)].

---پھڑکنا محاورہ.
رک : آنکھ پھڑکنا.

یہ چشمک زن نہیں ہر دم حباب اس اپنی ہستی پر
ترا دیدہ چمن میں موج آب جو پھڑکتا ہے

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۹۱).

---پھوٹے فقرہ ، رک : دیدا پھوٹے.
(عو) بددعا ، کوسنا ، اندھا ہو جائے ، آنکھیں جاتی رہیں.

غیر کا تیرے نظارے میں جو دیدا پھوٹے
بس اسی وقت مرے دل کا پھپھولا پھوٹے

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۳۵۳).

---تَر کس صف (---فت ت) امذ.
گیلی ہوتی آنکھیں ، وہ آنکھیں جن میں نم یا آنسو ہوں ، آنسوؤں سے بھیگی آنکھیں.

ہر نقشِ قدم میں ہے اثر خونِ جگر کا
تلووں سے ترے کس نے ملے دیدۂ تر آج

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۷۹).

آنسو ہیں رواں جیسے مرے دیدۂ تر سے
ساون کی گھٹا بھی اسی انداز سے برسے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۵۳). [دیدہ + تر (رک)].

---جَوہر کس صف (---و لین ، فت ہ) صف.
حلقہ جو تلوار کے جوہر میں دکھائی دیتا ہے.

اور انتظارِ تیغِ جفا کس کو کہتے ہیں
آنکھوں کو ہم نے دیدۂ جوہر بنا دیا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [دیدہ + جوہر (رک)].

---جھپکنا ف م.
آنکھ جھپکنا.

جھپکنے لگا دیدۂ مہرِ تاباں
کھلی خوابِ راحت سے چشمِ کوا کب

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۵۶). [دیدہ + جھپکنا (رک)].

---چَربانک ہونا محاورہ.
(عو) شوخ ہونا ، بیباک ہونا.

دیکھنا اس انکھ مندی کی چال ڈھال
کس قدر چربانک دیدا ہو گیا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، ۲ : ۱۰۹).

---چَشْم کس اضا (---فت ج ، سک ش) امذ.
آنکھ کا تل ، پُتلی. قریب اور دور کی چیزیں دیکھتے وقت غالباً دیدۂ چشم کی شکل میں بھی کچھ تبدیلی ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۹۵). [دیدہ + چشم (رک)].

---چھنال ہونا محاورہ.
(عو) نڈر ہونا ، ڈھیٹ ہونا ، شوخ ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---حَرف کس اضا (---فت ح ، سک ر) امذ.
چشمِ حرف ، حرفِ نمایاں ، واضح اشارہ.

شادی کے لیے ہے کاکوشنجرف انگشتِ قبول دیدۂ حرف

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۱). [دیدہ + حرف (رک)].

---حَق بیں کس صف (---فت ح ، سک ق ، ی مع) امذ.
انصاف پسند.

وا دیدۂ حق بیں ہو حقیقت کی خبر ہو
بازیچۂ فانی میں دوبارہ نہ گزر ہو
(١٩٢٩ ، مطلع انوار ، ١٦٠) . [دیدہ + حق (رک) + ف : بیں ، دیدن ـ دیکھنا] .

ـــــ حیراں / حیرت کس صف (ـــــ ی لین / فت ر) امذ.
حیرت زدہ ، متعجب.
لے سراج آیا نہیں وہ نور چشم انتظار
خانہ ویراں ہو گیا ہے دیدۂ حیراں کا
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٦٨) .
کون وہ دل ہے جو محو رخِ جاناں نہ ہوا
کون آئینہ ہے جو دیدۂ حیراں نہ ہوا
(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ١٦) .
اللہ رے وہ دیدۂ حیراں کبھی کبھی
رُک رُک گئی ہے گردشِ دوراں کبھی کبھی
(١٩٨٦ ، غبارِ ماہ ، ١٣٠) . [دیدہ + حیراں / حیرت (رک)] .

ـــــ خونابہ فشاں کس صف (ـــــ و مع ، فت ب ، کس ف) صف.
چشم خوں بار.
ہے خونِ جگر جوش میں دل کھول کے روتا
ہوتے جو کئی دیدۂ خونابہ فشاں اور
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٧٠) . [دیدہ + خونابہ (رک) + ف : فشاں ، فشاندن ـ جھاڑنا ، جھڑکنا] .

ـــــ خواہد شد فقرہ.
فارسی فقرہ اردو میں مستعمل ، دیکھا جائے گا ، سمجھ لیں گے.
او نامعقول بہروپیے ، اچھا دیدہ خواہد شد اس وقت ذرا عجلت میں ہوں . (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)) .

ـــــ خونبار کس صف (ـــــ و مع ، غنہ) امذ.
١. چشم گریاں.
اشک خونیں ہیں بھرے ، دیدۂ خونبار میں
آئے ہیں پڑے کو ہم ، آپکی سرکار میں
(١٩٣٠ ، نجم آفندی ، مراثی ، ٢١٥) . **٢. (مجازاً) عاشق کی آنکھ.**
شیشے کو یہ دیکھ کر سمجھتا ہوں میں
دکھلا رہی ہے دیدۂ خونبار شراب
(١٩١٦ ، نظم طباطبائی ، ٨٣) . [دیدہ + خُوں + بار ، لاحقۂ فاعلی] .

ـــــ (و) دانستہ (ـــــ و مع ، کس ن ، سک س ، فت ت) م ف.
جان بوجھ کر ، قصداً ، عمداً ، ارادۃً.
دیدہ دانستہ اس سوں اب عبور
عقل پر تا ک ہے سمجھ ہے قصور
(١٧٥٣ ، ریاضِ غوثیہ ، ٣٥) .
بلایا کر تو اوس کی انکھڑیوں (انکھڑیوں) سے آنکھ کم نرگس نہ کر ہوں دیدہ و دانستہ اپنے پر ستم نرگس (١٧٩٨ ، گلزارِ ماہ لقا ، ٨) . خدا کی امانت میں دیدہ و دانستہ ان نے خیانت کی . (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ١٠٣) .
وصل کی آپ کو زباں دے کون
دیدہ دانستہ اپنی جاں دے کون
(١٨٧١ ، مرزا شوق لکھنوی ، فریبِ عشق ، ٢٧) . دیدہ و دانستہ فعل کے ارتکاب کی ضرور سزا ہے (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٢٦) . قاعدے کے بیان کی طرح یہاں بھی پوری حقیقت کو سامنے لانے سے دیدہ و دانستہ گریز کیا گیا . (١٩٨٦ ، نگار ، اگست ، ٥٧) . [دیدہ + و (حرفِ عطف) + دانستہ ، دانستن ـ جاننا] .

ـــــ درائی (ـــــ فت د) امث.
بیباک ، بے حیائی ، شوخ چشمی ، جرأت ، تاک جھانک.
چشمک چل گئی تھی ستاروں کی صبح تک
کی آسمان نے دیدہ درائی تمام شب
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٠٣) .
آئینے کے روبرو تئی کی اوٹ آئینگے کیا
گر یہی دیدہ درائی ہے تو شرمائیں گے کیا
(١٨٧٨ ، سخنِ بیمثال ، ٣) . [دیدہ + ف : درآئی ، درآمدن ـ اندر آنا] .

ـــــ دل کس اضا (ـــــ کس د) امذ.
دل کی آنکھ ؛ (مجازاً) بصیرت ، فہم.
نظر کر دیکھ ہر شئے مظہر نورِ الٰہی ہے
سراج اب دیدۂ دل سیں صمد دیکھا صنم بھولا
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٨٧) .
ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی
(١٩٠٥ ، بانگِ درا ، ١٠٥) . [دیدہ + دل (رک)] .

ـــــ دل کھول کر دیکھنا محاورہ.
بہت غور سے دیکھنا ، بہت غور کرنا (جامع اللغات) .

ـــــ دلیر (ـــــ فت د ، ی مج) صف.
١. نڈر ، دلیر ، بے خوف. لٹو بھرانے ہی کواڑ کھل گئے اور کوئی تین ہی منٹ میں یہ دیدہ دلیر کمرے میں تھی ، آتے تو آگئی لیکن اب ہاتھ پیر بھول گئے . (١٨٩٩ ، ہیرے کی کنی ، ٢١) . **٢. شوخ چشم ، ناز و ادا کرنے والی.**
تو یہاں دیدہ دلیر اور جناں میں حوریں
گھر لٹیروں کا ہے وہ بھی ترے گھر ہی کا سا
(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ٧) . **٣. (مجازاً) بے غیرت ، بے حیا ، جسے باک نہ ہو ، منھ پھٹ.** ایسی دیدہ دلیر ، ایسی بدزبان ، ایسی پھوہڑ ، چھوکری زمانہ میں نہ ہو گی . (١٩٣٥ ، دودھ کی قیمت ، ١٦٢) . [دیدہ + دلیر (رک)] .

ـــــ دلیر کرنا محاورہ.
بے باک و بے حیا بنانا . لڑکیوں کو پڑھانے لکھانے سے کیا فائدہ ... سارے جہان کا حال بتا کر دیدہ دلیر کرنا ہے . (١٩٠٨ ، صبحِ زندگی ، ٥٢) .

---دلیر ہونا محاورہ.
بے باک ہونا ، بے حیا ہو جانا ، بے شرم بن جانا ؛ ہمت بندھنا ، نڈر ہونا ، بے خوف ہونا. اب اس نگوڑے کا دیدہ دلیر ہوا شب کو جل بھی گیا اور ہمارے باغ میں بیٹھا بھی رہا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۰۳).

---دلیری (---فت د ، ی مج) امث.
ڈھیٹ پن ، جرأت ، جسارت (کسی مذموم کام کو ہوملا کرنے کی). تاریخ کا پرچہ ہے ، یہ نہایت اطمینان سے بیٹھے ... تاریخ ہند سامنے رکھے نقل کر رہے ہیں پچھڑے مولوی صاحب اس حصّہ کے گارڈ ہیں ، انہوں نے دیکھا کہ ہیں یہ کیا ہو رہا ہے امتحان اور یہ دیدہ دلیری. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۹). اس نے بڑی دیدہ دلیری سے کیم کو اپنی محبت کا یقین دلایا. (۱۹۸۰ ، دائروں میں دائرے ، ۱۳۰). [دیدہ + دلیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دلیل (---فت د ، ی مج) صف مذ.
۱. (عو) کسی کا لحاظ و پاس نہ کرنے والا ، بے حیا ، بے شرم ، بے مروت ، بدلحاظ. کیسی دیدہ دلیل ہے ، بڑی زبان دراز عورت ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۷۷).

کیا یہ دیدہ دلیل سمجھے ہیں
عقد کرنا بھی کھیل سمجھے ہیں

(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی ، شاہد نامہ (ق) ، ۶۸). ۲. بے جھجھک ، نڈر ، بے باک.

خوب ان باتوں میں ہے دیدہ دلیل
یہ تو ہے تیرے بائیں ہاتھ کا کھیل

(۱۸۷۱ ، شوق (نواب مرزا) ، فریب عشق ، ۲۷). ۳. شوخ.

کوئی بولی ان میں سے دیدہ دلیل
کہ ہونا یہی ہے جوانی کا کھیل

(۱۸۷۱ ، شوق (نواب مرزا) ، بہارِ عشق ، ۱۷).

اب تو ظاہر ہوئے ہیں دیدہ دلیل
بلبلوں قمریوں میں ہو گیا میل

(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی ، شاہد نامہ (ق) ، ۱۰۰). [دیدہ + دلیر (رک) جس کا یہ بگاڑ ہے].

---دلیلی (---فت د ، ی مج) امث.
۱. (عو) دلیری ، نڈر پن ، ڈھیٹ پن. ذرا ڈھٹائی تو دیکھو اوئی بہن سے دیدہ دلیلی کرتے ہیں. (۱۸۶۸ ، نوابی دربار ، ۳۷). ان میں اس قدر دیدہ دلیلی اور دلیری کہاں کہ میاں جی کو عدالت کے کمروں کی ٹھنڈی ہوا کھلا کر مضحکۂ آفاق بنائیں. (۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۳). ۲. شوخ چشمی.

اللہ رے اے شوخ تیری دیدہ دلیلی
کیا چوکڑی بھرتا ہوا جاتا ہے ہرن صاف

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۱۱). [دیدہ + دلیل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دیکھنا محاورہ.
جرأت ، حوصلہ ، بیباکی دیکھنا.

ساما کو چوری دیکھو روٹی کی ہے لگاتا
کہتا پکار کر ہے «ساما کا دیدہ دیکھو»

(۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۸۹). کیوں بی گلزار تم نے اس کا دیدہ دیکھا کہ اتنا بڑا ستم برپا کیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۱۷).

---دھوئی (---و مج) صف مث.
بے حیا ، بے غیرت. جالی جو بلبل جان کی خالہ زاد بہن ہیں لیکن نہایت دیدہ دھوئی دیدہ پھٹی بولیں جناب میری چھاتی دیکھو میرا اور بہن کا چولی دامن کا ساتھ ہے. (۱۹۲۲ ، گاڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دیدی ، ۴). [دیدہ + دھوئی ، دھونا (رک) سے ماضی].

---دھویا صف مذ.
بے حیا ، بے شرم ، بے غیرت. میرا کورا دوست تھا اوروں کی طرح دیدہ دھویا (دھوبا) نہیں. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۶). [دیدہ + دھویا ، دھونا (رک) سے ماضی].

---رُوبِیں کس صف (---و مع ، ی مع) امذ.
سرخ آنکھ ؛ (مجازاً) تپشِ حیات سے مچھلی کی آنکھ میں عین البحر کی ساخت. جس طرح طیور کی زندگی کی تپش ہوا میں پرواز کا راستہ ڈھونڈھتی ہے وہی سوزِ حیات ماہی کو سمندر میں دیدۂ رُوبیں عطا کرتا ہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۲۶۱). [دیدہ + رُوبی + ن ، لاحقۂ صفت].

---روزگار کس اضا (---و مج ، سک ز) صف.
زمانہ ، وقت (جامع اللغات). [دیدہ + روزگار (رک)].

---روزن کس اضا (---و لین ، فت ز) صف.
روشن دان کی آنکھ ، روشن دان.

انتظارِ یار میں تسلیم ہم کو رات دن
دیدۂ روزن کی صورت رہگزر کو دیکھنا

(۱۹۰۰ ، دیوان تسلیم ، ۲ : ۸۴). [دیدہ + روزن (رک)].

---ریزی (---ی مج) امث.
۱. باریک کام جس میں آنکھوں پر زور ڈالنا پڑے.

مصوّر نے دقیقہ ایک بھی باقی نہیں رکھا
نہایت دیدہ ریزی سے تری تصویر کھینچی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۰۲). میں نے دیدہ ریزی سے پرویا اور گوندھا ہے. (۱۹۰۷ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۵۴). دروازہ اونچا اور چوڑا چکلا تھا. اس پر نہایت دیدہ ریزی اور ہنر مندی سے خوب صورت نقش و نگار بنائے گئے تھے. (۱۹۸۴ ، کیمیا گر ، ۳۷). ۲. کسی کام میں نہایت غور و فکر کرنا ، چھان بین ، تحقیق. ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کیسی جانفشانی اور دیدہ ریزی کی جاتی تھی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۲۲). ادب میں کانٹ چھانٹ ، دماغ سوزی اور باریک بینی خود ادیب کی اپنی ذات کی پرکھ بن جاتی ہے وہ اپنا جائزہ لیتا ہے

اسی دیدہ ریزی پر کسی پارۂ ادب کی خوبیوں اور نوک پلک سے درست ہونے کا انحصار ہوتا ہے (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۹۲). [دیدہ + ف : ریز ، ریختن - گرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ زِنگیر کس اضا (ـــ کس ز ، سک ن ، ی مج) امذ.
کمان کا چلہ تیز چڑھانے یا سینگ وغیرہ کا اُنگشتانہ یا چھلا جو تیر اندازی کے وقت انگوٹھے میں پہن لیتے ہیں ، تیر اندازی میں استعمال ہونے والا انگشتانہ.

ہوا یہ دیدۂ زنگیر سے مجھے ثابت
تری کمان بھی کچھ دیکھ بھال رکھتی ہے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). [دیدہ + زہ (رک) + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

ـــ زیب (ـــ ی مج) صف.
خوش نما ، آنکھوں کو بھلی معلوم ہونے والی چیز. جب نظر فریب لفظ اردو میں موجود ہیں تو دیدہ زیب کی کیا ضرورت ہے. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۳۱). سرورق نقش و نگار سے مزّین اور دیدہ زیب ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۲۷). [دیدہ + ف : زیب ، زیبیدن - حسین ہونا].

ـــ زیبی (ـــ ی مج) امث.
خوش نمائی. غرض کہ یہ جمعیت سودمندی اور دیدہ زیبی کا ایک قابل تحسین نمونہ ہے. (۱۹۰۳ ، مضامین محفوظ علی ، ۳). رنگین پروگرام نشر ہوتے وقت تصویر میں مختلف رنگوں کی دیدہ زیبی یا دلفریبی کے لئے سگنل میں اگر زیادہ معلومات بہم پہنچانے کی ضرورت ہو تو وہ مہیا ہونی چاہئیں. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۱۵). [دیدہ + زیب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سَفید ہونا محاورہ.
بینائی جاتی رہنا ، آنکھوں سے دکھائی نہ دینا ، آنکھ میں جالا پڑ جانا.

روتے روتے ہوئے ہوں دیدۂ خودکام سفید
جوشِ بارش سے ہوں جُوں ابر سیہ فام سفید

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۱۳۸).

انتظار ایسا کیا رات کو اُس مہرو کا
ہوے آخر کو مرے دیدۂ بیدار سفید

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۰).

ـــ سوزَن کس اضا (ـــ و مج ، فت ز) امذ.
سوئی کا ناکا.

رفو میرا دل صد چاک پھر بخیہ گرو کرنا
رگ جاں پہلے اپنی دیدۂ سوزن میں تم رکھو

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۰۰). [دیدہ + سوزن (رک)].

ـــ شونی کرنا محاورہ.
مکر جانا ، بچ کر نکل جانا. اور کہدیں کہ جناب آپ وہی ہیں کہ عین موقع پر دیدہ شونی کی تھی. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۵۴).

ـــ صاد کس اضا ، امذ.
حرف ص کا دائرہ ؛ (مجازاً) منظور.

لب جاں بخش صنم کے جو لکھے ہیں اوصاف
دیدۂ صاد ہوا چشمۂ حیراں مجھ کو

(۱۸۵۹ ، دفتر بیمثال ، ۱۲۶). [دیدہ + صاد - حرف ص].

ـــ صاف ہونا محاورہ.
۱. **ڈھیٹ ہونا ، نڈر ہونا.** صاحبو دیکھو تو کیسا ان کا دیدہ صاف ہے مابدولت سے خوف نہیں کرتے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۱۳). ۲. **بے حیا ہونا ، لحاظ یا پاس کا نہ ہونا.**

کہے نافہ سے مشک کے وہ ناف
کبھہ تو مجھ سا ہے تیرا دیدہ صاف

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی لکھنوی) طوطی نامہ ، ۲۶).

جنکا دیدہ صاف ہے انکو نہیں ہرگز حجاب
آئینہ کے روبرو کس کی بھلا شرمائے آنکھ

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۲۸).

ـــ فَرَق کس صف (ـــ فت ف ، سک ر) صف.
امتیازی نظر ، اچھے بُرے کی کسوٹی.

دیدۂ فرق سے ٹک دیکھ کہ ایک اک پل میں
رنگ بدلے ہے ، زمانے کی ہوا کیا کیا کچھ

(۱۹۰۹ ، مرزا حیرت (دوناباب زمانہ بیاشیں ، ۹۰)). [دیدہ + فرق (رک)].

ـــ قُربانی کس اضا (ـــ ضم ق ، سک ر) امذ.
(کنایۃً) بے حس و حرکت آنکھ جو حیرت وغیرہ سے ایک طرف جم کر رہ گئی ہو.

مصرع قامت موزوں پہ مرے قاتل کے
صاد کیا خوب دیکھو دیدۂ قربانی ہے

(۱۷۸۰ ، عشق اورنگ آبادی ، د ، ۹۱).

تو ہے وہ صید فگن آنکھ پڑے تجھ پہ اگر
ہے یقیں چشم فلک دیدۂ قربانی ہو

(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبر آبادی) ، د ، ۱۰۰). [دیدہ + قربانی (رک)].

ـــ کا پانی ڈھلنا محاورہ.
بے شرم ہونا.

جب کہا میں نے کہ دیکھو اک نظر بھر خدا
ہنس کے بولے کیا مرے دیدہ کا پانی ڈھل گیا

(۱۹۱۱ ، بہارستان خیال ، ۱ : ۱۸).

ـــ کور کس صف (ـــ و مج) صف مذ.
اندھی آنکھ یا اندھے کی آنکھ ، کور چشم ؛ (مجازاً) کم عقل.

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

(۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۰۹). [دیدہ + کور (رک)].

--- کُھلا رَہْنا محاورہ.
ٹکٹکی بندھنا.

کیوں اندھیری ہے شبِ غم ہے بلاؤں کا نزول
آج اُدھر ہی کو رہے گا دیدۂ اختر کُھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱٦۱).

--- کھولنا ف م ؛ محاورہ.
آنکھیں کھولنا ، غور سے دیکھنا ، بہ غور جائزہ لینا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس).

--- کھونا محاورہ (شاذ).
بینائی جاتی رہنا ؛ عقل سے عاری ہونا.

ہم کیا سونے نصیب سویا
پلکوں نے جھپک کے دیدہ کھویا

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۰).

--- کھیل میں ہونا محاورہ.
(عو) طبیعت کا کھیل میں لگا ہونا.

دیدا ہے تیرا کھیل میں بڑھتی ہے کس لئے
پہچانتی اری نہیں شوشہ بھی میم کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۱).

--- گِرْیاں کس صف (--- کس گ ، سک ر) امذ.
روتی ہوئی آنکھ ؛ (مجازاً) غمگین.

کہاں ہے دیدۂ گریاں کہ اب بقیّۂ عمر
کریں علاج ہم آپ اپنی روسیاہی کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۱).

اِک جہان ڈوبتے اے دیدۂ گریاں دیکھا
ہم نے آنکھوں سے غرض نوح کا طوفاں دیکھا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۰).

اب کے کچھ ایسے چبھی سوزنِ یادِ مژگاں
زخمِ دل پُھوٹ بہا دیدۂ گریاں کی طرح

(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۱۰۱). [دیدہ + ف : گریاں ، گریستن ۔ رونا].

--- لڑانا محاورہ.
آنکھ لگانا ، محبت کرنا.

بھری چشمِ الفت جو ناہید سے لڑا دیدۂ شوق خورشید سے

(۱۸۸۷ ، اختر واجد علی شاہ (مہذب اللغات)).

--- لڑنا محاورہ.
(عو) محبت ہونا (مہذب اللغات).

--- لگانا محاورہ.
(عو) توجہ کرنا ، جی لگانا (نور اللغات).

--- لگنا محاورہ.
۱. نیند آنا.

لگنے دیتی نہیں اوس گل کی جُدائی دیدہ
ہو گیا بادِ صبا کا تو ہوائی دیدہ

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۷۵). ۲. **(عو) کسی کام یا جگہ میں دلچسپی برقرار رہنا ، جی لگنا.**

گلزار خاں کی چاہ میں نرگس یہ رنگ ہے
لگتا نہیں ہے دیدہ اب اسکا سوائے باغ

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۳۹). اے حضور عالی جاہ میں کیا کروں ، بیگم کا دیدہ ہے کہ لگتا ہی نہیں ، ڈانٹ سے تھک گئی. (۱۹۵۷ ، شامِ اودھ ، ۳۹).

--- مَخْمُور کس صف (--- فت م ، سک خ ، و مع) امذ.
نشیلی آنکھ ؛ (کِنایۃً) چشمِ محبوب.

صاد سرخی سے کیا کس نے سرِ فردِ جمال
اپنے عالم میں ترے دیدۂ مخمور نہیں

(۱۹۱۹ ، انجم کدہ ، ۱۰). [دیدہ + مخمور (رک)].

--- مُشْتاق کس صف (--- ضم م ، سک ش) امذ.
مُنتظِر ، کسی کے اِنتظار میں کُھلی ہوئی آنکھ.

صورتِ نقشِ قدم دیدۂ مشتاق ہیں ہم
جب بھی آیا وہ سرِ راہگزر دیکھ لیا

(۱۹۸۲ ، چراغ صحرا ، ۸۸). [دیدہ + مُشتاق (رک)].

--- مِقْراض کس اضا (--- کس م ، سک ق) امذ.
قینچی کے دونوں حلقوں میں سے ہر حلقہ جو انگلیوں میں پھنسا لیا جاتا ہے (نور اللغات ؛ مہذب اللغات). [دیدہ + مقراض (رک)].

--- موٹا ہونا محاورہ.
ڈھیٹ ہونا ، نڈر ہونا. جب قصد کروں پکڑ لاؤں اسے تو کمزور ہیں مگر دیدہ ایسا موٹا ہے کہ کبھی چُوکتے ہی نہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۳۹۷). ابھی ان مردوؤں کے دیدے کتنے موٹے ہو گئے ہیں کہ ذرا نہیں ڈرتے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۵۹).

--- نَم کس صف (--- فت ن) امذ.
چشمِ تر ، آنسو بھری آنکھ ، روتی ہوئی آنکھ.

طوفاں بپا ہے دیدۂ نم تُو نے کیا کیا
مجکو ڈبو دیا یہ ستم تُو نے کیا کیا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۹).

آتا تو آنا یاد دیدۂ نم اُس پر سکوں کی تاکید پیہم

(۱۹۳۳ ، تیغِ دوراں ، ۳۹).

داماں نظر سے نہ ہوئی غم کی حفاظت
عکّاسِ حقیقت نہ ہوا دیدۂ نم اور

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۴۴). [دیدہ + نم (رک)].

--- نَمْناک کس صف (--- فت ن ، سک م) امذ.
رک : دیدۂ نم ، چشمِ تر.

کرے بہشتی اگر اُس سے تو شیشی جھڑ جائے
وہ سکے ابر کب اُس دیدۂ نمناک کے طور

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۹). [دیدہ + نم (رک) + ناک ، لاحقۂ صفت].

---و دِل (---و مج ، کس د) امذ.
چشمِ بصیرت ، بصارت و بصیرت.

دیدۂ و دل نے کھینچا کوچۂ محبوب میں
کھینچ کر مجکو فرشتے ، سوئے جنت لے گئے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۵۵).

جو صبحیں ہی کے واتیں ٹھوکتے ہیں دیدہ و دل پر
وہ جتنے منبروں پر کور اتشاں ہیں جہاں میں ہوں

(۱۹۳۳ ، نیض دوراں ، ۲۰۵). مترجم کا کام یہ ہے کہ وہ دوسری زبان کے اظہار کو اپنی زبان کے اظہار سے ملا کر ایک نئے اسلوب کے لیے راستہ ہموار کرے ... ایسے ترجمے رواداری میں نہیں بڑھ جا سکتے اور نہ ان کا حسن اور ان کی دل کشی ایک ہی نظر میں آپ کے دیدہ و دل تک پہنچ سکتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۵۷). [دیدہ + و (حرفِ عطف) + دل (رک)].

---و دِل بچھانا محاورہ.
خلوصِ دل سے استقبال کرنا ، خوش آمدید کہنا. انصار راستے کے دونوں طرف صفیں باندھ کر دیدہ و دل بچھائے کھڑے تھے ، چھوٹی چھوٹی بچیاں دف بجا بجا کر خیر مقدم کے اشعار پڑھ رہی تھیں۔ (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۴۴).

---و دِل فرشِ راہ کرنا محاورہ.
رک : دیدہ و دل بچھانا . محلے کی نوجوان لڑکیاں کھڑکیوں میں لٹک لٹک اسے جھانکتی رہیں ، تاکتی رہیں ، مسکراہٹیں پھینکتی رہیں دیدہ و دل فرشِ راہ کرتی رہیں۔ (۱۹۸۶ ، اوکھے لوک ، ۲۱۱).

---و دِل میں بٹھانا محاورہ.
خاطر و مدارات سے پیش آنا ، قدر کرنا ، دل سے عظمت و تواضع کرنا ، خلوص سے پیش آنا . جہاں جاتا ، لوگ دیدہ و دل میں بٹھاتے۔ (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۱۵۷).

---وان امذ.
رک : دیدبان (۱) (جامع اللغات). [دیدہ + وان ، لاحقۂ ظرفیت].

---وَر (---فت و) صف.
۱. **جو آنکھیں رکھتا ہو ، اندھا نہ ہو.**

تجھے دیکھنے نرگسِ دیدہ ور
تری صنع اوپر رکھیا ہے نظر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴).

نظر میں جس کے وہ نورِ نظر ہے
مثالِ آرسی نت دیدہ ور ہے

(۱۷۵۳ ، داؤد ، د ، ۹۹).

گراں ہے چشمِ بینا دیدہ ور پر
جہاں بینی سے کیا گزری شرر پر !

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۳۲). بصارت بالکل نہ ہوتے ہوئے بھی اس کا (رودکی) مشاہدہ اتنا تیز تھا کہ دیدہ ور بھی اس کے سامنے مات کھا جاتے تھے۔ (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۱۸۲).
۲. **(مجازاً) قدردان ، پرکھنے والا ، صاحبِ نظر ، حقیقت بیں ، معاملہ فہم ، سُوجھ بُوجھ والا.**

نہ شیخ سکر ہے ہو کہ دیدہ ور ہیں جو مرد
طلب کریں ہیں وہ ہمت شراب خواروں سے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۳). جب میں جیتا تھا تو میرا رنگ چمپئی تھا اور دیدہ ور لوگ اسکی ستائش کیا کرتے تھے۔ (۱۸۵۷ ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۸).

جو دیدہ ور ہیں خاک کو درِ بوتراب ہیں
اسی میں ابوالکلام ہوں یا سر رضا علی

(۱۹۳۹ ، چمنستان ، ۲۳۰). اے حضرات آج ہمارے حلیے کا مذاق اڑا لو مگر کبھی دیدہ ور لوگ ہماری بھی ستائش کرتے تھے۔ (۱۹۶۳ ، صدا کر چلے ، ۱۳). [دیدہ + ور ، لاحقۂ صفت].

---وَرانہ (---فت و ، ن) م ف.
معاملہ فہمی اور پرکھ کے ذریعے یا طریقے سے. ان کا یہ مضمون سبق آموز بھی ہے اور دیدہ ورانہ مہارت کا حامل بھی۔ (۱۹۸۰ ، نذرِ حمید احمد خان ، ۲۹۹). [دیدہ + وَر (رک) + انہ ، لاحقۂ تمیز].

---وَری (---فت و) امث.
حقیقت بینی ، دانائی ، عقلمندی.

دیکھے گا ہر اک آن تری جلوہ گری کون
پایا ہے تری مہر سوں جو دیدہ وری کون

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۹). بادشاہ کا حکم بھی آیا تھا کہ دیدہ وری اور دور بینی سے مہم کی زبونی کو آسان نہ شمار کرنا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۲۹). ان کی (فراق گور کھپوری) دیدہ وری اور دُور رسی ، بعض دفعہ حیرت انگیز طور پر صحیح نتائج اخذ کر لیتی ہے۔ (۱۹۴۳ ، نیم رخ ، ۷۹). [دیدہ + وَر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہرجائی ہونا محاورہ.
(عور) آوارہ ہونا.

وہ خود ہرجائی تھے ، لو ہو چلا دیدہ بھی ہرجائی
اِدھر تاکا ، اُدھر تاکا ، یہاں جھانکا ، وہاں جھانکا

(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)).

---ہوائی ہونا محاورہ.
آنکھ کا کسی ایک مقام پر نہ ٹھہرنا ، آنکھیں بھٹکنا ، مراد : آوارہ ہونا ، سیلانی ہونا.

عالم یہ ہوا کا ہے کہ تاثیرِ ہوا سے
گردوں پہ ہے خورشید کا بھی دیدہ ہوائی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۵). جس شخص کو تم میں سے عقدِ نکاح کا مقدور ہو اُسے نکاح کرنا چاہیئے کیونکہ اِس سے آدمی کا دیدہ ہوائی نہیں ہونے پاتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۷۶). میں لاکھ سمجھاؤں کہ بیٹا کالج کی چھوکریوں کا دیدہ تو ہوائی ہووے ہے۔ (۱۹۲۷ ، بوئے گل ، ۲۰).

دِیدَہ (۲) (ی مع ، فت د) امذ.
۱. **دیکھا ہوا ، دیکھی ہوئی.** سعادت خاں ناصر لکھتے ہیں :

«میر حسن ولد میر غلام حسین ضاحک» ... دوازدہ سالگی میں شاہجہان آباد سے لکھنؤ آیا ... بپاس خاطر معشوقہ مثنوی بے نظیر تصنیف کی یہ "تلازم" کہ اس میں بے شنیدہ نہیں دیدہ ہے. (۱۹۷۶ ، میر انیس حیات اور شاعری ، ۲۵). ۲. **لاحقہ، تراکیب میں بطور جزوِ دوم مستعمل**. جن کی بد وضعی چار آدمیوں کی گواہی چشم دیدہ سے ثابت ہو گئی (۱۸۹۲ ، فوائدالنساء ، ۷۲) جہاندیدہ، ستم دیدہ ، غم دیدہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۹۱) میرا چہرہ شاید خزاں دیدہ سا ہوگیا تھا کہ دیکھنے والے زبان حال سے کہہ رہے تھے کہ «تیرے نام کے پتے جھڑ چکے». (۱۹۶۷ ، انشائیے ، ۱۸). [ف : دیدن (رک) کا حالیۂ تمام].

ـــ بھی شُنیدَہ بھی فقرہ.
قابل یقین. میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے مکان کے برابر والی حویلی کو سنسان اور ویران پڑا دیکھا ... اس کے آسیب زدہ ہونے کے اَن گنت قصے زبان زد خاص و عام تھے ، دیدہ بھی اور شُنیدہ بھی. (۱۹۷۶ ، چوتھی دنیا ، ۹).

ـــ ہے نَہ شُنیدَہ فقرہ.
اس کے مانند نہ دیکھا ہے نہ سُنا (جامع اللغات).

دِیدی (۱) (ی مع) امث.
بڑی بہن کو پکارنے کا کلمہ ، (آپا ، باجی کے انداز پر). میں اسی انتظار میں تھی کہ دیدی بُلائیں تو چلوں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۶). اُوشا دیدی کے کیا کہنے! وہ تو اُوشا دیدی ہیں نا ، گھر کی رانی! کسی کو ان سے شکایت نہیں. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۴۳). [بنگ : دادا - بڑا بھائی (رک) کی تانیث].

دِیدی (۲) (ی مع) امث.
(ہندو) اس مختصر پتھر کی چوکی یا میز کو کہتے ہیں جس پر مندروں میں چڑھاوا دیوتاؤں کے سامنے رکھا جاتا ہے (خیالات عزیز ، ۱۷۶). [س : دی د दीदि - روشن].

دِیدے (ی مع) امذ ؛ ج.
دیدہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

نشہ میں کیوں نہ کروں غش دکھا دیئے تم نے
وہ دونوں دیدے مئے ناب کے کٹورے سے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۴).

ـــ اُبَل (اُوبَل) آنا محاورہ.
آنکھیں اُمنڈنا ، جوشِ گریہ ہونا ، آنکھوں میں آنسو بھر آنا.

رحم کر کے کوئی ساغر مجھے دیدو لِلّٰہ
میکشو! آہ اوبل آئے ہیں یہ دیدۂ تر
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۵۵).

ـــ اُلَٹ (اُولَٹ) جانا محاورہ.
بہت زیادہ حیران ہونا.

نظر آ جائیں جو آئینے تیرے رانوں کے
کیوں اولٹ جائیں نہ دیدے ترے حیرانوں کے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۳).

ـــ بچھانا محاورہ.
خوش آمدید کہنا ، خلوص دل سے استقبال کرنا ، بہت تعظیم کرنا.

مطلوب وے ہو را کھے جس باٹ میں قدم وو
اس باٹ میں فرش کر دیدے بچھائے طالب
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۳).

ـــ بَدَلْنا محاورہ.
بے مروت ہونا ، بے رخ ہونا.

تن سے دم عین جوانی میں نکلتے دیکھا
دیدے ہم چشموں کو آنکھوں سے بدلتے دیکھا
(۱۸۳۶ ، واسوخت امانت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۸۶)) . اس بدنصیب کو کیا خبر تھی ... آخر وقت طوطے کی طرح دیدے بدل جائے گی. (۱۸۴۴ ، شاہین و درّاج ، ۵۸).

ـــ بَہْنا محاورہ.
(کنایۃً) زار و قطار رونا (جامع اللغات).

ـــ بَھر آنا محاورہ.
رک : آنکھیں بھر آنا.

سنتا تھا کہ جی میں آیا جی دے
دیکھا دیکھی بھر آئے دیدے
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۴).

ـــ پَتھرا جانا محاورہ.
۱. (أ) **آنکھوں کا بے نور و بے حس و حرکت ہونا ، آنکھ کی روشنی جاتی رہنا ، اندھا ہو جانا (عالمِ نزع میں)** . دم سمٹ کر آنکھوں میں آ گیا ، دیدے پتھرا گئے ، اپنی کہی نہ دوسرے کی سُنی ، یہ بھی کوئی مرنے میں مرنا ہے. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۳۰۵) . (أأ) **آنکھ کی رونق ، تازگی ، طراوت جاتی رہنا (خوف یا استعجاب سے)**. سچ مچ دریا کو دیکھ کر آنکھیں پھٹ گئیں یا دیدے پتھرا گئے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۰). وہ اس دل سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹنے اور دیدے پتھرا جانے کی نوبت آ جائے گی. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۳۳۱). ۲. **انتظار میں آنکھیں تھک جانا.**

یا الٰہی بام پر آوے گا کب وہ سنگدل
دیدے تو پتھرا گئے مجھ پُشت بردیوار کے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۵۳۴).

ـــ پَٹم ہونا محاورہ.
۱. (عور) (کوسنا ، بددعا) **اندھا ہو جائے ، دیدے پھوٹ جائیں.** جھوٹ بولے تو دیدے پٹم ہو جائیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۰۶). «مہارانی ... آج سے پہلے ایسی شکل دیکھی ہو تو دیدے پٹم ہو جائیں». (۱۹۲۹ ، ناٹک کنھا ، ۸۶). ۲. **آنکھوں**

سے دکھائی نہ دینا ، مراد : اندھا ہونا ، بصارت جاتی رہنا.

لوگوں کے دیدے کیا ہوئے ہیں پشم
کہتے ہو مجھ سے بدّو کرتی ہو

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۱۰) . اس وقت دیدے پشم ہو گئے تھے ، گھٹنے ٹوٹ گئے تھے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۸).

---پر دیوار بنانا محاورہ.
پاس و لحاظ نہ کرنا ، ڈھٹائی ، دلیری کرنا (نہایت بے شرمی اور بیباکی کے موقع پر مستعمل ہے). کہنے لگا ایسی عورت سے ڈریئے کہ دیدے پر دیوار بناتی ہے مکر کر کے اپنے یار کو روم سے بلایا ہے اللہ رے کلیجہ. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۷۶).

---پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا محاورہ.
خوب غور سے دیکھنا ، گھور گھور کے دیکھنا ، تلاش کرنا. ادھر اودھر دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھا ، مگر آدم نہ آدم زاد. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۱). انہوں نے دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھا. (۱۹۳۲ ، رفیق تنہائی ، ۲۳۷). مجھے ڈاک خانے سے روپے نکلواتے وقت بڑی کوفت ہوتی ہے ، خصوصاً دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے والوں سے. (۱۹۸۰ ، بزم آرائیاں ، ۳۶).

---پھاڑ کے گھورنا محاورہ.
گھور کر دیکھنا ، ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا.

ایک تو شکل ڈراتی ہے تری بیجا سی
تس پہ یوں پھاڑ کے دیدے مجھے مت گھور ددا

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۲۰)).

جی میں ہے پھوڑ دوں میں میر کے دونوں واللہ
گھورنا پھاڑ کے دیدے ہے نگوڑا کیسا

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۱۹).

---پھاڑنا محاورہ.
دیکھتے وقت بہت زیادہ آنکھیں نکال کر دیکھنا. کوئی تاڑ سا قد لال لال دیدے پھاڑے ... ہنس رہا ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۹).

---پھٹے کے پھٹے رہ جانا محاورہ.
سخت استعجاب ہونا (مہذب اللغات).

---پھٹے ہونا محاورہ.
کسی چیز کا نظر میں نہ سمانا ، دیکھا بھالا ہونا. سب کی سب دہلی کی شان و شوکت اولوالعزمیاں اور شاہی کارخانے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہوئے نہیں جس سے سبھوں کے دیدے پھٹے ہوئے تھے. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۳).

---پھرانا محاورہ.
۱. مرتے دم پتلیوں کو چڑھانا ، پتلیوں کو اس طرح گھمانا ، پھیرنا جس سے مرتے وقت کی کیفیت آنکھوں سے ظاہر ہو.

پیاسوں پہ مونہہ پیاسا اب کھول رہ گیا ہے
گردی ڈھولا دیا ہے ، دیدے پھرا دیا ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۷). **۲. بدسلوکی کرنا.**

کہیا توں جسے ڈر تکو ایدر آ
سکے کان فلک تس پہ دیدے پھرا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۵).

---پھوٹ جانا فقرہ.
(عور) کوسنا ، بددعا) اندھا ہو جائیے! دیدے پھوٹیں اگر بری نظر سے دیکھوں. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۵). یہ پڑوسن ہماری خدا جانے یہ اللہ ماری کہاں سے دیکھتی تھی ، الہیٰ اس کے دیدے ہی پھوٹ جائیں ، میرے قد برابر بجلی گرے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱).

---پھوڑنا محاورہ.
محنت کرنا ، دیدہ ریزی کرنا. سلائی تو آتی نہیں اور کڑھائی میں جب چھ چھ پہر دیدے پھوڑتی ہوں ... مزدوری ہوتی ہے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۶۶).

---پھیر پھیر کے دیکھنا محاورہ.
پتلیاں پھیر پھیر کے دیکھنا (عالم نزع میں ہونا) (مہذب اللغات).

---تلووں سے ملنا محاورہ.
کمال خوشامد کرنا. (جامع اللغات).

---جھکتے ہیں تو گھٹنوں (ہی کے آگے) کی طرف کہاوت.
فطرتی اصول کے تحت آنکھیں آگے ہی جھکتی ہیں ؛ (مجازاً) طرف داری اپنوں ہی کی ہوتی ہے ، اپنوں کی مروت آ ہی جاتی ہے. (جانب داری ، پاس داری برتنے کے موقع پر مستعمل ہے). سبحان اللہ سچ ہے دیدے جھکتے ہیں گھٹنوں کی طرف ، کس دل سے یہ گوارا ہو کہ زچا خانے کا گودڑ سمیٹنے والے لعل و گوہر سے مالا مال ہوں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۲ : ۹).

---چار ہونا محاورہ.
۱. نظر ملنا ، سامنا ہونا.

یکایک جھانک کر دیکھی منجھے نار
میرے ہور اوسکے دو دیدے ہوئے چار

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۷).

چشم بددور دیدے چار ہوئے
الکھ منڈی کو جو اب ہوا ہے عشق

(۱۸۷۹ ، جانصاحب ، د ، ۱۳۹). **۲. توجہ ہٹ جانا ، دھیان ہٹ جانا.** شاباش! جاتے ہی تمہارے دیدے چار ہو گئے ایسے کھیل میں لگے کہ ماں کو بھول کر بھی خط نہ لکھا. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۳۵۰).

---چمکانا محاورہ.
ناز نخرے کے ساتھ آنکھوں کو گردش دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---چمکنا ف م.
آنکھوں میں چمک ہونا.
چمکتے ہیں دیدے لٹکتے ہیں بال
کتابی ہے چہرہ گلابی ہیں گال
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۶۱).

---دِکھانا محاورہ.
آنکھیں دِکھانا ، غصے کا اظہار کرنا.
الہیٰ خیر پھڑکتی ہے آنکھ کیوں بائیں
غضب سے وہ مجھے دیدے دِکھانے کا پھر کیا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۲) . ذرا سے قصور پر دیدے دکھاتے ہیں. (۱۹۱۰ ، خواب ہستی ، ۳۵).

---دَھنس جانا محاورہ.
آنکھوں میں حلقے پڑ جانا (مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---دھونا محاورہ.
بے مروت کرنا ، بے لحاظ بنانا ؛ ڈھیٹ بنانا.
خوف دِلوں سے کھو دیے جس نے
شرم سے دیدے دھو دیے جس نے
(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۲۳).

---سات پانی سے دھونا محاورہ.
کسی بات کے چھپانے کی انتہائی کوشش کرنا.
بھلا حاصل جو دیدے دھوئے دھائے سات پانی سے
کہ یاں گھر گھاٹ سب معلوم ہے اونکی صفائی کا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶).

---سفید ہونا محاورہ.
آنکھوں کی روشنی جاتی رہنا.
تجھ عارضی آتی اجھوں کیا دل سیہ ہے دھن ترا
کیج کیج تو دیتی ہو نہیں دیدے ہوئے رو رو سفید
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵۷).
اس سیہ دل سوں جا کہو یاراں
رو رو دیدے مرے سفید ہوئے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۸).

---سے حذر کرنا/ڈرنا محاورہ.
(کسی کی) بیباکی یا ڈھیٹ پن سے ڈرنا. ڈریے تیرے دیدے سے بیٹھے بٹھائے کیا اشغلا اٹھایا ہے. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۳۸). خبر ہونے پر یہ بے پروائی ہے تو ان کے دیدے سے حذر کرنا چاہیئے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸۳).

---سے ڈر نکل جانا محاورہ.
گستاخ ، بے ادب یا بیباک ہو جانا. ٹھٹول اور کھیل اس قدر نہ بڑھائے کہ عورت کے دیدے سے اس کا ڈر بالکل نکل جائے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۲۳۲).

---سینا محاورہ (قدیم).
غور سے دیکھنا ، آنکھیں گاڑنا.
کتنے کے تن او تو نعرہ کئے
اسی ناسور پر او دیدے سئے
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۶).

---کا پانی بہنا محاورہ.
اندھا ہو جانا. میں نے غلّہ لگایا جانور تو بچ گیا وہ ملعون تشنہ خون ... عین اس کی آنکھ پر پڑا ، دفعتاً پانی دیدے کا بہ گیا میں حیران رہ گیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۵۰).

---کا پانی ڈھلنا محاورہ.
۱. پاس و لحاظ نہ ہونا ، بے حیا بے شرم ہو جانا. نہ آنے کی شرم نہ کئے کا لحاظ دیدے کا پانی ہی ڈھل گیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۵۳). اس گھرانے کی ایک جوان بیٹی کے دیدے کا پانی ڈھل گیا. (۱۹۵۹ ، علامتوں کا زوال ، ۳۹). **۲. کسی پر نہ چلنا ، پروا نہ کرنا ، توجہ نہ کرنا ، ڈھیٹ ہو جانا.**
بکتی جھکتی ہوتی میں دیوان
ان کے دیدوں کا ڈھل گیا پانی
(۱۸۸۵ ، مثنویٔ عالم ، ۱۷). **۳. بے خوف ہونا ، ڈر جاتا رہنا ، نڈر ہو جانا.**
ہو جائے بھارو جس کو وہ ایسا سفر کرے
دیدے کا پانی جس کے ڈھلا ہو نہ وہ ڈرے
(۱۹۰۵ ، دیوان جی ، ۳ : ۲۱۱). کنیز نے سرگوشی میں کہا اور موئی زعفران کے دیدے کا پانی ایسا ڈھلا ہے کہ روز رات کو چوری چھپے نواب کے دیوان خانے میں چلی جاتی ہے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۷).

---کا پانی سلامت ہونا محاورہ.
حیادار ہونا ، شرم و حیا باقی ہونا ، آنکھ میں حیا ہونا. لڑکیوں کے دیدے کا پانی سلامت پانچوں انگلیاں یک ساں کب ہوتی ہیں. (۱۹۷۶ ، بوتے گل ، ۲۰).

---کا پانی مرنا محاورہ.
بے شرم ہونا. نظیر کے دیدے کا تو پانی مر گیا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۳۶). تم سب کے دیدے کا پانی مر گیا ہے. (۱۹۲۷ ، انور ، ۳۳۳).

---کی صفائی امث.
۱. بے حیائی ، بے شرمی.
اف رے جوبن ترے دیدے کی صفائی دیکھو
یہ ہزاروں میں نکلتی ہے بڑی ہے چنچل
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۹۱). بھئی خدا جانتا ہے وہ دیدے کی صفائی جو آج کل مہذب دنیا میں ہے ڈھونڈے زمین پر اور کہیں نہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۸ ، ۲ : ۱۰). **۲. نڈر پن ، دلیری.**
کیا دلیری ہے ڈھٹائی کے یہ معنی صاحب
واہ دیدے کی صفائی کے یہ معنی صاحب

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت ناظم) ، ۱ : ۳۰).

عشر کے مجمع میں بھی مجھ سے نہ شرمائیگا کیا
یار کو ہے اپنے دیدے کی صفائی پر گھمنڈ

(۱۹۰۷ ، انتخاب گرامی ، ۵۳). ۳. (مجازاً) چوری ، چھپا کر کچھ لینا. خاصدان میں سے گوری بنگال اور ذری کی ذری تکیے پر رکھ دی ... اے صاحب یہ کیا تو کیا دیدے کی صفائی ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۱).

--- کھٹکنا محاورہ ؛ ف ل.
آنکھ میں سرخی ہو کر چبھن ہونا.

نہ لگتی آنکھ تجھ سے کاش ظالم کب تلک روؤں
کہ آنکھیں دکھنے آئیں اور میرے دیدے کھٹکتے ہیں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۸۳).

--- کھلے ہونا محاورہ.
(سمجھ اور عقل ہونا) آنکھیں روشن اور منور ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

--- کھول دینا / کھولنا محاورہ.
عقل دینا ، سمجھ دینا ؛ غور کرنا ، توجہ سے دیکھنا.

کر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۷).

--- گڑونا محاورہ.
توجہ رکھنا ، دھیان دینا ، خیال رکھنا. ارے ذرا ہنڈیا پر تو دیدے گڑوئے رکھ. (۱۹۴۰ ، پریوں کی ہنڈیا ، ۲۳).

--- گھٹنوں سے (کے آگے) بانے کہاوت.
رک : دیدے گھٹنوں کے آگے الخ. جیسی اس مردار نے میرے ساتھ کھوٹائی کی ہے اپنے دیدے گھٹنوں کے آگے بانے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵۷). اس سے اللہ سمجھے جو پرائی بہو بیٹیوں کو بری نظر سے دیکھے اپنے دیدے گھٹنوں کے آگے بانیں. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۶).

--- گھٹنوں کو رونا محاورہ.
فریاد کرنا ، شکایت کرنا. کم بخت پنجاب میں بھاڑ ہی جھونک دیا اب کہو کس کے دیدے گھٹنوں کو روئیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۵).

--- گھٹنوں کے آگے (سامنے) آئے کہاوت.
(عو) **ایک قسم کا کوسنا ، بددعا، مراد : اندھا ، لنگڑا ہو جائے.** جو یہ ایمانی دغابازی کرتا ہو ... اوس کے دیدے گھٹنوں کے آگے آئے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۶۶). ہمارے دیدے گھٹنوں کے سامنے آئے. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن (ترجمہ) ، ۶۶).

--- گھٹنے کی قسم فقرہ.
(عو) **ایک طرح کی قسم.** مترادف : اگر جھوٹ بولوں تو اندھی ، لنگڑی ہو جاؤں. جس وقت سے تم نے مجھے عشر میں دامنگیر ہونے کی دھمکی دی ہے اپنے دیدے گھٹنوں کی قسم ڈر کے مارے میرا کلیجہ کانپ رہا ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین فراق ، ۳۱).

--- لال کرنا محاورہ.
۱. **غصہ کرنا.** شیر خان کو دیدے لال کرتے کیا دیر لگتی تھی. (۱۹۰۱ ، ذلفی ، ۵۳). ۲. **کسی چیز پر ہاتھ ڈالنا (تصرف یا استعمال کے لیے) ، زبردستی قبضہ کرنا.** خوراک کا گھاٹا پڑ جائے تو پھر وہ (شہد کی مکھیاں) اپنے اندوختے پر دیدے لال کرتی ہیں. (۱۹۴۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۸۵).

--- لال ہونا محاورہ.
آنکھوں میں خمار ہونا ، جوش جذبات سے آنکھیں سرخ ہونا.

جس سے کہ دیدے لال ہیں ، اور منہ طباق ہے
ایسے بگوڑے وصل سے بہتر فراق ہے

(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۶۹).

--- لگانا محاورہ.
رک : دیدہ لگانا.

بندی خانہ یوسف یوں ڈالے تھی جاں
دیدے اپنی جو تو لگاتی تھی واں

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۳۹).

--- لگے رہنا (ہونا) محاورہ.
انتظار میں ہونا.

کس کی کفش پا یہ دیکھے ہیں ستارے اے فلک
رہتے ہیں دیدے زمیں کو جو ستاروں کے لگے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۵).

--- مارنا محاورہ (قدیم).
نظر بازی کرنا ، آنکھ مارنا.

دیدے مارتے ہیں ہر یک دل کی بات
نگہ رکھ توں دل کوں اسی جور سات

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۳).

--- مٹکانا محاورہ.
اترانا ، بڑے ناز نخروں سے دیکھنا.

بوالہوس ، دال تری یاں نہ گلے گی رکھ یاد
مونچھیں پھڑکا نہ ذرا دیکھ نہ دیدے مٹکا

(۱۸۱۸ ، انظری ، د ، ۱۱).

--- میں ترمرے پھرنا محاورہ.
کسی دماغی ضعف کی وجہ سے آنکھوں کے آگے شرارے سے چمکتے ہوئے معلوم ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- میں دیدہ ڈال کر م ف.
آنے سامنے ، نظر ملا کر ، ڈھٹائی سے. ابھی کل کا ذکر ہے

کہ رو کر روٹی مانگتی تھی ، آج دیدے میں دیدہ ڈال کر کلام کرتی ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۳۳۶).

ـــــ میں سَرسوں پُھولنا محاورہ.
آنکھوں کی بینائی جاتی رہنا (جامع اللغات).

ـــــ نِکالنا محاورہ.
۱. **کسی جانور کا انسان کی آنکھیں نکالنا ، تکلیف پہنچانا.** بے اتنی ہی چاہیے کہ باگ پکڑ سکیں نہ اتنی کہ زاغ دیدے نکال لیوے. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۱۱). ۲. **مراد : غضبناک نظروں سے ، خشمگیں آنکھوں سے ، غصے میں آ کر.** کیا دیدے نکالے گھورتا ہے ، صاحب قران پر غش ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۹). سرخ سرخ دیدے نکال کر کہا. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۹۹).

ـــــ نیلے پیلے کَرْنا محاورہ.
غصہ کرنا ، تیہا دکھانا.

نیلے پیلے نہ مجھ پہ دیدے کر
وہ نہیں موندتا تجھے آ کر
(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی ، شاہد نامہ (ق) ، ۵۶).

ـــــ ہَوائی ہونا محاورہ.
رک : دیدہ ہوائی ہونا. تمہارے تو میاں دیدے ہوائی ہو گئے ہیں. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۸۲).

دِیدیاں (ی مع ، ی مع) امذ (قدیم).
رک : دیدہ جس کی یہ جمع ہے نیز دیکھنے والے. القصہ وہ رقیب ناپاک ، ہو نظر سینا چاک ، اس مُصَفّا دلکشا قامت کے بستان میں ، ایسے نادر مکان میں ، ہارے دونوں آئے ، دیدیاں کوں دورتی شہر دیدار کا تماشا دیکھلائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۷).

دیدے مرے دیدار دیکھ تیرے دیوانے یوں ہوئے
جو پھیر پلکاں سنجنے دیدیاں کے تئیں مشکل ہوا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۰). [دیدہ (بحذف ہ) + یاں ، لاحقۂ جمع].

ـــــ اِبرال جائے ہونا محاورہ (قدیم).
سر آنکھوں پر ہونا ، مراد : بہت عزیز پیارا ہونا.

او یوں بولیا سالار با رہنمائے
تجے دیدیاں اِبرال میرے ہے جائے
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۲۱).

ـــــ ہو بُڑھاپا اُتَرْنا محاورہ (قدیم).
بڑھاپے کی وجہ سے کم دکھائی دینا. ہور اس کے دیدیاں ہو بڑھاپا اتریا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

دِیدَھن (ی مع ، فت دھ) امذ (قدیم).
دیدار ، دید.

سب سُکھ کے میں اُودہاں سنی
اس دیدھن سوں گن گیان سنی

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۲).

دَیر (ی لین) امذ.
۱. (اُ) **نصاریٰ کا عبادت خانہ ، وہ عبادت گاہ جہاں خدائے وحدہٗ لاشریک کے علاوہ کسی دوسرے کی پرستش ہو ؛ (مجازاً) مندر، بُت خانہ.**

اتھے بھوت کیراں واں یک دَیر تھا
پرستش کوں وہاں سب بشر سیر تھا
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۴).

برہمن دَیر کو راہی ہوا اور شیخ کعبہ کو
نکل کر اس دورلہے سے میں کُونے یار میں آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۳). دیندار اشخاص دین کی امانت کو اپنے سینہ سے لگائے ہوئے زندگی کے میدان سے کنارہ کش ہو کر دیر و کلیسا اور صحراؤں کی تنہائیوں میں پناہ گزیں ہو گئے تھے. (۱۹۵۴ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۳۸). (اُا) **عیسائیوں کا گرجا ، کلیسا.**

دَیر ہوئے بے چراغ اور صلوات یہود
شرک ہوا مضمحل اور کہانت ہبا
(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۵۴). میں پروردگارِ مسیح کے نام پر تجھے دیر کی خدمت کے لیے بُلاتا ہوں. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱۳۰). (اُاا) **یہودیوں کی عبادت گاہ.** ایک منزل میں پہونچے کہ وہاں ایک عبادت خانہ موسائیوں کا تھا کہ اوسے دیر کہتے ہیں. (۱۸۳۲ ، گربل کتھا ، ۲۳۷). (iv) **پارسیوں اور زرتشتیوں کی عبادت گاہ ، آتش کدہ.**

کہاں ہے دَیر کہ پُوچھوں مغاں سے چارہ کار
ہے پھر کھٹک طبیعت میں پارسائی کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۵). (v) **(مجازاً) دنیا جو اللہ تک رسائی میں حائل ہے.**

چُھپانا بھلا راز توں غیر تے
نہ دیکھیا وفا کوئی اس دَیر تے
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۷).

حسن کا کل کیا بنارس سیر ماہ رویاں کا ایک دیکھا دیر
(۱۷۱۳ ، دیوان فائز دہلوی ، د ، ۲۱۳).

وہ صنم جب دیر سے نکلا تو لے معروف ہائے
حاضر اس جا اور سب خلق خدا تھی ہیں نہ تھا
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۲۰). (vi) **بت کدہ ، شوالہ ، مندر؛ (مجازاً) ایسی جگہ جہاں فقر و فنا کی تعلیم دی جائے ، عبادت گاہ.**

دَیر نہیں ، حرم نہیں ، در نہیں ، آستاں نہیں
بیٹھے ہیں رہگزر پہ ہم ، غیر ہمیں اُٹھائے کیوں؟
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۳).

کیوں سونے کلیسا و حرم سیر نہیں
کیوں رُخ طرفِ میکدہ و دَیر نہیں
(۱۹۷۰ ، ؟ ، لالہ و گل ، ۵۴).

مزا تو جب ہے کہ خالی رہے نہ خلوت شب
غزال دَیر اٹھے ہوئے حرم آئے
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۹). [ع].

---مُغاں کس اضا(---ضم م) امذ.
آتش پرستوں کا عبادت خانہ.

بھاگے دیرِ مغاں جو دیکھ کے شیخ
تو پکارے مغاں کھڑے تو رہو

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۰۳).

غلغلہ ساز کا ہے ، دیرِ مغاں سے لے کر
تابہ خلوت گہہِ حورانِ جناں آج کی رات

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۰۲).

آنکھوں سے پیا کرتے ہیں وہ دیرِ مغاں میں
زاہد کے لئے ساغر و مینا نہیں ہوتے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۰۱). [دیر + مُغاں (رک)].

---مُکافات کس اضا(---ضم م) امذ ؛ ج.
(**کنایۃً**) **دنیا** (مہذب اللغات). [دیر + مُکافات (رک)].

---نَشِین (---فت ن ، ی مع) صف.
مندر میں بیٹھنے والا ، بُت پوجنے والا ؛ (مجازاً) خُدا سے غافل.

جنسِ نایابِ محبت کو پھر ارزاں کر دے
ہند کے دیر نشینوں کو مسلماں کر دے

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۸۵). [دیر + ف : نشین ، نشستن ـ بیٹھنا].

---و حَرَم (---و مع ، فت ح ، ر) امذ.
کعبہ اور بُت خانہ.

دیر و حرم ، آئینۂ تکرارِ تمنّا
واماندگیٔ شوق تراشے ہے پناہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۵۹).

تقدّس کے آنسو وظیفوں کی آہیں
کلیسا و دَیر و حَرم کی کراہیں

(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۲۲).

سر بہ گریباں دیر و حرم
کون سنائے قصّۂ غم

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۸۵). [دیر + و (حرفِ عطف) + حرم (رک)].

دیر (ی مع) امث.
عرصہ ، مدت ، وقفہ ، توقف.
سلطان سوں یک وزیر ہو سیر بولیا دے رضا منجے نہ کر دیر (۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۵). مستان علی عمرو دو سوار لے بعد ایک دیر کے اُن سے جا کر ملا. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۱۳۰). نہیں قیصر ، یہ شارمین زندہ تھی تھوڑی دیر ہوئی مجھ سے باتیں کیں. (۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۳۸۳). [ف : دیر ؛ قب : س : دیرگھ].

---آشنا صف.
جو جلد دوستی قبول نہ کرے (کسی مصلحت یا بے اعتنائی کی بنا پر) ، جو دیر میں بے تکلف ہو. جو کوئی دیر آشنا ہوتا ہے سو سمجھ ہی کے ہوتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۶).

مجھے اے دل تری جلدی نے مارا
نہیں تقصیر اس دیر آشنا کی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۷۵). سیّد صاحب اگرچہ دیر آشنا تھے مگر نہایت با وضع ، دوستی کے پکّے اور بڑے صادق القول شخص تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۱۱). ویسے وہ دیر آشنا اور خلوت نشین بھی ہیں. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۳۹). [دیر + آشنا (رک)].

---آشنائی امث.
دوستی میں جلد بازی نہ کرنے کا عمل.

ڈوبتی جا رہی ہے نبضِ حیات
صدقے اس دیر آشنائی کے

(۱۹۳۱ ، انوار ، ۷۷). [دیر + آشنا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آمَدَن و شِتاب رَفْتَن فقرہ.
فارسی فقرہ اردو میں مستعمل ، دیر سے آنا چاہیے اور جلد رخصت ہو جانا چاہیے (جامع اللغات).

---آئے دُرُسْت آئے فقرہ.
رک : «دیر آید درست آید».

نہ گھبرا اے دلِ بیتاب دیر آئے درست آئے
وہی دیر آشنا ہوتا ہے جو مشکل سے ملتا ہے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۱).

---آید دُرُسْت آید کہاوت.
فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل ، جو کام دیر میں ہوتا ہے وہی ٹھیک ہوتا ہے ، جو نتائج تاخیر سے نکلیں وہی اچھے ہوں گے.
کیا اِسی ملکو تالایق میں رہنے کا مایل ہوں ، لیکن دیر آید درست آید. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۰۵). میں نے تازہ ملاقات ہونے سے رازداری کی تفصیل پر زیادہ زور نہیں دیا ، دیر آید درست آید. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۹). صوبائی زبانوں کو تحفظ اور صوبائی سطح پر سرکاری درجہ دینے کا عمل دیر آید درست آید کے مصداق ایک اچھا دستوری فیصلہ تھا. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذِ اُردو کی داستان ، ۲۱).

---باز صف.
جو مدّت سے ہو یا مدّت تک رہے ، بہت عرصے تک چلنے والا ، مدّتوں سے جاری رہنے والا.

مبادا جو او دولتِ دیر باز
آخر ہو گی از روزگارِ دراز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۱۲). قرنہائے دیر باز زمانہائے دراز تک اہل آخرت کی صحبت ہو گی. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۲۹۷). [دیر + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

---پا صف.
دیر تک قائم رہنے والا ؛ مستحکم ، پائدار ؛ مضبوط ، عرصے تک باقی اور برقرار رہنے والا ؛ طُولانی. یہ آر (زنجیری پمپ) نہایت آسان اور دیرپا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۳۳). میرا مرض بھی نئی طرح کا تھا جس کو ڈاکٹری کی کتابوں میں بہت دیرپا

لکھا ہے۔ (۱۹۰۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۷۳) ۔ ترقیاتی معاشی منصوبوں کے دیرپا ، مربوط اور منفعت بخش کوائف مرتب ہو سکیں گے۔ (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۵)۔ [دیر + ف : پا ، پائیدن - ٹھہرنا]۔

---پائی اسث.
عرصے تک قائم و برقرار رہنے کا عمل ، طُول پکڑنے کا عمل ، استحکام ، مضبوطی ، پائیداری.

دل کی شکست و ریخت کی میرے تو لے خبر
ہر گھر کی دیر پائی کو تعمیر شرط ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۶) . فی الحقیقت پختگی و دیر پائی عمارت (کوتوال مسجد واقع ترچنا پلی) پر یہ فصیح مصرع تاریخیہ (تعمیر شریف جاوداں رشک) دال ہے۔ (۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۳)۔

اک کھٹک صبح ازل سے تھی برابر اے عزیز
مار ڈالا درد دل کی دیرپائی نے مجھے

(۱۹۲۸ ، انجم کدہ ، ۷۰)۔ [دیر + پا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پڑنا محاورہ.
اندازے یا توقع سے زیادہ وقت یا مدت کا صرف ہونا ، تاخیر ہونا ، دیر لگنا . ان کو مدینے کے پہنچنے میں ڈھیل ہوئی ، دیر پڑی . (۱۸۶۷ ، تفسیر مرادیہ (ترجمہ) ، ۳۲۰)۔

چلتے ہوئے بالیں سے وہ مجھکو یہ سنا کر
کم بخت کے مرنے میں ابھی دیر پڑی ہے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۸۶)۔

---پیوند (---ی لین ، فت و ، سک ن) صف.
رک : **دیر آشنا** (علمی اردو لغت)۔ [دیر + ف : پیوند ، پیوستان - ملانا ، جوڑنا]۔

---پیوندی (---ی لین ، فت و ، سک ن) اسث.
زیادہ وقت میں اثر پذیری.

حجاب اکسیر ہے آوارۂ کوئے محبت کو
مری آتش کو بھڑکاتی ہے تیری دیر پیوندی!

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۱)۔ [دیر + پیوند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---جلوہ (---فت ج ، سک ل ، فت و) امذ.
دیر سے آنے والا ، مراد : محبوب.

اے دیر جلوہ رحم کہ مانندِ آئنہ
پتھرا چلی ہیں چشم مری انتظار سے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۲)۔ [دیر + جلوہ (رک)]۔

---خواب (---و معد) صف.
دیر تک سونے والا (علمی اردو لغت)۔ [دیر + خواب (رک)]۔

---خوابی (---و معد) اسث.
دیر تک سونے کی حالت یا کیفیت (علمی اردو لغت)۔ [دیر + خواب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خیزی (---ی مج) اسث.
دیر سے اٹھنے کا عمل. پہلی عیاشی تو دیر خیزی تھی ، شاید یہ عیاشی ہم سے پہلے کسی سست مزاج بادشاہ کو بھی نصیب ہوئی ہو۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۸۸)۔ [دیر + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دار امث.
تاخیر ، وقت گزاری. اب کیا رہ گیا جس کی دیر دار ہے. خدا کے ہاں سے تو وعدہ پورا ہونے کو آیا ، آپ کو ابھی تک کچھ بھی خیال نہیں۔ (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۹۹)۔

تم جاؤ دولا اس سے کبھو ہار مان لے
یہ دیر دار صرف حماقت ہے جان لے

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۰۱)۔ [دیر + دار (تابع)]۔

---رسی (---فت ر) اسث.
دیر سے پہنچنا ، تاخیر سے ملنا. خط میں بعد شکوہ دیر رسی تحریرات راقم وہی ہنسی اور ٹھٹول کی بے سمجھے بوجھے بات تسطیر تھی . (۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۳۸) . [دیر + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سالہ (---فت ل) صف.
پرانا.

وحشت سے ہر سخن مرا گویا غزالہ ہے
بو سے نشہ ہو یہ وہ مئے دیر سالہ ہے

(۱۷۵۲ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۱۸). طلوع صبح نے پیر مے فروش بن کر وہ مئے دیر سالہ قدح آفتاب میں ڈالی۔ (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، نومبر ، ۲۹۹)۔ [دیر + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

---(یا) سویر (---فت س ، ی مج) م ف.
کم یا زیادہ مدت میں ، جلد یا بدیر. نوبل صاحب ... اگر آپ استقلال کے ساتھ ایک طرز کو اختیار کریں گے اور کچھ شک نہیں کہ لوگوں پر اس نمونے کا مفید ہونا دیر سویر ثابت ہو گا پر ہو گا تو ... لوگ اپنی غلطی پر متنبہ ہوتے جائیں گے۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۸۷)۔ اگر ... اخلاق کی بیخ کنی ہو جائے جس کے بغیر ہر زمانہ میں قوم دیر سویر تباہ ہو جاتی ہے دنیاوی مستند کتابوں اور دینی مقدس کتابوں میں اخلاق کی تعلیم یکساں موجود ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۲۳)۔ اگر حکام کو پتہ چل گیا کہ میں اس کی بھتیجی نہیں ہوں تو دیر یا سویر کچھ نہ کچھ گڑبڑ گھٹالا ضرور ہو گا . (۱۹۸۲ ، تلاش (ترجمہ) ، ۱۱۹)۔ [دیر + سویر ، سویرا (رک) کی تخفیف]۔

---سے م ف.
تاخیر سے ، بدیر ، دیر کر کے.

دیر سے روح پہ اک خواب گراں طاری ہے
آج بیمار پہ یہ رات بہت بھاری ہے

(۱۹۵۸ء ، شہر آذر ، ۳۷)۔

---طلب (---فت ط ، ل) صف.
جس میں دیر لگے ، جس کے لیے وقت درکار ہو. ہماری عاشق مزاج

قوم سے اس بڑک کا چھوٹنا ہے مشکل اور دیر طلب. (۱۹۰۰ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۸۹). [دیر + ف : طلب ، طلبیدن - بلانا].

ـــــ فَہم (ـــــ فت ف ، سک ہ) صف.
کسی بات کو دیر سے سوچنے سمجھنے والا. انگریز ضِدّی ہیں اور قدامت پسند اور چالاک ہونے کے باوجود دیر فہم ہیں. (۱۹۴۰ ، خطبات قائد اعظم ، ۲۰۵). اور یہی خوبی کسی اسلوب کی ہے کہ وہ مشکل ، پیچیدہ اور دیر فہم نہ ہو. (۱۹۸۷ ، اردو ، جنوری تا مارچ : ۹۳). [دیر + ف : فہم ، فہمیدن - سمجھنا].

ـــــ فَہمی (ـــــ فت ف ، سک ہ) امث.
بعد از وقت سوچنے سمجھنے کا عمل. ذکاوت کُند ذہنی اور دیر فہمی کے داغ سے بہت بچی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۹۱). [دیر + فہم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کام رَحْمٰن کے ، جَلْد کام شَیطان کے کہاوت.
جلد بازی کے موقع پر مستعمل ہے کیونکہ جلدی میں کام کے بگڑنے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے. دیکھوں یہ احمق ... دیر کام رحمٰن کے جلد کام شیطان کے اس مثل کو مان کے کیونکر دریا کی پرستش کرتے ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۰۹).

ـــــ کَر م ف.
اندازے یا توقع سے زیادہ وقت میں ، بہ تاخیر ، تاخیر کر کے. آخر برسوں سے ہمارا اس کا لین دین ہے ، سویرے بھی دیا ہے ، دیر کر بھی دیا ہے. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۶۷). چینی وکلاء نے یہ ہوشیاری کی کہ کانفرنس میں دیر کر آئے مگر اس دیر کر آنے کی معذرت کی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۵۶).

ـــــ کَرنا ف م.
عرصہ لگانا ، وقت گزارنا.

بھیجے کر قتل کرنا ہی اسے منظور ہے یارو
تو اوس سے جا کے پوچھے کوئی پھر کیوں دیر کرتا ہے
(۱۸۰۵ ، دیوان پختہ ، ۱۳۸).

ـــــ کھِنْچْنا محاورہ.
کچھ دن یا مدت تک کام کا جاری رہنا.

دیر کچھ کھنچتی ، تو کہنے بھی ملاقات کی بات
ملنا اپنا جو ہوا اس سے ، سو وہ بات کی بات
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۸).

ـــــ گَہ م ف.
عرصۂ دراز یا طویل مدت.

سنجے شہر نَزدیں لیجا یا جوں شاہ
رکھیا تھا اسی شہر میں دیر گہ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۱۰).

ہے فضل کی حق کے اُن پر نگہ
سلامت رہیں اور رہیں دیر گہ
(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۹۲). حق سبحانہ تعالیٰ حضرت کو مسندِ اجلال تعلیم پر دیر گہ جلوہ فرما رکھیے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۹۱). اللہ جلّ شانہ ... صاحب زادگان بلند اقبال کو دیر گہ سلامت رکھے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب حالی ، ۱۰۵). [دیر + گہ (رک)].

ـــــ گَت (ـــــ فت گ) امث.
بُرانی بےڈھنگی چال.

کت گلہوں کت دہریت اور گت
ہے زمانے کی عجب یہ دیرگت
(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۱۲). [رک : دُرگت].

ـــــ گُزَرْنا محاورہ.
زیادہ وقت صرف ہونا ؛ (کسی کام کی انجام دہی یا تکمیل میں) دیر لگنا.

ہمارا طائر دل صید ہو گیا دم میں
ذرا بھی دیر نہ تم کو شکار میں گُزری
(۱۸۵۷ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۲).

ـــــ گَئے م ف.
تاخیر سے ، وقت گزرنے کے بعد. حضرت قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ ... دیر گئے بازار میں کام ختم ہوا تو پھر ان (ام المومنین حضرت عائشہ) کی خدمت میں پہنچا مگر دیکھا کہ وہ اسی طرح یادِ خدا میں مصروف تھیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۳۱).

ـــــ لَگانا محاورہ.
سستی کرنا ، ڈھیل سے کام لینا ، جلدی نہ کرنا.

بہہ کہہ رہے ہیں جوانان بادہ نوش چمن
کہ لے بہار کے ساقی چل اُٹھ نہ دیر لگا
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱). مہربانی سے ہمارا دکھ دور کرو ، دیر نہ لگاؤ. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۲۴۶).

ـــــ لَگْنا محاورہ.
دیر لگانا (رک) کا لازم.

دیکھے خط جلدی پھر آنا ورنہ مر جائیں گے ہم
دیر گر تجکو ذرا بھی نامہ بر لگ جائے گی
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۹۰). بڑی بی کو یہاں دیر لگی. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۳).

ـــــ مَسْت (ـــــ فت م ، سک س) صف.
کافی عرصہ نشہ کی حالت میں رہنے والا.

ساقی ادھر تو دیکھ کہ ہم دیر مست ہیں
کچھ مستیٔ نگہ بھی ملا دے شراب میں
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۹۳). [دیر + مست (رک)].

ـــــ میں دیر ہوتی ہے کہاوت.
اکثر دیر کے کاموں میں زیادہ دیر ہوتی چلی جاتی ہے (جامع اللغات).

دَیّر (فت د ، شد ی) امذ.
ایک پرند کا نام ، شاما ، دایا. دَیّر میں اور پہاڑی شاما میں یہ فرق ہے کہ اگرچہ دیّر کا رنگ اُوپر سے سیاہ اور سینہ بھی سیاہ ہوتا ہے مگر پیٹ کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳). [مقامی].

دیرا (۱) (ی مج) امذ.
کبوتر کا ایک رنگ. رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... دیرا ... پہاڑی باہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [مقامی].

دیرا (۲) (ی مج) امذ.
۱. رک: ڈیرا ، رہنے کی جگہ ، مکان (نوراللغات). ۲. طائفۂ رقاصان (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــــ ہونا محاورہ.
قیام ہونا (علمی اردو لغت).

دیرانَہ (ی مج ، فت ن) امذ.
وہ رقم جو قرض میں تاخیر کرنے پر بطور تاوان عاید کی جائے ، جُرمانہ. واپسی پر ایک آنہ یومیہ دیرانہ وصول کیا جائے۔ (۱۹۶۱ ، انتظام کتب خانہ ، ۴۸). [دیر + انہ ، لاحقۂ صفت].

دَیرانی (ی لین) امذ.
دَیر (رک) سے منسوب یا متعلق ، دَیر کا مہتمم و منتظم ، اعتکاف کے طور پر دَیر میں بیٹھنے والا شخص. اس دیرانی کا ایک غلام نطفۂ حرام تھا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۱۱).

کی آن کے دیرانی نے یہ بام یہ تقریر
دروازے کے کیا کھولنے کی کرتے ہو تدبیر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۳۴). [دیر + انی ، لاحقۂ نسبت].

دیرگھ (ی مع ، سک ر) امذ.
۱. مگدھ کا ایک راجہ. جیسے آکاش میں چندرما است ہوتا ہے ... تیسے ہی دیرگھ نا کی استری دیرگھ نا کے پیچھے ادرشٹ ہوگی. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۶). ۲. تین جزو اور اس سے زائد کا اندازہ. دیرگھ ـ زیادہ ، مدہ اوسط ، الپ کم کو کہتے ہیں. (۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۱۳۰). ۳. (ادبیات) لمبا اعراب ، ماترا. اگر ایک کشش حرفِ علت کی اس کے ساتھ زاید کی جائے اور اگر دو کشش ہو جائے تو اس کو دیرگھ کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۳). ۴. لمبا (فاصلہ ، وقت) اُونچا ، دراز ، سنگین ، سخت، قوی ، اونٹ ، سال کا درخت لاط : Shorea Robusta (جامع اللغات). [س : दीर्घ].

ـــــ باہو (ـــــ و مع) امذ.
لمبے بازوؤں والا (جامع اللغات). [دیرگھ + باہو ـ بازو].

دیروز (ی مع ، و مع). امذ.
رک : دی کے تحت.

وعدۂ دیروز کا کچھ پاس کرنا چاہیے
آج دے ساقی بس جو سب سے ہو بہتر شراب

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۵).

کارِ دیروز ابھی آنکھوں سے کہاں مٹتا ہے
خُوں رُلانے کے لیے قصۂ فردا نہ سُنا

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۱۰). [دی + روز (رک)].

دیرَہ (ی مج ، فت ر) امذ.
۱. رک : ڈیرا. اسی جا ہمارا خیمہ بپا ہو ، وزرا امرا کا دیرہ قریب اور ہِنکا جُدا ہو ، فوراً ڈوری پڑ گئی. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۲۷). ۲. شامیانہ ، تنبو ، چھت. جس نے زمین کو تمہارے لیئے بچھونا اور آسمان کو دیرہ بنایا اور آسمان سے پانی برسایا. (۱۸۹۴ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۲۱). [رک : ڈیرہ].

دَیری (ی لین) صف.
دَیر (رک) سے منسوب ، بُتخانہ یا مندر کا (پلیٹس). [دیر + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

دیری (ی مج) امث.
رک : دیر. دیری آنے بیٹھتیں ہیں خلوت کا وقت ہوا گل رخ نے دلبر سے کہا کہ باغ میں جو تیری طرح تھی سو تو میں جانی. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۹). ایک برس کی دیری کے واسطے کچھ دلگیر ہوا ... اور دن کٹتا تھا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۲۳ب). • تمہارا انکل کا پنشن اِدھر بہت دیری میں ملتا ہے • (۱۹۵۰ ، یاد کی اک دھنک جلے ، ۳۶). [دیر + ی (زائد)].

دیریا (ی مج ، کس ر) امث.
وقت لگنے کا عمل ، اثر کرنے کی صفت. تیسری بات ادویہ کے متعلق جاننے کی دیریا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۲۰۳). [دیر + یا ، لاحقۂ تانیث].

دیرِیں (ی مج ، ی مع) صف ؛ مـــ دیرین.
کہن سال ، پُرانا ، اگلے وقتوں کا ، قدیم ، دیرینہ سال ، معمّر.

تھا ایک کمال پیر دیریں
عیسیٰ کی تھیں اس نے آنکھیں دیکھیں

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲).

دیکھا تو وہاں بجاہ و تمکیں آیا نظر ایک پیر دیریں

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۸). [دیر + یں ، لاحقۂ صفت].

دیرینَہ (ی مج ، ی مع ، فت ن) صف.
۱. جو پہلے سے اب تک برقرار ہو ، بہت عرصے سے ہو ، پُرانا.

یہ نہیں ہوتا کسی مرہم سے اس سینے کا داغ
ہوگیا ناسور آخر یارِ دیرینے کا داغ

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۳).

ہو بہے گا بس مردن یہ مہنے سارا کام
کسے جلدی ہے ابھی الفت دیرینہ میں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۶۷). اگر اپنا پیمانِ دیرینہ تم نے سہو کیا

تو ہم نے بھی سہو کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۶).

میرے سر کو تیرے در سے نسبت ہے دیرینہ
میں نے تیرے در کو اپنی زیست کا محور جانا

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۳۳). ۲. گزرا ہوا ، سابق. حقوقِ دیرینہ بھولے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۳) . ۳. جس نے طُول پکڑ لیا ہو ، طویل . اس دیرینہ علالت کے بعد بھی دماغ اُدھر ہی مصروف ہے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۴۱). ۴. بُوڑھا ، پیر کہن سال.

لاکھ دیرینہ ہو لیکن عشق سے بہتا نہیں
آفتاب اک داغ تابندہ ہے چرخ پیر کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۱). ۵. تجربہ کار ، ماہر ؛ چالاک ؛ ہنرمند.

سینہ میں دلیرانِ پیشینہ تھے
بانی کے میانے اوہی دیرینہ تھے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۹) . ۶. (نباتیات) مرکز یا نقطۂ اِتّصال سے دور ، آخری سرے کا؛ انگ: **Distal** . خیشومی ریشوں کے دیرینہ (**Distal**) سرے خیشومی خانہ میں واقع ہوتے ہیں. خیشومی ریشوں میں شعری نالیوں کی بہتات ہے. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۱۰۵). [دیرین + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

---آرزُو (---سک ر ، و مع) امث.
پرانی خواہش ، جس کے لئے مدّت سے چاہت ہو. یہ اس کی دیرینہ آرزو تھی اور وہ باپ بیٹے کی ذمّہ داریوں سے آزاد ہونے کا خواہشمند تھا . (۱۹۲۹ ، تحفۂ شیطانی ، ۸۵) . کتنا بڑا خواب شرمندۂ تعبیر ہو اور نوجوان کی کیسی دیرینہ آرزو پوری ہو. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۸۰). [دیرینہ + آرزو (رک)].

---رَفاقَت (---فت ر ، ق) امث.
پہلے کی جان پہچان ، پُرانی دوستی. اس کتاب (افکار و اذکار) کی عمدہ تالیف و ترتیب میں دیرینہ رفاقت کا انہوں نے (ہلال احمد زبیری) حق ادا کر دیا ہے. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار(تعارف) ، ۵). [دیرینہ + رَفاقَت (رک)].

---رَفِیق (---فت ر ، ی مع) امذ.
پُرانے ساتھی اور دوست. عبدالصمد دُرّانی اپنے مضمون ہماری جدوجہد کا ایک باب میں لکھتے ہیں: نواب یوسف علی خان اپنے دیرینہ رفیق میر محمدامین خان کھوسہ سے ملنے گئے. (۱۹۵۵ ، نوائے وطن ، کوئٹہ ، ۹ ، /جون ، بہ حوالہ مکاتیب یوسف عزیز مگسی ، ۵). [دیرینہ + رفیق (رک)].

---روز (---و مع) امذ.
جس کو بہت زیادہ عرصہ گزر چکا ہو ، کہن سال ، عمر رسیدہ (ماخوذ: مہذب اللغات). [دیرینہ + روز (رک)].

---روزی (---و مع) امث.
۱. (ادبیات) پُرانا پن ، جس کو بہت زیادہ عرصہ بیت چکا ہو ، قدیمی. سندھی میں .. خاص آوازوں والے حروف کی موجودگی اس زبان کی دیرینہ روزی کا پتہ دیتی ہے . (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۳۶). ۲. (مجازاً) بڑھاپا ، ضعیفی ، کہن سالگی.

تجھ میں کچھ پیدا نہیں دیرینہ روزی کے نشاں
تو جواں ہے گردشِ شام و سحر کے درمیاں

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۳). [دیرینہ + روز (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---سال صف.
۱. بڑی عُمر والا ، بوڑھا ، کہن سال ، معمّر

ہوا جوں خبردار دیرینہ سال
کہیا واں تن جادو کا کچھ بُراہی حال

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۵۶). خان صاحب مرحوم بہت دیرینہ سال اور ہمارے حضرت کی ننھیال علسرا کے قریب مسکن پذیر تھے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد (دیباچہ) ، ۵). ۲. گزرا ہوا وقت یا زمانہ.

دھونڈی اس تھے میں سب نشانہائے دال
منجے یاد تھا سوز دیرینہ سال

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۱۲). [دیرینہ + سال (رک)].

---کار صف.
تجربہ کار ؛ سن رسیدہ.

چمن کے دیرینہ کار مجھ کو نیا سمجھ کر نہ مُسکرائیں
کہ میں بھی اک عمر آشنائے ترانۂ سرخوشی رہا ہوں

(۱۹۳۱ ، انوار ، ۱۴۳). [دیرینہ + کار ، لاحقۂ صفت].

---مَراسِم (---فت م ، کس س) امذ.
خاندانی تعلقات ؛ پُرانی شناسائی ، پرانے تعلقات . جہاز کے کپتان سے میرے دیرینہ مراسم ہیں. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۷۹). [دیرینہ + مراسم (رک)].

دیڑا (ی مج) امذ.
(عو) بڑا پیٹ ، حمل (علمی اردو لغت). [مقامی].

دیز (ی مج) امذ.
رک : دہیز ، جہیز (علمی اردو لغت). [دہیز (رک) کا مقامی تلفظ].

دیس (ی مج) امذ (قدیم).
وہ بارہ گھنٹے جس میں سورج نکلا رہے ، دن (رات کی ضد).

دیس بسواری سورج اوت
رات اُجالا چندر جوت

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱).

قسمت کرنہارا اہیں جس دیس تھے قسمت کیا
اُس دیس تھے لے قطب شہ تقسیم تج آیا انند

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۹).

سچ ہوا کہ بہت جیونا ہے بیہودا
کہ سچ عبیر بہت دیس کا بھی ہے بودا

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۱۲۹). [مقامی].

---اَرو (---فت ا ، و مع) صف امذ دیسارو.
دن کی طرح (قدیم اردو کی لغت). [دیس + ارو ، لاحقۂ صفت]

ـــــ چڑھنا محاورہ (قدیم).
رک : دن چڑھنا. ابھوں دیس چڑیا (چڑھا) ، نہیں باؤ گھڑی ، جو صباح پڑی. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٦٥).

ـــــ رات امذ (قدیم).
دن رات، مراد : تمام وقت ، ہر گھڑی ، ہمیشہ.

بلایاں نے اوس روز میں دیس رات
اچھے امن و امان میں دیس رات

(١٦٩٩ ، نورنامہ ، شاہ عنایت (ق) ، ٣). [دیس + رات (رک)].

دیس (٢) (ی مج) امث.
نظر ، دیا ، مہربانی (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

دیس (ی مج) امذ.
١. وطن ، علاقہ ، ملک ، صوبہ ، شہر.

مجھ نہ کوں جگ دیکھو بارے تو ہمارے دیس
کس کس جانب تجلی کنے کیوں کیوں لیایا بھیس

(١٥٦٥ ، علی محمد جیوگام ، جواہر اسرار اللہ ، ١٤٨).

پھرا کر ایس کے سر اس بھیس کوں
یوسٹ دیس چل جائیں پردیس کوں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٢). (ابراہیم نے) کہا کہ میں تو دیس چھوڑ کر اپنے پروردگار کی طرف جہاں کہیں اس کو منظور ہو نکل جاؤں گا. (١٨٩٥ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ٢ : ٥٨٣). ہم سارا کی جھاڑی سے جھٹی لے کے دیس جاتے ہیں. (١٩٠٣ ، سرشار، بچھڑی ہوئی دلہن ، ٨٢).

سرزمین پاک ایران ، بانیء فردوسی کا دیس
حوریں پھرتی ہیں بدل کر آدمی زادوں کا بھیس

(١٩٦٢ ، ہفت کشور ، ٢٠١). مگر لگتا ہے تو پاکستان میں بھی مفر نہیں اور وہ ، تو اس دیوی کا دیس تھا. (١٩٨٣ ، زمین اور فلک اور ، ٩٠). ٢. دیپک راگ کی پانچ راگنیوں میں سے ایک راگنی کا نام جس میں ۵ سُر ہوتے ہیں ، سر بادی رکھب ہے اور رات کے وقت گائی جاتی ہے.

چرخ سے کرتے تھے لنگر جب بیس
تھے ملاسی دیس کے گاتے تھے جدیس

(١٨٣٤ ، مثنوی بہاریہ ، ٢٨). چوتھا راگ دیپک اس کی فصل گرنکھم رت ہے اور اس کا وقت میانہ روز ہے اور اول راگنی اس کی دیس ہے وقت اس کا اوائل شب ہے. (١٨٣٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ٤٣٣). ٹھیک خوب دیس کو نبایا ہے. واہ میں نے گانے کی سند آپ سے کب مانگی تھی. (١٩١٣ ، راج دلاری ، ٣). یہ سُر کلاسیکل موسیقی میں دیس کہلاتا ہے. (١٩٤٣ ، عکس لطیف ، ١٢٠). [س : دش देश].

ـــــ اُتّر (ـــــ فت ا ، سک ت ، فت ت) امذ (قدیم).
جلا وطن کرنا ، شہربدر کرنا. ان چھنال نے اپنا دند ساری ، ان چھنال نے میرا گھر کھایا ، ان چھنال نے مجھے دیس اتر دی. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٣٩). [دیس + اتر (مقامی)].

ـــــ بدیس (ـــــ فت ب ، ی مج) امذ.
شہر بہ شہر ، در بہ در.

تک مرض و ہوا کو چھوڑ میاں ، مت دیس بدیس پھرے مارا
قزاق اجل کا لوٹے ہے دن رات بجا کر نقارا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ١٩٩).

ساگر کے ساحل سے لائی سرد ہوا کیا سندیس
درد کی دھوپ میں جھلسے شاعر گھوم نہیں اب دیس بدیس

(١٩٤٨ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ١٣٩). [دیس + ب (حرف جار) + دیس (رک)].

ـــــ بدیس پھرنا محاورہ.
١. ایک ملک سے دوسرے ملک جانا ، ایک شہر سے دوسرے شہر جانا ، مراد : مارا مارا پھرنا ، آوارہ پھرنا (پریشانی کے عالم میں یا کسی کی تلاش و جستجو کے موقع پر مستعمل ہے). میرا شوہر مر گیا اسی کے بیراگ میں جوگن کا بھیس بھر کر دیس بدیس پھرتی ہوں. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ١٢٣). اس کی تلاش میں دیس بدیس مارا پھرا. (١٩٣٩ ، افسانۂ پدمنی ، ١٣٢). ٢. سیر و سیاحت کرنا ، مطالعہ کے لیے سفر کرنا. اور استاتسنیکو... ان انجینیروں کے درمیان بیٹھتا جو دیس بدیس گھوم پھر آئے تھے. (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا ، ١ : ٥٣٤). [دیس + ب (حرف جار) + دیس (رک)].

ـــــ پانڈیہ (پانڈے) (ـــــ کسرہ ، ی مج) امذ.
١. قانون گو کا عہدہ. بمبئی میں بہت سے مالی اور دیہاتی عہدے مثلاً : دیس مکھ ، دیس پانڈیہ ، دیسائی اور پٹیل اس قسم کے ہیں جن کا معاوضہ ... ان اراضیات کے ذریعہ سے دیا گیا ہے جو ابتداء حکومت نے عطا کی ہیں. (١٨٩٩ ، مجموعہ دھرم شاستر ، ٣٨٣). ٢. قانون گو. قانونگوے ممالک ہند میں قانونگوے اور ممالک دکن میں دیس پانڈیے کہتے ہیں اور وہ قوانین دیوانی سے واقف دستور رسوم اور جمع بندی اور ضوابط سے ماہر ہوتا ہے. (١٨٤٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٩٨). [دیس + پانڈیہ/پانڈے (رک)].

ـــــ پر چڑھاؤ سَر دُکھے نہ پاؤ کہاوت.
جس وقت آدمی وطن کو آنے لگے تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــــ پردیس (ـــــ فت د ، سک ر ، ی مج) امذ.
اپنا ملک ہو یا اجنبی ملک ، مراد : ہر جگہ ، جگہ جگہ.

پھرا کر ایس کے سر اس بھیس کوں
یوسٹ دیس چل جائیں پردیس کوں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٢).

جنہیں دیس پردیس سب جانتے ہیں
حسب اور نسب جن کا پہچانتے ہیں

(١٨٧٩ ، مسدس حالی ، ٣٦).

اب کدھر جاؤ گے ، کیا اپنا وطن کیا پردیس
ہر طرف ایک ہی، سپنوں کا نشان ملتا ہے

(١٩٧٠ ، مصطفےٰ زیدی ، ف ، ٩٣). [دیس + پردیس (رک)].

---چوری پَردیس (بھِکیا) بھیک کہاوت.
وطن سے باہر پست سے پست تر پیشہ اختیار کرنے میں کوئی شرم و عار نہیں مگر وطن میں وہی کام چُھپ کر کرنا ہوتا ہے (حفظِ آبرو کے لیے وطن چھوڑنے کے موقع پر مستعمل ہے). انہوں نے کہا کہ مثل مشہور ہے کہ دیس چوری پردیس بھکیا ، اپنے ملک میں جا کر گدائی کرنی مناسب نہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۷۰). مٹی پلید اور زندگی برباد ہورہی ہے دیس چوری پردیس بھیک وطن کو خیرباد کہا اور نکل کھڑا ہوا. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۳۷).

---چوری نہ پَردیس بھیک کہاوت.
بُرا کام کہیں نہیں کرنا چاہیے یا پردیس میں بھیک مانگنا بہتر ہے اس سے کہ وطن میں چوری پر گُزارا کیا جائے (جامع اللغات).

---کار اث.
میگھ راگ کی پانچ راگنیوں میں سے ایک راگنی کا نام جس میں سات سُر ہوتے ہیں اور جس کا وقت آخرِ شب سے اول روز تک ہوتا ہے. پانچویں (راگنی) دیس کار ہے اس کا وقت آخرِ شب ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۷). دویم سری راگ۔ مالسری ، اساوری ، دہناسری ، بسنت ، ماروا اسکی یہ پانچ راگنیاں ہیں اور بچیا. دھیان جتی ... دیس کار اور اکبیر اسکے پتر ہیں. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۱).[دیس + کار، لاحقۂ صفت].

---مُکّھ/مُکّھ (---ضم م ، شد ک / کھ) امذ.
۱. وہ مقامی شخص جس کو حکومت کی طرف سے اپنے ضلع کی پولیس اور مالگزاری کا افسرِ اعلیٰ مقرر کیا گیا ہو اس کا درجہ عموماً بنگال کے زمینداروں کے برابر ہوتا تھا. پٹیل (پٹیل) کو ... ولایت دکن میں دیس مکھ کہتے ہیں اور سرکار اور پرگنہ مدینہ جات اور چکلہ جات سے اوس کو کام سپرد ہوتے ہیں. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۸). ایسے لوگ جو پٹیل (چودھری) اور دیس مکھ (نمبردار) ہوتے تھے موروثی عزت کے باعث سے رسالداروں اور جمعداروں کے عہدوں تک مامور ہو جاتے تھے. (۱۹۱۰ ، امرائے اہلِ ہنود ، ۱۳۵). پالکیوں سے ایک سیڑھی نیچے کوئی سو سَوا سو دوسرے نواب راجہ ، دیس مکھ اور جاگیردار تھے. (۱۹۶۶ ، شہرِ نگاراں ، ۶۳). **۲. صدر مالگزاری ، پولیس کا عہدہ.** بمبئی میں بہت سے مالی اور دیہاتی عہدے مثل دیس مکھ ، دیس پالڈیہ اور پٹیل اس قسم کے ہیں جن کا معاوضہ ... ان ارضیات کے ذریعہ سے دیا گیا ہے جو ابتداءً حکومت نے عطا کی ہیں. (۱۸۹۹ ، مجموعۂ دھرم شاستر ، ۴۸۴).[دیس + مکّہ/مکّھ (رک)].

---مُکّھی (---ضم م ، شد ک) امذ.
بادشاہی عہدوں سے کمتر درجہ کا عہدہ. منصب قضا و عدالت و احتساب و خدمت قانون گوئی و چودھرائی و دیس مکھی و صوبہ داری وغیرہ کے آداب و ضوابط کہاں تک عرض کیے جائیں. (۱۹۱۷ ، رسالہ صلائے عام ، جون ، ۶ ، ۱۲ : ۳۲).[دیس + مکّہ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---مَلّار (---فت م) امذ ، ہم ملہار.
ایک راگنی کا نام. اس نے دیس ملار شروع کیا ... دو تین تانیں وہ لینے پائی ہو گی جو ہرن آموجود ہوا. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۲۳). [دیس + ملار (رک)].

---نِکالا امذ.
۱. بطور سزا کسی کو وطن سے باہر کر دینے کا عمل ، جلا وطنی.

ہوا ہے کشورِ دل میں غمی کوں دیس نکالا
ہے تیرے حسن کی دولت میں اختیار تبسم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۷). مجرموں کی سزاوں میں سے ایک سزا نفی عن البلد (دیس نکالا) قرار پائی. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۵۰). **۲. وہ شخص جس کو شہر بدر کیا گیا ہو.** بنی اُمیہ کی حالت ... بہت خستہ تھی مگر کیا کرتے جن باتوں کا عہد لیا گیا ان کا عہد کر کے شہر (مدینہ) سے نکلے. نکلتے وقت شہر کے لوگ ایک شور برپا کرتے ہوئے ساتھ ہو لیے بعض نے ان دیس نکالوں کو پتھر مارے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۱۳۸). **۳. وطن چھوڑ دینے کا عمل ، ہجرت ، خود شہر سے چلا جانا.** غریب اور محتاج مسلمانوں کو ... ہجرت کرنی پڑی ، اور اس دیس نکلے میں بڑی بڑی (بڑے بڑے) مصائب اُٹھانی (اُٹھانے) پڑیں (پڑے). (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد (ترجمہ) ، (ضمیمۂ اول) ، ۲۰۵). [ا : دیس + نکالا ، نکالنا (رک) کا ماضی].

---نِکالا دینا محاورہ.
۱. جلاوطن کرنا ، شہر بدر کرنا (سزا دینے کے موقع پر مستعمل ہے). پہلے تو راجہ (راجہ گوبند چند) نے میرا بہت سا آدرمان کیا پھر دیس نکالا دیا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۵۷). یا ان کو سُولی دی جائے یا ان کو دیس نکالا دیا جائے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۲۶). یہ زبان (اردو) جو ہندو مسلمان دونوں کے اِتحاد و یکجہتی سے وجود میں آئی اور ان دونوں کی کوششوں سے بڑھی اور پُھولی پھلی اسے صرف اس لیے دیس نکالا دیا جا رہا ہے کہ وہ اسلامی عہد کی یادگار ہے. (۱۹۳۷ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۳۱۱). **۲. خارج کرنا ، نکال باہر کرنا.** جس کسو سے کھوٹا کام ہو تو اسکے واسطے لکھا ہے کہ دیس نکالا دیجیے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۱۲). ہندوستانی والیانِ ملک کو ہمیشہ یہ امید رہی کہ اب ہم انگریزوں کا بالکل خاتمہ کیے دیتے ہیں جن کی کسی اور طرح سے اصلاح نہیں ہو سکتی اس لیے وہ انگریزوں کو دیس نکالا دینے کیلئے آپس میں بڑا دہشت ناک میلاپ اور اِتّفاق کرتے تھے. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۱۸). بھارت میں اردو کو دیس نکالا دے دیا ہے. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذِ اردو کی داستانیں ، ۷). **۳. (مجازاً) شامل نہ کرنا.** سچ یہ ہے کہ نہ ہر تخلیقی کام لازماً تعلیمی کام ہوتا ہے نہ ہر میکانکی کام کو تعلیم گہ سے دیس نکالا دینا ہی لازمی ہے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ۱۹۲). ۱۹۳۹ میں جو ہمارے یہاں عقل کے پُتلے پیدا ہوئے تھے انہوں نے ... تاریخ ، ادبی روایت سب ہی کو دیس نکالا دے دیا تھا. (۱۹۵۹ ، علامتوں کا زوال ، ۳۵).

---نِکالا لینا محاورہ.
خود عائد کردہ جلاوطنی اختیار کرنا ، وطن واپس نہ جانے کا عہد

کرنا ، وطن چھوڑنا . جس زمانے میں میرے والد ماجد کی مولانا عبدالراشد کے نام سے اردو ادب میں شہرت پھیل رہی تھی ، یورپ میں ان کے دو عم زاد بھائیوں عبدالجبار اور عبدالستار کا علم و فضل اور عملی کارنامے زبان زد خلائق تھے انہوں نے اسلام پرستی اور انگریز دشمنی میں خود ہی دیس نکالا لیا تھا. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۲۸۹).

--- نِکالا مِلْنا محاورہ.

۱. **وطن سے نکل جانے کا حکم ملنا ، وطن چھوڑ دینے کا حکم ملنا.**

ہم کو تنہا دیس نکالا ملا تا بہ گدا دیس نکالا ملا

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۵۲). باباؤں کو تو دیس نکالا مل ہی چکا تھا اور وہ بجائے روما کے ادنیان میں مقیم تھے.(۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۰۶). انسانی حقوق کا منشور. اگر ہم نے کوئی بات قانون کے خلاف نہیں کی ہے تو کوئی حکومت ہمیں قید یا نظربند نہیں کر سکتی اور نہ ہمیں کسی جرم کے بغیر دیس نکالا مل سکتا ہے. (۱۹۵۲ ، امن کے منصوبے ، ۵۲). ۲. (مجازاً) **باہر نکل جانے کا حکم ملنا.**

گردشِ بخت نے دلّی میں نہ رکّھا راسخ
ہمکو جنّت سے ملا دیس نکالا افسوس

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۲۱). جب قاضی صاحب کو دیس نکالا ملا تو چندریگر صاحب نے انہیں ایک فرم میں اکاؤنٹینٹ کروا دیا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۷۸).

دیسا (ی مج) امذ.

مُردے کا فاتحہ جو پہلے سال کے فاتحے کے بعد سالانہ ہوتا ہے ، برسی کے بعد کا سالانہ فاتحہ. مرنے کے دو برس بعد خاص تاریخ وفات پر دیسے کی رسم برتی جاتی ہے اس میں قریبی رشتہ کے مہمان جمع ہوتے ہیں اور نیاز دلوائی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۱۲۱). [مقامی].

دیسا دیسا چال ، کَلا کَلا بیوہار/ کولا کولا بیوہار کہاوت.

ہر ملک ہر جگہ کا طریقہ جُدا ، رسم مختلف (محاوراتِ ہند ، ۲۱۲).

دِیسالَہ (ی مج ، فت ل) صف.

گزشتہ سال ، وقت.

ساقیا عیک چڑھے ہوں رنج و غم بالائے طاق
بادۂ دیسالہ کا شیشہ اوتار اب کے برس

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۰۱). [ف : دی (رک) + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

دیسانْتَر (ی مج ، غنہ ، فت ت) امذ.

غیر ملک. میں دیس دیسانتروں کے دیکھنے اور تیرتھ یاترا کرنے کے لئے گھر سے باہر نکلا.(۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ)، ۲۶). [س : देसान्तर].

دیساوَر (ی مج ، فت و) امذ.

رک : دساور جو زیادہ مستعمل ہے. جن کے دیساور کیا گیا ہیں.

(۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۱۵). [دیس + ف : آور ، آوردن - لانا].

دیساوَری (ی مج ، فت و) صف ؛ امذ دساوری.

۱. **پان کی ایک نوع جو خستگی اور ذائقہ کے لیے مشہور ہے ،** دیسی. اسماء اقسام پان یہ ہیں : بنگلا ... دیساوری. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعت ، ۱۸۳). ۲. **فاختہ کی ایک قسم** (فیلن : ہندوستانی انگریزی لغت ، فارسی) . [دیس + آور (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

دیساوَل (ی مج ، فت و) امذ.

پہرے دار ، نگہبان ، محافظ. شاہانِ بہمنیہ کے عہد میں چوبدار کو باردار کہتے تھے. اس کو دیساول ، مورچی بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۲۳۷). [مقامی].

دیسائی (ی مج) امذ.

ریاست میں ضلع کی صدر مال گزاری کا عہدہ نیز وہ شخص جو صدر مال گزار ہو ، پرگنہ یا ضلع کا مہتمم ، حاکم ، جنوبی ہند میں چھوٹے موٹے سردار کو بھی کہتے ہیں. بمبئی میں بہت سے مالی اور دیہاتی عہدے مثل دیسمکھ ، دیپانڈیہ ، دیسائی اور پٹیل اس قسم کے ہیں جن کا معاوضہ ... ان اراضیات کے ذریعہ سے دیا گیا ہے جو ابتداء حکومت نے عطا کی ہیں. (۱۸۹۹ ، مجموعۂ دھرم شاستر ، ۷۸۳). [رک : دیسائی].

دیسْنا (ی مج ، سک س) ف ل (قدیم).

دِکھائی دینا ، نظر آنا ، ظاہر ہونا.

جو تُجھ ان دیسے سو بندان تُجھ
جو بندا(ں) میں ہوئے بندان تُجھ

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۵).

سو کے دیسیں یوں نین سنگ ، جیوں کاڑ جیاں ہوں بھوجنگ
چنگیاں ہیں ڈورے لال رنگ شعلے سوں رخسارے ایں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۷۲). [دیس (۱) (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]

دیسَنْتَری (ی مج ، فت س ، سک ن ، فت ت) امذ.

جلا وطن.

اتارن جھڑپ لوگ دیسنتری اُتپ جن ملیا یہ ... پنجکھری

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۸۹). [دیس + انتر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت فاعلی].

دیسَہ (ی مج ، فت س) امذ.

دیسا ، پہلی برسی کے بعد مُردے کا سالانہ فاتحہ. پہلے سال جو مُردے کی فاتحہ ہوتی ہے اسے برسی کہتے ہیں اس کے بعد پھر جو ہر سال برسویں دن فاتحہ ہو گی وہ دیسہ کہلاتا ہے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۰۹). انہوں نے اپنے والد کے دیسے کی مجلس کی. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۲۵ : ۹). [مقامی].

دیسی (۱) (ی مج) اسث.

ظاہری شکل و صورت (پلیٹس). [س : درشیکا दृशीका].

دیسی (۲) (ی مج) صف ؛ امذ.
۱. (أ) **وطن سے متعلق ، وطن کا ؛ دیس کا (ولایتی کی ضد)** .
ملکو مذکور بجز اس کے کہ اس میں سے تھوڑے سے دیسی باشندے آباد تھے غیر آباد پڑا رہا۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۸۹)۔ انھیں (سید محمود) کی دیکھا دیکھی ولایت جانے والے دیسی طالب علموں کا ہندوستان سے انگلستان تک تانتا بندھ گیا۔ (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۱۶۳)۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھ دیسی پر اس قدر آپ لوگ مہربان ہیں ۔ (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۲۳)۔ (اا) **وہ شخص جو ہندوستان کا باشندہ ہو ، اہلِ ہند ؛ کسی علاقہ کا ، دیہاتی.** عوام الناس میں مقاموں کے قدیمی ناموں کا بجنسہ چلا آنا۔ فی الحقیقت یہ قومی اور دیسی روایت ہے۔ (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۲۹)۔ لیجس لیٹو کونسل میں دیسیوں کو داخل کرنے کی نہایت ضرورت ہے۔ (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، اگست ، ۱۹۳)۔ اصلاحات کے مطابق گورنر جنرل کی کونسل میں دیسیوں کا ایک نمائندہ لیا گیا۔ (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۲۵۱)۔ ۲. (مجازاً) **مشرق یا ایشیا سے منسوب ، ایشیائی ، مشرقی (یورپی ، مغربی کی ضد)**. پہلے ہم ایشیائی تھے دیسی کہلاتے تھے ہر چیز مشرق اور دیسی وضع کی بناتے تھے ۔ (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۳)۔ ۳. (أ) **اہلِ وطن ، وہ شخص جس کا کوئی وطن ہو.**

دیسی کی تھی قدر و عزت دیس میں
آرزو کرتے تھے سب پردیس میں

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۰)۔ (اا) **وطن کا.** حسب مراد خدیو مصر تین محکمے قایم ہو گئے. ایک خاص مصر میں دوسرا اسکندریہ میں تیسرا اسماعیلیہ میں ان محکموں کے ممبر آدھے دیسی اور آدھے پردیسی ہیں ۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۳۶) .
۴: (مجازاً) **غیر سرکاری ، نجی.** اس وقت دیسیوں کے چھوٹے بڑے باغات کے سوا قریب پانسو کے باغیچہ گورنمنٹ کے ہیں ۔ (۱۸۸۹ ، حسن (اکتوبر)، ۲ ، ۱۰ : ۳۹)۔ ۵. **مقامی ، دیہاتی ؛ معمولی.** ایک معمولی سے دیسی لفظ نے شعر میں کیا معنویت پیدا کی ہے۔ (۱۹۸۳ ، اسلوبیاتِ میر ، ۶۹)۔ ۶. **دیہاتن ، گاؤں کی رہنے والی، غیر تعلیم و تربیت یافتہ .** احتیاط و اعتدال کا ہر سگھڑ بی بی کو خیال رہتا ہے چاہے وہ فرنگن ہو یا دیسی یا ہندوستانی۔ (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۵۷)۔ ۷. **مویشیوں کی غذا کی ایک قسم جو بغیر آبپاشی کے کاشت کی جاتی ہے.** بھارت میں گوارے کی تین مشہور اقسام ہیں ان میں سے ... تیسری قسم دیسی ہے۔ (۱۹۶۶ ، چارے ، ۲۷۸) ۔ ۸. **فنِ موسیقی کے مطابق ہر راگنی کا ایک حُلیہ مقرر ہے چنانچہ اس اعتبار سے دیپک راگ کی یہ راگنی بہت خوش پوشاک اور ولولہ انگیز بتائی گئی ہے.**

نا ناتچہ دیکھا و نا ، نہ دیسی
لیا ناتہ انتت بیس بیسی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۳)۔ ۹. **وہ شخص اوصاف نائکی کے رکھتا ہو** ... اور راگ تارگ اور دیسی سے بھی خوب واقف ہو۔ (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۳۰)۔ ۱۰. **دیسی** ۔ روپ سروپ اس کا عورت پری جمال خوش گلو ، خوش اندام ۔ (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۳۰) ۔
[س : دیشی देशी] .

---بگلا (---فت ب ، سک گ) امذ.
بگلے کی ایک قسم اس کو بگلی بھی کہتے ہیں یہ قد میں دیسی کونجے کے برابر ہوتا ہے اس کا رنگ اوپر سے خاکی ہوتا ہے مگر جب اُڑتا ہے تو سفید نظر آتا ہے یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے، نر و مادہ کی کچھ پہچان نہیں دونوں یکساں ہوتے ہیں (ماخوذ: سیرِ پرند ، ۲۹۳)۔ [دیسی + بگلا (رک)].

---پان امذ.
پان کی لطیف قسم جو مقامی طور پر اس نام سے مشہور ہے۔ اس میں تیزی و گرمی نسبتاً کم ہوتی ہے خستہ ہوتا ہے جلد گھل جاتا ہے ۔ پان دو چار ہیں ... بیگمی ، دیسی، دساوری ، کپورا ، دودھیا ، خوشبودار تمبا کو کی گولیاں۔ (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۱۶)۔ جب دیسی پان افراط سے ملتا ہو تو موٹے پتے کون چبائے . (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۳۲)۔ [دیسی + پان (رک)].

---تیل (---ی مج) امذ.
روغنِ سرسوں ، لاہی یا تل کا تیل ، ولائتی تیل (مٹی کے تیل کی ضد)۔ اس کے گھر میں دیسی تیل کا دیا جلتا تھا۔ (۱۹۵۲ ، تنک پائے ، ۱۳۲)۔ [دیسی + تیل (رک)].

جوڑی (--و مج) امث.
(نجاری) ہندوستانی ساخت کے کواڑ (ماخوذ: ا پ و ، ۱ : ۳۸)۔
[دیسی + جوڑی (رک)].

---چَنْپا (---فت ، ، سک م) امذ.
چمپا کی ایک قسم ، جس کا درخت خوشنما ، خوبصورت پتہ امرود کے پتے جیسا مگر چکنا ، اونچائی پچاس فٹ اور تنے کی گولائی ایک فٹ تک پائی جاتی ہے پُھول سفید زردی مائل نہایت خوشبودار ہوتا ہے۔ موسم برسات میں بذریعۂ تخم تیار کیا جاتا ہے (درخت ، پھول دونوں کے لیے مستعمل)۔ ہندوستان میں ... صرف چہار قسم کے چمپا نظر آتے ہیں اور انہیں کے لگانے کا زیادہ تر رواج ہے دیسی چمپا ، گلہ چمپا ... (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۳)۔
[دیسی + چمپا (رک)].

---رِواج (---کس ر) امذ.
میل جول ، رہن سہن کے مُلکی یا علاقائی طور طریقے ، روایات . تینوں بڑے یورپین لوگوں سے خصوصیت رکھتے ہیں باقی ہمارے دیسی رواج ہیں ۔ (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۵۶)۔ [دیسی + رواج (رک)].

---رِیاسَت (---کس ر ، فت س) امث.
انگریزوں کے عہدِ حکومت میں ہندوستان کا ایسا علاقہ جس پر ہندوستانی نواب یا راجہ حکمراں ہوتا تھا جسے برٹش گورنمنٹ سے خاص قسم کے معاہدے کی بنا پر اختیار دیا جاتا تھا . سکینہ کے خالو بیچارے بہت ہی غریب تھے. مرثیہ خوانی کرتے تھے ۔ سال بھر کے بعد سو روپے ان کو ایک دیسی ریاست سے ملتے۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۷۵)۔ والیانِ ریاست فیڈریشن

میں شریک ہونا منظور کر لیں گے کہ جو دیسی ریاستوں کی کل آبادی کے کم از کم نصف پر حکومت کرتے ہیں ۔ (۱۹۳۸ ، ہندوستان کا نیا دستورِ حکومت ، ۷۵). [دیسی + ریاست (رک)].

---زُبان (---ضم نیز فت ز) امث.
ملکی زبان ، علاقائی بولی (ولائتی کی ضد) . جو کتابیں دیسی زبان میں تصنیف و تالیف یا ترجمہ کی جائیں گی ان میں گورنمنٹ ضرور امداد دے گی ۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۸۶) . ۱۸۳۷ء اور ۱۸۳۹ء میں فارسی کی جگہ اردو کو رواج دینے کے سلسلے میں جو احکامات جاری کئے گئے تھے. ان میں ایسی شقیں بھی موجود تھیں جن کی آڑ لے کر ، انگریز اپنے مقبوضہ علاقوں میں کسی بھی دیسی زبان کو رائج کر سکتے تھے ۔ (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۵۶). [دیسی + زبان (رک)].

---سَرَس (---فت س ، ر) امذ.
۱. اقاقیا ، جنس کیکر کی ذیلی قسم ، سرس ، جو مقامی طور پر اُگتی ہے چمن کے حاشیہ کے لئے مستعمل ہے ، ام غیلان ، لجونتی ، گل فتنہ. دیسی سرس ـ یہ وہی تو سرس ہے جو باغوں اور کھیتوں وغیرہ کی ڈولوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں.(۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۶). [دیسی + سرس (رک)].

---شَراب (---فت ش) امث.
خانہ ساز ، گھر کی بنی ہوئی شراب ، ٹھرا (ولائتی یا غیر ملکی کی ضد).

مرعوب ہو گئے ہیں ولایت سے شیخ جی
اب صرف منع کرتے ہیں دیسی شراب سے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۸۷). [دیسی + شراب (رک)].

---صاحِب (---کس نیز فت ح) امذ.
ہندوستان میں پیدا لیکن ولایتی نسل ؛ (مجازاً) کالے عیسائی یہ دیسی صاحب تھے یعنی تھے تو ولائتی ماں باپ کے بیٹے مگر ہندوستان میں پیدا ہوئے تھے.(۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۸). [دیسی + صاحب (رک)].

---عُنصُر (---ضم ع ، سک ن ، فت ص) امذ.
مقامی رنگ ، معمولی درجہ کا ؛ (مجازاً) دیہاتی اثر. میر کے یہاں دیسی عُنصر کے سحرکارانہ صَرف سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ زبان میں کوئی آواز اچھی یا بری نہیں ہوتی. (۱۹۸۳، اسلوبیاتِ میر ، ۸۵). [دیسی + عُنصر (رک)].

--- کَھڈّی (---فت کھ ، شد ڈ) امث.
راچھ ، لوم ، قدیم طریقہ کپڑے کی بنائی کا جس میں مقامی طور پر تیار کردہ بُنائی کی مشین استعمال ہوتی. دیسی کھڈیوں پر اونی کپڑا تیار ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۱۶۲). [دیسی + کھڈّی (رک)].

---گدھا پَنجابی رِینگ کہاوت.
(طنزاً) اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو جا و بیجا دوسری زبانیں بولے (ماخوذ : جامع اللغات).

---گدھا پُوربی چال/مُرغی وِلایتی چال کہاوت.
(طنزاً) اس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو دوسروں کی نقل کرے (ماخوذ : جامع اللغات).

---گھوڑی مَرَہٹی چال کہاوت.
غیر موزوں باتیں (جامع اللغات).

---گھی امذ.
وہ خالص گھی جو ہمارے ملک میں دودھ کو دہی کی شکل دینے کے بعد اس سے حاصل کرتے ہیں. دیسی گھی تو اب جیسے عنقا ہو گیا ہے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۱۰). [دیسی + گھی (رک)].

---مِزاج (---کس م) امذ.
برصغیر جنوبی ایشیا کی تہذیب سے متعلق رسم و رواج و عادات. گیت ... کی شناخت دراصل اس مخصوص تمدنی اور تہذیبی مزاج سے ہوتی ہے جسے ہم بجا طور پر دیسی مزاج سے تعبیر کر سکتے ہیں. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۰۳). [دیسی + مزاج (رک)].

دیسِیا (ی مج ، کس س) امذ.
ملکی ، ہم وطن ، ہند و پاک کا رہنے والا ، دیسی. ایے بھائی میرے یہ دیسیے تو ایسا ہی کریں گے.(۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۹۹). [دیسی + ا ، لاحقۂ فاعلی].

دیش (ی مج) امذ.
رک : دیس.

رہتا دہلی میں جنم ڈیرہ گرام
دیش میوات میں جو واقع مقام

(۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۳۹).

خاک سے اس دیش کی پیدا ہوئے وہ نامور
نقش جن کے کارنامے ہیں بساطِ دہر پر

(۱۹۲۷ ، مطلع انوار ، ۳۹).

پھر نہ دیں وہ لقمۂ شیریں سے جب تک اُس کا منہ
دیش سکھ بھی بند کر سکتے نہیں مکھ دیش کا .

(۱۹۸۳ ، ط ظ ، ۲۸). [س : دیش देश].

---بھاشا امث.
قومی زبان ، مقامی بولی،ہندوستانی. ہمارے پاس ایک ایسی زبان تو ہے جسے ہم "دیش بھاشا" کہہ سکتے ہیں. (۱۹۳۷ ، خطباتِ عبدالحق ، ۱۲۳). [دیش + بھاشا (رک)].

---بَھگَت (---فت بھ ، گ) امذ.
خادم وطن ، دیس کی سیوا کرنے والا. یہ دیش بھگت زیادہ تر بھیڑ کی کھال اوڑھ لینے والے بھیڑیے ہوتے ہیں ۔ (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۲۹) . ایک ہندو کھرا ہندو ہونے کے

باوجود پکا دیش بھگت بن سکتا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۳۶).
[دیش + بھگت (رک)].

ـــــ بَھگتی (فت بھ ، سک گ) امث.
وطن کی خدمت . نہرو خاندان نے ستیہ گرہ کی تحریک کے شروع ہوتے ہی ... دان کر کے اپنی دیش بھگتی کا بہترین ثبوت دیا ہے. (۱۹۳۰ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۵۸).

دعویٰ تو دیش بھگتی کا کرتے ہیں وہ مگر
پیشِ نگہ فرقہ پرستی کا ہے پوشن

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۹). [دیش + بھگت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مُکھ (ـــ ضم م ، سک کھ) امذ.
رک : **دیس مکھ**. وتن دار دیش مکھ نے مدعا علیہ اور ان کے ورثاء کو موروثی وتنی گماشتے مقرر کیا. (۱۹۲۳ ، قانون میعاد سماعت ہند ، ایکٹ ۹ ، ۱۹۰۸ ، ۷۵۲). کھیتوں میں روئی کی فصل تیار تھی، دیش مکھ نے ... خانہ بدوشوں کو بھی کام پر لگا لیا. (۱۹۷۷ ، کرشن چندر ، جب کھیت جاگے ، ۳۵). [دیش + مکھ (رک)].

ـــــ نِکالا (ـــ کس ن) امذ.
رک : **دیس نکالا دینا**. وہ اس آڑ میں اردو کو ... دیش نکالا دینا چاہتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۹۱). [دیش + نکالا ، نکالنا (رک) کا ماضی].

دیشا کھ (ی مج) امذ.
رک : **دیسا کھ** (پلیٹس). [س : देशाख].

دیشانْتر (ی مج ، غنہ ، فت ت) امذ.
رک : **دیسانتر**. راجی دیش سے دیشانتر کو جو سمت پرابت ہوتی ہے اسکے بیچ میں جو انبھ ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۰۲). [دیش + انتر (رک)].

دیشِنی (ی مج ، کس ش) امث.
کلمہ کی انگلی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دیشینی : देशिनी].

دیشی (ی مج) صف.
ملک کا ، شہر کا ، وہ جو وطن میں پیدا ہو۔ کسی ملک کا باشندہ (**بدیسی کا نقیض**) (جامع اللغات). [رک : دیسی].

دیغ (ی مج) امث.
کھانا پکانے کا بڑا ظرف ، دیگ. سکن پور کی دونوں دیغوں کے بھر دینے کا وعدہ کر آئی. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۶). دوائیاں مُفت بٹتی ہیں ... جوشاندے کی دیغیں چڑھی ہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۵). یہ گستاخ (سالمونیس) خاک کا پُتلا جس دیوتا کی خدائی کا مدعی تھا وہ خود زیوس تھا اور اسے بہ زعم خود برق و رعد پر قدرت تھی جن کی نقل وہ دیغوں کی کھنک اور مشعلوں کی چمک کے ذریعے کر کے گویا اُن کا منہ چڑایا کرتا تھا. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۵۷۶). [رک : دیگ].

دیغچَہ / دیغچی (ی مج ، سک غ ، فت چ) امث.
رک : **دیگچہ ، دیگچی** . ایک تر پھکنا (پُھکنا) لو اور ساری ہوا اُسے (اُس سے) نکال کر اس کے دہانے کو کسی صراحی نما دیغچی کی ٹونٹی پر جو کھولتے پانی سے بھری ہو ، لگاؤ. (۱۸۶۷ ، بحرِ حکمت ، ۱۱). [ف].

دِی فَروجَس (ی مع ، فت ف ، و مج ، فت ج) امث.
(طب) جزیرہ قبرس کے کنویں کی مٹی جسے دھوپ میں خُشک کرنے کے بعد جلایا جاتا ہے ، مزہ زنگار سے ملتا ہوا ، چبانے میں کھجلی پیدا کرتی ہے ، نیز تانبے کو جلانے سے یا سونا مکھی کو حمام میں جلانے سے بنائی جاتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۵۱). [یو].

دِیک (۱) (ی مع) امذ.
بھِیل کے جال کو تیز بنانے کے لئے ایک قسم کا تیل جو کادو کے پیڑ سے نکلتا ہے یہ پیڑ سمندر کے کنارے پائے جاتے ہیں اسی کی چھال سے یہ تیل بنایا جاتا ہے (ماخوذ : شبدساگر). [مقامی].

دِیک (۲) (ی مع) امث ؛ امذ (قدیم).
چنگاری ، ریزۂ آتش ؛ بہت بھڑکنے والا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو. بنایا آدمی کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا۔ اور بنایا جان کو آگ کی دیک سے. (۱۷۹۰ ، ترجمہ القرآن ، شاہ عبدالقادر ، ۵۱۳). [رک : دہک جس کی یہ ایک صورت ہے].

دِیک (۳) (ی مع) امذ.
مرغ ، خروسِ خانگی. دیک عربی مرغ فارسی ... درجۂ دوم میں ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۲۶).

واقعی کیا سجدہ تو کرتا ہے ٹھیک
دانہ چُنتا ہے زمیں سے جیسے دیک

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۲۳). مرغا اور مرغی ... کو ہندی میں ککڑ اور فارسی میں خروس اور عربی میں دیک کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۹ : ۲۶۷). [ع].

دِیک (۴) (ی مع) امث.
عار ، شرم.

بھکاری درس کا ہوں کیں بھیک نیں
کہ عاشق ہوں اس تے منجے دیک نیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۸). [ع].

دیک (۱) (ی مج) امذ (قدیم).
دیکھ.

ایسا قادر اللہ ایک کیا کیا پیدا کیتا دیک

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۷۷)). [دیکھنا (رک) سے امر].

ـــــ چَلْنا ف ل (قدیم).
دیکھ کر چلنا.

اِس گھر میں اچ نا پکنا بھلا   بُرا وقت ہے دیک چلنا بھلا۔
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٣)۔

دِیک (۲) (ی مج) امذ۔
دینا ہے ، دے کر۔

که بس دیک نیں مارتا ناگ کوں
رکھیا ہے توں پانی منے آگ کوں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٠)۔ [مقامی]۔

دِیک اَلْجِن (ی مع ، کس ا ، سک ل ، کس ج) امذ۔
دیمک کی ایک قسم جو سِلور فِش سے مشابہ ہے۔ دیک الجن۔ یہ چھوٹا سا کیڑا باغوں میں ہوتا ہے۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٧٣)۔ [مقامی]۔

دیکْتا پَنا (ی مع ، سک ک ، فت پ) امذ (قدیم)۔
مشاہدہ۔ روح سو بینائی یعنی دیکتا پنا (مشاہدہ)۔ (١٥٩١ء ؟ ، رسالہ محمود ، ٢٣)۔ [دیکتا + پنا ، لاحقۂ کیفیت]۔

دِیک چُون (ی مع ، و مع) امذ۔
عمدہ قسم کے پُرانے لوہے کا لوہ چون (ماخوذ: ا پ و ، ٨ : ٤٨)۔ [رک : دیگ چُون]۔

دیکْچَه (ی مج ، سک ک ، فت چ) امذ (قدیم)۔
رک : دیگچہ ، دیغچہ۔

سن لہو پکتا ہے تن کے بیچ یوں
ہے اوبلتا دیکچہ آتش پہ جوں

(١٨٣٥ ، مصباح الحیات ، رسائل حیات ، ٣٣)۔

دِیکْشا (ی مع ، سک ک) امث۔
۱. مذہبی رسوم کی ادائیگی کے لئے تیاری ، کسی خاص مطلب کے لیے مذہبی رسم ، دُعا ، منتر۔

دیکشا لیلا ہو چکی برنن
دھرم کے منتر کی لو عرضی سُن

(١٨٥٥ ، بھگت مال ، ٣٠)۔ جب کسی برہمن لڑکے کی دیکشا ہوتی ہے تو اسے ایک پتھر پر پاؤں رکھنا پڑتا ہے۔ (١٩٦٥ ، شاخ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ٤٣)۔ ۲. نصیحت ، ہدایت۔ آتم و چار ، گرو کی دیکشا اور ویدوں کے مطالعہ سے جس قدر ہو سکے ... پاک صاف کرنا چاہیئے (١٩٢٠ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ١١٠)۔ کسی گرو ، استاد ، کسی دیکشا کی تلاش نہیں کیونکہ ہر آدمی آپ ہی اپنا گرو ہو سکتا ہے۔ (١٩٨٦ ، قومی زبان ، کراچی ، ٥٧ ، ٧ : ٣٩)۔ ۳. ایک رسم جو بھینٹ سے پہلے ادا کرتے ہیں ، پہلا منتر پڑھا جانا ، سنکلپ (جامع اللغات)۔ [س : دیکشا दीक्षा]۔

دیکْنا (ی مج) ف ل (قدیم)۔
رک : دیکھنا۔

توں لی چار قیمت کا پکا ابال
نکر فکر توں چھوڑ کر دیک لال

(١٦٨٨ ، ہدایات ہندی ، ٦٣)۔ [دیکھنا (رک) کا قدیم املا]۔

دیکوری (ی مج ، و مج) امث (قدیم)۔
دیکھوائی ، بھیڑ۔

لیا تہا نبی آخر دعا کی جہ سنگ
کہ جیوں بت دیکوریاں کی بت نے پوچھنگ

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢١٥)۔ [دیکھوائی (رک) کا قدیم املا]۔

دیکھ (ی مج) امث۔
۱. دیکھ کر ، نظر کر کے ؛ دیکھو ، نظر کرو۔ اس منزل میں توں دیکھ (١٥٨٢ ، کلمۃ الحقائق ، ٣٢)۔

اسی قوم میں دیکھ اصحاب ہیں
اسی قوم میں قطب اقطاب ہیں

(١٦٨٥ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ٢٤٣))۔

میں روپا دیکھ گور رند مغرور
لحد پر گل کی چادر بھی نہیں ہے

(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ۱ : ١٣٩)۔ ۲. کسی کو مُخاطَب یا متوجہ کرنے کے لیے کہا جاتا ہے ، آگاہی۔

توں پہل جا کے دیکھ ہور لذت کوں فام
نہ کر مول سب کا سنگٹ تیں دام

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٩١)۔

کھٹکا مجھے اس گریے ہے آنکھ کا غیر کے
دن وصل کے نہ دیکھ تو جاناں اِدھر اُدھر

(١٨٠٧ ، جرأت ، ک ، ٣١٠)۔

ابھی آغاز غم عشق بتاں ہے اے دل
دیکھ کہتے ہیں ابھی سوچ لے انجام اپنا

(١٩١١ ، نذر خدا ، ٢٠٩)۔ [دیکھنا (رک) کا امر]۔

۔۔۔۔۔ آنا ف مر۔
کسی شخص یا چیز کو دیکھ کے واپس آنا ، ملاحظہ کرنا (ماخوذ: جامع اللغات)۔

۔۔۔۔۔ بِگانی چھوپَڑی مَت تَرساوے جی ، رُو کھی سُو کھی کھا کے ٹَھنڈا پانی پی کہاوت۔
رک : دیکھ بگانی چپڑی مت الخ (نجم الامثال)۔

۔۔۔۔۔ بِگانی چُپَڑی مَت تَرساؤ جی کہاوت۔
دوسروں کی خوشحالی پر رشک و حسد نہ کرو اور خواہ مخواہ مغموم نہ ہو (فرہنگ اثر ؛ جامع اللغات)۔

۔۔۔۔۔ بھال امث۔
۱. دیکھنے ، تاکنے یا جھانکنے یا دیکھنے بھالنے کا عمل ، نظارہ ، دیدار ، وسیلۂ نظر۔

تیر مژہ کا اس کے دل ہو گیا نشانہ
ہے دور سے ابھی جس کی اب دیکھ بھال مشکل

(١٨٣٦ ، صنعت ، ک ، ٩٣)۔

چوری چُھپے کی دیکھ بھال بات مزے کی ہے یہی
دیکھوں میں اور نہ دیکھیں وہ گھات مزے کی ہے یہی
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۳۰) ۲. (اُ) نگرانی ، خبر گیری ، سرپرستی. ہمکو اپنے حال کی دیکھ بھال کرنی چاہیے کہ ہماری نیت اور ہمارا ارادہ پاک و صاف ہو. (۱۸۶۶ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۸). عبداللہ بن سلام اپنے باغ میں درختوں کی دیکھ بھال کر رہا تھا. (۱۹۰۶ ، اجتہاد ، ۲۷). ان کی دیکھ بھال کرنے کے لئے اس نے بہت سے نوکر رکھ چھوڑے تھے. (۱۹۶۸ ، کلیاں ، عابدہ رضوی ، ۳۶). (اُاُ) تیمار داری.

بھنا مریضِ ہجر کا کچھ کھیل تو نہ تھا
برسوں رہا علاج بہت دیکھ بھال کی

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۲۸۶) . میرا تو کام ہی بیماروں کی دیکھ بھال ہے. (۱۹۳۲ ، انسانوں ، ۵۸). حضرت ایوب کو ان کے تمام عزیزوں نے چھوڑ دیا ، صرف ایک وفادار بیوی باقی رہ گئیں جو ان کی دیکھ بھال کرتی تھیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۹). ۳. غور و فکر ، نظر. انسان اپنی اس قوت کو جس کا نام شوق ہے کس طرح دیکھ بھال اور سوچ بچار کر کسی بات میں صرف کرے . (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۷). ۴. تلاش ، جستجو ، چھان پھٹک.

حیف میں ان کا آشنہ نہ ہوا خوب ہی دیکھ بھال کی ہوتی
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۳) . رقعہ آیا : دیکھ بھال ، بات چیت کچھ نہ ہوئی. (۱۹۱۲ ، جوہرِ ندامت ، ۵۱). جب میں نے والد مرحوم کے زمانے کے پرانے خطوط کی دیکھ بھال کی تو ... ایک بنڈل داغ کے خطوط کا دستیاب ہوا. (۱۹۵۵ ، زبانِ داغ (دیباچہ) ، ۱۲). ۵. پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی کیفیت ، احتیاط.

سینے سے تیرے تیروں کے پیکاں نکال کر
دل کو الگ کیا ہے بڑے دیکھ بھال کر

(۱۸۸۹ ، سرمایۂ زبانِ اُردو ، ۱۸۲).

بولے یہ بڑھ کے عون و محمد بصد ملال
کچھ بھی سہی مگر یہی لازم ہے دیکھ بھال

(۱۹۳۶ ، روحِ حیرت ، ۱۷). [دیکھ + بھال (لاحقہ)].

---بھال کَر/کے فقرہ ؛ م ف.
۱. (اُ) دیدہ و دانستہ ، جان بوجھ کر.

رکھتا تھا اس ذقن پہ قدم دل سنبھال کر
گرتا کنوئیں میں کوئی بھی ہے دیکھ بھال کر

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۶۵).

اُٹھیں تو میری طرف دیکھ بھال کر وہ اُٹھیں
جو بیٹھیں غیر کو وہ دیکھ بھال کر بیٹھیں

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۶۹). (اُاُ) واقفیت اور آگاہی حاصل کرنے کے بعد.

دشمن بہت ہیں بادشہ خوش خصال کے
بھائی بہن نثار ذرا دیکھ بھال کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳).

مزاجِ پُرسیِ دلبر مری طرف سے کرے
مزاج کا بھی ذرا رنگ دیکھ بھال کے دل

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۶۸). ۲. سوچ سمجھ کر ، ٹھوک بجا کے ، اطمینان یا احتیاط کے ساتھ ، غور و فکر یا تلاش و جستجو کے بعد. تم ذرا ... دیکھ بھال کے کوئی آدمی محل کا ملے تو ان کی خیریت بھی لا دو. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۲۳). انجیر و انگور کو کھاؤں کا بھی تو کوئی اندازہ کر کے اور خوب دیکھ بھال کے وہ پکے ہیں اور خراب نہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۰۰).

---بھال لینا محاورہ.
۱. (اُ) اچھی طرح دیکھ لینا.

ذکرِ وصال کیسا فکرِ وصال کیسی
میں چاہتا ہو ان کو بس دیکھ بھال لینا

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۳۲). (اُاُ) غور کر لینا ، چھان بین کر لینا.

تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن میں
خدا نے آنکھیں ہیں دی دیکھ بھال لینے کو

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۳). ۲. سزا کو پہنچا دینا.

کہیے تو نیزہ بازوں کو ہم دیکھ بھال لیں
تیوری کوئی چڑھائے تو آنکھیں نکال لیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۸).

---بھال کے پانو رکھنا چاہیے/کام کرو فقرہ.
سوچ سمجھ کے اور بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---پانا محاورہ.
اتفاقاً نظر پڑنا ، دیکھ لینا.

کھڑے کھڑے ہو جو میں ایسیں آپ دکھاوے
ایسے میٹھے معشوق کون کوئی کیوں دیکھ پاوے

(۱۴۲۱ ، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۲)). کبوتر کو دیکھ پایا اور چُپکے چُپکے ایک غُلّہ ایسا تاک کر مارا کہ اس کے بازو کو رگڑتا ہوا سن سے نکل گیا. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، مولوی محمد اسمٰعیل ، ۳۱).

کہیں دیکھ پائی ہے زہرہ کی چھانوں
اسی نے گلی میں جمائے ہے پانوں

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۵).

---پرانی چوپڑی ، مت للچاوے جی ، رُوکھی سُوکھی کھائے کے ٹھنڈا پانی پی کہاوت.
رک : دیکھ پرائی چُپڑی الخ ؛ حریص اور لالچی آدمی کی نسبت کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---پڑنا محاورہ.
۱. نظر آنا ، دکھائی دینا. دفعۃً غُل ہوا کہ سواری سلطانِ وقت کی آتی ہے اور لشکر کی بھیڑ بھاڑ نظر آئی اور کچھ سوار بھی دیکھ پڑے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷۶). مجھے تیری گرہست جیون میں ایک دھند ایک اندھیرا سا دیکھ پڑتا ہے . (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۳۲). ۲. خیال گزرنا ، سمجھ میں آنا.

عشق شبیّر میں اس فوج سے دوری ہو گی
دیکھ پڑتا ہے کہ اب جنگ ضروری ہو گی
(۱۹۱۲ ، شمیم ، د (ق) ، ۹۰).

---پڑوسَن جَل مَری کہاوت.
کسی کی آسودگی اور راحت کو دیکھ نہ سکنا (نجم الامثال ، ۲۰۶).

---تِریا کے چالے سَر مُنڈا مُنہ کالے کہاوت.
عورتوں کی چالاکی اور مردوں کی عقلمندی ظاہر کرنے کو کہتے ہیں (جامع الامثال ، ۲۰۵).

---تو فقرہ.
دھمکی دینے کے طور پر کہتے ہیں (مہذب اللغات).

---تو سَہی فقرہ.
رک : دیکھ تو . دیکھ تو سہی کیسا بتاتا ہوں بڑی چودہرائین (چودھرائن) بنکر بیٹھی ہے. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۱۶).

---جَگَت اور سامت ڈَر اور مَت رو، بِنا حکم بَھگوان کے بال نہ بِیکا ہو کہاوت.
دنیا کی تکلیف کی پروا نہیں کرنی چاہیے بغیر خدا کے حکم کے کچھ نہیں ہوتا (جامع الامثال ، ۲۰۵).

---چُکنا / چُکے فقرہ.
دیکھ لینا.

وہ قول غیر کو دیتے ہیں لیتے ہیں اقرار
تری طرف کو دلِ بے قرار دیکھ چکے
(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۷۹).

---چھوڑْنا محاورہ.
رک : دیکھ لینا ، مشاہدے اور تجربے میں لانا.

دیکھ چھوڑے ہم نیں کتی ہندوستان زا اب تلک
ہے تری انکھیوں سا کوئی بانکا نہ دیکھا اک پلک
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۷).

---دا کھ (کَر) (کے) م ف.
دیکھ کر. آخر ... سے دیکھ دا کھ بولے اب حضرت کے نصیبوں نے یاوری کی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۹). یہ سب کچھ دیکھ دا کھ کر جب سر کوہ پر پہونچو گے تو ... ایک سوکھا معلوم ہو گا. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۰۲).

---دا کھ لینا محاورہ.
دیکھ لینا ، نظر پڑ جانا ، معلوم ہو جانا. یہ ملی ہوئی بانی جی کی بیٹھک ہے کہیں دیکھ دا کھ لیا تو تیرے سر کے بال بھی نہ رہیں گے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۶۳).

---دِکھا کَر باوْڑی میں پڑْنا محاورہ (قدیم).
جانتے بُوجھتے مصیبت مول لینا. کیا میں دیکھ دکھا کر باوڑی میں پڑتا. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---دِکھا لینا محاورہ.
دوسروں سے بھی مشورہ کر کے خود دیکھنا اور دوسروں کو دکھانا. بس بہتر ہے ساتھ چلو سب دیکھ دکھا لینا. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۵).

---دیکھ کَر جَلْنا محاورہ.
کسی کو خوش حال دیکھ کر اس سے حسد کرنا (مہذب اللغات).

---دینا ف م.
دیکھ کر بتانا ، دیکھنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---ڈالْنا ف م.
پڑھ چکنا ، دیکھ چکنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---رَکھ (---فت ر) امث.
رک : دیکھ ریکھ ، دیکھ بھال . حضرتِ بلال مستقل طور پر مہمانوں کی دیکھ رکھ میں لگے رہتے تھے . (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۳۱۳) [دیکھ + رکھ ، رکھنا سے امر].

---رَکْھنا محاورہ.
یاد رکھنا.

اے دلِ بیتاب دیوانا تو ہونا سہل ہے
دیکھ رکھ لیکن ذرا اوس زلف کی زنجیر کو
(۱۸۲۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۳۳).

---رَہْنا محاورہ.
دیکھنا ، تکنا.

وہ گو کچھ نہیں سنتی نہ کہتی اسے
کنکھیوں سے پر دیکھ رہتی اسے
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۰۶).

---رہے ہیں فقرہ.
معائنہ کرنا ، نظارہ کرنا.

ڈرتا ہے کوئی نزع میں بھی سامنے آئے
کیا کرتے ہیں حضرت کی نظر دیکھ رہے ہیں
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۸۶).

---ریکھ (---ی مج) امث.
دیکھ بھال ، نگرانی ، خبر گیری ، سرپرستی ، تیمارداری. اور بہت سی باتیں عورتوں کی دیکھ ریکھ اور سنبھال کے لیے ضروری ہیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۷۲). نوکری کی دیکھ ریکھ یہ سب کچھ میرے حالیہ پروگرام کی مکمل نفی تھا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۵۸). [دیکھ + ریکھ (تابع)].

---سَکْنا محاورہ.
کسی کو بغیر رشک و حسد کے گوارا کرنا ، برداشت کرنا.

صحبت کسی کی دیکھ نہیں سکتا آسمان
ہم لوگ نوجوان ہیں فلک سن رسیدہ ہے
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۰۸).

--- عورتوں (رانڈوں) کا چالا، سر منڈا منھ کالا کہاوت.
یعنی عقل مند ہر طرح اپنا انتقام لے ہی لیتا ہے (قصص الامثال).

--- کَر م ف.
۱. سوچ سمجھ کر ، پہچان کر ، مشاہدہ کر کے.
اے ہما جل جائے گی بتقار گرمی سے تری
اک ذرا کھانا ہماری استخواں کو دیکھ کر
(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۸۲).
کہہ رہا ہے وہ بت کافر کہ سجدہ کر ہمیں
سر جھکائے چپ ہیں ہم شانِ خدا کو دیکھ کر
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۶۲). ۲. ہوشیاری کے ساتھ ، تمیز کر کے.
بچھ رہے ہیں ہر کو گل کوئی رگِ گل چبھ نہ جائے
پاؤں رکھ گلشن میں اے سروِ خراماں دیکھ کر
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۶). ۳. بچا کر.
ہو بھلا بجلی کا اک تنکا نہ چھوڑا باغ میں
میں یہ کہتا ہی رہا میرا نشیمن دیکھ کر
(۱۹۳۶ ، جلیل (نوراللغات)).

--- کَر جینا محاورہ.
کسی کے دیدار کو اپنی زندگی کا باعث سمجھنا ، کسی کی وجہ سے بہت خوش رہنا ، کسی کے سہارے رہنا.
جانتے ہو تم ، کہ تم کو دیکھ کر جیتا ہوں میں
بندہ پرور آپ ہی کے دم کا دم بھرتا ہوں میں
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۳۱).

--- کَر رہ جانا محاورہ.
مایوس ہو جانا ، کچھ نہ کہنا. بُڈھا خدمت گزار اپنے مصاحبوں کی طرف دیکھ کر رہ گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۲۰).
یہ بھی ہوا ہے اپنے تصور میں ہو کے محو
میں رہ گیا ہوں آپ کی تصویر دیکھ کر
(۱۹۳۵ ، مشتعل ، ۶۷).

--- کر شرمانا محاورہ.
مایوس ہونا ، اپنا سا منھ لے کر رہ جانا.
چہرے پر رنگِ طلائی کی بہار ایسی ہے
کہ جسے دیکھ کے شرماتی ہے کندن کی دمک
(۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۸).

--- کر ششدر رہ جانا محاورہ.
نظر پڑتے ہی حیرت کے عالم میں رہ جانا ، سکتے کے عالم میں ہو جانا (مہذب اللغات).

--- کَر(کے) قدم رکھنا محاورہ.
احتیاط کرنا ، سوچ سمجھ کر کام کرنا.
صحرائے محبت ہے قدم دیکھ کے رکھ میر
یہ سیر سرِ کوچہ و بازار نہ ہووے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۱).
شبیرِ وصال ذرا دیکھ کر قدم رکھنا
کہ بچھے آنکھیں بچھائی ہیں ، فرشِ خواب نہیں
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۰۳).

--- کَر لانا محاورہ.
انتخاب کر کے لانا ، چھان بین کر کے لینا.
سخت جان سے ہے کیا داغ دیکھا چاہیے
آج لائے ہیں وہ سو دو سو میں خنجر دیکھ کر
(۱۸۸۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۵).

--- کے کام کَرنا ف م.
ہر کام میں ہوشیاری سمجھ بوجھ اور احتیاط برتنا. صاحبانِ عقل ہمیشہ سمجھ بوجھ کے اور ہر پہلو کو دیکھ کے کام کرتے ہیں. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۱۳).

--- کیسا علاج کَرتا ہوں فقرہ.
قرارِ واقعی سزا دینے کی جگہ کہتے ہیں (نوراللغات).

--- لو فقرہ.
غور کر لو ، سمجھ لو. دیکھ لو عارفاں کی بات کا معنا انپڑتا ہے کان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲).

--- لیا فقرہ.
اندازہ ہو جانا ، اصلیت کھلنا.
کہتے ہیں وہ ایسی برتے پہ دبا تھا دل کو
جاؤ بس دیکھ لیا تم کو ابھی جاؤ بھی
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۶۹).

--- لینا محاورہ ، ف م.
۱. سمجھ لینا ، غور کر لینا/جان لینا.
تیری زلفوں کا زمانہ مبتلا ہو جائیگا
دیکھ لینا بال بال اوس کا بلا ہو جائیگا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۹).
اے دل اس شوخ کا بیساختہ پن دیکھ لیا
جان پر بنگئی کیوں مشفق من دیکھ لیا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۵). ۲. آزما لینا ، اصلیت جان لینا ، حقیقت پہچان لینا.
چھوڑ ہمکوں اور کتی عاشق تے پیدا کئے
دیکھ لی ہم نے پیارے سب تمہاری کائنات
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۳).
یار تک لے نہ گئے اشک بہا کر ہمکو
اسکو بھی دیکھ لیا دیدۂ تر کچھ بھی نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۲).

کہاں تک اب تری باتوں پہ اعتماد کریں
بہت تو اے دلِ خانہ خراب دیکھ لیا

(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۲۹). ۲. مزاج پُرسی کرنا ، پوچھ گچھ کرنا ، مواخذہ کرنا ، بدلہ لینا ، سمجھ لینا.

چشم و ابرو سے بچاتا ہوں بہت دل کو میں
کیا کروں تیرۂ مژگاں نے جگر دیکھ لیا

(۱۸۹۱ ، کلماتِ اختر ، ۹۵). میرے بچے کا ذری بال تو بیکا ہو پھر میں دیکھ لوں گی کیا ہوتا ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۲۳).

کیا کہیں اے چرخ کر سکتے نہیں فریاد ہم
دیکھ لیتے ورنہ تجھکو اے ستم ایجاد ہم

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۱). ۳. تلاش کر لینا ، منتخب کر لینا.

محبت کے ستم تا مہرباں سے وائے نادانی
مسیحا دیکھ لیتا تھا تو پھر بیمار ہوتا تھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۰). ۴. وقت آنے گا تو سمجھ لیں گے.

اب تو بڑا خیال تری رنجشوں کا ہے
محشر میں دیکھ لیں گے خدا کی خدا کے ساتھ

(۱۸۵۷ ، انور دہلوی ، ۹۷).

ہونے ہی کو قائم رہا آئینِ بیدادِ فرنگ
دیکھ لینا اس حکومت کو کہ دستوری ہوئی

(۱۹۲۵ ، بہارستان ، ۸۷).

ـــــ مَردوں کی پھیری پھماں (آناں) میری یا تیری کہاوت.
ایسے موقع پر بولتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے خیال میں کسی کو دھوکا دینے اور الّو بنانے کی کوشش کرے مگر وہ شخص اس آدمی سے بھی زیادہ چالباز ثابت ہو. اس نے دونوں کو لا کر بیوی کے سامنے کھڑا کر دیا اور ہنس کر کہنے لگا دیکھ مردوں کی پھیری یہ مال میری یا تیری. (۱۹۳۵ ، اردو ، اپریل ، ۳۰۳).

دیکھا (ی مج).
۱. دیکھنا (رک) کا ماضی؛ تراکیب میں مستعمل.

کہا کہ سبیل ہے سب کرو اگر سعی ہے تو
نہ ایک دوست کو دیکھا نظر جو کی ہر سُو

(۱۹۱۲ ، تعشق لکھنوی ، بزمِ غم ، ۳۷). دیکھا کہ پھور دروازہ ... کھلا ہوا تھا. (۱۹۷۱ ، ہماری زمین ، ۱۹۹). ۲. (کلمہ آگاہی) سُن لیا ، غور کیا ، آزما لیا (ایسے محل پر کہتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ جو ہم کہتے تھے وہی ہوا).

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵).

بن کے بھلی سامنے آتا یہ بھوڑا
دیکھا دیکھا بس لے بس آنکھیں نہ پھوڑ

(۱۹۳۸ ، مرلی بانسری ، ۵۵).

ـــــ اَن دیکھا کرنا محاورہ.
بالکل ایسا ہی بن جانا جیسے نہیں دیکھا ، توجہ نہ کرنا ، کلیۃً نظرانداز کر دینا . لازم یہ ہے کہ ملتفت نہ ہو یعنی سُنا اَن سُنا اور دیکھا اَن دیکھا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۱۱).

ـــــ آؤ نہ دیکھا تاؤ فقرہ.
موقع محل نہیں دیکھا ، بجا بیجا نہیں دیکھا نیز رک: آؤ دیکھا نہ تاؤ الخ (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــ بھالا صف مذ.
جس پر نظر پڑ چکی ہو ، جس کو جانچا پرکھا ہو ، آزمودہ ، تجربہ کیا ہوا ، واقف.

سناں نیزہ سے ڈراتا ہے کیا
یہ نیزہ تو ہے دیکھا بھالا ہوا

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۲).

نیزۂ فوجِ ستمگار تھی دیکھے بھالے
دم میں اس شیرِ نیستاں نے قلم کر ڈالے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۰).

تو آقا ہے تو مولا ہے تو مالک ہے تو خالق ہے
دیکھا بھالا جانچا پرکھا کس نے پایا ہمسر تیرا

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۲). مگر ایک بات کھونگی لڑکا ہیرا ہے ... گھرانہ دیکھا بھالا. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۲۶).

ـــــ بھالا تو نہیں چِترا سُنا ہو کہاوت.
کم رتبہ شخص جو اپنی دولت پر اتراتا ہو ، کمینے کا شرافت کا دعویٰ کرنا (نجم الامثال ؛ دریائے لطافت ؛ محاوراتِ ہند).

ـــــ بھالی اسث.
۱. کسی چیز کو غور سے دیکھنے کا عمل ، تاک جھانک ، دیدہ بازی ، نظارہ.

ڈرو جونکو ہو چسپاں اختلاطی تم سے ہو بھی کو
تشتّت کیا ہے میری دور کی اس دیکھا بھالی کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۳).

دیکھا بھالی بکے ہی منظور سہانے نہ ہونے
چلمنوں سے کبھی در پردہ لگاتے نہ ہونے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۷۲).

بُڑھاپے میں بھی ہم کب چُوکتے ہیں دیکھا بھالی سے
نگہ اپنی لڑی رہتی ہے اک برچھے کی بھالی سے

(۱۸۷۸ ، مرزا آغا حسین ، د ، ۱۶۷). ۲. تلاش ، جستجو ، چھان پھٹک . کتاب کی دیکھا بھالی میں کوئی دو چار لمبے سلسلۂ سخن منقطع رہا. (۱۸۷۳ ، وفات النعش ، ۲۸۳).

جب باغ جہاں کے مالی نے کی دیکھا بھالی پھولوں کی
اک پھول اس میں سے چھانٹ لیا ، تھی جتنی ڈالی پھولوں کی

(۱۹۳۰ ، میلاد اکبر ، ۳۰). [دیکھا + / بھالی (تابع)].

ـــــ بُھولی (ـــــ و مج) صف.
نظر بندی ، نظر کا دھوکا ، فریبِ نظر ، چکر کھاتا ہوا رستہ ، کوئی معمہ یا گھیرا دینے والی بات ، بھول بھلیاں (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [دیکھا + بھولی ، بھولنا (رک) سے ماضی کی تانیث].

ـــــ تیرا چھند بند پھٹا جامہ تین بند کہاوت.
فریب کھل گیا ، غریب آدمی اور بانک پن ، غریبی میں شیخی اور بانک پن (فرہنگ اثر ؛ خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

ـــــ (نہ) جانا محاورہ.
دیکھنے کی برداشت ہونا ، دیکھنے کی ہمت ہونا (عموماً نفی کے ساتھ).

بوند بھول کوئی دھوپ میں مرجھا نہیں جاتا
بچے کا یہ عالم ہے کہ دیکھا نہیں جاتا
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۳).

شانہ جب زلفیں تری سلجھائے گا
آنکھ والوں سے نہ دیکھا جائے گا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۲).

ـــــ جائے گا فقرہ.
۱. سمجھا جائے گا ، سمجھ لینگے ، سزا دی جائے گی ، بدلہ لیا جائے گا (فرہنگ آصفیہ).

ہاں نہیں تو خیر دیکھا جائے گا کچھ دیجئے
کوئی پہلو تو ہے انکار میں اقرار کا
(۱۹۲۲ ، دیوان قمر ، ۱ : ۱۸). ۲. خیال رکھیں گے ، عمل میں لایا جائے گا (زیادہ اصرار کرنے والے کو ٹالنے کے لیے کہتے ہیں) (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۳. پھر سہی.

دل میں امیدیں لاکھوں تھیں ، کچھ نکلیں کچھ باقی ہیں
خیر کبھی پھر آؤ گے پھر کبھی دیکھا جائے گا
(۱۹۲۹ ، اعجاز نوح ، ۲۶).

ـــــ چاہیے فقرہ.
۱. امید نہیں ، شاید ہو جائے ، دیدہ باید.
حشر پر ہے وعدۂ دیدار یار   دل مگر کہتا ہے دیکھا چاہیے
(؟ ، لاعلم (فرہنگ آصفیہ)). ۲. قابل داد ہے ، لائق تحسین ہے ، دید کے لائق ہے.

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید
ناامیدی اس کی دیکھا چاہیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۲). ۳. خدا جانے ، معلوم نہیں. دیکھا چاہیے فلک شعبدہ باز ابھی کیا دکھائے گا (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۴۴). دیکھا چاہیے کہ میرے مرنے کے بعد میرا ملک کس کے پاس جاتا ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۸). ۴. دیکھنا لازم ہے ، دیکھنے کی ضرورت ہے ، انتظار کرنا چاہیے.

دیدہ بلبل سے دیکھا چاہیے لطف بہار
ہر چراغ گل میں ہے باغ ارم کی روشنی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۴۳).

ایک دل کہتا ہے کیجے ان سے رسم و رہ ترک
ایک دل کہتا ہے کچھ دن اور دیکھا چاہیے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۷۰).

ـــــ دیکھی (ـــــ ی مع) (الف) امث.
۱. تاک جھانک ، دیدہ بازی.

یہی مدتوں دیکھا دیکھی رہی
دلوں کی کسو سے نہ ہرگز کہی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۹). ۲. جانچ پڑتال ، چھان بین. یہاں تک دیکھا دیکھی ہوئی کہ ہر ایک کے لوح دل پر ... صورت نقش ہو گئی. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۳۰). ۳. مشاہدہ کیا ہوا ، خود سے دیکھا ہوا. بھلا دیکھا دیکھی سنا سنی کے برابر کیسے ہو سکتی ہے. (۱۹۳۰ ، جگابیتو روس ، ۲ : ۳۹). (ب) م ف. ۱. نقالی کے طور پر ؛ دوسرے کی حرص یا ریس میں ؛ حرصا حرصی ، ہمسری کے طور پر. دیکھا دیکھی تقلیدی کام سرانجام کرنا انتہا مشکل. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸). عالم شخص جب کوئی صغیرہ گناہ کرے اسطرح کہ اس کی دیکھا دیکھی اور لوگ بھی کرنے لگیں تو یہ گناہ اسکے حق میں کبیرہ ہو جاویگا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین (ترجمہ) ، ۳ : ۳۰). ان لوگوں کی دیکھا دیکھی مجھ کو بھی خیال تفریح کا پیدا ہوا. (۱۹۱۰ ، سراج منیر (ترجمہ) ، ۸۶).

اس نے عدو کا سوگ کیا ، ہائے اس سے وفا کی آس بندھی
داغ تھا ، رنگو حنا کی دیکھا دیکھی چھوٹ گیا
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۸۱). چھوٹے بھائی کی طرف اشارہ کیا جو بڑا کی دیکھا دیکھی موم بتی کتر رہا تھا. (۱۹۸۲ ، لنگر ، ۱۰۹). ۲. دیکھتے دیکھتے ، دیکھنے کے دوران.

آنہ دیکھ کے وہ عکس سے فرماتے ہیں
تم بھی اب آنکھ لڑانے لگے دیکھا دیکھی
(۱۸۹۵ ، گوہر انتخاب ، ۲۳۳).

کبھی کعبہ کو سدھارے کہ صنمخانہ کو
دیکھا دیکھی ہو کوئی آپ کا دیوانہ بنے
(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۷۰). ایسے شعراء موجود ہیں جو بے سمجھے بوجھے محض دیکھا دیکھی شعر لکھتے تھے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۹۱). [دیکھا + دیکھی (تابع)].

ـــــ دیکھی سادھے جوگ چھیجے کایا بادھے روگ کہاوت.
دوسروں کی نقل کرنے میں نقصان ہوتا ہے (جامع الامثال).

ـــــ کھایا نہ منہ پانو جوگا کہاوت.
کنگال ہے جو ملا کھا لیا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ شہر بنگالا دانت لال منہ کالا کہاوت.
بنگالیوں پر طنز ہے جن کا رنگ عموماً کالا ہوتا ہے اور پان بہت کھاتے ہیں ، ظاہر باطن میں فرق ، جیسا سنا تھا ویسا پایا نہیں (فرہنگ اثر ؛ خزینۃ الامثال ، ۳۷۳ ؛ جامع الامثال).

ـــــ کرنا محاورہ.
لگاتار دیکھنا ، دیکھنے کی عادت ہونا ، یکساں دیکھتے رہنا.

یہ کبھو دیکھا کیا ہوں ظالم اوٹھا کے بالیں سے سر کو ہردم
سجدہ کے پاؤں کی تیرے آہٹ کبھی ادھر کو کبھی ادھر کو
(۱۸۷۹ ، دیوان ، قیس دہلوی ، ۱۰۶).

دیکھنا بھی تو انھیں دور سے دیکھا کرنا
شیوۂ عشق نہیں حُسن کو رسوا کرنا
(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت ، ۴ : ۱۲۳)۔

ــــ کرے فقرہ۔
(کلمۂ تمنا) : کسی چیز کی تعریف میں کہتے ہیں ، مطلب یہ ہے کہ جس کے دیکھنے سے کبھی جی سیر نہ ہو۔
سواروں کے ہر سُوارے کے ہرے
وہ گھوڑے کہ انسان دیکھا کرے
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، ریاضِ سحر ، ۱۹۱)۔

ــــ میر داد تیرا رُتبہ ، گاجروں کی ریل پیل ، روٹیوں کا چَھنبا کہاوت۔
مہربانی بہت اور لینا دینا کچھ نہیں ، زبانی جمع خرچ بہت مگر لینے دینے کو کچھ نہیں ، وسیع گاؤں میں گجروں کی بہتات ہے ، مگر روٹیوں کا کال ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ــــ نہ بھالا فقرہ۔
جان نہ پہچان ، دید نہ شُنید ، بغیر اچھے بُرے کی تمیز کیے ہوئے ، بلا سوچے سمجھے (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔

ــــ نہ بھالا ، دید نہ شُنید فقرہ۔
جان نہ پہچان ، کون ہے کون نہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ــــ نہ بھالا صدقے گئی / گئیں خالہ کہاوت۔
بے دیکھے یا دیکھے صرف سُنی سنائی باتوں کی بِنا پر کسی کی تعریف کیے جانے کے موقع پر مستعمل ؛ خواہ مخواہ محبت جتانے والوں پر بطور طنز مستعمل ۔ نہ پوچھا نہ گچھا وہی مثل ہے ، نہ دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ۔ (۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۳ : ۲)۔ یہ تو وہی معاملہ ہوا کہ دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۲۳)۔

ــــ نہ / نہیں جانا محاورہ۔
رہا نہ جانا ، کسی کی خراب حالت کو دیکھ کر ترس آنا اور زیادہ دیکھنے کی تاب نہ لا سکنا ، دیکھ کر رنج ہونا۔
بھیا مرے سر کی قسم آنسو نہ بہاؤ
رونا مرا دیکھا نہیں جاتا تو نہ جاؤ
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۳)
جمال اونکا ایسا کہ دل کو بھلاوے
جلال اونکا ایسا کہ دیکھا نہ جاوے
(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۷)۔

ــــ نہ سُنا فقرہ۔
آنکھوں دیکھا نہ کانوں سُنا ، جس کی نسبت کچھ معلوم نہ ہو ، انوکھا ، بے مثل ، لاثانی۔
کہے ہو تجھ سا آدمی دیکھا نہ تھا سُنا
کیا تم نے میری جان ابھی دیکھا ہے کیا سُنا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، ریاضِ سحر ، ۶۱)۔
سنتے ہیں اس میں وہ جادو ہے کہ دل چیز ہے کیا
سنتے ہیں اس پہ وہ عالم ہے کہ دیکھا نہ سُنا
(۱۹۵۸ ، تاروپیراہن ، ۱۱۰)۔

ــــ ہوا م ف۔
۱. نظر آیا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ ۲. آزمایا ہوا ، برداشت کیا ہوا۔
سپہر کینہ جو دیکھا ہوا ہے اپنے نالوں کا
یہ قیلو بے جگر کب سامنا کرتا ہے بھالوں (بھالوں) کا
(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۶۵)۔

ــــ ہوا ہے فقرہ۔
آزمایا ہوا ہے ، جانچا ہوا ہے ، پرکھا ہوا ہے۔ وہاں کا ایک ایک آدمی ہمارا دیکھا ہوا ہے ہم ہر ایک کی رگ رگ سے واقف ہیں۔ (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۱۲)۔

ــــ ہے فقرہ۔
۱. ارتکابِ بدی کے موقع پر تنبیہ کے لیے مستعمل ؛ مترادف : یہ مت سمجھ کہ کوئی دیکھ نہیں رہا۔
مِلی تھی آنکھ میری روزنِ در سے کہ وہ بولے
بھلا دیکھا ہے تیری شامت آئی دیکھنے والے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۸۷)۔ ۲. جہاں یہ ظاہر کرنا ہو کہ تم کو اس کے حمایتی کی خبر نہیں ورنہ ایسا نہ کہتے۔
صبر لے زاہدِ نافہم نہ مے خواروں کا
بخشنے والا بھی دیکھا ہے گنہگاروں کا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰)۔

دیکھانا (ی مج) ف م (قدیم) ؛ دیکھلانا۔
ملاحظہ کرانا ، پیش کرنا ، روبرو کرنا ، آگاہ کرنا ، دکھانا۔
دیکھایا ہتیلی میں ایسی بہشت
لگی بات تجویز میں خوب زشت
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۸)۔
جُھمکے دیکھائے کہ (کے) وہ دل چھین لے گئے ہیں
یہ کن تری انکھیاں کوں سکھلا دیا چھنالا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸)۔ [دکھانا (رک) کا قدیم اِملا]۔

دیکھت (ی مج ، فت کھ) امث۔
دیکھنے کا عمل نیز وہ کیفیت جو حالت دیکھنے کے عمل سے نظر آئے ، صورتِ ظاہر۔
جو کوئی عاشق اس ہو کے اسے جیو میں جانے
اسے دیکھت کم ہے جیسے ہیں دیوانے
(۱۴۲۱ ، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (دکنی اردو کی تاریخ ، ۱۳))۔
دیکھت تو لیا اپنا سیر   یاراں انکھیں کھیا پھیر
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۵۲))۔
صورت شہ کی دیکھت بھلی ناروو
بڑی بے سُدھ ہو کر اُسی ٹھار وو

(۱۹۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۷). ایسا لیجیے کہ دیکھت میں دانہ سے دانا الگ ہو. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۹).

پوچھو بتائے کیسی ہے اس کی نئی دلہن
دیکھت میں بات گت میں بین پوچھو اور چلن

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۵۵). [دیکھ + ت ، لاحقۂ حاصلِ مصدر].

---بُولی (---فت ب ، و مع) امث.
نفیس اور باریک قسم کے ایک کپڑے کا نام (فرہنگِ آصفیہ). [دیکھت + بیول = بابلی ، بابنی (علم)].

---بیکَھت (---ی مج ، فت کھ) امث (قدیم).
رک : دیکھ بھال.

مجھ کو کیوں بھروسا ہوئے
دیکھت بیکھت ایسی جوئے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۵ ب). [دیکھت + بیکھت (بیکھنا = دیکھنا (رک) سے)].

---بُھولی (---و مع) امث.
ایسا ڈیزائن جس میں نظر کو کئی اقلیدسی اشکال بنتی دکھائی دیں. فضیلت کے ہاتھ کی کیکری ، مُرمُرا ... دیکھت بھولی ... کچھ ہو تو وہ بھی اُٹھا لاؤ. (۱۸۶۸ ، مِرآۃ العروس ، ۲۰۵). وصلی کی دیکھت بھولی کے کام کی شیرازی پنجے کی جُوتی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۳). سبز ساٹن کے پٹھے پر دھنک سے ... دیکھت بھولی کا نمونہ ڈالا تھا. (۱۹۶۳ ، رنگِ محل ، ۲۸). [دیکھت + بُھول (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---بُھولی جالی امث.
(علم ہندسہ) **کئی شکلوں کے جوڑ اور ترتیب سے بنائی ہوئی ایسی ہیر پھیر کی جالی جن کے خطوط کا سلسلہ آسانی سے نظر میں نہ جمے اور نشان پر سے نگاہ چُوک جائے** (ا ب د ، ۱ : ۶۳).

---بُھولی کا ٹھپّا (---فت ٹھ ، شد پ بفت) امذ.
دیکھت بُھولی کا بُھول یا چھاپا. کلیوں کی پتلی پیمک ایک لچّھا چالیس گز کا ، دیکھت بھولی کا ٹھپّا ریشہ پانچ لچّھے دھنک کے لکھو. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۳۸).

---بُھولی کا جال امث.
(کشیدہ کاری) **چھوٹے چھوٹے بُھولوں کا ملا کر جال بنانا.** بند روم ، دیکھت بھولی کے جال کے لگے ہوئے اور کارچوبی جوڑے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۵۳).

---کی بھاری تول کی تھوڑی کہاوت.
زیور سازی کا حسن و کمال کہ سونے کا وزن کم ہو لیکن دیکھنے میں بہت معلوم ہو.

حافظی بازو بند کی جوڑی
بھاری دیکھت کی تول کی تھوڑی

(۱۸۳۵ ، رنگین ، گلدستۂ رنگین ، ۲۹۷).

دیکھْتا (ی مج ، سک کھ) صف مذ.
آنکھوں والا ، جو آنکھوں سے دیکھ سکتا ہو.

اندھ نابینا و بینا دیکھتا
کو بڑہ آ ہے کوز غلطاں ڈھلکتا

(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۹۳). [دیکھنا (رک) سے حالت فاعلی].

---بھالْتا (---سک ل) م ف.
غور سے دیکھتا ہوا ، چوکسی کے ساتھ. الڑھ پن کے ساتھ دیکھتا بھالتا چلا جاتا تھا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۹).

اِدھر اور اُدھر کو نظر ڈالتا
چلا جاتا تھا دیکھتا بھالتا

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۱۳۰). [دیکھتا + بھالتا (تابع)].

---چلْنا محاورہ.
خبردار رہنا ، چوکس رہنا ، چاروں طرف نگاہ رکھنا.

آنیں کی ٹوٹ ٹوٹ کے قاصد پر آفتیں
غافل اِدھر اُودھر بھی ذرا دیکھتا چلے

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۰۳).

---رَہ جانا محاورہ.
۱. حیران و ششدر ہو جانا ، ہکّابکّا اور حیرت زدہ ہو کر ساکت رہ جانا. ہر ایک مطلب کو اس خوبصورتی سے ادا کرتا ہے کہ سمجھنے والا دیکھتا رہ جاتا ہے. (۱۸۸۲ ، دربارِ اکبری ، ۶۰۸). **۲. مایوس ہو کر رہ جانا ؛ محروم رہ جانا ؛ بے بس ہو کر رہ جانا.**

اسلحہ سج کے چلے خیمے سے زینب کے پسر
دیکھتا رہ گیا فرزندِ جنابِ شبّر

(۱۸۹۳ ، سجاد رائے پوری ، د ، ۹).

---کا دیکھْتا رَہ جانا محاورہ.
متحیر رہ جانا ، دم بخود رہ جانا ؛ بے بس ہو کر رہ جانا. یکایک ایک لکڑبگھا جو وہاں پچھلے دنوں سے لاگو ہو گیا تھا ، آیا اور آناً فاناً ایک چھوٹے سے بچے کو اُٹھا کے یہ جا وہ جا ، سب دیکھنے کے دیکھتے رہ گئے کوئی کچھ بھی تو نہ کر سکا. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۱۳).

---کیا ہے فقرہ.
۱. کیا تامّل ہے ، پس و پیش کیوں ہے.

ساتھ پھرتے ہیں بہت مائل لگے!
دیکھتا کیا ہے ، بُت قاتل لگے

(۱۷۷۳ ، فدوی (مہذب اللغات)). **۲. یکایک کوئی عجیب بات نظر آنا.** ابھی نصوح دوگانہ فرض ادا نہیں کر چکا تھا سلام پھیر کر دیکھتا کیا ہے کہ باپ نے قضا کی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۱).

---ہوں فقرہ.
۱. میں محسوس کرتا ہوں ، دیکھ کے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے (ماخوذ : مہذب اللغات). **۲. اچھا غور کروں گا ، تلاش کروں گا ، ابھی سوچ رہا ہوں.**

دیکھتا ہوں کہ دستِ گُلچیں میں
کونپل گُل ہے کہ شعلۂ برہم
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۴۹).

---ہی رَہ جانا محاورہ.
ہکا بکا رہ جانا ، بالکل لاچار اور بے بس ہو کر رہ جانا. ماں نے بیٹی کی انگلی پکڑ لی اور تانگے پر بیٹھ کر یہ جا وہ جا میں دیکھتا ہی رہ گیا. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۳۹).

---ہے سو کَہتا نَہیں کَہتا ہے سو دیکھتا نَہیں کہاوت.
کوئی سچی گواہی نہیں دیتا ہے ، جس نے دیکھا ہے وہ گواہی نہیں دیتا اور جو گواہی دیتا ہے اس نے دیکھا کچھ نہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

دیکھتی (ی مج ، سک کھ) امث.
دیکھتا (رک) کی تانیث ، تراکیب میں مستعمل

---آنکھوں (---مغ ، و مج) م ف.
دیدہ و دانستہ ، جان بوجھ کر.

ساقیا تیرے بہانے مر چلے
دیکھتی آنکھوں پلانے میں یہ دیر
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۹۵).

---آنکھوں جیتی مکھی نَہیں نِگلی جاتی کہاوت.
رک : آنکھوں دیکھتے مکھی نہیں نگلی جاتی جو زیادہ مستعمل ہے (نوراللغات).

---رَہ جانا محاورہ.
رک : دیکھتا رہ جانا. اس کے جس رنگ پر عقل نظر کرتی ہے دیکھتی رہ جاتی ہے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۵).

دیکھتے (ی مج).
دیکھنا (رک) سے مشتق، تراکیب میں مستعمل.

---بھالتے م ف.
رک : دیکھنا بھالنا.

دیکھتے بھالتے فراغت سے
آ بیٹھ صحن میں عمارت کے
(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۱۸). یہ سب کچھ دیکھتے بھالتے مصیبت کے دن کاٹتے ، بانسریے میں وارد ہوئے. (۱۸۹۶ ، شبستانِ سرور ، ۸۸).

---جاؤ فقرہ.
۱. آگاہ کرنے یا توجہ دلانے کے لیے ، یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں.

قدم انداز سے باہر ہوئے جاتے ہیں صاحب کے
ستم رفتار میں کرتی ہے ٹھوکر دیکھتے جاؤ
(۱۸۴۹ ، آتش ، ک ، ۱۲۸).

ابھی کیا ہے کسی دن خون رُلائے گی یہ خاموشی
زبانِ حال کی جادو بیانی دیکھتے جاؤ
(۱۹۴۱ ، فانی ، ک ، ۱۷۰). ۲. توجہ تو کرو. دیکھو تو سہی.

سُنے جاتے نہ تھے تم سے مرے دن رات کے شکوے
کفن سرکاؤ میری بے زبانی دیکھتے جاؤ
(۱۹۴۱ ، فانی ، ک ، ۱۷۰).

---دِکھاتے (دیکھاتے) م ف.
دیدہ و دانستہ ، جان بوجھ کر. اے بھائی دیکھتے دیکھاتے کلیجے کو ہلاک ہونا. (۱۸۳۵ ، پچیس مثال ، ۳ ب).

---دیکھتے م ف.
۱. جاری ، تیزی کے ساتھ ، برابر ، مسلسل. ایک پھول اچنبھے کا نظر پڑا کہ دیکھتے دیکھتے بڑا ہوتا جاتا تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۲).

دیکھتے دیکھتے گزر بھی گئے
دل پہ اک بے خودی سی طاری تھی
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۹۷). ۲. آنکھوں کے سامنے، پلک جھپکتے، میرے دیکھتے دیکھتے شام نے جھکے سے رات کا لباس پہن لیا. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۲).

---(ہی) رَہ جانا محاورہ.
رک : دیکھتا رہ جانا. دیکھنے والے دیکھتے رہ گئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۶). گریباں میں چاند چمکے تو دیکھتے رہ گئے فرشتے. (۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۵۲).

---رَہنا محاورہ.
محافظت کرنا ، نگرانی کرنا. تا کہ دیکھتے رہیں کہ کوئی غیر شخص کمرے کے پاس کھڑا ہو کے بھی اندرونی کاروائی کو نہ سن سکے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۳).

---سار م ف.
فوراً ، بلاتامل ، دیکھتے ہی. ایک قطعہ ہنڈوی درشنی ... آپ پر کی گئی ہے ... روپیہ شاہ جوگ دیکھتے سار دیدیویں. (۱۸۹۸ ، اردو خط و کتابت ، ۹۳).

---کا/کے دیکھتا/دیکھتے رَہ جانا محاورہ.
رک : دیکھتا رہ جانا.

لے گیا دل ہاتھ سے اور پاؤں کے نیچے ملا
دیکھتے کا دیکھتا میں ہاتھ مل کر رہ گیا
(۱۸۳۳ ، ممنون (فرہنگِ آصفیہ)).

لے کے دل وہ چھیڑ سے کچھ کہہ گیا
دیکھتے کا دیکھتا میں رہ گیا
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۵). میاں مدار بخش دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے ، اس انتظار میں کہ شاید مجھے بھی ہاں دے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۹). میں ان کے چہرے کی طرف دیکھتے کا دیکھتا رہ گیا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۱).

---- کیا ہیں فقرہ.
رک : دیکھتا کیا ہے معنی نمبر ۲ . ایک روز وہ جلاد دیکھتے کیا ہیں کہ سارا مال درخت کی جڑ کے پاس رکھا ہوا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۶).

---- کُھڑے رَہْنا محاورہ (قدیم).
تکنا ، حسرت کرنا.

ہر ہوتا نہیں خام تما کوں کوچھہ
کھوڑے دیکھتے سب دیوانے ابوجھ

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۵).

---- ہونے م ف.
لحاظ کرتے ہوئے ، زیرِ غور رکھتے ہوئے . ضرورت تھی ... ایک مقننہ کی جو ایک یا دو ایوانوں پر مشتمل ہو مگر اسکی تعداد ، موزوں آدمیوں کی قلت کو دیکھتے ہوئے زیادہ ہو سکتی تھی. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو (ترجمہ) ، ۳۳۷).

---- ہی م ف.
نظر ڈالتے ہی ، فوراً ، ترنت.

کعبے کی سمت جا کے مرا دھیان پھر گیا
اوس بت کو دیکھتے ہی بس ایمان پھر گیا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۶۶).

---- ہی دیکھتے م ف.
ذراسی دیر میں ، تیزی کے ساتھ ، برابر ، مسلسل.

دل کی آبادی کو پہنچا اپنے گویا چشم زخم
دیکھتے ہی دیکھتے یہ شہر سب ویران ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۶).

رنگ بدلا کیا زمانے نے ریاض
دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضواں ، ۳۸). دیکھتے ہی دیکھتے سیکڑوں کی تعداد میں مٹی کے کھلونے چاک کے اردگرد زمین پر پھیل گئے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۲۸).

دیکھتیج (ی مج ، سک کھ ، ی مج) م ف (قدیم).
رک : دیکھتے ہی م . جنوں کوں خدا بات دکھلایا تھا ... جنوں کے دل میں دانش نے کیا تھا گھر ، انو دیکھتیج کہے کہ تیں حق کے برحق پیغمبر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲). [مقامی].

دیکھلانا (ی مج) ف م (قدیم).
رک : دکھانا . اس کلمۃ الحقایق میں آسان کر دیکھلایا ہوں . (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۳۳). ظلماتِ عدم سے نکال راہ نجات بقا توں نے دیکھلایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۲) [دکھانا (رک) کا قدیم املا].

دیکھم دیکھ (ی مج ، فت کھ ، ی مج) امث.
رک : دیکھا دیکھی (ب) معنی نمبر ۱ . ان ہی کی دیکھم دیکھ بھیں غافل ... آگئی تھی. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۳). [دیکھ + م ، لاحقۂ تسلسل + دیکھ (رک)].

دیکھَن (ی مج ، فت کھ) امث.
۱. دیکھنا ، نظارہ ، منظر.

تیرے دیکھن بات کھڑیاں
بھر بھر شربت بات کھڑیاں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۱ ، ۲ : ۸۹)). عالم اسے دیکھن کوں آرزو مند ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۱).

سراسر نور جاری طرف برسے
خدا کا عرش اس دیکھن کو ترسے

(۱۸۸۱ ، معجزۂ نبوی ، ۱۸۲). ۲. اشارہ (آنکھ کا). آنکھ کی دیکھن سے کہہ دیا کہ میں سمجھ گئی. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۹۳). [دیکھ + ن ، لاحقۂ حاصل مصدر].

---- ہار صف.
دیکھنے والا ، نظر رکھنے والا.

دیکھن ہار جو کوئی ہے ان دو میں فرق
ضلالت کے دریا میں جم وہ ہے غرق

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵). میرے من کی بیتا کے دیکھن ہار ، سوئی سوئی ، سن الجھنوں میں ہوں. (۱۹۰۳ ، انتخابِ توحید ، ۱). [دیکھن + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

---- ہارا صف مذ.
رک : دیکھن ہار. دیکھن ہارا ہوے تو دس آوے (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۰). [دیکھن + ہار (رک) + ا ، زائد].

---- ہار ہُنڈوی (---- ضم ہ ، سک ن ، ڈ) امث.
وہ ہنڈوی ، جو پر پیش کرنے والے یعنی حامل کو قابل ادائی ہو ، درشنی ہنڈی ، بیرر چیک (ماخوذ : قانون دستاویزات قابل بیع و شریٰ ، ۴). [دیکھن + ہار (رک) + ہنڈوی (رک)].

دیکھنا (ی مج ، سک کھ) (الف) ف م.
۱. کسی چیز کی طرف آنکھوں کا رخ کرنا ، نظر کرنا ، ملاحظہ یا معائنہ کرنا.

شبانِ ہجراں دراز جو زلف روزِ وصلم چوں عمر کوتہ
سکھی پیا کوں کہوتہ دیکھوں تو کیسے کاٹوں بکاری رتیاں

(۱۳۲۸ ، امیر خسرو (اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۲۳)).

دیکھ اے مادرِ مہرواں ہووا مجھہ تاریک جہاں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲/۹ : ۶۸)). خدا کوں دیکھنا محال ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸).

نہ دیکھا ہم نے ایسا ملوہ سوہن
کہ ہو دیکھے سے جس کے شربی تن من

(۱۸۷۸ ، مثنوی گلزارِ ارم (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۹۷)).

ان سے نہ مل چلا میں نہ ان کی ہوا لگی
بس پھر کے دیکھتا تھا کہ پیچھے بلا لگی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۱). اگر مینہ اور برستا تو دیکھتے دریا

کس زور سے چڑھتا ہے. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۶).

یہ کیا جن کو دیکھنا چاہیں اور نہ دیکھیں ان کو
یہ کیا آنکھیں بُھول نہ پائیں ، شب آداب ہمارے

(۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۵۰). **۲. (اَ) سمجھنا ، حقیقتِ واقعہ یا مفہومِ اصلی کو جاننا ، غور و فکر سے کام لینا.**

کی جام جمشید جیوں جنجا
دیکھا یک طریقت کیا رہنما

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۴۷). حضرت خدا کوں دیکھنا جنت سے در آخرت. (۱۶۳۵ ، ترجمہ تحفۃ النصائح ، ۸).

صبر دلِ حسین کو اب دیکھنے بغور
وہ بے کسی وہ غم وہ مصیبت وہ ظلم و جور

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۸۸). دیکھنے کی بات ہے کہ مرنے والا کیسے مرا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲۴).

دیکھا ہے جو مرتبہ شہیدوں کا ترے
تجھ پر مرنے چلے ہیں دیکھا دیکھی

(۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۴۹). **(اَا) محسوس کرنا ، توجہ کرنا ، واقفی پرسشِ احوال کرنا.** پھر ... ابراہیم سے کہا کہ تُونے کیا دیکھ کے ایسی بات کی. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۶۵). **۳. ڈھونڈنا ، تلاش کرنا.**

سریجن کے بچھڑنے میں لگی تِلتِل سو کھٹنے میں
ہوا معلوم جب دیکھا سو دربن میں بدن اپنا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۱).

نجا دل کی انکھیاں سوں دیکھوں جدھر
کہ تج بن نہیں کوچ پڑتا نظر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴). قدرداں کو چراغ لے کر دیکھیے کا تو بھی نہ پائیے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۱۰).

یوں تو کوئی نظر آتا ہی نہیں تیرے سوا
نگہِ شوق نے لیکن تجھے دیکھا بھی کہاں

(۱۹۳۸ ، مشعل ، ۳۰). **۴. سمجھنا یا خیال کرنا ، باور کرنا ، قابلِ غور جاننا.**

احد محمد ایک پچھانوں
ایک ہی دیکھوں ایک ہی جانوں

(۱۷۴۶ ، رمزالعشق (غلام قادر) ، ۳۵).

خیالِ بوسۂ لب پھر ہوا ہے اور ستو
میں دیکھتا ہوں یہ دل منہ کی کھائیگا پھر کیا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۶). دیکھتی ہوں کہ کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی. (۱۹۰۷ ، سی پارۂ دل ، ۱۴۰). **۵. ملاقات کرنا ، خدمت یا حضوری سے مُشرّف ہونا.**

تجھ دیکھنے دل تو کیا ہور جیو اُبھرے کل کھڑی
دیکھے تو ہے جیو کے اوپر نیں دیکھے تو نیں کل کھڑی

(۱۵۱۸ ، مشتاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۶)). رسول شاہ دیکھنے والے نعمت‌اللہ شاہ کے اور وہ دیکھنے والے شاہ داؤد مصری کے. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۹). **۶. مشاہدہ کرنا ، آزمانا ، تجربہ کرنا ، برتنا.**

دیکھیں کام اس ہور تُج بات آج
کہ مثلا اہے ایک پنت ہور دو کاج

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۱).

صاحبِ اکسیر کو دیکھا فقیر
کیمیا کی آرزو اچھی نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴۳). بیگم بتایا کیوں اس لیے کہ دولت دے کر دیکھیے اور حکومت دے کر آزمائیے. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۳۰). مل نے ، جیسا کہ ہم دیکھیں گے ، اس کا ارتکاب یقیناً کیا ہے. (۱۹۶۳ ، اصولِ اخلاقیات ، ۴۵). **۷. دیکھ بھال یا نگرانی کرنا ، نگاہ رکھنا.** تحقیق خدا تعالےٰ نہیں دیکھتا تمہاریاں صورتاں ہور نہیں دیکھتا ہے تمہارے عملاں و لیکن دیکھتا ہے تمہارے دلاں ہور تمہاری نیتاں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۲).

اے ساکنانِ کُوچۂ دلدار ، دیکھنا
تم کو کہیں جو غالبِ آشفتہ سر ملے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۷). دادا جی چاہتے ہیں کہ وہ کاروبار دیکھیں. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۲۶). **۸. پڑھ کر اصلاح و ترمیم کرنا (بیشتر کلام میں).** بہ تعمیلِ ارشاد غزل دیکھ لینے میں مجھے کیا عُذر ہوسکتا ہے لیکن اگر دیکھنا اصلاح و مشورے کے مفہوم میں آپ نے استعمال کیا ہے تو میری معذرت قبول فرمائیے. (۱۹۲۳ ، مکتوباتِ نیاز ، ۸). **۹. ترجیح دینا ، حیثیت یا قدر و قیمت سمجھنا ، اہمیت دینا ، منہ کرنا.** ذات صفات ، اور شرافت اگلے زمانے میں دیکھا کرتے تھے اب تو فقط پیسے کو دیکھتے ہیں. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۱).

قدر کرنی چاہیے اس صاحبِ تالیف کی
دیکھ کر اس کو نہ ہرگز سیم و زر کو دیکھنا

(۱۹۴۵ ، سائل دہلوی ، ریویوز ، ۴). **۱۰. مریض کی عیادت کرنا.**

زہرِ غمِ فراق سے آنکھوں کا تیل ڈھل گیا
آیا نہ دیکھنے مجھے میرا جوانِ سبز رنگ

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۷۸).

زندگی میں یہ حسیں کس کی خبر لیتے ہیں
رحم آیا تو دمِ باز پسیں دیکھ لیا

(۱۹۲۵ ، دیوانِ قمر ، ۲ : ۱۵). **۱۱. احتیاط برتنا ، سوجھ سمجھ کر قدم اٹھانا.**

یہ سینہ سوختہ پھر دیکھنا نہ دکھ دینا
ز دل شکستہ نہ پینا لہو سمج اے میت

(۱۷۲۷ ، عطا لکھنوی ، د ، ۳۶۱).

کچھ ایسی نہ کہنا کہ بگڑیں وہ اور خدا کے لئے نامہ بر دیکھنا

(۱۸۷۲ ، نظام ، ک ، ۱۳). **۱۲. آزمانا ، دُکھ دینا ، انتقام لینا.**

یہاں بھی مستعد آنکھیں ہیں اپنی رونے پر
برس پڑے تو میں دیکھوں ترا سحاب گھمنڈ

(۱۸۹۲ ، وحید الہ آبادی ، انتخابِ وحید ، ۵۳). جس کے کسان پر بھول ہوئی ہو اسے بھی دیکھوں گا اور تمہیں بھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۶۳). **۱۳. مطالعہ کرنا ، پڑھنا.** ان کا دیکھنا آپ کی ممارستِ علمی پر دلیلِ قاطع اور برہانِ ساطع ہے. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۲۵). کتاب « احیا العلوم » ... کا ترجمہ میں آج کل دیکھ رہی ہوں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۵۰). **۱۴. سُننا ، دھیان سے سننا اور توجہ کرنا.**

دیکھی اس جا پر جو یہ گفت و شنید
یوں لگے کہنے تب ابن سے بایزید
(۱۷۷۳ ، مثنوی رموزالعارفین (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۳۳)).
پاؤں پر پاؤں پڑ گیا تو کہا
کیا تو اندھا ہے دیکھتا ہے کچھ
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۲۹). ذرا پڑھ تو سہی اب دیکھوں کیا لکھا ہے. (۱۹۰۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۶۱). ۵. **بیکار، ناکارہ یا غیر موثر پانا (تجربے اور آزمائش کے بعد).**
دیکھیں گر تیرے ہونٹھ شیریں کو
کوہکن بھول جائے شیریں کو
(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب وخیال ، ۸۷).
مر گئے لاکھوں ہی بیمار تیرے فرقت سے
ہم نے بس تجھ کو بھی اے عیسیٔ دوراں دیکھا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰) . ۱۶. **باصرہ کے علاوہ دیگر حواس سے کیفیت کا اندازہ لگانا یا معلوم کرنا.**
وہ تیرے غم کا گلہ ، ہائے تردّد ترا
پاس وہ آ کر مرا ، ہاتھ سے سر دیکھنا
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۲۳). ۱۷. **برداشت کرنا ، جھیلنا ، بھگتنا.**
اذیت مصیبت ملامت بلائیں
ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۷).
وصل میں ہجر میں کس طرح گوارا کرتا
کب تلک ظلم و ستم روز کے دیکھا کرتا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۳۶). ۱۸. **پاس و لحاظ کرنا ، تمیز کرنا ، امتیاز کرنا.**
خدا کا خوف نہیں ہر بتوں سے ڈرتا ہوں
گناہگار نہ یہ بے گناہ دیکھتے ہیں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۵۱).
نہ دن دیکھتے ہیں نہ شب جانے والے
چلے جاتے ہیں کارواں کیسے کیسے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۸۵). (ب) ف ل. ۱. **معلوم ہونا ، سمجھ میں آنا.**
جگ میں آ کر ادھر اُدھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۲۲).
اُلٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵). ۲. **انتظار کرنا ، آس میں بیٹھنا.**
وہ گھورتے ہیں تری آنکھ سے پھر اب ہر بار
میں دیکھتا ہوں مقدّر دکھائے گا پھر کیا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۵).
تجھے بھی کسی دن سمجھنا ہے ظالم
ابھی اور اے چشمِ نم دیکھتے ہیں
(۱۹۳۲ ، شعلۂ طور ، ۲۹). ۳. **تامل و توقف کرنا.**
لازم تھا کہ دیکھو مرا رستا کوئی دن اور
تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۰). ۴. **احتیاط برتنا ، خیال اور لحاظ رکھنا (کہ اس کے خلاف نہ ہو جائے)، پھونک کر قدم رکھنا** اگر تو عاقل ہے تو دیکھتا چلنا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۱۰).
غیروں پر کھل نہ جائے کہیں راز دیکھنا
میری طرف بھی غمزۂ غمّاز دیکھنا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۸). ۵. **(مختلف حیثیتوں اور پہلوؤں سے) غور کرنا.**
اینال کے دیکھنے میں اس کا عکس و بوتی
وقتی و رسیری و طبری کنایے ہوتا ہے
(۱۵۸۲ ، کلمة الحقائق ، ۳۵) . میں جانتا ہوں دس بارہ ہزار کا جہیز بھی ہو گا ... لیکن اس کے بعد بھی کچھ دیکھنا ہے. (۱۹۲۴ ، وداعِ خاتون ، ۵). ۶. **مقرر طریقے یا حساب سے نیت کے مطابق نتیجے کا استخراج کرنا ، (استخارے زائچے یا فال وغیرہ سے) حساب لگا کر معلوم کرنا.**
جو دیکھا کہ ہے بندہ کا اس میں قیام
مگر اس نے پایا نہ اچھا مقام
(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۳۴). ۷. **نصیب ہونا، میسر آنا.**
رخسار گل نے پایا زلف اس کی سی نہ پائی
قد سرو کو ملا پر سیبِ ذقن نہ دیکھا
(۱۸۴۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۶۶). ۸. **اندازہ لگانا ، تخمینہ کرنا.**
ترے دیکھے چکوروں کی نہ ہوئے کیوں آرزو حاصل
ہوا عالم میں روشن چاند پورا حسن کے گہن کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۹).
ستم ہی کئے جاؤ ہم بھی ہیں حاضر
یہیں حوصلہ دیکھنا ہے کسی کا
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۳۷). سر کانٹ نے ہاتھ میں زنجیر لے کر دیکھا اور تولتے ہوئے بولے. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۹۳). (ج) روزمرہ ؛ م ف. ۱. **دیکھا چاہیے ، خدا جانے، نہ معلوم ، کس کو خبر ہے.**
صدقے نبی اے عبد لا تجھ عشق کے دریا میں دل
ڈبکی تو کھایا ہے نکل کاں کاں تھے آکا دیکھنا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۷). ۲. **خدا جانے انجام کیا ہو.**
نادان سے ایک عمر رہا مجھ کو ربطِ عشق
دانا سے اب پڑا ہے سروکار دیکھنا
(۱۷۹۸ ، دیوانِ چندا ، ق ، ۱۹۰). ۳. **تنبیہ کے موقع پر (بیشتر صیغۂ امر میں مستعمل).**
نہ جلو بندے بہ ہر مرتبہ فقرا دیکھو
اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۸). ۴. **دعوے یا نتیجے پر زور دینے کے لیے.**
دیکھ لینا جو رہا سوزِ دروں یوں چندے
رہ گئے راکھ کا ہم ڈھیر سراپا ہو کر
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۶۵).
لے کا کروٹ دیکھنا جاہت کی ندی کا بہاؤ
ہے اِسی پار آرزو اُس پار اترنے کی جگہ
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۷۹). ۵. **تکنا ، گھورنا ، لو لگانا.**

جان پہ کھیلا ہوں میں میرا جگر دیکھنا
جی تر ہے یار ہے مجھ کو ادھر دیکھنا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۰). ۹. آزما لینا ، تجربے میں لے آنا ، عمل کر کے دیکھ لینا.
اُن لبوں نے نہ کی مسیحائی
ہم نے سَو سَو طرح سے مر دیکھا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۵).
دعا بھی ہم نے کر دیکھی گلہ بھی ہم نے کر دیکھا
نہ اس میں کچھ اثر پایا نہ اس میں کچھ اثر دیکھا
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۸). ۷. خبردار ہونا.
حشر برپا کر رہا ہے کیوں خرامِ ناز بھی
دیکھنا زیرِ قدم میرا دلِ مُضطر نہ ہو
(۱۹۱۱ ، تسلیم (امیراللہ)، ک ، ۱۷۵).

---بھالنا محاورہ.
۱. (أ) **غور کرنا ، نظر کرنا ، احتیاط سے کام لینا.**
ملتے ہو غیروں سے پوچھ اور ٹوک ٹوک
دیکھا بھالا ہم کو اور ٹالا میاں
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۱). (أأ) **تلاش کرنا.**
دن میں سَو بار بام پر جانا
دیکھنا بھالنا چلے آنا
(۱۸۶۰ ، زہرِ عشق ، ۵). (أأأ) **مشاہدہ کرنا.** ہم نے رات کو ... اور دن کو روشن کیا کہ اس میں چیزوں کو دیکھیں بھالیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۶۰) . ۲. **ہوشیار ، چوکنا یا چوکس رہنا.** عاشقِ صادق رستے بھر یا پیادہ چاروں طرف دیکھتا بھالتا جلو میں جا رہا ہے. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۹۷). ۳. **جائزہ لینا ، جانچنا ، نظر رکھنا ، نگرانی کرنا** . کام باورچی خانہ کا اگر تم خود دیکھتی بھالتی نہ رہو ... کھانا کھانے کے قابل ہرگز نہ ہو. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۱۵). اس وقت دیکھنے بھالنے چلنے پھرنے کے لئے مصنوعی روشنیوں کی چنداں ضرورت نہیں. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۸۱۲).

---پڑنا ف م.
کسی حقیقت یا واقعہ کو مجبوراً دیکھنا . وہ واقعہ جو ہندوستان کی قوموں کی قسمت کا فیصلہ کرنیوالا اور سرسید کے خیالات میں ایکم انقلابِ عظیم پیدا کرنے والا تھا وہ سرسید کو مجبوراً دیکھنا پڑا. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۶).

---پنا (---فت پ) امذ (قدیم).
بصارتِ عقل ، بصیرت. اس کا دیکھنا پنا قدیم ہے. (۱۶۹۹ ، قرائضِ اسلام (ماخوذ : دکھنی اردو کی لغت)) . [دیکھنا + پنا ، لاحقۂ اسمیت].

---دا کُھنا ف م.
تاکنا جھانکنا ، سرسری طور پر دیکھنا ، دیکھنا ، دیکھنے دا کھنے کو کوٹھوں پر چندن کے کواڑوں کے اتلوں میں آ بیٹھیاں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۹). [دیکھنا + دا کھنا (تابع)].

---دِکھانا محاورہ.
نظارہ کرنا ، مطالعہ کرنا.
شہیر کو ہے جمال شاہاں دنیا میں ہے دیکھنا دکھانا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵). تھوڑا بہت سیکھ سکھا کر عاقل ہوئے تو ... اردو گلستان پڑھ پڑھائی کہیں کہیں دیکھ دکھالی (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۱۱۰).

---سو پیکھنا محاورہ.
اچھی چیز کو دیکھ کر خواہ مخواہ لینے کو دل چاہتا ہے جو دیکھنا سو پیکھنا کرنا ، اچھا ہو یا برا (جامع اللغات ؛ محاوراتِ ہند).

---ہے فقرہ.
سوچنا ہے ، انجام پر نظر ہے. میں جانتا ہوں دس بارہ ہزار کا جہیز بھی ہو گا ... لیکن اس کے بعد بھی کچھ دیکھنا ہے. (۱۹۲۹ ، وداعِ خاتون ، ۵).

دیکھنے (ی مج ، سک کھ) امذ ؛ امث.
دیکھنا (رک) کی مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---دِکھانے کے لائق صف.
قابلِ دید و نمائش ، قابلِ دید ، غیر معمولی. گھیر میں پھول بتی کی بیل ایسی کہ دیکھنے دکھانے کے لائق. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۷۱). دیکھنے دکھانے کے لائق تو وہ ہیں جو نیچے سے اوپر بجلیاں اڑاتے ہوئے چلتے ہیں. (۱۹۵۸ ، چشمہ ، ۴۳۲).

---کا صف مذ (مث : دیکھنے کی).
درشنی ، نمائشی ، ظاہری ؛ (کنایۃً) بیکار.
دیکھنے کے صاف دل چشمے ہیں سب بے فیض ہیں
خانۂ آئینہ میں حصّہ نہ دیکھا چور کا
(۱۸۷۱ ، کلیاتِ تسلیم ، ۶۱).

---کو م ف.
ظاہراً ، بظاہر.
سِرِّ حق سے وہ غرض آگہ تھے
دیکھنے کو تھے گدا پر شاہ تھے
(۱۷۷۳ ، مثنوی رموز العارفین (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۶۱)).
عین غفلت میں ہیں مثلِ نرگسِ بیمار ہم
دیکھنے کو اپنی آنکھیں رکھتے ہیں بیدار ہم
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۷).

---کو بُلبُل نِگلنے کو بَڑ/دومڑ کہاوت.
شکل و صورت سے کمزور مگر کھانے (یا کام کرنے) میں چُست (جامع اللغات).

---کو نہیں فقرہ.
کمیاب ہے ، نایاب ہے . بازار میں اب آم دیکھنے کو نہیں .

(۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۲ : ۸۲۹).

---کی صف مث.
نمائشی ، ظاہری.

ہم ہیں سو حسرتیں ہیں اور دل ہے
سہرباں دیکھنے کی محفل ہے
(۱۸۹۱ ، تعشق ، ۵ ، ۳۳).
تشنۂ جامِ شہادت کی بُجھی اب تک نہ پیاس
دیکھنے کی آبداری خنجرِ قاتل میں ہے
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۴۳).

---کی چیز اسث.
قابلِ دید ، لائقِ نظارہ.

گلزارِ ہست و بود نہ بیگانہ وار دیکھ
ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۱۰۰).
بے کیف نہیں ہے گل و بے برگ چمن بھی
ہے دیکھنے کی چیز یہ عریانئ تن بھی
(۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۶۴).

---کی طَرَح دیکھنا م ف.
غور سے دیکھنا ، خوب اچھی طرح دیکھنا.

دیکھا ہے دیکھنے کی طرح اک جہان کو
گزرا ہے اک زمانہ ہماری نگاہ سے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۲۲).

---کے قابل صف.
قابلِ دید ، توجہ کرنے کے لائق. لیکن دیکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ بے تعلق خطوط لکھتے وقت بھی واحدی صاحب کو خواجہ صاحب کا خیال رہتا تھا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۷۰).

---میں م ف.
ظاہر میں ، اندازاً.

جب پلک جھپکی بڑھ کا نیشں دل میں چُبھ گیا
دیکھنے میں آنکھ بھنورا سی ہے پر زنبور ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۷). پندرہ برس کا بھی نہیں ، دیکھنے میں بھی کچھ نہیں اسے نوکری کون دیگا. (۱۹۰۰ ، سوانح عمری و سفرنامہ (عیدن) ، ۱۷).

---میں آنا محاورہ.
۱. **ظاہر ہونا ، تجربہ سے معلوم ہونا.** اسلوب کی ناہمواری یا کھردرا پن عموماً شاعروں کے یہاں دیکھنے میں آتا ہے جن کا ذہن عمر بھر کی مشق کے بعد بھی ناپختہ ہی رہتا ہے. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۲). ۲. **آنکھوں کے سامنے آنا.**

غضب ہے دیکھنے میں اچھی صورت آہی جاتی ہے
نہیں رُکنے سے دل رُکتا طبیعت آہی جاتی ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۱).

دیکھنے میں آئے وہ جلوہ نہیں ہے یار کا
دیکھ لے موسیٰ کو جس کو شوق ہو دیدار کا
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۲۲).

---میں نا سو چکھنے میں کیا کہاوت.
جو چیز دیکھنے میں اچھی نہیں وہ کھانے میں کیسے اچھی ہو گی (جامع اللغات).

---میں نَنّھی کھا جاوے دَھنّی کہاوت.
(بازاری) اس عورت کے متعلق کہتے ہیں جو کمسنی کے باوجود مردوں کی شوقین ہو ؛ صغیر سن مگر تکلیفوں کا متحمل (ماخوذ : مہذب اللغات).

---والا / والے صف.
۱. **آشنا ، دوست ، ملاقاتی.**

کب اناالحق جُرم تھا منصور کا
دیکھنے والا تھا کس مغرور کا
(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۰۳). ۲. **صحبت یافتہ ، مستفیض ؛ معتقد ، مرید ، عقیدت مند.** رسول شاہ دیکھنے والے نعمت اللہ شاہ کے اور وہ دیکھنے والے شاہ داؤد مصری کے. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۹).
دلِ وارفتہ میں ہے دھیان اس مہرو کے گالوں کا
یہ سالک دیکھنے والا ہے ان صاحب کمالوں کا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۱۱). پیری مریدی کی اصطلاح میں دیکھنے والے مریدوں یا عقیدت مندوں کو کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۲۱۰). [دیکھنا (رک) جس کی حالت مغیرہ ہے + والا / والے ، لاحقۂ فاعلی].

---ہارا امذ.
ناظر ، تماشائی ، نظارہ باز ، وہ جو دیکھے (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : دیکھن ہارا].

دیکھو (ی مج ، و مج) م ف.
۱. (أ) **(انتباہ کے موقع پر) ، ہوشیار رہو ، خبردار رہو ، متوجہ ہو.** دیکھو اچنبھا لگیا ہے یو نَہ نُوئے گاں سوں بھریا ہے سارا سرو ستویر سبن کی بیلاں بھلے ہیں پھولاں اچھے بکارا (۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۹).

تمہارا رُوٹھنا ہر بار کا اچھا نہیں دیکھو
بُرے ہیں ہم جو دل پر رکھتے ہیں وہ کر گزرتے ہیں
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹۷).
غلط ہے جذبِ دل کا شکوہ ، دیکھو جرم کس کا ہے؟
نہ کھینچو گر تم اپنے کو ، کشاکش درمیاں کیوں ہو!
(۱۸۶۹ ، غالب ، ۵ ، ۲۰۰).
دو ہی دن میں وہ مروت ہے نہ وہ چاہ نہ پیار
ہم نے پہلے ہی یہ تم سے نہ کہا تھا دیکھو
(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱۳۳). ۲. **خدا جانے ، نہ جانے ،**

خبر نہیں ، دیکھیں (رک).

ایک جان باقی ہے اس پہ دیکھو کیا گزرے
دل تو ہو چکا پہلے صرفِ اِمتحاں اپنا

(۱۸۲۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۸۳). ۳. شاید ، بشرطِ امکان ؛ تلاش کرو ، ڈھونڈھو (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۴. حالت پر نظر کرو ، قدر کرو.

دیکھ کر اپنی گلی میں کتنی پتھر مارے
مجھکو دیوانہ بنایا ہے پری نے دیکھو

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۲۳).

---آچنبے کی بات ہیجڑے کے گھر بیٹا ہُوا کہاوت.
غیر ممکن بات کا وقوع میں آنا (نجم الامثال ، ۲۱۷).

---اور بولو فقرہ.
(تدریس و تعلیم) ایسا طریقۂ تدریس جس میں فقرے یا الفاظ دکھا کر بچوں سے براہ راست پڑھوا لیے جاتے ہیں ، براہِ راست طریقۂ تدریس. تدریس کی کتابوں میں اس طریقے کو ہین و گویا دیکھو اور بولو کا طریقہ بھی کہا گیا ہے. (۱۹۶۲ ، تدریسِ اردو ، ۱۵۲).

---ایڑی میں گُو لگا ہے کہاوت.
جہاں نظر لگنے کا اندیشہ ہو کہتے ہیں (نوراللغات).

---تو فقرہ.
توجہ کرو ، خبردار ہو ، نظر ڈالو ، غور کرو.

تم الٹی سیدھی کہہ کے بچے اب کہاں چلے
دیکھو تو ، دم بھی میرا یہاں پر اٹک گیا

(۱۸۷۳ ، نظام ، ک ، ۸۳). مہدی نے ایک محل تعمیر کرایا بڑا خوشنما بڑا خوبصورت دیکھو تو جی چاہتا تھا بس دیکھتے ہی رہو. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۱۷).

---تو میں کیا کرتا (کرتی) ہوں فقرہ.
(فخریہ کلمہ) میرے کرتب اب آپ ملاحظہ کیجئے ، میری چالاکی اب آپ دیکھئے (مخزن المحاورات ، ۳۸۹).

---دیکھو کہاوت.
۱. خبردار ، ہوشیار.

دیکھو دیکھو بہت نہ اتراؤ ٹھنڈے ٹھنڈے چلو ہوا کھاؤ

(۱۸۸۱ ، شوق (نواب مرزا) (مخزن المحاورات ، ۳۸۸)).

بزم میں جائیو اغیار نہ دیکھو دیکھو
دیکھو ہو جائے گی تکرار نہ دیکھو دیکھو

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۹۸). ۲. متوجہ کرنے کے لیے ، کسی چیز کی توقع میں اسکا انتظار کرنے کے موقع پر.

پیار سے ہم کہتے ہیں تمھیں اک بوسہ دیدو دیکھو تم
ورنہ ابھی رک جاؤ گے اعلاس میں دیکھو دیکھو تم

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۶۹).

بلتی ہوتی ہے دل کی کھٹک آہٹ سے
دیکھو دیکھو کہیں وہ آیا تو نہیں

(۱۹۰۸ ، رباعیاتِ امجد ، ۱ : ۹).

---کیا ہوتا ہے فقرہ.
اچھا ہوتا ہے یا بُرا ، قسمت کیا دکھاتی ہے (مہذب اللغات).

---میاں کے چھند بند ، بھاتا جامہ تین بند کہاوت.
اتکی شیخی دیکھو اور ذلیل حرکت دیکھو (جامع اللغات).

دیکھوری / دیکھوڑی (ی مج ، و مج) امث (قدیم).
۱. بھڑ ، تتیا.

دیکھوری کے پر دیوے راوس کا ماس
ولے لیا ہے اس دری باؤو تھی خاس

(۱۶۱۸ ، بھوگ بل (ق) قریشی ، ۸۳). ۲. لال رنگ کا مکوڑا ، بھورے رنگ کی چیونٹی ، بھڑ (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

دیکھوں (ی مج ، و مع) امذ.
۱. غور کروں ، سوچوں ، پرکھوں.

کتنا دیکھوں یو سکھ
ان تینوں تیں سب ہوتی چوک

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۷۹).

میں رطب کو دیکھوں تو وہ یابِس ہو جائے
پرکھوں زر خالص کو اگر مِس ہو جائے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۶). ۲. خدا جانے ، نامعلوم.

دھیان رَہ رَہ کے ملاقات کا آتا ہے مجھے
دیکھو اس کل سے خدا پھر بھی ملاتا ہے مجھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۹). ۳. (آگاہی کے لیے) ہے کوئی؟ کون ہے؟

دل کہتا ہے جاتا ہوں مدینے کی طرف
روکے تو کوئی راہ میں اچھا دیکھوں؟

(۱۸۷۲ ، عاشر خاتم النبیین ، ۸۵). [دیکھنا سے حالیہ ناتمام].

دیکھی (ی مج) امث.
دیکھنا (رک) کی مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

اس نے دیکھی نہیں موجوں کی تباہی اب تک
اس کو طوفاں سے خبردار کروں یا نہ کروں

(۱۹۴۳ ، نبضِ دوراں ، ۵۲). [دیکھنا (رک) سے ماضی کی تانیث].

---آنکھوں جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی کہاوت.
کوئی شخص جان بوجھ کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا (گنجینۂ اقوال و امثال).

---برتی (---فت ب ، سک ر) امث.
جس سے سابقہ پڑ چکا ہو، جانی پہچانی، صاحب اسلوب ادیب ... ہمارے لئے ایسی جانی بوجھی اور دیکھی برتی شخصیتیں بن گئیں جیسے ہندوستان کے ادیب و اہلِ قلم. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۱۰۲). [دیکھی + برتی ، برتنا (رک) سے ماضی کی تانیث].

---بھالی باتیں امث.
ایسی باتیں جن سے واقفیت ہو (نوراللغات).

---**بھالی کرنے ہی لگی غوطہ دینے** کہاوت.
جان پہچان ہوتے ہی بُرا برتاؤ کرنے کے موقع پر مستعمل (ماخوذ : جامع اللغات ؛ محاورات ہندوستان).

---**پیر تیری (ساری) کرامات** کہاوت.
زبانی جمع خرچ بہت کچھ حقیقت میں کچھ نہیں ، ڈھول کے اندر پول (فرہنگ اثر ؛ نوراللغات ؛ گنجینۂ اقوال و امثال ؛ مہذب اللغات).

---**تیری کالی (اور) باون ہُوئے / ہووے اُبجاڑ** کہاوت.

محض دکھانے کی باتیں اور لیپ ٹاپ ہے محصول ہے
دلان ہو تو ہیں خوش میرا اللہ خوش ، یہ بات لا مرے ہاتھ ، لے وہ دیکھی تیری کالی اور باون ہووے اُبجاڑ. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٢٣). اگر اللہ میاں ہم سے پوچھیں گے کہ کہو دنیا کیسی جگہ ہے ... تو ہم صاف صاف کہہ دیں گے بس ہیچ ہی ، اور ہزار لعنت کھائی دیکھی تیری کالی باون ہووے اُبجاڑ. (١٩٣١ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٦ ، ١٨ : ١٠).

---**ٹھوک بجا کے دُنیا طالب زر کی** کہاوت.
اچھی طرح آزما لیا کہ دنیا میں سب لوگ زر کے طالب ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

---**نہ سُنی** فقرہ.
نامعلوم ، کسی نے نہ کیا ہو ، عجیب ، نرالی ، انوکھی.

نالے تو کروں میں وہ پہ شہر کے دل میں
دیکھی نہ سنی آہ کہیں ہے اثر ایسی

(١٨٤٤ ، درۃ الانتخاب ، ١٥٨).

---**ہوئی ہیں** فقرہ.
شناسا ہیں ، آزمودہ ہیں ، جانی پہچانی ہیں.

گر آنکھیں بڑی ہوئیں تو ہوں دیکھی ہوئی ہیں
جنوں تو تیری آہو صحرا نہیں رکھتے !!

(١٨٣٣ ، دیوانِ رند ، ٢ : ٢٩٠).

دیکھیے (ی مج) امث ، امذ.
دیکھنا (رک) کا ماضی نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ہم وصفِ علی میں جہنا بادی دیکھیے ؟
الاّنشر کثرت میں یکتائی دیکھیے

(١٨٥٣ ، میرزا داؤد ، نادر دکنی رباعیات ! (قدیم اردو ، ١ : ٥٧٦).

چل دیئے شکل دکھا کر وہ کوئی کیا دیکھے
دیکھنے کا یہ مزا ہے کہ سراپا دیکھے

(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ١١١).

---**بھالے** م ف.
١. مطالعہ شدہ ، مانوس ، معلوم.

میدری کے سخن ہیں لاثانی
شعر ایسے نہ دیکھے بھالے ہیں

(١٩٢٠ ، میرزا دوست محمد (سندھ میں اردو شاعری ، ٢٣٣).
٢. شناسا ، واقف ، آزمائے ہوئے ، پرکھے ہوئے.

وفاداروں میں غیروں کے حوالے ہو حوالے ہیں
ہمارے جانے بوجھے ہیں ہمارے دیکھے بھالے ہیں

(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ٥٢).

شیخ جی کو ذرا کُھلانا ہے
لالہ صاحب تو دیکھے بھالے ہیں

(١٩٢١ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ٣٩). ٣. تحقیق شدہ ، آزمودہ. مولانا اب تاریخ کے دیکھے بھالے کوچہ سے ہٹ کر فنِ کلام کی طرف متوجہ تھے. (١٩٤٣ ، حیاتِ شبلی ، ٣٥٠). یہ خیالی جسم کی تصویریں نہیں ہیں بلکہ ان دیکھے بھالے جسم کی تصویریں ہیں. (١٩٧٥ ، تاریخ ادب اردو ، ٢ : ٨٠٧).

---**بھالے شیخ جی اور چیڑے سید ہوئیں** کہاوت
زمانہ موافق ہو تو ادنیٰ اعلیٰ بن جاتا ہے ، غلہ چوں ارزاں شود امسال سیّد می شوم (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

---**جاؤ** فقرہ.
کچھ بولو نہیں ، خاموشی سے دیکھتے جاؤ ، چپ چاپ دیکھتے رہو ؛ نتیجہ کا انتظار کرو (کسی سے مداخلت نہ چاہنے کے موقع پر مستعمل). میں کچھ بھی کر رہا ہوں تمھیں اس سے کیا مطلب تم تو بس دیکھے جاؤ. (١٩٦٨ ، مہذب اللغات ، ٥ : ٣١٨).

---**دِکھائے** م ف.
دیکھے ہوئے.

دل جہاں سے اُٹھائے بیٹھے ہیں
سب کو دیکھے دکھائے بیٹھے ہیں

(١٨٧٩ ، سالک ، ک ، ٨٩).

---**دیکھی نہ جانا** محاورہ.
دیکھنے کی تاب نہ ہونا. مریض اب اس منزل پر پہنچ گیا ہے اور اتنی حالت خراب ہے کہ دیکھے دیکھی نہیں جاتی. (١٩٦٨ ، مہذب اللغات ، ٥ : ٣١٨).

---**راہی بولے سپاہی** کہاوت.
اگر کوئی معاملہ ہو تو راہرو دخل نہیں دیتا ، سپاہی دخل دیتا ہے (جامع اللغات).

---**سے** فقرہ ، م ف.
دیکھنے کی وجہ سے ، نظر کرنے کی بدولت ، دیدار کی بنا پر ، دیکھ کر.

ترے دیکھے سے چکوروں کی نہ ہوئے کیوں آرزو حاصل
ہوا عالم میں روشن چاند پورا حسن کے گہن کا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٦٩).

ان کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٣٩).

---- کو بُڈھی کام کو آندھی کہاوت.
عورت تو بڑھیا ہے مگر کام بہت کرتی ہے (جامع اللغات).

---- کو بوڑبَہ اور آوے پانچوں پیر کہاوت.
(عور) معلوم تو پاگل ہو مگر اپنے مطلب کا پکّا ہو (دیوانہ بکار خویش ہشیار) (جامع اللغات).

---- نَہ بھالے م ف.
انجان ، نیا ، ناواقف.

حیرت زدہ تم دیکھو کے کیوں کہتے ہو مجکو
کیا جی لگے اوس پاس کر ہو دیکھے نہ بھالے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۵۰).

---- نَہ دِکھلائیے فقرہ (قدیم).
ملاقات نہ ہو ، جان نہ پہچان. دیکھے نہ دکھلائے ، ایکس کوں ایک بھائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰).

---- نَہ سُنے م ف.
آنکھوں سے دیکھا نہ کانوں سے سُنا ، شخص یا چیز دونوں کی نسبت توصیف یا مذمت کے محل پر.

تھے وہ تجّار کہ عالم میں نہ ایسے ہوں گے
ان کی دوکانوں کے اسباب نہ دیکھے نہ سنے

(۱۷۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۸).

دیکھیا (ی مج ، کس کھ) امذ (قدیم).
دیکھا.

تج میں دیکھیا ہوں سلیمان فر عجائب حسن کا
سرو خم کھاتے ہیں تیرے پاوں پڑنے کوں شتاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹) . [دیکھا (رک) کی قدیم شکل].

---- جانا محاورہ.
برداشت ہونا ، گوارا کرنا ، درگزر سے کام لینا. یو نامعقول دیکھیا کیوں جانا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۸).

دیکھیں (ی مج) امذ.
۱. ملاحظہ کرنا ، غور کرنا ، تجربے میں لانے کے موقع پر کہتے ہیں ؛ دیکھنا (رک) کی مغیرہ صورت ، تراکیب میں مستعمل. ایک شخص مٹھی میں گیہوں لیے چلا جاتا تھا کسی نے پوچھا تمہارے ہاتھ میں کیا ہے بولا جان آدم، اس نے کہا دیکھیں اس نے دکھا دیئے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۲).

ادھر تنہل کے شب کٹے ادھر تڑپ کے شب کٹے
یہ سوچ شام ہی سے ہو کہ دیکھیں رات کب کٹے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۲۳) . جب تک فیصلے کا دن نہ آئے دونوں ایک دوسرے کا کام نہ دیکھیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۱) . **۲. بُلانے کے لیے ، للکار کے طور پر یہ کلمہ کہتے ہیں** یعنی آؤ تو.

بولے بچشم نم یہ حسین فلک وقار
دیکھیں تو کون ہوتا ہے کندھے یہ اب سوار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳) . **۳. خدا معلوم ، تذبذب کی حالت میں مستعمل.**

دام ہر موج میں ہے حلقۂ صد کامِ نہنگ
دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۵).

---- اُونٹ کِس کَل بَیٹھتا ہے کہاوت.
رک : دیکھیے اُونٹ کس کل/کروٹ بیٹھتا ہے.

کعبہ میں ہے شیخ بلبلاتا پھرتا
دیکھیں تو سہی یہ اونٹ کس کل بیٹھے

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۱۹۳).

دیکھیں پارا (ی مج ، سک کھ ، فت ی) صف (قدیم).
رک : دیکھن پارا. اس وجود خاکی دیکھیں پارا ہو کہ میں اس کا بیانتہارا گوہر توں خاک نہ ہوے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۳). [دیکھنا (رک) کی متبادل صورت].

دیکھیو (ی مج ، سک کھ ، و مج) فجائیہ.
۱. یاد رہے ، باخبر رہو ، آگاہی ہو.

دیکھیو غالب سے گر الجھا کوئی
ہے ولی پوشیدہ اور کافر کھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۰) . **۲. کون ہے یا معلوم کرو کے مفہوم کے لیے مستعمل کلمہ.**

کمبخت وہی داغ نہ ہو دیکھیو کوئی
بے چین کیے دیتی ہے فریاد کسی کی

(۱۸۹۳ ، آفتاب داغ ، ۱۳۹).

دیکھیے (ی مج ، سک کھ) م ف.
۱. خدا جانے کیا ہو ، واللہ اعلم.

آغاز تو یہ ہے کہ جو میں نے بیاں کیا
انجام کار اے شہِ خوباں دیکھیے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۳).

چین دیں یا روح کو بیچین کر دیں بعدِ مرگ
دیکھیے ٹھکرا کے وہ عاشق کی تربت کیا کریں

(۱۹۰۳ ، دیوانِ جلال ، ۹۷). اب ہم لوگوں ہی کو دیکھیے دعائیں دیتے آپ کے در دولت پر پڑے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۱۸) **۲. لو دیکھو.**

وہ اشتیاقِ جنگ میں لڑکوں کے ولولے
بیتاب تھے کہ دیکھیے تلوار چل گئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۷۱) . دیکھیے پاک پروردگار کی قدرت. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے ، ۱۰۵).

---- اُونٹ کِس کَل / کَروٹ بیٹھتا ہے / بَیٹھے کہاوت.
دیکھیے انجام کیا ہو ، خدا معلوم کہ نتیجہ نکلے گا

شور ہے ملکو دل میں چاروں کھونٹ
دیکھیے بیٹھتا ہے کس کل اونٹ
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۳۶).
کُودنے کو جو اُٹھا سر یہ اُٹھائی مجلس
دیکھیے بیٹھے جو پھر اونٹ تو بیٹھے کس کل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۰). دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھے.
(۱۸۸۶ ، مخزن المحاورات ، ۳۸۷). میں تو شروع ہی سے کہ رہی ہوں کہ دیکھیے یہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے تم نے کبھی میری سنی ہی نہیں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۷۱). مگر یہ احساس صریحاً نمایاں خوف بن کر ... ابھرا دیکھیے کس کل اونٹ بیٹھتا ہے آج.
(۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹۹).

---تو (ذرا) فقرہ.
سمجھ رکھو.
تم کہو گے جیسے کچھ کیوں نہ کہے گا تمکو
چھوڑ دیگا وہ بھلا دیکھیے تو اور سنو
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱۰). ٭ کرپال ، دیکھیے تو ذرا ، یہ پھر کھو رہا ہے ، راہ پر لگائیے٭. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۰).

---دیدار مارے بیزار کہاوت.
مطلب کا آشنا (فرہنگ اثر ، ۳۷۳).

--- سانپ کی نظر کھایئے (کھلایئے) سونے کا نِوالہ کہاوت.
امیر آدمی کی خوشامد کر کے آدمی مزے کرتا ہے (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

---شیر کی نظَر ، کھلایئے سونے کا نِوالہ کہاوت
بچے کو اچھی تربیت دینا چاہیئے ، تادیب و تنبیہ بھی کرے ، غذا اور آرام کا خیال رکھے (مہذب اللغات).

---کیا ہو فقرہ.
(انشائیہ کلمہ) کیا انجام ہو ، کیا نتیجہ نکلے ، نہ جانے کیا رونما ہو ، کیا دیکھنا پڑے.
انکے ملنے میں دیکھیے کیا ہو
رحم دل میں صنم نہیں رکھتے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰).

---یہ بِجلی کہاں گِرتی ہے کہاوت.
خدا جانے یہ مصیبت کس پر پڑتی ہے (جامع اللغات).

دیگ (ی مج) امث ؛ امذ.
۱. (اَ) لوہے یا تانبے کا بڑا برتن (عموماً کھانا پکانے کا) جس کی گردن واضح طور پر اُبھری ہوئی ہوتی ہے ؛ بڑا برتن.
جو ایسے میں جا یک پڑیا دیگ میں
کھپا جیو جاوے گایاں بیگ میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۷).

دستۂ توفیق ہے کھوٹ اس کو تو
دیگ میں کر پھر تفکر کی برو
(۱۷۷۳ ، مثنوی رموزالعارفین (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۳۵)). اوس کنویں کے منہ پر ایک تانبے کی دیگ رکھی ہوئی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۲). ماموں جان کی شادی ہے ، دیگیں انگنائی میں رکھی ہیں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۳۹). تانبے کا ... ہندوستان اور پاکستان میں اس کا خاص استعمال بجلی کے تاروں اور کھانے پینے کے برتنوں ... دیگ بنائے جاتے ہیں.
(۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۹۵). **(اا) پتیلی ، ہانڈی ، دیگچی.**
دیگ ، ہانڈی کفچہ ڈوئی ہے خطا تابہ کزغان و کڑائی و توا
(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۶۹). **۲. بڑی توپ جو قدیم زمانے میں بارود بھر کر قلعوں پر رکھی جاتی تھی.** مناسب تدبیر یہ ہے کہ ہم دیگوں (توپوں) اور ضرب زنوں کو مقابلہ میں رکھیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۷۷). **۳. (انجینیرنگ) جست ، لوہے یا المونیم کا وہ بڑا حوض جس میں کارخانوں میں پانی جوش دیا جاتا ہے.** انجنیر اپنی آنکھ سے فوراً دیکھ لے گا کہ دیگ میں پانی کس قدر عمق رکھتا ہے. (۱۸۶۳ ، رسالہ اصول کلوں کے باب میں ، ۱۲۶).
[ف : دیگ ؛ اوستا : دیز].

---اُبَلنا محاورہ.
کھانے کا جوش کھا کر باہر نکلنا. دیگ کا قاعدہ ہے کہ منہ بند کرنے سے دوڑ ابلتی ہے ، جوش کھاتی ہے. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۵۶). آپکے سینے سے ایسی آواز آتی تھی کہ گویا دیگ ابل رہی ہے. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۶۰).

---اُتارنا محاورہ.
دیگ میں کھانا پکا کر تیار کرنا ، کھانا پکنے کے بعد دیگ چولھے سے اُتارنا.
پکا مُرغ کوں جوں رکھی دیگ اُتار
سو فرزند ہو بھوک تے بے قرار
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۷۳). انہوں نے خود دوپہر بھر خون پسینہ ایک کر کے دیگیں اُتاریں. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۱۹).

---اُترنا محاورہ.
کھانے کا تیار ہونا (جامع اللغات).

---اَفزار (--- فت ا ، سک ف) امذ.
سبزی پودینہ وغیرہ جو گوشت میں ڈالی جاتی ہے (جامع اللغات).
[دیگ + ف : افزار - مصالح جات جو ذائقہ بڑھانے کے لئے شامل کئے جائیں].

---اَنداز (--- فت ا ، سک ن) امذ.
باورچی (جامع اللغات). [دیگ + ف : انداز ، لاحقۂ فاعلی].

---اَوَٹنا محاورہ.
ہانڈی پکنا ؛ جذبات میں ہلچل ہونا ؛ (استعارۃً) کسی بڑے کام

یا تحریک کا بتدریج رواں ہونا.

دماغ اوسکا اوٹھے گا اوس آگ سوں
جیسے دیگ اوٹھے بہت آنچ سوں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۵۰).

ـــ بَردیگ (ـــ فت ب ، سک ر ، ی مج) م ف.
(طب) ایک ہانڈی پر دوسری رکھ کر کشتہ بنانے کا عمل . ٥ دیگ بردیگ ، ... مصنوعی سنکھیا ہے ، اسی لیے اس کو شیراز میں مرگ موش عمل کہتے ہیں ، اسکو چونے اور ہرتال اور پارے وغیرہ سے تلے اوپر ہانڈیوں کو رکھ کر اڑا لیتے ہیں اطبائے فارس کی تراکیب سے ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۵۱). عام اور مفید ہندی طریقہ تصعید کا جسکو عربی میں قرعین اور فارسی میں دیگ بردیگ کہتے ہیں اور ہندی میں اوندھی ہانڈی کہتے ہیں . (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۱۱۹). [ف].

ـــ بَھبکا (ـــ فت بھ ، سک ب) امذ.
قرنبیق ، جس کے ذریعہ عرق کشید کیا جاتا ہے. دیگ بھبکا اس طریقہ سے عرق اعلیٰ اور زیادہ مقدار میں نکلتا ہے . (۴ ، کلید عطاری ، ۱۲۲). [دیگ + بھبکا (رک)].

ـــ بَھرْنا محاورہ.
نذر و نیاز کے لیے کھانا تیار کرانا.

تونے اجمیر میں خواجہ کی بھری ہیں دیگیں
تونے اس عمر میں کیا کیا نہ کئے فیض کے کام

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۳۳۷).

ـــ پَکْنا محاورہ.
کسی بڑے کام کا آغاز ہونا.

دیگ تو پکتے ہی یہ پکنے کی دھیمی آنچ میں
کچھ ابال آیا تو ہے اسمیں غنیمت ہے یہی

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۸۱).

ـــ تیغ کا مالک ہونا محاورہ.
صاحبِ اختیار ہونا (جامع اللغات).

ـــ تیگ (ـــ ی مج) امث.
(مجازاً) خوش قسمتی و ترقی.

ڈھنگ ہاں کر ہاں دیہ دشمن سنگھارا
تاج راج اور دیگ تیگ اور توگ نگارا

(۱۹۵۰ ، گنج شریف ، ۱۰۲). [دیگ + تیگ (رک) جو تیغ (رک) کا بگاڑ ہے].

ـــ تیگ کا مالک ہونا محاورہ.
سدا خوش حال و فارغ البال رہنا. دیگ تیگ کا مالک ہے ، دھرم مورت یہ بالک ہے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۰).

ـــ جوش میں آنا محاورہ.
بہت غصہ آنا ، حسد کی آگ بھڑکنا. جوں یہ بات سونا ، آگ دشمنی اوس کی لے شعلہ اٹھا اور دیگو بداہت اوس کی کی جوش میں آئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۱).

ـــ چَڑْھانا محاورہ.
دیگ چڑھنا (رک) کا متعدی ، نذر ، کھانا پکا کر نذر نیاز دلانا. چادر چڑھانے جا رہی ہو ، وہاں بچے کے بال بڑھیں گے ، شاہ صاحب کی دیگ چڑھے گی ، منت جگا ہوگا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴۳).

ورنہ کیا پاگل ہوں میں ؟ کر کے ہو ہر سال اک نیاز
ہوں ہی ان کی قبر پر دیگیں چڑھادوں تین چار

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۸).

ـــ چَڑْھنا محاورہ.
کثیر مقدار میں کھانا پکنا . دوسری طرف کھانے کی دیگیں چڑھی ہوی تھیں . (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۰۳) . کچھ رنگ رلیاں بھی ہوں گی ، ورائٹی شو ہوں گے ، دیگیں چڑھیں گی. (۱۹۷۰ ، جنگ (کراچی) ، یکم نومبر ، ۳).

ـــ چُون (ـــ و مع) امذ اصدیگچون.
(طب) تانبے کے ریزے جو گرم تانبے کو کوٹنے سے حاصل ہوتے ہیں ادویات میں مستعمل ہیں. نہال... توبچون و دیگچون کوٹنے کے واسطے بہت ضروری ہے . (۱۹۰۳ ، آتش بازی ، ۱۱) . [دیگ + چون (رک)].

ـــ دان امذ اصدیگدان.
۱. چولہا جس پر کھانا پکاتے ہیں.

دیگدان چولہا ہے تھا تھی
ہیزم تام جو کے کالھی

(۱۵۵۲ ، سئل خالق باری (ق) ، ۳).

ہالنی غربال چاک آسیا
دیگاں ہولاؤ کندو کوٹھیا

(۱۶۲۱ ، خالق باری (ضیاءالدین خسرو) ، ۷۰) . خاکستر دیگدان یعنی چولہے کی راکھ ہم پھونکا کر گھوڑے کے جسم پر ملیں . (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۱) . دیگ دان (چولہا) چونکہ مشترکہ تھا ، لہذا اس بڑے سے کنبے میں ہماری پرورش ایک سوتیلے ماحول میں ہوئی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹) . ۲. تنور. دیگ دان کھود .. کر روٹی پکانے لگے. (۱۸۸۸ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۶) . آلات بھوننے اور گرم کرنے کے ایک دیگ دان کے ایک سے گرم ہونگے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، ۲۰ اگست ، ۹۵) . اپنی منکوحہ بی بی سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر قدیم دیگدان سے آتش نکالو ... بسم اللہ کرکے تنور سے آگ نکالی. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۳۶۵) . [دیگ + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ دانِ تَن (ـــ کسر ن ، فت ت) اِ.
(کنایۃً) جسم انسانی.

شعلۂ رنج دیگ دانِ تن میں ایسا جوش ہے
چشمِ بریاں سینک لوں گا وہ سنورنے ہیں جسے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۰۷) . [دیگ + دان (رک) + تن (رک)].

ـــ دانِ سینہ (ـــ کس اضا ن ، ی مع ، فت ن) امذ.
(تصوف) (کنایۃً) قلبِ انسانی۔ یہ دیگ سودائے بے ماحصل مخالفت نفسِ امارہ ہے تیرے دیگ دانِ سینے میں جوش مارتی ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۷۷). [دیگ + دان (رک) + سینہ (رک)].

ـــ دَم پُخت کَرنا محاورہ.
دیگ کے ڈھکنے کو آٹے سے دیگ کے منہ پر جما دینا تاکہ بھاپ خارج نہ ہو ، طلق ٹھکانے لگا دینا ، بندوبست کر دینا.

> ہوئی خام جرگے کی سب پختگی
> فلک نے عجب دیگ دم پخت کی

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۷).

ـــ سے گَرم چمچہ کہاوت.
بڑے کی حمایت میں چھوٹے کا بڑھ چڑھ کے باتیں کرنا۔ نواب صاحب تو چپ ہوبیٹھے مگر ان کے ایک مصاحب آستینیں چڑھا کے سامنے آ گئے۔ یہی مثل ہے کہ دیگ سے گرم چمچہ۔(۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۱۹).

ـــ شو / شوب (ـــ و مج) صف مذ.
برتن مانجھنے اور باورچی خانے میں اوپر کا کام کرنے کا ملازم ، شاگرد۔ لنگر خانے میں باورچی ، دیگ شوب بہشتی ملازم ہیں۔ (۱۸۷۳ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۱۷). عمرو نے کہا ، ہوا میں باورچی کا نوکر ہوں ، دیگ شویوں میں کھیر پکانے کا حکم ملا. (۱۹۰۱ ، قمر احمد حسین ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۹۸۲). دیگ شو نے چاول بسائے۔ (۱۹۵۷ ، اپنی موج میں ، ۸۷). [دیگ + ف : شوب ، شستن = دھونا].

ـــ عالَم کس اضا (ـــ فت ل) امث.
(مجازاً) دنیا ، جہان ، کائنات.

> بانٹتا ہے رزق سب کو رات دن دستو کریم
> دیگو عالم میں یہ گویا ہاتھ ہے کف گیر کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۴۸). [دیگ + عالم (رک)].

ـــ غازی کس اضا ، امث.
(عسکری) مغلیہ عہد کی ایک مشہور توپ۔ ایک توپ بھی جسکا نام دیگ غازی تھا وہ بھی چلائی گئی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۱۳). [دیگ + غازی (رک)].

ـــ کا کَواب امذ ، رک کباب.
(طباخی) ہندیا میں بطور سالن پکایا ہوا کواب جو سیخ پر بھوننے کے بجائے خاص طور سے دیگچی میں بھون کر تیار کیا جاتا ہے اور یہی اس کی وجہ تسمیہ ہے (ا پ و ، ۳۰ : ۱۵۳).

ـــ کا لوہا امذ.
(طب) لوہے کی دیگ سے حاصل شدہ برادہ نیز رک ، دیگ چون۔ لوہا ۵ قسم کا ہے معمول ... دیگ کا لوہا بھی کہتے ہیں فولاد بارہ

کو گرم کرتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، اکسیراالاکسیر ، ۹).

ـــ کَرنا محاورہ.
نیاز دلوانا ، دیگ پکا کر غریبوں میں تقسیم کرنا۔ درگاہ شریف میں دیگ کی تیاری کا حکم دیا ، اس کے قبل پہنچ جانے سے پہلے ایک دیگ کر چکا تھا۔ (۱۹۰۳ ، سیر پنجاب ، ۳۸).

ـــ کُول جوش آنا محاورہ.
جذبات میں ہلچل پیدا ہونا.

> اٹھتا ہے دریا درد کا ، یارب مجھے رسوا نہ کر
> آتا ہے جوش اس دیگ کول ، سرپوش ہو سرپوش ہو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۹۱).

ـــ کی کُھرچَن بھی بہت ہے کہاوت.
بڑی مقدار میں سے تھوڑا سا حصہ بھی بہت ہوتا ہے (ماخوذ : نوراللغات).

ـــ کے چاوَل امذ.
نذر و نیاز کا تبرک ، بزرگوں کی درگاہوں کی دیگ کا لنگر۔ وہاں پکا تبرک کا بھات دور دور لے جاتے ہیں یہاں بھی مکن پور کی دیگ کے چاول منزلوں پہنچنے لگے۔ (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، قنوجی ، ۸).

ـــ کَھڑ کَنا محاورہ.
خالی دیگ سے آواز نکلنا ، دیگوں میں کھانا تیار ہونا ؛ کسی تقریب کے آثار نظر آنا.

> وہ اس کا خوانِ نعم ہے کہ جس کے مطبخ میں
> صدا کھڑکنے کی ہے دیگ کی صدائے عام

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۰). دن رات دیگیں کھڑکتی رہی ہیں۔ (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۲۷).

ـــ گیر (ـــ ی مع) امذ.
ایک کپڑا جس سے دیگ اٹھاتے ہیں ، سافی (جامع اللغات). [دیگ + ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا].

ـــ لُٹنا محاورہ.
بہت زیادہ کھانا تقسیم ہونا ، نیاز کی دیگ کا لنگر عام ہونا ، لوٹ کر کھانا لے جانا۔ دیگ لٹنے کے وقت میں نہیں جا سکا۔ (۱۹۰۳ ، سیر پنجاب ، ۳۹).

ـــ میں سے ایک ہی (دانہ ، چاول) دیکھتے ہیں / ٹٹولتے ہیں کہاوت.
ایک سے سب کی جانچ ہو جاتی ہے ، انسان کی پہچان خاندان کے فرد سے ہوتی ہے.

> بات سے جانی جاتی ہوں انسان
> دیگ میں چاول اک ٹٹولتے ہیں

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۲۰). میں لڑکے کے بھائی سے ملا تھا ، بات کی ، وہ بڑا بدتمیز اور فسادی انسان ہے ... میری رائے میں

وہاں شادی نہ کرو ، دیگ میں سے ایک ہی چاول دیکھتے ہیں ۔ (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۱۹)۔

دیگاں (ی مج) امث ؛ ج (قدیم)۔
دیگ (رک) کی جمع۔

روپے سونے کے دیگاں ہور تھالے
جڑت کے تھے سراباں ہور پیالے
(۱۶۶۵ ، تتمہ پھول بن (اردو ، اپریل ، ۱۹۰)۔
کہ دولت اسے تھی بہت بے شمار
انھے گنج دیگاں ہزاراں ہزار
(۱۸۵۲ ، قصۂ زن تنبولی (اردو کی قدیم داستانیں ، ۱ : ۵۲۰)۔

دیگچا / دیگچہ (ی مج ، سک گ / فت چ) امذ۔
رک : دیگ جس کی یہ تصغیر ہے ، چھوٹی دیگ ، بڑا پتیلا۔

ایک نے آ کے دیگچا چاٹا
ایک آیا سو کھا گیا آٹا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳)۔ ایک دیگچہ جس میں چھ سیر پانی معہ گوشت سمائے۔(۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۳۲)۔ [دیگ + چا / چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

دیگچی (ی مج ، سک گ) امث۔
دیگچہ (رک) کی تانیث ، سالن وغیرہ پکانے کی ہانڈی ، پتیلی۔ طلا و نقرہ و سنگین و گلین دیگچیوں میں بادشاہ کا خاصہ پکتا ہے ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۳)۔ دیگچی کو ساق سے پکڑ کر ہلا دینا چاہیئے ۔ (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۶۱)۔ [دیگ + چی ، لاحقۂ تانیث]۔

دیگر (ی مج ، فت گ) صف ؛ متذکر۔
۱. جو ترتیب کے اعتبار سے ایک کے بعد ہو ، دوسرا ، دوبارہ۔

خونزا ہمایوں کے ہے پاؤ میں
بیٹھا بیگ دیگر نہ لیا تاؤ میں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۵)۔
جس کو یاں تک ہو مرے حال سے بے پروائی
کس توقع پہ لکھوں کہہ تو میں دیگر کاغذ
(۱۷۹۴ ، بیداد ، د ، ۳۵)۔
الفت کی ہے میں دیکھیے میں نے خمار دیگر
توبہ ہے اب نہیں میں پینے کا بار دیگر
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۹)۔ برلن میں دستخط ثبت کئے گئے جس کی رو سے حکومتوں کے حقوق کی بار دیگر تصدیق کی گئی ۔ (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۸۰)۔ **۲. علاوہ ، اور ، باقی ، ماسوا۔** دیگر بولوں تجھ بیان پانچ کی ہیں پانچ آسان۔ (۱۵۹۱ ، رسالہ وجودیہ ، ۳)۔ جاننے کی نشانی فعل نیک ہے دیگر باقی اپنی خاطر حکایتاں ہیں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۷)۔
جس نے کی ہے سایہ سان وضعِ مُلائم اختیار
سختی ایام سے ٹوٹے نہ دیگر زیرپا
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۳۸۲)۔ زکوٰۃ کے آٹھ مصرف تھے ... فقرا ، مسا کین ، نو مسلم ، غلام ... مقروض ، مسافر محصلین زکوٰۃ کی تنخواہ ، دیگر کارِخیر۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۸۰)۔ **۳. کچھ** اور چند روز ہونے ریل پر ساتھ ہو گیا تھا جب سے شناسائی ہو گئی ہے ، دوستی چیز دیگر ہے۔(۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۶۷)۔ **۴. غیر ، اجنبی۔**

بدر سے بھی تو بلکہ بہتر ہیں آپ
سدا آپ کی مہربانی رہے
نہ دیگر ہوں میں اور نہ دیگر ہیں آپ
(۱۸۸۲ ، ظلم عمران روسیاہ (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۷۵)۔ **۵.** بعد دوپہر کا وقت ، عصر (جامع اللغات)۔ [ف]۔

ـــ بار / بارگی امث۔
دوسری دفعہ۔

دیگر بارگی شاہِ گیتی پناہ
قبا ہیں چینی و رومی کلاہ
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۱)۔ [دیگر + بار (رک) + / گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ بہ خود مَنازَ کہ تُرکی تَمام شُد کہاوت۔
فارسی مثل اردو میں مستعمل ، اب اپنے اوپر ناز نہ کرو کیونکہ ترکی تمام ہو گئی یعنی تمہارا سارا زور شور ختم ہو گیا ، رعب داب مٹ گیا اب غرور کس بات پر ہے (مہذب اللغات)۔

دیگَراں (ی مج ، فت گ) صف۔
دوسرے لوگ ، اغیار۔

بدخواہیٔ دیگراں کا ہے یہ انجام
گر ایک کو سیٹوں تو ملیں گے سو کام
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ترجمہ رباعیات خیام ، ۶۷)۔ [دیگر + ان ، لاحقۂ جمع]۔

دیگَری (ی مج ، فت گ) امث۔
ایک محصول جو درختوں وغیرہ پر لگتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [دیگر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

دَیگوں میں دیگ ، اَجمیر کی دیگ کہاوت۔
اجمیر شریف کی بہت بڑی دیگ جو نیاز و لنگر کے لئے استعمال ہوتی ہے یعنی بہت بڑی ، حرفِ آخر۔ دیگوں میں دیگ اجمیر کی دیگ ، ایمانداروں میں ایماندار ولی اللہ بیگ ، مقدمہ انہیں کے سپرد ہوا ۔ (۱۹۱۸ ، منازل ترقی ، ۱۱)۔

دیگی لوہا (ی مج ، و مج) امذ۔
(دھات کاری) لوہے کی ایک قسم جو قدرے نرم ہوتی ہے۔ لوہے کی چند ایک قسمیں مثلاً دیگی لوہا وغیرہ میں دباؤ پڑنے پر جلد ٹوٹ جانے کی خاصیت موجود ہوتی ہے۔(۱۹۷۰ ، اصول دھات کاری ، ۹)۔ [دیگ + ی ، لاحقۂ صفت + لوہا (رک)]۔

دیگیں (ی مج) امث۔
دیگ (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل ؛ بہت سی دیگیں۔ الگ الگ

دنیا کی دیگیں بکا کر تقسیم کرتے ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۰۹). [دیگ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

--- کَھنکنا محاورہ.
بڑی مقدار میں کھانا پکانے کا انتظام کرنا، بڑی ضیافت کا اہتمام کرنا. اب جو نواب صاحب کے یہاں پہنچا تو دیکھا کہ دن عید ، رات شب برات ہے ، لڑکے کی سالگرہ ہے . مہمان جمع ہیں ، دعوت کا انتظام ہے. دیگیں کھنک رہی ہیں ، نوبت بج رہی ہے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۱۹).

دِیگَل (کس د ، فت ی) امث.
دیا ، دینا (رک) سے منسوب (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

دیگل (ی مج) امث.
خوشی ، مزے اڑانا (جامع اللغات). [رک : دِگل दिगल].

--- دُنیا کی دَم بَدَم کِیجیے کِس کی شادی اَور کِس کا غم کِیجیے کہاوت.
دنیا میں مزے اُڑانے چاہیں خوشی اور غم کی پروا نہیں کرنا چاہیے (جامع اللغات).

دیلاسا (ی مج) امذ (قدیم).
رک : دِلاسا.

روتے اٹھے یوں بول کر
دیلاسا کوں تیں کوئی کر

(۱۵۶۴ ، رسائل متفرق ، قصہ بی بی مریم ، ۱۹).[دلاسا (رک) کا قدیم اِملا].

دیلمک (ی مج ، سک ل ، فت م) امذ ؛ امث.
زہریلی مکڑی کی ایک قسم. دیلمک مانند اس عنکبوت کے ہوتا ہے جس کو عرب فہد بھی کہتے ہیں.(۱۸۷۷ ،عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۵۷۶). • دیلمک •. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۹۲).[ف].

دیلیاں (ی مع ، سک ل) امث.
۱. مٹی کے بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے چراغ جو دیوالی میں جلائے جاتے ہیں. دیوالی کے موقع پر یہ شرف لکھنؤ ہی کو حاصل ہے کہ ہندو اور مسلمان دونوں رات کو دیلیاں روشن کر کے چراغاں کرتے ہیں. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵: ۳۱۹). ۲. **(مجازاً) چیچک کے دانوں کا کھرنڈ** (مہذب اللغات) . [دیول (رک) کی جمع بحذف و نیز تصغیر].

دَیَم (فت د ، ی) امذ.
دیم جمع دیمہ کی ہے جو اس بارش کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو بارش بغیر بجلی اور گرج کے ہو ... اس کی اصل دومہ ہے جو دوام سے مشتق ہے (قصیدۃ البردۃ : ۱۰۶). [ع:(د ی م)].

دُیَم (ضم د ، فت ی) صف.
دوسرا ، دوسرے.دویم بروزن جویم غلط دوم ہے بغیر تحتانی.بالفرض تحتانی بھی لکھیں گے تو دُیم پڑھیں گے.(۱۸۶۹ ، خطوطِ غالب ، ۱۷۷). [دوم (رک) کی ایک متبادل شکل]

دِیماس (ی مع نیز لین) امذ.
بھٹ،خانۂ تنگ ، تاریک جگہ.ایک روباہ گرسنہ اپنے دیماس سے باہر آ کر تلاش طعمہ میں ہر سُو پھرتی تھی. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۳۸). [ع : (د م س ـ دفن کرنا].

دِیمان (ی مع) امذ.
رک : دیوان. یہ یے بہا شہر کیا تھا ایک دیمان تھا جو سدھوں کو تپسیا کے ذریعہ سے ملتا ہے . (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۲۲۰). [دیوان (رک) جس کا یہ بگاڑ یا تہنید ہے].

دیمقراطی (ی مج ، سک م ، فت ق) صف ؛ ۱ ديمقراطيي.
یونانی فلسفی دیمواریطس کے فلسفہ سے منسوب جس کا خیال ہے کہ فضائے غیرمتناہی میں نہایت چھوٹے اجزا پھیلے ہوئے تھے جنہوں نے مادے کی شکل اختیار کی. اب نہ صرف یورپ و امریکہ بلکہ ایشیا میں بھی دیمقراطی روح ہر جگہ پھیل ہوئی ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، جولائی ، ۳). یہ صفائی جواہریت ، دیمقراطیسی (قرن پنجم ق ، م) کی مقداری جواہریت سے بالکل مختلف ہے . (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۱ ، ۱ : ۱۵۳). [ع : دیماقریطس : یونانی دیماقریطس کی تعریب + ی ، لاحقۂ نسبت].

دِیمک (ی مع ، فت م) امث.
۱. چیونٹی کے برابر ہلکے بُھورے رنگ یا کتھئی رنگ کا ایک کیڑا جس کے بازو پر ایک جھلی سی ہوتی ہے اور وہ لکڑی اور کاغذ کو کھا جاتا ہے. اسی طرح دیمک کہ بغیر مٹی اور پانی کے گھر بناتی ہے کسی چیز کی محتاج نہیں ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۳). دیمک جرہ کے پاس تک نہیں آتی. (۱۹۳۴ ، جغرافیۂ عالم ، ۱۸۲). دیمک کے تودوں کے ... پاس اردوا ک کے پکڑنے کے لیے پنجرے بنائے جاتے ہیں جہاں یہ پھنس جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، افریقہ کے جانور ، ۲ : ۹) . ۲. **(مجازاً) کوئی نقصان دہ انسان یا چیز ، جم جانے والا ، چپکنے والا.** ناظم صوبہ کیا ہے دیمک ہے جس جگہ چپکا اوس کو برباد کر دیا . (۱۹۰۶ ، مراٰت احمدی ، ۱۲۸). [ف : دیوک (دیو + ک)].

--- بَن کر کھانا محاورہ.
بُری طرح ختم کرنا ، اندر ہی اندر کرب میں مبتلا کرنا . خوف اس کی گھریلو زندگی کو دیمک بن کر کھا گیا. (۱۹۸۶ ، نگار ، جولائی ، ۳۹).

--- چاٹ جانا/چاٹنا محاورہ ؛ ف م.
برباد کر دینا ، ختم کر دینا . جب ساری کتابوں کو دیمک چاٹ گئی تو دو تین ورق بچے تو کیا. (۱۸۸۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۷۹). قانون شریعتہ کو جگہ جگہ سے دیمک چاٹ گئی ہے . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۰۰). انہوں نے سوچا ہو گا کہ لوگ جمود سے اکتا گئے ہیں دیوانوں کو کتب فروشوں کے ہاں دیمک چاٹ رہی ہے. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۱۷۲).

---چاٹی امث.
دیمک کی کھائی ہوئی ، پرانی ، بوسیدہ. سدیفہ نے ... اپنی بشوق کا پیٹ پالنے کے لیے اپنی دیمک چاٹی ڈگری کو جھاڑا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۰). [دیمک + چاٹی ، چاٹنا (رک) کا ماضی].

---چٹا (---فت چ) صف.
دیمک کا کھایا ہوا ، پرانا ، بوسیدہ. یہ دیمک چٹا پرانا کاغذ تم کہاں سے اُٹھا لائے ، یہ کسی مصرف کا نہیں اس کو بدل لاؤ. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۰۴). [دیمک + چٹا ، چاٹنا (رک) سے حالیۂ تمام].

---چکانا محاورہ.
کیڑے مکوڑے کھلانا ، پالتو پرندوں کو باہر لیجانا . صبح و شام انہیں دیمک چکانے کہیں باہر لے جاتے تو باری باری انہیں کھولتے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۳).

---خانہ (---فت ن) امذ.
دیمک کے رہنے کی جگہ. دیمک کا مکان دیمک خانہ (Termitarium) کہلاتا ہے جس میں کمرے اور کوٹھریاں موجود ہوتی ہیں ایک کمرہ سب سے بڑا ہوتا ہے جس میں نر (بادشاہ) اور ملکہ رہتے ہیں . (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۹۹). [دیمک + خانہ (رک)].

---خوردہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
تباہ شدہ ، نیم شکستہ. پاکستان کو میدان میں ... شکست ہوئی یحییٰ خان کا پتہ کٹ گیا اور مسٹر بھٹو ایک دیمک خوردہ اور لولے لنگڑے پاکستان کے صدر بنا دیئے گئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۲). [دیمک + ف : خوردہ ، خوردن ـ کھانا].

---زدہ (---فت ز ، د) صف.
پرانا ، بوسیدہ ، خراب و خستہ. سفر یہ تکلو تو اپنی وابستگی کی دیمک زدہ کتابیں جلا کے چلنا. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۵۶). [دیمک + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

---کا پُلہ (کس نیز ضم پ) امذ.
زیر زمین دیمک کے محفوظ مکان زمین کا وہ رقبہ جو بنیاد اور اس سے آگے ۱۰ فٹ تک ہو چھیل دینا چاہیے تا کہ اُس مقام پر دیمک کا پلہ ، کوئی ہو تو ظاہر ہو جائے. (۱۹۰۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۲۰).

---کی رانی امث.
مادۂ دیمک . اگر پلہ مل جائے تو اُس میں سے دیمک کی رانی کو تلاش کر کے مار ڈالا جائے ... صاف کردہ مقام پر جو عمارت تعمیر کی جائے گی اس میں دیمک ... کا بہت کم احتمال رہے گا. (۱۹۰۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۱۹).

---کی غذا بننا محاورہ.
دیمک کے سبب برباد ہونا ، دیمک کا کھا جانا ، دیمک کے چاٹنے سے خراب ہونا. جو سامان اس وقت خطۂ گجرات میں موجود ہے اس کا پتہ لگانے سے ابھی نشان نہ ملے گا کچھ حریفوں کے دامن مقصود کی زینت ہو گا باقی کیڑوں اور دیمک کی غذا بنے گا. (۱۹۰۹ ، مقالات شروانی ، ۲۲۰).

---کے دانت ، سانپ کے پاؤں اور چیونٹی کی ناک کسی نے دیکھی کہاوت.
یہ چیزیں ظاہراً معدوم ہیں مگر کام اپنا دیتی ہیں کہ جن جانوروں کے دانت پاؤں اور ناک ظاہر ہوتے ہیں ، ان سے ایسا ہی نہیں آتا (جامع اللغات).

---کے سے دانت صف.
نہایت تیز دانت (فرہنگ آصفیہ).

---کے کھائے پیڑ ، سوچ کے مارے دیہہ کسی کام کے نہیں رہتے کہاوت.
دیمک کا کھایا درخت اور فکر کا مارا ہوا بدن بے کار ہوتے ہیں (جامع اللغات).

---کھایا صف.
(استعارۃً) خراب ، خستہ ، جس میں اس طرح کے سیکڑوں داغ سے پڑتے ہوں جیسے کیڑوں کے کھانے سے کسی چیز پر پڑ جاتے ہیں ، میلا منہ ، داغ (فرہنگ آصفیہ). [دیمک + کھایا ، کھانا (رک) سے حالیہ تمام].

---(میں) لگنا محاورہ / ف م.
کسی چیز میں دیمک کا پیدا ہو جانا ؛ خراب ہو جانا ، برباد ہو جانا ؛ زوال آ جانا. دوسری وہ حالت کہ پھر جو میں لکھنؤ گیا تو دیکھا کہ ظاہر درست تھا مگر دولت اقبال کی جڑ کو دیمک لگ گئی تھی. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۵۹).

چندیا کے بال جھڑ گیے دیمک سی لگ گئی
جوتے پڑے رقیب کے سر پر تمام رات

(۱۸۸۹ ، دیوانِ حنایت و سفلی ، ۲۶). میرے مکان کے احاطے میں ایک سوکھا ہوا درخت تھا ... شاید اس کی جڑ میں دیمک لگ گئی تھی. (۱۹۷۵ ، موت سے پہلے ، ۷).

ڈیموس (ی لین ، و مج) امذ.
(ہیئت) مریخ کے دوری ہلالی کے دو قطعوں میں سے ایک کا نام ؛ ڈیموس (Deimos). ڈیموس جس کا مدار فوباس کے باہر ہے مریخ کے گرد ایک گردش ۳۰ گھنٹے ۱۸ منٹ میں پوری کرتا ہے. (۱۸۹۸ ، علم ہیئت ، ۱۰۳). [ہو].

ڈیوین / ڈیمن (کس د ، و مج ، کس م / ی مج ، فت م) امث.
(سالوتری) گھوڑے کے گلے کے نیچے موٹی بھنور جن کو ہندی میں بھونری کہتے ہیں جیسے مزموم بھی خیال کیا گیا ہے اکثر ڈیوین کے پاس دوسری بھونری بھی دیکھی گئی اوسکو ڈیوین کہتے ہیں (ماخوذ : رسالہ سالوتری ، ۲ : ۱۵). [مقامی].

دین (۱) (ی لین) امذ.
۱. **وہ قرض جس کے ادا کرنے کی مدت معین ہو ، قرض.** یہ قرض غلام پر ہے اور وہ دین صحیح نہیں. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ۲ : ١٠٠) . اے ایمان والو جب تم ایک مقررمدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو. (١٩٢١ ، احمد رضا بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ٧٩). عاجز خلوں کا خیال تھا کہ یہ لفظ "دین" ہے جو قرض کے معنی میں استعمال ہوا ہے. (١٩٨٣ ، افاداتِ آزاد ، ١٦١).
۲. (مجازاً) **عہد و پیماں ، وعدہ.**

کر جی عدالت کیا دین سوں
کھو لیا دین سو اس گھر دین سوں

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١١٠).

بھائی کے کہے یہ بوجھ قاسم کا دین
اپنی وو صینہ سے کہے پاہ حسین

(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٥١).

تھا دین ادا کرنے کا اس کے مرے سر پر
آپ اس کو ادا کیجیے زہرا کے پسر پر

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ٢٠١).

اپنے دائی کا دین ادا کر
وعدہ جو کچھ کہ ہو وفا کر

(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ٨٢). ۳. **بوجھ ، ذمہ داری.**

شکر خدا کہ دل مرا تیرے فدا ہوا
گردن پہ میری دین تھا بارے ادا ہوا

(١٧٧٣ ، فدوی لاہوری ، د ، ١).

میرا کسی پر قرض ادا   میری آس بھی مجھ پر دین

(١٩٨٢ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ١١٠) . ۴. **قرض.** عیدالضحیٰ کی نماز منقول بالتواتر ہے اور دین ہے. (١٩٧٦ ، منکرِ حدیث اور قربانی ، ١١). [ع].

---ادا کرنا محاورہ.
قرض ادا کرنا.

اے افتخارِ فاتحِ بدر و حنین واہ
کرتے ہیں مرد یوں ادا سر سے دین واہ

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ٣٢٣). چاہیئے کہ ہر رئیس موافق اپنے حصۂ رسدی ادائے دین کرے . (١٨٩٦ ، سوانحاتِ سلاطین اودھ ، ۱ : ٨٢).

---تَمَسُّکی (---فت ت ، م ، شد س بضم) امث.
وہ قرضہ جو صرف تمسک پر حاصل کیا جائے اور جس میں کوئی چیز گروی نہ رکھی جائے (ماخوذ : جامع اللغات). [دین + تمسک + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دار صف (مردیندار).
جس کے ذمے قرض ہو ، مقروض. ایک شخص بہت لوگوں کا دیندار تھا. (١٨٢٣ ، سیرِ عشرت ، ١٣).

طواف کعبہ کو کیا جائیں حج نہیں واجب
کلال خانے کے کچھ دیندار ہم بھی ہیں

(١٨٤٨ ، آغا (حسینا اکبرآبادی) ، د ، ٨٤). [دین + ف : داشتن ـ رکھنا].

---داری امث.
ادائگی ، قرض کی واپسی. اس کی کل دین داری کسی گودام کے ایک کونے سے چکائی جا سکتی ہے. (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ٢٨٨). [دین + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَر سے ادا ہونا محاورہ.
قرض سے سبکدوش ہونا.

کٹ جائیں پیاسے حلق ادا سر سے دین ہو
اب سلسبیل پر کہیں پہونچیں تو چین ہو

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ٥٧).

---مَبیع کس صف (---فت م ، ی مع) امث.
(شریعت) **بیع کیا گیا قرض** . خواہ وہ دینِ مبیع ہو یا ثمن ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بیع سَلَم مراد ہے ، بیع سلم یہ ہے کہ کسی چیز کو پیشگی قیمت لے کر فروخت کیا جائے. (١٩٢١ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم مرادآبادی ، ٧٩). [دین + ع : مبیع (ب ی ع)].

---مُحیط کس صف (---ضم م ، ی مع) امث.
(فقہ) **قرض جو ادا کرنا ضرور ہو** . باطل ہے صلح اور تقسیم ترکہ دین ادا کرنے سے پہلے اگر وہ دینِ محیط ہو ترکے کو. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ۳ : ١٣٣). [دین + مُحیط (رک)].

---مُعَجَّل کس صف (---ضم م ، فت ع ، شد ج بفت) امذ.
وہ قرض جو مانگنے پر ادا کیا جائے (ماخوذ : جامع اللغات). [دین + مُعَجّل (رک)].

مُؤَجَّل کس صف (---ضم م ، فت و ، شد ج بفت) امذ.
وہ قرضہ جس کی ادائگی مُلتوی کی جا سکے (جامع اللغات). [دین + مُؤجّل (رک)].

---مَہْر کس اضا (---فت مع م ، سک ہ) امذ.
عورت کے مہر کی رقم جو نکاح کے وقت میاں بی بی دونوں قبول کریں ، مقرّرہ مہر. پانچ سو اشرفیاں دینِ مہر قرار پایا. (١٨٩٧ ، الزامکہ ، ١١٢). اگر دینِ مہر کا زیادہ ہونا فضیلت ہوتا تو سب سے پہلے دین مہر آنحضرت صلعم کی بیویوں اور صاحبزادیوں کا ہوتا. (١٩٢٨ ، معارف ، ٥/مئی ، ٣٢٧). نان و نفقہ اور دینِ مہر کی نالش کی جائے. (١٩٦٨ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ٣٠ / جولائی ، کراچی ، ١٢) . [دین + مہر (رک)].

---واجِبُ الْاَدا (---کسر ج ، ضم ب ، سک ل ، فت ا) امذ.
(فقہ) **وہ قرض جس کا ادا کرنا ضروری ہے.** عمر و بکر کا کسی دین کا مد یون ہے جس کا زید ضامن ہے اور دین واجب الادا ... . (١٩٠٢ ، ترجمہ ایکٹ معاہدۂ ہند ، ١٠٠). [دین + واجب (رک) + رک : ال (۱) + ادا (رک)].

ـــ واجِب فِی الذِّمَّہ (ـــ کس ج، ن ،ضم ی، ا ، ل ، شد ذ بکس ، شد م بفت) امث.

(فقہ) نکاح کے وقت مہر کی وہ رقم جس کی ادائگی طے ہوچکی ہو. راس المال اس دین واجب فی الذمہ کو کہتے ہیں جو وقتِ عقد طے ہو چکا ہو خواہ وہ عقد بیع ہو خواہ اجارۂ نکاح. (۱۹۲۳ء ، رسالۂ حرمتِ سود ، ۱۶). [دین + واجب (رک) + فی (رک) + رک : ال (۱) + ذِمّہ (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.

قرض یا بوجھ ہونا.

اب خنجرِ قاتل کے تقاضے سے ہے دم بند
سر دین ہے گردن پہ یہ جھک جائے تو اچھا
(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۲۵).

دِین (۲) (ی لین) امذ (قدیم).

دن (رات کی ضد).

ہوا کی توں کیتا اپسے للن سوں ملکہ اے دو تن
دو دین کے پرت میں اپنے شرم توں کے گنواتی ہے
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۰).

میں اپنا ملک چھوڑ تیرے سنگات
کہ پھرتا اتھا تج کوں لے دین رات
(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۰). [س : दिना].

دِین (ی مع) امذ.

۱. مذہب ، عقیدہ ، نظامِ حیات ، نظامِ عبادات و عقاید.

کیتے ہو گئے نیک مردانِ دیں
جنن کا اتھا صدق صادق یقیں
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۷۲). حبشیوں ... اور اُن کا کچھ دین نہیں ہے. (۱۸۴۶ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۳). فارس کے مصلحانِ دین صرف شاہنامہ کے ذریعہ سے روشناس ہیں. (۱۹۱۱ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳). وہ مجھے میرا دین چھڑا کر کس طرح یہودی بنا سکتی ہے. (۱۹۳۵ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۸۵). قربانی پر اتفاق منقول بالتواتر ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ سُنّت اور دین ہے. (۱۹۷۶ء ، منکرِ حدیث اور قربانی ، ۱۱). **۲. اسلام.**

نبیؐ صدقے قطبا توں اے رتبہ پایا
کہ تج دور میں دیں کوں ہے استواری
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۳).

بندگی کر ، رکھ شریعت میں قدم
دین کو دنیا میں حاصل ، دم بہ دم
(۱۷۷۳ء ، مثنوی رموزالعارفین (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۶۲)). س : اسلام کسے کہتے ہیں ؟ ج : دین کو جیسا کہ اللہ نے قرآن شریف میں فرمایا. (۱۸۵۵ء ، تعلیم الصبیان ، ۲۰). یہی لوگ تھے جنہوں نے اکبر کو دین سے گمراہ کر کے ایک نیا مذہب بنانے پر آمادہ کیا. (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۶۲۳). **۳. مرنے کے بعد دوسرا جہان ، آخرت ، عقبیٰ ، عاقبت.** جھوٹا ، شیطان کا سالا ، جھوٹے کا دین دنیا میں منہ کالا. (۱۹۳۵ء ، سب رس ، ۷۵). ترجمہ قرآن شریف کا کیوں نہیں پڑھ لیتے کہ جس سے دنیا اور دین دونوں کا کام بن جاوے. (۱۸۲۳ء ، ہدایت المومنین ، ۱۸). یہ تیری دنیا اور دین دونوں کو سنوار دے گا. (۱۹۱۰ء ، گردابِ حیات ، ۳۵). لفظ دین کے معنی جزا دینا ، مالک یوم الدین کا لفظی ترجمہ ہوا ، مالک روزِ جزا کا. (۱۹۶۹ء ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۵). **۴. دنیاوی یا علمی مسائل و معاملات میں نقطۂ نظر یا مکتبِ خیال ، مشرب ، مسلک.**

سو توں روک ہے دین کا باردار
جو تجھ جہانوں تل جگ ہے پکڑیا قرار
(۱۵۶۴ء ، فیروز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۱)).

قوی دین قائم ابد تا ازل
ہوئے دین منسوخ اسی دین تل
(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۷۹).

مگر دین محبت میں تمہارے
یہی کچھ دوست داری کی جزا ہے
(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۸۵). میرا دین اور میرا قول یہ ہے کہ محی الدین ابن عربی طریقت کے علماء اور حالاً امام تھے. (۱۸۸۷ء ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۵). حضرت نوح کو ان کے بیٹے کے سلسلے میں کہا گیا ہے ... یہاں اہل میں نہ ہونے کی وجہ دین اور طریق میں عدم اشتراک ہے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۷۵). [ع : دین (دان ـ ماننا)].

ـــ اِبْراہیم / اِبْراہِیمی کس اضا (ـــ کس ا ، سک ب ، ی مع) امذ.

وہ دین جو حضرت ابراہیم کے ہاتھوں رائج ہوا تھا ، مذہب ابراہیمؑ مذہبِ اسلام. وہ مجوسی یا یہودی یا عیسائی ہونے کے بجائے اپنے کو دینِ ابراہیمی کا پیرو کہتے تھے. (۱۹۳۲ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۰۳). اللہ تعالیٰ نومولود کو دینِ ابراہیم پر چلائے. (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۳۰۰). [دین + ابراہیم + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَحْمَد کس اضا (ـــ فت ا ، سک ح ، فت م) امذ.

رک : اسلام معنی نمبر ۱ ؛ حضرت محمد صلعم کا لایا ہوا مذہب جن کا ایک نام احمد بھی تھا.

روبرو خورشید کے خفاش کو نئیں تابِ ناز
دینِ احمد کوں کہاں تاری کرے خفشاں نمود
(۱۷۳۱ء ، شاکر ناجی ، د ، ۸۸). [دین + احمد (رک)].

ـــ اِسْلام کس اضا (ـــ کس ا ، سک س) امذ

رک : دینِ احمد.

بول دینِ اسلام نے ملائے
دینِ اسلام کی فتح
(۱۶۵۳ء ، گنج شریف ، ۱۳۰). دین اسلام کی تعلیمات نہایت سادہ ہمہ گیر اور جامع ہیں. (۱۹۸۳ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۶۰). [دین + اسلام (رک)].

ـــ اِسْلام قَبُول کَرْنا محاورہ.

شریعتِ محمدی پر ایمان لانا ، خدا اور اس کے رسول کو سچا مان کر کلمۂ توحید زبان پر لانا (مہذب اللغات)

ـــــ الٰہی کس اضا (ـــــ کس ا ، مد ل) امذ.
رواداری کا مذہب جو مغل بادشاہ اکبر نے صلح و آشتی اور بھائی چارے کے لیے بنایا تھا اور جو اس کے ساتھ ختم ہو گیا. فہرستِ مضامین... انتظامِ سلطنتِ اکبری... احکام دین الٰہی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۰). اکبر کے زمانے میں مذہبی رواداری کی تحریک ... دینِ الٰہیٰ کہلائی. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۷۲). [دین + الٰہی (رک)].

ـــــ ایمان جانے فقرہ.
اُن کی مرضی ہو. آگے وہ جانے اسکا دین ایمان جانے. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۱۶).

ـــــ برحَق کس صف (ـــــ فت ب ، سک ر ، فت ح) امذ.
سچّا مذہب ، مراد : اسلام. دینِ برحق کی شان یہ ہے کہ اس میں کوئی چیز انسان کو مجبور کرنے والی نہ ہو. (۱۸۷۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۳۸). [دین + برحق (رک)].

ـــــ بِلا شَرِیعَت کس صف (ـــــ کس ب ، فت ش ، ی مع ، فت ع) امذ.
(مسیحی) قیود سے مُبرا مذہب کا نظریہ ، آسان اصول پر مبنی عقیدہ ، تمام انبیا علیہم السلام کی شریعت کے احکام مختلف تھے ان سب سے بچنے کے لیے موٹے موٹے اخلاق اُصولوں پر مبنی نظریہ سینٹ پال نے ایجاد کیا. آگے بڑھ کر بات دین و شریعت کی اس تفریق تک جا پہنچی کی جس میں مبتلا ہو کر سینٹ پال نے دین بلا شریعت کا نظریہ پیش کیا. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۳۷۰). [دین + بلا (رک) + شریعت (رک)].

ـــــ بَنْدُھو (ـــــ فت ب ، غنہ ، و مع) امذ.
غریبوں عاجزوں کا مددگار اور مالک. بہت تنگ ہوں دین بندھو (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۸۲). [دین + بندھو (رک)].

ـــــ بَیضا کس صف (ـــــ ی لین) امذ.
مراد : مذہبِ اسلام ، اُمتِ مُسلمہ.

وہاں تیر پہنچا نہ شمشیر پہنچی
مگر دینِ بیضا کی تنویر پہنچی

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۶۶). [دین + بیضا (رک)].

ـــــ پَرَسْت (ـــــ فت پ ، ر ، سک س) صف.
دین دار ، مذہبی. ان کا کیا کہنا ، وہ تو بڑے عبادت گُزار شب بیدار ، اللہ والے اور دین پرست بزرگ ہیں. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۲۲). [دین + ف : پرست ، پرستیدن ــ پوجنا].

ـــــ پَرْوَر (ـــــ فت پ ، سک ر ، فت و) امذ.
مذہب پر چلنے والوں کا سرپرست.

سر سرفرازانِ دین پروران
کیا سرد کالائے رانش گراں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۸).

نورِ چشمِ مصطفیٰ و مرتضیٰ و فاطمہ
وہ حسین تشنہ لب سردارِ دین پرور کے سات

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۷۶). [دین + ف : پرور ، پرداختن ــ پالنا].

ـــــ پَرْوَرِی (ـــــ فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
مذہب کی پیروی ، مذہب کے راستے پر چلنے کا عمل.

سِتارے بچھاں نان و دانش وری
ستے تھا او معلوم دین پروری

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۸۳). [دین + پرور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پَناہ (ـــــ فت پ) صف.
وہ جو مذہب اور اس کی ماننے والی امت کا حامی و مددگار ہو ، شریعت اور اہلِ شرع کا پُشت و پناہ اور محافظ ، (مجازاً) بادشاہ. الحمد للہ کہ حضرت بادشاہ دین پناہ کی ذات میں یہ صفتیں تمام موجود ہیں. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۹۹).

ہر عالم دین پناہ ، جاہل نکلا
ہر کوہ ، مثال کاہ ، بسمل نکلا

(۱۹۳۷ ، جنون و حکمت ، ۳۸). [دین + پنا (رک)].

ـــــ پَھیلانا محاورہ.
مذہب کی تبلیغ کرنا. مجھ کو مدافعت کے لیے ہتھیار ضرور اٹھانے چاہیں اور ... اپنا دین بزور شمشیر پھیلانے کی بھی اجازت دی ہے. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ۳۱).

ـــــ جانا محاورہ.
بے دین ہونا ، لامذہب ہونا.

ڈر نہ واعظ جو ہوا عشق بتوں سے مجھ کو
جائے گا دین نہ ایمان خدا حافظ ہے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۹۰).

ـــــ جَدِید کس صف (ـــــ فت ج ، ی مع) امذ.
نیا مذہب ، نیا دین. اور دینِ جدید کی وجہ سے جو مخالفت بڑھ گئی ہے بالکل جاتی رہے. (۱۹۳۲ ، تفسیر ، القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۳). [دین + جدید (رک)].

ـــــ حَق کس صف (ـــــ فت ح) امذ.
سچّا مذہب ، مراد : مذہبِ اسلام. موسیٰ نے کہا کہ جو شخص خدا کی طرف سے (دین) حق لے کر آیا اور آخر کار جس کا انجام بخیر ہوتا ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۶۸). بالآخر غور و فکر کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ دینِ حق یہی ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۰۸). اس آیت میں «دینِ حق» اصطلاحی لفظ ہے. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۳۷۹). [دین + حق (رک)].

ـــــ حَنِیف کس صف (ـــــ فت ح ، ی مع) امذ.
حنیف (عقیدہ کا سچا اور پختہ ، حق پرست ، باطل کی ضد) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب تھا جس سے مذہبِ اسلام کو منسوب کیا جاتا ہے.

وہ آخری سفیر ہیں دینِ حنیف کے
ان پر ہوا ہے سلسلۂ رہبری تمام
(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۳۵). [دین + حنیف (رک)].

ــــــ حَنِیفی کس صف (ـــ فت ح ، ی مع) امذ.
رک : دین ابراہیم. وہ مجوسی یا یہودی یا عیسائی ہونے کے بجائے ... اپنے مذہب کا نام دینِ حنیفی رکھتے تھے (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۰۳). [دین + حنیف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــــ خَلِیلی کس اضا (ـــ فت خ ، ی مع) امذ.
رک : دینِ حنیف. واسطے ابطال مذاہب سلف اور تحقیر ضوابط دینِ خلیل صاحب شرف کے ایک دین نیا نکالا ہے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۲۱۲). [دین + خلیل (رک)].

ــــــ دار صف ؛ = دیندار.
۱. ایمان دار ، مذہبی فرائض ادا کرنے والا ، عبادت گزار ، نیک.

گر دیندار ہے تو دیا دین کوں رواج
یعنی ہمیشہ خدمتِ خیرالبشر کرو

(۱۶۵۷ ، غواصی ، مرثیہ (بیاض مراثی ، ۹۰)).

دیندار دلبر اور دانا   یک علم نہ سب منے سیانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۹).

یہ بے دین ہے یا کہ دین دار ہے یہ
تمہارے ہی کارن دل افگار ہے یہ

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۶۶). اتنا دین دار ہوا کہ گھر سے دفتر تک درود شریف پڑھتا جاتا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۵۶). زمیندار ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے دیندار بھی تھے. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۴۲). ۲. مسلمان.

اس عالمِ اسباب میں سب کا ہے پردہ
محتاج ہے ہر کافر و دیندار کفن کا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹). [دین + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ــــــ داری است ؛ امص = دینداری.
پابندیٔ شریعت ، پرہیز گاری.

مجھ سے عاشق کی یوں دلآزاری
ہووے ق الثار ایسی دینداری

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳). وہاں لوگوں میں دینداری کی چادر کے نیچے دنیا طلبی ہے. (۱۹۰۷ ، شوقین ملکہ ، ۸۵). دین داری کو عبادات کے دائرے میں محدود خیال کریں تو جائے تعجب نہیں. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۳۳۳). [دین (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ــــــ دُنی موں عِزَّت پانا محاورہ (قدیم).
سرخ رُو ہونا ، کامیاب ہونا ، دونوں جہاں میں سرخرو ہونا.

وحدت نامہ جو پڑھے پڑھاوے
دین دُنی موں عزت پاوے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۰۲).

ــــــ دُنیا (ـــ ضم د ، سک ن) امث.
دونوں جہان ، دنیا اور عاقبت. جھوٹا شیطان کا سالا ، جھوٹے کا دین دنیا میں منہ کالا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۵۷). یا اللہ اس دعا کو قبول کر ... اب میں وہ بیان کروں جو ... بھائیوں کو دین دنیا میں مفید ہو. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی ، ۴). [دین + دنیا (رک)].

ــــــ دُنیا پُکارْنا محاورہ.
مذہبی جنگ لڑنا ، دین کا دعویٰ کرنا ، دین دین کے نعرے لگانا (جامع اللغات).

ــــــ دُنیا بُھول جانا محاورہ.
بالکل بے خبر ہو جانا ، کسی بات کا ہوش نہ رہنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ــــــ دُنیا سے جانا محاورہ.
دونوں جہان کے فائدے سے محروم ہونا ، کسی کام کا نہ رہنا.

دین دنیا دونوں سے جاتا رہا
تم پہ مر کر کوئی کس گھر کا رہا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۹).

ــــــ دُنیا فَراموش رَہْنا محاورہ.
عقبیٰ و دنیا سے بے خبر رہنا ، لہو و لعب میں پڑے رہنا. صبح تک بادشاہ بیہوش رہتا ہے نشہ میں دین دنیا فراموش رہتا ہے. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳۶).

ــــــ (نَہ) دُنیا کی خَبَر (نَہ رَہْنا) ہونا محاورہ.
محو ہونا ، بیہوش ہونا ، ہوش حواس بجا نہ ہونا.

نہیں غفلت میں تجھے دین نہ دنیا کی خبر
یہ بھی ہے نیند کوئی موت کا ہے جس پہ گماں

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۳۱). اماں جان تو درد کے مارے اوندھی پڑی ہیں انہیں تو دین دنیا کی خبر نہیں. (۱۹۶۰ ، ماہ نو ، کراچی ، مئی ، ۵۰). جب وہ کام میں منہمک ہوتے تھے تو انہیں دین و دنیا کی خبر تک نہیں رہتی تھی. (۱۹۶۳ ، بزم خوش نفساں ، ۳۷).

ــــــ دِین (ـــ ی مع) امذ.
فوج اور مذہبی جماعتوں کا ایک نعرہ جو انقلاب ۱۸۵۷ کے موقع پر ہندوستانی سپاہ نے اختیار کیا تھا.

دلیراں اٹھے بولتے دین دین
کہے پہلداراں کے ہے زین زین

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۷۲).

پیچھے مدد تھی پُشت اُوپر دستۂ قرول
اَدھر سے دین دین تھا اُودھر سے رام بول

(۱۷۶۱ ، جنگ نامہ پانی پت ، ۴). دفعۃً دین دین اور علی علی کا غل سن پڑا اور ایک منٹ بھی نہیں گزرنے پایا تھا کہ شہر کی بازاری خلقت بنگلے میں ٹوٹ پڑی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۲۱). مسلمان ملازم "دین دین" کے نعرے مارتے ہوئے آئے. (۱۹۱۹ ،

بہادر شاہ کا مقدمہ ، ۹۳)۔ [دین + دین]۔

---دین مُحَمَّد(---ی مع ، ضمہ م ، فتح ح ، شد م بفت)امذ
ختنہ کے وقت نائی کے الفاظ ، جس کا مطلب ہے کہ اسلام کی ایک سنت مکمل ہوئی۔ لڑکا اُدھر دیکھنے کو منہ اٹھاتا ہے کہ یہ (نائی) فوراً دین دین محمد کہہ کر اس کھال کو اڑا دیتا ہے۔(۱۹۰۵ء ، رسوم دہلی ، سید احمد، ۳۶)۔نائی نے بچے سے کہا دیکھو وہ چڑیا اُڑ گئی بچے نے نشے بھری آنکھ دوسری طرف اٹھائی کہ نائی نے دین دین محمد کہ کر ختنہ کر دیا۔ (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۵۷)۔ [دین + دین + محمدؐ (رک)]۔

---سَمَاوِی کس صف(---فت س) امذ.
آسمان سے نازل شدہ مذہب ، ایسا مذہب جسے الہامی یا آسمانی کتاب دی گئی ہو ؛ (کنایۃً) مذہبِ اسلام۔ جن مذاہب پر دینِ سماوی کا پرتو تھا مثلاً یہودیت و نصرانیت یا جو بُت پرست مذاہب تھے ... ان کا کیا حال تھا؟ (۱۹۵۳ء ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کا اثر ، ۲۹)۔ [دین + سما (رک) + و بدل ہمزہ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---سے بَرگُشتَہ کَرنا ف س ؛ محاورہ.
لامذہب ہونے کی تعلیم دینا۔ کب تک دین سے برگشتہ اور اللہ اور اللہ کے رسول کے احکامات سے سرکشی کرتے رہیں گے۔ (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۵۲۵)۔

---عِیسَوی کس صف(---ی مع ، فت س) امذ.
عیسائیوں کا مذہب ، عقیدۂ تثلیث۔ دینِ عیسوی کے تمام ایمانیات کو تسلیم کرنے کا اعلان کرتا۔ (۱۹۷۲ء ، روح اسلام ، ۲۹۹)۔ [دین + عیسوی (رک)]۔

---فَروش (---فت ف ، و مج) صف.
مذہب بیچنے والا ، مراد:عقائدِ شرعی کا پاس نہ کرنے والا ، دنیا کے آگے دین کی پروا نہ کرنے والا۔

زمرۂ دین فروش دنیا خر
قوم گندم نمائے جو انبار

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۱۲۶)۔ دنیا میں اچھے برے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں ... رشوت خور وزیر اور امیر ، دین فروش ملّا .... سبھی شامل ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۱۰۱)۔ [دین + ف : فروش ، فروختن - بیچنا]۔

---فَروشی (---فت ف ، و مج) امث.
مذہب کو بیچنا ، ایسا عمل جس میں عقائد شرعی کا پاس لحاظ نہ ہے ، دنیوی فائدے کے لئے دین کو پس پُشت ڈالنا۔ تاریخ نے ان کی دین فروشی کا ایک ایک واقعہ لکھا ہے۔ (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۶۲۳)۔ [دین + فروش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت وکیفیت]۔

---فِطْرَت کس اضا(---کس ف ، سک ط ، فت ر) امذ.
فطرت کے قوانین پر مبنی مذہب۔ اسلامی اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے ہمارا مذہب دینِ فطرت ہے(۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۳۷۸)۔ [دین + فِطرَت (رک)]۔

---قائِمَہ کس صف(---کس ء ، فت م) امث.
(فقہ و فلسفہ) مانا ہوا ، حاوی ، رائج ، موجود ، تسلیم شدہ۔ لسینگ نے دین قائمہ کی نسبت اظہار رائے اپنی کتاب ... "دلیلِ روح و قوت" ، میں کیا۔ (۱۹۳۳ء ، تاریخِ فلسفہ جدید ، ۲ : ۲۳)۔ [دین + قائم + ہ علامت تانیث]۔

---قَبُول کَرنا محاورہ.
اسلام لانا،دین اسلام میں داخل ہونا۔خراج دیے ، دین قبول کیے۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۳۷)۔

---کا صف.
مذہبی ، دینی ، مذہب کا ، مذہب کے متعلق۔ دین کا حکم تو یہ ہے کہ کسی کا بُرا کام دیکھو تو اسے سمجھا دو ، اس کا ڈھنڈورا نہ پیٹو۔ (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۳۱۵)۔

---کا ٹوکرا سَر پَر لادے پِھرنا محاورہ.
(طنزاً) مذہب کی پابندی کرنا ، ہر وقت دین کی باتیں کرنا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

---کا جَھنڈا گاڑنا محاورہ.
مراد : مذہبِ اسلام قائم کرنا۔

جنیاں تھا رعب سے طبقہ اس زمین کا
جھنڈا علی کے لال نے گاڑا تھا دین کا

(۱۸۷۵ء ، مونس،مراثی ، ۳ : ۱۰۹)۔
ادھر پنجاب و سرحد پر گڑے گا دین کا جھنڈا
ادھر بنگال میں اسلام کا سکہ رواں ہو گا
(۱۹۳۹ء ، وحدت ، دہلی ، ۱۵ دسمبر ، ۳)۔

---کا دَین امذ.
مذہب کی رُو سے عائد فرائض۔ موٹا تازہ چرب دار پٹھا بھیجا ہے ، اس کے دین کا دَین کس سے ادا ہو سکتا ہے۔(۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۵۹)۔

---کا رَکھنا نہ دُنیا کا محاورہ.
کہیں کا نہ رکھنا ، تباہ کر دینا ، اجاڑ دینا۔ آپ نے اختر النساء بیچاری کو زندہ درگور کر دیا جیتے جی مار ڈالا دین کا رکھا نہ دنیا کا۔ (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰۳)۔

---کا ساتھ دینا محاورہ.
مذہب کی پچ کرنا ، مذہب کے لیے لڑنا (جامع اللغات)۔

---کو بگاڑنا محاورہ.
مذہب اسلام میں رخنے ڈالنا۔ بازار مال کو بڑھاتا اور دین کو بگاڑتا ہے۔ (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۵۳۳)۔

ـــ کو زِندہ رَکھنا محاورہ.
مذہب اسلام کو پھیلانے رہناصرف نذر و نیاز جلسوں اور جلوسوں پر دین کو زندہ رکھ لیں گے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۱).

ـــ کے ہوئے نہ دُنیا کے کہاوت.
دنیا اور عقبیٰ دونوں خراب ، نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے.پانچویں بُرائی یہہ ہے کہ ... دنیا میں بھی ناحق مال ضائع ہو اور اوس کے سبب سے زیر بار ہوئے پر ... دین کے ہوئے نہ دنیا کے. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، قنوجی ، ۹).

ـــِ مُبِین کس صف(ـــ ضم م ، ی مع) امذ.
روشن ، واضح ، مذہب جو عقیدہ (یعنی خدا کی وحدانیت) کا اظہار برملا کرتا ہو ؛ (کنایۃً) ، دینِ اسلام.

وہ جانتے ہی نہ تھے چیز کیا ہے دینِ مبیں
کیے ہیں قتل زن اور بچے کیسے کیسے حسیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۰). وہ دینِ مبیں کی نصرت اور اعلانِ کلمۂ حق میں بمقابل اہلِ بدعت کے ننگی تلوار تھا. (۱۹۱۴ ، حالی ، مقالات ، ۱ : ۲۹۹).

اوراق ہیں بکھرے ہوئے اے مُصحفِ دینِ مبیں
اپنوں سے رشتہ توڑ کر اپنوں کی آنکھیں جھک گئیں

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ، ۱۵۷). [دین + مُبین (رک)].

ـــِ مُحَمَّدی کس صف(ـــ ضم م ، فتح ح ، شد م بفت) امذ.
مذہبِ اسلام ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا طریقۂ زندگی.

بے فکر ہوں عذابِ قیامت سیں اے سراج
دینِ محمدی کوں کیا ہوں قبول آج

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۲). یہ شخص دینِ محمدی میں ہے. (۱۸۳۴ ، تذکیر الاخوان ، ۵۴).اپنوں نے دینِ محمدی کی جو خدمات انجام دیں ان کی بدولت ان کا نام ... تاریخ پر ثبت ہے. (۱۷۹۲ ، روحِ اسلام ، ۱۲۰). [دین + محمّدؐ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ مُزَکّیٰ کس صف(ـــ ضم م ، فت ز ، شد ک ، الف بشکلِ ی) امذ.
پاک کیا ہوا ، پاک دین ؛ (مجازاً) مذہبِ اسلام.

یہ دینِ اسلام کی ہے کیا اجارہ آپ کا اس میں
یہ برکت ہے رسول اللہ کے دینِ مُزکّیٰ کی

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۶۲۳). [دین + مُزکّیٰ (رک)].

ـــِ مُلُوکی کس صف(ـــ ضم م ، و مع) امذ.
بادشاہوں کا اختیار کردہ مذہب. قیصرِ قسطنطین نے مسیحیت کو دینِ مُلوکی قرار دیا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۴۱۴). [دین + ملوک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ مُوسَوی کس صف(ـــ و مع ، فت س) امذ.
حضرتِ موسیٰ علیہ اسلام کا بتایا ہوا طریقۂ زندگی. عیسائیوں نے سچے دینِ موسوی کو مسخ کر دیا. (۱۹۵۰ ، یاد کی ایک دھنک جلے ، ۳۴۳).[دین + موسیٰ (رک) + و بدلِ ی + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ میں بِلانا محاورہ.
مسلمان کرنا ، مذہب میں شامل کرنا (جامع اللغات).

ـــ و اِیمان (ـــ و مع ، ی مع) امذ.
(مجازاً) مضبوط نظریہ عقیدہ.

نہیں حق پرستی سے کم بُت پرستی
اگر عشق کو دین و ایمان سمجھو

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۹۴). مولوی صاحب اگر اردو کو اپنا دین و ایمان نہ بنا لیتے تو یہ کارنامہ بنا نہیں اور کتنے عرصہ تک پردۂ خفا میں رہتا. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۱۵۵). [دین + و (حرفِ عطف) + اِیمان (رک)].

ـــ و اِیمان کا سَودا کَرْنا محاورہ.
مذہب کے بدلے کچھ لینا ، دین فروشی کرنا. کہاں وہ طالع آزما کہ جنھوں نے اپنی کرسی کی خاطر دین و ایمان کا سودا کیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۱۱).

ـــ و اِیمان ہونا محاورہ.
سب کچھ ہونا (مہذب اللغات).

ـــ و دُنْیا (ـــ عم و ، ضم د ، سک ن) امذ.
یہ دنیا اور آخرت. ان دو جہاں تھے جدا یعنی دین و دنیا تھے کفر و اسلام تھے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۵).

تیرے ناوں سوں یا علی جم تمام
لگیا ہے مجے دین و دنیا میں کام

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹).

فکر و غم کی قید سے آزاد رکھ
دین و دنیا میں الٰہیٰ شاد رکھ

(۱۷۷۴ ، مثنوی رموز العارفین (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۵۸)).

کیا غرض اب آپ ہیں میرے سر پر
مجھے دین و دنیا کا کچھہ بھی نہیں ڈر

(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۸).[دین + و (حرفِ عطف) + دنیا (رک)].

ـــ و دُنْیا (دونوں) سے جانا محاورہ.
کہیں کا نہ رہنا ، بالکل تباہ ہو جانا.

دین و دنیا سے گیا تو یہ سمجھ لے اے داغ
غضب آیا اگر اوس بت پہ ترا دل آیا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۸).

ـــ و دُنْیا دونوں سے کوئی سَروکار نہیں فقرہ.
ہر چیز سے الگ ، کسی بات کی فکر نہیں (مہذب اللغات).

ـــ و دُنْیا دونوں کو رو بَیٹھنا محاورہ.
کہیں کا نہ رہنا (ہر طرح صبر کر لینا) (مہذب اللغات).

ـــ و دُنْیا کا فائدہ ہونا محاورہ.
دنیا بھی بننا اور عقبیٰ بھی سنور جانا (مہذب اللغات).

ـــــو دُنیا کی خَبَر نَہ ہونا محاورہ.
کسی بات کا ہوش نہ ہونا ، کیف و مستی فرطِ مسرت یا کسی غم اور صدمے کی وجہ سے حواس میں نہ رہنا. شبو کا تو یہ حال ہے کہ تھکی ماندی جب سے پڑکے پھر اسے کچھ دین و دنیا کی صبح تک خبر نہیں ہوتی . (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵۰) . دراصل میر صاحب بھی چنیا بیگم کے عاشق تھے اور اس کی جھونک میں انہیں دین دنیا کی خبر نہیں رہتی تھی. (۱۹٦۷ ، اجڑا دیار ، ۳۸۰).

ـــــو دُنیا کی فِکْر ہونا محاورہ.
دنیا اور آخرت دونوں کو سنوارنے کی کوشش ہونا.

دین و دنیا کی عبث فکر ہے تجھ کو ناسخ
وہی ہو گا جو ارادہ ہے ترے مولا کا

(۱۸۱۹ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۳).

ـــــو دُنیا کہِیں کا نَہ رَکْھنا محاورہ.
ہر طرح ذلیل و خوار ہونا. حرام کی کمائی تمہیں دین و دنیا کہیں کا نہ رکھے گی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ٦٦٥).

ـــــو شَرِیعَت (ــــضم و ، فت ش ، ی مع ، فت ع) امذ.
عقیدہ و اصولوں کی پابندی. آگے بڑھ کر بات دین و شریعت کی اس تفریق تک جا پہنچے گی. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۳۷۰). [دین + و (حرفِ عطف) + شریعت (رک)].

ـــــو مَذْہَب (ــــضم و ، فت م ، سک ذ ، فت ہ) امذ.
عقیدہ و طریقِ زندگی. دین و مذہب کا تعلق صرف پوجا پاٹ سے ہے. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۳۵٦). [دین + و (حرفِ عطف) + مذہب (رک)].

دِین (۲) (ی مع) صف.
غریب ، مفلس ، کنگال ، نادار ، ضرورت مند ، محتاج ، مصیبت زدہ ، کمبخت ، تباہ ، برباد ، خراب ، خستہ.

تند کو بیچ اٹھانے جلائے ارائے دیوں نہ رہوں نہ رہوں
محی الدین ہوں دین دنی میں دین ہے دین کہوں نہ کہوں

(۱٦۵۳ ، گنج شریف ، ۱۰۳). [س : دین दिन].

ـــــدَیال (ــــفت د) امذ.
غریبوں کو دینے والا ، غریب پرور ، ایشور.

سجدہ کروں راجن کے راجہ
دین دیال سانچے مہاراجہ

(۱٦۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹٦). [دین + دیال (رک)].

ـــــناتھ امذ.
غریبوں کا مالک ، ایشور (ہلتس). [دین + ناتھ (رک)].

دِین (ی مع) امث.
داد و دہش ، بخشش ، عطیہ ، عنایت ، توفیق. مج ... کسی کا کام نہیں ، ... لے دین او کوئی سکتا ہے جو کوئی جیو کے بندی خانے میں تھے نکلیا سو. (۱٦۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۱۵۵).

یہ اس کی دین ہے صد شکر ایزدِ باری
دیا نہیں جو مجھے زورِ مردم آزاری

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۱۰۷). اس کی دین کا معاملہ تو ظاہر ہی ہے جس کو چاہے ، جب چاہے ، جتنا چاہے دے . (۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۱۰). ۲. **دینے کا عمل یا کیفیت ، عطا یا جُود و سخاوت کا ڈھنگ اور انداز** جس طرح سے کہ ہم اپنے قرضداروں کو بخشتے ہیں تو اپنی دین اسکو بخشدے . (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۱۳). آپ کی بھی عجیب دین ہے ، بھوکے کو کپڑا دیتے ہو اور ننگے کو روٹی. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱۵). حَسن کے ہاں جو میر کا اشعار میں یہ لے نظر آتی ہے وہ درد ہی کی دین ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ : ۸۳۸). فوج کو مجبوراً پسپائی کرنی پڑ رہی تھی ، اس کے باوجود سپاہی مگن تھے اور یہ دین تھی لڑکیوں کی موجودگی کی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۱۰۹). [رک : دینا ، جس کا یہ حاصلِ مصدر ہے].

ـــــدار صف.
ادا کرنے والا ، دینے والا ، جسکے ذمے کچھ واجب الادا ہو. تمہارے جتنے پیسے حساب سے ہم پر نکلیں گے ہم دین دار ہیں . (۱۹٦۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۲۲) . [دین + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــــسُبھاؤ (ــــضم س ، سک و) صف.
(مجازاً) **اچھی عادت والا ، نیک خصلت** . موہنی صورت اور دین سبھاؤ والے ... تھے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳٦). [دین + سُبھاؤ (رک)].

ـــــلین (ــــی مج) امذ.
دینا اور لینا نیز رک : لین دین جو زیادہ مستعمل ہے. دین لین سب کچھ کرتے تھے مگر حساب کتاب صرف دوسروں کی کتابوں یا ان کے دل میں تھا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۲۳) . [دین + لین ، لینا (رک) جس کا یہ حاصلِ مصدر ہے].

ـــــہار/ہارا صف امذ دینہار ، دینہارا.
دینے والا ، عطا کرنے والا ، معطی ، قرض چکانے والا.

گسائیں تُہیں ایک دُنہ جگ ادار
برو برد نہ جگ تُہیں دینہار

(۱٦۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ٦۵).

کچھ ڈر نہیں ہے جانم جانی کوں حشر کا
والا دینہار اس کو اس سو حسین ہے

(۱۵۸۲ ، جانم (قدیم اردو سراق ، ۲۵)).

میرا من ویسا صاف گوہر کا کہن
انکے دینہارا امولک رتن

(۱٦۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۱).

میری شفا تو ہی تو ہے ، غم کی دوا تو ہی تو ہے
عیش کا دین ہار ہے ، تو مرا کردگار ہے

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۱۵۷). [دین + ہار/ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

دینا (ی مج). (الف) ف م.

١.(أ) کوئی چیز اپنے سے جُدا کرکے دوسرے کے سپرد کرنا، بیشتر حسب ذیل مقاصد کے لیے مستعمل: حوالے کرنا، سونپنا. وہیں ایک جنا سلیا ہور بولیا تقسیم میرا دیو. (١٤٢١، شکار نامہ خواجہ بندہ نواز (شہباز، فروری، ٦٣ ع)).

اور مجھ پاس کیا ہے دینے کوں
دیکھ کر تجکوں رونے دیتا ہوں

(١٧٠٧، ولی، ک، ٢٦٠). ایک پارسل بنا کر ... آج کل میں اِدھر کوئی آنے والا ہو اور اس کو دوگے تو موجب میری خوشی کا ہو گا. (١٨٦٣، خطوطِ غالب، ٨٣). **(أأ) عطا کرنا، بخشنا، مرحمت کرنا.**

اپنا میں کہوں نیک مرداں کی بات
دیا تھا خدا نے جنن کو شجات

(١٥٦٤، حسن شوق، د، ١٠٧).

تج یاد میں جگ سوپیا، ہے جگ اپر تیرا دیا
جو جگ منگے، سو توں دیا، توں ہی جگت کا ہے دیا

(١٦١١، قلی قطب شاہ، ک، ١ : ٣).

بیچ کپڑے اور گھوڑوں کو تمام
راہ مولا پر دئیے وہ نیک نام

(١٧٧٤، ریاض العارفین، ٦٦).

غنی ساتھ دنیا سے کیا لے گیا
مگر جو کسی کو دیا لے گیا

(١٨٨٨، صنم خانۂ عشق، ٢٤). **(أأأ) بیچنا، فروخت کرنا.** پانچ روپے میں یہ بکس دے دیا. (١٩٢٤، نوراللغات، ٢ : ٨٣١). **(١٧) تحفہ پیش کرنا، نذر یا ہدیہ کرنا.**

تو نے بھر بھر کے دئیے جام دیا کیا ہم نے
تیرا گھر بھر دوں اگر مجھ کو خدا دے ساقی

(١٨٣٦، ریاض البحر، ٢١٦).

آپ کے واسطے میں نذرِ پسر دیتی ہوں
بدلے اک جان کے دو نورِ نظر دیتی ہوں

(؟، چشمۂ غم، ٧). **(٧) ادا کرنا، بیباق کرنا.** ان سب کے روپے دے دئیے. (١٨٩٨، فرہنگِ آصفیہ، ٢ : ٣١٣). چاہے کل قیمت دیں یا نہ دیں. (١٩٠١، الف لیلہ، سرشار، ٢٩٣). **٢. مارنا.** دو ایک لاٹھیاں اس زور سے جھلّا کر دیں کہ لاش گر پڑی. (١٩٠١، الف لیلہ، سرشار، ٢٥٧).

اک تھپیڑا جو ذرا دو ابھی پتواروں کو
پھر کے رہ جائے کا منہ بپھرے ہوئے دھاروں کا

(١٩٦٥، ماہ نو، اکتوبر، ؟). **٣. بھیڑنا، بند کرنا (زنجیر، کُنڈی اور کواڑ یا دروازہ)** (ماخوذ : جامع اللغات). **٤. لگانا، نصب یا قائم کرنا (ایک شے کو دوسری شے میں).** اس کے منہ پر لوہے کا توا دیا ہے. (١٨٣٦، قصۂ اگرگل، ٣٨). اکثر چھت میں اس کی کڑیاں دی جاتی ہیں. (١٩٨٨، ایشیائی تعمیر (ترجمہ)، ١٩٨). **٥. کسی کیفیت یا صفت وغیرہ سے متاثر کرنا.**

دھوتا تھا دل کے داغ چمن لالہ زار کا
سردی جگر کو دیتا تھا سبزہ کچھار کا

(١٨٧٤، انیس، مراثی، ٢ : ٨٦). **٦.(أ) کہنا، منھ سے نکالنا (اذان یا دعا وغیرہ کے ساتھ مستعمل).**

بوجھی نہ میری برہنہ پائی خضر نے بھی
دینا زبانِ خار سے پرآبلہ جواب

(١٨٣٩، ریاض البحر، ٢٣٠). **(اا) بطور لاحقہ مرکبات میں مستعمل.**

تھا منتظر سحر کا ادھر ہر کہ ناگہاں
فوجِ خدا میں آ کبر غازی نے دی اذاں

(١٩٣٨، سازِ حریت، ١٣٠). **٧.(أ) پیدا کرنا، جننا.** عورتیں ... کھانے پکانے اور بچے دینے کا کام کیا کرتی تھیں. (١٩٣٣، ریاست (مقدمہ)، ٢٦). **(أأ) (فطرت کے مقررہ نظام کے مطابق) جسم سے نکالنا (دودھ انڈے وغیرہ کے ساتھ)** چڑیا نے انڈے دئیے. (١٩٣٣، چڑیا چڑے کی کہانی، ٣). **٨. ظاہر کرنا، نمایاں کرنا (کسی صفت یا خوبی کا).**

ترے اوصاف کا بارا بھیا جیوں صاف پر تھارا
گلستاں ہو جگت سارا دیا جلوا عروسانی

(١٦٧٨، غواصی، ک، ٩٩). **٩. گرفت میں آنے یا لانے کے لیے بڑھانا (ہاتھ وغیرہ کو).** میں نے اپنا دستِ نیاز آپ کے دامن میں دے دیا ہے. (١٨٩٣، رشحات اردو (ترجمہ)، ٤٩). **١٠. التوا، مہلت، توقف، وقفہ (وقت کے ساتھ مستعمل).** دو تین روز دے کر اس چڑیل نے پھر حملہ کیا. (١٩٤٧، فرحت، مضامین، ٣ : ٣٩). **١١. بتانا، دکھانا (پتے یا نشان یا علامت وغیرہ کے لیے مستعمل).**

میں وہ ہوں کہ نقشِ قدم میرے اب تک
نشانِ رہِ مدعا دے رہے ہیں

(١٩٣٢، بے نظیر شاہ، کلامِ بے نظیر، ١٣٠). **١٢. بُرا کام کرانا، بد فعل کرانا.**

ابتدا میں شوق سے لونڈا کہیں دیتا ہے کیا
ہے وہی چُھپنے کا رونا کھیل جب کھیلو نیا

(١٩٣٨، کلیاتِ عریاں، ١٣٦). **١٣. خاطر تواضع کرنا، پیش کرنا.** اور چائے کے ساتھ دینے کو نہایت موزوں ہے. (١٩٤٤، ناشتہ، ٤٣). **١٤. بیاہنا، عورت کو عقد یا نکاح میں دینا.** ہمارے ابا جانی کا خیال تھا کہ لڑکیاں ہمیشہ غریب کو دے. (١٩٦٩، افسانہ کر دیا، ٢٢). **١٥. ڈالنا، اضافہ کرنا.** بانی گلنے کے واسطے دے. (١٩٣٠، جامع الفنون، ٢ : ٢٥). **١٦. جماع کرانا؛ (دھوکا) فریب کرنا؛ (ہاتھ) مصافحہ کرنا، مدد کرنا، (غم و رنج) مصیبت ڈالنا، مغموم کرنا؛ (سر) جان فدا کرنا؛ (سہارا) مدد کرنا؛ (شکست) ہرا دینا (سات) شطرنج میں ہرا دینا؛ (کان) غور سے سُننا، نصیحت ماننا؛ (سکھ راحت وغیرہ) آرام پہنچانا، خوش کرنا؛ (تکلیف ایذا) پہنچانا؛ (چھاتی) بچے کو دودھ پلانا؛ (پینگ) جُھولے یا پالنے کو جھونٹا دینا؛ (بانگ) مرغ کا ککڑوں کوں کی آواز نکالنا، اذان دینا؛ (آواز) بلانا، جواب دینا** (جامع اللغات). (ب) امذ. قرضہ.

دل دیں گے ہم تو حضرتِ ناسخ ہزار بار
دینا نہیں ہے آپ کے کچھ قلہ گلہ کا

(١٩٠٥، یادگارِ داغ، ١٢٠). [ب : دینا देना].

ـــ ایک نہ لینا دو کہاوت.
بلا وجہہ، بے مطلب، بے فائدہ.

کوئی لڑتا ہے کوئی مرتا ہے کوئی جھگڑے ہے حق پرناحق کو
جب دیکھا خوب تو آخر کو کچھ دینا ایک نہ لینا دو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۲).

—— آنا محاورہ.
۱. ادائگی لازم ہونا ، دینا پڑنا . زکوٰۃ صاحب نصاب کو دینی آتی تھی(۱۹۰۰ ، اجتہاد ، ۷۳). ۲. اجارہ ہونا ، واجب الادا ہونا.
بوسہ جو کیا ان سے طلب میں نے تو ہنس کر
کہنے لگے کچھ آپ کا دینا نہیں آتا
(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبرآبادی) ، د ، ۱۷). ہم بادشاہ ہیں ننگے ہو کر ناچیں تو کسی کا دینا آتا ہے . (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۸۳).

—— بھلا نہ باپ کا ، بیٹی بھلی نہ ایک کہاوت.
قرض اور بیٹی ہر حالت میں بُرے ہیں (علمی اردو لغت).

—— پانا محاورہ.
وہ رقم جو کسی کے ذمے ہو ، وہ رقم جو کسی کی باقی ہو(ماخوذ : نوراللغات).

—— تھوڑا ، دلاسا بہت کہاوت.
قول کچھ اور فعل کچھ (فرہنگِ اثر ، ۳۷۴).

—— دلانا محاورہ.
نذر کرنا ، بخشش کر دینا ، خیرات دینا. خدا یہاں بیٹھ کر اپنا کام چلاتا ، خدا یہاں بیٹھ کر دیتا دلاتا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۰).
خدا جانے وہ کیا کچھ مجکو دے گا اور دلائے گا
ارادہ جانے ہے کیا کیا معین الدین چشتی کا
(۱۸۹۳ ، کلام دلدار علی مذاق ، ۱۸۹).
اب اپنے پاس دل ہے نہ ایماں نہ عقل و ہوش
مفت ہوتی ہے ٹھیس ہیں سب دے دلا کے ہم
(۱۹۱۹ ، کیفی ، کیفِ سخن ، ۵۷).

—— دھرانا محاورہ.
مقروض ہونا ، مطلوب ہونا.
گو دختِ رز کے ملنے میں ہے دیر محتسب
دینا نہیں دھرانے ہیں ہم اس کے باپ کا
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۲۱).
دینے نہیں ہیں چرخِ دنی سے تیرے فقیر
دینا نہیں دھرانے کسی نادہند کا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۰۵).

—— کر کے م ف.
نذرانہ یا معاوضہ وغیرہ ، کچھ دے کر. ایک بد آواز موذن کو کچھ دینا کر کے اذان سے روکا گیا تھا(۱۸۹۲ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۹۰).

—— لینا محاورہ.
داد و دہش ، دینا دلانا ، کسی سے کچھ لینا یا کسی کو کچھ دینا. ہو دینا ہے سو عین لینا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳). جب میں نے یہ بات سنی تو ان کے دینے لینے سے ہاتھ کھینچا . (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۲۳). شیخ جی نے ... کہا دینے لینے میں سب ختم ہو گئے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۳۵).

—— لینا کیا ہے عَجَب چیز ہے فقرہ.
مفت کام لینا (مہذب اللغات).

—— نہ لینا فقرہ.
ناحق ، بے فائدہ ، مُفت ، فضول (فرہنگِ آصفیہ).

—— نہ لینا ، کاڑھے پھریں حُسَینا کہاوت.
ہر وقت تلوار لیے پھرتے ہیں (نجم الامثال ، ۲۱۸).

دینا داس (ی مع) م ف (قدیم).
دیدہ و دانستہ (قدیم اردو کی لغت).

دینار (ی مع) امذ ؛ امث (قدیم).
۱. طلائی سکہ ، بعض عرب ممالک میں یہ سکہ آج بھی رائج ہے جس کی شرح ، وزن اور دھات بدلتی رہتی ہے اصلاً اِملا دنار تھا.
دیں دینار صیاد کوں دس ہزار
لیا مول اوسے وہ شے روزگار
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۸). ایک کام میرا کر ، کرے تو چار سو دینار طلائی دوں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۳).
ہم کو مطلب نہیں دینار و درم سے اے داغ
شاد ہیں داغِ جگر عشق میں ہم گن گن کر
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۹۸) . ؤا کو حیران ہو کر ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے کہ اس لڑکے کے پاس اسی دینار کہاں ہوں گے . (۱۹۷۹ ، کلیاں ، ۱۸). ۲. زرِ خالص کی ہمرنگ ایک دوا کا نام جس کا شربت بھی بنتا ہے ، تخمِ کثوث.
کاسۂ مہر میں ہے شربتِ دینار بھرا
کاغذِ سرخ شفق میں ہے طباشیر جدا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۵۶). اصلی ترنجبین ، شربتِ دینار ، شربتِ ورد ہر ایک چار تولہ. (۱۹۳۳ ، حُمّیات آجامیہ ، ۹۶). [لاط : Denarius (رک) کا معرب].

—— سُرخ کس صف(—— ضم س ، سک ر) امذ.
سونے کا سِکّہ ، اشرفی. اگر بھید میرا کسو سے نہ کہے ہزار دینارِ سُرخ ... تجھے دوں گا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳). لیکن جب دینارِ سُرخ کو ہاتھ میں دیکھا نہایت لطف و کرم سے کہنے لگا کہ خاطر جمع رکھ ، موافق اُمید کے کیا جائے گا . (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۶۳۶). [دینار + سُرخ - سونا (رک)].

—— گُوں (—— و مع) صف.
(مجازاً) نارنجی مائل سرخ.
جو اس وقت لگ چرخِ زنگار گوں
ابت کے کرے موں کوں دینار گوں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۶۵). [دینار + گوں ، لاحقۂ صفت].

دیناری (ی مع) صف.
دینار کے رنگ کا ، اسی جیسا.

کہیں جوڑ دیناری صندل کبوت
کہیں رنگ سا رنگ مشکی سو جوت

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۳۰). [دینار + ی ، لاحقۂ صفت].

دیناں (ی مج) ف م (قدیم).
رک : دینا . پوچھا ، کہ وہ بات کون سی ہے کہ دونوں جہانوں میں بھلی ہے تب ان نے کہا کہ دیناں اور احسان کرنا . (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۷۸).

دَینْت (ی لین ، مغ). (الف) امذ.
موٹاپا ، فربہی ، تگڑا پن.

دیو ، پری ، تپ ، دینت بلا
نند سمندر کوہ ، تلا

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ورق ، ۱ ب).

کوئی رام رام کہہ کر سُمرے ، کوئی بولے شیو شیو ہری ہری
کوئی دانا ، دینت ، دیو اٹل کوئی راچھس ، دیوت جن پری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷). (ب) صف. **موٹا ، فربہ.**

گر کوہِ غم ایسا گراں ہم سے اُٹھے ہیں دوستاں
سوکھے سے ہم دینت ہونے تنکے سے ہم پربت ہوئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۲۱). [س : दैत्य].

دِینْتا (ی مع ، سک ن) امث.
بدحالی ، غُربت ، مُفلسی ، ناقدری. اتنے اوگن اس اَوستھا میں ہوتے اَرتھات اَسکت ہونا سورکھ پنا ، اچھا چنچلتا دینْتا ، دُکھ بُری ہے (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸) [س: दीनता].

دِین تِین (ی مع ، ی مع) امث.
(موسیقی) طبلے کی آواز کے مخصوص بول (ا پ و ، ۳ : ۱۳۷).
[حکایت الصوت].

دَیْنتی تَصَوُّرِیَت (فت د ، ی ، سک ن ، فت ت ، ص ، شد و بضم کسر ر ، فت ی) امث.
(فلسفہ) محویت کا نظریہ ، خیالی علیمت. لفظ تصوّریت کے معنی دَینتی تصوّریت کے ہو سکتے ہیں جو خدا کو حقیقتِ برتر قرار دیتی ہے. (۱۹۳۱ ، مقدمہ فلسفۂ حاضرہ (ترجمہ) ، ۷۰). [دینت + ی ، لاحقۂ نسبت + تصور (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دِینْٹ (ی مع ، غنہ) امذ.
ڈنٹھل ، شاخ.

پھلاں دینٹ کے سیس گرمن سنگات
دِے پات ڈال نیچے سوں پات

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۶۸). [مقامی].

دَین جانا ف ل.
زمین یا فرش کا دھنس جانا ، سطح زمین کا اندر کی طرف دب جانا ، جڑ کھوکھلی ہونے سے گر جانا.

جس وقت بچ کے جسم سے انسان کے میں گئی
اُبھری ہوئی زمین جو تھی دم میں دین گئی

(؟ ، فرقتی (پہیلی)، ق ، ۱).

دِینڑ/دِینڑا (ی مع ، غنہ) امذ.
سانپ کی ایک قسم جو عموماً مویشیوں کے باڑے میں پایا جاتا ہے ، مٹیالا سیاہ چتی دار ہوتا ہے کاٹتا نہیں پھنکارتا ہے. جوتھی قسم کا زہر ، سانپ و کوبرا و دینڑ و دھامن کا ہے. (۱۹۲۵ ، عجب النواشی ، ۱۸). [مقامی].

دَینکی (ی لین ، سک ن) امث.
روزانہ اُجرت ، ایک دن کی مزدوری.

بہت پرواز پر اک دینکی ستے ہیں آیا ہے
پر اپنی دم میں کوئی اوس نے کیا سرخاب کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶). [دینک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دِینْگا (ی مع ، غنہ) صف.
(گھوڑوں کے دلال) دس (عجیع الفنون (ترجمہ)، ۲۳۳). [مقامی].

دِینگا مالی گیری سوتی فقرہ.
(گھوڑوں کے دلال) اصطلاحاً ستر (عجیع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). [مقامی].

دینگی (ی مج ، سک ن) (قدیم).
دین ، عنایتِ خدا کی دینگی سوں اسے ایک بیٹا پیدا ہوا (۱۷۹۵ء ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)) [دین (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

دِینلَت (کس د ، فت ی ، سک ن ، فت ل) امذ.
(ہندو) دنیا کے اختتام کا نام ہوتا ہے ، اس کی پانچ قسموں میں سے پہلی دو قسموں سے ترکیب پانی ہوتی حالت. بیشتر دو جز اس پانچ میں ترکیب پاتے ہیں اس حالت کو دینلت کہتے ہیں ، اس کے بعد تین دینلت اس میں ملتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۳). [مقامی].

دِینوَر (ی مع ، سک ن ، فت و) صف.
دیندار.

نہ ہووے بندہ خدا ہرگز اور خدا بندہ
خدا خدا ہے بندہ بندہ اے دینور

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۷). [دین + ور ، لاحقۂ صفت].

دینوسار (ی مع ، و مج) امذ ا ہ ڈینوسار.
(حشریات) قدیم خزندوں کے گروہ کا ایک حشرہ جو شکل میں بہت بڑی اور خوفناک چھپکلی کی مانند ہوتا ہے اب مفقود ہے آپ نے ان عجیب و غریب تصویروں کو دیکھا ہے جن میں عہدِ حجری کے انسانوں کو دینوسار ان کے غاروں سے نکال رہے ہیں. (۱۹۳۰ ، مکالماتِ سائنس ، ۷۸). چینی سائنسدانوں نے ایک اچھے دینوسار کا ڈھانچا دریافت کیا ہے جس کی نسل کا اس سے

قبل علم نہ تھا اس نسل کے دینوسار ۱۳ کروڑ سال قبل اندرونی منگولیا میں رہتے تھے یہ ۲۱ میٹر لمبا اور ۶ میٹر بلند ہے۔(۱۹۸۷ء، جنگ کراچی ، ۲۷ جون ، ۱)۔ [انگ : Dinosaur]۔

دِینَوک (ی مع ، غنہ ، فت و) امث۔
دیمک۔

جب کہ دینوک کی فوج چلتی ہے
زلزلے سے زمیں دہلتی ہے
(۱۷۸۶ ، تذکرہ شعرائے اردو، میرحسن (بسمل)، ۶۶)[مقامی]۔

دینوں (ی مع ، و لین) امذ (ج)۔
دینا ، دینے کا عمل ، واجب الادا۔ وصیت نامہ کا پروبیٹ اور اہتمام ترکہ کی چٹھیاں اور بجز اسکے کہ جو دینوں اور کفالتوں سے متعلق ہے ... ایک ہزار روپے سے زیادہ ہو۔ (۱۸۹۹ ، ایکٹ ۶ ، ۸)۔ [ع : دانٌ (قرض لینا ، قرض دینا)]۔

دُینوں (ضم د نیز ی مج ی ، و لین) صف (قدیم)۔
رک ، دونوں۔ آپ اندر چلنے سے کیوں گریز کر رہے ہیں اور ہم دینوں سے کیوں اس قدر پرہیز کر رہے ہیں۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۳۳۹)۔ [برج : दुवनौ]۔

دینی (ی مع) صف۔
دین سے منسوب ، مذہبی ، مذہب یا اس سے متعلق۔ سب دل قبض خدا است ، جیوں پھراتا تیوں پھیرتا خواہ مجازی خواہ دینی۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۷۶)۔

تم مجھ سے بے خیال تھے میں تم سے بے خبر
کفار و دینی فوج تھی مخلوط یک دگر
(۱۷۶۱ ، جنگ نامہ پانی پت ، ۱۱)۔ایک موتمر دینی عمومی کا مسودہ لکھ کر چھپنے کو دیدیا جائے۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۵۷۲)۔ کپتان حبیب الرحمٰن کا گھرانا دینی تھا۔ (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۲۴۹)۔ [دین + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ باپ ، بھائی ، بہن ، فرزند ، ماں امذ ، امث۔
سن و سال کی مناسبت سے اپنے کسی ہم مذہب کو باپ ، بھائی ، بہن یا ماں کی جگہ تصور کیا جائے ، دین کی یکسانیت کے لحاظ سے رشتہ دار نیز مُنہ بولا رشتہ دار۔ پوچھنے لگی کہ یہ نوجوان لڑکی تمہارے ساتھ کون ہے ۔ اس نے کہا میری دینی بہن ہے۔(۱۸۰۳ ، مذہب عشق ، ۸۱)۔ آج سے حضرت ہی میری ماں اور ان کے نواسے میرے دینی فرزند ہیں۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۱)۔ اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکواۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں ۔ (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۳۲) ۔ [دینی + باپ / بھائی / بہن / فرزند / ماں (رک)]۔

ـــ بَرادَری (ـــ فت ب ، د) امث۔
مذہب کے رشتہ سے تعلق کے سبب بھائی بندی۔ کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا۔ (۱۹۲۱ ، تفسیر القرآن، مولانا نعیم مرادآبادی ، ۶۶۸)۔ [دینی + بَرادری (رک)]۔

ـــ تَعْلِیم (ـــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امث۔
قرآن پاک اور دیگر مذہبی علم سکھانے کا کام۔ قرآنی مکتب دینی تعلیم کے تحت میں آتے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، مضامین قاری ، ۱۱۲)۔ [دینی + تعلیم (رک)]۔

ـــ جَماعَت (ـــ فت ج ، ع) امث۔
تبلیغی ادارہ ، مذہبی فرقہ۔ ایک دینی جماعت کے سیکریٹری جنرل نے کہا ہے۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، یکم اپریل ، ۳،۱)۔ [دینی + جماعت (رک)]۔

ـــ سانْپ (ـــ غنہ) امذ۔
(کنایۃً) کٹھ مُلّا۔

کتنے قومی اژدہے ہیں کتنے دینی سانپ ہیں
ہم نشیں نظروں میں کتنے آستینی سانپ ہیں
(۱۹۳۳ ، نبض دوراں ، ۲۰۲)۔ [دینی + سانپ (رک)]۔

ـــ صِحَّت (ـــ کس ص ، فت ح) امث۔
مذہبی عقائد و نظریات کا صحیح ہونا۔ ملت اسلامیہ بھی ، قوت افادیت ، نیز مادی ترقی اور اخلاق و دینی صحت کے اعتبار سے کوائف و واقعات سے متاثر ہوتی رہے گی۔ (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۸۰)۔ [دینی + صحت (رک)]۔

ـــ قَرابَت (ـــ فت ق ، ب) امث۔
مذہب کے اعتبار سے قریب ہونا۔ اس سے ثابت ہوا کہ نَسَبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔ (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم مرادآبادی ، ۳۶۳)۔ [دینی + قرابت(رک)]۔

ـــ مَدارِس (ـــ فت م ، کس ر) امذ۔
ایسے اسکول جہاں مذہبی علوم کی تعلیم دی جائے۔ ہندوستان کے دینی مدارس میں ایسی جگہ کم ہو گی جہاں بالواسطہ آپکا کوئی شاگرد نہ ہو۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۱۸۶)۔ [دینی + مدارس (رک)]۔

دینی (ی مج) امث۔
دیا ہوا ، دین ، عنایت۔ ہو خدا کی دینی ، خداق پانا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۳)۔ [دینا (رک) سے حالیہ تمام]۔

ـــ آئے فقرہ۔
(کلمۂ آگاہی) بدلہ لے ! ، مواخذہ ہو! ، جواب دینا پڑ جائے!۔ بھائیوں کو جیتے جی سدا تاکید رہی کہ اپنی طرف سے کوئی ایسی بات نہ نکلے کہ خدا کے ہاں دینی آئے۔ (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۲۲۲)۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
دینے کا ارادہ یا وعدہ کرنا ، ادا کرنا۔ وہ ایک جلد جو تم نے مجھ کو دینی کی ہے ... درستی کے بعد پہنچ جائیں گی۔ (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۲۳۹)۔ مزدوروں کو ... وہ مزدوری دینی کرتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولٹیکل اکانومی ، ۱۵۹)۔

دینے
دینا (رک) کی مغیرہ حالت اور حسبِ ذیل مرکبات میں مستعمل.

---بھر م ف.
ادا کرنے کے لائق ، واجب الادا کے مطابق. گنگا جلی نے کہا میرے گہنے چھکڑ ساہوکار کے یہاں گرو رکھ دو میں نے سمجھ لیا ہے دینے بھر کے روپے ہو جائیں گے ۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند، پریم بتیسی ، ۱ : ۶۰).

---کا باپ دینے ہی سے کٹتا ہے کہاوت.
قرضے کی مصیبت اسی وقت دور ہوتی ہے جب اس کی ادائی کا خیال رہے اور اسے پورا کیا جائے (نجم الامثال ، ۲۱۸).

---کی پڑنا محاورہ.
ادائگی کی فکر ہونا، معاملہ اُلٹا ہو جانا، لینے کے دینے پڑ جانا.

اسد تھی جنسے ہیں وہی جان کے خواہاں
لینے کی جہاں فکر تھی دینے کی پڑی ہے
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۷۵).

---کے نام بدن کا میل بھی نہیں دیتے کہاوت.
بڑے بخیل ہیں (مہذب اللغات ؛ محاوراتِ ہندوستان).

---کے نام کُنڈی (کِواڑ) بھی نہیں دیتے کہاوت.
بہت کنجوس ہیں.

نام پر دینے کے دروازے کی کنڈی بھی نہ دی
چور گھر چوپٹ کریں وہ منہ ہے تجھ کو مال کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۲).

---کے نام (کواڑ) کِنواڑ دے کے نہیں سوتا کہاوت.
جہاں دینے کا موقع آئے تو کچھ بھی نہ دینا ، (نہایت بخیل آدمی کی نسبت بطور مبالغہ کہتے ہیں) . ایک ایک سرکار میں ہزاروں آدمیوں کی پرورش ہوتی تھی اب دینے کے نام کوئی کنواڑ دے کے نہیں سوتا. (؟ ، سیر کہسار (مہذب اللغات)).

---کے ناوٗں دَرْوازَہ نہیں دیتے کہاوت (قدیم).
بخیل اور کنجوس سے مراد ہے (مہذب اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---کے ہزاروں ہاتھ ہیں مقولہ.
خدا ہزاروں حیلوں سے دیتا ہے (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---والوں کا مُنْھ دیکھنا محاورہ.
طنزیہ کلمہ - خود تو کنجوس ہیں دوسرے کی سخاوت بھی نہیں دیکھی جاتی.

دینے والوں کا بھی منہ آپ نے دیکھا ہے کبھی
ایک بوسہ کی بھی خیرات ہوا کرتی ہے
(۱۹۰۵ ، داغ (محاوراتِ داغ ، ۲۲۵)).

---والے سے دلانے والے کو بہت ثواب مِلْتا ہے مقولہ
دینے والا خود نیکی کرتا ہے دلانے والا خود بھی نیکی کرتا ہے اور دوسرے سے بھی کراتا ہے (جامع اللغات).

---ہارا صف.
رک : دین ہار ، دینے والا. چوتھا تن عارف الوجود ، اسے جبرائیل دینے ہارا ، اوسو نورانی تن عشق کا بولتے ہیں. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲). وہ خاوند سب کا روزی دینے ہارا ہے. (۱۷۷۰ ، تفسیر مرادیہ ، ۷). [دینا (رک) جس کی یہ مغیرہ صورت ہے + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

دِیْنِیّات (ی مع ، سک ن) امث ؛ ج).
۱. وہ مسائل یا کتابیں جن کا دین سے تعلق ہو ، مذہب سے متعلق علوم ، علم مذہبی ، دینی علوم. اپنی دینیات والہیات سے بعض ناواقف تھے. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۲۹). نواب وقارالملک کے زمانے میں دینیات نے بہت ترقی کی. (۱۹۱۵ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۸۰). انہوں نے یہ کوشش کی کہ دینیات اور تصوف کے درمیان کش مکش دور ہو جائے. (۱۹۶۷ ، برعظیم پاک و ہند کی ملتِ اسلامیہ ، ۲۲۸). ۲. بطور ایک مضمون کے علحدہ علم کی شاخ. اسلامی کتب عقائد و تفاسیر کے متعلق مسیحی دینیات کے علماء کو پوری واقفیت رکھنی ضرور ہے. (۱۸۹۲ ، خطباتِ گارساں دتاسی ، ۲۵۷). اس یونیورسٹی میں انہوں نے دینیات کی فیکلٹی (Faculty) قائم کرنے کی بھی رائے دی. (۱۹۳۸ ، ادبی تبصرے ، عبدالحق ، ۲۳). کوپر نیکس نے بھی ریاضی فلکیات ، معاشیات اور دینیات کی تعلیم حاصل کی. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۶۸). [دینی + ات ، لاحقۂ جمع].

دِیْنِیاتی (ی مع ، سک ن) امث.
دین یا مذہب سے متعلق ، مذہبی ، دینی. اس بات کا اعتراف کرنا پڑیگا کہ اس کا اصلی مقصد دینیاتی ہے. (۱۹۳۱ ، تاریخِ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۹۵). صاحبزادہ آفتاب احمد خاں کے نام ایک خط کی صورت میں ہے جس میں اُنہوں نے دینیاتی دائرے میں باخبر افراد کی تربیت کے لئے ایک اسکیم پیش کی ہے. (۱۹۸۰ ، نذرِ حمید احمد خاں ، ۲۸۷). [دینیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

دِیْنِیَت (ی مع ، کس ن ، فت ی) امث.
دین پر قائم ہونے کی کیفیت یا عمل. سانکھیہ کی دہریت اور یوگ کی دینیت . (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۶). [دینی + ت ، لاحقۂ کیفیت].

دینی سے روزمرہ ، م ف.
آواز کے ساتھ ، دھوں کر کے دھڑام سے. کاریگر پر غصے کا بھوت سوار تھا ، دھوں دینی سے فرشتدار کو دے مارا. (۱۹۶۳ ، انجام ، کراچی (شاہد احمد) ، ۲/مارچ).

دِیْنِیّہ (ی لین ، کس ن ، فت ن) امذ.
فریبنہ (رک) دین (جامع اللغات). [س : [illegible]].

دِینِیَّہ (ی مع ، کس ن ، فت ی) صف.

و ک : دینی جس کی جگہ یہ عربی جمع مؤنث کے ساتھ مستعمل ہے. ضروری کتب دینیہ و منطق پڑھتے تھے.(١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ١٧). آخر میں اس کو علوم دینیہ کی تحصیل کا شوق ہوا . (١٩١٠ ، شعرالعجم ، ٣ : ١١٢). [دینی + ہ ، لاحقۂ صفت].

دِیو (١) (ی مع نیز مج) امذ.

١. بُھوت ، جن یا راکشش جس کو دیکھ کر ڈر لگے ؛ کفر سینگوں والا پری کا مفروضہ مرد.

نہ ہو دیو بھاگے نہ جاگے پری
سدا بت ترا روئے بازی گری

(١٦٩٣ ، حسن شوق ، د ، ٨٧) . ایک دیو ہے ... دل آزار ، بلشت سردار.(١٦٣٥ ، سب رس ، ٩٧).

جا کم وقت ہے تجھ گھر میں رقیب بد خُو
دیو مختار ہوا ملکِ سلیمان میں آ

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢). جب نزدیک پہنچا تو پرزور دیو اُٹھے ، اور چاہا کہ اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا جاویں.(١٨٠١ ، آرائش محفل ، حیدری ، ٢٨). اب کی بار کے مقام لریکیا کے ساتویں سروں والے دیو کو قتل کرو. (١٩٢٩ ، شرر ، مضامین ، ٣ : ٢٥٣). پھر جیسے اس دفعہ نے ایک ڈراونے دیو کی شکل اختیار کر لی . (١٩٨٣ ، اور انسان مر گیا ، ٩٦). ٢. قوی ہیکل ، لمبا تڑنگا ، موٹا تازہ اور پہلوان آدمی.

یک دیو رہا نہ ایک دیول
ہے سنگ سیاہ کشش کیول

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٢٠). مشین پر آدمی کو اتنا اختیار تو نہیں ہوتا لیکن پھر بھی ایک زبردست دیو کے چلانے کی ذمہ داری کے احساس سے فرحت حاصل ہوتی ہے . (١٩٣٣ ، آدمی اور مشین ، ١٦٢). ٣. بدکار ، خبیث اور ظالم شخص ، شیطان.

نگہ پلہ کی چتون سے گر کرے اس پر
تو اس کی آنکھ میں پھر تو فرشتہ دیو لگے

(١٨٠٩ ، باغ اردو ، افسوس ، ١٦٧). ٤. دیوتا ، مقدس ہستی ، مالک ، بادشاہ یا شوہر.

کریں راج پوجا اسی دیو کا
تماشا عجائب دیے سیو کا

(١٩٣٨ ، چندر بدن و مہیار ، ٨٣).

ہوے نہ بغیر تجھ ہو دوجا
توں دیو توں برہمن توں پوجا

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٣) . شری اور دیو ہندوؤں کے اعزازی القاب ہیں ، پہلے کے معنی ولی کے اور دوسرے کے معنی خدا کے ہیں. (١٨٥٣ ، خطبات گارساں دتاسی ، ١٢١). قیصر روم اور ان کی قیصری تجانبہ کب کی ختم ہو چکی لیکن یہ کم عمر چھوکرے آج بھی بعض دیو کی طرح اوجھتے ہیں. (١٩٤٠ ، قافلہ شہیدوں کا ، ١ : ٢٣٨). ٥. گورا (جامع اللغات). [ف : دیو ؛ پہلو : دیو ؛ آوستا : دے وس : دو दिव् - چمکنا].

ـــ اُٹھان (ـــ ضم ا) امذ.

دیوتاؤں کی پوجا کا دن ، ساتویں قمری مہینے کا نام ہو ؛ کتوبر نومبر کے مطابق ہوتا ہے. اوکھاری تیار ہوتی ہے دیو اٹھان کے روز کو پچیسویں تاریخ کاتک کی . (١٨٣٨ ، توصیف زراعات ، ٩١). [دیو + اُٹھان ، اٹھانا (رک) جس کا حاصل مصدر ہے].

ـــ اَسْپَت (ـــ فت ا ، سک س ، فت پ) امذ.

بسکھپرے کی ایک قسم جو ادویات میں مستعمل ہے. بسکھپرہ گنگا کی لہر کے کنارے پر پیدا ہوتا ہے اسے ساٹوری کہتے ہیں جندقولی (ع) دیو اسپت (ف). (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٢ : ٣٥٢). [دیو + ا ، لاحقۂ نسبت + سپیت ـ پت].

ـــ اِسْتِبْداد کس صف (ـــ کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ب) امذ.

جبر و ظلم ؛ (مجازاً) شخصی حکومت ، غیر جمہوری بالادستی.

دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری

(١٩٠٨ ، بانگ درا ، ٢٩٩).

جھکا جاتا ہے خود اس "دیو استبداد" کے آگے
ہمارا شاعر اور سارا بلاغت زا کلام اس کا

(١٩٢٨ ، بہارستان ، ٦٥٠). [دیو + استبداد (رک)].

ـــ اَسْتھان (ـــ فت ا ، سک س) امذ.

(ہند) دیوتاؤں کے رہنے کی جگہ ، مندر.

تیرا دیو استھان دیوی دل کے کاشانے میں ہے
تیری تصویر مقدس ہر صنم خانے میں ہے

(١٩١٠ ، سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ٩٠) . [دیو + استھان (رک)]

ـــ اِشْتِہا کس اضا (ـــ کس ا ، سک ش ، کس ت) امذ.

شدید بھوک ، کھانے کی زبردست خواہش. دیو اشتہا کو زیر کرنا بڑی ہمت والوں کا کام ہے. (١٨٧٤ ، توبۃ النصوح ، ٢٩١). [دیو + اشتہا (رک)].

ـــ اَفْسانَہ (ـــ فت ا ، سک ف ، فت ن) امذ.

مبہم ، بے معنی ، بے سروپا داستان یا قصہ ، دیو مالا. پتھروں کی دیبی کا مجسم نظر آتا ... اس قدر غیر معقول ہے کہ تاریخ ہونے کا اس پر اطلاق ہی نہیں ہو سکتا ، دیو افسانہ کہہ سکتے ہیں . (١٩٣٤ ، افسانۂ پدمنی ، ٢٠). [دیو + افسانہ (رک)].

ـــ اَنْگْنائی (ـــ فت ا ، مغ ، سک گ) صف.

حور شمائل ، خوبصورت جسم والی.

انک پل کل میں لیٹے ہوئے دیو انگنائیں !
شیت رسمی سی کسم شرسی لٹ ابلائیں

(١٩٦٢ ، برگ خزاں ، ٢٠٠). [دیو + انگ (رک) ، نائی ، لاحقۂ صفت].

ـــ آسا صف.

دیو جیسی شکل کا ، ڈراونا ، مُہیب. اس کے مطالعہ کے کمرے کی

کھڑکی میں سے گرے لاک کی دیو آسا شکل اس پر اپنا عکس ڈال رہی ہے ۔ (۱۹۵۵ ، حیرتنا کی کہانیاں (ترجمہ) ، ۲۲۳). [دیو + آسا (مانند)، لاحقۂ صفت].

ـــ باد امث.
چکّردار ہوائیں ، گردباد ، طوفانی ہوا ؛ تیز گھوڑا ، تیز اُونٹ ؛ جوش ؛ دیوانگی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دیو + باد (رک)].

ـــ باز صف.
دیو صفت ، بڑے بازوؤں والا

بولیا ہنس کر ارمان کہ اے سرفراز
تو نئیں جانتا آدمی ہور دیو باز

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۷). [دیو + باز : لاحقۂ صفت].

ـــ بانی امث.
۱. (ہندو) **دیوتاؤں کی مقدس زبان ، الوہی زبان ، سنسکرت.** اس زبان کا نام دیو بانی ہوا ، یعنی زبان الہی.(۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۹). دونوں ناٹکوں کا مضمون دیوبانی سے لیا گیا ہے.(۱۹۰۵ ، وکرم اُروسی ، ۵۳). ہندو رگ وید کی بولی کو دیوبانی (دیوتاؤں کی بولی) مانتے ہیں.(۱۹۷۵ ، اردو کی کہانی ، ۴). ۲. **(مجازاً) نظریہ ، خیال.** سرشار اور آزاد آئے اپنی دیوبانی سنا کر چلے گئے وہ مذھربانی غلغت (کو) کے بہت پسند آئی.(۱۹۴۳ ، آجکل ، دہلی ، جولائی ، ۷ : ۳۴۳). [دیو + بانی (رک)].

ـــ بَل (ـــ فت ب) امذ.
دیوتاؤں کی طاقت والا (جامع اللغات). [دیو + بل (رک)].

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، کس ن) امذ.
۱. **دیو کو زیر ، مسخر یا قابو کرنے والا ، جادوگر.**

تیرے سحر کا پھندہ ہے دیو بند
دھرے بند رستم پہ تیرا کمند

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۶). رستم کے سے دیوبند کا یہ دل بند ایک سنگدل شہزادی تہمینہ کے بطن سے پیدا ہوا.(۱۹۳۳ ، خیال ، داستانِ عجم ، ۲۳۶). ۲. (کُشتی) **داؤ جس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ بڑے ہوئے حریف کے داہنے بازو کی طرف بیٹھتے ہیں اور اپنے بائیں بازو کو اس کے بائیں بازو کے اوپر سے ڈال کر اپنے بائیں ہاتھ کو اس کی پسلی کی طرف سے پشت پر لے جاتے ہیں پھر داہنے ہاتھ سے اس کے داہنے ہاتھ کا پونہچہ یا کلائی پکڑ کر اس کے سر کی داہنی طرف کو کھینچ لیتے ہیں. حریف بے قابو ہو جاتا ہے.** طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی ، دو دستی ... پری بند ، دیوبند ، قلعہ جنگ ... ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمر بند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا . (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). ۳. (سپہ گری) **چھری سے حملہ کرنے کا ایک داؤ جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بڑے ہوئے حریف کے بائیں پہلو کے برابر اپنا داہنا پاؤں اور بائیں گھٹنے کے برابر اپنا بایاں گھٹنا رکھ کے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس کا بایاں ہاتھ اپنی داہنی کمر اور ران کے بیچ میں داب کے اپنی بائیں جانب پھر کر اپنی داہنی ٹانگ اس کے بائیں ہاتھ اور کمر سے نکال کر گردن تک لے جاتے ہیں اور داہنے ہاتھ پر داہنا پاؤں زور سے رکھتے ہیں پھر اپنا بایاں گھٹنا ٹیک کر چھری کمر پر رکھ دیتے ہیں** (قوانین حرب و ضرب ، ۱۰۹). ۴. **وہ جگہ جہاں دیو رہتے ہوں ؛ مہینے کا سولھواں دن** (جامع اللغات). [دیو + ف : بند : بستن ـ باندھنا].

ـــ بیلا (ـــ ی مع) امث.
(ہندو) **رات کے آخری لمحے ، جب دونوں وقت ملنے کو ہوتے ہیں اور دیوتا انسانوں کے قریب ہوتے ہیں.**

گنگا اشنان کا یہ ربلا ہے کہ زُلف
پچھلے کی سُہانی دیو بیلا ہے کہ زُلف

(۱۹۳۶ ، روپ ، ۹۱). [دیو + بیلا ـ (ویلا ، وقت ، لمحہ)].

ـــ بھاشا امث.
رک : **دیوبانی.** قدیم زمانے کے لوگ زبان کو خدا کا عطیہ یا اس کی بنائی ہوئی چیز سمجھتے تھے ، چنانچہ سنسکرت زبان کو دیو بھاشا سے تعبیر کرنے کا یہی مطلب تھا.(۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۲۰). [دیو + بھاشا (رک)].

ـــ بَھکْتی (ـــ فت بھ ، سک ک) امث.
دیوتاؤں کی خدمت (جامع اللغات). [دیو + بھکتی (رک) جس کی یہ ایک صورت ہے].

ـــ پا صف.
بڑے پیر والا. عنکبوت یعنی مکڑی لیے فارسی میں دیوپا کہتے ہیں.(۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۵۸۲). [دیو + پا (رک)].

ـــ پُتّر (ـــ ضم پ ، سک ت) امذ.
دیوزاد. دیو پتر بولا کہ ہے راجن چڑالا تیر اِستری برہم جانن والی اور سب گیانیوں میں اُتم سا کشات برہم سُو روپ اور سچ بولنے والی تھی.(۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۷). ارجن دیو پتر منشیہ ، پشو پکشی وغیرہ جو سب یونیوں سے پیدا ہوتے ہیں.(۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۳۰۵). [دیو + پتر (رک)].

ـــ پَتْنی (ـــ فت پ ، سک ت) امث.
دیوتا کی بیوی ، دیوی ؛ شکرقند (جامع اللغات). [دیو + پتنی (رک)].

ـــ پچھاڑ (ـــ فت پ) امذ.
(کُشتی) **ایک داؤ جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کا بایاں پونہچا پکڑ کر اپنے بائیں ہاتھ کو حریف کی آنکھوں کی طرف بڑھاتے ہیں تاکہ حریف اپنی گردن کو اونچی کرے پھر فوراً آگے بڑھ کر اس کے داہنے پیر کا موزہ نیچے کی طرف سے پکڑ کر اس کے ہاتھ اور ٹانگ کو دو قدم کھینچتے ہیں حریف گر کر چت ہو جاتا ہے** (ماخوذ : رموزِ فنِ کشتی ، ۳۵). [دیو + پچھاڑ (رک)].

ـــ پَری (ـــ فت پ) امث.
۱. آتشبازی کا غبارہ جو روایتی آتشیں مخلوق جن بھوت اور پری کی طرح اُڑتا فضا میں بلند ہوتا چلا جاتا ہے. بت بھوں ، جائی ، جوہی ، انار ، پھلجھڑی ، دیو پری ، ہتاپے ، ہتاپے جھوٹ رہے تھے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۷۳۸). ۲. دیو کی جنس مونث پُرانے زمانے میں مشہور تھا کہ کوہ قاف میں دیو پری کی آبادی ہے. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گُدگُدیاں ، ۷۸). [دیو + پری (رک)].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
غیر انسانی حرکت ، جنگلی پن. چنانچہ اس غدہ کی فعلی زیادتی کی وجہ سے کبرالا طراف ، دیوپن یا عفریتیت کی حالت پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۱۳). [دیو + پن لاحقہ کیفیت].

ـــ پُوجا (ـــ و مع) امث.
دیوتاؤں کی پرستش. پان لیکر اپنے دیوتاؤں ریکھیوں اور بزرگوں پر نثار کرے ... ان کی عبادت بجا لانے اس کو دیوپُوجا کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۵). [دیو + پُوجا (رک)].

ـــ پَیکَر (ـــ ی لین ، فت ک) صف.
غیر معمولی جسامت والا ، دیو جیسے ڈیل ڈول والا.

کریں گے پا بجا کے ہم کسی دن ہوائی قلعہ کوئی مسخّر
مصاف میں منہ کی کھائے گا ہم سے لاکھ ہو کوئی دیو پیکر

(۱۹۱۱ ، کلام محروم ، ۱ : ۱۰۲) . وہ ایک عجیب و غریب دیوپیکر ہستی ہے ، وہ زندہ اجسام کے قانون سے بالاتر ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۲). یہاں کے لوگ ، جو خانہ بدوشوں کی طرح بکھرے پڑے رہتے تھے اور ماہی گیری کے سوا کسی دوسرے کام سے واقف نہیں تھے ، آج دیوپیکر مشینیں چلا رہے ہیں. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۳۰). [دیو + پیکر (رک)].

ـــ تَن (ـــ فت ت) صف.
جسیم ، لمبا تڑنگا ، دیوپیکر. یعنی ہم کو عُزّیٰ دیوتن ہے تم کو عُزّیٰ نہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۹۳). [دیو + تن (رک)].

ـــ تیرتھ (ـــ ی مع ، فت ر) امذ.
ایک تیرتھ ؛ دیوتاؤں کی پرستش کا ٹھیک وقت ؛ ہاتھ کا وہ حصہ جو دیوتاؤں کے لئے موثر ہو ؛ انگلیوں کے سرے (جامع اللغات) . [دیو + تیرتھ (رک)].

ـــ تھان امذ.
رک : دیو اُتھان. دیو تھان ... اس روز ہوہن دیوتاؤں کا ہوتا ہے ... غلہ نہیں کھاتے . (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲۵۹) . [دیو + تھان ـ اُتھان].

ـــ جامَہ (ـــ فت م) امذ.
۱. افسانوی طلسمات یا کرامات کا ایک لباس جو دم بدم رنگ بدلتا اور حریف کو حیرت و خوف میں مبتلا کرتا ہے. دیوجامہ نکال کر پہنا کہ وہ دم بدم رنگ بدلتا ہے . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۳۶) . گلیم عیاری کاندھے پر ، دیوجامہ حضرت آدم صفی اللہ کا پہنا . (۱۹۳۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۶۲). ۲. شیر کا چمڑہ جو سپاہی پہنتے ہیں (جامع اللغات). [دیو + جامہ (رک)].

ـــ جَگَن (ـــ فت ج ، ک) امث.
(ہندو) ایک رسم جس میں کنیا دان کی رسم ادا کی جاتی ہے ، رت جگا. دیو جگن کے وقت تمام نیک کام کئے جاتے ہیں اور لڑکی برہمن کو دیدیتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۹). [دیو + جگن (رک)].

ـــ جی (ـــ ی مع) امث.
دیوتاجی.

تمہاری دیوجی چیری کہاؤں
تعجب ہے مراد اپنی نہ پاؤں

(۱۷۹۶ ، پدماوت منظوم ، ۳۷). [دیو + جی (رک)].

ـــ چَہ (ـــ فت چ) امذ.
۱. جونک. دیوچہ یا جونک کی اس نواح میں بڑی افراط و کثرت ہے . (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۵۳۶). ایک سیر سرکہ میں بارہ عدد دیوچہ ڈال کر شیشی میں رکھیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب(ترجمہ)، ۵۳). ۲. دیمک (فارسی انگریزی اردو ڈکشنری). ۳. اُون کھڑا کھانے والا کیڑا (فرہنگ آموزگار). [ف].

ـــ چِہر (ـــ کس چ ، سک ہ) صف.
دیوتا صورت ، دیو کی شکل کا ، دیو جیسا.

اسی وضع تازنگیٔ دیو چہر
کیا کالا ایوان نیلی سپہر

(۱۹۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۷۳). [دیو + چہرہ (رک) جس کی یہ تخفیف ہے].

ـــ خِصال (ـــ کس خ) صف.
دیو صفت ، دیو کی خاصیت رکھنے والا. زنجبیل چند سرداروں کو ہمراہ لیکر تیران کے استقبال کو آیا دیکھا ایک دیو خصال پانچ سو سواروں کے آگے پیادہ دوڑتا ہوا چلا آتا ہے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۱۱). [دیو + خصال (رک)].

ـــ خَصْلَت (ـــ فت خ ، سک ص ، فت ل) صف.
رک : دیوخصال . آدمی دیو خصلت سا کیے سو کام بہت سواد لگتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۶). [دیو + خصلت (رک)].

ـــ خَلِیَّہ (ـــ فت خ ، کس ل ، شد ی بفت) امذ.
(حیاتیات) جسامت میں غیر معمولی طور پر بڑا جرثومہ. یہ گرام منفی کروی جراثیم ہیں جو عموماً جوڑوں میں یا کبھی خوشوں میں پائے جاتے ہیں ... اس خاندان کے ارا کین میں دیو خلیے (Giant Cells) دیکھے گئے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۷۵). [دیو + خلیہ (رک)].

ـــ دار امذ ؛ = دیودارو.
صنوبر، خاندان صنوبر سے ایک درخت جو شمشاد، لاریس(لارچ)

موو پنکھی ، چیڑ ، سرو ، عرعر (جونی پر کے ساتھ شمار کیا جاتا ہے)۔ اگر دیودار کی لکڑی کی ایک گولی کو اپنی گول کے عوض نوصل پر رکھیں اور اس سے ایک چنگاری لیں تو بہت سرخ رنگ نظر آئیگی. (١٨٣٤ ، ستۂ شمسیہ ، ٩ : ٦٨). بعض اقسام درخت میں جن میں زیادہ ممتاز ساگوان اور دیودار ہیں ایک قسم کا دافع سڑان روغن ہوتا ہے۔ (١٩٠٧ ، مصرفِ جنگلات ، ٦٥) . چیڑھ ، دیودار ، سرو اور موو پنکھی اس گروہ کی مشہور مثالیں ہیں . (١٩٨١ ، حیاتیات ، ٩٩)/(سوئلیں) میں بہترین کاغذ دیودار جیسی لکڑی سے بنتا ہے۔ (١٩٨٤ ، جدید سائنس ، ٥٧).[رک : دہار (الف : Uvaria Longifolia)].

—— دارُو (ـــ فت ر) امذ.
دیودار (جامع اللغات). [رک : دیودار].

—— داسی امث.
١. (ہندو) مندر کی پُجاری عورت جو بڑے مہنت کے حکم پر دیگر وہ کام بھی جن کو مذہبی جواز حاصل ہو معاوضہ لے کر کرلی ، یہ معاوضہ مہنت کا حق ہوتا کیوں کہ ان عورتوں کی ضروریاتِ زندگی مندر سے مہیا کی جاتی تھیں. دوسری چیز جس کا ان عرب سیاحوں نے بڑی کراہت کے ساتھ ذکر کیا ہے وہ ان مندروں کا حال ہے جن میں دیوداسیوں کے رکھنے کا دستور تھا ۔ (١٩٢٩ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ٣٠٢) . مندروں میں گھنٹیاں بجنے لگیں ، دیوداسیاں سنگار کیے کنول کے پھول تھامے آگئیں. (١٩٨٠ ، پچھتاوے ، ٣٣). ٢. (مجازاً) محبوبہ ، معشوقہ ، دلپسند.

فراز آج شکستہ پڑا ہوں بُت کی طرح
میں دیوتا تھا کبھی ایک دیوداسی کا

(١٩٧٧ ، نایافت ، ٧٨). [دیو + داس (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

—— دالِکا / دالی (ـــ کس ل) امث.
(طب) جھاڑی والا پیڑ جسکی بیل زمین پر مثل ڈانگری پھیلتی ہے ادویات میں مستعمل ، پھلدار پودا . دراصل بندال کے نام ہیں ... دیودالکا بھی آیا ہے آپ دیودالی میں بھی لکھتے ہیں کہ بندال کا نام ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ١٥٥). [دیو ڈانگری (رک)].

—— دالی امث.
(نباتیات) ایک بیل جو پانی گھوش کہلاتی ہے (پلیٹس) . [دیو + دالی (رک)].

—— دَتّ (ـــ فت د) امذ.
دیوتا کا دیا ہوا ، خدا داد ، وہ ہوا جو جماہی لینے کے وقت اندر جاتی ہے ؛ گوتم بدھ کا چچا زاد بھائی . دیودت یہ ارجن کے سنکھ کا نام تھا کیونکہ وہ دیوتاؤں نے ارجن کو دیا تھا. (١٩٢٨ ، بھگوت گیتا ، ٩). [دیو + دت (رک)].

—— و دَد (ـــ عو و ، فت د) امذ.
دیو اور جانور ، دیو اور درند ، (کنایۃً) بدقماش ، ناشائستہ ، غیر مہذب ، وہ مشین ہے جاری.

وہی مجلس میں کہ تھے سب دیو دد
بھاگے وہ دیکھ صحبت نیک و بد

(١٧٩١ ، قائم دہلوی ، د ، ٢٠٧).[دیو + و (عطف) + دد (رک)].

—— دُوَار (ـــ ضم د ، و) صف.
دیوتا کے پاس . جیو کا پہلا پہلی بندھن دھن دولت پر جا تیرتھ دیودوار اور اپشروج سے نہیں ہوتا کیول ایک من کے جیتنے سے ہی ہوتا ہے. (١٨٩٠ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ١ : ٩٧). [دیو + دوار (رک)].

—— دُوت / دُوتا (ـــ و مع) امذ ، امث.
دیوتاؤں کا ایلچی ، عورت (جامع اللغات). [دیو + دُوت / دُوتا (رک)].

—— دھار امذ.
(طب) دیودار کا عرق.

برابر تو نا گسیر و دیو دھار ملا پیس کر کر توں نابات یار

(١٩١٣ ، بھوگ بل (قلمی) ، ٤٠). [دیو + دھار (رک)].

—— دھَرم (ـــ فت دھ ، ر) امذ.
دیوتا کا راستہ. شردھا سہت بزرگوں کی دیکھا دیکھی اچھے کرم یہ دیودھرم ہے. (١٩٢٨ ، بھگوت گیتا اردو ، ٢٣٣). [دیو + دھرم (رک)].

—— دھَن (ـــ فت دھ) امذ.
(زراعت) دھان کی ممتاز اور مشہور قسم جو ساگو کے علاقے میں ہوتی ہے مالتی ، انتر بیل ، تل سیج ، دیودھن (ا ب و ، ٩:٦٧). [دیو + دھان (رک) کی تخفیف].

—— دھُوپ (ـــ و مع) امث.
لوبان کی خوشبودار جڑی جو بخور کے لئے استعمال کی جاتی ہے (پلیٹس). [دیو + دھوپ (رک)].

—— ڈانگَری (ـــ مغ ، فت گ) امث.
(طب) بندال کی جنس سے ایک بیل دار پودا ادویات میں مستعمل.

کھوں وجہ دسرا رواسن بڑی
سو رس پھول کا رس و دیو ڈانگری

(١٦٩٦ ، بھوگ بل (ق) ، ١٠٠). بعض کا قول یہ ہے کہ جس کو ڈانگری اور دیوڈانگری بولتے ہیں وہ بھی بندال ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٢ : ٩١٠). [دیو + ڈانگری (رک)].

—— ذات امذ (قدیم) ، ج دیوزاد.
دیو کی نسل سے.

اودھر رخ پھرایا جو کوئی دیوذات
سپڑ غم میں پایا سزا پائی بات

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٢١). [دیو + ذات (رک)].

—— زاد / زادا / زادَہ صف.
١. جو دیو کی نسل سے ہو ، مہیب صورت ، پُر رعب.

پکاریا کہ اسے دیو زادہ سوار
اتال دکھلا مردی ہینگام کار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۱).
ازل تے ابد تا کرے لگ عمل
کہ کوئی دیوزادا کرے نا خلل
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۲۳). یس پری پیکر پیش خدمتیں اور یس ہی حبشی غلام دیوزاد. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹). اس دیوزاد برخوردار کے جھانپڑ کی وجہ سے میرا معاملہ ڈھس مس ہو گیا. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۳۹). **۲. (مجازاً) لمبا تڑنگا ڈیل ڈول میں عام انسانوں سے مختلف.** قد و قامت کا قوی ہیکل کہ اطفال خرد سال اس کو دیوزاد تصور کریں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸). ایک دیوزاد ماسٹر صاحب ہم کو پڑھانے کے لئے مقرر کر دیئے گئے. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۶۶). سب سے چھوٹے بھائی قد میں سب سے بڑے ، ماشاءاللہ دیوزاد ، یہ لمبا تڑنگا جوان. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۱۹). **۳. بہت اونچا ، انتہائی بلند.** جن آنکھوں نے ہمالیہ کی دیوزاد برفیلی چوٹیاں اور ... بے پناہ دریا دیکھے ہوں. تعجب نہیں کہ انہیں جاپان کا سب سے بڑا آتش فشاں ... سفید ریش بونا معلوم ہوتا ہے. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۶). [دیو + ف : زادہ ، زادن = جننا].

---زائی / زائے امذ.
دیو سے پیدا ، دیو کی نسل کا.
واں آرام کیتے تھے شب دیو زائے
جو خورشید کے باندے تھے دست پائے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۷). [دیو+ف : زائی/زائے ، زائیدن = جننا].

---زیرہ (---ی مع ، فت ر) امذ.
دھان کی ایک اعلیٰ قسم جس سے بریانی کے لیے باریک چاول حاصل کیا جاتا ہے. ایک من دیوزیرہ دھانوں میں پچیس سیر چاول نکلتے ہیں جن میں سترہ سیر چاول سے دیگ بھر جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). [دیو + زیرہ (رک)].

---سار صف.
۱. بہت تنو مند ، قوی ہیکل ، قد و قامت میں دیو جیسا ، بہت بڑا.
جانا کہ چوب نرم ہیں جسکو گرم کیا
بیٹھے دھنک کے پیش جوانانِ دیوسار
(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت ، ۱).
سنا جب کہ ہے خانۂ دیوسار
طلسم اور جادو ہے وہاں بے شمار
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، منشی ، ۱۳۳).
قتیل جور ہیں بھارت کی دیویاں ہے ہے
یہ سن چکے ہیں جوانانِ دیوسارِ وطن
(۱۹۳۷ ، کاروانِ وطن ، ۵۹). **۲. شریر و بدکار ، بدنفس ، بدطینت.**
جوں سالک نے جا اس کی درگہ دیکھیا
مکھاں دیو ساراں کے جا کر پکھیا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۸). اس خاک دانِ نامرادی و خوابگہ فراموشی و دیوسار ناابلی اور تنگنائے کم بینی میں آسائش میسر ہوئی. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۳). [دیو + سار ، لاحقۂ صفت].

---سا کھ امث.
(موسیقی) ہنڈول راگ کی ایک راگنی جسے تروا بھی کہتے ہیں جو دن کے پہلے پہر میں گائی جاتی ہے.
ہے اس کا نام گر دیوسا کھ پُر
کہیں ہیں اس کو بروا بھی پترو
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۱۱). دیوسا کھ ، روپ سروپ اس عورت کا ، مردانہ لباس میں نہایت شکیل بہادر پہلوانوں کی طرح جسم پر گل سرخ ملے ہوئے گریبان چاک. (۱۹۳۹ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۲۶). راگ راگنیاں یہ ہیں :- ... شہانہ ، دیوسا کھ ... ہماری کلاسیکی موسیقی ایک نہایت دقیق فن ہے. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۷). [دیو + سا کھ (رک)].

---سا گ امذ.
(موسیقی) یہ ہنڈول راگ کی راگنی ہے اول بھیروں راگ ... یہ پانچ راگنیاں ہیں ... سادھو ، پنچم ، دیوسا گ ، ... اور بلاول ، اس کے پتر ہیں. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۵). [دیو + سا گ (رک)].

--- سائی آتمک / ساپا تمکا (---سکت ، کسرم) امث.
روح کی حقیقت کا علم . ان کے انت کرن میں دیو سائی آتمک بدھی نہیں ہوتی. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۷۷) جس نے اپنے چت کو بش میں نہیں کیا ہے اس میں آتما کا نشچے کرنے والی دیو ساپاتمکا بدھی پیدا نہیں ہوتی یعنی وہ آتما کے اصل سروپ کو نہیں جان سکتا. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۱۰۶). [دیو + سائی آتمک/ساپاتمکا सायात्मका].

---ستان / سِیھتان (---کس س) امذ.
دیوں کے رہنے کی جگہ ، دیوں کی بستی ، دیوالیہ ، مندر.
دیکھا واں دیوستاں یک سربسر
عجائب خلق وہاں پڑی سنج نظر
(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، ۱۶). اوپر دیو ستھان والے نیچے دھرتی والے بھی دیکھیں گے. (۱۹۸۶ ، خیمے سے دور ، ۶۵). [دیو + ستان ـ استھان (رک)].

---سفید کس صف (---فت س ، ی مع) امذ.
(مجازاً) دن.
گزری شب وصال ہوئی صبح روزِ ہجر
دیو سفید کھانے کو آیا سحر نہیں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۶۵). [دیو + سفید (رک)].

---سیاست کس اضا (---کس س ، فت س) امذ.
(سیاسیات) زبردست سیاست ، عفریت پیکر ، معمولی مرتبہ سے بہت اعلیٰ شخصیت (اصطلاحات سیاسیات ، ۱۹۰۹ ، ۶۳). [دیو + سیاست (رک)].

---سیاہ کس صف(---کس س) صف مذ.
کالا بھوت ؛ (مجازاً) سیاہ رات ، ہجر کی رات.

اے سحر ہجر کی شب ہے کہ کوئی دیو سیاہ
دیدۂ غول ہیں گردوں پہ نہیں تارے ہیں

(١٨٥٨ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ٢٢٣). [دیو + سیاہ (رک)].

---شَبَد (---فت ش ، سک ب) امذ.
رعد ، گرج (بارش کے دیوتا کی آواز) (ماخوذ : جامع اللغات). [دیو + شبد (رک)].

---فَلَک کس اضا(---فت ف ، ل) امذ.
آسمانی طاقت.

اگر منظور ہے دیو فلک سے کُشتیاں لڑنا
جوانو! زالِ دنیا سے ہے موقع تنفر کا

(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ٣٣). [دیو + فلک (رک)].

---قامَت (---فت م) امذ.
١.(أ) **قوی ، دراز قد ، بلند قامت** . اس دیو قامت مجاہد کو پیچھا کرتے دیکھ کر اُن کا پتہ اور بھی پانی ہو گیا . (١٩٨٥ ، طوبیٰ ، ٢٣٢). (أأ) (مجازاً) **لمبا چوڑا درخت یا پیڑ پودا**یہاں جھاڑیوں اور دیو قامت گھاس کے سوا کچھ نہیں اُگتا.(١٩٦٨ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٣٧٠). ٢. **بدشکل ، مہیب ، ڈراؤنا.**

بہ سر بریدہ ، بہ دیو قامت
ہمہ عقوبت ہمہ قیامت

(١٩٨٣ ، سمندر ، ١٢٦). [دیو + قامت (رک)].

---قامَتی (---فت م) امث.
رفعت ، بلندی ؛ (مجازاً) مرتبے یا عہدے کی بلندی . دیو قامتی کے تذکرے پر مجھے اپنے کرم فرما ... یاد آگئے . (١٩٨٦ ، فکشن ، فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ٣٢) . [دیو + قامت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَد (---فت ق) امذ.
بڑے قد و قامت والا ، دراز قامت . کوہ ہمالیہ کی درخشاں چوٹیاں ، اور دیو قد برگد کے درختوں کے جنگل دیکھے . (١٩٧٢ ، وید کو ہند (ترجمہ) ، ١). [دیو + قد (رک)].

---قَضا کس اضا(---فت ق) امذ.
حکم کا بندا ؛ (مجازاً) فرشتۂ موت.
مگر ایک مردِ جگردار و جانباز و دانائے رازِ حرب کی صدا سے اُٹھے زخم خوردہ جیالے جوان ترکمان داد لینے کو دیوِ قضا سے (١٩٦٢ ، ہفت کشور ، ٥). [دیو + قضا (رک)].

---کا دیو صف.
بہت بڑا ، نہایت موٹا ، لحیم شحیم (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات ؛ مہذب اللغات).

---کا سایَہ امذ.
بُھوت پریت کا آسیب ، اثر یا خلل.

یاد ہے سایۂ دیوار کسی کا ناسخ
دیو کا سایہ ہوا سایۂ طوبیٰ مجکو

(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ٤٣).

---کاشْٹھ (---سک ش) امذ.
(نباتیات) **دیودار کی نوع سے متعلق ایک پام کا درخت** (لاط : Pinus Devadaru) (پلیٹس).[دیو +کاشٹھ - کاٹھ (رک)].

---کانْڈَر (---مغ ، فت ڈ) امذ.
(نباتیات) **کاہو ، گیلی یا پانی والی جگہ میں پیدا ہونے والا پودا** (پلیٹس). [دیو + کانڈروبصلہ دار (رک)].

---کَرْدَم (---فت ک ، سک ر ، فت د) امذ.
دیوتاؤں کا مرغوب ، ایک خوشبودار مرکب جو صندل ، گوگل ، کسمبھ یا قرطم جیسا ایک خوشبودار پھول اورکافور سے ملا کر بنایا جاتا ہے (پلیٹس). [دیو + کردم कर्दम].

---کُل (---ضم ک) امذ.
دیوتا کا گھر ، مندر (جامع اللغات). [دیو + س : کل कुल].

---کُنڈ (---ضم ک ، غنہ) امذ.
قدرتی چشمہ (پلیٹس). [دیو + س : کنڈ कुण्ड].

---کَتھا (---فت ک) امث.
دیو مالائی کہانیاں ، اساطیر. اگر دیو کتھا کے حوالوں اور چند قدیم تلازموں کو الگ کر دیں ، تو ایک حال کی تصنیف معلوم ہو. (١٩٢٩ ، ناٹک کتھا ، ٩). [دیو + کتھا (رک)].

---کُش (---ضم ک) صف.
بہت طاقتور.

ہیں اصل میں دیو کُش مردُ ہیں
ہیں یک تن دیواں جنے گرد ہیں

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ١٢١).[دیو+ف: کش ا کشتن - مار ڈالنا].

---کَلا امذ.
چھوٹا مندر (جامع اللغات) . [دیو + کَلا (رک)].

---کَنیا (---فت ک ، شد ن بکس) امث.
پری ، دیو کی بیٹی ، غیر انسانی مخلوق.

ہر کوئی روپ دیکھ موہت ہو
اپسرا ہے کہ دیو کنیا ہے؟

(١٩٦٥ ، کفِ دریا ، ٤٢). [دیو + کنیا (رک)].

---کی خالَہ امث.
بدطینت عورت. چل دلالہ دیو کی خالہ ، منہ پر اُجالا پیٹ میں کالا. (١٩١٠ ، خوابِ ہستی ، ٣٣).

---گرُو (---ضم گ ، و مع) امذ.
دیوتاؤں کا گرو (جامع اللغات). [دیو + گرُو (رک)].

---گَندُم (---فت گ ، سک ن ، ضم د) امذ.
(کاشتکاری و طب)گندم سیاہ رری، دیلہ، دیوک، بادنج، تلطہ، اناج کی قسم جو شراب اور ادویات میں بھی استعمال ہوتی ہے ، گندم دیوانہ ، شیلم. (**Ergot Of Rye**) اسی کو کہتے ہیں جو دیو گندم کے بھٹے میں کالے دانے نمود ہوتے ہیں.(۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۸۳). قدیم مصری اور دیگر قومیں جو سے بیئر بناتی تھیں ، اور کہیں کہیں دیو گندم (**Rye**) سے بھی اس کی کشید ہوتی تھی. (۱۹۳۰ ، مکالماتو سائنس ، ۲۳۷). [دیو + گندم (رک)].

---گَندھار (---فت گ ، سک ن) امث.
(موسیقی)اساوری ٹھاٹھ سے متعلق راگنی. اساوری ٹھاٹھ: ... راگ راگنیاں یہ ہیں:- اساوری ، جونپوری ، دیوگندھار ، اڈانہ ... ابھیری.(۱۹٦۷ ، شاہد احمد دہلوی، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۷). [دیو + گندھار (رک)].

---گَندَھرو(---فت گ ، سک ن ، فت دھ ، سک ر ، و) امذ.
(ہندو) دیوتا اور گندھرو ؛ گانے کا ایک طریقہ ؛ روحانی گیت گانے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دیو + گندھرو (رک)].

---گِیر (---ی مع) امذ.
(کُشتی) ایک داؤں جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب حریف نیچے ہوتا ہے تو اس کے داہنی جانب بیٹھ کر سانڈی نکالتے ہیں اور اپنے بائیں پیر میں آگے سے ڈال کر ران اور گھٹنے سے دبا لیتے ہیں پھر بائیں ہاتھ سے حریف کی بائیں طرف کا پھنہ چڑھا کر زور کرتے ہیں حریف چت ہو جاتا ہے (رموزِ فن کشتی ، ۹۹). [دیو + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---گِیری (---ی مع) امذ.
(ملبوسات) جال دار کپڑے کی ایک قسم جو اب ناپید ہے. باریک کپڑے مثلاً تسبیح ، تبریزی ، .... بھیرم ، دیوگیری ... اس وقت تک سرائے عدل میں نہیں خریدے جا سکتے تھے.(۱۹٦۹ ، تاریخ فیروز شاہی ، سید معین الحق ، ۳۵۷). [دیو + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---لَگنا محاورہ.
حادثہ پیش آنا ، بھوت پریت کے اثر میں آ جانا.

اری جس شخص کو یہ دیو لاگے
سیانہ دور سوں اس دیکھ بھاگے

(۱۹۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۰).

---لوک (---و مج) امذ.
(ہندو) صوفیوں رشیوں کا مسکن ؛ دنیا ؛ عالم بالا ؛ عالمِ ملکوت؛ جنت ؛ عالم جاودانی. آکاش اور دیو لوک میں کوئی نہیں جو شاستر کے موافق جتن کرتے نہ ملے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۲). دیوتا دیو لوک کی خلقت ہے جو زمین سے بہت اونچا طبقہ ہے. (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۹).

یہ دھج نہ دے جو اجنتا کی صنعتوں کو پناہ
یہ سینہ پڑ ہی گئی دیو لوک کی بھی نگاہ

(۱۹۳٦ ، مشعل ، ۱۷۱). [دیو + لوک (رک)].

---لوک کو سِدھارْنا محاورہ.
مر جانا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---مار .(الف) صف.
دیو کو پچھاڑنے والا ، دیو سے زیادہ طاقتور.

کیا سن کے منہر نے رج سوں کھنکار
کہ میں مردِ صیاد ہوں دیو مار

(۱٦۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲۵). (ب) امذ. **(کُشتی) ایک داؤں جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب حریف اوپر ہوتا ہے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے داہنے ہاتھ کی کلائی اور پونہچے کو زور سے مروڑتے ہیں تو حریف اوپر سے چت گر جاتا ہے** (رموزِ فن کشتی ، ۱۲٦). [دیو + مار (رک)].

---مالا امث.
(ہندو) قدیم مذہبی اور قومی روایات ، معاشرت ، تاریخ اور رسوم وغیرہ. بُت پرستوں کے دیو مالا اور روایات میں بہت نشان عمل مقناطیسی کے موجود ہیں. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۱۲۳). ایک قوم کی دیو مالا ، روایات اور نفسیاتی خواص اس کی زبان کی تدوین اور تنظیم میں بہت رسوخ رکھتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مشوراتو کیفی ، ۸۳). مسلمانوں نے ہی سائنس کو یونانی دیو مالا سے نکال کر صحیح بنیادوں پر قائم کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۷). [دیو + مالا (رک)].

---مالائی صف.
قدیم روایات و اساطیر پر مبنی قصے اور واقعات. جن روایات پر اس عہد کی تاریخ منحصر ہے ان کی نوعیت بہت حد تک افسانوی اور دیومالائی ہے. (۱۹٦۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۷۵). ہندوستانی سرزمین کے پھول ، پھل ، شجر ، طیور ، دیومالائی کردار اور اساطیری عناصر کا اظہار بھی پوری رغبت سے ہوا ہے. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۹۹). [دیو + مالا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---مُرِید (---ضم م ، ی مع) امذ.
اپنے آقا ، پیر یا مرشد کا تابع فرمان ، یعنی اگر کسی نے اپنے نفس کو زیر کر لیا تو پھر نفس اُسکا مطیع و فرمانبردار ہو جاتا ہے.

وہی شہزور رہا جسنے دبایا اس کو
نفس سرکش کو سمجھئے کہ یہ ہے دیومرید

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۹۳). [دیو + مُرید (رک)].

---مِزاج (---کس م) صف.
خوش خُو ، نیک خصلت . شائستہ خوراک کھا کر خوش وقت ہو تو

اوسکو دیو مزاج کہتے ہیں.(١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥: ٦٦١).
جانور تندرست و بارفتار ہو ، میدان جنگ میں حریف کے مقابلے سے منھ نہ موڑے ... اور خصہ خوراک کا شائق اور ہر وقت خوش رہے تو ایسے ہاتھی کو دیو مزاج کہتے ہیں . (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ : ٢٢٥). [دیو+ مزاج (رک)].

---مَسُوخ کس اضا (---فت م ، و مع) صف.
تیز رفتار ، زورآور.اس فکر میں سہرے کو پھرایا غائب ہونے لیکن اس دیو مسوخ یعنی شیر بد کردار کی رفتار کے آگے آندھی گرد تھی.(١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ٢١٧) . [دیو + مسوخ ~ مسدق (ع) کا متبادل].

---مَن (---فت م) امث.
دیوس کیوڑے کی چھال پر ایک پھونری جو مبارک خیال کی جاتی ہے(اردو نامہ ، کراچی ، ١٢). [دیو+ من (رک)].

---ناگری (---فت گ نیز سک) امث.
(ہندو) سنسکرت کو دیوتاؤں کی زبان کہا جاتا ہے اور اس سے متعلق رسم خط کو ناگری (مجازاً) ہندی رسم الخط. برہمن لوگ صرف دیوناگری حروف پڑھاتے تھے (١٨٥٠ ، کوائف تعلیم ، ٩١). [دیو+ ناگری (رک)].

---وَرْمَن (---فت و ، سک ر ، فت م) امث.
دیوتاؤں کی زرہ (جامع اللغات). [دیو + ورمن (رک)].

---وَش (---فت و) صف.
دیو جیسا ، ڈراؤنا.حیرت جادو کو غصہ آیا کہا شہنشاہ اس منحوس دیووش کا نام نہ لیجے .(١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٣١٣) . [دیو + ف : وش ، لاحقۂ صفت].

---ہَفْت سَر کس صف(---فتہ ، سک ف ، فت س) صف.
رات ؛ کرۂ زمین(جامع اللغات). [دیو + ہفت(رک) + سر(رک)].

---ہَیکَل (---ی لین ، فت ک) صف مذ.
بڑا ، پُرشکوہ ، عظیم . میرے وطن میں دیو ہیکل کلیں چل رہی ہیں . (١٩٠٠ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، م). میں امریکہ کے سفر میں اپنے طور پر ، یہ جاننا چاہتا تھا کہ اس دیوہیکل نئی دنیا کی جان کس طوطے میں ہے . (١٩٨٣ ، شمع اور دریچہ ، ٣١). [دیو + ہیکل (رک)].

---یوک (---و مع) امذ.
رک : دیو لوک . برہم کی ایکتا کا شدھ گیان پراپت ہونے کے پہلے ہی دیویوک سے موت آ جاوے . (١٩٢٨ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ١٩٧).

دیو(٢) (ی مع) امذ.
(ہندو) شادی کے آٹھ طریقوں میں سے ایک جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ باپ ہوم کی رسم شروع ہونے سے پہلے لڑکی کو خوش نما پوشاک پہناتا ہے جو اس پیشوائے محترم کے لئے ہوتی ہے جو اس عمل مذہبی کو انجام دیتا ہے ، عطائے دختر (ماخوذ : دھرم شاستر ، ١٠٨). [مقامی].

دِیوا (ی مع) امذ.
١. رک : دیا ، چراغ.اس کے نور کے دیوے روشن کیا ہوئے.(١٤٢١ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ٢٢).

جیس گھر پونم کا چندان تسگھر دیوا کیا کرناں
(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٨٥)).

دیوا دل ، بتی دم ، مندھر جسم ہے
اگن جیو ، ہور تیل تج اسم ہے
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٦).

کہ ایسے میں بی بی بھی سونے چڑی
میاں نے جو دیوے کو جھاپٹ جڑی
(١٧٨١ ، مجموعۂ ہندی ، ٦٣).

پاؤں پر جل جاؤں میں ہو کر پتنگ
ہے دیوا میری ربن کا یا حسین
(؟ ، عشقی (باغ و بہار ؟ ، ٨٠)). دیوان خاص میں جھنڈیاں ، دیواروں پر قندیلیں ، منڈیروں پر دیوے. (١٩٣٥ ، وداع ظفر ، ١٧٨). چراغ سب جل چکے تمہارے تم اب یہ دیوا کہاں لیے جا رہی ہو دیکھو! . (١٩٨٥ ، دریں دریں (ترجمہ) ، ٣٩). ٢. (مجازاً) رہنما ، رہبر کامل.

دیوا کوئی اچھو اصل ہیں نور تونچہ
چھپی پاس ہر کل میں مشہور تونچہ
(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٢).

او نے دین اند کار پاڑیا دنیا میں
دیوا دین کا کیوں بجھایا خدایا
(١٧٠٥ ، مظہر (باغ و بہار ؟ ، ١٦٣)). ٣. نشان ، علامت ، روشنی کی علامت. پڑے کوائر کے مقام پر سنگ مرمر کا مخروطی مینار بنا ہوا ہے اس کو اکبر کا دیوا کہتے ہیں . (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٣٧٧) [پ : دیو (دیوو) و ~ दावऑ س : (دیپک) دیپ + ک : दीप+क].

---بَتّی (---فت ب ، شد ت) امذ.
چراغ ، دیا اور بتی ؛ (مجازاً) معمولی چیزیں.

شہاں میں اگرچہ ہوں میں جگ بتی
ولے گھر کوں نیں کوئی دیوا بتی
(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٢٢). [دیوا + بتی (رک)].

---بُجھنا ف ل ، محاورہ.
١. اندھیرا ہونا ، تاریکی ہو جانا.

سب گھر کے بیچ اجالا تھا ، کیا نوک بندی تھی نور بھری
جب دیوا بجھ کر سرد ہوا پھر چھائی گئی کل اندھیاری
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٦٨). ٢. سہارا ختم ہونا.

جو فرشتہ ہے مقرر باد پر اوس نے تو کیا جو راللہ کا دیوا بجھا
(١٨٣٣ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ١٣٧).

ـــــ بلے (ـــــ فت ب) م ف.
شام کے وقت ، اوّلِ شب. سہراج نے دیوابلے سوتیوں کا تھال سونپتے ہوئے اُسے آشیرواد دے کر رخصت کیا. (۱۹۴۳ ، آجکل ، دہلی ، یکم جون ، ۲۸). [دیوا + بلے ، بلنا ـ جلنا سے حالیہ تمام].

ـــــ جلانا محاورہ.
چراغ روشن کرنا ؛ (کنایۃً) گریہ و زاری کرنا.

شعلہ نو مہاں سے دل کی منت کے لیے
مرقلو، پروانہ پر دیوا جلایا رات بھر
(۱۸۹۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۳۲).

کوئی دیوا جلا کے آئی صبح
کوئی غنچہ کھلا کے شام ہوئی
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۹۳).

ـــــ سلائی (ـــــ فت س) امث.
رک : دیا سلائی. ہم نے ایک دیوا سلائی سے لکڑی میں آگ لگا دی. (۱۸۸۲ ، منطق استقرائی ، ۸). فطرۃ کی مثال دیوا سلائی کی سی ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۷۳). [دیوا + سلائی (رک)].

دیوا (۱) (ی مج) صف.
دینے والا.

درویشوں کا سرب سکھ دیوا
سب کو کرے درویش کی سیوا
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۱).

بٹا دیا یہ سپہر کمینہ پرور نے
نہ نام لیوا ہے ان کا نہ پانی دیوا ہے
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۸۳).

ملکہ تھی جو ممالک کی بنی باجگزار
نام لیوا نہ رہا پانی کا دیوا نہ رہا
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۰۹٦). [پ : دیوا ـ [illegible] ـ اُسے اَوْآ ؛ س : [दे + तव्य (क)] ـ (توڑنگی)].

ـــــ لیوا / لیئی (ـــــ ی مج ، کس ل) امذ ، امث.
دینے والا لینے والا ، تبادلۂ اشیاء ، لین دین (پلٹس). [دیوا + لیوا ، لینا (رک) سے حالیہ تمام].

دیوا (۲) (ی مج) امذ (شاذ).
۱. دیوتا.

رین دن ایک چت سوں بھی کروں اس سائیں کا سیوا
جو کہنے کوئی اسے اللہ کوئی کرتار کوئی دیوا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۲).

جب بولے پکڑ لیو سیوا   سیوا کریں اس کی رام و دیوا
(۱۸۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۹). [س : دیوک देवक].

دیوا (۳) (ی مج) امذ.
(طب) خبازی کے خاندان سے ایک پودا. ادویات میں مستعمل؛ لاط : Hibiscus Mutabilis اور Marcilea Quadrijolia (ماخوذ : پلٹس). [س : देवा].

دِیوات (ی لین) امذ.
دیوتا سے منسوب گھر.

حوریں کہیں غلماں کہیں پریاں کہیں جنّات
اوجڑ ، کہیں بستی کہیں جنگل کہیں دیوات
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۷). [س : दैवात].

دیوار (ی مج) ، (الف) امث.
۱. مٹی کی بنی ہوئی یا اینٹ اور پتھر وغیرہ کی گارے یا مسالے سے چنی ہوئی اوٹ یا پردہ.

تج حسن کے گلزار میں کیں خار نہیں
تج عشق کے میخانہ کوں دیوار نہیں
(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۷۷ب).

پوچھاناں لباس اوس کا آتش کا جاں
فرش چھت (چھت) و دیوار آتش پوچھاں
(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۳۵).

ہوگا کسی دیوار کے سائے میں پڑا میر
کیا ربط محبت سے اس آرام طلب کو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۸). دونوں ہاتھ ایک دفعہ پاک مٹی یا ڈھیلوں یا کچی دیوار پر ماریں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۲۵).
دیوار پہ بیل چڑھ رہی تھی   خوشبو کی ندی کنارے دن تھے
(۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۱۰). ۲. (أ) (نباتیات) کسی پھل یا بیج کے اوپر کا غلاف. اس پھل کی دیوار (گرد غرہ) پتلی ہوتی اور بیج کے پوست سے چسپاں رہتی ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۱۵). (اا) (حیاتیات) اعضائے جسمانی پر کھال کا غلاف. ان کے جسم کی دیوار تین پرتوں پر مشتمل ہوتی ہے اس لیے انھیں تین پرتوں والے (Triploblastic) کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۱۱). (ااا) اندرونی سطح. معدہ کی اندرونی دیواروں میں طولی شکنیں پائی جاتی ہیں. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۸٦). ۳. (مجازاً) آڑ ، روک ، رکاوٹ.

مجھ دل کوں اسی طرف پھرا دے
دیوار کوں بیچ کی گرا دے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۳). دنیا کی مصیبت خدا اور انسان کے بیچ میں دیوار. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۲). ۴. اطراف ، بازو. اولیا نے ایک ہاتھ سے کس کر گاڑی کی دیوار تھامی اور دوسرے ہاتھ سے کوئی بھاری بکس پکڑ لیا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۹۳). ۵. (عو) انگیا کے اور اس کی سلائی کے اصطلاحی نام میں سے ایک ، انگیا کا پان ، دو ٹکڑوں میں سے بڑا ٹکڑا.

چڑیوں میں یہی چڑیا اے یار پسند آئی
دیواروں میں انگیا کی دیوار پسند آئی
(۱۸۳۶ ، دیوانِ سہر ، ۳۹٦).

جھانک کر انگیا کی دیوار سے بنگلے کی بہار
کھاٹ پر آج اتر آیا ہے بنھا کیسا

(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۱۸). ۹. نا ک کا بانسا ، چٹان یا پہاڑ کا سیدھا پہلو (جامع اللغات). (ب) صف. ۱. (کنایۃً) نابینا ، اندھا

بے نور تو نے آنکھوں کو اے یار کر دیا
پردے کے واسطے مجھے دیوار کر دیا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۶۳). ۲. حیران ، متحیّر (جامع اللغات). [ف].

---اُتارْنا محاورہ.
دیوار ڈھانا (ا پ و ، ۱ : ۸۶).

---(--- دیوار) اُٹھانا محاورہ.
۱. دیوار بنانا ، دیوار کھڑی کرنا.

چاہیے تعمیرِ دل جو ساتھ اُٹھا لیجائیگا
یوں خرابی کے لئے دیوار اُٹھا یا در اُٹھا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۲). مکان کی نیو قائم ہو چکی ہے صرف دیوار اُٹھانی باقی ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۲۰).
۲. حجاب قائم کرنا ، کسی چیز کے درمیان حائل ہونا.

کہیں تم کو بلندی سے نہ جھانکیں حضرتِ موسیٰ
اُٹھا لو اور بھی دیوار پر دیوار تھوڑی سی

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۳۵).

ایسے بھی پاشکستہ نہ تھے ہم مگر امید
سائے نے راہِ شوق میں دیوار اُٹھائی ہے

(۱۹۶۶ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۰۳).

---اُٹھنا محاورہ.
۱. دیوار بنائی جانا ، رکاوٹ کھڑی ہونا.

اُٹھے دیوار کیا جب خانۂ غیر
بنے میرے غبارِ ناتواں سے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۷۶). **۲. حجاب ہونا ، جدائی ہونا.**

لڑکپن سے وہ ہم خانہ خرابوں سے کشیدہ ہیں
وہاں گردِ کدورت کی اٹھی دیوار پہلے سے

(۱۸۳۶ ، رشک (نوراللغات)).

---آنا محاورہ.
دیوار کا گر جانا. میں سمجھا کہ خدانخواستہ کوئی ، دیوار آئی جو اینٹیں گریں. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نا اہلِ پڑوس ، ۱۲).

---بازُو کس اضا (---و مع) امث.
پہلو کی دیوار (جامع اللغات). [دیوار + بازُو (رک)].

---باندْھنا محاورہ.
رکاوٹ بنانا ، دیوار تعمیر کرنا.

جو کوئی غم کا حصارِ قلب چاہے
غبارِ آہ سیں دیوار باندھے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۴۴). باؤلیوں کے اطراف ایک پختہ دیوار باندھنے سے اوپر کی سہریوں کے پانی کو ... اُس میں گرنے سے روک سکتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۸۳).

---بَہ دیوار/بَدیوار (---فت ب ، ی مع) صف.
دیوار سے دیوار ملی ہوئی ، متصل ، قریب ، جڑا ہوا ، ملا ہوا.

فیض سے آپ کے رتبہ بہ زمیں کا تھا بلند
عرش دیوار بدیوار تھا معراج کی شب

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۳۵).

دیکھیں مسجد ہو کہ بے خانہ ہو پہلے آباد
دونوں دیوار بہ دیوار بنا ہوتے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۳۸). [دیوار + ب/بہ (حرفِ جار) + دیوار (رک)].

---بَرْلِن کس اضا (---فت ب ، سک ر ، کس ل) امث.
جنگِ عظیم دوم کے بعد اتحادی طاقتوں نے جرمنی کو دو حصّوں میں تقسیم کر کے اس کے صدر مقام برلن کے بیچ میں ایک دیوار بنا دی ہے. (مجازاً) رکاوٹ ؛ حد بندی. ہم درمیانی دیوار کو دیوارِ برلن کہتے تھے کیونکہ اسے پار کرنے کا موقع صرف عید ، بقرعید پر ملتا تھا. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۱۰). [دیوار + برلن (عَلَم)].

---بَسْت (---فت ب ، سک س) امث.
مضبوط دیوار. بادشاہ ... آیا اور احتیاطاً مورچے قسمت کئے اور خندق اور دیوار بَسْت بنائی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ ، ۳۶۸). [دیوار + ف : بست ، بستن - باندھنا].

---بُلَنْد کس صف (---فت ب ، ل ، سک ن) امث.
اونچی دیوار ؛ (مجازاً) امیر ، دولت مند.

کیوں نہ گر گر پڑوں چڑھ چڑھ کے میں اے جذبۂ شوق
طالعِ پست یہاں یار کی دیوار بلند

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۲). [دیوار + بلند (رک)].

---بَنانا ف م.
دیوار تعمیر کرنا.

پر لگانے کا مجھے شوق اگر چاہے گا
اپنے گھر کی تو بنا شوق سے دیوار بلند

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۸). اس پر کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنا دیں. (۱۹۲۱ ، امام احمد رضا بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۴۸۶). پہاڑوں کی چوٹیوں کو مسمار کر دیتے اور ان کے اوپر مٹی کی دیواریں بنا دیتے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۷۷).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
محیط ؛ وہ مکان جس کے چاروں طرف دیوار احاطہ ہو (جامع اللغات). [دیوار + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بَنْنا محاورہ.
۱. ساکت و خاموش رہ جانا ، متحیّر ، ششدر اور ہکا بکا ہو جانا ، حیران رہ جانا.

ششدر سا رہ گیا ہوں درِ یار دیکھ کر
دیوار بن گیا ہوں میں دیوار دیکھ کر

(۱۸۳۸ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۵).

سکنے کا جو عالم ہے تیری منتظری میں
دیوار بنے جاتے ہیں در دیکھ رہے ہیں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۳۵). ۲. **رکاوٹ بننا ، حائل ہونا.** کشمیر اس دوستی کے درمیان دیوار بن کر حائل رہا ہے.(۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۳۶).

--- بیٹھنا محاورہ.
دیوار گر جانا ، منہدم یا مسمار ہونا.
زیر دیوار صنم روتے جا کر اتنا
سیکڑوں بار وہ دیوار اُٹھے اور بیٹھے
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۰۱).

--- بیچ (---ی مج) صف.
اس مکان کی نسبت کہتے ہیں جس کے اور دوسرے مکان کے درمیان دیوار حد فاصل ہو. ماں کو لے کر ظہیر ماموں کے ہاں گیا ، دیوار بیچ گھر تھا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۲۰). دیوار بیچ گھر رتی رتی اور تل تل باتوں کی خبر پہنچتی تھی.(۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۸). [دیوار + بیچ (رک)].

--- بینی کس اضا(---ی مع) امث.
ناک کا بانسا (جامع اللغات). [دیوار + بینی = ناک].

--- بھی کان رکھتی ہے کہاوت.
راز کو راز ہی رہنا چاہئے ہو سکتا ہے پس دیوار کوئی ہو ، احتیاط لازم ہے.
در پہ بات آ کر سنو دیوار بھی رکھتی ہے کان
یوں بھلا کیونکر پس دیوار میں تم سے کہوں
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۹۶). بس اس ذکر کو چھوڑو بڑوں نے کہا ہے کہ دیوار بھی کان رکھتی ہے.(۱۹۳۳ ، فراق دہلوی،مضامین فراق، م).

--- پر م ف.
برسر دیوار.
دکھانا اپنا اسے پردہ نشیں منظور ہے تجھ کو
جو اب دیوار پر وہ پیش در اونچی نہیں ہوتی
(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۵).

--- پر دیوار چننا ف مر ؛ محاورہ.
دہری دیوار بنانا ؛ رکاوٹ پر رکاوٹ کھڑی کر دینا.
کدورت پر کدورت جم گئی ہے میرے سینے میں
چُنی یہ عشق نے دیوار پر دیوار کیسی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۸۸).

--- پر سایہ چڑھنا محاورہ.
اچھل جانا.
ہوں وہ دیوانہ جو رکھا کوئے جاناں میں قدم
ڈر گیا ایسا کہ سایہ چڑھ گیا دیوار پر
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۴۴).

--- پوش (---و مج) امذ.
دیوار پر لگایا جانے والا پردہ ، رک : دیوار گیر. تاتاری عورتیں کارچوب پر گل دوزی یا کارگہ پر گلیم بافی یا دیوار پوشوں پر گل بوٹے کاڑھنے میں اپنا وقت صرف نہ کرتی تھیں. (۱۹۲۰ ، تیمور ، ۳۳). یہ خوبصورت گل بوٹوں والے دیوار پوش ، یہ عود اور مُر روشن کرنے کے طلائی ظروف ، یہ عطردان اور گلدان ، چہل چراغ اور فانوس ان میں ایک کو بھی سلامت نہ رہنے دینا چاہیئے.(۱۹۴۳ ، تائیس ، ۲۵۴). [دیوار + ف : پوش ، پوشیدن = چھپانا ، ڈھکنا].

--- پھاندنا محاورہ ؛ ف مر.
۱. **دیوار پھاند کے نکل جانا.**
ایک دن دیوار ہی پھاندونگا میں
خیر درباں کر ، جو تجھسے ہو سکے
(۱۸۶۳ ، الماس درخشاں ، ۲۲۳).
دیواریں پھاند پھاند کے دیوانے چل بسے
خاک اڑ رہی ہے چار طرف قیدخانے میں
(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۱۱). ۲. **چوری کرنے کسی کے گھر میں داخل ہونا.**
نہ آئی جوہری کو تاب زنہار
وہ پھاندا ایک ہمسائی کی دیوار
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۸۹). ۳. **حد پار کرنا.**
درباں یار شب کو اگر در نہ کھولتا
دیوار پھاندنے میں نہ کرتا میں درگزر
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۹). ۴. **بدچلن ہونا ، حد سے گزر جانا.** اپنی خالہ کی لاڈلی ہیں بیٹیاں دیواریں پھاندتی ہیں.(۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۱۶).
شوق نظارہ وہاں لے تو گیا
پھاندتی دیوار باقی رہ گئی
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۰۱).

--- پھٹ جانا محاورہ.
دیوار میں درز پڑ جانا (جامع اللغات).

--- پھرانا محاورہ.
(عور) **دیوار پھاندنا.**
بند ہے گلشن کا دروازہ تو اُوڑ جائینگے ہم
آج دیوار چمن تو بھی تو پھرا فاختہ
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۸۶).

--- پھولنا محاورہ.
(معماری) **دیوار کی چھل (بیرونی سطح) کا کسی اندرونی نقص کی وجہ سے باہر کو ابھر آنا ، پانی مرنے اور پھراؤ کے ڈھیلا ہونے سے دیوار پھول گئی ہے یعنی دیوار کا پیٹا نکل آیا ہے** (ا پ و ، ۱ : ۱۳۰).

--- توڑنا ف مر.
دیوار میں سوراخ کرنا ، دیوار میں رخنہ کرنا (جامع اللغات).

ٹکراؤں واں جو سر تو وہ کہتا ہے کیا مجھے
صاحب نہ مجھ غریب کی دیوار توڑیے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۱۰) . حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں ... بحکم النبیؐ پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے(۱۹۱۱؟ ، تفسیر القرآن الحکیم، مولانا نعیم ، ۳۸۶).

---چٹکنا محاورہ.
خوش ہونا.
غنچے کی طرح چٹکی دیوارِ حرم دیکھو
اک نو گلِ وحدت کے آئے ہیں قدم دیکھو
(۱۹۱۲ ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۸).

---چُننا محاورہ.
رکاوٹ ڈالنا ، رکاوٹ کھڑی کرنا ، دیوار بنانا (ماخوذ : نوراللغات).

---چُنوانا محاورہ.
رکاوٹ کھڑی کرنا ، پردا کروانا. مجھ کو اپنے پاس کیوں نہیں بلاتا ، یہ دیوار کیوں چُنوائی ہے ، یہ کیا اس کے جی میں آئی ہے(۱۹۱۲ء ، سی پارۂ دل ، ۱۰۳).

---چین کس اضا (---ی مع) امث.
چین میں تاتار و ختا کی سرحد پر فغفورِ چین (دو سو چالیس برس قبل مسیح) کی بنوائی ہوئی کم سے کم آٹھ سو کوس اور زیادہ سے زیادہ تین ہزار میل لمبی تیس گز چوڑی اور اتنی ہی اونچی دیوار جو تاتاریوں کے حملے سے بچنے کے لیے پانچ سو برس کی مدت میں تیار کرائی گئی تھی. دیوارِ چین کی لمبائی تقریباً پندرہ سو میل ہے. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۷۳۸).

---چین کھڑی کرنا محاورہ.
دوری قائم کرنا ، رکاوٹ بنانا . ہم نے اپنے اور ان کے درمیان دیوارِ چین کھڑی کر دی تو ہمیں بعد میں پشیمان ہونا پڑے گا. (۱۹۲۳ ، احیاء ملت ، ۶۰).

---چھلنی ہو جانا / چھلنی ہونا محاورہ.
چُور چُور ہو جانا ، مضروب ہو جانا.
دیکھ اے تکرِ شوق یہ تیزی نہیں اچھی
چھلنی ، کہیں ہو جائے نہ دیوار کسی کی
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۵۳).

---حَرَم کس اضا (---فت ح ، ر) امث.
حدودِ محل خانۂ شاہی ، بادشاہوں کے زنان خانے کی پردہ دیوار.
یہ کس « کسریٰ » کی دیوارِ حرم سے قہقہے پھوٹے
یہ کس « جمشید » کے قصرِ فلک پیما میں خم ٹوٹے
(۱۹۵۸ ، تبغِ دوران ، ۱۲۷). [دیوار + حرم (رک)].

---حِصار کس اضا (--- کس ح) امث.
قلعہ کی دیوار (جامع اللغات). [دیوار + حصار (رک)].

---حَیرت کس صف (---ی لین ، فت ر) امث.
تعجب کی دیوار، مراد : تعجب ، حیرانی.
اوس کی صورت دیکھ کر مثی مرقع ہو گیا
بن گیا دیوار حیرت آئینہ تصویر کا
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۰). [دیوار + حیرت (رک)].

---خُنک کس صف (---ضم خ ، فت ن) امث.
(مجازاً) پانی کا سرد ذخیرہ . اس پانی کو « دیوارِ خنک » یا دریائے خنک (Cold Wall) کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۰۳). [دیوار + خنک (رک)].

---داسا امذ.
(تعمیر) جو کڑیاں چھت کا چوبینہ بٹھانے کے لیے دیوار پر رکھی جاتی ہیں . جہاں کہیں ضرورت ہو دیوار داسے کافی موٹے ہوں تا کہ وہ اپنا کام انجام دے سکیں. (۱۹۰۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۲۷). [دیوار + داسا (رک)].

---دَرْبان (---فت د ، سک ر ، کس م) صف.
رک : دیوار بیچ.
خراب پھرتے تھے عالم میں دل کو بھولے ہوئے
مکان یار کا ، دیوار درمیاں ، نکلا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۱۷).

---دوز (---و مع) صف.
دیوار کے نیچے دیوار ، دیوار اندر دیوار. جس میں دو اور چھوٹی محرابیں بنی ہوتی ہیں جن کے بازو دیوار دوز محرابوں (Arcades) سے مزین ہیں. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات (ترجمہ) ، ۳۹۰). [دیوار + ف : دوز ، دوختن - سینا ، ملانا].

---سُم کس اضا (---ضم س) امث.
(سالوتری) جانور بالخصوص گھوڑے کے کُھر اور تلووں کے بیچ کا پردہ یا کھال. اُس مقام اتصال کو جہانکہ وہ دیوار سُم کے بقایا حصہ سے ملتی ہے(۱۹۰۵ ، دستور العمل نعلبندی اسپاں، ۱۰۳). [دیوار + سُم (رک)].

---سے لڑنا محاورہ.
اکیلے بیٹھے شور مچانا ، تنہائی میں خفا ہونا(علمی اردو لغت).

---شانوں پر آنا محاورہ.
جگہ تنگ ہونا. تلوار چلانے کو جگہ درکار ہاتھ کھول کر وار نہ ہو تو بیکار یہاں ہر طرف دیوار شانوں پر آ رہی ہے. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۱۱).

---قہقہہ کس اضا (---فت خف ق ، سک ہ ، فت ق ، ہ) امث.
چین کی سرحد کی ایک روایتی سبیے اور تانبے کی دیوار جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جو اس پر چڑھ کر نیچے دیکھتا ہے بے اختیار ہنستا ہے.

غنچوں کے طور گویا دیوارِ قہقہہ ہے
پھر کر پھرا نہ لڑکا جو اس طرف کوں جھانکا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۰).
کسی پری کی ہنسی ، دل پر اپنے کچھ نہیں جانے
تو پھر یہ ہنسے کہ دیوارِ قہقہہ بن جائے.
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۶).
نے نہ یہ ترا غم کش اگرچہ ہر دیوار
سرورِ عیش سے دیوارِ قہقہہ بن جائے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳۳). اب قوموں اور ملکوں کے درمیان پہلے جیسی ”دیوارِ قہقہہ“ باقی نہیں رہی. (۱۹۵۲ ، امن کے منصوبے ، ۹). [دیوار + قہقہہ (رک)].

---ِ قہقہہ لگانا محاورہ.
بہت ہنسنا ، بے حد ہنسنا (جامع اللغات).

--- کرنا محاورہ.
(ادبیات) حیرت زدہ کر دینا ، سکتے میں ڈال دینا.
دروازے پر کھڑا ہوں کئی دن سے یار کے
حیرت نے عشق کی مجھے دیوار کر دیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۴۴).

--- کعبہ بیٹھ جانا کس اضا ، محاورہ.
(مجازاً) کوئی بہت بڑا حادثہ ہونا.
قرآن رحلِ زیں سے سرِ فرش گر پڑا
دیوارِ کعبہ بیٹھ گئی عرش گر پڑا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۱).

--- کودنا محاورہ.
طاقت کا مظاہرہ کرنا ، زور آزمانا.
جا کر انہوں کے گھر پر جب زور آزماویں
وہ گر دیوار کودیں ہم کوٹھا پھاند جاویں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۱).

---ِ کُہنی (---ضم ک ، سک ہ) امث.
نصف دائرہ کی شکل کا گھوما ہوا لوہے کا ٹکڑا ، بریکٹ. گھنٹیوں اور پھلوں کی مختلف صورتوں میں بھی بنائے جا سکتے ہیں ، ان کے ساتھ دیوار کہنیاں ہوتی ہیں جو ان کی بالائی ڈاٹوں کو جن پر چھت قائم ہوتی ہے ، سہارا دیتی ہیں. (۱۹۶۷ ، تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات (ترجمہ) ، ۲۷۵). [دیوار + کہنی (رک)].

--- کی چوٹی (---و مج) امث.
دیوار کا سرا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

--- کے آگے دیوار کھڑی ہو جانا محاورہ.
رکاوٹ پر رکاوٹ پیدا ہو جانا.
بس حُسن سے سکتے میں وہ ہے عشق سے حیران
دیوار کھڑی ہو گئی دیوار کے آگے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۹۱).

--- کے بھی کان ہیں کہاوت.
رک : دیوار بھی کان رکھتی ہے.
دیوار کے بھی کان ہیں رنگیں نگاہ کر
دیکھے بغیر کہیے نہ اپنی پرائی بات
(۱۸۳۳ ، دیوانِ ریختہ ، رنگین ، ۳۶).

--- کے پیچھے پتھر پھینکنا محاورہ.
چُھپ کر حملہ کرنا. اس آدمی کی مانند نہ ہوویں جو اندھیرے میں گھونسا ماریں اور دیوار کے پیچھے پتھر پھینکیں. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۱۳).

--- کھائی (کھوئی) آلوں نے گھر کھایا (کھویا) سالوں نے کہاوت.
ان سالوں پر طنز ہے جو بہنوئی کے ٹکڑوں پر پڑتے ہیں ؛ دیوار طاقچوں کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے اور گھر سالوں کی وجہ سے تباہ ہو جاتا ہے ، یگانوں سے بیگانوں کی نسبت زیادہ ضرر پہنچتا ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

--- کھچوانا محاورہ.
اوٹ بنانا ، دیوار بنانا ، روک قائم کرنا. پورب کی طرف جو ایک کھانچا سا نکل گیا ہے پردے کی دیوار کھچوا لو اور ڈیوڑھی میں سے دروازہ پھوڑ کر اُتنا گھر الگ کر لو. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۱۵).

--- کھڑی ہونا (ہو جانا) محاورہ.
آڑ ہو جانا ، پردہ بن جانا ، حیران ہونا.
فرماتے ہیں وہ دیکھ کے حیران مجھے گھر میں
دیوار کہاں سے یہ کھڑی ہو گئی در میں
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۹۱).
میرے اور میری منزلت کے مابین
خود میرے وجود کی کھڑی ہے دیوار
(۱۹۵۲ ، سرود و خروش ، ۱۶).

--- کُھل جانا محاورہ.
تعمیر کی خرابی کے سبب خود بخود دیوار میں شگاف ہو جانا.
نالوں سے شق ہوا نہ جگر پاسبان کا
دیوارِ قیدخانہ مگر بارہا کھلی
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۶۳).
یہ گنبدِ گردوں جو ہوا ہے مشہور
دیوار خستہ کی طرح کھل جائے
(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۳).

--- کھینچنا محاورہ.
۱. کسی جگہ یا مکان کے درمیان آڑ بنانا ، پردہ حائل کرنا.
وہ ہم سے گر خفا ہیں تو ہم بھی مصحفی اب
لوہے کی درمیاں میں دیوار کھینچتے ہیں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۳۲۸).

دیکھ کر سُونے عدو انکار کرتا ہے عبث
سامنے آنکھوں کے اے بدخو نہ تُو دیوار کھینچ
(۱۹۰۸ ، دفترِ خیال ، ۳۸). ۲. **دوئی قائم کرنا ، دلوں میں فرق کرنا ، طبیعت پر میل آنا.**
بھر رہا ہے کیا ہی ظالم تیری خاطر میں غبار
شوق سے اب میرے اپنے بیچ میں دیوار کھینچ
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۱).

ـــــ گرانا محاورہ.
رکاوٹ دور کرنا.
سایہ روکے ہوئے ہے راہِ سفر
تم یہ دیوار کب گراؤ گے
(۱۹۷۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳۲).

ـــــِ گِرْیَہ کس صف (ـــــ کس گ ، سک ر ، فت ی) اسث.
۱. **یروشلم میں پتھروں کی بنی ، ۵۹ فٹ اونچی ایک دیوار (جو چہار دیواری ہیکلِ سلیمانی کا ایک حصّہ ہے) جس کے بارے میں مشہور ہے کہ حضرتِ سلیمان کے معبد کے آثار ہیں. یہاں یہودی جمعہ کے دن اور دوسرے اوقات میں عبادت و گریہ و زاری کرتے ہیں.**
ایک دیوارِ گریہ بناؤ کہیں
آج یاروں کو روؤ رلاؤ کہیں
(۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳/جون ، ۸). ۲. **(مجازاً) مصیبت و آزمائش کی جگہ ، کشتِ آخرت.** یہ پورا عالمِ کون و فساد ایک دیوارِ گریہ ہے . (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۵۱۱) . ۳. **یادگار واشنگٹن کے پاس ایک یادگار دیوار جس پر ویٹ نام کی دس سالہ جنگ میں حصہ لینے والے ستاون ہزار امریکی جاں نثاروں کے نام کندہ ہیں.** یہ دیوارِ گریہ اس بات کی علامت ہے کہ بیسویں صدی میں فوجی طاقت کے بل پر کشور کُشائی کی گنجائش باقی نہیں رہی. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۵۰).[دیوار+ف : گریہ،گریستن ـ رونا].

ـــــ گوش دارَد کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، رک : دیوار کے بھی کان ہیں.
بلبل نہ رازِ دل کہہ دیوار گوش دارد
نکلی جو منھ سے باہر چُھپتی نہیں کبھی بات
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۱).

ـــــ گِیر (ـــــ ی مع) امذ.
۱. **رنگ برنگ کپڑا یا کپڑے کی منڈھی ہوئی اوٹ ، وہ کپڑا جو بیٹھنے والے کی پُشت کی حفاظت کے لیے دیوار کے زیریں حصے میں لگایا جائے.** مکان میں ایک کھڑکی ... منقش اور لبِ زمین بطور دیوار گیر تمام سرخ و سبز رنگ لگا ہوا ہے . (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۹۱). پنکھے اور ان کے کھینچنے کے لوازمات ، دیوار گیر ، تابدان اور گھر کی دوسری ضروریات کے متعلق ... گنجائش رکھی جائے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیرِ عمارت (ترجمہ) ، ۲۹). ۲. **رک : دیوار گیری معنی ۳.** ایک ہی کمرہ مگر کافی بڑا ، دیوار گیروں پر کتابیں ہی کتابیں . (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۹) . ۳. **دیوار میں لگائی جانے والی کوئی چیز جو روشنی کے لیے ہو ٹیوب لائٹ یا لیمپ وغیرہ.** جاوید نے دیوار گیر سبز کی ٹیوب جلائی. (۱۹۸۶ ، نقوش ، لاہور ، ستمبر ، ۱۸۶). [دیوار + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

ـــــ گِیری (ـــــ ی مع) امث.
۱. **رک : دیوار گیر.**
لطافت کا ہوا گلشن وہ سندیپر
دیوار گیریاں کے کھینچے باڑ جیوں پیر
(۱۷۳۱ ، نیہ درپن (اردو شہ پارے ، ۲۰۸۶)). عمارت کے واسطے ستون اور دیوار گیریاں مع گل و بتی اور رگ و ریشہ کے بناتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۹). ۲. **دیوار میں لگانے کا لیمپ جس میں ایک کُپی پر مہرہ اور چمنی اور دیوار میں اٹکانے کے لیے ایک جانب دھات کی دیوار ہوتی ہے.** ہر سمت کو دیوار گیریاں سورج مکھیاں جواہر نگار ... اپنے موقع و محل سے نصب . (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۱۹۳).روشنی کے لیے ہمیشہ دیوار گیری استعمال کی جائے یہ دیوار گیری اس قسم کی ہو جس میں ٹین یا پارہ کا ایک چاند لگا رہتا ہے جس سے روشنی بہت تیز ہو جاتی ہے . (۱۹۱۹ ، ، خانہ داری (معیشت) ، ۲۶۳) . بڑے بڑے جھاڑ اور فانوس لٹک رہے تھے دیواروں پر دونوں جانب دو دو دیوار گیریاں لٹک رہی تھیں. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۲۷). ۳. **کمرے یا دالان میں معمولی چیزیں رکھنے یا سجانے کے لئے لکڑی یا لوہے کا بنا ہوا تختہ ، کارنس.** میں نے اپنے ہاتھ سے دیاسلائی کا بکس دیوار گیری پر رکھ دیا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۱۷). دیوار گیری پر سے کنگھا اٹھا کر کنگھا کیا اور الماری کھول کر کپڑوں پر نظر ڈالی. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۸۱). [ف : دیوار ف : گیر : گرفتن ـ پکڑنا + ی ، لاحقۂ اسمیت].

ـــــ مَسَک جانا محاورہ.
دیوار پھٹ جانا (جامع اللغات).

ـــــ مُنْہَدِم کَرْنا محاورہ.
بُنیاد کھوکھلی کرنا ، کمزور کرنا. یہ نوجوانوں کو ہمارے ... خلاف اُکساتے رہتے تھے ... یہ نئی تنظیم کی دیواریں منہدم کرنے کے لئے جوڑ توڑ لڑاتے رہے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۳۸).

ـــــ میں چُن دینا/چُنْوا دینا ف مر ، محاورہ.
۱. **اگلے زمانے کی ایک سزا ، مُلزم کو کھڑا کرکے چاروں طرف دیوار بنوا دینا ، جڑ دینا.**
ہو گیا ہے کچھ خلل پیدا دماغِ یار میں
در پہ جا بیٹھا تو چنوایا مجھے دیوار میں
(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۲۲۸) . سلطان نے اوس کو کچی دیوار میں چنوا دیا مگر سَر اوس کا دیوار سے باہر رکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۷۶). ۲. **ختم کر دینا ، ملا دینا ، کسی بات کا اظہار کرنے کے لیے یا کوئی بات منوانے کے لیے اتنی تگ و دو کرنا کہ اپنی شخصیت ختم کر دینا.**
دل کا لہو ہوں حل کرتے ہیں جذبوں کے اظہار میں ہم
اپنے آپ کو چن دیتے ہیں لفظوں کی دیوار میں ہم
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۷۵).

ـــــ نکالنا محاورہ۔
رکاوٹ یا روک بنانا۔

در پر جو نشست اُس کے مری ٹھہری تو اس نے
راہ اور طرف پھوڑ کے دیوار نکالی
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۲۷)۔

کچھ کہیے تو کیا وصل میں بھی ہم نہ ہوں محروم
کیوں آپ کی انگیا نے یہ دیوار نکالی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۴)۔

ـــــ والی امث۔
(کنایۃً) **چھپکلی**۔ سانپ کو رسّی ، چھپکلی کو دیوار والی ... اور دق کو لمبی بیماری ... کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۲۹)۔ [دیوار + والا ، لاحقۂ فاعلی کی تانیث]۔

ـــــ و دَر (ـــــ ضم و ، فت د) امذ۔
گھر کا احاطہ ، چہار دیواری۔

کتنے کاسوں کی کراہیں کتنے تابوتوں کا جلال
ہیں مرے دیوار و در پر ثبت کتنے ماہ و سال
(۱۹۵۶ ، نبض دوراں ، ۲۳۱)۔

اپنی مجبوری کو ہم دیوار و در کہنے لگے
قید کا ساماں کیا اور اس کو گھر کہنے لگے
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۶۹)۔ [دیوار + و + در (رک)]۔

ـــــ و دَر سے بَرَسْنا محاورہ۔
کسی کیفیت غم یا خوشی کا ہر گوشے سے ظاہر ہونا (ماخوذ : نوراللغات)۔

ـــــ و دَر سے رونا بَرَسْنا ہے فقرہ۔
غم کا اظہار ہونا۔

دیوار و در سے ہجر میں رونا برستا ہے
بدلی سیاہ خانۂ عاشق کی چھت ہوئی
(۱۸۳۶ ، رشک (نوراللغات))۔

ـــــ (و دَر) ہم گوش دارَد کہاوت۔
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل، (رک) دیوار بھی کان رکھتی ہے۔ پس ایسی جگہ بیٹھنا چاہیئے کہ جہاں کوئی نہ دیکھے ... مثل ہے کہ ”دیوار ہم گوش دارد“۔ (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۱۲۳)۔ آج وہ شخص قید ہو گا کہ جس کا تمام دنیا میں شہرہ ہے نام اس کا نہ لونگی ”دیوار و در ہم گوش دارد“ ایسا نہ ہو کہ یہ مشہور ہو جائے۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۸۶)۔ اس کا اشارہ ملتے ہی وہ معنی خیز انداز سے کہہ دیتے تھے ”دیوار ہم گوش دارد“۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۲۱)۔

ـــــ ہو جانا محاورہ۔
رکاوٹ بن جانا۔

ہے بے حجاب غیر سے ان روزوں یار کیا
دیوار ہو گیا مرے دل کا غبار کیا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۸۲)۔

تیر نگہِ ناز جب آیا ہے اس طرف
دیوار ہو گیا ہے جگر دل کے سامنے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۱۶)۔

دِیوارا (ی مع) امذ۔
دیوار (رک) کا بگاڑ (جامع اللغات)۔ [دیوار + ا (حرفِ زائد)]۔

دِیواروں (ی مع ، و مج) امث ، ج۔
دیوار (رک) کی جمع تراکیب میں مستعمل۔

ـــــ سے سَر پھوڑْنا محاورہ۔
جان توڑ کوشش کرنا۔

وہ نہ بولا آپ دیواروں سے سر پھوڑا کیئے
آغا صاحب اب تو قسمت آزمائی ہو گئی
(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبرآبادی) ، د ، ۱۱۲)۔

ـــــ سے سَر ٹَکْرانا محاورہ۔
دیوانگی کا اظہار کرنا۔

در پر اک ایوان کے سر دیواروں سے ٹکرائیں گے
ہر مکاں باقضا ، ”ہو“ کا مکاں ہو جائے گا
(۱۸۳۶ ، سپہر(آغا علی) ، د ، ۳۹)۔

ـــــ سے لَڑْنا محاورہ۔
خود بخود بکے جانا ، آپ ہی آپ باتیں کرنا۔

وہ لڑ کے گئے ہم سے تو کچھ نہ چلا قابو
بیٹھے ہوئے اب گھر میں دیواروں سے لڑتے ہیں
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۱)۔

دِیواری (ی مع) صف۔
۱. **دیوار کا ، دیوار سے متعلق۔** بعض بلیرڈ رُومس میں سیلابچی دیواری ، اور تاول رَیک دیواری بھی لگاتے ہیں۔ (۱۹۱۶ ، خانہ داری (حاشیہ) ، ۳ : ۶۱)۔ تمہارے اور کوشیوائی کے نکالے ہوئے رسالے ”پارس“ اور دیواری اخباروں میں تمہاری جتنی نظمیں چھپی تھیں وہ سب میں نے بہت شوق سے پڑھیں۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۷)۔ ۲. **دیوار کی بُنیاد**۔ ٹیلے کے اوپر سے جھانکنے پر چھوٹی اینٹوں کے دیواری آثار... دکھائی دیتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، جولائی ، ستمبر ، ۵۵)۔ [دیوار + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت]۔

ـــــ جیب (ـــــ ی مج) امث۔
ٹاٹ ، مکرامے یا کسی دوسرے کپڑے کا بنا ہوا خوبصورت تھیلا خطوط ، بجلی ، گیس اور ٹیلی فون وغیرہ کے بل رکھنے کے لئے بنا کر دیوار میں ٹانگ دیتے ہیں۔ دوسرے دلچسپ مشاغل یہ ہو سکتے ہیں کھیریل ، موم بتی ، لیمپ ٹوپ ، گھڑیال دان اور دیواری جیب ... آسان سانچوں کے کام کی ترویج دلچسپ ثابت ہوئی۔ (۱۹۷۷ ، حرفتی کام ، ۱۳۵)۔ [دیواری + جیب (رک)]۔

ـــــ دَباؤ (ـــــ فت د) امذ.
(سائنس) تشنجی دباؤ کے خلاف خلوی مائیہ (یعنی خلوی رس) پر دباؤ ڈالتی هے اس دباؤ کو دیواری دباؤ کہتے ہیں (مبادی نباتیات، معین الدین، ۲ : ۶۸۰). [دیواری + دباؤ (رک)].

ـــــ سُتُون (ـــــ ضم س، و مع) امذ.
ایک چوکور ستون جو دیوار میں ہوتا هے اور اسکی چوڑائی کا کچھ حصہ دیوار سے باہر نکلا ہوتا هے (وادیٔ سندھ کی تہذیب، ۲۷۷). [دیواری + سُتُون (رک)].

ـــــ گھنٹا (ـــــ فت گھ، سک ن) امذ؛ رک گھنٹہ.
دیوار پر نصب کی جانے والی بڑی گھڑی، وال کلاک. عین اسی وقت کہیں دیواری گھنٹہ بجا. (؟، ذلتوں کے مارے لوگ، ۱۷۸). [دیواری + گھنٹا (رک)].

دِیوارِیں چاٹنا محاورہ.
بمشکل گزارہ کرنا، دن کاٹنا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

دِیوال (ی مع) امث.
۱. دیوار.

تیرے ہات سوں جو دیوالاں ہلے
پڑے تو سفیا تخت کے تلے

(۱۶۷۱، شاہی، ک، ۱۳۶). تمہاری بکری دیوال پہ چڑھے هے. (۱۹۸۳، دیگر احوال یہ کہ، ۱۷). ۲. باڑ، زہ، زیور میں نگ کی بیٹھک کا اٹھا ہوا کنارہ جو نگ کے ٹکاؤ کے لیے بنا ہوتا هے (ا پ و، ۳ : ۷۱). ۳. (خیاطی) انگیا، سینہ بند، محرم یا چولی سینے میں سلائی کے حصوں کے اصطلاحی ناموں میں سے ایک نام، دیوال (دیوار) جو خوبصورتی کے لئے گولائی میں بنائی جاتی هے (ماخوذ : ا پ و، ۲ : ۱۲۰). [رک : دیوار جس کا یہ قدیم املا هے].

ـــــ پَک (ـــــ فت پ) امذ.
رک : دیوار.

وہاں پھر بھی دیکھا وہ ہی جواں میں
جو تھا دیوال پک واں کے مکاں میں

(۱۸۵۲، وفات نامہ خاتون جنت، ۱۳). [دیوال + پک (رک)].

ـــــ رَہے گی تو نیو بہتیرے چڑھ جائیں گے کہاوت.
زندگی هے تو سب کچھ هے (جامع اللغات).

ـــــ گیری (ـــــ ی مع) امث.
رک : دیوار گیری.

لگائی زرکشی دیوال گیری
عجب جا کی سنواری دل پذیری

(۱۶۹۷، یوسف زلیخا، امین، ۱۶۷). [دیوال + گیری (رک)].

دیوال (۱) (ی مع) امث.
رک : دوال، دوالی، دوالے (بلیش). [س : देव + आलय].

ـــــ ہائے امذ.
دیو (رک) سے منسوب، دیو نہاد.

کہ یہ مردود ہیں دیوال ہائے
بہت هے توم اس کی بھی اس جائے

(۱۸۰۳، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱ : ۶۲۲) [دیوال + ہائے - ہالے].

دیوال (۲) (ی مج) امذ.
سخی داتا، داتا، دینے والا ؛ مشکل حل کرنے والا، بخشش کرنے والا ؛ مدد کرنے والا. ہم ایک کوڑی کا دیوال نہیں. (۱۹۶۲، معصومہ، ۱۱۵). [پ : دیوال ؛ س : [illegible] : [illegible]]

ـــــ بَنْد (ـــــ فت ب، سک ن) امذ.
قرض خواہ، وہ شخص جس کے پیسے کسی کے اوپر باقی ہوں.

بنیے کا دیوال بند، ایک قرض دار تھا
اس کے ادا کرنے میں سخت وہ ناچار تھا

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۳۴۲). [دیوال + ف : بند، بستن - باندھنا].

دِیوالا (۱) (ی مع) امذ ؛ رک دِیوالہ.
۱. خرابی، ناکامی. تاریخ ادائے وعدہ ٹلے تو دیوالا هے حضرت نے بھی تین ہزار روپے وہاں سے لیے ہیں. (۱۸۸۶، انشائے سرور، ۳۰). سبھی تدبیروں سے ہار گئے تو یہ نئی حکمت نکلی هے، یہ اور کچھ نہیں سیاست کا دیوالہ هے. (۱۹۳۶، پریم چند، خاک پروانہ، ۳۰). ۲. خسارہ، حادثہ، مالی نقصان. کاش دیوالہ بباعث کسی امر ناگہانی یعنی آگ لگ جانے سے ... ہوا ہو تو ... ضمانت نہیں لی جاوے گی. (۱۸۴۴، عہد نامجات، ۷ : ۱۳۶). علی گڑھ کا مطبع دیوالہ نکالا چاہتا هے، یا نکال چکا (۱۹۰۹، مکاتیب شبلی، ۱ : ۲۶۵). [ف].

ـــــ پِٹنا محاورہ.
نقصان ہونا، ہار جانا. اس میں دیوالہ پٹ گیا آپ کو سوجھی بھی تو لچر سی بات. (۱۹۳۶، پریم چند، واردات، ۱۳). آپ سمجھ سکتے ہیں کہ میرا تو دیوالہ پٹ گیا. (۱۹۸۲، تلاش، ۱۳۲).

ـــــ پَن (ـــــ پن) امذ.
رک : دیوالیہ. حال ہی کے دیوالہ پن نے روم کے ساتھ ممالک یورپ کی ہمدردی کو بالکل زائل کر دیا تھا. (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۲۰). [دیوالا + پن، لاحقۂ اسمیت].

ـــــ نِکال دینا / نِکالنا محاورہ.
بہت زیادہ خرچ کرانا. خوب! جب تو سب نے مل کر باپ کا دیوالہ نکال دیا ہو گا. (۱۹۰۹، خوبصورت بلا، ۱۱).

ـــــ نِکَل جانا / نِکَلنا محاورہ.
رک : دیوالیہ. سیکڑوں ...ساہوکاروں کے کساد بازاری شہر سے دیوالے نکل گئے. (۱۸۳۵، حکایت سخن سنج، ۱۲). انکا مکان محل سے کم نہیں تھا مگر دیوالہ نکل جانے کی وجہ سے بھائیں بھائیں کرتا تھا. (۱۹۸۲، مری زندگی فسانہ، ۱۱۳).

دیوالا (۲) (ی مع) امذ.
۱. عبادت گاہ اوس میں ایک قلعہ ہے اور چین لوگوں کے کئی دیوالے ہیں اور ایک پرانا کتب خانہ. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۱۰۱). جب وہ دیوالا کو جا رہے تھے تو آکاش بانی سنائی دی. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (ترجمہ) ، ۱۰۱).

دیوالی (۱) (ی مع) امث.
چمڑے کا تسمہ ، پیٹی ، پٹا (جو گلے یا کمر وغیرہ میں ہوتا ہے). بعد ازاں میر شکار از راہ دانائی دیوالی پکڑ کر اوٹھا لیوے. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۹۳). دونوں طرف کی باگ ٹوٹ گئی دیوالی تھامی وہ بھی ہاتھ سے چھوٹ گئی. (۱۹۳۶ ، قدیم پنر و پنر مندان اودھ ، ۱۷۹). [مقامی].

دیوالی (۲) (ی مع) امث.
۱. (ہندو) خوشی ، چراغاں اور صفائی ستھرائی ؛ ایک تیوہار جو کنوار کاتک میں منایا جاتا ہے ، لکشمی کی پوجا ہوتی ہے.

جیتے بہار منتر کئے ہوم سب
دیوالی و دسرا کئے شوم سب

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۵).

ہر یک کوہ انگے پہنچ ہولی کی آگ
دیکھت بن کی بھوبس گئی دیوالی بھی بھاگ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۰).

داغ ہر دل جو ترا چاہنے والا نکلا
تو چراغاں دیوالی کا دیوالا نکلا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۱۴۴). دیوالی کی رات کو لچھمی کی پوجا کے بعد جب وہ اپنے دھرم کے کام کرچکتا (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۵۴). ہر سفر اسی طرح کے گوناگوں رنگوں ، نت نئے تجربوں اور دیوالی کے دیوں کی طرح جلتی بجھتی یادوں کا حاصل ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، دائروں میں دائرے ، ۶). ۲. (مجازاً) منور ، روشن ؛ داغ دار.

کیا ہی پرنور ہے انداز خرام اوس بت کا
نقش پا کو میں دیوالی کی چراغاں سمجھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۴).

کوئی سرو چراغاں ہے کوئی گلشن ہے داغوں سے
شب و روز اوس بت کافر کے کوچہ میں دیوالی ہے

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۲۷۳). [س : دیوالی **दिवाली**].

---برس میں ایک دن کہاوت.
خوشی کا موقعہ کبھی کبھی ہوتا ہے (علمی اردو لغت).

---جیت سال بھر جیت کہاوت.
ہندوں کا خیال ہے کہ اگر دیوالی میں جوئے میں جیتیں تو سال بھر ہر کام میں کامیابی ہوتی ہے (جامع اللغات).

---کا بُھرکا امذ.
مُزیّن ، جِنا بنا ، نقش و نگار والا. یہ ضدی لڑکی کہنے لگی کہ تم نے مجھے دیوالی کا بُھرکا بنا دیا. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۹۳).

---کا کاجل امذ.
(مجازاً) سیاہی ، دھند.

کاجل آنکھوں میں دیوالی کا لگا آئے تھے کیا
سیکڑوں کو جو وہ نظروں میں لگا کر لے گئے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۳۹۱).

---کی رات کو بُوٹی پُکارتی ہے کہاوت.
ہندؤں میں خیال ہے کہ دیوالی کی رات کو پودے بھی بولتے ہیں (جامع اللغات).

---کی کُلھیا امث.
مٹی کی کلھیا جسے دیوالی میں رنگین بناتے ہیں ؛ (مجازاً) رنگ برنگا. اس دن کھانے کے بعد کوئی اس کا منہ دیکھتا تو ضرور یہی کہتا کہ چہرہ ہے یا دیوالی کی کُلھیا (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۶۱). دیوان خاصی دیوالی کی کلھیا معلوم ہونے لگا ہے (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۲۶).

---کی ہار (جیت) سال بھر ہار رکھتی (رہتی) ہے کہاوت.
بدآغاز کا بدانجام ہوتا ہے ، ہندوؤں کا خیال ہے کہ جو دیوالی پر ہار جائے وہ سال بھر نقصان اُٹھاتا رہتا ہے (محاورات ہند ، ۱۰۱ ؛ جامع اللغات).

---کے بتاسے امذ.
دیوالی میں ہندو بتاسے بانٹتے ہیں اس شخص کے متعلق کہتے ہیں جس کا کوئی گھر گھاٹ نہ ہو (جامع اللغات).

---کے دیوے چاٹ کر جائیں گے کہاوت.
ستیاناس کر کے چھوڑیں گے (جامع اللغات).

دیوالی (۳) (ی مع) امث.
۱. (معماری) منقش ستون کی کُرسی یعنی نیچے کے حصے کی صاف اور سیدھی بٹلیاں جو عموماً چار پانچ اِنچ اونچی صاف اور سیدھی ہوتی ہیں اس کو کرسی کے پیر بھی کہتے ہیں (ا پ و ، ۱ : ۶۳). ۲. دیوالی ، پیمک کی تیاری کے لئے موٹا تیار کیا ہوا بادلا (ا پ و ، ۲ : ۱۸۹). [مقامی].

---پیمک (---ی لین ، فت م) امث.
(دیوالی کے چراغوں جیسی چمک والی) اعلیٰ قسم کی پیمک اس کا تانا بادلے کا اور بانا کلابتو کا ہوتا ہے ، یہ نہایت چمک دار پیک (پیمک) ہوتی ہے ، اس کو اسیری بھی کہتے ہیں (دیوالی اور اسیری بادلے کی قسمیں ہیں) (ا پ و ، ۲ : ۲۰۲).

دیوالیا / دیوالیہ (ی مع ، سک ل / فت ی) صف.
۱. کاروبار یا کسی کام میں زر نقد یا سرمایہ ختم ہو کر بالکل بے مایہ ہونے کا عمل. اگر مشتری قبل حوالگی مال کے دیوالیہ ہو جائے یا اگر ... اپنے قبضے میں رکھ سکتا ہے. (۱۸۷۲ ،

ایکٹ معاہدہ ہند (ترجمہ) ، ٧٧). انسان دیوالیہ ہو کر پھر کسی اور کے نام سے نئی کمپنی چالو کر دیتے . (١٩٦٢ء ، معصومہ ، ٦٢). ٢. **وہ شخص جس کا دیوالہ نکل جانے کے سبب سے کاروبار بند ہو گیا ہو ، جس کو کاروبار میں نقصان ہوا ہو ، نادار ، مفلس ، قلاش.** وہ شخص دیوالیہ کہلاتا ہے جس نے اپنے معمولی کاروبار کے چلانے میں اپنے دیون کا ادا کرنا موقوف کیا یا انکے ادا کرنے پر قادر نہ رہا. (١٨٤٢ء ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ٧٧). کوئی ایسا دیوالیہ جو اپنے دیون کی ادائی سے سبکدوش نہ ہو چکا ہو .... یہ ظاہر نہ کرے کہ وہ غیر رہا شدہ دیوالیہ ہے . (١٩٣٥ء ، مبادی قانون فوجداری ، ٦٣). ٣.(أ) **تنزل ، انحطاط ، قریب الختم.** انگریزی تدبر ابھی تک دیوالیہ نہیں ہوا ہے . (١٩١٦ء ، خطبات قائداعظم ، ٦٣). مغربی پاکستان کی تعمیر کے لیے ہمیں دیوالیہ کر دیا گیا. (١٩٤٧ء ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ٢١٨). (أأ) **(نفسیات) بیکار ، نکمی ، ناقابل علاج.** اگر اس طرح کا کوئی حل دریافت نہ ہوا ، تو عضویاتی نفسیات گویا دیوالیہ ہے. (١٩٢٤ء ، نفسیات عضوی ، ١٣٣). [ف].

ـــــ پن (ـــــ فت پ) امذ.
کھوکھلا ، بے مایہ ، ناسمجھی ، بے عقلی. دونوں میں بُعدالمشرقین ہے اس علمی کم مائگی اور دیوالیہ پن پر مجھے کہنا پڑتا ہے ، آسمان را حق بود گر خون ببارد بر زمیں . (١٩٨٥ء ، تخلیقات و نگارشات ، ٩٩). [دیوالیہ + پن ، لاحقۂ اسمیت].

دیوان (۱) (ی مج) امذ ؛ امث.
١.(أ) **دربارِ خداوندی یا بارگاہ شاہی.** فرمان از دیوان میں پناہ نہ رہ سی ، ولے میں کہنہار نہ جا سی. (١٥٨٢ء ، کلمۃ الحقائق ، ٣١٠).

وزیر ہور جتے جا کراں کونڈ دل
وہ سب یک دیوان میں آگے مل

(١٦٩٥ء ، دیپک پتنگ ، ٣٠).

گریہ و زاری میں تھے روز و شباں
ملتجی تھے پیش دیوان و بتاں

(١٧٨٠ء ، تفسیر مرتضوی ، ٣٥). ایسٹ انڈیا کمپنی دیوان بن گئی. (١٩٧٥ء ، شاہراہ انقلاب ، ٣٧). (أأ) **دفتر ، محکمہ (مال خزانہ فوج).** انتظامی امور میں عجم کی اکثر تقلید کی گئی اور دیوان (بمعنی دفتر و محکمہ) کا لفظ بھی عجم سے مستعار لیا گیا. (١٨٩٧ء ، البرامکہ ، ١٥٧). لفظ دیوان اول ہی اول نوشیرواں نے استعمال کیا اور بعد میں حضرت عمر نے اسی اصول کے مطابق فوج اور خزانہ کا دفتر الگ مرتب کیا اور اس کا نام بھی دیوان ہی رکھا . (١٩٢٣ء ، سرگزشت الفاظ ، ٢٠٨). (أأأ) **(مجازاً) عدالت ، کچہری ، روز حساب.**

ترت جا نزیک جوں کہ کنبذ دے
جیسے آرسی سقف دیوان اے

(١٦٠٩ء ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ١٦).

پڑ گئی گھر بیچ کیسی کھلبلی
روزِ محشر کا گویا دیوان ہے

(١٧٣٢ء ، کربل کتھا ، ١٣١). (أأأأ) **معتقدین کا مرکز ، مرجع خلائق.**

یہ وہ دیوان ہے ، تھا خاص جہاں کا عالم
جس میں ہر گام پہ تھا ، کاہکشاں کا عالم

(١٩٨٣ء ، سمندر ، ١٥٨). (٧) **گھر ، مکان.**

سہاوے سدا چاند آسمان کوں
سہاوے کی تو تار دیوان کوں

(١٦٣٠ء ، میناستونتی (اردو ادب ، ۱ : ١٣٢)). ٢.(أ) **اونچی مسند ، منبر ، کرسی ، خصوصی نشست.** اثاث البیت میں زیادہ تر وہ اونچی مسند ہے جسے دیوان کہتے ہیں اور جو دیوار کے گرد لگی ہوئی ہوتی ہے. (١٨٩٧ء ، تمدن عرب ، ٣٣٠). (أأ) **فرنیچر سے متعلق مختلف ناپ کی بستر سے مشابہہ لمبی نشست ، سیٹی.** کرن نے دیوان پر بیٹھے ہوئے پوچھا. (١٩٤٧ء ، میرے بھی صنم خانے ، ٩٣). اگر گھر میں جگہ بہت مختصر ہو تو ایسا پلنگ جو کہ دن کے وقت بیٹھنے کے لیے ، دیوان کا کام بھی دیتا ہے بہتر رہے گا. (١٩٧٠ء ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ٣٦١). ٣. **مدارج نبوت ، پیغمبروں میں افضل ہونے کی حالت.**

کہیں گے اہلِ محشر دیکھ کر اعزازِ پیغمبرؐ
خدا کی سلطنت میں واہ کیا دیوان بہتر ہے

(١٩٢٣ء ، مدح پیغمبراللہ ، قادر بادشاہ ، ٣٣) . ٤. (أ) **وزیر (خصوصاً مال کا) ، مدارالمہام ، محکمۂ مال کا بڑا افسر نیز کسی محکمہ کا نگراں اور انچارج.** بادشاہوں کوں یہ لازم ہے کہ سب خدمت والوں کوں ، کیا متصدی ، کیا صوبہ دار ، کیا قلعہ دار ، دیوان ... وغیرہ کوں لیے نصیحت کی باتیں لکھ دیں . (١٧٣٩ء ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ٣١٣). دیوان کو بلا کر کہا کوئی اب ایسی بات کرو جس سے ہمیشہ دنیا میں یہ کتھا رہے. (١٨٠١ء ، مادھونل اور کام کندلا ، ٧٩) .. حیدرآباد کے مدارالمہام کی حالت دوسری ریاستوں کے دیوانوں سے بالکل جداگانہ ہے. (١٩٣٣ء ، حیات محسن ، ٣٣). مغلیہ دور کا قصبہ جو ہندو دیوانوں کی وجہ سے مشہور تھا. (١٩٨٦ء ، اوکھے لوگ ، ٥٣). (أأ) **صوبہ کا مختارِ کل ، صوبے کا سب سے بڑا حاکم ، گورنر.** اتفاقاً دیوان سخت بیمار پڑا تھا کہ بادشاہ کو سفر درپیش ہوا. (١٨٢٣ء ، سیر عشرت ، ١٠٥). دیوان ، صوبے کا دوسرا اہم افسر تھا اس کی تقرری مرکزی دیوان کی طرف سے ہوتی تھی اور وہ اسی کے سامنے جواب دہ تھا. (١٩٦٥ء ، تاریخ پاک و ہند ، ١٩٩). ٥. **کتاب ، رجسٹر.**

ہجر میں جا کیز عشق مجنوں ہوئی تھی تغیر
وصل کے دیوان نے پھر کے بحالی کی

(١٧٥٣ء ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ١٦). جو شخص لشکری ہے تو اوس کے عاقلہ وہ لوگ ہیں جن کا نام دیوان میں مرقوم ہیں (ہے). (١٨٦٧ء ، نورالہدایہ ، ٣ : ١٢٣).

مسلم سے ایک روز یہ اقبال نے کہا
دیوان جزو و کل میں ہے تیرا وجود فرد

(١٩٠٨ء ، بانگ درا ، ٢٣٨). ٦. **مجموعۂ غزلیات ، منظوم کلام کا مجموعہ ، شعری مجموعہ.**

نام تیرا مطلع فہرست ہے دیوان کا
ہے زباں کا ورد خاصا اور وظیفہ جان کا

(١٧٣٩ء ، کلیات سراج ، ١٣٥).

جانے کا نہیں شور سخن کا مرے ہرگز
تاحشر جہاں میں مرا دیوان رہے گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷). سب سے پہلے ریویو ہم نے ایک دیوان پر کیا (دیوان وہ کتاب ہوتی ہے جس میں شعر ہی شعر ہوتے ہیں). (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۳).

مطلع اول فلک جس کا ہو ، وہ دیوان ہے تو
سوئے خلوت کدۂ دل دامن کشِ انساں ہے تو

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۳). تم انتخاب دیوان میں ہر انسانی نوعی کو کام میں لائے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۳۰). ۵. مجلس وزرا ، پارلیمنٹ (ماخوذ : تمدن عرب ، ۱۶۸).

وہ اک رکن ہے لشکر حسن کا تو
بجا ہے اگر کہیے دیوان بخشی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۵۹۶) . ایک کونسل آف اسٹیٹ ہے جس کے میر مجلس دیوان صاحب اور تین ارا کین ہیں . (۱۸۹۰ ، حسن (حیدرآباد دکن) ، ۳ ، ۱ : ۷). بعض رئیس بعض اپنے دیوان یا عمّال کی مدد سے حکومت کرتے ہیں. (۱۹۳۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۶). ایک مجلس (دیوان) انہیں مدد دیتی تھی . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸). ۸. (تصوف) بعد پڑھنے فاتحہ کے درویش ایک دوسرے کا کندھا پکڑ کر تکیے کمرے کے اندر چکّر کرتے ہیں اور باآوازِ بلند حی اللہ پڑھتے ہیں اس رسم کو دیوان کہتے ہیں (کشاف اسرارالمشائخ ، ۱۲۸). [ع].

--- اَدنیٰ کس صف (---فت ا ، سک د ، الف بشکل ی) صف مذ.
سلطنتِ حیدرآباد دکن کے طرزِ حکومت میں ایک عہدہ. پارلیمنٹ میں دیوان وکلاء رعایا کا ہوتا ہے جس کو دیوان ادنیٰ کہتے ہیں . (۱۸۸۹ ، حسن (حیدرآباد دکن) ، ۲ ، ۳ : ۱۳) . [دیوان + ادنیٰ (رک)].

--- اَزَل کس صف (---فت ا ، ز) صف.
(مجازاً) پہلا نمونہ.

روزِ ایجاد تری چشم سوں اے نورِ نظر
حسن کی فرد پہ دیوانِ ازل صاد کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۹). [دیوان + ازل (رک)].

--- اَعلا / اَعلیٰ کس صف (---فت ا ، سک ع / الف بشکل ی) صف مذ.
اعلیٰ عہدیدار ، بڑا حاکم ، بلند مرتبہ افسر. دیوان اعلا نے التماس کیا کہ خدا کے کرم اور فضل سے ذاتِ عالی میں تمام خوبیاں بھری ہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۲۲). وکیل کے علاوہ اکبر کے عہد میں تین باقاعدہ وزیر تھے ، یعنی مال گزاری اور مالیات کے لئے دیوان کل ، یا دیوانِ اعلیٰ ، فوجی امور کے لئے میر بخشی اور مذہبی امور اور عدلیہ کے لئے صدرالصدور. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۵). [دیوان + اعلا / اعلیٰ (رک)].

--- اُلاَحداثُ الشُّرَط (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت نیز کس ا ، سک ح ، ضم ث ، غم ا ، ل ، شد ش بضم ؛ فت ر) امذ.
شہری قانون کے نفاذ کا محکمہ ، پولس. پولیس کے محکمہ کو دیوان الاحداث الشرط ... کہا جاتا تھا. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۱۸۳). دیوان الاحداث والشرط (یعنی رضاکار فوج اور پولیس کا محکمہ). (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ) ، ۳۳۸). [دیوان + رک : ال (۱) + احداث + رک : ال (۱) + شُرَط (رک)].

--- اُلاَقرِحَہ (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ق ، کس ر ، فت ح) امذ.
آبپاشی کا محکمہ. محکمۂ انہار کو دیوان الاقرحہ ...کہا جاتا تھا. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۱۸۳). [دیوان + رک : ال (۱) + اقرحہ (رک)].

--- اُلاِنشا (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن) امذ.
محکمۂ دستاویزات و رسل جس کے سپرد مراسلت اور اسناد کی تحریر کا کام تھا . تیسرا بڑا دیوان ، جسے بعض اعتبار سے مذکورہ بالا دیوانوں میں ممتاز کیا جا سکتا ہے دیوان الانشا یعنی دستاویزات (Chancery) تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۶۵). [دیوان + رک : ال (۱) + انشا (رک)].

--- اُلتَّواقِیع / التَّوقِیع (---ضم ن ، غم ا ل ، شد ت بفت ، ی مع) امذ.
سرکاری خطوط و دستاویزات کا شعبہ محکمۂ انشا کو دیوان التواقیع ... کہا جاتا تھا. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۱۸۳) . دیوان التوقیع (یعنی درخواستوں کا دفتر). (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ)، ۳۳۸). [دیوان + رک : ال (۱) + تواقیع / توقیع (رک)].

--- اُلجُنْد (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، ضم ج ، غنہ) امذ.
محکمۂ سپاہ و تحفظ مملکت. محکمۂ سپاہ کو دیوان الجند ... کہا جاتا تھا . (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۱۸۳) . دیوان الجند (یعنی دفتر جنگ). (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ)، ۳۳۸). [دیوان + رک : ال (۱) + جُند (رک)].

--- اُلجُیُوش (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، ضم ج ، و مع) امذ.
محکمۂ لشکر ، فوج و سپاہ. دیوان الجیوش کو بہت اہمیت حاصل تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۶۵). [دیوان + رک : ال (۱) + جُیُوش (رک)].

--- اُلحُبُوس (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، و مع) امذ.
قید خانہ جات کا محکمہ . آخر میں دیوان الحبوس تھا . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۶۶). [دیوان + رک : ال (۱) + حبوس (رک)].

--- اُلخاتِم (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس ت) امذ.
محکمۂ مُہر و تصدیق ، شاہی مُہر کا محکمہ. عباسیوں نے اپنی خلافت کے آغاز ہی میں جو چند صدیوں تک رہی ، ایک بیت المال اور ایک دیوان الخاتم قائم کیا . (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ) ، ۳۳۸). [دیوان + رک : ال (۱) + خاتم (رک)].

ـــُـ الخِراج (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس خ) امذ.
محکمۂ محصلاتِ مال. دیوان الخراج ، جو زمینوں سے خراج وصول کرتا تھا ، زکواۃ ، محصول کی آمدنی زمینوں سے جزیہ وغیرہ آمدنی اور خرچ کا حساب رکھتا تھا. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۵۰). [دیوان + رک : ال (۱) + خراج (رک)].

ـــُـ الرَّسائِل (ـــضم ن ، غم ا ل ، شد ر بفت ، کس ء) امذ.
شاہی فرامین اور عہد نامجات کا محکمہ . دیوان الرسائل خط و کتابت کا دفتر . (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۵۱). [دیوان + رک : ال (۱) + رسائل (رک)].

ـــُـ الرَّواتِب (ـــضم ن ، غم ا ل ، شد ر بفت ، کس ت) امذ.
دفتر مشاہرہ ، روزینہ و تنخواہ . محکمۂ تقسیم تنخواہات کو دیوان الرواتب کہا جاتا تھا . (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۱۸۳). [دیوان + رک : ال (۱) + رواتب (رک)].

ـــُـ الزِّمام وَالنَّفَقات (ـــضم ن ، غم ا ، ل ، شد ز بفت ، فت و ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، فت ف) امذ.
شعبۂ حساب ، محل خانۂ شاہی کے اخراجات کا محکمہ. محل، سرائے شاہی کے مصارف کے محکمہ کو دیوان الزمام والنفقات ... کہا جاتا تھا (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۱۸۳). [دیوان+ رک : ال (۱) + زمام (رک) و (حرفِ عطف) + ع رک : ال (۱) نفقات (رک)].

ـــُـ الضِّیاعُ السُّلطانِیَہ (ـــضم ن ، غم ا ، ل ، شد ض بکس ، ضم ع ، غم ا ل ، شد س بضم ، سک ل ، کس ن ، فت ی) امذ.
محکمۂ املاکِ شاہی . دیوان الضیاع السلطانیہ (یعنی املاک سرکاری کا محکمہ). (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ) ، ۳۳۸) . [دیوان + رک: ال(۱)+ ضیاع+ رک: ال(۱) سلطانیہ (رک)].

ـــُـ العَطا (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ع) امذ.
محکمۂ مشاہرہ ملازمین جہاں سے عطیات وتنخواہیں عطا کی جائیں. دیوان العطاء (جس کا کام تھا فوجیوں کی تنخواہیں تقسیم کرنا) . (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ) ، ۳۳۸). [دیوان + رک : ال (۱) + عطاء (رک)].

ـــُـ المُقاطِعات (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ط) امذ.
سرکاری امداد کا محکمہ جو دوسرے اداروں کو رقم فراہم کرتا ہے. سرکاری امداد کے محکمہ کو دیوان المقاطعات ... کہا جاتا تھا . (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۲۸۳). [دیوان + رک : ال (۱) + مقاطعات (رک)].

ـــُـ المَوالی وَالغِلمان (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت م ، و ، غم ا ، سک ل ، کس غ ، سک ل) امذ.
محکمۂ ملازمین و غلامان. دیوان الموالی و الغلمان (یعنی مملوکوں اور غلاموں کا محکمہ) جہاں خلیفہ کے غلاموں اور آزاد کردہ غلاموں کا ایک رجسٹر رکھا جاتا تھا. (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ) ، ۳۳۸). [دیوان + رک : ال (۱) + موالی (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (۱) + غلمان (رک)].

ـــُـ النَّظَرِ فِی المَظالِم (ـــضم ن ، غم ل ، شد ن بفت ، فت ظ ، کس ف ، غم ی ، ا ، سک ل ، فت م ، کس ل) امذ.
محکمۂ شکایات و فریاد. دیوان النظر فی المظالم (یعنی شکایتوں کی تفتیش کا دفتر). (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ) ، ۳۳۸). [دیوان + رک : ال (۱) + نظر (رک) + فی (حرف جار) + رک: ال (۱) + مظالم].

ـــِـ اِلٰہی کس اضا (ـــکس ا ، فت ل بشکل ا) امذ.
بارگہ ایزدی. وہ دیوانِ الٰہی میں واسطے فراخیٔ رزق بنی آدم کے شفاعت کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ۸۶). [دیوان + الٰہی (رک)].

ـــِـ اَنْبِیا کس اضا (ـــفت ا ، غنہ ، کس ب) امذ.
فہرست پیغمبران ، دفتر رسالت. اگر پھر تُو نے شور کیا تو نام تیرا دیوانِ انبیا سے نکال ڈالوں گا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱: ۳۶۳). [دیوان + انبیا (رک)].

ـــِـ اِنْشا کس اضا (ـــکس ا ، سک ن) امذ.
وزیر مسودات و دستاویزات ، سرکاری کاغذات کا محافظ افسر مرکز میں چار وزیر ہوتے ، وزیر ، عارض ممالک ، دیوانِ انشا اور دیوانِ رسالت وزیر دراصل وزیر اعظم تھا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطی کی ایک جھلک ، ۱۱۳). [دیوان + انشا (رک)].

ـــ بَنانا محاورہ.
کلام کو کتابی شکل دینا ، اشعار کو یکجا کرنا ، شعری مجموعہ مرتب کرنا.

دیوان بنایا ، کوئی قصہ کہ کہانی
کچھ باقی نظیر اب نہیں ، سب چیز ہے فانی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲: ۲۰۳). ولی کے بعد دلی میں سیکڑوں صاحب طبع دیوان بنانے پر کمربستہ ہو گئے. (۱۸۸۰ ، آبحیات ، ۸۷).

ـــِـ بُیُوتات کس اضا (ـــفت ب ، و مع) امذ ج.
ذخائر سامان و مکانات وغیرہ کے خرچ کا محکمہ اور اس کا نگران. چونکہ خود بھی محاسب اور خوش نویس اور شاعر خوش تقریر تھا ، دیوان بیوتات ہو گیا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۹۷). میر سامان معہ دیوان بیوتات دیوانِ سلطنت کے ماتحت تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳: ۳۶). [دیوان + بیوتات ، (بیت (رک) کی جمع الجمع)].

ـــِـ تَن کس اضا (ـــفت ت) امذ.
عہدِ مغلیہ میں یہ عہدہ وزارت کے ہم پایہ تھا جس سے جمع خرچ سلطنت عطا و ترقی اور مناصب کا تعلق تھا. جن کا جَدّی سلسلہ

دیوان عبدالمومن خاں سے ملتا ہے جو دربار شاہجہانی میں دیوان تن کے منصب پر فائز تھے. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۱). [دیوان + تن (رک)].

ـــــ جزا کس اضا (ـــــ فت ج) امذ.
محکمۂ حساب کتاب ؛ (مجازاً) قیامت کا دربار.

اس کو حشر کہتے ہیں جہاں دنیا ہو فریادی؟
ہیں لے میر دیوان جزا کیا تیری عقل ہے؟

(۱۹۱۹ ، انجم کدہ ، ۱۰). [دیوان + جزا (رک)].

ـــــ جی امذ.
(سرکاری محکمے کا)منشی، خصوصاً تھانے کا جنکو تمہارا بہت پاس ہے چلو دیوانجی سے تمہاری سفارش کر دوں.(۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۹۸). ویسے پولیس کے دیوان جی پابندی کے ساتھ ادبی محفلوں میں بیٹھ کر دوش بدوش داد سخن دیا کرتے تھے. (۱۹۷۲ ، اوراق.سرگودھا ، مارچ ، اپریل ، ۲۹۲). [دیوان + جی (رک)].

ـــــ جیب خاص کس اضا (ـــــ ی لین ، کس ب) امذ.
کسی رئیس یا بادشاہ کے نجی اخراجات کا تحویل دار ، جیب خرچ کے روپوں کا خازن (مہذب اللغات). [دیوان + جیب (رک) + خاص (رک)].

ـــــ حشر کس صف (ـــــ فت ح ، سک ش) امذ.
روزِ قیامت کا مالک ، مراد : اللہ تعالیٰ.

سرگزشت اس دل کی پوچھے گا اگر دیوان حشر
دفتر دل پر میرے تنگ آئے گا میدان حشر

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۶). [دیوان + حشر (رک)].

ـــــ خاص کس صف ، امذ.
بادشاہ یا حاکم کا وہ دربار جس میں خاص خاص لوگ شرکت کریں نیز اس کا مکان . دیوان خاص میں بیٹھ کر عدالت کا دربار کیا . (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۰) . وہ اس وقت دیوان خاص کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا تھا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۱۷). [دیوان + خاص (رک)].

ـــــ خالِصَہ کس اضا (ـــــ کس ل ، فت ص) امذ.
سرکاری مُہر کا محافظ ، وہ عہدہ دار جس کی تحویل میں شاہی مُہر رہے . سعداللہ خاں ۱۰۵۵ھ میں دیوان خالصہ ہوا . (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۰۳).

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ ؛ مردیوانخانہ.
۱. **امیروں کی نشست گاہ ، بیٹھک ، وہ مکان جو لوگوں سے ملاقات کے لئے مخصوص ہو ، ڈرائنگ روم.**

ترا یہ صحن دیوان خانہ دیوان ہے مضمونوں کا
ہر اک نکتہ ترا دم ساز ہے باریک بینوں کا

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۲۲). اس وقت .پرمز مجھے (بیٹے) میں بھی زمانہ ہے ، اس واسطے میں وس کو اپنے دیوان خانے میں رکھتا ہوں. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۸۹). ذرا آسودہ حال ہو گا تو باہر دیوان خانہ بیچ خانہ باغ کے ہوگا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۹۰). دہنے طرف دیوان خانہ کس خوبصورتی سے بنایا گیا ہے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۵). کوٹھری اور بیٹھک اور دیوان خانہ اور پھر ڈرائنگ روم اور ان تمام خانوں نے ترقی کی ہے. (۱۹۸۷ ، معمار ، ۱۲۷). ۲. **ریاست کے مالی کاروبار کے منتظم کے دفتر ، بادشاہ،رئیس یا امیر کی قیام گاہ سے متصل انتظامی دفتر.** اس نے کہا کہ فلاں عورت کا مقدمہ آپکے دیوانخانہ میں دائر ہے. (؟ ، تجلیات ، ۱ : ۸۸). ۳. **(مسیحی) ماہر حکومت ، سفارت یا قونصل خانے کا دفتر** (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالجی ، ۱۷) . ۴. **اہل دفتر کے بیٹھنے کا مقام** (جامع اللغات). [دیوان + خانہ (رک)].

ـــــ داری امث.
دیوان کے عہدے کا کام. دیوان داری کے وقت میں تخت پر بیٹھا ہوا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۰۱) . جب خواجہ جہاں دیوان وزارت سے اٹھ جاتا تو قوام الملک دیوان داری کر کے اہل مقطع پر بےحد سختی کرتا تھا . (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، فدا علی ، ۲۹۷). [دیوان + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ رِسالَت کس اضا (ـــــ کس ر ، فت ل) امذ.
رُسل و رسائل کے محکمہ کا افسر اعلیٰ. اس کے بعد دیوان رسالت کی نوبت آتی اور ... ہمراہ ہوتے تھے. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، فدا علی ، ۹۷). چوتھا وزیر دیوان رسالت تھا ، وہ بیرونی ممالک سے خط و کتابت کیا کرتا تھا ، باہر سے جو سفراء اور ایلچی آتے،ان کا تعلق اسی سے ہوتا.(۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۱۱۵). [دیوان + رسالت(رک)].

ـــــ سَلْطَنَت کس اضا (ـــــ فت س ، سک ل ، فتط ، ن) امذ.
نائب وزیر اعظم ، کسی ریاست یا سلطنت کا ناظم. میر سامان مع دیوان بیوتات دیوان سلطنت کے ماتحت تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶). [دیوان + سلطنت (رک)].

ـــــ صاف ہونا محاورہ.
کسی تخلیق یا مجموعۂ کلام پر نظر ثانی کرنا ، دوبارہ خوشخط لکھنا.

مشغلہ ہے یہ جناب داغ کا
ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۶).

ـــــ عام کس صف ، امذ.
بادشاہ یا حاکم کا وہ دربار جس میں عام لوگوں یا ان کے نمائندوں کو شرکت کی اجازت ہو نیز اس کا مکان . اوس وقت یزید ... دیوان عام کر رہا تھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۹۹). سب دیوان عام میں آ جایا کریں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰).

تمھیں کرو گے منظم جہاں کو مزدورو!
تمھیں سجاؤ گے دیوانِ عام آزادی
(۱۹۳۲ ، روح کائنات ، ۱۳۸). [دیوان + عام (رک)].

ـــِـ عَدالَت کس اضا (ـــ فت ع ، ل) امذ.
انصاف کا دربار ، کچہری. ایک حاکم تھا کہ ہر روز ایک چشمہ کے کنارے دیوانِ عدالت ترتیب دیتا تھا . (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۳۳). [دیوان + عدالت (رک)].

ـــِـ عَدَل کس اضا (ـــ فت ع ، سک د) امذ.
رک : دیوانِ عدالت. حکومت میں بہرحال عدل کے لیے ایک باضابطہ محکمہ بھی تھا جو دیوانِ عدل کہلاتا تھا . (۱۹۵۹ ، برق (سید حسن) ، مقالات ، ۲۳۳). [دیوان + عدل (رک)].

ـــِـ عَرْض کس اضا (ـــ فت ع ، سک ر) امذ.
دفاع کے محکمہ کا افسر اعلیٰ. جب سلطان بلبن دہلی میں آیا تو دیوانِ عرض کو فرمایا کہ اقطاع داران شمسی کے دفتر کو خوب تفحّص و تحقیق سے درست کر لے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۸۹). اس زمانے میں عمادالملک پیر ضعیف ہو چکا تھا اور اس کے بجائے اس کا پسر ملک اسحاق دیوانِ عرض کے فرائض انجام دیتا تھا . (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، فدا علی ، ۲۱۲). بلبن نے فوجی محکمہ ایک اور وزیر کے حوالے کر دیا تھا ، جسے «دیوانِ عرض» کہتے تھے (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ۳ : ۳). [دیوان + عرض (رک)].

ـــِـ عَرْضِ لَشْکَر کس اضا (ـــ فت ع ، سک ر ، کس ض ، فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ.
وہ دربار جو سپاہیوں کی عرضیاں سننے کے لئے منعقد کیا جائے (جامع اللغات). [دیوان + عرض (رک) + لشکر (رک)].

ـــِـ قَضا کس اضا (ـــ فت ق) امذ.
قضا و قدر کا دفتر ؛ مراد : قضائے الٰہی.
افلاک رضا کے چار اختر
دیوانِ قضا کے چار دفتر
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲). جتنی مصیبتیں زمین پر اور خود تم پر نازل ہوتی ہیں وہ ان کے وجود سے پہلے ، دیوانِ قضا میں لکھ لی گئیں ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۷۷۲). [دیوان + قضا (رک)].

ـــِـ قَیامَت کس اضا (ـــ فت ق ، م) امذ.
قیامت کا دربار جو حساب کتاب جزا سزا کے لیے قائم ہو گا (جامع اللغات). [دیوان + قیامت (رک)].

ـــ کَدَہ (ـــ فت ک ، د) امذ.
دیوان لگنے کی جگہ (جامع اللغات). [دیوان + کدہ ، لاحقۂ مکان].

ـــ کَرْنا محاورہ.
مجموعۂ کلام کو کتابی شکل دینا.
مجھ کو شاعر نہ کہو میر کہ صاحب میں نے
درد و غم کتنے کیے جمع تو دیوان کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۷).

ـــ کُل کس صف (ـــ ضم ک) امذ.
مطلق العنان ، خود مختار افسر جو انتظامی امور پر مامور ہو. دہلی سے آ کر بخدمت دیوان بھوانی داس پشاوری ملازم ہوئے ، بعد ازاں شدہ شدہ سرکار کے دیوانِ کُل ہو گئے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۶۶). وکیل کے علاوہ اکبر کے عہد میں تین باقاعدہ وزیر تھے، یعنی مال گزاری اور مالیات کے لیے دیوانِ کُل یا دیوانِ اعلیٰ. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۵). [دیوان + کُل (رک)].

ـــ کَہْنا محاورہ.
دیوان تصنیف کرنا.
کہا تھا میں نے جو توصیفِ خال میں دیوان
حروف میں نقط انتخاب رکھتا تھا
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

ـــ کوہی (ـــ و مع) امذ.
دیوان کوہی : اس شخص کو کہتے تھے جس کے سپرد زراعت کی ترقی وغیرہ ہوتی تھی (تاریخ فیروز شاہی، سید معین الحق ، ۳۱۲). [دیوان + کوہ (رک) + ی ، لاحقۂ فاعلی].

ـــِـ لَشْکَر کس اضا (ـــ فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ.
وہ دربار جو سپاہیوں کی عرضیاں سننے کے لئے منعقد کیا جائے (جامع اللغات). [دیوان + لشکر (رک)].

ـــِـ مالیات کس اضا (ـــ کس ل) امذ.
خزانہ کا افسر اعلیٰ . اس اعتبار سے اسے ایک حد تک وہ اختیارات حاصل تھے جو دیوانِ مالیات کے تھے . (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ ، ۶۵۷). [دیوان + مالیات (رک)].

ـــِـ مَحْشَر کس اضا (ـــ فت م ، سک ح ، فت ش) امذ.
رک : دیوانِ قیامت (جامع اللغات). [دیوان + محشر (رک)].

ـــِـ مَظالِم کس اضا (ـــ فت م ، کس ل) امذ.
دربار جو شاہی زمانے میں حکام کے خلاف (رعایا کی) شکایات سننے کے لیے منعقد ہوتا تھا (ماخوذ : جامع اللغات). [دیوان + مظالم (رک)].

ـــِـ نَعْتِیَہ کس صف (ـــ فت ن ، سک ع ، کس ت ، فت ی) امذ.
وہ کتاب یا مجموعۂ کلام جس میں صرف نعت کے اشعار ہوں. محامدِ خاتم النبیین ، دیوانِ نعتیہ کو جو بے التفاتیٔ اربابِ مطابع سے بار بار مطبوع ہونے میں نہایت غلط ہو گیا تھا . (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱). [دیوان + نعت (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

ـــِـ ہُمایُوں کس اضا (ـــ کس ہ ، مع) امذ.
شاہی دربار (جامع اللغات). [دیوان + ہمایوں (رک)].

دیوان (۲) (ی مع) امذ.
رک : دیوانہ.

بلکیتی صحرا تو مجھے بخشے ہے اے عشق
لکھ دے نہ تو پھر قیس سے دیوان پہ چٹھی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۸). [ف].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
۱. **رک : دیوانگی.**

یقیں ہے یہ کہ قائم گل ہے اس گل رو کا دیوانہ
وگرنہ جیب اس کا کیونکے سے دیوان پن پھٹتا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹) . یہہ عبث کا دیوان پن ہے جو کوئی مال کے جمع کرنے کے واسطے کہیں جاوے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی ، ۵۰). ۲. **بیہودگی ، چُلبلاہٹ ، شرارت.**

عجب دیوان پن ہے شاہ قاسم کے ارے یارو
لے اُس شوخ سیں ، دست و گریبان تم نے نئی دیکھا

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۳) . دیوان پن جوانی کا ایک ایسا سنّا ہے کہ جو اوچھل جاتا ہے جالوں پر سے نیک مصلحتوں کی. (۱۸۸۳ ، تاجر وینس (ترجمہ) ، ۱۲). [دیوانہ (رک) + پن ، لاحقۂ حاصلِ مصدر].

ـــــ ہو جانا محاورہ.
دیوانہ ہو جانا.

دیوانگی کے بڑھنے کا دیوان ہو گیا
مکتب وہ اس کے حق میں پرستان ہو گیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۹).

دیوانا (ی مع) امذ.
رک : دیوانہ.

جگ میں وہ تو ویسے دیوانا سیانی اس کی گت
ظاہر تو اس تقصیر لاگی ہن باطن دل کاست

(۱۵۹۱ ، جانم برہان الدین ، وصیت الہادی (ق) ، ۱۳).

مجکوی راز ہو باب کن کھولے گا
دیوانا ہو کر منجے بولے گا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۸).

ان کو بھی نہ پہچانا　　کیوں اے دلِ دیوانا

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۳۲). [دیوان+انہ ، لاحقۂ صفت].

دیوانگی (ی مع ، سک نیز فت ن) امث.
۱. **ہوش و ہواس گم ہو جانے کا عالم ، مجنوں یا پاگل ہونے کی کیفیت ، بدحواسی ، جنون ، سودا ، وحشت.**

کیا عشق مجنوں نے دیوانگی
جو رستم نے چلتی ہے مردانگی

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۲). ایسی دیوانگی سوں اس دل کوں کیا نسبت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۷).

دیوانگی سے ، دوش پہ زنّار بھی نہیں
یعنی ، ہمارے جیب میں اک تار بھی نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۳) . آنکھیں پھٹی پھٹی سی تھیں انداز میں دیوانگی نمایاں تھی. (۱۹۸۶ ، اونچے لوگ ، ۲۳۸). ۲. **کسی بات کا حد سے زیادہ پسند یا ناپسند کرنا . جیسے** چیڑنا یا ک دیوانگی ہے یہ جیتا اس تن سوں شہوت ، حرص ہوا ، غسں کا مورچہ اس کی صحبت سب اسی آزار ہوتا ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۵).

سجن کے عشق تھے اے جیو ہیں نہیں کرتا
دیوانگی کوں دینے سوا سں نہیں کرتا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۵).

یہیں تک او پری دیوانگی کی یادگاری تھی
ہمارے بعد صحرا میں نہ کوئی جانشیں آیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۰). یہ دیوانگی کے سوا کچھ نہیں کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنے اوپر مسلّط کر کے بیٹھ گئے ہو. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳۲). ۳. (تصوف) **احکام عشق کو کہتے ہیں کہ جسمیں ہمہ تن خرابائیت ہی ہے** (مصباح التعرف ، ۱۲۱). [رک : دیوانہ جس کا یہ اسم کیفیت ہے].

دیوانوں کے سَر پر کیا سینگ ہوتے ہیں فقرہ.
دیوانے بھی دوسرے لوگوں کی طرح ہوتے ہیں (جامع اللغات).

دیوانہ (ی مع ، فت ن) صف مذ (مث : دیوانی).
۱. **دماغی مریض کی ایک کیفیت جس سے حواس میں خلل واقع ہو جاتا ہے؛** اے دیکھت گم ہیچ جیسے ہیں دیوانے (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۲)).

پھروں نِس دیس جوں چھائیں پھجیں تجہ بے مروت کے
کدھیں ہنس کے کہے نیش یوں دیوانے توں کدر پھرتا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۴). ادمی نے عقل چھوڑیا ، دیوانہ ہوا اپنا سر اپے پھوڑیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۰).

گرچہ صورت میں وہ دیوانہ سا ایک
لیک سیرت میں وہ فرزانہ سا ایک

(۱۷۷۴ ، مثنوی رموزالعارفین (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۰۴)).

جس کو دیکھا ہم نے اس وحشت کدے میں دہر کے
یا سڑی یا خبطی یا مجنوں یا دیوانہ تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۴۴) . اسی طرح یتیم اور دیوانے ... پر بھی زکوۃ فرض نہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۸۲).

دے کیا زندگی کا نذرانہ　　کس قدر ہوش میں تھا دیوانہ

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۴). ۲. **وارفتہ ، فریفتہ** (بیشتر اضافت کے ساتھ).

اپتر ہووا دیوانہ　　دیوے پتر جیوں پروانہ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۵۳)).

او زہر ڈنک نیتر جو پتے کا نیں سو دہا گ
دیوانہ سیں آگ لہو تھی کباب تھا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸).

فصل گل آئے نہیں پائی کہ تو یاد آ گیا
اے جنوں دیوانہ ہوں میں اپنے دل کی یاد کا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۷). رستم کو عیش و عشرت میں لگا کے اپنا دیوانہ بنا چکی تھی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۸۳).

بنایا ہے تجھے دیوانہ کس نے
تجھے یہ کون ، یوں تڑپا رہا ہے
(۱۹۸۸ء ، سمندر ، ۳۲). ۳. (مجازاً) بے وقوف ، احمق. دل میرا دیوانہ. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۹۲). بات بھی کبھی تو کہی ... اس میں تو الٹے دیوانے ہو گے. (۱۹۱۷ء ، طوفان حیات ، ۳۷). ۴. شوقین ، صاحبِ ذوق. شکار کا دیوانہ تھا. (۱۸۸۳ء ، دربارِ اکبری ، ۵۷). وہ اپنے ذاتی جوش و شوق سے علم و فن کا دیوانہ تھا. (۱۹۲۹ء ، شرر ، مضامین ، ۳:۸۳). ایک آرٹسٹ ہے رکھ رکھاؤ کا ایک دیوانہ ہے. (۱۹۸۹ء ، اوکھے لوگ ، ۲۲۵). ۵. (تصوف) سالک ، صوفی ، مستِ خدا ، اوسکو کہتے ہیں جو اپنی خودی سے بیگانہ اور طلبِ حق میں حیران ہو. وہاں تی جو کچھ آیا ہور آلے بھار بھایا ، تو مجذوب ہوا دیوانہ کہوایا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۰۹). وہ فقیر ہو گیا یا دیوانہ کہ آدمیوں کے ملنے سے بھاگتا تھا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۰۷).

بحرِ ہستی میں کنول کی طرح تر دامن نہیں
ہوش مندِ خود فراموشی ہے دیوانہ ترا
(۱۹۱۹ء ، مطلعِ انوار ، ۳۵). [ف].

---اپنے کام میں ہوشیار / بکارِ خود / خویش ہوشیار / بکامِ خویشتن ہوشیار کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، پاگل بھی اکثر اپنے معاملے میں ہوشیاری کی بات کہتا ہے.

جرأت اوس کوچے کا وحشی ہے بقولِ میر سوز
ہے تو دیوانا پر اپنے کام میں ہشیار ہے
(۱۸۰۹ء ، جرأت ، د (عکسی) ، ۲۰۱).

ہوا اس بے خودی سے جب خبر دار
کہ دیوانہ بکارِ خویش ہشیار
(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۲۹۹). دیوانہ بہ کامِ خویشتن ہوشیار. (۱۸۹۳ء ، بشریٰ ، ۸۵). دیوانہ بکارِ خویش ہشیار ، قیس کو فوراً ایک ترکیب سوجھی کنول والے کو آواز دے کر ٹھہرا لیا. (۱۹۰۷ء ، مخزن ، اکتوبر ، ۵۱). کوئی عشقِ الٰہی میں دیوانہ مگر بکارِ خود ہوشیار ، ہو گیا. (۱۹۲۵ء ، لقمان قاری ، ۱۸).

---باش تا غمِ تو دیگراں خورند مقولہ.
فارسی مقولہ اردو میں مستعمل؛ دیوانہ ہو جا تا کہ لوگ تیری خبر گیری کریں یعنی اگر تو بے فکری اور بے غمی کی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو دیوانہ ہو جا ورنہ جب تک ہوش و حواس بجا ہیں فکروں سے نجات نہیں مل سکتی (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---بنا دینا / بنانا محاورہ ، ف م.
پاگل کر دینا ، پریشان کرنا ، عاشق بنا لینا.

کون آتا ہے بُرے وقت کسی پاس اے داغ
لوگ دیوانہ بناتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
(۱۸۸۶ء ، گلزارِ داغ ، ۲۰۰). یوں فلاں مقام پر وہ اپنے تمام عزیزوں سے چُھپ کے ملی اور مجھے دیوانہ بنا کر چل گئی. (۱۹۲۳ء ، مخدرات ، ۷۸).

---بن جانا / بننا ف م.
جان بُوجھ کر اپنے آپ کو پاگل ظاہر کرنا ، عاشق ہو جانا (ماخوذ : جامع اللغات).

---پن (---فت پ) امذ.
رک : دیوانگی.

بہار آخر ہوئی ہے اب تو سینے دے گریباں کو
ہنسی کرتا ہے کوئی اس قدر دیوانہ پن ، بس کر
(۱۷۵۵ء ، یقین ، د ، ۱۵).

نظیر آگے ہم کو ہوس تھی کفن کی
جو سوچا تو ناحق کا دیوانہ پن تھا
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳).

اب کہاں شوق میں وہ شفتۂ عزم   جس کو دیوانہ پن کہا جائے
(۱۹۳۷ء ، فکر جمیل ، ۵۳). تم تو پڑھ لکھ کر دیوانے پن کی باتیں کرنے لگے. (۱۹۸۰ء ، قطب نما ، ۹). [دیوانہ + پن ، لاحقۂ اسمیت].

---تو دیوانہ فقرہ.
دیوانے کی بات کا کیا اعتبار.

ہر اک سے اُلجھتا ہے اپنا ہو کہ بیگانہ
پوچھو نہ روشِ دل کی دیوانہ تو دیوانہ
(۱۹۵۳ء ، دیوانِ صفی ، ۳۷).

---خُو (---و مع) صف.
پاگل ، مجنوں صفت.

نہ پوچھو مرنے والے دل کا احوال
خدا بخشے ذرا دیوانہ خُو تھا
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷۸). [دیوانہ + خُو (رک)].

---را ہوئے بس است فارسی کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، جیسے کسی بات کی دُھن یا شوق ہو وہ ذرا سی شہ پا کر پھر ہمہ تن اسی میں لگ جاتا ہے اور سر ماری کرنے لگتا ہے، کسی بات کے شوقین کو ذرا سی شہ کافی ہے. خدا رکھے زندہ دل بھی ایسے ہیں کہ گڑیا کے بیاہ کے ساتھ سارے مشغلے چھوڑ چھاڑ وہ تو اسی کے سر ہو جائیں گے ، دیوانہ را ہوئے بس است. (۱۸۹۱ء ، ایامیٰ ، ۵۹). چربِ زبانی آتشِ فساد پر روغن کا کام کر گئی ، اس عمل پر دیوانہ را ہوئے بس است. (۱۹۱۱ء ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۷۸). دیوانہ را ہوئے بس است کے مصداق ڈاکٹر صاحب کا ایک اشارہ کافی تھا قلم اٹھایا اور لکھ ڈالا. (۱۹۵۹ء ، تعدد امثال ، ۲۰).

---سَری (---فت س) امث.
جنوں کی حالت ، پاگل پن.

کیا غرض ہے اوسے دیوانہ سری سے تیری
دیکھ اے دل ہوس باز پری زاد عبث
(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۹). مجھ میں اب وہ دیوانہ سری جو کہ تھی نہیں رہی ، البتہ اس کا خمار ہے. (۱۹۲۹ء ، مکاتیبِ یوسف عزیز مگسی ، ۲۰). [دیوانہ + سر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ شَوق کس اضا (ـــــ و لین) امذ.
شوق کا دیوانہ، مراد: عاشق ، صاحب عشق ، سودائی ، اپنے آپ میں گم.

دیکھوں تقدیر کس انجام کو پہنچاتی ہے
میں ہوں دیوانۂ شوق ، اور وہ ہیں مست شباب

(۱۹۱۸ ، نقوش مانی ، ۴۸). [دیوانہ + شوق (رک)].

ـــــ صِفَت (ـــــ کس ص ، فت ف) صف.
پاگل کی طرح.

پروانے کہاں مرنے پھڑکنے پہونچے
دیوانہ صفت ہوا سے لڑنے پہونچے

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰۳). [دیوانہ + صفت (رک)].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
متوجہ کرنا.

ہلاویں جو تک لٹ کی زنجیر کوں
دیوانا کریں تل منے تیر کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۶).

اے روح افزا کتنے سو پری
کتنے تن سوں اپنا دیوانہ کری

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶).

ـــــ کو ہُو بہت کہاوت.
بدحواس کو جنگل یا ویرانہ کافی ہے ، پاگل جنگل کی راہ لیتا ہے.
اس جگہ پہنچتے ہی شیروں کو انہوں نے دم دیا پھر کیا تھا «دیوانہ کو ہو بہت » ہے نہ کہ شیر کی آواز بس پر ایک دیوانہ زمین پر گر کر لوٹا.
(۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۶۹).

ـــــ کی بَڑ امث ؛ فقرہ.
فضول بات. جن ڈھکوسلوں پر پُرانے مذاق کے لوگ ابھی تک سر دھنتے ہیں کوئی دن جاتا ہے کہ وہ دیوانوں کی بڑ سمجھی جائیں گے. (۱۸۹۲ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۹۵).

ـــــ کی سی لَٹَک امث.
پاگل جیسی عادت ، دیوانگی کے آثار ، عاشقانہ طبیعت.

پکڑی لٹ اس کے زلف کی میں نے تو یہ کہا
دیوانے کی سی آپ میں بھی اک لٹک تو ہے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳۹).

ـــــ گَہ امث.
پاگلوں کا شفاخانہ ، پاگل خانہ. تمہیں عَلَم قسم صاف بتاؤ کہ مولوی صاحب کو بھی دیوانہ گہ میں رکھ آئے. (۱۸۹۳ ، بشرو ، ۵۸). [دیوانہ + گہ (رک)].

ـــــ مَسیح کس اضا (ـــــ فت م ، ی مع) امذ.
(مسیحی) مسیح کا جنون (Christomaniac) (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچین ٹرمنالجی ، ۱۹). [دیوانہ + مسیح (رک)].

ـــــ وار م ف.
دیوانے کی طرح. تب بادشاہ بےگناہ دیوانہ وار نہایت رنج ہو کر آخر وزیر کی کشت سے مات ہوا. (۱۸۱۱ ، چارگلشن ، ۱۸). وہ تمہیں دیوانہ وار چاہتے ہیں ، تم خوش قسمت ہو انارکلی ، وہ تمہیں چاہتے ہیں. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۹۳). اسی وقت ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے یہ جہاز نہیں ہیں ایک بگولہ تند و تیز جو زمین کے سینے پر دیوانہ وار ناچتا ہوا چلا جا رہا ہے. (۱۹۵۵ ، نیم رخ ، ۱۳۷).

ـــــ ہاتھی اَپنی فوج کو مارے کہاوت.
نادان اپنے ہی کو نقصان پہنچاتا ہے.

دیوانہ ہاتھی مارے ہے اپنی ہی فوج کو
کیا خوب ان کی بات تو اے صاحبو سنو

(۱۸۹۲ ، نگاہ غفلت ، ۲۳).

ـــــ ہوا ہے فقرہ.
پاگل ہوا ہے ، عقل ماری گئی ہے ، کوئی بیوقوفی کی بات یا برا فعل کرے تو کہتے ہیں (جامع اللغات).

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. **پاگل ہونا** . ایک اونٹ جو دیوانہ ہو گیا تھا یا بگڑ گیا تھا ، آنحضرت صلعم جب اس کے پاس گئے تو اس نے مطیعانہ سر ڈال دیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۷۳). ۲. **(مجازاً) عاشق ہونا ، شیدا ہونا.** وہ بھی مجکو دیکھا ہے اور ہم سے بھی زیادہ دیوانہ ہوا ہے. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳۳).

جاؤں وحشت میں کہاں وادیٔ ایمن کے سوا
ہوں میں دیوانہ کسی چہرۂ نورانی کا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۹). وہ صورت دیکھتے ہی دیوانہ ہو گیا تھا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۲۸).

ـــــ ہے لیکن بات کُہتا ہے ٹھکانے کی کہاوت.
ہے تو بیوقوف مگر بات مطلب یا پتے کی کہتا ہے (جامع اللغات).

دیوانی (۱) (ی مع) صف مث.
رک : دیوانہ جس کی یہ تانیث ہے.

شہریار کسوت شہانی کیا دیتا دانس کے تیں دیوانی کیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹).

تن عشق بھیدیا ہے سچ بالے بالا
کہ ہوتی ہوں تن ہم میں ہوں دیوانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۱). جس کے واسطے تم سر دھنتی تھی اور کھانا پینا چھوڑ کے دیوانی ہو رہی تھی اب تمارے سامنے ... چُپکے کھڑا ہوا ہے. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۸۸).

رونے دھونے سے جان کھونے سے
کچھ بنتے ہیں کام ، دیوانی

(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوسِ تخیل ، ۱۶۸).

کوئی سودائی تو ہے یا کوئی دیوانی ہے
اس بلا خیز تلاطم میں کہاں آئی ہے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۲). [دیوانہ + ی ، لاحقۂ تانیث].

---بات/باتیں کَرْنا محاورہ.
اول فول بکنا ، سِڑی پنے کی باتیں کرنا.

اک دل جو تھا تجکو دیا ، ہے اور دل جو اور لے
ہم چاہیں تجھ چھٹ اور کو یہ بات دیوانی نہ کر

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۶).

نہ کر ناصحا ایسی دیوانی باتیں
یہ کیا کھینچ مارا جو پتھر کسی کو

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۰).

---بیوی خالی گھر کہاوت.
بیوی دیوانی ہو تو گھر کیوں کر آباد ہو (فرہنگِ اثر ؛ مہذب اللغات).

---گوٹ (---و مع) امث.
بچیسی کی اصطلاح ، مراد: وہ گوٹ جو داؤ صحیح نہ آنے کی وجہ سے گھر میں نہ جا سکے اور چکر لگاتی رہے(اپ و، ۸ : ۱۵۷).
[دیوانی + گوٹ (رک)].

---ماں کا خبطی بیٹا کہاوت.
خاندانی بے وقوف ، نسلی احمق (علمی اردو لغت).

---مقرر کرنا محاورہ.
پاگل بنانا ، بیوقوف بنانا (مہذب اللغات).

---ہانڈی/ہَنڈیا امث.
۱. **سیل بے میل کئی چیزوں سے ملا کر پکایا ہوا سالن.** میاں کریم کا گھر جس میں پہلے کوئی ایسا معاملہ پیش نہ تھا کہ دلوں میں کدورت ہوتی ... اب اس اخفا آپا دھاپی سے دیوانی ہانڈی ہو گیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین، کایا پلٹ ، ۱۰۶). حیدرآباد میں اس قسم کے مختلف النوع پکوان کو «دیوانی ہنڈیا» کہتے ہیں . (۱۹۲۱ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۹۹). ۲. (مجازاً) **اجمل بے جوڑ.** دلی کا نقشہ بگڑ گیا ، آن کی زبان دیوانی ہنڈیا ہوئی. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۶). [دیوانی + ہانڈی/ہنڈیا (رک)].

---ہونا محاورہ.
عاشق ہونا ، فریفتہ ہونا ، چاہنا.

خوباں منے اول ہے توں آخر نہیں ثانی ہنوز
سیناں تے تجہ روپ کی دنیاں ہے دیوانی ہنوز

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۹).

دیوانی (۲) (ی مع). (الف) امث.
۱. **دیوانی کا عہدہ ، وزارت نیز گورنری ؛ (مجازاً) حکومت.** اس لئق اہل کار نے دفتر کے بنانے میں بہت کوشش کی اور دیوانی کا خطاب حاصل کیا. (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۱۹۵). دیوانی بصرہ پر ایاز کو مقرر فرمایا. (۱۹۰۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۹۹). تمام دیوانی اختیارات محمد بن رائق کو سونپ دینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۶). ۲. **وزیر یا وزارت سے متعلق.** صرف خاص اور جاگیرات نکل کر جو ملک بچا وہ دیوانی کہلاتا ہے ، یعنی متعلق بہ دیوان (وزیر). (۱۹۱۲ ، خطوط نذیر احمد (حیات النذیر ، ۷۵)). دیوانی اور عسکری نظام میں وہ باضابطگی اور ہم آہنگی کبھی پیدا نہ ہو سکی جو سلطنت عثمانیہ میں دیکھی جاتی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ۳ : ۶۵۰). ۳. **مال اور حقوق کے مقدمات و معاملات سے متعلق عدالت (فوجداری کی نقیض).** ایک دوست تھا کہ دیوانی کا کاروبار دن رات کرتا ، سوائے معاملے کی گفتگو کے مطلقاً نہ بات کرتا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، افسوس ، ۹۹). قوانین دیوانی متعلقہ منصفی کا ایک خلاصہ تیار کر کے کمشنر کے ذریعہ سے گورنمنٹ میں پیش کیا . (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۸) . ۱۹۳۰ء میں فرانس اور سوئٹزرلینڈ کے قوانین پر مبنی نئے ضابطہ ہائے دیوانی و فوجداری نافذ کیے گئے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۰). (ب) صف. **مال اور حقوق سے متعلق (معاملہ یا مقدمہ).** دیوانی مقدمات میں کوئی ایسا اقبال ... نہیں ہے . (۱۸۷۶ ، شرح قانونِ شہادت ، ۱۲۰). جب تک مستامن اسلامی سرزمین میں مقیم رہے اسے دیوانی قانون کے اعتبار سے بالعموم ذمیوں ہی میں شامل سمجھا جاتا ہے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۲۹). [دیوان + ی (رک) ، لاحقۂ نسبت].

---آدمی کو دِیوانہ کَرْ دیتی ہے کہاوت.
دیوانی کے مقدمات مدتوں میں فیصلہ ہوتے ہیں(نجم الامثال، ۲۱۸).

---دِیوانہ بَنا دیتی ہے کہاوت.
رک : دیوانی آدمی کو دیوانہ کر دیتی ہے. دیوانی دیوانہ بنا دیتی ہے ... یہ وہ ضرب الامثال ہیں جو اردو زبان میں پاکستان تک پہنچی ہیں. (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۳۷).

---سال امذ.
(تقویم) عدالتوں میں رائج وہ سال جس میں ایام کی ایک صحیح تعداد ہوتی ہے یعنی ۳۶۵ دن . دیوانی سال کو ۳۶۵ یوم کے مساوی لینے سے بمقابلہ سال شمسی کے ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ ۴۵.۵۱ سکنڈ کی خطا واقع ہوتی ہے. (۱۹۴۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۱۳). [دیوانی + سال (رک)].

---عَدالَت (---فت ع ، ل) امث.
رک : دیوانی معنی نمبر ۳.

پہاڑوں میں بیابانوں میں دیوانی عدالت ہے
وہ دیوانہ ہوں جس کی کوہ صحرا پر حکومت ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷۲) . سوہن اور ہم دیوانی عدالت سے ڈرے بغیر اس گھر میں رہ سکتے ہیں. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۵۳). امجد اور رحیم کے خلاف دیوانی عدالت میں دعویٰ دائر کروں گا. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۹۹). [دیوانی + عدالت (رک)]

---کا قَیدی امذ.
مقدمہ میں گھرا ہوا مقروض. قیدی سے دیوانی کا قیدی مراد ہے جو علتِ قرض میں قید ہوا ہے ، اس قیدی کو قید سے چھڑانے کا یہ مطلب ہے کہ قرضہ اس کی طرف سے ادا کیا جائے . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۷۳).

--- کَرْنا محاورہ.
عدالتِ دیوانی میں مقدمہ بازی کرنا. داخل خارج میں بڑی دقتیں پیش آئیں آخر کار دیوانی کرنی پڑی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۱).

--- مُقَدَّمَہ، جو جیتا سو ہارا، اَور جو ہارا سو مَرا کہاوت.
عدالت کے قانون کی سُست رفتاری کی طرف اشارہ ہے کہ جیتنے والے کو بھی تھکن اور نقصان ہوتا ہے، ہارنے والا تو بالکل ہی تباہ ہو جاتا ہے. • دیوانی مقدمہ جو جیتا ، سو ہارا اور جو ہارا سو مرا ، یہ وہ ضرب الامثال ہیں جو ... پہنچی ہیں . (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۳۷).

--- نالِش (--- کس ل) امث.
رک : دیوانی معنی نمبر ۳. جب موٹر چلانے والوں پر بربنائے غفلت دیوانی نالش کی جاتی ہے تو فیصلہ عموماً ان کے خلاف ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، مبادی قانون فوجداری (ترجمہ) ، ۲۰۸) . [دیوانی + نالِش (رک)].

دیوانے (ی مع) امذ ؛ ج.
دیوانہ (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع، تراکیب میں مستعمل. یہ بھی ان کے حساب میں لکھا گیا ہے کہ شہری دیوانے ہیں، انھیں فرہاد اور مجنوں سے کوئی نسبت نہیں. (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۵).

--- پَن کی باتیں امث.
سِڑی پنے کی باتیں ، جہالت کی باتیں (مہذب اللغات).

--- چارے امذ ؛ ج.
فضول باتیں ، مفت کے جھگڑے ، بے محل عذر. ایسے ایسے شندے اور دیوانے چارے کرتا کہ فوراً آگرے کے پاگل خانے بھیج دیا جاتا . (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۱۹) . [دیوانے + چارے (چارا (رک) کی جمع)].

--- سے آنکھ نَہ مِلائیے کہاوت.
دیوانے سے الگ رہنا ہی بہتر ہے (جامع اللغات).

--- کُتّے نے کاٹا ہے فقرہ.
بے سروپا باتیں کرتا ہے ، عقل ماری گئی ہے. تم انجمن کے حال سے ناواقف ہو ، میں بے وجہ مارا مارا نہیں پھر رہا ، مجھے دیوانے کتے نے نہیں کاٹا. (۱۹۳۱ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۱۸۲).

--- کو بات بَتائی اُسنے لے چُھپَّر چڑھائی کہاوت.
کسی بے وقوف یا پیٹ کے ہلکے سے راز کی بات کہو تو وہ اسے چھپا نہیں سکتا مشہور کر دیتا ہے (جامع اللغات).

--- کی بَڑ امث.
اول فول ، بہکی بہکی باتیں ، رٹ لگائے جانا. دیوانے کی بڑ کی طرح اتفاق سے دس باتوں میں چار پانچ سچ بھی ہو جاتی ہیں. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۱۲۹).

--- کے ہاتھ میں چُھری امث.
نہایت خطرناک بات (جامع اللغات).

--- ہو فقرہ.
جس وقت کوئی شخص بے عقلی کی باتیں کرتا ہے تو کہتے ہیں ، اور اختلاط میں معشوقوں کی زبان پر یہ کلمہ آ جاتا ہے عجب کوئی شخص فضول یا خلافِ عقل بات کہے تو کہتے ہیں (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

دِیوآسا (ی مع) امذ.
چراغ رکھنے کا طاق (ا پ و ، ۱ : ۱۹۳). [دیو + آسا (رک)].

دِیوآلا (ی مع) امذ.
مختصراً دیوْلا ، لیکن دیوْلا عام طور پر چھوٹے دیے (چراغ) کو کہتے ہیں (ا پ و ، ۱ : ۱۹۳) . [دیو + آلا (س: आलय) والے (رک) کا مُعَرَّب].

دیوَت (ی مج ، فت و) امذ.
رک : دیوتا ، جس کی یہ تخفیف ہے.

کوئی رام رام کہکر سمرے ، کوئی بولے شیو شیو ، پری پری
کوئی دانا ، دلیت دیو اٹل ، کوئی راجہس دیوت جن پری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷). [دیوت दैवत].

دیوْتا (ی مج ، سک و). (الف) امذ.
۱. (ہند) معبود ، خالق ، اوتار (نبی وغیرہ)، فرشتہ ، مقدس ہستی ، بت جس کی پوجا کی جاتی ہے ؛ (مجازاً) بادشاہ.

چھتیس کوڑ نوند جس دیوتا
چھپن بھاس کا پرس جس سیوتا

(۱۵۶۴ ، حسنِ شوق ، د ، ۱۰۵).

ترا نام ہر دم کوئی لیوتا ٹھکانہ جنت بیچہ اوس دیوتا

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۳). سو کہتے ہیں کہ اپنا بیاہ ہم نے کسی دیوتا کا بھی نہیں دیکھا. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۵). شاید وہ کوئی دیوتا تھا کہ تیری مخلصی کی خاطر مجھے بھجوایا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۲). جن بتوں اور دیوتاؤں کے رعب و ہیبت سے وہ کانپتے تھے ، آپ ان کو منہدم کرنے کا حکم دیتے تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۰۶). • میں وہ دیوتا ہوں جو کرتار کے منہ سے پیدا ہوا • . (۱۹۸۳ ، ترجمہ روایت اور فن ، ۱۳۲). ۲. (أ) (مجازاً) عزیز ، قابل احترام ، محبوب. دیوتا. (۱۵۹۷ ، آئین اکبری ، ۲ : ۱۳).

پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے
خاکِ وطن کا مجکو ہر ذرہ دیوتا ہے

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۸۸) . (أأ) ماہر ، فن کار ، اعلیٰ پایہ کا . سید صاحب کا یہ کم بخت لڑکا اِتنا غُصیلا ... جب بانسری ہاتھ میں لے کر بیٹھتا تو آسمان سے اتر کر آیا ہوا دیوتا معلوم پڑتا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۲). ۳. سانپ ، ناگ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). (ب) صف. بھولا بھالا ، سادہ لوح ؛ مکار ، شریر ، مُتَقّی (فرہنگِ آصفیہ). [س : देवता].

--- بنانا ف م.
(مجازاً) خدا ماننا ، اوتار یا خالق سمجھنا . میں نے اُسے دیکھا اور اُسے اپنا دیوتا بنا لیا. (۱۹۲۱ ، انور ، ۱۸۱).

جیسے چاہا بنالیا دیوتا
بندہ نے امام کیا کرتا

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۱).

--- بھی باسنا کے بھوکے ہیں کہاوت.
ہر جگہ دینے لینے سے کام نکلتا ہے (نجم الامثال).

--- دیت (--- ی مع) امث.
غیبی مصلحت. دیوتا اور دیت کرے اور بڑا بھاری جُدھ ہوا (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۱).

دیوتا دیت ہیں مصروف جدل اک بحر میں
ہیں بلوتے اس کو اور ہوتا ہے امرت آشکار

(۱۹۱۰ ، کلام محروم ، ۳۰). [دیوتا + دیت (رک)].

--- سیدھے ہونا محاورہ.
(ہندو) قسمت کا یاور ہونا ، کام بن جانا . ماں ، وتم دو دن نہ بولو تو دیوتا سیدھے ہو جائیں ، سامنے ناک رگڑیں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۶۸).

--- کا پرشاد امذ.
(ہندو) چڑھاوا ، بھینٹ ، بھنگ کا نام. عجیب عجیب نام تھے ، دیوتاؤں کا پرشاد ، لہندائی ، یہ سب سبز کیا ہے . (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۳).

--- کوچ کرنا محاورہ.
مرجانا ، روح پرواز کر جانا. جسکو دیکھتے ہی اُن کے دیوتا کوچ کر گئے. (۱۹۴۸ ، پرواز ، ۱۶۳).

--- منانا محاورہ.
ہندوؤں کے رسم و رواج اپنانا . ہمارے گھر میں دیوتا منائے جانے لگے. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۸۲).

--- ہے فقرہ.
بڑا نیک خوش خصال ہے ، ہنود بولتے ہیں (محاورات ہند ، ۱۰۱).

دیوتائی (کسر د ، و مع) صف.
دیوتا سے منسوب ، متبرک ، پاکیزہ.

کیا اب یہ دیوتائی یکتا ستار تیرا
ان بے کمال ہاتھوں دنیا میں خوار ہو گا؟

(۱۹۲۷ ، سُریلے بول ، ۱۸۳). ژرف نگاہی سے کام لینے پر یہ محسوس ہو گا کہ ... طلسمی قوتوں کی وجہ سے اس کا ناقابل تسخیر ہونا مثالی کردار اور شاہی خاندان سے تعلق ، یہ سب دیوتائی خصوصیات ہیں. (۱۹۶۸ ، نکات اور نقطے ، ۵۳). [دیوتا + ئی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

دیوتن (ی مع ، فت ت) امذ.
روشن کرنا ، ظاہر کرنا ، شہرت دینا (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

دیوتنی (ی مع ، کس ت) امث.
دیوتا کی بیوی (پلیٹس). [دیو + تن ، لاحقۂ تانیث].

دیوتہ (کس یا فت د ، سک ی ، فت و ، ت) امذ.
رک : دیوتا. دیوتہ بکسر مجہول دال و سکون یا و فتح واو تا ویا مکتوب) مت کے زیادتی سے وجود پانے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۴۴). [دیوتا (رک) کا ایک املا].

دیوتی (ی مع ، سک و) امث (قدیم).
۱. دیوتا (رک) کی تانیث. ہندوستان کے کسی نہ کسی حصے میں سیتلا ہمیشہ موجود ہے اور ہنود اسکو مثل دیوی کے پرستش کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۴۴). ۲. روشنی ، چمک ، رونق ، خوبصورتی. جس کون لہے دیوتی ہوت ، کیا اس پرواٗ دیوی جوت. (۱۵۰۳ ، توسرہار ، ۹ ب).

سور کی دیوتی لگا کر ہنت کشور میں ڈھنڈوں
کیتیج تج ویسا منجے مل سے نہ لے ساجن چراغ

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۳). [س : دیوت दीप्ति].

دیوٹ (ی مع ، فت و) امذ ؛ دیوٹ.
۱. لکڑی یا دھات کا اسٹینڈ جس پر چراغ رکھنے کے لیے ایک کٹوری سی بنی ہوتی ہے ، شمع دان ، چراغ دان.

ہوا ویز دیوٹیاں اوپر موکریل
پلالاں کوں سب راج پورے کا تیل

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۰). دیوٹ: (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۳۵). اُس میں تہذیب ہوئی اور لکڑی کا دیوٹ بنایا گیا. (۱۸۹۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۰۸). ابھی تک ... کانسے کے دیوٹ چیکٹ بھرے اور چراغدان چلے جاتے ہیں. (۱۹۰۸ ، آئین قیصری ، ۱).

ہچکیاں لیتا ہے دیوٹ پہ چراغ زیتون
یہ شب اس کا نفس باز پسیں ہے شاید!

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۸۰). ۲. کالا کلوٹا آدمی ؛ (بول چال) احمق ، بیوقوف (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : دیپ + پاتر दीप + पात्र].

دیوٹی (ی مع ، سک و) امث (قدیم).
رک : دیوا جس کی یہ تصغیر ہے.

ستارے اس انگے ہوں دستے ہیں
کہ جیوں دیس کوں دیوٹیاں لاے ہیں

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۶)).

یو دیوٹی ہو چراغ جولا یک آگ قبول ، لے اولا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۸). [دیوا (بحذف ا) + ٹی ، لاحقۂ تصغیر].

دیوث (فت د ، شد ی ، و مع) صف امذ ؛ دیوس.
۱. اپنی عورت سے پیشہ کرانے والا ، اپنے حرم کی بدکاری سے چشم پوشی کرنے والا ، بے حیا ، بے غیرت ، بھڑوا ، قرم ساق.

آئے سوں ان کے باہر ہوتا فجور ظاہر
کیوں انہ سرں رہتے ہیں دیوث شوہراں نے

(۱۶۸۷ء ، دیوانِ قربی ، ۴۶). اللہ پاک نے اپنے بندہ پر ہیڑوا اور دیوث ہونا اور فاحشہ کا خاوند بننا حرام فرمایا ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۷۳). وہ شخص دیوث ہو جاتا ہے اگر اپنی عورت کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو دیکھتا ہے تو اس کو قبیح نہیں جانتا. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲۸۰) . [ع].

ـــ کا بچّہ امذ.
گالی ، فحش. ● دفع کرو منیب ، دیوث کا بچہ ، سلام کا جواب دینا نہیں جانتا ●. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۰۳).

ـــ ہونا محاورہ.
لامذہب ہو جانا ، بدکار ہو جانا. باب السواحل جو اُس دائرہ سے تعلق خاص رکھتا تھا اور نام اس کا نالوس جنی تھا مرتد و دیوث ہو گیا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۹۶).

دَیُّوثی (فت د ، شد ی بضم) صف مث.
دیوث ہونے کی حالت ، بدکاری ، بدمعاشی.

فقط تھی یہ تو دیوثی کی تعلیم
کہ قوم برہمن بے خوف و بے بیم

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۲۸۶). وہ مزیدار دلالی بھی کر لیتا تھا جسے بُرے لفظوں میں دیوثی کہتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹۱۲ : ۴) خلافِ وضع فطرت یا اس قسم کی دیوثی کہ شوہر صاحب خود بیوی کی بدکاری کا بیڑا لے بیٹھے ہیں. (۱۹۶۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، شمارہ ، ۲۳ : ۳۷). [دیوث + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

دیوْدار (ی مج ، سک و) امذ.
صنوبر کا درخت ، دیال ، دیار کی لکڑی. ایک طسو مکعب دیودار کی لکڑی کا کہ ایک طسو مکعب آب سے وزن میں ہلکا ہے. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۲۹). ہمالیہ کے اکثر دیودار کے بڑے درخت بہت شاخ دار ہوتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۰۱).

دھندلا دھندلا اُفق کھو گیا ہے کہیں
دیوداروں کے جھنڈوں کے پھیلاؤ میں

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۵۹). [دیار (رک)].

دیووال / دیووالی (کس د ، و مج) امذ.
(طب) بندال ، خیار دشتی ، اسپند ، قثاء الحمار ، ایک بوٹی ذائقہ تلخ چھوٹے چھوٹے بے رنگ شش پہلو پرت ہوتے ہیں ، خیارزہ ، کھکر بیل ، قثاء بری ، ادویات میں مستعمل ، لاط : ***ELETARIUM*** ملکو مالوہ میں دیووال اور کریلی اور بریلی بولتے ہیں ، سنسکرت کا نام دیووالی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۱۸) . [دیو + وال / والی (رک)].

دیوَر (ی مج ، فت و) امذ.
شوہر کا چھوٹا بھائی. دیور. (۱۶۴۷ ، فرح الصبیان (مقالات شیرانی ، ۲ : ۱۲۳)).

الوداع ● لے بھاوجو لے پھپھیو اے بی بیو
آج دیور کی ہے رخصت اور رحلت الوداع

(۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۸). اکیلے مکان میں اگر یوں زمانہ کہے گا کہ یہ جوان جہان ہے دیور کے پاس رہتی ہو گی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۴۳۵). تم اماں جی گالی دیتی ہو ، پتا : گالی کیسی دیور ہی تو ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۲۰۹). بلکہ معاشرے میں ساس ، سسر ، نند ، بھاوج ، دیور ، جیٹھ ، دیورانی جٹھانی کے چاؤ چونچلے ، ریشہ دوانیاں ، اچھے اور بُرے برتاوے سب کچھ موجود ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۳۵) . [س : देवर].

ـــ بھاوَج (ـــ فت و) امذ ؛ امث.
شوہر کا بھائی اور اس کی بیوی. یہ دیور بھاوج اور وہ بھائی بھائی کی طرح رہتے تھے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۲۵). یہودی نے ... مال تجارت کے طور پر دیور بھاوج کو بھرتی کر لیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۷ : ۹). [دیور + بھاوج (رک)].

دیوْرا (۱) (ی مج ، سک و) امذ.
مندر ، بُت خانہ.

ہو کر دیورا راتیں ساری
لا کر جوت دکھاوے بھاری

(۱۵۶۵ ، جواہر الاسرار اللہ ، ۱۵).

اس من کی پوجتا ہے خال تجھ ابرو میں بیٹھ
اس سیہ کافر نیں مسجد کو کیا ہے دیورا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۸). حکم دیا کہ اون کے دیورے بند کیے اور پوجاری نکال دیے جاویں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۷۵) . [س : دیو + گرہ देवगृह].

دیوْرا (۲) (ی مج ، سک و) صف.
بایاں ہاتھ ، بائیں طرف (جامع اللغات). [رک : دیرا देवरा]

دیوْرانی (ی مج ، سک و) امث.
شوہر کے چھوٹے بھائی کی بیوی.

کچھ جیٹھ جٹھانی کا کہنا ، کچھ باتیں ساس اور نندوں کی
کچھ دیوران کی بات لگی کچھ اُن کے جو جو تھے نیگی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۶). دلہن کی سگی نندیں یا دیورانیاں ... سب سے پہلے پھولوں کا گہنا ، اس کا بعد چڑھاوے یعنی زیور کی رقمیں پہناتی ہیں. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۵۵). جیسے برابر کے ٹھا کر گھر کی بیٹی ! دیورانیاں مرعوب رہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۰۳). [دیور + انی ، لاحقۂ تانیث].

دیوْڑا (فت نیز کس د ، مم ی ، سک و) صف (قدیم).
ڈیوڑھا ، ڈیڑھ گنا.

ہو نا ہو کر بھی سودنے تھے دریالی
ہے جس میں فائدہ دیوڑا سوائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۳).

بولے خوش سوں مست ہو کر کیوڑا
مُشک سوں اپنے کو بوجے دیوڑا
(۱۷۵۴ء، ریاض غوثیہ، ۳۸۶). [ڈیوڑھا].

ڈیوڑی (کس د ، و مج) امث.
رک : ڈیوڑھی.

غوثیا پس وہ جوان ہو بیقرار
دیوڑی پر کھینچتا ہے انتظار

(۱۷۵۴ء، ریاض غوثیہ، ۱۰۵). [ڈیوڑھی (رک) کا ایک املا].

--- دان امذ.
دربان. دل مومن کا خدا کا گھر ہے ، دان دیوڑی دان ابلیس ہے . (۱۸۳۲ء، رسالہ نثر دکنی، ۶). [دیوڑی + دان ، لاحقۂ فاعلی].

دیوڑی ڈیوڑی کرتا ہے فقرہ.
چڑاتا ہے، کجھاتا ہے ، اس طور عادت ہے کہ بیچ کی انگلی خم کر کے اس کے سات ہلاتے ہیں ، جسکو چڑاتے ہیں وہ شرماتا ہے (محاورات ہند، ۱۰۵).

ڈیوڑھی (کسی نیز فت د ، غم ی ، سک ڑ) امث.
دروازہ ، اکثا حصہ. برہمن دوسرے دن سرکار کی دیوڑھی پر آیا. (۱۸۴۳ء، سیر عشرت، ۳۷). [رک : ڈیوڑھی].

دیوس (فت د ، شد ی ، و مج) صف.
بیوقوف ، شرارتی ، خبطی.

عجب دونوں دیُوس احمق وہ تھے
خدا ایسی الفت کسی کو نہ دے

(۱۷۸۶ء، مثنویات حسن، ۱ : ۱۱). بھڑوا جھڑوس دیوس خاک میں ملے . (۱۸۹۱ء، طلسم ہوش ربا، ۵ : ۴۲). ایوب خاں نے سیاست دانوں کو دیوس کی گالی سے یاد کیا. (۱۹۸۶ء، جنگ، کراچی، یکم اگست، ۳). [دیوث (رک) جس کا یہ مورد املا ہے].

دیوک (ی لین ، فت و) امذ.
نجومی ، رمّال ، علم تقویم کا ماہر (پلیٹس). [س : دیوک दैवक]

دیوک (ی مع ، فت و) امذ ؛ امث.
دیمک ، سنڈی ، گُھن ، اناج کے کیڑے ، فصل کے کیڑے. گُھن کے کیڑے کو جس کو فارسی میں دیوک اوراردو میں دیمک کہا جاتا ہے. (۱۹۲۶ء، معارف القرآن، ۲ : ۲۴۳). [ف].

دیوک (ی مج ، فت و) صف.
دیوتا صفت ، قدسی ، روحانی (پلیٹس). [س : دیوک देवक].

--- لوک (--- و مج) امذ.
(مجازا) دیوتاؤں کی دنیا.

اکثر اس دھرتی کی چھوئیں
دیوک لوک پہ پڑ جاتی ہیں

(۱۹۵۸ء، گلِ نغمہ، فراق، ۳۰). [دیوک + لوک (رک)].

ڈیوکا (کس د ، و مج) امذ.
سانپ کی ایک قسم جو مٹی کے رنگ کا زہریلا ہوتا ہے. دیوکا ، آبی برنگ زمین سبزی مائل ، تین ہاتھ کا ، انگوٹھے کے برابر موٹا ہوتا ہے. (۱۸۷۳ء، تریاق مسموم، ۳۹). [مقامی].

ڈیوَل (ی مع ، فت و) امذ.
چراغ. کنئے ڈالیا ہے طرح رنگ دیول. (۱۶۷۸ء، قربہ (قومی زبان، ۳۶)). فرشی فانوسوں پر چھوٹے چھوٹے دیول بنے ہوئے نظر آتے ہیں. (۱۹۲۹ء، تاریخ سلطنت روما، ۸۹۳). [مقامی].

دیوَل (۱) (ی مج ، فت و) امذ.
مندر ، بُت خانہ ، گرجا.

ڈھلے دین کے زود دیول قدیم
گریزاں ہوئے دیو کہنے عظیم

(۱۵۶۳ء، حسن شوقی، د، ۱۱۸).

اوسے دیکھ دیول میں آ کر اوتے
سوا نین، کہی تو سوا ہے اوتے

(۱۶۳۸ء، چندر بدن و مہیار، ۱۱۱).

تن دیول میں پُتلی ہو ہے یا کعبہ میں اسود ہے
ہرن کا ہے ہو نافہ یا کنول بھیتر بھنور دستا

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۵). اون کے یہاں ستاروں کے خاص دیول بھی یعنی بڑے عبادت خانے ہیں. (۱۸۶۶ء، تہذیب الایمان، ۵۹۵).

پادری سیکڑوں صدہا گرجا   دیو لیوں میں ہے ہمیشہ پوجا

(۱۹۱۳ء، سیر پنجاب، ۳۰). شودر اگر کسی دیول (مندر) میں داخل ہو جائے تو وہ دیول بھرشٹ یعنی ناپاک ہو جاتا ہے. (۱۹۷۳ء، رام راج، ۶۱). [س : دیو + آلے देव + आलय]

دیوَل (۲) (ی مج ، فت و) امذ.
(نباتیات) ظرفِ گل یا ظرف الدقیق ، پھولوں کے بیچ میں سے دھاگے جیسے باریک باریک ریشے (Stadmen - سٹیمن) نکلے ہوئے ہیں ہر ایک کے سرے میں چھوٹی سی زرد گھنڈی ہوتی ہے ان کانوں کو سلائیاں (اسٹیمن) کہتے ہیں اس میں ایک دھاگا سا ہوتا ہے اس کے سر پر ایک ظرف ہوتا ہے ، ظرف الدقیق ، اینتھر (Anther) . یہ زیرہ یا دقیق (پولن) دیول میں بھرا رہتا ہے. (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس، ۱۳۷). [ا : دیول ؛ ع : ظرف الدقیق ، انگ : اینتھر Anther].

دیوَل (۳) (ی مج ، فت و) امذ.
ایک خاص قسم کا چاول جو پک کر ایک انچ تک لمبا ہو جاتا ہے . چاولوں کی تفصیل قلم بند کرنے پر آتا ہے تو رائے بھوگ ... دیول اور آبان سب کچھ گنا جاتا ہے. (۱۹۷۵ء، پدماوت ایک تنقیدی جائزہ (اردو، ۵۰ ، ۱ : ۲۰۰)). [مقامی].

دیوَلا (ی مع ، سک و) امذ.
مٹی کا بنا ہوا پیالی کی شکل کا چھوٹا سا چراغ ، دیا دیولا اسی وقت کرو نے تازہ مٹی کا بنا لیا تھا. (۱۹۴۳ء، بن باسی دیوی، ۲۰۲). [ب : دیپ + آلیہ दीप + आलय].

دیوٹی (ی مج ، سک و) امث.
۱. **بہت چھوٹا چراغ**. ایک دیوٹی برابر ٹوپی ہے کہ خود بخود گری پڑتی ہے۔ (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۶۲). ۲. **آنکھ کا گڑھا** ، **کسی چیز کا گھر یا خانہ** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دیوا (رک) کی تصغیر].

دیولی (۱) (کس د ، و مج) امث.
۱. **پھل کے ستّے ؛ کھپرے جیسا نشان**. ایک مقام پر تھا کہ تیتری کے ایک پر میں کھپروں کی طرح تیس ہزار دیولیاں ہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۲۵). ۲. **پھول کے اندر کے حصے میں وہ گہرا نشان جس میں زیرۂ گل ہوتا ہے**. ان دمیوں یا دیولیوں (Accidix) میں سے گزرتی ہوئی تراشیں کاٹو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات (ترجمہ) ، ۱۶۱). ۳. **کھرنڈ ، زخم کا داغ یا نشان ، پپڑی ، چیچک کے دانوں کا کھرنڈ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : دیولی देव + वल्क + इका].

ــــ بذرہ (ــــ فت ب ، سک ذ ، فت ر) امذ.
(نباتیات) **پولن کے ظرف کا ریشہ**. دیولی جس میں دیولی بذروں کی متوازی زنجیریں نزدیک نزدیک جمع رہتی ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات (ترجمہ) ، ۱۶۱). [دیولی + بذرہ (رک)].

ــــ ہونا محاورہ.
کپاس کے ٹوڈے کا تیار ہو کر پھٹنا یا کھلنا، آدھا کھلنے کو دوبتیا دیولی اور پورا کھلنے کو چوبتیا دیولی کہتے ہیں (ا پ و ، ۲ : ۵).

دیولی (۲) (کس د ، و مج) امث.
کواڑ کی نیچے کی چول کے گھر کی چھوٹی سی مثلث نما مٹھی جو دہلی (دہلیز) میں اندر کے رخ سرے پر جڑی رہتی ہے ، چونکہ اس مٹھی پر دیوے کی شکل کا چول کا گھر بنا ہوتا ہے ، اس لیے اس کو اصطلاحاً دیولی کہتے ہیں. بیسوں تختیوں کی دو دو دیولیاں نیچے ہر تختے کے اسکی دونوں چولوں کے لئے بنا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۱۳). [مقامی].

دِیولی (۳) (کس د ، و مج) امث.
چھوٹا معبد یا مندر جہاں ایک بت یا تصویر رکھی جائے ؛ مزار (پلیٹس). [س : دیول (رک) کی تصغیر].

دیُّوم (فت د ، شد ی بضم ، و مع) امذ.
ہمیشہ رہنے والا ، خدا ، باری تعالیٰ ، دائم و قائم.

ہے تو ہی قائم و قیّوم و دائم و دیّوم
ہر اسم ہے ترا اسم معظم و اعظم

(۱۹۶۶ ، منحمنّا ، ۹۳). [ع : (دوم)].

دیومَن (کس د ، فت م) امذ.
گھوڑے کے جسم کی بھوری.

اگر ہے نام سے بھی اس کے کچھ کام
تو سن رکھ دیومن اس کا ہے بس نام

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، د). اگر یہ دس پیچ بالاتفاق ان دس مقاموں پر واقع ہوں تو اس کو اہل تجربہ نہایت مبارک جانتے ہیں ان میں سے ایک پیچ کا نام دیومن ہے (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱). [عَلَم].

دیُون (کس د ، و مع) امث.
دیمک (پلیٹس). [س : دیون दीवँक].

دیوَن (ی مج ، فت و) امذ.
دینے کا عمل.

مانگیں تجھ سے راجے راؤ
پت پت دیون تیرا سبھاؤ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۱). دیون کو قبضہ میں لانے کا دوسرا ذریعہ فیصلۂ عدالتی ہے. (۱۹۲۰ ، شخصی قانون بین الاقوام (ترجمہ) ، ۱۹۵).

آگ دیون آیا ساجن
انگ انگ آگ دبوائی ہے

(۱۹۶۶ ، خلیفہ جو رسالو ، ۲۵۳). [دینا (رک) سے ماخوذ].

ــــ ہار امذ ، دیونہار.
دینے والا ، داتا.

عرش پہ تھے فرش لگ جلوہ دیون ہار سو
غیر دوجا کوئی نیں باج وو پروردگار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۸).

ہے کوئی جو ساہوکار بنے   ہے کوئی جو دیون ہار بنے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۱). [دیون + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

دیونا (ی مج ، سک و) ف ل (قدیم).
دینا.

تم یاد بن ہور یاد نیں یک تل معانی کوں کدھیں
شاہا نظر منج پر دھرو تشریف دیوو عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۱).

عاشق جو اپس فدا کیا ہے
سر دیونا ابتدا کیا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۱). سید غلام محی الدین اور خود من مدعا علیہ بحصص مساوی دیوے اور لیوے. (۱۸۴۸ ، محمد قاسم (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۶۸)). [دینا (رک) سے ماخوذ].

دیونی (ی مج ، سک و) امث.
۱. **دیو (رک) کی تانیث.**

ڈرو وحشت کی (دھوم) (دھام) سے تم
وہ تو اک دیونی دبنگ ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۳). یہ روشنی دیکھ کر دیونی میمونہ کو حیرت ہوئی. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۷۱). جس لڑکی کی تمہیں تلاش ہے وہ ایک دیونی کے قبضے میں ہے. (۱۹۷۵ ، جیتی لوک کہانیاں ، ۲۰۱). ۲. **(مجازاً) موٹی تازی ، لحیم شحیم ؛ بدشکل.** ایک دیونی بصورت مہیب سرے سرے قریب گھونگھٹ نکالے بیٹھی ہوئی ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۸۷). خیر ایسی ہی

نہیں ہیں کہ تم دیوی کہو۔ (۱۹۶۱ ، بالہ ، ۱۲۹)۔ [س : دیونی देविनी پ : دیوڑیں दैवसी]۔

دیوڑا (ی مج ، غم و ، سک ہ) امذ ؛ دیہرا۔
بُت خانہ ، مندر ، گرجا۔ معبد ترسایان آنکہ بزبان ہند دیوہرا خوانند۔ (۱۵۹۲ ، مدارالافاضل ، ۱ : ۲۷۳)۔ اتنے میں اس دیوہرے سے آواز آئی کہ اے لڑکی یہ سر کٹے ہوئے تُو ان کے تن سے لگا دے۔ (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۵۳)۔ سنگین مکانات اور دیوہرے اور بنگلے چینی کے کھپرے کے چھائے ہریوں کی بُودباش کے قابل ایسے ایسے تحفہ باغوں کے درمیان بنے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، تاریخ ہنگ چین (ترجمہ)[۱] ، ۳۲:۳۴)۔ [پ : دیوہرا देवहरख]۔

دیوَیڑیا (ی مج ، فت و ، سک ڑ) امث۔
ایک قسم کی ناؤ (شبدساگر)۔ [مقامی]۔

دَیوی (ی لین) صف ؛ امث۔
آسمانی ، فلکی ، خدائی ، عجیب ، بے نظیر ؛ آفتِ ناگہاں ، نہ رُکنے والا حادثہ ، اتفاقاً ، آخرِ کار (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [س : دَیوی ، دَے وِکا दैविका]۔

دیوی (ی مج) امث۔
۱. دیوتا کی بیوی ، پاربتی ، درگا ، بھوانی ، نیز اس کا بت۔

پیا کا سیج سینا کر دھری کر دیا دو جوبن کیاں
بھواں محراب درمیانے دیوی دو تین لائی میں
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۹۰)۔

تج زلف کا جب مال کروں ساری رات
لیاں کی دیوی لا کہ دیکھو بات کے دھات

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۱)۔ ہمارے ملک کے ہندو دیویوں کو مانتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۸)۔ یہ نجی افواج مقتول وزیر اعظم اندرا گاندھی کو دیوی کا درجہ دینے کی جدوجہد میں کوشاں ہیں۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، جولائی ، ۱۳ : ۳)۔ **۲. مقدس یا محترم عورت ، شریف عورت۔** آغوشِ اسلام سے ایسی دیویاں پیدا ہوئیں کہ کارزارِ حیات نے ان کے قدم چُومے۔ (۱۹۴۹ ، تحفۂ شبطاقی ، ۳۶)۔ کبھی کبھی دور سے آتی ہوئی لتا کی آواز بیچ میں کھنڈت ڈال دیتی تھی مگر لتا سے تو پاکستان میں بھی مفر نہیں ہے اور وہ تو اس دیوی کا دیس تھا۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰۶)۔ **۳. عورت ، خاتون۔**

پرشوں کے سنگھٹن سے جب کچھ بھی نہ بن سکا
اب دیویوں کو کرنے لگے ہیں وہ سنگھٹن

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۷۳۳)۔ طرح طرح کے نوجوان مرد اور وضع وضع کی عورتیں جنہیں قومی لوگ خواتین اور دیویاں کہتے ہیں... آ رہی تھیں۔ (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۱۹)۔ [س : دیوی देवी]۔

ـــــ بنے رہنا محاورہ۔
متقی و پرہیزگار ہونا ؛ لئے دیئے رہنا۔ گھر ہی میں دیوی بنے رہنے کو کہا اور کیا چاہیے۔ (۱۹۱۸ ، خطوطِ اکبر ، ۱۲۳)۔

ـــــ جی امث۔
عورتوں کے لئے تعظیم و احترام کا کلمہ۔ میری دیوی جی بھی ان کے ہاں کئی بار مہمان جا چکی ہیں۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۲۸)۔ میں ایک روز ان کی دوکان میں تھا کہ ایک دیوی جی آئیں۔ (۱۹۷۸ ، عزیز احمد[۴] ، رقصِ ناتمام ، ۱۰)۔ [دیوی + جی (رک)]۔

دیہ (۱) (ی مج) امذ۔
چھوٹی بستی (بیشتر کچّے مکانات کی) ، گانو ، قریہ ، موضع۔

دل سے بس ہاتھ اب اٹھا اے عشق
دیہِ ویراں پر خراج نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۵)۔

دیہہ و قریہ میں سب کے سب ہیں تباہ
ہم اِدھر قید خانے میں ہیں آہ

(۱۸۶۰ ، مثنوی بحرِ مختلف ، ۲۸)۔ حاکمِ دیہ کی عقل تو بسبب بڑھاپے کے جاتی رہی ہے۔ (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب (ترجمہ) ، ۶۰)۔ میں تو نہیں سمجھتا کہ گاؤں میں کوئی واردات ہو اور چیل پٹواری اور دیگر اہالیٔ دیہہ اس سے بے خبر رہیں۔ (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۱۲۸)۔ [رک : دیہہ]۔

ـــــ بَہ دیہ (ـــــ فت ب ، ی مج) م ف۔
گانو گانو۔ ۱۸۵۶ء میں ہندوستان کے اکثر ضلعوں میں دیہ بدیہ چپاتی بٹی۔ (۱۸۵۸ ، اسبابِ بغاوتِ ہند ، ۱۷)۔

وفورِ آب سے نہریں رواں ہیں دیہ بہ دیہ
زمینِ شور میں کیا لہلہا رہی ہے خوید

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، نظم بے نظیر ، ۱۶۳)۔ [دیہ + بہ (حرفِ جار) + دیہ (رک)]۔

ـــــ داری امث۔
گانو کی حفاظت ، دیکھ بھال ، رکھوالی۔ تم کیفیتِ اراضیٔ دیہات متعلقہ تحصیلداری تفصیل دیہہ داری اور مقدار اراضی ترددی... حضور میں ارسال کرو۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۳۵۲)۔ [دیہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ سُدھارَن (ـــــ ضم س ، فت ر) امذ۔
گانو کے عوام کی اصلاح و رفاہ اور ترقی کا کام۔

مگو دکن میں دھوم مچی ہے دیہہ سدھارن کرنے کی
گائیوں کا اپنی پالن ہارا بنسی بجاتا آ ہی گیا
(۱۹۳۹ ، لبیب ، آتشِ خنداں ، ۱۱)۔ [دہ + سُدھارن (رک)]۔

دیہ (دیہہ) (۲) (ی مج) امث ؛ امذ۔
(ہندو) جسم ، بدن ، کالبد ؛ (مجازاً) دل۔

سہاں بل دیا دیہہ تداں بل
جگا جوت راجا کنور شاہ تھل

(۱۶۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۵)۔ ہونٹوں پر دانتوں کے نشان اور چھاتی پر انگلیوں کے ، اور کنچن سی دیہ پر نقش زیور کے۔ (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۸۰)۔ اسی سے ان کا پیٹ بڑھ جاتا ہے دیہہ بُھول جاتی ہے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۶)۔ [س : دیہہ = देह]۔

ـــــ بھان (ـــــ کس بھ) امذ اصدیہہ ابھی مان.
(مجازاً) **دنیا کے اپنے اپنے سے بَرّا ہونا.** جس کا دیہا بھمان چھوٹ گیا ہے اس کو گرو اور شاستر بھی چھڑا سکتے ہیں. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ٢ : ٣٣). [دیہا + بھمان ــ ابھمان (رک)].

ـــــ تیاگ (ـــــ کس ت) امذ.
جسم کی قربانی ؛ (کنایۃً) مرنا ؛ خوشی سے جان دینا. ہیشم جی کو یہ منظور تھا کہ بھگوت کا روپ انوپ دیکھتے ہوئے یہ دیہہ تیاگ کروں. (١٨٥٥ ، بھگت مال ، ٣٣). [دیہہ + تیاگ (رک)].

دیہات (ی مج) امذ ؛ ج (نیز واحد).
دہ یا دیہہ (رک) کی جمع ، بہت سے گانو ، گانو کا علاقہ. اکثر تعلقات اور دیہات پرگنات کے تاخت اور تاراج کر. (١٨٣٥ ، حکایتِ سخن سنج ، ١١٣). ان کے زمانہ کی آنکھیں دیکھے ہوئے دو چار بڈھے اب بھی دیہات میں باقی تھے. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٩٦). [دہ + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــــ سُدھار (ـــــ ضم س) امذ.
ایک محکمہ جو گانو کے لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے لیے ان کی اصلاح و فلاح کے کام کرتا ہے. اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ایک ناول یا افسانے پر دیہات سدھار کے پمفلٹ کا شبہ ہونے لگے. (١٩٦٢ ، میزان ، ٢٣٦). [دیہات + سُدھار (رک)].

دیہاتَن (فت ت) امث.
دیہاتی (رک) کی تانیث. ایک دیہاتن نشہ میں شراب کے ٹھمریاں گا رہی ہے. (١٨٩٢ ، طلسمِ ہوشربا ، ٦ : ٣٨). اس ہجوم میں عرب دیہاتنیں بھی تھیں اور عرب شہری بھی کہ نیچے کوٹ پتلون ہے. (١٩٧٢ ، دنیا گول ہے ، ٢٠٣). [دیہات + ن ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ ہونا محاورہ.
بے سلیقہ ، اجڈ ، زندگی کے طور طریق سے ناواقف ہونا. کیا خوب کیسی بے وقوفی کی باتیں کرتی ہو ، ہونا آخر دیہاتن ! . (١٩٣٣ ، چبو ، ٢٢٧).

دیہاتی (ی مج) صف مذ ؛ امذ (مث : دیہاتن).
١. دیہات سے منسوب ؛ (مجازاً) ناخواندہ یا غیر مہذب شہری ، دیہاتی ، خواندہ ، ناخواندہ ہر شخص جانتا اور سمجھتا ہے کہ خوبصورتی اس کو کہتے ہیں . (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ١٣٧). ویسے دیہاتی معاشرہ ایسی برائیوں سے مبرّا نہیں. (١٩٨٦ ، انصاف ، ٢٣٣). **٢. شہری تہذیب سے ناواقف ، گنوار.**

رانجھا ، مگر ظالم ہو تم ، ہم نے تمہارے سب چلن جانے
ہیر ، ہو دیہاتی ، نہیں تم شہر کا اب تک چلن جانے

(١٨٨٠ ، رانجھا ہیر (رونق کے ڈرامے ، ٥ : ٣٣)). [دیہات + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــــ اِصْلاح (ـــــ کس ا ، سک ص) امث.
گانو کے سُدھار سے متعلق کام ، گانو سُدھار. اس میں گورنمنٹ کے ان تمام محکموں کا کام بھی جو دیہاتی اصلاح میں مصروف ہیں ، شامل ہے. (١٩٢٨ ، دیہاتی اصلاح ، ١٠). [دیہاتی + اِصلاح (رک)].

دیہاتِیَت (ی مج ، کس ت ، فت ی) امث.
گنوار پن ، غیر مہذب یا ناشائستگی کی کیفیت. اس نام اور القاب میں کسی قدر دیہاتیت تھی . (١٨٩٩ ، امراؤ جان ادا ، ٩٥). سنگھ بانو کے باپ دادا اپنے رسوخ کے زور سے ... اس کی دیہاتیت کو برقرار رکھے ہوئے تھے. (١٩٨٦ ، انصاف ، ٦). [دیہاتی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

دیہاڑا (ی مج) امذ.
دن. جمعرات کا نیک دیہاڑا ہے موسٹو . (١٩٨٠ ، ماس اور مٹی ، ٢٠). [مقامی].

دِیہاڑی (کس مج د) امث.
ہر روز کی اُجرت ، ایک دن کی مزدوری ، روز کی مزدوری ، روزینہ . ہم کہ اپنے اپنے گھروں سے ایک دیہاڑی اور نکلے پھر دفتر کو لوٹ آئیں گے. (١٩٨١ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ١٢٩). [رک : دہاڑی].

دیہانْت (ی مج ، غنہ) امذ.
(ہندو) انتقال ، وفات ، رحلت. فلاں کا دیہانت ... ہو گیا. (١٩١٠ ، ادیب ، ٢ ، ١ : ١). وہ ڈاکٹری پڑھ رہی تھی کہ اس کے باپ کا دیہانت ہو گیا. (١٩٧٣ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ٣/اپریل ، ١٢). [س : دیہانت दह + अनत].

دیہر (١) (ی مج ، کس ہ) امذ.
زمین ، زمین جس میں سیلاب کا پانی جمع ہو ، نیز (رک) دہر (١) (پلیٹس). [س : دیہر : देहिर].

دیہُر / دیہْرا (ی مج ، سک ہ) امذ ہمدیورا.
جینیوں یا ہندوؤں کا بتخانہ ، مندر.

آپے مسجد دیہرا آپے دیال نروار
نرناری کونؤ اور نال آپے بھوگ سنگار

(١٦٥٣ ، گنجِ شریف ، ٢٨٧).

تمام اُس دیہرے کے گرد تھے چنار
چنارو بیلر جنوں سرو طرار

(١٧٥٩ ، راگ مالا ، ٣). دیہرا اس وقت تلک قصبۂ مذ کور کی اطراف میں کوئی ہندو بنا نہ سکا تھا. (١٨٠٥ ، آرائشِ عقل ، افسوس ، ٧٥). [پ : देवघर : दवघरक س : देव+गृहं].

دیہَری (ی مج ، فت ہ) امث.
رک : دہلی (پلیٹس). [س : دیہری : देहरी].

دیہَک (ی مج ، فت ہ) صف.
جسم سے متعلق ، جسم کا (پلیٹس). [دیہک देहक].

دیہورا (ی مج ، و مع) امذ.
مندر ، بتخانہ.

بہی دہیان دہر دلہن آوے کہاں
سری دوار کا دیہورا ہے جہاں

(۱۷۵۶ ، قصہ کام روپ و کلا کام ، ۲۳). [پ : دیوہرا].

دیہی (۱) (ی مج) صف مذ ؛ امذ.
دیہ سے منسوب ، گانو سے تعلق رکھنے والا یا والی. دیہی زندگی کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں. (۱۹۵۰ ، جہاں ہے ، ۵۲). پاک و بھارت میں غریب دیہی علاقوں کے لوگ اسے ، گندم کے آٹے میں ملا کر روٹی پکاتے ہیں. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۰۹). [دیہہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---امداد (---کس ا ، سک م) امث.
(معاشیات) گانو اور دیہاتوں کے سدھار و ترقی کے لئے قائم کیا ہوا محکمہ جس کے ذریعہ رقم دیہاتیوں کو دی جاتی ہے. پہلے منصوبے کے دوران میں دیہی امداد کے سارے شعبوں نے خاصی ترقی کی ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۶۰۳). [دیہی + امداد (رک)].

---امدادی تجویز (---کس ا ، سک م ، فت ت ، سک ج ، ی مع) امث.
رک : دیہات سدھار. ایک ، دیہی امدادی تجویز ، مرتب کی گئی ہے جس کے تحت ... مدارس تحتانیہ کے اساتذہ کو ... تربیت حاصل کرنی پڑتی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۰). [دیہی + امداد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + تجویز (رک)].

---برادری / جماعت (---کس ب ، فت د) امث.
دیہات کے لوگ ، دیہات کے رہنے والے ، دیہات کے باشندوں کے خاندان. ایک طاقتور دیہی برادری موجود تھی جو قرض دہندوں کے لیے ... غیر معقول معاملہ کرنا ... مشکل ضرور بناتی تھی. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۴۳). دیہی جماعت ایک ایسا متحدہ مجموعۂ اشخاص ہے جس کے ارکان خاندان ہیں. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۱). [دیہی + برادری / جماعت (رک)].

---فرقہ واری زمینداری (---کس ف ، سک ر ، فت ق ، ز ، ی مع ، سک ن) امث.
ذات پات کے فرق اور مراتب کے مطابق زمین کی تقسیم. دیہی فرقہ واری زمینداری یا وہ دیہ جس میں زمینداری فرقہ واری ہو ، اشکال اتحاد میں سب سے زیادہ بہتر شکل ہے. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۲). [دیہی + فرقہ واری (رک) + زمینداری (رک)].

دیہی (۲) (ی مج) امث.
جسم ، تن ، بدن. ان لڈوں کے کھانے سے قوت بھی اسے ہوتی ہے اور سب دیہی میں پر نکلتے ہیں. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۴۳). ان کی تو پریت دونوں جگ نے ہی جانی اور سالہا سال تک رہے گی یہ کہانی ، کلجگ میں وہی نہیں مرنے جنہوں نے اپنی دیہی برہ کی آگ سے جلائی. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۷۶). میں نے اتنے جنم لئے ، ہر جون میں جیا ، ہر دیہی میں بسر کی ، ہر جھے ملا کیا ، بس دکھ ملے ، درد ملا. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۰۲). [دیہہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

دَیہیم (ی لین ، ی مع) امذ.
بادشاہ کی مرصّع اور زرنگار ٹوپی جو اس کے منصب کی خاص علامت ہوتی ہے ، تاج شاہی.

بڑائی ہور بھی تاج و دیہیم و تخت
دیا توں بشاہانِ فیروز بخت

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۷).

کہیں دیہیمِ فرقِ شاہی ہے
کہیں خاکِ سرِ تباہی ہے

(۱۸۲۸ ، سراپا سوز ، ۲۲).

مسئلہ یہ ہے کہ بااین ہمہ عظمت ہندو
کشورِ ہند میں کیوں صاحبِ دیہیم نہیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۳۸).

مسافروں کے لیے جو بنے چراغِ خضر
اسی ایک نقشِ قدم پر نثار سو دیہیم

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۷۷). [ف].

---توکّل کس صف (---فت ت ، و ، شد ک بضم) امذ.
خدا پر بھروسے کا اعلیٰ درجہ ، فقر و غنا کا بلند منصب.

شہنشہ دونوں عالم کا مگر نفرت تجمّل سے
سریرِ جاہ پر فخر اسکو دیہیم توکّل سے

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۷۷). [دیہیم + توکّل (رک)].

---(و) سَریر (---عم و ، فت س ، ی مع) امذ.
تخت و تاج ، مراد سلطنت.

صاحبِ جاہ و حشم وارثِ دیہیم و سریر
مالکِ سیف و قلم ظلِ قدیرِ ذوالمنن

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۹). [دیہیم + و (حرفِ عطف) + سریر (رک)].

---شَہرباری کس صف (---فت ش ، سک ہ) امث.
بادشاہت کا تاج ، مراد : مالک سلطنت. قدم کہانت کے ہودے سے اٹھا کے سریر فرماں روائی پر رکھ دیا اور دیہیم شہرباری سر پر رکھ کے تاجدار و جہاں بان بن گئی. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۷). [دیہیم + شہربار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---وَحدَت کس صف (---فت و ، سک ح ، فت د) امذ.
وحدانیت کا تاج ، مراد : توحید کا علم ، توحید کی تبلیغ و تعلیم ، وحدانیت کا نشانِ بلند ، خدا کی وحدانیت کی تبلیغ و تعلیم تاج یعنی خاص ذریعہ.

یہ متاعِ بے بہا پائی ہے یہ گنجِ عظیم
زینتِ دیہیمِ وحدت ہے یہی دُرِ یتیم

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۳۳). [دیہیم + وحدت (رک)].

دھ

دَھ امث.
صوتی اعتبار سے اردو حروفِ تہجی کا اٹھارواں حرف جو تحریر میں "ھ" کی شمولیت کی وجہ سے "د" کی ہائیہ شکل کہلاتا ہے. دیوناگری میں انیسواں مصمتہ (ध) ہے. یوں تو یہ دو سادہ آوازیں ہیں مگر مل کر ایک ہو گئی ہیں. وہ حروف یہ ہیں - بھ ، پھ ، تھ ، ٹھ ، جھ ، چھ ، دھ ، ڈھ ، ڑھ ، کھ ، گھ ، ان کے علاوہ اردو میں رھ، لھ ، مھ ، نھ ، کی آوازیں بھی ہیں. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۸). اردو حروف پر اعتراض ہے کہ ہائیہ بسیط آوازیں ہیں ، اردو میں انہیں "ھ" اور وقفیہ کی ترکیب سے بھ ، پھ ، تھ ، ٹھ ، دھ ... لکھا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۵۶).

دھا (۱) امذ.
۱. (أ) (موسیقی) آہنگ ، ترانہ ، لے ، سُر ، ہندی راگ کا چھٹا سر جو "پا" کے بعد آتا ہے. یہ سرگم دو قسم پر ہے ... سا ، را ، گا ، ما ، پا ، دھا. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۹۹). اس راگ کے اُتار اور چڑھاؤ کے سُر یہ ہیں :- چڑھاؤ :- سا رے گا ما پا دھا نی سا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۹). (أأ) طبلے کا ایک صوتی آہنگ. ناتک تین مرتبہ کہے "دھا ترکٹ ، تک دھا" اور سم سے شروع کرے. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۹۰).
۲. سارنگی ، کمانچے ، طاؤس یا سازندے میں استعمال ہونے والے گز کا کھینچاؤ (سرمایۂ عشرت). معلوم ہو کہ گز کی کشش کو دہا (دھا) کہتے ہیں. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۷۸). [حکایت الصوت].

--- لگانا محاورہ.
(موسیقی) سم (طبلے کے بولوں میں سے ایک بول) لگانا. میاں نیاز احمد ! واقعتا تمہارے ریاض کی انتہا نہیں. چھوٹی ننھی گانے میں اپنا جواب نہیں رکھتی. رات مجرے میں تم نے سنگت کا کمال دکھا دیا. ہر موقع پر ایسی دھا لگائی کہ اہلِ عقل کے دل پھڑک گئے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۳۷).

--- مارْنا محاورہ.
(عو) دھونس جمانا ، رعب جتانا ، مرعوب کرنا ، رعب ڈالنا. میں آپ کی دھونس میں آنے والا نہیں مجھ پر دھا نہ ماریئے گا. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۳۷).

دھا (۲) امث.
دودھ پلانے والی ، انّا ، دائی. دھا بروزن جا بمعنی دایہ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۸). بچہ کو کسی دھا کا دودھ انگ نہ لگے. بیمار ہو ہو جائے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۹). [س : دھاتری धात्री - دایہ].

--- بھائی امذ.
کوکا ، دودھ شریک بھائی ، برادرِ رضاعی (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [دھا + بھائی (رک)].

--- کے دینا محاورہ.
(ہندو) انّا کے سپرد کرنا (فرہنگ آصفیہ).

دھابا امذ.
۱. کچی چھت ، کچا کوٹھا یا مکان ، اٹاری ، وہ مکان جو اناڑیوں نے چُنا ہو.

سیوہا کچکچانے لگیا پُھلا
دھیا ہو ہنالے کا دھابا ڈھیلا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۳). اور اس بات کو جہاں چھوں کر دیکھنا کر کو دھابے ہو چڑی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵۵). دن بھر بیٹھی مرغیوں کے دھابے تھوپتیں اور کبوتروں کی کابکیں جھاڑتیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۱).
۲. عام رسوئی گھر ؛ ہندوؤں کے باورچی کی دکان ، ہندوؤں کا ہوٹل (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
۳. دیوار ، اوٹ. سی بنا دوں تمہارے ان کے بیچ ایک دھابا. لا دو مجھکو تختے لوہے کے. (۱۷۹۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۲۸۶). [س : دھام + ک धाम+क].

دھابْڑی (سک ب) امث ؛ مہ دھابلی.
کبوتروں یا مرغیوں کا ڈربا (پلیٹس). [دھاب ، دھابا (رک) + ڑی ، لاحقۂ تصغیر].

دھابلی (سک ب) امث ؛ مجـ دھابری.
کبوتروں یا مرغیوں کا دڑبا. آخر یہ کبوتر کہاں غائب ہو جاتے ہیں مگر کوئی سراغ نہ لگا. طرفہ ماجرا یہ کہ دھابلی بند کی بند. کوئی علامت خونریزی کی موجود نہیں ہے.(۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱ ، ۳۶ : ۹) . دھابلی اس جگہ کا نام تھا جہاں گز ڈیڑھ گز اونچی دیواروں پر چھت چھا کر مرغیوں کو ان میں بند کیا جاتا .(۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۱۳). [دھاب ، دھابا (رک) + لی ، لاحقۂ تصغیر].

دھاب امث.
۱. وہ فاصلہ جو آدمی ایک دلع میں دوڑ کر طے کر سکے ، میل بھر یا تقریباً نصف میل کا فاصلہ.

فراقِ یار میں راہ دراز غم مت تاتب
کہ یار تجھ سے ہے منزل نہ کوس میل نہ دھاب

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۱۵). بس کوئی دھاب بھر سمجھ لو. راستہ بالکل سیدھا ہے ... دہنے بائیں مڑیو نہیں سورج ڈوبتے ڈوبتے پہنچ جاؤ گے.(۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۶۷). **۲. دوڑ ، دوڑنے کا عمل.**

تپ لرزہ در ہندوی آمد جاڑے تاپ
درد سر آمد سر کی پیڑا تک ہے دھاپ

(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۳۷).[غالباً دھاونا ـ دوڑنا کے حاصل مصدر ، دھاوہ ، کا متبادل املا].

دھاپک دھپا (فتـ ب ، سکـ ک ، فت دھ ، شد ی)امث.
شور و غل ، غل غپاڑا ، ہنگامہ.

کھوب مچی ہے دھاپک دھپا
تم ہی ہو دکھ درد سنپا

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۰ : ۳). اف : مچانا ، مچنا ، کرنا ، ہونا. [حکایت الصوت].

دھاپنا (سک پ) ف ل.
سیر ہونا ، جھکنا ، تھکنا ، ہارنا ، عاجز آنا (فرہنگ آصفیہ) .
[س : دھاپے (ت) **(ति) धपय**].

دھاپوش (و مج) امث.
بے مقصد اور بے فائدہ چلنا،دلی کی بجائے غلطی سے گجرات کی ٹرین میں بیٹھ گیا. اس لئے سو میل کی دھاپوش کے بعد واپس آنا پڑا.(۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۱۸۱). [دھا + ف : پوش ، لاحقۂ حاصل مصدر (وصفی)].

دھات امث.
۱. وہ معدنی جوہر جس میں پگھلنے کی صلاحیت ہو ، جیسے: لوہا، رانگ ، سونا ، چاندی وغیرہ. دھات۔ آنچہ از کان حاصل شود و از عالم زر و نقرہ و مس و امثال آن.(۱۸۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۳۳). کتب علوم فلسفہ میں واسطے دریافت حال کھوٹ وغیرہ پر دھات کے یہ مسئلہ بھی درج ہوا. (۱۸۸۰ ، ماسٹر رام چندر ، ۱۳۸). لباس ، برتن ، دھات کے سامان وغیرہ افراد کے لیئے بنائے جاتے تھے (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۷) پر مشین چلنے گوشت کی ہو یا دھات کی جلد یا بدیر خراب ہو ہی جاتی ہے. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۳۵). **۲. تولیدی مادہ ، منی.** دھات آنچہ از کان حاصل شود و از عالم زر و نقرہ و مس و امثال آن ، نیز منی و نطفہ.(۱۸۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۳۳).

بیٹھے بیٹھے ہی نکل پڑتی ہے دھات
دل میں اپنے کیا ہی شرماتے ہیں ہم

(۱۹۳۸ ؟ ، کلیاتِ عریاں ، ۲۹). محمد سلیم نے زان آگے کر دی اور اس نے لنھیرے کے پائجامے پر سے جس پر پیشاب ، لہو ، دھات اور کیچڑ کے داغ لگے تھے ، سوئی اندر گھسیڑ دی. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۶۱) . **۳. ایک بیماری جس میں رقیق منی پیشاب کے ساتھ یا قبل و بعد آتی ہے ، جریان.** دھات کا مرض بہت برا ہے ، جسم انسانی میں گھن لگا دیتا ہے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۳۳). **۴. طرح ، ڈھنگ ، طور** (قدیم).

کدم راؤ پوچھیا اکھرنات کوں
کون دیس دیکھیا کون دھات کوں

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۲۹).

سال خزانا سبھ لے پات اوتن لاکا کس کس دھات

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۶۸)).

جکوی دود اس دھات پیتا اچھے
سدا جگ میں وہ کیوں نہ جیتا اچھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۱).

انیدھات لکھتا قلم آئے کر
محمدؐ کی امت کو پایا مگر

(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفورِ چین ، ۳).

کہ روزی تمن کو ہے اسمان سوں
ہے آیت اسی دھات سچ جان توں

(۱۸۵۲ ، قصۂ قاضی و چور ، ۹۶). [س : دھاتُ **धातु**].

ـــ آنا محاورہ
پیشاب کے ساتھ منی خارج ہونا (علمی اردو لغت).

ـــ بہنا محاورہ.
منی کا بے اختیار خارج ہونا . اس کے لئے جیسے جریان کا مرض ہو اور اس کے لئے جس کی دھات بہتی ہو اور وہ اس کے باعث ناپاک ہو جائے. (۱۹۵۱ ، کتابِ مقدس ، ۱۰۹).

ـــ پُشْپی (ـــ ضم پ ، سک ش) امث.
رک : دھاتکی. انتہائی تحقیق یہ ہے کہ دھاتکی کو سنسکرت میں دھاوتی بفتح واؤ اور دھاتُ پُشپی بضم تائے فوقانی ... کہتے ہیں.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۳۲). [س : **धातुपुष्पी**].

ـــ پُشْٹ (ـــ ضم پ ، سک ش) امث ؛ صف.
منی کو گاڑھا کرنے کی دوا ؛ مغلظ منی (ماخوذ : علمی اُردو لغت) .
[س : دھاتُ پُشٹ **धातुपुष्ट**].

ـــ جانا محاورہ.
پیشاب کرنے یا اجابت ہونے کے وقت کسی وجہ سے منی کا

بے اختیار خارج ہوتا ۔ یہ حالت عموماً جریان کی بیماری میں ہوتی ہے،بوقت پیشاب یا اجابت ... جو منی بے اختیار خارج ہو جائے تو اوسکو اسپر میٹوریا اور زبان ہندی میں دھات جانا کہتے ہیں ۔ (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۹۵۷).

ــــ چھین (ــــ ی مع) امث.
جریان منی (پلنس). [س : دھاتُ + کشُبھ धातु क्षोभ].

ــــ کاری امث.
وہ علم اور فن جس کی بدولت چٹانوں اور زیر زمین تہوں سے دھاتیں حاصل کر کے ان کو صاف کرنے کے بعد مفید اشیا میں تبدیل کیا جاتا ہے. دھات کاری میں ایک نئی جان پڑ گئی اور اس طرح پانی کی نوت کے ... نئے استعمالات پیدا ہو گئے.(۱۹۵۷، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۳۴۹) . دھات کاری کی ڈرائنگ کے لئے کاغذ پر ڈرائنگ کی ترتیب کے مختلف طریقے رائج ہیں۔ (۱۹۷۰ ، دھات کاری ، ۱۱).

ــــ کا کام امذ.
دھاتوں سے مختلف اشیا بنانے کا کام ۔ پاکستان میں دھات کا کام اکثر شہروں میں ہوتا ہے ۔ (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۱۰۶).

دھاتری (سک ت) امث.
دودھ پلانے والی انا ، دائی ۔ آج تو دھاتری نے ایسی بات سنائی جیسے سن کر میرے تو پاؤں تلے کی مٹی نکل گئی (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲ : ۱۵۲). [س : دھاتری धात्री].

دھاتکی (فت نیز کس ت) امث.
ایک ہندوستانی دوا جو سرد ہے ، تشنگی اور دستوں کو نافع ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آبنا کے پیڑ کا نام ہے ، یہ درخت بڑا ہوتا ہے اس میں پھولوں کے گچھے ہوتے ہیں اس کی کلیاں اور پتے رنگائی کے کام میں استعمال ہوتے ہیں (ماخوذ: خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۳۲). [س : دھاتکی धातकी].

دھاتُو (و مع) امذ.
۱. کسی شے کے عناصر ، اجزا. جب تک کھانا نہیں پچتا تب تک خون وغیرہ دھاتو نہیں بنتے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (گیتا رہس) ، ۱۰). ۲. لفظ کی اصل یا مادہ ؛ مصدر. مصادر کو سنسکرت میں دھاتو کہتے ہیں اور انہیں سے تمام اسماء و افعال و صفت مشبہ و الفاظ مرکب جن سے زبان اس قدر وسیع بنی ہوئی ہے مستخرج ہوتے ہیں ۔ (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۲۶) . مصادر کو سنسکرت میں دھاتو کہتے ہیں ۔ (۱۹۰۷ ، "مخزن" ، جنوری ۸). [س : دھاتُ धातु].

دھاتُورَہ (و مع ، فت ر) امذ (قدیم).
رک : دھتورہ. کوزماتل : گیا ہی است کہ خوردن آں خواب آرد بتاذی بنج ، بہ ہندوی بھنگ و دھاتورہ گویند. (۱۳۳۵ ، زفان گویا (سہ ماہی اردو ، جولائی ۱۹۶۷ ، ۱۲۱)).

دھاتی صف.
دھات (رک) سے منسوب یا متعلق ، دھات کا بنا ہوا. ٹُرملین ... ایک ایسا دُہلے انعطاف والا دھاتی ہے جس کی بعض رنگین قسمیں ... پینسل کو باتکیہ جذب کر لیتی ہیں. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظرہ ۲۷۶). ارغن باجیوں میں عام طور سے دھاتی پتیاں (Reeds) استعمال کی جاتی ہیں۔ (۱۹۶۸ ، آواز ، ۹۸). [دھات (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ــــ بَرَق پارَہ (ــــ فت ب ، سک ر ، فت ر) امذ.
دھات کا برق چارج والا جوہر یا جوہروں کا گروپ (انگ Metallicion). یہ دھاتی برق پارے یا نامیاتی مادے جو پروٹینی حصے کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں پروستھیٹک (Prosthetic) گروہ کہلاتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ، ۲۸۳). [دھاتی + برق (رک) + پارہ (رک)].

ــــ بَرقِیرَہ (ــــ فت ب ، سک ر ، ی مع ، فت ر) امذ.
رک : دھاتی برق پارہ. یہ خامرے عام طور پر پروٹینی سالموں سے بنے ہوتے ہیں لیکن ان میں سے بعض خامروں میں پروٹین کے ساتھ بعض غیرنامیاتی دھاتی برقیرے یا نامیاتی حصے بھی ملے ہوئے ہوتے ہیں ۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۸۳). [دھاتی + بَرقیرہ (رک)].

ــــ بَرقِیَہ (ــــ فت ب ، سک ر ، کس ق ، فت ی) امذ.
رک : دھاتی برق پارہ. دھاتی برقیے۔ تمام جانداروں کی بالیدگی کے لئے برقیوں کی ضرورت ہوتی ہے. مثلاً سوڈیم ، پوٹاشیم ، کیلشیم ، میگنیشیم ، کوبالٹ ، لوہا ... وغیرہ. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۱۸). [دھاتی + بَرقیہ (رک)].

ــــ خَواص (ــــ فت خ) امذ.
دھات کی خاصیتیں. جدول کے بائیں جانب پائے جانے والے گروہ دھاتی خواص کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، غیرنامیاتی کیمیا ، ۲۳۵). [دھاتی + خواص (رک)].

ــــ سِیاہی (ــــ کس س) امث.
دھاتوں سے تیار کی جانے والی روشنائی. اب دھاتی سیاہیوں کا رواج خاص مقاصد کے لئے بہت بڑھتا جا رہا ہے. (۱۹۷۰ ، آفسٹ لیتھوگرافی ، ۱۳۰). [دھاتی + سیاہی (رک)].

ــــ مُوصِل (ــــ و مع ، کس ص) امذ.
ایسی دھاتیں جن میں سے برق ایصال الیکٹرونوں کی حرکت کی وجہ سے ہوتا ہے اور ان میں کوئی کیمیائی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے ۔ ایسے ٹھوس اور مائعات جو برق موصل ہوں انہیں دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے. دھاتی موصل برق پاشی موصل یا الیکٹرولائٹ. (؟ ، کیمیا (سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ) ، ۳۱۱). [دھاتی + مُوصِل (رک)].

دھالا امذ.
کپڑے کی پٹی جسے منھ کے گردا گرد باندھ کر ڈاڑھی چڑھاتے

ہیں۔ سب سرداروں نے اس کے کپڑے پہنے اور دھاٹے باندھ باندھ کر بارگاہ میں آئے۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۷۷۴)۔ [ڈھاٹا کا بگڑا ہوا تلفظ]۔

دھاچک (فت ج) امث۔

دہشت ، خوف ، رعب ، دبدبہ۔ لوکاں میں تیری دھاچک رہیگی ، لکوں تجھے کہیں بچاؤ نہیں ملیگا۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۵۱)۔ [رک: دھاک ، دھچکا ، جن کا یہ ہم اصل اور مادہ دھ سے اسم کیفیت ہے ؛ قب ؛ س : ڈھا کو धाकाँ]۔

دھادھی امذ۔

گویا ، پنجابی گانے والا۔ دھادھی پنجابی گانے والوں کو کہتے ہیں یہ ڈھولہ اور کنگرہ بجا کر گاتے ہیں۔ اکثر میدان جنگ میں بہادروں کی تعریف کر کے ایک عجیب جوش پیدا کرتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۴)۔ [ڈھاڑی (رک) کا متبادل املا]۔

دھاڑا امذ۔

دھاڑا ، دھارا ، دھار (رک) کا بگڑا ہوا تلفظ (پلیٹس)۔

دھار. (الف) امث۔

۱۔ **(i) بہنے والی یا رقیق چیز کی تُلّی ؛ پچکاری ، پھوہار**۔

جدھاں تجھے تن کے چشمے میں جیا جل دھار ہو آیا
تدھاں تجھے عشق منج دل کے برک کا بار ہو آیا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۴)۔

جیوں جھڑی ہر سُو ہے پچکاری کی دھار
دوڑتی ہیں تاریاں بجلی کے سار

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۴)۔

کوئی مارے پچکاری یوں تاک کر
کہ دھار اس کی جا کر پڑے سینے پر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۹۳)۔ اس نے تمام ٹونٹیاں دیکھیں ... کس کس کا واشل مضبوط ہے ، کھولیں تو کتنی دھار نکلتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۹۴)۔ **(ii) پانی کا بہاؤ**۔ جن کے اطراف سے ایسے بڑے بڑے دریا نکلتے ہیں جن کی دھار کسی بند سے بھر نہیں سکتی۔ (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۱۱)۔ میں دریا میں سے پانی بھر ہی رہا تھا کہ اتفاق سے لوٹا میرے ہاتھ سے چھُٹ گیا اور پانی کی دھار میں بہہ گیا۔ (۱۹۲۵ ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۱۰۸)۔ ۲. **لکیر ، خط ، دھاری**۔ ان پر خطیں اور عمیق دھاریں ہوتی ہیں۔ (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۷۵)۔ ۳. (i) **خنجر اور تلوار یا کسی تیز اور کاٹنے والے آلے کی باڑھ**۔

تیہہ کھرگ دھار اوپر چلنا بہوت ہے مشکل
چل تاسک اس کے اوپر کھوتے ہیں سب اپنی راہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۰)۔ اُس کے پیاسے حلق پر دھار خنجر آبدار دھریگی۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۱)۔

لطیفُ الطبع جُز راحت نہیں دیتے کبھی ایذا
نہیں ممکن کہ پیدا ہو چھُری کی دھار پانی میں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۵۷)۔ یہ رویّہ میرے دل کو کسی تیز دھار آلے کی طرح نہیں کاٹتا۔ (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۴۷)۔ **(ii) تیزی ، کاٹ**۔ تُو ابھی رہگزر میں ہے • میں طنز کی دھار زیادہ شدید ہے۔ (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۶)۔ ۴. **دریا کا بیچ جہاں پانی زور سے بہتا ہے ، چشمہ** (نور اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۵. **(آنسوؤں کی) لڑی ، تارِ اشک**۔

گلزار تیرے عشق کا کملائے کر ناتیوں کدھیں
انکھیاں تھے اپنے جیوں بدل برسے انجھو کی دھار آج

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۴۲)۔ حضرتِ امام حسین علیہ السلام کے غم پر دھار اشک رخسار پر بہی آئے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۳)۔ میں نے بہت سی خواتین و بزرگوں کے چہروں پر خوشی کے آنسوؤں کی دھاریں بہتی ہوئی دیکھیں۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۵۶)۔ ۶. **(مجازاً) سلسلہ ، رو**۔ جست اور تانبے کے درمیان ایک سیّال ترشابہ کا ہونے سے برتک کی دھار رواں ہوتی ہے۔ (۱۸۵۶ ، مجموعۂ فوائد الصبیان ، ۱۳۴)۔ دولت سے نیک کاموں کی دھاریں ایسی ہی بہتی ہیں جیسے کہ پہاڑوں سے پانی کی روئیں۔ (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۰۰)۔ اسی طرح خیالات کی ایک طویل رو یا دھار شروع ہو گئی۔ (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ جنوری ، ۹)۔ ۷. **بارش کا چھینٹا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۸. **حد ، ڈانڈا ؛ کنارا ، سِرا**۔ ہاتھی کے خرطوم میں دو پٹے جنکے دو طرفہ دھار نہایت آبدار سے بندھے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۴۶۳)۔ ۹. **ادھار** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۱۰. **پہاڑوں کا سلسلہ** (ماخوذ: جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۱۱. **دودھ** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۱۲. **دودھ یا شراب جو دیوتا کو چڑھائی جائے** (جامع اللغات)۔ ۱۳. **تھوہر کی شاخ** (فرہنگ آصفیہ)۔ (ب) امذ ؛ امث۔ **استھان ، بُدھ فقیروں کی عبادت کرنے کا تنہائی کا مقام** (اپ و ، ۷ : ۱۵۷)۔ ان راجاؤں میں ایک راجہ کنک تھا جس نے پشور میں دہار (دھار) بنایا تھا۔ (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۴۸)۔ پشاور سے متھرا تک کے سفر میں اس نے ہر جگہ بودھ دہاریں (دھاریں) دیکھیں۔ (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۱۶۸)۔ [س : धार]۔

ـــــ اُلٹ جانا محاورہ۔

باڑھ کُند ہو جانا (نور اللغات ؛ فیروز اللغات)۔

ـــــ اَنی (ـــــ فت ا) امث۔

(بنوٹ) حربے کی نوک سے وار کرنے کا ایک طریقہ۔ کچھ دوسری کسرتوں ، بنوٹ ... دھارانی ... لٹھیتی میں مصروف ہیں۔ (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۷)۔ [دھار + انی (رک)]۔

ـــــ باچھ امث۔

محصولات اور لگان وغیرہ کی مساوی یا عام تقسیم (پلیٹس)۔ [دھار + باچھ (رک)]۔

ـــــ باندھنا محاورہ۔

۱. **سحر یا افسوں کے زور سے تلوار خنجر وغیرہ کی دھار کو کند کر دینا ، جادو سے ہتھیار کو بیکار کر دینا**۔

نہیں کرتی جو تیغ اوس کی اثر کچھ جسم پر تیرے
فسوں گر ہے کوئی دشمن کہ اس کی دھار باندھی ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (فوٹو انسٹیٹ) ، ۴۶۴)۔ ۲. **افسوں ، منتر یا**

کسی تدبیر سے خون بہنا بند کر دینا. عورتوں میں مشہور ہے کہ جب کان بندھا کان چھیدتا ہے تو دھار باندھ دیتا ہے۔ (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۳۸)۔ ۳. کوئی رقیق چیز اس طرح گرانا کہ اس کی پتلی دھار بندھ جائے. قیف نہیں ہے تو دھار باندھ کے انڈیل دو. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۳۳).

---بند ہو جانا محاورہ.
دھار کند ہو جانا.

تیرے ابرو سے کسی صورت نہیں ممکن پناہ
سحر سے ہو جاتی ہے تلوار کی بھی دھار بند
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۷).

---بندھنا محاورہ.
کسی سیال چیز کا لگاتار یا مسلسل دھار کی صورت میں گرنا. پانی ٹونٹی کی راہ سے دھار بندھ کے نکلنے لگے گا(۱۸۸۹، مبادی العلوم ، ۳۸).

---بیٹھ جانا محاورہ.
دھار کند ہو جانا.

سخت جانوں پہ جو کی تیز چھری قاتل نے
مڑ گئی باڑھ کہیں دھار کہیں بیٹھ گئی
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۰۷).

---پٹی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
ایک معیّن رقم جو حدودِ کمشنری میں بعض جاگیروں پر بلا کسی تعیّن نرخ کے مقرر ہوتی ہے. دھار مخفف ہے دھارہ کا اور دھار پٹی سے مراد وہ پٹی ہے جو بطریقِ دھارہ کے قائم کی گئی ہے. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۵۱). [دھار + پٹی (رک)].

---پر ڈٹے رہنا محاورہ.
اپنے مسلک پر قائم رہنا ، ہر دشواری اور سارے موانع کے باوجود مستقل مزاج رہنا (قاموس الفصاحت ، ۵۱).

---پر رکھنا محاورہ.
(تلوار سے) ضرب لگانا ، مار ڈالنا. میری آواز سنتے ہی تم بھی حملہ کر دینا ، تکبیر پڑھنا اور اُنھیں تلواروں کی دھار پر رکھ لینا. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۷۰).

---پر مارنا محاورہ.
پیشاب کی دھار پر مارنا ، کسی چیز پر پیشاب کرنا ؛ خاطر میں نہ لانا ، بے حقیقت اور ناچیز سمجھنا ، کچھ پرواہ نہ کرنا.

بجا ہے طعن جو ابرِ بہار پر مارے
بہ چشم وہ ہے کہ دریا کو دھار پر مارے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (فوٹواسٹیٹ) ، ۵۳۰). ایسے ایسے دو لاکھ میرا حاتم دھار پر مارتا ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۶۶).

میں نے پوچھا کانگرس کے حق میں کیا کہتے ہیں آپ
ہنس کے بولے کانگرس کو مارتا ہوں دھار پر
(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۶۶).

---پھوٹ نکلنا محاورہ.
دھار جاری ہونا ، کسی سیال کا بہنے لگنا. میری آنکھوں سے آنسوؤں کی دھار پھوٹ نکلی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۷).

---تلے لانا محاورہ.
(تلوار یا کسی اور دھار دار ہتھیار سے) حملہ کرنا یا کرانا ، قتل کرنا یا کرانا. غنیم کی فوج کبھی کبھی سرِ راہ صورت دکھاتی اور شوخی کرتی ... اور اپنے آدمیوں کی ایک جماعت کو تلوار و سنان کی دھاروں تلے لاتی اور برق کردار فرار کرتی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۰۶).

---چڑھانا محاورہ.
(ہندو) کسی دیوی دیوتا یا مقدّس ندی وغیرہ پر (منت مان کر) دودھ کی دھار ڈالنا. شمالی ہند میں آنولے کا درخت ایک مقدس شجر کی حیثیت رکھتا ہے ، پھاگن (فروری) کی گیارہ تاریخ کو اس کی جڑوں میں دھار (Libation) چڑھائی جاتی ہے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۲۰۳).

---چھٹنا / چھوٹنا محاورہ.
زور سے دھار نکلنا.

کھینچا جو تیر حلقِ مبارک سے ایک بار
چھٹنے لگی چھدی ہوئی رگ سے لہو کی دھار
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۷۳).
رگ رگ سے آہ چھوٹ رہی ہے لہو کی دھار (۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

---چھوڑنا محاورہ.
دھار باندھ کے پانی ڈالنا. جب تک مسلسل پانی کی دھار نہیں چھوڑیں گے ، اس وقت تک نجاست دور نہیں ہو گی. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۳۳).

---دار صف.
۱. تیز ، باڑھ دار. ان کی چونچیں بڑی مضبوط ، سخت اور دھار دار ہوتی ہیں اور ہر نوچنے چیڑا پھاڑنے اور گوشت کاٹنے کے لئے نہایت مناسب. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۴۰). ان دونوں کے درمیان سے خمیدہ دھار دار طویل حسی حصّے خود (Galeae) نکلتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۱۳). ۲. (مجازاً) تیز طرّار ، شوخ ، چنچل. پنجاب سے کوئی بڑی دھار دار لڑکی آئی ہے ، سیٹھ آج کل اس کے ساتھ بہت گھومتے ہیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۲۸). [دھار + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دینا محاورہ.
(گنوار) دودھ دینا ، مفید کام کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---دھار م ف.
زار و قطار ، جھڑی بندھ کر.

حنیف شاہ کے نین نے دھار دھار
انجو غم کے جھڑنے لگے بار بار
(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۹۷).

ـــــ دُھرا (ـــــ ضم دھ ، شد ر) امذ.
رک : دھار دھورا. یہ بقدِس ندی انگریز راج اور راجاؤں کے راج کی حدِ فاصل یا دھار دُھرا بن کر دو مختلف راجیوں کو صرف دیکھنے دکھانے کے لئے علیحدہ کر دیتی ہے. (١٩٣٣ ، نقش و نقاش ، ٩٩). [دھار + دُھرا / دھورا (رک)].

ـــــ دُھرنا محاورہ.
تیز کرنا ، باڑھ نکالنا ؛ بُھوسا اُڑا کر صاف کرنا ، پھاٹنا (پلیٹس).

ـــــ دُھورا (ـــــ و لین نیز مج) امذ.
١. (کاشتکاری) دریا کے پانی کے عمل سے بنی ہوئی اراضی جو پانی کی دھار سے لگی ہوئی نہ ہو ، وہ دو قطعہ زمین جو پانی کی دھار سے کٹ کر علیحدہ ہو جائیں اور پانی کی دھار ان کے درمیان حدِ فاصل بن جائے (ا پ و ، ٦ : ٦٤). ٢. وہ حد جو چشمے کے جاری ہونے سے بن جاتی ہے (نوراللغات). ٣. (کاشتکاری) دریا برآمد زمین کا لگان (ا پ و ، ٦ : ٦٤). [دھار + دھورا ـ دھول (رک)].

ـــــ رَکھانا / رَکھوانا محاورہ.
باڑھ رکھوانا ، تیز کرانا.

سر فروشانِ محبت کو خوشی ہے عید کی
کس کے خنجر پر رکھائی جا رہی ہے دھار اب

(١٩٣٥ ، دیوانِ عیاں ، ٣٥). چھری پر دھار رکھوا لو ورنہ کانیں خراب ہو جائیں گی. (١٩٦٨ ، مہذب اللغات ، ٥ : ٢٣٣).

ـــــ رَکھنا محاورہ.
باڑھ رکھنا ، تیز کرنا ، سان رکھنا ، استعارۃً کاٹ پیدا کرنا. یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ کسی خیال کو کیونکر ادا کیا گیا ہے ... اس کے کس پہلو پر دھار رکھی گئی ہے. (١٩٨٥ ، نقدِ حرف ، ٢٢٤).

ـــــ سیدھی کرنا محاورہ.
(سنگ تراشی) پتھر کی سل کے کناروں کی ناہموار کور کو ٹکلے کی ضرب سے توڑ کر سیدھا اور برابر کرنا، پتھڑانا (اپ و، ١ : ٦٣).

ـــــ کاڑھنا محاورہ.
دودھ دوہنا ، دودھ نکالنا. للو تجھے کے دھار کاڑھتی ہے. (١٩٣٩ ، زہرۂ مینا ، ٣٩٥).

ـــــ کَرنا محاورہ (قدیم).
١. بہانا.

عزیزاں انجھو دھار کرتے اُٹھے
ہوا کے مرغ دیکھ کر گریاں اُٹھے

(١٦٨١ ، جنگ نامہ سیوک (مائکرو فلم) ، ١ : ٢٠٠). ٢. کسی عضو پر گرم پانی کی تلّی ڈالنا ، دھارنا. اس (ایک سانپ) کے پھسکار سے ورم آجاتا ہے ... کدیلے کی چھال اس کے واسطے بہت مفید ہے ، اس کو جوش دے کر کئی روز تک دھار کیا جائے. (١٩٢٥ ، محب المواشی ، ١٨).

ـــــ کُرنا محاورہ.
کند ہونا ، دانتے پڑنا ، دھار نہ رہنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ کے رُخ پر بہنا محاورہ.
زمانے کی روش کے مطابق کام کرنا ، عام رجحان کی پیروی کرنا.

یوں دھار کے رخ پر کون بہے
اب کس کی رہی اور کس کی نبے

(١٩٣٨ ، تار پیراہن ، ١٥٠).

ـــــ لگانا محاورہ.
پیشاب کرنا ، مُوتنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ لینا محاورہ.
تھنوں سے منھ لگا کر دودھ پینا ، منھ میں دودھ کی دھار چھوڑنا. اگر ارمان علی نے دھاریں لی ہوتیں تو تھن خشک ہوتے. (١٩٨٥ ، ایمرجنسی ، ٤٠).

ـــــ مارنا محاورہ.
پیشاب کرنا ، زور سے پیشاب کرنا. اُن کا کتا ... بھونکتا تھا تو یہ اپنی بڑھیا سے کہتے تھے بڑی بی آگ پر اُٹھ کے دھار مار دو. (١٩٢٤ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٢ ، ٣١ : ١٠).

ـــــ میں پہنچ کر ڈوب جانا کہاوت.
ہمت کر کے پست ہمت ہو جانا (محاوراتِ ہندوستان).

ـــــ نِکالنا محاورہ.
١. دودھ دوہنا ، دودھ نکالنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ٢. دھار بنانا ، تیز کرنا ، سان رکھنا. اس نے ایک پتھر کو توڑ کر (اور اس کی دھار نکال کر) بکری کو ذبح کر ڈالا. (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ٣ : ٢٦). ایک حجام ایسا تھا جس نے استرے پر کبھی سان نہیں رکھوائی ، ہمیشہ سِلّی لگا کے دھار نکالتا تھا. (١٩٦٨ ، مہذب اللغات ، ٥ : ٢٣٥).

دھار (٢) امث.
جلدی ، پھرتی. مجھے چار دن کی بیاہی ہوئی سے کام لینے کی دھار نہیں ہے. (١٩٣٥ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ١٠). [دھاڑ (رک) کا دوسرا املا].

دھار (٣) امذ.
درخت کا تنا یا کاٹھ کا لکڑا جو کچے کنویں کے منھ پر اس لیے لگا دیا جاتا ہے کہ اس کا بالائی حصہ اندر نہ گرے (شبدساگر). [س : دھارِک धारक].

دھارا (١) امذ ؛ امث.
١. (دریا کا) بہاؤ ، رَو ، چشمہ ، سوتا.

یاد کشتی میں جو آیا وہ مِرا دریائے حُسن
دھار خنجر کی مجھے گنگا کا دھارا ہو گیا

(١٨٣١ ، دیوانِ ناسخ ، ٢ : ٣). جس جس جگہ پہاڑ سخت پتھروں

کا ہو گا اوس اوس جگہ سے بالضرور پانی کی دھارا نکلتی ہے. (۱۸۵۸ ، وقائع راجندر ، ۷۷). ترجموں کا دھارا ہمارے ادب کی کھیتیوں کو کس کس طرح سیراب کرتا رہا ہے. (۱۹۸۵ ، روایت اور فن ، ۶۸). ۲. سلسلہ ، قطار.

تانتا الجھوں کا کہ نجریوں کا دھارا ہے
ہمارا رونا ہمارے یہ اندر کا اکھاڑا ہے

(۱۸۰۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۷). ۳. سلسلۂ کوہ ، پہاڑ کی چوٹی (فرہنگِ آصفیہ). ۴. (کاٹھی ہالی) بلی یا اُکے کے بھوتنے پر جڑے ہوئے چھوٹی ڈنڈے جن سے بوجھلا کہلا حصہ ڈھک جاتا ہے (ا ب و ، ۵ : ۱۳۱). ۵. (کسی چیز کا) کنارا ، حاشیہ ؛ (پہیے کا) گھیرا یا محیط ؛ دھار ، باڑھ ؛ ہجوم ، جمگھٹ ؛ (بارش کی) بوچھاڑ ؛ قطرہ (پلیٹس). ۶. ترازو کی ڈنڈی کا درمیانی بند جس کو پکڑ کر تولا جاتا ہے (قاموس الفصاحت ، ۲۱۹).
[س : دھارا धारा].

ـــــ پلٹ دینا محاورہ.
رُخ بدل دینا ، تبدیلی لے آنا. اسی طرح بعض وحشی اقوام جنہوں نے اکثر تاریخ کا دھارا پلٹ دیا ہے ، میراث کے محیر العقول کارنامے چھوڑ گئی ہیں. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۳۶).

ـــــ دار صف.
نالی دار (نباتیات) ، نالی دار چھوں والا (پلیٹس). [دھارا + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

دھارا (۲) امذ ، جـ دھارے.
گنو کے عام اور مشترک اخراجات کی رقم جو گنو والوں سے ایک آنہ ، فی روپیہ یا ایک سیر فی من کے حساب سے جمع کی جاتی ہے ، گنو خرچ ؛ ابواب ؛ آبیانہ. جو کوئی شخص کرچھ اپنا صرف کر کے زمین خشکی کو ترقی اور باغات بنا لے کا چند سال زمین کا دہارہ (دھارا) بطور رعایت محاذ خشکی کے نرخ سے دلوایا جائے گا. (۱۹۰۸ ، رسالہ حسن ، ستمبر ، (۳ ، ۹) : ۹۳). اگر گاؤں سے مطالبہ کرنے کے بجائے ہر شخص سے دھارا وصول کیا جائے تو ارکان کی حیثیت وہی ہو گی جو جنوبی ہند کے میراث داروں کی ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، قانون و رواج ہنود (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۶). [س : دھار + ک : धार + क].

دھارم دھار رونا محاورہ.
شفقت کے ساتھ رونا ، زار و قطار رونا ، پھوٹ پھوٹ کر رونا. دونوں لڑکیاں رونے لگیں لآلی آبدار شاہوار اشک متصل اور مسلسل صدف چشم سے ڈھلک کر رخسار پر آنے لگے ، خوب دھارم دھار روئیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۵۶۶). خاموش بیٹھی دھارم دھار رو رہی تھی کہ سلطان اندر داخل ہوا. (۱۹۱۹ ، نسوانی زندگی ، ۲۰).

دھارمک (کسر ر ، کسر م) صف.
۱. مذہبی ، دینی. ایک طرف زہد و قربانی کے خلاف غل مچانا اور دوسری جانب تجارت چرم و استخوان پر قبضہ کرتے جانا بعض مہاشیوں کی مذہبی حمیت اور دھارمک غیرت پر کافی روشنی ڈالتا ہے. (۱۹۱۳ ، ملفوظات ناظر ، ۱۰۶). یہ ایک دھارمک بھجن (مذہبی دعا) ہے. (۱۹۷۹ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۸۹). ۲. نیک ، پرہیزگار ، پاک باز ، دیندار (پلیٹس). [س : धार्मिक].

دھارَن (۱) (فت ر) امث.
۱. رکھا ہوا ، رکھنا ، رکھاؤ ، نگہداشت (فرہنگِ آصفیہ). ۲. تول جیسے ایک دھارن ، دو دھارن. جب بارہ دھارنیں تول چکے اور نوبت تیرھویں دھارن کی آئی تو کسی نے ان کو بُلایا. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۳۱). ۳. پکڑنا ، برداشت کرنا ، اُٹھانا ، لے جانا ؛ پہننا ؛ بچانا ؛ پرورش کرنا ؛ لینا ، قبضہ کرنا ، حاصل کرنا ؛ قسم لینا (جامع اللغات). [پ : धारन < धृ].

ـــــ کرنا (ـــــ فت ک ، سک ر) ف م.
۱. اختیار کرنا ، قبول کرنا. نریندر نے کوٹ پتلون اتار پھینکا اور یوگ دھارن کر لیا. (۱۹۰۸ ، مضامین پریم چند ، ۲۱۲). شریر کے اندر رہنے والا آتما پرانے شریر کو پھینک کر دوسرے نئے شریر کو دھارن کرتا ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۵۶). ۲. پہننا ، زیب تن کرنا.

نیل گگن پر اُودا بادل اُڑتے اُڑتے بولا
انشا جی تم دھارن کر لو لا کھ فقیری چولا

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشاء ، دلِ وحشی ، ۱۵۷). ۳. اٹھانا ، رکھنا. تمہارے چرن اس قابل ہیں کہ میں ان کو اپنے سر پر دھارن کروں. (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۹۳). ۴. ارادہ کرنا. جب کوئی عورت اپنے من میں یہ دھارن کر لے کہ جو بھی اس کے جی میں آئے کرنے دو ، مجھے کیا ، میں تو اپنے لئے دئے رہوں گی ، اور پھر بھی چاہنے والا اس کے پیچھے پڑا رہے تو جانو کہ وہ آدمی نہیں نرا ڈھور ڈنگر ہے. (۱۹۳۹ ، نگارخانہ ، ۷۷). ۵. تولنا (فرہنگِ آصفیہ). ۶. قرض لینا ، اُدھار لینا (شبد ساگر).

ـــــ ہونا (ـــــ و مج) ف ل.
اُٹھایا جانا ، لیا جانا ، اختیار کیا جانا.

ہوا ناز دھارن سنگل پیو سات
لگیا مول لینے برہ جیو سات

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۵۵).

دھارَن (۲) (فت ر) امث.
۱. ہاتھیوں کی ایک دوا کا نام (نوراللغات). ۲. زرد رنگ کی افیم. وید افیم کو گرم و خشک بتاتے ہیں. ان کے نزدیک افیم کی چار قسمیں ہیں ... تیسری زرد اس کو دھارن کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۱۸). [س : دھارنا धारणा].

دھاڑنا (۱) (سک ر) ف م.
۱. کسی عضو پر گرم پانی کی دھار ڈالنا ، تڑیڑا دینا.

اے اشک گرم کر مرے دل کا علاج کچھ
مشہور ہے کہ چوٹ کو پانی سے دھاڑئیے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۷). پانی میں جوش دے کر اس پانی سے

گردن کو دھاریں۔ (۱۸۹۱، رسالہ کبوتربازی، ۱۷)۔ پھر غسل کرا دیا وہ بھی خوب گرم گرم پانی سے، کئی کئی لوٹوں سے جوڑ جوڑ دھار کر۔ (۱۹۶۷، اردونامہ، کراچی، ۲۹ : ۱۱۱)۔ ۲. **نگہداشت کرنا، رکھنا** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۳. **اختیار کرنا، قبول کرنا۔** شاذ تمکنت نے اپنی آواز کو پانے کی بڑی خوبصورت کاوش کی ہے لیکن ابھی یہ انفرادیت کا روپ نہیں دھار سکی ہے۔ (۱۹۸۲، برش قلم، ۱۳۱)۔ ۴. **ادھار لینا، قرض لینا۔** عمر و زید کے مبلغ ... ۲ ہزار روپے دھارتا ہے۔ (۱۹۰۲، ایکٹ معاہدہ ہند، ۹، ۱۸۷۲ء (ترجمہ)، ۳)۔ ۵. **اٹھانا؛ پالنا؛ تھامنا، پکڑنا، سنبھالنا؛ ڈھالنا؛ پہننا؛ انڈیلنا** (فرہنگ آصفیہ)۔ [س: دھاری(ت) धारय (क्रि)].

دھاڑنا (۲) (سک ر) امث.

۱. **(جوگ کا چھٹا عمل) کسی خاص چیز پر توجہ مرکوز کرنے کا عمل؛ دل کی وہ حالت جس میں کوئی اور خیال نہیں رہ جاتا، صرف برہما کا دھیان رہتا ہے۔**

جنسے دھاڑنا دھیان سے ڈھونڈھتے ہیں
وہی آتما سچدا نند میں ہوں

(۱۹۱۰، کلام مہر، ۲ : ۱۰۹)۔ ۲. **اختیار یا قبول کرنے کا عمل نیز کیفیت؛ سمجھ، عقل؛ پکا خیال، مضبوط ارادہ؛ رواج، رسم؛ یاد، یادداشت** (ماخوذ: شبد ساگر)۔ [س: دھاڑنا धारणा].

دھاروں دھار رونا محاورہ.

رک: **دھارم دھار رونا، زار و قطار رونا، پھوٹ پھوٹ کر رونا۔** اکیے ہی سے دھاروں دھار روتی تھی۔ (۱۸۸۹، سیر کہسار، ۱ : ۲۰۱)۔ دونوں بچیاں دھاروں دھار رو رہی تھیں۔ (۱۹۶۲، معصومہ، ۹۳)۔

دھاروں رونا محاورہ.

بہت زیادہ رونا، آنسوؤں کا تار باندھنا۔ میری بہن اے بہنے ہونے تھی لالہ! جس وقت سے امان نے اس سے اتروائی ہے بس وہ دھاروں روتی ہے۔ (۱۸۹۹، ہیرے کی کنی، ۵۱)۔ بلائیں لیں اور ماتا کا یہ قرض ادا کر کے دھاروں رونے لگی۔ (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۳۳)۔ جیسے ہی امان باہر جانے لگیں وہ دھاروں رونا شروع کر دیتی۔ (۱۹۸۲، ڈنگو (ترجمہ)، ۲۲)۔

دھارَہ (فت ر) امذ.

رک: **دھارا(۲)۔** ہماری گورنمنٹ نے دھارہ کی معافی بھی دے رکھی ہے۔ (۱۹۰۷، ترکاری کی کاشت، ۱)۔ اگر رقبہ اضافہ شدہ کی مقدار فی صدی (۲۰) سے زائد ہو تو رقبہ زائد شریک خالصہ اور مقررہ دھارہ پر بہ طور پٹہ بلوتہ دار کے قبضہ میں بحال رکھا جائے گا۔ (۱۹۳۰، احکام متعلق عطیات، ۳۹)۔

ـــــ پَٹی (ـــــ فت پ، شد ٹ) امث.

رک: **دھارپٹی۔** جس اگرہار یا دھارہ پٹی مقرر ہے وہ مقطعہ متصور ہو گا۔ (۱۹۳۰، احکام متعلق عطیات، ۴۷)۔ [دھارہ + پٹی (رک)]۔

دھاری (۱) امث.

۱. (أ) **لکیر، خط (کپڑے یا کسی اور چیز پر)، ریکھا۔**

بجا ہے بیل بوٹے پر جگر کے
یہ زخموں کی نادر دھاریاں ہیں

(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۳۰۷)۔ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ (رات کی) کالی دھاری سے صبح کی سفید دھاری تم کو صاف دکھائی دینے لگے۔ (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد، ۴۱)۔ کبھی ایسی چادر جس میں سرخ و سبز دھاریاں پڑی ہوتیں اوڑھا کرتے تھے۔ (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱ : ۱۵۸)۔

بیت چکے گی رات تو آخر ابھرے گی
دور افق پر ایک سیندور کی دھاری سی

(۱۹۸۱، حرفِ دل رس، ۷۲)۔ (آأ) **(سائنس) خط (سطح پر لکیریں، نالیاں وغیرہ)۔** مثبت کالم کے اوپر پوٹنشل عمومی طور پر تو قریباً مستقل رہتا ہے، البتہ اس کالم کی دھاریوں کے مطابق اس میں نشیب و فراز پائے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۰، جدید طبیعیات، ۲۵)۔ (أأأ) **کنارہ، حاشیہ۔**

اوڑھنی اودی پر کناری زرد
گرد شب کے سورج کی دھاری ہے

(۱۷۰۳، فائز دہلوی، د، ۱۸۵)۔ جذبی عدم تسلسل کے مقامات کے قرب و جوار میں دھاریاں (Fringes) نمودار ہوتی ہیں۔ (۱۹۷۱، ایٹم کے ماڈل، ۱۶۵)۔ (۱۷) **لمبی چوڑی لکیر، پٹی۔** اسی طرح قلم پر مختلف کثافت کی دھاریاں (Bars) پڑ جاتی ہیں۔ (۱۹۶۷، آواز، ۶۵۳)۔ ۲. **فوج؛ چھوٹا پشتہ** (پلیٹس)۔ (۷) **(سمندر کا) لمبا چوڑا حصّہ۔** اس حساب سے ایسی دھاری میں کم از کم ایک پدم ۹۰ نیل جانور ہونے۔ (۱۸۹۲، رسالہ حسن، فروری، ۶۵)۔ [دھارا (رک) کی تصغیر]۔

ـــــ دار صف.

۱. **جس پر لکیریں یا دھاریاں پڑی ہوں،** دھاریوں کی جمعیت ازار باندھے، کُرتے پہنے، کمر میں دھاری دار پٹکے لپٹے ... تیز تیز چلتی ہے۔ (۱۹۰۳، مضامین محفوظ علی، ۵)۔ ایک شخص دھاری دار گاؤن پہنے دروازے سے نمودار ہوا۔ (۱۹۸۶، جانگلوس، ۱۷۰)۔ ۲. **ایسا جانور جس کے جسم پر بالوں کی دھاریاں ہوں۔** لکڑ بگڑ چرخ، تڑس ... اس کی تین قسمیں ہیں ... ہندوستان میں صرف دھاریدار جانور ہی ہوتا ہے۔ (۱۹۰۳، ہندوستان کے بڑے شکار، ۵۹)۔ [دھاری + ف: دار، داشتن - رکھنا]۔

ـــــ دار طَیف (ـــــ ی لین) امذ.

(طبیعیات) طیف کی وہ قسم جس میں خطوط کے بجائے دھاریاں نظر آتی ہیں، (انگ: Band Spectrum)۔ انجذابی طیف کی تیسری قسم دھاری دار طیف (Band Spectrum) کہلاتی ہے۔ (۱۹۸۳، مبادیات طبیعیات، ۳۶۷) [دھاری + دار + طیف (رک)]۔

دھاری (۲) صف (مرکبات میں بطور جزو دوم مستعمل).

لینے والا، اختیار کرنے والا، رکھنے والا، اٹھانے والا۔

ہوں تو ہوں ادھین، مسکین تیرو نام دھاری
موہ سے غریب کو، تہارو مان تان ہے

(۱۶۵۳، گنج شریف، ۹۳)۔ دیو نہ وشنو ہے نہ شیو ہے نہ کوئی

پنچ نُھوتوں سے بنا ہوا شریر دھاری ہے۔ (۱۹۲۰؟ ، یوگ واسشٹ ، ۲۴۳)۔ ایک پان دھاری چبا کر پانوں کی تھالی لئے چلا آرہا ہے۔ (۱۹۳۹ ، نگارخانہ ، ۲۱)۔ [س : धारी]۔

دھاری (۳) اث (قدیم)۔
ڈاڑھی ، ریش۔

جیبھ و کن آند زبان و گوش ، دھاری ریش داں
سوچھ راسی خواں بروت و اند کوز و بحر (بھرا) کر

(۱۵۳۷ ، حکیم یوسفی ، وحیدہ در لغات ہندی (مقالاتِ شیرانی ، ۲ : ۵۷)۔ [ڈاڑھی کا ایک قدیم املا]۔

دھاری (۴) اث۔
ایک قسم کا درخت ، رک : دھاتکی (پلیٹس)۔ [س : धातकी]۔

دھارے امذ۔
دھارا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ؛ محاورات میں مستعمل : انگریزی تعلیم ... باقی کے دھارے کے مثل ہے ہندو سماج کی تمام غلاظتیں صاف ہو جائیں گی۔ (۱۹۳۳ ، مقالاتِ گارسان دتاسی (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۵)۔ زندگی کے دھارے سے کٹ کر کسی اندھے گڑھے میں جا گرتی ہے۔ (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۹۷)۔

---پر ڈالنا محاورہ۔
کسی نہج یا طریقے کے مطابق بنانا ، ڈگر پر چلانا۔ فکر و عمل کو اس دھارے پر جب تک نہیں ڈالا جائے گا محض دولت ہمارے درد کا مداوا نہیں بن سکے گی۔ (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۲۸۹)۔

---میں بہہ جانا محاورہ۔
بے اختیار ہو کر عام رجحان یا طریقے کی پیروی کرنا۔ میر واعظ صاحب اس دھارے میں بہہ کر رہ گئے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۸۷)۔

دھاریا (کس ر) صف۔
رنگین پٹیوں یا دھاریوں والا۔

رنگریز بیٹھے رنگتے ہیں رنگت ہزار یا
سرخ و گلابی ، زرد ، سیہ ، سبز ، دھاریا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۲)۔ [دھاری۱ + یا لاحقۂ صفت]۔

دھاریں بخشنا محاورہ۔
دودھ بخشنا ، دودھ پلانے کا حق معاف کرنا۔ میں کبھی تمہیں اپنی دھاریں نہیں بخشوں گی کیونکہ نظام کی مخبری کر کے تم نے پنجاب کے ساتھ غداری کی ہے۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۲۸)۔

دھاڑ امذ ؛ اث۔
۱. انبوہ ، بھیڑ ، مجمع ؛ چوروں یا لٹیروں کا گروہ۔

کداں لگ بھی رہیں اس اند کار میں
شہر خوف و امید کی دھاڑ میں

(۱۶۳۸ ، مرآت الحشر ، ۵۱)۔

تھے بھجوڑے سب سپاہئے بگاڑ
ہر طرف ان کی کھڑی تھی ایک دھاڑ

(۱۸۱۳ ، قائز دہلوی ، د ، ۲۰۷)۔

لوٹا دل ان نگاہوں نے مژگاں کو کر شریک
جو چور ہلکے لے ظفر اس دھاڑ میں پڑے

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۳۰)۔ گاؤں سے ایک آواز آئی کہ دھاڑ ہے۔ (۱۹۱۷ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۲ : ۳۳)۔ **۲. ڈاکا** (پلیٹس)۔ **۳. جھرنا ، آبشار** (پلیٹس)۔ **۴. افراطِ اولاد** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ **۵. جلدی ، اضطراب ، اشد ضرورت** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ **۶. (مرکبات میں بطور جزو دوم) لڑائی ، جھگڑا ؛ مار پیٹ۔**

اونو اور میتج بیٹھیں گے کریں گے بات سکھ دُکھ کی
اونو نا یہاں کا وہاں کا جب تماں جنگ دھاڑنا کر سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۵۰)۔

منڈیوں میں گو ہے تجھ پر ماردھاڑ
یہ نہ ہو خالی وہاں سے تو اٹھے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۹)۔

الٰہیٰ خیر ہو پکڑا گیا ہے وہاں قاصد
قبول دے نہ کہیں ماردھاڑ میں کاغذ

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۰)۔ ماردھاڑ کر کے ویزا لیتا ہوں ، الٹے پیروں واپس آتا ہوں۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۳)۔ [پ : دھاڑ धाड़ ؛ س : دھراڑ धाड]۔

---آنا محاورہ۔
جلدی پڑنا ، شتابی ہونا ، اضطراب ہونا۔

جو آیا یار تو تو ہو چلا غش اے دوانے دل
اسی دم تجھ کو مرنا تھا بنا کیا تجھ کو دھاڑ آئی

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۸)۔

---پڑنا محاورہ۔
۱. چوروں یا ڈاکوؤں کے گروہ کا حملہ آور ہونا ، ڈاکا پڑنا۔ شہر کے باہر دھاڑ پڑتی تھی اور شہر میں مہینوں کے بعد معلوم ہوتا تھا کہ فلانا آدمی مارا گیا۔ (۱۸۶۷ ، مقالاتِ محمد حسین آزاد ، ۲۳۶)۔ **۲. جلدی پڑنا ، اضطراب ہونا ، جیسے ؛** ایسی کیا دھاڑ پڑی ہے کہ ابھی دے دو (فرہنگِ آصفیہ)۔

---چڑھ آنا محاورہ۔
ڈاکوؤں کا حملہ آور ہونا ، ڈاکا ڈالنا۔ خوب ہوتا جو ایک روز یہاں بھی دھاڑ چڑھ آتی اور دھڑی دھڑی کر کے لوٹنے کے علاوہ جانوں کا بھی نقصان ہوتا۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۷۰)۔

---دینا محاورہ۔
ڈاکا مارنا ؛ دھاوا کرنا ، حملہ کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔

---کی دھاڑ اث۔
انبوہ کا انبوہ ، جتھے کا جتھا ، کثیر مجمع۔

کس لیے اپنے ساتھ لائی ہیں
آپ ان لونڈیوں کی دھاڑ کی دھاڑ

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۳۱۳)۔

ـــ(دھاڑیں) مار کر رونا محاورہ.
بہت زور سے رونا ، چلّا کر رونا ، واویلا کرنا. خرد مند سُن کر دھاڑ مار کر رویا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱).

کہاں تک روئیں دھاڑیں مار کر ہم
کبھو ہنس کر دکھا اے دلربا دانت

(۱۸۶۶ ، دیوانِ فیض ، ۱۱۳). جنرل کا اپنے دل پر قطعی قابو نہ رہا اور دھاڑ مار کر رونے لگا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۴ : ۳۲۳). پیر صاحب کے روضے پر آیا، وہ دھاڑیں مار مار کر رونا. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۸۹).

ـــمارنا محاورہ.
۱. چیخ مارنا ، چلّا کر رونا. نگوڑے گوڑے دیوار پر سے جُھک کے نیچے گھر میں جھانکتے تھے کہ ساری تختہ بندی نیچے آن پڑی، ابا کی چارپائی نیچے ہی تھی. ایک دھاڑ ماری اور ہچکا بھی نہ کھایا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۲۰). ۲. ڈاکا ڈالنا ، بہت سے چوروں کا حملہ کرنا (فرہنگِ آصفیہ). بڑا نیں ہونا دیتی طمع کی خواری ، طمع تی ہونہنا ہوانیں تو اُسے کیا دھاڑ ماری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۲).

ـــمچانا محاورہ.
شور کرنا ، واویلا کرنا. بس جب بھی رات کو یہ خواب آتا بند ہو جانے جب ہی سمجھو اثر ہو گیا. دھاڑ نہ مچا دیتا. (۱۹۶۹ ، وہ جیسے چاہا گیا ، ۳۹).

دھاڑا (۱) امذ.
رک : دھاڑ (پہلے معنی).

ـــبازی امث.
لوٹ مار ، ڈاکا زنی. ایک دوسرے کے مال کو لینے کے لئے اکثر دھاڑا بازی کرتے رہتے ہیں. (۱۹۶۴ ، آپ بیتی ، ظفر حسین ایبک ، ۱ : ۸۰). [دھاڑا + ف : باز ، باختن = کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

ـــچھپن (ـــــی مع) امث.
بنوٹ کے ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ ، حریف پر حربے سے وار کرنے کا ایک طریقہ. بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی ... دھاڑا چھپن ، باندھنی ضرب حیدری. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۴۸). [دھاڑا + چھپن ، چھپنا (رک) سے].

ـــلگنا محاورہ.
(ھو) اچانک بہت سی دولت ہاتھ آجانا ، مال غنیمت ہاتھ آنا ، مفت کا مال ملنا (ماخوذ : تاج اللغات).

ـــمارنا محاورہ.
ڈاکا ڈالنا. سولہ سو راجپوتوں کا شہر میں دن دہاڑے دھاڑا مارنا ... چتوڑ پر چڑھائی کرنا وغیرہ زبردست واقعات تھے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۸۸).

دھاڑا (۲) امذ.
حالت ، برا حال ، دُرگت.

بگاڑے ہے تیرے دیوار سے قامت کو یہ دھاڑا
اپنا بے ڈول ، ہے اسلوب زاہد تو نے کیوں کاڑھا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹). ابھی کنوار بنے میں تو یہ حال ہے ، آگے چل کر جب گھر کی مالک بنیں گی اس وقت خدا جانے کیا کرتی اور نہ جانے میرا کیا دھاڑا ہوگا؟ (۱۹۰۳ ، حسن کا ڈاکو ، ۱ : ۳۳). [دہاڑا (رک) کا دوسرا املا].

دھاڑم دھاڑ م ف ، امذ.
موسلادھار (بارش) ، موسلادھار برسنے کا شور اگر دریائی موقع مل جاوے تو توزیع کو چلا کر کے اس کا سر لے آنا کیونکہ یہ وقت شب ہے اور مینہ دھاڑم دھاڑ برس رہا ہے. (۱۸۹۲ ، توزیع نغمہ ، ۲ : ۲۰۵). مینہ کے دھاڑم دھاڑ میں کان پڑی آواز تو آتی نہیں. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۸۵). [دھاڑ (رک) + م (حرفِ اتصال) + دھاڑ].

دھاڑی (۱) امذ.
۱. چوروں کے گروہ کا فرد ، وارث ، لٹیرا ، نامی چور.

کریں اپکاہا مال دھاڑی و چور
بھریں ساتھ بھجو اوپھاں پیٹ زور

(۱۶۷۹ ، آخر گشت (قدیم اردو)). میرا ایک بیٹا ہے جس کا نام احمد قاسم ہے جو بڑا دھاڑی ہے اور آج کل وہ قید خانے میں ہے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۷ : ۸۰). ۲. وہ مرد جس کو عورت اپنا آشنا بنا لے ، بغیر نکاح اس کو ساتھ رکھے اور اس کا خرچ اٹھائے ، دھگڑا (ا ب د ، ۴ : ۸۱). [دھاڑ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــچور (ـــــو مع) امذ.
نامی چور ، بڑا بھاری چور. دھاڑی چور چیک بک میں سے نکال نکال کر جعلی چیک جاری کرتا رہا اور ان کے مشتبہ کروانے بغیر لکھے چیک بک میں لگے رہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲۹۹). تین بیسے بیراگی جی کے چار ہاتھ ستلے ستلے بانکے جو اپنے دھاڑی چور تھے نواب صاحب کے مکان میں کمند ڈال آن اترے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۵۸).

لے وقت ، اے دھاڑی چور ، لے اُچکے
اس کو بھی لکھ لے
یہ بھی ہے تیرا مال غنیمت

(۱۹۸۵ ، دریں دریں ، ۱۶۰). [دھاڑی + چور (رک)].

دھاڑی (۲) امذ (قدیم).
گانے والا ، گویّا ، سازندہ.

کمایں و دھاڑی مطائی کیتے سٹی سوچیتی خطائی کیتے

(۱۵۶۴ ، شوق ، حسن ، ۵ ، ۱۳۲).

دیکھ دھاڑی بچر کو ناکارہ چڑھ کے آئے لگ کلاونتی

(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (کلام الہام) ، ۴۳). [دھاڑی (رک) کا قدیم املا].

دھاڑے کا دھاڑا امذ.
بڑی بھیڑ ، کثیر مجمع

بھلا باتیں کرے کوئی کہاں تم سے جہاں دیکھو
تمہارے ساتھ اک لپٹا ہوا دھاڑے کا دھاڑا ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۸). جو ہمارے میاں ہو تو وہ پیاری پیاری صورتیں دیکھنے میں آئیں کہ پرستان کو بھول جاؤ دھاڑے کا دھاڑا راجہ اندر کا اکھاڑا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲۲). اب تو دھاڑے کا دھاڑا مسلط ہے ایک کہتا ہے یہ کرو دوسرا تعلیم دیتا ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲ : ۸).

دھاک (۱) است ؛ امذ (قدیم).
۱. دہشت ، ہیبت ، ڈر ، خوف.

بنی دھاک تے سب ہوئے لوموڑی
ہر یک نال لا کھوں اوٹھے لوموڑی

(۱۵۶۳ ، فتح نامہ نظام شاہ ، ۱۰۹).

نہ تھی نیند نہ رات کون دھاک تے
جُھٹی آج اس پیشنڑ ناپاک تے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵).

نہیں دھاک دل پر تیرے دار کا
کہ حاضر مجالس جو تھے اس لقا

(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۳۹).

ہلتا تھا ہر مکان و مکیں اوس کی دھاک سے
برہم تھے ہر کنند و کمیں اوس کی دھاک سے

(۱۸۷۴ ، کلیاتِ قلق ، ۲۶۲). یہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبول یار و اصحاب ہیں ... جن کی تلوار کی دھاک سے روئے زمین کے بادشاہ لرزتے تھے. (۱۹۱۶ ، محرم نامہ ، ۸۸).
۲. رعب داب ، دبدبہ ، جاہ و جلال.

وو چنچل کر اس دھات تقریر خاص
ہوئی مرد کی دھاک مڑتے خلاص

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۶).

کہتا ہے تجھے دیکھ فلک شاہِ سکندر
کیا دھاک ہے تیری کہ ہے دل دھاک سے باقی

(۱۸۲۳ ، دیوان شادان ، ۱ : ۱۰۶). اس ہزیمت اور پسپائی سے جو کچھ عزت اور دھاک نواب صاحب اور محمد اسمٰعیل خان کی تھی بالکل جاتی رہی. (۱۹۳۰ ، غدر کا نتیجہ ، ۳۰). ۳. دھوم ، شہرہ ، غلغلہ ، شہرت. ایسا قبول صورت بچہ میں نے تو بڑے بڑے نامی گرامی امیروں کے ہاں بھی جن کے حُسن کی آج بڑی دھاک ہے نہیں دیکھا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۹). کنبہ بھر میں اس کا شہرہ ، محلہ میں اس کی دھاک اور شہر بھر میں اس کا چرچا ہو گا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۹۸). میری دیانتداری کی دھاک تھی ، پہلے تو لوگ ذرا دیتے ہوئے گھبرائے مگر پھر روپے کا مینہ برسنے لگا ، وجہ یہ تھی کہ صاحب میرے ہاتھ میں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۶ : ۷۱). [س : دھرش धर्ष].

---اُٹھ جانا محاورہ.
ہیبت جاتی رہنا ، رعب داب ختم ہو جانا. جھوٹ بولنے میں سبک ... ہو جاتا ہے ، جو بادشاہ لوگوں کی نظروں میں سبک پڑ جائے اور دھاک اس کا اٹھ جائے تو یہ یقین ہے کہ بادشاہی اس کی میں خلل پڑے. (۱۷۳۶؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۷۹).

---باندھنا محاورہ.
ہیبت بٹھانا ، رعب قائم کرنا ، سکّہ بٹھانا ، ممتاز و مشہور ہونا. اس کا راج ایسا بڑھا کہ تمام جمبو دیپ کا راجہ ہوا اور اچھی طرح راج کر کے دھاک باندھی. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۲). سرّد ورما نے اپنے زور بازو سے ایسی دھاک باندھی کہ ہر کس و ناکس پر ان کا سکہ بیٹھ گیا. (۱۹۵۵ ، منڈرا راکھش ، ۱۲).

---بٹھانا محاورہ.
رک : دھاک باندھنا. ایسا کرنے سے اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۵۱). جب انگریزی حکومت چمکی اور یورپ کے نئے خیالات اُردو میں سمانے لگے تو ظریفانہ اخبار جاری ہوئے جن میں لکھنؤ کے اودھ پنچ نے بہت دھاک بٹھائی. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۳). ایک نے مشرقِ بعید میں ہاتھ دکھایا تو دوسرے نے مشرقِ وسطیٰ میں ہنر کی دھاک بٹھا دی. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۰۷).

---بندھنا محاورہ.
رعب بیٹھ جانا ، دبدبہ قائم ہونا ، شہرت ہونا.

نیک ہوں اعمال تو پھر دیکھئے
بندھ گئی اسلام کی پھر دھاک کیا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۷). ان کی تلوار کی بھی دھاک بندھی ہوئی تھی. (۱۹۲۵ ، خاتونِ اودھ ، ۱۲) ان کی شاعری کی دھاک بندھ گئی. (۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی (مقدمہ) ، ۵).

---بیٹھ جانا / بیٹھنا محاورہ.
رک : دھاک بندھنا.

شوخیاں لڑکیوں کی جاتی رہیں
خالا اماں کی دھاک بیٹھ گئی

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۷۷). تمام دنیا میں تلوار کے بعد میرا ہی نام لیا جاتا تھا اور میری ہی دھاک گھر گھر بیٹھی ہوئی تھی. (۱۹۲۶ ، کائنات بیتی ، ۶۳). بمبئی کے ادبی حلقوں میں منٹو کے ساتھ ساتھ آغا صاحب کی بھی دھاک بیٹھ گئی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۹).

---پر چڑھا مارنا محاورہ.
کشتی کا ایک داؤ (دریائے لطافت ، ۷۹).

---پڑنا محاورہ.
ہیبت چھانا.

کیا دشت و بیشہ جو شیروں سے پاک
پڑی شیر کے مارنے کی یہ دھاک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۲).

پڑی وہ حُسن کی ہے تیرے دھاک گلشن میں
کہ عندلیب ہوئی جل کے خاک گلشن میں
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳٦۷).

ــــجَمانا محاورہ.
رک : دھاک بِٹھانا. مزاج میں تمرّد کی شان پیدا ہو گئی ، تجربہ ہوا کہ اہلِ اقتدار پر کتنی آسانی سے دھاک جمائی جاسکتی ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۸۹).

ــــجَمْنا محاورہ.
دھاک جمانا (رک) کا لازم (نوراللغات).

ــــماننا محاورہ.
کسی کی قابلیت ، دلیری یا دبدبے کا قایل ہونا ، مرعوب ہونا.
اسفند یار و رستم و سہراب و زال گرد
اے ترک تیری تیغ کی مانیں ہیں دھاک سب
(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفرعلی)، ک ، ۱۲۸). وہاں کے حکما اس کی دھاک مانتے اور اس کے علم سے فائدہ اٹھاتے. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۲).

دھاک(۲) امث.
کھمبا ، ستون (جامع اللغات). [س : धाक].

دھاک(۳) امذ.
ڈھاک ، پلاس کا درخت (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع الغات). [ڈھاک (رک) کا ایک املا].

دھاک(۴) امذ.
(باجاسازی) نقارے کی قسم کا جنگی باجا ، تعداد میں دو ہوتے ہیں سفر میں یا نقل و حرکت کے وقت اونٹ یا خچّر کی پیٹھ پر دائیں بائیں لٹکا دیا جاتا ہے (ا پ و ، ۴ : ۱۳۷). [مقامی].

دھاکا امذ؛ ج دہاکا.
رک : دھاک (۱). ان کے ہنجے اکھڑ گئے ، چھکّے چھوٹ گئے ، سب کے دلوں پر دھاکا بیٹھ گیا. (۱۸٦۸ ، رسومِ ہند ، ۲٦۷). اہلِ یورپ پر اس کے برعکس اپنے نئے سابقہ والوں کی اجنبیت کا دھاکا ایسا بیٹھا کہ اس کُھلی ہوئی توجیہ ، یعنی اختلافِ ماحول کی طرف ان کا ذہن ہی نہ منتقل ہوا. (۱۹۳۳ ، مضامینِ عبدالماجد ، ۲۴۴). [رک : دھاک (۱) + ا (زائد)].

دھاکڑ (فت ک) صف.
زبردست ، بلا کا. یہ ان سب میں دھاکڑ پینے والے تھے ، تمام شب شراب اور کباب کی صحبت رہی. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۳۸۰). ایک ہمارے واقف بڑے دھاکڑ شرابی تھے. (۱۹٦۸ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ، مئی ، ۳). [رک : دھاک (۱) + کڑ ، لاحقۂ صفت].

دھاکھ / دھاکھا امذ.
ڈھاک ، پلاس کا درخت یا اس کی لکڑی (پلیٹس). [ڈھاک (رک) کا ایک اِملا].

دھاکھا امذ.
جُھولا ، پتنگ (جامع اللغات). [س : دھاک धाक].

دھاگ(۱) امث.
رک : دھاک (۱). بڑے بڑے شورہ پُشت اس سے ڈرتے تھے سعادت گنج سے نخاس تک اور وہاں سے امین آباد تک اس کی دھاک تھی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۵۸).

ــــجَمانا محاورہ.
رک : دھاک جمانا. اچھا تو کہاں ہیں وہ نجومی جن کی تم نے ملکہ پر دھاک جمائی تھی؟ (۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۲۹).

دھاگ(۲) صف.
دلیر ، بہادر ، باہمّت.
قدم کس منہ سے راہِ عشق میں وہاں بوالہوس رکھے
ظفر اس جا تو قیس و کوہکن سے دھاگ جاتے ہیں
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۵۸). [دھاک (رک) کا ایک املا].

دھاگا امذ ؛ ج دھاگہ.
۱. (اُ) سوت ، ڈورا ، تاگا.
یا دو ہیں سُرخک نین او سو کا سو دھاگا باندھ کر
چارا اپس کا مُوں میں لے بیٹھے ہیں یا دو جانور
(۱۵٦۳ ، شوقی ، حسن ، د ، ۱۵٦).
سجن کوں یاد کرتی غم سوں رونی
کہر انجھواں کے ین دھاگے پرونی
(۱٦٦۵ ، پھول بن ، ۷٦). اس کے جو کیڑے ہیں تس میں سے تار نکال کے ایک لمبا دھاگا بناوتی ہے. (۱۷۳٦ ، قصۂ سہر افروز و دلبر ، ۸۸).
پھولوں سے فرشِ خاک پہ تارے چھٹک گئے
دھاگا کبھی جو ٹوٹ گیا اُن کے ہار کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۹). اس دھاگے کے بغیر ہار کے پھول بکھر جائیں گے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۲۷).
چرخا چھوڑ نا ہیں ، دھاگا توڑ نا ہیں ،
کچے سوت کو بھی سچے ہاتھ کاتیں
(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۱۰۳). (اا) (جانوروں یا پودوں کی ساخت میں ریشہ) رشتک. ان حشرات میں سرے کا وسطی دھاگا (Terminal Median Filament) موجود نہیں ہوتا (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۴۷). (اا) (روشنی کی) لہر ، تار. ڈسچارج پہلی مرتبہ ٹیوب میں گزرنے لگتا ہے اور ارغوانی (Purplish) سے رنگ کا روشنی کا دھاگا نمودار ہو جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۲۱). ۲. (لکھنؤ) دم ، فریب ، دھوکا (عموماً فعل «دینا» کے ساتھ مستعمل).
دام ہر دل گلو کا وہ دھاگا
کام اس ماہرو کا دم دھاگا
(۱۸۰۰ ، سمرو داد ، صدر ، ٦). [س : دھا धागा].

ـــ باندھنا ف م ؛ محاورہ.
تاگا باندھنا ؛ نشان باندھنا ، نشان کرنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ پرونا محاورہ.
۱. سوئی وغیرہ میں تاگا ڈالنا.

چشم کیوں نہ ہو جائے سانگے کی آنکھ
کہ عینک سے دھاگا پرویا تو کیا

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۸). ۲. دخول کرنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ دینا محاورہ.
دھوکا دینا ، فریب دینا ، دم دینا.

اے پری جس نے پھنسایا تجھے دھاگا دے کر
پاؤں میں طائر سیماب کے ڈورا باندھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۸).

کیا تعجب ہے جو پھنس جاؤں میں اس پھندے میں
برہمن دیتے ہیں دھاگا مجھے زنّاروں کا

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۳۱).

ـــ ڈالنا ف م ؛ محاورہ.
۱. سوئی میں تاگا ڈالنا. بیٹی میں بوڑھی ہو گئی ہوں کم سُجھائی دیتا ہے ذرا سوئی میں دھاگا ڈال دو. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵: ۲۳۷). ۲. تگندے ڈالنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ کَرانا محاورہ.
(ٹھگی) کسی حاکم سے جواب و سوال اور معقول بات چیت کرانا (مُصطلحاتِ ٹھگی ، ۹۳).

ـــ لے آنا محاورہ.
(ٹھگی) ٹھگوں کا کسی مسافر کے بارے میں سراغ لانا کہ کہاں سے آتا ہے اور کہاں جائے گا اور اس کے پاس کیا کیا ہے (مصطلحات ٹھگی ، ۹۳).

ـــ لینا محاورہ.
ناز و ادا دِکھانا،عشوہ طرازی کرنا،نخرے دکھانا.اس نے ایسے ایسے کولے مٹکائے اور ایسی ایسی بھویں چڑھائیں اور ایسے ایسے دھاگے لئے کہ بیان نہیں کئے جاتے(۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۹۹).

دھا گل (فت گ) امذ.
(ٹھگی) لکھا ہوا یا سادہ کاغذ (ا پ و ، ۸ : ۱۰۹). [مقامی].

دھا گہ (فت گ) امذ.
رک : دھاگا.

میرے جیو کا دھاگہ اس کے مو سیتی باندھے ہیں کھینچ
دن ازل تھے کیتے ہیں قسمت منجھے یہ روزگار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۰).اس کے بعد اون کو دھاگہ میں منتقل کیا جاتا ہے . (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۵). [دھاگا (رک) کا متبادل املا].

ـــ دار صف.
(نباتیات) دھاگے جیسی بناوٹ والا ، ورقے کی ایک شکل. دھاگہ دار (Cirphose):- جبکہ پتے کا راس سہین دھاگہ نما ساخت پر ختم ہو مثلاً کیلا. (۱۹۶۶ ، مبادیٔ نباتیات ، معین الدین ، ۱ : ۸۱). [دھاگہ + ف : دار ، داشتَن ـ رکھنا].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف.
دھاگے کی شکل کا. یہ بعض حالات میں دھاگہ نما(Filiform) ہوتے ہیں.(۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹).[دھاگہ + ف : نُما ، نَمُودَن ـ دِکھانا ، دِکھائی دینا].

دھاگے امذ ؛ ج.
دھاگا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (محاورات میں مستعمل).

ـــ بَرابَر (ـــ فت ب،ب) م ف؛صف.
ذرا سا ، تھوڑا سا ، نہایت قلیل. تم پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا.(۱۹۰۰ ، ترجمۂ قرآن مجید،فتح محمد جالندھری،۹۵).

ـــ جوڑنا محاورہ.
سلسلہ دوبارہ شروع کرنا. وہ موجودہ حالات کو جوں کا توں رکھنے کی کوشش کریں تا کہ مناسب وقت پر پھر چھوڑے ہوئے دھاگے جوڑنے کی سعی کی جا سکے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۸۲).

دھال امث (قدیم).
ڈھال ، سپر.

پڑی جس وقت شاہ ترکاں کی دھال
گیا زنگ کا بادشہ حال حال

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۷۱). [س : ڈھال ढाल].

دھالا (۱) امذ.
ندی ، دھار؛ایک قسم کا محصول جو کانو والوں پر لگایا جاتا ہے، دھار باچھ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : دھارا धारा].

دھالا (۲) امذ.
گدھا،گڑھا.اگر کسی کوئیں کا دھالا پاٹنا منظور ہو تو اس کو ریت سے بھر دینا چاہئے. (۱۹۱۳ ، انجینرنگ بک ، ۲۵). [مقامی].

دھالنا (سک ل) ف م (قدیم).
کوئی سیال چیز گرانا ، بہانا. وے سب رووِیں انجھو دھال. (۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۶۹)).

اجت کا جوں طاوس کھولیا ہے پر
لے دھا لیا آسماں پر آب زر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۱۶). [دھارنا (رک) کا قدیم املا].

دھام امذ.
۱. اپنے کا گھر ، مسکن ، مکان.

اُپے رام چند کہایا رام ... ایک رہاں تو راون کو دھام

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۰۳).

سونے روپے میں جو لد جائیں گنواروں کی طرح
دھام گھر کو کبھی نزدیک کو بولیں وو نکٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام انشا ، ۳۰۹). سوسوتی نے کہا بہت اچھا ، ایسا ہی ہوگا، اور یہ کہہ کر وہ اپنے دھام کو چلی گئی. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۴۲).

اے متوالی بدلی کالی ، روپ کا رس برساتی جا
دل والوں کی اجڑی نگری سُونے دھام بساتی جا

(۱۹۶۹ ، اخبار جہاں (کراچی) ، ۱۳/اگست ، ۱۰). **۲. مقدس مقام یا مندر جہاں لوگ یاترا کے لیے جائیں ، تیرتھ ، استھان.** مختصر قاعدہ دھاموں کے جاترا اور وہاں کے رہنے کا یہ ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال، ۲۳۱). سورت اور نگر میں ان کے بڑے بڑے مندر ہیں جن کو دھام کہا جاتا ہے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۱۶۶). اگر تیرے پاس اتنے ہی زیادہ پیسے ہیں تو سال میں کم از کم ایک بار تو کسی دھام کی یاترا کر لیا کر. (۱۹۶۷ ، نقش ، کراچی ، اپریل ، ۹۶). **۳. بہشت، سورگ، بیکنتھ.** دھام لفظ کے معنی بعض جگہ بھگوت روپ سے ہوتے ہیں اور بعض جگہ بھگوت لوک یعنی بیکنتھ وغیرہ سے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲۲۸). **۴. حالت ، روش.**

اتل عذر منگتا ہوں اس کام تھے
پشیمان ہوں آپنے دھام تھے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۷۱). **۵. آب و تاب ، چمک دمک ، شان و شوکت (عموماً دھوم ، کے ساتھ مستعمل).**

شادی کی نقل اور دھوم اور دھام
گر کہوں میں تو عمر ہووے تمام

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، طوطی نامہ ، ۱۱۱). [س : धाम].

ـــ دُھوم (ـــو مع) امذ (قدیم).
دھوم دھام ، شہرہ.

سالکا حُجرہ پکڑ جب بیٹھنے کا وقت نہیں
عشق کے سلطان کا ہے آج کل اِت دھام دھوم

(۱۶۷۹؟ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۷۱ (الف)). [دھام + دھوم (رک)].

دھاما (۱) امذ.
(بید کا بنا ہوا) ٹوکرا (پلیٹس). [س : دھام + ک - धाम + क].

دھاما (۲) امذ.
طبلے کا چوڑا حصہ، طبلے کے دو ٹکڑے ہیں ایک مادہ جو تنگ ہے اور بڑی کہلاتا ہے ، دوسرا نر جو چوڑا ہے اور دھاما کہلاتا ہے. (؟ ، اردو شاعری کا مزاج ، ۱۱۶). [مقامی].

دھاما پادھا امث.
مہاتما بدھ کے اقوال پر مبنی کتاب ، دھمپد. مہاتما بدھ کی دھاما پادھا سے لے کر موجودہ دور کے تازہ ترین علم پیرا سائکلوجی تک مجھے جو کچھ پیش آیا تھا اس سے اکتاہٹ پیدا ہو گئی. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۰). [دھاما ، دم - دھرم (رک) کا اشباع + پادھا ، پد (رک) کا اشباع].

دھانگ دُھوما (فت م ، سکن گ ، و مع) امث.
دھوم دھام ، شور و غُل.

سمدھن کے گھر جڑے براتی ، آپس میں کر دھانگ دھوما
جام پلا شربت کے سب نے مرزا بابا کا مُنہ چوما

(۱۷۹۷ ، نادرات شاہی ، ۵۷). [دھام (رک) + گ (زائد) + دھوم (رک) + ا (زائد)].

دھامِن (فت نیز کسر م) امث ؛ امذ.
۱. ایک قسم کا لمبا سانپ جو اکثر گائے بھینس کی ٹانگیں جکڑ کر دودھ پی جاتا ہے ، یہ سانپ زہریلا نہیں ہوتا ہے.

زہر سوں کام ہے تو ناگ بڑا
یوں تو سانپاں میں ہے بڑی دھامن

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۷۷). اس میں ہزاروں دھامنیں چھوڑ دیں یہ بڑے بڑے ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو گز کے سانپ ایک بل سے دوسرے بل میں جاتے. (۱۸۸۷ ، جان عالم ، ۳۵). بعض بے زہر کے سانپ مثلاً دھامن چوہوں کو مار کھاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، محشر عابدی ، ۳۲). **۲. ایک درخت جس کی اونچائی تیس پینتیس فٹ کی ہوتی ہے.** اس کا تنا کھڑا اور سیدھا ہوتا ہے ، اس کی چھال آدھ انچ موٹی اور کھردری ہوتی ہے. اس کی نرم ڈالیوں اور پتوں پر روئیں ہوتے ہیں. اس میں کانٹے ہوتے ہیں ، اور لکڑی سے کمان بناتے ہیں ، اس کے پھل مٹر کے دانے کے برابر اور میٹھے کھٹے ہوتے ہیں اور کھانے کے کام بھی آتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۳۳) ؛ **ایک قسم کا بانس جس کی کمان اور غلیل وغیرہ بناتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ).

بتاں کیوڑیاں کے جو تھے آس پاس
کئے تھے اپس دھامناں کا لباس

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۰۱). دھامن کی لکڑی کی غلیل اور بہنگی خوب بنتی ہے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۱۱). املتاس اور دوسرے چھوٹے درخت اور بے شمار بیل اور جھاڑی ... جیسی چم لاتی اور جیسی دھامن پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۲۳ ، تربیت جنگلات ، ۲ : ۹). چھوٹے درختوں اور جھاڑیوں میں ... دھامن ... بھی ملتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۲). **۳. (فت م) ایک عمدہ قسم کی گھاس جو علاقہ بھٹی میں پائی جاتی ہے**(پلیٹس). [پ : دَھمَنُو ؛ س : دَھرمَن धर्मण धम्मणो].

دھامُو (و مع) امذ.
(ٹھگی) دن ، روز ، روزِ روشن (ا ب و ، ۸ : ۱۹۰). [دھام (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

دھامی امث.
دھاما (رک) کی تصغیر ، نیز رک : دھامن (پلیٹس). [دھام - دھاما (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

دھان (۱) امذ.
۱. چھلکے سمیت چاول ، مع پوست چاول.

گندم گیہوں نخود چنا شال ہے دھان
جرت جواری عرس مسوری برگ ہے پان

(۱۹۲۱ ، خالق باری ، ۳۴).

دھیرو دھان گندم کا کریں شبہہ
بہے ہر ایک کو اس کا خیال اب

(۱۹۸۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۵۸). آدمی بھی بھوجوری بھریں بناتا ہے مگر وہ ناتا کیا ہے. اس کوٹھی کے دھان اس کوٹھی میں اور اس کوٹھی کے دھان اس کوٹھی میں کیا کرتا ہے. (۱۹۰۲ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۹۸). یہ دھان اور دوسری اجناس کے گودام کے طور پر استعمال کی جاتی رہی. (۱۹۸۴ ، آتش چنار ، ۲۳۹). ۲. چاولوں کا پودا. دھانوں کی کیاری میں اور کھیتوں میں اِس اگتا ہے اور برسات میں جل جاتا ہے. (۱۸۸۲ ، توصیف زراعات ، ۲۵). دھان کی کاشت کے لیے سب سے بہتر زمین وہ ہے جس میں چکنی مٹی ہو یا چکنی مٹی کے ساتھ کچھ ریت بھی ملی ہوئی ہو. (۱۹۲۳ ، جغرافیہ عالم ، ۱۵۹). وہ گیت اب تک یاد تھے جو انھوں نے گزشتہ برس دھان کی بوائی کے زمانے میں گائے تھے. (۱۹۸۳ ، جاپان لوک کتھائیں ، ۷۵). ۳. آتش بازی کی ایک قسم جو چاول کی بھوسیوں میں بارود بھر کر اور ایک چھوٹی لکڑی کے ساتھ باندھ کر بنائی جاتی ہے (پلیٹس).

---پر چارے اُبھلے ، جو کُوٹا کھایا چلے کہاوت.
دھان آسانی سے بک جاتے ہیں (جامع اللغات).

---بھگانیرگان (---فت بھ ، ی مج) امذ.
لوک گیتوں کی ایک قسم ، وہ گیت جو عورتیں دھان کُوٹتے وقت گاتی ہیں. لوک گیتوں کی چند خاص قسمیں یہ ہیں :- بھوپا ، جاری گان ، پان گان ، ساری گان ، بادہ ماسہ ... لوہیرگان اور دھان بھگانیرگان. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۱۰۱). [دھان + بھگانیر (غالباً س ـ بھنگ ـ توڑنا) + گان + گانا (رک)].

---پان صف.
دھان کے پودے اور پان کی طرح نازک ، دُبلا پتلا ، لاغر ، نازک اندام.

عالم ہے نازکی سے یہ اوس دھان پان کا
جسمِ لطیف نام ہے عاشق کی جان کا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۶۱). حضور میری لڑکی نوخیز و نوجوان ہے ، نازک اندام دھان پان ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳۲). دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں ایک پہلوان ہے ... دوسرا دھان پان. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۵۲). [دھان + پان (رک)].

---پان پانی کاتک سواد جانی کہاوت.
دھان ، پان اور پانی کا مزہ کاتک میں ہوتا ہے (جامع اللغات).

---پَت تیلیَہ (---فت پ ، سک ت ، ی مج ، کسر ل ، فت ی) امذ.
دھان کی فصل کو نقصان پہنچانے والا ایک کیڑا جو دھان کے پتوں یا پتوں کے خول کے اندر انڈے دیتا ہے. کچھ حشروں میں جس کی مثال دھان پت تیلیہ (Paddy Leof Hopper) سوگاٹا (Sogata) میں مل سکتی ہے ، ساق کے بیرونی سرے پر ایک حرکی خار (Moveable Super) موجود ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۰). [دھان + پَت (پتا (رک) کا مخفف) + تیلیہ / تیلیا (رک)].

---سو کھتا ہے کوّا کُرکُراتا ہے کہاوت.
جہاں کچھ کھانے کی چیز ہوتی ہے وہاں سبھی آن پہنچتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

---کَٹّی / کُٹّی (--- / فت ک ، شد ٹ) امث.
دھان کی فصل کی کٹائی (پلیٹس). [دھان + کاٹ (کاٹنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت / کٹ (کاٹنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---کانو پُوال سے جانا جاتا ہے کہاوت.
آثار اصلیت ظاہر کر دیتے ہیں (جامع اللغات).

---کُٹّا (---ضم ک ، شد ٹ) امذ.
دھان کے کُوٹنے کا موسل (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھان + کٹ (کُوٹنا (رک) سے) + ا ، لاحقۂ آلہ].

---کُٹّی (---ضم ک ، شد ٹ) امث.
چاول نکالنے کے لیے دھان کو کُٹنے کا عمل (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دھان + کٹ (کُوٹنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

---کی کِھیل / کِھیلیں امث.
بُھنے ہوئے دھان جو پُھولے ہوئے اور خستہ ہوتے ہیں.

وہ دھانوں کی کھیلوں کے انبار ہوں
شکر گنّے بھی ذائقہ دار ہوں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۱).

تپ نے خون پی لیا ، اب پڑی ہے جان کی
یوں میں ہو گئی سفید جیسے کھیل دھان کی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۰).

---کھیری (---ی مج) امث.
(کاشت کاری) دھان کی کاشت کے لائق چکنی مٹی کی نشیبی زمین جس میں پانی کی ترائی رہے (ماخوذ : ا ب و ، ۶ : ۶۸). [دھان + کھیری (رک)].

دھان (۲) امذ (قدیم).
رک : دھیان.

جو بیٹھے تھے تسبیح کے دھان میں
جو مشغول ہو ذکرِ سبحان میں

(۱۶۲۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۰). [دھیان (رک) کا ایک قدیم اِملا].

دھاں امث ؛ امذ.
توپ یا بندوق کی آواز ؛ بڑی آواز (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [حکایت الصوت].

---دھاں امث.
دھاں کی متواتر آواز. کنارے کے قریب دھاں دھاں کرتی توپیں ...

رہت پر چڑھتی آرہی تھیں۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۵۰)۔
[حکایت الصوت]۔

دھانا (۱) ف ل (قدیم)۔
۱. (i) **دوڑنا ، لپک کے جانا ، روانہ ہونا ، چل دینا۔**

یہ دکھ بجھ کیوں کاڑھیا جائے
بیانے کس گل لاگوں دھائے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۹)۔

بجن عرش کرسی ہو تھے دھائے ہیں
بجن آدمی کے بدل آئے ہیں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲)۔

اصحابی سبی جمع اُس جانے تھے
صورت دیکھنے کوں نبیؐ دھائے تھے

(۱۷۰۸ ، قصہ معجزۂ انار (اردو کی دو قدیم مثنویاں ، ۱۳۸))۔

جہاں تہاں سے یہ گھر گھر کے لوگ سب دھائے
کہ بے نواؤں کے دیکھیں جمال ہولی میں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۶۱)۔ (ii) **دھاوا کرنا ، چڑھ دوڑنا۔**

یک بیک اس جوان پر دھائے
لڑکے کیا آئے اک بلا لائے

(۱۸۱۰ ، بحرالمحبت ، ۹۳)۔ (iii) **کوشش کرنا ، سعی کرنا ، دوڑ دھوپ کرنا۔** جیتا کوئی ڈھلئے جیتا کوئی دھاوے ، بختاں میں لکھیا سو پاوے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۲)۔ ۲. **بھاگنا ، گُریز کرنا ، باز آنا۔** معاف کیجئے میں دھایا اس ڈاڑھی سے ، اب لگائی تو لگائی پھر لگاؤں تو رام دھائی۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۵ : ۱۶)۔ [س : دھاوتِ धावित - دوڑتا ہے (دھاو धाव - دوڑنا)]۔

دھانا (۲) ف م۔
پرستش کرنا ، عبادت کرنا ، مراقبہ کرنا ، غور و فکر کرنا۔

یہ محمود بھتیں دھایا
بن سائیں کا انت نہ پایا
جوانی گئی بڑھاپا آیا

(۱۵۳۳ ، دیوانِ محمود دریائی ، ۲)۔ ہے پیپل دیوتا ! جو میرا مالک آجائے تو میں تجھے پر سیجر دھاؤں گی۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۳۹)۔ [س : دھیایتر ध्यायति - دھیان کرتا ہے ، سوچتا ہے ، (دھی ध्यै - دھیان کرنا ، سوچنا)]۔

دھانا (۳) ف م (قدیم)۔
ڈھانا۔

خدایا داد لے پور داد لے اس ظالماں کی تھے
کہ جنتیں سو پیتماں پر جفا پور ظلم دھایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶)۔ [رک : ڈھانا ، جس کا یہ قدیم املا ہے]۔

دھانا (۴) امذ۔
رک : **دھان (پلیشن)۔**

دھانْت (مغ) امث (قدیم) ؛ اسم دھات۔
طریقہ ، طور ، ڈھنگ ، طرح۔

کہ دیکھے گا جو عیب اس دھانت توں
نکو سعی کر عیب کی بات کوں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۷)۔ [س : دھاتُ धातु]۔

دھانْٹا (مغ) امذ۔
رک : **دھاٹا** ۔ آپ دھانٹا باندھ کر زلفیں خلیلی ، خال سبز و رگ ہاشمی مخفی کر کے چلئے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۶۳)۔
[دھاٹا (رک) کا ایک املا]۔

دھانْچَہ (سک ن ، فت چ) امذ۔
دھان کا چھوٹا پودا۔ سبز کھاد ، ترپھلہ ... دھانچہ اور برسیم کی جڑوں اور پتوں کو زمین میں دبانے سے پیدا کی جاتی ہے۔ (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۲۰)۔ [دھان (رک) + ف : چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

دھانْد (مغ) امث۔
جھگڑا ، لتا ، تکرار۔ میں نے بارہ کلوں سے بھنگ بلوائے تھے ، تھوڑے سے ، آپ تو جانتے ہیں بڑے بگڑے دل ہیں ، ڈرتے ڈرتے پندرہ بیس بلوائے ، کہیں دھاند نہ کر بیٹھیں۔ (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۱۳۰)۔ [س : دونڈو द्वन्द्व - جھگڑا]۔

دھانْدَل (مغ ، فت د) امث۔
بے ایمان ، مکر ، فریب ، حیلہ ؛ جھگڑا ، لتا ، تکرار ، حُجت (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [س : دونڈو द्वन्द्व ل ، اضافہ]۔

--- باز صف۔
دغا باز ، مکّار ، بے ایمان ؛ جھگڑالو ، حُجّتی (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [دھاندل + ف : باز ، باختن - کھیلنا]۔

--- بازی امث۔
مکّاری ، دغا بازی۔ چپکے سے ایک ہاتھ مارا تھا۔ دو گھنٹے سے رو رہا ہے اس لڑکے کو بڑی دھاندلبازی آتی ہے۔ (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۳۸)۔ [دھاندل + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

--- پَنا (--- فت پ) امذ۔
رک : **دھاندلی** (نوراللغات)۔ [دھاندل + پنا ، لاحقۂ اسمیت]۔

--- لانا محاورہ۔
چکّر چلانا ، تکرار کرنا ، حجت کرنا ، جھگڑا کھڑا کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

--- مَچانا محاورہ۔
ناحق کا جھگڑا پھیلانا ، مکّاری کرنا۔ یہ کہہ کر آٹھ آٹھ آنسو روتی دھاندل مچاتی ، سب کو اوس کے حال پر رحم آیا۔ (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۰)۔

دھاندْلی (۱) (مغ ، سک د) امث ؛ اسم دھاندھل.
اصل بات کو چُھپانے کا عمل ، مکر و فریب ، دھوکا ، بے ایمانی. سب لشکر والوں کی دھاندلی ہے وہی لوگ ما کم کو بھی بدنام کر دیتے ہیں . (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۳). رزق میں فراغت یا روزگار میں برکت چوری ، بے ایمانی یا دھاندلی کی وجہ سے کبھی نہیں ہوتی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۰۹). [دھاندل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بازی امث.
بدمعاملگی ، بے ایمانی ، دغا بازی ، فریب دہی. بغیر بل کے جزو مختصر یعنی ایک ماترا کا کہنا ایسی دھاندلی بازی ہے جو عظمت کی دی ہوئی انگریزی مثالوں میں آئینہ ہو کر سامنے آجاتی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو ، ۳۱). [دھاندلی + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

ـــ کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
اصل بات سے انکار کرنا ، بے ایمانی کرنا ، دھوکے بازی کرنا ، مکر و فریب کرنا. دھاندلی تو کر سکتا ہوں صاف مکر جاؤں کہ میں نے تو کوئی مضمون ہی نہیں لکھا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۹۳). اُس کے گھرانے والے جو ایمان لانے سے پہلے بڑی دھاندلیاں کرتے رہتے تھے ، انھوں نے سوچا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۰).

ـــ مَچانا محاورہ.
بے ایمانی کرنا ، بدمعاملگی کرنا ، اندھیر مچانا. آج کل ہندوؤں نے دھاندلی مچا رکھی ہے ، مسلمانوں کے لیئے ملازمت کے دروازے بند کر دیئے ہیں. (۱۹۸۲ ، بڑی زندگی فسانہ ، ۵۰۷).

دھاندْلی (۲) (مغ ، سک نیز فت د) صف ؛ امذ.
جھگڑالو ، خبطی ، فسادی ، مکّار ، فریبی ، دغاباز (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [دھاندل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

دھاندْلِیا (مغ ، سک د ، کس ل) صف ؛ امذ.
رک : **دھاندلی (۲)** (پلیٹس). [دھاندل (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

دھاندَھل (مغ ، فت دھ) امث.
رک : **دھاندل** (پلیٹس). [دھاندل (رک) کا متبادل املا].

ـــ پَنا (ـــ فت پ) امذ.
حیلہ ، دھوکا ، فریب ، بے ایمانی (پلیٹس). [دھاندھل + پنا ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

دھاندْھلی (۱) (مغ ، سک دھ) امث.
رک : **دھاندلی (۱).** رکم نے دس کروڑ روپے ایک بار لگانے سو بلرام جی نے جیوں جیت کے اُٹھائے تیوں سب دھاندھلی کر بولے رکم کا پانسہ پڑا تم کیوں اُٹھاتے ہو. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۵۱). انھوں نے دلائل اور برہان کے مقابلہ میں صرف مکابرہ (دھاندھلی) کرنے کو اپنا شیوہ بنا لیا. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۸۹). [دھاندلی (رک) کا متبادل املا].

دھاندْھلی (۲) (مغ ، سک دھ) صف.
رک : **دھاندلی (۲)** (پلیٹس). [دھاندلی (رک) کا متبادل املا].

دھاندْھلِیا (مغ ، سک دھ ، کس ل) صف ؛ امذ.
دھاندلی کرنے والا ؛ امرِ واجبی کو چُھپانے والا (نوراللغات). [دھاندھل + یا ، لاحقۂ صفت].

دھاندْھنا (مغ ، سک دھ) ف م.
بہت کھانا ، ہڑپ کرنا ، بھکوسنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

دھانْدَھر (مغ ، فت ڈھ) امذ.
(ٹھگی) کانو والوں کا ترغہ یا مجمع جو ٹھگوں کو پکڑنے کے لیئے ہو ؛ سرکاری پیادوں کی ٹولی (ا پ و ، ۸ : ۱۹۰). [مقامی].

دھانْس (۱) (مغ) امث.
۱. **سُوکھے تما کو یا مرچ وغیرہ کی تیز بُو جس سے کھانسی اور چھینکیں آنے لگتی ہیں.** مرچیں اُتار کر دیکھنا کہ جلنے سے ان میں دھانس بھی اٹھتی ہے یا نہیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۹۱).

جب اس کی گلی سے بھی گُزرتا ہوں کبھی
آتی ہے مری ناک میں مرچوں کی سی دھانس

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۱۸۵). ۲. **کھانسی (خصوصاً مویشیوں کی) ؛ دمے کی قسم سے گھوڑے کی ایک بیماری.**

اور کھلا دے نہار گھوڑے کو
دھانس کے واسطے ہے نافع وہ

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۸۱). اورام باطنی کو تحلیل کرتا ہے نے اور دھانس کو مفید ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۱۹). [س : دھنس [illegible] - ڈنک ؛ چرپراہٹ].

ـــ چڑھ جانا / چَڑْھنا محاورہ.
بو کا ناک میں پہنچ کر خراش پیدا کرنا (جامع اللغات).

ـــ لَگْنا محاورہ.
تما کو یا مرچوں کے باریک اجزا کا ہوا کے ذریعے اُڑ کے ناک میں پہنچنا. بقرعیدی تما کو والے کی دکان پر جب سُوکھی تما کو کٹتی ہے تو ... ایسی دھانس لگتی ہے کہ چھینکیں آنے لگتی ہیں. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۳۸).

دھانْس (۲) (مغ) امث.
چارپائی کے بانے کی جول میں ٹھک ہوئی پچر جو جول کو ہٹی کرنے کے لیے حسبِ ضرورت لگائی جاتی ہے ، پہنچ (ا پ و ، ۱ : ۱۸۲). پس وہ شخص اپنی کلہاڑی کو باہر نہیں کھینچتا بلکہ کُلہاڑی اس کی وہاں سے دھانس کی طرح لکڑی کے شگاف میں رہتی ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۸). [دھانسنا (رک) سے اسم مصدر].

دھانس دھانس کے رکھنا محاورہ.
پہ بجو پیش آنا ، سخت نگرانی کرنا. بیگم صاحب لڑکیوں کو اس قدر دھانس دھانس کے نہ رکھتیں تو اب تک نہ معلوم یہ لڑکیاں آزادی کی کس منزل پر ہوتیں. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۳۸).

دھانسنا (۱) (بغ ، سکہ س) ف م.
۱. (پھلو یا ہوا) زمین میں دھنسا دینا (نوراللغات). ۲. پھانسنا. پیٹر نے کئی بار جوہو کے کنارے یا جوہانر کے سنسان حصے میں اسے دھانسنا چاہا مگر میگی نے اسے ڈھیل نہ دی. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۹۵). ۳. گھسیڑ دینا ، ٹھونس دینا. ہوش کو انہوں نے دارالترجمہ کی پول میں دھانس دیا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر، ۲۱۹). ڈرائیور انہیں کھینچ کر اگلی سیٹ میں دھانس دیتا ہے. (۱۹۷۱ ، ماہ نو ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۵۷). [دھنسنا (رک) کا تعدیہ].

دھانسنا (۲) (بغ ، سک س) ف ل.
کھانسنا ، گھوڑے کا کھانسنا.

جو گھوڑا دھانستا ہو تیرا اکثر
تو پھر میں جو کہوں سو وہ دوا کر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۳۰). [رک : دھانس (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر].

دھانسو (بغ ، و مع) صف.
خواہ مخواہ رعب جمانے والا ، زبردست ، شاندار ، لاجواب. قسم سے نوشاد کی ٹیون کچھ بھی نہیں اس کے آگے بڑی دھانسو ٹیون ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۴۳). ہمیں حسرت ہے کہ جتنی اچھی اور دھانسو باتیں کرتے ہیں کاش وہ ایسی فلمیں بھی بنائیں. (۱۹۷۶ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۳۰ جون ، ۳۷). [دھانس ـ دھونس + و ، لاحقۂ صفت].

دھانسہ پٹی (بغ ، فت س ، پ ، شد ٹ) امث.
جھانسا ، دھوکا ، دم دلاسا. ایک بات میری سمجھ میں آتی ہے کہ اس کو دھانسہ پٹی دے کر اس ترکیب سے بارہ کھلائیں کہ میاں گاڑھے خاں تمام عمر امراض کوتوالی چبوترہ بنے رہیں. (۱۹۰۲ ، گاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دے دی ، ۱۷). [دھانسہ ـ دھونس (رک) + پٹی (رک)].

دھانسی (بغ) امث.
گھوڑے کی کھانسی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [دھانس (۲) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

دھانک (ضم ن) امذ.
۱. کمان دار ، تیر انداز ، چوکیدار جو تیر و کمان سے مسلح ہو. یک لک پایک و دھانک. (۱۳۵۹ ، تاریخ فیروز شاہی (ضیاءالدین برنی) ، ۵۲). سوار ، چوکیدار ، دھانک ، پاسی ، تیر لشکے والے سڑک پر پھرتے ہیں. (۱۸۸۴ ، طلسم ہوشربا ، ۱۰۳). اس حصے میں تیر انداز بھی ہوتے تھے جنہیں دھانک کہا جاتا تھا. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۱۰۵). ۲. ایک پہاڑی قوم کا نام جو پورب میں اکثر پائی جاتی ہے (نوراللغات). [س : دھانشک धानुष्क].

دھانک (بغ) امث ؛ امذ (قدیم).
(رک : دھاک (۱)).

آہیں راوت ماہتے پانک کانے بیریں پاڑیا دھانک

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۵۷).

شہر کی بلدیاں میں مرا بانک ہے
مگر وں رناں میں مرا دھانک ہے

(۱۹۳۵ ؟ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۰)).

پرندہ نہ پر مارے مجھ بانک تل
اگر شیر ہوئے بھاگ مجھ دھانک تل

(۱۷۸۵ ؟ ، قصہ زیتون و محمد حنیف (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۲۷۸)). [دھاک (رک) کا متبادل املا].

دھانگ (بغ)، (الف) امذ.
(کاشت کاری) اناج کی بالوں کا برجی نما بنا ہوا انبار (ا پ و ، ۶ : ۶۸). (ب) امث. ڈھلوان پہاڑی ، (دریا کا) اونچا کنارہ. ہمارے لوگوں کو یہ اندازہ نہیں ہے کہ ہمارا ملک دریا کی دھانگ کے کس قدر نزدیک پہونچ چکا تھا. (۱۹۳۱ ، سکہ اور شرح تبادلہ ، ۱۷۲). [دھانک (رک) کا ایک املا].

دھانگر / دھانگڑ (بغ ، فت گ) امذ.
ایک قوم جو اکثر کنویں اور تالاب کھودنے کا کام کرتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [دھانگ (رک) + ر / ڑ ، لاحقۂ صفت].

دھانو / دھانوں (بغ) امذ ؛ امث (قدیم).
۱. دوڑ ، تیز رفتاری ، عزم ، کوشش.

نہیں خوب بدبل بڑا کھیلنا
ترنگ گیند کے دھانوں میں میلنا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۶). بڑے لوگاں کی بڑی فکر بڑی دھانوں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).

اسی خیال کوں دے بلند دھانو کے
بدل تیں کہ منج کوئی بد نانو کے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰). ۲. طریقہ ، ڈھنگ (قدیم اردو کی لغت). [س : دھاو धाव ـ دوڑنا].

ـــ کرنا محاورہ (قدیم).
دھاوا کرنا.

کیا چرخ چہارم پہ جب واں نی دھانوں
ستیا سو ہمائے سعادت کی چھاؤں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۵).

دھانوتیا (سک ن ، فت و ، شد ی) امذ.
دھان کوٹنے والا ، چاول یا اناج بیچنے والا (پلیٹس). [س : دھانیہ धन्य = دھان + ماتی मात + ک ، क].

دھانی (الف) صف.
سبز دھان کے رنگ کا ، ہلکا سبز ، زردی مائل سبز ، انگوری

سے دھاوا مارے آتا ہوں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۲)۔ اس میں شبہ نہیں ہے کہ اب یہ زبان دور دور کے دھاوے مارنے لگی ہے۔ (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۱۵) ۔ اب تک کم از کم چالیس پچاس میل کا دھاوا مار چکے ہوں گے ۔ (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۰۸) ۲۔ گرد آوری شہر کی یا کسی مکان کی کرنا (سرمایۂ زبان اُردو) ۔ ۳۔ چڑھائی کرنا ، حملہ کرنا ، یورش کرنا۔ اس نے ایک بے قاعدہ فوج کی مدد سے ایران پر دھاوے مارنے کی تجویز پیش کی۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۰)۔

دھاوا (۲) امذ ۔ سر دھاوہ۔

ایک درخت جو بڑا اور خوبصورت ہوتا ہے اس کے پتے چوڑے اور دونوں طرف سے دھاردار ہوتے ہیں۔ اس کا پھل پک جانے کے بعد چکنا اور چمکدار ہو جاتا ہے۔ اس میں ایک طرح کا گوند نکلتا ہے یہ رنگنے کے کام آتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ، ۴ : ۱۳۵ ، فرہنگِ آصفیہ)۔ خالص پانی سے دھو ڈالیں پھر آل کی لکڑی اور چوتھائی اُس سے دھاوہ کے پھول جو کوب کرکے دیگ پُر آب میں ڈالیں۔ (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۷)۔ [س : دھوَ [illegible]]۔

دھاواں امذ۔

ایک قسم کا پرندہ ۔ دھاواں ، کوکلا ، پربل ، پدا ، کوبل ، دھیڑ ، شاداں درختوں کی شاخوں پر جھولا جھولتے نہال نہال ہو کر جھومتے۔ (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۱ : ۶۵)۔ [مقامی]۔

دھاوَت (فت و) صفت۔

۱۔ **(اَ) دوڑنے والا ، تیز چلنے والا** ۔ میری اونٹنی (عہدِ انتظام) لے سبحان اللہ والد مرحوم کے وقت سے چلنے میں دھاوت ہے۔ (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲۳ : ۱۰) ۔ **(اا) پُھرتیلا ، چُست و چالاک**۔ واہ واہ اماں کا کیا کہنا کام کرنے میں بڑی دھاوت ہے۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۰ : ۳)۔ خلیل خاں بڑے دھاوت شکاری تھے۔ ان کی گولی سے جب ایک دن اُنہوں نے اس ہرن کو ہلاک کروا دیا ، تو اُسے گاڑی میں لدوا کر قصبے میں لے آئے۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۵۹۰)۔ ۲۔ **بلا نوش**۔

دھاوت ہوں لگاتار جو پیتا ہوں شراب
مے ہے میرے سر میں خرقہ ہے سر میرا

(۱۹۲۸ ، مے خانۂ خیام ، ۱۱۷)۔ ۳۔ **شُہدوں کا سرگروہ** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [س : دھاوت धावित]۔

---پینے والا صف۔

کثرت سے پینے والا مگر بدمست نہ ہونے والا ، شراب لنڈھانے والا ، جام پر جام چڑھانے والا ۔ یہ شخص بڑا دھاوت پینے والا تھا اور ہم سب کا گرو گھنٹال۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۸۳)۔ سامان ہمراہ تھا، دور چلتا جاتا تھا، خلیفہ جی خود دھاوت پینے والوں میں تھے۔ (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۳۶)۔

---سَیلانی (--ی لین) صف۔

جس کے قدم ایک جگہ نہ ٹکیں (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [دھاوت + سیلانی (رک)]۔

دھاوُرا (سک و) امذ۔

دایہ کا شوہر (دریائے لطافت ، ۹) ۔ [رک : دھا (۲) + ور - شوہر + ا (زائد)]۔

دھاوَڑ (فت و) امذ۔

انّا کا مرد (ا پ و ، ۷ : ۶۶)۔ [رک : دھا (۲) + وَڑ (ور - شوہر)]۔

دھاوڑا (سک و) امذ۔

رک : **دھاوڑ**۔ جا اس کو گھر میں لے جا اور اس کی دادی سے کہو کہ اس کو زیور کپڑا پہنا کر دھاوڑے کو دیدے۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند، ۲۰)۔ [رک : دھا (۲) + وڑ - ور (شوہر) + ا ، اضافہ]۔

دھاوڑی گوند (سک و ، و مج ، مغ) امذ۔

دھاتکی (رک) کے درخت سے نکلنے والا گوند جو پانی میں گُھل جاتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۳۲)۔

دھاوڑے کا گوند امذ۔

دھاوا (رک) کے درخت سے نکلنے والا گوند جو سفید بھی ہوتا ہے اور میلا بھی اور عنبری بھی ہوتا ہے ، مزہ میٹھا ہوتا ہے ، پانی میں بہ آسانی حل ہو جاتا ہے ، اسے ناگوری گوند بھی کہتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۳۶)۔

دھاوَن (فت و) امث۔

سانپ کی ایک قسم کا نام ، دھامن (رک) (ا پ و ، ۸ : ۱۵۷) ۔ [دھامن (رک) کا متبادل اِملا]۔

دھاوُنا (۱) (سک و)۔ (الف) ف ل۔

دوڑنا ، بھاگنا ، جلدی کرنا ، آوارہ پھرنا، پھرنا، بہت چلنا (ماخوذ : جامع اللغات ، پلیٹس)۔ (ب) ف م ، ۱۔ **حملہ کرنا ، کوشش کرنا ، جتن کرنا ، تعاقب کرنا** (جامع اللغات ، پلیٹس)۔ [رک : دھانا (۱) جس کا یہ ایک متبادل اِملا ہے]۔

دھاوُنا (۲) (سک و) ف م۔

پُوجنا ، پرستش کرنا (جامع اللغات ، پلیٹس) ۔ [رک : دھانا (۲) جس کا یہ ایک اِملا ہے]۔

دھاوَنی (فت و) امث۔

۱۔ **ایک قسم کی بیل ، (لاط : Hedy Sarum Lagopodioides)** (پلیٹس)۔ ۲۔ رک : **دھاتکی** (خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۳۲)۔ [س : धावनी]۔

دھاوُنی (سک و) امذ۔

قاصد ، ایلچی۔ انہوں نے دھاونیوں (قاصدوں) کو سفید جھنڈی دے کر بھیجا۔ (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۳۲)۔ [دھاوُنا (رک) سے + ی ، لاحقۂ فاعل]۔

دھاوَہ (فت و) امذ۔

۱۔ **ڈاک چوکی**۔ اس نے دہلی سے دیوگری تک ہر کروہ پر دھاوہ قائم کیا۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۳۳) ۔

۲. ڈاک جو پیدل آدمیوں کے ذریعے پہنچائی جائے، ڈاک پہنچانے والا ہرکارہ. راہ لشکر منقطع شدہ و الاغی و قاصدی و دھاوہ از لشکر در دہلی نرسید. (۱۳۵۶ ، تاریخ فیروز شاہی (ضیاءالدین برنی) ، ۲۳۰). جو ڈاک ... پیدل آدمیوں سے پہونچائی جاتی وہ دھاوہ کہلاتی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک، ۲۴۳). [دھاوا (رک) کا متبادل املا].

دھاہ امث.
غل، شور، چیخ (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : دھوَن+کا ध्वान + का].

ـــــ مارْنا محاورہ.
چیخنا ، چلّانا (پلیٹس).

دھاؤ (و مج) امث.
(کاشت کاری) دلدلی زمین یا ایسی پولی زمین جو پانی پڑنے سے نیچے بیٹھے. ایسی زمین کھیتی کے لیے مفید نہیں ہوتی ، دھسن (اب و ، ۶ : ۶۸). [س : دھونس धसति ـ دھسنا].

دھاؤ ، جو بِدھ لِکھا سو پاؤ کہاوت.
رک : دھاؤ دھاؤ الخ (جامع اللغات).

ـــــ دھاؤ کرم کا / کرموں لِکھا سو پاؤ کہاوت.
کتنی ہی محنت کرو ، جو قسمت میں لکھا ہے وہی ملے گا.

> کہ دھاؤ دھاؤ کرموں لکھا ہو سو پاؤ
> ہوؤ سبزہ یا نول تو کنہاں آم کھاؤ

(۱۷۸۱؟ ، مجموعۂ ہندی ، ۴۲).

دھاؤں (و مج) امث ؛ امذ (قدیم).
رک : دھانو / دھانوں.

> شاہاں غروری لھاؤں تھے ، کرتے ہیں اپنی دھاؤں تھے
> مستی مری تج ناؤں تھے ، کہتے ہیں دیوانی مجھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰). [دھانوں (رک) کا متبادل املا].

دھاؤنا (و مج) ف م.
بندگی کرنا ، سیوا کرنا. ایک تیری ماں تیرے دھاؤنے مناؤنے کے واسطے کیش جوتھ کا برت کیا کرے ہے، سو میں تیری مدد کرنے آئی ہوں. (۱۹۰۸ ، «مخزن» ، اپریل ، ۴۳). [دھانا (رک) کا ایک املا].

دھائی امث.
(بچوں کا ایک کھیل) وہ جگہ جہاں کھیلنے والوں میں سے ایک بچہ آنکھیں بند کر کے کھڑا ہوتا ہے اور لڑکے اس جگہ کو چُھو کر بھاگتے ہیں اور جو آنکھیں بند کیے کھڑا ہوتا ہے وہ پکڑنے دوڑتا ہے اور جس کو پکڑ لیتا ہے وہ اسی طرح آنکھیں بند کر کے کھڑا ہوتا ہے ، ڈھائی (نوراللغات). [ڈھائی / دائی (رک) کا ایک املا].

ـــــ ڈال دینا محاورہ.
لپک کر پکڑ لینا ، دونوں ہاتھ پھیلا کر پکڑنے یا چھو لینے کی کوشش کرنا. «دیکھو ہی مجھے غصہ دلاؤ گی تو ایسی کی ایسی سڑک پر چل جاؤں گی» وہ بالکنی کی طرف مڑی ، مگر اس سے پہلے کہ وہ بالکنی میں جاتی بیگم نے دھائی ڈال دی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۴۴).

دھائے (۱) امث.
دودھ پلانے والی عورت ، انّا ، دایہ.

> میں جو کہت ہوں ، جی میں سنو ،
> نہیں اپنی دھائے سوں جانے کہوں کی

(۱۶۹۷ ، نادراتِ شاہی ، ۲۴۷). ساتویں روز خوشحال نے لچھمی داس سے کہلا بھیجا «تم اپنے گاؤں میں کوئی ایسی دھائے تلاش کرو جو لڑکے کو اچھی طرح پالے». (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۰۵). [س : دھاترکا धात्रिका].

ـــــ بھائی امذ.
دودھ بھائی ، کوکہ ، برادرِ رضاعی (فرہنگِ آصفیہ). [دھائے + بھائی (رک)].

ـــــ کے دینا محاورہ.
انّا کے سپرد کرنا ، دودھ پلانے کو دینا (فرہنگِ آصفیہ).

دھائے (۲) امث.
رک : دھائیں (پلیٹس). [حکایت الصوت].

دھائے پُوجْنا محاورہ.
باز آنا ، ترک کرنا ، دور سے سلام کرنا.

> دل اُس کا لے ہی چکے ، خیر دھائے پوجے ہم
> اب اور کیا تمھیں شاعر سے کام باقی ہے

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۶۹).

> آشا سے ہم دھائے پوجے دیکھا خوب تماشا
> کر جوڑے کرموں سے اپنے جگ بھر سے ہم ہانے

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۴۳).

دھائے دھائے کرَم لِکھا سو ہائے کہاوت.
جتنا قسمت میں ہوتا ہے وہی ملتا ہے ، اس سے زیادہ نہیں ملتا (ماخوذ : خزینۃ الامثال).

دَھائیں (ی مج) امث.
۱. بندوق یا توپ کی آواز.

> آتی ہے گولے کی صدا جب دھائیں
> گونجے سارا پہاڑ ، بَن کہے سائیں

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، طوطی نامہ ، ۴۶). ڈیڑھ پہر رات کو توپ چلی ، دھائیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۷). دھائیں! یہ آواز تو غش کسی ترک کے ہیں استراق کی تھی آپ اچھل کیوں پڑے؟ (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۲۹۳). ۲. آواز ، شور ، ڈھول کی آواز (پلیٹس). [حکایت الصوت].

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٨٦). درمیان کالے رنگ کا ایک دھبا پیدا ہو گیا. (١٩٣٣ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ٢٢٧). رگوں میں صدمات کی تمازت نے سرخ آنکھوں کی پتلیوں کے سیاہ دھبے سکڑ رہے ہیں. (١٩٨١ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ٦٢). ٢. عیب ، کلنک ، بیجا الزام ، تہمت. یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارا قصبہ آج تک ہر ایک داغ دھبے سے پاک رہا ہے. (١٨٨٢ ، مقالاتِ حالی ، ١ : ٣٠٣). جو دھبا تم پر تمہاری حکومت پر تمہاری سلطنت پر لگ گیا وہ مٹ نہیں سکتا. (١٩٢٩ ، طوفانِ اشک ، ١٠٣).

جُرمِ نا کردہ کا الزام سر آنکھوں پہ مگر
اپنے دامن کے یہ دھبے تو چُھپاؤ پہلے

(١٩٨١ ، مضراب و رباب ، ٢٣٣). [غالباً ، پ : تھپہ (١) ـ تھاپنا (رک) سے].

ـــــ آنا محاورہ.
داغ لگنا ، نشان پڑنا ، عیب لگنا.

کُھلے گا تب یہ سب اعجاز اپنا
نہ آئے گا سرِ مُو اوسمیں دھبا

(١٨٦١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٢ : ٥٢١).

کام اس جہاں کے جتنے ہیں سب جی لگا کے کر
دھبا نہ آئے روح پہ دامن بچا کے کر

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ٢ : ٥). ایسا اندازِ فکر اختیار کیا کہ دامنِ اسلام پر کسی طرح کا دھبہ نہ آئے. (١٩٨٧ ، جنگ ، کراچی ، ٣ ستمبر (میگزین)).

ـــــ پڑنا محاورہ.
داغ لگنا ، نشان پڑنا.

دھبا پڑا جو پاؤں سے انشا کے بولے آپ
کیا سخت بے لحاظ ہے اپ ہے یہ ننگِ فرش

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٦٨). میز کے اجلے دسترخوان پر دھبے پڑ گئے. (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ٣ : ١٩٥). چہرہ ویران اور افسردہ تھا گالوں پر جابجا دھبے سے اڑے تھے. (١٩٨٣ ، ساتواں چراغ ، ١٤٢).

ـــــ جانا محاورہ.
داغ مٹنا ، نشان زائل ہونا.

دھوئے دو بس ہیں گواہِ قتل وہ بھی حشر میں
خون کے دھبے کہاں تک پیرہن سے جائیں گے

(١٨٧١ ، نظمِ ارجمند ، ٢٠٧).

ـــــ چُھٹنا ف ل ؛ محاورہ.
داغ صاف ہو جانا ، عیب دور ہونا. عصمت پر تمدن کا اثر پڑا اور گزشتہ سال سے تاخیرِ اشاعت کا اُس کے دامن پر ایسا دھبا پڑا کہ باوجود کوشش کے میرے چُھٹائے نہ چُھٹ سکا. (١٩١٥ ، یادگار تمدن ، ٣٩).

ـــــ چُھڑانا ف م ؛ محاورہ.
داغ دور کرنا ، نشان زائل کرنا.

ظلم کے دھبے چُھڑائے اوسکے بحرِ عدل نے
ہے کتاں کے واسطے صابون قرصِ ماہتاب

(١٨٧٣ ، کلیاتِ منیر ، ٣ : ٣٩).

ـــــ چُھوٹنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : دھبا چُھٹنا.

دامانِ شفق گُوں کو نہ دھو مُنہ سے فلک تو
چھوٹیں گے نہ دھبے کبھی خونِ شہدا کے

(١٨٩٥ ، خزینۂ خیال ، ٢٧٩).

ـــــ دار صف.
وہ جس پر داغ پڑے ہوں ، داغ والا. ہم سیاہ اُندلسی پرند کو اپنا دھبہ دار سفید تصور کر سکتے ہیں جس میں رنگ کو گہرا کرنے والے عامل کا دوہرا جز شامل ہو گیا ہے. (١٩٣٧ ، مینڈلیت ، ٦١). [دھبا + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ دینا محاورہ.
نشان چھوڑنا ، آلودہ کرنا.

دھبا نہیں دیتا ہے لہو حسرتِ دل کا
اس خون سے تر دامنِ قاتل نہیں ہوتا

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٩).

ـــــ دھونا ف م ؛ محاورہ.
داغ دھونا ، عیب دور کرنا ، الزام رفع کرنا. تصنیفات کو نئے قالب میں ڈھالا. اب زبانِ فارس کے دامن سے یہ دھبا دھویا جائے گا کہ اس میں اصلیت کے ظاہر کرنے کی طاقت و لیاقت نہیں. (١٨٧٢ ، سخندانِ فارس ، ٢ : ٦٩).

ـــــ ڈالنا ف م ؛ محاورہ.
کسی سطح پر ایسا رنگ چھوڑنا جو آس پاس کے رنگ سے میل نہ کھاتا ہو ، بے میل ، مختلف رنگ کا نشان. شمعیں روشن ہیں اور ان کی روشنی ... غلام گردش کے ستونوں پر اجالے کے دھبے ڈال رہی ہے. (١٩٢٢ ، انارکلی ، ٣٣).

ـــــ لگانا ف م ؛ محاورہ.
١. **داغ لگانا ، میلا کرنا.**

میری تربت پہ تانا چاندنی میں کیوں ہے تم گیرہ
یہ کس نے چادرِ مہتاب میں دھبا لگایا ہے

(١٨٥٣ ، الدرسیھا ، ١٣٠). ٢. **عیب لگانا ، عیب دار کرنا.** اس کا مضمون قطع نظر اس کے کہ ان کو سخت شاق گزرتا تمہاری فراخ حوصلگی پر بھی دھبا لگاتا تھا. (١٨٩٨ ، مکتوباتِ حالی ، ٢ : ٣٨). کیا تیرا خیال ہے کہ وہ ہمارے ملک میں آئے ، ہمارے چہرے دیکھے ، ہماری عزت پر دھبا لگائے اور پھر اپنے ملک کو صحیح و سالم چلا جائے. (١٩٣٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ١٧٥). بعد کے مورخوں نے زیادہ تر اسی مغربی سیاح کے بیان سے رضیہ کے چال چلن پر دھبہ لگانے کی کوشش کی ہے. (١٩٥٩ ، برنی (سید حسن) ، مقالات ، ١١٨).

---لگنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **کسی چیز کا داغی ہونا ، داغ لگنا ، خراب ہونا.**

زمین مجکو امانت کی طرح رکھے گی
قسم خدا کی جو دھبا مرے کفن کو لگے

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۹۶).

مجرم رہی سرکشی رہی بیباک رہی وہ
دھبا نہ لگا خون سے بھی پاک رہی وہ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲۱) . ۲. **عیب لگنا ، عیب دار ہو جانا.** حضور سامری و جمشید کے حکم سے لونڈی کو دھبا نہیں لگے گا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۵۵۰).

پھر کیا تھا جو دل میں خوف نہ تھا عاشق کے خونِ ناحق کا
کیا شان میں دھبا لگتا تھا دامن سے جو داغ وہ دھوتے ہیں

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۱۳۳). ہم ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلے تو ان کی شہرت پر دھبہ اور ان کی عزت پر بٹہ لگے جائے گا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۶).

---مٹانا ف مر ؛ محاورہ.
داغ زائل کرنا ، عیب دور کرنا . میری وفات پر میرے نام سے یہ بدنامی کا دھبہ آپ مٹا دیجیئے گا. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۱۳۵). ان کی رہی سہی عوامی سا کھ اس طور مٹی میں مل گئی کہ پھر وہ یہ دھبہ کبھی نہ مٹا سکے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۳).

---مٹنا ف مر ؛ محاورہ.
داغ زائل ہونا ، عیب دور ہونا.

نہ دھو آبِ وضو سے داغ پیشانی کو اے زاہد
ارے ناداں یہ دھبا ہے گا روسیاہی سے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۴۴).

کوشش سے دور ہو نہیں سکتا ہے جُرم ذات
دھبہ مٹا نہ چرخ پہ تیغِ ہلال کا

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۳).

دَھبانا (فت دھ ، سک ب) ف م (قدیم).
جھلنا.

اگن پر ہوا کی پنکھیاں کوں دھباب
خدنگاں ہو سیخاں بھنے جیوں کباب

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۸۵). [دھب دھبانا (رک) کا ایک محرف اِملا].

دَھبا دَھب (فت دھ ، فت دھ) م ف.
زور شور سے ، متواتر ، تسلسل کے ساتھ. اچھے اچھے لڑکے ایکو ایک پاکستان چلے گئے اور وہاں ان کی شادیاں بھی دھبا دھب ہو رہی ہیں. (۱۹۵۰ ؟ ، یاد کی ایک دھنک جلے ، ۲۰۷). [دھب (رک) + ا (حرف اتصال) + دھب].

دَھباس (فت دھ) امث.
(کاشتکاری) کرباد ، بستی کے قریب کی زمین جس میں کھاد ڈالی جاتی رہی ہو ہر قسم کی کھیتی کے لیے نہایت عمدہ ہوتی ہے (اے و ، ۶ : ۶۸). [غالباً دھ (رک) + باس (رک)].

دَھبال (فت دھ) صف.
رک : دُھبل (پلیٹس). [دھب + ال ، لاحقۂ صفت].

دَھبْدَھبانا (فت دھ ، سک ب ، فت دھ) ف م.
پانو یا ہاتھ سے دھب دھب کی آواز نکالنا. کنیزوں نے دروازہ دھب دھبایا اور پکار کر آواز دی کہ دادی اماں دروازہ کھول دیجیئے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۱۲). حضرت نے چادر اٹھایا کونے میں کھڑے ہو کے اسے بچھایا اور اس طرح دھب دھبایا کہ جتنا آٹا چادر میں بھرا رہ گیا تھا وہ سب یکجا ہو گیا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ : ۳۰۵). [دَھب دَھب (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَھبْدَھباہٹ (فت دھ ، سک ب ، فت دھ ، ہ) امث.
دَھب دَھب کی آواز (نوراللغات). [دَھب دَھب (رک) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

دَھبڑ دَھبڑ (فت دھ ، ب) امث.
رک : دَھب دَھب . کوئی آدمی تو نظر نہیں آیا لیکن زینے کی راہ سے دھبڑ دھبڑ اترنے کی آواز سنائی دی. (۱۹۱۹ ، سُراغ رساں عاشق ، ۸۸) . اس کے پیچھے پیچھے ہم دونوں دھبڑ دھبڑ کرتے قلانچیں بھرتے تیزی سے زینے کی سیڑھیاں طے کر رہے تھے. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۰۲). [حکایت الصوت].

دَھبکی (فت دھ ، سک ب) امث.
دَھب دَھب کی آواز ، چوٹ لگنے کا عمل.

چلے پڑنے ہو چوپھیر روئی کے گولے
اوڑے دھبکیاں سوں تاریانکے ہولے

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۱۳۳) . [دھب ~ دھب + ی ، لاحقۂ تانیث].

دَھبّل (۱) (فت دھ ، شد ب بفت) صف ؛ امذ.
بھاری ، وزنی ، بڑا ، مضبوط ؛ تنومند یا موٹا تازہ آدمی (پلیٹس). [غالباً دَھب (رک) + ل ، لاحقۂ صفت].

---بانی امث.
۱. **موٹی بھدی عورت جس پر کپڑے زیب نہیں دیتے** (مہذب اللغات).
۲. **بہت بڑا گھیردار لہنگا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دَھبل + بانی ، لاحقۂ صفت مؤنث].

دَھبّل (۲) (فت دھ ، شد ب بفت) امذ.
ایک مرض کا نام جس میں مریض کے جسم پر گول ہموار اور سفید دھبے پیدا ہوتے ہیں ، برص. لیوکوڈرما ... یعنی برص اس کو وٹی لگو (Vitiligo) بھی کہتے ہیں . ہندوستانی میں دھبل کہتے ہیں . (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۲ : ۱۰۲۲). [دھب (دھبا (رک) سے + ل ، لاحقۂ صفت].

دُھبلا (فت نیز ضم دھ ، سک ب) امذ.
عورتوں کا ڈھیلا ڈھالا تہ بند ، لہنگا ، گھگرا ، بے قطع ڈھیلا پائجامہ.

تیا کھاروے کا دھبلا ، ہاتھی کی کھال کا کُرتا ۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۰)۔ ہئوُل ہُوا نصیبن کے خاک الٹے تہ خاک بلے ، خاک دھبلے میں بھرے۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۴۲ : ۱۰)۔ [دھبل (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

دِھبلی (کس دھ ، سک ب) امث۔
بجوک پیچ جس میں محدب پیچ داخل کیا جاتا ہے،ڈھبری.اگر دھبلی گردش کرے اور اوس کو کوئی حرکتِ طولی نہ ہو تو پیچ محدب کو ایک حرکت طولی حاصل ہوگی بشرطیکہ وہ قابل اس کے نہ ہو کہ گردش کرے۔ (۱۸۶۳ ، رسالہ اصول کلوں کے باب میں ، ۶۸)۔ [ڈھبری (رک) کا ایک اِملا]۔

دَھبوب (فت دھ ، و مع) امث۔
ایک جڑ کا نام.دھبوب ایک جڑ ہے جو کشمیر سے لائی جاتی ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۳۲)۔ [مقامی]۔

دَھبوس (فت دھ ، و مع) امذ۔
رک : **دبوس** (پلیٹس)۔ [دبوس (رک) کا متبادل اِملا]۔

دَھبہ (فت دھ ، شد ب بفت) امذ۔
رک : **دھبا مع تحتی الفاظ** ۔ عدالت ہائے دیوانی کی تجویزوں سے فریقین کی نیک‌نامی پر قریباً اسی طرح پر دھبہ لگ‌سکتاہے ۔(۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۸۹)۔ ہم ایسے شخص کو سارٹیفکٹ ہرگز نہیں دیتے جس کے چال چلن میں دھبہ ہو۔(۱۹۳۰ ، جائزۂ زبانِ اردو ، ۱ : ۲۳۰)۔ [دھبا (رک) کا متبادل اِملا]۔

دُھبیا (ضم دھ ، کس ب) امذ۔
رک : **دھوبی** (ماخوذ: پلیٹس)۔[دھوب (دھوبی کی تخفیف) + یا ، لاحقۂ تصغیر]۔

دَھبیلا (فت دھ ، ی مع) صف۔
وہ کپڑا جس کا رنگ کہیں کہیں سے اُڑ گیا ہو.بھٹّی چڑھانے سے یہ کپڑا جابجا سے دھبیلا ہوگیا.(۱۹۶۸ ، مہذب اللغات،۵ : ۲۳۱)۔ [دھب (دھبا (رک) سے) + یلا ، لاحقۂ صفت]۔

دَھپ (فت دھ) امذ ؛ امث۔
۱. **دھول ، تھپڑ ، گھونسا ؛ ہتھیلی کی ضرب ، گدی پر ہاتھ کی ضرب** ۔ دل میں آیا تھا کہ پیچھے سے آ کر ایک دھپ لگاؤں ۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۲۸)۔ تیسرے نے آتے ہی زنائے سے دھپ دی۔(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۸)۔جو کہ مُجھکو ایک دھپ مارے گا میں اس کو ایک اخروٹ دوں گا(۱۹۴۰ ، تذکرۃ الاولیا ، مرزا جان ، ۷۷)۔ بھنچی شامت کے مارے سدرے میں کسی نے دھپ جمائی کسی نے دھکا دیا ۔ (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ذاکر حسین ، ۱۳۲)۔ ہمارے کندھوں پر زور سے دھپ لگا کر چلی گئی۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۳۰)۔ اف : جمانا ، دینا ، لگانا ، لگنا ، مارنا. ۲. **خسارہ ، نقصان ، گھاٹا**.اگر ان لوگوں کے پاس سے روپیہ نہ آیا تو کئی سو روپیہ کا دھپ لگے گا ۔ (۱۸۶۹ ، خطوط سرسید ، ۳۷)۔ اف : لگنا ، لگانا. ۳. **آواز ، شور ، بھاری جسم کے گرنے کی آواز** (پلیٹس)۔ [حکایت الصوت]۔

---دھپ (---فت دھ) امث۔
رک : **دھب دھب**. پھر بی اماں آ کر انہیں سہارا دیتی پیٹھ پر دھپ دھپ ہاتھ مارتیں ۔ (۱۹۶۶ ، دوہاتھ ، ۲۵۷)۔ • دھپ دھپ ، قدموں کی آواز نہیں ، جہاز پھٹنے کی آواز تھی ... کہ گھر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۲۷)۔

---سے م ف۔
دھپ کی آواز کے ساتھ. ادھر یا تو کبھی کبھار وکٹ اُڑتی دکھائی دیتی ہے یا دھپ سے گیند کھلاڑی کے لگتی ہے(۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۶۱)۔ یوں لگتا ہے جیسے موسم نے اس کے پر کاٹ دئے ہوں اور وہ دھپ سے زمین پر آ گرا ہو. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۶۰)۔

---کی آنا محاورہ۔
دھول دھپے سے کام لینا. کچھ چین چپڑ لائے تو تم دھپ کی آنا. (۱۹۷۵ ، لغتِ کبیر ، ۱ ، ۲ : ۵۶۳)۔

---کھانا محاورہ۔
(عو) اپنی گُدی پر کسی کے ہاتھ کی مار کھانا (مہذب اللغات)۔

دَھپا (۱) (فت دھ ، شد پ) امذ۔
۱. **دھول ، تھپڑ ، رک : دھپ**۔

دھول دھپا اس سراپا ناز کا شیوہ نہیں
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایک دن
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۹)۔

دھول دھپا ، دھر پٹخ ، دھمال ، دھاوا دل لگی
بن پڑے پیارے تو ان لکوں سے دل کا زہر اُتار

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۳۴۸)۔ اف : لگنا ، مارنا. ۲. **نقصان ، خسارہ ، گھاٹا** . اگر مُنشی بہاری لال میرا اور شہاب الدین کا دوست نہ ہو تو پچاس روپے کا مجھ کو دھپا لگتا. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۸۵) . اف : لگنا. ۳. **داغ ، دھبا ؛ دھوکا ، فریب ، دغا** (پلیٹس)۔ [دھپ (رک) + ا ، (زائد)]۔

---رکھنا محاورہ۔
(بازاری) کسی پر احسان رکھنا،جھوٹا رکھنا (ماخوذ: اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸)۔

دَھپا (۲) (فت دھ ، شد پ) امذ۔
دوری ، بُعد ، فاصلہ (پلیٹس)۔ [دھاپ (رک) سے]۔

دَھپا دَھپ (فت دھ ، دھ) م ف۔
دھپ دھپ کی زور دار آواز. ایک نہایت سفید ، ہتنی کی طرح موٹی ، پارسی لیڈی دھپا دھپ کود رہی تھی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۵۷)۔ [دھپ (رک) + ا (حرفِ اتصال) + دھپ]۔

دُھپاڑی (ضم دھ ، سک ڑ) امث (قدیم)۔
عود دان۔

پردن دُھپارق سُوَرن آسَیند سارے تارے
سَدا کِنی دَنڈی گَگن پکھا بھرے سدا بھارے
(۱۵۹۹ ؟ ، کتاب نورس ، ۶۷). [دَھپ (دھوپ (رک) ۔ ایک طرح کی خوشبو کا مخفف) + آرق (رک)].

دَھاڑ (فت دھ) امث.
دوڑ ، مرکبات میں جیسے دوڑ دھاڑ.
تھکتا ہے پھر جو کرتے ہوئے دوڑ اور دھاڑ
لیتا ہے بے دماغ ہو لوگوں کے کپڑے پھاڑ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۲۲). [س : دھاو + کار धाव + कार].

دَھپانا (۱) (فت دھ) ف م.
چانٹے مارنا ، تھپڑ مارنا ، دُھول لگانا ، مارنا. دو ایک آدمی دوڑ پڑے ، کُتے کا پٹا پکڑ کر اس کو دھپانا شروع کیا. (۱۹۳۴ ، تین پیسے کی چھوکری ، ۹۱). [دھپ (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَھپانا (۲) (فت دھ) ف م.
(گنوار) رجانا ، سیر کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [دھاپنا (رک) کا تعدیہ].

دَھپّڑ (فت دھ ، شد فت پ) امذ.
کیڑے اور مچھر وغیرہ کے کاٹنے سے جسم پر پڑنے والا سرخ آبلہ ، تپڑ. ناصر کو ایک مچھر نے ٹانگ پر کولھے کے پاس کاٹ لیا جس سے ایک دھپڑ سا ہوگیا. (۱۹۲۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۰). [ہن : دھپڑنا ۔ کاٹ لینا سے مشتق].

دَھپّڑا (فت دھ ، سک پ نیز شد بفت) امذ ؛ ہے دَھپڑا (قدیم).
ایک قسم کی بڑی ڈفلی جس کے ایک رُخ پر چمڑا منڈھا ہوتا ہے اور اس کے بجانے سے بھدی اور زور کی آواز نکلتی ہے ؛ دف.
سب دھپراں کوں ملا کر ٹوکھی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ورق ، ۷). سو دھپڑے بانکہ والوں کے پاس رکھیں. (۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۵۸). لوگ یہ ہی سمجھتے ہیں کہ غُل غپاڑے اور دھپڑا پیٹنے اور روزہ رکھنے سے کہیں چھوٹ جاتا ہے. (۱۹۲۷ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۲۱۹). محرم کی تقریبوں میں باجے بھی بجتے تھے خاص طور پر دف جسے "دھپڑا" کہتے تھے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۳۰). [ف : بجانا ، بجنا ، پیٹنا]. [رک : ڈفلی].

دَھپکار (فت دھ ، سک پ) امذ.
دھپ کی آواز ؛ دُھول یا تھپڑ مارنے کی آواز. خداوند! میرا گھر دھپّوں کے دھپکاروں سے دھڑکے دھپلا ہو رہا ہے. (۱۸۸۱ ، خورشید ، ۱۰۵). [دھپ (رک) + کار (رک)].

دُھپ کال / کالا (ضم دھ) امذ ؛ ہے دُھپکلا ، دُھپکالہ.
موسم گرما. تیر سال راسہ بخش برسازند ، ہر یک را کال خوانند ، چہار ماہ گرمارا دُھپ کال گویند. (۱۵۹۳ ، آئین اکبری ، ۱ : ۲۱۶).
میں لئے لالا ، دکھی قالا ، ہنگام آلا ہے دُھپکلا
ہے متوالا توں ہی پیالا ہو خوش حالا نہ کر جالا
(۱۶۴۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۴۹).
سخت اُس سال کا تھا دُھپ کالا
خاس تھی دھوپ ، او دِن دوبالا
(۱۶۴۲ ، پشت بہشت ، ۳ : ۴۹). گرمیوں کو موسم گرما کہتے یا "دھپکالہ" ، سردیوں کو موسم سرما کہتے ہیں یا "ٹھنڈ کالہ" یا "جڑکالہ". (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۶۳). [دُھپ (دھوپ (رک) کا مخفف) + کال ۔ وقت ۱۲ (زائد)].

دُھپل (ضم دھ ، شد پ بفت) امث.
دھوکا ، فریب ، چھل (شیدہ سا گر). [مقامی].

۔۔۔ کی اُڑانا محاورہ.
غلط یا جھوٹی باتیں کرنا ، فضول باتیں کرنا. جب بھی پوچھا گیا تم نے دُھپل کی اڑائی اور اب بھی ویسی ہی لگی لپٹی بات کر رہے ہو. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۵۸).

دَھپنا (۱) (فت دھ ، سک پ) ف ل.
۱. ڈھک جانا. ہرمز نے عصابہ لے کر اپنے مونہہ پر باندھا کہ بھویں اور آنکھیں اس کی دَھپ گئیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ۲ : ۲۹). ۲. بھر جانا ، سیر ہونا ، اُکتانا ، بیزار ہونا (پلیٹس). [رک : دھاپنا].

دَھپنا (۲) (فت دھ ، سک پ) ف م.
دھپ مارنا (نوراللغات). [دَھپ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَھپّہ (فت دھ ، شد پ بفت) امذ.
رک : دھپّا. میں تمہارا قائل ہو جاؤں گا اگر تم ان مولوی صاحب کے ایک دھپّہ رسید کر دو. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۲۸۶). [دھپ (رک) کی ایک صورت].

دَھپیا (فت دھ ، کس پ) امث.
تھوڑے فاصلے کی دوڑ ، کم فاصلے کا کوس ، تھوڑا فاصلہ (پلیٹس). [دھپ (دھاپ (رک) کا مخفف) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

دَھپیانا (فت دھ ، سک پ) ف م.
دھپ لگانا ، دُھول جمانا ، تھپڑ مارنا. میاں خوجی ایسے دھپیائے گئے اور اتنی بے بھاؤ کی پڑیں کہ بس کچھ پوچھیے نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۳). مجھے ذرا روکھا بننے کی ضرورت اس لیے تھی کہ کہیں میرے جنرل مجھے لونڈا سمجھ کے دھپیا نہ لیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۱ : ۱۰۷). آپ کی آپ کے رفیق سے خوب لڑائی ہوئی اور اس نے آپ کو دھپیایا جس سے آپ آدھ گھنٹہ روتا کئے. (۱۹۳۰ ، یلدرم ، خیالستان ، ۱۶۸). [دھپ (رک) + یانا ، لاحقۂ تعدیہ].

دَھپے جانا محاورہ.
دھپّوں سے مارا جانا (نوراللغات).

دَھت (۱) (فت دھ) امث.
عادت ، دھن ، لت ، خراب عادت.

کسی کو کبوتر اُڑانے کی لت ہے
کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہے
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۴۷).

دھرپت یہ گا رہا ہے دیانند پوں کے گن
بھشم کو بھی مسامیوں کی پڑ گئی ہے دھت
(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۳۳۷). انہیں شکار کی دھت تھی (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۳۹). اف : لگنا ، ہونا . [س : دھرتو धत्त].

دَھت (۲) (فت دھ) تعجانیہ.
ہاتھی کو چلانے یا بچھی بٹھانے کی آواز جو فیلبان استعمال کرتے ہیں . جب ہاتھی کو گرفتار کرتے ہیں ، تو سہونیا بھوکا رکھتے ہیں ... پھر اس کو آواز پر نکتے ہیں ... دھت بچھی بٹنے کو . (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۶) . ۲. رک : دھت (ہلیٹس). [حکایت الصوت یا س : دھوت धवित].

--- دَھت (--- فت دھ) کلمۂ تنبیہہ.
۱. دھت (رک) کی تکرار.

وہ پیرانیاں ہاتھیوں کی بزور
وہ جے چیکا غل اور وہ دھت دھت کا شور
(۱۸۳۷ ، سیدیہ ، ۱۳۷). ہاتھی کو چلانے کے لیے مہاوت دھت دھت اور روکنے کو بری بری کہتے ہیں . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۶ : ۹۱) ۲. ہاتھی کے علاوہ کسی اور جانور کو ہانکنے یا چلانے کے لیے بھی مستعمل . یکایک ... دھت دھت یعنی شیر کو ہانکنے کی آواز اور اس کے ساتھ ہی شیر کی بھبکی کی نہایت دہشتناک آواز آئی . (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۵۵) . چھڑی ہلائی اور کئی بار « دھت دھت » کیا مگر کُتّے نہ اٹھے . (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۰۵) . [دَھت (رک) + دَھت].

دُھت (۱) (ضم دھ) صف.
نشہ میں چور ، بدمست . بدھو نے خوب پی اور بھٹیارے کو اس قدر پلائی کہ وہ دھت ہو گیا . (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۲ : ۲۰۳) . تو ہم یہ کب کہتے ہیں کہ آپ پی کر دھت ہو جائیے . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۹۰) . جب دھت ہو کر کسی سے لڑو گے تو ناحق پٹو گے . (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۲) . [س : دھوَسْت ध्वस्त]

دُھت (۳) فقرہ.
(کلمۂ تنفر) دور ہو ، دفع ہوجا . دھڑ سے کہہ ڈالتی : « کاکا ، کیوں نہیں تم جوگیا سے بیاہ کر لیتے ؟ » اور میں ہمیشہ کہتا : « دھت » (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۱۰۳) . [حکایت الصوت ؛ س : دھرتم धुतं].

--- تیری کی فقرہ.
رک : دھت تیرے کی . جواب دلائل سے دینے کے بجائے فوراً گالیوں پر اُتر آئے اور ہت تیرے کی ، دھت تیری کی شروع کر دی جو کمزوروں اور ناتوانوں کا خاصہ ہے . (۱۹۶۲ ، برش قلم ، ۲۶۵).

--- تیرے کی فقرہ.
(کلمۂ تنفر) دور ہوجا.

اس امریکہ کی یہ حالت
یہ بیکاری دھت تیرے کی
(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۳۵). استاد جل کر بولے ، دھت تیرے کی . (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۱۲).

--- دھات است.
لعنت ملامت ، ڈانٹ ڈپٹ . ابتداء میں اُنھوں نے تھوڑی بہت دُھت دھات کی ، تو سڑک کے لڑکوں پر الٹا اثر ہو گیا . (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۲۲۳) . [دھت + دھات (تابع)].

دَھتا (فت دھ) امذ.
۱. ٹال مٹول ، دھتکار ، دور دبک ، اخراج (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . ۲. لعنت ، پھٹکار.

جو ہو بے سبب تم عنایت سے ناخوش
تو چنچو روانہ ہو کھسکو دھتا ہے
(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۷۷).

کیا مال ہے جو تیرے سوا ہے
تو ہی نہ ہو تو سب پر دھتا ہے
(۱۹۱۱ ، کلیات اسماعیل ، ۲۸) . اف : ہونا . [دھت (رک) + ا ، لاحقۂ اسمیت].

--- بَتانا محاورہ.
ٹال دینا ، علیحدہ کرنا ، ٹالنا ، ترک کرنا . مجبور ہو کے اس سے ہاتھ اٹھانے گا ، دھتا بتائیگا . (۱۸۷۳ ، تہذیب النسا ، ۱۳) . مجھے تو کوئی کچھ نہیں دیتا ، وعظ کہوا لیا روٹی کھلا دی اور دھتا بتائی . (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین حیرت ، ۱ : ۲۹۱) . قیصر نے لے پدس کو پہلے تو روسیے کے خلاف جنگ میں استعمال کیا ، پھر اسے دھتا بتا دی . (۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۲۲۹).

--- بُلانا محاورہ.
رک : دھتا بتانا . اُنکا تو مطلب یہ ہے تا کہ گھر کی جورو کو مرد دھتا بلائے اور انکے گھر میں پن برستا ہے . (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۶).

--- بولنا محاورہ.
رک : دھتا بتانا . ابھی مزے سے نکاح پڑھواتے اور اس کی جمع جتھا لے کر دھتا بول دیتے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۹) . کہیں ایسا نہو کہ مجھ سے کام لے لیا جائے اور پھر دھتا بول جائے . (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۷۵).

دُھتّا (ضم دھ ، شد ت) امذ.
مکر ، فریب ، دھوکا (پلیٹس) . [س : دُھورْت + ک धूर्त+क].

--- دینا محاورہ.
فریب دینا ، دھوکا دینا (پلیٹس).

دُھتارا (ضم دھ) صف (قدیم).
فریبی ، دغاباز.

دھتارا دغا باز فتنہ ہے بٹ پاڑ
گنوایا وو مایا جو اس ہاٹ آیا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۵).
ارے ترک جا تو بہاں تھی پرو
سوا تو دھتارا سو نے کیاں مرو
(۱۸۵۲،قصہ نازنین و خان والا شان (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱ : ۱۶۳)). [دھتا + را ، لاحقۂ صفت].

دھتُرا (فت دھ ، ضم ت) امذ.
رک : **دھتورا**. دھترا کا مضر اثر یہ ہے کہ آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے. (۱۹۲۱ ، ہندوستانی گھروں میں تیمارداری ، ۱ : ۹۷).
[دھتورا (رک) کی تخفیف].

دُھتکار (ضم دھ ، سک ت) امث.
لعنت ملامت ، ڈانٹ ڈپٹ ، جھڑکی ، پھٹکار. اگر میری زندگی میں آپ کو اس قدر آزار ہے تو میرے جینے پر دھتکار ہے.(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۱۶۷).
دھول دھپّا ، دھکم پکڑ ، دھتکار
تہلکہ ، تو تڑاق ، تف ، تکرار
(۱۹۳۹ ، سرود و خروش ، ۱۳۳). [دُھت (رک) + کار (رک)].

--- بتانا محاورہ.
ذلیل کر کے نکال دینا ، لعنت ملامت کرنا ، پھٹکارنا . گنوار پنے میں سوداگر کی زبان تھی ، کچھ یوں ہی سا لحاظ بڑی بوڑھیوں کا تھا، سو بیاہے سے ان کو بھی دھتکار بتائی (۱۸۷۷ ،توبۃ النصوح ، ۱۰۳). تمہارے میاں نے اس غریب کو دھتکار بتائی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۶۱).

--- پڑنا محاورہ.
ڈانٹ پڑنا ، پھٹکار پڑنا ، جھڑکا جانا.جب پاس جاتیں گھڑکی ... اور دھتکار پڑتی ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۸۳). آخر کو حال کھلا اور ہم سب پر بری طرح دھتکار پڑی . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۳ : ۹۹).

--- کھانا محاورہ.
ڈانٹ سہنا، پھٹکار کا نشانہ بننا.انھیں پستیوں کو چلمیں بھرتے دیکھ لیا جن پر رنڈی واری صدقہ جاتی تھی انہیں دھتکاریں کھاتے سن لیا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۳۲).

دُھتکارنا (ضم نیز فت دھ ، سک ت) ف م.
تحقیر کرنا ، ذلیل کرنا ، لعنت ملامت کرنا ، جھڑکنا . کوئی متوسط الحال اشراف یا کوئی غریب آتا تو ... باتیں کرتے تھے ، امیر آتا تو دھتکار دیتے تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات، ۳۸۹).اس طرح للکارا جیسے کوئی کتے کو دھتکارتا ہے.(۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵). غیر ملکیوں سے پیسے مانگتے ہیں ، ان کے سامنے انہیں دھتکارا بھی نہیں جا سکتا.(۱۹۸۳ ، سفر مینا، ۹۳). [دھتکار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

دھتُورا/دھتُورَہ (فت دھ ، و مع / فت ر) امذ.
ایک زہریلا پودا جو بینگن کے پودے کے برابر یا اس سے بڑا ہوتا ہے ، اس کے پتے بھی بینگن کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں ؛ سفید اور نیلگوں دو قسم کا ہوتا ہے ؛ اس کا پھل خاردار اور اخروٹ سے بڑا ہوتا ہے جس میں دانۂ سماق سے ملتے جلتے تخم بھرے ہوتے ہیں. اس کے تخم اور پتے زیادہ تر دوا کے طور پر مستعمل ہیں.دھتورے کے بیج زہریلی مقدار میں کھلائے جائیں تو مسموم کے حواس پراگندہ ہو جاتے ہیں اور عقل زائل ہو جاتی ہے. کبھی اس کو وہمی چیزیں نظر آتی ہیں جنھیں یہ پکڑنے کی کوشش کرتا ہے. ایک دو روز یہ حالت رہ کر زہریلی تاثیر ہو جاتی ہے ، لیکن گاہے غفلت طاری ہو جاتی ہے اور تنفس و قلب کی حرکتیں بند ہو کر مسموم ہلاک ہو جاتا ہے ، جوز ماثل . تاتورہ (ماخوذ: کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۹۱).
کہوں وجہ دسرا دھتورا سیاہ
تولیا پھول اس کے جتن کر نگاہ
(۱۶۱۳ ، پھوگ بل ، ۷۱). ایک باغ ہے ... اور درخت جس میں ارنڈ ، تھوہر ... کے ہیں. اور گلزار جس میں آک دھتورا ، پلپل کنائی کے ہیں. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۱).
مل چشم بھی نکہہ نے دھتورا دیا مجھے
جس پر نہ چھوڑا دل کو میں پنکھے چنا کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۶).دھتورہ بیرونی طور پر مسکن و مخدر ہے ... فساد کرنے سے مجفف تاثیر کرتا ہے.(۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۹۱) . مصر میں متمدن شہریوں نے دھتورے کے پانی میں انسانی میت کو ڈبو کر اس پر سنکھیا کا لیپ کر کے پہلی ممی بنائی. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۴۴). [س : دھتورک धत्तूरक].

دھتُوریا (فت دھ ، و مع ، کس ر) امذ.
۱. دھتورا کھلانے والا ، فریبی ، دھوکے باز (پلیٹس). **۲. ٹھگوں کا وہ فرقہ جو مسافروں کو دھتورا کھلا کر لوٹ لیتا ہے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [دھتور (دھتورا (رک) کا مخفف) + یا ، لاحقۂ صفت ؛ قب ، س : دھتور + اک धत्तूर+इक].

دھتّی (فت دھ ، شد ت) صف.
عادی ، لتیا. شاعر بھی اچھا تھا ، شکار کا دھتی ، ناچ رنگ کا شیفتہ. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۱۳۰) . وہ چائے کے دھتی تھے حالانکہ ان دنوں چائے کا عام رواج نہیں تھا بلکہ کبھی کبھی تو دوا کے طور پر ہی جاتی تھی.(۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۷۱). [دھت (۱) + ی ، لاحقۂ صفت].

دھتّیا (فت دھ ، کس نیز سک ت) صف.
رک : **دھتی**. مقدموں کے شیدا ، شگونوں کے رسیا ، فال گوشوں کے دھتیا یہ طرز جدید کی دیوانی.(۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۳۳). [دھت (۱) + یا ، لاحقۂ صفت].

دُھتّیا (ضم دھ ، کس نیز سک ت) امث.
چھوٹی دھوتی (نوراللغات). [دھوتی (رک) کی تصغیر].

--- پَرشاد (--- فت پ ، سک ر) امذ.
دھوتی پہننے والا ؛ (مزاحاً) ہندو. اب ہندووں سے بڑھ کر کوئی مبتذل نہیں ہے مگر ہم دھتیا پرشاد ابھی تک یہی ڈینگ کی لئے جاتے ہیں کہ (پدرم سلطان بود). (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۰). [دھتیا + پرشاد (رک) ، لاحقہ].

دِھتیارا (کس دھ ، سک ت) صف (قدیم) وسہ دھتیارا.
آنکھ والا ، بینا.

جس کا بھیس سو چاند ہے ہور سورج تارے
تس کوں دیکھن منجھ دیوے لوک دھتیارے

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۴۳). [س : درشٹ दृष्ट – نظر ، بینائی + الُ + ک आल + क].

دُھتیارا (ضم دھ ، سک ت) صف (قدیم).
دغاباز ، دھوکے باز ، فریبی. کنہیا ستا راس کرتے سو دھتیارے ہیں ، ایسے دھتیارہا کوں توجہ لوکاں مارے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۸). [دُھتا (رک) + یارا ، لاحقۂ صفت].

دَھتیل (فت دھ ، کس ت ، فت ی) صف.
رک : دَھتی (پلیٹس). [دھت (رک) + یل ، لاحقۂ صفت].

دَھتیلا (فت دھ ، ی مع) صف.
عادتوں کا شکار ، زہر اثر ، اثرات زدہ. خداوند! میرا گھر دھتوں کے دھبکاروں سے دھدر کے دھتیلا ہو رہا ہے. (۱۸۷۱ ، خورشید ، ۱۲۵). [دھت (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت].

دِھتارا (کس دھ) صف (قدیم).
بے حیا ، ڈھیٹ ، مکّار ، دغاباز. نظر غمزا دو ٹھگ دونو دھتارے. (۱۶۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت)) . [ڈھیٹ (رک) + ارا ، لاحقۂ صفت].

دِھتائی (کس دھ) امث (قدیم).
اڑ ، ضد ، ہٹ ، ڈھٹائی ، بے شرمی ، گستاخی.

معشوق وہ ہے جن نو بوجھے عاشقاں کا قدر
عاشق بھی وہی آکے نجے ہم دھتائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۱).

پتنگ کوں اگر شمع کڑی دیکھائے
کدھی نا دھتائی تے وو نھاس جائے

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۹). [ڈھتائی (رک) کا قدیم اِملا].

دِھتائیگی (کس دھ ، ی مع) امث (قدیم).
رک: دھتائی. ان لوکاں کی دھتائیگی ہور بےادبی کو دیکھ دکھا کر نی دیکھے تیوں سہر کی راہ سوں انجان ہو گئے . (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۰۶). [دھتائی (رک) + گی ، زائد].

دِھٹھائی (کس دھ ، سک ٹ) امث.
رک: دھٹائی. جب انہوں نے پطرس اور یوحنا کی دھٹھائی دیکھی اور دریافت کیا کہ وے بے تربیت اور اُمّی لوگ ہیں ، متعجب ہوئے. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۳۰۱). [ڈھٹھائی (رک) کا ایک املا].

دَھٹی (فت دھ) امث.
۱. **کپڑے کی ایک قسم** (قدیم اردو کی لغت) ۲. **علم کو آراستہ کرنے کا کپڑا ، پٹکا** (فیروزاللغات). [ڈھاٹا (رک) کی تصغیر].

دِھٹیارا (کس دھ ، سک ٹ) صف.
رک : دِھتیارا . خدا کی شان ہے ، اندھے دھٹیاروں کو راستہ بتاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۵ : ۳).

دَھٹینگر (فت دھ ، ی مع ، مغ/فت گ) صف.
مضبوط ، تنومند ، بھاری ، متکبر ، مغرور ، نیچ ، کمینہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : دِرشٹ + انگ + رَ दृढ + अंग + र].

دَھج (۱) (فت دھ). (الف) امث ؛ امذ.
۱. **طرز ، روش ، انداز ، وضع ، صورت.**

نہ توں دیو مانس مگر دھج لیے
دھجا پھر چھتر تجہ مگر کج لیے

(۱۵۶۴ ، شوقی ، د ، ۸۰).

نہ تھا بات کا کج اُسے ہو سمج
مرد تس سو لکھ دیو کر لائی دھج

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۳۰).

دے سوکھے سوں تجہ انکھیاں کی ہو دھج
کہ جیوں برچھی پکڑ نکلا ہے رجپوت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۲).

آثار سے کشتی کے ظاہر ہیں اوس کی دھج سے
چلتا ہے لڑکھڑا (تا) وہ نوجوان زمیں پر

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۵۰). وہ ادھر پشت کئے آئینے کے سامنے بیٹھی طرح طرح کے مُنہ بنا بنا کے اپنی مختلف دھجیں دیکھ رہی تھی. (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ، ۱۰۳).

کتنی شب کی روپہلی ساعتوں کو
نئی دھج سے سجاتا جاتے ہیں

(۱۹۷۷ ، ماجرا ، ۳۵). ۲. **مقابلے کے وقت حریف کے سامنے کھڑے ہونے کو اُستادانِ فن کا مقرر کردہ ڈھنگ جو وار کرنے اور روکنے وقت چلت پھرت میں بل یا روک نہ پیدا ہونے دے ، ٹھاٹ** (ا ب و ، ۸ : ۴۸). اس فن (سیف بازی) کے اصل اصول کے چار قاعدہ ہیں ، ایک پینترا دوسرا دھج تیسرے روک چوتھے داو. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۲). دوم ، قواعد چالسگری کہ جس کو ان کے محاورہ میں دھج کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۳۳). (ب) امذ. **آلۂ تناسل** (ماخوذ : پلیٹس). [س : دھوَج ध्वज – علامت ، نشان].

--- بدلنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **صُورت بدلنا ، وضع بدلنا ، طرز بدلنا ، لباس بدلنا.**

چلنا تو دھج بدل کر کہنا تو یہ کہ چل بے
انداز کے تصدق اس گفتگو کے صدقے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۵۲۸). ۲. (سیف بازی) ، پنے

باڑی وغیرہ) ٹھاٹھ بدلنا۔

اک سمت جواں روم کے تلواریں نکالے

دھج بدلے ہوئے ایک طرف برچھیوں والے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۲۳)۔

ـــ بنانا محاورہ۔

وضع بنانا ، طرز اختیار کر لینا ، صورت بنا لینا۔ اسٹیج پر " دُکھیا عورت " دکھایا جائے یا " پہلی ملاقات " ہو وہ ہمیشہ بوڑھے مالی دائیلچ کی سی دھج بنا لیتا ۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ۵۹۵)۔ ن منجھ

ـــ بھنگ (ـــ فت بھ ، غنہ) امذ۔

نامردی (پلیٹس)۔ [دھج + بھنگ (رک)]۔

ـــ بھنگی (ـــ فت بھ ، غنہ) امذ۔

نامرد شخص (پلیٹس)۔[دھج + بھنگ(رک) + ی،لاحقۂ صفت]۔

ـــ پلٹنا محاورہ۔

رک : دھج بدلنا (مخزن المحاورات)۔

ـــ علی مد (ـــ فت ع ، م) امذ۔

(سیف بازی) ٹھاٹھ کی ایک قسم۔ دھج علی مد اور یہ دھج سب میں بہتر ہے۔ اس دھج میں سب سے زیادہ عجیب و غریب یہ بات ہے کہ اس وضع میں پینترا چلنے والے کے تمام جسم سے لفظ علی نمایاں ہوتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۳)۔ [دھج + علی (علَم) + مد (رک)]۔

ـــ نکالنا محاورہ۔

نئی وضع پیدا کرنا (نوراللغات)۔

ـــ ہنومتی (ـــ فت ہ ، سک ن ، فت و ، سک ن) امذ۔

(سیف بازی) ہنومتی کا ٹھاٹھ ، اس میں صرف تین ضربیں ہیں جو ایک پینترے پر اتار چڑھاؤ سے لگائی اور روکی جاتی ہیں(ماخوذ: ا پ و ، ۸ : ۵۰)۔ دھج ہنومتی۔ اس کا یہ قاعدہ ہے کہ داہنے ہاتھ میں شمشیر اور بائیں ہاتھ میں سپر لے کر جست کر کے حریف سے مقابل ہو (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۲)۔ [دھج + ہنُ سم ہنومان (رک) + ونتی ، لاحقۂ صفت]۔

دھجا (۱) (فت دھ) امذ۔

۱۔ رک : دھج (پلیٹس)۔ ۲۔ آدھا دھڑ ، نصف قد ، بدن کا نصف حصّہ۔ ایک ادھ واڑ اس کی ناف سے لے پنڈلیوں تلک لپٹتیں ہیں اور دوسری سے پیٹھ گردن آگا دھجا ، سر بسا اوقات کھلا رکھتی ہیں۔(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۳)۔ اپنے جتھے میں سب سے زیادہ نرالی شکل و صورت کے آدمی تھے جسم کے قاق ... اوپر کا دھجا بڑا ، نیچے کا چھوٹا ، ناک سے ستار بجانے میں انھیں کمال حاصل تھا۔(۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۶۵)۔ [س : دھوج + ک ध्वज + क]۔

دھجا (۲) (فت دھ) امث۔

۱۔ (اَ) پھریرا ، جھنڈے کا کپڑا ، بیرق ، جھنڈا ، علَم ، نشان۔

نہ توں دیو مانس مگر دھج اہے

دھجا بھر چھتر تجہ مگر کج اہے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۰)۔ جس کی دھجا یعنی جھنڈے پر درخت کا نشان ہو اسے دروہد کہتے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (حاشیہ) ، ۳)۔ (اَا) ہوا کا رخ دیکھنے کا جھنڈا جو بادبانی کشتیوں پر لگایا جاتا ہے،یوں پرچھا (ا پ و، ۵: ۷۰)۔ ۲۔ دھجی، کترن ، چیر (فرہنگ آصفیہ) [س : دھوجا ध्वजा - علَم ، جھنڈا]۔

ـــ بندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث۔

علَم باندھنے کا عمل،جھنڈا باندھنا۔تھوڑی سی سوتی ایک کچے سوت میں باندھ کر بانس میں لٹکاتے ہیں اس کو دھجا بندی کہتے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، توصیف زراعات ، ۲۰)۔[دھجا + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت]۔

دھجلا (فت دھ ، سک ج) صف (قدیم)۔

دھجیلا ، خوبصورت ، خوشنما ، حسین(قدیم اردو کی لغت)۔[دھج (رک) + لا ، لاحقۂ صفت]۔

دھجنا (ضم دھ ، سک ج) ف ل (قدیم)۔

ڈگمگانا ، کانپنا ، لرزنا (قدیم اردو کی لغت)۔ [مقامی]۔

دھجی (فت دھ ، شد ج) امث۔

۱۔ کپڑے کی لمبی پٹی ، کترن ، کپڑے کا پرزہ ، چیتھڑا۔

تجھ کو اک دھجی بھی ہاتھ آئی نہ اے دست جنوں

کیوں گریباں پاک سرا تابہ داماں کر دیا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۳۹)۔

آپ کے ہندوستاں کے جسم پر بوٹی نہیں

تن پر اک دھجی نہیں ہے پیٹ کو روٹی نہیں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۳)۔ پتلون کو پٹی کے بجائے ایک پرانی دھجی سے جو شاید کبھی نکٹائی رہی ہو گی ، خوب کس کے باندھا گیا تھا۔ (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۸۵)۔ ۲۔لکڑی کے تختے کی پتلی اور لمبی پٹی۔دوسرا پایا بہتا ہوا جس کو پرانی دھجیوں سے اٹکا رکھا ہے۔ (۱۹۲۳ ، اہل علم اور نا اہل پڑوسی ، ۲)۔ طولاً چری ہوئی دھجیاں کشید کیے ہوئے پانی میں رکھو۔ (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۱۳)۔ [س : دھوج + کا ध्वज + टुकड़ा]۔

ـــ دھجی (ـــ فت دھ ، شد ج)۔ (الف) امث۔

ہر ایک دھجی ، ایک ایک چیتھڑا۔

ترے کہنہ ملبوس کی دھجی دھجی

لیے راحت جاں نگار آ رہی ہے

(۱۹۳۹ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۶۵)۔ (ب) صف۔ پارہ پارہ ، جگہ جگہ سے پھٹا ہوا۔

الجھی الجھی لٹ بھی مری دھجی دھجی آنچل بھی

(۱۹۶۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۶۳)۔

۔۔۔دھجّی کرنا محاورہ.
۱. ٹکڑے ٹکڑے کرنا ، پارہ پارہ کرنا. آوے تو سہی آج گریبان اس کا دھجّی دھجّی کر ڈالوں. (۱۸۰۴ ، شرحِ نظیر ، ۸۰). ۲. نیست و نابود کرنا ، مکمل خاتمہ کر دینا. جب تک ... اخلاق باختہ سامراج کو دھجّی دھجّی نہیں کر دیا جاتا ... اس وقت تک ایک خوش و خرم اور مطمئن زندگی ، آزادی ، مساوات اور اخوت کے خوبصورت آدرش حاصل نہیں کیے جا سکتے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۰۸).

۔۔۔کی دیوار امث.
وہ دیوار جو آڑی ترچھی لکڑیاں لگا کر چُنی اور گارے سے بھری جائے ، ایک اینٹ کے آثار کی پردے کی ہلکی اور معمولی دیوار (فرہنگِ آصفیہ ، ۱ : ۲ ، ۲ : ۱۳۰).

۔۔۔ہو جانا/ہونا محاورہ.
نہایت کمزور اور دبلا ہو جانا ، بے جان ہو جانا.

یار کیسو میں ہوا میرا یہ دھجّی سا بدن
مجھ یہ پھبتی کہتے ہیں سوہان ہے گیسو نہیں
(۱۸۱۹ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۸).

ناتوانی جب ہوئی زور آزما
جامۂ تن اپنا دھجّی ہو گیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۱).

دَھجِّیاں (فت دھ ، شد ج بکس) امث ؛ ج.
دھجّی (رک) کی جمع ، مرکبات میں مستعمل.

۔۔۔اُڑانا محاورہ.
۱. (لباس ، کپڑا ، اور کاغذ وغیرہ) پارہ پارہ کرنا ، پُرزے پُرزے کرنا ، ٹکڑے ٹکڑے کرنا.

جنوں صد آفریں کیا ہی اُڑائیں دھجّیاں تو نے
رہا پُرزہ نہ دامن کا نہ اک ٹکڑا گریباں کا
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹).

دھجّیاں نامۂ سالار دو عالم کی اُڑا
اے کہ تجھ کو نہ رہا یاد مآلِ پرویز
(۱۹۱۳ ، بہارستان ، ۵۷۴). روایتی شاعروں کے ہاں گریبانوں کی دھجّیاں اڑانا پرانا شغل ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۶۱).
۲. (i) ذلیل کرنا ، شرمندہ کرنا ، بُری طرح خبر لینا.

درخت جڑ سے اکھاڑوں ، زمیں ہلا ڈالوں
ابھی کہے تو تری دھجّیاں اُڑا ڈالوں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۵). دنیا والے میری ہنسی اُڑاتے تھے لیکن آج میں انہی دنیا والوں کی دھجّیاں اُڑا سکتا ہوں. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۱۱). دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے ، دونوں نے ایک دوسرے کی دھجّیاں اُڑائیں. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۰). (ii) اعتراض کرنا ، نکتہ چینی کرنا ، بُرائیاں بیان کرنا. میری غزل کی تو دھجیاں اُڑا دیں اور ابھی حسرت باقی ہے. (۱۹۰۵ ، داغ ، زبانِ داغ ، ۱۵۹). مزاحیہ اور طنزیہ اشعار کہہ کر مغربی تہذیب کی دھجّیاں اُڑاتے تھے. (۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۲۵۷).

۔۔۔اُڑنا محاورہ.
۱. (لباس ، کپڑا اور کاغذ وغیرہ) ٹکڑے ٹکڑے ہونا ، پرزے پرزے ہونا ، پارہ پارہ ہونا. موجوں کے زور سے پتوار کی دھجیاں اُڑ گئیں. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۳۷۲).

اے دستِ شوق آج اُڑیں اس کی دھجّیاں
کس ناز سے سنبھالتے ہیں وہ نقاب کو
(۱۸۸۳ ، مضامینِ رفیع ، نواب ، ۹۰). یہ حالت پیش آئے تو ایک کوہِ گراں کی بھی دھجیاں اُڑ جائیں. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۲۳۹).

اس سے پہلے اُڑ کے رہ جائیں زمیں کی دھجّیاں
رحمۃٌ للعالمیںؐ کر اپنی رحمت کا نزول
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۴۳). ۲. ذلت ہونا ، رسوائی ہونا ، بُرائی بیان ہونا ، اعتراض ہونا.

پُرانے قصے جن کی اُڑ چکی ہیں دھجّیاں بارہا
اب ان میں تار سے ٹانکوں کے کرتا ہے رفو واعظ
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۱۸). پارسائی اور پاکیزہ خیالات کی دھجّیاں اُڑ جاتی ہیں. (۱۹۰۹ ، حکمتِ عملی ، ۲۰۸).

۔۔۔بِکَھر جانا محاورہ.
درہم برہم ہو جانا ، پراگندہ ہو جانا ، حالت ابتر ہو جانا. جرمنی ، جنگِ عظیم سے پہلے آہن و فولاد کی پیداوار میں دنیا میں دوسرے نمبر پر تھا ... جنگ میں ہار جانے سے اس کی دھجّیاں بکھر گئیں. (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۹۲).

۔۔۔بِکَھیر دینا/بِکھیرنا محاورہ.
۱. اُدھیڑ دینا ، منتشر کر دینا ، درہم برہم کرنا. ایک معمولی طوفان ساری بندشوں کی دھجّیاں بکھیر دیتا ہے. (۱۹۰۳ ، مضامینِ ابوالکلام آزاد ، ۱۳۰). ۲. راز افشا کرنا ، توہین کرنا ، بری طرح خبر لینا ، پول کھول دینا. ان بڑے لوگوں میں سے کوئی اس وقت ہوتا اور تمہارے استدلال کی دھجّیاں بکھیرتا. (۱۹۱۷ ، مضامینِ عظمت ، ۱ : ۲۸۵). ہمارا پریس بہی بڑا انفلوئنشل ہے ہم سالے کی دھجّیاں بکھیر دیں گے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۳۹). اس کے استدلال کی دھجیاں بکھیر دیں. (۱۹۷۶ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۲۷)

۔۔۔کرنا محاورہ.
۱. پرزے پرزے کرنا ، ٹکڑے ٹکڑے کرنا.

جیب تو کیا ناصحا دامن کی بھی
دھجّیاں کر عشق نے دکھلائیاں
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۵۸).

اگر تم پیرہن کی دھجّیاں کرتے تو سی لیتا
مرا دل پھاڑ ڈالا ہے بخیے سوزن سے کیا مطلب
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۸۴). چاہے دامن کی دھجّیاں کر دو ، چاہے گریبان کے ٹکڑے اُڑا دو ، مگر اس بے وفا پر تمہاری محبت کا کوئی اثر نہیں پڑے گا. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۴۲). ۲. تباہ کرنا ، بری طرح شکست دینا. یہی ہیں وہ چلتے ہوئے اوزار جس سے بے وقوف لوگ ڈرتے ہیں اور عقلمند اپنے حریفوں کی دھجّیاں کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، سفینۂ نوح ، ۲۲).

ـــــ لگانا / تن پر لگانا محاورہ.
پھٹے ہوئے یا تار تار کپڑے پہننا.

دستِ وحشت نے مجھے لوٹ لیا پردے میں
دھجیاں تن پہ لگائے ہوئے دامن نکلا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۵۱).

ـــــ لگنا محاورہ.
غریبی یا مفلسی کی وجہ سے کپڑے پھٹ جانا ، پھٹے پرانے کپڑے پہننے پر مجبور ہو جانا ، نہایت غریب اور مفلوک الحال ہوجانا. سب دولت دوست احباب لوٹ لے گئے. سب خوش پوشاکی تشریف لے گئی. اب غریب کے دھجیاں لگی ہوئی ہیں. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۴۴).

ـــــ لینا محاورہ.
۱. پرزے پرزے کرنا ، جامہ و لباس کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا ، پھاڑ ڈالنا ، چیتھڑے اُڑا دینا.

کہ تجھے سُدھ نہ رہے خوبی و رعنائی کی
دھجیاں لے تری اس جامۂ زیبائی کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۰).

دھجیاں خوب ہی لیتا میں بہارِ گُل میں
مجکو آتش جو گریباں رفوگر ملتا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۱۵).

بس اب تنگ آگئے اس ملگجی پوشاک سے
جامۂ تن دھجیاں لینے کے قابل ہو گیا

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۳۳). **۲. ذلیل کرنا ، شرمندہ کرنا.** پھر صاحب خانہ کی دھجیاں لینی شروع کیں. (۱۹۴۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۸۳).

دَھجِیر (فت دھ ، ی مع) امث.
رک : دَھجّی.

اس نے بھی میری ضد سے گریباں لیا تھا چیر
میں نے بھی اس کی کرتی کی پھاڑی کئی دھجیر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۲۶). جزیرہ نما اسپین کے مغربی حاشیہ پر پرتگال ایک تنگ دھجیر کے مثل واقع ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۳۷۶). [دھجی (رک) کا بگاڑ].

دَھجِیلا (فت دھ ، ی مع) صف.
وضعدار ، خوش قطع ، جامہ زیب ، خوش اندام (فرہنگِ آصفیہ). [دھج (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت].

دَھجَڑ (فت دھ ، ج) امذ.
ڈھانچا ، دھندا ، کاروبار ، انتظام. بڑی سلطنت کا دھجر بجر پجر کر دیا اور ہندوستانیوں کو دست درازی کی جرأت دی. (۱۸۹۰ ، رسالۂ حسن ، ۳ ، ۹ : ۳۳). [دَھجر (رک) کا ایک املا].

دَھچَکا (فت دھ ، سک ج) امذ ؛ ــــ دَھچکہ.
۱. دھکّا ، جھٹکا ، صدمہ

نیامت ہے اس کی کمر کی لچک
سرکتی تھی دھچکے سے سر کی لچک

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۰). اس دوسرے دھچکے نے کانتی کو بدحال کر دیا. (۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۹۰). رحیم ایک دھچکے سے چودھری کی بندوق چھین لیتا ہے. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۹۳). **۲. نقصان** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [دَھچکنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
ضرر برداشت کرنا ، صدمہ سہنا ، نقصان اُٹھانا ، آفت جھیلنا. ۱۸۵۷ء کے غدر کا دھچکا اُٹھانے کے بعد تہذیب و شائستگی زندگی کے ہر شعبہ میں نہایت سرعت سے قدم بڑھا رہی ہے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۶۶).

ـــــ پڑنا محاورہ.
صدمہ پہنچنا. اس غریب کی اشرفیاں ازاربند میں سے کھول لیں. اس کا ایسا دھچکا پڑا کہ اسی رات کو ختم ہو گئے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۱).

ـــــ پہنچنا محاورہ.
۱. جھٹکا لگنا ، صدمہ ہونا.

چلتی ہے کمر کو کوئی لچکا
پہنچے جسے دیکھ دل کو دھچکا

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۱). زلزلہ ... اس کا ایک دھچکا سا زمین کو پہنچتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۶۹). **۲. نقصان پہنچنا.** ۱۹۶۰ء کے عشرے میں جو تعلیمی معیار تھا ، اسے ماضی قریب میں دھچکا پہنچا ہے. (۱۹۸۶ ، تکبیر ، کراچی ، ۲ جولائی : ۲۷).

ـــــ دینا محاورہ.
جھٹکا دینا ، زور سے ہلانا ، صدمہ پہنچانا.

دفع آسیب کو میں سورۂ جن لکھوں گا
دھچکے دیتے ہیں جلاتے ہیں پری زاد مجھے

(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۵۰).

ـــــ کھانا محاورہ.
جھٹکا لگنا.

ڈانڈ تیرے کی بھی مادر سے ادھر چھوٹ گئی
کھایا دھچکا وہ کرارا کہ کمر ٹوٹ گئی

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۱۵۱).

ـــــ لگانا محاورہ.
جھٹکا دینا ، نقصان پہنچانا ، ضرر پہنچانا. اس کے اثر و نفوذ کو ایسا دھچکا لگایا کہ اس کے صدمے سے وہ جانبر نہ ہوسکا. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۱۹۹).

ـــــ لگنا محاورہ.
۱. جھٹکا لگنا ، صدمہ پہنچنا ، دکھ پہنچنا. اُن کو کالج کی بدولت

ایک ایسا دھچکا لگا جس کا صدمہ آخر دم تک فراموش نہیں ہوا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲۹۵). یہ دھچکا ایسا لگا کہ پھر نہ سنبھل سکا اور اس کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی گئی. (۱۹۲۵ ، موجودہ لندن کے اسرار ، ۱۰۱)، اس نے میری اس پیش کش کو ٹھکرا دیا ، مجھے کچھ دھچکا لگا. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۱). ۲. نقصان پہنچنا. اس کی معیشت کو اس وقت زبردست دھچکا لگا. (۱۹۶۶ ، رسالہ کارگر، کراچی، جولائی، ۸).

دَھچکانا (فت دھ ، سک چ) ف م ؛ ف ل.
ڈرانا ؛ ڈرنا (علمی اُردو لغت). [دھچکا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَھچکَچانا (فت دھ ، سک چ ، فت ک). (الف) ف ل.
ہچکچانا ، ڈرنا ، خوف زدہ ہونا. کوا دھچکچانے گیا اور اپنے میں اپے بولنے لگیا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۱۲). (ب) ف م. **ڈرانا ، دہلانا** (شبد ساگر). [مقامی].

دَھچکنا (فت دھ ، چ ، سک ک) ف ل.
دھکا لگنا ، صدمہ پہنچنا ؛ دھسنا ، بیٹھ جانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [غالباً دَھچک ـ دَھسک یا دھڑک + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَھچکَہ (فت دھ ، سک چ ، فت ک) امذ.
رک : **دَھچکا**. اس خط کے ملان اور زہر کی شیشی سے میرے دل پر ایک دھچکہ پہونچا . (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۹۵). عکسی کی بات سن کر مجھے ایک دھچکہ سا لگا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوک ، ۲۳۲). [دھچکا (رک) کا متبادل اِملا].

دِھچّہ مارْنا ف م (قدیم).
سر سے ٹکر دینا. انوں دھچہ مارے. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [مقامی].

دَھجّی (فت دھ ، شد ج) امث.
ریشہ ، دھجی. ایڑیوں کے پھٹنے کے بعد ان کی جلد کی دھجیوں کو ہاتھ سے کھینچ کھینچ کر نہیں توڑنا چاہیے. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۱۳۷). [رک : دھجی جس کی یہ ایک شکل ہے].

دَھجّیاں دینا محاورہ.
چکر دینا ، کاوے کاٹنا یا دینا ، کاوے یا چھلاوے سے کام لینا، کنی کاٹنا. سون کتوں کے غول میں گھر کر تیندوا لومڑی کی طرح دھجیاں دے دے کر جان بچانے کی جدوجہد کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۳۸).

دَھدَّڑنا (فت دھ ، شد د بفت ، سک ڑ) ف ل.
کانپنا ، لرزنا. خداوند! میرا گھر دھنوں کے دھکاروں سے دھدڑ کے دھتیلا ہو رہا ہے. (۱۸۷۱ ، خورشید ، ۱۲۵). [غالباً دَھڑکنا (رک) کا بگاڑ].

دُھدکا (ضم دھ ، سک د) امذ.
(دیہاتی) **پہاڑ کی بھٹی کا دُھنواں نکلنے کا موکھا جس پر** دھواں اوپر جانے کو نلوا لگا دیا جاتا ہے ، دُھواں لا (ا پ و ، ۳ : ۱۵۳). [ف : دُود (رک) سے اختراع].

دِھدکار (فت دھ ، سک د) امذ (قدیم).
آتش زنی ، آگ لگانا ، جلانا.

> شادیاں سکل کلاؤ خوشبوی کدم کلاؤ
> جو دہیر عود جلاؤ دھدکار برسکی کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۸). [س : دگدھ + दग्ध + कार].

دَھدَّہ (فت دھ ، شد د بفت) امذ (قدیم).
ایک قسم کا چھوٹا ڈھول. دُہل و آں معروف ، دَھدَّہ و آں دُہل مانا لیکن بغایت خورد. (۱۵۹۳ ، آئینِ اکبری ، ۲ : ۱۳۱). [دَھڑ (رک) کا قدیم اِملا].

دَھدھانا (فت دھ) ف ل.
رک : **دَھدَھکنا** (پلیٹس).

دَھدَھک (فت دھ ، دھ) امث.
جلتی آگ کا شعلہ (نوراللغات). [پ : دَدْھ ، س : دگدھ + दग्धक].

دَھدَھکنا (فت دھ ، دھ ، سک ک) ف ل.
دہکنا ، بھڑکنا ، شعلہ زن ہونا (پلیٹس). [س : دگدھ + کرِ دग्ध + कृ].

دَھدَھو (فت دھ ، شد دھ ، و مج) امث.
بوڑھی عورت، جھکی بڑھیا. ان مکروں سے اس دھدھو کی تسلی کر آئی ہوں. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۷). [ڈھڈو (رک) کا ایک املا].

دَھڈھا (فت دھ) صف (قدیم).
سیراب ، شاداب. عاشق جو برہ (کارن) سوکھ گیا ہے اس کے دھڈھے کرنے کے واسطے یے ڈھڈھا پن کی پلز ہیں کہ الھتی ہیں. (۱۷۳۹ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۳). [مقامی].

دَھر(۱) (فت دھ) م ف ؛ حرف.
۱. **طریقہ ، طرح ؛ سے.**

> جیو ہوا سب ڈانوں ڈول   کس دھر آ کھوں یہ دو کہ کھول

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۹۶)).

> اس بھمنی ہندو کا کس دھر کروں شکایت
> نیں لیکھے ہیں مورخ تاریخ اس حکایت

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۹).

> سنج نین جیوں گنگا جمنا بھر پاٹ دونو دوڑتے
> کس دھر کہوں یو حال میں جس دھر کہوں نیں فائدہ

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۲). ۲. **طرف ، سمت.**

> دو دھر فرشتے رحمتی پھیریں آپس پر کے پنکھیے
> حوراں کے چک کے بٹ چنور تھا طرۂ طرار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۳۲).

> دیکھیا نہیں حکم پن کسی دھر
> باندیا ہے نبی کے شرع سوں سر

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۹). [رک : دھار].

دَھر(۲) (فت دھ) حرفِ اختصاص.
تخصیص و انحصار اور معنی میں زور پیدا کرنے کے لیے دوسرے کلموں خصوصاً مصادر کے ساتھ آتا ہے؛ تیز رکھنے یا پکڑنے کا عمل. [دَھرنا (رک) کا فعل امر و حاصل مصدر].

ـــــ آنا محاورہ.
چھوڑ آنا، بالکل ترک کر دینا.

> زاہد کو بتّا دیجیو یے خود ہیں یہ رندان
> آتا ہے تو خودداری کو گھر میں ہی دھر آیے

(۱۸۸۳، دفتر، ۵ : ۴۲).

ـــــ باندھنا محاورہ.
باندھ رکھنا.

> کمند زلف وہ اپنی جو کھول کر باندھے
> تو ایک پیچ میں لاکھوں کے دل کو دھر باندھے

(۱۸۶۹، دیوانِ عیش دہلوی، ۲۰۹).

ـــــ بگیر (ـــــ کس ب، ی مع) امث.
رک : دھر پکڑ. ہمارا فرض اسی قدر ہے کہ جو لڑے اُسے بھی پکڑو جو بھگے اسے بھی دھر بگیر کرو. (۱۹۲۶، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۱، ۲۳ : ۹). الف : کرنا. [دھر + ف : بگیر (گرفتن ـ پکڑنا کا فعل امر)].

ـــــ بیٹھنا محاورہ.
جلدی سے رکھ دینا.

> محبت نے تمہارے دل میں بھی اتنا تو سر کھینچا
> قسم کھانے لگے تب ہاتھ میرے سر پہ دھر بیٹھے

(۱۸۴۳، دیوان، ۵، ۸۹).

ـــــ بھاگنا محاورہ.
بھاگ کھڑے ہونا، جلدی سے بھاگ جانا.

> اُلہانی گیسے اُچکے گھوڑوں سے دم بھاگے
> جو کچھ کٹے تھے وہ گھڑی ایک کے دھر بھاگے

(۱۹۱۲، ظہیر دہلوی، داستانِ غدر، ۹۲).

ـــــ بھڑانا محاورہ.
جلدی سے لڑا دینا، مقابلے کے لیے تیار کر دینا، لڑنے پر آمادہ کر دینا.

> کل بُلبلیں جو تو دس قابو میں اپنے آئیں
> اس میں سے دو پکڑ کر کشتی میں دھ

(۱۸۳۰، نظیر، کد، ۲ : ۸۶).

ـــــ پنچ (ـــــ فت پ، ث) امث.
رک : دھرپنگ.

> ڈھول ڈھیا، دھر پنچ، دھمال، دھاوا، دل تنگ
> تن بٹے بٹنے، تو ان لٹکوں سے دل کا زہر اتار

(۱۹۶۶، الہام و افکار، ۳۴۸). [دھر + پنچ، پنجنا (رک)].

ـــــ پٹک (ـــــ فت پ، ث) امث.
۱. تیزی سے اُٹھانا اور رکھنا، اُٹھا اُٹھا کر پھینکنا، جلدی سے پٹک دینا، زور سے پھینک دینا. دھر پٹک (درہم زدن و برہم خوردن)، لپاڈگی (درہم آمیختن) کا عمل جاری ہے. (۱۹۲۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۰، ۵ : ۶). تمام صحن میں اسباب اٹا پڑا تھا اور کچھ اجنبی لوگ سامان کی دھرپٹک میں مصروف تھے. (۱۹۴۳، جہان دانش، ۱۹۱). ۲. کشتم کشتا، دھینگا مشتی. پھر دونوں میں خوب دھرپٹک ہوئی ایک دوسرے کو اس بے دردی سے اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگے. (۱۹۴۶، سرگزشت، ۸۸). [دھر + پٹک، پٹکنا (رک) سے].

ـــــ پچھاڑ (ـــــ فت پ) امث.
چت کر دینا، جلدی سے پچھاڑ دینا، شکست دینا.

> پتھراؤ، داؤں پیچ، اُچھل کود، دَھر پچھاڑ
> دیکھو تو اپنی صورتیں، سَر جھاڑ، منہ پہاڑ

(۱۹۳۵، سنبل و سلاسل، ۲۹). [دھر + پچھاڑ، پچھاڑنا (رک) سے].

ـــــ پکڑ (ـــــ فت پ، ک) امث.
۱. گرفتاری، داروگیر، پکڑ دھکڑ. مردوں نے مستانی ہی سمجھا، لگے دھر پکڑ کرنے اور مردوں کو غیرت نہیں آئی یہ مستی جتاتے ہوئے. (۱۸۸۸، طلسم ہوشربا، ۳ (انتخاب)، ۲۲۴).

> کلی اور پھنکار کا رونا دھر پکڑ اور پکار کا رونا

(۱۹۵۹، گل نغمہ، فراق، ۲۰۹). بنگال آرڈیننس کے تحت مشتبہ سیاسی کارکنوں کی دھر پکڑ شروع ہو چکی تھی. (۱۹۸۴، گردراہ، ۵۰). ۲. مارپیٹ، کلّم کلّا (ماخوذ : مہذب اللغات). [دھر + پکڑ، پکڑنا (رک) سے].

ـــــ پکڑنا محاورہ.
جلدی سے گرفت میں لے لینا، تیزی سے قابو میں کر لینا، ماخوذ کرنا، پھانس لینا. ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کو دھر پکڑا. (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد، ۵۹۷). عذابِ الٰہی کے زلزلہ نے یک بیک دھر پکڑا. (۱۹۵۴، اکبرنامہ، ۱۲۰). پولیس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ مجرموں کو دھر پکڑنے کی اپنے کھاتے پن کا ثبوت دیتا ہے. (۱۹۷۵، اچھے مرزا، ۷۰).

ـــــ پھونکنا محاورہ.
تیزی سے پھونکنا، سانس اور پھونک کی مدد سے بجانا. عمرو نے ... دہن میں پر رکھ کر بانسری کو دھر پھونکا، نَے بجاتا ہوا نئے طور سے چلا. (۱۸۹۲، طلسم ہوش ربا، ۶ : ۱۸۲).

ـــــ جا مرجا فقرہ.
بدنیت آدمی کے متعلق کہتے ہیں، کنجوس مال چھوڑ کر مر جاتا ہے (جامع الامثال).

ـــــ جھنجھوڑنا محاورہ.
دبوچ لینا، جلدی سے گتھ جانا، پکڑ کر زور سے ہلانا.

• تھی تین کی یہ کشتی ہونٹھی کو اس میں جھوڑا
اس نے تو نیم بجا کر تینوں کو دھر جھنجھوڑا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۴).

---چل سر کو لہو کی لاٹھ ، مت چل ساتھ کُھال کے بات کہاوت.
بُرے آدمی کی صحبت میں رہنے سے بہتر ہے کہ سر کو لہو کی لاٹھ میں دیں ، بُری صحبت سے موت بھلی (جامع الامثال).

---چلنا محاورہ.
۱. رکھ جانا ، قبول کر لینا.
تہمتیں چند اپنے ذمے دھر چلے
جس لئے آئے تھے سو ہم کر چلے
(۱۷۸۸ ، درد ، د ، ۸۴). ۲. چھوڑ جانا.
• کس لئے آئے تھے ہم کیا کر چلے •
جو یہاں پایا یہیں سب دھر چلے
(۱۹۰۹ ، خوب صورت بلا ، ۶).

---چھوڑنا محاورہ.
رکھ لینا (اپنے پاس) ، رہنے دینا ، حفاظت سے رکھ لینا. میں کسی کی لونڈی باندی ہوں ، وہ اپنا دبا ہوا ملک و مال دھر چھوڑے.
(۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۷).

---دابنا محاورہ.
دبوچ لینا ، آ دبانا ، مغلوب کر لینا.
کہا ہے خوب کسی نے کہ پیری و صد عیب
قویٰ ضعیف ہوئے سب نے آکے دھر دابا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۳۶).

---دبانا محاورہ.
۱. آ دبوچنا، بس میں کر لینا، مغلوب کر لینا. جالوت نے بنی اسرائیل کو دھر دبایا تو صندوق بھی ان سے چھین لیا گیا. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۸). بدپرہیزیاں آخر رنگ لائیں. نزلہ تپ اسہال نے دھر دبایا. (۱۹۲۲ ، مکتوباتِ شاد عظیم آبادی ، ۱۳۰). ان ہی کی کتابوں سے تربیت پائے ہوئے چند نوجوان نقادوں نے ان کو ان ہی کے میدان میں دھر دبایا. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۶۵). ۲. تیزی سے راستہ طے کرنا (مہذب اللغات).

---دبوچنا محاورہ.
رک : دھر دبانا.
انجام کو ایک نے یہ سوچا
اک دم سے سبھا نے دھر دبوچا
(۱۹۰۳ ، سرشار ، تحفۂ سرشار (سرشار ایک مطالعہ، ۲۵۴)).

---دینا ف م ، محاورہ.
۱. رکھ دینا. نقد مراد کا اوس کے ہاتھ پر دھر دیتا ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۵). میں تم سے لے کر ہی جاؤں گا ، سیدھی خیر سے دھر دو یہاں (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۰۸). ۲. گرفتار کرنا ، پکڑ لینا. میں خود اپنے کو مبارکباد دیتا تھا چلو سستے چھوٹے نہیں دھر دیے جاتے. جان بچی لاکھوں پائے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۹۶).

---دھائے گا ، سو بُتائے گا کہاوت.
جو دہکے گا سو بُجھے گا ، عروج کے بعد زوال ہوتا ہے (ماخوذ جامع الامثال ، ۲۰۰).

---دھر بُھولو کلمۂ دعائیہ.
دولت بڑھے (نوراللغات).

---دھر کے م ف.
۱. بار بار ، زور کر کے. دھر دھر کے اڑ لگتے ہیں مگر گھوڑا جو اڑا سو اڑا ہلتا ہی نہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۱ : ۱۲۰). ۲. بار بار ، بکثرت. اتنی جان ہم سے دھر دھر کے پوچھتی تھی کہ قمرن کہاں ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۴۴). کیاری میں لگا کر سیوا کرنے لگی ، دھردھر کے پانی کے لوٹے ڈالے مگر وہ تو سوکھ ہی گیا. (۱۹۰۳ ، ضدی ، ۱۵۳).

---دھر کے پیسنا محاورہ.
زور کر کے پیسنا ، ظلم کرنا.
فلک دھر دھر کے پیسے یا گلا گھونٹے زمیں اپنا
بہ مجبوری سبھی کچھ ہم ، اسی سہنے کو آئے ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۰۴).

---دھر کے مروڑنا/مڑوڑنا محاورہ.
بہت زور کر کے مروڑنا ، کس کس کے بل دینا.
پیچ و تابِ دلِ عاشق کی نہ صورت بگڑی
زلف کو یار نے دھر دھر کے مڑوڑا کیا کیا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۵).

---دھمکنا محاورہ.
۱. اچانک جا پہنچنا ، یکایک آ جانا.
دھر دھمکا واں سے لڑتا ہوا شہر کی طرف
القصّہ گھر میں آن کے میں نے کیا قرار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۴). میاں عبدالغنی بھی دھر دھمکے ان کو دیکھ کر شہامت علی صاحب کے چہرے پر مسرت ، خلوص اور شکر گزاری کا اشتہار لگ گیا. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۳۴). ۲. خواہ مخواہ کوئی فعل کرنا جیسے اس نے اعتراض دھر دھمکا (نوراللغات).

---رکھنا محاورہ.
پکڑ رکھنا ، چُھپا رکھنا ، رکھ چھوڑنا ، روک لینا.
سنگ بلدی کو اور جو کوٹ کر رکھ
کہیں پھر ڈھانک کر گوشے میں دھر رکھ
(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۱).

ثوابِ گریہ غنیمت سمجھ کے لُوٹ اے چشم
جو کام آج کا ہے کل پہ دھر نہیں رکھتے
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۵).
اے تیر یار دل کو نہ کیجو کہیں خراب
پہلو میں دھر رکھا ہے پئے ناشنائے غم
(۱۸۸۹ ، رونقِ سخن ، ۱۲۶).

---رَگَڑنا محاورہ.
بُری طرح رگڑنا ، خوب ذلیل کرنا (علمی اردو لغت).

---غُلَّق میں فقرہ.
کنجوسی کے سبب یا غیر ضروری بچت کے خیال سے چیزیں سینت سینت کر رکھنے کے لئے بولتے ہیں. معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی انا صاحبہ آپ کو پُرانے کپڑے گانٹھ گانٹھ کر پہنا رہی ہیں اور نئے کپڑے "دھر غُلّق میں" کرتی جاتی ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۵۳).

---غُلَّک (---ضم غ ، شد ل بفت) صف.
اپنے قبضے میں آیا ہوا (مال) ، اپنے پاس جیت کر جمع شدہ (رقم) ، لالچ کا ستیاناس ، ہم تو سمجھے تھے دھر غُلّک ہیں یہاں ہاتھ پنجے جھاڑ کے پیچھے پڑے.(۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۱۹). [دھر + غُلّک (رک)].

---کر کَسْنا محاورہ.
سختی سے پکڑنا ، سخت گرفت کرنا ، رگڑا دینا ، پریشان کرنا. زمینداروں کو تشخیصِ جمع میں ایسا دھر کر کسا ہے کہ گاؤں کا سارا رقبہ ہر سال جوتا بویا نہ جائے تو سرکاری جمع گھر سے بھرنی پڑے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت، ۱۵۹).

---کے نچوڑ لینا محاورہ.
پوری طرح رس نکال لینا ، بالکل خشک کر دینا ، نہایت لاغر کر دینا. انتہا سے زیادہ دبلی ہو گئی تھیں ... یہ معلوم ہوتا تھا جیسے کسی نے دھر کے نچوڑ لیا ہے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۰۷).

---کھینچْنا محاورہ.
۱. **یکبارگی کھینچ لینا ، زور سے کھینچنا.** اس پُتلے نے جا کر کمر زنجیر کو اس کی پکڑ لیا اور دھر کھینچا . (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۹۷۳). ۲. **غٹ غٹ پی جانا.**
کاسہ میں فلک کے ہے اک بوند نہ زہر اب
دھر کھینچیے اگر تشنۂ لب جام محبت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۵).

---گُزَرْنا محاورہ.
دکھ چکنا.
سر کوں شمشیر تلے ظلم کے دھر گُزرا ہے
دل قیامت سے بڑے ہجر کے بھر گُزرا ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۱).

---گھَسِیٹ (---فت گھ ، ی مع) امث.
زور سے گھسیٹنے کا عمل. "پتنگ لڑاؤ" کلاسوں کی چھتوں پر کھینچ تان دھر گھسیٹ ہونے لگی. (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۱۶۰). [دھر + گھسیٹ (گھسیٹنا (رک) سے)].

---گھَسِیٹْنا محاورہ.
۱. **زور سے گھسیٹنا.**
خوش خرامی باغ میں اُس کی دوبالا ہو گئی
دھر گھسیٹا قد نے دل سروِ صنوبر توڑ کر
(۱۸۶۲ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۳). جو کنکیا ذرا چھتیانی ... ہتھے ہی پر سے دھر گھسیٹا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۳). ۲. **لکھ مارنا ، جلدی سے لکھ ڈالنا .** نہ کسی سے پوچھا نہ گچھا ، ایک چٹھی کمانڈنگ افسر کے نام دھر گھسیٹی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۱۳). تعلقدار بڑے طنطنہ کے آدمی تھے گرم دیکھا نہ سرد ، جھٹ استعفاء دھر گھسیٹا. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۹۷). ۳. **نُکتہ چینی کرنا ، بُرا بھلا کہنا ، معیوب قرار دینا.** لکھ گئے اور ایسا لکھ گئے کہ واہ واہ. صوفی کا رنگ دکھانے کے بعد زاہد کہاں بچنے والے تھے اُن کو بھی دھر گھسیٹا. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۲۲۵). مولانا نے ... صرف غزل ہی کو بُرا بھلا نہیں کہا بلکہ شاعری کی جُملہ اصناف کو دھر گھسیٹا. (؟ ، نئی نظم اور پورا آدمی ، ۸۳). ۴. **قبضہ میں کر لینا ، لُوٹ لینا.**
چیلوں نے مار پنجے کوّے کا سر گھسیٹا
جو جس کے ہاتھ آیا وہ اس نے دھر گھسیٹا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۴۳).

---لَپکانا محاورہ.
یکبارگی دھاوا کرانا ، اچانک حملہ کروا دینا. امیر یوسف نے اپنے اسودی سواروں کو ... عیسائی فوجوں پر دھر لپکایا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۱۱۲۲).

---لَپَکْنا محاورہ.
سب کام چھوڑ چھاڑ کے دوڑنا. سید صادق کو تازہ وارد سُن کر دھر لپکے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۷).
ہاں نہ بے دل ہو ، نہ رستے میں ٹھٹک
صاف سرچشمہ ہے آگے دھر لپک
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۸۹).

---لینا محاورہ.
۱. (اَ) **گرفتار کر لینا ، پکڑ لینا ، قید کرنا.** چھوٹے مولوی صاحب بیچارے پر یہ مصیبت پڑی کہ چوری کی علت میں دھر لیے گئے. (۱۸۹۳ ، پشو ، سرشار ، ۷۵). ایک مولوی صاحب بیباکانہ وعظ کہتے ہوئے دھر لیے گئے. (۱۹۲۰ ، خطوطِ اکبر ، ۱۵۲). حضرت ذوالنون چوری کے الزام میں دھر لئے گئے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۹۳). (اا) **گھیر لینا.**
خدا جب کہ دوزخ کوں پیدا کیا
فرشتوں کا دل دہشتوں دھر لیا
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۲۸). ۲. **رکھ لینا.**

بس تو شوق ہے بے پردہ تم کو دیکھیں گے
تمھیں ہے شرم تو آنکھوں پہ ہاتھ دھر لینا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۸) . ہاروں نے ایک ایسے شخص کو سرداری کے لئے آگے دھر لیا جو تاریخ افغانستان میں عمر بھر کے لئے ، مسمیٰ ، بچہ سقاء ہو کر رہ گیا. (۱۹۳۲ ، زندگی ، ۱۹۲). ۳. نشانہ بنا لینا ، زد پہ رکھ لینا. اس لشکرِ شکست اثر کو تلواروں کے نیچے دھر لیا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۲).

یہ مجکو دیکھ کے پلکوں کو حکمِ ابرو ہے
بچے جو تیغ سے تم برچھیوں پہ دھر لینا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۰). ہم جو اس کُنبے میں داخل ہوئے تو ہم نے اسی مشغلہ پر ماسٹر صاحب کو دھر لیا اعتراضات پر. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۲۳۴). ۴. لعنت ملامت کرنا ، قائل معقول کرنا ، خوب خبر لینا.

بگڑے جو ذکرِ غیر پہ ہم اُس نے دھر لیا
کوئی جواب جب نہ بن آیا بنا کئے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۶) . خانم جان نے اشعار کے معنی پوچھنے پر صاحب کو دھر لیا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۷۴).

دَھر(۳) (فت دھ). (الف) صف.
۱. **بگڑنے والا ، رکھنے والا ، اُٹھانے والا ، سنبھالنے والا (ہندی مرکبات اور ناموں کے آخر میں مستعمل)**. یہاں بادشاہ ڈنڈ دھر ہے اور پرجا خوش ہے. (۱۹۵٦ ، آگ کا دریا ، ۱۱۵) .
۲. **پہننے والا ، لے جانے والا ، بچانے والا ، محفوظ رکھنے والا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امذ . ۱. **زمین**. انبر ہوا منور دھرتی ہوا دھر. (۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ (دکھنی اردو کی لغت)
۲. **رسّی ، ڈور** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : धर].

دَھر(۴) امذ.
رک : **دھار** (پلیٹس). [دھار (رک) کی تخفیف].

ـــــ مارنا محاورہ.
رک : **دھار مارنا** (پلیٹس).

دَھر(۵) امذ.
رک : **دھڑ** (پلیٹس). [دھڑ (رک) کا ایک املا].

دَھر(٦) (فت دھ).
ایک کلمہ جس سے ہاتھی کو گھاس توڑنے کے لیے کہتے ہیں (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ستیر ، ۵۹). [حکایت الصوت].

دِھر (کسر دھ) امث.
طرف ، سمت ، جانب.

دلاسا انو دونو کوں لی دیے
سو رُخ شاہ فرخ دکھن دھر کیے

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲).
نکلے توں جس دھر سیر کوں جیوں کوٹ اس دھر غیب تھے
آوے نکل یکبارگی نوجاں سوں لشکر فتح کا

(۱۹٦۸ ، غواصی ، ک ، ۳۵). [رک : دَھر (۱)].

دُھر(۱) (ضم دھ). (الف) امذ ؛ امث.
۱. (اُ) **کسی چیز یا مسافت کا آخری نقطہ یا حد ، انتہا**. زینہ پر جا کے جب دھر تک پہنچ گیا تو فرطِ طرب ... سے تالیاں بجائیں . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٦٦٦).

پوچھا کریں گے حد میں ہم اپنی ہی دُھر تلک
ہوتی ہے بند کیسے یہ دیکھیں کڑک دھمک

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۳۳۵). (اُا) **انجام ؛ (مجازاً) حقیقت**.

نہیں بھولتے ان میں عبر جن کو ہے کچھ دُھر کی
سنی جو ہیر کی کہتے ہیں اور سیکھے ہوئے گُر کی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۳). ۲. **آغاز ، ابتدا (کسی چیز یا مسافت کی)**.

خرد کے شہر کے ساکن کوں لافِ عشق بے جا ہے
تفاوت ہے بڑا دھر یہاں سیں بے تابی کے کشور لگ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۳). (ب) صف ؛ م ف. ۱. **انتہائی ، آخری**. زمین کے دھر نیچے ایک کانٹے ہے. (۱۸۷۳ ، انشاء ہادی النساء ، ۱۳۳). اِن کی کوششوں سے اسلام ترقی کے دھر زینے پر چڑھ گیا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۲۳). ۲. (اُ) **راست ، سیدھا ، سچا (راستہ وغیرہ)**.

سیدھا راہ محمّدی دُھر حضور کا راہ
توشہ کلمۂ پاک پڑھ پہنچا پاک درگاہ

(۱٦۵۳ ، گنج شریف ، ۱۵۱). (اُا) **سیدھے ، ابتدا سے آخر تک ، بلا انقطاع**. آواز دُھر پتال تو جاتی ہے. (۱۸۵۳ ، شرح اندر سبھا ، ۸۰) . یہاں سے دھر بھوپال تک ریل ہے . (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ٦۹). ۳. **بہت دور ، بعید** (پلیٹس). [س : دھرو धुर].

ـــــ بنانا / بَن جانا محاورہ.
حد درجہ فضول خرچ بنا دینا / ہو جانا. یہ جس سے ملتے ہیں اس کی دھر بنا دیتے ہیں. (۱۹٦۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۳۷). دھر بن جانا بھی بولتے ہیں جیسے ، آج تو میری دُھر بن گئی ؛ بہت سے پیسے اٹھ گئے. (۱۹٦۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۳۷).

ـــــ بنگا / پنگا (ـــ فت ب ، غنہ / فت پ ، غنہ) امذ ؛ صف.
جھوٹی بات ، بے اصل ، بے حقیقت ، پوچ.

سارے ارمان ہوئے کشتہ یہ دھر بنگے ہیں
اب بھی دل سے کوئی پوچھے تو بھلے چنگے ہیں

(۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳۷۹). ان دھر پنگوں کے ساتھ ہی مخفی درخواستیں بھی ہزہائینس کی خدمت میں بایں عنوان پہونچتی رہتی ہیں کہ نیازمند پولیٹکل سیکریٹری سے بخوبی واقف ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱٦ ؍ ۲۲ : ۱۰). [دُھر + بنگا / پنگا (رک)].

ـــــ بیچ (ـــ ی مع) م ف.
بیچوں بیچ ، ٹھیک درمیان میں. میدان کے دُھر بیچ میں فیل بان ہاتھی کو لے کر آئے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۵۲).
[دھر + بیچ (رک)].

---دڑکا (---فت ڈ، سک ر) امث.
منزل مقصود، آخری منزل (علمی اردو لغت).[دھر + دڑکا (رک)].

---دڑکیوں پہنچ گیا کہاوت.
جہاں جانا تھا جا پہنچا، جو کرنا تھا وہ کرلیا (محاورات ہند، ۱۰۰).

---سانجھ (---مغ) امث.
شام، وہ روشنی جو سورج کے ڈوبنے کے بعد ہوتی ہے، جھٹپٹا (جامع اللغات؛ پلیٹس). [دھر + سانجھ (رک)].

---سے م ف.
ابتدا سے، جڑ بنیاد سے.

اگر ہے تلخ پر میٹھا ہے گڑ سے
مٹھائی گڑ کی ہے کی اس میں دھر سے
(۱۷۳۶، دیوان زادہ حاتم، ۲۰۱).

ہمیں تو دھر سے ہے معلوم آپ کی خُو بُو
خدا کے واسطے اِتنا تو جھوٹ مت بولو
(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲: ۹۸).

---سے دُھر تک م ف.
ابتدا سے انتہا تک، مکمل طور پر (پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ).

---کا صف.
اعلیٰ درجے کا، چوٹی کا.

دُھر کا تڑپنا بجھ ہے برق، لیے جل میں آگ
ابر جوٹی کا برہمن ہے لٹے آگ میں جل
(۱۸۶۹، کلیات نعت محسن، ۹۶).

یاد ہیں وہ دُھر کی چالیں اُس ستم ایجاد کو
جو نہ سوجھیں آسماں کے پیر کو استاد کو
(۱۹۱۱، ظہیر، د، ۲: ۱۲۱).

---کی صف مث.
ازل کی، تقدیر کی، خدا کے گھر کی، جیسے دُھر کی ساری چاہئے، ہماری کچھ نہیں کر سکتی (لغات النسا).

---کی ٹوٹنا محاورہ.
زندگی کا رشتہ منقطع ہونا؛ شروع ہی سے کام خراب ہو جانا (پلیٹس؛ جامع اللغات).

---کی ٹوٹی کی بوٹی نہیں کہاوت.
تقدیر ہی خراب ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا، جو بات شروع سے بگڑی وہ نہیں درست ہوتی (نجم الامثال، ۲۰۲؛ جامع اللغات).

---کی بوٹی نہیں جڑتی کہاوت.
تقدیر سے بگڑی ہوئی بات نہیں سنورتی، تقدیر ہی خراب ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا (محاورات ہند، ۱۰۷؛ جامع اللغات).

دُھر (۲) (ضم د) امذ.
جوا جو بیلوں کے کندھے پر رکھا جاتا ہے، بوجھ؛ ڈنڈے کا اگلا حصہ جہاں جوا لگایا جاتا ہے؛ عزت کی جگہ؛ سامنے، آگے؛ کھونٹا (جامع اللغات؛ پلیٹس). [س: धुर].

دھرا (۱) (فت دھ) امذ.
دھرنا (رک) کا فعل ماضی اور حالیہ تمام؛ مرکبات میں مستعمل.

---بھولے لکھا نہ بھولے کہاوت.
قسمت کا لکھا ہو کے رہتا ہے (فرہنگ اثر).

---جانا محاورہ.
پکڑا جانا، گرفتار ہونا، قید ہونا. دو دفعہ تو چوری کی علت میں دھرے گئے ایک مرتبہ مارپیٹ کی وجہ سے چالان ہوا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۰). فقیر کی داڑھی نے چغلی کھائی، بیچارہ دھرا گیا. (۱۹۲۳، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۹، ۹۱: ۹).

---جائے نہ اُٹھایا جائے فقرہ.
بہت پیچدار ہے. ان کا عقیدہ تثلیث ہے کہ نہ دھرا جائے اور نہ اٹھایا جائے. (۱۹۰۷، اجتہاد، ۳۵).

---دینا محاورہ.
گرفتار کرانا، قید کرانا، ماخوذ کرانا. میں نے کہا جاؤ لالہ ... چھوڑ دیا، مگر یاد رکھنا، کبھی کو بھول جاؤ، ایک سو ترانوے میں دھرا دینا، تین مہینے رام بانس کوٹئے. (۱۹۵۴، اپنی موج میں، ۳۳).

---ڈھکا (---فت ڈھ) صف مذ.
رکھا رکھایا، بچا کھچا (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ).[دھرا + ڈھکا (ڈھکنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

---رہنا/رہ جانا ف ل؛ محاورہ.
۱. رکھا رہنا، پڑا رہنا.

وہ عجب گھڑی تھی میں جس گھڑی لیا درس نسخۂ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق میں جو دھری تھی سو وہیں دھری رہی
(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۵۱۹).

چُٹکیاں سب کی دھری رہ گئیں سوفاروں پر
رُخ پھرا تھا کہ گری برق ستمگاروں پر
(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱: ۹۰). یا اللہ کیا گناہ ہوا جو اتنے تیز ہوتے ہو، غصہ تو بس ناک ہی پر دھرا رہتا ہے. (۱۹۲۴، مضامین عظمت، ۲۰۳). ۲. بیکار ہونا، بے سود ہونا، کسی کام نہ آنا.

ان طبیبوں سے شفا خاک مجھے ہوتی ہے
یاں مسیحا کی مسیحائی دھری رہتی ہے
(۱۷۷۴، طبقات الشعرا (کامل)، ۳۵۳).

جمع زر کی ہے پڑا ک فکر میں، یہ سوچ نہیں
یوں ہی رہ جائے گا اک روز دھرا بہرے بعد
(۱۸۲۶، معروف، د، ۵۰).

وہ بیکس کی بخشش ہوئی شیخ صاحب
دھری رہ گئی پارسائی تمہاری
(۱۸۹۷، خانۂ خمار، ۹۷). تمام سفارشیں دھری رہ گئیں اور تمام

کوششوں پر پانی پھر کر رہ گیا. (۱۹۲۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۸۱).

ـــ کا دَھرا رَہ جانا محاورہ.
بالکل بیکار ہو جانا ، بے سود ہو جانا ، رکاوٹ پڑ جانا. اگر بجلی فیل ہو جائے تو سارا آرام دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے.(۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۳۹).

ـــ (ہی) کیا ہے فقرہ.
۱. کونسی خاص بات ہے؟ کس طرح کارآمد ہے؟ کیا فائدہ ہے؟ باقی ہی کیا ہے.

ذرا دیکھ اس کو جو کچھ ہو رہا ہے ، ہونے والا ہے
دھرا کیا ہے بھلا عہدِ کہن کی داستانوں میں؟
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۹۹).

نظر سے ہم نے دیکھے تھے بہت آثارِ بربادی
چمن میں اب دھرا کیا تھا جو پروائے خزاں کرتے
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۱۱۳). **۲. کچھ سکت باقی نہیں ہے** (ماخوذ : نوراللغات).

دَھرا(۲) (فت دھ) امث.
دھرتی ، زمین (پلیٹس ؛ قدیم اردو کی لغت). [س : धरा].

دُھرا(۱) (ضم دھ) امذ.
۱. (i) لوہے یا لکڑی کی وہ سلاخ جس پر پہیا گھومتا ہے.

جو اور کی توڑے دھری ، اس کا بھی ٹوٹے ہے دُھرا
جو اور کی چیتے بدی ، اس کا بھی ہوتا ہے برا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۵). گاڑی کا ڈنڈا ایک ہاتھ سے پکڑ کر اور پہیے کے دُھرے پر ایک پانوں رکھ کر سوار ہونے لگا. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ (ترجمہ) ، ۱۳۲). تانگہ میں جل گؤں سے آبہے تھے دھرا گھسا ہوا تھا راستے میں کہیں جھٹکا لگا اور ٹوٹ گیا. (۱۹۳۵ ، ابتدا کی نقاشی ، د). ایک ویگن کے نیچے گھس کر اُس کے دُھرے پر بیٹھ گیا. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۳۹). **(ii) کسی چیز کا محور ، گردش کا مرکز.** ایک چھڑی لے کے اس کا ایک سرا سوئیوں کے دھرے پر رکھ کے چھڑی کو دیوار سے ملا دیا. (۱۹۳۱ ، رسوا ، بہرام کی رہائی ، ۱۰۷). دوربین کو دھرے کے گرد گھما کر دیکھ سکتے ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۲۸۵). **۲. زمین کا وہ فرضی اور وہمی خط جو زمین کے مرکز سے گزر کر قطبین تک پہنچتا ہے اور زمین اس کے گرد حرکت کرتی ہے ، زمین کا محور** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۳. (خراطی) کھراد کرنے کا کھنی کی شکل کا بنا ہوا تھا جو چونچ کے مقابلے میں کاریگر کے دائیں ہاتھ کی طرف رہتا ہے. اس میں بھی ایک نکیلا کیلا لگا ہوتا ہے. اس کے اور چونچ کے درمیان کھراد کا کام کیا جاتا ہے** (ا ب و ، ۱ : ۱۷۳). [س : دھر + ک धुर + क].

دُھرا(۲) (ضم دھ) امذ.
(کنو یا کھیت وغیرہ کی) حد ، آخری کنارہ.

چاہ اک لمبی سڑک ہے کیا سِرا اور کیا دُھرا
اس جگہ جو پاؤں اٹھے اس کو بھلا جانیے
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۶۰). [س : دھروک धुरवक].

دَھڑا (فت دھ ، شد ڑ) امذ.
راستہ. ایک روز شامتِ اعمال سے جہاز دوسرے دھڑے پر جا پڑا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۶۰). [ڈھرا (رک) کا ایک املا].

دُھڑا(۱) (ضم دھ ، شد ڑ) امذ (عموماً جمع کی صورت میں).
کپڑے کا ٹکڑا ، دھجی ، چیتھڑا (پلیٹس). [رک : دھجی].

دُھڑا(۲) (ضم دھ ، شد ڑ) امذ.
جماعت ، گروہ ، فرقہ ، حصّہ ، ٹکڑا. میں تم کو اپنے دُھڑے یا فوج میں جگہ دوں گا. (۱۸۸۸ ، سوانح امیر علی ٹھگ (ترجمہ) ، ۳۲۸). [دھڑا (رک) کا بگاڑ].

دھراج (کس دھ) امذ.
مہاراجا ، بہت بڑا بادشاہ ، شہنشاہ.

ابراہیم قطب شاہ راجا دھراج
شہنشاہ ہے شاہ شاہاں میں آج
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۹). مہاراج دھراج تم ہمارا (ہمارا) کہنا (کہنا) جُھوٹ مانو تو آپ چل کے دیکھ لو. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۳۷). [ادھراج (رک) کا مخفف].

دُھرادُھر (ضم دھ ، دھ) م ف.
اِس سرے سے اُس سرے تک ، از اول تا آخر. آگرے سے مالوے تک دھرا دھر سڑک کے برابر دس دس کوس پر کاروان سرائیں بنوا دی تھیں. (۱۹۱۸ ، واقعاتِ دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۰۱). [دھر (رک) + ا (حرفِ اتصال) + دھر (رک)].

دھرا دھرا کر مارنا محاورہ.
ڈرا ڈرا کر جان نکالنا.

دنیا سے لیٹنے والے بے موت مرے
ایک ایک کو کیا دھرا دھرا کر مارا
(۱۹۳۳ ، ترانۂ یاس ، ۳۷).

دَھرایے (فت دھ) امذ ؛ ج.
ڈھلکنے والے (قدیم اردو کی لغت). [دھایے (رک) کی قدیم صورت].

دَھرانا(۱) (فت دھ) ف م.
۱. (نشانے پر) رکھنا ، بٹھانا.

ہر گھڑی ناوکِ مژگاں پہ دھرائے گیا ہو
کیا میں بزدل کا جگر ہوں کہ دہل جاؤں گا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۱۳). **۲. ٹھہرانا ، مقرر کرنا.**

اللہ اب حافظ ہے تیرا میری ہے رخصت
اب موت کی دولہن سے لگن میری دھرائی
(۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۲). **۳. (کسی کے پاس کچھ) امانت رکھنا** (نوراللغات ؛ پلیٹس). [دھرنا (رک) کا تعدیہ].

دَھرانا (۲) (فت دھ) ف ل.
کسی کا مقروض ہونا (نوراللغات). [دھارنا (رک) کی ایک شکل].

دِھرانا (کس دھ) ف م.
ڈرانا ، دھمکانا ، خوفزدہ کرنا.
میں تو جاؤں ابھی ولے مجھکو
سوز کہہ کے کچھ دِھراتا ہے
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۴۵).
ہمیں کیا دبکا دبائے ، ہمیں کیا تکیں دِھرائے
کہ اِدھر چار کمائے تو اُدھر آٹھ اُڑائے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۷۳).
کیوں پیرِ فلک دِھرانے والا تو کون
چل! خاک بسر پھرانے والا تو کون
(۱۹۳۳ ، ترانۂ یاس ، ۱۵۹). [غالباً س : دِھک धिक + انا ، لاحقۂ مصدر].

دُھرانا (ضم دھ) صف مذ ، (مث : دُھرانی).
پُرانا (رک) کا تابع مہمل. میاں بیوی اور بچّہ اور کچھ پُرانا دُھرانا بچھونا وغیرہ. (۱۹۱۸ ، اُنّت کی مائیں ، ۹۳). مسافروں سے لدی ہوئی پُرانی دُھرانی بسیں ہلتی ، ڈولتی ... گزرتی ہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ۵۷ ، ۳ : ۶۳).

دَھراوٹ (فت دھ ، و) امث.
زمین جس کی تقسیم تخمینے سے ہوتی ہو ، پیمائش کر کے نہ ہوتی ہو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دَھر ~ دَھرنا (رک) + اوٹ ، لاحقۂ حاصلِ مصدر].

دَھراپُر (فت دھ ، ہ) امث.
سامن ، محفوظ مقام ، خلوتِ خاص ، خلوت خانہ. وہ اس جوان کو کسو نہ کسو ڈھب سے پوشیدہ میری دھراپر میں لے آئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۱). [دَھرا ~ دَھراؤ (رک) + پر ~ گھر].

دَھراؤ (فت دھ ، و مع) امث.
رکھا ہوا ؛ دھرا ہوا ؛ (مجازاً) پُرانا ، استعمال شدہ. عید قریب آرہی ہے کوئی سامان ہی اب تک نہیں. میں دھراؤ کپڑے ہرگز نہ پہنوں گی. (۱۹۰۳ ، انتخابِ فتنہ ، ۹۸). خلعتِ خلافت کو بوسہ دے کر دھراؤ کپڑوں کے صندوق میں بند کر دیا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۸ : ۳). [دَھر (دَھرنا (رک) سے) + اؤ ، لاحقۂ صفت].

دَھراونا (فت دھ ، و مع) (الف) امث.
وہ عورت جس کی دوسری شادی ہوئی ہو (نوراللغات ؛ پلیٹس).
(ب) امذ ؛ امث . **(عورت کی) دوسری شادی** (نوراللغات ؛ پلیٹس).
[دَھرانا (رک) کی ایک قدیم شکل].

دَھرائی (فت دھ) امث.
۱. **رکھوائی ؛ قبضہ ، پکڑوائی** (جامع اللغات). ۲. **(ٹھگی) مال کا حصہ یا رقم جو ٹھگی کے مال کی چوکیداری کی دی جائے ، چوکیدار کا حق ، چناؤ** (اپ و ، ۸ : ۱۸۶). [دھر (دھرنا (رک) سے) + آئی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

دِھرُب (کس خف دھ ، ضم ر) صف ؛ امذ.
رک : دِھرُو (پلیٹس). [س : دھرُو ध्रुव].

دَھرباتر (فت دھ ، سک ر ، فت ت) امث.
(کاشت کاری) وہ اراضی جو خیرات یا مذہبی رسوم کے اخراجات کے لیے دی جائے (اپ و ، ۶ : ۸۶). [دھرم آتر (رک) کا بگاڑ].

دُھرپَت (ضم دھ ، سک ر ، فت پ) امث ؛ امذ ؛ سہ دُھرپد.
۱. **(موسیقی) گانے کا انداز جس کے چار تک ہوتے ہیں استھائی، انترہ ، سنچاری اور آبھوگ. اس کے لیے تالیں بھی مخصوص ہیں ، مثلاً چو تالہ ، سول فاختہ ، جھپ تالہ وغیرہ. اس قسم کے گانے میں حمد و ثنا اور شجاعت کے کارنامے یا دیوتاؤں کی توصیف ہوتی ہے ؛ (مجازاً) طول طویل گانا ، طویل بیان.**
بڑھاپا نہیں برگ دھرپت کی بال
نہالاں خیالاں کے تجھ تی نہال
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۷). کسی جگہ کلاونت دھرپت کبت گیت گا رہے تھے. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۱۳).
یاں مطرب خوش لہجہ کی تھی گونجتی آواز
گہ ہند کی دُھرپت تھی کبھی نغمۂ شیراز
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۳۷). اکبر کے زمانے میں زیادہ تر گانے کا وہ انداز رائج تھا جسے اصطلاح میں دھرپت کہتے ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۷). اف : الاپنا ، گانا. ۲. **ٹیپ کا بند، ہندی نظم یا گیت کا وہ بند جو بار بار دہرایا جائے** (پلیٹس).
[س : دھرُوپد ध्रुवपद].

--- اُڑنا محاورہ.
تعریفی گیت گائے جانا، کسی کی تعریف کا پرچم لہرایا جانا، دھوم مچنا. وہ انگلینڈ جاتے ہیں اور سکرٹری آف اسٹیٹ اور ارا کینِ سلطنت سے ملاقاتیں کرتے ہیں ، اخباروں میں ان کی لیاقتوں کی شہرت کے دھرپت اُڑتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۹۳).

--- بُھول گیا فقرہ.
اوسان جاتے رہے ، چوکڑی بُھول گیا (محاوراتِ ہند ، ۱۰۳ ؛ محاوراتِ ہندوستان ، ۸۷).

دُھرپتی (ضم دھ ، سک ر ، فت پ) امذ.
دُھرپت گانے والا ، دُھرپت گانے کا ماہر.
وہ بھی موجود ہوتے خوب جو گاتے تھے خیال
آئے وہ دُھرپتی بھی جو کہ نہ رکھتے تھے مثال
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۰۸). [دُھرپت (رک) + ی ، لاحقۂ فاعلی].

دُھرپتیا (ضم دھ ، سک ر ، فت پ ، سک ت) امذ.
رک : دُھرپتی. اس دُھرپتیے کی طرح جسے محفل کے بے مذاق لوگوں کو رجھانے کے لیے کبھی کبھی بارہ ماسا اور چوبولے بھی

الاپے بڑتے ہیں. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۸۰).
[دھرپت (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

دُھرپَد (ضم دھ ، سک ر ، فت پ) امث ؛ امذ.
ایک قسم کا گیت جس کے چار تک ہوتے ہیں: استھائی ، انترہ ، سنچاری اور آبھوگ. اس کے لیے تالیں بھی مخصوص ہیں ، مثلاً چوتالہ ، سول فاختہ ، جھپ تالہ وغیرہ. اس گیت میں حمد و ثنا اور شجاعت کے کارنامے یا دیوتاؤں کی توصیف ہوتی ہے، دھرپت.

کبھی گوری کبھی تھا کن کلی رنگ
کبھی دھرپد ، کبھی سوہنی کا آہنگ

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۷۵).

آتشیں نالے ترے دیپک سے ہرگز کم نہیں
قول مطرب ہے یہ دھرپد گاؤں کا اس راگ میں

(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۵۱۵). ان کے دھرپد کی الاپ سن کر اچھے اچھے کلاونت سر دھنتے تھے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۲۵). انہوں نے دھرپد کو چھوڑ کر خیال بھی ایجاد کیا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۶۶۲).
[رک : دھرپت].

دُھرپَدیے (ضم دھ ، سک ر ، فت پ) امذ.
دھرپد گانے والا ، دھرپد گانے کا ماہر. نوروز خاں جی اور فیروز خاں جی بڑے دھرپدیے اور بین کار تھے. (۱۹۳۰ ، گلشن ترنم ، ۲).
[دھرپد (رک) + یے ، لاحقۂ صفت].

دُھرپَدیا (ضم دھ ، سک ر ، فت پ ، سک د) امذ.
دھرپدی. اللہ بندے خاں الاپیے اور دھرپدیے تھے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۳). [دھرپد (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

دَھرت (فت دھ ، نیز سک) امث (قدیم).
زمین ، دھرتی.

سو یکبار کا بھار سارا اتھا
دھرت ہور گگن میں دھولارا اتھا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۸).

ساتو گگن آٹھو جنت ساتو دریا ساتو دھرت
ایکس تھے ایک ایس میں دکھ کرتے کاری والے والے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۷).

دھرت نے آکاس لگ اٹھتی ہے یک لعنت کی ہا ک
جھوٹ جب کہتا ہے سچ سا کوئی کو ڈھنگی کبھاؤ

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۸۳).

دیوے گگن پر ہونے تارے یانکے روشن
منور تھی تجلی سوں دھرت گگن

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی اپریل ۱۹۶۸ ، ۲۱). [دھرتی (رک) کا مخفف].

---بان امذ.
زمین کا محافظ ، مراد : خدا.

عجائب طبق ہے دھرت بان کا
کہ ڈھانکنے ہے سرپوش اسمان کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۲). [دھرت + بان ، لاحقۂ صفت].

---جوگ (---و مج) امذ.
(نجوم) ستاروں کے ملاپ یا قران کی ایک شکل، دھرت جوگ، اس جوگ کی پیدائش سے مولود عاقل اور صاحب مروت اور محبت ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۳). [دھرت + جوگ (رک)].

---کَھن (---فت کھ) امذ.
زمین اور آسمان.

ترنجن ہے توں پر ترالا نہیں
دھرت کھن تجے زیر و بالا نہیں

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۲۵). [دھرت + س : کھن खं].

دَھرت (فت دھ ، سک ر) امث (قدیم).
دھاگا ، لڑی ، سلسلہ ، رشتہ.

پرویا ہوں موتیاں کو یک دھرت نیں
میں اول ، تے شاعر زبردست نیں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰). [س : دھرت = پکڑ].

دَھرتا (۱) (فت دھ ، سک ر) امذ.
پکڑنے والا ؛ حامل ؛ مددگار ، محافظ ؛ مقروض (پلیٹس). [س धर्ता].

دَھرتا (۲) (فت دھ ، سک ر) امذ.
کٹوتی ، بٹا ، کمیشن (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [دھرنا (رک) سے حالیۂ ناتمام].

دَھرتَری (۱) (فت دھ ، سک ر ، فت ت) امث (قدیم).
دنیا ، جگ ، سنسار ، جہان.

چندر بھان پلنگ وینکتا دھری
جتن بھار سوں دھرتری تھرتھری

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۷).

جو تلک آرام ہے نیر کوں دریا منے
جو تلک اے دھرتری تازہ ہے جیوں لالہ زار

(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۵۷). او کیا کہ دھرتری ہو پھر تماشا دیکھو. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۸). [رک : دھرتی].

دَھرتَری (۲) (فت دھ ، سک ر ، فت ت) امث (قدیم).
لغزش ، لرزش ، کپکپاہٹ (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت). [مقامی ؛ قب : تھر تھری].

دَھرتی (فت دھ ، سک ر) امث ؛ دھرتری ، دھرت.
۱. زمین ، ارض.

آکاس اُنچھ پاتال دھرتی تُہیں
جہاں کچھ نکوئی ، تُہاں ہے تُہیں

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۵).

اپنا ہوا خون انبار دھرتی سہھ ناسکی بھار
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۸)).

دھرتی سُرنگیں فرش کی چوندھر سمد جوں حوض ہے
چھپر پلنگ سات آسمان پنکھا سو تج بارا ہوا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹).

اسی سانہ بارانِ رحمت شتاب
برس کر کرے صاف دھرتی خراب
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۵۳). تس نے آتے ہی سب سنسار کا سکھ لے لیا اور دھرتی آکاس کو تپائے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر، ۳۴) : یہ دھرتی اور آکاش کسی کے سہارے پر قائم ہے.
(۱۹۳۳ ، عزیز مرزا ، انجام عیش ، ۶۶).

اُجالے ہیں تری پہنائیوں میں
اندھیرے ہیں مگر دھرتی کو گھیرے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۰). ۲. قطعۂ زمین (کھیت وغیرہ) ، اراضی. کچھ دھرتی شاملات کی نہیں ہے. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۳). کسان چاہتا ہے کہ میں اپنی دھرتی سے گُزارہ کروں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۵۲). ۳. مٹی.

نہ یاقوت ہوتے ہیں سارے پتھر
نہ دھرتی عنبر پر خندق کی مگر
(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۸۱). بھگوان نے کھیرپور کی دھرتی بڑی اوپجاؤ کی ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۶۸). ۴. دنیا ، جہان.

ساری دھرتی دب گئی سائنس سے
لگ گئے ہانپ گیا دنیا ہے باپ
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۹۸). [س : دھرتریکا धरित्रि + का].

--- باہنا / جوتنا / چیرنا ف م.
زمین پر ہل چلانا ، کاشت کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

--- پتی (--- فت پ) امذ.
زمین کا مالک ، زمیندار (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھرتی + پتی (رک)].

--- دھمک (--- فت دھ ، م) صف.
۱. زمین کو دہلانے اور ہلانے والا ؛ بھاری ، وزنی (توپ). توپ خانۂ بزرگ کی دھرتی دھمک توپوں سے گہوارۂ زمین ڈاواں ڈول ہونے لگا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۱۲). جس گھر میں بی اماں کا قدم آیا وہاں سمجھو بھونچال آیا. آدمی نہیں دھرتی دھمک توپ ہے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۲۳). ۲. (مجازاً) چونچال ، چنچل (عورت). ایسی دھرتی دھمک کہ راہ چلتوں کو رجھائے. (۱۹۵۳ ، محلسرا ، ۱۳۲). [دھرتی + دھمک (رک)].

--- کا پُھول امذ.
ککُرمتا ، کھمبی ؛ مینڈک ؛ نو دولت (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- کا لَعل امذ.
فرزندِ زمین. حضور بھی حضور ہیں ، غلام بھی غلام ، مقامی اس دھرتی کا لعل ہے ، فرزند زمین ہے ، مالک ہی نہیں وارث بھی ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۹ / جنوری ، ۳).

--- کی سَوت امث.
(کنایۃً) رابعہ کی والی. جب تم دھرتی کی سوت بن کر بہت دنوں رہ چکو گی ، اپنے نونہال کے لئے دنیا کو بیریوں سے پاک کر لو گی ، تب تمہارا شوہر ... تمہارے ساتھ اس آشرم میں چلا آئے گا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین) ، ۱۲۳).

--- کی ماں سانجھ کہاوت.
شام کو آرام ملتا ہے (جامع الامثال).

--- کے پُرَدے پَر م ف.
زمین کے اوپر ، اس دنیا میں (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

--- ماتا امث.
مادرِ زمین ، مراد ، زمین. اے دھرتی ماتا تو مجھے اپنے اندر جگہ دے. (۱۹۲۶ ، کُل کائنات بیتی ، ۲۶). زمین تمہارے لئے ایک روایتی حقیقت ہے اور دھرتی ماتا ایک روایتی طفیلہ ہے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۸۷). [دھرتی + ماتا (رک)].

--- ماتا (--- مَیّا) بوجھ سہارے / سنبھالے فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) سفت تک جیتا رہے ، عمر دراز ہو. آج بچے چھوٹے ہیں ، دھرتی میّا بوجھ سنبھالے ، کل سہارے ہونگے ان کا بھی کچھ فکر ہے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۹).

جو بھی دیکھے جان کو وارئے
دھرتی ماتا بوجھ سہارے
(۱۹۲۵ ، نقش و نگار ، ۲۳).

--- ماں امث.
مادرِ زمین. دھرتی ماں ایسے خوش رنگ پھول دکھاتی ہے ، مگر عظیم ماں ... اسے بھولے بسرے پکار رہی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۵۳). [دھرتی + ماں (رک)].

دَھرتیا (فت دھ ، سک ر ، کس ت) امث (قدیم).
زمین ، دھرتی ؛ دنیا ، جہان.

توں شاہ ہُر ہنر ہے جیتے علم میں فرد ہے
تس دن اچھے عیاں تج اسرار دھرتیا کا
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۳). [دھرتی (رک) کا ایک قدیم املا].

دَھڑدَھڑ (فت دھ ، فت دھ) م ف ، امص دَھڑ دَھڑ.
تیزی سے آگ جلنے یا شعلہ بھڑکنے کی آواز. اپنی آنکھوں سے دیکھا پانی آگ پر تیل کا کام کرتا تھا ، شعلے دھڑ دھڑ کرتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۳۴). ایک کلوار کی دکان دیکھی کہ بھٹی اس کی سلگ رہی تھی اور آگ دھڑ دھڑ جل رہی تھی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۵۰۶). [حکایت الصوت].

دُھڑدَھڑ (ضم دھ ، سک ڑ ، فت دھ). (الف) امذ.
جُوا جو بیلوں کے کندھے پر رکھا جاتا ہے (پلیٹس). (ب) امث.

(ٹھگی) پھانسی جو مسافر کے لیے بنائی جائے (ا پ و ، ۸ : ۱۹۰). [رک : دھر (۲)].

دَھڑدَھڑنا (فت دھ ، سک ڑ ، فت دھ ، سک ڑ) ف ل.
دھڑکنا ، لرزنا.
من عشق کا پاوک ہوا دل کی انگیٹھی ہور کر
تو بِرہ کی اُبراونے شعلے سینے بیں دھر دھڑے
(۱۶۸۲ ، شاہی ، ک ، ۲۲۲). [رک : دھڑدھڑانا].

دُھر ڈالنا محاورہ.
(ٹھگی) پھانسی دینا (ا پ و ، ۸ : ۱۹۰).

دِھرِشٹ (کس مخ دھ ، کس ر ، سک ش) صف.
۱. بہادر ، دلیر. سینا میں دس دس ہزار یودھاؤں سے لڑنے والے شکھنڈی ... دھرشٹ دمن ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۱۱). ۲. گستاخ ، بے حیا ، ڈھیٹ (پلیٹس). [س : धृष्ट].

دَھرشنا (فت دھ ، ر ، سک ش) ف م.
قابو میں کر لینا ، زیر کر لینا ، دبا لینا ، روک دینا ، ڈانٹنا ، جھڑکنا (پلیٹس). [س : دَھرِشَ (تِ) धर्ष (ति)].

دِھرَک (کس دھ ، فت ر) امذ.
پشت ، حوصلہ ، سہارا ، تسلی.
نہ ہمسایہ کئی ہے دھرک دینہار
نہیں کوئی یاں باج پروردگار
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۶۱)). [غالباً دھیرج (رک) کا ایک قدیم املا].

دَھرکار (فت دھ ، سک ر) امذ.
وہ شخص جو نرکل چیر کر اس سے چیزیں بناتا ہے (نوراللغات). [مقامی].

دِھرکار (کس دھ ، سک ر) امث.
لعنت ، ملامت (فرہنگ آصفیہ). [س : دِھک کار + धिक्कार].

دَھرکانا (فت دھ ، سک ر) ف م.
رک : دہلانا.
داب دبائے تیرن سے باشنک جی دھرکاویں گے
حکم اللہ محمدؐ جی سوں کتوں سے سینگھ لڑاویں گے
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۰۳). [رک : دھڑکانا].

دَھرکَت (فت دھ ، سک ر ، فت ک) امذ.
بھلائی ، خیر مجھے کچھ دھرکت نیں دستا ، کچھ گت نیں دستا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۸). [مقامی].

دُھرکَٹ (ضم دھ ، سک ر ، فت ک) امث ؛ سـ دُھورکٹ.
(کاشتکاری) پیشگی لگان جو کاشتکار زمیندار کو جیٹھ یا اساڑھ کے مہینے میں ادا کرے (ا پ و ، ۶ : ۶۸). [دھر (رک) + کٹ (کٹنا (رک) سے)].

دُھرکِلی (ضم دھ ، سک ر ، کس ک ، شد ل) امث.
(گاڑی بانی) دھرے کے منھ پر لگی ہوئی کیل یا کھلا جو پہیے کو دھرے کے منھ پر روکے رہے اور باہر نہ نکلنے دے (ا پ و ، ۵ : ۱۳۰). [دھر ـ دھرا (رک) + کِلی ـ کیل].

دَھرکنا (فت دھ ، ر ، سک ک) ف ل.
تڑپنا ، اچھلنا ، پھڑکنا ؛ دہلنا.
جیرا جرت ہے تمھرے درس بن
دھرکت ہیں موری چھتیاں رے
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۰۱). [رک : دھڑکنا].

دَھرکی (فت دھ ، سک ر) امث ؛ سـ دَھڑکی.
نالا یا بانا ڈالنے کا آہنی یا چوبی آلہ جو شکل میں چھوارے کی گٹھلی کے مشابہ ہوتا ہے. اسی طرح لیس بنانے والا اپنی دھرکی میں اور جولاہا اپنی تاری میں مصروف رہتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۳). [مقامی].

دُھرکھوج (ضم دھ ، سک ر ، و مج) امث.
سرد ملکوں میں رہنے والی مرغابیوں کی ایک نوع. اس کی گردن لمبی ، پُشت اور چونچ سیاہ ، سینہ سفید ، اوپر تیتر کی طرح چتیاں ، دم کے دو پر لمبے پیچھے کو نکلے ہوئے ، اور ساری مرغابیوں سے خوبصورت ، قد میں نیل سر مرغابی سے ذرا ہی چھوٹی. اس کا گوشت بڑا مزیدار ہوتا ہے. یہ مرغابیاں فصل ربیع میں گرم خطوں کی طرف آتی ہیں. مرغابیاں مسافر فصل ربیع ... دھر کھوج ، نیل سر مرغابی ... گرم مرغابی. (۱۸۹۷ ، سیرپرند ، ۲۶۳). [دھر (رک) + کھوج (رک)].

دَھرَم (فت دھ ، سک نیز فت ر) امذ.
۱. (اَ) مذہب ، مسلک ، دین.
سلطان دو عالم ستی یک تما پھرا ہرگز دلا
یو پند میری یاد رک توں تا بسر تیرا دھرم
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۲۷ (ب)).
رکھ اسکوں توں آپنے کرم سوں
دنیا منے دین ہور دھرم سوں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۷).
پڑے یہ راہ میں سکلامبر دھرم پستک
کہ ہندو دھرم ، ہر اک واں جھکائے گردن جائے
(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام انشا ، ۲۳۵). وہ (ہندو) اپنا پاک دھرم ملچھوں اور اچھوتوں کو سکھا کر اس کو ناپاک نہیں کرنا چاہتے تھے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۴۷). اسلام اور ہندو دھرم صرف مذاہب نہیں بلکہ دو علیحدہ سماجی نظام ہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ۵۷ ، ۳ : ۲۱). (اَاَ) ایمان ، عقیدہ ، اعتقاد.
اس وقت اگر مجھ سے کے پوچھیں تو کہوں میں
مومن کا یہ ایمان ہے ، ہندو کا دھرم ہے
(۱۷۸۳ ، طبقات الشعراء (آشنا) ، ۶۲۲).

لائے میخانہ پہ کیا آج قدم ہی بھسلے
بھسلے مومن کا جو ایمان تو ہندو کا دھرم
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۹۹). (iii) فرض ، مذہبی فریضہ.
چلاتا ہے سر پیٹ کے ہاتھوں سے بد اختر
ہودو یہ سپاہی کا دھرم ہے نہ دیا سر
(۱۸۸۷ ، مراثیِ فارغ ، ۳ : ۲۵).
جُدائی آپ کی مجھ کو اگرچہ سخت مشکل ہے
مگر مجبور کرتا ہے مجھے میرا دھرم ماتا
(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۱۸۲). تو ماتا ہے ، تیری ہر آگیا کا پالن ہمارا دھرم ہے. (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۲۰۹). (۴) نیکی ، بھلائی ، انصاف.
میٹھے لب سیتی ناؤں میرا لئے
ہزاراں شکر ہے کرے منج دھرم
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۹).
مجھ دل کے کبوتر کوں پکڑا ہے تری لٹ نے
یہ کام دھرم کا ہے ٹک اس کو چھڑاتی جا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹). (۷) عبادت ، نیک کام ، ثواب کا کام.
توشہ جانن بھرم ہے انجانن بھی بھرم
بھرم بنان نان پائیے جب تپ کرم اور دھرم
(۱۶۵۳ ، گنجِ شریف ، ۲۹۶). خانہ بدوش ... غیر قوم ، غیر مذہب ہیں ، ان ملکشوں سے تو جسقدر دیا کر لیا جاوے ، گویا عین دھرم ہے. (۱۸۷۴ ، مقالاتِ محمد حسین آزاد ، ۲۸۳).
نہ کرم باقی نہ دھرم باقی نہ ہم میں پہلا وہ گیان باقی
نہ ہم پرانے نہ وہ تپم اب نہ یوگ باقی نہ دھیان باقی
(۱۹۱۰ ، کلامِ مہر ، ۱۳۳). ۲. دستور ، قاعدہ ، روش ، رسم.
مشربِ معشوق میں رنگ ہے کِے طرز کے
مذہبِ عشاق میں شکوہ نہیں ہے دھرم
(۱۵۲۸ ، مشتاق بھمنی (اردو ، کراچی ، اکتوبر ۱۹۵۰ء ، ۳۸)).
شراب پلانا عاشق کا دھرم ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۸).
دھرم یہ آج کل ہے نظم میں بدعت سرائی کا
ثنا خواں میں پہلو ڈھونڈھتے ہیں خود ستائی کا
(۱۸۸۹ ، مراثیِ محب ، ۱۸۰). ایک جگہ کھڑے رہنے کا دھرم نہیں ورنہ اور تمہارے سر پر پاؤں رکھ کر آگے نکل جاتیگے. (۱۹۲۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۲۶).
دشمن کے طمانچے کا طمانچہ ہے جواب
دنیا میں یہی ہے ہوش مندوں کا دھرم
(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۲۳۷). ۳. حق ، ادھکار. اب اس گھر میں رہنے کا دھرم نہیں ہے. (۱۹۱۳ ، چھلاوہ ، ۳۹). ۴. خاصیت ، خصوصیت ، فطرت. سب سرشٹ کے دھرم گن بکار اتپٹ استھت ... ان سب کو اسمرت اور شکت میں دیکھا . (۱۸۹۰ ، جوگ بشسٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۳). ۵. قانون ، ایک خاص رسم ، بھیشٹ ، نواں نکچھتر (جامع اللغات). [س : धर्म].

---اُپدیش (---ضم ا ، سک پ ، ی مج) امذ.
مذہبی وعظ ، دینی نصائح ، اخلاق و مذہبی تعلیم . مہاتما سانگ منی گوتم کے دھرم اپدیشوں کی روح دھمپد میں کھینچ کر رکھ دی گئی ہے. (۱۹۵۲ ، دھمپد (ترجمہ) ، ۳). [دھرم + اُپدیش (رک)].

---اُپدیشک (---ضم ا ، سک پ ، ی مج ، فت ش) امذ.
قانون کا استاد ، واعظ ، گرو ، پیر (ماخوذ : جامع اللغات ، پلیٹس).
[دھرم + اُپدیشک (رک)].

---اُٹھانا محاورہ.
ایمان کی قسم کھانا ، ایمان سے بیان کرنا (مخزن المحاورات).

---اَدھَرَم (---فت ا ، دھ ، سک نیز فت ر) امذ.
دین اور بے دینی ، جائز اور ناجائز ، ثواب اور گناہ. دھنوان کو دھرم ادھرم کا بچار کہاں. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۲۳). مگر آپ جیسوں کو دھرم ادھرم کا کیا ڈر . آج کوئی نئی نویلی مل گئی تو آپ کو پچھلی باتوں کی سدھ کب رہ جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۳۳). [دھرم + س : ا (کلمۂ نفی) + دھرم].

---اَرْتھ (---فت ا ، سک ر) (الف) امذ.
(کارِ خیر کے لیے) عطیہ ، وقف ، مالِ وقف. جنوب رویہ باغ شالامار مقبوضہ پنلت برج ناتھ ہے ، اس کو مہاراجا رنجیت سنگھ نے دھرم ارتھ کر دیا تھا. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۸۲).
کسی عورت کو بھگایا کسی بچے کو بہلایا
دھرم ارتھ ان کو دیتا ہے اسی مطلب کی تنخواہیں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۹۵). (ب) م ف. انصاف یا مذہب کی خاطر ، مذہبی مقاصد کے لیے (پلیٹس). [دھرم + اَرْتھ (رک)].

---اَوْتار (---و لین) صف.
مقدس ، پاک ، پوتر ، جتی ، بھگت ، معصوم (فرہنگ آصفیہ) .
[دَھرم + اَوتار (رک)].

---اَتْر (---فت ت) امذ.
خیراتی کاموں کے لیے دیا ہوا عطیہ (ماخوذ: پلیٹس). [دھرم ارتھ (رک) کا بگاڑ].

---آتْما (---سک ت) صف ؛ = دَھرماتما.
۱. مُعْتَبَر ، سخی ، فیّاض ، خیرات کرنے والا. مولود فرزنداری سے محفوظ ہے بلکہ قرضہ موروثی ادا کرے اور معتبر دھرم آتما ہو . (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۶۷). ۲. نیکوکار ، رحم دل ، نیک. اگر راجہ دھرم آتما یعنی رحیم اور نیک نیت ہو تو ... بھی ایمان دار ہو جاتی ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۳۴).
اہنسا کے پابند دھرم آتما تھے
صداقت کے پتلے تھے اور بے ریا تھے
(۱۹۱۹ ، کلامِ عروج ، ۲ : ۱۳). [دھرم + آتما (رک)].

---باپ امذ.
وہ شخص جو مُتَبنّیٰ بنائے ، منھ بولا باپ. یہ دونوں صاحب ایک دوسرے کی اولاد کے دھرم باپ تھے. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۳۰). [دَھرم + باپ (رک)].

---بان صف ؛ امذ.
دیندار ، نیک ، مُخیر.

ستم گر کا دیکھ لو بس ستم
دھرم بان کا دیکھ لو بس دھرم

(۱۸۳۳ ، مثنوی اپورب کشن کنور ، ۳۷) . [دھرم + بان ــ وان ، لاحقۂ صفت].

---بٹورنا محاورہ.
نیکی اور ثواب حاصل کرنا. مہاراج دھرم کا بچار سنیے ... اس سے جگت میں جنم پا کے دھرم بٹورنا اُن کے لئے بہت اچھا ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۲).

---بِگاڑنا محاورہ.
۱. دین کھونا ، ایمان کھونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۲. عورت کی عصمت دری کرنا** (شبد ساگر).

---بِگَڑنا محاورہ.
ایمان خراب ہونا ، دین میں خلل آنا. آخر دو بول کہہ دینے میں تو کچھ دھرم بگڑا ہی نہیں جاتا. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۷).

---بولی (---و مج) امث.
دینی زبان ، مذہبی علوم کی زبان . یہ بدھوں کی دھرم بولی ہے (۱۹۷۵ ، اُردو کی کہانی ، ۲٦). [دھرم + بولی (رک)].

---بیٹا (---ی مج) امذ.
متبنٰی ، منھ بولا بیٹا (پلیٹس). [دھرم + بیٹا (رک)].

---بھائی امذ.
مذہب کے ناطے بھائی ؛ پیر بھائی ، ایک گرو کے چیلے ، خواجہ ناتی ، جنہیں سروالٹرلارنس کے دھرم بھائی ہونے کی عزت حاصل ہے. (۱۹۰۳ ، اپریل فول ، ۲۵).

وہ بیٹھے ہیں سرے دھرم بھائی
اُن کے دم سے ملی رہائی

(۱۹۳٦ ، جگ بیتی ، ۵۸).

---بھرَشٹ ہونا محاورہ.
ایمان خراب ہونا ، مذہب کی رو سے ناپاک ہو جانا. راجہ کو بڑا افسوس ہوا اور کہا کہ ہائے میرا دھرم بھرشٹ ہو گیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۲۸). برہمن ، چھتری اس چمارن کی لاش کو کیسے چھوئیں گے ، ان کا تو دھرم بھرشٹ ہوتا ہے. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲٦۵).

---بھِشٹ کَرنا محاورہ.
ایمان خراب کرنا ، دین کھونا . تیرے ہاتھ سے پانی پی کر دھرم بھشٹ نہ کروں گا. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۳۸۰).

---پاپ سَب مَنُکھ کے دھوت ہے اِس طَور جَل صابُن جوں دھوت ہیں سَب کَپڑَن گھور کہاوت.
پُن گناہوں کو اس طرح صاف کرتا ہے جس طرح صابن اور پانی کپڑوں کو صاف کر دیتا ہے ، نیکی سے گناہ زائل ہو جاتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال).

---پال امذ.
دھرم کا محافظ ، (کنایۃً) سزا ؛ تلوار (جامع اللغات). [دھَرم + پال (رک)].

---پِتا (---کس پ) امذ.
وہ شخص جو متبنٰی بنائے ، منھ بولا باپ. تم نے اپنی کرنی کر کے دکھا دی ، تم سچ مچ میرے دھرم پتا ہو. میری لاج خدا نے رکھی یا تم نے. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۹۰). [دھَرم + پتا (رک)].

---پُتّر (---ضم پ ، کس نیز شد ت بفت) امذ.
متبنٰی ، منھ بولا بیٹا. میں آپکا دھرم پُتر ہوں ، میرا نام گجا دھر پانڈے ہے. (۱۹۱٦ ، بازارِ حُسن ، ۲۲۸). [دھَرم + پُتّر (رک)].

---پَتْنی (---فت پ ، سک ت) امث.
بیوی ، زوجہ ، منکوحہ بیوی.

لقب دھرم پتنی کا اسی کو دیا ہے
مقام اس کا دل کے برابر رکھا ہے

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۸). برہمن اپنی دھرم پتنی کو لیٹی ہوئی راکششنی سمجھ کر اپنے سے دور کرتا ہوا ادھر آ رہا ہے. (۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۲۵). [دھَرم + پَتنی (رک)].

---پَتی (---فت پ) امذ.
۱. مذہب پر عبور رکھنے والا ، دیندار ، متقی.

دنیا میں لکھ پتی کے علاوہ ہیں اور بھی
پرجا پتی و دھرم پتی و سبھا پتی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ٦۳). **۲. وہ شخص جو فرض کے طور پر بیوہ کا خبر گیر ہو ؛ دھرم کے بہ موجب شادی شدہ آدمی ؛ وہ شخص جس کی پہلی اور ایک ہی بیوی ہو** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [دھرم + پَتی (رک)].

---پَرْدھان (---فت پ ، سک ر) امذ.
جو پرمیشر کی سیوا یا تقوٰی کے لیے مشہور ہو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دھرم + پَردھان (رک)].

---پُسْتَک (---ضم پ ، سک س ، فت ت) امث.
مقدس مذہبی کتاب.

پڑھے یہ راہ میں سکلاسیر دھرم پستک
کہ ہندو دھرم ، ہر اک واں جُھکائے گردن جائے

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام انشا ، ۲۳۵). [دھَرم + پُستک (رک)].

---پَلَٹ (---فت پ ، ل) صف.
مذہب بدلنے والا ، اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرنے

والا ، مرتد. کوئی ایسا مذہب اختیار کر لیں گے جو دھرم پلٹ پریجنوں سے مساوات کے برتاو کا وعدہ کرے۔ (۱۹۳۰، مہاتماے ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۳)۔ [دَھرم + پَلٹ (پَلٹنا (رک) سے)]۔

ـــ پُورا کَرْنا محاورہ.
فرض ادا کرنا. ہر طبقہ اپنے فرض مفوضہ کو قناعت اور خوشدلی سے انجام دیتا ہے ، اپنا دھرم پورا کرتا ہے ، کہ فلاطون کی نظر میں یہی اجتماعی زندگی کا سچا اصول یعنی عدل ہے (۱۹۳۲، ریاست (مقدمہ) ، ۱۱)۔

ـــ تاڑ امذ.
خیراتی طناب. ہندوؤں کا دھرم تاڑ یعنی خیراتی طناب ۱۵ گز طول کا ہوتا ہے۔ (۱۹۱۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۲۵۷)۔ [دَھرم + تاڑ (رک)]۔

ـــ تیاگ (ـــ کس ت) امذ.
دھرم چھوڑ دینا ؛ دوسرا مذہب اختیار کر لینا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [دَھرم + تیاگ (رک)]۔

ـــ تیاگی (ـــ کس ت) امذ.
وہ شخص جو اپنا مذہب بدل لے ، مرتد (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [دَھرم + تیاگ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ جانا محاورہ.
ایمان کھونا ؛ آبرو جاتی رہنا ، عصمت برباد ہونا. دھرم جاتا ہے جائے ، مجھے پروا نہیں ہے ، میں یہ نہیں دیکھ سکتی کہ میں ان کی پتیاں نوڑوں اور وہ شہدا موچھوں پر تاو دے کر راج کرے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۲)۔

ـــ جیون (ـــ ی مع ، فت و) صف ؛ امذ.
فرائض کو ادا کر کے زندگی بسر کرنے والا ، برہمن جو مذہب کے بموجب زندگی بسر کرے (جامع اللغات)۔ [دَھرم + جیوَن (رک)]۔

ـــ چارِنی (ـــ کس ر) امث.
فرمانبردار اور نیک بیوی (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س: धर्म चारनी]

ـــ چاری صف.
دیندار ، نیک ، صالح ، پارسا ؛ پاکدامن (فرہنگ آصفیہ)۔ [س : دَھرَم چارِن धर्म चारन]۔

ـــ چکّر (ـــ فت چ ، ک نیز شد ک بفت) امذ.
۱. گوتم بُدھ کی مذہبی تعلیم. دوسرے حصہ میں خود سہاجنکا دھرم چکر کا مفہوم واقی کو سمجھا رہا ہے۔ (۱۹۳۵ ، اجنتا کی نقاشی ، ۵)۔ ۲. وشوک کی لاٹ پر بنا ہوا پہیے کی طرح کا گول نشان (شبد ساگر)۔ [دَھرَم + چکّر (رک)]۔

ـــ دُکھ (ـــ ضم د) امذ.
خواہ مخواہ کی تکلیف ، ناحق کا رنج.

> نظامی دھرم دُکھ کیوں راؤ دے
> کہ پت ورت کُن بات دھن سو کٹے

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۵)۔ [دھرم + دُکھ (رک)]۔

ـــ دینا محاورہ.
مذہب قربان کرنا ، ایمان نذر کرنا.

> کوئی بھیتل کوئی سرپھنگ کوئی لامذہب
> سیکڑوں اُس بُتِ کافر پہ دھرم دیتے ہیں

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۹۱)۔

ـــ دیو (ـــ ی مج ، سک و) امذ.
انصاف کا دیوتا (جامع اللغات)۔ [دَھرم + دیو (رک)]۔

ـــ دھاری صف.
دیندار ، منصفِ مزاج ، عادل.

> نہیں کُئی دھرم دھاری جو کہے پیتم سوں سمجھا کر
> کہ دُکھیا کوں بجھو ہی سوں اِتا بیزار کرنا کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸)۔ [دھرم + دھاری ـ رکھنے والا]۔

ـــ دَھکّا (ـــ فت دھ ، شد ک) امذ.
۱. وہ صدمہ جو دین کے باعث پہنچے (فرہنگ آصفیہ)۔ ۲. خواہ مخواہ کی تکلیف ؛ ناحق کا دُکھ.

> بھیڑ انبوہ اور دھرم دھکا ۔ جس طرف دیکھیے اہا ہا ہا!

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۵)۔ [دھرم + دَھکّا (رک)]۔

ـــ راج امذ.
۱. مذہبی حکومت ، عادلانہ حکومت ، وہ سلطنت جس میں عدل و انصاف کا دوردورہ ہو. ایسا دھرم راج تھا کہ جس میں سنگھ گئے ایک ساتھ رہتے اور آپس میں کچھ نہ کہتے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۳)۔ راجا بکرما جیت کے عہد کے سوا یہ دھرم راج کسی نے کہیں نہ دیکھا اور نہ سنا ہو گا. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۳۸)۔ ۲. عادل اور منصف بادشاہ (فرہنگ آصفیہ)۔ ۳. (مجازاً) عدل ، انصاف.

> دھرم راج ہماریچ ہے بات میں ۔ او مد مالتی بھی ہمن ہات میں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۳۳)۔ ۴. یم راج (ملک الموت)۔ [دَھرم + راج (رک)]۔

ـــ راج کَرْنا ف م.
عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرنا (پلیٹس)۔

ـــ رَکْشا (ـــ فت ر ، سک ک) امث.
دھرم یا قانون کی حفاظت ؛ مذہبی جوش (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [دَھرم + رَکْشا (رک)]۔

ـــ رَکْشَک/ رَکھشک (ـــ فت ر ، سک ک (کھ) ، فت ش) صف.
مذہب یا قانون کا محافظ. ایسا دھرم رکھشک سنگھ پالن ، تیاتی

سُور سر ، راہبہ تا سلنا اچھے کرموں کا پھل ہے۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۲۷)۔ اپنے آپ کو پنڈتوں کا دھرم رکھشک کہنے والے ... بھنوں بھاگ گئے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۹۸)۔ [دھرم + رَکْشک / رکھشک (رک)]۔

---رَکْھنا محاورہ۔
عزت بچانا ، لاج رکھنا ، وقار برقرار رکھنا۔

نہ کیوں کر ہوں سب جان و دل سے فدا
دھرم رکھ لیا آپ نے جوگ کا

(۱۸۵۲ ، مثنوی جلوۂ اختر ، ۱۹)۔ وہ رہاپنے تھے کوبنوں کے بھی پیر راک کا دھرم رکھنا ان پر ختم ہو گیا۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۲۲)۔

---رُوپ / رُوپی (---و مع) صف۔
مجسّم نیکی ، نیک ، پارسا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [دھرم + رُوپ (رک) / + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---رہے تو اُسَر میں گھر ہے کہاوت۔
ایمان رہے تو صحرا بھی چمن بن سکتا ہے (جامع الامثال)۔

---رِیت (---ی مع) امث۔
مذہبی رسم ، رسومِ مذہب (فرہنگ آصفیہ)۔ [دھرم + رِیت (رک)]۔

---سالا / سالَہ (---/ فت ل) امذ ؛ امث ؛ صنہ دھرم شالا / شالہ۔
۱. **مسافر خانہ۔** دُور سے ایک دھرم سالا نظر آئی۔ (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۱۴۷)۔ دھرم سالے سڑکوں پر مسافروں کے آرام کے لیے بنائے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۵۰)۔ چند قدم کے بعد بائیں ہاتھ کو لچھمی نرائن کا دھرم سالہ ہے۔ (۱۹۲۲ ، سیرِ دہلی کی معلومات ، ۳)۔ ہر ایک شہر میں مندر کے علاوہ ایک آدھ دھرم سالہ ضرور ہوتی ہے۔ (۱۹۶۶ ، دلیلِ سحر ، ۱۱۰)۔ ۲. **خانقاہ ، خیرات خانہ۔**

تیرے در ہیں ترے ایواں ہیں ترے شاہ نشیں
نہ تو گرجے نہ مساجد نہ دھرم سالے ہیں

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۲۱۲)۔ ۳. **معدلت گاہ ، عدالت** (فرہنگ آصفیہ)۔ [س : دھرم + سالا ـ شالا]۔

---سَبھا (---فت س) امث۔
۱. **مذہبی لوگوں کی انجمن ، مذہبی مجلس۔** کلکتے کی دھرم سبھا کا صدر آج کل ایک شُدر ہے۔ (۱۹۴۳ ، مقالاتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱)۔ ۲. **عدالت ، کچھری** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [دھرم + سَبھا (رک)]۔

---سَماج (---فت س) امث۔
علما کا گروہ ، انجمنِ دینی ؛ مذہبی مجلس (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [دھرم + سَماج (رک)]۔

---سَنکَٹ (---فت س ، غنہ ، فت ک) امذ۔
رک : **دھرم دکھ۔** کوئی ایسی جلدی نہیں ہے میں تمہیں دھرم سنکٹھ میں نہیں ڈالنا چاہتی۔ (۱۹۱۶ ، بازارِ حُسن ، ۲۷۷)۔ [دھرم + سنکٹھ ـ س : سنکٹ ▒ ـ تکلیف ، مصیبت]۔

---سُوتْر (---و مع ، سک نیز فت ت) امذ۔
ہندوؤں کی ایک مذہبی کتاب جس میں دینیات اور قانون کے متعلق عام احکام درج ہیں۔ دھرم سوتر : اس میں عام قواعد و ضوابط درج ہیں ، سروت سوتر اور اور گرہیہ سوتر دونوں کا اسپر انحصار ہے۔ (۱۹۴۴ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۳۵)۔ [دھرم + سُوتْر (رک)]۔

---سے م ف۔
بخدا ، ایماناً ، ایمان سے ، دیانت داری سے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---شاسْتَر (---سک س ، فت ت) امذ۔
ہندوؤں کے قانون کی کتاب ، فقۂ ہنود۔ اس زمانے کی حکومتیں نہ مسلمانوں کی شرع کے مطابق تھیں اور نہ ہندوؤں کے دھرم شاستر کے مطابق۔ (۱۸۶۶ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۳۰)۔ اور دھرم شاستر کا جو علم اُسے حاصل تھا اس سے کام لے کر وہ قلمروئے ہولکر میں کسی طرح امن و امان اور خوش حالی قائم رکھ سکی۔ (۱۹۳۶ ، جھانسی کی رانی ، ۱۹)۔ [دھرم + شاسْتر (رک)]۔

---شاسْتَری (---سک س ، ت ، نیز فت ت) امذ۔
ہندو قانون کا یا اس کے متعلق ، جائز ، حلال (جامع اللغات)۔ [دھرم + شاستر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---شالا / شالَہ (---/ فت ل) امذ ؛ امث۔
رک : **دھرم سالا۔** یہاں پر ٹھہرنے کے لئے علاوہ ہوٹلوں کے کئی بڑے دھرم شالے بنے ہوئے ہیں۔ (۱۹۱۳ ، سیرِ پنجاب ، ۲۰۴)۔ کہیں کہیں گہرے اور بڑے کنوئیں غیر آباد دھرم شالائیں اور اسی طرح کی دوسری شکستہ عمارتوں کا سلسلہ تھا۔ (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۲۲)۔ [دھرم + شالا / شالہ (رک)]۔

---کاج امذ۔
مذہبی کام ، نیک کام ، مذہبی عمل۔ پنچایت کا مال دھرم کاج کے لیے ہے ، یوں اُڑانے کے لئے نہیں (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۹۶)۔ افریقہ کے قبیلے اکثر دھرم کاج میں ایسے بول بولتے ہیں جن کے معنی ان کو نہیں آتے۔ (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۲۶)۔ [دھرم + کاج (رک)]۔

---کانْٹا (---مغ) امذ۔
سچا کانٹا (ترازو) جو ٹھیک ٹھیک وزن بتائے ، حقیقی میزان ، صحیح ترازو۔ اگر ان کا حُسنِ ظاہری دھرم کانٹے میں تولا جاتا تو وہ دونوں برابر رہتے۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۲۲)۔ [دھرم + کانٹا (رک)]۔

---کَرْتا (---فت ک ، سک ر) امذ۔
مندر کا منتظم۔ نالش منجانب سب سے اعلیٰ ذکور رکن خاندان

بانی مندر کے جس میں عہدہ دھرم کرتا کا دعویٰ کیا گیا ہو تالی مد پذا ہے۔ (۱۹۲۳ ، قانون میعاد سماعت ہند ، ۷۵۳)۔ [دھرم + کرتا (رک)]۔

---کرم (---فت ک ، سک نیز فت ر) امذ۔
۱. **مذہبی فریضہ یا کام ، عبادت ، نیک عمل۔**

اس مخدوم لئی دھرم کرم کر حال
کریا شیخ مبارک کھوٹ شہ جمال

(۱۶۳۹ ، ملک محمد جائسی ، پوتھی ، چترریکھا ، ۹)۔ ٹوڈرمل دھرم کرم اور پوجا پاٹ کی پابندی سے پورا ہندو تھا۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۳۹)۔ یہاں آیا ہوں کہ دھرم کرم کی چند باتوں کا سبندھ ہو جائے ، جو شہر کی چہل پہل میں نہیں ہو سکتا۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۱۶)۔ ۲. **(مجازاً) رنگ ڈھنگ ، طور طریقہ ، عمل ۔** استانی کا دھرم کرم دکھا ، اترے کی سیر کی۔ (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۱۱۷)۔ [دھرم + کرم (رک)]۔

---کرنا محاورہ۔
۱. **بھلائی کرنا ، نیکی کرنا ، انصاف کرنا ، مہربانی کرنا۔** القصہ ہارے زلف نے دھرم کری ، بہت کرم کری۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۷)۔ اور کوئی ایسی جگہ بتا دو جہاں بہت ہوا نہ آوے ، اتنا دھرم کرو ، بڑی مصیبت میں ہوں۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۵)۔ ۲. **خیرات کرنا ، بھیک دینا۔**

بولو کوئی ہاشمی سوں نیں کچھ گنہ دھرم کر
امرت ہے دل میں تیرے مرتی ہوں جا چلا کر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۷۷)۔

ہوں شبو ہجراں میں محتاجِ وصال
کر بھکاری پر دھرم اِس کال میں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۵۲)۔

---کرو فقرہ۔
خیرات دو۔ ہنود کا مقولہ ہے جب گہن ہوتا تو خاکروب مانگتے ہوئے گلی گلی کہتے پھرا کرتے ہیں (محاوراتِ ہند ، ۱۰۰)۔

---کمانا محاورہ۔
۱. **نیک کام کرکے اگلے جنم کے لئے پُن جمع کرنا ، نیکی اور ثواب حاصل کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۲. **مُکتی حاصل کرنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔

---کوئی کھوئے / دے دھن کوئی لے / پاوے کہاوت۔
ایمان جائے کسی کا دولت ملے کسی کو ، کسی کے فائدے کے لیے اپنا ایمان کھونا (نجم الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---کی آن جانا محاورہ۔
دین بگڑ جانا (جامع اللغات)۔

---کی جڑ سدا ہری کہاوت۔
دھرم ہمیشہ ترقی پر رہتا ہے (جامع اللغات)

---کھانا محاورہ۔
ایمان کی قسم کھانا ، ایمان سے بیان کرنا (مخزن المحاورات)۔

---گرنتھ (---کس خف گ ، فت ر ، سک ن) امذ۔
مقدس مذہبی کتاب۔ بابو صاحب اب گراموفون بہت کم بجاتے کوئی دھرم گرنتھ پڑھ کر سناتے (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۳۳)۔

دھرم گرنتھ پڑھے کو تھوڑے
منھ نہ عمل سے لیکن موڑے

(۱۹۵۲ ، دھنید ، ۱۰۵)۔ [دھرم + گرنتھ (رک)]۔

---گرُو / گوُرُو (---ضم گ ، و مع / ضم گ ، ضم و ، و مع) امذ۔
مذہبی باتوں کا استاد (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [دھرم + گرو / گورو (رک)]۔

---گیانی (---کس گ) امذ۔
عالمِ دین ، فقیہ (فرہنگِ آصفیہ)۔ [دھرم + گیانی (رک)]۔

---گھڑی (---فت گھ) امث۔
گھنٹہ جو ایسی جگہ لگا ہو کہ اُسے سب دیکھ سکیں ؛ بڑی گھڑی جو مسلسل چلتی اور گھنٹہ بجاتی ہے۔ اسکرو گھمانے سے تارپیڈو کے اندر چند کلیں جیسے کہ دھرم گھڑی میں ہوتی ہیں گھومنے لگتی تھیں۔ (۱۸۸۹ ، رسالہ حسنِ ، ۱۰ اپریل ، ۱۳)۔ زمانے کی ترقی کی دھرم گھڑی کا وقت دفعۃً چھ جگ پیچھے لوٹ گیا۔ (۱۹۰۷ ، نپولینِ اعظم ، ۳ : ۱۳۷)۔ [دھرم + گھڑی (رک)]۔

---لابھ امذ۔
نیکی کا پھل یا فائدہ۔ دھرم لابھ سے مراد یہ ہے جو شخص نیکی کرے فائدہ پائے۔ (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۹)۔ [دھرم + لابھ (رک)]۔

---لگتی (---فت ل ، سک گ) صف۔
سچی ، حقیقت پر مبنی ، خدا لگتی (بات)۔ اس میں بہت کچھ جھوٹ ہے۔ مگر سچ بھی ہے ضرور دھرم لگتی پوچھو تو تم نے کسر ہی کون سی اٹھا رکھی ہے۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۳)۔ جو سچ جانا وہ لکھا۔ وہی بات کہی جو دھرم لگتی تھی۔ (۱۹۲۳ ، منشوراتِ کیفی ، ۳۰۱)۔ [دھرم + لگتیٔ لگنا (رک) کا حالیہ ناتمام]۔

---ماں باپ امذ۔
مذہب کی رُو سے منھ بولی ماں اور منھ بولا باپ ، دینی ماں باپ۔ شہزادی کے دھرم ماں باپ جو اصطباغ میں بنا کرتے ہیں تین تھے۔ (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۳)۔ [دھرم + ماں (رک) + باپ (رک)]۔

---منڈلی (---فت م ، غنہ ، فت نیز سک ڈ) امث۔
(ہندو) پوجاپاٹ کے نغمے گانے والوں کا گروہ ، دیوی دیوتاؤں کی مداح میں گیت گانے والوں کی ٹولی۔ اجی مسجد کے سامنے سے تو تمہاری دھرم منڈلی تک کا گانا بجانا گزرنے نہ دیں گے۔ (۱۹۲۹ ، بہارِ عیش ، ۳۷)۔ [دھرم + منڈلی (رک)]۔

۔۔۔مُورَت (۔۔۔و مع ، فت ر) صف.
مجسم نیکی ، سراپا نیک ، پرہیزگار (برہمنوں ، راجاؤں اور وشنو کا لقب). دو برہمن ایسے دھرم مورت صاحب جمال پوجا کرنے والے آئے ہیں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۳). ایک سہنت دھرم مورت بن کر جا بیٹھے اور خوب زور شور سے اشلوک پڑھنے اور منتر جپنے شروع کر دئے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۹۳). کچھ دکاندار جو بہ ظاہر بڑے ایماندار اور دھرم مورت ہونے کے مدعی ہیں چاولوں کا آٹا پسا کر کھانڈ کی بوریوں میں ملا دیتے ہیں. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۳۰ اپریل ، ۱۱). [دھرم + مُورَت (رک)].

۔۔۔مُول (۔۔۔و مع) امذ.
اصول مذہب (فرہنگ آصفیہ). [دھرم + مُول (رک)].

۔۔۔ناتھ امذ.
ولی ، جائز قانونی محافظ (جامع اللغات). [دھرم + ناتھ (رک)].

۔۔۔ناس کَرْنا ف مر.
مذہب بگاڑنا ، دین برباد کرنا ، عقیدہ خراب کرنا. اس نے کمہار کی جورو گھر میں بٹھائی ہے ، سب کا دھرم ناس کرتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۵۵).

۔۔۔نَشْٹ کَرْنا ف مر.
دین برباد کرنا. تم نے ہمیں کباب کھلا کے ہمارا دھرم نشٹ کر دیا. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۵۰).

۔۔۔نَشْٹ ہونا ف مر.
دین برباد ہونا. رانیہ نے اس برہمن کی بہو کو بلا کر کہا تو میرے دیوان کے لڑکے کے گھر جا. وہ بولی استری کا دھرم نشٹ ہوتا ہے غیر خاوند کے پاس جانے سے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۲). میں مسلمان ہوں اور آپ ہندو. میرے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانے سے تو آپ کا دھرم نشٹ نہ ہو جائے گا؟ (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۳۵۰).

۔۔۔نِکَلْنا محاورہ.
ایمان ترک کرنا ، راستی سے ہٹ جانا ، حق سے انحراف کرنا ، جھوٹ بولنا. گاندھی جی جیسے مہاتما دھرم نکل کر کہنے لگے تھے کہ میں جو زبان بولتا ہوں وہی ہندوستانی ہے. (۱۹۶۳ ، بزم خوش نفساں ، ۳۹).

۔۔۔وان صف.
مذہب کا پابند ، متقی ، پرہیزگار. دھرم وان ہندو فارسی یا عربی نہ پڑھتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۵۰).

آدمی زندہ ہے وہ قالب میں اس کے جان ہے
دھرم وان اس کو کہو وہ دھر سوان انسان ہے

(۱۹۵۲ ، دھمپد (ترجمہ) ، ۱۰۵). [دھرم + وان ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔وَنْتی (۔۔۔فت و ، سک ن) صف ؛ امث.
دیندار ، نیک ، پرہیزگار (عورت) ؛ دینداری ، نیکوکاری ، پرہیزگاری.

راجہ شیو راج وہ بہادر ہیں — دھرم ونتی کے یہ بہادر ہیں

(۱۸۹۵ ، دلبر حسن ، ۷). [دھرم + ونت ، لاحقۂ صفت + ی ، علامت تانیث].

۔۔۔وِواہ (۔۔۔کس و) امذ.
جائز شادی (یہ پانچ قسم کی ہے : برایم ، دیو ، ارش ، گندھرب ، پراجپتیہ) (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھرم + وِواہ (رک)].

۔۔۔ہار دھان کوئی کھائے کہاوت.
بے ایمانی سے ہر کوئی کما کھاتا ہے (جامع اللغات).

۔۔۔یاتْرا (۔۔۔سک ت) امث.
مذہب کے لیے کیا جانے والا سفر ، مذہبی دورہ ، دینی سیاحت ، زیارت. اس دھرم یاترا (مذہبی دورہ) سے لوگوں کے دلوں میں بدھ مت کا وقار دوبالا ہو گا. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۱۲۷). [دھرم + یاترا (رک)].

۔۔۔یُدْھ (۔۔۔ضم ی ، شد دھ) امذ.
مذہبی جنگ ، مقدس جنگ ، وہ لڑائی جو عقائد کے اختلافات کے سبب ہو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس) [دھرم + یُدْھ (رک)].

دَھرْماتْما (فت دھ ، سک ر ، ت) صف ؛ سہ دھرم آتما.
مخیر ، سخی ، فیاض ، نیک. یوں کال تو سبھی کو کھائے گا ، پر دھرماتما ہمیشہ جیتا ہے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۹۰).

بنو ایسے تو تم دھرماتما اور دھرم مورت ہو
سہالک تو لگے میرے لئے جیلہ سہورت ہو

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۹۹). مہاتما جی کی ماتا جی بہت دھرماتما عورت تھیں. (۱۹۲۲ ، خطباتِ مُشران ، ۱ : ۲۵۹). اگر تم جیسے دھرماتما لوگ موجود نہ ہوں تو ہماری بیماری تو وبا کی شکل میں پھوٹ نکلے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۳۲). [دھرم (رک) + آتما (رک)].

دَھرْماچارْیَہ (فت دھ ، سک ر ، ر ، فت ی) امذ.
قانون یا رسومات کا استاد (ماخوذ : جامع اللغات). [دھرم + آچارْیَہ (رک)].

دَھرْما دَھرْمی (فت دھ ، سک ر ، فت دھ ، سک ر) امث.
قسما قسمی ، عہد و پیمان. دیکھو دھرما دھرمی کا معاملہ ہے. تم بھی جھوٹ نہ بولنا. (۱۹۷۷ ، خواجہ محمد شفیع ، ابلیس ، ۹۶). [دھرم + ا (حرفِ اتصال) + دھرم + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

دُھرْمُٹ (ضم دھ ، سک ر ، ضم نیز فت م) امذ.
(معماری) فرش کے اینٹ روڑے کوٹنے کا ایک آلہ جس میں لوہے کی وزنی موٹی اور لمبی سلاخ ہوتی ہے جس کا نیچے کا حصہ چپٹا اور کسی قدر پھیلا ہوا ہوتا ہے ؛ قلعے کی فصیل پر ضرب لگانے والے آہنی گولے یا گرز. بعض نہایت دل چسپ آلوں کا استعمال کیا جاتا تھا مثلاً ... دھرمٹ اور رباط. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۷۶). [رک : دُرْمُٹ].

دَھرتَری (فت دھ ، سک ر ، فت ت) امث (قدیم).
دھرتی ، زمین (قدیم اردو کی لغت). [غالباً دَھرتری (رک) کا بگاڑ].

دُھرسَنڈَل (ضم دھ ، سک ر ، فت س ، سک ن ، فت ڈ) امذ (قدیم).
ستاروں کا مجموعہ.

ابراہیم و سکھ دھام دوار پنتھ سیس دھرین ایک ٹھوز
چیوں دھرسنڈل اُڑکن

(۱۵۹۹؟ ، کتاب نورس ، ۶۷). [دُھر ، دھرُو (رک) کا مخفف + منڈل (رک)].

دَھرمی (فت دھ ، سک ر) صف ؛ امذ.
مذہبی ، نیک ، متقی ، پرہیزگار ، دیندار.

آپے دھرمی آپے بھرمی
آپے کرمی آپ اکرمی

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۱). اپنے وقت میں وہ بڑا جوگی ، تپسی دھرمی تھا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۱). بڑے بڑے دھرمی لوگوں علی الخصوص سری کرشن جی مہراج نے اس کے تقدس کا حکم دیا. (۱۹۲۵ ، اسلامی گئو رکھشا ، ۹). نہ تو میں دھرمی ہوں اور نہ ادھرمی. (۱۹۶۲ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۲۳۸). [س : دھرمِن धर्मिन्].

دُھرمیشَر (فت دھ ، سک ر ، ی مج ، فت ش) امذ.
لنگ (عضو تناسل) کا ایک نام.

وہ دھرمیشر بھی تیرا ہی خدا ہے
اوسی سے تو دھرم مورت بنا ہے

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۵۸). [دھرم + ایشر ، ایشور (رک) کا مخفف].

دَھرَن (۱) (فت دھ ، ر) امذ.
رکھنا ، دھرنا.

مصطفٰے کے اس پر سریھن دھرن آیا چندا
مرتضٰی فرمان سو پھر کر آئیا مہر منیر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۶). **۲. پکڑنا ، گرفت میں لینا.**

اگر تا سکوں گا میں اس کوں دھرن
بزاں میں اشارت کروں گا تمن

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۳۳). **۳. لینا ، رکھنا ، قبضہ کرنا ؛ اٹھانا ، برداشت کرنا ؛ باندھنا ؛ سہارا ؛ باندھنے کی چیز ؛ بند ، پشتہ ؛ پستان ؛ ایک وزن یا ماپ** (جامع اللغات). [س : دھرن धरण].

۔۔۔ہار صف (قدیم).
رکھنے والا.

بولا یا جتنے مجلسی خاص تھے
دھرن ہار جو شہ سوں اخلاص تھے

(۱۵۶۴ ، شوق ، د ، ۸۹).

کرم سب بندیاں پر کرنہار توں
سنا سب پہ بکرنگ دھرنہار توں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳).

او قادر ہے قدرت دھرن ہار او
او راثی کوں پوست کرن ہار او

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۸۶). [دھرن + ہار ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ہارا صف.
رک : **دھرن ہار.**

دھرنہارا اسرار گنجہ اسرار کرنہارا رموز عشق اظہار

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۵۲). [دھرن + ہارا ، لاحقۂ صفت].

دَھرَن (۲) (فت دھ ، ر) امث.
۱. ناف ، ٹلا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۲. بچہ دانی ، رحم.** دھرن - زہدان زنان کہ بتازی مشیمہ و رحم خوانند. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۳۵).

پیڑو سے ناف تک اک اُٹھتی ہے ہوک ہے ہے
پھوڑا ہوا ہے دائی بندی کے کیا دھرن میں

(۱۸۲۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۵۹).

دھرن میں جبکہ بہ دیتا ہے تخم کو پہنچا
وہیں بناتا ہے پھر ڈول اس کی صورت کا

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۳). **۳. دھرتی ، زمین.**

انھیں شہ کیا شاد دکھن دھرن
کگن دل ، دھرت دل ، مسخر کرن

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۳).

چلے تو ہتی ڈلنے سب دھرن

(۱۶۷۳ ، نصرتی ، تاریخ سکندری (دکھنی اردو کی لغت)). **۴. (i) شہتیر ، بلّی. (ii) (چھپر بندی) دو بلیا جھپر یا کھپریل کی درمیانی روک یعنی سگری کی بلّی جس پر دونوں طرف کے پلّوں کے چڑھاؤ لگے رہتے ہیں.** (اُژتلا (اپ و ، ۱ : ۱۵)). **(iii) (نجاری) چوکھٹ کے اترنگے کے اوپر والی دہلیز کی جوابی لکڑی یا پتھر کی پٹی جو بطور بناؤ کے رکھی جاتی ہے. اس میں کواڑ کی اوپر کی چول کے سوراخ ہوتے ہیں ، سہاوتی ، پیشانی ، سردل ، دھرونڈا** (اپ و ، ۱ : ۳۸). **۵. آواز کا اتار چڑھاؤ ، لے ، سروں کی ترتیب ، گانے کی طرز.**

ہر اک تال کے پیچھے بجتی ہرن
تھی خسرو اور تان سن کی دھرن

(۱۸۴۴ ، مثنوی ابورب کشن کنور ، ۴۲). [س : دھرن धरण].

۔۔۔تختہ (۔۔۔فت ت ، سک خ ، فت ت) امذ ؛ امر دھرن تختہ
تباہی ، بربادی ، پسپائی ، شکست. آپ کے ہاں منٹو کی وہ کتاب بھی ہے جس میں "دھرن تختہ" کے معنی ہوں؟ (۱۹۲۰ ، خا کم بدہن ، ۲۳). نومبر ۱۹۶۲ کی جنگ میں چین کے خلاف بھارتی فوجوں کا دھرن تختہ کیوں ہوا؟ (۱۹۷۴ ، "مساوات" ، کراچی ، (شوکت صدیقی) ، ۱۱ مئی : ۳). [دھرن + تختہ (رک)].

۔۔۔ٹلنا / ڈگنا / ہٹنا ف ل.
ناف ٹلنا ؛ بچہ دان کا کسی صدمہ کے باعث اپنی جگہ سے ہٹ جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ تاج اللغات ؛ پلیٹس).

دَھرْنا (ت دھ ، سک ر). (الف) ف م.

۱. (أ) (کسی جگہ یا چیز پر) رَکھنا ، ٹکانا ، جمانا.

بولے باتاں شیریں زبانی

ابراہیم ملتیں چرن دھروں پیشانی

(۱۵۹۹ ؟ ، کتابِ نورس ، ۹۷).

دھر کے وہ وصل ایک تختی پر

چھنٹے پانی کے غوب سے مارے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۵).

غرض وہ دانت نہیں جوہری قدرت نے

دھری ہے سلکِ گہر درج لعل کے اندر

(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۲۵). مقصود دونوں صورتوں میں میز کے بنانے سے ایک ہی ہوتا ہے کہ اسپر کتابیں رکھی جائیں قلم دوات دھرا جائے. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۱ : ۶۹).

جزیرے خواب کے ، ساحل کے اس طرف آباد

سفر کا شوق ہے ، کشتی میں پاؤں دھرتا نہیں

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۳۲). (أأ) (قرینے سے) رکھنا ، سجانا ، چُننا.

دھرے ہیں خوانچے ان میں سراسر

نکالے ہے ہر اک اپنی صدا کر

(۱۷۷۸ ، مثنوی گلزارِ ارم (مثنویاتِ حسن، ۱: ۱۹۵)). دسترخوان بچھا کر اچھی طرح بہ طرح کے کھانے دھرے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۹۳). (أأأ) (بوجھ) رکھنا ، لادنا.

سخت سخت فرمایش کرے بڑا بھار طالب سر دھرے

(۱۶۵۳ ، گنجِ شریف ، ۱۳۷). ان دونوں حبشی غلاموں نے اس پنجرے کو مزدوروں کے سر پر دھر دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۵۱).

جس بات کو مفید سمجھتے ہو ، خود کرو

اوروں پہ اس کا بار نہ اصرار سے دھرو

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۸). (iv) الزام لگانا ، عائد کرنا. بے انتظامی کی تہمت غفلت کی بدنامی واجد علی شاہ کے سر پر دھر دی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳). یعنی تمہارے اگلے بزرگوں نے ھابیل کو مار ڈالا تھا ، پھر ایک دوسرے پر دھرنے لگا. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۴۷). (v) (توجہ) مرکوز کرنا ، (کان) لگانا.

اب تاں یاراں فکر کرو	مرنس اوپر چیت دھرو

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۵۶)).

گر کان ہووے تجکو تک کان دھر کے سُن لے

آواز اک صنم کی نکلے ہے زیر و بم سے

(۱۸۲۳ ، دیوانِ شادان ، ۱ : ۱۰۹). (vi) چھوڑنا ، بچا کر رکھنا. لے استاد وہ کافور فلانی جگہ ہے اوسمیں سے چالیس مثقال لے کر بھی حنوط کر اور باقی واسطے علی کے دھر. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۷). (vii) (قبر میں) اُتارنا ، دفن کرنا.

تیار جنازہ سرا کر لیں تو سدھاریں

ہاتھوں سے بھی قبر میں دھر لیں تو سدھاریں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۹۲). ۲. (أ) سپرد کرنا ، تحویل کرنا ، ودیعت کرنا ، امانت رکھنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

(أأ) گِرو رکھنا ، رہن رکھنا ، ضمانت میں دینا.

جانتے تھے ہم بڑا زاہد جنہیں وہ اے ظفر

میکدہ کی کیچ تک عمامہ دھر کر ہو گئے

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۲۹). ۳. پکڑنا ، گرفتار کرنا.

اگر ہاتھ آوے تو جیتا جہ دھر

نہیں تو ترت بھیج سر کاٹ کر

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۲۵).

پیتا ہے مل شراب رقیباں سوں رات دن

گر محتسب دھرے تو کہوں کس سوں بولنا

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۱۲۶).

اچھا ہوا کہ حضرتِ دل واں دھرے گئے

کس نے کہا تھا بیٹھے نگہباں جانیے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۴۸).

ادھر وہ بھی لٹو تھے اس فکر میں

کہ بن جائے موقع تو اس کو دھریں

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۸۳). ۴. (أ) (اختیار یا بس میں) رکھنا ، حاصل ہونا.

جو دھرتے تھے سب معجزے انبیا

توں حضرت کوں سب معجزے او دیا

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳). (أأ) (قبضے میں) رکھنا. حسن دھن من موہن ، جگ جیون اک غلام دھرتی تھی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۲۰).

جو کہا جا مالِ عاشق کا امانت بوجھ کر بارو

تو ویسے بے حیا لڑکے کو کیا لازم ہے پھر دھرنا

(۱۷۴۳ ، انتخابِ دیوانِ فدوی لاہوری ، ۶). (أأأ) (دل میں) رکھنا.

آرزو دھرتا ہوں تج اک بات کر منج سات توں

منج لکھیں الحق تری ہک بات ہے جیوں سوں کتاب

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۳).

کنورا بہانسے جا پھر کے اپنے مندر

نہ اس راہ کا دھیان کچھ دل میں دھر

(۱۷۵۶ ، قصۂ کامروپ و کلا کام ، ۳۰).

اوس سے کیا کہیے توقع کوئی انسان دھرے

لے کے دل ، ہاتھ جو کانوں میں ہو انجان دھرے

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۲۱۳). ۵. (نام) رکھنا ، مقرر کرنا.

نوسرہار دھریا اس کا ناتوں

جاے دکھا لو اب پر ٹھانوں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۵۰)).

اپس بات سوں راست کر اس شتاب

دھریا مہربانی سوں آدم خطاب

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱). ۶. قائم کرنا یا رکھنا ، بنانا ، استوار کرنا. او کہاں تھا کہیں تو تعلقات جاگا سوں دھرتا تھا یعنی؟ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۲۲).

دھرو ہوں معرفت سوں آشنائی

حدیقہ میں کہے ہیں جیوں سنائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۰). ۷. کرنا.

تون صاحب حکم سب پہ دھرنا لے
جگنج کرنے منگتا سو کرتا لے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳).

بہت ان کا اکرام کرتا اتھا
سبوں کے اُپر پیار دھرتا اتھا

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۷۱). ۸. ” کرنا “ کا تابع.

مثلاً اور پڑھے اور کرے ؎ اور لیاوے اور کر دھرے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۷۳). از برائے خدا جاؤ. دیکھو ایسا نہ ہو بیوی جھاڑو لے کے گرد ہو تو پھر کرتے دھرتے کچھ نہ بن پڑے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۲). معلوم ہوتا تھا کہ اپنے باپ کے کام کو جس کا سارا کیا دھرا اس بُری طرح غارت ہو گیا ... تکمیل کو پہنچانے کا فرض ... عائد ہوتا ہے. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ رومہ (ترجمہ) ، ۲۰۱). (ب) امذ. ۱. کوئی بات منوانے یا التجا پوری کرانے کے لیے کسی کے دروازے پر یا کسی اور جگہ جم کر بیٹھنے کا عمل ، دھنی (عموماً فعل ” دینا “ کے ساتھ). سپاہ کا ماہ بماہ مواجب نہ پہنچا تو دنگے اور دھرنے کی نوبت پہنچے گی. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۷۹). آئے دن کی ہڑتالوں ، مورچوں ، دھرنوں وغیرہ کے تاشاہی احتجاجی سلسلوں کی مد تو چھوڑی ہی جاتی ہے. (۱۹۶۲ ، تجدیدِ معاشیات ، ۳۷۹). اف : دینا. [س : دھرتو धरेत نیز دھرتے धरति].

---بیٹھنا محاورہ.
رک : **دھرنا دینا**. دھرنا بیٹھ کر اور اپنی جان دینے کی دھمکی دے کر تنخواہ وصول کر لیتے ہیں. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۷۵).

---دے کر بیٹھنا محاورہ.
۱. رک : **دھرنا دینا**.

لے جاؤ جی اگر تم بیٹھے ہو دے کے دھرنا
پر کُوئے دوستی میں واں پھر قدم نہ دھرنا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۵۷). گجرات کی کچھ بنیانیاں اپنے ملک کی رسم کے مطابق گھاٹ پر دھرنا دے کر بیٹھ گئیں. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۳۰۲). بعض مانگنے والوں کی عادت ہوتی ہے کہ لوگوں کو تنگ کرتے ہیں. جو نہ دے اُسے بُرا بھلا کہتے ہیں بد دعا دیتے ہیں یا دھرنا دے کر بیٹھ جاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۶۷). ۲. (مجازاً) **کسی چیز پر اڑ جانا ؛ مضبوطی سے قائم رہنا**. جب اس کو پیشہ ٹھیرا لیں اور معاش کے لیے اسی پر دھرنا دے کر بیٹھیں تو بدگمانی نہ ہوتی ہو تو ہو. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸۳).

---دینا محاورہ.
۱. (أ) **اصرار کرنا ، احتجاج کرنا ، زور دے کر بات منوانا ، مقصد حاصل کرنے کے لئے جم کر بیٹھ جانا ، اُٹھنے کا نام نہ لینا ، دھنی دینا**. کوڑی کوڑی دکان مانگو ، امیروں کی ڈیوڑھیوں پر دھرنا دو. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۲۳). مُردوں کو اشارہ مل جاتے تو بھونروں کی طرح منڈلانے لگیں میرے دادا تو تمہارے دروازے پر دھرنا دینے لگیں. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۵۶). ہبیٹ نہیں ملی تو بس آپ کے گھر جا کر دھرنا دیں گے. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۷۰). (آأ) **کسی کے ہاں جم کر رہنا ، طویل عرصے تک قیام کرنا**. اگر اتفاق سے کبھی آگئے تو ظاہر ہے کہ آپ ہی پر دھرنا دیں گے. (۱۹۳۸ ، بحرِ تبسم ، ۳۶۳). ۲. **دستک دینا** (فرہنگِ آصفیہ).

---مار کر بیٹھنا محاورہ.
رک : **دھرنا دینا**. اب میں اس دکان کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھوں گی. (۱۹۳۸ ، کسان کی آہ ، ۱۰۲). اب شاعر نے جب اپنی تمام کوششیں بے سود دیکھیں تو بخیل امیر کے دروازے پر دھرنا مار کے بیٹھ گیا. (۱۹۶۹ ، نئے ذائقے ، ۲۵).

دُھرَنْت (ضم دھ ، فت ر ، غنہ) امذ.
راگ کی ایک غیر معروف قسم.

جواں نے دیکھ عشرت کا سمایا
دُھرنت اس نے بنا کر گا سنایا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۹۳؟). اس میں بہت سے ایسے راگ ہیں جو اب بالکل بُھلا دئے گئے ہیں. ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں ... کدار ، دھرنت ... چھیک وغیرہ. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۰). [مقامی].

دَھرِنْگا (فت دھ ، کس ر ، مغ) امذ.
چاول کی ایک قسم (پلیٹس). [مقامی].

دَھرْنَہ (فت دھ ، سک ر ، فت ن) امذ.
ہاتھی کے پانو باندھنے کی بڑی زنجیر. دھرنہ۔ سترگ زنجیربست آہنی واز زر و سیم نیز برسازند. (۱۵۹۳ ، آئینِ اکبری ، ۱ : ۹۸). ہاتھی کا رخت یہ ہوتا ہے (۱) دھرنہ۔ بڑی زنجیر ہوتی ہے جس سے پانوں باندھتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۳). [غالباً س : دھرنڑ धरण ـ باندھنا].

دَھرْنی (۱) (فت دھ ، سک ر) امث.
زمین ، کرۂ ارض ؛ مٹی ؛ اراضی ؛ شہتیر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : دھرنڑی धरणी].

---کی ماں سانجھ کہاوت.
شام کو آرام ملتا ہے (جامع اللغات).

دَھرْنی / دَھرْنِیت / دَھرْنَیت (فت دھ ، سک ر / فت دھ ، سک ر ، ی مع / ی لین) امذ.
دھرنا دینے والا ، جو دھرنا دے کر بیٹھے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھرن ـ دھرنا (رک) + ی / یت ، لاحقۂ صفت].

دُھرُو (کس خف نیز ضم دھ ، و مع). (الف) صف.
ساکن ، غیر متحرک ، قائم ، مضبوط ، مستحکم ، دیرپا ، پائدار ؛ یقینی ، ثابت ؛ سچ ، درست (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) امذ.
۱. **قطبی ستارہ ، قطب تارا**. جب یہ عہد و پیمان ہو چکے تو لڑکی کو

لڑکے کے بائیں طرف بٹھا دیا اور پھر دھرو کے درشن کرائے. (۱۸٦۸ ، رسوم ہند ، ۱۵۳). ۲. قطبِ شمالی ؛ ستائیس فلکی جوگوں (قرانوں) میں سے ایک کا نام ؛ وشنو اور دوسرے کئی دیوتاؤں کا ایک نام ؛ مداومت ، ثبات ، قیام (پلیٹس). ۳. ایک قسم کا گیت جس میں حمد و ثنا ، شجاعت کے کارنامے یا دیوتاؤں کی توصیف ہوتی ہے ؛ دُھرپد. خسرو سے قبل ہندوستان کے قدیم گویوں کا بدار گیت ، چھند (چھنّد) دھرو ، استت پر تھا. (۱۹٦۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱٤۰). ۴. وہ کیل جس پر چکّی پھرتی ہے ، کیلی ، مالی (فرہنگِ آصفیہ). [س : دھرُو - ध्रुव].

---تارا امذ.
قطبی ستارہ (پلیٹس). [دھرُو + تارا (رک)].

---جوگ (---و مج) امذ.
(نجوم) ستائیس فلکی جوگوں (قرانوں) میں سے ایک جوگ کا نام جو سعد مانا جاتا ہے. دھرو جوگ۔ اس جوگ کی پیدائش سے مولود دولت مند اور کثیر الغذا اور اہلِ محنت ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۳). [دھرُو + جوگ (رک)].

دُھروا (کسر خف نیز ضم دھ) امث.
۱. نیک اور پارسا عورت ؛ ایک پودا Desmodilim Gangeticum یا Hedysarlim Gangeticum ؛ ایک درخت جس کے ریشوں سے کمان کا چلہ بنایا جاتا ہے (لاط Sanseviera Zeylanica: دھرپد (پلیٹس). ۲. (موسیقی) ایک تال جس میں ماترا کا تعین ہتھیلی کی آواز سے ہوتا ہے (شبد ساگر). سارگ کی چار قسمیں ہیں۔ دھروا ، چترا ، دارنگ ، جھن. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۸۸). [س : دھرُوا - ध्रुवा].

دَھرْوانا (فت دھ ، سک ر) ف م.
۱. (اُ) رکھوانا ، جبراً لے لینا.

لطفِ حضرت سے زحل کی ہو سیاہی کافور
قہرِ مریخ سے شمشیر و سپر دھروا لے

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۰۹). ٹوکری سر پر لے کر چلو تو تہ بزاری کے نام کا دھروالیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۳). (اا) ادائگی کروانا ، جبراً وصولی کروانا. میں تو وں سے ایک ایک کوڑی دھروا لوں گا. (۱۹۲۷ ، ترالی اردو ، ۵۰). اگر کوئی میرے برابر والا ہوتا تو آدھے دام ضرور دھروا لیتا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۰). (ااا) بطور امانت رکھوانا.

لالچی کیوں آپ کوں مشہور کروایا ہے تم
مانگتے ہو کیا سجن کچھ ہم پہ دھروایا ہے تم

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۸). ۲. گرفتار کرانا ، پکڑوانا. خوف تھا کہ مبادا اسی کے آدمی اس کو دھروا دیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۱۱). تم اب مجکو دھروایا چاہتے ہو. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۵). [دھرْنا (رک) کا تعدیہ].

دَھرُوت (فت دھ ، و مع نیز لین نیز مج) امث ؛ = دَھرُوت.
امانت ، ودیعت ، چیز جو بطور امانت کسی کی تحویل میں دی جائے. ہور اپنی دھروت کئی تو اس کا غم مت کھا. (۱۷٦۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). کوئی اپنی چیز دھرُوت رکھا تو اس کو پہنچا دینا. (۱۸٦۰ ، فیض الکریم ، ۵۷۹). یہ وضع شدہ رقم بطور دھرُوت ہے کی. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی پچانی ، ۲۲۹). [دَھر ، دَھرنا (رک) + وت ، لاحقۂ اسمیت].

دَھرور/دَھروڑ (فت دھ ، و مج) امث.
۱. امانت ، تحویل ، ودیعت (= دھروت). جہاں جہاں نواب صاحب کی دھرور تھی اس کو سب کچھ معلوم تھا . اُسی دن اُس نے سب نوٹ اور جواہرات قابو میں کئے تھے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۲۹). ہلچل اور ... ترک تاز کے زمانے میں دھروڑ کا رکھنا خطرے سے خالی نہیں. (۱۹۳۱ ، نہتا وانا ، ۱۱۰). میرے پاس پانچ روپے کاؤ کے دھرور (کسی کی امانت) کے رکھے تھے. (۱۹۸٦ ، جوالا مکھ ، ۱۰۸). ۲. (کاشت کاری) رقم ضمانت جو ادائی لگان کے اطمینان کو پیشگی جمع کرائی جائے (ا پ و ، ٦ : ٦۸). [رک : دھروہر].

--- کرْنا محاورہ.
امانت رکھنا ، ودیعت رکھنا ، تحویل میں دینا.

اک تو یہ گھر کی قیمتی چیزیں
بینک میں آج ہی دھروڑ کریں

(۱۹۳٦ ، جگ بیتی ، ۱۱).

دَھرَوکی (فت دھ ، و لین) امث.
۱. قیاس یا اٹکل سے دریافت کرنے کا عمل (پلیٹس). ۲. (کاشت کاری) پیداوار کی آنک یا تخمینہ جو بٹائی کے وقت جھگڑے کی صورت میں کرایا جائے (ا پ و ، ٦ : ٦۸). [دھراو ، دھرانا (رک) + س : ک + اکا कृ + इक्का].

دَھرَول (فت دھ ، و مج نیز و لین) امث.
رک : دھروہر (پلیٹس). [دھروہر (رک) کا عرف].

دَھرَونا (فت دھ ، و لین نیز مج) امث ؛ امذ.
وہ عورت جس کی دوسری شادی ہوئی ہو ؛ عورت کی دوسری شادی (پلیٹس). [رک : دھراونا].

دَھرَونْڈا (فت دھ ، و لین ، مغ) امذ.
(نجاری) چوکھٹ کے اترنگے کے اوپر والی دہلیز کی جوابی لکڑی یا پتھر کی پٹی جو بطور بٹاؤ کے رکھی جاتی ہے ، اس میں کواڑ کی اوپر کی چُول کے سوراخ ہوتے ہیں ، دھرَن ، سردل ، سُہاوٹی ، پیشانی (ا پ و ، ا : ۳۰). [رک : دھرَن (۲) + ونڈا ، لاحقۂ تصغیر].

دَھروہَر/دَھروہَڑ (فت دھ ، و مج ، فت ہ) امث.
۱. امانت ، تحویل ، ودیعت.

نقدِ دل دے کے انہیں مفت لٹا جاتا ہوں
مکرے جاتے ہیں دھروہر مری دھرنے والے

(۱۸۹٦ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۹۰).

تم نے کبھی کہا تھا بولی وہ مسکرا کر
وردان دو تمہارے راجا بہ ہیں دھروہر

(۱۹۲۰ ، سیتارام ، ۳۰). ۲. شے مرہونہ ، گروی رکھی ہوئی چیز (جامع اللغات). ف : دھرنا ، رکھنا. [دھروہ ، غالباً = دھراؤ؛ (رک) + او ، اڑ : ب : اڈی [illegible] - س : آ + ز + ای ج].

دَھروہی (فت دھ ، و مج) امث.
بے وفائی ، دغا بازی ، شرارت.

کرپایل چھن ، سامری کی مانے دیو پساج
کپٹ دھروہی جو کرے ، بگڑے اس کا کاج

(۱۸۸۹ ، جشن کنور سین (عیاب کے ڈرامے ، ۳۷۷)). [س : دروہ [illegible] کا بگاڑ].

دَھڑی (۱) (فت دھ) امث ، امہ دھڑی.
مسّی کی تہ جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں.

ہیں لطف ہے یکجا شفق و شام کا ہونا
کھلتا ہے ترے ہونٹوں پہ کیا رنگ دھری کا

(۱۸۸۰ ، دیوان عشق ، ۱۹).

دل مسرور کو کیا خاک سیہ کرتا ہے
زیب لب بیٹھے جو مسّی کی دھری کرتے ہو

(۱۸۹۲ ، انتخاب دیوان مسرور کاکوروی ، ۱۰۳). [رک : دَھڑی].

دَھری (۲) (فت دھ) صف (قدیم).
ٹسوئی ، بھینگا (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

دَھری (۳) (فت دھ) امث.
وہ عورت جو بغیر نکاح کیے بطور جورو گھر میں رکھ لی جائے ، ڈالی ہوئی عورت ، داشتہ (ا ب و ، : ۸۱ ، شبد ساگر). [دھر (دھرنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ صفت].

دُھری (ضم دھ) امث.
۱. لوہے یا لکڑی کا ڈنڈا جس کے سروں پر پہیے گھومتے ہیں ، کِلی ، چھوٹا دھرا.

چودھری جی چلے وہ کیا گاڑی
کیوں پہیوں میں جو دھری نہ لگے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۱). فرانسیسی توپوں کی گاڑیوں کے پہیے دھری تک کیچڑ میں دھنس جانے تھے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۲۰۱). ۲. محور جس پر کوئی چیز گردش کرے. چکی ہوا کی دھری پر گھومتی ہے. بس وہی دھری اس کی محور ہے. (۱۸۵۱ ، علم طبیعات ، ۱ : ۳۳). ڈائنمو ... مناسب دھری کے ذریعہ زبردست مقناطیسی میدان میں گھوم سکتے ہیں. (۱۹۲۲ ، طبیعات عملی (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۱). ۳. (سان گری) سان کا محوری ڈنڈا (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۸). [دھرا (رک) کی تصغیر].

--- پھیر (--- ی مج) امذ.
محور یا دھری کا وہ پرزہ جو اسے عمودی اور افقی دونوں قسم کی حرکتیں دے سکتا ہے. ہاتھ اور پیر کی مدد سے گھومنے والے دھری پھیر کو موٹر کے پچھلے پہیوں سے ملا دیتا ہوں. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۳). [دھری + پھیر (پھیرنا (رک) سے)].

دُھرّے (ضم دھ ، شد ر) امذ ، ج.
دُھرّا (رک) کی جمع ، مرکبات میں مستعمل.

--- اُڑانا محاورہ.
۱. زد و کوب کرنا ، مارنا پیٹنا ، دُھرّے لگانا. تو نے میری بیگم کو تو جلایا ہے ، دیکھ تیرے کیسے دھرے اُڑاتی ہوں. (۱۸۵۷ ، انشاد ہادی النسا ، ۱۰۹). بڑے بیٹا اگر یہاں کا ٹھہرنا ہیں پائیں تو میرے دُھرّے اڑا دیں نہیں معلوم میرا کیا حال کریں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۶۱). ۲. ذلیل و خوار کرنا ، رسوا کرنا ؛ مذاق اُڑانا. اخباری کاغذوں نے اس کی تقریر کے دُھرّے خوب اُڑائے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۱).

--- اُڑ جانا محاورہ.
حالت خراب ہو جانا ، دُرگت ہو جانا ، کچومر نکل جانا. جمیل کو تو غلام ضرور پہنچادے گا ، مگر حضور غلام غریب آدمی ہے. باربرداری میں مجھ غریب کے دُھرّے اڑ جائیں گے. (۱۸۹۰ ، مہر کہسار ، ۲ : ۲۱۱).

دھربا ری میں سُجھے ہے گھوڑا نہوڑ باری نُوکان گو کہاوت.
(دھربا - بیٹی - نہوڑا - بہو) اے بیٹی میں تم کو سمجھا رہی ہوں اور اے بہو تم غور سے سنو ، کسی کو سمجھانے کے لیے جب دوسرے پر رکھ کے بات کہی جائے تو کہتے ہیں (ماخوذ : مہذب اللغات).

دُھرپانا (ضم نیز فت دھ ، کس ر) ف م.
مٹی ڈالنا ، خاک کی ڈالنا ، پھٹکنا ، چھاننا ، تھوڑے اناج کو تھوڑے سے جُدا کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھر (دھول (رک) سے + پانا ، لاحقۂ مصدر].

دُھرّیاں اُڑانا / بکھیرنا محاورہ.
رک : دُھرّے اُڑانا. ایک منہ بات پر ایسی خفا ہوئی کہ دھریاں اڑا دیں. (۱۹۱۰ ، نشاط عمر ، ۲۲۲). کنکڑی کی توپ اور پھٹک کے گولے ایسے ... نشانے پر لگاتے کہ میاں گاڑھے خان کی دھریاں بکھیر دیتے اور تار تار ہو جاتے. (۱۹۲۶ ، گاڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دیدی ، ۱۷).

دَھریجا (فت دھ ، ی مج) امذ.
ہندو نیچ ذاتوں میں بیوہ کا دوسرا شوہر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھر ، دھرنا (رک) + یجا ، لاحقۂ صفت].

دَھریس (فت دھ ، ی مج) امث.
جُھومر (ایک علاقائی رقص) کی قسم کا ایک ناچ. لڑکیاں دھریس ناچتی ہیں جو ”جھمر“ ہی کی ایک قسم ہے. (۱۹۳۶ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۱۱۸). [مقامی].

دھریک (فت دھ ، ی مج) امذ.
نیم اور بکائن کی ایک قسم کا درخت ، جس کے پتے نیم کی طرح دندانہ دار ہوتے ہیں ، اسکا پھل گول ہوتا ہے جو پہلے سبز اور پھر پک کر زرد ہو جاتا ہے اور بہت کڑوا ہوتا ہے (بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بکائن ہی کا پنجابی نام ہے). نیم اور بکائن و دھریک کا ثمر کھاتا ہے. (۱۸۹۷ء، سیر برند، ۳۴۳). اس چارپائی کے پاس بائیں طرف کو کچھ ہٹ کر دھریک کا ایک نوخیز درخت ہے. (۱۹۳۱ء، بابی، ۱۰). [پن].

دھریل (فت دھ ، ی مج) امث.
بغیر نکاح کے رکھی ہوئی عورت ، داشتہ (پلیٹس). [دھر ، دھرنا ، (رک) + یل ، لاحقۂ صفت].

دھریلی (فت دھ ، ی مج) امث.
وہ عورت جو بغیر نکاح کے بطور جورو گھر میں رکھ لی جائے ، ڈالی ہوئی عورت ، داشتہ (ا پ و ، ۷ : ۸۱ ؛ شبد ساگر). [دھر (دھرنا (رک) سے) + یل ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

دھریں دھر (فت دھ ، ی مج ، فت دھ) م ف (قدیم).
ہر طرف ، ہر جگہ.
نہ ہوں دانگ جانوں نہ ہوں دا (نگ) جوت
دھریں دھر دسیں دشٹ تل دیو بھوت
(۱۴۳۵ء، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۳۹). [دھر ۔ طرف + یں (کلمۂ اتصال) + دھر].

دھرینڈی (ضم دھ ، ی مج ، مغ) امث.
چیت کے مہینے کا پہلا دن (اس دن ہندو راکھ بکھیرتے ہیں) ؛ ہولی کے تہوار کا دوسرا دن (اس دن ہندو ایک دوسرے پر عبیر اور گلال پھینکتے ہیں) (پلیٹس). [رک : دھلینڈی].

دھڑ (۱) (فت دھ) امذ.
۱. بدن ، جسم (بہ استثنائے سر).
آرا کھنہ (کذا) راوت سارنگ چھڑ
مار بچھائے دھڑ پر دھڑ
(۱۵۰۳ء، نوسرہار ، ۵۸).
سو ہر یک کا ہے اونٹ کے ناد دھڑ
تو غفلت سوں جا اس کے پانوں پکڑ
(۱۶۰۹ء، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۶).
• کیونکہ دیکھوں گا تڑپتا بنا سر دھڑ اوس کا
کیونکہ دیکھوں گا کٹے حلق سے لوہو بہتا
(۱۷۳۲ء، کربل کتھا ، ۱۲۹).
دھڑ نہیں سر ہی پڑا ہے سر نہیں تو دھڑ ہی ہے
ہیں زیارت کردنی صد کشتۂ شمشیر یاں
(۱۸۱۰ء، میر ، ک ، ۱۳۲۲). ہم کو ایسے لوگ نظر آئے جنکا آدھا دھڑ تو نہایت خوبصورت تھا اور آدھا دھڑ نہایت بدصورت. (۱۹۲۳ء، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴۵). دھڑ کے جانبین میں مینڈک کی طرح دو جوڑ جارحوں کے پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۱ء، اساسی حیوانیات ، ۲۲۹). ۲. گروہ ، جماعت ، فریق ؛ رخ ، چہرہ ؛ جانب ، طرف ؛ ایک قسم کا ڈھول جو اکھاڑے میں کسی پہلوان کے جیتنے پر بجایا جاتا ہے (پلیٹس). [پ : دھٹ ؛ س : دھرتر धड़].

ـــ بٹھا دینا محاورہ.
(کبوتر بازی) دوسروں کے کبوتروں کی ٹکڑی کو اپنے کبوتروں کے ذریعے پکڑ لینا. او ہو شیخ جی بڑا افسوس ہوا ، آج تو اُستاد شبّو خاں نے آپ کا دھڑ بٹھا دیا. (۱۹۳۶ء، شعلے ، ۳۳).

ـــ بھائی امذ.
ایک فریق کا کوئی فرد ، جانبدار (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھڑ + بھائی (رک)].

ـــ توڑ (ـــ و مج) امذ.
کُشتی کا ایک داؤ (پلیٹس). [دھڑ + توڑ (توڑنا (رک) سے)].

ـــ توڑ دینا / توڑنا محاورہ.
۱. کمر شکستہ کر دینا ، بہت کمزور و ناتواں کر دینا. بڑی بیچش نے دھڑ توڑ دیا تھا ، مگر خوش گفتاری میں فرق نہ آیا تھا. (۱۹۶۲ء، گنجینۂ گوہر ، ۹۷). ۲. شدید صدمہ پہنچانا ، بہت نقصان پہنچانا. مسٹر محمد علی نے آپ کی خواجگی ختم کر دی ہے اور آپ کے تبلیغی رسوخ کا دھڑ توڑ دیا ہے. (۱۹۲۷ء، مسلمان سہارا ، ۸۲). ۳. خستہ حال کر دینا ، عاجز کر دینا ، پریشان کر دینا. بھارت میں مہنگائی نے دھڑ توڑ رکھا ہے. پاکستان میں ضروری اشیاء کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں. (۱۹۶۶ء، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۵۹).

ـــ ٹوٹا (ـــ و مع) صف.
۱. کمر شکستہ ، خمیدہ کمر ، کُبڑا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. (مجازاً) کمزور ، نحیف. یہاں کی آب و ہوا کا کچھ ایسا اثر ہے کہ وہ دھڑ ٹوٹا ، گھسٹتا اور اپنی جان کو پٹختا ہوا لیجھہ باقی نہیں رہتا. (۱۹۲۸ء، پس پردہ ، ۳۶). [دھڑ + ٹوٹا ، ٹوٹنا (رک) کا حالیۂ تمام].

ـــ جیو سے لڑنا محاورہ.
سوچنا ، غور کرنا (پلیٹس).

ـــ چورانا (چُرانا) محاورہ (قدیم).
جسم تبدیل کرنا ، روپ بدلنا ، خود کو دوسروں کی نظروں سے چھپانا.
کبھی دھڑ چورا آپنا ہو ہوَن
پھر آتا ہے یک پل میں چارو رُخن
(۱۶۵۷ء، گلشن عشق ، ۱۲۱).

ـــ داری امث.
حمایت ، طرفداری ، گروہ بندی. اہل قریش اس دھڑ داری کو بڑا معیوب سمجھتے تھے. (۱۹۲۶ء، محمدؐ کی سرکار ، ۵۶). [دھڑ + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَہ جانا محاورہ.
فالج ہو جانا ، جسم کا بے حس و حرکت ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کے اَندَر لینا محاورہ.
ہضم کر جانا (جامع اللغات).

---مار امذ.
کشتی کا ایک داؤ جس میں جسم سے ٹکر مار کر مقابل کو گرا دیا جاتا ہے. آغا نے یہاں پر اس خوبصورتی سے دھڑ مار دیا کہ سیدھا چاروں شانے چت اس کے نیچے لیٹ گیا.(١٩١٠، انقلابیو لکھنو ، ١ : ٢٣). داؤ پیچ شروع ہوئے اور اک دستی دودستی ... دھڑ مار.(١٩٤٣ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ٥٨).
اف : دینا. [دھڑ + مار ، مارنا (رک) کا امر].

---میں اُتاڑنا محاورہ.
رک : دھڑ میں ڈالنا (پلیٹس).

---میں پَڑنا محاورہ.
پیٹ میں جانا ، کھانا پیٹ میں پہنچنا. بلّی بھی پیٹ کے لیے چوہا مارتی ہے. دھڑ میں پڑے گا تو سب کچھ سوجھے گی.(١٩١٠، راحت زمانی ، ٥٥).

---میں ڈالنا محاورہ.
نگلنا ، کھانا (پلیٹس).

دَھڑ(٢) (فت دھ) امث.
(کسی چیز کے) گرنے کی زوردار آواز ، بھاری ضرب کی آواز دھڑاکے کی آواز ؛ یکبارگی حرکت کرنے کی آواز (عموماً لفظ سے کے ساتھ مستعمل) (نوراللغات ؛ پلیٹس ؛ شبد ساگر).
[حکایت الصوت].

---پَڑ (---فت پ) امث.
رک : دھڑ(٢). دھن پٹ دھڑپڑ کی صدائیں ملک کے مختلف مقامات سے آرہی ہیں. (١٩٢٩ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٤ ، ٢١ : ٥).
[حکایت الصوت].

---پَکَڑ (---فت پ ، ک) امث.
دارو گیر ، پکڑ دھکڑ. آخر کچھ معلوم بھی ہوا کہ یہ دھڑ پکڑ کیسی تھی بھئی. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ١١٢). قاضی و محتسب کی دھڑ پکڑ کی گرما گرمی دیکھ شاعر غریب کو تو اپنی خیریت اسی میں نظر آتی ہے کہ زبان بند رکھی جائے. (١٩٥٣، اکبرنامہ، ٦٦).
[دھڑ + پکڑنا (رک) سے].

---دیسی (---ی مع) م ف.
دھڑ کی آواز کے ساتھ ، یکبارگی ، دھڑ سے. یہ خبر وحشت اثر سن کر نزاکت جان کو چیخ مار کر دھڑ دیسی گر پڑنا چاہیئے تھا. (١٩٢٩ ، خمار عیش ، ٣٦).

---دَھڑ (---ات دھ). (الف) امث.
تیز اور شدید آواز(جو کسی چیز کی حرکت یا تصادم سے پیدا ہو) کھڑکھڑاہٹ ، دروازہ دھبدھانے کی آواز. مکان کا صرف ایک کواڑ تھا اور ہوا کی شدت سے اس کی دھڑ دھڑ ... کلیجہ دہلا رہی تھی. (١٩١٧ ، سات روحوں کے اعمالنامے ، ١٠٩). اِدھر سے میں کہتی تھی کون؟ اُدھر سے جواب ملتا تھا دھڑ دھڑ ، آخر اوپر چڑھی. (١٩٢٨ ، نالۂ عشق ، ٣٤). (ب) م ف. ١. شدت کے ساتھ ، تیزی سے ، شور کے ساتھ.

خبر جو دی ہے کسی نے اُن کو ستم زدہ اب کریں گے نالے
ستانے والوں کے آج ہیہم کلیجے دھڑ دھڑ دھڑک رہے ہیں
(١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٩١:١٠ : ٣). آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہو اور دل خوف خدا سے دھڑ دھڑ ہل رہا ہو. (١٩٧٣ ، قطرات شبنم ، ٤٣). ٢. مسلسل ، لگاتار. ماں جس کے پاؤں کے نیچے جنت تھی اور جو پانکے بکارے اور کھیلے مزانے دھڑ دھڑ کوستی تھی.(١٩١٧ ، سنجوگ، ٩٥).[دھڑ + دھڑ(دہرا)].

---دَھڑ جَلنا محاورہ.
بہت تیزی سے جلنا ، کسی قدر آواز کے ساتھ ، شعلے دیتے ہوئے جلنا. پانی گرم جوش دیا جاوے گا اور آگ دھڑ دھڑ جلے گی. (١٨٦٥ ، مذاق العارفین ، ٣ : ٩٦٦). دیکھتی کیا ہیں کہ لیمپ دھڑ دھڑ جل رہا ہے. (١٩٢١ ، لطائف اشرف ، ٢٩). دھڑ دھڑ لکڑیاں جلنے لگیں ایسی کہ میلوں دور سے ان کے شعلے نظر آتے تھے. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٣٣٦).

---دَھڑ کَرنا محاورہ.
زور زور سے حرکت کرنا ، دھڑکنا. میرا جی اکیلے جاتے ڈرتا ہے کلیجا دھڑ دھڑ کرتا ہے. (١٨٣٥ ، حکایت سخن سنج ، ١١٧). ان کا دل دھڑ دھڑ کر رہا تھا.(١٩٥٨ ، خون جگر ہونے تک ، ١٠٠).

---سے م ف.
١. دھڑ کی آواز کے ساتھ ، زور سے. شہزادے گھوڑے سے گرے دھڑ سے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٦٨٦). انی کے کمرے میں گھس کر کواڑ دھڑ سے بند کر دیتی. (١٩٤٤ ، نیلا پتھر ، ٥٩). ٢. فوراً ، بے تامل ، جھٹ سے. گردن پکڑ کر دھڑ سے کھینچ کر دیووں کے غول میں دھڑ سے پھینک دی. (١٨٣٦ ، سروش سلطانی ، ٤٦). جا کے دھڑ سے کہہ دیا کہ وہاں کچھ پتا ہی نہیں. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٢٨٤). کسی بھی لڑکی سے خاص طور پر جب کہ وہ جوان ہو یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ یوں دھڑ سے باہر چلی آئے گی. (١٩٦٦ ، لاجونتی ، ٤٥).

دَھڑ(٣) (فت دھ) صف.
١. ثابت ، محکم ، مضبوط.

پک گھاٹ نہ دھڑ نہ ملٹ پک دھڑ
تسیر نہ تند کی لاٹ پک دھڑ

(١٤٠٠ ، من لگن ، ٤١). ٢. سخت ، ٹھوس ؛ نہایت ، حد سے زیادہ ، تند ، تیز (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : دڈھ ، س : دڑھ].

دَھڑا (فت دھ) امذ ؛ مـ دھڑہ.
۱. وزن ، بوجھ ؛ پاسنگ برابر کرنے کا وزن. اُنوں ... بھرم ہور دھڑے میں بھی بڑھ کر ہیں۔ (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

جب تُل، کئی لڑائی ترازو کے تول میں
باٹوں سے باٹ ٹوٹے دھڑوں سے دھڑے لڑے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۶). ۲. پانچ سیر کا باٹ یا وزن ، دھڑی.

چار دن کی ہے گرانی دیکھنا عریاں کہ پھر
شلغمِ پستاں بھی دو پیسے دھڑا ہو جانے گا

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۱۰۱). ۳. گروہ ، فرقہ.

رقیباں کی تہیں فرجاں کا وسواس
ادھر سیں عاشقاں کا بھی دھڑا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۵). خود اس دھڑے کی چودھرن بی بند دل میں مطمئن نہ تھیں۔ (۱۹۳۲ ، عزیز ، انجام عیش ، ۸). دو جماعتوں کے ایک ایک دھڑے نے شمولیتِ اختیار کی . (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۹ اگست ، ۳). [پ : دھٹ ، آ ؛ س : دھرترہک [illegible]].

---اُٹھانا محاورہ.
تولنا ، وزن کرنا (نوراللغات).

---باندھنا محاورہ.
۱. گروہ یا فرقہ بنانا . دونوں طرف کے روٹی توڑ اور شرفے چٹ مُلّانوں نے دو طرفہ دھڑے باندھ رکھے تھے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۰). ۲. پاسنگ یا کسی چیز کا وزن برابر کرنا. ایسے منچلے مردمیدان پیدا ہو جائیں جو ترازو کے پلڑے میں بیٹھ کے دھڑا باندھنے کی مصیبت سے نجات دلوا دیں۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۳ : ۳). ۳. تہمت لگانا ، ملزم گردانا.

قتلِ عاشق سے ہوئی اور سوا رسوائی
جو دھڑا آپ نے باندھا تھا وہ اولٹا ٹھہرا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ بحرار ، ۱۰۶). متعلقین کو جلدی کہ کسی طرح چل بولیں سے نجات ملے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لیلیٰ صاحبہ الٹا دھڑا باندھیں۔ (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۷ : ۱۰).

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
گروہ یا فرقہ بنانا ، گروہ بندی. غیبت سے حسد اور دشمنی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور کون میں دھڑہ بندی شروع ہو جاتی ہے. (۱۹۵۹ ، طبیب مریض خانہ ، ۱۹). [دھڑا + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---کرنا محاورہ.
ترازو کے پلڑے میں خالی برتن رکھ کر اس کے ہم وزن دوسرے پلڑے میں وزنی چیز رکھنا تا کہ دونوں پلڑے ہم وزن ہو جائیں ، پلڑوں کو کسی چیز کے وزن سے برابر کرنا ترازو میں رکھ کر تولنا ، کسی چیز کا وزن معلوم کرنا. نسیمہ نے پتیلے کا دھڑا کرنے بھیجدیا تھا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۸۳). کچھ بالوں سے کثافتِ اضافی کی ایک خالی بوتل کا دھڑا کر لیا گیا ہے . (۱۹۲۱ ، سکون سیالات (ترجمہ) ، ۱۵۳).

---مارنا محاورہ.
کم تولنے کے لیے چالاکی سے ترازو کی ڈنڈی کو جُھکا دینا ، تولنے میں بے ایمانی کرنا ، ڈنڈی مارنا. اس شہر کے بقال چوروں سے بھی بڑھ کر ہیں کہ دن دوپہرے دھڑا مارتے ہیں۔ (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب (ترجمہ) ، ۹۱).

دَھڑا دَھڑ (فت دھ ، دھ). (الف) امث.
مکانوں کے گرنے کی لگاتار آواز؛ ہتھوڑوں کے گرنے کی مسلسل آواز ، کسی چیز کے برابر گرنے یا پٹنے کی آواز ، ماتم کی آواز (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). (ب) م ف. (۱) لگاتار بلند آواز کے ساتھ ، زور شور سے.

دھڑا دھڑ ہوئیں وہیں توپیں شلق
ہوا تب زمیں اور فلک کو قلق

(۱۸۳۳ ، مثنوی ابوب کشن کنور ، ۳۰). چپڑاسیوں نے دھڑا دھڑ کیواڑ پیٹنا شروع کیا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۱۷). دھڑا دھڑ گولیاں چل رہی ہیں ، چیخیں اٹھ رہی ہیں ، خون بہہ رہا ہے.(۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۵۹). (۲) مسلسل ، لگاتار ، متواتر ، پے درپے. وہابیوں کو دھڑا دھڑ دس برس تک دریا بُرد کرتے رہنے سے یہ غرض تھی کہ وہابیوں کا قلع قمع ہند سے کیا جاوے اور ان کا بیج ناس ہو جاوے. (۱۸۸۰ ، تواریخِ عجیب ، ۱۸۳). دھڑا دھڑ ایف اے اور بی ، اے کی ڈگریاں لی ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۵) . ایک اوٹ میں بیٹھا سوشل ازم پر دھڑا دھڑ اداریے لکھ رہا تھا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۳۵). [رک : دھڑ (۲) + ا (حرفِ اتصال) + دھڑ].

---ہونا محاورہ.
زور سے دھڑکنا.

کتیک وقت ایسا کڑا کڑ ہوا
جو سینہ منگل کا دھڑا دھڑ ہوا

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۲).

دُھڑا دَھڑی (فت دھ ، دھ) امث.
۱. ماتم (جس میں زیادہ سینہ کُوبی کی جائے) ، سینہ کُوبی.

کیسی دھڑا دھڑی ہے یہ کیوں بین ہوتے ہیں
لوگوں نہ غل مچاؤ مرے لال سوتے ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۲). ۲. سینہ کُوبی کی آواز.

مصروف ہے سینہ کوبی میں دل
آتی ہے صدا دھڑا دھڑی کی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۰).

بنتِ علی تو در پہ یہ چلّاتی تھی کھڑی
تھی بیبیوں میں سینہ زنی کی دھڑا دھڑی

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۱۳). ۳. تیزی ، زور شور. آخر یہاں تک کہ مرزا عابد حسین کی بیوی کو بولنا پڑا. دھڑا دھڑی کی لڑائی ہوئی۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۳). انجمنِ ترقیِ نسواں کا جلسہ ہوا تھا ، اسی دھڑا دھڑی سے بیویوں نے چندے لکھوائے ہیں کہ میں حیران رہ گئی. (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۳۸). [رک : دھڑ (۲) + ا (حرفِ اتصال) + دھڑ (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---بِکنا محاورہ۔
کثرت سے فروخت ہونا (نوراللغات)۔

---کا ماتم امذ۔
ماتم جس میں سینہ کوبی زیادہ ہو۔

ناگہ خبر گئی حرم پاک شاہ میں
ماتم دھڑا دیڑی (دھڑا دھڑی) کا ہوا خیمہ گہ میں
(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۱۱۳)۔

وفورِ غم کا پتا صورتوں سے ملتا ہے
دھڑا دھڑی کا ہے ماتم کہ خیمہ ہلتا ہے
(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۱۶۳)۔

---مَچانا محاورہ۔
زور شور سے حملہ کرنا۔

بھڑ کر کبھی پٹھان مچاویں دھڑا دھڑی
کہ اُڑ کے دونوں طرف سے ہوتی جھڑا جھڑی
(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ۱۱)۔

دَھڑاک (فت دھ) امث۔
۱. جسم پر ڈنڈے یا سونٹے وغیرہ کی ضرب پڑنے کی آواز (عموماً لفظ "سے" کے ساتھ)۔ مزدور ذرا رکا اور اس کے جوتڑ پر دھڑاک سے سونٹا پڑا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۹۵)۔ ۲. دروازہ یا کھڑکی وغیرہ کے زور سے بند ہونے کی آواز (عموماً لفظ "سے" کے ساتھ)۔ کمرے کے کواڑ تڑاق سے کھلنے اور دھڑاک سے بند ہونے ... دیکھا تو سامنے اس کی سہارانی کھڑی تھیں۔ (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۸)۔ اس نے دھڑاک سے کھڑکی بند کر دی۔ (۱۹۶۸ ، فنون ، لاہور ، اپریل ، ۹۲)۔ [حکایت الصوت]۔

دَھڑاکا (فت دھ) امذ۔
۱. (i) دو وزنی چیزوں کا تصادم اور اس سے پیدا ہونے والی زور کی آواز ؛ دھماکا۔ ساتھ ہی دیو بھی گرا غضب کا دھڑاکا ہوا کوہ لرزنے لگا۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۵)۔ بارود دھڑاکے کے ساتھ اڑتی ہے۔ (۱۹۱۰ ، ادیب ، نومبر ، ۲۱۰)۔ لیکن رات کے سناٹے میں گاڑیوں کی شنٹنگ کی آواز اور گاڑیاں جُڑنے کے وقت ٹکروں کے دھڑاکے ... آتے تھے۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۰۵)۔ (ii) شور و غل۔

ہیں اس نشے میں ظالم سو رنگ کے دھڑاکے
کونڈی کی ڈگمگاہٹ ، سونٹے کے سو کھڑاکے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۵)۔ ۲. آواز گوزہ (باد) جو زور سے سرزد ہو ؛ بندوق کی آواز (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۳. طوفان باد کی آواز ؛ حملے کا زور ، لڑائی کا شور ؛ جوش ، زور ؛ تیزی ؛ بہادری (ماخوذ : جامع اللغات)۔ ۴. بارش کے زور سے برسنے کی آواز

جھڑیوں نے اس طرح کا دیا آکے جھڑ لگا
سنتے جدھر ادھر کو دھڑاکے کی ہے صدا
(۱۸۳۰ ، نظیر (فرہنگ آصفیہ))۔ [حکایت الصوت]۔

دَھڑاکے (فت دھ) امذ۔
دَھڑاکا (رک) کی جمع یا مغیّرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل۔

---سے م ف۔
جلدی سے ، پُھرتی سے ، تیزی سے ، زور شور سے۔ غلّہ وغیرہ کی خوب کثرت سے دھڑاکے سے تجارت ہو رہی ہے۔ (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین حیرت ، ۶۲)۔

---کا صف۔
زبردست ، زوردار۔

طپش تشنہ لب تڑپے ہے غالباً
دھڑاکے کا دل میں مرے درد ہے
(۱۷۵۱ ، نکات الشعراء (شعر محمد محسن) ، ۱۳۰)۔

عشق کا دور کرے دل سے جو دھڑکا تعویذ
اس دھڑاکے کا کوئی ہم نے نہ دیکھا تعویذ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۸۰)۔

دَھڑام (فت دھ) امث۔
کسی بھاری چیز کے زور سے گرنے کی آواز ("سے" کے ساتھ مستعمل)۔ ہاتھ کا لگانا تھا کہ وہ فیلپائی دھڑام سے تخت پر گر پڑی۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۹۸)۔ یکایک دیوار مع چھپر دُکھیاری خورشید بہو پر دھڑام سے آ رہی۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۶۸)۔ میرے عقائد کی عمارت ... سخت متزلزل ہو رہی تھی دھڑام سے زمین پر آ رہی۔ (۱۹۸۲ ، میری داستان حیات ، ۸۱)۔ [حکایت الصوت]۔

---دے سی م ف۔
دھڑام کی آواز کے ساتھ۔ ایک بیوی تو پھسل کر دھڑام دے سی چاروں شانے چت گریں۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۲۰)۔

دُھڑُپنگا (ضم دھ ، سک ڑ ، فت پ ، غنہ) امذ۔
جھوٹ ، پوچ بات ، ہرزہ سرائی۔ مسٹر پنچ "کہیے حضرت یہ کیسی قازیں ہیں؟" مسٹر داس "جس نے اڑائی ہیں اسی سے پوچھیے مجھے تو سب دھڑپنگے معلوم ہوتے ہیں"۔ (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۵ : ۷)۔ [رک : دھرپنگا]۔

دُھڑُپنگے اُڑنا محاورہ۔
بے بنیاد باتیں پھیلنا۔ تھانے پر رپٹ ہوئی اور ہونے لگی پوچھ گچھ۔ جھوٹ سچ کے دھڑپنگے اڑے۔ تو دوڑ میں دوڑ۔ (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳۲ : ۵)۔

دُھڑدَھڑانا (فت دھ ، سک ڑ ، فت دھ)۔ (الف) ف ل۔
۱. (چلتے وقت) دھڑ دھڑ کی آواز پیدا کرنا۔ کئی آدمی دھڑ دھڑاتے اندر گھس آئے۔ (۱۹۰۲ ، ہم خرما و ہم ثواب ، ۱۰۳)۔ برساتی پہاڑی نالہ ... گڑگڑاتا ، دھڑدھڑاتا ، جھر جھراتا بہہ رہا ہے۔ (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۰۹)۔ پھر ان سے ایک ہی گز کے فاصلے سے انجن دندناتا ہوا اور دھڑدھڑاتا

ہوا گزر گیا۔(۱۹۶۳ ، کپاس کا پھول ، ۱۱۳)۔ ۲۔ **دَھڑکنا ، زور سے حرکت میں آنا ، پھڑپھڑانا.**

اچھوں دھڑدھڑاتا ہے سینا مرا
یکائیک بھکل پکڑیا سینا مرا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۶)۔ دل بے قابو ہو کر ایک دم اچھلا ، حلق میں آکر دھڑدھڑایا اور تھرتھری چھوٹ رہی تھی جیسے بجلی کے تار پر غلطی سے ہاتھ پڑگیا ہو۔ (۱۹۶۸ ، یادِ شاہد ، ۲۰۷)۔ (ب) ف م ۱۔ **زور سے کواڑ کھٹکھٹانا.** رویینہ نے آ کر دروازہ دھڑدھڑایا۔ (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۸۰)۔ ۲۔ **(ڈھول) بجانا** (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ [دَھڑ دھڑ (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

دَھڑدَھڑاہَٹ (فت دھ ، سک ڑ ، فت دھ ، ہ) امث.

۱۔ **دھڑ دھڑ کی آواز ، دروازہ کھٹکھٹانے ، ڈھول بجنے یا بھاری مشین وغیرہ چلنے کی آواز.** لیکن صاحب کی میز کی طرف سے آواز کا انتظار اور بجلی بنانے والی مشینوں کی دھڑدھڑاہٹ میرے مطالعہ میں حائل نہیں ہوتی تھی۔ (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۷۱)۔ ۲۔ **تیزی سے آگ جلنے کی آواز.** وہ رات کو سونے تو بڑے غبارے کے نیچے آگ جلنے کی دھڑ دھڑاہٹ سنائی دیتی رہی۔ (۱۹۶۶ ، اُڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک (ترجمہ) ، ۳۱)۔ [دَھڑ دھڑانا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

دَھڑْدَھڑی (فت دھ ، سک ڑ ، فت دھ) امث.

کپکپی ، تھرتھری. جب روزبے نے دروازے کی چٹخنی لگائی تو جرسی کو دھڑ دھڑی سی چھوٹ گئی۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۲)۔ [دَھڑ دھڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

دَھڑَک (فت دھ ، ڑ) امث.

۱۔ **دھڑکن ، تڑپ ، بیقراری.**

جو اتریا سو اس شہر کے آ نزیک
دیوانے کے دل کوں دھڑک ہوئی ادیک

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۸)۔ توتے کو شہزادے کی طرز گفتگو ... دل کی دھڑک کلیجے کی بھڑک سے ... ثابت ہوا کہ شہزادے کا دل برنے برنے اور دماغ عقل سے خالی ہوا۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۶)۔

ڈھل رہے ہیں تیرے دھاروں میں شہیدوں کے کفن
کتنے سینوں میں دھڑک ہے کتنے ماتھوں پر شکن

(۱۹۳۷ ، نبضِ دوراں ، ۱۱۰)۔ ۲۔ **اختلاج قلب ، ہولِ دل.** جن لوگوں کو کہ یہ امراض یعنی دورانِ سر ، ناتوانی ، دھڑک یا تشنج ہوا کرتے ہیں ... ڈاکٹر کی رائے لینا ضرور ہے۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علمِ حفظ صحت ، ۲۸۲)۔ ۳۔ **ڈر ، خوف ، کھٹکا (سابقہ بے کے ساتھ)**

ہم لوٹتے ہیں دولتِ دیدار بے دھڑک
زلفیں اٹھائیں تم نے کہ چہرہ اٹھا لیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۷)۔ پس علانیہ آپ نے دعوتِ اسلام شروع کی اور بے دھڑک خلق کو اللہ کی طرف بُلانے لگے۔(۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۳)۔ عاقل سے جب کوئی سوال پوچھا جائے تو اُسکو بے دھڑک ہو کر بولنا چاہیئے۔ (۱۹۰۳ ، تمدنِ ہند ، ۲۲۵)۔ ۴۔ **اشتیاق ، آرزو مندی.**

مجھ دل میں یوں دھڑک ہے کالی تری دھڑی کا
مہتاب جیوں ہے روشن یا جوت نرملی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۷)۔ ۵۔ (گلہ بانی) **بھگوڑے بیل یا ڈھور کے گلے میں لٹکا ہوا لکڑی کا موٹا ڈنڈا جس کا دوسرا سرا زمین پر پڑا رہتا ہے اور ڈھور کے ساتھ گھسٹتا ہوا چلتا ہے** (ا پ و ، ۵ : ۸۵)۔ [دَھڑکنا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

ـــ دَھک (ـــ فت دھ) امث.

تیزی سے آگ جلنے کی آواز ، شعلہ زنی.

دھڑک دھک اُڑک آگ کی ہر صبح و شام
لگے سُرخ تاتے تَن بھویں تمام

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۹)۔ [دَھڑک + دَھک ـ دَہک]۔

دَھڑْکا (فت دھ ، سک ڑ) امذ.

۱۔ **دھڑکن ، تڑپ.**

دیکھ ہاتھ سے دھڑکا تو مرے دل کا کہ ظالم
کرتا ہے کوئی عشق کے ماروں کی طلب نبض

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۹)۔

دل کے دھڑکے سے مجھے نیند نہ آئی شبِ وصل
سوتے سوتے جو کہا اس نے کہ گھر جاؤں گا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۴)۔ ۲۔ **اختلاج قلب ، ہولِ دل ، خفقان.** مریض کو انتہائی فکر کی حس معلوم ہوتی ہے دقت تنفس ... اور دھڑکا بہت ہوتا۔ (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۲۲)

صفی دھڑکے کی بیماری سے ہوں مجبور اسیر بھی
رہیں گی یاد چیتا پور کوٹک بندیاں میری

(۱۹۳۵ ، فردوسِ صفی ، ۱۵۱)۔ ۳۔ **خوف ، اندیشہ ، خطرہ.**

یہی ہے مرے دل کوں دھڑکا بڑا
سو کیوں مُلک مج بعد ہو گا کھڑا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۲)۔

زبس افراط ہے یاں پھیڑیوں کا
سدا دھڑکا ہے یوسف طلعتوں کا

(۱۷۷۸ ، مثنوی گلزارِ ارم (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۸۹))۔

کہہ کر آئے تھے کہ ہم پانچ گھڑی بیٹھیں گے
میں نے اس دھڑکے سے کل اونکی گھڑی ڈالی توڑ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۱)۔

ہے مصیبت مال و دولت میں بڑی
موت کا دھڑکا ہے اس کو ہر گھڑی

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۷)۔ جب میں نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا تو پھر یہ دھڑکا بے معنی ہے۔ (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۰)۔ ۴۔ **دھماکے کی زور کی آواز ، دھماکا ، گرج ، کڑک ؛ دھکا ، دھچکا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [دَھڑک (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

ـــ اُٹھانا محاورہ.

خوف کھانا ، ڈرنا.

ہو گلشن عدم میں اگر دخل تو یہاں
صیّاد و باغباں کا نہ دھڑکا اٹھائیے
(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ۲۰۳).

--- بیٹھنا محاورہ.
خوف طاری ہونا. وبائی امراض کا کچھ ایسا دھڑکا بیٹھا ہوا ہے کہ جہاں کسی پر کھانے پینے کی قیود توڑنے کا شک ہوا فوراً ہی ... فکر پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۳۳۵).

--- پڑنا محاورہ.
ڈر پیدا ہونا ، خوف سمانا.
اُٹھا تھا بھوت اُس آتش سے بھڑکا
پڑا عثمان کے سینے میں دھڑکا
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۰).

--- رہنا محاورہ.
خوف غالب رہنا ، کھٹکا رہنا.
یہ دل وہ جنس ہے کہ وبا گر کہیں اُسے
دھڑکا یہی رہا کہ نہ دے باز پس مجھے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱٦۰). جس وقت خط باہر سے آتا ہے. خدا جانتا ہے میرا جی نہیں چاہتا کہ اُسے غیر آدمی کو دوں. یہی دھڑکا رہتا ہے کہ خدا جانے اسمیں کیا لکھا ہے. (۱۸٦۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۲٦).

--- لگا رہنا محاورہ.
رک : دھڑکا رہنا.
وصل میں ہجر کا دھڑکا جو لگا رہتا ہے
شام سے بھرتی ہے آنکھوں میں مری صورتِ صبح
(۱۸۳٦ ، آتش ، ک ، ۷۲). اگر ذرا بھی غفلت کروں تو دھڑکا لگا رہتا ہے کہ ابا جان ناراض ہوں گے. (۱۹۱۳ ، حُسن کا ڈاکو ، ۱ : ۳۳). ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہا تھا کہ ابھی مُوسلا دھار بارش شروع ہو جائے گی. (۱۹۸٦ ، ماہنامہ نگارہ ، کراچی ، جولائی ، ۵).

--- لگنا محاورہ.
خوف طاری ہونا ، ڈر ہونا.
اب خبر آنے کی سُن کر اس کے یہ دھڑکا لگا
دیکھیئے حق میں مرے کیا آکے فرما جائے گا
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۲۱). راستہ جس حال میں گُزرا ، خدا اس طرح کا دن پھر نہ لائے ، ہونے والے واقعہ کا دھڑکا لگ گیا تھا. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۲٦۵).

دَھڑ کا (۱) (فت دھ ، ڑ ، شد ک) امذ.
زور کی آواز ، دھماکا ، (مجازاً) شور و شغب ، بھیڑ بھاڑ (عموماً ،دھوم، کے تابع). جتا جتا ایسا کہیں نہ ہے جہاں بھیڑ بھڑکا دھوم دھڑکا نہ ہو. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۷).
بھیڑ ، انبوہ اور بھڑکے ہیں
دھوم دھونسوں کی ، اور دھڑکے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۱). منجھلی بیگم خاصے دُھوم دھڑکے سے سُسرال جا پہنچیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۱). ترقی پسند تحریک کیسی دھوم دھڑکے سے شروع ہوئی ، کتنی دھمک اور گونج کے ساتھ اُبھری. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۸۳). [رک : دھڑکا].

دَھڑ کا (۲) (فت دھ ، ڑ ، شد ک) امذ.
جانوروں کو ڈرانے کے لیے کھیتوں وغیرہ میں نصب کیا جانے والا پُتلا جو لکڑی کھڑی کر کے اور اسے کپڑے پہنا کر بناتے ہیں ؛ خوفزدہ کرنے والی چیز ؛ ڈھکوسلا.
یہ دھڑکے عبث بنائے ہیں
ان کے بتوں میں کب ہم آئے ہیں
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۵۸).
نہ آ زاہد کے دم میں تو اگر کچھ دُھن کا پکّا ہے
بہشت اک باغ ہے دوزخ بھی اِک شرعی دھڑکا ہے
(۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۱۱). [رک : دھڑکا].

دَھڑ کانا (فت دھ ، سک ڑ) ف م.
دہلانا ، ڈرانا.
نہ تُو سرکا کے رخ سے زلف اپنی جی مرا دھڑکا
کہ اے مہوش ستم ہے وصل کی شب نور کا تڑکا
(۱۸۵٦ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۱). [دھڑکنا (رک) کا تعدیہ].

دَھڑ کَن (فت دھ ، سک ڑ ، فت ک) امث.
۱. (دل کی) حرکت یا حرکت کرنے کی آواز. کہیں بھی دل کی دھڑکن نہیں سُنائی دیتی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱٦۳). ۱۹۳۸ء کے بعد بھی چند نام ایسے ضرور نظر آتے ہیں جن کا تعلق اپنے معاشرے سے دل اور اس کی دھڑکن جیسا رہا ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۹۹). **۲. بے قراری ، بے چینی ، اضطراب.**
یہ خود رفتہ وہ رم خوردہ نہ یہ ٹھیرے نہ وہ ٹھیرے
نہ طاقت ان کے رکھنے کی نہ قابو دل کی دھڑکن پر
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۰٦). اس کے دل میں دھڑکن بھی ہے کہ کہیں یہ روداد سچ نکلی تو وہ کیسے رام دلاری کو منہ دکھائے گی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۲). **۳. اختلاج قلب ، ہول دل ، خلقان.** بعض مرتبہ گرم غذا کھا لینے سے جاڑے میں بھی دھڑکن ہونے لگتی تھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۱۱). بجھ کرموں بندی کو دھڑکن کا مرض ، پہلے ہی کی خفقانی دیوانی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۹). [دھڑکنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

دَھڑ کنا (فت دھ ، ڑ ، سک ک) ف ل.
۱. (دل وغیرہ کا) زور سے حرکت کرنا ، اُچھلنا ، پھڑکنا.
بسمل وہ لگا ادھر پھڑکنے دل اس کا لگا ادھر دھڑکنے
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۳۱). اور ہم اس سے نزدیک ہیں دھڑکتی رگ سے زیادہ. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۹۲).
بے بتے اس کا بھکنا ہائے ہائے
بے سبب دل کا دھڑکنا ہائے ہائے !
(۱۹۴۴ ، نبض دوراں ، ۳۸).

مقتل کی طرح سو گئی کیا گھر کی فضا بھی
آتی نہیں اب دل کے دھڑکنے کی صدا بھی
(۱۹۶۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۹۲). ۲. **مضطرب ہونا ، بےقرار ہونا**. تم چلی گئیں اور میری تمام دنیا تمہاری آرزو میں دھڑکتی رہ گئی. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۵۶). ۳. **ڈرنا ، خوف کھانا ، دہلنا.**
ابھی تو دھڑکے ہے دل آمد آمد اوسکی سُن
جو آگیا وہ کبھی میرے گھر خدا حافظ
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۹۹).
صیاد سے نہ جانے کی ہرخاش عمر بھر
بُلبل کی طرح باغ میں دھڑکا کریں گے ہم
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۴۸۵). ۴. **جلنا ، بھڑکنا.**
یکایک برہ کے شعلے دروے بیچ بھڑکے ہیں
چراغاں سوز کے بل تے مندہر میج دل کے دھڑکے ہیں
(۱۶۷۹؟ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۹۶ (الف)). [پ : دَھڑَک
س : دَکّدھ + کیرِ ध्वड़ + क्रिया].

دَھڑکوں (ہی) میں جان جانا محاورہ.
ہر وقت خوف سوار رہنا.
چلی جاتی ہے دھڑکوں ہی میں جاں بھی
بھس سے کہتے ہیں جاں کو رواں ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۳).

دَھڑکے (فت دھ ، سک ڑ) امذ ؛ ج.
دھڑکا (رک) کی جمع ، مرکبات میں مستعمل.

ـــ پہونچانا محاورہ.
خوف دلانا ، ڈرانا.
کوئی گھڑی تو مجکو آرام وصل میں دے
اے فکرِ ہجر ابھی سے مجکو نہ دھڑکے پہونچا
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۶).

ـــ دینا محاورہ.
ڈرانا ، سہمانا.
دیتے ہیں زاہد یہ دھڑکے مجکو مومن جان کر
بیچ ڈالوں مغبچوں کے ہاتھ ایماں تو سہی
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۸).
سوؤں کیا ، ساتھ عدو کے تجھے پھر دیکھوں گا
دھڑکے دیتا ہے مجھے خوابِ پریشان میرا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۸).

ـــ لگانا محاورہ.
خوف طاری کرنا ، خوفزدہ کرنا.
وہیں آواز تب دستک کی آئی
مرے دل کے تئیں دھڑکے لگائی
(۱۷۷۳ ، تصویرِ جاناں ، ۳).

دَھڑکھا (فت دھ ، سک ڑ) امذ.
رک : دھڑکا ، دھڑکا (پلڑا). [دھڑکا (رک) کا ایک املا].

دَھڑلّا (فت دھ ، ڑ ، شد ل) امذ.
۱. **بھیڑ ، انبوہ ، ہجوم (بطور جمع مستعمل).**
وحشت کی فوج کے جو دھڑلّے نظر پڑے
فرہاد و قیس دونوں چیلے نظر پڑے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۴).
نہیں ہے وادیٔ وحشت میں بیٹھا تیرا دیوانہ
لیے پھرتا غم و حسرت کے ساتھ اپنے دھڑلّے ہے
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۶۲). ۲. **شان و شوکت ، رعب داب ؛ زور ، بہادری** (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **"دھوکا" کے تابع کے طور پر مستعمل.** اسی کُٹنی کے دھوکے دھڑلّے نے ماں باپ کو اندھا کر دیا کہ ایسی جگہ بیٹی کو لے جھونکا. اب لڑکی الگ تکلیف میں ہے ماں باپ کی الگ دردسا ہو رہی ہے. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۳۴). [دَھڑ (رک) + س : اَل + ک

دَھڑلّے (فت دھ ، ڑ ، شد ل) امذ.
"دھڑلّا" کی جمع یا مغیّرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل.

ـــ سے م ف.
۱. **اعلانیہ ، کھلم کھلا ، بےباکانہ.**
نمازیں پڑھو بے خطر معبدوں میں
اذانیں دھڑلّے سے دو مسجدوں میں
(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۸۰). ہرگز ہرگز ان موئے نِکھروں کو دینا ثواب نہیں سمجھتی جو دھڑلّے سے بھیک مانگتے ہیں. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۲۰). کوئی بھرے بازار میں میکروفون پر دھڑلّے سے جو چاہتا ہے دوسرے کے بارے میں کہہ جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۹۸). ۲. **آن بان سے ؛ زور شور سے.** دھڑلّے سے حکومت کرتے تھے. (۱۸۹۸ ، یادگارِ مرادعلی ، ۵۷). ہند کے دریا موسم بارش میں دھڑلّے سے بہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۴). جب تک بن بیاہے بیٹے بڑے دھڑلّے سے کارخانہ داری کی. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۲۱۳).

ـــ کا صف مذ (مث : دھڑلّے کی).
شان دار ، زور شور کا ، زبردست. کس دھڑلّے کی نظمیں اور مضمون ہیں کہ بڑے بڑے قابل عش عش کرتے ہیں. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکزِ اردو ، ۴۰). یہ دھڑلّے کی زور دار اور خوف ناک عورت ... ہیبت طاری کیے رہتی ہے. (۱۹۸۵ ، مشو توری نہ ناری ، ۷۷).

ـــ کی لڑائی امث.
زور شور کی لڑائی (نوراللغات).

دَھڑَم (فت دھ ، ڑ) امث.
کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز ، دھڑام (لفظ "سے" کے ساتھ مستعمل). جب دیکھا کہ میدان بالکل صاف ہو گیا تو بندھ دھڑم سے کودا اور گھڑم سے میدان میں آ ڈٹا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۵۵). [حکایت الصوت].

دَھڑَن (فت دھ ، ڑ) امث.
بندوق یا توپ وغیرہ کی آواز ، دَھن (رک ؛ تحتی). [حکایت الصوت].

ـــــ اُڑنا محاورہ.
زور دار آواز ہونا ، لرزہ خیز دھما کہ ہونا ، خوف و ہراس پھیلنا . بس میں نے بھی گولہ بارود سب کچھ تیار کر رکھا ہے ، اب دیکھنا تھوڑی دیر میں کیا دھڑن دل کا اُڑتا ہے. (۱۹۰۹ ، دھوپ چھاؤں ، ۲۶).

ـــــ تختہ (ـــــ فت ت ، سک خ ، فت ت) امذ ؛ ســ دھڑن تختہ.
تباہی ، بربادی ، پسپائی ، شکست. ویٹ نام اور کمبوڈیا میں امریکہ کا جو دھڑن تختہ ہوا ہے اس کے بارے میں یورپ کے ملکوں اور خود امریکی شہریوں کے خیالات خاصے ہنسنے ہنسانے والی اور خالص کالمانہ چیزیں ہیں. (۱۹۷۳ ، حُریت ، کراچی (نصر اللہ خان) ، مئی ، ۳). [رک : دھڑن تختہ].

ـــــ سے م ف.
آواز کے ساتھ ؛ (مجازاً) یکایک ، اچانک ، دفعۃً. اب کوئی تعجب نہیں کہ اگر کل کلاں کو دھڑن سے یہ اعلان بھی دغ جائے کہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان بھی سیاست میں لوٹ آئے . (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ جنوری ، ۳).

دھڑنگ (فت نیز ضم دھ ، فت ڑ ، مغ). (الف) امذ.
بدن اور اعضا (پلیٹس). (ب) صف. ۱. بڑا ، ہٹا کٹا ، تنومند (پلیٹس). ۲. ننگ (= ننگا) کا تابع ، ننگ دھڑنگ = بالکل ننگا.

بس لگا پھرنے کو مجنوں ننگ دھڑنگ
تب کہا کوئی دوست اے مجنوں پھڑنگ

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۸۵). حوض کے کنارے پر ہر مز ننگ دھڑنگ نظر آگیا. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۳۶). پھٹے پُرانے پیوند لگے ہوئے چیتھڑے لگائے ، اور کہیں کہیں ننگ دھڑنگ لوگ ناک نظر آئے. (۱۹۲۸ ، نکاتِ رموزی ، ۲ : ۶۳). مگر اس وقت تو وہ محض تنہانا چاہتا تھا ، اسکے ذہن میں دور دور یہ خیال نہیں تھا کہ تم سے شرمانا چاہیئے ، ننگ دھڑنگ سامنے آکھڑا ہوا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۶). [دھڑ (رک) + انگ (رک)].

دھڑنگا (فت نیز ضم دھ ، فت ڑ ، مغ) صف مذ.
ننگا (رک) کا تابع . یہ آفت کا مارا ننگا دھڑنگا چماروں کے کوچے میں نکلا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۳۷). سب انسانوں کو نیچا دکھانا چاہوں تو دکھا سکتی ہوں اور ننگا دھڑنگا پھرا سکتی ہوں . (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۷۹). میری رائے میں اصل مسئلہ ان چند ننگے دھڑنگے دماغی مریضوں کو پولیس سے پکڑوا کر جیل یا دماغی امراض کے ہسپتال بھجوانے سے حل نہیں ہو سکتا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ جنوری ، ۳). [دھڑنگ (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

دھڑوا (فت دھ ، سک ڑ) امذ.
مینا (پرندہ) کی ایک قسم (پلیٹس). [(مقامی) س : دھاڑیک धार + क].

دھڑوائی (فت دھ ، سک ڑ). (الف) امذ.
منڈی کا ایک کارندہ جس کا کام منڈی میں جنس یا غلہ وغیرہ تولنا ہے ؛ منڈی میں مال تولنے والا ٹھیکے دار یا کارندہ جو منڈی میں مال لا کر فروخت کرنے والے سے تُلوائی کی مزدوری لیتا ہے. گوشۂ غربی و شمالی میں ایک مڑھی کسی بانیا باری شاہ کی ، جو دھڑوائی تھا. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۹۳). (ب) امث. (دُکان داری) منڈی میں بیوپاری کے مال کی تُلائی کی اُجرت (ا پ و ، ۷ : ۳۵). [دھڑو = دھڑا (رک) + ائی ، لاحقۂ اسمیت].

دھڑوت (فت دھ ، و مج) امث ؛ ســ دھروت.
۱. امانت ، ودیعت ، تحویل. حکیم صاحب کی ترقی کی بنیاد پیازو طوائف پر پڑی جس نے دھڑوت کی رقم ... ادا کر کے ... عہدہ دلوا دیا تھا. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنر مندانِ اودھ ، ۲۷). ۲. زرِ ضمانت. ٹنڈروں کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ رقم دھڑوت بھی داخل کی جائے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۷۶). [رک : دھروت].

دھڑوڑ (فت دھ ، و مج) امث.
امانت ، تحویل (پلیٹس). [رک : دھروڑ].

دھڑوک (فت دھ ، و مع) امث.
سانڈ یا شیر وغیرہ کی آواز ، غراہٹ ؛ (مجازاً) ڈکار کی آواز . اژدہاؤں کی طرح قالینوں اور صوفوں پر رباحی چھچھوندریں چھوڑنے اور کھٹی ڈکاروں کی دھڑوک کے سوا کوئی مشغلہ نہیں تھا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۶۱۳). [دھڑوکنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

دھڑوکا (فت دھ ، و مع) امذ.
سانڈ یا شیر وغیرہ کے غرانے اور دہاڑنے کی آواز ، غراہٹ . یکایک کوہ کے اندر سے دھڑوکے کی شیر کے آواز آئی. (۱۸۹۸ ، طلسمِ ہفت پیکر ، ۳ : ۵۹). [دھڑوکنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــــ لگانا / مارنا محاورہ.
۱. سانڈ یا شیر وغیرہ کا غرّانا ، دہاڑنا ، گرجنا. ایک طرف کچھار ہے شیرانِ فیلدر دھڑوکے لگا رہے ہیں. (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۸۸). یکایک جنگل سے ایک شیر دھڑوکا مار کر نکلا. (۱۸۹۶ ، طلسمِ ہوشربا ، ۷ : ۱۸۱). ۲. (مجازاً) غراہٹ جیسی آواز نکالنا ، شور کرنا ، چلانا. زنگی سیاہ رو نے کئی قزاقوں کو چیر کر پھینک دیا دھڑوکا مارتا ہوا طرف غضنفر کے جاتا ہے. (۱۸۹۶ ، طلسمِ ہوشربا ، ۷ : ۳۸۸).

ہونٹ چابے کبھی غصہ سے دھڑوکے مارے
رنج و غم سے نظر آنے لگے دن کو تارے

(۱۹۲۵ ، ریاضِ ابجد ، ۳۳).

دھڑوکنا (فت دھ ، و مع) ف ل.
سانڈ یا شیر وغیرہ کا غرانا ، دہاڑنا ، گرجنا.

سکوڑ بیٹھے اگر ہاتھ کو طمع سے تو
تو شیر نر کی طرح جیسا چاہے طمع دھڑوک

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۵۳). جب شیر نے اس کو دیکھا تو نہایت زور سے دھڑوکا اور انگڑائی لے کر مجدر کی طرف بڑھا. (۱۹۶۳ ، کشکول ، ۱۷). [رک : دڑوکنا].

دَھڑُوکُو (فت دھ ، و مع ، و مع) صف.
دہاڑنے والا ، غرانے والا ، بلند آواز والا. انہوں نے اس کے دھڑنے کی صدا کی وجہ سے اس کا نام دھڑوکو رکھ لیا تھا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۴۶)[دَھڑُوک (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

دَھڑُونی / دَھڑُوی (فت دھ ، و مع / فت دھ ، سک ڑ) امث.
سِینا (پرندہ) کی ایک قسم (پلیٹس). [رک : دھڑوا].

دَھڑی (۱) (فت دھ) امث.
۱. پانچ سیر کا باٹ یا وزن پنسیری (قصبات میں پانچ سیر کے باٹ کو اور شہر میں دس سیر کے باٹ کو کہتے ہیں)، دو ادھ سیروں کا ایک سیر اور پانچ سیر کی ایک دھڑی. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۴۴). دھڑی بناو تو پانچ سیر کی دھڑی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۸۶). اللہ کی شان ، تولوں ، ماشوں ، رتیّوں ، چاولوں اور خشخاش کے بجائے دھڑیوں ، سیروں میں اور سونا (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹۳). ۲. پانچ سو روپے (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۳. دھوکا (رک) کا تابع.

ظلمت ہے آبِ خضر کی لب پر دھڑی نہیں
تیرے دہن کے ہونے میں دھوکا دھڑی نہیں
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۲ : ۹۹).

شوقِ نظارۂ دہنِ یار میں کبھی
تم دیکھ لینا کھائے کی دھوکہ دھڑی نظر
(۱۸۸۱ ، دیوانِ ماہ ، ۶۲). وہ جس دن چاہیں اپنی اس متاع گم گشتہ کو جو انگریزوں نے کوئی سواسو برس پہلے دھوکے دھڑی اور دھونس سے ہتھیا لی تھی کسی بھی وقت واپس لے سکتے ہیں. (۱۹۶۲ ، دنیا گول ہے ، ۲۳۵). [دھڑا (رک) کی تصغیر].

---بھر کا سر تو ہلا دیا پَسّہ بھر کی زُبان نہ ہِلائی گئی کہاوت.
سر ہلا دیا ، منہ سے جواب نہ دیا (جامع الامثال ، ۲۱۰).

---بَھرنا محاورہ.
تولنا ، وزن کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---دَھڑی کَر کے م ف.
بہت زیادہ ، بکثرت. اس غریب کا خوب دھڑی دھڑی کر کے نقصان ہوا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۸).

---دَھڑی کَر کے بِکنا محاورہ.
سب کا سب فروخت ہو جانا ، بہت جلد بک جانا. روپوں بندوں کے برتن کوڑیوں کے مول اور مصالحے سے لیے جوڑے دھڑی دھڑی کر کے بکے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۶).

---دَھڑی کَر کے بیچنا محاورہ.
سب کا سب فروخت کرنا ، تیزی سے بیچنا.

وزن بھر ان کا گھڑی گھڑی کر
بیچے ان کو دھڑی دھڑی کر
(۱۸۳۰ ، امتحان رنگین ، ۳۸). دھڑی دھڑی کر کے بیچا اور دانت کریدنے کا تنکا تک نہ چھوڑا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۹).

---دَھڑی (کَر کے) لُٹانا محاورہ.
تمام مال و متاع برباد کرنا ، سب کچھ خرچ کرنا ، بے دریغ صرف کرنا. چاہتا تو اپنا سارا اندوختہ نذرِ شباب کر دیتا ، دھڑی دھڑی کر کے لٹا دیتا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۶۳). امانت نے سرِ عقل امانتِ حسن دھڑی دھڑی لٹا دی. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۱۰۱).

---دَھڑی (کَر کے) لُٹنا محاورہ.
سب کچھ لٹنا ، تمام مال و متاع کا تاراج ہونا ، بالکل برباد ہونا. اے خاتون جنت کہاں ہو تمہاری لونڈی دھڑی دھڑی لٹ رہی ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۶۳). ۱۹۴۷ء کے آشوب میں انجمن بھی دھڑی دھڑی کر کے لٹی. ((۱۹۶۳ ، بزم خوش نفساں ، ۴۴).

---دَھڑی (کَر کے) لُوٹنا محاورہ.
سب کچھ لوٹنا ، تمام مال و متاع چھین لینا ، بالکل تاراج کرنا ، صفایا کرنا ، جھاڑو پھرنا.

آنا ہوا ہس کے دل وا اُس سے آہ
اک جو نہ رکھا دھڑی دھڑی کر لوٹا
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۶۵۳).

مِسّی دکھا کے خلق کو لوٹا دھڑی دھڑی
لاکھوں کے خون دم میں کئے رنگو پان سے آج
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۹). کسی کا سبزہ روش جسم پامال تھا کہیں نقد جان کو بسانِ سوسن کہ ہمرنگ مسی آلود لب جاناں تھی دھڑی دھڑی کر کے لوٹا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۱۱). جو گھر خالی پایا اسے دھڑی دھڑی لوٹنا شروع کیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۶۷). جن لوگوں نے متاع مسلم لیگ کو دھڑی دھڑی کر کے لوٹا وہ ابھی موجود و سلامت ہیں. (۱۹۳۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۳/جون ، ۳).

---کی دَھڑی لُٹ جانا محاورہ.
بالکل تاراج ہو جانا ، سب مال و متاع برباد ہو جانا ، سب کچھ جاتا رہنا.

کیا جو لُنڈھ چلا نہ ہوا تب بھی کچھ گیان
جب لُٹ گئی دھڑی کی دھڑی ، تب خبر پڑی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۷).

---کے ہاں بَنیَنی کھائے کھو بھائی گھر نَبہ یا جائے کہاوت.
بخیل آدمی ادنیٰ خرچ سے گھبراتا ہے (نجم الامثال ، ۲۰).

---لَگانا محاورہ.
سیروں کے حساب سے تولنا ، (مجازاً) بہت ارزاں بیچنا.

جو حُسن موتیوں کے تول ان دنوں بکے تھا
تو نے بہ نرخ گندم اس کی دھڑی لگائی
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۰۵).

دَھڑی (۲) (فت دھ) امث.

۱. مِسّی کی تہ جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں.

دھڑی سوں دسیں یوں دسن بات میں
کہ بجلیاں پڑیاں جا کے ظلمات میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۶).

تیرے اَدَھر پر لال ہور کالی دھڑی کے رنگ تھے
کُنج پُھل بھرے ہیں بل میں جنے چمن لالا ہوا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۵).

جب لبوں پر یار کے مسّی کی دھڑیاں دیکھیاں
جوں زحل کی ساعتیں اس دل پہ گھڑیاں دیکھیاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۱۳).

لبِ جاناں پہ مسّی کی دھڑی ہے
تو سوسن کس لیئے پھول کھڑی ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۲). کبھی چھالیہ کترتے کترتے آرسی میں مسّی کی دھڑی کا معائنہ کر لیتی ہے. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۲). **۲. لکیر ، خط ؛ پان کی لکیر.**

نہ دیوے تا کبھی آسیب اس کوں سایۂ رنجش
دھڑی سی پان کی کھینچے ہو تم حصارِ تبسّم

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۷). آنکھوں پر سنہری فریم کی عینک ، ہونٹوں پر پان کی دھڑی ، کتروان لبیں ، بھری داڑھی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۹). **۳. (اَ) کپڑے کا کنارہ یا جھالر** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس) **(آآ) سرا ، کنارہ.** سیاہ رنگ اور نگروسین کو پانی میں حل کر کے چلتے ڈھول کی دھڑی کے سوراخ سے بلا ڈھول بند کیے اور بغیر دہانہ کھولے ڈھول میں داخل کر دو. (۱۹۳۶ ، تباتی دباغت ، ۳۸۳). [س : دھار+ کا धार + कि].

---اُڑ جانا محاورہ.

مِسّی کی تہ کا زائل ہو جانا.

اُس لعلِ لب کے ہم نے لئے بوسے اسقدر
سب اڑ گئی مسی کی دھڑی دو گھڑی کے بعد

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۲).

---جَمانا محاورہ.

مِسّی لگانا ، ہونٹوں پر مِسّی کی تہ چڑھانا.

کیا سیر ان کے ہو گی بوسہ سے اے دلِ من
مسّی کی جن لبوں پر دھڑیاں جمائیاں ہیں

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۲۹۱).

شفق شام سے خجلت شفق صبح کو تھی
لعلِ لب پر جو دھڑی تم نے جمائی شبِ عید

(۱۸۸۰ ، شہیدی ، د ، ۳۵).

چھل نہ جائیں یہ برگِ گل سے ہونٹھ
آپ ان پر دھڑی جماتے ہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۱۹۸).

---جَمنا محاورہ.

ہونٹوں پر مِسّی کی تہ چڑھنا.

ہونٹوں پہ تیرے جم رہی ہے آج کیوں دھڑی
پوچھی تھی کن نے رات کو بالوں کی دھولیاں

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۳۶).

گر دھڑی مِسّی کی دیکھے اوس کے ہونٹوں پر جمی
رنگ پھر بدلے نہ زیرِ چرخ مینائی کبھا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۵).

دھڑی مِسّی کی ہونٹوں پر جمی ہے خیر ہو یارب
کرینگے سیر گلشن رنگ اڑے کا آج سوسن کا

(۱۸۷۳ ، مرآۃ الغیب ، ۵۷).

---لانا محاورہ.

رک : دھڑی جمانا.

اُدھر پر لا دھڑی رنگ کی کیا ہے لاف لالا جب
مقابل رنگ دیکھانے کوں پیا داژم جرایا ہے

(۱۶۷۲ ، علی عادل شاہ ثانی ، د ، ۹۱).

---لَگانا محاورہ.

رک : دَھڑی جمانا.

لوگ سودائی ہوئے جاتے ہیں
دھڑی مسّی کی لگایا نہ کرو

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۷).

دَھڑے (فت دھ) امذ ؛ ج.

دَھڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل.

---بازی امث.

گروہ بندی ، پارٹی بازی. ان میں بھی دھڑے بازیاں اور پارٹیاں ... جدا جدا ہیں. (۱۹۰۹ ، صلائے عام ، جنوری ، ۱۱). [دھڑے + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بَندی (---فت ب ، سک ن) امث.

گروہ بندی ، پارٹی بازی. وہ ہمیشہ دھڑے بندیوں سے الگ رہے. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۳۰). صرف پچاس سال میں ان کے اندر بھی دھڑے بندی شروع ہو چکی ہے ، کیا موجودہ روس اور چین کا حوالہ دینا کافی نہیں ہوگا؟. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۵۹). [دھڑے + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---بَنْدھ جانا / پَڑ جانا محاورہ.

دو گروہ یا فریق ہو جانا ، تھوک بندھ جانا ؛ بگاڑ یا نفاق ہو جانا (مخزن المحاورات).

---دار صف.

بھاری بھرکم ، سنجیدہ ، باوقار. بی بدر منیر ... بڑی دھڑے دار بی بی بن کر سرکار کے دوش بدوش چلیں. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۲۳۳). [دھڑے + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

دَھڑیاں لُٹنا محاورہ.

فراواں ہونا ، کثرت ہونا.

عیش عشرت کی لُٹ رہیں دھڑیاں
دال مونٹھیں ، سکوچھیں اور بڑیاں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۲).

دَھڑی دَھڑی (فت دھ ، دھ) امث ؛ م ف.
کسی چیز کے برابر گرنے یا پٹنے کی آواز.
محتاج کھانے گرتے تیور کر کے اڑی اڑی
(اور) مامور کار پیٹے سر کو دھڑی دھڑی
(۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۲۱۶). [دھڑی + دھڑی (حکایت الصوت)].

دَھڑپنچا (فت دھ ، ی مع ، مغ) امذ.
ہندو نیچ ذاتوں میں بیوہ کا شوہر. میاں چودھری تمہارے جو حقہ پانی بند کرتے ہیں دھڑپنچے کی علت میں پکڑوا بلوانا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۵۳). [رک : دھرپچا].

دَھڑیوں (فت دھ ، سک ڑ ، و مع) امث ؛ ج.
بہت ، کثرت سے ، بہ افراط ، بخوبی.
دھڑیوں لوٹیں گے پھر مزے ہم
پھر تم بیسی لگا بیٹے ہو
(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۲۵۱) . تھکے ہوئے دماغ کو آرام کی نیند سلاتی ہے موافق آجائے تو دھڑیوں خون بڑھاتی ہے.(۱۹۳۸ ، کسان کی آہ ، ۱۰۷). [دھڑی (رک) کی جمع].

دَھس (فت دھ) امذ.
۱. رک : دُھس (پلیٹس). **۲. غوطہ ، ڈبکی** (شبد ساگر). **۳. اندر گھسنے والی چیز ، گہرائی میں اترنے والی شے ؛ (مجازاً) گہرا اثر.**
شہاں کے درد کا یو دھس کلیجاں میں گیا ہے دھس
کرے گا حشر لگ دھس دھس شہیداں کا ہے دکھ بھاری
(۱۶۳۰ ؟ ، مریدی (بیاض مراثی ، ۱۵۶)). [دَھسنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ دَھس کَرْنا محاورہ.
چبھنا ، کھٹکنا.
شہاں کے درد کا یو دھس کلیجاں میں گیا ہے دھس
کرے گا حشر لگ دھس دھس شہیداں کا ہے دکھ بھاری
(۱۶۳۰ ؟ ، مریدی (بیاض مراثی ، ۱۵۶)).

دُھس (ضم دھ) امذ.
۱. پشتہ ، دمدمہ ، مٹی کا تودہ جو دشمنوں سے بچاؤ کی غرض سے بنا دیا جاتا ہے. کارنتھ والی کونسل نے یہ ارادہ کیا کہ نما کنائے کارنتھ پر ایک دھس نما دیوار بنا کر پہلا پونسس یعنی جنوبی حصہ یونان کی حفاظت کی جاوے. (۱۸۷۳ ، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۱ : ۴۴). قبل اس کے کہ ہم مدافعت کے لیے دھس اور دمدمے تیار کرتے ، دفعتاً انگریزی اور ہندوستانی فوجوں نے ہمیں آ لیا. (۱۹۱۸ ، مسئلہ شرقیہ ، ۱۳۹) . آن کی آن میں «صاحب» کے اقبال سے ہمارے یہ سارے دھس اور دمدمے مسمار! (۱۹۵۳ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۰۸). **۲. قلعہ یا فصیل کی دیوار کے نیچے کی تہ پر ریتوان بنا ہوا پختہ پشتہ جو پانی کی ٹکر سے بنیاد کی حفاظت کے لیے بنا دیا جاتا ہے ؛ قلعے کے گرد کا پشتہ ، بند.** سیزر نے ندی پر پل بناکے قلعے کے گرد مٹی کے دھس اور خندقیں بنوا دیں. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ روما ، ۱۳۹). موہن جودرو میں ایک بالاحصار تھا جس کے دس گز چوڑے دھس کے اوپر اینٹ کی فصیل اُٹھائی تھی.(۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱۲). **۳. دریا کے کنارے یا پہاڑ کی ڈھلوان ؛ کوئی ڈھلوان جگہ ، ریت کا اونچا میدان جس میں کچھ پیداوار نہ ہو ؛ سرخ بنجر زمین** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [غالباً دُھسّا (رک) سے ماخوذ یا س : دھونس धवस].

ـــ بَنانا محاورہ.
پشتہ بنانا ، مٹی چڑھانا.
ہوئے مستعد دُھس بنانے لگے
جو مفسد تھے پھانسی وہ پانے لگے
(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، مارچ ، جون ، ۱۹۷۳ ، ۷)). کارخانے کی کوٹھی کے گرد دھس بنایا تھا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الاکرام ، ۶۸۳) . غیرت مہر و ماہ ٹوکریوں میں مٹی بھر کے اور اپنے سروں پر رکھ کر لیجاتے ہیں اور دھس بنانے والوں کا ہاتھ بٹاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۷۱).

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
مورچہ بندی ، قلعہ بندی. سید خالد نے اپنے تئیں سلطان مشتہر کر کے محل پر قبضہ کر لیا ہے اور اوس کی دھس بندی کر دی ہے. (۱۸۹۶ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۱۹) . تمام پیرس کی دُھس بندی قلعہ جات سے کی جارہی تھی. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید ، ۲۹۲) . [دُھس + ف : بَنْد ، بَستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

ـــ بَنْدھنا محاورہ.
قلعہ بندی کیا جانا ، محصور ہونا. لیکن اس کو یہاں سخت مشکلیں پیش آئیں اور وجہ اس کی یہ تھی کہ شہر کا بخوبی دھس بندھا ہوا تھا. (۱۸۷۳ ، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۲ : ۳۷).

ـــ کا دُھس (ـــ ضم دھ) صف.
موٹا تازہ ، ہٹا کٹا. پہلوان کلّہے کو دُھس کا دُھس تھا.(۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۶۹).

ـــ پِلا دینا محاورہ.
کمزور کر دینا ، بے بس کر دینا ، برباد کر دینا. ان لوگوں کی نفسانیت نے خود ان کے دھس پلا دئے. (۱۹۲۱ ، چراغ سخن ، ۸۰).

دُھسّا (ضم دھ ، شد س) امذ ؛ دُھوسا.
بکری کی پشم کا کمبل کی وضع پر بنا ہوا چادرا ، موٹی اونی چادر.
کسی نے دھسّا اوڑھا اور بانات
کوئی عریاں سکھی جاڑوں میں دن رات

(۱۸۴۳ء ، تیرہ ماسہ ، طالب شاہ ، ۱۲) . اس لیے وزنی چیزوں مثلاً کمبل ، قالین ، یا دھسے بنانے کے کام میں زیادہ آتی ہے. (۱۹۱۹ ، کارخانۂ عالم ، ۲۳)، آپ نے علامہ کو ایک شاندار اونی دھسا نذر کیا . (۱۹۷۷ء ، اقبال کی صحبت میں ، ۳۳۱) . [ب : دسم ؛ س : دوژش दूष्य ـ لباس].

دَھسان (فت دھ). (الف) امث.
دھسنے کی جگہ ، کیچڑ ، دلدل ، چہلا. متعدد ہودے صرف وحلوں یا دھسانوں (دلدلوں) ہی میں اُگتے ہیں. (۱۹۳۳ء ، مبادئ نباتیات، ۲ : ۶۸۶) . (ب) صف. دھسنے والا ، زبردستی داخل ہونے والا ، گھس جانے والا (عموماً لفظ بھیڑ اور بھیڑیا کے لیے مستعمل). کیا بھیڑیا دھسان خلقت ہے جس نے کبڑے رنگ لیے وہی خدا رسیدہ بن بیٹھا. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳). تم ... اس ڈرامے میں حصّہ لینے سے انکار کرتے ہو جو ہم زرتار شامیانوں کے نیچے ایک بہت بڑی بھیڑ دھسان خلقت کی خاطر اسٹیج کر رہے ہیں. (۱۹۶۷ء ، جلاوطن ، ۹۸). [دُھسنا (رک)].

دَھسانا (فت دھ) ف م ؛ سر دھسّانا.
۱. (زمین کے) اندر اتارنا ، گاڑنا ، دبانا. کیا نڈر ہوئے ہیں جو بُرے داؤ کرتے ہیں کہ دھساوے اللہ ان کو زمین میں یا بھیجے ان کو عذاب. (۱۷۹۰ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۲۵۴). اس کے پانو کے نیچے کی زمین میں اوس کو دھسا دوں گا. (۱۸۶۶ء ، تہذیب الایمان ، ۳۷). ۲. کیچڑ یا دلدل میں پھنسانا (نوراللغات). ۳. گھسیڑنا ، ٹھونسنا ، بھرنا . کھچیوں کو دھسانے کے بعد اونچائی اور وضع کے مدِّنظر حاشیہ کے چقے اور خماؤ کو درست کرلیتے ہیں. (۱۹۳۷ء ، حرفتی کام ، ۱۰۶). [دھسنا (رک) کا تعدیہ].

دَھساؤ (فت دھ ، و مج) امذ.
کیچڑ ، دلدل (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دَھسنا (رک) کا حاصل مصدر].

دَھس (کَر) آنا محاورہ (قدیم).
بہت قریب آ جانا ، گھس کر آ جانا.

> جو بھوتیج انکے دھس کر آنے لگیا
> شکل بد شکل کر ڈرانے لگیا

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۵۷).

> کبھی کیا جو مہمان ہولا تانہ اس
> بلانے بغیر گھر میں آتا ہے دھس

(۱۷۳۶ء ، قصۂ فغفور چین ، ۴۹).

دَھس دَھس (فت دھ ، سک س ، فت دھ) امث.
بندوق یا توپ کی آواز ، گولہ باری کی آواز . جب توپوں کی دھس دھس لوری کی لے میں تبدیل ہونے لگی ، تو فائر بند کرا دی گئی. (۱۹۶۹ء ، وہ جسے چاہا گیا ، ۲۰۰). [حکایت الصوت].

دُھسک (فت دھ ، س) امث.
۱. ہلکی کھانسی ، سوکھی کھانسی. دھسک اُٹھے جانے اور حلق کے اندر کھجلی سی ہو. (۱۹۵۸ء ، شمع خرابات ، ۱۲۳). ۲. کھانسنے کی کیفیت ، دھانس. ذرا ذرا کھانسی کی بھی دھسک شروع ہو گئی. (۱۸۸۵ء ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۱). ۳. (دیوار وغیرہ) بیٹھ جانے یا دھسنے کا عمل نیز کیفیت (پلیٹس). [دَھسکنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ جانا محاورہ.
صدمے سے دیوار کا پھٹ جانا (نوراللغات).

ـــ دَھسک (ـــ فت دھ ، س) امث ؛ م ف.
لگاتار کھانسنے رہنے کی آواز ، سوکھی کھانسی کی آواز. ایک طویل کش لے کر دھسک دھسک کھانستا ، وہ کھانسی جو صرف ٹوٹے ہوئے مایوس دل سے نکلتی ہے. (۱۹۶۹ء ، وہ جسے چاہا گیا ، ۹۵). [حکایت الصوت].

دَھسکا (فت دھ ، سک س) امذ.
۱. کھانسی ، دھانس (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. رک : دھسک (پلیٹس). [دھسکنا (رک) کا حاصل مصدر].

دَھسکنا (فت دھ ، س ، سک س). (الف) ف م.
دھکا دینا (نوراللغات). (ب) ف ل. ۱. کھانسنا (پلیٹس). ۲. (دیوار وغیرہ کا) بیٹھ جانا ، (زمین میں) دھسنا ، اندر اندر کھسکنا. پانی کے صدمے سے قبر بیٹھ اور دھسک نہ جاوے. (۱۸۳۹ء ، رفاہ المسلمین ، ۹۱). وہ نیچے دھسکنے سے محفوظ رہے گا. (۱۹۱۳ء ، انجینیئرنگ بک ، ۲۵). ۳. گھسنا ، داخل ہونا ؛ چبھنا (پلیٹس). [ب : دھسک ؛ س : دھونس + کر [illegible] + [illegible]].

دَھسَم (فت دھ ، س) امث.
دلدل.

> جو ایک بار دھسا پھر نکل نہیں سکتا
> یہ عیش و عشرتِ دنیا وہ نامراد دَھسَم

(۱۹۶۶ء ، منتخماء ، ۶۳). [رک : دَھسنا].

دُھسّال (ضم دھ ، سک س) امذ.
سخت اور کھردرے کپڑے کی بنی ہوئی تھیلی جس سے نہاتے وقت بدن کا میل رگڑ کر صاف کرتے ہیں. یہ عموماً اونی کپڑے کا بنایا جاتا ہے ، اس کو زیادہ کھردرا بنانے کے لیے موٹے ڈوروں سے گونتھ دیتے ہیں ، اور نہلاتے وقت بہ طور دستانے ہاتھ پر چڑھا لیتے ہیں ، کھیسہ ، جھولنج (اب و ، م : ۱۰۶) . [دھس (دھسنا (رک) کا مخفف) + ف : سال ، مالیدن ـ ملنا].

دُھسَن (فت دھ ، س) امث.
۱. پولی زمین جس میں پانو دھنس جائیں ، دلدل. دریا میں کود کر پانی کو چیرتا ہوا کشتی کے لگ بھگ جا پہنچا ، مگر آگے دھسن تھی. (۱۸۴۳ء ، مجالس النسا ، ۲ : ۵۵). حسین خواب ٹوٹ جاتا اور وہ محسوس کرنے لگتے کہ ہم کس دھسن میں آن پھنسے؟ (۱۹۶۷ء ، بزم خوش نفساں ، ۳۱). ۲. دھسنے کا عمل یا حالت.

اس کے تَل کی تدریجی دَھسَن ... اب بھی جاری رہی۔ (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ۶۳) . اس طریقے میں ظاہر ہے کہ کسی سہارے کی دھسن کا بہت آسانی کے ساتھ لحاظ رکھا جا سکتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، مضبوطیٔ اشیا ، ۱ : ۲۰۳)۔ [دَھسنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

دَھسْنا (فت دھ ، سک س) ف ل ، سدَھنسنا.

۱. **(زمین کا) نیچے کی طرف جانا ، دبنا.**

کہیں روتا تو اِدھر سے نہیں گزرا مجنوں
پانوں سے ناقۂ لیلیٰ کے زمیں دھستی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۰۱). یہ سارا خِطّہ ... خود بخود دھستا جاتا ہے۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۷) . ۲. **دلدل میں پھنسنا یا ڈوبنا.** زمین ... اگر وہ زیادہ نرم ہوتی تو بغیر دھسے کیسے اپنے قدموں پر کھڑے ہو سکتے . (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۶۴) .

۳. **گھسنا ، داخل ہونا ، در آنا.**

جھٹکہ شہپر اوڑی تیراں شتاشب
دھسے بکتر کے کھریا میں کہیا کھپ

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، موہن ، ۱۳۳). ایک ہاتھ میں جانور لے کر پانی میں دھستا ہے اور شور کرتا ہے ، تو جانور بھی سب شور کرتے ہیں. (۱۷۴۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۷۹).

سامنا اوس صفِ مژگاں کا کیا ہے کس نے
وہ ہمیں ہیں جو دھسے جاتے ہیں تلواروں میں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۳).

نصیحت ناصحوں کی سنگدل پر کارگر کب ہو
یہ سچ ہے میخ آہن کی نہیں پتھر میں دھستی ہے

(۱۹۱۹ ، گلزار بادشاہ ، ۷۶). ۴. **(پر کے ساتھ) حملہ کرنا ، چڑھ دوڑنا (قدیم).**

دھسے بخت پھر اس پہ دندے کے سار
سو مرنے کے کارن ہوا اختیار

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۰) . ۵. **پیش قدمی کرنا آگے بڑھنا ، چڑھنا ، بڑھنا (قدیم).**

پلکاں کے تیر مارے جہاں سائیں ناز سوں
سنج باج سینہ کرنے ہدف کوئی دھسیا نہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۷). [پ : دہنس ا ، س : دھونسن ध्वंसति].

دُھسّہ (ضم دھ ، شد س بفت) امذ.

موٹی اُونی چادر. لاٹ صاحب جامع مسجد دیکھنے گئے ، بگھی میں دھسہ چھوڑ گئے ، لوٹ کر آئے دھسہ غائب. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۰). ڈاکٹر صاحب وہی پرانا سبز حاشیے اور بادامی رنگ کا دُھسّہ لیے لیٹے تھے. (۱۹۳۸ ، ملفوظات اقبال ، ۱۳۰). [رک : دُھسا].

دُھشْت فقرہ.

(کلمۂ زجر و توبیخ) زور سے جھڑک دینے کا کلمہ (مہذب اللغات). [حکایت الصوت].

دَھک (۱) (فت دھ) امث.

مہین جوں ، لیکھ سے بڑی جُوں. زمین پر جو حیوانات رہتے ہیں ان کی خلقت کے نکات پر غور کرو اُن کی جسامت سب طرح کی ہوتی ہے چھوٹی ایسی جیسے دھک بڑے ایسے جیسے ہاتھی اور وھیل . (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۶۵) . جوئیں ، لیکھیں ، دھکیں ماری جاتی تھیں ، اور بیٹی کو دور دور رکھی جاتی تھیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۵). [مقامی].

دَھک (۲) (فت دھ). (الف) امث.

(أ) **دل کی ناگہانی دھڑکن** (فرہنگ آصفیہ) . **(أأ) صدمہ ؛ خوف ، ڈر** (جامع اللغات). ۲. (مرغ بازی) **ہانپنا یا سانس پُھولنا جو مُرغ کو لڑنے لڑنے شروع ہو جائے** (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۱۸). ۳. **حیرت** (فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. **حیران ، بھونچکا.**

رستم و جمشید کیکاؤس دھک   دیکھ کر تیرا شجاعت یا انام

(۱۶۳۰؟ ، مرثیہ (بیاض ، مراثی ، ۱۵۳)).

کھڑی دھک ہو بولی او صاحب جمال
اپنا کیا چھپا اوں میرا ہو حوال

(۱۶۲۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۲۸) . (ج) م ف . ۱. **جھٹ سے ، اچانک ، دفعۃً.**

دھک جا کے اس کی بانہہ کو پکڑا میں ہاتھ سوں
کہہ بیٹھی جادیٔ مارے کرتا ہے مسخری

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۹۰). ۲. **بھونچکا ہو کر ، گھبرا کر.**

بلا لوں بول تو منہ سے بھلا تو
تری ماں دھک ترے چلانے اصغر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۲۶). [حکایت الصوت].

ـــ آنا محاورہ.

(مرغ بازی) مرغ کا لڑتے لڑتے ہانپنے لگنا (ا پ و ، ۸ : ۱۱۸).

ـــ چُھڑانا محاورہ.

(مرغ بازی) مرغ کے ہانپنے کو روکنے کی کوشش کرنا (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۱۸).

ـــ دَھک (ـــ فت دھ). (الف) امث.

۱. **دھڑکن (دل یا کلیجے کی) ، تڑپ ، بیقراری ، گھبراہٹ ، تھر تھراہٹ** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **ڈھول وغیرہ بجنے کی آواز** سورج پیرن کی آواز خوبصورت مگر غمناک ہوتی ہے، جیسے لمبی سیٹی کے بعد ڈھول دھک دھک کر کے بجائے جا رہے ہوں. (۱۹۸۵ ، جنوبی امریکہ کے پرندے ، ۵). (ب) م ف (قدیم). دوڑ دوڑ (کر) (قدیم اردو کی لغت). [حکایت الصوت].

ـــ دَھک کَرنا محاورہ.

(دل ، کلیجہ وغیرہ کا) **تیزی سے دھڑکنا ، تڑپنا ، بیقرار ہونا ، خوف یا دہشت کے مارے دل کانپنا.**

دیکھ اس کے چلن رہی وہ ٹھٹک
جوں کا بھی دل کرے ہے اب دھک دھک

(۱۷۷۵ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویات میر حسن ، ۱ : ۱۶۷)) .

نیکر سُر ظالم اعظم کے خوف سے کلیجہ دھک دھک کرتا تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۵). اس کے اندر کھلبلی مچ گئی اور اس کا دل دھک دھک کرنے لگا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۹۵). میرا دل دھک دھک کر رہا تھا ، احمد بشیر اپن گنگنا رہا تھا ، جیسے میلے پر جا رہا ہو ، احمد بشیر ازلی طور پر الونجر کا دیوانہ ہے. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۵۰).

---دھک ہونا محاورہ.
دھک دھک کرنا (رک) کا لازم.

دل اُچھلے ہے بے طرح ، جگر ہوتا ہے دھک دھک
لیجو تو خبر کس کے ہم ہاتھوں کی دھک ہے

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء ، قدرت اللہ شوق ، ۹۳۶). بیوی نے جو خاوند کے بشرہ پر ایک نئی کیفیت دیکھی تو اس کی نگاہ بھی مکان پر گئی اور تیرہ کا عدد نظر آگیا ، اس بدشگونی سے اُس کا کلیجہ بھی دھک دھک ہونے لگا. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۸).

---سے م ف.
جھٹ سے ، اچانک ، دفعۃً. افسری کا خاصہ ہے کہ عالی ظرفی کے بغیر تو چل سکتی ہے لیکن زرمبادلہ کے بغیر دھک سے رک جاتی ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۱).

---سے رہ جانا محاورہ.
متحیر ہو جانا ، حیران ہو جانا ، بھونچکا ہو جانا. دیکھتی کیا ہوں کہ باایںہمہ احتیاط و حزم وہ میرے سامنے کھڑا ہوا ہے ، دھک سے رہ گئی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۸). وہاں ہو میں دکانوں کی رسیدیں دیکھتا اور اپنے جمع جتھے کا جائزہ لیتا ہوں تو دھک سے رہ جاتا ہوں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۹۵). ایک روز آئینہ دیکھتے وقت (وہ آئینہ بہت دیکھتا تھا) اس نے نوٹ کیا کہ سر میں ایک سفید بال چمک رہا ہے ، وہ دھک سے رہ گیا. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۷۸).

---سے کلیجہ ہو جانا محاورہ.
ناگہانی صدمہ یا خوف سے دل دھڑک جانا ، دل دہل جانا ، گھبرا جانا. خاوند کا نام سنتے ہی خورشید بہو کا دھک سے کلیجہ ہو گیا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۲).

---سے ہو جانا محاورہ.
رک : دھک سے رہ جانا. کیکئی تڑپ کر بولی کہ بھرت کو راج اور رام کو بن باس ملے! یہ سن کر راجا دھک سے ہو گئے. (۱۹۳۵ ، داستان عجم (تعارف) ، ۱۸). تلاش کر کے بھانپ لیا کہ سرکار پہنچی نہیں ، ایک دفعہ کو بس دھک سے ہو گیا ، ہائے اللہ کہاں رہ گئے. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۲۹).

---ہو جانا محاورہ.
رک : دھک سے رہ جانا. شاہزادے بدیع الزماں کے آتے شاہزادہ عالیمقدار اور ملکہ ، داڑھی کنجاب کی دیکھ کر دھک ہو گئے. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۲۷۸).

دَھک (۳) (فت دھ) امث (قدیم).
۱. شعلہ ، آگ.

معنبر جبلی یوں دیسے ہو سجے
کہ جوں طور پر نور کی دھک رچے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۷). ۲. گرمی ، حدت.

لگی پیاس کی دھک سو رانی اتے
ملیا باٹ میں کیں نہ پانی اوسے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵۱). [رک : دَہک].

دَھک (۴) (فت دھ) امث.
کھیتی باڑی کے سلسلے کا ایک مقامی ٹیکس. موقوف کر دینا کسی مال لاگ کا جو زراعت پر لگتی ہو مثل دھک کے بمنزلہ اسکے ہے کہ گویا بمقدار دہم حصہ کے اس محنت میں دفعتاً تخفیف ہو گئی. (۱۸۶۸ ، اصول سیاست مدن ، ۲۳۸). [مقامی].

دِھک (کس دھ). (الف) حرف ندبہ یا فجائیہ.
شرم ، افسوس ، تف ، تُھو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) امث. لعنت ، پھٹکار ؛ سراپ ، بددعا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : دھک धिक्].

---کار امذ / امث دھکار ، دِھکار.
دھتکار ، لعنت ، پھٹکار ، بددعا ؛ نفرت ، حقارت ؛ ملامت ، زجر و توبیخ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھک + کار (رک)].

---کار دینا / کَرْنا محاورہ.
لعنت کرنا ، پھٹکار دینا ؛ قسم کھانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---کاری امث دھکاری. (الف) امث.
لعنت ملامت ، پھٹکار ؛ سراپ ؛ بددعا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) صف. ملعون ، پھٹکارا ہوا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھک + کار (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث و صفت].

---کَرْنا محاورہ.
ملامت کرنا ، تنبیہہ کرنا ؛ لعنت کرنا ؛ بددعا دینا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).

دَھکّا (فت دھ ، شد ک) امذ.
۱. (أ) صدمہ (جو ہاتھ یا کندھے کے ریلنے سے پہنچے) ، دھکیلنے کا عمل یا کیفیت ، ریلا ، ٹکر ، ہچکولا.

پٹھاں کیچ دھکیاں تے اوٹ دھمدھماٹ
اپوں لگ ہے بادل میں وو دندناٹ

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۵ الف). سُنا ہے کہ ایک شخص برسر راہ چلا جاتا تھا اتفاقاً کسی شخص کے دھکّے سے اس کی پگڑی گر پڑی. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۳۱). اگر دو سوار آپس میں ایک دوسرے کے دھکّے سے مر جائیں تو ہر ایک کی دیت دوسرے کے عاقلہ پر ہو گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۱۸). وہ سپاہی کو غافل پا کر دبے پاؤں اس کے پاس پہنچ گیا

اور ایک ہی دھکے میں زمین پر گرا کر بندوق اس کے ہاتھ سے چھین لی۔ (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۷۷)۔ (iii) جُنبش (بوقت جنسی فعل)۔

سانپ ہر دھکے کے اب کون کرے گا نخرے
جلد ہونا نہ کبھی یہ مجھے فرمائیے گا کون

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۲۰۱)۔ ۲۔ (i) آسیب ، سایہ (جن و پری وغیرہ کا)، (نیز دَھکہ)، آسیب ... اہل ہند دھکہ خوانند (۱۹۰۳ ، ادات الفضلا (اردو ، اکتوبر ، ۱۹۶۷ ؛ ۱۱)۔ دھکا در رسالہ آں کہ دو تن باہم ساینہ و پہلو زنند ؛ آسیب رسیدن جسمے است بہ جسمے دیگر بہ حیثیتے کہ آزارے باو رسد (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۳۷)۔ (ii) آفت ، حادثہ ، بلا۔ متواتر دھکوں اور ناکامیوں نے ان کی جسمانی قوت کو خراب ... کر دیا ہے (۱۹۲۷ ، خطبۂ صدارت شاہ سلیمان ، ۲۸)۔ ۳۔ ضرر ، نقصان ، زیاں۔ اس قدر سختی آ جانیکہ کیسی ہی پانی کی رو ہو اس کو دھکا نہیں پہنچ سکتا۔ (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر ، ۷۰)۔ ایسے متعدد مسائل کا مقابلہ کرنا جو خاندانی زندگی کے استحکام کو دھکا پہنچانے ہوں۔ (۱۹۶۱ ، خاندانی منصوبہ بندی ، ۱۳۲)۔ تجارتی بائیکاٹ کا دھکا تو بڑی بڑی سلطنتوں اور قوموں کو سرنگوں کر دیتا ہے (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۰)۔ ف : پہنچانا ، پہنچنا۔ ۴۔ بندوق چلانے کا جھٹکا جو بندوقچی کو چھاتی پر محسوس ہوتا ہے (ا پ و ، ۸ : ۸۷)۔ ۵۔ (طبیعیات) جب کوئی قوت ایک خاص وقت کے لیے ایک جسم پر عمل پیرا ہوتی ہے تو وہ اس میں مقدار حرکت (Moment) کی جتنی تبدیلی پیدا کرتی ہے اسے دھکا (Impulse) کہتے ہیں (مادے کے خواص ، ۵۱)۔ قوت اور وقت کے حاصل ضرب یعنی Ft کو دھکا (Impulse) کہتے ہیں۔ (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۹۹)۔ [س : دھکّ [illegible] یا دَھک (رک) + ا ، لاحقۂ کیفیت]۔

----پڑنا محاورہ۔
صدمہ پہنچنا (نوراللغات)۔

----پیل (---ی مج) اث : ---دھکا پیل۔
ریل پیل ، دھکم دھکا ، بھیڑ بھاڑ۔ ایسی دھکا پیل ہوتی کہ آدمی پر آدمی گرا پڑتا۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۱)۔ اسیر نہ دھکا پیل کا کچھ اثر ہے نہ لوگوں کے شور و غل کا (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۱۵۸)۔ مسافروں کی دھکا پیل میں وہ ڈبہ سے اپنے سامان کی ایک بھاری گٹھری کو پوری طاقت سے کھینچ رہے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۳۷۳)۔ [دھکا + پیل ، پیلنا (رک)]۔

----پیل کرنا محاورہ۔
دھکیلنا ، ریلنا ، دھکم دھکا کرنا۔ بہادروں نے خوب دل لڑائے اور اچھی دھکا پیل کی۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۸۹)۔

----پیلی (---ی مج) اث۔
دھکا پیل کا اسم کیفیت۔ وہ کشمکش اور چپقلش وہ دھکا پیلی وہ ریلے جب ریل آتی پاؤں زمین سے اولہ گئے۔ (۱۸۹۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۷۰)۔ دھکا پیلی میں لوگوں کے کپڑے پھٹ گئے۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۳)۔ [دھکا + پیل (پیلنا (رک) سے) + ی ، (زائد)]۔

----پیلی کرنا محاورہ۔
رک : دھکا پیل کرنا۔ تنگ تنگ گلیوں میں سے دھکا پیل کر کے بھاگنا شروع کیا۔ (۱۹۰۳ ، خالد ، ۳۰)۔ میں نے دھکا پیلی کرنی شروع کی۔ (۱۹۲۶ ، میری ہیٹک ، ۱۵)۔

----دینا محاورہ۔
۱۔ دھکیلنا ، ریلا دینا۔ کواڑوں کو دھکا دیا۔ دربانوں نے شور کیا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۷)۔ مجھ کو اپنا جان نے وہاں دھکا دے دیا۔ (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۲)۔ خود اسے زندگی کے اجالے میں بھی ان تاریکیوں میں دھکا دے گئی ، جہاں پر چہار طرف سے تیرگی اشتق ہی چلی آ رہی تھی۔ (۱۹۸۳ ، اور انسان مر گیا ، ۷۶)۔ ۲۔ (i) صدمہ پہنچانا ، آفت لانا۔ یہاں گرمی نے زور دکھایا تھا کہ پہاڑوں پر برف و باراں نے دھکا دیا۔ (۱۹۶۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۳ : ۳۲)۔ (ii) مجبور کرنا (کسی کام پر)۔ لڑکیوں کو بدقسمتی دھکا دے تو پردۂ حیا کو اٹھانا اور جبلی شرم کو مشکل سے توڑنا پڑتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۲۰۹)۔

دیا دھکا جو میری شامت اعمال نے مجھ کو
ادائے فرض میں ایمان داری ہو گئی مجھ سے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۸۳)۔

----دھکی (---فت دھ ، شد ک) اث۔
دھکم دھکا ، ریل پیل۔ دھکا دھکی ؛ در رسالہ آنچہ از افتادن بریک دیگر بروقت ہجوم و افراط و تفریط شود (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۳۸)۔ [دھکا + دھکی ، تابع]۔

----سٹارٹ (--- کس مخ س ، سک ر) صف۔
ایسی گاڑی جس کا انجن چالو کرنے کے لیے اسے دھکا دینے کی ضرورت پڑے۔ یا تو چلتا ہی نہیں اور یا دھکا سٹارٹ ہے۔ (۱۹۹۵ ، بزم آرائیاں ، ۱۱۸)۔ [دھکا + سٹارٹ ، سٹارٹ Start (رک)]۔

----شیطان کا (---ی لین) امذ۔
شیطان کا ورغلا کر خراب کرنا ، شیطان کی مار (فرہنگ آصفیہ)۔

کوئی کہتی ہے کہے ہر بات کا پکا تجھے
گر پڑے تو اوندھے منہ شیطان کا دھکا تجھے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۱)۔

----فیس (---ی مج) اث۔
دھکا لگانے کا معاوضہ ؛ (مجازاً) رشتی بجری وغیرہ اٹھانے پر لیا جانے والا محصول یا چنگی۔ تفصیل محاصل ... ۵۔ دھکا فیس - کنی ، رشتی ، بجری اور مٹی۔ (۱۹۶۵ ، میزانیہ ، ۶۶ - ۱۹۶۵ بلدیۂ کراچی ، ۱۳)۔ [دھکا + انگ : فیس Fees]۔

----کھانا محاورہ۔
۱۔ ٹکر لگنا ، ضرب پڑنا۔ مظفر چھاتی پر دھکا کھا کر الٹا پھرا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۲۴)۔ ۲۔ صدمہ اٹھانا ، نقصان اٹھانا۔

آوارہ پھرنا ، مشکلات کا شکار ہونا (ماخوذ : نوراللغات).

---لگانا محاورہ.
دھکیلنا ، دھکا دینا. ایسے موقع پر ہو سکتا ہے کہ ایک بہت پُرجوش اور جانب دار تماشائی کھلاڑیوں کے ساتھ ساتھ خود بھی فوری طور پر عملاً دھکا لگانے لگے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۶۱).

---لگنا محاورہ.
۱. **دھکیلا جانا**. بادشاہ استاد اب اترجا ، دیکھ میری حالت کیا ہو گئی ہے اب مجھ سے دھکا نہیں لگتا ، ننھو ہانپتا ہوا بولا. (۱۹۸۷ ، ماہنامۂ افکار ، ستمبر ، ۵۳). ۲. **نقصان ہونا ، آفت آنا ، صدمہ پہنچنا**.

ہے مرض دائی کا اب پایا ہے جھٹکا ایک اور
لگ گیا یہ مفلسی میں ان کو دھکا ایک اور

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۳۶) . دوسری قومی تحریکوں کو جیسا دھکا لگا وہ اس امر سے ظاہر ہے. (۱۹۱۹ ، مقالات شروانی ، ۲۱۹). فرانس میں کشمیری شالوں کے چربے مشینی کرگھوں پر تیار ہونے لگے تو کشمیری شال کی تجارت کو بڑا دھکا لگا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵).

---مارنا محاورہ.
دھکا دینا ، دھکیلنا (مہذب اللغات).

---مُکّی (---ضم م ، شد ک) امث.
دھکم دھکا ، ریل پیل ، بھیڑ بھاڑ. ایک سیلاب ہے کہ اندر سے باہر آ رہا ہے وہ دھکا مکی ہو رہی ہے کہ الہیٰ توبہ. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۰). [دھکا + مکی (رک)].

دَھکا دَھک (فت دھ ، دھ) م ف.
۱. **برابر ، مسلسل ، کثرت سے**. لگے دھکا دھک چانڈو اڑانے لکھنے کو اپنا نام لکھنا آ گیا. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۱۷۵). ۲. **دھک دھک کی لگاتار آواز**. اس ریل میں بیٹھ کر، دھکا دھک کرتا منماڑ تک چلا جاؤں گا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۳۵) . [دھک (رک) + ا (حرف اتصال و تسلسل) + دھک].

دِھکّار (کس دھ ، شد ک) امث.
لعنت ملامت ، دھتکار پھٹکار ؛ شرم. اس بھرم روپ میں جو میں نے بھروسا باندھا ہے اس سے مجھ کو دھکار ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۱ : ۳۵۴). کوئی راجا ہو کر پرجا کے لیے کشٹ نہ سہے تو اس کے راج سنگھاسن کو دھکار ہے. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۱۰۳). [رک : دھک کار].

دِھکّاری (کس دھ ، شد ک) امث.
لعنت ملامت ، پھٹکار (جامع اللغات). [رک : دھک کاری].

دَھکانا (۱) (فت دھ) ف م.
جلانا ، بھڑکانا ، (آگ) روشن کرنا.

ہندی جوہراں کا ہے دل آرسی
دکھن میں دھکاوں اگن فارسی

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۱۶) . آپ یہ سگار پیتے ہیں یا ڈاک گاڑی کا انجن دھکاتے ہیں میں نے ... آپ کے ساتھ سلگایا تھا. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۲۹). [دہکانا (رک) کا غلط املا].

دَھکانا (۲) (فت دھ) ف م.
دھکا دینا ، دھکا لگانا یا دھکیلنا (ماخوذ : پلیٹس). [دھکا = دھکا (رک) +نا ، لاحقۂ مصدر].

دُھکدا (ضم دھ ، سک ک) امذ.
تردد ، پس و پیش ، تذبذب ، دُبدھا.

امید و بیم کی موجوں میں کشتی ڈگمگاتی ہے
یہ دھکدا زندگی کی خواہشِ نام و نشان تک ہے

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتش خندان ، ۹۶). [رک : دُگدھا].

دُھکدُکی (ضم دھ ، سک ک ، ضم د) امث ؛ نیز دُھکدھکی ، دُھکدکی ، دُھکدھکی.
گلے کا ایک زیور جو سینے پر لٹکتا رہتا ہے ، جگنی. چمک جڑاؤ چنپا کلی کی اور دو لڑی اور دھکدکی اور مرواریدی کی تسبیح اور بدھی ... موافق کام کرتی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۴۴).

وہ چھاتی پہ الماس کی دھکدکی
ہے آنکھ سورج کی جس پر جھکی

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۷۵). [رک : دھکدھکی].

دَھکدَھک (فت دھ ، سک ک ، فت دھ) امث.
دل کی دھڑکن ، دھڑک ، گھبراہٹ ، بیچینی ، اضطراب (جامع اللغات).
[حکایت الصوت].

دَھکدَھکا (فت دھ ، سک ک ، فت دھ) امذ.
دل کی دھڑکن ، اختلاج قلب (ماخوذ : نوراللغات) . [دھک دھک (رک) + ا (زائد)].

دَھکدَھکاٹ (فت دھ ، سک ک ، فت دھ) امذ (قدیم).
چمک دمک ، درخشانی ، تابانی.

کہ مشرق سوں مغرب تلک جگمگاٹ
کہ اس حور کے نور کا دھک دھکاٹ

(۱۶۹۹ ، نورنامہ (ق) ، شاہ عنایت ، ۱۳). [رک : دھکدھاہٹ].

دَھکدَھکانا (فت دھ ، سک ک ، فت دھ) ف ل.
۱. (أ) **(آگ کا) دہکنا ، بھڑکنا ، (تیزی سے) جلنا**.

انگار اس میں یوں دھک دھکاتی ہے لال
جو شرمندہ ہوئے اس انگے ہلال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵۱).

بھرے لال گھوڑے دس آتے تھے یوں
جولیاں میں اگن دھک دھکاتی ہے یوں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۰). (أأ) **خوب گرم ہونا** ، تپنا.

گدھی بیہے سوں جو تن دھک دھکاوے
ٹھنڈک ہوئے چندن گھس کر لگاوے
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۹۲). (iii) چمکنا ، دمکنا ، جگمگانا.
وہی دھک دھکانے زربپے سیتی
چلی رانوں کن جلتے سینے سیتی
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۵) . تم کو اس کی کیا ضرورت ہے ، ایک دھکدھگاتے ٹمٹماتے چراغ سے رجوع کرو (۱۹۲۶ء ، حیاتِ فرہاد ، ۱۹۰). ۲. **(دل یا کلیجہ) دھڑکنا ، کانپنا ، گھبرانا.**
تنگی جیوں کھڑک لک لگانے لگے
دلاں دہاک تل دھک دھکانے لگے
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۳۷).
گیا چوری چوری سے رات اُس کے گھر
کلیجا سرا . دھک دھکانے لگا
(۱۶۹۸ ، میرسوز ، د ، ۵۰). [دھک دھک (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

دُھکدُھکی (فت نیز ضم دھ ، سک ک ، فت نیز ضم دھ) امث.
دل کی دھڑکن ، تھرتھراہٹ ، صدمہ ، پریشانی ، فکر.
مری جیوُں جا کا کیا دھکدھکی
تو کیوں خوش لگے جڑت کی دھکدھکی
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۳۵).
بڑی سینے پہ جو وہ دھکدھکی تھی
وہ اس کے جان کی اک دھدکدگی تھی
(۱۶۹۷ ، عشق نامہ ، نگار ، ۹۳). [دھک دھک (رک) + ی (زائد)].

دُھکدُھکی (ضم دھ ، سک ک ، ضم دھ) امث ، نیز دھکدھکی.
۱. **سینہ اور گلے کے بیچ کا گڑھا ، حلقوم** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).
فلک پہ سپہر نے کیا کیا ستم
گنوایا میری دھکدھکی کا ہدم
(۱۸۱۹ ، جنگ نامہ عالم علی خاں ، ۵۵) . دھکدھکی کی آنی جو ہنسلیوں کے درمیان گڑھے پر ماری جاتی ہے. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۲۰). ۲. **گلے کا ایک زیور جو سینے سے اوپر لٹکتا رہتا ہے ، جگنی.**
مری جیوُں جا کا کیا دھکدھکی
تو کیوں خوش لگے جڑت کی دھکدھکی
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۳۵).
دھکدھکی کی جدا سبھوں سے سج
چمکے دریا میں جس طرح سورج
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۷) . سینہ کھلا ہوا چھاتی پر دھکدھکی بڑی چمکتی تھی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۳۳). کڑے شیر دہان کے ، چمپا کلی ، دھکدھکی ، سونے کی پازیب ، اچھا اسی پر فیصلہ ہے . (۱۹۲۸ ، اختری بیگم ، ۲۷) . ۳. **ایک زخم جو گردن میں ہوتا ہے اس کی شناخت یہ ہے کہ گلے سے بدبو آیا کرتی ہے اور یہ گردن سے لے کر چھاتی کے نیچے تک جاتا ہے .** ایک زخم گردن میں ہوتا ہے کہ اس کو دھکدھکی کہتے ہیں. (۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۱۸). ۴. **جو سینے کی پلی** (نوراللغات). [غالباً دھک دھک + ی ، لاحقۂ صفت].

—— میں دم آنا / ہونا محاورہ.
قریب بہ مرگ ہونا ، نزع کا عالم ہونا. ہیروں میں طوق کے وہ نور کا عالم ہے کہ جن کی چمک دیکھ کر جگنو کا دھک دھکی میں دم ہے. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۸۱).
دم دھکدھکی میں آئے جو دیکھے وہ دھکدھکی
زیور ہے یا کہ ظلم کا تمغا گلے میں ہے
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۶۳).

دُھکدُھگی (ضم دھ ، سک ک ، ضم دھ) امث.
رک : دُھکدُھکی ـ گلے کا زیور.
زوسری کا رنگ اور یاقوت سے آنسو ہیں جمع
چاہئے گب دھکدھگی دل کی مرصع کیجئے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۱۸).
فروغ سپہر عارض سے ستارا پر نگینہ ہے
نہیں کم دھکدھگی اے مہ جبیں عقد ثریا سے
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاض سحر ، ۳۳۳) . نپولین میز سے اٹھا اور ایک دراز کھولکر دو دھکدھگیاں نکال لایا . (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۲ : ۱۶۱).

دَھکڑ (فت دھ ، ک) امث.
پکڑ (رک) کا تابع . رستہ میں جو خالصہ شاہی کے عمال تھے اُن کو پکڑ دھکڑ سارا اسباب نقد و جنس ان سے چھین لیا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۸). [دھک ـ دھکا (رک) + ڑ ، اضافہ].

—— پکڑ (—— فت پ ، ک) امث.
دارو گیر ، پکڑ دھکڑ.
دھول دھپا ، دھکڑ پکڑ ، دھتکار
تہلکہ ، تُوتڑاق ، تُف ، تکرار
(۱۹۳۹ ، سرود و خروش ، ۱۳۳). [دھکڑ + پکڑ (رک)].

دَھکّڑ (فت دھ ، شد ک بفت نیز بلا شد) امذ.
دُھواں (رک) کا تابع. تم وہاں دھوئیں دھکڑ میں کیا پریشان ہوتی ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۰۰) . [دھواں (رک) سے دھ + کڑ ، لاحقۂ تصغیر].

دُھکڑپکڑ (ضم دھ ، فت ک ، سک ڑ ، ضم پ ، فت ک) امث.
۱. **دھڑکن ، بے قراری ، اضطراب ، گھبراہٹ .** ان مصیبتوں کی وجہ سے میرا دل دھکڑ پکڑ کرتا تھا. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، نذیر احمد ، ۱ : ۲۲۳). میرا جی دھکڑ پکڑ ہوتا ہے کہ کہیں خدانخواستہ مر نہ جاؤں. (۱۹۱۷ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۴۲). وہ بے دل کی دھکڑ پکڑ کو مذاق میں اڑانے میں ہی بھلائی سمجھی. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۶۷). اف : کرنا ، ہونا. ۲. **تردد ، تذبذب ، پس و پیش ، دبدھا.** گھر کے مول لینے میں دھکڑ پکڑ کرتا تھا. (۱۸۴۳ ، ترجمۂ گلستان (حسن علی) ، ۸۶) . دل میں دھکڑ پکڑ رہتی ہے

کہ خبر نہیں یہ اچھا ہے یا بُرا.(۱۹۰۹ ، غدر دہلی کے افسانے، ۱ : ۱۰۳). دوسرے شاعروں کی طرح دھکڑ پکڑ اور دکدا میں نہیں تھا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۳۶).اف : کرنا ، ہونا. [دھکڑ + پکڑ (رک)].

دَھکَڑ دَھکَڑ (فت نیز ضم دھ ، فت ک ، فت نیز ضم دھ ، فت ک) امث.
دل دھڑکنے کی حالت، تھرتھراہٹ، بیقراری، گھبراہٹ. اندر شکستہ پا عورتوں کے دل دھکڑ دھکڑ.باہر اس کے قدیمی نمک‌خوار دعائیں کرتے ہوں گے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۹۶) . دل دھکڑ دھکڑ کرتا تھا. (۱۹۲۹ ، وداعِ خاتون ، ۲۳). اف : کرنا. [دھک (رک) + ڑ (زائد) + دھکڑ].

دُھکَّڑی (ضم دھ ، سک ک) امث.
بٹوا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

دَھکَم پیل (فت دھ ، شد ک بفت ، سک م ، ی مج) امث.
رک : دَھکم دَھکّا. لوگوں کی بھیڑ اور دھکم پیل میں وہ ایسی گھبرائی کہ کچھ پتہ ہی نہ چلا. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۸۵) . دھکم پیل میں پیر چھلے جاتے تھے . (۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۲۱۰) . [دھکا (رک) + م (حرف اتصال) + پیل ، پیلنا (رک)].

دَھکَم دَھکّا (فت دھ ، شد ک بفت ، فت دھ ، شد ک) امذ.
آپس کی ریل پیل جو بھیڑ میں ہوتی ہے ، دھکا پیل ، بھیڑ بھاڑ. اس دھکم دھکا میں زمین پر آ پڑا.(۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۶۵). شور و غل ، ریل پیل ، دھکم دھکا عام تھی اس دشت کو دیکھ کے بے ساختہ گھر کی یاد آتی تھی. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۶۳). [دھکا (رک) + م (حرف اتصال) + دھکا].

--- کَرنا محاورہ.
بھیڑ بھاڑ میں لوگوں سے ٹکراتے ہوئے راستہ نکالنا ، ریلنا ، دھکیلنا جب کچھ بھیڑ چھٹی میں بھی دھکم دھکا کرتا ہوا آگے آ گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۳).شریر لڑکوں کی طرح ہنستے ، دھکم دھکا کرتے ، کبھی دائیں طرف لپکتے کبھی بائیں طرف . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۶۳).

دَھکْنا (فت دھ ، سک ک) امذ ہم‌دَھکْنا.
(گلہ بانی) بھگوڑے بیل یا ڈھور کے گلے میں لٹکا ہوا لکڑی کا موٹا ڈنڈا جس کا دوسرا سرا زمین پر پڑا رہتا اور ڈھور کے چلنے کے ساتھ گھسٹتا ہوا چلتا ہے ، لنگر ، دھڑک (ماخوذ: ا پ و ، ۵ : ۸۵). [مقامی].

دَھکوڑی (فت دھ ،ومع) امث.
چھوٹا سا پردار جانور جسے ہر وقت جھینگر کی تلاش رہتی ہے.

اے دھکوڑی دہر میں اک نشترِ حیرت زا ہے تو
یا ہے تصویرِ تصوّر کیا بتاؤں کیا ہے تو

(۱۹۲۵ ، بستان ، ۹۰). [مقامی].

دَھکَّہ (فت دھ ، شد ک بفت)امذ.
رک : دَھکّا. در ہوا دھکہ می خورند. (۱۳۹۸ ، تاریخ فیروز شاہی (فارسی) ، عفیف ، ۱۸) . آسیب ... اہل ہند دھکہ خوانند . (۱۳۱۹ ، اداتِ الفضلا (اردو ، کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۷ ، ۱۱)).

--- تَرْبِین (--- فت ت ، سک ر ، ی لین) امث.
ایسی تربینیں (چرخاب) جن میں دباؤ کا تنزل اور توانائی بالفعل کی تکوین ثابت ٹونٹیوں یا پتیوں کے جٹ یا جتوں میں عمل میں آتے ہیں (انگ : Impulse Turbine). ایک دھکہ تربین ۲۵۰۰ اسپی طاقت پیدا کرتی ہے.(۱۹۴۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ (ترجمہ)، ۳۰۳). [دَھکّہ + تربِین (رک)].

دَھکّے (فت دھ ، شد ک) امذ ا ج.
دھکا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل.

--- چَڑْھنا محاورہ.
چنگل میں پھنسنا ، ہاتھ لگنا ، گرفت میں آ جانا.

دھکّے چڑھ جاویں نہ جانے کیسے کے
جی بھی جاوے واسطے دو پیسے کے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲).

--- دے (دِلا) کر/کے نکال دینا / نِکلْوا دینا ف م ؛ محاورہ.
گردن سے پکڑ کر نکال دینا ، باہر دھکیل دینا ، بے عزت کر کے نکالنا / نکلوانا. وہ جلادوں کو خبر کرنے چلا جب پہونچا تو زبان اسکی بند ہو گئی ہاتھ سے اشارہ کرنے لگا جلادوں نے کچھ نہ سمجھا دھکّے دلا کے نکال دیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۳۶۳) . اس نے اپنے خانساماں کو بلایا اور اس درویش صفت مگر سرکش وجود کو دھکّے دے کے نکلوا دیا. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۴۷). اس ہول جول میں غریب سنگ تراش کو لوگوں نے دھکّے دے کے دربار سے نکال دیا.(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۶ : ۱۰).

--- دینا ف م ؛ محاورہ.
۱. دھکیلنا ، ریلنا ، ہچکولے دینا.

رات کو گھر کے کواڑ ونکے نہ کھل سکتے مگر
اور الفت سے دیے ہم نے جو دھکّے کھل گئے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۵۲) . خدا کی قوت حافظ اس کو دھکّے دے کے پیچھے ہٹا دیتی ہے اورکنارہ کی سلامتی برباد نہیں ہونے پاتی . (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۱). **۲. گردن سے پکڑ کر نکال دینا ، بے عزت کر کے نکالنا.** اپنے گھر سے جوتیاں مار کر دھکّے دیدیں تو اس کی ذمہ دار تو ہو گی . (۱۹۲۵ ، گردابِ حیات ، ۲۳).

--- کھاتے پِھرْنا محاورہ.
مارا مارا پھرنا ، اِدھر اُدھر پھرنا ، آوارہ اور سرگرداں پھرنا (مہذب اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---- کھانا محاورہ.
١. آوارہ پھرنا ، مارا مارا پھرنا. بہت سے دھکّے کھا کر معلوم کیا کہ اب اس جہان میں رہنا عزت نہیں بلکہ بے عزتی ہے (١٨٨٠ ، نیرنگ خیال ، آزاد ، ٨٥). پھرتا پھراتا جوتیاں چٹخاتا دھکّے کھاتا گھر آیا . (١٩١٧ ، طوفان حیات ، ١٥) . تین دن اور چار راتیں کھیتوں میں دھکّے کھاتے رہے. (١٩٧٧ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ١٩٣). **٢. دھکّے سہنا ، دھکیلا جانا.**

حضرتِ دل ہم تو جب جانیں کرامت آپ کی
کھا کے دھکّے روز اس گھر سے عدو نکلا کرے

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٣٢) . ہم اسی خیال میں غرق مجمع کو دھکیلتے خود دھکّے کھاتے کسی نہ کسی طرح باہر نکل آئے. (١٩٣٦ ، سودیشی ریل ، ١٧). **٣. صدمے اٹھانا ، دکھ سہنا.** زندگی میں اتنے دھکّے کھا چکا ہوں کہ اب برداشت کی طاقت نہیں رہی. (١٩٣٤ ، دودھ کی قیمت ، ٩٩).

---- کھانے والا صف.
مارا مارا پھرنے والا ، آوارہ پھرنے والا. ٹورسٹ غریب تو شکل سے دھکّے کھانے والا لگتا ہے . (١٩٨٣ ، خانہ بدوش ، ٢٣٣).

---- مار کے نِکلوا دینا محاورہ.
ذلیل کر کے کسی کے یہاں سے برطرف کر دینا یا کسی کو نکلوا دینا (مہذب اللغات).

---- مارنا محاورہ.
دھکّے دینا ، کندھوں اور شانوں سے ٹھیلنا. راجکماری چندرکا کو دھکّے مارتا ہوا لاتا ہے. (١٩٢٣ ، پنجاب میل ، ٦٣).

---- مکّے کھانا محاورہ.
مارا مارا پھرنا ، آوارہ پھرنا. اب کون کہے گا کہ یہ وہی بہادر ہے جو گلی گلی دھکّے مکّے کھاتا پھرتا تھا . (١٨٨٣ ، آرام کے ڈرامے (گل بصنوبر چہ کرد) ، ٣ : ٢٦٢).

---- والی ٹَرْبَین (---- فت ت ، سک ر ، ی لین) امث.
رک : دھکّہ ٹربین. دھکّے والی ٹربینوں میں دباؤ کا تنزّل اور توانائی بالفعل کی تکوین ثابت نوٹیوں یا پتیوں کے جٹ یا جٹوں میں عمل میں آتے ہیں . (١٩٦٨ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ (ترجمہ) ، ٣٢).

---- والی قُوَّت (---- ضم ق ، شد و بفت) امث.
(طبیعات) ایسی قوت جو مختصر وقفے کے لئے عمل کرتی ہے اور جس کے لیے حاصل ضرب Fxot صحیح صحیح معلوم ہو ، دھکّے والی قوت Impulsive Force کہلاتی ہے (مبادیات طبیعات ، ١٣٢).

دُھکیانا (فت دھ ، سک ک) ف م.
دھکّے دینا ، دھکیلنا ، ٹھیلنا. انہوں نے اسکندر کو دنگلوں میں سے بڑھایا اور یہودی اُسے دھکیاتے تھے. (١٨١٩ ، انجیل مقدس (مترجمۂ مارٹین) ، ٣٤٨) . دونوں جناب مولوی صاحب کو دھکیاتے ہوئے لے چلے. (١٨٩٣ ، بشو ، ٥٧).

خوب مارا اُس کو قصہ مختصر
کر دیا دھکیا کے پھر بیرونِ در

(١٩١٨ ، پیمبرانِ سخن ، ٩٧) . بازار حسن سے دھکیائے ہوئے کی خاک بستر زندگی . (١٩٤٣ ، چیونٹی نامہ ، ٣٢) . [دھکّے (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَھکیل (فت دھ ، ی مج) امث.
دھکیلنے کا عمل ، دھکّا . تمام دُھروں پر ان کے ذاتی وزن یا چرخیوں کے وزن یا کریتوں اور تسموں کے دھکیل یا کھنچاؤ کی وجہ سے خماؤ کا عمل بھی واقع ہوتا ہے . (١٩٣١ ، مضبوطئ اشیاء (ترجمہ) ، ٢ : ٥٣٢) . پیچھے کی طرف دھکیل سے آگے کی طرف حرکت واقع ہوتی ہے. (١٩٤٣ ، خلا میں پرواز ، ٢). [دھکا ـ دھکا (رک) + یں : اِلٗ धक्का].

---- باہر کرنا محاورہ.
دھکّے دے کر نکالنا . ان ترکمانوں کے آ جانے کے باعث جنھیں پہلے خوارزمیوں اور پھر مغول نے دھکیل باہر کیا تھا . (١٩٦٨ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٨١١).

---- گاڑی امث.
ٹھیلا ، وہ گاڑی جسے آدمی چلائیں (جامع اللغات). [دھکیل + گاڑی (رک)].

دَھکیلا (فت دھ ، ی مج) امذ.
دَھکّا ، ریلا ؛ دھکّا دینے والا (جامع اللغات). [دَھکیل (رک) + ا (زائد) نیز لاحقۂ صفت].

دَھکیلَمْ دَھکیلا (فت دھ ، ی مج ، فت ل ، سک م ، فت دھ ، یٔ مج) امث.
ایک دوسرے پر گرنے یا گرانے اور دھکیلنے کی کیفیت دھکم دھکا. بہت کشتم کشتا ، دھکیلم دھکیلا اور کشش مکشش ہوئی. (١٨٧٧ ، طلسم گوہربار ، ١٢٣). [دھکیل (رک) + م ، (حرف اتصال) + دھکیل + ا ، اضافہ].

دَھکیلْنا (دَھکیل دینا) (فت دھ ، ی مج) ف م.
١. دھکا مار کر گرانا. اگر کوئی کسی کو کینے سے دھکیل دے یا داؤ گھات سے اسے پھینک دے. (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ٦٧٣) . زمانہ کا دستور ہے جو لنگڑا ہوتا ہے اسے دھکیل دو . (١٩٣٥ ، دودھ کی قیمت ، ١٢٨) . ہماری انجمن کا مقصد ادب اور آرٹ کو ان رجعت پرست طبقوں کے چنگل سے نجات دلانا ہے جو اپنے ساتھ ادب اور فن کو بھی انحطاط کے گڑھوں میں دھکیل دینا چاہتے ہیں.(١٩٨٣ ، حلقۂ ارباب ذوق ، ٩). **٢. دھکّے دے دے کر آگے بڑھانا ، ٹھیلنا ، ریلنا.** آریا کے پاک ذات فرقہ نے ہندوستان کے اصلی گھر والوں کو جنگل اور

پہاڑوں میں دھکیل کر ملکشی نام رکھ دیا.(۱۸۷۲ء ، سخندان فارس ، ۲ : ۲۵) . دل خون کو بند نالیوں میں دھکیلتا ہے اور کسی بھی لمحہ خون نالیوں سے باہر نہیں آتا. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۶۹). ۳. دھکا دینا ، زور لگا کر ہٹانا . قسمت کی نحوستوں کو ریلتا دھکیلتا دربار میں جا ہی پہنچا. (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۵۷۳) . دوڑ کر دروازے کی طرف جاتی اور اُسے دھکیلتی ہے. (۱۹۲۲ء ، انارکلی ، ۱۳۳). ۴. زور لگا کر ڈالنا. دھکیلنا درہندی انداختن بزور است. (۱۷۵۱ء ، نوادرالالفاظ ، ۲۳۷). [دَھکیل (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

دَھکیلُو (فت دھ ، ی مع ، و مع) صف.
۱. دھکا دینے والا ؛ (مجازاً) آشنا ، یار (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [دھکیل (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

دَھکیلواں (فت دھ ، ی مع ، سک ل) م ف.
دھکا دیتے ہوئے ؛ افراط سے ، بہتات سے ، بہ کثرت ، بافراط (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دَھکیل (رک) + واں ، لاحقۂ صفت].

دَھگ (فت دھ) امذ (قدیم).
۱. آگ ، سوزش ، جلن.

وہ جلنے لگی عشق کے دھگ سے
سو ظاہر دکھائی اپس جگ سے

(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۶). ۲. (مجازاً) جگمگاہٹ ، چمک دمک ، شعاع.

بنے ہاٹ دھگ نورتن کے بچھائے
مرصّع کے خوش بارگاہاں اچائے

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۴۷). [رک : دَھک (۲)].

ڈھگ (۱) (کس ڈھ) فجائیہ (قدیم).
لعنت ، شرم (پلیٹس). [رک : ڈھک].

ڈھگ (۲) (کس ڈھ) م ف (قدیم).
نزدیک ، قریب.

چھاتی دکھاوے آنکھ لڑاوے بولت بول بڑھاوا
سمدھن آئی سمدھی ڈھگ ، لے کر ہاتھ چڑھاوا

(۱۶۹۷ء ، نادرات شاہی ، ۵۲). [س : رک [illegible] ، وش [illegible] ، قب : ڈھک].

دَھگ دَگانا / دَھگدَھگانا (فت دھ ، سک گ ، فت د / دھ) ف ل.
۱. جلنا ، بھڑکنا ، شعلہ زن ہونا.

فلک یو سو ہے کولسے کا ڈھیگار
سلک دھگدھگانا دے یک انگار

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۲۵).

پڑیں گا اختلاف ان کے میانے
لگیں گا مثل آتش دھگدگانے

(۱۷۹۱ء ، ہشت بہشت ، ۷: ۳۷). ۲. خوب گرم ہونا ، تپنا ، چمکنا.
ایسے میں سورج آسمان پر چڑھیا ہور جنگل دھگدھگانے لگیا. (۱۷۹۵ء ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۸۳). [رک : دھگدَھگانا].

دُھگدُگی / دُھگدُھگی (ضم دھ ، سک گ ، ضم د / دھ) امث.
۱. گلے کا ایک زیور جو سینے سے اوپر لٹکتا رہتا ہے ، جگنی.

در حیرتم کہ تیرے گلے بیچ دھگدھگی
کیونکر پڑا ہوا ہے گلے بھیتر آفتاب

(۱۷۰۷ء ، ولی (اردو کراچی ، جنوری ۱۹۶۷ء ، ۵۹)).

بھاوج نے دھگدھگی پہنائی
پھر ساس نے عارسی(کذا) دکھائی

(۱۸۸۲ء ، تفسیر عفت ، ۱۲۱) . چڑھاوے کی رقس ... نورتن ، دھگدگی ... چاندی کی کشتی میں لگائیں.(۱۹۱۱ء ، قصۂ مہر افروز ، ۸۳). زیور بیش بہا عجب بہار دکھاتا تھا ، گلے میں جگنی ، چمپا کلی ، موتیوں کی مالا ، دھگدھگی ، کانوں میں ننھے بالیاں ، ہاتھوں میں حسین بند. (۱۹۵۳ء ، مزید حماقتیں ، ۲۰۰). ۲. سینہ اور گلے کے بیچ کا گڑھا ، حلقوم ؛ سینے کی ہلی (ماخوذ : نوراللغات). [رک : دُھکدُھکی].

----میں دَم (جان) اَٹکنا / ہونا محاورہ ؛ سے دُھگ دُھگی الخ.

نزع کا عالم ہونا ، جان کنی کی حالت ہونا.

دھگ دھگی میں جان اٹکی ہے مری
ہائے کس چمپاکلی کے واسطے

(۱۸۳۳ء ، دیوان رند ، ۲ : ۲۷۳).

دھگ دھگی میں اس کا دم ہے اس کی آنکھوں میں ہے جان
ہی چکا جام فنا یہ اور اسے ہے انتظار

(۱۹۱۶ء ، نظم طباطبائی ، ۲۸). دو دن بیٹے کے مارے دُھگ دھگی میں دم اٹکا رہا. (۱۹۵۸ء ، شمع خرابات ، ۱۵۴).

دَھگڑ (فت دھ ، گ نیز شد گ بفت) امذ نیز صف.
۱. فاحشہ عورت کا یار ، آشنا ، بدمعاش ، بدکردار. بہت سر چڑی ہے ، دھگڑ کوں لے پڑی ہے. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۳۸). اس کی جورو کا ایک دھگڑ تھا. (۱۷۹۵ء ، دکھنی انوار سہیلی ، ۷۸) .

کبھی غفلت کو خیال اپنے میں لاتا کب ہے
ہے یہ ڈنڈ پیل جواں تجھ سی کا دھگڑ عاشق

(۱۸۱۸ء ، انشا ، کلام انشا ، ۱۲۲).

مری طرف سے بھی دو ہاتھ اے ترے صدقے
دھگڑ کا ناز خصم پر اُتارنے والے

(۱۹۵۷ء ، یگانہ (ن - م - راشد - ایک مطالعہ ، ۳۳۲)). ۲. آقا ، مالک جیسے قاضی یا بخشی کا دھگڑ (پلیٹس). [دھک ، دھکا (رک) + ڑ ، لاحقۂ صفت].

----باز صف.
لعاشی کا عادی ، بدمعاشی میں طاق ، بدکاری میں مست. ہر دو زن ... مکر کارہ و بدکارہ و عیارہ و دھگڑ باز. (۱۷۱۳ء ، جعفر زٹلی ، ک (ق) ، ۱۸). ۲. آوارہ مزاج.

وو عاشق اول تے دھگڑ باز تھا
بجہار ویسے ادک واز تھا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۳)۔ [رک : دھگڑ + ف : باز ، باختن - کھیلنا]۔

۔۔۔ پانی امث۔
بدکار عورت ، زانیہ (پلیٹس)۔ [دھگڑ + پانی ، لاحقۂ صفت]۔

دَھگڑا (فت دھ ، سک گ) امذ۔
رک : دھگڑ. دھگڑا ... یار زن دیگرے یا یار زنے کہ بہ نکاح شخص مذ کور نیا مدہ باشد. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۳۶)۔ اری چلو بہ تو عیش کرنے اپنے دھگڑے کو لائی تھی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۱۱۷)۔ رفیع احمد نے کہا میں ہوں اسراؤ جان ادا کا دھگڑا . (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۵۸)۔ [دَھک (دھکا (رک) سے) + ڑا ، لاحقۂ صفت]۔

دَھگڑی (فت دھ ، سک گ) امث۔
مرد کی آشنا عورت ، فاحشہ عورت ، زانیہ(ماخوذ: پلیٹس). [دھگڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

دَھگڑے (فت دھ ، سک گ) امذ ؛ ج۔
دھگڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل۔

۔۔۔ باز صف۔
دھگڑ باز ، فحاشی کی عادی ، بدکار. اری دھگڑےباز تو نے طلسم کشا کا ساتھ دیا . (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۳۸)۔ [دھگڑے + باز ، باختن - کھیلنا]۔

۔۔۔ پیٹی (۔۔۔ی مع) صف۔
رک : دھگڑ باز. دیکھو اس دھگڑے پیٹی کو کہ معشوق کو لے کر پہلو میں بیٹھی ہے. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۹۰۴)۔ [دھگڑے + پیٹی (رک)]۔

دَھکولنا (فت دھ ، و مع ، سک ل) ف ل۔
لوٹنا ، کیچڑ میں لوٹنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [مقامی]۔

دَھگی (فت دھ) امث (قدیم)۔
آتش زن (ماخوذ : علمی اردو لغت)۔ [دَھگ - دَھک (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

دُھلا (ضم دھ) صف ، مذ۔
دھویا ہوا (مرکبات میں مستعمل) .[دُھلنا (رک) کا ماضی یا حالیہ تمام]۔

۔۔۔ دُھلا (۔۔۔ضم دھ) صف۔
صاف و شفاف ، اُجلا. مشرق کی طرف عمود سحر کی نمود ، شبنم سے بیٹھا ہوا گرد و غبار ، دُھلا دُھلا آسمان. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۴۱)۔ آسمان برسات بھر کا دُھلا دُھلا شفاف نیلگوں ہوتا ہے . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۱۰)۔ [دُھلا (رک) + دھلا]۔

دُھلارا (ضم دھ) امذ (قدیم)۔
دُھول ، گرد و غبار ، آندھی۔

دھلارا نہ تھا ابر سا کن عجب
کیا دشت پور کوہ تاریک سب
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۷)۔

یکندر دھتور رنگ مثل انبر کا
دے اسکے دلدل کے سم کا دُھلارا
(۱۶۷۲ ، عبداللّٰہ قطب شاہ ، د ، ۵)۔ [دُھول (رک) سے]۔

۔۔۔ اُٹھنا محاورہ۔
گرد و غبار چھا جانا ، آندھی آ جانا۔

دھلارا اُٹھیا یوں وہاں سر بسر
زمیں اڑ چلی جانوں اسمان پر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۸)۔

جو ایسے میں واں یک دھلارا اٹھیا
جو بولے کہ یک دھرتے بارا جھولیا
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۷)۔

۔۔۔ اُچانا / اُڑانا محاورہ۔
گرد اڑانا ، دھول اڑانا۔

دھلارا اُچاتا وہاں آتیا
بچیاں کوں سو کھانے کے تئیں دہاتیا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۷)۔

یوں خاک لاموں کوں بھونیں کے اوپر تھی
کگن پر دھلارا اڑایا خدایا
(۱۷۰۰؟ ، مظہر (بیاض مرائی ، ۱۶۳))۔

۔۔۔ اُڑنا محاورہ۔
گرد و غبار اُٹھنا۔

اڑیا دل کے دہم تے دھلارا بڑا
سقا آب چندنا ہو گد گڑا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۸)۔

دُھلاری (ضم دھ) امث۔
رک : دھلارا۔

دیا تب تجے اس دھلاری بھار
پریاں کا کنگ بہار ، یک حد تے بھار
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۸)۔

دُھلانا (ضم دھ) ف م۔
کپڑے یا کسی اور شے کو پانی سے صاف کرانا ، دھلوانا. جڑاؤ سلیچی ، آفتابوں سے ہاتھ دھلانے جاتے ہیں . (۱۷۳۲ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۳)۔

خاکسارانِ ازل یہ ہیں نجاست سے بری
کہ کبھی چادرِ مہتاب دھلائی نہ گئی

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۳۳). چنچیاں سروتہ سب ٹھیک سرے پاتوں کو دھویا نہ دھلایا یونہی پھینک آیٹھیں.(۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۳). کبھی دلّی کے گھرانوں میں نائنیں آتی تھیں. ان کا کام سر دھلانا ... اور کنگھی چوٹی کرنا ہوتا تھا. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۱۸۷). [دھونا (رک) کا تعدیہ].

دِھلانگ (کس دھ ، مغ) امذ.
(موسیقی) **انگ بھاؤ نرت میں ناز و انداز کے ساتھ کی جانے والی حرکات و سکنات کو کہتے ہیں** (ماخوذ: تحفۂ موسیقی ، ۵ : ۳).
«دھلانگ» : اس انگ میں زمین سے اچھل کر اور پھر زمین پر آکر مان یا ادا تمام کرے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۵ : ۵). [مقامی].

دُھلائی (ضم دھ) امث ، ⟵دھولائی.
۱. **کپڑے یا کسی اور شے کے دھونے کی اجرت ، دُھلوائی.** بڑے شہروں میں کپڑوں کی دھلائی مہنگی ہوتی ہے . (۱۹۳۰ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۲ : ۳۱). متعدی (متعدی المتعدی) مادوں میں «ائی» نے عموماً جنس کی اُجرت یا معاوضے کا اظہار کیا ہے : پسائی (پسوائی) ، دُھلائی (دُھلوائی). (۱۹۷۳ ، شوکت سبزواری ، اردو قواعد ، ۲۵). ۲. **کپڑے دھونے کا اہتمام.** مہینے میں چھ چھ سات سات دھولائیاں جب کہ ہمارے یہاں کیا سارے شہر میں مہینے کی ایک دھولائی کا پٹنا پڑا رہتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۲). مہینے کی دو دھلائیاں مقرر ہیں وہ بھی وقت پر نہیں ہوتیں. (۱۹۳۰ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۲ : ۳۱).
۳. **کپڑے یا کوئی اور شے دھونے کا عمل.** کمرے کی دھلائی ختم ہونے کے بعد دروازے اور کھڑکیوں کو کھلا رکھنا چاہئے تا کہ کمرہ خشک ہو جائے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۱ : ۱۸۶).
اب نہ معلوم کون دھلائی کرتا ہے اور کون مرہم پٹی کرتا ہے . (۱۹۳۶ ، حرف آشنا ، ۱۵۷) . داغ دھبے موجود ہوں تو ان کو دھلائی یا خشک شوئی سے پہلے ہی دور کر لینا چاہئے . (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۰۱). اف : کرنا ، ہونا.[دھونا (رک) کا حاصل مصدر].

دَھل دَھل (فت دھ ، دھ) امث ، م ف.
کسی رقیق شے کے زیادہ مقدار میں یا زور سے بہنے کی کیفیت یا آواز. پانی ... ڈھلان کی طرف دھل دھل بہا چلا آتا ہے . (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۲). خون منھ سے دھل دھل بہ رہا تھا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۳). چندا ، نے فوراً دھل دھل پیشاب کر دیا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۶۲۰). [حکایت الصوت].

--- کرنا محاورہ.
زیادہ بہنا ، زور سے بہنا ، آواز سے بہنا. دَھل دَھل کرتا ڈھیروں پانی شکیلہ بیگم کے کپڑوں کو لت پت کرتا ہوا اس کے ہاتھوں سے گرنے لگتا. (۱۹۶۸ ، «فنون» ، لاہور ، اپریل ، ۳۰).

دَھلدَھلانا (فت دھ ، سک ل ، فت دھ) ف ل.
پھوٹ نکلنا ، زور سے بہنا ، آواز سے بہنا (جامع اللغات ، پلیٹس). [دَھلدَھل (حکایت الصوت)+ انا ، لاحقۂ مصدر].

دَھلَک (فت دھ ، ل) امث.
دھمک ، کوٹنے کی آواز اور اس کا صدمہ.

ترے فراق میں کوٹا میں اس قدر سینہ
لگے فلک پہ ملک کی نہ اس دھلک سے پلک

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۳۹). [حکایت الصوت].

دَھلْنا (فت دھ ، سک ل) ف ل (قدیم).
کانپنا ، لرزنا ، ڈرنا.

عجب نہیں جو ہے نانو سن کر دَھلے کھم
لے پیالے او ہی پیالے سے اپنے مستان

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲). [رک : دَہلنا].

دُھلْنا/دُھل جانا (ضم دھ ، سک ل) ف ل.
۱. **کپڑے یا کسی اور شے کا دھویا جانا . (پانی سے) صاف ہو جانا.**

ساقیا رحمتِ حق حصّہ ہے میخواروں کا
دفتر اس پانی میں دھلتا ہے گنہگاروں کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۵۹).

وہ ہلکے ہلکے ابر سے پڑنا پُھوار کا
دامان دشت و کوہ سے دھلنا غبار کا

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۳۱).

جب رات ذرا شبنم سے دھلے
لہراتی ہوئی وہ زلف کھلے

(۱۹۸۲ ، تارِ گریباں ، ۱۰۳). ۲. **مٹ جانا ، زائل ہو جانا.** لوگوں کی نظر میں جو تمہاری بے وقری ہو رہی تھی بالکل دُھل گئی . (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۵۷). بس اگر ہزار برس کی بھی محبت ہو گی سب دل سے دُھل جائے گی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر قزلباش ، ارمان ، ۸۵). گرمی اور بڑھے گی تو یہ غبر بھی دُھل جائے گا. (۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۱۷۹). [دھونا (رک) کا لازم].

دُھلْنا (۲) (ضم دھ ، سک ل) ف ل.
جھولنا ، لٹکنا ، لوٹنا (ماخوذ : جامع اللغات ، پلیٹس). [غالباً س : دل ढुलना سے].

دُھلْوانا (ضم دھ ، سک ل) ف م.
رک : دُھلانا.

دھلوایا آبِ کوثر و تسنیم سے لباس
پر کیا کروں شراب کا دھبّا لگا رہا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). صحن میں پتھر کا فرش ہے ، تو آپ کھڑے ہو کر دھلوایا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۱۲). صاف ستھری قمیصیں اور پتلونیں پہنیں ، جن کو انہوں نے قریب کی ایک لانڈری سے دھلوا لیا تھا . (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۵۹). [دھونا (رک) کا تعدیہ].

دُھلوائی (ضم دھ ، سک ل) امث.
دھونے کی اُجرت ، **دھلائی**. معتدی (متعدی المتعدی) مادوں میں «ائی» نے عموماً جنس کی اجرت یا معاوضے کا اظہار کیا ہے : پسائی (پسوائی) ، دُھلائی (دُھلوائی). (١٩٤٣ ، شوکت سبزواری ، اردو قواعد ، ٢٥). [دُھلوانا (رک) کا حاصل مصدر].

دُھلی (ضم دھ) صف ؛ مث.
دھوئی ہوئی (مرکبات میں مستعمل). [دُھلا (رک) کی تانیث].

--- دُھلائی (--- ضم دھ) صف ، مث.
١. **دھوئی ہوئی ، دھو کر صاف کی ہوئی.** نالیاں لہو سڑک دُھلی دھلائی. (١٩٩٨ ، ہیرے کی کنی ، ١٥). ترکاری کو جو چھلی چھلائی اور دھلی دھلائی تیار رکھی ہو کی گوشت میں ڈال دو. (١٩٠٦ ، نعمت خانہ ، ٣٥). ٢. (مجازاً) **صاف ستھری.** لندن کا ہسپتال بڑا صاف ستھرا تھا ، دُھلے دھلائے یونیفارم میں دھلی دھلائی نرسیں. (١٩٨٥ ، ایمرجنسی ، ٩٨). [دُھلی + دھلائی (تابع)].

--- دُھلی (--- ضم دھ) صف.
صاف و شفاف. وہ نیلا نیلا آسمان ، چھنکے چھنکے تارے ، دُھلی دُھلی چاندنی ، کیا سہانا سماں ہے. (١٩٥٧ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ٣٨). [دھلی + دھلی].

دُھلیا بِتیا کرنا محاورہ.
خاک ڈالنا ، بات دبانا ، **جھگڑا مٹانا.** ممبروں نے معاملہ دُھلیا بتیا کر دیا. (١٩٦٧ ، «ساقی» ، کراچی ، فروری ، ٥٩).

دُھلیانا (ضم دھ ، کس ل) ف م.
دُھول ڈالنا ، مٹی ڈالنا ، پھٹکنا ، چھانا ، اچھے اناج کو بُرے اناج سے جدا کرنا (ماخوذ : پلیٹس). [دُھل ، دھول (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

دَھلے بازی (فت دھ ، شد ل) امث.
منی خراج کرنے کا عمل ، **یک طرفہ جنسی لذت اندوزی.** صحبت اور مباشرت کے وقت طرفین کی لذت کو رعایت نہیں کرتا فقط دھلے بازی کو پسند کرتا ہے. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ١٦١). [دَھلے ، دھلا (رک) کی مغیرہ حالت + باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ اسم کیفیت].

دُھلے دُھلائے (ضم دھ ، دھ) صف مذ ، ج.
دھوئے ہوئے ، **دھو کر صاف کیے ہوئے.** ڈھنگ کا چولھا لپا پُتا. قرینے کے برتن دُھلے دُھلائے. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ١٢٠). لندن کا ہسپتال بڑا صاف ستھرا تھا ، دُھلے دھلائے یونیفارم میں دُھلی دھلائی نرسیں. (١٩٨٥ ، ایمرجنسی ، ٩٨). [دھلے (دھلنا (رک) سے) + دھلائے (تابع)].

دُھلَینڈی (ضم دھ ، ی مج نیز لین ، مغ) امث.
ہندوؤں کے مشہور تہوار ہولی کا دوسرا دن جب لوگ دُھول اُڑاتے اور ایک دوسرے پر عبیر اور گلال وغیرہ ڈالتے ہیں.

اوڑانا خاکساروں کا غبار اپنا خوش آتا ہے
دھلینڈی پنجمی کے دن وہ بے پروا بجاتا ہے

(١٧٧٥ ، کل عجائب ، عزلت ، ١١٥). دھلینڈی چیت کی پہلی کو ہوتی ہے. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ١٣). ہولی کی دھلینڈی کا سماں لوہارو میں بندھ جائے. (١٨٦٥ ، خطوط غالب ، ٩٨). لکھنؤ میں ہولی کے میلے مشہور ہیں عین دھلینڈی کے دن سے کئی مہینے تک ان کا سلسلہ قائم رہتا ہے. (١٩١٠ ، انقلاب لکھنؤ ، ١ : ٦٣). میں تو اس کے ساتھ پہلے پھاگ کھیلتی اور ہولی کے دن دھلینڈی کو اس کے ساتھ دھمال گاتی. (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ٢٩٢). [س : دھول + ر + ا کا धूलि + र + इका].

دَم (فت دھ) امث.
١. **گرنے کی آواز ، کڑاکا ، دھماکا ، کودنے کی آواز** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ٢. (موسیقی) **چپک تال کے ٹھیکے کا ایک لفظ.** پہلی ضرب جو دَم پر ہے وہاں سے لے کر کٹ تک کا زمانہ خالی ہے. (١٩٦٠ ، حیاتِ امیر خسرو ، ١٩٧). [حکایت الصوت ؛ قب : س : دھما धमा].

--- دیسی م ف.
دم کی آواز کے ساتھ ، زور سے. یہ سنتے ہی ہاتھی کھڑے قد سے دم دیسی زمین پر گر پڑا اور جان بہ حق ہو گیا. (١٩١١ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ٩٣).

--- دَھڑَک (--- فت دھ ، ڑ) امث.
«شور غل» ، شور غل مچانے کے لئے مستعمل مرکب لفظ. کورس شروع ہو گیا «بیچ کے بُدھو ، ہٹ کے بُڈھو ، دَم دھڑک ، اڑک پڑک ... اس طوفان بدتمیزی میں مجھے اپنی تقریر جاری رکھنے کا پھر موقعہ مل گیا. (١٩٨٢ ، میری داستان حیات ، ١٧٩). [دم + دھڑک (رک)].

--- دَم (--- فت دھ) امث ؛ م ف.
١. **ڈھول اور دمامہ وغیرہ بجنے کی آواز.**

سو دم دم دمامے لگے باجنے
سو باجے فتح کے لگے باجنے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١١٣).

جو دم دم دمامے بجانے لگے
عماں سب نکل بہار جانے لگے

(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ١٧٥). ہمیشہ ڈھول کے اندر خول ہوتا ہے یہ دمامہ فقط دم دم کرنے کا ہے ، باقی ہیچ و پوچ ہے. (١٨٩٦ ، تورج نامہ ، ٧ : ٦٧١). ٢. **زمین پر زور سے پانو مارنے کی آواز.** آدمی لاٹ کے ... اوپر سے نیچے اترنے لگتا ہے تو دیکھو کیسے دم دم جلدی جلدی نیچے اتر آتا ہے. (١٨٧٣ ، بنات النعش ، ١١٣). ارے یہ تو ہماری بھابھی ہے ، میں نے بھابھی کو دم دم جاتے ہوئے دیکھ کر کہا. (١٩٦٦ ، دو ہاتھ ، ٢٨١). ٣. زور سے گرنے یا کودنے کی آواز.

ساحرانِ صنعت دم دم قدم قدم پر گرنے لگے. (۱۸۹۲، طلسم ہوش ربا، ۶: ۳۸). مٹی پر دم دم کودتا وہ لوٹتا اور ہوتا اور آگے پیچھے بھاگتا. (۱۹۹۰، لڑکیوں کی انشا، ۶۷). [حکایت الصوت].

--- دَھما دَم (--- فت دھ، دھ) امث، م ف.
ڈھول اور نقارہ وغیرہ بجنے کی مسلسل آواز.

دَم دَھما دم، چوٹ نقاروں پہ پھر پڑنے لگی
موت بن کر، ایک سیلِ بیکراں بڑھنے لگی

(۱۹۸۳، سمندر، ۱۸۱). [حکایت الصوت].

--- دَم دَھماک (--- فت دھ، دھ) امث.
دم دم کا شور، دھماکے. غائیں غائیں، غوں غوں، سرسراٹ، دم دم دھماک، تڑ تڑ تڑاق، اور شر شر شراق سے، دور دور تک، ایک قیامت خیز ہنگامہ برپا ہو جایا کرتا تھا. (۱۹۷۰، یادوں کی برات، ۸۶). [حکایت الصوت].

--- دَم کرنا محاورہ.
دم دم کی آواز نکلنا، ہلکا ہلکا درد ہونا، ٹیسیں اٹھنا.
منشی جی کے کلیجہ میں دھڑکن تھی، سر دم دم کرتا تھا. (۱۹۳۶، پریم چلہ، پریم بتیسی، ۲: ۲۳۳).

--- دَم بیچ نہ غم، مَرے سو ہم کہاوت.
سب سے زیادہ مصیبت ہم پر ہے (نجم الامثال). دم دم بیچ نہ غم، مرے سو ہم. یہ مثل ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جب یہ ظاہر کرنا ہو کہ سب سے زیادہ مصیبت اور آفت میں ہم ہی ہیں. (۱۹۳۵، اردو، اپریل، ۳۲۰).

--- سے م ف.
۱. یک بیک، اچانک.

دیوار پھاندنے میں دیکھو گے کام میرا
جب دم سے آ کہوں گا صاحب سلام میرا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۵). خانصاحب کے مکان پر دم سے پہونچے (۱۸۴۸، نوابی دربار، ۳۹). اچانک نوجوان عبادت گاہ کے پیچھے سے کود کر دم سے سامنے آ گیا. (۱۹۸۳، جاپانی لوک کہانیں، ۱۲۸). **۲. زور سے، آواز کے ساتھ.**

زمانے کے دل کو لگا ایک دھچکہ
غضب ہو گیا دم سے مارا طبنچہ

(۱۸۹۱، کلیاتِ اختر، ۶۵۱). اس کا ہاتھ گھنٹی کے بٹن پر سے اٹھ جاتا ہے، اور وہ دم سے اپنی کرسی پر بیٹھ سا کر جاتی ہے. (۱۹۱۸، راج دلاری، ۱۳). میں نے دم سے ننھی کو اپنے برابر بٹھا. (۱۹۳۲، گرلس، ۲۷).

--- سے آموجود ہونا محاورہ.
فوراً آ جانا (جامع اللغات).

--- سے آواز آنا محاورہ.
گرنے کی آواز آنا (مہذب اللغات).

--- سے کُودنا محاورہ.
زور سے یا آواز کے ساتھ کودنا.

کیا غضب تھا پھاند کر دیوار آدھی رات کو
دم سے میرا کودنا اور وہ تمہارا اضطراب

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۸). جب دیکھا کہ سب سو گئے شوں شوں کہتا ہوا دم سے صحن میں کودا. (۱۹۲۵، حکایات لطیفہ، ۱: ۱۲). پیڑ کی گھنی ڈالوں میں کھڑبڑ سی ہوئی اور کوئی صحن میں دم سے کودا. (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۲۰۰).

--- سے گِرنا محاورہ.
کد سے گرنا، زور سے گرنا.

دم سے ہم دونوں گرے فرش پہ اس روپ کہ رات
رہ گیا ان کا دوپٹہ بھی چھپرکھٹ سے لپٹ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۸).

رنگ بدلی چمن کی غم سے
پھول کر پڑے شل بار دم سے

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۱۳۸). ادھر بے ہوشی تو اپنا اثر کر چکی تھی طمانچہ پڑا دم سے گر پڑی. (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱: ۳۰۰). چند منٹ تک میں ساکت و جامد کھڑا رہا پھر بوجھل قدموں سے کمرے میں لوٹ آیا دم سے صوفے پر گر پڑا. (۱۹۶۶، توتیں، ۳۰).

--- قَلَندر (--- فت ق، ل، سک ن، فت د) امذ.
قلندروں کا ایک نعرہ. دھمال مل کر جھومتے، دائیں بائیں پھر پٹخ کر کودتے، سر دھنتے اور دھما دم سوصلی بجا بجا کر زور زور سے گاتے: دمِ قلندر اللہ ہی دے گا، دودھ ملیدہ اللہ ہی دے گا. (۱۹۶۳، دلی کی شام، ۳۹).

--- کُشی کرنا محاورہ.
مارنا پیٹنا، درگت بنانا. اس کی طرف ہاتھ کے اشارے کرنے لگیں کہ ہم تیری خوب دم کشی کریں گے. (۱۹۰۳، خالد، ۵۶). [دم + کشی (رک)].

--- ہونا/ہو جانا محاورہ.
ناگہانی صدمے یا خوف سے بھونچکا ہوجانا، حیرت زدہ ہوجانا.
میرا یہ کہنا تھا کہ ساری مجلس «دم» ہو کر رہ گئی. (۱۹۳۲، ریزۂ مینا، ۱۱۹). لڑکی ہوئی، سنتے ہی دم ہو گئے، ساری خوشی خاک میں مل گئی. (۱۹۷۰، غبارِ کارواں، ۲۱۸).

دُھم (ضم دھ) امث (قدیم).
ہجوم، دھوم.

پیادیاں کے لشکر سواراں کے ٹھاٹ
وزیراں کی دم ہور سپاہاں کے لاٹ

(۱۵۶۳، حسن شوق، د، ۱۲۸).

جن دوڑ کی دم سوں ہو ابر چاک
جبل بن کی را کھے سو بجلی پہ دھاک

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۸۷).

دارا کے تیں توں مارنے لئی دل سکندر لے کے گی
دارا سے گی لگ مارنے دمٍ تجھ نشر کے دل کی بس
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۶). [دھوم (رک) کا مخفف].

---بہ دُم چلنا محاورہ.
زور و شور سے آگے بڑھنا.
چلیا دمٍ بہ دُم شاہ جیوں مہ بلی
بھنی بال انگے بالیاں کی بھلی
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۳).

---کَرنا محاورہ.
حملہ کرنا ، دھاوا کرنا.
میدان خالی جاں تلگ دیکھے سو وہاں لگ دُم کئے
سارے وزیراں ہور جتا لشکر سپہ سالار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۹۲).

دَھما (فت دھ) امث.
بکری یا بھیڑ (ا پ و ، ۸ : ۱۹۰). [مقامی].

دَھمَّا (فت دھ شد م) امذ.
رک : دم ، تراکیب میں مستعمل.

---ہونا/ہو جانا محاورہ.
گر پڑنا (عموماً بچے کا). آؤ ذرا سنبھل کر اُترو ، بسم اللہ کہیں دھمّا نہ ہو جائے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۰۱).
کتّا بھو ہے بلی ساؤں دھمّا ہو کر پھسلے پاؤں
(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۲۲).

دَھماچوکَری (فت دھ ، و لین ، سک ک) امث (قدیم).
شور و غوغا ، اودھم ، دھول دھپّا (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت). [رک : دھما چوکڑی].

دَھماچوکَڑی (فت دھ ، ولین ، سک ک) امث.
اچھل کود ، شور غل ، اُودھم ، ہنگامہ ، لڑائی جھگڑا ، دنگافساد. دھما چوکڑی ، یعنی ہنگامہ. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۸۵). اس محفل میں شب کو دھما چوکڑی ضرور ہو گی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۱۶). پولیٹکل دھما چوکڑی ان اصلاحات سے تھمنے والی ہوتی تو اب تک لوگ دم بیٹھتے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۶ : ۱۹). اپنے عزیز دوست کو ان ناہنجاروں سے بچانا میرا فرض تھا. اس دھما چوکڑی میں میں بھی شریک ہو گیا. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۸۱).
غل شور ، دھینگا مشتیاں ، لٹھ پونگ ، مار دھاڑ
گٹھاؤ ، لام کاف ، دھما چوکڑی ، لتاڑ
(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۹۲). دھما چوکڑی ، گراموفون کے شور اور شرابی قہقہوں کی وحشتنا ک آوازیں ... اندر داخل ہوتی رہتیں. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۸۹). [دم (رک) + ا (حرفِ اتصال) + چوکڑی (رک)].

---مچانا محاورہ.
اودھم مچانا ، ہنگامہ برپا کرنا ، شور و غل کرنا ، دھینگا مشتی کرنا
کیا دھما چوکڑی مچائی ہے
تیری بختاوری کچھ آئی ہے
(۱۸۶۹ ، بہارِ عشق ، ۴۳). درجنوں ہم عمر عورتیں ... دن دن بھر گھر میں دھما چوکڑی مچاتے ، ڈھولک پیٹتے ، طبلہ پیٹ بپٹاتے کو جمع رہتیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۰۷). شراب پینا اور چار دوستوں کو جمع کر کے رات گئے تک اپنے گھر میں دھما چوکڑی مچانا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۸).

---مَچنا محاورہ.
۱. اچھل کود ہونا ، شور و غل ہونا ، اودھم مچنا ، دھینگا مشتی ہونا.
جو مجھ میں اور اون میں دھما چوکڑی مچی
فراش بولے زور ہوئی یہ تو جنگر فرش
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۸). سارے سارے دن اور ساری ساری رات گھر میں دھما چوکڑ مچی رہتی ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۴۳). صبح سے شام تک خوب دھما چوکڑی مچتی تھی ، چھوٹے تو خیر تھے ہی شریر بڑے بھی سینگ کٹا کر بچھڑوں میں مل گئے. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۲۸). کبھی شام کو جب اس کے فلیٹ میں دھما چوکڑی مچی ہوتی ہے تو وہ بالکنی میں آ کر چپ چاپ کھڑی ہو جاتی ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۵۳). **۲. کشتم کشتا ہونا ، مار دھاڑ ہونا.** بعد عالمگیر کے تو پھر آپس میں ایسی دھما چوکڑی مچی کہ جس نے جہاں جسے قابو میں پایا وہیں مار ڈالا. (۱۸۰۳ ، حسن اختلاط ، ۵ (الف)). اس وقت باہر دھما چوکڑی مچی ہے ، ریستوراں سے باہر نکلنا خطرے سے خالی نہیں ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۰۶).

دَھمادَم (فت دھ ، دھ) (الف) امث ، امذ (قدیم).
۱. کودنے یا برابر گرنے کی آواز ، متواتر پٹنے کی آواز ، پیہم ضرب کی آواز.
ہنایم سوں او ایک دھما دم ہوا
ہوا ہر دھلاریکا یک گھم ہوا
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۲).
دمادم اس قدر پانی برستا ہے خدا حافظ
دھمادم ہو رہا ہے ہر طرف گرتی عمارت ہے
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۸۹). دن بھر وہ دھمادم ہوتی ہے کہ کچھ ٹھکانہ نہیں. (۱۹۳۶ ، شعلے ، ۱۳). پھر ڈنڈا پٹنے کی دھمادم اور پھر مدھم شور اور مکمل خاموشی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۱). **۲. متواتر گولے چھوٹنے کی آواز.** خون انسان کی کوئی قیمت نہیں ویتنام میں جنگ زوروں پر ہے گولوں کی دھمادم روک لو. (۱۹۷۲ ، چٹان ، لاہور ، ۲۲ مئی). (ب) م ف. (ا) (مارنے یا پٹنے کی) **لگاتار آواز کے ساتھ.**
خجالت کھینچ کر اور ہو کے برہم
اونہوں نے خوب اوسے مارا دھما دم
(۱۸۱۳ ، چہار چمن رنگین (چمن دوم) ، ۱۱۷). اس سے دوڑ کر لپٹ گیا گال پر گال پڑنے لگی اور دھما دم ہوتی و بیزار چلنے لگی.

(۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۲۳۷) . دوسرے کونے میں دو مرد ایک دوسرے کو دھمادم پیٹ رہے تھے ۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۳۱).
(iii) (گرنے کی). بیہوشی تاثیر کر چکی تھی ... دھمادم گر گر کر بے ہوش ہونے لگیں ۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۵۲۲).
(iii) (قدم رکھنے کی). جوانی کی عمر ہاتھ پاتوں میں بھرتی دھمادم دھمادم اترنا شروع کیا ۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳).
(iv) (ڈھول یا نقارہ وغیرہ بجنے کی). ننھی لڑکی اپنے گلے میں لٹکا ہوا ڈھول دھمادم بجا رہی تھی. (۱۹۸۲ ، ڈنگو ، ۱۵۳).
[دم (رک) + ا (حرف اتصال) + دم].

دھمار (فت دھ) امذ.
۱. **(موسیقی) گانے بجانے کے اوزان یا تالوں میں سے ایک تال کا نام** . بعض تالیں مخصوص طریقوں سے وابستہ ہیں مثلاً چوتالہ اور دھمار ، دھرپد اور ہوری سے جھومرا اور تلواڑا خیال سے. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی (ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۹)).
۲. **ہولی کے گانے کی ایک تال یا ہولی میں گانے کا ایک قسم کا گیت** (شبد ساگر). ۳. **قلندرانہ رقص.**

وزیر زماں آصف نامدار چمن زار میں کھیلتا ہے دھمار

(؟ ، مثنوی (ذکر یار چلے ، ۳۲)). [رک : دھمال].

دھمّار (فت دھ ، شد م) امذ.
(دکن) یہ ایک قسم کا کھیل بھی تھا اور چالاکی اور طاقت کا مظاہرہ بھی. طریقہ یہ تھا کہ ایک محلے کی ٹکڑی لاٹھیوں سے لیس ہو کر اور پولیس سے بچ کر مخالفین کے محلے میں پہنچتی اور "دھمار..." کا نعرہ لگا کر مخالفوں پر حملہ کرتی اور انہیں زخمی کر کے بھاگ جاتی ، اسے "دھمار پھرنا" کہتے تھے (ماخوذ : ذکر یار چلے ، ۳۰). [دھمار (رک) سے ماخوذ].

دھماری (فت دھ) امث.
ہولی میں گانے کا ایک گیت. بھترپے ہونٹوں کے ساتھ دھماری گاتے ہیں ، حلقہ باندھ کر سب بھاگ اور چاچر کھیلتی ہیں (۱۹۲۵ ، سہ ماہی "اردو" ، ۵ ، ۱ : ۱۸۰). [دھمار (رک) + ی (زائد)].

دھماسا (فت دھ) امذ.
ایک گھاس ہے جو ہندوستان کے مشرقی اور شمالی حصوں میں اور سندھ اور پنجاب اور دکھن وغیرہ کے بہت سے علاقوں میں پیدا ہوتی ہے ، زمین پر بچھی ہوئی اور خاردار جوانسے کی طرح ہوتی ہے ، پھول خار کے اوپر لگتا ہے ، ابتدا میں سبز ہوتا ہے اور مکو کے دانے سے چھوٹا ہوتا ہے پھر کھلتا ہے ، یہ گھاس بالو کے کنارے اگتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۳۲).
[س : یواسا यवासा].

دھماک (فت دھ) امث.
رک : دھماکا (پلیٹس). [دھماکا (رک) کا متبادل املا].

---سے م ف.
جلدی سے ، تیزی کے ساتھ (مہذب اللغات).

---سے گرنا محاورہ.
رک : دم سے گرنا (مہذب اللغات).

---سے لڑھک جانا محاورہ.
رک : دم سے گر جانا (مہذب اللغات).

دھماکا (فت دھ) امذ ج دھماکے.
۱. **(i) زور سے گرنے کی آواز.** سر کے گرنے کا دھماکا سن بھونا سر بولا ۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۳۲). کئی بار گھوڑوں کے گرنے کا دھماکا سنائی دیا ۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۲۹).
(ii) زمین پر زور سے قدم رکھنے کی آواز. چلنے کا دھماکا وہ آفت کہ جدھر نکل گئی قیامت ۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۸). ۲. **توپ ، پٹاخے یا بم وغیرہ کی زور دار آواز ، کسی آتش گیر مادے کے پھٹنے کی زور دار آواز.** بم کا گرنا تھا کہ ایک خوفناک دھماکا ہوا اور تمام میگزین اڑ گیا. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر (توپ خانہ) ، ۳۲) . سڑک پر ایک شدید تصادم کی آواز آتی ہے سخت دھماکا ہوتا ہے ۔ (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۲۸) . ان کی دودھ پیتی بہن توپ کے دھماکے کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گئی. (۱۹۷۲ ، نئے مقالات ، ۳۱۷). ف : ہونا. ۳. **زور کا طمانچہ.**

شور ، ہو حق ، آہے تیے ، ہے ہے
اوکھیاں ، گالیاں ، دھماکے ، قے

(۱۹۳۹ ، سرود و خروش ، ۱۴۰) . ۴. **ہاتھی پر لادنے کی توپ** (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات). ۵. **اٹھر کلا بندوق ، چھوٹی قسم کی بندوق ، ٹامی گن.** سپاہیوں کی کمر میں تلواریں کندھے پر دھماکے ، دو دو قطار باندھے چلے آتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۳). ۶. **آتش بازی کی ایک قسم** . جب دھرتی دھمک اور نواب کنجی پڑانے لئے ہیں تو ایک دھماکا بھی لے لو برات میں مزا آجائیے گا(۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۶۲). ۷. **(صوتیات) بعض مصمتوں کے تلفظ میں سانس کا فوری اخراج** . کچھ آوازوں میں سرعت یا دھماکا امتیازی طور پر غالب محسوس ہوتا ہے. (۱۹۶۴ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۳۴). ۸. **(آبادی میں) نہایت تیزی سے یا ناگہانی طور پر اضافہ.** اس دور میں آبادی کے "دھماکے" کا امکان ایٹمی دھماکے سے کم سنگین نہیں ہے. (۱۹۶۶ ، کارگر ، کراچی ، جولائی ، ۲۱). [دم (رک) + اکا ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---لگنا محاورہ.
سخت صدمہ پہنچنا. دیوالہ نکلنے کی خبر سن کر گھبرایا ... اور جو گھر آیا تو دوسرا دھماکا لگا ، کمر پکڑ کے بیٹھ گیا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹۶).

دھما کو (فت دھ ، و مع) صف.
دھماکے کے ساتھ پھٹ جانے والی (چیز) ، آتش گیر مادہ. یہ نمک آتش بازی میں بارود میں اور دیگر دھما کو اشیاء کے بنانے میں بہت صرف ہوتا ہے. (۱۹۲۵ ، عمل کیمیا ، ۳۱). ہائیڈروجن اور آکسیجن کا آمیزہ دھما کو ہوتا ہے خاص طور پر جب کہ دونوں کا تناسب علی الترتیب ۲ : ۱ ہو. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۵۸).
[دھماک (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

دَھما کَہ (فت دھ ، ک) امذ.
رک : **دَھماکا**. حرف کے ختم ہوتے ہی جیسے ایک دھما کہ ہوا . (١٩٧٧ ، سائنس احمد علی ، ٢٥).[دھماکا(رک)کا متبادل املا].

ـــــ خیز (ــــی مج) صف.
١. **دھماکا پیدا کرنے والا.** تین ہزار (Centrifuges) سے پینتالیس کلو گرام دھما کہ خیز یورینیم حاصل کی جا سکتی ہے . (١٩٨٦ ، جنگ ، کراچی ، ١٣ جولائی ، ٣). ٢. (أ) (مجازاً) **شور و غوغا پیدا کرنے ، ہنگامہ برپا کرنے والا.** ان کا آنا بھی دھما کہ خیز تھا اور جانا بھی. (١٩٦٩ ، زندگی ، لاہور ، ١٥ دسمبر ، ٥١). انکی ایسی نگارشات کو جو دھماکہ خیز تھیں اور معاشرے کے ٹھیکے دار جن کی تحریروں پر نا ک بھوں چڑھاتے تھے،انھیں اپنے رسالے میں شائع کیا(١٩٨٣ ، کیاقافلہ جاتاہے، ١١٣). (أأ) **تباہ کن.** آج کل کے زمانہ میں نسلی امتیاز ایٹمی ہتھیاروں سے زیادہ دھما کہ خیز بن گیا ہے . (١٩٦٦ ، حریت ، کراچی ، ٧ اکتوبر ، ٧). [دھما کہ + ف : خیز ، خاستَن ـ اٹھنا].

ـــــ دار میکانیّت (ــــی مج ، کس ن ، فت ی) اسث.
(نباتیات) **گل مہندی اور بنفشہ وغیرہ کے پھلوں کی ساخت یا ترکیب جس سے وہ پختہ ہونے پر دھماکے کے ساتھ پھٹ جاتے ہیں.** دھما کہ دار میکانیت (Explosive Mechanism) بعض پھل پختہ ہونے پر دھماکے کے ساتھ پھٹ جاتے ہیں اور اپنے بیجوں کو دور پھینک دیتے ہیں. (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، ١ : ٢٥١). [دَھما کَہ + ف: دار ، داشتَن ـ رکھنا+میکانیّت (رک)].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
(بارود اور بم وغیرہ کو) **بھک سے اُڑا دینا.** آئندہ چند سالوں میں ... کئی ممالک بم کا دھما کہ کئے بغیر ہی یہ جوہری طاقت بننے کی پوری صلاحیت حاصل کر چکے ہوں گے. (١٩٨٦ ، جنگ ، کراچی ، ١٢/ جولائی ، ٣).

ـــــ مَوج (ــــو لین) امث.
دھماکے سے پیدا ہونے والی آواز کی نہایت تند و تیز لہر. اس کے بعد وہ دھما کوں کے ساتھ پھٹ پڑتی ہے جس کے نتیجے میں دھما کہ موجیں پیدا ہوتی ہیں. (١٩٦٨ ، کاروان سائنس ، ٥ ، ١ : ١٢٣). [دھما کہ + مَوج (رک)].

دَھماکے (ـــــ فت دھ) امذ ؛ ج.
دھماکا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ؛ مرکبات میں مستعمل.

ـــــ دار صف.
١. **زور دار آواز کے ساتھ پھٹنے والا** (بم وغیرہ). گزشتہ جنگ عظیم میں ان بموں نے دھماکے دار بموں سے بھی زیادہ جانی و مالی نقصان پہنچایا. (؟ ، شہری دفاع اور آپ ، ٣). [دھماکے + دار ، داشتَن ـ رکھنا].

ـــــ کا م ف.
زوردار ، پُر جوش. باقری کا رحمٰن بھائی کے لونڈے انو سے بڑے دھماکے کا عشق چل رہا تھا. (١٩٦٦ ، دو ہاتھ ، ٢٠٠).

ـــــ کی آواز امث.
دم سے گرنے کی آواز (مہذب اللغات).

دَھمّال (فت دھ ، شد م) (الف) امذ ؛ امث.
١. (أ) **اچھل کود ، دھماچوکڑی ، شور و غل.**

لے بیٹھ جا دلا لیں دھمّال سے ترے اب
وسواس ہے کہ شاخ گلو زمیں نہ لوٹے
(١٨٠٩ ، جرات ، د (عکسی) ، ٣٩٥).

آہ! نکلیں گے اُن پہ جس دم بال
پھر نہ یہ دھوم اور نہ یہ دھمّال
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ١٠٧).

بو ، پھیک ، تہی ، بکس ، برز ، بھونچال
دبدبے ، دلدلاہٹیں ، دھمّال !
(١٩٣٩ ، سروش و خروش ، ١٣٣) . (أأ) (مجازاً) **جھنکار.** جھانجنوں اور چوڑیوں کی دھمّال نے مجھے بتایا کہ خورشید آئی. (١٨٩٦ ، شاہد رعنا ، ٦٣). ٢. (أ) **قلندر فقیروں کا آگ میں کودنا یا آگ میں دوڑنا ؛ قلندرانہ رقص ، وجد کی حالت میں رقص.** بوقت شب آپ نے دھمّال یعنی رقص بحالتِ وجد عارفانہ کیا . (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ٣٢٦). شاعر توقعات کے بحران سے دو چار ہے ، جیسے عید پر کوئی نئے کپڑے نہ پہنے میلے ٹھیلے نہ ہوں ، لوک ناچ نہ ہوں ، دھمّالیں اور بھنگڑے نہ ہوں . (١٩٨٦ ، فیضان فیض ، ٨١). ٣. **دُھلینڈی کے روز گایا جانے والا گیت ، ایک قسم کی تال.** ادنیٰ سی بات یہ ہے کہ بارہ سو دھرپد اور دھمّال کی تال کی اٹھارہ سو بولیاں معلوم تھیں. (١٩٣٦ ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ٨). ہولی کے دن دھلینڈی کو اس کے ساتھ دھمّال گائی. (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ٢٩٢). ٤. (عو) **بہت زیادہ کاموں کا بوجھ ، بڑے گھر کی ذمہ داری** (مہذب اللغات) . (ب) صف. (مقامی) **موٹا ، ہٹا کٹا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس) .
[س : دھرم + آل धर्म + आल].

ـــــ بَجْنا محاورہ.
دھماچوکڑی ہونا ، اودھم مچنا ، ہنگامہ برپا ہونا. پنجاب میں جو دھمّال بج رہی ہے تم کو بھی معلوم ہے ہم بیٹھے بیٹھے سوچ رہے ہیں جو دن ان پر بیت گیو وہ دن ہم پر آوت ہے . (١٩٥٦ ، اُلٹو دبستان کھل گیا ، ٤٣).

ـــــ تال امث ؛ امذ.
(موسیقی) **ایک قسم کی تال.** دھمّال تال ـ ماترے اٹھ یعنی کلا (٣٢) درت ورام دو درت ایک لیکن باجنے میں بول وقفہ سے بجتے ہیں اس لیئے اس کو (١٤) ماترے کا شمار کیا جاتا ہے. (١٩٣٦ ، تحفۂ موسیقی ، ٣ : ٩) . [دھمّال + تال (رک)].

ـــــ ڈالنا محاورہ.
قلندرانہ رقص کرنا ، اُچھلنا کودنا . آگ کے کوئلے بہت سے

سلگا کر ... اس آگ میں ننگے پاؤں دھمال ڈال کر اس آگ کو بجھاتے ہیں۔ (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ٦١٦)۔ طیفوری لوگ وظائف بھی پڑھتے ہیں اور وجد میں آ کر دھمال بھی ڈالتے ہیں۔ (١٩٧٣ ، ترقی اور مسالک ، ١٩٣)۔

ـــــ کُوٗدنا محاورہ۔
دھماچوکڑی مچانا ، اُچھلنا کودنا ، قلندرانہ رقص کرنا۔

دھمالاں لدیاں گھر گھر برت ہیں
یا سنگ ناریاں سب مل کرت ہیں

(١٨٢٥ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ١٣)۔ ہزاروں ملنگ آتے ہیں اور دروازے کے آگے دھمال کرتے ہیں۔ (١٨٣٦ ، آثارالصنادید ، ٣٨)۔ بال نوچتا ہے ، اور سینہ کوٹ کر دھمال کرتا۔ (١٩٨٧ ، نگار ، کراچی ، ٥١)۔

ـــــ کھیلنا محاورہ۔
قلندرانہ رقص کرنا ، اُچھلنا کودنا۔

ملنگوں کو جو دیکھا تو عجب حال
کھڑے ہلتے ہیں اور کھیلیں ہیں دھمال

(١٧٧٨ ، گلزار ارم (مثنویات حسن ، ١ : ١٨٠))۔ بڑی دھوم سے دھمال کھیلتے دم مدار دم مدار بالے میاں کی مدد پکارتے لے جاتا۔ (١٨٣٠ ، تقویۃ الایمان ، ٣٣٣)۔

دھمال کھیل شریعت کے پاک آنگن میں
مئے شعور کی مستی میں آ کے ناچا کر

(١٩٨٠ ، شہر سدا رنگ ، ١٨٩)۔

ـــــ مچانا محاورہ۔
اُچھل کود کرنا ، اودھم مچانا ، ہنگامہ کرنا ، شور غل مچانا ، ناچنا گانا۔ زچہ گیریوں کے کان بڑی آواز نہیں سنائی دیتی ... بھانڈ دھمال مچاتے رہتے ہیں۔ (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ٢ : ١٨٣)۔

آلھ بھر دھمال مچاتا پیٹ کا ہلکا اِترا پاتی

(١٩٣٥ ، عروسِ فطرت ، ٨٦)۔ بھنبھناہٹ کان میں آئی اور یہ لٹھ لے کر اُٹھے ، دھمال مچا دی۔ (١٩٧٠ ، غبارِ کارواں ، ٢١٥)۔

ـــــ ناچنا محاورہ۔
رک : **دھمال کھیلنا** بہ خواتین ایسی شرمناک حالت میں دھمال ناچتی ہیں کہ ان کا لباس تار تار بال بکھرے ہوئے اور بدن پسینے میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ (١٩٨٣ ، سندھ اور نگہ قدر شناس ، ١٠٥)۔

ـــــ ہونا محاورہ۔
(عو) دھماچوکڑی ہونا ، ادھم ہونا (مہذب اللغات)۔

دُھمالا (ضم دھ) امذ۔
روزن جو باورچی خانے اور حمام وغیرہ میں دُھواں خارج ہونے کے لیے بنا دیا جاتا ہے ، دود کش (ماخوذ : نوادرالالفاظ ، ٢٣٩)۔ [س : دھوم + آلے **धूम + आलय**]۔

دَھمالیا (فت دھ ، شد م ، کس ل) امذ۔
دھمال کرنے والا ، آگ میں کودنے والا فقیر۔ وہ دھماچوکڑی مچتی ہے اور ایسا حال کھیلتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے دَھمالیئے فقیر ، دودھ ملیدہ اللہ ہی دے گا ، کر رہے ہیں۔ (١٩٥٢ ، افشاں ، ١٣٣)۔ [دھمال + یا ، لاحقۂ صفت]۔

دَھماما (فت دھ) امذ (قدیم)۔
ڈھول ، نقارہ۔

دھمامے خوشی کے لہری آج دھات
صبا کوچ کا ہر غم اٹھے ترات

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٥٣)۔ [دمامہ (رک) کا بگاڑ]۔

ـــــ ہو جانا محاورہ۔
(عو) **پیٹ اور پاؤں کے لئے مُختص دبازت کا زیادہ ہو جانا۔** پاؤں کے دانے کو معمولی سمجھ کر تم نے دھیان نہیں دیا ، جب پیول کے دھماما ہو گیا تو علاج کرنے چلے ہو۔ (١٩٦٨ ، مہذب اللغات ، ٥ : ٢٩٣)۔

دَھمانسی (فت دھ ، مغ) امث۔
ایک رجزیہ انداز کا گیت۔ مہاراج اُس کال ادھر اُدھر مارو ڈھول ڈھپہ باجتے تھے کڑ کہیت دھمانسی گاتے تھے۔ (١٨٠٣ ، پریم ساگر ، ١٦٦)۔ [مقامی]۔

دَھمانکا (فت دھ ، مغ) امذ۔
تیز رفتاری۔

دھمانکے میں جو آوے او پریزاد
اپڑ سکے نہ اوسکی گرد کوں باد

(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٧)۔ [رک : دَھماکا]۔

دَھمایا/دَھمایَہ (فت دھ / فت ی) امذ۔
ایک خاردار گھاس جو جوایے کی طرح ہوتی ہے اور دوا میں استعمال ہوتی ہے بادآورد ، دھمایہ (مدارالافاضل (ماخوذ : اردو ، جولائی ١٩٦٧ ، ١١٧))۔ بچے کو دائی نے الٹا مل کر ، دھمایا ، (ایک دوا کا نام) لگا کر غسل کرایا۔ (١٩٦٧ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ٢٩ : ١١٠)۔ [رک : دَھماسا]۔

دُھمپال (ضم دھ ، سک م) صف۔
موٹا ، ہٹا کٹا (پلیٹس)۔ [مقامی]۔

دَھم پد (فت دھ ، پ) امث۔
مہاتما گوتم بدھ کے مواعظ اور ملفوظات کا مجموعہ۔ بدھ مذہب کی مشہور کتاب دھم پد کا اردو نظم میں ترجمہ تھا۔ (١٩٥٦ ، دھم پد (ترجمہ) ، ٦)۔ [س : دھرم + پدی **धर्म + पदी**]۔

دِھمنچا (کس دھ ، سک م) امذ۔
املی کی ایک قسم (پلیٹس ؛ شبدساگر)۔ [مقامی]۔

دَھمَدنا (فت دھ ، سک م ، فت د) امذ (قدیم)۔
مصنوعی قلعہ ، مورچہ ، دھس۔

بنڑے دھمدمے لیا فرنگیاں چڑائے
فرنگیاں نے بادل کا بانی اڑائے
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۸۳). [دَمدَمَہ (رک) کا بگاڑ].

دَھنڈُوسَر (فت دھ ، سک م ، و مع ، فت س) صف.
موٹا ، پلا کتا (نوراللغات). [رک : دَھمڈھوسڑ].

دَھنڈَھماٹ (فت دھ ، سک م ، فت دھ) امث.
رک : دَھمدھاہٹ.
پنہاں کیچ دھکیاں نے اوٹ دھمدھماٹ
اجھوں لگ ہے بادل میں وہ دندنات
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۵۸). [دَم دھمانا (رک) کا حاصل مصدر ؛ قب : دھمدھماہٹ].

دَھم دَھمانا (فت دھ ، سک م ، فت دھ) ف م.
۱. کھٹ کھٹانا ، دروازے پر ہاتھ مارنا. اتنے میں کسی نے زور سے دروازے کو دم دھمایا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۲ : ۲۲). اور برابر جو پہلو کا کمرہ تھا اس کے دروازہ پر سے چلمن ہٹا کے دم دھمایا. (۱۹۱۱ ، غیب داں دلہن ، ۱۵۹). ۲. پاؤں کو زمین پر مارنے سے آواز نکالنا ، پاؤں کو زور سے زمین پر مارنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۳. ڈھول بجانا (جامع اللغات).
[دم دم (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَھم دَھماہَٹ (فت دھ ، سک م ، فت دھ ، ہ) امث.
دم دم کی آواز ، کھٹ کھٹ کی آواز. درخت کے نیچے سے ایک دہشت نا ک دم دھماہٹ سی معلوم ہوئی. (۱۹۳۲ ، بن باسی دیوی ، ۲۰۲). [دَم دھمانا (رک) کا حاصل مصدر].

دَھنڈَھمی (فت دھ ، سک م ، فت دھ) امث.
ایک قسم کی ڈفلی.
کوئی دائرے میں بجا کر پوں
کوئی دھمدھمی میں جتا اپنا فن
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۷). [دَم دم (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت].

دَھم دَھوسَڑ (فت دھ ، سک م ، و مع ، فت س) صف.
موٹا ، پلا کتا. ایسے موا ایک دم دھوسڑ تو میاں کی چھاتی پر سوار بیٹھا ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۹۳). نہ دبلے نہ دم دھوسڑ مزاج میں ذرا سحر گزیدگی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۶۷).
[دَم (رک) + دھوس ، دھوسنا ـ ٹھوسنا + ڑ ، لاحقۂ صفت].

ــــ کا ہے موٹا کرے پنچ نہ آوے ٹوٹا کہاوت.
موٹے آدمی کو مذاقاً کہتے ہیں (خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات).

دَھمڑ دَھمڑ کُوٹنا محاورہ.
(عو) جلدی جلدی غصے میں کسی کو مارنا (مہذب اللغات).

دَھمَس (فت دھ ، م نیز شد م بفت). (الف) امذ.
۱. زمین کوٹنے کا آہنی تھاپ اور کھڑے چوبی ڈنڈے کا اوزار ، عام طور سے سڑک کوٹنے کے کام آتا ہے ، دُرمٹ. (اب و ، ۱ : ۸۸). کسی قسم کی دھمس یا بیلن سے ... یہ لازم نہیں آتا کہ تمام ڈھیلے پھوٹ جائیں. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۷۹). (ب) امث.
فرش اور سڑک وغیرہ کی کٹائی. مٹی کی دھمس اور ہموار بچھائی نہ ہونے سے بہت زیادہ بٹھاؤ کا احتمال رہتا ہے. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۷۳). [دَم + س ، لاحقۂ اسمیت].

ــــ کَرنا ف م.
۱. فرش اور سڑک وغیرہ کو اوزار سے کوٹنا. اگر دھمس کر (Ramming) استر بنایا جائے تو گول یا بیضوی ڈیزائن سے فرق نہیں پڑتا. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۳۰). ۲. کوٹ کوٹ کر بھر دینا. دوسرے حصے میں لکڑی کے کوئلے کو دھمس کر دیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، فلزیات ، ۲۳۰).

دَھمسان (فت دھ ، سک م) امذ.
ہجوم ؛ زبردست لڑائی ، گھمسان.
او دھمسان تھا اِس وضع سربسر
کہ بھیمسین ساواں پڑیا بے خبر
(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۳۲). [گھمسان (رک) کی قدیم شکل].

دَھمَک (فت دھ ، م) امث.
۱. (i) زمین پر بھاری قدم پڑنے کی آواز یا تہلکا ، پاؤں کی آہٹ.
دھمک سے ہوا کوہ کو پیچ و تاب
دہل نے کیا اس کے زہرے کو آب
(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۷۹). زمین اوس صحرا کی جھپ گئی اور اون کے ہاتھوں کی دھمک سے ہلنے لگی. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۲۲۱). اس پُرشکوہ سپاہ ... کے قدموں کی دھمک سے کل تک عراق عجم کی زمین لرزتی تھی. (۱۹۲۹ ، غلبۂ روم ، ۱۳۸). صورت یہ ہے کہ ایک پاگل ہاتھی کے قدموں کی دھمک بھی سنائی دے رہی ہے. (۱۹۷۳ ، انداز نظر ، ۱۳۳).
(ii) کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز یا صدمہ. وہ خود اپنے گرنے کی دھمک سے پھٹ کر گاڑی کے سواروں کو ریزہ ریزہ کر دے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۲ : ۳۲۲). جب اتنی زور سے گرے کہ پتھر میں ایسا گہرا نقش قدم بن گیا تو انکے گرنے کی دھمک تم تک ضرور پہونچی ہو گی. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ : ۵۹۸). (iii) کسی بھاری چیز کی حرکت یا تصادم کی آواز.
او موجاں تھی یوں یک یک مارتی
کہ سن او دھمک کوئی نیں ٹھارتی
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و رُوح افزا ، ۱۰۲).
کانوں میں زلزلوں کی دھمک آ رہی ہے آج
ہر چیز کائنات کی تھرّا رہی ہے آج
(۱۹۳۱ ، روح کائنات ، ۱۲۳). (iv) ڈھول یا دھونسے کی آواز. دمامہ کی دھمک. (۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک (ق) ، ۱۸۰).
(v) بم یا توپ وغیرہ کی آواز.
بھنکتا ہے جو سلی آگ کی لندن پہ فلک
آ رہی ہے مرے کانوں میں یہاں ان کی دھمک
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۳۳).

ساحل دُور سے توپوں کی دھمک آتی ہے
کتنی گمبھیر ہے ساون کے نئے چاند کی رات
(۱۹۸۷ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۳). (vi) **آہٹ ، چاپ.**
ہونٹوں میں کلیوں کی دھمک
انداز میں ناز و ادا
(۱۹۸۲ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۶۳). (vii) **گونج** . دو تین اور موقعوں پر میں نے شیر کی یہ آواز سنی ہے اور ہر مرتبہ یہ ہی تجربہ ہوا کہ آواز کی گونج یا دھمک ختم ہونے تک جو کچھ گزرا ہو نہ وہ نظر آتا ہے نہ اس کا احساس ہوتا ہے . (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۱۵۹). ۲. (أ) **ضرب ، صدمہ.**
جثۂ فیل سے بھی مور کو پہونچے نہ دھمک
پنجۂ (کذا) میش کو دے گرگ جگہ زیرِ بغل
(۱۹۰۳ ، رباعی شفق ، ۲۳).
دستِ اقدس میں ترے ہو وہ عصائے موسوی
اِک دھمک سے جس کی ہو پرواز روحِ سامری
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۹۹). (أأ) **وہ صدمہ جو سخت آواز سے دل و دماغ کو پہنچے.**
کاسۂ سر کو دھمک پہونچی ہے مستوں کے دلا
محتسب سے کوئی کہہ دو یوں نہ اب ٹھکرائے جام
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۱۵). ۳. **دل کی دھڑکن یا نبض کی ضرب.**
ذرّے ذرّے میں کھٹک محسوس ہوتی ہے یہاں
دل دھڑکنے کی دھمک محسوس ہوتی ہے یہاں
(۱۹۳۸ ، عرش و فرش ، ۹۸).
کچھ دردِ محبت کی کسک ہے تو سہی
ہلکی سی نبض میں دھمک ہے تو سہی
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۷۵). ۴. **وہ بھاری بھاری پن جو ہلکے ہلکے درد کی وجہ سے ہوتے سر میں ہو ، خفیف دردِ سر.**
دھمک تو کیا ہے جو ہو دردِ سر نہ چھوڑوں گا
بلائیں کیوں مری لیتے ہو حیلہ جو ہو کر
(۱۸۹۷ ، دیوان سائل ، ۱۰۰).
قاتل نے تم کو یاد کیا ہو نہ اے جلیل
ہوتی ہے کیوں یہ سر میں دھمک بار بار آج
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۵۷). اس کی کنپٹیوں میں دھمک سی ہونے لگی. (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۵). ۵. **خوف ، دھمکی.**
یہ رات دن سب سے اخلاص سوں
نہ دھوکا دھمک کس کے وسواس سوں
(۱۷۱۹ ، جنگ نامۂ عالم علی خاں ، ۱۱). ۶. **گرم ہوا کا جھونکا** (پلیٹس). ۷. **جگمگاہٹ ، چمک دمک.** دھمک نے مارا ، چمک نے مارا ، کروں میں جان قربان ، ٹھمک دکھانا ، جھلک دکھانا ، پھر میری جان آیا ہائے . (۱۸۹۳ ، متفرق مصنفین کے ڈرامے (کلرو زینہ) ، ۱۱ : ۶۵). ۸. **کوٹنے کا آلہ** ، موسل اس آلے کے دو جز ہیں. ایک اوکھلی یعنی تغار چوبیں قمری شکل کا دوسرا موسل یعنی دستۂ چوبین یا دھمک. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۱۱۶). ۹. (کہار) **راستے کی ناہمواری یا گڑھا** (پلیٹس). ۱۰. **جھپٹ** (قدیم اردو کی لغت). [دھمکنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- اُٹھنا محاورہ.
دہل جانا ، ہل جانا ، متزلزل ہو جانا ، گونجنا.
کٹی بانس کی آسمان تک کمک
اُٹھا گنبدِ چرخ سارا دھمک
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۹).

--- پڑنا محاورہ.
۱. **ضرب لگنا ، صدمہ پہنچنا.**
دیکھ ماہِ غم مغرب اوپر مشرق کے گھر کا در پڑا
ساری زمیں کی پیٹھ پر غم کا دھمک گھر گھر پڑا
(۱۸۱۳ ، مرثیۂ حسن (بیاض مراثی ، ۲ : ۲۹)). ۲. **نقصان ہونا ، گھاٹا ہونا.** اب کی پچاس کرور سالانہ کی دھمک نہ پڑے تو ہمارا ذمہ. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۲ : ۳).

--- جانا محاورہ.
۱. **ڈر جانا ، خوفزدہ ہونا ، سہم جانا** . آسٹریا کا بادشاہ یہ خبر سن کر دھمک جائے گا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۲۲۹). ۲. **یکایک کسی جگہ پہنچ جانا** . ان کے نکالے جانے پر خود بھی چلے گئے ، محسن الملک جب دوبارہ آئے تو خود بھی دھمک گئے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۱۸۳).

--- دینا محاورہ.
۱. **دھمکانا ، ڈرانا.**
ڈر نے جب یہ دھمک سالم رقیباں
دیکھا طالب نے جب ظالم رقیباں
(۱۸۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۰). ۲. **مار دینا ، ضرب لگانا.** گنوار نے لٹھ اٹھایا کہا سارے دھمک دیھوں ، شاہور نے فوراً نیمچہ مارا کہ گنوار کا شانہ زخمی ہوا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۱۵). جن کو اپنا نشانہ اپنی بندوق اور کارتوسوں پر پھر خدا پر بھروسہ ہے وہ سامنے جا کر دھمک دیتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۲۷۵). اردو صرف ، عوام کی زبان ... تم نے اس کی پیٹھ پر بلاوجہ ایک گھونسہ دھمک دیا ، یہ کون سی شرافت ہے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۶۵).

--- ہے فقرہ.
(کہار) **راستہ اونچا نیچا ہے ، راستہ ناہموار ہے.** جمعدار نے نھوب کے کہار یعنی اگلے کہاروں سے کہا بولتے چالتے چلو ، آگے کے کہاروں نے کہنا شروع کیا ، دھمک ہے برا ہے . (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۳).

دَھمکا (فت دھ ، سک م) امذ.
۱. **درد ، دھمک ، بوجھ.**
جب سے ستارہ صبح کا نکلا تب سے انسو جھمکا ہے
دل تڑپا جو اس مہرو بن سر کو ہمارے دھمکا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۱). ۲. **بھاری چیز کے گرنے کی آواز.** کسی چیز کے گرنے کا دھمکا ہوا. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۱۰۰). ۳. **بندوق کی آواز ، کودنے کی آواز ، گدا کا ، صدمہ ، آوازِ تصادم ،** (پورب)

حلت ، شدت کی گرمی (فرہنگ آصفیہ). ۳. حبس ؛ ہلکا سا بخار (جامع اللغات). [دھمک (رک) + ا ، (زائد)].

ـــــ پاپا بانیا دھڑے دہ ڈیڑھ سیری کہاوت.
دبے ہونے سے حسبِ دل خواہ کام لینا (نجم الامثال).

دَھمَکّا (فت دھ ، ضم م ، شد ک) امذ.
ضرب ، صدمہ ، چوٹ لگنے کی آواز. جب اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں سے کیا ڈر. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۱۳). مدینے والے سب کچھ کھو بیٹھے اب اوکھلی تھی اور دھمکے تھے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۱۵۶). [رک : دھمُوکا].

دَھمکار (فت دھ ، سک م) امث.
دم کی آواز ؛ ضرب ، کُٹائی.

که جب کھانڈے بیچ سر کو دھرا
تو موسلوں کی دھمکار کا خوف کیا

(۱۷۸۱? ، مجموعہ ہندی ، ۳۷). [دھمکنا (رک) کا حاصل مصدر].

دَھمکانا (فت دھ ، سک م) ف م.
ڈرانا ، خوف دلانا ؛ خوف زدہ کرنا.

مہرباں ہے یا غضب کوئی اوس کے دل میں کیا خبر
ہونٹ دانتوں میں دبا آنکھیں دیکھا دھمکا گیا

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۷).

تیرے دھمکانے سے کوئی اظفری دھمکے ہے گا
کھیل ایسے ہیں میاں ہم نے بہت سے کھیلے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۲). کبھی مایوسی دھمکاتی تھی کہ اب نجات مشکل ہے. (۱۸۹۰ ، حسن انجلینا ، ۳۰). بچوں نے کچھ اور بولنا چاہا ، مگر باپ نے دھمکا کر چپکا کر دیا. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۹۳). انہوں نے کشمیری زبان میں وفد کے ارکان کو خوب ڈرایا دھمکایا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۱۷). [دھمک (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

دَھمکاوا (فت دھ ، سک م) امذ.
دھمکانے کا عمل ، دھمکی. مولاناے مغربی کے بقول یونہیں سا ایک دوہڑ ہنکا ڈراوے دھمکاوے کا آلہ ہے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۸۱). [دھمکانا (رک) کا حاصل مصدر].

دَھمکاوَٹ (فت دھ ، سک م ، فت و) امث.
دھمکانا (رک) کا حاصل مصدر ، دھمکاوا. یہی دھمکاوٹ اور الفاظ ... لارڈ ولیم بینٹنگ صاحب نے سنائے تھے. (۱۸۵۹ ، اخبار «کوہ نور» لاہور (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۹۸)). [دھمکا + وٹ ، لاحقۂ کیفیت].

دُھمکنا (فت دھ ، م ، سک ک). (الف) ف ل.
۱. **دم دم کرنا ، زمین کو دہلاتے ہوئے چلنا.** گاڑیاں ... دھمکتی اور شور کرتی گزریں. (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۱۳۲). ۲. **(اچانک اور دفعۃً کسی جگہ) پہنچنا** (عموماً «آ» یا «جا» کے بعد).

مسافر ہیں عدم کے دیکھ لیں دیدار خوباں کا
نگہ کی ہم نے حسرت اور لے کر زلف ادھر دھمکے

(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۸۲).

آنے ہیں کب دیتے ہوں گھر میں ترے دشمن
اے دوست مگر انکے دھمکانے میں جا دھمکے

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۸۳). اور دکھلا دیں اُس کو دو کھائیاں سو نہ دھمک سکا گھاٹی پر . (۱۹۱۷ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ترجمہ مولانا محمود الحسن ، ۱۰۲۳). بعض آزادیاں بظاہر کیسے ناقابل فہم شارٹ کٹ سے ایک دم آدھمکتی ہیں مگر اس سے ملک کے ایک قریے سے دوسرے قریے تک کے فاصلے کتنے بڑھ جاتے ہیں. (۱۹۷۷ ، نیلا پتھر ، ۳۱). ۳. **رہ رہ کر درد ہونا ، ٹیس اٹھنا ، تپکنا.** اس کی کنپٹیاں دھمک رہی تھیں. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۶۳).

دھمکتا تپکتا ہے کم بخت یہ رات بھر
(کہیں سوزش یہ سوزاک کی تو نہیں؟)

(۱۹۸۵ ، دریں درین ، ۱۹۵). ۴. **چمکنا ، دمکنا ، تمتمانا** (پلیٹس). ۵. **دھمکی میں آجانا ، ڈرنا ، خوفزدہ ہونا.**

تیرے دھمکانے سے کوئی اظفری دھمکے ہے گا
کھیل ایسے ہیں میاں ہم نے بہت سے کھیلے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۲). دھمکی کی ضرورت تھی مگر دھمک سنتا کون ، میر صاحب پہلے ہی سے دھمکے ہوئے تھے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۳۷). (ب) ف م . ۱. **کوئی چیز کُوٹنا** (جامع اللغات) . ۲. (بازاری) **کسی عورت کے ساتھ زنا کرنا.** ہم نے ایسے مال دھمکے ہیں جو تم نے خواب میں بھی نہ دیکھے ہوں گے. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۵ : ۲۶۵). [پ : دھمکنا ، س : دم کرِ धम + कृ].

دَھمکی (فت دھ ، سک م) امث.
سزا دینے یا ضرر پہنچانے کے ارادے کا اظہار ، ڈراوا.

دھمکی میں مر گیا جو نہ بابِ نبرد تھا
عشقِ نبرد پیشہ طلب گارِ مرد تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۳). تو اے پیغمبراںؐ کو جو میری دھمکی سے ڈرتے ہوں قرآن کے ذریعہ سے یاد دلا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۷۳). یہ ہے اس صنف واسوخت کا کل فلسفہ جسے ہم صرف ایک لفظ «دھمکی» سے تعبیر کر سکتے ہیں. (۱۹۸۳ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۹۵). [دھمک ، دھمکنا (رک) + س : اِکا इका].

ـــــ آمیز (ـــــ ی مج) صف.
خوفناک ، ڈراونا. «ڈان» کراچی نے انہی دنوں یہ دھمکی آمیز اداریہ لکھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۹۸). [دھمکی + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

ـــــ دینا محاورہ.
ڈرانا ، خوفزدہ کرنا ، انجام بد سے آگاہ کرنا ، سزا دینے یا ضرر پہنچانے کا ارادہ ظاہر کرنا اور خرابی یہ ہوئی کہ بھائی نے

جو بھی قتل اور مار ڈالے جانے کی دھمکیاں دیں تو مجھے روز بہ روز زیادہ یقین آتا گیا کہ اماں جان سچ کہتی تھیں ۔ (۱۸۹۶ ، فلوزا فلورنڈا ، ۲۲۵). آپ کے مخالف دیگر قبائل عرب ہر سال آپ پر حملہ کرنے یا حملے کی دھمکی دیتے تھے ۔ (۱۹۱۲ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۳۷) ۔ چڑیل تو اندر کیا کر رہی ہے ؟ کھول دروازہ ! کھولتی ہے یا ... ؟ ، اس نے ایک خوفنا ک دھمکی دی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۱۸).

ـــــ میں آنا محاورہ.
ڈر جانا ، خوفزدہ ہو کر کوئی بات مان لینا ؛ مرعوب ہو جانا. خانقاہ والے مذہبی معاملے میں ڈرنے یا دھمکی میں آنے والے نہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۰). آصف جہاں صاحبہ کی دھمکی میں آ گیا . (۱۹۰۸ ، خطوط اکبر ، ۱۲۳). کالج کا نقصان انہیں گوارا نہ ہوا ، وہ اس دھمکی میں آ گئے .(۱۹۳۸ ، خطبات عبدالحق ، ۱۵۳).

ڈھنکیلا (فت ڈھ ، سک م ، ی مع) صف ، امذ.
چمک دار ، درخشاں ؛ چمک دار رنگ (ماخوذ: جامع اللغات). [دھمک (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت].

ڈھُنلا (ضم ڈھ ، سک م) صف ، مذ.
دھندلا ، غبار آلود ؛ کہرہ دار ؛ تاریک ، ماند ؛ چُندھا ، کم نظر (جامع اللغات). [س : دھومل + ک ‎[illegible]‎ (ف ب) : دھنولا].

ڈھُنلاپی (ضم ڈھ ، سک م) امث.
دھندلاپن ، تیرگی ، اندھیرا (ماخوذ : پلیٹس). [ڈھملا (رک) + ئی ، لاحقۂ اسمیت].

ڈھنا (۱) (فت ڈھ ، سک م) ف ل.
کٹنا ، بستر ہونا.

مفلسی میں زندگی کی
شب تاریک مشکل سے ڈھمی ہے
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۷۷). [مقامی].

ڈھنا (۲) (فت ڈھ ، سک م) ف ل.
رنجیدہ ہونا ، مغموم ہونا ؛ حیران ہونا ، متحیر ہونا (جامع اللغات) . [س : دم (پ) (दम) (धमन].

ڈھموکا (فت ڈھ ، و مع) امذ.
مکا ، گھونسا.

وہ تو نہ تھے کچھ راگ کے بھوکے
مارن لاگے لات دھموکے
(۱۸۵۱ ، مثنوی سورک سنبھالے ، ۷) . چت لٹایا ، جھنجھوڑا ، پیٹھ پر دھموکے دیئے .(۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۱۱۴). بچوں نے جاتے کرائی جس پر ان کی والدہ نے ... پیٹھ پر چند دھموکے بھی جڑ دیئے .(۱۹۷۶ ، بوتے گل ، ۲۰). [دم + مکا (رک)].

ڈھموکا (فت ڈھ ، و مع) امذ.
ایک قسم کا دف (پلیٹس). [دم (رک) سے].

ڈھمیاہ (فت ڈھ ، م) امذ (قدیم).
ایک خاردار گھاس جو جوانسے کی طرح ہوتی ہے اور دوا میں استعمال ہوتی ہے. یاد آورد: گیاہی کہ بتازی شکاعی و بہندوی دھمیاہ . (۱۳۳۳ ، زفان گویا (اردو کراچی ، جولائی ، ۱۹۶۷ء ، ۱۱۷)). [رک : دھمایا].

ڈُھمَیلا (ضم ڈھ ، ی لین) صف.
رکہ : ڈھملا (پلیٹس). [دم + سے + یلا ، لاحقۂ صفت].

دَھن (۱) (فت دھ) امذ.
۱. دولت ، مال و منال ، روپیہ پیسہ.

توں صاحب ہنر اور ہنرور پسند
ہنر کیچہ دھن سوں جنم تجھ انند
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۹).

خدا کی محبت میں تن دھن ، دل جیو ہاروں
سچے پیراں بڑے چھوٹیاں کوں سب واروں
(۱۷۱۲ ، چکی نامہ ، ۲). جیو کا بھلا بھائی بندھ دھن دولت ، پوجا ، تیرتھ دیو دوار اور ایشور سے نہیں ہوتا . (۱۸۹۰ ، جوگ بشسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۷). میں آپ کے دیئے ہوئے دھن کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کروں تو آپ روکیں گے تو نہیں . (۱۹۱۱ء ، پہلا پیار ، ۳۷).

دھن سے ہو کب اونچا بندہ
اے مالک میں تیرا بندہ
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۲۳). ۲. عورت ، حسینہ (قدیم).

جو دھن ہوو سوں نہ ہے جیوز (جیوہ) سوں
سو ستی کدیں ہونے دھن ، ہوہ سوں
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۲۵).

دو کھنہ سٹے پان پکھیر
دو کھنہ ہوئے دھن دہانگیر
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ : ۲ : ۷۸)).

دھن سیس پر پھولاں جڑے ، انبر پہ جوں تارے جڑے
حوراں ملک دیکھن کھڑے دستا تماشا ہو بڑا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۵).

دھن کے گالاں پر یہ بالاں کوں جو دیکھا ملنے گال
گال نے اس خال کوں محبوب سمجھا مال و دھن
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳).

کہا سب نے مل کر کہ دھن تیرے بھاگ
نبھے گا ، سدا تیرا قائم سہاگ
(۱۸۹۳ ، کامنی ، ۳۰۳). ۳. برج قوس (رک). تلا پر چھنک دھن کنبھ پر کپان دوڑا . (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۹). ان دنوں میں آفتاب بروج بر چھک اور دھن یعنی عقرب اور قوس میں آتا ہے .(۱۸۳۸ ، توصیف زراعت ، ۱۵). برج قوس مشرق جس کو اہل ہند دہی (دھن) کہتے ہیں . (۱۹۰۲ ، سیر افلاک ، ۹۵) . ۴. (شاہی دور کا) نصف اشرفی کا سکہ ، نقل جلالی کا نصف. دھن : بیست و ہشت ہزار روپیہ را دو ہزار سہر درست و ہزار دیگر نصف کے دھن گویند. (۱۶۵۳ء ، بادشاہ نامہ ، ۲ : ۳۹۶).

کبتی جاؤں سوں میں ایسے پال کر
میں سبھی تھی میرا ہے دھن مال کر

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ (عکسی) ، ۵۰). دھن ، لعل جلالی سے تصف. (۱۸۹۵ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۲۳). ۵. ہندوؤں کے دیوتا کی کمانوں میں سے ایک کمان کا نام. (ا پ و ، ۸ : ۶۷). ۶. مال و متاع بصورتِ مویشی. گاؤں کے مویشی کہ اس کو گانو والے ، ڈنگر ، بوھی ، دھن کہتے ہیں. (۱۸۳۹ ، کھیت کرم ، ۵۳). دھن : بکریوں اور بھیڑوں کا گلہ. (۱۹۷۸ ، سندھی نامہ ، ۲۲۰). ۷. (مجازاً) راج، سلطنت ، حکومت. سب راجاؤں کو شکست دے کر ان کا دھن جیت لیا. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۹). ۸. ریاضی میں جوڑ یعنی جمع کی رقم یا علامت ؛ کچ دھات ، کان سے نکلی ہوئی غیر صاف شدہ ؛ لوٹ کا مال ؛ جنم کنڈلی میں جنم لگن سے دوسرا مقام (شبد ساگر). [س: دھن धन].

---اَبرُو (---فت ا ، سک ب ، و مع) امذ ؛ امث.
مال ؛ قسمت ؛ (مجازاً) خوش قسمت عورت.

پنکھا سو میں دیک او دھن ابرو سان
مجھ ہی لے پکڑ نین کے مجھ دل کے نشان

(۱۶۷۳ ، نصرتی ، نادر دکنی رباعیاں (قدیم اردو ، ۱ : ۵۲۸)). [دھن + ابرو (رک)].

---اِنجَن (---کس ا ، سک ن ، فت ج) امذ.
وہ سُرمہ جسے آنکھوں میں لگانے سے پوشیدہ خزانے نظر آئیں (علمی اردو لغت). [دھن + انجن (رک)].

---اور گیند کھیل کی دوؤ ایک سبھاؤ کر آوت چھین ایک میں چھین میں کر سے جاؤ کہاوت.
دولت اور گیند دونوں ایک ہی طریقے سے پل میں آتے ہیں اور پل میں چلے جاتے ہیں (جامع اللغات).

---باد امذ.
خوش رہو ؛ (مجازاً) شکریہ ، کلمۂ دعا. میں آریہ پتک کی طرف سے آپ کو دھنباد دیتا ہوں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۶). اچھا بھئی گھر والی اور ایک دھن باد تمہاری مزیدار چائے کا. (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۲۰۵). [دھن + باد ، لاحقۂ فاعلی].

---باز امذ.
امیر آدمی (جامع اللغات). [دھن + باز ، لاحقۂ فاعلی].

---بٹورنا محاورہ.
دولت کمانا ، مال و دولت حاصل کرنا ، دولت جمع کرنا. بے جا طریقہ سے دھن بٹورنا پسند نہیں کرتے. (۱۸۸۹ ، لال چندر کا ، ۵۰).

---برسنا محاورہ.
روپے پیسے کی بہتات ہونا ، بہت دولت ملنا ، دولت کی ریل پیل ہونا. بدھو کے گھر دھن برس رہا تھا ، جھینگر جلتا تھا. (۱۹۳۳ ، پریم کے بہترین افسانے ، ۲۳).

---بھاگ / بھاگیہ امذ.
(ہند) خوش قسمتی ، خوش بختی.

موت نہ مانے کسی کو سیھتوں کو مارے
شاہ ہمارا بت جئے دھن بھاگ ہمارے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۶۱). تمہارے دھن بھاگ ، جو تمہارے پاس سب سے چھپ کے ، میں جو ان کی لڑکپن کی گوئیاں ہوں ، مجھے ساتھ اپنے لے کے آئیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۰). دھن بھاگیہ جو آریہ ورت کے ایسے سپوتوں کے ساتھ نیشنل کام کرنے کا موقع ملے. (۱۹۲۰ ، طنزیات و مقالات ، ۸۱). قبرستان کا فقیر کوڈو بھی آپ کے دروازے پر آیا ہے اور ہاتھ جوڑ کر سلام کرتا ہے دھن بھاگ ہوں. (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۲۰). [دھن + بھاگ / بھاگیہ (رک)].

---پال صف.
شہوت پرست ، عورتوں کا شیدائی ؛ خزانچی (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [دھن + پال (رک)].

---پَت (---فت پ) امذ.
دولت مند ، خزانوں کا مالک ، خدیو خزائن. دھن پت ، خدیو خزاین ، پہلے ورق پر ایک آدمی کی تصویر بناتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۵). دھن پت ، یعنی خزانے کا بادشاہ ، اس کے رنگ اعلٰی پتے پر بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۳۷۰). [دھن + پت (رک)].

---پَتر (---فت پ ، سک ت) امذ.
جائداد کی فہرست ، بہی کھاتہ (جامع اللغات ؛ شبد ساگر). [دھن + پتر (رک)].

---پِریا (---کس پ ، سک ر) صف.
حریص ، لالچی ، دولت کا عاشق ؛ ایک ترکاری (لاط : Ardisid Solon Acea) (پلیشس). [دھن + پریا (رک)].

---جُڑنا محاورہ.
دولت جمع ہونا (علمی اردو لغت).

---جَن (---فت ج) امذ.
مال و انسان.

فن ہے نعم البدل ہر اک شے کا
فن سے بڑھ کر نہیں کوئی دھن جن

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۲۳۱). [دھن + جن (رک)].

---جوڑنا محاورہ.
دھن جُڑنا (رک) کا متعدی ، دولت جمع کرنا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---جوڑن کے دھیان میں کھوئیے عمر نہ کھو۔ موتی برگے مول کے کبھی نہ ٹھیکر ہو کہاوت.
دولت جمع کرنے کے خیال میں عمر نہیں گنوانی چاہیے۔ ٹھیکری

سوق کے برابر نہیں ہو سکتی (جامع اللغات).

---چاہے تو دَھرَم کر ، مُکت چاہے بھج رام کہاوت.
اگر دولت چاہتا ہے تو سخاوت کر ، اگر نجات چاہتا ہے تو خدا کو یاد کر (جامع اللغات).

---دان کَرْنا محاورہ.
خیرات کرنا.

شادی کا سامان کروں گا
پرجا کو دھن دان کروں گا
(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۱۱۰).

---دَولَت (---و لین ، فت ل) امذ.
مال و متال ، روپیہ پیسہ ، پُونجی. پیغمبر اور مسلمان بیچارے اپنی جانیں بچا بچا کر گھر بار مال و اسباب دھن دولت زن و فرزند چھوڑ چھوڑ کر مدینے نکل بھاگے . (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۱۵). فقیر ... دھن دولت کا بھوکا نہیں . (۱۹۲۹ ، وِداعِ خاتون ، ۱۵). ایسے معاشرے میں جہاں صرف دھن دولت کی قدر ہوتی ہے لڑکی کے گُن کوئی نہیں دیکھتا. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۲۲۰). [دھن + دولت (رک)].

---دَولت بَٹورْنا محاورہ.
جائز و ناجائز ذرائع سے دولت کمانا یا جمع کرنا . حکومت ایک بازاری طوائف بن کر رہ گئی جس کو غرض مند سرکاری ملازم نیلام پر چڑھا کر دھن دولت بٹورا کرتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۰).

---دَولَت چلتی پھرتی چھاؤں ہے کہاوت.
دولت کا کوئی اعتبار نہیں ، آج ہے تو کل نہیں ، آج ایک کے پاس کل دوسرے کے پاس (علمی اردو لغت).

---دے جی کو را کھیے اور جی دے را کھیے لاج
کہاوت.
جان بچانے کے لیے دولت دینی چاہئے اور عزت بچانے کے لئے جان دینی چاہئے (جامع اللغات).

---راس امذ.
(ہیئت) برج قوس کا نام. دھن راس اس راس کے جنم سے متکبر اور فصیح زبان اور صاحبِ اقبال اور فربہ جسم اور صاحبِ اولاد ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۳۶). [دھن + راس (رک)].

---راسی امذ.
(ہیئت) دھن راس کا گھر. اس دن سورج دھن راسی سے نکل کر مکر راسی میں داخل ہوتا ہے . (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۳۰). [دھن + راس (رک) + ی ، لاحقۂ فاعلی].

---رُوپ (---و مع) امذ.
حُسن ، جمال ، خُوبصورتی.

چتا رابیو دھن رُوپ لیا یا چتار
تو تک آج میرا ہے خاطر قرار
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸). [دھن + رُوپ (رک)].

---سَمیٹْنا محاورہ.
روپیہ پیسہ جمع کرنا.

مالا کوئی جپتا ہے کوئی شوق میں سمرن
جھوڑے ہے کوئی مال ، سمیٹے ہے کوئی دھن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۷).

---کا دَھن گیا اور میت کی پیت گئی کہاوت.
روپیہ بھی گیا اور دوست بھی گیا . اگر دوست کو قرضہ دو تو یہی ہوتا ہے (جامع اللغات).

---کوں آگ لگانا محاورہ (قدیم).
دولت برباد کرنا.

کولے لاگے جم بچھتاؤ
تیرے دھن کوں لاتوں آگ
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۷)).

---کے پَندرَہ مَکر پچیس ، چِلّے کے دِن ہیں چالیس
کہاوت.
دھن اس برج کا نام ہے جس کو قوس کہتے ہیں اور مکر کو جدی بولتے ہیں . جب آفتاب ان برجوں میں آتا ہے تو ہند میں موسم سرما ہوتا ہے یس کوئی کام وقت معینہ پر نہ ہو سکے تو یہ فقرہ بولتے ہیں (نجم الامثال).

---لگانا محاورہ.
مال خرچ کرنا، زمیندار کا گائے بھینس وغیرہ قرض میں لینا (ماخوذ : جامع اللغات).

---لوبھ (---و مع) امذ.
دولت کی حرص ، مال و دولت کی لالچ ، دولت کی محبت (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھن + لوبھ (رک)].

---لے کوئی ، دَھرَم کھوئے کوئی کہاوت.
جھوٹی گواہی دے کر اپنا ایمان خراب کرنا (جامع اللغات).

---مال امذ.
روپیہ پیسہ.

دنیا دین میں سو مرا ایک پیو
شرم پر سوں صدقہ ہے دھن مال جیو
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۶۶)). [دھن + مال (رک)].

---مان امذ.
امیر ، مالدار.

سجدہ کروں دھنمان کے کرتا جان اجان سجان کے کرتا
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۶). [دھن + مان (رک)].

---مَستی (---فت م ، سک س) اث.
دولت کا نشہ. خدا کچھ دیا تو دھن مستی ہے . (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۲). [دھن + مست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مول (---و مج) امذ.
اصل زر (جامع اللغات). [دھن + مول (رک)].

---مَہاراج امذ.
بڑے آدمیوں کو اس طرح خطاب کرتے ہیں ، اے خوش قسمت (جامع اللغات). [دھن + مہاراج (رک)].

---نَصیب (---فت ن ، ی مع) امذ.
رک : دھن بھاگ (جامع اللغات). [دھن + نصیب (رک)].

---والا امذ.
دولت مند ، امیر ، رک : دھن وان.
گول لاٹھی پیسہ شاسن ، دھن والوں کے لا کھ سہارے
وقت پڑے پر کس کو پکاریں ، جنم جنم کے بھوک کے مارے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۳۰). [دھن + والا (رک)].

---وان صف.
رکہ : دولت مند.
گیہوں دی دھن وان کو اوس نے اور کنگال کو کنگنی دی اور منگتے کی جھولی (جھولی) میں بھی اوس نے ڈال دیا ٹکڑا (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۳۴). اوپر سے دھن وان لوگ ... مراد کے پورا ہو جانے پر ... حلوہ پوری ... بھجواتے ہیں . (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۱۴۴). [دھن + وان ، لاحقۂ صفت].

---وَنْت (---فت و ، سک ن) صف.
رک : دھن وان.
دھنونتے دھن سونا رُپا درویشاں دھن یاد
توشہ حق دھن قائم دائم اور سب دھن برباد
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۷۵).[دھن + ونت ، لاحقۂ صفت].

---وَنتی کے کانٹا لَگا دَوڑے لوگ ہَزار ، نِردَھن گِرا پہاڑ سے کوئی نہ آیا کار کہاوت.
امیر آدمی کو ذراسی تکلیف ہو تو سیکڑوں خوشامدی دوڑے پڑتے ہیں لیکن غریب پہاڑ سے بھی گر پڑے تو کوئی پاس نہیں آتا (جامع اللغات).

---وَنْد (---فت و ، سک ن) صف.
دھن وان ، دھن والا ، دولت مند.
دھن وند گر گرے تو کہو کس سوں بولنا
نِن دوستی دھرے تو کہو کس سوں بولنا
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۲۹). [رک : دھن ونت].

---ہو (ہے) فقرہ.
شاباش ، بہت اچھا کیا ، قابل مبارک باد ہو ، دھن ہے ، کیوں نہ ہو ، تم ایسے ہی تھا کر ہو . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۶). اور دھن ہو یا ساہری کا شورپجا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴: ۱۵۳). واہ واہ دھن ہو ساجی تم بڑی بھگوان ہو. (۱۹۱۰ ، راحت زمانہ ، ۴۳). [س : دھنیہ धन्य].

---ہی ہوتا ہے کَنیا کا بُرا کہاوت.
(ہندو) عورت کی قسمت (وجود) ہی خراب ہے (برے وقت مستعمل). اگر میں خوش نصیب ہوتی تو یہ سنکٹ میں نہ جاتی ... یہ مثل سچ ہے ، سچ کسی نے کہا ، دھن ہی ہوتا ہے کنیا کا برا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۲۷).

دَھن (۲) (فت دھ) اث ، امہ دھان.
توپ یا بندوق کے چلنے کی آواز. وہ بادشاہی توپ صبح کی دھن سے چلی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹). [حکایت الصوت].

---پَٹ (---فت پ) اث.
آتشبازی چھوٹنے کی آواز.دھن پٹ دھڑپڑ کی صدائیں ملک کے مختلف مقامات سے آ رہی ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲ : ۵). [دھن + پٹ (حکایت الصوت)].

---پَٹ ہونا محاورہ.
تلپٹ ہونا ، تباہ ہونا. دو ایک سال کے ہیر پھیر میں تایہا اور اندور دھن پٹ ہو گئے. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۰ : ۱۰).

---دینی (---ی مج) صف.
دھن سے ، دھن کی آواز کے ساتھ ، دھن دیسی ، دھن سے ، دھن سائیں . اُسی گولہ کو آگ میں نہ رکھو توپ کے منہ میں رکھ کر چھوڑو تو دیکھو کیا دھن دینی آواز ہوتی ہے . (۱۹۰۰ ، غریبی طبیعیات کی ابجد ، ۸). [دھن + دینی (رک)].

---دَھن (---فت دھ) اث.
خوشی کے اظہار کا کلمہ ، واہ واہ ، وہ وہ.
دھن دھن ہماری قسمت درشن تمہارے پائے
جو کچھ لکھے بچن تھے گو بن کو پڑھ سنائے
(۱۸۷۹ ، دیوان بیکن ، ۴۴). دھن دھن ہائے من کا منڈل ان جھن ناچے ناری۔ آئے شام مراری. (۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۳۰). [دھن + دھن (رک)].

---دَھن کَرنا محاورہ.
(طنزاً) کوئی بڑا کام کرنا،خاک اُڑانا،آگ لگانا (مخزن المحاورات).

دَھن (۳) (فت دھ) امذ.
ایک قسم کا دھان. دھن ، دھن وغیرہ پدارتھوں کی کمی نہ ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۲۷). [مقامی].

---کَٹی (---فت ک) امذ.
دھان کاٹنے کا موسم ، کپڑے کی ایک قسم (ماخوذ : پلیٹس).

[رک : دھان + کٹی ، کاٹنا (رک) سے حالیۂ تمام].

--- کُٹّی (---ضم ک ، شد ٹ) امث.

۱. **دھان کوٹنے کا آلہ ، مشین ، اوکھلی اور موسل.** واللہ جب اوپر اور نیچے کے دانت حلوا سوہن کی صفت کی بدولت ایک دوسرے سے وصل ہو جاتے ہیں تو رنڈ کے غول میں مسوڑھے دھن کٹی کی طرح چڑوے کوٹنے کا مضحک تماشا شروع کر دیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۹ : ۳). آگ لگے ایسے نگوڑے فلمی استاد کے منہ کو سچ مچ موئے نے دھن کٹی بنا لیا. (۱۹۷۳ ، کاشف الاسرار ، ۶۷). ۲. **مارپیٹ ، مار کٹائی.** سری لونڈیا دھن کٹی کے لیے نہیں ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۷۷).
۳. **وہ جس پر بہت مار پڑی ہو.**

اُسے بھی خبط ہے جو اس کو دھن کٹی سمجھتا ہے
اُٹھا لایا ہے بوڑھپونجا الف چاک گریباں کا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۴). [دھن ، دھان (رک) کی تخفیف + کٹی ، کوٹنا (رک) سے ماخوذ].

--- کُٹّی کَرنا / ہونا محاورہ.

بہت مارنا ، دُھنائی کرنا. کوئی لونڈی بتاتی کہ جب بابا دھن کٹی کر لیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸۹۳). دو چار دبنگ آدمیوں نے ... جوگی کی خوب دھن کٹی کی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۸).

--- کَر (---فت ک) امث.

(**کاشت کاری**) **وہ زمین جس میں دھان بوئے جائیں** (ماخوذ : جامع اللغات). [مقامی].

--- مَڑی (---فت م) امث ، ---دھنمڑی.

دھان کا کھیت ، دھان کا قطعہ. وہاں سے ایک دھن مڑی کے کنارے بیٹھ کر اسی منظر کی تصویر لی. (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۴۷). دھن مڑیوں کو قوت دینے کے لئے زمین کے اوپر گوبر ، پتے ، درختوں کی شاخ ... اور باریک مٹی مخلوط کر کے جلایا جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۵۷). [دھن + س : मथ].

دَھن (۳) (فت دھ) امذ.

دھن یا دھنوٹا ، چھوٹے قد کا مضبوط موٹا اور ٹھوس قسم کا بانس جو عموماً لٹھ بنانے کے کام آئے (ا پ و ، ۱ : ۹).
[س : धरण].

--- نوٹا (---و مج) امذ.

دھن نوٹا: داب کے سینے پر کی کھڑی بلی یا کھم جو داب کے دباؤ سے اوپر کے وزن کو ابھار دے یا اٹھا دے ، اس کھمبے کو بھی کہتے ہیں جس کے سرے پر دراس (چرخی) باندھ کر وزنی اشیا اوپر کھینچی جاتی ہیں (ا پ و ، ۱ : ۹۵). [دھن + نوٹا (رک)].

دُھن (ضم دھ) امث.

۱. **دھیان ، خیال.**

بیٹھا دھن اوپر آؤ کر کال جو
ہوا سوز تل چاند اوپر ال جو

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۷۶).

پریا معانی سل لیے اس کا دلا سچ دل لیے
پھل سنگ رتیاں بل لیے کیوں بی تو دھن بلکانیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵).

اے آہ کہیو تیرے قد کی دھن میں آج کی رات
بہت میں رویا گلے لگ کے سرو قالی سے

(۱۷۸۰ ، گل عجائب ، ۱۱۱). جب تک اوجہالی رہی ، اوسی کی دھن میں بھٹکا کیا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۶).

یہاں دھن دوسری ریتی ہے دل جُونی کا حاصل کیا
کہاں تک شرم اک دن صاف کہہ دیں غمگساروں سے

(۱۹۲۷ ، شاد (عظیم آبادی) ، میخانۂ الہام ، ۳۹۶). وہ اپنی دھن میں مگن جا رہا تھا کہ اندھیرے میں کسی سے ٹکرا گیا. (۱۹۸۴ ، کیمیاگر ، ۱۰۴). ۲. **شوق ، سرگرمی ، لگن.**

جسکو کچھ دھن ہو کرے ہم سے حقیقت کی بحث
کہ ہمیں جانتے ہیں اہلِ طریقت کی بحث

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۰).

نت جھٹے ہیں کے تو تا حشر رہی حور کی دھن
حالت ان بوالہوسوں کی بس مردنی ہے وہی

(۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۳۹). مغربی وضع اختیار کرنے کی جو دھن لوگوں کو تھی اس کا مضحکہ ایک بڑے لطیف انداز اور بڑی نادر تشبیہ میں اڑاتے ہیں. (۱۹۷۵ ، محمود حسین ، خطبات محمود ، ۵۲). ۳. (**موسیقی**) **گانے کا خاص طرز ، لَے ، سُر ، راگ.**

بند ہے پہلک بشر لئی بہشت کے کاج میں ملنے
کبوتر برہ تیں گو کے پپہا دھن سنایا ہے

(۱۶۸۲ ، شاہی ، ص ، ۶۸).

وہ شہنائیوں کی سہانی دھنیں
جنہیں گوش زہرہ مفصل سنیں

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۲۷).

بولا کہ نہ چھیڑ راگ مالا دھن چھیڑ سے اور ہو دوبالا

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۶). بانسری بجانے والے کی دھن کو سن کر سب مست ہو جاتے ہیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۵۶). لیکن اسی کی آواز میں کدارا کی دھن گونج رہی ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۰). ۴. (ا) (**نفسیات**) **آواز کے وہ قدرتی اتار چڑھاؤ جن میں سے کچھ بعد کو ساز لے یا موسیقی کے کسی راگ کا نام پاتے ہیں ، بولنے یا پڑھنے میں آواز کا اتار چڑھاؤ.** ج سرق ب اور د سے بلحاظ استداد کچھ مشابہت رکھتی ہے تاہم یہ دھن ب ـ د سے بہت زیادہ اختلاف رکھتی ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۱۵۳). یہ دھن پھر ابتدائی سُر کی طرف ایک ایسے چڑھاؤ سے لوٹتی ہے جو تدریجاً ہم آہنگی پیدا کر دیتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۸۶). (اا) (**سائنس**) **ریڈیائی موجوں پر پیدا ہونے والی لہر.** دھن ، آواز (۱۹۶۷ ، آواز ، ۵۱۹). ۵. **بے چینی ، گھبراہٹ ، سخت درد پیٹ میں ، بغاوت ، مظاہرہ ، نیک خواہش ، جذباتی طلب** (ماخوذ : پلیٹس ، جامع اللغات). [پ : ध्वनि س : دھن धुनि].

---آنا محاورہ.
خیال آنا ، ارادہ بندھنا ، جی میں سمانا.
جو دُھن ملک گیری کی تک دل میں آئی
جدھر فوج بھیجی ادھر فتح پائی
(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۰).

---باندھنا محاورہ.
لگاتار کسی شخص یا چیز کا خیال کرنا ، کسی بات کی رٹ لگانا ، تصور باندھنا ، خیال جمانا. جس کام کی آدمی دھن باندھ لے وہ ہو ہی جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۱۸).

---بجانا محاورہ.
راگ الاپنا.
جس نے بنادی بانسری گیت اسی کے گائے جا
سانس جہاں تک آئے جائے ایک ہی دھن بجائے جا
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۳).

---بندھنا محاورہ.
ولولہ اٹھنا ، شوق چرانا.
دُھن بندھ گئی ہے عاشقوں کے قتل کی ایسی
اب تک نہیں کھولی مری قاتل نے کمر آج
(۱۸۸۳ ، بیخود (ہادی علی) ، د ، ۳۱) . دربار نبوی میں حاضر ہونے کی دُھن بندھی ہوئی ہے. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۲ : ۵۳).

---رکھنا محاورہ.
رک : دھن باندھنا.
کوئی لڑنے سے مرد ڈرتے ہیں
دھن رکھیں دل میں جو سو کرتے ہیں
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی لکھنوی) ، طوطی نامہ ، ۳۶).

---رہنا محاورہ.
فکر لگی رہنا. اضطراب بہت خفیف لفظ ہے مجکو تو سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے یہی دھن رہتی ہے میری زندگی میں یہ بہت گہرا راز ہے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۰۶).

---سمانا محاورہ.
خیال آنا ، خیال بندھنا.
اوس شب جو کچھ اوسکو دُھن سمائی
بن اوس نے نکال کر ملائی
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲۶).
کسی نے بھی اس میں نہ سمجھی برائی
ترے دل میں پیتا یہ کیا دھن سمائی
(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۱۷). اسی زمانے میں ان کے سر میں یہ دھن سمائی کہ رنڈیوں کی اصلاح کی جائے. (۱۹۶۰ ، جاڑے کی چاندنی ، ۵۸).

---سنانا محاورہ.
پیغام دینا ، گیت گانا.
یہی نئے ڈھبے سُروں میں
نئی دھن سنائیں !
(۱۹۸۱ ، ماجرا ، ۱۲۴).

---سوار ہونا محاورہ.
کوئی خیال ہر وقت رہنا. لکھنؤ کے بیرسٹر اور صوبہ کونسل کے ممبر شیخ شاہد حسین قدوائی مرحوم کو اردو روزنامہ نکالنے کی دُھن سوار ہوئی. (۱۹۳۰ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۴۸). آدھی رات کو ان کے سر پر موسیقی کی دھن جو سوار ہوتی تو ریکارڈ پر ریکارڈ بجانے لگے. (۱۹۶۷ ، پس پردہ ، ۶۷).

---کا بَنْدَہ اسد.
سرشار ، مست ، اپنی لگن میں.
اس کے اوپر بھی دانت ہے ان کا
میں تو بندہ ہوں پیر کی دھن کا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۶۳).

---کا پکّا ہونا محاورہ.
اپنی ہٹ پر قائم رہنا.
نہ سُن واعظ کی بات اے دل وہ اپنی دُھن کا پکّا ہے
خدا حافظ ترا دوزخ بھی اک شرعی درکّا ہے
(۱۷۸۱ ، شاکرناجی ، د ، ۲۹۶). جس قدر یہ لوگ اپنی اپنی دُھن میں پکے ہوتے گئے اسی قدر ... آرام و آسائش کا خیال بڑھتا گیا. (۱۸۲۵ ، فغان قاری ، ۱۸).
وہ اپنی دُھن کا پکّا ہے جو بدلی آنکھ تو بدلی
بندھے پال کی پہلیں ، لکیریں سمجھو پتھر کی
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۸۳). سعدی دُھن کے پکّے ہیں ، اسی وجہ سے انہوں نے آئی سی ایس میں کامیابی حاصل کی. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۲۵۸).

---کا پُورا ہونا محاورہ.
کسی فیصلہ پر سختی سے قائم رہنا ، مُستعد ، صاحب عزم ہونا ، ارادے میں پختہ ہونا.
اگر دُھن کا پُورا ہے کل پر نہ رکھ
بڑا دوجہانی حکم رب میں چکھ
(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۲۱۵). مستقل مزاج آدمی اپنی دھن کے پورے ہوتے ہیں ... تکالیف سے شکستہ خاطر نہیں ہوتے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۱۰). ٹھکرائن مغرور تھی آرام پسند تھی مگر دُھن کی پوری تلیا اسکے برتن دھوتی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۱۱).

---لگانا محاورہ.
آس لگانا ، امید لگانا.
جو دُھن اللہ ساتھ لگاوے
ترت مزدوری اپنی پاوے
(۱۸۵۱ ، مثنوی مورک سمجھائے ، ۲).

---لگنا محاورہ۔
(کسی چیز یا شخص کا) بار بار خیال آنا ، (کسی بات پر) اصرار کرنا. نس دن کہے حسن حسن ، بوجھ لگ تھی اس کوں دھن۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۷)۔ ہمیشہ ان کو یہ دھن لگی رہتی ہے کہ محفل میں نکلیے تو ایسا جوڑا پہن کر نکلیے جو کسی کے پاس نہ نکلے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۲ : ۹)۔ تمہیں عروہ کی دھن لگی ہوئی ہے وہ خدا جانے سرا یا جیا . (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۵۳)۔ بس تم کو ایک دُھن لگ جاتی ہے پھر نہ آگے دیکھتے ہو اور نہ پیچھے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۵)۔

---میں م ف.
دھیان میں ، خیال میں ، جُستجو میں.
چلے تھے بے خود اُسکی دھن میں ہم کیا جانے کس جانب وہ اُتّر تھا کہ دکّن تھا ، وہ پُورب تھا کہ پچّھم تھا (۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۱)۔

---میں لگا رہنا/لگنا محاورہ۔
کسی کے خیال میں ہونا ، کسی سوچ میں گم رہنا ، کوئی مقصد پیش نظر ہونا. سرسید ... برابر اسی دھن میں لگے رہے ہیں کہ قوم کی پولیٹکل حالت درست ہو. (۱۸۹۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۳۷)۔ اگر وہ آخرت کی دُھن میں لگا رہا تو اس کا جسم نقصان اٹھائے گا . (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۹ : ۴۳۹) . ڈاکٹر صاحب (ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی)...کی صحت تباہ ہوگئی، اس کے باوجود وہ اپنی دھن میں لگے رہے. (۱۹۶۸ ، افکار و اذکار ، ۱۲)۔

---میں مَسْت م ف.
اپنے خیالوں میں گُم.
ہم اپنی دھن میں مست تھے کیا جانیں حشر میں
کس سمت کو جناں تھا کدھر کو جحیم تھا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹۱)۔

---نِکالنا ف م.
ساز میں سُر پیدا کرنا. مارکس نے باجے پر دُھن نِکالی ، ٹوپی گانے لگا. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۶۷)۔

---ہونا محاورہ۔
آرزو رکھنا ، مقصد رکھنا.
زینب نے کہا آپ انہیں آزردہ نہ کیجے
ان کی یہی دھن ہے کہ رضا پہلے ہی لیجے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۳)۔ جب تک انسان کو دھن نہ ہو ، اور اسی اُدھیڑبُن میں لگا لپٹا نہ رہے کبھی ترقی ممکن نہیں. (۱۹۲۳ ، انسانئے بشیر ، ۷)۔

دَھنا (فت دھ) امث ؍ سدھنی.
بیوی ، زوجہ ، استری (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : دھنا **धना**]

دَھنا (۱) (فت دھ ، شد ن) امذ ؍ سدھنا.
دھرنا دینا ، جم کر بیٹھ جانا.
وہ ہر شب کو دھنا پرا کے در پہ دیں
اور انعام لے کر وہاں سے ٹلیں
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۹۶)۔ ف : دینا. [رک : دھرنا].

---دے کے بَیٹھنا محاورہ۔
رک : ؍ دھنا دینا ، عرب ... وہ تو دھنا دے کے بیٹھ گیا کہ جب تک نقل نہ اُتار لوں گا جگہ سے نہ ہلوں گا. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱۷ : ۳)۔

---دینا محاورہ۔
اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے اصرار کرنا، زبردستی جم کر بیٹھنا.
اہل دنیا کیوں فلک سے ہیں فراغت کے مُصر
برہمن دیتے نہیں دھنا درِ قصّاب پر
(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۱۶۳)۔ اچھا یہ تو بتا تیری آپا تو چہلم تک یہیں دھنا دیے بیٹھی رہیں گی اور تو جب تک اماں دوبارہ جی کے نہ آئیں اس وقت تک نہ ہلنا . (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۵۴)۔

دَھنّا (۲) (فت دھ ، شد ن) امذ.
(موسیقی) طبلے کی ایک ضرب جو بیچ کی انگلی سے لگائی جاتی ہے جس کی آواز قدرے گونج دار ہوتی ہے. موسیقی سے ان ٹکڑوں کی یکسانیت پیدا کرنے کی غرض سے یکتالہ ٹھیکہ مقرر فرمایا ہے یعنی دھی ، ترک ، دھنّا دہا ، تو ، نا ، کتا ، گانے میں اس تال کی ضرب برابر چلی جاتی ہے . (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۸۸)۔ [مقامی].

دُھنا (ضم دھ) امذ.
رُوئی دُھنتے والا ، دُھنیا ، ندّاف. صرف اسلام ہی ہے جو نہ ذات کو دیکھتا ہے نہ پات کو نہ پیمبرزادگی کو نہ دُھنا ہونےکو . (۱۸۷۹ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۱۸) . میں خدا کے فضل سے کھٹیا آدمی نہیں ہوں جو ایسے کھٹیا پیر کا مُرید ہوں جو دھنیے جلاہوں کو مرید کرتا ہو.(۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۲۸)۔
[دُھن+ا ، لاحقۂ اسمیت] .

دُھنّا (ضم دھ ، شد ن) ف م.
رک : دُھننا. رات انتظار میں پہاڑ ہو گئی ، نیند نہ آتی تھی ، ہاتھ پاؤں دھنتی تھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۳۸۶)۔
یہاں تو بن آئی ہے اغیار کی
قیامت میں جا کر دھنے جائیں گے
(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۲۶۷)۔ [دھنّا (رک) کا متبادل املا].

دُھناچیُول (ضم دھ ، کس مع ح ، و مع) امث.
چھالیا یا سپاری کی ایک قسم جو خاص طور پر تیار کی جاتی ہے. بنگالی اور دکھنی اعلیٰ اقسام سے چکنی سپاریاں تیار کیجاتی ہیں عام طور پر چار قسم کی سپاریاں مشہور ہیں ... اندر سے بھی بالکل سفید اور نرم اور لال رہتے اس میں کم ہوتے ہیں گودے میں کھوپرے کا سا مزہ ہوتا ہے سی کو دھنا چیول کہتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۲)۔ [مقامی].

دَھنا دَھن (فت دھ ، دھ) امث.
دھماکے کی آواز، متواتر دھماکوں کی آوازگولیاں سائیں سائیں جائیں دھنا دھن ... کلیجے نکالے دیں. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۱۲۱). بل کھا کر وہ ایک دم مڑی اور دھنا دھن دھاں کوٹنے لگی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱). [حکایتِ صوت].

دَھناسِری (فت دھ ، کس س) امث.
۱. **سری راگ کی راگنی جو چھ سُروں (سا یا دھ ایے گانی) سے مرکب ہے اور عموماً بعد دوپہر گائی جاتی ہے.**
صباحی راگ کا کر منج صبا کے تخت بسلاوو
دھناسری کا کہہ دھن منج کوں سو رنگ پیالا پلاتی ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۸).
دھناسری کو بنا کر دل سے گانی
کہ ستوں کی اور اپنی سدھ گنوائی
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۱). ولایتی خنیا کر اور مطربوں کو ... حضرت امیر (امیر خسرو) نے ... گا کر سمجھایا کہ ... جسے تم بہات کہتے ہو اسے ہم دھناسری کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی، مضامین فراق ، ۱۱۵). حضرت نوشہ صاحب نے اپنے ... اردو کلام میں موسیقی کے یہ راگ استعمال کیے ہیں : دھناسری ، بلاول ، گوری ، تلنگ ، شہانہ ، مارو. (۱۹۷۵ ، گنج شریف (مقدمہ) ، ۳۷). ۲. **کُشتی کا ایک داؤ** (ماخوذ : نوراللغات) . [س : دھنا شری धनाश्री].

دَھنّا سیٹھ (فت دھ ، شد ن ، ی مج) صف مذ.
۱. **بڑا دولت مند ، بہت مال دار ، امیر کبیر.**
دو روپے خور کر کے جس تس کو
ان دنوں بن گئے ہو دھنا سیٹھ
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۷۶). کوئی ایسے عالی خاندان بھی تو نہیں اور نہ ایسے دھنا سیٹھ ہی ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۳۲). اب تو وہ بڑے بازار میں دس دھنے سیٹھوں کو خرید کر چھوڑ دے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۶۹). ۲. (مجازاً) **زبردست ، پکڑی باز.**
اُٹھائے گا ترے در سے ہمیں غیر
بڑا آیا ہے دھنا سیٹھ بن کر
(۱۸۷۸ ، صفدر (نوراللغات).
لُٹیں ہنسیں کی ہلچل میں
دھنا سیٹھ کے چھل ، بل ، کل ، میں
(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۲۹۹). [س : دھنا سیٹھ धन्यक + श्रेष्ठ].

ـــ بن کے بیٹھنا محاورہ.
نہایت دولت مند اور سر زور ہونا (محاوراتِ نسواں ، ۹۳).

دَھنّا سیٹھی (فت دھ ، شد ن ، ی مج) امث.
زبردستی ، زور و جبر ، ہٹ دھرمی. بچوں کا کہنا سر آنکھوں پر مگر پرنالہ یہیں بہے گا واہ! کیا دھنا سیٹھی ہے آپ کی! (۱۹۶۶ ، ساقی ، ستمبر ، ۱۵۹). [دھنا سیٹھ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

دُھنائی (ضم دھ) امث.
۱. **دھنکی کی تانت کی جھنکار سے روئی کے ریشوں کو کھولنا یا سلجھانا** (ا ب و ، ۲ : ۵). ۲. (مجازاً) **مار پیٹ.** حافظ اسے آ پکڑتا اور خوب دھنائی کرتا. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۳۵). [دھننا (رک) کا اسم کیفیت].

دَھنباد (فت دھ ، سک ن) امث.
۱. **مبارکباد ، ہدیۂ تہنیت.** واہ ، واہ واہ !!! دھنباد ، دھنباد ، دھنباد. (۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۳۵). ۲. **مہربانی ، کرم ، عنایت.** ایشور پرماتما کا دھنباد ہے کہ میری سیوا سپھل ہوئی. (۱۹۳۱ ، لہنا رانا ، ۲۲). [س : دھنیہ واد धन्य + वाद].

دَھنّتا (فت دھ ، ن ، /شد ت) امذ.
دھن دھن کرنا ، دھن باد کہنا.
رسنا کر صاحب کے دھنتا
ایہ من جا کے یاد کرتا
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۷۵). [مقامی].

دَھنتَر (۱) (فت دھ ، ن ، شد ت بفت) صف ؛ امذ.
۱. **دولت مند ، مال دار ، امیر.** اس کی قدرت بڑی ہے بڑے بڑے دولت مندوں کو بھکاری کر ڈالتا ہے اور بھکاری کو دھنتر بناتا ہے. (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۱۰). بڑے بڑے دھنتر بھی پریشان حال پرندے کی مانند اپنی اڑان بھول جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اخبارِ جہان ، کراچی ، ۲۲ جون ، ۱۳). ۲. (أ) **زبردست ، طاقت ور.**
مارنے کو رقیب کے حاتم
شیر ہے ، ببر ہے ، دھنتر ہے
(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۹).
وہ شخص عمر میں جوگی کے کچھ برابر تھا
وجیہہ اور خلیق اور بڑا دھنتر تھا
(۱۹۳۹ ، جگ بیتی ، ۴). رفتہ رفتہ بزرگ و برتر شعراء کا لگا لگ گیا جو اس دور کے دھنتر اور ولی کھنگر مشہور تھے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۳۷). (أأ) **کھنٹلی ، بے جا ڈینگ مارنے والا ، مغرور ، متکبر.** بالکل چکنا گھڑا ہیں بڑی دھنتر ہیں ہر وقت جھوٹی سچی باتیں بنایا کرتی ہیں. (۱۹۷۶ ، آس ، ۱۸۱). ۳. **راجا اندر کے دربار کا وید (حکیم)؛ حکیم حاذق.**
کویسم سا مقتدر راجہ بھیکم سا وزیر اُس کا
دھنتر سا حکیم پختہ کار و نکتہ داں ہوتا
(۱۸۹۸ ، سروشِ ہستی ، ۳۵). ایک دھنتر (طبیب) ہی نہیں یہاں وبسے ہے گنتی بید پیدا ہوئے. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۶۹). کوئی جنسی معلومات کا انسائیکلوپیڈیا اور کوئی بے سوچے سمجھے انٹ شنٹ داغنے والا دھنتر. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۶۶). [س : دھن + وت + تر धन + वत + तर].

ـــ خاں امذ.
(مجازاً) **بہت بڑا دبنگ ، طاقت ور ، پکڑی والا.** بھائی میں نے تو ایسے پیر کے مزار میں آ کے پناہ لی ہے جو ہر امیر و غریب کا ملجا و ماوا ہے ، تو کیا اگر کوئی دھنتر خاں بھی آ جائے جب

بھی مجھے یہاں سے نہیں لیجا سکتا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۳۲). [دھتر + خاں (رک)].

---ہے فقرہ.
بڑا مشہور بدک ہے ، الاطون ہے ، دولت مند ہے ، مالدار ہے ، بڑا پہلوان ہے ، زبردست آدمی ہے ، بڑا بلوان ہے.

مارنے کو رقیب کے حاتم
شیر ہے ببر ہے دھتر ہے

(۱۸۸۲ ، حاتم ، د ، ۲۷۳).

دَھتّر (۲) (فت دھ ، ن ، شد ت بفت) امذ.
ایک پھول جو نیلوفر کے پھول کی طرح ہوتا ہے ، آخری بارش میں کھلتا ہے. دھتر ، مانند نیلوفر بیحد خوشنما ہوتا ہے ، یہ درخت بیلدار ہوتا ہے (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۶). [مقامی].

دَھنتر (فت دھ ، سک ن ، فت ت) امذ.
ایک پرندہ جو شکرے کے برابر ہوتا ہے دُم دراز ہوتی ہے رنگ بھورا بر اس کے بعض سیاہ بعض بھورے اور نوکیں ان کی سفید ہوتی ہیں چونچ بڑی اور چوڑی اور ذرا خم کھائے ہوئے ہوتی ہے ، تَذور (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۳۳). [مقامی].

دَھنترا (فت دھ ، ن ، سک ت) امذ.
زبردست ، طاقت ور.

میدان ، چوک ، کھائی پہ لُن ہے وہ دھنترا
کترے ہے جیب چڑھ کر ہاتھی پہ جیب کترا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۳). [ا : دھنتر + ا ، لاحقۂ تکبیر].

دَھنتّری (فت دھ ، ن ، شد ت بفت) امث ؛ صف.
(مجازاً) **غرور ، تکبر ، شیخی.** ایک ہی جھٹکے میں ساری دھنتری اوس کافر کی نکل گئی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۸). [دھنتر + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

دَھنتہیا / دَھنتِھیا (فت دھ ، سک ن ، کس ت ، کس ہ / فت دھ ، سک ن ، کس تھ) امث.
دھان (رک) سے متعلق ، **چاول کا کھیت یا اس سے کاٹی ہوئی دھان کی فصل** (پلیٹس). [دھن ~ دھان (رک) کی تخفیف + تھیا / تہیا ~ کوٹا ہوا ؛ ہ: धनाहिया].

دَھنج (فت دھ ، ن) امذ.
ایک قسم کا سبز پتھر. دھنج. فارسی میں اسکو دھانہ کہتے ہیں ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ سنگِ سبز ہے زبرجد رنگ. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۷). دھنج (ایک قسم کا سبز پتھر ہے ، جس کو فارسی میں دھنہ کہتے ہیں). (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۶۸). [ع : دھنج ؛ ف : دھنہ/دھانہ].

دُھند (۱) (ضم دھ ، غنہ) ؛ ہ: دھندھ (الف) امث.
۱. (أ) **(فضا کی) تاریکی ، تیرگی (کُہر یا غُبار کی وجہ سے).**

اُٹھا واں سوں دُھند کا جو گرد و غُبار
کہ ملنے لگا آنکھ او شہریار

(۱۸۵۲ ، قصۂ زیتون و محمد حنیف (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۹۶)). یہ ابرِ غلیظ اور دُھند کا زمانہ ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۹). پھر زور کی آندھی آئی اور آسمان پر دُھند چھا گئی. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۹۲). (اا) **بھاپ ، دُخان.** لوگ کُہر و دُھند وغیرہ کو بخارات کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبیعی ۳۷). ۲. (أ) **اُجالا آ جانے کی کیفیت ، جگمگاہٹ.**

دیکھو اس میں دھند بہت مقصود ہے
ہر یک حرف میں حمد معبود ہے

(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروزشاہ (ق) ، عاجز ، ۱). (اا) **کم نظری ، دھندلاپن.**

کلمہ پارس چشم کا کلمہ پلک دریائے
کلمہ سُرمہ دھند کا اندھ غُبار گوائے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۰). آبنوس ... اگر اس کو پانی میں گھِس کر آنکھ میں لگاویں سفیدی زائل ہو اور دھند بھی دور ہو جائے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۲۵). (ب) سف. **جس میں عقل یا ہوش نہ رہے ہوں ، بیہوش ، مدہوش** (جامع اللغات). [س : دھوم धूम ~ دھواں + اَندھ ~ اندھیرا अन्ध].

---آلود (---و مع) صف.
کُہرزدہ ، کُہر ملے ہوئے ، ابر آلود. جہازران اس آلے کی مدد سے آئس برگ کو ، جو دھند آلود سمندروں میں تیرتے پھرتے ہیں بہت آسانی سے دیکھ لیتے ہیں. (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۱). [دھند + ف : آلود ، آلودن ~ ملنا، لتھڑنا].

---چھٹنا ف ل.
کُہر اور ابر کی کیفیت ختم ہونا ، مطلع صاف ہونا ، غبار چھٹ جانا. آسمان صاف اور نیلا ہو گیا سردی کی دُھند چھٹ گئی. (۱۹۷۶ ، ہونگے گل ، ۲۶).

---کا پَسارا ہے فقرہ.
اندھیرے کا پھیلاؤ ہے ، دھوکا ہی دھوکا ہے ، دھوکے کی ٹٹی ہے (مخزن المحاورات ، ۳۸۲).

---کار امذ.
اندھیرا ، تاریک ، سیاہی.

آگ براہیم کا بجھک ہوا پھول بن
رین سو تس آگ کا ہے دھنوے کا دھندکار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۸). [دھند + کار (رک)].

---مٹنا محاورہ.
دھند چھٹنا. گیارہ بج چکے تھے ، دُھند بالکل ہٹ گئی تھی (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۳۷).

دُھند (۲) (ضم دھ ، غنہ) امذ.
۱. **ارادہ ، لاگ ، بُرا خیال.**

ظاہر ایک روز ، و غوث زمن
دھند ہو بیٹھے تھے جذبے آہن

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۷۷). میں سچ جانوں گا کہ سب مجھے دغا دیا ہور میرے کدھن دھند رکھتا ہے. (۱۸۷۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۱۳۳). انتقام کی آگ دھند کی طرح ہوتی ہے... زہرہ. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۳۴). ۲. (مجازاً) بے یقینی ، تذبذب ، توہمات. دھند جو ملک پر چھائی ہوئی تھی آفتابِ صداقت کے طلوع ہوتے ہی کافور ہو گئی. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۲).

دھند میں لپٹے ہوئے ہیں در و دیوارِ وطن
ضد یہ کوتہ نظروں کی ہے سویرا سمجھوں

(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۱۸۹). ۳. تصور ، موہوم تصویر.

یہ بخواب ہے خوشبو ہے کہ جھونکا ہے کہ پل ہے
یہ دھند ہے ، بادل ہے کہ سایا ہے کہ تم ہو

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۲۹) ۴. کوشش، دربان... اور کچری نیند میں اور کھولنے کی دھند میں کونسا کارواں ہے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۵). ۵. (سائنس) **عکس ریز شعاعوں کی لکیریں یا کیفیت ، دودیاپن.** اس میں بہ نسبت آئینے کے روشنی بہت کم آتی ہے اور دھند معلوم ہوتی ہے. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۴۸). ثانوی شعاعوں یعنی سیکنڈری ریز (Secondary rays) ... کے اثرات مختلف ہوتے ہیں. بعض ان میں سے پلیٹ پر ایک دھند یعنی فاگ (Fog) پیدا کر دیتی ہیں. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۲۷). [س : دھوم : دھواں].

---- چھانا محاورہ.
پردہ پڑا ہونا ، اصلیت معلوم نہ ہونا ؛ دھندلاہٹ ہونا. وقت کے ساتھ ساتھ حادثات و واقعات پر گہری دھند چھائی ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۶۷).

---- چھٹ جانا / چَھٹنا محاورہ.
اندھیرا یا کہر دور ہونا. جب میں نے اس کی تصویر بنا لی تو نہ جانے کس طرح کیسے اور کیونکر وہ ساری دھند چھٹ گئی. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۱۰۴). مسلمان اور ہندو نمائندوں نے جب اپنے اپنے نقطۂ نگاہ کو پیش کیا تو ان کے مابین غلط فہمی اور بدگمانی کی دھند چھٹنے لگی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۰۸).

---- کے سمندر میں غوطہ لگانا محاورہ.
محوِ تصور ہونا ، خیالات میں غرق ہونا. یوں محسوس ہوا کہ اس نے آنکھیں بند کر کے دھند کے سمندر میں غوطہ لگایا ہو. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۷).

---- مچانا محاورہ.
دُند مچانا ، شور و شر پیدا کرنا ، بدنظمی و لاقانونیت پھیلانا. زمین میں دھند مچانا ، اور فساد پھیلانا اسقدر بُرا سمجھا گیا ہے کہ اس کے لئے چار سزائیں تجویز فرمائی گئی ہیں. (۱۹۲۵ ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ۵۳).

دَھندا (فت دھ ، سک ن) امذ بحہ دَھندہ.

۱. (أ) **کاروبار ؛ مشغلہ.**

اللہ صاحب محمد بندا
جن کے کاج کیا یہ دھندا

(۱۵۰۳ ، لازم المبتدی (ق) ، ۱۰). معشوق کوں چھوڑ کر دھندے میں پڑنا دردِ سر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۳).

عشق کا تو اس وضع ہے کا دھندا
شیر مردوں کا سچی ہے کا پھندا

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۳۳). ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ ہمارے ہی دم تک یہ سب دھندا ہے. (۱۸۸۱ ، تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۵). نواب صاحب دن بھر دیوان خانہ میں فروکش ہیں ... نہ کوئی کام نہ دھندا. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۷۵). اور یہ لوگ فوج سے بھاگے ہی اپنا پرانا دھندا کرنے کے لیے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۱۳). (أأ) **ملازمت ، کاروبار ، روزگار.** تم کوئی اور دھندا اپنے واسطے تلاش کرو. (۱۸۸۷ ، گلدستۂ حکایات ، ۱۹۵). بیوی تم کو اختری کی ماما بن کے رہنا نصیب ہو مجھ سے یہ دھندا نہ ہو گا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۴۳). ارے بیٹی میرا مطلب تھا دھندا کیا کرتے ہیں. (۱۹۷۶ ، بوئے گل ، ۳۱). (أأأ) **بکھیڑے ، جھگڑے.**

کون کس کا ہے فقط وہم ہے تیرا میرا
ہے یہ سب ہستی موہوم کا جھوٹا دھندا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۷۶). (أ۷) **بُرا پیشہ ، جسم فروشی.** نیلوفر کا دھندا تو تھا ہی تاریک کا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۸۲). (۷) **عیش و عشرت ، یارباشی.**

نہیں تو کھائے بلا بھری نیوں دیں کنوایا سارا
ایسے دھندے سب جگ اندھے بھر ہستی بیچ ایچ تھارا

(۱۵۹۱ ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ۳۱). بوجھیا ہے سو انہیں پر ظاہر ہووے ، عاشقاں جو دنیا میں جیے ہیں ، بہت کر انو بوجھ دھندا کیے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۳). کوئی سا چہرہ لگا لے منجی و مہربان کا چہرہ یا مظلوم رعایا کے نگہبان کا چہرہ ، چہروں کا کاروبار آج کا نہیں پُرانا دھندا ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۸۷).

۲. **شوق ، لگن.**

آیا جیا پھوٹیں بر بہار
دھندے کا بہتر گرفتار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶۰ ، ۲ : ۵۰)). عشق ہے تو ہر یک کام کا لگتا دھندا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۰).

لگا الفی کا جب سینے کو دھندا
بھرا آنکھوں میں دعا گوں سے نکندا

(۱۷۶۳ ، عاجز ، قصۂ لال و گوہر (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۵۱)). ۳. (مجازاً) **یادِ خدا ، عبادت.**

اگر بخشا تو میں اوس کاج بندا
وگر نیں تو سنجیے اوسکاج دھندا

(۱۶۸۸ ، کفن چور (ق) ، ضعیفی ، ۱۱). دنیا میں طرح طرح کے کاروبار اور رنگارنگ اشغال مُروّج ہیں ایسے ہی خدا جوئی اور خدا شناسی بھی ایک دھندا ہے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۲). ۴. **طریقہ ، شعار ، طرز.** واہ اس ترقی کے زمانے میں کیا کیا نئے دھندے نکلے ہیں. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۲). ۵. **مشغولیت ،**

مصروفیت ، بے مصرف کام . ہر وقت کھانے ہی کے دھندے میں لگا رہتا ہے . (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۰). گھر کے دھندے میں ایسی پڑتیں کہ دین کی خبر رہتی نہ دنیا کی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۲۲). پھر اسے گھر کے دھندوں سے بھی کم ہی فرصت ملتی تھی. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۳۱). [س : धन्द + द + कः]

---اُٹھانا محاورہ.
ملازمت کرنا ، روزی کمانا. میں بھی کسی مدرسے میں نوکری کروں یا سینے پرونے کا دھندا اُٹھاؤں. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۲۳).

---بَند ہو جانا محاورہ.
کاروبار بند ہونا ، ذریعۂ آمدنی ختم ہونا. دیکھو ٹنڈے مینا ٹھیک کہتا تھا کہ اب حالات بدلنے والے ہیں ، یہاں دھندا بند ہو جائے گا. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۶۳).

---چَلانا محاورہ.
کام کرنا ، کمانا ، روپیہ پیدا کرنا. بیٹے روپیہ کمائیں بہوئیں بیٹیاں گھر کا دھندا چلائیں. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۱۹). انگریزی "دھندہ" چلانے کی بھی سب سے بڑی زبان ہے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۴۷).

---چَلْتا کَرْنا محاورہ.
تام جھام اُٹھانا ، بوریا بستر سمیٹنا ، چلتا بننا. بے غیرتی کا خدا بھلا کرے سوال دیگر جواب دیگر میں کچھ . کہتی ہوں تم کچھ سنتے ہو چلو اپنا چلتا دھندا کرو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۹).

---چَلْنا محاورہ.
ایک ڈگر پر کام جاری رہنا. دنیا کے دھندے چل رہے ہیں ، چلے جائیں گے. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۵۵).

---چوپَٹ ہونا محاورہ.
رک : دھندا بند ہونا اس کے لئے شراب کا حصول مشکل تھا ، اور دھندا تو چوپٹ ہو ہی گیا تھا. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۶۶).

---چھوڑْنا محاورہ.
لاتعلق ہونا.

سدھر پر براہاں جے تج لاج لج ہوراں اوک
اس دھند میں لگ سرد ہو چھوڑے دھندا گھر جار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۶۹).

---سَنْبھالْنا محاورہ.
کام میں مشغول ہونا. تم روپیہ پیدا کرو گے ، اور بہو گھر کا دھندا سنبھالے گی ، ہم دونوں بوڑھے بڑھیا اللہ اللہ کریں گے. (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۱۳۰).

---کَرْنا محاورہ.
بُرا پیشہ کرنا ، جسم فروشی کرنا. ان اُول جُلول فضول باتوں کی طرف مخاطب نہ ہوجیے اور اپنا دھندا کیجیئے. وہ خود آپ کو تمیز سکھا لیں گی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۱ : ۳۳). "گویا چلن سے شادی کر کے اپنی جیسی بیٹوں کو بیچ منجدھار چھوڑ دوں اور پھر وہ بھی دھندا کرنے پر مجبور ہو جائیں" اس نے تلخی سے جواب دیا. (۱۹۸۰ ، دائروں میں دائرے ، ۵۱).

---لَگْنا محاورہ.
یاد خدا کرنا ، ذکر الٰہیٰ میں مشغول ہونا. اِنّا اللّٰہ وَاِنّا کا تو لگیا ہے دھندا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۰۹).

دُھنْدا (ضم دھ ، سک ن) صف.
رک : اندھا جس کا یہ تابع ہے (ماخوذ : مہذب اللغات). [دھند + ا : لاحقۂ صفت].

دَھنْدالا (فت دھ ، سک ن) امث.
دلالہ ، کُٹنی (جامع اللغات). [دھندا (رک) کی تخفیف + دلالہ (رک) کی تخفیف].

دُھنْدَر (ضم دھ ، سک ن ، فت د) امذ.
رک : دھند. اگر سندر کو جانو تو سندر ہو نہیں تو دھندر ہو. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۲۹). [دھند + دھر (۱) (رک)].

دُھنّدَرکا (ضم دھ ، مغ ، فت ر) امذ.
رک : دھندلکا.

دُھندرکا تھا نہ سوجھا اسکو زنہار
برہنہ ایک زن گردن میں ہے ہار
(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۱۶۵). [دھندلکا (رک) کا ایک اِملا].

دُھنّدْکار (ضم دھ ، غنہ ، سک د) امذ.
۱. **کُہرا ، مدھم روشنی ، ابر کی کیفیت ، اندھیرا.**

دی ہے زمستان نوکری دونگا اُٹھا دھندکار آج
سردار ہو باد خزاں تھندکار چھا ہے بہار آج
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۶). ۲. **ویران ، اُجاڑ (قدیم).**

ٹھہرے جس ٹھار شاہ جان دھولا راتب اٹھا یک وہاں
ہوا دھندکار سب میدان ترو زاری مسلماناں
(۱۶۷۵ ، مرزا (بیاضِ مراثی ، ۱۴۴)). [دھند + کار ، لاحقۂ اسمیت].

دَھنّدَکْنا (فت دھ ، مغ ، فت د ، سک ک) ف ل (قدیم).
دہکنا ، جلنا.

جب آگ دھندکتی ہو اس پر مت چھٹو تیل خدارا تم
کیا دل کی خوشی کو پوچھو ہو اے یارو اک ناشاد ستی
(۱۷۵۹ ، حضرت غلام نقشبند سجاد (سوبائے بہار اور اردو ، ۵۰)). جسم میں گردش کرنے والے زہریلے اجزاء میرے دماغ میں آ کر دھندک رہے تھے مگر میں مجبوراً خاموش تھا . (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۳۱). [دھواں (رک) + دہکنا (رک)].

دُھنْدگی (ضم دھ ، غنہ ، فت د) امث (قدیم).
کُہر آلود ہونے کی کیفیت ، دھندلاہٹ.

دیا سچ کو یارب تولیٰ مرتبا
برائے کو ہو دھندگی ناپھیا
(١٦٨٢، رضوان شاہ و روح افزا، ١١). [دھند + گی، لاحقۂ کیفیت].

دَھنْدلا (فت دھ، سک ن، سک د) امذ.
دھندملا یعنی چالی، چالباز، دھوکے باز، کمینہ.
یہ آفت کھڑی سو تیرے بھائی ہے سوں کیول ہے
دھندلے بھیے اس گھوڑے سوں ہشیار نیں کیا
(١٧٦٥، دکھنی انوار سہیلی، ٢٣). [دھاندلا (رک) کی تخفیف].

---پَنا (---فت پ) امذ (قدیم).
کمینگی. اس کدمن سوں دھندلا پنا اختیار کئے. (١٧٦٥، دکھنی انوار سہیلی، ٢٦٨). [دھندلا + پنا، لاحقۂ اسمیت].

دُھنْدْلا (ضم دھ، غنہ، سک د) صف مذ (مث : دھندلی).
١. **تیرہ و تار (جس کے خطوط نقوش واضح نہ ہوں).** کسی یورپین مفکر کو آج تک ایسے تاریک منظر اور دھندلے مطلع کا سامنا نہیں کرنا پڑا. (١٨٩٣، بست سالہ عہد حکومت، ٢٠). اچانک ان کا چہرہ دھندلا ہو گیا شاید بارش تیز ہو گئی تھی. (١٩٨٠، دائروں میں دائرے، ١٥٢). ٢. **غیر شفاف. گدلا، میلا.**
سورج اس سبب تس کہے جاتے عین
کہ دھندلے ہوتے ہیں اس کوں نین
(١٦٩٥، دیپک پتنگ، ٢٨).
ہوتا ہے دل کا آئینہ دھندلا کچھ اس قدر
عکس اُس کے نور کا نہیں ہوتا ہے جلوہ گر
(١٩٢٧، شاد عظیم آبادی، مراثی، ٢ : ١٢).
آنکھوں میں تاریک اجلا، دھندلا اور مدھم
اور دور کہیں روتی آوازوں کا ماتم
(١٩٦٦، زرد آسمان، ٥٧). ٣. **(ا) ماند، مَدّھم، کم روشنی والا.** ایک جگہ آیا ہے کہ تارے دھندلے ہو جاویں گے. (١٨٩٨، سرسید، تصانیفِ احمدیہ، ۵، ١ : ١٣٦).
شہر ہے دور اِک خرابے میں
ایک دھندلا چراغ روشن ہے
(١٩٨٣، سمندر، ٥٣). **(ب) غیر شفاف، ہلکا، غیر واضح.** ایک شخص یاد دلا رہا ہے اور جو نقش دھندلے ہو گئے ان کو اجال رہا ہے. (١٨٩٩، حیاتِ جاوید، ٢ : ٣٠). یہ جو کچھ ہے میرے تخیّل کا ایک دھندلا سا عکس بھی نہیں. (١٩٢٢، نقشِ فرنگ، ٤). دوسرے ہی لمحے میں اسے ایک دھندلا سا چہرہ دکھائی دینے لگا جس کے گرد دوپٹا لپٹا ہوا تھا. (١٩٨٣، ساتواں چراغ، ٣٧). ٤. **(مجازاً) غیر واضح، غیر متعین.** انبیا سابق نبی لاحق کی بشارت کیسے دھندلے لفظوں میں ... دیتے تھے. (١٨٧٠، خطباتِ احمدیہ، ٥٩٧). اگر دل پہلے ہی سے مطمئن ہو تو اُس کے لیے مشاہدہ تحصیلِ حاصل ہے اگرچہ ماتے روح ہمارا علم نظری ہے مگر دھندلا اور ادھورا. (١٩٠٦، الحقوق و الفرائض، ٣ : ٢٧). ہماری موجودہ سیاسی مشینری مختلف قوموں اور جماعتوں کے کشاکش اقتدار کے ذریعہ دھندلا کر دیتی ہے. (١٩٨٥، ترجمہ : روایت اور فن، ٦٠). ف : کرنا، ہونا. [دُھند + لا ـ را / ڑا، لاحقۂ فاعلی].

---پَڑْ جانا محاورہ.
مدھم ہو جانا ؛ (مجازاً) ذہن سے محو ہو جانا. ذہنی پلیٹ سے پہلے واقعے کا عکس یا تو مٹ جانا چاہیئے یا اس قدر دھندلا پڑ جانا چاہیئے کہ گویا وہ کبھی محسوس ہی نہیں ہوا تھا. (١٩٢٨، سلیم (پانی پتی)، افاداتِ سلیم، ٢٦٦).

---پَن (---فت پ) امذ.
مدھم، تیرگی، تاریکی. دیکھو یہ دھندلا پن بہت بڑھتا جاتا ہے. (١٩٠٦، جغرافیۂ طبیعی، ٩٤). دو دن سے باقاعدہ ٹروٹ سالٹ پی رہا ہوں، خوابوں کی شدّت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی، البتہ ان کا دھندلا پن دور ہو گیا ہے. (١٩٨٣، سفرِ مینا، ٢٧). [دھندلا + پن، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---دِکھائی دینا محاورہ ؛ ف مر.
کم نظر آنا، صاف نہ دکھائی دینا (مہذب اللغات).

---دُھنْدْلا (---ضم دھ، غنہ، سک د) صف.
مدھم، ہلکا روشن، مٹا مٹا، مٹا سا. یوں تو پہاڑ دھندلا دھندلا کئی منزل سے نظر آتا تھا. (١٨٨٥، محصنات، ١٣٨).
ماضی کی تصویریں مت دیکھو
تم ان کو دھندلا دھندلا پاؤگے
(١٩٨١، ماجرا، ١٣٢). [دُھندلا + دُھندلا (رک)].

---دُھنْدْلا دِکھائی دینا ف مر.
زیادہ باریک یا بہت دور ہونے کے باعث کم کم نظر آنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---سا صف.
دُھنْدلا دُھنْدلا، دھندلایا ہوا، غیر واضح، ہلکا سا. جس کا مرتبہ انجلائے عقل اور تاریکی جہالت کے مابین دھندلا سا ہے. (١٨٩٣، رسالہ تہذیب الاخلاق (کرامت حسن)، ٣٣) اُردو کا وہی رنگ ہو کا جس کا ایک دھندلا سا خاکہ حال میں «ہمدم» کے لائق ایڈیٹر نے پیش کیا. (١٩١٨، افاداتِ مہدی، ٢٩٢). اس وقت کے مجاز کی شکل و صورت یاد نہیں رہ گئی بس دھندلا سا نقش باقی ہے. (١٩٥٥، نیم رخ، ١١٦).

دَھنْدْلاٹ (فت دھ، سک ن، د) امذ ؛ امث.
جھگڑا، بکھیڑا، بگڑ بات. خانم گیان کر لیا کہ ہیں یے سب، دھندلاٹ میں پڑیا سو ہے، دولت گنج سبب سیں تھا. (١٧٦٥، دکھنی انوار سہیلی، ٩٦). [دھندلاہٹ کی تخفیف].

دَھنْدْلانا (فت دھ، سک ن، د) ف ل.
دھاندلی کرنا. اگر راز کھل بھی جائے گا تو دھندلا کے احمق بنالوں

گی۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۵۷)۔ [دھندلی ، دھاندلی (رک) کی تخفیف + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

دُھنْدْلانا (ضم دھ ، غنہ ، سک د) ف ل۔
۱۔ بے رونق ہو جانا، عاشق ہور معشوق کے من کا مایا سو عشق اس دونوں کوں دھندلایا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۴) موسیٰ اپنے مرنے کے وقت ایک سو بیس برس کا تھا کہ نہ اس کی آنکھیں دھندلائیں اور نہ اسکی تازگی جاتی رہی۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۸۳۰)۔

شام بھی ہو گئی ، دُھندلا گئیں آنکھیں بھی مری
بھولنے والے ، میں کب تک ترا رستا دیکھوں

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۵۹)۔ ۲۔ چمک دمک ختم ہو جانا ، ماند پڑ جانا۔

کنول خاموشیوں کے جل رہے ہیں
ستاروں کی چمک دُھندلا رہی ہے

(۱۹۴۲ ، تذکرۂ شاعرات اردو ، ۳۵۵)۔ ان شمعوں پر قناعت کر کے بیٹھ رہے جن کی رُوشنی دُھندلا چکی ہے۔ (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۵۵)۔ ۳۔ مِٹ جانا۔

اک قدیمی یادگار
اُن گئے عہدوں کی جو دھندلا گئے

(۱۹۸۵ ، درِون دروں ، ۸۱)۔ [دُھندلا + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

دُھنْدْلاہَٹ (ضم دھ ، غنہ ، سک د ، فت ہ) امث۔
مدّھم پڑ جانے کی کیفیت، املاک اس بات کے دریافت کرنے سے بہت خوش تھا کہ اس عالم کے فہم کی دھندلاہٹ جاتی رہی۔ (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی (ترجمہ) ، ۲۳۶)۔ ریشہ کی عرضی تخطط میں اکثر ایک ظاہری دھندلاہٹ سی نظر آتی ہے۔ (۱۹۳۱ ، تسبیحات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۲)۔ دانو تنزیو (جو اطالیہ کا مشہور شاعر اور قِصّہ نگار تھا) ... کا شہرہ مدّھم پڑ چکا تھا پھر بھی وہ خاص مبہم سی دُھندلاہٹ جو زمانۂ قریب کے ماضی میں ہوتی ہے اس کا ہلکاسادھندلکا دیلنڈا کی تخلیقات کو چھو کے گزرا ہے۔ (۱۹۸۶ ، فکشن۔ فن اور فلسفہ ، ۱۸۳)۔ [دھندلا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت]۔

دُھنْدَلْکا (ضم دھ ، مغ ، فت د ، سک ل) امذ ، ج دھندلکے۔
۱۔ (ا) صبحِ کاذب ، جب فضا تاریک ہو ، جُھٹ پُٹا۔ تڑکے دھندلکے گجر دم اٹھتا ہوں۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۱)۔

تڑپ ٹوٹ جا جُھٹ پُٹا ہے ابھی
دھندلکے میں تکلیف ہو گی بڑی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۶)۔ میں شمیم حنفی کے ہمراہ دلّی میں ابھی اس پہلی صبح کے دھندلکے میں دور تک جاتا ہوں۔ (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۳۰)۔ (اا) کہر زدہ ، مطلع ابرآلود ہونے کی کیفیت۔ انگلستان میں صبح دیر تک دھندلکا رہتا ہے۔ (۱۹۷۷ ، خواجہ محمد شفیع ، ابلیس ، ۶۱)۔ ایک کشتی کہر کے دھندلکے میں جاتی ہوئی نظر آئی۔ (۱۹۸۶ ، تیسرا آدمی ، ۲۰)۔ (ااا) ہلکا اندھیرا ، نیم تاریکی ، دن کے رخصت ہونے کا وقت۔ شام ہو گئی ہر طرف دھندلکا پھیل گیا۔ (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۳۲)۔ ۲۔ بے یقینی کی کیفیت ، مبہم صورتِ حال۔ جو اس اجمال کے دھندلکے پر تفصیل کی روشنی پھیلا کر ہمارے جہل و تردد کو علم و یقین کے ساتھ مبدل کر دے۔ (۱۸۷۵ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۶)۔ مستقبل کے دھندلکے کی سیر کرسکے۔ (۱۹۳۵ ، اصولِ تعلیم ، ۱۸)۔ اب ہم اثریاتی شہادتوں کے ہمراہ اپنی تاریخ کے دھندلکوں میں بہت اعتماد کے ساتھ پانچ ہزار سال اندر اور بہت دور تک اتر چکے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، جولائی ، ستمبر ، ۵۱)۔ [دھندل + کا ، لاحقہ اسمیت]۔

دُھنْدَلْکے (ضم دھ ، مغ ، فت د ، سک ل) امذ ، ج دھندلکے
دھندلکا (رک) کی جمع یا مغیّرہ حالت۔ شب کو نو بجے سو رہتا ہوں اور تڑکے دھندلکے گجردم اٹھتا ہوں۔ (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۵۱)۔

---- کا وقْت امذ۔
نور کا تڑکا ، علی الصباح ، صبح سویرے کا وقت ، بہت سویرے کا وقت (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

دَھنْدْلی (فت دھ ، سک ن ، د) امث۔
رک : دھاندلی۔ دھندلی کرتی ہے۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۱۰۲)۔ [دھندلا (رک) کی تانیث]۔

دُھنّدلی (ضم دھ ، غنہ ، سک د) صف مث۔
مدّھم ، ہلکی ، غیر شفّاف ، دودیا۔ کون سی بشارتیں زیادہ روشن اور صاف ہیں اور کونسی مبہم اور دُھندلی۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۸۳)۔ کمرہ میں دھندلی روشنی تھی جو تصوّرات کو پیش نظر کر دیتی ہے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۶۶)۔ میری یادیں دھندلی ہیں لیکن آنکھیں بند کر لوں تو لمبی لمبی تنگ گلیاں یاد آتی ہیں۔ (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۱۹۱)۔ [دھندلا (رک) کی تانیث]۔

دَھنّدلے (فت دھ ، غنہ ، سک د) امذ ، ج۔
مکر و فریب ، حیلے ، دھوکے ، دم جھانسے ، دھندلا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل۔

چھپ گئے ہیں بیٹھ مجھ سے شب ترے کب کان کے
اے ددا دھندلے نہ کر مجھ سے خدا کو مان کے

(؟ ، تنہاں (مہذب اللغات))۔

---- مَچانا محاورہ۔
فریب کرنا۔

سب پر غم دل جتا رہی تھی
کیا کیا دھندلے مچا رہی تھی

(۱۸۸۷ ، واجد علی شاہ (مہذب اللغات))۔

دَھنْدولْنا (فت دھ ، مغ ، و مج ، سک ل) ف م (قدیم)۔
جستجو کرنا ، تلاش کرنا۔

نور کے پر کار بولوں کھول
دل کے فہموں دیکھ دھندول

(۱۶۰۳ ، داول ، کشف الانوار ، ۹)۔ [ڈھنڈورنا (رک) کا متبادل]۔

دھندوں میں پڑنا / پھنسنا / لگنا محاورہ۔
بکھیڑوں میں مبتلا ہونا ، اُلجھنوں میں گرفتار ہونا۔ خیال تھا کہ بال بچوں میں خانہ داری کے دھندوں میں پڑ کے خورشید مرزا کا دل بہل جائے گا۔ (۱۹۰۴ ، اختری بیگم ، ۱۵)۔ اس ملک میں نیک عورت کی کیا دردشا ہے نیک ریس گھر کے دھندوں میں ہر وقت لگی رہتی ۔ (۱۹۳۴ ، عزیبی ، انجام عیش ، ۶۶)۔

دَھنْدَہ (فت دھ ، سک ن ، فت د) امذ۔
رک : دھندا۔

جو کام دھندہ ہے جیا ستے کھیت یا سوداگری

(۱۶۳۵ ، تحفتہ المومنین ، ۱۱۹)۔

ہیم پیالا جھ سیا کیا ہیم چت بندھ
سانچا مارک جنھ لیا تیج جھوٹھا جگ دھندہ

(۱۶۳۹ ، ملک محمد جائسی ، پوتھی جتر ریکھا (ق) ، ۷)۔ [دھندا (رک) کا ایک اِملا]۔

دُھنْدی (ضم دھ ، سک ن) امث۔
اندھی ، دُھندا کی تانیث ۔ اندھی دھندیوں کی خست کونی عورت اپنے ذمہ لے لیے۔ (۱۹۳۸ ، فریب ہستی ، ۱۰)۔ [رک : اندھی جس کا یہ تابع ہے]۔

دَھنْدے (فت دھ ، سک ن) امذ ؛ ج۔
دھندا (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل۔

حسن کے عالم سے درہم اور برہم ہے جہان
ہر کوئی دھندے سے اپنے مطلقاً بیکار ہے

(۱۸۷۴ ، دیوان فدا ، ۲۰۹) خانہ داری کے مختلف دھندے اس کی تعلیم میں بہت حرج ڈالیں گے۔ (۱۹۲۹ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۱۳)۔ بہتر ہے یہاں داخلے کی بجائے کسی اور دھندے کے متعلق سوچو (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۳۰)۔

ـــــ دار امذ۔
کام کرنے والا ، اپنے کام میں مصروف۔

بغیر یاد سوں تیرے اُچاووں دم نہ گھڑی
اگرچہ میں ہوں دھندے دار ہور سنساری

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۹۵)۔ [دھندے + دار ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــــ دَھنْد (ـــــ فت دھ ، سک ن) امذ۔
حیلے بہانے ، دشمنی۔

ابلیس لایا دھندے دھند
حق نے آدم پایا بند

(۱۶۴۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۲))۔ [دھندے + دھند (رک)]۔

ـــــ سے لگا دینا محاورہ۔
کسی کام میں مصروف کر دینا۔ نہیں حیرانی کاہے کی غور کیجیے تو امید نے جیس ایک اچھے دھندے سے لگا دیا ہے (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۶)۔

ـــــ مارنا محاورہ۔
الجھانا ، حیلے بہانے کرنا ، دھوکے دینا۔

جانے دنیا کو بشر ہیچ تو پھر جان اپنی
جان کو اس سے لگا کر نہ وہ دھندے مارے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۲۷)۔

ـــــ میں پڑنا محاورہ۔
کاموں میں الجھ جانا۔ صاحبچ دھندے میں پڑیا تو نفر کیا کام آتا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۲)۔ جب بیچاری بڑی ہو جاتی ہیں اور آپ اپنے دھندے میں پڑ جاتی ہیں پھر اتنی فرصت کہاں کہ کچھ حاصل کر سکیں۔ (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۱۰)۔

ـــــ میں رَہْنا محاورہ۔
کسی کام میں رہائش کرنا (مہذب اللغات)۔

ـــــ میں مَصْرُوف ہونا محاورہ۔
اپنے کام میں لگ جانا (مہذب اللغات)۔

دَھنْدیلا (فت دھ ، مغ ، ی مج) صف۔
عیار ، زہر بھرا ، مکار۔ گل جھری کے کبھیر کے پاس دھندیلا بھنورا گنوار ہے۔ (۱۸۷۱ ، خورشید ، ۱ : ۸۸)۔ [دَھندہ (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت]۔

دُھنْدْھ (ضم دھ ، غنہ) امث۔
رک : دھند۔ سیندور ... دھندھ کو دفع کرتا ہے۔ (۱۸۷۴ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۲)۔ [دھند (رک) کا قدیم املا]۔

دَھنْدھا (فت دھ ، سک ن) امذ۔
رک : دھندا ۔ لڑکپن میں سیکھنا سو بڑی عمر میں روزگار دھندھا کرنے کو بہت کام آتا ہے ۔ (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۷)۔ بہو صاحب اچھی بھلی باورچی خانے کا دھندھا کر رہی تھیں ۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۸ : ۹)۔ [دھندا (رک) کا ایک املا]۔

دَھنْدَھکنا (فت دھ ، مغ ، فت دکھ ، سک ک) ف ل۔
جلنا ، دہکنا۔ جہاں ایک بڑا لکڑ بڑا دھندھک رہا تھا۔ (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۵۳)۔ [رک : دہکنا جس کا یہ متبادل ہے]۔

دُھنْدھلا (ضم دھ ، مغ ، سک دھ) صف۔
رک : دھندلا مع تحتی الفاظ (پلیٹس)۔ [دھندلا (رک) کا متبادل املا]۔

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ۔
رک : دھندلا پن (پلیٹس)۔ [دُھندھلا (رک) + پن (رک)]۔

دُھنْدھلانا (ضم دھ ، غنہ ، سک دھ) ف ل۔
رک : دُھندلانا (ماخوذ : پلیٹس)۔ [دھندلانا (رک) کا متبادل املا]۔

دُھنْدَھلاہَٹ / دُھنْدَھلائی (ضم دھ ، سک ن ، فت دھ ، ہ) امث.
رک : دھندلاہٹ (پلیٹس). [دھندلاہٹ (رک) کا متبادل املا].

دُھنْدَھلْکا (ضم دھ ، بغ ، فت دھ ، سک ل) امذ ؛ سہ دھوندلکا دھندلکا.
رک : دھندلکا (پلیٹس). [ب : धनधलका].

دُھنْدَھو (ضم دھ ، سک ن ، و مج) امذ.
شیطانوں کا سردار ؛ بد روح ؛ بھوت ؛ پر بھوتی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھندھو : धुन्धु].

دَھنْدَھوا (فت د ، سک ن ، دھ) امذ.
خدّام ، خدمت گار ، کمیرا. یہ بھانڈ ہے جو دھندھوا کی نقل بنتا ہے. (١٨٨٩ ، سیرکہسار ، ١ : ٣٣٩). [دھندا + وا ، لاحقۂ فاعل مصغر].

دُھنْدُھوانا (ضم دھ ، غنہ ، ضم دھ) ف ل.
دھنویں سے بھر جانا ، بہت دھنواں ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [دھند (رک) + وانا ، لاحقۂ مصدر متعدی].

دَھنْدھیلا (فت دھ ، غنہ ، ی مج) صف.
مکّار ، فریبی ، عیّار ، دغا باز (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ب : دھندھیلا : [illegible]].

دَھنْدے میں لَگْنا محاورہ.
اپنے کاروبار میں لگنا ، اپنے کام میں مصروف ہونا ، مشغول ہونا ، کام سے لگنا. مصیبت زدہ ماں اپنے دھندے میں لگ ہوئی ہے. (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ١٠٣).

دُھنْڈ (ضم دھ ، غنہ) امذ (قدیم).
تلاش ، ڈھونڈ.
صورت پہ سجن کے یا تو مرشد   دھنڈ کاڑنے وہ درشٹ کر ید
(١٧٠٠ ، من لگن ، ٧٦).

دُھنْڈلانا ف م (قدیم).
مارا مارا پھرنا ، ڈھونڈتے پھرنا. یکایک سمندر یعنی انگار کا کیڑا انگار کے کھو میں سے نکل کر جنگل کے میدانوں میں دھنڈلاتا پھرتا تھا. (١٨٦٥ ، دکھنی انوار سہیلی ، ٨٣). [رک : دھونڈ - دھنڈ + لانا ، لاحقۂ مصدر].

دُھنْڈلینا ف م (قدیم).
تلاش کر لینا.

مقرّب وزیراں جو دھنڈ لیتے آئے
او چشمے اپر شاہ زادے کو پائے
(١٦٨٢ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ١٧).

دُھنْڈْنا (ضم دھ ، سک ن ، ڈ) ف م (قدیم).
رک : ڈھونڈھنا.

پر یک پھنکے دیکنے ہور زور
ہیں اپنے بھی دھنڈنے کچ ہور
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٩).
کھوں یوں تم سب پست ہارے   جلد الھ کو دھنڈو پانی سارے
(١٧٧١ ، ہشت بہشت ، ١ : ١٣). [ڈھونڈنا (رک) کی تخفیف].

دَھنْڈُور (فت دھ ، بغ ، و مج) امث (قدیم).
بدقماش ، جھگڑالو.

بڑی ایسی دی ہے چنچل ہور چتور
نے ڈر ہے وہ عورت جنم کی دھنڈور
(١٦٨٧ ، یوسف زلیخا (ہاشمی) ، ٣٧). [دھنڈورا (رک) کا مخرّف].

دَھنْڈورا (فت دھ ، بغ ، و مج) امذ.
ڈھونڈ ، تلاش. نہیں سنے سو لوگاں کوں سناتے ، کونجے کونجے دھنڈورا پھراتے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٢٧).

وزیراں مل اس کو تخت بیلائے
بجائے طبل ہور دھنڈورا پھرائے
(١٦٨٢ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ٦١). [ڈھنڈورا (رک) کا ایک املا].

دَھنْڈولنا (فت دھ ، بغ ، و مج ، سک ل) ف م.
ڈھونڈھنا ، تلاش کرنا.
یوں جی دیکھے آپ دھنڈول   سنگر کیری ساچی بول
(١٥٨٢ ، رسوزالواصلین (برہان الدین) ، ٣).

کھوں وجہ دوجی تولے مرچ مول
کنکر کاٹنے کے پیٹ تھے لے دھنڈول
(١٦١٣ ، پھول بن ، ١٨٢). [ڈھنڈورا + نا ، لاحقۂ مصدر].

دُھنْڈیا (ضم دھ ، غنہ) امث.
کھوج ، تلاش.

یو کہہ کر گیا وان تھے پرواز تو
سو شہراں دھنڈیا پھر کے کتی لا کھ گو
(١٦٠٩ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ٢٣). [دھنڈ + یا ، لاحقۂ تانیث].

دَھنُر (فت دھ ، ضم ن) امذ ؛ امث.
تیر کمان ، قوس ، دھنش (ماخوذ : ہندی اردو لغت ؛ جامع اللغات).
[س : धनुर].

---- بید (---ی مج) امذ.
تیراندازی کا علم. دھنر بید ... علم تیراندازی اور رنگ برنگ کے اسلحہ ، یہ بید دوم بید سے ماخوذ کی گئی ہے. (١٩٣٩ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ١٩٣). [س : دھنر + بید (رک)].

---- دھاری امذ.
کمان سے مسلّح ، تیر انداز جو تیر کمان سے لیس ہو. مہارتھی جو اکیلا دس ہزار دھنر دھاریوں سے لڑ سکے اسے سارتھی کہتے ہیں. (١٩٢٨ ، بھگوت گیتا اردو (حاشیہ) ، ٣). [س : دھنر + دھار (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت].

ـــــ کرہ (ـــــ کس ک ، فت ر) امذ.
ترکش ، کمان بردار ، تیرانداز (ماخوذ : جامع اللغات) . [س : دھنر + کرہ (رک)].

ـــــ وید (ـــــ ی مج) امذ.
علم تیر اندازی (جامع اللغات). [س : دھنر + وید (رک)].

دَھنُس (فت دھ ، ضم ن) امذ ؛ امث ؛ ـــــ دھنُش.
۱. کمان ، قوس.

دھنس کو دیکھ کر ابروئے خمدار
پیا کی یاد آئی جی میں ہر بار

(۱۸۴۳ ، تیرہ ماسہ ، ۶). ۲. قوس قزح ؛ دائرے کا ایک حصہ ؛ برج قوس ؛ ریگستان ؛ بنجر زمین ؛ ایک چوتھائی دائرہ جس سے سورج کی بلندی ناپی جاتی ہے (جامع اللغات). [س : धनुष].

دَھنْس (فت دھ ، غنہ) امذ.
دھنسنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل (پلیٹس).

ـــــ پڑنا ف س ؛ محاورہ.
پھنس جانا ، اٹک کر رہ جانا . ابھی بندہ نواز گھر سے گھوڑے خریدنے نکلے اور یہاں دھنس پڑے (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۳۳).

ـــــ جانا ف س ؛ محاورہ.
۱. زمین میں دَھنْس جانا ، پھنْس جانا ؛ دفن ہو جانا. گھر سے نکلتے ہی اندھا ہو گیا اور پھر اس کے زمین میں دھنس گئے . (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۶۸). اس تر انگل کی پانچ تیز تیز فولادی انگلیاں پاہے کرسی کے پنجر میں سے گُزر کر چھ چھ انچ تک زمین میں دھنس گئی تھیں . (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۱۲) . ۲. گُھس کر بیٹھ جانا ، ڈھیر ہو جانا . اس نے دوسری کرسی آرام کرسی کے برابر کھسکائی اور خود اس میں دھنس گیا . (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۵).

دَھنْسا (فت دھ ، مغ) امذ.
دھنسنا (رک) کا ماضی اور حالیہ تمام تراکیب میں مستعمل.

ـــــ جانا محاورہ.
زمین میں بیٹھ جانا ؛ ختم ہونا. عنایتوں کے سہر سے گنج قارون دھنسا جا رہا ہے. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۱۲۸).

ـــــ کَر م ف.
پھنسا کر. ہل کو گہرائیوں میں دَھنْسا کر ... اعجازی ہاتھ ان پالتو جانوروں کی بے پناہ قوت کا ہی ہے. (۱۹۶۶ ، چاندنے ، ۲۵).

دَھنْسانا (فت دھ ، مغ) ف م.
رک : دھسانا. پھر اسکے آگے جو زمین کے دھنسانے کا اور آسمان سے ٹکڑا گرانے کا ذکر فرمایا ہے . (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۰۱). جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا . (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، تفسیر ، القرآن الحکیم ، ۳۳۵).

تم (اس سے) بے خوف ہو کہ خدا تمھیں خشکی کی طرف (لیجا کر زمین میں) دھنسا دے یا تم پر سنگریزوں کی بھری ہوئی آندھی چلا دے (؟ ، ترجمہ قرآن مجید ، مولانا فتح محمد جالندھری، ۲۸۳). [دھسانا (رک) کا محرف].

دَھنْساؤ (فت دھ ، و مع) امذ.
اندر کی طرف جانے کا عمل. اس ساخت سے غالباً پیش چادر کا دھنساؤ کم ہو جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، آبپاشی (ترجمہ) ، ۳۳۰). غذا کا کوئی ٹکڑا اگر بروں مایہ سے آ کر چپکتا ہے تو اسی مقام پر بروں مایہ میں ایک اندرونی دھنساؤ پیدا ہو جاتا ہے . (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۲۴). [رک : دھساؤ].

دَھنسَری (فت دھ ، سک ن ، فت س) امث.
(موسیقی) راگنی ، دھناسری. موسیقی میں بھی راگ اور راگیوں کی طرز قائم ہو چکی تھی مثلاً ... جیت سری ، ریاوی اور دھنسری ... میں بڑی مماثلت تھی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۴). [دھناسری (رک) کی تخفیف].

دَھنْسْنا (فت دھ ، غنہ ، سک س) ف ل.
۱. داخل ہونا کسی سطح کے اندر گُھس جانا ، گھسنا ، بھسم ہو جانا ، گُھس جانا ، گڑ جانا.

برہ کی آگ میں دھنسنے کی نس ہے کچھ فکر دل کوں
کہ جیوں غم نس ہے ابراہیم کو آتش میں جانے کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).

نظر بَد سے خدا عون و عند کو بچائے
دیکھنا کیسے دھنسے جاتے ہیں تلواروں میں

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۴۷). ۲. زمین میں اُترنا. فیل دلدل میں پھنس گیا جتنا وہ آگے جاتا تھا اتنا ہی زیادہ دھنسنا تھا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۹۱).

خوش باش رہیے صاحبو! اور آپ نے برس
دلدل میں دھنسے جاتے ہیں بہتر ہے کیجیے بس

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۸۵). ۳. اندر کی جانب ہونا ، پچکا ہوا . اب کی ایک خاص بات یہ تھی کہ پیٹ دھنسے ہوئے تھے . (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۱۷۹). ۴. جال میں پھنسنا ، کسی بات پر آمادہ ہونا. جیتا نکوں تو کہتا ، اس کام پر کوئی نہیں دھنستا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۰). ۵. گُھلنا ، آہستہ آہستہ ختم ہونا.

دھنس گئے ہیں ضعف کے مارے جو ہجر یار میں
میں کنواں کہتا ہوں اپنے دیدۂ نمناک کو

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۲۱). [دھسنا رک کا متبادل املا].

دَھنْسی (فت دھ ، مغ) امث.
دھنسا (رک) کی تانیث، تراکیب میں مستعمل. ملکہ شگوفہ لڑتی بھڑتی لشکر کُفّار میں دھنسی خوب خوب سحر کر رہی تھی (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۳۷۷).

ـــــ دَھنْسی م ف.
نہایت دھیمی ، ہلکی. بڑے میاں نے بے تاب ہو کر انتہائی نیچی

اور دھنسی دھنسی سی آواز میں کہا جیسے دھکا لگا ہو۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۲۷۱)۔ [رک : دھنسا]۔

دَھنُش (فت دھ ، ضم ن) امذ.
کمان.
ودھی کی دھنش اور برشنوں کے بان ، پھر دھنش سیدھی کر اور بان چلا۔ (۱۹۷۹ ، بستی ، ۱۶۲)۔ [س : [illegible]]۔

ـــ بان امذ.
تیر کمان . وہ کہنے لگی دھنش بان لیے مدد میرا مدد کرنے والا ساتھ ہے۔ (۱۹۰۲ ، بیتال پچیسی ، ۳۱)۔

اسی زمین پہ ان ننھے ننھے ہاتھوں نے
کسی سمے میں دھنش بان کو سنبھالا تھا

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۱)۔ [دھنش + بان (رک)]۔

دَھنُک (فت دھ ، ن نیز ضم) امث.
۱. نازک باریک بادلے کی باڑ انچ چوڑی بنی ہوئی زری توئی . گوٹ دھنک کی اور کیو کھرو روپہلی سنہری۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۰)۔ کوکھرو دھنک ... چمپا لچکا آنچل سب چل بسے . (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۲۹۵)۔

ہونٹوں پہ ہنسی ، نہ مکھ پہ سونے کی ڈلک
کیا جانے کہاں کھو گئی آنچل کی دھنک

(۱۹۸۰ ، گھر آنگن ، ۹۲)۔ ۲. کمان کے طرز کی مختلف رنگوں کی ایک پٹی جو آسمان پر عموماً برسات میں بارش کے بعد نظر آتی ہے ، قوس قزح.

کھنی لاک پر ہر دھنک
کسوت کر کر رنگ برنگ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۷ (الف))۔ چھتوں میں ان کی گھٹا بنائی تھی...اور پھولی کا بھاؤ ایسا رکھا تھا کہ گویا سانجھ ہی پھولی ہے۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰)۔

مانگ سیندور بھری دیکھی ہے ان بالوں میں
ہم کو رنگ اپنی دھنک کا نہ دکھائے بادل

(۱۸۷۳ ، مظہر عشق ، ۱۰۳)۔ بہار کے رنگ انگنت ہیں مگر بہار دھنک کی طرح متوازن رنگوں کی ایک قوس سی بن کر طلوع نہیں ہوتی بلکہ رنگوں کے غدر کا منظر دکھاتی ہے۔ (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۵۸)۔ ۳. (مجازاً) کاجل یا سرمے کی لکیر.

کہ کاجل مثل کھنچ گئے ہوں انکے
سکوں دید میں ، دید سو دھنک کوں منکے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۴)۔

کتاں نکھ پہ ہوں اسکے دھنک کاجل کی بھلی ہے
کہ لونڈی جس کی اب ہر سطرِ انوارِ سہیل ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۳)۔

اک تو آنکھوں کی سیاہی ہے تری قہر خدا
تس پہ کرتی ہے ستم اور دھنک کاجل کی

(۱۸۲۳ ، مصحفی (مطالب غرا ، ۳۰))۔ ۴.(أ) (حیاتیات) نازک ، پتلی کمانیدار پلیوں کا نظام . اس فصیلے (ہیمی سفیریلس Hemisphaerales) میں کئی طفیلی خاندان ہیں ، ان میں دھنک (Ostiole) نہیں ہوتا البتہ ایسے کنار مرے ہوتے ہیں جو غیر منظم طریقے سے پھٹتے ہیں۔(۱۹٦۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۲۳)۔ (آ) نباتیات) پھول پودوں میں کپلوں کا اُبھار ، پر دھن شاخ ایک سوراخ ، یا دھنک کے ذریعے باہر کی جانب کھلتا ہے۔ (۱۹٦۸ ، الجی ، ۱٦۳)۔ ۵. سانپ کی ایک قسم جس کی لیکوں پُشت پر سفید پھول ہوتے ہیں (ترباقِ مسموم ، ۳۵)۔ ۹. رک : دھنش ، کمان ، قوس.

کریے دل دھنک اور انکھیں کا تیر
دیں کھینچ کر نہ چڑا لے وزیر

(۱۹۰۳ ، پھوگ بل (ق) ، ۳۰)۔ مثال اس کوں دھنک کی دیجیے تو نہیں ہو سکتی کیوں دھنک کھچتا ہے تب تیر چلتا ہے۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳)۔ لڑے شور کی بھانت اڑے کھڑے ہیں دھنک کا توڑنا مت سمجھو۔(۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۳۷)۔ [س : [illegible]]۔

ـــ بان امذ.
رک : دھنش بان.

سجا ابرو کو غصے سے تب اس آن
ہوا قربان دیکھ اس کو دھنک بان

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، نگار ، ۱۰۷)۔ بل بھدر ہی ہل موسل لیے اور کبھی رام لچھمن دھنک بان لیے۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۳۹)۔ [دھنک + بان (۸) (رک)]۔

ـــ دار صف.
(حیاتیات) مختلف النوع ، الگ الگ . اس فصیلے (پیزائزیلس Pezizales) کی درجہ بندی کیسوں کے حیاتیاتی فرق کی بنا پر کی جاتی ہے ، یہ کیسے دھنک دار (Operculate) ... ہوتے ہیں۔ (۱۹٦۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۰۳)۔ [دھنک [illegible] + دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــ کِھلنا محاورہ.
رنگوں کی آمیزش سے خوبصورتی کا اظہار ہونا.

دھنک نوبی کی پیشانی پر اوس کی کیا ہی کھلتی ہے
بیاضِ صبح پر تارِ شعاعِ مہر جدول ہے

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۴۴)۔

ـــ کِھینچنا محاورہ (قدیم).
نقش کرنا ، بیل بوٹے بنانا.

لکھیا اس ہو کہکشں کا خطِ غبار
کھینچیا ، تس دھنک جدول زنگار

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱ (ب))۔

ـــ نِکلنا محاورہ.
آسمان پر قوس و قزح کا ظاہر ہونا.

اُوتارو تم کماں قوسِ قزح کے اک اشارے سے
چڑھاؤ ابروئیں دیکھیں تو پھر کیوں کر دھنک نکلے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵٦)۔

A DICTIONARY OF URDU

(ON HISTORICAL PRINCIPLES)

VOLUME-9

DANA TO DHA (DHANAK NIKALNA)

URDU DICTIONARY BOARD

(URDU DEVELOPMENT BOARD)

KARACHI-47